۲۴ فروری ۲۶ء صفحہ ۱ احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے زیر عنوان
مسئلہ فلسطین اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس سے لیکر معراج شریف کا ذکر

ڈاک ۲ ستمبر ۲۶ء

تحریف بائبل
(انجیل بطور تورات)

۲ مارچ ۲۶ء صفحہ ۶ کی دنیا کی [illegible]
قل ھو اللہ کی تفسیر ۱۹ جون ۲۶ء الفضل قبر سے نکل بھاگا — (یسوع بر مطابق انجیل)

سورۃ الناس (تفسیر) ۲۶ جون
۹ مارچ ۲۶ء صفحہ ۹ آغاز عیسائیت
یسوع کی تحریک
تھوڑی کی عظمت

روزہ ۲۴ اکتوبر
الفضل ۲۴ اکتوبر
۱۸ اکتوبر
۲۵ اکتوبر
الفضل ۲ نومبر

بائبل مودہ کے [illegible] صفحہ ۲ ۲۶ اپریل
۲ اپریل ۲۶ء [illegible]

قرآن کی ایک کرامت (ایک طرح تحقیق)
صفحہ ۳ — ۱ مئی ۲۶ء

تجلی صفحہ ۹
الفضل ۹ اگست

سورۃ فلق ۹ اگست ۲۶ء
صفحہ ۴

یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے

دعا قنوت (ایک تحقیق) صفحہ ۵ — ۱ مئی ۲۶ء
صفحہ ۳ ۲۳ اگست

خطبہ [illegible]

ڈاک ولادت — صفحہ ۱
۳۱ مئی

تفسیر قل ھو اللہ ۲۳ اگست ۲۶ء

صفحہ ۳ ورثہ ۶ جون ۲۶ء

شمع نصرت الطالبات
ایک لطیفہ
صفحہ ۲ ۲۳ اگست ۲۶ء

زندہ نبی کے حسن صفحہ ۷

حضرت عیسیٰ کا جواب (جریدہ اسماعیل)
صفحہ ۴ — ۱۲ جولائی

سورۃ فلق صفحہ ۲

حضرت عیسیٰ کا جواب (جریدہ اسماعیل)
صفحہ ۱۱ — ۱۹ جولائی

بدر صادق

مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۶ء

آریہ اور ہم

چونکہ فی زمانہ ہمارے ملک میں اور بالخصوص پنجاب میں جو نئے مذہبی یا پولیٹیکل فرقے جوش مار رہے ہیں۔ اور بحیثیت مذہبی مباحثات اور مناظرات کے خدا کے رسل مصلح دوران کو ان کی طرف تھوڑی بابت توجہ کرنی پڑی ہے۔ ان میں ایک وہ فریق بھی ہے۔ جو ہند کے قدیم نام پر اپنے باپ دادوں کے یعنی ہندو کے لفظ کو اپنے لئے عار سمجھ کر اس میں خوش ہوتا ہے۔ کہ اسکو آریہ کہا جائے اور ہندو کا لفظ مطلقاً اس پر نہ بولا جائے۔ خواہ وہ گلی کوچوں میں یہ گیت گاتا پھرے۔ کہ ہندوستان ہمارا۔ ہندوستان ہمارا اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اس گروہ کے آغاز مقاصد اور انجام پر چند مضامین لکھیں۔ جو کسی اگلے پرچہ سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہوں گے۔ سردست اس وقت مختصر طور پر ہم ناظرین کو آریوں کی ایک نئی چال کی طرف توجہ دلا کر آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے تازہ شر سے بچنے کے لئے ان سے ایک طرف رہیں۔

ہر ایک شخص جو موجودہ آریہ فریق کے حالات سے کچھ واقف، یا وہ چار آریوں کے اندرونی بیرونی حالات سے اطلاع اس نے پائی ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ دراصل یہ کوئی ایسا فرقہ نہیں۔ جسکی بنا مذہبی نیکی کے حصول پر ہو۔ اور ایک دین پر مخلوق کو جمع کرنے کی غرض سے بنایا گیا ہو۔ تاکہ لوگ بدی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ منازل کو طے کریں۔ اس بات کو تو جانے دو۔ کہ مذہب کے نہایت اعلیٰ اور سب سے افضل مقصد یعنے خدا تعالیٰ کی رضا میں اپنے آپ کو محو کر کے اس کے مخاطبہ و مکالمہ سے شرف پانا اس قوم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ان کے ویدوں کی یہ تعلیم ہے۔ کہ اس نعمت کو کوئی پا ہی نہیں سکتا۔ پرمیشر ایک دفعہ بولا تھا۔ جب اس کے منہ سے وید نکلے تھے۔ اور پھر اس نے ایسی چپ لگائی ہے۔ کہ گویا چپ بھلی کے مقولہ کا سب سے پہلا عامل وہی ہے۔ لیکن کاش کہ یہ چپ ویدوں سے بھی پہلے شروع ہوتی۔ تو آج مہذب آریوں کو نیوگ کے اوق اور پر معانی فلسفہ کی تشریح اور تفہیم پر اس قدر محنت نہ خرچ کرنی پڑتی۔ گو ویدوں کو آج تک یہ نصیب نہیں ہوا۔ کہ ہند کے باہر ان کی تعلیم کا اثر جائے۔ بلکہ ہندوستان کا اکثر حصہ بھی اپنی خوش قسمتی سے اس کے انوکھے منتروں کے اثر سے بچا رہا ہے اور جو بت جوشیلے عاشق ویدوں کے بنے پھرتے ہیں۔ وہ بھی قریباً سب کے سب نادیدہ عاشق ہیں۔ کیونکہ ان میں شاید ہی اعشاریہ ایک فیصدی نکلے گا۔ جو وید کا کوئی حصہ اور پورا سا جانتا ہو۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو ویدوں کا اکثر حصہ دنیا سے غائب ہی ہو چکا ہے۔ اور شاید اس قدر نامرادیوں اور ناکامیوں ہی کے سبب جو ویدوں کو دیکھنے میں آئی ہیں۔ کہ اتنی بڑی دنیا میں ایک ہندوستان میں بند رہا۔ اور ہندوستان بھی پھر سارا نہیں اور جو ہے وہ بھی کچھ بت پرستی میں مست ہے۔ کچھ انگریزی خیالات میں سرشار ہے۔ ویدوں کو کوئی کھول کر دیکھتا ہی نہیں۔ اس بے قدری ہی کا شاید یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ چپ بھلی۔ مگر اس چپ سے تو وہ چپ بھلی ہوتی۔ جو ویدوں سے بھی پہلے لگائی ہوتی۔ الغرض اگرچہ اس اعلیٰ مقصد کی طرف چلنے کا ان لوگوں کا نہ ایمان ہے نہ دعویٰ ہے اور بدقسمتی کے گڑھے میں صرف یہی نہیں گرے بلکہ اسلام کے پاک مذہب کے سوائے تمام ادیان باطلہ یہی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان کے بطلان کی بڑی دلیل یہی ہے۔ کہ خدا کی طرف سے سچا ہونے کے لئے خود خدا کی شہادت۔ ان میں سے کسی کے پاس نہیں۔ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ جو **اھدنا الصراط المستقیم**۔ کی دعا سکھلاتا ہے اور پھر فرماتا ہے۔ **ان ربی علیٰ صراط مستقیم**۔ کیا معنے تم صراط مستقیم پر چلو۔ اور اس پر چلنے کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہاں خدا تمہیں مل جائے گا۔ اور اس کی حضوری کا تمہیں شرف عطا کیا جائے گا۔ اور اس کے مکالمہ و مخاطبہ سے تم معزز کئے جاؤ گے ایک صراط مستقیم ہی کی شرکت ہے۔ جہاں تم خدا سے مل سکتے ہو۔ اس سے بات کر سکتے ہو۔ اور اسکی حضوری کا شرف حاصل کر سکتے ہو۔ سو اگرچہ یہ بات کسی قوم اور مذہب میں نہیں۔ تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا کے اکثر مذاہب اپنے اندر ایک مذہبی رنگ رکھتے ہیں۔ اور اپنے عقائد پر ایک حد تک ایمان رکھتے ہیں اور مذہبی اصولوں پر تھوڑا بہت چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برخلاف اس آریہ فریق کے جسکو مذہب کے ساتھ صفائی باطن کے ساتھ حصول نیکی کے ساتھ صدق اور راستی کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں۔ بلکہ یہ صرف ایک پولیٹیکل فرقہ ہے۔ جسکی تمام ہمت ساری کوشش انتہائی محنت اس بات پر ختم ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ عداوت کریں۔ اور ملک میں ایک زور اور قوت حاصل کریں۔ اس قوم کے تمام منازل سلوک ایسی باتوں کے سوچنے میں طے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مسلمان ہند سے خارج ہو جائیں۔ اور ہندوستان پھر آریہ ورت بن جائے۔ سینکڑوں برس سے ان نادانوں کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے۔ کہ ملک خدا کا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ جس سے چاہتا ہے لیتا ہے اے گذشتہ سنین کی گنتی کرنے میں لاکھوں کروڑوں سے آگے نکل کر سنکھوں پدموں تک جانے والو! دور کیوں جاتے ہو۔ یہ تو کوئی دور کی بات نہیں جب کہ تم بھی ہماری طرح وسط ایشیا ہی سے آئے تھے۔ اور اب تک تاریخیں جن میں کہ ہند کے اصلی باشندے کہتے ہیں وہ ہند میں موجود ہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں نے تم کو فتح کیا تھا ایسا ہی تم نے ان لوگوں کو فتح کیا تھا۔ فرق ہے تو صرف اتنا کہ تم نے اپنے مفتوحوں کو قتل کیا اور جنگلوں اور پہاڑوں میں بھگا دیا۔ جو باقی بچے۔ ان کو ذلیل کیا اور غلام بنایا۔ برخلاف اس کے ہم نے تم کو عزت دی۔ اپنے درباروں میں تم کو وزیر بنایا۔ بڑے بڑے صوبوں پر تم کو گورنر مقرر کیا۔ اور اس سب احسانوں کا صلہ آج یہ ہے۔ کہ تم ہم کو ہند سے ہی نکالنا چاہتے ہو۔

یہ قوم آریہ مدت سے اپنے ان توہمات میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن آج کل سوادیشی موومنٹ نے جو تقسیم بنگالہ کے باعث ظہور پذیر ہوئی ہے اس قوم میں ایک نئی روح پھونکی ہے۔ اور اپنے خیالی ہوائی گھوڑوں کو دوڑانے کی امید میں انہوں نے ایک نئی تجویز سوچی ہے۔ کہ آؤ! **منافقت** کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ سودیشی کے نام پر جو جلسے کئے جاتے ہیں۔ اور آئے دن حکام سرکاری پر ناجائز حملے جا بجا کئے جاتے ہیں۔ اور بیہودہ حرکتیں بنگالی مہاشوں کی طرح کی جاتی ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو بھی شامل کریں۔ لیکن یاد رہے کہ مسلمان ایسے نادان نہیں ہیں۔ جو اس طرح سے تمہارے پیچھے میں آ جاویں۔ تمہاری وہ گندی گالیاں اور ناپاک حملے جو تم نے پبلک لیکچروں میں اور چھپی ہوئی کتابوں میں ہمارے مقدس مطہر افضل الرسل سردار پر اور آپ کے جانشینوں پر اور خدا کی کتاب پر کئے ہیں وہ سب کے سب مسلمانوں کی آنکھوں کے آگے موجود ہیں۔ کیا مسلمان ایسے بے غیرت ہیں؟ کہ وہ دیانند کی بدزبانیوں اور لیکھرام کی نحس تحریروں کو اپنے ہادی اور شفیع کے حق میں تم سے سن کر پھر تمہارے ساتھ باہم شیر شکر ہو جاویں گے؟ کیا مسلمانوں کو یہ بات بھول جائے گی کہ تم نے سرکاری دفاتر میں اپنے ماتحت مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ ہند کے رجواڑوں میں بالخصوص جہاں آریوں کا دخل ہو گیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔

اے مسلمانو! خبردار! اس دشمن کے قابو میں نہ آنا جس سوراخ سے تم ایک دفعہ نیش کھا چکے ہو اس میں دوبارہ انگلی نہ ڈالنا۔ صدیوں تک جس قوم کو تم نے بچوں کی طرح پالا۔ اور غلامی سے نکال کر درباری اور گورنر اور کیا کچھ نہ بنا دیا تھا۔ اس قوم نے جس احسان فراموشی اور محسن کشی کا رویہ اور عادت تم پر ظاہر کی ہے۔ وہ قوم اب دوبارہ ہرگز اس لائق نہیں۔ کہ اس پر دوبارہ اعتبار کیا جائے۔ مداہنت کے طور پر ان کے ساتھ ملنا ایک بڑا گناہ ہے۔ منافق اور مداہنہ کرنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔ یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ نفاق کے طور پر تم کو اپنے ساتھ ملائیں۔ پر مسلمان کا کام نہیں کہ نفاق کرے۔ پس ان کے جلسوں میں شریک ہونے اور ان کے ساتھ خلط ملط کرنے سے قطعاً پرہیز رکھو۔ یہ ہمارا بچاؤ اور تمہاری بہتری ہے تمہارا دین بھی اسی طرح سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور تمہاری دنیا بھی اسی راہ سے سنور سکتی ہے۔ کہ تم اس قوم کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھو۔

وی پی آتے ہیں۔ چونکہ اخبار کے چلانے کیواسطے نقدی کی ضرورت ہے اس واسطے خریداران کی خدمت میں سنہ ۱۹۰۶ء کی قیمت کی وصولی کیواسطے وی پی ارسال کئے جاتے ہیں وصول کر کے مشکور فرماویں۔ **مینیجر**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

درس قرآن شریف کے واسطے آیندہ بجائے ایک صفحہ کے دو صفحے ہر اخبار مین رکھے گئے ہین۔ اس مین حضرت استاذی المعظم مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف اس طرح سے درج ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ قرآن شریف کو مدنظر رکھ کر جن آیات کا ترجمہ حضرت مولوی صاحب خاص طور پر کیا کرین گے۔ اور جو تفسیر حضرت مولویصاحب خاص اعتراضات کے جوابات مین فرمایا کرین گے۔ وہ درج اخبار ہوگی۔ باقی تفسیر اور ترجمہ احباب دیگر تفاسیر اور تراجم مین دیکھ سکتے ہین۔ اس طرح سے انشاء اللہ جلد بہت سا حصہ قرآن شریف کا حل ہوتا چلا جائے گا۔

چونکہ یہ سال کا پہلا نمبر اخبار کا ہے۔ اسمین تبرکاً حضرت اقدس مسیح موعود کی فرمائی ہوئی ایک تازہ تفسیر اول رکوع قرآن شریف کی درج کی جاتی ہے۔ یہ تفسیر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہین ایام مین ۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ کی تقریر مین فرمائی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الم۔ اس کے معنے ہین۔ انا اللہ اعلم۔ مین اللہ بڑے علم والا اور سب سے زیادہ جاننے والا ہون۔ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین۔ یہ کتاب جو شک وشبہ سے بالکل پاک ہے۔ متقیون کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ ہر ایک شے کے واسطے چار علل ہوتی ہین۔ علت فاعلی۔ علت مادی۔ علت صوری اور علت غائی اس آیت مین اس کتاب کے متعلق چار علتون کو بیان کیا گیا ہے۔ الم۔ انا اللہ اعلم۔ مین خدا سب سے بڑھ کر علم رکھنے والا ہون۔ یہ اس کتاب کی علت فاعلی ہے۔ ذٰلک الکتاب یہ کتاب اُس خدا کی طرف سے آئی ہے۔ جو سب علمون کا مالک ہے، اس کی طرف سے یہ کتاب ہے۔ یہ علت مادی ہے۔ لاریب فیہ یہ اس قسم کی اور اس خوبی کی کتاب ہے۔ کہ اس مین کوئی شک وشبہ والی بات نہین۔ تمام باتین صاف اور پاک ہین۔ یہ اس کی علت صوری ہے۔ ھدیً للمتقین۔ اس کا فائدہ اور نتیجہ یہ ہے۔ کہ متقیون کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ یہ اس کی علت غائی ہے۔ اس کے آگے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ متقی لوگ کون ہین اور ان کے صفات کیا ہین جو ہدایت کا انعام حاصل کرنے کے مستحق ہوتے ہین۔

الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والذین یومنون بما اُنزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ متقی وہ لوگ ہین جو غیب پر ایمان لاتے ہین۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہین اور جو کچھ انہین دیا گیا ہے۔ اس مین سے خرچ کرتے ہین اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا۔ اس پر ایمان لاتے ہین۔ اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اسپر ایمان لاتے ہین

اب اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کی علت غائی یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ متقیون کو ہدایت دیتی ہے اور متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہین۔ کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الٰہی کو مانتا ہے۔ جب پہلے ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ عطا ہوگی۔

سو غور سے سننا چاہیئے۔ اس جگہ ہدایت سے ایک اور اعلیٰ امر مراد ہے جو خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ اور مین اس جگہ بیان کرتا ہون۔ پہلی صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یومنون بالغیب یعنی غیب پر ایمان لاتے ہین۔ یہ ایک مومن کی ابتدائی حالت ہے کہ جن چیزون کو اس نے نہین دیکھا۔ ان کو مان لیا ہے۔ غیب نام خدا کا ہے اور نیز غیب سے مراد حشر اجساد اور بہشت اور دوزخ اور وہ تمام امور ہین۔ جو در پردہ ہین۔ پس جو شخص ان سب باتون پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو بالآخر ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ انعام یہ ہے۔ کہ اس کی حالت غیب سے منتقل ہو کر علم شہود کی طرف آجاتی ہے۔ جن باتون پر وہ پہلے غائب کے طور پر ایمان لاتا ہے۔ ان کا عارف بن کر وہ امور ان کے سامنے مشہود ہو جاتے ہین۔ اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اسی دنیا مین دیکھ لیتا ہے۔ اگر یہ درجہ غیب پر ایمان لانے والے کو عطا نہ ہوتا۔ تو یہ ایمان عبث ہوتا۔ اس پر ایک دلیل قرآن شریف مین یہ ہے۔ کہ من کان فی ھٰذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ جو اس دنیا مین اندھا ہے وہ اس دنیا مین بھی اندھا ہی ہوگا۔ جب تک خدا کو دیکھ نہین لیتا۔ اس کا ایمان سماعی ہے۔ پس اس جگہ ھدیً للمتقین سے یہ مراد ہے۔ کہ غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جائے گی اور وہ اس کلام کے ذریعہ سے ترقی پاکر مشاہدہ کے درجہ پر پہنچ جائے گا۔

دوسری صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ نماز کو قائم کرتے ہین۔ نماز کو کھڑا کرتے ہین۔ یعنی جب نماز پڑھنے لگتے ہین۔ تو قسما قسم کے وساوس اور خطرات آکر حارج ہوتے ہوتے آخر نماز کو گرا دیتے ہین۔ متقی کو پھر یاد آتا ہے۔ تو وہ نماز کی طرف اپنی توجہ کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر گر جاتی ہے۔ غرض یہی حالت اسکی رہتی ہے۔ کہ وہ تکلف کے ساتھ بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بار بار اسکی نماز گرتی رہتی ہے۔ یہان تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے ایک ہدایت کی کامیابی عطا فرماتا ہے۔ اور نماز اس کیواسطے مثل ایک غذا کے ہوجاتی ہے۔ اور نماز مین اس کو وہ لذت عطا کی جاتی ہے۔ جو سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوسکتی ہے۔ اس وقت انسان کی مرضی خدا کی مرضی کے موافق بن جاتی ہے اور نماز اس کے واسطے ایک طبعی حالت ہوتی ہے۔ معمولی آد[illegible] تو کہے گا۔ کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ لیکن اس دین مین ہزارہا اولیاء گذر چکے ہین۔ جن کو یہ حالت حاصل ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین ہے جب آدمی اس درجہ پر پہنچتا ہے۔ تو اس کے واسطے بجاری اکمل اور اتم لذت نماز ہی مین حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص کشاکش مین ہے اپنی نماز کو اٹھا کر کھڑا کرتا ہے۔ اور وہ پھر گر جاتی ہے۔ پھر اٹھاتا ہے پھر گر جاتی ہے۔ وہ ہنوز متقی ہے۔ اس جگہ متقی سے مراد وہ شخص ہے۔ جو نفس لوامہ کی حالت مین ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس کے تین درجات ہین۔ نفس امارہ نفس لوامہ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ وہ ہے۔ جو فسق وفجور مین غرق ہے اور نافرمانی کا غلام ہے۔ اور نیکی کی طرف توجہ نہین کرتا۔ نفس لوامہ وہ ہے۔ جو نیکی کیطرف توجہ کرتا ہے مگر بدی مین ہی پڑ جاتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے۔ کہ مین نے یہ بدی کیون کی۔ مگر پھر بدی مین گر جاتا ہے۔ غرض اس کا نفس کے ساتھ ایک جھگڑا لڑائی لگا رہتا ہے کبھی وہ نیچے اور نفس اُوپر اور کبھی نفس نیچے اور وہ اُوپر۔ یہان تک کہ وہ فتح پاتا ہے۔ تب لڑائی ختم ہوجاتی ہے۔ اور کل سلطنت اور طاقت خدا کی ہوجاتی ہے۔ وہ نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ تمام مفسد قتل ہوجاتے ہین یا سزا پاجاتے ہین۔ یا نکالے جاتے ہین۔ اور ایک امن کی سلطنت قائم ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف مین اس امر کی طرف اشارہ آیا ہے۔ کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذالک یفعلون۔

یعنی جب بادشاہ کسی گاؤن مین داخل ہوتے ہین۔ تو پہلا تانا بانا سب تباہ کر دیتے ہین۔ بڑے بڑے نمبردار پہلے پکڑے جاتے ہین۔ جب سلطنت بدلتی ہے۔ تو بڑے بڑے نامور ذلیل کئے جاتے ہین۔ اور ایک تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور ایک نئی سلطنت بن جاتی ہے۔ ایسا ہی روحانی طور پر انسان ایک نیا انسان بن جاتا ہے اور فتح [illegible] کے بعد ایک نیا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور بالکل امن وامان کی حا[illegible] پیدا ہوجاتی ہے۔

اس کے بعد متقی کی علامت یہ ہے۔ کہ ومما رزقنٰھم ینفقون جو کچھ ہمنے ان کو دیا ہے۔ اس مین سے کچھ خرچ کرتے ہین یہ ابتدائی حالت ہے۔ اور ان لوگون کی حالت ہے۔ جو کچھ خرچ کرتے ہین۔ تمام معمولی لوگ بھی ایسا کرتے ہین۔ کون [illegible] جس کے سامنے ایک غریب بھوکا آوے اور وہ رحم کرکے اس کو ایک روٹی بھی نہ دیدے۔ اس کے واسطے تو

مسلمان ہونے کی بھی ضرورت نہین ۔ یہ فطرت انسانی مین داخل ہے کہ کچھ صدقہ دے ۔ لیکن ایک اعلیٰ ایمان ہے ۔ جو بوساطت انبیاء حاصل ہوتا ہے ۔ جس مین انسان اس درجہ تک پہنچتا ہے ۔ کہ وہ سارا ہی خدا کا ہو جاتا ہے ۔ جو ایک حدتک رہتا ہے ۔ یعنی خدا کے راہ مین کچھ خرچ کرتا ہے ۔ وہ ہنوز ناقص ہے اور اپنی علت غائی تک نہین پہنچا ۔ کامل وہ ہے ۔ جس نے اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کردی ۔ اس مین یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے ۔ کہ اللہ کے راہ مین خرچ کرنے کے واسطے صرف روپیہ پیسہ ہی نہین ۔ خدا تعالیٰ نے اس کی کوئی تخصیص نہین کی ۔ بلکہ ہر ایک شے جو خدا نے ہمکو دی ۔ جس مین علاوہ مال و دولت اور ظاہری اسباب اور متاع دنیا کے انسان کی جسمانی روحانی سب قوتین شامل ہین ۔ مثلاً ایک طبیب ہے ۔ وہ اپنے فن طبابت کے ذریعہ سے خلقت کو فائدہ پہنچاتا ہے ۔ تو یہی اس کا اللہ کے راہ مین ایک گونہ خرچ کرنا ہے ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ خدا کی فرستادہ وحی پر جو پہلی کتابون مین موجود ہے ۔ اور اس کتاب مین ہے ۔ ایمان لاتے ہین ۔ یہ ایمان وحی اللہ پر ترقی کرکے انسان کو خود ایک ہدایت کا انعام عطا کرتا ہے ۔ اور وہ انعام یہ ہے کہ یہ خود اس قابل ہو جاتا ہے ۔ کہ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے دروازہ الہام اور وحی کا کھولا جائے ۔ پہلا ایمان تو صرف سماعی ہے ۔ لیکن یہ اب خود اس کے حال پر وارد ہوتا ہے ۔ جو شخص خدا کے لئے ہو جاتا ہے ۔ اور اس کی طرف پوری پوری توجہ کرتا ہے ۔ اور اس کے لئے اپنے وجود کو گم کر دیتا ہے ۔ اس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے ۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوا ۔ کہ وحی کے ذریعہ سے انعام و اکرام کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے ۔ جو لوگ کہتے ہین ۔ کہ اس اُمت کے واسطے وحی کا دروازہ بند ہے ۔ اور کسی کو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نصیب نہین ہو سکتا وہ جاہل ہین ۔ اللہ تعالیٰ نے جابجا وعدہ فرمایا ہے ۔ کہ یہ دروازہ ڈھونڈنے والون کے واسطے کھلا ہے ۔ چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے ۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ۔ جو لوگ ہمارے راہ مین کوشش کرین گے ۔ ان کو کامیابی کی راہین دی جائینگی ۔ ہان استقامت شرط ہے ۔ اور وہ بہت مشکل ہے ۔ جو لوگ صبر کے ساتھ خدا کی راہ تلاش کرتے ہین ۔ وہ اس کو پالیتے ہین ۔ انپر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہین ۔ یہ بات صرف اسی اُمت مرحومہ کو حاصل ہے ۔ اسلام کے سوائے اور کوئی مذہب اس بات کا قائل نہین ۔ کہ انسان خدا کے کلام سے مشرف اب ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے ۔ ویدون نے تو ہمیشہ سے کلام الٰہی کے دروازہ پر مہر لگائی ہوئی ہے ۔ صرف ایک دفعہ خدا بولا تھا ۔ اور اب کوئی ہزار دفعہ اس کے کلام کے سننے کا بھوکھ پیاسا ہو ۔ مگر وہ مہر ٹوٹ نہین سکتی ۔ عیسائیون نے بھی مکالمہ الٰہی کا دروازہ قیامت تک کے لئے بند کرکے اس پر مہر لگا دی ہے ۔ برہمو بھی اس بات کے قائل نہین کہ خدا کسی سے ہمکلام ہوتا ہے ۔ الغرض تمام مذاہب کا یہی حال ہے یہان تک کہ بدقسمت مسلمانون کا بھی یہ عقیدہ ہو گیا ہے ۔ کہ اب خدا تعالیٰ کسی کو اپنا مکالمہ نصیب نہین کرتا ۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات نہ ہوتے ۔ تو پھر اسلام کا کیا فخر تھا ۔ جب خدا پر پورا بھروسہ نہین ۔ تو پھر نجات کیونکر ہو سکتی ہے ضروری امر یہ اسلام کی اصل روح اور کیفیت یہی ہے ۔ کہ مسلمان خدا تعالیٰ کا انعام و اکرام مکالمہ و مخاطبہ پاتے ہین ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون ۔ یہی لوگ ہین جو کامل ترقی پاکر اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ ہین ۔ اور یہی لوگ ہین جو کہ نجات یافتہ ہین ۔

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ

(مصنفہ مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیرکوٹلوی)

یہ اشعار حضرت مولوی صاحب کے قبر کے سرہانے کتبہ پر لکھے جاوینگے ۔

یہ ہے اس باخدا مرد خدا کا مرقد روشن
مجلّٰی روشن جو مسلمانون کا لیڈر تھا
پڑا رہتا تھا سایہ کی طرح عیسیٰ کے در پر وہ
اطاعت اور وفا مین سایہ ظل پیمبر تھا
مسیحا سے ہوا زندہ مسیحا مین رہا آخر ۔
الگ اُس سے مرنا اور جینا اسپہ دوبھر تھا
دم عیسیٰ کی جنبش تھا ید بیضا کی تھا تابش
شعاع مہر روشن تھا ضیاء بدر انور تھا
خدا کے گھر سدا بار اور بہشتی مقبرہ پایا ۔
مزین جس کے دم سے مسجد و محراب و منبر تھا
مسیحا کے محامد سے تھا پُر وہ واعظ اور خطبہ
مناقب کا مرقع اس کا ہر اسپیچ و لکچر تھا ۔
نیا طرز ادا اس کا نیا حسن و بیان ہر دم
ہر اک وعظ اس کا شہد اور ہر بیان قند مکرر تھا
جو دل کا سخت آجاتا وہ دم مین موم ہو جاتا
پگھل کر بہنے لگتا تھا کلیجہ جس کا پتھر تھا
مسیحا کو جو ملنے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا
نہ کچھ پیری چلی آگے یہان افسون نیچر کی
ہوا آخر مسلمان جو مرید پیر نیچر تھا
وہ تھا اصحاب صفہ کے مبارک پاک گروہ مین
مسیحا کا در و دیوار اس کا بام اور در تھا
زبان و دل موافق تھا مخالف تھا دورنگی کا
جو دل مین تھا زبان اس کے وہی [illegible] تھا
کئے مصاحبت مین پورے سینتالیس سال اس کے ۔ رہا جبتک وہ دنیا مین مطیع حکم داور تھا ۔
سخن کی داد دیتا تھا سخن کا قدردان تھا وہ ۔
سخن سنج و سخنگو و سخن فہم و سخنور تھا
وفات اس کی ہوئی تیرہ سو اور تئیس ہجری مین ۱۳۲۳
یہ وہ دن تھا کہ ہر چھوٹا بڑا بادیدہ تر تھا
یہ بدھ کا روز گیارہ ماہ شعبان المعظم کی
بلا کا دن قیامت کا سمان یا روز محشر تھا
یہ وہ دن تھا کہ چشم مہر و مہ بھی ڈبڈبا آئی
زمین و آسمان اس نوحہ خوانی مین برابر تھا
اُمڈ کر آیا بادل جبکہ مطلع صاف تھا سارا
سمان رونے کا بام آسمانی پر سراسر تھا
وہ قطرے مینہ کے تھے یا بندھ گیا تھا جھاڑ آنسو کا
یہ اشک غم بھی گویا موتیون کا اک [illegible] تھا
تڑپ کر بجلیان کوندین بہائے اشک آنکھون سے
یہ کہتے ہین بجلی کا بھی انگارون پہ بستر تھا
کلیجہ پھٹ گیا بادل کا رویا پھوٹ پھوٹ ایسا
دھوان غم کا بھی تھا آخر نہ وہ لوہا نہ پتھر تھا
ہو روح حضرت عبد الکریم آرام و راحت مین
وہ روحانی فرشتہ تھا ۔ دم اس کا روح پرور تھا
دُعا کرتے رہو ثاقب کہ بیڑا پار ہو اس کا
وہ علم و معرفت کے بحر کا کامل شناور تھا

بدر کے دو پرچے مطلوب ہین

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھبیس ۲۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریداران کو دوبارہ چلے گئے ہین ۔ اور بعض کو بالکل نہین گئے ۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے ۔ اور یہان ایک پرچہ بھی نہین ۔ دوبارہ چھپوانے مین توبہت خرچ اور حرج ہے ۔ اس واسطے التماس ہے ۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہین ۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر بدر کو ارسال کرین ۔ تاکہ سب دوستون کے فائل مکمل بنے رہین ۔ مینجر ۔

ضرورت

ایک اچھی مستری کی ضرورت ہے ۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو ۔ اور چکی آرہ کے کام مین تجربہ رکھتا ہو ۔ سردست ایک انجن کے کام پر اس کو لگایا جائے گا ۔ ایک انجن کا کام سے جانتا ہو تو سکھایا جائے گا ۔ تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار حسب لیاقت ملے گی ۔ درخواستین معہ نقول سندات آنی چاہئین ۔

المشتہر
شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد ۔ سوداگران ۔ وزیرآباد

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

آمد مسیح - ملک سوٹزرلینڈ کے شہر اشٹون مین بہت سے عیسائی جمع ہو رہے ہین۔ اور نہائت گران قیمتی زمینین خرید کر مکانات بنا رہے ہین۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح کی آمد کا وقت اب بہت ہی قریب ہے اور اسی سال یعنی ۱۹۰۶ء مین وہ آجائے گا۔ ان کا امیر ایک دولتمند آدمی ہے۔ مسیح کو پہچان لینا اور اس کے ساتھیون مین صدق دل کے ساتھ شامل ہو جانا تو بڑے خوش قسمت آدمیون کا کام ہے لیکن اس بات کا کوئی انکار نہین کر سکتا کہ تمام دنیا کی در و دیوار سے آواز آ رہی ہے۔ کہ مسیح کی آمد کا یہی وقت ہے۔ جس ملک مین جاؤ۔ مخلوق کے دلون مین بڑی سنجیدگی کے ساتھ یہ بات میخ آہنی کی طرح گڑ گئی ہے۔ کہ یہ وہ وقت ہے۔ کہ کوئی مسیح مہدی اوتار بدھ پیدا ہو اور اپنے پاک انفاس کی برکت سے لوگون کو راہ ہدائت پر لائے مین نے مذکورہ بالا فرقہ کے حالات زیادہ تر معلوم کرنے کے لئے ان کو خط لکھا ہے۔ جواب کے آنے پر مفصل حالات درج اخبار کئے جاوین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عیسائی تہذیب - نے آج کل مردون اور عورتون کے اخلاق پر جو اثر کیا ہے۔ اس کے متعلق آئے دن یورپ امریکہ کے سیاحون بلکہ خود ان ممالک کے اخبار نویسون اور مصنفون سے ہم عجیب در عجیب سن رہے ہین۔ شہر سان فرانسسکو واقع ملک امریکہ مین ایک اخبار نکلتی ہے۔ جسکی ایڈیٹر ایک عورت ہے اس خدا کی بندی نے ایک پرزور مضمون اپنے اخبار مین لکھا ہے۔ کہ کیا عیسائی مرد شادی کے وقت اپنی مطلوبہ عورت کے سامنے سچ بول سکتا ہے۔ اس کے جواب مین وہ دلائل کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ ہرگز ممکن نہین اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ عیسائی مرد اپنی مطلوبہ کے سامنے سچ بولے اور پھر وہ اس کو اپنے نکاح مین لا سکے۔ عجیب شادی ہے۔ جسکی اصل بنا ہی جھوٹھ اور فریب پر ہے

المفتی - ہمارے بہت دوست اختلافی مسائل کے متعلق یہ سوال کیا کرتے ہین۔ کہ ان مین حضرت امام علیہ السلام کا فتویٰ اور عمل کیا ہے۔ چونکہ اس قسم کے بہت سے مسائل میری موجودگی مین لوگون نے حضرت کے سامنے پیش کئے۔ اور جواب حاصل کئے یا سفر و حضر مین اکثر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین حاضر رہنے کے سبب مین آپکے حکم یا طریق عمل سے آگاہ ہون اس واسطے مین نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا توفیق دے۔ تو اس سال کے اخبار مین ایک کالم اس قسم کے مسائل کے حل کرنے کے واسطے خاص کیا جائے۔ مسائل بطور سوال و جواب اخبار مین درج کئے جاوین۔ اور چھپنے سے پہلے دوبارہ حضرت اقدس کو دکھا یا سنا لئے جاوین۔ جو احباب اس قسم کے سوالات ارسال فرماوین گے۔ وہ حضرت کی خدمت مین پیش کر کے فیصلہ اخبار مین درج کر دیا جاوے گا۔

اس کالم کا نام المفتی ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

انصار بدر

سب سے پہلے ہماری آواز کو حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے سنا ہے۔ جو حضرت بدر کے واسطے کمر ہمت چست کر کے کھڑے ہوئے ہین۔ خدا ان کو جزائے خیر دیوے۔ ان کا خط درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آج شام کو اچانک میرے دل مین خدا تعالیٰ نے بدر کی اشاعت و اعانت کی توفیق بخشی۔ اور مین نے یہان تحریک شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسی وقت پانچ خریدار پیدا ہو گئے۔ الحمد للہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اور بھی خریدار دون گا۔ مین نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اس کی اشاعت مین پوری کوشش کرون گا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہ سب خریدار ۱۲ والے ہین

ایک ضروری عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون۔ اور اخبار کے لئے بہتری کا ایک ذریعہ جانتا ہون اور وہ یہ ہے۔ کہ شروع سال سے جبکہ آپنے اخبار کو ۱۶ صفحہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ زائد چار صفحہ ٹائٹل کی صورت مین رنگین ہون اور کوئی ایک رنگ تجویز کرین جسکو بالالتزام نبھانے کی کوشش کی جاوے ٹائٹل کی تقسیم بالالتزام اس طرح پر ہو۔ صفحہ اول بدستور سابق صفحہ دوم کالم اول۔ الہامات و کشوف وغیرہ حضرت اقدس کالم دوم جماعت کے رویا وغیرہ۔ کالم ۳ - سوال و جواب مختصراً ٹائٹل کا چوتھا صفحہ اشتہارات۔ ٹائٹل کا تیسرا صفحہ دنیا بھر کی چیدہ اور مفید خبرین۔ متن سارا حسب معمول۔ مگر اس کا التزام شروع سال سے باقاعدہ رکھین۔ اور کم سے کم پورا سال نبھا کر دیکھین۔ کہ بدر کیا ہوتا ہے۔ اور کیسی قبولیت انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کرتا ہے۔

ان پانچ خریدارونکی قیمتین انشاء اللہ جنوری ۱۹۰۶ء کے آخیر تک پہنچ جائینگی۔ والسلام

اسمائے خریداران

۱ - میان غلام حسن صاحب سارجنٹ دوم پولیس کوتوالی شہر لاہور
۲ - میان نورالدین صاحب - نیچہ بند - بیرون دہلی دروازہ - لاہور
۳ - میان عبدالرحمان صاحب زرگر - بر دوکان میان مولا بخش صاحب زرگر اندرون دہلی دروازہ - لاہور
۴ - میان کریم بخش صاحب پہلوان - ریلوی پریس نولکھا - لاہور
۵ - میان عبدالسبحان صاحب معرفت خاکسار - . . . قریشی لاہور

عاجز محمد حسین قریشی لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکو شاید معلوم ہوگا۔ کہ سفر دہلی کے بعد مین ڈلہوزی تبدیل ہو کر آگیا ہون یہان آنے سے پیشتر مین نے ہر چند کوشش کی تہی۔ کہ بجائے ڈلہوزی کے کسی اور جگہ تبدیل کیا جاؤن۔ مگر بالکل بے سود۔ آخر یہان پہنچنے پر میرا ارادہ تہا کہ خیمہ مین رہون۔ مگر یہان سردی نہائت سخت ہے اور برف شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے مجبوراً چھت کے نیچے مع عیال رہتا ہون۔ اس پر ہی بس نہین۔ بلکہ جب سے آیا ہون۔ دو دفعہ خفیف زلزلہ آچکا ہے۔ اور آئندہ زلزلہ عظیمہ والی پیشگوئی علاقہ ڈلہوزی پر پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہان سے دونیرہ کے قریب سڑک کی طرف سے تو تقریباً پچیس میل اور یون سیدھا تقریباً دس بارہ میل کے فاصلہ پر چھ گز زمین نیچے بہ گئی ہے۔ اور اس مین تین سوراخ ہو گئے ہین۔ جن سے کثرت سے دہوان نکل رہا ہے۔ اس امر کے متعلق تہانیدار صاحب دونیرہ نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو رپورٹ بھی بھیجی ہے۔ مگر نہ معلوم کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ حکام ملاحظہ کر گئے ہین۔ دیکھئے ادہر جاپانی پروفیسر کا تجربہ ہے اور ادہر اللہ ذوالجلال والاکرام کا وعدہ ہے۔ میرا دل بڑے زور سے گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ وعدہ علاقہ ڈلہوزی کے لئے مقدر معلوم ہوتا ہے۔ ہم عاجزون پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ میرے لئے تو نہائت ابتلا کا موقع ہے کیونکہ میری روحانی حالت نہائت گندی ہے۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رحم اور حضرت اقدس کی شفاعت کی امید نہ ہوتی۔ تو مین بے شک جہنم کے لائق ہون۔ آپ میرے لئے دعا کرین۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامۃ کی خدمت مین بہی دعا کے لئے میری طرف سے درخواست کرین والسلام۔

خاکسار نورالدین کلرک ڈاک خانہ ڈلہوزی۔

اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہون گے۔ خدا کے مرسل کی فتح ہوگی۔ لیکن ہماری دعا تو یہ ہے کہ اے قادر خدا ہمارے رب اگر وہ وعدہ کا دن تو ہمین دکھلائے۔ تو ہمین ظالمون کے درمیان نہ رکھیو۔ آمین ثم آمین

ناظرین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صفحہ - ۷ - ۸ - ۹ - ایڈیٹوریل و مراسلات کیواسطے رکھے گئے ہیں۔ مگر چونکہ اس وقت حضرۃ کے تازہ اشتہار الوصیت کا بہت جلد احباب تک پہنچانا ضروری ہے اور اکثر جگہوں میں اشتہار نہیں پہنچ سکا ہوگا۔ جہاں کہ اخبار پہنچتا ہے اور نیز اخبار میں اس اشتہار کا محفوظ کر دینا ضروری ہے اس واسطے یہ صفحات اس مبارک اشتہار کے درج کرنے میں صرف کرکے دعا کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی ہمکو توفیق دے اور سال جدید کے پہلے اخبار میں اس کا اندراج موجب برکت ہو۔ والسلام

وحی اللہ

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔

یہ رسالہ جس کا نام ہے

الوصیۃ ہے

کلام پاک

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود میرزا غلام احمد
علیہ الصلوۃ والسلام قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اما بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔ سو پہلے میں اس مقدس وحی کی اطلاع دیتا ہوں۔ جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی۔ اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ تموت وانا راض منک۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات ط جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات۔ قرب ما توعدون۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے۔ جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے۔ جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں۔ ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دیدیں۔ تو اس حالت میں ہوگا۔ جو میں تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا۔ وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے۔ جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے دو معنے ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنیکی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے۔ اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنیوالوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے۔ دنیا سے اٹھا لیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دیں گے۔ تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی۔ اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا اُن پر رحم کریگا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی۔ ضرور ہے۔ کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں۔ ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا۔ کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا+ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ مجھے خبر دی۔ اور فرمایا۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے۔ کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی* اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دیدیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی

---

* ترجمہ۔ خدا نے لکھ رکھا ہے۔ کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ

+ اگر دنیا کی آنکھ کھلتی۔ تو وہ دیکھتے۔ کہ میں صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصہ کے قریب اب تک چودھویں صدی بھی گذر گئی اور احادیث کے مطابق عین میرے دعوی کے وقت رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا اور طاعون بھی ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آئیگا مگر افسوس ان پر جنہوں نے دنیا سے پیار کیا انہوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ منہ

راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسےٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں۔ جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھلاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے۔ کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں۔ میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں *۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے۔ جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ۔ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے۔ جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے۔ تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑھ ہے۔ کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہو گا ...... بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا اور وہ گھر بابرکت ہو گا۔ جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو۔ جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو۔ میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقع ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جنکا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔

---

* ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے۔ کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے۔ وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا

یہ خیال خام ہے۔ کہ اس زمانہ مین وہ سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہین بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہین۔ کوئی صفت بھی معطل نہین اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے، جس کا کوئی بیٹا نہین اور جس کی کوئی بیوی نہین وہ وہی بےمثل ہے جس کا کوئی ثانی نہین۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہین اور جس کا کوئی ہمتا نہین۔ جس کا کوئی ہم صفات نہین۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہین وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے۔ اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئین ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اُوپر ہے مگر نہین کہہ سکتے کہ اس کے نیچے اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہین کہہ سکتے کہ زمین پر نہین وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیون کا اور جامع ہے تمام طاقتون کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضون کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے۔ ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر مین کہ زمین والے اور آسمان والے اُسی کی عبادت کرین۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہین۔ اور تمام رُوح اور ان کی طاقتین اور تمام ذرات اور ان کی طاقتین اسی کی پیدائش ہین۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہین ہوتی وہ اپنی طاقتون اور اپنی قدرتون اور اپنے نشانون سے اپنے تئین آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پاسکتے ہین اور وہ راستبازون پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی قدرتین ان کو دکھلاتا ہے۔ اُسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اُسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے۔ بغیر جسمانی آنکھون کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانون کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ مین بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتین ہین۔ نادان ہے۔ جو اس کی قدرتون سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتون سے بےخبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کرسکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف مین یا اس کے مواعید کے برخلاف ہین اور وہ واحد ہے۔ اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال اور قدرتون مین۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہین۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔ اور تمام نبوتین اور تمام کتابین جو پہلے گذر چکین۔ ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہین رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہین بند ہین۔ تمام سچائیان جو خدا تک پہنچاتی ہین۔ اسی کے اندر ہین نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی۔ جو اس مین موجود نہین۔ اس لئے اس نبوة پر تمام نبوتون کا خاتمہ ہے۔ اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے۔ اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہین بلکہ سب نبوتون سے زیادہ اس مین فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہین کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس مین ہتک ہے۔ ہان اُمتی اور نبی دونون لفظ اجتماعی حالت مین اس پر صادق آسکتے ہین کیونکہ اس مین نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہین۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے * اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس مین کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظون مین نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیون کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا۔ کہ **کنتم خیر اُمة اخرجت للناس**۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم**۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت مین صرف یہی خرابی نہین تھی کہ اُمت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھون کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز مین پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی تھی۔ کہ اگر یہ کمال کسی فرد اُمت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا۔ تو ختم نبوة کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونون خرابیون سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ قدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا۔ جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور اُمتی ہونیکا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان مین پائے گئے۔ ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ ان کے محویت کے آئینہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیون کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود اُمتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہین بلکہ اگر غور سے دیکھو۔ تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے۔ جو ایک پیرایہ جدید مین جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق مین فرمایا کہ نبی اللہ۔ **و امامکم منکم** یعنی وہ نبی بھی ہے اور اُمتی بھی ہے۔ ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہین۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے

عیسے علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت۔ **فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم**۔ اس پر شاہد ہے۔ جس کے معنے آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہین۔ کہ خدا قیامت کو عیسے سے پوچھے گا۔ کہ کیا تو نے ہی اپنی اُمت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو۔ تو وہ جواب دین گے۔ کہ جب تک مین ان مین تھا تو اُنپر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا۔ اور جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر مجھے کیا علم تھا۔ کہ میرے بعد وہ کس ضلالت مین مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت **فلما توفیتنی** کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عنصری مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ بہرحال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ دُنیا مین نہین آئین گے۔ کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ مین آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی۔ تو اس صورت مین ممکن نہین۔ کہ عیسے جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا کہ۔ مجھے کچھ بھی خبر نہین کہ میرے بعد میری اُمت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا مین آوے اور چالیس برس دنیا مین رہے اور عیسائیون سے لڑائیان کرے۔ وہ نبی کہلا کر۔ [illegible] جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہین پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے۔ ورنہ وہ دروغگو ٹھہرتے ہین تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہین۔ اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر [illegible] تو کیا وہ آسمان پر ہی مرین گے اور آسمان مین ہی ان کی قبر ہوگی۔ لیکن آسمان پر مرنا آیت **فیھا تموتون** کے برخلاف ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا۔ کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہین گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت مین کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہین تو اور کیا ہے۔

اگر مین نہ آیا ہوتا۔ تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی۔ لیکن جب مین خدا کی طرف سے آگیا اور صحیح اس کے معنے قرآن شریف کے کھل گئے۔ تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہین۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً [illegible] گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور مین آگئے اور وبائی [illegible] شروع ہوگیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو مین بلند آواز سے کہتا ہون کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہین ہوئے اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء مین ظہور مین آیا

---

* باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبوة تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہین جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اُس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

جس کی ایک دفعہ پہلے خبر دی گئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتا نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی۔ کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے* اور خدا نے فرمایا۔ زلزلۃ الساعۃ۔ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لک نری آیات ونھدم ما یعمرون ٭ یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب زیر و زبر نہیں کی گئی۔ کسی کو خبر نہ تھی۔ اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے۔ کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا۔ اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا۔ زندگیوں کا خاتمہ اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک رحمۃ منا۔ وکان امراً مقضیا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے۔ اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے۔ تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے۔ پس ہماری نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں۔ خدا کی عذاب سے بچائے جائیں گے۔ اگر وہ بد قسمت ہو تو یہ نہیں کرتا اور شوخی کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا۔ اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

اس جگہ ایک اور امر قابل تذکرہ ہے۔ کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھ کو مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا۔ کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں۔ تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے۔ اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں۔ اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے۔ جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاکدل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا آمین۔ یا رب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی* اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئیے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنی صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں ان سب کو بجا لانا ہوگا۔

اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی۔ اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائے گا۔ اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے۔ جو گذرگاہ ہے۔ اس لئے وہاں ایک پل طیار کیا جائیگا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کیلئے خرچ ہوگا۔

---

* مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں۔ جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہار کے دن ہونگے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے۔ یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ منہ۔

* ایک خدا کی وحی اس بارے میں یہ بھی ہے۔

تیرے لئے میرا نام چمکا۔ منہ

* بدظنی ایک سخت بلا ہے۔ جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزان خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اسکی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اسکی نظیر نہیں پائی جاتی میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم۔ واعطیک ما یدوم۔ لک درجۃ فی السماء وفی الذین ھم یبصرون۔ ولک نری آیات ونھدم ما یعمرون وقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ بشارۃ تلقاھا النبیون۔ یا احمدی انت مرادی ومعی۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی وانت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق وانت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی۔ اذا غضبت غضبت وکلما احببت احببت اثرک اللہ علی کل شیء۔ الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ وکان وعداً مفعولاً۔ یعصمک اللہ من العدا ویسطو بکل من سطا۔ ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ یا جبال اوبی معہ والطیر۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ ان الذین امنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم سلام قولاً من رب رحیم وامتازوا الیوم ایھا المجرمون

منہ

سو پہلی شرط یہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان مین مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہین لوگون سے طلب کیا گیا ہے۔ نہ دوسرون سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے لیکن اگر خدا نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت مین ایک انجمن چاہیئے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلاء کلمۂ اسلام اور اشاعت توحید مین جس طرح مناسب سمجھین۔ خرچ کرین۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت مین سے اس قبرستان مین وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دسوان حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن مین خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت مین اس سے بھی زیادہ لکھے۔ لیکن اس سے کم نہین ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظون کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کرین گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائین گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام مین داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہون گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے۔ فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اس کے جانشین ہون گے۔ ان کا بھی یہی فرض ہوگا۔ کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاوین۔ ان اموال مین سے ان یتیمون اور مسکینون اور نومسلمون کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہین رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ مین داخل ہین۔ اور جائز ہوگا۔ کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جاوے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ صرف دور از قیاس باتین ہین۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے۔ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہین۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہون گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائین وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاوین۔ اور دنیا سے پیار نہ کرین۔ سو مین دعا کرتا ہون۔ کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہین۔ جو خدا کے لئے کام کرین۔ ہان جائز ہوگا۔ کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو۔ ان کو بطور مدد خرچ اس مین سے دیا جاوے۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان مین دفن ہونیوالا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہین اور کوئی مالی خدمت نہین کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور وہ صالح تھا تو وہ اس قبرستان مین دفن ہو سکتا ہے۔

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہین تو ان کی وصیت۔ یہ عملدرآمد ان کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کر دینا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانون اور بلاؤن کے دن قریب ہین۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت مین وصیت کے لکھنے مین جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم مین ہوگا۔

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ مین ہون۔ جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ مین ہون۔ اور وہ ان شرائط کے پابند ہون جو درج ہو چکی ہین۔ تو ان کے وارثون کو چاہیئے۔ کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق مین ان کی میت کو رکھ کر قادیان مین پہنچا دین۔ اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی پل وغیرہ کی طیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائین۔ جو حسب شرائط اس قبرستان مین دفن ہون گے تو چاہیئے کہ بطور امانت صندوق مین رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائین۔ پھر تمام لوازم کی طیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہین۔ قادیان مین ان کی میت لائی جاوے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائین۔ ان کا قبرین سے نکالنا مناسب نہ ہوگا۔

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہون۔ تا آئندہ کی نسلین ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کرین۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انھون نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہون۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہین۔ کہ خدا تعالیٰ اس کام مین ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش ان مین پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے۔ کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت مین سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستون مین اس کو شائع کرین اور جہان تک ممکن ہو اس کی اشاعت کرین۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھین۔ اور مخالفون کو بھی مناسب طریق پر اس سے اطلاع دین۔ اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کرین۔ اور دعائین کرتے رہین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد۔ عافاہ اللہ وایّد

۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد
پئے حرص دنیا مدہ دین بباد
بدین دار فانی دل خود مبند
کہ دارد نشان راحتش صد گزند
اگر باز باشد ترا گوش ہوش
ز گور است ندائے در آید بگوش
کہ اے طعمۂ من پس از چند روز
پئے فکر دنیا و دون کم بسوز
ہر آن کو بدنیائے دون مبتلا است
گرفتار رنج و عذاب عنان است
برست آن کہ بر موت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا و دویدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار
پئے دار عقبیٰ کمربستہ چست
رہا کردہ سامان این خانہ سست
چو کار حیات است کار نہان
ہمان بہ کہ دل گسلی زین مکان
جہنم کند داد فقدان خبر
ہمین حرص دنیاست جان پدر
چو آخر ز دنیا سفر کردن است
چو روزے ازین رہ گذر کردن است
چرا عاقلے دل بہ بندد درآن
کہ تا گردد بہ گل او خزان
بدین قحبہ بستن دل خود خطا است
کہ این دشمن دین و صدق و صفا است
چہ حاصل ازین دلستان دو رنگ
کہ گاہے بصلحت کشد گہ بجنگ
چرا دل نہ بندی بدان دلستان
کہ مہرش رہاند ز بند گران
برو فکر انجام کن اے غوی
ز سعدی شنو گر ز من نشنوی
عروسے بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

حاشیہ: کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت مین داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔ انسان کا اس مین دخل نہین اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان مین داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہین ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس مین دفن کیا جائے گا۔ منہ

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

✱

وتکلیس و عقد و قائم و حملان واکسیر اجساد و اجسام وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر **باوا شام گر صاحب ہیں**۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و بکر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول ۸ ر ہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہائت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے تیار کرنے اور ان کے استعمال کی ترکیب بھی شامل ہیں حجم ۷۲ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ ر معہ محصولڈاک

خواص قرآنی۔ المسمیٰ بہ فضائل قرآنی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے قیمت علاوہ محصولڈاک ۳ر تینوں کتابوں کی خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہائت ہی مفید اور ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر

محمد عبد الحکیم خانصاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ وکیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام غیر ضروری کا رد منتقدانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہو شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی قیمت بلا جلد ۔۔۔ مجلد

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کے ہر صفحہ پر تمام ترجمہ اور مضامین ہیں طبع ثانی بلحاظ تب سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۔۔۔ مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ۔۔۔

(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء دسنت ۱۹ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فیصلہ مجلد

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۔۔۔ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۔۔۔

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۔۔۔ (۸) **مفتاح العرب** اسکے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر چند مہینوں میں حاوی ہو کر مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۔۔۔

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نقطۂ اعصابی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ملٹری سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ۔۔۔ مجلد ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت ۔۔۔ مجلد ۔۔۔ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج بیت کامل طور پر درج کردیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دوچند ہو گیا ہے قیمت ۔۔۔ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ۔۔۔ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ ر (۱۴) **منبع النساء و الصبیان** دکھوں کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۔۔۔ (۱۵) **الذکر** خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ۔۔۔ نمبر ۲۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی متھ...

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی دن سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ر ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھوں میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں بس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو ایک مہینہ کو کافی ہے۔ قیمت ۴ ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ وہ اسم بامسمیٰ ہیں جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ پڑھ چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے احتیاطیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارا ان جواہر کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپکو کبھی اپنی کمزوری کے شاکی ہونگے نہیں۔ یہ جوہر حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کر دیتی ہیں۔ بس سمجھ لو کہ آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ جوب ۔۔۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز **باتصویر** چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روزہ چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچائی ہیں

اسی لئے

تمام حلقوں میں نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور ... دل دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپنے ... بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت ... (روپے چار پیسہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

... خواستوں کا پتہ

پیسہ اخبار لاہور

...ن۔ اس میں ان تمام

...ین یا نادان دائیوں کے

...بر الحکیم نمبر ا۔ اس میں

...یمت ۔۔۔ (۲) الذکر الحکیم

...ہیں

...راوڑی ضلع کرنال

...روغن خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش

...ملکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور

...طلب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

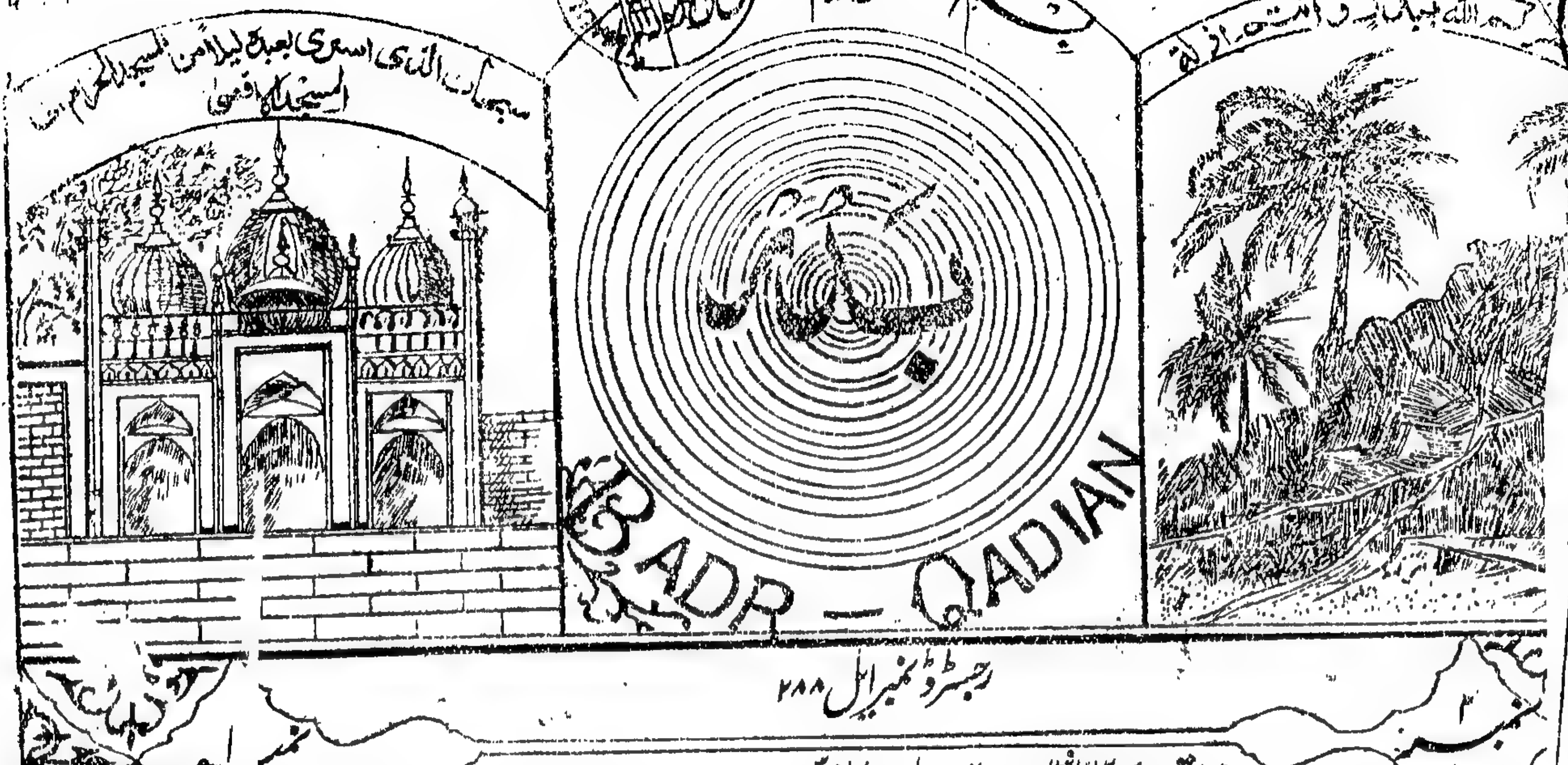

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

کل نمبر ۱۸ | نمبر ۲

سلسلۃ القدیم جلد ۵ | بدر جلد ۲

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش کامد ملستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان
چہ گویم با تو گر آئی چہار قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو ... پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عـ۲

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ -۳/

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب مابعد لی جائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

لوکل نگار افریقہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسرے دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ اول۔ نظم۔ شرائط بیعت
صفحہ دوم۔ خدا کی تازہ وحی۔ مقدمات۔ ڈائری
صفحہ سوم۔ ڈائری۔ دو رشید لڑکے۔ اوقات ریل
صفحہ چہارم و ۵۔ درس قرآن شریف۔ تمباکو نوشی
صفحہ ۶۔ المفتی۔ تعبیر الرؤیاء
صفحہ ۷، ۸۔ ایڈیٹوریل۔ سال گذشتہ پر ریویو۔
صفحہ ۹۔ ڈاک ولائیت
صفحہ ۱۰۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
صفحہ ۱۱۔ عام اخبار۔
صفحہ ۱۲۔ اشتہارات

بدر
یا قمر یا شمس
۱۴۔ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۱۔ اللہ غالبٌ علٰی کلِّ شیءٍ
۲۔ یُنجیکَ من کربکَ

ترجمہ۔ خدا ہر شے پر غالب ہے (۲) تجھے تیری کرب سے نجات دیگا

ایک رویا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کردو۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا انھوں نے کہا کہ پبلک نے کردئے ہیں میں نے بھی کہا کہ میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں ایک یہ بات بھی کہنی کو تھا کہ کیا خدا نے اسپر دستخط کردئے ہیں مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہوگئی

مقدمات

ناظرین بدر معلوم کرچکے ہیں کہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میاں احمد نور غریب مہاجر پر یہاں کی سکھوں نے متفق ہوکر اپنے قدیم طریق کے موافق بلوہ کرکے حملہ کیا اور اس بیچارے کو مجروح کردیا۔ اگر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان موقع پر نہ پہنچ جاتے تو سخت اندیشہ اس امر کا لاحق ہوگیا تھا کہ احمد نور کے مکان کو توڑ کر عورتوں اور بچوں کو سخت ضرر پہنچایا جاتا۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر ۹ آدمیوں کا بلوہ میں چالان کیا جس کیلئے ۹۔ جنوری ۱۹۰۶ء مقرر تھا فریق ثانی نے بھی آجکل کے دستور کے موافق ایک بالمقابل دعویٰ کیا تھا اس کی تاریخ پیشی بھی ۹ جنوری ۱۹۰۶ء ہی تھی چنانچہ ہر دو مقدمات بمقام بٹالہ بعدالت سردار غلام حیدر خان صاحب ای۔ اسی پیش ہوئے۔ فریق ثانی نے جو مقدمہ کیا تھا۔ اس میں حضرت حکیم الامۃ اور مولوی محمد علی صاحب کو بھی ملزم گردانا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے راستی کا بول بالا کیا اور عدالت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کردیا مستغیث کے اپنے بیان اور اس کے گواہوں کے بیان سے یہ مقدمہ سراسر بے بنیاد پایا گیا اور اسے خارج کیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ دوسرا مقدمہ جو پولیس نے چالان کیا تھا۔ اسمیں کل ملزمونپر فرد جرم لگ چکا ہے آئندہ تاریخ ۲۲۔ جنوری مقرر ہوئی ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے

ڈائری

۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ وقت صبح۔ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ فرمایا۔ مدرسہ کے متعلق اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے۔

فرمایا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کے واسطے ایسے لوگ طیار ہونے چاہئیں۔ جن کو واقعی دین کی خبر ہو۔ اور اس لائق ہوں کہ بیرونی حملات کو دور کرسکیں۔ اور اندرونی بدعات اور جہالت کا انسداد کرسکے۔

وقت ابتلاء یہ ایک بڑے ابتلاء کا وقت ہے۔ ہر طرف سے ہم کافر ٹھہرائے گئے ہیں۔ اور سب کے درمیان ہم کراہت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں۔ حال کے مخالف علماء کا یہ فتویٰ ہے۔ کہ ہم ان کے قبرستان میں داخل ہونے کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اندرونی قوم کا یہ حال ہے۔ اور بیرونی قومیں اور مذاہب سب کی سب ہماری جماعت کو خصوصیت کے ساتھ بُرا جانتے ہیں۔ اور ایک قسم کی ذاتی عداوت ہمارے ساتھ رکھتے ہیں۔ جو اسلام کے دیگر فرقوں کے ساتھ ان کو نہیں ہے۔ پادریوں کے سینے پر ہماری جماعت ایک بھاری پتھر کی طرح ہے۔ اور آریوں کو بھی سخت دشمن ہم ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو بخوبی معلوم ہوگیا ہے۔ کہ کمربستہ ہوکر وساوس اور اعتراضات اور کفر کے طریقوں کو دور کرنا صرف اس جماعت کا کام ہے۔ اور دوسرے کا نہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ہم میں نفاق نہیں۔ جو لوگ خاص خدا کے واسطے کام کرتے ہیں ان کا کام منافقانہ ہوتا۔ اور وہ ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملاتے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم کس طرح اخلاص کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ اس واسطے ہم انہیں طبعاً بُرے لگتے ہیں۔ فطرتاً دلوں کا عکس ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔ ایک بکری کے بچے کو اگر شیر کے پاس باندھ دیا جاوے۔ تو خواہ اس بچے نے ساری عمر بھی شیر کو پہلے نہ دیکھا ہو۔ پھر بھی فطرتاً وہ اس سے خوف زدہ ہوجائے گا۔ ہمارے مخالفین کی فطرت یہ گواہی دیتی ہے۔ کہ اگر کسی روز ان کے **مذہب کا استیصال ہوگا۔ تو اسی جماعت کے ہاتھوں ہوگا**۔ اور درحقیقت سچ یہی ہے۔ جو بات آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ وہ در پردہ نہیں رہتی۔ بلکہ اس کا اثر تمام دنیا پر پڑتا ہے۔ کافر کا دل محسوس کرلیتا ہے۔ کہ کفر توڑنے والا کون ہے۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ تو جس قدر دشمنی آپ کے ساتھ کی گئی۔ اور آپ کو دکھ اور تکالیف پہنچائی گئیں۔ اس قدر مخالفت مسیلمہ[1] کذاب کی نہیں ہوئی۔ اس کا سبب یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام کفر بدعات اور شرک کا استیصال کرتے تھے۔ اور مسیلمہ تو خود ہی کافر تھا۔ حق کی بات من جانب اللہ ہوتی ہے۔

اس وقت ہم غریب اور بےکس ہیں۔ اور خدا کے سوائے اور کوئی ہمارا ساتھی نہیں۔ ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ یہ قوم نابود کردیجاوے۔ بیرونی لوگ مقدمات بناتے اور اندرونی لوگ ان کے ساتھ سازش میں شریک ہوتے ہیں۔ سب ایک ہی رنگ میں مخالف ہیں اور سب ہمارا استیصال چاہتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ جو براہین احمدیہ میں آج ۲۵۔ ۲۶ برس پہلے سے شائع ہوچکا ہے۔ کہ خدا اس جماعت کو کفار پر قیامت تک غلبہ دے گا۔ کفار سے مراد اس سلسلہ حقہ کے انکار کرنے والوں سے ہے۔ خواہ وہ اندرونی ہوں۔ خواہ بیرونی ہوں ہم مطمئن ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔ اور وہ ایک دن ضرور پورے ہوں گے۔ ان کو کوئی روک نہیں سکتا۔ لیکن دنیا جائے اسباب ہے۔ جیسا کہ جسمانی دنیا میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کرنے کے واسطے سعی کرتے ہیں۔ اگرچہ فصل آسمانی بارش سے پکتا ہے۔ تاہم قلبہ رانی تخم ریزی وغیرہ اسباب کا مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جس طرح اوائل اسلام میں آنحضرت کی قوت قدسیہ نے ہزاروں با اخلاص اعلےٰ درجے کے بنائے تھے۔ ایسے مخلصین سے کام بنتا ہے

مگر یہ سچ ہے۔ کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے مخلصین جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے تھے۔ کسی اور نبی کو نہیں ملے۔ حضرت موسیٰ کے ساتھی وہ تھے۔ کہ ہمیشہ بغاوت اور سرکشی پر آمادہ رہتے۔ ایک دفعہ کہنے لگے۔ جا تو اور تیرا خدا لڑائی کرو ہم تو یہ بیٹھے ہیں۔ ساری توریت میں ان کی تعریف میں کوئی ایسا کلمہ نہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ خدا ان سے راضی ہوا۔ بلکہ توریت میں ہر جگہ موسیٰ کی اُمت کو سرکش اور ٹیڑھی قوم اور اس قسم کے الفاظ سے بلایا گیا ہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ کے دوست تھے۔ ایک نے تیس روپے کے لالچ پر اپنے نبی کو پکڑوا دیا۔ دوسرے نے سامنے کھڑے ہوکر لعنت کی۔ حضرت عیسیٰ بھی افسوس کیا کرتے تھے کہ اگر تم میں رائی کے برابر ایمان ہوتا تو تم یہ کر لیتے اور وہ کرلیتے۔ ان انبیاء کا اپنا اقرار ہے کہ انکو ایسی جماعتیں میسر آئیں جو مخلصین کی ہوں + اس کا سبب یہ تھا۔ کہ ان لوگوں میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جو آنحضرت صلعم میں تھی۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ آدم سے لیکر اخیر تک کسی نبی کو ایسی قوت قدسیہ نہیں دیگئی۔ جو آنحضرت صلعم کو عطا کیگئی تھی اور افسوس ہے کہ ایسی جماعت ہمکو بھی نہیں ملی جب ہم کسی امر کا فیصلہ کردیں تو تھوڑے ہیں جو انشراح صدر کیساتھ اس کو قبول کرلیں لیکن آنحضرت کے فدائی ایسے تھے کہ انہوں نے اپنی جانیں دیدیں +

---

[1] جھوٹے کی مخالفت بہت نہیں ہوتی۔ اور سچے کی مخالفت بہت ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کاذب کے معاملہ میں خود شیطان کا حصہ ہے اور صادق کے معاملہ میں شیطان اپنی تمام فوجوں کو جمع کرکے بڑے زور کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے آمادہ ہوجاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

مولوی صاحب مرحوم ایام جلسہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۵ء

باہر بہشتی مقبرہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا ذکر تھا۔ فرمایا وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے۔ جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے۔ تو سید احمد کے معتقد تھے۔ کبھی کبھی ایسے مسائل پر میری ان کی گفتگو ہوتی۔ جو سید احمد کے غلط عقائد میں تھے۔ اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی۔ مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک دن علانیہ کہا کہ آپ گواہ رہیں۔ کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے۔ کہ اگر ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے۔ تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے۔ ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی۔ کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے۔ ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی اور وہ اصحاب الصفہ میں سے ہو گئے تھے۔ جن کی تعریف خدا تعالیٰ نے پہلے سے اپنی وحی میں کی تھی۔ ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گذری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑ دی تھی۔ کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں میں ان کو ایک نوکری دو سو روپیہ ماہوار کی ملتی تھی۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گذار دی۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق [illegible] ان کے اندفاع میں اپنی عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی۔ ان کے متعلق ایک خاص الہام بھی تھا۔ "مسلمانوں کا لیڈر"۔ غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا۔ کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی۔ جس کے ساتھ دنیا کی ملونی ہوتی ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ انجام نیک ان کا ہوتا ہے جو فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ خدا کو راضی کرنے میں خاک ہو جائیں گے

غیر مذاہب فرمایا ہمیں کسی کے ساتھ بغض و عداوت نہیں۔ ہمارا مسلک سب کی خیر خواہی ہے۔ اگر ہم آریوں یا عیسائیوں کے برخلاف کچھ لکھتے ہیں۔ تو وہ کسی دلی عناد یا کینہ کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ اس وقت ہماری حالت اس جراح کی طرح ہوتی ہے جو پھوڑے کو چیر کر اس پر مرہم لگاتا ہے۔ نادان بچہ سمجھتا ہے کہ یہ شخص میرا دشمن ہے اور اس کو گالیاں دیتا ہے۔ مگر جراح کے دل میں نہ غصہ ہے نہ رنج نہ اس کو گالیوں پر کوئی غضب آتا ہے۔ وہ ٹھنڈے دل سے اپنی خیر خواہی کا کام کرتا چلا جاتا ہے

مدرسہ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس جگہ طلباء کا آکر پڑھنا بہت ضروری ہے۔ جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ایسے طیار ہونے چاہئیں۔ جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں۔ اور لوگوں کو راہ راست پر لاویں۔

دو رشید لڑکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بحضور فیض گنجور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور کی کل تقریر سنکر میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں آئندہ دنیا کے واسطے ہرگز نہیں پڑھوں گا۔ بلکہ آج سے میں اپنی زندگی کو دین کے واسطے وقف کرتا ہوں اور حضور کے منشاء کے مطابق دینی تعلیم اور صرف انگریزی زبان اور سنسکرت پڑھوں گا۔ اور اس کے بعد اگر زندگی نے وفا کی۔ تو محض للہ دین کی خدمت میں زندگی بسر کروں گا۔ چونکہ انسان کمزور ہے۔ اور بچپن اور بھی کمزور کرتا ہے لہذا اس تحریر کے ذریعہ میں حضور سے اس عہد اور ارادہ پر قائم رہنے اور اس کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی استدعا کرتا ہوں۔

حضور کا غلام۔ خاکسار غلام حسین [illegible] محمد یوسف
ابن [illegible] پشاور۔ طالب علم جماعت [illegible]
مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مفصلہ ذیل جواب عنایت فرمایا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بہت خوشی ہوئی جزاکم اللہ خیرا خدا تعالیٰ اس میں برکت دے اور اخیر تک اس ارادہ پر استقامت بخشے آمین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنا یہ ارادہ پرچہ الحکم و بدر میں شائع کرا دیں اور خدا سے ارادہ پر قائم رہنے کے لئے دعا کرتے رہیں والسلام

مرزا غلام احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بحضور فیض گنجور جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نہایت ہی عاجزانہ عرض ہے کہ بندہ اس جگہ نویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ لیکن حضور کی متواتر اور برکت والی دو روزہ تقریر سے بندہ کو بہت ہی اثر ہوا اس واسطے حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ اپنے والدین کی رضامندی سے اپنی زندگی اللہ کی راہ میں بڑی خوشی سے وقف کرتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اور جو جو علم حضور میرے لئے تجویز فرماویں وہی بندہ کو صدق دل سے منظور ہے۔ والسلام۔ درخواست دعا حضور کا تابعدار خاکسار عبد الرحمان ولد منشی قمر الدین احمدی بھیروی۔

جواب حضرت اقدس

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بہت عمدہ اور مبارک ارادہ ہے جزاکم اللہ خیرا۔ خدا اس میں برکت دے۔ یہ ارادہ معرفت الحکم و بدر شائع کر دیں۔ والسلام

مرزا غلام احمد

[illegible]

اوقات ریل یکم جنوری ۱۹۰۶ء

[illegible] متعلق اوقات کو ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

بٹالہ سے لاہور امرتسر جانے کے اوقات ریل صبح ۸ بجے ۲۸ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۴۵ منٹ
شام ۸ بجے ۲۱ منٹ
بٹالہ سے گورداسپور پٹھانکوٹ جانے کے اوقات ریل صبح ۹ بجے ۱۰ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۴۹ منٹ
شام ۷ بجے ۲۴ منٹ
لاہور امرتسر سے آکر بٹالہ پہنچنے کے اوقات صبح ۹ بجے ۴۷ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۴۳ منٹ
شام ۹ بجے ۳۸ منٹ
پٹھانکوٹ گورداسپور سے آکر بٹالہ پہنچنے کے اوقات صبح ۹ بجے ۲۸ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۱۴ منٹ
شام ۶ بجے ۴۵ منٹ
امرتسر سے راولپنڈی کو جانے کے اوقات دوپہر ۱ بجے ۲۲ منٹ
شام ۸ بجے ۳۰ منٹ
صبح ۴ بجے ۳۵ منٹ
[illegible] ۳ بجے ۱۵ منٹ
امرتسر سے دہلی جانے کے اوقات شام ۵ بجے
شام ۶ بجے ۳۳ منٹ
صبح [illegible] منٹ
رات [illegible] منٹ
دوپہر ۱۲ بجے ۳۶ منٹ

بٹالہ سے قادیان ۱۱ میل ہے۔ یکہ اور تانگا سواری کے لئے مل سکتا ہے۔ کرایہ پورا یکہ قریباً ایک روپیہ۔ تانگا [illegible]۔ بٹالہ میں رات رہنے کے واسطے اسٹیشن کے قریب دو سرائیں ہیں۔ ایک ٹمٹم اور ایک تانگا جو بٹالہ اور قادیان کے درمیان کرایہ پر چلتی ہیں [illegible] کی ملکیت ہے۔

خبر بیعت بسم اللہ الرحمن الرحیم برادرم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرے دوست سید باقر شاہ صاحب نے جو محکمہ [illegible] کا کام کرتے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کر لی ہے چنانچہ انکی بیعت منظور بھی ہو گئی ہے [illegible] لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ والسلام

شاہ دین اسٹیشن ماسٹر [illegible]

بدر منیر

جمعۃ المبارک
مورخہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ ہجریہ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

سورۂ فتح

* * *

اس سورۂ شریف کی تفسیر لکھنے سے پہلے ان واقعات کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جن کی طرف اس سورۂ شریف کی آیات کا اشارہ ہے۔ اس سے **ناظرین** کو ان آیات کے سمجھنے میں انشاء اللہ بہت مدد ملے گی۔

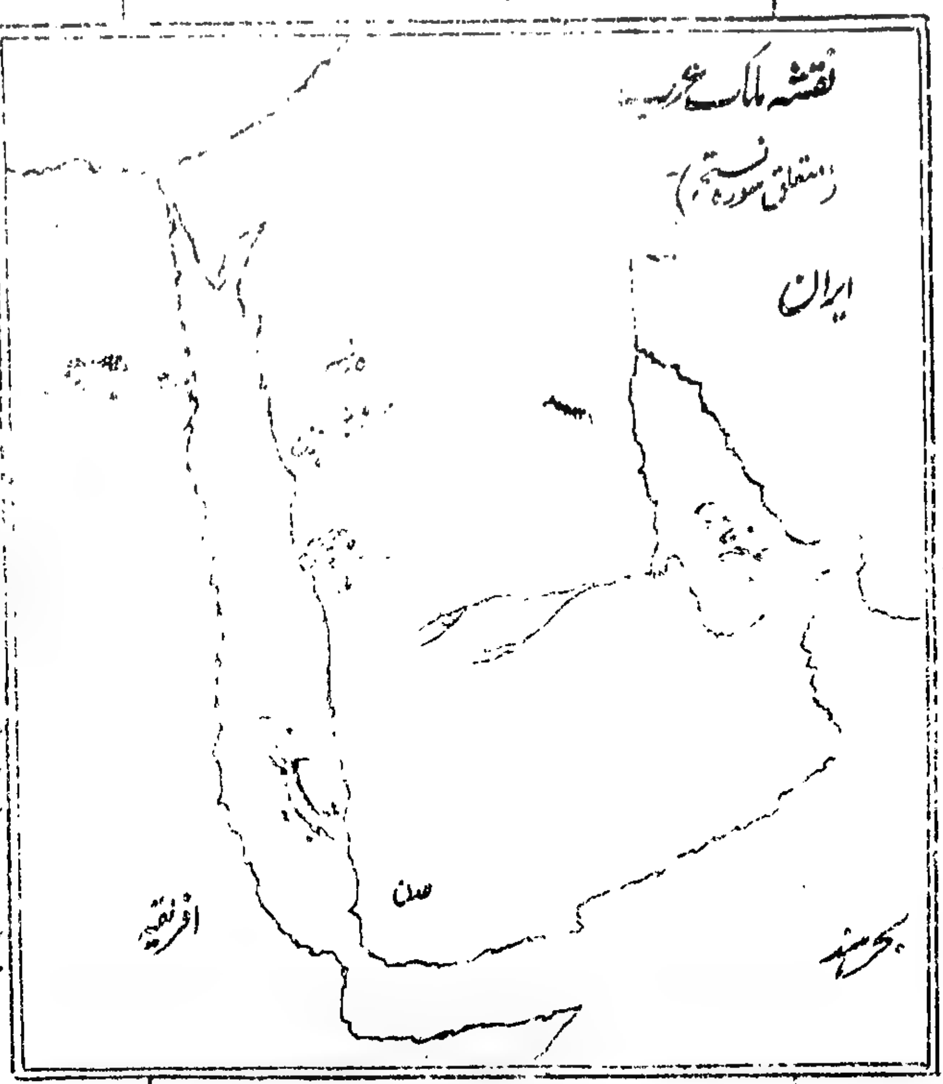

ہجرت کے چھٹے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک رؤیا دیکھا کہ آپ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہیں اور وہاں مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوئے ہیں اور سر منڈاتے ہیں اور بال کترواتے ہیں۔ جیسا کہ [illegible] سے احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھوں سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ میں کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانوں کو زیارت کعبۃ اللہ کے حاصل کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس مبشر کشف کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا ایمان لاکر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتوں کے ہو جانے پر پورا یقین کر کے ان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رؤیا کی سچائی پر یقین کر کے سفر مکہ کی طیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے کوشش کیوں کی جاتی ہے۔ وہ تو خدا کا وعدہ ہے۔ اور ہر حال پورا ہوگا۔ ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے۔ اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگوں نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے۔ کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپ نے پلیڈر کیوں کھڑا کیا اور شادی کے موقعہ پر آپ نے خط و کتابت وغیرہ کوششوں میں کیوں حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور [illegible] اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہیں۔ جن کی کتب میں انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظائر موجود ہیں۔ مسلمانوں کے واسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورۂ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے۔ اور عیسائیوں کے روبرو خود یسوع کی لائف میں بہت ایسے واقعات موجود ہیں۔ جیسے بچپن میں کہ اس کی جان بچانے کے واسطے اسے خفیہ طور پر ملک مصر میں لے گئے۔ اور پھر عین نبوت کے زمانہ میں جب دشمنوں سے خوف بڑھا۔ تو اپنے شاگردوں کو حکم کیا کہ کسی سے نہ کہنا کہ میں یسوع مسیح ہوں۔ پھر [illegible] کی توریت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے [illegible] گدھی کا بچہ منگوایا۔ [illegible] ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے۔ تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل میں دل و جان سے مصروف ہو جاتے ہیں اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے۔ گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلاں معمار یا فلاں مزدور نے بنوایا ہے۔ تاہم دانا لوگ جانتے ہیں کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ کے منہ کا حکم ہے۔ ورنہ کسی [illegible] کی طاقت نہ تھی۔ کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنیٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک فہیم سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس طرح انجینیر بادشاہ کا حکم پا کر یقین کر لیتا ہے کہ اب مجھے اس محل کے طیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائیں گے اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی اور میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اور اسی یقین کو سامنے رکھ کر وہ کام شروع کر دیتا ہے۔ اور اس کے واسطے تمام اسباب بہ امداد ہونے کے جٹتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح [illegible] اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھ کر اس کو پیدا کرنے کے ذریعے [illegible] ہوا ہے۔ اس کا خود [illegible] کرنے میں مصروف ہو جاتا۔ اس کے ایسے ایمان اور یقین [illegible] کی ایک مثال [illegible]۔ اگر [illegible] اسلام کی سچائی [illegible] اور اس پر [illegible] ہوتا۔ تو وہ [illegible] کی طرف [illegible] کہ اللہ تعالیٰ فرماوے کہ مجھے کچھ دیا جائے [illegible] تو کیا وہ شک [illegible]۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لیکن جب آپ [illegible] مقام حدیبیہ پر پہنچے۔ جو [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] آپ کو زیارت [illegible] روکنا [illegible] باوجود [illegible] مشرکین [illegible] کے ساتھ [illegible] معاملہ میں [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو [illegible] مکہ کی طرف بھیجا کہ [illegible] جنگ کے واسطے نہیں آیا [illegible] زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں۔ اور عمرہ ادا کر کے واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤں گا۔ حضرت عثمان [illegible] کے پاس پہنچے۔ تو انہوں نے حضرت عثمان کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کر لو اور واپس چلے جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں اکیلا طواف نہیں کروں گا جب حضرت رسول کریم کریں گے۔ تو میں بھی کروں گا۔ [illegible] ان کو روک رکھا [illegible] شہرت ہو گئی کہ حضرت عثمان کو کفار نے قتل کر دیا [illegible] قتل کر دینے کی [illegible] اسی وقت [illegible] کفار مسلمانوں پر [illegible] کرنے لگے [illegible] گرفتار ہو گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی۔ تو آپ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا [illegible] کیکر کے درخت کے نیچے ان سے بیعت لی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمان چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے۔ پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیتوں کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے انہیں کی پیش کردہ سب باتیں مان کر صلح کر لی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے۔ اور ایسی شرطیں مان لیں۔ جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

پھر [illegible] دوسرے سال آویں۔ [illegible] دو تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ [illegible] مسلمانوں کے [illegible] ہتھیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ کی گئی تھی۔ کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ میں چلا جائے تو [illegible] کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر

کر مین آجاوے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دین گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل عرب مین سے جس قوم کی مرضی ہو۔ اس [illegible] مسلمان کی طرف ہو جائے۔ اور جس کی مرضی ہو۔ اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ دس برس تک لڑائی دونون کی باہمی ملتوی رہے۔ چنانچہ ایک قبیلہ جس کا نام [illegible] تھا۔ قریش کے [illegible] ہوا اور خزاعہ مسلمانوں کے [illegible] بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدون ادائے رسم عمرہ کے واپس مدینہ آگئے اور اسی مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کر دی۔ اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورۃ فتح نازل ہوئی۔ جس مین اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عنقریب ایک عظیم الشان فتح کی بنیاد تھی۔ شرائط صلح کے مطابق دوسرے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ ادا کرنے کے واسطے آئے اور صرف تین دن قیام کر کے واپس چلے گئے۔

اس [illegible] ان کو ابتلا ہوا۔ اور ان کے دل مین [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا سچا ثابت نہین ہوا۔ اور ایک منافق [illegible] [illegible] [illegible] پیشگوئی پوری کیا [illegible] سال کی [illegible] اور اسی طرح [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا تھا کہ اسی سال ہم زیارت کعبہ کرینگے۔ چنانچہ اگلے سال کعبہ کی زیارت ہو گئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے سچا کر کے دکھلا دیا۔ اور یہ پہلی دفعہ آپ کا عازم مکہ ہونا ایک بڑی فتح کی بنیاد تھا [illegible]

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ اس صلح مین ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر کفار کے پاس واپس آجاوے۔ تو کفار واپس نہ دین گے اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانون کے پاس آجائے۔ تو مسلمان اسے واپس دیدین گے۔ یہ شرط بعض کے دلون مین بہت مشکل گذری۔ کیونکہ اس مین مسلمانون کے واسطے ایک تکلیف نظر آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مین حرج نہین۔ اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے۔ تو ہمین ضرورت ہی کیا ہے۔ کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھین۔ اور اگر کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہے گا۔ تو وہ دوسرون کے واسطے اسلام مین داخل ہونے کا موجب ہوگا۔ چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانون کو بہت مفید پڑی اور کفار نے اس مین سراسر اپنا نقصان دیکھ کر بالآخر اس شرط کو درمیان مین سے کاٹ دینے کی درخواست کی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس چلا جائے گا۔ اس کو ہم واپس نہ لینگے۔

اور اس شرط کو بیچ مین سے نکالنے کی وجہ یہ ہوئی کہ قریش مین سے ایک شخص ابو بصیر نام مسلمان ہو کر آنحضرت کے پاس مدینہ مین آگیا۔ کفار مین سے دو شخص اس کے پیچھے پیچھے آنحضرت کے پاس پہنچے۔ اور ابو بصیر کو واپس مانگا۔ آنحضرت نے معاہدہ کے مطابق ابو بصیر کو واپس کر دیا۔ ابو بصیر بیچارہ واپس ہوا۔ مگر کفار مسلمانون کو سخت دکھ دیتے تھے اور بڑے عذاب کے ساتھ مار ڈالتے تھے۔ یہ سارا نقشہ ابو بصیر کے سامنے تھا۔ راستہ مین ایک مقام ذو الحلیفہ نام پر جب پہنچے۔ تو وہان آرام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے۔

ابو بصیر نے ان مین سے ایک کو اس کی تلوار کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ ذرا مجھے دکھا تو سہی۔ اس کافر نے بے پرواہی سے [illegible] اس نے اپنی تلوار کی تعریف [illegible] اور تجربہ مین آکر تلوار ابو بصیر کے ہاتھ دیدی۔ ابو بصیر نے [illegible] اس کا سپاہ [illegible] کر دیا۔ اور [illegible] دوسرا [illegible] بھاگ نکلا [illegible] واپس مدینہ [illegible] آنحضرت کو خبر ہوئی [illegible] ابو بصیر کو [illegible] ہو گیا [illegible] تھا۔ [illegible] جا سکتا تھا۔ [illegible] ایک جگہ دریا کے کنارے [illegible] ڈیرہ ڈال دیا [illegible] مسلمان بھی [illegible] بھاگ کر اس کے ساتھ شامل ہو گئے [illegible] چند روز مین [illegible] ایک [illegible] جماعت ہو گئی [illegible] کہلا بھیجا کہ [illegible] ہم [illegible] مسلمانون کو [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ابو بصیر کو کہلا بھیجا کہ تم قریش کے قافلون کے ساتھ تعرض نہ کرو۔ اور واپس میرے پاس چلے آؤ۔ چنانچہ وہ واپس آگئے۔

وی پی اس نئے سال کی قیمت کے وصول کے واسطے ارسال ہون گے۔ وصول فرما کر مشکور کرین

تمباکو نوشی

لنڈن کا برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے۔ کہ تمباکو نہ صرف جسمانی طور پر مضرت بخش ہے۔ بلکہ طالب علمون کی دماغی ترقی بھی روکتا ہے امریکہ کی تقریباً تمام یونیورسٹیون نے طلباء کو تمباکو کے استعمال سے باز رکھنے کی کوشش کی ہے۔ بوسٹن یونیورسٹی نے یہ کلیہ جاری کیا ہے کہ جو طالب علم تمباکو کے استعمال سے پرہیز نہین کر سکتا ان کے نام کالجون سے خارج کر دئے جاوینگے نیو یارک یونیورسٹی اور چند اور دارالعلومون نے بھی یہی قاعدہ جاری کر دیا ہے۔ ۱۸۹۱ء مین ایک سرکاری ڈاکٹر نے نہایت غور اور احتیاط کے ساتھ نقشہ جات طیار کئے۔ تو تیرہ سو سینتالیس ۱۳۴۷ انڈر گریجوایٹ طلباء مین سے ایک سو ستتر ۱۷۷ ایسے تھے۔ جو تمباکو سے متنفر تھے۔ اور گیارہ سو ستر ۱۱۷۰ استعمال کرتے تھے۔ اول الذکر اپنے دوسرے ہم سبقون پر چار سال کے اندر ہر ایک بات مین سبقت لے گئے تھے۔ [illegible] فیصدی وزن مین۔ اور [illegible] قد [illegible] مین اور ۷۷ فیصدی سینہ کی کشادگی مین اور [illegible] فیصدی پھیپھڑون کے نشوونما مین ترقی کر گئے تھے۔

علاوہ ازین ایک پروفیسر کالج نے [illegible] کی حیثیت سے [illegible] کو چار درجون مین تقسیم کیا۔ بعد مین [illegible] درجہ [illegible] مین شامل کئے گئے تھے۔ ان مین سے کوئی تمباکو کو استعمال کرنے والا نہ تھا۔ اور جو سب سے نیچے درجہ مین شمار کئے گئے تھے۔ وہ تقریباً سب ہی تمباکو پینے والے تھے۔ غرضیکہ یہ امر بہ وجوہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ تمباکو استعمال صحت کے واسطے مضر ہے۔

ڈاکٹر نکلسن صاحب کا قول ہے۔ کہ تمباکو استعمال صحت کے واسطے سخت مضر ہے۔ وہ نہایت ہوشیاری کے بعد [illegible] سانس کو ہمیشہ کے لئے کثیف کر دیتا ہے۔ اور ہاتھ کو [illegible] ہے اور ذہن کو خراب کرتا ہے۔

جو لوگ سگرٹ [illegible] کے شائق ہین وہ اس کو غور سے پڑھین۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہین۔ کہ اس مین پانچ [illegible] تمباکو [illegible] تیسرا [illegible] چوتھا [illegible] پانچوین افیون [illegible] اثر پہنچ جاتے

([illegible])

[illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمباکو نوشی کو بہت کراہت اور نفرت سے دیکھتے ہین۔

المفتی

اس کالم میں نمبروار ان اختلافی مسائل فقہ کے متعلق بطور سوال و جواب حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم اور عمل کو لکھا جائے گا۔ جن کے متعلق لوگ اکثر سوال کیا کرتے ہیں۔

سوال ۱ وتر پڑھنے کا کیا طریق ہے۔

جواب ۔ حدیث شریف کے مطابق وتر اور مغرب کے فرائض میں فرق کرنا ضروری ہے۔ اس کے واسطے حضرت مسیح موعود کا طریق یہ ہے کہ آپ پہلے دو رکعت پڑھتے ہیں اور سلام پھیرتے ہیں۔ پھر معاً اٹھ کر ایک اور پڑھتے ہیں۔

سوال ۲ وتر کس وقت پڑھنے چاہئیں

جواب ۔ وتر پہلی رات کو پڑھ لینا بہتر ہے۔ پچھلی رات بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ بہتر یہی ہے۔ کہ پہلی رات پڑھ لئے جاویں۔ حضرت مسیح موعود کا یہی طریق عمل ہے۔ کہ آپ پہلی رات کو پڑھ لیا کرتے ہیں

سوال ۳ ۔ سفر میں وتر کے کتنے رکعت پڑھنے چاہئیں

جواب ۔ سفر و حضر میں وتر کے واسطے تین رکعت ضروری ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سفر میں بھی وتر کے تین رکعت بعد نماز عشاء پہلی رات کو ضرور پڑھا کرتے ہیں۔

سوال ۴ ۔ ضرورت کے وقت کون کون سی نماز جمع ہو سکتی ہے۔

جواب ۔ ضرورت شرعیہ کے وقت ظہر اور عصر کی نماز جمع ہو سکتی ہے اور مغرب اور عشاء کی نماز جمع ہو سکتی ہے۔

سوال ۵ ۔ نماز جمع کے وقت سنتوں کی رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں یا نہیں۔

جواب ۔ نمازیں جمع کی جائیں۔ تو پہلی اور پچھلی دونوں سنتیں معاف ہوتی ہیں اور کوئی پڑھ لے۔ تو ممنوع نہیں۔ نماز ظہر و عصر کے لئے جمع کے وقت حضر میں چار اور چار آٹھ رکعت اور نماز مغرب و عشاء کے لئے جمع کے وقت تین اور چار سات رکعت فرضوں کے پڑھنے ضروری ہیں۔ عشاء کے ساتھ تین وتروں کا پڑھنا ضروری ہے۔

سوال ۶ ۔ نماز تہجد کے مع وتر کے کتنی رکعتیں ہیں۔

جواب ۶ ۔ دو یا آٹھ یا زیادہ جس قدر آدمی توجہ کے ساتھ حضور دل سے ساتھ خشوع خضوع کے ساتھ نماز ادا کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہی عمل ہے۔ کبھی کم از کم دو ہی پڑھ لیتے ہیں اور زیادہ بھی پڑھتے ہیں

تعبیر الرؤیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادر مکرم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں کچھ دنوں سے ریاست قلات کی جانب سے حد بندی فیما بین ریاست قلات و ریاست لسبیلہ کے کام پر سپیشل ڈیوٹی پر ہوں اس واسطے باعث بعد مسافت الحکم اور بدر ہمو تاخیر سے ملتے تھے ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جبکہ میں مقام سون میانی علاقہ لسبیلہ میں پہنچا تو میرے ایک عزیز دوست نے جو وہاں کے بعہدہ نائب تحصیلدار ہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت بہت کچھ حسن عقیدت رکھتے ہیں مخدومی مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی وفات کے متعلق مجھے اطلاع دی۔ جو انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر نہایت صبر اور سکوت کے ساتھ سنی گئی۔ چونکہ مولانا مرحوم کی جدت طبع کے ساتھ مجھے کچھ قدرتی مشارکت معلوم ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ جسقدر مضامین مولانا ممدوح کے قلم کے لکھے ہوئے الحکم یا بدر میں کبھی کبھی طبع ہوتے تھے میں ان مضامین کو بالتخصیص کئی کئی مرتبہ پڑھا کرتا تھا۔ اور ہر ایک مرتبہ میں اس سے نیا لطف آتا تھا۔ چنانچہ اس تبدیل مکان اور انس کی اطلاع ایک دفعہ بذریعہ تحریر میں نے مولانا ممدوح کی خدمت میں بھی عرض کر دی تھی۔ اس لئے مولانا ممدوح کی وفات حسرت آیات کی بابت تقاضائے بشریت غیر محسوس طریق سے قلب پر اثر ہوتا گیا۔ اور اسی قسم کے خیالات میں مستغرق ہو کر رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس واقعہ کی اصلیت پر مجھے اطلاع بخشی جاوے چنانچہ رات رؤیا میں میں نے دیکھا کہ ایک موقعہ پر بہت سے آدمیوں کا مجمع ہے جس میں مخدومی مولانا نور الدین صاحب بھی ہیں۔ مولوی عبد الکریم صاحب پورے طور پر تندرست اور موزون صورت میں فربہ اور بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ آپکا لباس عمدگی میں نہایت اعلیٰ ہے۔ دستار اور شلوار بالکل نئی اور سفید ہے لدھیانہ کلابتو کی قسم کا چمکتا ہوا کوٹ زیب تن ہے۔ کوٹ کے اوپر سفید دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے۔ جو بغل کے نیچے سے ہو کر گذرا ہے ہاتھ میں ایک لمبا عصا ہے۔ آپ کا چہرہ دلفریب صورت میں گوشت سے بھرا ہوا ہے۔ اور داڑھی اس پر نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ جس کے بال اس طرح سے چمکتے ہیں۔ جیسا کہ خضاب بعد تیل لگانے سے چمکا کرتے ہیں۔ آپ متانت اور جلال کے ساتھ آنکھیں نیچی کئے ہوئے ایسا لگا کہ گویا کوئی پیار کرتا ہے اور مسکراتے فرماتا کرتا ہو۔ میٹھا سا تبسم فرماتے ہیں جب آپ آگے ہیں سب اہالیان مجمع نے سرو قد کھڑے ہو کر آپ کو تعظیم دی ہے اور میں ٹکٹکی باندھ کر مولوی صاحب کی ایسی مقبول اور دلربا صورت کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا ہوں (اب بھی اس مبارک نظارہ کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے) اتنے میں مولانا نور الدین صاحب نے ایک موزون فربہ اندام شخص سے مولوی صاحب کو اس طرح پر انٹروڈیوس کرایا ہے کہ "یہ صاحب ہمارے حضرت کے پرانے دوست ہیں" مولوی صاحب نے اس سے مصافحہ کیا۔ پھر ایک دوسرے سفید پوش آدمی نے مولوی صاحب سے ہاتھ ملایا۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ کون ہے۔ پھر ایک تیسرے شخص سے جس کے کپڑے کچھ میلے تھے۔ یہ کہکر کہ "حضرت سلامت" خود مولوی صاحب نے مصافحہ کیا۔ بعدہٗ سب لوگ بیٹھ گئے۔ مولوی عبد الکریم صاحب نے مولوی نور الدین صاحب کے پاس بیٹھ کر ان سے کہا کہ "کل نماز جماعت آپ نے کرانا اور مثنوی کے کچھ اشعار پڑھنا" میں بھی مولوی عبد الکریم صاحب سے ملنے کی اجازت مولوی نور الدین صاحب سے مانگتا الا مولوی صاحب سے مصافحہ کرنے کی نوبت نہیں آئی۔ میں چارپائی پر لیٹا ہوا اس جماعت میں سے ایک سے پوچھتا ہوں کہ "مولوی عبد الکریم کیسے ہیں" مجھے جواب میں کہا جاتا ہے۔ کہ "وہ تو چل دئے یعنی کل شب کو فوت ہو گئے"۔ یہ سنکر میں رونے لگ گیا۔ اور میری ہچکی بندھ گئی

اس کے بعد جلدی ہی جب میری آنکھ کھلی۔ تو میں نے گھڑی دیکھی۔ پچھلے ۲ بجے رات کا وقت تھا۔ پھر یہ تمام حالات اسی وقت قلمبند کر لئے۔ تا کہ صحت کے ساتھ یادداشت میں قائم رہ سکیں۔ آج [illegible] آپکا بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء ملا جس میں مولانا مرحوم کی وفات کا ذکر تھا۔ وقت وفات کے عین مطابقت سے اور بھی دل پر اثر کیا۔ یہ حالات بغرض تعبیر آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الماویٰ میں جگہ بخشیں۔ آمین ثم آمین

آپکا صادق خاکسار قاضی نذیر حسین احمد مقام کراچی

یہ خواب حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے خاتمہ بالخیر اور جنتی ہونے پر دلالت کرتا ہے (ایڈیٹر)

تصدیق بالرؤیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق صاحب عفی اللہ عنہ۔ السلام علیکم۔ عرصہ ہوا کہ میرے بھائی کو اس سال شالامار باغ کے میلہ میں بوقت دن یہ شعر اس طرح پر نازل ہوئے کہ جناب مسیح موعود حضرت مرزا صاحب ان کے پاس آئے ہیں اور آپ نے اسکو فرمایا کہ میں کون ہوں وہ جواب اس کلام پر دیتا ہے۔ پہلے وہ بالکل حضرت صاحب کو مسیح نہیں مانتا تھا۔

غلام احمدؐ کا یہ اعلیٰ نشان ہے ٭ زمین قادیان ہے
اور مسیح آسمان ہے ٭ وہ بنکر نبی آیا زمین پر ٭ عزیز و دیکھو یہ راز نہاں ہے
انھیں کو ملگئی سبقت جہاں پر ٭ انھیں کے ہاتھ میں ساری عناں ہے

اس کے بعد انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط بیعت کا روانہ کیا۔ شیخ غلام محمد صاحب مختار عدالت انارکلی لاہور۔ میاں محمد لطیف صاحب کلرک چھاپہ خانہ سرکاری ایجنسی گورنمنٹ پریس انگریزی لاہور کے نام اخبار بدر بیرنگ کارڈ پر ضرور روانہ فرماتے ہیں۔ ان کی اجازت سے لکھتا ہوں۔ والسلام

نبی بخش لاہور خریدار نمبر ۵۵۵

بدر قادیان ۱۲ - جنوری ۱۹۰۶ء

سال گذشتہ

۱۹۰۵ء - گذر گیا۔ اور خدا کی عجیب قدرتوں کے بہت تماشے دکھا گیا۔ جو خدا کے سعید بندوں کے واسطے موجب ہدایت اور ازدیاد ایمان ہوئے۔ اور شقی سیاہ دلوں کے واسطے باعث بدبختی و بدنصیبی ہوئے۔ بہت سے سال دنیا میں آتے ہیں۔ اور چلے جاتے ہیں۔ اور ان میں چنداں ایسے امور اور حادثات پیدا نہیں ہوتے۔ کہ تاریخی کتب میں ان کے واسطے کوئی جگہ قائم رہ جاوے۔ لیکن بعثت و ظہور انبیاء کے سنین کسی کی خوش قسمتی اور کسی کی بدقسمتی کے واسطے تاریخ زمانہ پر ایسا گہرا نشانہ لگاتے ہیں۔ کہ قیامت تک مٹنے میں نہیں آتا۔ مصر میں بیسیوں بادشاہ ہوئے۔ سب کا لقب فرعون ہی تھا۔ جیسا کہ بادشاہ روس کا نام زار ہے۔ مگر حضرت موسٰے کی بعثت نے اس زمانہ کی تاریخ کو ایسی شہرت اور یادگاری بخشی۔ کہ آج دنیا فرعون کا لفظ سنتے ہی جھٹ اس بادشاہ کی طرف خیال چلا جاتا ہے۔ جو خدا کے بندے حضرت موسٰے کا تعاقب کرنے کے سبب غرق آب ہوا تھا۔ غرض نبیوں کا زمانہ تاریخی لحاظ سے ایک بڑی عظمت کا زمانہ ہوتا ہے نہ صرف اس لیے کہ ان کی آمد اہل زمانہ کے مذہبی خیالات میں ایک تغیر عظیم پیدا کرتی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ان کے آنے سے زمین و آسمان کے حالات میں ایک غیر معمولی ہیجان دکھائی دیتا ہے۔

۱۹۰۵ء نے ان عجائبات اور تاریخی حادثات سے کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ سب سے اول زلزلہ ہی کو دیکھو جس نے تختۂ زمین کو بیچ ملک ہند میں جو بیچ دنیا کا سب سے بڑا نمائش گاہ ہے اور پھر اس میں جو اس وقت ملکی طاقتوں کا بھی مرکز ہے۔ اس زور سے ہلا دیا۔ کہ آج تک تمام دنیا کے اہل الرائے اس کو ایک قیامت کا نمونہ کہتے چلے آتے ہیں۔ ایک عیسائی اپنے ایک تازہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ اس (۱۹۰۵ء) کے آثار صدیوں تک قائم رہیں گے۔ ۴ - اپریل والا زلزلہ آئندہ پشتوں کے لئے بھی ایک دردانگیز واقعہ ہوگا۔ جس نے ہزاروں خاندانوں کا نام و نشان صفحہ ہستی سے معدوم کر دیا۔ ... کتنی عالیشان عمارتیں سطح زمین سے جا ملیں۔ ... جس کی یاد سے بھی جگر پاش پاش ہوا جاتا ہے"۔ ایسا ہی ایک آریہ اخبار ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتا ہوا لکھتا ہے "ہمیں ایک ایسی مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑا جس کی مثال پچھلی چند صدیوں کی آریہ ورت کی تواریخ میں نہیں ملتی"۔ یہ تو سب مانتے ہیں کہ اس زلزلہ کی شدت تباہی کا اثر بہت سخت تھا۔ اور ساری دنیا پر کسی نہ کسی رنگ میں اس کا اثر پڑا۔ لیکن بعض نادان سوال کرتے ہیں کہ اس میں نشان کیا ہے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس میں نشان اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ہے۔ جو حضرت مسیح نے کئی بار پہلے صاف صاف لفظوں میں کی تھی۔ اور پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے۔ جو پہلے سے قرآن شریف میں درج ہے۔ پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے۔ جو آئندہ کے ایک بڑے زلزلے کے متعلق کی جا چکی ہے۔ چونکہ یہ مباحث اسی اخبار میں کئی دفعہ بالتفصیل ذکر ہو چکی ہیں۔ اس واسطے اس جگہ دہرانے کی ضرورت نہیں۔

یہ ایک بہت بڑا نشان ۱۹۰۵ء کا تھا جس کی خبر بجلی کی طرح اور بجلی کے ذریعہ سے تمام دنیا میں ایک دفعہ پھیل گئی تھی۔ اس واسطے میں نے اس کو پہلے ذکر کیا۔ لیکن دراصل ۱۹۰۵ء کا پہلا نشان اس عظیم الشان فتح کا نشان تھا۔ جو افتتاح سال کے ساتھ ہی ظہور پذیر ہوا تھا جس میں تمام مخالفین اور معاندین نے ہر قسم کی جانی اور مالی سر توڑ کوششوں کے بعد ایک بڑی بھاری ناکامی کا منہ دیکھا۔ اور خدا نے اپنے بندے کی نصرت کی۔ اور ۷ - جنوری ۱۹۰۵ء کو امرتسر کے سیشن جج نے ہمارے حق میں مقدمہ کا فیصلہ سنا کر دشمنوں کو روسیاہ کر دیا۔ اس مقدمہ میں مولوی لوگوں نے بڑے بڑے زور لگا کر گواہیاں دیں۔ اور خدا کے مسیح کی مخالفت میں یہ بھی کہا۔ کہ زنا چوری جھوٹ کوئی بھی بدی انسان کرے۔ وہ متقی کا متقی رہتا ہے۔ اور ہر حیلے جائز اور ناجائز سے خدا کے مسیح پر حملہ کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں اور الہامات کے مطابق جو پہلے سے شائع کئے جا چکے تھے۔ آخر فتح حضرت حجۃ اللہ ہی کی ہوئی۔ اگرچہ اس مقدمہ نے بہت طول کھینچا۔ اور دور دور کے گواہوں کے سبب سے اور مقدمہ کے جہلم سے گورداسپور تبدیل ہونے کے سبب اور ایک دفعہ پنڈی والا صاحب کو جن کے پاس پہلے مقدمہ تھا۔ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی سے علیحدہ ہو کر گورداسپور بدل جانے کے سبب اور پھر نئے مجسٹریٹ ملنے صاحب آتمارام کے کچھ دن آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہنے اور دوران مقدمہ میں ان کے دو لڑکوں کے مر جانے پر کچھ رخصت لینے اور بعض دیگر ایسے وجوہ کے سبب جو پیش آتے رہے۔ مقدمہ میں التوا ہوتا رہا۔ اور بار بار گورداسپور جانا پڑا۔ اور اس التوا میں دشمن بہت سی بد خبریں اڑاتے رہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر کامیابی خدا کے مسیح کو ہوئی۔ عاجز کو یہ فخر حاصل کہ اس مقدمہ کے تمام سفروں میں حضرت مسیح کے ہمرکاب رہا۔ اور بہت سے نشانات کا چشمدید گواہ ہوا۔ خواجہ کمال الدین صاحب خدا انہیں دین میں کمال عطا کرے۔ اس مقدمہ میں اول سے آخر تک وکیل تھے۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بھی ان کے ہمراہ وکیل تھے۔

پھر تیسرا بڑا نشان جو اس میں پورا ہوا۔ وہ طاعون کا تھا جس نے پہلے سے بہت زیادہ ہندوستان کے مختلف حصوں کی صفائی کی۔ یہ نشان کئی سالوں سے ہندوستان کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے واسطے ہے اور صدہا بلکہ ہزارہا خوش قسمت لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کی طرف کھینچ لایا ہے۔ مگر ہنوز ان سمجھنے والوں کی تعداد اس سے زیادہ نہیں۔ کہ ان کو **قلیل من عبادی الشکور** کا مصداق گردانا جائے۔

پھر چوتھا بڑا نشان سیلاب عظیم کا تھا۔ جو ہندوستان کے مختلف مقامات پر ماہ اگست ستمبر میں اس زور سے آیا کہ کئی گاؤں غرق ہو گئے۔ اور ہزارہا جانیں آدمیوں کی اور مال مویشیوں کی تلف ہو کر دوسروں کے واسطے عبرت کا موجب ہوئیں۔

اس کے علاوہ اور صدہا نشان وقوع میں آئے۔ جن کے گواہ زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔

مثلاً میر ناصر نواب صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ میاں محمد اسحٰق کا ایسا سخت بیمار ہونا۔ کہ ڈاکٹر کا بیماری کو نہایت خطرناک بیان کرنا۔ حضرت کو اس کی صحت کے متعلق الہام ہونا۔ اور اس کے مطابق عزیز کا شفایاب ہونا۔ برادر محمد افضل کی وفات کے متعلق پہلے سے الہام ہونا۔ پھر باغ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ایسا سخت بیمار ہونا۔ کہ آپ نے اپنی وصیت بھی لکھ دی۔ اور پھر حضرت کے پہلے بیان کردہ الہام کے مطابق شفا پانا۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کے متعلق امتحان اسسٹنٹ سرجنی میں پاس ہونے کی پہلے سے بشارت دینا اور پھر اس کے مطابق واقع ہونا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے متعلق چند ماہ پہلے الہام ہونا۔ اور پھر ایام بیماری سے چند روز پہلے اور ایام بیماری میں ایسے الہامات کا متواتر نازل ہونا۔ جن سے مرحوم کی وفات کی طرف اشارہ بھی۔ اور مولوی صاحب مرحوم کے سرطان سے شفا پانے کے متعلق الہامات کا ہونا اور پھر اس کے مطابق واقعہ ہونا۔ دہلی جانے سے پہلے دروازہ سے [illegible] کا خواب دیکھنا اور پھر ایسا ہی واقعہ ہونا۔ دہلی میں ایک غمناک امر کی طرف اشارہ پانا۔ اور میر صاحب کا بیمار ہونا۔ امرتسر میں جھگڑا فساد کے متعلق رؤیا دیکھنا اور پھر وہاں بعض ناپاک لوگوں کا شرارت کرنا۔ پیشگوئی کے مطابق نئے مہمان خانہ کا طیار ہونا۔ غرض جو لوگ قریب رہتے ہیں وہ خود اس ایک سال میں اس قدر نشانات دیکھ چکے ہیں۔ کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور عالم الغیب ہونے اور ایک قادر خدا ہونے کے دلائل اور یقین کا ایک بڑا مجموعہ ہے۔ اگر اس سال کے تمام نشانات کو بالتفصیل لکھا جاوے۔ تو ایک بڑی کتاب طیار ہو سکتی ہے۔ یہ سب باتیں اپنے اپنے موقعہ پر درج اخبار ہو چکی ہیں۔

نئے خطابات اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بمفصلہ ذیل پانچ نئے ناموں سے اللہ تعالیٰ نے مخاطب و معزز فرمایا۔

(۱) عبد القادر

(۲) محمد مفلح

(۳) ابن رسول اللہ

(۴) قمر
(۵) شمس

یہ سب نام اپنے مضمون کے اندر حضرت مرزا صاحب کے اس سچے تعلق عبودیت اور رسالت کو ظاہر کرتے ہیں جو آپ کو اپنے حقیقی محسن رب کے ساتھ ہے۔ جو سب باتوں پر فائز ہے۔ اور آپ کے اس باطنی اعمال کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو کہ آپ کو خاتم الانبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ کیونکہ حقیقی اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی لوگ ہیں جو آپ کے روحانی فیض سے بہرہ ور آپ کے حقیقی وارث اور جانشین بنتے ہیں۔ اور آنحضرت کی مطابقت میں ایسے محو ہو جاتے ہیں۔ کہ بس محمدی بن جاتے ہیں اور یہی واسطہ ان کو خدا کی طرف سے کامیابی کا تمغہ ملتا ہے۔ کیونکہ محمد کے سوائے کوئی دوسرا اس زمین پر مفلح نہیں ہو سکتا۔ یہ اس دنیا کا چاند ہے۔ جو سورج کی روشنی سے فیض حاصل کر کے خلقت کو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو نادان اس حقیقی نور کو نہیں سنبھالتے۔ ان کے واسطے شمس ہو کر انہیں ان کا چاند دکھلا دیتا ہے۔

تازہ تصانیف اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نو تازہ تصانیف بصورت اشتہارات شائع ہوئیں۔ جو سب کی سب اخبار بدر میں وقتاً فوقتاً درج ہو چکی ہوئی ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلی کا نام بھی الوصیت تھا۔ اور سب سے آخری کا نام بھی الوصیت ہی ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے

۱۔ الوصیت۔ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء۔ پیشگوئی متعلق زلزلہ اول۔ جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقع ہوا۔

۲۔ الدعوت۔ ۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ آئندہ ایک آنے والے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی۔

۳۔ الانذار۔ ۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایضاً

۴۔ النداء۔ ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایک زلزلہ شدیدہ اور سیلاب کے متعلق پیشگوئی۔

۵۔ البلاغ۔ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایضاً

۶۔ ضروری گذارش۔ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء۔ گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی متعلق زلزلہ۔ اور اس پیشگوئی پر توجہ کرنے کے فوائد کا اظہار

۷۔ ایک تازہ خط۔ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء۔ ایک سائل کے چند سوالات متعلق بعض پیشگوئیوں کے جوابات۔

۸۔ تبلیغ الحق۔ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ حضرت امام حسین کی شہادت کے متعلق ناجائز کلمات پر تنبیہ۔

۹۔ الوصیت۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ جماعت کو وصیت مقبرہ بہشتی کی بنیاد۔ اور اس میں دفن ہونے کے شرائط۔

کتاب نصرت الحق حصہ پنجم براہین احمدیہ کا بہت سا حصہ اس سال چھپ گیا ہے۔ مگر ہنوز مکمل ہو کر شائع نہیں ہوا

تقریرات اقدس ۱۹۰۵ء میں علاوہ ان تقریروں کے جو حضرت اقدس روزانہ اپنے خدام کو دیا

مخالفین کو بطور وعظ و نصیحت اور تحسین پورا کرنے کے فرمایا کرتے ہیں۔ آپ نے [illegible] میں پانچ پبلک لکچر دیے۔ ایک لدھیانہ میں۔ ایک امرتسر میں۔ جو مفسدوں کے شور برپا کرنے کے سبب ادھورا رہا۔ اور تین قادیان میں جو دسمبر کے آخری ایام ہوئے۔ ایک مسجد اقصیٰ میں اور دو مکان جدید میں۔

اس سال حضرت حجۃ اللہ نے اکتوبر نومبر کے ایام میں ایک سفر دہلی کی طرف کیا۔ واپسی پر راستہ میں دو یوم لدھیانہ ایک یوم امرتسر قیام ہوا۔ کل ایام سفر ۳۰ تھے۔ دہلی کے سفر کے حالات مفصل اخبار بدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے سوائے تمام سال قادیان میں قیام رہا۔ جس میں سے تین ماہ اپریل۔ مئی۔ جون باغ میں قیام رہا۔

اس سال میں مفصلہ ذیل احباب نے ہمکو اپنی جدائی کا غم دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ان کو جنت میں جگہ دے اور ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرماوے۔ دو [illegible] کے نام پہلے درج ہیں۔ اور دو جن کے نام درج نہیں ہوئے۔

نواب صاحب محمد خان مرحوم۔ کپورتھلہ۔ تاریخ وفات ۵ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر منشی افضل صاحب مرحوم۔ " ۱۶ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر فتح محمد خان صاحب مرحوم بزدار لیہ " اپریل ۱۹۰۵ء
عزیز محمد شاہ مرحوم پسر قاضی امیر حسین صاحب " مئی ۱۹۰۵ء
مولوی جمال الدین صاحب مرحوم سید والہ " ۲۲ جولائی ۱۹۰۵ء
خالہ [illegible] مرحومہ۔ زوجہ کلاں حضرت مولوی نور الدین صاحب تاریخ وفات۔ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء
عزیز عبد القیوم ابن حضرت مولوی نور الدین صاحب تاریخ وفات ۱۴ اگست ۱۹۰۵ء (جبر کا بدل خدا تعالیٰ نے ۱۸ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبد السلام کے جسم در روح دیا۔ حضرت فرمایا)
حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم تاریخ وفات ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء
منشی وزیر الدین صاحب مرحوم " نومبر ۱۹۰۵ء
مولوی برہان الدین صاحب مرحوم جہلم " ۱۳ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس سال میں عاجز راقم کی ایک لڑکی سعیدہ بیگم بھی فوت ہوئی

مقدمہ کپورتھلہ کپورتھلہ میں جو مخالفین نے ایک مسجد میں احمدیوں کو نکالنے کی ٹھان کر مقدمہ کھڑا کر رکھا تھا۔ اس میں مسجد احمدیوں کو ملگئی۔ اور مخالفوں کا کوئی دخل و تعلق نہ رہا۔ فالحمد للہ

درس قرآن شریف درس قرآن شریف حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ (سوائے جمعہ) کے مسجد اقصیٰ میں دیتے رہے ہیں۔ جس کے سامعین اور حاضرین بعض دن دو دو سو تک ہوتے ہیں۔ یہ درس بہت سے برکات کا باعث۔ بہتوں کے واسطے ہدایت کا موجب۔ کئی لوگوں کے دلوں سے وساوس شیطانی کو دور کرنے والا۔ اور اکثروں کو راہ راست پر لانے والا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مدرس کو جزائے خیر دے۔ اور اس کے متعلمین کو فہم قرآن اور اس پر عمل عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعلیمی حالت اس سال اچھی رہی۔ گو مالی حالت کے لیے ریزرو فنڈ میں تھوڑا حصہ ہے مالی امداد کی بہت ضرورت ہے۔ ابتدائے سال میں جنوری کے مہینے میں انسپکٹر مدارس نے مدرسہ کا معائنہ کر کے بہت عمدہ رپورٹ کی۔ فروری کے مہینے میں مدرسہ کے انتظام میں ایک تغیر واقع ہوا اور وہ یہ تھا۔ کہ انتظام مدرسہ بجائے نواب محمد علی خان صاحب کے ایک کمیٹی کے سپرد ہوا۔ کیونکہ نواب صاحب موصوف اس وقت لاہور چلے گئے ہوئے تھے۔ اور کچھ اور عرصہ تک انہیں اپنے بعض ضروری کاموں کی خاطر لاہور میں رہنا ضروری تھا۔ ان کے ایام سکونت لاہور میں یہ عاجز چند ماہ تک قائمقام ڈائرکٹر رہا تھا۔ اور مارچ کے آخیر تک مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر رہا۔ جب کہ یکم اپریل کو یہاں بدر کا ایڈیٹر مقرر ہوا۔ اور مولوی شیر علی صاحب کو ہیڈ ماسٹری کا چارج دیا۔ پانچ نئے مدرس اس سال مدرسہ میں ملازم رکھے گئے۔ شیخ عبد الحق صاحب بی اے۔ منشی عبد الحق صاحب۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب جنہوں نے اس مدرسہ کی خاطر [illegible] چھوڑ کر یہاں آنا [illegible] اور منشی غلام محمد صاحب۔ سال کے آخر میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ کی طرف خاص توجہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ میں ایک شاخ دینیات کی ڈالی گئی۔

طلباء شاخ دینیات اس مدرسہ کے علاوہ ایک درس کتب دینیات کا حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہاں خاص ہے۔ جس میں پانچ درس طلباء ہمیشہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے تفسیر۔ ترجمہ۔ حدیث۔ فقہ۔ صرف۔ نحو۔ معانی۔ منطق۔ فلسفہ۔ طب۔ وغیرہ علوم کی تحصیل کرتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے وقت کا اکثر حصہ روزانہ ان طلباء کی تعلیم میں صرف ہوتا ہے۔ ان طلباء کے ہر طرح کے گذارے کی صورت بھی اکثر حضرت مولوی صاحب کے ذمہ ہی ہے جس میں بعض احباب کچھ ماہواری یا وقتاً فوقتاً امداد بھی دیا کرتے ہیں۔ اس سال کے بعض طلباء یہ ہیں۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ میاں غلام محمد صاحب کشمیری۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید عبد الحی عرب۔ عبد الرحمان صاحب جاتوی۔ محمد جی ہزاروی۔ محمد شاہ۔ ابو سعید عرب صاحب۔ محمد یار۔

مطب حضرت مولوی نور الدین صاحب کا مطب جس میں صبح شام بیماروں کو حضرت موصوف دیکھتے ہیں۔ اور دوائی بھی مفت ملتی ہے۔ قادیانی اور بیرونی لوگوں کے واسطے کھلا ہے۔ دور دور سے بیمار لوگ بھی آتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے شفا پا کر جاتے ہیں۔ اس سال بھی یہ مطب بدستور مخلوق کو فیض دیتا رہا۔

[illegible] اس سال ہمارا ایک رسالہ [illegible] جاری ہوا جو کہ ... میگزین ہے۔ اس کے ایڈیٹر برادرم مفتی فضل الرحمان صاحب شاگرد رشید داماد حضرت مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ خدا ان کے کام میں برکت دے اور ان کو دینی و دنیوی فوائد سے متمتع کرے۔

[illegible] رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو جو کام وہ یہاں کر رہا ہے۔ اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ مخالفوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اس وقت یہی ایک اسلامی رسالہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کا کام ہند میں اور غیر ممالک میں کر رہا ہے۔ اس کے سوائے الحکم بفضلہ تعالیٰ عمدہ حالت میں ہے۔ خدا اسے قائم اور سرسبز رکھے۔ بدر نے بہت ترقی کی ہے۔ اپریل سے دسمبر تک قریب دو سو نئے خریدار پیدا ہوئے ہیں۔ مگر گذشتہ مشکلات کے سبب مینیجر نے اس سال بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ خدا رحم کرے۔ اور اپنی نصرت سے اس کی امداد کرے۔

انجمن اس سال کا انجام ایک خاص انتظام کے ساتھ ہوا جس نے سلسلہ احمدیہ کے قیام کی بنیاد گویا نئے سر سے باندھی ہے۔ اور وہ پیشگوئی کے مطابق مقبرہ بہشتی کا بنانا ہے جس کے واسطے ایک انجمن بنائی گئی ہے۔

علاوہ ازیں قادیان میں دو نئی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ایک سنٹرل کمیٹی قومی معاملات کے واسطے۔ اور ایک لوکل کمیٹی مقامی ضروریات کے واسطے۔ پہلی کے سیکرٹری حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں۔ اور دوسری کے سیکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب مقرر ہوئے۔

اس سال گذشتہ کے حالات پر اس طرح پر ایک مختصر سرسری نظر کرنے کے بعد میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام گذشتہ غلطیوں کو معاف فرماوے۔ اور ہماری پردہ پوشی فرماوے۔ اور گناہوں کی سزا میں گرفتار ہونے سے ہم کو بچا لے اور آئندہ ہم کو نیکی کی توفیق دے۔ اور اپنی رضامندی کے حصول کی راہیں دکھلائے جس مطلب کے واسطے اس نے اپنے پیارے بندے کو مبعوث کیا ہے۔ اس کے پورا کرنے میں ہم ناصران دین میں شامل ہوں۔ اور سال آئندہ ہمارے واسطے موجب برکات اور رحمت کا ہو۔ خدا تعالیٰ کے نشانات سلسلہ حقہ کی تائید میں ظاہر ہوں۔

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا۔ ربنا ولا
تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا۔ ربنا
ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا
وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین
اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء
وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل
من تشاء۔ بیدک الخیر۔ انک
علیٰ کل شیء قدیر۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈوئی کے تازہ لیکچر میں سے چند فقرات دیے جاتے ہیں۔ یہودا اسکریوطی نے یسوع کو پکڑوانے کے واسطے اس کے مونہہ پر بوسہ دیا تھا۔ ایسا ہی میرے ساتھ بھی میرے بعض مریدوں نے معاملہ کیا۔ انہوں نے بار بار مجھے بوسہ دیا۔ پر میں نے ان کو اپنے شہر سے ہی نکال دیا۔

(معلوم ہوتا ہے اکثر مرید اس سے بیزار ہوتے رہتے ہیں)

اگر میں شیطان ہوتا۔ تو جا بجا ڈرانے کی تصویریں کھڑا کرتا تاکہ لوگ ڈر جاویں۔

(آپ شیطان کا استاد بننے کا بھی شوق ظاہر کیا کرتے ہیں۔ اگر کے کیا معنے تم ہو ہی شیطان)

یہاں بعض عورتیں اپنے خاوندوں کو تنگ کیا کرتی ہیں۔ کہ تم ہم کو اس ڈوئی کے شہر میں کیوں لائے۔ اور بعض خاوند اپنی عورتوں کو تنگ کیا کرتے ہیں۔ کہ تو نے مجھے اس شہر میں آنے کی کیوں ترغیب دی تھی۔

(یہ مریدوں کی دلی حالت کا نقشہ ہے)

میں نے شیطان کا بہت مطالعہ کیا ہے

بعض پادری جیب خرچ الاؤنس پاتے ہیں۔ تو سست کتوں کی طرح دن رات میں زیادہ وقت ضائع کرتے پھرتے ہیں

شہر شکاگو بہت گندی حالت میں ہے۔ اس شہر میں گذشتہ سہ ماہی میں اکثر واقعات قتل ہوئے۔ اور نو سو انچاس آدمیوں پر حملہ مجرمانہ کیا گیا۔

(یہ عیسائی مہذب شہروں کا نمونہ ہے)

جب مسیح آئے گا۔ تو لوگوں کو پاک بنانے پر دس ہزار سال لگے گا۔

چالاک تاش باز پادری۔ امریکہ کے اخبار لیوز مورخہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۰۵ء میں تاش باز پادریوں کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک شہر میں پادریوں کو تاش کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ ہر رات اسی کام میں مصروف رہتے۔ لیکن چونکہ عوام میں یہ بات بہت بری سمجھی جاتی ہے۔ اس واسطے خفیہ طور پر تاش کھیلا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اتوار سے پہلی رات کو تاش میں مصروف رہے۔ صبح وقت تنگ تھا۔ تاش کو اپنی جیب میں ڈال کر وعظ کرنے کے واسطے گرجا میں چلے گئے۔ ایک پادری صاحب جن کی جیب میں تاش تھی۔ انہوں نے وعظ میں ممبر پر کھڑے جوش وعظ میں کچھ ہاتھ جو مارنے لگے۔ تو تاش کے پتے جیب میں سے نکل کر ممبر کی سیڑھی پر جا گرے۔ پادری صاحب بہت ہوشیار تھے سامنے ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی طرف مخاطب ہو کر بولے دیکھو لڑکے تم لوگوں کی اصلاح کی خاطر مجھے کیسے کیسے ناگوار کام کرنے پڑتے ہیں۔ تمہاری خاطر میں یہ تاش گھر میں لایا ہوں ادھر آؤ۔ اور ان پتوں میں سے ایک کو اٹھاؤ۔ لڑکا فوراً بڑھا اور ایک پتہ اٹھایا۔ پادری صاحب نے فرمایا۔ بتاؤ یہ کیا ہے۔ تب اس نے پتے کا نام بتلایا۔ پادری صاحب نے کہا۔ اچھا ایک اور اٹھاؤ۔ اس نے ایک اور اٹھایا۔ پادری نے کہا۔ اس کا نام بتلاؤ۔ اس نے اس کا بھی نام بتلایا۔ تمام سامعین حیران خاموش بیٹھے تھے کہ کیا معاملہ ہے۔ تب پادری صاحب نے ممبر سے بائیبل اٹھائی اور کھول کر بچے کو کہا کہ پڑھو۔ بچے نے کہا کہ میں نہیں پڑھ سکتا۔ تب پادری صاحب نے نہایت رونی صورت بنائی۔ اور غمگین آواز سے وعظ شروع کیا اور کہا۔ دیکھو یہ تم لوگوں کی [illegible] کا حال ہے۔ تمہارے بچے تاش کے ہر ایک پتے سے آگاہ ہیں لیکن بائیبل کا ایک لفظ نہیں جانتے۔ (راوی کا بیان ہے کہ یہ بالکل سچا واقعہ ہے)

تعدد ازدواج۔ ڈوئی کے آخری اخبار میں تعدد ازدواج پر ایک لیکچر چھپا ہے۔ جو ڈوئی کی بیوی نے اپنی شہر کی عورتوں کے سامنے دیا ہے۔ اور اس امر کا اقرار ہے۔ کہ عیسائی ممالک میں زنا کاری بہت ہے۔ اور جس فرقہ عیسائی میں تعدد ازدواج کا رواج ہے۔ ان میں یہ بدکاری نہیں پائی جاتی ہے۔ تاہم خود کثرت ازدواج کو ایک بدکاری اور گناہ قرار دیتی ہے۔ اس کا اقرار ہے۔ کہ توریت نے اس کو جائز رکھا ہے۔ لیکن انجیل میں یسوع مسیح نے اس کو منع کر دیا ہے۔ اس پر میں نے اس کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار کے ڈاک ولایت کے کالم میں درج کیا جاوے گا۔

پادری کی آر ہالڈ میکارتی - پر آٹھ الزام بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے پہلا کثرت شراب نوشی ہے۔ تین عورتوں نے بھی پادری صاحب پر الزام لگائے ہیں۔ (اخبار تحفہ [illegible] ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰)

جان میڈک صاحب نے اپنے ایک دوست کو جو ابھی عیسائی ہے عیسائی رہنے کی ترغیب دیتا ہے ایک لمبا خط لکھا ہے جس میں سے چند ایک فقرات ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں۔ دو ہزار سال سے مسیحیت نے دنیا کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ عیسائیت میں کوئی ایسی بات نہیں جو دنیا کے واسطے مفید ہو سکے۔ بائبل میں جو اخلاق اور صفات خدا کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان سے (نعوذ باللہ) معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا دیوانہ تھا۔ یسوع اچھا آدمی تھا۔ مگر اس کا کبھی یہ منشاء نہ تھا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر اس دنیا میں آئے۔ آپ مجھے کافر کہنے کے سوائے اور کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو اور چکی آرد کے کام میں تجربہ رکھتا ہو۔ سردست آئل انجن کا کام پریس کو لگایا جائیگا۔ آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو تو سکھلایا جاویگا۔ تنخواہ حسب لیاقت ملیگی درخواستیں بمعہ نقل سندات آنی چاہئیں۔ المشتہر شیخ غلام قادر شیخ نیاز احمد سوداگران وزیر آباد

حضرت مولینا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضے اللہ عنہ) کی علالت حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

سلسلہ کے واسطے دیکھو بدر نمبر ۳۶ جلد ۱ - مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء

مولوی صاحب کی علالت۔

میں قادیان میں ۲۲- اگست ۱۹۰۵ء کو پونچا۔ اس وقت تین چار روز سے ایک پھنسی جو مٹر کے دانہ کے برابر تھی - مولوی صاحب مرحوم کی پشت پر دونوں شانوں کی ہڈیوں کے درمیان گردن کے قریب دو انچ نیچے جلد پر نمودار تھی۔ اس وقت اس میں کاربنکل کے علامات پورے پورے نہ پائے جاتے تھے۔ مگر تین چار روز کے بعد پورا کاربنکل بن گیا۔ چنانچہ اس کو چیرا دیا گیا۔ مگر یہ کبھی اوپر کو بڑھتا کبھی نیچے کو کبھی دائیں کبھی بائیں۔ غرضکہ جس طرف بڑھتا اسی طرف چیرا دیا جاتا۔ یہاں تک کہ اس ایک کاربنکل کو سات دفعہ چیرنا پڑا۔ ایک دفعہ کلوروفارم سنگھا کر۔ اور چھ دفعہ بغیر کلوروفارم کے۔ اور یہ نہیں کہ چیرہ ناکافی طور پر دیا جاتا تھا۔ یا علاج میں کسی قسم کی کمی تھی۔ مگر ذیابیطس کا غلبہ زور سے تھا۔ اس لئے کاربنکل بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ گردن کی پچھلی طرف سب کی سب جگہ رک گئی اور سر کے بالوں کے اندر بھی سوجن چلی گئی۔ اور گردن کے اطراف میں بھی قریب ڈیڑھ ڈیڑھ انچ سوجن آگے کو بڑھ گئی۔ اس کاربنکل کے علاوہ چار اور کاربنکل نمودار ہوئے۔ دو پشت پر ایک دائیں شانہ پر ایک دائیں زانو سے اوپر۔ اس کے علاوہ سات پھوڑے جسم کے مختلف مقامات بازو و ٹانگوں پر تھے۔ اصل تکلیف کا موجب مولوی صاحب کے لئے پہلا کاربنکل تھا۔ جو ایک پھنسی سے اس قدر بڑھا کہ دونوں شانوں کے درمیانی حصہ کمر کو اور گردن کو اس نے روک لیا۔ اور چیرا جو دیا گیا قریباً ۸ - انچ طول میں اور چھ انچ عرض تھا۔ اور قریب ڈیڑھ انچ گہرا تھا۔ یہاں تک کہ شروع ایام میں جب کہ اچھی طرح سے زخم بھرا نہ تھا اس کی طرف دیکھ کر اکثر لوگوں کو ہیبت معلوم ہوتی تھی۔ اور اتنے بڑے زخم کا بھرنا ایک اچنبہ بات معلوم ہوتی تھی۔ مگر خدا کے فضل سے اور مسیح کی دعاؤں سے گردن کی طرف کاربنکل کا بڑھنا بالکل رک گیا اور زخم سب کا سب بھر گیا۔ اور صرف دو سطحی لکیریں زخم کی جگہ پر معلوم ہوتی تھیں اور کچھ نہیں۔

چار نئے کاربنکل جو تھے۔ ان میں دوائی کی پچکاری کی گئی۔ وہ سب کے سب بیٹھ گئے۔ بازوؤں پر اور ٹانگ پر جو پھوڑے تھے۔ ان سے بھی بہت تکلیف ہوئی۔ ان سب کو یکے بعد دیگرے چیرے دئے گئے۔ علالت کے آخر ایام میں ان سب کو قریباً آرام ہوگیا۔ اور مواد کسی زخم میں سے کبھی تھوڑا رستا تھا ورنہ وہ اچھے ہی ہوگئے تھے۔

اس بیماری کے دوران میں کئی روز تک سخت پیچش رہی پاخانہ کے راستہ خون اور پیپ آتا رہا۔ مگر اس سے بھی خدا نے نجات دی۔

خدا کا فضل و استجابت دعا

مولوی صاحب کی بیماری بہت سخت اور خطرناک تھی۔ اس شدت سے اس کا دورہ ہوا۔ کہ میں ایمان سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کا اتنی لمبی میعاد یعنی ۵۱ دن تک زندہ رہنا ایک معجزہ تھا۔ اور یہ محض حضرت اقدس علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ ورنہ میں خدا کو حاضر و ناظر کر کے کہتا ہوں۔ کہ ہم بہت سے ڈاکٹر مولوی صاحب کے معالجہ کے لئے جمع تھے۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی موجود تھے۔ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب کی ایسی نازک حالت ہوتی تھی۔ کہ ہماری طبی نگاہ سے ان کا چند گھنٹے بھی زندہ رہنا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ مگر جب کبھی کہ ہم گھبرا کر حضرت اقدس کی خدمت میں ان کی نازک حالت کا ذکر کرتے۔ آپ کبھی کوئی کلمہ یاس یا ناامیدی کا زبان پر نہ لاتے۔ بلکہ ہم سب کو بہت تسلی دیتے۔ اور ہمیشہ یہی فرماتے کہ اللہ تعالیٰ بہت قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کے فضل کا ہر دم امیدوار رہنا چاہیئے۔ ہمارا بھروسہ تو اسی ذات پر ہے اور آپ دعاؤں میں مشغول ہو جاتے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ قضاء و قدر جب نازل ہو جاوے۔ تو اسے کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ مگر حضرت اقدس کی دعا کا اثر بین ہوتا تھا۔ اور فوراً ردی علامات میں ایک غیر معمولی تبدیلی ہو کر آرام کی صورت ہو جاتی تھی۔ حقیقت میں قضاء و قدر کے ساتھ ایک لڑائی ہی تھی۔ القصہ دعاؤں نے اپنا اثر دکھایا کہ اصل عارضہ کاربنکل کا بالکل اچھا ہوگیا۔ اور درمیانی عوارض بھی اچھے ہوگئے۔ یہاں تک کہ خود مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اب مجھے اصل بیماری سے بالکل صحت ہوگئی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ دو تین روز تک چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ مگر بموجب الہام الٰہی ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ یعنی موت کے تیر خطا نہیں جاتے۔ قضاء و قدر نے اپنا کام دوسرے رنگ میں کیا۔ یعنی مولوی صاحب کو ذات الجنب ہوگیا جس سے تپ ۱۰۶ درجہ کا ہوا۔ اور الہام الٰہی ۴۷ سال عمر۔ انا للہ و انا الیہ راجعون کے مصداق ہوئے۔

میں بعض درمیانی امور پیش کرتا ہوں۔ کہ جن سے میں امید کرتا ہوں کہ مولوی صاحب مرحوم کے لئے جو خدا تعالیٰ نے اس مہلک مرض میں اس قدر تاخیر کی۔ یہ محض ایک خوارق عادت امر تھا اور حضرت اقدس کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو مولوی صاحب مرحوم پر کلوروفارم سونگھا کر اوپریشن کیا گیا۔ یہی سب سے بھاری اوپریشن تھا۔ خاکسار نے یہ اوپریشن کیا تھا۔ اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر سرجری آگرہ میڈیکل سکول نے ان کو کلوروفارم دیا تھا۔ اور اوپریشن قریب گیارہ بجے دن کے ختم ہوا تھا۔ اوپریشن کے بعد قریب شام تک میں مولوی صاحب کے پاس بیٹھا رہا۔ ہاتھ پاؤں بالکل سرد ہو گئے۔ نبض بالکل کمزور تھی۔ اور باقاعدہ نہ چلتی تھی۔ کسی وقت ایک دو حرکتیں دل کی بالکل ساقط ہو جاتی تھیں۔ گویا کہ دل حرکت کرتا کرتا رک جاتا تھا۔ ہوش نہ تھا۔ اور اس کے علاوہ پیٹ میں نفخ بہت تھا۔ اصل میں مولوی صاحب کو ذیابیطس کی وجہ سے عام کمزوری بہت تھی۔ اس کے علاوہ شدت درد و کرب کی وجہ سے کئی دن سے غذا اندر نہ گئی تھی۔ اس پر اوپریشن بڑا بھاری ہوا۔ بہت سا خون گیا۔ کلوروفارم بہت سی مقدار میں سونگھانا پڑا۔ اس لئے ان کی حالت نہایت نازک ہوگئی تھی۔ ہم نے ہر ایک قسم کا علاج کیا۔ کہ دل اپنی اصلی حالت پر آوے۔ اور ہوش آ جائے۔ مگر کوئی بات کارگر نہ ہوئی۔ اور سانس کی عام حالت نیچے ہی نیچے جاتی تھی۔ ہمارے عزیز بھائی ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور بھی قریب تیسرے دن کے لاہور سے تشریف لائے۔ وہ بھی ان کی حالت دیکھ کر سخت پریشان و حیران ہوئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ بظاہر ان کے بچنے کی کوئی صورت نہیں معلوم ہوتی۔

حضرت اقدس گھڑی گھڑی مولوی صاحب کا حال دریافت کرتے تھے۔ آپ کی خدمت میں ان کی نازک حالت کی اطلاع دی گئی اس خبر کے سننے سے جیسے کہ ایک حقیقی غمگسار اور سچے مشفق کو صدمہ ہوتا ہے۔ آپ کو صدمہ محسوس ہوا۔ اور جیسے کہ والدین کو اپنے عزیز بیٹے کے لئے ایک تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے۔ واللہ کہ ہم نے اس سے زیادہ اس مسیح میں اپنے روحانی فرزند کے لئے پایا۔ آپ پھر اندر تشریف لے گئے۔ کچھ مشک لائے۔ فرمایا کہ مولوی صاحب کو دو۔ پھر آپ دعا میں مشغول ہو گئے۔ کہا کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے۔ اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ وہ چاہے۔ تو مردہ میں جان ڈال دے۔ اس کو سب قدرتیں ہیں۔ مشک بھی دیا گیا۔ پیشتر اس کے اس سے بہت زیادہ طاقتور ادویہ دی جا چکی تھیں۔ بلکہ جلد میں بذریعہ ہائپوڈرمک سرنج (یعنی باریک پچکاری) دی جا چکی تھی۔ کچھ اثر نہ ہوا تھا۔ مگر میں اس بات کا شاہد ہوں۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب گواہ ہیں۔ کہ اِدھر حضرت مسیح نے دعا کے لئے سجدہ میں سر رکھا۔ اور اُدھر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تھی۔ اصلاح پکڑنے لگی۔ اور ابھی حضرت دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ کہ نبض بالکل درست اور طاقتور ہوگئی جیسے کہ کبھی کوئی ضعف نہ تھا اس وقت ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے منہ سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا

کہ مَن کی نبض کا درست ہونا ایک معجزہ ہی ہے کبھی نہیں ہوا کہ اسہالت کے بعد اس ضعف کی حالت میں اندمال کی بالکل رہ چکنے کے بعد پھر کسی کا دل قوی ہو گیا ہو اور حالت درست ہو گئی ہو"۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہود

ملک روس میں سخت بے امنی پھیل رہی ہے ۔جا بجا گورنمنٹ کے برخلاف کمیٹیان ہو رہی ہیں۔ قومیں بگڑ رہی ہیں۔ الغرض قتل ہو رہے ہیں ہزاروں یہودی تہ تیغ ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں جس کا اصل سبب تو یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو مغضوب علیہم کہا ہے۔ قرآن شریف میں ان کے متعلق یہ پیش گوئی ہے۔ کہ وہ جا بجا ذلت اور ہلاکت دیکھیں گے اور کوئی اُن کا سرپرست نہ ہو گا۔ اور ظاہر سبب عیسائی اقوام کا تعصب اور جاہلانہ غصہ ہے جو کہ وہ غیر مذاہب کے ساتھ رکھتے ہیں تعجب اور ہنسی کی بات ہے۔ کہ باوجود اس قدر مفاسد اور خرابیوں کے جو ملک روس میں پڑی ہوئی ہیں۔ زار روس نے بھی سلطان روم کو کہلا بھیجا تھا کہ مقدونیہ کے معاملہ میں اصلاح کر دو۔

—— ۲۰۔ دسمبر کو تبتی لامہ اور بھوٹانی تونگسا پلوپ نے حضور وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ اور دوسرے دن ہز ایکسلنسی نے ان سے ملاقات بازدید فرمائی۔

—— میسور کی ایک کان کی پھٹ جانے سے ۹۔ آدمی ہلاک ہوئے۔ کئی انگریز زخمی ہوئے۔

—— بمبئی کے ساسن مل میں آتشزدگی سے ۳۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

—— بہرام پور کلکتہ میں ایک زیر تعمیر کارخانہ چوب کی عمارت گر گئی۔ جس سے ۲۵۔ آدمی دب گئے ملبہ کھودنے سے ۴ مردہ۔ اور باقی زخمی نکلے۔ انہیں سے زیادہ تر پنجابی کاریگر تھے۔

—— ۳۱۔ دسمبر کو کولمبو میں اسلامیہ کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ قریب تین ہزار مسلمان شریک تھے۔

—— امیر صاحب کابل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں حاجیوں کی آسایش کے لئے سرائیں بنوا رہے ہیں۔ اب تک مرزا شاہ بیگ انچارج تعمیر تھے اب سنید شہزادہ جان کو بھیجا گیا۔ مرزا صاحب رخصت پر واپس آئے

ایک پادری کی روح بل فاسٹ میں ایک پادری نے ظاہر کیا۔ کہ ایک بھوت رات کو دروازے کھٹکھٹاتا رہتا تھا۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ ایک متوفی پادری کی روح ہے اور کہا کہ میرے حق میں دعائیں نہ کی گئیں۔ جس سے میں بھوت بن گیا۔ اس پر پادریوں نے دعا کی۔ تو وہ بھوت وہاں سے چلا گیا۔ اس لئے پادریوں نے آئندہ کے لئے اعلان کر دیا۔ کہ اپنے متوفی برادروں۔ دوستوں کے لئے ضرور دعا کی جایا کرے۔

زیور سے ہلاکت دہلی میں ایک ستار کے لڑکے کو جو صرف ۲ روپے مالیت کی بونگیں کانوں میں پہنے ہوئے تھا۔ کسی ظالم نے مار ڈالا۔ افسوس یہ لوگ بچوں کو زیور پہنانے سے باز نہیں آتے۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۳۔ دسمبر کو پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں

حصار ۱۰۔ رہتک ۱۶۔ گوڑگانوں ۳۔ دہلی ۶۔ کرنال ۵۴ انبالہ ۱۷۔ ہوشیارپور ۲۲۔ لودیانہ ۱۔ فیروزپور ۷۔ امرتسر ۹۔ گورداسپور ۶۸۔ سیالکوٹ ۴۵۔ گوجرانوالہ جہلم ۵۔ ریاست پٹیالہ ۳۴۔ ریاست کپورتھلہ ۵۔ ریاست کلسیہ ۲۔ کل میزان صوبہ پنجاب ۳۱۴۔ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں تعداد اموات ۴۴۹۳ تھی

غیر معمولی حوادث ۱۷۔ رمضان المبارک کو قسطنطنیہ میں آندھی کا سخت طوفان آیا جس سے بہت سے جہاز غرق ہو گئے۔ اور مکانوں کے بالاخانے منہدم ہو گئے۔ اور درخت بھی کثرت سے اکھڑ گئے۔ مالی نقصان بہت کچھ ہوا۔ (نسیم اعظم)

جاپان کے بعض علاقوں میں اس وقت سخت قحط پڑ رہا ہے۔ لوگ فاقہ کشی سے تنگ آکر اپنے بچوں کو دو دو روپے تین تین روپے میں فروخت کر رہے ہیں۔ اور جانوروں کو چُرا چُرا کر کھا جاتے ہیں۔ آہ! اہل ایشیا کو آفات ارضی و سماوی سے کامل فرصت نہیں ملتی۔ ایک نہ ایک ناگہانی مصیبت ان کے پیچھے ہی پڑی رہتی ہے۔ خدا جانے ان کے اقبال کا آفتاب برج زحل سے نکل کر کب عروج پر پہنچے گا۔ (دلشاد) جب وہ خدا کی رضامندی کی راہوں پر چلنے لگیگا (بدر)

تازہ اخبار

(تازہ خبر) روسی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ سلطنت کے مختلف حصوں میں فسادات اور شورش جاری ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ انقلاب بالکل نہیں دبایا گیا ہے۔ شہر ریڈم میں پولیس کے اعلےٰ افسر پر بم کا گولہ پھینکا گیا۔ جس سے اس کی ٹانگیں اڑ گئیں۔ اور بیوی مر گئی۔

ہندوستان میں تمثیل ہندو یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے بنارس میں تمثیل کانگریس کے ڈیلیگیٹوں نے تحریک کی۔

ہندو یونیورسٹی کے لئے بنارس کے آنریبل منشی مادھو لال نے ۳ لاکھ روپے اور دو ہندوں نے کہ جنہوں نے اپنے نام ظاہر نہیں کئے۔ تین تین لاکھ روپے چندہ دینے کا اقرار کیا۔ شاباش خیال ہے۔ کہ اس یونیورسٹی کے قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ روپے چاہئیں۔ جن میں سے نو کروڑ کا تو اقرار ہو گیا۔ باقی ۱۰ لاکھ روپے کا چندہ اور جمع کیا جائیگا۔

بنارس میں دن دہاڑے ایک شیر بازار میں چلا آیا۔ اور تین چار آدمیوں کو زخمی کر دیا۔

کاٹھیاواڑ کی ریاست جوناگڑھ کے دیوان نے اپنی ریاست میں امتناعی حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ سوادیشی تحریک کی تائید میں کوئی عام جلسہ نہ ہونے پائے۔ اور نہ عام لوگ مجمع میں سوادیشی تحریک کا ذکر کریں۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ اس کو سخت سزا دیجائیگی۔

علیگڑھ کالج کو ۲۵ ہزار روپے کا چندہ

ہز ہائینس آغا خان نے علیگڑھ کالج میں ولی عہد سلطنت برطانیہ پرنس آف ویلز کے تشریف فرما ہونیکی یادگار برقرار رہنے کے لئے علی گڑھ کالج میں ایک سائنس اسکول قائم کرنے کے لئے ۲۵ ہزار روپے عطا کئے۔ ہز ہائینس نے نواب محسن الملک سکرٹری علی گڑھ کالج میں عربی تعلیم کا تو پورا پورا بندوبست ہو گیا ہے۔ اب کالج کو سب سے زیادہ ضرورت ایک سائنس کے ایسے اسکول کی ہے۔ کہ جس کی زمانہ حال کے موافق انتظام اور آراستگی ہو۔ یوروپین پروفیسر اس سکول میں رکھے جاویں۔ آغا خان کو امید ہے۔ کہ مسلمان اپنے مقدور کے موافق اس بات کے لئے ضرور چندہ دیں گے۔ کہ جس سے ولی عہد سلطنت کی تشریف آوری علی گڑھ ہمیشہ مسلمانوں کے دل میں جاگزین رہے گی۔

روس کو قرض نہیں ملتا۔ روس نے فرانس میں ۳۲ ملین پونڈ قرض لینا چاہا۔ مگر وزیر اعظم فرانس نے گورنمنٹ روس کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ روس کی پولیٹکل حالت آج کل اچھی نہیں ہے۔ اس لئے فرانس کے مہاجن اس وقت قرض نہیں دے سکتے۔

اسپین میں بدامنی۔ اسپین میں مزدوری کا سوال خوفناک صورت پکڑتا جاتا ہے۔ سیویلی اور ذریز کے شہروں میں فاقہ کش مزدوروں نے بازار لوٹ لئے۔ فاقہ کشوں کی امداد کے لئے تدبیریں کیجا رہی ہیں۔

تین مسلمان لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیمی کامیابی

بمبئی یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ حال میں شائع ہوا ہے جس سے تین مسلمان لڑکیوں کا اعلیٰ لیاقت کے ساتھ اس امتحان میں کامیاب ہونے کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ان لڑکیوں کے نام مس سعیدہ ایف احمد۔ مس۔ اے۔ ایم۔ علی اور مس نظیر بیا۔ ایس احمد ہیں۔ ان تینوں نے دوسری زبان علی الترتیب فارسی فرینچ اور سنسکرت لی تھی۔

سلطان المعظم کا اعتراض گورنمنٹ روس سے

روسی کوہ قاف کے شہر طفلس میں مسلمانوں کا قتل عام ہونے پر باب عالی نے سینٹ پیٹرزبرگ میں گورنمنٹ روس سے روس کی ملک میں ایسی بدامنی کی بابت نہایت سخت اعتراض کیا ہے۔ باب عالی نے اعتراض میں یہ بھی شکایت کی ہے کہ روسی حکام ارمنیوں کو ہتھیار تقسیم کرتے ہیں اور ان کو مسلمانوں پر [illegible] حملہ کرنے کی ہمت اور جرأت دلاتے [illegible] مسلمانوں کی گروہ میں داخل ہو کر مریض عورتوں بچوں سب کو قتل کر دیتے ہیں۔ اس قتل عام میں سب سے [illegible] قتل [illegible] کا ایسی کارروائی

کشتہ جات و اعمال تکسیر و ہشت

انگلستان میں ہندوستان کے قدیم حکماء کا اکسیر جات و اعمال و ہیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب ہے کہ جو ناقدر دانوں کے ہاتھ میں سالہا سال کی بے احتیاطی کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی حسن اتفاق سے مشہور عالم فیاض عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبدالعزیز صاحب لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ [illegible] اپنے تجربہ میں لائے جن کو درست پایا اس کتاب کو [illegible] [illegible] [illegible] اپنی تمام عمر [illegible] اور [illegible] کی [illegible] اور اکسیری ادویات کی تلاش میں صرف کی ہے [illegible] حکیم صاحب [illegible] [illegible] سے کہ ایسے مشہور آدمی کی [illegible] [illegible] ہو۔ اور کوئی [illegible] [illegible] کی کتاب کی صحت اور [illegible] [illegible] ترجمہ طبع کیا ہے۔ [illegible] تمام شمسی و قمری و [illegible] وغیرہ وغیرہ کے [illegible] نسخہ جات [illegible] میں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور ہزاروں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونا ناممکن ہیں۔ [illegible] حکیم صاحب موصوف نے کمال [illegible] کے ساتھ چند ایک اپنے مجرب نسخے بھی درج فرمائے ہیں۔ الغرض [illegible] [illegible] [illegible] ہے اور [illegible] مخزن الصحت کامل الحکمت [illegible] لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات [illegible] وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب ترکیب درج ہے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو [illegible] کرنے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ آخر میں چند مفید [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

خواص قرآنی۔ اسمی [illegible] قرآنی [illegible] کتاب میں قرآن شریف کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

المشتہر [illegible] مخزن الصحت کامل الحکمت [illegible] لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام [illegible] قرآنی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل سے پیشگوئیوں کے اثبات واقعات تاریخ [illegible] علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ کو کیا گیا ہے تمام باطل اصولوں کو چھوڑ دیا گیا ہے اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ و شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی ہے اور دلوں پر اثر کرنے والی قیمت [illegible] مجلد (۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کے حاشیہ پر تمام ترجمہ اور مضامین [illegible] کی کئی نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد [illegible] مجلد (۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد [illegible] (۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء [illegible] قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت [illegible] (۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ (۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے قیمت [illegible] (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی ہو سکتا ہے [illegible] قیمت [illegible] (۹) **جامع العلوم یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو** یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام [illegible] (۳) علم [illegible] (۴) علم تشخیص امراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسواں (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible] (۱۱) **مفید عام** علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت طبع ثانی جس میں مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض** اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible] (۱۳) **رسالہ العضلات مخصوصہ** اس میں اعضاء کے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت [illegible] (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا دایان دائیوں کے ہاتھ سے [illegible] ہیں قیمت [illegible] (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔ بعد اطمینان کامل [illegible] قیمتاً [illegible]

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری ککرے وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت [illegible]

سفوف دندان۔ اب آپ کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سفوف کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھوں میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانتوں پر ایک دفعہ لگا دیجئے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت [illegible] قیمت [illegible]

سو۔ [illegible] جو صاحبان اپنی قوت کو ضائع کر چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت [illegible] نے [illegible] بنا دیا ہے۔ [illegible] ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے کہ آپ پھر اپنی کمزوری کے شاکی [illegible] ہیں۔ یہ حبوب [illegible] تمام پٹھوں پر کرتی ہیں۔ پس [illegible] کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب [illegible]

المشتہر حکیم [illegible] حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ
مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز **بالتصویر چھپتا** ہے۔ ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے **تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں** ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا **ایڈیٹوریل اسٹاف** اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچائی ہیں اسی لئے

تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف [illegible] روپے چار پیسہ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ
منیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی
ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۳

۱۳ ـ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

سلسلۃ الجدید ۱

سلسلۃ القدیم جلد ۵

ای جہان از تو خوش باش گلستان | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے تمام قیمت پیشگی ۲ر

عام قیمت نسخے فی پرچہ - ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے حسب ما بعمل جائے گی نمونہ کے پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے۔ اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے منیجر

ڈاک محصول افریقہ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ماسلمانیم از فضل خدا | مصطفے مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکے معدودی نہاں عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ اوّل۔ شرح قیمت اخبار ہذا۔ نظم۔ دس شرائط بیعت۔ صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ اخبار قادیان۔ ڈائری۔ صفحہ ۳۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب سیالکوٹی کو تبلیغ۔ مژدہ! مژدہ!! صفحہ ۴۔ درس قرآن شریف۔ صفحہ ۵۔ انصار بدر۔ رعایتی قیمت۔ مدیتمین اور براہین احمدیہ رعایتی قیمت پر۔ صفحہ ۶۔ وید کو الہامی ماننا کس کیواسطے ضروری نہیں۔ (حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک سکھ اور ایک آریہ) المفتی۔ صفحہ ۷۔ نئے سال کی طیاری بیوقوف سنسکرت لسان الام ہے۔ تصدیق بالرویا۔ رسیدیں۔ صفحہ ۹۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم صفحہ ۱۰ و ۱۱۔ مدرسہ کے متعلق نئی تجاویز۔ صفحہ ۱۲۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۲۳۔ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۳۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْ کُلَّ شَیٍٔ

۲۔ اِنَّ اللّٰہَ مع الذین ھم یتقون

ترجمہ۔ تو کہہ دے۔ اللہ۔ پھر سب چیزوں کو چھوڑ دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر۔ اور دوسرے کسی کی پرواہ نہ کر

۳۔ رویا۔ رویا میں مولوی محمد حسین صاحب کو دیکھا۔ کہ کہتے ہیں۔ قطع دابر القوم۔ دل میں خیال گزرا کہ یہ تو دشمن ہے کس قوم کے متعلق یہ الفاظ بولتا ہے۔ تب الہام ہوا۔

قطع دابر القوم الذین لا یومنون

ترجمہ۔ اس قوم کی جڑ کاٹی گئی۔ جو ایمان نہیں لاتے۔

۴۔ رویا میں دیکھا کہ دہلی گئے ہیں۔ اور بخیریت واپس آئے ہیں پھر الہاماً یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔

الحمد للّٰہ الذی اوصلنی صحیحاً

ترجمہ۔ سب حمد اس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے صحیح سالم پہنچا دیا

۱۴۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی

۲۔ سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم

۳۔ ہم مکہ میں مریں گے۔ یا مدینہ میں

ترجمہ (۱) خدا نے ابتدا سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے (۲) خدائے رحیم کہتا ہے۔ کہ سلامتی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے۔ یا مدینہ میں۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا۔ اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنے ہیں۔ کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔

فقرہ کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی۔ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سلامٌ قولاً من رب رحیم۔ مدینہ کی طرف۔

۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں عموماً صبح کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کے واسطے تشریف لیجاتے رہے ہیں مگر بعد دوپہر آپ کو دوران سر کے سبب بہت تکلیف رہتی ہے چنانچہ ظہر و عصر کی نماز میں بہی کم ہی مسجد میں تشریف لا سکتے رہے ہیں۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز شام کے وقت حسب معمول مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ جس مسجد کا نقشہ ہر بدر اخبار کے صفحہ اوّل پر دیا جاتا ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں مڈل اور پرائمری کی جماعتوں کے سالانہ امتحان ہو کر نتائج نکل گئے ہیں۔ اور جماعت بندی ہو گئی ہے۔ جو احباب قابل تعلیم لڑکے رکھتے ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ضرور اسی مدرسہ میں بھیجیں۔ اور اس کے متعلق مفصل مضمون حضرت مولوی **محمد علی صاحب**۔ ایم۔ اے۔ سکرٹری انجمن مدرسہ کا اسی اخبار کے صفحات ۱۰ و ۱۱ پر بغور مطالعہ کر کے اسپر عمل کرنا چاہیئے۔ یہ سال کا ابتدا ہے۔ اور بچوں کو یہاں بھیجنے کا بہت عمدہ موقع ہے۔ محمد عجب **خان صاحب** تحصیلدار علاقہ سرحد نے اتنی دور سے اپنے دو لڑکے یہاں پر تعلیم کے واسطے بھیجے ہیں۔ اور ملک مولا بخش صاحب ساکن گورالی ضلع گجرات نے اپنا چھوٹی عمر کا بچہ علی گڑھ سکول سے علیحدہ کر کے دینی تعلیم کی خاطر یہاں بھیجدیا ہے ان اصحاب کی قابل قدر کارروائی پر سب دوستوں کو پورے طور پر عمل کرنا چاہیئے۔ اگر بیرونی احباب اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے سے دریغ کرتے ہیں۔ تو پھر اس مدرسہ کا رکھنا بے فائدہ ہے۔

اخبار بدر کے صفحہ ۱۲ پر اخبار عام درج نہیں ہو سکے کیونکہ مدرسہ کے متعلق مضمون کا تمام ایک ہی اخبار میں درج کر دینا بہت ضروری تھا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر پر ایک ستون سفید طیار ہو کر اسپر وہ نظم لکھی گئی ہے۔ جو اخبار میں درج کی گئی تھی۔

ڈائری

القول الطیب

۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ایک شخص جو باہر سے آیا تھا۔ حضور کی خدمت میں اس الہام کا ذکر کر کے کہ وفات کے دن قریب ہیں۔ رو پڑا فرمایا۔ یہ وقت تمام اہل متبعین کو دیکھنا پڑتا ہے۔ اور اس میں ایک نشان خدا تعالیٰ کا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو قائم رکھ کر اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ دراصل خدا ہی کی طرف سے ہے۔ بعض لوگ نبی کے زمانہ میں کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ ایک ہوشیار اور چالاک ہے۔ اور دوکاندار ہے کسی اتفاق سے اس کی دوکان چل پڑی ہے۔ لیکن اس کے مرنے کے بعد یہ سب کاروبار تباہ ہو جائیگا۔ تب اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے وقت ایک زبردست ہاتھ دکھاتا ہے۔ اور اس کے سلسلہ کو نئے سرے سے پھر قائم کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ بادیہ نشین مرتد ہو گئے تھے۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ سخت موت ہے۔ صرف دو مسجدوں میں نماز پڑھی جاتی تھی۔ باقی بند ہو گئیں۔ تب خدا تعالیٰ نے ابوبکر کو اٹھایا۔ اور تمام کاروبار اسی طرح جاری رہا۔ اگر انسان کا کاروبار ہوتا۔ تو اس وقت او جو د رہ جاتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو نمونہ ایک ناکامی اور تباہی اور بربادی کا ان کی امت نے دیکھا تھا۔ اس کی تو کوئی نظیر ہی موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کا ایک نمونہ دکھانا چاہتا ہے کہ نبی کے ہاتھ سے تمام کاموں کی تکمیل نہیں کرتا۔ سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے ہی ہے کہ لوگوں کا خیال کسی اور طرف ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کوئی اور بات کھلاتا ہے۔ جس سے بہتوں کے واسطے صورت ابتلا پیدا ہو جاتی ہے۔ مسیح کے متعلق تمام یہودیوں کو بھی دھوکا رہا۔ کہ وہ نبی بنی اسرائیل سے ہوگا۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق الیاس کا دھوکا آج تک یہودیوں کو لگا ہوا ہے۔ ایک بزرگ جب فوت ہوئے تو انہوں نے کہا کہ جب تم مجھے دفن کر چکو تو ایک سبز چڑیا آئیگی جس کے سر پر وہ چڑیا بیٹھے وہی میرا خلیفہ ہوگا۔ جب ان کو دفن کر چکے تو اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ چڑیا کب آتی ہے اور کس کے سر پر بیٹھتی ہے۔ بڑے بڑے پرانے مرید جو تھے ان کے دلوں میں خیال گزرتا تھا کہ ہمارے ہی سر پر بیٹھیگی تھوڑی ہی دیر میں اتفاقاً چڑیا ظاہر ہوئی۔ اور وہ ایک بقال کے سر پر بیٹھی جو اتفاق سے شریک جنازہ ہو گیا تھا۔ تب وہ سب حیران ہوئے لیکن اپنے مرشد کے قول کے مطابق اس کو لیگئے۔ اور اس کو اپنے پیر کا خلیفہ بنایا۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ لکھا ہے کہ مسیح کئی ہوں گے۔ فرمایا۔ جیسا تشابہ فی الصور ہوتا ہے۔ ایسا ہی تشابہ فی الاخلاق بھی ہوا کرتا ہے لکھا ہے کہ ہر ایک صالح کا دل کسی نہ کسی نبی کے دل پر ہوتا ہے لیکن موعود جو آنے والا تھا وہ صرف ایک ہی ہے + فرمایا۔ جو لوگ پہلے سے غلطی پر تھے۔ ان کی غلطی اجتہادی تھی اس میں بھی وہ ثواب پر تھے۔ لیکن ان لوگوں نے ایک مرسل کا مقابلہ کیا ہے اس واسطے یہ خطا پر ہیں

پیر جماعت علی شاہ صاحب سیالکوٹی کو تبلیغ

۷۸۶ - بخدمت جناب شاہ صاحب بزرگوار والا تبار حاجی حرمین شریفین

بعد سلام علیکم و تسلیمات فدویانہ التماس - یہ خاکسار ایک مدت تک جناب کا قدم بوس رہا - اور ہمیشہ حسن اعتقاد سے پیش آتا رہا - آپ بھی ہمیشہ مروت اور احسان سے پیش آتے رہے - سنہ ۱۹۰۱ء میں خاکسار نے چرچا جناب حضرت مرزا صاحب کا سنا چونکہ ان کا دعوے ہم دنیاوی لوگوں کی سمجھ و ادراک کے سامنے بہت بڑا دعویٰ معلوم ہوا - اس لئے اس میں کمال درجہ کا غور کرنا ضروری سمجھا - حتے کہ چند کتابیں حضرت مرزا صاحب کی مطالعہ کرکے (ایک دو مولوی صاحب جن سے نہایت درجہ کا سلوک تھا - ان پر سوالات کئے) بعد نہ ملنے کافی جواب کے خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں دعائیں شروع کیں - معاً سنا گیا - کہ شاہ صاحب یعنے آنجناب تو مرزا صاحب کے سخت مخالف ہیں - مگر چونکہ خدا تعالےٰ نے ہماری مدد کی - اور ہمارے دل کو تسلی ہوئی - کہ یہ مردان خدا سے ہے - اور سچا ہے - اور وعدہ کے موافق آیا ہے - فوراً قدم بوس ہو کر بیعت کر لی - بعد ازاں دن بدن کل مسائل وفات مسیح علیہ السلام - الہام وحی کشف - عصمت انبیاء بخوبی سمجھ میں آ گئے - دل چاہتا تھا - کہ آپ کی خدمت میں بھی چند ایک مسائل لکھکر فیصلہ چاہوں - مگر قدرتاً تامل ہوتا رہا - مگر آپ کی نسبت دل میں ہمیشہ یہ افسوس رہتا کہ اہل اللہ میں قدم رکھکر پھر مخالفت کیوں کرتے ہیں - آخر دل یہی گواہی دیتا ہے کہ شاہ صاحب کو غلطی لگی ہوئی ہے - پھر جب آپ نے سیالکوٹ میں حضرت اقدس کی سخت مخالفت فرمائی - تو اور زیادہ افسوس ہوا - کہ اگر آپ کو اس مرد خدا کی شناخت نہیں ہوئی تو خاموشی بہتر تھی -

اب سنا گیا ہے - کہ آپ نے حج کا ارادہ فرمایا ہے - تو خاکسار نے پختہ ارادہ کر لیا - کہ جس وقت آپ حج کو تشریف لے جاویں گے تو وہاں عریضہ لکھا جاوے گا - سو اب خدا تعالےٰ نے عمدہ موقعہ دیا ہے -

اب التماس ذیل ہے - آپ جب آدھی رات کو حرم مبارک میں داخل ہوں - تو بارگاہ رب العزت میں نہایت گریہ و زاری سے بوسیلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دعا کریں - کہ اے پیارے رب مجھکو ظاہر فرما - کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے میں حق پر ہیں یا نہ - اور اللہ تعالےٰ سے قسم کھا کر وعدہ کیجیو - کہ جو کچھ تو میرے دل پر ظاہر کریگا - میں تیری مخلوقات میں وہی ظاہر کرونگا اگر برعکس بیان کرونگا - تو مجھے ذلیل کر دے - سو خدا تعالیٰ آپ کو بڑی صفائی سے اپنے پیارے کی سچائی ظاہر کریگا - شاہ صاحب ہم اور آپکے سر پر موت کھڑی ہے نہ معلوم کہ کس وقت اس حی لایزال سے معاملہ پڑے - ایسا نہ ہو - کہ اس کے نذیر کے انکار سے دیدار الٰہی سے محروم رہیں - دنیا کا جاہ و جلال دیدار الٰہی کے مقابلہ پر ہیچ ہے - جب خاکسار نے آپ کا دامن پکڑا تھا - تو اسی لئے کہ کسی طرح نجات ہو - مگر جب اس موعود بزرگ کی خبر ملی - جس پر جناب رسالتمآب رسول اکرم نے سلام بھیجا - تو فوراً اس کی آواز کو سن لیا - اور قبول کیا - اب التجا ہے - کہ خدا تعالیٰ اس نیک نیت پر ثابت قدم رکھے - اور صد سلام مسیح موعود مبارک پر جس نے دین محمدی کا اصل چہرہ دکھلایا - چونکہ پہلے آپ سے از حد خلوص تھا - اس لئے عاجز کا حق تھا - کہ آپ کو ایسے پاک مقام پر دعا کرنے کے لئے یاد دلاتا سو یاد دلایا گیا ہے - چونکہ آپ زاہد طبع ہیں - امید کہ غصہ کو کام میں نہ لاکر اور جوش کو جذب کرکے میری نیک نیتی پر حسن ظن کریں گے - اور جواب سے اپنی خیر و عافیت سے ضرور اطلاع فرماوینگے - خاکسار نے محض خداوند تعالےٰ کو حاضر و ناظر سمجھکر پوری نیک نیتی سے آپ کو عریضہ لکھا ہے - جس کا خدا گواہ ہے - حضرت شاہ صاحب اگر خدا نے آپ کے ارادہ کو خالص پایا - اور آپ کی نصرت کی - تو ضرور آپ پر منکشف کرے گا - خدا کرے کہ ضرور آپ پر اس موعود مبارک کے حالات منکشف ہوں - تا کہ آپ سے ہندوستان پنجاب کے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچے - آمین

اور اگر آپ اس طرح کی دعا اپنے واسطے نہ مانگیں گے اور پھر مخالفت فرماویں گے - تو انشاء اللہ آپ کو کبھی فتح حاصل نہ ہوگی - بلکہ خدائے بزرگ کی آپ کو قسم ہے - کہ آپ حرم مبارک میں دعا فرماویں - اور نواح مکہ شریف و مدینہ منورہ کے اہل اللہ کو تلاش کریں - جو دنیا سے دور کسی گوشہ میں ہوں - خدا چاہے - وہ بھی آپ کی تسلی کریں گے - کیونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود موجب وعدہ مبارک نشانوں کے ساتھ آیا ہے - اور دین محمدی کی تازگی اور روشنی دکھلائی - اور اب آپ عرب میں ہو - جن کی زبان عربی ہے ان سے وضع الحرب کے معنے دریافت کریں - اس کے معنے ہیں - کہ اس مبارک کے زمانہ میں لڑائی نہیں کی جاوے گی - دین کی مدد قلم کی لڑائی سے ہوگی - یا الٰہی بطفیل رسول اکرم شاہ صاحب پر اس مبارک مسیح موعود کی سچائی ظاہر فرما - آمین

مرسلہ آپکا خادم
خاکسار محمد حسین - لائل پور - غلہ منڈی

مژدہ ! مژدہ !! مژدہ !!!

ہمنے اکثر دیکھا ہے - کہ باہر سے آنے والے مسافر بھائیوں کو بٹالہ سٹیشن پر سواری کی بہت دشواری ہوتی ہے - اور کرایہ بان ان سے بہت کچھ تکرار کرتے ہیں - اور بعض وقت بہت بڑے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے - بعض دفعہ یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض احباب کو بوجہ بیماری یا کسی اور وجہ سے یکہ کی سواری ناموافق ہوتی ہے - ایسی تکالیف کے رفع کرنے کے واسطے ہمنے یہاں اپنی جماعت میں ایک ٹمٹم اور ایک تانگہ مہیا کیا ہے - اس لئے احباب کو حسب ضرورت سواری مل سکتی ہے - جس سواری کے وہ خواہاں ہوں - ٹمٹم تین چار سواریاں چھ میں لیگی - اور تانگہ ایک سے تین سواری تک چار روپیہ میں لے گا - باہر سے آنے والے احباب کو سٹیشن پر اُتر کر پہلے اپنی احمدی سواریوں کی تلاش کرنی چاہئیے - اور اگر بفرض محال وہ نہ ہوں - تو پھر دوسرا کرایہ تلاش کریں - اور قادیان سے روانہ ہونے والے احباب کو بھی یہی خیال ضروری ہے -

ہاں جو صاحب اپنے لئے تانگہ یا ٹمٹم بٹالہ سٹیشن پر قبل از وقت مہیا کرانا چاہیں - وہ کافی وقت پہلے بذریعہ خط اطلاع دیں اور اپنے آنے کے ٹھیک وقت سے اطلاع دیں - تو ہم جس قسم کی سواری وہ چاہیں گے - اور ان کے لئے سٹیشن پر پہنچا دیں گے

خاکسار منشی فضل الرحمن - از قادیان - ضلع گورداسپور

نئی کتاب -

رسالہ تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام چھپکر شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ اختیار الاسلام کا چوتھا حصہ ہے - جس میں نہ صرف مہیپال کی افتراء پردازیوں کا استیصال کیا گیا ہے - جو اس نے اسلام اور بانی اسلام پر کی ہیں - بلکہ زبردست اعتراضوں کی فہرست سے آریہ مذہب کا بھی پول کھولا ہے - اور بعض دقیق صداقتوں اور مخفی حقائق معارف پر کامل طور سے روشنی ڈالی گئی ہے - جھمون نے رسالہ ہیرن مسلمان ہو گیا - دیکھا ہو وہ لے ضرور دیکھیں قیمت تعلیم الاسلام مع ضمیمہ - اختیار الاسلام حصہ اول دوم، سوم - درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئیں

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے - جو انجن کے کام سے بخوبی واقف اور چکی کے کام میں تجربہ رکھتا ہو - سر دست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جائیگا - آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو - تو سکھلایا جائیگا - تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار خشک ملیگی - درخواستیں معہ نقول سندات آنی چاہئیں -

المشتہر شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد - سوداگران - وزیرآباد

بدر منیر

مورخہ ۲۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

◆

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

◆

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ مراجعت کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ سورت سنائی اور فرمایا کہ آج رات کی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جسے میں دنیا اور دنیا - - - کی چیزوں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں جب اصحاب نے سنا تو انہوں نے ایک دوسرے کو اس پر مبارک دی۔ اور خوش ہوئے۔ اس صلح کا نام فتح اس واسطے رکھا گیا کہ اس میں فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اسی صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے۔ اس کی تفصیل یوں ہے۔

مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا۔ اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اس وقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی۔ تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہو گیا۔ لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بے خوف و خطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو ان کی امداد ہتھیاروں سے کی۔ اور جب اندھیرا ہو گیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھ کر وہ بھاگ گئے اور انہوں نے اپنے مامن کو پہنچ کر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق و رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس طرح عرض کیا

یَا رَبِّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
اے میرے خدا میں محمدؐ کو قسم دیتا ہوں
حِلْفَ اَبِیْنَا وَاَبِیْهِ الْاَتْلَدَا
قسم اپنے اجداد اور اس کے آبائی قدیم کی
اِنَّ قُرَیْشًا اَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا
ہر آئینہ قریش نے تجھے وعدہ خلافی کی
وَنَقَضُوْا مِیْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
اور توڑ دیا ان لوگوں نے تیرے وعدے مضبوط کو
وَزَعَمُوْا اَنْ لَسْتَ تَدْعُوْ اَحَدًا
اور ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ تو کسی کو نہیں پکارتا ہے
فَانْصُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ نَصْرًا اَبَدًا
تو مدد کر اللہ تجھ کو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائے
وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ یَاْتُوْا مَدَدًا
خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئیں گے
فِیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا
ان لوگوں میں اللہ کا رسول تنہا ہو گیا ہے
اِنْ سِیْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَبَّدَا
اگر زمین کے دھنس جانے سے وہ لوگ مغلوب ہوں تو ان کا چہرہ متغیر ہوا
هُمْ بَیَّتُوْنَا بِالْوَتِیْرِ هُجَّدًا
انہوں نے ہم لوگوں پر سوتے میں وتیر پر شبخون مارا
وَقَتَلُوْنَا رُکَّعًا وَسُجَّدًا
اور ان لوگوں نے ہم سب کو رکوع اور سجدے میں ہلاک کیا
وَزَعَمُوْا اَنْ لَسْتُ اَدْعُوْ اَحَدًا
اور انہوں نے جانا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے۔

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیوں کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور ان کو اس طرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا۔

نُصِرْتَ یا عمرو بن سالم

اُدھر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے۔ اور ابوسفیان اپنے رئیس کو اس بدافعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابوسفیان کو یقین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی اب تک خبر نہیں۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل میں ایک چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود تھا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہدنامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم ان کی بدعہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہنچ چکی تھی آپ نے ابوسفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابوسفیان نے کہا۔ معاذ اللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہیں۔ کہ عہد توڑ ڈالیں گے۔ تب آپ نے فرمایا۔ الحال سابق عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابوسفیان واپس مکے کو چلا گیا۔

ابوسفیان کے چلنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکے کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام اور سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور ان کی بے ایمانی اور خزاعہ کا بدلا لینے کے لئے آپ نے مکہ پر چڑھائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا اور اس حملے میں وہ نرمی اور اخلاق شریعت کی آپ نے پابندی کی جس کی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔

فرمایا۔ جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں گھس جائے۔ اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جاوے۔ اسے امان۔ غرض مطابق پیش گوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس تمہید کے بعد اب ہم آیات قرانی کا ترجمہ اور تفسیر لکھتے ہیں۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ تحقیق ہم نے تجھے کھلی فتح دی

یہ ایک پیش گوئی ہے۔ جو فتح مکہ میں پوری ہوئی۔ اور جس کی بنیاد صلح حدیبیہ میں رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ جب ایک کام کا ارادہ خدائے قادر کرتا ہے اور پہلے سے اپنے مرسل کو اطلاع دیتا ہے۔ تو اگرچہ وہ کام دیر میں پیدا ہونے والا ہو۔ تاہم چونکہ ازلی ارادہ اس کے واسطے ہو چکتا ہے۔ الہامی کلام میں اس واقعہ کو صیغہ ماضی میں بیان کیا جاتا ہے۔

لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ
تاکہ اللہ تعالیٰ تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب ڈھانک دے

ایک اعتراض اور اس کا جواب

پادری اور دیگر غیر مذاہب کے لوگ اپنی ناواقفی کے سبب اس آیت کا حوالہ دیکر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ ایک گناہ گار انسان تھے۔ جب خدا نے ان کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا۔ تو اس سے کم از کم

یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلے گناہ گار تھے۔ خواہ پیچھے خداتعالیٰ نے معاف ہی کر دیا۔ اس اعتراض کے چند ایک جوابات اس جگہ دئے جاتے ہیں۔ ناظرین غور سے مطالعہ فرماویں۔

(۱) سب سے اول میں اس جگہ اس واقعہ کو بیان کرتا ہوں۔ جب کہ یہی اعتراض ایک شخص نے حضرت مولوی نورالدین صاحب پر جراۃ میں کیا۔ آپ کو اس وقت جو جواب اللہ تعالیٰ نے سمجھایا۔ اور آپ نے اس کے ذریعہ سے معترض کو خاموش کرایا وہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو نے کوئی گناہ کیا ہے۔ اور وہ تیرا گناہ اب ہم نے بخش دیا۔ بلکہ اس جگہ فتح مکہ کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے کلام کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم نے تجھے ایک ظاہر اور کھلی فتح عطا کی۔ اور اس فتح کا یہ نتیجہ ہوا (ل - نتیجہ کے واسطے آتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے (لک) تیری خاطر (من ذنبک) تیرے گناہ جو قوم نے کئے تھے بخش دئے۔ کیا معنے۔ جب مکہ فتح ہوگا۔ تو وہ قوم جو تجھے اور تیرے ساتھیوں کو بہت دکھ دے کر تیری بہت ہی قصوروار ہو چکی ہے۔ اس قوم کے گناہ بھی تیری ہی خاطر فتح مکہ کے وقت معاف ہو جائیں گے چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت قریش کو بالکل امن دیا۔ اور سب بچ گئے۔ اور کوئی خونریزی نہ ہوئی۔ پس اس جگہ گناہوں سے مراد آن حضرت کے افعال سے نہیں۔ بلکہ آپ کے مخالفین کے ان قصوروں اور خطا کاریوں کا ذکر ہے۔ جو ان لوگوں نے بہ سبب نادانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کئے تھے۔

(۲) دوسری تفسیر اس آیت شریف کی یہ ہے۔ کہ جب کبھی کوئی نبی خداتعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ تو ایک قوم اس کے مخالفین کی اس کے مقابلہ میں کھڑی ہو جاتی ہے اور وہ ہر قسم کے الزام اس پاک وجود پر لگانے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اعتراض بے جا ہوتے ہیں۔ اور ان کے جواب معقول ہمیشہ دئے جاتے ہیں۔ لیکن دشمن ہمیشہ ان باتوں کو ایسے رنگ میں پیش کرتا رہتا ہے۔ کہ یہ شخص گناہ گار اور خطا کار ہے۔ اس نے فلاں بدی کی اور فلاں کام خلاف شریعت یا خلاف اخلاق کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ آسمان سے اپنے بندے کی تائید میں ایک ایسا امر نازل کرتا ہے۔ کہ بدگو جھوٹے دشمن جو اور کسی طرح سے نہیں مانتے تھے۔ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور ذلیل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی ایسا نہیں رہتا۔ جو وہ کلمات اس کے حق میں بولے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ جب فرعون کے ملک میں تھے۔ تو فرعون نے آپ پر قاتل ہونے کے اور بے وفا ہونے کے اور کئی قسم کے الزام لگائے حالانکہ وہ الزام درست نہ تھے۔ اور وہ لوگ حضرت موسےٰ کے حق میں ایسی باتیں بولتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ سب ہلاک ہو گئے۔ ایسے موقعہ پر ذنبک۔ کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ گناہ جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک فتح مبین کے بعد ملیامیٹ ہو جاویں گے اور کوئی ان کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہے گا۔ ویتم نعمتہ علیک

اور خداتعالےٰ اپنے انعام کو تجھ پر پورا کرے گا۔ کوئی نقص باقی نہ رہے گا۔ ویھدیک صراطا مستقیما۔ اور تجھے راہ راست کی کامیابی عطا فرما دے گا۔ تیرے راہ میں کوئی کجی اور بدی باقی نہ رہے گی۔

(باقی آئندہ - انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) مولوی عزیز بخش صاحب۔ بی۔ اے نے اپنی قیمت مبلغ للعہ اور اپنے بھائی کی قیمت مبلغ عہ بابت ۱۹۰۶ء پیشگی مرحمت فرمائی۔

(۲) عزیزی چودہری شیخ محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

استاذی وحبی فی اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیارے ومکرم استاذ آپ نے مجھے نئے سال کی مبارک باد دی۔ میں بھی آپ کو نئے سال اور بدر کی ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے۔ ہم اس نئے سال میں بدر کے لئے ایسی ہی۔ میں ترقی دیکھیں۔ آپ کے مخاطب کرنے سے میرے دل میں تحریک ہوئی اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے بغیر محنت کے میرے دل کے اثر سے یا کہنے سے بدر کے واسطے تین خریدار پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب تھرڈ ایر۔ و شیخ عبدالمجید صاحب سکینڈ ایر۔ اسلامیہ کالج۔ شیخ محمد امین صاحب ویٹرنری سیکنڈ ایر۔ آپ ان صاحبان کے نام تین ماہ کے بعد وی پی بھیج سکتے ہیں۔ والسلام۔ درخواست دعا۔ فتح محمد از لاہور

(۳) بابو علم الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نے چار نئے خریدار دئے ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بابو کرم دین صاحب کلرک میشہ دانو

(۲) بابو عبداللہ خان صاحب کلرک میس (mess) دانو

(۳) سردار کرپال سنگھ صاحب چودہری میشہ - دانو

(۴) ڈاکٹر یوسف علی صاحب ہاسپٹل کھجوری کچھ دانو

(۴) محبی اخویم بابو غلام محمد صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

۸۶ - محبی اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحریت جانبین مطلوب حکیم صاحب قریشی کی دیکھا دیکھی مجھے بھی خواہش ہوئی کہ بدر کے خریدار تلاش کروں۔ مگر تا حال صرف دو ہی خریدار ملے ہیں۔ ان کے نام ۶ ماہ پر اخبار یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جاری فرماویں۔

(۱) میاں عبداللہ صاحب کمپازیٹر۔ ریلوے پریس سلطانپور [illegible]

(۲) میاں عبدالکریم صاحب کمپازیٹر ریلوے پریس لاہور۔ [illegible]

خاکسار غلام محمد احمدی کلرک ریلوے پریس لاہور

(۵) شیخ عبداللہ صاحب احمدی۔ میڈیکل اسسٹنٹ افریقہ نے قیمت مبلغ صہ روپیہ پیشگی عطا فرمائے۔

(۶) شیخ محمد حسین صاحب احمدی چنیوٹی حال لائل پور اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب لائل پور ہر دو صاحبان اپنی قیمت ۱۹۰۵ء برادر محمد افضل مرحوم کو دے چکے تھے۔ ہر دو صاحبان نے وہ قیمت بر ادر مرحوم کو بخشدی۔ اور ۱۹۰۶ء کی قیمت پیشگی کے واسطے وی پی طلب فرمائے۔

رعایتی قیمت

دو غریب احمدیوں کو ہم اخبار بدر ۱۹۰۶ء کے لئے صرف عا سالیانہ فی کس پر دے سکتے ہیں۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ مولوی عزیز بخش صاحب نے قیمت اخبار ۱۹۰۶ء مبلغ للعہ عطا کر دی ہے۔ درخواست قیمت کے ساتھ آنی چاہئیے۔

درثمین اور براہین احمدیہ رعایتی قیمت

میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ بدر کی خریداری کی طرف لوگوں کو زیادہ متوجہ کرنے کے لئے ایک مکمل درثمین چھپوا کر مفصلہ ذیل رعایتوں سے ان کو دی جاوے۔ چنانچہ (۱) جو لوگ تعلیم بدر کی خریداری کی درخواست معہ چندہ سال تمام ۱۳۱ - مارچ ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے ان کو کتاب براہین احمدیہ مکمل بے جلد صرف عہ میں اور مجلد سے میں دیجاویگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ براہین احمدیہ کی بھی درخواست اسی عرصہ کے اندر اندر آجاوے۔

(۲) جو لوگ بصورت بالا اخبار بدر اور براہین احمدیہ کی خریداری کریں گے ان سے ایک بڑی رعایت یہ بھی ہوگی۔ کہ درثمین مکمل صرف ۲ میں دیجاویگی۔ یہ تو جناب کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ پہلی رعایتی قیمت براہین کی میعاد گذر چکی ہے۔ اب اسکی اصلی قیمت صہ اور مجلد عہ ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایک اور رعایتی اشتہار دیا جاوے۔ کہ اب جو لوگ صرف براہین احمدیہ کی درخواستیں ۱۳۱ - مارچ تک بھیجیں گے۔ انکو کتاب براہین احمدیہ سے میں اور مجلد للعہ میں دی جاویگی۔ البتہ ایسے اصحاب کے ساتھ ایک رعایت کی جاتی ہے۔ کہ کتاب درثمین ان کو صرف ۲ میں دی جاویگی۔

براہین احمدیہ بہ تخمینہ بہت زیادہ خرچ ہو گیا ہے اور اب انشاء اللہ اسی مہینہ میں شائع ہو جاویگی۔ اس میں ایک تو حضرت اقدس کے حالات براہین کی تصنیف کے وقت کے صفحون میں دئے گئے ہیں اور رنگ کی مضامین بھی زیادہ کیا گیا ہے۔ اور چھپائی لکھائی بھی بہت اچھی ہے۔

درثمین کے متعلق میں ایک مکمل درثمین جس میں حضرت اقدس کے سر آج تک کے اشعار درج ہوں۔ لکھائی شروع ہوگئی ہے۔ بہت اچھے کاتب سے لکھائی شروع ہے اور تقطیع خلیفہ نورالدین صاحب والی درثمین کی ہوگی۔ لیکن حجم بہت بڑھ جائیگا۔ میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر اخبار بدر قادیان

ویدکو الہامی ماننا موکش کے واسطے ضروری نہیں

حضرت مسیح موعود کی مجلس مین ایک سکھ اور ایک آریہ

ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ مین احمدی احباب مختلف شہرون سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین حاضر ہوتے ہین اور قادیان مین ایک جلسہ کا رنگ ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے آریون نے بھی چند سالون سے قادیان مین سالانہ جلسہ کرنے کی تجویز کی ہوئی ہے۔ پہلے تو جھوٹی خبرین اڑایا کرتے تھے۔ کہ مرزا صاحب کے ساتھ مباحثہ ہوگا۔ اس واسطے دور و نزدیک کے آریہ تماش بینی کے واسطے آجاتے تھے۔ مگر اب بھی خصوصاً ایسے آریہ مہاشے لکچرار جمع ہو جاتے ہین۔ کہ اسلام کو گالیان دینے مین خاص مشق اور ملکہ رکھتے ہین۔ اس واسطے آریون کو خوش ہو جانے کا کچھ سامان مل ہی جاتا ہے۔ ان باہر سے آنے والے آریون مین سے ہر سال کوئی نہ کوئی جماعت ایسی بھی ہوتی ہے۔ جو حضرت مسیح کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کرتی ہے۔ کہ ہم تو زیادہ تر آپکے درشنون کے واسطے آئے تھے۔ اور ایسے لوگ عموماً تمام وقت آپکے ساتھ بیٹھتے اور حضور کی باتین سنتے ہین۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جلسہ آریہ کی چند جماعتین متفرق اوقات مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوتی رہین۔ ایک دن ان مین سے ایک آریہ کے ساتھ حضرت کی کچھ گفتگو ہوئی۔ جسکا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

آریہ صاحب کے گفتگو کرنے کے وقت درمیان مین ایک سکھ بول اٹھا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ حضرت کے ساتھ کچھ گفتگو کرے۔ مگر آپ نے نرمی کے ساتھ اس کو کہا۔ کہ ہم تمہاری عزت کرتے ہین۔ اور تمہارے ساتھ ہمارا کوئی مباحثہ نہین۔ کیونکہ ہم باوا نانک کو ہندؤن کے درمیان ایک اوتار اور بزرگ مانتے ہین۔ اور اس کو ایک پاک آدمی سمجھتے ہین۔ پس جبکہ تمہارے مقصد کو ہم پہلے سے ہی مانتے ہین۔ تو تمہارے ساتھ مباحثہ کرنے کی ہمین حاجت نہین۔ اس کے بعد آپ آریہ کی طرف مخاطب ہوئے۔ جس کا نام **پورن چند** تھا۔ جو کہ ہوشیارپور کے رہنے والے ایک صاحب تھے۔

حضرت۔ آریون مین جو لوگ بڑے بڑے لکچر دیتے ہین اور قوم کی پست حالت کو ترقی دینا چاہتے ہین۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ ہر ایک قوم اپنے لئے ایک انتہائی مقصد رکھتی ہے۔ سو وہ انتہائی مقصد تمہارے ریفارمرون کا کیا ہے۔ لیکن مصلحین کے مقاصد دو قسم کے ہوتے ہین۔ ایک وہ ہوتے ہین۔ جو دنیوی امور کی طرف توجہ رکھتے ہین۔ ایک وہ ہوتے ہین۔ جو دینی امور کی طرف توجہ رکھتے ہین۔ میرا مطلب اس وقت دینی امور مین اصلاح کرنے والون سے ہے۔ کہ وہ اپنا انتہائی مقصد کیا رکھتے ہین۔

آریہ۔ ہمارے مت مین دین دنیا سے علیحدہ نہین۔ دینی لوگ ہی دنیا کے کامون کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہین اور عمدگی سے کر سکتے ہین۔ اس واسطے ہم دونون کی اصلاح کرتے ہین۔ ہم دنیاداری کی اصلاح دین مین شامل رکھتے ہین۔

حضرت۔ مین قبول کرتا ہون۔ کہ جس شخص کی دین مین آنکھ کھلتی ہے۔ وہ دنیا کے معاملات مین بھی راستی اور دیانت اختیار کرتا ہے اور اس کے بغیر دنیا نہین سنورتی۔ لیکن میرا مطلب اس جگہ صرف دین کے متعلق سوال کرنے اور دنیا کو علیحدہ رکھنے سے یہ ہے۔ کہ دنیا کے واسطے ایک خاص عقل ہی ہوتی ہے۔ مثلاً راج کا کام مین نہین جانتا۔ مین اس کے کام پر کوئی اعتراض نہین کرتا۔ نہ اس کے کام کی اصلاح کرتا ہون۔ اگر گورنمنٹ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ ایسا آدمی ملازم رکھتی ہے جس نے اس فن مین بہت محنت اور کوشش کر کے ایک استعداد پیدا کی ہوئی ہوتی ہے۔ کیسا ہی کوئی دھرم آتما ہو۔ اگر وہ سرکاری قانون سے آگاہ نہین۔ تو جج نہین بن سکتا۔ اس طرح دنیوی اصلاحون کی ایک علیحدہ شاخ ہے۔ جیسا کہ لوگ نئے نئے قسم کی ایجادین کر کے پہلے سے بہتر گاڑیان اور اوزار اور سامان بناتے ہین۔ یہ بھی ایک اصلاح ہے۔ ہان نیک دل لوگ بھی اصلاح کے واسطے ہی آتے ہین۔ لیکن دنیوی امور مین ان کا دخل ایک عام تعلق تک ہوتا ہے۔ کہ بد چلنی نکل جاوے۔ اور لوگ تمام کام نیک نیتی سے پورے کرین۔ باقی علوم فنون دنیا دار ہی جانتے ہین۔ دینی مصلح ایک عام اصلاح کرتا ہے۔ جو رفاہ عام کے متعلق ہو۔

آریہ۔ جیسا کہ تمام اشیا قدرت نے ہمکو دی ہین۔ جو ہماری دوسری ضرورتون کو پورا کرتی ہین۔ ایسا ہی گیان کے واسطے بھی قدرت نے ہم کو ایک شے دی ہے۔ اور وہ وید ہین۔ آریہ سماج کا یہ کام ہے۔ کہ ویدون کی تعلیم کو پھیلائین۔

حضرت۔ وہ انتہائی نقطہ کونسا ہے۔ جس کی طرف ویدون کی تعلیم لے جاتی ہے۔

آریہ۔ جسم کی ترقی۔ سماج کی ترقی اور روح کی ترقی۔

حضرت۔ روحانی ترقی کیا ہے؟

آریہ۔ موکش پانا (نجات حاصل کرنا)

حضرت۔ یہ تو سب کا دعویٰ ہے۔ لیکن ایک ادعائی رنگ ہوتا ہے۔ جو صرف خیالی رنگ اور وہم تک محدود ہوتا ہے۔ کہ ہم نے یہ کام کر لیا ہے۔ لیکن اس مین ایک امتیازی رنگ ہونا چاہیئے۔ جس سے تمیز ہو جاوے۔ کہ اس مین نجات ہے۔ اور اس مین نہین۔ خیر اس وقت ہم ویدون کی تعلیم پر حملہ نہین کرتے۔ فرض کرو۔ وہ سب تعلیم عمدہ ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ وہ کسی کی نقل ہو۔ مثلاً جاپان اس وقت ایک طاقت بن گئی ہے۔ لیکن ان کی سب باتین یورپ کی نقل مین ایسا ہی پارسی کہتے ہین۔ کہ ژند دستا ویدون سے بھی پرانے ہین اور ویدون کی بعض باتین اس سے ملتی ہی ہین۔ اس لئے اب سوال یہ ہے **کہ اگر ایک شخص وید کی باتون پر عمل کرے فلسفیانہ رنگ مین اس کو علم کی طرح حاصل کرے۔ لیکن ویدون کو الہامی کتاب نہ مانے۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی تعلق رکھے۔ تو کیا وہ موکش کو حاصل کر سکتا ہے؟** جیسا کہ دنیوی علوم و فنون کے واسطے ضروری نہین ہوتا۔ کہ استاد کس مذہب کا ہو۔ ایک ہندو استاد ہو۔ یا عیسائی ہو یا دہریہ ہو سب مدرسون مین موجود ہوتے ہین۔

آریہ۔ **ہان موکش کے واسطے وید کو الہامی ماننا ضروری نہین**۔ جو مثالین آپ نے دی ہین۔ وہ درست ہین۔ اور جیسا کہ اقلیدس کی شکلین ہین۔ ہر ایک اس کو سیکھ اور سکھا سکتا ہے۔ لیکن آریہ سماج ان شکلون کو درست حالت مین رکھتی ہے۔ باقیون نے غلطیان ملا دی ہین۔ اگر وید پر اسلام عمل کرے۔ تو وہ اچھا ہے بہ نسبت اس ہندو کے۔ جو نہین کرتا۔

حضرت۔ ہمارا سوال تو صرف اتنا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص وید کو خدا کا کلام نہین مانتا مگر اس کی باتون پر عمل کرتا ہے۔ تو کیا وہ مکتی پائیگا یا نہین۔

آریہ۔ بے شک مکتی پائے گا۔ فقط

المفتی

۱۱- جنوری کی صبح کو حضرت مسیح بمعہ خدام سیر کرنے کے واسطے باہر نکلے۔ تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر پر تشریف لے گئے جہان آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ بعد دعا کے ایک شخص نے چند سوال کئے۔ جو اس کالم مین درج کرنے کے لائق ہین۔

سوال ۱۔ قبر پر کھڑے ہو کر کیا پڑھنا چاہیئے۔

جواب۔ میت کے واسطے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے ان قصورون اور گناہون کو بخشے۔ جو اس نے اس دنیا مین کئے تھے اور اس کے پس ماندگان کے واسطے بھی دعا کرنی چاہیئے۔

سوال ۲۔ دعا مین کونسی آیت پڑھنی چاہیئے۔

جواب۔ یہ تکلفات ہین۔ تم اپنی ہی زبان مین جس کو بخوبی جانتے ہو۔ اور جس مین تم کو جوش پیدا ہوتا ہے۔ میت کے واسطے دعا کرو۔

سوال ۳۔ کیا میت کو صدقہ خیرات اور قرآن شریف کا پڑھنا پہنچ سکتا ہے۔

جواب۔ میت کو صدقہ خیرات۔ جو اس کی خاطر دیا جاوے پہنچ جاتا ہے۔ لیکن قرآن شریف کا پڑھ کر پہنچانا حضرت رسول کریم اور صحابہ سے ثابت نہین ہے۔ اس کی بجائے دعا ہے۔ جو میت کے حق مین کرنی چاہیئے۔ میت کے حق مین صدقہ خیرات اور دعا کا کرنا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی سنت سے ثابت ہے۔ لیکن صدقہ بھی وہ بہتر ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے دے جائے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔

شکریہ۔ بدر کی نصرت کے واسطے کئی دوستون کے دلون مین خدا تعالیٰ نے تحریک فرمائی۔ جن کے خطوط میرے پاس آرہے ہین اور مین اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتا ہون۔ کہ اب بدر کے واسطے اچھے دن آگئے ہین۔ جن احباب نے تا حال توجہ نہین فرمائی۔ ان کی طرف بھی نظر ہے۔ کہ جلد ان کی طرف سے خوشی کا پیغام آئے گا۔ والسلام

عزیز

بدر صادق

مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

نئے سال کی طیاری۔

شکر ہے۔ اس خدا کا جس نے ہمیں آج تک اس امر کی مہلت دی کہ ہم اپنی حالت کو درست کر لیں۔ اور اپنی عاقبت کو سنوار لیں۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء کے ریویو سے ظاہر ہے۔ ہمارے بہت سے دوست سال گذشتہ میں ہم میں سے چلے گئے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ کہ سال رواں میں ہم میں سے کس کس کے نام پیغام اجل آ جائیگا۔ پس ہمیں ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور ہر وقت اس دن کے لیئے طیار رہنا چاہیئے۔ جو اچانک ہم سب پر آنے والا ہے۔

پیارے احمدیو! سب سے پہلے سوچنے کے قابل وہ اقرار ہے۔ جس کے سبب سے ہم احمدی کہلاتے ہیں۔ جس کے شرائط اس اخبار کے پہلے صفحہ پر ہر ہفتہ میں لکھے جاتے ہیں۔ نہ صرف اس واسطے کہ تم مخالفین کو دکھاؤ۔ اور اس پر فخر کرو۔ کہ ہمارے اصول ایسے پاکیزہ اور اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ بلکہ اس واسطے بھی کہ **تم خود ان کو پڑھو۔** اور ہمیشہ غور کرتے رہو۔ کہ ان پر **کہاں تک تم کاربند ہوئے ہو۔** تم صرف احمدی کہلانے سے احمدی نہیں بن سکتے۔ بلکہ ان خوبیوں سے بن سکتے ہو۔ جو احمدؑ تم میں ڈالنا اور دیکھنا چاہتا ہے۔ پس تم کمر ہمت کو چست کرو۔ اور مجاہدہ میں داخل ہو جاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر درجہ عظیم عطا فرمایا ہے۔ مجاہدہ کے واسطے اس زمانہ میں یہ ضرورت نہیں رہی۔ کہ تم تلوار کو اٹھا کر دشمن کا مقابلہ کرو۔ لیکن اور بہت سے مجاہدات ہیں۔ جن کی اس وقت ضرورت ہے۔

۱۔ جب تک تم اپنے آپ کو ان مجاہدات میں داخل نہ کرو۔ تم آگے قدم بڑھا نہیں سکتے۔ پس دیکھو۔ سب سے اول نفس کا مجاہدہ ہے۔ اور یہی سب سے مشکل اور اہم ہے۔ اگر اس میں تم کامیاب ہو جاؤ۔ تو پھر کوئی بات تمہارے واسطے مشکل نہ رہے گی۔

یاد رکھو کہ سو کا فرعون کا قتل کرنا آسان ہے۔ ہزار مباحثوں میں مخالف پر فتح پانا سہل ہے۔ لیکن مجاہدہ نفس میں بامراد ہونا ایک بہت بڑا مشکل امر ہے۔ جس کا طے ہونا بجز اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں تھوڑے ہیں۔ جو اس کٹھن منزل کو طے کر کے اپنے مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس منزل کی تکالیف سخت ہیں۔ لیکن اس کا درجہ بھاری ہے۔ اس منزل کی سختیوں کے وقت میں حافظ شیراز چلا اٹھے تھے۔ ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا۔

اس شعر میں حافظ نے نفس کی تینوں حالتوں کو مدنظر رکھا ہے نفس امارہ۔ جو اپنی سرکشی میں ایسا غرق ہے۔ کہ کبھی اس سے نکلنے کی خواہش ہی رکھتا نہیں۔ وہ ایسے لوگوں کی حالت ہے۔ جو جانتے ہی نہیں۔ کہ نیکی کے حصول میں اور وصال الٰہی میں کیا کیا لذات ہیں وہ دریا کے اس کنارے بیٹھے ہیں۔ ان کو خبر ہی نہیں۔ کہ اُس پار کس قدر باغات اور میوے اور خوشگوار ہوائیں اور لذات اور جنات اور نہریں اور وصل دوست کی نعمت ہے۔ پس وہ اپنی ردی حالت میں بے ہوش ہیں۔ یہ حالت نفس کی سب سے ادنےٰ حالت ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایک حالت نفس کی وہ ہے۔ جو نہایت اعلیٰ حالت ہے۔ اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔ جو دنیوی کدورتوں اور رکاوٹوں سے پاک ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اپنی مرضی کو ایک کر چکا ہے۔ اس کے واسطے کوئی درمیانی حارج نہیں رہا۔ وہ دریا کے اُس پار پہنچ گیا ہے جہاں تمام آرام اور اطمینان کے سامان مہیا ہیں۔ پہلا شخص جو اس پار تھا۔ اور دوسرا شخص جو اُس پار ہے۔ ہر دو سبکساران ساحلہا میں شامل ہیں۔ وہ دونوں سبکسار ہیں۔ کیونکہ ان پر کوئی بوجھ نہیں کوئی دقت نہیں۔ اپنی اپنی حالت میں خوش ہیں۔ کسی اہم امر کے حصول کی ان کو تڑپ نہیں۔ لیکن مصیبت میں تو وہ گرفتار ہے جس نے اس کنارہ کو برا جان کر چھوڑا۔ اور اُس پار کی نعمتوں کا اس کو پتہ لگا۔ اور ایک خوبصورت دلربا کے وصال کی تڑپ اس کے دامن گیر ہوئی پس وہ حصول مقصد کے لیئے دیوانہ وار دوڑا۔ اور پہلی ہی منزل میں دریا نظر آیا۔ تب معلوم ہوا۔ کہ ع

عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

اور چند قدم دریا میں آگے بڑھا۔ تو ہر طرف سے موجوں نے آن گھیرا۔ رات کی تاریکی۔ دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ گرداب پر گرداب حائل ہوتا ہے۔ ہر دم ڈوبنے کا خوف ہے۔ ایسی بلا میں گرفتار ہوا کہ آگے مشکلات کا سامنا۔ پیچھے مڑنے کے ناقابل۔ تب چلایا اور پکارا ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا۔

یہ حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اور لوگ اسی حالت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بدی کرتے ہیں اور بدی سے پشیمان ہوتے ہیں۔ اور پھر کر بیٹھتے ہیں۔ ایک اعلیٰ منزل کی طرف نظر ہے۔ پر کوئی قدم اوپر کو اٹھتا ہے۔ اور کوئی پیچھے کی طرف گرا دیتا ہے۔ ایک کشمکش کی حالت ہے۔ رات کو سوتا ہے۔ اور پختہ عہد کر لیتا ہے۔ کہ آج رات تہجد پڑھوں گا۔ اور کبھی پھر نہ چھوڑوں گا۔ پہلی رات کا وقت آیا۔ تو ایسی کاہلی دامنگیر ہوتی ہے۔ کہ اب اٹھتا ہوں اب اٹھتا ہوں۔ کرتے کرتے صبح ہو جاتی ہے۔ پریشان خاطر اور ملامت زدہ ہو کر اٹھتا ہے۔ اور دل ہی دل میں عہد کرتا ہے۔ کہ آج رات تو ضرور اٹھوں گا۔ دوسری رات پھر وہی حالت۔ ایک بدفعل کی عادت پڑ گئی ہے۔ کر بیٹھتا ہے۔ پھر روتا ہے۔ سر پیٹتا ہے دعا کرتا ہے۔ اور دوسروں سے دعا کراتا ہے۔ ہمیشہ کے لیئے توبہ کرتا ہے۔ پھر تھوڑے دنوں کوئی موقعہ آ پڑتا ہے۔ تو پھر اسی میں غرق۔ ایسا ہی شخص کسی وقت ملک بن جاتا ہے اور کسی وقت شیطان کا ہم نشین ہو جاتا ہے۔ یہ ایک جنگ کا زمانہ ہے۔ اور یہی مجاہدہ نفس کا وقت ہے۔ جو شخص ایسے وقت میں چستی اور چالاکی کے ساتھ دشمن پر تلوار مارتا رہتا ہے۔ اور اس کے داؤں سے بچتا رہتا ہے۔ تو آخر خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ اور اس کو نفس مطمئنہ کا ڈپلوما عطا کر کے آئندہ ہمیشہ کے واسطے ایسے جنگوں میں شامل ہونے سے بچا دیتا ہے۔

سو پیارے احمدیو! سب سے پہلی منزل جو تمہارے راہ میں ہے وہ مجاہدہ نفس ہے۔ تم اس جنگ میں لگے رہو۔ یہاں تک کہ خدا تم کو فتح دیوے۔ کیونکہ اس میدان میں بغیر خدا کی دستگیری کے فتح حاصل ہونی ناممکن ہے۔ سال گذشتہ کی لڑائیوں کی اپنی تاریخ بناؤ۔ اور اس پر غور کرو۔ اپنے کمزور مقامات کو دیکھو۔ اور سال آئندہ میں ان کو مستحکم کرو۔ دشمن جن جن راہوں سے پچھلے سال آتا رہا ہے وہ راہ پہلے سے ہی بند کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنا چوکی پہرہ ہر وقت مستعد رکھو اور ہوشیار رہو کہ شیطان کے داؤں بہت ہیں دعا میں لگے رہو۔ تا خدا تمہارا مددگار ہو۔

پھر سوچو اور غور کرو۔ کہ خدا نے تمہیں ایک ایسی نعمت عطا فرمائی ہے۔ جس کو لوگ تیرہ سو سال سے ترستے چلے آتے تھے۔ اور ہزاروں اب بھی ترس رہے ہیں۔ اور لاکھوں آئندہ قیامت تک ترستے رہیں گے اور نامرادی میں مر جاویں گے۔ کیونکہ جس نے آنا تھا۔ وہ آ گیا۔ پر تھوڑے ہیں جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔ جن سے وہ دیکھا جا سکتا ہے۔ اور خدا کے آگے سجدے میں گرو۔ اور شکر کرو۔ کہ تم ان تھوڑوں میں داخل ہو۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ اور اس قدردانی کو اپنے عمل سے دکھاؤ۔ جن میں بعض باتیں جو میرے خیال میں آتی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

اوّل۔ اس کے ہر ایک حکم پر دل و جان سے قربان ہو جاؤ

دوم۔ اس کے قریب رہنے کی کوشش کرو۔ جس قدر عرصہ تمہیں اپنی زندگی کا اس امر کے واسطے مل سکے۔ اس کے قدموں میں گذار دو۔ کیونکہ یہ دن ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ دنیوی کاموں کا حرج کر کے اس کے چہرہ کو دیکھو۔ کیونکہ یہ چہرہ بہت ہی مبارک ہے۔ اس کی صحبت میں رہ کر اس سے فیضیاب ہو۔

سوم۔ اپنی مالی امداد کے ساتھ اس کے سلسلہ کی تائید کرو۔ جس کی تفصیل سے تم آگاہ ہو۔

چہارم۔ اپنی بیوی بچے رشتہ دار دوست آشنا سب کے واسطے سعی کرو۔ کہ اس کشتی پر سوار ہو کر طوفان ہلاکت سے بچ جاویں

پنجم۔ جب تمہیں اپنے مرشد کے پاس حاضر ہونے کا موقعہ نہیں ملتا تو اس کو اپنے اعمال سے آگاہ رکھنے کے واسطے کثرت سے خطوط ہی لکھو۔ اور جواب کا انتظار نہ کرو۔ کیا یہ سودا تمہارے لیئے مہنگا ہے۔ کہ ایک پیسہ خرچ کرنے سے تمہارا اعمال اس شخص کے سامنے پیش ہو جاوے۔ جس کو خدا نے تمام زمین کے باشندوں میں سے اپنے پیغام کے واسطے چن لیا ہے۔ پیارو! یہ بڑی فائدہ مند تجارت ہے۔

ششم۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسی محبت کرو۔ کہ دوسروں کے لیئے نمونہ بن جاؤ۔ یہ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ تم میں سے اکثر اس کو جانتے اور انپر عمل کرنے والے ہیں۔ آئندہ زیادہ احتیاط کے ساتھ اپنے کام میں ہوشیاری اختیار کرو۔ تاکہ یہ سال تمہارے واسطے بڑی برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہو جاوے

پھر دیکھو۔ اور غور کرو۔ کہ تمہارا مہدی تمہیں ہدایت یافتہ بنانا چاہتا ہے۔ اور اس کا بڑا حکم یہ ہے۔ کہ تم قرآن شریف کے جوئے کو بکلی اپنی گردن میں ڈال لو۔ پس تم قرآن شریف کو پڑھو۔ فہم اور عمل کے واسطے پڑھو۔ قرآن کی زبان کو پڑھو۔ تاکہ اس کے الفاظ سے تم آشنا ہو جاؤ۔ خدا کے اس حبیب کے اقوال پاک پڑھو۔ جس کا غلام کہلانا تمہارا مسیح کا فخر ہے۔ وہ تمہارے دل کو روشنی بخشیں گے۔ کیا تم ایسا نہیں کر سکتے کہ قرآن شریف کی منزل کے بعد تم ایک حدیث ہی کم از کم روز پڑھ لو۔ بہت سی کتب حدیث اردو میں ترجمہ شدہ ہیں۔ بخاری ہے۔ مشکوٰۃ ہے۔ ریاض الصالحین ہے۔ بلوغ المرام ہے۔ سب مترجم مل سکتی ہیں۔ اور نہیں تو کوئی ایک چہل حدیث ہی سہی۔

پھر سنو۔ تمہارے مہدی نے بہت سی کتب تمہارے واسطے تصنیف کی ہیں۔ کوئی ایک تھوڑی سی روزانہ پڑھ لو۔ اور اس پر عمل کرو۔ تو سال بھر میں دو تین کتابیں ختم ہو سکتی ہیں۔

اور میں کہاں تک لکھوں۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی حالت کے مطابق سب باتیں خود سوچ سکتا ہے۔ اور غور کر سکتا ہے۔ کہ اس کی موجودہ حالت عملی۔ علمی۔ اخلاقی۔ ملی۔ بدنی کیسی ہے۔ اور سال رواں میں کہاں تک اس کو ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں اس مضمون کو دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اے غفور الرحیم ہمارے گناہ بخش۔ ہماری پردہ پوشی فرما گذشتہ سال کی لغزشوں کو معاف کر۔ آئندہ کے واسطے ان راہوں پر چلا۔ جن سے تو راضی ہو جائے۔ دین محمدی کے ناصروں کی نصرت کر۔ اور ہمیں ان میں سے بنا۔ اپنے رسول مسیح موعود کی مدد فرما۔ اس کے دشمنوں کو ذلیل اور ہلاک کر۔ اپنے وعدوں کو سچا کر کہ تو سچے وعدوں والا ہے ہم پر رحم فرما۔ ہر ایک احمدی کے ساتھ ہو۔ اور اس کی امداد کر اور اس کو قدرت عطا فرما۔ اور اسے حق کے دشمنوں پر فتح دے۔ آمین ثم آمین

* * *

سنسکرت لسان الام ہے

لاہور کا ایک اخبار پنجاب سماچار ناگری حروف کی تائید میں بہت زور دے چکا ہے۔ آپ فرماتے ہیں خود اہل عرب و عجم نے اس کو (سنسکرت کو) ام الالسنہ کہا ہے۔ اردو سے بڑھ کر ناگری کے ہندوستان کے لیئے مفید ہونے کے واسطے لمبے لمبے مضامین لکھکر ایڈیٹر صاحب نے بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ یہ فیصلہ تو نہایت آسانی سے ہو سکتا تھا۔ میں آپ کو ایک وثیقہ دیتا ہوں۔ آپ ناگری حروف کی تائید میں عملی نمونہ دکھائیں۔ آئندہ اخبار پنجاب سماچار کو بجائے اردو کے ناگری حروف میں لکھنا شروع کر دیں۔ ابھی سال کا ابتدا ہی ہے۔ خریداروں کے واسطے بھی اخبار کا بند کرنا یا جاری کرنا بہت آسان ہو جاوے گا۔ پھر تھوڑے دنوں میں آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ کی اور آپکے ہم وطنوں کی زبان اردو ہے۔ یا ناگری ہے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا۔ جس امر پر آپ نے بہت خفگی کا اظہار کیا ہے۔ وہ بھی ہمیشہ کے واسطے خاموش ہو جائے گا۔ اہل عرب و عجم کا وسیع لفظ آپ نے خوب بولا۔ عجم کو تو رہنے دیں کیونکہ وہ بہت وسیع ہے۔ عرب کے سوائے سب عجم ہے اور اس میں آپ بھی شامل ہیں۔ عرب ہی کو لیں کہ تھوڑا علاقہ ہے۔ اور اس میں سے چند علماء کا براہ عنایت معہ کتاب و صفحہ حوالہ دیں۔ کہ کس اہل عرب نے سنسکرت کو ام الالسنہ کہا ہے۔

فہرست تو آپ کی وسعت علمی سے ہم کو مل جائے گی۔ کیونکہ منقول بات ہے۔ اور آپ اسکے مدعی ہیں۔ ہاں سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق ایک بات مجھے بھی یاد آئی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ صحیح ہو۔ سو عرض کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ بابا آدم نے اپنی شادی ہند میں کی تھی۔ اور بیوی بیاہنے کو یہاں تشریف ہی لائے تھے۔ پس جب بڑی اماں خود ہندکی تھیں۔ تو سنسکرت ام الالسنہ نہیں۔ تو لسان الام تو ضرور ٹھہری۔ آپنے سنسکرت کی تائید میں حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر دربار میں سنسکرت کا تعلق کچھ ایسے ہی وجوہات سے معلوم ہوتا ہے۔ جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

اس میں ہم کو کلام نہیں۔ کہ سنسکرت ہند کی پرانی زبان ہے اور اس کا سیکھنا بعض ضرورتوں کے واسطے خاص شخصوں کو مناسب ہے لیکن قدرت نے جس زبان کو (Dead Language) ڈیڈ لینگویج یعنی مردہ زبانوں میں داخل کر دیا ہے اس کی پڑھائی اکثر ماہران علوم اشیائے قدیم یعنی اینٹی کویریس کے حلقہ تک محدود رکھنا چاہیئے۔

گیان ودیا

ہم عصر ستیہ دھرم پرچارک بڑے زور شور کے ساتھ آریہ ورت کو جوش دلاتے ہیں۔ کہ گیان ودیا کو کنجروں اور دیگر نیچ انسانوں کے جنگل سے چھڑا کر اعلیٰ اعلیٰ گھر والوں کو زینت بخشنے کے قابل بنا دیا جاوے۔ تو جہاں ایک طرف احباب آنند کی بردھی ہوگی۔ وہاں دوسری طرف سوسائیٹی کی اخلاقی حالت میں بھی نمایاں ترقی ہوگی۔" اس میں شک نہیں۔ کہ یہ انتقال جو ستیہ دھرم پرچارک نے تجویز فرمایا ہے۔ آریہ ورت کو اس اخلاقی زینہ کی دوسری سیڑھی پر پہنچادے گا۔ جس کی پہلی سیڑھی پر سوامی دیانند نیوگی انتقال کے ذریعہ سے آریہ ورت کو چڑھا گئے ہیں۔

* * *

تصدیق بالرؤیا

۸؍ جنوری سردار خان کی اہلیہ نے خواب دیکھا۔ کہ حکیم شاہ نواز خان ایک مٹی کے برتن میں ایک روٹی جس پر کباب رکھے تھے۔ اور اس کو ایک اور روٹی سے ڈھانپا ہوا ہے۔ اور کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے لے جا۔ اس نے روٹی لے لی۔ اور روٹی لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مکان پر پہنچے۔ وہ مکان جانب مغرب ایک باغ کے پاس تھا۔ اس جگہ میری بیوی گئی۔ دیکھا کہ حضرت ابراہیم کی بیوی بیٹھی ہوئی ہے۔ میری بیوی نے پوچھا۔ کہ حضرت صاحب کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ جواب ملا۔ کہ تم کو نہیں ملے۔ میری اہلیہ نے جواب دیا۔ کہ میں پہچانتی نہیں تھی۔ حضرت ابراہیم کی بیوی نے جواب میں کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت لوط علیہ السلام کے گھر لے جا۔ اور وہاں کچھ چند لڑکیوں کو نصف روٹی معہ کباب کھلا دی۔ اتنے میں جانب مغرب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام آگئے۔ بہت اونچا قد۔ سفید لباس۔ بھاری پگڑی۔ سیاہ داڑھی۔ گورا رنگ۔ ایسا خوبصورت آدمی میں نے اپنی حیات میں کبھی دیکھا ہی نہیں۔ حضرت ابراہیم صاحب کے بیٹے جن کے ساتھ ان کے والد بھی تھے۔ سیاہ رنگ۔ چھوٹا قد۔ منہ پر ماتا کے داغ۔ اور میری اہلیہ کو کہا کہ تو کون عورت ہے۔ جواب دیا۔ میں حکیم شاہ نواز صاحب کی بیاہی ہوں۔ آپکے پاس روٹی لائی ہوں۔ خفا ہو کر بولے۔ تمہارا کوئی بھائی نہیں ہے۔ میں نے جواب میں کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ ابراہیم صاحب نے جواب میں کہا۔ وہ اندھے ہیں۔ میں نے کہا نہیں اندھے تو نہیں ہیں۔ بلکہ جاہل ہیں۔ حضرت ابراہیم صاحب نے کہا (کہ نابینا آدمی بہت برا ہوتا ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ حضرت مرزا غلام احمدؐ کا آنا ضروری ہے۔ اور وہ اس زمانہ میں دین کا خوب کام کر رہا ہے۔ (راقم برادر حکیم صاحب)

* * *

رسید زر

دسمبر ۱۹۰۶ء	میاں احمد الدین صاحب	[illegible]
〃	میاں فضل الٰہی صاحب	[illegible]
〃	حکیم نور محمد صاحب	[illegible]
〃	حشمت خان صاحب	[illegible]
〃	معرفت ناگپور آؤٹ آفس	[illegible]
۲ جنوری ۱۹۰۷ء	احمد اللہ صاحب	[illegible]
〃	نور محمد صاحب۔ کوارٹر ماسٹر	[illegible]
〃	حافظ تاج محمد صاحب	[illegible]
〃	منشی احمد بخش صاحب	[illegible]
〃	محمد یوسف صاحب	[illegible]
〃	عمر الدین صاحب	[illegible]
〃	زمان علی صاحب	[illegible]
〃	محمد اشفاق صاحب	[illegible]
〃	جمیل احمد خان صاحب	[illegible]
〃	غلام نبی صاحب	[illegible]

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت ۔ حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

گذشتہ اشاعت سے آگے

ایسے شخص کے لئے جو تعصب نہ رکھتا ہو حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے اور ان کو ایک باخدا انسان جاننے کے لئے اس ایک ہی نشان میں کافی ثبوت ہے۔ یعنی ہم دنیا میں یہ عام نظارہ دیکھتے ہیں۔ کہ جس شخص کا کسی سے سچی محبت اور خلوص [illegible] وہ اس [illegible] وسائل استعمال کرتا ہے جن پر اسے سب سے زیادہ بھروسہ ہوتا ہے۔ اب ہم ایک طرف تو یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے جب مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر پائی۔ تو ان کو اس سے ایسا صدمہ ہوا۔ کہ بلا مبالغہ ان کے حالتین کو جو اس وقت وہاں موجود تھے۔ ایسا صدمہ نہ ہوا تھا۔ دوسری طرف جو معالج [illegible] قسم کے حیلہ استعمال کر چکے ہیں۔ بعد وہ بار بار [illegible] تک اسی تدبیر میں لگے رہتے۔ کہ ان کا دل طاقت پکڑے اور جسم میں حرارت غریزی قائم ہو اور ہوش آوے۔ آخر ناچار ہو کر انہوں نے اپنی عاجزی کا اعتراف [illegible] اس روحانی باپ کے سامنے کیا۔ جس کا کہ ایک کارکن اور لائق فرزند جو دینی خدمات میں اول نمبر پر تھا اور خدا کی طرف سے [illegible] کا خطاب بھی پا چکا تھا۔ ایسی حالت اضطرار میں جو کچھ حضرت اقدس سے ظہور میں آیا۔ وہ ان کی اصلی قلب کی حالت ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے اسے اس عظیم الشان نشان ماننا ضروری ہے۔ ہم نے بحیثیت طبیب صدہا بلکہ ہزارہا اپنے عزیز ایسی نازک حالت میں دیکھے ہیں۔ اور ان کے لواحقین جب اپنے مریض کی آخری حالت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ (جیسے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی حالت تھی) اور اگر ڈاکٹر یا معالج طبیب کے چہرہ پر بھی مایوسی کے آثار دیکھتے ہیں۔ تو ان کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ان کو کچھ نہیں سوجھتا۔ اور اکثر مریض کے مرنے سے پہلے گویا کہ خود مر جاتے ہیں۔ مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر سے مولوی صاحب سے ہر ایک محبت رکھنے والے کو جو اس وقت قادیان میں موجود تھے۔ (جو بلحاظ بشریت کے ضروری تھا) وہ گویا کہ دم واپسین کی گھڑی تھی۔ دنیاوی رشتہ داروں کے لحاظ سے ان کے سب سے زیادہ [illegible] والدین تھے۔ اور ان کی دو نو بیویاں [illegible] تھی۔ جو ہم عام طور پر لوگوں میں دیکھ [illegible] اور چلانے کی آواز آتی تھی۔ اور وہ ایسے اس غم میں مبتلا تھے کہ گویا کہ اپنی طرف سے اس عزیز کے لئے سب وسائل علاج کے ختم کر بیٹھے ہیں۔ مگر ادھر ہم نے اس خدا کے فرستادہ کا حال دیکھا کہ جیسے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ کہ سب سے زیادہ صدمہ ان کو محسوس ہوا۔ ہم ان کے چہرہ کو پڑھ رہے تھے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر ہم میں سے کوئی ہوتا۔ اور اس کے دل میں وہ محبت ہوتی جو حضرت اقدس کو جو اس مرحوم سے تھی۔ تو وہ اس خبر کو سنکر غش کھا جاتا یا حیرت زدہ مبہوت ہو جاتا۔ مگر آپ نے اپنے صبر اور استقلال کا وہ نمونہ دکھایا۔ کہ جس کی نظیر دنیا میں صدہا سال سے مفقود ہو چکی تھی یعنی آپ کوئی لفظ حسرت یا یاس کا زبان پر نہ لائے۔ اور اس پیارے کی دم واپسین کی گھڑی میں انہوں نے اپنے ایمان اور خدا تعالیٰ سے سچی محبت اور اس کی رحمتوں اور اس کے فضل سے ایک کامل امید کا وہ نمونہ دکھلایا۔ کہ اس سے سب شکستہ دلوں کی ایک ڈھارس بندھ گئی۔ عام طور پر تو طبیب بیمار دنیا کے متعلقین کی تشفی کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر میں سچ کہتا ہوں۔ کہ قریب تھا کہ صدمہ سے ہماری کمر ٹوٹ جاتی۔ مگر حضرت اقدس نے اپنی قوت قدسیہ سے ہماری کمروں کو سیدھا کیا اور ہم کو پھر ہمارے عزم میں مضبوط کیا۔ اور خود اس منعم حقیقی کی جناب میں دعائیں مصروف ہو گئے۔ یہ گویا کہ آپ پر ایک بھاری ابتلا کا انتہا تھا۔ مگر آپ کی ثابت قدمی اور استقلال کو دیکھ کر رحمت الٰہی نے اس جوش سے نزول کیا۔ کہ ایک آن کی آن میں اس مردہ میں کہ جس نے قریباً سات گھنٹے سے ہاتھ پاؤں نہ ہلایا تھا۔ اور جس کے ہاتھ اور پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہو چکے تھے۔ اور نبض بھی الوداع کہتی جاتی تھی۔ نئے سرے سے جان ڈالدی

میں ایمان سے کہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کے دوران علالت میں ہم نے بے انداز نشانات دیکھے۔ جن سے کہ اس خدا کے مسیح پر ہمارا ایمان پہلے سے کئی سو گناہ زیادہ مضبوط ہوا۔ اور ہم نے اس ایمان حلاوت کو اپنے اندر اس طرح سے محسوس کیا۔ کہ گویا کہ ہمارے جسم کے ہر ایک ذرہ میں انوار سماوی اور برکات الٰہی کی ایک تجلی جس سے ہمارے ہر رگ و ریشہ نے ایک لذت اٹھائی۔ گویا کہ ہم نے اس زندہ خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ جس کی طرف اس کا مسیح کل اہل دنیا کو بلا رہا ہے۔ (الحمد للہ ثم الحمد للہ)

ہوس از جلوہ نمودست گرانی بپذیر

اور واقعات کو تو میں بعد میں مشتہر کروں گا۔ مگر میں اس ایک واقعہ کی طرف ان لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اندر کے گند اور آلائش کو دور کرے۔ اور وہ اس نور معرفت کو حاصل کر لیں۔ جس سے ان کے اندر کی سب تاریکیاں دور ہو جاویں اور وہ اس خدا کو پالیں۔ جس کے لئے ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک ہر ایک اہل بصیرت کی تڑپ رہی ہے۔ اور سب انبیاء نے ہم کو یہی بتایا ہے۔ کہ اس نعمت عظمیٰ کو پا کر پھر انسان کو کسی بات کی آرزو نہیں رہتی۔ اور یہ وہ شربت ہے۔ کہ اس کو پینے کے بعد پھر کبھی پیاس نہیں لگتی۔ اور یہ وہ خزانہ ہے۔ کہ جس سے بہرہ ور ہونے کے بعد پھر اور کسی چیز کی بھوک ہی نہیں رہتی۔ اور یہ وہ وصال ہے۔ کہ اس کے بعد پھر کوئی [illegible] باقی نہیں رہتی

تشنہ دل اند کہ چو گردد باز
سرد گر [illegible] بر آدمی [illegible]

اب اگر اس زمانہ کو بھی پانا مقصود ہے۔ تو ہم کو قرآن سے اور [illegible] سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمیشہ سے یہی سنت اللہ چلی آئی ہے۔ کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہمیشہ بشر رسول ہی آتے ہیں۔ اب غور کرو۔ جیسے کہ روحانی ظلمت اس وقت دنیا میں چھائی ہوئی ہے۔ کیا پہلے بھی کبھی ایسی تاریکی جہان میں تھی۔ آج چالیس کروڑ انسان دنیا میں موجود ہیں۔ جو ایک عاجز انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کرتے رہے۔ اور اس فرد اکمل اور افضل البشر اور خیر الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس زمانہ میں وہ وہ توہین آمیز الفاظ مولفین مذہب استعمال کر رہے ہیں۔ کہ ان کو سننے سے ایک مومن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس امت میں سے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر امت کہا تھا کئی لاکھ انسان مرتد ہو چکے ہیں۔ اور بجائے کہ وہ کوئی خدمت اسلام کرتے۔ مخرب اسلام بنے ہوئے ہیں اب اے خدا کو چاہنے والے لوگو۔ اور اس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے والو۔ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ اللہ تعالیٰ امت میں سے کسی کو منتخب کرے۔ کہ وہ اعلائے کلمہ اسلام کرے اور جو اپنی طہارت باطنی اور تعلق باللہ سے اسلام کے ایک مذہب ہونے کا ثبوت اور دلیل اپنے اندر رکھتا ہو۔ بھائیو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرے گا۔ اور ایسا ہی قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس دین کی رسول اللہ کے بعد خلفائے رسول سے تائید ہوتی رہے گی۔ تو اب صدی کے سر پر بھی ۲۳ سال گذر گئے ہیں۔ کیا اگر وہ اب بھی وہ مصلح نہ آئے گا۔ تو پھر کس وقت آئے گا۔ اسلام تو مخالفین کے نرغے میں اس طرح پھنسا ہوا ہے۔ کہ اب بھی اگر خدا کی طرف سے نصرت نہ ہو۔ تو پھر اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا۔

پس از آنکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

اب اگر ہمارے جیسے بشر نے ہی رسول ہو کر آنا تھا۔ اور اس امت سے ہی ہونا تھا۔ جیسے کہ حدیث **اماکم منکم** سے ثابت ہے۔ تو پھر ذرا دائیں بائیں آگے پیچھے نظر مارو۔ کہ کون ہے۔ جو وہ تعلق محبت اور قرب الٰہی کا رکھتا ہے۔ جو اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارہ پر لگا دے۔ اپنے قرب و جوار میں نہیں۔ تو اپنے شہر میں نظر مارو۔ اپنے شہر میں نہیں تو اپنے صوبہ میں نظر مارو۔ اپنے صوبہ میں نہیں۔ تو اپنے ملک میں نظر مارو۔ اپنے ملک میں نہیں۔ تو کل جہان پر نظر مارو۔ اور اگر آپ کو اب بھی وہ مبارک وجود نظر نہیں آتا تو ادھر آؤ۔ میں تم کو بتاتا ہوں۔ کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہی ہے۔ خدا کا برگزیدہ اور سچا خلیفہ و نائب رسول۔ وہی ہے۔ جو اپنے سینہ میں اس امت محمدیہ کے لئے ایک جوش رکھتا ہے۔ کہ جس کی نظیر دنیا بھر میں نہیں۔

وہی ہے

کہ جو اس دین کے لیے اور اعلائے کلمہ اسلام کے لیئے اپنے اندر ایک ایسی حرارت رکھتا ہے۔ کہ وہ قریب ہے۔ کہ باطل کو کھا جاوے وہی ہے۔ کہ اسلام کے روشن چہرہ سے جہاد کا داغ مٹانے کے لیئے آیا ہے۔ جو نادان دشمنوں نے لگانے کی کوشش کی ہے اور وہی ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لیئے ایک قطرۂ خون کو گرانا بھی ضروری نہین سمجھتا۔ وہی ہے۔ کہ جو اپنے دلائل اور براہین سے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ملے مین تمام دنیا مین پھر اسلام پھیلائے گا۔ اور اسلام اور قرآن اور محمد عربی کے چہرہ کو دنیا پر ایسا روشن کرے گا۔ کہ وہ اس آخری زمانہ مین ایک آفتاب کی طرح چمکے گا۔ تاکہ ہر کوئی اس کا منہ دیکھ لیگا۔

بستان ابر نصرت را دہندت ای امی مدنہ
فضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

یہ وہی ہے۔ کہ جو مُردوں کو زندہ کرنے کے لیئے آیا ہے۔ جیسے قرآن شریف مین ہے۔ کہ یاایھا الذین امنوا استجیبوا للہ و رسولہ اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ مین مُردہ تھا۔ اس نے مجھے زندہ کیا ہے اور میرے ساتھ اور صدہا مُردے تھے۔ جو کہ اس کے ہاتھ پر زندہ ہوئے مین۔ وہ اپنے نفوس پر آپ شاہد ہین۔ اس لئے اے ہمارے دوستو اور بھائیو! اگر تم واقعی اپنی رُوحانی موت کو محسوس کرتے ہو۔ تو اس کے پاس آؤ۔ یہ تم کو زندہ کریگا۔ اور تم اس زندہ خدا کا منہ دیکھوگے۔ کہ جس کو نہ پہچاننے کے لیئے یہ مردنی تم پر چھائی ہوئی ہے۔

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

مدرسہ کے متعلق نئی تجاویز

اس سال کے اخیر مین مدرسہ کی حالت خاص طور پر زیر بحث آ چکی تھی۔ پہلا سوال یہ در پیش تھا۔ کہ آیا جس صورت مین ہمارے سلسلہ کی اصل غرض اشاعت و تبلیغ اسلام و اظہار دین ہے۔ موجودہ مدرسہ کا قیام جس مین مروجہ تعلیم انٹرنس تک دی جاتی ہے۔ کہاں تک اس سلسلہ کے مقاصد کی تکمیل کا موید ہے۔ اور دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ آیا اس مدرسہ کے ذریعہ سلسلہ کی اصل غرض بھی پوری ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ کہ یہاں سے ایسے اشخاص نکلین۔ جو اعلےٰ درجہ کے علوم عربیہ و دینیہ سے واقفیت رکھتے ہون۔ اور دوسری طرف یورپ کی کون سی زبان مثلاً انگریزی فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ جانتے ہون۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام نہ صرف ہندوستان مین ہی بلکہ ہندوستان سے باہر بھی ہو سکے۔ ان دونون سوالون پر جماعت احمدیہ قادیان مین خوب بحث ہو چکی تھی۔ مگر اخیر فیصلہ بموجب منشائے حضرت امام علیہ السلام ایام تعطیلات دسمبر تک ملتوی رکھا گیا تھا۔ تاکہ اس وقت جب مختلف احباب مختلف احمدی جماعتون کے جمع ہون۔ تو ان مین بھی ان ہر دو سوالون کو پیش کرکے ان کی رائے لی جاوے۔ اور ان سوالون کے ہر ایک پہلو پر غور کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کیا جاوے۔ چنانچہ یہ امر تین دن برابر جلسہ مین پیش ہوتا رہا۔ اور بہت سے احباب نے اس پر بحث کرنے مین حصہ لیا۔ سوال اول کے متعلق یہ امر قرار پایا۔ کہ اگرچہ مروجہ تعلیم اس سلسلہ کے خاص اور ممتاز اغراض مین سے ایک غرض نہ ہو۔ مگر اس مین شک نہین کہ اس سلسلہ کے چھوٹے بچون کو ایسے طور پر تیار کرنا کہ وہ زمانہ کی طرح طرح کی زہریلی اثرون سے محفوظ اور اصول اسلام پر مضبوط اور قرآن شریف اور مسائل دینیہ سے واقف اور مخالفین کے اعتراضون کے جواب دینے کے قابل اور باطل اصولون کی تردید پر قادر ہون۔ اور پھر ساتھ ہی اس کی عملی زندگی ان کی ایک سچے مسلمان کی ہو۔ یہ اس سلسلہ کی ایک خاص غرض ہے کیونکہ یہ بچے جب یہان سے تعلیم پاکر نکلین گے۔ تو خواہ وہ واعظ نہ ہون۔ اور زبان عربی مین کامل مہارت نہ رکھتے ہون۔ لیکن اس مین شک نہین۔ کہ وہ ایسے مسلمان ہون گے۔ جو دوسرے مسلمانون کے لیئے اور غیر مسلمانون کے لیئے نمونہ ہون گے۔ احمدی جماعت کا اور خود ان کا وجود ہی دوسرون کے لیئے وعظ ہوگا۔ علاوہ ازین جماعت احمدی کی یہ ایک بڑی اور عظیم الشان ضرورت ہے۔ کہ جس صورت مین یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اور خدائے تعالےٰ کے اس کو بڑی بڑی ترقیان دینے کے وعدے ہین۔ تو اس صورت مین اس سلسلہ کا اپنا ایک مدرسہ بھی ہونا چاہیئے۔ بلکہ کالج بھی ہونا چاہیئے کیونکہ جس صورت مین دین کے لیئے ایک جماعت کی ہی ضرورت ہے اور کل کی کل جماعت ایک ہی کام مین نہین لگ سکتی۔ تو اس صورت مین اپنے مدرسہ کے نہ ہونے کی حالت مین جماعت مجبور ہوگی۔ کہ اپنے بچون کو دوسرے مدرسون مین بھیجے یعنی مشن کے مدرسے یا سرکاری مدرسے۔ جہان نہ تو تعلیم دین کی حاصل کر سکتے ہین۔ اور نہ ہی زہریلی ہواؤن کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہین۔ اور یہ امر ایک اتنی عظیم الشان جماعت مین سخت قابل افسوس ہوگا۔ بلکہ اس جماعت کو تو ابھی اس کام کے لیئے طیار رہنا چاہیئے۔ کہ جیسے جیسے اس کی تعداد مین ترقی ہو جاوے۔ جا بجا مدرسے تعلیم کے لیئے قائم ہوتے چلے جاوین۔ اور مرکزی مقام مین ایک کالج یا یونیورسٹی ہو۔ پس ساری جماعت مین ایک مدرسہ کا بھی نہ ہونا ایک ایسا امر ہوگا جو اس جماعت کے لیئے سخت افسوس کا موجب ہوگا۔ لہذا باتفاق رائے جلسہ یہ امر قرار پایا۔ کہ ضروری ہے۔ کہ دار الامان مین ایک مدرسہ سرکاری تعلیم دینے کے لئے اور سرکاری قواعد کی موجب چلنے والا ہو تا مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ احمدی جماعت کے بچے یہان رہ کر سچے احمدی بن کر دکھلاوین اور دنیا کے ساتھ دین مین بھی ترقی کرین چنانچہ اس کی عملی نظیرین اس وقت بھی موجود ہین۔ کہ جو طالب علم یہان سے انٹرنس پاس کرکے نکلے ہین۔ وہ اپنی عملی زندگی مین اور اپنی دینی ترقی مین کالجون مین ایک ایسا نمونہ دکھا رہے ہین۔ جو واعظ سے بڑھ کر کام دے رہا ہے۔ مگر اس ضرورت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ہی منتظمین مدرسہ کے توجہ دلانے پر کہ باوجودیکہ پانچ سال کے عرصہ مین جماعت چند ہزار سے دو تین لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ مگر تعداد طلباء مین ایسی ترقی نہین ہوئی۔ جس کی وجہ کسی قدر جماعت کی بے توجہی ہے ان امور کے پیش کرنے پر کل جماعت نے باتفاق اس ضرورت کو بھی تسلیم کیا۔ کہ کل کی کل جماعت اور ہر فرد واحد کا جو اپنے آپ کو اس جماعت مین سمجھتا ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچون کو کسی دوسرے مدرسہ مین تعلیم نہ دین۔ بلکہ کل کے کل اسی جگہ تعلیم کے لیئے بھیجین۔ کیونکہ جس صورت مین ضرورت قیام اس مدرسہ کی یہی ہے۔ کہ احمدی جماعت کا اپنا مدرسہ ہو۔ تو پھر اگر احمدی جماعت کل کی کل اپنے بچون کو اس جگہ بھیجنے کے لیئے تیار نہین تو اصل غرض ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جس قدر حاضرین اس جلسہ مین موجود تھے۔ ان سب نے اس ضرورت کو تسلیم کرکے یہ عہد کیا کہ وہ اپنے بچون کو اسی مدرسہ مین تعلیم کے لیئے بھیجنے کا انتظام کرین گے۔ اور اپنے دوسرے بھائیون کو بھی ترغیب دین گے۔ اور مجبور کرین گے۔ کہ وہ اپنے بچون کو انٹرنس تک تعلیم کے لیئے اسی جگہ بھیجین۔

قبل اس کے جو مین دوسری تجاویز کو بیان کرون مین یہ ظاہر کرنا چاہتا ہون۔ کہ ہر قسم کے بچون کے لیئے جو یہان آوین گے۔ کیا انتظام سوچا گیا ہے۔ جو بچے بارہ سال کی عمر تک پہنچ گئے ہین۔ وہ تو بورڈنگ ہوس مین زیر نگرانی دو سپرنٹنڈنٹون کے رہین گے۔ جیسا کہ آج کل انتظام ہے ان لڑکون کی تعداد مین زیادتی کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ اور رکھے جا سکتے ہین۔ چھوٹے بچے جو زیادہ خبر گیری اور زیادہ نگرانی کے محتاج ہین۔ ان کے متعلق حسب حیثیت دو قسم کا انتظام کیا جاویگا۔ جن کے والدین اپنے بچون کی پوری اور عمدہ نگرانی کے لیئے کافی روپیہ دے سکتے۔ ان کے متعلق یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ان کی مدرسہ مین پڑھائی کے علاوہ ایک پراکٹر یعنی الگ نگران ان کا رکھا جاوے۔ ہر پانچ یا چھ بچون پر ایک ایسا پراکٹر موجود ہوگا جس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر وقت ان بچون کے ساتھ رہے۔ اور ہر طرح پر ان کی خبر گیری اعلیٰ تعلیم کے لحاظ سے۔ صحت کے لحاظ سے۔ کھانے کے لحاظ سے۔ نمازون کے لحاظ سے۔ ورزش کے لحاظ سے۔ وہ ان کے لئے بطور ایک شفیق باپ کے ہوگا۔ اور ان کو باہر موزون اوقات مین سیر کے لیئے بھی لیجائیگا۔ اور پڑھائی مین بھی ان کو مدد دیگا۔ یہ صورت ایسی ہوگی۔ جس پر والدین کو انشاء اللہ تعالیٰ پورا اطمینان ہو۔ اور ہم امید کرتے ہین کہ ایسے آدمی جو اس طرح پر بچون کو اپنے بچے سمجھ کر ان کی تعلیم اور تربیت کا پورا پورا خیال رکھین۔ اور عمدہ طور پر شروع سے ان کی تربیت کرین ہمین میسر آجائین گے۔ چونکہ ایسا آدمی صرف ایک معقول تنخواہ پر مل سکتا ہے۔ اس لئے شروع مین کم از کم تین ایسے طالب علم ہونگے۔ تو یہ انتظام کیا جاویگا۔ ایسے بچون کے لئے پانچ پانچ یا چھ چھ کے لیئے مکان بھی الگ ہوگا۔ اور تین روپیہ فی بورڈر کے حساب سے معمولی اخراجات کے علاوہ فیس لی جاوے گی۔ دوسری قسم کے وہ چھوٹے بچے ہون گے۔ جن کے والدین اس قدر فیس نہین دے سکتے۔

اُن سے معمولی فیس بورڈنگ ہوس کی لی جاوے گی۔ مگر ان کی نگرانی کا انتظام خاص کیا جاوے گا۔ یعنی ہر دس یا بارہ لڑکوں کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ ہوگا۔ جو ان کی صحت اور تربیت کا خیال رکھیگا۔ مگر ان کی تعلیم صرف معمولی مدرسہ کی تعلیم ہوگی۔ بڑی عمر کے بچوں کے لیے ایک وسیع بورڈنگ ہوس موجود ہے۔ جس کے قواعد پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ البتہ اس قدر امر بیان کر دینے کے قابل ہے کہ بعض احباب نے یہ کہا تھا۔ کہ غربا اور عموماً زمیندار اس قدر بوجھ نہیں اُٹھا سکتے۔ سو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اوّل تو بورڈنگ ہوس میں دو یا تین قسم کا کھانا پکتا ہے۔ اور ہر ایک بورڈر کے لیے یہ امر اختیاری ہے۔ کہ وہ جس قدر خرچ دے سکتا ہے۔ اسی قسم کا کھانا کھاوے۔ علاوہ ازیں ہم یہ بھی انتظام کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ بعض احباب کی خواہش تھی۔ کہ زمینداروں کے لیے بجائے نقدی کے بچوں کا خرچ آٹے۔ اور دال اور گھی کی صورت میں دینا آسان ہوتا ہے۔ سو جو احباب پسند کریں۔ وہ یہ انتظام کر سکتے ہیں۔ کہ اپنے بچوں کا خرچ مثلاً چھ ماہ یا سال کے آٹے یا دال اور گھی وغیرہ کی صورت میں یہاں بھیج دیا کریں۔ اس صورت میں ان کو خرچ خوراک کچھ نہ دینا پڑیگا۔ صرف زائد اخراجات مثل بالن وغیرہ اخراجات اور باورچیان اور دھوبی وغیرہ کے خرچ یا فیس باقی رہ جائے گی۔ یہ تجویز عموماً زراعت پیشہ احباب کے لیے بہت مفید ہو سکتی ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ ابتدائے سال ہے اور یہی وقت بچوں کے بھیجنے کا ہے۔ جن احباب کے بچے کسی مدرسہ میں تعلیم پاتے ہوں یا اگر تعلیم نہ پاتے ہوں۔ اور وہ انہیں تعلیم دینا چاہتے ہوں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ فی الفور ماہ جنوری کے ختم ہونے سے پہلے ان کو اس جگہ تعلیم کے لئے بھیج دیں۔ ہمارے ملک میں ایک عجیب غلط خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ بچوں کی تعلیم کے لیے خرچ دینے میں والدین اکثر تنگدلی سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کی شادیوں وغیرہ کے وقت اسراف سے زیر بار ہوتے ہیں۔ سچ بات یہ ہے۔ کہ وہ وقت ان کی اپنی نمود کا ہوتا ہے۔ ورنہ اگر صرف اولاد کی بہتری منظور ہو۔ تو بیاہ کا فکر کریں نہ کریں۔ اوّل فکر عمدہ تعلیم کا ہونا چاہیئے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تعلیم کی غرض محض یہی نہیں کہ انٹرنس پاس کر کے نوکری کی تلاش میں لگ جاویں بلکہ ہر ایک انسان کے لئے کسی قدر تعلیم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور اسی لئے اس سال مدرسہ میں دوسری شاخ ایسی کھولی گئی ہے۔ جس میں مروجہ تعلیم کو کم کر کے عربی اور دینیات کی تعلیم پر زور دیا جاوے گا۔ اور اس کے ساتھ طب سکھائی جاوے گی۔ یا کوئی اور پیشہ۔ مگر اس کے لئے ابھی کوئی انتظام نہیں۔ اگر جماعت کو اس طرف توجہ ہوئی۔ تو انشاء اللہ ایک دو سال میں سب انتظام خود بخود ہو جائے گا۔ جب ضرورت والے پیدا ہوتے ہیں۔ تو سامان بھی اللہ تعالیٰ ان کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ اگر قوم اس امر پر اتفاق کرے۔ کہ کل کے کل بچے قوم کے اسی جگہ تعلیم پاویں۔ خواہ وہ مروجہ سرکاری تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں اور خواہ اُردو کی تعلیم کے ساتھ عربی اور دینیات کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ تو مدرسہ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں ایک حیرت انگیز ترقی دکھائے گا۔ گزشتہ جلسہ میں اکثر احباب نے اس قدر اس تجویز پر زور دیا تھا۔ کہ قوم کے کل بچے اسی جگہ تعلیم پاویں۔ کہ جو لوگ اپنے بچوں کے لیے یہاں نہ بھیجنے کی کوئی مجبوری بھی ثابت کریں۔ ان پر بھی لازم ہوگا۔ کہ جس قدر فیس مدرسہ کی کسی دوسری جگہ وہ دیتے ہیں۔ اُسی قدر فیس اس مدرسہ میں بھی ادا کریں۔ چنانچہ ہمارے ایک معزز دوست نے اسی وقت اس پر عمل بھی کر دیا۔ اور اپنے بچوں کی فیس ماہوار اس سکول میں داخل کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ سوائے شاذ و نادر حالات کے کوئی امر اس راہ میں روک نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارے احباب اپنے بچوں کو اسی جگہ تعلیم کے لئے بھیجیں۔

یہ امر بھی قابل تذکرہ ہے۔ کہ پچھلے سال کے اخراجات مدرسہ کے آٹھ ہزار روپے کے قریب ہیں۔ مگر اس سال کئی قسم کے زائد اخراجات کو مدنظر رکھ کر جو طلبا کے بڑھ جانے کی وجہ سے پیش آویں گے۔ اور نیز دیگر وجوہات کے سبب پندرہ ہزار روپیہ کا بجٹ ہمارے معزز احباب نے جو اسی جگہ جمع ہوئے تھے۔ تجویز کیا ہے۔ خرچ کے اس قدر بڑھ جانے کے کئی وجوہات ہیں۔ اوّل یہ کہ مدرسہ کے سٹاف کو ضرورت زمانہ کے مطابق کرنے کے لیے ان کا ترقی کرانے اور بعض ٹرینڈ مدرسین کو لینا ضروری سمجھا گیا۔ جو ایک بڑی وجہ معقول خرچ کے بڑھ جانے کی ہوئی ہے۔ پھر دوسری وجہ عمارت کی ہے۔ کیونکہ جس صورت میں کل جماعت کے بچوں نے اسی جگہ تعلیم حاصل کرنی ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اس کے مطابق بورڈنگ ہوس کو بھی وسیع کیا جاوے۔ اور مدرسہ کی عمارت میں بھی توسیع کی ضرورت پیش آئے گی۔ تیسری ضرورت نئی شاخ دینیات کا کھلنا ہے۔ اور بھی بعض وجوہات ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہیں۔

اب میں ساری جماعت کو متوجہ کرتا ہوں۔ اور ہر ایک شہر کی جماعتوں اس کے اعلیٰ ارکان اور کارکن ممبران کی خدمت میں خاص طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ جس صورت میں اس مدرسہ کا قیام محض اس لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جماعت کے بچے اس جگہ تعلیم حاصل کریں۔ اور اس مدرسہ کو جماعت احمدی کی اہم ضروریات میں سے ایک ضرورت قرار دیا گیا ہے۔ تو اس ضرورت کو اب عملی طور پر تسلیم کرنا چاہیئے۔ زبان سے صرف اتنی بات کہہ دینے سے کہ اس مدرسہ کا قیام جماعت کے لیے نہایت ضروری ہے۔ کچھ نہیں بنتا۔ اب عمل کا وقت ہے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے بچے سچے مخلص احمدی اور عملی زندگی میں دنیا کے لئے نمونہ بنیں تو ان کی عمروں کو ضائع نہ کریں۔ اس وقت آپ کے اہم فرائض میں سے جو اولاد کے متعلق ہیں یہ ہے۔ کہ آپ ان کی تعلیم اور تربیت کے اس پہلو کو اختیار کریں جس سے وہ آئندہ نسلوں کے لیے ہادی بنیں۔ اگر آپ نے ان فرائض کو اس حد تک محدود سمجھ لیا ہے۔ کہ آپ ان سے اس قدر محبت کریں کہ وہ آپ سے جدا نہ ہوں۔ تو آپ نے سخت غلطی کھائی ہے۔ ایک قوم جو اس وقت ہمہ تن دنیا میں مصروف اور دنیا پر جھکی ہوئی ہے۔ وہ بھی اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت کو اس قدر مقدم سمجھتے ہیں۔ کہ ایک ماں کو اپنے چھوٹے سے پیارے بچے کو تعلیم کی خاطر جدا کرنا کچھ بھی دل کو دشوار معلوم نہیں ہوتا۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ اولاد سے ایسی محبت کرو جس سے ان کی آئندہ زندگی سنورے۔ اور ایسی محبت نہ کرو جو ہمیشہ کے لیے ان کو تباہ کرنیوالی ہو۔ یہ تو وہ وقت تھا۔ کہ اگر یہاں دنیوی تعلیم کا کوئی انتظام نہ بھی ہوتا۔ تو بھی آپ لوگ اپنے بچوں کو اس جگہ بھیجتے۔ ان دنوں کو غنیمت سمجھو۔ کہ خدا کا برگزیدہ مسیح ابھی تم میں [illegible] ہے۔ وہ تمہارے بچے کیسے خوش قسمت ہوں گے۔ جو آئندہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے مسیح کے زیر سایہ تعلیم پائی ہے۔ اور اس کی مجلسوں میں اکثر بیٹھے ہیں۔ اور اس کی پُر حکمت گفتگو اور کلام کو سنا۔ اور اس کے کامل نمونہ کو دیکھا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ صدق دل سے کہتا ہوں کہ یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئیگا۔ پھر اس وقت [illegible] درس قرآن سننے آئندہ نسلوں کو کہاں نصیب ہوگا۔ پس خدا کی ان نعمتوں کی قدر کرو۔ اور سستی اور کاہلی اور جھوٹی محبتوں سے اپنی اولاد کی عمر کو ضائع مت کرو۔ اگر تم نے اولاد کو یہاں رکھ کر فرض ادا کر دیا۔ تو وہ اولاد تمہارے لیے ابدی خوش قسمتی کا موجب ہوگی۔ ورنہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد کیسی نکلے اور کیا کام کرے۔ اپنی طرف سے کوشش کرو اور پوری سعی کرو۔ کہ تمہاری اولاد نیک نیک صحبت میں رہے۔ پھر دل خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جس طرح چاہے ان کو چلاوے۔ اخیر میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ابتدائے سال ہے۔ اور یہی وقت ہے جو لڑکوں کو یہاں بھیجنا زیادہ مفید ہو۔ تاکہ شروع سال سے ان کی تعلیم ہمارے کورس کے موافق ہو۔ اور تاکہ ان کی پہلی تعلیم کی کمی پوری کرنے کیلئے کافی وقت ملے۔ نیز صاحب انسپکٹر نے معائنہ مدرسہ میں یہ امر ضروری کہا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس وقت تک احمدی جماعت کے تین چار سو لڑکے یہاں موجود ہوں۔ اس جماعت کی عمدہ حالت کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ دوسرے سوال کا جواب میں ایک حد تک دے چکا ہوں۔ یعنی واعظین اور مبلغین کی ایک جماعت پیدا کرنے کیلئے یہ مدرسہ کہاں تک کام دے سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ پنجم پرائمری تک تو تعلیم موجودہ رہے اس کے بعد دو شاخیں مدرسہ کی ہوں۔ ایک مروجہ تعلیم کی شاخ جس کے ساتھ لڑکوں کی استعداد کے موافق عربی اور دینیات کی تعلیم لازم ہوگی۔ اور دوسرے دینیات کی شاخ۔ اسی دینیات کی شاخ کو ہم بہت ترقی دینا چاہتے ہیں۔ اور اس کے متعلق یہ تجویز ہے کہ یہاں سے ایسے لوگ پیدا ہوں۔ جو علوم دینیہ کو پورے طور پر حاصل کریں۔ اصول علم کلام سے پورے واقف ہوں اور عربی زبان میں اس قدر مہارت رکھتے ہوں کہ اس زبان میں لکھ بول سکیں اور مضمون لکھ سکیں۔ پھر اس کے ساتھ دو صورتیں ہوں۔ جو لوگ صرف اس ملک کے لیے بطور واعظ تیار کئے جاویں۔ ان کو اس قدر عربی اور دینیات کی تعلیم کے ساتھ طب سکھائی جاوے۔ یا بعض اور پیشے اور سنسکرت وغیرہ زبانیں بھی سکھائی جاویں۔ اور جو لوگ بیرونی ممالک کے لئے تیار کئے جاویں گے۔ ان کو کوئی ایک یورپ کی زبان جیسے انگریزی یا فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ یا جو لوگ جاپان کیلئے تیار کئے جاتے ہوں ان کو جاپانی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن ان سب تجویزوں کی تکمیل کیلئے بہت سا وقت اور روپیہ اور کارکن آدمی درکار ہیں جنکی ہم خدا کے فضل سے یہ امید رکھتے ہیں کہ آہستہ آہستہ میسر آجاویں گے۔ اگر جماعت نے اس طرف پوری توجہ کی۔ تو یہ امور چنداں مشکل نہیں [illegible] بالفعل کام کو ہم نے شروع کر دیا ہے۔ یعنی اوّل جماعت دینیات کی کھول دی ہے۔ مگر [illegible] قوم کو دونوں میں ڈالی۔ اور وہ ہمہ تن اس مدرسہ کی اعانت [illegible] مالی امداد سے اور کیا بچوں کے بھیجنے سے۔ تو اُمید کی جا

دو سال میں ہو جاوے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ میری یہ تحریر ضائع نہ جاوے گی۔ اور نیز وہ احباب جو جلسہ پر وعدہ کر گئے ہیں۔ اپنے وعدوں کو پورا فرماویں گے اور دوسرے احباب کو جو ایسے ہوں۔ جنکو کوئی خاص قسم کی روک بچوں کے یہاں بھیجنے میں ہو۔ تو وہ بذریعہ خط و کتابت ایسے امور کو طے کر سکتے ہیں۔ اس معاملہ میں کل خط و کتابت بنام ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قا

[illegible]

کشتہ جات و اعمال شگفت ونشت

وتکلیس و عقد و قائم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر **باوا شام گر صاحب ہیں**۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی جاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یوں ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و دیگر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے بکمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد ترکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی ترکیب بھی شامل ہیں حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک

خواص قرآنی ۔ المسمی بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا دے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۳ر۔ تینوں کتابوں کی خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف۔

مینیجر کارخانہ مخزن الصحت و کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خانصاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مترجمہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کیصورت میں تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد [illegible]

(۴) **تذکرہ القرآن** بابت ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد [illegible]

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۴ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ تلفظ اور معانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ملٹری سرجری یعنی جراحی حربیہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا** انگریزی۔ زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible] (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible] (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی بھی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا چمکتا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف یک کمرڈ تک مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی سیاہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی ہفتہ میں اپنا زور اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے

منجن دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہوا مسوڑھوں میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں کیڑا لگا ہو۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم با مسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپکو کبھی اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ
مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور روز بالتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آج تک آپنے دیکھا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف [illegible] روپے چار پیسہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ
مینیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

بدر قادیان [illegible]

[illegible] پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھاپا گیا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

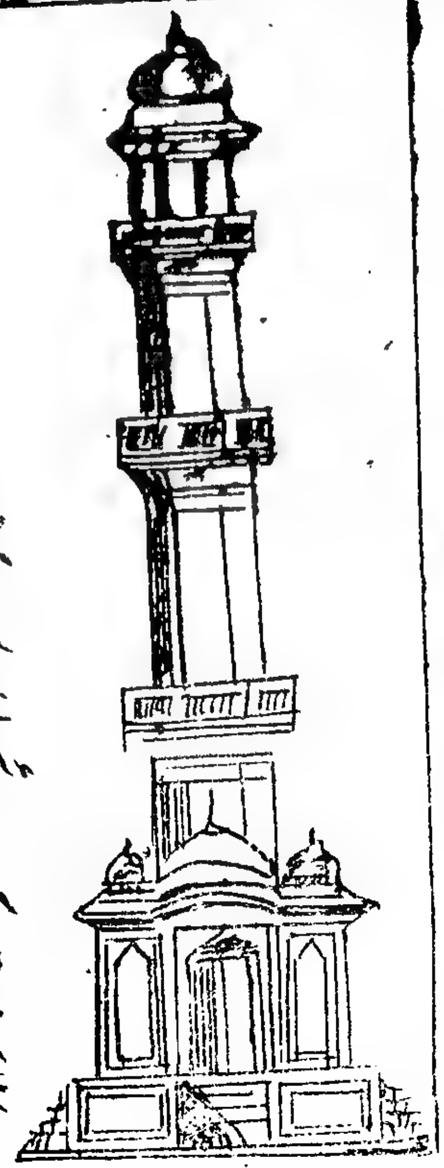

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد - واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

إِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

الحکم

چہ گویم کہ باتو گرامی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی و خوشی در دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

[illegible]

فہرست مضامین

(۱) کچھ اپنی نسبت - اور - اطلاع - صفحہ اوّل
(۲) ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کے نام کھلا خط - صفحہ ۲
(۳) اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ صفحہ ۳
(۴) فرضیت جمعہ اور بھیانوی مولوی ... صفحہ ۵ تا ۶
(۵) مخدوم الملۃ کی ایک تحریر ...... صفحہ ۶
(۶) متفرق نوٹ .... صفحہ ۷
(۷) مشاہیر اسلام .... صفحہ ۸-۹
(۸) سچے مذہب کی پہچان - حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط بنام قاضی سید حسین صاحب ایڈیٹر اخبار ظلّ (بجنور) - روہیلکھنڈ صفحہ ۹
(۹) مفرح والکشاد صفحہ ۱۰
(۱۰) اشتہارات صفحہ ۱۱-۱۲

نمبر ۲۶ | قادیان دار الامان سوموار ۲۳ جولائی ۱۹۰۶ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ | جلد (۱۰)

کچھ اپنی نسبت

[illegible] ہے کہ سرپرستان الحکم کو یہ عادت ہو گئی ہے کہ جب تک میں انہیں اخبار کی بہتری اور توسیع اشاعت کی طرف توجہ نہ دلاؤں وہ متوجہ نہیں ہوتے اور سال میں ایک دو مرتبہ اس فریاد و پکار کی بھی ضرورت پڑتی ہے اخبار کی عمدگی اسکی بروقت اشاعت اسکی کتابت - چھپوائی کاغذ اور دوسرے مراتب کا انحصار ہے۔ کارخانہ کی مالی حالت کے اطمینان بخش ہونے پر - اور یہ منحصر ہے اخبار کی کثرت اشاعت اور اس کے خریداروں کے بروقت چندہ ادا کرنے پر - جب تک یہ باتیں نہ ہوں اسوقت تک [illegible] مہتمم اخبار کے ضروری اخراجات کی فکر میں سرگرداں رہے یا اسکی خوبیوں کے بڑھانے کی فکر میں۔

مذہبی اور قومی اخباروں کے لئے اور بھی مشکلات ہوتی ہیں اسلئے کہ وہ ایک خاص دائرہ اور حلقہ کے اندر محدود ہوتے ہیں انکا موضوع خاص اور انکا مقصد مقرر - ایسی حالت میں اگر وہ قوم یا فرقہ جسکا کہ وہ اخبار [illegible] کی طرف پوری توجہ نہ کرے تو اس کی زندگی اور [illegible] کا سوال [illegible] آ جاتا ہے۔ خدمت قوم کی [illegible] سے مجھ کو [illegible] پڑتا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کرتا رہیگا مگر میں یہ افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ کوئی سال الحکم پر ایسا نہیں گذرا کہ اسکے بقایا داروں کی فہرست میں ایک معقول رقم درج نہ ہو - اگر بقایا داران کی تنگ [illegible] کی وجہ سے ہے تو ہم پر الزام قائم کیا جاتا ہے کہ قوم کو بدنام کرتا ہے [illegible] ورنہ اگر اپنے آپ کو بقایا داران کی رقم پر چھوڑ دوں [illegible] نہیں کرتے زبانی اگر پوچھا جاوے تو اخبار اور اسکے ایڈیٹر کی اسقدر تعریفیں کریں گے کہ حد نہیں لیکن جب ادائے قیمت کا سوال آتا ہے تو

سخن درین است

سمجھ کر خاموش ہو رہتے ہیں اسوقت تک اجرائے اخبار کی تاریخ سے لیکر کوئی تین ہزار روپیہ سے زیادہ کا رقم کا بقایا ہے - اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کن مشکلات میں سے مجھے گذرنا پڑتا ہے - اگر خدا تعالیٰ کا فضل دستگیری اور پردہ پوشی نہ کرے تو کئی مرتبہ اخبار بند ہو گیا ہوتا۔

اس لمبے عرصہ کے تجربہ نے مجھے اس نتیجہ پر پہنچایا ہے کہ آئندہ بلا وجہ معقول کسی کے نام اخبار بدون وصول قیمت پیشگی جاری نہ کیا جاوے - اسلئے سرپرستان الحکم [illegible] مشکلات سے سرپرستان الحکم کو بہ خصوصیت مبادل کرانا چاہتا ہوں - وہ الحکم کے لئے جدید خریدار بہم پہنچائیں کارخانہ الحکم کی کتابوں کے منگوانے کی سعی کریں - اپنی واجب الادا قیمت بھیجیں - اور دوسروں سے بھجوائیں سودیشی تحریک کی وجہ سے کاغذ گراں ہو گیا ہے اور گراں ہی نہیں کمیاب ہو گیا ہے میں نے پہلے دنوں چند احباب کو خاص طور پر متوجہ کیا تھا کہ وہ اس وقت مدد دیں تو ایک معقول ذخیرہ کاغذ کا کسی ولایتی کارخانہ سے خرید لوں مگر چند کے سوا متوجہ ہی نہ ہوئے - اسوقت ۲۲×۲۹ کا سفید کاغذ بہت ہی کمیاب ہے اسلئے جس طرح سے ہو گا کام چلایا جائیگا - اور اگر کسی قسم کا کاغذ بھی اس سائز کا نہ ملا تو پھر تبدیل تقطیع پر مجبور ہوں گا - بہرحال میری اس سرگذشت کے بیان کرنے کی غرض یہ ہے کہ

وہ احباب اپنے فرض کو سوچیں جنکے ذمہ مطبع کا بقایا چلا آتا ہے اور پھر وہ اسپر مزید ظلم یہ کرتے ہیں کہ قیمت طلب پیکٹ واپس کرکے دوہرا نقصان پہنچاتے ہیں وہ ہے - ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء کا پرچہ ایسے بقایا داران کے نام وی پی کیا جاویگا - اگر اس مرتبہ بھی واپس کیا تو پھر پرچہ بند کرکے بزرگان ملت کی معرفت سے بقایا وصول کر لیا جاویگا۔

والسلام
خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر و مالک الحکم قادیان

اطلاع

اکثر بھائی ایڈیٹر الحکم کو خرید مکانات کے متعلق لکھتے ہیں انہیں واضح رہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے مکان کے اردگرد کوئی مکان سر دست فروختنی موجود نہیں - البتہ یہ تجویز ہے کہ باہر زمین کا ایک وسیع قطعہ خرید کر مکانات بنائے جاویں - پس جو بھائی ایسا کرنا چاہیں وہ اطلاع دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۴

سلسلۃ الجدید جلد ۲

سلسلۃ القدیم جلد ۵

۳۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش گلستان | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو دو پرچے اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو ایک پرچہ اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم ـ مے تمام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت البدر ـ فی پرچہ ـ ۲؍

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب للعہ لی جائیگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دی جائیگی۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے منیجر

لوکل ٹکٹ افریقہ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ماسلمانیم از فضل خدا مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ہم بریں از دار دُنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال وصل دلدار ازل بے او محال
مقتدائے قول او در جان ماست ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق آمدست منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین آنچہ در قرآں بیابی بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسرے دوری زدیں عالیجناب نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم ـ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم ـ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱۔ نظم شرائط بیعت
صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ ڈائری۔
صفحہ ۳۔ احمدی اور غیر احمدی مین کیا فرق ہے
صفحہ ۴ و ۵۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۶۔ انصار بدر۔ المفتی۔ اخبار کی بہتری کی تجاویز
صفحہ ۷۔ ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیۃ
صفحہ ۸ و ۹ و ۱۰ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
صفحہ ۱۱۔ عام اخبار۔ مرثیہ دربارۂ وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
صفحہ ۱۲۔ اشتہارات

بدرِ مسیح

۳۰۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ۔ مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کی سیر مین سنایا۔ یوم تاتی السماء بدخانٍ مبین وتری الارض یومئذٍ خامدۃ مصفرۃ۔

اس دن آسمان ایک کھلا کھلا دھوان لائے گا۔ یعنی آسمان ایک دخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل کرے گا۔ اور تو زمین کو دیکھے گا۔ کہ ایک مردہ سی ہو گئی ہے۔ اور زرد کاہ کی طرح بن گئی ہے۔ اور اس پر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے۔

۲۵۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء ۱۔ تاتی السماء بدخان مبین
۲۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین

القول الطیب

فرمایا۔ خدا تعالیٰ ایک وحدت چاہتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کو بے جا رنج دیتا ہے۔ جھوٹ خیانت یا غیبت مین حصہ لیتا ہے۔ وہ اس وحدت کا دشمن ہے۔

۲۲۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے اپنی تحریر کردہ پہلے سیپارہ کی تفسیر (جو میرٹھ مین چھپ رہی ہے) کا ایک حصہ سیر مین حضرت کی خدمت سنایا۔

معجزات کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا۔

علوم طبعی ہمیشہ ایک رنگ پر نہین رہتے۔ مگر خدا تعالیٰ کا کلام ہمیشہ سچا ہے۔ پہلے طبعی والون کا خیال تھا۔ کہ آسمان گردش کرتا ہے۔ اور زمین متحرک ہے۔ اب طبعی والون کا خیال ہے۔ کہ زمین حرکت کرتی ہے۔ دن بدن کی تحقیقات کا نتیجہ کچھ اور ہی نکلتا چلا آتا ہے۔ ایک بات کو خدائی قول جان کر اس پر پختہ ہو جانا درست نہین ہے۔ ہر ایک شے کے اصل سبب کو انسان پہنچ نہین سکتا۔ صرف اس بات پر معجزات کا انکار کرنا کہ یہ بات ہم نے کبھی ہوتے نہین دیکھی جائز نہ ہوگا۔ انسان قدرت کے سارے قوانین کا علم نہین ہے۔

فرمایا۔ کہ صرف بدی کو ترک کرنا کوئی درجہ نہین رکھتا اس کے بالمقابل نیکی اختیار کرنی چاہیئے۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ ایک دوست کے ہان دعوت کیواسطے گیا۔ اس دوست نے بہت پرتکلف دعوت پکائی اور ہر طرح سے اس کی خاطر کی۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوا۔ تو کہنے لگا۔ کہ آپ نے میرے واسطے بہت تکلیف اٹھائی۔ اور عمدہ کھانا کھلایا۔ مگر مین نے بھی آپ پر ایک بھاری احسان کیا۔ میزبان نے کہا۔ کہ آپ بیان فرمائین۔ تاکہ اور بھی زیادہ آپ کا مشکور اور ممنون احسان ہو جاؤن۔ تب اس نے کہا۔ کہ جب آپ گھر مین نہ تھے۔ اور مین یہان اکیلا تھا۔ اگر اس وقت مین آپ کے گھر کو آگ لگا دیتا۔ تو آپ کا کئی ہزار روپے کا مکان اور اسباب سب جل کر راکھ ہو جاتا۔

اس شخص نے ترک بدی پر فخر کیا۔ لیکن اس مثال سے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ترک بدی مین کوئی عمدگی اور فخر نہین۔

عید الضحیٰ
اور
مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کی پرانی اور نئی ضروریات پر گذشتہ ہفتہ کے پرچہ مین حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اور اب اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔ ہان چونکہ **عید الضحیٰ** کے دن بہت قریب آتے ہین۔ اس واسطے آپ کو مدرسہ کی امداد کے واسطے **عید فنڈ** کے چندہ اور مساکین مدرسہ کے واسطے کھال قربانی کی رقم حسب معمول جمع کرنے کے لیے یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ ہر ایک ضلع کی کمیٹی کے واسطے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر ایک گاؤن مین اس کام کے واسطے آدمی مقرر کر دے تاکہ مدرسہ کی ضروریات کے واسطے کافی رقم جمع ہو جائے۔

۱۵۔ فروری کو مدرسہ کا معائنہ جناب انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرتسر بمعہ اپنے ایک نائب کے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ کرین گے۔ شاخ دینیات کھول جا چکی ہے۔ جس کے واسطے مدرس بھی علیحدہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور طلباء کے واسطے وظائف بھی مقرر کئے گئے ہین۔ مدرسہ کی عمارت مین بھی بہت سی توسیع کی ضرورت ہے۔

اخبار قادیان

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت

آج کل بہ سبب دوران سر عموماً اچھی نہین رہتی بطور علاج صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لیجاتے ہین لیکن کسی کسی دن بہ سبب زیادہ دوران سر کے یہ بھی نہین ہو سکتا۔

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ ہوتا ہے

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب چند ضروری تصانیف کے لکھنے مین مصروف ہین۔ اور بمعہ اپنے دو فرزندون کے اس جگہ رونق افروز ہین۔

اختیار الاسلام
حصہ چہارم

اختیار الاسلام حصہ چہارم بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ عبدالغفور مرتد عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپکر شائع ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس مین ایسی برکت اور قبولیت ڈالی ہے کہ ہمارے مخالفین بھی خوبی کلام اور عمدگی جواب پر عش عش کرتے ہین۔ اور کہتے ہین۔ کہ تہذیب الاسلام کے کئی جواب نکلے ہین۔ مگر مرزا صاحب کا تاج تعلیم الاسلام پر ہی جا ہے . . . خدا مرزا صاحب کو زندہ رکھو جن کے دلستان سے ایسے ایسے . . . فیضان حاصل کر رہے ہین اور آریون کی گندگی اور وساوس سے ہمین بچانے کی کوشش کرتے ہین۔

درخواستین بنام ناشر عبدالرحمن قادیان آوین

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود ۔ ۲۷ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے۔ اور زیادہ بول نہیں سکتا۔ ایک ضروری امر کی وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں۔ کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی سب عملی حالت۔ مثلاً نماز۔ اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی۔ کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ اُسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔ لیکن اس زمانہ میں بہت سی باتیں مسلمانوں کے درمیان ایسی داخل ہو گئی ہیں۔ جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ وفات مسیح کا مسئلہ اس زمانہ میں حیات اسلام کے واسطے ضروری ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ بے شک ہر بات پر قادر ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ایسے اُمور کے سخت مخالف ہے۔ جو دین کو ضرر پہنچانے والے ہوں۔ حیات مسیح کا مسئلہ اوائل میں صرف ایک غلطی تھی۔ مگر آج کل وہ ایک اژدہا ہے۔ جب عیسائیوں کا خروج زور سے ہُوا اور انہوں نے مسیح کی زندگی کو ایک قوی دلیل اس کی خدائی کے واسطے پکڑی۔ اور کہا۔ کہ اگر کوئی دوسرا انسان ایسا کر سکتا ہے۔ تو آدم سے لے کر آج تک اس کی کوئی نظیر پیش کرو۔ اور درحقیقت اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ جو عیسائی کہتے ہیں۔ کہ وہ زندہ آسمان پر چلا گیا اور عرش پر بیٹھا ہے۔ تو اسلام کے واسطے ایک ماتم کا دن ہوتا اسلام توحید کے واسطے آیا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی گریز باقی رہے۔ خدا تعالےٰ واحد لاشریک ہے۔ اگر کسی دوسرے کو خصوصیت دی جاوے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کی شان میں فرق لاتا ہے اس بات سے دھوکا نہ کھاؤ۔ جو لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ کیا خدا قادر نہیں۔ خدا تعالیٰ بے شک قادر ہے۔ لیکن تمام جہان میں سے کسی ایک شخص کو بعض وجوہ کی خصوصیت دینا جو دوسروں کے واسطے نہیں۔ ایک صریح شرک ہے۔ اور ایسے شخص کو گویا شریک الباری ٹھہرانا ہے۔ جو مسلمان اس زمانہ میں یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ کہ عیسےٰ اب تک زندہ چلا آتا ہے۔ وہ اسلام کے اندرونی دشمن اور اسلام کے واسطے **مار آستین** ہیں۔

توفی کے لفظ کے۔ معنے جب تمام جہان کے انسانوں کے واسطے موت کے ہیں۔ جب یہود و نصاریٰ اسلام تمام قوموں کی لغات میں اس لفظ کے معنے موت کے ہیں۔ تو پھر مسیح کے واسطے کیا خصوصیت ہے۔ کہ صرف ایک انسان کے واسطے اس لفظ کے معنے اور ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک موٹی بات ہے اور یہ مسئلہ دراصل ایسا باریک نہیں ہے۔ کہ اس کے واسطے کسی عظیم الشان مجدد کی ضرورت ہوتی۔ یہی لفظ توفی کا جب کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بولا جاتا ہے۔ تو اس کے معنے سوائے موت کے اور کچھ نہیں لئے جاتے۔ حالانکہ **اگر کوئی نبی زندہ ہے۔ تو ہمارے نبی کریم** صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم ہی ہیں۔ بعض اکابر نے **حیات النبی** پر کتابیں لکھی ہیں۔ اور ہمارے پاس آنحضرت کی حیات کا ثبوت بھی موجود ہے۔ کیونکہ زندہ نبی وہ ہے۔ جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ جاری ہوں۔ سو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو کبھی ضائع نہیں کیا۔ ہر صدی کے سر پر وہ ایسے آدمی بھیجتا رہا ہے۔ جو مناسب حال اصلاح کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی محافظ ہیں۔ محافظت کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے۔ کہ مجدد پیدا ہوتے رہیں گے۔ جب ایک صدی گذر جاتی ہے۔ اور پہلی نسل اٹھ جاتی ہے۔ اور بہت سے عالم حافظ۔ اولیاء اور ابدال فوت ہو جاتے ہیں۔ تو دین کو تازہ رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ اپنی طرف سے نئے آدمی پیدا کرتا ہے۔ ہر صدی کے سر پر ایسے مجدد پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو غلطیوں اور بدعات اور سستیوں اور غفلتوں کو ان کے ذریعہ سے دُور کیا جاتا ہے۔ یہ خصوصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو ملی ہے۔ اور یہی آپ کی حیات پر دلالت کرتی ہے۔ آنحضرتؐ کی برکات کے تاثیر ایسے تھے۔ کہ صحابہ نے جانیں دے دیں۔ اور آج تک لوگ ان برکات سے فیوض حاصل کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسےٰ کی تاثیر کا یہ حال تھا۔ کہ اس کے سامنے ایک شاگرد نے تیس روپیہ لے کر پکڑوا دیا۔ اور دوسرے نے جو سب سے اول نمبر کا حواری تھا منہ پر تین دفعہ لعنت ایسے نازک وقت میں کی۔ پھر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر اور برکات اور قوت قدسی کا نتیجہ ہے۔ کہ قرآن شریف کی اس قدر حفاظت ہوئی۔ ہر زمانہ میں اور ہر ایک میں ہزاروں لوگ قرآن شریف کو یاد کرتے ہیں۔ اور سناتے ہیں۔ برخلاف اس کے انجیل کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ سچی انجیل کون سی ہے۔ اور جھوٹی انجیل کون سی ہے۔ پھر یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ حضرت عیسےٰ کی حیات کے عقیدہ نے آج تک دنیا میں کیا بنایا ہے۔ اور کیا فائدہ بنی آدم کو پہنچایا ہے۔ سوائے اس کے کہ ۴۰ کروڑ انسان مردہ پرست بن گیا۔ پس پہلوں نے اگر وفات مسیح کے مسئلہ میں اجتہادی غلطی کھائی۔ تب بھی ان کو ثواب ہے۔ کیونکہ مجتہد کے متعلق لکھا ہے۔ کہ **قد یخطی و یصیب**۔ کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب۔ مشیت الٰہی نے اُن سے جو کچھ کرایا۔ سو کرایا اس میں بھی اسرار الٰہی تھے۔ خدا نے ایک معاملہ اُن سے مخفی رکھا۔ اور وہ غفلت میں رہے۔ خدا جب چاہتا ہے۔ ایک بھید کو مخفی کرتا ہے۔ جب چاہتا ہے۔ ظاہر کر دیتا ہے۔ اب اس زمانہ کے لوگوں پر خدا تعالیٰ نے اس مسئلہ کی حقیقت کھول دی ہے۔ اس وقت اسلام تنزل کی حالت میں ہے۔ اور روز بروز عیسوئیت کا شکار ہوتا جاتا ہے۔ ایسے ہی مسائل روز بروز لوگوں کے کانوں میں پھونک پھونک کر وہ ان کو برگشتہ کر دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں چاہا ہے۔ کہ لوگوں کو متنبہ کر دے۔ ایک عیسائی سے پوچھنا چاہیئے اگر سب لوگ مل کر یہ عقیدہ قائم کر لیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی کہ **عیسائیت دنیا سے نابود ہو جائے گی**۔ تعجب ہے۔ کہ عیسائی تو مسلمانوں کی گردن کاٹنے کے واسطے یہ ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ اور مسلمان بھی اپنی گردنیں کٹوانے کے واسطے ان کی امداد میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں ان کی مثال یہی ہوتی ہے۔ کہ ؎

یکے بر سر شاخ و بن مے برید

سو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ کہ اس غلطی کو دور کرے۔ لیکن اس سلسلہ کو قائم کر کے اللہ تعالیٰ اور بہت سی غلطیوں کو دور کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت توحید **صرف زبان** پر رہ گئی ہے۔ سچا موحد کوئی نظر نہیں آتا۔ ہر ایک دل دنیا کی محبت میں غرق ہو رہا ہے۔ کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام کرنا ہو۔ تو وہ سوچ بچار میں پڑ جاتا ہے۔ اس وقت دین **غریب اور بیکس اور یتیم** ہو رہا ہے۔ یہ کلمہ کیا موزوں سچا اور بابرکت ہے۔ کہ **حب الدنیا راس کل خطیۃ** دنیا کی محبت ہر بدی کی ابتدا ہے۔ اکثر لوگ دنیا ہی کی محبت کے سبب ہلاک ہو رہے ہیں۔ ورنہ وہ جانتے ہیں۔ کہ جس مذہب اور طریقہ کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ وہ اچھا نہیں۔ اکثر ہندو اور آریہ دل سے جانتے ہیں۔ کہ ان کے اصل اور فروع اچھے نہیں ہیں۔ ہزاروں عیسائی بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ عیسےٰ ایک انسان تھا اور وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن دنیا کی محبت ہے۔ جو انہیں کچھ کرنے نہیں دیتی۔ اور زیادہ تر عیسویت کی امداد میں عورتیں ہیں جو جاہل ہیں۔ کہ شرک عورت سے ہی شروع ہوا ہے۔ اور عورتوں کے ساتھ ہی اس کا قیام ہے۔ یورپ کے عالم اور فاضل لوگ اس کے قائل نہیں رہے۔ اور درحقیقت عیسوی مذہب ہی ایسا ہی کہ فطرت انسانی اس کو دھکے دیتی ہے فطرت اس کو مان ہی نہیں سکتی۔ اگر درمیان میں دنیا کا تعلق اور محبت نہ ہوتی۔ تو ان کا ایک گروہ کثیر آج ہی مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ مدت تک بظاہر عیسائی رہ کر بالآخر مرتے وقت یہ وصیت کر جاتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور ہماری تجہیز و تکفین اسلام کے مطابق ہو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بدرِ منیر

۳۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

لیغفر لک اللّٰہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر

تاکہ خدا تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب کو غفر کرے۔ اس آیت شریف کا حوالہ دے کر نبیوں کو گنہگار ٹہرانے اور ثابت کرنے کے لئے بہت ہوکے پیاسے اس زمانہ کے عیسائی لوگ جو حملہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عصمت پر کیا کرتے ہیں۔ اس کے دو جواب اُوپر دئے جاچکے ہیں۔ لیکن چونکہ انہیں آیات پر اور اسی مضمون پر ایک عظیم الشان جلسہ میں بشپ لیفرائے میرا مباحثہ سنہ ۱۹۰۰ء میں ہوا تھا۔ جسکا سننا اکثر ناظرین کے واسطے نہایت دلچسپی کا موجب ہوا کرتا ہے۔ اس واسطے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ مختصر الفاظ میں اس مباحثہ کو اس جگہ درج کر دیا جاوے۔

معصوم نبی

اور

بشپ صاحب

ماہ مئی سنہ ۱۹۰۰ء میں جب کہ میں دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازمت کے سبب لاہور میں قیام پذیر تھا۔ اور مخدومی مکرمی معظمی **شیخ رحمت اللہ صاحب** کے ساتھ ایک مکان بیرون شہر میں رہا کرتا تھا۔ تو ایک دن ہم نے اچانک سُنا۔ کہ پادری لیفرائے صاحب نے تمام مسلمانوں کو دعوت کرکے ایک لیکچر دینے کا اشتہار دیا ہے۔ جو کہ انارکلی میں فورمن چیپل میں ہوگا۔ اور جس کا مضمون ہوگا۔ **معصوم نبی** + لیفرائے صاحب اب تک بھی لاہور کے **بشپ** اور پنجاب کے تمام پادریوں کے افسر یعنی **لارڈ پادری صاحب** ہیں۔ اس جلسہ کی خبر سُنکر شام کے وقت میں مقام جلسہ پر گیا۔ وہاں لوگ نہایت کثرت کے ساتھ پہلے سے جمع تھے۔ کیونکہ لیکچر دینے والے صاحب بہت مشہور اور عیسائیوں میں ایک مانے ہوئے جید عالم اور مناظرہ ومباحثہ میں بہت مشق رکھنے والے **لارڈ پادری** صاحب تھے۔ اور بالمقابل تمام مولوی صاحبان کو بلایا گیا تھا۔ ہماری جماعت احمدیہ کے چند آدمی بھی موجود تھے۔ مگر ہم میں سے کوئی اس امر کے واسطے طیار ہو کر نہ آیا تھا۔ کہ پادری صاحب کے بالمقابل کھڑا ہو۔ اور یہ بھی خیال تھا۔ کہ وہ جگہ کئی ایک اسلامی انجمنوں کا مرکز ہے جنھوں نے مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنا اپنا فرض قرار دیا ہوا ہے۔ اور بہت سے مولوی جمع تھے وہ صاحبان خود جواب دے دیں گے۔ ہماری جماعت بہت قلیل تھی لیکن اثنائے گفتگو میں مخدومی جناب مولوی عبید اللہ صاحب نے عصمت انبیاء پر چند کلمات فرمائے۔ اور عصمت کے لفظ کو قرآن شریف میں **واللہ یعصمک من الناس** کی طرف اشارہ کیا۔ خیر یہ باتیں سرسری طور پر ہوگئیں۔ اور لیکچر کا وقت قریب ہونے کے سبب ہم لوگ چیپل ہال کی طرف چلے گئے۔ ٹھیک وقت پر **لارڈ پادری صاحب** معہ چند عیسائی انگریز۔ اور دیسیوں کے تشریف لائے۔ لوگ بہت کثرت سے جمع ہوچکے تھے۔ کئی ہزار آدمی موجود تھا بنچوں اور گیلریوں کے سوائے بہت سے لوگ زمین پر اور چبوترے پر بیٹھے تھے۔ یا نیچے کھڑے تھے۔ اس قدر آدمی کثرت سے جمع ہوگئے تھے۔ کہ بالآخر باہر کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ بشپ صاحب نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ قرآن شریف کی آیات اور احادیث پڑھ پڑھ کر یہ ثابت کرنا شروع کیا۔ کہ تمام انبیاء گنہگار تھے۔ ان کا دعوے تھا کہ میں ہر ایک بات قرآن شریف سے ثابت کروں گا۔ چنانچہ آدم کا ذکر کیا۔ کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ **فعصیٰ اٰدم**۔ پس آدم نے گناہ کیا ایسا ہی حضرت موسےٰ کا ذکر کیا۔ اور دوسرے انبیاء کا ذکر کیا۔ اور بالآخر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ اور ایک تو قرآن شریف کی یہی آیت پڑھی۔ جو اُوپر لکھی ہے اور ایک یہ آیت پڑھی۔ **واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنٰت**۔ اور ایک حدیث پڑھی۔ کہ مریم اور اس کے بیٹے کو سوائے باقی سب کی ولادت میں شیطان کا حصہ ہے۔ اور پھر کہا کہ دیکھو تمام انبیاء کے متعلق یہ بیان ہے۔ کہ انہوں نے گناہ کیا تھا۔ خواہ وہ گناہ بعد میں معاف ہی ہوگیا ہو۔ تاہم کیا تو تھا لیکن ہمارے عیسےٰ کے متعلق کہیں یہ لفظ نہیں۔ کہ اس نے کوئی گناہ کیا۔ اور انجیل میں بھی لکھا ہے۔ کہ وہ نور تھا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ دنیا میں اگر کوئی معصوم ہے۔ تو صرف یسوع مسیح ہے۔ باقی سب گنہگار ہیں۔ پس بھائیو ہم کس کو اپنا شفیع بنائیں۔ کیا اس کو جو گنہگار ہے۔ یا اس کو جو بے گناہ ہے۔

بشپ صاحب نے اس تقریر پر قریب دو گھنٹے کے خرچ کئے۔ درمیان میں حدیث کے موقعہ پر بعض مسلمان بولے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ یا صحیح الفاظ اس طرح سے نہیں ہیں مگر بشپ صاحب نے درمیان میں بولنے سے لوگوں کو منع کیا اور کہا کہ بعد میں پندرہ منٹ اس بات کے واسطے رکھے گئے ہیں۔

چونکہ عاجز کو پادریوں کے ساتھ ملنے اور گفتگو کرنے اور ان کی کتابوں کے مطالعہ کرنے کا بہت موقع ملتا رہا ہے۔ اس واسطے میں بشپ صاحب کے ابتدائے تقریر ہی سے سمجھ گیا تھا۔ کہ یہ دجل کا جال کہاں سے پھیلانا شروع ہوا ہے۔ اور کہاں تک اس کا اثر جائے گا۔ تھوڑے ہی الفاظ سے میں جان گیا۔ کہ بشپ صاحب کہاں سے شروع ہوئے۔ اور کہاں پہنچیں گے میں نے محسوس کیا۔ کہ یہ حملہ نادان لوگوں کے ایمان پر نہایت سخت ہے۔ لیکن دوسری طرف جب میں نے تکا۔ تو مولوی ملانوں اور انجمن کے بزرگوں میں سے کسی کو میں نے نہ پایا۔ کہ وہ اس وقت کافی جواب دے سکے گا۔ اس خیال نے میرے دل پر ایک بڑا بھاری بوجھ رکھدیا۔ اور دین محمدی کی حمایت نے میرے خون کو جوش دیا۔ میرے پاس اس وقت کوئی کتاب نہ تھی۔ اور نہ کتاب کے دیکھنے کا وقت تھا۔ نہ میں اپنے بزرگ مولویوں کو اور اپنے مرشد ہادی کو جو کسر صلیب کے واسطے مبعوث ہوکر آیا ہے۔ اس وقت اطلاع کر سکتا تھا۔ کہ وہ آوے اور دیکھے۔ کہ نبیوں کے سردار پاکوں کے پاک۔ راستبازوں کے راستباز کو گناہ گار اور خطا کار ثابت کرنے کے واسطے کس قدر کوشش کی جا رہی ہے۔ سب طرف میں نے اسلام کو گھرا ہوا پایا۔ اور اس کا کوئی شہسوار میدان کے اندر میں نہ دیکھتا تھا۔ تب میں نے سوچا۔ کہ اس وقت سوائے دُعا کے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں کیونکہ سب دُور ہیں۔ پر خدا بہت نزدیک ہے۔ تب میں اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قیام کے واسطے دردناک ہوکر اپنے خدا سے دُعا مانگنے لگا۔ اور دو گھنٹہ تک کہ پادری صاحب نے لیکچر دیا۔ میں دُعا کرنے اور درود شریف کے پڑھنے میں جوش اور درد کے ساتھ مصروف رہا۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت کا نزول مجھ پر کیا۔ اور آئیت **واللہ یعصمک من الناس** کے ایک معنے میرے دل پر نازل فرمائے۔ اور میرے سینہ کو ایک انشراح عطا فرمایا۔ اور سارے بوجھ کو میرے اُوپر سے اُتار دیا۔ اور مجھے ایک ہمت اور شجاعت عطا کی۔ کہ میں خود اس میدان میں نکلوں۔ تب فریق مخالف کے دلائل مجھے بہت ہی حقیر نظر آئے اور کسی کا رُعب تو پہلے ہی سے میرے دل پر نہ تھا۔ پس میں طیار ہوگیا۔ کہ بشپ صاحب کے بیٹھتے ہی میں کھڑا ہوکر اپنی تقریر شروع کروں۔ اور اسلام کی حمایت کروں۔ اور خدا کے حبیب کی عزت کو اس میدان میں قائم رکھوں۔

چنانچہ جیسے ہی بشپ صاحب بیٹھ گئے۔ میں کھڑا ہوگیا سب سے پہلے میں نے لارڈ پادری کو اس طرح توجہ دلائی۔ کہ جیسا کہ انہوں نے خود مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرکے اپنی تقریر سنائی ہے۔ ایسا ہی میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ پادری صاحب مسلمانوں کو بھی موقعہ دیں گے۔ کہ ان کی تقریریں سنیں۔ (اس سے میرا منشاء یہ تھا۔ کہ آئندہ کوئی عظیم الشان جلسہ کیا جاوے جس میں مسلمانوں کو بھی ایسا دو چار گھنٹہ تقریر کرنے کا موقعہ ہو۔ چنانچہ بعد میں بشپ صاحب کو ایسے جلسہ کے واسطے حضرت مسیح کی طرف سے مدعو

کیا گیا تھا۔ مگر آپ نے نہ مانا۔ اس کا مفصل ذکر اپنے موقعہ پر ہوگا)۔ پہر مین نے کہا کہ لارڈ پادری صاحب نے دو گھنٹہ تک تقریر فرمائی ہے۔ اور ہمارے واسطے صرف پندرہ منٹ ہین۔ اتنی لمبی تقریر کا جواب ایسے تہوڑے وقت مین مفصل نہین ہو سکتا۔ پس مین ایک **مختصر بات** کرتا ہون۔ جس سے بہت جلد فیصلہ ہو جاوے۔ لارڈ پادری صاحب نے بہت سے انبیاء کا ذکر کیا ہے۔ اور دلائل مین قرآن و احادیث کو لیا ہے۔ حدیث کے متعلق ابہی ایک مسلمان نے اعتراض کیا تھا۔ کہ یہ صحیح نہین۔ پس یہ بہی ایک بحث طلب امر ہو گیا۔ اس واسطے دلائل مین سے سردست قرآن شریف ہی کو مین رکہتا ہون۔ جو سب مسائل کا اصل ہے۔ پہر انبیاء مین سے لاٹ پادری صاحب نے آدم موسےٰ۔ داؤد علیہم السلام بہت کا ذکر کیا ہے۔ اور بالآخر حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ پہلے تمام انبیاء آپ کے اور ہمارے مشترک ہین۔ سب کو آپ بہی نبی مانتے ہین۔ اور ہم بہی نبی مانتے ہین۔ معصوم تہے یا غیر معصوم تہے۔ آپ کے بہی بزرگ تہے اور ہمارے بہی۔ اور وقت تنگ ہے اس واسطے ان کے ذکر کی بہی ضرورت نہین باقی رہی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو آپ نبی نہین مانتے اور ہم ان کو تمام نبیون کا سردار مانتے ہین۔ اور عیسائی لوگ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہین۔ اصل جہگڑا آپ کے اور ہمارے درمیان آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہے۔ پس چونکہ وقت بہی تنگ ہے۔ اور اصل مطلب مباحثہ کا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت ہی ہے۔ اس واسطے مین باقی تمام باتون کو چہوڑ کر اصل مرکز پر گفتگو کرتا ہون۔ اور اسی قرآن شریف کو لیتا ہون۔ جسے بشپ صاحب نے دلائل کے واسطے پیش کیا ہے۔

سو واضح ہو۔ کہ قرآن شریف کی آیات کو پیش کرنے کے وقت بشپ صاحب کو ایک غلطی لگی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بشپ صاحب زبان عربی سے ناآشنا ہین۔ (گو بشپ صاحب کا یہ دعوےٰ تہا۔ کہ مین عربی جانتا ہون۔ لیکن ان کی عربی دانی ایسی ہی تہی۔ جیسے کہ عموماً انگریزون کی ہوا کرتی ہے۔ یہان تک بشپ صاحب مجلس مین قرآن شریف کی سادہ عبارت بہی پڑہنے کی جرأت نہ کر سکے تہے۔ صرف ترجمہ ہی پڑہ دیا تہا۔ اس واسطے مین نے مناسب سمجہا کہ بشپ صاحب کی عربی دانی کا جو رعب حاضرین پر ہو۔ اس کو بہی دور کر دیا جائے) قرآن شریف کی ان آیات مین دو الفاظ قابل غور ہین۔ **ذنب** اور **غفر**۔ ان لفظون کے اگر صحیح معنے کر لئے جاوین۔ تو سب معاملہ طے ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلی غلطی جو بشپ صاحب نے کی۔ وہ لفظ **ذنب** کے ترجمہ کرنے مین ہے۔ عربی ایک وسیع زبان ہے۔ اور جیسا کہ انگریزی مین Synonyms ہوتے ہین۔ یعنی مترادف الفاظ جو بظاہر ہم معنے ہوتے ہین۔ لیکن در اصل ان کے معانی مین بہت فرق ہوتا ہے۔ ایسا ہی عربی مین بہی الفاظ ہوتے ہین۔ عربی مین اس مفہوم کے واسطے بہت سے الفاظ ہین۔ مثلاً **جرم۔ جناح۔ اثم۔ خطا۔ ذنب** وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ ہندی ایک محدود زبان ہے۔ اس واسطے اس زبان مین ہر مفہوم کے واسطے جدا جدا الفاظ نہین ہین۔ گناہ کا ٹہیک ترجمہ عربی مین **جناح** ہے۔ اور غالباً یہی جناح کا لفظ بگڑ کر رفتہ رفتہ فارسی زبان مین گناہ بن گیا ہے۔ ایسا ہی **جرم** کا لفظ ہے۔ جس کے معنے عمداً اسے قطع تعلق کرنے کے ہین۔ یہ الفاظ **جرم** اور **جناح** کے کبہی قرآن شریف مین یا حدیث مین ہمارے نبی کیا کسی نبی کے متعلق بہی نہین آئے۔ کبہی کسی نبی سے **جرم** یا **جناح** (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہین ہوا۔ البتہ **ذنب** کا لفظ آیا ہے۔ سو ذنب کے معنے اس جگہ گناہ کے نہین ہین۔ بلکہ ذنب صرف ایک کمزوری کو کہتے ہین۔ جو بشری تقاضا ہے۔ کہ بشر کمزور ہوتا ہے۔ وہ آخر انسان ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ایسے امور جو انسانی کمزوری کا نتیجہ ہون۔ کسی نبی سے بہی صادر ہون۔ لیکن یہ باتین کبہی نارضامندی کا موجب نہین ہین۔ اور اس واسطے گناہ کے ذیل مین ان کو شامل نہین رکہا جا سکتا۔ یہ تو **ذنب** کا لفظ ہے۔ جس کے مفہوم اور معنے مین بشپ صاحب نے دہوکا کہایا۔ اب مین دوسرا لفظ **غفر** کا لیتا ہون۔ غفر کے معنے ہین ڈہانکنا۔ پردہ کرنا۔ بچانا۔ جیسے کہ **مغفر**۔ سپاہی کے سر کے خود کو کہتے ہین۔ کیونکہ **مغفر** سپاہی کے سر کو تلوار کی زد سے بچاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا آن حضرت کو یہ کہنا کہ تیرے **ذنب** کو مین نے **غفر** کیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ تو تمام نبیون اور رسلون کا سردار اور تمام دنیا کے واسطے میرا رسول اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔ تیرے واسطے لفظ **جناح** اور **جرم** وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا۔ یہ سبب بشریت کے ممکن ہے۔ کہ تیرے نزدیک **ذنب** آوے۔ اور اس کا اثر تجہ پر پڑے۔ لیکن مین نے **ذنب** کے درمیان اور تیرے درمیان **غفر** کر دیا یعنی **ذنب** بہی نہ تیرے نزدیک آیا اور نہ آئے گا۔ پس اسی آیت سے جو بشپ صاحب نے پیش کی تہی۔ یہ ثابت ہو گیا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تہے۔ اور چونکہ اس قسم کی کوئی آیت حضرت عیسےٰ کے متعلق نہین آئی۔ اس واسطے ان کی معصومیت کا مسئلہ زیر بحث ہو جاوے گا۔

یہ تو بشپ صاحب کے دلائل کا جواب ہوا۔ لیکن جو پہلو بشپ صاحب نے دلائل کا آج اس جلسہ مین اختیار کیا ہے۔ وہ ناک کو الٹا ہاتہ لگانے کا پہلو ہے۔ آپ نے دعوےٰ تو یہ کیا تہا۔ کہ معصوم نبی کون ہے۔ پس سیدہا طریق گفتگو کا یون تہا۔ کہ بشپ صاحب قرآن شریف مین سے لفظ **معصوم** کا نکالتے۔ اور پہر دکہاتے۔ کہ یہ لفظ حضرت عیسےٰ کے متعلق آیا ہے۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہین تہا۔ لیکن چونکہ یہ طریق بشپ صاحب نے نہین اختیار کیا۔ اس واسطے مین چاہتا ہون۔ کہ اس آسان راہ سے ہی دکہا دون۔ کہ معصوم کون ہے۔ پس اگر سارے قرآن شریف کو اول سے آخر تک دیکہا جائے۔ تو لفظ **عصمت** کا صرف ایک جگہ ایک ہی نبی کے حق مین بولا گیا ہے۔ جہان خدا اپنے ایک پیارے کو خطاب کرکے کہتا ہے۔ کہ **واللہ یعصمک من الناس**۔ اور خدا نے تمام جہان کے لوگون مین سے معصوم قرار دیتا ہے۔ یہ خطاب کس کو ہوا۔ اسی پیارے نبی کو جو ہمارا سردار بلکہ تمام جہان کا سردار اور سب کا ہادی ہے۔ اس کا پیارا نام محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و بارک وسلم اور یہ لفظ معصومیت کا عیسےٰ کے متعلق نہین قرآن شریف مین بیان نہین کیا گیا۔ پس ہر طرح سے ثابت ہوا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نبی تہے۔ یسوع کی معصومیت کا ثبوت آپ لوگون کی گردن پر ہے۔

اگرچہ بشپ صاحب نے فرمایا تہا۔ کہ آج رات مین جو کچہ تقریر کرون گا۔ وہ سب قرآن شریف کی سند پر ہوگی۔ تاہم چونکہ آپ نے انجیل کا بہی ذکر فرمایا۔ اس واسطے مین بہی اتنا کہدینا مناسب سمجہتا ہون۔ کہ انجیل مین بہی یسوع کے متعلق دوسرے لوگون کا قول نہین لینا چاہیئے۔ کہ متی یا مرقس نے اس کے متعلق کیا کہا۔ بلکہ مناسب ہوگا کہ انجیل سے یسوع مسیح کی معصومیت ثابت کرنے کے واسطے خود یسوع مسیح کا اپنا قول لینا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ ایک شخص نے یسوع کو کہا۔ کہ اے نیک استاد۔ تو یسوع مسیح نے نیک ہونے سے بہی انکار کیا۔ اور صاف کہا۔ کہ تو مجہے نیک کیون کہتا ہے نیک تو خدا کے سوائے اور کوئی نہین ہے۔ ایسا ہی ایک جگہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع کا سلوک اپنی ماں کے ساتھ اور اپنے بہائیون کے ساتھ بہت برا تہا۔ اور اگر انجیل ہی کو دیکہا جاوے تو یسوع معصوم چہوڑ اس قابل بہی نہین۔ کہ اس کو ایک نبی مانا جاوے یہ تو قرآن شریف کا احسان ہے۔ کہ اس کو کوئی نبی مان سکتا ہے۔ فقط

یہان پر میری تقریر ختم ہو گئی۔ اور مسلمان جو بشپ صاحب کی تقریر سنکر بہت آزردہ خاطر تہے۔ ایسا معقول جواب سنکر نہایت ہی خوش ہوئے۔ اور خوشی کے نعرے مارے۔ اور چیرز پر چیرز دیئے۔ اور جب مین بیٹہا۔ تو بشپ صاحب اٹہے۔ مگر انہون نے میرے جواب کے دوسرے حصہ کے متعلق متعلق خاموشی اختیار کی۔ اور پہلے حصہ کے متعلق اتنا کہا۔ کہ عربی عجیب زبان ہے۔ کہ گناہ کے واسطے اس قدر الفاظ ہین۔

تب مین پہر اٹہا۔ اور کہا۔ کہ بشپ صاحب نے میری بات کا جواب نہین دیا۔ اور عصمت کے متعلق دوبارہ اس آیت کو پیش کیا۔ اور بشپ صاحب سے جواب طلب کیا۔

اتنے مین ایک دیسی پادری نے بشپ صاحب کو قرآن شریف مین سے وہ آیت نکال کر دینی چاہی۔ مگر قدرت خدا اس مقام کے بدلے قرآن شریف کا ایک اور مقام نکال کر دیا۔ اور بشپ صاحب کو سمجایا کہ **واللہ یعصمک من الناس** کا جو ترجمہ [illegible]

نے کیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ جب بشپ صاحب اُٹھے۔ اور انھوں نے یہ کہکر کہ عصمت کے متعلق جو آئیت شریعت اس نبی نے پیش کی ہے۔ اس کا ترجمہ صحیح نہیں۔ وہ آئیت پڑہی۔ تو آئیت کوئی اور ہی تھی۔ مین نے اٹھکر کہدیا۔ کہ یہ وہ آئیت نہین تب بشپ صاحب حیران ہوئے۔ اور سب لوگون نے قہقہہ لگایا اور بشپ صاحب نے اپنی کرسی کے پیچھے دیسی پادری کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مجھے اس بھائی نے یہ آئیت نکال کر دی تھی۔ مگر خیر ہم ہار جیت کے واسطے نہین آئے۔ اور ہم نے اس آئیت پر غور نہین کیا۔ اچھا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مان لیتے ہین۔ مگر باقی نبی تو گناہ گار ثابت ہوئے۔

اس کے بعد ایک دو اور آدمیون نے چند کلمات کہے۔ تب بشپ صاحب نے جلسہ ختم کر دیا۔ اور ہماری فتح ہوئی۔ آن حضرت کے متعلق آخر بشپ صاحب کو مجبور ہوکر یہ ماننا پڑا۔ کہ قرآن شریف سے ان کا گناہ گار ہونا ہرگز ثابت نہین ہوسکتا۔ اور انجیل کے متعلق جو کلمات مین نے کہے تھے۔ ان کا تو وہ ہرگز جواب دے ہی نہ سکے۔

اس کے بعد بشپ صاحب کا ایک اور لیکچر ہوا۔ جس کا مضمون زندہ رسول تھا۔ اس مین بھی اللہ تعالے نے ہم کو ایک عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ اور ہم نے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہین۔ اور آن حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم اب تک زندہ موجود ہین۔ مگر چونکہ اس جگہ اس ذکر کا موقعہ نہین۔ اس واسطے اسی پر یہ درس ختم کیا جاتا ہے۔

انصار بدر

جزاھم اللہ احسن الجزا۔

(۱) مخدومی ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔
اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جب سے جناب اس اخبار کے ایڈیٹر ہوئے ہین۔ مجھ کو اس اخبار سے بہت توقع ہو گئی ہے۔ اور شکر ہے کہ میری توقع کے مطابق سب کچھ ظہور مین آرہا ہے۔ جناب نے جو نئے سال سے سلسلہ مضامین شروع کیا ہے بہت مناسب ہے۔ مین نے ہر طرح سے اس اخبار کی مدد کے لیئے اپنے آپ کو طیار پاتا ہون۔ چونکہ میرے نام پر صے رو پیہ قیمت کا اخبار جاری فرما دین۔ فی الحال قیمت مین خود انشاء اللہ تعالےٰ اس مہینہ کے اندر ارسال خدمت کرونگا۔ جناب وی پی کی تکلیف نہ کرین۔ اور خاکسار کے لیئے دعا فرما دین۔ خاکسار تابعدار سید محمد حسین۔

دوسرے کارڈ مین ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک نیا خریدار بھی دیا ہے۔

(۲) برادر عزیز ابو محمد شفیع صاحب بھیروی تحریر فرماتے ہین۔

۸۹۷۔ میرے عنایت فرمائے جناب اُستاد صاحب۔
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بعد آداب و آداب و نیاز غلامانہ کے دست بستہ یہ عرض ہے۔ کہ پیشتر ازین جناب اخویم چودہری اللہ داد خان صاحب کی معرفت آپ کی خدمت مین لکھ چکا ہون۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی مولا کریم سے مدد مانگ کر اخبار بدر کی قیمت یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے بجائے ے؎ کے صے روپیہ دیتا رہونگا۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے اس سے زیادہ بدر کی خدمت کرنے کی توفیق دی۔ تو زیادہ خدمت کرونگا۔ لیکن فی الحال پانچ روپیہ قیمت سالانہ دیتا رہونگا۔ اور انشاء اللہ بشرط زندگی ماہ فروری یا ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کی تنخواہ پر پیشگی قیمت ارسال کرونگا۔ تسلی فرما دین۔ بسبب اب نہ ہونے کے ارسال نہ کر سکا۔ ورنہ اب ہی روانہ خدمت کر دیتا۔

اور بندہ نے چند ایک صاحبان کی خدمت مین بدر اور میگزین اُردو کے لیئے بہت کچھ کہا ہے۔ اور پھر بھی انشاء اللہ تعالیٰ کہکر اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگ کر جلدی خریدار بنا دونگا۔ مطالعہ کے لیئے پرچہ بدر و میگزین دیا کرتا ہون۔ آپ ازراہ مہربانی تکلیف فرما کر فی الحال ایک پرچہ اخبار بدر کا سال شروع سے حسب ذیل پتہ پر وی پی کر کے روانہ فرما دین۔

بمقام موضع دھنیانوالہ۔ ضلع ڈاک خانہ گوجرانوالہ۔ نہر اپر چناب بخدمت جناب منشی نبی بخش صاحب ملازم سردار سنت سنگھ صاحب ٹھیکدار مشرف ہو۔

(۳) مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
برادرم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔
وی پی ابھی تک نہین پہنچا۔ عـ؎ روپیہ ادا کرونگا ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۶ء کی بابت صے اور صے ۱۹۰۶ء کے لیئے تعمیل حکم جملہ عـ؎ تسلیم کیا گیا تھا۔ دوکان خدا کے فضل سے مل گئی ہے۔ ۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء تاریخ پیشی مقدمہ ہے۔ دعا فرمائیے۔ اور حضرت کے حضور مین بھی دعا کے لیئے عرض کیجیئے گا۔ خاکسار بندہ رحمت اللہ۔ لاہور

(۴) برادر محمد حیات صاحب احمدی ولد منشی جلال الدین صاحب مرحوم نے تین نئے خریدارون کے نام وی پی روانہ کرنے کے واسطے تحریر فرمایا۔

(۵) برادر عزیز فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج نے ایک اور نیا خریدار دیا۔

(۶) راجہ یار محمد خان صاحب باڑی پور کشمیر سے تحریر فرماتے ہین۔ کہ مین آئندہ قیمت صے سالانہ دیا کرونگا۔

کیا آپ بدر کیواسطے بہتری کی تجاویز سوچنے اور نئے خریدارون کے پیدا کرنے مین معروف ہین۔ اگر نہین۔ تو اب سہی۔ والسلام

المفتی

(فقہ احمدیہ)

سوال نمبر۱ لاہور سے ایک دوست نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے۔ مین نے مہر اس کو دیا۔ نہ بخشوایا۔ اب کیا کرون۔

جواب۔ مہر اس کا ترکہ ہے۔ اور آپکے نام قرض ہے۔ آپکو ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس کی یہ صورت ہے۔ کہ اس کو شرعی حصص کے مطابق اس کے دوسرے مال کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ جس مین ایک حصہ خاوند کا بھی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس کے نام پر صدقہ دیا جاوے۔

سوال نمبر۲۔ کیا کسی شرعی ضرورت کے واسطے نماز جمعہ کے ساتھ بھی نماز عصر جمع جائز ہے۔

جواب۔ جائز ہے۔ گذشتہ دسمبر مین جمعہ کے روز کثرت آدمیون کے سبب اور قبل از نماز ایک عظیم الشان دینی جلسہ مین شمولیت کے سبب کھانا بھی نہ کہا چکے تھے۔ اور نماز جمعہ بھی کسی قدر پچھلے وقت مین ہو سکا۔ اسواسطے حسب الحکم حضرت مسیح موعود جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کی گئی تھی۔

اخبار کی بہتری کی تجاویز

درس قرآن شریف۔ ایک دوست مشورہ دیتے ہین۔ کہ درس قرآن اخبار مین ایسے طرز پر لکھنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی چاہے تو ان اوراق کو بعد اکٹھے ایک علیحدہ جلد بنا سکے۔ یہ تجویز عمدہ ہے۔ گو اسمین یہ مشکل ہے۔ کہ پورے صفحہ کا مضمون جسمین کمی بیشی نہ ہو ایسے طور پر عموماً ختم نہین ہو سکتا کہ سلسلہ گفتگو پورا ہو جاوے۔ اور باقی آئندہ لکھنے کی ضرورت نہ رہے۔ تاہم سورۃ فتح کے ختم ہونے کے بعد جب نئی سورت شروع کیجاوے۔ تو اس امر کا التزام رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ مین نے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو سورۃ شروع کی جائے۔ وہ پوری کر کے چھوڑی جاوے۔

برادرم محمد حسین صاحب اول پوری نے مشورہ دیتے ہین۔ کہ ہر اخبار مین روزانہ اوقات نماز لکھے جایا کرین۔ یہ تجویز مجھے پسند آئی ہے۔ اُمید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس کو پسند کرینگے۔ صحیح اوقات کے متعلق کافی واقفیت حاصل کرنے کے بعد انشاء اللہ ماہ مارچ سے یہ سلسلہ شروع کیا جاویگا۔

رعایتی قیمت پر اخبار۔ بعض دوستون نے ہم کو قیمت اخبار مبلغ صے اور للعصروی بھیجی ہے۔ ہم اس کے عوض مین غریب خریدارون کو اخبار ے؎ اور ے؎ سالانہ پر دینے کو طیار ہین۔ درخواستین قیمت کے ساتھ آنی چاہیئین۔

ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت

رسالہ الوصیت کے متعلق چند ضروری امور قابل اشاعت ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(۱) - اول یہ کہ جب تک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نہ کرے کہ قبرستان بہ اعتبار لوازم ضروری کے من کل الوجوہ تیار ہوگیا ہے۔ اس وقت تک جائز نہ ہوگا۔ کہ اس کی میت جس نے رسالہ الوصیت کی شرائط کی پابندی کی ہے۔ قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائی جائے۔ بلکہ پل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے طیار ہو جانا ضروری ہوگا۔ اور اس وقت تک میت ایک صندوق میں امانت کے طور پر کسی اور قبرستان میں رکھی جاویگی۔

(۲) - ہر ایک صاحب جو شرائط رسالہ الوصیت کی پابندی کا اقرار کریں۔ ضروری ہوگا۔ کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں۔ اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہیں اور ضروری ہوگا۔ کہ وہ کم سے کم دو اخباروں میں اس کو شائع کرا دیں۔

(۳) - انجمن کا یہ فرض ہوگا۔ کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی دیکھ کر وصیت کنندہ کو ایک سارٹیفکیٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دیدیں اور جب قواعد مذکورہ بالا کی رو سے کوئی میت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا۔ کہ وہ سارٹیفکیٹ انجمن کو دکھلایا جائے۔ تو انجمن کی ہدایت اور موقع نمائی سے اس کی وہ میت اس موقع میں دفن کی جاوے۔ جو انجمن نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔

(۴) - اس قبرستان میں بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے۔ نابالغ بچے دفن نہیں ہوں گے۔ کیونکہ وہ بہشتی ہیں۔ اور نہ اس قبرستان میں اس میت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا۔ جب تک وہ اپنے طور پر کل شرائط رسالہ الوصیت کو پورا نہ کرے۔

(۵) ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ ان کو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا۔ کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تا کہ انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آگئے ہوں۔ ان کو دور کر کے اجازت دے۔

(۶) اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہوں جنہوں نے رسالہ الوصیت کی تمام شرائط پورے کر دئے ہوں۔ ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے۔ کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جاویں۔ اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں۔ کہ اس فوت ہونے کے مقام اور قادیان میں طاعون نہ ہو۔

(۷) یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا۔ کہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جاوے۔ بلکہ ضروری ہوگا۔ کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے۔ پابند احکام الٰہی اور تقویٰ و طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔

(۸) - اگر کوئی صاحب دسویں حصے جائداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو۔ یا کسی اور ملک میں وفات پاویں۔ جہاں سے میت کو لانا متعذر ہو۔ تو ان کی وصیت قائم رہے گی۔ اور خدائے تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا۔ کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں اور جائز ہوگا۔ کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جاوے۔ اور اس پر واقعات لکھے جاویں

(۹) - انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا۔ اس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی۔ اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ ترقی دے۔

(۱۰) انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے۔ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ اور پارسا طبع اور دیانت دار ہوں۔ اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا۔ کہ وہ پارسا طبع نہیں یا یہ کہ وہ دیانتدار نہیں۔ یا یہ کہ وہ ایک چالباز ہے۔ اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہوگا۔ کہ بلاتوقف ایسے شخص کو اپنے مجمع سے خارج کرے۔ اور اس کی جگہ کوئی اور مقرر کرے۔

(۱۱) اگر وصیتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا پیش آوے۔ تو اس جھگڑے کی پیروی میں جو اخراجات ہوں۔ وہ تمام وصیتی مالوں میں سے دئے جائیں گے۔

(۱۲) اگر کوئی شخص وصیت کر کے پھر اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے روگردان ہو جاوے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو۔ پھر بھی جائز نہ ہوگا۔ کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے۔ بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں۔ اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے۔

(۱۳) چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لئے اس انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رکھنا ہوگا۔ اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔

(۱۴) جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں۔ جو اس کی ہدایت کی تابع ہوں اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں کہ وہاں سے میت کو لانا متعذر ہے تو اسی جگہ میت کو دفن کر دیں اور ثواب کے حصہ پانے کی غرض سے ایسی میت قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصے کی وصیت کرے۔ اور اس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اس انجمن کا کام ہوگا جو اس ملک میں ہی ہے۔ اور بہتر ہوگا کہ وہ روپیہ اسی ملک کے اغراض دینیہ کے لئے خرچ ہو۔ اور جائز ہوگا۔ کہ کوئی ضرورت محسوس کر کے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جاوے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز مقامی قادیان ہوگا۔

(۱۵) یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔ اور جائز ہوگا۔ کہ وہ آئندہ ضرورتیں محسوس کر کے اس کام کے لئے کوئی کافی مکان طیار کریں۔

(۱۶) انجمن میں کم سے کم ہمیشہ دو ایسے ممبر رہنے چاہئیں۔ جو علم قرآن و حدیث سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں۔ اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

(۱۷) - اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے۔ مجذوم ہو جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ اس قبرستان میں لایا جائے۔ تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مناسب نہیں ہے۔ کہ اس قبرستان میں لایا جائے۔ لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا۔ تو اس کو وہی درجہ ملے گا۔ جیسا کہ دفن ہونے والے کو

(۱۸) اگر کوئی کچھ بھی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور باایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش آدمی ہے اور متقی اور خالص مومن ہے۔ اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو۔ تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔

(۱۹) - اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے رد کیا جائے۔ تو گو وصیتی مال بھی پیش کرے۔ تاہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۰) میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔

یہ وہ شرائط ضروریہ ہیں۔ جو اوپر لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائیگا۔ جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے۔ کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بناویں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں۔ یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلاتوقف اس فکر میں پڑتے ہیں۔ کہ دسواں حصہ جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں اور اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الٓمٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یوں ہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے۔ کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی

پیدا ہو۔ تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق کرکے دکھلاوے اس لیئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا۔ کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے۔ جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لیئے ابتلا رکھا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کے امتحان میں بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کرکے دکھلا دیا۔ اور اپنا صدق کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت۔ اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوں گے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا کی رحمتیں ان پر ہونگی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے۔ کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا۔ قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو۔ کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لیئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لیئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ وہ دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جاویں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے۔

ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون
والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم
خاکسار
مرزا غلام احمد
خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود
۶ جنوری ۱۹۰۶ء

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت، حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لیئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

گذشتہ اشاعت سے آگے

۲۔ دوسرا واقعہ۔ قریب یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ میں رات کو قریباً دس بجے مولوی صاحب کو دیکھنے گیا۔ اس وقت ان کو سخت ضعف تھا۔ قریباً غشی کی صورت تھی۔ کئی روز سے ہچکی تھی۔ کچھ کھایا نہ تھا۔ نبض بہت کمزور اور بے معلوم تھی۔ میں نے اس وقت حضرت اقدس کی خدمت میں کہلا بھیجا۔ فوراً تشریف لائے۔ سب کیفیت عرض کی۔ اس وقت دعا میں مصروف ہو گئے۔ دوا بھی دی۔ ابھی دوا اندر نہ گئی تھی۔ کہ میں نے نبض پر ہاتھ رکھا۔ نبض فوراً طاقتور ہو گئی۔ اور ہوش میں آ گئے۔ یعنے دعا کے لیئے ہاتھ اٹھانے ہی کی دیر تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسے قبولیت کا شرف بخشا۔ اور جس خطرناک حالت میں میں مولوی صاحب کو چھوڑ آیا تھا۔ ان کی طبیعت فوراً اصلاح پر آ گئی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا کہ یہ ضعف ہوا ہی نہ تھا۔

۳۔ اوپریشن کے بعد زخم کی حالت کئی روز تک خراب رہی۔ اور انگور کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا۔ حضرت نے دعا کی صبح کو رؤیا سنایا۔ کہ مولوی صاحب مرحوم کو حضرت اقدس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ یہ ۹۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے یعنی پانچ روز بعد از اوپریشن۔ اسی روز قریب دس بجے میں جو پٹی لگانے کے لیئے گیا۔ تو یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرانی ہوئی۔ کہ قریباً تمام زخم پر انگور آ گیا تھا۔ اس سے پہلے روز انگور کا نام و نشان نہ تھا۔ اور سڑا ہوا مواد اس کے اندر سے نکلتا تھا۔ یہ بالکل عجوبہ اور خارق عادت بات تھی۔ کہ اتنے بڑے زخم پر جو اس وقت قریب آٹھ انچ لمبا اور چھ انچ چوڑا تھا۔ ایک دن میں انگور آ جائے۔ میرے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے خیال میں یہ قریباً آٹھ دس روز کا کام تھا۔ جو ایک دن میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ اور یہ دعا کا نتیجہ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے شیخ یعقوب علی صاحب و دیگر احباب جو زخم کی حالت کو روز دیکھتے تھے۔ اس حیرت انگیز تبدیلی کے شاہد ہیں۔ اور جو خواب حضرت اقدسؑ نے بیان فرمائی تھی۔ وہ اس درمیانی صلاحیت طبیعت کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ مگر اس خواب کے اخیر میں حضرت صاحب نے تین بار فاتحہ پڑھی۔ جس سے بعد میں اشارہ مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کی طرف معلوم ہوتا

۴۔ نیز ایسے ہی ۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو یعنی جس روز کہ پہلا اوپریشن کیا گیا حضرت کو الہام ہوا۔ ستر و بلا۔ اس کا اول مفہوم بھی خاص حضرت اقدسؑ کی ذات کے متعلق ہوگا۔ جو خدا انشاء اللہ بعد میں ظاہر کرے گا۔ مگر اس الہام کو مولوی صاحب کی طرف منسوب کیا جاوے تو اس میں اس کاربنکل کی صحت کی طرف اشارہ تھا۔ جو بعد میں بالکل اچھا ہو گیا تھا۔ اور یہ ایک بلا تھی۔ جو خدا کے فضل سے بالکل رد ہو گئی تھی۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ موت ہر ایک کے لیئے مقدر ہے۔ اس سے کوئی شخص باہر نہیں۔ وہ دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر اصل مرض جس کا سب کو خیال تھا۔ وہ دور ہو گئی۔

۵۔ مولوی صاحب کو اس دوران مرض میں بڑا سخت ہچکی کا دورہ ہوا۔ جو کئی روز تک رہا۔ کچھ کھا پی نہ سکتے تھے۔ کوئی دوائی کارگر نہ ہوتی تھی۔ خون اور پیپ پاخانہ کے ساتھ آتا تھا۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی یہ رائے تھی۔ کہ انتڑیوں میں زخم ہو گئے تھے۔ اور دوائیوں سے ان کی طبیعت اتنی متنفر ہو گئی تھی۔ کہ پینے سے انکار کرتے تھے۔ آخر کار حضرت اقدس کی دعا سے اس سے بکلی نجات ہو گئی تھی۔ کہ پھر اخیر وقت تک تندرستوں کی طرح سے پاخانہ آتا رہا۔

۶۔ پیشاب کی وہ کثرت تھی کہ اسے دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔ دو بڑے بڑے برتن ایک رات میں بھرتے تھے۔ قریباً چودہ پندرہ سیر پختہ پیشاب ان کو چوبیس گھنٹہ میں آتا تھا۔ جس سے بہت خطرہ تھا۔ گو ہر طرح کی ادویہ ذیابیطس کی کی گئی۔ کوئی معتدبہ فائدہ نہ ہوتا تھا۔ مگر حضرت کی دعا اور توجہ سے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کے پیشاب کی مقدار بہت کم ہو گئی۔ یہاں تک کہ مشکل سے ایک دو دفعہ رات کو پیشاب ان کو آتا تھا۔ اور پیشاب کی مقدار قریباً دہم حصہ کم ہو گئی تھی۔

اور بھی بہت سے حالات ہیں۔ کہ بعض تکلیف دہ عوارض کو اللہ تعالےٰ نے حضرت کی دعا اور توجہ سے دور کیا۔ اور اپنی رحمت اور فضل کا اظہار اس موعود مسیح کے طفیل کیا۔ اور بعض دفعہ ایک کرب اور اضطراب کی حالت کو ایک سکون و راحت کی حالت میں بدل دیا۔ اور یہ اتنے امور ہیں۔ کہ بلحاظ طوالت کے میں ان کا ذکر نہیں کرتا۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ پاس رہنے والوں نے خدا کے فضل سے اس علالت کے ایام میں بہت سے نشان اس مسیح کے ہاتھ سے دیکھے۔ جن سے ان کا ازدیاد ایمان ہوا۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاکتبنا مع الشاھدین

مولوی صاحب کی علالت میں حضرت اقدس مرزا صاحب کا سلوک

جس روز سے کہ مولوی صاحب علیل ہوئے۔ اس گھڑی تک کہ انہوں نے اس جہان سے اپنے تعلقات کا انقطاع کیا۔ مجھے مولوی صاحب مرحوم و مغفور کی خدمت میں رہ کر سعادت حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے موقعہ دیا۔ اور چونکہ حضرت اقدس اپنے خاص کرم اور مہربانی سے مولوی صاحب مرحوم کے متعلق ہر ایک علاج میں اور ان کے کھانے پینے کی ہر ایک چیز کے متعلق خاکسار سے مشورہ لیتے تھے۔ اور مولوی صاحب کی طبیعت بعض اوقات رات کو بگڑ جاتی تھی۔ اس لئے مجھے اس وقت حضرت صاحب کی خدمت میں اطلاع دینے کی ضرورت ہوتی تھی۔ اور دن میں بھی کئی دفعہ ایسا موقعہ ہوا۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب یا ایک دو اور احباب کے سوائے کوئی نہ ہوتا تھا۔ حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی بیماری میں جو تبدیلیاں ہوتی تھیں۔ ان کو اس سے اطلاع دی جاتی تھی۔ ہر ایک دفعہ جب ہم اطلاع دیتے۔ حضرت اقدس خود تشریف لاتے۔ اور حال دریافت کرتے۔ اور بعض اوقات خود بخود تشریف لاتے۔ اور مولوی صاحب کا حال معلوم کرتے۔ اس لئے خاکسار کو خدا کے فضل سے مولوی صاحب کی اس علالت میں حضرت اقدس کے اخلاق اور ان کی محبت۔ اور ایثار جو ان کو اپنے خدام کے لئے ہے۔ اس کے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا۔ ہم بعض اوقات ہم نے حضرت اقدس کو سخت کرب اور گھبراہٹ اور اضطرار کی گھڑیوں میں مولوی صاحب کی نازک حالت اور کی اطلاع دی جب کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہمارا وہ پیارا رفیق جس نے اپنی ہر ایک خواہش پر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خدمت دین کو مقدم کیا ہوا تھا۔ اور ہمارا وہ حبیب جس نے کہ اپنے وجود کے ایک ایک ذرہ کو امام معصوم اور ہادی برحق کی راہ میں ایک بار نہیں بلکہ صدہزار بار نثار کیا ہوا تھا۔ اور جو اپنے دل سے ہر ایک دوست کا قدردان تھا۔ جس کو کہ وہ دیکھتا کہ اسے اعلائے کلمۃ اللہ و اشاعت دین کے لئے ادنیٰ سا بھی جوش ہے۔ اس وقت ہم دیکھتے تھے۔ کہ وہ نوجوان جو اپنے شہر کا اور اپنے ملک کا اور اپنی قوم کا اور اسلام کا فخر تھا۔ کہ اس کی کشتی عمر ایسی سخت بیماری کے طوفان میں تلاطم میں پڑی ہے۔

اصل میں یہ وقت ہوتا ہے کسی کی سچی محبت اور اخلاص کو پرکھنے کا۔ نیز اس بات کا کہ اسے خدا تعالیٰ کی قوت پر کیسا ایمان ہے۔ اور اس کا تعلق خدا کے ساتھ کیسا ہے۔ کیونکہ ایسی نازک حالت میں خصوصاً جب کہ معالج ڈاکٹر اور طبیب بھی یاس کے عالم میں ہوں۔ سوائے ایسے لوگوں کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہو۔ کوئی ثابت قدم نہیں رہ سکتا اور حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی بیماری میں اپنی کمال محبت اور ایثار کا اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور توکل کا نمونہ دکھایا۔ وہ ایک اہل بصیرت کے لئے کافی ثبوت ہے۔ حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے کا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا سچا تعلق ہونے کا اور اس بات کا کہ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ آج امت میں دیکھنا چاہے۔ تو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ چاہے کوئی تمام دنیا میں ڈھونڈے اور میں بعض اوقات کو پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ جو کچھ کہ میں نے حضرت اقدس کے کمال اخلاق اور محبت اور مہربانی کا نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں۔ اور حضرت اقدس نے اپنے ایک عزیز مخلص دوست کو بے آرامی میں پا کر جو اپنے نفس پر باوجود اس قدر ضعف اور بڑھاپے اور کمزوری کے ہر ایک قسم کا آرام حرام کر دیا تھا۔ اور ان کو اس عزیز کے لئے جو تڑپ اور دلی توجہ اور اضطراب تھا۔ میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کس طرح سے بیان کروں اور کن الفاظ میں ظاہر کروں۔ البتہ ہمارے دلوں پر اس کا ایک نقشہ ہے۔ اور ہماری شمع اور ایمان کو اس سے ایک تروتازگی پہنچی ہے۔ جو خدا کے فضل سے قیامت تک مٹنے والی نہیں۔ اور اگر کوئی اہل دل دلوں پر نظر ڈال کر حقائق معلوم کر سکتا ہے۔ تو ہم حاضر ہیں۔ اگر باور نہ ہو۔ تو ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھ لے۔ ماسوائے اس کے حضرت اقدس کو خدا تعالیٰ کی جناب میں تضرع اور نیاز اور خشوع و خضوع نہایت درجہ کا تھا دن اور رات میں حضرت صاحب کا بہت کم حصہ ایسا گذرتا ہو گا۔ جو حضرت احدیت کے حضور میں دعا سے خالی ہو۔ اور بعض دفعہ کئی کئی گھنٹہ دعا میں مصروف رہتے۔ اور سجدہ سے سر نہ اٹھاتے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ نقشہ میں کس طرح سے آپ کے سامنے پیش کروں کہ وہ حضرت اقدس کے حقیقی تبتل الی اللہ اور ان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کو سمجھ سکیں۔ اس میں شک نہیں کہ جیسے کہ اس عالم کے باریک در باریک اسرار اور حقائق قدرت کو دیکھنے کے لئے ایک دوربین یا خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے سوائے ہماری آنکھیں بے کار ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے اسرار قدرت کو دیکھنے کے لئے جو کہ ایک وراء الورا ہستی ہے۔ ہم نہیں بے کار ہیں۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک دوربین آنکھ عطا نہ ہو۔ ایسے ہی جو لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں ان کی معرفت کا بھی حاصل کرنا خدا کے فضل کے سوائے ناممکن ہے ہر زمانے میں ہر ایک رسول اور مجدد کے وقت میں لوگوں نے اپنی عدم معرفت کے سبب ٹھوکر کھائی ہے۔ اور قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم سے یہی سنت اللہ ہے۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امت محمدیہ کو پہلوں کے نمونہ سے سبق حاصل کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ وہ اس امام برحق کی مخالفت سے خدا کے عذاب کے نیچے نہ آویں۔ آمین ثم آمین۔

اور وہ مستہزئین میں سے نہ بنیں۔ اور خدا کے خوف اور خشیت کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ آمین۔

(۱)۔ سامان جو مہیا کیا گیا۔ جن لوگوں نے قادیان دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جس کی آبادی قریباً چار پانچ ہزار ہے۔ وہاں معمولی ضروریات کا مہیا ہونا بھی مشکل ہے۔ چہ جائیکہ ایسے سخت بیمار کے لئے ہر ایک ضروری چیز بہم پہنچ سکے۔ مگر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اس عزیز بیمار کی تیمارداری میں کوئی دقیقہ کوشش کا فروگذاشت نہ کیا۔ مولوی صاحب جس چیز کے کھانے کی خواہش ظاہر کرتے۔ حضرت اقدس فوراً آدمی بھیجکر لاہور یا امرتسر سے منگوا دیتے۔ یا اگر یہ خاکسار یا خلیفہ صاحب یا مولوی نورالدین صاحب کسی دوائی یا خاص غذا کے لئے عرض کرتے یا خود حضرت اقدس ان کے لئے کوئی چیز تجویز کرتے تو فوراً امرتسر یا لاہور سے منگوا دیتے۔

مولوی صاحب کے لئے انگور۔ سردے۔ انار وغیرہ۔ ہر ایک قسم کا پھل ہر وقت موجود رہتا۔ مولوی صاحب کو صحت میں ہی ٹھنڈے پانی سے ہمیشہ بڑی محبت رہی ہے۔ یہاں تک کہ موسم سرما میں بھی چھت کے اوپر پانی رکھوا چھوڑتے تھے۔ اور وہی یخ کی طرح کا پانی جاڑوں میں پیتے تھے۔ اس بیماری میں چونکہ شروع سے ہی تپ کی شکایت ساتھ ساتھ ہی بعض اوقات حرارت زیادہ ہو جاتی تھی۔ مولوی صاحب کو برف کی بہت ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اس لئے حضرت اقدس نے ان کے لئے یہ التزام کیا ہوا تھا۔ کہ اکٹھی دو تین من برف منگوا لیتے۔ اور پھر جب وہ قریب ختم کے ہوتی۔ تو اور آدمی لاہور یا امرتسر بھیجکر اتنی ہی برف منگواتے۔ اور اس ذخیرہ کو کم نہ ہونے دیتے۔ جس وقت کہ مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ ایک من کے قریب برف موجود تھی۔ اور مولوی یار محمد صاحب اور برف لانے کے لئے حضرت کے حکم سے لاہور جانے کو طیار تھے۔ کہ یہ حادثہ ہو گیا

مولوی صاحب کو چونکہ بہت ضعف ہو گیا تھا۔ کوئی ثقیل غذا ہضم نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے ایک مہینہ سے زائد عرصہ سے رات کے لئے حضرت اقدس تین چار مرغ کی یخنی ہر روز تیار کروا دیتے اور [illegible] سوپ اس سے علاوہ اکثر تیار کروا دیتے بعد میں حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کہ یخنی وغیرہ جو دی جاتی ہے۔ اس میں مقدار بہت ہوتی ہے۔ مگر اصل طاقت کا جزو کم ہوتا ہے۔ انگلینڈ سے تیار ہو کر ایک قسم کا گوشت کا ست آتا ہے (وائتھ صاحب کا بنگلیہ بیف جوس (Beef Juice وہ مدت تک مولوی صاحب مرحوم کو دیا گیا۔ ایک شیشی جس میں قریب دو اونس (ایک چھٹانک) کی غذا ہوتی تھی۔ تین روپیہ میں آتی ہے۔ حضرت اقدس نے اس کی کئی شیشیاں ان کے لئے خریدیں یا کہ جس وقت مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ برادرم شیخ رحمت اللہ نے تین شیشیاں اسی غذا کی مولوی صاحب کے لئے بھیجی تھیں۔ خاکسار کو پہنچیں۔ شیخ صاحب کو مولوی صاحب مرحوم سے خاص محبت اور اخلاص رہا ہے۔ چونکہ پہلی شیشیاں اس غذا کی قریب اختتام کے تھیں۔ میں نے شیخ صاحب کو لکھا تھا۔ کہ جلدی بھیجیں۔ انہوں نے فوراً ہی اس کی تعمیل کی۔ اور اس رفیق کی رفاقت اور آخری خدمت میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

* * *

۲۔ علاج۔ مولوی صاحب کے علاج کے لیئے دو اسسٹنٹ سرجن یعنی خاکسار اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب جو خدا کے فضل سے اپنے علم اور تجربہ کی رُو سے یکتائے دہر ہیں۔ ہر وقت موجود رہتے تھے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور اور ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسر سے مشورہ کے لیئے تشریف لائے۔ اور مولوی صاحب کے لیئے ہر ایک قسم کی دوائی اور عمل جراحی کے لیئے اوزار قادیان جیسی جگہ میں بہم پہنچائے۔ یہاں تک کہ ایک منگوایا تاکہ مولوی صاحب کو کلوروفارم کے سنگھانے کی ضرورت نہ رہے اور اس سے جگہ بے حس کر کے اوپریشن کئے جاویں۔ چنانچہ بعد میں دوسرے کاربنکل وغیرہ پر اوپریشن کرنے میں اس سے بہت مدد ملی۔ یہ ایسا اوزار ہے۔ کہ اکثر ہسپتالوں میں بھی موجود نہیں ہوتا۔

حضرت اقدس نے مولوی صاحب کے علاج میں کثرت سے روپیہ خرچ کیا۔ اور کوئی ایسی چیز باقی نہ رہ گئی تھی۔ کہ جس کی نسبت خیال بھی ہو سکے۔ کہ مولوی صاحب کے علاج کے لیئے مفید ہو گی اور علاج کے لیئے بہم نہ پہنچائی گئی ہو۔ اور مولوی صاحب کی یہ کیسی خوش قسمتی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیئے ہر یک سامان بہم پہنچایا۔ اور ان کے لیئے جو کوشش کی گئی۔ کسی امیر یا نواب کے نصیب ہو تو ہو ورنہ عام اُمرا کے لیئے بھی اس قدر کوشش ہونی محالات سے ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح کی برکت سے تھا۔ ورنہ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ اُن کے والد صاحب فرماتے تھے۔ اگر ہم اپنی تمام جائیداد بھی نیلام کر دیتے اور چاہتے۔ کہ ہمارے بیٹے کا اس قدر ڈاکٹر اور حکیم علاج کرتے رہیں اور ان کی خدمت میں دن رات مصروف رہیں۔ تو بالکل ناممکن تھا۔ بلکہ اتنے لمبے عرصہ کے لیئے ایک دفعہ دن میں بھی کسی لائق ڈاکٹر کو دکھانا مشکل تھا۔

مگر مولوی صاحب موصوف نے اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کے راہ میں وقف کر دیا تھا۔ اس لیئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ حسن سلوک میں اس دنیا میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ احسان کے دل کو کس قدر ٹھنڈک پہنچی۔ اور خدا کی دستگیری اور رحمت سے ان کا دل کس قدر خوش اور پُر حلاوت تھا۔ کہ وہ خود خدا کے اس فضل پر تعجب کرتے اور بار بار کہتے تھے۔ کہ ابھی میں بیمار نہیں ہوا تھا۔ کہ دو ڈاکٹروں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی وقت میں دو مختلف سمتوں سے بھیجا۔ اور دونوں تین تین ماہ کی رخصت لے کر آئے۔ تاکہ ان کے علاج میں کوئی کمی نہ رہ جاوے اور اس میں بھی ایک بڑا بھاری نشان تھا۔ ورنہ ضرورت پر یکایک رخصت ملنی اور اتنی لمبی رخصت ملنی محال بلکہ ناممکن ہوتی ہے۔ اور میرا ارادہ کسی پہاڑ پر جانے کا تھا۔ مولوی صاحب نے خود مجھے قادیان میں بلایا۔ ان کا وہ خط میں دوسرے موقعہ پر درج کروں گا

گویا یہ ایک منجانب اللہ تحریک تھی جس روز میں قادیان پہنچا۔ وہی دن ان کی بیماری کے نشان کے تھے۔ جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اور وہ بار ہا یہ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اور خلیفہ صاحب کو میرے علاج کے لیئے بھیجا ہے۔ باسوائے اس کے مولوی اللہ الدین صاحب کی موجودگی ان کے واسطے بڑی بھاری تسکین کا موجب تھی۔ یہ تو دنیاوی سامان علاج تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو میسر کیا۔ اور ان کے سب کے سب معالج ان سے خاص دلی محبت اور اخلاص رکھنے والے تھے جس سے بڑھ کر بیمار کی تشفی کا موجب اور کوئی امر نہیں ہوتا

۳۔ حضرت اقدس کا خاص فضل

ان سب کے علاوہ ان کے لیئے روحانی اور جسمانی طبیب خود حضرت مسیح موعود تھے۔ اور یہ ایسی تسلی تھی۔ اور ایسا خدا کا فضل تھا۔ کہ کسی بڑے سے بڑے دنیاوی بادشاہ اور شاہنشاہ کو نصیب ہونا محالات سے ہے کیونکہ دعا کا اثر تب ہی ہوتا ہے۔ جب خاص دلی اضطرار اور تڑپ اس کے شامل حال ہو۔ اور یہ کیفیت بغیر دلی تعلق کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ والدین کی دعا اپنے بیٹے کے حق میں اکثر قبول ہوتی ہے اسی طرح سے ایک خدا کے برگزیدہ انسان کے دل میں اگر اپنا گھر کرنا اور اس کے دل میں اپنے والدین سے بھی بڑھ کر سوز و گداز پیدا کرنا تب تک نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے رستہ میں فدا نہ کر دے۔ اور خدا کے رستہ میں جان دینے تک بھی دریغ نہ کرے۔ کیونکہ یہ ماموران خدا کے پیارے لوگ اسی شخص سے پیار اور محبت کرتے ہیں۔ جو خدا سے دنیا اور مافیہا کی سب اشیاء سے زیادہ پیار کرے۔ اور وہی لوگ ان کی حقیقی اولاد اور بیٹوں کے زمرہ میں سمجھے جاتے ہیں۔ جو ان کے روحانی علوم کے وارث ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرتے ہیں۔ جس کے مقابلہ دنیا کے اور سب تعلقات ہیچ ہیں۔ الحمد للہ۔ کہ مولوی صاحب ایک جاں نثار اور فدائی مرید کے نمونہ تھے۔ اور ان کے سینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور صرف خدا کو راضی کرنے کے لیئے انہوں نے اپنا سب گھر بار چھوڑ دیا۔ اور ان کی یہی آرزو تھی۔ کہ اس مسیح کے قدموں میں۔ اور دین کی خدمت میں جان نکلے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور اس مبارک اخلاص مند انسان نے اپنی مراد کو پایا۔ اور خدا ہی کے راستہ میں اپنی جان دی۔ اس سے بڑھ کر خوشی اور حمد کا موقعہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرحوم کو (اور ہم سب کو) کو آقا اور مرشد اور امام ایسا دیا۔ کہ اس محب مخلص اور مرید صادق کے اخلاص کے مقابلہ میں وہ محبوب آقا اپنی توجہ اور بذل احسان اور ہمدردی اور خاص دلی تعلق اور لگاؤ میں اس محب سے کسی طرح کم نہ رہا۔ حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی خاطر اپنا ہر ایک قسم کا آرام ترک کر دیا۔ مولوی صاحب کی علالت سے دو چار روز پہلے حضرت اقدس کے سر میں چوٹ لگنے کے سبب قریب دو سیر کے خون جا چکا تھا۔ جس سے سخت درجہ کی نقاہت تھی۔ کئی روز تک مسجد تک بھی نہ جا سکے اور کئی دن کی بے خوابی تھی۔ اس پر مولوی صاحب کی علالت کی وجہ سے حضرت اقدس بہت سی راتیں نہ سوئے اور ان کی بے چینی کی وہی کیفیت تھی۔ کہ جو والدین کی اپنے عزیز سے عزیز بچہ کی سخت بیماری پر ہوتی ہے۔ بلکہ حضرت اقدس کی نسبت مولوی صاحب کے والدین اور ان کے ہر ایک رفیق سے بڑھ کر تھی۔ کیونکہ ان کے والدین بھی بوجہ اپنے ضعف کے بعض وقت سو جاتے تھے اور مولوی صاحب کے کرب و اضطراب کی ان کو خبر نہ ہوتی تھی۔ مگر حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی ایسی حالت میں نیند آنی ناممکنات سے معلوم ہوتی تھی۔ حالانکہ حضور کی عمر بھی قریب ستر سال کے ہے علاوہ دوران سر وغیرہ امراض کے بوجہ بہت سے خون نکل جانے کے آپ اور بھی بہت کمزور ہو گئے تھے۔ مگر پھر بھی اپنے آرام پر مرحوم کو آرام پہنچانا مقدم سمجھتے تھے۔ میں نے ایک دن عرض کی۔ کہ حضور خود بہت کمزور ہیں۔ اور حضور کی طبیعت بیمار ہے۔ رات کو کسی وقت آرام فرما لیا کریں۔ تو مجھے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ کس طرح سے ممکن ہے۔ کہ ایسا عزیز اور مخلص رفیق ایسی تکلیف اور کرب میں ہو۔ اور بے چین ہو۔ اور میں سو رہوں۔ مجھ سے ایسا نہیں ہو سکتا۔

۴۔ اپنی اولاد سے زیادہ عزیز

حضرت اقدس نے مولوی صاحب کے لیئے یہاں تک دعا کی۔ کہ کئی دفعہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنی اولاد کے لیئے ایسی دعا کبھی نہیں کی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر تقدیر مبرم نہ ہوئی۔ تو ٹل جائے گی۔

مجھے حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوئے قریباً تیرہ چودہ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس اثنا میں مجھے کئی دفعہ بہت عرصہ حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور بارہا میں نے حضرت اقدس کے بچوں کو بہت سخت بیماری کی حالت میں دیکھا ہے۔ بلکہ ایک لڑکی جس کا نام امۃ النصیر تھا۔ وہ شیر خواری کی عمر میں ہی بہت سے دن سخت بیمار رہ کر دو تین سال کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ فوت ہو گئی تھی۔ اکثر دفعہ ان بچوں کی سخت بیماری میں حضرت اقدس اپنی اس خاص مہربانی سے جو اس عاجز پر ہے۔ خاکسار کو علاج کے لیئے لاہور سے بلوا لیا کرتے تھے اور بعض دفعہ میں خود قادیان موجود ہوتا تھا۔ مگر جہاں تک مجھے علم ہے۔ میں یہ بات حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس کو کبھی بھی اس قدر تڑپ اور اضطراب اور خدا تعالیٰ کی جناب میں تضرع اور ابتہال نہیں ہوا۔ جتنا کہ مولوی صاحب کی علالت پر ہوا۔ ایک دفعہ مجھے خوب یاد ہے کہ صاحبزادہ میاں مبارک احمد کا بخار ۱۰۶ درجہ کا ہو گیا۔ اور اُسے تشنج شروع ہو گئی۔ اور بے ہوش ہو گیا۔ اس وقت میں قادیان میں موجود تھا۔ اور اس پیارے بچے کے علاج میں مصروف تھا۔ (اللہ تعالیٰ اُسے لمبی عمر عطا کرے۔ اور حضرت مسیح کا نمونہ ہو آمین) حضرت اقدس کو اس عزیز فرزند کی یکایک کی ایسی سخت علالت سے بیشک بڑا اضطراب تھا اور اس کیلئے دعا میں مشغول تھے مگر مولوی صاحب کے لیئے حضرت صاحب کے دل میں جو سوز و گداز اور تڑپ مشاہدہ کی۔ وہ اس سے بدرجہا زیادہ تھی جو اپنے بچے کے لیئے ظہور میں آئی۔ (باقی آئندہ)

عام اخبار

انتخاب ممبران انگلینڈ۔ ہندوستان مین میونسپل کمیٹیوں کے ممبرون کے انتخاب کے وقت جو کچھ ہوتا ہے۔ اس سے آپ لوگ آگاہ ہین۔ مگر یہ سب انگلینڈ مین انتخاب کے وقت کا ایک ظل ہے۔ آج کل وہان پارلیمنٹ کے انتخاب کا وقت ہے۔ ۱۲۔ جنوری کا تار خبر کرتا ہے۔ کہ بعض ممبرون کو لیکچر کا رابپیٹ کا گیا اور تقریر کے وقت کئی ایک کو عوام نے شور وغل کے ساتھ بیٹھ رہنے پر مجبور کیا۔ پارلیمنٹ پر ایک مضمون اگلے اخبار مین شائع ہوگا۔ لانشاء اللہ تعالےٰ)

مکرمی منشی صاحب السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل
بطور بدر مین شائع کردینا۔
الحکم کی گذشتہ مین منشی اما[illegible] الدین
صاحب کے رکھون کے متعلق
[illegible] شائع ہوگیا ہے کہ
[illegible] نے ان بچون کی سرپرستی
مین مدرسہ [illegible]
منظور کیا کہ سرپرست ان
کی درخواستین [illegible] تجویز [illegible] مین
معتقد علی ایڈیٹر الحکم قادیان

ڈوما۔ روسی رعایا کے باغیون نے جس پبلک پارلیمنٹ کے بنانے پر بالآخر زار کو مجبور کیا ہے۔ اس کا نام ڈوما ہے۔ اس کا اجلاس اس اپریل سے ہوگا۔ اعلےٰ کمیٹی کے ممبر ۱۷۶ ہون گے۔

قرضہ۔ پہلے تو خبر تھی۔ کہ روس کو فرانس مین قرضہ نہین ملتا مگر ۲۱ کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ فرانس نے روس کو چھتیس کروڑ ساٹھ لاکھ فرنک دینا منظور کیا ہے۔ سود ۴½ فی صدی ہوگا۔ فرنک قریباً ۱۲ کا ہوتا ہے۔

بمب۔ مقام طفلس ایک ارمنی مکان سے ایک کاسک پر گولہ پڑا۔ جس سے چار آدمی زخمی ہوئے۔ اور ایک لڑکا مرگیا مکان کا محاصرہ کرکے اڑا دیا گیا۔ اندر کے بمبون کے پھٹنے سے تینتیس ۳۳ آدمی مرگئے۔ اور تین سو زخمی ہوگئے۔

آتشزدگی۔ شملہ کے بازار مین خوفناک آگ لگی کئی سو گز تک دوکانین جلکر راکھ ہوگئین۔ دو لاکھ تک نقصان ہوچکا ہے۔ سینکڑون دہقانی دوکاندار بالکل تباہ اور تنگ ہوگئے۔ خدا کی پناہ۔

آتش زدگی۔ کاٹھیاوار کی ایک ریاست "لیمڈی" آتشزدگی سے بالکل تباہ ہوگئی۔ محلات شاہی معہ ساز وسامان جلکر خاکستر ہوگئے۔ محلات کے علاوہ تمام شہر بھی جل گیا۔ لوگ بے خانمان ہوکر دربدر پھر رہے ہین۔ آگ برابر تین روز تک جلتی رہی۔ نقصان کا اندازہ ستر (۷۰) لاکھ تک کیا گیا ہے۔ والیٔ ریاست کا نام سر جسونت سنگھ جی فتح سنگھ جی ہے۔ والیٔ ریاست اور اس کی رعایا نہایت ہمدردی کے قابل ہے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ اپنی شاہانہ فیاضی سے کام لے کر اپنا نام روشن کرے گی۔

ڈاکٹر جے ایل اے ایگارڈ ایم۔ آر سی۔ ایس نے زخمون کو راضی کرنے کا ایک نادر طریق ایجاد کیا ہے۔ بجائے مرہم پٹی کرنے کے وہ شیشے کے ٹکڑے کو کاربالک تیل سے بھگو کر زخم پر باندھ دیتے ہین۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ ایسا کرنے سے زخم بالکل اچھا ہوجاتا ہے۔ اور کوئی نشان نہین رہتا۔

۱۲۔ جنوری کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ برطانیہ مین لبرل ممبر ۲۶۲ کامیاب ہوگئے۔ مزدورون کے حامی ۴۲ یونینسٹ ۲۷۳۔ نیشنلسٹ ۷۰۔

فرانس مین نیا پریذیڈنٹ ایم فیلیزز مقرر ہوا۔
فرانس نے نئے سال کے اخراجات جنگ مین ۱۳۱۱ اشرفی کا اضافہ کیا۔

تصادم ریلوے۔ ۲۰۔ تاریخ کو دو مال گاڑیان متاثت زور سے ٹکرائین۔ انجن ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ ۳۰ گاڑیون کا نقصان ہوا۔ تین آدمی مرگئے۔

آتش زدگی۔ ۲۰ تاریخ کو کلکتہ کے ایک کارخانہ مین سخت آتش زدگی ہوئی۔ بہت نقصان ہوا۔

قنوج۔ ایک پاس والے قریہ مین ایک عورت کے ہان دو لڑکے اور ایک لڑکی ایک ہی حمل سے پیدا ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے آج آٹھ نو روز گذرنے تک صحیح وسالم ہین تینون مولود الگ الگ پیدا ہوئے۔ ایک لڑکا چار گھڑی رات گئی ہوا۔ اور دوسرا آدھی رات گذرے۔ تیسری لڑکی چار گھڑی رات رہی۔ تولد ہوئی۔ شان کی خدا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیۂ وفات جناب مولوی صاحب عبد الکریم مرحوم سیالکوٹی خادم حضرت امام الزمان علیہ السلام

سُنکے یارو خادم عیسیٰ مریم کی وفات
جان گئی تن سے نکل اور پھر نہین سوجھی حیات
بلبل شیرین نوائے گلستان قادیان
عنصری تن کے قفس سے جب اُڑی پاکر نجات
مدح خوان شاخسار باغ جنت بن گئی
از طفیل احمد ثانی وفضل پاک ذات
یعنی حضرت مولوی عبد الکریم اہل علوم
جن کے خوش الحان کا چرچا تھا میان شش جہات
طالب حق انتخاب مومنان رحم دل
عاشق زہد وعبادت شائق صوم وصلات
تھا ہمین تاج سلیمان ایک بیضہ مور کا
لحن داودی سے سنکر سورۂ والمرسلات
وار گالی سے ہوئے جب راہیٔ ملک بقا
زندگی ہی مین ہی سر دنیا دون پر مار لات
شاہ کے قدمون کے نیچے درمیان قادیان
چھوڑ کر کے سیالکوٹ آئے تھے وہ نیکو صفات
حال پرسان مسافر دستگیر بیکسان
دور مجرو پیشگاہ حضرت شیرین نکات
تلخ وادہ بیہر دسد شیعیت تھا کلام
اہل سنت کو تھا ان کی بات مین لطف نبات
اہل فارس دم بخود رہتے تھے سنکر گفتگو
یورپ مین حیران تھے انگریزی مین جب کرتے تھے بات
اور پنجابی کو تھی بولی بھی باعث رشک کا
چشم سکان عرب کو بند کرتی تھی ثبات
نغمۂ صل علےٰ برلب عنادل کے لیئے
آشیان ہے گلشن فردوس مین ہر ایک پات
کیا زبردستی کُل من علیہا فان سے
چاک ملک الموت کا بھی ہے گریبان حیات
کُلّ نفسٍ ذائقۃ الموت کی آیت صریح
نوع انسان کی طرف کرتی ہے ایمائے ممات
قصۂ غم یاد آیا اشک بہتے وقت اور
یعنی راوی نے لکھا ہے یار کے سینہ پہ گات
فاتحہ جنت سے پڑھنے آئی روح پنجتن
مرگئے معصوم پیاسے جب لب نہر فرات
وہ پریشان جنگل اندر گرمیٔ نصف النہار
اور وہ گو بہونے ہوکے لاشونکی وارث کالی رات
بیکفن نازک بدن غلطان بخاک کربلا
چھوٹی چھوٹی میتین آلودہ خون گل صفات
واقعۂ جانکاہ کو بھی دیکھ زندہ رہ گئے
حضرت عیسیٰ کو یارب کیا ہوا ب لطف حیات
وہ خدا ہے یا فرشتہ یا ہے اجرام فلک
کیونکہ انسان کے لیئے تو ہین لازم ہے وفات
گر غم آل عبا مین ناسہی یون ہی سہی
ہر طرح سے پیرو ہے انبیا ہے یہ غات
ہے ستم کشتے جنازہ سید کونین کا
بن کے خادم شاد بیٹھے اور وہ ہود و حیات
اے اولی الابصار جائے غور ہے غصہ نہین
کس نے جاری کردیئے یہ بے سروپا مسئلات
پڑھ شروع سے آیت انا الیہ راجعون
ختم کر قربان تو کہدے کل روحونپر صلات
خاکسار سید قربان علی معافیدار مالیر کوٹلہ
معروضہ ۶۔ جنوری ۱۹۱۱ء

عہ والے خریدارون کی درخواستین بمعہ قیمت آنی چاہئین۔

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

و تکلیس و عقد و قائم و حلال و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھ کر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گر صاحب ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک عمر بھر کی سر توڑ محنت یوں ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و بکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حلال وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید اور ولایت کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸؍ علاوہ محصول ڈاک

خواص قرآنی۔ اسلی یعنی فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات وجانے ترتیل وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا دے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۳؍ تینوں کتابوں کے خریدار کو محصول ڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف۔

المشتہر مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی و روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مترجمہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی ہے اور دلوں پر اثر کرنے والی۔ قیمت بلا جلد ۷؍ مجلد ۸؍

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں مع ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد عہ مجلد عہ

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی۔** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرہ القرآن۔** بابت ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبحث قیمت فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۸؍ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲؍

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۵؍ (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۸؍

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نیز نظام معانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم الطب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد لعہ۔ علاوہ محصول ڈاک (۱۰) **میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی۔** زیر طبع ہے قیمت لعہ مجلد عہ (۱۱) **مفید عام۔** علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج بھی کامل طور پر درج کر دیئے گئے ہیں پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اس میں تمام امراض طبی جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ۸؍ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ ڈاکٹری کا طور پر درج ہے قیمت ۸؍ (۱۴) **مفید النساء و الصبیان۔** اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸؍ (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱۔** اس میں خوابوں کی بھی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸؍ (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲۔** یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی ہفتے سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸؍ ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کبھی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھی میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں اس کو ایک دفعہ لگا لیجئے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۸؍

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ وہ اسم با مسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزوروں کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور روز با تصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچائی ہیں

اسی لئے

تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ میرا رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ۶ روپے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ
مینیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

بہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

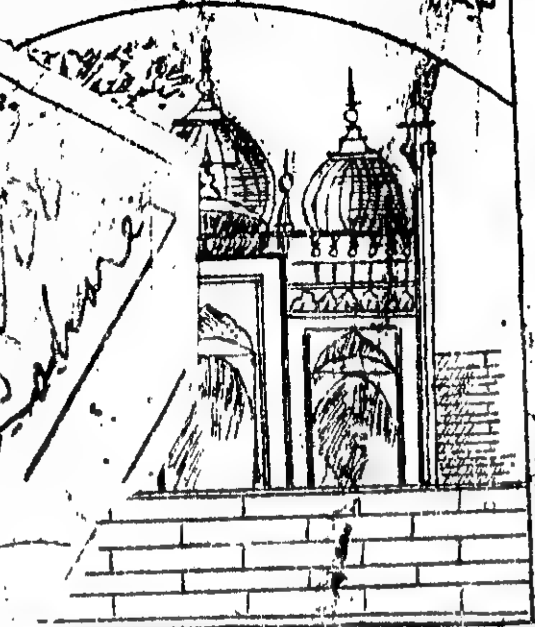

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح و آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

۷ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم فروری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

نمبر ۵ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم باتو گر آئی بدار قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | صد دوا بینی صد شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو دو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صـہ

معاونین درجہ دوم جن کو عـا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعـہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ؏۲ عام قیمت بعد سے ؏ فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرماوینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کے جواب کیلئے کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔ مینجر۔ لوکل عـ۲۔ افریقہ صـہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم
هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست
باده عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام
هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست
زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود
آن نه از خود از همان جائے بود
ما ازو یابیم هر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
هرچه زو ثابت شود ایمان ماست
انبیاء را از خبرهائے معاد
هرچه گفت آن مرسل رب العباد
آن همه از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او همه حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ماست
هر که انکارے کند از اشقیاست
یکسر مو دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ
اس کی نظیر دنیوی رشتوں
اور تعلقوں اور تمام
خادمانہ حالتوں میں پائی
نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ و ۳۔ خدا کی تازہ وحی۔ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ ہدایات
صفحہ ۳۔ رسید زر
صفحہ ۷۔ پارلیمنٹ
صفحہ ۱۱۔ فارم وصیت
صفحہ ۴ و ۵ و ۶۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
صفحہ ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱۔ ایک خط اور اس کا جواب

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ فرمایا۔ دل میں ان مشکلات کا خیال تھا جو سلسلہ حقہ کی راہ میں ہیں۔ تو الہام ہوا سفینۃ و سکینۃ۔ ترجمہ کشتی اور سکینت۔ ۲۔ دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں ایک خانہ میں موت ایک عورت کی شکل میں بیٹھی ہے اور دوسرے خانہ میں اس کی لڑکی ہے۔ وہ عورت مجھے تلاش کرتی ہے اور وہ صندوق گاڑی کی طرح چلتا ہے۔ میں نے اس کو اشارے سے کہا کہ کچھ تغیر کرو۔ تب وہ متامل سی رہ گئی۔

۲۷۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ الہام ہوا۔ ورڈ اینڈ ٹو گرلس

۲۔ خواب میں دیکھا۔ کہ گویا ایک انگریز مذکورہ بالا الفاظ بار بار بولتا ہے پھر جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ انگریز نہیں بلکہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ہیں۔ جو وہ الفاظ بول رہے ہیں اور یہی الہام انگریزی میں ہوا۔ اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی یعنی یہ کہ "ایک کلام اور دو لڑکیاں"

۳۔ ایک کتاب دکھلائی گئی۔ اس پر لکھا تھا۔ لائف

۲۸۔ الہام۔ ۔ ۲۵ فروری کے بعد جانا ہو گا۔

۲۹۔ خواب میں دیکھا۔ کہ زلزلہ آیا ہے اور زلزلہ شدید ہے لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا۔ اور ہم اٹھ کر ایک طرف کو چلے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ بیداری ہے۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ تب میں نے کہا کیسا خواب تھی۔

* * *

ہدایات برائے وصیت کنندگان

(۱) وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ[1] مولوی محمد علی صاحب سے طلب کریں اور اس کی نقل سادہ کاغذ پر از سر نو کریں اور جہاں جہاں جگہ چھوڑی گئی ہے وہاں حسب حالات خود خانہ پوری کر لیں۔ وصیت کے لئے کاغذ مضبوط لگائیں

(۲) جہاں تک ممکن ہو۔ وصیت کی رجسٹری کرائی جاوے اور وصیت نامہ پر بطور گواہ ورثاء وصیت کنندہ کے دستخط ہوں اور ساتھ ہی شہر یا گاؤں کے دو معزز گواہ ہوں۔

(۳) وصیت کنندہ اور ایسا ہی گواہان خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ اپنے دستخط یا مواہیر کے علاوہ نشان انگوٹھا ضرور لگاویں اور جو خواندہ ہیں وہ دستخط بھی کریں۔ مرد اپنے بائیں ہاتھ اور عورت دائیں ہاتھ کا انگوٹھا لگائیں

(۴) اگر وصیت کنندہ لکھ سکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے وصیت لکھنی چاہیئے۔

(۵) وصیت پر اسٹامپ کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) وصیت کنندہ کے اگر کوئی خاص حالات ہوں اور اس میں کسی قانونی مشورہ کی ضرورت ہو۔ تو وہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سے جو انجمن کے مشیر قانونی ہیں خط و کتابت کریں

(۷) پنجاب میں جو مالکان اراضی ہیں۔ اور ان کی راہ میں وصیت کرنے میں کچھ دقتیں ہیں۔ تو ان کے لئے مناسب ہے کہ وہ جس قدر جائیداد کو وصیت کرنا چاہتے تھے اسے بجائے وصیت کے اپنی زندگی میں ہبہ کر دیں۔ اور ہبہ نامہ پر اپنے ورثاء بازگشت کے اگر کوئی ہوں۔ دستخط کرالیں۔ جن سے ایسے ورثاء کی رضامندی پائی جاوے اور جائیداد موہوبہ کا داخل خارج مجلس معتمدین کے نام کرا دیں لیکن ایسی صورت میں نئی پیدا کردہ جائیداد کے متعلق ایسا ہی وقتاً فوقتاً کرنا ہو گا۔

(۸) اگر مذکورہ بالا ریزولیوشن میں بھی دقت ہو۔ تو جس قدر جائیداد کی وہ وصیت یا ہبہ کرنا چاہتے تھے۔ اس کی قیمت بازاری مقرر کر کے کسی کو فروخت کر کے زرثمن کو یا قیمت مقرر کردہ کو مجلس کارپردازان قبرستان کے حوالہ کر دیں۔ لیکن ایسی صورت میں جب وہ نئی جائیداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرنا ہو گا۔

(۹) جو احباب کوئی جائیداد نہیں رکھتے۔ مگر آمد کی کوئی سبیل رکھتے ہیں۔ اپنی آمد کا کم از کم $\frac{1}{10}$ حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں۔ یہ ان کا اختیار ہے کہ جو چندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں اس وقت دیتے ہیں۔ ان کو اس $\frac{1}{10}$ میں شامل رہنے دیں۔ یا وہ الگ کر دیں۔ اگر وہ اپنے موجودہ چندوں کو اس $\frac{1}{10}$ حصہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ تو جس طرح وہ چندہ بھیج رہے ہیں وہ بھیجتے رہیں۔ البتہ ان چندوں کو منہا کر کے جو بچے وہ بقیہ رقم فنانشل سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے نام بھیجیں باقی خط و کتابت اس مجلس کے سکرٹری سے کریں۔ لیکن ان کو وصیت کرنی ہو گی کہ مرنے کے بعد ان کے متروکہ میں سے کم از کم $\frac{1}{10}$ کی مالک انجمن ہو۔

جو صاحب مزید واقفیت قانونی دربارہ وصیت یا ہبہ بہ تعلق مجلس کارپردازان مصالح قبرستان حاصل کرنا چاہیں۔ وہ وصیت یا ہبہ لکھنے سے پہلے خط و کتابت خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سے کر سکتے ہیں۔

(۱۰) کل روپیہ چندہ جو قبرستان کے متعلق ہو یا جو زیر اشتہار الوصیت صورتہا مذکورہ بالا میں بھیجا جاوے وہ صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے۔ "فنانشل سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح مقبرہ بہشتی قادیان" اور کسی شخص کے نام یا پتہ پر نہیں آنا چاہیئے۔

(۱۱) وصیتیں اور ہبہ نامے بعد تکمیل کے سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے نام آنے چاہئیں۔ اور جو احباب اپنی آمدنیوں کے حصے حسب قاعدہ ۹ دینا چاہیں ان کی اطلاع بنام سکرٹری اور روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مذکور آنا چاہیئے۔

نوٹ۔ یہ وصیت اور ہدایات باجازت حضرت امام علیہ السلام صدر انجمن کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں۔ خاکسار محمد علی از قادیان

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود ۔ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

* * *

اسلام لوگوں کے دلوں میں گھر کر رہا ہے۔ یورپ اور ایشیا کے لوگ اندر ہی اندر اس بات کو بخوبی سمجھ رہے ہیں کہ دیگر تمام ادیان باطل ہیں۔ مگر دنیا سب کو محبوب ہو رہی ہے۔ یہ ایک زہر ہے۔ جو ایک منٹ کیا بلکہ ایک سیکنڈ میں ہلاک کر دیتی ہے۔ بڑا گناہ جو اس زمانہ میں پیدا ہوا ہے وہ حُبّ دنیا ہی ہے۔ یہ ایک باریک زہریلا کیڑا ہے۔ جو کہ خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں کے اندرونی فرقے بھی بخوبی جانتے ہیں اور ان کے دل پہچانتے ہیں۔ کہ کس فرقہ کے اصول عمدہ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اس وقت کیونکر راضی ہو سکتا ہے۔ مگر ان کی اندرونی حالتیں خراب ہیں قرآن شریف میں آیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے نبی ان کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے ہیں۔ کیا ان کی طرح آنحضرت سود لیتے تھے۔ یا مداہنہ کرتے تھے یا غفلت کرتے تھے۔ یا نفاق کرتے تھے یا دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے۔ یہ سب باتیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان کی حالتیں وہ نہیں رہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی ہوا کرتی تھیں۔ چاہیئے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ اسی طرح زندگی بسر کریں۔ تب سچے مسلمان ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کا مذہب نہیں رہا۔ مگر کتب میں اور آثار میں اسلامی حقیقت موجود ہے۔ صحابہ کی یہ حالت تھی کہ نہ دنیا ان سے پیار کرتی تھی۔ اور نہ وہ دنیا سے پیار کرتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں ایک نئی زندگی حاصل کی تھی۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان لوگوں کا قدم صحابہ کے قدم پر ہے ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سلسلہ کے قیام سے یہ ہے کہ لوگ پھر اس راہ پر چلنے لگیں۔ آج کل تو لوگوں کی یہ حالت ہے کہ تین تین آنہ کے واسطے جھوٹی گواہیاں دیتے پھرتے ہیں۔ کیا وکلاء قسمیہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ عدالتوں میں سچ بولتے ہیں اور سچ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ صرف اپنا پہلو بچا کر جھوٹ سچ جو کچھ ہو بولتے چلے جاتے ہیں۔ کیا یہی دین ہے اور خدا تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ تم مطلق العنان ہو جاؤ۔ اور جھوٹ کو شیر مادر سمجھو۔ خدا نے جھوٹ کو شرک کے ساتھ ملا کر ہر دو کی ایک ہی جگہ ممانعت فرمائی ہے جیسا کہ خدا کو چھوڑ کر کوئی شخص بت کے آگے اپنا سر جھکاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میں اسی کے ذریعہ سے پار ہو جاؤں گا۔ یہ کس قدر خرابی کی بات ہے اگر کہا جاتا ہے کہ تم جھوٹ کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کہ اس طرح تو گذارا نہیں ہو سکتا۔ یہ اور بھی بدبختی کی بات ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں کہ وہ گذارا چلا سکتا ہے۔ اس موقعہ پر مثال کے لئے میں اپنی ایک آپ بیتی سناتا ہوں

---

[1] نوٹ۔ وصیت کی فارم صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرماویں۔

سچ کی آزمائش

ازان جملہ ایک یہ نمونہ ہے کہ تخمیناً ۲۰ یا ۲۵ سال کا عرصہ گذرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا۔ اور وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا۔ ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھدیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کے رو سے پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرادیا اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو۔ رویا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھکو بھیجا ہے۔ اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیجدیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا۔ وہ ایک ایسی نظیر ہے۔ جو وکیلوں کے کام میں آسکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا۔ انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دیدو کہ ہمنے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیا رام نے خود ڈالدیا ہوگا اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائیگا اور دو چار جھوٹے گواہ دیکر بریت ہو جائیگی۔ ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ جو ہوگا سو ہوگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تمنے اپنے پیکٹ میں رکھدیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے۔ اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو کر کے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھکو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سنکر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھکو فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھکو نجات دی۔ میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا۔ کیا کرنے لگا ہے۔ تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا کہ خیر ہے خیر ہے

رسید زر چندہ

دسمبر ۱۹۰۵ء	نمبر ۔	مبارک الدین صاحب	عا ۸ر
؍ ؍	نمبر ۹۳۸	چودہری غلام محمد صاحب	عا ۸ر
؍ ؍	نمبر ۱۸۱	مولوی غلام حسین صاحب	سے ر
؍ ؍	نمبر ۹۴۷	مستری عبد الکریم صاحب	۱۰ر
؍ ؍	نمبر ۱۷۹	مستری فیض علی صاحب	عا
؍ ؍	نمبر ۔	چودہری اللہ دتا صاحب نمبردار	عا ۸ر
؍ ؍	نمبر ۔	فضل محمد صاحب	۱۲ر
؍ ؍	نمبر ۹۴۲	مولا بخش صاحب	عا ۱۲ر
۹ جنوری ۱۹۰۶ء	نمبر ۔	ہاشم صاحب گرداور	عا
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۱۳۴۲	مولوی الٰہی بخش صاحب	سے ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۹۱۹	بلو خان صاحب	عا ۸ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۱۳۱۰	سید عبد الستار صاحب	عا ۱۲ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۱۹۱	طفیل احمد صاحب	سے ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۴۰۵	محمد نہال خان صاحب	سے ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۱۲۱۲	مولوی غلام عمر صاحب	عا ۸ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۹۴۷		عا ۸ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۹۵۳	عبد الرشید صاحب	عا ۱۲ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۲۹۵	میاں عبد الصمد صاحب	سے ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۲۳۵	مولوی غلام الدین صاحب	سے ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۱۲۱۶	میاں عبد العزیز صاحب	سے ر
۱۳ ؍ ؍	نمبر ۱۲۵	[illegible] صاحب	سے ر
۱۳ ؍ ؍	نمبر ۱۹۱	[illegible] احمد صاحب	عا ۱۲ر
۱۳ ؍ ؍	نمبر ۱۱۱	بابو عطا الٰہی صاحب	سے ر
۱۳ ؍ ؍	نمبر ۹۸۹	[illegible] علی صاحب	عا ۱۲ر
۱۳ ؍ ؍	نمبر ۹۴۶	محمد حیات خان صاحب	عا ۸ر
۱۳ ؍ ؍	نمبر ۱۱۱	مولوی عزیز بخش صاحب	سے ر
۱۳ ؍ ؍	نمبر ۱۲۴	[illegible] علی صاحب	عا ۸ر
۱۳ ؍ ؍	نمبر ۱۲۱۵	[illegible] صاحب	سے ر
۱۱ ؍ ؍	نمبر ۱۲۱۸	[illegible] صاحب	سے ر
؍ ؍	نمبر ۔	[illegible] محمد صاحب	سے ر
۱۵ ؍ ؍	نمبر ۹۵۵	[illegible] الدین صاحب	سے ر
۱۵ ؍ ؍	نمبر ۱۲۴۳	حافظ محمد صاحب	سے ر
۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء	نمبر ۲۲۴۳	عزیز الرحمان صاحب	سے ۸ر
۱۵ ؍ ؍	نمبر ۹۰۰	شیخ رحمت اللہ صاحب	عـلہ
۱۵ ؍ ؍	نمبر ۲۰۳	خلیفہ رشید الدین صاحب	۱۰ر
۱۵ ؍ ؍	نمبر ۱۱۶۵	سید یوسف صاحب	عا ۸ر
۱۵ ؍ ؍	نمبر ۲۹۸	تاج محمود صاحب	عمر
۱۵ ؍ ؍	نمبر ۲۴۱۵	عمر الدین صاحب	سے ر
۱۶ ؍ ؍	نمبر ۱۸۱۰	عبد الرحمان صاحب	عا ۸ر
۱۶ ؍ ؍	نمبر ۹۸۹	عبد الواحد صاحب	عہ ۸ر
۱۸ ؍ ؍	نمبر ۱۱	[illegible] صاحب	سے ر
۱۸ ؍ ؍	نمبر ۹۲	نور احمد صاحب	عا ۸ر
۱۸ ؍ ؍	نمبر ۱۳۱۲	احمد الدین صاحب	صر
۱۸ ؍ ؍	نمبر ۱۲۱۸	بلند خان صاحب	عا ۸ر
۱۸ ؍ ؍	نمبر ۹۵۱	محمد حسین صاحب	صر
۱۸ ؍ ؍	نمبر ۴۵	نواب خان صاحب	عا ۱۲ر
۱۸ ؍ ؍	نمبر ۔	غلام [illegible] صاحب	۱۰ر
۱۹ ؍ ؍	نمبر ۱۲۵	ڈاکٹر میر محمد حسین صاحب	سے ر
۱۹ ؍ ؍	نمبر ۲۳۷	شیخ محمد اسماعیل صاحب	سعر
۱۹ ؍ ؍	نمبر ۶۰	مرزا محمد احسن صاحب	للہ
۲۱ ؍ ؍	نمبر ۹۴۷	خیر الدین صاحب	عا ۱۲ر
۲۱ ؍ ؍		شیر محمد صاحب مدرس	عا ۱۲ر
۲۲ ؍ ؍		محمد شفیع خان صاحب	عا
۲۲ ؍ ؍		ڈاکٹر یوسف علی صاحب	عا ۱۰ر
۲۲ ؍ ؍	نمبر ۲۵۳	سید ناصر شاہ صاحب	سے ر
۲۲ ؍ ؍	نمبر ۱۵۸	شفیق الدین احمد صاحب	عا ۸ر
۲۲ ؍ ؍	نمبر ۳۰۴	منشی محمد الدین صاحب	سے ۱۲ر
۲۲ ؍ ؍	نمبر ۵۶۳	محمد میر صاحب	عا ۸ر
۲۲ ؍ ؍	نمبر ۹۱۸	محمد [illegible] خان صاحب	عا ۸ر
۲۳ ؍ ؍	نمبر ۹۶	ناصر الدین صاحب	سے ر
۲۳ ؍ ؍	نمبر ۹۳۶	محمد امیر صاحب	عا ۱۲ر
۲۳ ؍ ؍	نمبر ۹۸۹	[illegible] صاحب	سے ر
۲۳ ؍ ؍	نمبر ۱۰۲	[illegible] محمد صاحب	عا ۸ر
۲۴ ؍ ؍	نمبر ۱۴۳	کریم الٰہی صاحب	عا ۸ر
۲۴ ؍ ؍	نمبر ۹۵۹	کرم الدین صاحب	عا ۱۲ر
۲۴ ؍ ؍	نمبر ۹۶۱	کرپال سنگھ صاحب	عا ۱۲ر
۲۵ ؍ ؍	نمبر ۸۵۰	عبد الواحد صاحب	عا ۱۱ر
۲۵ ؍ ؍	نمبر ۳۱۷	[illegible] عبد اللہ صاحب	عمر ۵ر
۲۶ ؍ ؍	نمبر ۹۸۵	مرزا احمد بیگ صاحب	عا ۱۲ر
۲۶ ؍ ؍	نمبر ۱۱۶	میاں علی بخش صاحب	سے ر
۲۶ ؍ ؍	نمبر ۹۶۵	سید جعفر علی صاحب	عا ۱۲ر
۲۶ ؍ ؍	نمبر ۹۲۳	سید رسول بخش صاحب اجمیری	عا ۱۲ر

* * *

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
(رضی اللہ عنہ)
کی علالت، حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جماعت پر لطف مولوی صاحب مرحوم کی علالت کے ایام مین مولوی مبارک علی صاحب کے ایک لڑکے کے ہیضہ سے فوت ہو جانے کی خبر آئی۔ اس پر حضور نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ ہم تو ہر وقت اپنی جماعت کے مخلص احباب کے رنج و راحت مین حصہ لینے کو تیار ہین اور جیسے کہ ہم مولوی عبدالکریم صاحب کے لئے دعا مین مصروف ہین۔ ایسے ہی تمام ہر ایک دوست کے لئے دعا کرنے کو تیار ہین۔ سب احباب کو اطلاع کر دینی چاہیئے کہ ہر سخت بیماری مین ہم کو اطلاع دیا کرین۔ اور خدانخواستہ دیر کا احتمال ہو تو بذریعہ تار اطلاع دیا کرین ہم دعا کرینگے۔ خدا قادر ہے۔ وہ اپنے فضل سے دعا کے ذریعہ سے بیمارون کو بھی شفا دیتا ہے۔ مین نے حضرت اقدس کا یہ پیغام بغرض اندراج اخبار شیخ یعقوب علی صاحب تراب کو پہنچا دیا تھا۔ غالباً انہون نے درج اخبار کیا ہوگا۔

یہ تو حضرت اقدس کا ارشاد اس خاص موقعہ پر تھا۔ مگر ہم نے اپنے سالہا سال کے تجربہ سے دیکھا ہے۔ کہ حضرت اقدس ہر ایک مخلص مرید سے اس کے اخلاص اور محبت کے مقابل اس پر غائت درجہ کا تعلق در پردہ رکھتے ہین۔ اور اگر خدانخواستہ کسی پر کوئی مصیبت آجاوے۔ تو اس قدر اس مین ہمدردی اور مروت اور غمخوار توجہ دلی کا ثبوت دیتے ہین۔ کہ گویا کہ خود اس کے درد اور غم سے حصہ لیتے ہین۔ اور ان کے لئے اس قدر دعائین کرتے ہین کہ بہت کم والدین ہین۔ جو اپنی اولاد کے لئے اس قدر سوز و گداز رکھتے ہون۔ جو حضرت اقدس کو اپنے خدام سے ہے۔ بلکہ بارہا حضور نے یہ فرمایا ہے کہ دعا ہو ہی نہین سکتی۔ جب تک دوستون کے دکھ اور درد مین اپنے اوپر نہ لے لون۔ چنانچہ ہم نے یہ خود دیکھا۔ کہ واقعی حضرت اقدس کی وہی حالت ہوتی ہے۔ جو ایک سچے مونس و غمگسار اور سچے طور پر بنی نوع انسان سے محبت کرنے والے انسان مین ہونی چاہیئے جیسے کہ انبیاء اور مرسل ہوتے ہین۔

یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ آج ہم اپنے درمیان اس محبت اور خلق محمدی کا نمونہ اس سچے موعود مین دیکھتے ہین۔ کہ جو خلق خدا کے لئے اپنی جان فدا کرنی اور ان کے لئے سچی ہمدردی کرنی اپنا مین مقصد سمجھتا ہے۔ رسول اللہ کا عشق جس کی جان ہے اور جو اس امت محمدیہ کی بہبودی کے لئے اپنے سینہ مین ایک خاص محبت اور جوش رکھتا ہے۔ اور کیسے ظالم ہین وہ لوگ جو ایسے دل کو دکھ دیتے ہین جس کے ہر ایک گوشہ مین خدا اور اس کے رسول کی محبت رچی ہوئی ہے۔

کافر و ملحد و دجال ہمین کہتے ہین
نام کیا کیا غم ملت مین رکھایا ہمنے
گالیان سن کے دعا دیتا ہون ان لوگونکو
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہمنے
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر ہی یہ سب بار اٹھایا ہمنے
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہمنے

۶۔ دہلی کا سفر مولوی صاحب مرحوم کی علالت سے کئی روز پہلے حضرت ام المومنین صاحبہ کا ارادہ دہلی جانے کا تھا۔ چنانچہ جس روز مین قادیان پہنچا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ حضرت صاحب دو چار روز کے بعد دہلی تشریف لے جانے والے ہین۔ مگر جب مولوی صاحب کی علالت نے طول پکڑا۔ اور مرض دن بدن ترقی کرنے لگی۔ تو حضرت اقدس نے دہلی جانے کا ارادہ بالکل فسخ کر دیا۔ اور حضرت ام المومنین صاحبہ نے بھی (جو للّٰہی کامون مین کسی قسم کی مدد سے دریغ نہین فرماتین۔ اور ہر ایک مخلص مرید کو اپنے بچون کے برابر سمجھتی ہین) یہ مناسب نہ سمجھا کہ مولوی صاحب کی علالت کے ایام مین دہلی جاوین۔ اگرچہ ان کو بعض خانگی امور کی وجہ سے جلدی جانا ضروری تھا۔ مگر انہون نے مولوی صاحب کی تیمارداری کو مقدم سمجھا۔ ایک روز مین نے حضرت اقدس سے پوچھا۔ کہ حضور کا دہلی تشریف لے جانے کے متعلق کیا ارادہ ہے۔ فرمایا۔ مولوی صاحب کی بیماری کی وجہ سے مین نے اس ارادہ کو ملتوی کر دیا ہے۔ یہ شرط مروت کے خلاف ہے۔ کہ مولوی صاحب کو ایسی بیماری مین چھوڑ کر مین دہلی چلا جاؤن۔

۷۔ خدام کو نصیحت فرمایا۔ کہ جماعت کا فرض ہے کہ وہ مولوی صاحب کے لئے دعا کرین اور یہ بھی فرمایا۔ تم اپنے بھائی کے لیے دعا کرو۔ اور اس طرح سے اپنے بھائی کی مدد کرو

۸۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ حضرت اقدس نے اخیر دم تک مولوی صاحب کے لئے دوا اور دعا سے کام لیا اور ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے مایوس نہ ہوئے۔

اگرچہ بعض[حہ] الہامات صاف موت کی طرف دلالت کرتے ہین۔ اور بعض خوابون[سلہ] سے بھی یہی پایا جاتا ہے۔ مگر چونکہ الہامون مین مولوی صاحب کا نام نہ تھا (اگرچہ بظاہر انہی کی بیماری کی طرف اشارہ معلوم ہوتا تھا) پھر بھی اپنی نیک فال لینے والی طبیعت سے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تصریح منشائی مثل نہ لے چکا۔ کہ ان الہامات کو خود اس عزیز کی طرف منسوب کرین۔ اور اخیر تک خدا کی جناب سے مایوس نہ ہوئے۔ کہ وہ موت مین تاخیر ڈال دے۔ چنانچہ جب کبھی مولوی صاحب کی نازک سے نازک حالت کی ہمنے اطلاع دی۔ یہی فرماتے۔ کہ خدا سے مایوس مت ہو۔ وہ شخص بہت بدقسمت ہے۔ جو اسباب پر بھروسہ کرتا ہے۔ مین تو اس کے فضل پر بھروسہ کرتا ہون۔

ایک دفعہ طاعون کے متعلق ذکر ہو رہا تھا۔ مجھے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اس ملک کے اکثر ڈاکٹر یورپ کی آواز کے منتظر رہتے ہین۔ اور اس کے متبع ہوتے ہین۔ مگر ہم ہر وقت خدا کی آواز کے منتظر رہتے ہین۔ اور اسی کے اتباع کو اپنے لئے فرض سمجھتے ہین۔

ایک دن فرمایا۔ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہین۔ جیسے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔

چنانچہ ہم اس بات کو حضرت اقدس کی روزمرہ کی زندگی مین مشاہدہ کرتے ہین۔ کہ جیسے ان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ ہے۔ موجودہ زمانہ مین اس کی نظیر نہین ملتی۔ بالخصوص مولوی صاحب کی بیماری مین تو ہمنے خدا کے عجائبات پر ایمان کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ دیکھا۔ یعنی ایک طرف تو مولوی صاحب کی حالت ایسی نازک ہے اور دوسری طرف الہام ہو رہے ہین۔ کہ جن سے موت ہی کی خبر ملتی ہے۔ مگر پھر بھی خدا کے فضل سے اپنی امید کو

[illegible]

[حہ] ۱۵ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ اذا جاء افواج وسمع من السماء یعنی آسمان سے فوجین اور زہر اترا۔ ۲ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۴۷ سال عمر انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ کفن مین لپیٹا گیا۔ ۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ انا المنایا لا تطیش سہامہا۔ موتون کا تیر خطا نہین جاتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور اس سے بہت عرصہ پہلے کا الہام تھا دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ نیز از بدر مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ کوئی روح کہتی ہے۔ "جنے وہ جہان چھوڑ دیا ہے" (حضرت اقدس نے فرمایا) اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی آدمی ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اس جہان سے گذر جائے گا۔

[سلہ] مثلاً خواب مین تین بار سورہ فاتحہ پڑھی۔ اور خوابون کے حصے جن مین مولوی صاحب کو صحت مین دیکھا۔ اس سے درمیانی صحت مراد تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کاربنکل سے بالکل نجات دیدی۔ بہت عرصہ پہلے یہ بھی دیکھا گیا تھا۔ کہ جس چوبارہ مین مولوی صاحب رہتے ہین۔ وہ چوبارہ گر گیا۔

نہیں لوٹتے۔ اور دعائیں اس درجہ تک کوشش کرتے۔ کہ گویا اس پیارے اور عزیز کے لئے اپنے آپ کو فنا کر دیا۔ تاکہ اگر کسی طرح سے ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ اس خادم دین کی موت میں تاخیر ڈال دے۔

گھر میں تو دن رات دعائیں ہی گذرتا تھا۔ ۲۰ ستمبر کو فرمایا کہ ہم جنگل میں جا کر دعا کریں گے۔ اور سب جماعت کو حکم دیا۔ کہ وہ ایسا کریں۔ اور علیحدہ علیحدہ ہو کر سجدہ میں گر کر دعائیں مانگیں ممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کسی کی دعائیں اثر ڈال دے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ [illegible] پر قادر ہے۔ وہ ایسے اسباب پیدا کر دے۔ جو رفع مرض کے لئے مفید اور معاون ہوں۔ صحت عطا کرنا اس کے اختیار میں ہے۔

اس قدر دعائیں کرنا۔ گویا کہ رات دن دعاؤں میں مصروف رہنا ہر ایک کا کام نہیں۔ سوائے ان لوگوں کے کہ جن کو خاص خدا سے تعلق اور پیار ہوتا ہے۔ ورنہ جس کا دل خدا کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اسے دعا کے لئے توفیق ہی نہیں ملتی اور اگر ہاتھ اٹھاتا بھی ہے تو مرے ہوئے دل سے۔ اور پھر تھک کر اس سے بھی رہ جاتا ہے۔ دعاؤں میں کمال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حصہ تھا یا اب ہم اس کے کامل بروز اور مظہر حقیقی امام زمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں دیکھتے ہیں۔ جس کو یاد رہنا ہو وہ خود کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر دیکھ لے۔ اور اگر طالب حق مقصود ہو۔ تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ہے کہ ہر ایک سعید الفطرت اسی نتیجہ پر پہنچے گا جس پر ہم پہنچے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ - ماتوفیقی الا باللہ

۹۔ حضرت کا پیغام مولوی صاحب کو

یہ ایک عجیب واقعہ قابل ذکر ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم پر جب عمل جراحی کیا گیا۔ تو اس روز سے جیسے کہ میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ حالت نہایت ردی ہو گئی تھی اور بظاہر کوئی بچنے کی امید نہ تھی۔ کلوروفارم دینے کے بعد قریب ساڑھے [illegible] گھنٹے کی بے ہوشی کے بعد حضرت اقدس [illegible] پھر مولوی صاحب کو ہوش آ گئی۔ اور [illegible] کی حالت [illegible] کمزور اور زندگی [illegible] ہی درست ہوئی۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے نئے سرے سے جان عنایت فرمائی۔ اس سے اگلے دن مولوی صاحب کی حالت بہت اچھی تھی۔ اور کاربنکل کا تمام ردی مواد کاٹ کر پھینک دیا گیا۔ مولوی صاحب اور ان کے تمام احباب اور عزیز اس تبدیلی کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجا لائے۔ اس روز جو میں مولوی صاحب کو پٹی لگانے کے لئے جانے لگا۔ تو حضرت اقدس حسب معمول مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ اور مولوی صاحب کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے۔ مجھے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو خطرناک حالت سے نجات دی ہے اور اس تکلیف دہ عارضہ سے مخلصی بخشی ہے۔ ہم نے ان کے لئے بہت دعا کی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو شخص خطرناک اور سخت مرض سے نجات پاتا ہے۔ وہ فرشتوں سے جا ملتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب سے کہنا کہ وہ میرے لئے بھی دعا کریں۔ کہ میرے جو مقاصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کامیاب کرے۔

میں نے یہ پیغام برادرم مرحوم مولوی عبد الکریم کو سنایا۔ اس وقت اخویم مولوی محمد علی صاحب اور شیخ یعقوب علی و خلیفہ رشید الدین صاحب اور چند اور دوست موجود تھے۔ مولوی صاحب مرحوم یہ سنتے ہی چشم پُر آب ہو گئے۔ اور حضرت اقدس کے ساتھ اپنے اخلاص اور عشق و محبت کے جوش کو روک نہ سکے۔ یہاں تک پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ اور چند منٹ کے بعد جب طبیعت سنبھلی۔ تو فرمایا۔ کہ اس کی سچائی کا یہ کیسا بین ثبوت ہے۔ میں کیا اور میرے لئے اس قدر شفقت اور کرم کیا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ہمیشہ اپنے وعظوں تقریروں اور تحریروں کو دیکھ کر اپنے اندر ہی اندر سوچا کرتا تھا۔ کہ وہ اخلاص جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ ابھی نہیں ہے۔ لیکن اب اس مرد خدا کی دعاؤں اور توجہ نے مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس کا ہمارے لئے دعا کرنا تو اس کا عین فضل ہے۔ لیکن ہمارا اس کے لئے دعائیں کرنا کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔ ہمارا فرض ہے۔ میں آپ کی اس شفقت کو جب دیکھتا ہوں۔ تو ساری کوفت دور ہو جاتی ہے۔

پھر حضرت اقدس جب ظہر کی نماز کے وقت تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور کا پیغام خاکسار نے مولوی صاحب کو پہنچا دیا تھا۔ اور جو جواب مولوی صاحب نے دیا۔ وہ بھی عرض کر دیا۔

اس پر فرمایا اصل میں مولوی صاحب سے دعا کرانے میں میرا ایک بڑا بھاری مقصد یہ بھی تھا۔ کہ مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ شفا دے۔ اس لئے ہماری یہ مراد تھی۔ کہ اس رنگ میں بھی وہ اپنی شفا کے لئے دعا کریں۔

اللہ اکبر۔ اس پاک امام کو اللہ تعالیٰ نے کیسا پاک دل دیا ہے۔ اور اس کی شفقت اور مہربانی اور ہمدردی اپنے خدام سے کیسی ہے۔ گویا کہ انہیں جزو جان سمجھتا ہے۔ اور ان پر رحم اور فضل اس کی فطرت میں مرکوز ہے۔ یہ نباہ اور وفاداری ان لوگوں کے سوائے کسی میں نہ پاؤ گے۔ جن کو خود خدا نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار**

۱۰۔ حضرت اقدس کی محبت اور رقت قلب

جو کچھ کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ اس سے حضرت اقدس کی محبت کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم آپ کو کہاں تک دل سے عزیز تھے۔ اور جیسے کہ والدین اپنے پیارے بچوں کا ہم و غم دیکھنے کی برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسے ہی حضرت اقدس کی قلب کی کیفیت تھی۔ کہ وہ مولوی صاحب مرحوم کو اس کرب و قلق کی حالت میں دیکھ نہ سکتے تھے۔ ماسوائے اس کے حضرت صاحب نچلی منزل میں رہتے تھے اور مولوی صاحب مرحوم اوپر بالاخانہ میں رہا کرتے تھے۔ حضرت اقدس سر پر چوٹ لگنے کے سبب سے بہت کمزور ہو گئے تھے اس کے علاوہ کئی راتوں کی بے خوابی اور بے چینی سے اور بھی ضعف زیادہ ہو گیا تھا۔ آپ نے مجھ سے اور دیگر احباب سے بارہا فرمایا۔ کہ میں نے کئی دفعہ شام کی نماز کے لئے وضو اس نیت سے کیا ہے۔ کہ اوپر جا کر نماز پڑھوں گا۔ (موسم گرما میں مسجد کی سقف پر مغرب کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ جو مولوی صاحب کے کمرہ سے بالکل ملحق ہے۔) اور نیز مولوی صاحب کو دیکھوں گا مگر میں ضعف دل کی وجہ سے سیڑھیاں نہیں چڑھ سکا۔

مجھے اس موقعہ پر اپنے چھوٹے بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی بیماری اور حضرت اقدس کی محبت اور دردِ دل کی کیفیت یاد آ گئی ہے۔ مرحوم ایوب کو بھی مولوی عبد الکریم صاحب سے ایک برادرانہ بلکہ خادمانہ تعلق تھا۔ اور مرحوم مولوی صاحب سے غایت درجہ کی محبت رکھتا تھا۔ اور جیسے کہ وہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا عاشق و شیدا تھا۔ ایسے ہی اپنے ہم رنگ عشاق (مثلاً مولوی صاحب مرحوم) کا بھی فدائی اور جان نثار رفیق تھا۔ اس لئے اس ضمن میں اس مرحوم سے حضرت اقدس کے رحم اور فضل کا کچھ تذکرہ بھی بے جا نہ ہوگا۔ مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم اپنی علالت کے آخری ایام میں خاکسار کے پاس فاضلکا ضلع فیروز پور میں تھا۔ اور اس کو حضرت اقدس کے ملنے کا اس قدر خیال تھا۔ کہ ہر وقت اس کا ان کی طرف دھیان لگا رہتا تھا۔ اور ان کے قدم بوس ہونے کا اسے از حد شوق تھا۔ اور خود اس قابل نہ تھا۔ کہ اتنا لمبا ریل کا سفر برداشت کر کے حضرت اقدس تک پہنچ سکے۔ اس نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ کہ حضور اس جگہ فاضلکا میں آن کر مل جاویں۔ میرا دل بہت چاہتا ہے۔ کہ میں حضور کی زیارت کروں۔ پھر اسی مضمون کا ایک تار بھی دیا۔ حضرت اقدس نے جو جواب اس مرحوم کی طرف لکھا۔ میں اُسے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے کوئی دل ہدایت پاوے۔ اور وہ سمجھ لے۔ کہ ایسا دل بجز خدا کے خاص الخاص پیاروں اور ماموروں کے اور کسی کو عطا نہیں ہوتا تاکہ وہ اس نور کو حاصل کرے۔ جو کہ اس منبع فیوض سے ہر وقت جوش مار نکلتا ہے۔ شاید ہے۔ کہ کسی سعید فطرت پر اس کا پرتو پڑے۔ اور وہ اپنی آلائشوں اور کدورتوں سے پاک و صاف

---

[۱] مفصل حالات کے لئے دیکھو سیرت ایوب مؤلفہ خاکسار جو الحکم میں زیر طبع ہے۔ اور انشاء اللہ جلد شائع ہوگی

ہو کر خدا کی رحمت سے حصہ لے۔ اور ٹھٹھا کرنے والے اور جھٹلانے والے گروہ سے دُور ہو۔ آمین۔

خط مفصلہ ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی مرزا ایوب بیگ صاحب و محبی عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت جو مَیں درد سر اور موسمی تپ سے یکدفعہ بیمار ہو گیا ہوں۔ مجکو تار ملی جس قدر مَیں عزیزی مرزا ایوب بیگ کے لئے دُعا میں مشغول ہوں۔ اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نا امید نہ ہونا چاہئے۔ میں تو سخت بیماری میں بھی آنے سے فرق نہ کرتا۔ لیکن میں اس تکلیف کی حالت میں ایسے عزیز کو دیکھ نہیں سکتا۔ میرا دل جلد صدمہ قبول کرتا ہے۔ یہی چاہتا ہوں۔ کہ تندرستی اور صحت میں دیکھوں۔ جہاں تک انسانی طاقت ہے۔ اب میں اس سے زیادہ کوشش کروں گا۔ مجھے پاس اور نزدیک سمجھو۔ نہ دُور۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اس دردِ دل کو بیان کروں۔ خدا کی رحمت سے ہرگز نا اُمید مت ہو۔ خدا بڑے فضل اور کرم کا مالک ہے۔ اس کی قدرت اور فضل اور رحمت سے کیا دُور ہے۔ کہ عزیزی ایوب بیگ کو تندرستی میں جلد تر دیکھوں۔ اس علالت کے وقت جو تار مجکو ملی میرا ایسا [illegible] ہوا۔ کہ قلم ہاتھ سے چلی جاتی ہے۔ میرے گھر میں بھی ایوب بیگ کے لئے سخت بے قرار ہیں اس وقت ان کو بھی اس تار کی خبر نہیں دے سکتا۔ کیوں کہ کل سے وہ بھی مبتلا ہیں۔ اور ایک عارضہ حلق میں ہو گیا ہے۔ مشکل سے اندر کچھ جاتا ہے۔ اس کے جوش سے تپ بھی ہو گیا ہے۔ وہ نیچے پڑی ہیں اور میں اوپر کے دالان میں ہوں۔ میری حالت تحریر کے لائق نہ تھی۔ لیکن تار کے درد انگیز اثر نے مجھے اس وقت اٹھا کر بٹھا دیا آپ کا [illegible] کیا حرج ہے۔ کہ اس کی ہر روز مجکو اطلاع دیں۔ معلوم نہیں کہ جو میں نے ابھی ایک بوتل میں دوا روانہ کی تھی۔ وہ پہنچی ہے یا نہیں [illegible] کی معرفت روانہ کی گئی تھی۔ [illegible] معلوم نہیں۔ کہ مالش ہر روز ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ ذرہ ذرہ حال سے مجھے اطلاع دیں۔ اور خدا بہت قادر ہے۔ تسلی دیتے رہیں۔ جوزہ کا شوربا یعنی یخنی شوربہ [illegible] ہر روز دیا کریں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دستوں کی وجہ یہ ہے کہ کمزوری نہایت درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ والسلام۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء

الراقم۔ خاکسار مرزا غلام احمد قادیان

یہ وہ خط ہے۔ کہ جو مرحوم ایوب کی عین نزع کی حالت میں پہنچا اور اس [illegible] کو سننے کے بعد فوراً جان دیدی۔ گویا کہ اسے اس خط کا انتظار تھا۔

میں مرحوم ایوب کا واقعہ مختصراً پیش کرتا ہوں کہ اسے سخت [illegible] کا تپ [illegible] دو سال تک برابر اُسے سخت تکلیف رہی۔ مہینوں پھر وہ رات کو نہیں سویا۔ اور دستا و بلا ہو گیا تھا کہ مجھے کہا کرتا تھا کہ بسا اوقات ہی۔ اگر کسی میڈیکل کالج کے طالب علم نے ہڈیوں کا علم تشریح پڑھا ہو۔ تو مجھ پر پڑھ سکتا ہے۔ آخر میں خون کے اسہال جاری ہو گئے۔ مگر اس مرحوم سے جب کسی نے طبیعت کا حال پوچھا تو یہی جواب دیتا تھا۔ کہ الحمد للہ۔ خدا کا بڑا مجھ پر فضل ہے۔ میں خوش ہوں۔ اور اس میں کوئی بناوٹ اور تصنع نہ ہوتا تھا۔ واقعی اس کا چہرہ ہمیشہ بشاش اور خوش رہتا تھا۔ اور آخری دم تک کوئی ملال یا شکوہ شکایت یا یاس کا لفظ اپنے مونھ پر نہ لایا۔ اپنی والدہ اور ضعیفہ دادی کو ان الفاظ میں تسلی دیا کرتا تھا۔ کہ جس خدا نے مجھے پچیس سال تک ہمیشہ صحت اور تندرستی میں رکھا۔ اب میں تھوڑے دنوں کی بیماری سے اس پر شکایت کروں یہ ہرگز واجب نہیں۔ کہ اس کی شکایت کی جاوے۔ اس کا شکریہ کرو۔ اور اس سے فضل مانگو۔ مرحوم نے اپنی تمام بیماری میں کوئی نماز فوت نہ کی۔ بیماری کے ایام میں قرآن مجید حفظ کرتا تھا صبح کی نماز پڑھ کر فوت ہوا۔ اور اس کا چہرہ اس وقت تبسم کر رہا تھا۔ اور مرنے سے پہلے بالکل ہوش میں تھا۔ اور خود ہی اپنے ایمان واسلام و حضرت اقدس کی فرمانبرداری اور ان کے فضائل کا تذکرہ اور شکریہ کیا۔ اور اپنے مُنہ سے کلمہ شہادت پڑھ کر۔ قبلہ کی طرف مونھ کر کے سو گیا۔ اور اپنے سید و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملا۔ جن کا کہ اُسے کامل عشق تھا۔ اور ہر ایک بات میں ان کی اتباع میں لذت اور سرور پاتا تھا۔ وہ خدا کے فضل سے کمال و خوبی کے ساتھ اپنی منزل مقصود کو پچیس سالہ عمر میں طے کر کے واصل الی اللہ ہوا۔ اور ہم بھی اس کے فضل کے امیدوار ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اس مرحوم کے متعلق حضرت اقدس نے بارہا فرمایا کہ ایوب بیگ اولیاء اللہ کے صفات اپنے اندر رکھتا تھا۔ گویا وہ ایک شیشہ تھا۔ جو لبالب عطر سے پُر تھا۔

اب میں نہایت سچے دل سے ان اصحاب سے پوچھتا ہوں جو اپنے اندر تعصب نہیں رکھتے۔ اور صرف خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کے سامنے بلا کم و کاست ایک پچیس سالہ نوجوان کا نمونہ پیش کیا ہے۔ جو اپنی اتنی تھوڑی سی عمر میں صرف چند سالہ تعلق حضرت اقدس سے ایسے اعلیٰ [illegible] مدارج پر پہنچ گیا۔ کہ کوئی دل کا اور جان کا [illegible] سے خدا کی رضا سے غافل نہ کر سکا۔ اور اس کا دل ایک [illegible] ایسے متزلزل نہ ہوا اور وہ اپنے اندر ایسے اخلاق اور عادات کا مجموعہ رکھتا تھا۔ کہ ہر گروہ اور ہم مذہب اور غیر مذہب جن کو اس سے واسطہ پڑا اس کے دلدادہ اور ثناخوان تھے۔ آپ ذرا [illegible] اپنے اندر غور کر کے دیکھیں۔ کہ کیا آپ نے [illegible] تبدیلی کی ہے۔ جو اس نوجوان نے کی تھی [illegible] رسول ایسا ہی پیارا ہے۔ جیسے اس نوجوان کو تھا۔ اگر نہیں تو بتاؤ۔ کہ پھر اس سے بڑھ کر اور نعمت اس جہان میں مومن کے لئے ہے۔ اور اگر تم اس نعمت سے مالا مال ہونا چاہتے ہو تو آؤ۔ اور اس مسیح آخر الزمان غلام احمد کا دامن پکڑو۔ جو کہ آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تم کو پہنچا سکتا ہے۔ اور اس زمانہ میں اس کو اللہ تعالیٰ نے کل جہان میں سے امام زمان منتخب کیا ہے۔ آؤ اور ان نعمتوں سے حصہ لو۔ جو یہ لایا ہے۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ ایک نہیں ایسے صدہا ہیں۔ جو مُردہ تھے۔ اور اس مسیح کے ہاتھ پر زندہ ہوئے۔ اور ان میں سے ایک میں ہی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کامل بزرگ کی طفیل ایک روحانی [illegible] کے بعد زندگی عطا فرمائی [illegible] اگر خدا کو پانا چاہتے ہو۔ تو اس کی [illegible] راہ یہی ہے۔ اور اس [illegible] کے مصداق نہ ہو۔

صد حیف کین گروہ [illegible] ازاں مرا ندید
وقتے بدیند ہم۔ کہ ازین خاک بگذرم

(باقی آیندہ)

* * *

اجرت اشتہارات

یکبار	یکماہ	تین ماہ	چھ ماہ	سال	تقسیم صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	½ صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	½ کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	¼ کالم

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible] لیکن [illegible] سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ضمیمہ حساب فی سیکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں ایڈیٹر کو اختیار ہو کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت [illegible] سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک اشین دینا پڑے گا۔

اختیار الاسلام

حصہ چہارم

اختیار الاسلام [illegible] ہر [illegible] بلفظہ [illegible] کاغذ پر خوش خط چھپ کر شایع ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت و قبولیت ڈالی ہے کہ ہمارے مخالفین بھی خوبی کلام اور نہرگی جواب پر عش عش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تہذیب الاسلام کے کئی جواب لکھے ہیں مگر [illegible] اختیار الاسلام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فیضان حاصل [illegible] [illegible] زندگی [illegible]

درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بدر قادیان

مورخہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲ فروری ۱۹۰۶ء

پارلیمنٹ

(زمینی و آسمانی)

آج کل سب اخبارون مین برطانیہ اعظم کی پارلیمنٹ کی تبدیلی کی خبرین کثرت سے لکھی جاتی اور شوق سے پڑھی جاتی ہین۔ چونکہ یہی پارلیمنٹ دراصل تمام سلطنت انگلشیہ پر حکومت کرتی ہے۔ اور اس کے مجوزہ امور اور منظور شدہ قوانین کا رد کرنا گو بادشاہ کے اختیار مین ہے۔ لیکن ان اختیارات کا کبھی ظہور نہین ہوتا۔ اس واسطے ہندوستانی رعایا کے واسطے اپنی اس حکمران مجلس کے حالات سے آگاہ ہونا دلچسپی سے خالی نہین ہے۔ لہٰذا مختصر الفاظ مین اس کے طرز و طریق اس جگہ بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کیونکہ اکثر عام لوگ ایسی باتون سے آگاہ نہین ہوتے۔

برطانیہ کی حکومت ایک بادشاہ کے ہاتھ مین ہے۔ جو ملک کے قانون کے برخلاف کوئی حکم نافذ نہین کرسکتا۔ اس کے ماتحت دو مجلسین ہین۔ مجلس اُمرا۔ و مجلس عوام۔ اسی کا نام پارلیمنٹ ہے۔ مجلس اُمرا کے ممبر عموماً عمر بھر کے لئے منتخب ہوتے ہین۔ اس مین دو قسم کے لارڈ ہوتے ہین۔ دینی لارڈ اور دنیوی لارڈ۔ یعنی پادری صاحبان۔ اور بڑے بڑے زمیندار۔ تعجب ہے۔ کہ وہ بزرگ جو لوگون کو یہ تعلیم دینے کے واسطے مقرر ہین۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا آسان ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت مین داخل ہو۔ خود رؤسا اور اُمرا کی مجلس کے ممبر بنتے ہین۔ مجلس عوام یعنی ہوس آف کامنز کا انتخاب سات سال کے بعد ہوتا ہے اور اسی انتخاب کے آج کل دن ہین۔ جس مین تمام ملک مین سے ہر ایک حلقہ سے جن کو یہ حق دیا گیا ہے۔ ایک دو یا زیادہ ممبر عام لوگ کثرت رائے کے ساتھ مقرر کرتے ہین اور ان کا تقرر اس طرح سمجھنا چاہیئے۔ جس طرح ہمارے شہرون مین میونسپل کمیٹیون کے ممبرون کا انتخاب ہوتا ہے۔ اور شہر مین پرچیون اور پرچی والون کا ایک کہرام مچتا ہے۔ برطانیہ مین مختلف قسم کے خیالات ملکی کے لوگ اپنے اپنے قسم کے آدمیون کے حق مین رائے دیتے ہین۔ بڑے فریق دو ہین۔ ایک لبرل یعنی آزادی پسند لوگ۔ جو آئندہ ترقی چاہتے ہین۔ اور گذشتہ طریق حکومت مین مناسب تغیر کے خواہان رہتے ہین۔ دوسرے کانزروے ٹو جو قدیم رسومات کی پابندی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ اور بہت تبدیلیون اور آزادیون کو ناپسند کرتے ہین۔ آجکل کے انتخاب مین لبرل فریق کے ممبر زیادہ ہوتے جاتے ہین اور غالب رائے یہی ہے۔ کہ اس دفعہ پارلیمنٹ لبرلی زبردست رہے گی۔ لیکن ان بڑے فریقون کے علاوہ اور چھوٹے چھوٹے فریق بنتے جاتے ہین جو دراصل ان بڑے فریقون مین سے کسی نہ کسی ایک فریق کی شاخ ہوتے ہین۔ مثلاً آج کل ایک نیا فریق مزدوری پیشہ لوگون کے حامیون کا بنا ہے۔ جو کہ لیبور رائٹس کہلاتے ہین۔ یہ فریق بھی اب ترقی کرتا جاتا ہے۔

ان انتخابات مین بڑی بڑی لڑائیان۔ جھگڑے۔ تقریرین تحریرین۔ اور بعض دفعہ گالی گلوچ اور مار پیٹ تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب ایک وزارت کسی امر مین ناکامی حاصل کرتی ہے تو وہ وزارت توڑ ڈالی جاتی ہے۔ اور نئی وزارت قائم ہوجاتی ہے۔ یہ ہے۔ ہماری گورنمنٹ کی انتخابی حکومت کا طرز و طریق۔

اب مین احکم الحاکمین سلطان الارض والسموات کے انتخاب کا کچھ ذکر کرتا ہون۔ بہت سی باتون مین آسمانی انتخاب کا طریق زمینی انتخاب کے بالکل برخلاف ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت کا ایک نمونہ ہوا کرتا ہے خدا تعالیٰ زمینی بندون کی ہدایت کے واسطے ہمیشہ ایک ایسا آدمی منتخب کرتا ہے۔ جو دنیا کا روحانی سردار بنے۔ اور اپنی قوت قدسیہ کے ساتھ سب کو نیکی اور ہدایت اور حیات جاودانی کی طرف لے جائے۔ وہ زمین پر اس ذوالجلال و الاکرام کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے ایک روحانی بادشاہ بنا کر بھیجا جاتا ہے۔ جو نعمت اس کو عطا کی جاتی ہے۔ اس کے سامنے تمام زمینی بادشاہتین ہیچ ہین اسی پر اس زمانہ کے روحانی بادشاہ نے فرمایا ہے۔

آں کس کہ بتو رسد شہاں را چہ کند
با فر تو فر خسرواں را چہ کند
چوں بندہ شناخت بداں عز و جلال
بعد از تو جلال دیگراں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند

خدائی انتخاب مین سب سے پہلی عجیب بات یہ ہے کہ مخلوق کی نظرون اور رائون کے بالکل برخلاف ایک ایسا آدمی چنا جاتا ہے۔ جو عوام کی نگاہ مین نہ علم رکھتا ہو۔ نہ بڑی شہرت والا ہو۔ نہ کسی بڑے شہر کا پنچ ہو۔ وہ ایک ایسا شخص ہوتا ہے۔ جو کہ اگر اس کے زمانہ کے لوگون سے ووٹ لیا جاوے۔ تو ایک شخص کا بھی وہم و گمان اس کی طرف نہ جائے۔ اور کوئی بھی اس کے حق مین اپنا ووٹ نہ دے۔ تب خدا اس کے حق مین اپنا ووٹ دیتا ہے اور اپنے فرشتون کو حکم دیتا ہے۔ کہ اس کے حق مین ووٹ دین۔ اور وہ فرشتے خدا کے نیک بندون کے دل مین تحریک کرتے ہین۔ کہ اس کے حق مین ووٹ دین۔ دنیا کے برسر آوردہ لوگ سخت مخالفت کا جھنڈا اس کے مقابلہ مین کھڑا کرتے ہین۔ اور پکار پکار کر اس کے برخلاف ووٹین دیتے ہین۔ اور فتوے لگاتے ہین اور ہنگامہ برپا کرتے ہین۔ اور شور و غل مچاتے ہین۔ اور تقریرین کرتے ہین اور اخبارین نکالتے ہین۔ اور خود اس پر پتھر پھینکتے ہین۔ اور اس کو قتل کر دینے کی سازش کرتے ہین۔ اس وقت خدا کی طرف سے ایک پروانہ نازل ہوتا ہے۔ جس مین یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

تب اس کے تمام مخالف خائب و خاسر ہو جاتے ہین۔ اور وہ اکیلا کامیاب ہو جاتا ہے۔

پھر برخلاف دنیوی انتخاب کے قانون کے اس کے برخلاف ایک میجارٹی یعنی کثرت رائے ہوتی ہے۔ اس کی موافقت مین ایک مناریٹی یعنی قلت رائے ہوتی ہے۔ اور وہ بھی نہایت غریب کس مپرس مناریٹی۔ یہ سب کچھ اس واسطے ہوتا ہے کہ دنیا پر ثابت ہوجائے۔ کہ درحقیقت وہ خدا کی طرف سے ہے کہ باوجود اس قدر بے سر و سامانی کے اور اکیلا ہونے اور لوگون کی مخالفت کے پھر وہی کامیاب ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیوی رنگ مین تو ہم صاف دیکھ رہے ہین۔ اور مشاہدہ کر رہے ہین۔ کہ دنیوی اُمور مین وہی فتح پاتا ہے۔ جس کے ساتھ کثرت رائے ہوتی ہے۔ پس اس کے ساتھ یہ ایک معجزہ ہوتا ہے۔ جس سے خلق عاجز ہو جاتی ہے۔ اور دنیا کی نظرون مین وہ ایک خارق عادت امر ہوتا ہے۔ کہ ایک غریب بے کس یتیم کس مپرس انسان باوجود اس قدر مخالف کثرت رائے کے میدان مین فتح پائے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ اس انتخاب کی کمیٹی کا امیر دنیوی کمیٹیون کے پریزیڈنٹون کی طرح صرف اس واسطے نہین ہوتا کہ وہ خاموش ہو کر بیٹھا رہے۔ اور اپنی کوئی رائے دینے کا اس کو حق نہ ہو۔ صرف اختلاف رائے کے وقت وہ دو رائین دے سکے۔ بلکہ یہ پریزیڈنٹ تمام رائون کا مالک ہے۔ اس کی ایک رائے دوسرون کی تمام رائون سے بڑھ کر ہے۔ وہ چاہے۔ تو کثرت کو قلت کر دے اور چاہے تو قلت کو کثرت کر دے۔ یہ سب کچھ اس واسطے ہے۔ کہ دنیا اس کو جان لے۔ اور اس کو پہچان لے اور اس کو مان لے۔ کہ وہ ہے۔ اور طاقت والا ہے جو کچھ چاہے سو وہ کر دینے والا ہے۔ اس انتخاب کی ایک تازہ بتازہ نظیر اس وقت دنیا مین مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود مین موجود ہے جس کے برخلاف سخت میجارٹی اب تک تلا ہے۔ مگر وہ دن بدن ترقی کرتا اور فتح پر فتح پاتا چلا جاتا ہے جس کسی کا جی چاہے دیکھے اور نجات حاصل کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک خط اور اس کا جواب

(از محمد سرور)

جناب حکیم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہلے میں آپ کے خط کا خلاصہ درج کرتا ہوں۔ اور پھر اس کا جواب لکھوں گا۔ **خلاصہ خط حکیم صاحب**۔ میں آپکے (مرزا صاحب) کے حالات سے ایسا واقف ہوں۔ کہ جو حضور میں رہتے ہیں۔ شاید وہ بھی کم واقف ہوں گے۔ میں جناب کی نیکی اور خدمت اسلام کا مشکور ہوں۔ اور دل سے معتقد ہوں۔ اور میں نے بہت سے لوگ آپ کی بیعت کے لئے بھیجے ہیں۔ اور آپ ہی بیعت کا ارادہ رکھتا تھا۔ اور اب بھی انکار نہیں ہے۔ پر آپ کا دعوےٰ نبوت یہ آپ کا حال ہے۔ اور حال بمقابلہ قرآن مجید اور عمل رسول اللہ دلیل نہیں ہے۔ میری تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آپ نبی نہیں ہیں۔ اور جو کچھ فرماویں۔ وہ مانتا ہوں۔ پس آپ پر فرض ہے۔ اور مناسب مشورہ بھی یہی ہے۔ کہ آپ سب کام چھوڑ کر علماء دین سے نبوت کا فتویٰ حاصل کریں۔ ورنہ تو پھر یہ دعویٰ چھوڑ کر اور کام کریں۔ اگر ہند کے علماء لائق نہیں۔ تو سلطان روم یا امیر کابل سے فتویٰ لیں۔ تمام شد۔ اس خلاصہ میں تین امر ہیں۔ ۱ یہ کہ آپکا دعویٰ نبوت حال ہے۔ اور حال قرآن مجید اور سنت کے مقابل دلیل نہیں۔ ۲ یہ کہ علماء کے پاس جاکر فتویٰ نبوت حاصل کریں ۳ یہ کہ میں آپکے حالات کا بہت واقف ہوں۔ اور آپ کی نیکی اور خدمت اسلام کا مشکور ہوں۔ اور دعویٰ نبوت کے سوا آپ کی سب باتوں کو تسلیم کرتا ہوں۔ اور معتقد ہوں۔

۱ کا جواب۔ آپ نے نہ اس امر کی کوئی دلیل اور سند پیش کی ہے۔ کہ آپکا دعویٰ نبوت حال ہے۔ اور نہ قرآن مجید اور عمل رسول اللہ سے کوئی ایسا امر بیان کیا ہے۔ کہ دعویٰ نبوت اس کے خلاف ہو۔ اور بے دلیل بات قابل التفات بھی نہیں ہوتی۔ پھر حکیم کا خط اور نبوت جیسے نازک مسئلہ پر بحث اور دعویٰ بے دلیل اگر قابل افسوس نہیں۔ تو قابل تعجب تو ضرور ہی ہے۔ پھر یہ دعوے بے دلیل ہی نہیں۔ بلکہ محض غلط ہیں۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہیں لکھا۔ اور نہ فرمایا۔ کہ میرے دعویٰ نبوت کی بنا حال پر ہے۔ بلکہ صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ میرے دعویٰ کی بنا ان امور پر ہے۔ کہ جن پر سب انبیاء کے دعویٰ کی بنا تھی۔ اور وہ امور انبیاء نے بیان فرمائے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب نے بھی بیان فرما دیئے ہیں۔ پر حال نہ پہلوں نے بیان کیا ہے۔ اور نہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے صاف لکھا ہے۔ کہ میرے دعویٰ کی بنا قرآن مجید اور سنت اور وحی الٰہی پر ہے۔ اور پھر محض دعویٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ بڑے بسط کے ساتھ اس کو ثابت کیا ہے۔ پھر باوجود دعوےٰ واقفیت تامہ کے آپ لکھتے ہیں۔ کہ دعویٰ نبوت حال ہے۔ اور کہ قرآن مجید کے خلاف ہے۔ پھر قرآن مجید میں ہرگز نہیں آیا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ بلکہ اس کے خلاف ہے۔ کہ ضرور آئے گا۔ نہ آنے پر اگر کسی نے قرآن مجید کی کسی آیت کو پیش کیا۔ تو وہ خاتم النبیین ہی ہے۔ پر اس کا جواب اسی قدر کافی ہے۔ کہ قرآن مجید میں لفظ **خاتَم** ہے۔ جو بمعنے مُہر ہے۔ نہ **خاتِم** بمعنے ختم کرنیوالا اور مُہر ہونا اس بات کو نہیں چاہتا۔ کہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ آپ کے بعد ضرور ہوں۔ جو کہ اس مُہر سے نبی بنیں۔ اور اسی کے ساتھ کام کریں۔ اور پوری آیت پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین**۔ محمد تم سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مُہر ہیں۔ پس لٰکن کے ماقبل اور مابعد پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ آپ اگرچہ جسمانی طور پر کسی مرد کے باپ نہیں۔ پر روحانی طور پر ان نبیوں کے باپ ہیں۔ جو کہ آپ کی مُہر سے نبی ہوں گے۔ اور اسی سے سب کام کریں گے۔ پس یہ آیت نبیوں کی آمد ضروری قرار دیتی ہے۔ اور ان کی آمد کی نفی کا اس میں اشارہ تک نہیں ہے۔ پھر خداوند کریم نے فاتحہ شریف میں دعا بتائی۔ کہ ہمیں انعمت علیہم کی راہ بتا۔ اور اس پر چلا۔ اور ہر ایک نماز کی ہر ایک رکعت میں اس کو لازم کیا۔ اور قرآن مجید میں خود بتایا۔ کہ انعمت علیہم کون ہیں۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے۔ **اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین**۔ پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس امت میں چاروں قسم کے انعم اللہ علیہم ہو سکتے ہیں۔ کیا بلکہ ضرور ہوں گے۔ ورنہ تو پھر اس دعا پر اس قدر زور دینا بلکہ اس کا سکھلانا بالکل لغو ہے۔ نیز جب سب مانتے ہیں۔ کہ اخیر تین قسم کے منعم علیہم تو اس دعا کے کرنے والے اس امت میں ہو سکتے کیا بلکہ ہوئے بھی ہیں۔ تو پھر کم از کم اس سے ضرور یہ ثابت ہوگا۔ کہ اوّل قسم کے منعم علیہم بھی ہو سکتے ہیں۔ پھر خداوند کریم نے آن حضرت صلعم کو مثیل موسےٰ قرار دیا ہے۔ اور آپ کے خلفاء کو خلفاء موسیٰ کا مثیل قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے۔ **انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا** اور فرمایا۔ **وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم** اور ظاہر ہے۔ کہ حضرت موسےٰ کے خلفاء تو سب انبیاء تھے پس اگر ان حضرت صلعم کے خلفاء کا نبی ہونا ممنوع ہوتا۔ تو یا خدا **کما استخلف الذین من قبلہم** نہ فرماتا۔ یا پھر بتا دیتا۔ کہ وہ نبی نہ ہوں گے۔ پر خدا نے کچھ بھی نہ بولا۔ اور ان کی نبوت کی نفی بھی نہ کی اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تو خدا ہے۔ آن حضرت نے بھی جب اپنے ایک ایسے قول میں ایسا اشتباہ پڑتا دیکھا تھا۔ تو اس کو ساتھ ہی رفع فرما دیا تھا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ سفر پر جاتے وقت آن حضرت نے اپنے اہل بیت میں حضرت علی رض کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ اور بزدلوں کی مانند عورتوں میں رہنا حضرت علی کو کسیقدر ناگوار معلوم ہوا تھا۔ تو آنحضرت نے ان کو تسلی دینے کے لئے فرمایا کہ **انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ**۔ یعنی تم میرے بعد اسی طرح خلیفہ ہو۔ کہ جیسے حضرت موسیٰ کے بعد حضرت ہارون نبی خلیفہ تھے۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کے بعد (یعنی سفر پر جانے کے بعد) حضرت علی بھی خلیفہ ہوں گے۔ لہٰذا آنحضرت نے من موسیٰ کے ساتھ متصل فرما دیا کہ **الا انہ لا نبی بعدی**۔ یعنی اگر فرق ہے تو یہ ہے۔ کہ ہارون تو موسیٰ کے بعد (یعنی ان کے پہاڑ پر جانے کے بعد) خلیفہ بھی تھے اور نبی بھی تھے پر تم خلیفہ تو ہو۔ لیکن نبی نہیں ہو۔ پس جب کہ آن حضرت نے اس تشبیہ سے ایک حضرت علی کی نبوت ثابت ہوتی دیکھ کر ساتھ ہی اس کے نفی فرما دی۔ تو پھر خدا نے کیوں نفی نہ کی۔ حالانکہ خدا کی بیان کردہ تشبیہ میں تو بہت سے لوگوں کی نبوت ثابت ہوتی تھی۔ حدیث مذکورہ دو امر کی مثبت ہے۔ ۱ یہ کہ کسی نبی کے خلیفہ کو کسی دوسرے نبی کے نبی خلیفہ سے تشبیہ دینا اس کی نبوت کا مثبت ہے۔ ۲ یہ کہ ایسی تشبیہ کے وقت اگر فی الحقیقت وہ خلیفہ نبی نہ ہو۔ تو پھر اس کی نبوت کی نفی ساتھ ہی کر دینی چاہئے۔ اور یہی حدیث ہے۔ کہ جس کو راویوں نے مختلف طرزوں پر بیان کیا ہے اور بعض نے اس کے ایک ٹکڑے کو لے کر اس کے کچھ کے کچھ معنے کر کے یہ نتیجہ نکالا کہ آن حضرت کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ حالانکہ یہ خاص وقت اور خاص شخص کی نسبت تھی۔ اور اس کو عام کرنا بالکل غلط ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب حضرت عائشہ رض کو علم ہوا۔ کہ لوگوں نے **لا نبی بعدی** کے معنے غلط فہمی سے یہ خیال کر لئے ہیں۔ کہ آپکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو آپنے لوگوں کو فرمایا۔ **قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی**۔ یعنی یہ تو کہو۔ کہ آن حضرت خاتم النبیین ہیں۔ پر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پس اگر یہ بات سچی ہوتی۔ کہ آن حضرت کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ تو پھر حضرت عائشہ جیسی فاضلہ اور راز دار شریعت کس طرح کہہ سکتی تھیں۔ کہ یہ نہ کہو کہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اگر صحابہ رض کو یہ علم ہوتا۔ کہ قرآن مجید کی فلاں آیت میں یا آن حضرت کی فلاں حدیث میں ہے۔ کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو ضرور وہ حضرت عائشہ کا خلاف کرتے۔ اور کہتے کہ ہم آپ کی بات کو کس طرح تسلیم کریں۔ جبکہ قرآن و حدیث موجود ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پر کسی نے ان کا خلاف نہیں کیا۔ اور نہ کسی نے کوئی آیت یا حدیث پیش کی ہے۔ اور حضرت عائشہ کے اس قول سے صاف ثابت ہو گیا۔ کہ خاتم النبیین کے معنے یہ نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ورنہ تو پھر وہ کس طرح کہہ سکتی تھیں۔

[illegible]

کہ خاتم النبین تو کہو۔ پر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر اس کے علاوہ صحیح حدیثوں میں موجود ہے۔ کہ آں حضرت ؐ نے مسیح موعود کو نبی اللہ فرمایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح موعود آں حضرت کے بعد ہوگا۔ اور اگر یہ کہو۔ کہ مسیح موعود وہی اسرائیلی نبی ہوگا۔ کہ جس کی اُمت اس وقت ان کو اور ان کی والدہ کو خدا کہتی ہے۔ تو پہلے یہ عرض ہے کہ قرآن نے اس مسیح کی نسبت خبر دی ہے۔ کہ وہ ان کے (قوم کے) گمراہ ہونے سے پہلے فوت ہوا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے حضرت مسیح کا وہ جواب جو کہ وہ قیامت کے دن دیں گے۔ بدیں الفاظ نقل فرمایا ہے۔ **وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔** یعنی میری موجودگی میں انہوں نے مجھے اور میری ماں کو خدا نہیں بنایا۔ ہاں جب تو نے مجھے فوت کر دیا۔ تو اس کے بعد کا مجھے علم نہیں۔ پس اس جواب سے بوضاحت تامہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح پہلے فوت ہوں گے۔ اور ان کی وفات کے بعد ان کی قوم ان کو اور ان کی ماں کو خدا بنائے گی اب چونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی قوم تو ان کو قرآن مجید کے نزول سے پہلے ہی خدا بنا چکی ہے۔ تو ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے حضرت مسیح فوت ہی ہو چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور بہت سی آیات ہیں۔ جو ان کی وفات کی خبر دیتی ہیں پھر آں حضرت نے اپنی رویت کی شہادت دی ہے کہ میں نے معراج کی رات حضرت مسیح کو مُردوں میں دیکھا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آں حضرت کے سب خلفاء منکم (تم سے) ہوں گے۔ اور آں حضرت نے بھی فرما دیا ہے۔ کہ وہ مسیح موعود امام ہوگا۔ امامکم منکم (تمہارا امام تم سے ہوگا) پھر خداوند کریم نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آں حضرت کے سب خلفاء حضرت موسےٰ کے خلفاء کی مانند آئیں گے۔ جیسا کہ فرمایا۔ کما استخلف الذین من قبلہم پر حضرت موسےٰ کے خلفاء میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جو کہ پہلے نبی اور خلیفہ ہو۔ اور پھر کئی قرن کے لیے آسمان پر اموات کے ارواح میں جا بیٹھا ہو۔ اور پھر کسی وقت میں اتر کر پھر حضرت موسیٰ کا خلیفہ بنا ہو۔ چہ جائے۔ کہ وہ ۱۹ صدیوں سے زیادہ آسمان پر اموات کی ارواح کے ساتھ رہا ہو۔ ہاں الیاس نبی کی نسبت ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہوا تھا۔ کہ وہ آسمان پر ہے۔ اور مسیح سے پہلے اتر کر حضرت موسیٰ کا خلیفہ بنے گا۔ اور لوگوں کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت الیاس آسمان پر زندہ ہیں۔ اور کسی وقت بذات خود تشریف لائیں گے۔ لیکن حضرت مسیح نے خود فیصلہ کر دیا۔ کہ وہ الیاس فوت ہو گیا ہے۔ اور جس الیاس کے اُترنے کی خبر دی گئی تھی۔ وہ یحییٰ ہے۔ جو زکریا کے گھر پیدا ہوا ہے۔ پس دونوں سلسلۂ خلفاء کی اس مشابہت سے جو کہ خدا نے بیان فرمائی ہے۔ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت رسول اکرم کا ایسا خلیفہ کوئی نہ ہوگا۔ جو کہ چند دن کیلئے آسمان پر اموات کی ارواح کے ساتھ رہ کر پھر خلیفہ بننے کے لیے زمین پر اترے۔ اور کہ ایسا کوئی خلیفہ ضرور ہوگا۔ کہ جس کی نسبت الیاس کی مانند پہلے سے یہ خبر مشہور ہو کہ وہ زندہ آسمان پر ہے۔ اور لوگوں کو بھی اس پر یقین ہو پر آخر ثابت ہو جائے۔ کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ اور یحییٰ کی طرح وہ اس کے نام اور صفات پر خلیفہ بنے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے بذات خود ہرگز ہرگز نہیں آنا۔ نیز قیامت کو وہ جواب دیں گے۔ کہ مجھے قوم کی گمراہی کا کچھ علم نہیں پس اگر وہ دوبارہ آئیں۔ اور چالیس سال دنیا میں رہیں۔ اور کسر صلیب کریں۔ اور کروڑہا مسلمان بنائیں۔ تو پھر **یوم ینفع الصادقین صدقہم۔** میں خدا کے سامنے ایسا صریح جھوٹ بولیں گے۔ جو کہ نبی تو درکنار ایک ادنیٰ مومن بھی نہیں بول سکتا۔ اور ثانیاً یہ عرض ہے۔ کہ حضرت مسیح اگر لوگوں کے خیال کے مطابق دوبارہ آئیں۔ تو دو حال سے خالی نہ ہوں گے۔ یا نبی نہ ہوں گے یا ہوں گے پہلی حالت میں تو سلب نبوت لازم آئے گا۔ کہ جس کی پہلے کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اور دوم یہ کہ یہ اعتقاد بفتویٰ علماء اسلام کفر ہے۔ سوم یہ کہ حضرت مسیح کی نبوت قرآن مجید سے ثابت ہے لہٰذا اس کے سلب کے لیے کوئی صریح آیت چاہیے۔ جو ندارد ہے چہارم۔ یہ کہ آنے والے مسیح کو آں حضرت ؐ نے نبی اللہ فرمایا ہے اور مسلوب النبوت کہنا اس کے خلاف ہے۔ اور دوسری حالت میں خاتم النبین اور **لانبی بعدی** کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ جب ان کے یہ معنے ہوئے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور نئے اور پرانے کی تخصیص کا کوئی لفظ نہ خاتم النبین میں ہے اور نہ لانبی بعدی میں ہے۔ پس ان معنوں کی رو سے جیسی نئے کی نفی ہوگی۔ ایسی ہی پرانے کی بھی نفی ہوگی۔ بلکہ نئے کی آمد اگرچہ ان غلط معنوں کے لحاظ سے منفی ہوتی ہے۔ پر جو صحیح معنے ہم نے بیان کئے ہیں۔ ان کے لحاظ سے اس کی نفی کیا بلکہ جواز ثابت ہوتا ہے۔ پر پرانے کی آمد دونوں معنوں کے رو سے منع ہے کیونکہ وہ آں حضرت کی مُہر سے نبی نہیں بنا۔ بلکہ حضرت موسےٰ کے اتباع سے نبی بنا ہوا ہے۔ بلکہ نئے کے آنے سے جس قدر آں حضرت کی عزت افزائی ہوتی ہے۔ اسی قدر پرانے کے آنے سے آپ کی توہین اور بے عزتی ہے۔ کیونکہ پھر یہ لازم آئے گا۔ کہ آں حضرت تو سب دنیا کو مسلمان نہ کر سکے اور نہ آپ کے خدام ایسا کر سکے۔ یہاں تک آخر خداوند کریم کو یہ ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ جس طرح مسیح کے پرستاروں نے جرنل رابرٹ پنشن یافتہ کہن سال کو ٹرنسوال کی جنگ میں کمان دی تھی۔ تب کامیابی ہوئی تھی۔ اسی طرح میں بھی اپنے پنشن یافتہ دو ہزار سالہ پیر کہن تجربہ کار کو پھر کمان دوں۔ تا اس کام کو سرانجام دے۔ جو کہ محمد اور اس کے اتباع سے ہرگز نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ آخر محمد صاحب نے تو یہی فرمایا ہے۔ کہ **ماکنت بدعا من الرسل** یعنی میں اور رسولوں سے کوئی نرالا رسول نہیں ہوں۔ پس ان سے یا ان کے اتباع سے ایسی نرالی فتح اور کامیابی کب ہو سکتی تھی اور حضرت مسیح ہی ہر ایک بات میں نرالے رسول ہوئے۔ حتیٰ کہ اوروں کو سفلی اور ارضی زندگی بھی چند سالہ میسر ہوئی۔ پر ان کو دو ہزار سالہ زندگی ملی۔ اور وہ بھی آسمان پر۔ اوروں پر روح القدس کبھی گاہے گاہے آتے تھے پر ان کی خدمت میں ہر وقت حاضر ہے۔ اوروں نے تو ایک کیڑا بھی نہ پیدا کیا۔ پر آپ پرندوں میں خدا کے حصہ دار ہیں۔ پس اگر اس نرالی فتح کا کوئی حاصل کرنیوالا ہے۔ تو وہی بے مثل اور نرالا مسیح ہے۔ پس اس پرانے نبی کے آنے سے آں حضرت کی عزت جو کہ فی الحقیقت عزت ہے۔ خاک میں مل جاتی ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مسلمان زبان سے تو کہتے ہیں کہ آں حضرت افضل الانبیاء ہیں۔ پر جس قدر فضائل ہیں۔ وہ اوروں کو دیئے ہیں جیسے کہ حضرت موسےٰ کے اتباع میں تو ایسے فیض کے قائل ہوئے۔ کہ ان کی اتباع سینکڑے نبی بن گئے۔ بلکہ مسیح جیسے نرالے نبی بھی ان ہی کے فیض اتباع سے تیار ہوئے۔ پر آں حضرت کے اتباع کو ایسا بے فیض قرار دیا۔ کہ اس سے ایک بھی [illegible] نبی بھی نہیں ہو سکتا بلکہ یوں ہوا۔ کہ اور بہت سے انبیاء تو بانی خاندان نبوت ہوئے۔ اور آں حضرت دہلی کے آخری اور خاتم السلاطین بادشاہ کی طرح خاندان نبوت کے تباہ اور برباد کن قرار دیئے گئے۔ **نعوذ باللہ من ذٰلک۔** علاوہ بریں۔ نبوت کی حقیقت فقط اس قدر ہے۔ کہ خدا سے خبر پا کر خدا کے حکم سے اس کے بندوں کو اطلاع دے اور سب محقق علماء اور صوفیاء کرام اس کے قائل ہیں۔ کہ یہ حقیقت امت محمدیہ کے بعض افراد میں موجود ہوتی رہی ہے۔ پس جب یہ حقیقت موجود ہے۔ تو پھر نفس نام پر بحث کو طول دینا عقلمندوں کی شان سے بالکل بعید ہے۔ ہاں اگر کسی کو اس میں شک ہو۔ کہ کیا محقق علماء اور صوفیاء اس کے قائل ہیں۔ تو ہم اس کو ایسے صریح حوالے بتا سکتے ہیں۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ آپ کا یہ اعتراض کچھ نیا اعتراض نہیں بلکہ پہلے بھی بہت سے انبیاء پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت الیاس کی دوبارہ آمد کی نسبت کتب پاک میں یہ لکھا ہوا تھا کہ وہ زندہ آسمان پر ہے اور جب تک وہ دوبارہ نہ آئے گا۔ تب تک مسیح نہ آوے گا۔ اور یہود کا بھی یہی عقیدہ تھا جیسا کہ مسلمانوں کا حضرت مسیح کی آمد ثانی کی نسبت عقیدہ ہے۔ پس جب حضرت مسیح نے دعویٰ کیا۔ تو یہود نے یہی اعتراض کیا۔ کہ آپ کا یہ دعوے نبوت کتاب اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ کتاب اللہ میں صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ مسیح سے پہلے الیاس ضرور آئیگا۔ اور وہ اب تک نہیں آیا۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح نے ہر چند ان کو سمجھایا۔ کہ وہ الیاس یحییٰ ہے۔ پر انہوں نے ایک نہ مانی۔ اور یہی کہا کہ یہ کتاب اللہ کو اپنی تاویلوں سے رد کرتا ہے اور اب بھی ان کا حضرت مسیح پر سب سے بڑا یہی اعتراض ہے پس اس واقعہ سے جیسا یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ اعتراض حضرت مسیح پر بھی یہود نے کیا ہے۔ ایسا ہی یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی نبی کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے یا اس کے دوبارہ آنے کے کیا معنے ہوتے ہیں۔ اور سلسلوں کی مشابہت سے یہ تو ضروری تھا کہ ایک خلیفہ آں حضرت کا بھی ایسا ہو کہ جس کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے اور دوبارہ آنے کی نسبت الیاس کی

کی مانند پہلے سے خبر مشہور اور لوگون کا عقیدہ ہو۔ پر مسیح کا نام خدا نے اس لئے رکھا تاکہ وہ مسیح کے اس فیصلہ کو یاد دلانے والا ہو۔ جو کہ آپ نے کسی نبی کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے یا دوبارہ آنے کی نسبت کیا ہے۔ اور قانون اور ججون کے فیصلے تو بدلتے ہین۔ پر خدا کی سنت کا قانون اور فیصلہ کبھی نہین بدلتا پھر اہل کتاب نے آنحضرت ؐ پر بھی یہی اعتراض کیا۔ کہ ان کا دعویٰ کتاب اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ نبی جو موسیٰ جیسا آنیوالا ہے۔ کتاب اللہ مین اس کی نسبت لکھا ہوا ہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل مین سے ہوگا۔ اور یہ بنی اسماعیل سے ہین۔ اس کے جواب مین بہت کچھ بیان کیا گیا۔ یہان تک کہ حضرت ابراہیم ؑ اور حضرۃ اسمٰعیل کی وہ دعا بھی پیش کی گئی۔ جو کہ بیت اللہ کے بنانے کے وقت دونون نے کی تھی۔ اور اس مین مانگا تھا۔ کہ وہ نبی ہم دونون کی ذریت سے ہو۔ اور ہو بھی مکہ مین۔ اور فلان فلان بات کرنے والا ہو۔ پر اہل کتاب اپنے اعتراض سے باز نہ آئے پس آپکا یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہین۔ پہلے ہی انبیاء پر ہوتا رہا ہے۔ اور اہل کتاب ہی کرتے رہے ہین۔

جواب امر ۷ - یہ امر بھی آپنے بے ثبوت لکھا ہے۔ اگر قرآن حدیث سے آپ کوئی ثبوت نہ پیش کر سکتے تھے تو کم از کم کسی معتبر تاریخ ہی سے لکھ دیتے۔ کہ فلان فلان نبی نے جب دعویٰ نبوت کیا تھا۔ اور لوگون نے اس سے انکار کیا تھا کہ یہ دعویٰ خلاف کتاب اللہ ہے۔ تو اس وقت وہ علماء کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے تھے۔ اور فلان نبی کو تو فتویٰ مل گیا تھا لہذا وہ نبی ہوگیا۔ اور فلان نبی کو جب علماء نے فتوے نہ دیا۔ تو اس نے دعویٰ نبوت چھوڑ دیا تھا۔ پر مشکل یہ ہے۔ کہ اگر آپ ساری عمر بھی اس مین صرف کرین۔ تو بھی نہ قرآن و حدیث سے اس کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہین۔ اور نہ کسی معتبر تاریخ سے آپ ایسی نظیر پیش کر سکتے ہین۔ پھر تعجب یہ ہے۔ کہ آپ ایک طرف تو لکھتے ہین۔ کہ مین دخل در معقولات نہین دیتا۔ اور پھر دخل بھی دیتے ہین۔ تو ایسا بے نظیر حکیم۔ اور پھر ایسا مناسب مشورہ۔ جناب حکیم صاحب۔ انبیاء کے جانی دشمن۔ تو علماء امراء و صوفیاء یعنی سجادہ نشین ہی ہوتے رہے ہین۔ حضرت مسیح پر بھی کفر اور صلیب دینے کا فتویٰ اہل کتاب علماء نے ہی دیا تھا۔ اور جب یہ معلوم ہوا۔ کہ حاکم وقت ہمارے فتویٰ سے متاثر نہین ہوتا۔ تو ان کے شیخ الکل صاحب نے اپنے کپڑے پھاڑ سے تھے پس یہ حضرات انبیاء کے مقابلہ مین ہمیشہ اپنے کپڑون سے باہر ہوتے رہے ہین۔ ہان جب علماء نے حضرت مسیح کے خلاف فتویٰ دیا تھا تو اس وقت حضرت مسیح نے اپنا دعویٰ ترک نہ کیا تھا۔ پر شاید آپ جیسا مناسب مشورہ دینے والا نہ ملا ہوگا۔ انبیاء تو انبیاء ہین۔ ان کی امت کے باخدا لوگ بھی ان حضرات کی زبان درازیون اور دست اندازیون سے نہین بچ سکے۔ آنحضرت کے چار یار کبار اور اہل بیت اور بہت سے صحابہ پر لعن و طعن اور نکتہ چینی اور تبرا بازی کی کتابون کے انبار بھی ان ہی حضرات کی زور قلم کا ثمرہ ہین۔ امام ابو حنیفہ جیسے باخدا امام اور محی الدین سید عبد القادر جیلانی جیسے ولی بھی ان کے فتویٰ سے نہ چھوٹے۔ کہان تک لکھون۔ اس فہرست کے لئے بھی ایک دفتر درکار ہے کیونکہ ان حضرات کے کفر کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ آپس مین بھی ان کا جوتہ پیزار چلا ہوا ہے۔ سب فرقون کے علماء دوسرون کو ضال اور مضل کا فتویٰ دے رہے ہین اور آج دن تک نہ کوئی عالم مفتی ان سب کے نزدیک قابل فتوے ثابت ہوا ہے۔ اور نہ کسی انسان یا خدا کی کتاب پر ان کا اتفاق ہوا ہے۔ قرآن عظیم مین سب سے پہلا مسئلہ ذٰلك الكتاب لا ريب فيه ہے پر ان حضرات کا اس پر بھی اتفاق نہین ہے۔ بہتون نے اس کو بیاض عثمانی قرار دیا اور کہا کہ اس مین بہت کمی بیشی ہو گئی ہے جسکی وجہ سے ہرگز قابل اعتبار نہین رہا۔ اور اصل قرآن مجید حضرت علی کے پاس تھا۔ جو کہ مہدی قائم ظاہر کریگا۔ پر اصول سے لیکر فروع تک حتی کہ توحید مین صفات باری حلال و حرام تک ان کے اختلاف کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ پھر ہر ایک فرقہ دوسرون کے مقابلہ مین تو اپنے اپنے علماء کی بڑی بڑی تقدیس بیان کرتا ہے۔ پر اپنے گھر مین کوئی تو کہہ رہا ہے اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسكم کے مصداق ہمارے ہی علماء ہین۔ کوئی ان کی طرف اشارہ کر کے حافظ صاحب کا یہ شعر پڑھ دیتا ہے۔ واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر مے کنند + چون بخلوت میروند این کار دیگر مے کنند۔ پھر قرآن و حدیث نے جس طرح یہود کے علماء کا نقشہ کھینچا ہے۔ اسی طرح آخری زمانہ کے علماء دین متین کے کچھ احوال اور خطابات بھی بیان فرمائے ہین۔ جن مین سے ایک یہ ہے۔ شر من تحت ادیم السماء علماء ہون گے۔ پس آپ پر یہ بھی لازم تھا۔ کہ علاوہ امور مذکورہ کے پہلے یہ بھی لکھتے کہ سب فرقہائے اسلام نے فلان فلان مولوی صاحبان کو متقی اور باخدا راستباز اور عالم تسلیم کیا ہوا ہے اور سب نے اپنے جمیع امور متنازع فیہا مین ان کا فتویٰ تسلیم کیا ہوا ہے۔ اور سب ان کے ہر ایک فتوے کو واجب التعمیل مانتے ہین۔ پر آپ دنیا مین ایک عالم بھی ایسا نہین بتا سکتے۔ ہان آپ نے علم کے لحاظ سے بڑے معتبر دو عالم فاضلون کے نام لیئے۔ جو کہ بخیال جناب علم و تقویٰ کے لحاظ سے تو وہ کبھی کسی کے نزدیک غیر معتبر ہو سکتے ہی نہین اور وہ دو سلطان روم اور امیر کابل ہین۔ پر اگر آپ لاہور ہی کے چند شیعہ اور اہل حدیث سے دریافت کرتے کہ کیا آپ لوگ ان دو فاضلون کا ہر ایک فتویٰ تسلیم کرتے ہو تو بھی آپ سنتے کہ ان جاہل بیدین خارجیون اور دشمنان اہل بیت یا مشرک مقلدون کی بات ہم ہرگز نہین تسلیم کرتے۔ پھر اگر ان کے فتویٰ پر سب کو اعتبار ہوتا۔ تو اس وقت ملک عرب مین سوائے حنفیون کے کسی اور مذہب کے پیرو نہ نظر آتے۔ پر افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ آپ کو اس قدر بھی خبر نہین۔ کہ یہ دونون صاحب اپنے مذہب کے لوگون مین بھی مفتی تسلیم نہین کئے گئے۔ اور نہ افتاء کے لائق ان کا علم ہے۔ اور نہ اور صفات ہین۔ جو کہ مفتی کے لئے ضروری ہین۔ بلکہ ان کو خود بھی جب ضرورت پڑتی ہے۔ تو اور مفتیون سے فتوے طلب کرتے ہین۔ پھر خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ وارسلناك للناس رسولا وكفى بالله شهيدا یعنی رسالت اور نبوت کے لئے کسی مولوی کے فتویٰ کی ضرورت نہین۔ بلکہ اللہ کی شہادت اس کے لئے کافی ہے۔ پر آپ باوجودیکہ اس امر کے قائل ہین۔ کہ کتاب اللہ کے خلاف جو امر ہو۔ وہ قابل اعتبار نہین ہوتا۔ پھر بھی شہادت اللہ کو ناکافی کیا بلکہ بالائے طاق رکھکر سارا حصر آخری زمانہ کے مولویون کے فتویٰ پر رکھتے ہین۔ جو کہ یہودیون کے مول چلتا ہے۔ پھر قرآن سے صاف ثابت ہے۔ کہ نبی اور ان کے خلیفے کسی کے بنائے نہین بنتے۔ بلکہ خدا خود ان کو بناتا ہے۔ اور آپ علماء کو نبی ساز قرار دیتے ہین۔ پھر خداوند کریم فرماتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی ہمنے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ ليطاع باذن الله (تاکہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جاوے) پر آپ ان کو مولویون کے مطیع بناتے ہین۔ پھر خداوند کریم ہم نبی اس لئے بھیجتے ہین۔ کہ ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه (تاکہ جو اختلاف لوگون مین پڑے ہوئے ہین۔ ان مین حکم ہون) اور آپ بالعکس مختلفین مولویون کو ان کا حکم قرار دیتے ہین۔ پھر حدیث صحیح مین ہے۔ کہ مسیح موعود امام اور حکم عدل ہوگا۔ اور آپ مولویون کو اس کا امام اور حکم بناتے ہین۔ اگر اس زمانہ کے مولوی فتوون کے لائق ہوتے تو پھر مہدی اور مسیح کے آنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ پس یہ خوب یاد رکھو جو شخص مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور اپنے دعویٰ کا فتویٰ اس وقت کے مولویون سے طلب کرے۔ تو وہ ہرگز مامور من اللہ نہین بلکہ وہ اس کارروائی سے خود فیصلہ کرتا ہے۔ کہ مامور من اللہ کے آنے کی اس وقت ضرورت نہین۔ ان کے فتوون کی تو یہ قدر ہے۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ شائع کیا۔ تو بڑے بڑے علماء دین نے آپ کی نسبت بڑے زور و شور سے تکفیر کا فتویٰ دیا لیکن اگر ان کے فتویٰ کا کچھ اعتبار یا اثر ہوتا۔ تو اس وقت جو چند آدمی حضرۃ اقدس کے ساتھ تھے۔ وہ بھی علیحدہ ہو جاتے۔ اور آئندہ کوئی بھی آپ کی بیعت مین داخل نہ ہوتا۔ لیکن نہ پہلے علیحدہ ہوئے۔ اور نہ آئندہ بیعت مین داخل ہونے سے رکے۔ یہان تک کہ پہلے انگلیون پر گنے جاتے تھے۔ اور اب لاکھون مین۔ اور روز افزون ترقی ہو رہی ہے۔ پھر بنی اسرائیل کے ایک مولوی کے مسلمان ہو جانے سے خداوند تعالیٰ سارے بنی اسرائیل کو وشهد شاهد من بني اسرائيل على مثله فرما کر ملزم کرتا ہے اور آپ لوگون کے بیسیون مسلم مولوی صاحبان نے اس سلسلہ مین داخل ہونے سے حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود اور راستباز ہونیکی شہادت دی۔ پر آپ لوگون نے یہ کہکر ہر ایک کی شہادت کو رد کر دیا۔ کہ بڑا عالم اور نایاب تھا۔ پر خدا کی بے نیازی دیکھو۔ اب کیسا گمراہ اور بے دین ہو گیا ہے۔ کہ قرآن کے خلاف کہتا ہے کہ مسیح مر گیا ہے اور قادیان والا مرزا مسیح موعود ہے۔ یا یہ کہ کیا ہوا۔ شیطان نے بھی تو چودہ علم پڑھے ہوئے تھے۔ اور فرشتون کا استاذ تھا۔ پر آخر گمراہ ہو گیا۔ یا یہ کہ ان پڑھ ہی اچھے ہین۔ جو زیادہ پڑھتے ہین وہی خراب ہوتے جاتے ہین۔ پس ہم مولوی صاحبان کے فتوے لے کر آپ

بدر فروری ۱۹۰۶ء

اس وقت اعتبار کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی وقت اس جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو بجائے اس کے کہ آپ اس معتبر شہادت سے فائدہ اٹھائیں یہی فرمائیں گے کہ کیا اچھا آدمی تھا۔ پر خدا کی شان مرتد ہو گیا۔

امر ۳ کی نسبت اس قدر کہنا کافی ہے کہ میں آپ کی تکذیب تو نہیں کرتا۔ پر آثار اس کے خلاف ہیں۔ کیونکہ جب آپ حضرت مرزا صاحب کی نیکی کے قائل ہوئے جس کی ایک جزو یہ بھی ہے کہ کسی انسان پر کذب افترا نہیں کرتے تو کیا اب انسانوں سے بڑھ کر خدا پر افترا کرنے لگے۔ کہ خدا مجھے کہتا اور بار بار بڑی صفائی سے کہتا ہے کہ تو ہی مہدی اور مسیح موعود ہے۔ ہرقل نے ابوسفیان سے آنحضرت کی راست گوئی کی خبر سنکر آپکے دعوی نبوت میں صادق ہونے کے لئے یہی استدلال کیا تھا۔ جیسا کہ صحیح حدیثوں میں موجود ہے۔ پس کیا ہی افسوس ہے۔ کہ ایک غیر مسلم کو تو یہ استدلال سمجھ میں آئے اور ایک مسلمان حکیم کے خیال میں نہ آئے اور اگر یہ کہو کہ ہم افترا نہیں کہتے ہیں۔ تو اس کی نسبت یہ عرض ہے۔ کہ حال اس کو نہیں کہتے کہ ایک انسان میں نہ ہو اور وہ خیال کرے کہ مجھ میں ہے یہ تو جنون اور جہالت اور بیوقوفی ہے۔ بلکہ حال اس کو کہتے ہیں کہ جیسا وہ زبان سے کہتا ہے فی الحقیقت ہی وہ امر اس میں موجود ہو اور اسکا پورا پتہ اس سے چلتا ہے کہ حال کو قال کے مقابل استعمال کرتے ہیں پس جب آپنے یہ تسلیم کیا کہ نبوت کا دعوی حضرت مرزا صاحب کا حال ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ جیسا مرزا صاحب قال سے کہتے ہیں کہ میں نبی اور مسیح ہوں اور اسی طرح وہ فی الحقیقت نبی اور مسیح ہیں۔ اور جب آپ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہیں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ مرزا صاحب فی الحقیقت نبی نہیں بلکہ نبوت کے دعوے میں خدا پر افترا کرتے ہیں۔ پس یہ دونوں باتیں آپس میں ہرگز جمع نہیں ہو سکتیں۔ مگر آپ یہ کہتے ہیں کہ نبوت حضرت مرزا صاحب کا حال ہے۔ تو پھر آپنے ان کی نبوت کو تسلیم کیا۔ - - - - - - اور اگر یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہیں تو ضرور آپ نے ان کو مفتری علی اللہ قرار دیا۔ جو کہ ان کی نیکی کے قائل کی شان سے بعد المشرقین کے برابر دور ہے پھر جب آپ کہتے ہیں کہ دعوی نبوت کے سوائے اور سب کچھ مانتا ہوں اور نبوت کے سوا مرزا صاحب کا یہ بھی دعوی کہ میں مجدد اور مہدی ہوں اور آپ کے قول مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ان دونوں باتوں کو مانتے ہیں پھر کیسی تعجب کی بات ہے کہ آپ ایک شخص کو مجدد اور مہدی بھی تسلیم کرتے ہیں اور اس پر نبوت کا جھوٹا مدعی بھی مانتے ہیں اور یہ بھی کہ وہ قرآن مجید اور عمل رسول کو نہیں سمجھا اور یہ کہ مولوی یا کہ شاہ روم اور امیر حبیب اللہ اس سے زیادہ اور ٹھیک سمجھتے ہیں اور یہ کہ جب تک یہ اس کی بات پر چلنے نہ دیں تو اس مہدی اور مجدد کی بات قابل اعتبار نہیں پھر تو مہدی اور مجدد کیا ہوا۔ مولویوں اور سلطان عبدالحمید خان اور امیر حبیب اللہ کا بے چارہ اس چپراسی ہوا۔ نیز یا تو آپ حضرت مرزا صاحب کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہوں گے کہ نبوت آپکا حال ہے یعنی فی الحقیقت نبی ہیں یا یہ نبوت آپکا قال ہے اور حال نہیں یا یہ کہ آپ کو دونوں باتوں میں سے کسی ایک کا علم نہیں ہوگا۔ اول صورت میں آپنے جن لوگوں کو حضرت اقدس کی بیعت کے لئے بھیجا ہے بہت اچھا کیا ہے پر خود بیعت نہ کرنے میں اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم کے سخت عتاب کے نیچے آئے اور قاعدہ ہے کہ حق کی معرفت کے بعد بھی جب کوئی اپنا قدم نہیں بڑھاتا تو آخر وہ معرفت اس سے چھین لی جاتی ہے یا اس کی اتباع سے اس کو روک دیا جاتا ہے۔ چنانچہ جن کے حق میں اتامرون الخ نازل ہوا ان کی نسبت یہ بھی آیا ہے۔ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ اور یہ کہ افتطمعون ان یؤمنوا لکم الخ اور دوسری صورت میں آپنے دیدہ و دانستہ بہت مسلمانوں کو گمراہ کیا کہ ایک غیر نبی اور مفتری کو نبی منوایا۔ جو کہ بہت بڑا گناہ ہے اور تیسری صورت میں بھی برا کیا۔ اور لا تقف ما لیس لک بہ علم کے عتاب کے نیچے آگئے۔ ایسی کارروائی سے بہت توبہ اور استغفار چاہئیے اب میں آپکے جواب کو ختم کرتا ہوں ہاں اس قدر کہنا مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ ایسے اعتراضوں یا شکوں کے رفع کرنے کا عمدہ طریق یہی ہے کہ چند دن کے لئے آپ یہاں پر تشریف لے آئیں یا حضرت اقدس کی کتابیں غور اور تدبر سے پڑھیں۔ اور سچی استغفار کے بعد حق و باطل میں فرق کرنے کے لئے خدا سے دعا مانگیں۔

فقط۔ الراقم۔ محمد سرور احمدی

فارم وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی — ولد — قوم — سکنہ — تحصیل — ضلع

بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ۔ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ — ماہ — سنہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا یا سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے یا کمیٹی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی و متعلقات کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے۔ یا آئندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے وارثان میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ . . . . . ماہ کہ جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائیداد کے . . . حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت مبلغ . . . ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کی کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا [illegible] نکرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے منافع حاصل کرکے تو اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کے متعلق متصرف ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت زیادہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق (۴) وصیت ہذا میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ شائع ہوں گے۔ دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب [illegible] کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں تمام اخراجات کو انجمن مذکورہ کے حوالہ کر دوں گا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہو تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے وارثان ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میری یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ یا قادیان ہی نہ پہنچ سکے۔ یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کسی بعض مصالح اجازت نہ دیں کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن کی جا سکتی ہے

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہو چکے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا [illegible] انجمن کو ہوگا۔

نوٹ۔ جو احباب پہلے وصیتیں حضور علیہ السلام کو بھیج چکے ہیں۔ یا مضمون وصیت کے مسودے یا اور ہدایات کے متعلق خطوط لکھے تھے۔ وہ سب اس فارم وصیت اور ہدایات کو ملاحظہ کرکے اس کے مطابق اپنی اپنی وصیتیں دوبارہ بھیجدیں اور الگ الگ جوابی خطوط کا انتظار نہ کریں۔

مبارک
خدمت حضرت مولوی شیر علی صاحب [illegible] السلام علیکم [illegible]
[illegible]
عاجز [illegible]

اِس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑا ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری سُستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبائے ام الامراض اور سرچشمۂ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر آخرش لا علاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو و میلاپن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیڑا لگنے نہیں پاتا اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ درد شکم۔ ہیضہ۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طحال۔ درد سر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ مونہہ سے بدمزہ پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزہ خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھارنے والا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے چند روز کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ [illegible] روپیہ (للعہ)

مشتہر منشی محمد عبد العزیز مالک کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت

لاہور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر

محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلاجلد [illegible] مجلد [illegible]

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین ہیں طبع ثانی کی ہے جس میں بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلاجلد [illegible] مجلد [illegible]

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کیونکہ یہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد [illegible]

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت سالانہ مجلد [illegible]

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت [illegible] (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت [illegible]

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں پڑھ کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے قیمت [illegible] (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت [illegible]

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ائیر سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضاء (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے۔ کل قیمت [illegible] مجلد [illegible]۔ علاوہ محصول ڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible]

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرضوں کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص اعظم** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible]

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور مستعمل ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت [illegible] (۱۴) **مفید النساء و الصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں۔ یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible]

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی دفعہ سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف [illegible] ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض دندان اور دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت چھپتے ہوں۔ منہ سے بدبو آئے دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو [illegible] کو کافی ہے صرف [illegible]

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو ناواقفیت سے کھو چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے [illegible] کو تباہ کر دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھیے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب [illegible]

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچائی ہیں۔ اسی لیئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف [illegible] (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزنامہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر روزنامہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لیئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

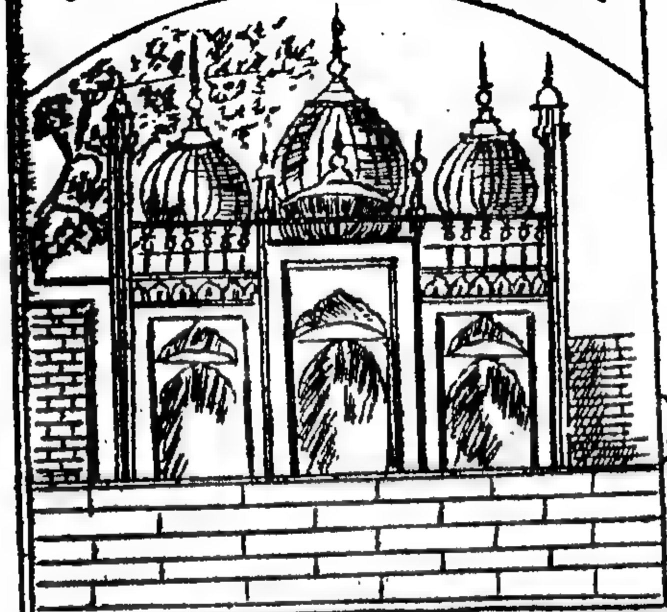

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کاندر لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۶ سلسلۃ الجدید جلد ۲

۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق۔ ۹۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء۔

جمعۃ المبارک

نمبر ۶ سلسلۃ القدیم جلد ۵

سرچہ گویم با تو گر آئی بچادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ	عنہ
معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم۔ جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی	عہ

عام قیمت بعدہ۔ فی پرچہ ۲ ؍ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرماوینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے۔ بعد میں نہیں ملسکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔ مینجر۔ لوکل عہ۔ افریقہ صہر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت عزت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسر مو دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ

اس کی نظیر دنیوی رشتوں
اور تعلقوں اور تمام
خادمانہ حالتوں میں پائی
نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ ذی الحجہ مطابق ۹ - فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۶ء - ۱ - تتبعھا الرادفۃ

ترجمہ - اس کے پیچھے پیچھے آئے گی - پیچھے آنے والی - یعنی ایک زلزلہ آیا - اس کے بعد ایک اور آنے والا ہے -

۲ - پھر بہار آئی - خدا کی بات پھر پوری ہوئی -

۳ - واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض -

ترجمہ - اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے - وہی زمین میں ٹھہرے گی - یعنی جو انسان خلقت کو فائدہ پہنچانے والے ہیں ان کو زندگی عطا کی جاوے گی -

۳ - فروری ۱۹۰۶ء - رات کے ۲ بجے کے قریب جب کہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا - الہام ہوا -

"اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"

فرمایا - اس وقت ہمارا شغل یہی ہوگا - کہ نمازیں پڑھیں اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں -

۸ - فروری ۱۹۰۶ء تازہ الہام - زمین کہتی ہے - یا نبی اللہ کنت لا اعرفک

ترجمہ - اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی -

یخرج ھمہ وغمہ دوحۃ اسمعیل فاخفھا حتی تخرج

ترجمہ - اس کا ہم و غم باہر نکال دیگا اسماعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ رکھ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے

ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور کو الہام ہوا - کہ ۲۵ - فروری کے بعد جانا ہوگا - تو کیا اب ہم شہر کے باہر کوئی مکان لے لیں - فرمایا اس کا مطلب ہم ابھی نہیں کہہ سکتے - کہ کیا ہے - اور نہ ہم ابھی باہر جانے کے واسطے کوئی مشورہ دیتے ہیں - علاوہ ازیں ایسے خوفناک وقت میں بچ رہنا محض اللہ تعالے کے فضل اور رحم پر منحصر ہے - صرف اندر رہنا یا باہر جانا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا - یہ تو ظاہری اسباب ہیں - اصل بات یہ ہے - کہ سچے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے - اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے - استغفار بہت کرنا چاہئے اور اپنی حالت میں ایک تبدیلی کرنی چاہئے - سوائے اس کے کوئی [illegible] کے متعلق متواتر اطلاعات پہنچی ہیں بعض خوابیں اور بھی بہت لوگوں نے ویسے خواب دیکھے ہیں -

قادیان اسکول ٹیم

ٹورنیمنٹ میں شامل ہونے کے واسطے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء کی ٹیم اس دفعہ بٹالہ گئی - یہ پہلی دفعہ ہے - کہ اس مدرسہ کے طلباء کھیلوں کے مقابلہ میں شامل ہوئے - مگر باوجود اس کے بعض کھیلوں میں دوسروں سے اچھے رہے - بعض میں اوروں کے برابر اور بعض میں انعام لیا - بالخصوص جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے - کہ ٹورنیمنٹ میں جس قدر استاد اور افسر دوسرے مدارس کے شامل تھے - ان سب نے ہمارے مدرسہ کے طلباء کے حسن اخلاق - نیکی - دینداری کا اعتراف کیا - اور خواہش ظاہر کی کہ ان کے طلباء بھی قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء کا نمونہ اختیار کریں - کھیلوں میں جو کامیابی ہوئی - یہ شیخ عبد الحق صاحب بی - اے - ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول و ماسٹر عبد الرحیم صاحب سپروائزر آف گیمس کی توجہ اور محنت کا نتیجہ ہے - اس کھیل میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے مفصلہ ذیل طلباء کو انعام ملا -

انعام فٹ بال میچ	عار	قادیان کی فٹ بال ٹیم کو ملا
رسہ کشی	عہر	" کی ٹیم کو ملا
ہائی جمپ	عہ	محمد رفیع خان طالبعلم سوم مڈل
گولہ پھینکنا	عہ	غلام حسین طالبعلم فورتھ ہائی
کوارٹر سائیکل ریس	عہ	محمد رفیع خان
سو گز دوڑ	عہ	عبد العزیز
بیسٹ کرکٹ فیلڈنگ	عار	منظور علی
بیسٹ فٹ بال فیلڈنگ	عار	محمد رفیع خان
کپتان کرکٹ	عہ	محمد شفیع

جناب زاہد حسین صاحب رئیس بٹالہ نے صمر روپیہ انعام دیا جس کے واسطے ان کا شکریہ ہے -

یوم عید

قادیان میں عید الضحےٰ پیر کے دن ۵ - فروری ۱۹۰۶ء کو ہوئی لاہور - امرت سر اور دیگر مختلف مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے - مسجد اقصےٰ میں عید کی نماز ادا کی گئی - اور نماز ظہر اور عصر بھی جمع ہو کر مسجد اقصےٰ میں پڑھی گئی - ہر سہ نمازوں میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام مسیح موعود مسجد اقصےٰ میں تشریف لے گئے تھے - حضرت مولوی نور الدین صاحب عید کی نماز پڑھائی اور دو خطبے پڑھے - ایک عید کا خطبہ اور دوسرا نماز ظہر و عصر خطبہ نکاح برادر عزیز محمد اسحاق صاحب بن حضرت میر ناصر نواب صاحب - خطبہ اول میں حضرت مولوی صاحب نے عید کو اجتماع کی فلسفی بیان فرمائی - اور خطبہ نکاح میں مختصر پر جوش الفاظ میں دعاؤں کے اثر اور عاقل کی ضرورت کی طرف اشارہ فرمایا - لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب - بابو غلام محمد صاحب - صوفی محمد علیم صاحب - چودہری فتح محمد صاحب - چودہری ضیاء الدین صاحب - مشیر تیمور - میاں معراج الدین صاحب - حافظ محمد اسحاق صاحب - میاں عبد المجید صاحب - و دیگر بہت سے دوست تشریف لائے تھے - امرت سر سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب - مولوی فضل حق صاحب - ماسٹر مولا بخش صاحب - صوفی صاحب وغیرہ احباب - الہامی اور مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے - جن میں سے بعض اسی دن بعض دوسرے دن واپس چلے گئے - ہر دو تقریریں انشاء اللہ تعالیٰ اخبار میں شائع ہوں گی -

زار روس اور مسلمان

بظاہر معلوم ہوتا ہے - کہ زار روس نے اب جان لیا - کہ ان کی حکومت میں جس قدر رعایا ہیں - ان میں سب سے زیادہ وفادار مسلمان ہیں کیونکہ سختی و مصیبت کے وقت (جیسا کہ مسلمانوں کی عام خصلت ہے کہ جہاں رہتے ہیں اور جس سلطنت کے زیر سایہ حکومت رہتے ہیں -) یہی مسلمان زار کے مددگار اور پشت و پناہ رہے - اللواء نے روس کے اسلامی اخبار ترجمان سے نقل کر کے لکھا ہے - کہ گورنمنٹ روس کا قصد ہے - کہ ایک خالص اسلامی کالج شہر ولاڈی قفقاز واقع صوبہ کوہ قاف میں قائم کرے - اس اسلامی کالج میں روس کے وہ مسلمان طلبا تعلیم پائیں گے - جو ایف اے اور بی - اے پاس کر چکے ہیں - اس میں عربی علوم اور تمام اسلامی فنون کی تعلیم دی جاوے گی اور علوم جدیدہ کی تعلیم روسی زبان میں ہوگی - (البیان)

شراب خانہ خراب - یورپ میں بلجیم [illegible] میل سے زیادہ نہیں ہے - لیکن ایک لاکھ ۰ ہزار شراب خانے ملک میں موجود ہیں یعنی ہر ۴۰ شخصوں کے لئے جن میں عورتیں اور لڑکے بھی شامل ہیں ایک ایک شراب خانہ بھی ہے - گذشتہ نصف صدی میں بلجیم کی آبادی میں فی صدی ۵۰ کی ترقی ہوئی لیکن شراب خانے فی صدی ۵۰ ، زیادہ ہوئے اہل بلجیم سال میں ۵ ، گیلن شراب پیتے ہیں اور مجموعی مقدار میں دو کروڑ ۱۱ لاکھ ۴۰ ہزار اشرفی شراب میں خرچ کرتے ہیں - یعنی روزانہ ۵ ، ہزار ۲ سو اشرفی کی شراب خرچ ہوتی ہے - فی کس [illegible] خاندان [illegible] سالانہ کا حساب بالاوسط ہے - اس شراب خوری و اسراف کا نتیجہ یہ ہے - کہ تعداد جرائم بہت بڑھی ہوئی ہے - مجرموں میں فیصدی ۸۰ ، خود کشی کرتے ہیں - ۴۷ ، قید خانے میں رہتے ہیں - ۹۰ ، فقر و فاقہ میں بسر کرتے ہیں اور ۵۰ ، فیصدی مجنون اور پاگل ہیں - حقیقت میں اسلام نے شراب کو حرام کر کے نوع انسان پر غیر معمولی احسان کیا ہے - (البیان)

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است ٭ خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش ٭ در ہر مکان ندائے جلال محمدؐ است
این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم ٭ یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است
این آتشم ز آتش مہر محمدیست ٭ این آب من ز آب زلال محمدؐ است

احمدی اور غیر احمدی مین کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود - ۲۷ - دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

زمانہ گذر جاتا ہے - لیکن بات یاد رہتی ہے اس مقدمہ مین لمقدمۂ ڈاکخانہ جس کا ذکر گذشتہ اشاعت مین ہو چکا ہے ہم نے اللہ تعالے کے پہلو کو اختیار کیا - تو خدا نے ہماری رعائیت رکھی خدا تعالے نے جھوٹھ کی رعائیت نہین رکھتا - جھوٹھ جیسی کوئی منحوس شے نہین - سچ والی ہر بات مین فتح ہوتی ہے - ہم پر بہت مقدمات بنائے گئے - سب مین خدا نے ہم کو فتح دی - بعض لوگ کہتے ہین کہ فلان شخص اپنے مقدمہ مین سچا تھا - لیکن پھر بھی اس نے سزا پائی اصل بات یہ ہے - کہ جو لوگ اس طرح سزا پاتے ہین - وہ درحقیقت کسی اور جھوٹھ کی سزا پاتے ہین - خدا تعالیٰ کے ہان ایک سلسلہ حساب ہوتا ہے - بٹالہ مین مولوی گل علیشاہ صاحب تھے - وہ شیر سنگھ کے لڑکے کے استاد تھے - اور شیر سنگھ ایک جابر اور ظالم حاکم مشہور تھا ایک دفعہ شیر سنگھ نے ایک باورچی کو کسی ادنیٰ قصور مثلاً ہنڈی مین نمک کی زیادتی پر سخت سزا دی - مولوی صاحب سادہ مزاج آدمی تھے - اور شیر سنگھ ان کی عزت کرتا تھا اور خاطرداری سے پیش آتا تھا - اس واسطے وہ بے تکلف اس کے ساتھ بات کر لیا کرتے تھے - سو اس موقعہ پر بھی مولوی صاحب نے شیر سنگھ کو کہا - کہ آپ نے تھوڑی سے قصور پر سخت سزا دی ہے - اس نے جواب دیا - کہ آپ نہین جانتے - اس شخص نے ہزار ہا بکرا چوری کھایا ہے - ایسا ہی انسان گناہ کسی اور موقعہ پر کرتا ہے - اور پکڑا کسی اور موقعہ پر جاتا ہے - انسان کے واسطے شامت اعمال کا ذخیرہ رکھا ہوا ہوتا ہے وہی اس کے پیش آ جاتا ہے - جو شخص سچائی کو کسی طرح اختیار کرتا ہے - اور خدا کے لئے ہو جاتا ہے - خدا اس کی محافظت کرتا ہے - خدا جیسا کوئی قلعہ نہین - لیکن ادھوری بات فائدہ نہین دیتی - پیاسے آدمی کو اگر ایک دو قطرے پانی کے دئیے جائین - یا سخت بھوکھ کو روٹی کے ایک دو ٹکڑے کھلا دئیے جاوین تو وہ اتنے کے ساتھ بچ نہین سکتا - ناقص اعمال خدا کو خوش نہین کر سکتے - یہ دنیا کے دھوکے ہین - راستباز مرسل ایسا نہین کرتے - بلکہ وہ کمال حاصل کرتے ہین سہ

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی
کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

ایک دوائی کے جاننے سے کوئی حکیم نہین بن سکتا - اور ایک لڑائی کر لینے سے کوئی ورزی نہین کہلا سکتا - لوگ خود کم ورزی دکھلاتے ہین اور پھر خدا کو طعنے دیتے ہین - اور تھوڑی نیکی کو جتلانا گستاخی مین داخل ہے - مخلصین لہ الدین بننا چاہئیے - دنیا دار تو خیرات بھی کرتا ہے - تو لوگون کی آفرین چاہتا ہے - اگر یا نہ ہوتا - تو بہت لوگ تھوڑے دنون مین ولی بن جاتے - جو شخص خدا کا ہو جاتا ہے - خدا اس کا ہوتا ہے - مگر جو شخص اپنے ناقص اعمال کے ساتھ خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے - وہ خود دھوکے مین ہے - دنیا مین ایک عقلمند انسان کسی کے دھوکے مین نہین آتا - تو خدا تعالیٰ کس طرح کسی کے دھوکا مین آ سکتا ہے - مگر ایسے اعمال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے - اور سب سے بڑا گناہ جو اس وقت مسلمانون کے درمیان پھیلا ہوا ہے وہ یہی دنیا کی محبت ہے - سوتے - جاگتے - اٹھتے بیٹھتے - ہر وقت لوگون کو دنیا کا غم لگا ہوا ہے - اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا - ملازم لوگ اپنی نوکری مین چست رہتے ہین - لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے - تو فکر مین پڑ جاتے ہین - خدا کی عظمت کو دل مین قائم رکھنا چاہئیے - اکثر لوگ ہتھیلی پر سرسون جمانا چاہتے ہین - دین کے کام مین برسون صبر کرنے سے کام بنتا ہے - صرف پھونک مار دینے سے کام نہین بن سکتا - خدا تعالے فرماتا ہے کیا یہ لوگ چاہتے ہین - کہ مین اتنے پر ہی راضی ہو جاؤن گا - کہ وہ مونھ سے کہہ دیوین - کہ ہم ایمان لائے - اور ان کی آزمائش نہ کی جاوے - اگر یہ سنت ہوتی - کہ پھونک مارنے سے سب ولی ہو جاوین - تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور اپنے اصحاب کو امتحان مین ڈلوا کر ان کے سر نہ کٹوا دیتے - وہ بے وقوف ہے - جو خیال کرتا ہے - کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا حلوائے بے دود ہے - ہر ایک نعمت محنت اور مشقت کو چاہتی ہے - ہندؤن مین ہی دیکھو کس قدر فقر و فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہین - عیسائیون مین بھی رہبانیت ہوتی ہے - اسلام مین خدا تعالے نے یہ باتین نہین رکھین - اور ایسا زور نہین دیا - تاہم یہ حکم ہے - کہ قد افلح من ذکٰھا - نجات وہی پا سکتا ہے - جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے - بدعت فسق و فجور چوری جھوٹھ سب باتین چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہو جاوے - جس نے دین کو مقدم کیا - وہ خدا کے ساتھ مل گیا - نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہئیے - خدا کو ہر بات مین مقدم کرنا چاہئیے - یہی دین کا خلاصہ ہے - جتنے بُرے طریق ہین - ان سب کو ترک کر دینا چاہئیے - تب خدا ملتا ہے - دنیا مین دراصل کوئی شے بُری نہین - لیکن ہر ایک شے بد استعمالی سے بُری ہو جاتی ہے - ورنہ ریا بھی بُرا نہین اگر خدا کے لئے کوئی ریا کرتا ہے - تو وہ بھی ایک نیکی ہے - اس کی مثال اس طرح سے ہے - کہ جب کوئی آدمی صدقہ دیتا ہے اور لوگون کے سامنے دیتا ہے اور دل مین یہ نیت رکھتا ہے کہ لوگ مجھ سے خوش ہو جاوین - تب وہ گناہ ہے - لیکن اگر دل مین یہ نیت رکھتا ہے - کہ میری خیرات کو دیکھ کر دوسرون کے دل مین بھی نیکی کی تحریک پیدا ہو اور وہ بھی صدقہ دین - تو ریا جائز اور موجب ثواب ہے - ایسا ہی جو نماز لوگون کے واسطے لوگون کے سامنے پڑھی جاتی ہے - وہ تو ریا مین داخل ہے - لیکن جو نماز نیک بندون کی تاثیر صحبت سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے اور حکم خدا اور رسول کے مطابق مسجدون مین وقت مقررہ پر ادا کرنے کے واسطے پڑھی جاتی ہے - اس مین ثواب ہوتا ہے - پس مسجدون مین بھی نمازین پڑھو - اور گھرون مین بھی نمازین پڑھو - ایسا ہی اخلاق بھی محل پر برتے جاتے ہین - حدیث شریف مین آیا ہے - کہ ایک شخص کفار کے مقابلہ مین اکڑ کر نکلا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے کو کسی کا اکڑ کر چلنا پسند نہین - مگر اس وقت اس شخص کا اکڑ کر چلنا پسندیدہ ہے - دراصل خدا تعالیٰ نے کوئی شے بُری نہین بنائی - ہر ایک شے کی بد استعمالی اس کو بُرا بنا دیتی ہے - تم یہ کوشش کرو - کہ ہر ایک قوت کا استعمال اس کے محل پر ہو - اسلام کی تعلیم ہی ایسی ہے - کہ ہر ایک قوت کو محل پر استعمال کرنا سکھلاتی ہے - ان لوگون پر افسوس ہے - جو صرف میٹھی باتین سنکر فریب کھا جاتے ہین - صادق ہر حالت مین دوسرون کے واسطے شیرین ظاہر نہین ہوتا - جس طرح کہ ماں ہر وقت بچے کو کھانے کے واسطے شیرینی نہین دے سکتی بلکہ وقت ضرورت کڑوی دوائی بھی دیتی ہے - ایسا ہی ایک صادق مصلح کا حال ہے یہی تعلیم ہر پہلو پر مبارک تعلیم ہے - خدا ایسا ہے - کہ سچا خدا ہے - ہمارے خدا پر عیسائی بھی ایمان لاتے ہین - جو صفات ہم خدا تعالے کے مانتے ہین - وہ سب کو ماننے پڑتے ہین - پادری فنڈر ایک جگہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے - کہ اگر کوئی ایسا جزیرہ ہو جہاں عیسائیت کا وعظ نہین پہنچا - تو قیامت کے دن ان لوگون سے کیا سوال ہوگا - تب خود ہی جواب دیتا ہے - کہ ان سے یہ سوال نہ ہوگا - کہ تم یسوع پر اور اس کے کفارے پر ایمان لائے تھے یا نہ لائے تھے - بلکہ ان سے یہی سوال ہوگا - کہ کیا تم اس خدا کو مانتے ہو - جو اسلام کے صفات کا خدا واحد لاشریک ہے - اسلام کا خدا وہ خدا ہے - کہ ہر ایک جنگل مین رہنے والا فطرتاً مجبور ہے کہ اس پر ایمان لائے - ہر ایک شخص کا کانشنس اور نور قلب گواہی دیتا ہے - کہ وہ اسلامی خدا پر ایمان لائے - اس حقیقت اسلام کو اور اصل تعلیم کو جس کی تفصیل کی گئی - آجکل کے مسلمان بھول گئے ہین - اور اسی بات کو پھر قائم کر دینا ہمارا کام ہے اور یہی ایک عظیم الشان مقصد ہے - جس کو لے کر ہم آئے ہین - (باقی آئیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہ تو آپ ضرور پڑھئیے

کیا آپ نے اخبار کی قیمت سب ادا کر دی ہے؟ کیا آپ کے نام کچھ بقایا تو نہین؟ کیا آپ نے اخبار کے واسطے کوئی نیا خریدار پیدا کیا ہے - کیا آپ اخبار کی بہتری کے واسطے کوئی تجویز پیش کر سکتے ہین؟ -

بدر منیر

مورخہ ۱۴ ذوی الحجہ مطابق ۹ - فروری ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

(پارہ ۲۶ رکوع ۹)

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

* * *

ويتم نعمته عليك ويهديك صراطاً مستقيما

اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے۔ اور تجھے سیدھی راہ دکھاوے یہ فتح اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پورا کرتی تھی کیونکہ مکہ میں فتح اور کامیابی کے ساتھ داخل ہونے کے جو وعدے پہلے سے دئے گئے تھے وہ سب خدا تعالےٰ کے فضل سے پورے ہوئے اور مخالفین اور معاندین کا منہ بند ہو گیا اور کامیابی کی راہ خدا نے اپنے بندوں کو دکھائی۔ اور دشمن کے مقابلہ میں ان کو فتحیاب کیا

وينصرك الله نصراً عزيزاً۔ اور اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔ ایک غالب آنے والی مدد۔ جس سے تو دشمنوں پر غالب آئے گا۔ اور عظیم الشان فتح تجھے حاصل ہوگی۔

هو الذى انزل السكينة فى قلوب المؤمنين۔ وہ خدا جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل فرمائی جنگ کا موقعہ اور نیز صلح حدیبیہ کا موقعہ ایک بڑی گھبراہٹ کا مقام تہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے قلوب میں ایک طمانیت اور سکینت نازل کر دی جس سے ان کی تمام گھبراہٹ جاتی رہی

ليزدادوا ايماناً مع ايمانهم۔ تاکہ ان کا ایمان اور بھی ترقی کرے۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان وارد ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی سچی ہوتی ہے۔ تو وہ وقت مومنین کے واسطے ایمان میں ایک بہت بڑی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور قوت اور اقتدار کا یقین بہت بڑھ جاتا ہے۔ ولله جنود السموات والارض۔ اور آسمان اور زمین کے سب لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو کامیاب کرنا چاہتا ہے۔ تو ہر طرف سے اس کے واسطے فتح مندی کے سامان مہیا کر دیتا ہے اور تمام زمین اور آسمان اس کی امداد میں نظر آ جاتے ہیں۔ وكان الله عليماً حكيما۔ اور خدا تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ وہ کون سے سامان ہیں جو کسی کے واسطے موجب فتح مندی کے ہو سکتے ہیں۔ ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنت تجرى من تحتها الانهار خلدين فيها ويكفر عنهم سيأتهم وكان ذلك عند الله فوزاً عظيما۔ تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو اس باغ میں داخل کر دے۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اس میں رہ پڑیں گے۔ اور تمام بُری باتیں ان سے دور کر دی جائیں گی۔ اس میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایک بڑی مراد کا حصول ہے۔ اس آیت شریف میں مسلمانوں کو ایک اور عظیم الشان فتح کی خوش خبری دی گئی ہے۔ اور یہ اس ملک کے فتح ہونے کی بشارت ہے جس کو جنت عدن کہتے ہیں۔ جو دجلہ فرات اور جیحون و سیحون کے پانیوں سے سیراب ہونیوالا ملک ہے۔

◆

رسید زر

۴ - فروری ۱۹۰۶ء	۱۴۵	محمد عبد الرحمان صاحب	سعہ/
۴ - "	"	کرم داد خان صاحب	عہ
۴ - "	"	محمد عظیم صاحب کلرک	عہ ۱۲/
۴ - "	۱۹۶	عبد العزیز صاحب	عہ ۱۲/
۴ - "	"	مرزا رحم علی صاحب	عہ ۱۲/
۴ - "	"	محمد بن محمد خلیل صاحب	عہ ۱۲/
۴ - "	"	محمد اکرم بیگ صاحب	عہ ۱۲/
۴ - "	۳۲۶	فضل الٰہی صاحب	سعہ/
۴ - "	۱۶۹	محمد سرفراز خان صاحب	سے/
۴ - "	"	کرم الٰہی صاحب	چہ/
۵ - "	۲۴۵	مولوی محمد احسن صاحب	مہ/
۵ - "	۱۰۶	میاں دولت علی صاحب	عہ ۱۲/
۵ - "	۲۱	مولوی ابو عبد العزیز صاحب	عہ ۱۲/
۵ - "	۱۲۰	بابو عطا محمد صاحب	عہ ۸/
۵ - "	۳۲۲	سید صادق حسین صاحب	عہ ۱۲/
۵ - "	۱۳۸	مولوی ابو الحمید صاحب	سے
"	۲۶۷	نواب دین صاحب	عہ ۱۲/
"	۹۸۹	میاں فضلین صاحب	عہ ۱۲/
"	۹۹۱	چوہدری نتہے خان صاحب	عہ ۱۲/
"	۱۲۳	شوکت علی صاحب	عہ ۱۲/
"	۲۱۲	جلال الدین صاحب	عہ ۱۲/
"	۳۱۱	محمد حیات صاحب	عہ ۱۲/
"	۹۹۹	عبد المجید صاحب	عہ ۱۲/

چون مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند
می درخشم چون قمر تابم چو قرص آفتاب کور چشم آنان کہ در انکارہا افتادہ اند
بشنوید اے طالبان کز غیب بکشند این ندا مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند
صادقم و از طرف مولیٰ با نشانہا آمدم صد در علم و ہدیٰ بر روئے من بکشادہ اند
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

(کے متعلق نظم تصنیف کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کے تواں کردن شمار خوبیٔ عبد الکریم
آں کہ جاں داد از شجاعت بر صراط مستقیم
حامیٔ دیں آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد
عارف اسرار حق گنجینۂ دین قویم
صدق ورزید و بصدق کامل و اخلاص خویش
مورد رحمت شد اندر درگہ رب علیم
گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے با ایں صفا دُر یتیم
مدتے در آتش ہجر فرو افتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ از آتش بعد آمد سلیم
زیں عجب تر آنکہ او در صحبتم در چند روز
مظہر اسرار حق شد عارف راز قدیم
گوہرش چوں آب تابے داشت از فہم رسا
ہرچہ ما گفتیم داخل شد دراں طبع فہیم
دل بدرد آمد ز ہجر ایں چنیں یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعل خداوند کریم
آہ روز چارشنبہ بود بر ما سخت تر
زآتش سوزاں چو ما شد جدا یار صمیم
داغ ہجراں داد و در ہفت و چہل از عمر خویش
ماہ شعباں بود چوں پیش آمد ایں فزع الیم
ایں صدی کو بدر را ماند باوصاف کمال
بود زو بست و سوئم در وقت ایں حشر عظیم
مشربش چوں بود اخلاص و وفا و اتقا
شد وصالش ہمدریں تاریخ از فضل حکیم
اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
نیز مارا از بلاہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہ ما توئی اے قادر و رب رحیم

آمین

* * *

اگلے اخبار میں اہل حدیث کے متعلق ایک ضروری مضمون ہوگا آپ ضرور پڑہیں اور اپنے شہر کے اہل حدیثوں کو پڑہائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حبی فی اللہ جناب مفتی صاحب۔ ذیل میں میں اپنی وصیت تحریر کر کے خدمت میں بھیجتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ اسے اخبار بدر میں شائع کر کے مشکور فرماویں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بغرض تحریک وصیت عام میں شائع فرمایا ہے۔ میں نے غور سے پڑھا اس کے پڑھنے سے دنیا و ما فیہا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے آگے کھچ گیا اور یہ سمجھ کر کہ شاید موت کا پیام کسی وقت آجاوے اور پھر اس وقت کچھ کہنے یا لکھانے کا موقعہ نہ مل سکے۔ اور اس طرح زندگی کے ایک آخری اور ضروری امر کے اظہار سے قاصر رہ جاؤں میں نے ارادہ کیا کہ اپنی وصیت قلمبند کر کے شائع کروں۔ چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر بقائمی ہوش وحواس ذیل میں اپنی وصیت تحریر کر کے شائع کرتا ہوں۔ اور سچے دل سے دعا کرتا ہوں۔ کہ مولا کریم میری اس تحریر کو اپنی رضا جوئی کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

وصیۃ

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت

(۱) میں صدق دل سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں۔ کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ واحمد مجتبےٰ علیہ افضل الصلوات والتحیات خدا تعالیٰ کے مظہر اتم اور کل مرسلوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب ہے۔ جس میں ہدایت۔ نور اور شفا اکمل طور پر بھرا ہے۔ میرا ان سب خلفائے راشدین اور ائمہ مہدیین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی ایمان ہے۔ جو اپنے اپنے وقت پر منجانب اللہ حمایت وحفاظت دین متین کے لئے ممتاز ومبعوث ہوئے۔ جن کے خاتم علیہ صلوات اللہ وسلام کے مقدس ہاتھ پر بیعت کرنے کا بحمد اللہ مجھ عاجز کو بھی فخر حاصل ہے اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی مسیح ومہدی اور حکم وعدل ہیں جن کی مبارک بعثت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ دیا گیا۔ فالحمد للہ رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم۔

(۲) میری جائیداد بفضلہ تعالیٰ میری خود حاصل کردہ ہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ میری وفات کے بعد بتفصیل ذیل تقسیم کی جاوے اول جو قرض میرے ذمہ نکلے یا زر مہر یا اور کوئی شرعی [illegible] ثابت ہو۔ وہ ادا کیا جاوے۔ پھر باقی کا نصف یعنی ادھا حسب ہدایات رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضور کے مقرر کردہ امین کے ذریعہ اعلائے کلمہ اسلام واشاعت دین نبی ذوالاکرام صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف کیا جاوے اور یہ نصف اغراض مذکورہ کے لئے یا تو حضرت حضور ممدوح یا آپ کے مقرر کردہ امین کے حوالہ کیا جاوے۔ باقی ماندہ نصف جائیداد میرے جائز ورثا پر جو صرف احمدی ہوں نہ غیر مذہب۔ احکام قرآن شریف تقسیم کی جاوے۔

(۳) جو زیورات میری وفات کے وقت میری ازواج کے قبضہ میں ہوں۔ وہ میری جائیداد متروکہ میں متصور نہ ہوں گی۔ کیونکہ وہ ازواج کی ملکیت ہوں گے۔

(۴) میری وفات پر میری میت کو بموجب قواعد مندرجہ رسالہ الوصیۃ ایک چوبی صندوق میں بند کر کے۔ دارالامان قادیان کے مجوزہ قبرستان میں دفن کیا جاوے۔ اور اگر میری موت قبل از تکمیل قبرستان واقع ہو تو میری میت کو امانت میں رکھا جاوے۔ جب تک قبرستان طیار ہو جاوے

(۵) میری ہر دو ازواج بھی بذریعہ میری تحریر وصیت کرتی ہیں۔ کہ ان کی وفات کے بعد ان کے مال متروکہ کا ایک خمس یا پانچواں حصہ زیر ہدایات رسالہ الوصیت بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے جانشین امین کے سپرد کیا جاوے۔ اور ان کی تدفین بھی حسب قواعد دارالامان کے قبرستان میں کی جاوے۔

(۶) ان وصیتوں میں تغیر وتبدل کرنے کا کوئی شخص مجاز نہیں۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اختیار ہوگا۔ کہ کوئی امر بلحاظ احکام شریعت قابل اصلاح دیکھیں۔ تو اصلاح کر دیں۔ اور یہ اصلاح ہر طرح جائز ہوگی۔

بالآخر میں نہایت انکسار سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام میں ہی زندہ رکھے اور اسلام پر ہی وفات دے۔ اور میری اور میری ازواج کی یہ وصیت ہمارے لئے حصول رضائے الٰہی کا موجب ہو آمین۔

اللہم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار آمین برحمتک وبفضلک یا ارحم الراحمین۔

۵۔ ذی الحجہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۳۰۔ فروری ۱۹۰۶ء

احقر العباد شاہ دین احمدی ولد میاں شیخ احمد صاحب مرحوم متوطن موضع ساہووالا۔ ضلع سیالکوٹ۔ حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لارنس پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بارک اللہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شکر ہے۔ اس محسن حقیقی کا جس نے اپنی حکمت کاملہ کے ساتھ انسان کو زوجہ بنایا۔ اور صلوۃ اور سلام اس نبی کریم پر جس سے بہتر فطرت انسانی کی حقیقت کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ اور جس نے فرمایا۔ لم تر للمتحابین مثل النکاح۔ نہیں دیکھیگا۔ تو علاقہ دو محبت کرنیوالوں کے لئے بہتر نکاح سے۔ آج عید۔ آج عید کا دن۔ دو خوشیوں کا دن ہے۔ ایک عید کی خوشی اور دوسرے ہمارے دو پیاروں کے درمیان مبارک تعلق کی خوشی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج رات رویا میں دیکھا تھا کہ میاں محمد اسحاق پسر حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صالحہ بی بنت صاحبزادہ منظور کے باہمی تعلق نکاح کی طیاری ہو رہی ہے۔ سو آج ہی یہ رویا پورا ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک خاص جوش کے ساتھ بعد جمع نماز ظہر وعصر مسجد اقصیٰ میں جہاں خود حضرت امام بھی رونق افروز تھے۔ خطبہ نکاح پڑھا اور جانبین پر خدا تعالیٰ کے فضل خاص کا ذکر کیا۔ خطبہ انشاء اللہ اگلے ہفتہ کے اخبار میں شائع ہوگا۔ اس وقت ہم سچے دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دولہا دلہن کے واسطے ان کے معزز والدین کے واسطے تمام خویش واقارب کے واسطے دوستوں عزیزوں کے واسطے موجب برکت اور رحمت کا کرے۔ اور اس خوشی کی تقریب پر ہم دلی جوش کے ساتھ مبارکباد دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں۔ میر صاحب کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں حضرت ام المومنین کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں والدہ محمد اسحاق کی خدمت میں اور اپنے پیارے بھائی ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی خدمت میں (خدا ان کو ہمیشہ صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔) اور پیر جی منظور محمد صاحب کی خدمت میں۔ عزیز محمد اسحاق کے ساتھ مجھے خاص محبت ہے۔ خدا اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ آمین

"بدر" ۵۔ فروری ۱۹۰۶ء

* * *

دعا مانگو۔ بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

جرمنی قونصل کا اسلام

مراکش کا سابق جرمن قونصل مسلمان ہوگیا۔ موجودہ قونصل کو اس کے اسلام کی خبر پہنچی۔ تو وہ فوراً اس کے مکان پر آیا۔ اور پادریوں کا بھی ایک گروہ حاضر ہوا اور سب نے چاہا۔ کہ اس کو پھر عیسائی بنالیں لیکن اس نے ان سب کا جواب ان لفظوں میں دیا کہ "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ" قاضی و مفتی و محتسب اور شاہی اشخاص کے افسر اور وزیر محکمہ تجارت کو اور خود بادشاہ کو بھی خوشی ہوئی۔ اور بادشاہ نے اس کو بلوا کر خلعت عطا فرمایا۔ اور نہایت تعظیم و تکریم کی (البیان)

آثار علم و ادب

اسلام پر ایک جدید کتاب

ذیل کا مضمون المؤید مورخہ ۲۰ نومبر سے لیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور نے اس کو جنیوا جرنل مورخہ ۶ نومبر سے نقل کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

اسلام کے متعلق بہت کم کتابیں یورپ و امریکہ میں چھپی ہیں جس سے اسلام کی حقیقت اور اس کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس عنوان پر جو نئی کتاب چھپے۔ ہم اس سے ناظرین کو آگاہ کرتے رہیں سنہ ۱۸۹۶ء میں کاونٹ ہنری دی کاسٹری نے حقیقت اسلام کے متعلق ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی تھی۔ جس کی ہم اپنے ناظرین سے معرفی کرانا چاہتے ہیں۔ کاونٹ دی کاسٹری اور میڈم لوسین دونوں نے ایک ہی خیال سے عربی قوم اور دین محمدی کے متعلق کتاب لکھوائی۔

میڈم لوسین کی کتاب کے مضامین خاص کر لطیف اور دلکش اور پڑھنے میں حد درجہ کے دلچسپ ہیں۔ کیونکہ اس کے شوہر فادر یاسنث کے واقعات معلوم ہونے کے علاوہ اس کتاب میں الجیریا و تونس و مصر و شام میں جو سفر دونوں نے کئے ہیں۔ ان کے حالات بھی ہیں۔ اور مسلمانان مشرق اور عیسائیوں اور یہودیوں کے حالات جانچ کر لکھے ہیں۔ میڈم نے مسلمانوں کے عادات و اطوار اور ان کی زندگی بسر کرنے وغیرہ کے جو حالات لکھے ہیں۔ وہ تمام کر نہایت مفید ہیں۔ کیونکہ ان سے اسلام کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ مصنفہ کتاب عیسائی ہے۔ تو گویا جو اس کی کتاب کا عنوان ہوا۔ "وہ اسلام ایک عیسائی عورت کی نظر میں"

اس کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اسلام کے معنی سمجھ گئی ہے۔ اور اس کے پاکیزہ سنن و آداب سے واقف ہے۔ جس کی نگہبان ایک بڑی قوت اور جس کی آیندہ حالت کا زمانہ کفیل ہے۔ یہ بات فادر یاسنث نے سمجھ لی ہے۔ حقیقت اسلام کے متعلق وہ ایک مضمون لکھتا ہے۔ کہ اب تک حقیقت توحید کے متعلق جتنے مذاہب نکلے۔ اسلام سب میں زیادہ صحیح اور قوی ہے۔ یہ درحقیقت واقعی بات ہے۔ گو مسلمانوں میں بعض اوہام اور ادھر ادھر کی باتیں داخل ہوگئی ہیں۔ لیکن ان کا دین توحید کے معنی میں عیسائیوں کے دین سے اچھا ہے۔ خواہ وہ کیتھولک ہوں یا پراٹسٹنٹ۔

یہی وہ کھری ہوئی حقیقت ہے۔ جس کو میڈم لوسین اپنی کتاب میں علانیہ دکھا رہی ہے۔ اس نے اپنی تحریر کی ابتدا اسی کے اقرار سے کی ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ جو کچھ اس نے اپنے نفس کی تاثیر سے لکھا ہے۔ وہ خدا کے متعلق۔ جو خالق اور ہر چیز کا مدبر اور ہر چیز پر نگہبان اور رحمت والا ہے۔ اس کے اعتقاد کا ثبوت ہے اس کا یہ کہنا لفظاً و معنیً مسلمانوں سے بالکل موافق ہے۔ مصر میں انگریزوں کی مداخلت کے متعلق وہ لکھتی ہے۔ کہ مصر میں تین قسم کے تسلط ہیں۔ ایک انگریزوں کی مداخلت کا تسلط۔ دوسرا خدیو کا تسلط کہ یہی محبوب بھی ہے۔ تیسرا سلطان روم کا تسلط۔ جو بحیثیت خلیفہ ہونے کے اس ملک کے مالک ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سب کے اوپر ہے۔ کوئی مسلمان اگر مصر کے متعلق کچھ کہتا۔ تو مسلمانوں کے دلی خیالات کو اس سے زیادہ عمدگی سے ظاہر نہ کر سکتا

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ میڈم لوسین اسلام کی بے انتہا تعریف کر کے عیسائیت کی خوبیوں کا انکار کرتی ہے۔ بلکہ اس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ ہم اہل یورپ کو اس مذہب کی خوبیوں سے جس کو جیسا کہ جاننا چاہیئے۔ ہم نہیں جانتے۔ ہم کو واقف کرے۔ شاید اس سے مشرق اسلام اور مغرب عیسائیت میں تعلقات پیدا ہو کر جو نفس عزیز کا اعلیٰ درجہ کا مقصد ہے۔ (البیان)

* * *

نظم

مولےٰ تو ہے ہمارا
ہے جان سے بھی پیارا
ثانی نہیں تمہارا
ڈھونڈا جہان سارا
ہر جا ہے تیری قدرت
ہر بات تیری حکمت
ہر دم ہے تیری رحمت
مجھ پر ہی آشکارا
ہر جا پہ تو ہی تو ہے
ہر جان پہ تیری لو ہے
تیرا نام کو بکو ہے
دیکھا جہان سارا
دنیا تباہ پر تھی
دین کی نہ کچھ خبر تھی
گمراہ سر بسر تھی
یاں تھا نہ کوئی چارا
تھی مصطفےٰ کی امت
آئی خدا کو غیرت
احمد نے کی یہ ہمت
اس قوم کو سنوارا
کل تھا جو آسمان میں
آیا وہ قادیان میں
تو نے اسے جہاں میں
نازل کیا دوبارا
تو نے ہمیں دکھایا
خوش رنگ یہ مسیحا
کیوں کر ہو حمد تیرا
امکان نہیں ہمارا
میں نے لئے خدایا
تیری مدد سے پایا
اس نے مجھے بلایا
دیکھا نشان ہمارا
دشمن جو اس کا آیا
تو نے اسے بھگایا
پھر کر نہ زندہ آیا
ایسا اسے پچھاڑا
لیکھو جو آگے آیا
خنجر ہے کاری کھایا
کیا خاک پر بچھایا
دے کر بغل میں آرا
آتھم نے سر نکالا
ہوا اس کا منہ بھی کالا
سر اس کا کچل ڈالا
تھپڑ اسے جو مارا
جب کرم دین نے چھیڑا
تیسا لگا تھپیڑا
کیا غرق اس کا بیڑا
ہوا کیسا پارا پارا
ڈوئی نے جب نہ مانا
اس کو مسیح نہ جانا
طاعون نے فی زمانہ
جگ میں کیا اتارا
پہنچی وہ کل جہان میں
ہر کون اور مکان میں
جس طرح نیستان میں
گرے آگ کا شرارا
رعد سے جو سب سنائے
صادق ہیں ہم نے پلٹے
کیوں کر کوئی لگائے
گن کر حساب سارا
ہے نور کا شجر یہ
احمد کا ہے ثمر یہ
دنیا کا ہے قمر یہ
جوں باغ میں ہزارا
اشرف ہے عاصی بندا
اس کو بھی کرنا چنگا
ہر دم ہو فضل تیرا
مسعود ہو ستارا
ہر رنج سے بچانا
کوئی ابتلا نہ لانا
بھائیوں سے ہر جا میرا
ہر دم رہے مدارا
اے میرے ہادی رازق
مہدی ہے تیرا صادق
اس کا میں ہو کے عاشق
دیکھوں ترا نظارا
ہو کر تمام کا عامل
ہو جاؤں اس میں کامل
ہو جائے منشا حاصل
ہو تیرا گر اشارا
ہر دم ہے یہ تمنا
حاصل ہو میرا منشا
جس کام میں یہ پہنچا
بنا نے الٰہی مارا

محمد علی اشرف سٹیشن کلرک۔ لاہور

استقلال بدر۔ کہ کس طرح اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہو سکتا ہے؟ آپ لوگوں کی امداد سے۔ مجھے اس امر کے اظہار پر بہت ہی خوشی ہے۔ کہ کئی ایک دوستوں نے میری اپیل پر بہت توجہ کی ہے۔ اور اخبار بدر کے واسطے خریدار پیدا کرنے کے لئے بہت سعی کی ہے۔ مگر ہنوز بہت سے ایسے دوست ہیں۔ جن پر میری نظر ہے۔ کہ وہ اس طرف اپنی کوششوں کو متوجہ کریں۔ اور تا حال ان کی طرف سے صدائے

برنخاست والا معاملہ ہے
دوستو! اٹھو اور توجہ کرو۔
کہ یہ امداد کا وقت ہے
اخبار بدر کا حال ہمیشہ یہ
نہیں رہے گا کہ
بار بار آپ سے مدد مانگی جاوے

بدقسمت یہود

اے خدا ہمیں یہودی بننے سے بچا

آج کل روس کے ملک میں یہودیوں کا جو حال ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس سے تمام اخبار بین دنیا بخوبی آگاہ ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں بے دریغ قتل کئے گئے۔ اور ان کے بال بچے نہایت بے رحمی کے ساتھ مہذب اور رحم دل عیسائیوں نے تہ تیغ کر دئے ہیں۔ لاکھوں اس مصیبت کو دیکھ کر اپنا گھر بار مال اسباب وطن چھوڑ کر اور فقط جانیں لے کر دوسرے ملکوں میں بھاگ کر چلے گئے اور غنیمت جانتے ہیں کہ جانیں ہی بچ گئی ہیں۔ تعجب ہے کہ سلطان روم کے ملک میں ایک لڑنے والا عیسائی سپاہیوں کے ہاتھوں سے مارا جاتا ہے۔ تو سارا یورپ چلا اٹھتا ہے۔ اور چاروں طرف سے فریاد مچ جاتی ہے۔ لیکن لاکھوں غریب یہودیوں کا بے گناہ اور بے قصور خون بہایا جاتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کوئی بازپرس کرنے والا نہیں۔ کوئی ان کی حمایت کرنے والا نہیں یہ کیا سبب ہے۔ کہ زمانہ کی تہذیب کے دعوے بھی بیچاری خوش قسمت ہی کے کام آتے ہیں ورنہ جس نے ظلم اٹھانا ہوتا ہے۔ وہ اب بھی پہلے سے زیادہ ظلم اٹھا رہا ہے۔ آخر اس قدر ذلت اور خواری کا جو اس قوم یہود کے حصہ میں آئی ہے۔ راز کیا ہے؟

اس کا راز وہی قرآن شریف کی پیش گوئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر انبیاء کی مخالفت کی وجہ سے ایک غضب اور لعنت نازل کی ہے یہ قوم خدا کے غضب کے نیچے ہے اور لعنت میں ہے یعنی دربدر خوار ہونے کا عذاب ان کو دیا گیا ہے۔ ایک وقت وہ تھا۔ کہ یہ قوم ساری دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی پیاری قوم ہوتی تھی۔ اس کی خاطر دوسری قوموں کو ہلاک کیا جاتا تھا۔ خدا نے اس قوم کی خاطر فرعون جیسے بادشاہ وقت کو معہ لشکر کے سمندر میں غرق کر دیا۔ اور ایک یہ وقت ہے۔ کہ جب اس قوم نے خدا کے انبیاء کے ساتھ دشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کی۔ تو خدا نے ان کو چھوڑ دیا۔ اور اب وہ دربدر ذلیل اور خوار پھرتے ہیں۔ اور قتل ہوتے ہیں اور کوئی ان کی ہمدردی کرنے والا نہیں۔ گویا وہ انسان ہی نہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہو جاتے ہیں اور کوئی خبر لینے والا نہیں۔

اور یہ مصیبت اس قوم پر آج ہی نہیں۔ بلکہ جب سے کہ ان کے درمیان ان کا آخری نبی آیا۔ جس کا نام عیسیٰ مسیح تھا۔ اور وہ بھی ان کے مردوں میں سے کسی کا نطفہ نہ تھا۔ کیونکہ خدا اس وقت اس قوم پر ناراض ہو چکا تھا۔ اور خدا نے نہ چاہا۔ کہ ان میں سے کسی کا بیٹا آخری نبی اس قوم کا ہو۔ اور پھر آگے وہ نبی خود بھی لاولد ہی رہا اور لاولد ہی مر گیا۔ جس میں یہ اشارہ تھا۔ کہ اس قوم میں سے اب نبوت کے سلسلہ کا خاتمہ ہے۔ اور وہ نبی ہی صرف اس واسطے مبعوث ہوا تھا۔ کہ اپنی قوم کو آگاہ کر دے کہ تمہاری شرارتوں اور بدکاریوں اور سخت دلیوں کے سبب خدا تعالیٰ نے تم میں سے سلسلہ نبوت کو منقطع کر دیا ہے۔ اور اب یہ سلسلہ بنی اسماعیل میں شروع ہوگا پس تم میں سے جو لوگ اس نبی پر ایمان لائیں گے۔ وہ بچائے جائیں گے۔ اور بدستور خدا تعالیٰ کی رحمت میں سے حصہ وافر حاصل کریں گے اور بادشاہتوں کے وارث ہوں گے۔ باقی سب دربدر ذلیل اور خوار ہوتے پھریں گے۔ اور ہلاکت کا راہ دیکھیں گے۔ اس مسیح کے زمانہ سے لے کر آج تک یہ قوم ہلاکت اور تباہی اور ذلت دیکھ رہی ہے۔

ان دنوں یورپ امریکہ کے لکھے پڑھے یہودیوں کی ایک کمیٹی نے اپنی گذشتہ تاریخ جغرافیہ علوم رسوم وغیرہ پر ایک کتاب تالیف کی ہے۔ جو بارہ ۱۲ ضخیم جلدوں میں ختم ہوگی۔ اس میں سے دس جلدیں چھپ چکی ہیں اور ہمارے پاس پہنچ گئی ہیں۔ میں نے اس کتاب کو جستہ جستہ دیکھا ہے۔ کتاب کیا ہے۔ قرآن شریف کی پیش گوئی کے پورا ہونے کا ثبوت ہے۔ جو صفحہ کھولو یہی نکلتا ہے۔ یہاں مارے گئے وہاں پیٹے گئے۔ اس جگہ خانہ بدر کئے گئے۔ اس جگہ ملک سے خارج کئے گئے۔ کہیں ذلیل ہوئے۔ کسی جگہ قتل ہوئے۔ نہ کوئی بادشاہ رہا۔ نہ کوئی امیر رہا۔ نہ کوئی سلطنت باقی رہی۔ ان کا قصہ پڑھ کر ایک عبرت حاصل ہوتی ہے۔ لوگ تعجب کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ کس طرح بندر اور سؤر بن گئے تھے۔ یہ ان کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بندر کی تو پھر کچھ عزت ہے۔ کہ وہ تماشہ دکھلانے والوں کی روزی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور چڑیا گھر کی زینت ہوتا ہے۔ یہ تو بندر سے بھی گئے گذرے ہوئے۔ کہ سوائے گردن کشی کے مہذب دنیا نے ان کے ساتھ دوسرا کوئی سلوک ہی نہیں کیا۔ اور سؤر تو اس زمانہ میں بہت کام آتا ہے کیونکہ سارے یورپ امریکہ کا گوشت پوست سؤر ہی سے بنتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ڈوئی نے کہا تھا۔ کہ تم سب چلتے پھرتے بھوت خانے ہو کیونکہ یسوع مسیح نے آسیب زدوں میں سے بھوت نکال کر سؤروں میں ڈالے تھے۔ اور تم [illegible] وہی گوشت کھاتے ہوئے ہیں۔ پس تم سب بھوت خانے [illegible] سو [illegible] کی بھی عزت ہے کیونکہ وہ یورپ میں گوشت کے لئے پالا جاتا۔ اور خوراک اور مکان دیا جاتا ہے۔ لیکن یہودی ذلت کے ساتھ دربدر پھرتا۔ اور اس کی لاش ذلت کے ساتھ پھینک دی جاتی ہے۔

اس بات کا اس جگہ ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ کتاب جیوائش انسائیکلوپیڈیا یعنی جامع علوم یہود کی [illegible] جلد ایک چندہ کر کے یہاں منگوائی گئی تھی۔ لیکن چندہ پورا نہ ہوا تھا اور چاروں جلدوں کی قیمت ابھی ہم نے ادا کر دی ہے قیمت فی جلد [illegible] روپیہ ہے اور کل [illegible] روپیہ ہنوز چندہ میں کمی ہے۔ ولایت سے قیمت کے واسطے مطالبہ ہو رہا ہے۔ اس واسطے احباب سے درخواست ہے کہ تھوڑا بہت جو کچھ کسی سے ہو سکے کوشش فرما کر اس چندہ میں حصہ لینے کی سعی کریں۔ اس کا روپیہ بنام حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے آنا چاہیئے۔

یہ تو یہودیوں کی حالت زار کا ایک مختصر سا نقشہ ہے جس سے خدا کے کلام کے پورا ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن اس وقت میرے لئے اس مضمون لکھنے کا محرک صرف یہی نہیں کہ یہود کی تباہ حالت میں قرآن شریف کی پیش گوئی کا پورا ہونا دکھاؤں۔ بلکہ اس وقت میں ایک اور بھاری غم میں مبتلا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ کی آگ ہمارے گھر میں بھی آ لگی ہے۔ جن امور نے اس قوم کو یہ دن دکھایا ہے۔ وہی کرتوت ہماری قوم بھی کر رہی ہے۔ جو اپنے تئیں مسلمان کہتی ہے۔ خدا نے اسلامیوں کو پہلے دن سے یہ دعا سکھلائی تھی۔ کہ یہودیوں کی حالت میں ہو جانے سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا۔ سورہ فاتحہ میں **غیر المغضوب** کے مقام پر مغضوب سے مراد مفسرین نے یہودی لیا ہے۔ وہ پیش گوئی خدا کے پاک کلام کی جو یہود کے حق میں پوری ہوئی۔ وہی اب اپنی قوم کے حق میں لگتی ہوئی دیکھ کر دل درد سے بھر جاتا ہے۔

جس طرح ان کے درمیان نزول شریعت موسیٰ کے ۱۴۰۰ سال بعد مسیح پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح ان کے درمیان ہی شریعت محمدی کے نزول کے ۱۴۰۰ سال بعد ایک مسیح پیدا ہوا ہے۔ جس طرح انہوں نے اس کو دکھ دیا تھا۔ اسی طرح یہ اس کے دکھ دینے پر کمربستہ ہیں۔ جس طرح اس کے واسطے قتل کا منصوبہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح انہوں نے اس کے ہلاک کرنے کے واسطے ہر طرح کے منصوبے کئے اور نہ صرف منصوبے ہی کئے۔ بلکہ پتھر پھینک پھینک کر ہلاک کر دینے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ وہ تو محض خدائی حفاظت ہی تھی۔ جو بچ گئے۔ ورنہ قوم نے کسی بات میں فرق نہیں رکھا۔ بلکہ اکثر امور میں ان یہودیوں سے بڑھ کر ہی قدم رکھا ہے۔ اس قوم کی یہ حالت صاف بتلا رہی ہے۔ کہ آئندہ ان کا کیا حال ہوگا۔ اور ان کی پستی اور ذلت اور ہلاکت کس درجہ تک پہنچے گی۔ آہ۔ یہ قوم اپنی ہمسایہ قوم سے عبرت حاصل نہ کر سکی اور اس حالت کو نہ اختیار کر لی۔

یہ بھی خدا کا شکر ہے۔ کہ اسلام کا مذہب موسوی شریعت کی مانند مختص القوم اور مختص الزمان نہیں ہے۔ ورنہ ان کی تباہ حالت کے ساتھ ہی اسلام کا بھی خاتمہ ہو جاتا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ یہ تو ہم کو وہم بھی نہیں۔ کہ اسلام دنیا سے مفقود ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ تو قیامت تک رہنے والا دین ہے۔ لیکن فکر ہے۔ تو اس بات کا ہے۔ کہ اسلام اس قوم کے گھروں سے نکل کر دوسرے گھروں کو جا رونق دیگا۔

اے قوم کے ممبرو! ذرا سوچو اور غور کرو۔ جوش کو دور کرو اور ٹھنڈے دل کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر فکر کرو۔ موت کا دن نزدیک ہے۔ اور معاملہ لقار اور رفتار کا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں زندگی اور موت کا ہے۔ جلدبازی کی بات نہیں تحمل اور صبر سے کام لو۔ ذرا ذرا بات پر خفا نہ ہو جاؤ۔ ہم نے اسلام سے باہر کوئی قدم نہیں رکھا۔ ہم نے اسلام کو عزت دینے کی ہر ایک راہ اختیار

کی ہے۔ وہی قرآن ہمارا قرآن ہے۔ وہی قبلہ ہمارا قبلہ ہے۔ وہی شریعت ہماری شریعت ہے۔ وہی خاتم النبیین ہمارا خاتم النبیین ہے آج دنیا میں دشمنوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ اسلام کی حمایت میں اگر کوئی جماعت اس وقت کھڑی ہوئی ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہی ہے جو ساری دنیا کو مسلمان کرنے کے واسطے طیار ہے۔ لیکن وہ احمدیوں سے لرزاں اور ترساں ہے۔ آریہ بھی جانتا ہے۔ کہ احمدی کا حملہ میرے مت کی مت مار دے گا۔ احمدیوں نے اسلام کی عزت کے واسطے اپنا روپیہ مٹی کی طرح پھینک دیا ہے۔ احمدیوں نے اپنی شاہزادوں کو سنوارا ہے۔ [illegible] کیا ہے۔ راستی اور ایمان کا اظہار کیا ہے۔ اسلام کی سچائی کا نمونہ دنیا کو دکھا دیا ہے۔ [illegible] کہ تم اپنی سرسبز شاخ کو کاٹنے کے واسطے کلہاڑا لے کر دوڑتے ہو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ دنیا میں اسلام کا خادم کوئی نہ رہے۔ [illegible]

[illegible] احمد [illegible]
[illegible] بترس کہ من شاخ مثمرم

پیارو! اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اپنے بال بچوں پر رحم کرو۔ یہودیوں کی سی خصلت اختیار نہ کرو۔ خدا کے مسیح کو دکھ نہ دو۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی عزت کرو۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ وہ خدا غیور خدا ہے تمہارا اس کے ساتھ کوئی ٹھیکہ نہیں۔ وہ تمہاری شوخی کی تم کو سزا دے گا۔ اور پھر کوئی تمہیں بچانے والا نہ ہوگا۔ اور تمہارا بھی حال ہوگا۔ [illegible] کا حال ہو رہا ہے۔ خدا تمہیں ہدایت دے۔ اور یہودی بننے سے بچائے۔ فقط۔

انصار بدر

جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ۔

جب سے اخبار بدر کا نیا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ مخدومی [illegible] منشی اللہ داد صاحب اس کے اول درجہ کے انصار میں شامل ہیں سال گذشتہ میں بھی آپ نے کئی آدمیوں کے نام اخبار اپنی گرہ سے جاری کرایا تھا۔ [illegible] بھی اول درجہ کی پیشگی [illegible] کی ہے۔ اور دو اور دوستوں کے نام اخبار جاری کرایا ہے۔ جن کا [illegible]

[illegible]

اخی مکرمی [illegible] برادرم [illegible] صادق [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند ایک دیگر مصروفیتوں کی وجہ سے اس سے پیشتر اخبار بدر کے نئے خریدار پیدا کرنے کی طرف متوجہ نہ ہو سکا جس کا افسوس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب حتی الوسع سعی واجب کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دو عزیزان ذیل کے نام میرے حساب میں پرچہ بدر [illegible] جاری رکھیں۔

(۱) برخوردار عزیز چودہری فتح محمد خان طالبعلم۔ ایف اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور۔

(۲) عزیز قرۃ العین سید طفیل حسین [illegible] کلاس میڈیکل کالج لاہور۔

مبلغ ۱۲ روپیہ چندہ حسب تفصیل ذیل وصول فرما کر [illegible] فرماویں تاکہ پیشگی ماہ جنوری ۱۹۰۶ء [illegible] ہو جاوے۔

(۱) چندہ عاجز سال ۱۹۰۶ء بحساب [illegible]
(۲) عزیز چودہری فتح محمد خان سال ۱۹۰۶ء [illegible]
(۳) برخوردار سید طفیل حسین [illegible] ۱۹۰۶ء [illegible]

دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے [illegible] خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ [illegible] والسلام ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۰۶ء

عاجز الہ داد عفی اللہ عنہ۔ [illegible]

(۴) منشی نذیر الدین صاحب [illegible] پورٹ ایجنٹ

بھائیو کو اللہ تعالیٰ نے بدر کی امداد کے لئے اور نہ صرف بدر کی امداد کے واسطے بلکہ تمام دینی خدمات کے کاموں میں فراخ دلی کے ساتھ امداد دینے کے واسطے خاص توفیق عنایت فرمائی ہے۔ یہ بزرگ [illegible] بدر کے خاص انصار میں سے ہیں۔ سال گذشتہ میں بھی آپ نے خود بھی بدر کی [illegible]

[illegible]

اور خدا ان کے فضل سے ہم امیدوار ہیں۔

[illegible] برادرم محمد حسین صاحب [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب [illegible] مفتی محمد صادق صاحب [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ کل بدر [illegible] میں تحریر [illegible] شیخ نور اسماعیل صاحب چنیوٹی حال لائل پور نے اپنی قیمت ۱۹۰۶ء برادرم محمد افضل مرحوم کو دے چکے تھے [illegible] مرحوم کو دی ہوئی ہے ایسا ہی [illegible] برادرم مرحوم کو دی ہوئی ہے [illegible] کو پیش کرتا ہوں۔ اور ۱۹۰۶ء کی بابت برادرم مرحوم [illegible] ہوں۔ اور آپ کی خدمت میں [illegible]

۱۰ فروری ۱۹۰۶ء کا آخری پرچہ [illegible]

کلکتہ۔ ڈاکخانہ [illegible] محمد حسین [illegible]

اور باقی ہم وطن بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض ہے۔ کہ جنہوں نے [illegible] والسلام [illegible]

۳ [illegible] علی خان صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

[illegible]

اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ اور خریدار ہم پہنچانے لگے۔ اپنی [illegible] سلسلہ کی خیریت سے مطلع فرماتے رہیں اور اہل جماعت بفضلہ اچھے اور اسلام کہتے ہیں۔

المدنی کی جگہ اگر [illegible] امام علیہ السلام المہدی ہو تو اچھا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمر چالیس [illegible] تعلیم میں [illegible] تنخواہ [illegible] درخواستیں [illegible] کے نام بھیجیں۔

جناب منشی [illegible] علی خان صاحب [illegible] انگریزی [illegible] تعلیم [illegible] دیگر [illegible] درخواست [illegible]

[illegible]

[illegible]

مندرجہ ذیل روایات انشاء اللہ تعالیٰ بہتوں کو مفید ہوں گی کیونکہ فی الحقیقت مفید ہیں۔

(۱) حبوب مقوی باہ۔ دل دماغ اور معدہ کو تقویت دے کر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دے کر گردہ کو کام کا بنا دیتی ہیں۔ [illegible]

(۲) حلوائے موصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے۔ نہایت مقوی اور مولد [illegible] ہے۔ [illegible] روپیہ [illegible]

(۳) دوائے [illegible]۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاری سے ہو جاتا ہے اس کے لئے مفید ہے۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر [illegible] گرم ہو جاتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

حکیم [illegible] بازار کشمیریاں سیالکوٹ

[illegible]

کبھی کسی پادری کو اپنے ایسے دعوے میں سچا نہیں پایا۔ چنانچہ حال میں پادری کوبن صاحب نے ایسا ہی دعویٰ کیا کہ میں شہر اوبنی میں گیا۔ تو وہاں میں نے وعظ کیا۔ اور میرے وعظ کے اثر پر ایک دہریہ ایڈورڈ نام توبہ کر کے عیسائی ہوا۔ اور اس نے اپنی تمام تصنیفات آگ میں جلا دیں۔ یہ بات سنکر جب میں نے تحقیقات کی۔ اور میں خود اس شہر میں گیا۔ اور لوگوں سے بھی دریافت کیا۔ بلکہ خود مسٹر ایڈورڈ صاحب کو ملا۔ تو پادری صاحب کے بیان میں بہت جھوٹ پایا۔ ایڈورڈ صاحب نہ کبھی دہریہ ہوا تھا۔ اور نہ اس نے توبہ کی۔ اور نہ اپنی کتب جلائیں [illegible] کا مخالف تھا۔ اور اب بھی [illegible] اس کے پاس موجود ہیں [illegible]

شہر [illegible] پادری [illegible] صاحب [illegible] ہزار روپیہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نیا [illegible] رسالہ [illegible] الامان

[illegible]

انیار الاسلام

حصہ چہارم

[illegible] مولف [illegible] شائع ہو گیا ہے [illegible]

مخالفین بھی خوبی کلام اور عمدگی جواب پر عش عش کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ تہذیب الاسلام کے کئی جواب لکھے ہیں۔ مگر جیسا کہ آج تعلیم الاسلام [illegible] خدا مرزا صاحب کو زندہ رکھے [illegible] فیضان حاصل رہتے ہیں اور [illegible] کی [illegible] اور وساوس سے ہمیں بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر [illegible] لیکن [illegible] سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے۔ ضمیمہ [illegible] اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے [illegible]

یاد [illegible] کریم

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے حالات اور خدمات [illegible] نظم و ترکیب بند طبع ہو گیا ہے اس کی خوبی [illegible] دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت اقدس [illegible] اس کو پسندیدگی کی نظر [illegible] ملی ہوگی۔ اس کے متعلق حضرت اقدس علیہ السلام نے کمال خورسندی سے فرمایا کہ ہمارا ارادہ لکھنے کا تھا۔ انہوں نے ہمارے ارادہ کو پورا کر دیا۔ [illegible] بند [illegible] قیمت [illegible] محمد اسماعیل و عبد اللہ احمدی تاجران کتب مالیر کوٹلہ سے طلب فرما کر اس کی اشاعت میں حصہ لیں اور خاکسار کو دعائے خیر یاد کریں۔

خاکسار محمد [illegible] مالیر کوٹلہ

المفتی

اشرا احمد حسین صاحب نے امرتسر سے چند سوال بھیجے۔ جن کے جواب حضرت مولوی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں

مکرمی و معظمی حضرت حکیم الامت ادام اللہ برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ذیل کے چند سوالات دریافت طلب ہیں۔ ان کے جواب اگر مناسب تصور فرمائیں تو بذریعہ الحکم یا بدر شائع فرما دیں۔ ورنہ بذریعہ پرائیویٹ چٹھی ہی مرحمت ہوں عین کرم بزرگانہ ہوگا۔

سوال ۱۲ حالت جنب۔ حالت مباشرت اور جائے ضرور میں اگر کسی امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر دل میں پیدا ہو تو آیا زبان سے اس کا اظہار بالفاظ الحمد للہ وغیرہ (جو اکثر بے ساختہ ہو جاتا ہے) جائز ہے یا نہیں؟

جواب - جنبی حالت جنابت میں۔ اور جماع کنندہ حالت جماع میں الحمد للہ کہہ۔ حدیث میں ہے۔ کان صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ۔ البتہ بول و براز میں تصریح سے ثابت نہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے منہ سے فرمایا ہو۔ مگر یہی حدیث سے پتہ لگ سکتا ہے۔

سوال ۱۳ ظہر کے وقت فرض سے بعد کی دو رکعت سنت غیر موکدہ کہلاتی ہیں۔ تو آیا بوقت عجالت و عدم فرصت ان کے ترک سے معصیت لازمی آتی ہے یا نہیں۔

جواب - سنتیں تکمیل فرائض کرتی ہیں۔ ضرورت پر عفو ہو سکتی ہیں۔ والا فرائض ناقص رہیں گے۔

سوال ۱۴ غیر احمدی لوگ جو اپنی جگہ پر عقیدت ہم سے صریح سخت مخالفت رکھتے ہیں۔ اگر وہ بڑے اخلاق سے سلام میں پیش قدمی کریں۔ تو ان کے جواب میں وعلیکم السلام کہنے کے علاوہ ہمیں بھی ان پر سلام کہنے میں پیشقدمی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب - میں نے تو ایسے اخلاق والے نہیں دیکھے کہ ہمارے امام سے ان کو بغض ہو اور ہم سے محبت۔ اہم یہ عیب یا ان میں بہر حال اخلاق والے سے اخلاقی معاملہ کرو۔

سوال ۱۵ اگر کسی عذر شرعی سے غسل جنابت کی بجائے تیمم کر کے نماز پڑھ لی جاوے۔ تو پھر اس کے بعد کی نمازوں سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے۔ یا وہ تیمم بالاستقلال غسل کا کام دے گیا ہو۔

جواب - عذر شرعی کے باعث تیمم عذر شرعی تک محدود ہے جب وہ عذر جاتا رہا۔ تو تیمم باطل ہو گیا۔ پھر غسل کرے۔

سوال ۱۶ ایک احمدی کتب فروش کے لئے کیا ان کتابوں کی خرید و فروخت جائز ہے۔ جن کے مضامین کے حسن و قبح کا کچھ علم نہیں۔ مثلاً بعض ناول اخلاقی یا سراغرسانی کے کہلاتے ہیں۔ اور نہیں معلوم کہ ان کے بیچ میں حسن و عشق یا فسق کا مخرب الاخلاق کا ذکر ہوا ہی ہو یا نہیں۔ یا عامیانہ قصے فسانے یا مذہبی رنگ کے رمل و یا اسمی نقش وغیرہ یا کتب نجوم۔ و جفر و عملیات

جواب - صحیح بری کتاب اور خلاف قانون کتاب کا بیچنا جائز نہیں۔ والا علی العموم جائز ہے۔

سوال ۱۷ - ایک احمدی نے ایک ہندو دوکاندار کا کچھ دینا تھا۔ (اندازاً آٹھ روپے) وہ دوکاندار مر گیا۔ اور اس کے ورثاء کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ تو اس قرض کے بوجھ سے کیسے سبکدوشی ہو سکتی ہے؟

جواب - جس کا دینا ہو اور وہ مر جاوے۔ یا اس کا وارث نہ ہو۔ تو وہ مال صدقہ کر دے۔

سوال ۱۸ تلاوت قرآن بلا فہم معانی بھی کسی حد تک موجب ثواب ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص کو تمام و کمال کلام مجید کا علم معانی نہیں ہوتا۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جہاں سے اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ وہ مقامات بیچ میں چھوڑتا جاوے

جواب - صرف تلاوت قرآن کریم کا بھی حکم فرمایا ہے اتل ما اوحی الیک من الکتاب ہے۔ اس میں حفاظت قرآن کریم ہے۔ اور حفاظت کا ثواب

نورالدین

خدا نعم البدل دے - مخدومی ڈاکٹر غلام غوث صاحب سینیر ویٹرنری اسسٹنٹ کا لڑکا فضل کریم ۳۰ - جولائی ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوا تھا۔ اور جس کی پیدائش کی خبر اخبار البدر کے ذریعہ شائع کی گئی تھی۔ ۷ - ستمبر ۱۹۰۵ء کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب کی درخواست پر ان کے افریقہ کے احباب کی اطلاع کے واسطے شائع کیا گیا۔

مقبرہ بہشتی

میں صرف بہشتی دفن ہوگا

ایک دوست سوال کرتے ہیں۔ کہ اشتہار الوصیت میں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جاوے گا" یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کو ذرا کھول کر بیان کیا جائے

سو واضح ہو کہ ان کلمات کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ زمین بجائے خود کوئی ایسی شے نہیں۔ کہ اس میں داخل ہونے والا اور دفن ہونے والا بہشتی بن جائے۔ اور کوئی شخص خواہ کیسے ہی بد افعال رکھتا ہو۔ اور مشرک ہو یا کافر ہو۔ تو اس زمین کی تاثیر اس کو شرک اور کفر سے بری کر کے مومن اور بہشتی بنا دے گی۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سچے وعدوں اور پیشگوئی اور الہام الٰہی کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبول ہو جانے والی دعاؤں کے مطابق خدا تعالیٰ ایسے سامان ہمیشہ بناتا رہے گا۔ کہ صرف وہی لوگ اس قبرستان میں دفن کئے جاویں۔ جو بہشتی ہوں اور جو بہشتی نہ ہوگا۔ اس کے واسطے ایسے اسباب ہی پیدا نہ ہو سکیں گے کہ اس مقبرہ میں دفن ہو سکے۔ پس یہ زمین کسی کو بہشتی بنانے والی نہیں بلکہ برخلاف اس کے بہشتی لوگوں کی خوابگاہ ہونے کی خوش قسمتی نے اس زمین کو بہشتی بنا دیا ہے۔

رسید زر

۳۰ - جنوری ۱۹۰۶ء		نذیر الدین صاحب	صر
		اعانت	۵ع
۳۱ " " "	۲۹۳	شیخ محمد رمضان صاحب	عا/۱۲
۳۱ " " "	۲۰۰	میر احمد شاہ صاحب	عا/۱۲
۳۱ " " "	۱۶	میاں محمد بخش صاحب حجام	عا/۱۲
۳۱ " " "	۲۵	سردار احمد صاحب	سے ر
۳۱ " " "	۲۱۵	حکیم خادم علی صاحب	عا/۱۲
۳۱ " " "	۲۸۷	میر جمال الدین صاحب	عا/۱۲
۳۱ " " "	۳۱۱	شیخ غلام نبی صاحب	عا/۱۲
۳۱ " " "	۲۱۲	ڈاکٹر یعقوب خان صاحب	عا/۱۲
۳۱ " " "	۵۹	سید حسین علی صاحب	عا/۱۲
۳۱ " " "	۲۸۰	محمد دین صاحب	تا/۸
۳۱ " " "	۱۱۱	میاں فضل الٰہی صاحب	تا/۸
۳۱ " " "	—	چودھری تلا صاحب	عہر
۳۱ " " "	—	داد خان صاحب	عا/۱۲
یکم فروری ۱۹۰۶ء	۲۶	شیخ محمد مبارک دین صاحب	عا/۱۲
" " "	۱۰۶	انوار الحق صاحب	عا/۱۲
" " "	۱۰۳	ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	للعہ
" " "	۲۷	میاں مولا بخش صاحب	صر
" " "	۵۹	خواجہ غفار جو صاحب	عا/۱۰
" " "	۱۰۵	میر محمد اسماعیل صاحب	سے ر
" " "	—	عبدالحق صاحب	۱۰ر
" " "	—	نبی بخش صاحب	صر

عام اخبار

تار خبر۔ ۲۰۔ جنوری۔ روس میں ۲۲ کو سپاہیوں نے افسر کے مکان پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا۔ ڈاکٹر کلائن نے طاعون کے واسطے نیا ٹیکہ ایجاد کیا ہے۔ اگلے نے کیا کیا تھا۔ جو یہ کرے گا۔ افسوس کہ لوگ اصلی علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

جنگ میں جاپانیوں کا خرچ گیارہ کروڑ ستر لاکھ اشرفی ہوا اور ایک ملک قحط سے تباہ ہو رہا ہے۔ اور جو ہزاروں جنگ میں قتل ہوئے۔ وہ علیحدہ۔

جزیرہ کریٹ والوں نے اہل اٹلی کا ایک سپاہی قتل کر دیا۔ یہ جزیرہ بھی ہمیشہ مفسدہ گاہ رہا۔ سلطان کے قبضے سے تو یورپ نے اس کو نکالا۔ پھر یورپ کو اس نے کوئی سکھ نہیں دیا۔

کرسچین کی موت۔ ڈنمارک کا بادشاہ مر گیا۔ اس کا بیٹا فریڈرک ہشتم بادشاہ بن کر تخت نشین ہوا۔ وزیر اعظم نے بالاخانہ پر چڑھ کر نعرہ لگایا۔ اس کا نام کرسچین تھا۔ لفظ کرسچین کے معنے ہیں۔ عیسائی۔

آتش زدگی۔ کلکتہ میں رالی برادر کے ذخیرے کو آگ لگی۔ دو لاکھ کا نقصان ہوا۔

تصادم ریل۔ بنگال میں دو ریلیں ۱۳ جنوری کو ٹکرائیں۔ کئی جانیں ہلاک ہو گئیں۔ خدا کی پناہ۔

بنگالی بہادر۔ اخبار سول جاپان اور ہند کی فوجی طاقت کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ جاپان میں ۴۶ ملین کی آبادی اور ہند میں ۳۰۰ ملین کی آبادی ہے۔ مگر اس آبادی کو کیا کریں۔ جس میں ۶۰ ملین تو بنگالی ہی ہیں۔ انگریز خوب جانتے ہیں۔ کہ بنگالیوں کا کیا حوصلہ ہے۔

کسی غیر رجسٹری شدہ خط وغیرہ کی رسید کی فیس بجائے ۶ کے ۳ پائی کر دی گئی۔ ڈاک خانہ۔

یہ بات کہ درہ خیبر کی شاخ ریلوے مومندیوں کی مخالفت کے باعث رک گئی ہے۔ غلط ہے۔

امیر صاحب ملاؤں کو وظائف دیتے ہیں۔ کہ وعظوں میں ان کی وفاداری پر بھی مائل کریں۔

اتوار کے روز بریڈلا ہال کے احاطہ میں سودیشی پرچار کا ایک اور جلسہ منایا گیا ہے۔

پنجاب میں بارش کی بدستور جا بجا مانگ ہے۔ نرخ غلہ بھی روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔

دہلی میں ژالہ باری سے بھی صدمہ پہنچا۔ حصار۔ گوڑگانوں۔ ملتان و لاہور میں ٹڈی نکل ہی۔

راجپوتانہ میں قحط زدگان کی تعداد قریب ساڑھے ۵ ہزار تک بڑھ گئی ہے گوالیار میں ۲۶ ہزار قحط زدوں کو مفت کھانا ملتا ہے اور بھی ۱۲۵۰۰ میں

سوموار ہفتہ گذشتہ ۵ بجے بعد دوپہر شاہ پور کانگڑہ میں پہاڑی بھونچال

آیا تھا۔

سلوینیہ نام جرمن دخانی جہاز آبدوز سرنگ سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔ اس پر فوج لدی ہوئی تھی۔

یہ جہاز ولاڈیووسٹک سے فوج لے کر روانہ ہوا تھا۔ بعد حادثہ پھر واپس لایا گیا ہے۔

اس حادثہ میں دس سپاہی قتل اور ۸ زخمی ہوئے۔ نہ معلوم کتنی آبدوز سرنگیں باقی ہیں۔

جہاز مذکور کی تمام فوج راس فلسکی کے برفانی ساحل پر اتاری گئی ہے۔ بدحال۔

جاپان سے ۸ ہزار روسی قیدی وطن کو پہنچ چکے ہیں۔ اور ۵۰ ہزار ہنوز باقی ہیں۔

اگلے روز جمعہ سہ پہر کو پیرس کے گرجہ سینٹ پائیری پر بھی سخت ہنگامہ ہوا۔ جوش تیز ہے۔

یہ گرجہ مکان پارلیمنٹ کے قریب ہے۔ اس میں تین ہزار آدمی مقابلہ پر آمادہ تھے۔

فوجی سپاہیوں نے دروازہ پر حملہ کیا۔ اور پتھر مارے۔ ہر طرح روکنے کی کوشش کی۔ ملکی سپاہی ننگی تلواریں لئے ہوئے کواڑ توڑ کر گھس گئے۔ وہاں خوب ہاتھ صاف کئے گئے۔

کئی دست بدست مقابلہ ہوئے کئی نقصان تھے۔ آخر کار گرجہ کا مکان بدقت خالی کرا لیا۔

گرجہ والے جہاں دم ٹھونکے ہوں۔ وہ اسباب گرجہ کی سرکاری فہرست نہیں بننے دیں گے کچھ ہو۔

مزید ہنگاموں کا خوف طاری ہے۔ تمام ملک فرانس میں مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔

لارڈ منٹو

انڈین ایسوسی ایشن سے ڈیپوٹیشن کے سامنے لارڈ منٹو نے جو اسپیچ دی وہ ہوا اس کے اسپرٹ اور تہذیب کے الفاظ میں ہے اور کسی حیثیت سے اس امر کی [illegible] والے نے دلی نہیں سمجھی جا سکتی کہ تقسیم بنگالہ کے متعلق جو پبلک ناراضی ظاہر کر کے اس کی لوٹ کوشش کی جاوے وہ صاف صاف فرماتے ہیں۔ کہ میں آپ کو گمراہ کروں گا اگر میں آپ کے دل میں کسی طرح سے یہ امید پیدا کروں۔ کہ وہ پالیسی پلٹ دی جائے گی۔ آپ یقین کیجئے۔ کہ فوائد اور نقصانات تقسیم کی پوری طرح سے جانچ کر لی گئی ہے۔ اور گو یہ قبول کیا جاتا ہے۔ کہ بعض حالتوں میں مقامی فوائد کو نقصان پہنچے گا۔ مگر میرے بہترین خیال میں اس سے عام بہبودی اور دستکاری کے فروغ کو مدد ملے گی۔ اور مجھے تعجب ہوگا کہ اگر جیسا زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ یہ قبول نہ کیا جاوے۔ کہ اس سے بہت فوائد حاصل ہوئے ہیں"۔ کیا اس سے بھی بڑھ کے کوئی صاف اور صریح انکار تھا جو ایک مہذب حاکم کی زبان سے نکل سکتا ہے۔ اس کے بعد ان جھگڑوں اور ان شورشوں کا ذکر ہے جو بنگالہ میں رعایا کے ساتھ کی گئیں۔ ان کی نسبت لارڈ منٹو فرماتے ہیں "کہ میں یہ فرض کرتا ہوں۔ کہ میں ان تمام واقعات کا لحاظ کر کے بعض بطور ثابت شدہ یا راست کے تسلیم کر سکتا ہوں۔ کہ جو بیانات آپ کو بطور رعایا [illegible] حاصل ہے کہ [illegible] ان میں تسلیم ثابت کریں۔ گو میں [illegible] ہوں۔ کہ [illegible] کی اس درجہ کیفیت تو مجھے معلوم ہوئی۔ یا کسی شکست ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو کارروائی [illegible] وہ پوری طرح پر جائز تھی"۔

مگر ان الفاظ کا مطلب پبلک کو یہ سمجھایا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے دو باتیں کہیں۔ ایک یہ سیکرٹری آف اسٹیٹ کی مستقل ہوئی پالسی کو وہ پلٹ نہیں سکتے۔ دوسرے یہ کہ تمام بنگالہ تقسیم کے خلاف نہیں ہے۔ لہذا بنگالیوں کا کام ہے کہ دوبارہ جد و جہد شروع کریں اور ہر ایک شہر قصبہ اور شہر سے تقسیم کے خلاف ناراضی ظاہر ہو۔ اس کا نتیجہ دوسرے الفاظ میں یہ ہوا کہ جو ناتہذیب کا برتاؤ گورنر جنرل بہادر نے کیا اور جس ان کا [illegible] سے کہنے والی نہیں ہے بلکہ بغیر کسی سخت جواب کے ہم شائع نہ کرینگے ایسی نامہذب بیانیاں [illegible] کو ڈنکے سے سامنے پڑھنا فساد اور ہنگامہ پیدا کرنے کے معین ہوا کرتے ہیں۔ فقط

سائنس کے کرشمے۔ نرالا دودھ۔ گائے بھینس۔ بکری وغیرہ کا دودھ تو ہم سے تقریباً ہر ایک نے پیا ہو گا۔ لیکن مچھلی کا دودھ پینا تو در کنار شاید کبھی سنا بھی نہ ہوگا۔ یہ اپنے طرز کا بالکل نرالا دودھ ہے۔ پروفیسر ملہمات نے برسوں کے تجربہ کے بعد وہیل مچھلی کا دودھ دوہنے میں پوری پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ وہیل کو عام لوگ مچھلی کہتے ہیں لیکن دراصل یہ دودھ پلانے والا دریائی جانور ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے چار مچھلیوں کو پال رکھا ہے۔ اور ان کا دودھ دوہنے کے لئے ایک خاص مشین ایجاد کی ہے۔ وہیل مچھلی کا ہاتھ سے دوہنا [illegible] کیونکہ ایک مچھلی دن بھر میں تقریباً ساٹھ یا ستر من دودھ دیتی ہے۔ [illegible] ہاتھ کی طاقت سے اتنا دودھ دوہا جا سکے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دودھ نہایت ہی شیریں و مفرح گاڑھا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ان صفات میں یہ دودھ جزیرہ جرزی واقع یورپ کی گائے کے دودھ سے بھی جو بہت اعلیٰ ہوتا ہے۔ بہت ہی خوب ہے۔ علم کیمیا کے طریقہ سے یہ معلوم کیا گیا ہے۔ کہ اس دودھ میں دافع امراض کے بھی اجزا زیادہ تر پائے جاتے ہیں۔ جن کی باعث لوگ کاڈلور آئل استعمال کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے اس دودھ کا استعمال کیا ہے وہ بتاتے ہیں کہ یہ دودھ تمام دودھوں سے زیادہ عمدہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اب نیو فونڈلینڈ کے باشندے اس دودھ سے ہر ایک قسم کا تجارتی فائدہ اٹھائیں گے۔ فقط

اصلاح۔ گذشتہ پرچہ بدر میں صفحہ ۹ پر جو ہدایات برائے وصیت کنندگان درج ہیں۔ ان کی سطر اول کے چھاپنے میں غلطی ہوئی ہے۔ اصل عبارت یوں ہے کہ اگر ضرورت ہو تو وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ محمد علی سے طلب کریں اور اس کی نقل سادہ کاغذ پر از سر نو کریں جس کا مطلب یہ ہے کہ سادہ کاغذ پر نقل کرنی ضروری ہے۔ اور چھپی ہوئی فارم کی خانہ پری نہیں کی جائیگی پس احباب کے پاس اخبار الحکم اور بدر پہنچ چکے ہیں۔ ان کو مسودے طلب کرنے کی ضرورت ہی ہو نہیں۔ کیونکہ مسودے اخباروں میں چھپ چکے ہیں وہاں سے طلب کریں۔ محمد علی۔

اِس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا مدار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑا ہے جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض بلکہ سرچشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گونا گوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر بیشتر لا علاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو و میلا پن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیڑا لگنے نہیں پاتا اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ کھال۔ دردسر۔ کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ مونہہ سے بدمزہ پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزہ خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار دینے والا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پہ لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ایام کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر
حکیم منشی محمد عبد العزیز کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت
لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمیں تمام خلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے قیمت بلا جلد سے ۔ مجلد بیہ ۔

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کے حاشیہ پر تمام ترجمہ اور مضامین ہی ہیں طبع ثانی کی حصہ بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد عہ مجلد ۔

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کیونکہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد صہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء قرآنی مضامین پر بحث قیمت فی سال مجلد عگ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و سیپارہ الم** قیمت ۶ ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۱۲ ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۴ ر (۸) **مفتاح العرب** اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلو پیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضا (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم ستیاپرکاش بحث ہے کل قیمت بلا جلد ۔ مجلد ۔ علاوہ محصولڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائی کلو پیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت ۔ مجلد ۔

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں ہر مرض کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دیگئی ہیں پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت عـہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بترتیب لغت درج ہے قیمت عـہ

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور انتظام درکار ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت ۸ ر (۱۴) **مفید النساء و الصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آ جاتے ہیں۔ یا ماؤں دائیوں کی ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ ر

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں
فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے قلیل ہی قلیل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاویگا۔ بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی ہفتہ اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۸ ر ہے۔

سفوف دندان۔ لو اب کسی کو امراض دہن و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سفوف کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑا ہے تیز درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۴ ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو ماتحت دیکھتے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت سات عدد حبوب ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ الحمدیہ مقام بلبگڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور مضامین ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچی ہوتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقعت سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔
درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں مع ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے شائع ہو کر نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دل پسند اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کاندر لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر

ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر

سر چہ گویم باتو گر آئی بپا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

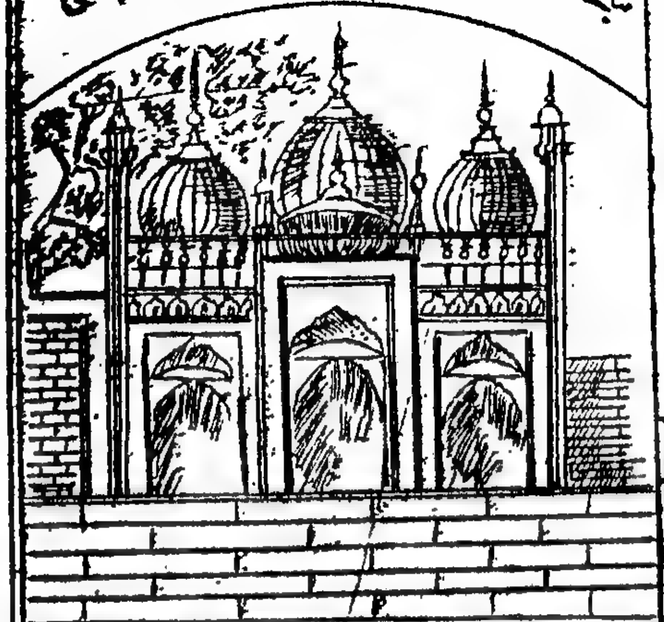

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم ۔ جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے ۔ عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے ۔ فی پرچہ ۲ ؍ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کی پرچہ کیواسطے ۱ ؍ کا ٹکٹ آنا چاہیئے ۔ خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر ۔ ٹوکل عہ ۔ افریقہ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدم دوری ازاں عالی جناب نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا ۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ
اس کی نظیر دنیوی رشتوں
اور تعلقوں اور تمام
خادمانہ حالتوں میں پائی
نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ ۱ ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بدر مسیح

مورخہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۸ - فروری ۱۹۰۶ء - تازہ الہام - زمین کہتی ہے۔

یا نبی اللہ کنت لا اعرفک

ترجمہ - اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی۔

یخرج ھمہ وغمہ دوحۃ اسمٰعیل فاخفھا حتّٰی یخرج۔

ترجمہ - اس کا ہم اور غم باہر نکال دیگا۔ اسماعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ رکھ۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے۔

"ایک دانہ کس کس نے کھانا"

۸ - فروری ۱۹۰۶ء - خواب میں دیکھا گیا تھا۔ کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اب باغ جلد چند روز میں پرورش پا جائے گا۔ اور اگر پانی بھی نہ ملیگا تب بھی سرسبز ہو جاوے گا۔ میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ باغ سے مراد اپنی جماعت ہے۔ اور نہر سے مراد نصرت اور تائید الٰہی ہے۔ جو شاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا۔

۱۰ - فروری ۱۹۰۶ء - دیکھا۔ کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے۔ میں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں۔ صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا۔ آسمان کی طرف مونھ کر کے ایک دو باتیں کیں۔ جو سمجھ میں نہیں آئیں۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام اور چلا گیا

بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - الہام ہوا۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی

ایک پوشیدہ خبر شائع ہونیکی پیشگوئی

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - اول کسی نے کہا۔ کرلنی اونٹ پھر ایک کتاب مجھے دی گئی۔ گویا وہ کرلنی اونٹ تھے۔ اور پھر الہاماً میری زبان پر جاری ہوا۔

دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا۔

(فرمایا۔ اخبار سے مراد خبر ہے)

ہفتہ قادیان

۱ - حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں۔

۲ - حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔

۳ - حضرت مولوی محمد احسن صاحب اسی جگہ قیام پذیر ہیں۔ اور بعض ضروری تصانیف میں مصروف ہیں

۴ - اس ہفتہ میں بیرون جات سے خان صاحب عبدالمجید خان صاحب بمعہ چند دیگر احباب کے کپورتھلہ سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

مدرسہ قادیان

۱۴ - فروری ۱۹۰۶ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے جناب رائے صاحب جگل کشور صاحب سینیر اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ امرتسر تشریف لائے۔ عاجز راقم بھی بوجہ اس کے کہ مدرسہ کے معاملات کے ساتھ پرانی دلچسپی ہے۔ صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا۔ صاحب موصوف ایک خلیق افسر ہیں۔ آپ نے جماعت پنجم کا امتحان کیا۔ اور ۱۵؍ کو بھی مدرسہ کا معائنہ فرمائیں گے۔ ۱۷؍ کو جناب گاڈے صاحب انسپکٹر تشریف لائیں گے۔ اور مدرسہ کا معائنہ کریں گے۔ باقی حالات ہفتہ آیندہ کے اخبار میں درج کئے جائیں گے

ڈائری

القول الطیّب

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - فرمایا۔ بڑے شکر کی بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں جو دعائیں کی جاتی ہیں۔ وہ اکثر قبول ہوتی ہیں۔ قضاء و قدر تو رک نہیں سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک کام کرتا ہے۔ لیکن اکثر دعاؤں میں اپنی مراد کے مطابق کامیابی ہو جاتی ہے۔ اور ایک قطعی اور یقینی امر یہ ہے۔ کہ دعا کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہونے والا ہو۔ جواب ضرور مل جاتا ہے۔ خواہ وہ جواب حسب مراد ہو۔ اور خواہ خلاف مراد ہو۔

فرمایا۔ زلزلہ کے بارے میں میں نے یہ توجہ نہیں کی کہ کب اور کس وقت واقع ہوگا۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اخفا چاہتا ہے۔ انسان کے ملکی رازوں میں بھی اخفا ہوتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے کاموں میں بھی اخفا ہوتا ہے اس واسطے میں ڈرتا ہوں۔ کہ اس کے متعلق زیادہ دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہیں بے ہودگی نہ سمجھی جاوے۔ تاہم اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ وہ دعا کرنے سے ناراض نہیں ہوتا۔ لکھا ہے۔ کہ جب آنحضرت کو کہا گیا کہ اگر تو فلاں اشخاص کے متعلق ستر دفعہ بھی دعا کرے۔ تب بھی قبول نہ ہوگی۔ تو آنحضرت نے کہا۔ کہ میں ستر سے بھی زیادہ دفعہ دعا کروں گا۔ ایسا ہی حضرت ابراہیم نے قوم لوط کے متعلق مجادلہ کیا۔ حالانکہ مجادلہ کرنا سوء ادب ہے۔ کیونکہ مجادلہ میں بے دلیل درخواست ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ دعا کا رنگ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ناپسند نہیں فرمایا۔

فرمایا۔ زلزلہ کے متعلق بہت خطرہ ہے۔ اور اس کا علاج بجز دعا کے اور کچھ نظر نہیں آیا۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں دعائیں کرو۔ تاکہ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ میت کے ساتھ جو لوگ روٹیاں پکا کر یا اور کوئی شے لے کر باہر قبرستان میں لے جاتے ہیں۔ اور میت کو دفن کرنے کے بعد مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ سب باتیں نیت پر موقوف ہیں اگر یہ نیت ہو۔ کہ اس جگہ مساکین جمع ہو جایا کرتے ہیں اور مردے کو صدقہ پہنچ سکتا ہے۔ ادھر وہ دفن ہو۔ اور ہر مساکین کو صدقہ دے دیا جاوے۔ تاکہ اس کے حق میں مفید ہو۔ اور وہ بخشا جاوے۔ تو یہ ایک عمدہ بات ہے۔ لیکن اگر صرف رسم کے طور پر یہ کام کیا جاوے۔ تو جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا ثواب نہ مردے کے لیئے اور نہ دینے والوں کے واسطے اس میں کچھ فائدے کی بات ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ کسی شخص کے مر جانے پر جو اسقاط کرتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ بالکل بدعت ہے۔ اور ہرگز اس کے واسطے کوئی ثبوت سنت اور حدیث سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔

نظم میاں محمود احمد صاحب

میاں اسحاق کی شادی ہوئی ہے آج اے لوگو
ہماری منہ سے یہی آواز آتی ہے۔ مبارک ہو
دعا کرتا ہوں میں بھی ہاتھ اٹھا کر حق تعالیٰ سے
کہ اپنی خاص رحمت سے وہ اس شادی میں برکت دے
خدایا اس نبی پر اور بیٹے پر فضل کر اپنا
اور ان کے دل میں پیدا جوش کر دے دین کی خدمت کا
کلام پاک کی الفت کا ان کے دل میں گھر کر دے
نبی سے ہو محبت اور تعشق ان کو تجھ سے
ہر اک دشمن کے شر سے تو بچانا اے خدا انکو
ہمیشہ کے لئے رحمت کا تیری اُن پہ سایہ ہو
ہمیشہ کے لئے ان پر ہوں یارب برکتیں تیری
دعا کرتا ہوں یہ تجھ سے خدایا سن دعا میری
انہیں صبح و مسا دین اور دنیا میں ترقی دے
نہ ان کو کوئی چھوٹا سا بھی آزار اور دکھ پہنچے
عطا کر ان کو اپنے فضل سے صحت بھی اے مولیٰ
ہمیشہ ان پہ برسا ابر اپنے فضل و رحمت کا
میں اگلے شعر پر کرتا ہوں ختم اس نظم گویا رو
ایمان کے واسطے تم بھی خدا سے کچھ دعا مانگو
بہت بھایا ہے اے محمود یہ مصرعہ میرے دل کو
مبارک ہو یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

اخبار وفادار میں ایک نظم مسلمانوں کی موجودہ حالت پر چھپی ہے۔ چند شعر ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

کہاں اب وہ فروغ ملت بیضا رہا باقی
فقط دنیا میں ہے اک نام اسلام کا باقی
رہیں سورج کی یہ کرنیں ڈوبنے والی کوئی دم میں
نہ وہ گرمی نہ وہ تیزی نہ اس میں ہے ضیا باقی
کہاں ہیں وہ عقیدے وہ ارادے کیا ہوئی ہمت
نہ دولت ہے نہ حشمت ہے نہ کچھ صدق و صفا باقی
مسلمان نام کے ہیں ہم نہیں ہم میں مسلمانی
لٹا سب قافلہ یہ رہ گئے ہیں نقش پا باقی
کسی کے ہم شریک حال ہوں یا کام آئیں کچھ
جو ہمدردی کریں ہم میں نہیں اس کا پتا باقی
کریں گے قوم کی کیا خیر خواہی اور ہمدردی
نہ ہو جن میں کہ کچھ بھی بوئے انس اقربا باقی
اسی پر فخر کرتے ہیں اسی پر ناز ہے ہم کو
گئی دولت مگر گھر میں تو ہے اک بوریا باقی
ہماری قوم سوتی ہے کچھ ایسی بے خبر ہو کر
سوا اک سانس کے اور کچھ نہیں اس میت میں ذرا باقی

کیا حالت آسمانی مصلح کی ضرورت کو ظاہر نہیں کرتی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نیا عجیب و غریب رسالہ دار الامان کا

ہم نے ایک سہ ماہی رسالہ قادیان سے نکالنا چاہا ہے۔ جس کے **ایڈیٹر صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اس رسالہ کا نام **تشحید الاذہان** تجویز فرمایا ہے اس رسالہ میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہوا کریں گے۔ (۱) اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کی وہ تقریریں جو آپ گو عورتوں کو وعظ کے طور پر سنایا کرتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً درج ہوا کریں گی (۲) مکتوبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن (۳) مسائل شرعیہ (۴) سوانح مشاہیر اسلام (۵) مخالفین اسلام کے دندان شکن جواب (۶) عربی کی تعلیم کے لئے آسان طریقے۔ وغیرہ وغیرہ۔ پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگا۔ سالانہ قیمت پیشگی ۱۲/ آنہ ہے۔

درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحید الاذہان قادیان آویں

پچیس فروری والے الہام کا مطلب

ایک دوست نے حضرت سے دریافت کیا۔ کہ کیا اس الہام کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہم لوگ پچیس فروری کے بعد باہر میدانوں میں چلے جاویں۔ فرمایا۔ نہیں۔ اس کا یہ مطلب تا حال مجھ پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ اور نہ اس کی بنا پر مکانوں کو چھوڑنا چاہیے۔

مبارک باد

(۱) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب قاضی امیر حسین صاحب اول مدرس دینیات کے ہاں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے لڑکے کا نام فضل حق رکھا۔ قریب دس ماہ کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ قاضی صاحب موصوف کا جوان لڑکا عزیز محمد شاہ مرحوم فوت ہوا تھا۔ بعد کئی دوستوں نے اور خود قاضی صاحب نے اور اس عاجز نے بھی (کیونکہ قاضی صاحب موصوف کے واسطے دعا کی جاتی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں عظیم صدمہ کے بعد نعم البدل عطا فرما دے۔) یہ خواب دیکھے تھے کہ عزیز محمد شاہ گویا کہیں گیا ہوا ہے۔ اور پھر واپس آگیا ہے۔ اس عالم سے جا کر پھر واپس آنے کے یہی معنے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے عوض میں ایک لڑکا عطا فرمایا۔ فالحمد للہ۔ اللہ تعالےٰ اس فضل حق کو قاضی صاحب اور دیگر لواحقین اور احباب کے واسطے موجب فضل حق بنا دے اور اس کو نیکی اور صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرما وے۔ اور خادم دین بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

(۲) مخدومی مولوی شیر علی صاحب۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام کے لڑکے کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عبد الرحمان رکھا۔ خدا اسے اسم بامسمیٰ بنا دے۔ آمین۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ لیکن ۱/ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔ ضمیمہ بحساب ۱/ فیصدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔

اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۱۰/ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲/ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا

ثناء اللہ کا فیصلہ ہو گیا

آج کل کے اہلحدیث کا نمونہ

ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

ثناء اللہ کے فیصلہ سے اس وقت ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ غزنوی وغیرہ مولویوں نے اس پر جو کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ باوجود ثناء اللہ کی بہت کوشش کے تاحال اس کے استاد الاستاد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور پھر خود غزنوی صاحبان جو اصل موجد فتوے کے تھے۔ اب تک اس کے مخالف ہیں اور اس کو کافر جانتے ہیں۔ لیکن اس جگہ فیصلہ سے مراد اس کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ ابھی ایک تازہ تحریر کے ساتھ اس نے بالوضاحت یہ ظاہر کر دیا ہے کہ احمدی جماعت کی مخالفت میں وہ راستبازی یا سنجیدگی کی کہاں تک پرواہ رکھتا ہے۔

آہ! اسلام کے واسطے یہ کس مصیبت کا زمانہ ہے اور جو ہمارے علماء ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اسلام کی طرف سے بڑی بڑی کتابیں چھاپتے ہیں۔ اخبارین نکالتے ہیں فتوی کستے ہیں۔ قوم کی اصلاح کا بیڑا اٹھاتے ہیں۔ جب ان کے حالاتِ اندرونی ظاہر ہوتے ہیں۔ تو حافظ شیراز کے اس شعر کے مصداق ہوتے ہیں۔ ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حافظ شیراز کے وقت تو شاید خلوت تک ہی معاملہ محدود تھا۔ مگر اب تو برملا علانیہ دوستان و دشمن کے سامنے یہ شہادتیں دی جاتی ہیں۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ اس کے رو سے جھوٹ بول لو۔ چوری کر لو۔ متقی کے متقی بنے رہو گے ایسے ہی بزرگ علماء کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بھیڑیے نے بھی ان کی حالت میں گرفتار ہونے سے پناہ مانگی تھی۔ کیونکہ بھیڑیا تو اپنے آپ کو بھیڑیا ہی کہتا ہے اور یہ بھیڑیئے ہو کر بھیڑوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

یہ واقعات نہایت ہی قابل افسوس ہیں۔ مگر اس وقت جس واقعہ کی طرف میں ناظرین کو متوجہ کرتا ہوں۔ وہ سب سے بڑھ کر تعجب انگیز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ امرتسر سے ایک ہفتہ وار اخبار نکلتا ہے۔ جس کا نام **اہل حدیث** ہے۔ اس اخبار کے مقاصد اور اغراض جو ہونے چاہئیں۔ خود اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ سوائے بدنام کنندۂ نکونامے چند کے اور کوئی بات اس میں پائی نہیں جاتی۔ بالخصوص سلسلہ احمدیہ کے متعلق دروغ بیانی کرنا اور خلائق کو دھوکہ دینا اس کا شیوہ ہے۔ اس کی نظیریں ہم پہلے بھی دے چکے ہیں جن کا جواب وہ نہیں دے سکا۔ اس اخبار میں کوئی لطیف مضمون تو کبھی ہوا ہی نہیں۔ البتہ اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب نے بڑی محنت کے ساتھ اردو عربی اشعار کی ایک فہرست اپنے پاس بنا رکھی ہوئی ہے۔ اور موقعہ بے موقعہ ہر صفحہ و کالم میں ان اشعار کو ایسے طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں جس سے آپ کی متانت اور بلند خیالی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ اخبار ہفتہ وار حسب الارشاد **مولوی ثناء اللہ صاحب** ان کے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپ کر شائع ہوتا ہے۔

اس اخبار کے پرچہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ کالم ۲ میں اخبار بدر کا حوالہ دے کر اہل حدیث نے اپنی سچائی اور راست گوئی کا ایک عجیب ثبوت دیا ہے۔ اس جگہ ہم بدر کی عبارت اور اہل حدیث کی عبارت ایک دوسرے کے سامنے تحریر کر دیتے ہیں۔ تاکہ ناظرین خود اندازہ کر سکیں۔ کہ اس زمانہ میں اہل حدیث کا نمونہ قائم کرنے والے علماء کس پایۂ اعتبار تک پہنچے ہوئے ہیں۔

نقل اخبار بدر مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے اور زیادہ بول نہیں سکتا لیکن ضروری وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں۔ کل میں نے سنا تھا۔ کہ **ایک شخص نے کہا۔** کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں اور باقی سب عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ اور زکوۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہئے **کہ یہ بات صحیح نہیں۔** کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑی ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔

نقل اہل حدیث مورخہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳

خیر ہے ہم ناظرین کو خوش خبری سناتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کرشن قادیانی گو کتنی مدت خفا رہے ہیں۔ لیکن اہل حدیث کے خوف سے سیدھے ہونے لگے ہیں۔ آپ نے ۲۷ دسمبر کے روز جو اپنی سبھا کے بیچ میں لیکچر دیا ہے۔ وہ قادیانی اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے۔ آپ نے اس اپدیش (لیکچر) میں احمدی (مرزائی) اور غیر احمدی میں فرق بتلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"اس فرقہ (مرزائیہ) میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ (مرزائی) وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی سب عملی حالت مثلاً نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج وہی ہے"

بہت خوب گرو صاحب! کوہ کندن و کاہ برآوردن پورا ہو گیا۔ ہم چاہتے تو اچھی طرح ثابت کرتے۔ کہ آپ نے اس بیان میں کہاں تک راستی سے کام لیا ہے۔ اور اس حصر کرنے میں آپ نے کہاں تک حسب عادت شریف سچ بولا ہے۔ لیکن آپ بخوف موت مصالحت کی طرف شائق ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی اس کی تردید کرنے سے کیا مطلب۔ ہم اس لئے صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ زمانہ قدیم کے معتزلہ اور زمانہ حال کے نیچری تو وفات مسیح کے قائل ہیں۔ پھر ان سے تو آپ کو کوئی رنج نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی علیحدگی؟

یہ تو ممکن نہیں۔ کہ اہل حدیث نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے کوئی ایسی حدیث تلاش کر لی ہو۔ جس کے معنے دوسرے کے کلام میں اس قسم کی خیانت کر کے پبلک کو دھوکا دینا جائز ہو گیا ہو۔ کیونکہ نبی کا پاک کلام ایسے ظالمانہ طریقوں کی بیخ کنی کے واسطے تھا۔ نہ کہ ان کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جہاں یورپ امریکہ میں بڑی بڑی ایجادیں ہو رہی ہیں وہاں ہمارے نئے اہل حدیث کو بھی اپنی جدت طبع سے یہ سوجھا ہو۔ کہ کوئی نئی حدیث بتلائے۔ اور گذشتہ احکام تقویٰ اور دیانت کو منسوخ کر کے ان لوگوں میں شامل ہو جائے۔ جو یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق تھے۔

گو بظاہر اہل حدیث کا یہ کام شرع اسلام کے برخلاف ہے۔ تاہم اس میں بھی شریعت اور قرآن اور حدیث کی ایک عظمت اس اہل حدیث نے خود ظاہر کی ہے اور اس کے ہم قائل ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے سے آخری زمانہ کے علماء کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ یہودی سیرت بن جائیں گے اور خدا کے مسیح کی مخالفت کریں گے۔ اس کا ایک اعلیٰ درجہ کا نمونہ اس علیم جہان نے دکھلا دیا ہے۔

اس کی یہ کارروائی ہمارے اور اس کے درمیان ایک فیصلہ کن ہے۔ کیونکہ جب ان لوگوں نے ہماری مخالفت میں یہاں تک

جائز رکھا ہے۔ کہ مریض اور صاف عبارت مین سے آگے پیچھے سے الفاظ کاٹ کر شامل ہر شخص ہو سکے ادا جاوین۔ جس نے کہ کہا کہ مین نماز اس [illegible] نہین پڑھتا۔ کہ قرآن شریف مین حکم ہے [illegible] الصلوٰۃ۔ یعنی نماز کے [illegible] جاؤ گے۔ تو ایسے [illegible] یا ان کی [illegible] ہونے سے کو فائدہ

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

اغراض

(۱) انجمن ہذا کی غرض اشاعت اسلام اور ان تجاویز کو سوچنا اور عمل مین لانا ہے۔ کہ جن کے ذریعہ اشاعت اسلام ہو سکے اور ایسے افراد پیدا کرنا ہے کہ جن سے تبلیغ اسلام ہو۔

اراکین انجمن ہذا

(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر ایک ایسا فرد جو کسی طرح اس سلسلہ کی امداد کرتا ہو۔ وہ اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

انجمن ہذا کی شاخین۔

(۳) ہر ایک انجمن احمدیہ جو ممبران سلسلہ احمدیہ کسی جگہ قائم کرین وہ اس انجمن کی شاخین ہون گی۔

انجمن کا انتظام

(۴) اس انجمن کا نظم و نسق ایک مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگا۔ جس کا نام مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ ہوگا۔

مجلس معتمدین

(۵) مجلس معتمدین کے عہدیدار صدر انجمن احمدیہ کے عہدیدار سمجھے جائین گے

(۶) مجلس معتمدین کے ماتحت انتظام کرنے کے لئے بالفعل چار مجالس انتظامیہ ہون گی۔

(الف) مجلس اشاعت اسلام

(ب) مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

(ج) مجلس تعلیم

(د) مجلس انتظام امور متفرقہ

نوٹ۔ مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت و مصلحت خود ان مجالس مین سے کسی مجلس کی بجائے صرف ایک یا دو یا زیادہ ناظم مقرر کرے اور مجلس نہ بنائے۔

اراکین مجلس معتمدین

(۷) مجلس معتمدین کے اراکین کی تعداد چودہ سے کم نہ ہوگی اور سب کے سب احمدی ہون گے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ ان چودہ اراکین مین سے دو ممبر ایسے ہون گے۔ جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف ہون تحصیل علم عربی رکھتے ہون اور سلسلہ احمدیہ کی کتابون کو یاد رکھتے ہون۔

اراکین مجلس معتمدین کا تقرر

(۸) اراکین مجلس کی تقرر حسب ضرورت جدید انتخاب یا ان کا اخراج یا تعداد اراکین مین کمی بیشی کل عالی حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ اپنی زندگی مین خود کرین گے۔

(۹) عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یا ان کی زندگی مین ان کی اجازت سے کمی بیشی تعداد ممبران تقرر ممبران۔ یا اخراج یا انتخاب جدید حسب ذیل ہوگا۔

(الف) جس قدر اراکین مجلس معتمدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی مین مقرر ہو چکے ہین اور وہ آخری وقت تک خارج نہیں ہوئے۔ وہ بدستور ممبر سمجھے جائین گے۔

(ب) اراکین مجلس معتمدین لائف ممبر ہون گے۔

(ج) جدید تقرر۔ یا اخراج باتفاق رائے ۲/۳ ممبران موجودہ کے ہوگا۔ ممبران کے ۲/۳ لینے مین جو کسر ہوگی وہ پورا ممبر سمجھا جائیگا

(د) ممبران کی تعداد مین کمی بیشی باتفاق رائے کل ممبران موجودہ ہوگی

(ہ) نئے تقرر کے وقت انتخاب یہ چاہیئے۔ پہلے ہر ایک مقامی انجمن احمدیہ کو مجلس معتمدین کی طرف سے جدید تقرر کی اطلاع دی جاویگی اور وہ انجمنین تاریخ اطلاع سے چار ہفتے کے اندر امیدواران اپنی طرف سے تجویز کر کے اس کی اطلاع سکرٹری کو دین گے۔ اور سکرٹری ان کا علم پانچوین ہفتہ مین کل موجودہ اراکین مجلس معتمدین کو دیگا۔ اور وہ چھ ہفتہ گذرنے کے بعد مقامی انجمنون کے تجویز کردہ امیدواران مین سے حسب ضرورت انتخاب کرین گے

نوٹ۔ ایسے تقرر کے لئے امیدوار تجویز کرنے کا حق صرف اسی مقامی انجمن احمدیہ کو حاصل ہوگا۔ جس کو مجلس معتمدین پہلے سے بذریعہ سارٹیفکٹ ایسی اجازت دیگی۔

عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۰) پریزیڈنٹ ایک
جنرل سکرٹری ایک
قانونی مشیر۔ ایک

نوٹ۔ ان عہدیداران کے علاوہ مجلس کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ ایک محاسب مقرر کرے۔ جو کل حسابات کی وقتاً فوقتاً پڑتال کرے۔ یہ محاسب ضروری نہین کہ ممبران مجلس ہی سے ہو

فرائض عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۱) فرائض عہدیداران حسب ذیل ہون گے

(الف) پریزیڈنٹ۔ مجلس معتمدین کا ہر ایک جلسہ بصدارت پریزیڈنٹ ہوگا۔ اور اس کی غیر حاضری مین حاضر جلسہ ممبران مین سے باتفاق رائے دیگر کوئی ممبر بطور پریزیڈنٹ کام کرے گا۔ اور کل روئیداد جلسہ گذشتہ ان کے دستخط سے منظور ہوگی۔

(ب) سکرٹری۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت سکرٹری کریگا۔ جس مین دیگر مجالس کے سکرٹری اوسے مدد دین گے۔ جلسہ کا انعقاد جلسہ کی روئیداد کا لکھنا وغیرہ وغیرہ۔ اور دیگر ان تمام خدمات کا بجا لانا۔ جن کا ذکر ان قواعد مین اس کی ذات کے متعلق کیا گیا ہے۔

(ج) قانونی مشیر۔ ہر ایک معاملہ قانونی مین رائے دینا یا انتقال یا حصول جائداد یا اجارہ وغیرہ کے لئے متعلق مسودات بنانا ہر قسم کے مقدمات جو صدر انجمن احمدیہ کو کرنے ہون اون مین پیروی کرنا یا کرانا وغیرہ۔

مجلس معتمدین کے حقوق اور فرائض

(۱۲) مجلس معتمدین کے حقوق و فرائض حسب ذیل ہون گے۔

(الف) کل جائداد جو صدر انجمن احمدیہ یا اس کی کوئی شاخ کسی جگہ حاصل کرے۔ اس پر مالکانہ اختیار مجلس ہذا کا ہوگا۔ اور جو جائداد آئندہ حاصل کی جائے گی یا فروخت یا اجارہ پر دی جائیگی وہ مجلس ہذا کی طرف سے سکرٹری مجلس کے نام پر ہوگی۔ اسی طرح آئندہ جس قدر وصیتین یا ہبہ یا زکوۃ یا مختلف مدات سلسلہ احمدیہ کی آمدنیان ہون گی۔ وہ سب مجلس معتمدین کے نام پہنچیگی

(ب) مجلس ہذا کا اختیار ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے امور بالا مندرجہ ضمن الف فقرہ ۱۲ کے انتظام کے لئے اس کام کو کسی ماتحت مجلس کے سپرد کرے یا اس کا کوئی اور انتظام کرے

(ج) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ ان فرائض کے سرانجام دینے کے لئے کام کے بڑھ جانے پر اپنے عہدیدار آنریری یا بامشاہرہ رکھے۔ مشاہرہ سے کسی ممبر یا عہدیدار مجلس ہذا کی حیثیت مین فرق نہ آئیگا۔

(د) کل مقامی انجمنہائے احمدیہ کی نگرانی جہان کہین وہ انجمنین ہون مجلس ہذا کے ماتحت ہو گی۔ اور ان کے معاملات مین دخل دینے کا حق اسے حاصل ہوگا۔ مجلس ہذا کے فیصلہ جات کی کل انجمنین پابند ہون گی۔

(ہ) صدر انجمن احمدیہ کے لئے نئے قواعد مرتب کرنا یا موجودہ قواعد متعلقہ انجمن ہذا کی ترمیم و تنسیخ اسی مجلس کے ہاتھ ہوگی۔

(و) ماتحت مجالس کے عملدرآمد کے لئے قواعد بنانا اور ان کے لئے عہدیدار تجویز کرنا۔ یا موجودہ عہدیداران کو برطرف کرنا۔

(ز) مقامی انجمنہائے احمدیہ کے مرتبہ قواعد کو منظور کرنا اور ان کو انتخاب ممبران مجلس معتمدین کے لئے سفارش کرنیکا حق دینا۔

(ح) ماتحت مجلسون کے پیش کردہ بجٹ کو منظور کرنا یا اس مین تغیر و تبدل کرنا۔

(ط) مجلس معتمدین کو اختیار نہیں ہوگا کہ وہ جائداد انجمن کو بجز اغراض انجمن کسی اور غرض مین خرچ کرے۔ لیکن وہ اس امر کی مجاز ہوگی۔ کہ سرمایہ انجمن کی افزائش کے لئے ان اموال کو بذریعہ تجارت یا اور کسی طرح ترقی دے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرمی معظمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

مین ۱۹۰۶ء کی قیمت بدر منشی محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکا ہون ۔ جو مین ان کو چھوڑتا ہون ۔ بدر کا پرچہ اب آپ میرے نام روانہ فرماوین ۔ دو ۱۹۰۶ء کی پیشگی قیمت کے واسطے وی پی کر دین ۔ والسلام ۔ خاکسار عبد الرحمان کلکتہ

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرم بندہ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ابتدائے جنوری سنہ ۶ء سے اخبار بدر بنام میان ودہاوا سکنہ موضع مہدی پور ڈاک خانہ کلاس والہ ۔ ضلع سیالکوٹ جاری فرماوین ۔ والسلام ۔ خاکسار ابو محمد عبد اللہ بکیوہ

(۳) بابو محمد امین صاحب طالب علم ویٹرنری کالج نے ایک اور خریدار دیا ۔ فضل حق صاحب ۔ چہاونی ملتان ۔ محلہ لوان شہر معرفت مستری کریم بخش ۔

(۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرم ومعظم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جب سے بدر میرے نام جاری ہوا ہے ۔ مین خدا کے فضل سے اس کو خاص محبت اور شوق سے پڑھتا ہون ۔ اس کی بہتری اور ترقی اشاعت میری عین دلی آرزو ہے ۔ مین اس کے لئے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہون ۔ اسی واسطے اپنے اخبار بدر پڑھنے کے دوستون کو بطور نمونہ کے مطالعہ کے واسطے بھیجدیتا ہون ۔ خدا چاہے تو مین اپنی کوششون مین ضرور کامیاب ہون گا ۔ انشاء اللہ ۔ فی الحال ایک اخبار میرے چھوٹے بھائی کے نام مفصلہ ذیل پتہ پر جاری فرماوین ۔ اور قیمت بذریعہ وی پی اس سے وصول فرماوین ۔ پتہ اس کا یہ ہے ۔ ڈاکٹر مرزا عزیز الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ کنٹنل ڈسپنسری سرگودہ

(۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
اخویم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ واضح ہو ۔ کہ آپ براہ مہربانی اخبار بدر زر سالانہ عہ۲ کا وی پی مسمی مولوی محمد عبد القادر صاحب بمقام بوڈ گاؤن منجو ضلع اکولہ ملک برار بلاتعمل روانہ کر دیجیے گا ۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح اپنے محسن ہین ۔ جہان تک ممکن ہو بلاحظہ عریضہ ہذا کے بہت جلدی وی پی اخبار بدر کا کردین ۔ جس کا زر سالانہ عہ۲ ہے اور مجھکو اطلاعاً تحریر فرماوین ۔ اور ان کا نام درج رجسٹر کر لین ۔ والسلام
خاکسار حافظ نور احمد اکولہ

(۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مخدومی ومکرمی محبی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ۔ مولے کریم بدر کو روز بروز ترقی عطا فرمائے ۔ مین بہی آپ کو ایک خریدار دیتا ہون ۔ جو عہ۲ پر بدر کا خریدار ہوا ہے ۔ آپ اس کو یکم جنوری ۱۹۰۶ء کے جو نمبر چہپے ہین ۔ ارسال فرماوین ۔ پتہ خریدار بدر ۔ مولوی نور محمد صاحب چاہ واڑیوالہ ۔ موضع امیرپور ۔ ڈاک خانہ کبیر والہ ضلع ملتان اور یکم اپریل کا پہلا پرچہ وی پی بھیجکر قیمت وصول فرمالین ۔

میرے نام آپ نے سال گذشتہ سے ۲۴ ۔ اگست سنہ ۵ء کو بدر جاری کیا تھا ۔ اس تاریخ سے لیکر یکم جنوری سنہ ۶ء تک جو قیمت بدر ہے ۔ تحریر فرماوین ۔ جو بقایا آپ کو بھیجدون نئے سال کی قیمت بہی انشاء اللہ بھیجدونگا ۔ والسلام
خاکسار نور احمد مدرس مدرسہ امدادی لبتی وریام

(۷) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے نام اخبار بدر جاری کر دین اور پہلا پرچہ وی پی کر دین ۔ بلکہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے تمام پرچے اکٹھے کر کے وی پی کر دین ۔
مستری متاب الدین ۔ اندرون بہاٹی دروازہ لاہور

(۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اخبار بدر کا ایک پرچہ ایک سال کے لئے میری طرف سے مولوی محمد فاضل ۔ ہالووالہ ۔ کبیر والہ ملتان کے نام جاری کر دیوین ۔ اور پہلا پرچہ وی پی قیمت طلب میرے نام بھیجکر وصول فرمالیوین ۔ رسید کارڈ وی پی میرے نام بھیجکر رقم وصول کر لین ۔ پہر ان کے نام حسب معمول سال تک پرچہ جاری رکہین ۔ والسلام
خاکسار شیخ محمود دین ۔ سوداگر کپاس ۔ کبیر والہ ۔ ملتان

(۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
جناب بہائی صاحب مفتی محمد صادق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ قطعہ خط قبل ازین بخدمت آنجناب ارسال کر چکا ہون ۔ غالباً بلاحظہ جناب سے گذرا ہوگا ۔ تابعدار کے واسطے آپنے ضرور دعا کی ہوگی ۔ مین آج کل مبتلا مرض . . . . ہون ۔ اللہ کا شکر ہے ۔ جس حال مین پروردگار رکھے ۔ راضی برضائے مولا ہون ۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے ۔ اس مسیح موعود کی صداقت کے ساتھ دنیا سے ساتھ ایمان کے اٹھائے ۔ میرے واسطے جملہ برادران احمدی جماعت کو بذریعہ تحریر بدر دعائے خیر سے یاد شاد فرماوین ۔ آپ خود بہی اور جناب مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب حکیم الامت سے دعا کے واسطے توجہ دلادین ۔ اور اگر موقعہ مناسب ہو تو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے بہی ۔ کیونکہ مین حضور کا خادم ہون ۔ حضور کی دعا میرے حق مین بہترین دوا ہے ۔ میری تو یہ نیت تہی ۔ کہ قادیان مین میرا خاتمہ ہوتا ۔ زیر قدم مبارک مسیح موعود ۔ اب آئندہ جو خدا کو منظور بہتر ہے ۔ مین نے آپ کے واسطے ایک خریدار پیدا کئے ہین ۔ نمونہ کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیے ۔ ان کا پتہ یہ ہے ۔ سید موسے قاسم حاجی وتا ۔ بمبئی ۔ بھولیسر مارکیٹ ۔
خاکسار محمد عبد الرحمان ۔ بمبئی ۔

پھر افسوس نہ ہے

اگر وقت گذر گیا ۔ کیونکہ ایک ماہ کے اندر ہی اندر قریب نصف کے یہ زبردست کتاب باہر جا چکی ہے ۔ اور اختیار الاسلام سے کہین بڑھ کر تعلیم الاسلام زیادہ مفید اور آریون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے ۔ غالب یقین ہے ۔ کہ تھوڑے عرصہ مین لوگ اس کے لئے ترسین گے ۔ کیونکہ یہ معمولی نہین بلکہ علمی کتاب ہے ۔ قیمت الاسلام مع ضمیمہ ۲ ۵۲ صفحہ ۔

درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آوین ۔

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ دوستون کو مفید ہون گی کیونکہ فی الحقیقت مفید ہین ۔

(۱) حبوب مقوی باہ ۔ دل ودماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہین ۔ اور اعصاب کو تقویت دیکر نکمے کو کام کا بنا دیتی ہین ۔ دو ہفتہ کے لئے عار

(۲) حلوائی موصلی ۔ خاص ترکیب سے تیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے ۔ فی سیر تین روپے ۔

(۳) دوائی جریان ۔ جو جریان وضعف بچپن کی غلط کاریون سے ہو جاوے اس کے لئے مفید ہے ۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر آتشک ۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے عا ۔ حالات لکھو ۔ تا مطابق اس کے ہدایت ہو ۔

(۵) سرمہ عجیب ۔ دہند ۔ جالا ۔ پہولا ۔ سبل ۔ خارش چشم ۔ ردد آنکھون سے پانی جاری رہنا ۔ سلاق (پیچ پن) کے لئے از بس مفید ہے ۔ فی تولہ عمر

(۶) حبوب جدوار ۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے ایسا کے لئے نہایت مفید ہین ۔ چالیس گولی عہ

اطلاع ۔ دیگر امراض کے لئے بہی بعد تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم محمد الدین احمدی ۔ سنانوالیہ ۔ بازار کشمیکان ۔ سیال کوٹ

بنگالہ کے متعلق حضرت مسیح کی پیشگوئی صفحہ دوم پر دیکھو

کیونکہ عیسائیون کا خداوند مسیح ان کو تعلیم دیتا ہے۔ کہ مجرم کو انتقام لئے بغیر معاف کرو۔ یہان تک کہ اگر کوئی تمہاری گال پر طمانچہ مار کر قانون اخلاق کی نافرمانی کرے۔ تو تم انتقام مت لو۔ بلکہ اپنی دوسری گال اس کے آگے کر دو۔ مسیح جب خدائی صفت کو دنیا مین لایا تھا۔ تو وہ معافی کے لئے انتقام اور معاوضہ اور کفارہ کی ضرورت سے بری تھی۔ اس نے اپنے مجرمون پر کمال شفقت اور نرمی اور حلم اور رحم کرنا سکھلانا چاہا تھا۔ تو کیا اس کی یہ نرمی سکھانا عیسائیون کی طرف سے اس سلوک کا مستحق ہے کہ اس پر لعنتون کا بوجھ ڈالدیا جائے۔ راقم مضمون نے دو پہلو اختیار کئے ہین۔ ایک تو یہ کہ مسیح کی زندگی (عیسائیون نے) خدا کے ہاتھ گناہون کے عوض فروخت کر کے نجات خریدی۔ اور دوسرے یہ کہ مسیح نے جان بوجھ کر سولی پر چڑھ کر موت منظور کی۔ یہ دونو پہلو نہایت شرمناک نتائج کا پیش خیمہ ہین۔ کیونکہ جو شخص کسی انسان کو کسی کے ہاتھ بیچتا ہے۔ وہ اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۱ سات سال کی قید اور جرمانہ کی سزا دیتی ہے۔ اور ہماری عادل گورنمنٹ انگریزی نے ایک بڑا فخر جو دنیا مین حاصل کیا ہے وہ بردہ انسان فروشی کی رسم کا انسداد ہے۔ اگر عیسائی صاحبان نے مسیح کو بیچ کر خود کچھ عوض حاصل کیا ہے۔ تو وہ بھی ایسے ہی جرم کے مرتکب ہوئے۔

اور اگر یہ بات تسلیم کی جاوے۔ کہ اس نے اپنے آپ کو خود ہلاک کیا۔ تو وہ خودکشی کی تعریف مین آتا ہے۔ کیونکہ ویبسٹر کی انگریزی ڈکشنری سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص صحت حواس اور تمیز اور بلوغت کی حالت مین جان بوجھ کر اپنی جان ہلاک کرے۔ وہ خودکشی کرتا ہے۔ اور اس کے تدارک کے لئے سرکار انگریزی کی بنائی ہوئی تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۰۵ موجود ہے۔ اگر ایسا واقعہ سرکار انگریزی کے عہد مین ہوتا۔ تو خدا معلوم قانون اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا۔

اور منطق تقابل پر زور دے کر ابدی زندگی کی قدر کے لئے حیات مستعارہ کا مزہ چکھنا ضروری ٹھہرا لینے سے گرے کلارک صاحب نتیجہ کو متعدی ثابت نہین کر سکتے۔ اگر یہ ضروری ہی ہو۔ تو بھی تو اس کا فائدہ صرف مسیح کی ذات تک ہی محدود رہتا ہے اس سے تجاوز نہین کر سکتا۔ اور یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ دونون اذیت کو چکھنے کے لئے مسیح ہو۔ اور ان کا اثر دوسرے لوگون پر پہنچ جاوے۔

گناہون کا فدیہ طلب کرنا نہایت خفت اور بخل کا کام ہے۔ اور اس قانون فطرت کے خلاف ہے۔ جس پر انسان کو مفطور کیا گیا ہے۔ لیکن اگر بالفرض کسی فدیہ کی ضرورت کو مان بھی لیا جاوے۔ تو ایسے فدیہ کے لئے کسی کی جان تجویز کرنا ایک سخت حماقت ہے۔ مسیح کی خودکشی کو دنیا کے گناہگارون کے گناہون کا معاوضہ سمجھنا معلوم نہین کس عقلمندی پر مبنی ہے وہ بیچارہ جو بقول عیسائی صاحبان کوچہ گنہ سے بالکل ناآشنا تھا۔ اس کے سر پر ساری دنیا کے گناہون کی گٹھڑی کس انصاف سے رکھدی گئی۔ اور یہ بات کہ مسیح نے اپنے تئین آپ اس فدیہ کے لئے پیش کیا محض افترا معلوم ہوتی ہے کیونکہ عہد نامہ اس پہلو مین ساکت ہے۔ اور اگر اس نے ایسا کیا ہے تو وہ بھی حماقت ہے۔ کیونکہ قانون معاوضہ اس کی جان کو دنیا کے گناہون کے بدلہ مین لینے کا تقاضا نہین کرتا۔ اور یہ بات بھی غلط ہے۔ کہ اس کے کفارہ نے گناہ کے اثر مٹا دیا۔ جیسا کہ راقم مضمون نے لکھا ہے۔ اصل منشائے کفارہ یہ ہے۔ کہ انسان کو اس منزل تک واپس پہنچا دے۔ جہان پر یہ گناہ کرنے سے پہلے موجود تھا۔ اور اس امر مین آدم اور حوا کا حوالہ دیا ہے۔ اب جہان گناہ کرنے سے پہلے آدم و حوا تھے۔ وہ مقام ایسا پاکیزہ تھا۔ کہ وہان کوئی جرم اور گناہ سرزد نہین ہو سکتا تھا۔ اور کفارہ کا اثر بھی ہونا چاہئے تھا۔ کہ اس کے بعد دنیا ایک ایسے بہشت مین داخل ہو جاوے۔ جہان پہلے آدم اور حوا تھے۔ اور جہان گناہ نہین ہو سکتا۔ لیکن ہم یہ دیکھتے ہین۔ کہ بجائے اس کے اس کفارہ کے ماننے والے تمام دنیا کے گنہگارون سے بڑھ کر گناہون کا ارتکاب کرتے ہین۔ جس کی تشریح کی اس جگہ ضرورت نہین۔ تو پھر جبکہ یہ نتیجہ موہومہ ہی حاصل نہین۔ تو اس کو موثر ہی کیسے کہہ سکتے ہین اور اور جب یہ موثر ہی نہین۔ تو غلط اور لغو ٹھہرتا ہے۔

یسوع کی بے گناہی مین اوصاف کفارہ کا مرکوز ہونے کا مسئلہ بھی غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ نہ تو وہ اپنے آپ کو آپ ہی بے گناہ سمجھتا ہے۔ اور نہ ہی دوسرے لوگ اس کے دوست اور رشتہ دار اور ہمسائے اس بات پر گواہی دیتے ہین۔ وہ تو نیک ہونے سے انکار کرتا ہے۔ اور انبیاء کی توہین۔ اور شراب خوری اور والدہ کی بے ادبی۔ اور لوگون کے کھیتون کی چوری وغیرہ جرائم کا مرتکب اور محرک ثابت ہوتا ہے۔ پس نہ وہ بے گناہ ہے۔ اور نہ وہ کفارہ ہو سکتا ہے۔

(باقی پھر کبھی)

خاکسار معراج الدین عمر احمدی۔ قادیان۔ ۸ فروری ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کی خدمت مین ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
جناب مرشدنا و مولانا امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم تین شخص جماعت احمدیہ مقام مونگ ضلع گوجرات سے تین دن سے حاضر حضور ہوئے ہیں۔ اپنے عرض حال کے واسطے کوئی موقع اور وقت ایسا ہاتھ نہین آیا۔ جو اپنے حالات زبانی حضور مین عرض کئے جاتے۔ اس لئے یہ عریضہ خدمت حضور مین پیش کرتے ہین۔ اول مسمی عبد اللہ مین بھی اپنا عرض حال کرتا ہون کہ مجھ کو حضور سے بیعت ہوئے عرصہ تقریباً ڈیڑھ سال کا گذرتا ہے۔ اس عرصہ مین مخالفین نے اکثر تکالیف پہنچائی ہین۔ اور اب بھی پہنچا رہے ہین۔ کاروبار دنیوی میرا ہر طرح سے روک ڈالے ہین۔ غرضیکہ ہر طرح سے نقصان پہنچاتے مین کوشش کیا کرتے ہین۔ بلکہ خاص رشتہ دار بھی میرے دشمن ہو گئے ہین۔ مجھکو وہان پر نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ کسی صورت سے مجھ کو وہان پر گذارہ کرنا نظر نہین آتا۔ بطور وہان پر مجبور ہو گیا ہون۔ اور میری طبیعت بھی خود ان لوگون سے بیزار ہے۔ مین خود وہان مین رہنا نہین چاہتا۔ مگر مجبور پڑا ہوا ہون۔ اب میری بابت جیسا کچھ حضور انور مناسب سمجھا حکم فرماوین۔ اب مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔ جیسا حکم ہو عمل مین لاؤن۔ دوسرا میرا بھائی احمد دین ہے۔ اس کی بھی ویسی ہی حالت ہے وہ بھی وہان پر رہنا نہین چاہتا اور تیسرا امام الدین نامی کشمیری ہے۔ اس کو وہان پر ہماری جیسی تکلیف تو نہین ہے۔ مگر دعا کے واسطے وہ بھی عرض کرتا ہے۔ کیونکہ مخالف زیادہ ہین۔ اور ہم صرف تین شخص احمدی ہین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مین نے تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ بے صبری نہ کرین۔ بلکہ اپنے صبر اور استقامت اور نرمی اور اخلاق کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کرین اور نیک سلوک سے پیش آوین۔ اور بہت نرمی کے ساتھ اپنے عقاید کی خوبی اور راستی ان کے ذہن نشین کرین۔ اور اپنا نیک نمونہ ان کو دکھلاوین۔ ممکن ہے۔ کہ وہ ایذا دہی کی خصلت سے باز آجاوین۔ بہرحالت بے صبری نہین کرنی چاہئے۔ اور کچھ صبر اور استقامت سے کام لینا چاہئے۔ اور اپنے دشمنون کے حق مین ہدایت کی ہی دعا کرتے رہین۔ کیونکہ ہمین خدا نے آنکھین عطا کی ہین۔ اور وہ لوگ اندھے اور دیوانہ ہین۔ ممکن ہے۔ کہ آنکھ کھلے۔ تب حقیقت کو پہچان لین۔ علاوہ اس کے خدا تعالیٰ نے مجھے ایک بڑی نشان کا وعدہ دیا ہے۔ اور جہان تک میرا خیال ہے۔ وہ ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ جو دنیا کے دلون کو ہلا دے گا۔ اور وہ بہت سخت ہوگا۔ بہتیرے اس کے صدمہ سے دنیا سے گذر جائینگے اور بہتیرے ایمان پائین گے۔ مردے زندہ ہون گے۔ اور زندے مرین گے۔ اور ضرور ہے۔ کہ جاہل لوگ اپنی ضد پر قایم رہین جب تک خدا تعالیٰ کا وہ دن آوے اور ایک دنیا کو زیر و زبر کرے۔ سو اس وقت تک اپنے صبر اور نیک چلنی کا لوگون کو نمونہ دکھاؤ۔ اور بدی کی جگہ نیکی کرو۔ تا آسمان پر تمہارے لئے اجر ہو۔ اور مین انشاء اللہ تعالیٰ سب کے لئے دعا کرون گا۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد۔ ۹ فروری ۱۹۰۶ء

بھی وہ بڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن خوشی کی یہ بات ہے۔ کہ وہ بیکار بیٹھنا عیب جانتے ہیں۔ جفاکشی ان کی سرشت میں داخل ہے۔ تجارت ان کی نسبتاً وسیع ہے۔ اور صنعت و حرفت میں ہندوستانیوں سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ پردہ کا ان میں بھی رواج ہے۔ شادی و غمی کی رسمیں اکثر سیدھی سادی اور مختصر ہیں۔ تعدد ازدواج و کثرت طلاق کا بہت شیوع ہے

مصری اخبار «الشرق» میں کاسپی سے ایک دلچسپ مضمون ترجمہ ہو کر شائع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اب سے دس برس پیشتر روس میں تعلیمات کا انحصار فقط مذہبی تعلیم پر تھا۔ اور اس میں بھی حدیث و تفسیر بدار و معقولات، کم کم اور زیادہ تر صرف و نحو فقہیات کی تعلیم ہوتی تھی۔ علم ادب کا بالکل رواج نہ تھا۔ اور علما میں بہت کم ایسے مولوی ہوتے تھے جو بلاتکلف عربی میں گفتگو کر سکتے ہوں۔ لیکن اب مسلمان ضروریاتِ زمانہ سے آگاہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور تمام مفید علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پورا قرآن شریف مع تفسیر کے پڑھایا جاتا ہے۔ اور حدیث و اصول حدیث کا درس بھی فقہ و اصول فقہ کی طرح ہونے لگا ہے۔ تاریخ اسلام اور اسلامی جغرافیہ کا پڑھنا ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے۔ ریاضی و سائنس پر زیادہ توجہ ہے۔ اور ادب میں یہ کیفیت ہے۔ کہ طلبہ مختلف عنوانوں پر جو پہلے متعین کر دئے جایا کرتے ہیں دارالعلوم میں بزبان عربی تقریر کرتے ہیں۔ ابھی زیادہ دن نہیں گذرے۔ کہ علما کا وہ پولٹیکل جلسہ جو شیخ الاسلام کی صدارت میں اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ مسلمانوں کو جنہوں نے جنگ جاپان میں پوری وفاداری سے کام کیا ہے۔ اپنے جائز مطالبات کو حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ روس سے کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اور کیا روش اختیار کرنی چاہیے اور جس کی خبر «الشورٰی» مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۵ء میں چھپ چکی ہے اس میں ایک خطاب العلمسنے عربی زبان میں نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ «اسلام کی فلاسفی» پر تقریر کی تھی۔ اس تقریر کا ترجمہ روسی زبان میں بھی شائع ہوا تھا۔ اور اخباروں نے معترضانہ ? روشن خیالی پر تعجب کیا تھا کہ ان ملایان خشک میں جو بجز مسائل عبادات کے اور کسی فن کی طرف توجہ نہیں رکھتے فلسفی مذاق کے ایک شخص کا نکلنا حیرت انگیز امر ہے

علاقہ قازان اور کریمیا میں ۳۳ لاکھ تاتاری مسلمان آباد ہیں۔ پہلے یہ لوگ نہایت وحشی جنگجو اور نیم خانہ بدوش خیال کئے جاتے تھے۔ اب ان کی نسبت پروفیسر ویمبری اپنے مضمون بعنوان «تاتاری مسلمانوں کی بیداری» میں لکھتا ہے۔ کہ اس وقت سلطنت روس میں کوئی فرقہ مسلمانوں جیسا صلح جو، محنتی، فرمان بردار، پابند مذہب، اور وطن دوست نہیں ہے۔ ان میں بیشتر تاجر اور کاریگر ہیں۔ بعض ملازمت پیشہ بھی ہیں۔ ان کی دیانت داری اور وفاداری مسلم ہے۔ جس کی وجہ سے عیسائی امرا بھی عموماً انہیں کو ملازم رکھتے ہیں اور عیسائیوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اپنے مذہب میں ایسے راسخ ہیں کہ باوجود روسی حکومت کے سعی بلیغ کے جو ان کے جبراً عیسائی بنانے کے لئے کی جاتی تھی۔ ان کو اُلٹے یورپین روس کے بیابانی علاقوں کے بت پرست ہم قوموں پر روسی کلیسیا کے کوششوں کے برخلاف جس نے ان لوگوں کے عیسائی بنانے کے لئے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا تھا حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ وہ تاجروں کے بھیس میں ان علاقوں میں رات دن پھرتے ہیں۔ اور اپنے وعظ و نصائح سے بت پرست تاتاریوں کو اسلام کی طرف رغبت دلاتے ہیں۔ چند سال ہوئے تاتاری علاقہ قرغیز کے ایک مسلمان نے جرمن فلاسفر شوپن ہور کے فلسفہ اور انگریز کاتب ارونگ کی سوانح عمری حضرت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر بسیط نکتہ چینی کر کے ایک مطول خط فارسی زبان میں مجھے بھیجا۔ تو میں اسے پڑھ کر دنگ رہ گیا کہ یورپ کی تالیفات ان لوگوں میں بھی پہنچ گئی ہیں۔ اور وہ اس قابل ہو گئے ہیں کہ ان پر نظر تنقید سے کر سکیں۔ لیکن اب تو میں اپنے تاتاری دوستوں کے خطوط اور ان کی مطبوعہ تالیفات کثرت سے موجودہ تمدن و تہذیب اور خیالات میں رنگی ہوئی دیکھتا ہوں۔ یورپین اور خاص کر انگریز جو ایشیائیوں کو ابھی تک خواب غفلت میں سمجھتے ہیں۔ ایک حد تک قابل معافی ہیں۔ ان کا ان لوگوں سے نہ چنداں تعلق ہے۔ نہ ان سے کوئی ہمدردی۔ پھر وہ ان کے خیالات سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہیں۔ سب سے زیادہ قابل تذکرہ ایک سفرنامہ ہے۔ جو محمد فاتح کلمانی نے سنہ ۱۹۰۴ء میں جب کہ وہ اورنبرگ کے مسلمانوں کی طرف سے نائب ہو کر باغچہ سرائے (واقع کریمیا) کے تاتاری اسلامی اخبار «ترجمان» کی بیسویں سالگرہ کے جلسہ میں شریک ہوئے اور اس کے ایڈیٹر مسٹر اسمٰعیل بک کو مبارکباد دینے کے لئے کریمیا گئے تھے۔ لکھا تھا جس میں اس سفر کے دلچسپ حالات درج ہیں۔ یہ سفرنامہ اورنبرگ کے ایک مطبع سے چھپ کر شائع ہوا ہے۔ محمد فاتح ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال آدمی ہے۔ مغربی معاشرت سے بخوبی واقف ہے۔ موجودہ زمانہ کے فاضلوں کے مثل معاملات پر غائر نظر ڈالتا ہے۔ اور ان سے نتائج اخذ کرتا ہے۔ اس سفرنامہ سے اورنبرگ اور کریمیا کے درمیانی علاقوں کے روسی مسلمانوں کے حالات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حیرت انگیز تغیر کا جو مشرقی خیالات، مذہبی، اخلاقی اور سیاسی معاملات میں واقع ہوا ہے۔ بخوبی پتہ چلتا ہے۔ اس سفرنامہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایشیائی جن کو ہم وحشی اور جاہل کے لقب سے ممتاز کرتے ہیں۔ آج الوطن؟ الشرا؟ اور اسپنسر کے اقوال و مقالات اپنے دلائل کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ روسی تاتاری مسلمان یورپین علما اور فلاسفروں کی کتابوں اور خیالات ہی سے صرف آگاہ ہیں۔ بلکہ خود وہ بھی روشن خیال اور آزاد ہو گئے ہیں۔ برخلاف ہندوستان کے مسلمانوں کے کہ یہاں جس عالم نے مروجہ رسم و رواج کے خلاف ذرا بھی اصلاح کی کوشش کی اور قوم میں نئی روح پھونکنی چاہی۔ چاروں طرف سے اس کی تکفیر ہونے لگی۔ اور نیچری کا لقب اس کو دے دیا گیا۔ یہی تاتاری سیاح محمد فاتح مذہبی خیالات بھی نہایت وسیع و معقول رکھتا ہے۔ اور مسلمانوں سے سخت ناراض ہے۔ کہ وہ اپنی عمر ظاہر داری اور رسم و رواج میں گذار دیتے ہیں۔ اپنے مذہب کی اصلیت و غایت سے بے خبر ہیں۔ ایک مشہور شیخ سے روسی مسلمانوں نے سوال کیا۔ کہ از روئے شرع ان کو کس قسم کا لباس پہننا چاہیئے۔ جواب دیا گیا۔ کہ رسول مقبول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) درزیوں یا فیشن کے استاد تو تھے نہیں جو لباس و پوشاک کے متعلق بھی تفصیلی احکام صادر فرماتے۔ مذہب کو ایسے معاملات سے کوئی سروکار نہیں وہ سیرت کی اصلاح کرتا ہے۔ ظاہری صورت کا دل دادہ نہیں۔ در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش۔ ان کا علم ادب موجودہ رنگ میں آ گیا ہے۔ جدید علوم و فنون اور سائنس کی مختلف شاخوں پر جو کتابیں ان کی زبان میں شائع ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ گذشتہ دس برس میں پانچ سو زیادہ کتابیں شعر و سخن اور تاریخ وغیرہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ جدید تعلیم دن بدن پھیل رہی ہے۔ اور یہ انقلابی اثر نہ صرف مشرقی ترکستان بلکہ صحرائے وسط ایشیا کے خانہ بدوش قبائل تک پہنچ گیا ہے۔ دریائے والگا کے نواحی تاتاریوں کی نسبت کریمیا اور جنوبی روس کے تاتاری نسبتاً زیادہ ترقی کر رہے ہیں۔

اضلاع قازان میں تین لاکھ کی آبادی شیعہ مسلمانوں کی ہے داغستان میں بھی قریب ۵ لاکھ کے شیعہ آباد ہیں۔ اہل تسنن کے کل مذہبی امور کا فیصلہ قازان کے قاضی القضات کے یہاں ہوتا ہے۔ اور اہل تشیع کا مجتہد قازان کے یہاں

انھی حال کا ذکر ہے کہ شیخ اسمٰعیل لمنوف آفندی نے شہر باغچہ سرائے واقع کریمیا میں ایک مدرسہ مسلمان مدرسین کی تعلیم کے لئے قائم کیا ہے۔ عربی علوم کے علاوہ مختلف یورپی زبانوں کی بھی تعلیم بھی اس میں لازمی کر دی گئی ہے۔ تاکہ متعلم ایک فاضل دینی و قومی اور ہر قسم کی ضروریات زندگی سے واقف ہو کر نکلے اور زندہ اقوام کی درس گاہوں کی شائستگی میں مقابلہ کر سکے۔ صاحب موصوف کے ساتھ اور بھی بزرگان قوم اس کار خیر میں مشغول ہیں۔

روسی مسلمان بھی ہندوستان کے مسلمانوں کی طرح زکوٰۃ کی رقم مختلف کاموں میں صرف کیا کرتے تھے۔ اور کسی خاص قاعدہ کے پابند نہ تھے۔ کہ اس سے فقط مستحقین کو فائدہ پہنچتا۔ حال میں ایک روسی امیر نے قوم سے درخواست کی ہے کہ زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی جاوے۔ یہ درخواست پسندیدگی سے دیکھی گئی۔ اور فوراً اس کے لئے ایک

کمیٹی قائم ہوئی اور نیز یہ قاعدہ بھی مقرر کیا گیا۔ کہ جو زکوۃ دینے کے مستحق ہوں وہ انجمن سے درخواست کریں۔ اور انجمن ہی مسلمانوں سے زکوۃ لیا کرے۔ تمام روسی مسلمانوں نے اس کو بخوشی قبول کر لیا ہے۔ اور اس کی پابندی کا وعدہ کیا ہے۔

مسلمان روسی گورنمنٹ کے ظلم سے سخت تنگ آ گئے تھے۔ جس نے ان کے کل سابقہ حقوق کو غصب کر لیا تھا اور ان کی مذہبی آزادی میں بھی دست اندازی شروع کر دی تھی جس سے مجبور ہو کر ان کو سلطنت عثمانیہ میں ہجرت کرانے کے سوا کوئی چارہ نہ رہ گیا تھا۔ اور قریب ۱۰ لاکھ مسلمانوں کے گورنمنٹ عثمانیہ کے ممالک میں ہجرت کر چکے تھے۔ اور آج تک اس ہجرت کا سلسلہ بند نہ ہوا تھا۔ کہ جنگ روس و جاپان چھڑ گئی۔ روسی فوجی ملازمت جیسے عیسائیوں پر لازمی ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں پر ہے۔ کیتھرائن کے عہد میں مسلمانوں کے ۴ ڈویژن طیار کئے گئے تھے۔ ان کی شجاعت و بہادری اور وفاداری اس قدر مسلّم تھی۔ کہ اسکندر دوم نے ۱۰ کے ۱۲ ڈویژن بنائے۔ انہیں کل فوجی عہدہ بلا امتیاز قومیت و مذہب دئے گئے۔ فی الحال روسی فوج میں بہت سے مسلمان افسر ہیں۔ دوران جنگ میں روس کے کل فرقوں میں بغاوت کے آثار کم و بیش نمایاں ہوئے۔ اور جا بجا روسی رعایا نے بلوے اور فساد کئے اور روسی گورنمنٹ سے دہمکی دے کر آزادی کا مطالبہ کیا یہ سب بلوے فساد عموماً عیسائیوں نے کئے مسلمان اس سے بالکل محترز رہے اور حتے الوسع اپنی گورنمنٹ کی مدد کرتے رہے۔ لیکن ظلم کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ جب روسی مظالم حد برداشت سے متجاوز ہو گئے۔ تو انہوں نے بہی باادب تمام ایک درخواست شہنشاہ روس کی خدمت میں ارسال کی۔ اور اپنے سابقہ حقوق کی بازخواست چاہی اور مذہبی آزادی دیئے جانے کی درخواست کی۔ چونکہ مسلمان دوران جنگ میں گورنمنٹ کے خیرخواہ رہے تھے۔ اور اپنے عیسائی بہائیوں کی طرح انہوں نے کہیں شور و فساد نہ پھیلایا تھا۔ اور نہ زار روس کو دہمکیاں دے کر اور اس کے وزرا کو ڈائنامیٹ سے اڑا کر انقلاب حکومت کی خواہش نہیں کی تھی۔ بلکہ مودبانہ ایک عرضی میں اپنے جائز حقوق کی جو کچھ عرصہ سے گورنمنٹ نے ضبط کر لئے تھے۔ پھر واپس دیئے جانے کی خیرخواہانہ لہجہ پر درخواست کی تھی۔ لہذا زار روس نے توجہ کر کے حکم دیا ہے۔ کہ روسی مسلمانوں کو بھی عام طور سے روسیوں کے برابر حقوق دیئے جاویں۔ چنانچہ فرمان مذکور کی دفعہ ۶۔ ۷ کا یہی مطلب ہے۔ ناظر داخلیہ کو یہ بھی حکم ملا ہے کہ اپنی زیر صدارت ایک کمیٹی قائم کر کے روس کے مسلمانوں کی جلا وطنی کے اسباب میں غور کرے اور ان کو ایسے حقوق دئے جاویں جس سے یہ شکایت جاتی رہے اور وہ تخت روس کے ساتھ اخلاص رکھیں اور قوموں کی طرح جلائے وطن سے باز رہیں۔

رسید زر

فروری سنہ ۱۹۰۶ء	نمبر ۱۷۶	شیخ عبدالرحمان صاحب	ے
〃 〃	نمبر ۲۱۲	حکیم شاہ نواز صاحب	عہ/
〃 〃	نمبر ۱۴۰	محمد شفیع صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۲۱۴	متولی رحیم بخش صاحب	عہ/
〃 〃	نمبر ۳۲۵	مولوی چراغ الدین صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۱۳۷	میاں غلام حسین صاحب	عا/
〃 〃	نمبر ۴۶	مرزا محمود علی صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۱۰۶	میاں عبدالصمد صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۱۴۷	چودہری کرم الٰہی صاحب	ے/
〃 〃	نمبر ۷۲	بابو فخرالدین صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۵۵	میاں رحیم بخش صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۲۲۵	شیخ خدا بخش صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۱۳۹	سید مظہر علی صاحب	سے/
〃 〃	نمبر ۵۲۶	بابو عبدالرحمان صاحب	سے/
〃 〃	نمبر ۱۵۸	بابو الٰہی بخش صاحب	عا/
〃 〃	نمبر ۵۱۳۳	ذوالفقار علی خان صاحب	ے/
〃 〃	نمبر ۹۱	منشی گوہر علی صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۶۶	فوجدار خان صاحب	عا ۱۲/
〃 〃		عبدالوہاب صاحب	عہ
〃 〃	نمبر ۶۷	عبدالکریم صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۳۸۱	گلزار محمد صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃		عزیز الدین صاحب	عہ ۱۲/

عام اخبار

امیر صاحب کابل نے غلہ اور نمک پر محصول درآمد اپنی قلمرو میں معاف

کشمیر میں عین آغاز بہار میں ۴۴ گھنٹہ برفباری ہوئی۔ برف دو گز سے زیادہ موٹی تھی۔

اسلام آباد کشمیر میں پچھلے ہفتہ سخت آگ لگی۔ دفتر بندوبست جل گیا۔ کاغذات بچا لئے۔

رنگون کے مقدمہ اغوا میں تمام ملزم بری ہو گئے جیوری نے قرار دیا کہ وہ بے قصور ہیں۔

حضور نظام کی بڑی دختر فوت ہو گئیں۔ پرنس آف ویلز کے جلسوں میں ناگہانی بے لطفی تھی۔ دختر صاحبہ نظام کی عمر ۲۲ سالہ تھی نکاح کی تیاریاں بھی گرم تھیں مرضی معالی اور کچہ تہی۔

وسط ہند میں ۵۴ ہزار خیراتی کاموں پر۔ اجمیر مرواڑہ ۲۶ ہزار راجپوتانہ ۳۵ ہزار۔

جمعہ کو رنگون میں چاول کا عظیم دخانی کارخانہ جل کر راکھ ہوا نقصان دس لاکھ ہے۔

شاہ سپین کا بیاہ برٹش شاہزادی اینہ کے ساتھ ۲ جون کو ہوگا۔ اہل سپین نہایت بشاش

جمعہ گذشتہ کی خبر کہ روسی مقام پنزہ کا چیف انسپکٹر پولیس بھی قتل کیا گیا۔ حالت بدستور ابتر۔

یمن میں ترکوں کے خلاف بغاوت کا سرغنہ محمد یحیٰی ہے وہ ابھی تک مغلوب نہیں کیا گیا ہے۔

مورا کو کی کنفرنس میں تمام طاقتیں فرنچ حقوق کی طرفدار ہیں جرمن دعوے فضول سمجھے گئے ہیں۔

روسی فرانسیسی اتحاد۔ مجلس مقننہ میں فرانسیسی روسی تجارتی معاہدہ کے متعلق جو بحث ہوئی۔ اس سے سخت بے اطمینانی پیدا ہو گئی۔ تقریروں میں کہا گیا۔ کہ روس نے فرانسیسی نقدی امداد اتحاد کے معاوضہ میں کچہ بھی نہیں دیا۔ چونکہ روس کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے معاوضہ میں اس سے بھی رعائتیں حاصل کرنا چاہئیں۔

نیا جنگی جہاز (لنڈن ۹۔ فروری) "ڈریڈناٹ" نامی نئے جنگی جہاز کے متعلق جسے ملک معظم کل سمندر میں تیرا دیں گے اخبارات میں تفصیلی حالات شائع ہو رہے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں سب جہاز ہیچ ہیں۔

فرانس میں کلیسیا کے فساد۔ ایک سابق عہدہ دار و ایک طالب علم کو دو دو سال قید کی سزا اس وجہ سے بمقام وارسیلز ہوئی۔ کہ کلیسیا کے اسباب کی فہرست مرتب کرنے کے وقت فساد برپا کیا تھا۔

بغاوت یمن۔ (لنڈن ۱۱۔ فروری) ترکی نوجوانوں نے مجبور ہو کر قلعہ شکارا پر حملہ کرنے کا ارادہ فسخ کر دیا ہے یہ قلعہ یمن میں ایک ضروری مقام پر واقعہ ہے اور باغی اس پر قابض ہو رہے ہیں۔ ترکوں کی چار توپیں چھن گئیں۔ ایک پاشا قتل اور دو سرے زخمی ہوئے۔

حادثہ۔ پیر کے روز لورپول میں ٹریموے گاڑی سے حادثہ ہوا۔ کئی لوگ زخمی ہوئے۔ مگر جان کی خیریت رہی۔ ۲۶ آدمی ہسپتال میں بھیجے گئے جن میں سے صرف دس زیر معالجہ رکھے گئے۔ باقی مرہم پٹی کرنے کے بعد رخصت کر دئے گئے۔

آتشزدگی۔ ولسڈن میں فوجی گھوڑوں کے اصطبل کو آگ لگ گئی ہے ۹۰ گھوڑے جل کر مر گئے سو گھوڑے رسے توڑ کر بھاگ گئے ایک گھوڑے کی ٹکر سے ایک آدمی مر گیا۔ گھوڑے بمشکل قابو میں آئے۔

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑہ ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض اور سرچشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر آخر کار لاعلاج ہو جاتی ہے۔ ہمارا

[illegible] منجن دندان

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست۔ خون کا نکلنا بند۔ بدبو دور [illegible]۔ دانت موتیوں کی طرح صاف چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں کیڑا لگنے نہیں پاتا اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طحال۔ درد سر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزہ پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار خوش رنگ [illegible]۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار دیتا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ایک ہفتہ استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر
حکیم منشی محمد عبد العزیز مالک کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت
لاہور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت انجیل و دیگر صحف سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی ہے دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت [illegible] مجلد ہے۔

(۲) **[illegible] التفسیر** یعنی تفسیر القرآن [illegible] تمام [illegible] [illegible] قیمت [illegible] مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** [illegible] اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض ترجمے اور نکات زیادہ ہیں [illegible] مجلد ہے۔

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۹۰۴ء و ۱۹۰۵ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں دیکھ کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۴ ر (۸) **مفتاح العرب** جسکے دیکھنے سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت [illegible]

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب پر ایک کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) [illegible] سرجری یعنی جراحی [illegible] (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضاء (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم [illegible] شامل ہیں کل قیمت [illegible] مجلد [illegible]۔ علاوہ محصول ڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible]

(۱۱) **[illegible]** علم طب ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت [illegible] (۱۴) **مفید النساء و الصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آ جاتے ہیں۔ یا ناداں دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت عہ

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں
فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ر ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑا ہے [illegible] ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے۔ دانت میں [illegible] ہوتا ہے۔ چند روز کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو دو ماہ کو کافی ہے صرف ۴ ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ وہ اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو رائیگاں کھو چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کو استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت سات عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں پہلے چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل ایک شان اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف [illegible] (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔
درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں [illegible] کے لئے چھاپا گیا۔

ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

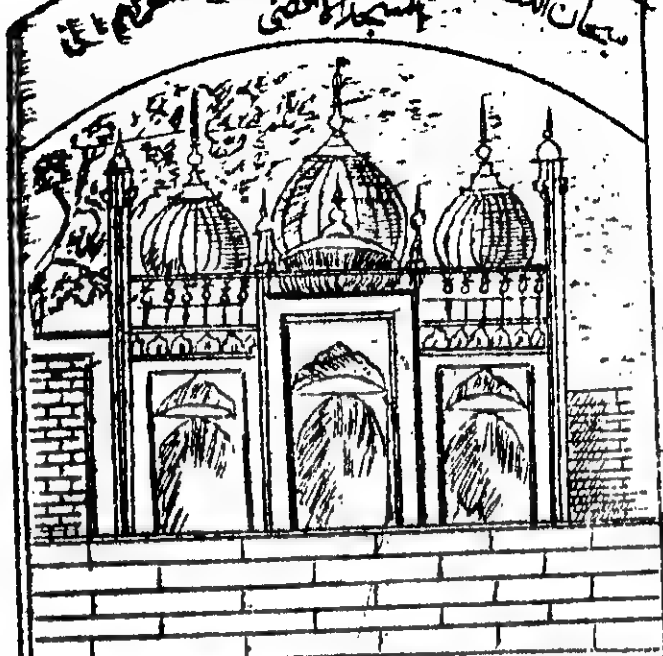

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۸

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیات والسلام ۔ مطابق ۲۳ فروری سنہ ۱۹۰۶ء ۔
جمعۃ المبارک

سر چہ گویم با تو آئی چہاد رقادیان مینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مینی رشفا مینی غرض دارالامان مینی

سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر ۸

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم ۔ جن کو [illegible] پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی [illegible]

عام قیمت بعدہ [illegible] فی پرچہ ۲ [illegible] جو صاحب [illegible] اجرا [illegible] کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب [illegible] لیجاوے گی نمونہ کا پرچہ [illegible] کاٹ آنا چاہئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ [illegible] اخبار میں چھاپی جاویگی [illegible] نہ دی جاویگی [illegible] رسالہ کرینگے [illegible] لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر ۔ [illegible] افریقہ مصر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمی دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوئم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور و ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ
اس کی نظیر دنیوی رشتوں
اور تعلقوں اور تمام
خادمانہ حالتوں میں پائی
نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ سہ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی ۔ صفحہ ۳۔ احمدی اور غیر احمدی مین کیا فرق ہے۔ صفحہ ۴۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۵ و ۶۔ درس قرآن شریف۔ رسید زر
صفحہ ۷۔ خدا کے تازہ قہری نشان کا ایک مقام
صفحہ ۸۔ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور
صفحہ ۹۔ یاد رکہنے کے قابل۔ مدرسہ تعلیم الاسلام
صفحہ ۱۰۔ ہمری اخبار وں اور رسالوں کا انتخاب۔ بہرے گونگے
صفحہ ۱۱۔ تار کی خبرین۔ فہرست بیعت کنندگان

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱۔ فروری۔ الہام ہوا۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تہا۔ اب ان کی دل جوئی ہوگی۔

۱۴۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ رب اشف زوجتی هذه واجعل لها برکاتٍ فی السماء وبرکاتٍ فی الارض۔

۱۹۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی۔ بریّت۔ واذ کففت عن بنی اسرائیل۔ یہ خیال گذرتا ہے۔ واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر کار کرے۔ یعنی مردمیدان بنکر کاروائی نہ کرے۔ بلکہ چہپ کر عورتوں کیطرح کوئی نقصان پہونچانا چاہے۔ جس کا نتیجہ آخر بریّت ہو مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ اس کے کیا معنے ہین۔ ایک مردوں کی چال ہوتی ہو اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہوکر کوئی بدی کرتا ہے۔ یا عورت کیطرح چہپکر کوئی حملہ کرتا ہے اور آخری فقرہ کے یہ معنے ہین کہ فرعون کے شر سے ہمنے بنی اسرائیل کو بچالیا۔

۱۹۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ دیکہا کہ منظور محمد صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہے اور وہ دریافت کرتے ہین کہ اس لڑکے کا کیا نام رکہا جائے۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا

"بشیر الدولہ"

فرمایا۔ کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہین کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کیطرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولت مندی ہوجائے۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبال مند اور صاحب دولت ہو۔ لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہین فرمایا۔ ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا ان مین کئی برس کی تاخیر ڈالدے

ڈائری

القول الطیب

۱۸۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ ظالم نہین اور نہ انسان کی طرح چڑچڑا ہے۔ جب کسی کو عذاب ملتا ہے تو وہ دراصل اس انسان کے اپنے ہی اعمال کی ایک حالت ہوتی ہے۔

ایک شخص نے عرض کی میرے باپ کی دوکان خراب حالت مین ہوگئی ہے۔ اگر وہ درست ہو جاوے تو مین مرزا صاحب کو مان لوں گا۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ کو ان باتوں کے ساتھ آزمانا نہین چاہیئے۔ مین تعجب کرتا ہوں ان لوگوں کی حالت پر جو اس قسم کے سوال کرتے ہین۔ خدا کو کسی کی کیا پرواہ ہے۔ کیا یہ لوگ خدا پر اپنے ایمان لانے کا احسان رکہتے ہین جو شخص سچائی پر ایمان لاتا ہے۔ وہ خود گناہوں سے پاک ہونے کا ایک ذریعہ تلاش کرنیوالا ہے ورنہ خدا کو اس کی کیا حاجت ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ اگر تم سب کے سب مرتد ہو جاؤ۔ تو وہ ایک اور نئی قوم پیدا کریگا۔ جو اس سے پیار کریگی جو شخص گناہ کرتا اور کافر بنتا ہے وہ خدا کا کچہ نقصان نہین کرتا اور جو ایمان لاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا کچہ بڑھا نہین دیتا۔ ہر ایک شخص اپنا ہی فایدہ یا نقصان کرتا ہے۔

جو لوگ خدا پر احسان رکہ کر اور شرطین لگا کر ایمان لانا چاہتے ہین ان کی وہ حالت ہے۔ کہ ایک شخص جو سخت پیاس مین مبتلا ہے۔ پانی کے چشمہ پر جاتا ہے اور وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ اے چشمہ مین تیرا پانی تب پیوں گا جب کہ تو مجھے ایک ہزار روپیہ نکال کر دیوے۔ بتاؤ اس کو چشمہ سے کیا جواب ملیگا۔ یہی کہ جا پیاس سے مر۔ مجھے تیری حاجت نہین۔ خدا تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے۔

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء۔ ایک دوست نے جوار سے تشریف لائے تھے۔ اس جگہ کی جماعت احمدیہ کے ایک شخص کی کسی عملی کمزوری کی شکائیت کی۔ فرمایا۔ جیسے جیسے جماعت بڑہتی جاتی ہے اس قسم کے مشکلات بھی پیدا ہوتے جاتے ہین۔ کیونکہ ہر قسم کے لوگ داخل ہوجاتے ہین۔ خدا تعالیٰ چاہے تو رفتہ رفتہ ان کی کمزوریاں بھی دور ہو جاتی ہین۔

۲۰۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ امریکہ مین دو جگہ سخت زلزلہ کا ذکر تہا۔ فرمایا۔ بحالت مجموعی تاریخ مین دیکہا جائے۔ تو ایسا سلسلہ زلازل جو تمام دنیا پر محیط ہوگیا ہو۔ کبھی نظر نہین آتا۔ اس مین ایک تنبیہہ ہے۔ جس سے سمجھنے والے فائدہ حاصل کرسکتے ہین۔ کسوف خسوف بھی پہلے اس طرف ہوا تہا۔ پہر دوسرے سال امریکہ مین ہوا تہا

حضرت باوا نانک کا ذکر تہا۔ فرمایا۔ چولہ اور مسلمانوں کی مصاحبت اور دیگر تمام امور صاف بتلاتے ہین۔ کہ بابا نانک مسلمان تھے۔ لیکن ان کا اس طرح سے ظاہر نہ ہونا بھی ایک بڑی مصلحت اپنے اندر رکہتا ہے۔ کیونکہ وہ اس طرح کھلے طور پر تمام تعلقات چہوڑ کر مسلمانوں مین شامل ہوتے تو اکیلے ہوتے۔ برخلاف اس کے اب ایک بڑی جماعت کئی لاکہ آدمیوں کی ساتھ کے کر وہ مسلمان ہین۔

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیریت ہین۔ درس قرآن شریف حسب معمول ہوتا ہے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب ایک ضروری کام خانگی کے سبب وطن تشریف لے گئے ہین

۳۔ اس ہفتہ مین بابو برکت علی صاحب بمعہ برادران لاہور سے بابو محمد الٰہی بابو خیرالدین شاہ صاحب فخرالاسلام کوہاٹ سے بعض دوست دیپگران سے اور دیگر مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

۴۔ اس ہفتہ مین بارش خوب ہوئی۔ موسم مین خنکی ہے۔ ہوا تیز چلتی ہے۔

۵۔ سید امیر علی شاہ صاحب اسی جگہ مقیم ہین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً ہر شب آپ کو زیارت ہوتی ہے اور دیگر بزرگ انبیاء کی اور اولیاء اللہ کی تصدیق دربارہ حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے وہ ہر شب دیکھتے ہین۔ فقط۔ عرب صاحب کی کتاب لغات القرآن ۲۰۰ صفحہ تک چہپ چکی

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود۔ ۲۷۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر مورخہ ۹ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

اِن اُمور کے علاوہ جو اُوپر بیان کئے گئے اور بھی علمی اعتقادی غلطیاں مسلمانوں کے درمیان پھیل رہی ہیں۔ جن کا ادا کرنا ہمارا کام ہے۔ مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ عیسیٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اور باقی سب نعوذ باللہ پاک نہیں ہیں۔ یہ ایک صریح غلطی ہے۔ بلکہ کفر ہے۔ اور اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت اہانت ہے۔ ان لوگوں میں ذرہ بھی غیرت نہیں۔ جو اس قسم کے مسائل گھڑ لیتے ہیں اور اسلام کو بے عزت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ اسلام سے بہت دور ہیں۔ اصل میں یہ مسئلہ اس طرح سے ہے۔ کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مس روح القدس سے اور ایک مس شیطان سے۔ تمام نیک اور راست باز لوگوں کی اولاد مس روح القدس سے ہوتی ہے اور جو اولاد بدی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ وہ مس شیطان سے ہوتی ہے۔ تمام انبیاء مس روح القدس سے پیدا ہوئے تھے۔ مگر چوں کہ حضرت عیسیٰ کے متعلق یہودیوں نے یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ وہ نعوذ باللہ ولد الزنا ہیں اور مریم کا ایک اور سپاہی پنڈارا نام کے ساتھ تعلق ناجائزہ کا ذریعہ ہیں۔ اور مس شیطان کا نتیجہ ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ سے یہ الزام دور کرنے کے واسطے ان کے متعلق یہ شہادت دی تھی۔ کہ ان کی پیدائش بھی مس روح القدس سے تھی۔ چوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کے متعلق کوئی اس قسم کا اعتراض نہ تھا۔ اس واسطے ان کے متعلق ایسی بات بیان کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین عبداللہ اور آمنہ کو تو پہلے ہی سے ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور ان کے متعلق ایسا خیال و گمان بھی کبھی کسی کو نہ ہوا تھا۔ ایک شخص جو مقدمہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تو اس کے واسطے صفائی کی شہادت کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص مقدمہ میں گرفتار ہی نہیں ہوا۔ اس کے واسطے صفائی شہادت کی کچھ ضرورت ہی نہیں۔

ایسا ہی ایک اور غلطی جو مسلمانوں کے درمیان پڑ گئی ہوئی ہے۔ وہ معراج کے متعلق ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔ مگر اس میں جو بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ صرف ایک معمولی خواب تھا سو یہ عقیدہ غلط ہے۔ اور جن لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ معراج میں آں حضرت اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے۔ بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک وجود تھا۔ مگر نورانی اور ایک بیداری تھی۔ مگر کشفی اور نورانی جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ آسمان پر جانے کے واسطے تو خود یہودیوں نے معجزہ طلب کیا تھا۔ جس کے جواب میں قرآن شریف میں کہا گیا تھا۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ کہدے میرا رب پاک ہے میں تو ایک انسان رسول ہوں انسان اس طرح اُڑ کر کبھی آسمان پر نہیں جاتے۔ یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔

ایک اور غلطی اکثر مسلمانوں کے درمیان ہے۔ کہ وہ حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط بات ہے قرآن شریف ایک یقینی مرتبہ رکھتا ہے۔ اور حدیث کا مرتبہ ظنی ہے۔ حدیث قاضی نہیں بلکہ قرآن اس پر قاضی ہے۔ ہاں حدیث قرآن شریف کی تشریح ہے۔ اس کو اپنے مرتبہ پر رکھنا چاہیئے۔ حدیث کو اس حد تک ماننا ضروری ہے۔ کہ قرآن شریف کے مخالف نہ پڑے۔ اور اس کے مطابق ہو۔ لیکن اگر اس کے مخالف پڑے۔ تو وہ حدیث نہیں بلکہ مردود قول ہے لیکن قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے حدیث ضروری ہے قرآن شریف میں جو احکام الٰہی نازل ہوئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو عملی رنگ میں کر کے اور کرا کے دکھا دیا اور ایک نمونہ قائم کر دیا۔ اگر یہ نمونہ نہ ہوتا۔ تو اسلام سمجھ میں نہ آسکتا۔ لیکن اصل قرآن ہے۔ بعض اہل کشف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ایسی احادیث سنتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ یا موجودہ احادیث کی تصدیق کر لیتے ہیں۔

غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجاویں۔ اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصلی اسلام پھر دنیا پر قائم کروں۔

یہ فرق ہے۔ ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان۔ ان کی حالت وہ نہیں رہی۔ جو اسلامی حالت تھی۔ یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہو گئے۔ ان کے دل ناپاک ہیں۔ اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے اسلام کا نمونہ ہو فقط

یادگار کریم

یہ وہ نظم ہے۔ ۲ بند میں جو مخدومی ثاقب صاحب نے اس دن پڑھی تھی۔ جس دن حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم کے صندوق جنازہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے واسطے حضرت مسیح موعود معہ خدام میدان مقبرہ میں موجود تھے۔ سفید عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ کر طیار ہو گئی ہے جب میرے پاس کل پہنچی تو اس کو پڑھتے ہوئے حضرت مولوی صاحب مرحوم کے حالات زندگی اور وفات کا ایک نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ گیا۔ یہ نظم میرے پاس ریویو کے واسطے آئی ہے مگر وہ میرے ریویو کی محتاج نہیں جب کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرما دیا کہ میرا بھی کچھ لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر اب ضرورت نہیں رہی۔ محمد نواب خان صاحب نے میرے منشا کو پورا کر دیا ہے۔ اگر یہ نظم بصورت کتاب نہ چھپ چکی ہوتی۔ اور چھپوانے والے صاحبان کا اس پر خرچ نہ ہو چکا ہوتا جو کہ صرف فروخت کتاب سے نکل سکتا ہے تو میں ساری نظم کو اول سے آخر تک درج اخبار کر دیتا۔ اس وقت چند اشعار بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔

آہ اے عبدالکریم اے جانِ قوم
وے نشانِ احمدیت شانِ قوم
قوم دل سے تھی تری جاں پر نثار
اور جان و دل سے تو قربانِ قوم
لُوٹ بیٹھے تو ملاتا تھا ہمیں
رُوٹھ بیٹھے تو مناتا تھا ہمیں
توڑتا تھا دشمنوں کے دانت تو
ہنستے تھے جب دین کے احکام پر
آہ پیارے دوست اے عبدالکریم
ہم ہوں قربان تیرے پیارے نام پر
خلد میں جانا مبارک ہو تجھے
ہو رہا ہے خلد میں ویلکم ترا
شوق مہمانے جنت میں گیا
چھوڑ کر تو ہم کو پیارے میزبان
بیٹے احمد کے در پر مر مٹا
اک دم معجز نما کے واسطے

لحن داؤدی ترے قرآن کا ؛ دلگداز تخت سلیمانی تجھے
آ کے پکڑا تو نے جب پلّے امام ؛ مل گیا تجھ کو امامت کا مقام
کر دیا تو نے سلمان سیالکوٹ ؛ تیرا ایک ہونے کا احسان سیالکوٹ
تجھکو رخصت کر کے کرتے ہیں دعا ؛ تو خدا سے خوش رہا اور تجھ سے خدا

ابتدا میں ثاقب صاحب نے اپنی گذشتہ اور موجودہ شاعری پر مفید مضمون لکھا ہے قیمت صرف ۲ ہے۔ مالیر کوٹلہ میں محمد اسماعیل و عبداللہ احمدی تاجران کتب سے اور قادیان میں سید عبدالحی عرب سے مل سکتی ہے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مذہبِ عیسوی کا فرقۂ مارمن

اس زمانہ کے عیسوی فرقوں میں سے ایک فرقہ مارمن ہے جس کے بعض حالات سننے کے قابل ہیں اور چونکہ مذکورہ بالا سرخی یعنی تحقیق الادیان کے دائرہ کے اندر یہ بات داخل ہے کہ دنیا کے مختلف ادیان اور مذاہب سے بھی وقتاً فوقتاً ناظرین کو آگاہ کیا جائے۔ اس واسطے آج میں اس فرقہ کے حالات کسیقدر تفصیل کے ساتھ درج اخبار کرتا ہوں۔

مارمن عیسائیوں کا پرانا فرقہ نہیں ہے بلکہ انیسویں صدی عیسوی میں ہی اس کی ابتدا ہوئی تھی۔ اس فرقہ کا بانی ایک شخص **جوزف سمتھ** نام تھا۔ **جوزف** انگریزی میں لفظ یوسف کا بگاڑ ہے۔ اور سمتھ کے لغوی معنے لوہار کے ہیں۔ اس جگہ سمتھ کا لفظ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ **جوزف** کا خاندانی نام سمتھ تھا۔ اور پیدائش پر اس کا نام جوزف رکھا گیا تھا چونکہ اس فرقہ کی کتب میں اس بانی کا نام زیادہ تر جوزف ہی لکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم بھی اس کا نام اختصار کے واسطے صرف جوزف ہی آیندہ لکھیں گے سب سے پہلے ہم مختصراً **جوزف** کے سوانح لکھتے ہیں۔

جوزف۔ ۲۳۔ دسمبر ۱۸۰۵ء کو بمقام شرن ضلع ونڈسر واقعہ ریاست ورمانٹ ملک امریکہ شمالی پیدا ہوا تھا۔ وہ ایک غریب کسان کے گھر میں پیدا ہوا۔ جو بہ سبب افلاس کے اپنی اولاد کو چنداں تعلیم نہ دے سکتا تھا۔ اس واسطے **جوزف** کے واسطے حصول تعلیم کے راہ کچھ کشادہ نہ تھے۔ اور وہ اپنے آبائی پیشہ میں مصروف رہتا لیکن اس زمانہ میں عیسائیوں کے درمیان مختلف فرقوں کا باہم بہت تنازعہ ہو رہا تھا۔ اور سخت لڑائی جھگڑے باہم ہمیشہ واقع ہوتے رہتے تھے چونکہ مذہب عیسوی کی بنا کسی خاص شریعت پر نہیں۔ توریت کی شریعت کو خود یسوع کے کفارے نے ترک کر دیا اور یسوع خود کوئی شریعت لے کر نہ آیا تھا۔ صرف چند اخلاقی باتیں تھیں وہی **وضع الوقتی** کے نسخے تھے اور انسان کی فطرت طبعاً ایک قانون اور قاعدہ چاہتی ہے۔ اور وہ قانون خدا کی کتاب میں نہ ملا۔ تو لوگ خود گھڑنے لگے اور من گھڑت کو مقدس اور متبرک کہنے لگے تو خواہ مخواہ اختلاف ہوا۔ اس واسطے ہمیشہ جو کثرت فرقوں کی عیسائیوں کے درمیان عیسائیت کے روز اول سے لے کر آج تک ہوتی رہی ہے۔ وہ کسی اور فرقہ میں نہیں ہوئی۔ سب سے اول خود یعقوب برادر یسوع اور پولوس رسول کے درمیان اس قدر اختلاف تھا کہ ہر دو کے گرجے جدا جدا تھے۔ پولوس کہتا تھا کہ یعقوب میں عیسائیت نے دخل نہیں دیا وہ یہودی کا یہودی ہے۔ پرانے عقائد اور رسومات کی پیروی کرتا ہے۔ ہیکل میں جاتا ہے یعقوب کہتا تھا کہ یسوع کوئی نیا مذہب ہمارے واسطے نہیں لایا وہی شریعت جو موسیٰ لایا تھا اور اسی پر پیروی کرنا اور غلطیوں کو دور کرنا یسوع کا کام تھا وہ موسیٰ کی شریعت کا ایک خادم نبی تھا۔ ہماری رائے میں یعقوب کا مذہب سچا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ دیر تک چل نہ سکا اور چونکہ پولوسی عقائد میں اباحت اور آزادی اور دنیوی آرام اور عیش کا حصہ بہت تھا اس واسطے بالآخر پولوسی عقیدہ دنیا پرستوں کے دلوں پر غالب ہے اور آج کل جو عیسوی عقیدہ دنیا میں رائج ہے اس کو اگر پولوسی مذہب کہا جاوے۔ تو بہت موزوں ہوگا خیر۔ اس جگہ ہم عیسوی مذہب کی تاریخ لکھنے نہیں بیٹھے۔ مطلب صرف اتنا ہے کہ عیسوی مذہب میں فرقے بہت بنتے رہے ہیں اور اب بھی بنتے رہتے ہیں جس کا اصل باعث یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی صحیح جامع شریعت نہیں ہے۔

لیکن اصل بات کی طرف رجوع کرنے سے پہلے میں اتنا کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں نے یسوع کی چند اخلاقی باتوں کو **وضع الوقتی کے نسخے** کیوں کہا۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ یسوع کے وقت میں قوم یہود نہایت سخت ذلت میں تھی۔ یسوع کو جو ساتھی ملے تھے۔ وہ نہایت کمزور بودے اور کچے تھے۔ اور ایک تو ایسا نمک حرام تھا۔ کہ مبلغ ۳۰ کی لالچ پر اپنے مرشد کو بیچ دیا۔ یہ ایسا واقع ہے کہ ہم کو بیان کرتے بھی شرم آتی ہے۔ ایسے وقت میں یسوع نے اپنے مریدوں کو چند ایک اخلاقی باتیں جو اس وقت مصیبت غربت اور تنگی کے مناسب حال سکھلائیں۔ مثلاً یہ کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو۔ کوئی کرتہ مانگے تو چادر بھی دیدو وغیرہ۔ یہ سب باتیں وضع الوقتی کے لئے تھیں۔ ورنہ یسوع کوئی شریعت یا عام قانون نہ سکھلاتا تھا۔ اور نہ وہ کوئی قانون سکھلانے کے واسطے دنیا میں آیا تھا اور نہ ایسا قانون عام ہو سکتا ہے اور نہ اس پر کوئی عمل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی کر سکتا تو روس کوریا کے ساتھ سائبیریا بھی ایک حصہ لڑائی کے بغیر جاپانیوں کو دیدیتا اور ہماری سرکار برطانیہ ٹرنسوال کے ساتھ کیپ کالونی بھی بوئروں کو دیدیتی۔ مگر دانا لوگ جانتے ہیں۔ کہ یہ قواعد علم انسانی فطرت کے برخلاف ہیں۔ لیکن ممکن ہے کہ کسی خاص سخت کمزوری کے وقت میں وضع الوقتی کے طور پر ان کا استعمال کیا گیا ہو۔

الغرض امریکہ میں مختلف مذاہب کا ایک بڑا شور بپا تھا۔ جس وقت کہ جوزف نے کچھ ہوش سنبھالی اور اس کے گھر کا کوئی آدمی کسی فرقہ میں شامل ہوتا تھا۔ اور کوئی کسی میں لیکن جوزف ہمیشہ شش و پنج میں رہا۔ اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ کہ کس فرقہ میں داخل ہو۔ ہر ایک فرقہ کی کچھ کچھ خبر رکھتا۔ کبھی کسی کے گرجہ میں جاتا اور کبھی کسی کے گرجہ میں۔ فرقہ میتھاڈسٹ کی طرف نسبتاً اس کا میلان زیادہ تھا۔ لیکن کچھ فیصلہ نہ کر سکتا تھا کہ میں کس میں داخل ہو جاؤں۔

اس وقت **جوزف** کی عمر پندرہ سال کی تھی اور اس کا بیان ہے کہ میں مذہب کے متعلق اسی فکر میں تھا۔ کہ کون سا مذہب سچا ہے۔ کہ ایک دن انجیل میں سے یعقوب کا خط پڑھتے ہوئے یہ آیت میری نگاہ سے گذری کہ "در پھر اگر کوئی تم میں سے حکمت میں قاصر ہووے تو خدا سے مانگے جو سب کو سخاوت کے ساتھ دیتا ہے اور ملامت نہیں دیتا ہے کہ اس کو عنایت ہوگی"۔ اس آیت کو پڑھ کر میری زندگی کا ایک نیا پہلو شروع ہوا اور میں علیحدگی میں گیا۔ اور ایک بالکل خلوت کی جگہ تلاش کر کے اپنے ارد گرد دیکھ کر کہ مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔ میں دعا میں مصروف ہوا کہ خدا سے دریافت کروں کہ ۔۔ فرقہائے مذہب عیسوی میں سے کون سا فرقہ راہ راست پر ہے۔ میں نے قبل ازیں **کبھی دعا نہ مانگی تھی**۔ میں اسی دعا میں مصروف تھا۔ کہ مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی۔ کہ فوراً مجھے کسی طاقت نے زور کے ساتھ گرفت کر لیا اور میری زبان بالکل بند ہو گئی۔ میرے ارد گرد تمام بالکل تاریکی چھا گئی اور ایسا معلوم ہوا۔ کہ میں فوراً تباہ ہو جاؤں گا۔ تب میں نے خدا سے التجا کی۔ کہ اس دشمن سے مجھے رہائی ملے۔ اس وقت ایک روشنی میرے سر کے اوپر نمودار ہوئی اور مجھ پر پڑی اور وہ دشمن چلتا رہا اور میں نے دیکھا کہ میرے سامنے دو شخص کھڑے ہیں۔ اور وہ ہوا میں معلق ہیں۔ ان میں سے ایک نے میرا نام لے کر اور دوسرے کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ میرا **پیارا بیٹا ہے اس کی سنو**۔ جب مجھے اسی حالت میں بولنے کی طاقت محسوس ہوئی تو میں نے ان اشخاص سے دریافت کیا کہ کون سا فرقہ سچا ہے۔ اور کس میں میں شامل ہو جاؤں۔ تب انہوں نے جواب دیا کہ "**تو کسی فرقہ (عیسویت) میں داخل نہ ہو کیونکہ وے سب جھوٹے ہیں**۔ اس کے بعد جب مجھ کو ہوش آئی تو میں نے دیکھا کہ میں پشت کے بل لیٹا ہوا ہوں اور میرا مونہہ اوپر کی طرف ہے۔

یہ ایک حالت مکاشفہ ہے۔ جو **جوزف** کو حاصل ہوئی اور اس کے باقی سارے سوانح میں کوئی ایسی حالت ہم کو نظر نہیں آتی اس مکاشفہ میں دو باتیں بالخصوص قابل غور ہیں اول یہ کہ **جوزف** کو فقط اتنے پر کہ وہ عیسائیت کے تمام فرقوں سے بیزار ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف دعا کرنے کے واسطے جھکا۔ اور اس دعا میں اس نے کسی شرک کا بھی استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ اس نے ایک موحد کی طرح خدا تعالیٰ سے دعا مانگی اور مشرک عیسائیوں کی طرح یسوع کو خدا نہیں مانا۔ اس توجہ الی اللہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس کے حق میں وہ الفاظ بولے گئے جو خود حضرت عیسیٰ کے حق میں بولے گئے تھے۔ کہ **یہ میرا پیارا بیٹا ہے**۔ عیسائی لوگوں نے ان الفاظ کے معانی کے سمجھنے میں بہت غلطی کھائی ہے خود توریت انجیل کا عام محاورہ ہے۔ کہ جو شخص خدا کی طرف جھکتا ہے وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے۔ یہ ایک عام محاورہ ہے۔ اور بیٹے سے مراد فقط پیارے کے ہیں کیونکہ تمام کتب سماوی سے ثابت ہے کہ جب انسان توبہ و استغفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو خدا اس سے پیار کرتا ہے۔ دوسری بات قابل غور یہ ہے۔ کہ **جوزف** کے سامنے صرف عیسائی مذہب موجود تھا۔ امریکہ

میں اور کل دوسرا مذہب تھا۔ عیسائیت کے سوا دیگر مذاہب کے حالات مفصل لکھ گیا بلکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی اور مذہب کا نام بھی کبھی نہ سنا ہو۔ اس واسطے اس کی دعا یہی تھی کہ عیسائیت کے جس قدر فرقے اس وقت دنیا میں ہیں۔ ان میں سے کون سا سچا ہے اس کا جواب جو اسے ملا وہ بالکل صحیح تھا۔ کہ اس وقت **عیسائیوں کا کوئی فرقہ بھی راستی پہ نہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔** یہ بالکل سچا کلام ہے کیونکہ اس وقت تو تمام مذہب عیسوی جھوٹا ہے۔ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے پہلے ہی سے عیسائیت میں اس قدر ناپاکی پھیل چکی تھی کہ اصل مذہب عیسوی کا نام و نشان باقی نہ رہا تھا۔ چہ جائیکہ کوئی فرقہ اس وقت سچا ہوتا۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

بدر منور

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء

سورۃ فتح

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار ۹ فروری سنہ ۱۹۰۶ء)

وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور عذاب دے اللہ۔ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو۔ اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو۔ جنہوں نے گمان کیا اللہ پر برا گمان۔ ان پر گردش ہے بدی کی اور غضب کیا ہے اللہ تعالےٰ نے انپر اور ان کو دربدر کیا ہے اور طیار کیا ہے ان کے واسطے دوزخ اور وہ بُری جگہ ہے رہنے کی۔ اس جگہ نفاق کا اشارہ ان لوگوں کی طرف ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت حضور علیہ السلام کے ہمراہ نہیں گئے تھے اور انہوں نے خیال کیا تھا۔ کہ اب اس مہم سے مسلمان واپس نہ آئیں گے۔ اور اسی جگہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق بھی پہلے سے پیش گوئی کی۔ کہ اس وقت ایک گروہ ایسا بھی ہوگا۔ جو خدا پر بھروسہ رکھنے والا نہ ہوگا۔ اور یہ خیال کریگا۔ کہ اب تو مسلمان ہلاک ہی ہو جائیں گے۔ ان کا اور مشرکوں کا جو ہلاک ہونے والے اور دربدر ہونے والے تھے ایک ہی سا انجام تھا۔

علاوہ اس عذاب کے جو ان منافقین اور مشرکین کے واسطے مابعد الموت ہوگا اس دنیا میں بھی ان کے واسطے ہلاکت اور تباہی اور دربدر خواری کا ایک عظیم الشان نمونہ نمودار ہوا۔ اول تو خود فتح مکہ کے پہلے تمام بڑے بڑے سرغنہ کفر کے ہلاک ہو گئے۔ اور ان کی اولاد کچھ مسلمان ہو گئی۔ کچھ ذلیل اور تباہ ہو گئی۔ دوم کچھ لوگ فتح مکہ پر وہاں سے بھاگ کر ملک افریقہ میں چلے گئے۔ اور چونکہ اسلامی نفوذ ہر طرف ترقی کرتا گیا۔ اور افریقہ کے شہروں اور بستیوں میں بھی جا پہنچا۔ تو وہ تاریکی کے دوست اور راستی کے دشمن وہاں سے بھی بھاگ کر جنگلوں اور بیابانوں میں جا گزین ہوئے۔ جہاں تہذیب سے محروم رہ کر رفتہ رفتہ بالکل تباہ ہو گئے۔ اور یورپ کی مہذب قومیں ان کو غلام بنا کر امریکہ اور دیگر مختلف بلاد میں مزدوری کے واسطے لے گئیں۔ اور جس بے رحمی کا سلوک ان کے ساتھ ہوا۔ وہ غضب الٰہی کا ایک عبرتناک نظارہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مشکیں باندھ کر اور پاؤں میں زنجیر ڈال کر جب ان لوگوں کو جہاز پر سوار کر کے امریکہ کی کانیں کھودنے کے لئے لے جاتے۔ تو جہاز پر کھانے کی اس قدر تنگی کی جاتی۔ کہ کئی کئی روز تک ان لوگوں کو بھوکھا رکھا جاتا۔ اور جب یہ بے حس و حرکت ہو کر مردہ سے ہو کر پڑ رہتے۔ اور بڑی بڑی چابکوں سے ان کو مارا جاتا تاکہ وہ اچھلیں اور کودیں اور ان کے خون کا دوران اور جوش قائم رہے۔ اس قسم کے بہت سے واقعات عیسائیوں کے طریقہ غلامی کی تاریخ کو سیاہ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ سب عذاب ان لوگوں پر اس وجہ سے پڑا۔ کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کے رسول کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن میں ڈالنا نہ چاہا۔ اور اس سے بھاگ نکلے مگر خدا کے آگے سے بھاگ کر کوئی کہاں جا سکتا ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ اور اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ تعالےٰ غالب اور حکمت والا۔ دنیا کے بادشاہوں اور سلطنتوں کو یہ گھمنڈ ہوتا ہے کہ وہ بڑے لشکر والے ہیں۔ یا تعداد فلاں فوج رکھتے ہیں۔ لیکن دراصل فتح اسی کو ہوتی ہے جس کے لئے خدا تعالےٰ کی نصرت کے سامان مہیا ہو جاویں۔ تمام انبیاء اور رسل دنیا میں بے سروسامانی کے ساتھ آئے ہیں۔ اور بڑے بڑے بھاری لشکروں پر فتح پاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی فوجیں ان کی تائید میں ہوتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے تھے۔ جب فرعون کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے۔ فرعون کی فوج ایک پالی جنگی اور قواعد دان فوج تھی۔ موسیٰ کی فوج وہ تھی۔ جنہوں نے ساری عمر تلوار کو ہاتھ نہ لگایا تھا۔ لیکن الٰہی فوجیں تھیں جو حضرت موسیٰ کی مددگار تھی۔ ایسا ہاتھ دکھایا۔ کہ فرعون کو اس کے لشکر سمیت غرق کر دیا۔ ایسا ہی آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب کل ۳۱۳ مسلمان میدان بدر میں نکلے۔ تو مقابل ہزار دشمن تھے۔ کفار سب سپاہی جنگ کے جوان تجربہ کار اور فنون حرب سے آگاہ تھے۔ اور مسلمان اکثر ناتجربہ کار لوگ تھے۔ کفار کے پاس سب سامان جنگ موجود تھا۔ باوجود ان سب باتوں کے چونکہ خدا کا لشکر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں تھا۔ اس واسطے آپ کی جماعۃ کو فتح ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا لشکر اگرچہ عوام کو نظر نہیں آتا۔ مگر وہ اندر ہی اندر ایسا کام کرتا ہے۔ کہ دشمنان دین بھی حیران رہ جاتے ہیں۔ جنود اللہ کی امداد مختلف رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کی مثالیں خود اس زمانہ میں موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو اکثر ظہور نشانات کے وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ الہام ہوتا ہے۔ کہ میں اپنے لشکروں کے ساتھ تیری امداد کے واسطے آتا ہوں۔ چنانچہ ان لشکروں کی ایک کارروائی گذشتہ زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ کی شکل میں نمودار ہوئی۔ اور ابھی ایک اور زبردست کارروائی ہونے والی ہے۔

رب اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

(باقی اگلے صفحہ پر)

ضرورت

آجکل اخباروں میں لوگ نہایت شوق کے ساتھ ضرورت کے اشتہار چھپواتے ہیں اور ایسے اشتہار کے ذریعہ اشتہار دینے والوں اور اشتہار پڑھنے والوں کو عموماً فائدہ حاصل ہو ہی جاتا ہے اس واسطے ہم بھی ایک ضرورت کو اشتہار کے ذریعہ سے ظاہر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمکو ضرورت ہے اور بہت ضرورت ہے اور جلد ضرورت ہے ایسے صاحبان کی جو بدر کیواسطے نئے خریدار پیدا کر کے انصار بدر میں شامل ہو جائیں۔ درخواستیں آنی چاہئیں بنام

منیجر اخبار بدر قادیان

انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا

تحقیق ہم نے ہی تجھے بھیجا ہے۔ گواہی دینے والا۔ اور خوش خبری دینے والا۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالےٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہے کہ یہ رسول بے شک میری طرف سے ہے۔ اور رسول کے تین عظیم الشان کاموں کا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہی تین کام ہمارے ان کاموں میں کامیابی اس امر کا ثبوت ہے کہ بے شک یہ شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہے۔ ان میں سے پہلا کام یہ ہے۔ کہ وہ شاھد ہے تمام صداقتوں کا۔ گذشتہ کتب اور انبیاء کی تعلیم میں بہت کچھ خلط ملط ہو چکا تھا۔ سچ اور جھوٹ کا پہچاننا انسانی کوشش کی طاقت سے باہر نکل چکا تھا۔ یہودیوں کی کتب مقدسہ توریت اور صحف انبیاء کے کئی نسخے بن چکے تھے۔ سامریوں کا نسخہ اور تھا۔ یہودیوں اور اسرائیلیوں کے آپس میں سخت نزاع تھے۔ کوئی ان میں اگر قیامت کا قائل تھا۔ تو ان کے مقابل قیامت کے منکر بھی تھے۔ اور یہ ایسی غلطی تھی۔ کہ تمام نیکیوں کی بیخ کنی بات تھی۔ اور ستاروں کی عبادت میں لگ چکے تھے۔ تفسیری کلام اصل کلام میں مل چکا تھا۔ پارسی آتش پرستی اور ستاروں کی عبادت میں لگ چکے تھے۔ آریہ ورت بتوں کے آگے پیشانی رگڑ رہا تھا۔ بلکہ وید کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے اس قدر فرقے تھے ان میں اختلاف رکھتے تھے۔ کہ ان میں بعد المشرقین کا فرق نمایاں تھا۔ عیسائیوں کا یہ حال تھا۔ کہ اس مذہب والوں کے تو مختلف اعتقادی فرقے ستر بہتر ہو رہے تھے۔ اور عیسائیوں کی خود کتب مقدسہ یا انجیل کے مختلف نسخوں کی تعداد ستر بہتر تک پہنچ چکی تھی۔ ان سب میں سے جھوٹ کو الگ کرنا اور صداقت کو لے لینا یہ اس شاہد کا کام تھا۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا۔

لطیفہ۔ ایک دفعہ ایک پادری اور حضرت استاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب ملے۔ پادری صاحب کو اسلامی کتب کے دیکھنے اور اسلام کے برخلاف کتابیں جمع کرنے کا شوق تھا۔ اسی ضرورت سے ایک کتاب عدم ضرورت قرآن آپ کے پیش کر دی۔ رسالہ چھوٹا سا چند اوراق کا تھا۔ اور اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ قرآن شریف کی یہ صداقت توریت میں موجود ہے۔ وہ انجیل میں موجود ہے۔ اس آیت کا مطلب وید میں پایا جاتا ہے۔ اس آیت کا خلاصہ زند وستا میں مل سکتا ہے۔ اس طرح مصنف نے بڑی محنت کے ساتھ قرآن شریف کی بعض آیات کو مختلف کتب مقدسہ میں سے تلاش کرنے کی کوشش کی ہوئی تھی۔ کتاب مختصر تھی۔ اور پھر مولوی صاحب دیکھنے والے۔ آپ نے تھوڑی دیر میں ختم کر لی۔ اور پادری صاحب کا شکریہ کرتے ہوئے ان کی مفید کارروائی کی داد دی۔ اور فرمایا۔ پادری صاحب آپ کی کتاب نے قرآن شریف پر میرے ایمان کو بہت ترقی دی۔ اور مجھے اور بھی یقین بڑھ گیا۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ اس قدر دنیا کی مختلف کتابوں کو جمع کرنا۔ پھر ہر ایک کتاب کی زبان جدا ہے۔ سنسکرت۔ پہلوی۔ عبرانی۔ سریانی۔ یونانی وغیرہ وغیرہ سب زبانوں کو سیکھنا پھر ان کتابوں کو بغور مطالعہ کرنا۔ جن میں سے ایک وید کے مطالعہ کے واسطے کم از کم چالیس سال کا عرصہ بتلایا جاتا ہے۔ پھر ان سب میں سے صداقتوں کا نکالنا اور ایک جگہ جمع کر دینا در حقیقت عرب کے بادیہ نشین امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام نہ تھا۔ یہ خدا ہی کا کلام تھا۔ جو سب کتب اور سب زبانوں کا مالک ہے۔ پادری صاحب اس جمع کرنے کے علاوہ عظیم الشان صداقتوں کے دلائل صرف قرآن کریم دے۔ اور عقل اور قانون قدرت میں تدبر کرنے کی راہ کھولائی۔ اگر آگے جس طرح ملکی سلاطین جبر و اکراہ سے کام لیتے۔ اور ہادیان دین اپنے مسائل کے سامنے کسی کو کلام کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ اور استاد شاگردوں کے لئے آزادی کے مجاز نہ تھے۔ تو اسلام نے افلا تعقلون۔ افلا تبصرون۔ افلا یتدبرون القرآن کہہ کر آزادی بخش دی۔

اس قصہ سے لفظ شاھد کے معنے ناظرین کی سمجھ میں بخوبی آ گئے ہوں گے۔ پہلا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تھا۔ جو بذریعہ قرآن شریف اس وقت دنیا کے سامنے موجود ہے۔ دوسرا کام آپ کا یہ تھا۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشیر تھے۔ کیا معنے۔ ان لوگوں کو خوش خبری دینے والے جو احکام الٰہی کو مانتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے تھے۔ ان کیواسطے آپ بشارت دے کر آئے تھے۔ کہ وہ اس دنیا میں بادشاہ ہوں گے۔ اور دوسرے عالم میں اہل جنت ہوں گے۔ یہ عظیم الشان بشارت اپنے پہلے حصہ میں دنیا کے دیکھتے دیکھتے پوری ہو گئی۔ اور اس کا پورا ہونا تو دوسرے حصہ کے پورا ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد تھے اور مبشر تھے۔ اور ان ہر دو کاموں میں کامیاب ہونا آپ کے رسول صادق ہونے پر گواہ ہے۔

تیسرا کام آپ کا یہ تھا۔ کہ آپ نذیر تھے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے احکام کو نہ ماننے والوں کو ایک عذاب کی خبر دینے والے تھے۔ جیسا کہ عرب کے غریب بے کس بے سروسامان ابتدائی مسلمانوں کے حق میں یہ پیشگوئی کرنا ایک خارق عادت اور معجزہ تھا۔ کہ وہ قوموں کے بادشاہ ہوں گے۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے پاس آئیں گے۔ اور بادشاہوں کی لڑکیاں ان کے گھروں میں داخل ہوں گی۔ ایسا ہی اس زمانہ کے باسامان اور باعزت لوگوں کے حق میں یہ پیشگوئی بھی ایک معجزہ تھا۔ کہ وہ اسلام کی مخالفت کے سبب ہلاک ہو جاویں گے۔ اور ان کا اور ان کے بتوں کا اور ان کے حامیوں کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ مگر یہ پیشگوئی بھی اسی طرح پوری ہوئی۔ اور کفار عرب آپ کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو گئے اور آپ کامیاب ہوئے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور آپ کی رسالت پہلا کام یہی تھا۔ کہ آپ نے حق کو حق اور باطل کو باطل۔ حالانکہ دنیا نہ جانتی تھی۔ کہ حق اور باطل میں کس طرح تمیز کرے۔ پھر حق کو ماننے والوں کے لئے آپ بشیر ہوئے۔ اور باطل پر چلنے والوں کے لئے آپ نذیر ہوئے۔ اور اس بشارت اور انذار نے جلد اپنا عملی رنگ دنیا کو دکھایا۔ جس سے آپ کی صداقت رسالت روز روشن کی طرح چمکنے لگی۔

رسید زر

فروری ۱۹۰۶ع	۷۹۰	میاں الٰہی بخش صاحب	۶ / ۱۲
"	۷۹۶	منشی فیروز علی صاحب	۶ / ۱۲
"	۷۹۸	منشی رحیم بخش صاحب	۶ / ۱۲
"	۷۸۲	مستری خدا بخش صاحب	۶ / ۱۲
"	۷۹۴	چودہری جلال الدین صاحب	[illegible]
"	۵۹۷	میاں خدا بخش صاحب	۶ / ۱۲
"	۸۱۱	غلام شاہ صاحب	۶ / ۸
"	-	نور دین صاحب	۶ / ۸
"	۷۹۰	غلام حسین صاحب	۵
"	۷۷۹	میاں عبد اللہ بن امام دین صاحب	۶ / ۱۲
"	۵۵۸	حافظ محمد دین صاحب	۶ / ۸
"	۱۰۱۱	عبد المجید صاحب	۶ / ۱۲
"	۱۲۲۰	فضل دین صاحب	۶ / ۱۲
"	۱۰۱۷	عبد القادر صاحب	۶ / ۱۲
"	۷۶۹	محمد داؤد صاحب لدھی الدین صاحب	۶ / ۱۲

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

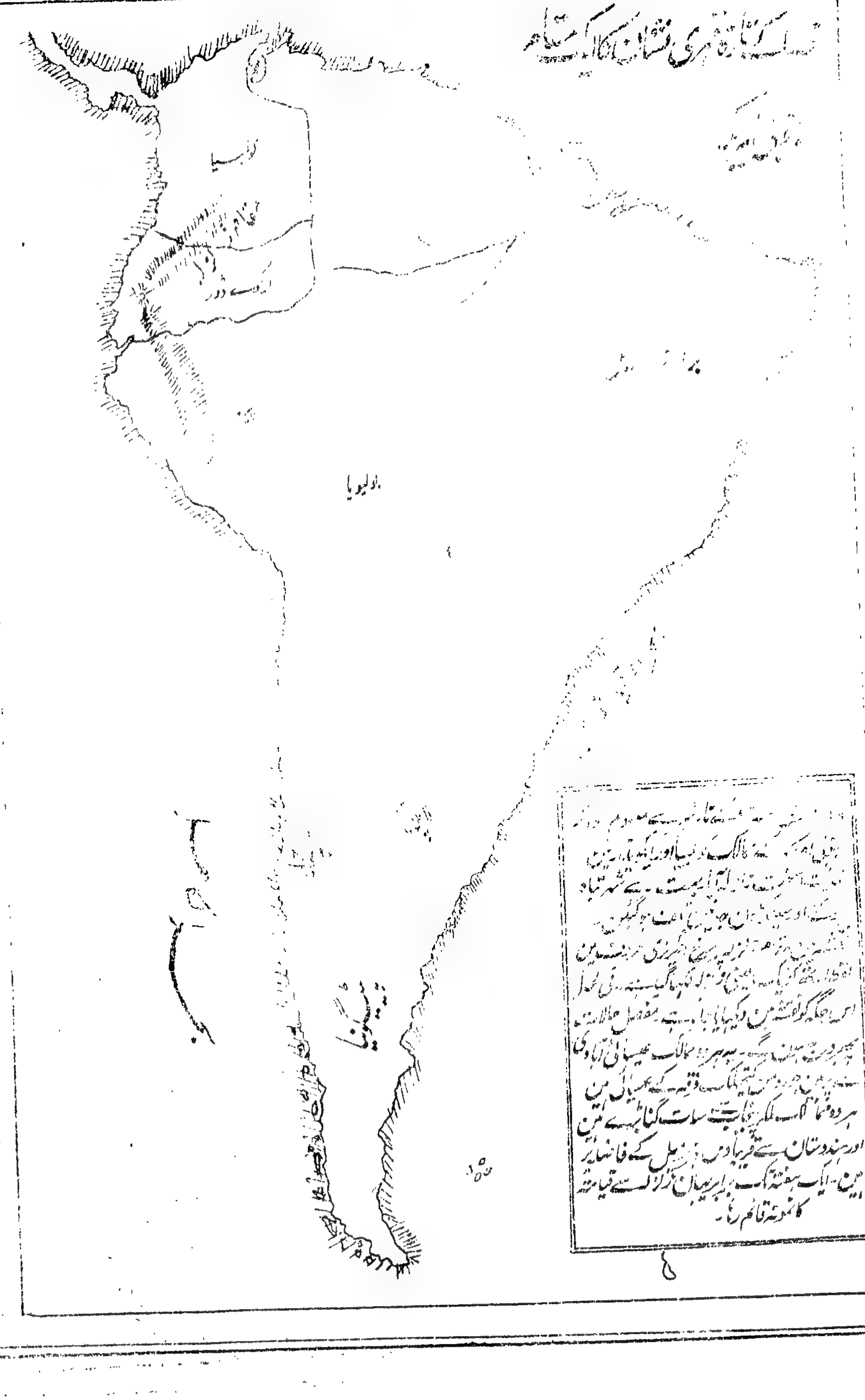
کولمبیا
بولیویا
پیٹاگونیا

[illegible] ممالک کولمبیا اور [illegible] [illegible] ایک [illegible] سے شہر [illegible] [illegible] اس جگہ کو نقشہ میں دکھایا گیا ہے مفصل حالات [illegible] ہر دو ممالک عیسائی آبادی [illegible] کے عیسائی ہیں ہر دو ممالک [illegible] سات گنا ہے میں اور ہندوستان سے قریبا [illegible] میل کے فاصلہ پر ہیں۔ ایک ہفتہ تک [illegible] زلزلے سے قیامت کا نمونہ قائم رہا۔

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

قواعد عامہ متعلق مجلس معتمدین

(۱۳) اس مجلس کا اجلاس لازماً سال میں ایک دفعہ ایام تعطیلات ماہ دسمبر میں ہوگا۔ جس میں اراکین مجلس معتمدین کو بذات خود اصالتاً حاضر ہونا ہوگا۔ اس کے علاوہ حسب ضرورت سکرٹری مجلس جب چاہے اس مجلس کا انعقاد کر سکتا ہے۔ لیکن انعقاد کی اطلاع اور اسی طرح ہر ایسے امر کی اطلاع جو آئندہ اجلاس میں پیش ہونا ہوگا۔ سکرٹری مجلس ہذا ہر ایک ممبر کو تاریخ اجلاس سے دو ہفتہ پہلے دیگا۔ اور ممبران مجلس کا حق ہوگا۔ کہ وہ اپنی رائے تحریر کر کے سکرٹری کے پاس انعقاد جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے بھیج دیں۔ اور اگر وہ خود نہ آسکیں۔ تو یہ تحریری رائے بمنزلہ ان کی ایک رائے کے سمجھی جاوے گی۔

نوٹ۔ سکرٹری مجلس معتمدین باتفاق رائے پریزیڈنٹ و باجازت حضرت مسیح موعود اشد ضرورت کیوقت انعقاد جلسہ بلا اطلاع ممبران بیرون جات کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ قورم پورا ہو۔ اور ایسے جلسہ کے فیصلے اگر حضرت اقدس منظور فرماویں۔ تو قطعی ہوں گے۔

(۱۴) بصورت اختلاف رائے۔ پریزیڈنٹ مجلس کی رائے بمنزلہ دو رایوں کے ہوگی۔

(۱۵) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا۔ کہ اپنی طرف سے کوئی کارکن مجلس ضروری امور کے فیصلہ کے لیے اراکین مجلس میں سے بنا دے ان کی تعداد پانچ سے کم نہ ہوگی اور یہی تعداد مجلس معتمدین کی بطور قورم کے کام دیگی۔ ہاں اس کارکن مجلس کے فیصلے بلا منظوری مجلس معتمدین قطعی نہ ہوں گے۔

نوٹ۔ اس کارکن مجلس کے ممبر مجلس معتمدین سال بسال تجویز کرے گی۔

(۱۶) مجلس معتمدین ہر سال اس قدر رقم تجویز کرے گی۔ جس سے زیادہ کوئی فنانشل سکرٹری یا امین اپنے پاس نہ رکھ سکے گا۔

دیگر قواعد متعلق صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کا کل روپیہ بنک بنگال میں جمع کیا جاوے گا۔ جو سکرٹری مجلس معتمدین کے نام جمع کرائیگا۔ اور کوئی روپیہ بنک سے نکالا نہ جائیگا۔ جب تک چک پر صاحب پریزیڈنٹ اور سکرٹری کے علاوہ اور ممبروں کے دستخط نہ ہوں گے۔ ان دو ممبروں کو مجلس معتمدین سال بسال آئندہ کے لئے نامزد کرے گی۔

(۱۸) ہر ایک ماتحت مجلس کے فنانشل سکرٹری یا امین کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر ایک رقم جو رقم مقرر کردہ زیر قاعدہ ۱۶ سے زیادہ ہو۔ وہ جنرل سکرٹری کے پاس جمع کرا دے۔

(۱۹) جنرل سکرٹری ہر ماہ کے اخیر میں وہ روپیہ بنک بنگال میں جمع کرا دیگا۔ جو اس کے پاس فنانشل سکرٹری یا امین زیر قاعدہ ۱۸ بھیجیں گے۔ البتہ اس کے پاس اس قدر رقم بلحاظ سالانہ خرچ مستقل طور پر رہے گی۔ جو مجلس معتمدین تجویز کرے گی۔

(۲۰) جس قدر روپیہ مجلس معتمدین بطور بجٹ سالانہ کسی مد کو منظور کردیگی۔ اس سے زیادہ کوئی روپیہ سکرٹری یا پریزیڈنٹ بنک سے نکالنے کا مجاز نہ ہوگا۔ بصورت سخت ضرورت جنرل سکرٹری کارکن مجلس معتمدین سے اجازت تابع منظوری مجلس معتمدین حاصل کر سکتا ہے۔

(۲۱) انجمن کی جائداد انجمن یا کسی مجلس ماتحت کے ممبر کے ذاتی اغراض کے لئے استعمال ہونا سخت ممنوع ہوگی۔

مجلس کارپردازان مصالح قبرستان

(۲۲) اس مجلس کے پریزیڈنٹ سکرٹری۔ منشی قانونی وہی اصحاب ہوں گے جو مجلس معتمدین کے پریزیڈنٹ جنرل سکرٹری اور منشی قانونی ہوں گے البتہ اور عہدہ دار وہ ہوں گے۔ جن کو مجلس معتمدین ہر سال آئندہ سال کے لئے تجویز کرے گی۔ لیکن فنانشل سکرٹری مجلس معتمدین کے اراکین میں سے ایک رکن ہوگا۔

(۲۳) مجلس معتمدین کے کل اراکین اس مجلس کے ممبر استحقاقاً ہوں گے البتہ ان کے علاوہ دس کی تعداد تک اور ممبر مجلس معتمدین مقرر کر سکتی ہے۔ جو حتی الوسع مقیم قادیان ہوں گے۔ یہ تقرر سالانہ ہوگا۔

(۲۴) یہ مجلس معاملات قبرستان میں ان تمام ہدایات کی پابند ہوگی۔ جو رسالہ الوصیت ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء و ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت مورخہ ۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ ایسا ہی مجلس ان تمام قواعد و ضوابط اور ہدایات کی پابند ہوگی۔ جو حضرت اقدس کی طرف سے یا مجلس معتمدین کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہوں گی۔

(۲۵) مجلس معتمدین کو مقبرہ بہشتی کے متعلق نئے قواعد بنانے یا گذشتہ قواعد کی ترمیم کرنے کا ہر وقت اختیار ہوگا۔

مجلس انتظام اشاعت اسلام

(۲۶) اس مجلس کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) ایسی تجاویز سوچنا اور عمل میں لانا جن سے اسلام کی حمایت اور اشاعت میں ایک سلسلہ تصانیف کا انگریزی اردو اور دیگر زبانوں میں طیار ہو اور ان میں غیر اسلامی بلاد اور غیر اسلامی اقوام میں قیمتاً یا مفت حسب مصلحت شائع کیا جاوے۔ ایسی تصانیف میں میعادی رسالوں کی صورت دینی زیادہ تر قابل ترجیح سمجھے جاویں گے۔

(ب) تبلیغ اسلام کے لئے مختلف بلاد میں مبلغین کا بھیجنا (ایسے مبلغین لازماً سلسلہ احمدیہ کے ممبر ہوں گے۔)

(۲۷) یہ مجلس ان قواعد و ضوابط کے ماتحت ہوگی۔ جو مجلس معتمدین تجویز کریگی۔ ایسا ہی ہر ایک معاملہ میں مجلس ہذا مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگی۔

مجلس انتظام تعلیم

(۲۸) یہ مجلس مجلس معتمدین کے ماتحت ایسی تجاویز سوچے گی جس سے علاوہ تعلیم موجودہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق مبلغین اسلام پیدا ہو سکیں۔

مجلس انتظام متفرقہ

(۲۹) اس مجلس کے متعلق ان امور کا انتظام ہوگا۔ جو مجلس معتمدین ان کے سپرد کریگی۔

(۳۰) ہر ایک معاملہ میں صدر انجمن احمدیہ اور اس کے ماتحت مجالس اور اس کی کل شاخوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا

نوٹ۔ اگر حسب ضرورت مجلس معتمدین کسی مجلس ماتحت کے اس کے فرائض کی ایک یا دو یا زیادہ ناظموں کے سپرد کر دے تو ایسے ناظم بھی اسی مجلس کے ماتحت ہوں گے۔

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب ذیل کو مجلس معتمدین کے اراکین اور عہدہ دار مقرر فرماتے ہیں۔

مجلس معتمدین

(۱)۔ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب (بھیروی)۔ پریزیڈنٹ
(۲)۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ سکرٹری
(۳)۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب، قانونی مشیر۔

اراکین

(۴)۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
(۵) مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی
(۶) خان صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ
(۷) سیٹھ عبد الرحمان صاحب۔ مدراس۔
(۸) مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور
(۹) میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت ضلع سیالکوٹ
(۱۰) شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر مالک انگلش ویرہوس لاہور
(۱۱) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن
(۱۲) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن
(۱۳) ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ اسسٹنٹ سرجن
(۱۴)۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن

المشتہر۔ محمد علی سکرٹری مجلس معتمدین انجمن احمدیہ قادیان
۱۳۔ جنوری ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح موعود کی بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی ورق دوم پر ملاحظہ فرمائیں

یاد رکھنے کے قابل

آجکل احمدیوں کو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کافی ہے۔ مرزا صاحب کی کیا ضرورت ہے ہم بھی نمازیں پڑھتے روزے رکھتے قربانیاں کرتے ہیں۔ پس ہم میں اور تم میں کیا فرق ہوا۔

جواب کے لئے ہابیل قابیل کا قصہ جو قرآن مجید میں آیا ہے۔ کافی ہے۔ دیکھو دونوں بھائیوں نے قربانیاں کیں مگر مقبول اسی کی ہوئی۔ جو متقی تھا۔ یہ ایک اصل ہے۔ اس بات کے لئے کہ عبادات صرف متقیوں کی قبول ہوتی ہیں۔ اور خلیفہ صادق کے منکر متقی نہیں ہو سکتے۔ کہ فرمایا۔ ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون (جو خلیفہ کے منکر ہیں وہی تو فاسق ہیں) پھر دیکھو۔ کہ حضرت اقدس حسب حدیث مسلم [illegible] نبی اللہ ہیں اور سورۃ ابراہیم پارہ چودہ رکوع سوم میں [illegible] قال الذین کفروا لرسلھم پڑھتے چلے جاؤ آخیر پر لکھا ہے۔ اعمالھم کرماد ن اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف [illegible] کے عملوں کی مثال ایسی ہے۔ جیسے راکھ پر تند ہوا [illegible] چلی) سب کو [illegible] گو زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ اس کی وحی کا انکار کرتے ہیں۔ نیز ربوبیت کے لفظ کو نہیں مانتے۔ کہ وہ جیسے جسمانی انتظام کرتے ہیں۔ روحانی اہتمام بھی وقتاً فوقتاً رسول بھیج کر کرتے رہتے ہیں نیز ما انزل اللہ سے کراہت [illegible] اعمال [illegible] ہوتے ہیں۔ ذٰلک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالھم۔ مسیح موعود بھی خدا کی طرف سے نازل ہوئے۔ اور ان پر جو کلام نازل ہوتا ہے۔ اس کو ناپسند کرنے والوں کا بھی یہی حال ہو گا۔ باقی رہا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کافی ہے۔ بیشک مگر یہ بھی انہی کے احکام سے ہے۔ کہ جب خلیفۃ اللہ مہدی ظاہر ہو تو بیعت کرو۔ پس اس کا انکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ ایسے ہی جب مختلف دلائل سے ثابت ہو چکا کہ آپ پر منجانب اللہ وحی ہوتی ہے۔ تو اس کا انکار خدا تعالیٰ کا انکار ہے۔ نیز ان آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ کا جو آپ پر صادق آتی ہیں۔ اس سے بہتر جواب اگر کسی بھائی کو معلوم ہو تو ادھر لکھیں۔

احمدی۔ [illegible] گجرات

حضرت مسیح موعود کی اپنی تقریر اسی مضمون پر بدر کے مختلف پرچوں میں مسلسل لکھی ہوئی ہے۔

ایڈیٹر

مدرسہ تعلیم الاسلام

جیسا کہ گذشتہ ہفتہ میں اطلاع دی گئی تھی۔ بابو جگل کشور صاحب سینیر اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب ۱۴ اور ۱۵ فروری کو مدرسہ کا معائنہ کیا۔ اور صیغہ پرائمری کا امتحان لیا۔ پنجم پرائمری میں [illegible] لڑکے کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ان کو انسپکٹر صاحب نے سارٹیفکیٹ عطا کئے ہیں۔ ۱۷ کو جمعہ کی رخصت تھی۔ ۱۸ کی صبح کو مسٹر گاڈلے انسپکٹر آف اسکول تشریف لائے۔ اور مدرسہ کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے وقت راقم بھی صاحب بہادر کے ہمراہ تھا۔ صاحب بہادر نے تمام مدرسہ۔ بورڈنگ۔ شفاخانہ۔ بک ڈپو اور لائبریری دیکھی۔ اور عمدہ انتظام اور ایسی جگہ میں ایسے عمدہ اسکول کے ہونے پر تعجب کیا ہے۔ اور فرمایا۔ کہ اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ یہ ایسی عمدہ جگہ ہے۔ تو میں اپنے پروگرام میں یہاں کے واسطے زیادہ وقت رکھتا۔ صاحب بہادر نے مڈل کے ان تمام لڑکوں کو جن کو ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے امتحان میں پاس کیا تھا پاس قرار دیا۔ اور ان میں سے چار طلبہ کو وظائف کے مقابلہ کے واسطے گورداسپور بھیجنے کے لئے منتخب کیا ہے اور فٹبال میں گذشتہ ٹورنمنٹ پر بٹالہ [illegible] سے جو انعام حاصل کیا تھا۔ اس کا بھی خود ذکر کیا۔ اور [illegible] لڑکے [illegible] عمدہ کھیل دکھلائی تھی۔ یاد کیا۔ صاحب بہادر نے مدرسہ کو سرکار کی طرف سے حسب ضرورت معقول امداد دینے کی سفارش کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور [illegible] جب [illegible] آئے گی۔ مزید حالات سے ناظرین کو اطلاع دی جائے گی۔

[illegible]

چونکہ گذشتہ [illegible] مینیجر [illegible] اور دوسرے [illegible] کے سبب دفتر بدر کا کام [illegible] اور کوئی [illegible] محرر بھی موجود نہ تھا۔ اس واسطے اکثر دوستوں کے خطوط کے جواب دینا اور تعمیل احکام میں دیر ہو گئی ہے۔ اب صاحب پروپرائیٹر نے منشی محمد [illegible] کو جو دفتر کے کام میں اچھا تجربہ رکھتے ہیں۔ ملازمت مدرسہ سے واپس دفتر بدر میں بلا لیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ تمام خطوط کے جواب انشاء اللہ وقت پر دئے جاسکیں گے۔

ایڈیٹر

سلطنت عباسیہ میں ذمیوں کی حالت

ایرانی غلاموں کے انتظام حکومت اور سررشتوں کی ترتیب میں مشغول ہونے کے ابتدائی [illegible] کہ عراق و شام کے ذمی (یعنی وہ عیسائی اور یہودی رعایا جو مسلمانوں کے اطاعت گزار تھے) [illegible] و تحصیل و عمل میں ماہر تھے۔ ان امور میں مدد دیں۔ [illegible] ان کو تنخواہ و انعام کا لالچ دے کر آسانی سے سامان معاش کی ان کے لئے صورت کر دی۔ اور ان کا رتبہ اور [illegible] سے مطمئن ہو کر ذمیوں نے بلند [illegible] اپنے عقل اور قلم سے بنی عباس کی خدمتیں [illegible] ترویج کی آسانی اور مذہبی آزادی [illegible] سلطنت عباسیہ کے سررشتوں میں بھی ذمی تھے۔ افسر خزانہ بھی ذمی تھے۔ اور حاکم تحصیل بھی ذمی تھے۔

روپیہ کے لین دین [illegible] عیسائیوں کا تھا۔ اکثر عیسائی سررشتہ فوج میں بھی ملازم ہوتے تھے۔ اور بسا اوقات اس سررشتہ [illegible] عیسائی ہوتا تھا عزت اسی کی بڑی ہوتی تھی۔ کہ سلطنت کے بڑے بڑے مسلمان افسر اس کے ہاتھ چومتے [illegible] سلطنت عباسیہ میں [illegible] عیسائیوں کو ملی۔ ان میں ایک [illegible] بن الولید تھا جس کو خلیفہ معتضد باللہ نے [illegible] وزارت کے [illegible] تک پہونچ گئے تھے خلیفہ متقی باللہ کے [illegible] ابو العلاء سعد بن ثابت عیسائی نائب السلطنت کے عہدہ پر ممتاز تھا۔ [illegible] سلطنت فاطمیہ [illegible] کی عزت تھی کبھی وزارت [illegible] وزارت کے [illegible]

[illegible] یہودیوں کو [illegible] سلطنت فاطمیہ میں [illegible] ابراہیم عیسائی [illegible] کا [illegible] اس کا لقب رئیس تھا [illegible] اس کے زمانہ میں اتنی بڑی [illegible] اہل کتاب یعنی ذمی [illegible] خلیفہ [illegible] زمانہ میں صاحب دولت تھے۔ فوج کے میر منشی اکثر اوقات یہودی ہوتے تھے۔

خلفاء و امراء بکثرت سے ذمی طبیبوں [illegible] ترجمانوں اور کاتبوں کو ملازم رکھتے تھے اس کی [illegible] شام کے عیسائی کہ انہوں نے علوم کو یونانی و فارسی و سریانی وغیرہ سے عربی میں نقل کر کے تمدن اسلام کی بڑی خدمت کی۔ [illegible] شروع میں خلفائے عباسیہ پادریوں کی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور انہیں ساتھ بٹھاتے تھے خلیفہ مہدی اکثر پادری تیموتاوس کو ایوان خلافت میں بلا کر مذہبی گفتگو اور بحث و مناظرہ کیا کرتا تھا اور مشکل مشکل سوالات پوچھا کرتا تھا ص

مہادی کے ساتھ پادری مذکور کے [illegible] جتنے ہوئے۔ جو پادری مذکور نے ایک کتاب میں جس کو اسی موضوع میں لکھا تھا درج کئے ہیں۔ خلیفہ ہارون الرشید کا بھی یہی طرز عمل تھا۔

عزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نیا عجیب و غریب رسالہ دار الامان سے

[illegible] میرزا بشیر الدین [illegible]

[illegible] تشحیذ الاذہان [illegible]

[illegible] حضرۃ خلیفۃ المسیح [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان آویں

چھ آنسو [illegible] ہے

[illegible] کے اندر ہی اندر [illegible] اختیار الاسلام [illegible] اکثر [illegible] عرصہ میں لوگ [illegible] بلکہ علمی کتاب ہے قیمت [illegible]

[illegible]

بڑا سچا اشتہار

[illegible] انشاء اللہ بہتوں کو مفید ہوں گی کیونکہ [illegible]

(۱) [illegible] دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دے کر خون صالح پیدا [illegible] اعصاب کو تقویت دے کر [illegible] کو کام کا بنا دیتی [illegible] کے لئے تھا۔

(۲) [illegible] تیار کیا گیا ہے۔ نہایت مقوی [illegible]

[illegible] ضعف [illegible] کی غلط کاریوں [illegible] مفید ہے۔ چالیس خوراک [illegible] بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

مصری اخباروں اور رسالوں کا انتخاب

کتب خانہ اسکندریہ

معزز رسالہ المقتبس [illegible] دوست محمد کرد علی [illegible] اپنے ادبی و علمی مضامین کے [illegible] رسالوں میں مشہور ہیں [illegible] ایک فرنسیسی رسالہ سے یہ مضمون نقل ہوا ہے کہ موسیو [illegible] نے دشمنان کتب کے شمار میں منجملہ ان لوگوں کے جنھوں نے کتابیں جلادیں حضرت عمر کا نام بھی لکھا ہے کہ انہوں نے اسکندریہ فتح ہونے پر اپنے عامل کو لکھا کہ کتب خانہ اسکندریہ جلا دیا جائے۔ فرنچ میگزین کہتا ہے

[illegible]

[illegible] کا قتل عام

[illegible] کے قتل عام کی خبر پہونچی [illegible] گورنمنٹ روس مسلمانوں کے قتل کرنے پر ابھار رہی ہے [illegible] سلطان نے ترکی سفیر روس کو ضروری ہدایتیں کیں کہ [illegible] گورنمنٹ [illegible] کی طرف متوجہ کرے جو [illegible] قائم ہے۔

دعا مدد

بابو ظفر احمد صاحب [illegible] میڈیکل سکول لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

تار کی خبرین

۱۵ فروری سے ۲۱ فروری تک

قہری نشان ۔ ۱۶ فروری کے تار خبر سے معلوم ہوا ۔ کہ امریکہ کے ممالک کولمبیا اور ایکوے ڈور مین سخت زلزلہ برابر ایک ہفتہ تک آتا رہا ۔ بہت سے شہر تباہ ہوگئے اور سینکڑون جانین تلف ہوگئین ۔ اللہ تعالی کے قہری عذاب برابر ہر طرح نازل ہو رہے ہین ۔ اس کے بعد بذریعہ تار خبر معلوم ہوا ۔ کہ مقام ماسلی نیک مین بھی نہایت سخت زلزلہ آیا ہے یہ زلازل کا سلسلہ ایسا شروع ہوا ہے ۔ کہ عیسائیون کی انجیل کی پیشگوئی کی طرف متوجہ کرتا ہے ۔

سیستان واقع ایران مین طاعون پھیلی ہوئی ہے

۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو بمقام جمیکا اور سنٹ ونسنٹ سخت زلزلہ آیا

بمقام پانی پت طاعون پھوٹ نکلا ۔ ۱۳ فروری تک ۱۹ آدمی مر چکے ہین ۔

خوفناک چوری ۔ رنگون مین ایک صاحب بہادر کے تین لاکھ کے جواہرات کی چوری ہوئی ۔

ممالک اسلامی ۔ امیر کابل کے افسران زیر عتاب ہین ۔ بعض کے قتل کی بھی افواہ ہے ۔ مصر اور عرب کی سرحد پر کچھ تنازعہ مابین مصری اور ترکی حکام ہوگیا ہے ۔ انگریزون نے جہاز اور فوجی افسر روانہ کر دیا ہے ۔ اور سلطان روم کو قسطنطنیہ مین اطلاع کی ہے ۔ سلطان نے فرمایا ۔ مجھے خبر نہیں کہ ترکی افسرون نے کیون ایسا کیا ۔ معاملہ رفع دفع ہونے کی امید ہے

باران رحمت ۔ رہتک کے کل اضلاع مین کم و بیش بارش ہو رہی ہے ۔

عیسائیت کو زوال ۔ فرانس نے جو مذہب کو امور سلطنت سے جدا کر دیا ہے ۔ اس پر پوپ نے بڑی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے ایک سرکلر جاری کیا ہے ۔ مگر کوئی فوجی کارروائی کرنی مناسب نہین سمجھی ۔ اور سمجھے کیون کر جب کہ اس زمانہ مین کوئی ایسی بے وقوف سلطنت موجود نہین ہے کہ مذہب عیسوی کی خاطر تلوار اٹھائے ۔

برٹش پارلیمنٹ کے جھگڑے ۔ بلفور صاحب یونینٹ پارٹی کے افسر ہوگئے ۔ لے بر پارٹی یعنی گروہ مزدوران بہت زور پکڑ رہا ہے ۔

نئی پارلیمنٹ کا افتتاح ۱۹ فروری کو ہوا ۔

جوج روس ۔ روس مین بے امنی کا سلسلہ ہنوز چلا جاتا ہے ۔ اب پولینڈ مین کشت و خون ہو رہا ہے ۔ سینکڑون جانین تلف ہو رہی ہین ۔ بازار بند ہین ۔ مزدوری پیشہ لوگ بیکار پھرتے ہین ۔ سرکاری لوگون کو مارتے ہین ۔ امرا کو لوٹتے ہین ۔

یورپ کی خانہ جنگی ۔ مراکو کانفرنس کا معاملہ کچھ پیچیدہ ہی نظر آتا ہے ۔ کبھی امید صلح ہو جاتی ہے ۔ پھر کوئی پھیلی پڑ جاتی ہے ۔ جرمن والے بہر حال مراکش مین اپنی ٹانگ اڑانا چاہتے ہین ۔ فرانس والے اس کو برا مناتے ہین دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے ۔ یورپ والون نے اسلامی سلطنتون کو تو نگل لینا چاہا ہے ۔ مگر یہ نوالے آسانی کے ساتھ حلق سے نہ اترین گے ۔

مشنریون کے بکھیرے ہوئے کانٹے ۔ یہ عیسائی مشنری بھی اس زمانہ کے جنگون کا پیش خیمہ ہین چین مین بمقام نان کنگ وحشیون نے ان پر پھر حملہ کیا ۔ مگر جانین بچ نکلین ۔

باغی نتائج ۔ ناٹال مین باغیون کو سخت سزائین دی جا رہی ہین ۔ ان کے گاؤن جلائے جاتے ہین ۔ اور فصلین تباہ کی ہین ۔

غریب خریدار کیلئے عمدہ موقع

منشی قاسم علی صاحب مدرس مدرسہ چک نمبر ۱۲۲ بلول پور نے عہ سالانہ قیمت پر کسی غریب بھائی کے لئے اخبار بدر جاری کرانے کی درخواست کی ہے ان کی درخواست کو منظور کیا گیا ہے ۔ لہذا کوئی غریب احمدی بھائی جو اس رعایت کا مستحق ہو ۔ کارخانہ بدر مین درخواست کرے ۔ قیمت پیشگی آنی چاہئے

محمد افضل غفیب احمدی محرر بدر قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہین

نور الدین رد ترک اسلام ۹/

انوار اللہ ۸/

عدم نجات مذہب پولیسی ر/

مباحثہ ۔ مابین شیخ الادین واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور و پادری احمد مسیح صاحب واعظ ۔ پی ۔ جی ۔ مشن کیمبرج دہلی ۱/

فہرست بیعت کنندگان

افسوس ہے کہ اخبار بدر کے مالی مشکلات کے ساتھ جو بیان اور بے قاعدگیان عمل مین آئین وہان فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بھی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا ۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس پر حاوی ہونا مشکل ہے ۔ بعد ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام بجائے خود کرنے پڑتے ہین اور بھی مشکل ہے ۔ کیونکہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہین بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہین ۔ عورتین زنانہ مکان مین بیعت کرتی ہین ۔ یا صرف اپنے مردون کی معرفت کوئی سفر مین کرتے ہین ۔ بعضون نے چلتی ریل مین بیعت کی ۔ پھر قادیان مین بھی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہین ہو آیا اور جیسا موقعہ ہوا کبھی صبح اور کبھی شام کبھی دوپہر کبھی رات ۔ جس وقت ہو سکا ۔ اس نے بیعت کر لی اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتھ تحریر کرنا واسطے مشکل ہے ۔ تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے ۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچھ نہ کچھ اظہار ہوتا رہتا ہے ۔ سارا نہین تو تھوڑا ہی سہی کے مقولہ پر عمل کر کے انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ کچھ نہ کچھ اس سلسلہ مین درج ہوتا رہے ۔ سردست چند تازہ نام درج اخبار کرتا ہون ۔

مرزا مبارک بیگ صاحب ساکن کلانور
مرزا امیر محمد صاحب ساکن پٹی
سید الطاف حسین صاحب ولد ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہور
بابو فخر الاسلام صاحب حال ساکن کوہاٹ
نعمت خان ساکن ضلع گورداسپور
عبد اللہ ولد خزانہ ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور
نظام الدین صاحب ولد حسن ساکن اچبان مانگٹان ضلع گوجرانوالہ
جوایا ولد حاکم ساکن " " " "
کرم ولد سجاول " " " "
شاہ محمد ولد نبی بخش صاحب " " " "
بختاور د سوداگر " " " "
سردار ولد حسن " " " "
اسمٰعیل ولد عبد اللہ ساکن لوہٹر ڈاک خانہ نتال تحصیل پسرور

اسمٰعیل

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہین۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑہ ہے۔ جب انسان کی غذا ہی ہضم نہ ہوگی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتون سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے [illegible] سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض [illegible] لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہین۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہین جانتے کہ یہی مرض [illegible] امراض کا باعث ہو کر آخر لا علاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑھون کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو منھ [illegible] دور۔ دانت موتیون کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہین۔ دانت [illegible] سے محفوظ رہتے ہین۔ کیڑا لگنے نہین پاتا [illegible] ہمیشہ کے لئے بچاتا ہے۔ [illegible]

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قبض۔ [illegible]۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ [illegible]۔ کھٹے ڈکار آنا۔ سینہ جلنا [illegible] کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ [illegible] جملہ امراض معدہ و شکم کے [illegible] ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش ذائقہ خوشبودار [illegible] رنگ [illegible] ہے کہ اگر [illegible] اور اگر دست آتے ہون تو [illegible] کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس کے [illegible] استعمال سے غذا ہضم ہو جاتی ہے۔ [illegible] قیمت [illegible] بس [illegible]

المشتہر

حکیم منشی محمد [illegible] مالک کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت

لاہور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر

محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے۔ پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ [illegible] بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین [illegible] قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۲) **کامل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن [illegible] جس میں تمام ترجمہ و مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ و نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث [illegible] اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ و نکات زیادہ ہین قیمت مجلد [illegible]

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۹۰۶ء [illegible] قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال [illegible]

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت [illegible] (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت [illegible]

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت [illegible] (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت [illegible]

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم الطب کا [illegible] کتب خانہ ہے جس مین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و افعال جسمانی (۳) علم [illegible] سانی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم [illegible] (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آنکھ کی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) [illegible] (۱۱) علم [illegible] (۱۲) علم اسرار [illegible] (۱۳) علم [illegible] (۱۴) [illegible] متعلقہ عدالت [illegible] قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت [illegible]

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے جس مین ہر مرض کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible]

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت [illegible] (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس مین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آ جاتے ہین۔ یا ماوان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت [illegible]

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہین

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی دن سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف [illegible] ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہین دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے مین درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہون۔ منہ سے بدبو آوے دانت مین پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہوتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف [illegible]

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ پڑھ چکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کرین۔ پھر دیکھیے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب [illegible]

المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام [illegible] دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان کا [illegible] بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ [illegible] مین موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین [illegible] نہایت [illegible] معقول [illegible] اگر آج تک آپ نے [illegible] دیکھا ہو۔ تو [illegible] نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت [illegible] چار روپیہ [illegible] پیشگی [illegible] جاری ہوتا ہے۔ درخواستون کا پتہ۔ **مینیجر پیسہ اخبار لاہور**

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین۔ دل چسپ اڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے یہ اخبار نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دل چسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیئے

مینیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم • نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

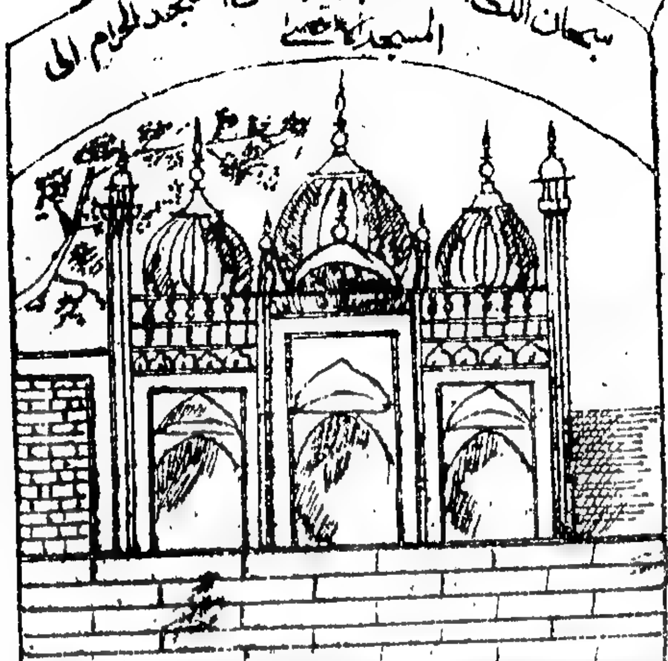

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | آں مسیح و آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۹

۲۴ محرم سنہ ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ع

جمعۃ المبارک

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۹

چہ گویم با تو گرامی چھاپہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی بعرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ [illegible]

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } عہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ار

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے۔ ان سے بحساب بعد لیجائیگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے۔ خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے۔ بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ مینیجر

[illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب۔

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات آں ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکسر مو دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور و ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئے۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲، ۳ خدا کی تازہ وحی - زلزلہ شدیدہ - اخبار وطن اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز
صفحہ ۴ - نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی دربارہ مسیح موعودؑ - تیغ اسلام -
صفحہ ۵ - درس قرآن شریف -
صفحہ ۶ - اب اندھے بھی دیکھنے لگینگے قبر سے نکل بھاگا -
صفحہ ۷ - ۸ - ۹ - مخالفت انبیاء کا راز -
صفحہ ۱۰ - مراسلات - نماز جنازہ -
صفحہ ۱۱ - تار کی خبریں -

بدرِ مسیح

مورخہ ۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء الہام "دردناک دکھ اور دردناک واقعہ"

اس کے بعد رویا میں دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی ہے کہ

میری بیوی یکایک مر گئی

یہ سنکر میں اٹھا ہوں کہ اپنے گھر میں اطلاع کروں کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ میں ہے اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔

یکم مارچ سنہ ۰۶ء - زلزلہ آنے لگا ہے۔

فرمایا آپ نے [illegible] واقعی زلزلہ [illegible] بہت سخت [illegible]

"پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

گذشتہ سال کے ۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی دفعہ اللہ تعالیٰ کی متواتر وحی سے اس بات کی خبر دی گئی تھی کہ ایک اور شدید زلزلہ آنیوالا ہے چنانچہ [illegible] رسالہ الوصیت صفحہ ۱۳ [illegible] شائع ہو چکی [illegible] بالخصوص اخبار [illegible] بہت ہنسی اڑائی۔ اور جاپانی پروفیسر اومری کی بات پر یقین کیا۔ کہ اب کوئی زلزلہ نہ آئیگا۔ اور حضرت کی پیشگوئیوں پر ناجائز حملے کئے۔ لیکن خدا کے مسیح نے اپنے خدا کی بات پر یقین کر کے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے بار بار اس خبر کو شائع کیا چنانچہ آخری اشاعت رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کی عبارت کو ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

" اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں صفحہ ۴۔

پھر صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں آیا تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئیگا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسی مہینے سے (یعنی اسی جنوری کے آخیر پر خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے آخر تک وہ دن رہیں گے۔"

یہ الفاظ الہام الٰہی کے ہیں جو خلقت کو بدیوں کے چھوڑنے اور نیکی کو اختیار کرنے کیواسطے توجہ کرنے کے لئے بار بار لکھے گئے۔ مگر افسوس ہے کہ پہلے انبیاء کے زمانہ کی طرح کسی نے توجہ نہ کی بجز سعید لوگوں کے سو یہ کلام الٰہی ۲۷ اور ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کی درمیانی شب کو ایک بجکر بیس منٹ پر پورا ہوا۔ اور ایک زلزلہ آیا جو پہلے ۴۔ اپریل سے زیادہ تیز تھا اور سب لوگ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور یقین کیا کہ خدا کی بات کو پورا ہونیکا یہی وقت ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ ایسی پیشگوئی زلزلہ کے ساتھ جو رسالہ الوصیت کی صفحہ ۱۴ میں موجود ہے ایک اور پیشگوئی خدا تعالیٰ نے فرمائی جو اسی صفحہ ۱۴۔ رسالہ مذکورہ میں درج ہے جو اسی واقعہ زلزلہ کی نسبت خبر دیتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک

رسالہ الوصیت صفحہ ۱۴ دیکھو

یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک بات ایسی آسمان سے نازل ہوگی جو تجھے خوش کر دیگی سو الحمد للہ والمنۃ کہ وہ بات یہی زلزلہ تھا جو ۲۸ فروری سنہ ۰۶ء کو یعنی اس رات کو جو بدھ سے پہلے آتی ہے بعد آدھی رات کے ڈیڑھ بجے کے قریب آگیا جس نے ہمیں خوش کر دیا اور نادان مکذبوں کو روسیاہ کر دیا فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اسی جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس زلزلہ والی پیشگوئی کے بعد صرف اس جگہ ہی زلزلہ آیا ہے بلکہ امریکہ کے مختلف مقامات میں بھی اسی بہار کے ایام میں نہایت تباہ کن زلزلے آ چکے ہیں اور یہ تمام زلزلے اس پیشگوئی کے مطابق واقع ہوئے ہیں جو آخری اشتہار الوصیت میں شائع ہوئی تھی چنانچہ اشتہار الوصیت مطبوعہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کے یہ الفاظ ہیں

"[illegible] مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ایک سخت موت دنیا میں [illegible] زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو [illegible] زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کریں گے [illegible] خدا ان پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی ہے [illegible] کہ وہ سب کچھ واقع ہوگا" اس پیشگوئی کے مطابق علاوہ [illegible] کولمبیا، مارٹی نیک، سینٹ پیری، سینٹ ڈون سینٹ صوصا اور دیگر مختلف مقامات میں زلزلہ آیا۔ چونکہ آج اخبار کی آخری کاپی کے چھپنے کا دن ہے اس واسطے زیادہ تفصیل اگلے اخبار میں درج ہوگی۔ انشاء اللہ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

اخبار وطن اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر صاحب اخبار وطن نے اپنے خریداروں میں تحریک کی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے واسطے رسالہ ریویو آف ریلیجنز سے بہتر کوئی میگزین نہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب سے یہ خط و کتابت کی ہے۔ کہ اگر آپ رسالہ میں حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کا ذکر نہ کریں۔ تو میں بہت سے خریدار پیدا کردوں۔ اس پر اڈیٹر صاحب وطن کو ملانوں نے مرزائی کہنا شروع کر دیا ہے۔ اور ادھر ہمارے بعض دوستوں کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے اس کے متعلق حضرت مولوی محمد علی ایم۔اے کی آخری چٹھی جو صاحب وطن کے نام ہے۔ اور میرے پاس چھپنے کیواسطے آئی ہے۔ تمام غلط فہمیوں کو دور کرنے کے واسطے کافی ہے

مکرمی مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تازہ تحریک جو اخبار وطن کے ذریعے ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ہمارے بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہمارا جو کچھ اس مصالحت سے منشا ہے۔ وہ یہ نہیں کہ ہم اپنے عقیدوں کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس کے دعاوی کے دلائل کو ہم الگ ضمیمہ میں بیان کریں گے۔ باقی رہا اسلام۔ سو ہم وہی اسلام پیش کریں گے۔ اور وہی پیش کر سکتے ہیں۔ جو ہمیں ہمارے پیارے امام نے سکھایا ہے۔ ہم مردہ اسلام کے قائل نہیں۔ اور نہ ہیں۔ اس کو پیش کریں گے۔ احباب کی مفصل اطلاع کے لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ اس چٹھی کو جو اخبار وطن کو بھیجی گئی ہے۔ نقل اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ تاکہ احباب کو اس تجویز کا اصل منشا معلوم ہو جائے

وھو ھذا

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا کارڈ پہنچا۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس حصہ پنجاب میں جو علماء کے زیر اثر ہے۔ اس سلسلہ کی کسقدر مخالفت ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ بات پر نہایت سخت سے سخت حملے کئے جاتے ہیں۔ اور شب و روز یہی کوشش ہے۔ کہ اس سلسلہ کو بدنام کیا جاوے۔ اگر سلسلہ کی صورت بدلنے میں صرف آپ سے ہی تعلق ہو۔ تو اور صورت ہے، مگر یہاں بدظنی انتہا تک پہنچی ہوئی ہے [illegible] نشین ذہنوں کے تدارک کے لئے پہلے معاملہ کو صاف کر لینا اور کھول کر دینا زیادہ مفید ہے۔ سو اول امر تو یہی ہے جس کو میں گذشتہ خط میں بھی لکھ چکا ہوں۔ کہ جس صورت میں ضمیمہ یا الگ رسالہ نکالنے کے لئے کثیر اخراجات درپیش ہیں۔ تو اس کام کو اتنی جلدی کیونکر شروع کیا جا سکتا ہے آپ فرماتے ہیں۔ کہ ضمیمہ ابھی نکالا جاوے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایک قوم جو پانچ سال سے رسالہ کے ابتدائی

اخراجات کی متحمل ہوئی۔ اور سینکڑون مین ہزارون کا نقصان برداشت کرکے اس رسالہ کو جاری کیا۔ نہین آج اس کل قوم کو الگ کر کے اس رسالہ کو اس مشن سے قطعاً بے تعلق کر دیا جاوے اور ان کو ان کا معاوضہ بھی کچھ نہ دیا جاوے۔ اگر آپ کو صرف اس تجویز کی خاطر کہ آپ نے ریویو آف ریلیجنز کو جو احمدی مشن کا آرگن تھا اس مشن سے الگ کرنا چاہا۔ مرزائی کہا جاتا ہے تو آپ میری پوزیشن پر بھی غور فرماوین۔ کہ جس مشن کے آرگن کو اس مشن سے الگ کیا جاوے گا۔ اس کے خیالات اس الگ کرنے والے کے متعلق کیا ہون گے۔ اسمین شک نہیں۔ کہ میرے اکثر احباب نے بہت زیادہ حسن ظنی سے کام لیا ہے۔ مگر کثرت سے ایسے خطوط میرے پاس آئے ہین۔ کہ لوگ حیرانی ظاہر کرتے ہین کہ یہ تجویز کیون کی گئی ہے۔ ابتدائی تجویز مین یہ عرض کیا گیا تھا کہ یہ صدمہ جو سلسلہ احمدیہ کو ریویو آف ریلیجنز کے الگ کر لینے سے پہونچیگا۔ اس کا ایک چھوٹا سا معاوضہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سلسلہ کے متعلق ہم ایک الگ رسالہ جاری کردین۔ مین کہتا ہون کہ یہ اس کا کچھ بھی معاوضہ نہیں۔ اخبارون کے قائم کرنے اور چلانے مین جو دقتین پیش آتی ہین ان کا اندازہ آپ تو کر سکتے ہین۔ پھر آپ سمجھ سکتے ہین۔ کہ یہ تجویز جو منظور کی گئی تھی۔ اس مین اس سلسلہ کو کس قدر بڑی قربانی کرنی پڑی تھی۔ پس اگر یہ چھوٹی سی بات جو پیش کی گئی تھی۔ کہ چونکہ نئے رسالہ کا اجرا کثیر اخراجات کو چاہتا ہے۔ اس لئے جب تک ایک ہزار رسالہ کی امداد کا وعدہ نہو اس وقت تک نئی ترتیب کو شروع نہین کیا جا سکتا۔ اس پر بھی بدظنی پیدا ہو سکتی ہے تو مین نہیں جانتا کہ یہ کام کیونکر چلیگا۔ جن لوگون کے دلون مین ہماری طرف سے ایسی بدظنی ہے۔ ان کے ساتھ معاملہ کرنا بہت مشکل ہے۔ مین احمدی قوم پر یہ ظلم ہرگز روا نہین رکھ سکتا کہ ایک تو ان کا رسالہ ان کے سلسلہ سے الگ کیا جاوے اور دوسرے ان کو اس کا معاوضہ بھی کوئی نہ دیا جاوے اور نہ ہی احمدی قوم اس تجویز کے ساتھ ایک لحظہ کے لئے بھی اتفاق کر سکتی ہے پس آپ پسند کرین۔ تو اس امر کا اعلان کردین اور اس تحریر کو چھاپ کر شائع کردین کہ جب تک ایک ہزار رسالہ کی اعانت کا وعدہ نہ ہوگا۔ جس مین سے پانسو کی قیمت پیشگی وصول ہو جاوے اس وقت تک نئی تجویز عمل مین نہین آسکتی۔ افسوس ہے کہ آپ ایک ہی پہلو پر زور دیتے ہین۔ کہ احمدی قوم کل نقصان برداشت کرے اور دوسرے پہلو پر غور نہین فرماتے۔

امر دوم۔ جو آپکے اس خط نے میرے دل مین سوال اٹھایا ہے یہ ہے کہ جس صورت مین میری اس چھوٹی سی التدعا کو بدظنی پر محمول کیا گیا ہے تو آئندہ خدا جانے اس کام مین کیسی کیسی بدظنیان پیدا ہون گی اور کیسی کیسی مشکلات پیش آئین گی۔ اس لئے قبل اس کے جو مین کسی دوسرے کا ایک پیسہ بھی اعانت مین لون کھولکر بیان کردینا چاہتا ہون۔ تاکہ بعد مین کوئی دقت اور جھگڑا نہ ہو کہ ہماری طرف سے صرف یہ وعدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے دعوی کے دلائل کو اس رسالہ مین پیش نہ کرین گے اور ان کو ضمیمہ مین پیش کرین گے لیکن اس بات کو چھوڑ کر باقی جو کچھ اس رسالہ مین لکھون گا۔ اس مین اپنے عقاید کا پابند ہونگا اور یہ منافقانہ کارروائی مجھ سے ہرگز نہ ہو سکیگی کہ اپنے عقاید کو چھپاؤن۔ مثلاً میرا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور یہی ایک خصوصیت ہے جو اس کو تمام دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے اور کہ اللہ تعالیٰ جس طرح سے قدیم زمانہ مین اپنی برگزیدہ بندون کو اپنی مکالمہ مخاطبہ سے شرف کرتا تھا اسی طرح اب بھی کرتا ہے۔ مین چونکہ علی البصیرت اس عقیدہ پر قائم ہون۔ اس لئے یہ ہرگز نہین ہوگا کہ اسلام کی فضائل اور اس کی خصوصیات کو بیان کرتے وقت مین اس بات کو چھپا لون اور اس کا ذکر نہ کرون۔ ایسا کرنا میرے نزدیک وہی نفاق ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ ایسا ہی مین اس عقیدہ پر قائم ہون اور علی البصیرت قائم ہون کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہین اور کسی نبی کو کسی قسم کی فضیلت آپ پر نہیں دیگئی۔ اور آپ کے معجزات بھی سب نبیون سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ ہین۔ اور کہ ایسی معجزات جو حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہین۔ مثلاً مردون کا زندہ کرنا یہ واقعی اور حقیقی معنون مین صحیح نہین ہین اور نص صریح فیمسک التی قضی علیہا الموت کے خلاف ہین ہان اس رنگ مین وہ صحیح ہین کہ آپ روحانی مردون کو زندہ کرتے تھے یا یہ کہ ایک مریض جس کی حالت بالکل موتی کی طرح ہوگئی ہو۔ وہ آپ کی دعا سے اچھا ہوگیا ہو اور ایسا ہی مین اللہ تعالیٰ کی توحید کے عقیدہ پر قائم ہون کہ کسی بشر کو خدا تعالیٰ نے اپنی صفات مین شریک نہین کیا۔ پس یہ صحیح نہین ہے کہ حضرت عیسے بھی پرندون کے خالق تھے۔ جیسا کہ عام مسلمانونکا اعتقاد ہے یا یہ کہ ایک ایسا دجال آئیگا جو اللہ تعالیٰ کی قدرتون کا مالک بن بیٹھیگا اور مردون کو زندہ کریگا اور جہان چاہیگا بارش برسائیگا ایسے اعتقاد میرے نزدیک مشرکانہ ہین اور انکی بیخ کنی ہر ایک مسلمان کا فرض ہے نیز مین اس عقیدہ پر قائم ہون کہ یہ امت محمدیہ خیر الامم ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اس امت کے ساتھ سچا وعدہ ہے کہ آنحضرت کے خلفا اسی امت مین سے ہونگے باہر سے کوئی نہین آئیگا۔ اور نیز مین اس عقیدہ پر قائم ہون کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور آپ کے بعد کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا ایسا نہین آسکتا کہ اس کو بدون وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت ملی ہو اور خدا تعالیٰ کا وہ انعام جس کا دروازہ اس نے اس امت کیلئے کھلا رکھا ہے یعنی مکالمہ مخاطبہ کا انعام وہ بدون وساطت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اب دنیا مین کسی کو حاصل نہین ہو سکتے اور نیز مین اس عقیدہ پر قائم ہون کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ بزور شمشیر دین پھیلانے کے لئے نہ تھے۔ اور نہ ہی آپکے کسی سچے جانشین کے جنگ اس غرض کے لئے تھے کہ جو لوگ اسلام کو قبول نہ کرین ان کو تہ تیغ کیا جاوے اور نہ کوئی ایسا شخص آپکے بعد آنیوالا ہے۔ جو بزور شمشیر دین کو پھیلائے۔ اور جس قدر حدیثون سے یہ معلوم ہو وہ وضعی ہین۔ خدا کا دین اس کے نشانون اور دلائل اور براہین سے ہی پھیلیگا۔ اور مین اس عقیدہ پر بھی قائم ہون کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہین جیسا کہ دوسرے تمام نبی ان سے پہلے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بعد فوت ہوگئے ہین اور جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر زور نہ دیا جاوے۔ اس وقت تک عیسائی مذہب کی ترقی نہین رک سکتی۔ حضرت عیسیٰ کی زندگی عیسائی مذہب کا بڑا شہتیر ہے۔ میرے نزدیک حضرت عیسیٰ کی زندہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا عیسائی مذہب کی تائید کرنا ہے اور اسلام کی عظمت کبھی قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ غلط عقاید کے خلاف پورے زور سے جہاد نہ کیا جاوے۔

مین نے یہ باتین اس لئے نہین لکھین کہ ان سب کا ذکر بار بار رسالہ مین آیا جاویگا بلکہ اس لئے کہ کسی موقعہ پر بحث کرتے کرتے اگر ان سوالون مین سے کوئی سوال میرے سامنے آئیگا۔ تو اسے مین اپنے عقیدہ کے مطابق لکھونگا اور کھولکر لکھونگا جس چیز کو الگ کرنا ممکن ہے وہ صرف حضرت مرزا صاحب کے دعوی کو اور اس دعوی کے دلائل اور پیشگوئیان اور نشانات وغیرہ اور اگر آپ غور کرینگے تو آپ آسانی سے سمجھ لینگے کہ یہ ممکن ہی نہین کہ رسالہ کوئی ایسی مفید بن سکے جسمین ان باتونکا ذکر ہی نہ آئے خواہ مخواہ انکو درمیان نہین لانا میرا مطلب نہین ہے مثلاً جہان انکی ضرورت نہ تھی۔ جیسے پردہ۔ تعداد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی سود وغیرہ کے مضامین ہین جو لکھے جاتے ہین ان مین کہین ان باتونکا ذکر نہین پایا جاتا۔ حالانکہ کوئی شخص مانع نہ تھا۔ مگر ان چند فروعی مسائل پر اسلام محدود نہین ہزارون بحثین ایسی کرنی پڑینگی جنمین ان باتونکا ذکر آئیگا پس بجائے اس کے کہ بعد مین کوئی عہد شکنی کا الزام ہم پر لگایا جاوے مین پسند کرتا ہون کہ یہ بات جو ہے پہلے ہی پیش کردی جاوے۔ اس کے بعد آپکے ناظرین مین سے یا دیگر مسلمانون مین سے جو لوگ مدد دینا چاہتے ہین اور جب ان کی تعداد حد معین تک پہنچ جاوے۔ تو نئی ترتیب کو شروع کر دیا جاوے۔ مین نے اوپر جو کچھ بیان کیا ہے وہ صرف مثال کیلئے ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ آپ اس تحریر کو چھاپ کر اپنے ناظرین کی رائین اس کے متعلق معلوم کرینگے۔ اس وقت جلدی کرنا مناسب نہین بلکہ جسقدر دیر سے اور پوری بحث ہو چکنے کے بعد یہ تجویز عمل مین آیگی اسیقدر دیرپا ہوگی۔ عجلت مین پیچھے نقصان بہت ہوتا ہے والسلام۔ مہربانی کر کے اس جمعہ کے پرچہ مین اسے درج فرمادین

خاکسار محمد علی۔ از قادیان

نوٹ۔ مین اس بات سے بھی حیران ہون کہ ان باتونکو الگ کرکے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے کونسا اسلام غیر قومون کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔ ایک ہی امتیازی نشان مذہب اسلام کا ہے اسمین خدا تعالیٰ کی برکات کا دروازہ ابتک کھلا ہے ورنہ خالی قصے کسی مذہب کی سچائی ثابت نہین کر سکتے اس اصول کو چھوڑ کر نہ توحید ہی ثابت ہوتی ہے نہ رسالت۔ اسلام کی توحید کو پھر کیا فضیلت ہے یہودی بھی خدا کو واحد لاشریک مانتے ہین اور یہود وغیرہ بھی رسالت کا ثبوت اس لئے نہین دیتا کہ رسالت کی غرض تو یہ تھی کہ رسالت کے چراغ سے دوسرے لوگ اپنے چراغ روشن کرین اگر کچھ نہ بھی ہوا کہ یہ چراغ ہمارے کسی حصہ اس کی امت کو نہین پہنچا تو اسکی تعلیم [illegible] رسالت کس طرح ثابت ہوگی یہی ایک امتیازی نشان اسلام کا ہے اگر اس کو چھوڑ کر اسلام کو [illegible]

نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی دربارہ مسیح موعودؑ

برادرم محمد ظہورالدین صاحب اکمل آف گولیکی نے نعمت اللہ ولی کے قصیدہ کا ایک نسخہ اخبار میں چھاپنے کے واسطے بھیجا ہے۔ یہ نسخہ اس نسخہ سے مختلف ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں شائع فرمایا تھا۔ اس نسخہ میں جسقدر تفصیل نام بنام لکھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح اور اصلی نہیں کیونکہ پیشگوئیوں کا عموماً یہ رنگ نہیں ہوتا۔ لیکن کم از کم یہ نسخہ سنہ ۱۲۲۰ ہجری سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی سے پہلے کی لکھی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس سے اور نہیں تو یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح اور مہدی کا عام انتظار جمہور اسلام میں تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے ابتدا میں تھا۔ نظم درج ذیل کی جاتی ہے۔

راست گویم بادشاہے در جہان پیدا شود
بعد ازان **مرزا محمد** وارثش گردد پدید
چون کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا
بعد ازاں گردد عمر شاہنشہ مالک رقاب
شاہ نادر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
از سکندر چون رسد نوبت بابراھیم لودی شاہ
باز نوبت بر ہمایون چو رسد از لایزال
حادثہ رو آورد سوئے ہمایون بادشاہ
میرود در ملک ایران پیش اولاد رسول
شاہ شاہان مہربانیہا کند بر حال او
تا زمان آنکہ او لشکر بیارد سوئے ہند
پس ہمایون میرسد در ہند و قابض میشود
بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را پناہ
چون کند عزم سفر زین جا سوئے دار البقا
بیشتر اندر قرن کمتر از چہل شاہی کند
رخنہا گردد بعالم ملک او گردد خراب
در تحیر خلق افتند چون جہان گردد چنین
راستی کمتر شود کبر و دغل گردد فزون
ہمچنان دو عشر یا سہ بادشاہی او کند
لوہرا در بر کند از حکم خود اندر جہان
اندریں آید قضا از آسمان گردد پدید
خلق را فی الجملہ اندر دور رو گردد سکون
این چنین تا چند سال او بادشاہی را کند
از طفیل مقدمش در دور گردد اعتدال
ہمچنین دہ عشر یک سال او بود آخر فنا
نادر آید ہم ز ایران او ستاند ملک ہند
چون کند عزم سفر سوئے بقا این بادشاہ
بعد ازاں شاہ قوی زور است گیتی را پناہ
قوم سکہان جبر و ستمہا کند بر مسلمین

نام تیمورے بود صاحبقران پیدا شود
والئے صاحب قران اندر زمان پیدا شود
بعد ازاں اخوان شاہ انس و جان پیدا شود
گردد آں ہم در عیش ہم در آن پیدا شود
پس بدہلی والئے ہندوستان پیدا شود
این یقیں دان فتنہ در ملک آں پیدا شود
ہم ز دوران افغان یکے از آسمان پیدا شود
آنکہ نامش شیر شاہ باشد ہماں پیدا شود
تا کہ قدر و منزلت زاں قدرداں پیدا شود
تا وقار و عزتش چون خسروان پیدا شود
شیر شاہ فانی شود پورش بران پیدا شود
بعد ازاں اکبر شہ کشورستان پیدا شود
وارث او در جہان شاہجہان پیدا شود
ثانی صاحب قران شاہ جہان پیدا شود
تا کہ پورش خورد پیش آں کلان پیدا شود
از عجائبہا چہ گرداب جہان پیدا شود
ہم سرے از آسمان آتش فشان پیدا شود
دوست دشمن میشود شاک اندران پیدا شود
تا ز فرزندان کوچک بعد ازان پیدا شود
والئے از خلق عالم سر فشان پیدا شود
وانکہ نام او معظم بے گمان پیدا شود
مرہٹے بر تخمہائے مردمان پیدا شود
عاقبت از کوہ یکے ابدالیان پیدا شود
غم بدر گردد ز عالم خوش جہان پیدا شود
آں پسر آید درین شاہ زمان پیدا شود
قتل دہلی پس بشود تیغ آں پیدا شود
رخنہ اندر خاندانش زیں میان پیدا شود
او بملک ہند آید حکم آں پیدا شود
تا چہل این دور بدعت اندر آں پیدا شود

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستان تمام تا صدی حکمش میان ہندیان پیدا شود
ازبرائے دفع دجالے ہے گویم شنو
عیسیٰ احمد مہدی آخر زمان پیدا شود
پانصد و ہفتاد ہجری تا ز من این گفتہ شد
یک ہزار و دو صد و ہفتاد آں پیدا شود

تمام شد قصیدہ حضرت ولی نعمت اللہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تیغ اسلام

اے ہمدردان اسلام کب تک خواب خرگوش سے بیدار نہ ہونگے۔ دیکھئے زمانہ گرگٹ سا رنگ بدلا اور کچھوے کی طرح پاؤں نکالے آج اس بت پرست گروہ (ہنود) نے ایک سناالادب وار آریہ دہرم گہر اس اسلام کیلئے آڑا اٹھایا اور آنکھیں دکھلانے لگا۔ جس نے جہالت کی پٹی کو کاٹ کر جہان کی آنکھیں کھولدیں۔ ادہر پادری بھی پاؤں پھیلانے لگے۔ اور اپنی اسی منسوخ شدہ کتاب کی تائید میں گاؤں گاؤں شہر شہر اپنے لکچرار کا دام بچھانے لگے۔ یوں سادہ لوح مسلمانوں کو خصوصاً دیہاتیوں کو اسلام سے ورغلا کر آریہ اور عیسائی بنانے لگے۔ یہ ہی نہیں۔ بلکہ ان باطل مذاہب کے اخبارات نے تو اس ظلم پر کمر کسی کہ الامان۔ ہمارے آقا رسول پاک صاحب لولاک سرور کائنات کی شان مبارک میں ایسی ایسی بے ادبیاں اور گستاخیاں لکھنی شروع کیں کہ جن کو دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔ افسوس۔ وہ اسلام جس کے سایہ سے کفار عالم کانپتے تھے۔ اور جسکی صدا سے آسمان گونجتے تھے۔ آج اس پر کیسے کیسے بے جا حملے ہو رہے ہیں۔ ہائے افسوس مسلمان اب بھی کروٹ بدلنے کا نام تک نہیں لیتے۔ ورنہ انکی کیا مجال تھی۔ جو اسلام جیسے جلیل القدر مذہب سے آنکھ بھی ملا سکتے۔ آہ اے اسلامی حمیت تو کدہر چلی گئی اور اے اسلامی ستارے تو کہاں ہے۔ آ۔ اور جلد آ دیکھ۔ تیرے طالب ابھی بیدار ہیں بالکل سو ہی نہیں گئے۔

صوبہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ وہیں سے تیسا کانہ اخبار مسلمانوں پہ جھپکے ہیں افسوس مسلمانوں کی طرف سے ایسے اخبار بہت ہی کم ہاں کہ نہ ہونے کے برابر ہیں جو ان بے ادبوں کو ادب سکھائیں اور اپنے ناواقف مسلمان بھائیوں کے دلوں سے وہ شکوک بد (جو ان کی وجہ سے ہوں) مٹائیں چونکہ اب گستاخانہ اخبارات کی تعداد برساتی مینڈکوں کی طرح روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ جن کی ٹرٹراہٹ کی صدا ہر مسلمان کے کان تک پہنچکر ان کا دل دکھا رہی ہے۔ علاوہ ازیں اب بھلا ہم کہاں تک صبر کئے جاویں اور یہ کیوں کر اپنی آنکھوں سے دیکھے جاویں۔ کہ ہمارے سچے بے عیب پاک دین پر اور ہمارے پیارے معصوم نبیؐ پر جھوٹے الزام لگائے جائیں۔ اور ہم چپ چاپ بیٹھے رہیں۔ آخر ہمیں اس اسلامی حمیت نے غیرت دلائی۔ تو ہم نے ان دشمنان دین کے سر کچلنے کے لئے اخبار تیغ اسلام فی الحال عشرہ وار جاری کر دیا ہے۔ جو ان بیجا حملہ آوروں کے لئے ایک تیغ آبدار کا حکم رکھتا ہے۔ مضامین بہ تفصیل ذیل ہیں۔ (۱) اسلامی حقانیت (۲) انجیل مروجہ کی تردید (۳) ویدوں کے جال دیانند کے خصائل (۴) تیغ آبدار برحملہ کفار (۵) مختلف کار آمد نسخے و نظم با اثر (۶) اسلامی خبریں (۷) عام خبریں (۸) غیر ممالک کی خبریں وغیرہ قیمت سالانہ پیشگی للعہ پرچہ نمونہ اسکے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

خوشخبری۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے پیشتر کے خریداروں کو انعام میں ایک ایک گھڑی ۶ سو گھنٹہ چالی کی انعام میں دیگئی ہے۔ چونکہ اب تیغ اسلام کی اشاعت کو ترقی دینا منظور ہے۔ اس لئے یہ خوشخبری پر اور خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ کہ معدہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء سے پیشتر جو صاحب تیغ اسلام کی خریداری کے لئے پیشگی قیمت روانہ فرمائیں گے۔ ان سے بجائے للعہ روپیہ کے عہ قیمت اخبار لے کر وہی راسکوپ جیسی گھڑی ۶ سو گھنٹہ چالی کی معہ گارنٹی ۲ سال انعام میں دی جاویگی۔ لیکن یہ رعایت بہ رعایت صرف

۱۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء تک کے لئے ہی ہے۔ بعد انعام پر انعام کے لئے خط وکتابت فضول ہے۔ البتہ کم استطاعت طلبا وغیرہ جو یکمشت بیے ادا نہیں کر سکتے۔ ان سے بطور قسط بھی قیمت اخبار لے کر یہی انعامی گھڑی انعام میں دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ پہلی قسط عہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء سے پیشتر روانہ کریں۔

انعامی گھڑی۔ یہ گھڑی عام گھڑیوں میں شامل نہیں ہے بلکہ اس کے پرزے نہایت ہی مضبوط اور پایدار ہیں۔ جن پر ہمیں پورا بھروسہ ہے۔ اسی لئے ہم اس کے چلنے کی گارنٹی ۲ سال کی لکھکر دیتے ہیں۔ اس کے پیچھے دو ڈھکنے ہیں۔ جو گرد وغبار سے گھڑی کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ڈائل چینی کا ہے۔ کاغذی نہیں چابی اوپر سے بھرائی جاتی ہے۔ اور سوئیاں بھی اوپر سے ہی پھیر دیا کر گھمائی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ خوبی یہ ہے۔ کہ اس کا اسپرنگ یعنے چابی دینے کی کمانی نہیں ٹوٹتی۔ خواہ آپ سارے ہی دن چابی گھماتے جاویں کچھ نقصان نہ ہوگا۔ وقت کی ایسی سچی کہ اب تک صدہا انعام میں دی گئیں کسی کی شکایت نہیں آئی۔

خادم الاسلام یامین محمد خان منیجر وایڈیٹر تیغ اسلام انبالہ شہر (پنجاب)

بدر منور

مورخہ ۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح۔ پارہ ۲۶۔ رکوع ۹

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

لِتُؤمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ وَتُعَزِّرُوہُ وَتُوَقِّرُوہُ وَتُسَبِّحُوہُ بُکرَۃً وَّاَصِیلًا۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول تمہارے درمیان ارسال فرمایا ہے۔ جو شاہد ہے اور مبشر ہے اور نذیر ہے (ہر سہ الفاظ کی مفصل تشریح گذشتہ اشاعت میں کی جا چکی ہے) وہ رسول اس واسطے بھیجا گیا ہے۔ کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے حکموں پر عمل کرو۔ اور گذشتہ غلطیاں جو کتب اور مسائل میں داخل ہو گئی ہیں۔ وہ سب دور ہو جاویں۔ اور تم اس رسول کے ساتھ ہو کر اسے قوۃ دو۔ اور دنیا کے اندر نیکی اور ہدایت پھیلانے کے واسطے اس کے ساتھی بنو۔ اور اس کی عزت اور تکریم کرو۔ کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے۔ اور اس کی توجہ سے اور دعا سے تم ہدایت کی طرف کھینچے گئے ہو۔ اور راہ راست پر لائے گئے ہو۔ اور صبح و شام خدا کا شکر کرو۔ اور اس کی تقدیس کرو۔ کہ اس نے تم پر اس قدر فضل اور رحمت کی۔ کہ تمہارے درمیان ایک ہادی مبعوث کیا۔

اِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوقَ اَیدِیھِم فَمَن نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنکُثُ عَلٰی نَفسِہٖ وَمَن اَوفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیہُ اللّٰہَ فَسَیُؤتِیہِ اَجرًا عَظِیمًا۔

وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا سے ہی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا۔ وہ اپنی جان کو نقصان میں ڈالیگا اور جس کسی نے یہ عہد پورا کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ بڑا اجر عطا فرمائیگا۔ اس آیت شریف میں بیعت الرضوان کی طرف اشارہ ہے۔ جس کا مفصل ذکر اس سورہ فتح کی تفسیر کی تمہید میں (اخبار بدر مورخہ ۱۲۔ جنوری ۱۹۰۶ء میں کیا جا چکا ہے۔ اور اس واسطے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس جگہ بیعت کے متعلق چند باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ کسی نبی یا مامور یا امیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا ابتدا سے ایک اسلامی قاعدہ ہے۔ جو قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور سنت رسول اور عمل خلفائے کرام سے ظاہر ہے۔

۲۔ بیع کے معنے ہیں۔ اپنے آپ کو بیچ دینا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر تصریح کے لئے فرمایا ہے۔ جب ایک شخص کسی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ تو اپنے آپ کو اس کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے۔ اس کی رضامندی کو اپنی رضامندی پر مقدم کرتا ہے۔ ہر حال میں اس کا حکم مانتا ہے۔ اور اس کی خاطر اپنا مال اور جان اور عزت قربان کرنے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتا ہے۔

۳۔ اول بیعت جو اسلام میں ہوئی۔ وہ اسی قسم کی بیعت تھی سورہ ممتحنہ میں تصریح ہی ہے۔ جہاں فرمایا ہے یُبَایِعنَکَ عَلٰی اَن لَّا یُشرِکنَ بِاللّٰہِ شَیئًا وَّلَا یَسرِقنَ وَلَا یَزنِینَ وَلَا یَقتُلنَ اَولَادَھُنَّ وَلَا یَاتِینَ بِبُھتَانٍ یَّفتَرِینَہٗ بَینَ اَیدِیھِنَّ وَاَرجُلِھِنَّ وَلَا یَعصِینَکَ فِی مَعرُوفٍ فَبَایِعھُنَّ۔ جس کا نام بیعت رضوان ہے۔ دوم۔ اسلام و جہاد پر بھی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کیا کرتے تھے۔ سوم۔ بیعت ترک معصیت والزام حسنات پر ہے۔ بلکہ بعض وقت ایسی ہی بیعت ہوئی ہے۔ کہ آپ نے کسی سے بیعت لی۔ میں سوال نہ کروں گا۔ جیسا کہ سورہ ممتحنہ میں ذکر ہے۔ یہی تیسرے قسم کی بیعت ہے۔ جو حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود ومہدی معہود خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے مریدین سے لیتے ہیں۔ اور جس کے شرائط اخبار کے صفحہ اول پر درج ہیں۔ خلاصہ ان تمام شرائط کا یہ ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"

(۴) یہ عہدنامہ دراصل صرف اس انسان کے ساتھ نہیں جس کے سامنے ہم بیٹھتے ہیں۔ اور جس کے ہاتھ پر ہم ہاتھ رکھتے ہیں۔ بلکہ عہدنامہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ جو ہر وقت ہمارے اعمال اور افعال اور خیالات کا شاہد ہے اسی واسطے فرمایا۔ کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اصل خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ انہوں نے اس قول وقرار کے وقت اپنا ہاتھ خدا کو دیا ہے۔ اور یہ ایک بڑی سخت ذمہ داری کا کام ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو بھی اپنی بیعت لینے کے معاملہ میں جو حکم خدا تعالیٰ سے صادر ہوا ہے۔ اس کے الفاظ بھی یہی ہیں۔ اور اس واسطے احمدی جماعت اس بیعت کے وقت اپنے آپ کو ایک بہت بڑی ذمہ داری میں ڈالتی ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ بلکہ اور لطیفہ ہے۔ کہ مرزا صاحب تو بیعت کے وقت فرماتے ہیں۔ احمد کے ہاتھ پر اقرار کرتا ہوں۔ اور احمد کے ہاتھ کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ انما یبایعون اللہ

ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں

کہ انسانی زندگی وبقائے صحت کا دارومدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑا ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی ہے۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری لاغری سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے ایک تو غذا کا کافی طور پر چبا نہ سکنا دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ کہ جن کو اطباء نے ام الامراض اور منشاء امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کیجاتی ہے یہ نہیں جانتے کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر آخرش لاعلاج ہو جاتی ہے بیمار۔

خوشبودار منجن دندان

سب سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست خون کا جانا بند۔ بدبو میلاپن دفعہ۔ دانت موتیوں کی طرح صاف وچمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں کیڑا لگنے نہیں پاتا۔ اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کے امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاد و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ باد گولا۔ درد شکم پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طحال۔ دردسر۔ کھٹے ڈکار کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزا پانی چھوٹنا۔ نفخ کا ہوجانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ جملہ امراض شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھارنیوالا ہے علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں۔ تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعوی ہے کہ اس کے ایک ماہ کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کامل کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت لاہور

اب اندھے بھی دیکھنے لگیں گے

امریکہ کے ایک پروفیسر نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے بقول پروفیسر نہ صرف وہ اندھے جن کی بینائی وسط عمر میں جاتی رہی ہے بلکہ وہ بھی جو مادر زاد اندھے ہیں۔ دیکھنے لگیں گے۔ پروفیسر مذکور کا بیان ہے۔ کہ وہ اس آلے سے بالکل تیرہ و تاریک کمرہ میں جا سکتا ہے۔ اور اس کے اندر تمام چیزوں کو تاریکی میں اسی صفائی سے دیکھ سکتا ہے۔ جس طرح دن کی روشنی میں وہ دیکھ سکتا تھا۔ یہ آلہ ٹیلی فون کے علمی اصول پر طیار کیا گیا ہے۔ اور دماغ کے خاص حصے میں اس طرح روشنی داخل کرتا ہے۔ جس طرح ٹیلی فون آواز کو کان کے پردہ تک پہنچاتا ہے۔ (صادق الاخبار)

قبر سے نکل بھاگا

ہے تو یہ کہ دنیا کے لوگوں کی مکاری اور چالبازی کی بھی کوئی انتہا نہیں رہی۔ ذیل کا حیرت انگیز واقعہ انتخاب سے نقل کیا جاتا ہے۔

"امریکہ میں ایک ملزم نے حاکم کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا۔ وہ در حقیقت عجیب و غریب ہے یہ تو اکثر سننے میں آیا ہے۔ کہ مختلف وجوہ سے لوگوں نے اپنے دم سادھ لئے اور بظاہر بالکل مردہ بن گئے لیکن یہ شخص سب پر سبقت لے گیا۔ اس نے دم چرا کر اپنے آپکو نہ صرف مردہ ظاہر کیا بلکہ لوگوں کو اپنی لاش صندوق میں بند کرنے اور اس کو قبر میں دفن کر دینے میں بھی منع نہ کیا۔ اس نے اپنے دوستوں کو پہلے سے پڑھا رکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے لاش کے صندوق کے ایک سمت میں دو فٹ مربع کی کھڑکی بنا دی تھی۔ اور قبر کے ایک پہلو میں سے جو پہاڑی کے قریب بنائی گئی تھی۔ ایک سرنگ بنا دی گئی تھی۔ جس کے ذریعے سے ہوا اندر جا سکتی تھی۔ تجہیز و تکفین کے وقت لاش کو صندوق میں اتارا گیا۔ وہ ایک اور صندوق پر جا کر رکھا گیا۔ جو اس مکار متوفی کے دوستوں نے ایک دن پہلے رکھ دیا تھا۔ اس صندوق میں بھی ایک کھڑکی لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ ان دونوں کھڑکیوں کو کھول کر وہ چالباز اس سرنگ کے ذریعہ سے قبر سے باہر نکل آیا۔ اور اس طرح سزا کے جرم سے بچ گیا۔ (صادق الاخبار)

اخبار سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر رابرٹ ہچنسن جو ایک مشہور طبیب ہیں۔ وہ غذا کی بے ترتیبی یا زیادہ کھانا کھانے کو بدہضمی کا باعث نہیں قرار دیتے۔ بلکہ دماغی اور جسمانی تکان کو۔ ان کی رائے ہے۔ کہ جس شخص کو بدہضمی ہو۔ اگر اس کا سبب جسمانی بے آرامی ہو۔ تو وہ اپنے جسم کو خوب آرام دے کر اگر دماغی تکان اس کا باعث ہو۔ تو دماغ کو آرام دیا جاوے

اخبار۔ برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے۔ کہ اگر انگور کو مندرجہ ذیل ترکیب سے کھایا جاوے۔ تو بھوک بڑھتی اور قوۃ ہضم ترقی کرتی ہے۔ اسے بیچ میں سے دو ٹکڑے کرو۔ پھر بیج اور اس کے اردگرد کا سفید گودا نکال ڈالو اور رکھ دو۔ اور اس کے گودے کی جگہ شکر بھر دو۔ پھر کوئی ایک گھنٹہ بعد کھاؤ

مکسکو۔ میں ابھی حال میں ایک ٹوٹنے والا تارہ گرا ہے اس کا وزن کوئی ۵۰ ٹن ہوگا۔

مندرجہ ذیل ترکیب سے جو روغن بنایا جاوے۔ اسے لکڑی کے اوپر لگا دینے سے لکڑی لوہے کی طرح مضبوط اور دیرپا ہو جاتی ہے۔ روغن السی کو جوش دو۔ اور پھر اس میں پسا ہوا کوئلہ ڈال کر تھوڑی دیر تک چلاؤ۔ اور پھر اسے لکڑی پر لگا دو

اگر کاغذ کو خواہ وہ سادہ ہو خواہ وہ لکھا ہوا اور خواہ چھپا ہوا ہو۔ پھٹکڑی کے پانی میں بھگو کر خشک کر لیا جاوے تو پھر اس میں آگ اثر نہیں کر سکتی۔ بعض کاغذ کو کئی ڈوب لگائے جاتے۔ اور ہر بار خشک کر لیا جاتا ہے۔ سکے بھی اسی طریقے میں محفوظ کر لئے جاتے ہیں۔

اخبار۔ سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ سگرٹ کثرت سے پینے سے انسان دیوانہ ہو جاتا ہے۔ ایک شخص کوفرتی نامی جو سگرٹ بنانے کا کام کرتا ہے۔ اس کا لڑکا کثرت سے سگرٹ پیتا تھا۔ جہاں تک کہ ایک سو سگرٹ دن بھر میں ختم کر دیتا تھا۔ اس نے ایک سال تک سگرٹ بہت کثرت سے پئے۔ جن کے برے اثر سے وہ آخر کار دیوانہ ہو گیا۔

بعض لوگوں کے پاؤں نہایت بدنما ہو جاتے ہیں۔ انہیں شینک پڑ جاتی ہے۔ یا انگلیاں آگے سے موٹی ہو جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ دو جوڑے جوتوں کو ادل بدل کر استعمال کرتے ہیں۔ اور پاؤں کو روزانہ دھوتے ہیں۔ ان کے پاؤں بدنما نہیں ہو سکتے۔ اگر پاؤں گرم پانی سے دھوئے جاویں۔ تو دھونے کے بعد ہی سرد پانی میں ڈالدئے جاویں۔ تاکہ زیادہ ملائم ہونے کے باعث مڑ نہ سکیں۔

غریب احمدی کیلئے عمدہ موقع

چوہدری رستم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ کسی غریب احمدی کے لئے اخبار بدر جاری کرانا چاہتے ہیں۔ لہذا کوئی غریب احمدی جو اس رعایت کا مستحق ہو۔ دفتر اخبار بدر میں درخواست کرے۔ یاد رہے کہ کوئی غیر مستحق شخص درخواست کرنے کا مجاز نہیں۔ خاکسار محمد انصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

درخواست دعا

میاں عبد الرحمان و مراد بخش صاحبان ساکن راولپنڈی اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی بھائیوں سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ایسا ہی میاں عبد اللہ صاحب از حضرو اپنے لئے دعا کراتے ہیں۔

براہین احمدیہ

کتاب براہین احمدیہ چھپ کر قریباً طیار ہو گئی ہے۔ اور عنقریب شائع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ تاکہ جلد فروخت ہو جانے کے سبب بعد میں خریداروں کو مایوس نہ ہونا پڑے

درخواستیں آنی چاہئیں بنام مینیجر دفتر بدر قادیان

درثمین

جس میں تمام نظمیں جو اب تک حضرت مرزا صاحب کی شائع ہوئی ہیں۔ اردو اور فارسی صحیح ہو کر عمدہ کاغذ پر خوشخط ہوں گی۔ درخواستیں درج رجسٹر کی جاتی ہیں۔

درخواستیں بنام مینیجر دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور

بدر صادق

مورخہ ۶ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۰۶ء

مخالفتِ انبیاء کا راز

قصۂ یوزآسف (یسوع پراگندہ بھیڑون کو جمع کرنیوالا) جس کا ترجمہ یورپ کی تقریباً سب زبانون مین پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ عربی۔ عبرانی۔ سریانی۔ وغیرہ مشرقی زبانون مین بھی قدیم سے اس کا ترجمہ موجود ہے۔ اس مین بھی اناجیل یونانی کی طرح امثال سے بہت کام لیا گیا ہے۔ اس کی امثال اکثر تو اُن امثال کے ساتھہ بہت ہی ملتی ہین۔ جو ان اناجیل مین پائی جاتی ہین۔ لیکن یا تو ان اناجیل کے مولفین یعنی متی مرقس وغیرہ کو یسوع کی سوانح صرف تیتیس ۳۳ سال تک کی عمر کے ہی مل سکے تھے اس کے بعد کے ملے ہی نہین۔ کیونکہ یہ مورخین متی مرقس لوقا مسیح کے حواریون مین سے نہ تھے۔ بلکہ اس کے زمانہ مین بھی نہ تھے بعد مین سنی سنائی باتون کے لکھنے والے راوی ہین۔ اور یا چونکہ یہ اناجیل رومی سلطنت مین شائع کرنے کے واسطے لکھی گئی تہین اس واسطے مناسب نہ تہا۔ کہ سلطنت نے جس شخص کو صلیب کا حکم دیا ہے۔ اگر وہ کسی تدبیر سے بچ نکلا ہے (گو اس ذریعہ مین حکام کا دخل بھی ہو۔) تو اُس کے بچ نکلنے کے راز کو افشار کر کے اُس پر اور اُس کے ساتھیون پر مصیبت وارد کی جاوے۔ اس واسطے صلیبی واقعہ کے بعد جو کچھہ وعظ و نصیحت کا سلسلہ یسوع کی طرف سے جاری رہا۔ وہ ان اناجیل مین شامل نہ کیا گیا۔ اور علیحدہ اشاعت مین بھی وہ ایسے رنگ مین شائع ہوا۔ کہ حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کے اسلام کی طرح اس کا صحیح پتہ خواص کے معلومات تک ہی محدود رہا۔ ان وجوہات سے یوزآسف کے قصہ مین جو تماثیل ہین وہ مروجہ اناجیل کی تماثیل کے سوائے بعض اور ایسی اعلیٰ درجہ کی تماثیل اپنے اندر رکہتی ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان امثال کا بیان کرنے والا انجیلی امثال کے بیان کرنے والے سے بڑھ کر صاحب تجربہ اور صاحب کشف صاحب حال تہا۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ امثال دو مختلف اشخاص کا کلام نہین۔ بلکہ ایک ہی شخص کے دو مختلف زبانون کا کلام ہے۔ اور جو کلام یوزآسف کے نام پر مشہور ہوا ہے۔ وہ آخری عمر اور زیادہ تر تبتل الی اللہ اور توجہ الی اللہ کے وقت کا کلام ہے۔ اس واسطے اس مین ایک خاص برکت اور نور نظر آتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ کلام جلد تر یورپ ایشیا کی زبانون مین رائج ہوگیا۔ حالانکہ یونانی اناجیل کا ترجمہ تھوڑے ہی عرصہ سے دوسری زبانون مین کیا جانا شروع ہوا ہے۔ گو ممکن ہے۔ کہ قصۂ یوزآسف کی اس سُرعت اشاعت کا یہ بھی موجب ہوا ہو۔ کہ عیسائی قوم کے خواص خوب جانتے تھے کہ یسوع مسیح کی اصل کتاب **البشریٰ** جس کو عبرانی مین **בשרה** **بشوراہ** کہتے ہین۔ یہی ہے۔ اور اندر ہی اندر سب نے یہ کوشش کی ہو۔ کہ اس کی اشاعت فوراً تمام ممالک مین پھیل جائے۔ لیکن دراصل اُس کی کثرت اشاعت کا موجب اُس کی تعلیم کی عمدگی اور اُس کے کلام کی برکت اور تاثیر تھا۔

ناظرین تعجب کرین گے۔ کہ اس مضمون کی سُرخی تو ہے **مخالفین انبیاء کا راز**۔ اور قصہ شروع ہوگیا ہے۔ یوزآسف کا۔ یہ کیا بات ہے۔ اس واسطے عرض کر دیتا ہون کہ اس جو قصۂ یوزآسف مین درج ہے۔ اور چونکہ ہماری ملک کے بعض لوگ اس قصہ کے حالات سے چندان واقف نہین ہین۔ اس واسطے اُن کی اطلاع کے واسطے مین نے قصۂ یوزآسف کے متعلق چند سطرین درج کر دی ہین۔ اور اب مین اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہون۔

قصۂ یوزآسف مین سوال جواب کے طور پر ایک تمثیل لکھی ہے جس کا مطلب ہم اس جگہ درج کرتے ہین۔ سوال یہ کیا گیا ہے کہ انبیاء دنیا مین جب آتے ہین۔ تو اُس وقت مخلوق دو رنگ کی ہوتی ہے۔ ایک دنیا دار کہلاتے ہین۔ رات دن اپنے دنیوی کامون مین غرق رہتے ہین۔ اور دنیوی دہندون مین ایسے پھنسے ہوئے ہوتے ہین۔ کہ ان کو سر اٹھا کر دین کی طرف ایک نظر کرنے کی بھی فرصت نہین ہوتی۔ جھوٹھ۔ چوری۔ خیانت۔ غیبت۔ بدگوئی۔ بدمعاملگی۔ سب باتین کرتے ہین۔ اور چھپاتے نہین۔ اور ان باتون کا اپنی دنیا کے چلانے کے واسطے حکمت عملی نام رکھتے ہین اور ان کا کرنا ضروری جانتے ہین۔ یہ لوگ ظاہر و باطن مین دنیا دار مشہور ہوتے ہین۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہین۔ جو بظاہر دینداری کا اظہار کرتے لیکن دراصل ان مین بھی دنیا دارون کی سب باتین اُن کے برابر بلکہ ان سے بڑھ کر پائی جاتی ہین۔ وہ دین کے پیشوا بنتے ہین۔ لیکن دین ان مین پایا نہین جاتا۔ (اِلّا ماشاء اللہ) ہر طرح کی مکاری۔ فریب۔ دہوکھا وغیرہ افعال شنیعہ پیسہ حاصل کرنے کے واسطے کر گذرتے ہین اور دراصل ان لوگون سے بھی بدتر ہوتے ہین۔ جو دنیا دار کہلاتے ہین۔ اور لطف یہ ہے کہ دنیا دار بھی ان کو خوب جانتے ہین کہ یہ ایسے خراب اندرون ہین۔ لیکن وہ سب باہم ملکر شیر و شکر کی طرح رہتے ہین۔ اور ایک دوسرے کی مخالفت نہین کرتے۔ نہ کسی کو آپس مین ستاتے یا دکھ دیتے ہین۔ برخلاف اس کے جب کوئی نبی ان مین پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ مخلوق سے کوئی دولت نہین چاہتا۔ اُن کے دنیوی اموال مین سے کوئی حصہ نہین لیتا۔ صرف دین سکھاتا ہے۔ نیک باتون کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسے گُر بتلاتا ہے۔ جن سے دین اور دنیا مخلوق کی سنور جاوے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ دُنیا کے لوگ اُس کی مخالفت کرتے ہین۔ اور ہر طرح سے اُس کی ایذا رسانی کے درپے ہوتے ہین۔ اور اُس کو دُکھ دینے کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کرتے۔ حالانکہ وہ سچا دیندار ہے۔ سچائی کو اختیار کرتا ہے۔ سچائی کی طرف بلاتا ہے۔ اور خود بھی سچائی کا نمونہ دکہاتا ہے۔

یہ تو سوال ہے۔ اور اس کا جواب جو تمثیل مین دیا گیا ہے اس کا مطلب کلام یہ ہے۔ کہ دیکھو ایک جانور مر گیا ہے۔ اور اس کی لاش جنگل مین پڑی ہے۔ اور کتے اُس کے کھانے کے واسطے جمع ہوگئے ہین۔ کچھ جنگل کے کتے ہین اور کچھ شہر کے ہین مگر وہ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ سب مل کر اُس کے کہانے مین مصروف ہین۔ گاہے گاہ آپس مین ایک دوسرے کو گھورتے ہین۔ لیکن اس کے کھانے مین سب لگے ہوئے ہین اور اس مین غرق ہین۔ اور ہر ایک اس حرص مین ہے۔ کہ اپنے ساتھیون سے زیادہ اور جلد کھائے۔ اس واسطے وہ سب تیز دانت چلاتے ہین۔ لیکن اتفاق سے وہان ایک سفید پوش آ گذرا۔ وہ لوتھ کی بدبو سے گھبرایا ہے۔ اور جلدی سے اپنی ناک پر کپڑا رکھا۔ اور اپنا قدم تیز اٹھایا۔ کہ وہان سے گذر جاوے اور لاش کی بدبو کے احاطہ سے دور رہے۔ لیکن کتون نے جب اس کو دیکھا۔ تو وہ سب اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بھونکنے لگے۔ گویا وہ اُن سے لاش چھیننے آیا ہے۔ اور اُس کے پیچھے پڑے۔ اور اُس کو کاٹنا چاہا۔ اور نادانون نے نہ جانا کہ وہ تو مردہ لاش سے خود بھاگتا ہے۔

یہ صحیح تمثیل اُن لوگون کی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے نبی اور مُرسل پر حملہ کرتے ہین۔ اُن کا حملہ اس واسطے نہین کہ یہ نبی اُن کو کچھ ایذا دیتا ہے۔ بلکہ یہ اس واسطے ہے۔ کہ اُن کی بدفطرت کا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ مُرسل آلہی پر ناجائز حملہ کرین۔ اور اُس کو دکھ دین۔ اور ستائیں۔ اور اپنے شامت اعمال کے ساتھ اپنے لئے جہنم کے سامان کو پوری طرح سے مہیا کرین۔

پس پہلی وجہ مخالفت انبیاء کی یہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگ نیکی اور ہدایت سے بہت دور جا کر ایک ایسی گندی حالت مین پڑے ہوئے ہوتے ہین۔ کہ وہ فطرتاً نور کے دشمن ہوتے ہین۔ اور تاریکی کے ساتھ پیار کرنے والے ہوتے ہین۔ اُن کی فطرتون کا یہ تقاضا ہوتا ہے۔ کہ وہ انبیاء کی مخالفت کرین۔ اور اُن کو دنیا مین نیکی اور ہدایت کے پھیلانے سے روکیں۔ نبی کا آوازہ اُن کے کانون مین بالکل ایک اجنبی آواز ہوتا۔ جس کو سننے کے وہ عادی نہین ہوتے۔ اور اس واسطے وہ چونک اٹھتے ہین۔ کہ ہین یہ کیا ہوا

اس شخص نے کیا دین دیا۔ تو ہم نے کبھی نہیں سُنا۔ اور ایسی بات کی برداشت ہم نہیں کر سکتے۔ [illegible] نبی کی بات کو سُن کر جلتے ہین اور بیتاب ہوتے ہین۔ اور شور و غل مچاتے ہین۔ اور اُس کے برخلاف ہر طرح کی کوشش کرتے ہین۔ اور تمام ناجائز امور کو اُس کی مخالفت مین جائز کر دیتے ہین۔

دوسرا راز اس مخالفت مین یہ ہوتا ہے۔ کہ نبی کی ضرورت ایسے وقت مین ہوتی ہے۔ جب کہ کوئی قوم تقوے کے راہون سے دُور جا پڑے۔ اور گذشتہ ملہمین کی بتلائی ہوئی صداقتون کو رفتہ رفتہ بھول جائے۔ اور جو نقشہ ابتدائے زمانہ نبوت مین تھا۔ وہ بالکل مسخ ہو جائے۔ اور نالائق اور خود غرض لوگ جو دین کے ساتھ کوئی مناسبت نہین رکھتے۔ دین کے امام بن جاوین۔ اُن کی یہ ردی حالت خود اس امر کا ثبوت دیتی ہے۔ کہ وہ جو دوسرون کے مصلح بنتے ہین۔ خود اس قابل ہین کہ اُن کی اصلاح کی جائے۔ نبی کے آنے سے پہلے عوام مین ملے جلے وہ اس طرح رہتے ہین۔ کہ اُن کی خراب حالت اندرونی کا اظہار نہین ہوتا۔ لیکن نبی کا ظہور اُن کے اندرونے کو باہر نکال کر دکھا دیتا ہے۔ تب وہ اپنے افعال اور حرکات جو نبی کی مخالفت کرتے ہین۔ اس سے یہ صاف کھل جاتا ہے کہ درحقیقت یہ لوگ سچے راہ پر نہین چلتے۔ اور اُن کی اس حالت کو [illegible] خود اس بات کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ کہ جس شخص کی مخالفت مین وہ سرگرم ہین وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور اُس کا سچا رسول ہے۔

تیسرا راز اس مخالفت کا یہ ہے۔ کہ نبی کے آنے سے پہلے وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہین۔ شیطان کے پیرو کار ہوتے ہین اور وہ لوگ جو ان کو گمراہ کرتے [illegible] جاتے ہین۔ وہ بھی شیطان کے پیرو ہوتے ہین۔ پس جھوٹے مدعی مین اور اس کے ساتھیون مین اور بلکہ اس کے مخالفون مین ہی سب طرف شیطان ہی کا جال پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس واسطے بہت مخالفت جھوٹون کی نہین ہوتی۔ مثلاً آج کل جو لوگ جھوٹے گدی نشین اور امام بنے بیٹھے ہین۔ وہ بجائے خود شیطان کے ساتھی ہین۔ اور ان کے برخلاف جو لوگ تھوڑا بہت ہاتھ اُٹھاتے ہین۔ وہ بھی جھوٹے پیر بنے بیٹھے ہین۔ اور ہر دو مین ایک دوسرے سے حسد اور خود غرضی کے سوائے اور کوئی وجہ مخالفت نہین سب شیطان ہی کے پیرو ہین۔ ادھر بھی شیطان ہے۔ اور اُدھر بھی شیطان ہے۔ شیطان کی شیطان کے ساتھ جنگ ہے۔ جیسا کہ دو پہلوان اندر سے ملے ہوئے صرف لوگون پر ٹکٹ سے اور روپیہ جمع کرنے کی خاطر اکھاڑہ لگاتے پھرتے ہین۔ [illegible] گیا۔ اور کبھی وہ گر گیا۔ اور روپیہ جو ملا برابر تقسیم کر [illegible]۔ یہی حال ان لوگون کا ہے۔ لیکن انبیاء کے وقت اور صورت مین معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہان اس طرف نبی ہے۔ اور اُس طرف شیطان اپنے تمام لشکر کو ساتھ لاکر کھڑا ہے۔ اس واسطے نبی کے برخلاف مخالفت کا جوش بہت بھڑکتا ہے۔ کیونکہ شیطان کے واسطے یہ موقع ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنا سارا زور اور ساری طاقت اس مقابلہ پر خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے لشکر کو بہت جوش دلاتا ہے۔ اور اپنے ساتھیون کو للکارتا اور اُبھارتا ہے۔ کہ یہ وقت [illegible] مرنے کا ہے۔ یہ موقعہ شیطان [illegible] کے واسطے بہت [illegible] ہے۔ کیونکہ اُس کی موت قریب آ ہوتی ہے۔ اس واسطے اُس کے حملے مایوسانہ [illegible] ہوتے ہین۔ یہ وجہ ہے۔ کہ انبیاء کی مخالفت کے جوش سے بڑھ کر اور کوئی جوش نہین ہوتا۔

چوتھا راز مخالفت انبیاء مین یہ ہے۔ کہ نبی ابتداء مین اکیلا ہوتا ہے۔ اور شروع سے وہ خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرتا ہے کہ مین کامیاب ہو جاؤن گا۔ اس کے دعوے بڑے عظیم الشان ہوتے ہین۔ اور شروع مین اُس کے ساتھ شامل ہونے والے صرف چند ایک غریب لوگ ہوتے ہین۔ جن سے کوئی اُمید نہین کر سکتا کہ وہ اپنی کوششون سے اُس کے دعاوی کے مقاصد کو پورا کر سکین۔ اور تمام بڑے بڑے لوگ اُس کے مخالف ہو جاتے ہین یہ اس واسطے ہوتا ہے۔ تا کہ اُس کی آخری کامیابی ایک معجزہ نما ہو۔ کیونکہ دنیوی امور کی سنت تو یہ ہے۔ کہ فتح وہ پاتے ہین جن کے ساتھ آدمی بڑے بڑے ہون۔ اور رُعب والے اور مال والے اور طاقت والے ان کے حامی ہون۔ برخلاف اس کے جب کہ نبی باوجود ان سب سامانون کے نہ ہونے کے فتح پاتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو دنیا پر معجزانہ رنگ مین یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ فی الواقع خدا کی طرف سے ہے۔ ورنہ اس غریب بے سروسامان کے اختیار مین نہ تھا۔ کہ وہ اس قدر کامیابی حاصل کر لیتا۔

پانچوان راز اس مخالفت مین یہ ہے۔ کہ رسمی عالم اور خاندانی فاضل اور پُرانے دولت مند تو پہلے ہی سے مشہور اور باعزت اور آسودہ حال ہوتے ہین۔ اگر وہ نبی کے ساتھ شامل ہو جاوین۔ تو خواہ مخواہ ان کے دلون مین یہی خیال آئے گا۔ کہ ہم نے اس نبی سے کیا لیا۔ ہم نے خود اُس کو عزت دی اور مال دیا۔ ان کے قلوب شکرگزاری کی طرف نہین آ سکتے۔ برخلاف اس کے غریب لوگ اور ناخواندہ لوگ جب اس نبی کے طفیل امیر اور عالم اور عارف بن جاتے ہین۔ تو وہ اس کے احسان کو پہچانتے ہین۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور مین گر جاتے ہین۔ مثلاً عرب کے اَن پڑھ اور دنیا کے علوم سے ناواقف اور سامان و قواعد جنگ سے جاہل جب قیصر و کسریٰ کے فاتح بنے تو وہ کس قدر خدا تعالیٰ کے حضور مین شکر کے سجدون مین گرے ہون گے۔ کہ وہ قوم جس کے متعلق تاریخ شہادت نہین دیتی۔ کہ انہون نے کبھی بھی کسی زمانہ مین کوئی ملک فتح کیا ہو۔ تمام مہذب دنیا کے مالک ہو گئے۔ یہ کس کی طفیل تھا۔ ایک اُمّی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار انبیاء اور خاتم النبیین کی اطاعت کا نتیجہ تھا۔

چھٹا راز اس مخالفت مین یہ ہے۔ کہ مخالفت جب بڑھتی ہے۔ اور نبی کو دیس سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ ہر طرف سے اپنے آپ کو بے سروسامان پاکر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے نشانات دکھاتا ہے۔ اور آیات نازل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہین۔ کہ اگر عرب کے سب باشندے حضرت صدیق اکبر کی طرح آمنا و صدقنا کہنے والے ہوتے تو اس قدر مجموعہ قرآن شریف کا کس طرح نازل ہوتا اور اتنی پیشگوئیان اور معجزات اور خوارق کیون کر دنیا کو دکھلائے جاتے جس نے مان ہی لیا۔ اُس کے واسطے نشانات کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ابو جہل اور اُس کے ساتھیون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دکھ دیا۔ اور طرح طرح کی ایذاء پہنچائین۔ تو آیات اور نشانات نازل ہونے شروع ہوئے جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے۔ .... کہ قرآن شریف حزن کی حالت مین نازل ہوا ہے۔ اس کو حزن کے ساتھ پڑھو۔

ساتوان راز اس مخالفت انبیاء مین یہ ہے۔ کہ نبی جب ابتداء مین مبعوث ہوتا ہے۔ تو اُس کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اُس کو دیا جاتا ہے۔ وہ پیغام سب مخلوق کو جس کے واسطے وہ مبعوث ہو کر آیا ہے پہنچا دے لیکن اس اہم کام کو پورا کرنے کے واسطے نہ اُس کے پاس کافی تعداد آدمیون کی ہوتی ہے۔ اور نہ مالی اسباب مہیا ہوتے ہین اور نہ اتنی جلدی ایسے مخلصین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکتی ہین۔ جو فوراً دنیا بھر مین اس کی تبلیغ کو پہنچا دین۔ پس ایسے وقت یہ کام اُس کے مخالفین اور منکرین سے لیا جاتا ہے۔ جو نہایت جوش اور محنت کے ساتھ اور اپنا زر اور مال اور وقت اور محنت خرچ کر کے اس کی تبلیغ کو سب جگہ پہنچا دیتے ہین۔ اس خدمت کی مثال جو کفار سے لی جاتی ہے۔ خود اس زمانہ مین پورے طور پر موجود ہے اس زمانہ مین ایک نہین بہت سے آدمی اس قسم کے موجود ہین جنھون نے اس خدمت کو بہت عمدگی سے ادا کیا ہے من جملہ اُن کے ایک تو **مولوی ابو سعید محمد حسین** صاحب بٹالوی ہی ہین۔ جنہون نے سب سے اول فتویٰ کفر لکھا اور اُس مین خدا کے مسیح کے دعاوی کا اکثر حصہ پیش کیا۔ اور پھر ایک لمبے سفر کی محنت شاقہ اُٹھائی۔ اور جا بجا پھر کر لوگون کو سمجھایا۔ اور فتوے پر مہرین کرائین۔ اور پھر اس فتویٰ کو اپنے خرچ سے چھپوایا۔ اور شائع کیا۔ اور پھر اسی پر بس نہین کی۔ بلکہ آج تک مخالفت کے جوش مین ہین۔ گو پہلے کی نسبت یہ جوش ٹھنڈا ہے۔ یا شاید زمینی مصروفیتون کے سبب فرصت کم ملتی ہین۔ کئی لوگون کے خطوط ہندوستان کے مختلف حصون

سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اس مضمون کے آ پہنچے ہیں۔ کہ ہم آپ کے حالات سے بے خبر تھے۔ مولوی محمد حسین کی تصنیف دیکھ کر آپ کی خبر لگی۔ اُس تصنیف میں کچھ آپ کی عبارت نقل تھی۔ اور پھر اس کا جواب تھا۔ آپ کی عبارت میں ایک روحانیت اور تاثیر تھی۔ جواب ایک خشک اور [illegible] تھی۔ [illegible] ہدایت ہوئی ایسا ہی ایک [illegible] غلام دستگیر قصوری [illegible] کفر کا فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف لکھوایا۔ اور پھر اپنی کتاب میں تحریری مباہلہ شائع کرکے اور اپنی دعا کے مطابق موت پاکر ہمیشہ کے واسطے خدا کے نبی کی صداقت پر مہر لگا گیا۔ ایسا ہی مولوی اسماعیل علیگڈھی تھا۔ ان لوگوں نے اپنی ذات سے بہت مدد کی۔ چند اور لوگ بھی اس کام میں مصروف ہیں۔ مگر وہ پیچھے آنے والے ہیں اور ان کے حصے کیسے ہیں کہ [illegible] جن میں متانت اور سنجیدگی نہیں۔ اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ لیکن بہر حال [illegible] وہ بھی خادم ہیں۔ اور ہماری جماعت کی ترقی کا موجب [illegible] ہیں۔

آٹھواں راز مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ دنیا کے [illegible] ہمیشہ ایسا کرتے ہیں [illegible] اور کسی نشانیاں قائم ہو جاویں۔ اور پھر [illegible] یہ بات پہچانی جاوے۔ کہ جو کام انبیاء کے ہوتے ہیں [illegible] وہ کام ہر شخص کے ہیں یا نہیں۔ جو سلوک نبی کے [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] اس کے ساتھ کیا جا رہا ہے یا کہ نہیں۔ مثلاً اس زمانہ میں دو فریق موجود ہیں۔ ایک حضرت مرزا صاحب اور ان کے خدام۔ دوسرے آپ کے مخالفین ان ہر دو کی کارروائیوں میں سے چند باتیں بطور مثال کے ہم دو بالمقابل کالموں میں لکھتے ہیں۔ اور پھر ایک شخص خود بخود اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ ان میں سے کون سے کام نبیوں کے ہیں اور کون سے کام مخالفین انبیاء کے ہیں۔ مقابلہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاوے گی۔ کہ اس زمانہ میں آیا حضرت مرزا صاحب نبی ہیں یا نہیں۔ اور ان کے مخالف مخالفین انبیاء سے مشابہ ہیں یا نہیں ہیں۔ اس جگہ مخالفین میں سے ہم [illegible] مخالفین کو لیتے ہیں جو مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔ اور ان کی کارروائیوں میں سے بھی صرف چند بطور نمونہ باتیں پیش کرتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب اور آپ کے متبعین	آپ کے مخالفین قومی
کہتے ہیں۔ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی جو پیشگوئی حدیث شریف میں تھی۔ وہ اب پوری ہوگئی ہے۔ اور مجدد آگیا	کہتے ہیں کہ حدیث تو ہے پر مجدد کوئی نہیں آیا
کہتے ہیں۔ کہ حدیث میں جو پیشگوئی تھی کہ مہدی کے وقت کسوف خسوف رمضان میں ہوگا۔ وہ حدیث پوری ہوگئی۔ کسوف خسوف ہوگیا اور مہدی آگیا۔	کہتے ہیں۔ حدیث تو سچی ہوگی مگر اصل میں حدیث صحیح نہ تھی۔
کہتے ہیں۔ کہ اب جہاد کی ضرورت نہیں۔ پہلا جہاد بھی اسلام کی طرف سے پیش قدمی کے طور پر نہ تھا۔ صرف مخالفین نے بہت دکھ دیا تھا۔ تب اسلام نے اُن کو شر سے روکنے کے واسطے تلوار اٹھائی تھی۔ اب کوئی شخص مذہب کے واسطے تلوار نہیں اٹھاتا اس واسطے ایسی جنگوں کی ضرورت نہیں	کہتے ہیں۔ جہاد جائز ہے
مخالفین اسلام کی ایسی خبر لیتے ہیں کہ کوئی مخالف ان کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا عیسائی ہو یا آریہ یا کوئی اور	[illegible] اسلام ان کو تلاش کر [illegible] پھرتے ہیں۔ اور ان کو ایذا پہنچاتے ہیں
یقین رکھتے ہیں کہ جو کوئی انسان خدا کی طرف جھکتا ہے۔ خدا اس کی سنتا ہے۔ اور ان کو جواب دیتا ہے۔	کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے جواب کا سلسلہ قطعاً بند ہے۔
حضرت مرزا صاحب نے کہا۔ آؤ میں تم کو سناؤں۔ کہ اسلام میں دوسرے مذاہب پر کیا فوقیت ہے،	کہنے لگے۔ آؤ۔ اس کی تقریر میں شور مچائیں۔ اور لوگوں کو سننے نہ دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور پتھر پھینکے اور تقریر نہ ہونے دی
کہتے ہیں۔ ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفیٰ ما را امام و پیشوا آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست بادۂ عرفان ما از جام اوست آں رسولے کش محمد ہست نام دامن پاکش بدست ما مدام ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را برو شد اختتام	کہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) کافر ہے۔ دجال ہے۔ ملحد ہے۔ زندیق ہے۔ بے ایمان ہے۔ ملعون ہے وغیرہ وغیرہ
کہتے ہیں۔ حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تم پر طاعون اور زلزلہ کا عذاب آیا	کہتے ہیں۔ لوگ واہی کرتے ہیں۔ ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے
کہتے ہیں۔ ایک اور زلزلہ آنے والا ہے۔ میں تمہیں پہلے سے اطلاع دیتا ہوں۔ اور خدا کے عذاب سے بچنے کے واسطے توبہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں	کہتے ہیں۔ تو جھوٹ کہتا ہے کوئی زلزلہ نہیں آنے کا۔

یہ مثال کے طور پر چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان اقوال کو گذشتہ تاریخ میں لے جاؤ۔ اور مقابلہ کرو۔ کہ ان میں سے کون سے الفاظ گذشتہ زمانہ میں نوح ابراہیم۔ لوط۔ یحییٰ۔ عیسیٰ۔ اور آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں تھے۔ اور کون سے الفاظ ان انبیاء کے مخالفین کے منہ میں تھے۔ پس ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کون کس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔

نواں راز اس مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ جو لوگ نبی کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ وہ ایک مدرسہ میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں انہوں نے تمام مشکلات کو طے کرکے اعلیٰ مقام سلوک تک پہنچنا ہوتا ہے۔ اور اس سلوک کے منازل کے درمیان یہ بات ضروری پڑی ہوئی ہے۔ کہ وہ یہ ابتلاء بھی اٹھاویں تاکہ ان کا ایمان ہر طرح سے آزمایا جاوے۔ اب یہ ابتلاء دوستوں کی طرف سے تو آ نہیں سکتے۔ ناچار اس کے واسطے کوئی دشمنوں کا سلسلہ ہونا چاہئے۔ اور وہ سلسلہ یہ مخالف پورا کر دیتے ہیں۔ تمام انبیاء کے متبعین ہمیشہ دکھ اٹھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنا صدق اور صفا دکھا کر یہ ثابت کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ کے ساتھ ایک سچی محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفین نے آں حضرت کے صحابہ کو کیسے کیسے دکھ دئے۔ اور ہر طرح کے ابتلاء میں ڈالا لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے وفاداری اور صدق کا ایک ایسا نمونہ دکھایا جس کی نظیر نہ پہلوں میں موجود ہے اور نہ پچھلوں میں دکھائی دیتی ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ناپاک لوگ جماعت احمدیہ کو دکھ دینے میں کیا کیا بدزبانیاں کرتے ہیں۔ ایک گناہ کا کام اس جماعت کو دکھ دینے کے وقت ان کے واسطے ایک ثواب کا کام بتلایا جاتا ہے۔

انبیاء کی مخالفت کے راز کو ہم نے اس جگہ مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ اور بھی بہت سی باتیں ہیں لیکن سردست اتنا بیان کافی ہے امید ہے کہ ناظرین اس سے فائدہ حاصل کریں گے۔ تو ان کیواسطے اور کئی طرح کے راہ فہم کے خود بخود کھل جاویں گے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مراسلات

ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈس اینڈ ایگری کلچر صوبہ پنجاب نے ہمارے پاس زمینداروں کے فائدہ کے واسطے شائع کرنے کے لئے چند مفید ہدایات ارسال کی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ یہ ہدایات کسی انگریزی کاغذ کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر ترجمہ گو مطلب ظاہر کر دیتا ہے۔ تاہم اردو لٹریچر کی ایک اجنبی فارم کو پیش کرتا ہے۔

ہدایات دربارہ ہلاک کرنے سونڈیوں کے جو فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں

(۱) ماہ دسمبر میں دفتر ہذا سے دربارہ جلانے کپاس کے بوٹوں کو اور ہل چلانے اُن کھیتوں میں جہاں کہ فصل کپاس بوئی گئی تھی۔ جاری ہوئی تھیں۔ اور ان ہدایات [illegible] کرنے کی تجویز تھی۔ کہ اس سے [illegible] ان جن کے باعث سال ۱۹۰۵ء میں فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچا تھا ہلاک ہو جاویں۔ جس جگہ ان ہدایات پر عمل ہوا ہے وہاں ضرور ہی سونڈیاں اچھی تعداد میں ہلاک ہو گئی ہونگی مگر یہ بھی یقین ضروری ہے۔ کہ سونڈیوں کی اچھی تعداد بچ گئی ہوگی۔ جو ماہ مارچ میں موسم گرما کے شروع ہوتے ہی نکل پڑیگی۔ ہر ایک جوڑا ایک مہینہ کے عرصہ میں ساٹھ بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ پس اس وقت تک جب کہ آئندہ فصل کپاس کو پھل اور پھول لگیں۔ سونڈیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ اور اُسی قدر فصل کپاس کو نقصان پہنچائے گی۔ جتناکہ پچھلے سال پہنچایا تھا۔ حتیٰ کہ ان کے روکنے کی کوئی تدبیر عمل میں نہ لائی جاوے۔

(۲) تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کپاس کی سونڈیوں کی خوراک بھنڈی پود ہی ہے۔ مگر کپاس سے زیادہ بھنڈی کو چاہتی ہیں۔ ماہ مارچ سے لے کر ماہ جولائی کے اخیر تک جب کہ کپاس کو پھول لگنے شروع ہوتے ہیں سونڈیاں بھنڈی کے پودوں پر گذارہ کریں گی۔ اور اس کی پھلیوں میں گھس جائیں گی۔ اور اس وقت کپاس کو بالکل نہیں چھوئیں گی۔ مگر جونہی کپاس کو پھل اور پھول لگنے شروع ہوں گے۔ سونڈیاں پچھلے سال کی مانند کپاس پر حملہ آور ہونگی۔ اور سخت نقصان پہنچائیں گی۔

(۳) اس نقصان سے بچنے کے لئے جو تدبیر اب تلائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ماہ مارچ یا اپریل میں ہر کپاس کے کھیت کے نزدیک بھنڈی کے پودوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ بویا جاوے۔ اور یہ جھنڈ ہر ایک ایکڑ کپاس کے پیچھے قریباً ہو یا۔ ۵ بھنڈی کے پودوں کا لگنا چاہئے۔ تب ماہ جولائی کے اخیر میں جب کہ سونڈیاں بھنڈی میں موجود ہوتی ہیں۔ ہر ایک بھنڈی کا پودہ بغیر کسی لحاظ کے خواہ وہ سونڈیوں کے پھنسانے کے لئے یا سبزی ترکاری کے لئے بویا گیا ہے کاٹ کر جلایا جاوے۔ مذکورہ بالا طریقہ سے ملک امریکہ جہاں کہ کپاس بہ نسبت اور ملکوں کے بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ ان سونڈیوں کے ہلاک کرنے میں پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے۔ کہ تمام کاشتکاران و زمینداران مل کر حتی الوسع کوشش کر کے اس تدبیر پر عمل کریں گے۔ اور اچھی طرح سے اس علاج کو آزماویں گے

(۴) بھنڈی البتہ ماہ جولائی کے اخیر تک بطور سبزی ترکاری کے استعمال ہو سکتی ہے۔ مگر فصل کپاس کی خاطر یہ ضروری ہے۔ کہ تمام بھنڈی کے پودوں کو کم از کم ماہ جولائی کے اخیر تک یعنی ماہ ساون کے درمیان تک اکھیڑ کر ان کا ملیامیٹ کر دیا جائے۔ ان کو کاٹ دینا ہی صرف کافی نہیں ہے بلکہ وے آگ سے جلا کر بالکل نیست و نابود کر دینے چاہئیں۔

(۵) مناسب ہوگا۔ کہ اس سال بہت زیادہ رقبہ کپاس کا [illegible] جہاں تک ممکن ہو سکے۔ کپاس کی بجائے دیگر [illegible] بوئی جاویں۔

نماز جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نیاز مند محمد عبد اللہ خان احمدی دوم مدرس عربی مہندر کالج پٹیالہ بعالیخدمت مخدوم مکرم و برادر معظم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کے عرض پرداز ہے

بھائی صاحب! میں نہائت افسوس سے جناب کی خدمت میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت کے ایک بڑے جوشیلے اور باعمل ممبر مولوی حافظ عظیم بخش صاحب آج ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء کی صبح کو بعارضہ نمونیا راہی عالم جاودانی ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ صاحب مرحوم حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین خدام میں سے بڑے پکے عقیدتمند اور مخلص تھے اور وہ اس مشن پاک کی اشاعت کا اور اسلام کی خدمت کا اپنے دل میں سچا جوش رکھتے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ کیا اچھا ہو۔ کہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے نماز جنازہ غائبانہ اصحاب صفہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت [illegible] کے لئے فرماویں۔ اور آپ ان کی نماز جنازہ کے [illegible] جماعت احمدی کو بذریعہ اخبار گوہر بار استدعا فرماویں

اور نیز جو وصیت حافظ صاحب نے ۱۵۔ فروری کو بروز جمعہ بغرض اشاعت ہر دو اخبارات الحکم و بدر فرمائی ہے۔ وہ بھی درج اخبار فرما کر راجی ہوں۔ چنانچہ حافظ صاحب نے جو وصیت ۱۵ فروری روز جمعہ روبرو ئے حافظ نور محمد صاحب سکرٹری انجمن اخوان الصفاء احمدیہ پٹیالہ و منشی احمد بخش صاحب محرر لاگیان سرکار پٹیالہ و حافظ امام بخش صاحب امام مسجد احمدیہ ڈوگران واقعہ ڈنگ بازار کی تھی وہ ذیل کے الفاظ میں ہے۔ (مجھے مخاطب کر کے) آپ صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں کہہ دیں۔ کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ میرے پاس میری جائیداد کچھ کتب مصنفہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور نیز میرے پاس قریباً ایک سو بیگھہ زمین زرعی واقعہ موضع بنگہ تحصیل گڑہ شنکر میں موجود ہے۔ فی الحال یہ زمین بارہ تیرہ برس کے لئے ایک کثیر رقم قرضہ میں بطور چکوتہ ایک ہندو ساہوکار کے پاس مکفول ہے۔ یہ زمین سمت ۱۹۷۵ میں اس سے ہمارے پاس واپس ہوگی۔ اس وقت خواہ میں زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ اس زمین میں سے اپنے بھائیوں کا نصف نکال کر یعنی پچاس بیگھہ میری مملوکہ ہوگی۔ اس پچاس بیگھہ میں سے چوتھائی زمین معہ اپنی تمام کتب وغیرہ اسباب کی چوتھائی کے انجمن اشاعت اسلام قادیان کے نام دیدی جاوے۔

اس زمین پر قبضہ کرانا منشی برکت اللہ صاحب احمدی کا (مجھے اچھی طرح اس بزرگ کا نام یاد نہیں رہا۔ شاید برکت علی یا برکت اللہ کہا تھا) جو کہ تحصیل گڑہ شنکر میں اپیل نگار ہیں اور ہمارے خانگی تمام حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ کام ہوگا۔ اور وہ پیروی کر کے اس پچاس بیگھہ کی چوتھائی زمین پر جو قریباً سوا بارہ بیگھہ ہوگی۔ انجمن اشاعت اسلام قادیان کو قبضہ کرادیں گے فقط یہ آپ اُن کی وصیت [illegible] درج اخبار فرماویں۔ اور الحکم میں بھی۔ باقی ان کا جو اثاثہ یہاں ہے۔ اس کی چوتھائی حصہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد فروخت انجمن اشاعت الاسلام قادیان کے نام بھیجیں گے۔ والسلام۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذارش یہ ہے۔ کہ بتاریخ ۲۰۔ فروری ۱۹۰۶ء میری اہلیہ مساۃ امتیازن کا انتقال ہو گیا ہے۔ لہٰذا احمدی جماعت کے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کا خواستگار ہوں۔ فقط

عبد المجید احمدی۔ [illegible]

ان مرحومہ کا جنازہ گذشتہ جمعہ کو قادیان میں پڑھ گیا

دعا مدد۔ بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

تار کی خبرین

(از ۲۲ فروری ۱۹۰۶ء تا ۲۷ فروری ۱۹۰۶ء)

پارلیمنٹ انگلستان۔ ۲۰ فروری کو بادشاہ کی افتتاحی تقریر پر بحث ہوئی۔ لبرل فریق نے بیان کیا کہ آئرلینڈ کو سلف گورنمنٹ ۲۰ سال تک دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جلد اس مسئلہ پر گفتگو شروع کرنی چاہئے۔ کیونکہ حالت آئرلینڈ ہماری سلطنت پر ایک بڑا داغ ہے۔ لبرل فریق کے سرگروہ نے بیان کیا۔ کہ ہم تو ہمیشہ غرباء کا معاملہ سب سے آگے رکھین گے۔

مورلے صاحب نے ہندی فوج کے انتظام پر پورا غور کر کے ایک مراسلت گورنر جنرل کو روانہ کر دی ہے۔ مگر ہنوز شائع نہین ہوئی۔

ایک تازہ تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورلے صاحب نے لارڈ کچنر والی تجویز کو منظور کیا ہے۔

یورپ کی خانہ جنگی۔ ہنگری کی پارلیمنٹ سرکار سے بگڑ کھڑی ہوئی۔ سرکار نے اُس کے اجلاس کو موقوف کیا۔ ممبرون کو اجلاس سے نکالنے کے لئے فوج سے کام لینا پڑا

معاملہ مراکش۔ پر جرمن فرانس کی تجویز کو نہین مانتا۔ فرانس مین بہت ناامیدی کا اظہار ہو رہا ہے۔ جرمن نے ایک بینک بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس مین فرانس والون کا دخل نہ ہو۔ فرانس نے اس کے برخلاف ایک تجویز پیش کر دی۔ معاملہ مین دن بدن پیچیدگی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

شاہ ایڈورڈ۔ سنا گیا ہے۔ کہ ہمارے بادشاہ سلامت قیصر جرمن کی ملاقات کا ارادہ رکھتے ہین۔

تبت۔ چین نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تبت کو اپنا ایک صوبہ بنالے۔ اور اپنا ایک گورنر اُس طرف روانہ کرے

ممالک اسلامی۔ قسطنطنیہ سے ایک نامہ نگار نے انگریزی اخبار کو لکھا ہے۔ کہ سرحد عرب و مصر پر جو جھگڑا اُٹھا ہے۔ اس مین سلطان نے اپنے گورنر کا عہدہ اور بھی بڑھا دیا ہے گویا اس کی کارروائی کو پسند کیا ہے۔ تاہم آخری تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معاملہ رفع دفع ہو جائے گا۔

اہل یمن سخت بغاوت کر رہے ہین۔ ترکون نے مقابلہ مین کچھ نقصان بھی اٹھایا ہے۔

مشہور شہر۔ عسقلان ملک شام مین ایک مشہور شہر ہے کسی زمانہ مین یہان تجارت کی بڑی بھاری منڈی تھی۔ گردش زمانہ سے اس قدر زوال آیا کہ معمولی بستی کی حالت مین ہو گیا۔ اب پھر آہستہ آہستہ اس کی رونق اور آبادی ترقی پر ہے اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ مین یہ شہر [illegible] شہرون مین تیسرے نمبر پر شمار ہونے لگے گا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے عیسائیون سے یہ شہر چھیننے مین بڑی مصائب برداشت کی تھین۔

طبی مدرسہ۔ دمشق مین ایک طبی مدرسہ ہے۔ اس مین کئی نئی اصلاحون پر عملدرآمد کرنے کے لئے تعداد مصارف مین توسیع دیگئی ہے۔

محصول معاف۔ گورنمنٹ عثمانیہ نے روزمرہ کی ضروریات کی اشیاء کا محصول چونگی جو ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ و اندرون ملک مین لائی یا لیجاتی ہین معاف کر دیا ہے۔

تمغے۔ سلطان المعظم نے طرابلس الغرب مین رہنے والے جنگی جہاز کے افسران و سپاہیان کو کئی تمغے نمایان خدمات کے صلہ مین ارسال فرمائے۔

کمیٹی۔ کتب خانہ (استنبول) کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی جو بہمراہ افسران سررشتہ تعلیم اس کی اصلاح اور قیمتی کتب کی حفاظت کا نئے سرے سے انتظام کریگی

خواہش۔ عمال محکمہ تجارت نے محکمہ تعمیرات عامہ سے خواہش کی ہے۔ کہ ملکی پیداوار غلہ کو ترقی دینے اور عمدہ بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنا چاہتی ہے۔ جس کی کوشش سے غیر ممالک سے غلہ کی درآمد تجارت سرد پڑ جاوے اور مقابلہ کے لئے ہر قسم کی واجبی کوشش کی جاوے۔

تبادلہ ڈاک۔ محکمہ ڈاک دولت عثمانیہ نے ممالک متحدہ امریکہ کے محکمہ ڈاک و تار سے تبادلہ ڈاک کا سمجھوتہ کیا ہے۔ جس سے امید ہے کہ کئی قسم کی سہولتین ہو جائین گی۔

بیمہ۔ قلمرو عثمانیہ مین حکم دیا گیا۔ کہ جو لوگ آتشزدگی کا بیمہ کرانا چاہین۔ وہ پہلے سرکاری دفتر سے اپنی جایداد کی تخمینی قیمت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرین اور فایر انشیورنس کمپنیون کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ بلا ایسے سارٹیفکٹ کے کسی جایداد یا مکان کا بیمہ نہ کیا جاوے۔ اس حکم سے یہ غرض ہے کہ کوئی شخص بیمہ کمپنیون کو فریب نہ دے سکے۔

ریلوے۔ مارچ آئندہ مین بغداد بصرہ ریلوے کے اس حصہ پر بھی کام شروع ہو جائیگا۔ جو مقام بالفور سے شروع ہو کر ریل کی اصلی لائن سے جا ملتا ہے۔

ایران۔ روس کی دیکھا دیکھی ایران کے مولویون نے بادشاہ سے درخواست کی ہے کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے بادشاہ نے منظور کیا ہے۔ کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے جس کے ممبر مولوی۔ زمیندار اور سوداگر ہون گے۔

شاہزادہ۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۶ء کو پرنس اور پرنسس نے بنارس کے شہر اور دریا کی سیر کی۔ ۲۱ کو ان بہادرون کو تمغے عطا کئے جنہون نے گذشتہ زلزلہ کے بعد دہرم سالہ مین دب گئے تھے آدمیون کی جانین بچائین۔ اور پھر شہزادہ صاحب گوالیار کو چلے گئے اور بیگم لکھنؤ۔ ڈیرہ دون کے سیر کو چلی گئی۔

آغا خان۔ پر ایک رشتہ دار عورت نے قریب ۲ لاکھ کے روپیہ کی نالش کی ہے۔ ورثہ مین پورا حصہ نہین ملا۔

نیا سکہ۔ نکل کا جو ایک آنہ کا سکہ جاری ہوگا اُس کا وزن ۶۰ گرین یعنی قریباً پونے ماشہ ہوگا۔

وائسرائے۔ ۹ مارچ کو کلکتہ سے چلین گے۔ لکھنؤ آگرہ۔ اجمیر سے ہوکر سرگودہ اور رمونا (ضلع شاہ پور) کو جائینگے پھر راولپنڈی اور پشاور سے ہوکر اختتام اپریل سے پہلے شملہ جائین گے۔

پاگل۔ چند روز ہوئے لنڈن کی ایک ریل مین ایک پاگل صاحب سوار ہو گئے۔ جو شکل و صورت سے مہذب اور عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہو جانے پر آپ انجیل پڑھنے اور دو زانو ہو کر رونے اور دعا مانگنے لگے۔ اُس کے بعد ہمراہی مسافرون کو گھونسے رسید کرنے شروع کئے۔ اتنے مین ٹرین سٹیشن پر پہونچی تو انہین گارڈ اپنے بریک مین لیگیا وہان انہون نے ہر ایک اسباب و پارسل پھینکنے کی کوشش کی منع کرنے پر گارڈ کا گلا پکڑ لیا۔ گارڈ کا شور سن کر دوسرے مسافر مدد کو پہونچ گئے۔ نہین تو بیچارے کی جان ہی جاتی رہتی۔ آخرکار بمشکل تمام انہین پولیس کے حوالے کیا گیا۔ اور صاحب مجسٹریٹ نے پاگل خانہ بھجوا دیا تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ صاحب کیمبرج یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہین۔

پیرس مین مسجد۔ فرانس کے صدر مقام پیرس مین عالیشان مسجد کی تعمیر کا اہتمام ہو رہا ہے۔ اس کو گورنمنٹ فرانس نے مفت زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ بندرگاہ اورشہ کے متصل ایک ٹکڑا زمین کا پسند کیا گیا ہے۔ جس کی نسبت گورنمنٹ فرانس سے درخواست کیگئی کہ اگر مفت نہین تو قیمتاً یہ اراضی دیجاوے

بادشاہ ایڈورڈ۔ ہسپانیہ کے بادشاہ الفانسو کی شادی کے متعلق گفتگو کے واسطے بمقام بیارٹز واقع ملک جنوبی فرانس تشریف لیجائینگے۔

مراکو کانفرنس مین آسٹریا نے جرمنی کی طرفداری سے بیزاری ظاہر کی ہے اور بیان ہے۔ کہ جرمن کو چاہئے کہ فرانس کی باتون کو مان لے

مشنریون کے بکھیڑے مہنگے کانٹے۔ بمقام نان چنگ واقعہ کیانگ سی امریکہ کے مشنریون پر حملہ ہوا اور مکان کو تباہ کیا گیا۔ ایک کنبہ دو جوان اور دو بچے قتل ہوئے۔ باقی بھاگ گئے اب امریکن جہاز لڑائی کو جاتا ہے۔ مشنری ہی ہر جگہ جنگ کا پیش خیمہ بنتے ہین۔

فوجی اصلاح پر لارڈ مورلے کا خط شائع ہوا بعض امور مین لارڈ کچنر کے برخلاف کیا گیا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی [illegible] سرمہ۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری [illegible] دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے [illegible] کو [illegible] اور قیمت صرف ۸ [illegible]

مسنوان قندان۔ نواب کسی کو امراض واڑھ و دانت تکلیف نہیں دیتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ واڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے [illegible] درد [illegible] آتا [illegible] دانت چیستے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں [illegible] اگر [illegible] مریض [illegible] ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو [illegible] کافی [illegible]

[illegible] **کولیات**۔ [illegible] اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو [illegible] یا عمر کی ضعیفی سے [illegible] کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا [illegible] کی بے تدبیریوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے [illegible] استعمال کریں [illegible] کمزوری کے شاکی ہو [illegible] پر کر دیتی ہیں [illegible] کے [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احیاء مقام گلاب گڑھ ضلع [illegible]

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں [illegible] پیسہ اخبار ہے جو ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش [illegible] موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں [illegible] اعلیٰ درجہ کے ہیں اور واقعات نہایت [illegible] اور معقول [illegible] ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ [illegible] اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے [illegible] آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف [illegible] (یعنی چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پیسہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول [illegible] نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیکھو یہ دوستو رسالہ شائع ہو گیا

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے تین گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ [illegible] تشحیذ الاذہان [illegible] سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان [illegible] **میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب [illegible] حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] کریگا جس کی قیمت ۱۲ [illegible] سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھروں کے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا مسیح موعود مہدی دوران آخر۔ وہ جس کے تھے تم منتظر وہ آگیا ہے اٹھو اس کی اعانت کے واسطے اب۔ حمیت کا یا رو یہی مقتضا ہے درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ ہزاروں کو مفید ہوں گی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر [illegible] کام کا بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے [illegible]

۲۔ حلوائی موصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی و [illegible] ہے فی سیر تین روپیہ [illegible]

۳۔ دوائی جریان۔ جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے [illegible] حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند جالا پھولا سبل خارش چشم ضعف آنکھوں سے پانی جاری رہنا سلاق [illegible] کے لئے از بس مفید ہے۔ فی تولہ [illegible]

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار عود کرتا رہتا ہے۔ اس کو بھی نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی عہ

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سند [illegible] بازار [illegible]

[illegible] سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقطیع صفحہ	سالانہ	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر [illegible] لیکن شرط ہے کہ اجرت کا اشتہار پیشگی لیا جائے گا۔ ضمیمہ [illegible] صفحہ [illegible] کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ چھپوانے [illegible] تصفیہ [illegible] کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لینا چاہئیے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئیے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک اسی کو دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھدیتے ہیں۔ کہ پڑھا کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی سے علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ

کم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح وقت آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۱۰

۱۲ - محرم سنہ ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق - ۹ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ ع

جمعۃ المبارک

القدیم جلد ۵ نمبر

چہ گویم با تو گر آئی بدار قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی۔

15 MA 06

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۱۲ار

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے۔ ان سے بحساب بعد لیجاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے۔ خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ مینجر

لوکل ... عہ ۔ افریقہ ...... عہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب۔

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدم از دوری آں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

و من شرائط البیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳ - زلزلہ کی پیشگوئی۔
صفحہ ۴ و ۵ و ۶ - مولویوں کے اعتراضوں کی حقیقت
صفحہ ۷ - کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؟
صفحہ ۸ و ۹ آغاز عیسویت ہند میں۔ مسلمانان چین۔
صفحہ ۱۰ - نصائح حضرت مسیح - رسید زر
صفحہ ۱۱ - عام اخبار۔

بدر
۱۳ - محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۷ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ ھا انی آثرتک
ترجمہ۔ خبردار رہو۔ میں نے تجھے چن لیا۔

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی

اب مولوی صاحبان کیا فرمائیں گے

موسم بہار میں زلزلہ کے آنے کی پیشگوئی ایک سال سے برابر اخبارات میں اور علیحدہ اشتہارات کے ذریعہ سے شائع ہو رہی تھی۔ مخالف اخباروں (جیسا اخبار اہلحدیث وغیرہ) اور عام اخبارات (اخبار عام [illegible] اخبار وغیرہ) نے بھی کئی دفعہ اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق یہ پیشگوئی ۲۸ فروری کی رات کو پوری ہوئی۔ اور اس کی تصدیق میں مختلف مقامات سے ہمارے پاس شہادتیں آئی ہیں۔ جن میں سے چند ایک ہم ذیل میں بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔ مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی اور غزنوی صاحبان سے ہم سننا چاہتے ہیں۔ کہ اب وہ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ مولوی صاحبان ہماری خواہش کو پورا کریں گے۔ ہاں اتنی گذارش ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب کہیں اس مضمون کو اشاعۃ السنہ کے کالموں کے واسطے نہ رکھ چھوڑیں۔ جو کہ شاید سنہ ۱۹۰۵ء کا پرچہ سنہ ۱۹۱۰ء میں نکلے۔ اور اس انتظار میں ایک اور شدید زلزلہ بھی آجائے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ عرض ہے۔ کہ کم از کم اس کے جواب میں اپنے اس [illegible] کے نام نہ لیں۔ جس کے مطابق [illegible] سب جا چکے ہیں کہ وہ شہادت دے چکے ہیں۔ اور جس اتفاق کے مطابق انہوں نے حضرت [illegible] غیر احمدی [illegible] اور غزنوی صاحبان [illegible] ان کا مسجد کی [illegible] ہم بھی سن رکھیں۔

ہاں اس زلزلہ کے متعلق ایک اور بات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس میں مکانوں اور جانوں کا وہ نقصان نہیں ہوا جو پچھلے سال میں ہوا تھا۔ سو اس کے جواب میں سمجھنا چاہیے کہ پچھلے سال کے زلزلے نے اس قدر تباہی کر دی تھی۔ اور مکانات گرا دیے تھے کہ دوبارہ مکانات [illegible] ابھی کہاں تھے [illegible] اور دیگر لوگ بھی [illegible] حضرت [illegible] اگر ان کو [illegible] وہ شہادتیں ذیل میں درج کرتے ہیں۔

۱ - ڈلہوزی۔ تاریخ [illegible] منٹ پر زلزلہ سے رعایا کی رہی سہی امیدوں کو دھکا دیا۔ تین جھٹکے آئے۔ پہلا جھٹکا خفیف تھا۔ دوسرا قریب پانچ منٹ تک رہا۔ یہ پانچ منٹ پانچ برس کی مصیبت سے کم نہ تھے۔ نہ معلوم کانگڑہ کی کیا حالت رہی ہوگی۔ خدا اپنا فضل ہی کرے۔ رعایا قحط کی شاکی پہلے ہی تھی۔ سہارنپور، دہرہ دون اور میرٹھ تک کی خبر ہے۔ (اخبار عام)

۲ - بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
جناب مرشدنا و مولانا امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج بتاریخ ۲۸ فروری کی رات کو وقت ۱۲ بج کر ۵ منٹ پر زلزلہ شدید آیا کہ میں جب اٹھا۔ تو ہر طرف سے رونے اور چلانے کی آواز آرہی تھی۔ جس مکان میں میں رہتا تھا وہ پتھر کا بنا ہوا تھا اور چھت اوپر کی بھی پتھر کی سلوں کی تھی۔ [illegible] خاکسار [illegible] اپنا وعدہ پورا کیا۔ کہ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ بڑی مشکل سے دروازہ کھولا۔ اور اپنی بیوی و طفل کو لے کر باہر میدان میں جا کر بیٹھے۔ اس وقت کی کیفیت کیا ہی عرض کروں۔ جس وقت زلزلہ زور سے آرہا تھا۔ اور ادھر ادھر مکانات گر رہے تھے۔ اور چاروں طرف سے خوفناک گرجنے کی آواز آرہی تھی۔ اس کے بعد زلزلہ قدرے تھم گیا۔ تو حواس ٹھکانے ہوئے۔ بازار میں آہ و زاری کا بازار گرم تھا۔ کئی آدمی دب گئے تھے۔ جو فوراً نکالے گئے۔ صرف [illegible] ہوئے۔ خاکسار بھی تاحال باہر میدان میں ہے۔ [illegible] زلزلہ [illegible] آیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور بھی خیریت سے ہوں گے۔ آمین یا رب العالمین

خاکسار کے خیال ناقص میں آتا ہے۔ کہ اس خبر کو اخبار الحکم و بدر میں چھاپ کر دیا جاوے۔ تو بہتر ہے۔ تاکہ مخالفوں پر حجت ہو۔ [illegible] مسلمان [illegible] بارہ [illegible] حضور کے وعدے کو اور حضور کو سچا ماننے لگ گئے ہیں۔ حضور خاکسار کے لیے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ایمان کو ترقی دیوے۔ والسلام

خاکسار [illegible] ریاست رامپور

۳ - بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
[illegible] السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ [illegible] اس وقت [illegible] سخت زلزلہ آیا کہ جس کا بیان قابل تحریر نہیں [illegible] قابو میں نہیں [illegible] علیہ السلام [illegible]

۴ - مرزا [illegible] صاحب از مقام [illegible] پور ضلع کانگڑہ تحریر فرماتے ہیں۔ ۲۸ فروری کی رات کو قریباً ایک بجے سخت زلزلہ آیا۔ جو ۴ اپریل کے بعد کے زلزلوں سے زیادہ تیز تھا پیشگوئی پوری ہوئی۔

۵ - بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
جناب حضرت مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ واقعہ ۲۸ فروری
رات گذشتہ تقریباً بارہ بجے رات سخت زلزلہ ہوا۔ چڑیاں بھی اپنے گھونسلے چھوڑ کر مکانات سے باہر ہو گئیں۔ تاہم خیریت گذری۔ عاجز کے حق میں حضرت جی سے دعا کرائی جاوے۔ خاکسار [illegible]

دعا۔ چونکہ عاجز کا امتحان ایف۔ اے کا سر پر ہے۔ اس لیے احباب سے التجا ہے کہ امتحان میں کامیابی کے لیے دعا فرماویں۔ والسلام۔ خادم عبد [illegible] ایف اے کلاس
اسلامیہ کالج لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زلزلہ کی پیشگوئی

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنیکو ہے پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانیکو ہے
وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ تم یقیں سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانیکو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج آسماں اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا۔ جو ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کر دی تھی سو الحمد للہ والمنۃ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔ لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں۔ زلزلہ آنے کو ہے۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہو وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا کیونکہ جیسا کہ میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۳ میں قبل از وقت لکھا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیشگوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی سو یہ زلزلہ جس کا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا سو آگیا اور ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے اس لئے میں مکرراً اطلاع دیتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ جہاں تک میرا خیال ہے وہ دن دور نہیں ہے۔ توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں میں مت بیٹھو۔ تا تم پر رحم ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائیگا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائیگا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں۔ میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کردوں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا۔ تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤگے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفاق کا کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا۔ اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کر دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خیانتوں سے بھرا دیکھتا ہے۔ اس کے بعد تم لوگوں سے جھگڑا مت کرو اور دعا میں مشغول رہو۔ ٹھٹھے اور ہنسی سے پرہیز کرو۔ اور کسی کو دکھ مت دو۔ اور ڈرتے رہو جب تک وہ خوفناک دن نہ آجائے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ تمہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس خوفناک دن سے پہلے کسی اخبار یا اشتہار کا جو اس پیشگوئی کی تکذیب کے بارہ میں لکھا گیا ہو۔ رد کرو کیونکہ اب خدا ان تکذیبوں کا آپ جواب دیگا۔ نیکی کرو۔ بھلائی کرو۔ صدقہ دو۔ راتوں کو اٹھ کر اپنے یگانہ خدا کو یاد کرو۔ اور اگر گالیوں کا پہاڑ بھی تم پر ٹوٹ پڑے۔ تو ان کی طرف نظر اٹھا مت دیکھو۔ خدا کے غضب کے دن سے فرشتے بھی کانپتے ہیں۔ سو تم ڈرتے رہو۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر
میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

(یہ اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے اگر کوئی دوست چاہیں۔ تو ۸ر سینکڑہ کے حساب سے دفتر بدر سے مل سکتے ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولوی ثناء اللہ کی [illegible] شکست

اور ایک سوال کا جواب

(از [illegible])

خدا کی پاک اور محفوظ کتاب اور اس کے بھیجے ہوئے انبیاء کے حالات پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جب خدا کا کوئی فرستادہ آتا ہے تو وہ عالم الغیب کے اعلام سے اپنی بے کسی اور کم مایگی کی حالت میں آئندہ مخالفت اور [illegible] اور ترقی اور اپنے دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کا اعلان [illegible] اور مادہ کے ذریعے یقین کر سکتے ہیں کہ اب اس کے لیے کوئی بچاؤ کی راہ باقی نہیں۔ مگر باوجود اس کے خداوند کریم اپنے وعدوں کے موافق اس کو ہر ایک خطرناک تیر اور زہریلی تلوار کی دھار سے بال بال بچاتا اور ترقی اور غلبہ دیتا جاتا ہے [illegible] اس کی موعود ترقی اور کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کی دلیل روز روشن کی طرح ساطع ہوتا ہے۔ چنانچہ خداوند کریم نے اس استدلال پر متنبہ کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ افلا یرون انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون۔ پر مادہ کے بندے اپنے تعداد طاقت اور سلاح و کثرت اور وفور اسباب پر مغرور ہو کر امید ولعد رہتے ہیں اور اور نشانات اور آیات اور دلائل و بینات کی طرح خدا کی اس قوی اور فعلی دلیل کو بھی ردی میں پھینک دیتے ہیں یہاں تک کہ اپنے پہلے بزرگواروں کی طرح اخذتهم بغتة وهم لا يشعرون کا مصداق بن جاتے ہیں۔ اور خدا کا فرستادہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور ان جندنا لهم الغالبون کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی جب خدا نے اپنے وعدہ کے موافق حضرت مرزا صاحب (روحی فداہ) کو مہدی اور مسیح بنا کر مبعوث فرمایا اور عین وقت اور ضرورت حقہ پر بھیجا۔ تو آپ نے بھی مذکورہ بالا سنت کے مطابق خدا کے اعلام سے اپنی بے کسی اور کس مپرسی کے زمانہ میں لوگوں کی مخالفت اور اپنے غلبہ اور کامیابی اور ترقی اور دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کا بڑے زور اور تحدی کے ساتھ دنیا میں اعلان کر دیا۔ اس کے بعد دنیا کے ہر ایک طبقہ کے لوگوں نے اپنے پورے زور کے ساتھ آپ کی مخالفت شروع کی اور انتہا درجہ تک پہنچی۔ تکفیر و قتل کے فتوے دیئے قتل کے منصوبے باندھے۔ سخت سخت مقدمات دائر کئے۔ [illegible] آپ کی [illegible] قوم [illegible] ہوں [illegible] [illegible] آدمی [illegible] آپ کی بات بات پر اعتراض ہونے لگے۔ لیکن خدا نے اپنے وعدہ عصمت کے مطابق آپ کو ان کی سب شرارتوں اور منصوبوں سے محفوظ رکھا۔ اور آپ کو وہ کامیابی اور ترقی دی۔ جو کہ موعود غلبہ اور کامیابی کے لئے بین دلیل ہے۔ ایک عقلمند خیال کر سکتا ہے۔ کہ جس وقت بڑے زور سے مخالفت شروع کی گئی تھی۔ اس وقت آپ کے ساتھ چند آدمی تھے۔ جو کہ انگلیوں پر گنے جاتے تھے پس اگر ان مخالفوں کے مذکورہ ہتھیار کچھ بھی مؤثر اور کارگر ہوتے تو اس کا اثر یہ ہوتا [illegible] تباہ ہو جاتے یا کم از کم جو چند اشخاص آپ کے ساتھ [illegible] ہی آپ کو چھوڑ دیتے اور غایت سے غایت یہی ہوتا کہ اس کے بعد ترقی رک جاتی اور اور لوگ آپ کی بیعت میں داخل ہوتے پر ان سب باتوں کا نام و نشان بھی نہیں دکھلائی دیتا۔ چنانچہ پہلے اگر آپ کے فدائی انگلیوں پر شمار ہوتے تھے تو اب کئی لاکھ ہیں اور جو ہوئے ہیں وہ بھی عموماً ان ہی سے ہوئے ہیں۔ جو کہ ننقصها من اطرافها کا اشارہ بتا رہا ہے جس کا لازمی نتیجہ خدا کا بتایا ہوا ہے۔ کہ افهم الغالبون پر انہوں نے اپنے بزرگواروں کی طرح (ان تمام دلائل اور براہین کے ساتھ جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلعم سے آپ کے منجانب اللہ ہونے پر پیش کئے گئے اور ان تمام انبار و انبار نشانات اور آیات کے ساتھ جو کہ خداوند تعالیٰ نے آپ کی صداقت پر شہادت دینے کے لئے ظاہر فرمائے تھے اور ان تمام علامات و امارات کے ساتھ جو کہ خداوند کریم نے اپنے فرستادوں کے لئے مقرر فرمائی ہوئی تھیں۔ یا مہدی معہود اور مسیح موعود کے لئے بالخصوص بیان فرمائی تھیں۔ اور سب کی سب آپ میں پائی گئیں) غلبہ موعود کی اس بین دلیل کو ردی میں پھینک دیا اور خدا کی بیان کردہ دلیل کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔ اور اپنے سالہا سال کے تجربہ شدہ بے کار و بے اثر ہتھیاروں پر مغرور ہو کر اپنی خیالی غلبہ کا نقارہ بجانے کی امید واثق رکھے بیٹھے ہیں اور بالکل سچ ہے۔ من جرب المجرب حلت به الندامة۔ اگرچہ مخالفوں نے نہ تو اپنے بزرگوں کے عبرت ناک قصص سے فائدہ اٹھایا اور نہ اپنے سالہا سال کے تجربہ سے۔ لیکن ہر ایک عقلمند خیال کر سکتا ہے۔ کہ ان سب کے سب ہتھیاروں کے بے کار و بے اثر ہونے کو مشاہدہ کرنے والا اور خدا کی نصرت اور غلبہ دینے کے سب وعدوں پر کامل ایمان رکھنے والا ان سب کی ساری مخالفت اور بالخصوص مولویوں کے ان کفر ناموں کی جو کہ کوڑیوں کے مول بکتے [illegible] اعتراضوں کی ایسی [illegible] کیا پرواہ کر سکتا [illegible] [illegible] سب کارروائی کو ایک [illegible] پیش کرتا ہے اور [illegible] سے نہیں بلکہ ہم یہاں سے کہتے ہیں اور یہ بالکل سچ ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ ان کے اعتراض بھی عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ یا تو از خود ایک بہتان لگا کر اعتراض کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب فرشتوں اور عذاب و ثواب۔ قبر اور بہشت اور دوزخ سے منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میں خدا کا بیٹا بلکہ خدا کا باپ ہوں۔ نعوذ باللہ پس ایسے اعتراض تو بعینہا ایسے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ بہت سے خالق بتاتا اور شرک اور بت پرستی کی تعلیم دیتا ہے یا بار بار یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ توحید کی تعلیم دیتا ہے۔ ۲۔ یا وہ ایسا ہوتا ہے کہ ساتھ ہی اس کی [illegible] ہے۔ پر تعصب سے انکھیں بند کر کے اعتراض کر دیتے ہیں جیسا کہ ایک مولوی صاحب نے رب کل شیء خادمک پر اعتراض شائع کیا تھا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ کہ ہر ایک شے کا جو رب ہے وہ میرا خادم اور غلام ہے۔ حالانکہ اس کے ساتھ کلمات طیبات یہ ہیں۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ (اے میرے رب میری حفاظت کر اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر) جو خدا کے لا انتہا جلال اور عظمت اور حضرت مرزا صاحب کی کامل اور اتم عبودیت کو ظاہر کر کے اعتراض مذکور کی ذرہ بھر گنجائش یا وہم و گمان نہیں رہنے دیتے یا جیسا خسوف و کسوف کے نشان پر اعتراض کیا کہ چاند گرہن پہلی تاریخ کو ہونا چاہئے۔ اور ایسا نہیں ہوا حالانکہ حدیث میں قمر کا لفظ موجود ہے جو کہ پہلی تاریخ کے ہلال پر نہیں بولتے یا جیسا کہ بعض نے اس جواب کے بعد یہ اعتراض کیا کہ حدیث کے تو یہ معنے ہیں کہ قمر ہونے کی راتوں میں سے جو پہلی رات ہے (چوتھی) اس میں گرہن ہوگا۔ اور ایسا نہیں ہوا۔ حالانکہ حدیث کا دوسرا فقرہ یہ ہے وتنكسف الشمس فی نصف منه۔ پس اگر مولوی صاحب کے یہ معنے صحیح ہیں تو اس کے یہ معنے ہونے چاہئیں کہ شمس ہونے کے دنوں میں سے جو دن نصف ہوگا۔ اس میں سورج گرہن لگے گا اور یہ صریح غلط ہیں اور پھر ان سب سے بڑھ کر میں آپ کو امرتسر کے ایک مولوی صاحب کا وہ اعتراض سناتا ہوں۔ جس پر وہ اتراتے ہوئے کہتے ہیں۔ مرزا جی کے مقابل اس علم اور سمجھ و دیانت پر بھی ان کو مجدد اور حکم بنتے ہو۔ ام تأمرهم احلامهم بهذا ام انتم قوم طاغون۔ اور وہ اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس نے لکھا تھا کہ عجل جسد له خوار له نصب وعذاب۔ میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ جس طرح گوسالہ سامری عید کے دن جلایا گیا تھا جیسا کہ خروج ۳۲ سے ثابت ہے اسی طرح لیکھرام بھی اسلامی عید کے قریب قتل کیا جائیگا۔ اس پر مولوی صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ توراۃ سے ثابت ہو کہ عید کے دن

[illegible] پہاڑ کی [illegible] نہ تھی اور [illegible] واپس [illegible] آ گئے پس بہر حال گوسالہ عید [illegible] بلکہ کئی دن بعد چڑھایا گیا۔ حالانکہ ہمارے [illegible] اونچا [illegible] کہ اس پہاڑ کی بلندی نصف میل ہوگی ہے۔ اور مسیحیوں کی پرانی کتب [illegible] میں یہی لکھا ہوا ہے۔ کہ قل جبال الادنی طور سینا۔ لا عظم عند اللہ قدرا و منزلا۔ پھر طرفہ یہ کہ تورات خروج ۱۹ باب میں ہے۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ لوگوں کے پاس جا اور آج اور کل میں انہیں پاک کر اور ان کے کپڑے دھلوا اور تیسرے دن تیار رہیں۔ کہ خداوند تیسرے دن سارے لوگوں کی نظر میں کوہ سینا پر اتر آئیگا۔ ۱۰۔ ۱۱۔ تب موسیٰ پہاڑ سے اتر کر لوگوں کے پاس گیا اور اس نے لوگوں کو پاک صاف کیا۔ انہوں نے اپنے کپڑے دھلوائے [illegible] اس نے لوگوں سے کہا کہ تیسرے دن تیار رہو۔ [illegible] ۱۴۔ ۱۵۔ اور اس سے صاف ثابت ہے کہ دن کے اندر وہ واپس آ گئے تھے۔ اور ابھی اس قدر مدت باقی تھی کہ انہوں نے کپڑے بھی دھلوائے۔ بلکہ اسی باب کی آیت ۲۰ سے ۲۵ تک پڑھو۔ تو صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں اوپر جاتے اور پھر نیچے آ جاتے تھے۔ بلکہ مولوی صاحب نے خروج ۳۲ کی عبارت نقل کی ہے۔ اس میں یہ تو آ گیا ہے۔ کہ انہوں نے عید منائی اور گوسالہ کے آگے قربانیاں کیں۔ اور کھانے پینے کو بیٹھے۔ اور کھیلنے کو اٹھے۔ تب خدا نے موسیٰ کو کہا اتر جا۔ اس کے بعد آیت ۱۵ سے اترنے کا حال یہ لکھا ہے اور موسیٰ پہاڑ سے پھر کر اتر گیا۔ اور جب یشوع نے لوگوں کی آواز جو پکار رہے تھے سنی۔ تو موسیٰ سے کہا کہ لشکرگاہ میں لڑائی کی آواز ہے۔ موسیٰ بولا یہ تو نہ فتح کے شور کی آواز نہ شکست کے شور کی آواز۔ بلکہ گانے کی آواز میں سنتا ہوں۔ اور یوں ہوا کہ جب وہ لشکرگاہ کے پاس آیا اور بچھڑا اور راگ ناچ دیکھا پس یہ عبارت صاف صاف بتلاتی ہے۔ کہ ابھی عید کے کھیل راگ ناچ میں مشغول تھے۔ کہ حضرت موسیٰ واپس آ گئے تھے۔ (۳) یا وہ اعتراض ایسا ہو کہ براہ راست کسی مسلم نبی یا اس کے مسلم حال پر وارد ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہی امرتسری مولوی صاحب لیکھرام والی پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ لیکھرام کی نسبت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی تھی۔ کہ اس کی موت خارق عادت عذاب کے ساتھ ہوگی۔ اور اس پر کوئی خارق عادت عذاب نہیں اترا بلکہ وہ ایک چھری سے قتل ہوا ہے۔ اور ایسی وارداتیں عموماً ہوا کرتی ہیں۔ یہ نہ کوئی ہیبت ناک عذاب ہے اور نہ خارق عادت موت ہے حالانکہ مولوی صاحب کا یہ اعتراض بعینہٖ جنگ بدر پر وارد ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفار کا قتل عذاب تھا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم پھر یہ بھی ثابت ہے۔ کہ بدر میں ان کا قتل ہونا ایک عظیم الشان معجزہ اور خارق عادت تھا۔ جیسا کہ خداوند کریم کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ پھر خدا نے اس کو بالخصوص فرقان فرمایا ہے اور بہت سے مقاموں میں اس فرقان کو حضرت موسیٰ کے فرقان اور اس کے مقتولوں کو فرعون اور آل فرعون سے مشابہ بتایا ہے پس جس طرح حضرت موسیٰ کا فرقان معجزہ تھا۔ اسی طرح آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرقان بھی معجزہ ہے۔ پھر خداوند کریم اس کا نام بھی وہی بتایا ہے۔ جو کہ شریعت اور لسان قرآن میں معجزات و خوارق کا نام ہے چنانچہ فرمایا۔ لقد کان لکم اٰیۃ فی فئتین التقتا۔ اور اہل اسلام اس کو معجزہ اور خوارق عادت مانتے ہی ہیں۔ پس اگر خوارق عادت کے یہی معنے ہیں۔ جو مولوی صاحب نے کر کے حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے۔ تو پھر یہ اعتراض براہ راست آن حضرت صلعم (فداہ ابی و امی) پر وارد ہوتا ہے بلکہ حضرت اقدس ؑ کے الہام میں تو کوئی لفظ ایسا نہیں جو کہ بتاتا ہو۔ کہ وہ عذاب خارق عادت ہوگا۔ فقط نصب و عذاب موت و قتل کا ذکر ہے اور بدر کی نسبت تو خدا کے کلام میں موجود ہے۔ ہاں حضرت اقدس کے اپنے کلام میں یہ الفاظ ہیں۔ (جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔) اور یہ عبارت اپنا مطلب خود بتاتی ہے کہ وہ عذاب ان معمولی اور معتاد تکلیفوں سے نہ ہوگا۔ کہ جن سے عادتاً کوئی انسان خالی نہیں ہوتا جیسا کہ سر درد وغیرہ۔ کیونکہ ایسی تکلیفوں کی نسبت پیشگوئی کچھ قابل قدر نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسی تکلیفوں سے وہ بالا تر ہوگا۔ ہاں جن معنے سے جنگ بدر کا قتل خارق عادت عذاب ہے۔ ان معنوں کی رو سے لیکھرام کا قتل بھی خارق عادت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا کے فرستادہ نے مدتوں پہلے قتل کی خبر دی اور پھر متحدیانہ طور پر دی اور پھر محض خدا کی تائید سے پوری ہوئی۔ اور بے شک یہ معجزہ اور خارق عادت ہے۔ اور اس کی نظیر بجز معجزات انبیاء کے ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتی۔ ہاں نامعقول مولویوں کے فتووں سے بے شک ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ پر مذکورہ بالا دو قتلوں کی نظیر ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پس جب ان کے اعتراضوں کا یہ حال ہے۔ تو کیا بتاؤں کچھ مدت تک دنیا پر پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ یا ساری دنیا کی آنکھیں وہ بند کر سکتے ہیں۔ یا سب دنیا تعصب کی ظلمت میں پھنسی ہوئی ہے۔ یا اگر وہ اپنے اعتراض کے پردہ سے صداقت کے آفتاب کو چھپانا چاہیں۔ تو وہ چھپ سکتا ہے کیا اگر ہمالیہ کے پاس کے رہنے والے ایک متعصب اور جغرافیہ سے ناواقف بلکہ مسیحیوں کی ایک معمولی کتاب سے بے خبر نے۔ طور سینا کوہ ہمالیہ کی اونچی سے اونچی چوٹی پر قیاس کر کے یقینی طور پر یہ کہہ دیا کہ موسیٰ کے واپس آنے میں بھی کئی روز لگ گئے اور جس کتاب کا حوالہ دیا۔ اس کے آگے پیچھے کو بھی نہ دیکھا۔ تو ایک منصف بے خبری اس جہالت میں اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنی پردہ پوشی کریگا۔ یا خدا کی وہ عبارتیں جو اس کی پردہ دری کے لئے کافی ہیں۔ دنیا پر پوشیدہ رہ سکتی ہیں۔ یا اگر کسی نے تعصب سے اندھا ہو کر ایسا اعتراض کیا۔ جو مسلم راستبازوں پر وارد ہوتا ہو تو ان کو ماننے والے ایسے اعتراض کو حق بجانب تسلیم کریں گے۔ یا سب دنیا کی آنکھوں پر تعصب کا پردہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ یہ اعتراض طالب حق کے لئے ہدایت کی راہ پر ہو جاتے ہیں۔ بلکہ میرا تجربہ ہے کہ بہت سے لوگ جو حضرت اقدس ؑ کی بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ابتدائی محرک ایسے اعتراض ہی ہوا کرتے۔ لہذا جب تک کوئی اور محرک ہو تو ہم لوگ ان کے واہیات اعتراضوں کے جواب پر اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔

چنانچہ اس وقت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے جس اعتراض کا جواب لکھنے لگا ہوں وہ میں نے مدت سے سنا ہوا ہے لیکن کبھی میرے وہم و گمان میں بھی نہیں گزرا تھا کہ میں یا کوئی اور اس کا جواب لکھے یا یہ کہ لکھنا چاہئے۔ اور اس وقت اس کی تحریک یوں ہوئی۔ کہ کسی شخص نے میرے ایک دوست سے اس کا جواب دریافت کیا تھا۔ اور بوجہ کم فرصتی کے اس نے مجھے دیدیا۔ اب میں پہلے اس اعتراض کو لکھتا ہوں اور پھر جواب لکھونگا۔ اعتراض کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے غلام دستگیر قصوری کی موت کو اپنی صداقت پر دلیل قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس کی کتاب میں یہ دعا ہرگز نہیں ہے کہ اگر میں حق پر ہوں۔ تو مرزا صاحب پہلے مر جاویں اور اگر وہ حق پر ہیں۔ تو میں پہلے مر جاؤں۔ بلکہ اس کی کتاب میں اسی قدر ہے۔ کہ مرزا اور مرزائیوں کو ہلاک کر اور بس۔ اور استدلال تب ہی صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے بھی دعا کرتا۔

الجواب ۔ اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بھی ویسی ہی موت کی بد دعا کرے۔ جیسی کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے۔ یا کہ فقط مرزا صاحب کے لئے بددعا کرنا ہی استدلال کے لئے کافی ہے۔ دوم یہ کہ اگر ضروری ہے۔ تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں۔ امر اول کی نسبت میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ ہرگز ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے یہی لکھا ہے کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں۔ کہ زبانوں میں زخم پڑ جاویں اور اس قدر رو رو کر سجدے کریں کہ ناک گھس جائے اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جاویں اور پلکیں جھڑ جاویں۔ اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے۔ تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جاویں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بد دعا کریگا۔ وہ بد دعا اسی پر پڑیگی۔ اب ہم اس کے مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس پر موت کی

لہ اگر عیسائیوں کے موافق کوہ سینا ہی تسلیم کیا جاوے تو اس کی بلندی ہی ایک میل ۶۰۰ گز ہے۔

بد دعا کی ضرورت کی اور معترض بھی اس کو تسلیم کرتا ہے۔

کیا امام محمدؒ کی دعا کی طرح قصوری کی یہ بد دعا حضرت مرزا صاحب پر وارد ہوئی یا کہ حضرت مرزا صاحب کے متحدیانہ دعوے اور پیشگوئی کے موافق خود قصوری پر الٹ پڑی۔ حضرت مرزا صاحب پر ہرگز نہیں پڑی۔ وہ اللہ کے فضل سے کامیاب زندہ ہیں۔ بلکہ حضرت اقدس کے دعوے کے مطابق خود قصوری پر الٹ پڑی کہ وہ اپنے کامیاب دشمن کے سامنے ناکام مرگیا اور اپنی موت سے اپنے دشمن کے متحدیانہ دعوے کو ثابت کرکے اس کی صداقت پر ایسی شہادت چھوڑ گیا۔ اور ہمارا یہ دعوے کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرلیں کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بد دعا کی ہو) قرآن مجید سے بھی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم از کم بد دعا کا ذکر تو کیا ہے۔ لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بھی ایسے راستبازوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے۔ جو کہ ان راستبازوں کی ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سید المرسلین اور خاتم النبین کو یہ پر تحدی جواب سکھاتا ہے۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا فتربصوا انا معکم من المتربصین۔ علیہم دائرۃ السوء وغیر ذالک۔ پس اگر قرآن کی تبلائی ہوئی مذکورہ بالا دلیل کے لحاظ سے قصوری کی موت کو دیکھا جاوے۔ تو بھی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل بین اور برہان ساطع ہے کیونکہ اس کی دعا کا مفہوم جسقدر کہ معترض کو بھی مسلم ہے اس کے منتظر ہلاکت مرزا صاحب اور متربص ہونے کا کافی مثبت اس کی بد دعا ہے۔ اور اس کے بعد اس کا ناکام جانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ پس جب یہ ثابت ہوگیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری اپنے لئے بھی دعا کرے لہذا اب اس کے ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کہ اس نے اپنے لئے بھی بد دعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتلاؤں گا۔ کہ قصوری نے اپنے لئے بھی بد دعا موت کی ہے۔ اور یقیناً کی ہے۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے میں آیت مباہلہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ الفاظ یہ ہیں۔ ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہاں پر نہ تو میں کا ذکر ہے نہ اگر۔ مگر کا نام ونشان ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جو فی الواقعہ اور عنداللہ کاذب ہیں۔ ان پر لعنت کریں اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر بلانے والا نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہے اور نبی کو اپنے صادق ہونے کا یقین کامل ہوتا ہے اور کاذب ہونیکا وہم وگمان تک نہیں ہوتا اور فریق ثانی بھی تب ہی مباہلہ پر جرأت کرسکتا ہے۔ کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو۔ اور نبی کو کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرأت نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ پر مدعو فرمایا تھا۔ چونکہ وہ بھی آپ کے صادق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب پر یقین نہ رکھتے تھے۔ لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت نہ کرسکے تھے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ جو دو فریق مباہلہ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کو یہی یقین ہوگا کہ الکاذبین کا مصداق میں نہیں ہوں بلکہ فریق مقابل ہے اور ان کی بد دعا کا یہ مطلب ہوگا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جو کہ یقیناً فریق مخالف ہے۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی یہ بد دعا عام رہتی کیونکہ اس کی علت کذب واقعی قرار دیا ہے نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو پس جس میں یہ کذب واقعی ہوگا اس پر یہ بد دعا پڑیگی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے۔ کہ اے اللہ میرے مقابل کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بنا تو چونکہ یہاں پر بھی کذب ہی علت قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ مقابل کے ساتھ مختص کیا بلکہ اب تک یہ بھی ثابت نہیں ہوا۔ کہ اس میں ہے بھی۔ اور زبان اور شریعت میں یہ قاعدہ مسلم رکھا گیا ہے کہ جب مورد خاص ہو اور علت حکم عام ہو تو حکم عام رہتا ہے۔

لہذا یہ دعا مقابل کے ساتھ مخصوص نہ ہوگی بلکہ جس میں کذب واقعی پایا جائیگا۔ (خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل رہیگی اس تمہید کے بعد قصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں قصوری نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱ سطر ۸ سے صفحہ ۴ سطر ۱۰ تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزند زادوں کو لیکر لاہور مقام مباہلہ پر آیا اور سب شرائط بھی میں نے منظور کرلئے تھے۔ لیکن جب مرزا صاحب نے یہ جواب کسی کی معرفت دیا۔ کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلے اشتہار دو۔ تب ہم مباہلہ کریں گے۔ تو اس وقت میں نے یقین کرلیا کہ یہ اشتہاری ہیں اور میں مایوس ہوکر واپس چلا گیا پھر اس کتاب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر لکھتا ہے جیسا کہ تونے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مولف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا و التجا اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو ...... مورد اس آیت قرآنی کا بنا۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین الخ۔ اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی قصوری نے دعا کی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں بھی نہ تو میں ہے نہ اگر مگر ہے اور قطع دابر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے جس کی نہ تو داعی کے ساتھ خصوصیت ہے۔ اور نہ مدعو علیہ کے ساتھ ہے اور نہ اس کی مورد بنانیکا یہ مطلب ہے۔ کہ پہلے الذین ظلموا کا انکو مورد بنا اور پھر قطع دابر کا بلکہ یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہو اس کا قطع دابر کر۔ ہاں جس طرح ہر ایک فریق مباہل کے نزدیک الکاذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل ہوتا۔ اسی طرح قصوری کے نزدیک الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص مرزا صاحب ہیں لیکن جس طرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین اپنے مفہوم اور علت کے عموم کی وجہ سے عام بد دعا ہے اور خصوصی مورد اس کے عموم کو باطل نہیں کرسکتا۔ خواہ وہ تخصیص نیت و اعتقاد میں ہو یا الفاظ میں ہو اسی طرح اللھم اقطع دابر القوم الذین ظلموا بھی اپنے مفہوم اور علت کے عموم کے لحاظ سے عام بد دعا ہے جو کہ فریقین میں سے ہر ایک کو شامل ہوسکتی ہے اور مورد خاص کی تخصیص اس عموم کو باطل نہیں کرسکتی خواہ نیت و اعتقاد تک محدود ہے یا الفاظ میں بھی کی جاوے۔ ہاں اگر کوئی قصوری کی تخصیص کو سب اہل زبان اور رسول اور خدا تعالیٰ کی تخصیص سے زیادہ قوی تسلیم کرتا ہو جو سب قواعد کو پامال کرسکتی [illegible] ہو اور پھر تخصیص بھی ایسے مورد کی کہ اس کی مورد بد دعا ہونے پر واقعہ شہادت دیتے ہیں کہ علت بد دعا اس میں موجود نہیں تو یہ اس کا اختیار ہے لیکن ابھی ہم اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں غرض کہ جن قواعد کے مطابق خدا اور رسول اور انسانوں کے کلام کے معنے کئے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بد دعا کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں) کا جو واقعی مصداق ہو اس کا قطع دابر کر اور وہ میرے نزدیک یقیناً مرزا ہے۔

اور جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی روایت بالمعنے کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ جو کہ علاوہ عامل شریعت ہونے کے من کذب علی متعمدا کا سخت وعید بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی عام بد دعا کی روایت بالمعنے کردی تو کونسا نقص لازم آگیا۔ اور چونکہ موت تو ہر ایک پر آنیوالی ہے۔ لہذا ایسی بد دعاؤں میں عرفاً یہی معتبر ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مرجاوے نہ یہ کہ کبھی مر جاوے اسی وجہ سے خداوند تعالیٰ نے ایسے عذابوں میں بھی وانتم منظرون۔ فرمایا ہے اور یہ مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خداوند کریم وامر بالعرف فرماتا ہے تو اگر اس معروف اور معتبر شرط کو ظاہر کردیا۔ تو کونسا نقص ہوگیا ہر ایک عقلمند غور کرسکتا ہے۔ کہ اگر قصوری کی اس عام بد دعا کی تفصیل کریں تو بجز اس کے اور کیا ہوگی کہ اگر میں ظالم ہوں یا حق پر نہیں ہوں تو مجھے پہلے ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے یا حق پر نہیں ہے تو اس کو مجھ سے پہلے ہلاک کر۔ علیم نے قطع دابر کرکے اسی شخص کو الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مصداق ثابت کیا ہے کہ جس کو قصوری نے اس کا واقعی مصداق ظاہر کیا تھا یا کہ خود قصوری ہی کا قطع دابر کرکے ثابت کردیا ہے کہ وہ خود ہی اس کا مصداق واقعی تھا تو ظاہر ہے کہ جس کو قصوری نے الذین ظلموا کے عام مفہوم کا مصداق قرار دیا تھا۔ وہ تو اب تک کامیاب زندہ ہے اور محمد طاہر صاحب کے مدعو علیہ کی طرح اس کا ہرگز غارت نہیں ہوا۔ بلکہ کشتی نوح کی طرح اس کا بیڑا بہت سے انسانوں کی نجات کا ذریعہ ہورہا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ الذین ظلموا کا مصداق واقعی نہیں ہے۔ جیسا کہ قصوری نے اپنے قصور سے یقین کیا تھا اور نہ اس میں وہ ظلم ہے جو کہ قطع دابر کی علت قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ خود قصوری اپنے کامیاب

دشمن کے سامنے اس بزرگ مامور کے شائع کرنے کے چندہی روز بعد ان کا کام ہلاک ہوگیا جس سے صاف صاف ثابت ہوگیا کہ وہ خود ہی الذین ظلموا کا واقعی مورد تھا۔ اور اسی میں وہ واقعی ظلم تھا جو قطع دابر کی علت قرار دیا گیا تھا۔ والحمد للہ رب العالمین

اب جواب تو ہو چکا لیکن میں ناظرین کو ایک عجیب بات بتلانے سے نہیں رک سکتا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض کرنیوالے وہی مولوی صاحب ہیں جو خروج باب ۳۲ کے حوالجات سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰ کے واپس آنے میں کئی روز لگ گئے ہوں گے نہیں بلکہ لگ گئے۔ حالانکہ خروج میں اس کے خلاف صریح طور پر موجود ہے اور قصوری کی بددعا پر پھر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ جو ہم معترض صاحب کو قدرے مخاطب کرتے ہیں۔ اور اس کو مناسب خیال کرتے ہیں۔ ہاں جس صاحب نے ہمارے ایک دوست سے جواب طلب فرمایا ہے ان کو اس قدر کہتے ہیں۔ کہ جس طرح آپ نے معترض صاحب کے سوال کا جواب طلب کیا ہے۔ اسی طرح آپ ہمارے اعتراض کا جواب بھی طلب کریں۔ یعنی ہمارے پیش کردہ حوالجات کی تردید کے علاوہ خروج سے کوئی ایسا حوالہ دیا جاوے۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ اس وقت واپس آنے میں کئی روز لگ گئے تھے۔ یا کم از کم یہ کہ ایک دن میں اس پہاڑ سے اس لشکر گاہ تک ایک دن میں نہ کبھی آئے اور نہ آسکتے تھے۔ اور اگر ایسا نہ کرسکیں اور انشاء اللہ نہ کرسکیں گے۔ تو پھر ان کو خوف خدا کی نصیحت کریں۔

محمد سرور

مصری اخباروں کا انتخاب

مراکش

[illegible] مصری اخبار نے ان اسباب کو بیان کیا ہے جن کی بنا پر جرمنی کی معاملات مراکش میں [illegible] شروع کیا کہ یہ ایک راز ہے جس کا اب تک کھلنا نہیں جاتا [illegible] اخبار [illegible] بیان ہے کہ سلطان مراکش تقریباً جرمنی نسل سے ہیں [illegible] مراکش اہتمام کرے۔ کیونکہ سلطان [illegible] طرف سے ان کا رشتہ جرمنی سے ملتا ہے جرمن موسیو [illegible] نے گذشتہ بہار میں مراکش کا سفر کیا تھا۔ اور وہاں نہیں وہ واقعات پیش آئے جن کا اشارہ [illegible] میں کیا ہے۔ اپنے سفر کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے [illegible] میں بیان کیا ہے کہ موجودہ سلطان کی والدہ کی ماں جرمنی نسل کی تھیں۔ اور ان کا نام ساجہ تھا۔ مقام [illegible] واقع جرمنی میں پیدا ہوئیں۔ اور اتفاق سے سواحل مراکش پر قید ہوگئیں اور [illegible] میں سلطان مراکش کے ہاتھ پر فروخت ہوئیں لیکن انگریز ان کو اس واقعہ سے انکار ہے وہ کہتے ہیں کہ سلطان کی والدہ کا یہ نام تھا اور وہ آئرلینڈ کی تھیں اس بنا پر ان [illegible] مراکش انگریزی نسل سے ہیں اس مسئلہ میں ابھی فریقین میں اختلاف قائم ہے

بدر صادق

۱۳ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۰۶ء

کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؟

لفظ کافر کا اطلاق کن لوگوں پر ہوسکتا ہے

محمد نواب خان صاحب ثاقب کی تصنیف کردہ نظم جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر پر لکھی گئی ہے اور اخبار بدر میں چھاپی گئی تھی۔ اس میں سے محبی ملک مولابخش صاحب رئیس گورداسپور نے یہ شعر

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحا کا منکر شخص نزدیک اس کو کافر تھا

پیش کر کے بذریعہ خط دریافت کیا ہے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہیئے۔؟

چونکہ اس مسئلہ کے متعلق اور بھی بعض لوگ دریافت کیا کرتے ہیں۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر کسی قدر مفصل بحث کر دی جاوے۔

سب سے اول لفظ کافر کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے معنے بلحاظ لغت کے کیا ہیں اور پھر یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ بلحاظ اصطلاح شرعی کے اس کا کیا مطلب ہے۔ اور مسلمانوں کے درمیان عموماً یہ لفظ کن معنوں میں اور کن وجوہات پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اب ہو رہا ہے۔

سو لفظ کافر کے لغوی معنے میں ڈھانکنے والا چھپانیوالا۔ الکفر ستر الشیء۔ کفر کے معنے ہیں کسی شے کو چھپانا۔ چونکہ جو شخص کسی بات کو نہیں مانتا۔ وہ بھی اس شے کی عظمت اور خوبی اور اہمیت کو چھپاتا ہے۔ اس واسطے اس کو بھی کافر کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے کافر کے معنے ہیں۔ انکار کرنیوالا۔ الکفر ضد الایمان۔ لفظ ایمان کے بالمقابل لفظ کفر ہے۔ ایمان کے معنے ہیں مان لینا۔ اور کفر کے معنے ہیں انکار کردینا۔

جو شخص خدا تعالیٰ کا حکم مانتا ہے۔ اور شیطان کی ترغیب کو نہیں مانتا۔ وہ خدا کا مومن ہے اور شیطان کا کافر اور جو شیطان کے پھندے میں پھنس جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ٹال دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کافر ہے۔ اور شیطان کا مومن ہے۔

پس کفر کئی وجوہات سے ہوتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا وہ کفر باللہ کا مجرم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ کفر بالرسول کے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو لوگ ملائکہ یا کتب یا حشر نشر پر ایمان نہیں لاتے وہ ان خاص باتوں کے کافر ہیں۔ لیکن ایمانیات کی عظیم الشان باتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق رکھتی ہیں۔ کہ ایک کے کفر سے انسان سب کا کافر ہو جاتا ہے اور ہر ایک ایمانی لذت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

مختصراً شریعت کی اصطلاح میں کافر وہ ہے۔ جو دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اور لفظ کفر لفظ اسلام کی ضد ہے

لیکن اس زمانہ میں جہاں ہمارے علماء کے درمیان اور بہت سی غلطیاں اور نقص واقع ہوگئے ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی ہے۔ کہ ان بزرگوں نے کسی کو کافر بنا دینا بہت آسان ہو رکھا ہے۔ اور جس طرح ابتدائے اسلام میں ہر مسلمان کے [illegible] میں یہ بات درج ہوتی تھی۔ کہ اس کی طفیل دس بیس کافر مسلمان ہو جاتے تھے۔ اس طرح ان بزرگوں نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی ہے۔ کہ ہر ایک عالم دس بیس کافر اپنی عمر میں بنا ڈالے۔ ذرا ذرا سی بات پر کفر کا فتویٰ دینے کے واسطے کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ کسی نے [illegible] تو کافر ہوگیا۔ کسی نے آمین اونچی آواز سے [illegible] کسی نے نماز میں تخنہ سے [illegible] تو وہ کافر ہوگیا۔ اور کسی نے مولوی کے وعظ میں اس کی کسی بات پر سوال کر دیا۔ خواہ بات مولوی کی من گھڑت ہی ہو۔ اور خواہ سائل نے سمجھنے کی خاطر ہی سوال کیا ہو تو کافر ہوگیا۔ سکول کے لڑکے نے مسجد میں آکر کہا کہ زمین گول ہے۔ تو کافر ہوگیا۔ اور اگر بھولے چوکے کوئی انگریزی کتاب ساتھ لے کر مسجد میں داخل ہوگیا تو کافر ہوگیا۔

شیعوں کے نزدیک سنی کافر۔ سنیوں کے نزدیک شیعہ کافر۔ مقلدین کے نزدیک غیر مقلدین کافر۔ غیر مقلدین کے نزدیک مقلد کافر۔ کسی کے نزدیک علی گڑھ کے نیچری کافر کسی کے نزدیک ندوہ کے ممبر کافر۔ کسی کے نزدیک قبروں پر جانے والے کافر۔ کسی کے نزدیک نہ جانے والے کافر۔ بیرونی کفر۔ عیسائی۔ یہودی۔ ہندو۔ بدھ۔ جینی۔ آریہ۔ [illegible] پارسی۔ [illegible] تو باہر رہا۔ یہاں تو [illegible] گھر ہی کفر سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ ع

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید

ان مولویوں کے کفر کے فتوے کسی عظمت اور عزت کے لائق نہیں ہوتے اور ان کی تعداد بالخصوص اس زمانہ میں زیادہ ہوگئی ہے۔ لیکن ایک کفر کا فتویٰ ہمیشہ ملہمین اور مصلحین پر لگتا آیا ہے جنہوں نے خدا سے الہام پاکر دین کی تجدید کی۔ وہ بھی ضرور نشانہ کفر ہوئے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ پر شیخ عبدالقادر صاحب [illegible] مجدد الف ثانی پر سب پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور سب سے آخری فرقہ اور جماعت

جن پر کفر کا فتوے لگایا گیا وہ ہماری جماعت یعنی فرقہ احمدیہ ہے۔ اور اس جماعت کا امام یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود ہیں۔ پس جن لوگوں پر کفر کے فتوے لکھے جاتے ہیں۔ وہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو عام علماء جن کا دعوی ملہم یا مامور ہونے کا نہیں ہوتا۔ اور دوسرے وہ روحانی علماء جو خدا کی طرف سے مامور اور مصلح قوم ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ ان لوگوں پر کفر کا فتوی لگایا جاتا ہے مگر یہ خود کسی کے واسطے کفر کا فتوی طیار کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ گو ان کے مخالف اپنے اعمال سے خود بخود اس حالت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جو حالت کفر ہوتی ہے۔

[illegible] اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں [illegible] ہمارے مخالفین [illegible] یا نہیں۔ اور ان کے واسطے میں چند ایک [illegible] پیش کرتا ہوں جن سے خود بخود ثابت ہو جائیگا [illegible] لیا ہیں۔

(۱) خود ان [illegible] اور ان لوگوں کے مولویوں سے سوال کرنا چاہیئے [illegible] کہ ایک تو مسیح اور مہدی آسمان سے یا زمین سے [illegible] تب وہ آ گئے۔ تو جو لوگ اس کو نہ مانیں گے۔ وہ کافر ہونگے۔ یا نہ ہونگے۔

[illegible] ایمان [illegible] مسیح اور مہدی وہی ہیں جن کا وعدہ [illegible] دیا گیا تھا [illegible]

[illegible] حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے تو وہ کفر [illegible] پر لوٹتا ہے بشرطیکہ وہ کافر نہ ہو۔ لیکن اگر وہ کافر [illegible] لکھتا ہے جس نے [illegible]

حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتوی لگایا گیا ہے۔ اگر وہ (العیاذ باللہ) خدا کے نزدیک کافر ہیں۔ تب تو علماء کی بات بن گئی۔ اور اگر وہ نہیں ہیں (اور فی الحقیقت نہیں ہیں) تو پھر یہ کفر لوٹ کر کس پر پڑا؟ بینوا و توجروا۔

۳۔ خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے۔ درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح ابن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہے وہ تو کافر تھا۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائیگا۔ یا مسلمان۔

حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے اس کا کیا حشر ہوگا۔ آپ ہی بتلائیے۔ مگر انصاف شرط ہے۔

مختصر الفاظ میں ہم نے یہ تین سوال اس جگہ پیش کئے ہیں۔ یہ سوال ان علماء کے سامنے پیش کرنے چاہئیں۔ جو ہمارے مخالف ہیں۔ اور ان کے جواب جو کچھ وہ دے سکتے ہیں وہی جواب ہماری طرف سے ان لوگوں کے حق میں ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور مرسل اور مہدی لوگوں کو مومن اور مسلمان بنانے کے واسطے آیا کرتے ہیں۔ ان کا یہ کام نہیں ہوتا۔ کہ وہ کسی کو کافر بنائیں۔ اور اسی واسطے ناظرین نے کبھی نہ سنا دیکھا ہوگا۔ کہ انبیاء نے بڑے اہتمام کے ساتھ کسی کے واسطے کفر کا فتوی طیار کیا ہو۔ اور اس پر مہریں لگوائی ہوں۔ جیسا کہ آج کل کے علماء کا حال ہے۔ لیکن خدا کے مرسلین ہمیشہ مومنین کی ایک جماعت بنانے کے واسطے آتے ہیں اور اور وہ جماعت خدا تعالیٰ کے حکم سے بنائی جاتی ہے۔ اور اس کے بنانے کی ضرورت یہ ہوتی ہے۔ کہ عام حالت دنیا کی ایسی ہو گئی ہوتی ہے۔ کہ گویا ایمان زمین سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہو تب وہ نبی دوبارہ دنیا میں ایمان قائم کرتا ہے اور جو لوگ اس کی متابعت اختیار کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے حصہ لیتے ہیں۔ اور جو لوگ اس کی متابعت میں داخل نہیں ہوتے بلکہ مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے خارج رہتے ہیں جو خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔

آغاز عیسویت ہند میں۔ ہند میں عیسویت کے آغاز کی تاریخ اخبار نور افشاں نے ایک کالم اخبار میں شائع کی ہے ایسے بڑے عظیم الشان مسئلہ کو صرف ایک کالم میں آغاز کر کے ایک ہی میں ختم کر دینا ہند میں عیسائیت کی اشاعت کے معاملہ کو بہت سخت لیکن بہانا [illegible] میں ڈالتا ہے۔ تاہم اس وقت جو انجام عیسویت کا نظر آ رہا ہے۔ اس کے لحاظ سے امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب آغاز کے کالم کے ساتھ ایک انجام کا کالم نکلے گا۔ تب عیسویت کی تاریخ پوری ہو جائیگی ہم اس پر [illegible] کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ صرف ہمعصر نور افشاں کو اس آغاز اور انجام کے متعلق دو نہایت ضروری باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جن کے بغیر یہ تاریخ کسی صورت میں مکمل اور مفید نہیں ہو سکتی۔ اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے مسیح کا حواری تھوما رسول بھی ہند میں ضرور آیا تھا۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ خود حضرت عیسے علیہ السلام ہندوستان میں تشریف لائے تھے اور اسی خاک ہند کو اپنا دائمی خوابگاہ بنایا۔ اور کشمیر جنت نظیر میں اب تک آرام فرما رہے ہیں۔ پس عیسویت کا آغاز ہند میں تھوما حواری کے ساتھ نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح کے ساتھ ہوا اور ایسا ہی ہند میں بلکہ دنیا بھر میں عیسویت کا انجام بھی مسیح کے ذریعہ سے ہی ہونے والا ہے۔ ان ہر دو باتوں کو مد نظر رکھا جاوے تو عیسائیت کی تاریخ میں ہند کا باب سب سے زیادہ دلچسپی رکھنے والا ہے چاہئے کہ عیسائی صاحبان آئندہ ایسی غفلت نہ کریں۔ کہ ہند میں عیسائیت کی تاریخ کے مضامین لکھتے وقت ان ضروری اور مفید نکتوں کو چھوڑ دیں۔

تھوما کی عظمت۔ نور افشاں مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء کی صفحہ ۳ کالم ۱ میں لکھا ہے۔ کہ تھوما حواری کو جب ہند کے آنے کے واسطے مقرر کیا گیا۔ تو تھوما نے انکار کیا۔ تب یسوع نے تھوما کو ایک ہندوستانی کے ہاتھ تیس روپیہ پر فروخت کر دیا۔ اور اس طرح تھوما کو غلام بن کر مجبوراً ہند میں آنا پڑا۔ گو اس روایت میں تھوما کے اخلاق کو سرکشی اور بغاوت کا جو داغ لگایا گیا ہے وہ یسوع کے حواریوں کی عام عادت کا ایک حصہ ہے۔ تاہم ہند کے واسطے یہ بھی ایک فخر کا مقام ہے کہ جو حواری اس ملک کے واسطے منتخب ہوا۔ اس کی قیمت خود یسوع سے کم نہ تھی۔ کیونکہ یسوع بھی ۳۰ روپیہ پر فروخت ہوا تھا۔ اور تھوما بھی ۳۰ پر فروخت ہوا۔

یسوع ہی تھوما تھا۔ ہند میں تھوما کا آنا تو سب عیسائی علماء تسلیم کرتے ہیں۔ اور پرانی کتب اور تاریخ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یسوع ہند میں آیا تھا۔ یسوع کے تیس روپے پر فروخت ہونے کا واقعہ تو اناجیل سے ثابت ہے۔ لیکن تھوما کی ۳۰ روپیہ پر فروخت ہونا کوئی پختہ تاریخی شہادت نہیں رکھتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دو مختلف قصوں کو بیان خلط ملط کیا گیا ہے۔ اصل میں تو وہ یسوع ہی تھا۔ جو تیس روپیہ پر فروخت ہوا۔ اور یسوع ہی تھا۔ جو ہند کو آیا ممکن ہے کہ تھوما بھی آپ کے ساتھ آیا ہو۔ کیونکہ یسوع کی قبر کے ساتھ کشمیر میں ایک اور قبر بھی ہے۔ اس واسطے کسی قصہ نویس نے بات کو مخفی رکھنے کے واسطے یسوع کی بجائے تھوما کا لفظ لکھ دیا۔ آخر استاد شاگرد ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ اور پھر تھوما بھی ہمراہ تو تھا ہی۔ اس طرح اصل واقعہ کسی قدر شبہ میں پڑ گیا۔ اور یہود کے واسطے ولکن شبہ لھم والی بات پوری ہو گئی۔

مسلمانان چین

ہم اس مضمون کو المؤید (نمبر ۴۷۰۵) و طرابلس (نمبر ۶۱۳) و ثمرات الفنون (نمبر ۱۵۴۳) سے انتخاب کر کے شائع کرتے ہیں۔

مسلمانان چین اپنی زبان کے علاوہ ترکی و عربی بھی سیکھتے ہیں مغربی حصہ چین کے اکثر باشندے مسلمان ہیں۔ اور سب زندہ دل ہیں اور کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ غیر زبانیں بہت آسانی سے سیکھ لیتے ہیں گورنمنٹ چین کا برتاؤ بھی ان کے ساتھ اچھا ہے اور خاص طور ان کی طرف میلان رکھتی ہے۔ مغربی چینی ولایتوں کے حاکم کل مسلمان ہیں اور چینیوں میں اسلام کا بڑا اثر ہے کیونکہ بدھ مذہب والے بھی عادات و اخلاق میں اپنے ہم وطن مسلمانوں کی تقلید کرتے ہیں۔ اکثر بڑے بڑے عہدہ دار مسلمان ہیں خصوصاً عہدہ داران

سررشتہ علوم وفنون۔ مسلمان خاص طور پر تجارت اور فوجی زندگی کے شوقین ہیں۔ مشہور چینی جنرل (ماء) مسلمان ہے۔ اسی نے چینی وزیر جنگ کی مدد سے منچوریا کی فوجیں یورپی طرز پر مرتب کی تھیں۔ فوج کے بہترین سپاہی مسلمان ہیں۔ قسطنطنیہ کے اخبار [illegible] نے لیوانٹ ہیرالڈ کو رسالہ [illegible] سے کہ ایک مضمون [illegible] جس میں مضمون نگار نے [illegible] کو حالات لکھنے کے بعد وہاں کے مسلمانوں کی کیفیت لکھی ہے۔ ناظرین کے لئے ہم اس کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔

جنگ [illegible] کے قبل یونان (ایک چینی صوبہ کا نام ہے) مسلمانوں کا ملجا تھا۔ تمام مسلمانان چین وہیں جمع تھے۔ اور وہیں اقامت رکھتے تھے۔ ان میں صناع بھی تھے۔ تاجر بھی تھے۔ اور اہل حرفت بھی۔ اب یعنی اس جنگ کے بعد جو کچھ ندرباقی ہیں ان [illegible] بالفعل مسلمانوں کے اکثر علاقے [illegible] بہت مہتمم بالشان [illegible] اور وہاں کے باشندوں کے حالات سے پوری واقفیت حاصل کی۔ اور اب میرے لئے ممکن ہو کہ ان میں اور بدھ مذہب والوں میں جو دونوں ایک ہی پیشہ اور ایک ہی شغل کرتے ہیں۔ مقابلہ کروں میں ان کی عادتیں اچھی دیکھیں۔ اور ان میں ضعف پایا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ۔

اکثر مسلمانان یونان واقع چین زراعت پیشہ ہیں اور جس زمین کی زراعت کرتے ہیں۔ اس کو زندہ کر دیتے ہیں وہ خود زندہ دل۔ ذہین۔ عمدہ صفات سے موصوف ہیں۔ میں نے ان کی اکثر جایدادیں دیکھیں۔ سردار ان قبیلہ محبت سے تعظیم و تکریم سے ملتے تھے۔ ان کے مدرسوں میں دینی و دنیاوی علوم کی تدریس کی کیفیت دیکھ کر مجھکو تعجب ہوا۔ بدھ کے پیروجہالت کے دایرہ میں منحصر ہیں۔ اور بھنگ پیتے پیتے ان کی عقل جاتی رہی۔

مسلمانوں کی جایدادوں کی صفائی اور مکانات کی ترتیب بھی مجھکو تعجب ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی منزلی زندگی اچھی ہے اور گھر کے ممبروں میں اتفاق رہتا ہے۔ ان جایدادوں کی دوسری جانب بدھ مذہب والوں کی جائیدادیں ہیں۔ جو بلحاظ مستقیم صفائی و طہارت کے اعتبار سے اس کے مخالف ہیں۔ اسی وجہ سے ان میں متعدی امراض اور خبیث بیماریوں کی کثرت ہے۔

میں نے کارخانوں کی سیر کرتے وقت دیکھا کہ مسلمانوں کا کام بودھوں سے بہت زیادہ ہے۔ وہ تکلیف پر صبر کرتے ہیں۔ اور ضبط اشتغال میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں بخلاف بدھوں کے کہ ان میں کاہلی عام ہے۔ غلاظت کا انہیں خیال نہیں۔ اور ان کے حرکات و افعال سے کوئی ایسی بات نہیں ظاہر ہوتی جس سے معلوم ہو کہ ان میں کچھ بھی عقل یا تمیز ہے۔

علاوہ بریں مسلمان طب کے فوائد کی پوری قدر کرتے ہیں اور امور حفظان صحت کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور ایک طبیب ہونے کی حیثیت سے میں نے ان میں یہ خاص کیفیت دیکھی۔

لیکن بودھ مذہب والے بیماریوں کو تقدیری سمجھتے ہیں۔ کہ اُسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اسی وجہ سے اُن میں مسلمانوں سے دس گنا زاید موتیں ہوتی ہیں۔

غرض کہ مسلمانان یونان کی حالت بودھوں سے بہت مختلف ہے۔ مسلمان فضل و کمال سے واقف ہیں۔ اور چیزوں میں امتیاز کر سکتے ہیں۔ اُن میں اور ان کے ہمسایوں میں کوئی نسبت نہیں۔

انگریزی اخبار اوپلسہ یہ لکھتا ہے۔ کہ مسلمانان چین قدیم زمانہ سے علم کے خواہشمند ہیں۔ اور تحصیل علم میں رغبت وشوق سے مشغول رہتے ہیں۔ اکثر تحصیل علم کی خواہش سے ہندوستان یا جزائر جاوہ وسیلون کا سفر کرتے ہیں اور تین زبانیں سیکھتے ہیں عربی۔ ترکی۔ چغتائی زبان۔ صوبہ [illegible] سے [illegible] میں سے کسی ایک زبان کی مسلمان لڑکوں کو خاص خاص مدرسوں میں جو اسی غرض سے کھولے جاتے ہیں۔ تعلیم دیتے ہیں۔ سنحی؟ مسلمان باشندے عربی زبان سیکھنے کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں کیونکہ تجارتی معاملات میں اس کی بڑی ضرورت انہیں پڑتی ہے اندرون ملک یا سرحد مغولستان (منگولیا۔ مغولیہ) کے باشندے بیشتر ہمت چغتائی زبان حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں۔

جاپان وروس کی آخری جنگ کے زمانہ میں گورنمنٹ چین نے ملک کی حفاظت ومدافعت کا کام اس فوج کے سپرد کیا تھا جو مسلمانوں سے مرتب تھی۔ اسلام کی امتیازی تربیت کی بدولت اب یہ دیکھنا ممکن ہو گیا ہے کہ چین میں بھی باقاعدہ مسلح فوج ہے۔ جو ملکی حقوق کی جانب سے مدافعت کرتی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد البتہ اس سیت ملک میں دوسرے باشندوں کی نسبت کم ہے۔ لیکن ان کا اثر اور ان کی اہمیت ایسی زیادہ ہے۔ کہ تعداد کو دیکھتے قیاس میں نہیں آتی۔

اہتمام و دقت نظر کے قابل یہ بات ہے کہ چین کے اکثر حکام و روسا خواہشمند ہوتے ہیں۔ اور فخر کرتے ہیں۔ کہ اپنے لڑکوں کی تعلیم مسلمانوں کے سپرد کریں اور خصوصاً عربی دانوں کے۔ آخری دنوں میں مسلمانوں نے بہت مدت سے نظام مدارس ابتدائیہ عمومی ہونے کی رائے پاس کی ہے۔ کہ علوم اسلام کا دائرہ وسیع اور عام ہو جاوے یہ رائے پسند کی گئی۔ اور اس کی اہمیت و ضرورت کی تمام مسلمانان چین نے قدر کی۔ ان مدارس میں اُن مسلمانوں کو تعلیم دی جائیگی جو جاپان کے تجارتی و جنگی اسکولوں میں ختم کر چکے ہیں۔ مزید براں مسلمانوں نے طلبہ کو قسطنطنیہ بھیجنا بھی شروع کر دیا ہے۔ جہاں کہ وہ اقسام علوم وفنون کے متعلق کافی معلومات حاصل کر کے پھر اپنے وطن واپس آتے ہیں اور اپنے ہم مذہبوں میں ان تعلیمات کو پھیلاتے ہیں۔

ثمرات الفنون کہتا ہے۔ اس مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کا وہاں بڑا اثر ہے۔ اور ترقی پر ہے۔ گورنمنٹ کو مسلمانوں پر اتنا اعتماد اور بھروسہ ہے۔ کہ ملک کی حفاظت و مدافعت کا کام ان کے سپرد کرتی ہے۔ یہ فوج جس کے متعلق اخبار مذکور نے کہا ہے وہ مغولستان کی سرحد پر مفسدوں کے حملے روکتی رہی جنرل ماء کے ماتحت تھی۔ اور یورپ کے اکثر اخبارات نے اس کی تعریف کی ہے۔ کہ اہتمام و حسن انتظام میں وہ یوروپین فوجوں سے ملتی جلتی ہے۔

بڑی خوشی اس سے دل کو ہوتی ہے۔ کہ مسلمان علم کو عام کرنے اور اس کا دایرہ وسیع بنانے کی طرف ملتفت ہیں۔ اور بڑی زندہ دلی سے علمی ضروریات کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اور خاص بات یہ ہے۔ کہ اسلامی دنیا سے تعارف وارتباط پیدا کرنا چاہتے ہیں اور بذریعہ طلبہ کے قسطنطنیہ سے اپنے تعلقات مضبوط کر رہے ہیں۔

ہم کو امید ہے۔ کہ علم کے عام ہونے سے اسلام کو بڑے بڑے فائدہ ہوں گے۔ اور اس ملک میں جہاں کے لوگ اس فطری دین کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہیں۔ علم سے مدد ملیگی۔ جاپان بحسب اقتضای حالت ایسا دین اختیار کرنا چاہتا ہے۔ جو دنیاوی خوشحالی کا کفیل اور ترقی کی راہ میں اس کا معاون ہو۔ جاپانی آزاد خیال وروشن ضمیر ہیں۔ اور کیفیت معلوم ہونے پر اصل حقیقت ان سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ اور حسن انتخاب سے نہ وہ باز رہیں گے۔ بات اب اس پر موقوف ہے۔ کہ ہمارے چینی بھائی ان کو دعوت اسلام کریں۔ اور اگر وہ ثابت قدم رہے۔ تو خدا اپنے فضل سے ان کی کوشش کامیاب بنائیگا۔

رسید زر

۳ - مارچ ۱۹۰۶ء - شیخ علی محمد صاحب ۱۹۲ ۱ر
۳ ״ ״ ״ ۴۹۶ - سید عالم صاحب عا ۸ر
۳ ״ ״ ״ ۱۵۱۷ - احمد الدین صاحب عہ ر
۳ ״ ״ ״ ۱۰۵۳ - مولوی محمد فاضل صاحب عا ۱۲ر
۴ ״ ״ ״ ۲۲۸ - منشی رستم علی صاحب عا ۸ر
۵ ״ ״ ״ ۱۰۳۰ - مولوی عبد الصمد صاحب عا ۱۲ر
۵ ״ ״ ״ ۱۰۳۳ - احمد علیخان صاحب عا ۱۲ر
۵ ״ ״ ״ ۳۸۱ - نظام الدین صاحب عا ۱۲ر
۵ ״ ״ ״ - میاں احمد الدین صاحب۔ منارہ پور ۱۲ر
۵ ״ ״ ״ - مقبول احمد صاحب۔ پشاور عہ ر
״ ״ ״ - سید لعل شاہ صاحب نوشہرہ عا ۱۲ر
۵ ״ ״ ״ - گلاب الدین صاحب - رہتاس ۲ر

دعا مدد

بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء

نصائح حضرت مسیح

جو گھر میں عورتوں کے متعلق بیان فرمائے۔

مرتبہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب

(منقول از رسالہ تشحید الاذہان)

ایک روز کسی بیمار بچے نے کسی سے کہانی کی فرمائش کی۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہم کہانی سنانا گناہ سمجھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ گناہ نہیں کیونکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی کبھی کوئی مذاق کی بات فرمایا کرتے تھے۔ اور بچوں کو بہلانے کے لئے اس کو روا سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ایک بڑھیا عورت نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت کیا میں بھی جنت میں جاؤں گی۔ فرمایا نہیں وہ بڑھیا یہ سن کر رونے لگی۔ فرمایا۔ روتی کیوں ہے۔ بہشت میں جوان داخل ہوں گے۔ بوڑھے نہیں ہوں گے یعنی اس وقت سب جوان ہوں گے۔ اسی طرح سے فرمایا۔ کہ ایک اصحابی کی داڑھ میں درد تھا۔ وہ چھوارا کھا تا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چھوارا نہ کھا۔ کیونکہ تیری داڑھ میں درد ہے۔ اُس نے کہا۔ میں دوسری داڑھ سے کھاتا ہوں۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک بچے کے ہاتھ سے ایک جانور جس کو حمیر کہتے ہیں۔ چھوٹ گیا۔ وہ بچہ رونے لگا۔ اس بچہ کا نام امیر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **امیر ما فعلت حمیر**۔ اے امیر حمیر نے کیا کیا۔ لڑکے کو قافیہ پسند آگیا۔ اس لئے چپ ہوگیا۔ ایک بچہ کی خبر لگی۔ کہ اُس نے کوئی شرارت کی ہے یعنی آگ سے کچھ جلا دیا ہے۔ فرمایا۔ بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے۔ تو بڑا ہوکر اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے۔ تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے۔ کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔ (اس موقعہ پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت صاحب بچوں کو ہر وقت مارنے اور جھڑکتے رہنے سے بھی سخت منع کرتے ہیں۔ ہر ایک کام ایک اندازہ تک ہونا چاہیئے۔ مندرجہ بالا فقرے سے مراد حضور علیہ السلام کی یہ ہے۔ کہ بچہ کو بالکل آوارہ نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ ایڈیٹر)

ایک دن حضور علیہ السلام بیمار تھے۔ ایک شخص کو کچھ چیزیں پھلوں کی قسم سے لانے کے لئے امرتسر بھیجا جب وہ آیا۔ تو اس وقت حضرت کی طبیعت زیادہ ناساز تھی۔ اس وقت ایک میوہ کی خواہش ہوئی۔ جو اس شخص سے منگوایا تھا۔ لیکن وہ امرتسر سے نہیں لایا تھا۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی۔ کہ قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار تشریف لائے وہ وہی پھل ساتھ لائے۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے گھر کے لوگوں کو ان چیزوں کے کھانے کے وقت خیال کرنا چاہیئے۔ کہ آج سے چھبیس یا ستائیس برس پہلے خدا تعالیٰ کا وعدہ شائع کیا گیا تھا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق ویاتیک من کل فج عمیق۔ ان سب لوگوں کے آنے سے پہلے خدا تعالیٰ نے ان کے آنے کی خبر ہی دی۔ اور یہ بھی اطلاع دی تھی کہ ان کے کھانے کے سامان بھی میں دور دور سے تیرے پاس لاؤں گا۔ ان باتوں کو دیکھ کر کتنا بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کہ خود بخود بغیر ہماری کوششوں کے ہر قسم کے سامان مہیا کرتا ہے۔

ایک روز ایک عورت نے کسی دوسری عورت کا گلہ کیا آپ نے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ بہت بُری عادت ہے۔ جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقعہ ملتا ہے۔ کہ وہ فراغت سے بیٹھکر آپس میں باتیں کریں۔ اور اگر ایسا موقع بھی ملے۔ تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں۔ جو وہ بیٹھ کر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے۔ اس لئے سارا دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک شخص تھا۔ اُس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھکر خوب اس کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ تو دوزخ میں جائیگا قیامت کے دن خدا تعالیٰ اُس سے پوچھے گا۔ کہ کیوں تجکو میرے اختیارات کس نے دئے ہیں۔ دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہی ہوں۔ تو کون ہے۔ اچھا جا۔ میں نے تجکو دوزخ میں ڈالا اور یہ گنہگار بندہ جس کو تو گلہ کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے۔ اور دوزخ میں جائیگا۔ اس کو میں نے بہشت میں بھیجدیا ہے۔ سو ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ میں ہی اس کا شکار ہو جاؤں۔

فرمایا۔ دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے۔ اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنے کا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہیگا۔ کہ میرے قریب ہوجا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دیگا۔ اور اُس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا۔ فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا وہ کہیگا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب معاف کئے۔ اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچیگا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے۔ تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملیگا۔ یہ سوچکر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائیگا کہ ابھی تو میں نے یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سنکر ہنسے گا اور فرمائیگا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہوگیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم دیگا۔ کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہوجا۔ تو کیا خبر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے۔

رسید زر

۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۶ء نمبر ۲۹ - الٰہی بخش صاحب عا
۱۷ - - - ۲۹۶ - منشی فیروز علی صاحب عا/۱۲
۱۷ - - - ۵۹۸ - رحیم بخش صاحب عا/۱۲
۱۷ - - - ۲۵۴ - جلال الدین صاحب عا/۱۲
۱۷ - - - ۵۹۵ - خدا بخش صاحب عا/۱۲
۱۷ - - - - - سلطان علی صاحب نمبردار عا/۴
۱۸ - - - ۵۹۶ - منشی گلاب الدین صاحب ـ/
۱۸ - - - ۱۵۳ - احمد الدین صاحب ۴/
۱۹ - - - ۲۴۰ - مرزا سلطان احمد صاحب ۵/
۲۱ - - - ۲۱۹ - مرزا الٰہی بخش صاحب عا/
۲۲ - - - ۶۱۵ - میاں صاحب دین صاحب عا/
۲۲ - - - ۲۳۹ - یار محمد خان صاحب ے/
۲۲ - - - ۱۹۳ - سید سرور شاہ صاحب للعہ/
۲۳ - - - ۲۵۰ - عنایت اللہ صاحب عا/۱
۲۳ - - - ۹۷ - محمد حسین صاحب عا/۱۲
۲۴ - - - ۲۰۲ - عبد العظیم صاحب عا/۱۲
۲۴ - - - ۲۳۳ - سید محمد علی شاہ صاحب ے
۲۴ - - - ۱۹ - احمد دین صاحب ۴
۲۴ - - - ۳۲۱ - فیاض علی صاحب ۴
۲۴ - - - ۵۵۹ - محبوب عالم صاحب ے/۱۲
۲۴ - - - ۳۳۲ - حافظ فضل احمد صاحب عا/۱۲
۲۴ - - - ۱۰۱ - مستری محمد دین صاحب عہ/
۲۶ - - - ۹۲۹ - غلام محمد صاحب عا/۱۲
۲۶ - - - ۴۹۵ - عبد السبحان صاحب عا/۱۲
۲۶ - - - ۹۵۱ - عبد الرحمان صاحب عا/۱۲
۲۷ - - - ۱۲۵۵ - حکیم محمد حسین صاحب ے
۲۶ - - - ۱۶۱ - مسٹر محمد علی خان صاحب للعہ
۲۶ - - - ۱۰۳۲ - محمد اشرف صاحب عا/۱۲
۲۶ - - - ۱۹۶ - فضل الٰہی صاحب ے
۲۷ - - - ۲۰۳ - محمد علی صاحب عا/۱۲
۲۷ - - - ۱۳۱ - بدیع الدین صاحب عا/
۲۸ - - - ۶۲۵ - ماسٹر عبد الحق صاحب عا
۳ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء - ۱۸۴ - شیخ رحمت اللہ صاحب ۶/
۳ - - - ۱۲۵ - عمر الدین صاحب عا/۸

اہم اخبار

[illegible] میں خیراتی کاموں پر ۹۴۷۱ قحط زدہ ہیں ۔ [illegible] کام [illegible] کیا گیا ہے ۔

راجپوتانہ میں خیراتی کاموں پر ۹۱۳۸ قحط زدہ ہیں بیکانیر [illegible] پر [illegible] ہے ۔

وسط ہند میں ۵۵۷۵ خیراتی کاموں پر ہیں ۔ گوالیار میں ۵۵۰۰ ہیں ۔

جمعہ کو کلکتہ [illegible] تقسیم بنگالہ کے خلاف میں جلسے کئے گئے ۔ [illegible]

[illegible] ۱۰ لاکھ ۲۹ ہزار پونڈ چندے لندن [illegible] ۔

[illegible] فرانس میں پھر سے مردم شماری کی جائیگی [illegible] ہوتی ہے ۔

لندن کی خبر [illegible] صاحب برٹش وزیر اعظم کو آرام ہوتا جاتا ہے ۔

مسٹر [illegible] اور مسٹر چیمبرلین کو بفضلہ آرام ہو رہا ہے تینوں [illegible] ۔

زار روس نے [illegible] فسادوں [illegible] [illegible] ۔

[illegible] ایسے موقعہ پر [illegible] ۔

[illegible] ایک خبر آئی تھی ۔ [illegible]

گرانی [illegible] کی خبر کہ وہاں مارے گرانی اور [illegible] فاقہ کشوں کی تعداد بے شمار ہے ۔ اس روز انہیں لوگوں کا ایک گروہ [illegible] اور فاقہ کشی سے عاجز ہو کر نانبائیوں کی دوکانوں پر ٹوٹ پڑا ۔ اور وہاں جتنا غلہ اناج پایا لوٹ پوٹ کر لے گئے ۔ [illegible] بازاروں میں اکثر دیکھا کہ جو [illegible] روٹی کے ٹکڑوں کو [illegible] جاتے ہیں ۔ فاقہ کش لوگ ان کے [illegible] لیتے ہیں ۔ [illegible] افسوس کہ [illegible] ۔

روسی حالت کی ابتری ۔ بدحالات مسلسل روزمرہ کے سیواستوپول کی [illegible] دو سو [illegible] بحری سپاہی جو قید ہیں بمقام [illegible] ان پر باضابطہ تحقیقات کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے ۔ اور چونکہ کارروائی ضابطے کی ہے ۔ مفسدوں کی طرف سے پیروی کرنے کو سینٹ پیٹرزبرگ سے بہترین قانونی پیشہ منگوائے گئے ہیں ۔ وہ بتلائیں گے کہ بغاوت کے اصل ذمہ وار کون [illegible] ۔ اور کیوں کر اس کی نوبت آئی تھی ۔ ایک اور خبر آئی ہے ۔ [illegible] پیرس کے ساہوکاران نے یہ بات منظور کی ہے ۔ کہ روس کو ۶ فی صدی سود پر ایک عارضی قرضہ دس کروڑ [illegible] کا طلائی سکہ دیا جاوے ۔ یہ روس کی فوری ضروریات کے لئے درکار ہے ۔ اور چند روز بعد جب روس باضابطہ قرضہ ۴۰ کروڑ پونڈ کا حاصل کرے گا ۔ اس میں سے یہ عارضی قرضہ فوراً ادا کر دیا جاوے گا ۔ یہ محض بطور خاص رعایت کے [illegible] ۔ ادیسے [illegible] ۔ صوبہ کوہ قاف کے وائسرائے نے زار روس کے نام ایک پیغام بھیجا ہے ۔ وہ سراسر مشکوک ہے ۔ کہ تمام صوبے میں بغاوت کی آگ بے طرح پھیلتی جاتی ہے ۔ انقلاب کا زور مثل آندھی کے چھا رہا ہے ۔ باغیوں نے تمام سلسلہ ریلوے پر اپنا قبضہ جما لیا ہے ۔ اور تمام ریلوے پر سٹرائک کی وبا [illegible] ہوئی ہے ۔ تمام ملازم کام چھوڑ بیٹھے ۔ اور انتظام بالکل تہ و بالا ہو گیا ہے ۔ سٹرائکروں کا زور بے طرح بڑھتا جاتا ہے ۔ جاوی اور دورشات کے اضلاع میں بھی بغاوت اور سرکشی کا جوش دہقانی لوگوں میں سرایت کر رہا ہے ۔ چنانچہ یہاں بھی مارشل لا جاری کیا گیا ہے ۔ اور ایسا ہی [illegible] میں خبر ہے کہ تاتاری و آرمینی آبادی کے درمیان جنگ و جدل کا کشت و خون [illegible] ہے ۔ افسوس کہ کوئی صورت امن کی نظر نہیں آتی ۔ [illegible] کہ یہاں بھی [illegible] بنا دیں ۔ صوبہ [illegible] میں [illegible] ہے ۔ ہنوز اطمینان کی صورت عنقا ہے ۔

پونا کے ڈاک خانہ [illegible] میں نہایت پیچیدہ واردات [illegible] ۔ [illegible] یہ لوگ [illegible] سے بھاگ گئے ۔ [illegible] بھی لے گئے ۔ یہ ایک بکس جس میں [illegible] پارسل تھے اور ایک پیکٹ کوئین کا ۔ اور بھی کئی ایک چیزیں [illegible] ۔ پولیس چوکی قریب ہی تھی ۔ [illegible] چوروں کا [illegible] کوئین کے پیکٹ سڑک پر پڑے ملے ۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے ۔ یہ نہایت دلیرانہ واردات واقعی سنسنی فزا ہے ۔

احمد آباد سے واردات آتش زدگی کی ایک اور افسوسناک خبر آئی ۔ [illegible] کانٹہ کے مکان پر بھانت گنج ہوس میں ایسی سخت آگ لگی ۔ کہ یہاں کا رہنے والا کلیانجی کاشی رام جہت کی [illegible] سے بازار میں کود پڑا ۔ ہر چند چوٹیں آئیں ۔ لیکن جانبر ہو گیا ۔ یہ [illegible] کمپنی کا ایک مشہور ایجنٹ ہے ۔ ہر چند [illegible] کاشی رام تو اس طرح کود کر بال بال بچ گئے ۔ لیکن ان کی اہلیہ اور ایک سات سالہ نوجوان بیٹا بھی [illegible] آتش زدگی میں جل کر راکھ ہو گئے ۔ اس پر تمام شہر میں افسوس چھا رہا ہے ۔

ممالک متحدہ میں طاعون

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی بابت ہفتہ مختتمہ ۱۷ فروری کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ بعض اضلاع طاعون میں اموات کی روز بروز ترقی اور شدت ہوتی جاتی ہے ۔ مذکورہ بالا ہفتہ میں ضلع وار طاعونی اموات کی تعداد حسب ذیل تھی ۔ ضلع الہ آباد میں چھبیس ۔ ضلع اعظم گڑھ دو سو اٹھارہ ضلع بلیا ایک اکتیس ۔ ضلع باندہ تیرہ ۔ ضلع بارہ بنکی دو سو اٹھارہ ضلع بریلی بارہ ۔ شہر بریلی ایک ۔ ضلع بستی اٹھاسی ضلع بنارس انیس ۔ شہر بنارس دس ۔ ضلع بجنور ایک سو بیالیس ۔ ضلع بلند شہر پانچ ۔ ضلع کانپور تیس ۔ شہر کانپور ایک سو انتیس ۔ ضلع ایٹہ پانچ ۔ ضلع اٹاوہ بائیس ضلع فرخ آباد پچیس ۔ ضلع فتحپور پچیس ۔ ضلع فیض آباد انیس ۔ ضلع غازی پور ستائیس ۔ ضلع گونڈہ پندرہ ضلع گورکھپور ایک سو چھبیس ۔ شہر گورکھپور اکسٹھ ۔ ضلع ہردوئی بیالیس ضلع جونپور انتیس ۔ ضلع کھیری تیرہ ۔ ضلع لکھنؤ تیس ۔ شہر لکھنؤ پانچ ۔ ضلع مراد آباد چھتیس ۔ ضلع مظفر نگر اکسٹھ ۔ ضلع پرتاب گڑھ ستائیس ۔ ضلع پیلی بھیت پندرہ ۔ ضلع رائے بریلی اکیس ۔ ضلع سہارنپور چھبیس ۔ شہر سہارنپور پانچ ۔ ضلع شاہجہانپور تیس ضلع سیتاپور سات ۔ ضلع سلطانپور اکیس ۔ ضلع اوناؤ اکتیس

اسپین کے بادشاہ سلامت انگلستان کی ایک شاہزادی کو [illegible] ۔ اس کے واسطے یہ ضروری ہوا ہے ۔ کہ انگلستان کی شاہزادی رومن کیتھولک [illegible] عیسائیوں میں شامل ہو جاوے ۔ [illegible] ادا ہو گی

مراکو کانفرنس ۔ میں باہم فیصلہ ہونے کی امید ہو چلی ہے

طاعون ۔ ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو پنجاب میں مفصلہ ذیل فوتیاں ہوئیں ۔

حصار ۲۰ ۔ رہتک ۵۹ ۔ گوڑگانوں ۱ ۔ دہلی ۹
کرنال ۱۵۴ ۔ انبالہ ۳۳ ۔ ہوشیارپور ۱۳۱ ۔ جالندھر ۵
لودیانہ ۴۳ ۔ فیروزپور ۱۶ ۔ منٹگمری ۲ ۔ لاہور ۲۰ ۔ امرتسر ۹۳
گورداسپور ۱۵۲ ۔ سیالکوٹ ۱۴۵ ۔ گوجرانوالہ ۲۴ ۔
گجرات ۵ ۔ شاہپور ۲ ۔ راولپنڈی ۱ ۔ پٹیالہ ۸۷
کپورتھلہ ۱۰ ۔ چنبہ ۲ ۔ کلسیہ ۷ ۔ میزان ۱۰۴۴
میزان ہفتہ گذشتہ ۸۶۳

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ روپے

سنون فندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں لیپ ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۱۲

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ وہ اسم بامسمی ہیں جو صاحبان اپنی قوتوں کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا لیا ہے وہ پہلے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کرتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سائٹھ عدد حبوب عا۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام ایبٹ گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور اعتراضات مدلل اور معقول درج کی جاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف للعہ (یعنی چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار۔ اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیکھو میرے دوستو رسالہ شائع ہو گیا

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے تین گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کرے گا۔ جس کی قیمت ۱۲؍ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات، امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نقل وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھروں میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کرے گا

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ سبھوں کو مفید ہوں گی کیونکہ فی الحقیقہ مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر سکے کو کام کا بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے عا

۲۔ حلوائے موصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے۔ فی سیر تین روپیہ ـــ عہ

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے کے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے عا۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ بسل۔ خارش چشم۔ رمد۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (پڑبال) کے لئے از بس مفید ہے۔ فی تولہ ـ عہ

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کیلئے نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی عہ

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سند الولیہ۔ بازار کشمیریان

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	ماعـه	صـه	مـه	مـعه	ـے
½ صفحہ	مـه	مـه	مـعه	ـے	صه
پورا کالم	مـه	عـه	عـه	صه	ـے
½ کالم	مـه	مـعه	معه	للعه	ع
¼ کالم	مـعه	ـے	۵	ـے	عه

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن صہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸؍ فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ صہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت صہ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور لکھا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دیئے جاتے ہیں۔

عمدہ و مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی ہے۔ علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر

قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میان سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

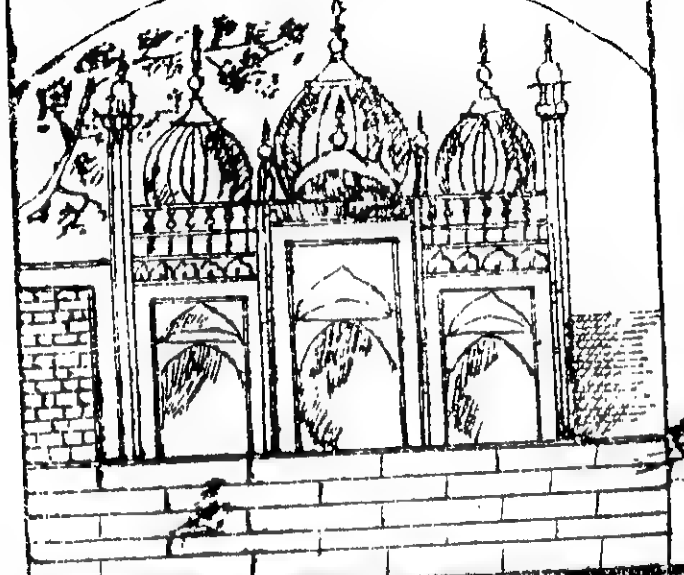

بدر

BADR QADIAN

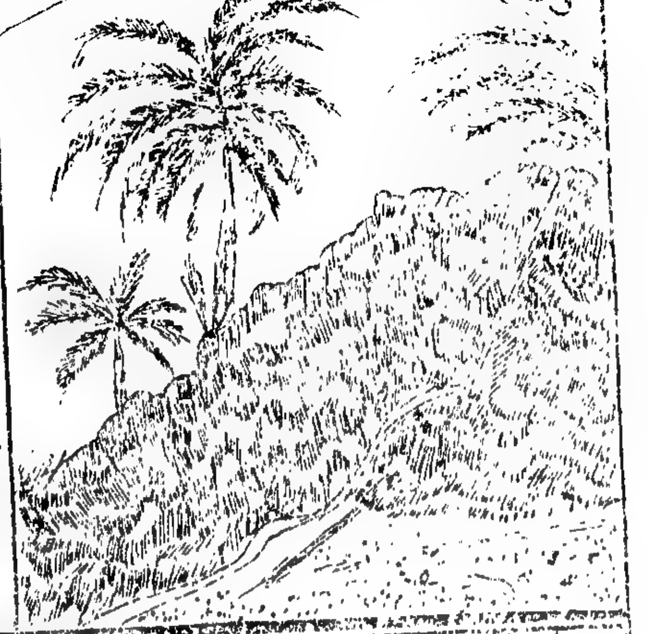

نمبر ۱۱ سلسلہ الجدید جلد ۲

اے ہمی جہان منتظر خوش باش مردلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح دو آخر مہدی آخر زمان

محرم سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

چہ گویم با تو گر آئی چہ باد در قادیان بینی | جمعۃ المبارک ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۱۱ سلسلہ القدیم جلد ۵

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عــ۲۵ــہ معززین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر خریداری کرنے کا حق حاصل ہو صــہ معززین درجہ دوم جن کو بعار رجاری کرنے کا حق حاصل ہو للعــہ معززین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ع۳ر سالانہ قیمت ابتداء سے مرفی پرچہ ۲ ر چار صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرماوین گے ان سے بحساب ابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہ مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو فوراً لکھکر دریافت کرنا چاہیئے مینیجر [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
از دین پیدا آمدہ از ما دریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات انبیاء ہمہ حق اندر ماست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدگر دوری ازاں عالیجناب

مصطفی مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
بر نبوت را بر و شد اختتام
نو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائی بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر نہ ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بعیت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا وحتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالی کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیر لیگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین۔ ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ہ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا۔ اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ بعد اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست [illegible]

صفحہ ۲ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ ہفتہ قادیان
صفحہ ۳ ۔ زلزلہ کی پیشگوئی کے پورا ہونے پر بیرونی شہادتیں نظم
صفحہ ۴ و ۵ و ۶ ۔ وحدت
صفحہ ۷ ۔ اشاعت اسلام اور ریویو آف ریلیجنز
صفحہ ۸ ۔ ریویو ۔ صفحہ ۹ ۔ تصدیق بالرؤیا ۔ ایک غلطی کی اصلاح
صفحہ ۱۰ ۔ ثناء اللہ نے اپنا فیصلہ آپ ہی کر دیا ۔
صفحہ ۱۱ ۔ عام اخبار

پرچہ مسیح

۲۰ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۹ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ ”زلزلہ آنے کو ہے ہمارے لئے عید کا دن“

۲ ۔ رب لا ترنی زلزلۃ الساعۃ ۔ رب لا ترنی موت احد منہم ۔

ترجمہ ۔ اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا ۔ اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھ کو نہ دکھلا ۔

۳ ۔ ”جس سے تو بہت پیار کرتا ہے ۔ میں اس سے بہت پیار کروں گا ۔ اور جس سے تو ناراض ہے میں اس سے ناراض ہوں گا“ یعنی تیرا کسی سے محبت کرنا اس کو ایسی آفت سے بچالے گا ۔ تیرا کسی سے ناراض ہونا اس کو ایسی آفت میں مبتلا کرے گا ۔

۴ ۔ اینما تولوا فثم وجہ اللہ

ترجمہ ۔ جس طرف تیرا منہ ہوگا اسی طرف خدا کا بھی منہ ہوگا یعنی جس سے تجھے محبت ہوگی ۔ خدا بھی اس سے محبت کریگا اور اسے بچالے گا ۔

۵ ۔ ”خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں“ یعنی خدا تمام کام تیری مراد کے موافق کریگا ۔

۶ ۔ ”واما نرینک بعض الذی نعدہم او نتوفینک“

ترجمہ ۔ اور وہ [illegible] منافقین ۔ منکرین ۔ ظالمین [illegible] اور بعد میں [illegible] اور آگے [illegible] اور خیال کے موافق اس آیت کے بیٹھے ہیں کہ میری زندگی میں مخالفین کو [illegible] نہ کرے تو بعد کے ان کی زبان درازیوں اور شوخیوں کی کچھ سزا دے گا ۔ کیونکہ انہوں نے تقویٰ سے کام نہ کیا ۔

۷ ۔ قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

یعنی کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا محض خدا کے لئے ہے ۔ جو رب العالمین ہے ۔ نہ کسی اور کام کے لئے ۔ اور پھر زلزلہ کی طرف اشارہ کر کے یہ الہام ہوا ۔

۸ ۔ ”رب ارنی آیۃ من السماء اکرام مع الانعام

ترجمہ ۔ اے میرے رب مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا ۔ اس نشان کے ظہور کے وقت خدا ایک عزت دیگا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا ۔

نوٹ ۔ مذکورہ بالا الہامات ۔ ۹ ۔ مارچ کے اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ کے بھی شائع ہو چکے ہیں ۔

۱۱ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء } چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

۱۲ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ

ترجمہ ۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا ۔

۲ ۔ لنجعل لک سہولۃ فی کل امر

ترجمہ ۔ اور تا کہ ہر بات میں تیرے واسطے ہم آسانی کر دیں

۳ ۔ ان ربک فعال لما یرید

ترجمہ ۔ تحقیق تیرا رب کرنیوالا ہے جو کچھ کہ چاہے ۔

۱۳ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ ”مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ ۔ مگر عورتیں نہ جاویں ۔

۲ ۔ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر

ترجمہ ۔ تحقیق ہم نے تجھے کوثر عطا کیا پس نماز پڑھ اپنے رب کے لئے ۔ اور قربانی کر ۔ تحقیق تیرا دشمن بے نسل ہے

۳ ۔ ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ

ترجمہ ۔ اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ چاہے تو اسے پناہ دے ۔

۴ ۔ سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یومنون

ترجمہ ۔ ان کے لئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے ۔ وہ نہیں ایمان لائیں گے ۔

۵ ۔ رؤیا ۔ خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ میں ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پھل دار ہے اور جب مجھ کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا جو بیدانہ [illegible] درخت کے مشابہ تھا ۔ اور نہایت سبز تھا ۔ اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا ۔ اور پھل اس کے نہایت شیرین تھے ۔ اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیرین تھے ۔ یہ معمولی درختوں میں سے نہیں تھا ۔ ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا ۔ میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی ۔ میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدا کے ناصر ہے ۔ کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کریگا ۔ جو فوق العادت ہوگی ۔

۱۴ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ انت سلمان ومنی یا ذا البرکات ۔

ترجمہ ۔ تو سلمان ہے ۔ اور مجھ سے ہے اے صاحب برکات

فرمایا ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جو کہ آپ نے اصحاب میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا ۔

نوٹ ۔ حضرت مرزا صاحب فارسی الاصل ہیں اور آپ کے مسیح موعود ہونے میں آنحضرت کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی ہے کہ مسیح فارسی الاصل ہوگا ۔ ایڈیٹر

۲ ۔ ”چمک دکھلاؤں گا ۔ تم کو اس نشان کی پنج بار“ یعنی زلزلہ کا نشان پانچ مرتبہ ظاہر ہوگا ۔

ہفتہ قادیان

۱ ۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں ۔

۲ ۔ کتاب چشمہ مسیحی شائع ہو گئی ہے قیمت ۴ر ۔ میر مہدی حسین صاحب ملازم کتب خانہ سے مل سکتی ہے ۔

۳ ۔ سردار اقبال سنگھ صاحب برادر سردار فضل حق صاحب جو کہ ۱۸ سال کی عمر کے ہیں ۔ اسلام کی خوبیوں پر شیدا ہو کر برضا و رغبت خود پولیس میں اطلاع کر کے ۱۳ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے نام **محمد اقبال** رکھا گیا ۔

۴ ۔ اس ہفتہ میں جملہ دیگر مہمانوں کے ایک حاجی الٰہی بخش صاحب ہیں ۔ جو اسی سال حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر واپس آتے ہوئے راستہ میں قادیان میں ٹھہر گئے ۔ چونکہ وہ گھر نہیں گئے ۔ انہوں نے جلد گھر جانے کے واسطے حضرت سے اجازت طلب کی ۔ مگر آپ نے فرمایا ۔ کہ آپ چند دن اور یہاں قیام فرماویں ۔

فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی سلسلہ قائم ہوتا ہے تو وہ بھی ایک حج کی جگہ ہوتا ہے ۔ لکھا ہے ۔ بایزید کا ایک مرید حج کو جانے کا ارادہ رکھتا تھا ۔ کہا کہ تو میرے گرد سات مرتبہ طواف کر یہی تیرا حج ہو جائیگا ۔

زلزلہ والی پیشگوئی کے پورا ہونے پر دو نئی شہادتین

(۶) از دفتر اخبار "دلشاد" میرٹھ شہر
نمبر ۲۶۳/۱۲ ۔ ۸ مارچ ۱۹۰۶ء
مکرمی۔ تسلیم نیاز۔

۲۸ اور ۲۷ ماہ فروری کی درمیانی شب کو زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا کہ الامان! تمام در و دیوار کشتی کی مانند ڈگمگانے لگے۔ اور ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا ہیبت ناک نقشہ تمام اہل میرٹھ کی آنکھون کے روبرو کھچ گیا۔ ہندو رام رام۔ مسلمان اللہ اللہ پکارنے لگے۔ میرا (رہائشی) مکان اس زلزلہ سے نقصان پہنچا۔ ایک دیوار تڑخ گئی۔ مجھے اس زلزلہ کے آنے سے خوشی اور رنج دونون ہوئے۔ رنج اس اندیشہ سے ہوا۔ کہ کہین ۴۔ اپریل کی طرح خدانخواستہ زیادہ نقصان نہ ہوا ہو۔ اور خلق خدا ضائع نہ ہوئی ہو۔ خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک دعوی کی تصدیق اچھی طرح سے ہو گئی۔ جسے وہ عرصہ سے بطور پیشین گوئی پبلک پر ظاہر کر رہے تھے۔ مین نہ تو آپ کے فرقہ کا ممبر ہون۔ اور نہ مرزا صاحب کا مرید۔ تاہم چونکہ انصاف پسند شخص ہون۔ اس لئے یہ مختصر تحریر برائے ارسال خدمت ہے۔ "دلشاد" مین احمدی خبرون کے لئے علیحدہ کالم وقف ہے۔

(۷) حضرت اقدس حضرت عبدالقادر قادیانی جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یا حضرت عبدالقادر قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ مین نے حضور کے زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوتی ہوئی ۲۸ فروری کی رات کو دیکھ لی ہے۔ اب آئندہ کے زلزلہ کی پیشگوئی پر بھی دل سے تصدیق کرتا ہون۔ چونکہ مین اس قدر گنہگار ہون کہ شاید اس وقت میرے برابر کوئی بشر نہ ہوگا۔ مین اس لئے بادب گذارش کرتا ہون۔ کہ میرے لئے دعا فرماوین۔

میرا عقیدہ یقین اس بات پر ہے۔ کہ بغیر حضور کی دعا کے میری بچاؤ کی کوئی صورت نہین۔ اے عبدالقادر قادیانی۔ اے رسول اللہ تو مستجاب الدعوات ہے۔ دعا کرین۔ کہ جتنی دل جس سے آپ کی مخالفت کی باتین سنتا ہون۔ خدا ایمان عطا فرماوے۔ عاجز رکن الدین مدرس گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ

چھاؤنی انبالہ مین خشمناک عذاب

(منقول از الحکم)

یون تو خدا کے سچے رسول حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کے ناپاک سمندر مین ہر ایک ممالک کے مخالف غوطے کھا رہے ہین۔ اسی طرح انبالہ توپخانہ بازار بھی اسی مہلک مرض مین گرفتار ہے۔ یہان مخالفت۔ جہالت۔ تعصب۔ ہر سہ نے اپنا دخل کر رکھا ہے۔ تعصب کا یہ حال ہے۔ کہ چند احمدی جو نو وارد تھے۔ مسجد مین نماز پڑھنے گئے۔ اور ملان سے دریافت کیا کہ محمد یوسف احمدی کا مکان کون سا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ مکان بتلاوے۔ کہنے لگا۔ تم ہرگز اس کے پاس نہ جانا اور نہ اس سے ملنا۔ وہ تو مرزائی ہے۔ اگر تم ملوگے۔ تو تم بھی مرزائی ہو جاؤگے۔ جہالت کا یہ حال ہے۔ کہ دیویون تک کی پرستش کرتے ہین۔ مخالفت کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کسی دس برس کے بچے کے نزدیک حضرت مرزا صاحب کا ذکر کیا جاوے۔ تو وہ گولیان دینے لگتا ہے۔ اور بڑون کا تو کیا کہنا۔ اول تو لوگ اس قابل ہی نہین۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب کو سمجھ سکین۔ اور اگر دو چار ایسے بھی ہین۔ تو عوام کو بہکاتے ہین۔ کہ مرزا صاحب کی کتابین مت پڑھو۔ ان پر جادو کیا ہوا ہے۔ اور حضرت اقدس کی شان پاک مین بیہودہ الفاظ نکالتے رہتے ہین۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے عظیم الشان زلزلہ نے ان لوگون کی زبانین بند کر دی تہین۔ مگر جب زلزلہ کو ایک عرصہ گذرنے لگا۔ تو ان کی خباثت کا تہرمامیٹر بھی ۱۲۰ درجہ پر ترقی کر گیا۔ اور یہ مخالفین جب مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کے پُر زور۔ دندان شکن لیکچرون سے بھی جب اپنی خباثت سے باز نہ آئے۔ تو خدا کے سچے وعدے کا ظہور ہوا۔ اور اس پاک معبود نے ایک قہری نشان ظاہر کیا۔ یعنی تاریخ ۲۴ فروری کی شام کو بوقت ۱/۲ ۷ بجے شام پلیگ کارنٹین کے پاس سے دہوان نکلنا شروع ہوا۔ اور آسمان کی جانب روانہ ہوا۔ اس دہوئیں مین اس قدر روشنی تہی۔ جیسے کہ بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ اور ایسی گڑگڑاہٹ تھی۔ جیسے توپین سر ہوتی ہین۔ یہ دہوان شمال سے اٹھ کر جانب جنوب روانہ ہوا۔ اس کے راستہ مین ایک پختہ عمارت تہی۔ جہان چیچک کا ٹیکہ لگایا جاتا تہا۔ اس کی چھت کو صاف اڑا دیا۔ بس اسی پر خیر نہین ہوئی۔ وہان سے یہ خدا کا زبردست نشان گورنمنٹ بوچڑی پر جا پڑا۔ جو اس جگہ سے قریباً ۲ فرلانگ تہی۔ اس پختہ عمارت کی چھت کو بالکل اڑا دیا اور احاطہ کی ایک دیوار کو گرا دیا۔ اور دو تین آدمیون کو خفیف سی چوٹین بھی آئین۔ اور یہان پر گھڑیال گاڑی کہڑی تہین جس مین تین کو نقصان دیا اور ایک عظیم الشان کیکر کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا۔ اور ۷۔ ۸ کیکرون کے تنے توڑ دئے۔ تر انداز جو اس جگہ گڑا ہوا تہا۔ اسے ٹیک ٹیک اٹھا کر قریب ایک فرلانگ باہر کھیت مین گرا۔ اس کے بعد پولیس کی چوکی کے برآمدہ کو گرا کر یہ دہوان غائب ہو گیا۔ مخالفین کے دلون مین اس قہری نشان نے ایک بڑی گھبراہٹ پیدا کر رکھی ہے۔ مین دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم اپنے وعدے کے طفیل سے ان آسمانی عذابون سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ۲۴۔ فروری ۱۹۰۶ء

رقیمہ نیاز

احقر نصیر احمد و شیخ محمد یوسف احمدی کمسیریٹ ایجنٹ توپخانہ بازار کیمپ انبالہ

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

اخی مکرم جناب مفتی محمد صادق صاحب زاد عنایتہ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولوی عبدالکریم صاحب شہید مرحوم کے متعلق چند ابیات درج اخبار بدر فرما کر مشکور فرماوین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی عبدالکریم خوش خصال   نیک بخت و پارسا شیرین مقال
کردہ ہجرت از سر صدق و یقین   آمدہ در قادیان با نور دین
نزد مہدیؑ ماندہ صدق و صفا   تنگ بستہ بخدمت سالہا
شد بفیض مہدیؑ آخر زمان   عالم و متبحر قرآن دان
بہر اعدائے دین شمشیر تیز   آنچنان می زد کہ کردے ریزہ ریزہ
کردہ تالیف خلافت راشدہ   در گسستہ تار و پود رافضہ
لیکچرے ہم داد در کافہ انام   خوب واضح کرد اصلاح عوام
چونکہ عاشق امام وقت بود   ہم بوعظ و خطبہ و کرتیں می نمود
ہمچنین احقاق حق را می نمود   روز و شب ابطال باطل کار بود
واز دنیا نسبت چون دلش قیام   از قضائش لاجرم آمد پیام
اوّلاً سرطان بہ پشتش رو نمود   حملۂ او گرچہ صعب و سخت بود
لیک بود اعجاز آن مہدیؑ وقت   از دعائیش رفع شد آن مرض سخت
گشت ذات الجنب من او را پدید   شد بعمر چہل و ہفت آخر شہید
ماہ شعبان بد گذشتہ یازدہ   نیز بست و سہ قرن چاردہ
خادم مہدی امام آخرین   چون سپردہ جان بجان آفرین
آمد از عالم بالا ندا   آمدی خوش بُدی صد مرحبا
چونکہ او در دین حق خادم بدہ   مدفن او شد بہشتی مقبرہ
اے خدا از بہر نام مصطفےٰ   سید کونین احمد مجتبےٰ
بخش بہر مولوی عبدالکریم   جنت الفردوس اش اے کریم

احقر العباد۔ محمد حسین خان ہلوادری۔ الذ ماٹی کوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وحدت

رقم زدہ میاں معراج الدین عمر صاحب

(جو ہفتہ وار جلسہ احمدیہ لاہور میں ۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو پڑھا گیا تھا)

خدا ایک ہے۔ یہ ایک ایسا جملہ ہے۔ کہ جس کے ماننے سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کی بے انتہا صفتیں اپنے اپنے محکموں میں جدا جدا کام کر رہی ہیں۔ رحیمیت۔ رحمانیت۔ خالقیت۔ ربوبیت۔ ستاریت وغیرہ صفتیں جن کا شمار اور پورا حساب انسانی قلم نہیں کر سکتا۔ اور کوئی دفتر ان کو گنجائش نہیں دے سکتا۔ یہ تمام محکمے اپنے کام اس طریق پر کر رہے ہیں کہ ایک دوسرے کو خبر بھی نہیں ہونے پاتی۔ کہ وہ کام کر لیتے ہیں البتہ بعض کو بعض سے صرف اتنا تعلق ضرور ہے۔ جہاں تک اس کے قیام یا کاموں کے انصرام کے لئے اشتراک وانضمام ضروری ہے۔ مثلاً رحمانیت کے صیغہ میں رحیمیت کو دخل نہیں۔ کیونکہ وہاں تو اسباب درخواست وریاضت وتقاضائے بالفعل کے موجود ہونے سے پہلے احسان کی انتظار کے بغیر ہی کام کر دیا جاتا ہے۔ اور اس محکمہ میں بالفعل درخواست وریاضت وتقاضا اور نیز باضابطہ اور صحیح اور جائز وسائل اور ذرائع سے کوشش کرنے پر جیسا مرضی ہوتی ہے۔ کام کیا جاتا ہے۔ لیکن ربوبیت، خالقیت۔ توابیت۔ ستاریت ان دونوں صفتوں سے ملحق ہے۔ کیونکہ یہ محکمے بے مانگے بھی کام کرتے ہیں اور درخواست پر بھی کام کرتے ہیں۔ مثلاً انسان اپنی اس حالت میں جب کہ والدہ کے رحم میں ہوتا ہے۔ یا اس حالت میں کہ جب وہ پیدا ہو کر شیر خوار کی عمر بسر کرتا ہے۔ تو اس وقت کون سی محنت یا خدمت یا تجارت یا صنعت وحرفت یا درخواست ہوتی ہے۔ کہ جو اس کی پرورش کا سامان کرے اور اس کے لئے ضروریات پیدا کرے۔ اور ہر ایک آفت اور بلا سے اس کو بچا دے۔ اور اس کی خطاؤں پر پردہ ڈالے پس اس وقت ربوبیت وخالقیت وغیرہ رحمانیت ہی کے محکمے کے ماتحت ہو کر یہ فرض ادا کرتے ہیں۔ اور پھر جب وہ ایسی عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ جب درخواست یا ریاضت تقاضا کر سکے۔ تو یہ اوصاف رحیمیت کے محکمے سے جو جو احکام نافذ ہوتے ہیں۔ ان کی تعمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح بیشمار اوصاف الٰہی دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ جن میں بعض بعض سے کم تعلق اور بعض بعض سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کی ہیئت اجتماعی کا نام توحید ہے۔ اور وہ سب اسی ایک ذات میں مجتمع ہیں۔

خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کو مختلف اجزا سے مرکب پیدا کیا۔ اور ہر ایک مخلوق طرح طرح کے اجزاء سے ترکیب دے کر بنائی۔ اور ہر ایک جزو میں ایک علیحدہ خاصیت رکھدی۔ اور کئی خاصیتوں کو ملا کر پھر ایک ہستی بنا دی ایک چھوٹی سے چھوٹی مخلوق کے اجزاء بھی احاطہ تحریر میں لانے مشکل ہیں۔ گویا بجائے خود وہ ایک دنیا آباد ہوتی ہے اس ہستی کی زندگی صرف اس بات پر قائم ہوتی ہے۔ کہ وہ تمام اجزاء جن کی ترکیب سے وہ بنی ہوئی ہے۔ اپنے اپنے کام میں اتفاق اور یکجہتی کے ساتھ لگے رہیں۔ اور اپنے حدود منصب سے تجاوز کر کے افراط وتفریط اختیار نہ کریں اور جب ان میں سے وہ حالت وحدت مفقود ہونے لگتی ہے تو اس ہستی پر خزاں آنی شروع ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ موت وارد ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت وہ اجزاء بھی جو اس فساد میں شریک نہ ہوئے تھے۔ اس جرم میں تہ زمین ڈال دئے جاتے ہیں کہ انہوں نے وحدت قائم کرنے کی کوشش کیوں نہ کی ہزارہا انسان آپ نے مرتے دیکھے ہوں گے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ اس لئے مرے ہیں کہ ان کی ہستی کے سارے اجزاء بگڑ گئے تھے۔ ہرگز نہیں! صرف چند اجزاء کے بگاڑ نے تمام بنیادی جسم کو خاک میں ملا دیا۔ اور جو بے قصور تھے لیکن انہوں نے وحدت توڑنے والوں کو سنبھالا نہ تھا وہ بھی ان کے ساتھ ہی خاک میں ملا دئے گئے۔

ایک ذرہ سے لے کر ساری انسانی مخلوقات کے وسیع دائرہ تک اللہ تعالیٰ کی قدرت وحدت کا تقاضا کرتی ہے باوجود اختلاف طبائع واختلاف خواص واختلاف اجسام واختلاف اشکال وہ ہر ایک ہستی کے ذرات کو یکجہتی کی سلک میں منسلک کر کے دن رات ہمارے سامنے زندگی اور کامیابی کے نمونے پیش کر رہی ہے۔ اور ہر طرح سے انسان کو سمجھا رہی ہے۔ کہ وحدت ہی ایک اصلی غرض اور علت غائی ہے۔ خدا تعالیٰ نے وحدت کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ اور وحدت ہی کے مکتب میں اس کو تربیت کی۔ اور چاروں طرف اس کے لئے وحدت آموز کتب میں کھول کر رکھیں۔ کہ جدھر نظر کرے۔ اُدھر وحدت ہی وحدت کے نمونے اور سبق ملیں۔ صحیفہ قدرت وحدت ہی کی رنگ آمیزی سے سہانا معلوم ہوتا ہے۔ گل وگلشن کی رونق وحدت ہی میں نظر آتی ہے۔ ورنہ اگر ایک خوش نما پھول کے خواص اور اجزاء علیحدہ علیحدہ کئے جاویں۔ یا باغ کے سب پیڑ متفرق طور پر زمین میں منتشر کر دئے جاویں۔ تو نہ وہ خوشبو ہوا کی رہتی ہے۔ اور نہ وہ رونق وعزت باغ کی ہی رہتی ہے۔ یہ جمعیت ہی ہے۔ کہ جس نے بلبلوں کو شیدا کیا۔ اور رنگین شاعروں کی [illegible] انتہائی نکتہ حاصل کیا۔ ایک قوم کو دوسری قوم پر اسی وحدت کے ذریعے فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ تمام علوم وفنون وحدت ہی کی بدولت بڑھتے اور پھلے پھولے ہیں۔ ورنہ یہ حروف متفرق طور پر جدا جدا کس قدر وقعت رکھتے ہیں۔ ان کی وحدت سے ہی اعلیٰ سے اعلیٰ امور حیطہ تحریر میں محفوظ ہوئے۔ اور کلام ضبط میں آئے۔ یہاں تک کہ خدا کا کلام خود بھی انہیں حروف کی وحدت سے ہم تک پہنچا۔

خدا تعالیٰ نے ہر ایک کمال کا مظہر اور جامع اور سرچشمہ ہی انسان کو عقل ونقل کا جوہر دے کر ان کو مدنی الطبع اس لئے بنایا ہے۔ کہ ایک دوسرے کا رنگ وبو اختیار کرے اور باہمی تفرقوں اور فسادوں سے بچ کر وہ ایک وحدت اور جماعت بنے رہیں۔ تمام مذہبوں کے سلسلوں اور اعلیٰ اخلاقی تعلیموں کی علت غائی یہی وحدت ٹھہرتی ہے۔

وحدت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے۔ کہ یا تو مالکیت کی صفت درمیان میں سے اٹھا دی جاوے۔ اور یا حقوق کی حفاظت کا ایسا انتظام ہو کہ کوئی دوسرے کا حق دبانے نہ پائے کیونکہ حق تلفی موجب فساد اور شقاق وتفرقہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں انسان کو خلیفہ فرمایا ہے۔ اس خلافت کی ذیل میں حقوق مالکیت اور ان کی حفاظت کا علم مرکوز رکھا گیا ہے۔ کیونکہ دو ہی مفہوم ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان دنیا پر خدا کا خلیفہ ہے۔ اور اسی لئے وہ تمام دوسری مخلوقات سے بڑھ کر خواص دیا گیا ہے۔ انسان کے سوا فرشتوں سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ کیڑے تک جن جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی اپنی فطرتوں اور جبلتوں کے تقاضا سے اپنے کام کر رہے ہیں گویا وہ ان کاموں کے لئے ایسے مجبور ہیں۔ کہ ان کے سوا کچھ کرنے کا نہ تو ان میں خیال ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ وہ کچھ کر ہی سکتے ہیں کسی حیوان کے بچے کو اپنی سوسائٹی اور اپنی ماں اور باپ سے کتنا دور اور بے خبر ہی کیوں نہ رکھو۔ اور کیسی ہی غیر جنس مخلوق میں کیوں نہ پرورش کرو۔ لیکن وہ اپنی طبیعت اور حالت میں کچھ بھی تبدیلی نہیں کریگا۔ ہم نے ایک دفعہ دو نیل گاؤں کے بچے اور کئی دفعہ ہرن کے بچے اپنے ایک گاؤں میں رکھے۔ اور ان کی بڑی خاطر اور خدمت گزاری ہو۔ یہاں تک کہ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ ایک ایک گائے رکھی ہوئی تھی۔ لیکن وہ اس حالت فطری میں ایسے مجبور تھے۔ کہ ہماری پرورش اور گائے کے دودھ کے اثر کا کچھ حصہ ہی نہ پایا۔ اور آخر یکے بعد دیگرے موقعہ پا کر جنگل میں بھاگ گئے۔ کئی دفعہ بطخ یا کسی اور جانور کے انڈے مرغی کے نیچے سینے کے لئے رکھے جاتے ہیں اور جب بچے نکل آتے ہیں۔ تو وہ اپنی آبائی رسم وعادت کو جبلت سے ہی لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ اور مرغی سے کچھ بھی نہیں سیکھتے۔ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ بطخ کے وہ بچے

جو مرغی کے نیچے اس کے اپنے بچوں کے ساتھ پیدا ہوئے تھے پانی سامنے آنے پر جھٹ اس میں کود کر پیرنے لگ گئے اور ماں (یعنی مرغی) باہر کھڑی حیرت سے تاک رہی ہے اور اپنی زبان حال سے ان کو اس خطرے سے نکل آنے کے لئے بلا رہی ہے۔ لیکن وہ ان کے لئے خطرے کا مقام نہیں غرض تمام حیوانی دنیا جس میں سے انسان مستثنیٰ ہے۔ اپنی فطرت کے تقاضوں کو باکراہ پورے کر رہی ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ جس قدر اپنے عہدے۔ تعلقات اور حقوق کے لحاظ سے کوئی کثیر ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کو اپنے فرائض ادا کرنے میں دوسر کا جبر و اثر ماننا پڑتا ہے۔ اور جتنا عظمت اور فوقیت کی طرف قدم مارتا جاتا ہے۔ اسی قدر اس کے حقوق بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اکراہی صورت بدلتی جاتی ہے۔ اور آزادی اور اختیار وسیع ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی حال انسان اور حیوان بلکہ ساری مخلوقات کا ہے۔ یہ تمام مخلوقات اپنے اپنے فرائض ادا کرنے میں اکراہ اور جبر سے کام کرتے ہیں۔ اور اس لئے ان کی پرورش کے سامان بھی اکراہی اور جبری ہی ہیں۔ یعنی ان کو اپنے پیٹ پالنے کے لئے کسی کسب اور ہنر۔ ریاضت وغیرہ کی ضرورت نہیں رکھی گئی۔ اور نہ کوئی ذمہ واری ان پر ڈالی گئی ہے اور نہ ہی عقل و نقل کا مادہ ان کو دیا گیا ہے۔ اور اس لئے ان کو کسی شے کا مالک بننے کا حق نہیں دیا گیا۔

لیکن برخلاف ان کے انسان کی فطرت ایسی ملائم اور نفس پر ایسی بنائی گئی ہے۔ کہ عکسی شیشے کی طرح فوراً دوسرے کے اخلاق و حالات و گفتار و رفتار وغیرہ کا اثر قبول کر لیتی ہے اور قدرت نے اس کی ایسی رعایت رکھی ہے۔ کہ اس کو ان کی طرح مجبور نہیں بنایا۔ بلکہ ایک حد تک آزادی اور اختیار انتخاب دیا گیا ہے۔ اور جیسے کسی مشین کی تعدیل اور رہنمائی کے لئے ایک مقیاس لگا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کو اس اختیار کی قوت میں ہدایت اور تعدیل کے لئے نور قلب بخشا گیا ہے۔ یہ نور قلب ایک خاصہ انسانی ہے۔ جس سے حیوان محروم ہیں اور اپنی شکم پروری کے لئے اس کو ریاضت کرنا سکھایا گیا ہے اور مالک بننے کی طاقت اور جوہر اس میں رکھے گئے ہیں۔ خلافت کا دوسرا مفہوم یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں انسان کی فطرت کا حال بیان کیا ہے۔ کہ انسان میں ہم نے ایک ایسا وصف ڈالا ہے کہ دوسری مخلوقات پر تصرف جما کر مالک بنے۔ اور اس ملکیت کے تحفظ کا سامان کیا ہے۔ کہ جو قرابت بلحاظ خون و میراث مسلّم ہو۔ وہ ایک شخص مالک کے ختم ہو جانے کے بعد اس کی ملکیت پر جانشین ہوں۔ گویا یہ ایک ایسی مخلوق ہے۔ کہ ایک دوسرے کا خلیفہ بننے کا اس کو حق دیا گیا ہے۔ اور صلبی اور خونی قرابت کا حقدار بنانا ہی انصاف تھا۔ صلبی اور خونی قرابت سے مراد وہ رشتہ ہے۔ جو مرد کے نطفہ اور عورت کے خون سے قایم ہوتا ہے جس کی تشریح کرنے کی اس جگہ گنجائش بھی نہیں۔ اور ضرورت بھی نہیں۔ گنجائش تو بوجہ ضرورت اختصار نہیں اور ضرورت اس لئے نہیں کہ کچھ نہ کچھ ہر صاحب میرا مطلب ضرور سمجھ گیا ہوگا

اب سب سے پہلا فرض قدرت کا یہ تھا۔ انسان کے ان حقوق کی خود ہی حفاظت کرتی اور دوسری طرف جہاں تک اس کے اختیار کا تعلق تھا۔ اس کو محفوظ کرنا تعلیم کرتی۔ مشکل امر اس میں یہ تھا کہ وہ ذریعہ جس سے یہ حق پیدا اور قایم ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسا مخفی در مخفی تعلق ہے۔ جس کو خود مخلوف و خلیفہ دونوں ہی یقینی طور پر ثابت اور معین نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو محفوظ اور معین اور یقینی کرنے کے لئے یہی ایک ذریعہ قرار دیا۔ کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ایسا پابند کیا جاوے کہ جس میں اختلاط نطفہ کا اشتباہ باقی نہ رہے۔ اس لئے دونوں کے درمیان ایک تعین اور معاہدے کو ضروری کیا۔ اور اس عقد عہد کے لئے تشہیر لازمی ہوئی۔ اور اس سے غرض یہ رکھی گئی تاکہ عام طور پر یہ بات معلوم رہے۔ کہ فلاں عورت سے فلاں مرد کا ایسا تعلق ہو گیا ہے۔ کہ اس کے شکم سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ اس مرد کا ہوگا۔ اور اس کی خلافت اوس بچہ کو بوجہ طبعی حق کے پہنچے گی۔ اس کی خلاف ورزی کے لئے جو نقص وحدۃ کا بڑا بھاری باعث ہے۔ سخت تعزیر رکھی گئی۔ کیونکہ اس سے بڑے بڑے مظالم اور خطرناک حق تلفیاں واقعہ ہوتی ہیں مثلاً اگر حیوانوں کی طرح انسانوں میں بھی تعیین زوج کا مادہ نہ ہوتا۔ تو نتیجہ یہی ہوتا۔ کہ جو جس وقت جس جگہ جس کے ہاتھ چڑھتے وقت سکے لے جاتا تھا۔ تعلق زوجیت رکھ کر علیحدہ ہو جاتا۔ اور ایسی ہی حالت ہوتی۔ جو آج کل حیوانوں کی دیکھی جاتی ہے۔ نہ کسی بیوی کا خاوند پر حق ہوتا اور نہ خاوند کا بیوی پر اور نہ اولاد کا والدین پر اور نہ والدین کا اولاد پر۔ ایک مشکل تو انسان کو یہ پڑتی کہ چونکہ عام حیوانوں کی طرح یہ پیدا ہوتے ہی چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت عرصہ تک اپنی پرورش کے لئے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔ تو اس عالم صغر سنی میں اس کا خاتمہ ہی ہو جاتا۔ اور دوسرے سلسلہ مالکیت و خلافت قطعی طور پر مفقود اور مقطوع ہو جاتا۔ اور پھر انسان و حیوان میں فرق ہی نہ رہتا۔ یا انسان ہی نہ رہتا۔

حفظ حقوق کی یہی ایک راہ تھی۔ کہ عورت کے لئے ایک معین زوج تمام سوسائٹی میں مشہور ہو۔ جیسا کہ خاوند کا معین نہ ہونا تباہی کا موجب ہے۔ ایسا ہی اس تعلق کا مخفی ہونا خطرناک نقصوں کا باعث ہے۔ کیونکہ مخفی تعلق والے خاوند کے مر جانے کی صورت میں اس کے ترکہ کا اس عورت کی اولاد کو تنازعہ کی صورت میں حقدار ثابت کرنا مشکل بلکہ قریباً ناممکن ہے غرض یہی مصالح الٰہی تعیین زوج اور شہرت عقد میں ہیں۔ اور قدرت نے اس بات کا علم بھی بہت مخفی رکھا ہے۔ کہ کب اور کس وقت کسی مرد سے ایسا نطفہ خارج ہو سکتا ہے۔ جو نشو و نما پاکر بچہ بن سکے۔ اور کب اور کس وقت اس عورت میں اس کی استیسال کی قوت غالب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہوا۔ کہ یہ تعلق مستقل اور دائمی ہو اور زن و مرد کی فطرت میں اس کی حفاظت کی خاصیت رکھ دی۔ جس کا نام غیرت ہے

یہ انتظام اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں وحدت قایم رکھنے کے لئے فرمایا۔ اور دونوں شقوں سے اس کو مضبوط کیا ظاہری جسمانی انتظام اور باطنی روحانی انتظام دونوں پختہ کئے پھر اس کی خلاف ورزی کی سخت سزا دینے کی خاصیت انسان کے اندر رکھدی۔ یہاں تک کہ انسان اس جوش میں اگر بدبخت مجرم کو مار دینا اپنی مردانہ غیرت کا صحیح استعمال سمجھتا ہے۔ اور عورت میں بھی اپنی عفت کا بچانا اعلیٰ درجہ کی خوبی رکھی گئی بعض لوگ جو غیروں کا نطفہ اپنی منکوحہ بیویوں کے شکم میں سے کر اس کو اپنی اولاد سمجھتے ہیں۔ یا جو اپنی عورتوں کو دوسروں کے ساتھ ہم بستری کراتے ہیں۔ یا جو لوگ کچھ عرصہ کے لئے جوش شہوانی مٹانے کے لئے کسی کو اجیر مقرر کرتے ہیں۔ وہ دراصل انسانی فطرت کے لیول سے بہت نیچے گرے ہوئے ہیں۔ ان میں اور حیوان میں صورت و شکل کے سوائے کوئی فرق نہیں۔ ان کے ذمہ سخت حق تلفیوں کا جرم ثابت ہے۔ پس خدا کے کلام نے عقد نکاح کا انتظام اور زنا کا انسداد اسی لئے کیا ہے۔

درحقیقت حق تلفی وحدت توڑنے کا بڑا بھاری موجب ہوتی ہے کیونکہ غاصب جب کسی کا حق چھینتا ہے۔ تو اس وقت ہی وحدت ٹوٹتی ہے۔ اور جب مغصوب اپنا حق کھوتا ہے۔ تو اس وقت بھی اس کا دل کدورت اور کینہ اور بغض سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور وحدت قایم نہیں رکھ سکتا۔ اگر کوئی شخص کسی کی کوئی شے چوری کرے۔ یا خیانت اور ظلم سے کسی کی حق تلفی کرے تو ایک فساد ڈالتا ہے۔ اور ناحق تفرقہ کی بنیاد قایم کرتا ہے۔ ایسا ہی تمام جرائم کا حال ہے۔ اور کلام خدا نے مکتوب طور پر اور فعل خدا نے مرکوز طور پر ان کے روکنے کا انتظام اسی لئے کیا ہے۔ اسی لئے سود کو حرام کیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان میں دو خاصیتیں رکھی ہوئی ہیں۔ ایک تو روحانی کیفیت ہے۔ اور دوسری جسمانی کیفیت ہے۔ روحانی کیفیت سے تو یہ اپنا پیوند خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔ اور اس کو ایسی حد تک ترقی دے سکتا ہے۔ کہ جس سے دوسری کوئی مخلوق تجاوز کر ہی نہیں سکتی۔ بلکہ وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔ اور جسمانی کیفیت سے تمام مخلوقات سے تعلق رکھنا پڑتا ہے۔ دراصل انسان کی روحانی کیفیت جسمانی حالت کے زیر اثر ہوتی ہے کیونکہ انسان کو اپنی قوتیں استعمال کرنے کی آزادی دی گئی ہے اور نیکی و بدی کے نتیجوں کا اس کے سر پر دار و مدار ہونا اسی وجہ سے ہے

اور ذمہ واریون کا سلسلہ اس لئے بہی بڑا ہوا ہے۔ چونکہ زیادہ کثرت سے جسمانی قوا کو استعمال کرتا ہے۔ اس سے وہ علمیہ یا خلقی ہین۔ انسان اپنی اختیاری حالت مین ایسا ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ کہ فطرت کے سچے تقاضون کو توڑ اور قویٰ علمیہ کی رہنمائی سے لاپرواہ ہو کر ایسے افعال کا مرتکب بن جاتا ہے جو وحدت کے نقیض ہوتے ہین۔

خدا تعالیٰ نے اس کو سنبھالنے کے لئے اور اس مین وحدت بحال رکھنے کے لئے انبیاء نازل فرمائے۔ انبیاء کا نزول اسی زمانہ مین ہوتا ہے جب عداوت۔ دشمنی۔ تفرقہ کے پیدا کرنیوالے تمام اسباب جمع ہو جاتے ہین۔ چنانچہ جناب سرور کائنات ہمارے ہادی و محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود ایسے زمانہ مین ہی تشریف لائے تھے۔ اور اب بھی ایسے ہی زمانہ مین خلیفۃ المومنین حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے لباس مین آپ کا نزول بعثت اس چودھوین صدی مین ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وکیف تکفرون وانتم تتلی علیکم آیات اللہ وفیکم رسولہ ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم۔ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تھتدون۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ واولئک ھم المفلحون۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات۔ واولئک لھم عذاب عظیم۔ ھذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شھداء واللہ لا یحب الظالمین۔ ولیمحص اللہ الذین آمنوا ویمحق الکافرین۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصابرین۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا۔ ان اللہ مع الصابرین۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون۔ ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقھم۔ وتمت کلمۃ ربک لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین۔

یعنی تم کس منہ سے انکار کا حوصلہ کرو گے۔ تمہارے تو آیات اللہ اچھی طرح ذہن نشین کی گئی ہین۔ تمہارے ہی ہاتھ مین عبداللہ آتھم اور لیکھرام کے واقعات ہوئے۔ کلارک اور محمد حسین سے جنگ مین فتح پائی۔ کرم دین مقہور ہوا۔ تمہاری آنکھون نے کسوف و خسوف دیکھا۔ تمہین دجال اور یاجوج ماجوج دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور تمہاری ان آنکھون نے نبیون کے سردار تمام دنیا کے محسن صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور ان کے بروز موعود مسیح و مہدی کو دیکھا۔ ان ہاتھون نے ان کا دامن چھو کر برکت پائی۔ تم مین وہ خدا کا رسول موجود ہے۔ جو کوئی خدا کو محکم پکڑے گا وہی صراط مستقیم پر ہدایت یافتہ ہے۔ اے لوگو! تم جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ اور ہر ایک طعن و تشنیع کو برداشت کر کے ایمان لے آئے ہو۔ اب بھی مناسب ہے۔ کہ تم خدا کے لئے ایسا تقویٰ اختیار کرو۔ کہ جو حق تقویٰ ہے۔ اور ابھی سے ہی اپنے انجام کی فکر کرو۔ کہ موت تمہین ایسی حالت مین پائے کہ اس وقت تم مسلمان ہو۔ اور اس پاک سلسلہ اسلام کو جو خدا کی رسی ہے۔ سب کے سب وحدت اور اتفاق سے اکٹھا زور لگا کر پکڑو۔ اور مضبوط پکڑو اور خبردار تم مین کوئی وسیع نہ ہو اور زور لگاتے مین کوئی کسی کے پھوٹ کا موجب نہ ہو۔ اور خدا کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم بغض اور عداوت کی بھٹی مین جل رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے تھے۔ خدا نے تم پر احسان کیا ہے۔ کہ تمہارے دلون مین الفت ڈالدی اور اس کینہ و حسد و بغض و تفرقہ کی کالی رات سے نکالکر اپنی نعمت کے خوان پر وہ مبارک صبح دکھائی۔ کہ تم دشمن سوئے۔ جاگے اور بھائی بھائی بن گئے۔ یہ تفرقہ ایک ایسی آگ تھی۔ جو نہایت ہی خطرناک تھی۔ اور جس مین گر جانے سے تمہارا بچنا نہ تھا۔ تم اس کے کنارے پر ایسی حالت مین کھڑے تھے کہ یہی گمان ہو رہا تھا۔ کہ اب گرے۔ اب گرے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تم پر احسان کیا۔ کہ تم کو اس سے بچا لیا۔ اور یہی وہ راستہ ہے جس مین خدا تعالیٰ اپنے نشانات۔ اور قدرت نمائی کے کرشمے کھول کھول کر دکھاتا ہے۔ تاکہ تم اسی راہ پر چلتے رہو۔ اور خدا نے تمہین اسی لئے انتخاب کیا ہے۔ کہ تم مین ایک ایسی جماعت ہے۔ کہ جو تبلیغ حق پر کمربستہ ہون۔ اور بھلائی کی طرف لوگون کو منادی کرین۔ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کا بیڑا اٹھائین۔ ایسی جماعت یقیناً کامیاب اور بہرہ مند ہو گی۔ اور ہوشیار رہو کہین تم ان لوگون کی طرح مت بنو۔ جنہون نے نشانات دیکھ کر بھی آپس مین اتفاق نہ کیا۔ اور وحدت قائم نہ کی بلکہ پھٹ گئے۔ ایسے لوگ سخت عذاب مین ہونگے۔ سمجھدار لوگون کے لئے بیان اور متقین کے لئے یہ موعظت نصیحت ہے۔ کہ تم اس کام مین دل مت ہارو۔ سستی مت کرو۔ ہمت اور ہوشیاری سے کام کرتے جاؤ گے۔ تو تمہارے آگے کوئی حزن نہین آئے گا۔ اور اگر تم ایمان اور ثبات قدم سے کوشش کرو گے تو کامیابی اور فوقیت تمہین حاصل ہو گی۔ کیا ہوا اگر تمہین ہی کسی وقت کوئی زخم لگ گیا۔ غور کرو۔ ان لوگون کو بھی تو اسی طرح زخم لگے ہین۔ اور گھبراؤ مت۔ یہ دن تو خدا باری باری پھیر پھیر کر لوگون مین لاتا ہے۔ تا کہ ایمان والون کا کھلے طور پر پتہ لگ جائے۔ اور تم بھی گواہ ہو جاؤ۔ اور جن کے اندر ظلم بھرا ہوتا ہے خدا ان سے بیزار ہے۔ اور اس طرح ابتلاؤن مین ڈالنے سے ایک یہ بھی غرض اللہ کی ہے۔ کہ ایمان لانیوالون مین سے ہر ایک عیب اور نقص نکال کر ان کو خالص بنا دے۔ اور کافرون کو مٹا دے۔ جنت مین داخل ہونا کوئی آسان کام نہین۔ تم نے یہ گمان کر لیا ہو گا کہ چپکے سے ہی جنت مین داخل کر دئیے جاؤ گے۔ یہ بات نہین۔ جنت مین بغیر اس بات کے واضح کر لینے کے کہ تم مین مجاہدہ کرنیوالے کون ہین۔ اور ثابت قدم صابر کون ہین۔ داخل نہین کئے جاؤ گے۔ اے ایمان والو جب تمہین کسی جماعت سے مقابلہ ہو تو اپنی جمعیت اور وحدت پر بھی ثابت قدمی سے قائم رکھو۔ اور اپنی ہمت اور کثرت پر بھروسہ مت کرو۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ اور اسی کو بہت یاد کرتے رہو۔ اسی طرح سے تم جیت جاؤ گے اور جو حکم تم کو خدا اور اس کا رسول فرمائے اس کی اطاعت اپنا مقدم فرض سمجھو۔ اور سنو! اور غور کرو! آپس مین جھگڑا مت کرو۔ خدا کے لئے اپنے جھگڑون کو ہمیشہ طلاق دو اور باہم صلح کر لو۔ اور ایک ہو جاؤ۔ نہین تو اسی نحوست مین کام کرنے کے لائق نہ رہو گے۔ تمہارے قویٰ ضعیف اور سست ہو جائینگے اور تمہاری عزت اور وقعت اور آبرو اور اعتبار سب جاتے رہینگے۔ پس چوکنے ہو کر ثابت قدم رہو۔ کیونکہ ثابت قدمون کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ ظالمون اور حق تلفی کرنیوالون کی مجالس کے رکن مت بنو۔ اور نہ ان کے یار بنو۔ بلکہ ان کی طرف جھکو بھی مت۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو جس آگ نے انہین کھانا ہے وہ تم کو بھی لیگی۔ خدا کے سوا تمہارا کون دوست ہو سکتا ہے۔ اگر تم باز نہین آؤ گے تو خدا کی طرف سے تمہین نصرت نہین دی جائیگی۔ اگر رب چاہتا تو سب لوگون کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن مشیت ایزدی یہی ہے۔ کہ جن لوگون پر خدا نے رحم کیا ہے ان کو نور معرفت اور فہم ہدایت بخشتا ہے۔ ان کے سوا یہ لوگ ہمیشہ اختلاف مین رہتے ہین۔ یہ لوگ اسی لئے پیدا ہوئے۔ خدا کی بات پوری ہوئی۔ کہ جہنم کو ان لوگون اور جنون سے بھر دیگا۔

[illegible] غور کرو۔ نماز روزہ حج اور زکوٰۃ [illegible] ہوئے ارکان فرض سمجھے جاتے ہین۔ اور اسی طرح دوسرے اور تیسرے درجہ کے احکام اور [illegible] ہے۔ کہ ایک ہی اور [illegible] نمازون مین جماعت اور جمعہ

اور یکجہتی اور حج میں جماعت اور یک رنگی اور زکوٰۃ میں اغنیاء سے اموال لے کر فقراء کو دینا اور ان کی حیثیت کی نگہداشت کرنا اور روزہ رکھ کر بھوک پیاس اور ہر شے کے وجود ہوتے ہوئے ان کے استعمال کی قدرت کو اپنے پر بند کر کے خدائی رضا کی راہوں پر چلنے کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا وغیرہ ایسے امور ہیں جن سے وحدت کی ترغیب اور تعلیم پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہی ہے۔

غرض کہ مامور کی علت غائی ایک یکدل پاک صاف فہمیدہ جماعت بنانا ہے۔ اس مقدسوں کے سردار محمد مصطفےٰ علیہ الف الف تحیۃ نے بھی ایک جماعت بنائی تھی۔ اور جیسے ہمارے امام آن حضور کا بروز ہیں۔ ہم کو بھی

آخرین منہم لما یلحقوا بہم

نے حوصلہ دے رکھا ہے۔ کہ ہم ان کے بروز بننے کے امیدوار لیکن کیا ہماری امید اس طرح بر آسکتی ہے جس طرح ہم کام کر رہے ہیں کیا ہی دین پروری ہے۔ کہ کل اسی مسجد میں ہم نے بڑے جوش وخروش سے ایک انجمن بنائی۔ عہدہ داروں کا انتخاب کیا۔ قواعد بنانے کے لئے سب کمیٹی تجویز کی۔ اور زبانی طور پر ہر ایک امر پورا کیا۔ لیکن وہ کمیٹی کہاں ہے۔ اس نے کیا کیا ہے۔ اور کیوں نہیں کچھ کیا۔

کیا کوئی خاص عہدہ دار اس کا ذمہ وار ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ سب لوگ اس کے ذمہ وار ہیں اے مکرمو! اے بزرگو! اے جمع کے یارو! اے محمدؐ کے سپوتو! اٹھو۔ اب بھی وقت ہے۔ کچھ کر دکھاؤ گے۔ تو اپنا ہی کچھ سنوارو گے ورنہ سے

قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

یاد رکھو۔ دیکھو تم نے مامور کو کیا لکھا ہے۔ پہچانا ہے۔ خویش واقارب اور قوم اور برادری کو اس کی خاطر چھوڑا ہے اب کچھ اور پیٹ کا دیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری نسبت بھی حضور سرور کائنات کو خدا کے حضور شکایت کرنی پڑے کہ یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا یہی وحدت اور قومیت ہے۔ جس کے لئے امام اس اہتمام سے نازل ہوا ہے۔

میں نے سنا ہے۔ کہ آٹے کے متعلق جو کارروائی اس مسجد میں ایک پچھلے ہفتہ میں ہوئی تھی۔ اس سے بعض احباب دل برداشتہ ہو گئے ہیں۔ اے کام کرنیوالے معزز بزرگو! اختلاف آرا ہوا کرتا ہے۔ تجاویز نامنظور ہو سکتی ہیں۔ قوم سخت سست بھی کہا کرتی ہے۔ مگر یہی باتیں نہیں کہ ثابت قدمی سے ایثار اور اخلاص سے [illegible] عزیمت سے کام کرنیوالوں کے حوصلے پست [illegible] ہمارے مضمون کا دائرہ وسیع کرنے کی ضرورت [illegible] حوصلے ہی پڑھاؤ۔ مخالفت اس لئے نہیں ہوئی تھی کہ کام ہی بند ہو جاوے۔ اور سلسلہ انجمن ہی درہم برہم ہو جاوے آپ لوگوں نے تو بہت کچھ دیکھا ہے۔ لیکن جتنا آگے دیکھنا ہے۔ اتنا نہیں۔ اگر کوئی رنج کسی کی طرف سے ہے۔ تو وہ معاف کر دیں۔ اور کام کو اسی قوت سے ہاتھ میں لیں جس کے ساتھ انجمن قائم کی تھی۔

اے اس تجویز کی مخالفت کرنیوالو! سنو! اسلام کو اس وقت ضرورت ہے۔ کس کی؟ مال کی جان کی۔ کیا ایک مٹھی آٹا بھی دینا تم کو گوارا نہیں۔ اب تو دین تمہارے دروازوں پر فقیروں کی طرح آتا ہے۔ کیا اس کی یہی قدر ہے۔ کہ ایک مٹھی آٹے سے ہی چکراتے ہو۔ اور طرح طرح کے حیلوں سے بات کو ٹالنا چاہتے ہو۔ یہ باتیں ہونے اور کام چلنے دو۔ یہ مت کہنا کہ میری بات ختم ہو گئی ہے۔ ابھی بہت کچھ کہنا ہے۔ مگر وہ پھر کبھی

اشاعت اسلام اور ریویو آف ریلیجنز

اخویم مفتی محمد صادق صاحب سلمکم ربکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اخی مکرم خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ کا خط الحکم مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۹۰۶ء میں میری نظر سے گذرا میرے صلح پسند بھائی نے بہت کوشش کی ہے کہ فیصلہ طے ہو جاوے۔ اور انہوں نے اپنی جماعت کے بھائیوں کی دلداری میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا ہے۔ مجھے خوب معلوم ہے خواجہ کمال الدین اس دل ودماغ کا انسان ہے۔ کہ اس کے دل میں نفرت۔ رنج وحسد کے لئے جگہ ہی نہیں ہے۔ خدا نے اسے صلح اور محبت کا وکیل بنا کر دنیا میں بھیجا ہے لیکن ان تمام امور پر کامل غور کرنے کے بعد بھی میں طیار نہیں ہوں۔ کہ بحیثیت احمدی ہونے کے اس رائے کو مان لوں جب تک خود حضرت امام علیہ السلام قطعی منظوری نہ دیں۔ ریویو ہمارا پرچہ ہے۔ ہم خدا کے دین کے انصار ہیں۔ ہماری جانیں۔ دولتیں اس کام کے لئے حاضر ہیں۔ اگر [illegible] بھائی محمد علی صاحب نے اشاعت کے لئے [illegible] تیار کرلی ہیں اور وہ [illegible] مایوسی ہو چکی ہو [illegible] برداشت نہیں کر سکتی۔ [illegible] کریں۔ تاکہ ہمیں اور حضور [illegible] کہ ہم ریویو کے ذریعہ سے اس اسلام [illegible] کے اصولوں کو [illegible] تسلیم کیا جاوے

ہم اس اسلام کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جو زندہ مذہب ہے اور جس کا زندہ رشتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اصولی بحثیں اخلاق کے متعلق بہت ہو چکی ہیں۔ آسمانی کتب کے مفہوم سمجھنے کے لئے دنیا کی عقلیں ہمیشہ کوشش کرتی ہیں۔ اور کبھی متفق نہیں ہوتیں۔ آخر اسلام کی اشاعت سے ایمان کا دنیا میں قائم کرنا ہی تو مراد ہے یا کچھ اور۔ کیا ایمان۔ طلاق وازدواج۔ غلامی۔ اخلاق۔ فلسفہ۔ سود شراب۔ زنا اور ایسے ہی اور اخلاقی وتمدنی تعلیم سے قائم ہو سکتا ہے؟ یہ مانا کہ ایسی تعلیم کسی اور مذہب میں نہ ہو۔ اور یہ بھی مان لیا کہ دنیا اس مقابلہ میں اسلامی اصولوں کو قبول کر لے۔ اور عملدرآمد بھی کرنے لگے۔ تو کیا خدا پر ایمان قائم ہو جائیگا۔ جو اصل مقصود تعلیم محمدی اور اسلام کا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قرآن شریف کو آسمانی کتاب ماننے اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی وپیغمبر ماننے سے کیا ایمان قائم ہو سکتا ہے؟ کیا موجودہ نسل مسلمانوں کی ان امور میں متفق نہیں ہے؟ تو کیا پھر وہ سب کے سب آسمان پر مومن سمجھے جاتے ہیں؟ اگر یہ سب باتیں ہیں۔ تو پھر مصلح کی ضرورت کیا اور تقویٰ کے لئے ماموروں کی کیا حاجت؟ اصل یہ ہے۔ کہ ایمان جب ایمان کہلاتا اور اثر خیز ہوتا ہے۔ جب باری تعالیٰ کی ہستی پاک پر جو نہاں در نہاں پردوں میں ہے۔ ایسا یقین ہو۔ جیسا کہ موجودات مشہودات پر بلکہ میں کہتا ہوں کہ مشہودات موجودات سے زیادہ یقین کی ضرورت تکمیل ایمان کی ہے۔ کیونکہ ہم سم الفار اور آگ کے تیز اثروں سے بخوبی واقف ہونے پر بھی ان سے بعض وقت نہیں بچتے۔ اور قصداً ہلاکت میں پڑتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر ایمان ہوتے ہوئے قصداً ہلاکت کی راہوں میں انسان نہیں پڑتا یعنی اللہ تعالیٰ پر اس درجہ یقین ہو۔ کہ کسی طرح بھی ہم معصیت کے قریب نہ جا سکیں چاہے ہم کتنا ہی چاہیں۔ یا ہم کسی طرح کسی تحریک کسی جوش سے کبھی اس قدر مغلوب نہ ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے خوف سے ایمن ہو جائیں۔ ایسے یقین اور اطمینان کے لئے مجدد کسی مذہب کے اصولوں کی خوبی نسبتاً یا تکمیل قانون مذہب یا سہولت عملدرآمد کی یا مطابقت اصول مذہب و قانون فطرت کافی نہیں ہے۔ نہیں ہوئی۔ نہیں ہوگی۔ نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن شریف میں اپنے جلال وعظمت اپنے شہنشاہی کے ثبوت میں جو کچھ فرماتا ہے۔ وہ یہ ہے

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض

الملک القدوس العزیز الحکیم (دعوے)

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم

یتلو علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ۔ (ثبوت)

انوکھی بات ہے۔ کہ بادشاہ بغیر لوازمات شاہی کے بادشاہ نہیں مانا جاسکتا۔ پس مامور۔ مرسل۔ نبی۔ ولی بھی وہ ہی ذاتیں ہوئی ہیں۔ کہ خدا کے نشانات جن کے ذریعہ سے دنیا کو پہنچتے ہیں۔ اور ان نشانوں کو زمانہ کے حالت سے مطابقت کرا کر۔ زمانہ کے اعمال کا نتیجہ ثابت کرکے مامورین اللہ تزکیہ نفوس کرتے ہیں۔ اور ایمان کی تخم ریزی کرتے ہیں۔ پھر اعمال صالحہ سے جو الکتاب کی تعلیم سے معلوم ہوسکتے ہیں۔ نیکی اور طرح اس ایمانی کشت زار کی آبیاری ہوتی ہے۔ تب وہ کشت زار الحکمۃ کے انمول پھل لاتی ہے۔ اور ایسا انسان حکیم مانا جاتا ہے میں اپنے جماعت کے بھائیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ ہم کو دنیا کے سامنے ناقص ادھورا اسلام پیش کرنا چاہیئے؟ یا کامل؟ ناقص تو وہ ہے۔ جس میں صرف اصولاً خوبیاں اور ترقی کے مدارج زبانی ذریعہ معلوم ہوسکیں۔ کامل وہ ہے کہ ایسا علم ہونے پر عمل کی توفیق ہو۔ اور زندہ خدا کا قرب حاصل ہوسکے۔ اس کی زندگی کو ہم مشہودات سے زیادہ محسوس کرنے والوں میں ہوں۔ تا یقین پیدا ہو۔ اور وہ یقین ایک طرف بدیوں سے بیزار کرے۔ اور دوسری طرف نیکیوں سے آراستہ کرے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ ریویو کی اشاعت ممالک غیر میں حضرت مسیح موعود کی وحیوں کے بغیر کرنا چاہیے۔ یا الہامات امام ربانی کے ساتھ؟ اسلام کی کامل صداقت تو جبھی ہوسکتی ہے۔ جب ہم اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیوند ثابت کرسکیں ورنہ یوں تو ایشیا میں اور یورپ میں اور دیگر ممالک میں مسلمان معہ اپنی کتاب کے موجود ہیں۔ پر کیا ان کی موجودگی اشاعت کے لئے کچھ کرسکی؟ کچھ نہیں۔ قرآن شریف کا افسانہ کی حد سے گذر کر ایک پُر تاثیر نسخہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مزکی موجود ہو۔ اس کی شناخت ہو۔ اور اس کے فیضان صحبت اور اس کے ذریعہ پہنچے ہوئے نشانات آسمانی سے تزکیہ ہو اور ایمان اس طرح قائم ہو۔ اب کیا احمدی جماعت اسے پسند کرتی ہے۔ کہ حضرت اقدس کی پیشین گوئیاں ریویو سے علیحدہ کرکے ریویو کو دنیا میں پھیلایا جاوے؟ اس کا جواب جماعت احمدیہ کا ماموریت اللہ کی مرضی پر چھوڑنا چاہیئے۔ گلیا میں گوڑہ پھوٹنے سے کیا سود۔ احمدی پبلک کی رائے اگر نہیں لینا منظور ہے تو حکم امام ربانی لینا چاہیئے۔ اگر امام اقدس ایسا حکم فرماتے ہیں۔ تو بے شک ہم پر فرض ہے کہ ہم تعمیل کریں یہ زلزلہ کی پیش گوئیاں جو آج تک ریویو میں شائع ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں کیا اسلام کو زندہ نہیں ثابت کرتیں۔ کیا ہندوستان یورپ امریکہ کے ہیبت ناک زلزلے مصدق نہیں ہوئے اور اسلام کی بابرکت تاثیرات نے ان دلوں میں جو غور وفکر کے عادی ہیں جگہ نہ کی ہوگی۔ جبکہ مہینوں بلکہ سالہا سال پہلے سے ایک خدا کا مرسل اللہ تعالیٰ کے حضور سے خبریں پا کر دنیا کو ڈرا رہا ہے اور پھر جو کہتا ہے وہ پورا ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں اسلام کا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ یا مل مینسل۔ سر جارج ہملٹن بیکن کے فلسفہ کی طرح ہم قرآنی تعلیم کو پیش کریں۔ تا فلسفی دماغ والے وہ بھی بعض افراد غور کرنے والے سمجھیں۔ یا سمجھ سکیں۔ باقی دنیا ایسے ہی نا آشنا رہتے جیسے آج ہے۔ یا یہ عمدہ ہے؟ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم ناخنوں سے یوں کر گوشت کو جدا کرسکتے ہیں۔ فرض کیا جاوے۔ کہ ریویو اس طور پر نکلے۔ کہ جس طرح وطن کے ایڈیٹر کی خواہش ہے یا ہمارے بھائی کمال الدین صاحب کی تجویز ہے تو کیا ہوگا؟ اسلام پھیلیگا۔ لوگ مسلمان ہوں گے۔ پھر مسلمان ہو کر کیا کریں گے۔ وہی جو موجودہ مردہ گروہ اسلام کا کر رہا ہے۔ ایسے گروہ کے پھیلنے سے اسلام اور خدا کا دین کیوں کر پھیلے گا۔ ہم تو اصحاب محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے انسان و مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہی مفہوم اسلام ہے۔ اس کا کیا ذریعہ ہوگا۔ صابون مصالحہ لگا کر کسی تالاب میں کپڑے کو ڈالدو۔ چند منٹ تک پڑا رہنے کر گل تو جائے گا۔ مگر صاف نہ ہوگا۔ صاف کرنے کے لئے غسال کی ضرورت ہے۔ جب مزکی کے ذکر کو آپ اس حصہ سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ جو بلاد غیر میں جاویگا۔ تو پھر کیا فائدہ اسلام کو پہنچا؟ مرزا صاحب مدظلہ کے دعوے اور ان کے ثبوت اس کی بابت اور باتیں نہ کیجئے۔ مگر پچھلا حصہ جس میں آسمانی وحی ہوتی ہے۔ وہ کیوں کر ریویو سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے اور اگر وہ الگ کرتے ہیں۔ تو پھر آپ دعوت کس چیز کی دیتے ہیں۔ اور اس چیز میں بجز ایک خوبی کے دوسری خوبی صداقت یا پُر تاثیر ہونے کی نہ ہوگی۔ تو اس کی کشش ہی کیا ہوگی۔ دل کھینچنے والی چیز تو صداقت ہے۔ اس کا ثبوت تو آپ غائب ہی کئے دیتے ہیں پھر رہیگا کیا۔

اس سادگی پہ کون نہ مٹ جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے بھائی خواجہ کمال الدین صاحب اس پر غور کریں گے۔ اور پبلک احمدی کی تسکین کے لئے کچھ مزید تجویز سوچیں۔ ورنہ یہ ظلم ہے۔ کہ ہم سے توقع کی جائے۔ کہ ہم اپنے آقا سے دور رہ کر خوش رہ سکیں۔ ۲۵ سال سے ہم کو وابستگی سکھائی جا رہی ہے۔ اب ہم سے کہا جاتا ہے۔ دُور باش۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ موت زیادہ اچھی ہے۔ اس سے کہ ہم مسیح موعودؑ کے ذکر کو اپنے سے دور کر دیں۔ رہا ضمیمہ ہمارے آنسو پونچھنے کے لئے لگا لیتے۔ ورنہ اس سے فائدہ ہی کیا۔ ریویو کی ہستی سے پہلے الحکم حضرت اقدس کی وحیوں اور تقریروں کو لکھتا چلا آتا ہے۔ بدر موجود ہے۔ خود حضرت کی تصانیف ہیں۔ ہم کو ضمیمہ ریویو کی ضرورت ہی کیا ہے۔ فضول قومی روپیہ برباد ہو۔

میں جملہ برادران سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ سوچ لیں۔ تب فیصلہ دیں۔ اگر آپ دو ہزار روپیہ ریویو کے بہم جاری کرانا چاہتے ہیں۔ تو منیجر ریویو ہم کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کہاں بھیجیں گے۔ کیا جنگلوں میں بھیجیں گے۔ اشاعت کی ترقی بتدریج ہوتی ہے۔ مزید ترقی کے لئے کیا جماعت احمدی ایسی بے غیرت ہے۔ کہ دولت کو قبروں پہ بہائے گی۔ اس کام میں صرف نہ کرسکے گی۔

الراقم
ذوالفقار علی خان انسپکٹر۔ از میرٹھ

ریویو
رسالہ تشحیذ الاذہان

اس رسالہ جدیدہ کا اشتہار اخبار بدر میں احباب کئی ہفتہ سے پڑھ رہے ہیں۔ اس رسالہ کا پہلا نمبر یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگیا ہے۔ یہ رسالہ اول سے آخر تک دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے۔ مگر سب سے زیادہ کمیاب اور بیش قیمت حصہ اس رسالہ کا وہ ہے۔ جو اس کے سب سے آخری صفحوں میں درج کیا گیا ہے۔ یعنی حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح جو آپ گھر میں عورتوں کو دیا کرتے ہیں۔ اس ڈائری کو صرف ایسا ہی رسالہ لائق اور قابل عزت ایڈیٹر ہی نباہ سکتا ہے۔ اور دوسرے کا کام نہیں۔ اس رسالہ میں اگر دوسری کوئی مفید بات بھی نہ ہوتی۔ تب بھی ان دو صفحوں کی خاطر یہ رسالہ اس قابل ہے۔ کہ اس کو سر آنکھوں پر رکھ لیا جاوے۔ لیکن اس کے سوائے دوسرے مضامین بھی مفید اور دلچسپ ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ آنے ہے۔ اور رسالہ سال میں چار دفعہ نکلے گا۔ بہتر ہوتا کہ یہ رسالہ ماہواری ہوتا۔ عربی سیکھنے کے آسان فقرات کے واسطے بھی اس میں دو صفحہ رکھے گئے ہیں۔ اور وہ فقرات خود حضرت مسیح کی تصنیف میں۔ میرے پاس یہ رسالہ ریویو کے واسطے آیا ہے۔ مگر بجائے کسی اور ریویو کے اس کے متعلق اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ اس کے ایڈیٹر صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔

تصدیق بالرؤیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب بزرگوار مفتی صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عرض ہے کہ میں نے ایک رویا دیکھی تھی۔ مگر میں نے اوائل میں مشہور نہ کیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ دیہاتی ملاؤں اور مشائخ کا خیال ہے۔ کہ خوابوں کو پوشیدہ رکھنا ثواب ہے اور ظاہر کرنے میں ناکامی ہے۔ اس لئے میں نے خواب کو پوشیدہ رکھا۔ پھر جب میں بیعت کرنے پر طیار ہوا تو خواب کو بیان کر دیا۔ مگر کسی اخبار میں مشتہر نہ کرا سکا۔ ایک دن احباب کی مجلس میں ہر ایک بھائی اپنی اپنی سرگذشت بیان کر رہے تھے۔ کہ کس کس نے کیا کیا نشان حضرت اقدس کا دیکھا۔ میں نے بھی اپنی خواب کا حال کہہ سنایا۔ اس وقت ایک بھائی نے کہا کہ یہ خواب تو گواہی تھی۔ اور ایسی گواہی کو پوشیدہ رکھنا بڑا گناہ ہے۔ تم نے کیوں اس کو مشتہر نہ کرایا۔ اب آپ کی خدمت میں بغرض تشہیر بھیجی جاتی ہے۔ براہ مہربانی اپنے اخبار گوہر بار میں مشتہر کر کے ممنون فرماویں۔ [illegible] تخمیناً چار سال کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ اس سے پہلے میں گلہ بانی کرتا تھا اور گاؤں سے باہر اپنے مویشی کے ساتھ دن رہتا تھا۔ میرے دل میں شوق ہوا کہ کچھ تعلیم حاصل کروں۔ اس غرض سے موقعہ پا کر میں تعلیم یافتہ آدمیوں کی مجلس میں آنا شروع کیا۔ اور قاعدہ اردو بھی شروع کیا۔ اسی غرض سے میں مولوی محمد یسین صاحب کے پاس بھی آیا کرتا تھا۔ وہ میرے سامنے حضرت اقدس کی نسبت گفتگو کرتے رہتے تھے۔ اس طرح جس شخص سے بن پڑے۔ میں قاعدہ کا سبق حاصل کر کے بدستور باہر چلا جاتا۔ ایک دن مولوی صاحب محمد یسین نے ایک پرچہ اخبار کا مجھے دیا۔ اس کا مطالعہ کیا کرو۔ تاکہ کچھ عبارت ہو جاوے۔ اس وقت میں بعض حروف بھی پہچان نہ سکتا تھا۔ انہیں ایام میں جب کہ گاؤں سے باہر مویشی خانہ میں رات کو تھا۔ تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ جہاں میری اپنی زمین کے پاس ایک خشک نالہ ہے۔ اس وقت وہ دریا کی طرح بہہ رہا ہے۔ ایک شخص مسمی عبداللہ نے مجھے کہا ہے۔ کہ جس شخص کو تم مرزا صاحب کہتے ہو۔ وہ فلاں جگہ بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے دریافت کر کے ان کے پاس گیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ سید مرزا شاہ ہے جو کہ ہمارے گاؤں کا باشندہ ہے۔ میں نے واپس آ کر اسی عبداللہ کو کہا کہ وہ تو مرزا شاہ سید ہے۔ مرزا صاحب تو نہیں۔ اس نے قسم اٹھائی کہ وہی مرزا ہے۔ میں پھر دوڑا گیا اور غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مرزا شاہ نہیں کوئی اور شخص ہے۔ میں [illegible] ان کی آمد کی تاکہ میری طرف متوجہ ہو دیں۔ پس انہوں نے میری طرف دیکھا۔ [illegible] اس بزرگ کا چہرہ جب دیکھا تو میں نے السلام علیکم عرض کی [illegible] آپ کہاں تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا [illegible] پھر میں نے دیکھا کہ ان کی بغل میں ایک کتاب ہے۔ میں نے اس کتاب کا نام پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اس کتاب کا نام انشاء [illegible] ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ تو بڑے عالم تھے بتلائیں یہ کتاب انشاء کس لئے کہی ہے انہوں نے جواب دیا کہ یہ کسی شخص کو دوں گا۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے بہت شوق ہے یہ کتاب مجھے ہی دیجئے۔ پھر انہوں نے جواب دیا کہ تم اس کتاب کو پڑھ نہیں سکتے۔ میں دوبارہ سہ بارہ طالب کتاب کا ہوا۔ پس انہوں نے کتاب مجھے دیدی اور کہا کہ اس کو پڑھو اگر پڑھ سکتے ہو تو لے لو۔ میں نے کتاب لیکر پڑھنا شروع کیا اور ایک صفحہ کے قریب پڑھ کر سنائی اور معلوم ہوا کہ وہ کتاب انشاء کا نقدات کارروائی عدالت بخط شکستہ ہے میں کتاب لیکر روانہ ہوا دو چار قدم چلا تھا کہ انہوں نے پھر مجھے آواز دی اور بلا لیا کہ او یہ کتاب میں تمہیں پڑھا دوں کیونکہ ملاں لوگ تم سے مخالف ہوں گے اور تم کو نہ پڑھاویں گے۔ پس میں واپس ان کے پاس گیا۔ تو قریب ایک گھنٹہ کے عرصہ میں مجھے کتاب انہوں نے ختم کرا دی۔ پھر ایک مٹی کی ڈولی جو کہ ان کے پاس پڑی تھی۔ انہوں نے اٹھا کر مجھے دی کہ جاؤ اس دریا کی وسط سے بھر لاؤ مگر دامن تو ہرگز نہیں ڈوبے گا پس میں گیا اور دریا کی عین وسط سے پانی بھر لایا اگرچہ میں وسط میں گذرا تھا مگر دریا کی [illegible] معلوم نہ ہوتا تھا اس وقت عصر کا مقام تھا۔ انہوں نے پانی کا برتن مجھ سے لے لیا اور برتن مذکور کو سورج کے مقابل کر کے دیکھا۔ پھر فرمایا۔ اب اس کو پی لو میں نے کہا کہ آپ پی لیں۔ میں اور لا دونگا۔ پھر فرمایا کہ نہیں تم پی لو۔ میں سارا پانی پی گیا پس انہوں نے فرمایا۔ اب جاؤ۔ میں چلا آیا۔ اور اپنی چادر جو کہ ڈولی مذکورہ اور مویشی کی [illegible] اسی دریا سے گذرا اور کنارہ پر پہنچ کر اپنے کپڑوں کو نچوڑنے کی غرض سے پکڑا مگر کپڑے بالکل خشک تھے یہ [illegible] معلوم ہوا تو انہوں نے مسکرا کر کہا ابھی اس کو یقین نہیں آیا۔ حالانکہ میں اس کو کہہ چکا تھا کہ تم خشک گذر جاؤ گے۔ مگر پھر بھی کپڑے نچوڑتا ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو گاؤں میں آیا اور کتاب کارروائی عدالت پڑھی جس طرح کہ میں نے رویا میں پڑھی تھی۔ [illegible] اس کو پڑھ دیا کوئی [illegible] کی حاجت نہ ہوئی۔ پھر اخبار بھی صاف طور پر پڑھنے کی طاقت اسی دن سے ہو گئی۔ جن لوگوں کو میری حالت اور ناخواندگی معلوم تھی وہ مجھ سے دریافت کرنے لگے کہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ایسی جلدی عبارت پڑھنے کی تجھے لیاقت ہو گئی مگر میں نے حال نہ بتایا بعد چندے مولوی محمد یسین صاحب کو کسی تقریب پر میں نے خواب سنا دیا۔ تو انہوں نے یعنی مولوی محمد یسین صاحب نے کہا کہ جس شخص نے تجھے خواب میں تعلیم کی ہے اگر وہ سامنے ہو تو تم شناخت کر سکو گے۔ میں نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ تب انہوں نے مجھے ایک کاپی دکھائی جس میں تصویریں تھیں [illegible] کہ ان میں کس تصویر کے ساتھ وہ شکل ملتی ہے۔ میں نے حضرت صاحب کی تصویر پر نشان دیا۔ تب انہوں نے کہا کہ بیشک یہی ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر ہے۔ پس میں نے اول بذریعہ خط بیعت کی۔ اور پھر جب دارالامان پہنچا۔ تو حضرت اقدس کا چہرہ مبارک دیکھ کر شناخت کر کے خداوند کریم کا شکر بجا لایا۔ اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ اب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ اس خواب کی تعبیر ظاہر کریں یہ جو دریائی باتیں اور خواب میں سوال و جواب اور سورج دریا وغیرہ کا ہیں۔ ان کا کیا مطلب ہو گا۔ اگر گنجائش ہو تو وہ بھی درج اخبار فرماویں امید ہے کہ فائدہ سے خالی نہ ہو گا۔ فقط۔

ایک غلطی کی اصلاح

گزشتہ جمعہ کے اخبار میں محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی کی بھیجی ہوئی ایک نظم بنام "دو پیدا شود" شائع ہوئی تھی جہاں [illegible] تحقیقات کا دائرہ پھیلا ہے۔ اس نظم پر غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظم الہامی نہیں کسی شاعر کی طبع زاد ہے۔ اور اس کو [illegible] دینی کی ایک بزرگ کامل سے منسوب کر رکھا ہے۔ ہر ایک پہلو پر غور کرنے سے یہ نظم الہامی ثابت نہیں ہوتی اسلوب [illegible] زبان دانی اور فصاحت و بلاغت سے بہت گری ہوئی ہے۔ اور اس کی تفصیل اسماء اور تعیین زمانہ اور اکثر تاریخی واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے مصنف کو نہ تو الہامی امور سے مس اور پیشگوئیوں کے علم سے آگاہی ہی تھی تاریخوں میں تو غلط اور واقعات میں تو خلاف حقیقت [illegible] اس کی الہامی ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتا۔ [illegible] پیشگوئی کی صحیح [illegible] قدر کثرت اور تواتر سے اسلامی لٹریچر میں موجود ہیں کہ کسی شعر کا ان کو اپنی نظم و نثر میں درج کر لینا ہی صرف اس کی تصنیف کو الہامی ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی جب تک کہ دوسرے قرائن اور شہادات [illegible] اس امر پر گواہی نہ دیں ہمیں افسوس ہے کہ بدر جیسے باوقعت [illegible] میں یہ غلطی [illegible] شائع ہو گئی

والسلام۔ خاکسار معراج الدین عمر [illegible]

اس نظم کے متعلق اور بھی بعض دوستوں نے [illegible] شکایت کی ہے کہ کیوں یہ اخبار میں درج کی گئی ہے۔ میں نے اس کو درج کرتے ہوئے ہی خود لکھ دیا تھا کہ یہ صحیح اور اصلی نہیں ہے بعض ناظرین نے یہ خیال کیا ہے کہ چونکہ اس نظم کے اخیر میں مسیح موعود کے ظہور کا سنہ دیا ہے اور وہ سنہ درست نکلا اس واسطے میں نے اس سارے نظم کو شاید صحیح یا الہامی سمجھ لیا ہے لیکن یہ بات درست نہیں میں جیسا کہ لکھ چکا ہوں یہ نظم اول سے آخر تک [illegible] کی تصنیف نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میاں معراج الدین صاحب [illegible] کسی شاعر کی طبع زاد [illegible] شاعر بھی غالباً تیرھویں صدی [illegible] اس واسطے اس نظم کو درج کیا تھا وہ غرض جیسا کہ میں نے اس وقت بھی بیان کی تھی یہ ہے۔ کہ مسیح موعود و مہدی معہود کی تیرھویں صدی کے آخر میں ظاہر ہونے کے متعلق علماء کی ظاہر اور باطن میں اس قدر یقین قائم ہو چکا ہوا تھا اور جمہور اسلام میں یہ تاریخ مہدی کے ظہور کی اس زور و شور کے ساتھ مشہور ہو چکی تھی اور عام مسلمین میں یہ بات اس حد تک زبان زد خلائق ہو چکی تھی کہ ہر ایک مصنف اور مولف جو اس مضمون کو لیتا وہ اس تاریخ کو پورے وثوق کے ساتھ اپنی تصنیف میں درج کرتا۔ اس تاریخ کا درست آنا اس نظم کا الہامی ہونا ثابت نہیں کر سکتا لیکن اس نظم کا جعلی ثابت ہونا اور بھی اس امر کی وقعت کو بڑھاتا ہے کہ گزشتہ اولیاء اللہ نے مہدی کے ظہور کا جو وقت مقرر کیا تھا وہ اس قدر مشہور ہو چکا تھا کہ ایک جعلساز نے بھی اپنے زمانہ میں اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ (ایڈیٹر)

ثناء اللہ نے اپنا فیصلہ آپ ہی کر دیا

لیجئے راز بھی افشا ہو گیا

اپنا فیصلہ آپ کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے خودکشی کر لی ہے۔ یہ ہمارا منشاء نہیں اور نہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ کبھی ایسا کریں۔ کیونکہ وہ تو ایک نہایت ضروری کام میں مصروف ہیں اور وہ کام اشاعت سلسلہ حقہ کا ہے۔ گو مخالفانہ رنگ میں ہی ہو۔ کیونکہ ابتداء سے یہ قاعدہ چلا آیا ہے کہ خداتعالیٰ کے مرسلین کے وقت دو گروہ فوراً ہو جاتے ہیں۔ جو سعید ہوتے ہیں۔ وہ اس مرسل کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتے ہیں اور جو شقی ہوتے ہیں۔ وہ چونکہ اپنے شامت اعمال کے سبب اس لائق نہیں ہوتے۔ کہ خدا کے مرسل کے اصحاب اور ناصرین میں شامل کئے جائیں۔ اس واسطے ان کو اس کام میں لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنا وقت اور محنت اور زر خرچ کرکے اس تبلیغ کی مخالفت میں شور مچائیں۔ اور جس نے نہیں سُنا۔ اس کو بھی سنائیں۔ اور جس کے کان تک تبلیغ نہیں پہنچی۔ اس کے کان تک بھی پہنچائیں۔ اگرچہ اس خدمت میں اعلیٰ درجہ کا حصہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے اُستاد الکل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی متوفی اور پھر مولوی اسماعیل صاحب علی گڈہی اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری لے چکے ہیں۔ جنھوں نے اس راہ میں اپنی جان بھی دے کر سلسلہ حقہ احمدیہ کی تصدیق میں ایک نشان پیدا کیا۔ اور غزنوی صاحبان اور پیر مہر علیشاہ صاحب وغیرہ وغیرہ ہیں۔ مگر ان میں سے بعض بیچارے مر کھپ گئے ہیں۔ اور بعض تھک کر رہ گئے۔ اس واسطے اب ان کی جگہ چند ایسے لوگوں نے لے رکھی ہے۔ جن کی وہ مثال ہے۔ کہ بلّی کے پیچھے چوہے کی سلطنت۔ اور انہی بیچاروں میں ایک مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی ہیں۔ سو فیصلہ سے مراد اس جگہ یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے پوری صفائی کے ساتھ اپنی ایک ایسی کارروائی کا بذریعہ اپنے اخبار کے اقرار کیا ہے جس سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ آج کل اہل حدیث کا درجہ دیانت و تقویٰ کہاں تک بڑھا ہوا ہے۔ اور الفاظ اسلام۔ اور اہل حدیث کے ان لوگوں کے نزدیک کیا معنے ہیں۔ اور یہ لوگ علماء کے گدی نشین ہو کر علم دین کو کس طرح بدنام کر رہے ہیں۔ گو مولوی ثناء اللہ صاحب کے واسطے یہ کارروائی کوئی نئی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سے ایسے ہی کام کرنے کے عادی ہیں۔ اور نوجوان اہل حدیث نے [illegible] کے پالیسی باز رنگ کی طرح اسلام کو بھی ایک پالیسی باز اور پولیٹیکل [illegible] کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ تاہم یہ کارروائی اس کی پہلی کارروائیوں سے کچھ بڑھ کر ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ دسمبر کے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک تقریر میں احمدی اور غیر احمدی میں فرق بتلایا تھا۔ اور اس تقریر کو ان الفاظ سے آپ نے شروع کیا تھا۔

”کل میں نے سُنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور باقی عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں“

یہ مضمون اخبار بدر مورخہ ۲۶۔ جنوری میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس دیانت اور امانت کے ساتھ جو آج کل کے مولویوں کا شیوہ ہے۔ مضمون کے شروع میں سے الفاظ ”کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا“۔ اور مضمون کے آخر میں سے ”سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں“ صاف اڑا دیا۔ اور درمیانی الفاظ لے کر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا اور پبلک کو ایک صریح دھوکا دیا۔ اور شور مچایا۔ کہ دیکھو مرزا صاحب نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ ان کے اور ہمارے درمیان صرف مسئلہ وفات مسیح کا فرق ہے۔

جب اس پر میں نے اخبار ”بدر“ میں پھر مضمون لکھا اور مولوی صاحب موصوف کی خیانت صریح کو لوگوں پر ظاہر کیا تو پہلے آپ نے اخبار اہل حدیث میں یہ نوٹ لکھ مارا۔ کہ اس میں ایک راز ہے۔ جو پھر ظاہر ہوگا۔ یہ نوٹ لکھ کر کوئی تین چار ہفتہ تک تو آپ بغلیں جھانکتے رہے۔ کہ اب کیا کریں۔ ایسی بے ایمانی کی کالک کو کس طرح چھپائیں۔ مگر شکر ہے۔ کہ بہت سوچ بچار کے بعد اس سیاہی کو چھپانے کی آپ کو راہ مل گئی۔ گو وہ راہ ایسی ہے۔ کہ کوئی ایک سیاہ داغ کو چھپانے کے واسطے سارے منہ پر ہی کالک مل لے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ”وہ ہم نے تسلیم کیا۔ کہ وہ قول جو مرزا صاحب کی طرف ہم نے نسبت کیا۔ وہ درحقیقت ان کا نہ تھا۔ مگر ان کی دیگر تصنیفات سے ثبوت بھی دیدیا“

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ نے پرچہ اہل حدیث میں دیگر تصنیفات کا حوالہ دیا تھا۔ یا خاص اس تقریر کا حوالہ دیا تھا۔ یہاں تک کہ اخبار کی تاریخ بھی لکھی تھی۔ جس میں وہ چھپا تھا۔ اور اخبار بدر کے باقی الفاظ بھی بعینہٖ نقل کئے تھے۔

اور آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہ کارروائی ہم نے اس واسطے کی کہ تا معلوم ہو جاوے۔ کہ بدر کا ایڈیٹر مرزا صاحب کا حکم مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ اہل حدیث وغیرہ کو جواب مت دیا کرو۔ یہ عذر بھی آپ کا بدتر از گناہ ہے۔ دیکھئے اخبار اہل حدیث کی پیشانی پر کیا لکھا جاتا ہے۔

ما اہل حدیثیم و دغا را نشناسیم

صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

شاید آپ کے نزدیک کسی کے کلام میں تحریف کرکے الٹے معنے کر لینے دغا میں داخل نہیں۔ اور اخبار بدر کے ایڈیٹر کے ایمان کی تحقیقات کی آپ کو اتنی فکر ہوئی۔ کہ اس کے تابع فرمان مسیح موعود ہونے یا نہ ہونے کے واسطے آپ کے مذہب میں حیلہ و فن بھی جائز ہو گیا۔ اور ساتھ ہی صد شکر بھی قائم رہا۔

شاباش! ابو الوفا شاباش۔ پہلے تو اہل حدیث کے لیڈر اور ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین صاحب تھے۔ مگر اب یہ لقب تجھ کو ملنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تجویز جو تجھ کو سوجھی ہے اور کسی کو نہ سوجھی تھی۔ کہ اخبار کے سرے پر لکھ دے۔ کہ ہمارے مذہب میں دغا اور فن جائز نہیں۔ اور اخبار کے اندر اس کا نام ساز رکھ دے۔ پھر آپ بات کو ٹال لینے کے واسطے اور بے شرمی کو دور کرنے کے واسطے مولوی غلام دستگیر اور اسماعیل علی گڈہی کے مرے ہوئے مُردے اکھیڑنے لگے ہیں اور مجھے چیلنج کرتے ہیں۔ کہ یہ ثابت کرو۔ اور وہ ثابت کرو۔ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ بھلا اب ان باتوں سے کیا بنتا ہے۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہیں

نور الدین رد ترک اسلام	۸ر
انوار اللہ	۵ر
عدم نجات مذہب پادری	۲ر
مباحثہ۔ مابین شیخ الٰہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح صاحب۔ واعظ۔ پی۔ جی مشن کیمبرج دہلی	۱ر
حمائل التفسیر۔ مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی۔ مجلد	عہ

درخواست دعا

جملہ برادران احمدی خاکسار کے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی اطاعت کی توفیق دے اور روحانی ترقی عطا فرماوے۔ خاکسار محمد حسین کاتب اخبار بدر

بسم اللہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کفارہ

"امپروومنٹ ایرا" ایک انگریزی ماہواری رسالہ ہے جو عیسائیوں کی سرپرستی میں شہر سالٹ لیک اٹاہ سے شائع ہوتا ہے۔ گذشتہ مہینے کے پرچہ میں ایک پادری گرسے کلارک نامی نے "کفارہ اور اس کی کیوں ضرورت ہوئی" کے عنوان سے ایک مضمون چھپایا ہے جس میں اس بات پر زور دیا ہے۔ "کہ خدا کا قانون ایک اصول صداقت ہے۔ اور تمام اجزاء میں سے یہ صداقت ترکیب پاتی ہے۔ خدا کے تصرف خالقیت سے باہر ہے۔ اگرچہ وہ خود بھی اسی کے ماتحت ہے اس لئے وہ اس کو بدلنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اور اس کو انسان کی خوشنودی اور بہبودی سے بڑی دلچسپی ہے اور انسان ہمیشہ خوش رہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن خوشی کے بغیر قدردانی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور قدر اسی شے کی ہوتی ہے۔ جو قیمت ادا کر کے حاصل کی جائے۔ اور اس کے مقابل کی شے کا ذائقہ لیا جاوے زندگی کی قدر حیات مستعارہ کا مزہ چکھنے سے ہوتی ہے۔ اور سب قوانین انتخاب کے ماتحت ہیں۔ اور آدم و حوا کے گناہ کرنے کی پاداش میں انسان کو قانون اخلاق کے ماتحت کیا گیا۔ ایک طرف تو یہ قانون نافرمانی کا نتیجہ بنایا۔ اور دوسری طرف باریک طور سے اس کو اس خوشی کے حاصل کرنے کی جڑھ قرار دیا۔ انصاف کا تقاضا یہی ہوا۔ کہ قانون کی نافرمانی کا فدیہ ادا کیا جاوے۔ اور تمام نوع میں سے مسیح نے اپنے تئیں اس فدیہ کے لئے پیش کیا۔ لیکن یہ فدیہ کیا تھا؟ یہ فدیہ موت تھی۔ اور کوئی گنہگار اس موت کو اختیار کرنے کے قابل نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ کیونکہ ہر ایک تو ان میں اپنے ہی قرض میں دبا پڑا تھا۔ پس یسوع مسیح نے آپ اس فدیہ کو قبول کیا۔ اور اس سے نافرمانی کا اثر دور ہو گیا۔ اور معصومیت گناہ کا کفارہ ہو کر موت کی اس حالت کو جو ابدی زندگی تقاضا کرتی تھی دور کر دیا۔

اگرچہ وہ خدا کا بیٹا تھا لیکن اس نے مصیبت میں اطاعت کرنا سیکھا۔ اور اپنا آپ لوگوں کے لئے قربان کرنا سکھلایا۔ اور اس طرح کامل ہو کر ابدی نجات کا موجد بنا۔ اس کا یہ فعل اس بات کیلئے قابل قدر نہیں۔ کہ اس نے تو لوگوں کے لئے جان دی۔ (کیونکہ ایسے تو اور بھی ہیں۔ بلکہ اس لئے قابل قدر ہے۔ کہ اس نے اپنی بے گناہ زندگی کو گنہگاروں کے لئے قربان کیا۔"

یہ ہے گرسے کلارک کا مضمون۔ ہمیں افسوس آتا ہے کہ پادری صاحبان ابھی تک اس مکروہ مسئلہ کی تائید میں طرح طرح کی [illegible] کوشش کرتے ہے

بہ پر بھی افسوس آتا ہے۔ کہ جو لوگ جسم ہی تمدن پر [illegible] رکھتے ہیں۔ ہم اس جگہ اس بحث کو چھیڑنا نہیں چاہتے کہ خدا کا قانون کیا ہے؟ اور اس بات سے کیا مراد ہے کیونکہ اس طویل بحث کو شروع کرنے کے نفس مضمون سے ہمیں بہت دور جانا پڑے گا۔

البتہ اس جگہ لکھنا ضروری ہے۔ کہ کیا وہ قانون خدا جس کی طرف راقم مضمون نے اشارہ کیا ہے۔ کسی ایک متنفس کے خواہ وہ بے گناہ اور معصوم ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے آپ کو مار ڈالنے سے تمام دنیا کے یا کم از کم اپنے ملو کے یا اگر وہ خود گنہگار ثابت ہو۔ تو اس کے اپنے ہی گناہوں کا معاوضہ ہو سکتا ہے؟ ہم اس بات کو ماننے کے لئے بالکل طیار ہیں۔ کہ انسان طبعی اور اخلاقی قانونوں کے ماتحت ہے۔ اور ان کی حدود جذبات اور محسوسات سے پار نہیں گذرتی۔ اگرچہ یہ بات ماننے کے لئے ہم طیار نہیں کہ خدا اپنے قانون کو بدلنے پر قادر نہیں۔ جیسا کہ راقم مضمون نے بیان کیا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ وہ ہر ایک طرح کی قدرت رکھتا ہے۔ اور اس کی عادت قدرت لا تبدیل لکلمات اللہ سے ظاہر ہو رہی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ قانون الٰہی کے کون سے پہلو کو مسیح کے پر گرسے کلارک نے چسپاں کیا ہے؟ کیونکہ خدا کا قانون (لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ سے عیاں ہے) کسی کے بدلے دوسرے کی جان لینے کا تقاضا نہیں کرتا۔ ہر ایک رنج اور راحت اور ہم اور غم اور خوشی اور ذلت اور جھوٹ اور نقصان اور ملس وغیرہ جو کسی خاص متنفس کو پہنچتے ہیں ان کی اثر میں ہے جو اس کے حواس اور قوار اور جسم اور روح پر وارد ہے دوسرا خواہ کوئی کیسا ہی وفادار قریبی اور رفیق کیوں نہ ہو حصہ نہیں پا سکتا۔ کبھی ایسا نہیں دیکھا گیا۔ کہ اگر بازار میں چلتے گرسے کلارک کے سر پر پتھر لگ کر کوئی سخت زخم آجاوے اس سے خون جاری ہو جاوے۔ تو وہ زخم اس کے کسی پیارے خواہ دوست یا والدہ والد یا بھائی یا بیوی کے اس حصہ جسم پر بھی ہو گیا ہو۔ اور اسی جگہ سے خون ہی جاری ہونے لگ گیا ہو۔ اور وہیں درد بھی محسوس ہونے لگ گیا ہو۔ وہی گورنمنٹیں جو گرسے کلارک کی ہم مذہبی کا اس کو فخر بخشتی ہیں۔ ہر ایک جرم کی سزا کے لئے تشخیص اصل مجرم میں سخت احتیاط سے کام لیتی ہیں بلکہ اگر کوئی ایسا شخص کسی جرم کا اقبال کرے۔ جس کا مرتکب عدالت کی تحقیقات میں وہ ثابت نہیں ہوتا۔ تو اس کو مواخذہ نہیں کیا جاتا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ مہذب حکومتوں کے قوانین ہمیشہ صحیفہ فطرت کی منشاء کے موافق وضع کئے جاتے ہیں۔ اگر یہ جائز ہوتا کہ گرسے کلارک کی زناکاری یا جھوٹ وغیرہ کی سزا کسی اور کو دی جائے۔ تو پھر تو سلسلہ حقوق اور ضرورت عدالت و حکومت و احتیاج نظم و نسق و تمدن عالم [illegible] خدا تعالے نے کی خاص خاص اشخاص اور اقوام کو بڑی بڑی حکومتیں دے کر دنیا کے بڑے بڑے حصص ان کے ماتحت کر رکھے ہیں یہ بھی حکمت ہے۔ تاکوئی بے گناہ کسی گنہگار کے بدلے میں سزا نہ پا جائے۔ اور کوئی ظالم کسی معصوم کا حق نہ چھینے۔ پھر بقول گرسے کلارک۔ خدا کو یہی منظور ہے۔ کہ انسان خوش رہے۔ تو یہ مسلم امر ہے۔ کہ خوشی اور امن انصاف سے حاصل ہوتی ہے۔ جہاں یہ اندھیر گردی ہو کہ کسی زبردست شریر کے جرم میں کوئی بے دوش مسکین پکڑا جاتا ہے اور سزا دیا جاتا ہے۔ تو وہاں کیا خوشی رہ سکتی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں یہ لوگ بیٹھ کر عیش اڑائیں

اور بیچارے بے ورثہ و بے سر و سامان
کو ان کے عوض میں پکڑ کر سولی دیا جاوے۔
یہ لوگ ذرا آنکھیں کھولتے۔ اور اس بیچارے کی
گت بنا لینے سے باز آتے۔

ایک اور عجیب بات جو راقم مضمون نے
کہ خوشی بغیر قدر دانی نہیں ہوتی۔ اور قدر دانی بغیر
نہیں ہو سکتی۔ اور لوگوں کے گناہوں سے نجات کی
کی قیمت میں مسیح کی جان بھی دی۔

راقم مضمون نے یہ ایک عجیب بات پیش کی۔
خداوند یسوع مسیح کے اپنے خیالات اور تعلیم ہی کے
گناہوں سے نجات کے لئے معاوضہ کی ضرورت
اپنے مقتدیوں کو یوں دعا کرنا سکھاتا ہے۔ مسیح تو تعلیم کرتا ہے
مانگو۔ کہ اے خداوند تو جو آسمان پر ہے۔ ہمارا
جس طرح ہم اپنے گنہگاروں کو بخشتے
تمام عیسائیوں کا ہر روز کا ورد ہے۔ اس کا
ہے کہ مسیح نے اپنی دم کے آئندہ گنہگار
دعا سکھا کر ان کو ملزم کر دیا۔ اس دعا میں
اپنے گنہگاروں کی بخشش کی مثل ظاہر کیا۔
مشبہ اور لازم و ملزوم کے طور پر ہیں۔ اور یہ
ہے کہ خدا کی معافی بغیر گناہ اور
وہ اس معافی کی قیمت اور کفارہ نہیں لیتے
تعلیم ورثہ ایسی ہے۔ اور
ہوا ہے۔ تو پھر خدا کو ایسا بخیل
وہ بھی معافی تو ویسی ہی کر
یا وہ ضرور لے لے۔
اس بات کا
دعا سکھائی
ہے۔ کیونکہ اگر
جیسا کہ ان
ہوتی
گناہ گ
معاوضہ
کفارہ
ہوا

لکھنؤ کے مشہور مفید و دلچسپ میگزین البیان مین مسلمانان روس پر ایک دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے جس کا ذیل مین درج کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

مسلمانان روس

کریمیا کا مشہور اسلامی اخبار "ترجمان" جو ترکی و روسی زبانون مین [illegible] روس کے مسلمانون کی تعداد حسب ذیل لکھتا

یورپی روس

ایالتے	تعداد نفوس
ہی ترخان	٣٠٧٠٠٩
بالسکی	١٢٩٥٢٨
زان	١٢٥٨٤٨
اورنبرگ	٣٦٢٧٩٩
پیرم	١٤٨٤٦٠
سامارا	٢٥٨٠١٣
ساراتوف	٩٦٣٧٧
[illegible]	١٣١٨٥٣
تاورید یعنی قریم	١٩٠٥١٤
روتا	٩٨٩٢٨

ان شہرون کے علاوہ نجغورود، نبذا، ارازان، تامبوف، ما
اور [illegible] کے مسلمانون کی بھی تعداد شامل کر لی جائے
[illegible] مسلمانون کی مجموعی تعداد ٧٥٥٥٢٣٥

ایشیائی روس

[illegible]	تعداد نفوس
[illegible]	٤٣٠٣
اکاپن	٤٣١٢١
[illegible]	٨٣٨٠٩
[illegible]	٦١٦٦٤
[illegible]	٨٩٣٠٢
[illegible]	١٤١٣٤١١
[illegible]	٤١٢٨٣٦
[illegible]	٤١٢٨٩٩٥
[illegible]	١٥٦١٣٦٦
	٦٩٨٨٦٥٠

اکاکیا)

[illegible]	٦٧٨٣٥٢
[illegible]	٥٣٠٩٦١
[illegible]	٥٥٢٨٤٨
[illegible]	١٣٥٧٨١
[illegible]	١٠٣٣١٣

باطوم، کوتائس	١١٧٦٢٧
ستاوروپول	٣٨٢٩٥
تیرسکی، قفقاز شمالی	٤٨٦٤٦٢
تفلیس	١٨٩٦٥٧
اچرنومور	٣١١٠
ایروان	٣٥٢٣٥١
کل قفقاز	٣٢٠٨٨٥٧
کل سائبیریا	١٢٦٠٨٦

اس حساب کل روسی مسلمانون کی تعداد ١٣١٨٧٩٣٦ ہوگی اس کے علاوہ ٥ ملین مسلمانان بخارا اور ٧٥٠ ہزار مسلمانان خیوا روس کے ماتحت ہین جن کو ملا کر ١٩ ملین ٥ سو ٤٠ ہزار تعداد ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ تعداد آج کے ١٦ برس قبل کی ہے۔ اور بموجب سرکاری تخمینہ کے اس عرصہ مین چار ملین کی زیادتی ہوئی ہے۔ یعنی اب ٢٠ ملین مسلمان روس مین موجود ہین جن ١٣ ملین سنی ہین اور قریباً ٧ ملین شیعہ وغیرہ۔

روس مین مسلمانون کے بہت سے مدرسے ہین جن مین مدرسہ [illegible]، مدرسہ اوباجی، مدرسہ شمس الدین، مدرسہ الغ مول، دارالعلوم باکو مین علوم قدیمہ کے ساتھ فنون جدیدہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ مذہبی مقدمات کا تصفیہ شیخ الاسلام کے ہاتھ مین ہے۔ مساجد و مکاتب کی باقاعدہ نگرانی ہوتی ہے۔ اور سررشتہ اوقاف و سررشتہ زکوۃ عمدہ اصول پر قائم ہے۔

روس مین چار سربرآوردہ اسلامی اخبار ہین۔ ترجمان جو قرم (کریمیا) سے ترکی و روسی زبانون مین نکلتا ہے۔ قزان مخبری جو ترکی مین قزان سے جاری ہوتا ہے۔ کاسپی جو باکو مین چھپتا ہے اور مشرق روس جو تفلیس سے شائع ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی اخبار ہین۔ لیکن ابھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ علمی مذاق کو زیادہ ترقی نہین ہوئی۔ کیونکہ کوئی علمی رسالہ مسلمانون کا نہین شائع ہوتا۔ جنگ روس و جاپان کے بعد سے اب تک مسلمانون کو بہت سی عایتین اور امتیازات سلطنت روس نے عنایت فرمائے ہین اور خود مسلمان بھی بیدار ہو کر علوم جدیدہ کے لئے کالج و اسکول اور علوم قدیمہ کے لئے مدارس و مکاتب قائم کر رہے ہین۔ خاص قابل ذکر یہ امر ہے کہ اس سال جتنے مدارس وغیرہ کھولے گئے ہین سب اعلیٰ پیمانہ پر ہین۔ اور ان مین علوم جدیدہ کے ساتھ اسلامی تعلیمات اور فلسفۂ اخلاق کی تعلیم کا بھی معقول بندوبست کیا گیا ہے اور مدرسون کے قیام و بقا کے واسطے صرف چندون پر ہی نہین کفایت کی گئی۔ بلکہ ہر مدرسہ کے لئے جایدادین خرید کر کے وقف کر دی گئی ہین۔ جس سے امید ہے کہ ہندوستان کی درسگاہون کے مقابلہ مین جن کا قیام صرف [illegible] متوکل ہے۔ روس کی تعلیم گاہین زیادہ مستحکم اور فائدہ بخش ثابت ہون گی۔ اخبار ترجمان کے دیکھنے سے (جو [illegible] کے مبادلہ مین آنریبل نصیر الدین آفندی شہر باغچہ سرائے واقع کریمیا سے دفتر البیان مین موصول ہوتے ہین اور جو خوش قسمتی سے میرے مطالعہ مین بھی گذرتا ہے) معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کے مختلف شہرون مین اس سال مین اسکولون کی بنیاد پڑی ہے۔ اور جو خاص طور پر قابل ذکر بھی ہین۔ ان کی تعداد ٥ سے کم نہین۔ مسلمانون کا یہ بھی قصد ہے۔ کہ جدید علوم و فنون یورپ کے ترجمہ کا بھی ایک محکمہ قائم کرین۔ بعد اس کے ساتھ ترکی زبان مین علوم اسلام کی ایک سائیکلوپیڈیا بھی مرتب کرین۔

ایرانی اخبار خلاصۃ الحوادث لکھتا ہے۔ کہ ڈیڑھ کروڑ مسلمانان روس مین زیادہ اور بہت زیادہ آبادی سنی مسلمانون کی ہے۔ جو بیشتر اضلاع قازان اور نبرگ مین سکونت پذیر ہین اور اضلاع کوہ قاف مین جس کو غلطی سے آج کل لوگ قوقاز کہتے ہین چار لاکھ شیعون کی آبادی ہے۔ اور ولایت داغستان مین بھی جو پہلے ایران کے ماتحت تھا تخمیناً پانچ لاکھ یا اس سے زائد اہل تشیع آباد ہین۔ (صحیح تعداد وہی ہے جو ہم پہلے لکھ چکے ہین) اہل تسنن کے کل مذہبی امور کا تصفیہ قاضی القضاۃ قازان کے یہان ہوتا ہے۔ جس کو گورنمنٹ نے تمام روسی مسلمانون کا شیخ الاسلام مقرر کیا ہے۔ اور اہل تشیع مجتہد قاف کے یہان رجوع ہوا کرتے ہین مسلمان اپنے مدارس اور مساجد خود بنوا لیا کرتے امور متعلق نکاح و طلاق و میراث وغیرہ کا تصفیہ عدالتو ہوتا۔ بلکہ اس کا پورا پورا اختیار قضاۃ اور مفتیون کو ہو منجانب سرکار مامور بکار ہین۔ اگر تصفیۂ قاضی و مفتی سے کو رضامندی نہ ہو تو اس کو عدالت سرکاری مین مرافعہ کا ہے۔ جہان پر کسی امام کی صدارت مین وہ معاملہ قطعی ط روئے شرع محمدی طے ہو جاتا ہے۔ قلمرو روسیہ کے م کی زبان ترکی اور تاتاری زبان سے مخلوط ہے۔ اور کچھ ع ہے۔ کہ عربی نہ سمجھنے والون کے لئے ان کی زبان مین قرآن کا ترجمہ کرایا گیا ہے۔ روسی فوج ملازمت کے لئے جب مکلف ہین۔ ویسے ہی مسلمان۔ عہد کیتھرائن مین مسلما چھ ڈویژن تیار ہوئے۔ انھون نے میدان کارزار شجاعت دکھلائے۔ کہ سرکار کے دل مین ان کی جگہ ہو دوم نے چھ کے دس ڈویژن بنائے۔ سرکار کو ان پر اور انہین کل فوجی عہدے بلا امتیاز قومیت و مذہب ہین۔ فی الحال روسی فوج مین ٤٠ ہزار مسلمان داخل ہین محمد سلطان مفتی قزان کی درخواست پر شہنشاہ رو منظوری دی ہے۔ کہ بصرف سرکار ہر فوج مین امام تاکہ اہل فوج کی مذہبی ضروریات کی ادائی مین کوئی دقت پائے۔

مسلمانان روس مذہب کے بڑے پابند ہوتے ہین ہمدردی کا مادہ بھی ان مین کم نہین۔ یہان ایک افسوس ہے۔ کہ غفلت و غرور مین ہندوستان کے مسلما

(باقی صفحہ ١٠ پر دیکھو)

عام اخبار

جنرل غلام حسین سپہ سالار افواج اسمار۔ بیمار تہا۔ جلال آباد مین فوت ہوگیا ہے۔

صاحب امیر کابل دورہ کونار سے واپس آئے۔ جلال آباد سے واپسی کی ہنوز خبر نہین ہے۔

پنجاب مین گورہ فوج کی جفاکشی مین اول نے ۱۸ میل فاصلہ ۲ گہنٹہ ۳۵ منٹ مین طے کیا۔

راجپوتانہ کے خیراتی کامون پر قحط زدہ بقدر چہ ہزار بڑھ گئے۔ ایک لاکہ ۱۸ ہزار نوسو ہین۔

الور مین بہی تین خیراتی کام جاری کئے گئے۔ وسط ہند مین بہی تعداد قحط زدگان بہت ہے۔

رہتک مین چار دن کامون پر ۵۰۰۰ قحط زدہ مصروف ہین ہفتہ سابق مین ۱۲۹ ۱۰ ہتے۔

لارڈ کرزن صاحب ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ کے آنریری ممبر مقرر کئے گئے ہین۔

حضور پرنس آف ویلز نے کوہ مسوری پر متصل گرجہ کے ایک پیڑ بطور یادگار لگایا ہے۔

سوڈان مین کریسہ ابو حامد ریلوے جاری کی گئی۔ صوبہ ڈنگولہ بحیرہ قلزم پر کشادہ ہوگا۔

مراکو کانفرنس مین پولیس کے سوال پر آسٹریا کے ڈیلی گیٹ نے ایک تجویز پیش کی۔ ناگوار ہے۔

مطلب یہ کہ مراکو مین سپین و فرانس کی پولیس رہے۔ لیکن ایک ڈچ انسپکٹر جنرل کے ماتحت رکہی جاوے۔

جرمن ڈیلی گیٹ نے اس کی تائید کی اور کہا کہ چین و مقدونیہ مین بہی ایسا ہی انتظام خاطر خواہ ہے۔

ڈچ کا انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کرنا فرانس کو نامنظور ہے۔ اسکا فیصلہ اب قریب نظر آرہا ہے۔

گورنمنٹ ایران پر واضح کیا گیا ہے۔ کہ یہ وہ معاملہ ہے۔ جس کا اپیل برٹش فارن آفس ہی سن سکتا ہے۔

یہ معاملہ ایسا نہین ہے۔ کہ مسائیہ کی پنچائتی کانفرنس مین پیش کرین۔ امید کہ زیادہ طوالت نہ ہوگی۔

برٹش شاہزادی اینہ کیتھالک مذہب اختیار کر کے ہمراہ اپنی والدہ کے سین سباشین سے واپس وطن ہوئین۔

اب شاہ سپین کے ساتہ شادی کی تیاریان ہین۔ اس کے بعد پرنسس اینہ کا نام ملکہ وکٹوریا قرار پایا۔

ترکی ٹوپی اجلاس ہائی کورٹ مین سیلون کی

ہائی کورٹ مین اس بات پر گرم بحث پیدا ہوئی ہے۔ کہ وہان کی مسلمان بیرسٹر کو ترکی ٹوپی پہنکر اجلاس مین حاضر ہونے اور پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت نہین ہے۔ ایک بیرسٹر محمد کریم عبد القادر ترکی ٹوپی پہن کر اجلاس مین داخل ہوا۔ تو ججان نے رد کردیا۔ مسلمان بیرسٹر نے عذر کیا۔ کہ اسلام مین کسی مجلس مین ننگے سر رہنا خلاف شریعت ہے۔ اور وہ ننگے سر عدالت مین نہین رہ سکتے اس مین سراسر خلاف مذہب خیال کرتے ہین۔ انہون نے عذر کیا کہ ہندوستان کے ہائی کورٹون مین اس کی بندش نہین ہے۔ تب یہان کیون ننگے سر مجبور کیا جاتا ہے۔ ججان سیلون نے مشورہ کر کے قرار دیا۔ کہ ہندوستان کی ہائی کورٹون مین اس کی بابت ایک دستور نہین ہے۔ کہین اجازت ہے اور کہین اس کی اجازت نہین ہے۔ مسٹر عبد القادر نے اس کی بابت بمبئی ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس طیب جی سے دریافت کیا۔ انہون نے صاف تحریر فرمایا ہے۔ کہ بمبئی ہائیکورٹ مین تمام مسلمان ایڈوکیٹ ترکی ٹوپی پہنتے ہین۔ ایسے ہی ہندو ایڈوکیٹ اور پارسی ایڈوکیٹ بھی سر پر دیسی لباس رکہتے ہین۔ وہ ہرچند دیگر لباس مین فرنگی طرز اختیار کرتے ہین۔ لیکن ننگے سر نہین رہتے۔ اور اس پر کبھی اعتراض نہین کیا گیا ہے۔ مسٹر جسٹس طیب جی خود اپنی بابت بھی لکھتے ہین۔ کہ جب وہ ہائی مین ایڈوکیٹ تھے۔ برابر پگڑی اور بوٹ پہنکر عدالت ہائی کورٹ مین چارہ جوئی کرتے تھے۔ اور عدالت کی طرف سے کبھی اس طرف توجہ نہین کی گئی۔ کسی جج ہائی کورٹ کو اس کا نقص نہین سوجھا۔ اور کبھی اعتراض نہین کیا گیا ہے مسٹر جسٹس طیب جی نے ان مسلمان بیرسٹرون کے نام بھی دیدیئے۔ جو ٹوپی یا پگڑی اور نیز بوٹ پہنکر عدالت ہائی کورٹ مین پیروی مقدمات کرتے ہین۔ ایسی صورت مین وہ حیران ہین۔ کہ سیلون کے ججان کو اعتراض کی کیسے سوجھی ہے۔ بخلاف اس کے معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ہائی کورٹ کلکتہ مین اس کی ممانعت نہین ہے۔ یہان پر تمام ایڈوکیٹون اور بیرسٹرون کو برہنہ سر آنا اور پیروی مقدمات کرنا پڑتا ہے۔ سیلون مین اس کی بابت بڑا ایجی ٹیشن پھیل رہا ہے۔ اور وہان تمام آبادی کے لوگ مسٹر عبد القادر کی حمایت مین ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ مسلمانون کو ننگے سر چارہ جوئی کرنے کی ابتری سے محفوظ رکہین۔ اور اس کی بابت ولایت مین بہی فریاد کی جاویگی۔ بشرطیکہ یہان کی مزید شنوائی مین پہلو تہی کی جاویگی۔

انبالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ ایام محرم مین تعزیہ کے لیجانے کی بابت ایک ہنگامہ تک نوبت آئی۔ مسلح پولیس کی کمک نے بر وقت پہنچکر اس کو دبا دیا۔ حتیٰ کہ جنگی فوج کے منگوانے کی ضرورت پیش آئی۔ لیکن اس کے پہنچنے تک فساد فرو ہوچکا تہا۔ سنی لوگون نے ایک تعزیہ بنایا تہا اور وہ اس کو اس رستے سے خواہ مخواہ لے جانا چاہتے تھے۔ کہ جہان سراسر ہندون کی ہی دوکانین دوطرفہ پائی جاتی ہین۔ حالانکہ جو رستہ تعزیون کے گذرنے کے لئے سرکاری طور پر قرار دیا گیا تہا۔ اس مین وہ بازار شامل نہین تہا۔ مسلمان لوگ زور دیتے تھے۔ کہ ضرور اسی طرف سے تعزیہ گذارینگے۔ حالانکہ سرکاری لیسنس (اجازتنامہ) مین وہ بازار شامل نہ تھا۔ لیکن اس کی کچھ پرواہ نہ کرتے تھے تعزیہ کے ساتہ خلقت کا ہجوم بے شمار تہا۔ اور ہرچند پولیس نے بازر رکھنے مین تمام زور صرف کردیا۔ لیکن وہ لوگ ایک نہین مانتے تھے۔ اور اپنے ارادے پر ڈٹ رہے تھے۔ کہ ضرور ادہر ہی سے تعزیہ لیجائینگے۔ تعزیے کے ہمراہ انبوہ خلایق بڑھتا جاتا تہا اور (بقول انگریزی اخبار) وہ چاہتا تہا۔ کہ پولیس پر طاقت کا وار کرے۔ لیکن اس مین ناکام رہے پچھلے سال بہی یہان پر ایک فساد برپا ہوا تہا۔ اسی خیال سے بنظر احتیاط ایک دستہ مسلح پولیس کا بہی ڈیوٹی پر تعینات کیا گیا تہا۔ اس مسلح پولیس کو دیکھکر خلقت اور بہی پرجوش ہوگئی۔ اور اپنے جوش کو ضبط نہ کرسکی وہ لاٹھیان لے کر مسلح پولیس پر ٹوٹ پڑے اور جن کے پاس لاٹھیان نہ تہین۔ وہ اینٹ پتہرون سے وار کرتے تھے مسلح پولیس نے اس نازک وقت پر قابل تعریف طاقت برداشت کا ثبوت دیکر غلبہ پایا۔ یعنے بلوائیون کو بڑھنے نہ دیا۔ علاوہ اس موقعہ پر مسٹر چپل صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس بہی ایک امدادی دستہ مسلح پولیس کی فوج کا لے کر موقعہ پر پہنچے۔ اور تب بلوہ ہاتہون ہاتہ فرو ہوگیا۔ جنگی فوج بہی منگوائی تہی۔ لیکن جیسا کہ لکہ چکے ہین۔ اس کے آنے پر بلوہ فرو ہوگیا تھا۔ تمام افسران ضلع و دیگر عہدیداران نے تعزیون کا جلوس شہر کے صدر بازار سے گذرتا ہوا دیکہا۔ اب بالکل امن امان ہے۔ اور بلوہ مذکور کی پاداش مین ۱۹ آدمی پکڑے گئے ہین۔

ایک شہادت

مکرم بندہ! اگرچہ مین ایک عیسائی مت کا سٹوڈنٹ ہون لیکن تاہم مین انصاف کی رو سے آپ کو آپکے سکول تعلیم الاسلام کی نسبت مبارکباد دیتا ہون اگر اس مین ایسے ہی سٹوڈنٹ ہین جیسا کہ مین نے میان معید احمد صاحب کو پایا۔ مین نے بہت سے سٹوڈنٹ دیکھے مین اور بہت سارون سے مذہبی معاملات کی نسبت میری بحث ہوئی ہے۔ لیکن جیسی کہ طبع رسا اور منہ پہیر دینے والی تقریر ان کی ہے کبھی نہین دیکھی

عاجز کیلف سٹوڈنٹ سیالکوٹ چھاونی

اطلاع۔ اخبار بدر کی روانگی کیواسطے جمعہ کا دن مقرر کیا گیا تہا لیکن تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ جمعہ کو دن کارکنان مطبع کو اخبار کی روانگی مین مشغول رہنے کے سبب نماز جمعہ کی طیاری مین دقت ہوتی ہے اس واسطے آئندہ اخبار بجائے جمعہ کے جمعرات کو نکلا کریگا۔ اور ہفتہ آئندہ کا اخبار معمول سے ایک دن پہلے آپ کو پہنچیگا اور آئندہ انشاء اللہ ہر جمعرات کو اخبار نکلیگا۔

[illegible]

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ سے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری [illegible] دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا [illegible] ہے

منجن [illegible] دانت [illegible] کو [illegible] منہ سے بدبو آوے دانت [illegible] یہ مرض نہیں رہتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی [illegible]

[illegible] یہ وہ اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو [illegible] قوی کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو [illegible] بیکار بنا دیا ہے وہ بجائے [illegible] کہ آپ کیوں کر بھی کمزوری کے شاکی ہو [illegible] پر کروبتی ہیں پس [illegible]

المشتہر حکیم [illegible] محمد حسین [illegible] مقام [illegible] ضلع

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

[illegible] روزانہ پیسہ اخبار کو ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز [illegible] تازہ خبریں اور تاریخ ہر روز [illegible] اعلیٰ درجہ کا ہے [illegible] اور اس کا نہایت [illegible] تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار [illegible] دونوں کا علی دوست اور خیر خواہ [illegible] ملاحظہ فرمانے نمونہ مفت ملتا ہے [illegible] چار روپیہ پیشگی دینے پر جاری ہوتا ہے

[illegible] منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

[illegible] دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے [illegible] اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے [illegible] نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

[illegible] روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بہت سے [illegible] گذشتہ [illegible] میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم [illegible] کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب [illegible] حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ آنہ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ افضل [illegible] وقتاً فوقتاً درج ہوں گے۔ [illegible] یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے تحت شائع ہوا کریگا

درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ [illegible] مفید ہوں گی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہیں۔

۱۔ حبوب [illegible] باہ۔ دل و دماغ اور [illegible] کو تقویت دیکر [illegible] اور اعصاب کو تقویت دیکر [illegible] ہفتہ کیلئے عا

۲۔ علاوی [illegible] مقوی اور مغلظ ہے۔ فی سیر تین روپیہ [illegible]

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف [illegible] ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک۔ عہ

(۴) اکسیر آتشک۔ بدن کی ضرب کے آرام ہو جاتا ہے عا۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند جالا۔ پھولا۔ ٹسل۔ خارش چشم۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (پڑ بال) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ۔ عہ

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار [illegible] کرتا رہتا ہے۔ اس کیلئے نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی عہ

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سند الوالیہ۔ بازار کشمیریاں

سیالکوٹ

نرخ اشتہارات

تعداد سطر	سالانہ	ششماہہ	سہ ماہہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible] لیکن [illegible] سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائیگا۔ ضمیمہ چھپوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہئیے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئیے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ پڑھا نہیں جاتا۔ اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مؤلفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی سے علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

[illegible] نتم اذلہ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸ | آن مسیح دو آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۱۱

۲۱ محرم سنہ ۱۳۲۴ ھجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق [illegible] مارچ سنہ ۱۹۰۶ع

جمعۃ المبارک

چہ گویم با تو گر آئی بچہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی۔

سلسلہ القدیم جلد نمبر ۱۱

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۱۲ر

عام قیمت مابعد سے رفی پرچہ ۲ ر ہم صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرائینگے۔ ان سے بحساب مابعد لیجائیگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا۔ رسید [illegible] اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو [illegible] دریافت کرنا چاہیئے مینجر

نوٹ ... تما۔ افریقہ ... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب۔

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر نہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن منکر دین خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکسر مو دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر ویسر اور نعمت وبلا مین اللہ تعالی کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کیمتعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین۔ ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ سہ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا۔ اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳۔ ایک پرانے دوست کو خط۔ اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں
صفحہ ۴۔ یورپ امریکہ میں دہریت کے پھیلنے کا کون ذمہ وار ہے؟
صفحہ ۵۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۶۔ مدرسہ معین الاسلام میں کس قدر کا پولیس باہر بھیجنے کا انتظام کر سکتا ہوں۔ آثار علم و ادب۔
صفحہ ۷ و ۸۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلامی اخبارات۔ رسید زر
صفحہ ۹۔ ایک دجال کی کارروائی۔ اشتہار۔ مولوی اسمٰعیل کا فرار
تحقیق الادیان۔ تبلیغ الاسلام۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۱۱۔ عام اخبار۔

بدر مسیح

مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ آج بروز یک شنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں۔ اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے۔ اُس کو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں۔ اتنے میں مَیں نے محمود احمد کو دیکھا۔ اُس کے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا پہلے اُس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں۔ پھر اُس چوبارے کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر مَیں کام کرتا ہوں۔ گویا اُس کے اندر جاکر تلاشی کرنا چاہتا ہے۔ اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے۔ اُس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اُس چوبارہ میں جائیں۔ انگریز تلاشی کرے گا۔ اور میرے دل میں گزرا کہ اُس میں صرف وہ کاغذات پڑے ہیں۔ جو نو تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہی دیکھے گا۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ معلوم نہیں۔ اس واقعہ کی کیا تعبیر ہے۔ اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا۔ یعنی یہ الہام ہوا تھا۔

ءکہ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی۔ بریّت

اذکففت عن بنی اسرائیل۔

میں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر کریگا جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی دھوکہ دہی سے کوئی مقدمہ ہو مگر آخر بریّت ہوگی۔ مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ میں نے پہلے دیکھا اور جو میں نے اب دیکھا اس کے کوئی اور معنی ہوں لیکن ظاہری معنے یہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اس ابتلار کا خاتمہ اچھا ہوگا۔ اور ناصر نواب کا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا۔ اور اپنی نصرت سے ابتلار سے رہائی دے گا۔ اور آخر یہ ابتلار نشان کی صورت میں ہو جائے گا۔

ڈائری

القول الطیّب

۱۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ اس فکر میں ہوں اور توجہ کرتا ہوں کہ اگر پتہ لگ جائے کہ کس ماہ میں آئندہ زلزلہ آنیوالا ہے تو یہ پھر ایک بڑا نشان ہو جاتا ہے۔ متعصب آدمی کا تو کیا ذکر ہے۔ لیکن غور کرنیوالے کیواسطے یہ ایک بڑا نشان ہے۔

فرمایا۔ عیسائیوں کے خدا سے تو آدم ہی اچھا رہا۔ کیونکہ آدم کے سامنے تو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ اور ایک شیطان جس نے سجدہ نہیں کیا تھا۔ وہ ذلیل کیا گیا اور نکالا گیا۔ برخلاف اس کے عیسائیوں کا خدا شیطان کے پیچھے پیچھے لگا پھرا اور شیطان کہہ سکتا ہے کہ چونکہ اس نے مجھے سجدہ نہیں کیا تھا۔ اسواسطے ذلیل ہوا اور پھانسی دیا گیا۔

فرمایا۔ عیسائی لوگ یسوع کی تعریف میں کہا کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھا۔ حالانکہ بے گناہ ہونا کوئی خوبی نہیں۔ خوبی تو اس میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے تعلقات ہوں۔ اور انسان قرب الٰہی کو حاصل کرے چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ یسوع کی لوگ حد سے زیادہ ناجائز عزت کریں گے۔ اس واسطے پہلے ہی سے اس کا وہ حال ہوا۔ جس سے ہر بات میں اس کا عجز اور کمزور انسان ہونا ثابت ہوتا ہے۔

فرمایا۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰے کا یہ قول کہ فلما توفیتنی اس کے یہ معنے ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ اگر قیامت کے دن حضرت عیسٰے یہ کلمہ بولے گا۔ تو گویا وہ کبھی فوت ہی نہیں ہوگا۔ کیونکہ قیامت کے دن بھی آسمان پر ہی جانے کا ذکر ہوگا۔ مرنے کا تو کوئی ذکر ہی نہیں۔ اور اگر اس آیت کے یہ معنے لئے جائیں کہ جب میں فوت ہو گیا یعنی مر گیا۔ لیکن موت قیامت کے دن وارد ہوگی۔ تو اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ عیسائی آج تک نہیں بگڑے۔ اور ان کا مذہب راستی پر ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا۔ کہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ نمازیں تو پڑھتے ہیں۔ لیکن تسبیحیں نہیں رکھتے۔ فرمایا۔ صحابہ کے درمیان کہاں تسبیحیں ہوتی تھیں۔ یہ تو ان لوگوں نے بعد میں باتیں بنائی ہیں۔

فرمایا۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ لمبی تسبیح ہاتھ میں رکھا کرتا تھا اور کوچہ میں سے گذر رہا تھا۔ راستہ میں ایک بڑھیا نے دیکھا کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے۔ اس نے کہا کیا کوئی دوست کا نام گن کر لیتا ہے۔ اس نے اسی جگہ تسبیح پھینک دی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں۔ ان کو کون گن سکتا ہے

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ زلزلہ کے متعلق آپ نے ایک اور اشتہار لکھا ہے جو کتاب کی صورت میں زیر طبع ہے۔ اور آپ نے ایک نظم بھی لکھی ہے جو عنقریب شائع ہوگی۔

اس ہفتہ میں بابو فخر الدین صاحب میانی سے خان صاحب عبد المجید خاں کپورتھلہ سے۔ دو شخص ملک کاغان سے اور دو شخص ملک اسکردو سے بعض دوست ریاست نابھہ سے اور ایک شخص افغانستان سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ایک پرانے دوست کو خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مخدومی مکرمی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ایک زمانہ تھا کہ آپ اور ہم ایک ہی جگہ رہتے تھے۔ ایک ہی برتن سے کھانا کھاتے تھے ایک استاد کے پاس سبق پڑھتے تھے۔ وقت فرصت ایک ہی جگہ بیٹھکر میٹھی میٹھی باتیں کرتے تھے۔ وہ ایک وقت تھا اور گذر گیا لیکن خدا کی صد رحمت ہو حضرت مولوی نور الدین صاحب پر جنھوں نے ہم کو بالآخر ایک ایسی لڑی میں پرویا کہ دور ہوں یا نزدیک ہوں۔ پھر ہم فخر کر سکتے ہیں کہ ایک ہی تسبیح کے ہم دانے ہیں۔ یہ فخر مجھکو بھی حاصل ہے۔ اور آپ کو بھی حاصل ہے۔ اور اسی فخر نے جو بابو فخر الدین کی شکل میں مجسم ہو کر اس وقت میرے سامنے آیا ہے۔ مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ کو خط لکھوں اور ایسا خط لکھوں کہ آپ کو قادیان کی طرف کھینچ لاوے۔ میں کیا اور میرا زور بیان کیا۔ مگر نہیں معلوم بابو فخر الدین صاحب کو آپ کے ساتھ کس قدر محبت ہے۔ کہ اس محبت نے مجھ پر اثر ڈال ہی دیا۔ کہ میں آپ کو خط لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔ کسی عزیز دوست مہربان کو قادیان آنے کے واسطے میں [illegible] بڑھ کر اور کیا ترغیب دے سکتا ہوں کہ میں خود اپنی تمام کیدنی باری چھوڑ کر قادیان میں آ بیٹھا ہوں۔ میرے ساتھ کے ملازم شدہ کلرک اس وقت ڈیڑھ سو۔ دو سو روپیہ تک لے رہے ہیں اور اچھے عہدوں پر ہیں مگر جس بات کو میں نے پایا ہے۔ لاہور رہ کر کئی ہزار کی بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور میانی تو لاہور سے بھی بہت دور ہے اور کوٹ احمدی والہ پھر میانی سے بھی آگے۔ خدا نے تو اپنا احمد قادیان میں نازل کیا ہے اور تعجب ہے۔ کہ آپکا احمدی والہ یوں میانی کے پاس ہے حالانکہ نمک میں تو وہ چیز رکھی جاتی ہے جسکو گلانا اور نابود کرنا مقصود ہو۔ خدا نہ کرے کہ آپ ایسی حالت میں گرفتار ہوں۔ لیکن جس قدر بے تعلقی پیدا کریں آپنے ترقی کی ہے وہ ضرور ایک مایوسی کی حالت ہے۔ پیارے مخدوم تھوڑی دیر کیواسطے تمام خیالات کو جدا کر کے اور علیحدہ بیٹھکر ذرا سوچیں اور تصور باندھیں اور فرض کریں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہیں۔ پھر آپ کو کیا کرنا چاہیئے کیا آپکے دل میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی ہے یا نہیں کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو کیا کرتا اور وہ کرتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور صدق دل کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر آپکی یہ خواہش سچی ہیں۔ تو اس کو پورا کرنیکا اب وقت ہے خدا تعالیٰ کا ایک رسول اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے۔ اگرچہ چند روپیہ آپکے خرچ کرنے پڑیں اگر تھوڑی سی سفر کی صعوبت اٹھانی پڑے بلکہ میں کہتا ہوں کہ بہت سا مالی نقصان اٹھا کر بلکہ میں پھر کہتا ہوں کہ سارا گھر بار بیچکر آپ اس رسول کی صحبت کا شرف حاصل کریں۔ تو یہ سودا آپ کو مہنگا نہ پڑیگا اور ہرگز وہ مہنگا نہ پڑیگا۔ اس سے زیادہ میں وہ لفظ کہاں سے لاؤں۔ جو آپ دنیوی زنجیروں کو توڑ دیں۔ ہاں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اس حقیقت اور معرفت کو شناخت کریں اور اس سے فائدہ حاصل کریں جو حضرت امام کے قدموں میں رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ والسلام خادم محمد صادق قادیان

اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں

ذیل کا خط مفصلہ ذیل مولوی صاحبان کے نام روانہ کیا گیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ ایسی صاف پیشگوئی کے پورا ہو جانے پر یہ لوگ کیا فرماتے ہیں۔

بخدمت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر۔ مولوی عبد الجبار صاحب امرتسر۔ مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی۔ بابو الٰہی بخش صاحب لاہور۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ۔ مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی۔ سکرٹری صاحب انجمن نعمانیہ۔

مولوی صاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ امام حضرت مرزا صاحب نے زلزلہ کے متعلق ایک پیشگوئی اپریل ۱۹۰۵ء میں شائع کی تھی۔ جس کے یہ الفاظ تھے۔

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

یہ پیشگوئی نہ صرف ایک بار بلکہ کئی بار بذریعہ اخبارات الحکم و بدر و ریویو و علیحدہ اشتہارات کے شائع ہوئی اور سال بھر ہوتی رہی اور نہ صرف ہمارے ہی اخبارات نے اس کو شائع کیا۔ بلکہ اخبار عام اور پیسہ اخبار اور پنجہ فولاد اور اہل حدیث اور بعض آریہ اخباروں نے اور ہندوں کے اخباروں نے بھی اس کو مخالفانہ رنگ میں شائع کیا اور سال بھر تک برابر اس کی اشاعت ہوتی رہی۔

اب یہ پیشگوئی بصراحت تمام ۲۸ فروری کی رات کو پوری ہوئی ہے۔ اور اخبار سول اور اخبار عام اور دیگر انگریزی اور اردو اخبارات سے اور پرائیویٹ خطوط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ۴ اپریل والے زلزلہ سے ہرگز کم نہ تھا۔ بلکہ بعض جگہ اس کا زور زیادہ محسوس ہوا۔ ضلع شملہ میں کئی جانیں تلف ہوئیں اور کئی جگہ مکانات گرے۔ باوجودیکہ ۴ اپریل کے زلزلہ کی تباہی کے بعد تباہ شدہ علاقہ میں عموماً لوگوں نے مکانات کے بنانے کا سلسلہ اور مکانوں میں رہنے کا سلسلہ لوگ ختم ہی کر چکے تھے۔ پس اس پیشگوئی کے متعلق مفصلہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱)۔ پیشگوئی کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سال بھر اس قسم کا زلزلہ پھر نہ آئیگا۔ بلکہ دوسرے سال کے موسم بہار میں اس قسم کا زلزلہ آئیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۲)۔ وقت کے متعلق یہ تعیین کی گئی تھی کہ موسم بہار کا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۳)۔ وقت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ تعیین بھی کر دی تھی کہ ۲۵ فروری کے بعد زلزلہ آئیگا۔ حالانکہ بہار کا موسم ابتدائے فروری سے شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن بہار کی تعیین کے درمیان ایک اور تعیین یہ ہو گئی کہ ۲۵ فروری کے بعد [illegible] ہوگا۔ الہام الٰہی ہے کہ "۲۵ فروری کے بعد [illegible]" جو شائع ہو چکا ہے ظاہر ہوتا ہے۔

(۴)۔ "خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ اس کلمہ میں پھر کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ پہلا زلزلہ بھی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ایک نشان تھا اور دوسرا بھی ایک نشان ہی ہوا۔ اور وہ بھی خدا کی بات تھی اور یہ بھی خدا کی بات۔ اس کلمہ سے پہلے زلزلہ کی پیشگوئی پر اور اس پیشگوئی کی منجانب اللہ ہونے پر اس پیشگوئی نے مہر لگا دی اور اس کا ثبوت دیا۔

ایسے صریح نشان کے پورا ہونے کے بعد میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں اور آپ کے سننے کا مشتاق ہوں کہ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ اخبار میں بھی میں نے یہ بات لکھی تھی۔ مگر اس خیال سے کہ خاص خط آپ کے دل پر خاص اثر کریگا میں نے یہ نامہ لکھا ہے اور امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور جواب دینگے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور۔ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء

مناجات بحضرت باری عز اسمہ از تازہ تصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے سر و جان و دل و ہر ذرہ ام قربان تو
بر دلم بکشا ز رحمت ہر در عرفان تو
فلسفی کز عقل می جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خرد ہا آں رہ پنہان تو
از حریم تو ازیناں ہیچکس آگہ نشد
ہر کہ آگہ شد شد از احسان بے پایان تو
عاشقان روئے خود را ہر دو عالم میدہی
ہر دو عالم ہیچ پیش دیدۂ غلمان تو
یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال
خلق محتاج است سوئے حجت برہان تو
یک نشان بنما کہ تا نورت درخشد در جہان
تا شود ہر منکر ملت محامد خوان تو
گر زمین زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمیں دارم کہ گم گردد رہ رخشان تو
گفتگو و بحث در دیں دردسر بسیار ہست
قصہ کوتہ کن بآیات عظیم الشان تو
از زلازل جنبشے دہ فطرت اغیار را
تا مگر آیند ترساں سوئے آں ایوان تو
چشمۂ رحمت روان کن در لباس زلزلہ
تا بکے سوزد بغم این بندۂ گریان تو

پیغام [illegible]

[illegible] مطابق ۲۲ مارچ [illegible]

یورپ امریکہ میں دہریت کے پھیلنے کا ذمہ وار کون ہے؟

⁂

آج کل یورپ امریکہ کی مہذب دنیا کا جو حال ہے وہ اخباروں اور رسالوں اور سیاحوں کے سفرناموں اور کتابوں اور اس ملک میں آنے والے انگریزوں کے ذریعہ سے دنیا پر بخوبی روشن ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم ایسے طالب علم اور تعلیم یافتہ لوگ اُن ممالک کے مدارس میں ہوں گے۔ جو خدا تعالیٰ پر ایمان اور عقیدہ رکھتے ہوں۔ اکثر تو سرے سے اس بات کے ہی منکر ہیں۔ کہ اس عالم کا کوئی خدا ہے (نعوذ باللہ من ذلک) سائنس دانوں کے نزدیک یہ ایک فیشن ہو رہا ہے۔ کہ سائنس دان خدا کا منکر ہو۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے بھی ہیں۔ وہ بھی اُس کی اعلیٰ اور افضل صفات اور پاک اور مقدس ناموں کے بالکل منکر ہیں۔ بلکہ ان پر ہنسی کرتے ہیں۔ خدا سے [illegible] نزدیک وقت کو ضائع کرنا ہے [illegible] اپنے دنیوی کاموں میں سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ ساتواں دن جو عبادت کے لئے آتا ہے وہ بہتیرے سیر تماشا میں گذار دیتے ہیں اور جو چند ایک گرجہ کی زیارت کے واسطے تشریف لیجاتے ہیں۔ وہ بھی کچھ مخفی اغراض اپنے دل میں رکھتے ہیں اور مخفی اغراض نہ بھی ہوں۔ تو بھی باجا سننے اور گیت گانے کے لطف کا خیال دامن گیر ہوتا ہے فرانس نے گرجوں کو سلطنت سے بالکل بے تعلق کر دیا ہے اور خوب کیا ہے۔ امریکہ میں یہ شور برپا ہے کہ مدارس میں بائبل ہرگز نہ پڑھائی جاوے۔ اس سے بچوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ عام طور پر انبیاء کا نام بہت ہی بے ادبی سے لیا جاتا ہے۔ اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے۔ کہ اس کا باعث کیا ہے۔ کہ یورپ میں اور امریکہ میں جس قدر تہذیب اور تعلیم کی ترقی ہوتی جا رہی ہے [illegible] چلی جاتی ہے۔ اور [illegible] ہوتا چلا جاتا ہے

اس [illegible] کے باعث [illegible] کرنے کے واسطے [illegible]

اوّل یہ دیکھنا چاہئیے اور غور کرنا چاہئیے کہ الفاظ مذہب اور خدا کا مفہوم یورپ اور امریکہ کی مہذب دنیا میں کیا ہے۔ کیونکہ ہر چیز سے انسان نفرت کرتا ہے۔ یا محبت کرتا ہے۔ تو اس کے نام کے لفظ کے سبب سے نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے صفات کے مفہوم کے لحاظ سے کرتا ہے۔ مثلاً انسان سانپ کو جہاں پائے۔ اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔ اور اسے باہر پھینک دیتا ہے۔ لیکن دوسرے انسان کو جہاں پائے۔ اس کے ساتھ اُنس کرتا ہے۔ تو سانپ کا نام اگر انسان رکھا جاتا اور انسان کا نام سانپ رکھا جاتا۔ تو ناموں کی طرف کوئی توجہ نہ کرتا۔ اور ہر ایک اصلی شکل اور صفات کے مفہوم پر ایک دوسرے کے ساتھ دوستی یا دشمنی کا برتاؤ کرتا۔ پس کسی شے کے ساتھ محبت یا عداوت کے تعلق کے واسطے صرف الفاظ اور نام قابل توجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے اصل مفہوم کو لینا چاہئیے۔ اس بات کو مدنظر رکھکر اب یہ دیکھنا چاہئیے۔ کہ مغرب کی مہذب دنیا کے نزدیک **مذہب** کسے کہتے ہیں اور **خدا** کا کیا مفہوم ہے۔ سو صاف ظاہر ہے۔ کہ ان ممالک نے مدتوں سے صرف ایک مذہب ہی دیکھا ہے یعنی **عیسوی** اور جو خدا سالہا سال سے پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ **یسوع** ہے اور بس۔ اُن کے نزدیک مذہب کے معنے ہیں **عیسویت**۔ اور خدا کے معنے ہیں یسوع۔ یسوع کے سوائے اور کوئی خدا ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا اور عیسویت کے سوائے اور کوئی مذہب ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

ان باتوں پر غور کرنے کے بعد ہر ایک صاحب انصاف بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر یورپ نے خدا کا انکار کیا ہے تو در اصل اُن کا قصور نہیں بلکہ یہ قصور خود اُس مذہب کا ہے بلکہ یہ قصور خود اُس فرضی خدا کا ہے جو ان کے سامنے پیش ہوا۔ ایک حیثیت وجود جو پیشاب کی نالی سے باہر نکل کر روتا چیختا چلاتا بچوں میں کھیلتا۔ ماریں کھاتا۔ یہودیوں سے تھپڑ کھاتا تھا۔ خوراک کا محتاج۔ پانی کا محتاج۔ ہوا کا محتاج اور پھر ایسا محتاج کہ رات گذارنے کو مکان نہیں ملتا [illegible] کھاتا اور [illegible] ہو [illegible] اگر وہ یہ تھپڑ مارنے [illegible] خدا ہوں۔ تو ایسے خدا کا منکر کس جرم کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔؟ کسی کا بھی نہیں۔ یورپ اور امریکہ نے اگر خدا اور مذہب کا انکار کیا ہے۔ تو یہ امر قابل تعجب نہیں بلکہ قابل تعجب تو یہ ہے۔ کہ وہ اب تک ایسے خدا کو مانتے کس طرح سے رہے اور ایسے مذہب پر وہ اتنی مدت تک قائم کس طرح سے رہے۔

پس یورپ امریکہ کی دہریت کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے، ان ممالک میں اور تو کوئی مذہب پہنچا ہی نہیں۔ جو مذہب ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ وہ عیسائی مذہب ہے، اور جو خدا ان کو بتلایا گیا ہے۔ وہ **یسوع** ہے۔ اگر وہ ایسے خدا کا انکار نہ کرتے تو کیا کرتے۔ ضرور تھا۔ کہ بالآخر ان کے عقائد کا یہ حال ہوتا۔ جو کہ اب ہو رہا ہے۔ اور در اصل اسلام کے سوائے [illegible] مذہب کا آخری نتیجہ دہریت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سچے صفات کا انکار رفتہ رفتہ انسان کو اصل حقیقت سے بہت دور ڈال دیتا ہے۔ اے خدا ہمیں اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام ہی پر وفات دے۔ آمین۔

⁂

سورج دو دفعہ دکھائی دیا

ایک مشہور سیاح کا بیان ہے۔ کہ دنیا میں صرف ایک جگہ میں نے عجیب اور غیر معمولی تماشا۔ سورج کو دو دفعہ طلوع ہونے کا دیکھا میں ایک دفعہ سوئیٹزرلینڈ کی پہاڑی موسومہ رگی پر سوتا تھا اور سورج کے طلوع ہونے کا نورانی نظارہ دیکھنے کے لئے اٹھا برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑی جس کی چوٹیاں ابھی تک تاریکی سے نظر نہیں آتی تھیں۔ لیکن نمودار ہونے والی صبح کی گلابی رنگت ان کی چوٹیوں پر ظاہر ہو کر آہستہ آہستہ سے ادہر اُدہر پھیلنے لگی پھر ایکایک دس منٹ میں سورج طلوع ہوتا دکھائی دیا لیکن یہ بالکل زرد اور پھیکا تھا۔ گویا سورج کے اور ہمارے درمیان کہر کا ایک وسیع بادل چھایا ہوا تھا۔ جب سورج افق کے بالکل اوپر آگیا۔ تو روشنی بجائے بڑہنے کے کم ہوتی چلی گئی۔ اور آخیر کو بالکل پھیکی ہو گئی۔ لیکن تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر اصلی سورج ہی دکھائی دیا۔ کیونکہ جو کچھ پہلے نظر آیا تھا وہ گویا جھوٹی روشنی یا ہماری نظر کا دہوکہ تھا۔ جہاں تک کہ ہمنے دنیا کی سیر کی ہے کہیں ایسا حیرت انگیز واقعہ نہیں دیکھا۔ یہ واقعہ ہمیں عمر بھر ہرگز نہیں بھولیگا (ارورمن گزٹ)

ایڈیٹر۔ پہلے جو دکھائی دیا تھا وہ سورج کا عکس تھا خود سورج نہ تھا۔

بدر

۲۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

رکوع ۲ پارہ ۲۶ رکوع ۱۰

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء)

اس رکوع کا ترجمہ کرنے سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو تقریر بطور تمہید کے فرمائی تھی۔ اس کا درج کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب کبھی خداتعالیٰ کا کوئی مرسل زمین پر آتا ہے۔ اور کوئی حق کی بات مخلوق الٰہی کے سامنے بیان کی جاتی ہے۔ تو اس وقت لوگ عموماً تین قسم کے ہو جاتے ہیں۔ گویا ان کے تین فرقے بن جاتے ہیں۔ پہلا فرقہ مصدقین کا ہوتا ہے۔ جو اس حق کو سچ جان کر تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اس حق لانے والے کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور ہر طرح سے اس کی امداد کرتے ہیں۔ اور اس کی نصرت کرتے ہیں۔ پھر خود اس فرقہ کے لوگ تین درجہ کے ہوا کرتے ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو اس کو فوراً مان لیتے ہیں۔ صرف اس کا چہرہ دیکھ کر پہچان جاتے ہیں کہ یہ راستباز ہے۔ ان کو کسی معجزہ اور کرامت کے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کا دل ایک ایسا نور معرفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ وہ نبی کا دعویٰ سنتے ہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اول درجہ کے مصدقین ہیں۔ ان کی مثال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وجود میں تھی۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو مان تو جاتے ہیں۔ مگر کسی قدر دلائل سننے کے بعد اور تھوڑی بہت تحقیقات میں مصروف رہنے کے بعد بالآخر تسلیم کر لیتے ہیں۔ تیسرے درجے کے وہ لوگ ہیں۔ جو بہت شبہات پیدا کرتے ہیں۔ لیکن بالآخر دلائل اور معجزات اور نشانات دیکھ کر مان ہی لیتے ہیں اور خدا کی جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ یعنی تین درجہ کے لوگ ہیں جو فرقہ مصدقین میں شامل ہیں۔ اور یہ سب کے سب سعید لوگ ہوتے ہیں اور اس فرقہ کا نام سعادتمندوں کا فرقہ ہے۔

دوسرا فرقہ وہ ہے۔ جو بالکل اس کے برعکس چلتا ہے اور وہ شقی بدبختوں کا فرقہ ہے۔ جو منکرین کا فرقہ ہے اور مکذبین کی جماعت ہے۔ اس کے بھی تین مدارج ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو سنتے ہی بغیر سوچے اور سمجھے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اور بغیر دلیل کے فوراً تکذیب پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس مخالفت کے لئے کوئی دلیل نہیں اور نہ وہ دلیل کی پرواہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے صرف ایک لفظ "لا" کا پڑھا ہوا ہوتا ہے۔ گویا ان کی فطرت میں ہی تکذیب رکھی ہے۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں۔ جو بات سنتے ہیں اور دلائل ان کو دئے جاتے ہیں مگر پھر بھی انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی دلیل ان کو فائدہ نہیں دیتی بلکہ ان کے شبہات پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں جو مباحثات کرتے ہیں۔ اول میں نرم ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مخالفت میں بڑھ کر پکے مخالف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ تصدیق کنندوں کے تین درجات ہیں۔ ایسا ہی مکذبین کے تین درجات ہیں۔

ان کے علاوہ ایک تیسرا فرقہ بھی ہے۔ جو نہ مصدقین میں شامل ہوتا ہے اور نہ مکذبین میں۔ یہ وہ فرقہ ہے۔ جو نہ ساتھ دے سکتا ہے اور نہ کھلے بندوں مخالفت کی جرأت اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ وہ ہیں۔ جن میں اخلاقی حوصلہ نہیں نہ اقرار ہے اور نہ انکار ہے۔ کوئی ادھر کا ملا تو ادھر کی باتیں سن لیں۔ اور دلی زبان سے ہاں ہاں کرتے رہے اور ادھر گئے تو وہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ یہ گروہ منافقین کا گروہ ہے۔ اور اس رکوع میں جو آگے آتا ہے اس گروہ منافقین کا ذکر ہے۔

سیقول لک المخلفون من الاعراب شغلتنا اموالنا واھلونا فاستغفر لنا۔ یقولون بالسنتھم ما لیس فی قلوبھم۔ قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا۔ بل کان اللہ بما تعملون خبیرا۔

ترجمہ۔ قریب ہے۔ کہ اعراب میں سے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ اب کہیں گے کہ اموال اور اہل وعیال کی مشغولیوں نے ہم کو روک رکھا۔ آپ ہمارے واسطے خداتعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ انہیں کہہ دو اگر خداتعالیٰ تمہیں ضرر پہنچانا چاہے یا نفع پہنچانا چاہے۔ تو اس کے حضور میں تمہارے لئے کون مالک ہو سکتا ہے۔ خداتعالیٰ تمہاری کرتوتوں سے باخبر ہے۔

یہ ان منافقین کا ذکر ہے۔ جو صلح حدیبیہ والے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گئے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو عذر کرنے لگے۔ مثلاً کوئی کہتا گھر کے لوگ اکیلے تھے۔ مکان غیر محفوظ تھا۔ چور چکار کا خطرہ تھا۔ اس واسطے ہم حضور کے ساتھ نہ جا سکے۔ ورنہ ہم دل و جان سے حضور کے خادم ہیں اور جانیں دینے کے واسطے تیار ہیں۔ اب حضور ہمارے واسطے دعا کریں کہ خداتعالیٰ ہماری اس سستی کو معاف کرے۔ ایسے ہی عذر کئے۔ مگر خداتعالیٰ دلوں کا واقف ہے۔ اس نے اپنے رسول کو اطلاع کی کہ یہ جھوٹے ہیں۔ صرف زبان سے باتیں بناتے ہیں۔ ان کے دل درست نہیں ہیں۔

بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون الی اھلیھم ابدا و زین ذلک فی قلوبکم و ظننتم ظن السوء وکنتم قوما بورا۔

ترجمہ۔ بلکہ تم نے گمان کیا کہ یہ رسول اور مومنین اپنے اہل وعیال کی طرف واپس نہ آئیں گے۔ یہ بات تمہارے دلوں کو بھلی لگی۔ اور تم نے بہت برا گمان کیا۔ اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔

منافقین کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کی تھوڑی سی جماعت ہے۔ مکہ کو جاتے ہیں۔ کفار کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے ان کے ساتھ جانے کی ہم کو ضرورت ہی کیا ہے۔ ایسے بدگمانیوں نے خود ان کو ہی ہلاک کر دیا۔

ومن لم یؤمن باللہ ورسولہ فانا اعتدنا للکفرین سعیرا۔

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ضرور کفار کے واسطے دوزخ تیار کیا ہے۔ یہ دوزخ کفار کے لئے اس دنیا میں بھی ہے۔ آخرت میں ہی۔ جیسا کہ ان کے انجام سے ہمیشہ ظاہر ہوتا ہے۔

وللہ ملک السموت والارض یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء وکان اللہ غفورا رحیما۔

اور اللہ تعالیٰ کے واسطے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی۔ وہ جسے چاہے بخشتا ہے جسے چاہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ یہ آیت شریف ان لوگوں کو جو حال پر ظلم کر چکے ہیں۔ ایک راہ مخلصی بتلاتی ہے۔ تمہاری حالت ایسی ہے کہ اس کا انجام جہنم ہے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہے۔ اگر تم اب بھی خدا کی طرف رجوع کرو اور توبہ کرو۔ تو وہ غفور الرحیم ہے۔ اور تمہارے واسطے بہتری کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔

دعا مدد

ابوظفر محمد صاحب طالب علم اسلامیہ سکول لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے درخواست دعا کرتے ہیں۔

مدرسہ معین الاسلام

ہمارے پاس خبر پہنچی ہے۔ کہ سہارنپور میں ایک مدرسہ بنام مندرجہ عنوان قائم کیا گیا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ غیر مذاہب کے جواب دینے کے واسطے واعظ بنائے جاویں۔ اور اس مدرسہ میں سردست ایک سنسکرت کا پنڈت زبان سنسکرت پڑھانے کے واسطے ملازم رکھا گیا ہے۔ ان پنڈت صاحب کا پہلا نام بابو جگن ناتھ ترپاٹھی بنگالی صاحب تھا۔ وہ [illegible] پور کے ضلع کے باشندے ہیں۔ اور اب وہ مسلمان ہو کر اپنا نام عبد السلام رکھتے ہیں۔ پنڈت عبد السلام صاحب کے زیر تعلیم ایک جماعت ہے اور اس مدرسہ کے [illegible] اور مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مسلمان عربی کے فارغ التحصیل طلبہ کو اس مدرسہ میں وید و شاستر کی پوری تعلیم دی جاویگی۔

۲۔ بعد تکمیل نصاب سنسکرت انجمن اپنے سرمایہ سے چاروں ویدوں کا ترجمہ کر کے پبلک میں شائع کریگی۔

۳۔ عند الضرورت اپنے طلبہ کو مختلف مقامات میں مناظرے کے لئے روانہ کریں گے۔

۴۔ کافی سرمایہ ہو جانے پر اشاعت اسلام کے لئے مختلف بلاد و امصار میں روانہ کریں گے۔

۵۔ انجمن [illegible] تفکرات معاش سے بے فکر کرنے کے لئے طلبہ کو معقول وظائف دیں گے۔

شکر ہے مسلمانوں کو ان امور کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ لیکن خوف یہی کیا جاوے۔ جب تک یہ لوگ اس طریق کو اختیار نہ کریں گے۔ جو خدا نے بتلایا ہے اور تبلیغ و اشاعت کے اس مدرسہ میں داخل نہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تب تک کوئی کامیابی کا [illegible] لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

* * *

نئے خریدار

اخبار بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کا سلسلہ جو جنوری کے آغاز میں جوش پر تھا۔ آج کل پھر ٹھنڈا پڑا ہوا ہے اس واسطے احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر ایک خریدار اس امر کو اپنا فرض جانے کہ ایک نیا خریدار پیدا کرے۔ اخبار کا چندہ کوئی بڑی قیمت نہیں۔ صرف دوستوں کی خاطر ہم نے یہ قیمت مقرر کی ہے اور ہم اس بات پر بھی طیار ہیں کہ غریب لوگ بجائے یکدفعہ بوجھ اٹھانے کے چار چار آنہ ماہوار تک بھی روانہ کر دیا کریں رسید برابر اخبار میں شائع ہوتی رہتی ہے گو بہت احتیاط سے کہ بدلا جاتا ہو لیکن اگر گمشدہ رسید ہم تک نہ پہنچیں بیچ ہی میں لگی جاویں۔ تو ہم اس امر کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ عموماً ہم کو شکایت پہنچ ہی جاتے ہیں۔ والسلام

میں کس قدر کاپیاں رسالہ کی باہر بھیجنے کا انتظام کر سکتا ہوں

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے۔ منشی ذوالفقار علی خان صاحب کو جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے۔ کہ جس قدر کاپیوں کے باہر بھیجنے کا مینیجر رسالہ انتظام کر سکے اس قدر کاپیاں بھیجنے کے لئے قوم کو تیار رہنا چاہیئے۔ پس میں ان کو یہ خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ دو ہزار کاپیوں کے بھیجنے کا انتظام میں فی الفور کر سکتا ہوں۔ میں نے جو کبھی یہ کہا تھا۔ کہ زیادہ کاپیوں کے لئے ابھی کوئی انتظام نہیں ہوا وہ صرف جاپان کے متعلق تھا۔ جہاں ہم نے چاہا تھا کہ سو یا دو سو کاپی جاوے۔ مگر بسبب پورے پتوں کے نہ ملنے کے ساٹھ کاپیوں پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اگرچہ جاپان کے متعلق بھی ابھی میں اس کوشش میں ہوں۔ کہ وہاں بھی زیادہ کاپیاں جا سکیں۔ مگر صرف جاپان پر زور دیتے جانا میرے نزدیک غلطی ہے۔ ہم کو ابھی زیادہ زور انگلستان امریکہ پر ہی دینا چاہیئے اس سال کے ابتدا سے مجھے ایک نئی تجویز سمجھ میں آئی ہے جو اگر خدا کی نصرت اور توفیق شامل حال ہو۔ تو بہت مفید ثابت ہو گی۔ بجائے افراد کو کاپیاں بھیجنے کے آئندہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ عموماً پرچے سوسائٹیوں۔ کلبوں۔ لائبریریوں۔ کالجوں اور سکولوں کے ریڈنگ رومز وغیرہ ایسے مقامات پر بھیجے جاویں۔ جہاں ایک ایک پرچہ کے کئی کئی ہزار کی نظر سے گذرنے کا امکان ہو۔ یہ سلسلہ ایسا وسیع ہے۔ کہ اگر قوم آج دس ہزار پرچہ بھی باہر بھیجنے کیلئے ہی تیار ہو۔ تو تھوڑا ہے پس میں اس کام کو منشی ذوالفقار علی خان صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ کہ وہ پورے جوش سے یہ تحریک کریں۔ کہ کم از کم اس سال دو ہزار کاپی باہر جا سکے۔ یہ طرز بھیجنے کی جو اب اختیار کی گئی ہے میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیونکہ جس قدر زیادہ آدمیوں کی نظر سے پرچہ گذر سکیگا۔ اسی قدر زیادہ امید فائدہ کی ہو سکتی ہے۔ چونکہ کام کو بانٹ کر کرنیکا اصول بہت مفید ہے اور مجھے اکثر کام بھی زیادہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت سی ضروری تحریکیں نہیں ہو سکتیں۔ یا التوا میں پڑی رہتی ہیں اس لئے اس کام کو ایڈیٹر صاحبان الحکم و بدر و منشی ذوالفقار علی خان صاحب اور ایسے دوسرے احباب کے سپرد کرتا ہوں کہ قوم کی متفقہ کوشش کے آگے دو ہزار کی تعداد کچھ بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر اس سال یہ قدم رکھا گیا۔ تو امید ہو سکتی ہے کہ آئندہ سال پانچ ہزار تک کاپیاں ہم بھیج سکیں گے جو جوش احمدی قوم نے اپنی تحریروں میں دکھایا ہے۔ اب اس کے عملی پیرایہ میں اور دردمندی کی بجائے جس کا وعدہ ہمیں غیر احمدی احباب کی طرف سے ملتا تھا۔ دو ہزار کاپیاں بھیج کر دکھائیں کہ حمایت اور اشاعت اسلام کا جوش جو دراصل ان کو اپنے پیارے امام کے جوش کا تھوڑا سا حصہ ملا ہے۔ وہ دوسرے لوگوں سے کس قدر بڑھ کر اس جماعت کے دلوں میں ہے۔ میں انشاء اللہ یہ انتظام کرونگا کہ جس قدر کاپیوں کا چندہ آتا جاوے۔ اسی قدر کاپیاں باہر بھیجتا رہوں۔

خاکسار محمد علی۔ مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔

آثار علم و ادب

عربی زبان اور اسکے لہجے

معزز معاصر "المقتبس" کا بیان ہے کہ سویڈن کے کاؤنٹ آف لینڈبرگ کی فرانسیسی زبان میں ایک رسالہ لکھا ہے موتمر المستشرقین یعنی اورینٹل کانفرنس کے چودھویں اجلاس میں جو الجزائر میں منعقد ہوا تھا پیش کیا تھا۔ اورینٹل کانفرنس کی حالت اور اس کے اجلاس کی پوری کیفیت البیان سال گذشتہ کے کسی نمبر میں ہم مفصل لکھ چکے ہیں ناظرین اس کو ملاحظہ فرماویں۔ مولف صاحب مشرقی زبانوں اور خاصکر عربی زبان کے بڑے عالم ہیں اور بلاد عرب میں ان کے بہت سے دوست ہیں جن سے دوران سفر میں ان سے تعارف ہوا خاصکر مصر و شام و جنوبی الجزیرہ میں اکثر کتابیں بھی جو تمدن کے متعلق ہیں لکھی ہیں اور طلبہ نے ان سے فائدہ بھی اٹھایا ہے

اس کتاب کو فرانسیسی کے دو مشہور عالم سلفستری ساسی دکاترمیر کی تعریف سے شروع کیا ہے جنہوں نے عربی زبان کو کثرت تعلیم و تدریس کی وجہ سے یورپ کا ایک علم بنا دیا۔ انہیں کے ذریعہ سے جرمنی میں بھی عربی تعلیم پہنچی اور وہاں بھی لوگوں کو اس کے سیکھنے کا شوق ہوا اور اہل جرمن نے اس زبان کی عمدہ خدمت کی اور پھر تمام یورپ میں اس کا چرچا پھیل گیا۔ دس برس سے مولف کو اس زبان کی طرف توجہ ہے اور ایسا شوق ہے کہ بعض لوگ بقول مولف اس کو اس زبان کو حاصل کرنے پر جس کا عام لہجہ درکنار فصیح لہجہ کی بھی تحقیر کی جاتی ہے مجنون کہتے تھے۔ برسوں کے بعد جو عربی کے لہجوں کی اصلیت دریافت کرلی اور اسلام کے قبل شعر و سخن کی حالت سے بحث کی اور یمن و شام کے تاریخی آثار سے مطلع ہوا میں گذرا کہ مجھے یقین ہوا کہ یہ زبان جو آج بولی جاتی ہے قبل اسلام بھی پھیلی ہوئی تھی اور عرب اس زمانہ میں جاہل وحشی نہ تھے۔ اور نہ ناچیز ہونے کے بعد چیز بنے تھے۔ کچھ نہ کچھ ان کے صاحب علم ہونے کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ [illegible] کے چرواہوں اور عرب و حجاز والوں نے ہزارہا ایسے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن پر ان کے خطوط موجود ہیں اور یہ خطوط یمن کے خط حمیری کے پہلے کے ہیں۔

(البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سلسلۂ عالیہ احمدیہ اور اسلامی اخبارات

ہمیں اس وقت یہ ثابت کرنے کے لئے کسی طویل بحث اور دلائل و براہین پیش کرنے کی ضرورت نہیں کہ مذہب اسلام فی الحقیقت ایک زندہ، زبردست۔ اور خدا تعالیٰ کا برگزیدہ دین حق ہے۔ کیونکہ قطع نظر اس سے کہ عقل و نقل سے اس کے افضل ترین ادیان موجودہ ہونے پر مہر لگ چکی ہے جسے نہ صرف اسلامی دنیا کے کروڑہا نفوس بشرح صدر تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے بھی اکثر ارباب بصیرت اہل الرائے اس کی صداقتوں اور محاسن کی شہادت دے چکے ہیں۔ اور دے رہے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ باوجود اتمام حجت ہو چکنے کے ابھی تک کروڑوں مخلوق اس پر ایمان لانے کی نعمت سے محروم بھی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی امر کا صرف خیال اور مان لینا یا سمجھ جانا اور چیز ہے۔ اور اس پر کاربند ہونا چیزے دیگر۔ گویا محض سرسری علم۔ بصیرت کے درجہ کو پہنچا ہوا پختہ یقین اور عمل جدا جدا چیزیں ہیں۔ چنانچہ اس وقت ہزاروں لاکھوں غیر مذاہب کے لوگ دنیا میں ایسے موجود ہیں۔ جو عملی طور پر اسلام کی بعض ہدایتوں اور صداقتوں کے قائل و مداح ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ یہ دراصل دین الفطرت کے محاسن اور برکات سے ہیں مثلاً توحید۔ نیکوکاری۔ راست گفتاری۔ خلوص نیت۔ عزم و استقلال۔ انسانی ہمدردی۔ [illegible] خوش معاملگی۔ حق جوئی۔ انصاف پسندی۔ صاف گوئی اور آزادی رائے وغیرہ وغیرہ۔ اور برعکس اس کے اتنے ہی بلکہ شاید ان سے بھی زیادہ آدمی اب اس وسیع دنیا میں ایسے ہوں گے کیا میں جو داخل اسلام ہونے پر بھی۔ اور اسلام کے نام لیوا کہلا کر بھی جہاں تک ہو سکے اس کے احکام کو کھلا کھلا توڑنے میں ذرا نہیں ڈرتے بلکہ اب تو [illegible] ان کی شوخی۔ بے باکی۔ اور ناخدا ترسی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ چلی ہے چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ان پر چونکہ دین حق کی حجت تمام ہو چکی ہے اس واسطے وہ بہ نسبت دیگر اقوام و ملل کے اوامر و نواہی میں زیادہ خوف خدا سے کام لیتے۔ مگر برخلاف ازیں انہوں نے از خشیۃ اللہ کو علی العموم ایسا ہی بالائے طاق رکھدیا ہے جیسے کہ ایک قادر قہار ہستی پر ایمان نہ رکھنے والا دہریہ کر سکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچھو۔ تو دہریئے بھی بعض بے حیائی کے کاموں یا ناسزا حرکات کے اتنی دلیری سے مرتکب نہیں ہوتے کیونکہ وہ کم از کم ایسی باتوں کو اخلاقی برائی اور سوسائٹی کا گناہ سمجھتے ہیں۔ مثلاً کھلے خزانے شرابیں پینا۔ سیہ کاریاں کرنا جھوٹی گواہیاں دینا۔ خلق خدا کو دھوکے سے لوٹنا۔ خدا کے پاک بندوں کی شان میں سب و شتم بکنا۔ بڑی دلیری سے بدمعاملگی کرنا۔ کج خلقی و ناخدا ترسی کو روا رکھنا۔ صوم و صلوٰۃ کو بڑی بے باکی و صفائی سے ٹالنا۔ جاہلانہ اور فاجرانہ حرکات میں عوام کالانعام کا ساتھ دینا وغیرہ وغیرہ۔ ہم عیسائیوں کو الزام دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے کفارہ کے ناپاک عقیدہ سے دنیا میں بہت سی خرابیاں پھیلائی ہیں۔ مگر مسلمانوں کی حالت ایک طرح ان سے بھی زیادہ شرمناک قابل ملامت ہے کہ خدا اور اس کا رسول (صلعم) تو ایمان کے ساتھ عمل صالح کو ضروری و لازمی قرار دیں حتیٰ کہ ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ قرآن مجید میں کہیں بھی ایمان کے نرے زبانی جمع خرچ کو کافی بتلایا گیا ہو۔ بلکہ جہاں امنوا آیا ہے۔ وہاں عملوا الصالحات بھی ضرور ہی موجود ہوگا۔ اور مسلمان ہیں کہ کفارہ پر ایمان رکھنے والے ضالین کی طرح خالی اقرار باللسان پر تکیہ کر بیٹھے ہیں کہ بس بہشت کا پٹہ لکھا گیا اب عمل صالح کی کیا ضرورت ہے۔ [illegible] استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ خیر۔ اس وقت ہم اسلام کی حقیقت اور افضلیت ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں خاص کر جبکہ اسلامی اخبارات کے ایڈیٹر جن کی طرف ہمارا روئے سخن ہے۔ عموماً خود بھی اس بارہ میں ہم سے متفق ہیں۔ اگرچہ بدنصیبی سے ان میں بعض عملاً یا اعتقاداً دہریے ہی ہوں۔

یہاں اس بحث کی خاص غرض بدگوئی کرنا ہمارا مقصود بالذات نہیں کہ آیا ان [illegible] حضرات نے [illegible] عام طور سے حمایت دین اور حب ملت کا فی الاصل کہاں تک حق ادا کیا ہے۔ بلکہ اس جگہ ہمیں صرف ایک بارۂ خاص میں ان کی حُب و حمایت کو دیکھنا ہے۔

معزز ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی اخباری دنیا میں کچھ عرصے سے اشاعت اسلام کا چرچا ہو رہا ہے۔ بہت سے اہل قلم زور کے ساتھ یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ مہذب اور روشن خیال اقوام یورپ وغیرہ پر اگر اسلام کی صداقتیں اور محاسن معقولیت اور متانت سے پیش کئے جائیں اور یہ ثابت کیا جاوے کہ جہاں اکثر دیگر مذاہب بحالت موجودہ عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے نزدیک قابل قبول نہیں رہے۔ وہاں اسلام بفضلہ روز بروز برحق ثابت ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آج کل کی حیرتناک انسانی ترقیات اور سائنس و فلسفہ بھی سب کے سب مل کر اس کی بنیادوں کو جو خود خدا تعالیٰ لایزال کی ڈالی ہوئی ہیں۔ ذرا نہیں ہلا سکتے۔ تو ممکن ہے۔ کہ شائستہ قومیں اس دعوت کو خوشی اور شکر گزاری سے قبول کریں۔ کیونکہ صلیب پرستی وغیرہ کے گندہ اور مجروح عقیدوں سے ان کے اکثر و بیشتر سمجھدار افراد کبھی بیزار ہو چکے ہیں۔

اس معاملہ میں کسی نے تو (خاص کر یہاں کی طرف) اسلامی مشن کا بھیجا جانا تجویز کیا۔ اور کسی نے حقیقت و صداقت اسلام پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کا بکثرت بلا قیمت شائع ہونا۔ لیکن بعض حاضرین نے جن کو ہم فہمیدہ۔ روشن خیال۔ آزاد طبع۔ اہل الرائے ہونے کے علاوہ حق گو اور انصاف پسند بھی ملتے ہیں مگر ایک حد تک۔ یہ بات قرار دی کہ ریویو آف ریلیجنز کو جو اس وقت حمایت و اشاعت اسلام کی خدمت مہذب ممالک میں بوجہ احسن انجام دے رہا ہے۔ حتیٰ کہ بعض کی رائے میں یہ عظیم الشان کام اس معقولیت۔ متانت اور زور و شور کے ساتھ اب تک کسی اسلامی پرچہ سے بھی نہیں بن پڑا۔ بلاد یورپ وغیرہ کے لئے اعلائے کلمۃ الحق کا آرگن مانا جاوے۔ اور متفقہ قومی اعانت سے اس کی وہاں ایک بڑے پیمانہ پر باستقلال اشاعت ہوتی رہے۔ اخبار وطن لاہور کے باہمت ایڈیٹر صاحب نے تو یہاں تک بیڑا اٹھایا۔ کہ اس کار خیر میں اس قدر امداد ہم اپنی گرہ سے دیں گے اور اپنے خریداروں سے دلائیں گے۔ لیکن افسوس کہ بہتوں کو جنہیں حمیت اسلام کے بڑے بڑے دعوے ہیں۔ اتنی بھی توفیق نہ ہوئی۔ کہ زبانی باتوں سے ہی اک صریح اور مسلمہ امر حق کی تائید کر گذرتے۔

یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ ریویو موصوف سلسلہ حقہ احمدیہ کا آرگن ہے۔ ان کی زبان و قلم سے اس کی واقعی خوبیوں کا اعتراف کرنا بھی ان کے مشرب میں کفر ہے۔ کاش یہ نادان چشم بصیرت رکھنے اور سلیم الفطرت ہوتے۔ تو اور کچھ نہیں اتنا ہی سوچتے۔ کہ احمدی سلسلہ یا ان کے لفظوں میں قادیانی مشن اگر (نعوذ باللہ) حق پر نہیں بلکہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ تو پھر اس کے لیڈروں کو دین حق کی پرزور خدمت و حمایت کی ایسی توفیق کہاں سے ملی جسے یار و اغیار سب مانتے۔ اور داد دیتے ہیں۔ اسلام کی جو معنی خیز فلاسفی اسے سوجھی ہے۔ دین الفطرت کی تائید میں جیسے جیسے زبردست اور مسکت دلائل اور کتاب اللہ کے جو جو حقائق و معارف یہ فرقہ اور اس کا امام (علیہ السلام) پیش کرتا ہے۔ ان تک اوروں کی عقول و اذہان کی رسائی کیوں نہیں؟ کیا اس وقت مسلمان علماء قرآن و حدیث کا گھاٹا پڑا ہوا ہے۔ لاکھوں نہیں تو ہزاروں اب بھی اس ایک ہی ملک میں موجود ہوں گے۔ لیکن اصل میں بات یہ ہے۔ کہ مامور من اللہ امام وقت کے انکار کا وبال و نکال ہے۔ جو انہیں سچی بصیرت سے اور مغز کتاب اللہ کے فہم سے محروم کر رہا ہے۔ اگر ان میں اہل نظر ہوتے۔ اگر ان کی باطنی آنکھیں روشن ہوتیں۔ تو امام ع کی بھی شناخت کر لیتے۔ جو عین ضرورت کے وقت آسمانی تائیدوں۔ نصرتوں۔ اور نشانوں کے ساتھ آیا ہے۔ تب قرآنی حقائق و معارف بھی ان پر کھولے جاتے۔

اسی لحاظ سے ہم ان حضرات پر بھی افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے اشاعت اسلام کے متعلق ماہوار ریویو کو پسند و منظور کرتے وقت رائے دی کہ اس میں یا تو بانی مشن کے دعاوی کا بالکل ذکر ہی نہ ہوا کرے یا اگر ہو تو ان کے لئے ایک علیحدہ ضمیمہ جاری ہو جو صرف مرزائی (یعنی احمدی) خریداران ریویو کے پاس جایا کرے اور اس کی جو کاپیاں غیر ممالک کو بھیجی جاویں۔ ان میں وہ ضمیمہ نہ شامل کیا جاوے۔ ہمارے افسوس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ تفریق الٰہی کا جو اصول یا معیار ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اسے ان حضرات نے یا تو سمجھا ہی نہیں۔ یا عمداً نظر انداز کر دیا۔ اگر صورت اولیٰ ہو تو انہیں سلسلہ احمدیہ کی نسبت کوئی رائے [illegible] کتاب و سنت اخبار کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے دوسری صورت میں گمان غالب یہی ہوگا کہ انہوں نے اپنی دنیوی کاروبار کی کساد بازاری سے ڈر کر ایک سلسلہ حقہ کی تائید سے گریز کیا۔ اور اس صورت میں ہم تو ان کو [illegible] قابل قبول سمجھتے ہیں۔ نہ ان کی امداد [illegible] کیونکہ وہ بالکل [illegible] ناشناس [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک دین کا خود حامی ہے۔ وہ اس کی تائید و اشاعت کے خاطر خواہ سامان بغیر ایسی امدادوں کے بہم پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس کی تائید و نصرت کا ہاتھ رک نہیں سکتا۔ کسی نہ کسی شکل میں ظاہر ہو کر رہے گا۔

مولانا مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو کی جو چٹھی اس بارہ میں وکیل میں شائع ہوئی تھی۔ دونوں [illegible] کے متعلق تھی [illegible] کیا [illegible] صاحب نے جو اطلاع ایڈیٹر صاحب اخبار وطن کو دی۔ کہ [illegible] علیحدہ ضمیمہ کی تجویز پاس ہوگئی ہے [illegible] ماحصل قریباً یہی تھا۔ اس کی اصلیت افسوس کہ ٹھیک ٹھیک اب تک معلوم نہیں ہوئی۔ ممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی منظوری کسی ضرورت و مصلحت سے دیدی ہو۔ جو میری عقل ناقص میں اب تک نہیں آئی۔ ورنہ مولوی محمد علی صاحب تو خیر ایک محترم رکن ہیں مجھ جیسے ناچیز ممبر جماعت احمدیہ کی طبیعت یہ گوارا نہیں کرتی۔ کہ دعوت اسلام میں اس سلسلہ حقہ کا ذکر نہ آنے دیا جائے۔ چہ جائیکہ خود حضرت ممدوح جو اس جماعت کے امام ہیں۔ ان کی غیرت اسے گوارا کرے جس سے اخباری حضرات کو طرح طرح کی پھبتیوں اور طعنہ زنیوں کے موقعے مل سکتے ہیں۔

چنانچہ اخبار وکیل امرتسر نے (جس کے ایڈیٹوریل سٹاف میں خاکسار راقم بھی چند سال تک رہا ہے اور یہی وجہ اس کے ساتھ [illegible] وہ وقتی [illegible] [illegible] آنحضرت [illegible] سوال سے عنوانات [illegible] اشاعت اسلام کی بیہودہ سکیمیں اپنے دعاوی سے [illegible] لگے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے معقول [illegible] میں دور اندیشی و سکوت اختیار کرنا چاہیئے تھا تاوقتیکہ [illegible] تحقیق کر کے اس بات کا ثبوت بہم پہنچ جاتا کہ واقعی حضرت مرزا صاحب اپنے دعاوی چھوڑ کر [illegible] ہوگئے جس کا ہمیں کبھی اور کسی طرح بھی یقین نہیں آسکتا۔ محض ضمیمہ کی منظوری اگر وہ فی الحقیقت کسی مصلحت سے دی گئی ہو ترک دعاوی کے مرادف ہرگز نہیں سمجھی جا سکتی جس کی اصلیت پر امید ہے کہ ہمارے مقتدی ارگن الحکم اور بدر جلد تر بتفصیل روشنی ڈالیں گے۔

غرضیکہ سلسلہ احمدیہ کے بارہ میں جو خیال ہے ان اسلامی اخبار [illegible] کو [illegible] [illegible] [illegible] پیغام نار ہوئے ہیں۔ جن کی [illegible] اسی سے سننے میں آئی ہیں۔ لیکن سلسلہ احمدیہ کے مرکز کی صحیح خبریں بہم پہنچانے کی کوشش انہیں پروا معلوم ہوتی ہے نہ ضرورت۔ مگر باایں ہمہ [illegible] جاتا۔ بات یہ ہے [illegible] ان کا سیاسی تعصب و ایمان ہے۔ یا گورنمنٹ [illegible] عمال پر چاروں جانب سے حملے اور نکتہ چینیاں کرنے [illegible] انہوں نے ایک مذہبی فرض اہم سمجھ رکھا ہے ایسے [illegible] کے ساتھ استہزا اور بے سمجھے بوجھے عیب جوئی [illegible] اللہ تعالیٰ "فدائیان قوم" [illegible] جس کے ثبوت ملنے [illegible] رہتے ہیں۔ تو وہ اخبار جن میں ذرا ظہور متانت معقولیت یا مآل اندیشی کی صلاحیت ہے۔ کبھی کبھی یا دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں۔ کبھی کبھی کی ایک وجہ میرے خیال میں یہ ہوگی کہ انہیں قومی جھگڑوں سے اتنی فرصت نہیں۔ ورنہ شاید اس کار خیر میں زیادہ حصہ لیتے۔ حالانکہ قوم کبھی قوم بن نہیں سکتی جب تک کہ وہ کتاب و سنت میں غور و تدبر کر کے اصول اتحاد کے مطابق ایک مسلمہ امام کے ماتحت بانی قوم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بلکہ خود خدائی قوم کے بتائے ہوئے سیدھے رستہ پر نہ چلے۔ اور اس کے ثبوت میں کہ قوم نے وہ صراط مستقیم کو چھوڑ دیا ہے ہم خود انہی "فدائیان قوم" کی بیشتری تحریریں پیش کر سکتے جو مسلمانوں کو محتاج اصلاح تو سمجھتے ہیں۔ مگر ان [illegible] کسی منجانب اللہ مصلح و مامور کی ضرورت نہیں [illegible] مسلمان رفتار میں [illegible] کامل ہو جائے گا۔ حالانکہ غیر مامور ریفارمرون کی سوا کبھی [illegible] کامیاب نہ ہوئی ہیں۔ مگر مسلمانوں کے [illegible] استعمال اور اخلاق کی اصلاح میں ان کی ناکامی بالبداہت ہماری خیال کی زندہ شہادت پیش کر رہی ہے۔ ان لوگوں کے قومی ہر کوکا آرگن (علی گڑھ گزٹ) بھی اب تک خاکسار راقم کو معلوم ہے اب تک اس بحث میں ساکت رہا ہے۔ خدا جانے کہ اس کی اصلی وجہ کیا ہے۔ مگر اس سے عمدہ [illegible] چھچھورے پرچوں کے بالمقابل کم از کم اس کی متانت کا اندازہ پتہ لگتا ہے۔ اگرچہ متانت بھی جبھی تک قابل تحسین سمجھی جا سکتی ہے۔ جب تک کہ اخفائے حق اور سکوت قدر شناس [illegible] کے درجہ کو نہ پہنچے۔ کاش کہ اللہ تعالیٰ ان سب اسلامی اخباروں کو معرفت امام کی توفیق اور حق و باطل کی تمیز عطا فرماوے۔ اور اس طرح [illegible] کوششیں بھی جو مسلمانوں کی [illegible] کے لئے قومی [illegible] بیشتر [illegible] آمین

خاکسار احمد حسین [illegible]

رسید زر

۸ مارچ ۱۹۱۴ء	[illegible]	سلطان احمد خان صاحب	[illegible]
۹	[illegible]	محمد حسین صاحب	[illegible]
۱۰	[illegible]	خواجہ کمال الدین صاحب	[illegible]
"	۹۴	حاجی امیر الدین صاحب	[illegible]
"	۱۱۳	شیخ [illegible] خان صاحب	۱۲/
"	۱۰۲۳	غلام دستگیر صاحب	[illegible]
۹	۲	[illegible] محمد صاحب	۲/
۹	۱۳	مستری قطب الدین صاحب	[illegible]
۹	۳	غلام حمید صاحب	۱۲/
۱۰	۹	اصغر علی صاحب	۴/
۱۲	۱۰۱	محمد ابو الحسن صاحب	۲/
۱۲	۱۰۶۰	سید ولایت شاہ صاحب	۱۲/
۱۳	۱۰۲۶	چراغ الدین صاحب	۱۲/
۱۳	۳۳۲	غلام احمد صاحب	۱۲/
۱۳	۱۰۵۶	مراد علی صاحب	۱۲/
۱۴	۴۵	منشی بہادر علی صاحب	۱۲/
۱۴	۵۹۹	اسد اللہ صاحب	۱۴/
۱۴	۱۴۸	منشی عبد الغفور صاحب	۱۲/

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مذہب عیسوی کا فرقہ مارمن

(سلسلہ کیواسطے دیکھو نمبر ۸ - ۲۵ فروری ۰۹ء)

⁂

اس فرقہ کے بانی جوزف سمتھ کے مختصر حالات ہم آگے درج کر چکے ہیں۔ یہ شخص اس فرقہ کے درمیان نبی اور رسول مانا جاتا ہے۔ سب سے پہلا الہام جو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت جس قدر فرقے مذہب عیسوی کے دنیا میں موجود ہیں وہ سب کے سب غلط راہ پر ہیں۔ اور سب سے خدا ناراض ہے۔ سمتھ صاحب کو الہام ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو کم از کم اس میں شک وشبہ نہیں کہ یہ الفاظ بجائے خود درست اور صحیح ہیں۔ کہ عیسائیوں کا کوئی فرقہ راہ حق پر نہیں ہے۔

یسوع امریکہ میں اس فرقہ کا یہی عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح بعد واقعہ صلیب امریکہ میں نمودار ہوا تھا۔ اور وہاں کے لوگوں کی ہدایت کی تھی۔ اور اس کے صحف اور بائیبل اب تک وہاں موجود ہے اور اس کا ترجمہ بھی چھاپ کر شائع کیا گیا ہے جس کو بک آف مارمن [illegible] کہتے ہیں [illegible] نے انگلینڈ سے منگوائی ہے۔ اس میں انبیاء کے قصے [illegible] کے ساتھ بعینہ اسی طرح درج ہیں۔ اور علاوہ ان انبیاء کے جن کا ذکر بائیبل میں موجود ہے کچھ نئے قسم کے نام بھی ہیں۔ یسوع کے زمانہ میں غالباً ایشیا سے امریکہ جانے کے واسطے کوئی راستہ کھلا نہ تھا۔ لیکن یہ صحیح ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ نے ایک لمبی عمر پائی تھی۔ اور کچھ ٹھیک تاریخ معلوم نہیں۔ کہ وہ کب ہندوستان میں آئے۔ اس واسطے کہہ نہیں سکتے۔ کہ ہندوستان میں پہنچنے سے پہلے اور کشمیر میں سکونت اختیار کرنے کے ماقبل آپ کہاں کہاں گشت کرتے پھرے ہوں۔

تعدد ازدواج ایک خاص مسئلہ اس فرقہ کا جس کے سبب سے یہ فرقہ بہت ہی مشہور ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا ایمان اور عقیدہ ہے اور باوجود سخت مخالفت کے یہ عمل ہے۔ کہ عورتیں بہت کرنی چاہئیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے جن کی میرے ساتھ خط وکتابت ہے مجھے اپنی تصویر بھی بھیجی ہے جس کے ساتھ اس کی پانچ بیویوں کی تصویریں بھی ہیں۔ اور وہ پانچوں بیویاں ایک ہی وقت میں اس کے پاس تھیں۔ ان لوگوں کا مذہب ہے اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت [illegible] کے [illegible] بہت سی عورتیں رہا کرتی تھیں وہ سب کی سب [illegible] تھیں [illegible] نکاح کے ساتھ غیر عورتوں [illegible] نہیں ہو سکتا۔ امریکہ کے دوسرے عیسائی ان بیچاروں کو اس عقیدہ کے سبب بہت کچھ دکھ پہنچاتے ہیں۔ اور ان کو بدمعاش قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ الٹا کہہ کر عیسائی دنیا کو تبلیغ کرتے ہیں۔ کہ تم میں سے کون ہے جو بدکاری سے بچا ہوا ہے اور اس بدکاری کا جو یورپ میں پھیلی ہوئی ہے اصلی موجب یہی ہے کہ ایک سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں لانا عیسائی دین کے مطابق منع ہو چکا ہوا ہے۔

موجودہ بائیبل اس فرقہ کے عقاید کے مطابق موجودہ بائیبل بالکل اصلی حالت پر نہیں ہے بلکہ اس میں بہت کچھ تحریف اور تغیر ہو چکا ہے اور کئی ایک صداقتیں اب اس میں شامل نہیں ہیں۔ جو کہ ابتدا میں تھیں لیکن مارمن کی کتاب کے ساتھ ملکر یہ درست ہو جاتی ہے اور اپنی حالت پر آجاتی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

گستاخ مہذب دنیا یورپ امریکہ کی مہذب دنیا میں ان گستاخ لوگوں کا گروہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اور زور پکڑتا جاتا ہے۔ جو یسوع مسیح کے حق میں بہت سخت کلامی کرتے ہیں۔ اور ایک افراط وتفریط کا مجموعہ قائم ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو بعض لوگ یسوع کو خدا بناتے ہیں اور دوسری طرف عیسائیوں میں [illegible] لوگ بکثرت پیدا ہو رہے ہیں۔ جو یسوع کا نام نہایت گستاخی سے لیتے ہیں نمونہ کے طور پر اس جگہ میں اخبار [illegible] ۱۰ فروری ۱۹۰۹ء میں سے ایک شخص کے چند الفاظ کا ترجمہ کرتا ہوں جو کہ اپنے آپ کو ایل۔ کے۔ ڈبلیو کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ وہ جو کوئی یسوع کے قدم بقدم چلیگا۔ وہ ضرور ناکام ہوگا۔ جیسا کہ یسوع ناکام ہوا۔ تمام دنیا کی تاریخ میں نامرادی کی کوئی مثال یسوع کی نامرادی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ یسوع کو کسی امر میں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ وہ ہر امتحان میں فیل ہوتا رہا۔ والدین کے حقوق کی ادا کرنے میں وہ فیل ہوا۔ ہم وطنی کے حقوق کی ادائگی میں فیل ہوا۔ نبوت کے کام میں فیل ہوا۔ وعظ کے پیشہ میں فیل ہوا۔ انسانیت کے خواص دکھانے میں فیل ہوا۔ نجات دہندہ بننے کی کارروائی میں فیل ہوا۔ اس کا حال اس شخص کی طرح نکلا جس پر ہزار روپیہ کا قرضہ ہو۔ اور جائیداد ایک کوڑی بھی نہ ہو۔ جھوٹے معجزات دکھا کر مفت میں روٹیاں اڑاتا رہا۔ ساری عمر میں کبھی اپنی محنت سے روٹی نہ کمائی۔ اس کی کہانی اخلاق کو بگاڑنے والی ہے۔ [illegible] اور [illegible] زیادہ اثر والی ہے۔ اس [illegible] کے لائق نہیں۔ [illegible] ان کمینہ الفاظ کا ترجمہ [illegible] یسوع کا منہ بگڑے ہوئے [illegible] خود کہا جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ [illegible] انجیل میں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے۔ اور یسوع کی [illegible] خدائی کا جو دعویٰ منسوب کیا جاتا ہے وہی لوگوں کو دلیر کرتا ہے۔ کہ اس کے حق میں ایسے واقعات گھڑ رہے ہیں۔ یہ بھی انگریزوں کی جرات ہے۔ جو ایسا کرتے ہیں۔ ورنہ ایک مسلمان باوجود ان تمام گالیوں کے سننے کے جو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ پاکوں کے سردار اور پاکبازوں کے امام کے حق میں پادری لوگ دیتے ہیں [illegible] مسلمان کبھی ایسا نہیں کرتے۔ کہ حضرت مسیح کے حق میں ایسے کلمات بولیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کا [illegible] کے ہم ذکر [illegible] تاکہ ان کو نصیحت حاصل ہو۔

⁂

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہیں

حمائل التفسیر	مجلد مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب	قیمت سے ر
تفسیر القرآن بالقرآن		سے ر
تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی		صہ ر
تذکرۃ القرآن	مجلد فی رسالہ	٦ ر
مفتاح القرآن	مصنفہ عبد الحکیم خان صاحب ایم اے	۴ ر
مفتاح العرب		۸ ر
جامع العلوم	مجلد للعہ بلا جلد ہ ر	
میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی	مجلد للعہ بلا جلد ۸ ر	
مفید عام		عہ
تشخیص الامراض		۱۲ ر
رسالہ اعضائے مخصوصہ		۸ ر
مفید النساء والصبیان		۳ ر
الذکر الحکیم نمبر ۱		۲ ر
نور الدین		۸ ر
انوار احمد		۸ ر
تشحیذ المؤمنین		۴ ر
تفسیر سورہ جمعہ		۳ ر
شہادت آسمانی حصہ اول ودوم		٦ ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس		۴ ر
الفرقان		۲ ر

ایک دجال کی کارروائی

کیا اب بھی مسلمان عیسائی مسوں کو اپنے گھروں میں جانے دیں گے؟

ایک تازہ واقعہ جو کل دہلی میں ہوا ہے۔ وہ سناتا ہوں۔ کچھ عرصہ سے دہلی شہر میں مسوں کا یہ کام جاری ہے۔ اکثر گھروں میں مسلمانوں کے جاکر تعلیم صنعت وحرفت کے بہانہ سے انجیل کی منادی کرتی رہتی ہیں۔ جس کا نتیجہ شدہ شدہ یہ ہوا [illegible] نوعمر نوجوان لڑکیاں مسلمانوں کی ورغلائی گئیں۔ اس کا بہت شور وغل ہوا۔ مگر مسلمان ناکام رہے۔ آخری واقعہ ماہ رمضان میں یہ پیش آیا کہ ایک مسلمان معروف بہ نواب یوسف والا جو کہ میر عاشق میں رہتے ہیں۔ کہ مس صاحبہ اس کی نوجوان ناکتخدا لڑکی کو تعلیم وتربیت سکھلانے کے واسطے نہیں۔ بلکہ عیسائی بنانے کے لئے آیا کرتی تھیں۔ اور ان ایام آمد ورفت میں ان کا جادو دختر ناکتخدا پر پورا اثر کر گیا۔ والدین دختر نے اس کی شادی کی طیاری کرکے تاریخ نکاح مقرر کر دی۔ جب بہت تھوڑے دن کی بات تھی مس صاحبہ کو اس کا علم ہوا انہوں نے جانا کہ بعد شادی اس مسیحی کو نکالے جانا دشوار ہوگا۔ کیونکہ ایک مستقل دعویدار اس کا خاوند موجود ہو جاوے گا۔ مناسب ہے کہ ابھی اپنا دلی مرام اس کی شوہر کے آمد کا فوراً پورا کریں۔ چنانچہ جب کہ شادی میں چند ہی روز باقی رہے۔ تو مسیح کی بھیڑ نے اس دختر کو برضامندی اس کے گھر سے بھگا کے گاڑی میں سوار کرا مشن ہوس میں لا داخل کیا اور [illegible] محبت رفاقت سے اس کو چھپایا۔ دختر کے والدین وبرادران حقیقی نے مطلع ہونے پر زنانہ مشن میں دختر کو واپس لینا چاہا۔ مگر مس تھارپرن صاحبہ منتظمہ مشن نے بذریعہ چٹھی ان کو حوالہ پولیس کر دیا۔ جہاں سے چالان ہوکر عدالت مسٹر کرتی سنگھ صاحب مجسٹریٹ [illegible] مسلمانوں کو دلاسا تسلی دیکر [illegible] کر دیا۔ [illegible] اگر دعویٰ ہے۔ تو بذریعہ عدالت وصول دختر کا استغاثہ کرو۔ بتحریک چند علماء دہلی یعنی مولوی عبد الحمید صاحب و [illegible] مولوی شرف الحق وغیرہ والد دختر نے ایک [illegible] استغاثہ عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میں اغوا دختر نابالغہ کا دائر کرایا۔ صاحب ممدوح نے وہ عرضی بھی عدالت میں جس سے پہلے چالان پولیس کا فیصلہ ہوا تھا سپرد کرائی۔ وہ عرضی قریباً دو ماہ تک زیر تجویز رہی جب سے دختر مفرورہ بخوبی مس صاحبان سے مانوس ہو گئی۔ اور قابل اطمینان مس صاحبہ وہ مذہب عیسائی میں داخل ہو چکی۔ تو استغاثہ مذکور کسی فریق کی درخواست سے عدالت کرتی سنگھ صاحب سے منتقل ہوکر خود صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں آگیا۔ اور جہاں پر اس کا آخری فیصلہ ہوا۔ والد دختر کو کسی نامعلوم ذریعہ سے یہ اطمینان دلائی گئی کہ اگر تیری لڑکی تیرے سامنے آجاویگی۔ تو وہ ضرور تیرے ساتھ چلی آوے گی۔ پس تو صرف یہ کوشش کر۔ کہ میری لڑکی جو عرصہ دراز سے مسوں کے پاس ہے۔ مجھ کو ملوائی جاوے۔ اگر وہ میرے ساتھ چلنے پر رضامند ہو گئی تو مجھ کو مل جاوے۔ اور اگر مس صاحبہ کے ساتھ رہنے پر رضامند ہوئی۔ تو مس صاحبہ کو مل جاوے۔ اس وعدم اقتادہ پدر دختر نے یہی بیان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھوا دیا۔ اس بنا پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے باطمینان اسے دختر کو معہ مس صاحبہ عدالت میں بلوایا اور تھوڑی دیر کے لئے اجازت دی۔ کہ اپنے والد سے علیحدہ گفتگو کرلے۔ اس کے بعد بیان ہوگا۔ والد بزرگوار نے نہایت ہی منت وخوشامد [illegible] غرض ہر طرح اپنی مہربان دختر کی خوشامدیں کی۔ ہمراہ تھے مولوی شرف الحق صاحب۔ مگر اس نامہربان دختر نے صاف جواب دیا کہ اے میرے باپ۔ میں تیرے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ خواہ تو مر جا یا قید مر جا یا کچھ کر۔ اس کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بمواجہ فریقین دختر مستغیثہ کا بیان لکھا۔ جو [illegible] یہ ہے۔ کہ میرے باپ اور بھائی مجھ سے بازار میں پیشہ کرانا چاہتے ہیں۔ اور حرام کاری کے ذریعہ سے مجھ سے کمانا چاہتے ہیں۔ کما کر کھاویں۔ اس لئے یہ کام مجھ کو منظور نہیں ہے۔ میں برضامندی اور خوشی سے بلا تحریک غیری اپنے ماں باپ کو جو حرام کاری مجھ سے کرانا چاہتے ہیں۔ چھوڑتی ہوں۔ اور اپنی مخدومہ ومحترمہ ہمدم وغمگسار مس ولیم یا مس تھارپرن صاحبہ کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔ میری عمر بائیس ۲۲ سال کی ہے والدین جو پندرہ سالہ مجھ کو بتلاتے ہیں۔ غلط ہے۔ پس یہ بیان لکھا۔ اور دعویٰ ڈسمس۔ دختر حوالہ مس صاحبہ ماں باپ بھائی محروم ونامراد بیچارے واپس۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس پر آج کل دہلی میں مسلمانوں کے گرما گرمی سے جلسے ہو رہے ہیں۔

دوسری تازہ خبر۔ میرزا حیرت مجدد دہلوی نے استغاثہ مارپیٹ کا ان ملزمان پر دائر کر دیا جنہوں نے خود بندوبست کھو مارپیٹ کی تھی۔ اس کے دوسرے دن ملزمان نے بھی حضور کے برخلاف استغاثہ مضبوط وجوہات سے دائر کر دیا۔ تاریخ پیشی قریب ہے۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ حیرت نے اخبار میں اس بدنامی کی نسبت یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ ہم کوئی دعویٰ نہیں کریں گے۔ مگر نہ معلوم کسی الہام کی بنا پر یا جواب حیرت کی یہ استغاثہ آپ نے دائر کر دیا ہے۔ جس سے رہی سہی عزت بھی برباد ہو جاوے۔ فقط

قاسم علی احمدی

یہ اشتہار ناروال میں تقسیم کئے گئے۔

اشتہار (اختصاراً)

مولوی اسماعیل کا فرار

جملہ احباب مسلمانان ناروال پر عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بخوبی واضح ہے کہ مولوی اسماعیل جو جلدی اپنے تئیں جماعۃ حنفیہ کا بانی سمجھتا ہے۔ بار بار جماعت احمدیہ کی جانب بذریعہ تحریرات کے لکھتا تھا کہ اگر آپ لوگوں کو تحقیق حق کا کچھ بھی شوق ہے۔ تو آؤ اور ہمارے مقابلہ کے لئے میدان بحث میں نکلو اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی حیات ووفات اور نیز مرزا صاحب کے مبلغ ہادی کی ہر ایک پہلو پر بحث کر کے تمام افراد اہل اسلام پر واضح کریں کہ از روئے قرآن کریم واحادیث صحیحہ کے احقاق حق بجانب کس فریق کے ہے۔ اور ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر ایک رقعہ کا جواب یوں ہی تحریر کیا جاتا تھا کہ ہم دونوں فریق کو مناسب نہیں کہ بازار میں اکھاڑہ لگا کر دیگر مذاہب سے اسلام پر ہنسی کرائیں۔ مگر آپ بار بار ہماری ہر تحریر کا یوں جواب فرماتے گئے کہ حجرہ میں بیٹھ کر خفیہ جنگ کرنا ہم کو قطعاً منظور نہیں ہے جب تک آپ لوگ صحابہ کرام کے مثیل بنتے تھے صحابہ ہی کی طرح بلا دھڑک میدان میں نہ نکلیں۔

پس ہم آخر کار جماعت احمدیہ نے مولوی اسماعیل کو مجبور کرنے پر آپکی بار بار کی درخواست سے علانیہ بحث کرنے کو قبول کر لیا اور ایک جوابی تحریر مع مندرجہ شرائط طریق مباحثہ کے مولوی صاحب کی خدمت میں ارسال کر دی جس میں خلاصۃً یہ لکھا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی جانب سے **احمد الدین** ہی مقرر رہیگا اور تم خود آپ یا جس کو چاہیں کھڑا کر سکتے ہیں ہر فریق دو دو گھنٹے تقریر کریگا وغیرہ۔ جبکہ ہمارا یہ رقعہ مولوی صاحب کی خدمت میں پہنچا تو آپ ہماری مستعدی بحث کے لئے دیکھ کر حواس باختہ سا ہو گئے اور وہ جوش جو ابو لہب کی طبع میں شعلہ زن ہو رہا تھا یکبارگی ہی کالعدم ہوا اور اپنے تئیں محض ایک لاف زن سمجھ کر شہر میں لگے مولویوں کی پاس جانے کہ کوئی ہے جو آج مسیح کی حیات ثابت کرنے کے لئے احمدیوں سے بحث کرے لیکن سب نے انکار کر دیا۔ بالآخر جب مولوی صاحب اپنے شہر والوں سے مایوس ہو گئے تو دیگر بلاد کی طرف سوچنے لگے کہ کس عالم کو منگوایا جاوے حتی کہ سوچتے سوچتے آپ کی نظر ان علماء پر پڑی جو موضع [illegible] ضلع گورداسپور میں سکونت رکھتے ہیں۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ ہم مورخہ ۱۱ مارچ تک جو آج سے قریباً پورے دو ماہ کی ہوتی ہیں بحث کے لئے فرصت نہیں پاتے۔ پھر کہیں سے گشت کرتے ہوئے جناب مولوی خدا بخش صاحب تشریف آور ہوئے مگر انہوں نے کہا کہ طبع کارروائی کیواسطے مبلغ ۲۵ جمع کرو۔ تب مباحثہ کروں گا۔ اسماعیل کو توفیق نہ ہوئی کہ کر سکے اور بالآخر آج مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء کا یوم آگیا۔ لیکن کوئی عالم دین تشریف آور نہ ہوا۔ اب ہم مولوی اسماعیل حنفی سے پوچھتے ہیں کہ ہمکو مقابلہ کے لئے بلا کر کہاں گیا۔ خدا تعالیٰ کے صادق المصدوق مسیح موعود کو کاذب بنا کر اس الہام کے مصداق بنتے ہو کہ انی مہین من اراد اہانتک۔

الراقم خاکساران جماعت احمدیہ ناروال ضلع سیالکوٹ۔ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء

عام اخبار

ہندوستان مین پچھلے ہفتہ طاعون سے ۸۵۰۸ فوتیان ہوئین۔ ہفتہ سابق مین ۸۷۷۰ تھین۔

پچھلے ہفتے پنجاب مین طاعون سے ۱۳۶۲ فوتیان تھین۔ صوبجات متحدہ مین ۱۸۹۷ تھین۔

حضور ویسرائے ۲- اپریل کو دہلی ہوکر سرگودہ مین ٹھہرین گے۔ ۱۰ کو نوشہرہ سے پشاور پہنچین گے۔

بدھوار کو کلکتہ مین سخت طوفان۔ بارش کے ساتھ اولے بھی پڑے۔ وسط مارچ غیر معمولی ہے۔

کارخانجات بمبئی مین کام کرنے کے گھنٹے

لنکاشایر کے کارخانہ دار پارچہ بافی کی طرف سے ایک ڈپوٹیشن کل مسٹر مارلے کی خدمت مین حاضر ہوا اور ان کو بتلایا۔ کہ بمبئی کے کارخانجات پارچہ بافی مین زیادہ گھنٹون تک کام کیا جاتا ہے۔

مراکو کانفرنس۔ الجزائر کے اجلاس ملتوی ہوگئے اور جلد اس کے شکست ہونے کے آثار نظر آتے ہین۔ امید کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ براہ راست تصفیہ کریگی۔

فلپائن مین لڑائی۔ واشنگٹن کی سینٹ نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے فلپائن مین عورتون اور بچون کے قتل کئے جانے کے متعلق مکمل رپورٹ طلب کی گئی۔

یادگار نلسن۔ ٹریفالگر کے معرکہ کارزار کے متعلق نیلسن نے جو نقشہ اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا اور جو ایک صدی سے گمنام پڑا ہوا تھا۔ لندن مین ۳۶۰۰ پونڈ مین نیلام ہوا۔

پٹنہ۔ پلیگ کا زور روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ بقول بہار ٹائمز کے صوبہ بہار مین اموات کی ہفتہ وار تعداد سات ہزار سے نو ہزار تک ہو گئی ہے۔ خدا رحم کرے۔ خاص میرے محلہ مین روزانہ ایک نہ ایک کیس ہو ہی جاتا ہے۔

اورنگ آباد۔ ۸ محرم حال کو یہان ایک عبرت انگیز واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ عصر کے وقت ایک درویش فاقہ کش مسافر شکل مسمی فدا حسین ایک شخص نے بہورہ کی دکان واقع چوک پر اپنی فاقہ کشی کی تکلیف کا اظہار کرنا شروع کیا۔ لیکن جب بہورہ مذکور اُسے ایک پیسہ دینے لگا۔ تو درویش نے نہ لیا اور اپنی حالت زار دکھلائی۔ جس پر خفا ہوکر دکاندار نے اُس کو بُرا بھلا کہا۔ اور بہ سختی نکلوا دیا۔ اس پر فقیر غریب نے قبلہ رخ ہوکر کچھ بددعا کی۔ اور چلتا ہوا۔ اتفاق دیکھئے۔ کہ بوقت ۱۱ بجے شب کے بہورہ مذکور کے مکان سے ایک آگ کا شعلہ نمود ہوا جس نے نصف گھنٹہ کے عرصہ مین اس کی دو دکان اور سہ دو مکانات عالی شان کو تمام اسباب تجارت وغیرہ کے جلاکر خاکستر کردیا۔ اس کے بعد دوسرے بیوپاری کی دو دکانات و مکانات کی طرف بھی آگ رجوع ہوئی اور ۳ گھنٹہ کے عرصہ مین تخمیناً چالیس عمارات عالی شان کو معہ تمام اسباب کے جلا دیا تعلقدار صاحب ضلع معہ دیگر عہدہ داران مقامی بروقت آ پہنچے۔ اور ہزارون آدمی بھی کمک کو موجود ہوگئے۔ مگر آگ کے شعلے آسمان تک موج زنی کرتے رہے۔ دور دور تک کوئی کھڑا نہ رہ سکتا تھا۔ تخمیناً پچاس لاکھ روپیہ سے زیادہ نقصان کا اندازہ ہے۔ یہان کے جملہ بیوپاری متمول و تجارت پیشہ ہین اور شہنشاہ عالمگیر کے زمانہ مین گجرات و سورت وغیرہ سے آئے ہوئے ہین۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ بجز کثیر مالی نقصان کے جانی نقصان کچھ ہوا۔ سچ ہے۔ ؎

آتش سوزان نہ کند با سپند
آنچہ کند دود دل دردمند

تحصیل جگادہری (ضلع انبالہ)

۲۸ فروری کی شب کے بھونچال مین موضع دودہ پور ضلع انبالہ تحصیل جگادھری کے سارے آدمی رات کو سوئے ہوئے مر گئے صرف تین آدمی بچے۔ تحقیقات ہو رہی ہے

موضع نیڑ ضلع سہارنپور مین جو ایک کنوان سوکھا پڑا تھا۔ وہ بھی زلزلہ کی رات کو بھر گیا۔ دو گز تک پانی اس مین موجود ہے۔

آتشزدگی۔ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو کلکتہ مین جہاز مرشد پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ آگ سن کے گٹھون مین لگی تھی۔ مسافر بچ گئے۔ سن کے گٹھون اور چائے کے صندوقون کو پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ چائے کے ۲۰۰ صندوقون مین سے ۳۰ اور سن کے ۱۲۵ گٹھون مین سے تقریباً نصف اچھی حالت مین ہین۔ باقی صندوق بھیگے ہوئے اور ناقص حالت مین ہین

لاہور۔ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ تین ماہ کے قریب نیند۔ تعجب ہے۔ کہ لاہور مین ایک یورپین ریلوے گارڈ برابر تین ماہ کا سوتا رہا ہے۔ اور اس عرصہ مین ایک بار بھی نیند سے بیدار نہین ہوا۔ ساتھ ہی تعجب ہے۔ کہ کسی اخبار مین بھی آج سے پہلے اس کا ذکر نہین چھپا۔ حالانکہ۔ صاحب ۵۔ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء کو ریل کی نوکری سے کہ رات بھر جاگتے رہنے کے بعد سوئے تھے اور پھر ایسے سوئے۔ کہ ان کے جاگنے کی کوئی امید نہ رہی۔ کئی یورپین ڈاکٹرون نے انہین ہوش مین لانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ ڈاکٹرون نے مایوس ہوکر مریض کو اس کی قسمت پر چھوڑ دیا۔ البتہ پچکاری سے اس کے اندر یخنی داخل کرتے رہے۔ آخر ایک خانساماں نے سونیوالے صاحب کی [illegible] بوٹی دوائی دی۔ اور ان کے استعمال سے ایک ہی دن مین [illegible] بیدار ہو گیا۔ ڈاکٹرون کو تحقیقات کرنی [illegible] ہے یا کچھ اور۔

آتش زدگی ۱۔ موری دروازہ کے باہر بدررو کے اوپر سرکی بندان کے محلہ مین چار بجے کے بعد آگ لگ جانے سے قریباً چھ سات سو روپیہ کے پوے جل گئے۔ پمپ فوراً پہنچ گیا۔ اور زیادہ نقصان نہین ہونے پایا۔

دنیا کا اختتام ہونے والا ہے؟

افسوس ہے کہ ایک تو لوگ زلزلہ سے پہلے ہی ہراسان اور پلیگ سے برباد ہو رہے ہین ان پر مسٹر گورڈ ایل اسٹرونامیکل سوسائٹی کے ممبر کی یہ رائے کہ دنیا کا اختتام نزدیک ہے۔ نہایت خوفناک ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ سورج ایک ستارہ سے ٹکرانیوالا ہے۔ جو اس کے قریب آرہا ہے۔ گیارہ سال کے بعد یہ ستارہ ۹۰ ہزار میل کے فاصلہ پر آجاوے گا۔ اور ۱۲ سال کے بعد یہ ستارہ نظام شمسی کے بورفیس سیارہ کے راستہ مین سے گذریگا۔ بعد ازان ایک ایسی ٹکر لگے گی جس سے سورج اور وہ ستارہ دونون ذرہ ذرہ ہوکر ہوا کی شکل مین تبدیل ہو جائین گے۔ تو ۲۴ گھنٹہ مین دونون ستارون کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ٹکر لگنے سے اس قدر گرمی پیدا ہوگی کہ صرف زمین بلکہ دیگر سیارے بھی جل جائین گے۔

راجپوتانہ مین خیراتی کامون پر ۲۲۷۱۰۱ قحط زدہ مین وسط ہند مین ۵۰ ہزار ہین۔

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ امسال ۱۴ یا ۱۶۔ اپریل بنارس مین قرار پایا۔ کامیابی ہوگی۔

بمبئی۔ مین مرزا علی اکبر خان دولت ایران کے قائم مقام قنصل مقرر ہوئے۔ وہ تسلیم کئے گئے۔

جمعہ گذشتہ کو ایک نہایت خوفناک حادثہ ریلوے وقوع مین آیا۔ پورٹ لینڈ کا سٹیشن مشہور ہے۔ اس سخت حادثہ تصادم سے چالیس مسافر ہلاک ہوگئے ان مین سے ۱۵ مسافر جل کر راکھ ہوگئے۔

آسٹریلیا کے شہر سڈنی کے بارونق بازار مین جمعہ کو طاعون کی ۵ وارداتین واقع ہوئین۔

آسٹریلیا کی ڈاک کا ارتونہ نام دخانی جہاز جلد پہنچا۔ اس پر بھی ایک کیس طاعون پائی گئی ہے۔

فارموسا جنوبی چین مین تباہ کن زلزلہ

تار خبر ۱۸۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ بمقام کاگی واقعہ فارموسا سخت زلزلہ آیا۔ کئی سو مکانات تباہ ہوگئے۔ اور سینکڑون جانین تلف ہوگئین۔

تمام دنیا مین ہر طرف سے زلازل کی خبرین آرہی ہین مگر ثناء اللہ اور اس کے ہم مشرب مولویون کے نزدیک پیشگوئی تب ہی پوری ہوسکتی ہے جب کہ خاص [illegible] امرتسر مین ہی زلزلہ آوے اور پھر وہ بھی ان کے گھر مین آوے۔ افسوس کہ کفار قدیم کی طرح ان لوگون

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے سائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف عہ ہے

منجن دندان۔ تو اب کسی کو امراض دانت اور درد دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں کیڑا لگ گئے ہوں مرض پھیلا جاتا ہو۔ آرام ہے۔ چند روز کے استعمال سے یہ مرض نہیں رہتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ہر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ وہ اسم بامسمی ہیں جو صاحب اپنی قوۃ کو ضائع کر چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی سے تن کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ بیچارے ان حبوب کو استعمال کریں تو دیکھیے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری سے شاکی ہو یہ حبوب جلد [illegible] اپنا اثر [illegible] بکر دیتی ہیں [illegible] [illegible] ساتھ محبوب تھا۔

المشتہر حکیم [illegible] محمد حسین مالکان کارخانہ [illegible]

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول طرح بیان کی جاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲/ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان میں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات [illegible] مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دیتی [illegible] پیدا کرتی ہیں اور [illegible] دیتی ہیں [illegible] عا

۲۔ حلوائی مقوی۔ خاص ترکیب سے تیار کیا گیا ہے نہایت مقوی و مغلظ ہے فی سیر تین روپیہ [illegible]

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان ضعف بچپن کی غلط کاری کا نتیجہ ہو اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے عا۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند جالا۔ پھولا۔ بسل۔ خارش چشم۔ رہنا آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (پڑبال) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ۔ عہ

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کو نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی عہ

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین [illegible]۔ سندانوالیہ۔ بازار کشمیریان

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	ماعہ	صعہ	صہ	صعہ	ـے
½ صفحہ	صہ	دیہ	معہ	ـے	صہ
پورا کالم	ٹیہ	عہ	عہ	ص	ـے
½ کالم	عہ	عہ	معہ	للعہ	ع
⅓ کالم	عہ	ـے	ص	ـے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ لیکن ۸/ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کی چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنے آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مؤلفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن ۸/ قیمتی ہے علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر

رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸

نمبر ۱۳ | سلسلہ الجدید جلد ۲

نمبر ۱۳ | سلسلہ القدیم جلد ۵

۳ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

30 MA.06

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
ای جہاں منتظر خوش باش کامد مہتاں
آں مسیح وعدہ آخر مہدی آخر زماں

خدا کی تازہ وحی

۳۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ مقام او مبین از راہ تحقیر
بدوراں رسولاں ناز کردند

۲۳۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۱۔ رفیقوں کو کہیں کہ عجائب در عجائب کام دکھانے کا وقت آگیا ہے۔

۲۔ قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيكَ

ترجمہ۔ کہا تیرے رب نے کہ تحقیق وہ آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے خوش کرے گی

۲۶ مارچ ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ آج زلزلہ کیوقت کے لئے توجہ کی گئی تھی۔ کہ کب آویگا۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی اور یہ الہام ہوا۔

رَبِّ أَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا

یعنی اے میرے خدا یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اس کا وقت کچھ پیچھے ڈال دے۔ قاعدہ نحو کے مطابق ھذا کی جگہ ھذہ چاہیئے تھا۔ مگر اس جگہ ھذا سے مراد ھذا العذاب ہے۔ کیونکہ اصل غرض تو عذاب سے ہے ورنہ زلزلے تو پہلے ہی آچکے ہیں۔ پھر بعد اس کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔

"رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّارِ"

یعنی اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کر دے یعنی ایسا کر کہ عذاب کی آگ میرے حکم میں ہو جاوے جس کو میں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو اور جس کو میں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔ فقط۔

چشمہ مسیحی

کے طیار ہونے سے پہلے حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ بعد چھپنے کے یہ اخبار میں درج ہو جائے چونکہ عیسائی پادریوں کے عام شر سے مسلمانوں کو بچانے کے واسطے اس مضمون کی کثرت اشاعت ضروری ہے اور کتاب کی صورت میں یہ مضمون بہت تھوڑی تعداد میں چھپا ہے اور کتاب کی یکدفعہ ایسی اشاعت ہو بھی نہیں سکتی جیسی کہ اخبار کی ہو جاتی ہے اور اخبار اکثر مخالف و موافق سب تک پہنچ جاتا ہے اس واسطے ضروری سمجھا گیا کہ حضرت سے اجازت حاصل کر کے اس مضمون کو اخبار میں درج کر دیا جائے اور چونکہ ایسے ضروری اور مفید مضامین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھاپنے میں بعید از لطف سلسلہ مضمون کا نہیں رہتا اس واسطے ایک ہی پورا اخبار اس مضمون کے واسطے وقف کیا گیا۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے شہر کے دیگر مسلمانوں اور عیسائیوں کو یہ اخبار ضرور ملاحظہ کرائیں۔

معذرت۔ معزز نامہ نگاروں کے چند مفید اور ضروری مضامین ہمارے پاس آئے ہوئے ہیں مگر بسبب کمی گنجائش درج اخبار نہیں ہو سکے۔

اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

دربارہ پیشگوئی زلزلہ

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنیکو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانیکو ہے
وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ
تم یقیں سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانیکو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے
کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہو گئی
اک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانیکو ہے
کس نے مانا مجھکو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کیں
زندگی اپنی تو ان کی گالیاں کرنیکو ہے
کافر و دجال و فاسق ہم کو سب کہتے ہیں
کون ہے جو صدق اور اخلاص لانیکو ہے
جسکو دیکھو بدگمانی میں ہی حد سے بڑھ گیا
گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانیکو ہے
چھوڑتے ہیں دیں کو اور دنیا سے کرتے ہیں پیار
[illegible] نصیحت کس کا بچتا نیکو ہے
ہاتھ سے جاتا ہے دل دیں کی مصیبت دیکھ کر
پر خدا کا ہاتھ اب اس دل کو ٹھہرانیکو ہے
اس لئے غیرت الٰہی کچھ تمہیں دکھلائیگی
ہر طرف آفت کا ہاتھ پھیلانیکو ہے
موت کی رہ دیکھتی اب تو دیں کچھ مدد
ورنہ میں اے دوستو اک دن مر جانیکو ہے
یا تو اک عالم تھا قرباں اس پہ یا اب ہے یہ دین
[illegible] دیں کو جھٹلانیکو ہے

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چشمہ مسیحی*

وہ کتاب جس کا میں نے عنوان میں چشمہ مسیحی نام رکھا ہے درحقیقت وہ یہی کتاب ہے جس کو ہم ذیل میں لکھیں گے ہمیں کچھ ضرورت نہ تھا کہ حضرت پادری صاحبوں کے عقائد کی نسبت کچھ تحریر کرتے کیونکہ ان دنوں میں ان کے اکابر یورپ اور امریکہ کے محققوں نے وہ کام خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو ہمیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور وہ لوگ اس خدمت کو بہت خوبی سے ادا کر رہے ہیں کہ عیسائی مذہب کیا چیز ہے اور اس کی اصلیت کیا ہے۔ مگر ان دنوں میں ایک ناواقف مسلمان کا بانس بریلی سے مجھ کو خط پہنچا ہے اور وہ اپنے خط میں کتاب ینابیع الاسلام کی نسبت جو ایک عیسائی کی کتاب ہے ایک خوفناک ضرر کا اظہار کرتے ہیں افسوس کہ اکثر مسلمان اپنی غفلت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے اور وہ برکات جو خدا تعالیٰ نے ہم پر نازل کئے یہ لوگ بالکل اس سے بے خبر ہیں۔ اور نادان مولویوں نے ہمیں کافر کافر کہنے سے ہم میں اور عام مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ دی ہے۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے مکر و فریب کچھ کام کرتے تھے۔ اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے۔ جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ† ہے۔ جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائے گی۔ اور تاریکی کا خاتمہ ہے اور کچھ ضرورت نہ تھا کہ پادری صاحبوں کے ان بوسیدہ خیالات پر کچھ لکھا جاتا۔ لیکن ایک شخص کے اصرار سے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ یہ مختصر رسالہ لکھنا پڑا۔ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ اور لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین

اور یاد رہے کہ ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں‡ اور ہم ان یہودیوں کے ان اعتراضات کے مخالف ہیں جو آج کل شائع ہوئے ہیں مگر ہمیں یہ دکھلانا منظور ہے کہ جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰ عم اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بدطریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے رو سے کسی مذہب پر حملہ نہیں کر سکتا تو بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ناحق کی تہمتوں کے ذریعہ سے حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سو اسی قسم کے صاحب ینابیع الاسلام کے حملے ہیں۔ دنیا کی محبت سے یہ خراب عادتیں پیدا ہوتی ہیں ورنہ اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف اسلام ہی ہے جس کی برکات تازہ بتازہ موجود ہیں اور یہ اسلام کے پاک چشمہ کی ہی برکت ہے کہ وہ زندہ خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے ورنہ وہ مصنوعی خدا جو سری نگر (محلہ خان یار) کشمیر میں مدفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کر سکتا۔

اب ہم بریلی کے صاحب راقم کی طرف متوجہ ہو کر اپنے مختصر رسالہ کو تحریر کرتے ہیں۔ واللہ الموفق

الراقم

میرزا غلام احمد مسیح موعودؑ قادیانی۔ یکم مارچ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و نبیہ العظیم

السلام علیکم۔ بعد ہذا واضح ہو کہ میں نے آپ کا خط بڑے افسوس سے پڑھا جس کو آپ نے ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کی پڑھنے کے بعد لکھا۔ مجھے تعجب ہے کہ وہ قوم جن کا خدا مُردہ جن کا مذہب مُردہ جن کی کتاب مُردہ اور جو روحانی آنکھ کے نہ ہونے سے خود مُردے ہیں اُن کی دروغ اور پُر افترا باتوں سے اسلام کی نسبت آپ تردّد میں پڑ گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کو یاد رہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صرف خدا کی کتابوں کی تحریف نہیں کی بلکہ اپنے مذہب کو ترقی دینے کے لئے افترا اور مفتریانہ تحریروں میں ہر ایک قوم سے سبقت لے گئے ہیں۔ چونکہ ان لوگوں کے پاس وہ نور نہیں جو سچائی کی تائید میں آسمان سے اترتا اور سچے مذہب کو اپنی متواتر شہادتوں سے دنیا میں ایک صریح امتیاز بخشتا ہے اس لئے یہ لوگ ان باتوں کے لئے مجبور ہو گئے کہ لوگوں کو ایک زندہ مذہب یعنی اسلام سے بیزار کرنے کے لئے طرح طرح کے افتراؤں اور مکروں اور فریبوں اور دھوکہ دہی اور محض جعلی اور بناوٹی باتوں سے کام لیا جاوے۔ اے عزیز! یہ لوگ سیاہ دل لوگ ہیں جن کو خدا کا خوف نہیں اور جن کے منصوبے دن رات اسی کوشش میں ہیں کہ کسی طرح لوگ تاریکی سے پیار کریں اور روشنی کو چھوڑ دیں۔ میں سخت تعجب میں ہوں کہ آپ ایسے شخص کی تحریروں سے کیوں متاثر ہوئے۔ یہ لوگ ان ساحروں سے بڑھ کر ہیں جنہوں نے موسیٰ نبی کے سامنے رسیوں کو سانپ بنا کر دکھا دیئے تھے۔ مگر چونکہ موسیٰ ع خدا کا نبی تھا اس لئے اس کا عصا ان تمام سانپوں کو نگل گیا۔ اسی طرح قرآن شریف خدا تعالیٰ کا عصا ہے وہ دن بدن رسیوں کے سانپوں کو نگل جاتا ہے اور وہ دن آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ان رسیوں کے سانپوں کا نام و نشان نہیں رہیگا۔ صاحب ینابیع الاسلام نے اگرچہ کوشش کی ہے کہ قرآن شریف فلاں فلاں قصوں یا کتابوں سے بنایا گیا ہے یہ کوشش اس کی اس کوشش کے ہزارم حصہ پر بھی نہیں جو ایک فاضل یہودی نے انجیل کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے کی ہے۔ اس فاضل نے اپنے خیال میں اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ انجیل کی اخلاقی تعلیم یہودیوں کی کتاب طالمود اور بعض اور چند نبی اسرائیل کی کتابوں سے لی گئی ہے اور یہ چوری اس قدر صریح طور پر عمل میں آئی ہے کہ عبارتوں کی عبارتیں بعینہٖ نقل کر دی گئی ہیں اور اس فاضل نے دکھلا دیا ہے کہ درحقیقت انجیل مجموعہ مال مسروقہ ہے۔ درحقیقت اس نے حد کر دی ہے اور خاص کر پہاڑی تعلیم کو جس پر عیسائیوں کو بہت کچھ ناز ہے طالمود سے اخذ کرنا لفظ بلفظ ثابت کر دیا ہے اور دکھلا دیا ہے کہ یہ طالمود کی عبارتیں اور فقرے ہیں اور ایسا ہی دوسری کتابوں سے وہ مسروقہ عبارتیں نقل کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے چنانچہ خود یورپ کے محقق بھی اس طرف دلچسپی سے متوجہ ہو گئے ہیں اور ان دنوں میں ہم نے ایک ہندو کا رسالہ دیکھا ہے جس نے یہ کوشش کی ہے کہ انجیل بدھ کی تعلیم کا سرقہ ہے اور بدھ کی اخلاقی تعلیم کو پیش کر کے اس کا ثبوت دینا چاہا ہے اور عجیب تر یہ کہ بدھ لوگوں میں وہی قصہ شیطان کا مشہور ہے جو اس کو آزمانے کے لئے کئی جگہ لئے پھرا۔ پس ہر ایک کو یہ خیال دل میں لانے کا حق ہے کہ تھوڑے سے تغیر سے وہی قصہ انجیل میں بھی بطور سرقہ داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسیٰ عم کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے جس کو ہم نے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ اس صورت میں ایسے معترضین کو اور بھی حق پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایسا خیال کریں کہ اناجیل موجودہ درحقیقت بدھ مذہب کا ایک خاکہ ہے یہ شہادتیں اس قدر گذر چکی ہیں کہ اب مخفی نہیں ہو سکتیں۔ ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب (جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسےٰ عم کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے) جس کے

---

* اس نام کے رکھنے سے یہ مطلب ہے کہ مسیحؑ کا یہ چشمہ ہے کیونکہ مسیح کی تعلیم جو دنیا سے گم ہو گئی وہ موجودہ عقائد نہیں سکھلاتی تھی بلکہ یہ مسیحی لوگوں کی خود ایجاد تعلیم ہے اس لئے اس کا نام چشمہ مسیحی رکھا گیا۔ منہ

† اس جنگ کے لفظ سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ تلوار یا بندوق سے یہ جنگ ہوگا وجہ یہ کہ اب اس قسم کے جہاد خدا تعالیٰ نے منع کر دیئے ہیں کیونکہ ضرور تھا کہ مسیح موعودؑ کے وقت میں اس قسم کے جہاد منع کئے جاتے جیسا کہ قرآن شریف نے پہلے سے یہ خبر دی ہے اور صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی نسبت یہ حدیث ہے کہ یضع الحرب۔ منہ

‡ ہماری قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں افسوس اگر حضرات پادری صاحبان تہذیب اور خدا ترسی سے کام لیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہ دیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی طرف سے بھی ان سے بیس حصے زیادہ ادب کا خیال ہے۔ منہ

[illegible] ہوں کہ اس سے کوئی معجزہ نہیں ہوا محض مکر [illegible] نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ [illegible] جو اس قدر جھوٹی نکلی ہیں کیا یہ اُن حواریوں کو [illegible] کے موافق بارہ تخت بہشت میں نصیب ہو گئے۔ کوئی پادری صاحب اس کا جواب دیں کہ کیا یہ بادشاہت حضرت عیسیٰ کو ان کی پیشگوئی کے موافق مل گئی جس کے لئے ہتھیار بھی خریدے گئے تھے کوئی تو بولے کہ اور کیا اسی زمانہ میں حضرت مسیح اپنے وعدہ کے موافق آسمان سے اتر آئے [illegible] ہوں اتر آئے کیا ان کو آسمان پر دوبارہ ہی نصیب نہیں ہوا [illegible] حق یہ ہے کہ [illegible] صلیب پر نیم مردہ ہو کر بچ گئے اور پھر پوشیدہ طور پر بھاگ کر ہندوستان کی راہ سے کشمیر میں پہنچے اور وہیں فوت ہو گئے۔

پھر تعلیم کا یہ حال ہے کہ قطع نظر اس کے کہ اس پر چوری کا الزام لگایا گیا ہے جو انسانی قویٰ کی [illegible] ایک شاخ حلم اور درگذر پر انجیل کی تعلیم زور دیتی ہے [illegible] ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ جو کچھ انسان کو قدرت نے عطا کیا ہے کوئی چیز ان میں سے بیکار نہیں اور ہر ایک انسانی قوت اپنی اپنی جگہ پر عین مصلحت سے پیدا کی گئی ہے اور جیسے کسی وقت اور کسی محل پر حلم اور درگذر عمدہ اخلاق میں سے سمجھے جاتے ہیں ایسا ہی کسی وقت غیرت اور انتقام اور مجرم کو سزا دینا اخلاق فاضلہ میں سے شمار کیا جاتا ہے نہ ہمیشہ درگذر اور عفو قرین مصلحت ہے اور نہ ہمیشہ سزا اور انتقام مصلحت کے مطابق ہے یہی قرآنی تعلیم ہے [illegible] جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفی واصلح فاجره علی الله یعنی بدی کی جزا اسی قدر بدی کی گئی مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصلاح مقصود ہو تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے* یہ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور درگذر کی ترغیب دی گئی ہے اور انسانی دوسرے مصالح کو جن پر تمام سلسلہ تمدن کا چل رہا ہے پامال کر دیا ہے اور انسانی قویٰ کے درخت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر زور دیا ہے اور باقی شاخوں کی رعایت قطعاً ترک کر دی گئی ہے اور پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو [illegible] بد دعا کی۔ اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا اور دوسروں کو یہ بھی تعلیم دی کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگذر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرین مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے پس درحقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانون قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے اور یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں [illegible] دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم دے نہ یہ کہ فعل سے کچھ اور ظاہر ہو اور قول سے کچھ اور ظاہر ہو۔ خدا تعالیٰ کے فعل میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ نرمی اور درگذر نہیں بلکہ وہ مجرموں کو طرح طرح کے عذابوں سے سزایاب بھی کرتا ہے ایسے عذابوں کا پہلی کتابوں میں بھی ذکر ہے ہمارا خدا صرف حلیم خدا نہیں بلکہ وہ حکیم بھی ہے اور اس کا قہر بھی عظیم ہے سچی کتاب وہ کتاب ہے جو اس کے قانون قدرت کے مطابق ہے اور سچا قول خدا کا وہ ہے جو اس کے فعل سے مخالف نہیں ہم نے کبھی مشاہدہ نہیں کیا کہ خدا نے اپنی مخلوق کے ساتھ ہمیشہ حلم اور درگذر کا معاملہ کیا ہو اور کوئی عذاب نہ آیا ہو [illegible] اندر حاصل کرنا [illegible] خلق ہم میں پیدا ہو تو یہ بے اعتدالی اور [illegible] کی گستاخی ہے اور [illegible] ایک اعتراض ہے۔

اور پھر ایک اور بات بھی غور کرو کہ خدا کا قدیم سے قانون قدرت ہے کہ وہ توبہ اور استغفار سے گناہ معاف کرتا ہے اور نیک لوگوں کی شفاعت کے طور پر دعا بھی قبول کرتا ہے مگر ہم نے خدا کے قانون قدرت میں کبھی نہیں دیکھا کہ زید اپنے سر پر پتھر مارے اور اس سے بکر کی درد سر جاتی رہے پھر ہمیں معلوم نہیں کہ مسیح کی خودکشی سے دوسروں کی اندرونی بیماری کا دور ہونا کس قانون پر مبنی ہے اور یہ کون سا فلسفہ ہے جس سے ہم معلوم کر سکیں کہ مسیح کا خون کسی دوسرے کی اندرونی ناپاکی کو دور کر سکتا ہے۔ بلکہ مشاہدہ اس کے برخلاف گواہی دیتا ہے کیونکہ جب تک مسیح نے خودکشی کا ارادہ نہیں کیا تھا تب تک عیسائیوں میں نیک چلنی اور خدا پرستی کا مادہ تھا مگر صلیب کے بعد تو جیسے ایک بند ٹوٹ کر ہر ایک طرف دریا کا پانی پھیل جاتا ہے یہی عیسائیوں کے نفسانی جوشوں کا حال ہوا کچھ شک نہیں کہ اگر یہ خودکشی مسیح سے بالارادہ ظہور میں آئی ہے تو بہت بیجا کام کیا۔ اگر وہی زندگی وعظ و نصیحت میں بسر کرتا تو مخلوق خدا کو فائدہ پہنچتا۔ اس بیجا حرکت سے دوسروں کو کیا فائدہ ہوا ہاں اگر مسیح خودکشی کے بعد زندہ ہو کر یہودیوں کے روبرو آسمان پر چڑھ جاتا تو اس سے یہودی ایمان لے آتے۔ مگر اب تو یہودیوں اور تمام عقلمندوں کے نزدیک مسیح کا آسمان پر چڑھنا محض ایک فسانہ اور گپ ہے۔

اور پھر تثلیث کا عقیدہ بھی ایک عجیب عقیدہ ہے کیا کسی نے سنا ہے کہ مستقل طور پر اور کامل طور پر تین بھی ہوں اور ایک بھی ہو اور ایک بھی کامل خدا اور تین بھی کامل خدا ہوں عیسائی مذہب بھی عجیب مذہب ہے کہ ہر ایک بات میں غلطی اور ہر ایک امر میں لغزش ہے پھر باوجود ان تمام تاریکیوں کے آئندہ زمانہ کے لئے وحی اور الہام پر مہر لگ گئی ہے اور اب ان تمام انجیل کی غلطیوں کا فیصلہ حسب اعتقاد عیسائیوں کی وحی جدید کی رو سے تو غیر ممکن ہے کیونکہ ان کے عقیدہ کے موافق اب وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اب تمام مدار صرف اپنی اپنی رائے پر ہے جو ضلالت اور تاریکی سے مبرا نہیں۔ اور ان کی انجیلیں اس قدر بیہودگیوں کا مجموعہ ہیں جو ان کا شمار کرنا غیر ممکن ہے۔ مثلاً ایک عاجز انسان کو خدا بنانا

---

* یہودیوں کے اس بیان کی خود حضرت مسیح کے قول میں تائید پائی جاتی ہے کیونکہ حضرت مسیح انجیل میں فرماتے ہیں کہ اس زمانہ کے حرامکار مجھ سے نشان مانگتے ہیں ان کو کوئی نشان نہیں دکھایا جاویگا۔ پس ظاہر ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ نے کوئی معجزہ یہودیوں کو دکھلایا ہوتا تو ضرور وہ یہودیوں کی اس درخواست کے وقت ان معجزات کا حوالہ دیتے۔ منہ

* جو لوگ مسلمان کہلا کر حضرت عیسیٰ کو مع جسم عنصری آسمان پر پہنچاتے ہیں وہ قرآن شریف کے برخلاف ایک لغو بات منہ پر لاتے ہیں قرآن شریف تو آیت فلما توفیتنی میں حضرت عیسیٰ کی موت ظاہر کرتا ہے اور آیت قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا میں انسان کا مع جسم عنصری آسمان پر جانا ممتنع قرار دیتا ہے پھر یہ کیسی جہالت ہے کہ کلام الٰہی کے مخالف عقیدہ رکھتے ہیں۔ توفی کے یہ معنے کرنا کہ مع جسم عنصری آسمان پر اٹھائے [illegible] اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی۔ اول تو کسی کتاب لغت میں توفی کے یہ معنے نہیں لکھے کہ مع جسم عنصری آسمان پر اٹھایا جانا پھر ماسوا اس کے آیت فلما توفیتنی قیامت سے متعلق ہے یعنی قیامت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کو یہ جواب دیں گے تو اس سے لازم آتا ہے کہ قیامت تو آ جائیگی مگر حضرت عیسیٰ نہیں مریں گے اور مرنے سے پہلے ہی مع جسم عنصری خدا کے سامنے پیش ہو جائیں گے قرآن شریف کی یہ تحریف کرنا یہودیوں سے بڑھ کر قدم ہے۔ منہ

* قرآن شریف نے بے فائدہ عفو اور درگذر جائز نہیں رکھا کیونکہ اس سے انسانی اخلاق بگڑتے ہیں اور [illegible] انتظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس عفو کی اجازت دیتا ہے جس سے کوئی اصلاح ہو سکے۔ منہ

اور وہ دوسروں کے گناہوں کی سزا میں اس کے لئے صلیب تجویز کرنا اور تین دن تک اس کو دوزخ میں بھیجنا۔ اور پھر ایک طرف خدا بنانا اور ایک طرف کمزوری اور دروغ گوئی کی عادت کو اسکی طرف منسوب کرنا چنانچہ انجیلوں میں بہت سے ایسے کلمات پائے جاتے ہیں جن سے نعوذ باللہ حضرت مسیح کا دروغگو ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً وہ ایک چور کو وعدہ دیتے ہیں کہ آج بہشت میں تو میرے ساتھ روزہ کھولے گا اور ایک طرف خلاف وعدہ اسی دن وہ دوزخ میں جاتے ہیں اور تین دن دوزخ میں ہی رہتے ہیں ایسا ہی انجیلوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ شیطان آزمائش کے لئے مسیح کو کئی جگہ لئے پھرا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مسیح خدا بنکر بھی شیطان کی آزمائش سے نہ بچ سکا اور شیطان کو خدا کی آزمائش کی جرأت ہو گئی یہ انجیل کا فلسفہ تمام دنیا سے نرالا ہے۔ اگر درحقیقت شیطان مسیح کے پاس آیا تھا تو مسیح کے لئے بڑا عمدہ موقع تھا کہ یہودیوں کو شیطان دکھلا دیتا کیونکہ یہودی حضرت مسیحؑ کی نبوت کے سخت انکاری تھے وجہ یہ کہ ملاکی نبی کی کتاب میں سچے مسیح کی یہ علامت لکھی تھی کہ اس سے پہلے الیاس نبی دوبارہ دنیا میں* آئیگا مگر الیاس تو دوبارہ دنیا میں نہ آیا اس لئے یہودی اب تک حضرت عیسیٰؑ کو مفتری اور مکار کہتے ہیں۔ یہودیوں کی ایسی حجت ہے کہ عیسائیوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ سو شیطان کا مسیح کے پاس آنا بھی یہودیوں کے نزدیک مجنونانہ خیال ہے۔ آخر محققین ایسی خوابیں دیکھا کرتے ہیں جو ایک کابوس کی ایک قسم ہے اس جگہ ایک محقق انگریز نے یہ تاویل کی ہے کہ شیطان کے آنے سے مراد یہ ہے کہ مسیحؑ کو تین مرتبہ شیطانی الہام ہوا تھا مگر مسیح شیطانی الہام سے متاثر نہیں ہوا ایک شیطانی الہام یہ تھا کہ مسیحؑ کے دل میں شیطان کی طرف سے یہ ڈالا گیا کہ وہ خدا کو چھوڑ دے اور محض شیطان کے تابع ہو جائے مگر تعجب کہ شیطان خدا کے بیٹے پر مسلط ہوا اور دنیا کی طرف اس کو رجوع دیا حالانکہ وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے اور پھر خدا ہونے کے برخلاف وہ مرتا ہے کیا خدا بھی مرا کرتا ہے اور اگر محض انسان مرا ہے تو پھر کیوں یہ دعویٰ ہے کہ ابن اللہ نے انسانوں کے لئے جان دی۔ اور پھر وہ ابن اللہ کہلا کر قیامت کے وقت سے بھی بے خبر ہے جیسا کہ مسیحؑ کا اقرار انجیل میں موجود ہے کہ وہ باوجود ابن اللہ ہونے کے نہیں جانتا کہ قیامت کب آئیگی۔ باوجود خدا کہلانے کے قیامت کے علم سے بے خبر ہونا کس قدر بیہودہ بات ہے بلکہ قیامت تو دور رہی اس کو تو یہ بھی خبر نہ تھی کہ جس درخت انجیر کی طرف چلا ہے اس پر کوئی پھل نہیں۔

اب ہم اصل امر کی طرف رجوع کر کے مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ایک وحی اگر کسی گذشتہ قصہ یا کتاب کے مطابق ہو جائے یا پوری مطابق نہ ہو یا فرض کرو کہ وہ قصہ یا وہ کتاب لوگوں کی نظر میں ایک فرضی کتاب یا فرضی قصہ ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحی پر کوئی حملہ نہیں ہو سکتا جن کتابوں کا نام عیسائی لوگ تاریخی کتابیں رکھتے یا آسمانی وحی کہتے ہیں یہ تمام بے بنیاد باتیں ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں اور کوئی بات ان کی شکوک و شبہات کے گند سے خالی نہیں اور جن کتابوں کو وہ جعلی اور فرضی کہتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی نہ ہوں اور جن کتابوں کو وہ صحیح مانتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی ہوں خدا تعالیٰ کی کتاب ان کی مستند یا غیر مستند کی محتاج نہیں ہے خدا تعالیٰ کی سچی کتاب کا یہ معیار نہیں ہے کہ ایسی کتابوں کی مطابق ہو یا نہ ہو جاوے عیسائیوں کا کسی کتاب کو جعلی کہنا ایسا امر نہیں ہے کہ جو حجت قطعی تحقیقات کا نتیجہ ہو چکا ہے اور نہ ان کا کسی کتاب کو صحیح کہنا کسی باضابطہ ثبوت پر مبنی ہے۔ صرف ان کے ظنون اور خیالات ہیں۔ لہذا ان کے یہ بیہودہ خیالات خدا کی کتاب کے معیار نہیں ہو سکتے۔ بلکہ معیار یہ ہے۔ کہ دیکھنا چاہیے۔ کہ وہ کتاب خدا کے قانون قدرت اور قوی معجزات سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرتی ہے یا نہیں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے ہیں اور پیشگوئیوں کا تو شمار نہیں مگر ہمیں ضرورت نہیں کہ ان گذشتہ معجزات کو پیش کریں بلکہ ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی امت خالی اور تہی دست ہے صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین امت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہ صلعم اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز میں مشرف ہوتا ہوں اب ہوشیار ہو جاؤ اور سوچ کر دیکھ لو کہ جس حالت میں دنیا میں ہزارہا مذہب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو کیونکر ثابت ہو کہ وہ درحقیقت منجانب اللہ ہیں آخر سچے مذہب کے لئے کوئی تو مابہ الامتیاز چاہیئے اور صرف معقولیت کا دعویٰ کسی مذہب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ معقول باتیں انسان بھی بنا سکتا ہے اور جو خدا محض انسانی دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے جو اپنے قوی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کو ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدائی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہو تا معلوم ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے سو یہ مذہب اسلام ہے وہ خدا جو پوشیدہ ہے اور ہزاروں پردوں میں ہے اسی مذہب کے ذریعہ سے اس کا پتہ لگتا ہے وہ اسی مذہب کے حقیقی پیروؤں پر وہ ظاہر ہوتا ہے جو درحقیقت سچا ہے سچے مذہب پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور خدا اس کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں جن مذاہب کا صرف قصوں پر مدار ہے وہ بت پرستی سے کم نہیں ان مذاہب میں کوئی سچائی کی روح نہیں ہے اگر خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اگر وہ اب بھی بولتا اور سنتا ہے جیسا کہ پہلے تھا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ اس زمانہ میں ایسا چپ ہو جائے کہ گویا موجود نہیں اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو یقیناً وہ اب سنتا بھی نہیں گویا اب کچھ بھی نہیں سو سچا وہی مذہب ہے کہ جو اس زمانہ میں بھی خدا کا سننا اور بولنا دونوں ثابت کرتا ہے غرض سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے خداشناسی ایک نہایت مشکل کام ہے دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے جو خدا کا پتہ لگا دیں کیونکہ زمین و آسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ترکیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے اور ہونا چاہیئے اور ہے میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے پس اس وجود کا واقعی طور پر پتہ دینے والا صرف قرآن* ہے جو صرف خداشناسی کی تاکید نہیں کرتا بلکہ آپ دکھلا دیتا ہے اور کوئی کتاب آسمانی ایسی نہیں ہے کہ اس پوشیدہ وجود کا پتہ دے۔

مذہب سے غرض کیا ہے؟ بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہو گا حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے جو عالم آخرت میں انواع واقسام کے رنگوں میں ظاہر ہو گا اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ

---

* اس زمانہ میں یہودی لوگ الیاس نبی کے دوبارہ دنیا میں آنے اور آسمان سے اترنے کے ایسے منتظر تھے جیسے کہ آج کل ہمارے مخالف مولوی حضرت عیسیٰ کے آسمان سے اترنے کے منتظر ہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کی تاویل کرنی پڑی اسی وجہ سے یہودی اب تک ان کو سچا نبی نہیں جانتے کہ الیاس آسمان سے نہیں اترا اس عقیدہ کی وجہ سے یہودی تو اصل جہنم ہوئے مگر اب اسی طرح خام میں مسلمان گرفتار ہیں یہ سراسر یہودیوں کا رنگ ہے خیر اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ منہ۔

* دنیا میں ایک قرآن ہی ہے جس نے خدا کی ذات اور صفات کو خدا کی اس قانون قدرت کے مطابق [illegible] جو اس کے نقش کی دنیا میں پایا جاتا ہے اور جو انسانی فطرت خدا نے انسان کی ضمیر میں منقوش ہے [illegible] ورقوں میں محبوس ہے اور جس بات تک نہیں پہنچی وہ اس خدا سے محجوب ہے لیکن جو خدا کو قرآن شریف [illegible] کوئی شخص ذوی العقول میں سے بے خبر نہیں اس لئے سچا خدا وہی خدا ہے جس کو قرآن نے پیش کیا ہے جس کو انسانی فطرت اور قانون قدرت سے رکھا ہے۔ منہ۔

خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو۔ اور پھر پوری محبت ہو۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کونسا مذہب اور کونسی کتاب ہے جس کے ذریعہ سے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے۔ انجیل تو صاف جواب دیتی ہے کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے اور یقین کرنے کی راہیں مسدود ہیں اور جو کچھ ہوا وہ پہلے ہو چکا اور آگے کچھ نہیں۔ مگر تعجب کہ وہ خدا جو اب تک اس زمانہ میں بھی سنتا ہے وہ اس زمانہ میں بولنے سے کیوں عاجز ہو گیا ہے۔ کیا ہم اس اعتقاد پر تسلی پکڑ سکتے ہیں کہ پہلے کسی زمانہ میں وہ بولتا بھی تھا اور سنتا بھی مگر اب وہ صرف سنتا ہے مگر بولتا نہیں۔ ایسا خدا کس کام کا جو ایک انسان کی طرح جو بڈھا ہو کر بعض قویٰ اس کے بیکار ہو جاتے ہیں امتداد زمانہ کی وجہ سے بعض قویٰ اس کے بھی بیکار ہو گئے۔ اور نیز ایسا خدا کس کام کا کہ جب تک تختی سے باندھ کر اس کو کوڑے نہ لگیں اور اس کے منہ پر تھوکا نہ جاوے اور چند روز اس کو حوالات میں نہ رکھا جاوے اور آخر اس کو صلیب پر نہ کھینچا جائے۔ تب تک وہ اپنے بندوں کے گناہ نہیں بخش سکتا۔ ہم تو ایسے خدا سے سخت بیزار ہیں جس پر ایک ذلیل قوم یہودیوں کی جو اپنی حکومت بھی کھو بیٹھی تھی غالب آگئی۔ ہم اس خدا کو سچا خدا جانتے ہیں جس نے ایک مکہ کے غریب بیکس کو اپنا نبی بنا کر اپنی قدرت اور غلبہ کا جلوہ اسی زمانہ میں تمام جہان کو دکھا دیا یہاں تک کہ جب شاہ ایران نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے اپنے سپاہی بھیجے تو اس قادر خدا نے اپنے رسول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہدے کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ ایک طرف ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ رومی کا ایک سپاہی اس کو گرفتار کر کے ایک دو [illegible] خانہ میں ڈال دیتا ہے اور تمام رات کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور دوسری طرف وہ مرد ہے کہ صرف رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا اس کے مقابلہ پر بادشاہوں کو ہلاک کرتا ہے یہ مقولہ طالب حق کے لئے نہایت نافع ہے۔ کہ یار غالب شو کہ تا غالب شوی ہم ایسے مذہب کو کیا کریں جو مردہ مذہب ہے۔ ہم ایسی کتاب سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مردہ کتاب ہے اور ہمیں ایسا خدا کیا فیض پہنچا سکتا ہے۔ جو مردہ خدا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اپنے خدائے پاک کے یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں اور قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں اور وہ خدا جس کو یسوع مسیح کہتا ہے کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور مسیح کی طرح میرے پر بھی بہت حملے ہوئے ہیں۔ مگر ہر ایک حملے میں دشمن ناکام رہے اور مجھے پھانسی دینے کے لئے منصوبہ کیا گیا۔ مگر میں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ہر ایک بلا کے وقت میرے خدا نے مجھے بچایا اور میرے لئے اس نے بڑے بڑے معجزات دکھلائے اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھلائے اور ہزارہا نشانوں سے اس نے مجھے ثابت کر دیا کہ خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور میں عیسیٰ مسیحؑ کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔ اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے۔ جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے۔ کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اسی خدا کو اس کے نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے۔ ہمارے پر محض اسی نبی کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونیکا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بھی بڑھ کر ہو سکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے کفر خود تمہارے اندر ہے کہ اس آیت کے کیا معنے ہیں۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ تو ایسا کفر نہ پڑھتے۔ خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو۔ کیونکہ ایک سچا مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے شناخت ہو سکتا ہے پس یاد رہے کہ وہی سچا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے دوسرے مذاہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کی جاتی ہیں گویا انسان کا خدا پر احسان ہے جو اس نے اس کا پتہ دیا مگر اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اپنی انا الموجود کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا پس اس رسولؐ پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو شناخت کیا۔

بالآخر میں دوبارہ افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا اخت ہارون ہونا آپ پر بڑا اثر ڈالتا ہے۔ میری نگاہ میں آپ کی بہت ناواقفیت ظاہر کرتا ہے۔ اس بیہودہ اعتراض پر پہلے علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اگر استعارہ کے رنگ میں یا اور بنا پر خدا تعالیٰ نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرایا تو آپ کو اس سے کیوں تعجب ہوا جبکہ قرآن شریف بجائے خود بار بار بیان کر چکا ہے کہ ہارون نبی حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا اور یہ مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ تھی۔ جو چودہ سو برس بعد ہارون کے پیدا ہوئی تو کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان واقعات سے بے خبر ہے اور نعوذ باللہ اس نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرانے میں غلطی کی ہے کس درجہ کے خبیث طبع یہ لوگ ہیں کہ بیہودہ اعتراض کر کے خوش ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ مریم کا کوئی بھائی ہو جس کا نام ہارون ہو۔ عدم علم سے عدم شے تو لازم نہیں آتا۔ مگر یہ لوگ اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے اور نہیں دیکھتے کہ انجیل کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تھا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینہ کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ اگر درحقیقت معجزہ کے طور پر یہ حمل تھا۔ تو کیوں وضع حمل تک صبر نہیں کیا گیا۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ عہد تو یہ تھا کہ مریم مدت العمر ہیکل کی خدمت میں رہیگی پھر کیوں عہد شکنی کر کے اور اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یوسف نجار کی بیوی بنایا گیا۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ توریت کی رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے۔ پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی وہ لوگ جو تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید ان کو یوسف کے اس نکاح کی اطلاع نہیں۔ غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا اگرچہ ہم قرآن شریف کی تعلیم کے رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدمؑ بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے القصہ حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی۔ اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی افسوس اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے ناجائز تعلق کے شبہات شائع کئے پس اگر کوئی اعتراض قابل حل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا ہارون بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی لفظ نہیں کہ وہ ہارون نبی کی مریم ہمشیرہ تھی صرف ہارون کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہودیوں میں یہ رسم تھی کہ نبیوں کے نام تبرک کا

رکھے جاتے تھے سو قرین قیاس ہے کہ مریم کا کوئی بھائی ہوگا جس کا نام ہارون ہوگا اور اس بیان کو محل اعتراض سمجھنا سراسر حماقت ہے۔

اور قصہ اصحاب کہف وغیرہ اگر یہودیوں اور عیسائیوں کی پہلی کتابوں میں بھی ہو اور اگر فرض کر لیں کہ وہ لوگ ان قصوں کو ایک فرضی قصے سمجھتے ہوں تو اس میں کیا حرج ہے آپ کو یاد ہے کہ ان لوگوں کی مذہبی اور تاریخی کتابیں اور خود ان کی آسمانی کتابیں تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں۔ آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ یورپ میں ان کتابوں کے بارے میں آج کل کس قدر ماتم ہو رہا ہے اور سلیم طبیعتیں خود بخود اسلام کی طرف آتی جاتی ہیں اور بڑی بڑی کتابیں اسلام کی حمایت میں تالیف ہو رہی ہیں چنانچہ بہت انگریز امریکہ وغیرہ ممالک کے ہمارے سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ آخر جھوٹ کب تک چھپا رہے پس سوچنے کا مقام ہے کہ وحی الٰہی کو ایسی کتابوں کی اقتباس کی کیا ضرورت پیش آئی تھی خوب یاد رکھو کہ یہ لوگ اندھے ہیں اور ان کی تمام کتابیں اندھی ہیں تعجب کہ جس حالت میں قرآن شریف ایسے جزیرہ میں نازل ہوا جس کے لوگ عموماً عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں سے بے خبر تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اُمّی تھے تو پھر یہ تہمتیں اجتناب پر لگانا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے بکلی بے خوف ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰؑ پر کس قدر اعتراض ہوں گے جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائبل اور طالمود کی عبارتوں سے ایسی پُر ہے کہ ہم لوگ محض قرآن شریف کے ارشاد کی وجہ سے اُنپر ایمان لاتے ہیں ورنہ اناجیل کی نسبت بڑے شبہات پیدا ہوتے ہیں اور افسوس کہ انجیلوں میں ایک بات بھی ایسی نہیں کہ جو بلفظہٖ پہلی کتابوں میں موجود نہیں اور پھر اگر قرآن نے بائبل کی متفرق سچائیوں اور صداقتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا تو اس میں کونسا استبعاد عقلی ہوا اور کیا غضب آگیا۔ کیا آپ کے نزدیک یہ محال ہے کہ یہ تمام قصے قرآن شریف کے بذریعہ وحی کے لئے گئے ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب وحی ہونا دلائل قاطعہ سے ثابت ہے اور آپ کی نبوت حقہ کے انوار و برکات ابتک ظہور میں آ رہے ہیں تو کیوں شیطانی وساوس دل میں داخل کئے جائیں کہ نعوذ باللہ قرآن شریف کا کوئی قصہ کسی پہلی کتاب یا کتبہ سے نقل کیا گیا ہے کیا آپ کو خدا تعالیٰ کے وجود میں کچھ شک ہے یا آپ اُس کو علم غیب پر قادر نہیں جانتے اور میں بیان کر چکا ہوں کہ عیسائیوں اور یہودیوں کا کسی کتاب کو اصلی قرار دینا اور کسی کو فرضی سمجھنا یہ سب بے بنیاد خیالات ہیں نہ کسی نے اصلی کی اصلیت کا ملاحظہ کیا اور نہ کسی نے جعل ساز کو پکڑا۔ اس کی نسبت خود یورپ کے محققین کی شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں ایک اندھی قوم ہے جن میں ایمانی روشنی باقی نہیں رہی اور عیسائیوں پر تو نہایت ہی افسوس ہے جنہوں نے طبعی اور فلسفہ پڑھ کر ڈبو دیا۔ ایک طرف تو آسمانوں کے منکر ہیں اور ایک طرف حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر بٹھلاتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ اگر یہود کی پہلی کتابیں سچی ہیں تو ان کی بنا پر حضرت عیسیٰؑ کی نبوت ہی ثابت نہیں ہوتی مثلاً سچے مسیح موعود کے لئے جس کا حضرت عیسیٰؑ کو دعویٰ ہے۔ ملاکی نبی کی کتاب کے رُو سے یہ ضروری تھا کہ اس سے پہلے الیاسؑ نبی دوبارہ دنیا میں آتا۔ مگر الیاسؑ تو ابتک نہ آیا درحقیقت یہودیوں کی طرف سے یہ بڑی حجت ہے جس کا جواب حضرت عیسیٰ صفائی سے نہیں دے سکے یہ قرآن شریف کا حضرت عیسیٰؑ پر احسان ہے جو ان کی نبوت کا اعلان فرمایا۔ اور کفارہ کا مسئلہ تو حضرت عیسیٰ نے آپ رد کر دیا ہے جبکہ کہا کہ میری یونس نبی کی مثال ہے جو تین دن زندہ مچھلی کے پیٹ میں رہا اب اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت صلیب پر مر گئے تھے تو ان کو یونسؑ سے کیا مشابہت اور یونسؑ کو ان سے کیا نسبت اس تمثیل سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر مرے نہیں صرف یونس کی طرح بے ہوش ہو گئے تھے اور نسخہ مرہم عیسیٰ جو قریباً تمام طبی کتابوں میں پایا جاتا ہے اس کے عنوان میں لکھا ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسیٰ کے لئے طیار کیا گیا تھا یعنی اُن کی چوٹوں کے لئے جو صلیب پر آئی تھیں۔ اگر در خانہ کس است ہمیں قدر بس است۔

خاتمہ رسالہ نجات حقیقی کے بیان میں

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس رسالہ کے اخیر میں نجات حقیقی کا کچھ ذکر کیا جاوے کیونکہ تمام اہل مذاہب کا کسی مذہب کی پیروی سے یہی مدعا اور مقصد ہے کہ نجات حاصل ہو مگر افسوس کہ اکثر لوگ نجات کے حقیقی معنوں سے بے خبر اور غافل ہیں عیسائیوں کے نزدیک نجات کے یہ معنے ہیں کہ گناہ کے مواخذہ سے رہائی ہو جائے لیکن دراصل نجات کے یہ معنے نہیں ہیں اور ممکن ہے کہ ایک شخص نہ زنا کرے نہ چوری کرے نہ جھوٹی گواہی دے نہ خون کرے اور نہ کسی اور گناہ کا جہاں تک اس کو علم ہے ارتکاب کرے اور باایں ہمہ نجات کی کیفیت سے بے نصیب اور محروم ہو کیونکہ دراصل نجات اس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگا دی گئی ہے جو محض خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اُس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے جس میں یہ شرط ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے لیکن بسا اوقات انسان اپنی غلط کاریوں سے ایسی چیزوں میں اپنی اس خوشحالی کو طلب کرتا ہے کہ جن سے آخر کار تکلیف اور ناخوشی اور بھی بڑھتی ہے چنانچہ اکثر لوگ دنیا کی نفسانی عیاشیوں میں اس خوشحالی کو طلب کرتے ہیں اور دن رات مے خواری اور شہوات نفسانیہ کا شغل رکھ کر انجام کار طرح طرح کی مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آخر کار سکتہ فالج رعشہ اور کزاز اور یا انتڑیوں یا جگر کے پھوڑوں میں مبتلا ہو کر اور یا آتشک یا سوزاک کی قابل شرم مرض سے اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں اور عیاشی اس کے کہ ان کی قوتیں قبل از وقت تحلیل ہو جاتی ہیں اس لئے وہ طبعی عمر سے بھی بے نصیب رہتے ہیں اور انجام کار ان کو اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ جن چیزوں کو انہوں نے اپنی خوشحالی کا ذریعہ سمجھا تھا دراصل وہی چیزیں ان کی ہلاکت کا موجب تھیں اور بعض لوگ دنیوی عزت اور نام وری کے بڑھانے اور مراتب مناصب کے طلب کرنے میں اپنی خوشحالی دیکھتے ہیں اور اپنی زندگی کے اصل مطلب سے ناآشنا رہتے ہیں لیکن آخر کار وہ بھی حسرت سے مرتے ہیں اور بعض اسی خواہش سے دنیا کا مال اکٹھا کرتے رہتے ہیں کہ شاید اسی میں خوشحالی پیدا ہو مگر انجام یہ ہوتا ہے کہ اس اپنی تمام اندوختہ کو چھوڑ کر بڑے درد اور دکھ کے ساتھ اور بڑی تلخیوں کے ساتھ موت کا پیالہ پیتے ہیں۔ طالب حق کے لئے جو قابل غور سوال ہے وہ یہی سوال ہے کہ سچی خوشحالی کیونکر حاصل ہو جو دائمی مسرت اور خوشی کا موجب ہو اور درحقیقت سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس خوشحالی تک پہنچا دے سو ہم قرآن شریف کی ہدایت سے اس عمیق در دقیق نکتہ تک پہنچتے ہیں کہ وہ ابدی خوشحالی خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت اور پھر اس یگانہ کی پاک اور کامل اور ذاتی محبت اور کامل ایمان میں ہے جو دل میں عاشقانہ بیقراری پیدا کرے۔ یہ چند لفظ کہنے کو تو بہت تھوڑے ہیں۔ لیکن ان کی کیفیت بیان کرنے کے لئے ایک دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکتا۔

یاد رہے کہ صحیح معرفت حضرت عزت جلشانہٗ کی کئی نشانیاں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی قدرت اور توحید اور علم اور ہر ایک خوبی اور صفت پر کوئی داغ نقص کا لگایا جائے کیونکہ جس ذات کا ذرہ ذرہ پر حکم ہے اور جس کے تصرف میں تمام فوجیں روحوں اور تمام ہیکل زمین و آسمان کی ہیں وہ اگر اپنی قدرتوں اور حکمتوں اور قوتوں میں ناقص ہو تو عالم جسمانی اور روحانی کا کام چل ہی نہیں سکتا اگر نعوذ باللہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ذرات اجسام کی تمام طاقتیں اور ارواح اور ان کی تمام قوتیں خود بخود ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا علم اور توحید اور قدرت تینوں ناقص ہیں۔ وجہ یہ کہ اگر تمام ارواح اور ذرات خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پیدا شدہ نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو کہ خدا تعالیٰ کو ان اندرونی حالات کا علم ہے اور جبکہ اس کے علم پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ اس کے برخلاف دلیل ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہماری طرح خدا تعالیٰ بھی اُن چیزوں کی اصل کنہ سے بے خبر ہے اور اس کا علم ان کے پوشیدہ در پوشیدہ اسرار پر محیط نہیں ہے جیسا ظاہر ہے کہ جیسے مثلاً ایک دوا اپنے ہاتھ سے طیار کیجاتی ہے یا اپنی نظر کے سامنے ایک شربت یا گولیاں یا چند دواؤں کا عرق طیار کرتا ہے تو بوجہ اس کے کہ ہم خود

اُس نسخہ کے بنانے والے ہیں ہمیں ان تمام دواؤں کا پورا علم ہوتا ہے اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ یہ فلاں اور فلاں فلاں وزن کے ساتھ اس نسخہ کے لئے ڈالی گئی ہے لیکن اگر کوئی عرق یا گولیاں یا شربت ایسا مجہول الکنہ ہو جس کو ہم نے بنایا نہیں اور نہ ہم اُن اجزا کو جدا جدا کر سکتے ہیں تو ہم ضرور ان مفردات سے بے خبر ہوں گے اور یہ بات اور بدیہی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کو ذرات اور ارواح کا بنانیوالا مان لیا جائے تو ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ بالضرور خدا تعالیٰ کو ان تمام ذرات اور ارواح کی پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ وہ خود ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانیوالا ہے اور بنانیوالا اپنی بنائی ہوئی چیز سے بے خبر نہیں ہوتا لیکن اگر یہ صورت ہو کہ وہ ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانیوالا نہیں ہے تو کوئی برہان اس پر قائم نہیں ہو سکتی کہ اس کو ان تمام قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے۔ اگر تم بغیر دلیل کے کہو کہ اس کو علم ہے تو یہ ایک تحکم ہے اور محض بلا دلیل دعویٰ ہے لیکن جیسا کہ یہ دلیل ہمارے ہاتھ میں ہے کہ بنانیوالا ضرور اپنی بنائی ہوئی چیز کا علم رکھتا ہے اس کے مقابل پر کونسی دلیل آپ کے ہاتھ میں ہے کہ جو چیزیں اپنے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے بنائی نہیں اس کو ان کی تمام پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم ہے کیونکہ وہ چیزیں خدا تعالیٰ کی وجود کا عین تو نہیں تا جیسا کہ اپنے وجود پر اطلاع ہوتی ہے ان پر بھی اطلاع ہو۔ بلکہ وہ تمام چیزیں آریہ سماج کے اعتقاد کے رُو سے اپنے اپنے وجود کی آپ ہی خدا ہیں اور آپ ہی انادی اور قدیم ہیں اور بوجہ غیر مخلوق اور قدیم ہونے کے پرمیشر سے ایسی بے تعلق ہیں کہ اگر اُس پرمیشر کا مرنا بھی فرض کر لیں تو ان چیزوں کا کچھ بھی حرج نہیں کیونکہ جس حالت میں پرمیشر ان قوتوں اور طاقتوں کا پیدا کرنیوالا نہیں تو وہ چیزیں اپنی بقا میں بھی پرمیشر کی محتاج نہیں جیسا کہ اپنے پیدا ہونے میں محتاج نہیں اور خدا تعالیٰ کے دو نام ہیں۔ ایک حیّ۔ دوسرا قیوم۔ حیّ کے یہ معنے ہیں کہ خود بخود زندہ اور دوسری چیزوں کو زندگی بخشنے والا۔ اور قیوم کے یہ معنے ہیں کہ اپنی ذات میں آپ قائم اور اپنی پیدا کردہ چیزوں کو اپنے سہارے سے باقی رکھنے والا۔ پس خدا تعالیٰ کے نام قیوم سے وہ چیز فائدہ اٹھا سکتی ہے جو پہلے اس سے اس کے نام حیّ سے فائدہ اٹھا چکی ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا کردہ چیزوں کو سہارا دیتا ہے نہ ایسی چیزوں کو جن کے وجود اور ہستی کو اس کا ہاتھ ہی نہیں چھوا۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنیوالا مانتا ہے اسی کا حق ہے کہ اس کو قیوم بھی مانے یعنی اپنی پیدا کردہ کو اپنی ذات سے سہارا دینے والا لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنے والا نہیں جانتا۔ اس کا حق نہیں ہے کہ اس کی نسبت یہ عقیدہ رکھے کہ وہ ان چیزوں کو ان کے رہنے میں سہارا دینے والا ہے کیونکہ سہارا دینے کے یہ معنے ہیں کہ اگر اس کا سہارا نہ ہو وہ چیزیں معدوم ہو جائیں اور ظاہر ہے کہ جن چیزوں کا اُس کی طرف سے وجود نہیں وہ چیزیں اپنے بقائے وجود میں اُس کی محتاج بھی نہیں ہو سکتیں اور اگر وہ بقائے وجود میں محتاج ہیں تو اُس وجود کی پیدائش میں بھی محتاج ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ کے یہ دونوں اسم حیّ و قیوم اپنی تاثیر میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں کبھی علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتے پس جن لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ خدا روحوں اور ذرات کا پیدا کرنیوالا نہیں وہ اگر عقل اور سمجھ سے کچھ کام لیں تو ان کو اقرار کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ ان چیزوں کا قیوم بھی نہیں یعنی وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا تعالیٰ کے سہارے سے ذرات یا ارواح پیدا ہوئے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے سہارے کی محتاج وہ چیزیں ہیں جو اس کی پیدا کردہ ہیں۔ غیر کو جو اپنے وجود میں اس کا محتاج نہیں اس کے سہارے کی کیوں حاجت پڑ گئی۔ یہ تو محض ایک بے دلیل بات ہے اور ہم ابھی یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ اگر ذرات اور ارواح قدیم سے انادی اور خود بخود مانا جائے تو اس بات پر کوئی دلیل قائم ہو سکتی کہ خدا تعالیٰ کو ان کے پوشیدہ خواص اور دقیق در دقیق طاقتوں اور قوتوں کا علم ہے اور یہ کہنا کہ چونکہ وہ ان کا پرمیشر ہے اس لئے اس کو ان کے پوشیدہ خواص اور طاقتوں کا علم ہے یہ صرف ایک دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہیں کی گئی اور کوئی برہان پیش نہیں کی اور نہ کوئی رشتہ عبودیت اور الوہیت کا ثابت کیا گیا بلکہ وہ اُن کا پرمیشر ہی نہیں بھلا جس کا کوئی رشتہ خالق ہونے کا ذرات اور روحوں سے نہیں وہ ان کا پرمیشر کاہے کا ہوا اور کن معنوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ روحوں اور ذرات کا پرمیشر ہے اور یہ اضافت کس بنا پر ہو سکتی ہے کہ خدا روحوں اور ذرات کا پرمیشر ہے یا تو اضافت ملک کی ہوتی ہے جیسے کہا جاوے کہ غلام زید یعنی زید کا غلام۔ سو مملوک ہونے کی کوئی وجوہ چاہئیں اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں آزاد چیزوں کو جو اپنے قویٰ قدیم سے آپ رکھتی ہیں۔ پرمیشر کی بلا وجہ ملک قرار دیا جائے اور یا اضافت کسی رشتہ کی وجہ سے ہوتی ہے جیسا کہ کہا جائے کہ پسر زید۔ لیکن جبکہ ارواح اور ذرات کا پرمیشر کے ساتھ کوئی رشتہ عبودیت اور ربوبیت نہیں تو یہ اضافت بھی ناجائز ہے اور اس حالت میں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایسے بے تعلق روحوں کے لئے نہ تو پرمیشر کا وجود بھی کچھ مفید ہے اور نہ اس کا عدم کچھ مضر ہے بلکہ ایسی حالت میں نجات جس کو آریہ سماج والے مکتی کہتے ہیں بالکل غیر ممکن اور ممتنع امر ہے کیونکہ نجات کا تمام مدار خدا تعالیٰ کی محبت ذاتیہ پر ہے اور محبت ذاتیہ اُس محبت کا نام ہے جو روحوں کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مخلوق ہو پھر جس حالت میں ارواح پرمیشر کی مخلوق ہی نہیں ہیں تو پھر ان کی فطرتی محبت پرمیشر سے کیونکر ہو سکتی ہے اور کب اور کس وقت پرمیشر نے اُن کی فطرت کے اندر ہاتھ ڈال کر یہ محبت اس میں رکھدی یہ تو غیر ممکن ہے وجہ یہ کہ فطرتی محبت اس محبت کا نام ہے جو فطرت کے ساتھ ہمیشہ سے لگی ہوئی ہو اور پیچھے سے لاحق نہ ہو جیسا کہ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے جیسا کہ اس کا یہ قول ہے۔ الستُ بربکم۔ قالوا بلیٰ۔ یعنی میں نے روحوں سے سوال کیا کہ کیا میں تمہارا پیدا کنندہ نہیں ہوں تو روحوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں اس آیت کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسانی روح کی فطرت میں یہ شہادت موجود ہے۔ کہ اس کا خدا پیدا کنندہ ہے۔ پس روح کو اپنے پیدا کنندہ سے طبعاً و فطرتاً محبت ہے۔ اس لئے کہ وہ اسی کی پیدائش ہے اور اسی کی طرف اس دوسری آیت میں اشارہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ یعنی روح کا خدائے واحد لاشریک کا طلبگار ہونا اور بغیر خدا کے وصال کے کسی چیز سے سچی خوشحالی نہ پانا یہ انسانی فطرت میں داخل ہے یعنی خدا نے اس خواہش کو انسانی روح میں پیدا کر رکھا ہے جو انسانی روح کسی چیز سے تسلی اور سکینت بجز وصال الٰہی کے نہیں پا سکتی پس اگر انسانی روح میں یہ خواہش موجود ہے۔ تو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ کہ روح خدا کی پیدا کردہ ہے جس نے اس میں یہ خواہش ڈالدی مگر یہ خواہش تو درحقیقت انسانی روح میں موجود ہے اس سے ثابت ہوا کہ انسانی روح درحقیقت خدا کی پیدا کردہ ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر دو چیزوں میں کوئی ذاتی تعلق درمیان ہو اسی قدر ان میں اس تعلق کی وجہ سے محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ ماں کو اپنے بچہ سے محبت ہوتی ہے اور بچہ کو اپنی ماں سے کیونکہ وہ اس کے خون سے پیدا ہوتا ہے اور اُس کے رحم میں پرورش پائی ہے پس اگر روحوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق پیدائش کا درمیان نہیں اور وہ قدیم سے خود بخود ہیں تو عقل قبول نہیں کر سکتی کہ ان کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو اور جب ان کی فطرت میں پرمیشر کی محبت نہیں تو وہ کسی طرح نجات پا ہی نہیں سکتیں۔

اصل حقیقت اور اصل سرچشمہ نجات کا محبت ذاتی ہے جو وصال الٰہی تک پہنچاتی ہے وجہ یہ کہ کوئی محب اپنے محبوب سے جدا نہیں رہ سکتا اور چونکہ خدا نور وحدہٗ ہے اس لئے اس کی محبت سے نور نجات پیدا ہو جاتا ہے اور وہ محبت جو انسان کی فطرت میں ہے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی محبت ذاتی انسان کی محبت ذاتی میں ایک عاشقانہ حالت جوش بخشتی ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے ایک فنا کی صورت پیدا ہو کر بقا باللہ کا نور پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات کہ دونوں محبتوں کا باہم ملنا ضروری طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہے کہ ایسے انسان کا انجام فنا فی اللہ ہو اور خاکستر کی طرح یہ وجود جل کر (جو حجابات ہیں) سراسر عشق الٰہی میں روح غرق ہو جائے۔ اس کی مثال وہ حالت ہے کہ جب انسان پر آسمان سے صاعقہ پڑتی ہے تو اس آگ کی کشش سے انسان کے بدن کی اندرونی آگ یکدفعہ باہر آ جاتی ہے تو اس کا نتیجہ جسمانی فنا ہوتا ہے پس دراصل یہ روحانی موت بھی اسی طرح دو قسم کی آگ کو چاہتی ہے۔ ایک آسمانی آگ۔ اور ایک اندرونی آگ اور دونوں کے ملنے سے وہ فنا پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے بغیر سلوک تمام نہیں ہو سکتا یہی فنا وہ چیز ہے جس

پر سالکوں کا سلوک ختم ہو جاتا ہے اور جو انسانی مجاہدات کی آخری حد ہے۔ اسی فنا کے بعد فضل اور موہبت کے طور پر مرتبہ بقا کا انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرتبہ ملا انعام کے طور پر ملا یعنی محض فضل سے نہ کسی عمل کا اجر۔ اور یہ عشق الٰہی کا آخری نتیجہ ہے۔ جس سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوتی ہے اور موت سے نجات ہوتی ہے۔ ہمیشہ کی زندگی بجز خدا تعالیٰ کے کسی کا حق نہیں وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ پس انسانوں میں سے اسی انسان کو یہ جاودانی زندگی ملتی ہے جو غیروں کی محبت سے اپنا تعلق توڑ کر اور اپنی محبت ذاتی کے ساتھ خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر ظلی طور پر اس سے حیات جاودانی کا حصہ لیتا ہے اور ایسے شخص کو مردہ کہنا ناروا ہے کیونکہ وہ خدا میں ہو کر زندہ ہو گیا ہے۔ مردے وہ لوگ ہیں۔ جو خدا سے دور رہ کر مر گئے۔ پس سخت کافر اور بے دین اور مشرک وہ لوگ ہیں۔ جو بغیر پانے محبت ذاتی اور وصال الٰہی کے تمام ارواح کی نسبت انادی اور قدیم زندگی کے قائل ہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ کسی چیز کو بجز خدا کے کوئی ہستی نہیں محض خدا ہے جس کا نام ہست ہے۔ پھر اس کے زیر سایہ ہو کر اور اس کی محبت میں محو ہو کر واصلوں کی روحیں حقیقی زندگی پاتی ہیں اور اس کے وصال کے بغیر زندگی حاصل نہیں ہو سکتی اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں کافروں کا نام مردے رکھتا ہے اور دوزخیوں کی نسبت فرماتا ہے۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیی۔ یعنی جو شخص مجرم ہونے کی حالت میں اپنے رب کو ملیگا۔ اس کے لئے جہنم ہے نہ اس میں مریگا اور نہ زندہ رہیگا۔ یعنی اس لئے نہیں مریگا کہ در اصل وہ تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا وجود ضروری ہے اور اس کو زندہ بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ حقیقی زندگی وصال الٰہی سے حاصل ہوتی ہے اور حقیقی زندگی عین نجات ہے اور وہ بجز عشق الٰہی اور وصال حضرت عزت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر غیر قوموں کو حقیقی زندگی کی فلاسفی معلوم ہوتی۔ تو وہ کبھی دعویٰ نہ کرتے کہ تمام ارواح خود بخود قدیم سے اپنا وجود رکھتی ہیں۔ اور حقیقی زندگی سے بہرہ ور ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ علوم آسمانی ہیں اور آسمان سے ہی نازل ہوتے ہیں اور آسمانی لوگ ہی ان کی حقیقت کو جانتے ہیں۔ اور دنیا ان سے بے خبر ہے

اب ہم پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ چشمہ نجات ابدی کا وصال الٰہی ہے اور وہی نجات پاتا ہے کہ جو اس چشمہ سے زندگی کا پانی پیتا ہے اور وہ وصال میسر نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ کامل معرفت اور کامل محبت اور کامل صدق اور کامل ایمان نہ ہو اور کامل معرفت کی پہلی نشانی یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے علم کامل پر کوئی داغ نہ لگایا جائے اور ابھی ہم ثابت کر چکے ہیں کہ جو لوگ روحوں اور ذرات اجسام کو انادی اور قدیم جانتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو کامل طور پر عالم الغیب نہیں سمجھتے اسی وجہ سے فلاسفہ یونان کے جو روحوں کو انادی اور قدیم سمجھتے تھے یہ عقیدہ رکھتے تھے جو خدا تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں۔ کیونکہ جس حالت میں ارواح اور ذرات عالم قدیم اور انادی اور خود بخود ہیں اور ان کے وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو کوئی دلیل اس پر قائم نہیں ہو سکتی کہ ان کی دقیق در دقیق طاقتوں اور قوتوں کا اور پوشیدہ اسرار کا خدا کو علم ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ علم کامل جو اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزوں کے پوشیدہ حالات کی نسبت مع تمام کیفیات اور تفاصیل کے ہو سکتا ہے۔ اس کے برابر ممکن نہیں کہ دوسری چیزوں کے پوشیدہ حالات بتمام وکمال معلوم ہو سکیں بلکہ دوسرے علوم میں غلطی اور غلطی کا احتمال رہتا ہے۔ پس اس جگہ روحوں اور ذرات کے انادی اور قدیم کہنے والوں کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ علم ارواح اور ذرات کا جو خدا کی شان کے مناسب حال ہو یعنی جیسا کہ خدا کامل ہے وہ علم بھی کامل ہو اس عقیدہ کے رو سے (جو روحوں اور ذرات کو قدیم اور انادی جانتے ہیں) کا عقیدہ ہے ان کے پرمیشر کو حاصل نہیں اور اگر کوئی کہے کہ حاصل ہے تو یہ بار ثبوت اس کے ذمہ ہے کہ دلیل واضح سے اس کو ثابت کرے نہ محض دعویٰ کے طور پر۔ ظاہر ہے کہ جس حالت میں روحیں قدیم سے خود بخود اور اپنے وجود کی آپ خدا ہیں تو اس صورت میں گویا وہ تمام روحیں کسی علیحدہ محلہ میں مستقل قبضہ کے ساتھ رہتی ہیں اور پرمیشر علیحدہ رہتا ہے کوئی تعلق درمیان نہیں اور اس امر کی وجہ کچھ نہیں بتلا سکتے کہ تمام روحیں اور تمام ذرات باوجود انادی اور قدیم اور خود بخود ہونے کے پرمیشر کے ماتحت کیونکر ہو گئیں کیا کسی لڑائی اور جنگ کے بعد یہ صورت ظہور میں آئی یا خود بخود روحوں نے کچھ مصلحت سوچ کر اطاعت قبول کر لی اور جب ان کے عقیدہ کے رو سے پرمیشر دیالو اور نیاکاری تو ضرور ہے۔ مگر پھر بھی وہ رحم کرتا ہے نہ انصاف۔ کیونکہ وہ محض اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے مکتی یافتہ روحوں کو ہمیشہ کے لئے نجات نہیں دیتا وجہ یہ کہ ہمیشہ کیلئے وہ مکتی یا نجات دیوے تو اس سے لازم آتا ہے کہ کسی وقت تمام روحیں نجات پا کر بار بار دنیا میں آنے سے فراغت پا جاویں اور پرمیشر کی یہ خواہش ہے کہ دنیا کا سلسلہ بھی جاری رہے تا اس کی حکومت کی رونق بنی رہے اس لئے وہ کسی روح کو ہمیشہ کی نجات دینا ہی نہیں چاہتا بلکہ کوئی روح اوتار یا رشی یا منی کے درجہ تک بھی پہنچ گئی ہو پھر بھی بار بار اس کو آواگون کے چکر میں ڈالتا ہے۔ تو کیا ہم خداوند قادر و کریم کی طرف ایسے صفات رذیلہ منسوب کر سکتے ہیں کہ ہمیشہ وہ اپنے بندوں کو دکھ دیکر خوش ہوتا ہے۔ گو کبھی ہمیشہ کی نعام ان کو دینا نہیں چاہتا۔ خدائے قدوس اور پاک کی نسبت اس قدر بخل منسوب نہیں ہو سکتا۔ افسوس ایسے بخل کی تعلیم عیسائیوں کی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے وہ اس بات کے قائل ہیں۔ جو شخص عیسیٰ کو خدا نہیں کہے گا وہ جاودانی جہنم میں پڑیگا مگر خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ کفار ایک مدت دراز تک عذاب میں رہ کر آخر وہ خدا تعالیٰ کے رحم سے حصہ لیں گے جیسا کہ حدیث میں بھی ہے۔ یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد ونسیم الصبا تحرک ابوابھا۔ یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اس میں کوئی بھی نہیں ہوگا اور نسیم صبا اس کے کواڑ ہلائیگی۔ اسی کے مطابق قرآن شریف کی آیت ہے الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید۔ یعنی دوزخی دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے لیکن جب خدا چاہیگا تو ان کو دوزخ سے مخلصی دیگا کیونکہ تیرا رب جو چاہتا ہے کر سکتا ہے یہ تعلیم خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطابق ہے کیونکہ اس کی صفات جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی اور وہی زخمی کرتا ہے اور وہی مرہم لگاتا ہے اور یہ بات نہایت نامعقول اور خدائے عزوجل کی صفات کاملہ کے برخلاف . . . ہے کہ دوزخ میں ڈالنے کے بعد ہمیشہ اس کے صفات قہریہ جلوہ گر ہوتی رہیں اور کبھی صفت رحم اور عفو کی جوش نہ مارے اور صفات کرم اور رحم کے ہمیشہ کے لئے معطل کی طرح رہیں بلکہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مدت دراز تک جس کو انسانی کمزوری کے مناسب حال استعارہ کے رنگ میں ابد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ دوزخی دوزخ میں رہیں گے اور پھر صفت رحم اور کرم تجلی فرمائیگی۔ اور خدا اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالیگا اور جس قدر خدا کی مٹھی میں آ جاویں گے سب دوزخ سے نکالے جاویں گے۔ پس اس حدیث میں بھی آخر کار سب کی نجات کیطرف اشارہ ہے کیونکہ خدا کی مٹھی خدا کی طرح غیر محدود ہے جس سے کوئی بھی باہر نہیں رہ سکتا۔ یہ یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے رہتے ہیں کبھی انسان خدا کی صفات جلالیہ اور استغناء ذاتی کی پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کل یوم ھو فی شان۔ پس یہ سخت نادانی کا خیال ہے کہ ایسا گمان کیا جاوے کہ بعد اس کے کہ مجرم لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے پھر صفات کرم اور رحم ہمیشہ کے لئے معطل ہو جائیں گی۔ اور کبھی ان کی تجلی نہیں ہوگی کیونکہ صفات الٰہیہ کا تعطل ممتنع ہے بلکہ حقیقی صفت خدا تعالیٰ کی محبت اور رحم ہے اور وہی ام الصفات ہے اور وہی کبھی انسانی اصلاح کے لئے صفات جلالیہ اور غضبیہ کے رنگ میں جوش مارتی ہے اور جب اصلاح ہو جاتی ہے تو محبت اپنے رنگ میں ظہور کرتی ہے اور پھر بطور موہبت ہمیشہ کے لئے رہتی ہے۔ خدا ایک چڑچڑے انسان کیطرح نہیں ہے جو خواہ مخواہ عذاب دینے کا شائق ہو اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ آپ ہی اپنے پر ظلم کرتے ہیں اس کی محبت میں تمام نجات ہے اور اس کو چھوڑنے میں تمام عذاب ہے۔

ؤ انسان چونکہ بوجہ اپنی بشریت کی کمزوری کے ایسے اعمال بجا نہیں لا سکتا جن کی انتہا اور غیر محدود نعمتوں کا حق دار ہو جائے اور بغیر حصول ان نعمتوں کے بھی اور حقیقی نجات پا ہی نہیں سکتا اس لئے انسان جب اپنی قوت اور طاقت کی حد تک مجاہدہ اور جب تپ کر لیتا ہے تب عنایت الٰہی اس کی کمزوری پر رحم کر کے محض فضل سے اس کی دستگیری کرتی ہے اور صفت کے طور پر وصال الٰہی کا وہ انعام اس کو دیتی ہے جو پہلے اس سے راستبازوں کو دیا گیا تھا۔ منہ

ؤ نجات سے لازم نہیں آتا کہ سب لوگ ایک مرتبہ پر ہو جائیں گے۔ بلکہ جن لوگوں نے دنیا میں خدا کو اختیار کر لیا اور خدا کی محبت میں محو ہو گئے اور راہ مستقیم پر قائم ہو گئے ان کے خاص مراتب ہیں دوسرے لوگ اس مرتبہ تک پہنچ نہیں سکتے۔ منہ

یہ تو آریہ سماج والوں کی خدا دانی کی تعلیم ہے اور اس تعلیم کی رو سے [illegible] ہر ایک جو [illegible] خاص [illegible] عزت پاتا ہے [illegible] جاتا ہے [illegible] اس کو [illegible] پرمیشر کے [illegible] نہیں [illegible] بلکہ [illegible] مرتبہ [illegible] پرمیشر کا پیارا [illegible] اور رشی اور [illegible] اوتاروں کے [illegible] کیڑا مکوڑا بن جاتا ہے جاودانی نجات کبھی اس کو نصیب [illegible] کا وعدہ [illegible] بعد و بار [illegible] کے عذاب کا وعدہ غرض یہ تو خدا تعالیٰ کا [illegible] ادا کیا گیا ایک طرف تمام ارواح اور ذرات قدیم اور خود بخود ہونے میں اس کے شریک ٹھہرائے گئے اور دوسری طرف پرمیشر [illegible] بخیل قرار دیا گیا کہ باوجودیکہ طاقت رکھتا ہے اور سب [illegible] مگر پھر بھی کسی کو نجات ابدی دینا نہیں چاہتا۔

پھر انسان کو پاک ہونے کے بارے میں جو کچھ وید نے سکھلایا ہے اس کی تمام حقیقت نیوگ کی تعلیم سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ آریہ اپنی منکوحہ عورت کو اولاد کی خواہش سے کسی دوسرے مرد سے ہم بستر کرا سکتا ہے اور جب تک وہ عورت شدہ شدہ کام سے گیارہ بچے حاصل نہ کر لے وہ اس بیگانہ مرد سے ہر روز ہم بستر رہ سکتی ہے۔ اب ہم اس جملہ معترضہ سے اپنے اصل مطلب کی طرف آتے ہیں اور وہ یہ کہ آریوں کے اصول کے مطابق ان کا پرمیشر عالم الغیب نہیں ہو سکتا اور ان کے پاس پرمیشر کے عالم الغیب ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

ایسا ہی عیسائی عقیدہ کے رو سے خدا تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے کیونکہ جس حالت میں حضرت عیسیٰ کو خدا قرار دیا گیا ہے اور وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ میں جو خدا کا بیٹا ہوں مجھے قیامت کا علم نہیں ہے پس اس سے بجز اس کے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ خدا کو قیامت کا علم نہیں کہ کب آوے گی۔

پھر دوسری شاخ معرفت صحیحہ کی خدا تعالیٰ کی کامل قدرت کا شناخت کرنا ہے لیکن اس شاخ میں بھی آریہ سماج والے اور حضرات پادریان اپنے خدا پر داغ لگا رہے ہیں۔ آریہ سماج والے اس طرح سے کہ وہ اپنے پرمیشر کو روحوں اور ذرات عالم کے پیدا کرنے پر قادر ہی نہیں جانتے اور نہ اس بات پر قادر سمجھتے ہیں کہ ان کا پرمیشر کسی روح کو جاودانی مکتی دے سکے۔

ایسا ہی حضرات پادری صاحبان بھی اپنے خدا کو تو قادر نہیں سمجھتے کیونکہ ان کا خدا اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے مار کھاتا رہا [illegible] حوالات میں داخل کیا گیا۔ کوڑے لگے۔ صلیب پر کھینچا گیا اگر وہ قادر ہوتا تو اپنی ذلتیں باوجود خدا ہونے کے ہرگز نہ اٹھاتا اور نیز اگر وہ قادر ہوتا تو اس کے لئے کیا ضرورت تھی کہ اپنے بندوں کو نجات دینے کے لئے یہ تجویز سوچتا کہ آپ مر جاوے اور اس طریق سے بندے رہائی پاویں جو شخص خدا ہو کر تین دن تک مرا رہا اس کی قدرت کا نام لینا ہی قابل شرم بات ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ خدا تو تین دن تک مرا رہا لیکن اس کے بندے تین دن تک بغیر خدا کے ہی جیتے رہے۔

اور پھر ان لوگوں کی توحید کا یہ حال ہے کہ آریہ سماج والے تو ذرہ ذرہ اور تمام ارواح کو خود بخود موجود ہونے میں اپنے پرمیشر کے شریک ٹھہراتے ہیں اور ان کے وجود اور بقاء کو محض انہیں کی طاقت اور قوت کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہ محض شرک ہے۔

رہے عیسائی سو ان کا یہ حال ہے کہ وہ صریح توحید کے برخلاف عقیدہ رکھتے ہیں یعنی وہ تین خدا [illegible] یعنی باپ بیٹا روح القدس اور یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ ہم تینوں کو ایک جانتے ہیں یہ [illegible] کوئی عاقل تسلیم نہیں کر سکتا بلکہ جبکہ تینوں خدا مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں [illegible] خدا ہیں [illegible] ہو سکتے ہیں اس قسم کا حساب [illegible] صحیح نہیں ٹھہرایا جاتا ہے کہ کوئی منطقی یا فلسفی سمجھا سکتا ہے کہ ایسے مستقل تین ایک کیونکر ہو گئے [illegible] کہ جو انسانی عقل سے برتر ہے [illegible] انسانی عقل خوب جانتی ہے کہ اگر تینوں کو تین کامل خدا کہا گیا تو تین کامل کو بہر حال تین کہنا پڑے گا نہ ایک۔ اور اس تثلیث کے عقیدہ کو نہ صرف قرآن شریف رد کرتا ہے بلکہ توریت بھی رد کرتی ہے کیونکہ وہ توریت جو موسیٰ کو دی گئی تھی اس میں اس تثلیث کا کچھ بھی ذکر نہیں اشارہ تک نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اگر توریت میں بھی ان خداؤں کی نسبت تعلیم ہوتی تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ یہودی اس تعلیم کو فراموش کر دیتے۔ کیونکہ اول تو یہودیوں کو توحید کی تعلیم یاد رکھنے کے لئے سخت تاکید کی گئی تھی یہاں تک کہ حکم تھا کہ ہر ایک یہودی اس تعلیم کو حفظ کر لے اور اپنے گھر کے چوکھٹوں پر اس کو لکھ چھوڑے اور اپنے بچوں کو سکھاوے پھر علاوہ اس کے یہی توحید کی تعلیم کے یاد دلانے کے لئے متواتر خدا تعالیٰ کے نبی یہودیوں میں آتے رہے اور وہی تعلیم سکھلاتے رہے پس یہ امر بالکل غیر ممکن اور محال تھا کہ یہودی لوگ باوجود اس قدر تاکید اور اس قدر تواتر انبیاء کے تثلیث کی تعلیم کو بھول جاتے اور بجائے اس کے کہ توحید کی تعلیم [illegible] کتابوں میں لکھ لیتے اور اپنے بچوں کو سکھاتے اور نبیوں کے صدہا نبی بھی اسی توحید کی تعلیم [illegible] تازہ کرتے رہے۔ ایسا خیال تو سراسر خلاف عقل و قیاس ہے۔ میں نے اس بارہ میں خود کوشش کر کے [illegible] یہودیوں سے حلفاً دریافت کیا تھا کہ توریت میں خدا تعالیٰ کے بارے میں آپ لوگوں کو کیا تعلیم دی گئی ہے کیا تثلیث کی تعلیم دی گئی تھی یا کوئی اور۔ تو ان یہودیوں نے مجھے خط لکھے جو اب تک میرے پاس موجود ہیں اور ان خطوں میں بیان کیا کہ توریت میں تثلیث کی تعلیم کا نام و نشان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بارہ میں توریت کی وہی تعلیم ہے جو قرآن کی تعلیم ہے پس افسوس ہے ایسی قوم پر جو ایسے اعتقاد پر اڑ رہی ہے کہ نہ تو وہ تعلیم توریت میں موجود ہے اور نہ قرآن شریف میں ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تثلیث کی تعلیم انجیل میں بھی موجود نہیں انجیل میں بھی جہاں جہاں تعلیم کا بیان ہے ان تمام مقامات میں تثلیث کی نسبت اشارہ تک نہیں بلکہ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتی ہے چنانچہ بڑے بڑے محقق پادریوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ انجیل میں تثلیث کی تعلیم نہیں اب یہ سوال ہوگا کہ عیسائی مذہب میں تثلیث کہاں سے آئی سو اس کا جواب محقق عیسائیوں نے یہ دیا ہے کہ یہ تثلیث یونانی عقیدہ سے لی گئی ہے۔ یونانی لوگ تین دیوتاؤں کو مانتے تھے جس طرح ہندو ترے مورتی کے قائل ہیں اور جب پولوس نے یہودیوں کی طرف رخ کیا اور چونکہ وہ یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح یونانیوں کو عیسائی مذہب میں داخل کرے۔ اس لئے اس نے یونانیوں کے خوش کرنے کے لئے بجائے تین دیوتاؤں کے تین اقنوم اس مذہب میں قائم کر دیئے ورنہ حضرت عیسیٰ

حاشیہ کالم اول۔ وہ اعتقاد جو قرآن شریف نے سکھایا ہے یہ ہے کہ جیسا کہ خدا نے ارواح کو پیدا کیا ہے ایسا ہی وہ ان کے معدوم کرنے پر بھی قادر ہے اور انسانی روح اس کی موہبت اور فضل سے ابدی حیات پاتی ہے نہ اپنی ذاتی قوت سے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اپنے خدا کی پوری محبت اور پوری اطاعت اختیار کرتے ہیں اور پورے صدق اور وفاداری سے اس کے آستانہ پر جھکتے ہیں ان کو خاص طور پر ایک کامل زندگی بخشی جاتی ہے۔ اور ان کے فطرتی حواس میں بھی بہت تیزی عطا کی جاتی ہے اور ان کی فطرت کو ایک نور بخشا جاتا ہے جس نور کی وجہ سے ایک فوق العادت روحانیت ان میں جوش مارتی ہے اور تمام روحانی طاقتیں جو دنیا میں وہ رکھتے تھے موت کے بعد بہت وسیع کی جاتی ہیں اور نیز مرنے کے بعد وہ اپنی خداداد مناسبت کی وجہ سے جو حضرت عزت سے رکھتے ہیں آسمان پر اٹھائے جاتے ہیں جس کو شریعت کی اصطلاح میں رفع کہتے ہیں لیکن جو مومن نہیں ہیں اور جو خدا تعالیٰ سے صاف تعلقات نہیں رکھتے یہ زندگی ان کو نہیں ملتی اور نہ یہ صفات ان کو حاصل ہوتی ہیں اس لئے وہ لوگ مردہ کے حکم میں ہوتے ہیں پس اگر خدا تعالیٰ روحوں کا پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو وہ اپنے قادرانہ تصرف سے مومن اور غیر مومن میں یہ فرق دکھلا نہ سکتا۔ منہ

پس شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا ہمیشہ اپنی قدرت کے نمونے ہمیں دکھاتا ہے تا ہمیشہ ہمارا ایمان تازہ ہو جیسا کہ اس نے ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ سے پہلے چار دفعہ متفرق زمانوں میں مجھے اپنی وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ پنجاب میں ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے سو وہ شدید زلزلہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو منگل کی صبح کو آ گیا اور وہ موسم بہار تھا اور پھر اس خدائے قادر نے مجھے اطلاع دی کہ پھر موسم بہار میں شدید زلزلے آنے والے ہیں سو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو عین موسم بہار میں ایک شدید زلزلہ آیا چنانچہ کوہ منصوری میں اس قدر اس کا صدمہ محسوس ہوا کہ لوگ بے حواس ہو گئے اور انہیں ایام میں امریکہ کے بعض حصوں میں بھی ایک شدید زلزلہ آیا جس سے کئی شہر ہلاک ہو گئے پس خدا درحقیقت وہی خدا ہے جو اب بھی اپنی وحی کے ذریعہ سے اپنی زندہ قدرتیں ہم پر ظاہر کر رہا ہے اور ایسی ہزارہا پیشگوئیاں ہیں جو خدا کی وحی [illegible] مجھ پر ہوئی ظہور

کی بلاکو بھی معلوم نہ تھا کہ اقنوم کس چیز کا نام ہے ان کی تعلیم خدا تعالیٰ کی نسبت تمام نبیوں کی طرح ایک سادہ تعلیم تھی کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے۔ دراصل پولوسی مذہب ہے نہ مسیحی۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ نے کسی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی اور وہ جب تک زندہ رہے۔ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتے رہے اور بعد انکی وفات کے ان کا بھائی یعقوب بھی جو ان کا جانشین تھا اور ایک بزرگ انسان تھا توحید کی تعلیم دیتا رہا۔ اور پولوس نے خواہ نخواہ اس بزرگ سے مخالفت شروع کردی اور اس کے عقائد کے مخالف تعلیم دینا شروع کیا اور انجام کار پولوس اپنے خیالات میں یہانتک بڑھا کہ ایک نیا مذہب قائم کیا اور توریت کی پیروی سے اپنی جماعت کو کلی علیحدہ کردیا اور تعلیم دی کہ مسیحی مذہب میں مسیح کے کفارہ کے بعد شریعت کی ضرورت نہیں اور خون مسیح گناہوں کے دور کرنے کے لئے کافی ہے۔ توریت کی پیروی ضروری نہیں اور پھر ایک اور گند اس مذہب میں ڈالدیا کہ ان کے لئے سور کھانا حلال کردیا۔ حالانکہ حضرت مسیحؑ انجیل میں سور کو ناپاک قرار دیتے ہیں تبھی تو انجیل میں ان کا قول ہے کہ اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو۔ پس جبکہ پاک تعلیم کا نام حضرت مسیحؑ نے موتی رکھا ہے تو اس مقابلہ سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ پلید کا نام انہوں نے سور رکھا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یونانی سور کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ آجکل تمام یورپ کے لوگ سور کھاتے ہیں اس لئے پولوس نے یونانیوں کی تالیف قلوب کے لئے سور بھی اپنی جماعت کے لئے حلال کردیا حالانکہ توریت میں لکھا ہے کہ وہ ابدی حرام ہے اور اس کا چھونا بھی ناجائز ہے۔ غرض اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں۔ حضرت مسیحؑ تو وہ بے نفس انسان تھے۔ جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ کوئی ان کو نیک انسان کہے۔ مگر پولوس نے ان کو خدا بنا دیا جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ کسی نے حضرت مسیح کو کہا کہ اے نیک استاد۔ انہوں نے اس کو کہا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے ان کا وہ کلمہ جو صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت ان کے منہ سے نکلا۔ کیسا توحید پر دلالت کرتا ہے۔ کہ انہوں نے نہایت عاجزی سے کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا کیا جو شخص اس عاجزی سے خدا کو پکارتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ خدا میرا رب ہے اس کی نسبت کوئی عقلمند گمان کر سکتا ہے کہ اس نے درحقیقت خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو خدا سے محبت ذاتیہ کا تعلق ہوتا ہے بسا اوقات استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ ان سے ایسے کلمے ان کی نسبت کہلاتا ہے کہ نادان لوگ ان کلموں سے خدائی ثابت کرنا چاہتے ہیں چنانچہ میری نسبت مسیح سے بھی زیادہ وہ کلمات فرمائے گئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ یا قمرُ یا شمسُ انت منی و انا منک۔ یعنی اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اب اس فقرہ کو جو شخص چاہے کسی طرف کھینچ لے مگر اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ اول خدائے مجھے قمر کہا کیونکہ میں قمر کی طرح اس حقیقی شمس سے ظاہر ہوا اور پھر آپ قمر بنا کیونکہ میرے ذریعہ سے اس کے جلال کی روشنی ظاہر ہوئی اور ہوگی۔ یعقوب حضرت عیسیٰ کا بھائی جو مریم کا بیٹا تھا وہ درحقیقت ایک راستباز آدمی تھا وہ تمام باتوں میں توریت پر عمل کرتا تھا اور خدا کو واحد لاشریک جانتا تھا اور سور کو حرام سمجھتا تھا اور یہودیوں کی طرح بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتا تھا اور جیسا کہ چاہیئے تھا وہ اپنے تئیں ایک یہودی سمجھتا تھا صرف یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت پر ایمان رکھتا تھا لیکن پولوس نے بیت المقدس سے بھی نفرت دلائی آخر خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسکو پکڑا اور ایک بادشاہ نے اسکو سولی دیدیا اور اس طرح اس کا خاتمہ ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اس لئے وہ سولی سے نجات پاگئے اور خدا تعالیٰ نے ان کو سولی پر سے زندہ بچا لیا لیکن چونکہ پولوس نے سچائی کو چھوڑ دیا اس لئے وہ لکڑی پر لٹکایا گیا۔ یاد رہے کہ پولوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں انکا جانی دشمن تھا اور پھر آپ کی وفات کے بعد جیسا کہ یہودیوں کی تاریخ میں لکھا ہے اس کے عیسائی ہونے کا موجب اس کی اپنی بعض نفسانی اغراض تھیں جو یہودیوں سے وہ پوری نہ ہوسکیں اس لئے وہ انکو خرابی پہنچانے کے لئے عیسائی ہوگیا اور ظاہر کیا کہ مجھے کشف کے طور پر حضرت مسیح ملے ہیں۔ اور میں ان پر ایمان لایا ہوں اور اس نے پہلے پہل تثلیث کا خراب پودہ دمشق میں لگایا اور یہ پولوسی تثلیث دمشق سے ہی شروع ہوئی اسی کیطرف احادیث نبویہ میں اشارہ کرکے کہا گیا کہ آنیوالا مسیح دمشق کی مشرقی طرف نازل ہوگا یعنی اس کے آنے سے تثلیث کا خاتمہ ہوگا اور انسانی دل توحید کیطرف رغبت کر جائیں گے اور مشرق طرف سے مسیح کا نازل ہونا اس کے غلبہ کیطرف اشارہ ہے کیونکہ روشنی جب ظاہر ہوتی ہے تو تاریکی پر غالب آجاتی ہے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ اگر پولوس حضرت مسیح کے بعد ایک رسول کے رنگ میں ظاہر ہونے والا تھا جیسا کہ خیال کیا گیا ہے تو ضرور حضرت مسیح اس کی نسبت کچھ خبر دیتے خاص کرکے اس وجہ سے تو خبر دینا نہایت ضروری تھا کہ جبکہ پولوس حضرت عیسیٰ کی حیات کے تمام زمانہ میں حضرت عیسیٰ سے سخت برگشتہ رہا اور ان کو دکھ دیتا رہا اور کئی طرح کے منصوبے کرتا رہا تو ایسا شخص ان کی وفات کے بعد کیونکر امین سمجھا جا سکتا ہے بجز اس کے کہ خود حضرت مسیح کی طرف سے اس کی نسبت کھلی کھلی پیشگوئی پائی جاتی اور اس میں صاف طور پر درج ہوتا کہ اگرچہ پولوس میری حیات میں میرا سخت مخالف رہا ہے اور مجھے دکھ دیتا رہا ہے لیکن میرے بعد وہ خدا تعالیٰ کا رسول و نہایت مقدس آدمی ہو جائیگا بالخصوص جبکہ پولوس ایسا آدمی تھا کہ اس نے موسیٰ کی توریت کے برخلاف اپنی طرف سے نئی تعلیم کی سوجھائی کیا ختنہ کی رسم تو توریت میں ایک موکد رسم تھی اور تمام نبیوں کا ختنہ ہوا تھا اور خود حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا وہ حکم بھی منسوخ کردیا اور توریت کی توحید کی جگہ تثلیث قائم کردی اور توریت کے احکام پر عمل کرنا غیر ضروری ٹھہرایا اور بیت المقدس سے بھی انحراف کیا تو ایسے آدمی کی نسبت جس نے موسوی شریعت کو زیر و زبر کردیا ضرور کوئی پیشگوئی چاہیئے تھی پس جبکہ انجیل میں پولوس کے رسول ہونے کے بارہ میں خبر نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اسکی ہدایت ثابت نہیں اور توریت کے ابدی احکام کا وہ مخالف تو اس کو کیوں اپنا مذہبی پیشوا بنایا گیا کیا اس پر کوئی دلیل ہے؟؟ پھر معرفت کے بعد بڑی ضروری نجات کیلئے محبت الٰہی ہے یہ بات نہایت واضح اور بدیہی ہے کہ کوئی شخص اپنے محبت کرنیوالے کو [illegible] دنیا میں نہیں چاہتا بلکہ محبت محبت کو [illegible] اپنی طرف کھینچتی ہے جس شخص کو کوئی سچے دل سے محبت کرتا ہے [illegible] کہ وہ دوسرا شخص بھی جس سے محبت کی گئی ہو اس سے دشمنی نہیں کرسکتا بلکہ [illegible] شخص کو جو [illegible] وہ اپنے دل میں محبت رکھتا ہے اپنی اس محبت سے اطلاع بھی نہیں ہے تب بھی اس قدر بات تو ضرور ہوگی کہ وہ اس سے دشمنی نہیں کرسکتا اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے اور خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے اور ہزارہا لوگ ان کی طرف کھینچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں یہانتک کہ اپنی جان بھی ان پر فدا کرنا چاہتے ہیں اسکا سبب یہی ہے کہ نبی نوع کی بھلائی اور ہمدردی ان کے دل میں ہوتی ہے یہانتک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے تئیں دکھ اور درد میں ڈالکر بھی ان کے آرام کے خواہشمند ہوتے ہیں آخر ان کی سچی کشش سعید دلوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کردیتی ہے پھر جبکہ انسان باوجودیکہ وہ عالم الغیب نہیں دوسرے شخص کی مخفی محبت پر اطلاع پالیتا ہے تو پھر کیونکر خدا تعالیٰ جو علیم الغیب ہے کسی کی خالص محبت سے بے خبر رہ سکتا ہے محبت عجیب چیز ہے اسکی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کردیتی ہے سچی اور ذاتی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ تصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کیلئے نہایت بیتاب رہتا ہے اور بعد اور دوری کی شدت ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر خون نہ کر زنا نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے بلکہ وہ ادنیٰ غفلت کو اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کیطرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے اور چونکہ اس بات پر اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ وہ کبھی اور کسی وقت بھی خدا تعالیٰ سے الگ رہے اس لئے بشریت کے تقاضا سے ایک ذرہ غفلت بھی اگر صادر ہو تو اس کو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے یہی بھید ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک و کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محب صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہو جائے اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ میں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس پر صبر نہیں کرسکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے اسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پر پیار کرنیوالے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے اور استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعف بشریت انسان سے صادر ہو سکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہوچکا خدا تعالیٰ اس کے بد نتائج اور زہریلی تاثیرات سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے پس نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدا عز و جل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور جب انسان کمال درجہ تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذبات نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حیّ و قیوم کی پاکیزگی کا

---

* ایک دفعہ میں نے کشفی رنگ میں دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے اسی طرح ایک دفعہ مجھے خدا نے مخاطب کرکے فرمایا۔ انت منی بمنزلة اولادی۔ انت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق۔ یعنی تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے اور تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جسکو دنیا نہیں جانتی تب مولویوں نے اپنے کپڑے پھاڑے کہ اب کفر میں کیا شک رہا۔ اور اس آیت کو بھول گئے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم۔ منہ

* یاد رہے کہ قادیان جو میری [illegible] دمشق کی مشرقی طرف [illegible] سو یہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ منہ

تک اس کے تقرب [illegible] چڑھ جاتا ہے بلکہ تمام [illegible] کی طرح پر اس کی حقیقت تب وہ تجلیات الٰہیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور [illegible] ربوبیت انسانی [illegible] اسکے ذریعہ سے [illegible] ظاہر ہوتے ہیں چونکہ وہ [illegible] دنیا کو پیدا کیا [illegible] تخیل نہیں ہو سکتا اس کے فیوض دائمی ہیں اور اس کے اسماء اور صفات کبھی معطل نہیں ہو سکتے اس لئے وہ بشرط تقوے اور مجاہدہ جو کچھ اولیں کو دیا ہے [illegible] کو دیتا ہے جیسا کہ خود اس نے قرآن شریف میں دعا سکھلائی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم یعنی اے ہمارے خدا ہمیں وہ سیدھی راہ دکھلا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا فضل اور انعام ہوا۔ اس آیت سے یہ معنے ہیں کہ وہی فضل اور انعام جو تمام نبیوں اور صدیقوں پر پہلے ہو چکا ہے وہ ہم پر بھی کر اور کسی فضل سے ہمیں محروم نہ رکھ۔ یہ آیت اس امت کو اس قدر عظیم الشان امید دلاتی ہے جس میں گذشتہ امتیں شریک نہیں ہیں کیونکہ تمام انبیاء کے متفرق کمالات تھے اور متفرق طور پر ان پر فضل اور انعام ہوا اب اس امت کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ ان تمام متفرق کمالات کو مجھ سے طلب کرو۔ پس ظاہر ہے کہ جب متفرق کمالات ایک جگہ جمع ہو جائیں گے تو وہ مجموعہ متفرق کی نسبت بہت بڑھ جائیگا اسی بنا پر کہا گیا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تم اپنے کمالات کی رو سے سب امتوں سے بہتر ہو۔

اب یہ بھی جاننا چاہئے کہ یہ کمالات متفرقہ اس امت میں [illegible] کیوں [illegible] دیا گیا اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فبھداھم اقتدہ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب کا تو اقتدا کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کریگا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائیگا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کریگا ضرور ہے کہ ظلی طور پر وہ بھی جامع الکمالات ہو۔ پس اس دعا کے سکھلانے میں جو سورہ فاتحہ میں ہے یہی بات ہے کہ کامل امت جو نبی جامع الکمالات کے پیرو [illegible] وہ بھی جامع الکمالات ہو جائیں پس افسوس ان لوگوں پر جو اس امت کو ایک مردہ امت خیال کرتے ہیں اور خدا تو جامع الکمالات ہونے کے لئے ان کو دعا سکھلاتا ہے مگر وہ محض مردہ رہنا چاہتے ہیں ان کے نزدیک یہ کفر کی بات ہے کہ مثلاً کوئی یہ دعوی کرے کہ میرے پر بھی مسیح ابن مریم کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔ ان کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے کیونکہ قیامت تک خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے تعجب کہ یہ لوگ اس قدر تو مانتے ہیں کہ اب بھی خدا تعالیٰ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا مگر یہ نہیں مانتے کہ اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا [illegible] اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو پھر سننے پر بھی کوئی دلیل نہیں خدا تعالیٰ کی صفات کو معطل کرنے والے سخت بدقسمت لوگ ہیں اور درحقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے کیا ہم ختم نبوت کے یہ معنے کر سکتے ہیں کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنی چاہئیں تھے وہ سب بند ہو گئے اور اب خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ کی خواہش [illegible]

تو یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں ہمارے سید و مولیٰ خیر الرسل و افضل الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں جبکہ کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسیٰ بن مریم کا مثیل کوئی نہیں آسکتا تھا اس لئے ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اسی اسرائیلی عیسیٰ کو کسی وقت خدا تعالیٰ دوبارہ دنیا میں لائیگا اور اس اعتقاد سے صرف ایک گناہ نہیں بلکہ دو گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں (۱) یہ کہ ان کو یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جیسا کہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا اور مرتبہ نبوت پایا اس کے مقابل پر اگر کوئی شخص بجائے تیس برس کے پچاس برس بھی آنحضرت صلعم کی پیروی کرے تب بھی وہ مرتبہ نہیں پا سکتا گویا آنحضرت صلعم کی پیروی کوئی کمال نہیں بخش سکتی اور خیال نہیں کرتے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ خدا کا یہ دعا سکھلانا کہ صراط الذین انعمت علیہم [illegible] دنیا [illegible] اور ان کا اعتقاد یہ کہ باعتبار [illegible] آنحضرت خاتم الانبیاء [illegible] اور وہی آخری [illegible] اور نہیں سمجھتے کہ اس پیشگوئی سے خدا کا تو یہ مقصود تھا کہ جیسا کہ اسی امت میں سے مثیل موسیٰ پیدا ہوا ویسا ہی اسی امت میں سے مثیل عیسیٰ بھی پیدا ہوگا جو ایک پہلو سے امتی ہو اور ایک پہلو سے [illegible]

کر [illegible] نعوذ باللہ [illegible] کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ [illegible] گذشتہ نصیب کو [illegible] نہیں [illegible] ہو اور معرفت الٰہی کا دروازہ بند ہے مگر اسلام مذہب تازہ ہے اور خدا تعالیٰ قرآن شریف میں مسلمانوں کو [illegible] کہ گذشتہ نبیوں کا وارث ٹھہرایا ہے اور [illegible] نبیوں کو [illegible] تھیں وہ طلب کریں مگر جس کا [illegible] ان لوگوں کو [illegible] ان لوگوں کی تمام [illegible] چشمہ [illegible] مگر یہ نہیں چاہتے کہ اس کا ایک گھونٹ بھی اس سے پئیں۔

اب پھر ہم اپنے کلام کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ نجات کا سرچشمہ جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں محبت ہے اور محبت معرفت سے [illegible] اور معرفت ایک ایسی چیز ہے کہ جسقدر معرفت زیادہ ہوتی ہے اسیقدر محبت بھی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ محبت کے جوش مارنے کا باعث حسن یا احسان ہے یہ دونوں چیزیں ہیں جن کی وجہ سے محبت جوش مارتی ہے پس جبکہ انسان کو خدا تعالیٰ کے حسن اور احسان کا علم ہوتا ہے اور وہ اسبات کا مشاہدہ کر لیتا ہے کہ ہمارا خدا اپنی نا محدود ذاتی خوبیوں کی رو سے کیسا حسین ہے اور پھر کس طرح پر اسکے نامتناہی احسان ہم پر حاوی ہو رہے ہیں تو اس علم کے بعد بالطبع انسانی وہ محبت جو ازل سے اسکی فطرت میں مرکوز ہے جوش مارتی ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ سب سے زیادہ جمال باکمال سے متصف اور متواتر احسان اور فیضان کی صفت سے موصوف ہے ایسا ہی بندہ جو اس کا طالب ہے معرفت ان صفات کے اس سے ایسی محبت کرتا ہے کہ [illegible] نہیں [illegible] نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر اس کو وحدہ لا شریک جانتا ہے اور اسکی خوبیوں اور اخلاق کا عاشق ہو جاتا ہے اور گو محبت الٰہی کا تخم ازل سے انسان کی سرشت میں رکھا گیا تھا مگر اس تخم کی آبپاشی معرفت ہی کرتی ہے کیونکہ کامل محبوب بجز معرفت کے اور تجلیات حسن اور جمال اور اخلاق اور وصال کے کسی عاشق کو اپنی طرف کھینچ نہیں سکتا اور جب معرفت تامہ حاصل ہو جاتی ہے تبھی وہ دن آتا ہے کہ محبت الٰہی کا ایک چمکتا ہوا شعلہ انسان کے دل پر گرتا ہے اور یکدفعہ اس کو خدا کی طرف کھینچ لیتا ہے [illegible] محبوب ازلی [illegible] کیساتھ [illegible] اور حضرت احدیت [illegible]

میں [illegible] تب [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] پیدا ہو جاتی ہے تب وہ ان ناپاک باتوں سے ایسی نفرت کرتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کو نفرت ہے اس کی رضا خدا کی رضا ہو جاتی ہے اور خدا کی خوشنودی اس کی خوشنودی ہو جاتی ہے لیکن جیسا کہ ہم ابھی کہہ چکے ہیں اس اعلیٰ درجہ کی محبت کو جوش دینے کیلئے یہ ضروری ہے کہ سالک خدا تعالیٰ کی طلب میں خدا کی [illegible] حقیقت اسکو [illegible] کہ خدا تعالیٰ اپنی ذات میں وہ خوبیاں [illegible] اور ویسا ہی [illegible] احسان [illegible] اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کامل معرفت کا [illegible] اس امت کو [illegible] گیا ہے اور ہم خدا تعالیٰ کی خوبیاں بیان کریں [illegible] ہم وہ تمام خوبیاں خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات میں مانتے ہیں نہ ہم آریوں کی طرح یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ [illegible] پیدا کرنے پر قادر نہیں اور نہ انکی طرح ہم یہ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ وہ ایسا بخیل ہے کہ کسی کو دائمی نجات نہیں دیتا اور نہ یہ کہتے ہیں کہ [illegible] قادر نہیں اور نہ ہم [illegible] اور نہ ہم انکی طرح یہ کہتے ہیں کہ وہ ایسا سخت دل ہے کہ کسی بندہ کو نہیں [illegible] اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ توبہ قبول کرنے پر قادر نہیں [illegible] ہمارا خدا ایسا [illegible] کسی زمانہ میں مر بھی گیا تھا [illegible] اور زندان میں بھی داخل کیا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا اور [illegible] پیدا ہوا اور [illegible] ہم عیسائیوں کی طرح [illegible] نعوذ باللہ یہ کہتے ہیں [illegible] نجات نہیں [illegible] جبتک [illegible] دوزخ میں [illegible] جاتا اور نہ ہم عیسائیوں کیطرح یہ کہتے ہیں [illegible] مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے [illegible] سورۃ فاتحہ [illegible] تمام نبیوں کی متفرق نعمتوں [illegible] اور اسی امت [illegible] ہمارے خدا تعالیٰ کا حسن اور احسان جو سرچشمہ محبت کا ہے سب سے زیادہ [illegible] حقیقت میں [illegible] اور بدقسمت وہ لوگ ہیں جو اس کے کمال حسن اور [illegible] ایک طرف تو اس کی [illegible] صفات [illegible] توحید [illegible] اور اس کے حسن و وحدانیت کی چمک کو شراکت غیر کی تاریکی کیساتھ بدلتے ہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابدی فیض سے ایسا [illegible] محروم جانتے ہیں کہ گویا آنحضرت صلی اللہ [illegible] زندہ چراغ نہیں ہیں بلکہ مردہ چراغ ہیں جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہو سکتا [illegible] زندہ چراغ [illegible] جس کی پیروی سے [illegible] چراغ [illegible] تیس برس تک [illegible] توریت کے احکام بجا لا کر موسیٰ کی شریعت [illegible] انعام [illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی [illegible] روحانی [illegible] آپ حسب آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم [illegible] جو آپ جسمانی [illegible] روحانی اولاد [illegible] کمالات کی [illegible] ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین [illegible]

---

* جیسا کہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ معرفت تامہ جناب الٰہی کی بجز وحی الٰہی اور مکالمہ اور مخاطبہ حضرت احدیت اور ایسے عظیم الشان نشانوں کے جو وحی الٰہی کے ذریعہ سے ظاہر ہوں اور خدا تعالیٰ کی اس قدرت پر دلالت کریں جو اسکی الوہیت اور جبروت کا کھلا کھلا نشان ہو حاصل نہیں ہو سکتی وہی معرفت ہے جس کے حق کے طالب بھوکے اور پیاسے ہو رہے ہیں اور وہی معرفت ہے جس کے بغیر وہ مرے جاتے ہیں پس کیا وہ معرفت اسلام میں موجود نہیں اور کیا اسلام ایک خشک اور مردہ مذہب ہے لعنت اللّٰہ علی الکاذبین بلکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندہ ہے اور اپنے پیرو کو زندگی بخشتا ہے جو اسی دنیا میں خدا دکھلا دیتا ہے اس کی برکت سے ہم وحی الٰہی پاتے ہیں اور اسکی برکت سے بڑے بڑے نشان ہم پر ظاہر ہوتے ہیں [illegible] تمام مذہب مر گئے ہیں کیونکہ ان میں برکت اور روشنی نہیں انکے ذریعہ سے ہم خدا کیساتھ گفتگو نہیں کر سکتے ان کے ذریعہ سے ہم خدا کے معجزانہ کام نہیں دیکھ سکتے کوئی ہے !! جو ان برکات میں ہمارا مقابلہ کرے۔ منہ۔

صرف عیسیٰ ابن مریم تو ان دونوں ناموں کا جامع نہیں ہو سکتا کیونکہ امتی وہ ہوتا ہے جو محض نبی متبوع کی پیروی سے کمال پاوے مگر حضرت عیسیٰ تو پہلے کمال پا چکا (۲) اور دوسرا گناہ ان لوگوں کا یہ کہ قرآن شریف کی نص صریح کے برخلاف حضرت عیسیٰ کو زندہ تصور کرتے ہیں قرآن شریف میں صریح یہ آیت موجود ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اور اس آیت کے معنے لوگ یہ کرتے ہیں کہ جبکہ تو نے مع جسم عنصری مجھ کو آسمان پر اٹھا لیا یہ عجیب لغت ہے جو حضرت عیسیٰ سے ہی خاص ہے افسوس اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جیسا کہ قرآن شریف میں تصریح ہے یہ سوال حضرت عیسیٰ سے قیامت کے دن ہوگا پس ان معنوں سے [illegible] لازم آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہونے سے پہلے ہی قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو جائیں گے اور اگر کہو کہ آیت فلما توفیتنی کے یہ معنے ہیں [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] ان لوگوں کو [illegible] اس قدر [illegible] زندہ رہیں [illegible] حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہیں [illegible] پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نبی کا نام [illegible]

[illegible] ایک عیسائی یہ بات [illegible] خدا [illegible] اور [illegible] کہ کیا خدا بھی مر [illegible] کیا معلوم [illegible] کوئی جواب نہیں [illegible] یقیناً [illegible] خدا مر گیا [illegible]

[illegible] مسلمانوں کو [illegible] حدیث [illegible] کیا ایسے لوگوں کو ہم موحد کہہ سکتے ہیں [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] آسمان پر گیا [illegible] ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] جسم عنصری آسمان پر [illegible] کنت الا بشرا رسولا یعنی انکو کہہ دے کہ میرا خدا عہد شکنی سے پاک ہے [illegible] عنصری آسمان پر نہیں جا سکتا [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] جسم عنصری آسمان پر [illegible]

[illegible] پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے سئے چھاپا گیا [illegible]

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

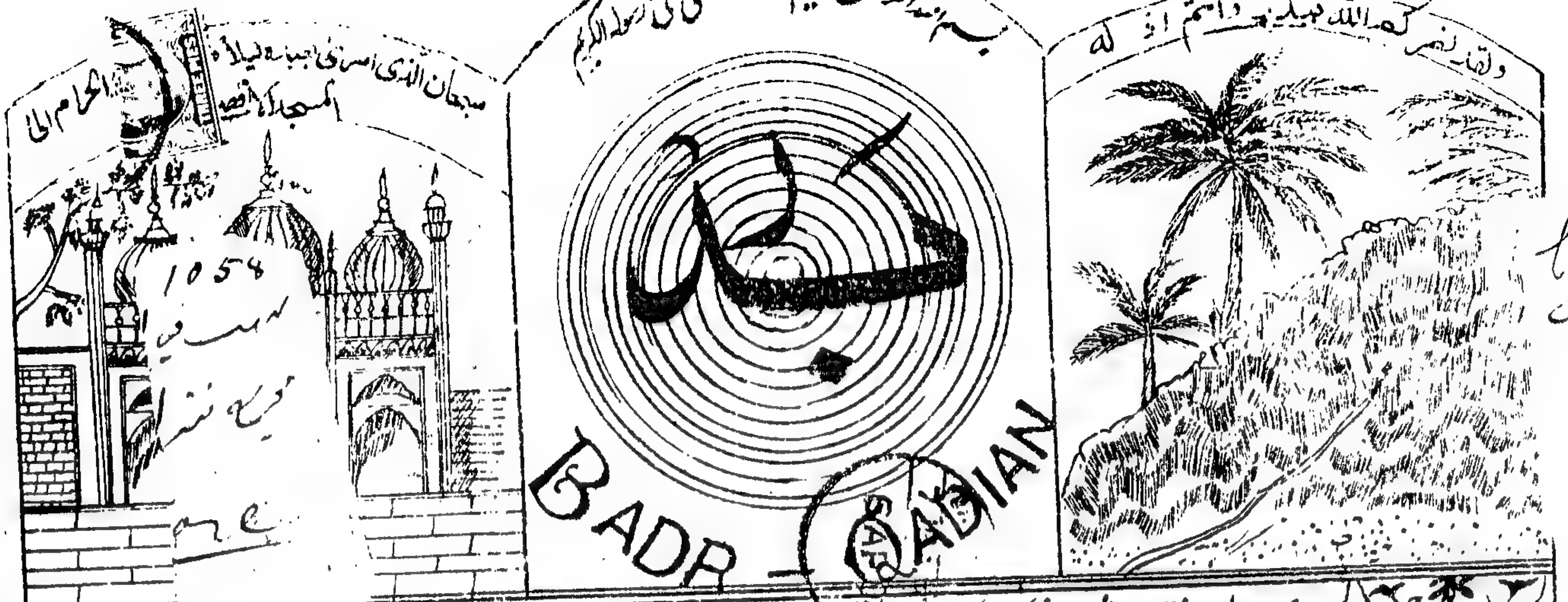

بدر

BADR – QADIAN

1058

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | نمبر مسلسل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۱۴

۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

سلسلہ قدیم جلد ۵ نمبر ۱۴

گرچہ گویم با تو گر آئی چو بدر قادیان بہ بینی | جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی بعرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست دیگر نذرانہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } سے

معاونین درجہ دوم جنکو ۱۲ پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم ہے جو عام قیمت پیشگی عا ۱۲

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ار جب جبکہ پانچ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب بعدلی جاویگی۔ نمونہ کی پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

لوکل ... غا. افریقہ ... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا   مصطفی ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم   ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست   بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام   دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن   جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام   ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست   زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود   آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال   وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست   ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد   ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است   منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست   منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین   آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست   ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب   نزد ما کفر است و خسران و تباب

من شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر ویسر اور نعمت وبلا مین اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیر لیگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہین ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین۔ ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۲ بار
آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ
سہ بار۔ ربی انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

کتبہ محمد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ۔ زلزلہ کی پیشین گوئی
صفحہ ۳۔ ڈائری۔ آثار علم و ادب۔ صفحہ ۴۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۵۔ ایک کھلی چٹھی بنام سکرٹری ایسوسی ایشن۔ صفحہ ۶۔ غزل در مدح حضرت سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعودؑ
صفحہ ۷۔ زندہ خدا اور زندہ مذہب۔ صفحہ ۸۔ جماعت احمدیہ اور اکابر ملت
صفحہ ۹۔ خدا تعالےٰ کے ایک احسان کا ذکر۔ صفحہ ۱۰۔ خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب
صفحہ ۱۲۔ عام اخبار۔

بدرِ مسیح

مورخہ ۱۰۔ صفر ۱۳۲۴ھ۔ مطابق ۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریب ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ "میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا"

۲۸۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی

اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے۔ وقت مقرر تک۔ فرمایا۔ چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے۔ اس کے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ تاخیر کتنی ہے۔

۳۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

ان اللہ قد من علینا

کل خواب میں مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا۔ اور میں انہیں کہتا ہوں۔ دعا کرو۔ دشمنوں پر خدا مجھے غلبہ دے۔ اور پھر آج دیکھا۔ کہ وہ میرا نام لے کر کہتے ہیں کہ کیوں لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور کیوں نہیں مانتے اور بڑے جوش اور غضب سے کہہ رہے ہیں۔

اور چند روز ہوئے۔ میں نے دیکھا تھا کہ ایک انگریز ہمارے گھر میں داخل ہوا ہے ساتھ محمود ہے گویا تلاشی لینا چاہتا ہے اور پاس ہمراہ میر ناصر نواب صاحب کھڑے ہیں وہ اشارے سے مجھے کہتے ہیں کہ یہ انگریز حاکم ہے تلاشی کی غرض سے آیا ہے میں دل میں کہتا ہوں کہ اس جگہ تلاشی کیلئے کونسی مشتبہ چیز ہے صرف ہماری تصانیف کے مسودات ہیں معلوم نہیں اس خواب کی کیا تعبیر ہے مگر ناصر اور محمود کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ اگر کوئی امر مکروہ بھی ہے تو انجام اچھا ہے ایسی خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں یہ ضرور نہیں کہ تلاشی سے مراد تلاشی ہی ہے بلکہ کوئی اور پوشیدہ جستجو اس سے مراد ہو سکتی ہے۔ جس کا انجام ظاہری بریت اور صفائی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔ انا نبشرک بغلام۔ نافلۃ لک۔ ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشینگوئی

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

غیر کیا جانے کہ غیرت اسکی کیا دکھلائے گی
خود بتائیگا انہیں وہ یار بتلانے کے دن

وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار٭
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اس میرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

اے میرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب
گور میں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانے کے دن

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن

اے میرے یار یگانہ اے میری جان کی پناہ
کر وہ دن اپنے کرم سے دین کے پھیلانے کے دن

پھر بہار دیں کو دکھلا اے میرے پیارے قدیر
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن

دن چڑھا ہے دشمنان دین کا ہم پر رات ہے
اے میرے سورج دکھا اس دین کے چمکانے کے دن

دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر
اک نظر فرما کہ جلد آئیں تیرے آنے کے دن

چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا
کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
کیا میرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ میرے اے ناخدا
آ گئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن

تیرے ہاتھوں سے میرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ دین میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن

اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن

جب سے میرے ہوش غم سے دین کے ہیں جاتے رہے
طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن

چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف
پھر زمیں بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن

صبر کی طاقت جو تھی وہ اے میرے یار اب نہیں
میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن

دوستو! اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اس یار کے پانے کے دن

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
آ گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں
ابتو ہیں اے دل کے اندھو دین کے گن گانے کے دن

خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

٭ خدا تعالےٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے ہیں وہ یہ ہیں "دو چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی پنج مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئے گا۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔

میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ

ڈائری

القول الطیب

یکم اپریل ۱۹۰۶ء - وحی الٰہی تخرج اللّٰہ الٰی دقنب مسمّہ کا ذکر تھا فرمایا۔ اس سے پہلے دن دعا کے رنگ میں الہام ہوا تھا کہ رب اخرج ھمذا۔ دوسرے دن اس دعا کی قبولیت کے اظہار میں یہ الہام ہوا خود ہی اللہ تعالیٰ دعا کرتا ہے۔ اور خود ہی اس کو قبول کرتا ہے

طریق ادب ڈاکٹر محمد [illegible] نے ذکر کیا کہ لاہور میں ایک شخص [illegible] نے مجھ سے ذکر کیا کہ پٹیالہ میں کسی فقیر نے پیشگوئی کی ہے کہ فلاں تاریخ کو زلزلہ آئیگا اور وہ تاریخ قریب ہے۔ [illegible] ذکر کہ اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جو اپنا رسول بھیجا ہے۔ جب تک اس کے ذریعہ سے کوئی خبر نہ ملے۔ ہرگز کوئی دوسری بات قابل اعتبار نہیں۔ حضرت نے فرمایا یہی طریق ادب ہے۔ ایسے لوگوں کی باتوں پر جو فقیر بنے پھرتے ہیں یقین کر لینا ایک الحاد ہے اور [illegible] خارج ہو جاتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ [illegible] لوگوں کو آپ ہی علیحدہ میں ... لائے اور اسی کے ذریعہ تمام [illegible] پہنچا دے تو پھر کسی دوسرے شخص کو درمیان [illegible] نہیں کرنا کہ اس کو زلزلہ کے دن کی خبر دی گئی ہے۔ یہ ایک شرک کی بنیاد ہے۔ ہمیں جب زلزلہ کے متعلق الہام ہوا۔ تب ہم خیموں میں گئے۔ اور اب جب اس کی تاخیر کی خبر دی گئی۔ تو ہم واپس اپنے مکانوں میں آگئے ہیں۔ [illegible] نکتہ [illegible] ایسا ہی [illegible] بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ تھوڑی سی بات ہے۔ مگر وہ بات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہے۔

ایک تصنیف فرمایا ہم [illegible] رسالہ لکھیں [illegible] نام حقیقۃ الوحی [illegible] بعض لوگ الہام [illegible] دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ [illegible] کی حقیقت [illegible] یہ ذکر [illegible] اور [illegible]

ہمی [illegible] فرمایا۔ مجھے ہی کسی [illegible] اس وقت [illegible] کیا حال ہو۔ فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اس واسطے مخالفین کی [illegible] اور بھی تیزی دکھائیں گے۔

فرمایا [illegible] اور ایک [illegible] گے تو اس کے زلزلہ والی [illegible] اس نظم میں ہم نے لوگوں کو نیک نصائح [illegible] توبہ کرنے [illegible] اور اسلام کی طرف دعوۃ [illegible] لکھا ہے کہ مجھے اس رسالہ [illegible] میں تو کیا وہ نہیں چاہتا کہ [illegible]

امرتسر میں ایک سعید فرمایا۔ امرتسر ایک ایسی جگہ ہے جس میں مرشد کے لوگ حق کو قبول کرنیوالے کم ہوتے ہیں آج وہاں سے ایک خط آیا ہے جس میں ایک شخص لکھتا ہے کہ میں نے کتاب چشمہ مسیحی پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام کے واسطے اس قسم کی تائید اور اخلاص ایک مفتری کی تحریر میں نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے میں آپکے مریدوں میں شامل ہوتا ہوں۔ میرا نام مبایعین میں لکھا جائے۔ فرمایا مجھے خوشی ہوئی۔ کہ اس کتاب کے ذریعہ سے ایک جان بچ گئی۔

آثار علم و ادب

اطالین مدرسوں میں عربی زبان

(ماخوذ از البیان)

ایسی حالت میں کہ عربی زبان اور اسلامی علوم قریب ہے کہ لوح وجود سے مٹ جائیں۔ ... ہم دیکھتے ہیں کہ اطالین علماء اور ان کی علمی سوسائٹیوں کو علوم و زبان عربی کی طرف خاص توجہ ہے۔ الحاضرہ نے ایک اطالین عالم (ڈاکٹر انسا بانو) کی درخواست کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ جو اس نے سررشتہ تعلیم کی منتظمہ کمیٹی سے کی تھی اور اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ مشرقی مسلمانوں کے دلوں میں اہل ایطالیہ کی محبت کا بیج بونا چاہیئے۔ اسکی صورت اس نے یہ بتائی کہ اسلامی علوم و آداب کی تعلیم کے ذریعہ سے قولاً و فعلاً جس طرح ہو سکے۔ مسلمانوں کی عقلی ترقی کا سامان کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس مقصد کو پادریوں اور عیسائی پیشوایان مذہب کے متعلق کر دینے سے فتنہ و فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے اصل غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔

یہ مقصود نہیں ہے کہ یہ مسلمان یوروپین تمدن کے رنگ میں رنگے جائیں یا وہی وضع اختیار کریں اور انہیں کا اخلاق سیکھ کر اپنے دینی اور مذہبی خوبیوں کو پس پشت ڈال دیں بلکہ غرض علمی مذہبی رنگوں سے خواہ بظاہر ان میں غلو ہی ہو۔

اس درخواست کی بناء پر مجلس نے رائے دی ہے کہ مشرق کے اطالین مدرسوں میں فقہ اسلام کا درس دیا جایا کرے تاکہ مسلمان لڑکے بھی ان میں پڑھیں کیونکہ اب تک اطالین مدارس مسلمانوں سے خالی تھے۔ صرف اشپیدین ہی ان میں آتے تھے۔

ڈاکٹر مذکور کو تعجب ہے کہ عربی کی تعلیم سال گذشتہ میں قاہرہ کے مدرسوں سے نکالدی گئی لہذا اٹلی کو مناسب ہے کہ وہ علوم اسلام و فنون یورپ کا جامع کالج قائم کرے جس سے مسلمان ان سے مستفید ہو کر نکلیں اور دنیا میں اس کی خوبیاں بیان کریں یہ بات کسی یورپین سلطنت نے اب تک نہیں کی ہے۔

ڈاکٹر مذکور نے یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ تدریس کیلئے علمائے جامع ازہر کو منتخب کرنا چاہیئے۔ اور نصاب تعلیم اور ضروری کتابوں کی تالیف میں انہی سے مدد لینی چاہیئے۔ اس قسم کے مدرسے ممالک عثمانیہ و شمالی افریقیہ و جزیرہ نمائے عرب ملک صومال (صومالی لینڈ) اور ان تمام شہروں میں قائم ہونے چاہئیں جن میں ایطالیہ کی پولیٹکل یا تجارتی مصلحتیں ہیں۔

لہ معاذ اللہ۔ یہ آپ نے کیا کہا۔ عربی زبان اور اسلامی علوم انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک دنیا میں قائم رہیں گے

(ایڈیٹر بدر)

---

۴۸۶ - جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ بندگی۔ گذارش ہے کہ محلانوالا۔ ضلع امرتسر میں بتاریخ ۲۴ کی شب کو بوقت نیم شب بڑے زور کا زلزلہ آیا۔ یہ سب کچھ ہمارے اعمالوں کا ہی نتیجہ ہے۔ لیکن افسوس کہ ہم لوگ نہ تو اپنے اعمال درست کرتے ہیں اور نہ خدا کے قہری نشانوں سے جو امام الزمان کی تصدیق میں ظاہر ہوتے ہیں۔ کچھ عبرت پکڑتے ہیں۔ فقط۔

خاکسار چوہڑ مل۔ محلانوالہ ضلع امرتسر۔ ۲۹۔ فروری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدوم اکبر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج ۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء کے بدر میں حضرت مولٰنا مولوی محمد سرور شاہ صاحب قبلہ کا مضمون دیکھ کر مسرت لا انداز حاصل ہوئی۔ خدا ایسے دینی بہادروں اور ہماری جماعت کے سرداروں کو تادیر ہمارے سر پر قائم و سلامت رکھے۔ آمین یہ عریضہ ان کو دکھا دیجئے۔ اور میری جانب سے مبارکباد کہدیجئے عبدالقدوس کو بھی آج ہی بذریعہ خط اس مضمون کی طرف متوجہ کیا ہے۔

عریضہ نگار اکبر شاہ خاں۔ از نجیب آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از خاکسار خدا بخش احمدی۔ بدر ۵۹۷ خریداری

اخویم جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت میں نے بوقت ۱۰ بجے رات مضمون چیتھی بھائی صاحب منیجر ریویو آف ریلیجنز اقرار وغیرہ ہمراہ اڈیٹر اخبار وطن پڑھ کر دل میں نہایت جوش آیا۔ آپ براہ مہربانی نظر اصلاح کر عریضہ اس ناقص العقل کا ملاحظہ فرما کر اگر مناسب ہووے۔ تو اخبار میں درج فرمایا جاوے۔ ورنہ آپ مختار ہیں۔ بھائی صاحب اول یہ کہ قرآن مجید تو وہی ہے۔ جو پہلے تھا اور آپ لوگ بھی اسی دنیا میں موجود تھے۔ علم قرآن شریف جیسا کہ آپ لوگوں کے دل میں اب ڈالا گیا ہے۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ قبل ماننے امام پاک کے آپ لوگ عالم قرآن تھے۔ آپکا جواب ہے کہ نہیں۔ صرف ماننے مامور من اللہ سے اللہ صاحب نے علم قرآن و فلاسفی اسلام عطا فرمائی ہے۔ اور اسلام کا چہرہ صاف دکھایا پس جائے غور ہے۔ جبکہ قرآن شریف کی امداد و حفاظت اللہ صاحب نے وجود پاک حضور اقدس حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے موافق وعدہ خود کی ہے جس کلام پاک کا وہ خود محافظ تھا پس آپ لوگوں کی بحث فلاسفری رنگ کیسی ہی ہو خواہ دیگر پیرایہ میں تائید اسلام میں جب تک بیچ میں نام پاک پیارا حضور اقدس مامور من اللہ کا جو قرآن کی جان ہو کر آیا [illegible] سے نہ لیا جاوے۔ کیا وقعت رکھیگی آپ اپنی تجاویز سے روپیہ نہیں بڑھا سکتے۔ جبکہ خود اللہ صاحب نے وعدہ تائید اسلام بذریعہ اپنی پیاری مامور کے فرمایا ہے۔ پس آپ خلل نہ دیں۔ والسلام

بدر منور
۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۰۔ سورۃ فتح رکوع ۲)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سیقول المخلفون اذا انطلقتم الی مغانم لتاخذوھا ذرونا نتبعکم یریدون ان یبدلوا کلم اللہ قل لن تتبعونا کذلکم قال اللہ من قبل فسیقولون بل تحسدوننا۔ بل کانوا لا یفقہون الا قلیلا۔

ترجمہ۔ اب کہیں گے تجھے وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے جب تم چلو گے غنیمتوں کی طرف کہ ان کو لے لو ہمیں اجازت دو کہ تمہارے پیچھے چلیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ بدل ڈالیں اللہ تعالیٰ کے کلام کو۔ انہیں کہہ دے۔ تم ہرگز پیچھے نہیں جا سکتے یہی بات تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے سے فرما دیا ہے پھر کہیں گے بلکہ تم تو ہمارے ساتھ حسد کرتے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کو سمجھ کم ہے۔

اس آیت شریف میں غنیمت سے مراد غنیمت خیبر ہے جو صلح حدیبیہ کے بعد چند مسلمانوں کے ہاتھ لگی وہ منافقین جو حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس واسطے نہیں گئے تھے کہ اس میں مسلمانوں کو شکست ہوگی اور سب ہلاک ہو جائیں گے۔ بہتر ہے کہ ہم اسی جگہ بیٹھے رہیں فتح خیبر کے وقت فتح کو یقینی دیکھکر اور مال غنیمت کی لالچ پر کہنے لگے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ جاتے ہیں۔ اس آیت شریف میں ایک پیشگوئی ہے کہ اب تم خیبر کو فتح کرو گے اور اس میں سے تم کو بہت مال غنیمت ہاتھ لگے گا۔ دوسرا منافقین کے حال سے پہلے سے آگاہی دی گئی ہے کہ یہ لوگ اب مال کے لالچ کے سبب تمہارے ساتھ جانا چاہیں گے۔ لیکن اب ان کو ساتھ نہیں لے جانا چاہئے۔ جب مومن منافقوں کو ساتھ نہ لے جائیں گے۔ تو منافق کہیں گے کہ یہ بسبب حسد کے ہم کو ساتھ نہیں لے جاتے۔ یہ بات غلط ہے اور منافقوں کے منہ سے بہ سبب کم فہمی کے یہ بات نکلی مومن ایسے نہیں ہوتے۔ کہ ایسے معاملات میں حسد کریں یہ تو منافقوں کو ان کی کرتوت کی خدا تعالیٰ نے سزا دی ہے

قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونھم او یسلمون۔ فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا۔ وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما۔

ترجمہ۔ اعراب میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے انہیں کہہ دو کہ عنقریب تمہیں بلایا جائے گا ایسی قوم سے جنگ کرنے کے واسطے جو بہت سخت جنگ کرنے والی ہوگی یا تم انہیں قتل کر ڈالو گے یا وہ تمہاری تابعداری اختیار کر لیں گے اگر اس وقت تم نے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بدلا دیگا اور اگر تم نے پہلے کی طرح منہ پھیر لیا تو پھر تمہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔

وہ منافقین جو صلح حدیبیہ کے وقت موت کے ڈر سے اور شکست کھانے کی بدظنی کے سبب نہ گئے تھے ان کے واسطے اب یہ حکم ہوا ہے کہ پھر ایک موقع آنیوالا ہے۔ جہاں فتح تو یقینی ہے مگر بظاہر مخالف بڑا جنگجو اور بہادر نظر آئیگا اگر تم نے اپنی اصلاح کی اور خدا تعالیٰ کے وعدے پر یقین کیا اور ایمان لائے اور اس جنگ میں شامل ہوئے تو تمہاری پہلی غلطی معاف ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اجر دیگا اور اگر پھر بھی ایسی ہی کمزوری دکھائی تو خدا تعالیٰ ایسوں سے راضی نہیں ہوتا اور اس صورت میں تمہارے واسطے عذاب اور دکھ ہوگا۔

اس آیت شریفہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب ایک شخص ایک دفعہ کسی امتحان میں فیل ہو جاتا ہے تو دوبارہ جب تک اسی قسم کے امتحان میں کامیاب ہو کر اپنا صدق نہ دکھلائے۔ صرف زبانی معافی کام نہیں آسکتی۔ مومن کے واسطے ابتلاؤں میں سے گذرنا ضروری ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو سکتا ہے۔

لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج۔ ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتھا الانھار۔ ومن یتول یعذبہ عذابا الیما۔

ترجمہ۔ اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر اور نہ مریض پر کوئی تنگی۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ اس کو جنت میں داخل کریگا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو کوئی اعراض کریگا۔ اسے دردناک عذاب کرے گا۔

جہاد میں جانے کے واسطے جو حکم تاکیدی ہے اس سے اندھے اور لنگڑے اور بیمار معاف رکھے گئے ہیں۔ شریعت حقہ خواہ مخواہ کسی کے واسطے تنگی اور تکلیف کا حکم نہیں دیتی۔ یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے۔ جو اس کی برداشت کر سکتے ہیں۔

* * *

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجی اخویم جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہمارے واجب التکریم اور قابل عزت و توقیر لائق افسر حضرت مخدومی مولوی محمد علی صاحب کے اکثر خطوط اسکول اور بورڈنگ ہوس کے متعلق بدر اور الحکم میں طبع ہو چکے ہیں۔ چونکہ کمیٹی کی طرف سے بورڈنگ ہوس کا انتظام آج کل خاکسار کے سپرد ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذیل کی چند سطور عام اطلاع و واقفیت کے اظہار کی غرض سے بذریعہ اخبار سب بھائیوں تک پہنچا دی جاویں۔ اس بات کا اظہار بھی بے موقعہ نہ ہوگا۔ میں ایک عرصہ سے مدرس کا کام کرتا ہوں اور قادیان سے باہر رہ کر طلبا کی اندرونی و بیرونی حالات کا خوب مطالعہ کیا ہے۔ پس میرا بیان خیر خواہی، نیک نیتی اور تجربہ پر مبنی ہے جو خصوصیتیں میں نے قادیان کی بورڈرز میں دیکھی ہیں میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ صفحہ دنیا پر آج ہرگز ہرگز کہیں کسی نوعمر بچے میں نہیں پائی جا سکتیں۔ کیا یہ باتیں قابل رشک نہیں ہیں چھوٹے سے بڑے تک سب بچے ۱۔ نمازوں کے پابند ۲۔ قرآن کے شیدائی۔ ۳۔ گالی گلوچ سے متنفر۔ ۴۔ تہجد گذاری کے خواہشمند۔ ۵۔ اسلام پر عاشق۔ ۶۔ مسائل شرعیہ سے واقف ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ پس ہر ایک خادم سلسلہ کا فرض ہے کہ اپنے پیارے بچوں کو اوصاف مذکورہ سے متصف کرانیکے لئے اپنے پاک امام کے زیر سایہ رکھکر تعلیم دلاویں۔

اب میں موجودہ ٹائم ٹیبل (تقسیم اوقات) اور خرچ ماہوار لکھے دیتا ہوں تاکہ ہر ایک صاحب کو بار بار دریافت کرنے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

تقسیم اوقات

۵ بجے صبح ۔ جاگنا ۔ ½۵ بجے سے ۶ تک ۔ نماز صبح

۶ بجے سے ½۶ تک ۔ تلاوت قرآن شریف

½۶ سے ½۷ تک مطالعہ ۔ ½۷ سے ۸ تک ۔۔ کھانا

۸ سے ½۸ تک ۔ آرام ۔ ½۸ سے ۳ بجے تک ۔ اسکول

۳ بجے شام سے ۴ تک ۔ کرکٹ وغیرہ ۔ ۴ سے ½۴ تک ۔ عصر ۔

½۴ سے ½۵ تک درس قرآن ۔ ½۵ سے مغرب تک ۔ فٹ بال وغیرہ ۔

مغرب سے ½۷ تک کھانا ۔ ½۷ سے ¾۷ تک ۔ آرام ۔ ¾۷ سے ½۸ تک نماز عشاء ۔

½۸ سے ۱۰ تک مطالعہ ۔ ۱۰ سے ۵ تک آرام ۔

خرچ خوراک

درجہ اول	خاص کھانا اوسطاً	۶؎
درجہ دوم	گوشت ۔ دال	۴؎
درجہ سوم	دال گوشت	۳؎ ۔ گاہے گاہے گوشت

فیس بورڈنگ ہوس ۔ ۱۲؍ داخلہ جو پہلی دفعہ دینا پڑتا ہے۔ ۱۲؍ بورڈنگ ہوس کی طرف سے ایک صندوق اور ایک چارپائی کپڑے لٹکانے کیلئے کھونٹیاں، مطالعہ کمروں میں لیمپ وغیرہ چیزیں مفت ملتی مہیا ہوا گی۔ دھوبی وغیرہ کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ چھوٹے بچوں کیلئے پراگر مقدور ہو۔ ذی ثروت اصحاب سے جو اپنے بچے کو زیر نگرانی پرائیویٹ رکھنا چاہیں ۲؍ ماہوار فیس لی جاتی ہے حضرت مولوی محمد علی صاحب اکثر خود تشریف لا کر لڑکوں کا حال دریافت فرماتے اور معائنہ کرتے ہیں۔ ہفتہ روپیہ کا ایک ڈاکٹر خاص بورڈرز کے لئے ہے سامان ورزش کا کافی تعداد میں ہے۔ لڑکوں کو قصبہ میں [illegible] کیلئے جانا پڑتا ہے۔ زیرہ وغیرہ۔ بورڈرز کو اپنے پاس روپیہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ تحویل زیر سپرنٹنڈنٹ یا ہیڈ [illegible] ہو۔ بورڈنگ کے تمام حالات یعنی صحت، تعلیم، چال چلن، آمد و خرچ کی اطلاع ان کے والدین کو ماہوار دی جاتی ہے۔ فقط۔ والسلام۔ عبد الرحیم سپرنٹنڈنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک کھلی چٹھی بنام ککّےزئی ایسوسیئشن

واقعہ امرتسر - لاہور - سہارنپور - اور جلال آباد

قرآن شریف میں سورۃ المومن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص گذرا ہے جو مومن خصلت تھا۔ اُس نے چند گر خدا کے ہر مرسل کے پہچاننے اور اُس پر ایمان لانے کے متعلق بتلائے ہیں۔ چنانچہ اس نے انہی کو مدنظر رکھ کر اپنی قوم کو وعظ کیا۔ لیکن بدبخت قوم نے اس کی پرواہ نہ کی جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ موسیٰ علیہ الف الف سلم والا کامیاب ہوا۔ اور وہ قوم معہ اپنے بادشاہ فرعون کے ہلاک ہوگئی۔ آج وہ زمانہ ہے۔ کہ اس قوم کے بادشاہ کے نام کو بھی کوئی نہیں جانتا۔ کہ اس کا کیا نام تھا۔ فرعون مصر کے ہر بادشاہ کا لقب تھا۔ نام نہیں۔ جیسے روس کے بادشاہ کا لقب زار ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک رسول موجود ہے۔ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور قرآن شریف میں سورۃ المومن پڑھتے وقت میرے دل میں ایک خاص جوش پیدا ہوتا ہے اور ہمدردی پیدا ہوئی۔ اور چاہا کہ اس مومن بھائی کی تقلید کر کے جس کا خدا نے ذکر [illegible] قرآن شریف میں [illegible] کی ہے میں بھی بقدر اپنے ایمان کے اپنی قوم کو اور خصوصاً منشی محمد دین برادر خود۔ منشی غلام احمد [illegible] منشی غلام نبی صاحب منصف۔ منشی جیان محمد صاحب [illegible] حافظ تاج محمد۔ منشی عمر حیات [illegible] الدین صاحب [illegible] منشی محمد عمر صاحب [illegible] شیخ [illegible] وکیل گوجرانوالہ [illegible] کے اس مرسل کی [illegible] زمانہ دراز سے (آگاہ ہیں) کو اپنی [illegible] تبلیغ کرنے کے لئے جرأت کروں۔ کہ میری قوم اور خصوصاً مذکورہ بالا اصحاب اس معاملہ پر غور فرماویں۔ [illegible] اس زمانہ میں [illegible] بہت ہوتی ہے۔ لیکن شریف آدمی کا فرض [illegible] کے اس قول پر عمل کرے۔ کہ [illegible] اس کو حاصل کرنا چاہیئے'' اس وقت میں اپنی قوم [illegible] خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سعید الفطرت میری اس تحریر سے جو میں نے ہمدردی اور درد دل سے لکھی ہے قدر کر کے فائدہ حاصل کریں گے۔ اے میری قوم [illegible] تم میں موجود ہو کر یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے مجھے الہام ہوتا ہے۔ خدا کا کلام خدا کی وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے تو تم اس کی مخالفت نہ کرو۔ اس کو ہلاک نیست و نابود اور تباہ کرنے کے در پے نہ ہو۔ کیوں کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو سب سے بڑھ کر خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ خود اس کو ہلاک کریگا۔ ایسا کہ روئے زمین پر اس کا کوئی نام بھی نہ لیگا کیوں کہ قرآن مجید کو پڑھو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس شخص سے زیادہ ظالم اور بد طینت آدمی کون ہے جو یہ کہے۔ کہ میں خدا کا مرسل ہوں اور مجھے خوابیں سچی آتی ہیں۔ مجھ پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے حالانکہ وہ نہ ہی تو مرسل خدا ہو اور نہ سچی خوابیں آتی ہوں اور نہ ہی خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا ہو۔ پس جب وہ ظالم ٹھہرا تو خدا خود ہی اس کی خبر لیگا کیوں کہ وہ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین۔ خدا ظالم کو کامیاب نہیں کرتا۔ اس کو ہلاک و نیست و نابود کر دیتا ہے۔ پس اگر یہ مدعی بھی نعوذ باللہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑیگا۔ اگر کوئی بیچارہ اس پر حسن ظنی سے ایمان لائے گا تو اس کا کچھ نہ بگڑیگا اور اگر وہ سچا ہے جیسا کہ زمانہ دراز کے اس کے دعویٰ نے بتا دیا کہ وہ ضرور سچا ہے تو جو وعید وہ عذاب کی تمہارے لئے کرتا ہے وہ ضرور خدا کی طرف سے تمہاری مخالفت کی وجہ سے تمہیں ملکر رہیگی جیسا کہ آج سے پہلے تمہاری آنکھوں کے سامنے اس کے اکثر مخالف ناکام ہو کر مر گئے اور یہ کامیاب ہے۔ اے میری قوم کیا تمہیں اس بات سے خوف نہیں کہ اگر خدا کا عذاب آگیا جس کا یہ وعدہ دیتا ہے۔ تو پھر خدا کے سوا تمہیں کون بچا سکے گا۔ اے میری قوم کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لیکھرام۔ مولوی غلام دستگیر قصوری۔ آتھم۔ مولوی [illegible] اور [illegible] سے اس کے مخالفوں کا کیا حال ہوا۔ اور ان سے ہی پہلے غور کر کے دیکھو کہ خدا کے پہلے مرسلوں کی مخالف قوموں یہود۔ قوم نوح۔ عاد اور ثمود کا کیا حال ہوا۔ قوم لوط کا کیا انجام ہوا۔ خدا کے مرسل کی مخالفت کی وجہ سے ایسا عذاب الٰہی ان کی بستی پر نازل ہوا۔ کہ وہاں اس زمانہ سے آج تک ایک جھیل ہے جس کا نام جھیل مردار ہے۔ وہاں نہ کوئی جانور زندہ رہ سکتا ہے نہ کوئی گھاس کسی قسم کی اُگ سکتی ہے۔ پس میں ڈرتا ہوں کہ تمہیں بھی عذاب الٰہی نہ چھو جائے۔ اے میری قوم میں تو تمہیں نیک راہ پر بلاتا ہوں اور کوئی مزدوری نہیں مانگتا اور آگاہ کرتا ہوں کہ جن کوششوں میں رات دن لگے رہتے ہو۔ وہ تو صرف اسی دنیا سے وابستہ ہیں جو چند روزہ ہے اور آخر خدا کے حضور جانا ہے۔ اس بادشاہ کے حضور حاضر ہونے کے لئے کوئی تحفہ اور ڈالی ضرور چاہیئے۔ جس صورت میں کہ ان دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کے پاس جانے کے لئے فکر سے تحفے جاتے ہو کیا ہی کسی کا قول سچا ہے۔ ”دنیا دارے چند آخرت کو معاملہ باخداوند“ یہ گھر عارضی ہے اور آخرت کا گھر دائمی اور مستقل گھر ہے۔ اے میری قوم! اگر کوئی ذرہ بھی بدی کرتا ہے تو اس کا بدلہ پاتا ہے اور اگر کوئی نیکی کرے۔ خواہ کوئی مرد یا عورت مومن ضرور ہو۔ خدا اس کو آرامگاہ میں داخل کرتا ہے اور بے حساب رزق دیتا ہے۔ اے میری قوم میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور اگر تم مجھے کوئی اور راہ سوائے اس کے دکھاؤ تو وہ یقیناً دوزخ کی راہ ہے۔ اور میں بفضل خدا نہ مانوں گا۔ کیونکہ میں نے اپنی عمر کا ایک حصہ صرف کر کے اس نجات کی راہ پر یقین حاصل کر لیا ہے۔ تم مجھے سوا اس بات کے اور کیا بتا سکتے ہو۔ کہ میں خدا کے ساتھ شرک کروں۔ خدا کا انکار کروں اور قبر پرستی اور پیر پرستی کروں اور میں تو تمہیں اس راہ پر بلاتا ہوں۔ جو سراسر کامیابی کی راہ ہے اور خدا عزیز غفار کی طرف بلاتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ خدا کے مرسل کو مان لو جس کی یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا کو ایک جانو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت جانو۔ نہ کسی پیر کو نہ رسول کو اور نہ ولی کو وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کا برگزیدہ رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور میں مسیح موعود ہوں۔ یہ غلام احمد ہوں کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ بلکہ اپنے آقا و مولیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل درآمد کرانا چاہتا ہوں۔ یعنی قرآن مجید اور صحیح حدیثوں پر اور یہ کہ بت پرستی نہ کرو۔ اور کسر صلیب کرنا میرا کام ہے اس کام میں میری پیروی کرو اور تقویٰ و طہارت اختیار کرو کہ یہی سچی راہ ہے۔ جو خدا چاہتا ہے۔ جن باتوں کی طرف تم مجھے بلاتے ہو۔ اس کی کوئی دلیل دنیا و آخرت میں نہیں ہے یاد رکھو ہم سب نے خدا کے حضور جانا ہے پس جو کوئی خطا کار ہوگا وہی جلتی ہوئی آگ میں پڑے گا۔ یاد رکھو ان باتوں کو جو میں نے تمہیں کہی ہیں اور میں خدا پر بھروسہ رکھکر کہتا ہوں کہ جو سعید الفطرت ہیں۔ وہ ضرور اس نیکی کو اختیار کریں گے۔ پس اس معاملہ کو میں اپنے خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ جو نیست سے ہست اور ہست سے نیست کرتا ہے۔ اور دور زمین میں پڑے ہوئے بیجوں کو نشوونما کرتا ہے۔ اے میری قوم خدا کے مرسل کی تصدیق میں ایک دو باتیں پیش کرتا ہوں۔ تم ان پر غور کرو۔ جب یہاں اس ملک میں کوئی طاعون کا نام بھی نہ جانتا تھا تو اس نے خدا سے اطلاع پا کر کہا کہ اس ملک میں بھی طاعون پھیلیگی۔ اور سخت پھیلیگی۔ اور وہ میرے لئے نشان ہوگی۔ چنانچہ تم نے دیکھ لیا کہ طاعون پھیلی اور سخت پھیلی۔ گھر کے گھر تباہ ہوگئے۔ اور اس کے مخالف کچھ تو ہلاک ہوگئے اور بہت سے اس جماعت میں داخل ہوئے۔ اور ان کے لئے نشان عظیم ہوا۔ پھر اس نے خدا سے اطلاع پا کر یہ کہا۔ عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ کہ روئے زمین پر تمام جگہ خواہ عارضی سکونت ہو اور مستقل تمام خدا کے عذاب کے نیچے آکر ہلائی جائے گی اور پھر فرمایا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ چنانچہ تم نے ۴- اپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ دیکھ لیا جو قیامت کا نمونہ تھا۔ اور تمام طرف موتا موتی کا نعرہ سنا گیا پھر دوبارہ اس نے کہا کہ بہار کے موسم میں پھر ایک اور زلزلہ آئیگا۔ جس کے الفاظ وحی الٰہی میں یوں ہیں۔ ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“۔ وہ بھی تم نے دیکھ لیا۔ کہ ۲۸- فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو بہار کے ایام میں زلزلہ آیا اور سخت آیا۔ ریاست رام پور کا حال پڑھو۔ گھروں کے گھر تباہ ہوگئے

امریکہ میں بہت سے شہر غارت ہوگئے۔ فارموسا واقعہ چین میں سخت ہلاکت وقوع میں آئی۔ ضلع انبالہ میں ایک گاؤں کے تمام لوگ سوئے ہوئے مکانوں کے نیچے دب کر مر گئے۔ اب کیا افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ دنیا میں ہماری تباہی آجاوے اور بہت سی جانیں تلف ہو جاویں اور [illegible] دل میں ایک شور عظیم برپا ہو جائے۔ لیکن لوگ تجربہ حاصل ہو جانے پر بھی خدا کے اس مرسل کے آئندہ کے انذار کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ اور اس کی ہمدردی کی پکار کو نہ سنیں۔ بلکہ بجائے اس کے وہ استہزاء سے کام لیں۔ افسوس کہ ضد اور تعصب نے حق اور راستی کی راہ سے کیسا مونہہ پھیر دیا ہے۔ پھر ایک اور سوچنے کے قابل بات یہ ہے کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد مرزا صاحب نے دوبارہ پیش گوئی کی تھی کہ بہار کے موسم میں پھر ایک اور زلزلہ آنے کو ہے تو بہت سے دانا انگریزوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ اب زمین اپنی اصلی حالت پر ہے۔ زمانہ دراز تک کوئی زلزلہ نہیں آئے گا اور اطمینان دلایا۔ افسوس کہ مادی دنیا کے لوگ ان کی باتوں پر بھول کر خدا سے غافل ہوگئے۔ اور اس کی کلام کی پرواہ نہ کی۔ پس وہ کون سی ہستی تھی جس نے اس قدر مدبر اور علم طبقات الارض کے ماہروں کے مقابلہ میں ایک مرزا صاحب کی بات کو پورا کر دیا۔ جس کے پاس ایسے علوم کا کوئی سرو سامان نہیں۔ پس آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں وہ خدا کی ہستی ہے۔ جس نے اپنا کلام اس پر نازل فرمایا ہے۔ وہ خدائے ذوالجلال اپنے برگزیدوں کی خاطر جب کوئی نشان دکھلانا چاہتا ہے۔ تو قاعدہ اور قانون کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور تمام دنیا کے مقابلہ میں اپنی باتیں انکی زبانی پوری کر کے خارق عادت اور اپنی قدرت اور ہستی کا ثبوت دیتا ہے وہ بات جو قابل غور ہے اور جس کی طرف میں آپ لوگوں کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب پھر خدا نے اس پر اپنا کلام نازل کر کے فرمایا ہے "کہ پھر زلزلہ آنے کو ہے" اور اس کی نسبت آپ نے فرمایا ہے کہ وہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور فیصلہ کن ہوگا جس صورت میں دو دفعہ پہلے تجربہ کر چکے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ ہر ایک عقلمند اور نیک آدمی اس بات کو مان لے کیونکہ جب دو دفعہ پہلے زلزلہ آچکا اور وعدہ سچا نکلا ہے تو اب وہ زلزلہ جس کا وعدہ دیا ہے۔ ضرور آئے گا۔ کیونکہ ہر ایک جاننے والا جانتا ہے کہ جب اربعہ متناسبہ کی رو سے تین چیزیں معلوم ہوں۔ تو چوتھی کا وجود بھی یقیناً ماننا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے جب تین باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ تو چوتھی بھی ضرور انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو کر رہے گی اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ مومن آدمی کا کام ہے کہ ایک سوراخ سے جب ایک دفعہ ڈسا جاوے۔ تو دوسری بار اس سے پرہیز کرے۔ مرزا صاحب نے ساری دنیا کو تبلیغ کی ہے اور میں خاص اپنی قوم کو محض للہ یہ پیغام پہنچاتا ہوں اور اپنا درد دل آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مبارک انسان وہ ہے۔ جو کسی کی خیرخواہی کی بات کو اور نیک امر کو تسلیم کرے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدانخواستہ عذاب الٰہی آپ لوگوں کے حصہ میں نہ ہو۔ خدا آپ لوگوں کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین ثم آمین

آپ لوگوں کے خیرخواہ
خاکسار محمد نصیب احمدی۔ قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ حضرت مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاجز راقم جب آگرہ میں ملازم تھا۔ تو ایک دن [illegible] جاتے وقت امیر لکھنوی کا یہ مصرع نظر سے گذرا۔ ع

اب ظہور مہدی آخر زماں نزدیک ہے۔

پس اس پاک مہدی پر ایمان لانے والی روح نے فوراً ذیل کے چند اشعار موزوں کرلئے۔ امید کہ آپ کے اخبار گوہربار میں انہیں ایک کونہ مل جائیگا۔ والسلام

آپکا خادم۔ عبدالرحیم نورتخت ماسٹر تعلیم الاسلام۔ ۱۰۔ مارچ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غزل در مدح حضرت سیدنا و امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

طالبو! تم کو مبارک جانِ جاں نزدیک ہے
سر کے بل آؤ چلیں وہ آستاں نزدیک ہے
لن ترانی ہو چکی وقت تجلی آگیا
اہل دل دیکھو کھلے در آسماں نزدیک ہے
ہم کو دل دے کر لیں دلدار کے دل پر جگہ
اب جو دیکھیں دل میں اپنے دلستاں نزدیک ہے
سر پہ دوں تجکو جگہ یا آنکھ پہ بٹھلاؤں میں
خود ہی آکر بیٹھ جاؤ جو مکاں نزدیک ہے
خانہ دل میں کیا گھر جب ہوا [illegible] چلی
صحن اقدس [illegible] جہاں نزدیک ہے
چشم نرگس والے شوق دید گل [illegible]
باغ میں کس گل کی آمد باغباں نزدیک ہے
کس کے نذرانے کو [illegible] گل [illegible]
کس کی تشریف آوری اے بوستاں نزدیک ہے
واہ رے رعب [illegible] ہو کا عالم ہے بپا
خیر مقدم کو کھڑے صاحب دلاں نزدیک ہے
مہر و ماہ نے رخ پہ اپنے کس لئے ڈالی نقاب
کس کی آمد کا [illegible] نزدیک ہے
پھول جھڑی کیسی لگی [illegible]
[illegible] نزدیک ہے
ہاں [illegible] امیر لکھنوی
[illegible] زماں نزدیک ہے
چرخ چارم سے اتر کر مژدہ [illegible]
ہند والوں کو مسیح قادیاں نزدیک ہے
[illegible] وابستہ الارض [illegible]
بہر تادیب عذاب منکراں نزدیک ہے
[illegible] جاگو سوا نیزے پہ سورج آگیا
[illegible] حشر [illegible] ختم جہاں نزدیک ہے
[illegible] کی طرح عصیاں [illegible] کانپ اٹھی زمیں
اب لپیٹ دوزخ کی بہر عاصیاں نزدیک ہے
[illegible] استغفار دل سے [illegible]
اس کے قدموں میں چلو باغ جناں نزدیک ہے
خواب غفلت میں گذاری ہے کیوں عمر عزیز
بے نشاں بن کے جو دیکھو بے نشاں نزدیک ہے
[illegible] ہم نے دیکھی طلعت [illegible]
مطلع نور خدا کے آسماں نزدیک ہے
[illegible]
[illegible] نزدیک ہے
دیکھ لیتا ہوں تصور میں [illegible]
[illegible] نزدیک ہے
بندۂ عاصی کا حق گو [illegible]
[illegible] نزدیک ہے
دم سے جن کے دم میں بیدم قالبوں میں [illegible]
دمبدم روح القدس [illegible] نزدیک ہے
نقد ایماں شب کی تاریکی میں جب لٹنے کو تھا
غیب سے آئی ندا [illegible] پاسباں نزدیک ہے
منزل دیں گھر گئی جب لشکر کفار سے
نصرت حق نے کہا [illegible] نزدیک ہے
روشنی سے دور ہو کر بیٹھے ہو خاموش کیوں
آؤ دیکھو [illegible] روشن بیاں نزدیک ہے
[illegible] ہے جاتے ہو [illegible]
جانے والو قادیاں دارالامان نزدیک ہے
ہاں [illegible] اس ہادی [illegible] کو رہبر [illegible]
وقت رحلت اب ترا اے کارواں نزدیک ہے

[illegible]

[illegible] کہ بعض لوگوں کو کئی دن پہلے بذریعہ خاص خط اطلاع دی جاتی ہے کہ [illegible] کے ذریعے آپ کے نام اخبار وی پی کیا جاویگا۔ اگر آپ نہیں چاہتے۔ تو اطلاع کر دیں وقت کافی دیا جاتا ہے کوئی جواب نہیں آتا اور پھر وی پی واپس کر کے [illegible] کو نقصان اور تکلیف مفت میں دیجاتی ہے۔

بدر صادق

مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء

زندہ خدا
اور
زندہ مذہب

سلسلہ احمدیہ کی ضرورت

دنیا میں اس وقت سب سے زیادہ مشہور اور کثیر التعداد ممبر رکھنے والے مذاہب تین مانے گئے ہیں۔ اسلام۔ عیسائی۔ بدھ۔ چوتھا اس کے ساتھ ہندوؤں کا دے لو کیونکہ وہ ہمارے ہمسایہ ہیں۔ ہم چار مذاہب کو سامنے رکھ کر اس وقت ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان مذاہب کے ہوتے ہوئے کیا ضرورت تھی کہ مذہبی دنیا میں ایک نیا سلسلہ قائم کیا جائے اور اس کا ایک نیا لیڈر ہو اور وہ ایک نئی جماعت ہو۔

یہ ایک نہایت وسیع مضمون ہے اور کسی نئے فرقہ مذہب کی ضرورت کو ثابت کرنے کے لئے خود ایک کتاب بلکہ کئی کتابوں کو لکھنا ہوتا ہے لیکن اس وقت ہم تمام فروعات کو چھوڑ کر صرف اصول کو لیتے ہیں بلکہ اصول میں سے بھی صرف ایک اصل کو جو سب سے اعلیٰ اور اہم اور ضروری ہے۔ اختیار کرتے ہیں اور پھر اس اصل میں کی بھی ایک شاخ کو مدنظر رکھتے ہیں۔ جو دراصل تمام مذاہب کی جڑ ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ تمام مذہب خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہم کو کیا سکھاتے ہیں اور آیا ان کی یہ تعلیم ہماری فطرت کو تشفی دے سکتی ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا خدا ہے۔ اور اگر ہے تو اس کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ اس کے جواب میں بدھ مت کہتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ بدھ خدا تھا اور وہ ہمارے درمیان تھا اور ہم میں رہا اور پھر مر گیا اور کبھی نہ کبھی پھر بھی جنم لیگا لیکن تمام انسان دنیا میں پیدا ہوتے اور زندگی بسر کرتے اور مر جاتے ہیں۔ بلحاظ انسانی خواص کے ان میں اور بدھ میں کوئی فرق نہیں بتلایا جاتا پھر اس کی زندگی کے متعلق اس قسم کے قصے مشہور ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں۔ ان قصوں اور ناولوں کو کوئی کیا کرے اور موہوم بات کی پیروی سے ہماری روح کو کیونکر تشفی ہو سکے جو باتیں دنیا میں ہمارے سامنے موجود نہیں ہم میں سے کوئی اس کے متعلق گواہی نہیں دے سکتا کوئی نہیں کہتا کہ یہ میری چشم دید بات ہے اس کو ہم کس طرح یقین کریں اگر انسان خدا بن جاتا ہے تو اب لاکھوں کروڑوں انسان موجود ہیں کیا یہ زمانہ ایسا ہی بُرا زمانہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں کہ خدا بن جاوے۔ بدھ خدا تھا تو اب وہ کہاں ہے کیا اب اس خدا میں طاقت نہیں رہی کہ انسان بن جاوے یا کیا اب انسان کو ضرورت نہیں رہی کہ اس کے درمیان کوئی خدا ہو۔

ہندو بھی یہی کہتا ہے کہ خدا کے ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ وہ ایک دفعہ کرشن کی شکل میں ہمارے سامنے نمودار ہوا تھا۔ کبھی تو آدمی کی شکل پر سونڈ ہاتھی کا سا لگا ہوا تھا ایک دفعہ رام کی شکل میں دنیا میں مدتوں رہ گیا۔ جب کہ اس نے شادی بھی کی تھی اور راون اسکی بیوی کو راون چھین کر لیگیا تھا۔ ایسا ہی تیتیس کروڑ بار وہ دنیا میں کسی نہ کسی کے گھر میں پیدا ہوا مگر اب کسی کے گھر جنم نہیں لیتا۔ اول تو ایسے خداؤں کو ہم نے کرنا بھی کیا ہے جو خود ہی ہم سے بڑھ کر محتاج ہوں۔ لیکن اگر وہ کبھی اس طرح دنیا میں نمودار ہوا کرتا تھا۔ تو وہ اب سنت کہاں گئی اور کیا وجہ ہے۔ کہ ہم ان سب قصوں کو الف لیلا کی کہانیاں یا ڈان کگزوٹ کے ناول کی طرح نہ سمجھیں۔

عیسائی کہتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ دور کی بات نہیں ہے صرف انیس سو سال کا عرصہ گذرا ہے کہ اس نے ایک بڑھئی کے گھر میں جنم لیا تھا یہ تو معلوم نہیں کہ تیس سال تک وہ بچہ لکڑی کا کچھ کام فرنیچر بنانے یا کسی کی چارپائی اور پیڑھی مرمت کرنے یا بچوں کے واسطے لکڑی کے کھلونے طیار کرنے کے دھندے کیا کرتا رہا۔ لیکن اس کے بعد تین سال تک اس نے لوگوں کو اپنے علم اور بُردباری کی تعلیم دی جس پر آج تک کوئی عمل نہیں کر سکا اور بارہ دوست اپنے ساتھ جمع کئے جنمیں سے ایک نے دشمنوں کے ہاتھ پکڑوا دیا اور وہ تھا تو خدا پر اپنے باپ خدا کے آگے رات بھر روتا رہا۔ کہ مجھے سولی سے بچا اور اس بوڑھے بیرحم نے ایک نہ سنی کیونکہ وہ منصف ہے اور یہودیوں نے پکڑ کر اسے صلیب پر کھینچ دیا۔ اور وہ مر گیا۔ لیکن کچھ پرواہ نہیں وہ کہہ گیا ہے کہ میں پھر آؤں گا اور جلد آؤں گا۔ اس نسل کے لوگ زندہ ہونگے کہ میں آؤں گا۔ اس نسل کے لوگ تو مر کھپ گئے۔ اور اس کے بعد اور کئی نسلیں مر کھپ گئیں پھر وہ جلد آئیگا۔ وہ خدا تھا۔ اس کو جھوٹ کا الزام نہیں دینا چاہیئے۔ اس نے کہا تھا میرے آنے کے وقت زلزلے بہت آئیں گے۔ زلزلے تو اب آ ہی رہے ہیں۔ دیکھو اب وہ بھی آیا کہ آیا۔ خدا کی ہستی کا بڑا اعلیٰ ثبوت ہے۔

یہ ثبوت جیسا کہ ظاہر ہے اس پر کچھ بحث کرنے کی ضرورت نہیں اور ہم اب مسلمانوں کو لیتے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں خدا ہے اور بدیں ثبوت ہے کیونکہ وہ اپنے برگزیدہ اور نیک بندوں کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے ان کی دعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے اور جواب دیتا ہے اور ان کے حق میں نشان دکھلاتا ہے۔ خوب ہے یہ تو بڑی عمدہ بات ہے لیکن کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے اس خدا کی آواز سنی ہو اور اس کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوا ہو۔ نہیں اب تو نہیں ہے یہ بات تو ختم ہو چکی۔ پہلے خدا بولا کرتا تھا۔ مگر اب وہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ اب خدا کسی سے مکالمہ نہیں ہو سکتا۔

لیجئے اب خدا کی ہستی کا کیا ثبوت دنیا میں رہا۔ کیا خدا کی ہستی کا یہ ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ صلیب پر مر گیا۔ کیا اس کی ہستی کا یہ ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سنہ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام تک دنیا کے برگزیدوں کے ساتھ ہمکلام ہوا کرتا تھا۔ اگر پرانے قصوں پر ایمان ہے تو پھر کس قصے کو مان لیا جاوے۔ اور کس کا انکار کیا جاوے۔ ان تمام مذاہب نے دراصل خدا تعالیٰ کی ہستی کا صاف انکار کر دیا ہے۔ اور اس واسطے ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ کوئی ایسا سلسلہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بین ثبوت دے وہ سلسلہ

سلسلہ احمدیہ

ہے جس کو غیور خدا نے خود اپنے ہاتھ سے بنایا ہے جس کا لیڈر خدا سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کے واسطے تمام دنیا کو ہلا دینے والے نشانات دکھلائے جا رہے ہیں۔ کوئی ہے۔ جو زندہ خدا کو پانا چاہتا ہے۔ تو مُردوں کی پرستش کو چھوڑ دے اور خدا کے فرستادہ رسول احمدؑ سے [illegible] اس سچے زندہ خدا کو پالے۔

* * *

۸۶ [illegible] بخدمت شریف اخویم مفتی صاحب السلام علیکم [illegible]
جناب کی خدمت میں ایک کارڈ ارسال کیا اور کچھ عبارت [illegible] اور آپ سے مشورہ طلب کیا مگر جواب سے محروم رہا۔ آج اخبار الحکم مورخہ [illegible] سنہ [illegible] کا مطالعہ کیا اور خطوط مولوی محمد علی صاحب بنام ایک ایڈیٹر غیر احمدی کی تحریر کو [illegible] دل نہایت خوش ہوا۔ مگر ساتھ ہی [illegible] صاحب کی تجویز پڑھنے سے نہایت رنج ہوا بلکہ [illegible] تمام [illegible] افسوس کرتی ہے۔ امید ہے کہ یہ کارروائی حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور میں پیش نہیں ہوئی۔ آپ ذرا غور فرمائیں کہ مولوی محمد علی صاحب کو خدا نے اس قدر طاقت علمی عطا بخشی ہے۔ تو [illegible] حضرت اقدس علیہ السلام کے زیر سایہ [illegible] ہے۔ ورنہ [illegible] کوئی ایسی کارروائی [illegible] دکھلائی اور یہ تحریر فرما دیں کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا مشن اسلام کو باہر ہے یا اسلام میں داخل ہے اگر اسلام میں داخل ہے تو باہر [illegible] چاہئے اور [illegible] میں حضرت اقدس کا نام مبارک آوے تا لوگوں کو معلوم ہو کہ اسلام کس کے ذریعہ چل رہا ہے اور مولوی صاحب کس کے زیر سایہ ہیں اس وقت تک جس قدر اشاعت رسالہ کی حضرت اقدس کے ارشاد سے بیرونجات میں مخالفوں کو مفت ہوئی اس میں جماعت [illegible] خدمت بجا لانے میں کوتاہی نہیں کی اور آئندہ دست بدعا ہیں کہ خدا ہم کو طاقت دے کہ ہم سب ملکر اس کی اشاعت میں [illegible] کوشش کریں نہ معلوم کہ ایک ایڈیٹر مخالف کو لکھنے سے ضمیمہ کی تجویز کریں جس سے ہم احمدی فرقہ کا ایمان ہے کہ [illegible] اسلام اور خوبیاں اسلام کے بیان کرنا اور تجدید دین حضرت اقدس علیہ السلام کا کام ہے تو کیا اب مخالف ان کا نام ہی لکھوانا نہیں چاہتے۔ تو ان سے [illegible] رکھی ہے [illegible] اگر حضرت اقدس علیہ السلام نے [illegible] اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ تو ہم خاکساروں کو [illegible] دخل دینے کی نہیں کیونکہ حضور کا ہر کام [illegible] الہی [illegible] حکمت ہوگی۔ آپ ازراہ نوازش میرے اس عریضہ کا مفصل جواب جلد ارقام فرماویں۔ [illegible] مرسلہ خاکسار محمد حسین احمدی۔ لائلپور

"جماعت احمدیہ اور اکابر ملت"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

"اکابر ملت" سے میری مراد وہ احمدی بزرگان دین نہیں ہیں، جنھوں نے اپنی تمام دنیوی وجاہت و عزت اور شہرت پر خاک ڈال کر اور زمانہ بھر کے لعن طعن کو بطیب خاطر گوارا کر کے حضرت امام الزمان علیہ السلام کی معرفت۔ تصدیق اور ان کے اتباع و صحبت کو غنیمت سمجھا ہے اور اسی لئے یہ لوگ گذرے۔ کہ ان میں سے بعض نے اپنے اس امام کی خاطر قادیان جیسی "گمنام" بستی میں ہی طرح اقامت ڈالدی ہے۔ اور اکثروں نے گو مستقل قیام اپنے اپنے وطن مالوف میں ہی رکھا ہے لیکن دین و ملت کی تمام تر فلاح و بہبود کا مرکز اسی چھوٹی سی بستی کو قرار دیا ہے اور جس قدر جلدی جلدی ان سے بن پڑتا ہے قادیان آنے اور امام برحق کے فیض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کو عین سعادت خیال کرتے ہیں اس لئے کہ عامۂ مسلمین کے پندار میں تو یہ لوگ ان کا [illegible] داخل [illegible] چہ جائیکہ انہیں کوئی اعزاز و امتیاز دیا جائے بلکہ میری مراد وہ حضرات ہیں۔ جنھیں موجودہ مسلمانوں کی قومی مجالس اور اغراض و مقاصد میں ان کے اہل قلم نے چیدہ و برگزیدہ "یا کریم آف سوسائیٹی" ( ) کا بھی خطاب رکھا ہے مثلاً نواب محسن الملک بہادر۔ شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب۔ مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی۔ منشی ذکاء اللہ صاحب دہلوی۔ خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی۔ مولوی حبیب الرحمان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور وغیرہم جن کے نام ہائے نامی اکثر قومی جلسوں میں بڑی عزت اور اکرام اور احترام سے لئے جاتے ہیں۔ جن کی قابلقدر تصنیفات و تحریرات اور پرزور تقریریں لوگ ہمہ تن گوش ہو کے پڑھتے اور سنتے ہیں جنھوں نے اپنی عمر عزیز کا ایک معقول حصہ اسلامی تاریخ کے مطالعہ اور فلاح و بہبود قوم کی تدابیر پر غور و خوض کرنے اور ان کے عملدرآمد میں صرف کیا ہے اور جہاں تک مجھے علم ہے انہوں نے ہمارے اس سلسلہ حقہ کے مخالف یا موافق تا حال صراحتہً اور علانیۃً کچھ نہیں کہا۔

یہ بات اگرچہ بظاہر کچھ غیر متعلق سی معلوم ہوگی کہ میں نے اپنی چھبیس سالہ عمر کے ایک بڑے حصہ یعنی زمانہ طالب علمی اور [illegible] اخبار نویسی میں موسومہ بالا بزرگان [illegible] قابلقدر تصنیفات و تحریرات [illegible] دلی [illegible] استفادہ کیا ہے [illegible] دلی [illegible] تصنیفات و تحریرات [illegible] متاثر [illegible] طبیعت کو اثر [illegible] ان کی بزرگی [illegible] احترام [illegible] ان میں سے ایک بزرگ (یعنی مولانا شبلی) سے تو مجھے محمڈن کالج علی گڈھ کی ایف۔ اے کلاس میں کچھ عرصہ تلمذ کا بھی شرف حاصل رہا اور یہ ظاہر ہے کہ شرفائے اہل اسلام میں اُستاد کا درجہ باپ کے برابر مانا گیا ہے اسی طرح کم و بیش دوسرے بزرگوں سے بھی مجھ کو دماغی فیض پہنچتا رہا۔ لیکن اہل نظر۔ ارباب بصیرت کے نزدیک ان واقعات کی اہمیت ہی اس بات پر کافی دلیل ہے۔ کہ اس غیر متعلق سی بات کا ذکر درمیان میں لانا فضول و بے وجہ نہیں کیونکہ میں اپنے خیال میں ان بزرگوں کا کسی نہ کسی حد تک اور کسی نہ کسی طرح ممنون احسان ہوں اور اب جبکہ اللہ تعالے کے ایک خاص فضل و انعام کی وجہ سے مجھے سچی مسرت حاصل ہے چاہتا ہوں کہ اپنے رنگ میں اس احسان کا بقدر امکان شکریہ ادا کروں جو ذکر احسان کے بغیر محل و مہمل ہوتا کاش یہ بزرگان قوم میرے ناچیز شکریہ کو حسب دلخواہ قبول فرمادیں۔ اور اس فضل و انعام اور سچی سعادت و مسرت سے حصہ لینے میں کماحقہ سعی فرمائیں جو خوش نصیبوں کو امام وقت کی شناخت۔ تصدیق اور اتباع سے حاصل ہوتی ہے اور اسی صورت میں مجھے اطمینان ہو سکتا ہے کہ ان بزرگوں نے میرا ہدیہ خوردانہ عملی طور پر قبول فرمایا۔

قوم کے محترم بزرگو! اگرچہ آپ نے اب تک اس بارہ میں جہاں تک مجھے معلوم ہے کھلے طور پر کوئی قطعی فیصلہ نہیں دیا۔ لیکن میرے خیال میں یہ تو ممکن نہیں کہ امام وقت کی آواز تا حال آپ کے کان میں نہ پہنچی ہو ضرور ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود (علیہ السلام) کا ذکر خیر اور ان کے مہتم بالشان دعاوی براہ راست نہ سہی بالواسطہ طور پر نہ سہی آپ نے کبھی نہ کبھی سنے ہوں گے۔ میں آپ سے بعد تعظیم و ادب مودبانہ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے اس مسئلہ پر کسی وقت خالی الذہن ہو کر بتوجہ تام غور فرمایا ہے یا نہیں۔ اگر کسی وجہ سے آپ صاحبان کو اب تک اس اہم معاملہ پر متوجہ ہونے کا موقعہ نہیں ملا تو اب بھی کچھ نہیں گیا وقت ہے کہ آپ سب صاحب جمع ہو کر یا اپنی اپنی جگہ پر الگ الگ ہی سہی مگر جس قدر جلد ممکن ہو اس سوال کو حل کریں کہ بحالت موجودہ قوم مرحوم کو کسی مامور من اللہ مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں اور آیا جو شخص اس وقت موعودہ امام اور مامور و مصلح ہونے کا مدعی بن کر پچیس سال سے برابر نہ صرف اپنی قوم بلکہ جمیع اقوام کو سچے اور زندہ خدا کے زندہ مذہب اسلام کی دعوت کر رہا ہے وہ برحق ہے یا آپ کے خیال میں وہ نعوذ باللہ ایک مفتری علی اللہ کذاب ہے؟

[illegible]

فرصت کبھی خرابیٔ صحت وغیرہ کے باعث قاصر رہا اور ممکن ہے کہ تاخیر میں یہ امر ہوں یا وقار تھا اس میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حکمت و مصلحت ہو۔ اب جبکہ خدائے قادر کریم نے مجھے توفیق و فرصت عطا فرمائی ہے۔ میں نے ضروری سمجھا کہ بجائے پرائیویٹ عریضوں کے اس کھلی چٹھی کے ذریعہ تاکہ اگر خدانخواستہ آپ نہیں تو اور ہی کوئی سعید الفطرت اس سے فائدہ اٹھائے۔ عرض مدعا کروں۔

آپ کی مسلمہ قابلیتیں اور فاضلانہ معلومات و وسعت نظر کو ملحوظ رکھکر یہ تو مجھے ہرگز باور نہیں آتا کہ آپ لوگ اس مذہبی معاملہ پر غور و توجہ کرنیکا دل و دماغ نہ رکھتے ہوں۔ نیز آپ صاحبان کی نسبت یہ خیال ہی ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بلکہ قوم مسلمانان کے لیڈر کہلا کر آپ خدائے بزرگ و برتر کے ان پکے وعدوں سے بے خبر ہوں جو ہزار سال سے برابر اس کے برگزیدہ مامورین صادقین کی معرفت ہوتے آئے جنکی اس کے [illegible] رسول کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) نے بھی بشارت دی اور جن کا دنیا بھر کے قریبا تمام پاک نوشتوں کو بغور دیکھنے سے اس وقت بھی صاف طور پر پتہ لگتا ہے۔ اور اتمام حجت قبل میں یہ بھی ماننے کو طیار نہیں۔ کہ آپ لوگ نفس مذہب کی حقیقت کو لایعنی ڈھکوسلا سمجھتے ہوں یا تمام روشن صداقتوں پر اپنی ہی محدود عقل و فہم کو حکم قرار دیکر موجودہ سلسلہ حقہ احمدیہ کو ناقابل توجہ گورکھ دھندا اور فضول قصہ فسانہ جانتے ہوں اور یہ بھی ایک میری کیا کسی سلیم الایمان شخص کی عقل فتویٰ نہ دے گی کہ آپ جیسے عالم۔ فاضل اور قابل بندگان ملت خشیۃ اللہ اور متقیانہ اور مومنانہ تدبر سے بکلی عاری اور بے پروا ہوں۔

آپ لوگوں کو یہ بتانا گویا لقمان کو حکمت سکھانا ہے کہ دنیا کی تمام عزت و وجاہت اور شہرت عارضی و فانی ہے اور ہر قسم کی فضیلتیں و قابلیتیں ہیچ ہیں۔ اگر صراط مستقیم کی ہدایت اور صادقین کی معرفت و معیت نصیب نہ ہو جو انجام بخیر کا موجب ہوتی ہے پس اگرچہ میں آپ صاحبان کی دنیوی عظمت و قابلیت کو بخوبی سمجھتا ہوں کیونکہ مجھے کئی سال کے تجربہ ایڈیٹری نے اس سے کماحقہ واقف ہونیکا موقعہ دیا ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ اس عظیم ذمہ واری اور جواب دہی سے بے فکر نہ ہوں جو صاحب علمیت و فضیلت اور اکابر ملت ہونے کی حیثیت سے آپ پر عاید ہوتی ہے وہ یہی کہ اپنی قوم کو جس کے آپ لیڈر کہلاتے ہیں۔ اس شخص کے بارہ میں اپنی قطعی رائے اور عملی تصدیق یا عدم تصدیق سے دھوکے میں نہ رکھیں جو پچیس برس سے باواز بلند کہہ رہا ہے کہ میں اس وقت امت مرحومہ کا موعودہ امام ہوں اور خدائے قادر و قاہر کی طرف سے مامور ہو کر کہتا ہوں کہ جو مجھے نہ مانیگا اور شوخی و بے باکی سے میری تکذیب کریگا وہ دین اسلام اور رسول خیر الانام کا دشمن ہو کر گویا خدا سے جنگ کریگا۔ کیونکہ خدا اس سے فرماچکا ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی

سچائی ظاہر کر دیگا۔" (براہین احمدیہ)

یہی نہیں کہ یہ بڑے بڑے دعوے ہی دعوے اور منہ مانی باتیں ہوں بلکہ بہت سے زور دار آسمانی نشانات بھی اس کے دعاوی کی تصدیق و تصویب کے لئے موجود ہیں۔ طاعون و زلازل کے زور آور حملے شدید تر ہوتے اس کے جھٹلانے والوں کو دھمکا رہے ہیں۔ کسوف وخسوف اس کی سچائی پر مہر کر چکے۔ کتب مقدسہ (جو پہلے رشیوں نبیوں کی بیان کردہ) وہ تمام مفاسد و حالات جو اس زمانہ اور اہل زمانہ کے باب میں مرقوم ہیں۔ صاف طور پر بتلا چکے کہ آنے والا ضرور ہے کہ آ گیا ہو۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسیح موعود کے جو آثار مندرج تھے۔ وہ سب ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ مدعی کا روز افزوں عروج برابر اس بات کا ثبوت دے رہا ہے۔ کہ وہ مفتری علی اللہ نہیں بلکہ فی الحقیقت برحق اور موعود و معہود و مامور من اللہ ہے ورنہ بموجب سنت اللہ کے وہ کبھی کا خائب و خاسر اور گمنام و نشان ہو جاتا۔ پھر ہزاروں لاکھوں بندگان خدا اس پر ایمان لا کر اس کے اتباع و معرفت کو اپنی عین خوش قسمتی خیال کرتے ہیں جو سارے کے سارے مسلمان ہی نہیں بلکہ چشم بصیرت کھلنے سے پہلے ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ سکھ وغیرہ غیر مذاہب کے نام لیوا تھے اور ساتھ ہی صدہا خدا ترس اہل اللہ اس کی سچائی کی گواہی دے چکے ہیں۔

پس اگر آپ کے نزدیک یہ سلسلہ جھوٹا اور نری دکانداری نہیں تو کیا وجہ آپ کھلے طور سے اس کی تصدیق نہ کریں اور سچوں کا ساتھ نہ دیں؟ کیا آپ کے نزدیک خدا کا یہ فرمانا (نعوذ باللہ) لغو ہے۔ کہ "سچوں کا ساتھ دو" اور اگر خدانخواستہ آپ اس سلسلہ کو جھوٹی دھوکے بازی ہی سمجھتے ہیں تو کیا وجہ کہ آپ ہزارہا خلق اللہ کو اس دھوکے سے بچانے کے لئے اپنی مہر سکوت نہیں توڑتے؟ دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں یعنی یا تو آپ جان بوجھ کر تصدیق حق سے جی چراتے ہیں جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہوں گے۔ کہ آپ کو خدائے قادر و قاہر کے مقابلہ میں دنیا کی یہ آنی اور خالی عزتیں اور وجاہتیں زیادہ تر عزیز ہیں اور یہ حالت انجام بخیر اور رضائے مولیٰ کی راہ میں بڑی خطرناک روک ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے یا یہ کہ آپ کے قلوب و ضمائر اس سلسلہ کو برسر کذب و افترا مان کر بھی اس کی پُرزور دعوت اور روشن کامیابیوں سے مرعوب ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت نہیں پڑتی۔ یہ بھی عقلاء کے نزدیک سخت شرمناک کمزوری و بزدلی سمجھی جائے گی۔ تو گویا بہرحال اب وقت آ گیا ہے کہ آپ لوگ بھی مثل دیگر مولویوں یا علمائے امت کے اپنی مہر سکوت توڑیں اور اپنی قابل رحم قوم کے ہزاروں افراد کو اندیشہ ناک نتائج سے بچائیں جن میں سے اکثر تو آپ کے اتباع سے یا آپ کی طرح اس قسم کی غفلت و بے پروائی میں پڑے ہیں اور بعض اس سلسلہ حقہ کی مخالفت سے ناحق اپنے حق میں کانٹے بو رہے ہیں۔ امید ہے کہ بہت سے ایسے بھی ہوں گے جن کے دل جلدی یا بدیر آفتاب صداقت کی تیز شعاعوں سے موم ہو کر اسے قبول کر لیں گے اور بالآخر مائل ہو جائیں گے۔ جو ہمارے مخالفین کے پندار میں بڑا بھاری قومی نقصان ہو گا جیسا کہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ "اچھے اچھے نیک بخت۔ دیندار۔ متقی۔ پرہیزگار۔ ذی علم۔ قابل۔ فہیم۔ اور ادھر بڑھتے ہوئے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی عقلوں پر خدا جانے کیا پردہ پڑ جاتا ہے کہ ان پر مرزا (حضرت امام علیہ السلام) کا جادو چل جاتا ہے"۔ اس قومی نقصان کا ارباب اگر مقتدایان ملت کا فرض نہیں تو اور کس کا ہے؟

اے معزز و محترم بزرگو! میں آپ سے آخر میں پھر بکمال عجز و ادب التماس کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں نے اپنی ذات خاص کے لئے نجات و ہدایت کی کوئی ایسی صورت سوچ لی ہے۔ جس کے ہوتے کسی موعود مامور مصلح اور امام وقت کی حاجت نہیں تو

خدارا

ان ہزارہا افراد قوم کی خاطر ہی اس مشکل سوال کو حل کیجئے جو آپ کو اپنا دنیوی لیڈر مانتے ہیں اور آپ کی لیڈری میں بہت سیدھے رستہ پر پڑ سکتے ہیں یا ہلاکت کی راہ سے بچ سکتے ہیں مجھے اس بارہ میں اور بہت کچھ کہنا تھا۔ مگر فی الحال اسی پر بس کرتا ہوں۔

خاکسار احمد حسین احمدی فریدآبادی منیجر رفیق ایجنسی امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کے ایک احسان کا ذکر

۶ - مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت میں سویا ہوا تھا کہ میری زبان پر مندرجہ ذیل انگریزی فقرہ جاری کیا گیا۔ (A Colliery accident last night) جس کے معنے ہیں ایک کوئلہ کی کان کا حادثہ۔ گذشتہ رات کو قریباً تین دفعہ یہ کلمہ میری زبان پر جاری ہوا* جس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ میں نے اس کا ذکر اسی روز بعض صاحبوں سے کیا مثلاً صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ چودہری فتح محمد ایف۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور اور نیز انٹرنس کی دونوں جماعتوں میں میں نے اس کا ذکر اسی روز کر دیا کہ ایسا فقرہ آج صبح میری زبان پر جاری کیا گیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر قادیان کو بھی اس کی خبر تھی۔ سو خدا تعالیٰ نے اس بات کو عجیب طور سے پورا کیا۔ ۱۳- مارچ کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں یہ وحشت ناک خبر شائع ہوئی کہ فرانس کے ملک میں کوئلہ کی کان کے پھٹنے سے ایک خوفناک مصیبت نازل ہوئی اور اندازہ کیا گیا ہے کہ ۱۱۵۰ آدمی اس حادثہ سے ہلاک ہو گئے لندن کا ۱۰ مارچ کا تار ہے جو اخباروں میں شائع کیا گیا مگر ابھی میں یہ تحقیق نہیں کر سکا کہ یہ مصیبت ناک واقعہ جس کی مجھ کو قادیان میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ۶ - مارچ ۶ء کو اطلاع دی گئی کس تاریخ کو واقع ہوا۔ دہریہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کرتے ہیں تاہم دہریہ کے قول کو کس طرح مانیں جبکہ خدا تعالیٰ براہ راست اپنی ہستی کا ثبوت ہمیں دیتا ہے۔ دنیا خدا کو مانتی ہے مگر رسمی طور پر۔ مگر خدا کا کس قدر فضل ہے۔ کہ وہ اپنی ہستی کا بلاواسطہ ہمیں ثبوت دیتا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ اور لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے میں خدا تعالیٰ کے اس احسان کا شکر بھی کرتا ہوں مگر جب اپنی عملی حالت کو دیکھتا ہوں تو بہت شرمندگی حاصل ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ ایسے صریح ثبوت اپنی ہستی کے دیتا ہے۔ تو چاہئے کہ ہم اپنی عملی حالت میں دوسروں سے ممتاز ہوں۔ نہایت افسوس کی بات ہوگی۔ کہ باوجود خدا تعالیٰ کے ان احسانوں کے اور ان نشانوں کے پھر بھی ہم اپنی عملی حالت میں کوئی تبدیلی نہ دکھلاویں۔ سو جبکہ مجھے خدا تعالیٰ کے اس انعام کو دیکھ کر نہایت خوشی ہوتی ہے ساتھ ہی خوف بھی ہوتا ہے کیونکہ ہم پر دوسرے لوگوں سے زیادہ اتمام حجت ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاکھوں نشان ہم دیکھ چکے ہیں اور اگر ہم اپنی حالتوں میں کوئی تغیر پیدا نہ کریں تو ہماری حالت بہت ہی قابل افسوس ہوگی۔ اس کے لئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنی چاہئے۔ اور اسی کا فضل مانگنا چاہئے۔ اس معاملے میں اپنے سارے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس عاجز کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے عملی حالت درست کرنے کی توفیق بخشے اور مخالفوں کے لئے مجھے موجب ٹھوکر نہ بنائے پھر میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی میرے لئے دعا کر کے مجھ پر احسان فرماویں۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میرے اس خواب کے گواہوں میں سے ایک ہندو طالب علم پرشوتم چند نام بھی ہے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کی انٹرنس کلاس میں پڑھتا ہے وہ [illegible] کے آریوں کو چاہئے کہ اس سے پوچھیں کہ آیا فی الواقعہ اس نے یہ خواب مجھ سے قبل از وقت سنا تھا یا نہ۔ اور پھر غور کریں کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا پرمیشور بے زبان اور مردہ [illegible] اور مسلمانوں کا خدا زندہ ہے اور بولتا ہے۔

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ قادیان

---

۷۸۹ - مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب بدر سلامت

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ مندرجہ خط درج اخبار بدر فرما کر خاکسار کو ممنون و مشکور فرماویں۔

آپ کا تابعدار محمد شفیع گوڈوان کلرک میڈیکل سٹور ڈپو سیاچھاؤنی

---

* دو لڑکوں نے بھی کا یہ الہام اسی دن پہلے بھی سنا تھا۔ اڈیٹر

خط - بنام مولوی ثناءاللہ صاحب

جناب مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب۔ بعد سلام مسنون کے عرض ہے۔ کہ وہ اخبار **اہل حدیث** جو اسی ماہ مارچ میں میں ۹۔ تاریخ کے روز شائع ہوئے ہیں خاکسار نے پڑھے۔ اس میں سے ایک مضمون کو جس کا ہیڈنگ یہ ہے کہ ”کیسا بھاری ٹیکس“ پڑھ کر چند ایک سوالات دل میں پیدا ہوئے۔ امید ہے۔ کہ آپ **بذریعہ اخبار** ان کے جواب سے مشکور فرمائیں گے لیکن جواب متانت سے پُر ہو۔ لایعنی جواب کی مجکو ضرورت نہیں اور حسب وعدہ خود قرآن و حدیث کے مطابق (جیسا کہ آپ اخبار پر لکھتے ہیں کہ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

ہو۔ مرزا صاحب نے جو اپنے مریدوں کو ۱/۱۰ حصہ جائداد و آمدنی کا دینے کا حکم و تاکید کی ہے۔ اس کو آپ نے **شدادی بہشت** کا لالچ قرار دیا ہے اور سخت ٹیکس تجویز فرمایا ہے۔ تو اس پر خاکسار کی عرض ہے۔ کہ اگر ۱/۱۰ حصہ آمدنی و جائداد کا دینا سخت ٹیکس اور شدادی بہشت ہے۔ تو جس نے یہ حکم فرمایا ہے۔ کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (سورۃ آل عمران) یعنی جب تک اپنی پیاری سے پیاری چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جب تک تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے اور نیز یہ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ یغفر لکم من ذنوبکم و یدخلکم جنٰت تجری من تحتھا الانھار و مسٰکن طیبۃ فی جنٰت عدن۔ ذالک الفوز العظیم ۵ (سورۃ الصف) یعنی مسلمانوں میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں۔ جو تم کو آخرت کے دردناک عذاب سے بچالے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانیں لڑا دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو۔ ایسا کرو گے۔ تو خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو بہشت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی اور نیز عمدہ عمدہ مکانات میں کہ وہ مکانات ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ پھر ایسا ہی سورہ نساء میں جو کچھ لڑنے اور مال میں خرچ کرنے پر انعامات کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جس پر عمل درآمد کر کے بہت سے صحابہ نے جانیں اور مال نثار کئے وہ الگ ہیں۔ اب میں کہ خاکسار نہ تو مرزا صاحب کا مرید ہے اور نہ انصاف سے الگ ہونا اپنا مشرب سمجھتا ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ کیا ہم اس کو شدادی بہشت کے وعدہ نہ سمجھیں کہ جس کے سبب ہزاروں جانیں تہ تیغ ہوئیں جن کو ہم آج بڑے فخر سے شہدا کہتے ہیں۔ کیا اس کے بالمقابل ۱/۱۰ حصہ شدادی بہشت ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں تو کیا اب ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باغی ہو جائیں جس نے نہ صرف ۱/۱۰ حصہ ہی طلب کیا بلکہ پیاری پیاری اشیاء کے علاوہ جانیں بھی مانگیں جس کا قرآن و احادیث میں مفصل ذکر ہے اور ایسا ہی صدیق اکبرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ کے مالوں کا خرچ کرنا اظہر من الشمس ہے تو کیا اب ہم ان سب کو جنہوں نے مال اور جانیں خرچیں۔ لالچی اور شدادی بہشت کے خواہاں سمجھیں یا کیا؟ مفصل کیفیت سے آگاہی بخشیں نیز یہ کہ اخبار پر تو آپ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

لکھاتے ہیں اور اخبار کے اندر قرآن اور احادیث پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ یہ کیا بات ہے۔ کیا اخبار کی سجاوٹ کے لئے یہ شعر لکھاتے ہیں یا اخبار کا اعتبار جمانے کے لئے؟ اگر اخبار کی سجاوٹ کے لئے ہے تو خیر ورنہ سخت افسوس ہے۔ کہ ایک مولوی اور ابوالوفا ہو کر یہ کارروائی۔ براہ مہربانی جواب سے مطلع فرمادیں ورنہ سخت افسوس ہوگا۔ فقط۔ والسلام

الراقم
خاکسار محمد شفیع۔ میانمیر

* * *

یادگار کریم مفت منگاؤ

اخویم مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی چھاؤنی انبالہ نے ۱۰۰ جلدیں اور برادرم حافظ محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر سری نگر کشمیر نے ۳۰ جلدیں اور خود انجمن احمدیہ مالیرکوٹلہ نے متعدد جلدیں اس غرض سے خاکسار کے سپرد کی ہیں کہ یہ ان احمدیوں کو مفت تقسیم کر دی جائیں جو مرحوم مولانا رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ ہر جگہ کے انجمن احمدیہ کے سکرٹری یہ تکلیف فرمادیں کہ چوں کہ ۸ نسخوں کے لئے ۱/ کا ٹکٹ کافی ہوگا اس لئے اس حساب سے ٹکٹ بھیجکر متعدد نسخے منگا کر بچھڑے ہوئے دوست سے روحانی ملاقات کریں اور دل سے دعا کریں کہ مرحوم کو خدا جنت کے اعلےٰ مقام میں جگہ دے۔

خاکسار محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی سکرٹری انجمن احمدیہ مالیرکوٹلہ

ضروری اطلاع

قادیان میں چندہ بھیجنے والے احباب ہمیشہ ان ہدایات کو مد نظر رکھیں۔

(۱)۔ لنگر خانہ کا چندہ حضرت اقدسؑ کے نام بھیجیں اور دوسری مدات کا روپیہ آپ کے نام ہرگز نہ بھیجیں۔

(۲)۔ مدرسہ کا چندہ بنام امین مدرسہ تعلیم الاسلام۔ میگزین کی خریداری کا اور اشاعت اسلام کا روپیہ بنام مینجر ریویو آف ریلیجنز زکوٰۃ کا روپیہ بنام امین زکوٰۃ فنڈ بہشتی مقبرہ کے متعلق کل روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان۔ آنا چاہیئے اور کسی شخص کے نام پر نہ آنا چاہیئے۔

(۳) خط و کتابت مدرسہ کے متعلق کل بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور بہشتی مقبرہ یا وصیتوں وغیرہ کے متعلق یا وصیتوں کا بھیجنا بنام سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ہونی چاہیئے

درخواست دعا

برادرم منشی عبدالحی صاحب سنوری امرت سر سے تقویت ایمان کے لئے اور مکرمی راجہ یار محمد خاں صاحب ولد راجہ عطا محمد صاحب احمدی یاڑی پورہ کشمیر اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی احباب کی خدمت میں دعا کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ امید ہے کہ بھائی ان کے لئے دعا فرمادیں گے۔

رسید زر

۱۵- مارچ ۱۹۰۶ء	نمبر ۱۰۲۶	مولوی عبداللہ صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۱۰۹۰	غلام حیدر صاحب	عہ ۱۲/
۱۶ 〃 〃	نمبر ۱۰۶۹	عبدالعزیز صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ـ	سید صاحب	۸/
〃 〃	نمبر ۱۰۱۰	الٰہ دیا صاحب	عکہ
〃 〃	نمبر ـ	غلام محمد صاحب	عہ ۱۲/
۱۹ 〃 〃	نمبر ۹۸۵	محمد مقبول صاحب	ے/
〃 〃	نمبر ۱۰۷۵	عماد الدین صاحب	ٹ
〃 〃	نمبر ۱۳۱	محمد الٰہی صاحب	سے ۲/
۱۹ 〃 〃	نمبر ۸۰۵	محمد حسن صاحب	عہ ۱۲/
〃 〃	نمبر ۲۰۴	ڈاکٹر فضل احمد صاحب	صر
〃 〃	نمبر ۹۰۱	غلام نبی صاحب	عہ ۱۰/
〃 〃	نمبر ۹۸۷	علی احمد خاں صاحب	عہ ۱۲/
۲۰ 〃 〃	نمبر ۷۲۶	بوٹے خاں صاحب	عہ
۲۱ 〃 〃	نمبر ۱۰۲۷	تاج الدین صاحب	عہ ۱۲/
۲۱ 〃 〃	نمبر ۳۷۱	عبدالمجید صاحب	عہ ۱۲/
۲۱ 〃 〃	نمبر ۹۰۱	اسماعیل آدم صاحب	ے
۲۱ 〃 〃	نمبر ۸۱۳	شاہ محمد صاحب	عہ
۲۲ 〃 〃	نمبر ۹۵۲	کریم بخش صاحب	عہ ۱۲/

عام اخبار

حضور لاٹ صاحب پنجاب راولپنڈی کو تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۹ تاریخ کو لاہور واپس آئیں گے۔

پچھلے ہفتہ شملہ کے مال بازار میں اور آگ لگی۔ دو فرنگی دفاتر جل گئے نقصان تیس ہزار۔

ہندوستان میں وبائے طاعون سے پچھلے ہفتہ ۴۶۴۵ موتیاں ہوئیں پیشی ۶ ہزار ہے۔

پچھلے ہفتہ طاعون سے پنجاب میں ۳۳۸۲ موتیاں تھیں صوبجات متحدہ میں ۸۷۹۳ تھیں۔

کرنل غلام رسول خان کابل سے براہ پشاور بمبئی پہنچے وہاں امیر صاحب کے ایجنٹ مقرر کئے گئے۔

بمبئی کے جزیرہ الیفنٹا میں ایک سرنگ اڑاتے تھے۔ اتنی انسانی جانوں کا سخت زیاں ہوا۔

۶۰۰ پونڈ کے بارود کے پھٹنے سے دس دیسی ہلاک ۶ سخت اور ۳۰ مزدور کمتر مجروح ہو گئے ہیں۔

کلکتہ میں طاعون کی ترقی پر گھبرا رہے ہیں۔ یومیہ موتیاں ۳۰ و ۴۰ سے بھی بڑھتی جاتی ہیں۔

حضور پرنس و پرنسس آف ویلز جمعرات کو سوئز پر اترے۔ اب وہ قاہرہ کی سیر فرما رہے ہیں۔

منداے نام دخانی جہاز رنگون سے آتا تھا۔ نہر سوئز میں ریتی پر بیٹھ گیا۔ کوشش جاری کہ سطح آب پر آئے۔

باعث اس حادثہ کے نہر کی گذرگاہ بند ہو گئی۔ جہاز کا بوجھ اتار کر ہلکا کر رہے ہیں۔ تار خبر۔

جاپان میں تاکاشیما کی کان کو آگ لگ گئی۔ ۲۵۶ کان کن ہلاک ہو گئے ہیں۔

ترکی مصری تنازعہ متعلق قبضہ تابہ کا سلسلہ جاری ہے گورنمنٹ عثمانیہ خالی نہیں کرتی ہے۔

بخلاف اس کے ترکی فوجیں جو یروشلم میں مقیم ہیں ان کو روانگی تابہ کا حکم ہوا کہ قبضہ قائم رہے

روس میں ابتر حالت کا سلسلہ جاری ہے فنلینڈ کا روسی گورنر جنرل عہدے سے مستعفی ہو گیا ہے۔

روس نے رعایت کی پالیسی کو پھر بدلنے لگے اسی کی ناراضگی سے گورنر جنرل نے علیحدگی اختیار کی ہے۔

اس تبدیل پالیسی سے رعایائے روس پھر بیزار ہو رہی ہے فنلینڈ کو فوجیں بافراط بھیج رہے ہیں۔

مورا کو کانفرس کی کارروائی بوجہ احسن جاری ہے، ۸ اپریل کو معاہدہ پر سب کے دستخط ہو جائیں گے۔

دربھنگہ۔ پلیگ کے زور سے شہر میں سناٹا چھا گیا ہے۔ لوگ شہر چھوڑ کر باغوں اور گاؤں میں چلے گئے ہیں۔ شہر خالی ہونے پر بھی چالیس پچاس آدمی روزمرہ فوت ہوتے ہیں پلیگ کے باعث پوسٹ آفس شہر سے لہریا میں اٹھ گیا ہے۔ سردی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔

آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کی عقل پر اب تک جہالت کا پردہ پڑا ہے۔ ان کو جب کھانا میسر نہیں آتا۔ تو سانپ پکڑ کر پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں ان کی سوری سوری آنکھوں کو خداوند کریم نے اتنا نور دیا ہے۔ کہ وہ زمین تو درکنار گھاس اور درختوں کے پتوں کے نشانات سے سانپ تلاش کر لیتے ہیں۔ شب کو یہ وحشی راستہ سونگھتے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے رفتہ رفتہ سانپ کا سوراخ معلوم کر لیتے ہیں۔ اگر وحشی کی شکل دیکھ کر سانپ اپنے بل میں گھس جائے۔ تو یہ ایک قسم کا بین بجا کر اسے مست کر لیتے ہیں جیسے ہی سانپ بل سے منہ نکالتا ہے۔ لاٹھی مار کر اس کا سر تن سے جدا کر کے کچا کھا جاتے ہیں۔

سری نگر کشمیر کی خبر ہے۔ کہ بارش نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے اس باعث دریائے جہلم خوب طغیانی پر ہے تعجب ہے کہ بارش پیچھا نہیں چھوڑتی ہے کوہ مری کے آگے سڑک کشمیر کے چار نہیں بلکہ پانچ پل بہ گئے ہیں اور پانچ روز تک یہاں کی ڈاک بالکل بند رہی ٹونگہ کی آمد و رفت بھی فی الحال ملتوی ہے، مرمت کا کام کرتے ہیں لیکن بارش مہلت نہیں دیتی۔ کشمیر میں اب تک سردیوں کا زور تیزی پر پایا جاتا ہے۔ سری حضور مہاراجہ صاحب سوم ہفتہ اپریل تک سری نگر میں رونق افروز ہوں گے اس باعث سری نگر میں رونق کا جوبن ہو گا بخلاف اس کے جموں میں بے رونقی کا اندیشہ ہے

خبر آئی ہے کہ نوا سکوشیا میں سمندر میں طوفان کے باعث ایک جہاز غرق ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ یورپ کے دو پہاڑ آہستہ آہستہ اپنی جگہ سے ہل رہے ہیں اور عنقریب خطرہ ہے۔ کہ ان کے نیچے کئی گاؤں آ کر دب جائیں گے۔ بعض لوگ گاؤں چھوڑ کر بھاگ بھی گئے ہیں لیکن بعض گاؤں ابھی خالی کئے جا رہے ہیں۔

فریدکوٹ کی ریاست کا انتظام رئیس کی نابالغی کے زمانہ میں ایک کونسل کرے گی۔ راجہ برج اندر سنگھ والی ریاست ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم پائیں گے۔

نیشنل بنک لاہور کے ایک چپراسی کو دس ہزار روپیہ کے نوٹ رجسٹری شدہ خط میں ڈاک میں ڈالنے کے لئے دئے گئے چپراسی نے وہ تمام نوٹ لفافہ میں سے نکال کر چھپا دیئے۔ لیکن راز کے افشا ہونے پر اس نے پولیس سے اپنے جرم کا اقبال کر کے وہ سب نوٹ پولیس کو بتا دئیے۔

عوام کے ایک مسلح گروہ نے وارسا کے جیل خانہ پر حملہ کر کے ایک محافظ کو مار ڈالا اور دو زخمی کر کے سب پولیٹکل قیدیوں کو چھوڑ دیا۔

ماسکو کے بنک میں ۲۰ مسلح روسیوں نے داخل ہو کر اور ملازموں کو ڈرا کر ۸ لاکھ پچاس ہزار سکہ روبل لوٹ لئے۔

جاپان نے انگلستان میں نئے جنگی جہاز بنوائے ہیں اور ان میں سے دو جہاز کہ جن کے نام "کیشما"، اور "کٹوری" ہیں بن کر تیار ہو گئے ان دونوں جہازوں کو جاپان لے جانے کے لئے جاپانی ملاح اور افسر لنڈن میں آئے ہیں ملنڈن کارپوریشن گلڈ ہال میں جاپانی ملاحوں کی دعوت کرے گی۔

اخبار بدر۔ ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ حجم ۱۲ صفحہ۔ حضرت اقدس کے تازہ الہامات۔ مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن۔ مسیح موعود کی ڈائری۔ ڈاک ولایت یعنی یورپ امریکہ میں اشاعت اسلام کی خبریں فقہ احمدیہ۔ نامہ نگاروں کی تحریریں۔ دنیا کی تازہ خبروں کا مجموعہ۔ قادیان کی خبریں۔ مفید ایڈیٹوریل وغیرہ ہر طرح کے دلچسپ اور مفید مضامین شامل ہوتے ہیں۔ قیمت امدادی درجہ اول عہ۔ درجہ دوم للعہ۔ درجہ سوم ہے ر ہے۔ عام قیمت عہ ہے۔ اور ایسی تھوڑی ہے کہ سالیانہ آمد و خرچ کے تخمینہ میں مالک اخبار کو بہت سا روپیہ اپنی گرہ سے ڈالنا پڑتا ہے۔ چونکہ ہفتہ وار نکلتا ہے۔ اس واسطے ماہ مارچ میں پانچ پرچے نکلے۔ سال میں انشاء اللہ باون ۵۲ پرچہ نکلیں گے تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس کی تعداد اشاعت کے بڑھانے میں کوشش کریں۔ مالک غریب بہت نقصان برداشت کر چکا ہے اور ہنوز کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں قصور ضلع لاہور کا رہنے والا ہوں اور نو مسلم ہوں جماعت میں داخل ہو کر کل شرائط بیعت منظور کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اسی سلسلہ میں مغفرت کرے میں حضرت صاحب کے دعوی مسیح موعود اور مہدی مسعود کو مانتا ہوں اور آپ کے منکروں کو کافر خیال کرتا ہوں اور دجال جو آنا تھا وہ آچکا اور میں نے دجال کا گدھا بھی دیکھ لیا ہے اور میری اہلیہ بھی بیعت میں داخل ہو گئی ہے۔ قاضی حبیب اللہ کی دعا درکار ہے

خاکسار دین محمد نو مسلم۔ ساکن قصور تلعی گر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ از جانب شمعتا نمبردار ساکنہ سیالوالی متصل خانانوالی حریا بعد واضح ہو۔ کہ ہمارے گاؤں میں سے ایک شخص مسمی شادی قوم ترکھان جو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا مخلص مرید تھا۔ ۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء کو فوت ہو گیا ہے۔ براہ مہربانی بدر میں اس کے جنازہ کی بابت احمدی جماعت میں شائع کر دیں

گذارش احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر تفصیل زر اور نام اور نمبر خریداری ضرور درج فرمایا کریں تاکہ روپیہ کے اندراج میں تکلیف نہ ہو بعض وقت کام کی کثرت سے کوپن پر نام لکھنا یاد نہیں رہتا اور موجب تکلیف ہوتا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

ہمارے دواخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کبھی امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چھپتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ضائع کر چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیں کہ آپ کیسا کرا اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سا ٹھ عدد حبوب ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلبگڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلےٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ ؍ ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بیفائدہ خط وکتابت کر نیمیں طرفین کا حرج ہے

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینیکے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتمیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۶ ر فیصدی لیا جائیگا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ ؍ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے ایک ماہ تک رعایت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۲۵ صفحہ ۸ ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ ۲ عہ

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سُستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دھڑ جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سُست اعضا کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی **ولایت سے وہی بجلی منگا کر** ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا۔ اور جو آدمی بیمار ہیں وہ دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کرتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ حسن اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض ہو دور ہو۔

مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلا برقی۔ روغن مالش۔ قوت باہ کی دوائی شامل ہیں) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے صرف تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخاست آنے پر فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوریوں کو دفع کرنے اور بدن کو اعلےٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد۔ کونین۔ دار سیانہ۔ کوکا کس وامیکا۔ سونا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

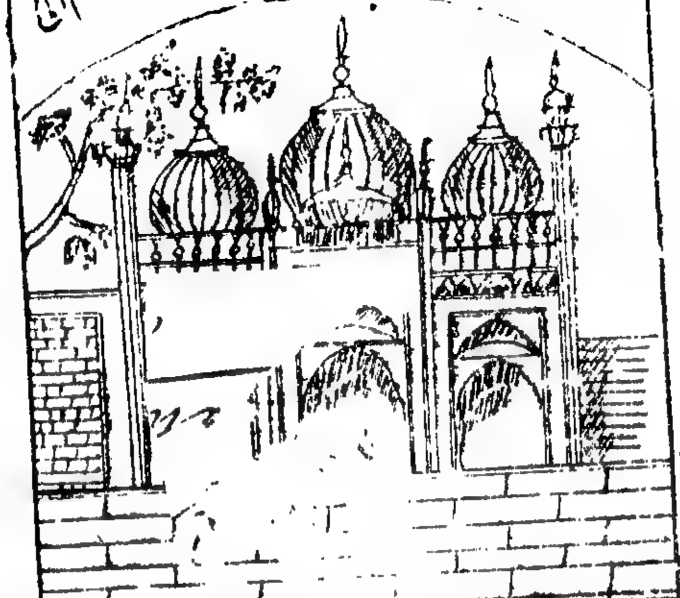

بدر

BADR - QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کان بوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۹ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر

نمبر ۱۵

۱۸ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء

سلسلۃ القدیم جلد ۵

پرچہ ہر جمعرات باتوگرافی چھاپہ در قادیان بستی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا میں شفا میں غرض دارالامان میں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو پانچ پرچہ جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جنکو تین پرچہ جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے و عام قیمت پیشگی ۳

عام قیمت بالعدسے فی پرچہ حسب حساب

اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت نہ ارسال فرمائیں گے ان سے بحساب بعدی لی جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ منیجر

لوکل ... عا۔ افریقہ ... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا   مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم   ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست   بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام   دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن   جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام   ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست   زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود   آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال   وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست   ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد   ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است   منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست   منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین   آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست   ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب   نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ بعد اسکے آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - ایک تازہ عظیم الشان نشان -
صفحہ ۳ - وطن کا اقبال اور ادبار -
صفحہ ۴ و ۵ و ۶ - ایک دوست کے خط کا جواب -
صفحہ ۷ - [illegible] مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ
صفحہ - مراسلات - صفحہ ۹ - وطن اور میگزین
صفحہ ۱۰ - میں احمدی کیوں ہوا؟
صفحہ ۱۱ - عام اخبار

بدر مسیح

۱۷ صفر ۱۳۲۴ھ - مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸ - مارچ ۱۹۰۶ء - "اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی"

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈالدی ہے - وقت مقرر تک

نوٹ - یہ الہام گذشتہ پرچہ میں بھی شائع ہوا تھا مگر اس میں لفظ مسمّی غلط لکھا گیا تھا - اس لئے دوبارہ اس اخبار میں چھاپا گیا -

۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - یَاْتِیْکَ الْفَرَجُ

ترجمہ - تیرے پاس خوشی اور کشائش آئے گی -

۸ - اپریل ۱۹۰۶ء - رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ -

ترجمہ - خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے

۲ - یُرِیْکُمُ اللّٰہُ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ -

ترجمہ - خدا تعالیٰ تمہیں وہ زلزلہ دکھائیگا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا - یعنی اس میں بہت جانوں کا نقصان ہوگا یہ نہیں کہ حقیقت میں قیامت آجائے گی بلکہ یہ معنے ہیں کہ دنیا پر سخت صدمہ ہوگا اور بہت جانیں تلف ہوں گی -

۹ - اپریل ۱۹۰۶ء - ان میں سے بعض الہامات مکرر ہیں یعنی پہلے بھی ہو چکے ہیں اور آج پھر بھی ہوئے -

۱ - رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ - (ترجمہ اوپر دیکھو)

۲ - یُرِیْکُمُ اللّٰہُ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ - (ترجمہ اوپر دیکھو)

۳ - اُرِیْکَ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ -

ترجمہ - میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا - جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا -

۴ - یَسْئَلُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ - قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ وَلَا یُرَدُّ مِنْ قَوْمٍ یُّعْرِضُوْنَ -

ترجمہ - تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ بات سچ ہے - کہہ ہاں مجھے میرے رب کی قسم ہے اور اعراض کرنیوالی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلیگا -

۵ - نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ مُّبِیْنٌ -

ترجمہ - خدا سے مدد اور کھلی فتح -

۶ - اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا -

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے -

۷ - ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

ترجمہ - وہ خدا جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ - تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے -

۵ - اپریل ۱۹۰۶ء - وقت صبح -

"اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ"

ترجمہ - امراض پھیلائی جائیں گی اور جانیں ضائع کی جائیں گی فرمایا - یہ الہام پہلے بھی ہو چکا ہے اب پھر ہوا ہے اور خوف ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے - معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب سے متعلق ہے -

ایک تازہ عظیم الشان نشان

چراغدین جمونی کی ہلاکت یا ایک عبرتناک نظارہ

جموں کا مدعی رسالت ملاعون چراغ دین ہلاک ہوگیا جو ایک عبرتناک نشان

اپریل ۱۹۰۲ء میں جموں کا ایک شخص چراغ دین نام جو پہلے [illegible] دربار میں ملازم تھا پہلے احمدی جماعت کا ممبر بنا تھا اس بات کا مدعی ہوا کہ میں خدا کا ایک رسول ہوں اور میرا کام یہ ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح کرا دوں اسکی اس رسالت کے دعویٰ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بد قسمت کے بد انجام کے متعلق چند الہامات ہوئے جو ۲۳ - اپریل ۱۹۰۲ء کو کتاب دافع البلاء کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ میں شائع ہوئے تھے - ان صفحات میں سے وحی الٰہی اور اس کے ترجمہ کے اصل الفاظ مندرجہ کتاب ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں -

"چراغدین کی نسبت میں یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھ کو خدائے عزوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا -

"نزل بہ جبیز"

یعنی اس پر جبیز نازل ہوا - اور اسی کو اس نے الہام یا رویا سمجھ لیا - جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جسکی طبیعت میں کمینگی اور فرومائیگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ لفظ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں -"

"رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغ الدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا -

اِنِّیْ اُذِیْبُ - مَنْ یُّرِیْبُ

میں فنا کردوں گا - میں غارت کردوں گا - میں غضب نازل کروں گا - اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا - اور رسالت اور مامور ہونے کے دعویٰ سے توبہ نہ کی -"

یہ پیشگوئی بصراحت تمام اس شخص کے نہایت تباہ حالی کے ساتھ فنا ہونے کو بتلا رہی تھی اور ان الہامات کے شائع ہونے کے بعد اس شخص کا جو برائے نام تعلق اس جماعت کے ساتھ تھا وہ بھی ٹوٹ گیا اور رفتہ رفتہ وہ سخت مخالفین میں شامل ہوگیا اور عیسائیوں کی تائید میں کتابیں لکھتا رہا اور عیسائی اس سے بہت خوش تھے لیکن اب عین اس پیشگوئی کے مطابق نہایت ہی بدحال سے وہ غارت ہوگیا ہے اول تو اس کے ہر دو بیٹے اس کی آنکھوں کے سامنے طاعون کے خوفناک عذاب میں مبتلا ہو کر مرگئے اور ان کے بعد وہ بھی اسی مرض طاعون میں گرفتار ہو کر ہلاک ہوگیا اور دنیا کے واسطے ایک عبرتناک نظارہ چھوڑ گیا یہ پیشگوئی چار سال کے اندر اپنی ظاہری الفاظ میں اس طرح سے پوری ہوئی کہ کسی مخالف کیواسطے بھی کوئی گنجائش اس کے انکار کی نظر نہیں آتی دیکھئے ہمارے مولوی صاحبان کا اب کیا عذر ہوتا ہے اور وہ کس تاویل کا سہارا لیتے ہیں جموں سے جو خط اس کی موت کے متعلق ہمکو آیا ہے وہ اب ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور زیادہ مفصل حالات اگلے پرچہ میں ہم ناظرین کو سنائیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

"بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ نبیہ الکریم

سیدی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چراغدین ساکن جموں مصداق الہام نزل بہ جبیز نے دافع البلاء کی اشاعت کے بعد جن جن پیرایوں میں حضور سے عداوت شروع کی تھی وہ مخفی نہیں چنانچہ اس نے ایک کتاب مسمّٰی بہ منارۃ المسیح شائع کی جس میں اس نے اپنے اندرونی بغض کے انگارے اگلے ہیں آجکل وہ ایک اور کتاب چھپنے کا اہتمام کر رہا تھا جو اول الذکر سے بدرجہا بدتر تھی - زبانی توہین کا بھی اس نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ہوا تھا غرض اس نے اپنے آپکو ہر طرح سے ملزم ٹھہرالیا اور آخرالامر خدا تعالیٰ کے مرسل کی فرمودہ کے مطابق زیر دفعہ انی اذیب - من یریب مرقومہ دافع البلاء گرفتار ہو کر اپنی پاداش کو پہنچا اسکے دو ہی لڑکے تھے جو یکے بعد دیگرے طاعون سے فنا ہوئے چھ سات روز کے بعد ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء وہ خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو کر غارت ہوا - الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے مرسل کا فرمایا حرف بحرف پورا ہوا اور ہمارے لئے ایک تازہ نشان ظاہر ہوا آجکل شہر میں طاعون کثرت سے ہے عاجز کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کشتئ نوح میں سوار ہونیکے قابل بناوے - دعا کا خواستگار - قاضی عبدالرحیم - از جموں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وطن کا اقبال اور ادبار

(واقعہ میگزین اور اخبار وطن کی مختصر تاریخ)

مسیح اوّل نے فرمایا تھا کہ "نبی بے عزت نہیں مگر وطن میں،، اور جو سلوک اہل وطن کے ہاتھوں اُس خدا کے نبی نے دیکھا۔ اُس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں بطور جملہ معترضہ اتنا کہنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اگر بقول آج کل کے عیسائیوں کے یہ مان لیا جاوے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر ہی فوت ہوگئے اور وہاں سے بچکر آخری عمر عزت کے ساتھ کشمیر میں بسر نہیں کی۔ تو پھر انجیل کی دیگر پیشگوئیوں کی طرح حضرت عیسےٰ کی یہ پیش گوئی بھی نعوذ باللہ جھوٹی ہوگی اور پھر اس مثل کے الفاظ بھی اس طرح بدل دینے چاہئیں کہ نبی کے واسطے کوئی عزت نہیں کیونکہ پھر تو یسوع کی لائف معلومہ میں کوئی بات بھی عزت کی نہیں پائی جاتی۔

یہ تو مسیح اوّل کا حال تھا مگر مسیح ثانی کے ساتھ بھی اس سے کم نہیں گذری فرق ہے تو صرف اتنا کہ مسیح محمدی ہونے کے سبب سے آپ ایک ایسی گورنمنٹ کے ملک میں مبعوث کیا گیا ہے جو رومیوں کیطرح یہودیوں کا ساتھ دینے والی نہیں ورنہ یہ لوگ بھی جو کچھ ان کی ارادی اور خواہشیں ہیں ہرگز ذرا سا موقعہ پاتے تو فریسیوں سے بڑھ کر اپنا قدم رکھتے۔

اس کی مثال ایک تازہ ترین واقعہ میں خود اس اخبار نے دی ہے جو وطن کے نام سے ہی موسوم ہے اور ہندوستان کے اسلامی وطن کا ایک آرگن کہلاتا ہے۔ گو بجائے عام اسلامی مضامین کے وہ زیادہ ترکی جھگڑوں کو اپنے صفحات میں لیتے ہوئے ہوتا ہے جن کے ساتھ ہند کے مسلمانوں کو کوئی خاص تعلق نہیں۔ تو اس اخبار کے ایڈیٹر صاحب کے ساتھ جو خط و کتابت میگزین کے متعلق ہوئی اس سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہو چکے ہیں اور چونکہ اس تجویز کو جو وطن نے خود ہی اٹھائی تھی خود ہی واپس کرلیا ہے اور اس کا خاتمہ ہو چکا ہے اس واسطے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کی مختصر کیفیت اول سے آخر تک درج کردیں اگرچہ یہ کیفیت ان خطوط اور مضامین کا خلاصہ ہے جو اس معاملہ میں اخبارات الحکم و بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

اس تحریک کی اصل بنا۔ وہ خطوط ہیں جو جاپان سے جاپان کو گئے ہوئے مسلمانوں نے ہند کے مختلف اخبارات کو بھیجے کہ جاپان مسلمان ہونے کو تیار ہے۔ تم کچھ کرسکتے ہو تو کرو اب وقت ہے یہ خطوط متواتر اخبارات میں چھپتے رہے کچھ عرصہ کے بعد پھر اخباروں میں مضامین نکلے جن میں جاپان سے یہ شکایت دردمند الفاظ میں شائع ہوئی کہ باوجود ہماری بار بار کی تحریر اور تحریک کے مسلمانوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔ صرف ایک ریویو آف ریلیجنز ہے جس کے ایڈیٹر نے کئی سو پرچے بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ اس بات کو دیکھ کر مسلمانوں کی وہ حالت ہوئی جو لارڈ بشپ کے مقابلہ کے وقت ہوئی تھی جبکہ بشپ موصوف نے زندہ رسول پر ایک لیکچر دیا اور مسلمانوں کو مقابلہ کے واسطے چیلنج کیا۔ تو انہیں سوائے اس کے کچھ بن نہ آئی کہ سلسلہ احمدیہ کی طرف رجوع کریں اور بالآخر اسی سلسلہ کے ایک خادم نے بشپ صاحب کو لاجواب کرکے اسلام کی عزت قائم رکھی۔ جاپانی خطوط پڑھ کر لوگ اس بات کے قائل ہوئے کہ غیر ممالک میں بھیجنے کے لائق اگر کوئی رسالہ ہے تو یہی ریویو ہے چنانچہ صاحب ایڈیٹر وطن نے بھی ان الفاظ میں اس بات کو مانا۔ "یہ رسالہ بڑے پایہ کا رسالہ ہے اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور تحقیق ہوتی ہے جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے اسی لئے ہم نے جاپان اور امریکہ میں بھیجنے کے لئے اس کو تجویز کیا ہے،، خود ہی ایڈیٹر صاحب ریویو حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو بغیر اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی تحریک ہو خط لکھا کہ میں خود بھی مدد دوں گا اور اخبار کے ذریعہ اوروں سے بھی دلاؤں گا آپ ریویو میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر نہ کیا کریں تو ہم اس کو غیر ممالک میں بھیجنے کے واسطے چندہ جمع کریں گے۔ مولوی محمد علی صاحب کی غیرت نے اس بات کو گوارا نہ کیا اور انہوں نے صاف جواب دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس سلسلہ کا تذکرہ خود اسلام کی حمایت ہے اور میں کسی ایسے شخص سے جو ہم سے بغض رکھتا ہے ایک پیسہ بھی نہیں لینا چاہتا۔ اس کے جواب میں ایڈیٹر وطن نے پھر اصرار کیا کہ ضرور کوئی تجویز مصالحت کی کی جاوے یہ خط و کتابت جاری تھی کہ اسی اثناء میں خواجہ کمال الدین صاحب یہاں تشریف لائے چونکہ خواجہ صاحب اسلام کی اشاعت کیواسطے تجاویز سوچنے کے شیدا ہیں انہوں نے یہ تجویز نکالی کہ میگزین کے دو حصے کردئے جائیں ایک حصہ میں حضرت مسیح موعود کا تذکرہ نہ ہو اور غیر احمدیوں کا چندہ صرف اسی پر خرچ ہو۔ خواجہ صاحب نے یہ تجویز حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں پیش عرض کی اور حضور علیہ السلام نے اسکو منظور کرلیا چنانچہ ایڈیٹر صاحب وطن کو اور احمدی برادران کو اس کی اطلاع کیگئی۔ جب یہ خبر شائع ہوئی تو ایک طرف تو ہماری جماعت کے غیرتمند لوگوں نے جوش کھایا اور کثرت سے خطوط آنے شروع ہوئے کہ ہمیں ہرگز منظور نہیں کہ میگزین کی کوئی ایسی شکل بنائی جاوے جس میں حضرت امام علیہ السلام کا ذکر نہ ہو چنانچہ بعض خطوط اخبار بدر میں بھی شائع کئے گئے ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ انہیں سے بعض خطوط جن میں اس تجویز پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب کا نام لیا گیا ہے بہ سبب کمی گنجائش دیر تک دفتر میں پڑے رہے اور ایسے وقت چھپے جب کہ مولوی محمد علی صاحب کے مفصل خطوط اس معاملہ کیمتعلق شائع ہو چکے تھے جس سے خیال ہوسکتا ہے کہ شاید کسی نے مولوی صاحب موصوف کے بیان پر تشفی نہ پاکر پھر یہ خطوط لکھے ہیں حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ خط دیر کے آئے ہوئے تھے لیکن پھر بھی ان خطوط کے لکھنے والوں نے ضرور ایک غلطی کھائی کیونکہ طریق ادب یہ تھا کہ وہ پہلے دریافت کرلیتے ۔ کہ آیا اس بات کو حضرت امام کی منظوری کے بعد قبول کیا گیا ہے یا حضرت تک بات پہنچائی ہی نہیں گئی صاحب ایڈیٹر ریویو تو بہت ہی محتاط ہیں میرے نزدیک کوئی ناظم کسی کام سلسلہ احمدیہ کا ایسے امور کو بغیر خاص منظوری حضرت امام کبھی قبول نہیں کرسکتا۔ یہ تو جماعت احمدیہ کا حال ہوا۔

دوسری طرف ملانوں نے شور مچانا شروع کیا کسی نے ہمکو کوسنا شروع کیا کہ انہوں نے روپیہ جمع کرنیکا ڈھنگ نکالا ہے حالانکہ بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت کسی کی امداد کی محتاج نہیں اور کسی نے لکھا کہ انشاء اللہ غلطی کرتا ہے اس سے مرزا صاحب کے مشن کی اشاعت ہوجائیگی یہانتک کہ خود مولوی انشاء اللہ بھی گھبرائے اور خط میں لکھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مرزائی ہوگیا اور یہ بھی لکھا کہ آپ سردست ضمیمہ بھی نہ لکھیں اور اخبار وطن میں ہی صرف دو سو خریدار میگزین کیواسطے مانگا۔ مخالفین کا یہ شور دیکھ کر مولوی انشاء اللہ صاحب کی بزدلی کو محسوس کرکے مولوی محمد علی صاحب نے سوچا کہ یہ لوگ تو ذرا ذرا بات پر ہمارے مضامین پر بھی اعتراض کریں گے اس واسطے انہوں نے مولوی انشاء اللہ صاحب کو ایک مفصل خط لکھا اور ظاہر کیا کہ اگرچہ ہمارے مضامین میں حضرت مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کا کوئی ذکر نہ ہوگا تاہم ہمارا طریق مباحثہ وہی ہوگا۔ جو ہمارے دین اور ایمان کیمطابق ہو نہ کہ منافقانہ طریق۔ اور نیز ایسی تحریک کے واسطے کم از کم آپ ایک ہزار خریدار پیدا کریں تب ہم اس میگزین کو آپ کے حسب منشاء کرنے کا نقصان اٹھا سکتے ہیں اور نیز یہ کہ ضمیمہ ضرور نکالا جاویگا۔ اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ۔ صاحب وطن تو پہلے ہی گھبرا رہے تھے کہ کس طرح اپنی بات کو واپس لیں انہوں نے اس چٹھی کو غنیمت سمجھا پہلو بدلا۔ اور یا تو ریویو کی اور اس کے لائق ایڈیٹر کی اتنی تعریف ہو رہی تھی اور یا فوراً ایڈیٹر ریویو پر بے جا حملے شروع کردئیے۔ خیر اس میں ہم انکو معذور سمجھتے ہیں ضرور تھا کہ وہ اپنے ڈر میں شامل ہونے کے واسطے اس کا رنگ پوری طرح اختیار کرتے اس طرح یہ سب معاملہ طے ہوا مگر ریویو کے واسطے ایک خاص ترقی کا موجب ہوگیا بہت سے احباب نے نئے خریدار پیدا کئے۔ خانصاحب محمد عجب خاں نے عجیب غیرت کا کام کیا وہ لکھتے ہیں کہ جس قدر روپیہ وطن کی تحریک سے آپ کے پاس آیا ہے وہ سب میں ادا کردوں گا مگر تعجب ہے کہ باوجود اشتہار کے وہ رقم صرف ۱۶ کی نکلی ہے اور پھر اس سے بھی تعجب انگیز بات یہ ہے کہ انشاء اللہ فرماتے ہیں کہ بہت سا روپیہ اس مد میں میگزین کو جا چکا ہے پھر خانصاحب محمد ذوالفقار علی صاحب کا خط میرٹھ سے میرے پاس آیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص بطور ایجنٹ کے مقرر کیا جاوے جو ہندوستان میں سفر کرکے ریویو کیواسطے تحریک کرے اور یکصد روپیہ اس کو اخراجات کی مد میں دینے کے واسطے وہ خود طیار ہوئے ہیں جس قوم میں ایسے مستعد اور بہادر آدمی موجود ہیں اسکو ضرورت ہی کیا ہے کہ کسی غیر کی بات کیطرف توجہ کریں۔ جو ذرا ذرا سی بات پر بگڑنے کو طیار ہیں شکر ہے کہ یہ معاملہ ایسی طرح انجام پذیر ہوا ہے جو سلسلہ کیواسطے ایک ترقی کا موجب ہے اور مخالفین کو ایک منحوس اور ناگوار تعلق سے بچنے کا باعث ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین

ایک دوست کے خط کا جواب

(رقم زدہ شیخ نور احمد صاحب۔ بی۔ اے۔ وکیل)

مسیح موعود پر ایمان لانے کی ضرورت

مکرمی مخدومی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اب میں آپ کے اصل سوال کے جواب کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ آپ کا یہ سوال ہے۔ کہ ایک شخص مرزا صاحب کی اُن معانی کو تسلیم کرتا ہے جو وہ قرآن شریف اور احادیث کے کرتے ہیں تو کیا صرف یہ تسلیم کر لینا کافی نہیں ہے اور کیا مرزا صاحب کی نبوت "اور بَری از خطا ہونا" کے عقیدہ کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ایک شخص یقین رکھتا ہے کہ مذہب کے بارے میں جو وہ تعلیم دیتے ہیں وہ عام طور پر فلسفیانہ اور سچی ہے۔ اور کہ ان کی تفسیر قرآن شریف اور معانی احادیث کے درست ہیں اور وہ باایں نماز گزار بھی ہے۔ روزے بھی رکھتا ہے اور اسلام کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مسیحائی کا دعوےٰ ضروری نہیں ہے۔ تو کیا وہ دوزخی ہے۔ اور اس کی نجات نہیں ہوگی۔ میں نے آپ کے سوال کے الفاظ بلا کم و کاست لکھ دئے ہیں۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ سب سے پہلے میں نجات کے متعلق لکھوں کہ آیا نجات کس طرح سے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ماحصل آپ کے تمام سوال کا مدار نجات ہے۔ کہ صرف وہ کام کرنا چاہیئے۔ جس سے نجات ہو سکے پہلے میں صاف الفاظ میں لکھتا ہوں کہ نجات اسلامی عقیدہ کے مطابق ہمارے اعمال پر منحصر نہیں ہے۔ میں اس کے متعلق قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات پیش کرتا ہوں۔ جن سے ثابت ہو جائیگا۔ کہ بموجب قرآن شریف کی تعلیم کے نجات ہمارے اعمال نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ حج پر منحصر نہیں ہے اور جو یہ خیال کرتا ہے کہ میں بوجہ اس کے کہ اعمال بجا لاتا ہوں یقینی طور سے نجات پا جاؤں گا۔ بلاشک یہ سخت غلطی پر ہے۔ نجات منحصر ہے صرف خدا کے فضل پر۔ پس جس پر خدا کا فضل ہوگا وہی نجات یافتہ ہے۔ ووقھم عذاب الجحیم فضلاً من ربک سورۃ دخان۔ رکوع ۳۔ اور سورہ حدید۔ رکوع ۳ میں ہے۔

سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا کعرض السماء والارض اعدت للذین امنوا باللہ ورسلہ ط ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ واللہ ذوالفضل العظیم

نجات صرف رحم اور فضل سے ہے اور رحم اور فضل کا مستحق ایماندار ہے۔ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین۔

ایمان کے پھل نیک اعمال ہیں۔ پس کل اعمال یا اکثر اعمال اگر عمدہ ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ان عمدہ اعمال کے عامل کا ایمان بڑا مضبوط اور قوی ہے۔ جب ایمان بڑا قوی ہوا۔ تو بہت بڑے فضل کا جاذب ہوگا کفر فضل کا جاذب نہیں ہے۔ بلکہ فضل کو روکتا ہے۔ جیسے ایک اندھیری کوٹھڑی کی دیواریں اور چھت سورج کی روشنی روکتی ہیں۔

خداوندی فضل کو کون چیز جذب کرتی ہے اور کس کے ذریعہ ہم محض فضل سے نجات پا سکتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ایمان فضل ربانی کو جذب کرتا ہے۔

فاما الذین امنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلھم فی رحمۃ منہ وفضل۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے انکو خداوند کریم فضل و رحمت میں داخل کریگا۔ (ماخوذ از فصل الخطاب)

مخدومی مولوی نورالدین صاحب نے اس کی مثال یوں لکھی ہے۔ وہ نجات اور فضل اور ایمان کی مثال بعینہ وہی ہے۔ کہ ایک شخص جس کی آنکھیں تندرست ہیں۔ ایک ایسے مکان میں جو بالکل بند ہے بیٹھا ہے اور کہیں اس مکان میں روشنی آنے کا راستہ نہیں۔ اب اس شخص کو ایک نہایت عزیز اور پیارے دوست کا دیدار مطلوب ہے اور وہ دوست بھی اس مکان میں موجود ہے اور ظاہر ہے کہ روشنی کے بدوں وہ اپنے دوست کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اور اس دوست کی دیدار سے اس طالب دیدار کے دل اور رُوح کو کوئی راحت نہیں مل سکتی جب تک روشنی نہ آوے اور دوست کا چہرہ نہ دکھلا دے۔ روشنی لینے کے لئے مختلف ذریعے ہیں۔ یا تو اس مکان میں روشندان لگائے۔ یا چراغ وغیرہ سے کام لے۔ غرض کوئی چیز روشنی کی جاذب ہی نہیں تو روشنی دیدار لینے میں امداد نہ کریگی۔ گو روشنی دیکھنے کا آلہ فی الحقیقت ہو جب روشندان یا چراغ وغیرہ سے روشنی لیوے تو دوست کی دیدار سے وہ دیدار کا طالب آرام پا سکتا ہے۔ ایسا ہی دیدار الٰہی سے آرام تو نجات ہے اور وہ روشنی فضل و کرم خداوندی ہے ایمان ایک روشندان چراغ ہے جو فضل کی روشنی کو کھینچتا ہے اور ایمان کو اس روشنی کا جاذب قرآن نے بھی کہا ہے

اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور۔

پس جس قدر مومن کا ایمان بڑھتا ہے۔ اسی قدر بڑے فضل کو جذب کرتا ہے اور اسی حاصل کرتا ہے۔ جیسے جس قدر روشندان اور فتیلہ بڑا ہوگا۔ اُسی قدر زیادہ روشنی کو کھینچیگا۔ یہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ نیک اعمال اور سچا ایمان ایک دوسرے کو لازم و ملزوم ہیں۔ سچا ایمان نیک اعمال کا بیج ہے اور اچھے بیج کا ضرور اچھا ہی پھل ہوتا ہے۔

اب اس امر کے ظاہر کر دینے کے بعد میں آپ کے سوال کی طرف پھر توجہ کرتا ہوں۔ تو اس کو بہت ہی مہمل اور لایعنی دیکھتا ہوں قصور فہم معاف۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھ سکا کہ جب مرزا صاحب کے معانی جو وہ قرآن شریف اور احادیث کے کرتے ہیں۔ آپ تسلیم کرتے ہیں اور جب آپ کا قرآن شریف اور احادیث ایمان ہی ہے تو پھر مرزا صاحب کی شناخت میں کیا دقت پڑتی ہے اور کن مشکلات کا سامنا پیش آتا ہے۔ اسی قرآن شریف کی آیات جنکی تفسیر مرزا صاحب کی آپ قبول کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ آخری وقت میں جب نفسانیت کا غلبہ ہوگا۔ اور تاریکی علم دین سے ہو جائے گی۔ تو ایک امام پیدا ہوگا۔ جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلیگا "واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم" اور اسکی جماعت میں صحابہ کا رنگ ہوگا اور وہ طہارت اور پرہیزگاری سے زندگی گذاریں گی اور پھر احادیث میں ایک ایسے شخص کی بشارت دی گئی ہے جو عیسوی دم ہوگا اور وہ اصلاح خلق کریگا اور اُمت محمدیہ کا ایک فرد کامل ہوگا اور ایمان کو ثریا سے بھی اُتار لاویگا اور پھر احادیث میں چند نشانات بتلائے گئے ہیں کہ وہ کب امام آویگا۔ وہ اس وقت آویگا جبکہ علم دین اسلامیوں سے اُٹھ جاویگا۔ جہالت پھیلی ہوگی۔ علماء و فقراء دین فروشی کریں گے ان میں تقویٰ و طہارت بالکل نہیں ہوگی۔ حج بند کیا جاویگا۔ طاعون پھیلیگی۔ نئی سواری نکل آویگی جس سے اُونٹ بیکار ہو جاویں گے۔ اور کسوف خسوف ماہ رمضان میں لگیگا چاند کو چودھویں تاریخ کو اور سورج کو اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ کبھی اس سے پہلے نہ ہوا ہوگا۔ اب دیکھو یہ کیسے کھُلے نشانات ہیں۔ یہ نشانات عام لوگوں کے لئے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ جیسے لوگوں کے لئے تو صرف تعلیم کا دیکھنا کافی ہے۔ میں کہتا ہوں ایک شخص تجدید دین کے لئے کھڑا ہوا ہے اور اصلاح خلق کرنا چاہتا ہے اس کے ساتھ اگر کوئی نشان نہ بھی ہو اور وہ خود اس قابل ہو کہ اپنا اسوۂ حسنہ پیش کر کے نمونہ بن سکے اور ہماری فراست اس کو قبول کر لیوے تو اس سے بڑھ کر کیا اور نشان ہے۔ امام کا اپنا وجود ہی نشان ہوتا ہے۔ اس کے لئے مخالفین ہوتے ہیں مصائب آتے ہیں۔ لیکن وہ کوہ وقار ہوتا ہے۔ اول قوت اخلاق۔ دوم قوت امامت۔ سوم بسطت فی العلم۔ چہارم قوت عزم۔ پنجم قوت اقبال علی اللہ۔ ششم کشوف اور الہامات کا سلسلہ۔ یہ اوصاف امام الوقت کے لئے ضروری ہیں۔ اور جس فرد میں یہ پائے جاویں وہ امامت کا مستحق ہے۔

آپ تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی معانی و معارف قرآن شریف اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ آپ قبول کرتے ہیں کہ احادیث کی معنے مرزا صاحب کے درست ہیں آپ مانتے ہیں کہ مذہب اسلام کی متعلق جو کچھ وہ بیان فرماتے ہیں بالکل درست ہے۔ تو پھر اس سے لازم آتا ہے کہ مذہبی معاملات میں وہ خطا سے بَری ہیں اور اگر کوئی خطا ہوئی ہے تو اس کا ثبوت دینا چاہیئے۔

سنئے۔ نبوت بروزی مرزا صاحب کی ہے میں تسلیم کرتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب رسول اکرم کے اس زمانہ میں بروز ہیں۔ اور ایسے بروز ہمیشہ ہر زمانہ میں آتے رہتے ہیں مثلاً سید عبد القادر جیلانی امام ربانی اور مجدد الف ثانی بھی اپنے وقتوں میں بروز ہو گزرے ہیں۔ ہاں لیکن اس بروز کا جو غلبہ صلیب کے وقت آنا تھا۔ حضرت رسول اکرم نے خدا سے وحی پاکر اس کا مسیح نام رکھدیا۔ اب اس میں کونسا حرج واقعہ ہو گیا۔ مسیح بھی ایک نبی تھا اور موسوی شریعت کا تابع تھا۔ مرزا صاحب محمدی شریعت کے تابع ہیں اور دین اسلام کی تجدید کرنے کو مامور ہوئے ہیں اور کسر صلیب کے لئے۔ جہاں تک اندرونی اصلاح سے

اُن کا تعلق ہے ان کا نام مہدی رکھا جا سکتا ہے اور جہاں تک کسر صلیب سے تعلق ہے ان کا نام مسیح رکھا جا سکتا ہے اور اسی جہت سے وہ مہدی بھی ہیں اور مسیح بھی۔ اب بتلائیے اس میں غیر معقول بات کون سی ہے۔ آپ خود ہی انصاف کریں اگر آپ کا ایمان ہے کہ رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ برحق رسول تھے اور قرآن شریف خدا کا کلام ہے تو یہ مامور من اللہ بھی اسی کی تصدیق کے لئے آیا ہے اور عین وعدہ کے مطابق۔ گویا اس کے آنے میں رسول عربی کی صداقت ہوئی ہے اب اگر آپ کو رسول عربی کی صداقت کا پاس ہے اور یہ بھی منظور ہے کہ خدا کے وعدے سچے ثابت ہوں اور قرآن اور حدیث کے معنے معقول کئے جاویں تو آئیے مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت کیجئے اور ان کے ہاتھ میں بیعت کیجئے وہ آپ کو کوئی نیا کلمہ نہیں پڑھائیں گے نہ کسی طرز کی نماز نہیں سکھلائیں گے لیکن ہاں ان کی فیضان صحبت سے آپ متقی اور سچے مسلمان ہو جائیں گے اور خدا پر پورا ایمان ہو جائے گا اور ایسا ایمان جو گناہ سوز ہوگا۔ بھلا کبھی آپ نے زہر بھی کھایا ہے اگرچہ شہد میں ہو اس کی وجہ کیا۔ وہی یقین کہ زہر قاتل ہے اور نتیجہ موت۔ پھر اگر خدا پر ایمان ہے تو گناہ کیوں سرزد ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو گناہ سوز ایمان اسی مسیح کے انفاس قدسیہ کی طفیل آہستہ آہستہ نصیب ہو جاوے گا خدایا اپنا رحم ہمارے شامل حال کر۔ اور مجھ کو ایسا ہی ایمان عطا فرما۔ آپ اس امتی کو جو دین برحق کی فتح کے لئے آیا ہے کیوں نبی کہنے سے گریز کرتے ہیں جبکہ رسول اکرم نے اس کو نبی اللہ کر کے پکارا ہے کسی مولوی سے بھی دریافت کر لو کہ آنیوالا مسیح نبی اللہ ہوگا یا نہیں تو پھر جب ثابت ہوا کہ آنیوالا یہی ہے تو کیوں نبی اللہ کے لفظ سے ہچکچاتے ہو جب آپ اس مسیح پر ایمان لائیں گے تو خدا کا فضل شامل حال ہوگا اور ایمان بالرسل ضروری ہے۔ بلکہ جزو ایمان ہے اور میں دکھلا چکا ہوں کہ ایمان و فضل و نیک اعمال میں ایک گہرا تعلق ہے جو آخر کار نجات کا باعث ہو جاتے ہیں۔

قرآن شریف میں تو معمولی انسانوں کو بھی مرسل کے نام سے پکارا گیا ہے مثلاً جو حضرت لوط کے پاس گئے تھے۔ وہ مرسل ہی تو تھے۔ پھر یہاں کیا دقت واقعہ ہوتی ہے کہ ایک عظیم الشان انسان کو جو صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہے اور جس کا نام خود حضرت رسول اکرم نے نبی اللہ رکھ دیا ہے۔ آپ اس کا لقب اس کو نہیں دینا پسند کرتے۔

اب میں آپ کے مذاق عیسائیانہ یا فلسفیانہ کے مطابق اس لفظ کے بارے عرض کرتا ہوں کہ رسول اللہ وہ ہے جو خدا کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے نشانات لے کر آوے اور عقائد خلق اللہ درست کرے اور ان میں ایمان کی تخم ریزی کرے۔ اب بتلاؤ اگر ایسا انسان اب بھی ثابت ہو تو آپ اس کو اس لقب سے ملقب کریں گے یا نہ۔ کیا وجہ ہے کہ پہلے تو لاکھوں رسولوں کی ضرورت پیش آتی رہی اور اب کے ایک ماموری کی بھی نہیں۔ آخر فطرت انسانی تبدیل تو نہیں ہو گئی لیکن ہاں ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن شریف مکمل کتاب ہے اور دین کی تکمیل ہو چکی ہے اب جو رسول آویگا یا مامور آویگا۔ وہ صرف تجدید دین کے لئے اور امت محمدی میں سے ایک کامل فرد ہوگا۔

اچھا اب اس الزامی سوال کا مجھے جواب دیں کہ ایک یہودی کہتا ہے کہ توریت کو میں تسلیم کرتا ہوں حضرت موسےٰ کے اقوال کو تسلیم کرتا ہوں میں کیوں قرآن پر عمل کروں اور کیوں رسول خدا کو نبی مانوں جب قرآن میں جملہ ہدایات توریت سے چرائی ہوئی ہیں۔ یا کیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو مانوں جبکہ وہ کوئی نئی بات پیش نہیں کرتے بلکہ توریت کے تابع ہیں پس یہ ہمیشہ سوال ہمیشہ ہر نبی کے منکرین کرتے چلے آئے ہیں اور آخر منکرین پر خدا کا عذاب ایک وقت آ جاتا ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کون سی نئی شریعت لائے تھے لیکن ان کے انکار سے کیوں یہودی "ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ" کے مصداق ہو گئے۔ انکار ماموریں کا آخر کار یہی نتیجہ ہے۔ جب آپ مرزا صاحب کی تعلیم کو درست تسلیم کرتے ہیں اور ان کو راستباز انسان سمجھتے ہیں تو پھر بیعت میں کیا عذر ہے۔ بیعت سے غرض افاضۂ علوم روحانیہ اور تقویت ایمان ہے افسوس ان لوگوں کے حال پر جو اس قدر محروم رہے۔ آپ نے دیکھا کہ ایمان بڑی چیز ہے۔ ایمان ہی جاذب فضل ہے اور فضل جاذب نجات اور ایمان کا نتیجہ نیک اعمال۔

پس ماموریں پر ایمان لانا بڑا ضروری ہے۔ میں نے آج جلدی میں یہ چند سطور لکھ ڈالی ہیں امید کہ آپ غور کریں گے اور حضرت اقدس کی کتب سے فائدہ اٹھاویں گے اور سعید القلب ہو کر ایمان اس مسیح پر لاویں گے جو محمدی مسیح ہے اور اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ثابت کرنے کے لئے آیا ہے اگر آپ میرے پاس ہوتے تو بہت سے امور بیان کرتا بوجہ اپنے پیشہ کے اتنی فرصت کہاں کہ آپ کے ہر ایک اعتراض کا یا اس سوال کے ہر پہلو پر پوری نظر ڈالی جا سکے۔ لیکن ہاں اتنی عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اور ان کا اس جسم عنصری سے آسمان پر نہ جانا بلکہ ان کا صعود روحانی مثل دیگر انبیاء علیہم السلام ایک عقلی مذہب ہے جس کی تائید میں سائنس اور فلسفیانہ اور دیگر علوم مذہبی دست بستہ۔ تائید کے لئے کھڑی ہیں۔ اس میں اگر مرزا صاحب روشنی نہ بھی ڈالتے تو کوئی بڑی بات نہیں تھی ہاں مرزا صاحب نے جب مسلمانوں کی روحانی حالت کو تنزل میں دیکھا اور ان کی روحانی ترقی کے لئے ان کے روحانی قوی کو جوش آیا اور خدائی تائید پا کر اور خدا کا حکم حاصل کر کے جب آپ اس میدان میں نکل آئے اور اصلاح خلق و اصلاح اہل اسلام کا مشکل بیڑا اٹھایا اور یہ بوجھ آپ کے سر پر طوعاً و کرہاً بلا آپ کے منشاء کے رکھا گیا ورنہ مرزا صاحب کے پہلے حالات اور ابتدائی زندگی بالکل اس امر پر کافی روشنی ڈال رہی ہے کہ آپ کو کسی قسم کا نمود یا شہرت دنیاوی کا خیال نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے ابتدائی زمانہ کو خلوت اور گوشہ نشینی میں گذار دیا اور آپ ہرگز ان آج کل کے بڑے نام مسلمان کی طرح قوم قوم کبھی بھی سٹیج پر کھڑے ہو کر پکارنے والوں میں سے نہ تھے بلکہ آپ تنہائی پسند اور خلوت کو عزیز رکھنے والوں میں تھے اور اس کے ثبوت میں ہمارے پاس آپ کے ابتدائی اور جوانی کی زندگی کے تمام واقعات ہیں۔ اور اس امر کے ثبوت میں وہ لوگ اب تک زندہ موجود ہیں جنہوں نے آپ کی ابتدائی زندگی کو دیکھا۔ ایسی حالت میں مرزا صاحب کو خدا کے حکم کے تابع ہو کر اصلاح خلق اور اصلاح اہل اسلام کا کام سپرد کیا گیا۔ اب ان واقعات کے پیچھے ضروری تھا کہ پہلے ان عقائد کی غلطیوں کو مسلمانوں سے دور کیا جاتا۔ جو کافہ اہل اسلام میں اشاعت پذیر ہو گئی ہیں اور جنکی وجہ سے قوم کے مزاج میں تعصبات اور اوہام باطلہ اور شرک و بدعت ان کا رجا ہو رہا تھا۔ بلکہ تسلط پکڑ چکا تھا۔ چنانچہ اول توجہ جو مرزا صاحب نے کی وہ عقائد حقہ اسلامیہ کا پھیلانا تھا اور اس کی ذریعہ سے اسلام کو جو حضرت رسول اکرم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکر آئے تھے دنیا میں پیش کرنا تھا اور یہ زمانہ ہی چاہتا تھا کہ کوئی ایسا ریفارمر آئے جو موجودہ دنیوی ترقیات اور سائنس سے فائدہ اٹھا کر تکمیل اشاعت دین اسلام کرے۔ اسی ضمن میں لازمی پڑ گیا کہ اسلام کی صداقت کو اور اس فرق کو جو اسلام اور دیگر مذاہب مروجہ میں پایا جاتا ہے بیّن دلائل سے ثابت کیا جاوے۔ اس لئے ثانیاً ضروری ہو گیا کہ اسلام کی فوقیت دیگر مذاہب پر جتلائی جاوے۔ اور اسلام کی اس تیز تلوار کا حملہ دیگر مذاہب مروجہ پر کیا جاوے جو اس وقت بڑے زور سے تمام دنیا میں شائع ہیں۔ اور دیگر ایسی اقوام کو اسلام کی تعلیم پہنچائی جاوے جو اسلام سے ناواقف ہیں یا ان کو اسلام مشنریان یورپ جن کا تعصب مشہور ہے۔ کے ذریعہ پہنچا ہے اور آپ تو ماشاء اللہ علی ہیں اور تاریخ مڈل (زمانہ وسطی یورپ) کے بھی واقف ہیں۔ آپ کو معلوم ہے یا ہونا چاہیئے کہ کس طرح یورپ کے پادری زمانہ وسطی میں کروسیڈ کے جنگوں میں اسلام کے برخلاف لوگوں کو ابھار ابھار کر میدان جنگ میں لاتے تھے اور اسلام اور اسلامی اقوام کی نسبت کیا کیا غلط رائیں قائم کرتے تھے وہی خیالات اسلام کی نسبت ابا عن جد ورثہ کے طور پر اب تک یورپ میں چلے آتے ہیں اور ہر ایک اسلامی مسئلہ کو خواہ وہ کیسا ہی حقانیت اور صداقت پر مبنی ہو نفرت سے دیکھا جاتا ہے یورپ باوجود اس قدر تہذیب اور روشنی کے اس تعصب سے اب تک اپنے دامن کو پاک نہیں کر سکا۔

اب اگر ایسے لوگوں کو جن میں سے ایک مسٹر سیل صاحب بھی مدراس میں ہیں۔ الزامی طور پر وہ اعتراضات جو وہ اسلام کی نسبت پیش کرتے ہیں۔ عیسائی مذہب موجودہ پر وارد کر کے دکھلائی جاویں۔ تو کونسی قباحت ہے۔ بلکہ استدلال کا طریقہ اور جواب دینے کا سب سے مؤثر اور گھر کو آگ لگا کر جلا دینے والا اور مخالف کا منہ بند کر دینے والا طریقہ تو الزامی جواب ہی ہوتا ہے۔ جس کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں[1]

---

[1] مخدومی نے اعتراض کیا تھا کہ مسٹر سیل کے برخلاف مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے آرٹیکل میں سختی سے کام لیا ہے اور اپنی تائید میں مضمون "اور مدراس" کو جو انگریزی اخبار میں پیش کیا تھا۔ اس اخبار نے بھی یہی اعتراض پیش کیا تھا۔ اس کا جواب اسی خط کے پہلے حصہ میں دیا گیا ہے مختصر طور پر جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جواب دینے کے دو ہی طریقے ہیں۔ الزامی اور تحقیقی۔ الزامی جواب سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ معترض کو اپنے گھر کی فکر پڑ جاتی ہے اور اس کے اپنے معتقدات کے مطابق وہی امر اس کے اپنے مسلمہ اصول سے نکال کر دکھایا جاتا ہے اور اس کے بعد تحقیقی اور اصل جواب پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں حق و معرفت

اب اس کے بعد جو اصلاح ہونی چاہیئے تھی وہ خود اخلاق کی تعلیم ہے اور مسلمانوں کو اعلیٰ درجہ کے مسلمان بنانا۔ میں نے تسلیم کر لیا کہ آپ بفضل خود عقائد میں نہایت درجہ کی صداقت جو مرزا صاحب پیش کر رہے ہیں پہلے ہی سے مؤید اور ہمزبان ہیں۔ یہ بھی میں نے تسلیم کر لیا کہ آپ پہلے ہی سے اشاعت اسلام کے کام میں مرزا صاحب کا ہاتھ بٹانے کو مستعد و تیار ہیں۔ لیکن میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ کو کسی زندہ اسوہ حسنہ کی ضرورت نہیں ہے جس کو پیش نظر رکھ کر یا جس کی صحبت میں رہ کر آپ فیضان حاصل کریں۔ کیا آپ کی تمدنی و معاشرتی معاملات اس درجہ تک پہنچ گئے ہیں کہ آپ بغیر کسی کی ہدایت اور اقتدار کے خود بخود چلنے کے قابل ہیں۔ ہر ایک شخص نمونہ کا محتاج ہے اور دیکھئے ہم ایک زندہ نمونہ آپ کے پیش کرتے ہیں۔ وہ زندہ نمونہ جو اسلام کا خادم ہو کر اسلام کا نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنے آیا ہے اور جس کے ہاتھ پر مقدر ہے کہ کسر صلیب ہو اور اسلام کی بہار کے دن آویں اور جس کی دعا ہی صرف کفر کو مارنے اور تباہ کرنے والی ہو۔ بھلا یہ تو بتلائیے کہ ہدایات محکمہ بندوبست و قواعد طریقہ بندوبست تو سب موجود ہیں پھر کیا ضروری ہے کہ مہتمم بندوبست [illegible] ایک اعلیٰ افسر ہدایات دینے والا [illegible] دنیا کے کاموں میں جب ذرا ذرا سی جزوی باتوں میں ہم کو ضرورت دوسروں کی ہدایت کی پڑتی ہے تو کیا روحانی امور میں یہ سلسلہ جائز نہیں ہے۔ پس اس وقت بھی ضرورت ہے کہ کوئی اعلیٰ درجہ کا افسر روحانی ہو جس کی زیر ہدایات ہو کر ہم اعلیٰ درجہ کی روحانی ترقی کریں اور میں آپ کو [illegible] کرتا ہوں کہ آپ مرزا صاحب کے سوائے [illegible] ہمارے لئے ایک نمونہ بننے کے قابل ہو پیش کریں اور پھر ہم دیکھیں گے کہ آیا وہ مرزا صاحب سے اعلیٰ درجہ کا روحانی استاد ہو۔ اور اگر ہم اس امر میں تحقیق کر کے اس نتیجہ پر پہنچ گئے تو ہم فوراً ایسے [illegible] کی ہدایات پر عمل کرنے کو تیار ہو جاویں گے تا کہ ہمارے پاس ہدایات موجود ہیں لیکن ہم کو ضرورت ہے ایسی قدسی نفس کی جو ہم کو اپنی کشش مقناطیسی کے طور پر اپنی طرف کھینچ لیوے۔ اور ہم میں ایک نئی روح پھونک دیوے اور ہمارے مردہ دلوں کو زندگی اور [illegible] میں جان ڈال دیوے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مرزا صاحب کے بالمقابل زمانہ کوئی قدسی نفس انسان پیش نہیں کر سکے گا جس نے ہزاروں محبت سے مُردوں کو زندہ کیا ہو اور جس کے ہاتھ پر اور جس کی تائید میں ہزاروں ہزار نشانات اب تک ظاہر ہو چکے ہیں اور جس کی صداقت پر آسمان و زمین نے گواہی دی ہو اور جس کے ہر موقع پر نصرت اور فتحیابی شامل حال ہو۔ پس جب ایک ایسا آدمی [illegible] ہے تو کیوں مرزا صاحب کی صحبت میں آنے اور پیروی کرنے سے آپ کو گریز ہے قرآن شریف فرماتا ہے کونوا مع الصادقین کہ صادق کی معیت اختیار کرو۔ پس آپ تو قرآنی احکام کو تسلیم کرتے ہیں اب ہم بھی تو دیکھیں کہ آپ [illegible] کی عملی طور سے صداقت کریں گے زبان سے کہدینا کہ ہم مرزا صاحب کے تمام معانی و معارف کو تسلیم کرتے ہیں آسان بات ہے لیکن دل سے جب تک آپ اس کی تصدیق نہ کریں گے آپ مرزا صاحب کی [illegible] نہیں کر سکتے آپ دل سے اعتراف کریں پھر ہم ہی ثبوت دینے کو تیار ہیں کہ وہ آخری حکم اور عدل مرزا صاحب [illegible] آپ کی بیعت کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ مرزا صاحب بار بار فرماتے ہیں کہ میں اسلام کا ادنیٰ خادم [illegible] احمد عربی کا غلام ہوں اور کہ مجھے غلامی کی طرف نسبت دیگئی ہے تو پھر آپ کو اس غلام کو تسلیم اور ماننے میں کیا عذر ہے۔ جبکہ آپ دیکھتے ہیں کہ غلام اپنے آقا و مولیٰ سرور عالم کی خدمت گزاری میں لگا ہوا ہے اور شب و روز اسی غم میں گداز ہو رہا ہے کہ کسی طرح سے آقا و مولیٰ کا دین پھیلے اور اسلام کا بول بالا ہووے۔ آپ کو بھی تو لازم ہے کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے غلام کے ساتھ ہو کر اور اس کی جماعت میں شامل ہو کر آقا و مولیٰ کے دین کی خدمت کریں اس غلامی کی وجہ سے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ مرتبہ پایا کہ صدیق کہلایا اور بادشاہ عرب و عجم حضرت فاروق اعظم بھی تو اس آقا و مولیٰ استاد اعظم کے غلام اور شاگرد ہی تو تھے اس غلامی میں جو فخر ان اکابر خلفائے کو حاصل ہوا بھلا بتلائیے تو سہی ان کی نظر میں کسی بادشاہ کو بھی حاصل ہوا اور اخیر دور میں پھر احمد عربی کا غلام احمد عربی کا عصار فصاحت و بلاغت ہاتھ میں لیکر میدان میں کھڑا ہے اور تمام ادیان مخالفین کے سامان کو چیلنج کر رہا ہے کہ آؤ کشتی لڑو لیکن کوئی مقابلہ میں نہیں نکلتا اور جو نکلتا ہے وہ سر کی کھاتا ہے اس کی مبارک ہونٹوں سے معارف و حقائق جاری ہیں۔ برکت اس کے پاؤں چوم رہی ہے اس کے در و دیوار سے نور ٹپک رہا ہے اور خدا کا ہاتھ اس کے سر پر ہے صالحین اور متقین کی جماعت اس کے اردگرد جمع ہو رہی ہے اس کی تبلیغ کا ڈنکا دور دور بج رہا ہے اب آپ کہتے ہیں کہ اس اکھاڑہ میں اس غلام کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ تو کیا آپ کا منشا ہے کہ شکست خوردگان کے جھنڈوں کے نیچے جا کر پناہ لیویں یا ہیجڑوں کی صف میں جا کر شامل ہو جاویں نہیں نہیں قلت اور

زمانہ پکار رہا ہے کہ آؤ اس غلام احمد عربی کے قدموں پر جان قربان کر دو اور نجات کا راستہ پاؤ دنیا میں فتح حاصل کرو اور عاقبت میں سرخرو ہو۔ پس ایسے انسان عظیم الشان کو جو حضرت رسول اکرم کی چادر اوڑھے ہوئے ہے اور جو فنا فی النبی ہو چکا ہے ہم کہہ دیں کہ وہ نبی اللہ ہے تو کیا گناہ ہے بلکہ عین صداقت ہے اور اس خدائی انسان کی عظمت مقصود ہے جو عرب کے شہر ام القریٰ میں پیدا ہو کر خاتم الرسل والنبیین ہوا۔ اب میں اخیر میں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی ایک اشتہار تبلیغ الحق مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے چند فقرات اقتباس کر کے یہاں آپ کے ملاحظہ کیلئے درج کرتا ہوں تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ حضرت مرزا صاحب کی بعثت سے کیا مطلب اور مقصود ہے اور میری اصلی غرض صرف یہی نہیں کہ میں ظاہر کروں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یہ تو مسلمانوں کے دلوں سے ایک روک کا اٹھانا اور سچا واقعہ ظاہر کرنا ہے بلکہ میری اصل غرض یہ ہے کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جاویں اور ان کو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جاوے اور ان کی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جاوے اور اگر مخالف سمجھتے ہیں تو عقائد کے بارے میں مجھ میں اور انہیں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا۔ اب آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم کس غرض کیلئے حضرت اقدس کی بیعت میں ہیں اور وہ ہماری بیعت لیکر ہم کو کیا کرنا چاہتے ہیں مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور تمام مدبران قوم و علماء اسلام بالخصوص آپ کے ہم خیال لوگ اس امر کا اعتراف کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کی حالتیں خراب ہیں بلکہ یہ ایک [illegible] اسلام تو مسلمانوں کی قوت کا فیصلہ بھی [illegible] اہل اسلام پر سنا چکے ہیں اور شعراء قوم کے مرثیے پڑھ چکے ہیں اب ایسی حالتیں کیا ضروری نہیں کہ خداوند کریم اپنے وعدہ کے مطابق اسلام کی حفاظت کے لئے کوئی انسان مزکی النفس بھیجے جو اصلاح اہل اسلام کرے اور ان کو پھر اس چشمہ ہدایت پر لیجاوے جس سے وہ [illegible] کیا ضروری نہیں ہے کہ پھر مسلمانوں کو توحید کا سبق پڑھایا جاوے اور ان کی علمی اور عملی حالت کو درست کیا جاوے کیا آپ کے خیال میں انگریزی علوم محض پڑھنے سے مسلمانوں کی عملی حالت درست ہو جاوے گی یا ان میں وہ حالت پیدا ہو جاوے گی جس کی طرف قرآن شریف رہبری کرتا ہے ہرگز نہیں سابقہ تجربہ تو مایوسی دلا رہا ہے آئندہ کیلئے کوئی وجہ ایسی اپنا سا پیدا نہیں ہوئی جس سے محض انگریزی تعلیم کے رواج عام مسلمانوں کی عملی حالتیں درست ہو جاویں ضرورت یہ ہے کہ ایسا پاک قدسی نفس والا انسان پیدا ہو جس کی انفاس [illegible] سے وہ روح اہل اسلام میں پیدا ہو جاوے جس سے ان کیلئے اخلاق اور ان کی تمدنی زندگی درست ہو [illegible] شائستہ حقہ کی بھی [illegible] کے درست نہیں ہو سکتی تہذیب حقہ کو درست طور پر پیش کرنے والا اس وقت سوا حضرت مرزا صاحب کی ذات [illegible] کوئی ایسا انسان بھی نظر نہیں آتا اچھا آپ کوئی دوسرا بہتر انسان دکھلا دیں تو ہم اس کی جانچ پڑتال کرنے کو بالکل مستعد اور تیار ہیں اہل عرب جو زمانہ جاہلیت میں تمام قسم کے عیوب اخلاقی میں مبتلا ہو رہے تھے ان کی حالت [illegible] بدل گئی یہ مزکی النفس انسان کا اعجازی اثر تھا اب خدا نے ارادہ کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب [illegible] کے ذریعہ سے تمام اہل اسلام کی علمی و اخلاقی و تمدنی و معاشرتی و عملی حالتوں [illegible] کیا آپ مرزا صاحب کی جماعت کی اخلاقی [illegible] اور دیگر لوگوں کی اخلاق و عقائد میں کوئی مابہ الامتیاز ملاحظہ نہیں کرتے درخت ہمیشہ اپنے پھلوں سے شناخت کیا جاتا ہے ہم اپنے عقائد کو بھی ایک معقول اور منطقی انسان کے سامنے پیش کر کے [illegible] پیش کر سکتے ہیں اور ان پر فخر کر سکتے ہیں بلکہ فلسفی اور طبعی بھی سوائے تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہیں دیکھیگا لیکن کیا دوسرے مسلمانوں کے عقائد اسی طرح کے ہیں کیا ان کے عقائد میں شرک اور رسوم پرستی کی ملونی نہیں ہے ہے اور ضرور ہے ہم کو فخر ہے کہ جس اسلام کو حضرت مرزا صاحب نے پیش کیا ہے وہ ٹھیٹھ اسلام ہے اور تمام مہذب ممالک میں اسی اسلام کی اشاعت ہو سکتی ہے لیکن ہمارے مخالفین کے پاس صرف پوست ہی پوست ہے اور مغز نہیں۔ کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ آپ کو ضرورت ایسے انسان کی نہیں ہے جو آپ کو ہر قسم کے گندوں سے پاک کرے اور آپ کو اس چشمہ حیوانی تک پہنچا دے جس کو پی کر انسان حیات جاودانی حاصل کرتا ہے پس یہ دعویٰ مرزا صاحب کا ہے۔ آئیے اور ایک دفعہ کچھ عرصہ رہ کر حضرت اقدس کی صحبت کا فیضان حاصل کیجئے اور دیکھئے کہ وہ کیسا اعجازی طور پر اپنی جماعت کو اس چشمہ حیوانی تک پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں آخر دنیاوی کام بھی تو آپ کرتے ہیں اور زندگی کا بہترین حصہ آپ نے دنیاوی ترقیات و علوم کے حصول کیلئے خرچ کر دیا ہے کچھ عرصہ روحانی تاثیرات کو حاصل کرنے کے لئے اور محض دین اور خدا و رسول خدا کی خوشنودی کی خاطر اپنے عزیز وقت میں سے تھوڑا سا نکال کر خرچ کریں قادیان کتنی دور ہے کیوں آپ اپنے شبہات کو خود مامور من اللہ کے سامنے بیان نہیں کرتے کیا مامور من اللہ سے خدانخواستہ دشمنی ہے یا کوئی تعصب

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۔ ہوتی ہے تمام مناظرات میں یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اور ایسی کتابوں میں بھی جو مذہبی مناظرات پر لکھی گئی ہیں یہی اصول مدنظر رکھا جاتا ہے مسٹر سیل سخت مخالف اسلام اور اس کے حملے بالکل بیجا اور بیہودہ ہیں اس کے برخلاف ذرا سختی سے کام لینا از حد ضروری تھا اگرچہ ہم اس کو بھی سختی نہیں قرار دیتے۔ اگر کوئی تپ سے بیمار ہو اور اس کو کونین کھلائی جاوے۔ تو حکیم پر اعتراض نہیں ہو سکتا کہ کیوں کڑوی دوائی دیگئی ہے۔ بلکہ فائدہ کڑوی دوائی سے ہی ہوتا ہے

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی علالت، تسلیم اور اُس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۵ مورخہ ۲۔ فروری ۱۹۰۶ء)

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہمیشہ ماموریں مجددیں کی ان کے زمانہ میں مخالفت ہوئی ہے۔ اور ان کو کفر کے فتوے دئے گئے ہیں اور بعد میں لوگوں کی آنکھیں کھلی ہیں اور پھر جوق در جوق ان کی اتباع میں داخل ہوئے ہیں مگر اس وقت کا ماننا چنداں فائدہ مند نہیں ہوتا۔ مبارک وہ ہیں جو اس مامور کے ہوتے ہوئے اس کی قدر کرتے ہیں اور اس کے فیض صحبت سے حصہ لیتے ہیں۔ اے نوجوانو۔ اٹھو اور خدا کے لئے غور کرو اور اس سے دعا مانگو کیونکہ یہ تمہارے لئے مسیح آیا ہے اگر تم اس سے بے بہرہ رہے تو پھر تمہاری بدقسمتی کا کیا ٹھکانا ہے۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاراں کنوں بر غربت اسلام رحم آرید
باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا
نفاق و اختلاف ناشناساں از میاں خیزد
کمال اتفاق و خلت و الفت شود پیدا
بجنید از پئے کوشش کہ از درگاہ ربانی
زبہر ناصران دین حق نصرت شود پیدا

۱۱۔ رضاء بالقضاء

مولوی صاحب مرحوم کی علالت کے زمانہ میں اس قدر کوشش اور ان کے لئے اضطراب اور درگاہ الٰہی میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعا کا اسوہ حسنہ تو آپ مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اب اس وقت کی حالت قابل نوٹ کرنے کے ہے۔ کہ جب مولوی صاحب مرحوم فوت ہوئے تو کیا حضرت اقدس نے ان کی وفات پر کمزور دل لوگوں کی طرح جزع فزع کیا؟ یا صبر استقلال اور رضاء بالقضاء کا نمونہ دکھایا۔ چونکہ ایک امر میں پایا جانا ضروری ہے۔ اب میں آپ کے سامنے اس آخری گھڑی کا نقشہ پیش کرتا ہوں۔

گیارہ اکتوبر ۱۹۰۵ء بدھ کے روز جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کی حالت اگرچہ بہت نازک تھی اور وہ انکی زندگی کا آخری دن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان پر حضرت اقدس کا ایمان بالکل پکا اور غیر متزلزل تھا۔ ظہر کے وقت جب نماز سے پہلے ان کی [illegible] کا ذکر ہوتا حضرت اقدس خود جا کر اپنے گھر میں سے دوا لائے۔ اور مولوی صاحب کے لئے خاکسار کو دوا دی کہ نماز ظہر کے بعد مولوی صاحب کو جا کر پلا دینا (کیونکہ نماز سے پہلے مولوی صاحب کو غذا دی گئی تھی) ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہو۔ وہ چاہے تو مردہ[1] میں جان ڈالدے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہو گئے تو مولوی صاحب مرحوم کا ماموں زاد بھائی منشی محمد اسمٰعیل گھبرایا ہوا آیا۔ اور کہا کہ مولوی صاحب کی حالت بہت بگڑ گئی ہے۔

اس پر خاکسار اور مولوی محمد علی صاحب اور بھی چند احباب مولوی صاحب کو دیکھنے کو گئے۔ وہ گھڑی ہمارے اوپر سخت دردناک گھڑی تھی جس کے تصور سے اب بھی دل پر ایک خاص اثر اور رقت طاری ہو جاتی ہے وہ آخری گھڑی تھی۔ کہ ہم نے اس حبیب کو دیکھا۔ اس وقت وہ ہم لوگوں سے انقطاع کر کے اس ملک جاودانی کی طرف سدھار رہے تھے۔ اور اپنے رب کے حضور حاضر ہونے کو تھے مرحوم نے تو اپنی شرط وفا کو پورا کیا۔ اور اپنے آقا و مولیٰ مسیح زماں کے قدموں میں جان دی جس کے لئے کہ اس نے اپنا گھر بار خویش و اقارب چھوڑے تھے۔

برآں سرم کہ دل و جان فدائے تو بکنم
کہ جان بیار سپردن حقیقت یاریست

مولوی صاحب مرحوم تو اپنی مراد کو پہنچے۔ کہ انہوں نے عین خدمت دین اور اشاعت اسلام میں جان دی۔ اور بے شک ہمارے لئے بھی شکریہ کا مقام تھا۔ کہ وہ اس جہان کے ابتلاؤں سے چھوٹ کر ہمیشہ کے لئے دار الامن میں داخل ہوئے۔ مگر انکی جدائی ہمارے لئے ازبس شاق تھی۔ کیونکہ ان کا وجود ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب تھا اور وہ ہمیشہ ہم کو روحانی ترقیات کے لئے بڑی بڑی زبردست تحریکیں کرتے رہتے تھے۔ بالخصوص یہ خیال کہ آئندہ ہم ان کے پیارے منہ سے خدا کا پیارا اور زندگی بخش کلام نہ سن سکیں گے۔ انکی میت کا نظارہ دیکھ کر اور دنیاوی زندگی کی بے ثباتی کا نقشہ مشاہدہ کر کے ہمارے دل ایسے بھر آئے کہ ہم اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے اور مولوی محمد علی صاحب کے کمرہ میں دیوانہ وار بے اختیار ہو کر آ پڑے۔ اس وقت کی ہماری حالت کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ ہمارے دل اس حبیب کی جدائی کو کس طرح سے محسوس کر رہے تھے۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مستورات کے رونے چلانے کی آواز سنکر حضرت اقدس باہر نکل آئے اور خاکسار کو بلایا خاکسار اور مولوی محمد علی صاحب حاضر ہوئے۔ اس وقت ہمارا دل اس طرح سے بھرا ہوا تھا۔ کہ ہمارے منہ سے اچھی طرح سے آواز بھی نہیں نکلتی تھی۔ ہم نے عرض کی کہ اب صرف کوئی دم باقی ہے۔ مولوی صاحب کی اب زندگی ہو چکی۔ اس وقت حضرت اقدس نے ہم کو نہایت درد انگیز الفاظ کے ساتھ اس طرح مخاطب کیا "صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے مگر بے نیاز بھی ہے یہی مقدر تھا جو ظہور میں آیا۔ خدا تعالیٰ کی رضاء پر شاکر رہو۔" یہ حاصل بالمطلب ہے۔ اس تقریر کا جو حضرت اقدس نے اس وقت فرمائی۔ مجھے ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہے۔ جو بہت پُر درد تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تحمید اور تقدیس اور اس کے شکر اور احسان سے پُر تھے۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت اقدس کو اس جماعت کے فخر اور مسلمانوں کے لیڈر مرحوم کی جوانی کی موت کا سخت صدمہ ہوا مگر اس پر بھی خدا تعالیٰ کی رضاء کو مقدم رکھا۔ اور اس مصیبت پر بھی اس کا شکر کیا۔ اور سب کو یہی تلقین کی کہ اس کی قضاء و قدر سے پوری صلح رکھیں اور کوئی کلمہ یاس یا ناامیدی کا منہ پر نہ لائیں۔

اس میں یہ غور کرنے کی بات ہے کہ وہ عزیز جس کے لئے اخیر تک حضرت اقدس درد سے دعا میں اور ہر ایک قسم کے علاج سے انتھک کوشش میں مصروف رہے اور جس سے آپ کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبت تھی جوں ہی رونے اور چیخنے کی آواز سنی گھبرا کر باہر مسجد کے صحن میں نکل آئے اور موت کی خبر پا کر ان کے منہ سے خدا کی عظمت اور جبروت اور اس کے شکر کے سوائے اور کچھ نہ نکلا ذرا اپنے روزمرہ کے مشاہدہ سے اس امر کا موازنہ کرو۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب کبھی کوئی ایسا عزیز مر جاتا ہے تو اس وقت رونے چلانے اور ہائے افسوس کے سوائے اور کچھ نہیں سوجھتا خدا کا نام اکثر بعد میں یاد آتا ہے مگر دوسرا اس امام کا حال دیکھو کہ اپنے صبر اور خدا پر ایمان اور بھروسہ کا ایسا اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا اور اپنے کامل ایمان اور خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر سے سچی صلح کا نمونہ دکھایا کہ عملی طور پر اس الہام کا بھی مصداق اپنے آپکو ثابت کیا۔ قل اُمرت وانا اول المومنین

میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اس مبارک اسوہ اور نمونہ کی عظمت کے لئے دلیں ذرا خیال کرو کہ وہ پیارا اور حبیب جس کے لئے حضرت اقدس نے اپنے اوپر آرام حرام کر رکھا۔ اور ان کی اڑھائی ماہ کی لمبی بیماری میں ایک رات میں بھی نہیں سوئے تھے اور ہر وقت اسی کوشش میں اور خیال میں لگے رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انکو شفاء دے مگر جب خدا کی قضاء و قدر کو دوسرے رنگ میں پورے ہوتے ہوئے دیکھا۔ ایک سیکنڈ بالکل [illegible] قرۃ العین کیلئے بھی اس ناموافقت کا اظہار نہ کیا اور جونہی کہ سنا کہ اس کا انتقال ہو گیا زبان سے یہی کہا کہ ہم اس خداوند کی رضاء پر شاکر ہیں اور کسی قسم کی بے چینی یا بے صبری آپ سے ظہور میں آئی ورنہ اس ضعیفی کی عمر میں اتنا عظیم الشان صدمہ ایک دنیادار کی ہلاکت کا موجب ہو سکتا ہے یا کم از کم ایک دنیا پرست کو زندہ در گور ہی کر دیتا ہے۔ مگر خدا کے لئے ذرا غور کر کے دیکھو اور سوچو کہ کیا اس قسم کا نمونہ ایسی سخت مصیبت کی گھڑی میں سوائے انبیاء مرسلین کے یا ایسے لوگوں کے کہ جو ان کے رنگ میں رنگین ہوں کبھی کسی ایسے شخص سے کہ جو معاذ اللہ دنیا کا کیڑا ہو اور مفتری علی اللہ ہو ظہور میں آسکتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

---

[1] اس جگہ مردہ سے مراد ایسا مردہ ہے کہ جس کی نبض و تنفس وغیرہ کچھ دیکھنے کے لئے قریباً ساقط ہو گئے ہوں۔ اور بظاہر مردہ ہو۔ حقیقی مردہ مراد نہیں جس کا قبض روح کیا گیا ہو کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے فیمسک التی قضی علیہ الموت ویرسل الاخریٰ

مراسلات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی الذین اتبع الھدیٰ واجتنبوا من سبیل البغی والھوی۔ امّا بعد۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خاں ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی ناظرین بدر عرض پرداز ہے کہ میری نظر سے ایک اشتہار موسومہ عبرة لاولی الابصار۔ شاہجہان پور کا رفتہ رفتہ جنوری سنہ ۶ء میں گذرا جس میں کمترین کے کھلے خط کا حوالہ تھا۔ مجھ کو اگرچہ اس کے جواب کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ مجیب صاحب نے خود مقولہ شیخ سعدیؒ کا تحریر فرمایا ہے۔ ؎

آنکس کہ زقرآن وخبر زو نہ رہی
اینست جوابش کہ جوابے ندہی

اور ومن ادعی حقیقة او مجازاً اصار دجالاً فرمایا (جو شخص کہ دعوے کرے حقیقت یا مجاز کا ہو جاتا ہے دجال لعنتی) اس صورت میں خود مجیب صاحب بھی دجال ہوئے کیونکہ کوئی شخص دو حالتوں سے خالی نہیں یا وہ معنے حقیقی لیگا یا مجازی اور کوئی عبارت ان دو حالتوں سے خالی نہیں رہ سکتی۔ اس وجہ سے اور بھی مجھ کو جواب کی ضرورت نہ تھی۔ کہ خود مجیب صاحب مصداق دجال ہیں۔ رہا حوالہ اشتہار میں سو روپیہ کا جو دیا گیا ہے اس کی حالت بھی غالباً یہ ہے۔ کہ سو روپیہ کوٹھی لمٹیڈ میں جمع ہیں۔ لمیٹڈ چونکہ انگریزی لفظ ہے۔ پہلے اس کے معنے جاننے چاہیئے تھے۔ خود روپیہ جمع کرنیوالا۔ اپنا راس المال بھی پا نہیں سکتا۔ چہ جائیکہ اشتہار کا روپیہ۔ اور جو شخص کہ طمع پر جواب دینے والا ہو۔ اس کی حالت بھی ظاہر ہے۔ اور مجیب صاحب نے اقتباس جن عبارات کتب جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود سے کیا ہے۔ اس میں بھی بہت بڑی دیانت سے کام لیا ہے۔ مجیب صاحب کو بہ نظر انصاف یہ چاہیئے تھا کہ اصل عبارت کو مع مبتدا و خبر کے بحوالہ صفحہ کے اہل تحقیق و حضرات منصفین کے سامنے پیش کر دیتے نہ کہ اپنے خود ساختہ مضمون سے پبلک کو دہوکا دیتے۔ عبارت سے کچھ مطلب نکلے۔ اور مجیب صاحب بطور دجل کے پبلک کو دہوکہ دہی کے طور پر اس اشتہار میں کچھ اور ہی تحریر فرما دیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میرے نزدیک اگر ناظرین باتمکین ان کتابوں کا مطالبہ کریں جن کا حوالہ مجیب صاحب نے دیا ہے۔ یا تو مجیب صاحب منگوا کر خود ملاحظہ فرماویں ورنہ ان کتابوں کو میرے پاس سے طلب فرما کر معائنہ فرماویں تو بہت مناسب ہوگا۔ غالباً ان عبارات کے عکس اس کے مفہوم کو پاویں گے اور اس فریب بازی سے جس کا مطالبہ شرعاً ان پر بھی ہے۔ محفوظ رہیں گے۔ ہمارے مجیب صاحب ایسے جوش میں آئے جو اس تحریر میں ایسے الفاظ بھی تحریر کر دیئے۔ کہ جن کے سبب سے وہ زیر دفعات تعزیرات بھی آ سکتے ہیں۔ لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے دوست کو متنبہ کروں۔ غالباً اس کا باعث یا تعصب یا نادانی ہوگا۔ گو میں مجیب صاحب کو آگاہ کرتا ہوں۔ کہ زیادہ طیش میں عقل سلیم اور انصاف پسند باقی نہیں رہتی۔ اعتدال سے کام لینا چاہیئے۔ اور علماء کو تو خصوصاً اخلاقی نمونہ دکھلانا بہت ضروری ہے اور چونکہ مجیب صاحب نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ ہم حکیم صاحب اور نیز تمام ذریات کادیانی سے ملتمس ہیں۔ کہ اول کتب محدود کر دی جاویں جس کی تحریر پر انکار نہ کیا جاوے۔ زاں بعد ائمہ کرام و علماء عظام الخ معلوم ہوتا ہے کہ مجیب صاحب نے میرے کھلے خط کو ملاحظہ نہیں فرمایا اور بغیر دیکھے جواب تحریر فرما دیا۔ اس میں صاف تحریر ہے۔ کہ قرآن شریف کی آیت قطعی الدلالت سے حضرت عیسیٰ کا بجسد عنصری زندہ ہونا اور ستہ ضروریہ کا پایا جانا ثابت کیا جاوے۔ ورنہ حدیث صحیح مرفوع متصل سے تعجب ہے، کہ مجیب صاحب کتاب کے محدود کرنے کا الخ مطالبہ فرماتے ہیں کیا قرآن شریف سے اعلیٰ کوئی کتاب ہے۔ اور خود حضرت مجیب صاحب مصداق ؎

آنکس کہ زقرآن وخبر زو نہ رہی + این است جوابش کہ جوابے ندہی

کے ہوئے یا نہیں۔ ہم کو کوئی ضرورت جواب کی نہ تھی۔ مگر صرف اس خیال سے کہ جواب تو اس اشتہار کا دیتا نہیں ہوں۔ میں حضرات ناظرین کی خدمت میں ملتمس ہوں۔ کہ وہ خود اس کو ملاحظہ فرما کر اور کمترین کے عریضہ کو معائنہ فرما کر آپ اپنی خداداد عقل سے فیصلہ کر لیں گے۔ رہا یہ کہ جناب مجیب صاحب تحریر فرماتے کہ علماء پر ایسے ضدی جاہل کم فہم کو ذی فہم بنانا واجب نہیں۔ لہٰذا عرض ہے۔ کہ حضرت مجیب صاحب کے اول تو اس عبارت سے کمال درجہ کی تہذیب ٹپکتی ہے اور نام نامی میں جو ابو المکارم تحریر فرمایا گیا ہے۔ جو کچھ بزرگی اور تہذیب اس عبارت میں ہے وہ ظاہر ہے۔ بعد ازاں عرض ہے۔ کہ مجیب صاحب حدیث من سئل عن علم وھو یعلمہ الخ (جو شخص سوال کیا جاوے کسی علم سے اور وہ اس کو جانتا ہو اور نہ بتلا دے تو اس کو آگ کی لگام دی جاوے گی۔) پر خیال اور غور فرما دیں۔ آخر میں مجیب صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ حکیم صاحب نے خوشامدانہ عبارت حکام کی نسبت لکھی ہے۔ جناب والا میں نے خوشامدانہ عبارت تحریر نہیں کی اور میں کسی جلدی خدمت کا خواستگار یا خواہشمند نہیں ہوں اور نہ اب تک کوئی اس کے خلاف ثابت کر سکتا ہے۔ میں نے جو واقعی حالت ہی تحریر کی۔ میں نے آپ صاحبوں کی طرح منافقانہ حالت پسند نہیں کی۔ یہ آپ ہی صاحبوں کو زیبا ہے۔ کہ دل میں یہ خیالات مرکوز ہیں کہ عیسیٰ یا مہدی صاحب آویں گے اور تمام نصاریٰ کو قتل کر کے ان کی عورتیں اور مال غنیمت لا کر آپ صاحبوں کو مرحمت فرماویں گے اور آپ صاحب با آرام تمام اپنی مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے رہیں گے۔ اور وہ اس قدر مال آپ کو دیں گے کہ کوئی قبول بھی نہیں کرے گا۔ مال کی کثرت اور نصاریٰ کی حالت تو ظاہر ہے مگر اس پر بھی خیال فرمانا چاہیئے۔ کہ جس کی بابت کسی حدیث صحیح کی سند نہیں صرف آپ صاحبوں کا ساختہ و پرداختہ ہے کہ ایک حصہ بغیر لڑے۔ نصاریٰ کا مقابلہ نہیں کریں گے اور بھاگ جاویں گے اور ایک حصہ لڑ کر بھاگ جاویں گے اور ایک حصہ لڑیں گے جن میں سے ۹۹ فیصدی قتل ہو جائیں گے۔ ایک باقی رہے گا اور اس حالت میں مال جو چھوٹا ہوا ہوگا۔ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا۔ جناب والا اس حالت میں کیا مسلمانوں کا ہی وجود مثل عنقا کے نہ ہوگا اور نصاریٰ میں سے تو کوئی باقی ہی نہیں رہے گا۔ اور پھر آپ صاحبوں کے حسب منشا اگر امام مہدی صاحب یا عیسیٰ نہ ہوں گے۔ تو حکم پھر کیسے ہوں گے بلکہ متبع ہوں گے۔ اگر حکم ہوں گے۔ تو کیا اب ان سے برسر پرخاس نہ ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ یکاد یقتلونہ۔ اور اگر نہ ہوں گے۔ تو نصاریٰ کے مقابل آپ صاحبوں میں سے کس قدر لڑنے کو نکلیں گے اور پھر اگر نکلیں گے بھی تو ان میں سے ۹۹ فیصدی قتل ہو جاویں گے۔ تو پھر مسلمان کس قدر باقی رہیں گے۔ نتیجہ یہ کہ کوئی انسان باقی نہیں رہے گا اور پردہ یعنے عیسے جزیہ بھی قبول نہیں کریں گے اور سب کو ایکدم سے بغیر ملزم بنائے اور بغیر بینہ اور ثبوت کے قتل ہی شروع کر دیں گے اور کسی کو امان بھی نہ دیں گے۔ بجز قتل یا اسلام کے دوسرا کام نہ ہوگا۔ مگر ہم قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پاتے ہیں کہ اگر مشرکین میں سے کوئی پناہ مانگے۔ تو اے رسول اس کو پناہ دو۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ۔ اور یہ بھی اس میں پاتے ہیں۔ کہ لا تقاتلوا المشرکین حتی یقاتلوکم فیہ۔ یعنی مشرکین سے پہلے لڑائی میں تم پیشقدمی مت کرو۔ اگر وہ لڑ بیٹھیں۔ تو ان سے لڑو۔ یعنی دفاعی حالت اختیار کرو۔ تعجب ہے۔ کہ قرآن شریف پیشقدمی کو منع کرتا ہے اور انجیل میں تو یہ حکم ہے۔ کہ اگر کوئی داہنے گال پر طمانچہ مارے تو بایاں گال سامنے کر دینا چاہیئے مگر لطف یہ ہے کہ عیسے موعود دونوں کو بالائے طاق رکھ دیں گے۔ قرآن شریف کو تو اس طرح پر کہ پیشقدمی کریں گے اور انجیل کو اس طرح پر کہ اس میں تو انتقام کی بھی اجازت نہیں اور طرہ یہ کہ نبی بھی ہوں گے اور دونوں حکموں کے خلاف بھی کریں گے۔ شاید تمادی ایام سے انجیل بھی بھول جاویں اور قرآن شریف سے تو ان کو واسطہ ہی نہ ہوگا۔ کیونکہ حضرتؑ کا قول انی رسول الی بنی اسرائیل قرآن شریف تو بنی اسمٰعیل پر نازل ہوا ہے۔ اگر آپ فرماویں کہ امام مہدی صاحب ایسا کریں گے۔ تب بھی یہ بات ٹھیک نہیں کیونکہ ان کو تو کوئی حق بوجہ امتی ہونے کے قرآن شریف کے خلاف کا ہی نہیں سکتا۔

اب میں زیادہ طوالت دینا نہیں چاہتا مختصراً عرض ہے،

کہ کیا آپ اس کا ثبوت قرآن شریف یا حدیث صحیح سے دیسکتے ہیں کہ قرآن شریف میں جزیہ کے اٹھا دیئے جانے اور بجبر و اکراہ مسلمان بنالیے اور اماں نہ دینے کا فلاں آیت میں حکم یا اجازت ہے۔ تو مہربانی فرماکر مجھ کو بھی مطلع فرمائیے۔ اس حالت میں کمترین آپ کا ہم خیال بن جاوے گا ورنہ جناب والا میں منافقانہ حالت کو پسند نہیں کرتا۔ کہ دل میں تو یہ باتیں مخفی ہوں کہ ہم کو مال اور عورتیں اور غنیمت ملے گی اور ہم تمام املاک اور نصاری کی کوٹھیوں اور کارخانوں کے مالک بنیں گے اور ظاہرداری میں یہ خوشامدانہ الفاظ کہ ہم تابعدار اور فرمانبردار ہیں۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ میں نے واقعی بات تحریر کرنا مناسب جانا۔ نہ منافقانہ۔ اس کو آپ صاحب جس طرح سے چاہیں۔ تعبیر کریں۔ فقط

والسلام من اتبع الہدےٰ

وطن اور میگزین

ذیل میں میں اپنے معزز دوست حکیم محمد حسین صاحب قریشی کا خط چھاپتا ہوں جو حکیم صاحب موصوف نے ایڈیٹر صاحب وطن کو لکھا تھا اس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری جماعت کو سلسلہ کی تائید میں کس قدر غیرت ہے اور اسلام کی اشاعت کے لئے کتنا جوش ہے اور وطن کی تجویز کو ...... کس امید پر منظور کرنا وہ پسند کر سکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

ممالک غیر میں اشاعت اسلام

اشاعت اسلام غیر ممالک کے متعلق پچھلے دنوں میں جو خط و کتابت سلسلہ عالیہ سے ایڈیٹر صاحب وطن کی رہی ہے۔ اور اس کے متعلق وطن نے جو آخری فیصلہ چھاپا ہے۔ اس میں میری ایک چٹھی یا مضمون کا بھی مجملاً ذکر کیا گیا ہے۔ لہذا میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ چٹھی بجنسہ بدر میں چھاپ دی جاوے تا میرے بھائیوں کو کم سے کم کوئی مغالطہ نہ ہو۔ اور انہیں علم ہو جاوے کہ ان کے ایک ادنی خادم بھائی کی اس کے متعلق شروع میں ہی کیا خیالات تھے۔ لہذا وہ مضمون بجنسہ شامل ہذا ہے بدر کی تازہ اشاعت میں جگہ دیکر مشکور فرمادیں۔

میرے پیارے ایڈیٹر وطن خدا تمہارے ساتھ ہو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۹- فروری کا وطن خصوصاً وہ سلسلہ خط و کتابت جو آپ نے زیر عنوان "ایک ضروری خط و کتابت اور اس کا نتیجہ" شائع فرمایا تھا۔ میں نے جس شوق و ذوق سے دیکھا۔ اس کا ادنی ثبوت یہ ہے۔ کہ اپنی جماعت احمدیہ کے ہفتہ وار جلسہ منعقدہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں میں نے نہایت خوشی کے ساتھ باآواز بلند پڑھ کر سنایا یہ خوشی اس لئے نہیں۔ کہ اپنے پرچہ مذکور میں اپنے ناظرین کو ریویو آف ریلیجنز کے دوسو خریدار پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ یا اس سے ہمارے سلسلہ اور مقاصد کی کوئی بڑی تکمیل ہوتی ہے۔ سلسلہ کے متعلق تو آپ نے پہلے ہی شرط لگادی تھی کہ رسالہ میں اس کا ذکر تک نہ ہو۔ گو میں جانتا ہوں کہ جہاں تک اللہ تعالے نے اس معاملہ میں آپ کو فہم عطا کیا ہے۔ آپکی نیت نیک ہے اور حق کی اشاعت کا جوش آپکے دل و دماغ میں جوش زن ہے۔ جو آپ کو یہاں تک لایا ہے۔ کہ آپ نے اس کی بھی پرواہ نہیں کی کہ مبادا اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے متعلق قادیانی احمدی جماعت سے مشورہ کرنے کی جرم میں یا ان کے کسی کام کی تعریف کرنے کی پاداش میں کوئی خدائی فوجدار یا اسلام کا ٹھیکہ دار۔ کفر کا فتویٰ نہ دیدے۔ اور یہی میری خوشی کی اصل بنا ہے۔ میں تہ دل سے اور بڑی قدر کرنے کی وجہ سے آپکی اس جوانمردی اور اشاعت اسلام کے لئے ایک جوش رکھنے والی طبیعت کے لحاظ مرحبا۔ صد مرحبا۔ اور جزاکم اللہ کہنے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے جس روز پرچہ مذکور پڑھا اسی دن آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی جناب سے دعا بھی کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں۔ کہ اے مولا تو تو ہر چیز کا مالک ہے۔ ذرہ ذرہ پر تیری قدرت کا تصرف ہے۔ ہر دل تیرے قبضہ و قدرت میں ہے۔ اپنے رحم سے اپنے فضل سے تو میرے دوست مولوی انشاء اللہ خاں ایڈیٹر وطن کو وہ راہ مستقیم عطا فرما جس کا ذکر تیری پاک کتاب فرقان حمید کی پہلی سورۃ کی اس آیۃ شریفہ "صراط الذین انعمت علیہم" میں موجود ہے۔ آمین ثم آمین

اللّٰھم انی اسئلك من فضلك ورحمتك۔ فانھا بیدك۔ لا شریك لك۔ لا یملکھا احد سواك فانك تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر۔ وانت علام الغیوب

میرے خیال میں ہر ایک احمدی جس کو حضرت مرزا صاحب سے سچا تعلق ہے۔ اور جو اس وقت اشاعت اسلام کے مسئلہ کو ان کے وجود مقدس سے محض وابستہ سمجھتا ہے (جیسا کہ میرا ایمان ہے) اگر اس کو یہ نہ بتایا جاوے۔ کہ قادیان کی بزرگ جماعت نے ایک بڑے خرچ کو اپنے ذمہ ڈال کر مشروط طور پر) اسے منظور کرلیا ہے تو وہ اسے بڑی حقارت کی نظر سے دیکھیگا اور یہی جواب دیگا۔ جو میرے قابل تعظیم و تقلید بھائی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز نے آپ کو اپنے پہلے خط میں دیا تھا۔ اور اگر کسی واحد شخص کی ہم میں سے یہ رائے ہوتی۔ تو میں خود تو اسے قومی مجرم سے کم خیال نہ کرتا۔ لیکن میرے پیارے محترم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ پلیڈر کے خط مطبوعہ وطن مذکور کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ بزرگان ملت آپ کی اس تجویز کو ایک حد تک منظور فرما* لیا ہے اور غالباً یہ آپ کی حسن نیت کا پھل ہے پچھلے دنوں میں جبکہ میں اور خواجہ صاحب موصوف قادیان میں تھے۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے آپ کی اس تجویز کے متعلق ذکر فرمایا۔ تو معاً جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے۔ اس تجویز سے اختلاف کیا۔ اس کے بعد مجھے وہاں ٹھہرنے کا زیادہ موقع نہ ملا۔ اب خواجہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کی حسن نیت رنگ لائے بغیر نہ رہی اور وہ تجویز منظور ہو گئی۔ اب یہ تو میں دعا کرتا ہوں اور کروں گا بھی کہ مولا کریم اپنے فضل سے آپ کو اس نیک ارادے میں کامیاب کرے۔ اور آپ کے ہاتھ بٹانے کے لئے اس عظیم الشان کام میں ایک مقتدر جماعت آپ کے ساتھ کام کرنے والی کھڑی کردے۔ تب تو شاید یہ کام چل نکلے۔ ورنہ جو طرز آپ نے اس کام کو چلتا کرنے کی غرض سے اختیار کی ہے۔ میری سمجھ ناقص میں نہیں آتا کہ اس میں کامیابی ہو۔ آپ نے صرف ایکسال کے لئے دوسو پرچہ کی قیمت وطن کی برادری سے (وہ بھی اگر آپ کی آواز سنی گئی) حاصل کرنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ گو آپکی طرف سے اتنی کوشش کرنا بھی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بسا غنیمت اور خصوصاً ایسے ادبار کے زمانہ میں جبکہ مسلمان اپنے پیارے مذہب کی طرف سے ہمہ تن پنبہ بگوش ہیں قابل تحسین و شکرگزاری تھی۔ لیکن میرے پیارے دوست جو بات آپ نے احمدی جماعت سے منوائی ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ ہیچ تھی۔ خصوصاً احمدی جماعت کی نگاہ میں نہیں جچ سکتی۔ کیونکہ اس نئے انتظام میں اور اپنے مشن کے متعلق ایک علیحدہ ضمیمہ نکالنے میں انہیں ایک بڑے خرچ کا بار برداشت کرنا پڑے گا۔ دوسو پرچہ کی کیا حقیقت تھی۔ اگر آپ بمعیت دیگر چند احباب کے پوری توجہ سے کام لے کر ہمہ تن غیرتمندی کے ساتھ کمربستہ ہو جاویں تو دو ہزار پرچہ کی قیمت بھی وصول کر لینا میں سمجھتا ہوں اتنے بڑے ہندوستان میں کوئی بڑی بات نہیں۔ البتہ وصول کرنے والا چاہیئے۔ دوسو پرچے کی قیمت تو سو روپیہ اور وہ بھی سردست ایک سال کے لئے تو آپ صرف اپنے کوچہ سے اپنے پڑوس سے نہیں۔ بلکہ دیوار بدیوار والے مکان یعنی لاہور کے مشہور و معروف خیر مجسم میاں رکن الدین صاحب رئیس اعظم سے ہی وصول کر سکتے ہیں۔ اگر آپ انہیں اپنا ہمخیال بنالیں اور انہیں سمجھادیں۔ کہ اسلام کو اس وقت آپ کے تھوڑے سے روپیہ کی ضرورت آ پڑی ہے۔ وہ بڑے غیرتمند انسان ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا

---

*۔ یہ منظوری حضرت قدس کی اجازت سے تھی۔

کہ اگر ان کے خیال میں آجائے تو وہ اس نہایت حقیر سی رقم سے دریغ کریں۔ پچھلے سال جبکہ شیخ محمد اسحاق صاحب تاجر بہا چینے جاپان سے یہاں کی اخبارات کے ذریعہ مسلمانوں۔ اسلامی انجمنوں اور سوسائٹیوں کو پُر درد الفاظ میں توجہ دلائی۔ تو میرے رفیق شفیق قابل تعظیم بھائی مولوی محمد علی صاحب نے اپنے دوستوں سے جاپان و یورپ میں رسالہ کی مفت اشاعت کے لئے امداد طلب کی۔ تو چند ہی روز میں اس غریب لیکن دل کی غنی قوم سے کئی ہزار روپیہ اکٹھا کر لیا۔ اور اب غالباً پانسو سے زیادہ رسالہ بلا قیمت یورپ وغیرہ بلاد غیر میں ہماری پہونچنے لگا۔ اس لئے میں دوستانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک ایسی قوم کی نظر میں جو اپنے جان و مال اشاعت اسلام کی غرض سے فدا کرنے کے لئے حضرت میرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ دو سو پرچہ کسی بڑی وقعت سے نہ دیکھا جاویگا۔ ابھی پرسوں کا ذکر ہے۔ کہ میرے دوست چودہری شہاب الدین صاحب پلیڈر کے مکان پر وطن کی اس قدردانی کا ذکر ہوا۔ تو چودہری صاحب نے نہایت جوش سے فرمایا کہ افسوس۔ مسلمانوں نے اس پرچہ کی کچھ قدر نہ کی۔ کم سے کم یہ پرچہ ایک لاکھ چھپ کر دنیا میں تقسیم ہونا چاہیئے واقعی چودہری صاحب کا یہ فرمانا بالکل درست اور واجب العمل ہے۔ افسوس کہ میں اس وقت موجود نہ تھا یہ میرے ایک دوست کی روائت ہے۔ اگر میں وہاں ہوتا۔ تو چودہری صاحب سے اتنا تو ضرور عرض کرتا کہ حضرت آپ نے بجناب خاص اس مقصد عظیم کے حاصل کرنے کے لئے کتنی کوشش کی ہے۔ تو آخر انہیں بھی کچھ توجہ ہوتی اور میری رائے ہے۔ کہ ضرور ہوتی۔

سو اے میرے دوست اگر آپ کو اللہ تعالے نے یہ جوش عطا کیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ فخر آپ کے حصہ میں آئے۔ تو آپ کمر ہمت باندھکر اٹھیں اور چودہری صاحب جیسے جوان ہمت بزرگوں کو ساتھ لیجئے۔ اور جس کو چاہیں اپنے ہمخیال کیجئے۔ اور پہلے اپنے اہل وطن پر احسان کیجئے۔ تو صرف لاہور ہی سے آپ کو ہزار پرچہ کی قیمت کا مل جانا چنداں مشکل امر نہیں ہے۔ اگر ہمت سے کام لینے پر آپ آ جائیں گے۔ تو جس جگہ پہنچیں گے۔ انشاء اللہ خالی نہ آئیں گے۔ نو سو روپیہ کی رقم ان صاحب سے لے کر جنکا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ سیدھے بھاٹی دروازہ بازار حکیماں میں فخر رئیسان لاہور سید فقیر قمر الدین صاحب کے ہاں جا ڈیرا لگائیں اور وہاں سے جب تک ایک ہزار روپیہ کا ڈھیر نہ لگوا لیں۔ نہ اٹھیں۔ اور پھر گدایان اسلامی بن کر کچکول لے کر در بدر پھریں۔ اور جو کچھ جس سے ملے بخوشی قبول کیجئے۔ کر بھلا سو ہو بھلا کا نعرہ لگائیں۔ اس دربدری میں میں آپ کے ساتھ ہونے کو اپنا فخر خیال کروں گا پھر لاہور میں کامیابی حاصل کرنیکے بعد وطن کی برادری کے سامنے اس نظیر کو پیش کریں۔ وطن کے ناظرین جو آپ کے جوش و اخلاص اور صدق نیت سے بخوبی سالہا سال سے واقف ہیں یا جو اسلام سے سچا تعلق رکھتے ہیں اور کلام الٰہی کی سچی عزت کرنے کے دعویدار ہیں اور اس نور۔ ہدایت اور روشنی کو اقوام یورپ وغیرہ میں پھیلانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہرگز ہرگز خصوصاً ایسے نازک وقت میں بخل سے کام نہ لیں گے۔ آخر ان میں بہتیرے حضرات ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد ہونے کا فخر رکھتے ہوں گے۔ اگر ان میں سے ایک بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال قائم کرنے والا غیرتمند خلف الصدق نکل آیا۔ تو بس بفضلہ بیڑا پار ہے۔ علاوہ ازیں میری ناقص رائے میں عام طور پر اہل وطن کے سہ درجے مقرر ہونے چاہئیں۔ یعنی عہ ـ ے ـ عہ۔ آپ اپنے ناظرین سے استفسار کریں۔ جو جس درجہ کے ماتحت بخوشی و حسب استطاعت لینا چاہیں۔ وہ آپ کو زیادہ سے زیادہ دس یا پندرہ مارچ تک اطلاع دیں اور آپ اخیر مارچ کا پرچہ رقم معہودہ کے عوض بصیغہ وی۔ پی روانہ کر دیں اور یہ رقم وصول کر کے ان بزرگوں یعنی سرپرستان ریویو آف ریلیجنز کے حوالہ کر دیں تب تو یہ کام امید ہے۔ کہ خدا تعالے کے احسان و کرم سے حسب خواہش چل نکلیگا۔ اور عنقریب انشاء اللہ وہ زمانہ آپ دیکھ لیں گے۔ کہ یورپ کی قومیں آپ کے اس احسان کی شکرگزار ہوں گی۔ یہ وقت ہے۔ کہ مسلمان اپنی غیرتمندی کے جوہر دکھائیں۔ ورنہ باتوں ہی باتوں میں زبانی جمع خرچ سے اپنی ہنسی نہ اڑائیں۔ آخر ادبار و ذلت کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے۔ یہ ان لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ جو اس میں حصہ لیں گے ورنہ یہ بوٹا تو خدا کا لگایا ہوا ہے۔ اس کی حفاظت کا بھی وہ خود ذمہ وار ہے۔ یہ پھل لائے گا اور بڑا شیریں پھل لائیگا۔

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضاء آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

ہاں ایک ضروری عرض کے بعد اس کو ختم کرتا ہوں اور پھر حسب ضرورت اگر موقع ہوا۔ انشاء اللہ وقتاً فوقتاً اور وہ بھی اگر آپ پسند فرمادیں گے۔ تو عرض خدمت کرتا رہوں گا۔

ضروری عرض جو میں سہو سے اوپر لکھنا بھول گیا ہوں۔ یہ ہے کہ وہ لوگ جن سے آپ کو اس مد میں بڑی امید ہو سکتی ہے آپ ڈپٹی حافظ مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ہیں گذشتہ ستمبر میں جبکہ میں اپنے پیارے امام و مرشد حضرت مرزا صاحب کے ہمراہ دہلی میں تھا۔ اس وقت مجھے جو ڈپٹی صاحب موصوف کے خیالات کا موازنہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اگر میں صحیح اندازہ پر پہونچا ہوں تو مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو اس کام میں سب سے بڑی مدد دینے والے ہوں گے۔ آپ ان کی خدمت میں اپنی حاجت کو نہیں بلکہ اسلامی ضرورت کو پیش کریں کیوں کہ ایسے بزرگان قوم و اسلام ہم سے زیادہ اور بدرجہا اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ یہ سارے اموال ہم نے یہاں ہی چھوڑ جانے ہیں۔ اگر ہم آج ایک حصہ ان میں سے بخوشی اور محض رضائے الٰہی کے لئے نہیں چھوڑتے۔ تو عنقریب خدا تعالےٰ یہ سب کچھ چھڑا دے گا۔ اور ہمیں سوائے چھوڑ دینے کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ والسلام۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

خادم ملت ۔ حکیم محمد حسین قریشی۔ حویلی کابلی مل لاہور

میں احمدی کیوں ہوا؟

اس بات کو ہر ایک اہل عقل جانتا ہے۔ کہ جب گرمی کی شدت حد سے گذر جاتی ہے۔ تو اس کے بعد خدا تعالیٰ مینہ برساتا ہے اور مردہ زمین میں جان پڑتی ہے۔ اسی طرح جب ضلالت و گمراہی کے پھیل جانے سے دنیا میں عام طور پر ۔ امساک روحانیت ہوجاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ روحانی مینہ برساتا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف کی سورۃ نحل میں فرماتا ہے۔ وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون واللہ انزل من السماء ماءً فاحیا بہ الارض بعد موتھا ان فی ذالک لاٰیۃ لقوم یسمعون۔

یعنی یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی کہ تا اُن لوگوں کا رفع اختلاف کیا جائے اور امر حق کھول کر سنا دیا جاوے اور حقیقت حال یہ ہے کہ زمین ساری کی ساری مرگئی تھی۔ خدا نے آسمان سے پانی اتارا اور نئے سرے سے اس مردہ زمین کو زندہ کیا۔ یہ ایک نشان صداقت اس کتاب کا ہے۔ پر ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں یعنی طالب حق ہیں۔

ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ روحانی بارش اعلیٰ درجہ کی ہوئی یعنی قرآن شریف نازل ہوا۔ عیسائی اور تمام مخالفین اسلام بھی اس بات کو بوضاحت تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر تمام دنیا میں ضلالت و گمراہی بدرجہ اتم پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس خدا نے جو وحدہ لاشریک ہے اور جس کے کاموں میں وحدت پائی جاتی ہے۔ اور اسی طرح کہ جس طرح وہ امساک باران اور شدت گرما کے بعد مینہ برساتا ہے۔ اپنے پاک کلام کی روحانی بارش سے اس ضلالت و گمراہی کو زائل کیا۔ اس سنت اللہ پر جس قدر غور کیا جاتا ہے۔ ہر زمانہ میں اس کی نظیریں دستیاب ہوتی ہیں۔ بنی اسرائیل کی ضلالت فرعون کے دعویٰ خدائی کی گمراہیوں کے وقت خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجدیا جنھوں نے تمام ضلالتوں کو زائل کر دیا۔ یہودیوں کی گمراہیوں کے بڑھ جانے پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھیجدیا۔ اسی طرح کوئی ایسا زمانہ مثال میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ کہ دنیا میں ضلالت و گمراہی حد سے متجاوز ہوئی ہو۔ اور کوئی خدا کا فرستادہ ہدایت کے لئے موجود نہ ہوا ہو۔ اسی طرح اسلام کو جس زمانہ میں کوئی مصیبت پیش آئی۔ اور جب ضلالت و گمراہی بڑھی۔ فوراً کوئی

نہ کوئی مجدد خدا نے پیدا کر دیا اور کوئی شخص یہ بات ثابت نہیں کر سکتا کہ مذہب الاسلام کو کوئی پریشانی پیش آئی ہو اور اس کے ازالہ کے لئے کوئی مصلح پیدا نہ ہوا ہو۔ اور یہی منشا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کا کہ ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد مذہب اسلام میں پیدا ہوتا رہے گا۔ اب ہمارے زمانہ میں عیسائیوں اور آریوں وغیرہ کے حملے اسلام پر اس کثرت اور جوش کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ اور اس قدر اسلام میں ضلالت و گمراہی پھیلی ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک کسی صدی میں کوئی مثال اس کی نظر نہیں آتی تعجب ہے کہ جب خدا نے ذرا سی ضرورتوں اور گمراہیوں کے وقت اسلام میں مجدد پیدا کئے۔ اور ایک صدی بھی کسی مجدد کے وجود سے خالی نہ چھوڑی اس خدا نے اس وقت ایسی سخت ضرورت اور ایسی عظیم الشان مصیبت کے وقت اپنے مقرر کردہ قانون قدرت اور اپنی قدیمی سنت اور رسول کی پیشگوئی کے خلاف کیوں اپنی روحانی بارش نہیں کی اور کیوں کسی عظیم الشان مجدد کو پیدا نہیں کیا؟ بس یہ ایک مذکورہ بالا خیال اس بات کے لئے کافی محرک ہوا۔ کہ میں مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کو اس صدی کا عظیم الشان مجدد اور اپنے تمام دعاوی میں بالکل سچا اور راستباز سمجھوں چنانچہ خدا کا شکر ہے۔ کہ مجھ کو شرف بیعت حاصل ہوا اور میں حضرت کے زمرۂ خدام میں شامل ہوا۔ میں ہر قسم کے تعصب سے علیحدہ ہو کر نہایت راستی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ میرا اس پر کامل ایمان ہے اور کافی تحقیق کے بعد ایمان ہے کہ تمام دنیا میں حضرت اقدس علیہ السلام کے سوا کوئی اس صدی کا مجدد پیش نہیں کیا جا سکتا۔ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ مجھ کو اس چودھویں صدی یعنی عظیم الشان صدی کے عظیم الشان مجدد یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ اے وہ لوگو جو اس مسیح موعود کو شناخت کرنے سے غافل اور محروم ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔

الراقم

ڈاکٹر عبدالحمید خان - از نجیب آباد

اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کی آنکھیں بھی ڈاکٹر صاحب ممدوح کی طرح کھول دے۔ اور ہدایت پر لاوے۔ ایڈیٹر بدر

درخواست دعا

میاں عبدالعزیز صاحب چٹھی رساں چک مولوہ الہ اپنے لئے احمدی احباب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ابتلاء سے بچاوے۔

ہفتہ قادیان

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب جو درس قرآن شریف روزانہ دیا کرتے ہیں۔ اس کا ایک اور دور ۸- اپریل ۱۹۰۶ء کی شام کو پورا ہوا۔ اور پھر نیا دور ۹- اپریل ۱۹۰۶ء کو شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو تکمیل تک پہنچاوے اور سنانے والے اور سننے والوں کے واسطے موجب برکات اور رحمت کا کرے آمین

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اپنے بعض ضروری خانگی امور کو طے کرنے کے بعد واپس قادیان دارالامان میں پہنچ گئے اور خدمات دینی میں مصروف ہیں۔ جمعہ گذشتہ کو آپ نے مسجد مبارک میں خطبہ کے درمیان یبعثک مقاماً محموداً پر ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جو انشاء اللہ اگلے پرچہ میں مختصر طور پر درج ہوگی۔

حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن ریاست مالیر کوٹلہ جو کئی سالوں سے اپنا تمام مال اسباب دین کے راہ میں دے کر اور وطن سے ہجرت کر کے قادیان میں رہتے تھے۔ ۹- اپریل کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ حضرت امام علیہ السلام نے مرحوم کا جنازہ پڑھا۔ اور آپ کو مقبرہ بہشتی میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے مزار کے پاس دفن کیا گیا۔ حاجی صاحب موصوف بڑے دیندار آدمی تھے۔ اور اپنا مال و جان سب اللہ کی راہ میں قربان کر چکے تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ آمین

اس ہفتہ میں محمد ظہورالدین صاحب اکمل گولیکی سے اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے قادیان تشریف لائے۔

عام اخبار

پچھلے ہفتہ پنجاب کے کم از کم آٹھ ضلعوں میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان ہوا۔ موسم ابر آلود ہے

حصار۔ رہتک۔ گوڑگانوں۔ دہلی۔ جالندھر۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ میانوالی میں اولے پڑے ہیں۔ اس پر افسوس۔ لائل پور میں گیہوں کی فصلوں کو سبز تکی چاٹ رہی ہے۔ امرتسر و منٹگمری سے بھی سن کی فصلوں کا نقصان سنا ہے۔

جمعرات گذشتہ کی مزید بارش سے سڑک کشمیر متصل کوہالہ [illegible] خراب ہو گئی ہے۔ ڈاک کے رستے بند ہے۔

کشمیر کی خبر ہے کہ سیلاب آ گیا۔ ڈاک سمیت بیگ [illegible] وہاں کا موسم ابر آلود ہے آمد و رفت بند ہے۔

رہتک کے خیراتی کاموں پر قحط زدگان کی تعداد ۲۲۴۵ ہے جو بمقابلہ ہفتہ سابق ۱۱۷ زیادہ۔

فرنچ حادثہ کان کے یتیموں و بیوگان کی مدد میں ہمارے حضور شاہ قیصر ملک نے بھی ۲۰۰ پونڈ دیئے۔

جمعہ گذشتہ جرمنی کے مقام بلیک فارسٹ میں ایک ہوٹل جدید کی عمارت دفعتاً سر بسجود ہو گئی۔ عمارت ہوٹل کو گرم کر رہے تھے کہ تمام عمارت یکدم بیٹھ گئی۔ بیالیس ۴۲ آدمی مردہ نکالے گئے۔ بد قسمتی ہے۔

مکتی فوج کے بانی جنرل بوتھ نے لندن میں ظاہر کیا کہ وہ اکتوبر آئندہ میں جاپان پر مذہبی دھاوا کریں گے اور امید ہے۔ کہ روس کی طرح شکست کھائیں گے۔

کلکتہ میں گذشتہ تین ماہ کے عرصہ میں جو چوہے اجرت پر مروائے گئے ان کی تعداد ستائیس ہزار سے زیادہ تھی۔ ہر ایک زندہ چوہا لانیوالے کو دو آنے دی جاتی تھی اس کے علاوہ جو چوہے ہر روز بازاروں و گلی کوچوں میں مردہ پائے گئے ان کی تعداد ۳۸۷۱۸ تھی۔ [illegible] کل ۶۵ ہزار ۳۸ چوہے ایک سہ ماہی میں فنا کئے گئے [illegible] جاری ہے لیکن اب اجرت فی چوہا [illegible] ایک آنہ کر دی گئی ہے۔

اڑیسہ کے قصبہ [illegible] سے بھی ایک افسوسناک مذہبی فساد کی جگر خراش خبر آئی ہے۔ ہندوؤں کا مذہبی جلوس باجے گاجے سے جا رہا تھا۔ کہ بعض مسلمانوں نے روکنا چاہا اور ہاتھا پائی تک نوبت آئی کہ سواری کی مورتی بھی نہ معلوم کہاں گم ہو گئی۔ پولیس کے سپاہیوں کو بھی کسی قدر چوٹیں آئیں اصلیت کی بابت کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ جوش کیونکر پیدا ہوا تھا۔ پولیس نے کئی آدمی اس ہنگامہ کے جرم میں گرفتار کئے ہیں

جدید صوبہ بنگال کے مسلمانوں کے حق میں خبر ہے کہ ایک خاص رعایت منظور کیا چاہتے ہیں کہ انٹرنس پاس شدہ مسلمانوں کو امتحان پلیڈری کے لئے تیار ہونے کی اجازت دیجائے معمولی طور پر پلیڈری امتحان کے لئے ایف۔ اے کی قید ہے لیکن مسلمانوں کے حق میں اس معیار کو آسان تر کریں گے۔ خود سر فلر صاحب بہادر کو اس کا خیال پیدا ہوا ہے۔ ایں ہم غنیمت است!

کشمیر میں شکر کرتے ہیں کہ خدا خدا کر کے بارانی موسم سے نجات حاصل ہوئی ہے ان متواتر بارشوں سے ڈاک کا انتظام برہم تھا۔ دریا کی طغیانی بھی خوب زوروں پر تھی کوہ مری کی سڑک کئی جگہ سے بہہ گئی۔ ایک ٹونگہ پر ڈاک تھی خبر ہے کہ وہ بہہ گیا۔ ۱۴ مارچ کا اخبار یکم اپریل تک نہیں پہنچا۔ کئی بڑے بڑے پل سڑک کشمیر کے بہہ گئے۔ مسافروں کو رستے میں سخت مصائب پیش آئیں۔ لوگ خوش ہیں کہ سری حضور ۱۸- اپریل کو جموں سے روانہ کشمیر ہوں گے۔ آپ کی برکت سے کشمیر کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔ اب موسم روز بروز خوشگوار ہو رہا ہے اور جاڑوں کی سختیاں ہو چکیں۔ جمعرات گذشتہ کی مزید بارش نے اور بھی نقصان سڑک کا کر دیا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کبھی امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ کھوکھلی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چھیتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیسا کرا اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سات عدد حبوب ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو تو یکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ر (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز باقاعدہ لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستری الٰہی بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۸	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بلا فائدہ خط و کتابت کر کے طرفین کا حرج نہ کریں

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ چھوڑ کر یا کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتمیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ دس ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۶ر فیصدی لیا جائیگا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعائت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید ہے بڑھکر اس کی قبولیت مخالفین اور منافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدہ دہنی اور اعتراضات کی بد زبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے ارزاں تر رعائت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۵۵ صفحہ ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ عصہ

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آوین

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سُرعت کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر **احتلام اور سُرعت** کی مرض اکسیر ہے کہ دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردّی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے **برقی طاقت** کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سُست اعضا کو اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی **ولایت سے وہی بجلی** منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے **بجلی کا روغن طلا** تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ اپنی خاصیت پیدا کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے مریض بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض بیٹھ جاوے

مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلا برقی۔ روغن مالش۔ مقوت باہ کی دوائی شامل ہیں) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے صرف تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین۔ زنک۔ کوکا۔ کولا۔ کیلا۔ سونا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے احتلام سرعت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تا کہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی شیشی ۱۰۰ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

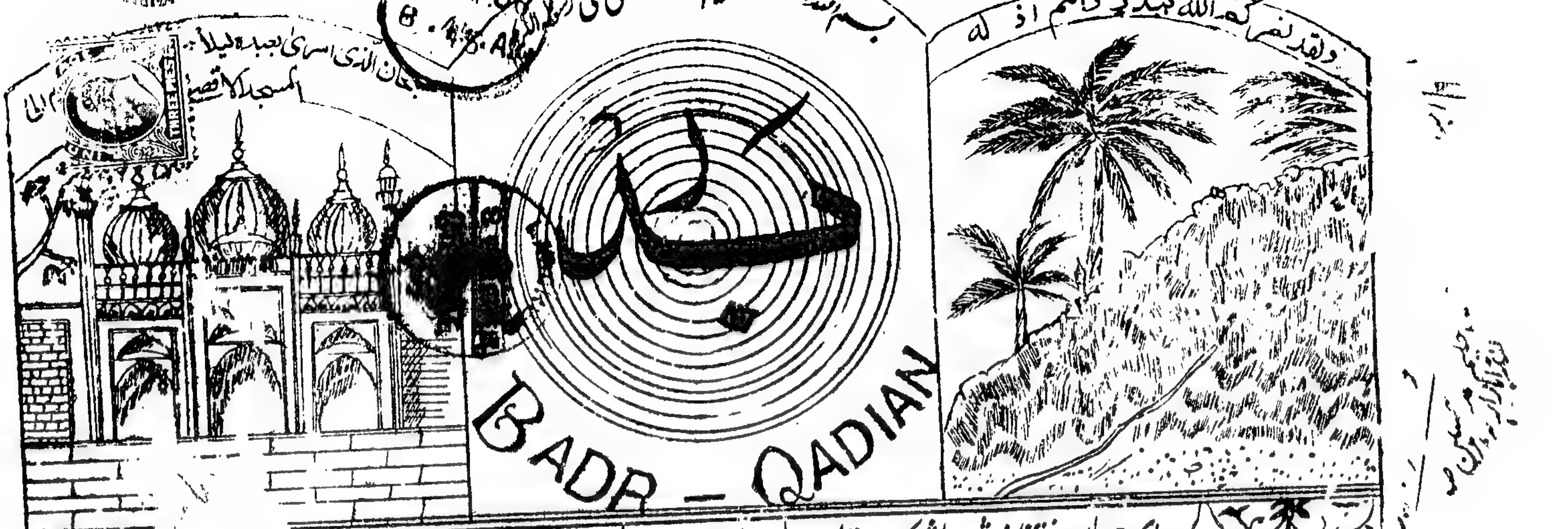
سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی
بدر
BADR — QADIAN
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر ۱۶
ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان
رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان
سلسلۃ الجدید جلد ۲
۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء
سلسلۃ القدیم جلد ۵
گرچہ گوئم باتو گر آئی چادر قادیان بینی
جمعرات
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پرچہ جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم یہ عام قیمت پیشگی عـ۲

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جیسا تاریخ اجرائے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب بعد لی جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہئیے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔ مینیجر

لوکل ۔ ۔ عا۔ افریقہ ۔ ۔ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکدمے ہمدی انسان عالیجناب
شد و مالہ است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئیے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی درباره زلزلہ۔ صفحہ ۳۔ ڈاؤئی جھوٹے رسول کا ذلت بد انجام۔ صفحہ ۴۔ حضرت مسیح کا ایک خط۔ نظم بخدمت مسیح موعودؑ صفحہ ۵۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ صفحہ ۶۔ چراغدین کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ۔ صفحہ ۷۔ چشمہ مسیحی کی اشاعت قصور میں۔ ایک پادری کی کرتوت۔ اشاعت میگزین کے واسطے ایک تجویز۔ صفحہ ۸ و ۹ و ۱۰۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم۔ صفحہ ۱۱۔ عام اخبار

بدرِ مسیح

۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء۔

خدا کی تازہ وحی

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء۔ (۱) رؤیا۔ دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے۔
(۲) دو مرتبہ الہام ہوا۔ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔
(۳) عالم خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ زلزلہ آرہا ہے۔ (۴) الہام ہوا
"اِنَّا اَرسلنا الیکم رسولاً شاهداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً"
ترجمہ۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء۔ تَاللّٰہِ لقد آثَرَکَ اللّٰہُ علینا وَاِن کنّا لَخٰطِئین
ترجمہ۔ اللہ کی قسم۔ بے شک خدا نے تجھے ہم پر برگزیدہ کیا ہے۔ اور ضرور ہم خطا کار تھے۔

۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے۔ جس کی گردن گدھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے۔ وہ میرے پیچھے دوڑا۔ میں ایک اونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا اور اس کو مخاطب کر کے کہا۔

خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد

اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا کہ گویا میں اس سانپ پر سوار ہوں اور اس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اُلٹ کر مجھے کاٹے۔ تب میں نے زیادہ تر سر کے قریب سے اس کو پکڑا تا کہ وہ کاٹ نہ سکے۔ فقط

فرمایا۔ اس رؤیا میں کسی فتنہ کی خبر دی گئی ہے کوئی مخفی دشمن ہے جو کسی رنگ میں نیش زنی کرے گا۔ مگر نامراد رہے گا۔

۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ اِنّی حفیظک
یعنی میں تیری نگہبانی کروں گا۔

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشگوئی

(چونکہ زلزلہ کے متعلق دوبارہ سہ بارہ الہامات ہو چکے ہیں اور نیز پہلی دفعہ اس نظم کے لکھنے میں کچھ غلطی ہوگئی تھی۔ اس واسطے دوبارہ یہ نظم درج اخبار کی جاتی ہے۔ یہ نظم ایک لاکھ پرچہ پیسہ اخبار میں بھی شائع ہو چکی ہے۔

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن — زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں — پھر رہے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو — ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی — خود بتائیگا انہیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار — یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن
طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں — اس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے — اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن
اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب — گود میں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانے کے دن
کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں — فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن
اے مرے پیارے بتا تو اے مرے جان کی پناہ — کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دن
پھر بہار دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر — کب تلک سہتے رہینگے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن
دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے — اے مرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن
دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر — اک نظر کر تا کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن
چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا — کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے — کیا مرے دلدار تو آئیگا مر جانے کے دن
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا — آگئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو — ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن
اک نشان دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں — دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن
میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر — آگئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن
جب سے میرے ہوش غم سے دیں کے ہیں جاتے رہے — طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن
چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف — پھر زمیں بھی ہوگئی بیتاب تھرانے کے دن
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا — لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن
صبر کی طاقت جو تھی مجھ میں وہ اے پیارے اب نہیں — میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی — آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا — اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے — پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے — آگیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں — اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن
خدمت دیں کو سمجھتے ہو بغض و کیں بے وقت — اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

---

* خدا تعالیٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے ہیں وہ یہ ہیں "چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی پانچ مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئیگا۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔ خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی

ڈائری

القول الطیب

(رقم زدہ اکمل صاحب آف گولیکی)

۲۰ - اپریل ۱۹۰۶ء - انا اتیناک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک - کے متعلق ایک شخص نے پوچھا۔ تو فرمایا - ایک پل میں عرش بلقیس کے آجانے میں استبعاد کیا ہے۔ اصل میں لیے اعتراض ان لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں جن کا خداتعالے کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں آتا۔ ہم تو یہی جانتے ہیں۔ الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ ایک واقعہ کا انکار صرف اپنے محدود ناقص تجربے کی بنا پر نہایت بری بات ہے۔ دیکھو جب تک تار برقی نہ نکلی تھی۔ اس وقت اگر کوئی بیان کرتا کہ ایک سیکنڈ میں اتنی دور تک خبر پہنچ جاتی ہے تو کون یقین کرتا۔ مگر اب جب مشاہدہ میں آگیا تو سب نے مان لیا۔ ویسے ہی خدا کی لاانتہا قدرتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ جب معمولی باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ تو خدا کے بعض افعال اگر سمجھ میں نہ آئیں۔ تو ان کا انکار نہیں چاہیئے بلکہ دل سے ایمان لانا چاہیئے۔ کیونکہ جتنا کسی کو خدا پر یقین ہوتا ہے وہ اسی کی مدد کرتا ہے۔ اور جتنی ایمان کی حالت ہو ویسے ہی اسے اسباب بن جاتے ہیں۔ خود ہم نے خدا کی ایسی قدرتوں کو دیکھے۔ دیکھو عبداللہ سنوری والا کرتا جس پر بغیر کسی ظاہری اسباب کے سرخ نشان پڑ گئے تھے اور ہم نے کشف میں دستخط کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی سے وہ چھینٹا پڑا۔ ایسا ہی دانت میں سخت درد تھا۔ طبیب نے مشورہ دیا۔ علاج دندان اخراج دندان۔ مگر بعد ازاں الہام ہوا۔ فاذا مرضت فہو یشفین۔ تو معاً وہ درد جاتا رہا۔ ایسا ہی میں ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا حتیٰ کہ سورہ یٰسین بھی تین دفعہ سنائی گئی۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ کچھ تسبیحیں پڑھ کر دریا کی ریت اور پانی بدن پر ملوں۔ چنانچہ ایسا کرنے پر وہ بیماری جاتی رہی خدا پر کامل ایمان پیدا کرو۔ تاکہ ایسے شبہات سے نجات ہو یہ خلاصہ ہے اس تقریر کا جو حضور علیہ السلام نے فرمائی۔

(ضروری) - عرض کیا کہ جب کوئی مسلمان مرجائے تو اس کے بعد جو فاتحہ خوانی کا دستور ہے۔ اسکی شریعت میں کوئی اصل ہے یا نہیں فرمایا نہ حدیث میں اس کا ذکر ہے نہ قرآن شریف میں نہ سنت میں۔ عرض کیا گیا کہ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ دعائے مغفرت ہی ہے۔ فرمایا۔ نہ اسقاط درست نہ یہ طریق ہے درست ہے۔ کیونکہ بدعتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

اکمل کی گولیکی ضلع گجرات پنجاب

جمونی رسول کاذب کا انجام

چراغ دین جمونی کے مدعی نبوت و قصص سے شائد ناظرین گذشتہ اخبار میں مطالعہ کر چکے ہیں کتاب دافع البلاء میں جو پیشگوئی اس کے متعلق شائع کی گئی تھی۔ اس کی عبارت بالتفصیل صفحہ ۳ پر درج کی گئی ہے۔ اور اس کے انجام کے متعلق جو دوسرا خط جموں سے آیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار منارۃ المسیح میں اس بدقسمت نے یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح الدجال ہے۔ یہ کتاب ماہ مارچ ۱۹۰۲ء کے آخر میں چھپی تھی اور اس کی اشاعت کو ہنوز ایک سال ہی ہوا تھا کہ اس پر ایسا عذاب وارد ہوا۔ کہ مرتے وقت وہ خدا سے بھی منکر ہو کر واصل جہنم ہوا پیش گوئی کے الفاظ ایسی صراحت سے پورے ہوئے کہ جس طرح پہلے سے کہا گیا تھا۔ اس کو قولنج بھی ہوئی اور حلق بھی بند ہوا۔ اور جس مرض طاعون کی پیش گوئی کے رسالہ کے ساتھ اس کا ذکر بطور مثال کے پیش کیا گیا تھا۔ اسی مرض طاعون میں بھی وہ گرفتار ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جناب کا نوازش نامہ شرف صدور لایا۔ باعث بیشی ہوئی چراغدین کے حالات دریافت کرنے کے واسطے میں اس کے مکان کی طرف جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں یعقوب مسیحی امریکن مشن کے پادری سے ملاقات ہوئی یہ شخص اس کا بڑا انیس تھا چراغ دین عموماً اس سے مجلس رکھتا تھا۔ یعقوب مسیحی اس کی تصانیف کا از حد ثناخواں ہے۔ چراغ دین نے نور الہدے منارۃ المسیح چھپوا کر شائع کی تھی۔ اور ایک کتاب اعجاز محمدی کے چھپوانے کے درپے تھا۔ کچھ کاپیاں بھی لکھی گئی تھیں اور کتاب چھاپہ خانہ میں جا چکی تھی مگر اجل نے اسے فرصت نہ دی وہ کامیاب نہ ہوا۔ اعجاز محمدی میں چکڑالوی اور سرسید احمد صاحب اور حضرت مرزا صاحب کا تذکرہ ہے۔ یعقوب کہتا ہے کہ اگر کوئی مرزائی اسے بغور دیکھے تو اس کے دیکھنے کے بعد وہ مرزائی نہیں رہ سکتا کتاب کیا موتیوں کی لڑی ہے۔ وہ خواہشمند ہے کہ یہ کتاب کسی طرح چھپ جائے حتی کہ اپنی جیب سے چھپوانے کو تیار ہے۔ منارۃ المسیح اگرچہ اس نے چھپوائی تھی۔ اس نے دو صد کے پاس روپیہ اپنی گرہ سے صرف کئے تھے۔ اس کی کتابیں ایسی ہیں کہ کسی شخص کو اس کی طرز تحریر گراں نہیں گذرتی اس نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام "اغراضنا مرزا" رکھا ہے۔ اسے اعجاز محمدی کے چھپنے کے بعد چھپوانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص زندہ رہتا تو کچھ کا کچھ کر کے دکھا دیتا۔ مگر خدا نے اسے مہلت نہیں دی غرض یعقوب اس کا نہایت مداح ہے۔ میرے خیال میں یہ شخص اس ہی نسبت کی وجہ یا ایک پالیسی پر چلتا تھا۔ زندگی میں اس کی حالت نہایت ردی اور ذلیل تھی اس کی عورت پر لوگ بدکاری اور بدچلنی کا الزام لگاتے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ زندگی میں ہی خراب ہو۔ یہ شخص مقروض تھا۔ اس کی حالت یہاں تک گری ہوئی تھی۔ کہ اس کی اور اس کے بچوں کی تکفین پر چندہ کیا گیا تھا۔

یعقوب مسیحی سے مل کر بعد ازاں میں چراغ دین کے مکان پر پہنچا۔ وہاں اس کی عورت اور دو ایک محلہ دار عورتیں موجود تھیں ان سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ بروز ہفتہ چراغدین کے دونوں لڑکے فوت ہوئے سوموار ۸ بجے کے قریب وہ اپنے بچوں کا افسوس کر رہا تھا کہ بخار میں مبتلا ہو گیا۔ عورتوں کا خیال ہے کہ اُسے طاعون نہیں ہوا۔ بلکہ وہ بچوں کے غم والم سے مرا ہے۔ بیماری کے بعد اس نے کھانا چھوڑ دیا تھا۔ گاہے گاہے ساگودانہ کے چند کاشک کھلائے گئے۔ بعد میں وہ بھی نہیں۔ بیماری کے دوسرے روز مسہل کرایا مگر پاخانہ نہ آیا۔ پھر تیسرے روز مسہل کرایا گیا۔ اور قبض کشا نہ ہوئی۔ اس کی زبان سیاہ ہو گئی تھی چوتھے روز اس نے الہام میں سنگترہ اور گلاب کے پھول دیکھے۔ صبح کو اپنے ہی خواب کے مطابق ایک سنگترہ اور دو غنچہ گلاب منگائے۔ اتفاق سے گلاب کے پھول دستیاب نہ ہوئے۔ سنگترہ کی کوئی ایک پھانک اس نے کھا لی۔ اس کے بعد کے روز اس نے انار منگوایا اور اس کے بھی چند دانہ کھائے۔ ساتویں روز اُسے نمونیا ہو گیا۔ سینہ پر بہت سا بلغم تھا اور بعض دفعہ سانس رکتا تھا۔ نویں روز بدھ وار ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء کو وہ مر گیا۔ مرنے سے پیشتر اس سے پوچھا کہ کسی چیز کی خواہش ہے۔ تو اس نے برف مانگی۔ چنانچہ تھوڑی سی کھلائی گئی۔ دوران بیماری میں اس نے ایک دو گھونٹ دودھ پیا۔ عام رائے یہی ہے کہ اس نے کچھ نہیں کھایا اور پاخانہ مطلق نہیں آیا۔ ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ شروع میں اسے پلیگ فیور تھی اور ساتویں روز اسے نمونیا پلیگ ہو گیا۔ کل نو روز بیمار رہا ہے۔ دوران بیماری میں اس کا پیٹ پھول گیا تھا مرنے کے بعد تو اچھا خاصہ سُوج گیا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر رات رکھا جاتا۔ تو پیٹ شاید پھول کر پھٹ جاتا۔ بدھ کو وہ چار بجے مرا ہے اور اسی وقت دفن کیا گیا تھا بیماری سے پہلے بہت لوگوں کے روبرو اس نے بچوں کے افسوس میں کہا کہ اب خدا بھی میرا مخالف ہو گیا ہے ایام بیماری میں بھی گاہے گاہے ایسے لفظ بولتا رہا۔ ڈاکٹر کے روبرو کہا کہ اب خدا پر مجھے کوئی امید نہیں۔ یہ کہہ کر کہ خدا فضل کرے گا۔ اس سے فضل مانگو۔ عموماً وہ ایسے الفاظ بولتا تھا۔ جو میں نے تحریر کئے ہیں۔ نہایت تحقیقات سے دریافت کیا ہے اور بالکل راست ہے۔

راقم عاجز قاضی عبدالرحیم۔ نقشہ نویس محکمہ نہر جموں
مورخہ ۱۱ - اپریل ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کا ایک خط

معزز ناظرین بدر کو ۔ بفضلہ تعالیٰ ۔ کوئی ساڑھے تین سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ پنجاب کی ایک مشہور درس گاہ کے صاحبزادے نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عریضہ لکھا جس کا مضمون اس کے جواب سے ظاہر ہے ۔ حضرت نے کمال توجہ سے دو ورق اپنے دست مبارک سے نوازش نامہ لکھ کر ارسال فرمایا جو تا حال [illegible] [illegible] سے اس کی نقل ہم پہنچاتی ہیں ۔ امید ہے کہ سعید روحیں اس سے مستفید ہوں گی

آپ کا نیاز مند [illegible] ظہور الدین ۔ [illegible] آف گوجرانوالہ ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم [illegible] ۔ [illegible] سلمہ ربہ ۔ ۱۰ جون ۱۹۰۳ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا خط پہنچا ۔ واضح ہو کہ اکثر لوگ دعا کے اصول سے بے خبر ہیں ۔ اس لئے اپنے مقاصد سے محروم رہتے ہیں ۔ دعا میں یہ شرط ہے ۔ کہ اس شخص سے جس سے دعا کروانا چاہتا ہے ۔ درحقیقت [illegible] مقبول درگاہ الٰہی سمجھے ۔ پورا پورا تعلق ارادت اور محبت کا پیدا کرے اور اس پر ثابت کرے کہ وہ [illegible] دعا کرنے والے کی توجہ کامل [illegible] ہو جائے ۔ کیونکہ جو لوگ خدا کے مقبول بندے ہوتے ہیں وہ زبانی باتوں سے متوجہ نہیں ہوتے ۔ جب تک ارادت مشہود نہ کریں اور کسی کو [illegible] دوسری شرط یہ ہے کہ ایسے شخص سے جو بطور شفیع درمیان ہو کر دعا کرتا ہے ۔ ہرگز ہرگز اس سے جلدی نہ کی جائے گو سات سال ہی گذر جائیں ۔ جو دنیا کی عمر کا ایک عدد ہے ۔ ایسے لوگ بہت امید سے کیا جاتا ہے ۔ کہ آخر اپنے مطلب کو پاتے ہیں ۔ مگر جلدی کرنے والے اپنے مطلب کو نہیں پاتے ۔ دوسرے یہ کہ چونکہ آسمان سے ایک انقلاب کا ارادہ ہو رہا ہے کہ تا غلط کار اور بدعتی مسلمانوں کو کم کرے اور سچے مسلمان جو کتاب اللہ کے موافق چلتے ہیں ۔ ان کو زیادہ کرے تو پھر آپ دنیا کے اسباب سے ڈر کر کیوں اس سلسلہ سے دور رہتے ہیں کیا بجز خدا تعالیٰ کے کوئی اور بھی قادر ہے جس سے ڈرنا چاہئے ۔ یقین ہے کہ اگر آپ سچے دل سے پورے جوش سے پورے صدق سے پورے وفا سے اس سلسلہ میں داخل ہوں تو تھوڑی مدت کے بعد خدا تعالیٰ آپ کے لئے کچھ بندوبست کر دے گا ۔ کیونکہ زمین و آسمان دونوں اس کے اختیار میں ہیں ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھلے کھلے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا [illegible] دولت اور [illegible] کی [illegible] آخر تیس برس کے بعد خدا نے ان کو بادشاہ کر دیا جو شخص مرد بن کر خدا کی طرف آتا ہے [illegible] گو [illegible] صدق [illegible] عزت [illegible] سے مخلوق کو خدا کا شریک سمجھتا ہے ۔ ایسا شخص ہمیشہ ناقص الدین رہتا ہے ۔ [illegible] زندگی بسر کرتا ہے ۔ جمعیت میں نہیں رہ سکتا ڈرتا ہے کہ کسی کو اطلاع نہ ہو ۔ دیکھو طاعون کے دن ہیں غضب الٰہی مشتعل ہے ۔ اہل حق کو خوب تحقیق کر لو ۔ اور پھر اپنی سب عزت اس پر قربان کر دو ۔ اور اس کے لئے دکھ اٹھاؤ گالیاں سنو ۔ تا آسمان پر تمہاری عزت ہو ۔ اور عقدہ سربستہ کھل جائے والسلام

غلام احمد ۱۰ جون ۱۹۰۳ء

بخدمت مسیح موعود و مہدی معہود

اے پناہ دین حق اے مہدی آخر زمان
اے امام اتقیا اے رہبر والا مکان
اے کہ از فضل خدا گردد دعائت مستجاب
رحمتش نازل شود بر روئے تو از آسمان
ذات پاکت گشتہ بہر طالبان معرفت
چشمہ فیضان حق شد تربت دارالامان
حلم و رفق و بردباری ہست ذاتی جوہرت
دشمناں را نیک خواہی دوستاں را مہربان
بیکساں را دستگیری گمرہان را رہنما
بحر عرفان تو جاری گشت بہر این و آن
اولیا را خاتمی و حجۃ اللہ بر زمین
ظل سبحانی و عنوان معرفت را میزبان
دین و ملت را تو لی حامی و ناصر بالیقین
ناخدائے کشتی اسلام ہستی بے گمان
از دست پامال کردی فتنہ دجال را
آرے ہستی عیسیٰ موعود شاہ مرسلان
آمدی آنگہ کہ تاریکی عصیاں گشتہ بود
برزخ عالم محیط و دین ہموں داستان
احمد مختار در کشفت مدام آموزگار
عقل اول سایہ افگن بر وجودت ہر زمان
کاملیان مستفیض از فیض بے پایان تو
عالماں بے بدل [illegible] [illegible] خوان
قوت قدسیت شد باعث نور و ضیا
شوکت اسلام پیدا گشت باز اندر جہان
گشت از قلمت نمایاں نور قرآن صحیح
گیسوئے باطل گشت [illegible] زیر تیرہ [illegible]
گرچہ [illegible] در [illegible] بہار آمد [illegible]
لیک بخشیدت خدا [illegible] در [illegible] زبان
در حقیقت [illegible] در معارف [illegible] مثال
پرتو گردد منکشف از عون حق سر نہان
تیغ برہان تو از شمشیر آہن تیز تر
زین سبب شد ترا حاجت بہ شمشیر و سنان
بہر آزار تو کوشیدند اعدائے مگر
صدق تو پیدا شد و بردند خسران و زیان
دہریہ و آریہ پشت سپر انداختند
عیسوی دانا کی بگریختند از امتحان
مولویان مخالف ہم نکردند ابتہال
پیش رب ذوالمنن تا کذب شان گشتی عیان
خیر چراغ دین دستگیر و اسمعیل و لیکھرام
آتھم و جعفر کہ بودہ ساکن ہندوستان
این ہمہ از مرگ خود کردند ثابت بر جہان
کز خدائے پاک داری طاقت و تاب و توان
منکسف شد آفتاب و منخسف شد ماہتاب
در مہ رمضان تا کہ از بہر تو باشد نشان
وابہ و طاعون [illegible] گشت وقت دعوت
فی الحقیقت شد گواہ بر صدق تو کون و مکان
چون تو کے ناید امامی تا قیامت بعد ازیں
بر دشمنان جہل تو افگند عذاب جان ستان
از نشان [illegible] صداقت [illegible]
چون ذات [illegible] دیدم [illegible] دانستم کہ ہستی راز دان
مدتے شد گشتہ ام در پنجہ شیطان اسیر
آمدم اکنون گر از نفس امارہ بجان
ملجا و ماوی [illegible] یابم بجز دروازہ ات
کن دعا حاصل شود تسکین خاطر آنچنان
کز تکالیف زمان ناید غمے بر خاطرم
واز سرور جان فزا باشم بدنیا در جہان

خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ احمد دین منشی فاضل
زمیندار شادیوال ضلع گوجرات حال اہلمد [illegible] دفتر
ضلع سیالکوٹ

ضروری بات

منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر احباب اپنا پورا پتہ نمبر خریداری اور رقم منی آرڈر درج کر دیا کریں ۔ کیونکہ اس کے بغیر بڑی دقت ہوتی ہے ۔ کثرت کام کی وجہ سے بعض وقت کوپن پر منی آرڈر سے نقل کرنا رہ جاتا ہے اور [illegible] ہو کر وہ منی آرڈر امانت میں رکھا جاتا ہے اور اس شخص کے حساب میں روپیہ جمع نہیں ہو سکتا ۔ چونکہ [illegible] اگر ایسی رقموں کو بھی درج حساب و درج اخبار کر دیا جاتا ہے تاہم [illegible] نام [illegible] ہو سکتیں ۔ منیجر

شاہ [illegible] الدین سکنہ جہلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

کیا دعویٰ بے دلیل قابل قبول ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا کے سامنے اس بات کو پیش کیا جائے کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور یہی ہے جس کے سچے اور محکم اصولوں پر چل کر انسان نجات حاصل کرتا ہے اور یہ نہیں کہ نجات کی امید موعودہ [illegible] سے وابستہ ہے۔ بلکہ نجات نقد پیش کرتا ہے کہ اسی دنیا سے نجات یافتہ انسان کو اس کے اظلال اور آثار محسوس ہونے لگتے ہیں۔ اور اس کے علامات ظاہر ہو جاتے ہیں اور بہشتی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ یعنی دنیا ہی میں بشارتیں عطا ہوتی ہیں۔ حزن و خوف ان سے دور کیا جاتا ہے۔ ان کو استقامت عطا ہوتی ہے۔ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا ہے اور آئندہ کی خبریں ان کو بتلائی جاتی ہیں۔ پس دعوے تو اتنا بڑا دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اور دلیل کوئی نہ دی جائے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور نجات اسی میں ہے یہ صرف دعویٰ ہے جب تک اس پر دلیل نہ ہو یہ دعوے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اور دلیل یہی ہے کہ کوئی ایسا شخص پیش کیا جائے جو اسلام پر پوری طرح عمل درآمد کرنے سے وارث الجنۃ اور نجات یافتہ کہلانے کا مستحق ہو اور اس میں وہ سب باتیں موجود ہوں جو ایک نجات یافتہ شخص میں ہوا کرتی ہیں۔ یعنی دنیا میں ہی بشارتیں عطا ہوتی ہوں۔ حزن و خوف اس سے دور کیا ہو۔ استقامت بدرجہ اولیٰ اس میں موجود ہو۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہو۔ اور آئندہ کی خبریں اس کو بتلائی جاتی ہوں۔ سو الحمد للہ کہ آج ہم میں ہمارا امام موجود ہے جس میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔ اور جس کا وجود اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر ایک کافی و شافی دلیل ہے اور وہ کل دنیا کے لئے برہان ہے۔ پس کسی اخبار کے ایڈیٹر کی یہ تجویز پیش کرنی کس قدر لغو ہے کہ ریویو آف ریلیجنز میں اسلام کی اشاعت کے متعلق [illegible] مضامین لکھے جائیں مگر حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ [illegible] نہ ہو۔ گو ریویو کے کارکناں نے بہت [illegible] میں ایسی تجویز کو حضرت امام علیہ السلام کی منظوری کے بعد قبول ہی کر لیا ہے [illegible] مصلحت [illegible] تاہم [illegible] بات پیش کرتے۔ یہ ایسی ہی بات ہے [illegible] دعویٰ پیش کرو۔ مگر دلیل نہ پیش کرو۔ مذہب کا [illegible] بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دینا۔ اور یہی [illegible] ضروری نکتہ ہے۔ [illegible] اسلام کی اصلی چمک نظر آتی ہے اور سارے مذاہب کی تکذیب ہے اور اسلام کی صداقت پر مہر لگ گئی ہے اور یہ نہیں کہ سارے مذاہب پر شکست فاش کیا جاتے ہیں۔ ورنہ مختلف باتوں پر [illegible] طلاق وغیرہ پر تو چہ میگوئیاں چلی جاتی ہیں۔ اور نہ یہ کسی مذاہب کی صداقت کے معیار قطعی طور پر قرار پا سکتے ہیں ان باتوں پر تو بحث کرنے سے صرف مطلب ہے۔ اسلام کا حسن ظاہر کرنا اور اس کے مختلف اصولوں کی خوبیوں کا مخالفین پر اظہار کر دینا۔ گو ان اصولوں کی خوبیوں اور حسن کو اس مذہب کی صداقت کی تائید میں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر صداقت کا سارا دارومدار ان پر نہیں ہو سکتا۔ صداقت کا دارومدار اسی پر ہے کہ جو مذاہب اپنی صداقت منوانا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرا دے۔ صرف لفاظی سے نہیں۔ بلکہ واقعی طور پر۔ اور ایسے وجود پیش کرے جو اس کے اصولوں پر کاربند ہو کر باخدا انسان بن گئے اور نجات پا گئے۔ تا وہ اس کے دعوے پر بطور دلیل کے ہوں۔ ورنہ دعوے بلا دلیل ہے۔ یوں تو یہودی اور عیسائی وغیرہ ہم ہی نجات نجات پکارتے ہیں۔ مگر وہ دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں چنانچہ خدا کے کلام میں نہایت فصیح و بلیغ طور پر حجت تمام کی گئی ہے۔

وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودًا او نصاریٰ تلک امانیھم۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

ترجمہ۔ اور ان اہل کتاب نے جو کہا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کے سوائے کوئی بہشت میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ ان کے یہ ڈھکوسلے ہیں (خیالی پلاؤ ہیں) ان سے کہہ دو کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو۔ تو کوئی برہان یعنی دلیل پیش کرو۔ برہان سے یہی مراد ہے کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم ہی وارث الجنۃ ہیں۔ اور نجات یافتہ ہیں تو کوئی ایسا شخص پیش کرو جس میں نجات یافتہ لوگوں کی علامات پائی جاتی ہوں۔ جس پر نزول ملائکہ ہوتا ہو۔ اور اسے آئندہ کی خبریں بتائی جاتی ہوں۔ اور استقامت سے اسے حصہ ہو اور حزن و خوف اس سے دور کیا گیا ہو اور اسے بشارتیں عطا ہوتی ہوں تا وہ شخص تمہارے مذہب کی صداقت پر بطور دلیل اور برہان کے ہو اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ دعویٰ نرے ڈھکوسلے اور خیالی پلاؤ ہیں جن کو کوئی قبول نہیں کر سکتا۔ اب دیکھو یہاں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے اس طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کی اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا یہی ثبوت ہے۔ کہ ہر زمانے میں اور اب بھی خدا تعالیٰ اسی طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کرتا چلا آتا ہے کہ اسلام میں ہر وقت ایسے لوگ دنیا میں موجود رہے ہیں جن کا وجود ثابت کرتا رہا ہے کہ نجات اسلام ہی میں ہے۔ اور دوسروں میں چونکہ نجات یافتہ ہونے کی علامات موجود نہیں اس لئے وہ اسلام کی حقانیت کے بطور دلیل اور برہان کے تھے۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ہمارے امام و آقا علیہ السلام کے وجود میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے برہان پیش کیا ہے پھر کس قدر بدنصیبی ہے کہ جس دلیل اور برہان کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ہم اسے ہی چھپا دیں اور نرا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اگر نرا دعوے ہی پیش کرنا تھا۔ تو پھر امام کے وجود کی کیا ضرورت تھی۔ نعوذ باللہ منہا۔

یہی تو دلیل ہے کہ جہاں کل مذاہب کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ ؎

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

ایک دفعہ ایک نوجوان جوشیلے آریہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ انہیں اپنی سماج کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ اس شہر میں لیکچر دیں اور آریہ سماج کی صداقت کو ثابت کریں۔ میں نے پوچھا کہ مذہب کا اصلی مطلب کیا ہے۔ کہنے لگے کہ خدا سے ملنا۔ نجات۔ میں نے کہا کہ اگر اثنائے لیکچر میں کوئی من چلا آپ سے پوچھ بیٹھا کہ کیوں صاحب کل مذاہب سے آپ ہمیں علیحدہ کر کے اپنے مذہب میں داخل تو کرنا چاہتے ہیں مگر پہلے یہ تو بتائیے کہ آپ یا آپ کی سماج کے کسی بڑے مقتدر ممبر نے خدا پایا ہے۔ [illegible] حاصل کر لی اور اس میں باخدا اور نجات یافتہ انسان کی [illegible] علامات پیدا ہو گئیں تو آپ کیا جواب دیں گے۔ [illegible] اگر کہو گے کہ ہاں [illegible] تو اس شخص کو پیش کرو۔ اور [illegible] تو آپ کے سارے دعوے نری لفاظیاں ہیں۔ ہرگز قابل قبول اور لائق اعتبار نہیں آپ کو دوسرے مذاہب پر کوئی فوقیت نہیں مل سکتی۔ جب تک آپ نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کریں۔ اس کے بعد ان آریہ صاحب کا لیکچر ہوا۔ خدا جانے انہیں توفیق ملی یا حوصلہ نہ پڑا۔ اگر انہوں نے میری پیش کردہ بات کا خیال رکھا تو انشاء اللہ العزیز تمام عمر لیکچر دینے کا حوصلہ نہیں پڑے گا۔

سو جب بلا دلیل کے دعویٰ پیش کرنا خود خدا تعالیٰ کے قول کے مطابق نرے ڈھکوسلے ہیں تو پھر کسی اخبار کے لائق ایڈیٹر کا اس بات پر زور دینا کہ دعوے بلا دلیل پیش کیا جائے۔ کیسا عجیب و غریب ہے۔ کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ مردہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے اور اگر یہ نہیں چاہتے بلکہ چاہتے ہیں کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے، تو پھر شخص زبان سے کہنا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے دعویٰ بلا دلیل ہے۔ جب تک نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کیا جاوے جس کا وجود اس بات کا ثبوت ہو کہ واقعی اسلام کا خدا زندہ خدا اور اسلام کا نبی زندہ نبی ہے اور قرآن کریم زندہ کتاب ہے۔ اور اس طرح اسلام کی زندگی پر مہر لگ جائے اور ایسا شخص الحمد للہ کہ ہم میں موجود ہے اور وہ وہی ہے جو آج

ہمارا امام ہے گمراہ کس ہمدردی سے سانجہ کہا جاتا ہے کہ اس شخص کو دنیا کے سامنے نہ پیش کرو۔ دوسرے لفظوں میں گویا یہ کہ اسلام میں سے اس کی روح نکال کر بیجان نفس کو دنیا کے سامنے پیش کرو کیا یہ اسلام کی خیر خواہی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس ذہین کو جو خدا نے اسلام کی صداقت پر دنیا کے سامنے پیش کی ہے چھپاتا ہے۔ جو سخت غلطی ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے خود ہی اس غلطی کی اصلاح کر دی اور اخبار کے ایڈیٹر صاحب جب اسلام کی زندگی کا نام آیا تو خود ہی نکل گئے افسوس ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود جو بطور برہان اور خنجر کے ہے۔ اس پر تو مسلمانوں کو ناز کرنا چاہیئے تھا۔ کہ آج اس شخص کے وجود کو پیش کر کے ہم اس دنگل میں جو مذاہب کا لگا ہوا ہے کل مذاہب پر فتح پاتے ہیں۔ اس وجود کو تو بطور فخر اور ناز کے پیش کرنا چاہیئے۔ نہ کہ چھپانا چاہیئے۔ مجھے تو جب یہ خیال آجایا کرتا ہے۔ تو میری روح وجد کرنے لگتی ہے۔ کہ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر کہ اس ضلالت کے طوفان میں کیسی مستحکم دلیل ہمیں عطا کی ہے خدا تعالیٰ اس حجۃ الاسلام کو دیر تک ہم میں رکھے اور اسلام کا غلبہ اس شخص کے ہاتھ پر ہوا۔ اور ہمیں اس شخص کے خدام میں خدا تعالیٰ آخرت میں کھڑا کرے۔

الراقم

احمدؐ کے در کا بھکاری۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ

چراغ دین کی نسبت پیشگوئی کے الفاظ

(منقول از دافع البلاء مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

رات اسی شخص چراغ دین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلا اور اسلام کے لئے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرا دے۔ اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دور کر دے۔ اور ابن مریم کا ایک حواری بن کر یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کریگا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے۔ اور آیت الیوم اکملت لکم دینکم کا لقب اپنے لئے رکھا ہے اور یہ بیان ہے کہ یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر [illegible] اور ناقص اور محرف اور مبدل ہیں اور تمام بھلائی قرآن میں [illegible] اور آج آسمان کے نیچے بجز قرآن حمید کے [illegible] کوئی کتاب نہیں [illegible] عقل اور [illegible] تمام [illegible] کی تنک عزت ہے۔ گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے نادانی سے یہ نہیں سمجھتا کہ گو پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوتے تھے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرا کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے اسی طرح اس جگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں۔ کسی کو دعوی نہیں پہنچتا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلاوے۔ . . . . . . قریباً تیس سال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر اس نے (چراغ دین) تو صرف چند ماہ سے پیدائش لی ہے اور میں اس کی شکل بھی اچھی طرح سے شناخت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کون ہے اور نہ وہ ہماری صحبت میں رہا۔ . . . . . . میں تو جانتا ہوں کہ وہ ان تمام کوچوں سے محروم ہے۔ نفس امارہ کی غلطی نے اس کو خود ستائی پر آمادہ کیا ہے۔ پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے۔ . . . . . . چراغ دین کی نسبت یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجکو خدائے عزوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ نزل به جبیز یعنی اس پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی کو اس نے الہام یا رویا سمجھ لیا۔ جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اتر سکے۔ اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کمینگی اور روزیانگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں اور بخل کے آثار موجود ہیں اور ایسے خیالات خشک مجاہدات کا نتیجہ یا تمنا اور آرزو کے وقت القاء شیطان ہوتا ہے اور یا خشکی اور سوداوی مواد کی وجہ سے کبھی انسان آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر انعکاس ہو جاتا ہے اور چونکہ ان کے نیچے کوئی روحانیت نہیں ہوتی۔ اس لئے الٰہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جبیز ہے اور علاج توبہ و استغفار اور ایسے خیالات سے اعراض کلی ہے ورنہ جبیز کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے۔ خدا ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ منہ۔

رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغ دین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا۔ انی اذیب له۔ من یریب له بیّن فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا۔ اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا۔ اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی۔ اور خدا کے انصار میں جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عذر تقصیر کرائی کیونکہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا۔ حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔ اصحاب الصفة وما ادراك ما اصحاب الصفة۔

اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں کہ دانت بھی کہ جو توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور حلق سے مشکل سے اترے اور امعا کو بیمار اور قولنج پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتایا گیا کہ چراغ الدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے نئے مہلک ہیں۔ مگر دوسرے صاحب جن کی توہین کرتا ہے۔ ان پر مائدہ نازل ہو رہا ہے اور ان کو خدا کی رحمت سے بڑا حصہ ہے۔

مائدہ چیز است و گر خشک نان چیزے دگر
خورد نی ہرگز نباشد نان خشک اے بے ہنر
دوستان را مائدہ بدہند از مہر و کرم
پارہ ہائے خشک نان بیگانگاں را نیز ہم
نیز ہم پیش سگاں آں خشک ناں نے افگنند
مائدہ از لطف ہا پیش عزیزاں مے برند
ترک کن ایں خشک ناں را ہوش کن فرزانہ باش
گر خرد مندی پئے آں مائدہ دیوانہ باش

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے ایک مدرس جونیر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔
درخواستیں آویں بنام۔ سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء	۱۰۲۶	ارتضیٰ علی صاحب	ے
۲۸ " "	۸۲۵	محمد امام الدین صاحب	عا/ ۱۲
۲۸ " "	۱۰۲۵	محمد فاضل صاحب	عا
۲۹ " "	۱۰۹۹	رحمت علی صاحب	عا/ ۱۲
۲۹ " "	۱۰۳۰	مہتاب الدین صاحب	عا/ ۱۲
۲۹ " "	۲۰۰	محمد حسین صاحب	ے
۲۹ " "	۱۰۱۱	سید نصرت علی شاہ صاحب	عا/ ۱۲
۲۹ " "	۱۴۶	عبد اللہ صاحب	عا
۲۹ " "	۹۹۵	قاضی عبد الرحیم صاحب	عا/ ۱۲
۳۱ " "	۱۰۹۷	حافظ شیر محمد صاحب	عہ
۳۱ " "	۵۵۰	محمد عبد الرحمان صاحب	عا/ ۸
۳۱ " "	۶۶۶	غلام رسول صاحب	عا
یکم اپریل ۱۹۰۶ء	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	عا
۲ " "	۱۱۲۹	محمد افضل صاحب	عا/ ۱۲
۲ " "	۱۰۴۲	یوسف علی صاحب	عا/ ۱۲
۲ " "	۱۰۹۳	محمد خاں صاحب	عا/ ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ ربہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں آپکے اخبار گوہربار میں چند سطور واسطے اندراج تحریر کر کے بھیجتا ہوں امید ہے آپ ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو جوڑ کر ضرور درج فرماویں گے ۔ فقط ۔ والسلام

چشمہ مسیح کی اشاعت قصور میں

آپکے اخبار میں چشمہ مسیح کا اشتہار پڑھکر جماعت احمدیہ قصور نے مشورہ کیا کہ چشمہ مسیح کی بہت سی کاپیاں منگوائی جاویں اور ان کو مفت تقسیم کرا دیا جاوے ۔ اور جس دجل کو پادری واعظین گلی گلی کوچوں کوچوں میں لئے پھرتے ہیں اس کو طشت از بام کیا جاوے ۔ چنانچہ اسی وقت چندہ جمع کر کے [illegible] عدد کاپیاں قادیان سے منگوانے کے واسطے خط تحریر کر دیا گیا ۔ اور پھر جناب خان بہادر جناب شیخ میراں بخش صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و سب جج بہادر جو اس سلسلہ عالیہ سے نہایت درجہ کی دلچسپی رکھتے ہیں ۔ انہوں نے بھی ۵۰ عدد کاپیاں منگوا کر مفت تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء کو کل [illegible] عدد کاپیاں بذریعہ وی پی پہنچ گئی تھیں ۔ پھر جلسہ ہوا کہ ایک عام جلسہ کیا جاوے ۔ اور اس میں چشمہ مسیح کو پڑھ کر سنایا جاوے چنانچہ اسی وقت ایک اشتہار بہ عبارت ذیل اپنے پریس کے قلمی لکھکر تمام شہر کے دروازوں پر اور دیگر جگہ پر چسپاں کیا گیا ۔ جس کا مضمون یہ تھا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک پادری کی کرتوت

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

صاحبان ۔ اہل اسلام اور عیسائیت کا مدت سے مقابلہ چلا آیا ہے مگر اب مذہب عیسوی کا خاتمہ قریب ہے ۔ کیونکہ اب روشنی کا زمانہ آگیا ہے اور خود یورپ کے محققین نے انجیل پر حملے کرنے شروع کر دئے ہیں جو پبلک پر پوشیدہ نہیں ۔ مگر ہندوستان کے میانہ رنگ کے پادری اب بھی مردہ خدا کو پیش کرتے ہیں حالانکہ یسوع مدت سے مرکھپ چکا ہے ۔ حال میں ایک پادری نے رسالہ ینابیع الاسلام نام لکھکر شائع کیا ہے ۔ جس میں اس نے مسلمانوں کے دل دکھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور قرآن پاک پر بیجا حملے کر کر اپنی اندرونی گندگی کو ظاہر کیا ہے ۔ جس کو پڑھکر ہر ایک مسلمان کا دل کباب ہوتا ہے ۔ چنانچہ ینابیع الاسلام کا جواب اس باغیرت مرد نے یعنی ہمارے آقا و نامدار حضرت سیدنا بروح القدس حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام قادیانی نے نہایت تہذیب اور حقائق ومعارف سے تحریر فرمایا ہے ۔ اس لئے ہماری منشا ہے کہ اس کو عام پبلک میں جلسہ کر کے سنا دیا جاوے چنانچہ بروز جمعہ مطابق ۶ - اپریل ۱۹۰۶ء بر مکان مرزا افضل بیگ صاحب مختار احمدی بیرون دروازہ موری ۵ بجے شام کے شروع ہوگا ۔ اس لئے آریہ وعیسائی واہل اسلام کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف فرما کر روحانی فیض اٹھاویں

نوٹ ۔ کسی صاحب کو جلسہ میں بحث کرنے کی اجازت نہیں ہے

المشتہران
جماعت احمدیہ قصور ۔ ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء

۶ - اپریل ۱۹۰۶ء کو ۵ بجے شام مکان مرزا افضل بیگ صاحب مختار عدالت قصور جلسہ شروع ہوا ۔ ہم کو امید نہ تھی کہ لوگ آئیں گے ۔ کیونکہ اس شہر کے لوگ دنیا کے کاموں میں غرق ہیں اور سود نے ان کے دلوں کو مسخ کر دیا ہوا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ بعض روحیں سعید الفطرت بھی ہیں ۔ لیکن ہماری امید کے برخلاف لوگ جمع ہو ہی گئے ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ مولوی غلام دستگیر قصوری کے مباہلہ کی موت نے لوگوں کے دلوں کو ہلا دیا ہے ۔ خیر ۵ بجے شام کے یہ عاجز جماعت کے حکم سے چشمہ مسیح کو سنانے کے واسطے اُٹھا اور باآواز بلند [illegible] کو سنایا گیا ۔ آریہ اور اہل اسلام کی تعداد اچھی ہو گئی تھی ۔ مگر افسوس مردہ پرست کچھ ایسے گھبرا گئے تھے کہ شکل تک نہ دکھائی ۔ بلکہ اندرملی کو منع کر دیا کہ وہاں نہ جانا ۔ خیر ہم نے قریب ۸ بجے شام جلسہ برخواست کیا لوگوں نے بڑی خوشی سے سنا ۔ بلکہ مجھ کو تو بعض روحیں منتظر پائی جاتی ہیں جلسہ میں جو لوگ آئے ہوئے تھے ۔ جاتے وقت سب کو ایک ایک کاپی چشمہ مسیح کی دی گئی ۔ یعنی جو لوگ پڑھ سکتے تھے ۔ باقی کاپیاں عیسائیوں کے گھروں میں ان کو پہنچا دی گئیں [illegible] جو شہر میں آتے ہیں ۔ ان کو بھی ایک ایک کاپی دی گئی اور شہر کے روساء اور وکلاء و دیگر عہدہ داران جوڈیشل وغیرہ کو بھی دی گئی ۔ گویا اس وقت قصور میں عیسائیوں کے واسطے ماتم کا دن ہے کیونکہ ان کے مردہ خدا کی وہ قلعی کھل گئی جس کو وہ چھپاتے پھرتے تھے ۔

مگر افسوس کہ بعض نام کے مسلمان اس جلسہ میں صرف اس [illegible] نہ ہوئے کہ یہ تصنیف آقائے نامدار حضرت سیدنا بروح القدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود قادیانی کی ہے [illegible] اشتہار پڑھکر [illegible] لگائی گئیں [illegible] کب تک خدا [illegible] کریں گے ۔ وہ نہیں [illegible] کے واسطے آیا ہے [illegible] کر کے رہے گا ۔ اور [illegible] بزبان خود [illegible] طرح آپ مردہ پرستوں کے واسطے راستہ صاف کر جاویں گے ۔ [illegible] میں ہرگز کیوں نہیں آیا ۔ یہ کے خود **عذاب** مانگتے ہیں ۔ یا اللہ تو ان کو ہدایت دے اور ان کو پہچان دے کہ تیرے مسیح موعود کو پہچان لیں ۔ والسلام ۔

خاکسار قاضی حبیب اللہ احمدی ۔ از قصور ۔ ۷ - اپریل ۱۹۰۶ء

اشاعت میگزین کیواسطے ایک تجویز

مجھے ۲۲ کا بدر ملا ۔ اس میں اخویم مولوی محمد علی صاحب کا خط ہے ۔ آپ مجھے کوئی فہرست ایسی دے سکتے ہیں ۔ جہاں جماعت ہو پنجاب ۔ ہندوستان ۔ بنگال ۔ بمبئی ۔ حیدر آباد ۔ سب کی ۔ الحکم سے بھی آپ امداد لے سکتے ہیں ۔ ایسی فہرست پہنچنے پر ایک خاص انتظام کروں گا ۔ یا تو ڈیپوٹیشن یا کچھ اور ۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سو اپنے پاس سے خرچ ڈیپوٹیشن میں دوں ۔ اگر مولوی محمد علی صاحب اس تجویز کو پسند فرماویں ۔ یا مجھ سے سو روپیہ فنڈ میں لے لیں ۔ ۹ ہزار روپیہ دو پرچوں کے لئے درکار ہے ۔ ۹۰ شخص سو سو روپیہ دیویں تو سہل ہے ۔ ۹۰ شخص ایسے ہیں اور ضرور ہیں ۔ میں تو بہت کم حیثیت شخص ہوں ۔ صرف [illegible] روپیہ تنخواہ پاتا ہوں جب میں پیٹ کاٹ کر سو روپیہ دیتا ہوں ۔ تو حیف ہے مجھ سے عیالدار کے مقابلہ میں اور لوگ چندہ کیوں نہ دیں ۔ آپ مجھے اس کے متعلق لکھیں کہ کیا تدبیر کی جاوے آیا ڈیپوٹیشن مناسب ہے یا فہرست کھولنا اور ایسے اشخاص کو لکھنا مناسب ہے ۔

ذوالفقار

رسید زر

۲۲ - مارچ ۱۹۰۶ء	[illegible]	محمد بخش صاحب	۱۲/
۲۲	۹۱۳	محمد شریف صاحب	۸/
۲۲	۲۵۸	حافظ محمد دین صاحب	[illegible]
۲۲	[illegible]	اللہ لوک صاحب	۸/
۲۲	[illegible]	نورالدین صاحب	[illegible]
۲۵	[illegible]	مرزا غلام حیدر بیگ صاحب	[illegible]
۲۵	[illegible]	شیخ فضل کریم صاحب	۱۲/
۲۶	[illegible]	محمد نصیر علی شاہ صاحب	۱۲/
۲۶	۱۲۸	عبدالصمد واللہ بخش صاحبان	۸/
۲۶	۱۹۱	علی بخش صاحب	۸/
۲۷	[illegible]	مستری امام الدین صاحب	[illegible]
[illegible]	۴۷۹	محمد الدین صاحب	[illegible]
۲۹	[illegible]	منشی عبدالحی صاحب	۸/

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

کی علالت، حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لیے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خدا کی رحمت اور نماز جنازہ جب مولوی صاحب مرحوم فوت ہوئے تو قریباً ۲½ بجے دن کا وقت تھا اور جونہی کہ مولویصاحب کی روح نے پرواز کیا یکایک سرخ رنگ کا بادل مغرب سے اٹھا اور رفتہ رفتہ تمام محیط آسمان ہو گیا۔ اور جونہی کہ مولوی صاحب کا جنازہ مدرسہ کے نزدیک کھلے میدان میں لے گئے اور کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ اس وقت نرم سی آندھی چلنی شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا ہر طرف سے آتی ہے اور عین مولوی صاحب کے جنازہ کی جگہ اس کا زور کم ہو جاتا ہے۔ ہوا کی اس خاص حرکت میں ایک قوت ارادی پائی جاتی تھی گویا کہ خدا کے فرشتے ہوا کو دھکیل کر اس جگہ لاتے تھے تاکہ وہ بھی اس مبارک انسان کے جنازہ میں شامل ہوں اور اس سچے مومن پر صلوٰۃ کہیں اور خدا سے اس کے لئے رحمت اور مغفرت کے طلبگار ہوں۔ اور جونہی کہ مولویصاحب کے منہ پر سے کفن اتارا گیا تاکہ لوگ آپ کا مبارک اور نورانی چہرہ دیکھیں۔ آسمان سے بوندیں ٹپکنی شروع ہوئیں۔ چونکہ یہ مولویصاحب کی آخری زیارت تھی اس لئے قریباً سب احباب جو اس جگہ موجود تھے۔ اپنے جوش محبت سے چشم پرآب تھے اور بعض بے اختیار ہو کر رو رہے تھے اور آسمان سے بھی جو قطرے گرتے تھے وہ بالکل رونے سے مشابہ تھے گویا کہ اس وقت ہمارے سامنے ایک ایسے مومن کا نمونہ تھا کہ جس کے مرنے پر زمین اور آسمان دونو روتے تھے۔

مولویصاحب کے انتقال کے بعد آسمان پر بادلوں کا چھا جانا بالکل ایک غیر معمولی امر تھا۔ یہ بادل ۱۱ اکتوبر بعد از دوپہر سے شروع ہو کر اگلے روز صبح کے قریب گیارہ بجے تک رہے۔ یعنی جب کہ مولویصاحب کو دفن[1] کرنیسے ہم لوگ فارغ ہوئے اور اس سے پہلے ہی مطلع بہت سے دنوں سے برابر صاف تھا۔ اور کوئی بارش کا موسم نہ تھا اور بعد میں بھی صاف ہی رہا۔

جیسے کہ میں نے پہلے ہی ذکر کیا ہے۔ حضرت اقدسؑ کی طبیعت چوٹ لگنے کے باعث بہت سا خون نکل جانے کی وجہ سے اور کئی راتوں کی بے خوابی اور بے آرامی سے بہت ضعیف اور کمزور تھی اور بوجہ دوران سر اور ضعف قلب کے اور بھی اس قابل نہ تھے کہ سیڑھیاں چڑھ سکیں یا اتر سکیں اور یہی وجہ تھی کہ چونکہ مولوی صاحب موصوف اوپر کے چوبارہ میں رہتے تھے۔ جہاں کہ انہوں نے اپنی بیماری کے ایام کاٹے۔ حضرت اقدسؑ نے بارہا چاہا اور کوشش کی کہ انکو اوپر کی منزل میں بحالت بیماری جا کر دیکھیں۔ مگر آپ ان کو نہ دیکھ سکے۔ لیکن جب مولوی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ حضرت اقدس نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس عزیز کا جنازہ خود نہ پڑھ دیں اور وہ پیارا جس کے علاج میں کسی قسم کا دقیقہ کوشش کا آپ نے نہ چھوڑ رکھا تھا (اور جن کی کہ ۱۵ روز تک ایسی مہلک بیماری میں زندگی بھی حضرت اقدس کی دعا ہی کا نتیجہ تھی۔) آپ نے یہ نہ چاہا کہ اس مرحوم کیلئے اس آخری دعا اور خدمت میں حصہ نہ لیں۔ اس لئے حضرت اقدس اپنے اوپر جبر کر کے اور بہت سی تکلیف گوارا کر کے مشکل سے نیچے اترے اور نماز جنازہ کے لئے تشریف لے گئے

جس وقت کہ حضرت اقدس اس مرحوم کے جنازہ کے پاس پہنچے اس وقت کا نظارہ بھی قابل ذکر ہے۔ کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے جمع تھے جونہی کہ حضرت اقدس پہنچے۔ مولوی صاحب کی نعش تک دو رویہ قطاریں لوگ کھڑے ہو گئے تاکہ حضرت مرحوم تک پہنچ سکیں اس وقت مولویصاحب مرحوم کے منہ پر سے کفن ایک طرف کیا گیا۔ حضرت اقدسؑ کچھ عرصہ تک مرحوم کے چہرہ کی طرف دیکھتے رہے اور مرحوم کے لئے دعا میں مشغول رہے۔ اس وقت ایسے محسن آقا کو اپنے جان نثار خادم کے سرہانے کھڑے دیکھ کر (جس نے کہ اپنے عشق اور وفا کو اپنے مولیٰ کے قدموں میں جان دے کر اتمام کو پہنچایا اور اس بزرگ نے بھی اپنی مہربانی اور الطاف کا ایک ایسا نمونہ دکھایا کہ وہ آئندہ نسلوں کے لئے ایک عالی نمونہ ہوگا) سب حاضرین کے دل رقت سے بھر گئے اور سب پر ایک محویت کا عالم چھا گیا اور بعض دوست اور عزیز اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے اور پھوٹ پھوٹ کر رو دئیے یہ وقت بھی حضرت اقدس کیواسطے ایک بڑا نازک وقت تھا اور یہ ایک سخت ابتلاء اور آزمائش کی گھڑی تھی اور یہ ایک ایسا امتحان تھا جس سے کہ سوائے خدا کے پاک بندوں کے اور کوئی پورے طور پر عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

اب میں ایک عام مشاہدہ کی بات پیش کرتا ہوں۔ جس کسی کا ادنیٰ سا قبیلہ یا خویش و اقارب یا سوسائٹی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے بھی یہ حالت دیکھی ہوگی کہ اگر کسی دنیادار کا کوئی عزیز سخت بیمار ہوا اور وہ بیماری کے ایام میں باوجود کوشش کے اسے نہ دیکھ سکا ہو اور اگر اسے دیکھنا نصیب ہوا ہو تو بعد مرگ جب اس کا جنازہ لے جا رہے ہوں۔ ہر ایک نیک طینت اور شریف انسان جو انسانی حالات کی مختلف کیفیات کو اپنے لئے ایک سبق حاصل کرنے کے لئے مطالعہ کرنے کا عادی ہے یا لوگوں کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے ایسے مواقع میں شامل ہوتا ہے وہ اس نظارہ کو اور جو ایسے وقت میں دل کی حالت ہوتی ہے خوب سمجھ سکتا ہے اور جیسے کہ وہ اس واقعہ کو پڑھے گا۔ اس کی آنکھوں کے آگے وہ نظارہ پھر جائے گا۔ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایسی حالت میں والدین اور رفقا اکثر بے صبری کا اظہار کرتے ہیں یا ان کے منہ سے یاس اور ناامیدی کے کلمات نکلتے ہیں یا ان کو رونے اور چلانے کے سوائے اور کچھ نہیں سوجھتا مگر حضرت اقدس نے کمال صبر اور رضاء بالقضاء کا نمونہ دکھایا کہ اس دردانگیز حالت کے وارد ہونے پر بھی سوائے اس کے کہ مرحوم کے لئے دعا کی اور کوئی لفظ منہ سے نہ نکالا۔ حالانکہ مرحوم مولویصاحب حضرت اقدس کو اپنی اولاد بلکہ اس سے بھی زیادہ عزیز تھے۔ اور ان کی محبت اس مرحوم کے ساتھ اس کے والدین سے بھی زیادہ تھی اور نماز جنازہ بڑے استقلال سے خود پڑھائی اور اس میں مرحوم کے لئے بہت دیر تک دعائے مغفرۃ کرتے رہے۔ اللّٰھم اغفرہٗ واکرم نزلہٗ۔ واحسن مثواہٗ آمین۔

شدت ابتلاء میں رضاء خدا اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت اقدسؑ کو مولوی صاحب مرحوم کی مفارقت سے بہت صدمہ ہوا اور جنازہ پڑھ کر جب گھر تشریف لے گئے۔ تو فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین میرے پاؤں کے نیچے سے نکلتی جاتی ہے جیسے کہ زلزلہ آتا ہے۔ اور یہ بلحاظ بشریت کے ضرور تھا۔ کیونکہ حضرت اقدس کو مولویصاحب مرحوم سے جو محبت تھی کسی دنیاوی رشتہ میں اس کی نظیر ملنی محال ہے۔ باوجود اس قدر صدمہ کے آپ کی زبان سے ہر وقت سوائے خداتعالیٰ کے صبر اور شکر کے اور کوئی کلمہ نہ نکلتا تھا۔ بلکہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ گھر میں مستورات کو خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اور اس کی تقدیر سے سچی صلح کرنے کے لئے اور اس کو اپنا رب اور مربی سمجھنے کے لئے ہر وقت تلقین کرتے تھے اور یہ حضرت اقدسؑ کی دعا و نصائح ہی کا نتیجہ تھا کہ مستورات نے خصوصاً مولویصاحب کی ہر دو بیویوں نے جن کا کہ بہت بڑا سہارا مولویصاحب کے دم سے تھا (کیونکہ انکی اولاد بھی کوئی نہ تھی)۔

---

[1] مولویصاحب کا جنازہ چونکہ قریب شام پڑھا گیا تھا اور قبر تیار نہ تھی اس لئے اگلی صبح کو دفن کئے گئے۔ منہ

[1] حضرت اقدس علیہ السلام کہ "دست تو دعائے تو ترحم زخدا" پھر کیسا مبارک ہے وہ کہ جسکا جنازہ خود حضرت مسیح موعود پڑھیں۔

[1] مگر خدا کے فضل سے مولویصاحب کی روحانی اولاد کثرت سے ان کے لئے دعا کرنیوالی اور انکی روح کو ثواب پہنچانیوالی اب بھی موجود ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے آپ کے فیض صحبت سے اسلام کو اور اسلام کے سچے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے سچے نائب امام زمان حضرت مسیح موعود

کوئی جزع وفزع نہ کیا جیسے کہ عام طور پر اس ملک میں مستورات کا دستور ہے۔

اس وقت مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کا نقشہ یاد آتا ہے کہ جو حدیث میں سرور کائنات کے فرزند ابراہیم کی وفات کے تذکرہ میں مذکور ہے۔ حضرت اقدسؑ کی مولوی صاحب کے وفات کے موقعہ پر وہی حالت تھی۔ جو اس دردناک واقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی ہوگی۔ جو کہ آنحضرت کے مفصلہ ذیل الفاظ سے پائی جاتی ہے۔ جو اس پیارے بچہ کی نعش کو جوش محبت سے بوسہ دینے کے بعد حضور نے فرمائے۔

ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون

یعنی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے بھرا ہوا ہے اور ہم اس واقعہ پر سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہتے کہ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہم اس پر راضی ہیں اور اے ابراہیم تیرے فراق سے ہم غمگین ہیں۔

رضا بالقضا کا ثمرہ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے صدمات سے جیسے کہ حضرت اقدسؑ کو پہنچا۔ بعض لوگ مارے غم کے نیم دیوانہ ہو جاتے ہیں اور بعض کے اعصاب کو اس قدر ضعف پہنچتا ہے کہ گویا جوانی میں بوڑھے ہیں اور بارے موت کا منہ دیکھتے ہیں یا زندہ درگور ہو جاتے ہیں اور بعض طرح طرح کے عوارض اور بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یا کم از کم کئی روز تک ان کو اس غم اور فکر سے نجات نہیں ہوتی اور ہر وقت یہی تذکرہ اور رونا ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کی قضا و قدر پر سچے دل سے راضی ہو جاتے ہیں۔ ان پر اس کی رحمتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دل پر ایک ٹھنڈک اور سکون نازل کرتا ہے۔ اگر آنی کی آن بتقاضائے بشریت ان کے دل پر صدمہ ہوتا ہو مگر اس کے بعد فوراً ان کے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قوت اور شجاعت دی جاتی ہے اور وہ صبر اور استقلال کے ساتھ اس مصیبت کو برداشت کرتے ہیں اور وہ ایک آن کے لئے بھی خدا تعالیٰ پر بدظن نہیں ہوتے اور اس کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہوتے۔ اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ ان کو ان بدنتائج سے محفوظ رکھتا ہے جن سے کہ ایک دنیادار خدا کی رحمتوں سے مایوس انسان اپنے لئے ایک [illegible] اور ہلاکت کا منہ دیکھتا ہے۔ دوسرے اسی دنیا میں ان کی دستگیری کرتا ہے۔ اور ان کے لئے اپنے فضل سے ایسے اسباب مہیا کر دیتا ہے کہ وہ آگے سے زیادہ خوشحال ہو جاتے ہیں اور ان کا کل کام اللہ تعالیٰ اور سوا انہیں جیسا کہ تھا اور جو کچھ کہ وہ خدا کی راہ میں کھوتے ہیں اس سے بڑھ کر ان کو دیا جاتا ہے اور اس اگلے جہان میں جو کچھ کہ وہ پاتے ہیں اس کا اندازہ کرنا محال ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولئک علیھم صلوٰۃ من ربہم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون یعنی ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اپنی صلوٰۃ (یعنی درود) بھیجتا ہے۔ اور اپنی رحمت ان پر نازل کرتا ہے اور اصل ہدایت یافتہ یہی لوگ ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کے ماقبل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے سچے ایماندار اور متقی ہونے کا اس سے بڑھ کر کوئی اور عملی ثبوت نہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی خوف۔ بھوک۔ نقصان مال یا نقصان جان یا نقصان ثمرات کی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ اس پر بھی صبر کرے اور خدا کی رضا پر شاکر رہے اور ایسی مصیبت کے نازل ہونے کے وقت یہ کہے کہ ہمارا سب کچھ خدا ہی کا ہے۔ اور ہم نے خود بھی اسی کی درگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا صاحب مرحوم کی بیماری میں حضرت اقدسؑ کو ابتلاء کے ان تمام مدارج کو طے کرنا پڑا اور انہوں نے اعلیٰ درجہ کا نمونہ اپنے خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کی رضا پر راضی رہنے کا دکھایا۔ یہ تو حضرت اقدس کے اپنے صبر و استقلال کا نمونہ ہے جو ہم نے دیکھا۔ دوسرا غور طلب امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ مومنین کے ساتھ ہے اور اس صبر کے صلہ میں ہے ان پر صلوٰۃ اور رحمت نازل کرے گا **وہ حضرت اقدس کے حق میں کس طرح پورا ہوا۔** سو میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر صرف سچے واقعات پیش کرتا ہوں۔ (جیسے کہ میں نے بعض ہیرو کی خلافت کے لئے جو کر لکھا ہے۔ سچ لکھا ہے اور خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ سچ لکھا ہے اور میں نے مبالغہ سے کام نہیں لیا اور ہرگز نہیں لیا) [illegible] کی کو کر واقعات کی بنا پر یہ نتیجہ حضرت اقدس [illegible] منجانب اللہ ہونے پر ثبوت کی تلاش ہے [illegible] [illegible] دروازہ کھول [illegible] [illegible] [illegible] سمجھے کہ [illegible] جہان میں [illegible] خدا کی محبت اور فضل سے [illegible] مستحق ہو گا۔ [illegible] چہرہ [illegible] جہان [illegible]

ہیں خدا کی لعنت اور غضب سے حصہ لیگا۔ ربنا لا تجعلنا منھم۔ آمین۔

حضرت اقدس کو جیسے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے اس بیماری کے ایام میں مختلف رویا و الہامات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے انجام سے اطلاع ملتی رہی۔ جس سے کہ اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی ان کے دل کو آہستہ آہستہ قضا و قدر کے قبول کرنے کے لئے تیار کیا۔ (جیسے کہ پہلے تفصیلاً بیان ہو چکا ہے)* وفات سے چند روز پہلے یہ الہام بھی ہوا کہ تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا یعنی کیا تم اس دنیاوی زندگی کو پسند کرتے ہو (مولوی صاحب کی طرف اس میں اشارہ تھا جن کے لئے دعا کی جاتی تھی کہ شاید اللہ تعالیٰ اپنی قضا و قدر کو ٹال دے یا اس میں عرصہ تک تاخیر ڈالدے) کیونکہ ہمیشہ سے یہی طریق انبیاء علیہ السلام کا چلا آیا ہے جب کبھی کوئی مصیبت یا غم آنے والا ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے فضل سے کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ حیات دنیا پر بہت زور نہیں دینا چاہیئے بلکہ وہ اس قابل ہے کہ اس سے دل توڑ کر اس جگہ دل لگایا جاوے۔ جہاں حیات ابدی ملتی ہے۔ پھر مرحوم مولوی صاحب کی وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے یہ الہام ہوا تھا کہ ارید الخیر یعنی میں خیر کا ارادہ رکھتا ہوں یہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرۃ اقدس و کل جماعت کی تسلی کے لئے الہام تھا جس سے مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کی طرف اشارہ تھا اور اس میں یہ بھی اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وفات سے احمدی جماعت کو کوئی ضعف نہ پہنچنے دیگا۔ اسی کے ساتھ ہی یہ بھی الہام تھا کہ یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنی خدا ہی کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ حد سے زیادہ کسی انسان سے محبت کرنی بھی ایک آدمی کو معبود بنا لینے کے برابر ہوتی ہے۔ یہ جماعت کے لئے اسی قسم کی

---

* بعض رویا اس قسم کی تھے کہ اس وقت ان کے معنے صحت کے سمجھے گئے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان سے درمیانی صحت مراد تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب مرحوم کو اصل مرض یعنی کاربنکل سے تو قریباً بکلی صحت دیدی تھی مگر دوسرے الہامات میں موت کی تصریح تھی اور وہی تقدیر مبرم تھی جو اس طرح سے پوری ہوئی کہ مولوی صاحب مرحوم بالاخانہ میں رہتے تھے۔ انکی عادت تھی کہ جب سوتے تھے اکثر مکان کے [illegible] دروازے کھلے رکھتے تھے۔ رات کو ہوا لگی [illegible] مرض [illegible] ذات الجنب کا عارضہ ہو گیا جس سے کہ ان الہامات کی تطبیق ہوتی تھی۔ کفن میں پیٹا گیا وغیرہ وغیرہ [illegible] انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کے الہام پورے ہوئے۔

نصیحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جیسے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکرؓ نے سب صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا۔ من کان یعبد محمداً فان محمد قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔ یعنی جو کوئی کہ محمد رسول اللہ کی پرستش کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ محمد رسول تو فوت ہو گیا مگر جو خدا کی عبادت کرتا تھا۔ اس کے لئے خدا اب بھی اسی طرح سے زندہ ہے اور اس پر موت ہرگز اور کبھی بھی وارد نہ ہوگی۔ اس الہام میں یہ بشارت بھی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی خود ربوبیت کرے گا۔ اس سے مایوس مت ہو۔ یہ تھی خدا تعالیٰ کی صلوٰۃ اور رحمت جو[*] حضرت اقدس پر مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے ابتدا سے لے کر انتہا تک ہوتی رہی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو اس صدمہ کو صبر و استقلال و ہمت مردانہ کے ساتھ قبول کرنے کے لئے طیار کیا اور ہمیشہ سے نصرت الٰہیہ حضرت اقدس کے اسی طرح سے شامل حال رہی ہے۔ جیسے کہ وہ فرماتے ہیں۔

ہاں خداوند کریم و دلبر و محبوب من
واد و ہردم میدہد تسکیں مرا چوں غمگسار

اور یہ اس الٰہی تسکین اور تسلی اور صلوٰۃ اور رحمت ہی کا نتیجہ تھا کہ حضرت اقدس نے اس شجاعت کے ساتھ سانحہ عظیمہ کو قبول کیا اور یہ نہیں کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ) تصنع کے ساتھ صبر کا اظہار کرتے تھے۔ یا صبر کی تعلیم دیتے تھے۔ بلکہ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ ان کے بدن میں قوت معلوم ہوتی تھی اور ان کے چہرہ سے اور طرز کلام سے اعلیٰ درجہ کی شجاعت کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ اور الٰہی ربوبیت کا ایک نمایاں اثر حضرت اقدس میں معلوم ہوتا تھا یعنی اس قدر صدمہ کے بعد اس ضعیفی کے عالم میں بظاہر عام مشاہدہ کے رو سے یہ ضروری معلوم ہوتا تھا کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو جاتے اور کئی دن کے بعد جا کر ان کی طبیعت سنبھلتی۔ مگر ہم نے بالکل اس کے برعکس[+] دیکھا کہ مولوی صاحب کی بیماری کے ایام میں تو حضرت اقدس [illegible] نہ چل پھر سکتے تھے اور قریب چھ ہفتے کے جمعہ کی نماز کے لئے بھی جامع مسجد میں نہ جا سکتے تھے مگر مولوی صاحب کی وفات کے ایک دن اور ہی ان میں اتنی قوت ہوگئی کہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد اقصےٰ میں تشریف لے گئے اور اس کے بعد قریباً ہر روز باہر سیر کو تشریف لاتے رہے اور کئی روز تک جماعۃ کو اپنی ہر ایک تقریر میں صبر اور استقلال اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کی تعلیم دیتے رہے اور سب کو ہر طرح سے تسلی اور تشفی دیتے تھے۔

خدام کو نصیحت

عین اس وقت کہ ہم مولوی صاحب مرحوم کو دفن کرنے میں مشغول تھے۔ حضرت اقدسؑ کے بڑے صاحبزادے میاں بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدسؑ کی طرف سے پیغام لائے کہ حضور علیہ السلام نے خاکسار اور جماعت کے دیگر سارے احباب کو فرمایا کہ دفن سے فراغت حاصل کرکے چھوٹی مسجد میں آ جاویں چنانچہ سب اس جگہ جمع ہوئے اور حضرت اقدس تشریف لائے اور جماعت کو یوں مخاطب کیا۔

مومن پر جب دکھ آوے شکر کرے کہ اس سے بڑھ کر نہیں آیا۔ اُمّ سلمہ کا پیارا خاوند جب مر گیا۔ اس کے دل میں خیال گزرا کہ اس سے بہتر مجھے کوئی چیز مل سکتی ہے؟ کہا ایمان بڑی چیز ہے۔ نا امید نہ ہو اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور صبر کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس صبر کا اسکو ایسا اجر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور سید کونین افضل البشر فخر الاولین والآخرین کی بیوی ہوئیں پھر اس کو اس شکر کی قدر معلوم ہوئی۔

پھر فرمایا ہمیشہ اپنے رب کا خوف دل میں رکھو اور کسی چیز سے ایسا پیار نہ کرو۔ کہ خدا کی راہ میں اُسے دینے سے تمہارے دل میں کوئی ہرج واقع ہو۔ خدا کی راہ میں ہمیشہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے تم کو حصہ ملیگا۔ پھر فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ یعنی صبر کرنیوالوں کے لئے حضرت اسماعیل اور ہاجرہ کے نمونہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کس طرح سے انپر مصائب ٹوٹ پڑیں اور کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی قدردانی کی کہ جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جان اور مال اور وطن اور ہر ایک چیز قربان کر دینے پر خدا کی رضا کو مقدم کیا تھا۔ انکو کیسا اجر ملا کہ ان کی ذریت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ہر ایک خیر و خوبی سے انکو حصہ دیا۔ اور ابتک انکی یادگار ہیں ان مقامات کو حج کے ارکان میں شامل کیا جو ہمیشہ تک یادگار رہیں گے۔ پھر فرمایا کہ جو کوئی خدا کی راہ میں کچھ کھوتا ہے اسکو بہت کچھ دیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے دن ایسے حادثات اپنے صحابہ میں پیش آتے تھے جیسا کہ ہم کو مولوی صاحب مرحوم کا حادثہ پیش آیا۔ ایک روز آپکے ستر قاری شہید کئے گئے مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو دل ہی ایسا دیا تھا۔ کہ وہ صدمات کی برداشت کرتے تھے۔ اور کسی کو اگر اس قدر غم پہنچتا جس قدر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔ تو وہ انہی غموں سے ہلاک ہو جاتا۔ فرمایا صحابہ ہر وقت خدا کی راہ میں جان فدا کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور دنیاوی زندگی کی مطلق کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور ہر وقت شہادت کے منتظر رہتے تھے۔ قرآن کریم نے ان کا خوب نقشہ کھینچا ہے کہ منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر۔ یعنی ان میں سے بعض ہیں کہ خدا کی راہ میں جان فدا کر چکے ہیں اور بعض ابھی انتظار میں ہیں فرمایا۔ ایک صحابی کا بھائی جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ وہ کھجور کھانے لگا تھا۔ کہا تف ہے اے نفس تجھ پر۔ تیرا بھائی تو شہید ہو گیا ہے اور تو کھجوریں کھاتا ہے۔ کھجوریں پھینک دیں اور میدان جنگ میں جا دھسا۔ بہت لڑا اور شہید ہو گیا۔ فرمایا دنیا کی زندگی کو پیار نہ کرو۔ صحابہ کا نمونہ ہمیشہ مدنظر رکھو اور مصائب پر صبر کرو۔ خدا کی درگاہ سے نعم البدل پاؤ گے۔ فرمایا۔ ایک صحابی محنت کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کا ایک بچہ بیمار تھا۔ اس کے پیچھے مر گیا۔ جب وہ شام کو گھر پر واپس آیا اس کی بیوی (یعنی اس بچہ کی ماں) نے اپنے اس پر ظاہر نہ کیا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے۔ اس کو صدمہ نہ ہو۔ خوش خوش اپنے خاوند کا خیر مقدم کیا۔ حسب سابق اس کو کھانا کھلایا۔ اسکی خدمت میں مصروف رہی۔ رات کو خاوند سے جماع کیا۔ فرشتے نے آواز دی کہ اس صبر کے بدلہ ایک بچہ اللہ تعالیٰ تجھے عطا کریگا جو ایماندار اور کتاب کا محافظ ہوگا۔

خدا تعالیٰ پر تکیہ رکھو وہی سب فضلوں کا مالک ہے وہی تمہاری دستگیری کریگا۔ جو شخص اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی خدا کی نذر کرتا ہے اس کے اندر کوئی آلائش نہیں رہتی۔ مومن کو چاہیئے کہ خدا کو اختیار کرے اور اس زندگی کو خدا کے لئے سمجھے۔

خدا تعالیٰ دونوں پلڑوں کو دیکھتا ہے یعنی دین اور دنیا۔ مومن اور غیر مومن میں فرقان پہلے انسان اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ پھر آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کے اس نمونے سے ایک سبق

میں نے جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے اس سلوک کا نمونہ پیش کیا ہے جو مولوی صاحب مرحوم کی علالت میں ان سے ظہور میں آیا۔ یہ ایک کافی ثبوت ہے ان کا ایک اعلیٰ درجہ کا مسلمان اور مؤید من اللہ ہونے کا۔ کیا اس قسم کی وفاداری اور نباہ کبھی کسی مفتری

---

[*] مولوی صاحب کی بیماری کے تین آخر کے دن یعنی جس روز پھنسی نکلی حضرت اقدس کو فنزع عیسیٰ ومن معہ۔ یعنی حضرت مسیح موعود اور ان کی جماعت پر ایک بڑا اندوہناک حادثہ پیش آئیگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی زندگی کے اس طور سے خاتمہ کی طرف اشارہ تھا۔ جیسے کہ بیان کیا گیا۔

[+] حضرت اقدس کے ساتھ یہ قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیماری اور صدمہ کے بعد اکثر اوقات فوراً پہلے سے قوت اور ہمت دیدیتا ہے اور یہ امر خارق عادت ہے۔ میں نے خود کئی مرتبہ حضرت اقدس کو بعض عوارض میں سخت ضعف اور کمزوری کی حالت میں دیکھا۔ مگر مع اصل عارضہ کے دور ہو جانے کے بعد انہیں پوری قوت اور طاقت مل جاتی ہے جیسے کہ کبھی بیمار ہی نہ ہوئے تھے اور کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت دنوں تک آپ کے اندر کوئی غذا نہیں گئی مگر عارضہ کے رفع ہونے کے بعد انہیں ایسی طاقت میں پایا کہ جیسے کوئی عارضہ ہی نہ تھا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس عرصہ میں گویا کہ ہر وقت اعلیٰ سے اعلیٰ غذا کھاتے رہے تھے اور حضرت اقدس کے نمونہ سے میں خیال کرتا ہوں کہ حضور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ والذی ھو یطعمنی و یسقین یہی معنے رکھتا تھا کیونکہ اصل میں کوئی روحانی غذا دی ہوتی ہے کہ جو اس قدر کے عوارض و شدائد مصائب کی حالت میں بھی ان لوگوں کی قوت کو قائم رکھتی ہے ورنہ جس قسم کی مخالفت اور تکالیف اور شدائد مصائب کی یہ [illegible] گروہ برداشت کرتا ہے اور کسی انسان کا دل و گردہ نہیں کہ سوائے خدا کے اس خاص فضل کے انکی برداشت کرسکے۔ منہ۔

ان اللہ سے کبھی کچھ دین پایا ہے۔ اور ایسی شدید مصائب کے اللہ تعالیٰ پیش قدمی اور پھر مسدود اس کی نشانات سے کامل طور کا نمونہ دیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کمال کبھی ایسے انسان سے ظہور میں آیا ہے جو مؤید من اللہ نہ ہو بلکہ اس پر افترا کرنے والا ہو؟ خوب سوچو اور غور کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے استقامت چاہو کہ وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائے۔ اور دعا کرو کہ خدا کے مامور کی مخالفت یا اس کی صحبت سے بے بہرہ رہنے کی حالت میں خاتمہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مر جاوے اور اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے وہ جہالت یعنی بے ایمانی کی موت مرتا ہے اور مومن کیلئے یہ بات محرومی کا موجب ہے کہ اس کا خاتمہ اس طور سے ہو۔

مبارک وہ ہیں جو سعید الفطرت ہیں ان کے لئے بشارت ہو۔ کہ وہ ضرور خدا کے فضل سے ہدایت پا جاویں گے چاہیئے کہ وہ خدا کی جناب میں دعائیں لگے رہیں اور اس سے ہر وقت استقامت چاہیں۔ آمین۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہماں مردم
کہ او مجدد ایں دیں و رہنما باشد
لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد
عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدوند
کہ ہر کجا کہ غنی مے بود گدا باشد
گلے کہ روئے خزاں را نگہ نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمتت رسا باشد
منم مسیح بآنگ بلند مے گویم
منم خلیفہ شاہے کہ بر سما باشد
مقدر است کہ روزے بریں اویم زمیں
ہزار دل بزبان برہم فدا باشد
زمین مردہ ہمیں خواست عیسوی انفاس
زوعظ بے عملاں خود اثر کجا باشد
کشادہ اند در فضل گر کنوں نائی
زنا سعادتیٔ بخت نارسا باشد

(باقی آئندہ)

ریویو

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شائقین قرآن شریف کو مژدہ

لغات القرآن کا پہلا حصہ چھپکر شائع ہوگیا

قرآن شریف خدا کی پاک کتاب عربی زبان میں ہے اور ہر مسلمان کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے معانی کو سمجھے اور اس پر عمل کرے اہل ہند کے واسطے یہ امر مشکل ہے جب تک کہ قرآن شریف کی لغات کے ترجمہ سے ان کو آگاہی حاصل نہ ہو۔ پھر کسی زبان کی لغات کی پوری تشریح اس کا تثنیہ اور جمع اور اس کی مثالیں صرف اسی زبان میں بیان ہو سکتی ہیں دوسری زبان میں بیان نہیں ہو سکتیں۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر عرب صاحب عبدالحی کے دل میں خیال آیا کہ لغات القرآن کی ایک ایسی جامع کتاب طیار کی جاوے جو باوجود ان تمام صفات کے پھر اہل ہند کے واسطے مفید ہو سکے یہ بات صرف اس طرح سے حاصل ہو سکتی تھی کہ کتاب عربی میں ہو اور ساتھ ساتھ ترجمہ اس کا اردو میں ہو۔ عربی تو عرب صاحب کی مادری زبان تھی اور پھر حضرت مولوی نورالدین صاحب کا کتب خانہ ان مخدوم کی مہربانی سے ان کے لئے کھلا تھا۔ لیکن اردو کے واسطے انہوں نے ایک لائق سند یافتہ اور عزیز عالم مولوی محمد سرور شاہ صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک کتاب **لغات القرآن** کو طیار کیا ہے جس کے چھپانے پر ایک زر کثیر خرچ ہوا ہے۔ کتاب تمام حروف الہجی الف سے غ تک ۲۸۸ صفحہ میں پوری ہو گئی ہے اور بعض دوستوں کے مشورہ سے اس کو حصہ اول کر کے شائع کر دیا گیا ہے اور باوجود اس قدر ضخامت اور اس قدر محنت اور خرچ کے قیمت صرف عہ رکھی گئی ہے چونکہ اس کتاب کو سب نے بہت پسند کیا ہے اور صرف ۵۰۰ جلد چھپوائی گئی ہے۔ اس واسطے جو صاحبان خریدنا چاہیں جلد درخواستیں بنام مصنف صاحب قادیان ارسال فرماویں۔ دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ وی پی منگوانا زیادہ محفوظ طریق ہے۔ والسلام

ایک تحریک

مولوی محمد یامین صاحب [illegible] نے تحریک فرماتے ہیں کہ اخبار کا کوئی ایک لاکھ پرچہ چھپوا کر تقسیم کیا جائے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت بھی ہو جائے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ - مینیجر

درس قرآن

بعض دوستوں کی تحریک پر جن میں ایک ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی ہیں میں اس خیال میں ہوں کہ درس کی تمام اخبار کے ساتھ چند صفحات اور بڑھائے جاویں جن میں صرف درس قرآن ہی ہو۔ علاوہ اس کے [illegible] ہے جو صاحب چاہیں ان صفحات کو خرید فرماویں اور جو نہ چاہیں نہ لیں صاحب پروپرائیٹر کے ساتھ ہی اس معاملہ میں خط وکتابت ہو رہی ہے اور ناظرین اخبار کی بھی رائے طلب کی جاتی ہے۔ - مینیجر

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت خیر و عافیت سے ہیں اور عموماً روزانہ صبح اور نماز ظہر و عصر کے وقت باہر بیٹھتے ہیں۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کا نیا دور شروع ہے۔ اس دور میں آں مخدوم بالخصوص ہر درس میں یہ دکھاتے ہیں کہ سارا قرآن شریف سورہ الحمد کی تفسیر ہے۔

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پیر گولڑوی کے جواب میں ایک رسالہ مختصر لکھا ہے اور اس میں پیر صاحب کی بیماری کے علاج کے واسطے ایک لطیف نسخہ بھی لکھا ہے۔

عام اخبار

ہولناک آتش فشانی اور زلزلہ۔ اٹلی ویسوویس

ہفتہ گذشتہ کو سخت زلزلہ آیا اور غضب کی آتش فشانی ہوئی تمام رصدگاہ اور ریلوے برباد ہو گئی۔ چند سائنس دان عین وقت پر جان بچا کر گئے۔ کئی دیہات منہدم ہو گئے۔ کوہ وسوویس سے ۳۳ میل تک چاروں طرف اندھیرا چھا رہا ہے۔ ۹ تاریخ کو آتش فشانی تھم گئی اور ہر چند نیپلز پر خاک برسنا بند ہے مگر بھونچال آ رہے ہیں۔ جن سے بے شمار جانیں اور سینکڑوں مکانات تلف ہو گئے ہیں۔ نیپلز کے در و دیوار اور چھتوں پر کئی کئی انچ خاک جم گئی۔ ندی لاوا جو ۹ فٹ گہری اور ۲ فٹ چوڑی تھی۔ چلنے سے بند ہو گئی۔ ڈیوک آف اوسٹا نے امن قائم رکھنے اور تباہ شدوں کو مدد دینے کے لئے فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ تعجب کی خبر ہے کہ شاہ عمانوئیل اٹلی بذات خاص وسوویس پہنچے۔ راکھ کے انباروں۔ سڑکوں کی بربادی اور بے شمار لاشوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ نظارہ جگر خراش تھا۔

ژالہ باری سے نقصان کان پور میں اس غضب کی ژالہ باری ہوئی کہ اسٹیشن پر سگنل کے چند ستون بھی گر پڑے۔

امرتسر میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان ہوا سیالکوٹ میں بھاری بارش نے نقصان پہنچایا ہے۔

پچھلے ہفتہ مختتمہ ۷۔ اپریل میں ہندوستان میں وبائی طاعون سے قریب ۲۰ ہزار مرے (۱۹۰۲۰)

پچھلے ہفتے طاعون سے پنجاب میں [illegible] فوتیاں ہوئیں صوبجات متحدہ میں [illegible] فوتیاں۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اوّل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری۔ وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ /

سنون دندان۔ لو اب کیکو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کیے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چیستے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پس آئے ایک دفعہ لگانے سے فوراً بفضل بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۴/

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیں کہ آپ کیسا کرائی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سانٹھ عدد حبوب ۶/

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لب گڈھ
ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ / (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریاں اللہ بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۳
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱عہ
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱عہ	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بلا فائدہ خط و کتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینیکے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتمیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶)۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ر فیصدی لیا جائیگا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کیساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کہی جاتے ہیں یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعائت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام** کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دیکھ رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہٰذا ایسے احباب سے ار پایہ تک رعائت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین و ایمان کی پاسداری کریں تاکہ جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۱۲ صفحہ ۸ /

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ عہ

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سُستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس کی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی نو انگشت اعضا کے اندر گھس کر اسے گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں لوگوں مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ دو چند آدمی بیمار ہوئے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض ہو دور ہو وے۔

مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلا برقی۔ روغن نعش۔ قوت باہ کی دوائی شامل ہیں) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے صرف تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصول ڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دفع کرتی اور بدن کو طاقتور بنانے کے واسطے یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین۔ زنک فاسفائڈ۔ کوکا۔ نکس وامیکا۔ سوما فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سُرعت۔ رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکا نہ ہووے قیمت فی شیشی ۲۰ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

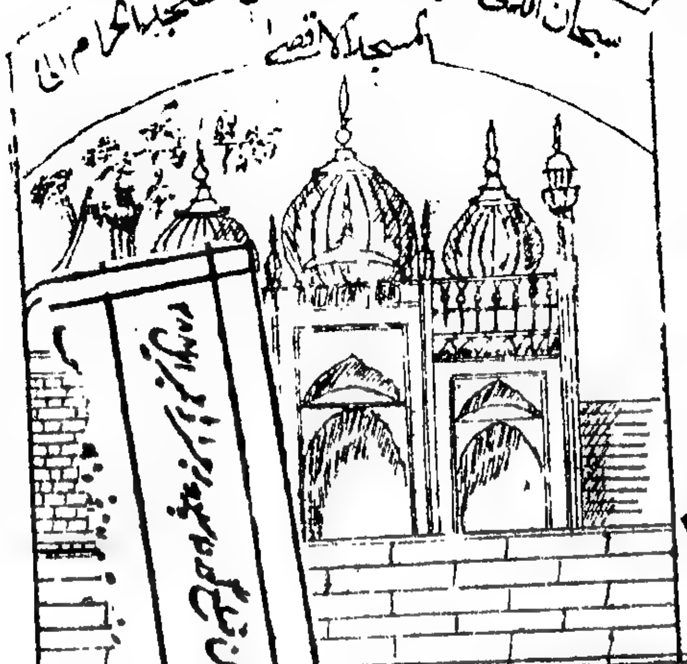

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

اے جہان منتظر خوش باش کامد نشان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر

سلسلہ جدید جلد ۲

سلسلہ قدیمہ جلد ۵

۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

[illegible] قادیان [illegible] | ایڈیٹر حضرت محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ سے [illegible] عہ
[illegible] درجہ اول جنکو [illegible] حق حاصل ہے [illegible] معززین درجہ دوم [illegible] حق حاصل ہے [illegible] معززین درجہ سوم سے و عام قیمت [illegible] عام قیمت بالعموم فی پرچہ [illegible] اجزاء ایک [illegible] کے اندر اندر قیمت [illegible] روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب [illegible] جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے [illegible] آنا چاہئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ مینجر
لوکل [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیے۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ لیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - ڈائری - اخبار قادیان -
صفحہ ۳ - امرتسری اخبار - نجیب آباد کے مولویوں کو چیلنج -
صفحہ ۴ - ڈاک ولایت -
صفحہ ۵ - خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشان - کاذب مسیح کا بد انجام
صفحہ ۶ و ۷ رسید زر - کھلی چٹھی بنام نیاز احمد صاحب میرٹھی -
صفحہ ۸ - تصدیق بالرویا - انصار بدر سے ضروری التماس -
صفحہ ۹ - خط
صفحہ ۱۰ - سچی بشارت -

بدرِ مسیح

یکم ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶ - اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اپریل ۱۹۰۶ء - حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رویا میں دیکھا۔ کہ زندہ ہو گئے ہیں۔

فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کوئی ایسا نشان دکھائے۔ جس سے دین اسلام کی زندگی مخلوق پر ثابت ہو جائے۔

۲۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا آج رات بیماری کی حالت میں الہام ہوا تھا۔

"اِشْفِنِی مِنْ لَدُنْکَ وَارْحَمْنِی"

ترجمہ - مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر۔

فرمایا - چند روز ہوئے کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی اور پھر الہام ہوا۔

"وَیْلٌ لِّہٰذِہِ الْاِمْرَأَۃِ وَبَعْلِہَا"

ترجمہ - اس عورت کے لئے عذاب مقدر ہے اور اس کے خاوند کے لئے بھی۔

* * *

اخبار قادیان

شیخ ضیاء اللہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ سرکاری مانسہرہ قادیان پہنچ گئے ہیں اور مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں سیکنڈ ماسٹر و ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول مقرر کئے گئے ہیں۔ شیخ صاحب ایک لائق اور تجربہ کار ممبر صیغہ تعلیم کے ہیں۔ کئی جگہ انہی کے حسن انتظام سے نئے مدارس قائم ہوئے اور جہاں کہیں وہ رہے۔ ان کے انتظام اور تعلیم پر افسر اور ماتحت اور طلباء ہمیشہ خوش رہے۔ امید ہے کہ ماسٹر صاحب کے یہاں آنے سے مدرسہ کی حالت انتظامی اور تعلیمی میں نمایاں ترقی ہوگی۔

کتاب لغات القرآن۔ مصنفہ سید عبد الحی صاحب عرب شائع ہو گئی ہے۔ گذشتہ اخبار میں اس پر مفصل ریویو کیا جا چکا ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اس کتاب کو جلد خرید کر کے فائدہ حاصل کریں۔ قیمت صرف عہ حصہ اول ہے۔ جو شائع ہو چکا ہے۔

اس ہفتہ میں شیر محمد صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ دفتر مشیر مال بہون سے - حکیم محمد دین صاحب - میاں نواب خان صاحب - فضل دین صاحب گوجرانوالہ سے - مخدوم محمد صدیق صاحب احمدی والہ - حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور بابو غلام محمد صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب - حکیم نور محمد صاحب لاہور - وکیل عظیم اللہ صاحب حیدر آباد دکن سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

ڈائری

القول الطیب

۲۶ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا - یہ دن ایسے ہیں کہ گویا آسمان کی زمین کے ساتھ کشتی ہے۔ بالکل غیر معمولی دن ہیں اور غیر معمولی واقعات ہر طرف سے پیش آ رہے ہیں اور اپنے غیر معمولی ہونے میں روز بروز بڑھتے جاتے ہیں۔ کہیں زلازل ہیں۔ کہیں طوفان آ رہے ہیں کہیں لڑائیوں میں مخلوق ماری جاتی ہے۔ کہیں طوفان سے لوگ تباہ ہو رہے ہیں۔ کہیں آگ لگ رہی ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ ان سب باتوں کو معمولی سمجھ کر اپنی غفلت میں حسب معمول سوئے ہوئے ہیں اور کچھ فکر نہیں کرتے۔

خدا تعالیٰ کا منشاء اور ہے اور لوگوں کے ارادے کچھ اور ہیں راستباز اطاعت اور اعمال سے پہچانا جاتا ہے جس صورۃ میں ہم ان لوگوں کے سامنے نشان پیش کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث کے نصوص دکھاتے ہیں اور پھر وہ انکار کرتے ہیں۔ تو وہ لوگ راستباز نہیں کہلا سکتے۔ خدا کو کیا پرواہ ہے۔ کہ یہ لوگ تعداد میں زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کثرت اور تعداد کے رعب میں نہیں آتا۔ قلیلٌ من عبادی الشکور۔ دیکھو حضرت نوحؑ کے وقت کس قدر مخلوق غرق آب ہوئی۔ اور ان کے بالمقابل جو لوگ بچ گئے۔ ان کی تعداد کس قدر تھی۔

فرمایا - پیرزادگی کا مرض دق اور سل سے بدتر ہے کیونکہ ان میں رعونت اور تکبر کا مادہ ہوتا ہے۔ اور خواہ مخواہ ایک عظمت اپنی دکھاتے ہیں اور فقیری کا دم مارتے رہتے ہیں۔

۱۷ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا بعض لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے مانگے ہوئے معجزات ان کو دکھلائے جائیں یہ درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں جس حد تک خدا تعالیٰ کا قانون قدرت تشفی دینے کا ہے اگر اس حد تک تشفی نہ ہو جائے تو پھر مؤاخذہ کے لائق انسان ہو جاتا ہے۔

فرمایا - خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ ان کو قبول کرے گا۔ باقی جو لوگ اپنی ضد پر قائم رہتے ہیں اور شقاوت کی راہ سے انکار کرتے ہیں۔ وہ راستباز نہیں ٹھہر سکتے۔

فرمایا - دینی عقل اور ہے اور دنیوی عقل اور ہے جو لوگ دنیوی عقل میں ریاضت کرنے والے ہیں وہ یہ دعوے نہیں کر سکتے۔ کہ ان کو ساتھ ہی دینی عقل بھی حاصل ہو گئی ہے۔ بلکہ دینی عقل تقویٰ سے تیز ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ جسقدر پاکیزگی بڑھتی ہے۔ اسی قدر معرفت بھی بڑھتی جاتی ہے

۱۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا - خدا تعالیٰ اپنے وجود کو آپ دوبارہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ کوہ طور پر تجلیات الٰہیہ کا نشان دکھایا گیا تھا۔ ایسا ہی اب بھی دکھایا جائے گا۔ جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا۔ وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں۔ کہ تو بھی ایک رسول ہے۔ جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا بجز طوری مشاہدات کے اب دنیا کے لوگ سیدھے نہیں ہو سکتے۔

* * *

امرتسری اخبار

اہل حدیث کے ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ نے اپنے دہلوی خریدار حافظ محمد فاروق صاحب کے ایک معقول استفسار کے جواب میں جو جواب لکھا ہے وہ ناظرین بدر کی دلچسپی کے لئے بجنسہٖ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ مولوی صاحب ثناء اللہ اپنے اور ہمارے طریق اندراج کو غور سے دیکھیں گے۔

سوال نمبر ۴۴۔ عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا یا نہیں؟ اگر آپ کا انتقال نہیں ہوا تو قرب قیامت جو نازل ہونا سنا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔ اگر صحیح ہے تو عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے یا اپنی شریعت بموجب انجیل پھیلائیں گے؟ اگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے تو ان کا پیغمبری کا درجہ رہے گا یا نہیں؟ اور میدان حشر میں کس درجہ میں ہوں گے؟ کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو امتی ہوئے۔ پیغمبری کا درجہ نہ رہا اگر پیغمبری کا درجہ رہا۔ تو خاتم النبین ہونے میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں شک پڑتا ہے۔ مہربانی فرما کر عقلی و نقلی جواب دیں۔

(حافظ محمد فاروق از دہلی۔ خریدار اہلحدیث)

جواب نمبر ۴۴۔ قرآن و حدیث کے ظاہری معانی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہیں چنانچہ ارشاد ہے۔ مَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۔ یعنی کافروں نے حضرت مسیح کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اسے اٹھا لیا اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ بتلا رہا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ کا رفع کسی ایسی طرح سے ہوا ہے کہ لوگوں کی نظروں اور خیالوں میں مستبعد اور خلاف قانون قدرت ہے۔ جیسے کہ سر سید احمد خان اور ان کے فیضیاب مرزا صاحب قادیان کہتے ہیں۔ اسی لئے عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۔ کا لفظ لگایا گیا ہے ورنہ اگر رفع بالموت ہوتا تو کیا مستبعد تھا یہ تو عموماً ہر ایک صالح اور غیر صالح انسان کو پیش آتا ہے پھر اس استبعاد کے رفع کرنے کو عَزِیْزًا حَکِیْمًا کیوں فرمایا بس حضرت عیسیٰ ؑ زندہ ہیں اور قرب قیامت تشریف لائیں گے اور اسلامی شریعت کی تابعداری کریں گے جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہم السلام کے تابع تھے باوجود اس کے نبی تھے۔ وَجَعَلْنَا اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِیًّا ۔ کوئی نبی اگر کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت اس کی مسلوب نہیں ہو جایا کرتی یہ تو ناواقفوں کے خیالات ہیں کیا جتنے نبی آئے ہیں وہ سب اپنی اپنی کتاب اور شریعت الگ لائے ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ اپنی نبوت سابقہ کے اعتبار سے نبی تھے۔ مگر بوقت نزول امتی ہوں گے اور قیامت کو بھی نبی ہوں گے اور امت محمدیہ کا بھی فخر ان کو حاصل ہو گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں۔ (اہلحدیث)

اب ایڈیٹر صاحب اہل حدیث ہی بتائیں کہ آپ کے اس جواب سے استفسار کنندہ کی کیا اور کس طرح تسلی ہوئی ہو گی۔ یوں تو اس جواب میں حسب معمول مَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ سے حضرت مسیح ؑ کے صعود جسمی کو اپنے زعم میں ثابت کر دیا ہے مگر اس فرضی صعود پر جو اعتراض وارد ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جس خیالی رفع پر آپ اڑے ہوئے ہیں اس کا قرآن کریم میں کہیں ذکر بھی ہے یا محض ضد اور تعصب سے ہی کام لیا جا رہا ہے اور نہیں تو کم از کم اتنا ہی سوچا ہوتا کہ قرآن مجید میں یہ معاملہ کون سی بنا پر ذکر کیا گیا ہے اور وہ بنا آیا جسمی رفع کو چاہتی ہے یا روحانی کو۔

میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے آپ کے دعوئے علمی پر اس وقت بڑی حیرت ہوتی ہے۔ کہ جب آپ کے اس استدلال کو پڑھتا ہوں کہ ”یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے“ گویا آپ کے نزدیک اگر آسمان پر بچا لینے کی بجائے زمین پر رکھا جائے۔ تو نعوذ باللہ خدا غالب اور حکمت والا نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہمارا یہ عقیدہ نہیں بلکہ ہمارا تو اس بات پر قوی ایمان ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خواہ آسمان ہو۔ خواہ زمین ہر ایک جگہ پر یکساں متسلط و متصرف ہے۔ ہمارے اس اعتقاد کے رو سے تو خدا کا غالب اور حکمت والا ہونا جلدی سمجھ میں آ جاتا ہے۔ کہ خدا بڑا ہی غالب اور زبردست ہے۔ کہ باوجود تمام دشمنوں کے موجود ہوتے بھی اس نے اپنے پاک نبی کو بچا لیا۔ مگر آپ کے محدود عقیدہ پر تو ایک سچے معترض کو اس اعتراض کا موقع ملتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ ؑ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ تو یہودیوں کو کیوں نہ معذور سمجھا جائے باقی رہا۔ ”خلاف قانون قدرت“ سو آپ کا یہ بے معنی استدلال بھی غلط اور بے محل ہے۔

بھلا قانون قدرت کا یہاں ذکر و تعلق کیا۔
ذرا کچھ سوچ کر لکھنا میرے دوست ثناء اللہ

تعجب ہے کہ حضرت نوح ؑ کو طوفان عالمگیر سے بچانے کیواسطے زمین پر اسباب مہیا ہو گئے۔ حضرت موسےٰ کو فرعون کے لشکر سے محفوظ رکھنے کے واسطے زمین پر جگہ مل گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت ہجرت قاتلوں کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے زمین پر ہی طیاری ہو گئی۔ لیکن مسیح یسوع کے وقت میں زمین پر کوئی گنجائش باقی نہ رہی کہ وہ بچ سکتے اور بالآخر انہیں آسمان کی طرف ہی کھینچنا پڑا۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

دیگر آپ کے اس جواب سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صاحب کتاب نہیں مانتے حالانکہ آپ کے مولویوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ؑ پر جو کتاب اتری تھی اس کا نام انجیل تھا کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی اس صریح غلطی کا اقرار کریں گے اور اسی ضمن میں ہم آپ کے اس عقیدہ کو بھی وضاحت سے سننا چاہتے ہیں کہ جس حالت میں حسب آیت ولو شئنا لرفعناہ بہا ولکنہٗ اخلد الی الارض واتبع ھواہ ۔ غیر صالح کا رفع ناممکن ہے تو پھر آپ جس آیت یا حدیث کے رو سے غیر صالح انسان کا رفع مانے ہوئے ہیں۔ اس سے ہمیں بھی اطلاع دیں۔

سوم۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک اسرائیلی مسیح کا دوبارہ آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ابھی ہر ایک اہل کتاب کا اس پر ایمان لانا مقدر ہے۔ اس لئے میں ملتمس ہوں کہ وہ اپنے اخبار اہل حدیث کے ذریعے آیات۔ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ واذ تاذن ربک لیبعثن علیہم الی یوم القیامۃ من یسومہم سوء العذاب کی تطبیق سے مطلع فرماویں

الراقم
خاکسار محمد حسین۔ مسافر احمدی

نجیب آباد کے مولویوں کو چیلنج

اگرچہ یہ عاجز کئی سال سے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے ادنیٰ غلاموں کے زمرہ میں شامل ہونے کا فخر رکھتا ہے مگر جنوری سنہ ۰۶ء کی شروع تاریخوں میں جب یہ عاجز اور اخویم نظام الدین صاحب دونوں دارالامان حاضر ہو کر اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے بعد واپس نجیب آباد آئے تو خاص طور سے نجیب آباد کے اکثر کند ذہن لوگوں نے ہم دونوں احمدیوں کی مخالفت اور خدا کی پاک اور ناجی جماعت کی تردید میں اہتمام کرنا شروع کیا۔ چنانچہ اول المخالفین جناب احمد اللہ خان صاحب اور اس عاجز کے درمیان جو جو رسل و رسائل ہوئے۔ اس سے ناظرین الحکم بخوبی واقف ہیں جناب احمد اللہ خان صاحب اور ان کے گروہ کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ نجیب آباد والوں میں سے چند مستعد اور نیک روحیں حق کی جانب اور کھنچ آئیں اخویم ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب و اخویم منشی عبدالعلیم خان صاحب وغیرہ کی وجہ سے ہماری قلیل مگر مستعد جماعت یہاں کے جبہ پوش واعظین کی نگاہوں میں خار کی طرح کھٹکنے لگی اور اب انہوں نے مسجدوں میں سلسلہ حقہ کی مخالفت میں وعظ بیان کرنے شروع کر دیئے مگر وہ یاد رکھیں اور خوب یاد رکھیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے ہرگز ہرگز خدا کی روشن کی ہوئی مشعل کو گل نہ کر سکیں گے **واللہ متم نورہ**۔ کا نظارہ ایک دن دنیا دیکھے گی اور ضرور دیکھے گی بلکہ دیکھ رہی ہے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ ان لوگوں نے اپنے اخلاق اس قدر بگاڑ لئے ہیں کہ یہودیوں کے علماء شدیدگی

نمایاں ت پیچھے رہ گئے ہیں۔ ہماری جماعت کے بعض بے پڑھے لکھے آدمیوں کو چھیڑنا اور اپنی مولویت دکھانا۔ ہر اعتراض کو ہنسی میں اڑانا یا اعتراض سن کر خواہ مخواہ آگ بھبوں چڑھانا اور غصہ دکھانا ان لوگوں نے اپنا وطیرہ قائم کر رکھا ہے۔ جبہ پوش مولویوں کے معتقدین اور ہمارے مخالفین عام لوگ اس تاک میں رہتے ہیں کہ کسی بیچارے احمدی کو ایسی جگہ دیکھیں کہ جہاں ان کے کوئی خود پرست مولوی بھی کہیں قریب ہی موجود ہوں۔ بس پھر کیا تھا! اس بیچارے احمدی کو مولوی صاحب کی خدمت میں فوراً ہی پیش کر کے اور سب مل کر پھبتیاں اڑا کر اور ایک نیک مسلمان کا اپنے رندانہ الفاظ سے دل دکھا کر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے فلاں قادیانی کا خوب مذاق اڑایا۔ افسوس یہ لوگ ٹھٹھا کرنے والوں کے انجام پر غور نہیں کرتے جن سے کہا جائے گا۔ ذالکم بانکم اتخذتم آیت اللہ ھزوا وغرتکم الحیوۃ الدنیا فالیوم لا یخرجون منہا ولا ھم یستعتبون۔ اگرچہ آج کل ہم لوگوں کو مباحثے کرنے اور لڑنے جھگڑنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا خود اپنی قہری تجلیوں سے اس سلسلہ کی حقانیت ثابت کرنے والا ہے مگر اس وقت چند عزیز بھائیوں کے ارشاد اور چند ناقابل برداشت روایتوں کے سننے کی وجہ سے میں ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ پڑھ کر بذریعہ اخبار بدر یہ چیلنج سب نجیب آبادی مولویوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں (کسی خاص مولوی کو مخاطب نہیں بناتا۔ جس مولوی کا جی چاہے) کہ آپ لوگوں سے تقریری مباحثہ میں اس لئے مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ کو کانوا بہ یستھزءون کا مصداق پاتا ہوں۔ لہذا تقریری مباحثہ میں سوائے تضیع اوقات اور بدمزگی کے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ ہاں تحریری مباحثہ کے لئے میں بالکل مستعد و تیار ہوں اگر کچھ غیرت و حمیت کا مادہ اور دین کی حمایت کا جوش ہے تو آؤ اور حیات و وفات عیسیٰؑ اور اس کے بعد دوسرے مسائل کے متعلق تحریری مباحثہ کرو۔ نہیں تو اپنی کم لیاقتی کو چھپائے ہوئے خاموش بیٹھے رہو اور خفیف الحرکاتی سے باز رہو اور یاد رکھو کہ اگر ناخنوں تک کا بھی زور لگا دوگے۔ تو حق کے طالبوں کو حق کی جانب سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا سکو گے۔ بعض مولوی صاحبان یہ بھی فرمائیں گے کہ یہ شخص ہمارا مد مقابل نہیں۔ قادیان سے مرزا صاحب کو بلاؤ تو ان سے مباحثہ کریں گے مگر میں کہتا ہوں کہ ایسا فرمانے کے وقت ان کو اپنے موٹے جسم سے بھی زیادہ موٹے نفس کی پیروی چھوڑ کر خدا و رسول کی مرضی کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ باقی اگر ضرورت ہوئی تو ایسا کہنے والے حضرات کی وجاہت اور مایۂ لیاقت و مبلغ علم کی قلعی بھی کھول دی جائے گی۔ اگر عدل اور انصاف سے کام لیا جاوے۔ تو جماعت کا ایک بے پڑھا لکھا آدمی ان مولویوں کے معتقدات کی غلطیاں ان پر ظاہر کر کے ساکت کر سکتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ولقد مکنٰھم فیما ان مکنٰکم فیہ وجعلنا لھم سمعا و ابصارا و افئدۃ فما اغنی عنھم سمعھم ولا ابصارھم ولا افئدتھم من شیٔ اذ کانوا یجحدون بایت اللہ وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون۔

الراقم

اکبر شاہ خان۔ احمدی۔ نجیب آباد

* * *

ڈاک ولایت

پروفیسر جے ایس لولینڈ صاحب نے اخبار لائٹ آف ٹرتھ مورخہ ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۶ء میں جو شہر شکاگو واقعہ ملک امریکہ سے نکلتا ہے عیسائیت پر ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں سے چند سطور بطور نمونہ اس جگہ ترجمہ کر دی جاتی ہیں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ جس ملک سے ہمارے مشنری بہادر ہم کو عیسائی بنانے آتے ہیں ان کے اپنے ملک میں تعلیم یافتہ گروہ کا عیسوی دین کے متعلق کیا خیال ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ " بائبل ایک تاریخی قصہ ہے جس میں کچھ جھوٹے فسانے بھی درج ہیں۔ کچھ اخلاقی اصول بھی ہیں اور کچھ مذہبی باتیں ہیں اور بعض باتیں اس میں عمدہ ہیں لیکن افسوس ہے کہ انہیں عمدہ کو عیسائی لوگ نہیں مانتے۔ مثلاً بائبل کے بنیادی تمدنی قوانین میں سے ایک یہ ہے۔ کہ سود خواری حرام ہے اور بیاج لینے والا گناہ گار ہے۔ شریعت کے اس حکم کی مخالفت تمام عیسائی اور یہودی کرتے ہیں۔ مسیح کے زمانہ کے بعد بھی کچھ عرصہ تک عیسائی لوگ اس حکم کے پابند رہے تھے اور وہ سود کھانے کی عادت نہ رکھتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ انہوں نے سود خواری کو جائز اور حلال کر لیا۔"

اسی مذکورۃ الصدر اخبار میں آر۔ اے ڈوگ صاحب ساکن شہر الامیڈا واقعہ ریاست کیلیفورنیا تحریر فرماتے ہیں۔ بہت غور اور فکر اور تاریخ حال اور گذشتہ مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا ہوں۔ کہ موجودہ عیسویت بالکل جہالت اور کفر سے بھری ہوئی ہے۔ یسوع ایک غریب انسان تھا۔ غریبوں کے ساتھ رہتا تھا۔ امیر اگر کوئی اس کے پاس آنا بھی چاہتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ جا اپنا تمام مال و متاع فروخت کر ڈال پھر میرے پاس آ وہ کسی رسم کا پابند نہ تھا۔ اس نے کبھی ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا کہ آدم نے گناہ گار ہو کر سب کو گناہ گار کر دیا ہے برخلاف اس کے آج کل کے عیسائی امیرانہ اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور رات دن روپیہ بٹورنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اگر آج یسوع دنیا میں آوے تو وہ ہرگز ان کے گرجوں میں جانا پسند نہ کرے گا اور ہرگز تسلیم نہ کرے گا کہ ان میں سے کوئی بھی عیسائی ہے۔"

ایک صاحب جو اپنا نام ایل۔ کے۔ ڈبل یو۔ لکھتے ہیں امریکہ کے شہر نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ " میں تیس سال سے اس حیرانی میں پڑا ہوا ہوں کہ کس طرح بعض لوگ جو بظاہر سیر ہیں۔ دماغ اور عقل رکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ بائبل فی الواقعہ کوئی قابل اعتبار کتاب ہے؟ اگر کسی قابل افسوس سبب سے یہ بے ہودگی قوم میں داخل ہو گئی ہے تو ہرگز مناسب نہ ہوگا کہ اس عقل اور روشنی کے زمانہ میں اس کو اپنے درمیان موجود اور قائم رہنے کی اجازت دی جائے۔ میرے نزدیک دنیا میں ایک فرد بشر بھی ایسا نہ ہوگا جو کہ معقول طور پر یہ ثابت کر سکے کہ بائبل کلام الٰہی ہے۔ اس زمین پر کبھی کسی خدا نے جنم نہیں لیا اور نہ کبھی خدا پر موت وارد ہوئی ہے۔ بہتر ہوگا کہ اس قسم کی کتابوں کو جن میں خدا کے تولد اور مرجانے کے قصے درج ہیں اکٹھا کر کے آگ لگا دی جائے یا حقہ نوش صاحبان کو آگ جلانے کے واسطے دے دی جاویں۔ دنیا میں کوئی کتاب بائبل سے بڑھ کر جھوٹی احمقانہ اور خراب نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب گرجوں میں رکھی جاتی ہے۔ حالانکہ اس میں بعض عبارتیں ایسی ناپاک ہیں کہ کسی مہذب مجلس میں ان کا پڑھنا جائے شرم ہے۔ عیسوی کلیسیا کو شرم کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کس کتاب کو ہاتھ میں لے کر دنیا کے سامنے نمودار ہوئی ہے"

ملک بلجیم کے شہر برسلز کے اخبار لاپنسی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ بائبل کے جھوٹے اور ناقابل اعتبار ہونے کے واسطے کسی دوسری شہادت کی ضرورت نہیں۔ اس مطلب کے حصول کے واسطے صرف بائبل کا پڑھنا ہی کافی ہے۔

جہاں اس قسم کے مضامین لکھے جا رہے ہیں وہاں معلوم نہیں کہ بیچاری بائبل کا کیا حشر ہونے والا ہے۔

جان ریمزبرگ صاحب نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ امریکہ میں جتنے بڑے تاریخی آدمی گذرے ہیں جو اپنی عظمت اور ملک کو فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے تمام تاریخی آدمیوں سے بڑھ کر امریکہ میں قابل عزت مانے گئے ہیں اور وہ سب کے سب عیسوی مذہب کے مخالف تھے۔

ڈوئی۔ امریکہ کا مدعی نبوت بہ سبب فالج کے بار بار کے دوروں کے اپنے آباد کردہ شہر کو چھوڑ کر جزیرہ جمیکا میں چلا گیا ہے۔ وہاں اس نے بینک میں سے رفتہ رفتہ بہت سا روپیہ نکالنا شروع کیا تھا۔ مگر کارکنان بینک جو اس کے مرید ہیں۔ اس کی نیت بد کو دیکھ کر بگڑ کھڑے ہوئے۔

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشان

امریکہ کی زمین میں ہولناک اور تباہ کن زلزلہ

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کی صبح کو سان فرانسسکو واقعہ ریاستہائے متحدہ براعظم امریکہ شمالی میں نہایت خوفناک اور تباہ کن زلزلہ کا عذاب نازل ہوا۔ اور تین منٹ تک رہا۔ لوگ بستروں سے نکل کر بھاگے۔ بالخصوص شہر کے تجارتی حصہ پر سخت تباہی آئی ۱۸۔ اپریل تک جو تار کی خبریں آچکی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک سو آدمی مر چکا ہے اور ایک ہزار آدمی زخمی ہے۔ لیکن فوت شدوں کی پوری تعداد ہنوز معلوم نہیں ہوئی۔ کیونکہ لاشیں دبے ہوئے مکانات کے نیچے سے نکل رہی ہیں۔ یہ عذاب نہ صرف زلزلہ تک محدود رہا۔ بلکہ عین زلزلہ ہی کے صدمہ سے مکانات کو آگ لگ گئی۔ جو اب تک جل رہے ہیں اور جو مکانات زلزلہ سے بچ نکلے تھے وہ آگ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ ایک ہوٹل جس کی عمارت پانچ منزل تھی زمین کے ساتھ مل گئی اور اس کے نیچے پچھتر آدمی دب گئے اور ایک اور مکان کے نیچے اسّی آدمی دب گئے یہ زلزلہ تمام مغربی ریاستوں میں محسوس ہوا۔ اور خود زلزلہ کے متعلق تحقیقات کا محکمہ جو واشنگٹن میں تھا۔ نہایت زور سے دھکے دیا گیا اور ہلایا گیا۔

بعد میں ۱۹۔ اپریل کے تار سے معلوم ہوا کہ ایک ہزار آدمی مر چکا ہے اور تمام شہر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ محکمہ تار اور ڈاک خاک میں مل گیا ہے۔ اس واسطے خبریں جلد نہیں آسکتیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ قریباً بتیس ۳۲ کروڑ روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ ایک لاکھ آدمی بے خان و مان پھر رہا ہے۔ نہ کھانے کو کچھ ملتا ہے اور نہ رہنے کے واسطے کوئی جگہ ہے۔ سخت دھواں چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ تمام ہوٹل اور تھیٹر اور مشہور مکان زمین سے مل گئے ہیں۔ علاوہ اس کے شہر سینٹ روزا میں دو سو ۲۰۰ مر چکے ہیں اور دس ہزار بے سر و سامان پھر رہے ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کے قہری نشانات ہیں۔ جو کہ بہت زور کے ساتھ تمام دنیا کو ہلا رہے ہیں۔ کبھی یورپ میں۔ کبھی امریکہ میں۔ کبھی ایشیا میں۔ اب تو کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا جس میں زلزلہ کی کوئی نہ کوئی خبر نہ سنی جائے۔ آخر زمین کو ہو کیا گیا ہے۔ کیا یہ غیر معمولی واقعات بغیر کسی محرک کے ہیں اور بغیر کسی ارادی ذات کے حکم کے سب کچھ اتفاقی رنگ میں ہی ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ دنیا سوچے اور غور کرے۔

ضروری اطلاع۔ براہین احمدیہ کی ہر چہار جلد اب بفضل خدا دوبارہ چھپ چکی ہیں اور جلد کی ہو رہی ہے۔ سب پہلے ایڈیشن کے بالکل مطابق ہے۔ ساتھ حضرت اقدس کی سوانح ہے۔ احباب جلد درخواستیں دفتر بدر قادیان میں بھیجدیں

کاذب مسیح کا بد انجام

اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں۔

ناظرین۔ گذشتہ پرچوں میں پڑھ چکے ہیں کہ جموں کے باشندے چراغ دین کا جس نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا کیا انجام ہوا حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کی مخالفت میں کئی ایک ملّاں اُٹھے اور بعض نے ملہم ہونے کا بھی دعویٰ کیا مگر کسی نے ان میں سے اتنا بڑا دعوےٰ نہ کیا تھا جتنا کہ چراغدین جمونی نے کیا تھا۔ کیونکہ اس شخص کا دعویٰ تھا کہ میں مسیح ہوں اور مرزا صاحب مسیح نہیں ہیں اور میں رسول ہوں اور مرزا صاحب رسول نہیں ہیں یہ رسالت کا دعوے بالمقابل حضرت اقدس مرزا صاحب صرف ایک ہی ایک شخص نے کیا اور طاعون کے عذاب کے ساتھ ایسی جلد اس کی ہلاکت ہوئی کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اب مخالف مولوی صاحبان کیا کہہ سکیں گے۔ اور اس عظیم الشان نشان کو کس طرح سے جھٹلا سکیں گے۔ یہ نشان ایسا صاف اور کھلا اور روشن ہے کہ اگر اس کا بھی انکار کیا جائے۔ تو پھر انبیاء سابقہ کا کوئی نشان بھی ماننے کے قابل نہیں رہتا۔ چراغدین کی عمر کوئی بڑی نہ تھی وہ کوئی دائم المریض نہ تھا۔ ناگہانی اس پر ایک عذاب وارد ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے مخالفین پر وارد ہوا کرتا ہے۔ کاش کوئی عبرت پکڑنے والا اس قصہ سے عبرت پکڑے اور اپنے آپ کو جہنم میں گرنے سے بچاوے۔ خدا تعالیٰ اپنے صادق بندے کی تائید میں اس قدر نشانات دکھا رہا ہے۔ کہ مخالفین معاند بدخواہ کے واسطے بجز توبہ کرنے اور یا ڈوب کر مر جانے اور خودکشی کر کے داصل جہنم ہونے کے اور کوئی تیسری بات باقی نہیں ہے۔

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے ایک مدرس سینیر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

درخواستیں آویں۔ بنام سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

ایک تحریک

مولوی محمد امین صاحب واتہ سے تحریک فرماتے ہیں کہ اخبار کا کوئی ایک الگ پرچہ چھپوا کر تقسیم کیا جاوے اور [illegible] درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت

بھی ہو جاوے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ مینجر

غریب کی کون مدد کرتا ہے؟

وہی جسے خدا توفیق دے۔

ہمارے پاس بہت سی ایسی درخواستیں دفتر میں موجود ہیں جو غریب احمدیوں نے مفت اخبار طلب کرنے کے لئے ارسال کی ہیں۔ لیکن چونکہ دفتر میں سر دست اس قدر گنجائش نہیں ہے کہ اپنی گرہ سے مفت اخبار ارسال کرے۔ اس واسطے وہ درخواستیں بغیر تعمیل کے پڑی ہیں۔ ہاں اگر ذی استطاعت احمدی اپنے غریب احمدیوں کی مدد میں بہت سا حصہ لیں تو کارخانہ بھی کچھ رعایت ہو کر ان کے نام بدر جاری ہو سکتا ہے اور ان کے اور ان کے ذریعہ دیگر بہت سے لوگوں کو تبلیغ ہو کر اس کام میں تمام مدد کرنے والوں کو ثواب ہو سکتا ہے۔ حال ہی میں جناب حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیر آبادی نے ایسے دو غرباء کے نام بدر جاری کرنے کے لئے مبلغ للعہ روپیہ مرحمت فرمائے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اس کار خیر کی تقلید میں اور بھی بہت سے صاحب توفیق لوگ حوصلہ سے کام لیں اور غرباء کو فائدہ پہنچائیں۔ والسلام

خاکسار
محمد نصیب۔ احمدی۔

عربی اخبارات سے

سلطنت برطانیہ کا جائزہ۔ سلطنت برطانیہ کی پیمائش اور مردم شماری کے نتیجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۰۱ء میں سلطنت کا رقبہ ۵۰ لاکھ میل مربع سے تجاوز نہ تھا ۱۸۶۱ء اور ۱۸۷۱ء کے مابین اس رقبہ میں جو زیادتی ہوئی اس کا حال تو معلوم نہیں۔ البتہ ۱۸۸۱ء کے بعد ہندوستان اور افریقہ کے اندر رقبہ ترقی کر گیا اور اب نو آبادی وغیرہ کو شامل کر کے اس کا رقبہ (۱۱۹۰۳۰۷۸) میل مربع تک پہونچ گیا ہے گویا ۱۰۰ سال کے اندر اس رقبہ میں چالیس فیصدی کی بیشی ہوئی اور جب اس کا روئے زمین کی کل خشکی سے مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے یہ اس کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے سلطنت کے باشندوں کی تعداد ۱۸۶۱ء میں پچیس کروڑ نوے لاکھ تھی جو ۱۹۰۱ء میں چالیس کروڑ تک پہنچ گئی یہ بیشی کثرت پیدائش یا بمقابلہ اموات کے موالید کی زیادتی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ زیادہ تر اس کا سبب یہ ہے کہ انگلستان کے قبضہ نئے ملک بہت داخل ہوئے اس میں شک نہیں کہ تعداد موالید بہ نسبت تعداد اموات کے زیادہ رہی ہے مگر چند سال سے اس میں کمی آگئی ہے اور یہ کمی سلطنت برطانیہ پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ جملہ سلطنتوں کو عام ہے اس کے بعد رپورٹ میں مختلف مذاہب کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کی تعداد تین کروڑ

[illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماویں

تفسیر سورہ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب	۴ر
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۱ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس۔ " " "	۳ر
سوار السبیل۔ " " "	۱ر
کشف الالتباس۔ " " "	۰ر
ایقاظ النائمین۔ " " "	۶ر
موعظہ حسنہ۔ " " "	لر
صیانتہ الناس۔ " " "	۱ر
سراج الشہادتین۔ " " "	ار
الفرقان۔ " " "	۲ر
عاقبتہ المکذبین۔ " " "	ار
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اول و دوم۔ سوار السبیل حصہ اوّل مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی	۴ر
قول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	ار
السر المکتوم مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۵ر
رویائے صالحہ۔ " "	۴ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	۲ر
وفات مسیح۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی	۲ر
پنجابی کامن۔ مستورات کے سمجھنے	۰ر
نظم برائے مستورات	۰ر
لکچر لاہور۔ مصنفہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام۔	۲ر
عدم نجات مذہب پولوسی	۰ر
مباحثہ۔ مابین شیخ اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی مشن کیمبرج دہلوی	۲ر
تشخیص الامراض۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔ ایم۔ بی	عا ۸ر
مفید النساء والصبیان۔ " " "	۳ر
رسالہ اعضائے مخصوصہ۔ " " "	۸ر
نورالدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب	۸ر
انوار اللہ۔	۸ر
چٹھی مسیح۔	ار

ضروری اطلاع

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور دیگر اخراجات کارخانہ کو چلانے کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس واسطے جن احباب کے نام قیمت اخبار بدر باقی ہے ان کے نام بہت دن پہلے اطلاع دیکر وی۔ پی ارسال ہو رہا ہیں پس التماس ہے کہ وہ احباب وی۔ پی وصول کر کے کارخانہ کی اعانت فرماویں ایسا نہ ہو کہ وی۔ پی واپس آکر کارخانہ کو اور نقصان پہنچے۔ والسلام

رسید زر

۹ اپریل ۱۹۰۷ء	۹۳۸	فقیر شاہ صاحب	۱۲ر
۹ " "	۷۷۴	محمد شفیع صاحب	صر
۹ " "	۱۰۰۴۳	رحیم بخش صاحب	۱۲ر
۱۰ " "	۱۰۴۱	غلام محمد صاحب	عا ۱۲ر
۱۰ " "	۱۱۰۵	مولا بخش صاحب	عہ
۱۱ " "	۲۱۱	ماسٹر عبدالرحیم صاحب	عا
۱۱ " "	۸۳۱	سید سرور شاہ صاحب	عہ
۱۱ " "	۹۲۸	محمد سعید الدین صاحب	صر
۱۱ " "	۱۱۱	شہاد علی خان صاحب	عا ۱ر
۱۱ " "	۲۸۳	جمال الدین صاحب	عا
۱۱ " "	۹۳۵	غریب خان صاحب	عا ۱۲ر
۱۲ " "	۶۰۱	غلام نبی صاحب	عہ
۱۲ " "	۱۲۵	اللہ دتا صاحب	عا ۱۲ر
۱۲ " "	۱۰۹۹	غلام نبی صاحب	سے
۱۲ " "	۱۱۰۰	عطاالہی صاحب	عا ۱۲ر
۱۳ " "	۱۱۰۳	عبداللہ جان صاحب	عا ۱۱ر
۱۳ " "	۱۸۴	شیخ رحمت اللہ صاحب	۴ر
۱۶ " "	۱۰۴۳	عبدالکریم صاحب	عا ۱۲ر
۱۶ " "	۱۱۰۵	محبوب عیسلی صاحب	عہ
۱۶ " "		نامعلوم الاسم	۴ر
۱۶ " "	۸۵۲	دین محمد صاحب	۲ر
۱۸ " "	۵۶	شیخ نیاز احمد صاحب	سے
۱۸ " "	۸۴۴	منشی محمد اروڑا صاحب	عا ۸ر
۱۸ " "	۹۳۵ و ۹۲۴	حافظ غلام رسول صاحب و محمد یوسف صاحب	صہ
۱۸ " "		حافظ غلام رسول صاحب بابت ۲ اخبار	للعہ
۱۸ " "	۲۲۸	حکیم فضل الدین صاحب	سے
۱۸ " "	۹۴۰	ہاشم علی صاحب	۱۲ر
۱۹ " "	۱۱۴۳	مرزا عزیز احمد صاحب	سے
۱۹ " "	۱۰۳۴	بہاول الدین صاحب	۸ر
۱۹ " "	۹۲۵	سردار خان صاحب	عا
۱۹ " "	۹۴۴	نورالدین صاحب	۸ر

احباب

احباب منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر اپنا پورا پتہ نمبر خریداری اور رقم مرسلہ ضرور درج کیا کریں تاکہ حساب وکتاب میں فرق نہ پڑے اور روپیہ بھیجنے والوں کے نام کے آگے وہ رقم درج نہ ہونے سے نقصان نہ ہو جائے والسلام

کھلی چھٹی بنام نیاز احمد صاحب میرٹھی

جناب من! آپکا مضمون "پیری مریدی" مندرجہ عصر جدید بابت نومبر و دسمبر ۱۹۰۶ء اس عاجز کی نظر سے گذرا۔ مجھے مضمون پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے نیک نیتی سے محض مخلوق خدا کی فائدہ کیلئے یہ مضمون لکھا ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک حد تک جناب کا خیال بہت درست ہے مگر جیسا اس زمانہ کا دستور ہے کہ بغیر کامل تحقیقات کے رائے قائم کر لینا منظور طبع ہوتا ہے لوگ ذرا پس و پیش نہیں کرتے ذرا ذرا سی تحریکوں پر رائے قائم کر لیتے ہیں اور بسا اوقات افراط تفریط میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ سے بھی لغزش ہوئی ہے میں جناب کے اس حصہ مضمون پر اس عریضہ میں کچھ لکھتا ہوں جو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے متعلق ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔

"ان واقعات کے ذکر سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کسی خاص بزرگ پر کوئی اعتراض کروں بلکہ میرا مقصد عام طور پر یہ ظاہر کرنا ہے کہ کل پیر و مرشد یہانتک کہ مرزا قادیانی بھی باوجود دعوے پیغمبری اپنے مریدوں اور معتقدوں کو کوئی خاص راستہ نہیں بتاتے اور نہ کسی خاص بات کے کرنے اور کوئی بری بات چھوڑ دینے کا ان سے اقرار لیتے ہیں اور نہ کسی مرید سے اس کے بیجا افعال کی باز پرس کرتے ہیں اور نہ پیر اس کو اپنے زمرہ سے خارج کرتے ہیں اگر پیر مرشد چاہیں تو اپنے اثر سے عام مسلمانوں کو بڑی حد تک راہ راست پر لا سکتے ہیں اور بری عادات ان سے چھڑا سکتے ہیں" ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریدوں کے گروہ میں بھی بد چلنی۔ بد اخلاقی اور گنہ گاری موجود ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معمولی پیر و مرشد خود کوئی عمدہ مثال پیش نہیں کرتے اور بڑے بڑے مقدس بزرگ اپنے مریدوں کو کوئی خاص راستہ حسب اقتضائے شریعت نہیں بتاتے کہ جس سے وہ دین و دنیا دونوں میں سرخرو و کامیاب ہو سکیں۔

مضمون بالا پر جہاں تک میں غور کرتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں کیوں ایسے ارباب قلم پیدا ہو گئے ہیں کہ بے سمجھے بوجھے اناپ شناپ جو جی چاہا لکھ مارا عقل کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان کسی مجلس میں ایسی لغویات نہ کہے کہ وہ راستی سے دور ہو اور عرف عام میں اس کی عدم صداقت یا تعصب پر محمول ہو یا خود بینی پر چہ جائیکہ آپ سا ذی شعور انسان میرٹھ میں رہ کر جہاں آپکے شناسا احمدی موجود ہیں مرزا صاحب ظلہ کی تحریریں کثرت سے پہنچتی ہوں اخبارات ہفتہ وار آتے ہیں۔ ہزاروں اشتہار گلی کوچوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ لائبریری میں الحکم آتا ہو خود جناب کی خدمت میں اس عاجز نے جس کا پرچہ پہنچایا ہو جس کے صفحہ اول پر مرزا صاحب کا مذہب مرزا صاحب کی شرائط بیعت درج ہوں بائیں ہمہ السلام علیکم [illegible] مرزا صاحب کا مرید نہایت بد چلن اور گنہگار [illegible] بد اعمالیوں کا ایسا ستایا کہ آپ نے [illegible]

آپ کی خدمت میں اس عاجز کو بھی شرف نیاز حاصل ہے اور کئی سال سے ہے۔ پھر آپ کی دیوار کے بیچ حامد حسین خاں کلرک آبکاری ضلع میرٹھ رہتے ہیں جن سے اٹھتے بیٹھتے آپ کا تعارف ہوتا ہے، آپ کے عزیز مرد اور عورت ان سے اور ان کے اہل و عیال سے ملتے رہتے ہیں۔ یہ نوعمر نوجوان ۲۵ سال سے زیادہ عمر نہیں رکھتے۔ گذشتہ قیام دہلی میں حضرت میرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں ان کے پچھلے اعمال اور موجودہ حال دونوں سے آپ باخبر ہیں ایک زمانہ ان کے انقلاب حال کا معترف اور ان کے تقوے سے متاثر ہوا ہے۔ لیکن افسوس آپ کا دل ان نظاروں سے بھی نہ پسیجا۔ کیا آپ مہربانی فرماکر کسی میرٹھ والے احمدی کو بتا سکتے ہیں کہ وہ رنڈیوں کی صحبت میں رہتا ہو یا شرابخور ہو یا زانی ہو یا جھوٹی گواہیاں دیتا ہو یا کم از کم صوم و صلوٰۃ کا پابند نہ ہوتا ہو یا کسی بیچ سے اس کی یا اس کے گھر والوں کی بدچلنی خلقت پر ظاہر ہوئی ہو۔ اور عدالت تک پہنچی ہو۔ میں اور جماعت احمدیہ میرٹھ آپ کی مشکور ہوگی اور ضرور اس شرمناک مثال کا حال حضرت میرزا صاحب کے حضور میں پیش کیا جاویگا۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ ایڈیٹر شحنہ جیسا دشمن سلسلہ احمدیہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ علی گڑھ کے تعلیم یافتوں میں احمدی بمقابلہ غیر احمدیوں کے زیادہ پابند شریعت ہوتے ہیں۔ پھر آپ کو کس طرح یہ بات محسوس ہوئی؟ حضرت مرزا صاحب نے ہزاروں بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تقویٰ سے دور ہے وہ مجھ سے نہیں اور میرا نہیں وہ ایک خشک شاخ ہے جو کاٹ دی جائیگی۔ اگرچہ بعض کی رائے میں آپ کی یہ تحریر عدم واقفیت پر نہیں بلکہ ہٹ دھرمی اور تجاہل عارفانہ پر دلالت کرتی ہے مگر میں پھر بھی نیک ظن ہوں اور اطلاعاً آپ کو صرف پہلے اشتہار کے چند فقرے نقل کرتا ہوں جو دوسری مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کے لئے شائع ہوا ہے۔ "یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائے گا۔ اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے۔ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیزوں پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دلوں میں داخل کروں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت رحیم اور کریم اور وفادار خدا ہے لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خباثت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا سو اگر تم پوشیدہ بیچ خباثت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم ہی ان لوگوں سے کہ ساتھ ہی پکڑے جاؤگے۔ جو تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفاق کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکا نہ دے کہ بڑے سمی کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لائے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کے دعوے کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں اور خدا اس کے دامن کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خیانتوں سے پُر دیکھتا ہے۔ اگر آپ کے پہلو میں پُر درد اور انصاف پسند دل ہے تو آپ چیخ اٹھیں گے کہ آپ نے اس بزرگ واجب الاحترام کی شان میں بڑا ظلم کیا۔ کجا آپ کے خیالات اور کجا حضرت اقدس کی تعلیم۔ عملی نمونہ جو حضرت اقدس نے پیش کیا ہے اس کی بابت مخالف موافق عام طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ نہایت بے نظیر ہے بڑے سے بڑا دشمن اسلام بھی مانتا ہے کہ مرزا صاحب تقویٰ کی تصویر حقیقی ہیں اور شرع محمدی نے گویا آپ کے وجود میں صورت پکڑی ہے مگر افسوس کہ آپ نے نہ برتا اور اب تک آپ نے اس شئے سے سبق نہ حاصل کیا۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان کند

بالفعل معہ اشتہار دوم مارچ آپ کی خدمت میں دفتر بدر سے پہنچیگا امید ہے کہ صفحہ اول نظر سے گذرے گا اور آپ شریفانہ ندامت کو کام میں لاکر اس حرکت ناشائستہ سے باز رہیں گے اور اس مرد کامل کی صحبت میں اور تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو دلوں کے پاک کرنے کے لئے **مامور** ہوا ہے اور اس خطرناک زمانہ کا **امام** ہے اور مسیح موعود ہے۔ مجھے غور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اثر بد آپ پر خواجہ غلام الثقلین کی صحبت سے پڑا ہے۔ خواجہ صاحب کو تو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس قدر عداوت اور بغض ہے کہ سارا علم ساری عقل ان کی اس جگہ بیکار ہو جاتی ہے اور ان کی قلم سے ایسے نازیبا الفاظ اور ایسی بیہودہ باتیں نکلتی ہیں کہ معمولی قرآن خواں بھی جن سے احتراز کرتا ہے۔ مثلاً یہ ناعاقبت اندیش کج طبیعت آپ کے اسی مضمون کے نیچے نوٹ لکھتا ہے "پنجاب کے ایک قصبہ میں جو ایک صاحب نبوت و رسالت اور ابن اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔ انہوں نے تو یہ غضب کیا ہے کہ حمامۃ البشریٰ میں لکھدیا ہے کہ یحمدنی ربی من فوق العرش" خدا عرش کے اوپر سے میری حمد کرتا ہے حالانکہ حمد صرف خدا کی ذات کے لئے ہے۔ . . . اب آپ ہی کہئے کہ یہ ناداں عرفان کے کوچہ سے ایسا ہی ناآشنا ہے جیسا کوئی اندھا مادرزاد سورج کی روشنی سے نابلد۔ پھر اس پر کلام اللہ کے سمجھنے سے قاصر کیونکہ پاک باطنی سے بے نصیب اور بغیر پاک باطنی کے فہم کلام اللہ ناممکن ہے جیسا خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون باوجود ان باتوں کے پاکبازوں پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ اس روش سے بجز نقصان اٹھانے کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ عربی پڑھی ہے، مسلمان کا فرزند ہے مسلمانوں میں پلا اور بڑھا اور آج تک یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی صفات انسانوں میں بھی عطیہ الٰہی سے ہوتی ہیں اور ان کی خاص صورت ہوتی ہے مثلاً خالق تو اللہ ہی ہے مگر خالق کی صفت ناقص طور پر انسانوں میں بھی منجانب اللہ ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنے لئے۔ احسن الخالقین۔ اب ظاہر کہ خالقیت کی صفت اوروں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک محدود حالت میں عطا فرمائی ہے جامع خالق ذات تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے مگر خدا داد طاقتوں سے انسان طرح طرح کی صورتیں پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کامل کو اس کے افعال حسنہ کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل ایک رتبہ بخشتا ہے جس رتبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کی حمد کرتا ہے۔ چنانچہ لفظ "**محمد**" گواہ ہے پھر سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ اس راہ اور اس مقام کی تفصیل فرماتا ہے۔ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق الیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ اب اس کوتاہ بین سے کوئی پوچھے کہ تلاوت قرآن شریف کبھی نصیب ہوتی ہے۔ کبھی قانون شہادت اتنی فرصت دیتا ہے کہ الٰہی رموز پر غور کیا ہو اور آسمانی شہادتیں سمجھ میں آئی ہوں۔ سچ یہ ہے۔

آنکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
ہست در شان امام پاکبازان نکتہ چیں

لفظ محمود کا مادہ اس سے دریافت کرنا چاہیئے اور پھر اس نوٹ کو اس کے سامنے رکھکر پوچھنا چاہیئے کہ وہ کون چیز ہے جو آپ کے دل میں سے ساری خوبیوں کو نکال کر جانشین ہوئی ہے۔ تو غالباً تسلیم کرلیگا کہ "کبر" نعوذ باللہ۔ کس قدر تحریف کا مادہ ہے کہ مرزا صاحب پر اس الہام زیر بحث کے معنے میں کہتا ہے کہ میں نے خدا پر احسان کیا۔ الامان۔ افسوس ہے کہ آپ پر اس صحبت نے کچھ اثر ڈالدیا اور الحمدللہ کہ میرٹھ خواجہ صاحب کی علیحدگی سے پاک ہو گیا۔ **میرٹھ۔ مالیرکوٹلہ** اب لکھنؤ کی باری ہے۔ خدا جانے۔ تقدیر بد کہاں کہاں لے دیکھئے۔ کہلوا کر رسوا کرے گی۔ کیونکہ مہین کی سزا یہ ہوتی ہے۔ اور جیتے جی تو دکھا دیں گے کہ یا اس نے مراجعت کی اور توبہ کی ناکام و نامراد ہو کر دنیا کو چھوڑنا پڑا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس عریضہ پر غور فرما کر اس سے فائدہ اٹھائیں گے

میں ہوں آپ کا خیر طلب

ذوالفقار علیخان۔ انسپکٹر آبکاری میرٹھ

تصدیق بالرؤیا

از شہر پشاور۔ محلہ نو۔ دروازہ ڈبگری

بخدمت اقدس حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں نے اپنی تمام عمر میں شاید ہی حقیقی دینداری کی طرف توجہ کی ہوگی۔ اور شاید ہی کبھی تھوڑے سے ارکان ظاہری کی پابندی کی ہوگی۔ بلکہ میری گذشتہ عمر سراسر لہو و لعب میں گذر چکی ہے مگر میں خداوند تعالیٰ کا ہزار در ہزار شکر کرتا ہوں جس نے محض اپنے اکرام وافضال سے بلا کسی میرے عمل نیک کے مجھے اس سلسلہ میں شریک ہونے کی توفیق دی ورنہ کجا مجھ جیسا نالائق غلط کار اور کجا یہ نعمت الٰہی۔ میں نے بہت تھوڑے دنوں سے حضور کے سلسلہ کی گفتگو سنی تو ساتھ ہی یہ خیال اور آرزو پیدا ہوئی کہ اے خدا اگر حضرت مرزا صاحب مامور ہیں تو مجھے وہ آنکھ دے جس کے ذریعہ میں انہیں پہچان لوں۔ سو الحمد للہ کہ عرصہ آٹھ دن کا ہوتا ہے کہ جمعہ کی رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ پشاور کے ایک بازار قصہ خوانی میں ہوں اور ایک مسجد کے نزدیک کھڑا ہوں۔ دفعتہً زمین نے بڑے زور شور سے ہلنا شروع کر دیا اور یہ ہلنا ایسا نہ تھا جیسا کہ زلزلوں میں ہوا کرتا ہے بلکہ زور زور سے جھونکے پر جھونکے آ رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا زمین بالکل نابود ہونے والی ہے۔ عمارات گر رہی ہیں اور لوگ متوالوں اور دیوانوں کی طرح گھبرا کر ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں۔ دہشت اور خوف کے غلبہ سے لوگ بچنے کی آس کو توڑ بیٹھے ہیں۔ غرضیکہ اس واقعہ کو صحیح طور پر لکھنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد مذکور کے اوپر ایک اونچی عمارت بنی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک اونچا گنبد ہے جو بالکل اپنی جگہ پر بدستور کھڑا ہے۔ نہ اس کو کوئی حرکت ہے اور نہ ان چند آدمیوں کو جو اس کے تلے بیٹھے ہوئے ہیں کچھ اضطراب۔ میں بخیال خود یہ کوشش کر رہا ہوں کہ اگر ممکن ہو اور گنبد والوں میں میرا کوئی آشنا نکل آئے تو میں بھی اس کے اندر چلا جاؤں۔ مگر مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ میر مدثر شاہ صاحب اپیل نویس جو میرا ہم محلہ ہے۔ اس کے اندر ہے۔ اس کو دیکھ کر میں نے پکارا کہ میں بھی گنبد کے اوپر آجاؤں۔ تو انہیں کچھ سوچ کر جواب دیا کہ ہاں اگر تم چندہ دیا کرتے ہو۔ تو آجاؤ۔ میں حیران اور مایوس ہو کر دل میں کہنے لگا کہ میں نے تو آج تک کوئی چندہ نہیں دیا۔ اس بات کے بعد بہت جلدی میں جاگ پڑا اور زیادہ فکرمند ہو گیا۔ آخر کار نتیجہ یہ نکالا۔ کہ خداوند کریم آپ کے سچے پیروؤں کو دنیوی عذابوں سے بھی بچالے گا۔ اس کے بعد میں میر صاحب مذکور کو ملا اور اپنا خواب سنایا۔ الغرض کہ آئندہ آپ مجھ سے ضرور ماہواری چندہ لیا کریں اور ایک سہ چندہ ایک ماہ اسی وقت دے دیا۔ مختصر یہ کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ اس زمانہ کے امام اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں سو میں بیعت کا یہ خط لکھتا ہوں اور خاص دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تاکہ میری اصلاح دارین ہو اور تاکہ ہر قسم کے عذابوں اور تکلیفوں سے بچوں۔ میں حضور کو بڑی صدق اور منت سے عرض کرتا ہوں کہ میں اپنے گذشتہ افعال اور چال چلن سے بہت پشیمان ہو رہا ہوں اور ناگفتہ بہ حالت میں ہوں۔ ہاں اگر خداوند تعالیٰ کا فضل اور آپ کی باثر دعا میرے رفیق حال ہوں تو اس روگ سے رہائی پا سکتا ہوں۔ نیز حضور از راہ شفقت کچھ نصیحتیں جن پر کہ میں کاربند ہوں تحریر فرما دیں۔ اور نیز ثبات قدم اور استقلال کے لئے ساتھ ہی دعا فرما دیں۔ نیز یہ عریضہ اگر اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو جاوے تو میرے نزدیک گم گشتگان کے لیے نصیحت کا سبب ہوگا۔

آپ کا خادم
مستری خدا بخش۔ ساکن پشاور۔ محلہ نو۔ دروازہ ڈبگری

انصار بدر سے ضروری التماس

سال رواں کے شروع سے بعض خاص احباب نے اعانت بدر میں جو دل چسپی حاصل کی ہے وہ قابل رشک ہے۔ اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل پر امید ہے کہ اگر ہمارے احباب نے ایسی توجہ فرمائی تو بدر کافی اشاعت تک پہونچ جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن ایک بات آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کرنی ضروری ہے اور آپ صاحبان کو اس پر بہت کچھ توجہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ کارخانہ کا بڑا حرج ہو رہا ہے۔ وھو ہذا

بعض احباب بڑی کوشش اور ہمدردی سے خریدار اخبار بدر پیدا کرتے ہیں لیکن قیمت کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں کرتے نہ ہی تو پیشگی لے کر ارسال کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے کسی خاص وقت پر قیمت ادا کرنے کا وعدہ لیتے ہیں۔ بعض میرے دوست تو یہاں تک بھی کرتے ہیں کہ ان سے اتنا بھی ذکر نہیں کرتے کہ اخبار کی کچھ قیمت بھی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب کچھ عرصہ کے بعد مثلاً ایک دو ماہ کے بعد قیمت کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو بعض تو لکھ دیتے ہیں کہ ہم نہیں خریدتے بند کر دو اور بعض لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے کب جاری کرنے کو لکھا تھا۔ اور کوئی بیچارہ یہ لکھ دیتا ہے کہ میں تو احمدی ہونیوالا ہوں۔ مجھ سے کیوں قیمت مانگتے ہو اگر قیمت چاہیئے تو بند کر دو۔ ایسا اکثر وقوع میں آتا رہتا ہے پس ایسی صورت میں اکثر اوقات وہ لوگ روپیہ ارسال نہیں کرتے اور کارخانہ کا بڑا نقصان ہوتا ہے اور قیمت کی ادائگی کا کوئی بھی ذمہ وار نہیں ہوتا۔ اگر ہم جاری کرنے والے احباب سے مانگیں تو خود ہمارے دلوں میں بھی اکراہ سا معلوم ہوتا ہے اور ان دوستوں کی رنجیدہ خاطر ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگرچہ اکثر احباب اعانت بدر کے لحاظ سے قیمت بھیج دیا دیتے ہیں لیکن اگر کسی سے بھی وصول نہ کریں تو پھر کارخانہ تھوڑی تھوڑی سی رقم کر کے بہت سا نقصان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہم ان جاری کرانے والے احباب کو تحریر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پس عرض ہے کہ جہاں دوست خریدار پیدا کرتے ہیں وہاں قیمت کے وصول فرمانے کی بھی تکلیف فرما کر مزید مشکور فرما دیں یا کم از کم قیمت کے وصول کرنے کا کوئی احسن بندوبست کر دیا کریں۔ تا کارخانہ کو نقصان نہ پہونچے۔ اس بارہ میں جناب منشی ذوالفقار علی خان صاحب [illegible]۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ میاں فضل دین صاحب محرر ظفروال نے بدر کی اعانت میں بڑا حصہ لیا ہے۔ ان سب صاحبان نے جس قدر خریدار عطا فرمائے ان سے قیمت بھی وصول فرما کر مشکور فرمایا اور ایسا ہی اور بھی اکثر احباب نے ایسا ہی کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزا۔ قیمت پیشگی وصول ہونے سے بہت فائدہ ہے۔ اخبار وقت پر نکلتا ہے۔ قلت روپیہ سے اخراجات کارخانہ رک کر جو تشویش صاحب پروپرائیٹر اور منیجر اور ایڈیٹر اور کارکنان کارخانہ بدر کو ہوتی ہے۔ اس سے نجات ملتی ہے۔ پس احباب سے التماس ہے کہ جہاں وہ بدر کے لئے خریدار پیدا کرتے ہیں وہاں ان خریداروں سے قیمت وصول کرنے کی تدابیر کو بھی عمل میں لا کر مزید مشکور فرمایا کریں۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر بدر۔ ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء

رسید زر

۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء	۶۸۱	منشی عبدالرحمان صاحب	تھ ۱۲/
۴۔ " "	۹۲۳	مولوی غلام رسول صاحب	تھا ۱۲/
۵۔ " "	۸۱۹	منشی داؤد خان صاحب	۳/
۵۔ " "	۹۶۰	محمد ابراہیم صاحب	عہ
۵۔ " "	۹۵۳	غلام دستگیر صاحب	عا
۶۔ " "	۱۱۰۶	غلام محمد و عبداللہ صاحب	عا ۱۲/
۷۔ " "	۱۷۹	فیض احمد صاحب	عا ۱۲/
۷۔ " "	۳۵۲	محمد عجب خان صاحب معہ قیمت ۹۲۶	عہ ۱۲/
۹۔ " "	۱۰۷۹	محمد اشرف	تھا ۱۲/
۹۔ " "	۱۰۹۱	پیرانڈتا صاحب	عا ۱۲/
۹۔ " "	۹۸۲	سلیمان خان صاحب	عا ۱۲/
۹۔ " "	۱۰۹۵	اسدعلی صاحب	تن ۱۲/
۹۔ " "	۹۸۲	غلام احمد صاحب	عا ۱۲/

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے بذریعہ کارڈ حضرت اقدسؑ سے بیعت کرلی ہے مگر دیر سے آپ کی ملاقات کو دل تنگ ہوا ہے۔ مگر یہاں رخصت نہیں ملتی کیونکہ ڈاک خانہ کے محکمہ میں بڑی مشکل ہے۔ اس لئے جس کسی کو ضرورت پڑتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا سرٹیفکیٹ دیکر اپنا کام کر لیتے ہیں خواہ ڈاکٹر ان سے کچھ لیوے یا نہ لیوے مگر بہر صورت ڈاکٹر بھی اس زمانہ کے ایسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ کپڑے بھی اتار کر ہمیں دیدے۔ الغرض حضرت اقدسؑ کو دل ہر وقت ملنے کو چاہتا ہے اور رخصت ملنی محال ہے بلکہ مشکل ہے فیصلہ کرو کہ اس طرح سرٹیفکیٹ دے کر رخصت لینا جائز ہے یا نہیں۔ جواب سے مطلع فرمادیں۔ راقم ......

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ص رشوت دینا لینا دلانا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ پ۲۔ یعنی نہ کھاؤ اپنے مالوں کو باہم جھوٹے طور پر (ناحق) اور نہ ڈالو وہ مال حکام کی طرف یعنی یہ ڈالنا ایسا ہے جیسے کسی کو اعلیٰ درجہ سے نیچے گرا دیا جاوے۔ اسی طرح یہ مال ہی جو تمہارے قیام کا باعث ہیں۔ گڑھے میں مت پھینکو۔ دلو کے معنے ہیں ڈول جو کنوئیں میں لٹکایا جاتا ہے۔ تاکہ کھا جاؤ تم ایک حصہ مرغوب چیز کا بطور رشوت والے کے یا بذریعہ رشوت ڈگری حاصل کرنے کے یا کسی اور طرح سے جو باطل ہے اور تم جانتے ہو خصوصاً رشوت تو ایک ایسی فطرتی بدی ہے۔ کہ لینے والا دینے والا۔ دلانے والا ہر ایک اس کے بدی اور باطل ہونے کا قائل ہے۔ دوسرا

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا۔ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا۔ پ۵

خبردار ہو کر سنو اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مال باہم باطل طور پر ہاں اگر تجارت ہو باہمی رضامندی و یقین سے۔ اور اس طرح ایک دوسرے کا مال ضائع کرنے سے اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ یعنے ایسے باطل کے طور پر مال کمانے کا نتیجہ تمہاری اپنی ہلاکت ہی ہوگی بے شک اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ رحیم ہے۔ یعنے باطل سے روکتا ہے۔ تاکہ تم اس سے رک کر ہلاکت سے بچو اور جائز مال کمانے کی کوشش کرو کہ وہ سچی محنت کو ضائع نہ کرے گا۔ اور جو شخص باوجود منع کے بھی یہ کام کرتا رہے گا۔ جس سے اللہ تعالےٰ کے حدود کو توڑتا ہے اور باوجود اس کے خلق اللہ پر ایسے کاموں سے ظلم بھی ہے۔ تو اس کو ہم ضرور نار میں داخل کریں گے۔ ان آیات سے رشوت کی سخت ممانعت پائی جاتی ہے۔ جو اقسام باطل میں سے ایک بدترین قسم ہے۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی والرائش رواہ احمد وغیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے دینے دلانے والے تینوں پر لعنت کی ہے اس کے علاوہ ممانعت رشوت دینے دلانے لینے میں اور بھی بہت احادیث ہیں جن کو بلحاظ اختصار ذکر نہیں کیا گیا۔

پس بہترین تدابیر تقوےٰ اور دعا ہے۔ تقوےٰ کی نسبت اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا۔ پ۲۸ اللہ تعالیٰ متقی کو ہر ایک مصیبت اور تکلیف سے نکال دیتا ہے اور دعا کے متعلق اس سے بڑھ کر اور کیا لکھوں۔ خود اللہ تعالےٰ جو اصدق الصادقین اور لایخلف المیعاد ہے۔ وعدہ فرماتا ہے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا لِيْ پ۲۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کیا کرتا ہوں مگر اس قبولیت دعا کے لئے شرط ہے کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو ایسا بنا دے کہ لائق قبولیت اس کی دعا ہو۔ دوسرا دعا کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین ہو بلکہ اللہ تعالےٰ صرف قبولیت دعا کا وعدہ ہی نہیں فرماتا۔ بلکہ دعا نہ کرنے والے پر ناراض بھی ہوتا ہے۔ جیسے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ۔ پ۱۹ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کہدے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے اگر تم دعا نہ کرو۔ دعا کرنے والوں کو یہ بھی یقین کامل چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ سب کچھ کر سکتا ہے کوئی کام اس کے ہاں غیر ممکن اور مشکل نہیں اگرچہ ظاہری اسباب اس کے کیسے ہی خلاف ہوں۔ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ پ۱۱۔ اللہ تعالیٰ سے اور کون اپنے وعدہ کا عمدہ وفا کرنیوالا ہے۔ اور مشکلات کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ پ۱۳ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ پ۱۲۔ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ پ۱۳ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ پ۱۷۔ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ پ۳۰ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ پ۲۔ یعنی اللہ تعالےٰ جس لکھی ہوئی چیز کو چاہے محو کردے اور بن لکھی کو لکھدے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہے یہاں تک کہ وہ اپنے حکم پر بھی غالب ہے اور اس کے کسی فیصلہ اور حکم کا اپیل نہیں ہوتا۔ جو کچھ کرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں اس واسطے جو چاہے کر سکتا ہے۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں بعض وقت اس کی حکمت کا یہی مقتضیٰ ہوتا ہے کہ آدمی کی دعا ایسے رنگ میں منظور نہیں کرتا جس طرح وہ دعا کرتا ہے کیونکہ وہ علیم خبیر عالم الغیب والشہادہ عواقب امور کو جانتا ہے اور اپنے بندوں پر رحم کرکے بدیوں اور نقصانوں سے جو اس دعا کے منظور ہونے کی حالت میں دعا کنندہ کو پہونچ سکتے تھے۔ اس سے بچا لیتا اور اس کے عوض اس کو کسی اور رنگ میں منظور کر لیتا ہے۔ جیسے مادر مہربان اگر بچہ اس سے آگ انگارہ مانگے تو وہ نہیں دیتی اور اس کے عوض عمدہ مٹھائیاں اور کھلونے یا جو کچھ مناسب ہو۔ پیش کردیتی یا دیدیتی ہے۔ پس اگر کسی کی دعا کا اثر محسوس نہ ہو تو گھبرانا نہیں چاہیئے اور نیز دعا میں جلدبازی بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ دعا میں جلدبازی بھی موجب محرومی ہے بعض وقت نادان انسان دعا کو اخیر تک پہونچا کر رہ جاتا ہے جیسے ایک کنواں کھودنے والا سارا کنواں کھودے مگر جب پانی ایک ہاتھ پر رہ جاوے تو وہ تنگ آکر چھوڑ دے کہ اب تک تو پانی نہیں نکلا۔ اب کہاں سے نکلے گا۔ تو وہ اس کی محرومی کی علامت ہے۔ غرض دعا اپنے تمام شرائط و لوازم کے ساتھ کی جاوے تو اس کے برابر اور کوئی آلہ تیز اور کارگر نہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ بشرط زندگی و صحت و توفیق الٰہی ایک مستقل ومفصل رسالہ متعلق دعا و آداب و شرائط دعا وغیرہ کے لکھوں۔ واللہ ولی التوفیق وھو حسبی ونعم الوکیل

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وصل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وھادینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واحمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہما اجمعین۔ فضلدین حکیم

۔ دوسرا خط

حضرت شیخنا المکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ مہربانی ذیل کے سوال کا جواب عنایت فرما کر مشکور فرماویں "غیر مذاہب کے لوگوں میں سے بعض خدا کو واحد لاشریک مانتے ہیں اور مخیر اور نیک دل ہیں کیا ان کی نجات ہوگی؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟"

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اول جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانتا (جو ہمہ خوبی ہیں اور ہمہ رحم و خوبی اور اصلاح کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں) اس کو نیک دل کہنا جائز ہی کب ہے۔ کیا وہ کافر نعمت نہیں ہے۔ جن خوبیوں کو وہ خوبیاں سمجھ کر پسند اور عمل کرتا ہے کیا وہ خوبیاں اس کی اپنی عقل کی ایجاد ہیں۔ یا انہیں بزرگان دین اور رحمۃ للعالمین کی برکت ہے بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔ اُولٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کا۔ اس طرح کہ چاہتے ہیں کہ فرق کریں درمیان اللہ کے اور اس کے رسولوں کے یعنے وہ چاہتے ہیں کہ خدا کو مانیں اور اس کے رسولوں کو نہ مانیں اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اصل میں وہ خدا تعالےٰ کے بھی منکر ہیں اور رسولوں کے بھی منکر ہیں۔ جیسے گورنمنٹ

کے گورنر کا منکر خود گورنمنٹ کا بھی منکر اور باغی سمجھا جاتا ہے اور بتلاتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں بعض کے ساتھ یعنے اللہ تعالےٰ کے ساتھ یا اللہ تعالیٰ اور بعض انبیاء کے ساتھ اور ہم انکار کرتے ہیں کل انبیاء یا بعض انبیاء کے ساتھ اور چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ میں کوئی راستہ نکال لیں۔ یہ لوگ سچ مچ کے کافر ہیں اور ایسی بے ایمانوں کے لئے ہم نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جیسے کہ ان لوگوں نے ہمارے رسولوں کی عزت نہیں کی بلکہ اہانت کی۔

دوسرا فیصلہ۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بے فرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ کی حد بندیوں کو توڑے۔ اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ رہ پڑے۔ ان کے لئے عذاب ذلیل کرنے والا ہوگا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی عزت نہیں کی۔ جبکہ بے فرمان کے لئے عذاب ہے تو جو سرے سے رسول کو مانتا ہی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سننا ہی نہیں چاہتا اس کا کیا حال ہوگا اور نیز ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کا بھی اعلےٰ درجہ کا بے فرمان ہے۔ اس کی بے فرمانی صرف بے فرمانی تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ایسا باغی ہے۔ کہ فرمان سننا ہی نہیں چاہتا۔ کیا کوئی کسی سلطنت کے ماتحت رہ کر اس کے قوانین سے ایسا سخت انکار کر سکتا ہے اور کیا ایسے انکار کے بعد وہ باغی قرار نہیں پاتا اور پھر بھی مخیر اور نیک دل کہلاتا ہے۔

تیسرا فیصلہ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا۔ پ ۲۶ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے ان کو جنات میں داخل کرے گا جن کے نیچے بہتی ہیں ندیاں اور جو روگردانی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دکھ کی مار دیگا۔

چوتھا فیصلہ۔ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ۔ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ۔ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ۔ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ پ ۲۴

کیا یہ منکر لوگ ان ملکوں میں سیر نہیں کرتے۔ جہاں انبیاء اور ان کے منکرین گذر چکے ہیں پھر غور کریں کہ کیسا بد انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے منکرین گذر چکے ہیں وہ بہت قوی اور بڑے آثار والے تھے۔ اپنے ملک میں سو ان کو اللہ تعالےٰ نے ان کے گناہوں کے سبب گرفتار کر لیا اور ان کا بچانے والا کوئی نہ تھا۔ یہ گرفتاری اس لئے ہوئی کہ ان کے پاس ہمارے رسول کھلے کھلے نشان لائے تھے۔ سو انہوں نے رسولوں کا انکار کیا۔ اس سبب اللہ تعالےٰ نے گرفتار کر لیا۔ بیشک اللہ قوی اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ غرض قرآن مجید ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے کہاں تک لکھا جاوے ہر ایک انسان اپنی تمام دنیوی ضرورتوں میں آسمان کا محتاج ہے۔ پانی۔ ہوا۔ روشنی وغیرہ۔ اسی طرح روحانی امور میں بھی آسمان کا ہی محتاج ہے۔ کوئی شخص صرف اپنی عقل سے بلا امداد آسمان کوئی دینی کام نہیں کر سکتا ذرا غور تو کرو۔ جن لوگوں نے صرف عقل کے ذریعہ نجات کو حاصل کرنا چاہا ہے۔ انہوں نے کیسی کیسی غلطی کھائی۔ مثلاً ساکت مت والا دام مارگے۔ اپنی ماں بہن لڑکی وغیرہ محرمات ابدی سے جماع کرنا ثواب سمجھتا ہے۔ یہ سب صرف عقل کی ایجاد آریہ نے اپنی عقل سے نکالا تو اعمال میں نیوگ جیسا گندہ اور غیرت سوز مسئلہ نکالا۔ اور عقائد میں سناتن دھرم کو اس لئے ترک کر گئے کہ اس میں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پوجا ہے۔ اور شرک کی تعلیم ہے۔ مدعی توحید بنے مگر لا محدود در لا محدود اجزا و جیو کو خدا تعالےٰ کا شریک مانا یہ ہیں عقل کی تجاویز اس کے نظائر دیگر مذاہب باطلہ میں بھی بکثرت پائے جاتے ہیں عیسائیوں نے کھاتا۔ پیتا۔ تھکتا۔ سوتا۔ [illegible] لوگوں سے ڈر کر بھاگتا

باوجود اس کے جب وہ انبیاء کا منکر ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ آخرت کا بھی منکر ہو جو یوم الدین ہے۔ اس کی کوئی بات ہی قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ پس ایسا شخص مخیر اور نیکدل کہلانے کے کب لائق ہو سکتا ہے۔ باوجود اس کے وہ مشرک بھی ہے یعنی دنیا میں معاشرت وہ خدا تعالیٰ کے بندہ کی بلا کسی قاعدہ کے تو ہو ہی نہیں سکتی۔ جب وہ قانون الٰہی کو انبیاء سے نہیں لیتا تو خود ساختہ قانون پر وہ ضرور چلے گا۔ تو گویا شریعت بنانے میں خدا تعالیٰ کا بھی شریک بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ مشرک کے لئے ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ۔ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز نہیں بخشیگا اور سوائے اس کے جس کو چاہے بخش دیگا۔ اب سوائے شرک کے کبیرہ سے کبیرہ زنا۔ شراب۔ چوری وغیرہ سخت گناہوں کا بخشا جانا ممکن اور شرک کا بخشا جانا بلا توبہ جب ناممکن ہوا تو وہ ان شریروں سے بھی بدتر ہوا۔ پس اس کو مخیر اور نیک دل کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا جواب اتنا ہی کافی ہے ورنہ صرف قرآن مجید ہی اس قدر ایسے آدمی کی تکفیر کرتا ہے۔ کہ جس کا بیان اس مختصر خط میں سما نہیں سکتا۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

فضل دین حکیم از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سچی بشارت

دنیا پر روشن ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی اور بعد میں کیا ہوئی اور یہ غیر معمولی تبدیلی اور ترقی محض اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک انفاس کے تزکیہ سے انہوں نے خدا کی کامل اور اتم ہدایت (یعنی قرآن مجید) کی سچی معرفت حاصل کر کے اس کی سچی اتباع کی تھی اور پھر جب وہ اتباع اہل اسلام میں نہ رہی تو خدا کے وعید کے مطابق وہ روحانی اور جسمانی عروج بھی روبتنزل ہو گیا۔ یہاں تک موجودہ حالت تک نوبت پہنچی۔ کہ جس کا خاکہ اسلامی اخبار اور اسلامی لکچرار آج کل کسی قدر کھینچ رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے پھر بھی کتاب اللہ سے اس قدر بے اعتنائی کی گئی کہ رفتہ رفتہ اس کی سچی معرفت بھی مفقود ہو گئی لیکن چونکہ اسلام وہ مذہب نہیں تھا کہ لوگوں کی بے اعتنائی کے ساتھ خدائے ذوالجلال بھی اس سے بے اعتنا ہو جاتے۔ بلکہ یہ وہ پاک مذہب ہے کہ جسکی حفاظت کا خود اس نے وعدہ فرمایا ہوا ہے اور صاف طور پر یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ جب آخری زمانہ میں لوگوں کی بے اعتنائی آخری حد تک پہنچ جائیگی۔ اور اس کی اس حالت کو دیکھ کر بیرونی حملے بھی اس زور سے کئے جائیں گے کہ بہت سے لوگ یقین کر اٹھینگے کہ اب اس کا خاتمہ ہے تو میں اس وقت اسکی خبر گیری اور دستگیری کرونگا اور اپنے خاص فضل سے بنا کر دنیا میں بھیجونگا۔ تاکہ وہ بیرونی حملوں کا دفاع اور اندرونی غلطیوں کی اصلاح کر کے پھر قرآن مجید کی معرفت دنیا میں قائم کرے اور سچی اتباع کی روح لوگوں میں پھونکدے۔

چنانچہ خداوند کریم کے فضل سے وہ موعود الٰہی آج ہم میں موجود ہے اور خدا کے زبردست نشانوں اور تائیدوں اور نصرتوں سے مؤید ہو کر اپنے مفوضہ خدمات کو بڑی کامیابی کے ساتھ سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے پاس مخلصین کی ایک جماعت ہے۔ جو کہ رات دن اسی فکر میں رہتی ہے۔ کہ آپ کے پاک مذہب اور کلمات طیبات کو جو کہ عین قرآن ہے یا بالفاظ دیگر قرآن مجید کی وہ اصلی دلربا اور جلالی صورت ہے جو کہ فیج اعوج کے نسخ و مسخ سے معرے اور مبرے ہے جیسی کہ وہ حضرت خاتم النبین کے وقت میں معرے اور مبرے تھی کسی طرح موافقین و مخالفین تک پہنچائے چنانچہ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے بہت سے رسالے اور اخبارات جاری کئے گئے ہیں اور نئی نسل کو اس فیض سے بہرہ یاب کرنے کے لئے ایک خاص ناظم التعلیم کمیٹی قائم کی گئی کہ جس کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم الاسلام میں قوم کے بچے ہاں بچے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں اور آپ کے رنگ سے رنگین حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے کافی فائدہ حاصل کر رہے ہیں یا یوں کہو کہ خدا کے تازہ فضل انفس سے بہرہ ور ہو کر اس کے لئے تیار ہو رہے ہیں کہ صلح اور امن کے ساتھ خدا کے پاک دین کی روشنی کو دنیا کے اقطار میں پہنچائیں لیکن باوجود اس کے اس وقت تک اس امر کا کافی انتظام نہ ہوا تھا۔ کہ حضرت مولانا صاحب کے درس قرآن سے باہر کے اصحاب پورے طور پر متمتع ہو سکیں۔ جو بشارت میں نے عنوان پر لکھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس ضرورت عظمیٰ اور [illegible] کبیری کے پورا کرنے کیطرف اس محسن قوم ناظم التعلیم کمیٹی نے اپنی توجہ مبذول فرما کر یہ تجویز پاس فرمائی ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام

طرح ہی جو پہلے گذر چکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے۔

الٰہی میں کیونکر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری

تو واحد یگانہ۔ میں بندہ ہوں تیرا
زمین اور سما میں ہے ذرّے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو ملنے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے بندہ حضوری

خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنا لیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں چھپی نہیں۔ اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہنچ چکے ہوں گے کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی۔ جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہ ہو۔ اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ جب بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی۔ تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے یہاں تک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرنجات کے سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کے لئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہ نقل ہی کر دی۔ اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جس کی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھ دیا کہ اب اس کی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

خدا تعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرماوے تا یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رزاق صرف وہی ذات ہے۔ جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہانتک لوگوں نے دہوکہ کھایا کہ:-

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دہوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتی ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہو گیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گزریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کی کیا منشا رہی

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدیں یہ آپکا اختیار ہے اور خدا تعالیٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اس کا معاوضہ پائیگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کے واسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا۔ ورنہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں (وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میانگھ نے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہو گیا اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو اپنا ہمخیال بھی بنا لیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ دل کے بھید اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ ایسے ہوکر بیٹھیں کبھی نہ ہوں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھ کر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ دوا اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے۔ بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پھر خریدیں یا نہ خریدیں یہ آپ کا اختیار ہے اور مفرح عنبری خریدتے وقت ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھیے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور - کیونکہ اسکا ایجاد بالہام الٰہی خاکسار کو اور بندوں میں سے کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام مفرح عنبری ہے۔ مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

(بقیہ صفحہ ۱۰) کی طرف سے تعلیم الاسلام نام ایک ماہوار رسالہ جاری کیا ہے جس میں حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن بالاستیعاب اور مسلسل درج ہوگا۔ مخالفین کے اعتراضوں کے جواب اور مذاہب باطلہ کے استدلالوں کی تردید۔ وقتاً فوقتاً مدرسہ کے حالات سے قوم کو خبردار بنانا بھی ایک ضروری امر ہے اور یہ بھی اس رسالہ کے ذریعہ سے پورا کیا جائیگا۔ یہ رسالہ چالیس صفحہ کا ہوگا۔ اور بنظر تعمیم فائدہ اس کی قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اس کا پہلا پرچہ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہوگا۔ مشتہر۔ خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔
مینجر رسالہ تعلیم الاسلام۔

صداقت کا جھنڈا

اس دواخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری۔ ذ عبرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون وندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ کھوکھلی ہو یا دانت کے مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پس آئے دفعہ لگنے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیں کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب جلدی سے اثر کرتے ہیں اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہیں یہ گویا پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سات عدد حبوب ۱ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ
ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار کے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز مہیا کی جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلے درجہ کے ہیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیکھائی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲؍ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان میاں اللہ بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱۸
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱۸	۱½
فی سطر	۸	۳½	۲½	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے ہمیں زیادہ کوئی رعائت نہ ہو سکیگی۔ بلا وجہ خط و کتابت کر کے ہمیں طرفین کا حرج کرنا ہے

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ بعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ کر لگوانے سے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے [illegible] ورنہ گذشتہ مہینہ والا ہی مضمون رہیگا۔

(۵) [illegible] دیا جائیگا [illegible] روپیہ [illegible] مشتہر [illegible] اجرت [illegible] دی جائیگی

(۶) [illegible] ضمیمہ [illegible] نہ کیا جاوے [illegible] ضمیمہ کی مزدوری و اجرت کے ساتھ ہر نسبت سے وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کی ضمیمہ یا نوٹ دیا جاوے یا لگوایا جاوے روپیہ زر اس کیسا تھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے [illegible] تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ شدہ کاپی تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعائت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام** کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی درندگی اور اعتراضات کی بوچھاڑ شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر [illegible] ہیں [illegible] رعایت کی جاتی ہے معزز [illegible] لوگوں [illegible] ایمان کی [illegible] دری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ [illegible]

[illegible]

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتی ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ ان امراض سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے دانا بُرقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی نہایت اعصاب کی مدد گار ہے اس کو مدنظر رکھ کر ہم نے حکیم تجربہ سے ولایت سے وہ بجلی منگا کر ہزاروں مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی بیمار ہو دور سے میں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ بالکل خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تا کہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے پر کہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تا کہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جاوے

(۱) مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلا برقی۔ روغن مالش۔ قوت باہ کی دوائی شامل ہیں) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے صرف تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ **منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب**

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو اعلے درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کوکا کمس وائیکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سُرعت رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر ایک ہوائی جہاز ہے میدان انگلستان کا تا کہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ **قیمت فی شیشی** ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

اللہ ببدر وانتم اذلۃ

اخبار بدر قادیان ضلع گ
خریدار نمبر ۱۲۱ بخدمت
مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ
چراغ دین صاحب
Lahore

گورداسپور ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۱۰
ت حکیم محمد حسین صاحب
لنڈا بازار بر مکان میاں
لاہور

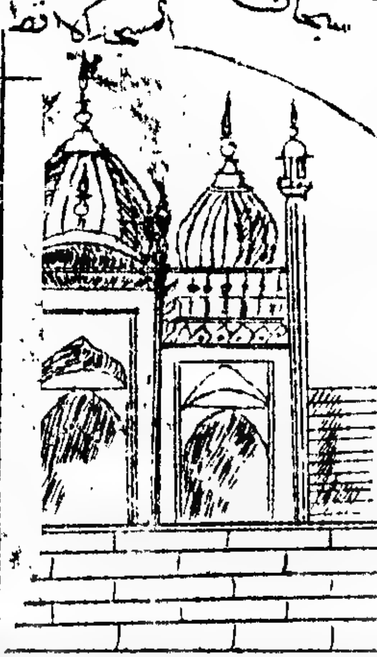

بدر

BADR QADIAN

نمبر ۱۸
سلسلۃ الجدید جلد ۲
سلسلۃ القدیم جلد ۵
نمبر ۱۸
ل ۱۸
۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیات والسلام [illegible] سنہ ۱۹۰۶ء
روز جمعرات
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

LAHORE 4 MY 06

چہ گویم با تو گر آئی چہ اور قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان

چوں کہ ڈاکٹر عبد الحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا۔ نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور ان باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں منہ پھیر لیا۔ بلکہ اپنے خط میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بے جا تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھکو ایک حرام خور اور بندۂ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانیوالا قرار دیا اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ اور بہت سی ایسی گالیاں دیں۔ جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں۔ جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ پیش گوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے۔ کچھ چیز نہیں۔ مجھکو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں۔ جو پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجائش نہیں۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی بہت گھڑ کے بولا ہے مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پروا نہیں کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دغاباز۔ حرام خور۔ مکار۔ فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے۔ اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر سمجھ کر ثابت کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھہرایا ہے بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں۔ تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مرید ہو کر اور پھر مرتد ہو کر اس درجہ تک پہونچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندۂ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔ اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا [illegible] کا منتظر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اسی اشارہ پر ختم کرتا ہوں۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ ما لا تعلمون۔

اب چوں کہ یہ شخص اس درجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمرو بن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جان کا دشمن تھا۔ اس لئے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس سے بکلی قطع تعلق کر لیں اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین آمین آمین

المشتہر
خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

بدر کے خریداروں کو ایک مژدہ

براہین احمدیہ کے رعایتی قیمت پر خریدنیکا ایک نادر موقعہ

براہین احمدیہ خوشخط عمدہ سفید کاغذ پر پہلی ایڈیشن کے صفحہ بصفحہ مطابق چاروں جلد چھپ کر طیار ہو چکی ہے جس کے ساتھ انڈکس یعنی فہرست مضامین قیمت مکمل کتاب بلا جلد صہ مجلد عہ لیکن بدر کے نئے خریداران کیواسطے للعہ اور للعہ رعایتی قیمت رکھی گئی ہے پرانے خریدار جو دو نئے خریدار پیدا کر دیں وہ بھی اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ضروری شرط یہ ہے کہ ایسی رعایت صرف ان کیلئے ہے جو قیمت اخبار اور کتاب پیشگی ارسال فرماویں وی پی منگوانا ہو تو ۸ کے ٹکٹ درخواست کے ساتھ آنے چاہئیں۔ منیجر بدر قادیان

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۱۔ تمام جماعت احمدیہ کے لئے اعلان
صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳۔ درس قرآن شریف۔ اخبار بدر ایک لاکھ۔
صفحہ ۴ تا ۱۱۔ ایک خط کا جواب۔ شیعہ اور سنیوں میں فیصلہ کی راہ
صفحہ ۱۲ و ۱۳۔ ایک تازہ پیش گوئی۔
صفحہ ۱۴۔ اشتہارات۔

بدر مسیح

۸۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

خداتعالیٰ کی تازہ وحی

۲۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء۔ (۱) ربّ لا تضیع عمری و عمرها واحفظنی من کل آفة ترسل الیّ [illegible]

ترجمہ۔ اے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو۔ جو میری طرف بھیجی جاوین۔

(۲) انّہ نازل من السماء ما یغنیک

ترجمہ۔ تحقیق خدا آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے غنی کر دے گی۔

(۳) ادیک ما یرضیک

ترجمہ۔ تجھے وہ چیز دکھلاؤں گا۔ جو تجھے خوش کر دیگی۔

(۴) عندی حسنة ھی خیرٌ من جبل۔

ترجمہ۔ میرے پاس بھلائی ہے۔ جو پہاڑ سے بہتر ہے۔

(۵) الم تعلم ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

ترجمہ۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

(۶) "آسمان سے دودھ اترا ہے۔ محفوظ رکھو۔"

۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء۔ (۱) "تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے"

(۲) اللّٰہ خیرٌ من کل شیءٍ۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز سے بہتر ہے۔

۲۹۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء۔ (۱) "دشمن کا بھی ایک وار نکلا"

(۲) و تلک الایام نداولہا بین الناس۔

ترجمہ۔ یہ دن (خوشی و غم یا فتح یا شکست کے) ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں

ہفتہ قادیان

دار الامان

۱۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰة والسلام بمعہ خاندان رسالت بفضل خداوند کریم خیریت سے ہیں اور حسب معمول ظہر اور عصر کی نماز میں باہر تشریف فرما ہوتے ہیں۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور دیگر تمام بزرگان ملت خیریت سے ہیں۔ مولوی صاحب ہر روز حسب معمول بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں درس قرآن شریف دیتے ہیں۔ مولوی محمد احسن صاحب اپنے کام تصنیف میں ہمہ تن مشغول ہیں۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

ویسے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے امامت کراتے ہیں لیکن چوں کہ خدا کے فضل سے خود اپنے قادیانی احباب بھی اس قدر کثرت سے ہیں۔ کہ ایک مسجد میں سما نہیں سکتے اور پھر جمعہ کے روز دیہاتی لوگ بھی کثرت سے جمع ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے بحکم حضرت اقدس مولوی نورالدین صاحب مسجد اقصےٰ میں نماز جمعہ پڑھاتے ہیں۔ اور خود حضرت اقدس علیہ الصلوٰة والسلام چھوٹی مسجد میں بامامت حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ ایک خطبہ میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے اپنے وعظ میں ایک لطیفہ بیان فرمایا۔ جو مجھے بہت پسند آیا۔ اس لئے وہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ جہاں قرآن شریف میں حضرت موسےٰ علیہ السلام اور ساحروں کے مناظرہ اور مقابلہ کا ذکر ہے۔ وہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ الفاظ کہہ کر آخر کو حضرت موسےٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ قالوا آمنا بربّ ھارون و موسیٰ یعنی کہ ہم حضرت ہارون اور موسےٰ کے ربّ پر ایمان لائے مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام مقدم اور ہارون کا نام موخر آنا چاہیئے تھا کیوں کہ وہ افضل پیغمبر تھے اور حضرت ہارون ان کے مدد تھے۔ لیکن ان کے برخلاف کہنے کی یہ وجہ تھی اور اس میں یہ لطیفہ تھا کہ چوں کہ فرعون اپنے آپ کو ربّ کہلاتا تھا اور یہی دعوےٰ کیا تھا کہ میں حضرت موسےٰ کا بھی ربّ یعنی پرورش کنندہ ہوں۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اس نے کہا کہ الم نربّک فینا ولیداً یعنی کہ کیا ہم نے تیری بچپن میں ربوبیت نہیں کی تھی۔ پس اس قول سے انھوں نے اس کے اس قول کو اور اس کے ربّ ہونے کو باطل کر دکھلایا کیوں کہ اگر وہ یہ کہتے۔ کہ ہم حضرت موسےٰ اور حضرت ہارون کے ربّ پر ایمان لائے تو ممکن تھا۔ کہ وہ بے وقوف یہ سمجھتا۔ کہ موسےٰ کا رب ہونے کا تو میں ہی دعوے کرتا ہوں۔ پس مجھ پر یہ لوگ ایمان لائے ہیں۔ بلکہ انہوں نے اس کے برخلاف کہہ کر اس کو اور اس کے دل کو آگ لگا دی اور اس کی تمام کوششوں کا شیرازہ جو حضرت موسیٰ ؑ کے مقابلہ میں کرتا تھا۔ ادھیڑ دیا۔ کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائے ہیں بلکہ اس رب پر ایمان لائے ہیں۔ جو حضرت ہارون اور موسیٰ علیہم السلام کا رب ہے اور تیری ہم کچھ بھی پروا نہیں کرتے۔ خواہ تو ہمیں کیسا ہی عذاب دے۔ کیوں کہ تیرا عذاب صرف اسی دنیا یعنی ہماری زندگی سے ہی وابستہ ہے لیکن آخرت کا عذاب بڑا اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پس ہم خدا کو ہی اختیار کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ بہت عمدہ لطیفہ ہے اور اس سے فرعون کے رب ہونے کا پورا پورا ابطال ہوتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کا یہ خطبہ خدا کی جناب میں بہت مقبول ہوا کیوں کہ اس خطبہ کے بعد حضرت اقدس علیہ الصلوٰة والسلام کو یہ الہام ہوا تھا۔ انّا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔

۳۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب بھی خدمت دین میں مشغول اور مصروف ہیں۔ آپ کا خدمت دین بجالانا ہر ایک کے لئے قابل رشک ہے۔

۴۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے احمدی قوم کے لئے ایک اور بڑا خوشی کا موقع عطا فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ امسال تعلیم الاسلام سے پانچ لڑکے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں شامل ہوئے ہیں۔ ان میں سے تین کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ نتیجہ دیگر مدارس کی نسبت بہت ہی عمدہ ہے۔ کل لڑکے ۳۵۰۰ کے قریب شامل ہوئے ہیں جن میں سے ۱۲۰۰ کے قریب پاس ہوئے ہیں۔ یہ بھی خدا کا شکر بجالانے کا ایک موقع ہے کیونکہ خدا تعالیٰ جہاں اپنے پاک سلسلہ کی تائید میں اور نشان دکھلاتا ہے وہاں ایک یہ بھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

خاکسار محمد نصیب احمدی۔

ریویو

کاشف الرموز موجز القانون کی فارسی ایک شرح ہے جس کا پہلا حصہ طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ مصنف صاحب کے منشا اور خود شرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ چار جلدوں میں یہ شرح ہوگی۔ موجز القانون ایک درسی مشہور کتاب ہے۔ بے ریب طب یونانی کے طلبة العلم کو اس کی ضرورت ہے۔ لاہور گمٹی بازار۔ مکان حکیم احمد دین مصنف شرح خلف الرشید حکیم الہ دین صاحب مرحوم جو ایک مشہور اور فرد طبیب لاہور کے تھے سے ایک روپیہ پر مل سکتی ہے۔

نور الدین از قادیان

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بدرِ مشہور

۸ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۰۶ء

درسِ قرآن شریف

پارہ ۲۶ رکوع ۱۱

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار ۱۳ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء)

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۔ وَّ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّاْخُذُوْنَهَا ۔ وَ کَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۔

ترجمہ۔ بے شک ضرور اللہ تعالیٰ راضی ہوا مومنوں سے جبکہ وہ تجھ سے بیعت کرتے تھے۔ درخت کے نیچے پس جانا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔ پس ان پر تسکین نازل کی۔ اور انہیں ثواب عطا کیا ایک فتح نزدیک کا اور بہت سی غنیمت عطا کی جنہیں وہ لیں گے اور ہے اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا۔

لقد رضی اللہ [illegible] تاکید کا اظہار کرتا ہے۔ اس لفظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ قسم کھاتا ہے کہ مجھے اپنی ذات کی قسم ہے کہ ان [illegible] جو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت میں شامل ہوئے [illegible] ان کی تعداد [illegible] [illegible] یہ آیت [illegible] کہ عثمان کی حدیث [illegible] ہوتے ہیں کہ حضرت [illegible] ایک دو [illegible] کے سوائے باقی سب منافقوں کا گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہوا تھا۔ اگر وہ لوگ منافق ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں اپنی رضامندی کا اظہار [illegible] ان کی [illegible] اس جگہ چودہ [illegible] مومن ہونے اور ان پر [illegible] نازل ہونے کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے اور ان کے مومن ہونے کے چار دلائل اس وقت بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) ان پر سکینت نازل ہوئی صلح حدیبیہ پر جو شرائط مقرر ہوئے وہ اگرچہ بظاہر مومنوں کے واسطے خوش کن نہ تھے تاہم ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے انشراح ان کی قبولیت کے واسطے پیدا کیا۔

(۲) وہ فتح قریب کے وارث ہوئے۔ بہت جلد ان کو ایک بڑی فتح نصیب ہو گیا اور وہ وعدہ انہیں پر پورا ہوا۔

(۳) مغانم کثیرہ کے وہ مالک ہوئے۔ حسب وعدہ خداوندی بہت مال غنیمت ان کے ہاتھ لگا۔

(۴) غنیمت بھی مغانم کثیرہ ان کو وعدہ دیا گیا جیسا کہ اگلی آیت وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ [illegible] سے ظاہر ہے۔

فتح قریب سے مراد فتح مکہ ہے اور اس سے پہلے ایک فتح فتح خیبر کی بھی ہوئی۔ غزوہ خیبر ۷ ہجری میں ہوا جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللّٰہ اکبر خربت خیبر۔ اور انہیں ایام میں مکہ والوں نے [illegible] صلح کر لی تھی۔

وَعَدَکُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَکُمْ هٰذِهٖ وَ کَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ عَنْکُمْ وَ لِتَکُوْنَ اٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ یَهْدِیَکُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وعدہ دیا ہے بہت سی غنیمتوں کا پس جلدی دی تم کو یہ غنیمت۔ اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روکے تاکہ نشانی ہو مومنوں کے واسطے اور تاکہ تمہیں سیدھی راہ دکھاوے۔ کف ایدی الناس یعنی اہل مکہ کو اس بات سے روکے رکھا کہ تمہیں ایذا پہنچائیں اور بالآخر تمہیں ان پر فتح عطا فرمائی یہ ایک نشان ہوا جس سے مومنوں کے ایمان میں ترقی ہوئی کیونکہ ایک چھوٹی سی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق بڑی ترقی عطا فرمائی اور ہنوز وہ جماعت چھوٹی ہی تھی کہ ایسے کثیر التعداد دشمنوں پر فتح دی اور انہیں ایسے راہ پر چلایا جس سے وہ کامیاب ہوئے اور ان کے دشمن ذلیل و خوار ہوئے اور ہلاک ہوئے۔

وَّ اُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۔

اور تمہیں اور نعمتیں عطا کیں جن پر تم قادر نہ ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس پر احاطہ کر لیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے یعنی اس زمانہ میں دشمنوں پر تم فتح نہیں پا سکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو تمہارے شامل حال ہوگا۔ تم کو فتح دیگا اور بڑے بڑے دشمنوں کو مغلوب کر دیگا کیونکہ خدا کی قدرتیں ہر شئے پر محیط ہیں۔

وَ لَوْ قٰتَلَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ۔

اور اگر جنگ کریں کفار تمہارے ساتھ تو وہ ضرور پیٹھ پھیر جائیں اور پھر کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ پائیں۔ کافر اور مشرک بزدل ہوتا ہے۔ مومن کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت مومن کے مقابلہ میں اس کو شکست دلائے گا اور نیچا دکھائیگا۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ کفار جب مغلوب ہو جائیں گے تو کوئی ان کا یار اور مددگار نہ ہوگا اور وہ ذلیل ہو کر رہ جائیں گے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۔

ترجمہ۔ یہ قانون الٰہی جو پہلے سے اس طرح چلا آتا ہے۔ اور تو قانون الٰہی کو کبھی بدلا ہوا نہ پاوے گا یعنی خدا تعالیٰ نے جو پیشگوئی کی ہے وہ پوری ہوگی۔ سنت اللہ ہمیشہ سے خدا کے نبی فتحیاب اور کامیاب ہوتے چلے آئے ہیں اور ان کے مخالف اور دشمن مغلوب اور ہلاک ہوتے رہے ہیں اور اب بھی یہی ہوگا۔ بعض لوگ نادانی سے اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ معجزات کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ کوئی امر خلاف قانون قدرت نہیں ہو سکتا۔ سو ان کو سمجھنا چاہئیے کہ معجزات قانون الٰہی کے برخلاف نہیں ہوتے بلکہ وہ بھی عین قانون الٰہی ہوتے ہیں جس سے انسان ناواقف ہے۔

اخبار بدر ایک لاکھ

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اخبار بدر نے جس طریق میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کا بیڑا اٹھایا ہے ان کو ایسی خوش اسلوبی سے نباہ رہا ہے کہ عام طور پر اس کی قبولیت چاروں طرف بڑھی چلی جاتی ہے لیکن جس مذاق قوم کا یہ آرگن ہے۔ اس کی شان تقاضا کرتی ہے کہ ایسا اخبار لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو۔ ہمکو اللہ تعالیٰ کے فضل پر بہت بھروسہ ہے کہ اس بات کو پورا کرنے کے لئے وہ اس برگزیدہ قوم کے دلوں میں بدر کے لئے دن بدن زیادہ محبت اور قبولیت ڈالے گا۔ ہماری قوم بڑی قدردان قوم ہے اور اپنے امام مسیح و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشار کو پورا کرنے میں دل و جان سے ہمیشہ طیار رہتی ہے ہم کبھی بھی مایوس نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ اخبار حضرت ممدوح کے حکم کو اپنے اجراء کی زندگی سمجھتا ہے اور حضور علیہ السلام بارہا اس کی اشاعت کی نسبت اپنی خواہش ظاہر فرما چکے ہیں آپ کے منہ کی باتیں کبھی ضائع نہ ہوں گی۔ ہم کو کامل یقین ہے کہ احمدی قوم اپنے امام کی خواہش پوری کرنے میں بدل و جان کوشش کر رہی ہے۔

ان دنوں میں مولوی محمد یمین صاحب دہلوی نے دلی محبت اور اخلاص سے بھرے ہوئے الفاظ میں تحریک پیش کی ہے کہ بدر کا ایک پرچہ ایک لاکھ چھپا یا جاوے۔ فی الواقعہ ایک ایسی تجویز ہے کہ جسکی طرف ہر ایک احمدی برادر کو توجہ کرنی چاہئیے اتنی بڑی عظیم الشان قوم کا پرچہ ایک لاکھ نکلنا کچھ مشکل بات نہیں پھر خصوصاً جہاں تبلیغ اور اشاعت کے لئے جان و مال تک قربان کرنے پر ہر متنفس تلا ہوا ہو تو پرچہ اس کا ایک لاکھ نکلیگا اس کے مضامین کا خاص اہتمام اور التزام کیا جائیگا جسمیں اکثر ایسے مضامین ہی ہوں گے جو حضرت مسیح موعود اور حکیم الامہ اور دیگر بزرگان ملت کی قلم سے خاص طور پر اس پرچہ کے لئے لکھے ہوئے ہونگے۔ اگر احمدی قوم ذرا توجہ کرے تو بدر کا ایک لاکھ پرچہ نکلنا کچھ بھی مشکل نہیں کیونکہ اس کے دو ہی ذریعے ہیں ایک یہ کہ اشتہارات اور ضمیمون کے ذریعے سے اسکی اعانت کیجاوے اور دوسرے بطور اعانت اس کے لئے ڈونیشن دئیے جاویں چنانچہ یہ سلسلہ بفضل خدا شروع ہو گیا ہے اور سب سے پہلے اس تحریر میں جناب میاں محمد ابراہیم احمد صاحب کراچی بندر نے سبقت کا ارادہ ظاہر کیا ہے چنانچہ انکی تحریر درج ذیل کی جاتی ہے اور دوسرے احباب سے ان کی نمونہ کے اختیار کرنیکی درخواست کی جاتی ہے وہ تحریر یہ ہے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل اخبار میں جناب مولوی محمد یمین صاحب کے خیال کو پڑھ کر بہت خوش ہوا جسمیں انہوں نے ظاہر فرمایا ہے کہ اخبار کا کوئی ایک لاکھ پرچہ چھپوا کر تقسیم کیا جاوے۔ بندہ اس باب میں آپکو مطلع کرتا ہے اگر یہ تجویز ہمارے احباب منظور فرماویں اور امداد کیلئے مستعد ہوں۔ تو میں دس روپیہ اس مد میں انشاء اللہ تعالیٰ دیا کرونگا اور آپ کو اجازت ہے کہ ایک لاکھ اشاعت والا پرچہ میرے نام پر وی۔ پی کرکے دس روپیہ وصول فرماویں۔ بندہ محمد ابراہیم احمد خریدار ۹۷ ـ کراچی بندر۔

ایک خط کا جواب

شیعہ اور سنیوں میں فیصلہ کی راہ

(از محمد سرور)

جناب غلام باقرخان صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے دوازدہ اعتراضوں میں سے اکثر وہی ہیں جوکہ مذہب تشیع کے ہمزاد ہیں۔ اور شیعہ سنیوں کے صدہا سالہ جنگ کا مرکز اوران کے غور و فکر اور تیز رو قلموں کا جولان گاہ رہے ہیں اور فریقین نے ایک دوسرے کی تردید میں جو اخبار ورسائل کتابیں اس وقت تک تحریر کی ہیں ان کا اصل موضوع یہی رہے ہیں لیکن باہم روز اول کا مصداق ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا فیصلہ کی اصل راہ پر قدم نہیں مارا یا تعصب کے تنگ و تاریک گڑھے سے قدم باہر نہیں نکالا۔ فیصلہ کی اصل راہ خدا کی محفوظ و مصون محکم کتاب سے ملتی تھی جوکہ سب اقوام کے ما ھم فیہ مختلفون میں فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے لیکن ایک فریق نے جب محسوس کر لیا کہ اس کا فیصلہ میرے خلاف ہے۔ تو اس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور ان علینا جمعہ و قرآنہ۔ کو پس پشت ڈال کر اس کو بزعم عثمانی اور غیر محفوظ محرف و مبدل قرار دیکر اعتبار کے منصب سے گرا کر بنائے فیصلہ ان اخبار و آثار پر رکھدی جوکہ انسانی دست مال ہونے سے ان الظن لا یغنی من الحق شیئا کے مصداق ہونے کے علاوہ اپنی صحت و سقم اور اعتبار و بے اعتباری کا کلی سہارا چند انسانوں کے خودساختہ قوانین مختلف فیہا پر رکھ کر ظن کے پہلو کو دوبالا کرتی ہیں اور چونکہ اختلاف مذکور کی ابتدا راون ہی سے شروع ہوئی تھی اور بخلاف کتاب اللہ کثرت اختلاف ان میں موجود تھا اور خود غرضوں نے اس کا ذخیرہ اور بھی زیادہ کر دیا تھا تو جب زیادہ تر بنیاد ان ہی پر رکھی گئی تو بجائے فیصلہ کے مزید اختلاف کا موجب ہوئیں۔ فریق ثانی بھی چونکہ حدیث کو قرآن مجید پر قاضی تسلیم کرتا تھا۔ لہذا اس نے بھی ایک ایسی حدیث کے رعب میں آکر (جوکہ ان علینا جمعہ کے مخالف ہونے سے یقیناً قابل رد تھی) اور چالاک حریف کی چالاکی کا ڈالا ہوا دانہ دام تھی) حضرت عثمان کو جامع القرآن تسلیم کرکے حریف کے باریک در باریک منصوبہ کی جال میں ایسا پھنسا کہ قرآن مجید کو حکم ماننے اور منوانے کی جرأت نہ کرسکا۔ فریق اول نے اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایک یہ دام بھی پھیلا کر چند متشابہات کی خودساختہ تاویلوں سے تمسک کرکے فریق ثانی کو ان کی جواب دہی میں مشغول کرکے فیصلہ کن محکمات سے اس کی توجہ کا رخ بدل دیا۔ اس میں شک نہیں کہ سارے نزاع کی جڑ خلافت کا مسئلہ ہے اور وہ بھی خلافت نبوت کا۔ دنیا کی سب خلافتوں اور نیابتوں پر غور و فکر کرنے سے ہم اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ نبوت اور خلافت نبوت میں مدارج کے لحاظ سے خواہ کچھ ہی فرق کیوں نہ ہو لیکن اس امر میں یہ دونوں برابر ہیں کہ جو اصل کے لئے حق انتخاب رکھتا ہے وہی خلافت کے لئے انتخاب کرنے کا مجاز ہوگا اور جو اس کے لئے انتخاب کا اختیار نہیں رکھتا وہ خلافت کے لئے انتخاب کرنے کا مجاز ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس میں بھی کہ جو طریق تحصیل اصل کیلئے مقرر ہے۔ وہی خلافت کے لئے بھی ہونا چاہئیے اور جو اصل کے لئے نہیں وہ خلافت کے لئے بھی نہیں ہو سکتا۔ سنت اللہ پر نظر کرنے سے صاف صاف ثابت ہے کہ نبوت کے لئے انتخاب کرنا خدا کا کام رہا ہے اور کسی مخلوق کو اس انتخاب میں ہرگز دخل نہیں ہوا اور کتاب اللہ کی شہادت بھی یہی ہے۔ فرشتوں نے جب آدم کے انتخاب پر اتجعل فیہا من یفسد فیہا الخ کہا تو یہی جواب ملا کہ انی اعلم ما لا تعلمون۔ اور آنحضرت کے انتخاب پر جب اہل کتاب نے بنی اسرائیل سے نہ ہونے کا اعتراض کیا تو بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ۔ نازل ہوا اور جب کسی نے علی رجل من القریتین عظیم کہا تو جواب دیا۔ اھم یقسمون رحمۃ ربک نحن قسمنا الخ اور یہ کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ بلکہ قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرتؐ سے لیکر آدمؑ تک جب خدا نے کسی نبی کا انتخاب کیا ہے تو مخلوق کے بعض افراد نے انتخاب الٰہی میں اپنے انتخاب کے دخل دینے سے ٹھوکر کھائی ہے۔ ان جو سعید تھے۔ وہ فرشتوں کی طرح لا علم لنا کہ کر سجدہ اطاعت بجالائے پر جو شریر تھے۔ وہ ابلیس کی مانند انا خیر منہ کہہ کر اپنی بات پر اڑے رہے اور خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق بن گئے۔ قرآن حصول بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ نبوت فضل ہے پس خدا جس بندے کو چاہتا ہے دیدیتا ہے اور ارث اور وصیت کو اس میں ہرگز دخل نہیں ہے اور نہ قرابت قریبہ کا اس میں کچھ اعتبار ہے ورنہ تو بہت سے انبیاء کی نبوت سے انکار کرنا پڑیگا کہ جن کے حق میں نہ وصیت تھی اور نہ ان کو حق ارث کا استحقاق ہے اور نہ قرابت قریبہ رکھتے ہیں۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت مسیحؑ۔ آنحضرتؐ جب اصل میں قرآن مجید اور سنت اللہ کا یہ فیصلہ صاف صاف موجود ہے تو پھر خلافت کا فیصلہ اسی کے مطابق ہونا چاہئیے یہ ہمارا قیاس ہی نہیں بلکہ قرآن مجید اور سنت اللہ نے خلافت کے متعلق صریح طور پر یہی فیصلہ دیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ الخ یہاں پر خداوندکریم نے صاف فرما دیا ہے کہ آں حضرت کے سب خلفاء میں خود بناؤں گا اور نہ اس آیت میں ہے اور نہ کسی اور میں کہ آپ کے خلفاء قاعدہ ارث یا وصیت وغیرہ ہمارے خلیفہ بنینگے۔ بلکہ اس آیت میں یہ بتادیا کہ بناؤں گا بھی اسی طرح کہ جس طرح تم سے پہلوں میں سے بنائے تھے اس کے مطابق جب ہم پہلے خلفاء کی نسبت سنت اللہ کو دیکھتے ہیں۔ تب بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ خلیفہ خود بناتا رہا ہے اور ہمیں کوئی ایک خلیفہ بھی پہلوں سے ایسا نہیں ملتا کہ جس کی نسبت اصل (نبی) نے وصیت کی ہو۔ پھر کسی ظالم منافق نے اس وصیت کو پورا نہ ہونے دیا ہو بلکہ زبردستی خود مسند خلافت پر بیٹھ کر کامیاب ہوا ہو پھر اس کے مرنے پر ایک اور غصب کرکے کامیاب ہو پھر اسی طرح اس کے بعد تیسرا اور پھر تیسرے کے بعد اصل وصی کی نوبت آئی ہو اور مسند خلافت پر قدم رکھتے ہی پھر بغاوت اور فتنہ برپا ہوگیا ہو۔

پھر جب اصل (انبیاء) پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ بنانا خدا کے انتخاب اور اس کے بنانے پر مبنی ہے اور وراثت یا وصیت کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے اور قرآن مجید سے بھی یہی ثابت ہے اور کما استخلف الذین من قبلہم کے مطابق پہلے خلفاء پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہے تو اب ہم نے اسی قدر دیکھنا ہے کہ خدا نے کس کو بنایا ہے کیونکہ ایسا تو نہ کبھی ہوا ہے کہ خدا نے ایک کو نبی یا خلیفہ بنایا ہو اور کوئی ظالم خدا پر غالب آکر اس کو خلیفہ نہ بننے دے بلکہ خود مسند خلافت پر بیٹھ جائے اور نہ خدا کی قدرت پر نظر کرکے ایسا ہونا ممکن تصور ہو سکتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا نے جس کو خلیفہ بنانا تھا وہی بنا ہوگا نہ اور۔ اور فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور ان کے بعد حضرت عمرؓ اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ۔ ہاں ایک فریق یہ کہتا ہے کہ ان تینوں نے خلافت غصب کی تھی لیکن چونکہ سلسلۂ انبیاء پر نظر کرنا اور سلسلۂ خلفاء امم سابقہ پر غور و فکر کرنا اور کتاب اللہ اور سنت اللہ ثابت کرتے ہیں کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے اور یہ بھی کہ کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کہ خدا ایک کو اپنے وعدہ کے مطابق اپنے نبی کا خلیفہ بنائے اور ایک ظالم زبردستی اس کو غصب کرلے پھر علاوہ بریں کامیاب بھی ایسا ہو کہ خلیفہ برحق کو بھی اپنے وقت میں وہ کامیابی نصیب نہ ہو۔ لہذا وہ غاصب نہیں بلکہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ ہی ہیں ہاں انبیاء و خلفاء اور سنت اللہ و کتاب اللہ پر نظر کرنے سے یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح انبیاء اور پہلے خلفاء کے انتخاب پر نکتہ چینی اور اعتراض ہوئے ہیں اسی طرح یہاں پر بھی ہوں سو اس ضرورت کو غاصب کہنے والوں نے پورا کردیا۔

خداوندکریم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفوں کی علامتیں بھی آیت مذکورہ کے بعد بیان فرمائی ہیں اور وہ یہ ہیں۔ ۱؎ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم۔ ۲؎ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ ۳؎ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا۔ اور یہ تین ہی علامتیں تینوں میں ایسی اعلیٰ اور اکمل پائی گئی ہیں کہ جس طرح آن حضرت کی کامیابی کی نظیر کسی اور نبی میں نہیں ملتی۔ اسی طرح ان تینوں باتوں میں ان تینوں کی مثال پہلے خلفاء میں نہیں ملتی۔ ہاں چوتھے خلیفہ حضرت علی میں یہ ضروری علامتیں کمزور کیا بلکہ قریباً ایسی ہی مفقود تھیں جیسی کہ بعض ضروری باتیں حضرت مسیح میں مفقود تھیں پر اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ خدائے علیم جانتا تھا کہ ان کے اتباع نے ان کی شان میں غلو کرکے ان کو خدا کا شریک بنانا ہے لہذا خدائے علیم نے ان کو ان کے ہم جنسوں سے بھی بہت کچھ گرا کر رکھا تاکہ یہ کمی ان کے غلو کے لئے

دائمی حربہ رہے۔ پس جس طرح حواریوں اور شیعان علی کی وفاداری جیسے کچھ ان صاحبان کو ملا ہے وہ دنیا پر روشن اور آپ کے کلام سے ثابت ہے۔ اسی طرح ان کی محبت سے ان دونوں صاحبوں کو جو ملا ہے وہ یہ ہے کہ جس کی وجہ سے وہ اپنے ہم جنس انسانوں کی ہمسری سے بھی گر گئے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے ان علامات کے بعد یہ بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ اگر ہم کسی کو خلیفہ بنائیں اور دین مرضی کی تمکین بھی اس کے لئے کریں کہ اس کے من جانب اللہ ہونیکی ہم شہادت دیں پھر تبدیل خوف بالامن کر کے دوسری شہادت دیں۔ اور باوجود کامیابی اور بے خوف و خطر ہونے کے پھر بھی وہ اپنی عملی حالت سے اپنے مخلص بندہ ہونے کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دے اور کوئی پھر بھی اس کو خدا کا بنایا ہوا خلیفہ نہ تسلیم کرے۔ بلکہ اس کو منافق ظالم غاصب قرار دے تو اس کا کیا حکم ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ علاوہ بریں خلفاء ثلثہ کو غاصب اور ان کے ہم مشربوں اور مددگاروں کو منافق تسلیم کرنے سے اول تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ سب انبیاء سے ناکام و نامراد ترین نعوذ باللہ من ذالک آں حضرتؐ تھے جو کہ سید ولد آدم اور افضل الرسل اور خاتم النبیین ہیں کیوں کہ نظیر کے لئے ایسا کوئی رسول نہیں ملتا کہ جس کی اس قدر لمبی اور سر توڑ کوشش کا نتیجہ ہوا ہو کہ مومن تو دس بیس ہوں اور منافق ہزاروں اور پھر منافق ہو کر زبردست بھی ایسے کہ نہ زندگی میں نبی کو اپنے حسب منشاء رکھنے دیں حتی کہ حق دار وصیت کے حق میں وصیت تک بھی نہ لکھنے دیں اور نہ اس کی وفات کے بعد اس کے یا اس کے وصی برحق کے آڑے آتے ہونے دیں حتی کہ قبر میں بھی اس کو دم نہ لینے دیں اور اس کے وصی برحق سے خلافت غصب کر کے اور اس کے جگر گوشہ کو قسم قسم کے دکھ دیکر قبر میں بھی اس کے پہلو بہ پہلو جا پاؤں پسار دیں جبکہ وہ غاصب آں حضرتؐ اور آپ کے وصی برحق اسد اللہ الغالب مولیٰ مشکل کشا پر غالب تھے تو پھر اس نظارہ کو دیکھ کر کیوں کر یہ امید ہو سکتی ہے کہ وصی برحق کی اولاد سے کوئی مہدی کامیاب ہو گا اور ان بہادر غاصبوں کی ذریت اس سے غصب کریگی۔ دوم یہ کہ قرآن مجید کی ان سب آیات کی تکذیب کرنی یا ماننی پڑتی ہے جو لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاٰخرۃ عذاب عظیم ولعنہم اللہ۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا۔ وان یتوبوا یک خیراً لہم وان یتولوا یعذبہم اللہ عذاباً الیماً فی الدنیا والاٰخرۃ وما لہم فی الارض من ولی ولا نصیر۔ کی طرح صاف بتاتی ہیں کہ منافقوں کے لئے خداوند تعالیٰ نے دنیا میں بھی ذلت اور لعنت اور عذاب مقرر کیا ہوا تھا بلکہ جس طرح کفار کی تباہی کے انتظار کا حکم اہل اسلام کو دیا گیا تھا۔ اسی طرح منافقوں کے نسبت بھی حکم تھا اور یا ایہا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم فرما کر جہاد میں بھی ان کو کفار کے ساتھ شریک کر دیا تھا اور خاص کر مدینہ کے منافقوں کے لئے تو خاص وعدہ تھا۔ (ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمہم نحن نعلمہم سنعذبہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم۔) کہ دنیا میں ان کو دو دفعہ عذاب دیا جائیگا۔ لیکن باوجود اس کے جو سب منافقوں کے سردار تصور کئے جاتے ہیں۔ نہ ان کو مومنوں کے ہاتھ سے کوئی عذاب ملا اور نہ خدا نے خود عذاب دیکر اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور نہ ان کو دنیا میں ذلت دی نہ ان سے آں حضرتؐ نے یا آپ کے سچے وصی نے جہاد کیا اور نہ ان پر یہ صادق آیا کہ روئے زمین پر ان کا نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی مددگار ہو گا۔ بلکہ ان سب باتوں کے بالعکس ہوا۔ عزت وہ ملی جس کی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ عزت منافقوں سے چھین کر برائے نام بھی نہ رہے گی۔ اور اللہ کے رسول اور سچے مومنوں کو وہ عزت ملیگی جو کہ ان کے مالک حقیقی کی عزت کا سکہ عرب و عجم کے دلوں پر بٹھلائے گی۔ ان کے ہاتھوں سے اوروں کو عذاب ملا ہے پر اوروں کے ہاتھ سے ان کو ہرگز کوئی عذاب نہیں ملا۔ خدا نے بجائے عذاب کے ان پر وہ فضل اور انعام کیا کہ جس کے نہ ملنے سے لاکھوں گھروں میں اب تک ماتم قائم ہے۔ آنحضرتؐ نے ان سے جہاد نہیں کیا۔ بلکہ آپ ان کے ذریعے سے اوروں کے ساتھ جہاد کرتے رہے اور آپ کے وصی نے تو بجائے جہاد خود ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کی سچی اطاعت کی بجائے دوست اور مددگار نہ ہونے کے ان کے وہ دوست اور مددگار ہوئے۔ جنہوں نے دوست داران علی و محبان حسینؑ کی طرح بے وفائی کے داغ سیاہ کو نہ بادلی اور مزدوری کے آنسوؤں سے دھونے یا سیاہ رومالوں سے پونچھنے یا ناکامی پر حسرتوں کی آہیں بھرنے یا ان کے بامراد اور کامیاب حریف پر تبرا بازی سے طفل تسلی کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہنے دی بلکہ اپنے مال و جان اور پوری طاقت سے ان کی وہ مدد کی کہ اپنی زندگی میں ان کی فتح مندی اور کامیابی سے اپنا دل خوش اور آنکھیں سرد کر لیں۔ پس جبکہ سلسلۂ انبیاء اور سلسلۂ خلفاء اور کتاب اللہ اور سنت اللہ اور وعدہ الٰہی سے ثابت ہے کہ آپ کے خلفاء راشد قدیر نے خود بنائے تھے اور یہ بھی کہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کی خلافت نہ کبھی کسی نے غصب کی ہے اور نہ کوئی کر سکتا ہے اور پھر باجماع کافۃ الناس یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد حضرت ابو بکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان خلیفہ ہوئے۔ پھر خدا نے جو علامتیں اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کی بیان فرمائی تھیں وہ سب کی سب اہل اسلام اور غیر اہل اسلام کی متفقہ شہادت سے ایسی اکمل اور اتم طور پر ان میں موجود تھیں کہ جس کی نظیر کسی اور خلیفہ میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پھر نفاق کے جو جو آثار کتاب اللہ نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک اثر کا بھی کوئی اثر ان میں پایا نہیں جاتا بلکہ ان آثار نفاق کے نقائض اور اضداد جو کہ کمال ایمان کے نشان ہیں۔ تواتر کے ساتھ بوجہ اتم و اکمل موجود تھے۔ تو پھر ان کے خلیفۂ نبی برحق ہونے میں شک و شبہ کی کونسی گنجائش ہو سکتی ہے۔ یا باوجود اس کے جو شخص ان کو منافق غاصب قرار دے کر ان کے خلیفۂ نبی ہونے سے انکار کرے۔ تو کس طرح کوئی یہ وہم کر سکتا ہے کہ وہ ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ کے فتوے کا مصداق نہیں جو کہ خداوند کریم نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہوا ہے۔ پس یہ وہ سچی راہ ہے جو کہ کتاب اللہ اور سنت اللہ اور عقل سے ثابت ہوتی ہے اور جس سے یہ نزاع بآسانی فیصلہ ہو جاتا ہے۔

جب خلافت کا فیصلہ ہو گیا تو اب ان مطاعن کے فیصلہ کی راہ بتاتا ہوں جو کہ آثار کے خودکردہ معانی کی بناء پر خلفاء ثلثہ پر کئے گئے ہیں۔ یا ازواج النبی خصوصاً حضرت عائشہ پر کہتے ہیں مطاعن کی نسبت فیصلہ کرنے کی آسان تین راہیں ہیں۔ ملہ یہ کہ جس پر طعن کیا جاتا ہے۔ پہلے اس کے منصب پر بحث کی جائے اگر اس کا منصب وہ ثابت ہو جائے جو کہ عموماً ایسے امور سے منزہ اور پاک ہوتا ہے جو طعن میں مذکور ہیں تب یقین کرنا چاہیئے کہ اس طعن کی بناء کسی افتراء یا غلط فہمی پر ہے۔ اور اگر ایسا ثابت نہ ہو تو پھر اور طریق سے طعن کے حق یا باطل ہونے کی نسبت غور کیا جائے مثلاً جن انبیاء کی نبوت دلیل یا قرآن مجید کی تسلیم سے اہل اسلام کے نزدیک ثابت ہے اس میں شک نہیں کہ مخالف ان پر بڑے بڑے طعن ہی کرتے ہیں۔ مگر کسی مسلمان کے وہم و گمان میں بھی یہ خیال نہیں گذر سکتا کہ شاید ان میں سے کوئی بجا ہو۔ اور نہ بجز ذب و دفع کے نفس ایمان کی لحاظ سے ان کی تحقیق کی طرف متوجہ ہوتے یا ہونے کی ضرورت خیال کرتے ہیں بلکہ اس کے مخالفین کے سب طعنوں کی سب تفصیل یا جواب معلوم ہونے سے پہلے ہی اس پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ کہ جو طعن لوگوں نے ان پر کئے ہیں یا قیامت تک کریں گے وہ افتراء اور غلط ہیں اسی طرح حضرت علیؓ کے مخالفوں نے آپ پر بڑے بڑے طعن اور الزام لگائے ہیں۔ پر جن لوگوں کے نزدیک دلائل کی رو سے ان کا خلیفۂ نبی ہونا ثابت ہے وہ جواب تو درکنار مطاعن کی تفصیل کے علم سے بھی پہلے اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ سب بیجا ہیں اور فی الحقیقت یہی ایک راہ ہے جس سے اعتراضوں کا مادہ قطع ہوتا ہے ورنہ اس کے سوائے خواہ کیسا ہی کوئی جواب دے اول تو اعتراض در اعتراض ہوتا رہتا ہے اور اگر ایک اعتراض کا جواب مل گیا تو کوئی اور اعتراض پیش کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو شخص کسی کو دلائل سے راستباز تسلیم کر لیتا ہے تو پھر اس کی نسبت اس کے اعتراضوں کا سلسلہ بالکل ختم ہو جاتا ہے اگرچہ اس نے دلائل کے علاوہ ایک اعتراض کا بھی جواب نہ سنا ہو اور جو دلائل سے کسی کی راستبازی کا قائل نہیں ہوتا۔ خواہ ہزار جواب بھی

ہی کو سناؤ۔ پس اس کے اعتراضوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ علاوہ یہ کہ ہر ایک شے کے لئے کوئی خاص اثر یا آثار ہوتے ہیں۔ کہ اشتباہ کے وقت ان آثار سے اس کا امتیاز ہو جاتا ہے پس جس امر کے ساتھ طعن کیا جاتا ہے۔ اگر ان آثار کے لئے متضاد اور متناقض ہو جو اس شخص میں مشاہدہ کئے جاتے ہیں۔ تو یقیناً اس طعن کی بنا کسی افتراء یا غلطی پر ہوگی کیا بلکہ ضرور ہے اور اگر متضاد اور مخالف نہ ہو تو پھر اور وجوہات سے اس کی تحقیق کرلی چاہیئے۔ مثلاً قرآن مجید انبیاء کے آثار بیان فرماتے ہیں۔ اگر جب ایک مدعی نبوت میں وہ آثار مشاہدہ کئے گئے اور بلا اختلاف کافۃ الناس کی شہادت سے ثابت ہوگئے۔ تو اس کے بعد کوئی ایسا طعن اس کی نسبت قابل سماعت نہ رہے گا جو کہ ان آثار یا بالفاظ دیگر نبوت کے مخالف ہو۔ اسی طرح یہ کہ کسی خصوص اشخاص یا کسی وصف یا اوصاف سے متصف کی نسبت خدائے غالب اور عالم الغیب اس طعن یا کل اس قسم کے طعنوں سے بریت کا فتویٰ دیدے یا طعن کرنے والوں کے لئے تہدید یا وعید نازل فرمادے یا کوئی عذاب کی مثال قائم کردے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کی نسبت فرمادیا۔ ومطہرک من الذین کفروا۔ اور یہ کہ وبکفرہم وقولہم علیٰ مریم بہتاناً عظیما۔ اور یہ کہ وامہ صدیقہ۔ تو ان کی بریت کے بعد پھر طعن کی گنجائش ہرگز نہیں رہتی۔ پس ان کے لئے جو خدا کی کتاب کو کتاب اللہ [illegible] تسلیم کرتے ہوں۔ خلفاء ثلثہ کے مطاعن کا فیصلہ ایک نہیں بلکہ [illegible] بڑی آسانی کے ساتھ ہو جاتا ہے [illegible] ثابت کرآیا ہوں کہ اصل اور مقبول انبیاء اور خلفاء سابقین کے حال کے استقراء اور تتبع سے [illegible] کتاب اللہ اور سنت اللہ اور ان آثار سے (جو کہ اللہ علیم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفوں کے لئے بیان فرمائے ہیں) خلفاء ثلثہ کے لئے خلافت نبوت کا رفیع منصب ثابت ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ جو مطاعن ان پر وارد کئے جاتے ہیں وہ خلافت کے رفیع منصب کے متضاد اور مخالف ہیں اور یہ بات دونوں فریق کے نزدیک مسلم ہے بلکہ یہ سب مطاعن اسی غرض سے کئے جاتے ہیں کہ جب ان میں یہ امور تھے تو پھر وہ خلافت نبوت کے قابل نہیں یا کم از کم خلیفہ نہیں اور جواب بھی اسی غرض سے دئے جاتے ہیں تاکہ قابلیت خلافت کی نفی ثابت نہ ہو۔ تو جب خلافت مذکورہ بلا یقینی امور سے متفقہ طور پر ثابت ہو اور یہ مطاعن (کہ جن کی ساری بنا ظنی آثار متخالفہ کے مختلف فیہا معانی پر ہے) ان کے منصب خلافت کے متضاد اور مخالف ہیں۔ تو یقینی طور پر ثابت ہوگیا کہ یہ سب مطاعن بیجا اور غلط ہیں۔ جیسے کہ وہ سب مطاعن غلط ہیں جو کہ بایں وجہ متضاد نبوت ہونے کے ان انبیاء پر کئے گئے ہیں کہ جن کی نبوت دلائل یقینیہ سے ثابت ہے یا جیسے وہ مطاعن بیجا اور افتراء ہیں۔ جو کہ حضرت علی کے ثابت شدہ منصب کے متضاد اور مخالف ہیں۔ میں ہی ثابت کرچکا ہوں کہ خداوند کریم نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کے جو نشان بیان فرمائے ہیں یا جو آثار اس نے اپنے راستباز بندوں کے بیان کئے ہیں وہ بوجہ اتم واکمل خلفاء ثلثہ میں تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اور ان کے پائے جانے میں کسی موافق یا مخالف کا اختلاف نہیں ہے اور منافقوں کے جو چند آثار بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک اثر بھی ان تینوں میں موجود نہیں بلکہ ان سب کے اضداد موجود ہیں جو کہ اعلیٰ درجہ کے راستبازوں کے آثار ہیں۔ پس جب آثار خلافت ثابت ہیں اور آثار نفاق کی نفی بلکہ اضداد ثابت ہیں جو راستبازی کے آثار ہیں تو یقیناً ثابت ہوا کہ وہ سب مطاعن افتراء محض اور غلط بات ہیں جو باوجود ان آثار ثابتہ کے متضاد اور مخالف ہونے کے بعض خود غرضوں کے بنائے ہوئے آثار ظنی اور متخالف آثار کے خود ساختہ معانی پر مبنی ہیں۔ جیسے کہ وہ مطاعن متضاد و غلط ہیں جو کہ انبیاء سابقہ کے آثار رتبہ کے خلاف ہیں۔ افسوس کہ میں اس جگہ میں حضرت علی کا نام نہیں لے سکتا کیونکہ منصب خلافت کے جو آثار قرآن مجید نے ذکر فرمائے ہیں۔ افسوس کہ شیعہ اپنے [illegible] کی شہادت ان آثار کے پائے جانے کا [illegible] ان کے محبوب کی شہادت سے بھی کوئی ثبوت پیش نہیں کرسکتا کیا بالکل پایا ہی نہیں کیونکہ کوئی شہادت نہیں دیتا کہ شیعہ مذہب کی [illegible] کو ایسی دی گئی۔ جو کہ خلفاء ثلثہ کو ان کے دین مرضی کی تمکین دی گئی تھی [illegible] کہ حضرت سیدہ کے پاک زوج کی خوشنودی کے لئے اپنے وقت میں فدک بھی واپس نہ کرسکے اور یہ کہ ان کے لئے تبدیل خوف بالامن کما حقہ ہوگئی تھی۔ پر یاد رہے اس سے ان کی [illegible] کوئی نقص نہیں عاید ہوتا جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آگے اس کی وجہ بیان کریں گے۔

جب یہ ثابت ہے کہ خلفاء ثلثہ کے لئے وہ امور اعلیٰ درجہ کے ثابت ہوچکے ہیں جو کہ خداوند علیم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کے نشان مقرر فرمائے تھے۔ اور قرآن مجید میں ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون صاف اور بین فتوے ہے۔ کہ امور مذکورہ کے پائے جانے کے بعد جو ان کی خلافت کا انکار کریگا یا ایسے طعن کرے گا جن سے انکار خلافت منظور ہوگا یا لازم آئیگا تو وہ یقیناً کامل فاسق اور خدا کی حکم عدولی کرنے والا ہوگا۔ تو اس سے یقیناً ثابت ہوگیا کہ خلفاء ثلثہ پر (امور مذکورہ پائے جانے کے بعد) جو مطاعن پیش کئے جاتے ہیں وہ سب افتراء اور غلط ہیں اور وہ خدا کی اس کھلی شہادت کے ساتھ ان سب مطاعن سے بری اور پاک ہیں اور طعن کرنے والے فاولئک ہم الفاسقون کے سچے فتوے کے ماتحت ہیں۔ پہلے انبیاء کے خلفاء پر انکار کرنے سے بھی طعن کرنیوالے خطر عظیم میں ہیں۔ قرآن مجید نے بار بار اور کثرت کے ساتھ ان لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ جنہوں نے پہلے رسولوں اور ان کے خلفاء کا انکار کیا اور ان پر طعن کئے اور اس پر خداوند کریم نے ان پر عذاب نازل فرمایا اور اخروی عذاب کی وعید فرمایا یا لعنت اور درد کی یا غضب کیا جس سے آنحضرت اور آپ کے ان خلفاء سے انکار کرنے والوں یا ان پر طعن کرنے والوں کا پتہ لگتا ہے کہ جن کے استخلاف کے وعدہ میں کما استخلف الذین من قبلہم فرما کر قیاس کی راہ بتادی تھی اور ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون فرما کر یہ بھی بتادیا تھا کہ پہلوں کی مانند ان کے منکر اور طعن کرنے والے بھی ہوں گے جیسے کہ پہلوں کے ہوئے تھے اور وہ بھی پہلوں کی طرح فاسق ہوں گے۔ لیکن سارے قرآن مجید میں ایک شخص کا ایک بار بھی ذکر نہیں کیا کہ جس نے کسی نبی کے وصی برحق کی خلافت غصب کی ہو جو پہلے اس کے عذاب دنیوی یا آخروی کا ذکر ہو اور نہ وعدہ استخلاف میں کوئی ایسا لفظ ذکر فرمایا کہ جس سے یہ پتہ چلے کہ خلفاء پر طعن کرنے والوں کی طرح خلافت حقہ کا کوئی غاصب بھی ہوگا۔ عذاب کا وعید تو درکنار سرے سے غاصب خلافت کا اشارہ بھی نہیں کیا۔ پس جب نہ کسی پہلے غاصب خلافت کا ذکر کیا ہے اور نہ آئندہ کسی غاصب کا ذکر فرمایا ہے اور منکر خلافت اور طاعن خلفاء کا نہایت پر عبرت نظارہ پہلوں میں سے کثرت کے ساتھ بیان فرمایا۔ اور آئندہ بھی ایسے لوگوں کی خبر دی اور وعید کے ساتھ دی ہے۔ حالانکہ منکر اور طاعن سے غاصب ہزار درجہ بدتر ہے تو کیا اس سے ایک عقلمند نہیں خیال کرسکتا کہ غاصب خلافت نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ اس کا کوئی خطرہ ہے اور منکر اور طاعن ہوئے ہیں اور ہوں گے اور پہلوں پر بھی خدا کا غضب ہوا اور آئندہ پر بھی ہوگا۔ لہذا ہوشیار ہوں کہ کہیں طعن کرکے پہلوں کی طرح فاسقین میں داخل ہوکر مورد غضب و عذاب نہ ہوجاؤں۔ پہلوں کے احوال قصہ کہانی کے طور پر قرآن مجید میں درج نہیں ہوئے بلکہ عبرت کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور وہ عبرت بھی آنحضرت کے زمانہ تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک ممتد ہے۔ ازواج النبی خصوصاً حضرت عائشہ پر جو مطاعن کئے جاتے ہیں ان کا فیصلہ بھی ان راہوں سے بڑی آسانی اور صفائی کے ساتھ ہو جاتا ہے ازواج النبی کے منصب اور آثار پر مفصل بحث کرنے کی گنجائش نہیں۔ پر اس قدر آپ کو بتا دینا ہوں کہ قرآن مجید صاف شہادت دیتا ہے کہ خلفاء نبی کی طرح ان کا منصب بھی اس امر کی دلیل ناطق ہے کہ ان پر جو طعن کیا جائے وہ یقیناً افتراء اور غلط ہے۔ سورہ نور میں جہاں پر حضرت عائشہ کی نسبت افک کا ذکر ہے۔ وہاں پر خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسہم خیراً وقالوا ھذا افک مبین۔ پھر فرمایا۔ لولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحانک ھذا بہتان عظیم۔ یہاں پر خداوند کریم نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ ازواج النبی اور خصوصاً عائشہ کی وہ شان ہے کہ مسلمانوں پر لازم تھا کہ نفس طعن کے سننے سے سوا کسی تحقیق اور شہادت اور قرائن کے کہدیتے کہ یہ افک مبین اور بہتان عظیم ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ ازواج النبی کا منصب ہی ایسے طعنوں کا جواب اور تردید ہے۔ ورنہ خدا کیوں فرماتا کہ مومنوں پر لازم تھا کہ سنتے ہی اس کو بہتان اور وہ بھی عظیم کہدیتے اور افک اور وہ بھی مبین قرار دیتے۔ بلکہ سبحانک بڑھانے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ

کہ ازواج النبی پر ایسا طعن لگانے سے اسی قدر نہیں کہ ازواج النبی کے ثابت شدہ منصب رفیع کے خلاف ہے۔ بلکہ اس میں خدا کے قدوس پر بھی عیب اور نقص لازم آتا ہے ورنہ تو پھر بیجا کہنے کا کونسا مقام تھا۔ ان سب آیات کے پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بے شک خدا کے قدوس پر بھی اس سے عیب لگتا ہے۔ کیونکر کہ آگے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات۔ والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات اولٰئک مبرؤن مما یقولون۔ یعنی جب خدا کا یہ قائم کردہ اصل اور قاعدہ ہے تو اس مسلم قاعدہ سے نفس سنتے ہی تمہیں معلوم ہو سکتا تھا کہ عائشہ طیبہ ہے اور طیب اور طیبہ ایسے طعنوں سے بری اور پاک ہوتے ہیں۔ لہٰذا عائشہ اس سے پاک اور بری ہے اور یہ محض بہتان ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی اس طعن کو سچا خیال کرے۔ تو اس سے لازم آئیگا کہ یا اس قاعدہ میں خدا نے غلطی کھائی ہے یا یہ کہ آں حضرت طیب نہیں، اور خدا نے ان کو طیب کہنے میں غلطی کی ہے۔ لہٰذا خدا نے یہاں پر سچا گفرہ کر صاف بتا دیا۔ کہ ایسا طعن ایک ازواج النبی کے منصب یعنی طیبات ہونے کے خلاف نہیں بلکہ ان سے خدا کی قدوسیت پر بھی حرف آتا ہے پس ان آیات سے صاف ثابت ہوا کہ ازواج النبی طیبات ہیں لہٰذا ان پر طعن کرنا تو درکنار اس گمان کرنی اس سے شنیع کو نہیں کا احتمال بھی نہ کرنا چاہیئے بلکہ سنتے ہی کہدینا چاہیئے کہ یہ افک مبین اور بہتان عظیم ہے۔ آیت تطہیر اگر چہ اہل بیت پنج تن پاک کے لئے مخصوص تسلیم کی جائے پر وہ طیبات کی طرح اعلیٰ درجہ کی پاکی اور طہارت کو ثابت نہیں کرتی۔ کیونکہ اول تو وہاں پر تطہیر ہے جو چاہتی ہے کہ پہلے ان میں کوئی ایسے امور ہوں جن کی تطہیر کی ضرورت ہو پھر وہاں پر ارادہ تطہیر ہے نہ تطہیر۔ پھر وہاں پر یرید (ارادہ کریگا) ہے نہ اراد (ارادہ کیا ہے) اور طیبات تو صاف بتاتا ہے کہ طہارت ان کی ذاتی اور خلقی ہے۔ پس جب تطہیر والوں پر طعن جائز نہیں کہ جن کی تطہیر کا ابھی ارادہ کرے گا۔ تو ان پر طعن کی کس طرح گنجائش ہو سکتی ہے جو کہ طیب ہیں اور ان کے طیب ہونے کی خود خدا نے شہادت دی ہے بلکہ اپنی قدوسیت اور ان کے طیب ہونے کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے نیز خود خدا نے طیب ہونے سے کہدیا کہ طعن سنتے ہی کہدینا چاہیئے کہ یہ بہتان ہے اب انپر طعن کی نسبت خدا کا فتویٰ سنیئے۔ طیبات کے بعد خداوند کریم نے صاف فرمایا ہے۔ اولٰئک مبرؤن مما یقولون۔ خدائے علام الغیب جانتا تھا کہ افک والوں کے بعد بھی ایسے ہوں گے جو کہ ازواج النبی پر ان کے طیبات ہونے کے خلاف شان طعن کریں گے لہٰذا اس نے مبرؤن کے بعد من ہذا الافک نہیں فرمایا بلکہ مما فرمایا جو کہ سب اہل زبان اور لسان شرع میں عام ہے اور قیامت تک کے طعنوں کو شامل ہے اور مما قالوا بھی نہیں فرمایا جو کہ گذشتہ مطاعن سے مخصوص ہو بلکہ فرمایا تو یہ کہ مما یقولون یعنی یہ طیب اور طیبات ان سب طعنوں سے بری ہیں جو کہ لوگ کہتے ہیں یا آئندہ قیامت تک کہیں گے اسی وجہ سے صاف فرمایا اعظکم اللّٰہ ان تعودوا لمثلہ ابدًا ان کنتم مومنین*۔ اب آپ کے ان سوالوں کا جواب تو ہو چکا ہے جو کہ خلافت یا مطاعن خلفاء ثلثہ یا مطاعن ازواج النبی کی نسبت ہیں لیکن میں نمبروار بھی آپ کے سوالوں کے جواب میں کچھ مختصراً لکھتا ہوں پر میں بتا چکا ہوں۔ کہ فیصلہ کی یہی راہ ہے جو کہ میں تحریر کر چکا ہوں۔

سوال ۱۔ بعد نبی صلعم خلافت منصوص من اللّٰہ ہے۔ یا جائز بالاجماع۔ اگر منصوص من اللّٰہ ہے تو کون حقدار ہے یا نبی کریمؐ نے کسی کو مقرر فرمایا تھا۔ یا اجماع امت پر چھوڑ گئے

جواب۔ کتاب اللہ اور سنت اللہ اور انبیاء و خلفاء سابقین پر قیاس کرنے سے صاف ثابت ہے کہ آں حضرت کے بعد خلیفہ کا انتخاب اور تقرر خدا کا کام تھا اور خدا نے وعدہ بھی یہی فرمایا تھا۔ کہ میں خود بناؤں گا اور بناؤں گا بھی ویسے جیسے میں نے پہلوں میں سے بنائے تھے۔ اور کتاب اللہ اور سنت اللہ اور انبیاء و خلفاء سابقین کے استقرار سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ خلافت نبوت خدا جس کو دینا چاہتا ہے وہی خلیفہ بنتا ہے نہ کبھی وہ غصب ہوئی نہ ہو گی اور نہ ہو سکتی ہے۔ تو اب ہم نے اسی قدر دیکھنا ہے۔ کہ وعدہ الٰہی کے موافق ہوا تو کون ہوا۔ تو سب موافق اور مخالف جانتے اور مانتے ہیں۔ کہ آں حضرتؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ ہوئے اور خدا نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کی جو آثار و نشانات مقرر فرمائے تھے وہ بھی ان میں اکمل اور اتم طور پر سب کے سب پائے گئے جو کہ خدائے علیم کی وہ فعلی شہادت ہے جس سے سب انبیاء و رسل اور ان کے خلفاء کی نبوت رسالت خلافت ثابت ہوئی ہے جس کی نسبت خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ وارسلناک للناس رسولًا وکفٰی باللّٰہ شھیدًا۔ ہاں جب خدا نے ان کو بنانا تھا تو اس کے ظاہری اسباب بھی خداوند علیم حکیم نے مہیا کر دیئے چنانچہ کچھ تو آنحضرتؐ سے ایسی باتیں اور ایسے امور ظاہر کرا دیئے جن سے قابل اعتبار صحابہ نے یہی سمجھا کہ آپ کے بعد ابوبکرؓ ہی خلیفہ ہے یا ہونا چاہیئے اور کچھ یہ کہ خدا نے قابل اعتبار صحابہ کے دلوں کو اس پر متفق کر دیا۔ کہ وہ ابوبکرؓ کی بیعت کر لیں۔ پر ان کو خلافت دینے یا خلافت کے اثبات میں کچھ دخل نہیں۔ بلکہ دینے اور بنانے والا خدا ہے اور ثبوت اس کا ان کا ہو جانا اور خدا کی فعلی شہادت ہے اور وہ آثار ہیں جو کہ خدا نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کے لئے پورے کرنے کا وعدہ دیا تھا۔ اور وہ ان میں بوجہ اتم پورے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ سب موافق اور مخالف اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ والفضل ما شھدت بہ الاعداء۔

سوال ۲ کا خلاصہ

بوقت رحلت جب آپ نے وصیت لکھنے کے لئے قلم دوات اور کاغذ طلب کیا۔ تو امیر عمرؓ نے یہ کہہ کر روک دیا۔ کہ اس پر غلبۂ مرض ہے اور ہذیان کہہ رہا ہے حالانکہ آپ کی شان میں ما ینطق عن الھوٰی الخ وارد ہے۔

جواب۔ قلم دوات کی روایت سے تین امور ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۱) حضرت علیؓ کی خلافت کی وصیت۔

(۲) حضرت عمرؓ کا مانع تحریر ہونا۔

(۳) آنحضرتؐ کے رفیع شان کی نسبت ہتک آمیز الفاظ بولنے سے حضرت عمرؓ کا نفاق ظاہر ہونا۔ امر اول کی نسبت تو یہاں پر کوئی اشارہ کنایہ بھی نہیں نہ اس میں خلافت کا ذکر ہے نہ اس کے متعلق وصیت کرنے کا ذکر ہے اور نہ حضرت علیؓ کا یہاں نام ہے بلکہ حضرت عمر کے حسبنا کتاب اللّٰہ کہنے پر آنحضرتؐ کا خاموش رہنا اور تحریر کا ارادہ فسخ کر دینا یہ بھی صاف قرینہ ہے کہ آں حضرت یہی تحریر کرانا چاہتے تھے۔ نیز آنحضرتؐ کی بعثت اور قرآن مجید کی تنزیل کی اصل غرض تو یہی تھی کہ لوگ ہدایت پر قائم ہو جاویں اور ضلالت سے بچ جاویں اور عقل بالکل باور نہیں کر سکتی۔ کہ جس بات کے ساتھ ضلالت سے دائمی نجات ملتی ہو خدا اس کے بیان کرنے سے بخل یا قصور کیا ہو یا اس کے نزول سے پہلے اس نے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی یا لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ کی صدا بلند کی ہو۔ لیکن اس کتاب میں کوئی ایسی آیت نہیں کہ جس کے یہ معنے ہوں کہ علی کو اگر خلیفہ مان لو گے۔ تو پھر کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ہاں اس میں اگر ہے تو یہ ہے کہ اگر قرآن مجید سے تمسک کرو گے تو تم گمراہ نہ ہو گے پس اس سے بھی صاف پایا جاتا ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہے تو قرآن مجید کی اتباع کی وصیت تاکید کی غرض سے لکھواتے تھے۔ جیسی کہ انبیاء کی شان ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ووصّٰی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یٰبنی ان اللّٰہ اصطفٰی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ الخ پس اگر آپ کے اور ہم جنسوں کی وصایا پر نظر کی جائے۔ یا خاص اس کی وصیت کو مدنظر رکھا جائے۔ جو ابو الانبیاء ہے اور اس کی اسوہ حسنہ مامور بہا ہے تو بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ وصیت اتباع قرآن کی نسبت تھی۔ جو کہ آپ کا ورثہ تھا۔ انسان اسی چیز میں وصیت کرتا ہے جو اس کا ورثہ ہوتا ہے اور شیعہ سنیوں کی متفق علیہ حدیث ہے کہ علماء ورثۃ الانبیاء ہیں اور یہ کہ ان کا ورثہ درم و دینار نہیں ہوتے بلکہ علم ہوتا ہے اس سے بھی قرآن مجید ہی کی نسبت یہ وصیت ثابت ہوتی ہے اور اگر فرض کیا جائے کہ خلافت کی نسبت تھی تو یہاں پر تعین خلیفہ کی نسبت ہرگز نہیں بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ یہی لکھواتے ہوں کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ پس جس کو خدا بناوے اس کا انکار نہ کرنا اور چونکہ ان سب باتوں کیلئے قرآن مجید کافی تھا لہٰذا آپ نے حضرت عمر سے حسبنا کتاب اللّٰہ سنکر اس ارادہ کو فسخ فرما دیا اور اگر یہ بھی فرض کیا جائے کہ آپ خلیفہ کی تعیین فرمانا چاہتے تھے تو یہی دعا معلوم بالکل واضح اور ثابت شدہ میں امل یہ کہ حضرت علیؓ کو ہرگز نہ بنانے تھے۔ (دیکھو صفحہ)

---

* نوٹ۔ مومن نام بتانے والوں کیلئے۔ "ان کنتم مومنین" اور "ومن الناس من یقول آمنا" بہت ہی قابل غور ہیں۔

چنانچہ جس کتاب کی یہ حدیث ہے اسی میں یہ حدیث بھی موجود ہے کہ حضرت عباس نے حضرت علیؓ کو کہا کہ [illegible] کل تو لوگوں کی لاٹھی کے نیچے ہو گا پس بہتر یہ ہے کہ حضرت کے پاس ہم چلیں پس اگر ہمارا حق ہو تو وصیت کرالیں ورنہ خیر تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر ہم نے دریافت کیا تو آپ ضرور ہم کو محروم کر دیں گے لہذا میں نہیں دریافت کرتا۔ پس حضرت علیؓ کے خلیفہ بننے کی قطعی ناامیدی تو خود ہی حضرت علیؓ کے اس قول سے ثابت ہے۔ امر دوم۔ تو وہ یہ ہے کہ آپ حضرت ابوبکرؓ کے لئے خلافت کی وصیت کرنا چاہتے تھے۔ اس کی نسبت بھی اسی کتاب میں حدیث موجود ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلا کر ابوبکر کے لئے خلافت کی وصیت کر دوں۔ لیکن میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ اور مومن ابوبکرؓ کے سوا دوسرے کسی کو ہرگز نہیں چاہتے۔ لہذا میں نے نہ بلایا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر کا جواب آنحضرت کے منشاء کے بالکل مطابق تھا۔ کیونکہ آپ نے پہلے ارادہ کے ملتوی کرنے کی یہی وجہ بیان فرمائی۔ اس بیان سے امر ثانی کی نسبت بھی فیصلہ ہو گیا۔ کیونکہ ہر ایک صورت میں حضرت عمرؓ آپ کے منشاء کے مؤید ہیں نہ مانع۔ ہاں بہ نسبت خلافت والی صورت میں حضرت علی کا منشاء ہی حدیث مذکورہ کے مطابق یہی تھا کہ نہ صرف قلم دوات والی حدیث میں صاف لکھا ہے کہ حضرت عمر کی رائے کے موافق آپ کے اہل بیت اور بھی بہت سے تھے۔ ہاں نیت میں بے شک فرق ہے۔ حضرت عمر تو آپ کی تکلیف بے ضرورت کی وجہ سے چاہتے تھے کہ تحریر نہ ہو اور حضرت علی اس وجہ سے کہ ہم قطعی اور ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں گے۔ میرے خیال میں ہمارے محبان علی کہلانے والے بہت احسان فراموش ہیں کیونکہ اگر حضرت عمر خود غرضی چھوڑ کر آپ کی بے فائدہ تکلیف دہی کی وجہ سے نہ بولتے اور مذکورہ بالا دو حدیثوں کے مطابق حضرت علی کو محروم اور حضرت ابوبکر کو وصی لکھا جاتا۔ تو محبان علی کہلانے والوں کی یہ موجودہ مزخرف عمارت کی بنا اسی وقت اکھڑ گئی ہوتی۔ پر انہوں نے بجائے شکریہ کے الٹا آپ پر الزام لگا دیا۔ اب رہا امر سوم تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت عمرؓ کے ثابت شدہ منصب اور آثار کے چونکہ خلاف ہے لہذا یا تو یہ محض افترا ہے یا اس لفظ کا مطلب غلط سمجھا گیا ہے نیز یہ آنحضرت کی شان کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ قرآن مجید کے غلبہ اور نصرت اور فتح اور کامیاب ہونے کے وعدوں کے خلاف ایسے مغلوب اور مخذول اور خائب و خاسر اور ناکام تھے کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ کہ آپ نے جس نعمت کو بڑی محنتوں اور جانفشانیوں سے ساری عمر خرچ کر کے قائم کیا تھا۔ اب اپنے جانشین کے حق میں اس کی وصیت کرنا چاہتے ہیں۔ پر ایک منافق ایسا غالب ہے کہ وہ آپ کو کچھ کرنے نہیں دیتا۔ بلکہ اس نازک وقت میں نہایت سخت الفاظ منہ پر کہے رہا ہے اور نہ کوئی اس مجلس میں سے اور نہ خاندان کے ممبروں سے کوئی آپ کی حمایت ذرہ بھر بھی کر یا غیرت میں آ کر اس کو ڈانٹے اور نہ اس منافق کو الٹ کر کہہ سکتا ہے یہاں تک کہ اسی حسرت میں اور ناکامی کے عالم میں آپ اپنے پیاروں کو ظالموں غاصبوں کی تلوار کی دہار کے نیچے دیکھتے دیکھتے اور سخت سے سخت الفاظ سنتے ہوئے اس جہان سے چل بسے کچھ سب مومنوں اور خصوصاً اسد اللہ الغالب مولا مشکل کشا کی شان سے بھی بعید ہے کہ ان کی موجودگی میں آنحضرت کو ایسے نازک وقت میں ایسے سخت الفاظ بولے جاویں پر وہ ایک ذرہ بھر بھی غیرت نہ کھائیں۔ خصوصاً جبکہ منافقوں کے حق میں جہاد کا بھی صریح حکم قرآن مجید میں موجود تھا کیا شیر دل مردان کو محبان علی کے برابر بھی غیرت اور حمیت اور محبت نہ تھی۔ ایسی زندگی سے تو موت ہزار درجہ بہتر تھی۔ کہ وہ اپنے سامنے ایسے کلمات آنحضرت کے حق میں سنتے اور پھر خاموش رہتے بلکہ اگر نعوذ باللہ بقول شیعہ حضرت عمر کو منافق ہی فرض کیا جاوے تو بھی حضرت عمر کی شان سے بعید ہے کیونکہ خداوند کریم نے منافقوں کی نسبت قرآن مجید میں یہ خبر دی ہوئی ہے کہ لانتم اشد رھبۃ فی صدورھم من اللہ۔ یہی تو وجہ ہوئی ہے کہ وہ بطور تقیہ جب مومنوں کو ملتے۔ تو امنا کہتے تھے یہ تو کبھی ہو سکتا ہی نہیں کہ منافق اور پھر مومنوں کے سامنے آنحضرت کو ایسے سخت کلمے کہے۔ پھر حضرت عمرؓ کا اپنی ساری عمر میں آنحضرت کی نسبت کبھی ایسا گستاخانہ کلمہ نہ کہنا بھی صاف بتاتا ہے۔ کہ یہ افترا یا غلط فہمی ہے۔ بلکہ کہیں سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ حضرت عمرؓ نے کبھی الرجل کے لفظ کے ساتھ آنحضرت کو یاد کیا ہو۔ پس یہ بھی صاف بتاتا ہے کہ یا یہ افترا ہے یا غلط فہمی ہے۔ ان سب امور کے ساتھ جب اس امر پر بھی غور کیا جاوے کہ راوی خود بیان کرتا ہے کہ اس موقعہ پر بہت سے بڑے بڑے صحابہ موجود تھے اور پھر واقعہ بھی نہایت ضروری اور عظیم الشان تھا لیکن باوجود اس کے روایت کا سلسلہ ایک شخص تک پہنچایا جاتا ہے تو پھر کم از کم اس قدر تو ضرور کہنا پڑتا ہے۔ کہ روایت ہرگز قابل اعتبار نہیں لیکن جب دیکھا جاتا ہے کہ یہ آنحضرت کی شان کے خلاف ہے پھر حضرت عمرؓ کے ثابت شدہ منصب اور آثار ثابتہ مشاہدہ کے خلاف ہے پھر سب موجود صحابہ خصوصاً شیران خاندان پیغمبر خدا [illegible] کے منصب اور شان بلکہ ان کی غیرت و ایمان کے بھی خلاف ہے اور [illegible] خلافت کے [illegible] آیات و احادیث کے بھی خلاف ہے جو کہ امور مذکورہ کی [illegible] تو صاف کہنا پڑتا ہے کہ یہ محض افترا ہے اور بالفرض اگر افترا نہیں تو پھر لامحالہ یہ معنے غلط ہیں جو کہ امور مذکورہ کے مخالف ہیں کی وجہ سے ہرگز ہرگز قابل تسلیم نہیں ہیں۔ رہا یہ سوال کہ پھر اس کے صحیح معنے کیا ہیں جو امور مذکورہ کے خلاف نہ ہوں پس اس کی نسبت کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ الرجل کا لفظ خود سارے مطلب کو کھول رہا ہے کیونکہ جب حضرت عمرؓ کی عادت اور شان سے صاف ثابت ہے کہ وہ آنحضرت کو الرجل سے یاد نہ کرتے تھے اور نہ کہنا دونوں کی شان سے بعید ہے۔ لہذا اس کا مطلب صاف یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے [illegible] آپ تو بیمار [illegible] کہ جس مرض کے لئے آپ تحریر کی تکلیف اٹھاتے ہیں اس کے لئے کتاب اللہ کافی ہے اور دوسرا یہ کہ اگر تحریر سے تاکید کا خیال ہو تو ہم سب کے لئے کتاب اللہ کافی نہیں وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مرض کی شدت کے وقت آدمی ہذیان بھی کہا کرتا ہے۔

سوال ۱۳ کا خلاصہ۔

اصحاب ثلثہ آنحضرت کے جنازہ میں کیوں شامل نہ ہوئے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ طمع دنیوی اور محبت ان پر غالب تھی اور آنحضرتؐ کی دردخواہی ان میں ہرگز نہ تھی۔

جواب۔ افسوس کہ اعتراض کو ان کی مافی الصدور تک وسیع کر دیا پھر اعتراض بھی ان پر کہ اگر وہ فی الحقیقت خلیفہ ہوں اور یقیناً ہیں تو پہلے خلفاء پر اعتراض کرنیوالوں کی طرح نہایت خطرناک وعید کے مورد بنتے ہیں کچھ شبہ نہیں پر جس بنا پر اعتراض ہے۔ اس کی سند ندارد کیا۔ ایسے خطرناک اعتراض کے واسطے بڑی پختہ اور یقینی شہادت کی ضرورت نہیں ہوگی کیا بازاری گپوں کی بنا پر ایک عقلمند ایسا اعتراض کر سکتا ہے بلکہ ایسے امور میں تو اصولی آثار جو از قسم احاد ہوتی ہیں وہ بھی قابل اعتبار نہیں ہوتیں کیونکہ دوسرے کو ایسی صورت میں یہ حق پہونچتا ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ ان پر اعتراض کو تسلیم کرے کہ جن کی خلافت قرآن مجید اور سنت اللہ سے ثابت ہے ابتداء سے ایسی ظنی اور معارض کتاب اللہ اور مخالف سنت اللہ خبر واحد کو کسی ایسے شخص کے دل و دماغ کی ساختہ قرار دیدے۔ جو کہ یفشی الکذب کے زمانہ کا ہے اور جس کے ہم مشربوں اور ہم عصروں نے ہزارہا نظائر قائم کر کے ثم یفشی الکذب اور من کذب علی متعمداً کی ضمن پیشگوئی کو پورا کیا ہے اور ہر ایک فرقہ کے تجربہ کار علماء نے ان کے خود ساختہ اخبار کے انباروں کو ردی میں پھینکا ہے پھر علاوہ اس کے اعتراض کے لئے اور بہت سے امور کی اثبات کی ضرورت تھی جو نہیں کی گئی۔ ۱ یہ کہ آنحضرت پر نماز جنازہ ایک دفعہ پڑھی جا سکتی تھی اور دوبارہ جائز نہ تھی۔ ۲ اگر دوبارہ بھی جائز تھی۔ تو پھر یہ کہ انہوں نے پھر بھی نہیں پڑھی۔ ۳ یہ خلیفہ اور امام کے سوائے کس کے پیچھے پڑھتے۔ ۴ یہ کہ سب پر فرض عین تھے۔ ۵ یہ کہ باوجود یہ سننے کے کہ انصار اپنے میں سے خلیفہ بنانے لگے ہیں۔ پھر بھی ان پر لازم تھا کہ نماز جنازہ کی انتظار میں وہاں ہی بیٹھے رہتے اور جو آنحضرتؐ نے فرمایا ہوا تھا کہ الائمۃ من قریش وغیرہ اس کے قائم کرنے یا وقعہ انصار کے خلیفہ بنانے سے پیدا ہونا تھا اس کے روکنے کے لئے انصار کے پاس نہ جاتے ۶ یہ کہ جب وہ انصار کے پاس گئے تھے اس وقت ان کو یقینی طور پر معلوم تھا کہ خلیفہ بنانے سے پہلے ہی پڑھیں گے نیز یہ کہ ہمارے آنے کی انتظار نہ کریں گے یا یہ کہ ٹھہر کے بھی ہمیں اطلاع نہ دیں گے۔ غرض کہ اور بہت سے امور ہیں کہ اس اعتراض کے لئے ان کا ثابت کرنا ضروری ہے تا کہ یہ ثابت ہو کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ اس فرض عین وقتی واجب التقدیم کو ایک غیر ضروری امر کے لئے ترک کیا ہے اور نہ پھر وہ اس کو بعد میں ادا کر سکتے تھے اور نہ انہوں نے ادا کیا ہے بلکہ ان امور کا خلاف ثابت ہے

بلکہ اس میں اگر کوئی شکایت ہوسکتی ہے۔ تو حضرت علیؓ پر کہ جب وہ تجہیز سے فارغ ہوگئے تھے اور جانتے تھے کہ بہت سے مہاجر اور انصار غیر حاضر ہیں تو تھوڑی دیر توقف کرتے یا کسی کو کہہ کر ان کو خبر کر دیتے لیکن ان پر بھی شکایت نہیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرتؐ پر صلوٰۃ کا پڑھنا قیامت تک اور مشرق مغرب تک کے مسلمانوں پر لازمی امر ہے اور سب کا جمع ہونا ناممکن ہے۔ سب سے زیادہ عجیب بات اس اعتراض میں یہ ہے کہ خلافت وہ شے ہے کہ شیعہ کے نزدیک نجات کا دارومدار ... ... اور اس کو نہایت رفیع مقام اور معظم اور مکرم یقین کرتے ہیں۔ لیکن اعتراض کے لئے اس کو بھی دنیا کی وجاہت اور بدترین اشیاء اور قابل نفرت اور واجب الترک چیز بنا دیتے ہیں۔ کیا عجیب ہے۔ حضرت علیؓ اگر اس کے لئے کوشش کریں تو وہ جہاد اور افضل الاعمال ہے۔ ابوبکر، عمر، عثمان کریں تو وہ وجاہت دنیا کے طالب، حریص اور طامع بنائے جاویں۔ یہ جدا بات ہے کہ وہ کس کا حق ہے۔ پر خلافت نبوت تو بری شے نہیں ہے لیکن اگر اس کو برا بنایا جاوے تو طالب وجاہت اور طامع کس طرح کہیں۔ پھر باوجودیکہ شامل نہ ہونے کے بہت سے وجوہات موجود ہیں۔ پھر بھی جاہ پسندی اور طمع کو اس کی وجہ قرار دیدیا۔ حالانکہ کتاب اللہ اور سنت اللہ سے ان کا ثابت شدہ منصب اور ثابت شدہ آثار اس کی تردید کرنے کے لئے کافی ہیں۔ جیسا کہ میں بار بار بیان کر چکا ہوں۔

سوال ۵ کا خلاصہ

حضرت فاطمہ کو فدک سے محروم کر کے خلیفہ اول نے ایسا ناراض کیا کہ دم مرگ اس سے ہمکلام نہیں ہوئیں بلکہ وصیت فرمائی کہ ابوبکر کو ہمارے جنازہ میں شامل نہ ہونے دینا جیسا کہ بخاری میں موجود ہے۔ حالانکہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ الفاظ فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی اور نیز یا فاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فقد کفر ان احادیث کی تائید یہ آیت کرتی ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا عظیما

جواب۔ جب کتاب اللہ، سنت اللہ اور شہادت اللہ سے اس طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ ہی تھے تو اس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ اذی اللہ اور یؤذون اللہ وغیرہ کا مورد نہیں۔ پس جس روایت کی بنا پر ان کو ایسا کہا جاتا ہے یا وہ افترا محض ہے یا اس کے معنے غلط کئے گئے ہیں۔ یؤذون اللہ جو لوگ ہوتے ہیں ان کی نسبت خداوند کریم نے صاف فرما دیا ہے کہ دنیا اور آخرۃ میں ان پر لعنت ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ دنیا میں ملعون ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں کہ وہ ملک ثابت (کہ جن پر خدا نے دنیا میں لعنت کی ہو) دنیا میں ذلیل و خوار و ناکام ہوں نہ یہ کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کی طرح معزز و منصور اور فائز اور مظفر ہوں اور کامیاب بھی خلافت خاتم الانبیاء پر۔ پھر ہوئے بھی تو بقول شیعہ اسد اللہ الغالب کے مقابلہ پر۔ پس اگر یہ خلافت کوئی بری شے ہے۔ تو پھر اس پر اس قدر حسرت اور رونا اور واویلا کیوں ہے۔ اور اگر فضل اور رحمت ہے تو اس کو وہ شخص کس طرح لے سکتا ہے کہ جس کے لئے شیعہ کی نہیں بلکہ اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں ہونی چاہیئے۔ اور جو لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم کا مصداق ہونا چاہیئے پس جبکہ اس کو یہ خلافت ملی ہے اور ضرور ملی ہے اور وہ منصور اور فائز ہوا ہے اور مظفر رہا ہے۔ تو اس سے یقیناً ثابت ہوا کہ وہ یؤذون اللہ کا مصداق ہرگز نہیں اور جب یؤذون اللہ کا مصداق نہیں تو پھر من اذانی کا بھی نہیں اور جب اذانی کا نہیں تو تو اذاھا کا بھی ہرگز نہیں جب قرآن مجید کے بیان کردہ آثار ثابتہ یقین دلاتے ہیں کہ ابوبکر من اذاھا (فاطمہ) میں سے ہرگز نہیں۔ تو پھر ہم کیونکر کسی کے کہنے سے یہ مان سکتے ہیں کہ ابوبکر نے فاطمہ کو ایذا دی اس میں کوئی عقلمند شک نہیں کر سکتا کہ حدیث من اذاھا یا من اغضبہا۔ کا وہ شخص ہرگز مورد نہیں بن سکتا جو کہ کتاب اللہ کے حکم کے موافق کسی فرض کو بجا لائے اور حضرت فاطمہ اس پر اس وجہ سے غضب لائیں بلکہ ایسا کرنا حضرت فاطمہ کی شان کے خلاف ہوگا اور یہ ناراض ہونا اس شخص کے حق میں ہرگز مضر نہ ہوگا کیونکہ معصیۃ اللہ میں کسی انسان کی اطاعت جائز نہیں ہے اور جس بات میں حضرت سیدہ کا حضرت ابوبکر پر ناراض ہونا بیان کیا جاتا ہے وہ ایسی ہی بات ہے کیونکہ اس میں شک نہیں کہ فدک مال فے میں سے تھا اور مال فے کی نسبت قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔ ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القرٰی فللہ وللرسول ولذی القربٰی والیتٰمی والمساکین وابن السبیل کی ... للفقراء المہاجرین ...... والذین تبوؤ الدار والایمان ... والذین جاؤ من بعدہم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا۔ پھر فرمایا کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم۔ ان آیات سے صاف ثابت ہے کہ اس میں بہت سے لوگوں کا حق تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک نہ تھا اور نہ اس میں وراثت جاری ہوسکتی تھی اور نہ اس کا ہبہ ہوسکتا تھا۔ پس جبکہ حضرت ابوبکرؓ پر خلیفہ ہونے کی حیثیت سے فرض تھا کہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کریں اور تنازع کی صورت میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اور فدک میں بہت سے لوگوں کا حق تھا اور کسی کا ملک نہ تھا اور حضرت ابوبکرؓ نے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرکے یتیمی اور مساکین وغیرہ مومنوں کے مال کی حفاظت کی اور ان کا مال حضرت سیدہ کو نا حق نہ دیا تو کیا اس پر حضرت سیدہ کا ناراض ہونا ان کی شان کے موزوں ہوسکتا ہے یا ان کی اس انوکھی ناراضگی سے حضرت ابوبکرؓ کو کچھ نقصان ہوسکتا ہے ہرگز نہیں۔ جبکہ خلیفہ نے (کہ جس کی اطاعت حضرت سیدہ پر بھی ایسی فرض تھی جیسی کہ زید عمر پر) قرآن کے مطابق فیصلہ کر دیا۔ تو اس میں خلیفہ پر تو کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا البتہ حضرت سیدہ پر ضرور اعتراض ہوسکتے ہیں یا یوں کہو۔ کہ ان کی شان پر داغ آتا ہے اول یہ کہ آپ اس قدر بے علم تھیں کہ قرآن مجید کا واضح ترین مسئلہ بھی آپ کو معلوم نہ تھا۔ دوم یہ کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے وہ حدیث پیش کی جو کہ شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی کے باب صفۃ العلم میں درج ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کا ورثہ درہم و دینار نہیں ہوتا۔ بلکہ علم ہوتا ہے۔ تو اس کے مناقض ہبہ کا دعویٰ کر دیا۔ سوم یہ کہ جب شہادت طلب ہوئی۔ تو اپنے خاوند اور ایک عورت کو پیش کر دیا اور کیا بھی اس امر میں کہ جہاں ان کی شہادت کا اثر یتیموں مسکینوں وغیرہا کے حق پر وارد ہوتا تھا۔ چہارم یہ کہ جب کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے مطابق خلیفہ نے فیصلہ دیا تو بجائے تسلیم کے اور لا یجدوا فی انفسہم حرجا کے الٹی ناراض ہوگئیں پنجم یہ کہ ناراض بھی ہوئیں تو خلیفہ رسول پر کہ جس کی اطاعت ان پر فرض تھی ششم یہ کہ اصول کافی کے مطابق قرن فی بیوتکن کے خلاف گدھے پر سوار ہو کر چالیس دن تک مدینہ کے کوچوں [illegible] بلکہ پھر سب مہاجرین اور انصار کے پاس جاتی رہیں ہفتم یہ کہ حرص کی یہ حد کہ بموجب فروع کافی سات سات گاؤں آپ کے قبضہ میں موجود تھے لیکن پھر بھی فدک پر اس قدر اصرار اور ذلت کو برداشت کرنا ہشتم اصول کافی کی روایت کے مطابق آنحضرتؐ نے حضرت سیدہ سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہارا حق چھینا جاوے تو صبر کرنا اور غصہ نہ کرنا۔ پر فدک کے لئے اس کے برعکس اس قدر بے صبری اور غصہ کیا جس کی کوئی حد نہیں پس بجائے اس کے کہ حضرت سیدہ پر اعتراض وارد ہوں کیوں یہ نہ کہا جائے کہ اس قصہ پر تفضیلی المذہب کے لوگوں یا ان خود غرض لوگوں نے بہت کچھ حواشی چڑھا دئے ہیں اور اصل واقعہ بالکل صاف ہے جس سے حضرت سیدہ پر کوئی برا الزام عائد نہیں ہوتا۔ ہاں اس واقعہ سے ایک بات خوب ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب حضرت سیدہ حضرت علیؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو ساتھ لیکر حضرت ابوبکرؓ کے پاس فیصلہ [illegible] گئیں اور خلافت جو کہ اس سے ہزار درجہ افضل و اعلیٰ تھی۔ اس کے لئے حضرت علیؓ آپ کے پاس دعویٰ نہ لے گئے تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب صاحبان حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ تسلیم کرتے تھے ورنہ کیا وجہ کہ افضل کا دعویٰ دائر نہ کریں اور ادنیٰ کے لئے اس قدر زور لگائیں میرے خیال میں اس واقعہ پر حواشی چڑھانے والوں سے تین بڑے بھاری قصور ہوئے جس سے اعتراض میں نقص رہ جاتا ہے اول یہ کہ انہوں نے یہ روایت نہ بنائی کہ ابوبکرؓ نے حضرت سیدہ کو محروم کر کے فدک یا فدک کے محاصل اپنے ملک اور تصرف میں لے آیا تھا اور جب تک یہ نہ ہو تب تک ابوبکر کی نیت پر مزہ دار حملہ نہیں ہوسکتا۔ دوم یہ کہ انہوں نے یہ روایت نہ بنائی کہ جب حضرت مولیٰ مشکل کشا منصب خلافت پر بیٹھے تھے تو سب سے اول یہ کام کیا تھا کہ فدک کو آل سیدہ میں واپس کر دیا تھا تاکہ مولیٰ مشکل کشا پر یہ اعتراض نہ رہتا کہ آپ نے حضرت سیدہ کی روح پاک کو اس رنج و الم اور غیظ و غضب سے آرام نہ دیا

کہ جس کے بعد از وفات باقی رہنے کے یقین سے حضرت سیدہ نے وصیت کی تھی کہ ابوبکر میری صلوٰۃ جنازہ سے روکا جاوے لیکن اگر میں اس وقت اپنی جدہ ماجدہ حضرت سیدہ کے پاس ہوتا تو ضرور اس قدر عرض کر دیتا کہ صلوٰۃ جنازہ تو ایک دعا ہے پر کیا آپ نے خداوند کریم سے اس کا کچھ بندوبست کرایا ہے کہ اگر وہ ابوبکر کو سامنے درود سے نہیں روک سکتا تو کم از کم وآل محمد سے تو ضرور روک دے۔ تا کہ پنج وقت صلوٰۃ کی دعا سے آپ کی روح کو دکھ اور رنج والم پہنچا کر نعیم جنت کو آپ پر منغص نہ کرے سوم یہ کہ ان کو چاہیئے تھا کہ من اغضبہا الخ اور من اذاہا کے عوض کوئی اور روایت الٹے بناتے کیونکہ یہ دونوں آنحضرت م کے اس خطبہ کا ایک ٹکڑا ہیں جو کہ آنحضرت نے اس وقت پڑھا تھا جبکہ حضرت مولی مشکل کشا ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے لگے تھے اور اس خبر سے حضرت سیدہ کو نہایت درجہ کی ایذا پہنچی اور آپ غضب کی حالت میں آنحضرت کی خدمت میں آئیں اور سب واقعہ بیان کیا تو آنحضرت نے صحابہ کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ الفاطمۃ بضعۃ منی الخ۔ تو اب نقص یہ ہے کہ جیسا ابوبکر پر اعتراض کرتے ہوئے یہ حدیث پڑھی جاتی ہے تو اس کا سارا شان نزول ذہن میں آ کر اس طرف خیال کو لیجاتا ہے کہ اس کے اول مورد یا یوں کہیئے کہ اصل مورد خاص حضرت مولی مشکل کشا رہے ہیں جس سے آپ کی کسر شان کی معصیت کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ سوال ۱۵ کا خلاصہ۔ آنحضرت نے حکم اور مروان بن حکم کو مدینہ سے نکال دیا تھا اور پہلے دو خلیفوں نے اور بھی آگے نکال دیا۔ لیکن حضرت عثمان نے تینوں کا خلاف کر کے مروان کو کیوں واپس بلالیا۔

جواب۔ چونکہ حضرت عثمان کا خلیفہ خاتم النبیین ہونا کتاب اللہ اور سنت اللہ اور شہادت اللہ سے ثابت ہے لہذا ایسی روایت محض افترا ہے جس سے یہ لازم آئے کہ خلیفہ نبی نے نبی کی حکم عدولی کی ہے آنحضرت کی زندگی میں حکم اور مروان نہ مدینہ میں رہتے تھے اور نہ آپ نے ان کو مدینہ سے نکالا ہے بلکہ یہ محض جھوٹ اور افترا ہے ہاں بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت نے حکم کو مکہ سے نکال دیا تھا لیکن بہت سے وجوہات سے ثابت ہے کہ یہ روایت بھی سراسر غلط ہے۔ اور بعض روایتوں میں صاف لکھا ہے کہ وہ نہیں نکالا گیا اور یہ امر ثابت شدہ ہے کہ حکم فتح مکہ کے دن مشرف بالاسلام ہوا تھا اور یہ بھی ثابت شدہ امر ہے کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت نے حضرت یوسف کی طرح لاتثریب علیکم الیوم پڑھکر سب کو معافی دیدی تھی اسی وجہ سے فتح مکہ کے دن کے مسلمانوں کو طلقاء کہتے ہیں اور حکم کی استثناء ان احادیث معتبرہ میں ہرگز نہیں ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ نہیں نکالا گیا پھر اس کا کوئی قابل اخراج جرم بھی ثابت نہیں ہے اور اگر فرض کیا جاوے کہ وہ مکہ سے نکالا گیا تھا تو پھر یہ بات ثابت نہیں کہ یہ اخراج دائمی تھا زنا جیسے بدترین گناہ میں بھی اخراج ایک ہی سال تک ہے اور پھر یہ بھی ثابت نہیں کہ اسلام کی سلطنت کی قلمرو سے نکالا گیا تھا جس شہر سے یہود کا اخراج قرآن مجید کے حکم سے ہوا تھا وہ بھی قیصاری قلمرو سے نہ نکالے گئے تھے اور حکم تو آخر مسلمان تھا اور نہ یہ ثابت ہے کہ حدود حرم سے اس کو باہر نکالا گیا تھا مدینہ منورہ حرم کے اندر تھا اور پھر یہ بھی ثابت نہیں کہ توبہ و اصلاح اور شفاعت سے بھی اس کا واپس ہونا جائز نہ تھا بلکہ بعض تحقیق سے تو صاف آیا ہے کہ حضرت عثمان کی شفاعت پر آپکی زندگی میں حکم کی واپسی کا حکم صادر ہو گیا تھا اس علاوہ فتح مکہ کے وقت مروان کی عمر سات سال کے قریب تھی جس پر وہ مکلف نہ تھا اور کلا تزر وازرۃ وزر اخری۔ قرآن مجید کا عام فتوی ہے پس اگر یہ سب باتیں فرض بھی کی جاویں تو بھی مروان اس حکم کے نیچے ہرگز نہیں آ سکتا اور نہ صغر سنی کی باعث والد کے ساتھ باہر چلے جانے سے اس کا واپس کرنا ممنوع یا حکم عدولی کا باعث ہو سکتا ہے چونکہ مروان پر بہت کچھ بیجا حملے کئے گئے اور کئے جاتے تھے لہذا خداوند کریم نے ایک مدت تک سلطنت کو اس کے خاندان کے قبضہ میں کر کے اس کا معاوضہ بوجہ احسن کر دیا ہے۔ سوال ۱۶ کا خلاصہ خلفاء کا آپس میں اتفاق تھا یا نفاق؟ اگر اتفاق تھا تو پھر حضرت علیؓ نے حضرت عثمان کا قاتل کیوں نہ دیا یا یہ ماننا پڑیگا کہ حضرت عثمان کا قتل ہونا جائز تھا اور اسی وجہ سے حضرت علیؓ نماز جنازہ میں بھی شریک نہ ہوئے تھے۔ جواب۔ ہمیں یقین ہے کہ آنحضرتؐ کی خلیفہ میں کسی قسم کا نفاق نہ تھا اور ہرگز نہ تھا۔ ہاں شیعہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے دل میں نفاق تھا اپنی جماعت میں تو خلفاء ثلثہ کو ظالم غاصب خارج از دائرہ اسلام وغیرہ کہا کرتے تھے پر ظاہرا ان کی بیعت بھی کر لیتے تھے اور اظہار وفاداری کرتے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھا کرتے تھے لیکن چونکہ

اذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا و اذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم

ان لوگوں کا کام ہے جو اپنے آپ کو مومن کہلائیں گے اور فی الحقیقت وہ مومن نہ ہوں گے بلکہ لہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون کا مورد ہوں گے اور حضرت علی اس جماعت سے ہرگز نہ تھے لہذا ہم یقین کرتے ہیں کہ حضرت علی میں نفاق نہ تھا نیز کتاب اللہ اور سنت اللہ اور شہادت اللہ سے ثابت ہے کہ حضرت عثمان خلیفہ خاتم الانبیاء تھے پس اگر حضرت علی ان کے منکر اور مخالف ہوں تو بموجب حکم قرآن مجید فاولئک ہم الفاسقون [illegible] ماننا پڑیگا جو کہ آپ کی شان کے یقیناً خلاف ہے پس اس سے صاف ثابت ہے کہ قاتل عثمان کے حوالہ نہ کرنے کا باعث نفاق علی قرار دینا محض افترا اور غلط اور بدظنی ہے جو کہ ان سب آیات و سنت اللہ اور آثار ثابتہ کے متضاد اور مخالف ہے جو کہ ان دونوں کی منصب رفیع کے مثبت ہیں علاوہ بریں نفاق کو سبب قرار دینا تب ہی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ ثابت کیا جائے کہ قاتل نہ دینے کا اور کوئی سبب نہیں ہو سکتا حالانکہ ابتک یہ ثابت نہیں کیا گیا۔ علاوہ بریں یہ بھی ثابت کرنا ضروری ہے کہ حضرت علی کو یقیناً قاتل معلوم تھا یا جسکو فریق ثانی قاتل خیال کرتا تھا وہ حضرت علی کے نزدیک بھی یقیناً قاتل تھا یا کم از کم اس کا قاتل ہونا اقرار یا شہادت سے ثابت ہو چکا تھا۔ اور یہ بھی کہ جو قاتل مانگتے تھے وہ مقتول کے جائز ولی تھے اور یہ بھی کہ اصول سیاست کے خلاف انکا مطالبہ نہ تھا بلکہ اسی طور پر مطالبہ کرتے تھے جو کہ آداب شریعت اور اسلوب سیاست کے مطابق تھا لیکن نہ معترض نے ان امور کو ثابت کیا ہے اور نہ کر سکتا ہے بلکہ ان کے خلاف ثابت ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ اعتراض حضرت عثمان کے قتل کے جواز کیلئے کیا گیا ہے لیکن اگر یہ امور ثابت ہو جاویں تو پھر بجائے جواز قتل نفاق علی ثابت ہو جاتا ہے پر چونکہ شیعہ نے نفاق کا نام تقیہ رکھکر جواز کیا بلکہ فرض قرار دیدیا ہے کہ جس کا تارک حضرت امام حسین تھے لہذا یہ ان پر گراں نہیں گذرتا لیکن قرآن کا صاف فتویٰ ہے کہ ایسا کرنیوالے اگرچہ اپنا نام مومن رکھلاتے ہیں پر وہ مومن نہیں شاید و من الناس من یقول میں مضارع اسی لئے اختیار کیا گیا ہے رہا جنازہ تو اول اس کا ثبوت کیا ہے دوم ایسے مقصد میں آپ کا شریک ہونا مناسب تھا یا بروقت خیانت آپ کو خبر دی گئے تھے یا آپ کے لئے کوئی بات نہ تھی یہ امور ہیں جبتک ان کا فیصلہ نہ ہو تو نفس جنازہ نہ پڑھنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ جواز قتل یا عدم جواز صلوٰۃ کے قائل تھے کیا حضرت عثمان کی زندگی میں آپ کے پیچھے حضرت علی نے کبھی نماز نہیں پڑھی یا وہ نعوذ باللہ منافقانہ کارروائی تھی اسد اللہ الغالب اور مشکل کشا اور پھر یہ کارروائی۔ سوال ۱۷ کا خلاصہ۔ حضرت علی اور معاویہ کے جہاد میں آپ کیا فرماتے ہیں حالانکہ ایک مومن کا قتل ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم آیا ہے اور یہاں ہزار ہا لوگ قتل کئے گئے۔ جواب۔ قرآن مجید میں قتل عمد کی سزا قتل اور جہنم ہے اور خطا کی تحریر رقبۃ الخ ہے باوجود اس حکم کے آنحضرت کے زمانہ میں بہت دفعہ یہ صورت پیش آئی ہے کہ اجتہادی غلطی سے ایک مسلمان نے دوسرے کو قتل کیا ہے لیکن نہ قتل عمد کی قاتل کو سزا دی گئی ہے اور نہ قتل خطا کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت علی اور امیر معاویہ کے معاملہ میں جہاں تک غور کیا جاتا ہے اسکی بنیاد امیر معاویہ کی ایک اجتہادی غلطی پر تھا اور آج دن تک جس قدر اس جنگ پر لکھا گیا قتل عمد کی کوئی تسلی بخش دلیل پیش نہیں کی گئی پس جبکہ یہ اجتہادی غلطی کی بنا پر تھا تو اس کا حکم بھی وہی ہے جو ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں۔ سوال ۱۸ کا خلاصہ۔ قرآن مجید میں قرن فی بیوتکن وارد ہے اور حضرت عائشہ اس کے خلاف اونٹ پر سوار ہو کر مجمع عام میں گئیں جبکہ حضرت علی سے جنگ کے لئے گئی تھیں۔

جواب۔ اگر اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر جانے میں انہوں نے قرن فی بیوتکن کے خلاف کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ قرن الخ کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں کہ وہ گھر سے بالکل باہر قدم نہ رکھیں کیونکہ یہ ثابت شدہ بات ہے کہ آنحضرت کی موجودگی میں وہ اپنے گھروں سے باہر جاتی رہی ہیں حتی کہ حج اور جہاد میں بھی گئیں اور ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولی قرن کے معنے خود بتا دیتا ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ اونٹ پر سوار ہو کر کیوں مجمع میں کیوں گئیں تو یہ بھی کوئی ممنوع امر نہیں ہے کیونکہ جہاد کی اور حج کی مجمع عام میں اونٹ پر ہی سوار ہو کر جاتی رہی ہیں اور اگر یہ مطلب ہے کہ ستر کے خلاف کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نے جو ستر فرض کیا ہے ہرگز ثابت نہیں کہ حضرت عائشہ نے اس کا خلاف کیا ہے اور نہ اونٹ پر سوار ہونا یا چادر منہ اور گریبان پر ڈالکر مجمع میں جانا ستر کے خلاف ہے میں پہلے شیعہ کی معتبر کتاب کے حوالہ سے بیان کر چکا ہوں کہ حضرت سیدہ گدھے پر سوار ہو کر چالیس دن تک فدک کے لئے خانہ بخانہ پھرتی رہی ہیں ہاں البتہ اس قدر فرق تھا کہ حضرت عائشہ شتر سوار تھیں اور حضرت سیدہ خر مادہ پر سوار تھیں اور بس۔ سوال ۱۹ کا خلاصہ۔ ان الارض یرثہا عبادی الصالحون۔ میں ارض سے مراد بیت المقدس یا زمین شام ہے اور یزید پلید اس کا بادشاہ ہوا اور امامین شریفین اس کی سلطنت سے محروم رہے۔

جواب۔ یزید پلید اور اس کے بہت سے ہم جنسوں کا ارض مقدسہ کا بادشاہ ہونا ہی اس امر کی کافی شہادت ہے کہ اس کے یہ معنے صحیح نہیں ہیں جو کہ آپ نے خیال کئے ہوئے ہیں نیز یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ زبور کی اس پیشگوئی کے بعد مدتوں تک مشرک لوگ ہی اس کے بادشاہ رہے ہیں اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ورنہ اگر یہ معنے صحیح ہیں تو پھر قرآن مجید کے ماننے والوں میں ایک اسی آیت سے سب مذہبی نزاعوں کا فیصلہ ہو سکتا ہے کیونکہ قرآن مجید سے ثابت ہوا کہ جو شام یا بیت المقدس کا بادشاہ ہو وہ صالح اور

اصطفا کا خاص بندہ ہوگا پس جس مذہب یا مذہب اکے انسان وہاں کا بادشاہ ہو یقین کرنا چاہیئے کہ وہ مذہب حق ہے اور خدا کا پسندیدہ ہے اور اس کے مخالف مذہب سب ضعیف ہیں چنانچہ اس وقت چونکہ مدتوں سے وہاں کے بادشاہ سنی بخصوص حنفی ہیں لہٰذا ماننا چاہیئے کہ اور سب مذاہب باطل ہیں فقط ایک حنفی مذہب ہی حق پر ہے حالانکہ آج دن تک اس پر کسی نے فیصلہ نہیں کیا پس اس سے بھی ثابت ہے کہ یہ معنے صحیح نہیں ہیں۔ زبور پر غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دو دعائیوں میں سے ایک بہائی کے دو باغوں کی تمثیل کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی ایک پیشگوئی ہی جو کہ حضرت عمر کے ہاتھ سے خدا نے پوری کرادی اور بس مدینہ صلیبی جنگوں کی تاریخ اگر درست ہے تو ماننا پڑیگا کہ ایک وقت تک عیسائی ہی عباد صالحین ہو گئے تھے اور جو ہم نے معنے بیان کئے ہیں انپر کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ سوال ۱۰ کا خلاصہ۔ آنحضرت چار سے سات تک نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے۔ ثبوت کے لئے صحاح ستہ موجود ہے بلکہ ائمہ اطہار تو پانچ تکبیر پر متفق رہے ہیں پس آپ لوگ چار سے زیادہ کا ابطال کس طرح کرتے ہیں۔ جواب یہ محض افترا ہے ہمارے امام علیہ السلام نے کبھی چار سے زیادہ کا ابطال نہیں کیا اور نہ آپ کا یہ طریق ہے کہ جو امر حدیث سے ثابت ہو ملانوں کی طرح اس کے خلاف کہ با تدھلیں۔ سوال ۱۱۔ بعد از نبی خیر البشر کون ہے۔ جواب۔ آپ رنج تو ہوں گے لیکن الحق احق ان یتبع خیر البشر بعد از نبی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود ہیں اس کا بڑا ثبوت تو یہی ہے کہ رب کی ابی ہوئی حدیث ہے کہ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم۔ یا یہ کہ ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً یا اماماً حکماً۔ الخ۔ اس حدیث میں اگرچہ ساری امت داخل ہے جیسا کہ خطابات شرعیہ میں ہوتا ہے بلکہ اور حقیقی مخاطب یعنیا صحابہ ہیں جن میں ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور حسن اور حسین [illegible] سب مخاطبین کا امام مہدی و مسیح موعود کو قرار دیا ہے اور [illegible] افضل ہونا ہے اسیوجہ آنحضرت نے فرمایا کہ سب سے بہتر میرا زمانہ ہے اور یہ ہے کہ اور ابوبکر عمر و علی و حسین علیہم السلام کو آنحضرت نے نبی نہیں فرمایا اور مسیح کو نبی۔ سوال فرمایا ہے اسی دلائل کی بنا پر جبکہ محمد بن سیرین سے دریافت کیا گیا کہ مہدی افضل ہے یا ابوبکر تو آپ نے جواب میں فرمایا۔ ما ابوبکر فانہ افضل من بعض انبیاء بنی اسرائیل علاوہ برین ابوبکر و علی اور حسین علیہم السلام نے ہرگز یہ بیان نہیں کیا کہ خدا نے مجھے اپنی وحی میں فلاں فلاں سے افضل فرمایا ہے اور حضرت مرزا صاحب نے خدا کی وحی کی بنا پر سب دنیا میں شائع کردیا کہ میں حسین اور ابن مریم سے افضل ہوں اور دلائل قاطعہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت مرزا صاحب شرف مکالمہ الٰہیہ رکھتے ہیں تاں کوئی نہ مانے یا غور نہ کرے تو یہ ہماری احتیاط سے باہر ہے نیز فضیلت کا فیصلہ خدمات مفوضہ سے ہوتا ہے اور دنیا جانتی ہے کہ فتنہ دجال وہ عظیم الشان فتنہ ہے کہ جس سے سب انبیاء اپنی امتوں کو ڈراتے رہے اور آنحضرت نے بھی اس کو سب سے بڑا فتنہ قرار دیا ہے پس قتل دجال وہ عظیم الشان خدمت ہے کہ جسکی مثل امام حسین یا حضرت علی تو کیا حضرت عمر اور حضرت ابوبکر سے بھی نہیں ہوئی نیز فضیلت کی بنا اعتبار الٰہی پر ہوتی ہے جو کہ خدا کے اس کلام سے ظاہر اور ثابت ہوتا ہے جو اس بندہ پر اتارا جاتا ہے اور ان صاحبوں کی کوئی ایسی وحی نہیں جو کہ حضرت مسیح موعود کی وحی کی طرح اعلیٰ اعتبار پر دال ہو۔ پھر فضیلت کا پتہ خدا کی نشانوں سے لگتا ہے اور خدا نے جسقدر نشانات کا اظہار مسیح اور مہدی موعود کیلئے کیا ہے ان صاحبوں کیلئے ہرگز ایسا نہیں کیا۔ ہاں چونکہ خداوند کریم جانتا تھا کہ جس طرح میرے اور مجتبیٰ بندوں کی فضیلت پر ہمیشہ اعتراض کرتے ہی رہے ہیں گے اسیطرح مسیح کو سورہ جمعہ میں جہاں مہدی کا ذکر کیا ہے وہاں اس کا وہی جواب دیا ہے جو آنحضرت پر اعتراض کرنیوالوں کو جواب دیا تھا کہ ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔ اور پھر نہ ماننے والوں کو مثل الذین حملوا التوراۃ الخ سے بتایا کہ پہلے مسیح کو نہ ماننے والوں کی مثل تو ورنہ تم ہی نہ ہے ہی ہو گے۔ سوال ۱۲ کا خلاصہ۔ آیت انا عرضنا الامانۃ علی السموات الخ کی آپ کیا تاویل کرتے ہیں۔ جواب اِس آیت کریمہ کی تفسیر حضرت اقدس نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں صفحہ ۱۶۰ سے صفحہ ۱۶۲ تک بڑی بسط کیساتھ تحریر فرمائی ہے اگر آپ کا کوئی شخص وہاں پر ہو تو اس سے یہ کتاب منگا کر آپ دیکھیں یہاں پر میں اسی کتاب کی تھوڑی سی عبارت لکھ دیتا ہوں اور وہ یہ ہے سو امانت لوہی اور انسان ظلوماً جہولا بھی ان معنوں کرکے جو ہم بیان کر چکے ہیں ایک نور ہے اسی نور نے خدا کو قبول کر لیا وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ہیں سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسیقدر وہی رنگ رکھتے ہیں اور امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا انسان کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل برطبق آیت ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا۔ اس ساری امانت کو جناب

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھتی جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے دانا ڈاکٹروں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولائت سے وہی بجلی منگا کر ہزار ہا مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا طیار کرکے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج [illegible] دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس بیماری سے قوت باہ بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو دے۔ مکمل بجلی [illegible] جس میں روغن طلا برقی۔ روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے اس کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے صرف تین روپیہ پانچ آنہ مع محصولڈاک [illegible] درخواست آنے پر فہرست مفت۔

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام و ڈاکخانہ [illegible] ضلع گجرات پنجاب۔

ولائت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جمالی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کولا نکس و اسکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائت کی بند شدہ ہے جس پر لگا ہوا ہے میڈان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی شیشی ہم ۲ گولی

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہئے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز فائدہ دیتا اور نمایاں اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا دھندلا پن کمزوری بصارت دھند جالا پھولا شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی یا دانت کے مسوڑہے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۸ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ اسم بامسمیٰ ہیں جو صاحبان اپنی قوت کو کھو بیٹھے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا جن کی بلا اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہو وہ یاران جیب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے کہ آپ عورتوں کی کمزوری کی شکایت بہ یہ حسب خلق ہے اپنا تمام اثر پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کیلئے آب حیات ہیں۔ قیمت سا ٹھ حب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک تازہ پیشگوئی

الہام الٰہی "دشمن کا بھی ایک وار نکلا"۔ و تلک الایام نداولھا بین الناس۔ یعنی کوئی ایسا امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائے گا اور وہ امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کی ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہو جاتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا کہ کفار کو سخت شکست آئی اور بڑے بڑے افسر اور سر گروہ ان کی فوج کے اس لڑائی میں مارے گئے۔ جیسا کہ ابوجہل۔ یہ خوشی تو مومنوں کو پہونچی۔ پھر دوسری مرتبہ کفار کی خوشی کی نوبت آئی اور اُحد کی لڑائی میں دردناک شہادتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا اس وقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو عادت اللہ سے ناواقف تھے۔ یہ خیال بھی آیا کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں تو یہ مصیبت ہم پر کیوں آئی تب اُن کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے۔ **ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ و تلک الایام نداولھا بین الناس۔** یعنی اگر تم کو اُحد کی لڑائی میں دُکھ اور تکلیف پہونچی ہے تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی اور ایسا ہی دُکھ اور نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ یہاں تک کہ جس کو امیر فوج بنا کر لائے تھے یعنی ابوجہل وہ بھی کھیت رہا اور بڑے بڑے کافر مارے گئے پھر اگر اس کے مقابل امیر حمزہ شہید ہوئے اور دوسرے بزرگ صحابہ نے شربت شہادت پیا تو اس قدر بالمقابل صدمہ دیکھنا ضروری تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہی قانون قدرت ہے کہ کبھی کافر فتح کئے جاتے ہیں اور کبھی مومن تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ اس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی کوئی ایسا ابتلاء مومنوں کے لئے پیش آجاتا ہے جو کافر مارے خوشی کے اُچھلتے پھرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اس اپنی وحی مقدس میں بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اس آیت کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے۔ جس سے مخالف لوگ ایک مسلسل غم دیکھ رہے ہیں اب ضروری ہے کہ بموجب قانون و تلک الایام نداولھا بین الناس ان کو بھی کچھ خوشی پہنچائی جاوے۔ سو الہام کی بنا پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائے گا اور جو نشان اس تھوڑے عرصہ میں ہماری تائید میں ظاہر ہوئے جو ہماری خوشی کا موجب اور مخالفوں کے رنج کا موجب تھے وہ بہ تفصیل ذیل ہیں اول سب سے پہلے مسمی کرم دین ساکن بھیں ضلع جہلم کے مقدمات میں دو رحمت کے نشان خدا تعالیٰ کے ظاہر ہوئے پہلے وہ مقدمہ ہے جو کرم دین مذکور نے جہلم کی عدالت میں بصیغہ فوجداری مجھ پر دائر کیا تھا اس میں خدا تعالیٰ نے قبل فیصلہ اس مقدمہ کی مجھے خبر دی کہ کرم دین مذکور ناکام رہے گا اور شکست کھائیگا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ چنانچہ ابھی مقدمہ زیر تجویز ہی تھا کہ میں نے اپنی کتاب مواہب الرحمان میں اس پیشگوئی کو چھاپ کر شائع کر دیا اور جب میری طلبی جہلم کی عدالت میں ہوئی تو میں کئی نسخے اس کتاب کے ساتھ لے گیا اور قبل فیصلہ مقدمہ لوگوں میں تقسیم کر دئے اور قادیان میں بھی جہلم کے جانے سے پہلے کئی نسخے اس کتاب کے تقسیم کئے اور ایک نسخہ حسب دستور گورنمنٹ میں بھی بھیجدیا۔ اور آخر پیشگوئی کے مطابق کرم دین کے مقدمہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت جہلم نے اس کو خارج کر دیا۔ یہ پہلا نشان ہے جو ظاہر ہوا۔ پھر ایک اور مقدمہ کرم دین مذکور نے فوجداری میں میرے پر گورداسپور کی عدالت میں دائر کیا اور اس پر بھی ہماری جماعت میں سے ایک شخص کی طرف سے ایک فوجداری مقدمہ دائر ہوگیا۔ ان مقدمات کے فیصلہ سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ انجام کار میں کرم دین کے مقدمہ سے بری کیا جاؤں گا مگر وہ سزا پا جائیگا چنانچہ وہ پیشگوئی میں نے قبل فیصلہ مقدمہ کے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کرادی اور ایسا ہی ظہور میں آیا کہ کرم دین سزا پا گیا اور میں انجام کار بری کیا گیا اور یہ دو نشان تھے۔ جو ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوئے۔ اور پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ ایک زلزلہ کا دھکا ظاہر ہوگا جس سے جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوگا یہ خبر بھی میں نے قبل از وقت الحکم اور بدر کے ذریعہ سے شائع کر دی تھی چنانچہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ زلزلہ آیا جس کی نقصان رسانی کی تفصیل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ یہ چوتھا نشان تھا جو ظاہر ہوا۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ موسم بہار میں ایک اور غیر معمولی زلزلہ آئے گا اور وہ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کے بعد آئیگا۔ چنانچہ ۲۸۔ فروری ۱۹۰۷ء کا دن گذرنے کے بعد رات کو بوقت ڈیڑھ بجے وہ زلزلہ آیا۔ جس سے بہت سے گھر مسمار ہوئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ اور یہ **پانچواں نشان** تھا جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا۔ پھر ایسا اتفاق ہوگیا کہ ایک شخص چراغ دین نام جموں کا رہنے والا جو ابتدا میں میرا مرید تھا مرتد ہوگیا اور پادریوں کے ساتھ ایک خطرناک اختلاط اس کا ہوگیا اور اس نے پیغمبری کا دعویٰ بھی کیا۔ تب میں نے اس کی نسبت بد دعا کی اور مجھے خدا تعالیٰ سے الہام ہوا کہ خدا اُسے فنا کر دے گا اور اس کو غارت کرے گا اور اس پر غضب نازل کرے گا اور اشارہ کیا گیا کہ وہ طاعون سے مرے گا۔ اسی لئے میں نے طاعون کے رسالہ میں کہ جو طاعون کے بارے میں میں نے لکھا تھا جس کا نام دافع البلاء ہے یہ پیشگوئی درج کی چنانچہ وہ اپنی کتاب منارۃ المسیح کے ایک برس بعد جس میں مجھے اس نے دجال قرار دیا ہے اس قہر میں گرفتار ہوا۔ کہ اول دو لڑکے اور ایک لڑکی اس کی طاعون سے مری۔ اور پھر ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو خود طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہان سے گذر گیا۔ اور یہ **چھٹا نشان** تھا۔ جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور نشان ظہور میں آیا کہ اس نے اپنی طرف سے صریح لفظوں میں مباہلہ کیا اور اپنا ذکر کر کے اور میرا نام لے کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو مفتری اور حق کا دشمن ہے خدا اس کو فنا کر دے اور حق اور باطل میں فیصلہ کر دے۔ اس کی اس دعا پر صرف دو تین روز ہی گذرے تھے کہ وہ خدا کے مواخذہ کے نیچے آگیا۔ اور ایک دردناک عذاب کے ساتھ مرا۔ بھلا اس سے زیادہ دردناک کونسا حادثہ ہوگا کہ پہلے اس نے اپنے عزیز دو بیٹے اور ایک بیٹی اپنی آنکھ کے سامنے مرتی دیکھی اور اس پُر مصیبت حادثہ کو مشاہدہ کر لیا کہ اب اس کی قطع نسل ہوگئی اور کوئی اس کی نسل میں سے باقی نہیں رہا اور پھر بعد اس کے اسی طاعون سے بصد حسرت آپ موت کا پیالہ پیا اور ایمانی حالت کا یہ نمونہ دکھایا کہ دونوں لڑکوں کے مرنے کے بعد اس کے کلمات یہ تھے کہ اب خدا ہی میرا دشمن ہوگیا۔ یہ **ساتواں نشان** تھا جو ظہور میں آیا۔ پھر بعد اس کے ایک اور نشان ظاہر ہوا کہ ایک شخص ڈوئی نام جو امریکہ کے صیہون نام ایک شہر میں رہتا تھا اور پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور الہام کا بھی مدعی تھا۔ میں نے اس کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا اور بہت تکبر دکھلایا اور میں نے اس کی نسبت انگریزی رسالہ میں شائع کیا۔ کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ چنانچہ امریکہ کے اخباروں میں بھی یہ مضمون شائع ہوگیا۔ اب وہ کچھ مدت سے فالج کے مہلک مرض میں گرفتار ہوگیا اور ساری پیغمبری اس کی دریا برد ہوگئی اور چراغ دین کی طرح اس نے بھی ثابت کر دیا کہ جھوٹا پیغمبر کس طرح جلد پکڑا جاتا ہے۔ اور اب امریکہ سے خبر آئی ہے۔ کہ وہ قریب المرگ ہے۔

---

* نوٹ۔ اسی کے ہم رنگ واقعہ عبد اللہ آتھم اور لیکھرام تھا عبد اللہ آتھم تعین شرطی پیشگوئی کے موافق مرا مگر تب بھی سے مخالفوں نے اس بات پر بہت خوشی ظاہر کی کہ وہ میعاد کے اندر نہیں مرا پس یہ معاملہ ایسا تھا جیسا کہ حضرت مسیح کی نسبت "شُبّہ لہم" کا معاملہ تھا خدا کو منظور تھا کہ بموجب اپنے قانون قدرت و تلک الایام نداولھا بین الناس مخالفوں کو خوشی ہو جائے کیونکہ پہلے نشانوں نے ان کو غمگین کر دیا تھا اور یہ خوشی بھی قائم نہ رہی کیونکہ لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی وہ ایسی صفائی سے پوری ہوئی جو منہ

یہ آٹھواں نشان ہے کہ جو خدا تعالیٰ نے میری تائید میں ظاہر کیا۔ ایسا ہی خدا نے مجھے اپنی پاک وحی سے خبر دے کر فرمایا تھا

اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویران کردی

جس میں یہ اطلاع دی گئی تھی کہ بہت سے دشمن مریں گے اور ان کا گھر ویران ہو جائے گا۔ چنانچہ مجھ کو سیالکوٹ وغیرہ کتنے مقامات سے خط آئے ہیں۔ کہ اس سال میں کئی سخت طبع اور ناپاک دل دشمن جو سخت متعصب تھے معہ عیال و اطفال اس جہان سے گذر گئے۔ جن کی تفصیل کسی مستقل رسالہ میں انشاء اللہ درج کی جائے گی۔ یہ نواں نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے اس سال میں میری تائید میں ظاہر فرمایا۔ پھر میں نے اپنے متواتر اشتہارات میں بار بار شائع کیا تھا۔ کہ دنیا میں سخت سخت زلزلے آئیں گے اور بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہوں گے اور بہت موت ہوگی۔ چنانچہ ایسے زلزلے فارموسا چین اور سان فرانسسکو ملک امریکہ اور اٹلی میں آ گئے اور وہ درحقیقت ایسے خوفناک ہیں کہ جو شخص پہلے میرے اشتہارات کو پڑھے گا اور پھر ان زلزلوں اور عام تباہی کا نظارہ اس کی نظر کے سامنے آ جائے گا تو اس کو بہر حال اقرار کرنا پڑے گا کہ یہ وہی پیشگوئیاں ہیں جو پہلے میری طرف سے ہو چکی ہیں۔ یہ تین نشان ہیں۔ جن کے ملانے سے بارہ نشان ہوتے ہیں جو ان دنوں میں ظہور میں آئے اور پانچ اور زلزلوں کا وعدہ ہے۔ جن کی انتظار کرنی چاہیئے۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ اگر یہ زلزلے امریکہ وغیرہ کے اس شخص یعنی اس عاجز کی تائید اور تصدیق کے لئے آئے ہیں۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان ملکوں کے لوگ تو اس کے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو جھوٹ ہے کہ وہ لوگ میرے نام سے بے خبر ہیں۔ امریکہ کے مشہور اور نامی اخباروں میں کئی دفعہ میرا اور میرے دعویٰ کا ذکر آ چکا ہے۔ بلکہ انہیں اخبار والوں نے لکھا تھا کہ پنجاب سے فلاں شخص ڈوئی کو جو پیغمبری کا دعوے کرتا ہے۔ مباہلہ کے لئے بلاتا ہے اور ڈوئی اس سے بھاگتا ہے۔ اس صورت میں وہ بے خبر کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ماسوا اس کے جبکہ تمام دنیا کے زلزلوں کی نسبت ان زلازل سے پہلے جو اب ظہور میں آئے میری پیشگوئیاں شائع ہو چکی ہیں۔ اور قبل واقع ہونے ان زلزلوں کے انگریزی میں وہ رسالے میری جماعت کے لوگوں کو جو انگریز ہیں اور امریکہ کے بعض حصوں میں رہتے ہیں۔ پہنچ چکے ہیں۔ اور اس ملک میں عام طور پر بھی وہ رسالے شائع ہو چکے ہیں۔ تو اس صورت میں امریکہ کے لوگ ان پیشگوئیوں سے بے خبر کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ماسوا اس کے ان ممالک میں محض قہری طور پر زلزلے آئے ہیں اور چونکہ ان زلازل کی نسبت پیشگوئیاں پہلے ہو چکی ہیں۔ اس لئے وہ لوگ اس نشان سے انکار نہیں کر سکتے۔ ہاں جو موتیں ان میں واقع ہوئی ہیں۔ وہ ان کے گناہوں اور فسق و فجور کی وجہ سے ہیں اور یہ زلزلے میری طرف سے ان کو رہنمائی کرتے ہیں۔ کیونکہ میں نے ہی قبل از وقت ان کو ان آفات کی خبر دی ہے۔ غرض ہلاک ہونے والے اپنے سابق گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور جنہیں پیشگوئی کی خبر ملے گی۔ ان کے لئے وہ نشان ہوا۔ اگر وہ اس نشان کو ٹال دیں گے۔ تو پھر کوئی اور عذاب آئیگا۔

اب جبکہ یہ دس نشان تازہ بتازہ ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہو چکے ہیں اور دشمنوں کو بہت کوفت اور ہم و غم پہنچا ہے۔ تو مذکورہ بالا الہام میں خدا تعالیٰ پیشگوئی کے طور پر فرماتا ہے کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا۔ جو کسی قدر دشمنوں کی خوشی کا باعث ہو جائے گا۔ معلوم نہیں کہ وہ کیا امر ہے اور خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ کہ یہی ہماری عادت ہے۔ کہ کبھی ہم دشمن دین کو بھی خوش کر دیا کرتے ہیں جیسا کہ خادمان دین کو خوش کرتے ہیں۔ لیکن انجام پرہیز گاروں کے لئے ہوتا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی درندگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے۔ وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے ارباً ۲ کی رعایت کی جاوے گی۔ معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۵۲ صفحہ ۔ اختیار الاسلام ہر سہ حصہ ۲ درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آویں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلا کرے گا جس کی قیمت ۱ پیشگی ہے۔ علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔ ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہونی چاہئیں۔

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲؍ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینجر روزانہ اخبار عام لاہور۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۳۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱½	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۲¾	۱	۲

(۱) یہ اجرت پہلی ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہو سکیگی۔ بلا فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا حرج ہے (۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں۔ (۳) اشتہار متواتر دیا جائیگا یہ اجرت سے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے لئے زاید اجرت چارج ہوگی (۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا (۵) اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جن کی اجرت سالیانہ ۳۵ یا اس سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کے لیئے اشد ضروری ہے۔

الٰہی میں کیوں کر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولےٰ
قلم جب لیئے میں نے اب ہے اٹھالی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری

تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
زمیں اور سما میں ہے ذرے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو مانے تجھے اس کا غم کا نیوالا
تو قادر توانا ہے۔ بندۂ حضوری

* * *

خداتعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اُس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر اپنے لیئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ڈھکی نہیں اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لیئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہنچ چکے ہوں گے۔ کیوں کہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونیکا چرچا نہو۔ اس لئے اس کے متعلق مین زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ جب بعض نادان بھائیون نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے یہان تک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات کے سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کے لئے ہماری اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہ نقل ہی کردی اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کردئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے۔ جس کی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سُنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا۔ کہ اب اس کی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا مین کبھی آیا ہی نہ تھا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خداتعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرماوے تا یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آوین اور سمجھین کہ رزاق صرف وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہاں تک لوگوں نے دہوکہ کھایا۔ کہ :-

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کر کے اتنی ڈبیہ بھیجدین تب انکو جواب لکھے گئے کہ آپنے دہوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہین نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتے ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں

خیر! آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپکو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گزریگا تو یقیناً آپکو معلوم ہوجائے گا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کا کیا منشاء ہے۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے۔

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدین یہ آپکا اختیار ہے اور خداتعالیٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا ہوش ہوگا ویسا ہی اس کا معاوضہ پائیگا۔

بالآخر مین ایسے لوگوں کی بھلائی کے واسطے ایک نصیحت کرتا ہوں۔

کہ ایخدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہین جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب بننا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا ورنہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہین ایک نظیر بتادیتا ہوں

اسکے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہین بحوالہ خدا کرتا ہوں (واللّٰہ عزیز ذوانتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میاں سنگھ لے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا مین اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اُسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہوگیا اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو ہمخیال بھی بنالیا تو مت سمجھو کہ دنیا ہی مین مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کی قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہین پاسکتے کیونکہ وہ دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے۔

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آوین کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھ کر خواہ وہ ہماری اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب ہو یہ سمجھ لین کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے۔ پھر خریدو یا نہ خریدو۔ یہ آپ کا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھیئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت **لاہور** کیونکہ اس کا ایجاد کرنیوالا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان مین کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام **مفرح عنبری** ہے۔ مورخہ ۱۸۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

بدر پریس قادیان مین میان معراج دین عمر پروپرائٹر کے لیئے چھاپا گیا۔

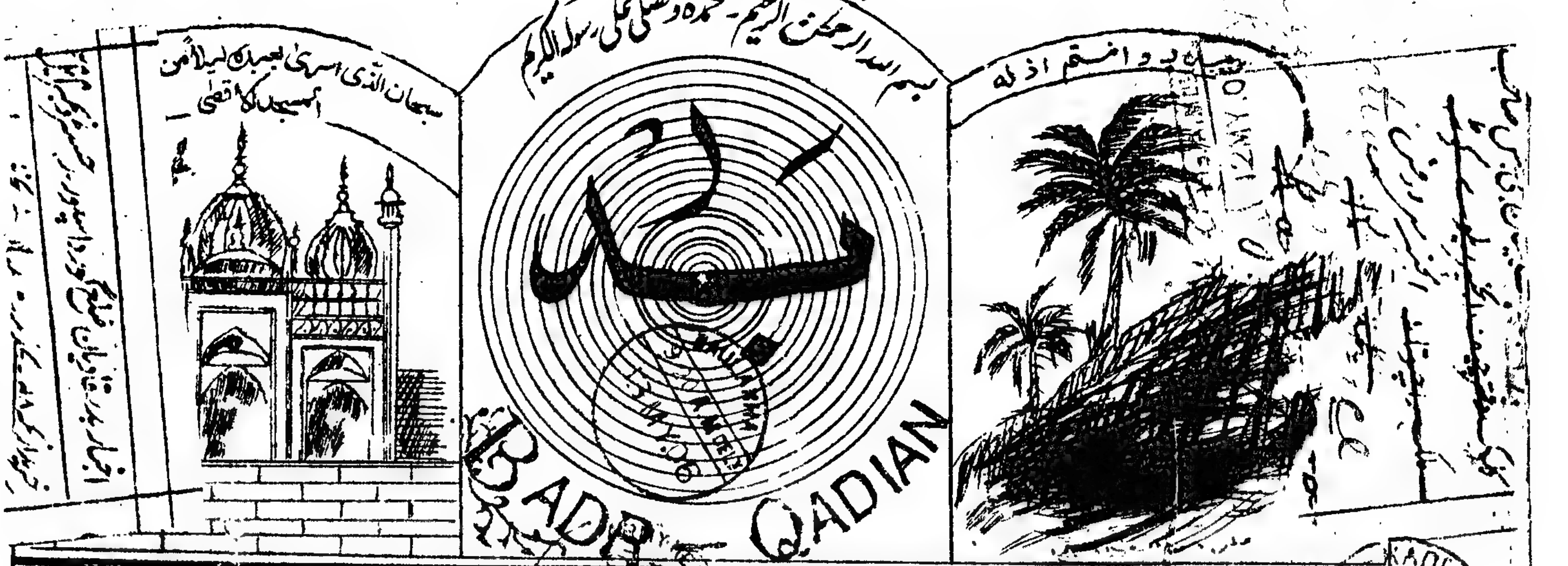
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الاقصیٰ
ببدر وانتم اذلہ
بدر
BADR QADIAN

ایں جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ [illegible] آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

نمبر ۱۹ | سلسلہ القدیم جلد ۵ | نمبر ۱۹ | سلسلہ الجدید جلد ۲

۱۵- ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ [illegible] مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔ صہ

معاونین درجہ اول جن کو ۲۰ روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو ۱۰ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت لیجائیگی ۳/

عام قیمت ۳/ بعدہ فی پرچہ ۲/ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت خریداری روانہ فرمائینگے ان سے بحساب ما بعد لیجاویگی۔ نمونہ کی پرچہ کیواسطے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھپائی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر

لوکل ... عا ... افریقہ ... صہ

اطلاع

اخبار بدر کی نسبت کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعودؑ کے نام نہیں بھیجنی چاہیئے

آؤ عیسائیو ادھر آؤ ٭ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ۔

شہر دہلی میں ایک نیا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب سے دو تحریری مباحثہ کرکے اور خود ہی شکست پانے کا اقرار کرکے اپنی شرم کو دور کرنے کی اب یہ تجویز کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے۔ حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم آمین

اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم۔ آمین۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ وافضل انبیائہ وسلالۃ اصفیائہ محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمؤمنون المتقیون۔

امّا بعد

۲- مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح واعظ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے الہام اور ایما کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کر چکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ غدر کرکے ہی اس مباہلہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہرحال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری [illegible] درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے۔ غور سے پڑھا۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ شاید احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی سے کیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لیے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لیے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے جیسا کہ ظاہر کر چکا ہوں۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کر چکا ہوں۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۴۳ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ سیدھا میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرلے جس نے اس کو دعوت کی ہے۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کر سکتا ہوں کہ جب لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ۔ واقفیت رسوخ و اثر کی وجہ سے زیادہ تر قابل قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ جو

کرکنندہ [illegible] محمد حسین [illegible]

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ ہی مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھیجا دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں ایک جا جمع نہیں ہوسکتے تو میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہوگا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کیا جاوے گا مگر یہ درخواست ان کی طرف سے ہوگی۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء

بدرِ مسیح

۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَام
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵ مئی ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولاداُن کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بند کی ہوئی ہے۔ اور اس پر پتیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی۔ لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب کہتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دئیے ہیں۔ پھر الہام ہوا یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگا دے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں۔ پھر الہام ہوا

"اللّٰہ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا۔ ہم نیچے نہیں کئے جاویں گے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن مغلوب ہوں گے

۵ مئی ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہوتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ برف کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بنا پر اس پیش گوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر برف نازل کرے گا۔ اور برف باری کے لوازم سے شدت سردی اور شدت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے۔ کہ جن سے کلی اطمینان ہوگئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پالیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیش گوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ شکوک شبہات بکلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوں۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔

واللہ اعلم بالصواب

پھر ۶ مئی ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَعْدًا عَلَیْنَا حَقًّا۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات مت کر۔ جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں اس قدر گرفتار ہو کر دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو ٹلے گا نہیں۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مرگیا۔ ان کی دنیا بھی مرے گی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷ مئی ۱۹۰۶ء۔ الہام

"کلیساء کی طاقت کا نسخہ"

* * *

سبحان الّذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ببدر و انتم اذلہ

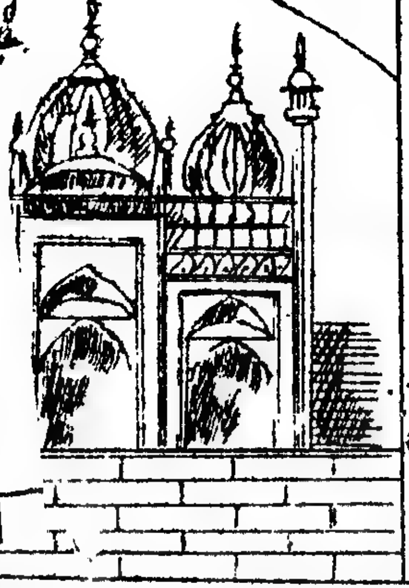

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ ایل [illegible] | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۹ — سلسلہ الجدیدہ جلد ۲

نمبر ۱۹ — سلسلہ القدیم جلد ۵

۱۵۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ [illegible] مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جن کو ۵ روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } عہ

معاونین درجہ دوم جنکو ۴ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } عہ

معاونین درجہ سوم ہے رعام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت بعدہ فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لیجاوے گی نمونہ کی پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید در اخبار میں چھپالی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔ مینیجر

نوٹ ... عہ ... اور نقد ... عہ

اطلاع

اخبار بدر سے متعلق کوئی خط و کتابت یا روپیہ زر حضرت مسیح موعودؑ کے نام ہرگز نہیں ہونی چاہیے

آؤ عیسائیو ادہر آؤ * نور حق دیکھو راہ حق پاؤ۔

شہر دہلی میں ایک نابینا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب سے [illegible] تحریری مباحثہ کر کے اور خود ہی شکست ماننے کا اقرار کر کے [illegible] شرم کو دور کرنے کی اب یہ تجویز کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم آمین

اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم۔ آمین۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر رسلہ وافضل انبیائہ وسلالۃ اصفیائہ محمدن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون۔

امّا بعد

۶ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح واعظ۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی نے شائع کیا ہے جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے الہام اور ارشاد کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کر چکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ غدر کر کے ہی اس مباہلہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہرحال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری [illegible] درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے۔ غور سے پڑھا۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ شاید احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی سے کیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لئے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لئے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کر چکا ہوں۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کر چکا ہوں۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۴۲ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرلے جس نے اس کو دعوت کی ہے۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کر سکتا ہوں کہ جب لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ۔ واقفیت رسوخ و اثر کی وجہ سے زیادہ قوم میں قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ رجو

کتبہ اثیم محمد حسین مرادآبادی

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ بالمقابل مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھیجوا دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں ایک جا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہوگا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کر لیا جاوے گا اگر یہ درخواست ان کی طرف سے ہوئی۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء

پیغام مسیح

۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَام

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵ مئی ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولاوین کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بند کی ہوئی ہے۔ اور اس پر پتیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی۔ لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب کہتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آ گیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دئے ہیں۔ پھر الہام ہوا "یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگا وے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں" پھر الہام ہوا

"اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا۔ ہم نیچے نہیں کئے جائیں گے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے

۵ مئی ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ جس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بنا پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا۔ اور برف اور بارش کے لوازم سے شدت سردی کی [illegible] ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہو گئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کلی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ شکوک شبہات بکلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔

واللہ اعلم بالصواب

پھر ۶ مئی ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُغْرَقُوْنَ۔ وَعْدًا عَلَیْنَا حَقًّا۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات مت کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں انہماک کر کے دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو ٹلیگا نہیں۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر اور ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مر گئی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷ مئی ۱۹۰۶ء - الہام

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

* * *

درخواست مباہلہ [illegible]

عام اخبار

پچھلے سال پنجاب میں جو مویشی سانپوں و جنگلی جانوروں نے ہلاک کئے۔ ۱۱۹۸۵ تھے۔

مظفر گڈھ سے قحط زدگان جاپان کی امداد کا ۱۰۰۰ روپیہ چندہ کرکے بھیجا گیا۔

سکندرآباد میں بھی خزانہ بارود کے اڑنے کا خوفناک حادثہ ہوا تین آدمی بھی ہلاک ہوئے

ایک کار خانہ کرہ دور کے درخت پر جا پڑا جمعرات گذشتہ دن کس رات کا وقت۔ دھکہ ڈیلم۔

رنگون کی خبر کہ میجر آنسلو صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کیا و کیٹو نجات سے فوت ہوگئے۔ ۴۱ سالہ

سنیچر کو بھوالی پور (کلکتہ) میں سخت آتشزدگی ہوئی۔ تین انسانی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

کلکتہ میں کی پولیس کنسٹبل گرفتار۔ لڑکیوں کو چرا کر لے جاتے تھے انسپکٹر پولیس بھی معطل کیا گیا۔

میونسپلٹی رنگون اور سات انسپکٹران صفائی مقرر کریگی۔ تنخواہ ۴۰۰ تا ۵۰۰ ہوگی

ڈاکٹر ستد یاحسن مشہور عالم جاپان میں مرگئے۔ مداح ان کی یادگار قائم کرینگے

دو نوں جاپانی عیسائی سیاح ہندوستان کا دورہ کرکے مدراس سے سیلون کو پہنچ گئے۔

حضور پرنس آف ویلز ہمراہ حضور پرنسس صاحبہ سوموار گذشتہ کو بمبرالٹر میں رونق افروز ہوئے۔

آتش فشانی۔ موسم ناقابل برداشت۔ دن کو باوجود گرد و غبار کے گرمی خوب رات کو آتش فشانی نمایاں ہے۔ ۳۰ تاریخ کو شہر لاہور میں تا مونہ کی ہوکیں چار فوتیاں تھیں۔

ہماری حضور شاہ قیصر نیپلز سے براہ خشکی لندن کو واپس گئے وسو ویس پہاڑ بھی دیکھ لیا ہے۔

ٹرکی و مصر کے جھگڑے کے کارن تمام مصر میں مفسدانہ اشتہارات چھپیں دریں۔ مساجد میں بھی ہیں۔ ان اشتہاروں میں خلیفہ سلطان کی تعریف اور انگریزوں کی نسبت سخت گالیاں درج پائیں۔

انگریزوں کے خلاف تمام مسلمانوں کا جوش چمکا رہے ہیں۔ اس جھگڑے کو مذہبی رنگت دیتے ہیں۔

روئے زمین کے تمام مسلمان سلطان کو خلیفہ مانتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کو کمال دور اندیشی کی ضرورت ہے۔

یکم کی خبر سنی گوپالی کہ حضرت خدیو مصر قاہرہ سے سیر یورپ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ حالت نازک۔

سوموار شب کو برٹش پارلیمنٹ میں سالانہ بجٹ پیش کیا گیا خالص بچت ۳۰ لاکھ پونڈ ہے۔

قومی قرضہ کی تخفیف محصول کوئلہ کی تنسیخ پر صرف کریں گے۔ محصول چائے میں بھی ایک پنی گھٹادی ہے۔

جو سرکاری سال ختم ہوا اس میں تمام اخراجات نکال کر خالص بچت ۳۴ لاکھ ۶۶ ہزار پونڈ ہے۔

جدید سال رواں میں کل آمدنی محصلات وغیرہ سے ۱۴ کروڑ ۴۴ لاکھ ۶۶ ہزار پونڈ اندازہ کی گئی۔

خرچ کی کل مقدار ۱۴ کروڑ ۱۰ لاکھ ۶۶ ہزار پونڈ ہے اور نیز فاضل خرچ ۴ لاکھ ہے۔

برٹش کے قومی قرضے کی مقدار ۷۵ کروڑ پونڈ ہے یعنی ۱۱ ارب ۲۳ کروڑ روپیہ ہے۔

جنگ ٹرانسوال کی وجہ سے قومی قرضہ ۶۴۰ ملین سے ۷۹۸ ملین پونڈ تک بڑھ گیا تھا۔ عظیم زیرباری۔

اس قومی قرضے کے سود میں برٹش گورنمنٹ کو ہر سال ۴۵ کروڑ روپیہ دینا پڑتا ہے۔ گھٹانا لازم۔

جو سرکاری سال ختم ہوا ہے۔ اس میں قومی قرضہ ایک کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ گھٹایا گیا ہے۔

۳۰ لاکھ پونڈ سررشتہ ڈاک کی ترقی بتلایا ہے۔ تمباکو ڈیوٹی بقدر ایک پنی گھٹادی گئی ہے۔

تخفیف محصولات سے ۳۰ لاکھ پونڈ کی کمی اندازہ کی جاتی (یعنی) تین کروڑ روپیہ کے برابر۔

پیرس میں جو خطوط دستیاب ہوئے ان سے عظیم سازش کا پتہ لگایا گیا۔ بہت لوگ پکڑے گئے۔

دلی کو نہ جانا تیز ہوئی ہے اور رات کو خنکی پانا تک دکھاتی ہے جو سمت کے ستم ہے۔

وزیرآباد۔ چند روز کا ذکر ہے کہ یہاں قوم ارڑہ کا ایک شخص بروز پیر رات کو طاعون سے مرگیا۔ مرحوم کے عزیز و اقارب دوسرے روز دس بجے صبح لاش مرگھٹ لے گئے۔ لیکن خدا و ند کریم کی قدرت دیکھئے کہ جب چتا پر لاش رکھکر آگ لگانے کا وقت آیا۔ مرحوم کے بدن میں جان آگئی۔ وارثان نے لاش واپس گھر لانا مناسب نہ سمجھا مرگھٹ کے مکان میں ہی ایک رات اور ایک دن تک رکھا۔ مگر وہ بوقت شام دوبارہ مرگیا۔ یہ موت عجیب ہوئی ہے۔ اس کا چرچا زبان زد خاص و عام ہے۔ (اخبار عام)

کوئی تعجب نہیں۔ ایسے واقعات ہوا کرتے ہیں۔ لیکن طاعون زدوں کا یہ سخت افسوس ہے کہ اگر مریض کے بچنے کی امید بھی ہوگی تو بے رحم وارثان پہلے ہی سے نفرت کرکے ان کو طیار بیٹھے ہیں ایسے توہمات مضر ثابت ہوتے ہیں

موضع ٹھٹھہ عالیہ میں ۲۱۔ اپریل کو سات گھتری مسلمان ہوگئے ہیں۔ اس باعث یہاں کے کھتریوں میں سخت ہلچل مچ گئی ہے نہ معلوم لوگوں کو تبادلہ مذہب سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ ان مذہبی جھگڑوں نے ہی تو ہندوستان کا بیڑا غرق کیا ہے مگر افسوس کہ اب بھی لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں (اخبار عام)

مامور کا زمانہ ہو اور مامور کے زمانہ میں غیر معمولی ہلچل ہوا کرتی ہے یہ سنت اللہ ہے۔ عیسائیوں کے لئے غور کرنے کا مقام ہے اور سوچنے کی جگہ ہے باوجود اس کے کہ وہ ہر طرح سے مذہب عیسوی کے پھیلانے کے لئے کوششیں کرتے ہیں ہر ایک جگہ ان کے مرد اور عورتیں وعظ کرتی ہیں روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں لیکن نتیجہ الٹا پڑرہا ہے کہ لوگ آئے دن ان کے گندے اصول کفارہ اور حیات مسیح کے مسئلہ سے متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے دین اسلام کی توسیع کے لئے نہ ہی تو روپیہ خرچ ہوتا اور نہ ہی غیر مذاہب کے لوگوں میں وعظ ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی خدا ترقی کر رہا ہے اور ترقی بھی وہ جو غیر معمولی ہے اور یہ اسبات کی دلیل ہے۔ کہ خدا کے نزدیک یہ مذہب سچا ہے اور پسندیدہ ہے اور دنیا میں اس کے پھیلانے کا اس نے خود ذمہ لیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام

بمبئی میں دو شخص بی۔ اے۔ ایل ایل بی جوڈیشل عدالت میں ۱۲۔۱۴ روپیہ ماہوار کی ۔۔ ۔۔ اسامیوں پر کام کر رہے ہیں۔ (سستی وحرفت سے لاپرواہی کا نتیجہ ہے)

امتحان انٹرنس پر واویلا۔ امتحان انٹرنس کے غیر معمولی خراب نکلنے پر چاروں طرف سے شور مچ رہا ہے اور واویلا ہو رہا ہے یہ امتحان اب کے سال غیر معمولی سخت تھا جیسا کہ پہلے دکھایا جاچکا ہے کہ قریب ۵۰۰۰ میں سے ایک تہائی یعنی ۱۲۰۰ کے قریب امیدوار پاس ہوئے ہیں۔ امیدواروں کے اس خوفناک قتل عام پر ہائے لگار کا شور بلند ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے اس وبالات سے بچایا۔ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے کہ پانچ لڑکوں میں سے تین لڑکے پاس ہوئے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ مرزا عزیز احمد۔ قاضی عبد اللہ اور سمیع اسفال۔ بیئر فیل شدگان بھائیوں کو بھی خدا کا شکر ہی بجا لانا ضروری ہے۔ کیونکہ خدا کا کوئی حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہمارے سکول تعلیم الاسلام کے استادوں کی محنت اور جانفشانی جیسا کہ انٹرنس کے نتیجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ قابل قدر ہے ہمارے معزز ممبران کمیٹی کو ان کے حقوق کی خاص نگہداشت چاہیئے۔ سنا گیا ہے کہ اکثر لڑکے مضمون فالج میں فیل ہوئے ہیں اور بعض اخبار مثلاً ٹریبیون اخبار عام وغیرہ چاہتے ہیں کہ سہ ماہی یا ششماہی کے بعد فیل شدگان کا ایک امتحان لے کر ان کی تلافی کی جاوے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ممتحن پہلے ہی سے ہر پہلو پر خوب غور و فکر کر لیا کریں تا وہ بعد کے اس قدر واویلا اور شور کے سننے اور شکایات سے بچے رہیں۔

شملہ میں ۱۹۔ اپریل گذشتہ کو ایک کمپونڈر کے ہاتھ سے ایک لڑکا ہلاک ہوا جسکی وجہ یہ ہے کہ اس نے اس بچہ کو جو کھانسی کی دوا دینے کے کارالک ایسڈ کیس جو کہ ایک زہریلی دوا ہوتی ہے۔ پلا دیا اور وہ ہلاک ہوگیا یہ ایک خطرناک حادثہ ہوا ہے جب کہ دوا دیتے وقت خاص احتیاط چاہیئے ورنہ وہی مثال صادق آتی ہے۔ نیم حکیم خطرۂ جان اور نیم ملاں خطرۂ ایمان۔

ایک مفید سبق

میرے ایک بھائی حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت مبارک میں تحریر کرتے ہیں کہ جب میں نے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کے ارتداد کی خبر سنی۔ تو میں حواس باختہ سا ہو گیا اور حیران رہ گیا کہ یا الٰہی یہ کیسا معاملہ ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ میں پریشان ہی تھا اور اسی سوچ بچار میں تھا کہ مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جگہ سے تحریر مل گئی۔ جس کے پڑھنے سے تسکین ہوئی۔ اور یقین ہوا کہ آپ کے کلمات طیبات کا پورا ہونا ضروری تھا بلکہ وہ کلمات پورا ہونے پر آپ کے مصدق ہیں۔

مولوی فضل دین صاحب نے جو کچھ لکھا ہے درست ہے فی الواقعہ ایسے امور بعض کو تردد میں ڈالتے ہیں۔ لیکن خدا اپنے فضل و کرم سے ہر ایک صاف دل کے لئے نجات کی اور تسکین کی راہ نکال دیتا ہے۔ جیسا کہ ان کی خدا نے رہنمائی فرمائی۔ میں نے وہ مقام اس کتاب سے نکال کر دیکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کس طرح اپنے برگزیدوں کی باتیں پوری کر کے عقلمندوں کے ایمان کی زیادتی کا باعث قرار دیتا ہے۔ اور دنیا میں اپنے نشان قائم کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور جس طرح سنار اس سونے کو جو کھرا اور کھوٹا باہم ملا ہوا ہے کٹھالی میں ڈال کر کھرے کو کھوٹے سے بالکل الگ کر دیتا ہے۔ ایسے ہی خداوند کریم ہر ایک مامور کے وقت میں حق اور باطل میں فرق کر دکھاتا ہے اور اسے بالکل علیحدہ کر دیتا ہے۔ تا لوگوں میں حق اور باطل کی راہ نمایاں کر کے دکھا دے اور مامور کا زمانہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک عظیم الشان اس وقت تہلکہ مچ جاتا ہے۔ جس کا باعث بھی یہی ہوتا ہے کہ تا اس کے ساتھ والوں اور دشمنوں میں فرق ہو اور خدا نہیں چاہتا کہ کھرے اور کھوٹے آپس میں ملے جلے رہیں ایسا ہی یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالے اپنے مامور کے رفیقوں اور دشمنوں کو الگ کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ آپس میں ملے جلے رہیں اور جن کے دل میں گند ہے اور بظاہر وہ اس کے رفیق ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ ان کی اس خراب حالت کا لوگوں پر اظہار کر کے ان کو اس برگزیدہ سے کاٹ دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی صفت ہے۔ کہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون

پس جس شخص کے دل میں کوئی نقص ہو۔ وہ خدا کی اس صفت پر ایمان لا کر اپنی اصلاح کی فکر کرے ورنہ وہ نقص آہستہ آہستہ بڑھ کر جب درخت بن جاتا ہے اور جڑ سے کاٹا نہیں جاتا۔ تو پھر خدا کی اس صفت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور تمام دنیا اس کے اس گند سے خبردار ہو جاتی ہے اور ایسا شخص خدا کے برگزیدہ کا ساتھ دینے کے قابل نہیں رہتا۔ آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کا غضب جوش مارتا۔ اور ایسا شخص دنیا سے [illegible]

کروایا جاتا ہے۔ ذیل میں وہ خط دوستوں کے فائدہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ محمد نصیب احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میرے محسن و حکیم امت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کل بتاریخ ۲۸-اپریل ۱۹۰۶ء میں ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۱۱ و ۱۲ پڑھ رہا تھا۔ کہ تذکرۃ الشہادتین کے آخری حصہ میں حضرت امام کی ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے سرخی کے نیچے اگلے صفحہ میں جو صفحہ ۳۶۴ ریویو جلد ۲ ہے یہ فقرہ پڑھتا ہوں۔

"مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں اور ان کے چہرۂ باطن پر کوئی داغ جذام ہے۔۔۔۔ میں بہت خوش ہوں گا۔ اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں۔۔۔۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیوں کہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔"

یہ فقرہ جس پر میں نے لکیر کھینچی ہے پڑھتے ہی میرا خیال عبدالحکیم کی طرف منتقل ہو گیا اور کارڈ نہ لکھنے اور ملاقات نہ کرنے سے اور بھی زیادہ یقین ہوا کہ عبدالحکیم اس گروہ میں ضرور شامل ہے۔ اس کے بعد پھر کہ میں نے اس صفحہ کو پڑھنا شروع کیا۔ تو اس میں یہ فقرہ دیکھا "اگر دلوں میں غفلت کی وجہ سے کوئی سختی آ جاوے۔ تو [illegible] ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دور ہو جاتی ہے" اور اس کی چند سطر [illegible] کہ اکثر لوگ اگرچہ ہمارے سلسلہ میں داخل تو ہو گئے [illegible] کہ ان کو [illegible] کم نصیب ہوئی ہے۔ ان کے [illegible] گند سے صاف نہیں ہیں۔ امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آخر کار وہ گند سے صاف ہو جائیں گے اور یا خدا تعالیٰ ان کو اس سلسلہ پاک سے کاٹ دیگا اور ایک مردار کی طرح مریں گے۔ بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔

اب میرا مطلب یہ ہے کہ جماعت میں سے اس پیشین گوئی کے مطابق خطرناک پہلو شروع ہوا ہے۔ عبدالحکیم اور چراغ دین اس کا مصداق اول قرار پائے ہیں گو اس وقت تک علے الاعلان ان دو آدمیوں کا پتہ لگا ہے۔ مگر حضرت امام کے الفاظ بہت ہی خوفناک ہیں اور ان سے پایا جاتا ہے کہ علم الٰہی میں ایسے لوگ بہت ہیں۔ گو ابھی تک وہ لوگ ہمارے علم میں نہیں ہیں۔

والسلام

[illegible]

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ عنایت مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔

۱۔ جن اصحاب کے بچے بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں ان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ خرچ ماہوار پیشگی ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ارسال فرما دیا کریں۔ ماہوار رپورٹ کا انتظار نہ کیا کریں۔ کیوں کہ رپورٹ بعد حساب اور تعطیل کے دن دیکھ کر لکھی جاتی ہے روپیہ نہ ہونے سے اُدھار لینا پڑتا ہے۔ جس میں نقصان اور تکلیف ہوتی ہے۔ حساب کی کمی بیشی بعد میں دیکھی جا سکتی ہے۔

۲۔ امتحان سالانہ امسال بجائے فروری کے نومبر میں ہوگا۔ اس لئے جن اصحاب کو اپنے بچے تعلیم الاسلام میں بھیجنے منظور ہوں وہ فوراً بھیجدیں ورنہ تعلیم کا حرج ہوگا۔

۳۔ ایک انگریزی مڈل پاس احمدی کی ضرورت ہے۔ جسے فرسٹ مڈل کے ایک لڑکے کو بنگوال میں رہکر پڑھانا پڑے گا۔ تنخواہ آٹھ روپیہ خوراک شامل [illegible] گی۔

۴۔ ایک سقہ اور ایک بھنگی کی تعلیم الاسلام بورڈنگ ہوس کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ سقہ عہ روپیہ اور خوراک تنخواہ بھنگی چار روپیہ و خوراک۔

درخواستیں بنام سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس آنی چاہئیں۔
عبدالرحیم۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

اپنے پیارے محسن خدا کے پیارے کلام کے عاشقوں اور احکم الحاکمین ذو الجلال کے واجب التعمیل پروانے فرقان حمید کے قدردانوں کے لئے عظیم الشان

بشارت

مدرسہ تعلیم الاسلام کی طرف سے تعلیم الاسلام نام کا ایک ماہوار رسالہ ۳۱۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو انشاء اللہ تعالیٰ جاری ہو کر ہر ایک ماہ کی آخری تاریخ کو شائع ہوا کرے گا جس میں رئیس المفسرین حضرت مولانا مولوی نورالدین کا درس معہ مفید مضامین و حالات مدرسہ و مشاہیر اسلام درج ہوگا۔ جس کے ایڈیٹر جناب مولوی محمد سرور شاہ صاحب مدرس عربی و دینیات تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ہوں گے۔ قیمت عیر (ڈیڑھ روپیہ)

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر رسالہ تعلیم الاسلام قادیان ہونی چاہئیے۔ چوں کہ یہ ساری قرآن شریف کی تفسیر ہوگی اور اسی وجہ سے درس کے صفحوں کا نمبر بھی جدا رکھا ہے۔ لہٰذا اس کی خریداری ابتدا سے شروع کرنی بہت ضروری ہے۔

المشتہر
شیر علی بی۔ اے
ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ایک سربستہ راز کھلتا ہے

عداوت اور بیجا مخالفت ایک تاریک غبار ہے۔ جو دل ودماغ کو مکدر کرکے انسان کو صحیح نتائج پر پہنچنے سے روکدیتا ہے۔ میں اس آئین اور دستور سے ناواقف نہیں۔ جو ہمیشہ سے خداتعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور راستبازوں کے مقابل ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ ان کو تباہ وبرباد کرنے کے لئے ہر قسم کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ جہاں ایک طرف ان کی ایذا رسانی کی تجویزیں کی جاتی ہیں۔ وہاں دوسری طرف مختلف طریقوں سے لوگوں کو ان کے پاس جانے سے روکا جاتا۔ اور ان کی مجلسوں سے بدظن کیا جاتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ انبیاء ورسل کی تاریخ پڑھو اور ان کے مخالفین کے واقعات پر نظر کرو۔ لیکن آخر محض الحق ہو کر رہتا ہے اور وہ شریر مخالف اپنی زبان سے خواہ حالی ہو یا قالی کہ اٹھتے ہیں۔

انا کنا خاطئین

اس زمانہ میں بھی جب خداتعالیٰ نے وعدہ کے موافق اپنے مامور کو بھیجا۔ تو اسی سنت قدیمہ کے موافق اس کی مخالفت کے لئے بھی تدابیر کی گئیں۔ مگر وہ خداتعالیٰ کے وعدہ کے موافق كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی۔ ہر میدان میں مظفر ومنصور ہوا۔ اور مخالفین اپنے منصوبوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ میں اس وقت ان مکائد کی تصریح نہ کروں گا۔ جو اس کی مخالفت میں بداندیش مخالفوں نے استعمال کئے۔ صرف ایک خاص امر کا تذکرہ کرنا میرا مقصود ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سال گذشتہ میں میں نے ایک اخبار اہل حدیث نام میں ایک مضمون اس عنوان سے پڑھا۔ "میں نے مرزائیوں کو کیسا پایا"۔

اس میں ایک مولوی عبداللہ نام نے اپنے قیام قادیان کے کچھ حالات لکھے ہیں۔ مجھے خیال تھا کہ ایڈیٹر صاحب الحکم اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔ لیکن انہوں نے سکوت اختیار کیا۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ مضمون مسکت اور واقعات غیر معمولی تھے۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ ایسی بے معنی تحریروں پر نوٹس لینا تضیع اوقات ہے۔ مجھے ایڈیٹر اہل حدیث پر بھی افسوس ہے۔ کہ باوجودیکہ اسماء الرجال پڑھے ہوئے ہونے کے مدعی ہیں اور اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے ان کی تنقیدی قوت بدرجہا بڑھ جانی چاہئے تھی۔ مگر انہوں نے لا لحب علی بل لبغض معاویہ۔ پر عمل کرکے اس سلسلہ مضمون پر کسی قسم کا غور کئے بدون چھپ دیا۔ چنانچہ اگر ضرورت پڑی تو میں ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کو اس مضمون کے متعلق لکھ کر بتاؤں گا کہ وہ کہاں تک قابل توجہ ہے۔ لیکن بہرحال میں نے خاموشی کے ساتھ اس مضمون کو چھپنے دیا اور پڑھتا رہا۔ اب جبکہ مضمون مذکور ختم ہوچکا۔ تو ضروری ہوا کہ مضمون نویس صاحب کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا جاوے اور ناظرین حیران رہ جائیں گے۔ جب یہ تماشا پبلک میں کھلے گا۔ اگر اہل حدیث کے ایڈیٹر میں کچھ بھی دیانت وخدا ترسی ہے تو اسے چاہئیے۔ کہ اس راز سربستہ کے انکشاف سے اپنے ناظرین کو بھی محظوظ کریں۔ مگر میرا خیال ہے۔ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ عداوت اور بیجا مخالفت نے ان کے دل ودماغ کو پراگندہ کر چھوڑا ہے۔ وہ کبھی یہ جرأت نہ کریں گے۔ راقم مضمون مذکور نے بڑے شد ومد سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کی۔ اور اہل حدیث میں اس مخالفت کے غبار کو شائع کیا۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ جن ایام کے واقعات اس نے اہل حدیث پر شائع کئے ہیں۔ انہیں ایام میں مدرسہ اہل حدیث ڈیرہ غازیخاں کے ایک [illegible] کو لکھتا ہے۔ یہ خط ۲ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو قادیان میں پوسٹ ہوا ہے اور ۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو ڈیرہ غازیخاں میں تقسیم ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امّا بعد۔ جواباً سچ سچ گذارش ہے۔ نہ باقتضائے شرارت۔ وعدم موجودگی کسی ایسی دلیل کے جو معاذ اللہ مرزا صاحب کی افترا پردازی پر دال ہو بوجوہ ذاتی جو میں یہاں قلمبند کرنے سے معذور ہوں۔ میں مرزا صاحب کی راستبازی کا یقین کرتا ہوں۔ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ الہامی مضمون کی نسبت وہ جو کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا۔ میرے نزدیک اس میں ان کی ہرگز خلاف بیانی نہیں ہوا کرتی بلکہ سچ سچ کہتے ہیں۔ میں انہیں ان حالات سے جو اب تک مجھے حاصل ہوئے اور نیز ان کے چلن سے انہیں اشرف جانتا ہوں اور اس وقت تک کی دیکھ بھال وگفت وشنید سے بھی میرا خیال ہے کہ ان کی بیعت میں شامل ہونا شاید حسرت کا موجب ہوگا مرزا صاحب کا معاملہ میرے نزدیک ایسا نہیں کہ اسے خفیف سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ چونکہ احادیث وقرآن کو وہ بھی بدل وجان مانتے ہیں اور عام دنیا کی طرح قرآن کی بعض آیات یا بعض صریح احادیث کے ظاہر اور متبادر معنے سے تاویل کرنا مجھ پر شاق ہوتا ہے۔ لہذا جب تک میں ان احادیث وآیات کو کسی مستند محمدی یا خود مرزا صاحب سے فیصلہ نہ کرلوں۔ آخری مذہب اس بارہ میں نہیں رکھ سکتا۔ اسی لئے میں واپس آیا ہوں اور یقیناً یہاں رہوں گا۔ گو پہلے چلا جانا ہی مناسب معلوم ہوتا تھا۔ میں نے ایف۔ اے کا امتحان نہیں دیا تھا بوجہ پوری تیاری نہ ہوسکنے کے۔ میری کرسی اور لیمپ وہاں مولوی کے پاس ہیں تاکہ خراب نہ ہوجاویں۔ میں انہیں بیچنا چاہتا ہوں لہذا آپکا ارادہ ہو تو دے لیں۔ دو دو روپیہ ان کی اصلی قیمت ہے۔ اور ہر دو نئی ہیں کپڑے سے پونچھ لینے سے چمک سکتی ہے۔ جو قیمت مناسب خیال کریں۔ مجھے عذر نہ ہوگا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ یا جس قدر آپ کہیں۔ مجھے منظور ہے۔ اگر نہ لیں تو مولوی صاحب موصوف وہ بیچکر قیمت آپ کے حوالہ کر دیگا۔ جو بچے گا۔ میں خود فوراً روانہ خدمت کرونگا۔ ذرا تسلی کریں۔ مولوی صاحب کو میں نے لکھ دیا ہے۔

راقم۔ عبداللہ۔ از قادیان

اب یہ خط ناظرین کے سامنے ہے وہ اس پر غور کریں۔ اور بتائیں کہ یہ شخص اپنے قیام قادیان میں اپنی تحقیقات اور تفتیش کا نتیجہ کیا پیش کرتا ہے۔ اس خط کے لکھنے میں اس کو کسی نے مجبور نہیں کیا۔ پھر یہاں سے جانے کے بعد جس کے وجوہات میں پھر ضرورتاً بتلاؤں گا۔ اس نے جو کچھ اہل حدیث میں لکھا ہے اس کی کیا وقعت رہ سکتی ہے؟۔ اب دو باتوں میں سے ایک ضرور غلط ہے۔ یا تو اس نے اہل حدیث میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل بیہودہ اور لغو ہے۔ اور یا اس خط میں جو کچھ لکھا ہے۔ محض نفاق سے لکھا ہے۔ وہ خود اپنے لئے جو نام تجویز کرے۔ اس کا اختیار ہے۔ اہل حدیث میرے اس مضمون کو چھاپے اور اس سے اس کا جواب طلب کرے۔ کہ اب وہ کیا کہتا ہے۔ میں اس کے مضامین پر بھی ایک آرٹیکل لکھوں گا۔ اگر توفیق ملی۔ اور اہل حدیث نے بذریعہ اخبار وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلہ مضامین کو اہل حدیث میں چھاپ دیگا۔ یہ ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اور ان کی کرتوتیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اگر اس قسم کی مخالفت سے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ کو بدنام کرکے لوگوں کو گمراہ کریں۔ تو وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ لعنت الٹ کر انہیں پر پڑے گی۔ اور ان کے اندرونی حالات کو طشت از بام کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ خدا سے ڈریں اور ایسی کرتوتوں سے باز آویں۔ خداتعالیٰ کے اس سلسلہ کو ایسی بیہودگیوں سے یقیناً کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ یہ اس کے ہر سبز کھیت میں کھاد کا کام دیں گی۔

اتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین

راقم۔ واقعات حقہ پر غور کرنیوالا جرنلسٹ

* * *

نماز جنازہ

منشی عزیز الرحمان صاحب کے والد فوت ہوگئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے غائبانہ نماز جنازہ ادا کریں۔ منشی عزیز الرحمان صاحب ایک بڑے جوشیلے احمدی ہیں۔

* * *

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے ایک سینیر ٹرینڈ گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ احمدی کو ترجیح دی جاویگی۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم در وفات مسیحؑ

(مصنفہ مولوی حکیم شیر محمد صاحب مرحوم)

مولوی صاحب موصوف موضع ہوجن تحصیل بھیرہ ضلع شاہپور کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ تصنیف کی۔ تو اس کتاب کو پڑھنے کے بعد حضرت اقدسؑ کے ارادتمند بنے اور بہت آمد و رفت رکھنے والوں میں سے ایک یہ بھی تھے اور اول مرتبہ جب آپ دہلی تشریف لے گئے۔ تو یہ بھی ہمراہ تھے۔ آپ کے پرانے خادموں میں سے تھے۔ حضرت اقدسؑ سے انہیں ایک خاص انس و محبت تھی۔ دین کے خادم تھے۔ اور اپنے ضلع میں خدا کے اس سلسلہ کو پھیلانے کا دل میں بہت جوش تھا۔ جیسا کہ اس نظم سے بھی پایا جاتا ہے اور علاوہ علم و فضل و دینداری اور تقوے کے حاذق طبیب ہونے کی وجہ سے اپنے ضلع بھر میں مشہور و معروف تھے۔ اور لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شاگرد ہونے کا ان کو فخر حاصل تھا۔ اور مولوی صاحب کو بھی ان سے بڑی محبت تھی۔ آخرکار حضرت اقدسؑ کی صداقت کا دم بھرتے ہوئے قریباً پچاس سال کی عمر میں ۱۹۰۴ء میں بفضلہ الٰہی اس جہان سے رخصت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی صاحب مرحوم کا خلوص اس سے بھی ظاہر ہے کہ اپنی وفات سے پہلے انہوں نے وصیت کی تھی۔ کہ میری زمین کا نصف حصہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کیلئے وقف کیا جاوے۔ چنانچہ ان کی بیوہ ہر سال زمین کی پیداوار کی نصف قیمت حضرت اقدسؑ کی خدمت میں بھیجدیا کرتی ہے۔ ان کی وفات کا بھی عجیب نظارہ تھا۔ وفات تک پورے ہوش میں رہے۔ اور قرآن شریف لے کر وعظ کر رہے تھے۔ اور ابھی انگلی قرآن شریف میں ہی تھی کہ جان دیدی۔ ازالہ اوہام میں جن مخلصین کا نام حضرت اقدسؑ نے لکھا ہے۔ ان میں ان کا بھی نام ہے۔ سلسلہ کی تائید میں انہوں نے۔ پنجابی نظم میں ایک نہایت مفید تصنیف کی تھی۔ اور ان کے اقربا کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو چھاپ کر مفت شائع کردیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرماوے۔ تا ان کی یادگار دنیا میں قائم رہے۔

ان کے بھتیجے جناب ماسٹر شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان احمدی احباب کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں

علیک السلام اے مسیح الزمان
علیک السلام اے سراج منیر

دریں دور تاریکی و گمرہی
تو ای شمع بزم ہدیٰ در جہان

رسیدی بوقتے کہ باید رسید
الا ای نصاریٰ برفت از جہان

کسانیکہ بر آسمانش برند
چہ گویند زندہ است عیسیٰ ہنوز

نمرد و بچرخش خداوند برد
باین جسم خاکیست بر آسمان

خدا شکل عیسیٰ بآنکس بداد
کشیدند حالی دریں گیر و دار

عزیزٌ علیٰ کل شیٔ قدیر
نجات مسیح از کف دشمنان

باین حیلہ و فن خدائے ودود
چرا بر زمین جائے اخفا نبود

چگونہ بہ ثور آں شہ مرسلیں
ازیں افترائے ناپاک دور

خیالی نشان در کتاب خدا
بود از کتاب خدائے یگان

دلیل[۱] اگر باورت نیست آر زوداں
قبولت اگر نیست تفسیر ما

بخواں از بخاری کلام رسول[۲]
ما دگر آیت آلعمراں بخواں[۳]

بتفسیر ایں قول رب جہاں
کہ اینجا است موت از توفی مراد

بقرآں توفّی بجز این دو جا
نباشد مرادش بجز قبض جاں

چرا قبض جسم است اینجا مراد
چہ در قول یزداں چہ قول رسول

توفّی بجز معنے قبض جاں
پس آنجا کہ در حق عیسیٰ بود

چو[۴] قانون قدرت چنیں اوفتاد
مسیح ابن مریم چساں زندہ ماند

چو[۵] رفت از جہاں سید انبیا
توئی در جہاں ہادی گمرہان

کہ افتادگاں را شدی دستگیر
بحق کافتاب ہدایت توئی

ضیا بخش دلہائے ظلمانیان
چو ابری کہ در تشنگی آید پدید

خدا گفت و برد بر آسمان
بایزد کہ بردہ کجا میروند

بود بر سپہر دوم جامہ دوز
سلیمی[۶] بجز پیش با عدا سپرد

فغاں زافترائے ایں جہلاں
خد و خال او بر دیوش نہاد

یہودش بدانستہ عیسیٰ بدار
کہ افتادگاں زشت مہر جا ظہیر

ندانست جز بردن آسمان
رہانید عیسیٰ ز دست یہود

کہ عیسیٰ رہانید ز دست یہود
ز دشمن نگہداشت نعم المعین

کہ از ذات قدوس یزداں ست دور
نہ در قول پاک نبی الورا

وفات مسیح ابن مریم عیاں
فلما توفیتنی را بخواں

بیا سوئے تفسیر خیر الورا
کہ گفتہ کہ قال عیسیٰ اقول

کہ از موت عیسیٰ دہندت نشان
بود ابن عم نبی نکتہ داں

بہ بیں در بخاری بصدق بیاں
ہر جاکہ ایراد کردہ خدا

کتاب خدا تا با آخر بخواں
چو در قبض جاں وضع او فتاد

چہ در گفتہ شاعران محول
نیامد بمعنی دو داویں بخواں

دگر معنیش عاقلی چوں کند
کہ از دار دنیا برفت آنکہ زاد

ازیں سنت او را چہ فارغ نشاند
خدا قد خلت گفت در من مضی

مسیحا ہم اندر خلت داخل است
مُردہ شد از کلمہ غیر احیا عیاں

مسیحا الیہ انفہ راست چوں
اگر زندہ اش دانی اے راز داں

کہ ہست آں خدا نیست غیر خدا
بقرآں خدائے علیم و خبیر

بہ کانا ز صدیقہ و ہم مسیح
کہ عیسیٰ و ہم مادرش بندہ اند

چو بودند باشندہ زیں مقام
چو کانا بود معنی اے ہوشمند

چو مریم بمرد و بدنیا نماند
چو حق گفت کانے زمرۂ آدمی

مسیحی چرا خارج از وے بماند
از انگونہ آیات قرآں بس است

ہم اندر احادیث خیر الوریٰ
محمدؐ بخاری و ابن حزم

ہم آں مالک اندر ائمہ علم
ز لفظ توفی ہمہ واقف اند

کسے کو دریں دار فانی رسید
ہمیں ست قانون یزداں پاک

کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند
بسا حیلہ ہائے کہ انگیختند

ز تحریف قرآں نترسیدہ اند
نہ باک از فضیحت نہ خوف خدا

کہ تا از حیاتش ثبوتے دہند
ولاکن نہ از وحی رب حکیم

حیات کسے چوں نیابد ثبوت
ہراں کس کہ آمد بود رفتنی

ہم از قول یزداں و قول نبی
کہ ہر کس کہ در شد بکام اجل

رشیدی کہ قرآں شدش رہنمون
چو عیسیٰ بمرد و نیاید دگر

امامی کہ اخبار خیر البشر
امام است امامت مصطفیٰ

چو تجدید دین رسول کریم
پس او فردی از اہل تجدید داں

کلام خدا جملہ را شامل است
کہ معبود غیر خدا مردگان[۸]

چساں ماند از غیر احیاء بروں
بقوم نصاریٰ شوم ہم زباں

وگر غیر دانی بہوش گرا
کہ افتادگاں را بود دستگیر

بیاں می نماید بقول فصیح
بہ سنت ما سر افگندہ اند

بقانون ما یا کلان الطعام[۶]
عیاں شد کہ اکنوں بعالم نیند

مسیحا نہ کانا بر زناں چوں بماند
حیات شما نیست جز در زمی +

چہ قانون حق بر سپہرش نشاند
کہ موت مسیحا از وثابت است

بیان وفات است بسیار جا
ہم آں مہبط وحی را ابن عم +

امام قوی پایہ و محترم
بموت مسیحا از آں قائلند

پس از مدتے محلش بر کشید
ہمیں است آئین ایں تیرہ خاک

برفتند و بسیار برگشتہ اند
بسا خاک بر فرق خود بیختند

اگر کام پاں دردہ دیدہ اند
نہ اندیشہ از اخذ روز جزا

پس انگاہ بر آسمانش برند
نہ از سنت اللہ نہ عقل سلیم

بجز ذات حی الذی لا یموت
مسیحا چساں زندہ ماند ای دلی

باصحاب تحقیق شد منجلی
دگر رہ نشاز و بدنیا محال

ہمی زیں نگاں خواند الا یرجعون
وزیں دیر ناپایدار ای پسر

بدور پسیں مید ہد زو خبر
کہ شد مسلکش راہ خیر الوریٰ

بود منصب آں امام علیم
نہادند نامش مسیح الزماں

[۸] یعنی مردگان ہستند

---

[۱] بگیاہی۔ [۲] اقول کما قال العبد الصالح کنت علیہم شہیداً الیٰ فلما توفیتنی (دیکھو بخاری) [۳] قال ابن عباس متوفیک ممیتک (دیکھو بخاری) کل من علیہا فان۔ [۴] ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

[۶] ما المسیح ابن مریم الا رسول الیٰ قولہ کانا یاکلان الطعام

+ زمی مخفف زمین۔ + ابن عباسؓ۔ [۵] یعنی مراد و معنے و جائے استعمال از امیند

+ ثبوت عدم رجوع موتے بدنیا۔ (باقی آئندہ)

اہل ہند اب تو خواب سے جاگو

دیکھتے ہو تمہیں ہوا کیا ہے؟

کون ہے جو کہ ان تباہیوں سے واقف نہیں جو آج دنیا میں واقع ہو رہی ہیں۔ گذشتہ چند سالوں سے طاعون نے وہ تباہی ڈالی ہے۔ کہ ایک فاقہ مست غریب سے لے کر مخمل کے گدوں پر بیٹھنے والے اور نرم نرم بچھونوں پر سونے والے امیر تک کو اپنے ہاتھ پاؤں کی پڑ گئی۔ اور مہربان گورنمنٹ انگلشیہ تک اپنی رعایا کی بربادی کو دیکھ کر چیخ اٹھی۔ کہ الامان یہ کیسی بلا و مصیبت ہے۔ جو کہ اہل ہند پر اچانک آ پڑی ہے۔ یہ کون سی بیماری ہے۔ کہ جس کا کوئی علاج ہی نہیں۔ لاکھ صفائیاں کرو اور کتنے ہی شد و مد کے ساتھ حفظان صحت کے قواعد پر عمل کرو لیکن پیچھا چھوڑنے میں ہی نہیں آتی۔ مختلف علاج ایجاد کئے گئے۔ اور سینکڑوں راہیں اس بلا سے بچنے کے لئے سوچی گئیں۔ لیکن جو کوشش کی گئی۔ وہ الٹی پڑی۔ اور جو تدبیر کی گئی وہ بے سود پائی گئی۔ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی جانیں ضائع ہو گئیں لیکن کوئی بات ایسی سمجھ میں نہ آئی۔ کہ جس سے اس بیماری میں مبتلا ہونے والے شفا پا سکیں۔ آخر بصد کوشش و سعی کے ٹیکہ ایجاد کیا گیا۔ اور جس کی نسبت خیال کیا گیا کہ جو یہ ٹیکہ لگوائے گا۔ اس کو طاعون سے بالکل نجات ہو جائیگی ہزاروں پر اس ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا اور نتیجہ پر مطمئن ہو کر بڑی دلیری کے ساتھ یہ فیصلہ دیا گیا۔ کہ اب طاعون چند روزہ ہے لیکن ابھی اس بات کو کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا۔ کہ اس علاج کا بھی بھانڈا پھوٹ گیا۔ ملکوال کے مقام پر اس نے وہ ہلاکت اثر پیدا کیا کہ کل ہندوستان پر حیرت اور افسوس کے بادل چھا گئے۔ یہاں تک کہ خود گورنمنٹ کو بھی اس سے بدظن ہونا پڑا یا تو حکم تھا کہ سب لوگ جبراً ٹیکہ لگوائیں۔ اور یا پھر اختیار دیا گیا۔ کہ جس کی مرضی ہو لگوائے اور جو نہ پسند کرے۔ اس پر کوئی الزام نہیں۔ یہ طاعون کی تباہی کیا کم تھی۔ کہ ایک اور آفت ایسی پڑی۔ کہ جس نے تمام ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو شمالی ہند میں وہ سخت زلزلہ آیا۔ کہ علاوہ لاکھوں روپیہ کے مالی نقصانات کے ہزاروں انسان مکانوں اور پہاڑوں کے نیچے دب کر مر گئے۔ کانگڑہ اور دھرم سالہ میں خون کی ندیاں بہ گئیں۔ طاعون نے تو زیادہ تر غریب لوگوں پر ہاتھ صاف کیا تھا۔ لیکن اس زلزلہ سے نقصان اٹھانے والے اکثر امراء تھے۔ کہ جنہوں نے اپنی شان و شوکت کے گھمنڈ میں اونچی اور آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتیں بنا رکھی تھیں۔ [illegible] چند سیکنڈ میں خدائے غیور نے وہ ان کا نام و غرور خاک میں ملا دیا۔ اور وہ عمارتیں کہ جو ابھی ہوا میں کھڑی تھیں۔ معبود زمین پر گر گئیں اور یہ جو کچھ ہوا۔ یہ اس خدا کے برگزیدہ رسول اور مامور کی پیش گوئیوں کے مطابق ہوا۔ جس کا کہ چودہ برس سے زیادہ کا دعویٰ ہے کہ خدا نے دنیا کی ردی اور تباہ حالت دیکھ کر مجھ کو مبعوث فرمایا ہے اور اس کا دعوے ہے کہ خدا میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور اس نے مجھ کو اپنے کمال فضل و عنایت سے مسیح موعود اور مہدی معہود کا درجہ عطا فرمایا ہے پس وہ جو ایمان لائیں گے وہ آنے والی مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور جو میرا انکار کریں گے خدا کے غضب کے نیچے آ جائیں گے اور خدا کے عذاب کی چکی کے نیچے پیسے جائیں گے۔ ان کی شان و شوکت خاک میں ملا دی جائے گی اور وہ جن باتوں پر غرور کرتے ہیں وہ ان سے چھین لی جائیں گی اور خدائے قہار کا قہر انہیں اس وقت تک تباہ اور برباد کرتا رہے گا۔ جب تک وہ چال نہ انہیں [illegible] اپنے گناہوں سے باز نہ آئیں اور شرک کو نہ چھوڑیں۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں وہ نہیں ٹلیگا۔ جب تک کہ پورا نہ ہوگا۔ یک زبان ہو کر بول اٹھیں کہ "یا مسیح الخلق عدوانا"۔ پس اے میرے بھائیو! اے غافل اہل ہند۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا ہر ہر لفظ پورا ہو رہا ہے۔ دیکھو خدا کیسا زبردست ہے۔ جو کچھ کہ اس نے اپنے مامور کی زبانی کہا تھا۔ اس کو کس طرح پورا کر رہا ہے۔ پس اس دن سے خوف کھاؤ۔ جبکہ وہ موعود زلزلہ آوے گا جو کہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور جس وقت کہ توبہ کا دروازہ بند کیا جاویگا اور جبکہ دنیا سے اکثر شریر مادہ دور کیا جائے گا وہ دن جبکہ خدا انصاف کرے گا بیشک اس دن تمام شریر یکدم اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اور وہ جنہوں نے ذرہ سی بھی کوئی بھی نیکی کی ہوگی۔ خدا سے اس کا بدلہ پائیں گے۔ اے غافل قوم! تجھے کیا ہو گیا۔ جبکہ وہ تمام نشانیاں جو کہ مسیح کے لئے بتائی گئی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہو گئیں تو پھر کیا وجہ کہ تم اس شخص کا انکار کرتے ہو۔ کہ جس کے ہاتھ پر خدا نے سینکڑوں نہیں کیا ہزاروں معجزے دکھائے ہیں ہاں ذرا سوچو تو سہی۔

* * *

حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا
کیا شک ہے تم کو ماننے میں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا۔

وہ نام جو کہ تم کسی کا رکھتے ہو اس کو بڑی خوشی سے قبول کیا جاتا ہے لیکن اگر خدا نے اپنے کسی برگزیدہ کا نام عیسیٰ یا مہدی رکھدیا تو اس قدر خفگی ظاہر کرنے سے کیا مطلب۔ کیا تم تو کسی کا نام رکھنے کے لئے اجازت نہ لیتے۔ خواہ وہ پہلے ہوا ہو جیسے ابراہیم ہو یا اسحٰق۔ لیکن خدا سے کہ قادر مطلق ہے اور ہر چیز پر قادر ہے وہ مجبور ہے اور اس کو اجازت نہیں کہ وہ اپنے بندہ کا نام پہلے مامور سے رکھدے۔ کون سی بات ہے کہ جو قرآن و حدیث کے برخلاف تم کو مجبور کر رہی ہے کہ تم حضرت عیسیٰ کو آسمان پر بھی جا کر بٹھاؤ اور اس مسیح موعودؑ کو جس کو خدا نے مبعوث کیا ہے جھٹلاؤ اور طرح طرح کی تکلیفیں اس کو پہنچاؤ؟ خدا کے فرمان کے برخلاف کون سی مصیبت ہے۔ کہ جو تم کو اس کے ماننے سے روکتی ہے۔ تم اپنی تباہی کے درپے کیوں ہو رہے ہو کیا تم نے ایک دن مرنا نہیں اور کیا تم کو خدا تعالیٰ کے روبرو ایک روز جوابدہی کیلئے کھڑا نہیں ہونا پڑے گا یہودی کہتے ہیں کہ ہم اس روز اگر خدا نے ہم سے سوال کیا کہ تم نے عیسیٰ ابن مریم کو کیوں نہیں مانا تو ملاکی نبی کی کتاب اس کے آگے پیش کریں گے اور کہیں گے کہ اس نبی کے ذریعہ سے تو نے ہم کو اطلاع دی تھی کہ جب تک الیاس نبی دوبارہ آسمان پر سے آوے مسیح نہیں آویگا۔ اس لئے جب تک کہ الیاس نہ آتا ہم کس طرح مسیح کو مان لیتے وہ ایک جھوٹی حجت کے پیش کرنے کی تسلی رکھتے ہیں لیکن تمہارے پاس کیا ہے جس کو تم پیش کر سکتے ہو۔ خدائے تعالیٰ نے بار بار قرآن شریف میں اس کے لئے متوفی کا لفظ استعمال فرمایا ہے لیکن تم تو ماننے میں آتے ہی نہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کیسے خیالات ہیں اور تم کیا سمجھے بیٹھے ہو۔ خدا کا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں ہے۔ دیکھتے ہو کہ کس طرح یہودیوں پر بوجہ اس کے کہ انہوں نے خدائے تعالیٰ کے انعاموں کی قدر نہ کی خدا کا عذاب نازل ہوا۔ اسی طرح تم بھی اپنی حد سے گزر رہے ہو۔ یاد رکھو کہ یہودیوں سے زیادہ لعنت تم پر پڑیگی اگر تم خدا کے آگے اپنے ماتھے نہ رگڑو گے۔ کیونکہ یہودیوں پر تم سے تھوڑے انعامات ہوئے تھے جس قدر تم پر انعامات ہوئے ہیں اور جس قدر تمہارے لئے آسانیاں رکھی گئی ہیں اسی قدر سخت عذاب ہوں گے۔ بہت کچھ ہو چکا ہے اور بہت کچھ ہونے والا ہے۔ دیکھو اس مامور من اللہ کی پیش گوئی کے مطابق تمام دنیا میں زلزلے آ رہے ہیں اور جیسا کہ اس نے قبل از وقت پیشگوئی کی تھی کہ تمام دنیا میں سخت زلزلے آئیں گے۔ ویسا ہی ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ ایشیا میں زلزلے یورپ میں زلزلے۔ امریکہ میں زلزلے۔ کون سی جگہ ہے۔ کہ جہاں زلزلے نہیں آئے۔ پچھلے جو زلزلے آئے ان سے تو سب دنیا واقف ہے۔ ابھی ایک سخت زلزلہ امریکہ میں آیا ہے جس کی تباہی کے جگر خراش حالات کو پڑھ کر دل کانپ اٹھتا ہے۔ سینکڑوں جانیں یکدم تباہ ہو گئیں۔ تمام سانفرانسسکو ایک عبرت کا مقام بن گیا۔ [illegible] کہ معلوم کس [illegible] شہر کو آگ لگ گئی [illegible] امریکہ کے بڑے بڑے معزز امراء کے مکانات [illegible] کہ ہم بادشاہوں کو تنخواہ دے سکتے ہیں وہ اس طرح جل کر راکھ ہو گئے ہیں کہ نام و نشان باقی نہیں رہا۔ (میں خیال کرتا ہوں کہ اس وقت تمام دہریوں کو بھی خدا کی ہستی کا یقین ہو گیا ہوگا خواہ پیچھے پھر بھول جاویں) جب آگ [illegible] تو لوگ سمندر کی طرف بھاگے۔ کہ چل کر

نکتہ ترس پڑی بنا دلیں تو خدا کی قدرت نے اپنا ظہور پھر ایک دفعہ سمندر کے پانی کی لہر کے رنگ میں دکھایا اور جو کچھ باقی تھا بہ کر لیگئی اور کئی انسانی جانیں ضائع ہوئیں کیا یہ قہر خدا کے نمونے نہیں کیا ان سے خدا کے غضب کے آثار نہیں نظر آتے۔ پھر تم کیوں سو رہے ہو۔ اٹھو اور جلدی کرو۔ دعائیں کرو اور خدا سے مدد مانگو۔ تم کو اس بات سے کیا کہ عیسیٰ مرے یا موسیٰ۔ جب تمہارا نبی جو کہ سب نبیوں سے عالی رتبہ اور سب سے زیادہ خدا کا مقرب تھا۔ فوت ہو گیا۔ تو یقینی امر ہے کہ سب نبی پہلے ہی فوت ہو چکے۔ رسول کریم پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا۔ اگر ان کو یہ معلوم ہوتا کہ موسیٰ کی قوت قدسیہ ایسی زبردست تھی کہ چودہ سو برس کے بعد اس نے اپنی امت کی تباہی کے وقت اپنا ایک مثیل پیدا کر لیا۔ لیکن جب میری امت پر ایک ایسا وقت پڑے گا کہ ان کو بھی سختی کے ساتھ ایک مصلح کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اس وقت میری امت سے کوئی ایسا شخص پیدا نہ ہو سکے گا۔ جو ان کو سہارا دے سکے اور تباہی کے گڑھے گرنے سے بچائے۔ صحابہ تو جیتے ہی مر جاتے اگر وہ جانتے کہ نبی کریم تو فوت ہو گئے اور حضرت عیسیٰ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ پھر تم یہ کیوں ایک نیا مسئلہ بنا کر اس پر ضد کرتے ہو۔ خدا کے لئے ہوش کرو اور عاجزی سے خدا کی درگاہ میں سر جھکا دو اور اس کے رسول برحق کے آگے ان الفاظ میں اقرار کرو کہ ”یا مسیح الخلق عدوانا“ ورنہ یاد رکھو کہ خدا کے فیصلہ کا دن قریب ہے۔ اس دن پچھتانا لاحاصل ہوگا۔

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

راقم میرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی

بٹالوی امرتسری غزنوی۔ بوپڑی سے استفسار

فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ

وسوف ینبئہم اللہ بما کانوا یصنعون

آج ہمارے سامنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء اور اشتہار مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۰۶ء مشتہرہ حکیم محمد دین امرتسری بنام ”مدفر غزنوی جرگہ“ مطبوعہ مطبع اہل حدیث رکھا ہے۔ اخبار مذکور کے صفحہ ۵ میں ایڈیٹر اہل حدیث نے اشاعۃ السنہ بٹالوی پر ریویو کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے جس میں بٹالوی کی راستبازی کا شکریہ مولوی ثناء اللہ نے ایک دفعہ کی بابت ادا کیا ہے

وھو ھذا

مدا خیر تیسرے کی راستبازی اور بے لاگ نصیحت لینے کا قائل نہ ہوں۔ تو شاید شکر گزاری ہوگی کہ آپ معمولی بات کو ہی سے محض مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اشاعۃ السنہ کے خریدار خوش الحان واعظ کی بابت تھوڑی بھی لکھدی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :- کہ

”ایک دلکش آواز والا واعظ ایک اجنبی عورت کو اڈہ اگر ہمارے گھر میں لایا اور ظاہر کیا کہ میری منکوحہ ہے میں نے اس کو اپنے مکان میں رہنے نہ دیا تو وہ ایک صوفی منش (نورالدین) کے گھر میں لے گیا۔ جہاں سے اس کو اس کے اصلی خاوندان لے گئے۔ (مخلصاً ص ۲۴۳)“

اس شکریہ ادا کرنے کے بعد بٹالوی کے اس اظہار واقعہ کو جو واعظ کی بابت اشاعۃ السنہ کے ریویو میں درج تھا نقل کر کے امرتسری نے مندرجہ ذیل درخواست بٹالوی سے کی ہے۔

”پبلک آپکے اس اظہار کی شکر گذار ہے لیکن اگر آپ اپنے واعظ کا نام بھی ظاہر کر دیتے تو ڈبل شکریہ کے مستحق ہوتے کیونکہ ایک تو اس سے وہ فائدہ بین طور پر حاصل ہوتا جس کے لئے آپنے ظاہر کیا ہے کہ مسلمان ایسے واعظوں سے بچیں۔ دوسرا اس قضیہ مہملہ کا اطلاق واشتباہ غیر مجرموں پر نہ رہتا۔ بہر حال اگر پہلے اس کا نام ظاہر نہیں کیا تو امید ہے کہ آئندہ کسی پرچہ میں ظاہر کر دیں گے یا بذریعہ پوسٹ کارڈ خاکسار کو مطلع فرما دیں گے۔ تاکہ اہلحدیث کے ذریعہ اظہار کیا جاوے کیونکہ محدثین کے ہاں ایسے بدمعاش راویوں کی جو پڑتال ہوتی ہے۔ اس میں نام کا اظہار ضرور ہوتا ہے۔ انتہی بلفظہ۔“

روحانی فرزند (ثناء اللہ) کی درخواست روحانی باپ (محمد حسین) نے کسی مصلحت کی جو بدمعاش راوی کا نام نہیں بتلایا مگر آپکے روحانی بھائی حکیم محمد دین نے اشتہار مذکورۃ الصدر میں اس گمنام واعظ کا نام ظاہر کر کے بتلا دیا ہے۔ کہ جسقدر بدذور یہ میر واعظ پنجاب میں بڑی واعظ ہی نہیں اور آپکا نام نامی مولوی محمد علی صاحب میر واعظ اہل حدیث ہے۔ جو غزنوی جرگہ کے امام نہایت منہ زور اور بدلگام ہیں۔ اشتہار کی عبارت یہ ہے۔

”ہم نے پچھلے اشتہار میں لکھا تھا کہ میر جی اگر گالیاں بکنے سے باز نہ آئے۔ تو ہم بھی ان کے پاکیزہ حالات پبلک کو سنائیں گے کیونکہ محدثین کا یہی اصول ہے کہ نالائق اور بدکار راویوں کے حالات پبلک کے سامنے دکھایا کرتے ہیں اور قانون سرکاری بھی اجازت دیتا ہے کہ ایسے بدمعاشوں کی بدمعاشی سے مسلمانوں کو مطلع کریں جو دین کے لباس میں بدیاں کیا کرتے ہیں۔ [illegible] مولوی محمد حسین صاحب کے اشاعۃ السنہ سے ایک واقعہ بتاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ میر جی اس کا کیا جواب دیتے ہیں اور اپنی [illegible] آتے ہیں یا نہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب کی تحریر [illegible] لفظوں میں یہ ہے کہ محمد علی واعظ میرے مکان پر ایک جوان عورت کو لے آیا اور کہا کہ یہ میری منکوحہ ہے۔ آپ رہنے دیجئے۔ میں تاڑ گیا کہ یہ اس کا شکار ہے۔ اس لئے میں نے اس کو رکھنے سے انکار کیا آخر وہ اس شکار کو شیخ نورالدین صوفی کے مکان پر چھوڑ کر کسی اور شکار کی تلاش میں چلا گیا۔ بعد ازیں اس عورت کے وارث آن پہنچے۔ اور اسکو ساتھ لے گئے۔ اس کا تو میر جی کو بڑا رنج ہوا ہوگا“

میر جی کہو تو یہ سچ ہے؟ انتہی بلفظہ بقدر ضرورت۔

اب سوال یہ ہے کہ محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری اور غزنوی جرگہ اور محمد علی بوپڑی سب کے سب اہل حدیث۔ مومن۔ راستباز۔ وارث انبیاء۔ مصداق حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہیں یا نہیں؟

اس کا جواب انہی مومنین صادقین سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ براہ مہربانی ہر چہار ائمۃ الکفر مندرجہ ذیل امورات ذیل خود کا صداقت سے بھرا ہوا مدلل بہ قرآن و حدیث نہایت مسکت خصم جواب بذریعہ اخبار اہل حدیث یا مطبوعہ اشتہار شائع کر کے اس گتھی کو کھولدیں۔

بٹالوی صاحب سے یہ استفسار ہے۔ کہ آپ کی روایت مندرجہ اشاعۃ السنہ جس کی نقل اہل حدیث نے اخبار میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار میں درج کی ہے جس کو ہم اوپر بعینہ نقل کر چکے ہیں یہی روایت ہے یا نہیں؟ محمد علی بوپڑی ایک اجنبی عورت کو اپنی منکوحہ بیان کر کے تمہارے پاس چھوڑنے کے لئے لایا تھا یا نہیں؟ تمہارے انکار پر اس کو نورالدین صوفی کے سپرد کر کے چلا گیا (جس کو اس کا خاوند آکر نور دین صوفی کے مکان پر سے واپس لے گیا) یا نہیں؟

اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ایسا شخص عند الشرع کس خطاب و القاب کا مستحق ہے۔ آیا۔ اہل حدیث۔ متبع سنت و قرآن۔ مومن متقی۔ میر واعظ۔ محب خدا اور رسول صلعم یا فاسق۔ فاجر۔ بدکار دین فروش۔ دشمن سنت و قرآن؟ **بینوا توجروا**

امرتسری اہلحدیث اور اس کے بھائی حکیم محمد دین سے یہ استفسار ہے۔ کہ بٹالوی کی روایت بغیر کسی قضیہ یا علانیہ عداوت کے محمد علی کی نسبت ہے اور یہ راوی تمہارے ایمان و تحقیق کی رو سے راستباز صادق قابل وثوق ہے یا نہیں؟

اگر ہے۔ تو اس نے نام جو ظاہر نہیں کیا یہ عمل اس کا خلاف طریق محدثین ہے یا نہیں؟

اور جبکہ یہ روایت صحیح ہے تو آپکا فتوے ایسے واعظ کے حق میں اہل حدیث۔ صادق۔ مومن ہونے کا ہے یا فاسق فاجر بدمعاش بدکار۔ دشمن قرآن و حدیث کا۔ **بینوا توجروا۔**

غزنوی جرگہ سے یہ استفسار ہے۔

(۱) بٹالوی جو محدث [illegible] مولوی کی یہ روایت محمد علی میر واعظ کے حق میں قابل استناد [illegible] اور صحیح ہے یا مجروح؟

(۲) اگر یہ مجروح ہے تو لاٹ مولوی کا یہ تہمت اور الزام ایک سچے متبع سنت پر لگانا عند اللہ و عند الرسول اس کی شان مولویت و متبع قرآن و حدیث ہونے کے برخلاف ہے یا نہیں؟

(۳) اگر صحیح ہے۔ تو میر واعظ ایسے چال چلن سے۔ اہل حدیث مومن۔ راستباز ہوگا یا فاسق فاجر بدکار بدمعاش؟ بینوا توجروا

محمد علی بوپڑی اصل ملزم سے یہ سوالات ہیں کہ

(۱) آیا یہ روایت تمہاری بابت جو بٹالوی نے اشاعۃ السنہ میں اور ثناء اللہ نے اہل حدیث میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء میں بیان کی ہے صحیح ہے یا غلط؟

(۲) اگر یہ صحیح ہے۔ تو ایسا چال چلن رکھنے والا۔ عامل بالحدیث متبع سنت و قرآن ہوتا ہے۔ یا فاسق۔ فاجر۔ بدمعاش۔ بدکار؟

(۳) اور اگر یہ غلط ہے۔ تو ان راویوں کے حق میں عند اللہ و عند الرسول تمہارا کیا فتویٰ ہے یعنی یہ ثقہ عادل۔ مومن راستباز اہل حدیث ہیں یا کاذب، خائن و جعلساز؟

(۴) اور تم نے اس روایت کی تغلیط و تردید و تضعیف کن کن دلائل اور ذرایع سے اب تک کی۔

ا۔ کیا بذریعہ عدالت اپنی بریت کے لئے کوئی چارہ جوئی کی؟
ب۔ یا بذریعہ اخبارات و اشتہارات اس کی تردید کی؟
ج۔ یا علماء قوم سے اپنی صفائی کی شہادت حاصل کر کے ان راویوں کے نسبت کوئی فتویٰ حاصل کیا؟
د۔ یا بذریعہ زبانی گفتگو کے بمواجہ عوام و خواص کسی جلسہ میں اپنی بریت ظاہر کر کے سرٹیفکیٹ بریت حاصل کیا؟

جب تک کوئی معقول دلائل ذرائع بالا میں سے آپ دکھلا دیں گے تب تک اس الزام سے بریت آپ کی عقلاً و نقلاً۔ قانوناً و شرعاً محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ پس آپ مفصل طور سے ہم کو ہمارے سوالات کے جواب عطا فرما کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہو دیں۔ فقط۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

اگر بٹالوی۔ یا امرتسری یا غزنوی یا بوپڑی نے ہمارے اس استفسار کا کچھ جواب نہ دیا۔ تو پھر ہم اس پر ایک بسیط مضمون لکھ کر چار بزرگوں کے حالات ملک پر کھولیں گے جو انہیں کے بیان کردہ ہوں گے۔ فانتظروا۔

راقم عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

نوٹ۔ قبل ازیں تین مضمون ہمارے امرتسری کے پاس مطبوعہ بغرض حصول جواب پہنچ چکے ہیں۔ جن کا ابھی تک نامشخص نے نام بھی نہیں لیا۔ اور ہم نے ابھی قلم کو رکھ نہیں دیا انشاء اللہ امرتسری ٹھیکہ دار کی ہم پوری پوری پردہ دری کریں گے۔

مورخہ ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"زلزلہ آنے کو ہے"

(از حکیم محمد سعید احمدی جواہر میلالپور)

اک قیامت کا نمونہ زلزلہ آنے کو ہے
قدرت حق پھر کرشمہ اپنا دکھلانے کو ہے
کیا سو گئے تم مسیح وقت کو اب قیل و قال
سر پہ جب شیطان ملعون بہکانے کو ہے
چھوڑ دو تکذیب کا اس کے خیال اے دوستو!
حق تعالیٰ خود صداقت اس کی چمکانے کو ہے
لاکھ تم سر پیٹ لو پر یہ نہ ٹل جائے کبھی
یہ خدا کی وحی ہے جو پوری ہو جانے کو ہے
خلق کی تخویف کو ہی آ رہے ہیں زلزلے
ورنہ بندوں پہ آپ نے رحم فرمانے کو ہے
آچکا طاعون بھی اور آ رہے ہیں زلزلے
کوئی دن [illegible] آسماں سے بھی آگ برسانے کو ہے
اس کے ہی مامور سے کرتے ہو تم جو شوخیاں
کیا تم [illegible] چشمہ حق کو [illegible]
افتراء ہے کذب ہے [illegible]
یہ جو کہتے ہیں کہ سب [illegible] بن جانے کو ہے
احمد مرسل کا وہ بھی متبع ہے اک سا
فخر سے وہ امتی اپنے کو کہلانے کو ہے
تا نہ تم اس کے ہو دل سے معتقد اور جاں نثار
یہ شریروں کی شرارت تم کو دھمکانے کو ہے
مانو اس کو کہ یہ حق کی طرف سے ہے مسیح
ورنہ ذات حق بھی اس کو جلد منوانے کو ہے
احمد مرسل کی پیشین گوئی پوری ہو چکی
اونٹنی بیکار اب یثرب میں ہو جانے کو ہے
ہو گیا ہے چاند سورج کے گہن سے آشکار
ہے یہی مہدی نہ کوئی دوسرا آنے کو ہے
مل گئی اس کو حیات جاودانی لا کلام
جو فرشتے [illegible] اس وقت پاس پانے کو ہے
اب حاجت پڑ گئی خنجر خونریز کی
یہ قلم سے جوہر تلوار بتلانے کو ہے
ہو گئی اسلام کی کیا فتح و نصرت آشکار
دم ہے اس کے تاب میں ہر خنزیر مرجانیکو ہے
اللہ اللہ کیا یہودوں کے مشابہ ہے یہ قوم
ابن مریم کو یہ ان کی طرح جھٹلانے کو ہے
کہتے ہو ختم نبوت ہو چکی ہے ہر طرح
یہ بھی کہتے ہو کہ پھر عیسیٰ نبی آنے کو ہے
مستعاروں کو حقیقت پر جو کرتا حمل ہے
عقل سے کیا بہرہ ور ایسے دیوانے کو ہے
وصل حق ہو چکا ہے جب مسیح ناصری
مسند احمد پہ وہ پھر کس لئے آنے کو ہے
کل صفات ذات باری سے ہے وہ جو متصف
اب مسیح ناصری معبود بن جانے کو ہے
بے غذا زندہ رہے اور رہے افلاک پر
کچھ تغیر جسم میں اس کے نہیں آنے کو ہے
منتظر ہر دم رہو تم شوق سے مثل یہود
ابن مریم ایلیا سا چرخ سے آنے کو ہے
یا خدا کیا شرک کی شامت ہے پھیلی دین میں
تیری جو توحید ہے وہ دل سے مٹ جانیکو ہے
ہاں اب اسلام بھی اک مردہ مذہب ہو گیا
جس میں وحی حق کا چشمہ خشک ہو جانیکو ہے
بچے اسلام کی ہے خدا اب کچھ خبر
ظلمت و ادبار کی اس پہ گھٹا چھانیکو ہے
کفر کے ہر نخل پہ باد بہاری ہے وزاں
یہ چمن اسلام کا ہیہات مرجانے کو ہے
آگیا ہے دین حق میں کس غضب کا اختلاط
ہر فہیم [illegible] پہنچانے کو ہے
خواب غفلت سے ذرا جاگو مسلمانو یہاں
کسوت اسلام کو اب آگ لگ جانے کو ہے
کیوں نہیں لیتے خبر دین کی بزرگ اے منعمو
مال و زر کیا اس جہان کا دل کے بہلانے کو ہے
جلد بلوا اے مسیحا تیرے اس بیمار کو
ہجر سے جو آہ بر جاں جی سے گذر جانیکو ہے
موت عیسیٰ کو کیا جگ میں تو ایسا آشکار
مذہب تثلیث پر اب موت آجانیکو ہے

درخواست دعا

جناب سید سرور شاہ صاحب واتہ ضلع ہزارہ بیمار ہیں اور ایسا ہی ماچہ شیر محمد صاحب علیل الطبع ہیں۔ ان ہر دو احباب کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اس واسطے عرض ہے۔ کہ ان احباب کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ سید صاحب دین کی تائید۔ نصرت اور اس کی خدمت کے لئے بڑے مستعد اور کام کے آدمی ہیں۔ خدا ان دونوں دوستوں کو آرام دے۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی۔

کُفّی اچھی بنام کلکسُن ایسوسی ایشن ۲

ایک تازہ عظیم الشان نشان

میں نے اپنی تمام قوم اور خصوصاً بعض افراد قوم کی خدمت میں اس سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی صداقت میں چند ضروری نشان پیش کر کے محض ہمدردی اور خیر خواہی سے عرض کیا تھا کہ وہ اس بارے میں تدبر کریں۔ اور اپنی جان پر اور اہل و عیال پر رحم کر کے خدا کی طرف خیال کریں اور توشہ آخرت کے طیار کرنے میں بھی اگر سارا نہیں۔ تو کچھ وقت تو ضرور دیویں۔ لیکن مجھے یہ بات معلوم ہونے پر سخت رنج ہوا کہ میری قوم میں ایسے انفاس بہت ہی کم ہیں جو اپنے تئیں ان دینی امور کی تہ تک پہنچائیں۔ یا اگر یہ کہا جاوے کہ بالکل ہی نہیں تو بھی بجا رہو گا۔ لیکن یہ امر میری امید کے خلاف ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ میں اکثروں کو جانتا ہوں کہ وہ دنیاوی مشکل سے مشکل امورات کے تصفیہ کے لئے ایک خاص دل و دماغ رکھتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اگر وہ خدا کے لئے اپنی توجہ کو اس طرف مبذول کریں۔ تو خداوند کریم ان کے لئے ہدایت کی راہ نہ کھولے اور صراط مستقیم پر نہ چلاوے۔ بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی ہمارے لئے کوشش کرے۔ تو ہم اس کے لئے ہدایت کی راہ نکال دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔

اگرچہ مجھے رنج پہنچا اور سخت پہنچا ہے لیکن تاہم میں چاہتا ہوں اور مصمم ارادہ ہے۔ کہ اگر خداوند کریم نے مجھے توفیق دی۔ تو میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں حضرت مرزا صاحب کی تائید میں جو نشان خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے۔ وہ پیش کرتا رہوں۔ ممکن ہے کہ کان میں بات پڑتے پڑتے خداوند کریم کسی سعید روح کو ہدایت دیوے بشرطیکہ کوئی قدم اٹھاوے۔ چنانچہ حال ہی میں میں ایک اور عظیم الشان پیش گوئی تحریر کرتا ہوں۔ جو چار اپریل ۱۹۰۶ء کو پوری ہوئی۔ اور خدا نے اس نشان سے بھی اپنے پاک امام کی تائید فرمائی اور وہ یہ ہے۔

۱۳ اپریل ۱۹۰۲ء کا ذکر ہے کہ ایک شخص مسمی چراغ دین ساکن جموں جو پہلے حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ مرتد ہو گیا اور اس نے مشہور کیا کہ میں موجودہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرانے کے لئے مامور ہوا ہوں اور خدا کا رسول ہوں اور کہ مجھ پر الہام نازل ہوتا ہے۔ جب یہ تحریر حضرت مرزا صاحب کو پہنچی۔ تو آپ نے لکھا۔ کہ یہ تیرا دعوےٰ قرآن شریف کے خلاف ہے۔ کیونکہ اے ناظرین آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جس صورت میں کہ موجودہ عیسائی اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ اور اس کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی کوششیں کرتے ہیں۔ ہمارے خدا اور اس کے پاک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور ہتک کرتے ہیں۔ اور آپ کے ازواج مطہرات پر طرح طرح کے بے جا حملے کرتے ہیں اور تہمتیں لگاتے ہیں اور اسلام کے لئے غضب میں دانت پیس رہے ہیں اور ہمارے خدا کے پاک کلام قرآن مجید پر ہر ایک قسم کے ناشائستہ اعتراض کرتے ہیں تو اس حالت میں ایسا کون باغیرت مسلمان ہے کہ جو ان سے صلح کرنے کا ارادہ اپنے خیال میں لائے۔ میرے خیال میں تو دین سے سخت غافل مسلمان بھی ایسا ارادہ کرنے کو کم خیال کرے گا۔ اور دوسری یہ بات لکھی کہ اگرچہ بعض نبیوں کے وقت کوئی دوسرا نبی بھی مبعوث ہوتا رہا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ ؑ کے وقت میں حضرت ہارون ؑ۔ لیکن جس طرح قرآن شریف کے ہوتے امت محمدیہ کو کبھی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کسی اور نبی اللہ کی حاجت نہ رہی تھی۔ بلکہ آپ کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ نے دین کو تکمیل دی۔ جیسے فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ ایسے ہی میرے زمانہ میں بھی خدا نے کسی دوسرے مامور کی ضرورت نہیں رکھی۔ اگر کوئی دعوےٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہو گا۔ تیسری یہ بات لکھی۔ کہ اگر ایسے خیالات کے آدمی کو الہام ہوتا ہے تو وہ القاء رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ جس کو اس نے دھوکا میں ڈالا ہے۔ پس آپ نے اس وقت ایک رسالہ جس کا نام دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء ہے۔ تصنیف کیا اور اس میں اول حصہ میں **طاعون کا اصلی علاج** بتایا۔ اور لوگوں کو اس خدا کے غضب سے ڈرایا اور اخیر میں چراغ دین کا حال مفصل تحریر کر کے اس کو خدا کے غضب سے ڈرایا اور لکھا کہ اگر یہ اپنے ان خیالات سے باز نہیں آئے گا۔ اور توبہ نہیں کرے گا تو خدا کے مواخذہ کے نیچے آئے گا۔ لیکن اس بدبخت کے سر پر بدبختی سوار تھی۔ جس کا پورا علم خدا کو تھا۔ اس واسطے خدا نے اپنے راستباز نبی کو سچا کر دکھلانے اور جھوٹے مامور کو تباہ کرنے کی خاطر اسی وقت اس کی ہلاکت سے قریباً چار سال پہلے اپنا کلام حضرت مرزا صاحب پر نازل فرمایا جو آپ نے پیش گوئی کے رنگ میں اس رسالہ میں عام طور پر شائع کر دیا۔ اور اس رسالہ کو کثرت کے ساتھ چھپوا کر شائع کیا تا سعادت مند اس کو پڑھ کر اس کے پورا ہونے کے وقت گواہ رہیں اگر کسی نے اس وقت نہ پڑھا ہو۔ تو اب وہ رسالہ کہیں سے لے کر ہر ایک شخص پڑھ سکتا ہے اور دیکھ سکتا ہے۔ یاد رہے کہ نبی سے مراد میری اس زمانہ میں یہ نہیں کہ کوئی نئی شریعت لانے والا ہو بلکہ نبی سے مراد اس جگہ صرف یہ ہے کہ خدا سے خبر پا کر لوگوں کو اطلاع دینے والا۔ ہاں خدا کا کلام یہ ہے نزل بہ جبیز۔ یعنی چراغ دین پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی جبیز کو اس نے ربانی الہام سمجھ لیا ہے اور جبیز کی تشریح حضرت مرزا صاحب نے یہ فرمائی کہ جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں۔ کہ دانت اس کو نہ توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور امعا یعنی انتڑیوں کو پھاڑے اور قبض پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتلایا کہ چراغ دین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے لئے مہلک ہیں مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے یعنی میرے مخلص مریدان پر مائدہ نازل ہو رہا ہے اور ان کو خدا کی رحمت سے ایک بڑا حصہ ہے۔

اور پھر یہ بھی الہام ہوا تھا کہ انی اذیب من یریب۔ یعنی میں فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی اور خدا کے انصار میں جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عفو تقصیر نہ کرائی کیونکہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی۔ کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور رکھا۔

اصحاب الصفہ وما ادراک ما اصحاب الصفہ

پس اس موقع پر بالمقابل دو شخص ہیں جو مدعی رسالت ہیں پس طالب حق کے لئے کیسی کھلی راہ ہے۔ کہ اب ان دونوں کے انجام کا منتظر ہو کہ خدا اپنی تائیدات کس کے شامل حال کر کے اس کی نصرت کرتا ہے اور کس کو تباہ کرتا ہے کیونکہ اس کی جناب سے سچا اور جھوٹا یکساں فیض نہیں پا سکتا چنانچہ اس خدا نے جس کی ہمیشہ سے سنت چلی آئی ہے کہ وہ اپنے رسولوں اور مومنوں کی مدد کیا کرتا ہے اور اس کے دشمنوں کو اس کے سامنے ہی ہلاک کرتا ہے ایسا ہی کر دکھلایا کہ اپنے کلمات جو اس نے اپنے اس برگزیدہ رسول کی معرفت لوگوں پر ظاہر فرمائے تھے۔ ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو پورا کر کے حق کو ظاہر کیا اور باطل کو ملیا میٹ کر دیا۔ جیسا کہ اس کا فرمان ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا معہ فی الحیوۃ الدنیا اور جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اور وہ یوں واقع ہوا کہ گزشتہ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کو چراغ دین ساکن جموں کے دو لڑکے اور ایک لڑکی خدا کے غضب میں یعنی طاعون میں مبتلا ہو کر مر گئے اور اس کو سخت صدمہ پہنچا اور پھر خود سخت طاعون میں ماخوذ ہو کر دو دن کے بعد اس جہان سے کوچ کر گیا اور طالبان حق کے لئے ایک بڑا نشان چھوڑ گیا۔ ایک شخص نے اس کی بیوی سے اور محلہ داروں سے دریافت کر کے ان کی بیماری اور پھر موت کے حالات تحریر کئے ہیں ان سے پیش گوئی کے سارے الفاظ بالکل ٹھیک [illegible] ہوتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ [illegible] اس کے نیچے مرنے تو [illegible] لوگوں کو [illegible] ہو گیا ہے اور جبیز کا مزہ

بیمار ہوا تو بیمار ہوتے ہی اس کا گلا پکڑا گیا۔ پہلے اسے فیور لگ گیا۔ بعد ازاں نمونیا پلیگ ہو گیا۔ اور اس سے کچھ کھایا پیا نہیں گیا۔ اور اگر بعد مشکل کچھ کھایا بھی۔ تو اس سے کچھ حلاوت نہ پہنچی۔ بلکہ الٹا نقصان۔ اور کہ اس نے بیماری کے دنوں میں پاخانہ نہ پھیرا۔ بلکہ سخت قبض رہا۔ اور وہ اپنی اس حالت میں یہ کہتا رہا۔ کہ خدا پر اب مجھے کسی قسم کی امید نہیں ہے۔ اگرچہ پاس کے لوگ اسے کہتے رہے کہ خدا سے فضل طلب کرو۔ وہ فضل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے دم بالفاظ ہوتے تھے۔ غرض کہ یہ حالات جو اس شخص نے اس کی بیوی۔ محلہ دار حل۔ اور اس ڈاکٹر نے جو کہ زیر علاج رہا تھا۔ دریافت کر کے لکھے ہیں۔ اس پیش گوئی کے بالکل مطابق پورے ہوئے ہیں۔ جو آج سے چار سال پہلے شائع کی گئی تھی

اب میں اپنی قوم کی خدمت میں یہ سارے حالات اور واقعات پیش کر کے پوچھتا ہوں کہ کیا اب بھی متلاشی حق کے لئے سیدھی راہ نہیں کھلی؟ ضرور ہے۔ اگر خود کوئی شخص اس کے دیکھنے کے لئے آنکھیں نہ رکھتا ہو۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ نہ خدا کا۔ کیا کوئی منجانب اللہ ہو کر اپنے دعوے میں سچا ہو۔ خدا کی نسبت ایسا گمان رکھ سکتا ہے اور خدا سے مایوس ہو سکتا ہے۔ خواہ کیسی ہی سخت تنگی کی حالت اور امتحان [illegible] ہو۔ اور مصیبتوں سے پامال کیوں نہ ہو جاوے۔ اکثر انبیاء گذرے ہیں۔ جن کو سخت سے سخت اذیت پہنچی ہیں۔ مگر وہ اپنی زبان پہ خدا کی نسبت کوئی شکایت کا کلمہ نہیں لائے اور آخر کو کامیاب ہوئے۔ بہت سے ایسے لوگ ہوں گے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جن کو سخت طاعون ہوا۔ یہاں تک کہ ان کے رشتہ دار اس کی زندگی سے نا امید ہو بیٹھے۔ اور سورۃ یٰسین بھی ان پر پڑھی گئی۔ مگر آخر کو وہ بچ گئے۔ ایک شخص کے ایسا دعوے کرنے پر اس سے ایسے کلمات نکلنے اور خدا کا منکر ہو کر مرنا یہ اس کے منجانب اللہ نہ ہونے کی دلیل ہے اور خدا سے نبی اور رسول تو الگ رہے۔ ایک مومن بھی نا امید اور مایوس نہیں ہو سکتا۔ ہاں کافر لوگ خدا کی رحمت اور فضل سے نا امید اور مایوس ہوتے ہیں۔ دوسرے خدا کے برگزیدہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں صرف اس قدر لکھ دینا کافی ہے۔ کہ خدا اپنے فضل سے دین اور دنیا میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے رہا ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب ع پر ۴ برس سال پہلے پیشگوئی کے رنگ میں نازل ہوا۔ اور وہ چھاپ کر عام طور پر شائع کیا گیا۔ اور بالکل ہو بہو اس کے مطابق پورا ہوا اگر کسی کو شک ہو۔ اور وہ جرأت کر سکتا ہو۔ تو اس کی مثل کچھ کر دکھائے۔ تا لوگوں کو پتہ لگ جائے اور لوگ اس کی اس مثال سے فائدہ اٹھا دیں۔ مگر میں یقیناً کہتا ہوں اور مجھے خود ایسا یقین ہے۔ جیسے ایک اور ایک دو کا یقین ہے۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ اور خدا ہی اس کا پورا کرنے والا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ع (جانم فدائت) اس زمانہ میں خدا کے سچے رسول ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لائے تھے۔ اس پر لوگوں سے عملدرآمد کرانے آئے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ جو ان کو محبت اور عشق ہے اسی کے باعث یہ سب رتبہ پایا ہے اور خدا نے اپنی برکات اور فضل نازل فرمائے۔ اور اپنے پاک کلام سے مشرف فرما رہا ہے۔

خوش قسمت وہ آدمی ہے۔ جو عبرت حاصل کرے اور خدا سے ڈرے۔ اور صادق کا ساتھ دے۔ بدبخت وہ جو خدا کے ہر نشان کو بے پروائی سے دیکھتا ہے۔ ایسا کی بھی خدا کی نظر میں کوئی قدر نہیں اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے اس معاملہ کو سوچیں۔ اور ضرور سوچیں۔ خدا آپ لوگوں کو ہدایت دے۔ اور حق کی راہ دکھائے آمین ثم آمین۔

خاکسار محمد نصیب اثری قادیان

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے طلب پر نہ کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔ **سرمہ سلیمانی**۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو کا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں کا پانی بہنا کمزوری بصارت دھند جالا پھولا شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ر۔ **سنون دندان** تو اب کسی کو امراض داڑھ دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیوں کہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں کیڑا لگا ہو پھر بلا شبہ بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مریض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہو۔ صرف ۳ر۔ **سونے چاندی کی گولیاں**۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوٰی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا رئیسہ کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بداعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہماری ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیے کہ آپ کی کمزوری کی شکایت ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں یہ کمزوری کے لئے آب حیات ہیں قیمت سات حبوب عہ۔ **المشتہر**

حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ - ضلع دہلی۔

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ و جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل وحشت ہو کر گھبرا جاتا ہے بیمار رہتا اور نطفہ کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض لگ جاتی ہے دن بدن بدن کمزور ہو جاتا ہے بزدلی بڑھتی جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دھڑ جاتا ہے۔ غرض یہ کہ اس امر بد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی زندگی کی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض بخوبی مکمل جاتا رہے (جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ بجربات ادویات کے صرف تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنے کا پتہ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش۔ مقام ونگہ ضلع گجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیوں کہ ان میں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ کوکا نکس وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ گولی معہ محصولڈاک ڈیڑھ روپیہ (عہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک انکشاف

قیمت
فی ڈبیہ عمر

وزن ۵ تولہ
خوراک ۲ ماشہ

جس کا یاد رکھنا آپ کیلئے اشد ضروری ہے

الٰہی میں کیوں کر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق ۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کرے تو پوری

تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
زمین اور سما میں ہے ذرّے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو مانے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے ۔ بندہ حضوری

* * *

خداتعالیٰ کے احسان وکرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اسنے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر پہنچ کے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ہے کھلی نہیں اور آپسے پوشیدہ بھی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپنے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپکے کسی دوست کی معرفت ۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپکے کان تک ضرور پہنچ چکے ہونگے ۔ کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنی قوت کی بے مثل ہونیکا چرچا نہو اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپسے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپسے کہنا ہے وہ یہ ہے

بعض ناداں بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گڑگڑی ہونے لگی اور بعض نے یہانتک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات کے سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کے لئے ہماری اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہ نقل ہی کردی اور اس طرح نام کے تھوڑی سے تغیر وتبدل سے اشتہار جاری کردئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کیجاتی ہے حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی تھا

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خداتعالیٰ اپنے فضل سے ان کی حالت کی اصلاح فرمادے تاکہ یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رزاق حقیقی وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہانتک لوگوں نے دہوکہ کھایا کہ:۔

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپکا اشتہار نصف قیمت فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپنے دھوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ ومحنت ایسی اجازت ہی دیتی ہے کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دیسکیں۔

خیر! آمدم برسر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپکی نظر سے گذریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار کے دینے والے کا کیا منشاء ہے۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ اُن کی دوائی نہ خریدیں یہ آپکے اختیار ہے اور خداتعالیٰ سبکا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اسکا معاوضہ پائے گا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب بننا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا اور نہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتادیتا ہوں۔

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو۔ تو پھر تمہیں بحوالہ خدا کرتا ہوں (واللّٰہ عزیز ذو انتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب میرے دادا میانگہ نے میرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہاں تک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں میرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچو کہ کون کامیاب ہوگیا اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکروحیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد ولجاجت سے کسی کو ہمخیال بھی بنالیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پاسکتے کیونکہ وہ دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھا خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب ہو یہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اشتہار دینے والے کی اپنی خودغرضی ہے پھر خریدو یا نہ خریدو یہ آپکا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت **لاہور** کیونکہ اس کا ایجاد کرنیوالا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام **مفرح عنبری** ہے۔ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۴ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا ایک اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلے کے واسطے طلب کیا اس کے جواب میں ۵ مئی کے اشتہار میں مَیں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ بدیں شرط کہ لاہور کلکتہ مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں اور اس شمولیت کیواسطے ان کے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بھی ہو سکتا ہی چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شائع ہو چکا ہی اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بھی دی گئی ہی لیکن آج مجھے خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دی جاوے تاکہ ان کا کوئی جھوٹا عذر بھی باقی نہ رہے اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کیواسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار ہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نہ کریں بلکہ اپنی تحریری سند دیکر بذریعہ [illegible]

کے اخبار پایونیر یا سول میں صرف یہ [illegible]

مغلوب ہونا ہر چہار بشپ

جاویگا۔ یہ بات [illegible] اس واسطے [illegible] احمد مسیح ایک گمنام آدمی ہے اور جب تک بشپ صاحبان اس کو اپنا قائم مقام نہ بنا دیں قوم پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا لیکن اب معاملہ بہت آسان کر دیا گیا ہے امید ہے کہ بشپ صاحبان پورے غور و فکر کے بعد اس مباہلہ کو منظور کر لیں گے۔

مکرر آنکہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائیگی۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود۔ قادیان

۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

ڈائری

القول الطیب

۱۰ مئی ۱۹۰۶ء۔ احمد مسیح عیسائی کے حضرت کو مباہلہ کے واسطے بلانے کا ذکر تھا۔ (جس کا جواب منظوری گذشتہ اخبار میں شائع ہو چکا ہی) فرمایا۔ مباہلہ ایک آخری فیصلہ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نصاریٰ کو مباہلہ کیواسطے طلب کیا تھا مگر ان میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اب بھی عیسائیوں کے دلوں پر حق کا رعب طاری ہے اور امید نہیں کہ کوئی بشپ مباہلہ کے میدان میں آوے لیکن اگر کوئی آئیگا۔ تو ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک بڑی کامیابی دیگا۔ مباہلہ [illegible]
ایک اعلیٰ درجہ کا ہتھیار ہے۔

فرمایا اس زمانہ میں مسلمانوں
فضول ہے کہ

نکلے گا۔ کوئی کہتا ہے۔ امت میں سے ایک فرد ہوگا۔ کوئی کہتا ہے وہی پہلے ہی مسیح ہوگا۔ غرض اس قدر اختلاف کے ساتھ تعجب ہے۔ کہ پھر یہ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ آنے والا حکم ہے وہ تمام بحثوں کا خاتمہ کرتا ہے اور اختلافی امور کے درمیان میں سے ایک سچی راہ پیش کرتا ہے اور وہی ماننے کے قابل ہے۔

۸ مئی ۱۹۰۶ء۔ بوقت عصر۔ فرمایا۔ جبتک کہ انسان بالکل خدا کا نہ ہو جائے۔ وہ کچھ نہ کچھ مس عذاب اس دنیا میں پاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض افراد دنیوی آرائش اور آرام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور اس میں مصروف ہیں۔ ان کو چاہئیے۔ کہ اپنی عملی حالت کو درست کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف پورے جوش اور طاقت کے ساتھ جھک جاویں۔

فرمایا۔ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں برا بھلا کہنے میں جلد بازی نہ کرو۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ پہلے ان کی حالت خراب ہوتی ہے۔ پھر یک دفعہ ایک تبدیلی کا وقت ان پر آجاتا ہے جیسا کہ ان کی جسمانی حالت بہت سے مرحلے طے کرتی ہے۔ پہلے نطفہ ہوتا ہے۔ پھر خون کا
لوتھڑا اور ایک ذلیل سی حالت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی
ہے۔ ایسے ہی انبیاء کے سوائے سب لوگوں کو تمام مر
کرنے پڑتے ہیں۔ مامور من اللہ کی صحبت سے انسان
پھر سلسلہ بیعت کی ضرورت ہی کیا ہوتی۔ سلسلہ
کمزور آدمی رفتہ رفتہ طاقت پکڑتا ہے
غور کرو۔ جبکہ کافر مومن بن سکتا
نہیں بن سکتا۔ انسان پر کئی
ہوتے ہیں۔

۲۲ اپریل ۱۹۰۶ء
میں قریب ایک
اذان نماز
کر حضر

تحقیق ادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یسوعی نبی ڈوئی کا بیڑا غرق

ملک امریکہ سے جو تازہ اخبار اس ڈاک میں آئے ہیں
ان میں نبوت کے جھوٹے مدعی ڈوئی کی سیاہ کاری اور
تباہی کے عجائب قصے درج ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے جب ڈوئی کو اپنے بالمقابل بذریعہ قبولیت دُعا کے سچے
اور جھوٹے کا فیصلہ کرنے کے واسطے دوسری بار بلایا تھا
تو اس وقت حضرت نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اگر تو میرے مقابلہ
پر نہ آئے گا۔ تب بھی خدا تجھے ذلیل کرے گا۔ سو اللہ تعالیٰ
بات پوری ہوئی۔ دیکھو جھوٹا کتنی جلد گرفتار ہوتا ہے۔
ں کا کذب کیسے ہی تھوڑے عرصہ میں دنیا پر کھل
۔ ڈوئی کو دعوے کئے ہوئے ہنوز پانچ سال
نہ ہوئے۔ چراغ دین جمونی جو رسالت کا
۔ وہ بھی ایک سال کے اندر اندر فی النار
تیقت سنیئے۔
شہر بنایا تھا جس کا نام اس نے
علاوہ اب اس کا ارادہ
تی بنائے۔ کچھ تو اس
تھا۔ کچھ اس
[illegible]
[illegible] کے ساتھ
[illegible]

کی بیوی نے اپنے خاوند کو رکھ ہوور کے ساتھ نامناسب اختلاط
میں دیکھا جس سے میاں بیوی کے درمیان ان بن سی
ہوگئی۔ بیچ میں ڈوئی نے رکھ ہوور کو اس امر پر آمادہ کیا کہ
اس کے ساتھ شادی کر لے اور خود اس قسم کی تجاویز سوچیں
کہ اپنی بیوی کو کسی طرح طلاق دیدے کیونکہ عیسائی
عقائد کے مطابق وہ دو بیویاں ایک وقت میں نہیں رکھ سکتا
تھا۔ ڈوئی کے اخبار کی نائب ایڈیٹرہ کا بیان ہے کہ
ڈوئی نے مجھے بار بار اس قسم کی ترغیب دی تھی۔ کہ اخبار
میں ایسے مضامین لکھے جاویں۔ جن سے امریکہ کی عورتیں
تعدد ازدواج پر راضی ہو جاویں اور وہ خود بھی چاہتا تھا
کہ کئی ایک عورتوں کو اپنے نکاح میں لائے۔ مگر ملک کے
رسومات سے خائف تھا۔ یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ
دراصل ڈوئی صاحب رکھ ہوور کے ساتھ نکاح کر چکا تھا
اور یہ نکاح ملک سکاٹ لینڈ میں ۱۹۰۱ء میں ہوا تھا لیکن
وہ نکاح عام طور پر گرجہ میں نہیں ہوا تھا۔ بلکہ دو گواہوں
کے سامنے آپس میں ہی فیصلہ ہو گیا تھا۔ نکاح کی رسم
صرف سادگی کے ساتھ اس طرح سے ادا ہو گئی تھی۔ کہ
ڈوئی نے رکھ ہوور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہدیا کہ
یہ میری سچی اور قانونی بیوی ہے۔ آج کل وہ عورت شہر
برن واقع ملک سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ اس عورت کا
بھائی ملک اٹلی میں شراب بیچتا ہے۔ اس نے ایک دفعہ
اپنی بہن کو شراب کی بوتلوں کا ایک صندوق بطور تحفہ کے
روانہ کیا۔ جس کو ڈوئی اور رکھ ہوور نے مل کر پیا۔ یہی
ڈوئی ہے۔ جس نے اپنے مریدوں کے درمیان شراب
کو حرام کیا ہوا ہے۔

صیحوں کے شہر میں ڈوئی پر ۱۳ الزام لگائے گئے ہیں
جن میں سے بعض مختصر طور پر یہ ہیں۔ (۱) پہلی بیوی کو طلاق
دے کر میکسیکو میں سات نئی بیویاں رکھنا چاہتا ہے۔
(۲) نوجوان لڑکیوں کو بزرگانہ برکت کا بوسہ دینے کی
مذہبی رسم اس نے ایجاد کی تھی (۳) سات عورتیں
پاس رکھتا تھا۔ (۴) جماعت کے فنڈ میں سے
کا غبن کیا (۵) ایک عورت پر عاشق
[illegible] (۶) [illegible] نے [illegible] ایک
(۷) اسّی ہزار روپیہ
[illegible]

رنگیر وغیرہ

ان خبروں کو سن کر ڈوئی نہایت غصہ سے بھرا ہوا اپنے
شہر کو واپس جاتا ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ اپنے جانشین
کو موقوف کر دے گا اور اپنی بیوی اور لڑکے کو شہر سے
نکال دے گا۔ اُدھر جانشین اور بیوی اور لڑکے نے یہ تجویز
کی ہے کہ جس وقت ریل سے اترے۔ اس کو پکڑ کر فوراً
پاگل خانہ میں بھیج دینا چاہیئے۔ یا غبن کا مقدمہ اس پر بنانا
چاہیئے۔ دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

پادری ٹوفرانیڈرسل صاحب نے اپنے وعظ میں فرمایا
تھا۔ کہ یہودیوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔
کیونکہ پریزیڈنٹ روزولٹ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہودی
لوگ جرم کے بہت مرتکب ہوتے ہیں۔ اخلاقی جرموں کے
سبب جو لوگ قید ہوتے ہیں ان میں سے ۸۲ فیصدی یہودی
ہوتے ہیں۔ پریزیڈنٹ روزولٹ صاحب پادری صاحب
کی اس تقریر کی خبر پاکر پادری کو ایک خط لکھا جس میں مہذب
الفاظ میں یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ پادری صاحب نے جھوٹ بولا ہے۔
اُنہوں نے کوئی ایسا کلمہ نہیں بولا۔ پادریوں کی ہمیشہ عادت ہے
کہ اپنے مذہب کو فروغ دینے کیواسطے غیر مذاہب اور غیر اقوام کے
متعلق جھوٹے قصے گھڑتے رہتے ہیں۔ اگلے دن ایک پادری
نے امریکہ میں عورتوں کو اسلام سے نفرت دلانے کے واسطے
برملا لکچر میں یہ جھوٹ بولا۔ کہ مذہب اسلام کے مطابق کوئی
عورت بہشت میں نہیں جاسکتی۔ خدا ایسے جھوٹوں کو
غارت کرے۔

ایک لاکھ اشاعت بدر

۸۷ - مکرم بندہ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
ایک لاکھ پرچہ کی اشاعت کو میں نے مناسب پایا اور بڑی نظر سے
دیکھا۔ اگر اس تجویز کو ہمی جماعت قبول کرے اور اپنے چندوں سے
امداد دے اس قابل بنادے تو میں آپ کو اس فنڈ میں مبلغ ہ ۱۵
دونگا یا اور پرچہ ایک لاکھ کی اشاعت والا آپ میرے نام بذریعہ وی۔ پی
بھیجکر روپیہ وصول کرلیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ مولا بخش از گوڑالی

مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بدر کے ایک لاکھ اشاعت کے متعلق جو تجویز سوچی گئی ہے یہ ازبس ضروری
ہے اس تحریک تجویز نے مجھے اور رحیم صاحب سید حیات علی شاہ کو بھی
چندہ کی تعداد معین کرو۔ اس لئے میں آپ کو
پختہ ہو جاوے۔ تو پھر روپیہ مجھ سے
جائے مع روپیہ تسلیم کر لے
گے۔ سید محمد سرور شاہ از دا
دیں کہ باقی بھائیوں سے

[illegible]

بدر منشور

۲۳ - ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ - مئی سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

پارہ ۲۶ رکوع ۱۱

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۱۸ جلد ۲ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۔ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا۔

ترجمہ۔ وہی خدا ہے جس نے روک رکھے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمہیں ان پر غالب کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ جب کہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے۔ اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آپڑا۔ مگر وہ گروہ گرفتار ہوگیا۔ اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اٹھانے سے بچ رہے۔ بعد میں بہ سبب صلح ہوجانے کے ان کو چھوڑ دیا گیا اس طرح کفار بھی بچ رہے اور مسلمان بھی بچ رہے اور کوئی کشت وخون آپس میں نہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو نرمی کا سلوک ہو رہا تھا یہ اس کا نتیجہ تھا ورنہ کفار تو ایسے ہی کرتوت ہمیشہ کرتے تھے۔ وہ قابل سزا ہوچکے تھے۔

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

ترجمہ۔ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اور تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا۔ اور قربانی روکی گئی اس بات سے کہ حلال ہونے کی جگہ پر پہنچے۔ اور اگر ایسے ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے اور ناواقفی کے سبب انہیں بھی کچل ڈالتے۔ پھر اس بے خبری کے سبب تمہیں ایذا پہنچتی تو کہ داخل کرے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جسے چاہے۔ اگر مسلمان ایک طرف ہو جاتے۔ تو بے شک ہم عذاب کرتے۔ ان میں سے کفار کو دردناک عذاب۔ اس آیت شریف میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدے کو بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جن میں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہوچکے تھے۔ اور بعض ہنوز مخفی تھے۔ بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے۔ کہ وہ عنقریب مسلمان ہوجانے والے تھے۔ اگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی۔ تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہوجاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا۔ تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا۔ اس واسطے حکمت الٰہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دئے کہ صلح ہوگئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہوگئے اور بعد میں جب کفار نے جنگ کا سلسلہ چھیڑا۔ تو وہ مقدس روحیں سب ان میں سے الگ ہوچکی تھیں۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۔ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔

ترجمہ۔ جب کہ کفار نے اپنے دلوں میں ایک محبت پیدا کی جو جاہلیت کی محبت تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر ایک تسکین نازل فرمائی اور تقوے کی بات ان کو لازم کردی اور وہ اسی کے بہت حق دار اور لائق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والا ہے۔ کیا معنے۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی۔ اور ایسے شرائط پیش کئے۔ جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم کئے اور یقین کرلیا کہ اس میں ہمارے واسطے بہتری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہم کو ہی فتح دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نماز جنازہ

۱۔ میاں کریم بخش رفوگر مرحوم ساکن لاہور ۹ مئی سنہ ۶ء کو فوت ہوئے۔ منشی ہدایت اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور سے ان کے نماز جنازہ کیواسطے درخواست کرتے ہیں۔ ۲۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ احباب نماز جنازہ کی درخواست حافظ صاحب کرتے ہیں (۳) برادر محمد امین صاحب پراچہ ساکن بھیرہ کی زوجہ مرحومہ کا جنازہ بمعہ ہر دو مذکورہ بالا جنازوں کے ۱۱ مئی جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ حضرت قدس نے پڑھایا ۴۔ عاجز راقم (محمد صادق) کی لڑکی آمنہ بیگم جو اگست سنہ ۵ء میں پیدا ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن ۱۱ مئی سنہ ۶ء کی شام کو ۷ بجے کے قریب فوت ہوئی۔ ۱۲ مئی کی صبح کو جنازہ پڑھا گیا۔ اور دفن کی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے۔ ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے۔

ایک زیادتی یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵۰ صفحوں میں شامل ہیں۔

ایک اور زیادتی یہ ہے کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا۔ تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہوگئی اور اس مشتہرہ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہوگیا۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے

ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعائت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصولڈاک اور پونے تین روپیہ اخبار بدر روانہ کردیں گے انکو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دیجائیگی

۲۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ

ا۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں۔

ب۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں۔

معراج دین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہو سکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ مینجر بدر۔

گذارش قابل توجہ

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور کارخانہ کے اخراجات چلانے کے لئے روپیہ موجود رہنا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح سے ہو سکتا ہے۔ کہ احباب اخبار کی قیمت بحد پیشگی عطا فرماویں اس واسطے مجبوراً ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو اس بات کا پابند کریں کہ خریداروں سے قیمت اخبار پیشگی لی جائے۔ چنانچہ بعض وجوہات کے باعث مجبور ہونے پر ہم نے سلسلہ وار خریداروں کے نام اس مضمون کے کارڈ دفتر سے شائع کئے کہ یا تو خود قیمت بھیجدیں۔ یا فلاں تاریخ کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار رہیں اور یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب یکشت روپیہ نہ دے سکے۔ تو دو بار کر کے ہی ادا کردے۔ اور اگر کسی وجہ سے سردست قیمت ادا کرنے سے معذور ہی ہو۔ تو وہ بذریعہ کارڈ دفتر میں اطلاع دیدے۔ تاکہ اس کے نام وی۔ پی ارسال نہ کیا جاوے۔ اس پر بعض احباب نے تو خود ہی قیمت بھجوائی۔ اور بعض نے وی۔ پی وصول کر کے مشکور فرمایا۔ لیکن ان دوستوں پر کیسا افسوس ہے کہ جنہوں نے باوجود ایسی تاکید کے اپنی معذوری کی اطلاع ایک پیسہ کے کارڈ پر نہ دی۔ اور خاموشی سے یہ خیال کر کے کہ وہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار ہیں۔ ان کے نام وی۔ پی جاری ہو گئے اور انہوں نے واپس کر دئے۔ اور بجائے کچھ فائدہ پہنچانے کے الٹا دہرا نقصان کارخانہ کو پہنچایا۔ ایسے لوگوں پر کیا امید کی جاوے۔ کہ وہ اخبار کے بہتری کے خواہاں ہیں۔ پس احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اخبار کی قیمت بحد پیشگی ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ اور آئندہ اس معاملہ میں وہ احتیاط سے کام لیں اور کارخانہ اخبار بدر کے اعانت سے حصہ لیں۔ اگر کسی صاحب کو وی۔ پی لینا منظور نہ ہو تو فوراً اطلاع کرنی چاہیئے کیونکہ کافی وقت پہلے دیکر خط لکھا جاتا ہے۔ مینجر۔

دینیات کا پہلا رسالہ

جس کو حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے لکھا ہے اور شیخ یعقوب علی صاحب نے چھپوایا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں نماز کی دعائیں۔ تیمم۔ اذان۔ وضو۔ اوقات نماز۔ فرائض سنن نماز۔ وغیرہ کے سب ضروری مسائل درج ہیں اور اخیر میں قرآن شریف کی چند آخری سورتیں بھی درج ہیں۔ غرض ابتدائی بچوں کے واسطے نماز کے سکھلانے کا پورا مجموعہ ہے۔ رسالہ ۲۰ صفحہ کا ہے۔ اور قیمت ا ر ہے۔

دعا مدد۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی ہمشیرہ بیمار ہے احباب سے دعا کے واسطے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا دے۔

رسید زر

۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء	نمبر ۵۳۹	محمد عمر صاحب	للعہ
۲۲۔ " "	نمبر ۱۱۰۱	بابو کریم بخش صاحب	عہ ۴ ر
۲۳۔ " "	نمبر ۱۰۵۰	امام بخش صاحب	۶ ۱۲/
۲۳۔ " "	نمبر ۱۰۹۵	الٰہی بخش صاحب	ے
۲۳۔ " "	نمبر ۷۶۹	ولی محمد صاحب	عہ ۴ ر
۲۳۔ " "	نمبر ۹۸۵	جان محمد صاحب	۶ ۱۲/
۲۳۔ " "	نمبر ۹۹۴	محمد دین صاحب	۶ ۱۲/
۲۴۔ " "	نمبر ۱۰۲۴	حکیم محمد یٰسین صاحب	۶ ۱۲/
۲۴۔ " "	نمبر ۲۰۲۳	راجہ شیر محمد صاحب	صہ
۲۵۔ " "	نمبر ۱۰۱۵	نور محمد صاحب	۵ ۱۲/
۲۵۔ " "	نمبر ۱۱۲۲	محمد یار صاحب	عہ ر
۲۶۔ " "	نمبر ۱۰۸۵	رحیم بیگ صاحب	۶ ۱۴/
۲۷۔ " "	نمبر ۹۰۲	امیر محمد صاحب	ے ۳ ر
۲۷۔ " "	نمبر ۶۲۲	عبدالرحمان صاحب	عہ ۴ ر
۲۸۔ " "	نمبر ۱۶۲	سید سرور شاہ صاحب	۶ ۱۲/
۲۔ مئی ۱۹۰۶ء	نمبر ۴۳۵	گلاب الدین صاحب	۳ ر

حضرت مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اگر مناسب خیال کریں۔ تو مندرجہ ذیل تجویز شائع فرما دیں۔

ایک عمدہ تجویز

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد خطوط اور خصوصاً چندوں کی رسیدوں کے آنے میں خاص قسم کی لاپرواہی ہو رہی ہے جس کا دفعیہ میرے خیال میں ضروری ہے۔ مرحوم ڈاک کے کام میں نہایت چست تھے اور چندوں کے جمع کرنے۔ تقسیم کرنے اور پھر سب کو رسیدیں بھیجنے میں بڑے اعلیٰ درجہ کے محتاط تھے۔

۱۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر دارالامان کے احباب میں سے ایک صاحب سب کے مشورہ سے پبلک یا جنرل امین مشتہر کر دیا جاوے اور بیرونجات کے احباب اپنے چندے ان کے نام روانہ کر دیا کریں اور وہ چندوں کو بموجب تفصیل تقسیم فرما کر فرستندہ کے نام بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجدیا کریں۔ جس سے کہ دل کو تسکین اور چندہ کے پہونچ جانے کی خوشی ہوتی ہے نیز ہر روز جو بیرونجات کے احباب بہ سبب ناواقفی دیگر مدوں کے چندے حضرت اقدس کے نام بھیج کر کے آپ کی تضیع اوقات کرتے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا آدمی دارالامان میں نامزد نہیں ہے کہ جس نے ہر قسم کے چندے تقسیم کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا ہو اس بات کی اطلاع تو میں نے اکثر بدر اور الحکم میں پڑھی ہے کہ مدرسہ کا روپیہ امین مدرسہ کے نام۔ لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام اور یتیم خانہ کا روپیہ فلاں شخص کے نام۔ اور فلاں مد کا روپیہ فلاں کے نام آیا کرے۔ لیکن اس طرح علیحدہ علیحدہ روپیہ بھیجنے میں جو کچھ خرچ پڑتا ہے۔ اس کی بابت کبھی بھی توجہ نہیں کی گئی۔

قطع نظر ان احباب کے جو ہر ایک مد میں پانچ روپیہ ماہوار۔ یا اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔ اکثر اصحاب ایسے بھی ہیں کہ جن کا مجموعہ چندہ ماہوار دو تین روپیہ ہوتا ہوگا۔ بس اگر وہ تین روپیہ کو چار مدوں میں بھیجنا چاہتے تو کیا اسے ہر ایک کے نام علیحدہ علیحدہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ میرے خیال میں یہی بہتر طریقہ ہے کہ مشتہر شدہ امین کے پاس چندہ بھیجکر تفصیل بذریعہ کوپن یا کارڈ روانہ کی جاوے تاکہ امین مذکور تقسیم کرکے ہر ایک مد کے امین سے ایک کارڈ پر رسید میں لیکر کارڈ بنام فرستندہ بھیجدے۔ ہاں اس طرح رسیدی کارڈوں کیواسطے تو امین صاحب کے پاس کوئی علیحدہ مد ہو یا فرستندگان جوابی کارڈ پر تفصیل تحریر فرمایا کریں جو کہ بہت ہی مناسب ہے۔

۲۔ یہ کہ دارالامان سے ایک ماہواری رسالہ نکلا کرے جس میں تمام احباب چندہ دہندگان کی رقوم چندہ معہ مفصل پتہ درج ہوں یا یہ سمجھیں کہ ہر ایک مد کے رجسٹر کی ماہواری نقل شائع ہوا کرے خواہ پھر اسی رسالہ کو بعض دیگر مضامین سے بھی آراستہ کرایا جا سکتا ہے۔ اس میں تین فائدے ہیں۔

ا۔ اپنی جماعت کے احباب سے واقفیت پیدا ہوتی ہے اور محبت بڑھتی ہے

ب۔ جوشیلے احباب کے چندوں کی رقمیں دیکھکر بقدر تا چندہ زیادہ دینے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

ج۔ جن احباب کے نام بقایا ہو ان کے نام بقایا درج ہو جاوے تاکہ وہ آئندہ وقت پر چندہ روانہ کرنے کی کوشش کیا کریں۔

۳۔ یہ کہ بیرونجات کیواسطے ایک واعظ کی اشد ضرورت ہے جو کہ ان مختلف جگہوں میں جا کر وعظ کیا کرے جہاں اپنی جماعت کے لوگ تو بستے ہیں لیکن بہ سبب ناواقف ہونے ضروریات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چندوں کے ادا کرنے میں سست ہیں یا بالکل نہیں دیتے۔ نیز واعظ صاحب بعض ضروری مسائل کی بابت بھی وعظ فرما کر ایک قسم کی تبلیغ کیا کریں۔ اور ہر ایک احمدی سے حسب توفیق چندے کا اقرار کرا کے امین مذکور کے پاس اس کا نام روانہ کرا کر ماہواری رسالہ میں شائع کرا دیا کریں۔ جبکہ حضرت اقدس ایک دھیلا تک چندہ قبول فرماتے ہیں۔ تو پھر کیوں نہ ہر ایک احمدی کو حسب توفیق چندہ دینے کا عادی کیا جاوے۔ میرے خیال میں بہت سے گاؤں کے گاؤں ایسے ہوں گے جہاں سے ایک پیسہ بھی چندہ کبھی نہیں آیا۔ حالانکہ وہ احمدی ہیں اور اگر ان سے طلب کیا جاوے تو بڑی خوشی سے دیں گے لیکن یہ سوال کہ ان کی طرف سے پھر کیوں چندہ نہیں آتا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ ان بیچاروں کو خبر ہی نہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں چندہ کی بھی ضرورت ہے۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ مختلف انجمنوں کے واعظ مختلف شہروں میں جاتے ہیں اور وعظ اور لکچر سنا کر بہت سا روپیہ اکٹھا کرکے لیجاتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ میرے خیال میں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ ضروریات کو زبانی بیان کرتے ہیں جس سے لوگوں میں ایک تحریک پیدا ہوتی ہے اور چاروں طرف سے چندہ جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر رسالہ کی ماہواری اجرا کی تجویز ہو جاوے۔ تو پھر امین صاحب کو علیحدہ علیحدہ رسیدیں بھیجنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔

اگر علیحدہ رسالہ جاری کرنے میں خرچ زیادہ پڑنے کا احتمال ہو تو پھر مولوی شیر علی صاحب جو ایک ماہواری رسالہ ”تعلیم الاسلام“ جاری فرمانے لگے ہیں۔ اسی کے آخر میں چند ورق بڑھا کر ہر ایک مد کے چندوں کے رجسٹروں کی نقل شائع ہو جایا کرے جو کہ امین صاحب تیار کرکے ان کو دیدیا کریں گے بیشک یہ طریقہ نہایت ہی کم خرچ ہوگا۔

امید ہے کہ دارالامان کے صاحب خصوصاً اور دیگر احباب عموماً ان سطور پر غور فرما کر اگر مناسب خیال فرما دیں تو کچھ کارروائی شروع کریں گے۔ والسلام

عاجز۔ سید قاضی غلام حسین ویٹرنری اسسٹنٹ گورنمنٹ کیمل فارم حصار۔

پاک شاعری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ میں نے چند اشعار مدحیہ در شان امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام تصنیف کئے ہیں لہذا بعد اصلاح اپنے اخبار صداقت آثار کے کسی کونہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرماویں۔

اشعار مدحیہ

دل میں ہے میرے بھری دید کی حسرت تیری
کس طرح دیکھوں میں وہ چاند سی صورت تیری
مہر و ماہ مارے حیا منہ کو چھپاتے اپنے
آ کے جھانکے دیکھے جو ہنی نور کی صورت تیری
جبکہ تجھے اہل زمیں مانیں نہیں کیا غم ہے
آسمانوں پہ ملک کرتے ہیں عزت تیری
اس کا کر سکتے ہیں کیا اے مرے مولا دشمن
جب حفاظت میں اسے رکھتی ہے نصرت تیری
ہوتے ہیں در پہ تیرے زندہ ہزاروں مُردے
کیا عجب کیمیا ہے صحبت و قربت تیری
قادیاں جائے اماں تو نے بنایا یا رب
کس کو معلوم یہ تھی قدرت و حکمت تیری
چھوڑ دولت کو ترے در پہ پڑے ہیں کتنے
کھینچ لائی ہے وطن سے انہیں رغبت تیری
یوں تو گھر بیٹھے بہت بکتے ہیں پیر و ملا
قادیاں جاتے نہیں دل میں ہے دہشت تیری
دین کو تو ہی ثریا سے زمیں پہ لایا
کیسے نادان ہیں جو کرتے نہیں حرمت تیری
تجھ کو خالق نے عجب رتبۂ عالی بخشا
کتنے اُمرائے زماں کرتے ہیں خدمت تیری
پادری، مولوی اور نیچری سارے بھاگے
تاب لائے نہ کوئی دیکھ وہ جرأت تیری
تو محمد کا پیارا ہے خدا کا رسول ؛ اس لئے ہوتی عالم میں ہے شہرت تیری
دوستوں پر جو کرم ہے تو تعجب کیا ہے ؛ دشمنان تیرے جو ہیں ان پہ ہے رحمت تیری
دھوم آتا ہے چلا حق کی بشارت دیکی ؛ بادشاہ کپڑوں سے ڈھونڈیں گے برکت تیری
ہے وہی بندہ رب اور نبی کا امت ؛ اپنے دل میں جو سدا رکھتا ہے الفت تیری
میں سمجھتا ہوں یقیں مرتد و ملعون اس کو ؛ دل میں جو اپنے رکھے میرزا کلفت تیری
فکر ہے دین کا تجھ کو تو ہے غلام احمد ؛ نام ہے جیسا ترا ویسی ہے خدمت تیری
دین کے کام میں تو عمر گھٹائی اپنی ؛ اس بڑھاپے میں بھی اللہ ری ہمت تیری
خاکپا تیرا ہوں تو مجھکو بلالے در پر ؛ اب ستاتی ہے مجھے ہر گھڑی فرقت تیری

راقم۔ سید رسول بخش احمدی۔ المتخلص خاکپا۔ مدرس مدرسہ کیرنگ کلعہ خورد

ایک مکی عرب کا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا

اور اس کی شہادت

امابعد۔ عرض کرتا ہے۔ امیدوار رحمت تواب احمد رشید نواب مجھ کو ایک زمانہ ہوا کہ ہندوستان میں وارد ہوں۔ ہر قسم کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق رہا۔ ازاں جملہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے متعلق بہت کچھ مختلف باتیں سنتا رہا۔ موافق بھی مخالف بھی۔ مگر بکثرت ان کے مخالف ہی رائیں سنتا رہا۔ چونکہ ان کی کوئی تصنیف و تالیف کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اور زیادہ تر مخالفوں سے ہی ملنا جلنا رہتا تھا۔ اس لئے میں بھی انکار و مخالفت پر تلا ہوا تھا۔ مگر صرف زبانی جمع خرچ تھا۔ یعنی کبھی قلم نہیں اٹھایا۔ اور الحمدللہ زبان سے بھی کبھی کوئی سخت کلمہ شاید نہ نکلا ہوگا۔ مگر پھر مخالفت تھی۔ مجھ کو بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہوا جبکہ میں نے مکہ معظمہ میں ایک خواب دیکھا تھا جس میں میں نے امام مہدی علیہ السلام سے بیعت کی تھی۔ اور اس خواب کا ظہور کا ہمیشہ منتظر رہتا تھا۔ اس کے بعد میں نے متعدد مقامات و مختلف اوقات میں کچھ آوازیں سنیں۔ کچھ خواب دیکھے۔ مگر حضرت اقدس کی خبر بھی جب تک میرے کان میں نہیں پہنچی تھی۔ رفتہ رفتہ جب ہندوستان میں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے سنا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں ہیں جنہوں نے دعوے مسیحیت و مہدویت کیا ہے تو یہ بات کچھ ایسی بھیانک اور غیر مانوس معلوم ہوتی تھی۔ کہ اندازہ سے باہر ہے۔ اور خاصکر مخالفین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوا۔ مگر اذا اراد اللہ امرا ھیأ اسبابہ کے موافق حق کی روشنی مجھ پر ظاہر ہوئی۔ جب میں پنجاب میں پہنچا۔ تو قریب تین ماہ کے امرتسر رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی حضرت اقدس کے مخالفین ہی سے زیادہ تر ملنے کا اتفاق رہا۔ جن سے بجز مخالفت کے دوسری بات ہی نہیں سنتا تھا۔ الغرض ایسی حالت میں ایک جماعت احمدیہ میں سے دو ایک شخصوں سے حیات و وفات مسیح کے متعلق کچھ نیم گفتگو سی ہو کر رہ گئی۔ بحث ناتمام رہی۔ دوسرے روز پر ملتوی ہوئی۔ دوسرے روز بھی کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔ شب کو میں نے حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا اور جن لوگوں سے مباحثہ ٹھیرا تھا۔ بلا تامل یہ کہدیا کہ اس کا فیصلہ خاص دن میں جا کر جناب مرزا صاحب سے ہی ہوگا۔ جیسے میرے دل میں اس جوش کے ساتھ یہ ارادہ ہوا۔ کہ جس قدر جلدی ہو سکے قادیان پہنچوں یہاں تک کہ میں قادیان پہنچا۔ راہ میں بلکہ پہنچ کر بھی بہت سی باتیں میرے دل میں کھٹکتی تھیں مگر پہنچتے ہی وہ باتیں خود بخود دل سے نکلنی شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ بجز حسرت یا [illegible] نہ رہ گیا۔ مختصر کہہ سکتا ہوں۔ قادیان دارالامان میں پہنچ۔ دوسرے روز حضرت اقدس (روحی فداہ) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا۔ جو کیفیت مجھ کو حاصل ہوئی۔ اس کو موافق کے لئے میں ان لفظوں میں ادا کر سکتا ہوں (زبان حال نہ قال) یا کسی کا شعر ہے۔ ؎

کشف ہے تجھ سے کیا کہوں زاہد ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

بدرگی پیشانی چو شعر لکھا ہوا ہے۔

چہ گویم با تو از دل [illegible] قادیانی

دوا ہے شفا ہے غرض دارالامان بہشتی

بالکل سچ ہے۔ میری زبان پر یہ شعر بے ساختہ جاری رہتا۔ دوسری بار جو حضرت اقدس سے نیاز حاصل ہوا تو مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور میں نے بیعت کر لی۔ اس وقت میری زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے فرمائے (ہذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلہا ربی حقا)۔ اس کے بعد میں موافق عادت کے دوپہر کو سو گیا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں ہماری رائے تجھ کو ابھی بیعت کرنے کی نہیں تھی۔ ہم چاہتے تھے کہ اپنے شکوک پورے طور پر رفع کر لیتے۔ تو بہتر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں ایسے شکوک ہی نہیں رہے جن کے ازالہ کی ضرورت ہو۔ دوسرے روز میں نے یہ خواب آپ سے عرض کیا۔ کہ واقعی ہمارے دل میں یہی بات تھی کہ جو تو نے دیکھی۔ اس کے بعد آپ نے مہتمم کتب خانہ کو حکم دیا کہ جو تصنیف یہ مانگوں مجھ کو دی جاوے۔ چنانچہ اکثر تصنیف میں نے لیں۔ ازاں جملہ حمامۃ البشریٰ ہے جس کو میرے ساتھ خاص تعلق ہے اس کی تعریف سے تو میری زبان قاصر ہے صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ فقط ایک یہ کتاب تمام جہان کے لئے کافی ہے۔ اور واقعی یہ تحریر اور یہ تحریر خارق عادت سوائے معجزہ کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مخالفین کو نظر نہیں آتا۔ بجز اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ (ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور) یہاں پہنچ کر مجھ پر جو کیفیتیں وارد ہوئیں۔ ان کا بیان میں نہیں کر سکتا۔ وفات مسیح جس کا میں سخت مخالف تھا۔ اس کے متعلق مجھ کو عجیب عجیب مضامین سوجھنے لگے۔ اور مجھ کو خود یہ امر محسوس ہوتا ہے کہ ایک چشمہ فیض ہے۔ جو میرے دل پر گر رہا ہے۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے پیش کش ناظرین ہے۔ میں دوپہر کو ایک روز حسب عادت سو کر جو اٹھا تو یہ مضمون میرے دل میں جوش مار رہا تھا۔ اور یہ ساری عمر میں پہلا اتفاق تھا۔ یکایک میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی کیا ضرورت ہے۔ تو میرے خیال میں مندرجہ ذیل امور ہی معلوم ہوتے ہیں۔

اول تو یہ کہ آپ اپنے پیروؤں کو کافروں پر غلبہ بخشیں۔

دوم یہ کہ اپنی شریعت کو دوبارہ قائم کریں۔

سوم یہ کہ تثلیث کا ابطال کریں۔ اب اس کی **تفصیل سنئیے۔**

پہلی شق تو اس وجہ سے باطل ہے کہ تحصیل حاصل ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی وعدہ فرمایا ہے۔ دوم آپ کے پیرو آپ کے مخالفوں پر غالب پڑے ہیں۔ تو اب وہ دوبارہ تشریف لاویں۔ یا نہ لاویں۔ دوسری صورت کا بطلان یوں ہے کہ اب کوئی دوسری شریعت قائم کرنے والا نہیں آوے گا۔ رہا یہ کہ وہ شریعت محمدیہ ہی کو آکر مستحکم کریں گے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ ایک مجدد سے بخوبی نکال سکتا ہے چنانچہ نکالتا چلا آیا ہے۔ تیرہ سو برس سے اس کام کے لئے ایک جلیل القدر پیغمبر کو دو ہزار سال تک آسمان پر بٹھا کے اور اب اس کو نازل کرے اور میں بلا کسی استخفاف کے یہ کہتا ہوں کہ بھلا ان سے اپنی تو بہتری نہ ہو گئی اور سدا ناکامیوں سے ہی کام پڑا۔ تو بھلا دوسرے کی کیا سنبھالیں گے اور اپنے اتباع کو کیا عزت اور غلبہ بخشیں گے۔ ([illegible] کہ گستاخی است از عبارتش پیداست) اگر وہ اس قابل ہوتے۔ تو اسی وقت کچھ کر دکھاتے۔ مگر یہ تو اللہ میاں ہی کو منظور نہ تھا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنی اتباع کا غلبہ دیکھیں اور خوش ہوں اور اپنے دشمنوں کی ذلت دیکھیں۔ تو بھلا اب دو ہزار سال کے بعد کیا کریں گے کیونکہ نہ تو وہ دشمن جن کے ہاتھوں سے ان کو تکلیفیں پہنچیں۔ موجود ہیں کہ ان سے اگر بدلا لیں گے نہ کوئی دوسری وجہ ہماری سمجھ میں آتی ہے۔ رہی تیسری صورت۔ تو اس میں ان کی کوئی خصوصیت نہیں۔ جس عالم یا مجدد کو خدا کھڑا کر دیوے وہ اس کی بیخ کنی باحسن الوجوہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ مشاہدہ ہے تو یہ بھی کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے جو ان کے دو ہزار سال بعد آسمان سے تشریف آوری کی مقتضی ہو۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ان کا ابطال تثلیث کرنا ایک خاص اثر رکھے گا اس وجہ سے کہ ان کو ہی خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ تو جب وہ خود ان کے اس عقیدہ کا بطلان ظاہر کریں گے۔ تو بہت کچھ اثر مترتب ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس بات پر دلیل کیا ہوگی کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم سلام اللہ علیہ ہیں جن کو ہم خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔ کیونکہ ان کے نزول آسمانی کو اگر مان لیا جاوے تو اس وقت تمام دنیا تو موجود ہوگی نہیں اگر ہوگی بھی تو بالفرض متعدد اشخاص ہی ہوویں گے۔ تو ان کی تصدیق کون کرے گا۔ نہ ماننے والے جب نہ مانیں گے پھر ایک فضول سے بات ٹھہری۔ اور ان کا دوبارہ آنا لغو سا ہو گیا۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا یہ امر ممکن نہیں۔ تو اس کا

جواب ہم یہ دیں گے۔ کہ امکان تسلیم وقوع آپ [illegible] ہم خواہ مخواہ تسلیم کر لیں اور جب امکان ہی پر آ گئے تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم میں سے کسی کو خدا یہ شرف بخشے۔ اور مسیح ابن مریم بنا دے جب یہ بھی ممکن ہے اور وہ بھی۔ تو جو عقل سے زیادہ اقرب ہوگا۔ ہم تو اس کو ہی پسند کریں گے۔ اب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سب سے اول یہ دریافت کرتے ہیں۔ حضرات مکفرین سے کہ حضرت اقدس نے ارکان دین میں سے کسی رکن کا نعوذ باللہ انکار کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ حاشا و عن ذالک۔ اچھا اصول دین میں سے کسی اصل کے ساتھ مخالفت کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ پانچوں ارکان اسلام کو وہ مانتے ہیں۔ نیز جو ایمان کے مسائل ہیں۔ اگر ان کی بابت حضرات مکفرین کی مخالفت ہے۔ تو صرف ایک مسئلہ حیات و وفات مسیح میں ہے۔ تو کیا کوئی شخص ہم کو یہ بتا سکتا ہے۔ کہ حیات مسیح علیہ السلام کا اقرار کرنا ارکان اسلام میں سے ہے یا اصول دین میں سے ہے ہرگز نہیں۔ پھر اس کے انکار سے انسان کافر کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی اور وجہ اس کے علاوہ ہو تو کوئی صاحب ہم کو سمجھا دیں۔ کیونکہ اصول و فروع میں حضرت مرزا صاحب کا وہی طرز عمل ہے۔ جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا و صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کا تھا۔ وہ مدعی نبوت تشریعی نہیں سرور کائنات کے ختم نبوت سے انکاری نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اتباع کو اپنا فخر سمجھتے ہیں اور انہی کے غلامی کا دم بھرتے ہیں پھر یہ کفر کہاں سے آگیا کوئی صاحب یہ معما حل کر دیوے تو بڑی ہی مہربانی ہو۔ افسوس دنیا میں انصاف نہیں ہے۔ مگر میں اوروں کو تو بعد کہوں گا۔ پہلے میں خود ایسا تھا۔ مگر الحمد للہ مجھ میں اللہ تعالیٰ نے تحقیق کا مادہ ایسا رکھا ہے کہ جب تک خوب چھان بین نہیں کر لیتا۔ کوئی حکم قائم نہیں کرتا۔ اگرچہ میں مخالف ضرور تھا مگر نہ ایسا۔ خواہ مخواہ کوئی حکم لگاتا۔ چنانچہ اس کا انجام یہ ہوا کہ آج سے چوبیس پچیس روز پہلے میں مخالفین کے گروہ میں تھا اور آج اپنے آپ کو ایک جان نثار غلام و خادم سمجھتا ہوں اور اس پر مجھ کو فخر اور ناز ہے یہ کس چیز کی برکت ہے تحقیق کی فقط میں آج بیس روز سے حضرت اقدسؑ کی تصانیف لطیفہ کا مطالعہ کر رہا ہوں اور بڑی کوشش اور جانفشانی سے دیکھتا ہوں اور شب و روز اسی میں مستغرق رہتا ہوں کہ کوئی بات تو ایسی نظر پڑے۔ جس سے شبہ ہی کسی قسم کا وارد ہو سکے۔ مگر مجھے اس وقت تک ایسی کوئی بات نظر نہ آئی۔ آخر کو میں نے یہ سمجھ لیا کہ یا تو مخالفین کو خدا نے عقل سے بے بہرہ کیا ہے اور یا مجھے وہ باتیں نظر نہیں آئیں جن کی وجہ سے تکفیر کی جاتی ہے مگر یہ تکفیر حقیقتاً تکفیر سیئات ہے کیونکہ چونکہ اللہ تعالے کا وعدہ ہے (ویکفر عنکم سیاتکم) کا تو تمہارا وہ کام ہی نہ نکل رہا ہے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ (چشم بد اندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر) اے لوگو۔ خدا سے ڈرو قیامت آنے والی ہے خدا کو کیا جواب دو گے کیونکہ دیکھو کہ اگر بالفرض حضرت اقدس نے جو دعوے کیا ہے وہ غلط ہی ہو تو ہم کو یہ بتا دو۔ کہ ان سے بیعت کر لینے سے قیامت میں ہم پر کیا وبال پڑے گا۔ کیوں کہ وہ شرک کی تعلیم نہیں کرتے۔ خدانخواستہ راہ ضلال نہیں بتاتے پھر ہمارا کیا نقصان ہوا ان کو ماننے سے اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچے نکلے تو بتاؤ قیامت میں ذلت و حسرت کون اٹھائیگا۔ بہرحال در صورت صدق دعوے ہمارے پانچوں بلکہ دسوں گھی شکر میں اور در صورت کذب ہمارا گرہ سے کیا خرچ ہوا؟ کچھ بھی نہیں رہا۔ تم تو دونوں حال میں [illegible]۔ اب بتاؤ کون اچھا ہم یا تم۔ انصاف سے کام لینا چاہیے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ جو کچھ فرماتا ہے۔ اپنے کلام پاک میں وہ فرمان مثال و نظیر ہمارے لئے ہوتا ہے۔ دیکھو مومن آل فرعون کا قصہ خدا نے بیان فرمایا وہ کیوں ہمارے لئے دیکھو کیا فرماتا ہے۔ (وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم) یہ تعلیم خداوندی ہے کیوں نہ ہم بھی ایسا کہیں اور کریں۔ اگر اس میں کوئی نقص ہے تو ہم کو بتاؤ ورنہ تم ہمارا کہا مان جاؤ۔ اب ہم ایک معیار اور بتاتے ہیں۔ دیکھو ان کی تعلیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ملا کر دیکھو اگر ایک ہے۔ تو پھر ماننے میں کیا عذر ہے اور اگر اس کے خلاف ہے۔ تو بے شک پھینک دو بلکہ ہم کو بھی وہ مخالفت بتا دو۔ تو ہم بھی اس سے رجوع کریں۔ مجھے ایک زمانہ تک حیات و وفات مسیح کے متعلق بڑا اشتباہ رہا۔ مگر غور کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ بھی نہیں اور واقعی قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے۔ جس سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو سکے۔ جس قدر آیتیں ہیں ان سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہود کا جو دعوے ہے کہ ان کو صلیب دی گئی تھی۔ غلط ہے بلکہ اپنی طبعی موت سے مرے مثلاً آیۃ کریمہ (انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ) اس میں ایک تو توفی ہے۔ ایک رفع الی اللہ ہے۔ ایک تطہیر ہے ایک متبعین کو مخالفین پر غالب کرنا ہے۔ ہر ایک ان میں سے واقع ہو گیا اور جس ترتیب سے یکے بعد دیگرے لفظا واقع ہیں۔ اسی طرح سے یکے بعد دیگرے ظہور میں آئے۔ پہلے توفی ہوئے۔ پھر رفع ہوا پھر تطہیر ہوئی اور پھر آپ کے متبعین کو بھی غلبہ ہو گیا۔ اب بتائیے۔ کہ وہ تشریف لا دیں گے کیوں اور کیا ضرورت باقی رہی ہے۔ دوسری آیت

(فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم)

یہ صاف ظاہر ہے کہ قیامت سے تعلق رکھتی ہے اور یہاں وفات کے معنے موت ہی کے ہیں پھر دوسری آیت میں توفی بمعنی رفع مع الجسم العنصری کیسے ہو جاوے گا۔

تیسری آیت (وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ) اس میں صاف ظاہر ہے کہ موت کی نفی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ اس بات کی نفی کی گئی ہے۔ کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ رہی آیت (وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیہم شہیدا۔) اس آیت میں ضمیر حضرت مسیح کی طرف عائد ہونے میں کلام ہے کسی نے قرآن کی طرف راجع کیا ہے۔ کسی نے آنحضرتؐ کی طرف کسی نے حضرت مسیح کی طرف۔ اکثر مفسرین نے اسی ضمیر کے مرجع میں اختلاف کیا ہے پھر ہم کیوں کر خواہ مخواہ حضرت مسیح کو ہی مرجع ضمیر ٹھہرا لیویں۔ اور کم از کم جب مفسرین کا اختلاف ہو گیا۔ تو کسی صورت سے نتیجہ نہیں رہا کیوں کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ اور کچھ مہربانی فرما کر کوئی شخص ہم کو اس آیت کے معنے ہی ذرا سمجھا دیویں۔ کہ وان من اہل الکتاب سے کیا مراد ہے آیا کہ دنیا میں جب سے اہل کتاب کا وجود آیا ہے۔ قیامت تک جس قدر ہوئے اور ہوویں گے۔ ان کی موت سے قبل تو یہ تو یقیناً باطل ہے۔ کیوں کہ کروڑوں اہل کتاب مر گئے۔ بے ایمان لائے ہوئے اور مرتے چلے جاتے ہیں اب یہ کہو کہ ان کے نزول من السماء کے وقت جس قدر اہل کتاب روئے زمین پر موجود ہوویں گے۔ سب آپ پر ایمان لاویں گے تو یہ بھی محال ہے۔ کیوں کہ تمام روئے زمین کے اہل کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو ایمان لاتے نہیں حضرت مسیح پر کیسے ایمان لے آویں گے۔ نیز خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ اور یہ فرمانا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ صاف بتلا رہا ہے۔ کہ کافروں کے فرقے قیامت تک رہیں گے۔ اگر آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنے کئے جاویں کہ سب حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے۔ تو اس سے قرآن شریف کے بیان میں اختلاف لازم آتا ہے۔ گویا وہ کسی جگہ کچھ کہتا ہے اور دوسری جگہ اس کے مخالف بیان فرماتا ہے بھلا غور تو کرو کہ جب ان کو صاحب شریعت بنا کر بھیجا گیا تھا۔ تو اس وقت تو ایک آدمی بھی ایمان نہیں لایا اور اب تمام روئے زمین کے یہود ایمان لے آئیں گے اور جبکہ ہم یہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ یہود نے ٹھوکر کھالی۔

اور ان کی کتاب میں جبکہ یہ لکھا ہے کہ مسیح اس وقت آویگا جب ایلیا آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ ایلیا نہیں آیا لہذا وہ مسیح کو بھی نہیں مانتے کیونکہ وہاں تو ایلیا کا مثیل آیا۔ اور کتاب میں نفس ایلیا لکھا تھا تو ہم کہتے ہیں جب ہمارے پاس ایک یہ نظیر بھی موجود ہو تو کیا وجہ کہ ہم ان کی طرح مسیح کے آسمان سے نازل ہونے کے منتظر ہیں اور جب وقت ہاتھ سے جاتا رہے۔ کف افسوس ملنے کے سوا اور کچھ بھی نہ آسکے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے اور بنظر خیر خواہی ہم لوگوں کے لئے یہ لکھتے ہیں۔ (فمن یشاء فلیؤمن ومن یشاء فلیکفر) مجھے تو امید ہے کہ جو شخص میری اس تحریر کو بنظر انصاف دیکھیگا وہ ضرور انشاء اللہ تعالیٰ اسی سے فائدہ اٹھائے گا ویسے رہی ہٹ دھرمی اور ضد۔ تو اس کا علاج کوئی نہیں اس کا علاج خدا کے ہے اور پھر جب وہ شخص یہ کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ کھلے نشان اپنے ساتھ رکھتا ہوں چنانچہ کسوف و خسوف جس کو تمام دنیا نے دیکھا اور جس کا منتظر ایک جہان تھا وہ بھی وقوع میں آگیا۔ پھر اس کے ماننے میں کیا تامل ہو سکتا ہے۔ اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کو نشانوں کی حاجت کیا ہے حضرت صدیق اکبر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا نشان طلب کیا تھا اور واقعی صدیقیت اسی سے تو عبارت ہے کہ بلا کسی نشان و معجزہ کے دیکھے ایمان لے آئے ورنہ ان میں اور دوسروں میں جو نشان یا معجزہ دیکھکر ایمان لائے فرق ہی کیا رہتا۔ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ ہم نے خدا کے اس مامور کو بدون کسی نشان طلب کرنے اور دیکھنے کے مانا اور قبول کیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم کو خدا ابھی قبول کریگا اور ضرور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور واقعی نشان طلب کرنا تو میرے خیال میں ضعف یقین کی دلیل ہے کیونکہ حق تو اپنے ساتھ ایک ایسی روشنی رکھتا ہے۔ جس کا اثر فوراً قلب پر پڑتا ہے۔ بشرطیکہ ذرا سی بھی صلاحیت و قابلیت ہو ورنہ وہ (فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضاً) والا مضمون ہو جاتا ہے نہ کوئی نشان فائدہ دیتا ہے نہ کوئی معجزہ۔ جیسا کہ ابو جہل وغیرہ میں مشاہدہ ہے۔ وقس علی ہذا اللّٰہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔ اور ہم کو تو زیادہ اس بات کا خیال ہے کہ ڈنکل گیا سانپ اب لکیر پیٹا کر والا مضمون نہ ہو جائے (یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ) نہ کہنا پڑے۔ ہائے افسوس وہ پیر جو اپنے مریدوں کو سوائے شرک کے اور کچھ تعلیم نہیں۔ دنیا کے کئی قبر پرست بکرا گدا یا غوث یا قطب یا اللہ کے بدلے پکارنے والے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے والے تو لوگوں سے بیعت لیویں اور لوگوں کو بھی ان سے بیعت کرنے میں کوئی تامل نہ ہو۔ اور ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو مامور من اللہ بھی کہتا ہے اور تعلیم بھی وہ ہی دیتا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اس سے انکار ہو اور اس پر کفر کے فتوے دئے جاویں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اب میں اس رسالہ کو اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ شاید اس سے کسی کو فائدہ پہنچ جاوے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ قریب ہے کہ تم میرا کہا یاد کروگے اور میں اپنے کام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں وہ سب کے حال سے خوب آگاہ ہے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین حررہ الراجی عفو ربہ التواب احمد رشید نواب الاحمدی کان اللہ لہ وذالک فی ۴ من شہر ربیع الاول ۱۳۲۴ھ من ہجرۃ من لہ العز والشرف۔ بقریہ قادیان من اقطار پنجاب۔ ضلع گورداسپور۔ فقط

نجیب آباد میں طوفان بدتمیزی

جن لوگوں کو اخی المکرم اکبر شاہ خان صاحب احمدی ہیڈ مولوی انگلش اسکول نجیب آباد اور حکیم احمد اللہ خان صاحب نجیب آبادی کے مباحثات اور مناظرانہ مضامین سے واقفیت حاصل ہے وہ کس قدر بخوبی اندازہ فرما سکتے ہیں کہ نجیب آباد والوں کے دل حقانیت کے قبول کرنے کے لئے کس قدر ناقابل ہیں آجکل جناب اخی المعظم حضرت منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر بدایونی وارد حال نجیب آباد کے بھی آنے سے شہر کے عام آدمیوں کے دلوں میں رنج کی آگ بھی بھڑک اٹھی کہ ایک لعنت کائیں کائیں کرکے چاروں طرف سے آمادہ یورش ہوگئے۔ ہم احمدی لوگوں نے نہایت تہذیب و سنجیدگی کے ساتھ مختلف طریقوں سے اس امر کا اعلان کیا کہ تم اپنے مولویوں کو اس بات پر رضامند کرو۔ کہ وہ مناسب طریقہ سے افہام تفہیم کریں۔ اگر ہمارا غلطی پر ہونا ثابت ہوگیا تو پھر تمہاری یہ شورش بھی ایک حد تک جائز ہو سکے گی۔ مگر بالتحقیق یہ وحشیانہ پن کی باتیں قابل اعتراض اور انصاف سے بعید ہیں چنانچہ اخبار بدر میں بھائی اکبر نجیب آبادی نے اپنا چیلنج بھی شائع کرا دیا جو ناظرین بدر کی نظر سے ضرور گذرا ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ نے کچھ ایسے قفل دلوں پر لگا دئے ہیں کہ نجیب آباد والے راہ حق پر کسی طرح آنا ہی نہیں چاہتے۔ بتاریخ ۲۷۔ اپریل بروز جمعہ نجیب آباد کی جامع مسجد میں ایک نظم جس کو کسی طرح نظم نہیں کہ سکتے (ردیف و قوافی اور وزن کسی چیز کا جس میں پتہ نہیں چلتا) پڑھی گئی جس میں حضرت اخی المعظم منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر بدایونی احمدی کو برا کہنے کی خاص طور سے کوشش کی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ رزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ ان احمدی لوگوں سے سلام علیک ترک کردو۔ اور ان کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ بھی موقوف کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ دراصل یہ مینی لوٹرین آسمانی شیردل کا اپنی گیدڑ بھبکیوں سے کچھ نہ کر سکینگے اور شہر کے منصف مزاج ذی عقل لوگوں کے سوا ان پست فطرت جہال کو ابھی سے شرمندہ ہونے کا موقع مل رہا ہے اور یقیناً ذلیل ہوں گے بھائی مضطر صاحب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر اور ذی لیاقت شخص ہیں اور آپ وہ مضطر بدایونی ہیں جو اپنے کمال شاعری اور جادو نگاری کے سبب ملک میں اعلیٰ درجہ کی شہرت رکھتے ہیں اور انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بڑے بڑے معرکے سر کئے ہیں۔ بھائی اکبر نے باوجودیکہ وہ آجکل اپنی ہمشیرہ کی سخت علالت اور چند دیگر پریشانیوں میں مصروف ہیں بھائی مضطر کے متعلق جامع مسجد میں نظم پڑھے جانے کا حال سنکر ان کو ایک خط لکھا اور اس میں ایک قطعہ بھی فی البدیہہ قلم برداشتہ لکھا۔ صرف وہ قطعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ احمدی بھائی ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا ہم کو استقامت عطا کرے۔

قطعہ

مرے پیارے مرے مضطر مرے مونس مرے ہمدم
سنا ہے کچھ اثر جہال کے دل پر نہیں ہوتا
وہ آمادہ ہیں سب ملکر تیری ایذا رسانی پر
ہوا ہے جب سے برپا کم یہ شور و شر نہیں ہوتا
مری خواہش ہے خاموشی سے تو خاموش کر ان کو
کہ گیڈروں کے مقابل کوئی شیر نر نہیں ہوتا
عدو کی بدزبانی سے نہیں گھٹتا کبھی رتبہ
کہ قیمت میں کبھی بغدے سے کم خنجر نہیں ہوتا
شغال و سگ کی جانب ملتفت ہوتا نہیں ضیغم
خیال عاقل کو کچھ پاگل کی باتوں پر نہیں ہوتا
عدو کے مبلغ علم ولیاقت سے ہیں سب واقف
اثر جہال کی باتوں میں رتی بھر نہیں ہوتا
گدھا جس پر کتابیں ہوں لدی عالم نہیں ہرگز
کہ چوپایہ کبھی انسان کا ہمسر نہیں ہوتا
خدا کی معرفت کچھ مولویت کو نہیں لازم
کوئی دنیا کی سیاحی سے اسکندر نہیں ہوتا
تجھے غیروں سے کیا نسبت وہ ہمرتبہ نہیں تیرے
کہ قیمت میں برابر لعل کے پتھر نہیں ہوتا
اگر بزدل نہیں ہیں وہ تو بتلایئے کوئی باعث
مقابل کوئی کیوں ان میں سے اے مضطر نہیں ہوتا
مرا چیلنج شائع ہو چکا ہے بدر میں چھپکر
مگر کوئی مقابل شہر کے اندر نہیں ہوتا
کسی سے سن بھی لیتا ہوں کہ تو رنجیدہ خاطر ہے
تو سچ آرام حاصل مجھ کو اے مضطر نہیں ہوتا
یہ وقت امتحان ہے ای بیادر مستقل رہنا کہ کم ہمت کبھی دنیا میں شیر نر نہیں ہوتا
نتیجہ نیک ہی جہال کی یورش کا نکلیگا فساں پر جب نہیں گستا روز خنجر نہیں ہوتا
نجیب آباد والوں کی کمینہ پن کا شکوہ جب تجھے ہوتا کہ جب مع خوبیاں اکبر نہیں ہوتا

الراقم۔ عبد العلیم خاں احمدی۔ نجیب آبادی

احمدی احباب کے حالات

لاهور - برادر ظفر حسین صاحب امتحان ہاسپٹل اسٹنٹ میں کامیاب ہوکر میانمیر میں ملازم ہوئے۔

دهلی - عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ۔ احمد مسیح اندھے عیسائی نے حضرت مسیح موعود کو جو مباحثہ کے واسطے چیلنج کیا ہے اس کا جواب میر قاسم علی صاحب نے خوب دیا ہے۔ اُمید ہے کہ عیسائی صاحبان اس کو پسند کریں گے۔ میر صاحب لکھتے ہیں کہ مسیح کے ساتھ مباہلہ کے واسطے اصل تو خود مسیح ہی چاہیئے پر ۲۰۰۰ برس کا مردہ زندہ ہو۔ اور یسوع کا آسمان پر جانا ایک وہمی اور خیالی افسانہ ہے۔ اس واسطے بطور تنزل اس کے نائب یعنی پوپ کو مباہلہ کے واسطے بلا لو۔ اور اگر پوپ کی ہمت نہیں پڑتی۔ تو کسی ہندوستان کے بشپ کو ہی یہ پیالا پلاوٴ۔ ہم شوق کے ساتھ انتظار میں ہیں کہ پادری صاحبان اب کیا کرتے ہیں۔

زمین کو کیا ہو گیا؟

سان فرانسسکو میں زلزلہ اور آتش زدگی کی تباہی کی خبریں تازہ ڈاک ولائت میں آئی ہیں ولائت کا انگریزی نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ ایک ہی رات میں یہ شہر نینوا اور ھور کے کھنڈرات کے ساتھ مل گیا ہے پنجاب کی تباہی ایسی سخت نہ تھی۔ جیسی کہ یہاں ہوئی۔ ایک عظیم الشان دولت مند شہر آناً فاناً خاک سیاہ ہو گیا ہے۔ پانچ ہزار آدمی مر چکے ہیں۔ دو لاکھ اشخاص بے خانماں پھر رہے ہیں۔ ۶۰ کروڑ روپیہ کے قریب کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ بہت سے شہر اور گاؤں تباہ ہو چکے ہیں۔ لیکن تار ڈاک کا انتظام درست نہ ہونے کے سبب کچھ تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ پہلے تو عالم لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ زمین کا نہ رونہ ابتدا میں جوش میں تھا اور زلازل اور آتش فشانیاں واقع ہوتی تھی۔ اور رفتہ رفتہ زمین کا چھلکا پختہ ہو گیا ہے۔ مگر اب تو یہ سب باتیں غلط معلوم ہوتی ہیں۔ علم زلزلہ کے عالم زلزلہ واقع ہونے کے بعد کہہ سکتے ہیں کہ یہ کیوں آیا مگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ قدیم الایام کے پہاڑ اسی طرح ساکن کھڑے رہیں گے یہ مصیبت کا دن ہم پر اس طرح آیا ہے جس طرح چور رات کے وقت آتا ہے۔

لاهور سے بشپ صاحب کی زیر نگرانی جو رسالہ مذہبی نکلتا ہے اس میں آیا ہے کہ حبشے اس بات کا رونا رویا ہے کہ پارلیمنٹ میں ۲۰۰ ممبر زیر اثر جنہیر سے بمشکل ۱۰۰ بھی کلیسائے انگلستان کے سچے حامی نہیں ہیں۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کیوامراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑہے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں پیپ ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ وہ اسم با مسمی ہیں جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دیکھنے میں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بداعمالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کی شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پھول پر کر دیتی ہیں پس کمزور کیلئے آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لیب گن ضلع ...

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ہے (ساڑھے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ: مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینجر روزانہ اخبار عام لاہور۔

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اسی بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے۔ بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے۔ آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دھڑ جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اسکو گرم کر دیتی ہے۔ پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلاء تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے۔ تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے۔ تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے۔ اور مرض دور ہو جائے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) اس کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنے معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد۔ کونین ڈامیانہ۔ کوکا نخس۔ دامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں انکے استعمال سے جریان۔ احتلام سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ۔ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی شیشی ۴۲ گولی معہ محصولڈاک عہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنے کا پتہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش۔ مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ضعفِ بصارت کے لئے سچا تریاق

سرمہ جست

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرضی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں۔ اور نہ کسی جنگلی سنیاسی کا بنایا ہوا ٹوٹکا ہے۔ البتہ اس کا جزو اعلیٰ جست ہے۔ جو تمام کے تمام حکمائے سلف و حال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے۔ اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجب برکت سمجھ کر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ کہ ضعف بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کر کے فائدہ اُٹھادیں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ اور بلاضرورت بھی ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کر کے فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہیئے۔

صرف ایک پوڑیہ کے خریدار معہ محصول ڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجدیں۔

قیمت فی پوڑیہ ۶ ماشہ صرف چار آنہ (۴/) - پوری ایک درجن پوڑیہ کے خریدار سے صرف دو روپے (عہ)

محصول بذمہ خریدار

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشار کارخانہ رفیق الصحت لاہور

چھپہ پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR – QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۲۱

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۲۱

۲۹- ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق

چہ گویم با تو گرآئی چہا در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	ای جہان منتظر خوش باش کامد دستان	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

فہرست مضامین

صفحہ ۱- دو عظیم الشان نشان
صفحہ ۲- خدا تعالیٰ کی تازہ وحی
میڈیکل اسکول لاہور کے خارج شدہ طلباء کو حضرت مسیح موعود کی نصیحت
صفحہ ۳ و ۴ و ۵ و ۶
خط و کتابت
صفحہ ۷- اخبار بدر ایک لاکھ مفت براہین احمدیہ
صفحہ ۸- بشیر کی بشارت
صفحہ ۹ و ۱۰ خطبہ بروز جمعہ مورخہ ۱۱- مئی ۱۹۰۶ء
صفحہ ۱۱-
آنکھ کے پانی سے کچھ کرو اس کا علاج
آسمان اے دوستو اب برسا رہا ہے آگ
صفحہ ۱۲- ۱۳- ۱۴- رسیدزر و اشتہارات

دو عظیم الشان نشان

کوئی ہے جو ایمان لائے؟

ان دنوں میں دو پیشگوئیاں ایسی صفائی سے پوری ہوئی ہیں۔ کہ امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نیک بندے اُن سے ضرور فائدہ حاصل کریں گے۔ گو ازلی بدبخت ان میں بھی اپنی روگردانی کے واسطے کوئی نہ کوئی بجز اس کے ہی ڈالیں گے۔

(۱) اس کے متعلق آئندہ کسی اخبار میں مفصل درج ہوگا۔ سردست مناسب نہیں سمجھا گیا کہ تھوڑی سی جگہ میں ایسے مضمون کو ختم کیا جاوے

(۲) مختلف زلازل کے متعلق جو کئی ایک پیش گوئیاں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل اُس بڑے زلزلے کے عنقریب ایک ایسا زلزلہ بھی آنے والا ہے جو دو دفعہ محسوس ہوگا۔ یہ پیشگوئی ۱۹- اپریل ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر اور نیز اخبار الحکم اور میگزین میں شائع ہوئی تھی۔ چنانچہ اس کے مطابق ۲۰- مئی ۱۹۰۶ء کو قریب پونے پانچ بجے شام کے دو دھکے زلزلے کے چند سکینڈ کے دقفہ کے ساتھ محسوس ہوئے۔ جن میں سے پہلا خفیف تھا۔ اور دوسرا تیز تھا۔

(مفصل آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدر

۲۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ رویا میں دیکھا کہ کوئی شخص طاعون کے متعلق کہتا ہے

"اب آپ پیچھا نہیں چھوڑتی"

۲۔ الہام ہوا۔

"زندگی کے آثار"

اس وحی الٰہی کی تھوڑی دیر بعد سیٹھ عبدالرحمان صاحب کا مدراس سے تار آیا۔ جس میں سیٹھ صاحب کی بیماری میں افاقہ کی خبر تھی۔ فرمایا۔ پہلے خدا کا تار پہنچا۔ اور پیچھے بندوں کا۔ اس الہامی خبر سے صرف یہ سمجھا گیا کہ جس مضمون کا تار روانہ کیا گیا تھا اس مضمون سے خدا نے اطلاع دیدی۔

۲۰ مئی ۱۹۰۶ء

۱۔ اِنّی مع الافواج اٰتیک بغتۃ

ترجمہ۔ میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤنگا

۲۔ اُریک زلزلۃ الساعۃ

اِنّی احافظ کل من فی الدار

ترجمہ۔ میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا۔ جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔

میں ان سب کی حفاظت کروں گا جو اس گھر میں ہیں

۲۲ مئی ۱۹۰۶ء

تُرَدُّ الیک انوار الشباب۔ سیاتی علیک زمن الشباب۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاءٍ من مثلہ۔ تُرَدُّ علیھا رَوحھا و ریحانھا۔

یعنی تیری طرف نور جوانی کا یعنی قوتیں جوانی کی رد کی جائیں گی اور تجھ پر زمانہ جوانی کا آئے گا یعنی جوانی کی قوتیں واپس دی جائیں گی [illegible] اگر تم اسے [illegible] سے اور انسان سے [illegible] تو اس کی نظیر پیش کرو۔ اور تیری بیوی کی بھی صحت اور تازگی رد کی جائے گی۔ فقط

ان الہامات کا باعث یہ ہے۔ کہ عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہوگئی ہے بجز دو وقت ظہر اور عصر کی نماز کے نیچے بھی نہیں جا سکتا۔ اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں۔ یا فکر کروں۔ تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔ جسم بالکل بیکار ہو رہا ہے اور جسمانی قوی ایسے مضمحل ہو گئے ہیں۔ کہ خطرناک حالت ہے۔ گویا مسلوب القوےٰ ہوں اور آخری وقت ہے۔ ایسا ہی میری بیوی دائم المرض ہے۔ امراض رحم و جگر دامنگیر ہیں۔ پس میں نے دعا کی تھی۔ کہ خدا تعالیٰ وہ مجھے پہلی قوت جوانی کے عالم کی عطا کرے۔ تامیں کچھ خدمت دین کر سکوں اور اپنی بیوی کی صحت کے لئے بھی دعا کی تھی۔ اس دعا پر یہ الہام ہوئے ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے۔ خدا تعالیٰ ان کے بہتر معنے جانتا ہے۔ صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحت عطا فرمائے گا اور نیز وہ توفیق عطا کریگا جس سے میں خدمت دین کر سکوں۔ واللہ اعلم بالصواب اور اس میں یہ بھی خوشخبری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کریگا۔

میڈیکل اسکول کے خارج شدہ طلبا کو حضرت مسیح موعودؑ کی نصیحت

میڈیکل اسکول کے جن طلبا نے اپنے اُستادوں سے ناراض ہو کر اتفاق کر کے مدرسہ جانا بند کر دیا ہے ان میں سے دو طالب علم (عبد الحکیم صاحب اور ایک اور) قادیان میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ۱۹ مئی کو حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ گذشتہ اور پرنسپل کا ۱۹ مئی تک داخل ہو جانے کی اجازت دیدینے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل اس قسم کی کارروائیاں گورنمنٹ کے ساتھ بغاوت کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور ان سے بچنا چاہیئے۔ میرے نزدیک اب تمہیں معاملہ کو ترقی نہیں دینا چاہیئے۔ اور پرنسپل صاحب کی اجازت سے فائدہ حاصل کر کے داخل ہو جانا چاہیئے۔ جن استادوں کے ساتھ تم نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ ان کو اندر ہی اندر ضرور تنبیہ کی گئی ہوگی۔ اور امید نہیں کہ وہ آئندہ تمہارے ساتھ بُرا سلوک کریں۔ گورنمنٹ ایسے لوگوں کو بغیر بازپرس نہیں چھوڑتی۔ گو عام اظہار ایسی بات کا نہ کیا جاوے علاوہ اس کے تمہیں چاہیئے۔ کہ اگر انہوں نے بداخلاقی کی ہے۔ تو تم ان سے اخلاق سیکھو۔ اور اگر تمہیں کبھی ایسی افسری کا موقعہ ملے۔ تو تم اخلاق کا برتاؤ اپنے شاگردوں اور ماتحتوں کے ساتھ کرو۔ اور جو قسمیں تم نے منہ پر کھائی ہیں وہ ناجائز ہیں۔ ناجائز قسم پر قائم رہنا گناہ ہے۔ خدا نے اسلامی شریعت میں یہی حکم دیا ہے۔ کہ ناجائز قسموں اور ناجائز اقراروں کو توڑ دیا جاوے۔ وقت کو ضائع کرنا اچھا نہیں۔ اپنے آپ کو پریشانی میں مت ڈالو۔ اور اپنے مدرسہ میں داخل ہو جاؤ۔

……

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور مادری زبان اسکی عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اسلئے میری رائے میں وہ مفید کتاب ہے قیمت بھی قلیل ہے

قیمت ۱۲ مرزا غلام احمد

خط وکتابت

یہ خطوط مولوی نوردین صاحب کی خدمت میں بعض احباب نے بغرض جواب بھیجے تھے۔ انہوں نے بہ سبب کم فرصتی کے حکیم فضل دین صاحب کو جواب لکھنے کے واسطے دئے۔ اور حکیم صاحب نے مفصلہ ذیل جوابات تحریر فرمائے ہیں۔

سوالات

جناب مولوی نورالدین صاحب۔ السلام علیکم

۱۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ جو خط آپ نے میری طرف لکھا ہے اس میں صرف السلام علیکم بھی نہیں لکھا۔ جو طریقہ سنت اور اہل اسلام کا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

۲۔ جو کہ آپ نے یہ عبارت لکھی ہے۔ ذبح میں حکیم ہے۔ او فروا الاوداج لفظ حکیم اور افروا کے کیا معنے ہیں۔ حدیث میں تو اوفروا نہیں ہے

۳۔ شراح نے لفظ اوداج سے جو جمع ہے۔ بطریق تغلیب کے ودجان اور حلقوم اور مری مراد لی ہے اور تمام فقہا نے متون اور شروح اور فتاوہ ہائے میں ذبح کے باب میں یہ چار عروق ذکر فرمائے ہیں اور آپ نے اوداج سے جو جمع ہے۔ صرف ودجان ارادہ فرمایا ہے اس کی کیا سند ہے۔

۴۔ دلیل مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کی بیسوں کتابیں میں لکھی گئی ہے اور اس خط میں لکھنے میں نہیں آئی۔ آپ کوئی دلیل صریح لکھیں۔ گو مجمل اور مختصر ہو۔

۵۔ آپ مسیح موعود سے جو احادیث میں مذکور ہے۔ مثیل مسیح مراد لیا ہے نہ عینی۔ اس کی کیا وجہ ہے اور سند۔ حالانکہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے جو مشہود بالخیریت ہیں۔ ہرگز کسی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ مراد مسیح بن مریم موعود سے مثیل ہے نہ عین۔

۶۔ لفظ نزول جو احادیث میں مذکور ہے۔ آپ اس سے بروز جو معنے مجازی ہیں مراد لیتے ہیں۔ نہ معنے حقیقی اس کی کیا سند ہے اور وجہ تعذر معنے حقیقی کے جو شرط ارادہ معنے مجازی کے ہوتا ہے کیا ہے۔

۷۔ رفع سے جو آپ رفع رتبی ارادہ کرتے ہیں نہ رفع جسمی۔ اس کی کیا سند ہے۔ حالانکہ کسی مفسر نے کسی زمانہ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ مراد رفع سے رفع رتبی ہے نہ رفع جسمی اور پھر وجہ تخصیص بالذکر رفع رتبی کے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ جو رفع کل انبیاء میں پائے جاتے ہیں اور پھر مرجع ضمیر رفعہ اور مرجع ضمیر ماقتلوہ کے متحد ہے۔ جو وہ جسم عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ ایک سے جسم اور دوسرے سے رتبہ ارادہ کرنا تعسف اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے اور بالکل غیر موجہ ہے اور یہی لفظ رفع کا جو موصول بہ الی ہے نص ہوتا ہے۔ رفع جسمی میں احتمال رفع رتبی کا نہیں رکھتا۔

۸۔ آپ جو معتقد وفات عیسیٰ علیہ السلام کے ہیں نہ حیات کے۔ اس کی کیا سند ہے۔ تمام مفسرین خصوصاً حضرت ابن عباس رض قائل حیات کے ہیں۔ اسی واسطے آیۃ میں قائل تقدیم تاخیر کے ہیں۔

۹۔ یہ آپ کو بوجہ احسن معلوم ہو کہ کل جوابات ان سوالات کے بنقل وسند و تفسیر اور حدیث اور کتب علما معتبرین کے لکھیں بلا نقل وسند بالکل مسلم نہ رکھیں گے اور جوابات عندیات واہیات وسفسطیات سے شمار کئے جائیں گے اور پایہ اعتماد سے ساقط اور باطل اعتبار کریں گے۔

۱۰۔ آپ کے مرید منشی محمد حسین نے زور شور سے کہا تھا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا باپ تھا جو وہ یوسف نجار ہے۔ اسی واسطے آپ کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ آپ نے تو انکار لکھا ہے۔

العارض فقیر نور اللہ من مقام آستانہ ضلع جھنگ۔

الجواب

السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ **قولہ۔** جو خط آپ نے میری طرف لکھا ہے۔ السلام علیکم نہیں لکھا۔ **اقول۔** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے السلام علی من اتبع الہدیٰ پ۱۶ یعنی جو سلام دعائے سلامتی پر مشتمل ہے وہ ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ جو مامورین مرسلین کی ہدایت کے تابع ہوں۔

قولہ۔ او فروا الاوداج صرف ودجان ارادہ فرمایا ہے

اقول۔ عربی میں دو پر بھی جمع بولا جاتا ہے۔ جیسے فاخرجہما مما کانا فیہ وقلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو۔ امام ثوری رح قطع ودجین کافی سمجھتے ہیں۔ حدیث میں انہار الدم ہے یعنی خون بہانا۔ گو مجرے طعام ہے نہ مجرے خون مجرے خون صرف ودجین ہی ہیں۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام

قولہ۔ دلیل مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے بیسیوں کتابوں میں لکھے گئے ہیں۔ مگر اس خط میں نہیں آئے۔

اقول۔ اول تو وہ دلائل اس قدر ہیں۔ کہ خطوط میں فی الواقع گنجائش نہیں۔ دوسرا آپ جب مانتے ہیں کہ بیسیوں کتابوں میں دلائل لکھے گئے اور آپ کو ان سے فائدہ نہیں ہوا۔ تو اب آپ کو مولوی نورالدین صاحب کا خط کیا مفید ہو سکتا تھا۔ تیسرا اگر اب بھی آپ کو ان دلائل کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو ان بیسیوں کتابوں کا دوبارہ مطالعہ فرماویں۔ چوتھا۔ اگر زیادہ طول معلوم ہو تو آپ الحکم ۳۰ جنوری ۱۰ فروری ۱۷ اپریل ۲۴ اپریل سنہ سے میرے مضامین ملاحظہ فرماویں

قولہ۔ آپ نے مسیح موعود سے جو احادیث میں مذکور ہے مثیل مسیح مراد لیا ہے۔ حالانکہ کسی نے صحابہ تابعین تبع تابعین سے مثیل کا لفظ نہیں لکھا۔

اقول۔ کیا آپ نے صحابہ تابعین تبع تابعین کے اقوال کو بالاستیفا دیکھ لیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ دوسرا صحابہ تابعین تبع تابعین نہایت ہی محتاط تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں لگایا۔ الفاظ پیش گوئی پر ایمان لائے۔ کیونکہ پیشگوئی کے معنے سوائے عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا اور وہ جب کسی مامور کو بھیجتا ہے۔ تو اس کو وہ اطلاع دیتا ہے تب اس کے اصلی معنے معلوم ہوتے ہیں۔

ان اللہ عندہ علم الساعۃ پ۲۱ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول پ۲۹ یعنی ہر ایک موعودہ ساعت کا علم خاص اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ سو وہ اپنے غیب پر کسی کو بھی غالب نہیں کرتا۔ ہاں کسی رسول کو اگر کوئی غیب تبلانا پسند کرے۔ تو اس کو وہ غیب تبلا دیتا ہے کیوں کہ وہ مامور حکم ہوتا ہے یعنی جس قدر اختلاف متعلق پیشگوئیوں کے یا سوائے اس کے ہوتے ہیں۔ ان کا فیصلہ کرنا اسی کا کام ہوتا ہے اور اسی کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے۔ پیشگوئیوں کے الفاظ محتمل المعانی ہوتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان کے معانی قبل از وقوع کئے ہیں۔ اور اس پر اصرار کیا ہے۔ ان پر فباؤ بغضب علی غضب کا فتویٰ لگ گیا ہے۔ یہود نے حضرت مسیح ع کو صرف اس لئے نہ مانا۔ کہ ملاکی نبی کی کتاب سے نزول ایلیا بجسدہ العنصری سمجھ کر اس پر اصرار کیا اور اصلی معنے عالم الغیب کے سپرد نہ کئے جیسے کہ آج کل کے مولوی بعینہ طابق النعل بالنعل یہی نزول بجسدہ عنصری کا جھگڑا کرتے اور پیشگوئی کا علم حوالہ بخدا نہیں کرتے۔

تیسرا۔ صحابہ تابعین تبع تابعین ائمہ اربعہ وفات مسیح پر متفق تھے جیسا کہ ان بیسوں کتابوں میں مفصل ثبوت موجود ہے۔ پھر وہ کس طرح بعینہ اسی مسیح کے منتظر ہو سکتے تھے۔ ایسا نادان کون ہے کہ ایک شخص کے مرنے کا بھی یقین کرے اور اس کے پھر آنے کا بھی۔ حالانکہ کوئی مردہ واپس نہیں آتا چنانچہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔ تو حضرت عمر رض نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ تو انہوں نے ممبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا۔ کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پجاری ہے۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور جو اللہ تعالیٰ کا پجاری ہے تو اللہ حی ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل پ۴ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول سے بڑھ کر نہیں۔ اور کل رسول مر چکے ہیں۔ صحابہ اس آیت کو سن کر ایسے حیران ہوئے کہ گویا آج ہی یہ آیت نازل ہوئی اور لگے ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور ایک دوسرے سے سن کر اس آیت کو براہ

تعجب ہو ہر نے۔ بخاری مصری ص ۱۰۵ جلد اول۔ کیا اب اس سے صحابہ کا اتفاق مسیح کی موت پر ثابت ہوا یا نہیں۔ باقی تابعین۔ سو تابعین اور تبع تابعین کے لفظ پر غور کرو کہ جس بات پر صحابہ کا اجماع ہو اگر تابعین اس پر اتفاق نہ کریں۔ تو وہ تابعین رہ ہی نہیں سکتے۔ اسی طرح تبع تابعین و ائمہ اربعہ کا بھی اس پر اتفاق ہے۔ وقال مالك ان عیسیٰ مات مجمع البحار جلد اول ص ۲۸۶۔ اب باقی آئمہ نے اس مسئلہ میں حضرت امام مالک کے ساتھ اختلاف نہیں کیا۔ باوجودیکہ تھوڑے سے تھوڑے جزوی مسائل پر باہم اختلاف ہے۔ اور نہ ان کے شاگردوں نے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ متوفیك ممیتك۔ بخاری مصر جلد ۲ ص ۹۳۔ امام بخاری کی شہادت کہ معنے متوفیك ممیتك کو فلما توفیتنی کے ساتھ ملا کر بیان کئے۔ سوائے اس کے ان جیسیوں کتابوں میں اس قدر ثبوت وفات مسیح موجود ہے کہ اگر انسانی سمجھ سے بہت ہی بالاتر بھی یہ مسئلہ ہوتا۔ تو اس کے ماننے کے لئے یہی وہ ثبوت کافی تھے۔ شاید آپ کو یہ خیال ہو کہ کوئی مردہ زندہ ہو کر دنیا میں آتا ہے۔ اس لئے وہ بھی زندہ ہو کر آئیں گے۔ تو یہ امر بھی بالکل خلاف قرآن ہے۔ وحرام علی قریة اهلكناها انهم لا یرجعون۔ پ۱۷۔ یعنی جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اس پر اب واجب ہو چکا ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے۔ الم یروا کم اهلكنا قبلهم من القرون انهم الیهم لا یرجعون پ۲۳۔ دیکھو تو سہی۔ کس قدر طاقتوں کو ہم نے ہلاک کیا۔ کہ وہ انکی طرف ہرگز واپس نہیں آ سکتے۔

مرکیونکہ تابعین کے معنے ہیں۔ صحابہ سے دوسرا اگر کسی نے تابعین تبع تابعین سے اختلاف کیا ہے تو آپ ثبوت دیں۔

حتی اذا جاء احدهم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انها کلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون۔ پ۱۸۔

جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو وہ آرزو کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار دنیا میں مجھے واپس بھیج تاکہ میں نیک کام کروں جو میں نے نہیں کئے۔ ہرگز نہیں یہ بات ہے جو منہ سے اس نے کہدیا اس کے آگے تو ایک عظیم الشان پردہ ہے اور وہ پردہ قیامت تک رہیگا۔

فیمسك التی قضی علیها الموت۔ پ۲۴ جس نفس پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ اس کو واپس نہیں بھیجتا۔ بلکہ روک رکھتا ہے۔

چوتھا۔ آپ ہی ایماناً فرماویں۔ واذ قلتم یا موسیٰ لن نومن لك۔ پ۱۔ اذ قلتم یموسیٰ لن نصبر علی طعام واحد پ۱۔ واذ قتلتم نفسا۔ پ۱ واذ نجینٰکم من ال فرعون پ۱ واذ فرقنا بکم البحر فانجینٰکم پ۱ ثم اتخذتم العجل پ۱ وغیرہ جسقدر قرآن مجید میں بنی اسرائیل مخاطب ہیں کیا یہ بعینہ وہی ہیں۔ جو حضرت موسیٰ کے وقت تھے۔ یا ان کی نسل میں اگر نسل ہیں۔ تو یہاں خطاب بلا لفظ نسل کیوں ہے۔

قوله ۱۵۔ لفظ نزول جو احادیث میں مذکور ہے۔ اب اس سے بروز جو معنے مجازی ہیں مراد لیتے ہیں نہ کہ حقیقی اس کی کیا سند ہے۔

اقول۔ لفظ نزول کی تحقیق الحکم ۲۴۔ اپریل سنہ ۶ء میں میں نے لکھدی ہے۔ آپ وہاں سے دیکھ لیں۔ دوسرا سوال آپ کا نامکمل ہے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ نزول کے معنے حقیقی اور مجازی کسی آیت یا حدیث کے حوالہ لکھکر اعتراض کرتے۔ تیسرا۔ اگر آپ کے نزدیک حقیقی معنی ہیں آسمان سے نازل ہونا۔ تو آپ فرماویں۔ انزل لکم من الانعام پ۲۳ کے کیا معنے ہیں۔ اگر اس کے حقیقی معنے نزول کے ہیں کہ پہلی جگہ کو خالی کر کے نئی جگہ اختیار کرے تو اس حدیث کے کیا معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آخر ثلث اللیل میں ہر رات اترا کرتا ہے زمین زمین پر تو ہر وقت ثلث اللیل رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ہر رات کس طرح اترتا ہے وہ تو ایک دفعہ اتر کر پھر واپس جا ہی نہیں سکتا۔ پھر کلام الٰہی کا نزول حقیقی معنوں میں کس طرح ہوا۔ کیا اب قرآن مجید علم الٰہی میں نہیں رہا۔ چھٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول آپ کے حقیقی معنے کے مطابق کس طرح ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد انزل الله الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم ایات الله پ۲۸ اللہ تعالیٰ نے تم پر ذکر نازل کیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھتا ہے

قوله۔ رفع سے جو آپ رفع رتبی مراد لیتے ہیں۔ نہ رفع جسمی اس کی کیا سند ہے حالانکہ کسی مفسر نے کسی زمانہ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ مراد رفع سے رفع رتبی ہے نہ رفع جسمی۔

اقول۔ کیا آپ کو بھی کسی اپنے دعوے کی سند پیش کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ کسی سوال میں کوئی حوالہ کسی کتاب کا تو دیا ہوتا مناسب تو یہ تھا۔ کہ اس قدر عظیم الشان حصر کے ساتھ بطور نمونہ قرآن مجید احادیث کا حوالہ دیتے۔ آپ ہی فرماویں۔ ولو شئنا لرفعناہ بها۔ پ۹۔ میں رفع رتبی مراد ہے یا جسمی۔ فی بیوت اذن الله ان ترفع۔ پ۱۸ میں ان گھروں کی عزت مراد ہے یا ان کی اینٹ لکڑی مٹی۔ خافضة رافعة پ۲۷۔ میں کونسا رفع مراد ہے۔

وفرش مرفوعہ میں پ۲۷ میں عالی خاندان کی عورات مراد ہیں یا فرشوں کے کپڑے دریاں وغیرہ اٹھائی جاویں گی۔

دوسرا مرجع ضمائر حقیقت انسانی ہوتی ہے نہ جسم مع الروح نہ صرف جسم نہ صرف روح۔ مثلاً ایک شخص خواب میں لاہور جاتا ہے اور وقت بیان کہتا ہے کہ میں لاہور میں گیا۔ کیا اس کا جسم خواب میں چارپائی پر تھا یا لاہور گیا تھا۔ ؟

تیسرا۔ جب کہا جائے کہ فلاں آدمی مر گیا تو اس کا جسم اور روح دونوں مر جاتے ہیں۔ چوتھا۔ انسان کا جسم ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے اور غذا اس کی بدل ما یتحلل ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ حکماء کا اتفاق ہے کہ سات برس کے بعد یہ موجودہ جسم بالکل تحلیل ہو کر نیا بن جاتا ہے اس سے سارا کا سارا نیا جسم موجود ہو جاتا ہے۔ اگر حقیقت انسانی یہی جسم ہے تو چاہیئے کہ نام بھی ہر ایک انسان کا سات سال کے بعد بدل جاوے بلکہ ہر آن نام کے حروف میں تغیر ہوتا رہے مثلاً بجائے نور الدین کے کوئی اور نام ہو جاوے۔

پانچواں۔ مضاف مضاف الیہ میں مغائرت شرط ہے جب انسان کہے کہ میرا سر میرا ہاتھ۔ تو اگر ضمائر سے مراد جسم مع روح ہے۔ تو اس کے معنے ہوں گے۔ میرا میں میرا میں۔ پس معلوم ہوا کہ جسم کوئی اور چیز ہے اور میں ضمیر متکلم کوئی اور چیز ہے۔ چھٹا۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء پ۴ یعنی نہ گمان کر شہدا کو کہ مر گئے وہ تو زندہ ہیں۔ حالانکہ ان کے جسم بظاہر مرے ہوئے نظر آ رہے ہیں پھر زندہ کیا چیز ہے۔ ساتواں۔ مما خطیئاتهم اغرقوا فادخلوا نارا۔ پ۲۹ قوم نوح اپنے گناہوں کے سبب غرق ہو کر داخل ہوئی نار میں۔ اگر ضمیر غائب سے مراد جسم مع الروح ہے تو جسم تو سامنے پانی پر تیرتے نظر آ رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ دوزخ میں داخل ہو گئے۔ آٹھواں۔ فالیوم ننجیك ببدنك پ۱۱ یعنی اے فرعون آج تیرا بدن اونچے پر ڈالدیں گے۔ اب بدن اور ہے اور مخاطب فرعون۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ تجھے اونچے پر ڈالدیں گے۔ نواں۔ یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك۔ پ۳۰۔ اے نفس مطمئنہ پھر آ اپنے رب کی طرف۔ کیا یہاں بھی مع بدن ہی جاویگا۔ یا کوئی اور چیز جاویگی۔ دسواں۔ جب موتیٰ خواب میں دکھائی دیتے ہیں۔ تو اس وقت ان کا جسم قبر میں ہوتا ہے مگر کہا جاتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی کو دیکھا۔ کیا اس کا جسم بھی ساتھ ہوتا ہے۔ تلك عشرة کاملة۔ آپ لکھتے ہیں کہ کسی مفسر نے نہیں لکھا اول یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ دوسرا آپ ایمان سے کہیں۔ آپ نے کل دنیا کے تفاسیر دیکھ لئے ہرگز نہیں۔ تیسرا آپ تفسیر کبیر کو دیکھیں۔ وہ اس رفع پر کس قدر اعتراض کرتا ہے اور کوئی جواب نہیں دیتا۔ بھلا آپ ہی فرماویں۔ اگر رفع الی اللہ سے مراد جسم کا آسمان پر جانا ہے۔ تو احیاء عند ربهم پ۴ تو اس سے بڑھ کر ہے۔ دوسرا الی یا الیہ سے اگر خدا تعالیٰ کی طرف مع جسم جانا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ مع المتقین مع الصابرین۔ معکم اینما کنتم۔ نحن اقرب الیه من حبل الورید ہے۔ کیا مسیح بھی ساتھ ہے۔ تیسرا۔ کیا اللہ تعالیٰ آسمان دوم پر ہے جہاں مسیح ہے۔ چوتھا۔ کیا اللہ تعالیٰ جسمانی ہے۔ تاکہ جسم اس کے پاس جاوے۔ پانچواں۔ خدا کی طرف جانے سے آسمان کی طرف جانا کس طرح ثابت ہوا۔ کیا انی ذاهب الی ربی کے معنے یہ ہیں کہ میں آسمان پر جاتا ہوں خدا تعالیٰ کے پاس۔

قوله۔ پھر وجہ تخصیص بالذکر رفع رتبی کے عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ کوئی نہیں۔ جو رفع رتبی کل انبیاء میں پائے جاتے ہیں۔

اقول۔ وجہ تخصیص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے کسی برگزیدہ کی نسبت کوئی اعتراض باقی رہے اس لئے وہ بعض انبیاء و اولیاء کی نسبت حسب ضرورت بعض خاص الفاظ کے ذریعہ ان کی تطہیر کر دیتا ہے جس کی تفصیل بطور نمونہ

عرض ہے۔ اول۔ وما کفر سلیمان پ۱ سلیمان نے کفر نہیں کیا۔ کیا باقی انبیاء نعوذ باللہ کفر کیا کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس لئے فرمایا کہ حضرت سلیمان ؑ کو یہود کافر سمجھتے تھے۔

دوسرا۔ انہ کان صدیقا نبیا۔ پ۱۶ یعنی حضرت ابراہیم بڑا راستباز نبی تھا۔ کیا باقی انبیاء نعوذ باللہ راستباز نہیں ہوتے۔ یہ صرف اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ کسی زمانہ میں حضرت ابراہیم ؑ کی طرف تین جھوٹ منسوب کئے جاویں گے سو فرمایا۔ کہ جو تین جھوٹ بولے کیا وہ بھی صدیق کہلا سکتا ہے

تیسرا۔ وایدناہ بروح القدس پ۱ ہم نے عیسیٰ کے اپنے کلام پاک کے ساتھ تائید کی۔ تمام انبیاء اور اولیاء کو کلام الٰہی کے ساتھ تائید ہوتی ہے۔ چونکہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا نبی اور ملعون سمجھتے تھے۔ نعوذ باللہ منہا۔ کیونکہ استثنا ۲۱/۲۳ میں ہے۔ کہ جو کاٹھ (سولی) پر لٹکایا جاوے۔ وہ ملعون ہوتا ہے۔ اور استثنا ۱۸/۲۰ میں ہے کہ جھوٹا نبی قتل ہوتا ہے اور یہی وجہ تھی کہ جب عیسیٰ صلیب پر لٹکائے گئے۔ تو وہ بہت گھبرائے اور غضائے الٰہی سے ڈر کر بے اختیار بول اٹھے۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ اے میرے اللہ اے میرے اللہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ کیونکہ اس وقت ان کو تو اپنا ایمان سلب ہونے کا خوف پیدا ہوا کہ استثنار ۲۱/۲۲ کے مطابق مصلوب ملعون (کافر) ہوتا ہے دوسرا ان کو اپنے مشن کا قطعاً دنیا سے نیست و نابود ہو جانے کا خوف ہوا کیونکہ بعد صلیب موافق مخالف بالاتفاق موافق استثنا ۲۱/۲۲ و ۱۸ جھوٹا نبی اور کافر یقین کریں گے تیسرا۔ یونس نبی والی پیشگوئی مندرجہ متی ۱۲/۴۰ بھی غلط ٹھہرے گی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح قبر میں زندہ داخل کئے جاویں گے اور زندہ ہی نکلیں گے اور پیشگوئی کا جھوٹا نکلنا بموجب استثنار ۱۸ کی علامت جھوٹے نبی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی حالت میں حضرت مسیح کو تسلی فرمائی کہ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا پ۳ کہ میں تجھے وفات دونگا۔ یعنی تو صلیب پر قتل نہیں ہوگا اور پھر زیادہ تسلی کے لئے بشارت دی کہ تیری روح بعد وفات دیگر انبیاء و اولیاء کی طرح میری طرف اٹھائی جائے گی کیوں کہ کفار کی روح اسفل السافلین میں جاتی ہے اور مومنین کی اعلیٰ علیین میں ان دونوں فقروں سے ایمان اور نبوت قائم رہنے کی بشارت دی اور استثنار ۲۱/۲۲ و ۱۸ کے متعلق جو منکرین کا اعتراض ہوگا اس سے بھی میں تجھے پاک کر دونگا۔ چنانچہ ایدناہ بروح القدس اور ما قتلوہ و ما صلبوہ فرما کر اس اعتراض سے بھی پاک کیا یعنی ہم نے اس کو کلام پاک کیا تھا تائید کی تھی کسی کافر کو کلام الٰہی کے ساتھ تائید نہیں ملتی اور تمہاری [illegible] یہ بھی جھوٹ ہے اور مشن کے متعلق بشارت دیکھو فرمایا کہ تیرے سچے تابعین۔ بلکہ برائے نام جو تیرے تابع کہلائیں گے۔ ان کو بھی ان منکروں پر قیامت تک فائق رکھونگا۔ غرض روح القدس کی تائید کو خصوصاً بیان کرنے میں یہ حکمت الٰہی تھی۔

چوتھا۔ وامہ صدیقہ پ۶ حضرت مسیح کی والدہ صدیقہ ہے کیا دیگر انبیاء کی والدہ صدیقہ نہ تھیں۔ حضرت موسیٰ کی والدہ کو وحی بھی ہوتی تھی۔ واوحینا الی ام موسیٰ پ۲۰ یعنی ہم نے والدہ موسیٰ کی طرف وحی کی تھی۔ غرض اس خصوصیت یہ ہے۔ یہود علیہم اللعنۃ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح اور ان کی والدہ دونوں کی تطہیر فرما دی۔

پانچواں۔ وایدہم بروح منہ پ۲۸ یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو اپنی کلام کے ساتھ تائید کی۔ حالانکہ کلام کا نزول دیگر مومنین پر بھی حسب وعدہ الٰہی جس کا ذکر قرآن مجید میں بکثرت موجود ہے ہوتا ہے۔ مگر اس تخصیص میں حکمت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو علام الغیوب ہے، جانتا تھا کہ فرقہ شیعہ و خوارج صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نسبت بدزبانی کریں گے ان کی برأیت اور تطہیر کے لئے یہ الفاظ فرمائے کیونکہ مسلمان اس پر متفق ہیں کہ کلام الٰہی کے ساتھ کافر و منافق کی تائید نہیں ہوتی۔ غرض ایسے الفاظ قرآن مجید میں بکثرت ہیں استیعاب کا متحمل یہ خط نہیں ہو سکتا۔

قولہ۔ پھر مرجع ضمیر رفعہ اور مرجع ضمیر ما قتلوہ کی متحد ہے جو جسم عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ الی آخرہ۔

اقول۔ مرجع ضمائر۔ کے متعلق سوال ۳ میں جواب دیا گیا

قولہ۔ رفع جب موصول بالی ہو نص ہوتا ہے۔ رفع جسمی میں احتمال رفع رتبی کا نہیں رکھتا۔

اقول۔ آپ نے اپنے دعوے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ دوسرا۔ رافعک۔ میں کاف خطاب اور رفعہ اللہ میں ہائے ضمیر غائب۔ سو اس کی نسبت سوال ۳ کے جواب میں مفصل لکھا گیا۔ تیسرا۔ رفعتہ الی السلطان۔ قربتہ۔ دیکھو صراح منتہی الارب تاج العروس۔ چوتھا۔ فنا کلہ ولا نرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لا نستاذنہ فی اکلہ او نا کلہ ولا ندخرہ مجمع البحار بحوالہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ مطہرک من الذین کفروا۔ یعنی منکروں کی بدگوئی سے تجھے پاک کروں گا

اب اس جگہ اللہ تعالیٰ نے یہود کا دعویٰ اور اعتراض نقل فرما کر تطہیر فرمائی کہ۔ وقولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ پ۶ یعنی یہود بڑے زور اور دعویٰ اور یقین کے ساتھ دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جس کو تم رسول اللہ کہتے ہو قتل کر دیا۔ خلاصہ بیان دعویٰ یہود یہ ہے کہ بموجب استثنار ۲۱/۲۳ مصلوب ملعون ہوتا ہے۔ اس لئے مسیح نعوذ باللہ ملعون ہے کہ ہم نے اس کو صلیب پر قتل کیا دوسرا بموجب استثنار ۱۸ جھوٹا نبی قتل ہوتا ہے اس لئے وہ جھوٹا نبی ہے تیسرا بموجب استثنار ۱۸ اگر کسی نبی کی پیشگوئی پوری نہ ہو تو وہ جھوٹا ہے اور اس کی پیشگوئی یونس نبی والی مندرجہ متی ۱۲/۴۰ کہ تین روز زندہ زمین میں رہوں گا۔ جھوٹی نکلی۔ اس لئے مسیح جس کو تم رسول اللہ کہتے ہو۔ جھوٹا نبی بلکہ ملعون ہے۔ یہ ہے دعویٰ یہود کا۔ جس کو وہ لفظ انا اور قتلنا سے موکد کرتے ہیں۔ آپ ہی ایمانا غور فرماویں کہ کیا اس کا جواب دعویٰ یہی ہو سکتا ہے کہ اس کو ہم نے آسمان پر اٹھا لیا ہرگز نہیں بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت تو تب ثابت ہو کہ ان کا صلیب پر نہ مرنا اور صلیب سے زندہ اترنا ثابت ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے وما قتلوہ بمقابلہ قتلنا کے فرمایا کہ انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا۔ پھر یہود کے بنائے دعویٰ کی تردید میں فرمایا۔ وما صلبوہ یعنی تمہارا دعویٰ ہے کہ بذریعہ صلیب قتل کیا گیا۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں صلیب یہ تھی کہ ایک لکڑی میں تھوڑی فاصلہ پہ دو لکڑیاں لگا دیتے ہیں جس کی شکل یہ ہے۔

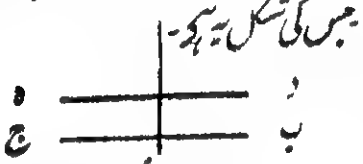

لکڑی الف زمین میں مضبوط گاڑ دی جاتی یا بجائے لکڑی الف کے کسی درخت میں لکڑی ب ج و د ہ لگا دیتے چنانچہ فرعون نے کہا کہ ولاصلبنکم فی جذوع النخل پ۱۶ تم کو صلیب دوں گا نخل کے تنہ پر۔ لکڑی ب ج پر مصلوب کے دائیں بائیں پھیلا کر دونوں ہاتھ و پاؤں میں میخیں لگا دیتے اور اسی کو چارمیخ کرنا کہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وفرعون ذی الاوتاد پ۲۳ یعنی فرعون چارمیخ کرنے والا۔ اور یہ طریق صلیب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی موجود تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا پ۶۔ اگر آج کل کی صلیب ہو تو اس سے انسان چند منٹ میں مر جاتا ہے۔ اس لئے او کا لفظ اور یقتلوا کا لفظ زائد ہو جاتے ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ کے بعد بھی مدت تک یہی صلیب تھی۔ چنانچہ کنز الدقائق میں ہے۔ کہ اگر راہ زنی اور قتل دونوں کام کرے تو اس کو تین روز زندہ صلیب دیا جاوے۔ بعدہ اس کا پیٹ نیزہ سے چاک کیا جاوے تا کہ مر جاوے غرض اللہ تعالیٰ ان کو ما صلبوہ کہہ کر ملزم ٹھہراتا ہے کہ قتل صلیب کی دو صورتیں ہیں یا تو صلیب پر چند روز لٹکا رہے اور سوکھ سوکھ کر پیاس۔ بھوک۔ دھوپ سردی سے مر جاوے یا نیزہ سے اس کی ہڈی توڑی جاوے یا پیٹ چاک کیا جاوے۔ تو فرمایا۔ ما قتلوہ حسب رواج ہڈی

ہ کو اس طرح کھڑا کر دیتے کہ ایک پاؤں اس کھونٹی [illegible] اور ایک پاؤں پر ہوتا اور لکڑی د کھینچ اس کا باقی تمام بدن معلق ہو جاتا ہے اور لکڑی د ہ پر دونوں ہاتھ مصلوب کے [illegible] پھر وہ سولی کھینچ چھوڑ [illegible] کہ وہ قتل ہو گیا

تو ذکریا پیٹ چاک کر کر قتل بھی نہیں کیا یوحنا ۱۹ باب ۳۴ - وما صلبوہ دوسری صورت یہ تھی کہ صلیب پر چند روز لٹکا رہے اور سوکھ کر مرجاوے وہ بھی نہیں ہوا - یوحنا ۱۹ باب - لوق ۲۳ باب - صلب آگ یا دھوپ میں جلانا تاج العروس - اب ماصلبوہ کے یہ معنے کرنا کہ صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے یہ تواتر قومی کے خلاف ہے عیسائی باوجودیکہ ان کا خدا ملعون ثابت ہوتا ہے صلیب کا انکار نہیں کر سکتے اور لعنت کی تاویل کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے وجہ یہود کی غلط فہمی کو بیان فرمایا - ولکن شبہ لہم یعنے مسیح مشابہ ہو گیا اس شخص کے جو صلیب پر سوکھ کر مرجاوے - لوق ۲۳ باب ۴۶ مرقس ۱۵ باب ۳۷ چلاکے دم چھوڑ دیا - چونکہ مسیح ع سارا دن بھوک پیاس میں رہے پھر چار میخ کا سخت درد و تکلیف برداشت کیا - اس لئے ان کو غشی ہو گئی - اس کے یہ معنے نہیں کہ کوئی آدمی ان کا شبیہ بنکر مصلوب ہو گیا - اس لئے کہ اول کوئی جملہ سوائے مسند الیہ کے مکمل نہیں ہوتا - اب شبہ لہم کے معنے آپکے مذاق پر یہ ہوئے کہ مانند بنایا گیا ان کے لئے - کون بنایا گیا - اس کا ذکر نہیں - تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۵۰ دوسرا - اس سے سفسطہ لازم آتا ہے جس سے تمام شرائع و عقود باطل ہوتے ہیں - مثلاً زید بکر سے قرضہ مانگتا ہے - تو بکر کوئی وجہ تعین کی نہیں پاتا - کہ فی الواقعہ مانگنے والا خود زید ہے یا کوئی اس کی شبیہ بن کر آ گیا - اسی طرح تجارت - زراعت سلطنت نکاح خصوصاً نبوت کوئی بھی قابل اعتبار نہیں رہتی - تفسیر کبیر صفحہ ۳۵۰ - تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۳۴۸ و ۳۴۹ میں ہے - کہ آسمان پر لے جانے کی کوئی ضرورت نہ تھی - (الف) یہی سفسطہ لازم آتا ہے (ب) حضرت جبرئیل ہر وقت چونکہ مسیح کے ساتھ رہتا تھا ان کے ایک پر کا ایک سرا ساری جہان کی ہلاکت کیواسطے کافی تھا وہ چند گرفتار کنندوں کے لئے بھی کافی نہوا ج - جب احیائے اموات وغیرہ پر حضرت مسیح کو قدرت تھی تو چند گرفتار کنندوں کی اماتت کی قدرت نہ تھی جو احیا سے درجہا ہون ہے بلکہ کم سے کم ان کو بیمار یا مفلوج ہی کر دیتے - د - جب اللہ تعالیٰ انکی رفع جسمانی کرنا چاہتا تھا - تو شبیہ کی کیا ضرورت تھی ہ - ایک بیگناہ کو قتل کرانے کی کیا ضرورت تھی یہ تو ظلم ہے وما ربک بظلام للعبید - و - جب القاء شبہ ہو گیا اور لوگوں نے اس کو مسیح سمجھ لیا تو یہ معجزہ تو نہیں بلکہ یہ تو دھوکہ ہے جو حکمت الٰہی اور اسم القادر کے خلاف ہے - ز - تواتر قومی باوجود سخت اختلاف کے صلیب دئے جانے پر گواہ ہے اس کے انکار سے طعن فی التواتر لازم آتا ہے اور اس سے کوئی شریعت کا کام ثابت نہیں ہو سکتا ز - تواتر سے ثابت ہے کہ اس زمانہ کی صلیب دیر تک مصلوب زندہ رہتا تھا اگر وہ مصنوعی تھا تو اس نے کیوں واویلا اور اپنی بیزاری و بیگناہی [illegible] اپنی اور اپنی بچاؤ کی کوشش کرتا اور اگر حواری تھا تو جب اس کو رفع معلوم ہو گیا اس وقت اس کو مسیح کے بچنے کا یقین ہو گیا تھا پھر تو واویلا کر کر اپنی جان بچاتا - پھر اللہ تعالیٰ انا قتلنا کے تشدد کا ایک اور جواب دیتا ہے کہ دونوں فریق یہود و نصاریٰ جن کا باہم متعلق صلیب میں اختلاف ہے یہود کہتے ہیں کہ مسیح نعوذ باللہ مطابق استثنا ۲۱ باب ۲۳ ورس جھوٹا نبی و ملعون تھا جسے ہم نے پکڑ کر قتل کر ڈالا عیسائی کہتے ہیں وہ ابن اللہ تھا تمام لوگوں کی لعنتوں کو لیکر خود اپنی مرضی سے مصلوب ہوا اور تیسرے دن دنیا میں آیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دونوں فریق کو معاملہ صلیب میں شک ہے [illegible] اللہ تعالیٰ اس شک کو اور بھی موکد فرماتا ہے مالہم بہ من علم قتل کے معاملہ میں انکو ہرگز کچھ بھی یقین نہیں - الا اتباع الظن بلکہ یہ اسی ظن کی پیروی کرتے ہیں جو وقت صلیب مسیح [illegible] بالموتی غشی کے سبب ہو گئے تھے - وما قتلوہ یقینا یعنی مسیح علیہ السلام کے قتل کے علم کا انہوں نے احاطہ نہیں کیا - قتلوا العلم علموا صراح منتہی الارب یعنی ان لوگوں کو شک اور ظن بھی ہے ہرگز یقین نہیں - الف خود مسیح اپنی موت سے انکاری ہے متی ۱۲ باب ۴۰ یونس نبی کی طرح ابن آدم بھی تین دن رات زمین میں رہیگا متی ۲۸ باب ۲۰ زمانہ یعنی عمر کے تمام ہونے تک تمہارے ساتھ رہونگا جس سے سفر کشمیر ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی کہ ان کے ساتھ کوئی اور بھی کشمیر کو آیا ہے چنانچہ کشمیر میں ان کی قبر کے ساتھ اور بھی ایک قبر ہے لوقا ۲۴ باب ۳۹ کیا ضرورت تھی کہ مسیح نے دکھلا کر شاگردوں سے کہا ہی صاف معلوم ہوتا ہے کہ صلیب صرف تکلیف تھی موت نہ تھی ۲۴ باب ۳۹ مجھے چھوؤ اور دیکھو کیونکہ روح کو جسم اور ہڈی نہیں تھا - بعد صلیب یردن کے کنارہ پر حواریوں کو ملے تھے - انجیل سے صورت کے [illegible] کنارے [illegible] تھے یوحنا ۲۱ باب ۱ لوق ۲۴ باب مرقس ۱۶ باب ۱۴ یہود کا کتاب متی ۱۲ باب ۳۹ و ۴۰ و [illegible] کہتا تھا کہ جی اٹھ لگا متی ۲۷ باب پہرہ والوں سے یہود کا منتوں کو کہا کہ لاش چرالی گئی جھپیٹ سے لہو اور پانی نکلا یوحنا ۱۹ باب ۳۴ - اب اللہ تعالیٰ اصل مقصود جواب دعوی کا بیان فرماتا ہے - بل رفعہ اللہ الیہ یعنی حسب وعدہ الٰہی متوفیک و رافعک الی یعنی بعد موت رفع کرونگا - اللہ تعالیٰ مومنین کی موت بعد اس کی [illegible] رفع فرمایا - اللہ تعالیٰ [illegible] سے انکے دعوی کا آخری الکاذب [illegible] یعنی وہ نہ ملعون نہ کافر نہ جھوٹا نبی تھا بلکہ وہ مقربین کی روح کی طرح اسکی روح کا بھی رفع ہو گیا - وکان اللہ عزیزا حکیما یعنی اللہ تعالیٰ ایسا ڈرپوک اور عاجز نہیں کہ مسیح کو یہود کے ہاتھ سے زمین پر نہ بچا سکے اور یہود سے ایسا ڈر جاوے کہ زمین پر کسی جگہ بھی مسیح کو امان نہ دے سکے حاشا وکلا ولعنۃ اللہ علی ما تقولوا الظالمون علوا کبیرا حکیما بلکہ وہ غالب ہے اس لئے اپنی حکمت سے اسی جگہ ان کے [illegible] بچا لیا اور یہود [illegible] کچھ سمجھ نہ سکے اور آسمان پر لیجانا حکمت کے خلاف ہے

قولہ ۸ - آپ جو معتقد وفات مسیح علیہ السلام کے ہیں نعیات [illegible] اس کی کیا سند ہے

اقول - آپ ذرا بیان اور شرم سے کام لیں یہ ذمہ آپ کا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا ثبوت دیں یہ ایک معمولی بات ہے سارے آدمی پیدا ہوتے اور اپنے زمانے کے مطابق عمر پا کر مر جاتے ہیں اس کا ثبوت تو آپکے ذمہ ہے کہ آپ اس خلاف سنت اللہ کا ثبوت دیں النص صریح غیر اول و غیر محتمل المعانی سے اور یہی [illegible] ہو کہ ثبوت کا ذمہ اس پر ہی ہوتا ہے جو خلاف عادت ایک نئی بات کہتا ہے - دوسرا جن مسیحیوں کتابوں کا آپ حوالہ دیتے ہیں کیا ان میں ثبوت وفات مسیح کچھ کم ہے تیسرا آپ تمام انبیاء کی موت کا ثبوت دیں جس کو آپ تسلیم بھی کرتے ہیں جو ثبوت ان کی وفات کا ہو گا وہی ثبوت ہم وفات مسیح کا بھی دیدینگے اور باوجود اس کے کسی قدر ثبوت ہم نے ذکر بھی کیا ہے -

قولہ - تمام مفسرین خصوصاً حضرت ابن عباس قائل حیات مسیح کے ہیں -

اقول - اس سے آپکا کمال علمی خوب ثابت ہوتا ہے - آپنے تو یعنی وہی بات کہدی کہ - چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

ذرا بخاری کو کھول کر دیکھ تو لیا ہوتا - [illegible] بخاری باب تفسیر القرآن زیر آیت فلما توفیتنی قال ابن عباس متوفیک ممیتک کا لکھا ہے اب کیا یہی قول حیات مسیح کا ثبوت ہے پھر تمام مفسرین کا دعوی بھی غلط ہے کوئی محقق مفسر اپنی [illegible] حیات مسیح کے متعلق بیان نہیں لایا جب گواہ کو اپنی شہادت پر خود اعتبار نہیں وہ شہادت قابل اعتبار نہیں ہے - دوسرا شہادت بھی انکی سماعی ہے - تیسرا شہادت سماعی بھی اقوال مختلفہ سے بھری ہوئی - ذرا تفسیر کرکے شہادت پڑھ لو زیر آیت متوفیک و رافعک الی کی - ذرا اس مقدمہ کو عدالت تک لیجاؤ اور یہی شہادت پیش کرو مثلاً زید کے قتل کا الزام عمر پر ہے عمر کہتا ہے میں نے زید کو قتل نہیں کیا بلکہ وہ آسمان پر چڑھ گیا ہے خالد گواہ ملزم کہتا ہے کہ بکر کہتا ہے کہ وہ سو گیا اور آسمان پر اٹھا لیا گیا اور میں نے عابد سے سنا تھا وہ کہتا ہے کہ مر گیا تھا تین ساعت کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا ہے میں نے قادت سے سنا ہے کہ سات ساعت مرا رہے اور زمین نے خالد سے سنا ہے چالیس ساعت اور قائم سے سنا ہے تین روز اور دائم سے سنا ہے چالیس بعد مرا کے پھر زندہ ہو کر ہنسی سے گونج اٹھیگا یا عدالت اس کو ثبوت تصور کر کے عمر کو مقدمہ قتل سے بری کر دیں گے کیا یہ گواہ صاف معتبر اور قابل اعتبار سمجھے جائیں گے - یا علاج دماغ کے لئے پاگل خانہ بھیجے جائیں گے یہ تو تمہارے ثبوت میں

قولہ - آیت میں تقدیم تاخیر - **اقول** اگر کوئی ثبوت حیات مسیح ہو تو پھر آیت کی تقدیم تاخیر کی کیا حاجت کیا یہ تحریف نہیں دوسرا - تیرہ سو سال میں جس قدر مفسر یا قاری گذرے ہیں کسی کے نزدیک بھی یہ تقدیم تاخیر ہے اس کا ثبوت دو - تیسرا اگر تقدیم تاخیر فرض بھی کرلیں تو پھر کیا حضرت عیسیٰ زندہ ہو جاویں گے پوری آیت اس طرح ہے کہ اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ یہ چار وعدے ہیں اب ہم متوفیک کو اپنی جگہ سے اٹھا کر رافعک کے پیچھے رکھ دیتے تو معنے آیت کے یہ ہوئے اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اٹھا لونگا اور پھر وفات دونگا اور پھر تیری تطہیر کرونگا ان اعتراضوں سے جو تیرے منکر تیرے متعلق کریں گے اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر فائق رکھونگا قیامت تک - اب قرآن مجید میں تطہیر حضرت مسیح کی اللہ تعالیٰ کر چکا اور انکی وفات چونکہ تطہیر سے اول ہے اسلیئے وہ قبل نزول قرآن مجید فوت ہو چکے اگر لفظ متوفیک مطہرک من الذین کفروا کے بعد رکھا جاوے تو معنے آیت کے یہ ہیں کہ اے عیسیٰ میں تیرا رفع کرونگا پھر تیری تطہیر کرونگا پھر تجھے وفات دونگا پھر تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک فائق رکھونگا اب تو بعض مسیح مسلمان آپ حقیقی طور پر اور نصاریٰ میں ادعائی طور پر [illegible] ہے دونوں منکرین مسیح یعنی یہود پر فائق ہیں اور اس فوقیت سے پہلے رفع و وفات ہے تو پھر بھی حضرت مسیح سے فوت ہو چکے - اور اگر لفظ متوفیک جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کے بعد کہا جاوے تو معنے آیت کے یہ ہوئے کہ اے عیسیٰ میں تجھے اٹھاؤنگا پھر تیری تطہیر کرونگا پھر تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر فائق رکھونگا قیامت تک تجھے وفات دونگا - تو اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح جب لوگ زندہ ہوں گے قیامت کے دن اس روز مرینگے اور دنیا میں دوبارہ نہیں آئیں گے اب فرمائیے تقدیم تاخیر سے آپ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں - چونکہ وفات مسیح کے متعلق خود حضرت حجۃ اللہ اس قدر لکھ چکے ہیں کہ اس سے بڑھکر کوئی نہیں لکھ سکتا اس لئے میں اس بحث کو ازسر نو لکھنا بے ادبی سمجھتا ہوں دیگر حضرت نے کل ثبوت قرآن مجید حدیث [illegible] سے لکھے [illegible] وہ ممکن نہیں نیز آپکے [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحیوں کتابیں حضرت کی آپ پڑھ بھی چکے ہیں فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون - بالکل فضول ہے - **قولہ** آپکے مرید منشی محمد حسین الی آخرہ - **اقول** [illegible] کا جواب آپ [illegible] سے دریافت فرماویں - وصل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وہادینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین - ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک [illegible]

مضمون - از [illegible]

اخبار بدر ایک لاکھ مفت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار بدر کی ایک لاکھ کاپی چھپنے کے متعلق پچھلے دو پرچوں میں تحریک ہوئی ہے جو نہایت ہی مبارک تحریک ہے۔ میں اس کے متعلق اپنی ناچیز رائے کا اظہار کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

اگر اس اشاعت سے جناب کی یہ مراد ہے کہ ایک لاکھ خریدار اخبار کے ہو جاویں۔ تو میرے خیال میں یہ امر قبل از وقت ہے کیوں کہ تمام امور بتدریج ترقی پاتے ہیں۔ اگرچہ ہم کو برابر مستعدی سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہر وقت یہی کوشش ہو کہ سینکڑوں سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں خریدار بنیں۔ مگر یہ بات ایسی نہیں۔ کہ ایک دو مہینہ میں سرانجام ہو جاوے۔ حالانکہ دل یہ چاہتا ہے۔ کہ اخبار کا پرچہ ایک لاکھ بہت ہی جلدی نکلے۔

میری سمجھ میں جو بات آئی ہے وہ یہ ہے کہ اخبار کا ایک لاکھ پرچہ غیر معمولی طور پر یعنی علاوہ ہفتہ وار اشاعت کے چھپوایا جاوے۔ جس کے مضامین صرف حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی کا اظہار اور جتنے نشانات کے اب تک پورے ہو چکے ہیں۔ ان کا مختصر ذکر ہو۔ اخبار کے آٹھ صفحے یا دس صفحے اسی مضمون میں خرچ ہوں اور پھر یہ پرچہ تمام ہندوستان و دیگر بلاد میں جہاں اردو خواں اصحاب ہیں مفت تقسیم کیا جاوے۔ یہی منشا ہمارا ہے۔ (اڈیٹر)

اول تو مشہور آدمیوں۔ رئیسوں۔ مولویوں۔ تحصیلداروں وغیرہ کے نام جہاں تک ہو سکے معلوم کر کے اخبار ان کے نام جاری ہو۔ باقی عہدہ کے لحاظ سے مثلاً تحصیلدار صاحب یا ڈپٹی انسپکٹر۔ پوسٹ ماسٹر وغیرہ عہدہ سے اخبار تمام ہندوستان میں کثرت سے شائع کیا جاوے۔ تاکہ ایک اعلان اور ڈھنڈورے کی طرح یہ تبلیغ ہندوستان کے ہر کونے میں پہنچ جاوے۔ کیا عجیب کہ بہت سے ناواقف باسلیم الطبع اشخاص کو غور و فکر کرنے کی تحریک اس اعلان سے ہو جاوے۔ کیونکہ انسان بار بار کی یاد دہانی سے ہی ہوشیار ہوتا ہے۔ اس قسم کا اعلان بہت ہی مفید ہوگا۔ کیوں کہ اس میں صرف حضرت اقدس کا ذکر اور نشانات۔ مثلاً طاعون۔ زلزلہ کا حال ہوگا اور امید ہے کہ بہت نیک اثر کرے گا۔

اب سوال خرچ کا ہے۔ میرے خیال میں کسی سٹیم پریس میں ایک لاکھ کاپی ایکدم چھپوانے میں بہت کم خرچ ہوگا اور قریب ایک لاکھ پیسے ہی سمجھ لیجئے اور جس کے لئے ایک لاکھ پیسے محصول ڈاک کے لئے اور درکار ہیں۔ یعنی کل دو لاکھ پیسے درکار ہیں۔ جب تک یہ رقم چندوں سے وصول ہو۔ ہر ایک صاحب اپنی توفیق کے موافق ایک مقررہ تعداد اخبار کی اپنی طرف سے شائع کرا دیں۔ اور جب چندہ ایک لاکھ پرچہ کا پورا ہو جاوے تو پھر یہ اہتمام کیا جاوے۔ اس طرح اگر قوم کوشش کرے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ مہینہ دو مہینہ میں ایک لاکھ اشاعت کاپی کی نکلکر تمام ہندوستان میں شائع ہو سکتی ہے۔

میں اپنی طرف سے بالفعل دو سو پچاس کاپی کی قیمت اور محصول ڈاک دینے کو تیار ہوں۔ اگر اس طرح اور خریداران بدر حسب توفیق حصہ لیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام بہت جلد ہو جاوے۔ امید ہے کہ احباب تحریک کریں گے۔ والسلام

خاکسار میرزا محمد شفیع۔ ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ
ڈاک خانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان

دیگر عرض ہے کہ سٹیم پریس میں چھپوانے کا ذکر میں نے اس وجہ سے کیا ہے۔ آپ کا پریس میرے خیال میں اس خدمت کا متحمل نہیں۔ اگر پریس میں اسقدر چھپ سکتی ہے اور بھی بہتر ہے۔

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے۔ **ایک زیادتی** یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات قریباً دو صفحے میں شامل ہیں۔

ایک اور زیادتی یہ ہے کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن چونکہ خدا کے فضل سے میرے تخمینہ سے بہت زیادہ خرچ ہو گیا اور اس قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا لیکن چوں کہ میرا وعدہ ہے۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے۔ جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعایت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور مبلغ چھ آنے اخراجات روانگی و محصول ڈاک اور پونے تین روپیہ اخبار بدر کے روانہ کر دینگے ان کو براہین احمدیہ صرف چار روپیہ میں بھیجا دیگی۔

۲۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ۔ آ۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں۔ ب۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں

معراج الدین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب کیخدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں ان کو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہو سکیگی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ مینجر بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت اللہ

صاحبزادہ بشیر احمد کی پیدائش مطابق
پیشگوئی مندرجہ آئینہ کمالات اسلام ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۶۶
۲۰- اپریل ۱۸۹۳ء کو ہوئی

آیت اللہ

صاحبزادہ میاں بشیر احمد کی آنکھیں جب سخت بیمار
ہو گئی تھیں اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا تھا تب ایک کلام
الٰہی مسیح موعود پر نازل ہوا جس کے یہ الفاظ تھے۔ برق طفلی بشیر
اور اس کلام پاک کی برکت سے آنکھیں بالکل تندرست ہو گئیں

بشیر
کی
بشارت

مبارک ! مبارک !!

صاحبزادہ بشیر احمد سلمہ اللہ الاحد کی شادی کی تقریب پر جو قافلہ ۱۰- مئی کی صبح کو پشاور کی طرف روانہ ہوا تھا (جسکا ذکر ۱۰ مئی ۰۶ء کے اخبار میں کیا گیا ہے) وہ مع الخیر آج نماز ظہر کیوقت قادیان دارالامن والامان میں داخل ہوا جس پر ہم خلوص دل کے ساتھ مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں حضرت ام المومنین کی خدمت میں۔ اور مبارکباد کہتے ہیں جناب میر ناصر نواب صاحب کی خدمت میں اور والدہ و برادر محمد اسحٰق کی خدمت میں اور تمام اہل بیت کی خدمتمیں اور تمام احباب کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں مولوی غلام حسن صاحب کی خدمت میں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے مولود مسعود کے اس تعلق کا فخر عطا فرمایا ہے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اے قادر خدا تو اس رشتہ کو جانبین اور ان کے متعلقین کے واسطے ان رحمتوں اور برکتوں کا موجب کر جو تو اپنے خاص بندوں پر انعام کیا کرتا ہے کہ تو مالک ہے سب آسمانوں کا اور زمینوں کا۔ اور تو نے ہی ایک پاک تعلق مرد اور عورت کے درمیان پیدا کیا۔ ہم اس مبارک نامہ کو اس مبارک جوڑے کیواسطے اس مسنون دعا پر ختم کرتے ہیں۔

اللّٰھم بارک فیھما وبارک علیھما وبارک لھما فی شملھما۔

آمین ثم آمین۔

"بدر"

۱۶- مئی ۱۹۰۶ء - بروز بدھ

[illegible]

[illegible]

خطبہ بروز جمعہ ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

بعد خطبہ ماثورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

واتل علیہم نبا الذی اٰتینٰہ اٰیٰتنا فانسلخ منہا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین - ولو شئنا لرفعنٰہ بہا - ولٰکنہ اخلد الی الارض واتبع ھوٰہ - ج فمثلہ کمثل الکلب - ان تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث - ذٰلک مثل القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا فاقصص القصص لعلہم یتفکرون - ساء مثلا ن القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا وانفسہم کانوا یظلمون من یھد اللہ فھو المھتدی ومن یضلل فاولٰئک ھم الخاسرون - پ ۹ ع ۱۲ -

ترجمہ مع التفسیر - واضح ہو کہ تکذیب کے دو درجہ ہیں۔ اول درجہ تکذیب کا تو یہ ہی ہے کہ انسان اپنی فطرۃ صحیحہ کو کھو بیٹھے جو عطیہ الٰہی ہے اور اس کو محض بیکار کر دیوے کیونکہ ہر ایک انسان ذوالعقل کی بناوٹ اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ بغیر پہنچنے رسولوں کی رسالت کے بحکم کل مولود یولد علی الفطرۃ کے اللہ کی توحید اور ربوبیت خالصہ کو سمجھ سکتا ہے ورنہ اس کی کیا وجہ کہ فوٹوگراف کا بنانے والا یہ تو یقیناً جانتا ہے کہ بغیر کاریگر کے فوٹوگراف خود بخود نہیں بن سکتا۔ پھر یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ انسان حیوان ناطق جس کو اپنے وجود اور تربیت میں ہر لحظہ اور ہر آن میں ایک خالق اور رب کی سخت ضرورت ہے وہ خود بخود موجود ہو گیا ہو اور خود بخود اس نے تمام مراتب تربیت انسانیت کے حاصل کر لئے ہوں۔ دیکھو جس وقت انسان محض نطفہ تھا۔ معہذا اس میں تمام قوای ظاہری اور باطنی اور اعضائے جسمی موجود تھے جو اب پیدا ہو گئی ہیں پس وہ نطفہ ہی بزبان حال گواہی دے رہا ہے کہ ایک خالق اور رب اس کا بالضرور ایسا موجود ہے جس نے اس نطفہ میں یہ تمام اعضائے جسمی اور قوای ظاہری اور باطنی ان اسی میں مرکوز کیے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیتوں میں۔ الست بربکم قالوا بلیٰ میں اس امر کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے پس جبکہ فطرت انسانی ہی اس طرح کی واقع ہوئی ہے۔ جو ابتدائی حالت نطفگی سے ایک خالق اور رب کا وجود ضروری سمجھتے ہیں تو اسی فطرت صحیحہ کی طرف رجوع نہ کرنا اور اس کی شہادت کو دربارہ توحید اور الوہیت خالصہ الٰہی کے قبول نہ کرنا یہ بھی تکذیب ہے اور اس تکذیب پر بھی کوئی عذر انا کنا غافلین کا مسموع نہ ہوگا اور نہ تقلید آبا و اجداد کی کہ انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم عذر ہو سکیگا۔ دوسرے درجہ کی تکذیب جو اس سے قباحت میں بہت بڑھ کر ہے یہ ہے جو ان آیات مذکورہ میں بیان فرمائی گئی ہے کہ [illegible] پیغمبر ان لوگوں پر اس شخص کا حال بھی تلاوت کر کے سنا دو۔ [illegible] آیات اور نشانات بھی دیئے گئے تھے پر وہ ان آیات [illegible] جیسا کہ [illegible] بکرے سے کھال علیحدہ کر دی جاوے

[illegible]

پس شیطان اس کے پیچھے جا لگا تو وہ سخت گمراہیوں میں سے ہو گیا۔ ف۔ مفسرین میں اس شخص کی نسبت بڑا اختلاف ہے کہ یہ کون شخص تھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ یعنے بلعم باعورا کہ کتب الٰہی خواندہ بود بعد ازاں باغوائے زن خود ایذاء حضرت موسیٰ قصد کرد و ملعون شد تفسیر کبیر میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے ابتدائی بعثت کے وقت میں ایک شخص امیہ بن ابی الصلت تھا جس کو کتب سابقہ کے علم سے یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ اس وقت میں ایک رسول عظیم الشان مبعوث ہونے والا ہے اور اس کو یہ گمان بھی تھا۔ کہ وہ رسول میں ہی ہوں گا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ رسالت فرمایا۔ تو اس کو بڑا رشک اور حسد پیدا ہو گیا اور کم بخت کافر ہی مرا۔ یہ شخص وہی امیہ بن ابی الصلت ہے جو عرب میں بڑا مشہور شاعر تھا اور جس کی نسبت آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آمن شعرہ وکفر قلبہ۔ یعنی شعر تو اس کا ایمان لے آیا تھا۔ مگر دل اس کا کافر ہی رہا۔ یہ اس لئے فرمایا کہ یہ شخص اپنے شعروں میں اللہ تعالےٰ کی توحید بیان کیا کرتا تھا اور توحید الٰہی کے دلائل بھی دیا کرتا تھا اور بیان اعمال صالحہ اور احوال آخرت یعنی جنت و نار کا ذکر بھی ان شعروں میں کیا کرتا تھا اور بعض مفسرین کا قول ہے۔ کہ یہ آیت ابو عامر راہب کے حق میں نازل ہوئی ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق کا لقب دیا تھا۔ غرضیکہ اس آیت کا مصداق کوئی ہو خواہ بلعم باعورا ولی مستجاب الدعوات ہو یا امیہ بن ابی الصلت شاعر موحد ہو یا ابو عامر راہب ہو۔ جس نے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے دنیا کو ترک کر دیا تھا یا اور کوئی ہو بہرحال اس آیت سے صریح یہ امر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مامور من اللہ کی مخالفت میں سب مخالف مردود ہو جاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں نہ کسی کی ایسی ولایت مقبول ہو سکتی ہے جو مستجاب الدعوات کے مرتبہ پر پہنچ گئی ہو۔ جیسا کہ بلعم باعورا حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا۔ یا کوئی شخص فصیح و بلیغ شاعر ہو جو توحید الٰہی کو اپنی قصائد اور اشعار میں نظم کرتا ہو مقبول ہو سکتا ہے اور نہ کوئی راہب اور زاہد مخالف مامور من اللہ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سرسبز ہو سکتا ہے۔ بلکہ مامور من اللہ کا مکذب اور مخالف خائب و خاسر نامراد اور مردود درگاہ الٰہی ہی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ یہ تینوں شخص باوجود ہونے صاحب ولایت کاملہ کے اور باوجود ہونے موحد عابد۔ زاہد کے مردود ہو گئے جیسا کہ آیت زیر تفسیر میں عبرت حاصل کرنے کے لئے ان کا قصہ ارشاد ہوا ہے اور اگر غور کیا جائے۔ تو وہ شخص جو صدہا آیات و نشانات صداقت کے دیکھ چکا ہو بلکہ اپنی زبان اور قلم سے ان صدہا نشانات کو دنیا میں تبلیغ بھی کر چکا ہو۔ اس کی تکذیب موجب عذاب ہونے میں سب سے زیادہ بڑھ کر ہوگی دیکھو اہل کتاب کو جو حافظ اور مفسر تورات وغیرہ کے تھے انہیں کو اولٰئک ھم شر البریہ فرمایا گیا ہے اور احادیث میں مولویان مکذبین مسیح موعود کو علماءھم شر من تحت السماء کلام نبوت میں وارد ہوا ہے۔ پھر آیت ہذا کے الفاظ پر غور کرو

۱ انسلخ

اول تو لفظ انسلاخ کا فرمایا گیا ہے جس کا مفہوم ایک جاندار کی کھال کا ادھیڑا جانا ہے۔ دیکھو جس ذی روح کو کہ مسلوخ کیا جاوے۔ اس کو کس قدر تکلیف ہوگی اور وہ حیوان مسلوخ کیسا مکروہ اور قبیح معلوم ہوتا ہے۔ اس جگہ انسلاخ اسی لئے ارشاد فرمایا گیا ہے۔ کہ نشانات الٰہیہ کو دیکھ کر پھر بھی ان کا مکذب ہو جانا ایسا ہے۔ جیسا کہ جاندار کی کھال ادھیڑی جاوے اور اس سے یہ بھی مفہوم ہوا کہ ایسا مکذب پھر مصدق بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جبکہ کسی جانور کی کھال ادھیڑ لی جاوے تو پھر وہ کھال اس ذیجان کے جسم میں دوبارہ نہیں لگ سکتی اور یہ بھی مفہوم ہوا کہ قبل انسلاخ کے اس کھال کو اس جاندار کے ساتھ کمال اتصال تھا۔ معہذا پھر بعد انسلاخ کے مباینت تامہ ہو گئی۔ پھر ایسا مکذب کیوں کر مصدق ہو سکتا ہے۔ الا من شاء اللہ۔

۲ اتباع شیطان

دوسری مذمت ایسے مکذب کی یہ ارشاد فرمائی گئی کہ اب اس کے پیچھے شیطان ایسا لگ گیا کہ وہ خود شیطان بن جاویگا کیونکہ ایک قرات میں فاتبعہ الشیطان۔ باب افتعال سے بھی آیا ہے یعنے شیطان اس کا متبع ہے اور وہ شیطان کا بھی باپ یعنی متبوع ہے۔ دیکھو اللہ تعالےٰ کو ایسے مکذب کی کس قدر مذمت منظور ہے۔

۳ غاوی

پھر تیسری مذمت ایسے مکذب کی فرمائی گئی ہے کہ وہ غوی اور غاوی ہو چکا یعنی سخت گمراہ ضدی ہو گیا کیونکہ غاوی اس کو کہتے ہیں کہ جس کی ہدایت پانے کی امید نہ رہی ہو۔ اور لفظ غوغا کا مادہ بھی یہی غوایت ہے۔ جو جنگ و جدال اور شور و شر پر دال ہے بخلاف لفظ غبی کے کیونکہ اس کے مفہوم میں صرف سادگی اور بے وقوفی داخل ہے۔ لا غیر۔ دیکھو صراح صحاح وغیرہ کو۔

۴ اخلد الی الارض

چوتھی مذمت ایسے مکذب کی یہ فرمائی گئی ہے کہ وہ زمین ہی میں لگ گیا۔ یعنی دھنس گیا۔ اور چپک گیا۔ تفسیر کبیر وغیرہ میں لکھا ہے کہ قال اصحاب العربیۃ اصل الاخلاد اللزوم علی الدوام وکانہ قیل لزم المیل الی الارض ومنہ یقال اخلد فلان بالمکان اذا لزم الاقامۃ بہ انتہیٰ۔

۵ مثل کلب

پانچویں۔ مذمت اس کی یہ فرمائی گئی ہے۔ کہ کتے کے ساتھ اس کو تشبیہ دی گئی جو اخس الحیوانات ہے۔

۶ یلہث یعنی زبان نکال کر ہانپنا

چھٹی مذمت ایسے مکذب کی یہ ارشاد ہوئی۔ کہ کتے کی اس حالت کے ساتھ اس کی حالت مشابہ ہے۔ جو بدترین حالت ہے یعنی زبان نکال کر ہانپتے رہنا۔ وہ بھی ہر ایک حال میں خواہ اس کو کسی شکار کرنے کے لئے دوڑایا جاوے یا نہ دوڑایا جاوے مگر زبان نکال کر وہ ہانپتا ہی رہتا ہے۔ پھر خود ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے افعال ذم کے ساتھ اس مثل کی مذمت فرمائی کہ یہ مثل ایسے مکذبین کی بہت ہی بری مثل ہے وغیرہ وغیرہ اس بیان سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ انبیائے اولوالعزم کے وقت

میں بھی ایسے مکذب گذرے ہوئے ہیں۔ جو سب طرح کے نشانات دیکھ کر بلکہ خود ان نشانوں سے مامور من اللہ کی حقیت کو ثابت کر کر تصدیق کر چکے تھے۔ جس پر الفاظ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا دال ہیں پھر بھی وہ مکذب ہو گئے ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس قدر مذمت فرمائی ہے۔ کہ اس سے بڑھکر کسی اور مکذب کی شاید ہی فرمائی ہو اور یہ سنت اللہ قدیم سے جاری ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ حضرت مسیح کے وقت میں موافق اسی سنت اللہ کے کوئی ایسا فرد کامل مکذبوں کا بھی موجود ہے یا نہیں۔ جواب اس کا یہی ہے۔ کہ کئی شخص موجود ہو گئے ہیں دور کیوں جاتے ہو۔ دیکھو ایک تو وہ جس نے ریویو براہین احمدیہ کا لکھا۔ اور تائید و تصدیق میں کوئی دقیقہ اس نے فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ یہ شعر بھی اوسی ریویو میں لکھا ہوا ہے کہ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ۔ تم مسیحا بنو خدا کے لئے

دوسرا شخص وہ ہے۔ جس نے ایک بڑی تفسیر طول طویل لکھی تھی جس تفسیر میں کثرت سے آیات اللہ کو تائید و تصدیق مسیح موعود میں تحریر کیا تھا۔ اور اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا کا مصداق تھا وہ بھی مکذب ہو چکا ہے۔ جس کی تکذیب اخبار بدر وغیرہ میں طبع ہو چکی۔ یہ مضمون میں نے اس لئے بیان کیا ہے کہ کوئی صاحب یہ وہم اپنے دل میں نہ لاویں کہ ایسے لوگوں کا بدل جانا اس مسیح موعود سے اس کی صداقت اور حقیت میں کچھ فرق پیدا کرتا ہو حاشا و کلا بلکہ یہ تو سنت اللہ ہے جو قدیم سے ہوتی چلی آئی ہے اور قیامت تک رہی گے۔ اسی لئے یہاں پر لعلھم یتفکرون وغیرہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ لوگ ہمیشہ غور اور فکر کرتے رہیں کہ ایسے تکذیب سے صداقت اور حقیت صادق میں کسی طرح کا فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ ایسے امور میں تفکر سے ایک طرح کی صداقت پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب حضرت موسیٰ کے وقت سے لے کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جیسا کہ احوال بلعم باعورا اور امیہ بن ابی الصلت سے واضح ہو گیا۔ تو کارخانہ نبوت میں ایسے مرتدین کا وجود واسطے ظہور نشانات کے ہی سنت اللہ میں داخل ہو گیا۔ و نعم ما قیل ؎

درکارخانہ عشق از کفر ناگزیر است۔ آتش کرا بسوزد گر بو لہب نباشد

اور جو ایسا مکذب ہو جاوے وہ مامور من اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ بلکہ وانفسھم کانوا یظلمون کا مصداق ہو جاتا ہے ؎ جو کوئی اس امر کا منکر ہوا۔ اپنا کچھ کھویا کسی کا کیا گیا۔ اب فرمایا جاتا ہے۔ اور اگر ہم چاہتے۔ تو انہیں آیات کی تصدیق کی برکت سے اس کا مرتبہ بلند کرتے۔ مگر اس نے دنیا کی ذلت اور پستی کو اپنے لازم حال کر لیا اور اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے لگ گیا تو اس کی مثل کتے کی سی مثل ہے کہ اگر اوس پر [illegible] کا بار ڈالو۔ تب بھی زبان کو باہر نکال کر ہانپتا رہتا ہے اور اگر اس کو اسی کی حال پر چھوڑ دو [illegible] ہوئے ہانپتا رہتا ہے۔ یہ ہے مثل ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں اور نشانوں کو جھٹلایا تو اے پیغمبر یہ قصے بیان کرتے رہو تاکہ یہ لوگ کچھ سمجھیں۔ سوچیں۔ ف۔ ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آیات الٰہی کی تصدیق کرنا اور ان کے موجب عملدرآمد کرنا باعث رفع درجات کا ہے اور تکذیب آیات اللہ کی اور ان سے اعراض کرنا موجب ذلت اور پستی کا ہے۔ چونکہ انبیاء آیات اللہ کے مبلغ ہوتے ہیں تو ان کا رفع بطریق اولیٰ ہوا کرتا ہے اور ان کے متبعین کا رفع بہ سبب اتباع مقتضا ان آیات کے ان کو حاصل ہوتا ہے اور ان کے مکذبین کو دنیا اور آخرت میں بجز عذاب شدید کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہ تینوں امر اللہ تعالیٰ نے آیت یا عیسیٰ انی متوفیک الایہ میں بیان فرما دئے ہیں۔ رفع عیسیٰ کا فوقیت متبعین کے کافروں اور مکذبین کو عذاب شدید دنیا اور آخرت میں۔ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا سے معلوم ہوتا ہے کہ بالفعل علم آیات الٰہیہ اس کو دیا گیا تھا۔ خواہ وہ آیات اللہ اور حجج و براہین توحید کے ہوں۔ یا اسم اعظم یا الہامات یا اجابت دعا وغیرہ ہو۔ جیسا کہ تفاسیر میں لکھا ہے۔ بہرحال علم الآیات کا اس کو حاصل تھا۔ پھر بھی ایک نبی کی مخالفت سے مردود درگاہ ہو گیا۔ قصہ آدم اور ابلیس کا جو متعدد جگہ پر قرآن شریف میں مختلف اسلوبوں سے بیان فرمایا ہے اس کا لب اور خلاصہ بھی یہی ہے۔ یہ آیات اہل علم کے لئے بلکہ ان لوگوں کے لئے جو ملہم بھی ہیں۔ بڑی عبرت دلانے والی ہیں۔ کہ مامور من اللہ کے مقابلہ اور مخالفت میں جو ان کے الہامات ہوں یا علمی شبہات ہوں ان کا اتباع صرف اتباع ہوا کا ہی لا غیر۔ کیونکہ ان کے الہامات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حفاظت نہیں ہوتی ہے بلکہ شیطانی دخل ان الہامات میں اکثر ہو جاتا ہے جس کا نام اتباع ہوا ہے اور اس کا ازالہ نہیں کیا جاتا۔ بخلاف مامور من اللہ کے الہام کے کہ ان کے الہاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی حفاظت کی جاتی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا۔ یعنی اللہ تعالیٰ چلاتا ہے۔ مامور من اللہ کے الہامات کے پیچھے چوکیداروں کا پہرہ۔ تاکہ اس میں شیطانی دخل نہ ہونے پاوے۔ اور اس مسئلہ الہامات کو ہم نے کتاب آیات الرحمان لنسخ مایلقی الشیطان میں ایسا بیان کر دیا ہے۔ جس سے درمیان الہامات عوام غیر مامورین اور الہامات مامورین من اللہ کے ایک بین الامتیاز حاصل ہو جاوے [illegible] یہ مسئلہ بڑا ہی حق ہے کہ مطلقاً [illegible] جب تک کہ اس کی ثبوت پر [illegible] اور نشانات آسمانی [illegible] اس کے ثبوت میں قائم نہ ہو لیویں۔ اور دوسرا اس میں کہ غیر مامورین میں بھی استعداد الہامات اور رؤیا کی اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے یہ ہے کہ کارخانہ نبوت کی ایک نظیر ان میں موجود ہو تاکہ اس نظیر پر قیاس کر کر کارخانہ نبوت کی تصدیق کریں اور ان پر اتمام حجت ہو جاوے اور یہ عذر نہ کر سکیں کہ انا کنا عن ہذا غافلین۔ یعنی فی اصل الفطرۃ فلم یوثر فینا اقوال الرسل۔ اور پھر ایسا مکذب جو بعد پہنچ جانے آیات اللہ کے تکذیب کرے اس کا ہدایت پر آنا معلوم نہیں ہوتا ہے کیونکہ ایسے شخص کے لئے اتباع اپنے ہوا و ہوس کا مانند طبعی امور کے ہو جاتا ہے جیسا کہ کتے کی حالت ہوتی ہے کہ ہر حالت میں زبان نکال کر وہ ہانپتا رہتا ہے۔ یعنی یہ ہانپنا کتے کا ایک طبعی امر اس کا ہے۔ جو اس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ نہ اس میں یہ کہ سوائے کتے کے اور کسی جانور میں ایسی حالت نہیں پائی جاتی ہے۔ مگر ہاں بوقت وقوع مشقت اور تعب کے البتہ ایسی حالت اور حیوانات میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کتے کا قلب کچھ ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ اندر کی ہوائے گرم کو باہر نکالنے کی قوت اس میں بہت ضعیف ہے۔ علیٰ ہذا القیاس باہر سے ہوائے بارد کے جذب کرنے کی قوت بھی اس میں بہت ضعیف ہے اس لئے نہ تو ہوائے بارد کو باہر سے پوری طور پر جذب کر سکتا ہے اور نہ ہوائے گرم کو اندر سے باہر نکال سکتا ہے اور جو شخص اپنی ہوا و ہوس کا اتباع کرتا ہے۔ اس کا بھی ایسا ہی حال ہو جاتا ہے کہ جو اس کے اندر مواد ردیہ فاسدہ اور مادہ فضلات واجب الاخراج ہیں جو باعث پیدا ہونے اخلاق ردیہ کے ہیں نہ ان کو بہ سبب اتباع اپنی ہوا کے باہر نکال سکتا ہے جس سے روح انسانی کو تفریح حاصل ہو۔ اور نہ باہر سے اہل حق کے نصائح کو جو مثل ہوا بارد کے ممد حیات روحانی ہیں۔ اخذ کر سکتا ہے۔ دیباچہ گلستان میں کیا عمدہ بات لکھی ہے۔ کہ ہر نفسیکہ فرو میرود ممد حیات است و چوں برمی آید۔ مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتے شکرے واجب۔ اسی لئے ایسا مکذب مامور من اللہ کا بہت جلد رسوا اور تباہ اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نہ اس کو تفریح روح انسانی کی حاصل ہوتی ہے اور نہ امداد حیات باقی کی میسر ہوتی ہے۔ اسی لئے تاکیداً آگے فرمایا جاتا ہے کہ کیسی بری مثل ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا وہ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔ یعنی نہ مامور من اللہ پر و لنعم ما قیل ؎

حملہ بر خود میکنی ای سادہ مرد۔ ہمچو آں شیرے کہ بر خود حملہ کرد

دیکھو چراغدین کو اس نے اپنی تکذیب سے مامور من اللہ کا کیا بگاڑا۔ جو کچھ اس نے تکذیب کر کر ظلم کیا وہ اپنی ہی اولاد یعنی فرزندان و دختر وہا پنے نفس پر کیا۔ چراغدین کے گھر کا بے چراغ ہو جانا بڑی عبرت کا مقام تھا جس پر بعض کو توجہ نہ ہوئی۔ تفسیر ابو السعود وغیرہ میں بلعم باعورا کے حالات میں لکھا ہے کہ جب اس نے حضرت موسیٰ کی

تکذیب کی اور ان کے واسطے بد دعا کرنے کے بعد مشغول ہوا تو اس کو ایک قلبی مرض ایسا عارض ہوگیا کہ شل کتے کے اس کی زبان نکل آئی اور شل کتے کے ہانپتے ہانپتے ہی مرگیا۔ یہ مرض بعید نہ سمجھو کیونکہ امراض کا کیا ٹھکانا ہے اور ان کو کون شمار میں محدود کرسکتا ہے۔ مولوی روم فرماتے ہیں ؎

باز کن طب را بخواں باب العلل۔ تا ببینی لشکر تن را عمل
جملہ ذرات زمین و آسمان۔ لشکر حق اند گاہ امتحان
خاک قاروں را چو فرمان در رسید۔ با زر و تختش بقعر خود کشید
آب دریا چوں با مر حق بتاخت۔ اہل قبطی را ز سبطی وا شناخت
نار ابراہیم را دنداں نزد۔ چوں گزیدہ حق بود چونش گزد
ہود گرد مومناں خطے کشید۔ نرم می شد باد کانجا می رسید

اب آگے یہ فرمایا جاتا ہے کہ جس کو اللہ تعالےٰ ہدایت دے وہی رو براہ ہوتا ہے اور جس کو وہ بھٹکا دے وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے۔ ف۔ مطلب یہ ہے کہ رسول کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہدایت لائے ہیں اس کے مضبوط پکڑنے سے ہی انسان رو براہ ہوتا ہے اور اپنے خیالات اور ہوا و ہوس کے اتباع سے منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس نے اپنی ہوا و ہوس کو معبود قرار دے لیا نہ اللہ تعالیٰ کو۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بجز خسر الدنیا والاخرۃ کے اور کچھ حاصل نہیں ہوسکتا اور چونکہ ذرائع ہدایت کے یعنی قرآن مجید اور رسول کریم خاتم النبیین اور فطرت صحیحہ کو اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کے لئے دنیا میں بھیجا ہے جس کی اتباع سے اہتدا حاصل ہوتا ہے اور نیز قوائے نفسانی و شہوانی و غضبانی بھی انسان میں اوسی اللہ تبارک و تعالےٰ نے پیدا کیں ہیں جس کی پیروی سے انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسناد ہدایت اور اضلال کی طرف اللہ تعالیٰ کی کیجاتی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان کو اپنے افعال اختیاریہ میں کچھ دخل ہی نہ ہو وے اور محض مجبور ہی ہو۔ کلا وحاشا۔ ورنہ پھر انہیں آیات میں فانسلخ۔ اخلد الی الارض۔ کذبوا بایتنا یظلمون وغیرہا کی اسناد انسان کی طرف کیوں کی گئی ہے یعنی چونکہ انسان سے یہ امور قبیح وقوع میں آجاتی ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اضلال یعنی منزل مقصود کو نہ پہنچانا ہی ظہور میں آتا ہے۔ اور اگر بندہ اتباع ہدایات الٰہیہ میں سعی و کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے انہیں آیات کے قبل یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ والذین یمسکون بالکتاب واقاموا الصلوٰۃ انا لا نضیع اجر المصلحین۔

کتبہ محمد احسن۔ روز جمعہ۔ یازدہم مئی ۰۶ء

ضرورت ہے۔ ایسے احباب کی جو اخبار کے واسطے نئے خریدار پیدا کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجی اخویم جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امید کہ جناب مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر باعث مشکوری ہوں گے۔

آگ تھمے کب پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے دوستو اب آگ برسانے کو ہے

دوستو! یہ اس دردمند دل سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ یہ اس پاکباز شخص کا کلام ہے جسے دعوےٰ ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں تمہاری اصلاح کے لئے آیا ہوں میں بشیر ہوں میں نذیر ہوں میری اطاعت میں بشارت ہے۔ میری مخالفت میں عذاب ہے۔ میرے خدا کا ہاتھ میرے ساتھ ہے۔ میں اس سے ہوں وہ مجھ سے ہے۔ میں اس شہنشاہ عظیم الشان کا سفیر ہوں۔ جس کی حکم عدولی سے خسر الدنیا والاخرۃ کا پھل ملتا ہے۔ میں کہتا ہوں تم مان جاؤ۔ اصلاح کرو اب وقت ہے ورنہ ؎

ابھی اگر نہ سمجھو۔ تو سمجھائے گا خدا

پیارو۔ دنیا نہ سمجھی۔ اس شخص پر ہنسی کی گئی اللہ کے بھیجے ہوئے کی عزت کا پاس نہ کیا گیا۔ آخر نتیجہ وہی ہوا۔ جو اس آسمانی انسان نے قبل از وقت بتایا تھا۔ دیکھو صفحہ ۹۸ مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء فالقی الرعب فی القلوب مرۃ
پس او در دلہا ترس انداخت
بالطاعون المقعص البتار۔ وطورا بزلازل
گاہے بطاعون کہ در جائے کشندہ و ہلاک کنندہ است و وقتے بزلزلہ کہ دیوارہائے
سجدت للماجد جدران الدیار۔ واخری بطوفان
ممالک بسبب آں بر زمین سجدہ افتادند۔ و وقتے دیگر بسبب طوفان
نار انشقت بہ الجبال۔
آتش کہ بدان کوہہا پارہ پارہ شدند۔

یعنی طاعون زلازل آگ طوفان وغیرہ کے لشکروں کا دورہ ہوگا۔ صاحبو! یہ حملہ شروع ہوگیا اور عرصہ سے ہو رہا ہے۔ دیکھو حال ہی میں سان فرانسسکو تباہ ہوگیا۔ ویسوویس نے ستم ڈھایا۔ مستپی نے ملک تباہ کر دیا۔ ہندوستان ان آفتوں سے محفوظ نہیں جیسا کہ ذیل کے خط سے ظاہر ہو رہا ہے

آج کل اس علاقہ میں ہیضہ بہت شدت سے پھیلا ہوا ہے کوئی مقام کوئی گاؤں اور گھر باقی نہیں رہا اور عجیب تر یہ ہے کہ جس گھر میں شروع ہوتا ہے۔ سارا گھر صاف کرکے تب چھوڑتا ہے صدہا مکان ویران ہوگئے جن میں پہلے بیسیوں آدمی تھے ان گھروں میں ایک آدمی باقی نہیں رہا۔ یہاں کے لوگ ہیں کہ اس قسم کا ہیضہ کبھی نہیں ہوا۔ [illegible]

سارا خاندان صاف کرکے تب باہر قدم رکھتا ہے۔ علاوہ اس کے ایک نیا غضب خدا نازل ہوا ہے اور وہ یہ کہ عرصہ پندرہ سولہ روز سے زیادہ گزرا۔ یکایک آگ لگنا شروع ہوئی اور ایک ایک دن میں آٹھ آٹھ دفعہ آگ لگتی ہے اور برابر اب تک یہی سلسلہ جاری ہے۔ اور اکثر ایسے گھروں سے آگ کے شعلے خود بخود اٹھے ہیں کہ جن میں۔ مہینوں سے کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ خود بخود یکبارگی آگ کے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جہاں آگ لگنے کے بعد دریافت کرو۔ تو یہی پتہ چلتا ہے کہ بلاسبب آگ لگی ہے۔ اس آگ نے بہرام پور میں عجیب پیدا کر رکھا ہے لوگ اپنے گھروں کا اسباب باہر مکانوں کے نکالے پڑے ہیں۔ سینکڑوں گھر خاک سیاہ ہوگئے ہیں۔ ۲۶۔ اپریل سے آگ لگنی شروع ہوئی ہے۔ آج ۱۵۔ مئی ۰۶ء تک برابر ہر روز دو چار مرتبہ آگ لگتی ہے اور دو چار گھر خاک سیاہ کرکے بجھتی ہے۔ ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو جو آگ محلہ گداہوں میں لگی بہت بڑی خوفناک تھی جس نے سینکڑوں گھر جلا کر ایک بڑا میدان بناکے بوہا محلہ میں پہنچی۔ اور ہر ایک شے صاف کرتی ہوئی صدہا مکان ویران کرکے مولوی ابوالیاس احمد زماں خان کے مکان کے قریب پہنچکر تھم گئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور اس کے مسیح کی دعا کی برکت سے مولوی صاحب محفوظ رہے۔ یہ آگ ہر روز دو چار مقام میں دن کو لگتی ہے۔ جس کو بہت آدمیوں نے لگتے ہوئے دیکھا ہے کہ خود بخود بیچوں بیچ مکان کے چھپر کے اوپر سے شعلہ بھڑک اٹھا۔ علیم نامی ایک کوچبان جو گاڑی لئے جا رہا تھا۔ پوریا تالاب پر اس نے پہنچکر دیکھا۔ کہ خود بخود ایک شعلہ زمین سے اڑ کر ایک مکان کے بیچ چھپر پر پہنچا۔ یہ عجیب واقعہ دیکھکر کوچبان نے فوراً گاڑی روک لی اور مع دو سائیسوں کے دوڑ کر آگ بجھانے لگا۔ وہاں سے آگ اڑ کر دوسرے مکان کے چھپر پر پہنچی۔ اور پانی کی طرح ہر طرف پھیل گئی۔ اسی طرح
آدمیوں نے دیکھا۔ غرضیکہ ہر روز ہر ایک
ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے قہر سے ہم گ
جب سے لوگ حضرت امام عا
طرح طرح سے جھٹلانے اور ان
نازل ہونی شروع ہو
ہم گنہگ

پس عزیزو! اپنے نفوس میں تبدیلی پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پر ایمان لاؤ ان وقعات کو معمولی مت خیال کرو۔ دیکھو پھر پچھتانا بے سود ہوگا۔ ع

انت سے کچھ نہ بنے جب چڑیاں چگ جیں کھیت
کاروان دنیا میں درد دل سے کہتا ہوں نہ
مان لے اس ہادی دہدی کو رہبر مان لے
وقت رحلت اب تیرا اے کاروان نزدیک ہے

آپکا خادم۔ عبد الرحیم احمدی فورمتھ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان سابق سکینڈ ماسٹر اکونہ ضلع بہرائچ

رسید زر

رقم	تاریخ	نمبر	نام
سے	۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۷ء	۹۶۲	عبد الحمید خاں صاحب
ع/۱۲	۲۰ ״ ״	۸۷۹	غلام حسین صاحب
۱۲/	۲۰ ״ ״	۸۵۴	فرمان علی صاحب
۱۴/	۲۰ ״ ״	۹۱۳	مستری کرم الدین صاحب
سے	۲۰ ״ ״	۲۱۳	محمد قاسم صاحب
عہ	״ ״ ״	۱۰۱۰	غلام احمد صاحب
سے	״ ״ ״	۱۱۱۱	حبیب اللہ صاحب
۸/	״ ״ ״	۱۱۲	محمد افضل صاحب
ع/۱۰	״ ״ ״	۱۹۱	میاں عبد الصمد صاحب
عہ/۱۲	״ ״ ״	۱۰۵۹	محمد یعقوب صاحب
ع/۱۰	״ ״ ״	۹۶۷	میاں عبد الکریم صاحب
عہ/۱۲		۱۱۱۱	برکت علی صاحب
ع/۱۰		۹۶۷	میاں عبد اللہ صاحب
عہ/۱۲			غلام رسول صاحب
سے			یعقوب بیگ صاحب
ع/۱۱			صاحب
ع/۱۲			صاحب
ع/۱۲			
ع/۱۲			
ع			

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی یہ سرمہ ہے کہ جو استعمال کے تھوڑے ہی روز سے اپنا جادو کا اثر دکھلانا شروع کرتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت دھند جالا پھولا شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف

سنون دندان بلا کسی کو امراض داڑھ دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں پیپ آیا ہو نفع لگائیے پھر مرض ہلا جیگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۸/

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم باسمی ہے جو صاحبان اپنی ذرت کو ناکارہ دیکھتے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالی نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیسی کہ اپنی کمزوری کے شاکی ہوں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت سالم عدد حبوب عہ۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احتیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر ہفتہ ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں اس روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۶؎۔ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دل حسب اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر۔ روزانہ اخبار عام

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتی ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آ گھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں ایسے مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیج دیتے ہیں جو کہ پانی خارج کرتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے کہ پٹھے موٹے ہو جاویں۔ اس علاج سے بیمار بہت جلد درست ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے۔ تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ ہے اور مرض دور ہو جائے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلا برقی روغن ملش باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنے ۳؎۵ک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت۔

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء۔ مثلاً فولاد۔ کونین ڈائمیانا کوکا کولا۔ وامیکا۔ سونا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت رقت ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو قیمت فی شیشی ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ

۱۲۰

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے

دوائی خانہ۔ سوہدرہ کلاں ضلع گوجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم ونبیہ العظیم

اعلان حق

لکھنے کو تو بڑے بڑے دلائل ہیں اور کہنے کو بڑی بڑی باتیں مگر جب باطل کی کثرت اور افراط نے لوگوں میں حق و باطل کے تفرقہ کا احساس ہی باقی نہ رہنے دیا ہو اور اظہار حق کے الفاظ اخفائے حق اور افشائے باطل میں اس زور اور شدت سے استعمال کئے جاتے ہوں کہ حق و باطل کا تفرقہ فی نفسہ مشکل بلکہ ممتنع ہو گیا ہو - تو کیا ہو؟ کچھ ہی ہو یہ **اعلان حق** ہے اور گو ہر شخص کے کانوں تک اس کے پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے مگر یہ مخصوص نہیں کرتے ہے وقلیل ما ہم جن کے دل میں راستی اور راستی کی آرزو اور جو حق و باطل اور راستی اور ناراستی میں تمیز کرنیکا خدا داد لطیف ملکہ رکھتے ہیں بہت سی داستانیں رنگین بیانیاں انشا پردازیاں سحر طرازیاں دیکھ چکے ہو - زمین و آسمان کے قلابے ملانے والے سبز باغ دکھلانے والے دجل و التباس کے اعلے ترین نمونے جو فروشی گندم نمائی کے خاکے ایسے بلند بانگ و در باطن ہیچ کے چہرے ملاحظہ کر چکے ہو اور مذکورہ بالا انواع و اقسام کے سرتاپا فریب اور سراسر سراب پرست سارو پیہ لٹا اور لٹوا چکے ہو اور سادہ لوحوں کو لٹتے دیکھ رہے ہو۔ مگر شاید ابھی دل نہیں بھرے اور ابھی تک یہ بھی محسوس نہیں کیا گیا کہ حق و باطل اور صداقت و دجل جدا جدا چیزیں ہیں۔ بشکست رنگ شباب و [illegible] عنائی دراں دیار کہ زادی جنون آنجانی +

آؤ اور ہماری **مفرح یاقوتی** کے اعلان حق کو سنو اور اس کا تجربہ کرو تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ مفرح یاقوتی تمہارے اور ادویہ کی نسبت [illegible] اور بے معنی الفاظیوں اور انشاپردازیوں سے مبرا - جھوٹے مبالغوں اور بیہودہ اطرائوں سے خالی بالکل سادہ الفاظ ہیں (ایسے الفاظ میں جو اپنے صحیح معنی اپنے ساتھ رکھتے ہیں) اور جو مفرح یاقوتی کے اصلی اور ثابت شدہ فوائد کے ترجمان ہیں آپکے پیش کی جاتی ہے ۔

سنہ ۱۸۸۹ء [illegible] جب ہم نے اس کثیر المنافع اور عظیم الفوائد دوائی کا اسم و مسمی محض اللہ تعالے کی توفیق اور عنایت سے صفحہ روزگار کی ادویہ کے اسامی و مسمیات پر اضافہ کرنے کا فخر حاصل کیا جیسا کہ ہمارے اصل زمانے کے اشتہارات سے روشن و ہویدا ہے تو اس وقت [illegible] نام یا اس کے کسی جز کے سرقہ یا اس نام [illegible] پیدا ہونے کا خیال نہ تھا بلکہ اس وقت تو ہم اپنی ایجاد [illegible] اور ملک کی خیرخواہی [illegible] اللہ کی رضاجوئی کے تلاشی [illegible] لیکن [illegible] کہ مقبول عام [illegible] انہوں نے حسد کی [illegible] مفرح [illegible] کے نام میں صرف کیا گیا - مفرح یاقوتی کے فوائد [illegible] نام و مقام سے بھی [illegible] برخلاف [illegible] کوشش [illegible] **یاقوت** سے [illegible] جو یاقوت [illegible] مفرح یاقوتی [illegible] ادویہ [illegible] ہاتھ سے مہر لگادی [illegible]

کامیابی اور مفرح یاقوتی کے ایک ہی معنے ہیں ہر ایک شخص کا ایک کام میں جو

اُس کا مقصود و مطلوب ہو کامیاب ہونا یا سنا ہے اور ظاہر ہے کہ کامیابی کے واسطے محنت شاقہ کی ضرورت ہے اور محنت شاقہ کے واسطے اعضائے رئیسہ کی مضبوطی اور حافظہ اور ذہن و ذکا کی خوبی اور عمدگی درکار ہے نیز ضروری ہے کہ محنت کے وقت ملال افسردگی پژمردگی تکان یا کسل لاحق نہ ہو میں بوثوق تمام کامیابی کے خواہشمندوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مذکورہ بالا جملہ ضروریات کے واسطے **مفرح یاقوتی** کا استعمال ایسا ثابت شدہ اور نہایت ہی صحیح اور تیر بہدف و معتبر علاج ہے اور انشاء اللہ عنقریب وہ دن دکھلا دیگا کہ طلبات اور اہل علم کی کتابوں اور عام بول چال میں **کامیابی** اور **مفرح یاقوتی** ہمیں مرادف یکدیگر لکھے پڑھے جاوینگے **مفرح یاقوتی** میں غیر ملکی معدنی اور زہریلی اجزا کا ہر گز کسی قسم کے جل التباس کا مطلقاً دخل نہیں یہ تو صرف یہی مفرح اور مقوی ادویہ سے بنائی گئی ہے اس کا نسخہ پبلک کی تشفی کے واسطے ذیل میں دیا جاتا ہے - **یاقوت مروارید زہرد مرجان فیروزہ یشب عقیق بسد لاجورد مومیائی معدنی فادزہر** [illegible] **ورق نقرہ و طلا عنبر اشہب کستوری زعفران صندلین جدوار ختائی عود صلیب زرنب اسارون سنبل مصطگی نرنقل سعد تخم بادرنجبویہ پوست ترنج** [illegible] **گل سیوتی زنجبیل قاقلہ خیربوا خولنجان شقاقل ثعلب مصری تخم فرنجمشک بناسپیر کبابہ چینی بہمنین دارچینی عود غرقی زرنباد گل گاؤزبان بسباسہ اندرجو جوز بوا بزر البنج تودریین سافج ہندی ابریشم درونج اشنہ مرزنجوش فقاح اذخر ہلیلہ کابلی بوزیدان سورنجان ریما ہی ستاور** [illegible] **برگ پان** [illegible] **مہر ختائی کیوڑہ گلاب سیب** [illegible] **انار** [illegible] **عرق** [illegible] وغیرہ وغیرہ

مفرح یاقوتی! **مفرح یاقوتی!!** **مفرح یاقوتی!!!**

قیمت فی ڈبیہ ۵ تولہ للعہ **قیمت تین ڈبیہ** [illegible] **قیمت ایک درجن** [illegible]

مفرح یاقوتی جس قدر اعلے درجہ کی مفرح مقوی ادویہ ہے اسی قدر [illegible] والطبائع ہے اور [illegible] ہر ایک موسم [illegible] استعمال کر سکتا ہے [illegible] **یاقوتی** کا [illegible] اور مفرح ادویہ ہیں [illegible] بالاتمام عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو [illegible] طاقت دیتی ہے اور ہر باطنی قوی اور ظاہری و باطنی حواس کو تیز و روشن کرتی ہے سستی غفلت اور نسیان کو دور کرتی ہے اور دماغ نخاع اور اعصاب کی کمزوری اس کے استعمال سے کافور ہوتی ہے اور جسم کو وہ طاقت [illegible] دوائی ہے [illegible] استعمال سے استعمال کرنے والے کو [illegible] اور مردانہ ہمت پیدا [illegible] ہے [illegible] کہ مفرح یاقوتی اور بلند خیالی [illegible] لازم و ملزوم ہیں - **مفرح یاقوتی** بڑھتی ہے [illegible] پیدا [illegible] درستی پاتا ہے دل دماغ اور جگر کی تقویت ہوتی ہے گردہ [illegible] معدہ مثانہ کو طاقت ملتی ہے [illegible] کوئی دوائی [illegible] خطاب سے مخاطب ہو سکتی ہے تو صرف یہی **مفرح یاقوتی** ہے اور بس - **مفرح یاقوتی** ہی ایک دوائی ہے جو قوت روحانی و جسمانی [illegible] نہیں ہونے دیتی اور قوت روحانی و جسمانی کا [illegible] ہے ہجوم امراض کا [illegible] مفرح یاقوتی [illegible] دو متناقض اور متضاد امور ہیں مفرح یاقوتی [illegible] ضعف کمزوری سستی اور تکان کا استیصال کرتی ہے - مفرح یاقوتی نے جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان ہونے کی وجہ سے [illegible] اپنے واسطے ہی مخصوص [illegible] ثابت کر [illegible] **مفرح یاقوتی** [illegible] کرنے والوں کے دل کو سرور اور [illegible] بخشتی ہے اور ان کے طبعی [illegible] چہرہ میں ملاحت اور [illegible] رسیلا پن اور [illegible] بنا دیتی ہے - مفرح یاقوتی ضعف الباہ [illegible] اور [illegible] کثرت جماع وغیرہ [illegible] بڑی بھاری علامت [illegible] زندگی [illegible]

مفرح یاقوتی سست کو چست اور چست کو پھرتیلا بناتی ہے خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھلاتی ہے خستہ جانوں اور غمزدوں کو سہارا دیتی ہے - مفرح یاقوتی اللطیف اور اللذیذ ایسی ہے کہ ایک دفعہ منہ سے لگ جانے پھر اس کا چھوڑنے کو طبیعت [illegible] چاہتی اور بیمار اور تندرست دونو کو بھاتی ہے - مفرح یاقوتی انسانی روح اور قلب سے خاص مناسبت رکھتی ہے اسی واسطے روح کی ایک لطیف غذا ہے مفرح یاقوتی صالح اور پاکباز نوجوانوں میں [illegible] کثرت محنت کی تحریص پیدا کرنے میں عدیم النظیر ہے اور [illegible] افکار اور جانکاہ محنتوں کی وجہ سے جو شکایات از قبیل ضعف دماغ و ضعف بصر و اختلاج قلب و کسل اعضا پیدا ہوتی ہیں ان کو اور دیگر ہر قسم معدہ [illegible] سینہ کے عوارض کو دفع کرنے میں معدوم المثال ہے - **مفرح یاقوتی کے استعمال** [illegible] جوانوں ہی کی راحت کا سامان موجود نہیں ہے بلکہ [illegible] بھی استعمال کر کے کمر اور گردن کے خم چہرہ کی جھریاں اعضا کا رعشہ دور کر سکتے ہیں اور درد کمر اور [illegible] بد ہضمی اور کثرت بول کی شکایات سے نجات پا سکتے ہیں مفرح یاقوتی کا استعمال کرنے والے بوڑھے [illegible] اور ماہر شغلوں سے خاص موقع کی [illegible] مفرح یاقوتی میں یہ وصف بھی ہے کہ کمزوری اعصاب [illegible] وجہ سے جو دل کی کمزوری اور [illegible] علامات معدہ [illegible] بھوک نہ لگنا کھانا کھانے کے بعد دل ڈوبنا لاحق ہوتا ہے سب مفرح یاقوتی کے استعمال سے یقیناً مستاصل [illegible] ہے [illegible] خون سے جسم [illegible] اور آنکھوں کی [illegible] اور چہرہ کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے تب مفرح یاقوتی کا استعمال [illegible] بخشتا ہے - مفرح یاقوتی کا استعمال [illegible] چائے دودھ کا [illegible] شراب وغیرہ کے استعمال کرنے والوں [illegible] بالا منشی اشیا کی بربادی [illegible] لوگوں کو ایسے [illegible] مفرح یاقوتی یقیناً [illegible] اور [illegible] اور مفرح یاقوتی جو نام [illegible] تمام مقویات و مفرحات کی (خواہ کسی نام [illegible])

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسے لاہور (نولکھا)

جاتی ہے ان کی نسبت ہم صرف اسا ہی کہینگے کہ (من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم - کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد) ہمارے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشکور ہونگا۔ کوئی بھائی اپنی جماعت میں پڑھکر سنادیں

کچھ مفرح عنبری کی نسبت

منجانب محمد اسماعیل صاحب احمدی اینڈ برادرس ماسٹر ٹیلرز فسٹ بڈفورڈ شائر رجمنٹ جھانسی۔ حال قلعہ میاں سنگھ۔ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔

مکرمی جناب حکیم صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قبل ازیں مفرح عنبری آپ سے منگائی تھی۔ جس کے استعمال سے توقع سے زیادہ فائدہ ہوا۔ دہلی سے مفرح یاقوتی ومعجون مروح الارواح وحب مقوی وغیرہ منگاکر استعمال کئے۔ مگر جو فوائد آپ کی تیار کردہ مفرح عنبری میں پائی گئی ہیں۔ وہ اور ادویہ میں کالعدم ہیں۔ لہذا مہربانی فرماکر ایک ڈبیہ مفرح عنبری جلد ارسال فرمادیں۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری ومفرح دلکشا حویلی کابلی مل۔ لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراجدین عمر کے لئے چھاپا گیا

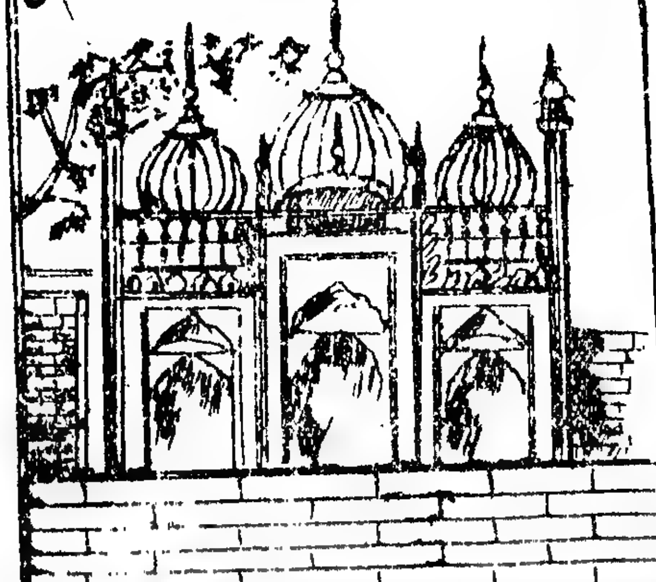
سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر
BADR - QADIAN

کمہ اللہ ببطن یا دائم اذ لہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۲۲

۸۔ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱۔ مئی ۱۹۰۶ء

جہرات
اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر ۲۲

چہ گویم باتو گرانی درِ چہا قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان | آں مسیح و مہدیِ آخر زمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک اور عظیم الشان نشان

مولود مسعود

نصیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

اجعلہ ربِّ رضیا

سب حمد اُس خدائے قادر کے لئے ہے جو علام الغیوب ہے، اور اپنے رسولوں کو غیب کی خبریں عطا فرماتا ہے۔ اس وقت اس نے اپنا مسیح دنیا میں بھیجا ہے تا کہ زبردست نشانات کے ساتھ اس کی قوی ہستی کو ثابت کیا جائے اور جب سے سلسلہ احمدیہ قائم ہوا ہے۔ نشانات پر نشانات دکھلائے جا رہے ہیں۔ لیکن گذشتہ چند ماہ سے یعنی جب سے یہ الہام ہوا ہے۔ کہ میں پچاس یا ساٹھ نشان دکھلاؤں گا۔ نشانات الٰہی کی بارش بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ الحمد للہ کہ ان مبارک نشانات میں سے جو ایک آج دیکھنے میں آیا۔ وہ ایک بڑی خوشی کا موقعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آج ۲۶۔ مئی ۱۹۰۶ء کو قریب ، بجے شام کے صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے گھر میں پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ یہ پیشگوئی سب سے اوّل جس زمانہ میں کی گئی تھی۔ اس کو قریب تین سال کے گذر چکے ہیں اور اس کے الفاظ یہ تھے کہ ترىٰ نسلاً بعیداً ۔ پھر ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو الہام الٰہی نازل ہوا۔

اِنّا نبشرك بغلام ۔ نافلة لك. نافلة من عندی۔

ہم تجھے ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں وہ تیرے لئے نافلہ ہے وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے

پھر ۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں یہ وحی الٰہی شائع ہوئی تھی۔ کہ انا نبشرك بغلام ۔ نافلة لك ۔ اور اسی اخبار میں حضرت اقدس کی زبانی اس کی تعبیر صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی شائع کی گئی تھی

اس آیت اللہ کے پورا ہونے پر ہم اللہ تعالےٰ کے حضور میں سجدہ میں گرتے ہوئے شکر کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اُمّ المومنین اور حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور ان کے متعلقین اور جمیع احباب احمدیہ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو اپنے فضل و کرم سے تقدس اور نیکی کے ساتھ دراز عمر عطا فرماوے اور جیسا کہ ظاہر میں وہ ایک نبی کی اولاد ہے ایسا ہی باطنی ورثہ انبیاء کا بھی اُسے نصیب ہو۔ آمین ۔ "مدیر" ۲۷۔ مئی ۱۹۰۶ء

نوٹ۔ اس خوشی کی تقریب پر ایک پرچہ اخبار بدر ایک سال کیواسطے کسی غریب کے نام مفت کی طرف سے جاری ہوگا۔ درخواستیں مینیجر کے نام آئیں۔

کتبہ محمد حسین عفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نوٹ۔ پریس کی غلطی سے یہ صفحہ یہاں بے موقعہ پر لگ گیا اصل صفحہ کی جگہ پر ملاحظہ ہوں۔ منیجر

لاجواب مفرح یاقوتی

قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ) للعہ ◆ ۳ ڈبیہ لعہ ◆ درجن للغہ

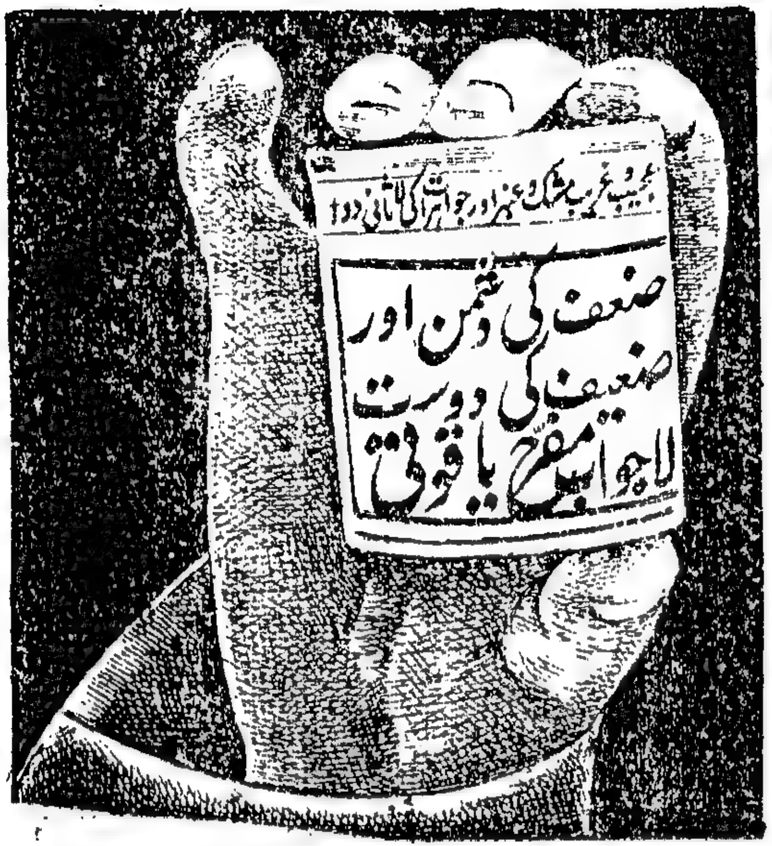

یہ مفرح قریباً چالیس مقوی اور مفرح ادویہ اور بیش قیمت اجزا **یاقوت زمرد مروارید فیروزہ مرجان کہربا اور مشک عنبر زعفران جدوار ریگماہی** فادزہر وغیرہ سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتی ہے۔ ہر قسم کے ضعف ناطاقتی اور سخت کمزوری کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے روح کی ایک لطیف غذا ہے مفرح مقوی قوے اور اعضائے رئیسہ دل۔ دماغ۔ جگر اور احشا کی تقویت کرتی ہے اور حرارتِ غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہے۔ دل کو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے۔ غم و حزن بھولے سے بھی پاس نہیں آنے پاتے۔ طبیعت بشاش رہتی اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں۔ عقل ہوش حواس تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ کسل سستی غفلت نسیان تکان افسردگی اور ملال کو دور کرتی ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت اور تحریک دیتی ہے دماغی کام کرنے والوں کو بہت بڑی مدد اس سے مل سکتی ہے ضعف دماغ کی جتنی بیماریاں ہیں اُن کے لئے یہ خاص علاج ہے نوجوانی کی غفلتوں کے نتیجے فرومایہ عادات اور چھپی مایوس کر دینے والی کمزوری وہم جنون اور منشیات کی بد عادت اس کے استعمال سے دور ہوتی ہے جوانی کی گئی ہوئی قوت پھر آجاتی ہے خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھاتی ہے خستہ جانوں اور غمزدوں کو سہارا دیتی ہے قوت روحانی اور جسمانی کو زائل ہونے نہیں دیتی لطیف اور لذیذ اس قسم کی ہے کہ ایک دفعہ منہ سے لگ جائے پھر اس کے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی

تمام قسم کی مقویات اور مفرحات میں خواہ وہ کسی نام سے نامزد اور کسی وصف سے موصوف ظاہر کی جائیں مفرح یاقوتی فوائد اور خاصیت میں ان سب سے اعلےٰ اور برتر ہے جس کی تصدیق بڑے بڑے نامی حکیموں اور لائق ڈاکٹروں اور معزز حکاموں اور عام پبلک نے بڑے زور سے کی ہے مفرح یاقوتی منگوانے والے کو ترکیب استعمال کی ہدایت مفصل فوائد اور مفصل طبی شہادتوں کی کتاب بھی بھیجی جاتی ہے +

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری مشہور آفاق ادویہ میں سے چند یہ ہیں:۔ حبوب جواہر عنبری۔ جیون بوٹی۔ کحل الجواہر مرہم عیسےٰ۔ حب مسکین نواز۔ سیاہ کلیس اعظم

جنتری سنہ ۱۹۰۶ء مفت	**حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور۔ نولکھا**	آئینۂ صحت نما مفت

مفرح یاقوتی سردیوں میں اور مفرح جواہر گرمیوں میں استعمال کرنی چاہیے مگر وہ لوگ جو ہمیشہ سے مفرح یاقوتی کے کھانے کے عادی یا بلغمی مزاج یا بوڑھے یا جو یہ

آریوں کی اصلیت

آرین قوم اور ان کی زبان کے متعلق آخری رائے

موسیو ذکنلن سے جو کولمبیا یونیورسٹی واقع شہر نیویارک میں علم الاجتماع کے پروفیسر ہیں۔ آریوں کے متعلق ایک لیکچر دیا ہے۔ ہم اس کا اقتباس المقتبس سے کرتے ہیں۔

آرین قوموں کو یہ مناسب نہیں کہ غیر قوموں پر فخر کریں اور اپنے اصل و نسل پر یہ سمجھکر نازاں رہیں کہ دوسروں سے ہم ممتاز ہیں۔ اس لئے کہ تحقیق سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ اقوام آریہ کی اصلیت کا مرجع جنس واحد ہو۔ جن آریوں کو اقوام آریہ کی صف میں ہم شمار کرتے ہیں ان میں مابہ الاشتراک قومیت نہیں ہے بلکہ بعض عقلی امور میں اور انکی زبانوں کا مرجع اصل واحد ہے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں کہ آریہ ایک قوم ہے۔ نہیں۔ یہ ایک قسم کی تہذیب (کلچر) کا نام ہے جس کو آرین شاخوں میں ایک نے دوسرے سے اقتباس کیا۔

آریوں کے جائے نشوونما میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کو ہندوستان کو بتلاتے ہیں اس لئے کہ آرین زبانوں کا مرجع سنسکرت سمجھتے ہیں جو قدیم ہندوؤں کی زبان تھی اور بعض لیتھوانیا (روس کا جنوبی مغربی حصہ) کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ قدیم ترین آرین زبانیں سنسکرت سے کہیں زیادہ لیتھوانیا کی زبان سے ملتی جلتی ہیں۔ غیر معمولی تحقیقات کرنے اور دلائل کی تنقید کے بعد علماء کی رائے قرار پائی کہ ساحل دریائے ڈینیوب کی نشیبی زمین آرین تہذیب کا مقام نشوونما ہے۔ اس کی شاخیں چاروں طرف یہیں سے پھیلیں۔ جنوبی سمت یونان اور اس کے بعد ایشیائی کوچک تک۔ مغرب میں اٹلی و اسپین و گالیا تک۔ شمال میں جنوبی روس و شمالی کوہ قاف تک آرین شاخیں پہنچ گئیں اور پھر وہاں سے بحر خزر (کاسپین سی) کی شاخ عبور کرکے ایران کے بالائی حصہ سے ہوتی ہوئی ہندوستان میں پہنچیں۔ ہندوؤں کے علوم و آداب کی جس نے تحقیقات کی ہے وہ دکھا سکتا ہے کہ ہندوؤں کی اکثر باتیں ایرانیوں سے ماخوذ ہیں۔ اقوام آریہ کے متعلق یہ آخری رائے ہے۔ اس کے مقدمات و دلائل بہت طویل ہیں۔ جس کے تذکرہ کا یہاں موقع نہیں ہے۔ آریوں کے نشوونما اور دنیا میں اُن کے پھیلنے کے متعلق یہ بہترین رائے ہے۔ واللہ اعلم (البیان)

آثار علم و ادب

قرآن کی ایک نئی کرامت

بقدر علم بڑھتا ہے، علمی مباحث کو ترقی ہوتی ہے اور معلومات وسیع ہوتے ہیں۔ علماء پر کھلتا جاتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم فلاح دینی و دنیوی کے لئے بہترین تعلیم ہے۔ قرآن نے دیکھا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو خود رغبت کا دودھ پلاتی ہیں۔ لہذا انہیں ترغیب کے ساتھ ہدایت کی کہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلایا کریں۔ لیکن اکثر عورتوں نے یہ ہدایت قبول نہیں کی اور بچوں کو بخیال نخوت و خودداری اور لذت صحبت کی خواہش سے دودھ پلانے والیوں پر چھوڑ رکھا تاکہ دودھ کے لئے لڑکوں کے رونے سے رات ان کی آسائش میں خلل نہ واقع ہو۔ علمائے عمران اور طبیبوں نے اس مسئلہ کی تحقیقات کرنا شروع کی ہے (ملاحظہ ہو الہلال نمبر ۱) بڑی کاوش کے بعد پتہ چلتا ہے کہ جس قوم کے بچے اپنی ماؤں کے آغوش میں تربیت پاتے ہیں اور ان کے دودھ سے پلتے ہیں وہ بہ نسبت دوسروں کے زیادہ صحیح البدن و قوی الجسم ہوتے ہیں۔ جرمنی کے ڈاکٹروں نے اپنے ملک میں اس کی اچھی طرح سے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکے جو اپنی ماؤں کے دودھ سے نہیں پلتے ہیں ان کی موتیں بہ نسبت ان لڑکوں کے جو اپنی ماؤں کے دودھ سے پلتے ہیں۔ بیس گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ ناروے میں اس کے متعلق جو شمار ہوا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن خاندانوں میں کہ لڑکے اپنی ماؤں کی گود میں پلتے ہیں مدافعہ و مقابلہ امراض کی ان میں زیادہ قوت ہوتی ہے۔ یہ قرآن حکیم کی ایک نئی حکمت و کرامت ہے جس قدر اس کے مباحث میں تدقیق سے نظر کی جاوے اُس کی ہر شاخ و برگ کی لطافت بڑھتی جائے گی مشرقی اقوام میں جن میں دستور ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو خود دودھ پلاتی ہیں اس فلسفی تعلیم کا بخوبی اثر ظاہر ہوا اس لئے کہ سال اوّل تمام ہونے کے قبل جس قدر بچوں کی موتیں ہوتی ہیں ان کی اوسط فی ہزار ایک سو ہے۔ حال آں کہ انگلستان میں فی ہزار ۱۴۵ و جرمنی میں فی ہزار ڈھائی سو بچے مرتے ہیں (البیان)

ثناء اللہ امرتسری کی تہذیب کا مقابلہ

ہمارے پاس ایک معزز دوست کی ایک مراسلت پہنچی ہے جس میں امرتسری اہل حدیث کی سرکوبی کا دعویٰ کیا گیا ہے اور اس کے غیر مہذب اور گندے الفاظ کا مقابلہ کسی قدر سختی کے ساتھ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ آئندہ وہ ایسی بدتہذیبی سے باز آجائے۔ میرے خیال میں ہمارے مکرم دوست کی یہ کوشش بے فائدہ ہے۔ کہ امرتسری تہذیب کا جوش بجائے کم ہونے کے اور بھی زیادہ بڑھ جائے گا اور ہم یا ہماری جماعت کا کوئی آدمی بھی ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ گالیاں دینے کے کام میں ان لوگوں سے برابری کر سکے۔ اس واسطے میں مناسب نہیں جانتا کہ ایسی تحریروں کے واسطے بدر کے کالموں کو کھول دوں۔ بھلا میں اپنے دوست سے سوال کرتا ہوں کہ تم ہزار سختی کرتا ہو۔ جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اس تقوے پر عمل شروع کر دیتے ہیں جس کے رُو سے چوری، زنا، جھوٹھ سب جائز ہو جاتا ہے۔ وہاں تم کیا کرو گے کیونکہ تم تو حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر ان سب باتوں سے توبہ کر چکے ہو۔ اور تقوے کی تمام باریک راہوں پر عمل درآمد کرنے کا اقرار کر چکے ہو۔ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کا حکم ہے۔ کہ گالی کے مقابلہ میں گالی مت دو۔ خداتعالیٰ ایسے لوگوں سے خود بخود سمجھ لیگا۔ سر دست ان کو بھی ایک خدمت میں لگایا گیا ہے جو مخالفت میں شور مچا کر تبلیغ کا کام ہے۔ پس ان کو اپنا کام کرنے دو۔ اور ان کی بدزبانیوں سے مت گھبراؤ۔ کہ وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ اگر یہ لوگ ایسے بداخلاق نہ ہوتے تو بالمقابل ایک نیک اخلاق والی جماعت کے قائم کرنے کی خدائے حکیم و علیم کو کیا ضرورت پڑتی۔ ان لوگوں کی آزار رسی کو خدا پر چھوڑ دو۔ وہ غیور خدا ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

حسبنا اللہ نعم المولیٰ و نعم الوکیل

زلزلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پرسوں شام کے ۸ بجے ایک چھوٹا سا جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا مگر جو زلزلہ کے دو تین جھٹکے آج قریباً ۸ بجے دن کے محسوس ہوئے نہایت خوفناک معلوم ہوئے اور پہلا جھٹکا تو ایسا تھا جیسا کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا تھا۔ الحمد للہ۔ کہ خیر گذری۔ والسلام

نیاز مند۔ مولا بخش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

۱۸۔ مئی ۱۹۰۶ء کو وقت ۵ بجے شام کے اوّل زمین سے ایک آواز سخت ہیبت ناک توپ کی طرح آئی۔ اور پھر زلزلہ ہوا۔ جو ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلے سے زیادہ معلوم ہوا۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان کہ اخیر مئی تک خطرناک دن ہیں۔

خاکسار

مرزا رحیم بیگ احمدی از دہرم سال

بدرِ منوّر

۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

درسِ قرآن شریف

سورہ فتح رکوع ۴

پارہ ۲۶ - رکوع ۱۳

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۔

تحقیق سچ کر دکھلایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی خواب کو حق کے ساتھ۔ ضرور تم مسجد حرام میں داخل ہو گے انشاء اللہ امن سے۔ سر منڈاتے ہوئے اور بال کتراتے ہوئے تمہیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہ جانا تم نے پس اس سے پہلے ایک قریب کی فتح دی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خواب دیکھا تھا اور جس کی بنا پر آپ نے حج کا ارادہ کیا تھا۔ وہ خواب سچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچا ثابت کر کے دکھا دیا۔ پچھلے زمانے کا نمونہ خدا تعالیٰ نے دنیا میں بہت قائم کیا ہے تاکہ صداقت نبوت کا نمونہ مخلوق میں پایا جائے اور رویا کم و بیش سب کو ہوتے ہیں تاکہ انبیاء کا انکار نہ ہو لیکن اس معاملہ میں عام خواب بینوں اور انبیاء کی مثال اس طرح سے ہے جیسا کہ ایک شخص کے پاس صرف ایک روپیہ ہے اور دوسرے کے پاس کروڑہا روپیہ ہیں۔ ہر ایک شخص کم و بیش کوئی نہ کوئی نسخہ کسی بیماری کا جانتا ہے مگر وہ اتنے سے طبیب نہیں کہلا سکتا کسی بدبخت لوگوں کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے۔ خدا ہمیں بچائے۔

انشاء اللہ۔ یہ مثل ایک شاہی محاورہ کے ہے سلاطین کے فرامین میں اس قسم کے محاورات استعمال ہوتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۔

ترجمہ۔ وہ خدا جس نے اپنا رسول بھیجا تاکہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہی دینے والا

تمام ادیان دنیا پر اسلام غالب آیا۔ دنیا میں دین کے بڑے مرکز دو تھے۔ ایک ایران اور دوسرا شام۔ عرب لوگ بھی ایران [illegible] مذہب ایرانیوں کو گیا [illegible] یورپ اور افریقہ کا مذہب شام کے ماتحت تھا۔ ہر دو مرکزوں کو اسلام نے فتح کیا اور سب پر غالب آیا اور پھر اس آخری زمانہ میں اسلام کی فتح تمام ادیان پر ہو رہی ہے جبکہ ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کی تائید میں خوارق اور کرامات دکھلائے جا رہے ہیں اگر کوئی دوسرا مذہب بھی دنیا میں زندہ ہے تو وہ مقابلہ میں آوے اور اپنی زندگی کا ثبوت دکھلائے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۔

محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں یعنی اس کے اصحاب وہ کفار پر شدید ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں ان کی نشانی ان کے چہروں پر ہے سجدات کے اثر سے۔ یہ ان کی مثال ہے۔ توریت میں اور انجیل میں ان کی ایسی مثال ہے جیسے ایک کھیتی ہے جو نکالتی ہے اپنی سوئی پھر قوی کرے اس کو پس موٹی ہو جائے پس کھڑی ہو جائے اپنی جڑ پر خوش لگتی ہے کھیتی کرنے والوں کو تاکہ غیظ میں لائے بسبب ان مسلمانوں کے کفار کو۔ یہ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ان کے واسطے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے۔

محمد رسول اللہ۔ محمد ہی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور محمد ہی ہو سکتا ہے دوسرا نہیں ہو سکتا۔ محمد کے معنے ہیں وہ شخص جس میں خوبیاں ہی خوبیاں ہوں۔ ایسا ہی آدمی اللہ تعالیٰ کا رسول ہو سکتا ہے۔

مَعَهٗ۔ جتنے آدمی آپ کے ساتھ تھے۔ اس میں اصحاب کی تعریف ہے اور روافض کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ سوائے ایک دو شخصوں کے باقی سب آپ کے ساتھ کافر اور منافق ہی جمع تھے۔

اَشِدَّآءُ۔ شدید وہ لوگ ہوتے ہیں جن پر دوسرے کا اثر نہ ہو۔ مسلمان اپنے اسلام میں ایسے پختہ تھے کہ کفار کا ان پر کوئی اثر پڑ نہیں سکتا تھا۔

اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ان کے چہروں پر ایک نور نظر آتا تھا۔

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ۔ توریت میں صحابہ کا ذکر ہے اور ان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دس ہزار قدسی ہیں۔

فِي الْاِنْجِيْلِ۔ متی میں خدا کی سلطنت کو رائی کے دانے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

لِيَغِيْظَ۔ مخالف کو نبی کی ترقی پر غضب آیا کرتا ہے جیسا کہ آجکل آ رہا ہے۔

نمازِ جنازہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مفتی صاحب جی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

التماس ہے کہ میری والدہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو فوت ہو گئی ہے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست ہے اور نیز اخبار بدر میں میری اس درخواست کو کسی کونہ میں جگہ دیویں۔ خداوند کریم آپ کو جزائے نیک دیوے۔ آمین۔ والسلام

عبد العظیم پٹواری خریدار بدر نمبر ۶۰۲ بمقام سلانکے ضلع سیالکوٹ

حضرت مسیح موعود نے مرحومہ کا جنازہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو بعد نماز جمعہ پڑھا۔

* * *

۷۸۶

ڈیر مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر سلامت باشند۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل مضمون درج اخبار فرما کر خاکسار کو مشکور فرماویں والسلام

آپ کا تابعدار خاکسار محمد حسین از میاں میر

"یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا؟"

آج بتاریخ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء اتفاق سے جناب جیمس مسیح صاحب واعظ اے۔ پی مشن کے مکان پر میرا جانا ہوا اور واپسی کے وقت مسٹر جیمس مسیح صاحب نے چند ایک ٹریکٹ مجھ کو از راہ شفقت عنایت کئے جس کی سرخی یہ تھی۔ "کہ تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو؟" اور پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کی طرف سے چھپے ہوئے تھے۔ چونکہ یہ ٹریکٹ صرف دو دو ورق تھے۔ میں نے اس میں سے ایک کو پڑھا اور خوب غور سے پڑھا اور پھر اس لحاظ سے کہ چونکہ یہ ٹریکٹ اپنے عنوان سے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ سوال ہر ایک پڑھنے والے سے ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ جس غرض کے لئے جناب مسٹر جیمس مسیح نے خاکسار کو عنایت کئے ہیں اس کو پورا کر کے اس سوال کے جواب سے سبکدوش ہوں اور یہ مناسب سمجھا کہ بجائے اس

کہ اس سوال کو جو راقم مضمون سرٹیفکیٹ کے نزدیک بڑا اہم اور مشکل سوال ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی تحریر میں بیان کرتا ہے) ہم اپنے طور پر حل کریں۔ یسوع مسیح کے الفاظ میں حل کر دیا جاوے تو نہایت اعلیٰ و انسب ہوگا۔ اور اسی وجہ سے ہم نے اپنے اس مضمون کی یہ سرخی رکھی ہے۔ کہ "یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا" کیونکہ جب مسیح ایک بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو اس لائق نہیں پاتا کہ وہ اپنے آپ کو ایسا ویسا خیال کرے تو اس کی نسبت بے جا باتیں بنا کر اور اس پر حاشیہ چڑھا کر کچھ کا کچھ بنانا گویا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہونا ہے۔

راقم مضمون ٹریکٹ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ بڑا اور اہم اور ضروری سوال ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ بائبل کے پڑھنے سے اور مسیح کی لائف اور سیرت پر نظر ڈالنے سے یہ سوال ایسا ہلکا ہو جاتا ہے کہ نہ تو یہ اس لائق رہتا ہے کہ اس کو اہم اور ضروری سوال کہا جاوے اور نہ بڑا مشکل کیونکہ موجودہ عیسائیوں کے عقائد کے بموجب یسوع مسیح رومی سلطنت میں ہیرودیس کے زمانہ میں بیت اللحم یہودیہ میں ایک عورت کے پیٹ سے نکلا۔ اور معمولی طور پر جو کچھ بچوں کو دانت نکلنے وغیرہ اور ہر طرح کے امراض چیچک وغیرہ کی صعوبتیں بھگتنی پڑتی ہیں بھگت کر اس حالت کو پہنچا جو جوانی کہلاتی ہے مگر نوجوانی کے عالم کا اس کا حال اس وقت تک کا جس کو تیس برس کی عمر کہتے ہیں معلوم نہیں کہ خبر نہیں کس کس طرح کی سختیوں اور نفسانی جذبات کے حملوں سے کٹا بہر کیف قریباً تیس برس کا جب ہوا۔ تو بموجب عقائد موجودہ عیسائیوں کے اس کے دل میں کچھ ایسی سمائی کہ اس نے خدا اور خدا کے بیٹے ہونے کا دعوے کر دیا یہ دعوے اس قسم کا تھا کہ ہر ایک اہل بصیرت تعجب کی نظر اس پر کر سکتا تھا کیونکہ وہ ان کے سامنے کل کے دن پیدا ہوا تھا اور یہی وجہ تھی کہ بعض اس کے رشتہ دار اس کو بے خود خیال کرتے تھے کیونکہ یہ کلمات اس قسم کے تھے کہ ان کو بے خودوں کی طرف منسوب کرنا ہی زیبا ہے اس پر چند ایک آوارہ مزاج انسان ایمان بھی لائے تھے جو کہ صرف بعض دنیاوی طمع کے باعث ایمان لاتا تھا جس کا آخر نتیجہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کیونکہ جب یہودیوں کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک یہودی کے زیر سایہ رہ کر ایک یہودی عورت کے خون سے پرورش یافتہ نے خدائی کا دعویٰ کر دیا ہے۔ تو ان کو سخت تعجب ہوا۔ کیونکہ ان کے ہاں لکھا تھا کہ خداوند خدا پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہے اور کہ انسانی روپ دھارنا اس کی شان الوہیت کے خلاف ہے۔ اور کہ خداوند خدا نے کبھی ایسا لایعنی فعل نہیں کیا کہ خود بخود روپ دھار کر ایک عورت کے پیٹ میں نو ماہ رہ کر حیض کھا کر چلاتا پیٹتا ہوا نکلا ہو اور بچپن کی تمام صعوبتوں کی برداشت کیا ہو وغیرہ۔ غرض چونکہ یہ دعوے ان کے عقائد کے بموجب اور نص صریح کتاب مقدس کے خلاف اور خدا کے قانون مستمرہ کے خلاف تھا۔ اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ ایسے مدعی کا امتحان لیں تا کہ معلوم ہو کہ خداوند خدا میں تو ایسی طاقتیں اور قوتیں ہیں کہ اس پر کوئی خالق نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی بات اور کام کو کوئی رد نہیں کر سکتا یہ مدعی الوہیت کیا کرتا ہے۔ الغرض اسی قسم کے خیالات کے سبب وہ پکڑا گیا جن کے ساتھ ایک شاخ یہ بھی کھڑی ہوئی تھی کہ یسوع بادشاہ وقت سے لوگوں کو برگشتہ کر کے خود بادشاہ بننے کا مدعی ہے۔ چنانچہ جب یہ مقدمہ پیلاطوس کی عدالت سے فیصلہ ہو کر ...... یسوع کو صلیب دینے کے لئے یہودی لے گئے۔ اور اس کو صلیب پر لٹکا تو اس کے پکڑنے کے وقت تمام وہ لوگ بھاگ گئے۔ جو اس پر ایمان لائے تھے۔ اور ایک نے تیس روپیہ لے کر گرفتار کرایا اور ایک نے سامنے کھڑے ہو کر انکار کیا اور لعنت کی وغیرہ۔ یہودیوں نے یسوع سے صلیب دیتے وقت کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو صلیب پر سے اتر آ۔ مگر وہ صلیب سے نہ اتر سکا۔ اور آخر بڑی سختی کے ساتھ بقول عیسائی صاحبان ایلی ایلی لما سبقتانی کہتا کہتا یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ دنیا سے رخصت ہو کر ثابت کر دیا کہ خدا بننے کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر جب جان پر بن آئی۔ تو اس وقت خدا اور خدا کا بیٹا بننا بھول گیا اور اس وقت ازلی اور ابدی خدا یاد آ گیا اور اس طرح اس نے ثابت کر دیا کہ دراصل وہ عاجز مسکین خدا کا بندہ تھا۔ خدا یا خدا کا بیٹا وغیرہ نہ تھا۔ جیسا کہ آگے چل کر ہم اس کے قول و فعل سے ثابت کر کے دکھائیں گے

خیر! یہ تو عیسائیوں کی خوش فہمی ہے۔ جو انہوں نے از خود یسوع مسیح پر احسان کر کے اس کو بغیر اس کے دعاوی کے ایک طرف تو خدا اور خدا کا بچہ بنا کر اس کو عجیب و غریب انسان بنانے کی بزعم خود کوشش کی اور دوسری طرف اس کو ملعون اور لعنتی بنا کر ابدی سزا کا وارث اور اس کو خدا کا دشمن اور خدا کو اس کا دشمن و بیری ٹھہرایا۔ جیسا کہ لفظ لعنت کے مفہوم سے ظاہر ہے مگر انجیل کے ملاحظہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نہ تو اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا اور نہ اپنے آپ کو عجیب و غریب انسان۔ جیسا کہ ہمارا خوش فہم ٹریکٹ کے راقم صاحب ثابت کرنے کی لاحاصل کوشش کر کے یسوع کو مرہون منت کرنے کی باعث توضیح کر کے مدعی سست و گواہ چست والے مقولہ پر عمل درآمد کیا ہے کیونکہ انجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہونا اور عجیب و غریب انسان بننا تو الگ رہا۔ یسوع تو اپنے آپ کو نیک انسان ہونے کے لائق بھی نہیں سمجھتا تھا جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب اس کے پاس ایک نے آ کر کہا کہ اے نیک استاد میں کون سا نیک کام کروں۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے (یسوع نے) اسے کہا۔ تو

"کیوں مجھ کو نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا"

اب اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا یعنے یہی کہ خدا اور خدا کا بیٹا ہونا تو الگ چیز اور بات ہے۔ وہ ایسا شخص بھی نہیں کہ اپنے آپ کو اپنے قول کے مطابق خیال کر سکے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ہر شخص اپنے دل اور اندرون کا حال خوب جانتا ہے اور ممکن ہے کہ یہ خیال اس کا اس کے نزدیک صحیح اور درست ہوگا جب یہ حال ہے تو ہم کیسے یہ بات کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ یسوع دراصل خدا اور خدا کا بیٹا اور عجیب و غریب انسان تھا اگر ہم ایسا خیال کریں۔ تو کیا مدعی سست اور گواہ چست والی مثال نہیں ہوتی؟

پھر آگے ملاحظہ فرمائیے کہ یسوع اپنے آپ کو بے گناہ بھی نہیں سمجھتا تھا۔ جیسا کہ عیسائی نادانی سے خواہ مخواہ اس کو بے گناہ بنانے کے لئے خدا تعالےٰ کے تمام انبیاء کو گنہگار ثابت کرنے کی بے جا محنت کر کے وقت کو ضائع اور کلیسیا کا روپیہ تباہ کرتے ہیں کیونکہ یسوع نے جب تک یوحنا کے ہاتھ پر توبہ کا بپتسمہ لے کر گناہوں کا اقرار نہیں کر لیا وہ اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ وہ راستبازوں اور راستی کا شعار ہو سکے چنانچہ جب وہ یوحنا کے پاس گناہوں کا اقرار کرنے اور بپتسمہ لینے کے لئے گیا تو اس نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ دراصل یسوع ایسی حیثیت نہیں رکھتا کہ بغیر یوحنا کے آگے گناہوں کا اقرار کرنے کے وہ راستباز ہو سکے جیسا کہ انجیل متی باب ۳ آیت ۱۳ - ۱۷ سے ثابت ہوتا ہے اور اس کی ایک بڑی دلیل باور کرنے کی یہ ہے کہ کیوں اپنے آپ کو نیک اور مقدس نہیں خیال کرتا تھا۔ اس وجہ سے کہ اس کو شراب پینے کی عادت تھی اور بالمقابل اس کے یوحنا جس کے آگے یسوع نے گناہوں کا اقرار کر کے بپتسمہ پایا وہ نہ روٹی کھاتا تھا اور نہ مے پیتا تھا جیسا کہ لوقا باب ۷ آیت ۳۳، ۳۴ سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ یسوع کو بعض ایسی عورتوں سے خلا ملا رکھنے کی عادت ...... تھی جن کے چال چلن پر لوگوں کو جائز نکتہ چینی کرنے کا حق حاصل تھا جیسا کہ متی باب ۱۱ آیت ۱۹ سے ثابت ہے۔

(باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جماعت احمدیہ نارووال اور ایک مولوی دہلوی

مورخہ ۲۔ مئی ۱۹۰۶ء کے دن ایک مولوی مسمّی عبد الحمید جو اپنے تئیں دہلوی ظاہر کرتے تھے نارووال میں آئے اور ہمارے مخالفین میں ایک شور برپا کر دیا۔ کہ میں محض مرزائیوں ہی سے بحث کرنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ کی بہت سی لاف و گزاف پر یقین کر کے ہمارے مخالفین نے ہماری جانب ایک رقعہ لکھا کہ آؤ جس طرح سے تشفی کرنی چاہو کر لو۔ اور ہم نے رقعہ کا جواب یوں تحریر کیا کہ بحث کے لئے ہم بالکل طیار ہیں۔ مگر بحث اول مسیح کی حیات و وفات پر ہونی چاہیئے۔ اور ہر دو فریق کو دو دو گھنٹے تقریر کرنے کا مجاز ہونا چاہیئے۔ اور سامعین چپ چاپ ہو کر بغیر کسی شور و شر کے سنیں گے۔ اس پر مولوی صاحب نے ہمارے رقعہ کا جواب یوں تحریر فرمایا کہ ہم اول حضرت مسیح کی حیات و وفات میں بحث ہرگز نہیں کریں گے۔ بلکہ مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر گفتگو شروع کی جاوے گی۔ اور بعد ازاں حضرت مسیح کی حیات و وفات پر بحث ہوگی۔ اس پر مولوی صاحب کو ہر چند سمجھایا گیا۔ کہ جب تک پہلے آپ کا مسیح کی حیات جسمانی افلاکی کی بابت انتظار نہ چھوٹے۔ اور اس سے قطع تعلقی نہ ہو۔ تب تک مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر بحث کرنا ہی عبث ہے اور تضیع اوقات کا موجب ہے لیکن مولوی صاحب اپنی ہی ضد پر مضبوط ہوتے چلے گئے حتٰے کہ شہر کے لوگوں نے بھی انکو سمجھایا۔ کہ سب سے مقدم مسیح کی حیات و وفات پر ہی بحث ہونی چاہیئے۔ اور بعد ازاں مرزا صاحب کے دعوے پر۔ مگر مولوی صاحب مسیح کی حیات جسمانی کو ثابت کرنے سے ایسے ہراساں ہوتے تھے۔ جیسا کوئی موت کے سامنے سے فرار کرتا ہے۔

القصہ مورخہ ۳ ماہ مئی ۱۹۰۶ء کے روز ہم نے ایک اشتہار لکھکر جابجا بازاروں میں چسپاں کر دیا۔ کہ جو کوئی ہمارے مخالفوں میں سے مولوی وغیرہ حضرت مسیح کی حیات جسمانی آسمانی کو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت کرے ہم اس کو بطور انعام کے مبلغ ۵۰ روپیہ نقد عطا کریں گے۔ اور نیز کسی دیگر مسیح موعود کا انتظار نہ کریں گے

اور پھر ہم نے مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء کو مولوی صاحب مذکور کو دعوت کا ایک اشتہار دیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ آج شام کے بعد ہم مسیح کی وفات پر لکچر دیں گے اور آیات بینات اور احادیث صحیحہ سے استدلال کریں گے۔ اور بعد ازاں حضرت مرزا صاحب کے دعوے پر نصوص قطعیہ کو پیش کریں گے از حسب وعدہ ہمارا لکچر ہوا۔ لیکن مولوی صاحب دہلوی تشریف آور نہ ہوئے۔ اور کسی [illegible] شخص کے ذریعے وعظ کے نوٹ منگائے مگر نوٹوں کا جواب دینے کے لئے آپ نے کوئی وعظ نہ کیا۔ اور انجام یوں ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے قوم کو ندامت دیکر ۶ مئی ۱۹۰۶ء کے روز دہلی کی راہ کو اختیار کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

الراقمان
جماعت احمدیہ نارووال ضلع سیالکوٹ
۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

رسید زر

اصلاح

گذشتہ نمبر میں مندرجہ ذیل زر قوم کا غلط اندراج ہو گیا تھا صحیح اصل اندراج اس طرح سے ہے:

۱۱۰۱	بابو کریم بخش صاحب	عا/۱۲
۱۰۵۵	محمد بخش صاحب	عہ/۶

۷ ۔ مئی ۱۹۰۶ء	۱۱۳۱	شیر محمد صاحب	عہ
۷	۳۶۴	محمد فضل صاحب	عہ
۷	—	فضل الدین صاحب	عا/۱۲
۷	۹۳۰	امام الدین صاحب	عا/۱۲
۷	۸۲۲	محمد عبد الرحمان صاحب	عا/۱۲
۷	۳۴۵	عبد الرحیم صاحب	عا/۱۲
۷	۱۱۲۸	رمضان علی صاحب	عا/۱۲
۷	۹۲۳	نور الدین صاحب	عا/۸
۸ ۔ مئی ۱۹۰۶ء	۱۱۲۶	احمد علی صاحب	عا/۱۲
۸	۸۳۵	محمد الدین صاحب	ے
۹	—	نبی بخش صاحب	عا
۹	—	سید جلال صاحب	للعہ
۹	۱۰۵۹	ایوب خان صاحب	
۹	۸۸۶	ڈاکٹر علم الدین صاحب	ے
۹	۹۸۱	محمد دین صاحب	عا/۱۲
۹	—	دوست محمد صاحب	عا/۱۲

۱۰ ۔ مئی ۱۹۰۶ء	۵۳۰	حکیم سرفراز حسین صاحب	صہ/۴
۱۰	۱۱۰۰	محمد قاری صاحب	عا/۱۲
۱۰	—	منشی کرم الدین صاحب	۲/
۱۰	۸۲۴	محمد علی صاحب	ے/۴
۱۰	۱۵۵	عبد اللہ صاحب	صہ/۴
۱۱	—	نور الدین صاحب	عا/۱۲
۱۲	—	محمد اکرم صاحب	عہ/۸
۱۲	—	قربان حسین صاحب	عا/۱۲
۱۲	—	نصیر احمد صاحب	عا/۸
۱۲	۲۱۲	محمد علی خان صاحب	للعہ/۱۲
۱۲	۱۱۹	محمد عبد اللہ صاحب	عا/۱۲
۱۲	—	محمد افضل صاحب	عا/۹
۱۶	۶۸۷	گل خان صاحب	عا/۱۲
۱۶	۱۴۰	غلام محی الدین صاحب	ے
۱۶	۱۱۳۳	ارشاد علی صاحب	عا/۱۲
۱۷	—	عبد الرحیم صاحب	عا/۱۰
۱۸	۸۸۲	عبد اللہ جان صاحب	ے/۶
۱۸	—	خیر الدین صاحب	عہ/۴
۱۸	۱۱۳۶	مولا بخش صاحب	عا/۸
۱۸	۸۵۹	محمد اکرم صاحب	ے/۸
۱۰	۱۱۳۱	عبد القادر صاحب	عا/۱۲
۱۸	۹۵۸	عبد الواحد صاحب	عہ/
۱۸	۸۵۶	نواب خان صاحب	عا/۸
۱۸	۶۲۷	اسد اللہ شاہ صاحب	عا/۱۲
۱۹	۱۱۳۴	عبد الکریم صاحب	عا
۱۹	۷۹۵	محمد ابراہیم صاحب	عا/۱۲
۱۹	۸۶۶	محمد حسین صاحب	ے/۴
۱۹	۸۵۲	دین محمد	عا/۱۰
۲۰	۱۳۲	غلام رسول صاحب	عا/۱۲
۲۱	۹۰۹	رحمت علی صاحب	ے/۴
۲۱	۲۳۹	حبیب الرحمٰن صاحب	ے
۲۱	۱۱۰۰	مدد علی صاحب	عا/۸
۲۱	۷۵۷	شیخ حسین صاحب	عا
۲۳	۸۰۱	غلام رسول صاحب	عا/۱۲
۲۳	۹۳۹	سلطان خان صاحب	۱۲/
۲۳	۱۱۴۵	عبد الکریم صاحب	ے
۲۳	۶۹۶	عباس علی خان صاحب	عا/۱۲
۲۴	۱۹۲	محمد صدیق صاحب	مہ

(بقیہ مضمون صفحہ ۵)

نیز اس کو اپنی ماں سے بھی تلخ کلامی سے بولنے کی عادت تھی حال آں کہ وہ خود دوسروں کو نصیحت کرتا تھا کہ اپنے ماں باپ کی عزت کرو۔* جیسا کہ متی باب ۱۹ آیت ۱۹ سے آشکارا ہے مگر خود اس پر عملدرآمد کرنے سے عاری تھا۔ جیسا کہ اناجیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب اس کو خبر دی گئی کہ تیری ماں اور بھائی آئے ہیں۔ تو اس وقت وہ صاف منکر ہو گیا اور کہا کہ "کون ہے میری ماں اور کون ہے میرا بھائی" متی باب ۱۲ آیت ۴۸۔ ایسا ہی اس نے اپنی ماں کو ان الفاظ میں مخاطب ہو کر کہا کہ "اے عورت تجھے مجھ سے کیا کام" یوحنا باب ۲ آیت ۴ وغیرہ

غرض اس قسم کی بہت سی مثالیں اناجیل سے ملتی ہیں کہ جن کے سبب یسوع نے اپنے آپ کو نیک کہلانے سے انکار کیا اور کہ وہ اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا۔ اور یہ بھی یہ بات بڑی بے جا کہ جو شخص شیطان کے پیچھے پیچھے چلا جاوے اور شیطان سے آزمایا جاوے وہ کیوں کر نیک ہونے اور کہلانے کی جرأت کر سکتا ہے؟

ماسوا اس کے عیسائی صاحبان تو یسوع پر احسان کر کے اس کو اس قابل خیال فرماتے ہیں کہ وہ پرستش کے لائق ہے جیسا کہ صاحب راقم ٹریکٹ نے لکھا ہے کہ "مسیحی لوگ نہ صرف اس کو (یسوع کو) بے حد تعظیم و تکریم کے سزاوار سمجھتے ہیں بلکہ علی روحانی پرستش کے لائق بھی جانتے ہیں۔" ٹریکٹ صفحہ ۲۰۔ مگر اناجیل کے دیکھنے سے یہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ آیا فی الواقعہ یسوع اس قسم کا تھا کہ اس کی روحانی یا جسمانی پرستش کر کے اس کو خواہ مخواہ ایک بت بنا کر بت پرستوں کی ریس کی جاوے۔ انجیل متی میں یسوع کے شیطان سے آزمائے جانے کے بیان میں یہ تحریر ہوا ہے کہ جب شیطان نے دنیا کی ساری بادشاہتیں دکھلا کر کہا کہ اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے۔ تو یہ سب کچھ تجھے دوں گا۔ تو یسوع نے اس کو یہ جواب دیا کہ اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اس اکیلے کی بندگی کر۔ متی باب ۴ آیت ۸ تا ۱۰۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یسوع کا ہرگز ہرگز یہ اعتقاد نہ تھا کہ ازلی ابدی خدا کے سوائے اور کوئی بھی ایسا موجود ہے یا ہو سکتا ہے کہ جس کو سجدہ کیا جاوے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یسوع ان احکامات کو جو توراۃ میں ہیں یعنی یہ کہ خداوند تمہارے باپ دادوں کے خدا نے تم سے کہا کہ سن لے۔ اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے۔ تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ" استثنا باب ۶ آیت ۴ و ۵۔ اور کہ "میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہ ہووے۔ تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے مت بنا۔ اور تو انہیں سجدہ نہ کرنا اور نہ اس کی بندگی" استثنا باب ۵ آیت ۷ ۔۔۔۔ ہرگز ہرگز منسوخ نہیں ہیں جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے کہ "یہ مت خیال کرو۔ کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابیں منسوخ کرنے کو آیا ہوں۔ منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پورا کرنے کو آیا ہوں۔ کیوں کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک نقطہ یا شوشہ توریت کا نہ مٹیگا جب تک سب پورا نہ ہو لے پس جو کوئی ان حکموں میں سے چھوٹے کو ٹال دے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھلائے۔ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔ متی باب ۵ آیت ۱۷ - ۲۰۔

پس اس مذکورۃ الصدر عبارت سے ظاہر ہے کہ اگر یسوع نے تعلیم دی اور بیان کیا کہ وہ خدا اور خدا کا بچہ ہے تو یسوع بموجب اپنے اس قول کے اس قابل نہیں رہا کہ وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیں گے۔ چہ جائیکہ عجیب و غریب انسان ہو کیوں کہ یہ تعلیم کتاب مقدس کے برخلاف ہے۔ اور اگر یسوع نے اپنے آپ کو خداوند اور خداوند کا بچہ تو الگ بات ہے۔ نیک کہلانے کے لائق بھی نہ سمجھا اور نہ یوحنا کے آگے گناہوں کا اقرار کرنے کے بدوں راست باز بنا خیال کیا۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ موجودہ جم غفیر عیسائیاں یسوع مسیح کی پیرو نہیں ہیں بلکہ یسوع مسیح سے برگشتہ اور اس کی تعلیم سے مرتد ہو چکے ہیں۔ کیونکہ یسوع مسیح کا عقیدہ تھا۔ کہ اکیلے خدا کی بندگی کی جاوے اور اس اکیلے کو سجدہ کیا جاوے اور کہ تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت نہ بنا اور نہ ان کو خدا کے برابر خیال کر کے سجدہ کر جیسا کہ توریت سے ثابت ہے اور یسوع مسیح توریت کے حکموں پر چلنے کی ہدایت بھی کیا کرتا تھا۔ جیسا کہ اس نے ایک سائل کو جواب میں مندرجہ ذیل نصائح توریت سے اقتباس کر کے بتلائیں تھیں۔ کہ "تو خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے ماں باپ کی عزت نہ کر۔ اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا کہ آپ کو" متی باب ۱۹ آیت ۱۸ تا ۲۰۔

پس ثابت ہوا۔ کہ موجودہ عیسائیوں کا یسوع کو خدا اور خدا کا بچہ بنانا اور اس کو عجیب و غریب خیال کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندوؤں اور دوسرے بت پرستوں کا اپنے من گھڑت دیوتاؤں اور ٹھاکروں کو ان کے ایمار کے خلاف لائق پرستش جان اور مان کر پوجا پاٹ کرنا۔ ورنہ دراصل وہ اس لائق نہیں ہیں اور نہ آپ کو وہ اپنی زندگی میں قولاً و فعلاً اس بات کو ثابت کرتے تھے کہ ان کی پوجا کی جاوے غرضیکہ جب یسوع خود [illegible] خدا یا خدا کا بچہ اور عجیب و غریب انسان نہ ہے تو یہ سوال کہ تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو؟ کیا حقیقت رکھتا ہے؟ [illegible]!

کیا ہم یسوع مسیح کے ایمار کے خلاف اس کو کچھ کا کچھ سمجھیں؟

میرے خیال میں سوال اس طرح ہونا چاہیئے تھا کہ یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا؟ اور کیا خیال کرتا تھا؟ سو یہ بات تو ہم نے یسوع کے قول و فعل سے ثابت کر دی ہے کہ یسوع مسیح قول سے اپنے آپ کو نیک ہونے سے انکار کرتا ہے اور اپنے فعل سے گناہوں کا اقرار کر کے بپتسمہ پاتا ہے۔ ایک ایسے آدمی کے ہاتھ پر کہ جو نہ خود ہی راست باز اور بے عیب ہے بلکہ اس کے والدین بھی راست باز اور خدا کے حکموں پر بے عیب چلنے والے تھے۔ جیسا کہ اناجیل سے ثابت ہے۔ اس لئے جو کچھ یسوع مسیح تھا اور جو کچھ یسوع مسیح اپنے آپ کو خیال کرتا اور یقین کر کے ایمان رکھتا تھا عیسائی کہلانے والوں کو چاہیئے کہ ویسا ہی اس کو خیال کریں تاکہ مدعی سست و گواہ چست والا مسئلہ نہ ہو۔

عیسائیوں کا خیر خواہ
محمد حسین احمدی از میاں میر

الیبان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی .... چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت .... دفتر البیان لکھنؤ
زبان .... عربی مع ترجمہ اردو

(نوٹ) یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور بے قیمت تھی۔ سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے۔ ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے۔ صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں۔ اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں۔

(درخواستیں باجازت ویلو آنی چاہئیں)

چندہ لنگر

سب چندوں سے بڑھ کر تمام احباب کو اس چندہ کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے کیونکہ اس کا خرچ سب سے زیادہ ضروری اور سب سے زیادہ مقدار میں ہے۔ روپے براہ راست حضرت کی خدمت میں آنا چاہیئے۔ ہر منی آرڈر پر حضرت خود دستخط کرتے ہیں لیکن لنگر کے چندہ کے ساتھ اور کوئی رقم شامل نہ کی جاوے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خط

بنام

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ ایک ایسی عبارت ہے، جو صریحاً ایک جگہ قرآن کریم میں موجود نہیں اور سلاماً اچھے لوگوں کے خطاب میں نہیں آیا۔ اس لئے عرض ہے۔

جناب من! آپکا خط دس صفحہ کا مجھے پہنچا۔ میں نے جواب دینے میں جلدی چاہی تھی مگر میں نے اپنے دل میں بہت سوچا تو جوش کو بھی ساتھ پایا۔ اس لئے متامل ہوا۔ اب بہت دن گذر گئے اور یقین ہو گیا کہ اس وقت کوئی جوش میرے قلب پر نہیں۔ تو خط لکھنے بیٹھا۔ ہاں اس وقت مجھے تھوڑا سا کام ہے مگر مجھے یقین ہے کہ آپ ایسے رائے العلیل علیل پر محمول نہ کریں گے۔ آپ کے سارے خط کا مضمون میں نے تین حصّوں پر تقسیم کر دیا ہے۔ پہلا حصّہ وہ ہے۔ جس میں آپنے ایک عقیدہ بیان فرمایا ہے اور اس کی بنیاد عقل۔ فطرت۔ اور قرآن پر رکھی ہے دوسرا حصّہ وہ ہے۔ جس میں آپنے مرزا پر اعتراض کئے تیسرا حصّہ۔ مرزائیوں پر مطاعن کا ہے۔ میں نے آپ کی وہ خط و کتابت نہیں پڑھی جو آپنے مرزا جی سے کی ہے بلکہ ایک آپکا آخری خط مسجد میں ملا۔ جسے میں نے سرسری نظر سے دیکھا ہوں کہ اس اصل پر بحث مقدم ہے۔ جس کے باعث آپنے مرزا اور مرزائیوں پر مطاعن شروع کئے ہیں اس لئے میں اسی پہلے حصّہ کی طرف توجہ کرتا ہوں آپنے مجھ سے فرزندی کا دعوے کیا ہے اور حسن ظن کو کام میں لائے ہیں اگر یہ حسن ظن اب تک کچھ قائم ہے۔ تو یہ خط بے ریب ایک مخلص انسان کا خط ہے۔ جس کو فطرتاً اللہ تعالے پر ایمان اور شرک سے نفرت تھی اور قدرت نے اس کو ایسے سامان دئے کہ جوں جوں وہ ترقی کرتا گیا ساتھ ہی اس کو جناب الٰہی سے محبت اور شرک سے پوری نفرت ہوئی۔ گو مجھے ڈر ہے کہ آپنے جس جوش سے اخباری دنیا میں پیسہ اخبار سے تعلق پیدا کیا ہے وہ کہیں میرے مضمون کی طرف متوجہ ہونے سے سدراہ نہ ہو کیوں کہ ایک قانون الٰہی کا ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ہمیں قرآن میں نظر آتا ہے پھر ہم کی تصدیق تجربہ سے ان بیانوں میں نظر آتی ہے جن میں وہ آپکے ساتھ امتحان میں ہمارے مولا مبتلا ہوا۔ اور اس کے کو سا کی محبت۔ بنشت نے اپنے نتائج سے بہت محروم کر دیا ہو اس طرح کے ہزارہا مصدقات نظر آتے ہیں۔ اب میں اصل بات عرض کرتا ہوں۔

آپنے جو قاعدہ نجات کا تجویز کیا ہے وہ آپکے ان لفظوں سے مجھے معلوم ہوا ہے۔ تمام انبیاء ہادی خلائق ہیں نہ مدار نجات۔ پھر آپ کہتے ہیں۔ رب العالمین الرحمن الرحیم الی آخرہ۔ اس کے علوم پر کون محیط ہو سکتا ہے۔ پھر اس کی رحمت و مغفرت کے لا انتہا قوانین کسی ایک انسان کے ماتحت کیسے ہو سکتے ہیں اور اس سے بڑھ کر اور کون سا شرک ہو سکتا ہے۔ اگرچہ آپکے اس کلام میں مدار نجات کا لفظ گول مول ہے مگر لا انتہا قوانین رحمت و مغفرت کا فقرہ اس کو حل کر دیتا ہے۔ ان آپکے فقرات سے نجات کا دائرہ بہت بڑا وسیع ہے اور تمام الٰہی کتابیں اور تمام رسولوں کی تعلیمات آپ کی اس تحریر سے رد ہو سکتی ہیں۔ کیوں کہ خدا کی رحمت۔ مغفرت کی لا انتہا قوانین ان محدود کتابوں اور محدود انسانوں کے ماتحت نہیں ہو سکتے پس ان کی کارروائی بھی آپکے نزدیک بہت بڑا شرک ہوا۔ پھر آپ نے مرزا اور مرزائیوں کو ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربہ ثم اعرض عنہا انا من المجرمین منتقمون کی آیت سے مجرم اور مجرم کے ساتھ محل انتقام تجویز فرمایا اور اپنے اس اصول کو غیظ و غضب کے باعث بھول گئے کہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔ اور اس کی رحمت و مغفرت کے لا انتہا قوانین مرزا اور مرزائیوں کو نجات نہیں دے سکتے۔ اس ڈاکٹر سے بڑھ کر عبدالحکیم خاں کا کیا شرک ہو سکتا ہے کہ اس کے کہنے کی خلاف ورزی سے مرزا اور مرزائیوں سے انتقام لیا جاوے اور تمام انبیاء کی خلاف ورزی سے انتقام نہ ہو اور وہ مدار نجات نہ ہوں

پھر آپنے اس وسیع دائرہ نجات کو تنگ کر دیا اور یہ کہا ہے کہ توحید۔ ایمان بالیوم الآخر اور اعمال صالحہ مدار نجات آخرت ہیں۔ رب العالمین کے لا انتہا قوانین مغفرت کو ہم ایک طرف رکھیں تو کیسا تعجب آتا ہے یہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ شاید مسلمانوں کو ملزم کرنے کے لئے آپنے یہ لکھدیا ہے۔ پھر آپنے آگے چلکر دائرہ نجات کو وسیع بھی کیا ہے اور تنگ بھی کر دیا ہے جہاں یہ لکھا ہے کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ۔

حکیم اور خاں اور پھر ڈاکٹر صاحب۔ شرک معاف نہ ہو یہ کیا بات ہے کیا اس کے لا انتہا قوانین نجات میں مشرک کی نجات کا کوئی قانون نہ ہو بلکہ ضرور ہونا چاہئے کیونکہ وہ رب العالمین الرحمن الرحیم ہے۔ ایک انسان نے اگر ایسا کہا ہے۔ تو آپکے نزدیک اس کا کتنا جرم ہی کیا ہے اور وہ مدار نجات کیسے۔ جیسا کہ تم نے کہا۔ پھر خدا کا منکر تو مشرک بھی نہیں اس کے لئے تو نجات کا دروازہ آپکے نزدیک بند ہو ہی نہیں سکتا۔

پھر آپنے تیرہ کروڑ مسلمان پر رحم فرمایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ تیرہ سو سال میں یہ تیرہ کروڑ مسلمان تیار ہوئے ہیں سب کو نجات حاصل کرنا چاہیئے۔ حکیم و ڈاکٹر صاحب دو ارب اللہ کے بندے اس وقت موجود ہیں۔ تیرہ کروڑ اگر محمد رسول اللہ ؐ کے باعث تیار ہوئے ہیں تو دو ارب اللہ کی مخلوق اوتاروں کے طریق پر سے لاکھوں برس اور معلوم نہیں کہ کب سے وہ تیار ہوتے ہیں ان سے اگر نجات نہ پائی تو تیرہ کروڑ چیز ہی کیا ہے اور ایک آیت۔ وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون۔ ایسی عجیب آیت ہے کہ قرآن میں موجود ہے اور سردست بظاہر آپ کو مسلّم ہی ہوگی۔ تیرہ کروڑ مسلمانوں میں سے اس آیت کے بموجب اکثر مشرک ہوں گے اور مشرک نجات نہیں پاسکتا۔ پھر یہ تیرہ سو سال میں تیار ہوئے اور ان میں سے اکثر مشرک نکلے اور مشرک کو نجات نہیں۔ پھر ان انبیاء کی خلاف ورزی کے متعلق ہم آپ کو ایک آیت سناتے ہیں۔

ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناہم بالباساء والضراء لعلہم یتضرعون فلولا اذ جاءہم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبہم وزین لہم الشیطان ما کانوا یعملون فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون۔

اس آیت پر غور کرو۔ رسولوں کے ارسال کے وقت جہاں پکڑا جاتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ امریکہ اور یورپ اور جزائر کے زلازل اور طاعون اور آتش زدگیاں اور لڑائیاں مرزا کی طرف منسوب کرنے شرک ہیں۔ حکیم [illegible] خاں مرسل تو اس وقت مامور ہوتے ہیں جب دنیا علی العموم غفلت کے نیچے دب جاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے اعراض کر کے بکلی دنیا کی طرف لوگ جھک جاتے ہیں۔ خدا کا رحم اور فضل ان مجرموں میں سے بعض کو بچانے کے لئے مرسل مقرر فرماتا ہے کیا نوح اور موسےٰ کے آنے بغیر فرعون اور قوم نوح ہلاک ہو گئی تھی۔ کیا مکہ والوں کو یہ کہنا کہ ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم۔ کوئی مجنون کی بات تھی نہیں سورہ نوح کا ابتدا پڑھو جہاں لکھا ہے۔ فاتقوا اللہ واطیعون۔ اگر وہ کوئی مدار نجات نہ تھا تو اس کی اطاعت چیز ہی کیا تھی۔ پھر آپ نے ایمان بالآخرۃ کو نجات کا مدار تجویز فرمایا ہے اور یہ نہ خیال کیا کہ آپ کا دائرہ نجات تنگ ہو جاتا ہے سنیئے۔ قرآن شریف نے ایمان بالآخرۃ کے لوازمات ربانیہ کے بھی معہ ان لوازمات کے مدار نجات کو اور بھی بہت

تنگ کر دیا ہے بعد وہ آیت یہ ہے۔ و الذین یومنون بالاخرۃ یومنون بہ وھم علی صلوتھم یحافظون یہاں ایمان بالآخرت کو ملزوم بتایا ہے اور ایمان بالقرآن اور محافظت علی الصلوۃ کو لازم قرار دیا ہے اور یہ تو آپ کی فطرت کہتی ہوگی۔ کہ لازم و ملزوم جدا نہیں ہوتے ہونگے

آپ نے قتل عمد کی سزا کہیں قرآن میں دیکھی ہوگی اگر یاد نہ ہو تو میں اسی خط میں یاد دلا دیتا ہوں۔ ومن یقتل مومناً متعمداً فجزاؤہ جھنم خالداً فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذاباً عظیماً

پھر ایک اور آیت ہے۔ جو چھٹے سیپارہ کے ابتدا میں ہے۔

ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ و یقولون نومن ببعض و نکفر ببعض و یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا۔ اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذاباً مھیناً۔ ان کو آپ ملاحظہ فرماویں۔

آپ تو ابھی میرے روحانی فرزند ہیں۔ اور مسیح کو مسیح و مہدی ہی مانتے ہیں۔ اگر ابی و استکبر کا کوئی مادہ اللہ تعالے کے فضل سے آپ میں نہ ہو۔ تو جو قاعدہ نجات کا آپنے لکھا ہے۔ اس کی غلطی اتنے میرے بیان سے بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ اور اگر ہٹ کے اسباب بہت ہیں۔ اور اب آپ مخالفت کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور لا ترکنوا الی الذین الخ کی بھی پروا نہ کی۔ تو زیادہ مباحثات سے بھی کام نہیں نکلتا۔

نجات فضل سے ہے اور یہی مدار نجات ہے اور اس فضل کا جاذب تقوی ہے اور اس تقوے کا بیان لیس البر میں ہے۔ آپ اس پر غور کریں۔ کیونکہ تقوے سے نجات کا ہونا تو آیہ کریمہ ینجی اللہ الذین اتقوا اور ثم ننجی الذین اتقوا سے ظاہر ہے اور اس یقین کے بعد کہ نجات تقوی سے ہے یہ تحقیق کہ تقوی ان امور کی پابندی کا نام۔ تو آپکا وہ قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے۔

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین و فی الرقاب واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون

اس آیت کریمہ کے درمیان تقوے کے چند اصل بیان ہوئے ہیں۔ جن میں شاید مرزا کا بھی کہیں ذکر آیا ہو اور دوسری آیت ثم ننجی الذین اتقوا ظاہر کرتی ہے کہ مدار نجات تقوی ہے۔ لاانتہا قوانین نجات کے لئے نہیں۔ پھر مرکز نجات کا مسئلہ تو ہمیں صرف انبیاء کے ذریعہ ہی معلوم ہو سکتا تھا اور اس کا دوسرا کوئی راستہ نہیں اور دنیا میں نجات بخلاف آپکے منشاء کے بہت ہی کم لوگوں میں نظر آتی ہے آپ اپنا ہی حال دیکھیں۔ بڑی محنتوں کے بعد تو آپ ڈاکٹر اور مصنف کتب اور صاحب اولاد ہوئے۔ مگر بی بی۔ بچوں اور ریاست والوں سے نجات ملی یا نہ ملی۔ آپکا دل ہی جانتا ہوگا۔

میں اس پہلے حصہ سے ایک حد تک جواب دینے سے سبکدوش ہوا ہوں اگر یہ حصہ آپکے لئے کچھ بھی مفید ہوا تو اس کی تفصیل کو بھی تیار ہوں۔ اور باقی حصوں کے جواب دینے کو طیار ہوں گا۔ اور اگر اس حصہ کے متعلق ہی مجھے بھی سنانا ہو۔ کہ میں دودھ مانگتا ہوں اور مجھے زہر پلایا جاتا ہے۔ میں قریب ہوتا ہوں اور مجھے دور کیا جاتا ہے اور میں اپنا بنتا ہوں اور مجھے اجنبی کہا جاتا ہے تو میں مصلحت نہیں سمجھتا۔ کہ باقی حصوں کا جواب دوں یا اس کو اور زیادہ کروں۔

اگر امام صاحب کے حضور شوخی کرنے سے پہلے مجھ سے براہ راست آپ خط و کتابت کرتے تو مجھے بہت پیارے الفاظ لینے کا موقعہ ملتا۔ مگر محبوب پر سخت کلامی کو ایک محب فطرتاً پسند نہیں کر سکتا اور وہ معذور بھی ہے۔ پھر خدا کے لاانتہا قوانین مغفرت بھی موجود ہیں۔ اس لئے میں یقین کرتا ہوں کہ میرا کوئی لفظ بھی ایسا نہ ہوگا جو میرے لئے نجات سے محروم کرنے والا ہو۔ قرآن کریم سے الگ ہو کر آپ بہت قوانین ایجاد کر سکتے ہیں۔ مگر قرآن کے ماتحت ہو کر ایسا کرنا آپکے لئے محال ہے۔ قرآن ایک مفصل کتاب ہے اگر ایک شخص کو ایک مقام پر کوئی آیت متشابہ معلوم ہو تو اس کے لئے اور بہت سے محکمات موجود ہیں جو ام الکتاب کا کام دے سکتے ہیں۔ مگر کج بائی سخت مرض ہے۔

گورنمنٹ کے واسطے فرمانبرداری کے اظہار کا دن

ایمپائر ڈے

۲۴ - مئی ۰۸ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں ایمپائر ڈے منایا گیا اور بڑے انتظام کے ساتھ ایک جلسہ مدرسہ کے صحن میں کیا گیا جس میں علاوہ طلبائے مدرسین کے شہر کے امراء اور رؤسا بھی شامل ہوئے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو اس جلسہ کے لئے بذریعہ ایک درخواست کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے مدعو کیا تھا مگر صاحب بہادر نہ آسکے اس واسطے صدر مجلس جناب مرزا محمد افضل بیگ صاحب انسپکٹر محکمہ نہر و ڈکیتی حال رخصتی قادیان کو بنایا گیا اس جلسہ کا افتتاح قرآن خوانی سے ہوا۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے حکومت برطانیہ کے برکات پر وعظ فرمایا اور شیخ ضیاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام مڈل نے اپنی کتاب برکات سلطنت برطانیہ کا حصہ مذہبی آزادی پڑھ کر سنایا جو طلباء کیواسطے اور بالخصوص بچوں کو سنانے کے لئے بہت ہی موزون مضمون تھا۔ ماسٹر صاحب یہ کتاب عنقریب شائع کرنے والے ہیں اور امید ہے کہ اس کے چھپنے پر صیغہ تعلیم اس کتاب کو ٹکسٹ بکس میں شامل کرے گی۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے اور مولوی عبید اللہ صاحب بسمل مدرس فارسی نے برکات سلطنت برطانیہ پر نظمیں پڑھی اور طلباء نے ممانعت جہاد پر نظمیں پڑھیں اور اخیر میں صاحب پریزیڈنٹ نے سلطنت برطانیہ کے برکات پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ جس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اسی جلسہ میں مرزا محمد افضل بیگ صاحب موصوف نے تیس روپیہ کے تین انعام ان طلباء کے واسطے اپنی طرف سے مقرر فرمائے۔ جو برکات دولت برطانیہ پر سب سے عمدہ مضمون تحریر کریں اور جو طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اول نکلے۔ اس کے واسطے کالج میں پہنچنے کے لئے دو سال کے لئے صہ ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا۔ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب موصوف کو اس اسلامی خدمت کے عوض میں جزائے خیر دے۔

اس وقت اس بات کا ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ ایمپائر ڈے کے اصل مقصد کو دلی جوش کے ساتھ پورا کرنیوالی جماعت دنیا بھر میں جماعت احمدیہ سے بڑھ کر نہیں ہے اس کا ظاہری ثبوت ایک یہ ہے کہ ایک انسان کے دل پر جس قدر ثبات کا اور حکومت اس کے مذہبی عقائد کی ہوتی ہے اس قدر اور کوئی حکومت ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اس جماعت کے لیڈر نے اپنے لٹریچر میں بہت زور سلطنت برطانیہ کے برکات پر دیا ہے وہ تمام متفرق مضامین تعداد میں اس قدر ہیں کہ اگر ہندوستان کے معلم اپنی اپنی تقریروں کی بجائے حضرت مرزا صاحب کی کتابوں اور اشتہاروں اور تحریروں میں سے سلطنت کی خیر خواہی کا ایک ایک مضمون لے لیتے۔ تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہی سب کے واسطے کافی ہو جاتے۔

صبح کو جلسہ ہوا اور لڑکوں میں شیرینی تقسیم ہوئی اور جھنڈا لگایا گیا اور شام کو چراغان کیا گیا اس جلسہ کی ظاہری آراستگی اور زیب و زینت کی طیاری میں ماسٹر عبد الرحیم اور ماسٹر ضیاء اللہ صاحب نے جن کو اس قسم کے معاملات میں خاص تجربہ

[illegible]

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

یسوع کے آخری کلمات۔ پادری ڈاکٹر اگس ٹس ہولپگین نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ یسوع کے آخری کلمات لما سبقتانی کے جو معانی عام طور پر بیان کئے جاتے ہیں وہ درست نہیں ہیں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے بہت مدت تک اس کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یسوع مسیح جو زبان عام طور پر بولتا تھا۔ وہ ایک ملی جلی زبان تھی جو اس وقت یہودیوں کے درمیان بولی جاتی تھی یعنی نہ تو وہ قدیم عبرانی تھی اور نہ پورے طور پر کلدانی یا سریانی تھی بلکہ قریباً ایک نئی زبان پیدا ہو گئی تھی۔ جس کا نام تھا **مایا زبان**۔ اور یہی **مایا** زبان یسوع بولا کرتا تھا۔ متی اور مرقس نے اگرچہ یسوع کے آخری الفاظ کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ لیکن یوحنا نے جو خود موجود تھا ان الفاظ کو بیان نہیں کیا بلکہ یوحنا نے یہ بیان کیا کہ یسوع کے اس قسم کے الفاظ تھے۔ کہ **اب خاتمہ ہوا**۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں۔ کہ ان الفاظ کے معانی مایا زبان کے مطابق ہیں۔ **اب میں بے ہوش ہوتا ہوں سیاہی میرے چہرے کو ڈھانکتی ہے**۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کی نسبت یہ بیان کرنا کہ وہ مرتے وقت خدا سے ناامید ہو گیا تھا۔ بہت بے ادبی اور گستاخی ہے۔ جب عیسائی عقائد کے مطابق وہ خود خدا تھا۔ تو پھر اس نے کس اور خدا کو طلب کیا اور کس خدا نے اس کو چھوڑ دیا تھا پھر آخری وقت میں ایسے ناامیدی کے الفاظ تو ایک معمولی متوکل نیک آدمی بھی نہیں بولتا۔ چہ جائیکہ یسوع نے اس قدر ناامیدی کے الفاظ استعمال کئے ہوں۔

ہماری رائے میں ڈاکٹر صاحب کی تحقیقات قابل قدر ہے اور عیسائی دنیا کے واسطے مناسب ہے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ یہ درست ہے۔ کہ اگر یسوع نبی تھا یا کم از کم ایک متوکل نیک انسان تھا۔ تو ایسی مایوسی کے الفاظ اور خدا تعالیٰ پر ناامیدی کا کلمہ اس کے منہ سے نہیں نکلنا چاہیئے تھا کیونکہ خدا کے پاک کلام میں لکھا ہے کہ خدا سے ناامید ہونے والا شیطان ہوتا ہے۔ گو عیسائی لوگ اپنی موہوم نجات کے سبز باغ کی نفسانی خواہش کی خاطر اس بات پر بھی فخر کرتے ہیں کہ عیسائیوں کا خداوند ملعون ہو گیا ملعون ہونا اور شیطان بننا ایک ہی مفہوم رکھتا ہے) تاہم ایک فہیم اور بادب انسان کبھی اپنے بزرگوں کے حق میں ایسا لفظ بولنا پسند نہیں کرتے۔ جو معنے اوپر بیان کئے گئے ہیں یعنی یہ کہ اب میں بے ہوش ہو گیا ہوں۔ یہ صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ یسوع در اصل صلیب پر مرا نہ تھا بلکہ ایک بے ہوشی کی سی حالت میں وہاں سے اتارا گیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ ہوش پاکر وہاں سے چلا آیا تھا۔ اس کے واسطے یہ مقدر تھا کہ وہ اپنے وطن میں عزت پا نہیں سکتا پس وہ غیر ملکوں کو چلا گیا اور اسرائیل کی پراگندہ بھیڑوں کو کشمیر کی وادی میں تلاش کیا۔ یسوع کے آخری کلمہ کا یہ آخری حصہ کہ **اب میری روسیاہی ہوئی**۔ بہت ہی ناگوار کلمہ ہے لیکن روحانی لوگ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ناامیدی کے اظہار سے بڑھکر ناگوار یہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس روسیاہی سے یسوع کی مراد یہ تھی کہ یہودی لوگ تو اب مجھے ضرور ایک کاذب یقین کریں گے اور میری تمام پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہو گئیں۔ اور وہ یقین کریں گے کہ بائبل کے حکم کے مطابق میں جھوٹا ہوں کیونکہ کاٹھ پر میرا مر جانا مشہور ہو جائے گا۔ اس واسطے ملک میں میری بہت ہی سخت روسیاہی ہوگی۔

(ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

پادریوں کی تعداد قید خانوں میں۔ مسٹر ڈکسی ایک تھیٹر کے تماشہ کن ہیں۔ انہوں نے عیسائیوں کے نوجوانوں کی انجمن کا ممبر بننا چاہا تھا۔ مگر انجمن نے انکار کیا اور وجہ انکار یہ بیان کی کہ تماشہ والوں کے اخلاق برے ہوتے ہیں ہم ایسے لوگوں کو اپنی جماعت میں داخل نہیں کرنا چاہتے اس پر ڈکسی صاحب نے ایک اشتہار دیا ہے اور اس میں یہ دعوے کیا ہے کہ

اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ بداخلاقی کی وجہ سے قید کی سزا پانے والوں میں تماشہ کن لوگوں کی تعداد پادریوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ تو میں اس شخص کو تین ہزار ایک سو پچیس روپیہ نقد انعام دوں گا۔ ڈکسی صاحب کا یہ دعوے ہے کہ تھیٹر والے اس قدر سزایاب نہیں ہوتے جس کثرت سے کہ عیسائیوں کے پادری سزایاب ہوتے ہیں چنانچہ اپنے دعوے کی تصدیق میں انہوں نے صوبجات متحدہ امریکہ کے بڑے بڑے قید خانوں کی ایک فہرست شائع کی ہے اور دکھلایا ہے۔ کہ ہر ایک صوبہ میں کس قدر تماشہ گر جیل میں ہیں اور کس قدر پادری ہیں۔ اس فہرست کے مطابق اس ملک میں ۳۴ پادری جیل خانوں میں قیدی ہیں اور تماشہ گروں میں سے صرف ۱۹ ہیں۔ اس کے بعد بہت سے پادریوں کے نام شائع کئے ہیں۔ جن کی طرف زنا، چوری، خیانت وغیرہ کے جرائم نہایت خوفناک صورت میں منسوب کئے گئے ہیں اور وہ جرم ایسے شرمناک ہیں کہ میں پسند نہیں کرتا کہ اخبار کے کالموں کو ایسے گندے قصوں کے ترجمہ کے ساتھ پُر کروں۔ تعجب ہے کہ جب امریکہ پر عیسائی اخلاق کا یہ اثر پڑا ہے تو کس جرأت اور حوصلہ کے ساتھ یہ لوگ ہندوستان کو عیسائی بنانے کے واسطے آتے ہیں۔

ایک جدید مذہب

ہندوستان میں عیسائی لوگ

نہایت جوش اور خروش سے مذہبی اشاعت کو جامہ طوالت پہنانے میں کروڑ ہا روپیہ خرچ کرنے کے علاوہ جائز اور ناجائز سرگرمی دکھلا رہے ہیں لیکن جس یورپ سے عیسائیت کا آغاز ہوا ہے۔ وہاں عیسائیت کی روز بروز نازک حالت ہوتی جاتی ہے۔ روئے زمین میں عیسائیوں کی سب سے بڑی سلطنت روس ہے۔ آج کل یہاں میر نوائیٹ نام کا ایک جدید مذہب پیدا ہوا ہے۔ اس مذہب کے اصول صرف دو ہیں اول گوشت خوری سے پرہیز۔ دوسرے دنیوی جاہ و جلال سے نفرت ہے۔ اہل روس نے اس جدید مذہب کا استقبال نہایت گرمجوشی سے کیا ہے۔ جس کی اس سے بڑھ کر کوئی شہادت نہیں مل سکتی کہ صرف دو ماہ میں پولینڈ کے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمیوں نے عیسائیت کو خیرباد کہکر جدید مذہب قبول کیا ہے۔ مزید لطف یہ ہے کہ میر نوائیٹ کے ممبران میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو بذات خود واعظ ہیں۔ اس مذہب کی سرپرستی میں پچاس ہزار سے زیادہ سپیکر عیسائیت کے خلاف علانیہ وعظ دے رہے ہیں۔ ان لوگوں نے روس کے کئی مقامات پر گرجے منہدم کر دئے ہیں انہیں واقعات پر ہم کہتے ہیں کہ عیسائیوں کو پہلے یورپ میں مذہبی عقائد کے چراغ روشن کرنا چاہئیں۔ بعد ازاں ہندوستان میں۔ (عام)

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک سینیر ٹرینڈ مدرس کی

درخواستیں

جلد بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان آنی چاہئیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ ۔ ایک اور عظیم الشان نشان۔
صفحہ ۲ ۔ خدا کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳ ۔ آریوں کی اصلیت۔ آثار علم و ادب۔ ثناء اللہ امرتسری کی تہذیب کا مقابلہ۔ زلزلہ۔
صفحہ ۴ ۔ درس قرآن شریف۔ نماز جنازہ۔
صفحہ ۵ ۔ ۷ ۔ یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا؟
صفحہ ۶ ۔ جماعت احمدیہ نار دوال اور ایک مولوی دہلوی
صفحہ ۸ ۔ ۹ ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب ۔ گورنمنٹ کیواسطے فرمانبرداری کے اظہار کا دن۔ ایمپائر ڈے۔
صفحہ ۱۰ ۔ ڈاک ولائیت ۔ ضرورت
صفحہ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ اشتہارات۔

بَدرِ مسیح

۷ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الزَّلْزَلَه۔
بَلْ يَأْتِيهِمْ بَغْتَةً

اگر چاہوں ۔ تو اُس دن خاتمہ ۔
اس کے بعد ایک علیحدہ الہام ہوا:

دو چار ماہ

ترجمہ ۔ مذکورہ بالا عربی الہامات کا یہ ہے ۔ کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے ۔ بلکہ اُن کے پاس اچانک آئے گا۔

۲۷ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء ۔ اُرِيحُكَ وَلَا اُجِيحُكَ

وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا

ترجمہ ۔ میں تجھے راحت دُوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم نکالونگا اس کے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جسکا یہ مطلب تہا۔

جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا۔

۲۷ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

الہام ۔ "آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں"

ایک دوست کا ذکر تہا جس پر بہت سی دنیوی مشکلات گر رہی ہیں فرمایا ۔ یہ الہام اُسی کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔

چودہری الہ داد صاحب مرحوم

ہمارے معزز دوست اور بہائی جناب چودہری الہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز کو اللہ تعالےٰ اپنی مغفرت میں لے اور جنت میں اچھی جگہ نصیب فرماوے آپ نے سترہ دن تک بخار میں مبتلا رہ کر ۲۷ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کی صبح کو چار بجے کے قریب جب کہ موذن نے اللہ اکبر کہا اپنی جان اپنے مالک حقیقی کو سونپ دی ۔ اللّٰھم اغفرہ وارحمہ ۔ چودہری صاحب موصوف اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء اپنی مستقل سرکاری ملازمت اور تمام دنیوی عروج کی خواہشوں کو لات مار کر دین کی خاطر قادیان میں ایک قلیل تنخواہ پر راضی ہو کر بیٹھ رہے اور تب سے ایک دن کے واسطے بھی اپنے وطن کو نہیں گئے تہے آپ کی عمر قریب ۴۲ سال کے تہی ۔ میگزین کی خدمت جس خوبی اور محنت کے ساتھ وہ بجالاتے رہے وہ عیاں ہے اور اس کے علاوہ مدرسہ کی امانت کی خدمت اور بہرا نگزمنیزی کی خدمت بھی بجالاتے رہے اور کچھ مدت مدرسہ میں آنریری ٹیچری کا کام بھی کرتے رہے ۔ مرحوم کے متعلق حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ چودہری اللہ داد صاحب بڑے مخلص تھے ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہوتا ہے ۔ صاحب موصوف نے اپنی وصیت ہنوز تحریر نہ فرمائی تہی لیکن حسب الحکم حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا ۔ اور حضرت مسیح موعود کا وہ رویا آپ کے حق میں پورا ہوا ۔ جس میں آپ نے دیکھا تہا کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر کے ساتھ دو اور قبریں ہیں (دوسری قبر میاں الٰہی بخش صاحب کی ہے) یہ پیارا دوست بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکہتا تہا جن کا کچھ ذکر کسی آئندہ کے اخبار میں کیا جاوے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا مہمان نواز تہا دوستوں کا سچا دوست تہا۔ اس کا دل احمدؑ کی محبت سے پُر تہا ۔ خدا تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور آپ ہی ان کا محافظ ہو ۔ آمین صاحب موصوف کی جو خدمت ایام علالت میں ان کے دوست ابو سعید عرب صاحب نے اور چودہری فتح محمد صاحب نے کی وہ برادرانہ محبت اور دلی تعلق کا ایک خاص نمونہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ۔

دُعا کیلئے درخواست ۔ ہمارے دفتر کے محرر منشی شیخ محمد نصیب چند روز سے بخار میں مبتلا ہیں ۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے ۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

تلاش گم گشتہ ۔ چودہری نعمت علی خاں صاحب احمدی اصل متوطن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور حال ملازم چوب منڈی جہنگواں ضلع جہلم کچھ عرصہ سے پاگل ہو کر کہیں چلے گئے ہیں ۔ تلاش کیا گیا ہے پتہ نہیں ملا اگر کسی بہائی کو ان کا پتہ ہو ۔ تو اطلاع دیں یا اپنے پاس ٹہرا کر سٹروعہ ضلع ہوشیارپور میں چودہری غلام قادر خاں صاحب احمدی کو اطلاع دیں پھر سٹروعہ سے آدمی آکر لے جاوے گا۔

خدائے عزّ وجل کی پاک وحی ایک نئے مخالف شدہ کے بارہ میں ۔ پڑہنے والے سمجھ لیں۔

وحی اللہ

۳۰ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں ۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا ۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے ۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔

۲ ۔ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

۳ ۔ رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّکَاذِبٍ

ترجمہ ۔ اے میرے ربّ تو سچے اور جھوٹے میں فرق دکھلا دے ۔

۴ ۔ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّصَادِقٍ

ترجمہ ۔ تو ہر ایک اصلاح کرنے والے اور سچے کو دیکھتا ہے

ندامت ۔ پریسمین کی غلطی سے صفحہ لاتیہر پر لگ گیا چونکہ یہ آخری کاپی تہی اور وقت تنگ تہا اسواسطے
نبدقت پر نقل سکتے۔

چند ضروری سوالات اور اُن کے مفید جوابات

سوال۔ وہ کون سی دوائی ہے۔ جس کی کامیابی کو دیکھ کر بعض لوگوں نے قریباً اُسی قسم کے نام کی دوائیوں کے اشتہار دینے شروع کر دئے ہیں۔ ؟	**جواب**۔ **مفرّح عنبری**
سوال۔ وہ لوگ نقلی دوائی کے بیچنے میں کامیاب ہونے کا کیا ذریعہ اختیار کرتے ہیں ؟	**جواب**۔ چیز ناقص ڈالتے ہیں۔ پر ظاہر کرتے ہیں کہ کامل ہے اور پھر قیمت بھی کم مانگتے ہیں۔ تاکہ خریدار جلد پھنس جاوے۔
سوال۔ اس سے کس کو نقصان ہوگا ؟	**جواب**۔ پبلک کو۔ جو خریدیں گے۔
سوال۔ اور بیچنے والے کو؟	**جواب**۔ اس کو سب سے زیادہ نقصان ہے۔ کیونکہ دھوکہ تو چھپا نہیں رہتا اور ایمان پہلے ہی سے دُور۔
سوال۔ اور اصل مالک و موجد مفرح عنبری کو؟	**جواب**۔ کچھ نقصان نہیں۔ وہ چیز عمدہ ہے۔ اس میں ملک اور اہل وطن کا فائدہ ہے۔ لوگ سالہا سال کا تجربہ کر چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ انشاء اللہ اُسے ضائع نہ کرے گا۔

مفرح عنبری قیمت ڈبیہ پانچ روپیہ وزن ۵ تولہ خوراک ۲ ماشہ

ملنے کا پتہ۔ حکیم **محمد حسین قریشی** موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت **لاہور**

نوٹ

اس مفرّح کی خوبیوں میں شکریہ کے خطوط کثرت سے آچکے ہیں۔ جنمیں سے بعض اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✣ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

چہ گویم باتو گرامی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸ | بدوائی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۲۳

۱۴۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ جون سنہ ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۲

سلسلۃ القدیم جلد ۵

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	۲۰ع
معاونین درجہ اول جنکو ۴ پرچہ اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو ۲ پرچہ اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی	۳ع

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ر کا ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ... ع۔ افریقہ ... صہ مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکراں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدمے دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ ہر بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا تعالیٰ کی تازہ وحی
صفحہ ۳۔ ڈائری۔ القول الطیب
صفحہ ۴، ۵۔ مسیح موعودؑ کے نصائح عورتوں کو گھر میں۔
صفحہ ۶۔ خط چودہری اللہ داد صاحب مرحوم بنام ابو سعید عرب
ضیاء الاسلام۔ قطعہ۔ فیصلہ کی آسان راہ
صفحہ ۷۔ زندہ نبی۔
صفحہ ۸۔ مراسلات
صفحہ ۹۔ فوجی گورنمنٹ توجہ فرمائے
صفحہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ اشتہارات

بدر مسیح
۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ جون ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۳۱ مئی ۱۹۰۶ء کو فرمایا۔ چند روز ہوئے میں نے دیکھا تھا۔

رؤیا۔ بہت سے زنبور ہیں اور میں ان کو کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں۔

۴۔ جون ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا کہ میں ایک جگہ ہوں اور وہاں ایک چادر ایک اونچی جگہ پر رکھی ہوئی ہے۔ اتنے میں ایک چڑا آیا اور اس چادر پر بیٹھ گیا تب میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ جس طرح بنی اسرائیل کے واسطے آسمان سے پرند اترتے تھے اسی طرح ہمارے واسطے ہے۔

۵۔ جون ۱۹۰۶ء۔ الہام

۱۔ مَا اُرسِلَ نَبِیٌّ اِلَّا اَخزَی بِہِ اللّٰہُ قَومًا لَا یُؤمِنُونَ

ترجمہ۔ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کی وجہ سے ایک قوم کو رسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے تھے۔

۲۔ یُلقِی الرُّوحَ عَلٰی مَن یَّشَاءُ مِن عِبَادِہٖ

ترجمہ۔ خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کی روح اس پر ڈالتا ہے۔

۳۔ الہام۔ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور درس قرآن روزانہ مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب چند خانگی ضروریات کے سبب وطن کو تشریف لے گئے ہیں ایسا ہی حکیم فضل دین صاحب چند روز کے واسطے بھیرہ تشریف لے گئے ہیں

۴۔ مولوی محمد سعید صاحب بمعہ دیگر حیدر آبادی صاحبوں کے واپس وطن کو چلے گئے۔ اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی بابو غلام محمد صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ بابو عبد القادر صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور سے اور دیگر بہت سے اصحاب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے

۵۔ شب درمیانی ۴ و ۵ جون ۱۹۰۶ء عشاء کے قریب ایک ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیا۔ جس کی روشنی نہایت تیز تھی اور غیر معمولی سے رنگ اس میں سے نکلے

* * *

دعا مدد۔ منشی محمد نصیب صاحب محرر دفتر بدر قریب دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ لیکن اب پہلے کی نسبت بہت آرام ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی شفاء کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ منشی صاحب کی بیماری کے سبب بعض خطوط کی تعمیل میں دیری ہوئی ہے۔ امید ہے کہ احباب معاف رکھیں گے۔

خط و کتابت

خط و کتابت کے وقت تمام خریداروں کے واسطے ضروری ہے کہ اپنا نمبر خریداری اپنے نام کے ساتھ ضرور لکھا کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں دقت پیدا ہوتی ہے اور دیر ہوتی ہے۔ مینجر بدر

ارسال زر

بدر اخبار کے متعلق یا کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کے متعلق جو قادیان سے نکلتے ہیں ارسال زر یا کوئی اور خط و کتابت ہرگز حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نہیں ہونی چاہئے۔ جو لوگ اخباروں کے متعلق کوئی بات حضرت اقدسؑ کو لکھتے ہیں یا اخباروں کے متعلق آپ کے نام روپے روانہ کر دیتے ہیں۔ ان کو ڈرنا چاہئے۔ کہ حضور کے وقت میں بے جا دخل کر کے وہ موجب تکلیف ہوتے ہیں۔ حضور ایسے معاملات میں کوئی دخل نہیں رکھتے۔

مینجر بدر

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمد

قیمت عہ

ڈائری

القول الطیب

۳۱ - مئی سنہ ۱۹۰۶ء - فرمایا تین چار روز ہوئے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بہت سے چھوٹے زنبور ہیں اور میں ان کو مارتا ہوں اس سے مراد یہی مخالف دشمن ہیں۔ جو احمق ہیں اور غوغا مچاتے ہیں یہ بھی حکمت الٰہی ہے، کہ ایک طرف تو خدا تعالےٰ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جوش دیا کہ خلقت کو ہدایت دیں اور ان کو راہ راست پر لادیں اور دوسری طرف ابوجہل جیسوں کو جوش دیا۔ کہ مخالفت میں شور و غوغا مچائیں۔ مذکورہ بالا رویاء کے مطابق مخالفوں کی تباہی بذریعہ دلائل اور بذریعہ نشانات الٰہی کے ہے۔ دشمن خود بخود ہلاک ہو رہے ہیں۔ کیوں کہ یہ زمانہ تلوار کا نہیں۔ خدا آپ سامان پیدا کرتا ہے۔

حیدرآباد کے مولوی محمد سعید صاحب نے اپنے ابتلاؤں کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ جب تک انسان ابتلاء کی برداشت نہ کرے۔ خدا کے پاس اس کو درجہ نہیں مل سکتا۔

فرمایا۔ ہم غریب اور ضعیف ہیں نہ تلوار ہمارے ہاتھ میں ہے اور نہ ہم اس امر کے واسطے مامور ہیں۔ کہ تلوار چلائیں۔ اور نہ ہمارے [illegible] پاس جنگ کے سامان ہیں لیکن ہماری تلوار آسمان پر ہے۔ دنیا میں جس عظیم الشان انقلاب کو ہم چاہتے ہیں کہ لوگ خدا کی طرف جھکیں اور اس کی ہستی پر ایمان لادیں وہ ہمارے اختیار میں نہیں۔ کتابوں کے لکھنے سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ گویا ایک ہرے بھرے باغ کی طرح دلائل کا مجموعہ ہم نے اکٹھا کیا ہے لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا خدا تعالےٰ اپنے فضل سے کچھ کرے گا۔ میرا قلب محسوس کرتا ہے کہ اس وقت دنیا ایسی سخت غفلت میں پڑی ہوئی ہے کہ بغیر الیم اور شدید عذاب کے ماننے والے نہیں۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ آنے والا مسیح مردوں کو زندہ کرتا پھرے گا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ زندوں کو مارے گا (جیسا کہ طاعون وغیرہ نشانات میں ہلاکت ہو رہی ہے)

۳۰ - مئی سنہ ۱۹۰۶ء - فرمایا۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس پر اللہ تعالےٰ کے کسی نہ کسی اسم کا پرتوہ ہوتا ہے۔ مسیح موعود پر اللہ تعالےٰ کے غالب ہونے والے نام کا پرتوہ ہے۔ صوفیوں نے بھی لکھا ہے۔ کہ آنے والا مسیح ہمیشہ فتح پائے گا اور کبھی مغلوب نہ ہوگا۔ دشمن ہزار اس کی مخالفت کریں۔ مگر وہ ایسا وجود ہے کہ اس کو ہمیشہ فتح ہی ہوگی۔ شکست تو اس نے کھانی ہی نہیں

ڈاکٹر عبدالحکیم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات ہو سکتی ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو بات ہم کو سمجھائی ہے وہ بالکل اس کے برخلاف ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ بغیر متابعت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں ان کی کبھی خیر نہیں۔ اس کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ تفسیر لکھنے بیٹھتا کیوں کہ نہ تو ظاہری علوم سے اس کو کچھ حصہ تھا اور نہ باطنی طہارت اور پاکیزگی کو وہ حاصل کر چکا تھا۔ اسی واسطے میں نے کبھی اس کی تفسیر کو نہیں پڑھا۔ کیوں کہ اس میں تضیع اوقات ہے ایسے آدمی کی کتاب کو پڑھنا صرف اپنے وقت کو خراب کرنا ہے۔ جاہل آدمی پھر متکبر کبھی نیک انجام نہیں پا سکتا۔

فرمایا۔ چند سال ہوئے کہ مجھے الہام ہوا تھا۔

سر انجام جاہل جہنم بود ٭ کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب ایک باغ لگاتا ہے، اور کوئی اس کو کاٹنا چاہتا ہے تو خدا اس شخص پر کبھی راضی نہیں ہو سکتا مدت کی بات ہے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور میں اکیلا ہوں سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا جب میں اندر گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں۔ اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور ان کی کھالیں اتری ہوئی ہیں تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی۔ اور میں رو پڑا۔ کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں۔ جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالےٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا اور ان کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کا سر کٹا ہوا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور ان کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جائے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ ان کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہیگا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے۔ لیکن ان کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے کہ ان کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی۔ اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کی کھال بھی اتری ہوئی ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے اور ان کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے

فرمایا۔ اگر ہم افترا کرتے ہیں تو خدا خود ہمارا دشمن ہے اور ہمارے لئے بچاؤ کی کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے ہے اور مصائب اسلامی کے واسطے اللہ تعالےٰ نے خود ایک سامان بنایا ہے۔ تو اس کا مقابلہ خدا تعالےٰ کو کس طرح پسند آسکتا ہے بڑا بد قسمت ہے۔ جو اس کو توڑنا چاہتا ہے

فرمایا۔ یہ لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بے ادبی سے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالےٰ کے جلال کے اظہار کے واسطے ہے اور نادان نہیں جانتے کہ جب تک خدا کے نبی اور اس کے رسول کا جلال نہ ہو۔ خدا کا جلال وہ کس طرح ظاہر کر سکتے ہیں۔

ابن مریم۔ کے لفظ کے متعلق حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک لطیفہ بیان کیا۔ کہ جب مخالف لوگ اپنی بول چال میں کسی پر ناراض ہوتے ہیں۔ تو اسے کہتے ہیں سوٴر کا بچہ اور اُلو کا پٹھا۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے واسطے یہ جائز رکھتے ہیں۔ کہ ایک انسان کو ایسا برا نام دیویں۔ اور [illegible] کے واسطے یہ جائز نہیں رکھتے کہ وہ کسی کو مریم کا بچہ کہدے۔ حالانکہ ایک نیک نام ہے

فرمایا۔ اگر ڈاکٹر عبدالحکیم کو تقوے صحیح ہوتا تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا۔ کیوں کہ وہ اس کا اہل نہیں ہے۔ اس کی تفسیر میں ایک ذرہ روحانیت نہیں۔ اور نہ ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے۔

فرمایا۔ صلیب بھی خطا کار ہے کہ وہ اول یسوع پر غالب آئی اور اس کو مردہ سا کر دیا اور پھر اس کی امت پر غالب آئی۔ اور اس کو اپنا پرستار بنایا اس واسطے صلیب ہی اس قابل ہے۔ کہ توڑی جاوے

فرمایا۔ الہام الٰہی کی عبارت عموماً مقفی ہوتی ہے اور اس میں ایک شوکت ہوتی ہے اور اس میں سے کلام الٰہی کی ایک خوشبو آتی ہے۔

چودھری اللہ داد صاحب مرحوم۔ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔

کہ قبرستان کے متعلق جو الہام الٰہی تھا۔ کہ انزل فیہا رحمۃ اس کے مستحق چوہدری صاحب موصوف بھی ہوئے

فرمایا۔ توحید آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ جو لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں (جیسا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں وغیرہ جو کہتے ہیں کہ آں حضرت پر ایمان لانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ یہود و نصاریٰ خود بخود نجات پا جائیں گے) ان کو کبھی توحید مل ہی نہیں سکتی۔ سارا قرآن شریف اس سے بھرا ہوا ہے جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں خداتعالیٰ ان کے اندر سے ایمان کی کیفیت کو سلب کر لیتا ہے

ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ نبی ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تمام اکابر اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ اس امتِ مرحومہ کے درمیان سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا ہمیشہ جاری ہے۔ اس معنے سے ہم نبی ہیں ورنہ ہم اپنے آپ کو امتی کیوں کہتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے وہ صرف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پہنچ سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں ایک اصطلاح کے جدید معنے اپنے پاس سے بنا لینا درست نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہی آیا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہی ہوگا۔ اور امتی بھی ہوگا۔ امتی تو وہ ہے جو آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے فیض حاصل کر کے تمام کمال حاصل کرے لیکن جو شخص پہلے ہی سے نبوت کا درجہ پا چکا ہے۔ وہ امتی کس طرح سے بن سکے گا۔ وہ تو پہلے ہی سے نبی ہے۔ سائل نے سوال کیا کہ اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے انہو [illegible] کا نام نبی رکھا ہے۔ اس سے پہلے کسی آدمی کا نام نبی نہیں رکھا اس سوال کا جواب دینے کا اس واسطے میں ذمہ وار نہیں ہوں۔

۲۷۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ چوہدری الٰہ داد صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ بڑے مخلص آدمی تھے۔ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہے۔

فرمایا۔ جو الہام الٰہی نازل ہوا تھا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے ان میں سے ایک شہتیر تو مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم تھے دوسرے چوہدری صاحب معلوم ہوتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ جو رؤیا دیکھا گیا تھا۔ کہ مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر کے پاس دو اور قبریں ہیں۔ وہ بھی پورا ہوا۔ ایک قبر الٰہی بخش صاحب ساکن مالیر کوٹلہ کی بنی اور دوسری چوہدری صاحب مرحوم کی بنی۔

مخالف ملہموں کے واسطے فیصلہ کی آسان راہ

وہ خود ہی مباہلہ کریں

الہام الٰہی۔ اُریحک ولا اُجیحک واخرج منک [illegible] قوماً کا ذکر تھا۔ جس کے معنے ہیں۔ میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے بڑھاؤں گا اور تجھے تباہ نہ کروں گا۔ اور تجھ سے ایک قوم نکالوں گی

فرمایا۔ اس وحی الٰہی کو مدنظر رکھ کر ہمارے مخالف ملہمین آسانی کے ساتھ فیصلہ کر سکتے ہیں کیوں کہ یہ خداتعالیٰ نے ان لوگوں کو جواب دیا ہے جو اس کوشش میں ہیں کہ ہم کو بے نشان کر دیں۔ خداتعالیٰ نے ان کا رد کر دیا ہے یہ خداتعالیٰ کی محبت اور فضل و کرم کے خاص الفاظ ہیں جو کاذب کے حق میں نہیں بولے جاتے اب مخالف ملہموں کے واسطے راستہ آسان ہے۔ چاہیئے کہ وہ خدا کی طرف سے ایسا الہام شائع کریں کہ یہ شخص ہلاک ہو جائے گا۔ ایک تازہ مثال ایسے ملہم کی تو چراغدین کے وجود میں تمام ہو چکی ہے اور بھی جو چاہے۔ آزمائش کرے۔ ہم تو خداتعالیٰ کی ہزار حلف کھا کر کہتے ہیں۔ کہ یہ جو ہم پر نازل ہوا یہ خداتعالیٰ کا کلام ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف خداتعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ ایک خدا کا نشان ہے اور فیصلہ کی آسان راہ ہے۔ جس کا جی چاہے۔ اختیار کرے۔

مسیح موعود کی نصائح عورتوں کو گھر میں

رقم زدہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت جون ۱۹۰۶ء)

غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اُٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں۔ لیکن اس سے بچنا چاہیئے۔ عورتوں کی خاص سورت قرآن شریف میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں۔ فرمایا کہ عورتوں میں چند عیب بہت سخت ہیں اور کثرت سے ہیں ایک شیخی کرنا کہ ہم ایسے اور ایسے ہیں پھر یہ کہ قوم پر فخر کرنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی عورت ہے یا فلاں ہم سے نیچی ذات کی ہے۔ پھر یہ کہ اگر کوئی غریب عورت ان میں بیٹھی ہوئی ہے تو اس سے نفرت کرتی ہیں اور اس کی طرف اشارہ شروع کر دیتی ہیں کہ کیسے غلیظ کپڑے پہنے ہیں۔ زیور اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ عورت پر اپنے خاوند کی فرماں برداری فرض ہے نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر عورت کو اس کا خاوند کہے کہ یہ ڈھیر اینٹوں کا اٹھا کر وہاں رکھدے اور جب وہ عورت اس بڑے اینٹوں کے انبار کو دوسری جگہ پر رکھدے تو پھر اس کا خاوند اس کو کہے کہ پھر اس کو اصل جگہ پر رکھدے تو اس عورت کو چاہیئے کہ چوں وچرا ذرا نہ کرے۔ بلکہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔ فرمایا کہ عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے۔ کیوں کہ مرد پر بھی ان کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں بلکہ عورتوں کو گویا کہ بالکل کرسی پر بٹھا دیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبرگیری کر۔ اس کا تمام کپڑا کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔ فرمایا کہ دیکھو موچی ایک جوتی میں بددیانتی سے کچھ کا کچھ بھر دیتا ہے صرف اس لئے کہ اس سے کچھ بچ رہے تو جورو بچوں کے پیٹ پالوں۔ سپاہی لڑائی میں جا کر سر کٹاتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح جورو بچوں کا گذارہ ہو۔ فرمایا کہ بڑے بڑے عہدے دار رشوت کے الزام میں پکڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں وہ کیوں ہوتا ہے عورتوں کے لئے ہوتا ہے عورت کہتی ہے کہ مجھ کو زیور چاہیئے کپڑا چاہیئے مجبوراً بیچارے کو کرنا پڑتا ہے لیکن خدا نے ایسی طرزوں سے رزق کمانا منع فرمایا ہے یہاں تک عورتوں کے حقوق ہیں کہ جب مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کو طلاق دو۔ تو مہر کے علاوہ ان کو کچھ اور بھی دو۔ کیونکہ اس وقت تمہاری ہمیشہ کے لئے اس سے جدائی لازم ہوتی ہے پس لازم ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

قرآن شریف کے ترجمہ کی بابت ذکر ہوا تو فرمایا دیکھو متوفی کے معنے ہمارے مخالف مولوی مرنے کے کرتے ہیں۔ لیکن جب مسیح کے بارہ میں یہ لفظ آجاوے۔ تو اس کا اور ہی مطلب بتاتے ہیں کہ آسمان پر مع جسم عنصری کے چڑھ گیا حضرت یوسف اور آں حضرتؐ کے بارہ میں جب یہ لفظ آجاوے تب تو وفات کے معنے وہی موت کئے جاتے ہیں افسوس! چاہیئے تو تھا کہ اگر معنے یہی ہوتے تو آنحضرت صلعم کے لئے بدلے جاتے

فرمایا۔ قرآن شریف تو بتاتا ہے۔ کہ آسمان پر جانا تمہارا ناممکن ہے جیسا کہ آں حضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہدے کہ میں ایک بشر رسول ہوں میں آسمان پر کیوں کر چلا جاؤں اور پھر قرآن شریف میں ہے۔ **مستقر و متاع الی حین**۔ پھر فرمایا کہ مخالف مولوی ہماری مخالفت میں معراج کی حدیث پیش کرتے ہیں حالانکہ حضرت عائشہ کا مذہب تھا کہ جو کوئی کہتا ہے کہ آں حضرت صلعم مع جسم عنصری آسمان پر گئے وہ آں حضرتؐ پر تہمت لگاتا ہے۔ اسی طرح اور آئمہ اور اصحاب کرام کا بھی یہی مذہب رہا ہے کہ آں حضرتؐ ایک نورانی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے نہ اس جسم کے ساتھ ایسا ہی شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی یہی مذہب تھا اور

فوجی گورنمنٹ توجہ فرمائے

ٹرنسپورٹ وٹیرنری اسسٹنٹ

مدت سے میرا خیال تھا کہ ٹرنسپورٹ وٹیرنری اسسٹنٹوں کی حالت زار کا کچھ ذکر کروں مگر چند در چند وجوہات سے میرے اس ارادہ کو غیر معمولی التوا ہوا۔ چونکہ میں عرصہ تک اس محکمہ میں ملازم رہ چکا ہوں۔ اس لئے جو کچھ میں لکھوں گا وہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر ہوگا غرض صرف یہ ہے۔ کہ ایک تو پبلک اور میرے دیگر ہم پیشہ بھائیوں کو آگاہی ہو۔ دوم یہ کہ فیاض گورنمنٹ اس فرقہ کی حالت پر توجہ فرمائے۔ ہر محکمہ کے نقائص اور شکایات وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبارات گورنمنٹ کے نوٹس میں آتے رہتے ہیں۔ مگر اس غریب فرقہ کی حالت زار پر نامی اخباروں نے بھی کبھی بھولے سے چار آنسو نہیں بہائے۔ ؎

کچھ ایسی کم تو بارش ابر کرم نہیں
قسمت کی بات سبزۂ تربت جو نم نہیں

انسانی ڈاکٹروں کو ایسے مریض سے واسطہ پڑتا ہے جو اپنی مرض اور اس کے اسباب خود اپنے معالج کو سمجھا دیتا ہے مگر وٹیرنری اسسٹنٹ کو ایسے مریض سے نپٹنا ہوتا ہے۔ جو اپنے ڈاکٹر کی منت سماجت کرنے کی بجائے دولتیوں سے خاطر کرتا اور سینگوں سے ڈانٹ بتاتا ہے اسی لئے انسانی معالج کو تشخیص وغیرہ میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ مگر وٹیرنری اسسٹنٹ اپنے خاموش اور وحشی مریض کے صرف حالت دیکھکر ہی مرض کا سراغ لگاتا ہے۔ اس کا بھولا مریض دوائی کے اچھے برے اثر سے بھی تو مطلع نہیں کرسکتا! باوجود ان دقتوں کے بعض سخت وبائی اور مہلک امراض کے معالجہ میں جس قدر کامیابی ان لوگوں کو حاصل ہوئی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹوں کو بھی بعینہ وٹیرنری اسسٹنٹوں کے مڈل یا انٹرنس پاس کرنے کے بعد تین سال تک کالج اٹنڈ کرکے ڈپلومہ حاصل کرنا ہوتا ہے باوجود اس صورت کے ان کی تنخواہ اور عہدوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹوں کی تنخواہ صــ روپے سے لے کر ایک سو روپے تک۔ اور عہدہ وارنٹ افسر سے لے کر کمیشنڈ افسر تک ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہوس رنٹ۔ پونی الونس اور کئی قسم کے بھتے دئے جاتے ہیں عموماً دیکھا گیا ہے کہ تھرڈ گریڈ ہاسپٹل اسسٹنٹ کی تنخواہ تو صرف پچیس روپیہ ہوتی ہے مگر الونس وغیرہ مل ملا کر اس کی آمدنی ساٹھ ستر روپیہ ماہوار تک ہو جاتی ہے۔ ریلوے میں سفر کرنے پر سکینڈ کلاس ریلوے وارنٹ ملتا ہے بمقابلہ اس کے وٹیرنری اسسٹنٹ کی تنخواہ تیس روپے ماہوار سے شروع ہوکر صرف پچاس پر ختم ہو جاتی ہے۔ تس پر بھی ترقی کے قواعد کچھ ایسے پیچیدہ ہیں کہ سکینڈ گریڈ وٹیرنری دفعدار ول کو جن کا نام لسٹ کے اخیر پر ہوتا ہے فسٹ گریڈ ہونے کی توقع رکھنی فضول ہے ایسا ہی اخیر کے تھرڈ گریڈ والوں کا فسٹ گریڈ ہونا تو درکنار سکینڈ گریڈ ہونا بھی محال ہوتا ہے رینک (عہدہ) اول سے آخر تک صرف دفعدار رہتا ہے جو کہ ملٹری ڈیپارٹمنٹ میں ایک معمولی عہدہ خیال کیا جاتا ہے پونی الونس کچھ نہیں ملتا۔ کمان پر صرف ایک روپیہ ماہوار معمولی ڈرائیوروں کی طرح کمانڈ بھتہ دیا جاتا ہے۔ قبل ازیں گورنمنٹ عالیہ نے ۲ رنی میل مارچنگ بھتہ منظور فرمایا تھا اب وہ بھی بند کردیا گیا ہے۔ ریلوے میں سفر کرنے پر تھرڈ کلاس ریلوے وارنٹ ملتا ہے ۱۹۰۱ء میں بذریعہ سرکلر گورنمنٹ نے انٹر کلاس ریلوے وارنٹ منظور فرمایا تھا۔ اب خدا جانے کس قصور پر پھر تھرڈ کلاس کر دیا گیا ہے۔

ہاسپٹل اسسٹنٹوں کو چھوڑ کر جب اسی محکمہ ٹرنسپورٹ پر نظر ڈالی جاتی ہے تو بھی ان لوگوں کی حالت بمقابلہ عملہ ٹرنسپورٹ ابتر پائی جاتی ہے جہاں کہ ایک معمولی درابی جس کو صرف سات روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ ساٹھ روپیہ تک بعہدہ رسالدار ترقی کرسکتا ہے۔ سواری کے لئے ماونٹ پونی اور سائیس صرف رسالدار کو ہی نہیں بلکہ انیس روپیہ تک کے دفعدار کو دیا جاتا ہے۔

وٹیرنری اسسٹنٹ کو گو عہدہ دفعدار دیا گیا ہے مگر معلوم نہیں کہ بمقابلہ اور دفعداروں کے سواری سے کیوں محروم رکھا گیا ہے حالانکہ اول الذکر کے فرائض منصبی موخر الذکر کی نسبت سخت اور نازک تر ہوتے ہیں جبکہ ایک ٹرنسپورٹ دفعدار عمدہ خدمات انجام دے کر کمیشنڈ افسری تک ترقی کرسکتا ہے تو خدا معلوم بیچارے وٹیرنری دفعدار نے کیا قصور کیا ہے کہ اس کے واسطے ترقی نہیں۔

تین تین ماہ کے لمبے سفروں میں پندرہ بیس روزانہ منزل پیدل طے کرکے پڑاؤ پہنچتے ہی سینکڑوں جانوروں کا ملاحظہ اور مریضوں کا علاج کرنا کس قدر تکلیف دہ ہے اب انہی کے ہم پیشہ سول وٹیرنری اسسٹنٹوں کو لیجئے جو ایک ہی کالج کے تعلیم یافتہ اور ایک ہی قسم کے سند یافتہ ہوتے ہیں اور جن کے فرائض جنگی محکمہ کے مقابلہ میں نہائیت آرام دہ ہوتے ہیں۔

سول وٹیرنری اسسٹنٹ مبلغ بیس روپیہ سے لے کر ایک سو بیس روپیہ تک ترقی کرسکتا ہے اور اس حالت میں عہدہ گزٹڈ افسر سمجھا جاتا ہے۔ تنخواہ کے علاوہ مبلغ دس روپیہ سے لے کر مبلغ [illegible] ماہوار تک پونی الیوس۔ ریلوے میں سفر کرنے پر ڈبل انٹر کلاس سے لے کر ڈبل سکینڈ کلاس تک کرایہ اور رہائش کے لئے نہائیت عمدہ اور فراخ سرکاری مکان دیا جاتا ہے۔ ٹرنسپورٹ وٹیرنری دفعداروں کی طرح ایک بارہ فٹ مربع کوٹھڑی میں بند نہیں کر دئے جاتے۔ اپنے سول بھائیوں کی حالت دیکھ کر بہت سے لائق اور قابل آدمی محکمہ ٹرنسپورٹ کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور نئے گریجوایٹ اس محکمہ کی حالت دیکھکر ملازمت کرنا پسند نہیں کرتے۔

سول کے مقابلہ میں دیگر فوجی ملازموں کو ہر طرح کی رعائتیں اور تنخواہیں زیادہ دینی پڑتی ہیں۔ ورنہ سول چھوڑ کر ایسے محکمہ میں جہاں ہر وقت صعوبتیں جھیلنی اور جان جوکھوں میں ڈالنی پڑتی ہے کون ملازمت کرنا پسند کرسکتا ہے ہم نے مختصر طور پر اس محکمہ کے وٹیرنری اسسٹنٹوں کے حالات لکھے ہیں۔ اگر مفصل طور پر ان کی تکلیفات کا ذکر کیا جاوے تو مضمون طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے آخر میں گورنمنٹ کو بڑے زور سے توجہ دلاتا ہوں کہ ان لوگوں کی حالت زار کی بہت جلد اصلاح فرمائی جاوے ان کی پوزیشن سول وٹیرنری اسسٹنٹوں سے کسی حالت میں کم نہ ہونی چاہیئے۔ جن کو تنخواہ ایک سو بیس روپیہ تک ملتی ہے اور وہ گزٹڈ افسر کے عہدہ تک ترقی کرسکتے ہیں اور جس حالت میں ٹرنسپورٹ کے باقی دفعداروں ہاسپٹل اسسٹنٹوں اور سول وٹیرنری اسسٹنٹوں کو پونی الیونس یا گورنمنٹ پونی دیا جاتا ہے تو انہیں بھی اس رعائت سے محروم نہ رکھا جاوے۔

راقم۔ ٹرانسپورٹ کا ایک پرانا ملازم

* * *

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے دو سینیر ٹرینڈ استادوں کی ضرورت ہے ایک انگریزی پڑھانے کے لئے اور ایک ریاضی پڑھانے کے لئے یہ مدرسہ باقاعدہ منظور شدہ مدرسہ ہے اور سرکاری معائینہ کے ماتحت ہے طلبا کو سرکاری وظائف ملتے ہیں درخواستیں آویں بنام

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان۔

- چودہری الٰہ داد صاحب مرحوم کی سوانح گو عرب صاحب ابوسعید لکھنا اور جمع کرنا چاہتے ہیں اگر کسی صاحب کے پاس چودہری صاحب مرحوم کا کوئی خط وغیرہ ہو تو عرب صاحب کو ارسال فرماویں

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی . . . . چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت . . . . دفتر البیان لکھنو
زبان: . . . . عربی مع اردو ترجمہ

نوٹ ۔ یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور قیمت تین روپیہ تھی۔ سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے۔ صفحین عموماً دو کالم ہوتے ہیں۔ ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں۔ اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں

(درخواستیں باجازت دلوانی چاہئیں)

دعا مدد

محمد ثناء اللہ صاحب سیلوری اپنی بیمار والدہ کیواسطے اور اپنے واسطے جو چند مشکلات میں گرفتار ہیں احباب کی خدمت میں دعا کیواسطے درخواست کرتے ہیں۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اوّل ہی اول ہندستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوائی کا نمونہ صرف ایک ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ شبکوری ۔ وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو ۔ قیمت صرف ۸؍

سنون دندان ۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ ہلتی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چیستے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت پر بس ایک دفعہ لگائیے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ۔ صرف ۸؍

سونے چاندی کی گولیاں ۔ یہ وہ اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ناقص دیکھتے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارا ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہوں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت سات عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ حمیدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز بالتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کے ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کے ہیں رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام صفوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا ولی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ابھی ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی ہر روپے ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے ۔ درخواستوں کا پتہ ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ۔ روزانہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے جو دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔

منیجر ۔ روزانہ اخبار عام

عمدہ مضبوط ۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں ۔ یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں فرزند نرینہ سے محروم رہیں ۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ کی اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاوے گا ۔ اور فرزند پیدا ہونے کے بعد ان سے نذرانہ لیا جاوے گا ۔ اس اشتہار کو ایک معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں ۔ بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں ۔ کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا مکمل کارخانہ یہ ہے ۔ جس کی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے ۔ اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر ۔ محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماران

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے ۔ کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن ملا بدن کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ۔ ذرا سی آہٹ سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی دنی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائت سے منگا کر ہزارہا مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو ۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلا برقی بدن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک ۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات طلب [illegible] یہ پتہ ہے ۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولائت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد ۔ کونین ۔ ڈائمیانہ ۔ کوکا نکس وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان ۔ احتلام ۔ سرعت رقت منی ضعف باہ ضعف عصب ۔ فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے ۔ میڈان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو وے ۔ قیمت فی بکس ۴۲ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ ۔

مفرح یاقوتی

قیمت (للعہ) فی ڈبیہ (جس میں) پانچ تولہ مفرح یاقوتی ہوتی ہے

قیمت تین ڈبیہ (للعہ)

قیمت ایک درجن (معہ)

یاقوت - مروارید - زمرد - مرجان - فیروزہ - یشب - عقیق - بسد - لاجورد - ورق نقرہ - ورق طلا - فادزہر - عنبر - مُشک - زعفران - مومیائی - فولاد - جدوار - عود صلیب - زرنب - اسارون - سنبل - سعد - درونج - اُشنہ - مرزنجوش - فقاح اذخر - ساذج - تودریین - ابریشم - ہلیلہ زنگی - سورنجان - بوزیدان - تخم بادرنجبویہ - صندلین - گلسرخ - پوست اُترج - الائچی خورد - پوست بیرون پستہ - گل سیوتی - خولنجان - شقاقل - ثعلب مصری - تخم فرنجمشک - طباشیر - کہربا - قرنفل - کبابچینی - بہمنین - دارچینی - عود غرقی - زرنباد - گل گاؤزبان - بسباسہ - اندرجو - جوزبوا - ریگماہی - بزرالبنج - برگ پان - مویز - روغن بادام - آملہ - سیب - بہی - شیرخشت - کیوڑہ - گلاب وغیرہ سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتی ہے - ہر قسم کے ضعف ناطاقتی اور سخت کمزوری کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے روح کی ایک لطیف غذا ہے - مفرح - مقوی قوےٰ اور اعضائے رئیسہ دل - دماغ - جگر اور احشا کی تقویت کرتی ہے اور حرارت غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہے - دل کو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے - غم و حزن بھٹکنے سے بھی پاس نہیں آنے پاتے - طبیعت بشاش رہتی اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں - عقل ہوش حافظہ ذہن ذکا کو ترقی دیتی ہے - کسل سستی غفلت نسیان تکان افسردگی اور ملال کو دور کرتی ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت اور تحریک دیتی ہے دماغی قلبی تناسلی قوت نہایت قوی ہو جاتی ہے نوجوانی کی غفلتوں کے نتیجے فرومایہ عادات اور چھپی مایوس کر دینے والی کمزوری وہم - جنون اور منشیات کی بری لت اس کے استعمال سے دور ہوتی ہے اور بدن کی برباد شدہ رطوبات اور طاقت پھر عود کر آتی ہے لطیف اور لذیذ اس قسم کی ہے کہ ایک دفعہ منہ سے لگ جائے پھر اس کے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی - **اس کے** اجزا کو یونانی اور ڈاکٹری اطبا نے اکسیر مانا ہوا ہے اور یہ **مفرح یاقوتی** جو تمام اکسیروں کا مجموعہ ہے تمام مقویات و مفرحات میں خواہ وہ کسی نام سے نامزد اور کسی وصف سے موصوف ظاہر کی جائیں فوائد اور خاصیت میں سب سے اعلےٰ اور برتر ہے

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور نولکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک سچّی بات کا اظہار

میں جو **مفرح یاقوتی** کا مشتہر ہوں کوئی میں حکیم ہوں صرف نام کا حکیم نہیں بلکہ میں نے طب کی تحصیل کی ہے اور چار سال پنجاب یونیورسٹی کے جماعت اطبّا میں تعلیم پائی - عالیجناب افسر الاطبّا حکیم **حسام الدین** لاہوری جن کا امرتسر میں بہت بڑا مطب تھا اور جناب حکیم ضیاء الدین اور حکیم [illegible] صاحب جیسے باکمال نامی گرامی پشتینی خاندانی حکیموں کی خدمت میں سالہا سال رہ کر تکمیل تحصیل علم طب کی اور پانچ سال متواتر اُن کی زیر نگرانی اُن کے مطبوں میں پریکٹس کر کے تجربہ حاصل کیا اور شناخت ادویہ و علم ادویہ اور دواسازی میں خاص مہارت حاصل کی اور جناب حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب کے طبی درس میں کئی ایک طب کی بڑی بڑی کتابیں پڑھیں اور حضرت خلیفہ حکیم الامّت پادشاہی حاذق حکیم مولانا مولوی **حکیم نور الدین صاحب** سے طبّی استفادہ اور مجربات حاصل کئے اُستادوں نے آپ علیحدہ مطب میں مجھے بٹھایا اور اب سولہ سال سے اپنا مطب کر رہا ہوں اور کئی لوگوں کو طب پڑھائی بھی ہے اور میرے شہر میں ہر طبقہ کے لوگ مجھے طبیب مانتے ہیں اور شہر میں کئی ایک گھرانوں کے گھر کا حکیم بھی ہوں **میں** اُس خاندان سے ہوں جن کو بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے کی خدا تعالےٰ نے نسلاً بعد نسلاً فطرت عطا کی ہوئی ہے اور جن کی فیاضی کا ملک پر سکہ بیٹھا ہوا ہے **میں** سترہ اٹھارہ سال سے خدا کے اُس پاک احمدی سلسلہ میں داخل ہوں۔ جو دنیا کو جہالت اور بے ایمانی کے گڑھے سے نکالنے اور راست بازی سکھانے کے لئے قائم ہوا ہے - **میں** بڑے بڑے احمدی بزرگ اور غیر احمدی اصحاب کو اپنی اس عادت پر گواہ رکھتا ہوں کہ **ناقص تو کیا بلکہ متوسط درجہ کی دواؤں کا** اپنے مرکبات میں استعمال کرنا قطعی حرام سمجھتا ہوں **میں** علےٰ وجہ البصیرت ایسا کہہ سکتا ہوں کہ میں اپنے مرکبات میں اصلی اور اعلےٰ اجزا مہیا کرنے میں سعی بلیغ کیا کرتا ہوں **میں** اعلےٰ مرکبات سے تیار کردہ دواؤں کو اس لئے بہت ارزاں فروخت کرتا ہوں کہ ہر طبقہ کے لوگ آسانی سے خرید کر فائدہ اُٹھا سکیں۔ میری تجارت میں ارزانی بے علت ہے جس کا جی چاہے آزمالے - **میری مفرح یاقوتی** ایسے اعلےٰ اجزا سے تیار ہوتی ہے جن سے بہتر اجزا میسر نہیں آسکتے - اور اس کی تاثیرات ایسی سریع اور دیرپا ہیں۔ کہ کوئی مرکب مفرح اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی - نسخہ بھی شائع کر دیا گیا ہے تا ناظرین خود دیکھ سکیں - البتہ ترکیب اور اوزان محفوظ ہیں - **کب سے مفرح یاقوتی جاری ہے** سنہ ۱۸۹۶ء سے جب میں نے علیحدہ مطب کرنا شروع کیا - **ثبوت** ؟ اُس زمانہ کے اشتہارات - جبکہ اس سے پہلے ہمارے کسی معترض کی مفرح کا اشتہار دُنیا میں تھا وہم کا مت کھاؤ اور مفرح یاقوتی کے سوا دوسری مت خریدو

ی ہر دوران کا | ہوائے دہر ہیں تن ہم مرینا ہوں | خدایا ہو بر شاخ نخل آرزو بھرے دل | سمجھا ہوں آبیاری میں جیسے پودا لگاتا ہوں

کا

یاقوت۔ مروارید۔ شاخ مرجان۔ زہر مہرہ خطائی۔ یشب۔ کہربا۔ ورق نقرہ۔ کیوڑہ وگلاب۔ بیدمشک

وغیرہ وغیرہ کا

لاجواب مرکّب

مُفرّح دلکشاء

یہ اُن قدردانان ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے جن کو اپنی برباد شدہ صحت خداتعالےٰ کے فضل وکرم سے مفرّح عنبری کی طفیل واپس ملی ہے اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں۔ کیونکہ مفرّح عنبری کے استعمال کا موقع بسبب گرم ادویہ مثل مُشک اور زعفران وغیرہ کے ۱۳۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کے بعد نصف مئی تک ہوتا ہے البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کرسکتے ہیں ان کے لئے کوئی حرج نہیں۔

مفرح دلکشاء کا نرخنامہ حسب ذیل ہے

قیمت ایک ڈبیہ تین روپے (عہ)

قیمت تین ڈبیہ آٹھ روپے (للعہ)

قیمت چھ ڈبیہ پندرہ روپے (صہ)

قیمت ایک درجن ستائیس روپے (معہ)

مفرح دلکشاء میں خداتعالےٰ کے احسان وکرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں جو آپ سالہا سال سے مفرّح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آتے ہیں اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کرکے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے۔ کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرح عنبری تو سردیوں میں اور مفرح دلکشاء گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے۔

مفرح دلکشاء جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک مُنہ میں ڈالتے ہی دل ودماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک ٹھنڈک۔ سرور پیدا ہوکر حواس خمسہ ظاہری وباطنی تیز وروشن ہوجاتے ہیں خیالات اعلےٰ ومفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت وتفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدائے خالق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے یہ ضعف۔ بےچینی۔ دل کا دھڑکنا۔ گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا۔ سانس کا پھولنا پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے۔

مفرح دلکشاء وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ۔ تبخیر معدہ۔ شکم کی جلن۔ جریان۔ رقت وسرعت کثرت احتلام۔ سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب۔ تقطیر البول دیرینہ ومزمن سوزاک غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کے لئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے عذر مرکب ہے۔

مفرح دلکشاء میں وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اس لئے امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں جاگیرداروں ججوں۔ وکیلوں تحصیلداروں۔ منصفوں۔ مدرسوں۔ پولیس وفوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلباء یا جن کو صحت کی قدر ہے اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تروتازہ ہوکر اپنے کام میں لگ گئے۔

مفرّح دلکشاء چونکہ اکثر نباتی اور معدنی تریاقات نیز جواہرات کا مرکب ہے اس لئے تمام وبائی امراض یا موسمی یا اُن جگہوں میں جہاں طاعون۔ ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو خدائے کریم کی فرمانبرداری کے ساتھ اسکا استعمال ہر زن ومرد خورد وکلاں کے لئے واجب اور لازمی ہے حفظ ماتقدم کے طور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے

مفرح دلکشاء حکماء اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزاء سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور موقعہ پر مفید ہوسکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جن کا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہوجاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانیکا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردّی حالت ہوگئی ہو انہیں بلاتردد وبلاتامل فوراً اس کو اگر استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔

مفرح دلکشاء سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل ودق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کے ساتھ کسی وقت خون کا آنا شروع ہوگیا ہو یا کسی دوسرے صدمہ چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قوائے مضمحل ہوگئے ہوں انہیں ضرور اس کے استعمال بفضلہ صحت حاصل کرنی چاہئے۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری ومفرح دلکشاء
کارخانہ رفیق الصحت
لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھپایا گیا

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

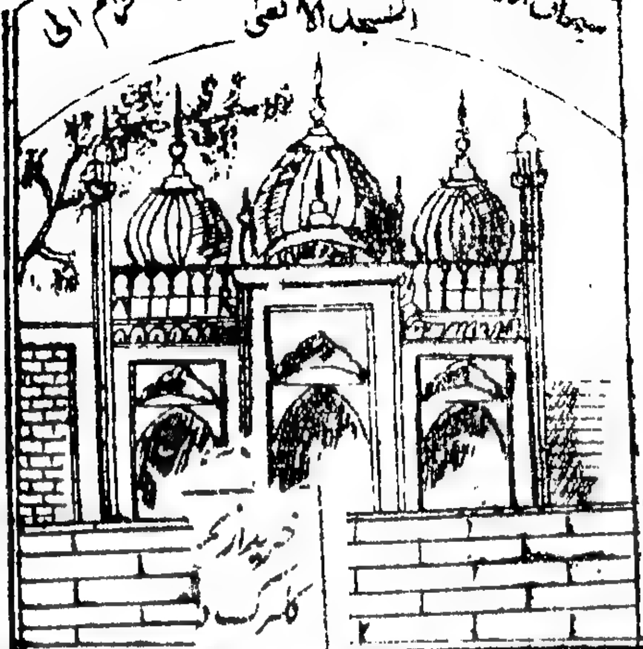

بدر

BADR — QADIAN

میاں ... بخش صاحب

Kot ... Rajp...

Lahore

چہ گویم باتو گر آئی چہ ادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دو امینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۴

سلسلۃ الجدید جلد ۲

۲۱۔ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۴۔ جون ۱۹۰۶ء عیسوی

سلسلۃ القدیم جلد ۵

ایجہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ؏

معاونین درجہ اول جنکو عار پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کر دیں گے ان سے بحساب ۱ بعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

لوکل ..... عا فی پرچہ ... ؁ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ‌ ‌ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم ‌ ‌ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ‌ ‌ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ‌ ‌ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ‌ ‌ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ‌ ‌ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ‌ ‌ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ‌ ‌ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ‌ ‌ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ‌ ‌ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد ‌ ‌ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ‌ ‌ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ‌ ‌ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ‌ ‌ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ‌ ‌ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکقدم دوری ازاں عالی جناب ‌ ‌ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ و اس کے متعلقین کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا تعالیٰ کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳۔۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک تازہ ملفوظ
صفحہ ۵۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔
صفحہ ۶۔ براہین احمدیہ۔
صفحہ ۷۔ نظم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل۔ جو ایمیا ٹرسٹ کے جلسہ میں پڑھی گئی۔
صفحہ ۸۔ ڈاک ولایت۔ زلزلہ کے متعلق پیش گوئی۔
صفحہ ۹۔ برکات دولت برطانیہ۔
صفحہ ۱۰۔۱۱۔۱۲۔ اشتہارات

بدر مسیح

۱۲۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۷۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء۔ بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔

(۱) بشیر الدولہ۔ (۲) عالم کباب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور انکی تعبیر اور تفہیم یہ ہے۔

(۱) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کیلئے بشارت دینے والا ہوگا اس کے پیدا ہونے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئینگی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کریگا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئیگی۔ *

(۲) عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئیگی گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کیلئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائیگا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کیلئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا خدا تعالیٰ کے الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دنیا کے سرکش لوگوں کیلئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا ابھی پیچھے ہوگا مگر لڑکا ضرور ہوگا کیونکہ وہ خدا کا نشان ہے اور اگر دنیا پر جلد عذاب کا وقت آ پہنچا ہے یعنی عذاب عظیم کا وقت۔ تب ابھی لڑکا پیدا ہوگا جسکا نام بشیر الدولہ و شادی خان اور کلمۃ اللہ خان اور عالم کباب ہوگا اور وہ دنیا کیلئے نیکوں کے لئے اور نیز بدوں کے لئے خدا کا نشان ہوگا یہ اسی قسم کا نشان ہے جیسا کہ یسعیاہ نبی نے حزقیاہ بادشاہ کے لئے فرمایا تھا اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عنقریب دو نشان ظاہر ہونگے پس اگر دو نشان ظاہر ہونیوالے جو عنقریب ہیں وہ اور ہیں تو اس صورت میں بھی اب کی دفعہ انکے گھر میں لڑکی پیدا ہوگی نہیں تو اب کی دفعہ ہی لڑکا پیدا ہوگا اور وہ خدا کا نشان ہوگا اور اس کے ساتھ ایک دوسرا نشان ظاہر ہوگا اور وہ لڑکا نیکوں کے لئے اور اس سلسلہ کیلئے ایک سعد ستارہ کیطرح مگر بدوں کیلئے اس کے لئے برخلاف ہوگا اسی تاریخ کے اور الہامات یہ ہیں

(۱) رب ارنی انوارک الکلیہ

ترجمہ۔ اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا۔

(۲) انی انرتک واخترتک

ترجمہ۔ میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا

(۳) وانہ نازل من السماء ما یرضیک

ترجمہ۔ اور آسمان سے ایک ایسا امر اترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دیگا

۴۔ **دو نشان ظاہر ہوں گے**

۵۔ اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا (کسی کی طرف اشارہ ہے)

۶۔ **انا اخذناہ بعذاب الیم**۔ ہم دردناک عذاب کے ساتھ اس کو پکڑیں گے۔

۷۔ خدا انہیں سلامت رکھے۔

۸۔ **ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء**

ترجمہ۔ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جنکو ہم آسمان سے وحی کریں گے

۹۔ **یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیک من کل فج عمیق**

ترجمہ۔ ہر ایک دور کی راہ سے آئیں گے ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔

۱۰۔ **سلام علیکم طبتم** ترجمہ تم پر سلام تم پاک ہو

۱۱۔ **ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس**

ترجمہ۔ اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے چاہئے کہ ان سے بدخلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے

۱۱۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ رؤیا۔ دیکھا کہ چند یا سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور زینت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں منہ ان سے پھیر لیا اور ان سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا۔ رؤیا میں عورت سے مراد اقبال اور فتحمندی اور تائید الٰہی ہوا کرتی ہے اس رؤیا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی۔ فرمایا اسمیں اشارہ ایک پرانے رؤیا کیطرف تھا جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد میں نے دیکھا کہ میں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تئیس چوبیس سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلا جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں

۲۔ ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہوا

لمن الملک الیوم۔ للہ الواحد القہار

ترجمہ۔ آج ملک کس کا ہے۔ اللہ تعالیٰ واحد قہار کا ہے

۳۔ مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور ان پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے انا اخذناک بعذاب الیم پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔

---

* نوٹ: رات کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں (۱) ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا (۲) دوسرے **کلمۃ اللہ خان** کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتداء سے مقرر تھا اور اس زمانہ میں پورا ہو جائیگا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو اور گذشتہ الہام یہ وارڈ اینڈ ٹو گرلز۔ اسی پیشگوئی کو صاف کرتا ہے جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں الہام جسکا ترجمہ [illegible] ترتیب بات پوری

۱۴ جون ۱۹۰۶ء کے الہامات۔ (۱) یکاد البرق یخطف ابصارھم (۲) بر کیا تی۔ خوش باش۔

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا خط

(منقول از تشحیذ الاذہان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت عزیزی اخویم نواب صاحب محمد علی خاں صاحب سلمہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عنایت نامہ پہنچکر موجب مسرت وانشراح خاطر ہوا ۔ اگرچہ طبیعت اس عاجز کی کسی قدر علیل تھی اور نیز ضعف بہت تھا ۔ مگر میں نے نہ چاہا کہ آپ کو بہت انتظار رہے کیونکہ اس لئے بلحاظ اختصار آپ کے سوالات کا جواب دیتا ہوں

(۱) ۔ جو شخص اس عاجز سے بیعت کرے اس کو قال اللہ و قال الرسول کا پابند ہونا ضروری ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ حنفی ہو یا شافعی وغیرہ وغیرہ ۔ مگر یہ نہایت ضروری ہے کہ اللہ جل شانہ کے کلام عزیز پر ایمان لاوے اور جہاں تک ممکن ہو ۔ اس پر عمل کرے ۔ اور آثار صحیحہ نبویہ کا اتباع کرے

(۲) بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا پابند ہونا ضروری ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق اور قرآن شریف من جانب اللہ کتاب اور خاتم الکتاب ہے۔ کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے ۔ مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں اور جس قدر مہدی دنیا میں آئے یا آئیں گے ۔ ان کا شمار خاص اللہ جل شانہ کو معلوم ہے ۔ رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت و امامت و خلافت کبھی ختم نہیں ہوگی ۔ یہ سلسلہ ائمہ راشدین اور ہادیان ربانیین کا کبھی بند نہیں ہوگا ۔ کسی کو گذشتہ لوگوں سے بجز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع فضائل و کمالات میں بے مثل نہیں کہہ سکتے اور ممکن نہیں کہ کسی کمال نوع کی خدمتگذاری میں آئندہ اس سے بہتر پیدا ہوں جزئی فضیلت کے لحاظ سے بعض لوگ بے مثل ٹھہر سکتے ہیں ۔ جیسے صحابہ اور اہل بیت کی یہ فضیلت جو انہوں نے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہائی کے وقت میں ایسی وفاداری دکھلائی ۔ کہ اپنے خونوں کو پانی کی طرح بہا دیا ۔ آں حضرت صلعم کے چہرہ مبارک کو دیکھا اور اسی چہرہ سے عاشقانہ زندگی بسر کی اور اسلام پر پہلے پہل مخالفوں کے حملے ہوئے تو جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر ان کو روکا اور اسلام کو زمین پر جمایا ۔ اور اسلامی ہدایتوں کو زمین پر پھیلایا اور کفر کے زور کو مٹایا اور قرآن شریف کو دیانت اور امانت سے جمع کرکے تمام ملکوں میں رواج دیا اور اسلام کی صداقت پر اپنے خون سے مہریں کرکے اس دار فانی سے کوچ کر گئے ۔ بلاشبہ ان کی اس فضیلت کو بعد میں آنے والے نہیں پا سکتے ۔ و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۔ مگر اس کے سوا ہر ایک کمال کے حاصل کرنے کیلئے دروازے کھلے ہیں ۔ خدا تعالےٰ کے مقبول اور نہایت اعلےٰ درجہ کے پیارے بندے اور امام الوقت اور خلیفۃ اللہ فی الارض اب بھی ایسے ہی ہوسکتے ہیں ۔ جیسے پہلے ہوسکتے تھے ۔ اور اب بھی خدا تعالےٰ کے انعام واکرام کی وہ راہیں کھلی ہیں جو پہلے کھلی تھیں نبوت ورسالت بھی ظلی طور پر حاصل ہوسکتے ہیں جس قدر سالک کی استعداد ہوگی ۔ ضرور پرتوہ انوار کا پڑیگا ۔ زندہ اسلام ۔ اسی عقیدہ کو کہا جاتا ہے ۔ مگر جو لوگ امامت وخلافت وصدیقیت کو پہلے ہی مدور پر ختم کر چکے ہیں ان کے ہاتھ میں اب مردہ اسلام ہے یا یوں کہو کہ اسلام کی بیجان تصویر ان کے ہاتھ میں ہے ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو مذہب آئندہ کمالات کے دروازے بند کرتا ہے وہ مذہب انسانی ترقی کا دشمن ہے ۔ قرآن شریف کی رو سے انسان کی ہماری دعا یہی ہے کہ وہ روحانی ترقیات کا خواہاں ہو ۔ شروع سے پڑھنا چاہیئے اس آیت کو اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیہم ۔ دوسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ مجرد کسی قسم کے رشتہ سے خواہ کسی رسول سے ہو ۔ کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوسکتی ۔ بلکہ فقط رشتہ کی فضیلت پر ناز کرنا نامردوں کا کام ہے ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ذوالقربیٰ میں سے ہر ایک شخص جو قابل تعریف ہے وہ رشتہ کے لحاظ سے ہرگز نہیں ۔ وقال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔ تیسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے ۔ کہ قرآن شریف اب تک ہر ایک قسم کی تحریف سے بکلی محفوظ ہے اور کوئی ایسا قرآن نہیں جو کوئی شخص اس کو غاروں میں لے کر اب تک چھپا بیٹھا ہے یہ ان لوگوں کا بہتان ہے جن کو خدا تعالےٰ کا خوف نہیں ۔ چوتھے یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سب کے سب واقعی طور پر دین میں امین تھے ۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا ۔ جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی من جانب اللہ بتا سکتے ۔

بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ ہم قرآن شریف سے اسی قدر محبت اور عشق پیدا کریں گے جس قدر ہمیں ان بزرگوں کے امین ہونے پر ایمان ہوگا ۔ اگر ہم ذرا بھی کمالات ایمانیہ میں ان کو کم سمجھیں گے تو وہی کمی قرآن شریف کی عظمت کے بارہ میں ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی یہی وجہ ہے کہ جس پیار اور محبت سے سنت جماعت کے لوگ قرآن شریف کو پڑھتے ہیں اور بعد اس کے حفظ کر لیتے ہیں یہ بات شیعہ لوگوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی ۔ مثلاً مجھے تخمیناً معلوم ہے کہ ہمارے ملک پنجاب میں ایک لاکھ سے زیادہ سنت جماعت میں سے قرآن شریف کا حافظ ہوگا مگر کیا کوئی اس بات کا ثبوت دیسکتا ہے کہ اس ملک میں شیعہ لوگوں میں سے دس پندرہ بھی حافظ ہیں ؟ مگر میرے خیال میں ایک حافظ بھی نہیں اس کا کیا سبب ہے ؟ وہی ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ ان بزرگواروں کو بنظر تخفیف دیکھنے میں سراسر ایمان کا گھاٹا ہے ۔ والعاقل تکفیہ الاشارۃ ۔ پانچویں بیعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے کلی پرہیز کرے اگر یہ تمام عقائد کسی شیعہ میں پائے جاویں تو بلاشبہ اس کی حالت اچھی ہے اور وہ اس لائق ہے کہ بیعت میں داخل ہو ۔

بیعت کے مقاصد میں سے ایک بھاری مقصد یہ ہے کہ انسان راہ راست پر آوے اور خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈر کر ہر ایک طریق ناانصافی کو چھوڑ دیوے جو شخص عمداً ناانصافی پر جما رہنا چاہتا ہے وہ دراصل حقیقت بیعت سے غافل ہے ہم اس مسافر خانہ میں تھوڑے عرصہ کے لئے آئے ہیں اور اس غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ اپنے اخلاق اور عقائد اور اعمال کو درست کرکے اور حسب مرضیات الٰہی اپنے نفس کو بنا کر اس مولیٰ کریم کی رضامندی حاصل کریں ۔ سو ہر ایک بات میں یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ کیا ہمارے قول اور فعل ظلم اور زیادتی سے خالی ہیں یا ہم انصاف کا خون کر رہے ہیں جن بزرگ لوگوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضعف وناتوانی اور تنہائی اور غربت کے ایام میں آنجناب کی رفاقت اختیار کی اس رفاقت اور اس ایمان کے پاس کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں ۔ اپنی ریاستوں اور ملکیتوں سے بے دخل کئے گئے ۔ وطن سے نکالے گئے اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے [illegible] اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالا ۔ ان کی شان کو جیسا چاہیئے نہ سمجھنا سخت درجہ کی ناانصافی ہے ۔ درحقیقت اگر ہم انصاف سے دیکھیں اور عدالت کی نگاہ سے نظر کریں ۔ تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ لوگ اعلیٰ درجہ کے مقدس ہیں ۔ ہر ایک شخص کی فضیلت باعتبار اس کے حسن خدمات کے اور ذاتی لیاقتوں کے

ہوا کرتی ہے۔ سو جیسے صحابہ کرام کی فضیلت اس قاعدہ مستمرہ کی رو سے بپایہ ثبوت پہنچ گئی ہے۔ کسی اور دوسرے کی فضیلت ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو بھاری نیکی کا کام دنیا میں آکر کیا وہ صرف اس قدر ہے کہ ایک نابکار دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہ کی اور اسی کشاکش کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ مگر یہ ایک شخصی ابتلاء ہے جو انہیں پیش آیا۔ اگر اس کو صدیق اکبر کی ان جانفشانیوں کے ساتھ جانچا جاوے جو انہوں نے تمام عمر محض اعلائے کلمہ اسلام کے لئے اکمل اور اتم طور پر پوری کی تھیں تو کیا شخصی ابتلاء کو کچھ اس سے نسبت ہو سکتی ہے۔ اللہ جلشانہ کا کسی سے رشتہ نہیں ہے۔ جو شخص اعلیٰ درجہ کی وفاداری اور خدمت گزاری کریگا وہی اس کا مقرب ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا۔ البتہ نواسے زندہ رہے ہیں جیسے حضرت فاطمہ کی اولاد یا دوسری بی بیوں کی اولاد۔ سو خداتعالے کے نزدیک ان کے مدارج ان کے اعمال کے موافق ہیں۔ خواہ نخواہ کا درجہ کسی کو دیا نہیں جاتا۔ جو شخص محض خداتعالے کے لئے کسی سے محبت کرتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ خداتعالے سے خوف کر کے دیکھے کہ خداتعالے کی راہ میں اس نے کیا کیا عمدہ کام کیا ہے ناحق فضیلت ان کو نہ دیوے کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ محض رشتہ سے کیوں کر فضیلت پیدا ہو جاتی ہے خاص کر کے ذرا سے رشتہ سے۔ جو نواسہ ہوتا ہے۔ کنعان حضرت نوحؑ کا بیٹا تھا اور آذر حضرت ابراہیم کا باپ پس کیا انہیں یہ رشتہ کام آیا؟ پس یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اہل بیت ہونا اپنے نفس میں کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ بے شک امام حسن و حسین ان لوگوں میں سے ہیں جن لوگوں کو خداتعالے نے ان کی راستبازی کی وجہ سے کامل کیا ہے نہ اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں کیوں کہ نواسے تو اور بھی تھے۔ نواسہ ہونا خداتعالے کے نزدیک یا خلقت کے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہے۔ لیکن بلاشبہ کمالات صدیقی وفاداری کے مقابل پر حسینی کمالات متنزل ہیں ان بزرگواروں نے اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسلام کی شوکت کو دنیا میں قائم کیا اور وہ جانفشانی کے کام کئے جو نبی اور رسول کرتے ہیں جو شخص ان کے احسانات کا منکر ہووے وہ خداتعالے کا کافر نعمت ہے اگر ہم ذبح بھی کئے جاویں تو ہرگز راستی کو نہیں چھوڑ سکتے۔ عوام کا قاعدہ ہے کہ وہ کورانہ تقلید پر چلتے ہیں یہ سراسر غلط ہے تمام صحابہ کرام کے مناقب سے کتابیں بھری پڑی ہیں اور قرآن کریم شامل ہے۔ صدیق اکبر اور عمر فاروق کے حق میں اس قدر تعریفی کلمات نہیں پائے جاتے ہیں کہ گویا ان دونوں بزرگواروں کو نبی قرار دیا گیا ہے مگر ہماری نظر میں مجرد مناقب کوئی چیز نہیں۔ صرف طرح طرح کے پیرایوں میں سچے مومنوں کی تعریفیں کی ہیں اور اس بات کا فیصلہ کہ ان میں سے زیادہ بزرگ کون ہے ان بزرگوں کی خدمات سے کرنا چاہیئے۔ اسی طرف اللہ جلشانہ ہدایت فرماتا ہے۔ اب اصل کلام یہ ہے کہ بیعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان ہر ایک قولی و فعلی و اعتقادی ناانصافی سے کلی دست بردار ہو جاوے۔ کیوں کہ راہ راست حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اگر بہر حال اسی راہ پر قائم رہنا ہے جو تقلیدی طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ تو پھر بیعت سے حاصل ہی کیا ہے۔ ؎

ہر کجا شمع ہدایت یافتی پروانہ باش
گر خردمندی بے راہ ہدیٰ دیوانہ باش

(۴) اگر ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا اور دست بستہ کھڑا ہونا قانون فطرت کے رو سے بندگی کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن اگر ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھتے ہیں تو نماز ہو جاتی ہے۔ مالکی بھی شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ مسنون وہی طریق ہے جو اوپر بیان ہوا اس قدر اختلاف بیعت کی کچھ حارج نہیں اگرچہ حدیث صحیحہ میں اس کا نام و نشان بھی نہیں۔

(۵) یہ ہمیشہ سے قاعدہ رہا ہے کہ نشانوں کے چاہنے والے دو ہی قسم کے آدمی ہوتے ہیں یا غائت درجہ کے دوست یا غائت درجہ کے دشمن یعنی جب کوئی انسان مقبول خداتعالے سے غائت درجہ کی دوستی و محبت اختیار کرے یہاں تک کہ اس کی راہ میں قربان ہو جائے اور اس کی خاک ہو جائے۔ تو وہ اپنے حوادث اور مصائب کے وقت یا تکمیل مدارج کے لئے رحمت کے آثار دیکھتا ہے اور اس کی برکت اور محبت سے جذبات نفسانی کم ہوتے جاتے ہیں۔ اور ذوق اور محبت بڑھتی جاتی ہے۔ اور دنیا کی محبت کم اور ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالے اپنے نشانوں کے ذریعہ سے اس پر ظاہر کرتا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص محبوبان اور مقبولان الٰہی میں سے ہے۔ اور عادت اللہ قدیم سے ایسی ہی جاری ہے کہ جب اس درجہ پر کسی کی ارادت پہنچ جائے۔ تو اس کا ایمان کامل کرنے کے لئے کسی قسم کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ پیشتر آزمائش صدق کے محققین حقیقت پر نظر ڈالتے ہیں۔ عوام جلدی سے کسی کو کافر اور کسی کو بے دین کہدیتے ہیں۔ اور محققین اس کی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔ اگر ہم صدیق اصفا صدق خدمات کو جو اپنی زندگی میں انہوں نے اللہ تعالے کی راہ میں کیں۔ لکھیں۔ تو بلاشبہ وہ ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں لیکن اگر ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمات کو لکھنا چاہیں تو کیا ان دو تین فقروں سے کہ وہ اسکی بیعت کی وجہ سے کربلا میں روکے گئے اور شہید کئے گئے۔ کچھ اور بھی لکھ سکتے ہیں۔ بے شک یہ کام ایسا عمدہ ہوا کہ ایک فاسق دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہیں کی مگر اعتراض تو یہ ہے کہ وہ اپنے باپ بزرگوار کے قدم پر کیوں نہ چلے۔ باپ نے تو بقول شیعوں کے تین فاسق آدمیوں کے ہاتھ پر جو بزعم ان کے مرتد سے بھی بدتر تھے اور بقول ان کے صرف معمولی بادشاہوں میں سے تھے۔ بیعت کر لی اور بیٹے نے تو اپنے باپ کے طریق سے اعراض کر کے ایک فاسق کی بھی بیعت نہیں کی اور انکار ہی میں جان دی۔ بہر حال یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ جو امام صاحب کو پیش آگیا اور بڑا بھاری ذخیرہ ان کے درجے کا صرف یہی ایک حادثہ ہے۔ جس کو محض غلو اور ناانصافی کی راہ سے آسمان تک کھینچا جاتا ہے اور وہ بزرگوار صحابہ جو رسولوں کی طرح دنیا میں کام کر گئے۔ اور ہر میدان میں جان فدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ ان سے بقول آپ کے لاپرواہی تو آپ کا طریق ہے۔ یہ فیصلہ تو آسانی سے ہو سکتا ہے چوں کہ دنیا دار العمل ہے اور میدان حشر میں مراتب بلحاظ اعمال ملیں گے۔ پس جس کے دل میں امام حسین و حسن کی وہ عظمت ہے کہ اب وہ دوسرے صحابہ سے لاپرواہ ہے اس کو چاہیئے۔ کہ ان کی خدمات شائستہ دین کی راہ میں پیش کرے۔ اگر ان کی خدمات کا پلہ بھاری ہے تو بلاشبہ وہ دوسرے صحابہ سے افضل ٹھہریں گے۔ ورنہ ہم اس بات کے تو قائل نہیں ہو سکتے۔ کہ خواہ نخواہ کسی کو افضل ٹھہرایا جاوے اور یہ خیال کرنا کہ ان کی فضیلت یہی کافی ہے کہ وہ نواسے ہیں۔ یہ خیال کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ نواسہ ہونا کچھ بھی چیز نہیں۔ ایک ذرا سا رشتہ ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی لڑکیاں تھیں اور نواسے بھی کئی تھے۔ کس کس کی ہم پرستش کریں۔ یہ آیت کریمہ ہمارے لئے کافی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ مجھے اللہ جلشانہ نے کھول دیا ہے کہ اس زمانہ کا اتقا صدیق اکبر ہے۔ بعض لوگوں کو بڑا ہی دھوکہ لگا ہوا ہے

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گذشتہ سہ ماہی میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے تعلیمی اور انتظامی معاملات میں ایک نمایاں ترقی ہوئی ہے جس کا کسیقدر ذکر کرنا قوم کے واسطے بہت خوشی کا موجب ہوگا لڑکوں کی تعداد میں اس قدر تھوڑے سے عرصہ میں ایک غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ گذشتہ فروری کے اخیر میں کل تعداد طلباء ایک سو چالیس کے قریب تھی جو کہ اب ایک سو نوّے کے قریب ہے۔ اس ترقی کا موجب مدرسہ کے لائق کارکن حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی وہ تقریر اور تحریک ہے۔ جو دسمبر کے جلسہ میں کی گئی تھی اور جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ قادیان سردست ایک گاؤں ہے۔ جس میں اپنی جماعت کے لڑکے بہت ہی کم ہیں اور یہ مدرسہ صرف ان کی خاطر قائم نہیں کیا گیا بلکہ تمام جماعت احمدیہ کے واسطے ہی ایک مدرسہ ہے۔ جو حسب منشائے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام احمدی بچّوں کو دینی اور دنیوی تعلیم دینے کے واسطے بنایا گیا ہے۔ اس تحریک پر بہت سے احباب نے اپنے جگر گوشوں کو اس مقدس اثر کے نیچے بھیجدیئے ہیں۔ اور امید ہے کہ باقی احباب بھی اپنے عزیزوں کو [illegible] بھیجکر [illegible] دائمی [illegible] کے واسطے ایک نیک اور برگزیدہ جماعت [illegible] میں قوم کو امداد دیں گے۔

اس وقت بورڈنگ ہوس مختلف شہروں کے نوعمر بچّوں سے اس طرح بارونق ہو رہا ہے جس طرح کہ ایک باغ میں رنگارنگ کے پودے کھل رہے ہوتے ہیں۔

برادر حبیب [illegible] جو کہ فرزند کشمیر ہے۔ بابو عبد الرحمٰن صاحب کا لڑکا افریقہ سے۔ محمد عجب خاں تحصیلدار کے صاحبزادگان ٹوچی ویلی سے۔ شیخ حسن صاحب کا عزیز حیدر آباد دکن سے۔ محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار کا بیٹا گجرات سے۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب حال وارد ایران کا فرزند رشید۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب حال ملازم جدہ ملک عرب کا بھائی۔ ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کے دو صاحبزادے۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا بھائی ضلع کرنال سے۔ جمعدار ولی محمد صاحب کا بیٹا برہما سے۔ شیخ نور احمد صاحب کے تین لڑکے چنیوٹ سے۔ خیر الدین صاحب گارڈ کے لڑکے کوہاٹ سے۔ چودھری حاکم علی صاحب کے تین فرزند ضلع شاہپور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور میاں معراج الدین صاحب عمر اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے صاحبزادگان لاہور سے۔ صوفی غلام محمد صاحب [illegible] کا لڑکا امرت سر سے۔ ملک مولا بخش صاحب کا لڑکا (اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اسے صحت و عافیت عطا کرے) گوڑالی سے۔ منشی محمد یوسف صاحب کا لڑکا مردان سے۔ بابو محمد [illegible] صاحب کا بھائی۔ اور حافظ محمد اسحاق صاحب کا برادرزادہ کشمیر سے۔ مولوی محمد حسین صاحب کا صاحبزادہ کپورتھلہ سے۔ بابو جمال الدین صاحب ٹریفک کنٹرولر ملتان کے دو لڑکے۔ میاں قطب الدین صاحب کا بیٹا ریاست پٹیالہ سے۔ بابو امام الدین صاحب مرحوم کے دو لڑکے جہلم سے۔ ڈپٹی انسپکٹر عنایت اللہ صاحب کا لڑکا شاہ پور سے۔ وغیرہ وغیرہ اس قدر مختلف شہروں کے طلباء کا ایک جگہ جمع ہو کر پڑھنا احمدی بچوں کے درمیان باہمی محبت اور الفت کے بڑھنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ یہ سب طلباء ایک ساتھ ہو کر پانچ نمازیں مسجد اقصےٰ میں پڑھتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے روزانہ درس قرآن شریف میں شامل ہوتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ نیک استادوں کی صحبت میں رات دن گذارتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل سب کے شامل حال ہو اور ان کو آئندہ نسلوں کے واسطے نیک نمونہ بنائے۔ آمین

پیارے ذوالفقار علی خاں کے دو پیارے جو باوجود اس قدر صغر سنی کے وطن (میرٹھ) سے اتنی دور پھینکے گئے ہیں۔ نہیں بلکہ وطن کو بھلا دینے والی جگہ میں رکھے گئے ہیں۔ جب وہ حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر بچوں کی سادگی کے لہجہ میں اپنے باپ کے واسطے دعا کی درخواست کیا کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ نہایت شفقت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت اولاد کے [illegible] کا ایک سماں بندھ جاتا ہے۔ مسیح اوّل نے بھی کہا تھا کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ کہ آسمان کی بادشاہت ایسوں کے لئے ہے یعنی ان کے لئے جو بچوں کی طرح اپنے آپ کو گناہوں سے بے خبر بنائیں اس نے تو صرف کہا تھا۔ لیکن مسیح ثانی نے اس پر ایک عملی کارروائی کی ہے اور ایک ایسا محکمہ قائم کیا ہے۔ جس میں کم سن بچوں کی تربیت اور تعلیم ایسے پاک اثر کے ماتحت کی جائے کہ وہ بڑے ہو کر نیکی اور تقوے میں بھی بڑے ہو جاویں۔

مدرسہ کے اسٹاف میں لائق اور تجربہ کار استادوں کی ایزادی کی گئی ہے جیسا کہ ماسٹر شیخ ضیاء اللہ صاحب جو کہ کئی جگہ حسن انتظام کی ہیڈ ماسٹری کے سبب صیغہ تعلیم کے مشہور اور لائق ممبر ہیں۔ اور مامون خاں صاحب جو ورزش ماسٹر ہیں اور نہایت محنت کے ساتھ مدرسہ کے وقت میں اور مدرسہ کے وقت کے باہر طلباء کی جسمانی ورزش میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

مدرسہ کی موجودہ عمارت میں بھی کئی نئے کمرے بنائے گئے ہیں اور اس کے علاوہ ایک وسیع زمین مدرسہ کے واسطے ایک شاندار عمارت بنانے کے واسطے خرید کی گئی ہے۔ صرف طلباء کی خاطر ایک ڈسپنسری کھلی ہے جس میں ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب نہایت محنت اور توجہ کے ساتھ بیمار بچوں کی خبرگیری کرتے ہیں۔ سرکار نے منظور فرمایا ہے کہ وظیفہ خوار طلباء کو اس مدرسہ میں سرکاری وظائف ملا کریں۔

سال رواں کے نتائج امتحانات کے عمدہ رہنے کے سبب مولوی سرور شاہ صاحب۔ مولوی عبد اللہ صاحب قاضی امیر حسین صاحب۔ منشی سکندر علی صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب کی تنخواہوں میں ترقی کی گئی ہے۔ گو یہاں کے مدرسین صرف دینی خدمت کے ادا کرنے کی خاطر برائے نام تنخواہوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ کئی ایک یتیم اور مسکین طلباء بھی یہاں رہتے ہیں۔ جن کا تمام خرچ انجمن احمدیہ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔

مدرسہ کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کے ممبر حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ نواب محمد علی خاں صاحب۔ رئیس مالیر کوٹلہ۔ اور مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہیں۔ ایسے بزرگوں کا نام ہی مدرسہ کی بہتری اور نیک انجام کے واسطے انشاء اللہ پوری گارنٹی ہے۔

غرض مدرسہ کی حالت ہر طرح سے نہایت ہی قابل تشفی ہے اور جن احباب نے تا حال اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے کا ارادہ نہیں کیا ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اس عمدہ موقع سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے انہیں بہت ہی جلد کوشش کرنی چاہیئے۔

میں دیکھتا ہوں کہ جو بچے کچھ عرصہ تک یہاں رہتے ہیں۔ وہ تقوے میں خاص ترقی کرتے ہیں اور ایک اسلامی محبت اور غیرت کا جوش ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے بیرونی مدارس کے طلباء میں جو خرابیاں بد صحبتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان سب سے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے محفوظ رہتے ہیں۔ صبح سویرے اٹھ کر بعد نماز تمام بورڈنگ ہوس کے طلباء تلاوت قرآن شریف میں مصروف رہتے ہیں اور ہر طرح سے تمام دینی امور کی پابندی کی جاتی ہے۔

[illegible] کے نقش سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے ویسی ہی چھپی ہے ۔ لکھائی چھپائی کاغذ ۔ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے

ایک زیادتی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حالات قریباً ۵ صفحوں میں شامل ہیں

ایک اور زیادتی یہ ہے ۔ کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے ۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہو گئی اور اس مشتہرہ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا ۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے میں ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے ۔

ایک عظیم الشان رعایت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے ؟

۱ ۔ جو صاحب ۱۵ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصولڈاک اور پونے تین روپے قیمت اخبار بدر روانہ کر دیں گے ۔ ان کو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دی جائے گی

۲ ۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں ۔ بشرطیکہ وہ

ا ۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں ۔

ب ۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں ۔

معراج دین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب عمر کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں معہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں ۔ ان کو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہو سکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں ۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں ۔ منیجر بدر

* * *

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲⅛
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱ ۳/۱۶
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے ہمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی ۔ بیفائدہ خط و کتابت کرنیمیں اوقین کا حرج ہے

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے ۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا ۔

۵ ۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۵۰ روپیہ سے کم نہو ۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہیں ان کو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی ۔

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ فیصدی لیا جاویگا ۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری

نظم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل جو امپائرڈے قادیان کے جلسہ میں پڑہی گئی

لطف ایزد بیں کہ اندر یک قرآں کردہ قریں
راست شد تو لیکہ در قرآن خود فرمودہ بود
فاش گویم تا بدانی کیست ماہ وکیست مہر
معدلت در جان قیصر شد ز فضل حق خمیر
قیصر و مہدی ماکردند تسخیر قلوب
آں یکے عادل صولت ایں بود داؤد شان
آں مسیحا را غلام وایں مسیحا را مثیل
آں ظہیر دوست است وایں نصیر ملت است
قلب اعدا قاب مسیحا را بہم بشگافتند
تیغ قیصر را دغا مہ گشتہ مہدی را عصا
بے گماں گر تیغ قیصر محو کرد آثار ظلم
تیغ قیصر گوہر آگیں است از دُرِ عدن
عہد را مکنون گر مدفون گنج قیصر است
بہر نشر دین و دولت درمیان ملک و قوم
از توابین ملک را گر داد قیصر انتظام
از زمین گر بہ ثریا برد قیصر علم وفن
قدر ہندوستان ما شد اگر شاہ زمن
ساخت قیصر کہ دنیا را [illegible] از رائے قوی
دشمن از قیصر بود لرزاں چو برگ از مہرگاں
کرد قیصر گر بدنیا امن را حافظ نشان
قدر قیصر عہد مہدی ہر دو اندر روزگار
عہد مہدی بالیقین از بہر امت یمن بیسر
گر سراں بر درگہ قیصر فرو آرند سر
ملک قیصر رفتہ ہمچوں سیت مہدی تا بروں
قیصر از ارد صلیب عیسوی بر آستان
سر کشاں بر سدہ دیوان قیصر بوسہ زن
چوں نبرنہ زہرہ حاسد روبہ سان از بیم شال
ہست قیصر بہر نشر دین مہدی را نصیر
ملک دنیا سربسر زیر دست قیصر رہن گشت
خرو من گرد قیصر [illegible] میدارد [illegible]
ملک [illegible] قیصر دولت زیر حکم
[illegible] قیصر [illegible] بود بس [illegible]
ہست مہدی [illegible] دست قیصر را [illegible]
[illegible] حضرت شیر [illegible]
[illegible]
آں [illegible] مصطفے [illegible] مسیح
[illegible] مسیح الملہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] القدس

آفتاب مشرق و مہتاب مغرب بر زمین
جمع مے گردند مہر و مہ بدور آخریں
قیصر و مہدی کہ ایزد ہر دو را کردہ گزیں
کرمت در ذات مہدی شد ز لطف حق عجیں
آں بعمل وایں بفضل و آں بداد وایں بدیں
ایں بود چوں ابن مریم آں چو پور آبتیں
آں شہنشہ ایں نبی دار است آں عیسیٰ ست ایں
ایں فراز صدر تمکیں آں فراز صدر زین
مہدی از تیر دعا و قیصر از شمشیر کیں
آں سیاست را ضماں وایں سلامت را ضمیں
حک نمودہ خامۂ مہدی ضلالات با یقیں
خامۂ مہدی گہر ریز است از دُر ثمین
صد در مضمون ست اندر مخزن مہدی نہیا
ہر دو را اینک عنایت کرد ایزد میگزیں
از برائے دادہ مہدی قیصر را حبل المتین
علم دین آمد ز مہدی از ثریا بر زمین
مہدی آخر زماں باشد امیر المومنین
ساخت مہدی کہ [illegible] زرنگ رنگ
صلح از مہدی بود خنداں چو گل از فرودیں
کرد مہدی بر عالم صلح را خاطر نشیں
آں رعایا را اماں وایں برایا را امیں
عصر قیصر [illegible] گیسے راست ویقیں
قدسیاں سایندہ بر دروازۂ مہدی جبیں
سیت مہدی رفتہ ہمچوں ملک قیصر تا بچیں
مہدی ما دست موسیٰ دارد اندر آستیں
سر فرازاں بر در ایوان مہدی بوسہ چیں
شیر حق مہدی بود قیصر بود شیر عریں
بہر نشر امن مہدی ہست قیصر را معین
ملک دین در دست مہدی سربسر گشتہ رہیں
مہدی از الہام اندرپیش دارد دوربیں
آں [illegible] ہست مہدی را بدیں [illegible]
کہ بمدش گشتہ عیسیٰ نزول [illegible]
[illegible] باد بر مہدی بقیصر آفریں
ورنہ بسمل [illegible] شہرت گزیں
[illegible]
[illegible] تاج و نگین
[illegible] امام المتقین
[illegible] الامیں
[illegible]
[illegible] روح الامین

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دفتر البیان لکہنو
زبان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عربی معہ ترجمہ اردو

نوٹ ۔ یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور چہ قیمت تھی ۔ سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپے ہے ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے ۔ صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں ۔ ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ ۔ مضامین تحقیق سے لکہے جاتے ہیں اور اسلامی خبریں اشاعت ہوتی ہیں ۔ (درخواستیں باجازت طلب کی جائیں)

درخواست دعا

منشی محمد نصیب صاحب محرر دفتر بدر قریب دو ہفتہ سے بیمار ہیں لیکن اب پہلے کی نسبت بہت آرام ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی شفا کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ۔ منشی صاحب کی بیماری کے سبب بعض خطوط کی تعمیل میں دیری ہوئی ہے امید ہے کہ احباب معاف رکہیں گے ۔

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اعلیٰ درجہ کا ہے ۔ اس میں واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں یہی نئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقعت سے دیکہا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آپ نے ابتک نہ دیکہا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی دو روپیہ ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پرانا اور عمدہ پرچہ روزانہ اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگواکر دیکہیں ۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور ۔

کتب برائے فروخت | [illegible] قیمت [illegible]

کتابت ترسے [illegible] سکتے ہیں ۔ کتابیں یہ ہیں ۔ [illegible] انعانی ۔ رضی شرح شافیہ ۔ رضی شرح کافیہ ۔ [illegible]

عمدہ ۔ مضبوط ۔ خراس و بیلنہ آہنی مستری [illegible] غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب فرمادیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈوئی۔ کے متعلق تازہ ڈاک ولائیت میں خبر آئی ہے کہ وہ دل کی بیماری میں گرفتار ہے اور اُس کے بچنے کی اُمید نہیں اخبار ٹریبیون لکھتا ہے کہ یسوع کی طرح ڈوئی بھی لوگوں کو بیماری سے نجات دیتا تھا۔ مگر اپنے آپ کو نجات نہیں دیسکتا۔

پادری ٹسلن صاحب نے شہر پونیا واقعہ ملک امریکہ کے گرجا میں اپنے وعظ میں یہ فرمایا تھا کہ یسوع کے کنواری سے پیدا ہونے کا قصہ غلط ہے اور اس کی خدائی والی بات بھی جھوٹھ ہے اس کے سبب سے اس گرجہ کے نمازیوں میں بہت شور بپا ہو رہا ہے اور پادری صاحب پر کفر کا فتوے لگایا جا رہا ہے۔

میکسم گورکی۔ جو روس کا ایک مشہور ریفارمر ہے اُس نے امریکہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ اس زمانہ میں عیسائیت ایک غلاموں کا مذہب جو خود غلام ہیں اور دوسروں پر ظلم کرنے کے واسطے عیسائیت کی بنا تلاش کرتے ہیں۔

ارنسٹ ہیکل صاحب نے اشتہار دیا ہے کہ مجھ پر پادریوں نے ایک جھوٹھا الزام لگایا ہے کہ میں عیسائی ہو گیا ہوں میں ہرگز عیسائی نہیں ہوا میرے خیالات عیسائیت کی مخالفت میں اب بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔

پادری چارلس ڈل پیری صاحب جو کہ شہر کیمبرج ماس واقعہ ملک امریکہ کے پادری تھے۔ چند لڑکیوں کے ساتھ بدارتکاب کے سبب گرجہ سے علیحدہ کئے گئے

مسلمان اسپین میں۔ ایک صاحب جو کہ اپنا نام ایل ایس تبلاتے ہیں ولائیت کے اخبار ایگ ناسٹک جنرل مورخہ ۱۹۔ مئی ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اب جب کہ ہماری شہزادی ہسپانیہ کی ملکہ بننے والی ہے اگر اُس ملک کے کچھ حالات اس جگہ بیان کئے جاویں۔ تو ناظرین کے واسطے دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے ہسپانیہ اس وقت ایک خوب ملک ہے لیکن اگر اہل ہسپانیہ مسلمانوں کو اپنی بے وقوفانہ اور مجرمانہ بغاوت کے ساتھ نکال دیتے تو یہ ملک آج بہت ہی خوب ہوتا۔ ہسپانیہ میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک علم و ہنر کی مشعل کو روشن رکھا حالانکہ اُس وقت باقی سارے یورپ میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی مسٹر سٹینلے لین پول نے ہسپانیہ میں مسلمانوں کے متعلق جو لکھا ہے۔ اس میں سے چند سطریں اس جگہ نقل کرتا ہوں۔ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ماتحت ہسپانیہ کا ملک قریباً آٹھ سو سال تک تمام یورپ کے واسطے ایک مہذب اور شائستہ سلطنت کی زندہ مثال تھا۔ اُس کے صوبے زرخیز تھے اور فاتحین کی دانائی اور محنت کے سبب وہ کوئی سوگنا عمدہ پھل لاتے تھے۔ بے شمار نئے شہر مسلمانوں کی سلطنت کے سبب بن گئے تھے جن کے نام آج تک قدیم سلطنت کی یادگار ہیں۔ ہنر۔ علم۔ سائنس ایسے وقت میں اس جگہ ترقی پر تھے۔ جبکہ باقی یورپ میں کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا تھا۔ مسلمانوں کی شاگردی اختیار کرنے کے واسطے لوگ فرانس۔ جرمنی اور انگلستان تمام ممالک سے یہاں آتے تھے۔ یہاں کے سرجن اور ڈاکٹر دنیا میں مشہور تھے اور عورتیں بھی ڈاکٹر پیشہ ہوتی تھیں۔ ریاضی۔ علوم نجوم۔ نباتات۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ قانون سب کی تکمیل ہسپانیہ میں ہوتی تھی۔ اور صرف ہسپانیہ ہی میں ہوتی تھی۔ زراعت کے عملی کارخانے۔ آب پاشی کے علمی ذرائع۔ قلعہ بندی جہاز سازی۔ اعلے درجہ کے کارگر۔ لوہاروں کے کارخانے کمہاروں کے کارخانے سب کے سب اسلامی ہسپانیہ میں اپنے کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جنگ کے ہنر میں بھی ویسی ہی کمال تھا۔ جیسا کہ ایام صلح کی دستکاریوں میں ان کے جہازی بیڑے بحیرہ روم پر حکمران تھے۔ غرض ایک سلطنت کو عظیم الشان اور اقبال مند کرنے کے لئے اور شائستہ بنانے کے واسطے جن باتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب اسمیں موجود تھیں۔"

ہمارے دوست عبدالحق سورائٹ صاحب نے جزیرہ نیوزیلنڈ سے ایک اخبار بنام آک لینڈ ویکلی نیوز کا ایک پرچہ بھیجا ہے جس میں سان فرانسسکو کے زلازل کے بیان کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق زلزلہ کا تذکرہ ریویو آف ریلیجنز کے حوالہ پر دیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

زلزلہ کے متعلق پیشگوئی

ایک ہندوستانی نبی

ہندوستان سے ایک ماہواری رسالہ بنام ریویو آف ریلیجنز نکلتا ہے جس میں سخت زلازل کے متعلق ایسی پیش گوئیاں درج ہیں جن کا ذکر سان فرانسسکو کے زلزلہ پر روشنی ڈالنے کے واسطے کرنا خاص دلچسپی کا موجب ہوگا یہ پیش گوئیاں کرنے والے مرزا غلام احمد صاحب ہیں جو کہ ہندوستان میں ایک مذہبی فرقہ کے امام ہیں۔ اور مسیح موعود کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ مجھے خدا تعالے کی طرف سے الہام ہوتے ہیں اور انہی الہامات کی بنا پر انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی موت کا وقت قریب ہے اور یہ بھی شائع کیا ہے کہ بدکاروں کو سخت سزا دی جائے گی۔ ان کے الہامات کے شائع شدہ الفاظ مفصلہ ذیل ہیں۔

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی تلخ زندگی ہو جائے گی۔

پھر مرزا صاحب نے اپریل ۱۹۰۵ء کے ریویو میں ہی ایک خوفناک زلزلے کی خبر دی تھی جس کے یہ الفاظ ہیں۔ "مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا ...... وہ قریب ہو یا بعید ہو لیکن پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے۔" وہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو زلزلہ ہند میں آیا۔ اس کے متعلق بھی پانچ ماہ پہلے سے اطلاع دی گئی تھی۔

ضیاء الاسلام

اگر اب تک آپ نے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس میں محاسن اسلام کے متعلق ایسے زبردست فلسفیانہ مضامین ہوتے ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد نہ تو مخالفین کی تحریرات سے کوئی مسلمان متاثر ہو سکتا ہے اور نہ خود مخالفوں کو ہی اس کے جواب کی ہمت ہو سکتی ہے اس کے مقاصد یہ ہیں کہ مغربی سائنس اور جدید فلسفہ کے جو حملے اسلام پر ہو رہے ہیں انکی تردید نہایت متانت اور عقلی دلائل سے کرنا اور اسی سائنس و فلسفہ سے صداقت اسلام ثابت کرنا آریہ اور عیسائی حضرات کے بیہودہ الزامات کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی نہائت ہی مہذب اور متین پیرایہ میں دور کرنا اسلام کی برکات اور خوبیاں اور جملہ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنا سلف صالحین کے حالات سے قوم میں نئی روح پھونکنا آخری حصہ میں علم دوست حضرات کی دلچسپی کے واسطے اخلاق۔ تمدن۔ تاریخ۔ معاشرت۔ صنعت و حرفت کے مضامین لکھنا غرضیکہ یہ رسالہ ہر حیثیت سے قابل قدر ہے ہر عربی مہینہ کی ٹھیک ۱۵ تاریخ کو ۴۰ صفحہ خواہ ۵۰ صفحہ کے حجم کے ساتھ شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ ۲ طلباء و واعظین سے ۱ معہ محصول پیشگی پورا چندہ ادا کرنے والے حضرات کو تاریخ جنگ روس و جاپان ہر دو حصہ قیمتی ۲ مفت۔

المشتہر۔ مینجر ضیاء الاسلام۔ مرادآباد

برکات دولت برطانیہ

مندرجہ ذیل نظم صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمدؐ خلف الرشید حضرت مسیح موعود دام اللہ برکاتہم نے ایمپائر ڈے کی تقریب پر کہی - ایڈیٹر

یاد ایام کہ تھے ہند پہ اندھیر کے سال
ہر گلی کوچہ پہ ہر شہر پہ آیا تھا وبال
روز روشن میں لٹا کرتے تھے لوگوں کے مال
دل میں اللہ کا تھا خوف نہ حاکم کا خیال
ہر طرف شور و فغاں کی ہی صدا آتی تھی
سخت سے سخت دلوں کو بھی جو تڑپاتی تھی

رحم کرنا تو کجا ظلم ہوا تھا ... پیشا
لوگ بھولے تھے کہ ہے نام مروت کس کا
چار سو ملک میں تھا ہو رہا شور و غوغا
بلکہ سچ ہے کہ نمونہ وہ قیامت کا تھا
کبھی آتا نہ کوئی دوست کسی دوست کے کام
دل سے تھا محو ہوا مہر و محبت کا نام

سلطنت میں بھی تزلزل کے نمایاں تھے نشان
صاف ظاہر تھا کہ ہے چند دنوں کی مہمان
قاضی و مفتی بھی کھو بیٹھے تھے اپنا ایمان
رحم و انصاف کے وہ نام سے بھی تھے انجان
ایسے لوگوں سے تھا انصاف کا پانا معلوم
خیال انصاف کا تھا جن کے دلوں سے معدوم

افسر فوج لڑائی کے فنوں میں چوپٹ
منہ سے جو بات نکل جائے پھر اس پر بھی ہٹ
رہتی آپس میں بھی ہر وقت ہی ان کی کھٹ پٹ
تھے وہ بتلاتے ہر ایک دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ
پر کوئی موقع لڑائی کا جو آجاتا تھا
صاف ہر کوئی وہاں آنکھیں چرا جاتا تھا

سلطنت کچھ تو انہیں باتوں سے بیجان ہوئی
کچھ لٹیروں نے غضب کر دیا آفت ڈھائی
اک طرف مرہٹوں کی فوج ہے لڑنے کو کھڑی
دوسری جا پہ ہے سکھوں نے بھی شورش کر دی
چار سو اطراف میں پھیلا تھا غرض اندھیرا
لشکر یاس نے ہر سمت سے تھا آگھیرا

لوٹتے پھرتے رہیں آپس میں امیر اور وزیر
کیوں پسیں گھن کی طرح ساتھ غریب اور فقیر
مدعا ان کا تو لڑنے سے ہے بس تاج و سریر
ہاتھ میں یاروں کے رہ جائے گی خالی کفگیر
ان غریبوں کو امیروں نے ڈبویا افسوس
بات جو بیت چکی اس پہ کریں کیا افسوس

الغرض چین کلیجے کو نہ دل کو آرام
رات کا فکر لگا رہتا تھا سب کو سر شام
صبح کو خوف کہ ہو آج کا کیسا انجام
رات دن کاٹتے اس طرح سے تھے وہ ناکام
دل سے ان کے یہ نکلتی تھیں دعائیں دن رات
یاالٰہی تیرے فضلوں کی ہو ہم پر برسات

انپہ ڈالی گئی آخر کو تلطف کی نظر
قتل کا فور اڑا دل سے جو تھا خوف و خطر
یک قلم ملک سے موقوف ہوئے شورش و شر
نہ تو رہزن کا رہا کھٹکا نہ چوروں کا ڈر
پھائے رکھے گئے واں مرہم کافوری کے
دئے جاتے تھے جہاں زخم جگر کے چوکے

قوم انگلش نے دیا آکے سہارا ہم کو
بحر افکار سے ہے پار اتارا ہم کو
ورنہ صدموں نے تو تھا جان سے مارا ہم کو
آگے مشکل تھا بہت کرنا گذارا ہم کو
ہند کی ڈوبی ہوئی کشتی ترائی اس نے
اک کی بگڑی ہوئی بات بنائی اس نے

رحم وہ ہم پہ کئے جن کی نہیں کچھ گنتی
جن میں سے سب سے بڑی مذہبی ہے آزادی
ساتھ لائے یہ ہزاروں نئی ایجادیں بھی
جو نہ کانوں تھیں سنی اور نہ تھیں آنکھوں دیکھی
عدل و انصاف میں وہ نام کیا ہے پیدا
آج ہر ملک میں جسکا کہ بجا ہے ڈنکا

شیر و بکری بھی ہیں اک گھاٹ پہ پانی پیتے
نہیں ممکن کہ کوئی ترچھی نظر سے دیکھے
ایک ہی جا پہ ہیں سب رہتے برے اور بھلے
کیا مجال ان سے کسی کو بھی جو صدمہ پہنچے
سب جو آپس میں ہیں یوں ہو رہے شیر و شکر
اس لئے ہے کہ نظر سب پہ ہے ان کی یکسر

ہند میں ریل انہوں نے ہی تو جاری کی ہے
آمد و رفت میں جس سے بہت آسانی ہے
صیغہ ڈاک کو انہوں نے ترقی دی ہے
ملک میں چار طرف تار بھی پھیلائی ہے
تاکہ انصاف کے پانے میں نہ ہو کچھ دقت
منصفوں اور ججوں تک کی بھی کی ہے کثرت

علم کا نام و نشان یاں سے مٹا جاتا تھا
شوق پڑھنے کا دلوں میں سے اٹھا جاتا تھا
کوئی عالم کبھی اس ملک میں آجاتا تھا
دیکھکر اس کا یہ حال اشک بہا جاتا تھا
یہ وہ بیمار تھا جس کو سبھی رو بیٹھے تھے
ہاتھ سب اس کی شفا یابی سے دھو بیٹھے تھے

یہ وہ رب جس نے کہ سب کچھ ہی کیا ہے پیدا
نہ تو ہے باپ کسی کا نہ کسی کا بیٹا
سارے گندوں سے ہے پاک وہ ہے واحد یکتا
نہ وہ تھکتا ہے نہ سوتا ہے نہ کھاتا پیتا
رحم کرتا ہے ہمیشہ ہی وہ ہم بندوں پر
کرسی عدل پہ بیٹھے گا جو روز محشر

جو کہ نادر ہے جسے کچھ بھی نہیں ہے پروا
ٹھیک کر دے اسے دم میں کہ ہو جو کچھ بگڑا
دیکھکر ہند کی یہ حالت اسے جب رحم آیا
دیکھو انگلینڈ سے اس قوم کو یاں لے آیا
جس نے آتے ہی وہ نقشہ ہی بدل ڈالا ہے
جس جگہ خار تھا اب واں پہ گل لالہ ہے

سلسلے ہر جگہ تعلیم کے جاری ہیں کئے
شہروں اور گاؤں میں اسکول بکثرت کھولے
کالجوں کے بھی ہیں شہروں میں کھلے دروازے
ہر جگہ ہوتے ہیں اب علم و ہنر کے چرچے
کام وہ کرکے دکھایا کہ جو ناممکن تھا
آئے جب ہند میں وہ کیا ہی مبارک دن تھا

قوم انگلش تری سب قوموں پہ ہے [illegible]
اس لئے تجھ پہ ہمیں ناز ہے سب سے بڑھ کر

تھا مسیحا بھی تو پیدائش وقت قیصر - زندگی چھوٹے بڑے چین سے کرتے تھے بسر [illegible] جو یہ ہم وقت مسیحا آیا [illegible] ابن مریم سے ہے جس کو خدا نے یہ عالی رتبہ - قیصر ہند بھی ہے قیصر روما سے بڑا - مصطفیٰ کا یہ غلام اور وہ غلام موسیٰ - دیکھ لو کس کا ہے دونوں میں سے درجہ بالا -
قیصر روم کے محکوم تھے اس کے صوبے - تاج انگلشیہ پہ [illegible] شورش [illegible] اب اتنی دعا ہے میری [illegible] پھر اسے وہ رضی - فتح و نصرت کی انہیں [illegible] پہنچے خوشی [illegible] دین [illegible] دین اسلام بس اب انکی سمجھ میں آجائے - بات یہ کیسے ہی نہیں ختم گروہ

کارخانہ بقائے نسل انسانی

[illegible] کو اولاد کی خوشخبری

جن عورتوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مر کے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ فرزند نرینہ کی آرزو ہے ان کو [illegible] اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی۔ اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو۔ تو پہلے اقرار نامہ اشٹام پیپر تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو اتنا ہم نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کو علاج اندک خرچ دوائے کر کے [illegible] دیگا۔ اور فرزند پیدا ہونے کے بعد ان سے نذرانہ لیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا کل کارخانہ یہ ہے جس کی ملک بھر میں شہرت پہنچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر۔ محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ [illegible]

صداقت کا جھنڈا!

[illegible] ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ [illegible] دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸/

منجن دندان۔ [illegible] امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے [illegible] منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت [illegible] درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو [illegible] پھر مریض کھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ [illegible] صرف ۸/

[illegible] چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم با مسمیٰ ہے جو صاحبان [illegible] کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت [illegible] عہد الستی [illegible] کر اپنی کمزوری [illegible] اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہیں [illegible] عدد حبوب [illegible] (دو روپیہ)

[illegible] کارخانہ [illegible]

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے۔ منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے [illegible] کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے [illegible] دل ڈرتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سُست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں [illegible] کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کو واسطے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جائیں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی [illegible] مرض [illegible] مکمل [illegible] قیمت ([illegible]) [illegible] دوائی [illegible] درخواست آنے پر فہرست مفت

[illegible] مینیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد، کونین، ڈامیانہ، کولاکنس، دامیکا، سونا، فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام، سرعت۔ رقت، ضعف باہ، ضعف [illegible] دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت آتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر چھپا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے

قیمت فی بکس ۲۴ گولی معہ محصولڈاک عہ (ڈیڑھ روپیہ)

ایک بے نظیر دوائی

جس کے اجزاء کو نہایت محنت کے ساتھ حاصل کر کے

ہمنے طیار کیا ہے۔ اور اُس کا نام

جیون بوٹی

رکھا۔ اس کی دوسری جزو کا نام زرجام عشق ہے

قیمت فی شیشی مع جزو زرجام عشق
تین روپے

قیمت چھ شیشی پندرہ روپے
محصولڈاک بذمہ خریدار

ہمارے کارخانہ میں یہ دوا خاص ترکیب کے ساتھ ایک عرصہ سے بنائی جاتی ہے اور بیشمار لوگ اس سے کلی فائدہ حاصل کر چکے ہیں اور بہت سے مایوس العلاج مریض ہمارے زیر علاج رہ کر اس کو آزما چکے ہیں اور کثیر التعداد خریداروں میں سے ایک نے بھی اس کے غیر مفید ہونے کی کبھی شکایت نہیں کی ہر ایک کی شہادت ہے کہ یہ تیر بہدف دوا ہے اور مردمی کی کالعدم حالت کے لئے سچ مچ کی **جیون بوٹی**۔ اس کو استعمال کر کے کوئی شخص محروم اور مایوس نہیں رہا۔ اگر آپ نوعروسی کی سچی خوشی قدرت کی سب سے بڑی منشا کی تکمیل۔ بقائے نسل سے جوش شباب۔ لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ بڑھاپے میں **زور جوانی اور قوت مردمی** پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس **جیون بوٹی** کا استعمال کریں۔ جو **جوانی کی روح اور بڑھاپے کی** جان ہے

جیون بوٹی کی ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ جسم کا وزن ایک ہی مہینہ میں تین سیر بڑھ جاتا ہے بدن کو وزن کروا کر آزمائ

جیون بوٹی کے استعمال سے زور قوت تندرستی اور جوانی کی تمام کیفیتیں پھر موجود ہو جاتی ہیں۔ جوانی کی پیدا کی ہوئی بیماریاں کمزوریاں رنگ کی زردی اور دوسرے عام اور خاص اعضا کی سستی اور ناطاقتی باقی نہیں رہتی۔ معدہ قوی ہاضمہ درست ہو کر غلبہ روح وریح وخون کی جودت سے تناسلی قواء نہایت قوی ہو جاتے ہیں۔

جیون بوٹی کے استعمال سے وہ لوگ جو طاقت رجولیت مفقود ہو جانے کے باعث زندہ درگور ہونے کو غنیمت شمار کرتے تھے یا شادی کرانے سے بوجہ ندامت خانہ بدوش پھرتے تھے پھر طاقتور جوانمرد اور قوی مرد ہو گئے اور کئی اجڑے ہوئے گھر آباد اور بے اولادوں کی مرادیں بفضلہ تعالیٰ حاصل ہو گئیں۔

جیون بوٹی کا ایک ایک قطرہ عنین کے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے اور قوائے متناسلہ و مہیجہ میں اس کے چند روز پینے سے اس قسم کی سریع التاثیر تحریک ہوتی ہے کہ مردہ طاقت رجولیت گویا نیستی سے ہستی کی صورت میں آجاتی ہے۔

جیون بوٹی کے استعمال سے بدن دن بدن سرخ اور طیار ہوتا چلا جاتا ہے اور حوصلہ اور قوت اس قدر پیدا ہوتی ہے کہ انسان کا دل خود بخود اچھلنے اور کودنے پر آمادہ رہتا ہے۔ دودھ اور گھی دل مانگے ہضم ہوتا ہے۔

جیون بوٹی کے استعمال سے زندگی کا لطف اور شباب کا مزہ از سر نو حاصل ہوتا ہے۔ اعضائے تولید کے عصبی نقص سلسل بول اعضاء کا رعشہ کمی خون اور جملہ جسمانی کمزوریوں کے لئے لاثانی دوا ہے ایک دفعہ ضرور اس کی آزمائش کرنی چاہیئے +

(آئینہ صحت نامہ مفت)

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور نولکھا سے طلب کرو (جنتری ۱۹۰۶ء مفت)

نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا	نوائے دلکش تحقیق حق ہر دم میں گاتا ہوں	خدایا بار ور کر شاخ نخل آرزوئے دل	تری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں

گرمی کا

خاص تحفہ

یاقوت - مروارید - شاخ مرجان - زہر مہرہ - خطائی یشب - کہربا - ورق نقرہ - کیوڑہ و گلاب - بیدمشک و صندل

وغیرہ وغیرہ کا

لاجواب مرکب

مفرّح دلکشاءٔ

یہ اُن قدردانان ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے جن کو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مفرّح عنبری کی طفیل واپس ملی ہے اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں کیوں کہ مفرح عنبری کے استعمال کا موقع بہ سبب گرم ادویہ مثل مشک اور زعفران وغیرہ کے اوائل اگست کے بعد نصف مئی تک ہوتا ہے البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی حرج نہیں۔

مفرّح دلکشار کا نرخ نامہ حسب ذیل ہے

قیمت	قیمت	قیمت	قیمت
ایک ڈبیہ تین روپے (عہ)	تین ڈبیہ آٹھ روپے (ع۸)	چھ ڈبیہ پندرہ روپے (ع۱۵)	ایک درجن ستائیس روپے (ع۲۷)

مفرح دلکشاء میں خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں جو آپ سالہا سال سے مفرح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آئے ہیں اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کر کے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرح عنبری تو سردیوں میں اور مفرح دلکشار گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے۔

مفرح دلکشاء جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ ہے کہ اس کی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک ٹھنڈک۔ سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلیٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت و تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدائے خلق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ یہ ضعف۔ بے چینی۔ دل کا دھڑکنا۔ گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا سانس کا پھولنا۔ پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے۔

مفرح دلکشار وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ۔ تبخیر معدہ۔ شکم کی جلن۔ جریان۔ رقت و سرعت کثرت احتلام۔ سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب۔ تقطیر البول و دیرینہ و مزمن سوزاک غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کے لئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے

مفرّح دلکشا میں وہ جوہر ہے جو دماغی۔ سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اس لئے امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ تحصیلداروں۔ منصفوں۔ مدرسوں پروفیسروں فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلباء جنکو صحت کی قدر ہے اس مونس شفیق کو ہر دم اپنی جیب میں حائل کیساتھ رکھنا چاہئے جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے۔

مفرح دلکشا چونکہ اکثر نباتی و معدنی تریاقات و سرد جواہرات کا مرکب ہے اس لئے تمام وبائی امراض یا موسموں یا ان شہروں میں جہاں طاعون ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو خدائے کریم کی فرماں برداری کیساتھ اس کا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کیلئے واجب و لازمی ہے حفظ ماتقدم کیطور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے

مفرّح دلکشا حکماء اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزا سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کیلئے عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جنکا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانیکا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اس کو اگر استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔

مفرح دلکشار سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کیساتھ کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو یا کسی قدر چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قویٰ مضمحل ہو گئے ہوں۔ انہیں اس کے استعمال سے بفضلہ صحت حاصل کرنی چاہئے۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشاء
کارخانہ رفیق الصحت
لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

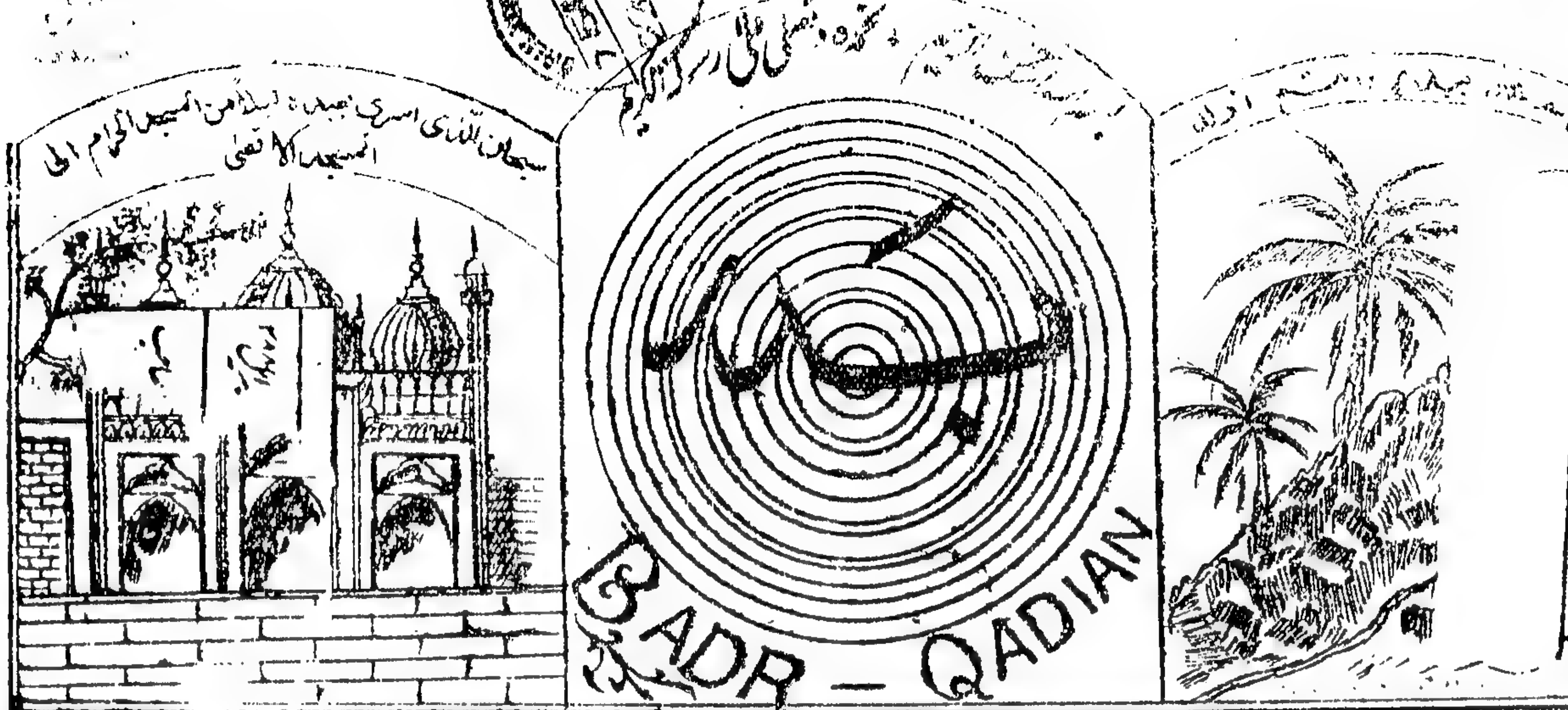
سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
بدر
BADR — QADIAN

چہ گویم با تو گر آئی بہ دارالاماں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دارالاماں بینی
نمبر ۲۵ سلسلۃ الجدید جلد ۲
۲۸ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۲۱۔ جون ۱۹۰۶ء عیسوی
نمبر ۲۵ سلسلۃ القدیم جلد ۵
ایں جہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ... عسہ

معاونین درجہ اوّل جنکو عار اخبار للعہ جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو چار اخبار للعہ جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عار

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے ان سے بحساب بعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے ۔ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہ مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

نوکل .. عا افریقہ ... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر، یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

* * *

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم کرونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین

جیون بوٹی

جیون بوٹی

هو الشافی

یہ وہ شاندار دوائی ہے۔ جس کا تجربہ بڑے بڑے آدمیوں نے کیا ہے۔ اور جس کے فوائد کے مایوس مریض بھی قائل ہیں۔ بدن میں خون صالح پیدا کرنا۔ موٹا تازہ کرنا۔ تمام ضعف اور سستی کو دُور کرنا۔ نادانی کے زمانہ کی خرابیوں کو دُور کرنا۔ خاص قوتوں کو بڑھانا۔ جن لوگوں کو بہت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے اُن کی صحت کو قائم رکھنا اور گئی ہوئی صحت کو واپس لانا یہ اس دوائی کا کام ہے

جیون بوٹی

قیمت فی شیشی مع محبوب زدجام عشق۔ تین روپے

المشتہر

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ

مرہم عیسےٰ نولکھا

لاہور

جیون بوٹی

جیون بوٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - جیتی بوٹی
صفحہ ۳ - خدا تعالےٰ کی تازہ وحی - اخبار قادیان
صفحہ ۴ - القول الطیب - ڈائری
صفحہ ۵ - براہین احمدیہ
صفحہ ۶ - مراسلات - رسید زر
صفحہ ۷ - الاحمدی آلِ عیسےٰ کا ثبوت قرآن سے
صفحہ ۸و۹ نظم - رپورٹ جلسہ جماعت احمدیہ ضلع گوجرات
صفحہ ۱۰ - اناجیل کی بے اعتباری
صفحہ ۱۱ - ۱۲ - اشتہارات

بدر مسیح

۲۸- ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۱- جون ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۴- جون ۱۹۰۶ء

واذا قیل لہم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون

ترجمہ۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت مچاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں۔

۱۶- جون ۱۹۰۶ء۔ زلزلہ آنے کو ہے

۱۹- جون ۱۹۰۶ء

میاں منظور محمد کے اس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا۔ بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔

(۱) کلمۃ العزیز

(۲) کلمۃ اللہ خان

(۳) وارڈ

(۴) بشیر الدولہ

(۵) شادی خاں

(۶) عالم کباب

(۷) ناصر الدین

(۸) فاتح الدین

(۹) ھذا یوم مبارک

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ کتاب حقیقت الوحی کے چھاپنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

۲۔ حضرت حکیم الامت کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول مسجد اقصےٰ میں ہوا کرتا ہے۔

۳۔ اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب سلمہ سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ماسٹر احمد حسین صاحب بابو نور الدین صاحب وغیرہ امرتسر سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

عاجز راقم (محمد صادق) کے گھر میں شب درمیانی ۱۵ و ۱۶ جون ۱۹۰۶ء کہ یعنی جمعہ کے دن کے بعد کی رات میں ایک بجے کے قریب لڑکی پیدا ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔

معذرت

آج کل بوجہ سودیشی کے اخبار کے واسطے کاغذ کے مہیا کرنے میں بہت سے مشکلات ہو رہے ہیں۔ پروپرائٹر صاحب کو کتنے عرصہ سے نہایت تاکیدی پیغام بھیجے جا رہے ہیں کہ لاہور سے کاغذ جلد ارسال فرما دیں مگر اب تک کاغذ نہیں آیا۔ اس واسطے اگر ہفتہ آئندہ کا اخبار دیر سے نکلے یا نہ نکل سکے۔ تو احباب معاف رکھیں۔ اس سال میں اخبار بدر اللہ تعالےٰ کے فضل سے برابر باقاعدہ وقت پر بلا ناغہ نکلتا رہا ہے۔ اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایسا لکھنے کی ضرورت پڑی ہے۔

مینجر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۲	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱⅔
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱⅔	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۔۲

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے ہمیں زیادہ کمی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۴۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا

۵۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہئیں ان کو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

اعلان۔ بھائی جان عبد العزیز رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے دائمی چندہ اور ریویو اور اخبار بدر کے اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے ہندوستان میں سفر کریں گے۔ احباب ان کو امداد دیں +

اشتہارات کی [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب [illegible]

[illegible]

لطائف القرآن

یہ کتاب [illegible] کہ [illegible] جو [illegible] کے [illegible] کہ [illegible] اس کتاب کے [illegible] اور [illegible] کی ہے اور [illegible] اور اس کی مادری زبان عربی ہے اسی لئے یہ کتاب اس کی [illegible] میرا خیال ہے [illegible] جو غیر زبان والے [illegible] ہو جاتی ہیں اور میری [illegible] وہ [illegible] کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔

مرزا غلام احمدؐ

ڈائری

القول الطیب

آج [illegible] کے ایک [illegible] ذکر کیا کہ وہ کہتا ہے کہ ان دنوں مسلمان وعظ کی مجلس میں نہیں آتے لیکن اگر رنڈیوں کا ناچ ہو تو [illegible] جمع ہو جاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا یہ بات تو درست ہے۔ لیکن اس کا اصل باعث [illegible] یہی ہے کہ آجکل کے وعظ کرنے والے بھی ایسے ہیں کہ وہ [illegible] درجہ کے دنیادار اور [illegible] اور بدکار ہیں۔ اور ان کے [illegible] وعظ میں نہ کوئی تاثیر ہے اور نہ کوئی لذت ہے اور نہ کوئی کشش ہے۔ برخلاف اس کے رنڈیوں کے ناچ میں خراب [illegible] کے واسطے ایک لذت ہے گو وہ ظاہری ہے اور بدی کی طرف ہے۔ مگر لوگ ایک ظاہری لذت کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ اگر واعظین کے وعظ میں کشش اور لذت ہوتی تو وہ سب کو کھینچکر اپنی طرف لے آتے [illegible]

[illegible] ایمان کریں [illegible] ایک بات بھی نہیں پائی جاتی۔

نادان لوگ کہتے ہیں کہ دعا کی ضرورت کیا ہے [illegible] لوگ نماز [illegible] وغیرہ [illegible] اپنی جگہ ادا کرتے ہیں مگر یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں [illegible] ان کے درمیان [illegible] اندرونی خوبیاں [illegible] ہیں [illegible] ایسے لوگوں کا ذکر [illegible] وہ اوقات ان کے درمیان [illegible] ایسا [illegible] کوئی ذکر [illegible] کے گھر میں پیدا ہوئے تھے اور جن کے کان میں لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا کلمہ پڑ گیا تھا اب گو [illegible] کہ ایک خدا کے ساتھ [illegible] اور تین خدا بناتے ہیں اور مردوں کی پرستش کرتے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) [illegible] دیتے ہیں۔ اسلامی سلطنتوں کا یہ حال ہے کہ [illegible] زیادہ فخر سلطان روم پر کیا جاتا ہے جو رات دن یورپ کی سلطنت سے خوف زدہ رہتا ہے اور بمشکل اپنی زندگی کے دن کاٹ رہا ہے۔ وہ کونسی خوش قسمتی کی بات ہے جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پائی جاتی ہے۔ ہر پہلو سے ان کے حالات پر رونا آتا ہے۔ ایک اہل رائے ان کے حال سے بالکل ناامیدی ظاہر کرتا ہے۔

دشمن بداندیش بصرف عداوت کے سبب ہماری ہر بات اور [illegible] فضل [illegible] اعتراض کرتا ہے [illegible]

[illegible] کی باگ پکڑ لی اور کہا [illegible] ہمارے ساتھ لڑائی کرو [illegible] بادشاہ [illegible] کہ تو ایک [illegible] ہے [illegible] ساتھ لڑائی کریگا فقیر نے جواب دیا کہ میں تیرے ساتھ آدھی رات کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کرونگا۔ بادشاہ نے کہا کہ میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ کہکر وہ واپس چلا گیا۔ غرض دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی تاثیر رکھی ہے۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کرکے دکھا دیتا ہے۔ گذشتہ انبیاء کے زمانہ میں بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی۔ مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اسلام کے واسطے اب یہی ایک راہ ہے جس کو خشک ملا اور خشک فلسفی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائینگی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائینگے۔ نادان دشمن جو سیاہ دل ہے وہ کہتا ہے کہ انکو سوائے سونے اور کھانے کے اور کچھ کام ہی نہیں۔ مگر ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی چاہیے تھی ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ ہر امر حتی الامکان بہت عمدہ بنایا گیا ہے اور ایک خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے۔

ایک مزید خوبی یہ ہے کہ شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵۰ صفحہ میں شامل ہیں

ایک اور مزید خوبی یہ ہے کہ مضامین کی فہرست تیار کر کے ساتھ لگا دی گئی ہے۔

جب میں نے اسکو چھپانا شروع کیا تھا تو پیشتر بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اسکی قیمت پانچ روپیہ رکھونگا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہو گئی اور اس مشتہرہ قیمت پر کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے اسلئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپیہ میں ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے۔ جلد درخواستیں بھیجکر منگا لو کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے

ایک عذر اور شائقین کا

[illegible]

چار روپیہ میں [illegible] براہین احمدیہ کہاں مل سکتا ہے؟

۱- جو صاحب [illegible] براہین احمدیہ کی [illegible] ہماری [illegible] اخبار بدر [illegible] روانہ کر دیں گے انکو براہین احمدیہ صرف چار روپیہ میں دی جاویگی۔

۲- بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ

(الف) دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان سے چندہ بھجوا دیں۔

(ب) سنہ ۱۹۰۶ء کی چندہ بابت جو رقم انکے ذمہ باقی ہے وہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۰۶ء تک بھیج دیں۔

معراج الدین عمر

جن صاحبوں نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب عمر کو خدمتیں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں معہ قیمت [illegible] ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور سے ہی [illegible] ہو سکیگی کیونکہ وہ فہرست لاہور میں [illegible] ہے باقی خریدار بذریعہ [illegible] دفتر بدر سے منگوا [illegible] منیجر بدر

رسوم جاہلیت [illegible] یہ کتاب جناب عمدۃ الافاضل مولوی [illegible] جس میں عرب کی [illegible] و کلام اور رسوم [illegible] زمانہ اسلام [illegible] مشتمل ہیں۔ تفصیل بیان کی [illegible] اس کتاب کی [illegible] خوبیاں تو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں لیکن اتنی بات بتا [illegible] جا سکتی ہے کہ اسبارہ میں اردو میں آج تک کوئی جامع کتاب شائع نہیں ہوئی۔ سر سید مرحوم (خطبات احمدیہ میں) جاہلیت کی بعض رسوم لکھی ہیں لیکن [illegible] اس کتاب میں تمام رسوم جمع کر دی گئی ہیں جسکی مفصل فہرست کتاب کے ساتھ شائع ہوگی یہاں اسکی بعض سرخیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) جاہلیت کے ادیان و عقائد جیسے موحدین۔ یہود و نصاریٰ دہریہ مجوس۔ ستارہ پرست۔ آفتاب پرست و مادہ پرست زنادقہ۔ بت پرست۔ اور صابئین وغیرہ فرقوں کے عقائد کا ذکر ہے (۲) جاہلیت کے مشہور بت۔ بت پرستی کی ابتدا بتوں کی پوجا کا طریق۔ (۳) جاہلیت کے جلسے (۴) جاہلیت کی عیدیں (۵) نکاح کا طریق اور اسکی اقسام (۶) [illegible] (۷) عبادت کا طریق جیسے جاہلیت کی نماز روزہ حج اور عمرہ کی مفصل کیفیت [illegible] طلاق۔ ایلا۔ ظہار۔ اور خلع کا مفصل بیان (۹) قتل چوری اور زنا کی سزا (۱۰) قسامت۔ (۱۱) جاہلیت کے جوئے کی مفصل کیفیت (۱۲) لڑکیوں کو زندہ درگور کرنیکی رسم۔ (۱۳) النسی کی رسم (۱۴) [illegible] کی رسمیں (۱۵) جاہلیت کی آگیں (۱۶) تعریف۔ تقتضیہ [illegible] (۱۷) اتم ورثہ (۱۸) نقشہ (۱۹) تمام عادات (۲۰) خرافات۔ رہبانیت اور تخیلات

ان باتوں کے علاوہ اور سینکڑوں باتوں کا بیان ہے اس کتاب کے دیکھنے سے اسلام کی اصلی خوبی معلوم ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] جاہلیت کی کن کن امور میں اصلاح کی اور [illegible] اسلام [illegible] کیا ہو گو [illegible] بڑی خوبی [illegible] اور عرب جاہلیت کے مشہور [illegible] شاعروں کی کلام [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] مصنف نے [illegible] اس رسم کو ساتھ درج کر دیا [illegible] شائقین [illegible] خصوصاً [illegible]

یہ کتاب [illegible] کاغذ [illegible] کی تقطیع پر چھپنی شروع ہو گئی ہے [illegible] معلوم نہیں ہو سکتی لیکن یہ یقینی ہے کہ [illegible] سو سے زائد ہونگے اسکی قیمت [illegible] ہو گی لیکن حضرات [illegible] درخواستیں بھیجینگے [illegible] معاف ہوگا شائقین اس موقع کو ہاتھ سے نہ دیں۔

المشتہر

[illegible] دار الکتب [illegible] انارکلی متصل کوتوالی لاہور

مراسلات

بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

معظم و مکرم اخیم جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ وہ نظم جو کہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء کے اخبار الحکم کے صفحہ ۲ پر عبد العزیز خاں عزیز مکذب و داغی شاگرد داغ دہلوی مرحوم نے پیسہ اخبار مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۶ء ہفتہ وار کے صفحہ ۴ پر طبع کرائی تھی اور جسکی تکذیب ہمارے معزز بھائی میر قاسم علی صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی ۔ و مصدق نے بہت زور کے ساتھ نظم میں کی ہے۔ اس فقیر کی نگاہ سے گزری جس میں دربارہ پیشینگوئی زلزلہ کاذب کی خوب تکذیب کی ہے۔

قادر ذوالجلال صادق کی تصدیق آج ہی کر دکھلائی ۔ اب بھی اگر عزیز مکذب و داغی اس سے شرمندہ نہوں تو گویا بڑے باحیا ہیں۔ اے عزیز مکذب آج کیا خوب جلد آپ کے اس شعر کی تکذیب بذریعہ زلزلہ خداوند عزوجل نے فرمائی ہے۔ شعر عزیز یہ ہے ۔ ؎

ہے غلط آنے نہیں ہیں زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن

اچھا اب بھی اس افتراء کو چھوڑو گے یا نہیں۔ آج تاریخ ۱۳ جون ہے اور وقت شب ہے اور دس بج کر ۴ منٹ گزرے ہیں کہ ایک سخت دھکہ زلزلہ کا ایسا لگا ہے کہ جس سے مومنوں کے دل تو ضرور دہل گئے ہوں گے اور عزیز مکذب تو ۔ زلزلہ آنا قدیمی بات ہے حادث نہیں کے مصداق ہیں اس سے ان کو کیا غم ہوگا۔

یہاں پر یہ دھکا ٹھیک تخمیناً ۴ منٹ تک رہا ہے۔ میرے بھائی عزیز محمد عبد العزیز احمدی جو کہ اس وقت نماز عشاء پڑھتے ہیں ان کو نماز پڑھنی شروع ہو گئی اور تمام قصبہ کے درخت ہل گئے اور طاؤسوں نے جو کہ درختوں پر بیٹھے تھے پھڑپھڑا لگے۔ گویا ان کے پیر ساختوں پر جمنے مشکل ہو گئے۔ چونکہ قصبہ ہذا میں درخت بہت بہتات سے ہیں اس واسطے پرند ان پر بہت ہوتے ہیں جن کی وجہ سے میں نے اس وقت پرندوں کا ذکر کیا۔ باہر محلہ میں انسانوں کا بھی شور جو کہ زلزلہ کے بارہ میں تھا کچھ کم نہ تھا۔ بلاقی چپراسی دیوانی جو میرے قریب رہتا ہے بمع اپنے اہل و عیال اپنے مکان کی چھت پر جو کہ خام ہے سونے کے واسطے گیا ہوا تھا اور جب زلزلہ کا دھکہ محسوس ہوا۔ تو اپنی اہلیہ سے دہشت ناک آواز سے کہنے لگا ۔ چندو کی ماں رام رام بھج ۔ اور آج ہی ہمارے مخالف ہمارا مذاق اوران کے واسطے صفحہ ۲ الحکم جس میں کہ مکذب و مصدق کے اشعار دربارہ زلزلہ تھے ہم سے طلب کر کے لے گئے تھے۔ امید کہ اس نشان آسمانی سے وہ بھی شرمندہ ہو کر مومن بننے کی کوشش کریں گے اور غور کریں گے کہ کیسے کیسے فتوحات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زلزلہ کی پیشگوئیوں کی ثابت ہو رہی ہیں۔

رقیمہ نیاز
خادم فقیر عبد الرحمان ویٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ
میرٹھ حال رخصتی ۔ بلبھ گڑھ ضلع دہلی ۔

رسید زر

۲۴ مئی ۱۹۰۶ء ۔ عطاء محمد صاحب ۹۰
۲۴ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۱۱ ۔ الٰہی بخش صاحب
۲۴ ۔ ۔ ۔ نمبر ۸۴۸ ۔ نور احمد صاحب مدرس
۲۴ ۔ ۔ ۔ نمبر ۷۱۱ ۔ سردار خاں صاحب
۲۴ ۔ ۔ ۔ نمبر ۲۴۵ ۔ احمد جان صاحب
۲۴ ۔ ۔ ۔ نمبر ۳۹۴ ۔ محمد صدیق صاحب
۲۵ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۷۶۱ ۔ میر عابد علی شاہ صاحب
۲۵ ۔ ۔ ۔ ۔ عبد الکریم صاحب
۲۵ ۔ ۔ ۔ نمبر ۸۱ ۔ قادر خاں صاحب
ماسٹر ضیاء اللہ صاحب قادیان
۲۷ مئی ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۱۱۳۹ ۔ منشی اللہ دتا صاحب
۲۸ ۔ ۔ ۔ نمبر ۵۶۷ ۔ منشی نبی بخش صاحب
۲۸ ۔ ۔ ۔ نمبر ۲۱ ۔ محمد دین صاحب
۲۸ ۔ ۔ ۔ ۔ مہردین احمد دین زمیندار
۲۹ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۴۲ ۔ منشی محمد اعظم صاحب
۲۹ ۔ ۔ ۔ ۔ عبد الرحمان صاحب
۲۹ ۔ ۔ ۔ ۔ شوق محمد صاحب
۳۰ ۔ ۔ ۔ ۔ مولا بخش صاحب
۳۱ ۔ ۔ ۔ ۔ عبد الرحمان صاحب
یکم جون ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۵۸ ۔ نجم الدین صاحب
۔ ۔ ۔ ۔ واحد علی صاحب
۔ ۔ ۔ نمبر ۱۴۳ ۔ قاضی سلطان احمد صاحب
۔ ۔ ۔ نمبر ۴۵۴ ۔ شیخ محمد حسن صاحب
۲ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۳۷ ۔ منشی رحمت خاں صاحب
۳ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۴۴ ۔ عبد الحی خاں صاحب
۴ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈاکٹر فیض احمد خاں صاحب
۷ ۔ ۔ ۔ ۔ مولوی محمد حسین صاحب اجرت اشتہار
۷ و ۸ جون ۱۹۰۶ء ۔ ۔ عبد الخالق صاحب
۔ ۔ ۔ شیخ فتح محمد صاحب
۔ ۔ ۔ ملک شاہباز خاں صاحب
۔ ۔ ۔ نمبر ۱۰۰ فتح محمد صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ محمد یمین صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ نمبر ۵۵۲ ۔ میر اکبر صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۱۴۹ ۔ ......
۱۲ ۔ ۔ ۔ نمبر ۷۹ ۔ مولوی محمد احسن
۱۲ ۔ ۔ ۔ نمبر ۲۷۹ } عبد السبحان امام الدین صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ نمبر ۷۵۶ }
۱۲ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۱۶۸ ۔ فدا علی خاں صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ نظام الدین صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ نمبر ۲ ۔ فضل محمد خاں صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ عبد العزیز صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ نمبر ۷۹۴ ۔ امام بخش صاحب
۱۳ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۳۲۸ ۔ بابو محمد حسین صاحب
۱۳ ۔ ۔ ۔ نمبر ۲۴۴ میاں اعظم صاحب
۱۴ ۔ ۔ ۔ میاں معراج الدین صاحب کونسل جدہ
۱۴ ۔ ۔ ۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ }
۱۴ ۔ ۔ ۔ اجرت اشتہار }
۱۵ ۔ ۔ ۔ محمد سعید صاحب ہوشنگ آباد
۱۶ ۔ ۔ ۔ مدد علی خان صاحب
۱۶ ۔ ۔ ۔ نمبر ۶۶ ۔ ادھم خان صاحب
۱۶ ۔ ۔ ۔ عبد الرحمان صاحب
۱۶ ۔ ۔ ۔ بھائی جان عبد العزیز صاحب
۱۸ ۔ ۔ ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی }
۔ اجرت اشتہار }
۱۹ ۔ ۔ ۔ سلطان احمد اجرت اشتہار }
معرفت شیخ محمد نصیب صاحب }

نمونہ مفت ملتا ہے نمک مستانہ جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج قیمت فی شیشی ۸ر انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرتسر سے طلب کرو۔ پچاس روپیہ انعام ۔ اس صاحب کو دئے جائیں گے جو ہمارے نمک موسیٰ کو معدے کی بیماری کیلئے غیر مفید ثابت کریں۔ قیمت فی شیشی ۸ر انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرتسر ۔ ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہئے ۔ نمک موسیٰ جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے قیمت فی شیشی ۸ر انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرتسر ۔ عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک موسیٰ کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ر انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرتسر ۔

نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلسَّلام اے ہادیٔ راہِ ہُدیٰ
اَلسَّلام اے معدنِ صدق و صفا
اَلسَّلام اے قامعِ کذب و دروغ
اَلسَّلام اے منبعِ نورِ خدا
اَلسَّلام اے دافعِ شرک از جہان
اَلسَّلام اے دافعِ جور و جفا
اَلسَّلام اے ابرِ فضلِ ذوالجلال
اَلسَّلام اے مظہرِ انوارِ ما
اَلسَّلام اے مہدیٔ آخر زماں
اَلسَّلام اے جائے تو دار الشفا
اَلسَّلام اے رہنمائے گمرہاں
اَلسَّلام اے مخزنِ اسرارِ ما
اَلسَّلام اے پیشوا اے مومناں
اَلسَّلام اے قاطعِ زنارِ ما
اَلسَّلام اے مغزِ ہندوستان
اَلسَّلام اے سرورِ اہلِ وفا
اَلسَّلام اے خوئے تو خوئے نبیؐ
اَلسَّلام اے روئے تو شمس الضحیٰ
اَلسَّلام اے موئے تو عنبر فشاں
اَلسَّلام اے روئے تو بدر الدجےٰ
اَلسَّلام اے دافعِ ظلمات و کفر
اَلسَّلام اے شافعِ روزِ جزا
اَلسَّلام اے فخرِ سردارِ رسلؐ
اَلسَّلام اے پس رو تو اولیا
اَلسَّلام اے شمعِ جمعِ آخرین
اَلسَّلام اے یاورِ ہر دو سرا
اَلسَّلام اے کعبۂ انوارِ حق
اَلسَّلام اے قبلۂ اہلِ صفا
اَلسَّلام اے شہرِ دین آباد شد
اَلسَّلام اے بحرِ انوارِ آل
اَلسَّلام اے گلبنِ باغِ نبی
اَلسَّلام اے دستگیرِ دوسرا
اَلسَّلام اے فتنہ را شد پشت خم
اَلسَّلام اے صلح در ارض و سما
اَلسَّلام اے درگہت دار الاماں
اَلسَّلام اے سایۂ لطفِ خدا
اَلسَّلام اے قادیان آراستی
اَلسَّلام اے قاتلِ کفارِ ما
اَلسَّلام اے بیکسان را کس توئی
اَلسَّلام اے دردِ دل ما را دوا
اَلسَّلام اے کانِ عرفان اَلسَّلام
اَلسَّلام اے لعلِ تابان رہنما
از طفیلِ مقدمت مے شد خلاص
عیسیٰ مریم ز الزاماتِ ما
کور چشماں را نظر سوئے سما
مہر از مغرب بیاید بہرِ ما
لیک خورشیدِ جہاں از شرقِ ہند
جلوہ زد از گفتۂ خیر الورےٰ
شپراں را دیدۂ حق بین کجا
نور بینند از در و دیوارِ ما
کے شود منظورِ در درگاہِ تو
کفش بردارے کنم شام و صبا
در دلِ مہجور ہست ایں آرزو
یک نظر کن چشمِ رحمت برکشا

خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر علاقہ چرار شریف
طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی قادیان دار الاماں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رپورٹ جلسہ جماعت احمدیہ ضلع گجرات

چند ہمدردان ملت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت کو پڑھ کر یہ تجویز قرار دی کہ ہر دو ماہ کے بعد ایک خاص مقام پر جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد کیا جاوے جہاں قرب و جوار کے احباب و اصحاب جمع ہو کر اپنی بہتری کی تجاویز و بہبودی کی تدابیر سوچیں اور اپنے میں جو جو نقص ہیں۔ ان کو محسوس کرکے دور کرنے کی کوشش کریں اور آپس میں برادرانہ تعلقات محبت قائم اور رشتۂ اخوت کو مستحکم کرکے آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں داخل ہوں سب سے بڑھ کر یہ کہ اشاعت اسلام وغیرہ مدات کی خاطر چندہ باقاعدہ قائم کیا جائے اور اس کے متعلق پر زور تحریک کی جائے

پچھلے دنوں مقام ہیلاں میں ایک مختصر سا جلسہ ہوا مگر بوجہ نہ ہونے کسی منتظم و مہتمم کے ابتدائی حالت میں رہا۔ اب خداتعالےٰ کے فضل و کرم سے دوسرا جلسہ موضع رتمل تحصیل پھالیہ میں مجی مرحوم ڈاکٹر رحمت علی صاحب غفراللہ کے بھائی پیر برکت علی صاحب کی سعی جمیلہ سے انعقاد پذیر ہوا چوں کہ یہ مقام حضرت نوشہ صاحب علیہ الرحمتہ کے مزار کی وجہ یوں بھی ایک بت کدہ ہے۔ اس لئے خداتعالےٰ کی توحید و جلال کا بالخصوص ذکر کرنے کے لئے ضرور یہ جلسہ یہیں ہونا چاہیئے تھا۔ (بت کدہ میں نے اس لئے کہا کہ بچشم خود بیسیوں آدمیوں کو صف بستہ گوہر شاہ کی قبر پر امت مرحومہ کے ناخلفوں کو سجدہ کرتے دیکھا۔ اللہ اکبر۔ رسول الثقلین کی اُمت اور یہ کرتوت۔ جگر اجگر پھٹ گیا اور چشم پر آب ہوگئی۔ جب یہ رنج وہ دل شکن سین دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ابھی کوئی زلزلہ آتا ہے۔ اور اس مقام کو الٹ دیتا ہے۔ جو لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ ہمیں امام کی کیا ضرورت۔ لوگ بدستور متقی پرہیزگار ہیں وہ اس نظارے کو دیکھیں اور آہ حسرت بھریں) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پیر امام الدین صاحب نے تمام قرب و جوار میں دورہ کرکے اپنے بھائیوں سے شمولیت کے لئے دستخط کرائے اور وہ بار بار سہ بارہ یاد دہانیاں کیں۔ گو تاریخ مقررہ پر اکثر صاحبان نے الکرام اذا وعدوا فایفی والموفون بعہدہم کی تعمیل کرکے نہ دکھائی۔ مگر تاہم کافی بلکہ کافی سے بڑھ کر رونق ہوگئی۔ ان نہ آنے والوں میں سے منشی غلام رسول صاحب کے وعدہ خلافی کو خاص طور سے نوٹ کیا گیا۔ جو سب کی رنجیدگی کا موجب ہوا۔ گو میں اپنے پیارے بھائی پر حسن ظن رکھتا ہوں مگر ان سے کوئی خاص اطلاع عذر کی نہیں پہنچی۔ ایسا طرز عمل اور بھی قابل افسوس ہو جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے آف گجرات باایں ضعف و نحافت و دائمی علالت کے ایسے کوس کا سفر برداشت کرکے دو دن پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی باوجود اپنی بیوی کی خوتیدگی کے اپنے چھوٹے بچے کو کندھوں پر اٹھائے (کیوں کہ وہ ان کے بغیر تنہا نہ رہ سکتے تھے) ایک دن اول پہنچ گئے۔ آپ ایک واعظ خوش بیان ہیں۔ اور آپ کا وعظ شرک و بدعت کی تردید سے لبریز بعض لطائف کے سبب مزا دے جاتا ہے۔ امید ہے کہ جماعت کی توجہ سے ان کی خانہ آبادی ہو جائے۔ تو پھر وہ آزاد ہو کر خداتعالےٰ کے دین کی خدمت ادا کر سکیں گے اور قاضی صاحب کے مضامین احمدی گوجراتی کے نام سے تو دو تین سالوں سے الحکم بدر کے ناظرین دیکھتے ہیں ان سے انٹروڈیوس کرنے کی ضرورت نہیں۔

جمعہ ۸۔ جون ۱۹۰۶ء کو دوپہر تک رتمل۔ ہیلاں۔ دہیر وغیرہ ذلک سے احباب آگئے۔ خطبہ سے پہلے قاضی صاحب نے یا ایہا الذین امنوا لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وہم لا یسمعون۔ پر چند منٹ تقریر دلپذیر کی۔ اور گوش دل سے سننے کی ہدایت کی۔ ورنہ ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذی لا یعقلون کا زجر

موجود ہے۔ خطبہ حافظ وزیر آبادی نے پڑھا آپ نے قل عمرین ع ۱۴ کا وعظ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم سے شروع کیا۔ دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے۔ اس بات کی چند مثالیں دے کر موجودہ نسل کو ان کے خلائف قرار دیتے ہوئے جتایا کہ موت سر پر کھڑی ہے پس دوڑو اور جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ ایک مرتبہ نہر پر پانی کے لئے اپنی کوشش اور جنت (جس کا رتبہ آسمان و زمین سے بڑا ہے) کے لئے یہ سستی۔ یہ زمین متقیوں کے لئے ہے۔ جن کی یہ صفات ہیں۔ خوش حالی و تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں یہاں پر آپ نے انفاق فی سبیل اللہ کے ثواب و برکات کے متعلق بہت سی آیتیں مثل مثل الذین ینفقون اموالہم کے سنائیں۔ وہ اسی زمانہ کی طرف اشارہ ہے پس تم بیعت کے اقرار پر نظر کرکے ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم آلخ پر پورا پورا عمل کرکے دکھاؤ۔ پھر والکاظمین الغیظ پر کچھ تقریر کی۔ اور اخیر پر ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین پر اسے ختم کیا اور ہمت سے کام لینے کی تاکید کی۔ بعد از نماز جمعہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ قرآن شریف سے افتتاح ہوا۔ بعد ازاں قاضی صاحب نے اپنی تقریر مسئلہ خیرات پر سامعین کی رعایت کے خیال سے پنجابی زبان میں شروع کی۔ پورے سوا دو گھنٹے تک آپ نے نہایت بسط سے اس کے تمام پہلوؤں کو دکھایا۔ یہ تقریر علیحدہ چھپیگی۔ فی الحال اس کے عنوان بطور خلاصہ بتائے جاتے ہیں (۱) جنت الذین ینفقون فی السراء والضراء کے لئے ہے (۲) جو سونا چاندی دباتے اور فی سبیل اللہ خرچ نہیں کرتے ان کے لئے عذاب ہے۔ ترش روئی کے سبب ماتھے پر داغ اور بے رخی کے سبب پہلو پر اور پیٹھ پھیرنے کے سبب پشت پر داغ لگایا جائے گا۔ ایسا ہی جو بخل اختیار کرتے اور لوگوں کو بھی بخل کی تحریک کرتے اور خدا کے انعام چھپاتے ہیں۔ ایسے کافروں کے لئے عذاب ذلت ہے۔ (۳) قارون کا حال قرآن کریم سے اور اس کا انجام۔ باغ والوں کا قصہ (سورہ نٓ) (۴) دولت مندی بخیلوں کے لئے وبال جان ہے۔ انما یرید اللہ لیعذبہم بھا فی الحیٰوۃ الدنیا۔ (۵) دولتمند کئی نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے (۶) خدا کے دین میں پہلے اس اذلنا بادی الرای ہی داخل ہوتے ہیں (۷) دینے کے قواعد۔ منّ۔ اذی۔ ریا۔ خبیث شے سے خالی ہو۔ فقر سے مت ڈرو۔ کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے۔ محض ابتغاء وجہ اللہ ہو (۸) غیر ارتہ کے مصاحبت۔ مستحق غیر مستحق کی تمیز۔ سوال کرنا ایک ذلت ہے۔ (۹) تمام باتوں سے بچنے کے لئے اپنے امام موعود کے پاس بھیجدے نہ ریا نہ منّ نہ اذیٰ نہ مستحق و غیر مستحق کا جھگڑا ہے۔ جب نقود ایمان سپرد کر دئے تو یہ نقود تسلیم کرنے میں کیا تامل ہے؟ (۱۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چندہ وصول کرتے۔ اس وصول کرنے کا قرآن میں (۱۱) منافقین کے اس چندہ کی نسبت اعتراضات (۱۲) چندے کو چٹی سمجھنے والے اور موجب قربات جاننے والے دو فریق زمانہ نبوی میں (۱۳) جنگ تبوک کا حال حضرت ابوبکر و عمر۔ عثمان رضی اللہ عنہم کی مالی جانی امداد۔ ابوعقیل انصاری کا قصہ غرض یہ تقریر بلحاظ علے طرز استدلال دلکشی بیان و جامعیت و مانعیت کے قابل قدر تھی۔ بعد نماز عصر چھ سات رزولیوشن پاس ہوئے اور سب بھائیوں نے اقرار کیا کہ ہم نماز اپنے اول وقت پر باجماعت ٹھہر ٹھہر کر ادا کر لیں گے اور جمعہ کے لئے کاروبار دنیاوی چھوڑ کر بالضرور مسجد میں حاضر ہو جائیں گے اور اپنے گھر کی مستورات کو نمازی بنانے میں خاص کوشش کریں گے (۲) چندہ خاص اہتمام سے باقاعدہ بھیجیں گے۔ چنانچہ قاضی صاحب کی تقریر کے انجام پر ۱۲ روپیہ کے قریب چندہ جمع بھی ہو گیا تھا (۳) ایک دوسرے کی ہمدردی شادی و غمی تجہیز و تکفین و جنازہ کے لئے چار چار پانچ پانچ کوس سے بھی بشرط ضرورت کاروبار چھوڑ کر حاضر ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ بعض جگہ ایک دو آدمی احمدی ہوتے ہیں اور مخالف ان کی چارپائی تک اٹھانے کے روادار نہیں ہوتے۔ اتباع رسم و رواج ایسے مواقع پر چھوڑ کر محض سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں گے۔ رشتہ درمیان آپس میں کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔

عشاء کے وقت حافظ صاحب کا عام وعظ ہوا۔ رکوع تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ والا تھا شرک و بدعت کی پورے طور سے تردید کرتے ہوئے حضرت امام الزمان علیہ السلام کی صداقت و دجال وغیرہ کی حقیقت بیان کی گئی۔ جو پسند ہوئی۔ صبح قاضی صاحب نے بعد نماز فجر قل ھو اللہ پر ایک لطیف تقریر کی اور اسے ثلث القرآن کہنے کا سبب بتاتے ہوئے ایک لطیفہ بیان کیا کہ ملاں کا خیال ہے۔ جو عیسےٰ علیہ السلام کے صفات ہیں۔ ان کے رد سے یہ سورۃ ان پر صادق آتی ہے۔ جو بڑی بھاری غلطی ہے۔ موضع رجوعہ میں جہاں پچھلے دنوں ایک بھاری جماعت تھی اور اب بوجہ نہ ہونے کسی اہتمام کنندے کے کچھ سستی جا رہی تھی ایک مسجد کی بنا کی تحریک کی گئی کیونکہ پہلی مسجد سے مخالفین روکتے ہیں۔ یہ تجویز بھی بہت زور لگانے کے بعد منظور ہوئی اور آئندہ جلسہ بھی اگست کو وہیں قرار پایا۔ پیر صاحب نے دعوت و مہمان نوازی کا انتظام یعنی اپنی میزبانی کے فرائض کو بوجہ احسن ادا کیا۔ اور تمام خرچ للہ اٹھایا میں چاہتا ہوں کہ تمام اضلاع میں ایسے ہی جلسے ضرور ہوا کریں۔ پھر امید ہے کہ عبدالحکیم ایسوں کو بے ہودہ اعتراضات کا موقعہ نہ ملیگا۔

سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع گوجرات

۱۱۔ جون ۱۹۰۶ء

التماس

اگر کسی صاحب کے پاس پیارے حضرت چودھری اللہ داد خاں صاحب مرحوم طیب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ کی تصویر الگ یا گروپ میں ہو تو وہ براہ عنایت و مہربانی عاجز کے پاس ارسال فرماویں بعد نقل اصل بمعہ ایک کاپی نقل کے واپس ارسال ہوگی۔

عاجز ابوسعید عرب از **قادیان**

نماز جنازہ

مستری نصیر محمد صاحب ساکن شہر رڑکی اس عالم فانی سے انتقال کر گئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں۔

محمد حیات اپر کلاس از رڑکی کالج

کتب برائے فروخت

چند کتابیں کسی دوست کی اس جگہ بغرض فروخت موجود ہیں۔ جو رعایتی قیمت پر مل سکتی ہیں اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو تو راقم سے خط و کتابت کرکے فیصلہ کر سکتے ہیں کتابیں یہ ہیں۔ روضۃ الصفا۔ فتوحات مکیہ۔ حیٰوۃ الحیوان اغانی۔ رضی شرح شافیہ۔ رضی شرح کافیہ۔ عنترہ بن شداد اعجاز خسروی۔ بہار عجم۔ محمد علی از قادیان

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

اناجیل کی بے اعتباری

یورپ کے محققین کی مہربانی سے آئے دن انجیلوں کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا مصر یا بابل یا شام کے کھنڈرات میں سے نکلتا رہتا ہے۔ معلوم نہیں بیچاری انجیل کی قسمت کیسی تھی۔ جو شہروں کے تباہ ہونے کے ساتھ ہی تباہ ہوگئی اور اب انیس سو سال کے بعد اس کے پھٹے اور پراگندہ اوراق نکلنے شروع ہوئے ہیں کیا یہ کتاب بھی دنیا میں کسی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جانے کے لائق ہو سکتی ہے۔ ذیل میں ہم ایک تازہ انجیل کا ذکر چھاپتے ہیں جو کہ ایک دوست نے ارسال فرمایا ہے۔

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ذیل میں سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور سے ایک مضمون ترجمہ کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں یہ مضمون اس حال کا چھپا ہے۔ جس سے عیسائیوں کی گمراہی اور ضلالت پر روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ خود مضمون ہی سے معلوم ہوگا۔ کہ بڑے بڑے پادریوں میں اس سے بہت کھلبلی پیدا ہوگئی ہے۔ یہ لوگ ہمارے جائز اعتراض پر کہ ان کے پاس اصلی انجیل نہیں ہے۔ بہت کچھ بے جا طور پر ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش بے فائدہ کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے ہاتھوں سے "ایک گم شدہ انجیل" کے عنوان سے مضامین لکھ کر اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہیں۔ میں وہ مضمون پیش کرتا ہوں اور آپ کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے معزز ناظرین اس طرف توجہ مبذول فرماویں کہ اس قسم کے مضامین جو اخباروں میں چھپتے رہتے ہیں ان کو یکجا طور پر اکٹھا کرنے کی سعی فرماویں۔ اور پھر وہ سب مضامین ایک کتاب کی صورت میں یکجائی طور پر چھپوائے جائیں میری ناقص رائے میں اس سے کسر صلیب میں بہت کچھ مدد ملے گی۔

ایک گم شدہ انجیل

حضرت مسیح کے ایک وعظ کے ٹکڑے کا دریافت کیا جانا ڈیلی میل لکھتا ہے کہ یہ بات کہ ڈاکٹر بی۔ پی گرنفیل اور ڈاکٹر اے۔ ایس ہنٹ صاحبان نے مشتہر کی ہے کہ ایک گم شدہ انجیل کا ٹکڑہ جنوبی مصر کے ایک مقام مسمٰی آکسیرنکس میں پایا گیا ہے۔ پادریوں کے حلقے میں سخت گھبراہٹ پیدا کر رہی ہے کیونکہ یہ ٹکڑا مسیح کے ان اقوال سے جن میں جدید ملے ہیں۔ بہت کچھ ملتا جلتا ہے۔ ڈیلی میل کے ایک وکیل نے خود اس ٹکڑے کو کوئنز کالج آکسفورڈ میں ملاحظہ کیا ہے۔ یہ ایک قسم کے لکھنے کے چمڑے کا چھوٹا سا ٹکڑہ ہے۔ کرم خوردہ اور سولہ صدیوں کی مدت دراز گذار کر زرد شدہ ہے۔ لیکن ابھی تک بالکل صاف صاف پڑھا جا سکتا ہے۔ تحریر بہت ہی باریک ہے لیکن یونانی حروف کا اور ابتدائی حروف کا سرخ رنگ بالکل واضح ہے۔ ڈاکٹر گرنفیل صاحب کا قول ہے کہ یہ یقیناً ان اناجیل کا حصہ نہیں ہے۔ جو اب مروج و سائر ہیں۔ لیکن میں اس کی مذہبی حیثیت کو پیشوایان مذہب پر چھوڑتا ہوں۔ علمی رو سے یہ ٹکڑہ بہت اچھی طرح سے لکھا ہوا ہے۔ اس صفحے پر کوئی قریباً تین سو لفظ ہیں۔

اس کا آغاز ایک تقریر کے وسط سے شروع ہوتا ہے۔ یسوع اور اس کے شاگرد ایک ہیکل میں داخل ہوئے ہیں اور وہاں ایک فریسی سے دوچار ہوتے ہیں جو ان کو اس لئے ڈانٹتا ہے کہ وے وضو کے بعض حصے کو عمل میں نہیں لائے۔ یسوع فریسی سے پوچھتا ہے کہ اس نے کیا کیا ہے اور اس کے جواب میں وہ وضو کے بارے مسائل کو بیان کرتا ہے یہ بات ہمارے لئے بہت دلچسپی کی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی کوئی سند ایسی نہیں ملی ہے جیسا کہ فریسی بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد یسوع بڑے زور سے مگر فصیح لفظوں میں [illegible] ظاہری صفائی کی تردید کرتا ہے۔ [illegible] شاگردوں نے زندگی کے پانی سے وضو کیا ہے ایک اور نیا امر جو اس ٹکڑے سے ظاہر ہوتا ہے ہیکل کے ایک حصے کا [illegible] کہتے تھے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اس کا پہلے کبھی ذکر نہیں تھا۔

آکسیرنکس میں ایک دفعہ خانقاہیں تھیں جن میں چار ہزار راہب رہا کرتے تھے اور ہر دو ڈاکٹر صاحبان وہاں مٹی کے ڈھیروں میں کام کر رہے ہیں۔ جو ایک دفعہ اس شہر کے طومار خاک ہیں۔

مرسلہ عاجز منشی اللہ دتا [illegible]

امریکہ۔ امریکہ کے انگریزی اخبار [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی علی منعی جو الجیریا کے باشندے اور [illegible] کے [illegible] ہیں۔ شہر [illegible] واقعہ ضلع متحدہ امریکہ میں ایک جامع مسجد کی تعمیر کے لیے کوشش کر رہے ہیں تاکہ وہاں کے ۸۰۰ مسلمانوں کے لیے ایک جامع اسلامی تنظیم کریں۔ حاجی صاحب ان کو دین اسلام کے اصول اور انگریزی زبان کی تعلیم بھی دیں گے۔

ممالک عثمانیہ کی خبریں

سلطان روم نے علمی وجوہ کے ۶۰ تعلیم یافتہ لڑکوں کو دنیا کے اعلیٰ درسگاہوں میں [illegible] کہ وہاں علوم عالیہ کی تحصیل ختم کر کے اپنے ملک میں علمی اصلاح سالفہ سے آراستہ ہو کر واپس آئیں۔ ان کی ترتیب حسب ذیل ہے۔ جرمنی میں ۱۵۔ انگلستان ۱۴۔ فرانس ۱۲ امریکہ ۴۔ بلجیم ۲۔ جاپان ۸۔ آسٹریا ۴۔

سلانیک۔ عثمانی حکومت نے شہر سلانیک میں ایک بڑے طبی کالج کھولنے کا قصد کیا ہے۔ اس کالج میں علم طب کے ۲۴ قسموں کا درس دیا جائے گا

فلورینہ۔ سلطان روم ایک عالی شان شفاخانہ شہر فلورینہ میں بنوانے والے ہیں۔ جو بہت جلد تعمیر ہوگا۔

بصرہ۔ بصرہ میں سلطان نے ایک مدرسہ بننے کا حکم دیا ہے اور چونکہ ان اطراف کو مدرسہ کی سخت ضرورت ہے لہذا لوازم تعمیر کے بہت جلد فراہم کر دینے کا حکم صادر ہوا ہے شہر [illegible] واقع صوبہ [illegible] میں بھی ایک مدرسہ بننے والا ہے۔

قوصوہ۔ گورنمنٹ ٹرکی نے ایک کمیٹی اس لئے قائم کی ہے کہ صوبہ قوصوہ میں اشاعت علوم و تعمیم مدارس کے لئے جو ضروری وسائل درکار ہیں ان کی رپورٹ کرے

حدیدہ۔ برف کا ایک بڑا کارخانہ حدیدہ واقع [illegible] میں کھلا ہے۔ جو بڑے بڑے کارخانوں سے عظمت میں ملتا جلتا ہے۔

حربیہ عثمانیہ۔ جو جہاز کہ ترسانہ (کارخانہ جہاز سازی) واقع قسطنطنیہ میں زیر تعمیر تھے وہ طیار ہو گئے اور جن توپوں کی طیاری کا کارخانہ کراپ کو سلطان کی گورنمنٹ نے حکم دیا تھا۔ ان میں بھی بعض طیار ہو گئیں۔ منیجر کارخانہ نے گورنمنٹ کو خبر دی ہے کہ بالکل نئے طرز کی بھاری توپوں کی ایک تعداد طیار ہے۔

صامورا۔ صوبہ صامورا کے مسلمانوں نے صوبہ مذکور کے فقرا و مساکین کی اعانت کے لئے ایک خیراتی انجمن قائم کرنے کا قصد کیا ہے۔

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرا دیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اپنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماویں۔ بلکہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا کارخانہ یہ ہے جس کی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے۔ اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر محمد حسین طبیب۔ احمد آبادی مہتمم کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اوّل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸؍

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے۔ کیوں کہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے۔ دانت میں بس ایک دفعہ لگائیے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہو صرف ۴؍

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ پڑھ چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے کیا تماشا کی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں ایسے کمزوروں کیلئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶؍

المشتہر حکیم سردار حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ۔
مقام بلب گڑھ ضلع دہلی۔

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ۔ ۔ چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت ۔ ۔ ۔ دفتر البیان لکھنو
زبان ۔ ۔ ۔ عربی مع اردو ترجمہ

نوٹ۔ یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور ہے قیمت تھی سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے۔ ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں۔ ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں۔

(درخواستیں باجازت ویلیو آنی چاہئیں)

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر۔ روزانہ اخبار عام لاہور

ضیاء الاسلام

اگر اب تک آپ نے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس میں محاسن اسلام کے متعلق ایسے زبردست فلسفیانہ مضامین ہوتے ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد نہ تو مخالفین کی تحریرات سے کوئی مسلمان متاثر ہو سکتا ہے اور نہ مخالفوں کو ہی اس کے جواب کی ہمت ہو سکتی ہے اس کے مقاصد یہ ہیں کہ مغربی سائنس اور جدید فلسفہ کے جو حملے اسلام پر ہو رہے ہیں انکی تردید نہایت متانت اور عقلی دلائل سے کرنا اور اسی سائنس و فلسفہ سے صداقت اسلام ثابت کرنا آریہ اور عیسائی حضرات کے بیہودہ الزامات کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی نہایت ہی مہذب و رنگین پیرایہ میں دور کرنا اسلام کی برکات اور خوبیاں اور جملہ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنا سلف صالحین کے حالات سے قوم میں نئی روح پھونکنا آخری حصہ میں علم دوست حضرات کی دلچسپی کیواسطے اخلاق۔ تمدن تاریخ۔ معاشرت۔ صنعت و حرفت کے مضامین لکھنا۔ غرضیکہ یہ رسالہ ہر حیثیت سے قابل قدر ہے۔ ہر عربی مہینہ کی ٹھیک پندرہ تاریخ کو [illegible] ۵۰ صفحہ کے حجم کے ساتھ شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ عہ طلباء و واعظین سے عہ معہ محصول پیشگی پورا چندہ ادا کرنیوالے حضرات کو تاریخ جنگ روس و جاپان ہر دو حصہ قیمتی عہ مفت۔

المشتہر۔ منیجر ضیاء الاسلام۔ مرادآباد

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اسقدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھربار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی چھا جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سُست اعضاء کے اندر گھس کر اسکو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کرکے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی ہی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جاوے۔ مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلا۔ برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت۔

ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد۔ کونین۔ ڈائمیانہ۔ کوکا نکس۔ دامیکا۔ سنہا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سُستی۔ رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی بکس ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ (ڈیڑھ روپیہ)

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ یہ ہے۔ **منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات**

نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا	نوائے دلکش تحقیق حق ہر دم میں گاتا ہوں	خدایا بار ور کر شاخ نخل آرزوئے دل	تری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں

کا

خاص طاقت [illegible]

یاقوت - مروارید - شاخ مرجان - زہر مہرہ خطائی - یشب - کہربا - ورق نقرہ - کیوڑہ و گلاب - سیب و صندل

وغیرہ وغیرہ کا

لاجواب مرکّب

مفرّح دلکشاء

یہ اُن قدردانانِ ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے جن کو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مفرّح عنبری کی طفیل واپس ملی ہے اور جو اس موسم میں بوجہ شدّت گرمی مفرّح عنبری کا بدل چاہتے ہیں کیونکہ مفرّح عنبری کے استعمال کا موقع بہ سبب گرم ادویہ مثل مشک اور زعفران وغیرہ کے ۱۵ اگست کے بعد نصف مئی تک ہوتا ہے البتّہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی حرج نہیں۔

مفرّح دلکشاء کا نرخ نامہ حسب ذیل ہے

قیمت	قیمت	قیمت	قیمت
ایک ڈبیہ تین روپے (۳؎)	تین ڈبیہ آٹھ روپے (۸؎)	چھ ڈبیہ پندرہ روپے (۱۵؎)	ایک درجن ستائیس روپے (۲۷؎)

مفرّح دلکشاء میں خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں جو آپ سالہا سال سے مفرّح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آتے ہیں اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کرکے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے کسی قدر موجبی عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرّح عنبری تو سردیوں میں اور مفرّح دلکشاء گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے۔

مفرّح دلکشاء جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اس کی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک ٹھنڈک۔ سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلیٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت و تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدائے خالق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ ضعف، بے چینی، دل کا دھڑکنا، گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا، سانس کا پھولنا، پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے۔

مفرّح دلکشاء وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ، تبخیر معدہ، شکم کی جلن، جریان، رقّت و سرعت، کثرت احتلام، سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب، تقطیر البول دیرینہ و مزمن سوزاک غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کے لئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے۔

مفرّح دلکشاء یہ وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اس لئے امیروں، وزیروں، نوابوں، رئیسوں، جاگیرداروں، ججوں، وکیلوں، تحصیلداروں، منصفوں، مدرسوں، پولیس و فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلبہ یا جنکو صحت کی قدر ہے اس بیش بہا تحفہ کو ہر دم اپنی جیب میں حفاظت کیساتھ رکھنا چاہئے جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے۔

مفرّح دلکشاء چونکہ اکثر نباتی اور معدنی تریاقات و سرد جواہرات کا مرکب ہے اس لئے تمام وبائی امراض یا موسموں یا ان جگہوں میں جہاں طاعون ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو خدائے کریم کی فرماں برداری کیساتھ اس کا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کیلئے واجب اور لازمی ہے حفظ ماتقدم کیطور پر اس سے بڑھ کر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے۔

مفرّح دلکشاء حکماء اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزاء سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کیلئے عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جنکا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانے کا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ابتری حالت ہو گئی ہو انہیں بلا تردّد و بلا تامل فوراً اس کو آزما کر استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔

مفرّح دلکشاء سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کیساتھ کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو یا کسی قدر صدمہ چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قُویٰ مضمحل ہو گئے ہوں۔ انہیں ضرور اس کے استعمال سے بفضلہ صحت حاصل کرنی چاہئے۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرّح عنبری و مفرّح دلکشاء کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

13 JUL 06
QADIAN

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم [illegible] لہ

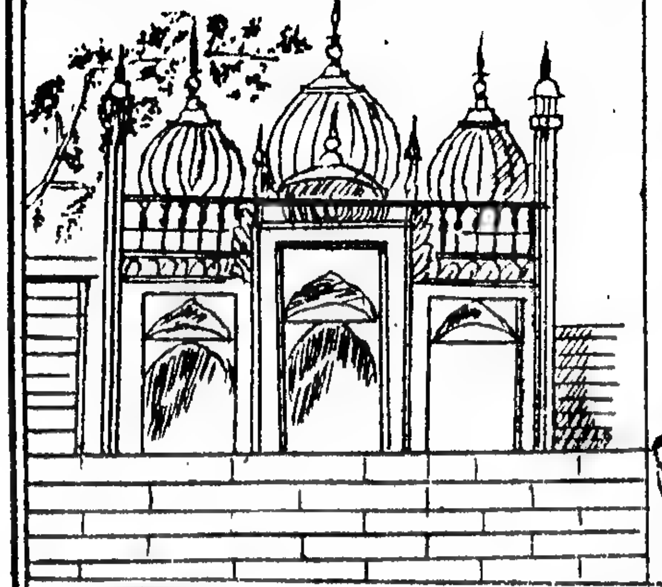

بدر

BADR – QADIAN

منتظر خوشباش کامد دلستاں | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

نمبر ۲۶-۲۷-۲۸

سلسلۃ القدیم جلد ۵

۱۹ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ ۔ ساون [illegible] ۱۲ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ لوہم یا تو گر آئی چہ قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

الیان ریاست و گورنمنٹ عنٹہ

معاونین درجہ اول جنکو ۱۰ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ۵

معاونین درجہ دوم جن کو ۶ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۳

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۳ جو صاحب تاریخ اجرائے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کر دینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونے کے پرچہ کیواسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

... عہ ... افریقہ ... صہ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت ماست
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ ربی انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - معذرت - اخبار قادیان -
صفحہ ۳ - ڈائری -
صفحہ ۴، ۵، ۶ - حربہ آسمانی
صفحہ ۷ - اخبار کے مشکلات - رسید زر
صفحہ ۸ - تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام
صفحہ ۹، ۱۰ خدا کے نبی کی بے اصول مخالفت
صفحہ ۱۱ - ضرورت الامام
صفحہ ۱۲، ۱۳ ایک سکھ نے باوا نانک علیہ السلام کا مذہب اختیار کر لیا
صفحہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - اشتہارات

بدرِ مسیح

۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۲- جولائی ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

ماہ جولائی ۱۹۰۶ء

۱- ادعونی استجب لکم۔

ترجمہ۔ مجھ سے دعا مانگ مین قبول کرون گا

(۲) انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔

ترجمہ۔ مین فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا

شب ماقبل ۸- جون ۱۹۰۶ء۔ میرا لڑکا مبارک احمد سلمہ کی شدت عوارض کی وجہ سے سخت تکلیف مین رہا اور شدت خارش مین اپنے بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا اور نیند نہین آتی تھی۔ اور سخت اضطراب اور گھبراہٹ تھی۔ اس وقت مینے اس کے لئے دعا کی۔ ابھی مین دعا مین مشغول ہی تھا کہ کشفی حالت مجھ پر طاری ہو گئی اور دیکھا کہ مبارک احمد کے بستر پر چھوٹے چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور ہیں اور اس کو کاٹ رہے ہیں تب ایک شخص نے وہ سب جانور بستر پر سے اٹھا کر ایک چادر مین باندھ دئے اور کہا کہ ان کو پھینک دو۔ پھر کشفی حالت جاتی رہی اور مین نے دیکھا کہ لڑکا آرام مین آگیا اور تکلیف کا نام ونشان نہ رہا اور آرام سے سو گیا اور صحت یاب ہو گیا

فالحمد للہ علیٰ ذالک

معذرت

معزز ناظرین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار بدر دو ہفتہ غیر حاضر رہا جس کی وجہ کسی قدر پرچہ ۲۵ مین عرض کی گئی تھی اور بعض اور وجوہات بھی ہوئے جن کے ذکر کی ضرورت نہین ان دو پرچون کی کمی پوری کرنے کے واسطے تین چار ہفتوں کے اخبارات مین زائد صفحے بڑہائے جائین گے چنانچہ یہ پرچہ بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے۔ ایسا ہی بعض وجوہات اس قسم کے پیدا ہوتے رہے ہیں کہ گذشتہ چند پرچون مین ترتیب مضامین کی طرف کافی توجہ نہین ہوئی اور نیز کثرت اشتہارات کے سبب بعض اشتہار متن مین آگئے۔ چون کہ کارخانہ کا مطبع یعنی چھاپنے والی کل ایک ہی ہے۔ اس واسطے زائد اوراق لگانے کا انتظام جلدی سے نہ ہو سکتا تھا اور بعض دوستون کو شکایت کا موقعہ ملا۔ لیکن اب ان سب باتون کا انتظام کیا گیا ہے۔ اشتہارات کے صفحے جدا کر دئے گئے ہین وہ متن مین نہیں آئین گے اور مضامین کی طرف بھی خاص توجہ کی گئی ہے۔ البتہ کاغذ کے واسطے بہ سبب سودیشی کے بہت عمدہ انتظام نہیں ہو سکا۔ یعنی چکنا کاغذ نہیں ملا۔ تاہم مین اس کوشش مین ہوں کہ اگر چکنا تھوڑا ہی مل جاوے۔ تو کم از کم الہامات ڈائری اور درس قرآن کے واسطے چکنا کاغذ استعمال کیا جائے اور باقی مضامین کے واسطے یہی کاغذ ہے۔ امید ہے کہ معزز ناظرین یہ چند روزہ بے قاعدگی کارخانہ کو معاف کریں گے۔ کاغذ کے واسطے مین نے ایک معزز دوست میر منشی محمد مقبول صاحب کی معرفت بہت کوشش کی کہ لکھنؤ سے اکٹھا مل جاوے مگر باوجود منشی صاحب کی بہت سعی کے کارخانہ لکھنؤ پیپر نے عذر کیا کہ بہ سبب سرکاری کام کے ہم کئی ماہ تک آپ کو کاغذ نہین دے سکتے۔

مینیجر

درس قرآن شریف۔ سورہ فتح کی تفسیر جو بدر مین لکھی جاتی تھی پوری ہو چکی ہے اور اب مین نے سوچا ہے کہ آخری پارہ قرآن شریف کا پڑھنے مین بہت آتا ہے۔ ہر نماز مین عموماً آخری پارہ کی سورتین پڑہی جاتی ہیں۔ لیکن اس پارہ کی کوئی تفسیر اپنے سلسلہ میں کسی نے شائع نہیں کی۔ لہٰذا بدین آخری پارہ کی تفسیر شروع کی جائے گی اور ہر پرچہ مین دو صفحے صرف تفسیر کے واسطے خاص کئے جاوینگے جو وقت ضرورت علیحدہ بھی ہو سکین گے یہ تفسیر انشاء اللہ اگلے نمبر سے شروع ہو گی۔

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے تین چار روز سے نماز ظہر و عصر کے وقت مسجد مبارک مین تشریف لا سکتے ہین۔ آپ کی خدمت مین ایک پادری صاحب کا خط آیا ہے جو ظاہر کرتے ہیں کہ محض حضور کی تعلیم کے ذریعہ سے اُن پر عیسوی مذہب کا بطلان ثابت ہو گیا ہے۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ مین روزانہ ہوتا ہے۔

۳۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بتقریب موسمی تعطیلات کے ۱۵- جولائی کو اکیس یوم کیواسطے بند کیا جاوے گا۔

دعا مدد۔ چونکہ اس خاکسار کا سالانہ امتحان پولیس ٹریننگ سکول عنقریب ہونیوالا ہے اس لئے ملتجی ہون کہ بذریعہ اخبار گوہر بار بدر کے احمدی احباب سے درخواست دعا کامیابی کراوین۔ عین عنایت ہوگی۔

خاکسار قطب الدین احمد احمدی ڈپٹی انسپکٹر لائن پولیس پٹیالہ

ڈائری

القول الطیب

⁂

ایک فرقہ مذہبی کا ذکر آیا کہ وہ صرف چند باتوں کے ترک پر زور دیتے ہیں اور بس۔ فرمایا۔ یہ تعلیم ناقص ہے صرف ترک سے وصول نہیں ہوتا کیونکہ ترک مستلزم وصول نہیں۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ ایک شخص نے لاہور جانا ہے اور گورداسپور نہیں جانا۔ صرف اتنے سے کہ وہ گورداسپور نہیں گیا۔ یہ امر حاصل نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ لاہور پہنچ گیا ہے۔ ترک معاصی اور شے ہے۔ اور نیکیوں کا حصول اور قرب آلہی دوسری شے ہے۔ عیسائیوں نے بھی اس معاملہ میں بڑا دھوکا کھایا ہے۔ اور اسی واسطے انھوں نے کفارہ کا غلط مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ کہ یسوع کے پھانسی ملنے سے ہمارے گناہ دور ہوگئے۔ اول تو یہ بات ہی غلط ہے۔ کہ ایک شخص کا پھانسی ملنا سب کے گناہ دور کر دے۔ دوم اگر گناہ دور بھی ہو جاویں۔ تو صرف گناہ کا موجود نہ ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے۔ بہت کیڑے مکوڑے اور بھیڑ۔ بکریاں دنیا میں موجود ہیں۔ جن کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ لیکن وہ خدا تعالےٰ کے مقربوں میں سے نہیں شمار ہو سکتے اور ایسا ہی کثرت سے اس قسم کے ایسے ہی وہ لوگ لوگ موجود ہیں۔ جو کوئی گناہ نہیں کرتے نہ چوری نہ زنا نہ جھوٹھ نہ بدکاری نہ خیانت لیکن ان گناہوں کے نہ کرنے کے سبب وہ مقربان آلہی میں شمار نہیں ہوسکتے۔ انسان کی خوبی اس میں ہے۔ کہ وہ نیکیاں اختیار کرے اور خدا کو راضی کرنے کے کام کرے اور معرفت آلہی کے مدارج حاصل کرے۔ اور روحانیت میں ترقی کرے اور ان لوگوں میں شامل ہو جاوے۔ جو بڑے بڑے انعام حاصل کرتے ہیں۔ اس کے واسطے قرآن شریف میں دونوں باتوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک ترک گناہ اور دوم وصول قرب آلہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ابرار کی دو صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کافوری شربت پیتے ہیں۔ جس سے گناہوں کے جوش ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور پھر زنجبیلی شربت پیتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالےٰ کے راہ میں مشکل گھاٹیوں کو طے کرتے ہیں وہ آیت کریمہ اس طرح سے ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا۔ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا۔ یُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا۔

ایسے لوگ جو خدا میں محو ہیں۔ خدا نے ان کو وہ شربت پلایا ہے۔ جس نے ان کے دل اور خیالات اور ارادات کو پاک کر دیا۔ نیک بندے وہ شربت پی رہے ہیں۔ جس کی ملونی کافور ہے وہ اس چشمہ سے پیتے ہیں۔ جس کو وہ آپ ہی چیرتے ہیں اور میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ کافور کا لفظ اس واسطے اس آیت میں اختیار فرمایا گیا ہے کہ لغت عرب میں کفر دبانے اور ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انہوں نے ایسے خلوص سے انقطاع اور رجوع الی اللہ کا پیالہ پیا ہے کہ دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی ہوگئی ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ تمام جذبات دل کے خیال سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور جب دل ان نالائق خیالات سے بہت ہی دور چلا جاوے اور کچھہ تعلقات ان سے باقی نہ رہیں۔ تو وہ جذبات بھی آہستہ آہستہ کم ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ نابود ہو جاتے ہیں۔ سو اس جگہ خدا تعالےٰ کی یہی غرض ہے اور وہ اس آیت میں یہی سمجھاتا ہے۔ کہ وہ اس کی طرف کامل طور سے جھک گئے وہ نفسانی جذبات سے بہت ہی دور نکل گئے ہیں اور ایسے خدا کی طرف جھکے کہ دنیا کی سرگرمیوں سے ان کے دل ٹھنڈے ہوگئے اور ان کے جذبات ایسے دب گئے جیسا کہ کافور زہریلی مادوں کو دبا دیتا ہے اور پھر فرمایا کہ وہ لوگ اس کافوری پیالہ کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جن کی ملونی زنجبیل ہے اب جاننا چاہیئے۔ کہ زنجبیل دو لفظ سے مرکب ہے یعنی زنا اور جبل سے اور زنا لغت عرب میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل پہاڑ کو۔ اس کے ترکیبی معنے یہ ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ گیا اب جاننا چاہیئے کہ انسان پر ایک زہریلی بیماری کے فرو ہونے کے بعد اعلےٰ درجہ کی صحت تک دو حالتیں آتی ہیں۔ ایک وہ حالت جبکہ زہریلی مواد کا جوش بکلی جاتا رہتا ہے۔ اور خطرناک مادوں کا جوش رو باصلاح ہو جاتا ہے اور ردی کیفیات کا حملہ بخیر و عافیت گذر جاتا ہے اور ایک مہلک طوفان جو اٹھا تھا نیچے دب جاتا ہے۔ لیکن ہنوز اعضاء میں کمزوری باقی ہوتی ہے۔ کوئی طاقت کا کام نہیں ہوسکتا۔ ابھی مردہ کی طرح افتان و خیزاں چلتا ہے۔ اور دوسری وہ حالت ہے۔ کہ جب اصل صحت عود کر آتی ہے اور بدن میں طاقت بھر جاتی ہے اور قوت کے بحال ہونے سے یہ حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ بلا تکلف پہاڑ کے اوپر چڑھ جاوے اور نشاط خاطر سے اونچی گھاٹیوں پر دوڑتا چلا جاوے۔ سو سلوک کے تیسرے مرتبہ میں یہ حالت میسر آتی ہے ایسی حالت کی نسبت اللہ تعالےٰ نے آیت موصوفہ میں اشارہ فرماتا ہے۔ کہ انتہائے درجہ کے باخدا لوگ وہ پیالے پیتے ہیں جن میں زنجبیل ملی ہوئی ہے۔ یعنی وہ روحانی حالت کی پوری قوت پا کر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھ سے انجام پذیر ہوتے ہیں اور خدا کی راہ میں حیرت ناک جانفشانیاں دکھلاتے ہیں۔

اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ علم طب کی رُو سے زنجبیل وہ دوا ہے۔ جسے ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں۔ وہ حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے اور اس کا زنجبیل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے کہ گویا وہ کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے۔ اور ایسی گرمی پہونچاتی ہے۔ جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے۔ ان متقابل آیتوں کے پیش کرنے سے جن میں ایک جگہ کافور کا ذکر ہے اور ایک جگہ زنجبیل کا خدا تعالےٰ کی یہ غرض ہے کہ تا اپنے بندوں کو سمجھائے کہ جب انسان جذبات نفسانی سے نیکی کی طرف حرکت کرتا ہے تو پہلے پہل اس حرکت کے بعد یہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کے زہریلے مواد نیچے دبائے جاتے ہیں اور نفسانی جذبات رو بکمی ہونے لگتے ہیں جیسا کہ کافور زہریلے مواد کا جوش بالکل جاتا رہے گا۔ اور ایک کمزور صحت جو ضعف کے ساتھہ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ حاصل ہو جاتی ہے۔ تو دوسرا مرحلہ یہ ہے۔ کہ وہ ضعیف بیمار زنجبیل کے شربت سے قوت پاتا ہے اور زنجبیلی شربت خدا تعالےٰ کے حسن و جمال کی تجلی ہے۔ جو روح کی غذا ہے۔ جب اس تجلی سے انسان قوت پکڑتا ہے تو پھر بلند اور اونچی گھاٹیوں پر چڑھنے کے لائق ہو جاتا ہے اور خدا کی راہ میں ایسی حیرتناک سختی کے کام دکھلاتا ہے کہ جب تک یہ عاشقانہ گرمی کسی کے دل میں نہ ہو ہرگز ایسے کام دکھلا نہیں سکتا۔ سو خدا تعالےٰ نے اس جگہ ان دو حالتوں کے سمجھانے کے لئے عربی زبان کے دو لفظوں سے کام لیا ہے۔ ایک کافور جو نیچے دبانے والے کو کہتے ہیں اور دوسرے زنجبیل جو اوپر چڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ اور اسی راہ میں یہی دو حالتیں سالکوں کے لئے واقعہ ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

آج میری نظر سے ایک رسالہ الموسوم بہ "ابطال مرزائیہ ضربت عیسوی" جو بجواب چند مضامین ریویو آف ریلیجنز سنہ ۱۹۰۲ء عیسائیوں کی جانب سے شائع ہو چکا ہے۔ گزرا۔ یہ اُن اباطیل کا مجموعہ ہے جو عیسائی رسالہ "ترقی" میں ماہوار چھپتے رہے تھے۔ راقم ان ہفوات کا مسٹر اکبر مسیح کنٹری عیسائی ہے۔ یہ شخص برخلاف[1] تعلیم انجیل مصنوعی کے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ السلام پر منہ آیا ہے اور نہایت گندہ دہانی سے نجاست پر منہ مار مار کر مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اس کی لغویات پر تعاقب کریں گے اور بعض مواضع میں اگر ناظرین کچھ مرارت پاویں جو لازمہ حق گوئی ہے تو حسب تعلیم خاتم الکتب کامل و مکمل قرآن مجید "جزاء[2] سيئة سيئة مثلها" کے مطابق جانیں۔ میں بہت شائق تھا۔ عیسائیوں کی اس گفتگو کے سننے کا جو عدم مصلوبیت مسیح ابن مریم کے قاہرانہ دلائل کے بارہ میں بمقابلہ کاسر الصلیب قاتل الدجال حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے احمد مسیح نابینا مشہور واعظ و لکچرار دبقول اخبار نور افشاں لدھیانہ احسن الناظرین۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی سے بالمشافہ پانچ ہفتہ تک اس صلیبی موت مسیح میں گفتگو کی تھی جس کا مفصل تذکرہ الحکم میں پے درپے شائع ہوتا رہا ہے۔ احمد مسیح نے ہمارے مقابلہ میں سگ زردی کے تے چاٹ کر لبرا در شغال بن کر سے الف میم کے کاسہ لیسی سے جان چھڑانی چاہی تھی مگر شیر کے پنجہ سے مخلصی محال ناچار آپ نے سر جلسہ بکرسٹھ ہال میں اقرار کرلیا کہ "اگر میں ہار گیا تو کیا ہوا میری قوم تو نہیں ہار گئی"۔ اس پر اس خادم مسیح الزمان علیہ السلام نے نابینا واعظ سے یہ کہا۔ ؎

تم احمد مسیح اپنی ہمت نہ ہارو
ذرا دل کو مضبوط رکھو برادر
رہائی کی اپنی کوئی راہ سوچو
اب اکبر مسیح کو بلاؤ یہاں پر
اسے ساتھ لے کر علی قدر طاقت
لگا دو بہت زور پھر دونوں مل کر
مگر جان لو یہ نہ کچھ کر سکو گے
نہ موت صلیبی کا اُٹھے گا چھپر
تمہاری خزاں کے وہ دن آ گئے ہیں
جو اس باغ کیلئے تھی مقدر

مگر افسوس بیچارے نابینا نے اپنے بھائی کو اس میدان کا مرد نہ سمجھ کر ہماری اس دعوت کو قبول نہ کیا۔

بعد اس مناظرہ نابینا کے مجھے اکبر مسیح کے رسالہ ابطال مرزا کے دیکھنے کا بنظر تعمق بہت وقت ملا۔ اور میں نے اس کو خوب غور سے کئی بار دیکھا۔ اِلّا دلائل سے معرا علمیت سے بے بہرہ انسانیت سے کورا مجذوبوں کے بڑ کی طرح خبط بے ربط اور شیطان کی آنت کے مانند پیچ در پیچ پایا۔ ہماری دانست میں یہ رسالہ خود اپنی تردید تھا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایسی لچر تحریر کی جس کو مسلمان اور یہود بھی مردود مانتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کی تھی جس سے شاید آپ کا دماغ کبر و نخوت سے متعفن ہو کر بدبو پھیلانے لگا۔ اس لئے ہم تمہارا یہ بے بنیاد مکان بھی مسمار کئے دیتے ہیں تو اپنی دونوں آنکھیں کھول کر نہیں اپنی ایک ہی آنکھ کھول کر خوب دیکھ لیجیے کہ آپ کے بزعم خود سنگین محل کو یہ ناچیز احمدی ایک ہی حربۂ آسمانی سے کیسے زمین سے ملائے دیتا ہے۔ ہر ایک مسئلہ پر جداگانہ مضمون لکھکر انشاء اللہ تعالےٰ آپ کی انتہائی سر توڑ کوشش کا بے سود ہونا بذریعہ اخبار بدر ثابت کیا جائیگا۔ آج بحول اللہ و قوتہ آپ کے رسالہ کے صفحہ ۸ سے ۱۰ تک کا جواب لکھتا ہوں اور اس سلسلہ میں صرف نفس مطالب اصل مابہ النزاع پر خامہ فرسائی کروں گا طول بے معنی اور تغاریر لایعنی سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ آپ کی پہلی کوشش ان صفحات بالا میں اس پر صرف ہوئی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے تعین مدت صلیب میں دانستہ کذب سے کام لیا ہے جس کے ثبوت میں نہایت عرق ریزی سے چند اقوال حضرت مسیح موعود کے ریویو اور ازالہ اوہام سے پیش کرکے ان کا تناقض دکھلایا ہے۔ جو آپ کی تصور بصیرت کا پورا ثبوت ہے۔ پہلے ہم اس کو نقل کرتے ہیں۔

نصرانی "مرزا صاحب نے مسیح کے صلیب پر رہنے کی مندرجہ ذیل مدت بیان کی ہے جو نہایت لغو ہے"۔ ملخصاً

(۱) مسیح تین گھنٹہ صلیب پر رہا۔ (۲) تین گھنٹے کے اندر صلیب پر سے اتارا گیا (۳) قریباً دو گھنٹے سے بھی کم وقت رہا (۴) نہایت تھوڑا عرصہ صلیب پر رہا (۵) چند منٹ میں ہی صلیب سے اتار لیا۔

احمدی قبل اس کے کہ یہ اقوال باہم مخالف ہیں یا نہیں۔ پہلے میں آپ کے الہامی کتب انجیل اربعہ کے چند مقامات پیش کرکے پوچھوں گا کیا ایسا ہے۔ اختلاف اقوال مسیح کی نعش میں بھی پایا جاتا ہے پھر اور عرض کروں گا۔

(۱) گلیلی عورتوں نے پیچھے پیچھے جا کر اس قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ اس کی لاش کس طرح رکھی گئی ہے اور لوٹ کر خوشبودار چیزیں اور عطر تیار کیا" لوقا ۲۳/۵۵-۵۶

(۲) جب سبت کا دن گذر گیا تو ہر دو مریم اور سلومی نے خوشبودار چیزیں مول لیں" مرقس ۱۶/۱

لوقا لکھتا ہے کہ جمعہ کے روز قبر کو دیکھ کر جب الٹی آئیں تو خوشبودار چیزیں تیار کیں اور مرقس کا بیان ہے کہ ہفتہ یعنی سبت گذر جانے کے بعد خوشبودار چیزیں مول لیں"۔ اکبر مسیح بتلا دیں کیا مرزا صاحب کے اقوال ایسے ہی مختلف ہیں جیسے کہ الہامی انجیل؟

(۱) ہفتہ کے پہلے دن (اتوار) مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز اندھیرا تھا قبر پر آئی" یوحنا ۲۰/۱

(۲) ہفتہ کے پہلے دن (اتوار) بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئیں" مرقس ۱۶/۲

یوحنا مریم کا تنہا جانا تڑکے اندھیرے میں لکھتا ہے اور مرقس تین عورتوں کا سورج نکلنے قبر پر جانا کہتا ہے" یہ اختلاف الہام میں کیسا ہے؟

(۱) مریم مگدلینی نے قبر پر آکر پتھر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکھا" یوحنا ۲۰/۱

(۲) مریم مگدلینی اور دوسری مریم اور سلومی نے قبر پر جا کر پتھر کو ڈھلکا ہوا دیکھا" مرقس ۱۶/۴

(۳) ان عورتوں نے قبر پہ جا کر پتھر کو قبر پر سے لڑھکا ہوا پایا" لوقا ۲۴/۲

(۴) سبت کے بعد ہفتے کے پہلے دن ...... مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر پر آئیں تو دیکھا زلزلہ آیا اور فرشتے نے آکر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا ...... فرشتے نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو" متی ۲۸/۱

لوقا کئی عورتوں کا اور متی صرف ہر دو مریم کا قبر پر جانا لکھتا ہے اور یوحنا۔ مرقس۔ لوقا۔ عورتوں کے جانے سے پہلے پتھر کا قبر سے ڈھلکا ہوا ہونا ظاہر کرتا ہے اور متی ہر دو مریم کے سامنے فرشتے اور زلزلہ کا آنا اور فرشتے

---

[1] پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تمہیں لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں ان کا بھلا کرو اور جو تمہیں دکھ دیں ستاویں ان کے لئے دعا مانگو" متی ۵/۴۴ پھر ہر کوئی جو میری یہ باتیں سنتا اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہریگا جس نے اپنا گھر ریتی پر بنایا اور مینہ اترا ... سے گر پڑا" متی ۷/۲۶

[2] الزام مت لگاؤ تا تم پر الزام نہ لگایا جاوے۔ کیونکہ جو الزام تم لگاتے ہو وہی تم پر لگایا جاویگا اور جس ناپ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا" متی باب ۷ آیت ۱ و ۲

کا پتھر کو ڈہلکا
یا الہامی غلطی

(۱)
سفید
مرقس
(۲)
دو فرشتوں ک
(۳) لوکی
حیران تھیں تو
ہمارے پاس
(۴) مریم مگدلینیہ
نے آسمان سے
سفید تھی‘‘ متی
مرقس کہتا۔
جوان کو سفید پوشاک
مریم نے جھک کر
اس نے مریم کا اندر
کہ قبر میں جا کر سب
کہ ہر دو شخص ان کے
فرماتے ہیں کہ ہر دو مریم

نا بیان کرتا ہے۔ شاید یہ ایک دفعہ کا واقعہ نہ ہو ہے؟

... ور سلومے نے قبر میں جا کر ایک جوان کو ... پوشاک پہنے داہنی طرف بیٹھے دیکھا اور گھبرا گئیں ۱۶

... مریم مگدلینی نے قبر پر روتے ہوئے جھک کر نظر کی تو ... سفید پوشاک میں سرہانے پائینتی دیکھا یوحنا ۲۰/۱۲

... نے قبر کے اندر جا کر مسیح کی لاش نہ پائی تو ... دیکھتی ہیں کہ دو شخص براق پوشاک پہنے ہوئے ... کھڑے ہیں‘‘ لوقا ۲۴/۴

... اور دوسری مریم نے دیکھا کہ زلزلہ آیا اور ایک فرشتے اتر کر پتھر ڈہلکا کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی پوشاک ... ۲۸/۳

... ہے کہ تینوں عورتیں قبر کے اندر گئیں تو ایک شخص ... پہنے دیکھا یوحنا کا بیان ہے کہ صرف ... دیکھا۔ تو دو فرشتے ... بیٹھے دکھائی دئے ... یں مانا اور لوقا کا اظہار ہے ... مسیح کو نہ پایا تو حیرانی میں تھیں ... نظر آئے۔ متی صاحب ... ہے فرشتے نے آسمان سے اتر کر پتھر ڈہلکایا نہ مریم قبر میں اتریں نہ فرشتے نے قبر کو ... دیکھا ... فرماتے۔ اس سے زیادہ اختلاف کیا ہوگا کہیں قبر میں ایک جوان نظر آتا ہے کہیں دو شخص کبھی وہ بیٹھے کبھی کھڑے ... سے حاضر ہوتے ہیں ... گا ہے سامنے تشریف لاتے ہیں۔ کیوں جی مسٹر اکبر مسیح ان ہی گواہیوں کی شہادت پر مسیح کو پھانسی دیا جاتا ہے؟

(۱) ’’سب سے پہلے وہ مریم مگدلینیہ کو ملا‘‘ مرقس ۱۶/۹
(۲) ’’مریم کو قبر پر جبکہ وہ فرشتوں سے باتیں کر رہی تھی ملا‘‘ یوحنا ۲۰/۱۴
(۳) ’’مریم مگدلینیہ اور دوسری مریم کو جبکہ وہ قبر سے واپس شاگردوں کو خبر دینے آتی ہیں دونوں تیں ملا اور ان کو سلام کہا۔ انہوں نے اس کے پاس آکر قدم پکڑے سجدہ کیا‘‘ متی ۲۸/۹

مرقس اور یوحنا کہتے ہیں کہ مسیح قبر سے اٹھ کر سب سے پہلے صرف مریم کو ملا۔ اور ملاقات بھی قبر پر ہی ہوئی۔ متی کا بیان ہے کہ ہر دو مریم کو ملا جبکہ وہ قبر سے واپس جا رہی تھیں اور ان کو سلام بھی مسیح نے کیا۔ لوقا کسی کا ملنا ان میں سے نہیں لکھتا۔ اکبر مسیح صاحب بتلادیں کہ وہ مریم کو یا ہر دو مریم کو قبر پر ملا یا راستے میں باغبان کے بہروپ میں کیوں تھا؟ شاید جلالی لباس کی وجہ سے ہوگا ہم کو بیان ملہمان اناجیل آپ کا قول مندرجہ صفحہ ۹۹ جوٹھا اوڑہنا جوٹھا بچھونا جھوٹھ ہی کا سرہانا ہے‘‘ زبان حال سے پڑھتے ہوئے سنائی دیتے ہیں ’’ایک جوان‘‘ لکھا یہ لغو تھا ’’دو شخص‘‘ لغو تر تھا اور پھر ’’ایک فرشتہ‘‘ لغو ترین تھا نہیں ہم بھول گئے۔ مصنفان اناجیل کی لغویت مبالغہ سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں ’’پھر اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اور اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ وہ کتابیں دنیا میں نہ سما سکتیں۔ یوحنا ۲۱/۲۵

الہامی اختلافوں کے بعد آپ کے مفسرین کا اختلاف بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں۔ دیکھو خزانۃ الاسرار تفسیر انجیل متی۔ مصنفہ پادری ارکلارک۔ و مولوی عماد الدین مطبوعہ ۱۸۷۵ء لودیانہ مشن پریس۔

(۱) ’’کیونکہ جمعہ کو بعد زوال کے کہ قریب عصر کے تھا وہ دفن ہوا اور اتوار کو علی الصباح جی اٹھا‘‘ صفحہ ۲۱۶
(۲) ’’پھر نویں گھڑی یعنے تیسرے پہر اس کو یوسف نے دفن کیا‘‘ صفحہ ۵۴۴
(۳) ’’پس وہ مصلوب ہوا تھا جمعہ کے روز چھ بجے شام سے پیشتر‘‘ صفحہ ۵۰۶

دیکھئے پہلے ’’قریب عصر‘‘ دفن ہونا مانا پھر کہا ’’سہ پہر‘‘ آخر ’’چھ بجے شام سے پیشتر‘‘ پھر قطعی حکم لگا دیا۔ یہ اقوال اس جگہ بغرض اظہار اختلاف نقل کئے ہیں۔ آگے چلکر ہم نے آپ کے ابطال میں بھی ان کو درج کرنا ہے۔ ابھی سے نہ ڈر جانا۔ مفسرین کے اختلاف کے بعد خود بدولت کا بھی اختلاف نقل کرتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ کے اقوال میں جو اختلاف آپ کو نظر آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اپنے عیسائی منطق سے اس کو سمجھ لیجئے گا۔

(۱) ’’پس معلوم ہوگیا کہ صلیب دئے جانے سے جان دینے تک چھ گھنٹے سے بھی زیادہ مدت گذر چکے تھے۔

رسالہ ابطال مرزا صفحہ ۹۹

(۲) ’’مسیح نے ... ... پورے چھ گھنٹے رہکر جان دی‘‘ صفحہ ۱۰۱
(۳) ’’نو گھنٹے سے زائد مدت مسیح صلیب پر رہے‘‘ صفحہ ۱۰۱
(۴) ’’پورے نو گھنٹے صلیب پر لٹک چکے‘‘ صفحہ ۱۰۱

کتنی مدت مسیح نے صلیب پر رہ کر جان دی۔ پہلے تو لکھا ’’نو گھنٹہ سے زاید‘‘ پھر کہا ’’پورے ۹ گھنٹے‘‘ جان دینے کا وقت لکھا ’’چھ گھنٹے سے بھی زیادہ‘‘ پھر اس کی اصلاح کی۔ ’’پورے ۶ گھنٹے‘‘ بیان کئے اور ترقی بیان تک فرمائی کہ اگر صلیب دیتے دیتے ہی مر جاتے۔ تو تعجب نہ تھا۔ کیونکہ آپ نیم مردہ تو پہلے ہی ہو چکے تھے‘‘ صفحہ ۱۰۱

اب ہم آپ کے مزعومی اختلاف کو جو مرزا صاحب علیہ السلام کے اقوال میں نظر آتا ہے۔ مطابق کر کے دکھلاتے ہیں۔ سنئے

نصرانی پہلے تو مرزا نے مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہنا مانا صفحہ ۹۴ پھر کہا کہ تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اوتارا گیا۔ جلد اول صفحہ ۳۴۲ اور بالآخر زیادہ سوچ سمجھکر آپ نے اصلاح کی۔ اور مسیح کے صلیب پر نہایت تھوڑے عرصہ رہنے پر قطعی حکم لگا دیا‘‘ صفحہ ۱۹۲

احمدی مرزا صاحب علیہ السلام نے ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ فروری ۱۹۰۳ء جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۵۴ سطر ۳ و ۴ میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ ’’مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہکر نہ مرنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے‘‘ اور ریویو جلد اول بابت ۱۹۰۲ء اگست کے پرچے کے صفحہ ۳۴۲ سطر ۱۳ و ۱۴ میں یہ لکھا ہے۔ کہ ’’اصل حقیقت صرف اس قدر ہے کہ وہ صلیب پر مرا نہیں۔ واقعات صاف گواہی دیتے ہیں۔ کہ مرنے کی کوئی بھی صورت نہیں تھی۔ تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اوتارا گیا۔ اور پرچہ مئی ۱۹۰۳ء جلد دوم کے صفحہ ۱۹۲ سطر ۱۱ و ۱۲ میں رقم فرمایا ہے۔ کہ ’’ان کے علاوہ مسیح کا صلیب پر نہایت تھوڑا عرصہ رہنا۔ اور صلیب کے بعد کے واقعات ... ... اور کوئی نتیجہ نکالا ہی جا سکتا کہ مسیح صلیب پر ہرگز نہیں مرا‘‘ ان تین سچے قولوں کو کہ ’’مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہنا‘‘ اور ’’تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اوتارا جانا‘‘ اور ’’نہایت تھوڑا عرصہ صلیب پر رہنا‘‘ کذب کہنا اکبر مسیح جیسے کاذب عیسائی ہی کا کام ہے۔ جو مجموعہ اکاذیب، اناجیل کا پیرو ہے۔ کیا تین گھنٹہ کو تھوڑا عرصہ کہنا یا تین گھنٹہ کے اندر اس واقعہ کا پورا ہونا لکھنا بھی کوئی جھوٹ میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی کہے۔ اکبر مسیح کا چھ ورق میں اثبات موت مسیح کا مضمون لکھنا۔ یا چھ ورق کے اندر اس مضمون کو ختم کر دینا۔ یا چند اوراق میں اس مضمون کو بیان کرنا‘‘ کمزوری کی دلیل ہے تو ان ہر سہ اقوال کو جھوٹ کہنا اپنی بدحواسی کا اقرار کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا یہ جھوٹ نہیں ہے بالکل صحیح ہے۔ جیساکہ ہم ان کی شہادتیں مسلمہ نقل کر کے ثابت کریں گے۔ فانتظر۔

نصرانی پھر اس سخن کی بھی اصلاح کی اور کہا کہ قریباً دو گھنٹے سے بھی کم وقت رہے۔ صفحہ ۹۴

احمدی اس قول کے کرنے میں آپ نے عیسائی اصول مذہبی کا ثبوت بھی علاوہ جہالت کے دیدیا ہے دیکھو ریویو جلد ۲ نمبر ۲ کا صفحہ ۹۴ سطر ۱۷ جس میں لکھا ہے ’’نہ ان کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ بلکہ قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہے۔ اسمیں ’’سے بھی کم‘‘ نہیں لکھا محرف نے دو گھنٹہ تک کو ’’دو گھنٹے سے بھی کم وقت‘‘ نقل کیا۔ جو سراسر بددیانتی ہے۔ ہمارے پاس اس وقت

اخبار کے مشکلات

اخبار کا جاری کر لینا آسان - پر چلانا مشکل ہے۔ اور بند کر دینا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ جاری کرنا تو اس واسطے آسان معلوم دیتا ہے۔ کہ پرانے اخباروں کی ترقی اور رونق ایک لکھے پڑھے ہوشیار آدمی کو جس کا کوئی ایک آدھ مضمون بھی کسی اخبار میں چھپ چکا ہو۔ حوصلہ دلاتی ہے کہ جب فلاں اخبار اس شان و شوکت سے چل رہا ہے۔ تو میرا اخبار کیوں نہ چل نکلے گا۔ حالانکہ میں مضمون بھی اس سے بہتر بہم پہنچا سکتا ہوں ایک اخبار جو مدت سے چل رہا ہے۔ اس کے گذشتہ مشکلات اور موجودہ اندرونی دقتوں سے باخبر ہونے کے سبب صرف ظاہری حالت کی عمدگی دوسرے کو یہ ترغیب دیتی ہے کہ ایک نئے اخبار کے نکال دینے کی تا حال گنجائش ہے۔ اس دھوکے میں آکر ہندوستان میں آئے دن نئے اخبار نکلتے رہتے ہیں۔ اور بند ہوتے رہتے ہیں۔ کوئی ایک سال چلتا ہے کوئی دو سال اور کوئی چند ماہ کی زندگی پوری کر کے اپنا نام اخباروں کی فہرست میں چھوڑ جاتا ہے

اخبار کے چلانے میں جو مشکلات ہیں ان میں سے سب سے بڑی اور سب سے پہلی مشکل یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں عام رواج یہ ہے۔ کہ اخبار کی قیمت لوگ پیشگی نہیں دیتے بلکہ بعد میں دیتے ہیں اور یہ ایک ایسی رسم پڑ گئی ہے۔ جس کے دور کرنے کے واسطے بعض اخبار والوں نے پیشگی قیمت دینے والوں کے لئے نقد اور کتابوں کی صورت میں انعام دینے کا طریقہ بھی ایجاد کیا ہے گو یہ ایجاد اور بھی اس امر کی ممد ہوئی ہے کہ اخبار کی قیمت پیشگی نہ وصول ہو۔ اب سوچنے کا مقام ہے۔ کہ ایک شخص کو سال بھر کے واسطے ہر ہفتہ میں ایک اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ اور ہر ہفتہ اس پرچہ کے کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی۔ ڈاک۔ ایڈیٹری۔ انتظام وغیرہ پر روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ پریس بنایا جاتا ہے اور ایک معقول رقم خرچ ہوتی ہے۔ لیکن خریدار ہے کہ جب تک سال کے پورے پرچے اس کے پاس نہ پہنچ جاویں وہ قیمت ادا کرنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ بلکہ بعض بزرگ تو ایسے بھی ہوتے کہ وہ سال کے گزر جانے کے بعد بھی قیمت ادا کرنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ پس جب تک کہ سال بھر کے اخراجات کی رقم پہلے سے فنڈ میں جمع نہ ہو جاتے۔ تب تک اخبار کا ٹھیک طور پر چلنا نہایت مشکل ہے۔ اگر ایک دفعہ یہ قاعدہ بنا دیا جاوے۔ کہ کسی صاحب کے نام از راہ بغیر پیشگی قیمت کے ادا کرنے کے روانہ نہیں کیا جاوے گا۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ کم از کم پچاس فیصدی خریدار یک قلم پرچہ بند کرا دیں گے گو اس بند کرانے کے واسطے وہ معقول الفاظ میں معذرت بھی کریں۔ لیکن خریداری کی تعداد ضرور نصف رہ جائے گی۔

یہ مشکل تو مالک اور ناظم کے واسطے ہے اور ایک مشکل ایڈیٹر کے واسطے ہے۔ جس کے مضامین پڑھنے کے واسطے ہر ہفتہ میں کئی سو آدمی منتظر بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک ان میں سے نکتہ چینی کا ایک حق رکھتا ہے۔ سینکڑوں آدمی۔ ہر ایک کا مزاج مختلف۔ علم۔ عقل استعداد مختلف جب ایک اخبار باہر جاتا ہے۔ تو ایڈیٹر کو مثل طبیب کے مختلف اور متضاد اقوال سننے پڑتے ہیں۔ کوئی تو اتنی تعریف کرتا ہے۔ کہ ایڈیٹر کو خود بھی یقین نہیں آتا۔ کہ اس کے مضامین ایسے عمدہ ہیں۔ اور کوئی ایسی ہجو کرتا ہے کہ ایڈیٹر کو بھی یہ شبہ پڑ سکتا ہے کہ وہ اس قابل ہی نہیں کہ ایڈیٹری کر سکے۔ اب ایک آدمی جو نبی نہیں مامور نہیں ولی نہیں۔ اتنے آدمیوں کو یک دفعہ خوش کر سکے تو کس طرح کر سکے۔

مضامین کے متعلق ایک خاص مشکل اُن مضامین میں ہے جو باہر سے آتے ہیں۔ ہر ایک شخص جو مضمون لکھتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میرا ہی مضمون سب سے عمدہ ہے اور وہ فرض کر لیتا ہے کہ ایڈیٹر سب سے اول میرے ہی مضمون کو درج اخبار کریگا۔ لیکن اگر بہ سبب عدم گنجائش یا بہ سبب ناپسندیدگی وہ مضمون درج نہ ہو سکے۔ تو صاحب مضمون کے واسطے ایک سخت ناراضگی کا باعث ہو جاتا ہے۔

پھر بعض مشکلات اخبار کے اس قسم کے ہیں جو خاص قادیان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک گاؤں ہے۔ یہاں نہ پریسمین مل سکتا ہے نہ کل کش نہ کاتب نہ پتھر نہ کاغذ نہ سیاہی۔ ہر ایک شے وقت ضرورت باہر سے منگوانی پڑتی ہے۔ اگر کوئی چیز اتفاقاً خراب ہو جاوے یا گم ہو جاوے تو جب تک امرتسر یا لاہور سے منگوائی نہ جائے کام بند۔

یہ نہایت ہی مختصر الفاظ میں دو چار مشکلات کا میں نے اس جگہ ذکر کیا ہے۔ اور اسی قسم کے مشکلات ہیں جنہوں نے اخبار بدر کو دو ہفتہ کے لئے بند کرایا ہے۔ جس کے عوض میں ناظرین .. اخبار کو پورا حصہ دینے کے واسطے میں نے یہ تجویز سوچی ہے۔ کہ آئندہ تین چار اخباروں میں سے ہر اخبار میں چار صفحے بڑھائے جاویں اور اشتہارات کے صفحات بھی ان سے علیحدہ کر دئے گئے ہیں اس طرح صفحے بھی پورے ہو جائیں گے۔ اور یک دفعہ ایک ہی اخبار پر بوجھ نہیں پڑے گا۔

یہ تو اخبار کا جاری کرنا اور چلانا ہوا۔ باقی رہا اخبار بند کرنا جو میرے نزدیک سب سے زیادہ مشکل امر ہے۔ کیونکہ چلتے ہوئے اخبار میں اخبار والے کا خریداروں کے ساتھ ایک حساب شروع ہو جاتا ہے۔ کسی سے کچھ لینا ہے اور کسی کا کچھ دینا ہے۔ اگر اخبار بند ہو جاوے تو جن سے لینا ہے اس کی وصولی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور جو لوگ قیمت دے چکے ہیں۔ ان کو اب اخبار تو مل ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ تو بند ہوتا ہے اور قیمتیں بھی واپس نہیں مل سکتیں کیونکہ اگر قیمتوں کے واپس دینے کے واسطے روپیہ ہوتا تو اخبار بند کیوں ہوتا۔ اس طرح مالک نہ صرف ایک دنیوی نقصان میں پڑتا ہے بلکہ ساتھ ہی ایک دینی نقصان اُس کے سر پر پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی مشکل میں گرنے سے ہمارے اخباروں کو بچائے رکھے۔ آمین

رسید زر

۱۹- جون ۱۹۰۶ء - ۱۰ - امرت سر میڈیکل شاپ اجرت اشتہار صہ ر
۱۹ ۔ ۔ ۔ ۔ مولوی نور محمد صاحب
۱۹ ۔ ۔ ۔ ۷۰۵ - سمیع اللہ خاں صاحب
۱۹ ۔ ۔ ۔ ۲۷۳ - قدرت اللہ صاحب
۲۵ ۔ ۔ ۔ حافظ غلام رسول صاحب
۲۶ ۔ ۔ ۔ حکیم محمد حسین صاحب اجرت اشتہار
۲۷ ۔ ۔ ۔ نبی بخش صاحب
۲۹ ۔ ۔ ۔ مولوی بوٹیخان صاحب ۱۲ر
۳۰ ۔ ۔ ۔ مرزا عبد الکریم صاحب
۳۰ ۔ ۔ ۔ ۷۰۳ شیخ خدا بخش صاحب
۳۰ ۔ ۔ ۔ ۱۱۳۶ - عبد القادر صاحب
۳۰ ۔ ۔ ۔ ۷۰۰ - نور الحسن صاحب
۳۰ ۔ ۔ ۔ ۵۹۶ محمد الدین صاحب
۳۰ ۔ ۔ ۔ ۱۱۱۷ - نواب الدین صاحب
۲- جولائی ۱۹۰۶ء - ۷۱۵ - میاں صاحبدین صاحب
۲ ۔ ۔ ۔ ۷۲۰ - مولوی جلال الدین صاحب
۲ ۔ ۔ ۔ ۱۰۹۳ - منشی محمد عظیم صاحب
۲ ۔ ۔ ۔ ۱۰۹۷ - حکیم مرزا عوض بیگ صاحب
۲ ۔ ۔ ۔ مستری شہاب الدین صاحب
۴ ۔ ۔ ۔ ۷۹۵ - میاں خیر الدین صاحب
۴ ۔ ۔ ۔ ۱۲۳ - ماسٹر رحم الدین صاحب
۴ ۔ ۔ ۔ ۶۲۱ - [illegible] صاحب

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

شہر یروشلم میں عیسائیوں کی سخت جنگ ہوئی۔ ایک طرف کلیسائے یونانی تھی اور دوسری طرف کلیسائے فرانسیسی جھگڑا اس بات پر اٹھا کہ کوہ زیتون پر گرجہ کرنے کا کس کو حق حاصل ہے۔ امریکہ کا اخبار رائے دیتا ہے کہ حضرت سلطان المعظم کو چاہیے کہ ان جھگڑالو عیسائیوں کے درمیان امن قائم رکھنے کے واسطے اپنی پولیس کی فوج میں ترقی کرے۔

مقام ڈولت صوبہ مین ملک امریکہ کے اخبار ٹربیون نام کے ایڈیٹر صاحب نے جن کا مچل نام ہے۔ پادریوں کو چیلنج کیا ہے کہ اگر انکی دعاؤں میں .. کوئی قبولیت ہو سکتی ہے تو وہ پبلک کے سامنے اس کا ثبوت پیش کریں۔ امید کہ نہیں کہ کوئی پادری اس دعوت کو قبول کر سکے۔ کیونکہ عیسوی مذہب اب کوئی زندہ مذہب نہیں ہے۔

ڈاکٹر اے۔ ایم۔ لیفٹ صاحب۔ اخبار ٹریتھ سیکر مورخہ ۲؍ جون ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں "یسوع نے اپنے پیچھے کوئی تحریر نہیں چھوڑی اور تعجب یہ ہے کہ دنیا میں سولہ ۱۶ مصلوب منجی گزرے ہیں یعنی سولہ شخص تاریخ دنیا میں اس قسم کے موجود ہیں جن کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کو نجات دینے آئے تھے۔ مگر وہ سب کے سب خود پھانسی دیئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک یسوع مسیح ہے اور پندرہ ۱۵ اور تھے۔ ان میں سے کسی کی بھی اپنی کوئی کتاب موجود نہیں یسوع کی جو انجیلیں مشہور ہیں وہ یسوع کے مرنے کے بہت عرصہ بعد لکھی گئی تھیں اور دوسری صدی عیسوی تک ان اناجیل کو کوئی شخص الہامی نہ مانتا تھا۔ جو اخلاقی تعلیم یسوع کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور جس پر فخر کیا جاتا ہے کہ ایسی تعلیم اور کہیں نہیں پائی جاتی وہ عبارتیں لفظ بلفظ مسیح سے ہزار سال پہلے کی کتابوں میں موجود ہیں بلکہ بعض باتیں دوسروں کے مونھ سے عمدہ پیرایہ میں نکلیں اور جس رنگ میں یسوع نے ان کو پیش کیا وہ کسی قدر گرے ہوئے اخلاق کا نمونہ ہے۔ بدھ کی اخلاقی تعلیم کا جس قدر اثر اس کے پیروں پر ہوا اور جس کثرت سے بدھ مذہب پھیلا ہے وہ بات عیسوی مذہب کو ہرگز نصیب نہیں ہوئی حالانکہ بدھ مذہب کے پھیلانے کے واسطے ایک قطرہ خون بھی زمین پر نہیں گرایا گیا اور برخلاف اس کے دین عیسوی کو جبراً قبول کرانے کے واسطے تلوار اور آگ سے کام لیا جاتا تھا۔

مذکورہ بالا اخبار میں ہنیری وائٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں "مشہور فلاسفر مل نامی نے کیا خوب کہا تھا کہ عیسائی لوگ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یسوع کی عبادت کرتے ہیں یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن دراصل عیسائی مذہب اس خدا کا منکر ہے جو کہ ابراہیم اسحاق اور یعقوب کا خدا تھا۔ ٹامس پین اور دیگر منکرین مذہب عیسوی کے ساتھ بہت کچھ سختی کی گئی تھی۔ لیکن فی زمانہ اعلٰے تنقید وہی کام کر رہی ہے جو کہ اس وقت لوگوں نے کیا تھا۔ یسوع کا کنواری سے پیدا ہونا اور آسمان پر جانا وغیرہ۔ یہ تمام عقائد اب آہستہ آہستہ نکلتے چلے جاتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ جلد تر سب مفقود ہو جائیں گے۔ کیا یہ دعوے کسی صورت میں ثابت ہو سکتا ہے کہ یسوع مسیح ہمارے واسطے ایک کامل نمونہ تھا؟ ہرگز نہیں۔ جو کچھ اناجیل میں بطور واقعات یسوع کے اقوال اور افعال بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح ہرگز کامل نمونہ نہ تھا۔ جو اخلاقی افعال یسوع کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور ان پر فخر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک بھی اصلی اس کا قول نہ تھا بلکہ اس سے بہت پہلے زمانہ کے لوگوں کا قول تھا وہ مشہور سنہری قاعدہ جس پر بہت ناز کیا جاتا ہے کہ یسوع کے سوائے کسی کے منہ سے نہیں نکلا یعنی تو دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کر جیسا کہ تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ کیا جاوے یہ قاعدہ کم از کم سات مختلف بزرگوں نے بعثت مسیح سے پہلے بیان کیا تھا اور لطف یہ ہے کہ ان کی طرز بیان اور پیرایہ کلام یسوع سے بہتر تھا۔ یسوع کی اس تعلیم میں بھی ایک کمزوری ہے۔ اور سخت نقص ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا مذاق علم اور عقل مختلف ہوتا ہے۔ اس فقرہ میں یہ سکھایا گیا ہے کہ تم خواہ مخواہ لوگوں کے کام میں مداخلت کرو۔ اگر تمہارا مزاج اس قسم کا واقع ہوا ہے کہ تم ترش چیز کو پسند کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری دعوت ترش اشیاء کے ساتھ کیا کریں تو پھر اس قاعدہ کے مطابق یسوع تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم بھی لوگوں کو ترش کھانے کھلایا کرو حالانکہ ترش کھانا دوسروں کے واسطے ناموافق اور مضر اور ناپسند ہو سکتا ہے اس سے بدرجہا بہتر وہ خلق ہے جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں تو دوسرے کے کام میں بیجا مداخلت نہ کر اور دوسرے کے ساتھ ایسا معاملہ نہ کر جو تو نہیں چاہتا کہ تیرے ساتھ کیا جائے۔

مورتی کا عاشق۔ امریکہ کا اخبار مچل کونٹی پریس بیان کرتا ہے کہ کوہ شیل کے گرجہ کے پادری صاحب کے متعلق جن کا نام نامی میٹبلر ہے ایک ہولناک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس کے سننے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف کا اپنے گرجہ کے حلقے کی ایک عورت کے ساتھ جو مسٹر سی ای مور کی بیوی ہے ناجائز تعلق پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے سبب سے پادری صاحب کو ناچار استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب اس علاقہ کے ایک مشہور پادری ہیں ان کی فصاحت اور پر اثر وعظ کے سبب ان کا گرجہ بہت رونق پر تھا۔ ان کی تقریر سننے کے واسطے دور دور سے لوگ ان کے گرجے میں نماز پڑھنے کے واسطے آتے تھے اور انہوں نے اپنی لیاقت کے سبب ارد گرد کے گرجوں اور پادریوں کو مات کر رکھا تھا۔ پادری صاحب کے معتقدین ان پر نہایت خوش تھے۔ ہر ایک زمیندار اور باغبان اپنی زمین اور باغ کا سب سے عمدہ پھل ہر موسم میں پادری صاحب کی نذر کیا کرتا تھا اور وہ اس میں اپنے باغ اور زمین کی برکت جانتا تھا۔ کہ پادری صاحب اس کا پھل کھائیں [illegible] مرغیاں پادری صاحب کے باورچی خانہ میں بطور تحفہ کے اکثر بھیجی جاتی تھیں۔ گرجہ کی کمیٹی پادری صاحب کی تنخواہ میں ہمیشہ ترقی کرتی رہتی تھی ہر ایک شخص پادری صاحب سے خوش تھا اور پادری صاحب کو درست بنانے کا طریقہ خوب یاد تھا۔ پادری صاحب کے گرجہ میں بہت باقاعدہ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک [illegible] کی بیوی تھی (جس کو ہم آسانی فہم کے واسطے اس جگہ مورتی کہہ لیتے ہیں۔ ایڈیٹر) بارش ہو۔ آندھی ہو۔ [illegible] بہرحال مورتی گرجے میں اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی تھی وہ سب سے پہلے گرجے میں داخل ہوتی تھی اور سب سے آخر گرجے سے باہر نکلتی [illegible] قائم رکھتی تھی اور یہ امر مورتی کے تقدس کا ایک ثبوت مانا جاتا تھا۔ مورتی کا جسم موٹا ہے لیکن وہ ایک خوبصورت شکل کی عورت ہے اور چالیس سال سے اس کی عمر کم ہے۔ یہ ٹھیک معلوم نہیں ہوا کہ پادری صاحب کا مورتی کے ساتھ کب سے یہ تعلق ہے۔ لیکن قیاس کیا گیا ہے کہ یہ تعلق قریب ایک سال سے ہے یعنی جب سے کہ نماز میں مورتی کا جوش بڑھا ہوا دکھائی دیتا ہے جماعت میں سے کسی کو ان پر شبہ نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ افشائے راز سے ایک تہلکہ پڑ گیا ہے۔ معلوم نہیں کہ کس وجہ سے مور صاحب کو اپنی بیوی پر شبہ ہوا۔ ایک دن اچانک وہ چند معزز محلہ داروں کو اپنے گھر بلا لیگیا اور ان کے سامنے وہ کاغذات رکھ دیے جو کہ اس کو اپنی بیوی کی میز کے خانے میں سے ملے تھے اور جنہوں نے تمام واقعہ پر پوری روشنی ڈال دی وہ سب عشقیہ خطوط تھے۔ جو پادری صاحب نے مورتی کو لکھے تھے۔ اور ان میں اپنے تعلق کا پورا پورا اظہار کیا تھا سب نے مل کر اس جگہ یہ فیصلہ کیا کہ پادری صاحب کو گرجہ سے نکال دیا جاوے اور مور نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیگا یہ ہفتہ کا دن تھا۔ اور دوسرا دن ایتوار کا تھا اس

واسطے یہ تجویز ہوئی کہ اس ایت وار کا گرجہ ہوئے۔ تو پھر دوسرا پادری تلاش کیا جاوے۔ چنانچہ وہ سب دوسرے دن گرجے میں گئے۔ اور اسی پادری صاحب کے پیچھے نماز پڑھی۔ پادری صاحب کا نہائت پرجوش وعظ سنا جس سے دوسرے نمازیوں پر بہت اثر ہو رہا تھا اور سب سے زیادہ مورلی وجد میں آ رہی تھی۔ لیکن جو لوگ اس راز سے آگاہ ہو چکے تھے۔ وہ اندر ہی اندر غصّہ سے بھرتے جاتے تھے کہ یہ کیا ریاکاری کا نظارہ دکھایا جا رہا ہے۔ گرجہ حسب معمول ختم ہوا۔ اور سہ پہر کو وہ لوگ پادری صاحب کے مکان پر گئے اور تمام باتیں بیان کیں۔ لیکن پادری صاحب نے صاف انکار کیا اور نہائت دلیری سے جواب دیا۔ لیکن ان لوگوں نے صاف کہا کہ اگر آپ استعفےٰ نہ دیں گے تو یہ معاملہ عدالت تک پہنچے گا۔ اس واسطے ناچار پادری صاحب نے استعفےٰ دیا۔ اور مور صاحب نے اپنی مورلی کو طلاق دیدی۔

یہ ہے نتیجہ بے پردگی کا۔ اور مردوں عورتوں کے بے تکلف خلا ملا کا۔

آرچ ڈیکن سن کلیر صاحب نے ہینی میگزین میں شور مچایا ہے کہ انگلستان میں سبت کے دن کی بڑی بے ادبی کی جاتی ہے۔ پادری صاحب لکھتے ہیں کہ ایت وار کے دن لوگ بجائے گرجا گھر جانے کے۔ بگیوں پر سوار ہو کر سیر کرنے اور موٹر گاڑی چلانے پر لگاتے ہیں۔ دریائے ٹیمز پر ایت وار کے دن میلہ لگتا ہے۔ وضعدار لوگ اپنا سفر ایت وار کے دن ہی شروع کرتے ہیں۔ ناچ کے جلسے بھی ایت وار کے دن ہی ہوتے ہیں۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ سارے یورپ کا یہی حال ہے۔

جان ای ریمبرگ صاحب اخبار ایگناسٹک جنرل مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ قدیم مذاہب جن میں انسانوں کو اور جانوروں کو اور بتوں کو خدا بنایا جاتا تھا اور مانا جاتا تھا دن بدن زوال پکڑتے جاتے ہیں اور یہی حال عیسوی مذہب (یعنی) ہو رہا ہے۔ قدیم دیوتاؤں کا جو انجام ہوا وہی انجام عنقریب عیسائیوں کے خدا یسوع کا ہونے والا ہے۔

مسٹر ڈولی اپنا شہر چھوڑ کر اور دو گاڑیاں اسباب کی لدوا کر وہاں سے چلا گیا ہے۔ ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا۔ کہ کہاں جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے نبی کی بے اصول مخالفت

میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت اور پھر بے اصول مخالفت کرتے ہیں۔ بے اصول مخالفت میں نے اس لئے کہا ہے کہ یہ صاحبان مخالفت کرنے سے پہلے ہرگز نہیں سوچتے کہ اس کی زد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑے گی یا کس پر۔ اسباب کا مطلق خیال نہیں۔ بس مرزا صاحب کا نام آیا اور ان کے تن بدن میں مرچیں لگ گئیں۔ جوش غضب میں باولے ہو گئے اور جو جی میں آیا کر دیا۔ اور جو زبان پر آیا کہدیا۔ تین مہینے ہوئے کہ چراغ دین جمّوں کا رہنے والا جھوٹے الہام کا مدعی مر چکا۔ مگر جب انہوں نے سُنا کہ اس کی موت حضرت امام صادق علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے۔ تو جھٹ تردید شروع کر دی۔ اب موت سے تو انکار ہو ہی نہیں سکتا یہ کہنے لگ گئے کہ طاعون سے نہیں مرا۔ مرتے وقت اس کا چہرہ نورانی تھا۔ جیسا کہ سچے مسلمانوں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کا ایک محضرنامہ بھی تیار ہو کر سراج میں شائع ہوا ہے۔ جس کے شروع میں لکھا ہے ہم جمّوں کے ہندو و مسلمان تصدیق کرتے ہیں مگر اخیر میں صرف دو تین ہندوؤں کا نام ہے۔ ہاں ایک پادری صاحب کا بھی ہے اور وہی اصل سے نقل کرنے والے ہیں۔ یہ بات بالخصوص غور کرنے کے قابل ہے کہ پادری کیوں چراغ الدین کے معاملہ میں زیادہ انٹرسٹ لیتے ہیں اور کیوں ہر موقعہ پر اس کی جا و بیجا تائید کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ چراغ الدین عیسائیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ تجلّی (عیسائیوں کے مشہور و مستند رسالے) میں دو ورق بالخصوص اس کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ کیا کسی اور سچے مسلمان کی مثال بھی دی جا سکتی ہے جس کی فوتیدگی کو عیسائیوں نے یہاں تک محسوس کیا ہو کہ اس کی یادگار میں رسالہ کا ایک حصّہ وقف کر دیا ہے اور اس کی تعریف میں کالموں کے کالم سیاہ کر دیئے ہوں۔

اور پھر چراغ الدین کے مزعومہ مطاع و متبوع حضرۃ سیّدالمرسلین کی نسبت انہی مسیحیوں سے پوچھئے۔ کہ وہ کیا رائے رکھتے ہیں۔ کیا چراغ الدین کی تعریف کرنے والے وہی نہیں۔ جو ہمارے سیّد و مولےٰ کو عیاذاً باللہ "الدجّال" کہتے ہیں۔ پنجابی میں ایک مثل ہے۔ سری نال ویر۔ پوشلی (دم) نال صلح۔

تعجب ہے۔ کہ آقا کی نسبت یہ عقیدہ اور غلام سے دوستی۔ حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ:۔

لا تجد قوماً یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حادّ اللہ و رسولہٗ۔ اور صحابہ کرام کی تعریف میں ہے۔ اشدّاءُ علے الکفّار۔ اور فرمایا۔ ولیجدوا فیکم غلظۃً۔ پس آپ سوچ سکتے ہیں۔ کہ چراغ الدین کا مذہب کیا تھا۔ اور پھر یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ جنہوں نے "منارۃ المسیح" اس کی تصنیف دیکھی ہے وہ اس کے عقائد سے خوب واقف ہیں کہ اس کا مذہب تھا "قرآن مجید" محض تنہا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ بائیبل پڑھنا بھی ویسی ہی ضروری ہے۔ چنانچہ تجلّے ماہ مئی میں لکھا ہے۔ "دو باتوں پر ان کا ایمان نہائیت ہی واثق تھا۔ اور اس ایمان کے ساتھ وہ اپنے خدا سے ملے۔

بائیبل اور قرآن کو بالکل برابر ایک ہی کتاب کے دو جزو سمجھتے تھے۔ اور دونوں کی تلاوت کرتے ان میں کوئی تفریق روا نہ رکھتے تھے۔

اصل اسلام عیسویت ہے اور عیسویت اصل اسلام ہے۔ حضرت مسیح کا نزول ثانی جو روحانی طور پر ہونے والا ہے۔ حضرت مسیح امامت کریں گے وہ اس عقیدہ کو الہامی ایمان جانتے تھے۔ نیز یہ کہ مسیح کلمۃ اللہ تھا۔ وہ صلیب پر ہی فوت ہو گیا۔ (کیا یہی مسلمانوں کے عقائد ہیں) اس کے صلیب پر مارے جانے سے نیکی کی توفیق جو آدم کے گناہ کے سبب چھین لی گئی تھی۔ واپس دی گئی۔ وغیرہ ذالک

اب ایسے عقائد کو دیکھ کر پھر بھی اگر ہمارے مسلمان بھائی محض حضرت امام موعود کی مخالفت میں عیسائیوں کی تائید کرتے جاویں تو سوا اس کے ہم اور کیا کہیں۔ کہ خدا مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کیوں کہ وہ جوش تعصب میں خود اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ گویا ظاہر کرتے ہیں کہ سچے مسلمانوں کے یہی عقائد ہیں۔ جو کہ اوپر بیان ہوئے اور پھر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی رسالت کا جھوٹا مدعی ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس سے متعلق مواخذہ نہیں کرتا۔ بحالیکہ منارۃ المسیح میں صاف لکھا ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور نزول مسیح تو روحانی طور سے ہو گا۔

(واقعی یہی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے) اور اس نزول کا جو کام ہے وہ اس عاجز کے ہاتھوں سے ہوگا۔ پھر اخیر میں مہدی موعود کے ایسے نشانات لکھے ہیں اور ان احادیث کی کچھ ایسی تاویلیں کی ہیں جو جمہور علماء کے بالکل برخلاف ہیں اور اس سے صاف ٹپکتا ہے کہ دراصل مہدی ہونے کا خود مدعی ہے تعجب کہ اسی دعوے کے سبب وہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کرتے ہیں اور انہیں مسلمان تک نہیں سمجھتے اور یہی دعوے چراغدین سے ہے۔ پھر دوسرے عقائد اس کے علاوہ مگر اس کی تائید برابر کئے جاتے ہیں۔ خیر اس سے بعد کچھ نہیں تو یہ پیشگوئی تو پوری ہوگئی کہ اخیر زمانے میں امتی مسلمانوں سے یہودیوں اور عیسائیوں کے مثیل ہو جائیں گے اور پھر بااین ہمہ باہم تباغض اور شحنا جاتا رہے گا۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود کے برخلاف۔ عیسائی۔ مسلمان۔ آریہ وغیرہم کیسے متفق ہو جاتے ہیں یہ بھی ایک دلیل ہے ہمارے امام کی صداقت پہ۔ باقی رہا۔ اصل مقصود جس کے لئے یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ سو الحمد للہ کہ اس میں ہرگز کامیابی نہیں ہوئی۔

طاعون سے فوتیدگی کے سبب اگر کوئی مسلمان وہ حدیث (قطع نظر اس سے کہ اس کے اصل معنے کیا ہیں اور وہ کہاں چسپاں ہے) پیش کر دیتا جس میں لکھا ہے کہ طاعون کی موت سے مرنے والا شہید ہے تو پھر کوئی بات تھی۔ مگر الحمد للہ کہ اس کی خود ہی تردید کر دی۔ پھر لطف یہ کہ جو وجہ علالت کی لکھی وہ اس کی قوت ایمانیہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ چنانچہ اس محضر نامہ میں لکھا ہے کہ اپنے بچوں کے مرنے کے غم میں بیمار ہو کر فوت ہوا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ قرآن مجید میں یہ مومنوں کا نشان نہیں لکھا۔ کہ وہ بچوں کے غم میں گھٹتے گھٹتے بیمار ہو کر مر جایا کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ ۔

اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون۔ ہر تاریخ میں سچے مسلمان کا تم حوالہ نہیں دے سکتے۔ جو محض اپنے بچوں کے غم میں مر گیا ہو۔ جس شخص کو خدا پر کامل یقین ہو۔ اس کو ایسا صبر دیا جاتا ہے۔ کہ وہ مطلق اس بات کو محسوس ہی نہیں کرتا۔ دیکھئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بچے فوت ہوئے مگر کیا آپ [illegible] فوت ہو گئے؟ [illegible] سے بڑی مسرت [illegible]

اور پھر دم نزع جو الفاظ آخری زبان سے نکلے وہ بھی اس معاملہ پر روشنی ڈالتے ہیں واقعی سچے مسلمان یہی پڑھا کرتے جیسا کہ تجلّے میں لکھا ہے کہ "یہی کہا آسمان آسمان آسمان۔ اور دم چھوڑ دیا۔ ان حالات کو پڑھتے ہوئے فرمائیے۔ طاعون سے نہ مرنے کے انکار نے کیا نفع دیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی۔ تو بہرحال پوری ہے۔ خدا نے فرمایا۔ "میں تباہ کر دوں گا" دو جوان لڑکوں کا آنکھوں کے سامنے ایک ہی دن میں مر جانا۔ اور چراغدین کا اپنے کو اس واقعہ کے متعلق لکھنا جیسے کہ تجلی میں ہے اب دنیا سے میرا قطع تعلق ہو چکا (کچھ نہیں رہا) ان الفاظ کو پورا کر رہا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا۔ میں فنا کر دوں گا۔ ہلاک کر دوں گا۔ سو یہ بھی ظاہر ہے کہ چراغدین منارۃ المسیح کے شائع کرنے کے بعد ایک سال تک ہی مر گیا طاعون سے مرا یا نہیں۔ اس بات کو جانے دیجئے کہ آخر مر تو گیا۔ اور مرا بھی پیشگوئی کے بعد اپنا کام (جس کے لئے وہ اپنے تئیں مامور سمجھتا تھا) کرنے سے پہلے ناکامی کی حالت میں پس ان محضر ناموں کی تیاری کی . . . . کیا ضرورت تھی۔

غرض مجھے رہ رہ کے افسوس آتا ہے کہ ہمارے بھائی مخالفت میں اس قدر کیوں اندھے یعنی از خود رفتہ ہو رہے ہیں کہ وہ کچھ لکھتے ہوئے اسلام کی صداقت وحقیقت کا بھی خیال نہیں کرتے۔ "ڈاکٹر عبد الحکیم کو حضرت مسیح صادق نے اپنی جماعت سے خارج کر دیا اور وہ بھی کسی قدر تردّد کے بعد مخالف ہو گئے۔ اب یہ لوگ ان کی تعریف کر رہے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ جماعت سے خارج کرنے کی کیا وجہ ہے اور آیا جس عقیدہ کی بنا پر ان کو خارج کیا گیا ہے کیا وہ تمام اہل سنت وجماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے (کیوں ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار آپ فرمائیے) یعنی یہ کہ مدار نجات محض توحید ہے۔ نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانا یا مسیح پر (دیکھو الذکر الحکیم نمبر ۱) پھر مسیح کی وفات کے وہ ابھی تک قائل ہیں اور نزول کے متعلق بھی انشاء اللہ غالباً یہی عقیدہ ظاہر کریں گے جو چراغدین نے کیا تھا۔ یاد رکھئے کچھ اور رنگ لگا لیں کیونکہ لاہور آپ نے اپنا الہام سنایا کہ دجالی فتنہ۔ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ عجب نہیں کہ دیں کہ میں ہی وہ مسیح ہوں یا کم از کم مجدد مائۃ حاضرہ ہی بن جائیں اس بات کا انتظار کیجئے۔ پھر یہ آپ لوگ تو زیادہ تر اسی لئے حضرت مسیح موعود کے مخالف ہیں کہ وہ الہام وحی کے [illegible]

یہ باتیں میں نے صرف اس لئے لکھیں کہ کم از کم ہمارے مسلمان بھائی بے اصول مخالفت کر کے دوسرے مذاہب والوں کا ٹھوکر تو نہ بنیں۔ اور منہ سے ایسی باتیں تو نہ نکالیں جس سے اسلام پر حملہ ہوتا ہو اور غیر مسلم اس سے سند پکڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کریں۔

"ڈاکٹر عبد الحکیم کے لئے میں نے پیسہ اخبار میں ایک مضمون دیا تھا۔ جو افسوس ہے۔ ایڈیٹر نے شائع نہ کیا حالانکہ اس میں ایک تو اس الزام کی تردید ہے۔ جو مجھ پر ایک چودھری مولوی کی طرف سے لگایا گیا تھا کہ میں (اکمل) گویا اس کی تحریروں کا جواب نہیں دے سکا۔ اور مسیح موعود سے (خدا مجھے اس دن زندہ نہ رکھے) برگشتہ ہونے کو تیار ہوں کیونکہ اس نے مجھ پر کوئی سوال کیا ہی نہیں بلکہ میں نے خود کئی دفعہ حضرت صاحب کے عقائد کی نسبت استفسار کیا اور وہ جواب نہیں دے سکا۔ چنانچہ جواب نہ دینے کا اقرار۔ اسی پرچہ اخبار (پیسہ) میں موجود ہے اور دوسرا کچھ ڈاکٹر مذکور کی نسبت لکھا تھا اور ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ باوجود ان عیوب کے موجود ہونے کے وہ مرزا صاحب کو مسیح موعود کیوں کر تسلیم کرتا ہے حالانکہ بالاتفاق نبی گناہ سے معصوم ہوتا ہے۔ اور نہ اس بات کی سند ملتی ہے کہ کوئی نبی اپنے فرض تبلیغ پر سستی کرے۔ کیونکہ ایسا ہونا اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ اور لا ینال عہدی الظالمین کے برخلاف ہے اور یہ بھی میں نے لکھا تھا کہ جب ڈاکٹر مذکور کے بیس سالہ تحقیق کا یہ حشر ہے۔ تو اب ہم اس کی موجودہ رائے کو کیوں کر تسلیم کر لیں۔ خدا جانے کل اس کی بھی تردید کرے۔ افسوس وہ مضمون ایڈیٹر صاحب نے نہ چھاپا۔ بااین ہمہ۔ وہ مولوی لکھتا ہے۔ کوئی احمدی مجھ سے پیسہ میں مکالمہ کرے۔ پیسہ جب ہمارے ضروری مضمون بھی نہیں چھاپتا۔ اور ہمارے برخلاف جھوٹے الزاموں کی بھی تردید نہیں کرتا۔ تو پھر دوسرے مضمون کب شائع کرے گا۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل۔ گولیکی ضلع گوجرات

* * *

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرو

۱۔ الذکر۔ مصنفہ مولوی شیخ عبد الرحیم صاحب جس میں اسمائے الٰہی اور نماز اور احادیث کا ترجمہ ہے ایک مفید مجموعہ ہے۔ قیمت [illegible]

نور الدین۔ جو مصنف صاحب کی [illegible] کے بعد دوبارہ [illegible] یہ کتاب آریوں کے رد میں ہے۔ قیمت [illegible]

ضرورت الامام

ذیل میں ہم ایک مراسلت درج کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت ہے اور آیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قول کہ مسلمان یہودیوں کی سیرت اختیار کریں گے پورا ہوا ہے یا نہیں اور اگر پورا ہوا ہے تو آیا یہودیوں کے واسطے کسی مسیح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج میں ایک کتاب (Census) سینس آف انڈیا ۱۹۰۱ء مشتمل برحالات بلوچستان حصہ اول جس کے مؤلف ایک انگریز آر۔ ہیوگس بلر صاحب ہیں پڑھ رہا تھا۔ مذاہب بلوچستان کے بیان پر جب پہنچا تو صفحہ ۴۸ پر ایک قصہ کوہ مراد کے مہدی اور اس کی جماعت کا میری نظر سے گزرا چونکہ یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں سے میں یہ قصہ ناظرین بدر کی واقفیت کے لئے درج کرتا ہوں امید ہے کہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ والسلام

خاکسار محمد یوسف احمدی۔ اسلامیہ سکول پشاور

کوہ مراد کا مہدی
اور
اُس کی جماعت

یہ فرقہ جس کو ذکری کہتے ہیں ایک عجیب گروہ ہے اس کے سب سے پیرو مکران میں آباد ہیں۔ اس کا اثر لاس بیلہ میں بھی پھیلا ہے جہاں اس کے معتقدین کی تعداد خصوصاً سمندر کے ساحل پر کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ لوگ اپنے تئیں مسلمان بتاتے ہیں مگر عقیدہ باطل پرستی اور بت پرستی کے معتقدات سے لبریز ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کا قرآن شریف پڑھنا صرف اہل اسلام اور ان کے درمیان رابطہ اتحاد کے قائم رکھنے کے لئے ہے ورنہ باقی تمام عملی معاملات میں ان کے اور مسلمانوں کے درمیان نمایاں فرق ہے۔

سیتھیان اقوام کے گروہ دائیس (Dais) سگتائی اور ساتی وعلاوہ بریں قبیلہ ساجدی کی تمام قوم پراہوکا بمعہ اپنی شاخ ساقا کے اس کی جماعت کے پیرو ہو گئے ہیں ملکی بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی نسلیں گزری ہیں کہ اس جماعت کی بنیاد ایک ملا رحمت یا دوست محمد نامی نے ڈالی یہ شخص ہیرانی بلوچستان میں کسی کشمش نامی گاؤں سے آیا تھا اور پھر کوہ مراد نامی پہاڑ کی طرف جو تربت کے نواح میں ہے چلا گیا جہاں اس نے جا کر سکونت اختیار کی اور اس وقت ایک فارسی کتاب نظم و نثر میں لکھی اور اس کتاب کو درخت برکہو یا ببول کے نیچے زمین میں دفن کر دیا اور لوگوں میں یہ افواہ اڑا دی کہ مجھے معجزہ کے طور پر ایک کتاب درخت کے نیچے سے ملی ہے اور ساتھ ہی دعویٰ کر دیا کہ مہدی موعود یا امام دوازدہم میں ہوں جس کے ظہور کے تمام نیک مسلمان منتظر ہیں اس وقت سے ذکریوں کا خیال ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تبلیغ ختم ہو گئی اور وہ آخری اور سب سے بڑا رسول نیا ایمان قائم کرنے والا ظاہر ہو چکا وہ اصول جو اس نئے رسول نے سنائے ان جہلا اور باطل پرستوں میں جن کے ساتھ اس کو سابقہ پڑا اثر کر گئے اور اس کے پیروؤں کی ایک خاصی تعداد ہو گئی۔

ذکری لوگ نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا یا زکوٰۃ دینا مذہبی فرائض میں سے لازمی نہیں خیال کرتے وہ نیز حج کعبہ کی بجائے جو مکہ معظمہ میں ہوا کرتا ہے کوہ مراد متصل تربت کا حج کرنے جاتے ہیں اور مکہ کے حجر اسود کی طرح انہوں نے بھی ایک پتھر اس پہاڑ میں نصب کیا ہے۔ اور اس کو بوسہ دیتے ہیں جب کوئی ذکری مر جاوے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ اہل اسلام مردے کا چہرہ کعبہ کی طرف لحد میں پھیرتے ہیں ویسا ہی یہ لوگ اپنے مردے کا چہرہ کوہ مراد کی طرف موڑ دیتے ہیں فردوس بریں کی ایک راہداری جو ملا لکھ کر دیتا ہے۔ اس کی بغل کے نیچے رکھ چھوڑتے ہیں اور برکہو یا ببول کی لکڑی کا مقدس ٹکڑا اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیتے ہیں۔ ......

چند مکانات علیحدہ ذکر کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ اور ان کو ذکرانہ کہتے ہیں جہاں ذکری لوگ دو صفوں میں کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی طرف رخ کرتے ہیں اور مندرجہ ذیل جملے دوہراتے ہیں۔

صف اول۔ لاالہ۔ کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں
صف دوم۔ الا اللہ۔ اگر ہے تو صرف اللہ ہی ہے
صف اول۔ حسبی ربی۔ مجھے خدا ہی کافی ہے
صف دوم۔ جل اللہ۔ خدا بڑے جلال والا ہے
صف اول۔ ما فی قلبی۔ میں ظاہر کرتا ہوں کہ میرے دل میں کچھ بھی نہیں
صف دوم۔ غیر اللہ۔ سوائے اللہ کے
صف اول۔ ہادی۔ ہمارا پیشوا کون ہے۔
صف دوم۔ مہدی۔ مہدی ہے۔

یہ جملے تکرار کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اسمیں ذکر میں شامل شدہ ذکری خوب جوش میں آ جاتے ہیں۔ ہر جمعہ کی رات کو اور ہر ماہ کی چودھویں رات کو ذکر کے جلسے ہوا کرتے ہیں۔ اس جلسہ کو کشتی کہتے ہیں مکان کے وسط میں آگ جلا دیتے ہیں اور مرد اور عورتیں اس کے ارد گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ یہ کہیں کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو وہ یہ کہتے ہیں لا الہ الا اللہ کلانت امام محمد رسول اللہ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہاں خدا کی مرسولہ تھی اور بعد ازاں اپنی پیشوا مہدی یا رسول جدید کا نام لے کر ذکر شروع کر دیتے ہیں اور اس آگ کے ارد گرد اچھلتے اور ناچتے ہیں یہاں تک مجنونانہ جوش میں آ جاتے ہیں اور رقص کے وقت اندھا دھند ان عورتوں پر لپکتے ہیں مطلق بات کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا کہ وہ ان کی کیا رشتہ دار ہے جب صبح ہو جاتی ہے تو یہ لوگ جدا ہو کر اپنے اپنے مکانوں کو چلے جاتے ہیں۔

یہ رسم کثرت کے ساتھ کوہ مراد میں اس وقت ہوتی ہے جبکہ کوئی جمعہ کی رات چاند چودھویں تاریخ کو ہو۔ ماہ ذوالحج میں اس گروہ کے پیرو سالانہ حج ادا کرنے کو جاتے ہیں جہاں بعض رسوم جو اہل اسلام حج کعبہ کے وقت ادا کرتے ہیں بطور نقل ادا کئے جاتے ہیں۔ طواف کعبہ کی بجائے طواف کوہ مراد اور حجر اسود کے بوسہ کی بجائے ایک نصب کردہ پتھر کو چومتے ہیں + ذکری ملانوں کا بڑا اقتدار مانتے ہیں اور ملاں بھی اپنے دام اقتدار سے دولت وصول کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے ملا ہر ایک شخص کی جائداد کے عشر کا مالک ہوتا ہے جب کوئی ذکری شادی کرتا ہے تو ملا کو ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جو زمان سابق میں میراسی سگنیر (Sagnior) اور انگریزی میں لارڈ آف مینور (manor) کو حاصل تھے ان کا خیال ہے کہ عورت کا مطمئن اور مطہر ہونا ملا کے ساتھ میں ملاپ پر دار مدار رکھتا ہے یہ بات بھی قابل الذکر ہے کہ یہ حقوق ملا صاحب سے چند روپے دیکر خریدے بھی جا سکتے ہیں ملاؤں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ فردوس بریں کے دروازہ میں داخل ہونے دینا یا روک دینے کا حق ان کو حاصل ہے اور انہوں نے ایک خاص قاعدہ مقرر کیا ہے جس کے ذریعہ سے وہ مریدوں سے کچھ روپے لیکر ان کو بہشت میں داخل ہونے کی راہداری یا پروانہ لکھ دیتے ہیں۔

نکاح اصولاً ملا ہی باندھتے ہیں اگر ملا دستیاب ہو سکے تو یہ رسم کہ دولہا یا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ملا کے مکان پر ایک خالی مشک لیکر جاتا ہے تو ملا فیس لیکر اپنی پھونک اس خالی مشک میں بھر دیتا ہے اور مشک کا منہ بڑی احتیاط سے باندھ کر واپس دلہن کے پاس لے آتا ہے اور مشک کے منہ کو کھول کر دلہن کے چہرہ پر وہ ہوا چھوڑ دیتا ہے جونہی کہ وہ ہوا اس کے چہرہ کو محسوس ہوتی ہے تو سب سمجھ لیتے ہیں کہ بس اب شادی کی تکمیل ہو گئی۔ جب کوئی ملا کسی ذکری کے گھر جا داخل ہوتا ہے تو سب اس کے ہاتھ پاؤں پر اوندھے پڑ جاتے ہیں اور تب تک نہیں اٹھتے جب تک کہ ملا پیٹھ پر تھپڑ نہ مارے۔ ہر ایک لڑکا جبکہ عمر چھ سال کی ہو جاتی ہے ملا کے پاس مریدوں میں شامل کرنے کے واسطے لیجاتے ہیں ملا اس کی پشت پر تھپڑ مارتا ہے اور وہ جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ ملانوں کو بڑا صاحب کرامات خیال کیا جاتا ہے ان کے عطا کردہ تعویذ ہر ایک قسم کے مرض مصیبت اور پلید روح کے اثر کا یقینی علاج سمجھا جاتا ہے۔ تمام عمر کے گناہوں کی معافی ملا کو کچھ روپے دیکر حاصل کر لیتے ہیں۔ ملا کی طاقت عالم برزخ سے پرے تک پہنچی ہوئی مانی جاتی ہے۔ اگر ملا راضی ہو تو مریدوں کے نام صدقات اور درخواست کچھ اثر کرتے ہیں ورنہ بے سود ہیں۔ وقتاً فوقتاً یہ لوگ خان قلات کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ ناصر خان رئیس اعظم قلات نے انکا مکران بالکل نیست و نابود کر دینے کا ارادہ کیا اور خون ریز مقابلہ ہوا۔ ذکری تقریباً تباہ ہو چکے تھے کچھ جو بچ گئے تھے مسقط کو اور مکران کی پہاڑیوں میں جا پناہ گزین ہوئے لیکن جونہی کہ سوزل ہٹا تو یہ پھر واپس آ گئے۔ مگر اس گروہ میں سنگار کا سب قبیلہ اور قوم بساہو کا کثیر التعداد حصہ ہے۔ ساجدی۔ شیخ احمدی کا بہت حصہ اور گارزائی۔ شاہت۔ موتک اور کرد بھی کچھ کچھ اس جماعت کے پیرو ہیں۔"

خاکسار احمدی پشاوری۔

ایک سکھ نے باوا نانک علیہ السلام کا مذہب اختیار کر لیا

سورن سنگھ محمد یوسف ہو گیا

سردار سورن سنگھ صاحب ساکن ضلع امرت سر آریوں اور سکھوں کے اندرونی حالات اور مذہب کی جانچ پڑتال کے بعد بالآخر آدگرنتھ سے روشنی حاصل کر کے اور باوا نانک علیہ الرحمۃ کی ہدائیت پر عمل کر کے داخل اسلام ہوئے ہیں اس تبدیلی مذہب کے باعث ان کو ہر طرح کی ایذا جسمانی اور مالی پہنچائی گئی اور دُکھ دیا گیا مگر چونکہ ان کا دل اسلام کی خوبیوں پر مائل ہو چکا تھا۔ کوئی امر ان کو اسلام میں داخل ہونے سے مانع نہ ہو سکا۔ شیخ صاحب گرنتھ اور سکھوں کے مذہب کی کتب کے بڑے عالم ہیں اور انہوں نے کئی سال خرچ کر کے باقاعدہ اُستادوں کی خدمت میں بیٹھ کر یہ علوم حاصل کئے۔ شیخ صاحب موصوف اپنی ملازمت سے رخصت حاصل کر کے کچھ عرصہ کے لئے قادیان آئے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے ہیں جو ان کے صدق کے ساتھ اسلام قبول کرنے کی ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ جب خدا تعالےٰ نے دیکھا کہ ایک شخص نے محض اس کی رضا کی خاطر اس قدر دُکھ اُٹھایا ہے تو اس کے واسطے ایسے اسباب مہیا کئے کہ وہ اسلام کے اس فرقہ میں داخل ہوا جو اصل اسلام اپنے اندر رکھتا ہے۔ شیخ صاحب نے مسجد اقصےٰ میں ۹ جون کو ایک لیکچر اپنے حالات پر دیا۔ جس کا خلاصہ انہوں نے خود اخبار بدر کے واسطے لکھ کر ہم کو دیا ہے اور ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ کوئی اور سکھ بھائی بھی اس سے فائدہ اُٹھائے اور مسلمانوں کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہو۔ (ایڈیٹر)

ادھر آؤ صاحب ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز ناظرین! اس میں کوئی کلام نہیں کہ انسان کو خداوند کریم نے اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ مگر جو فطرتی کمزوری انسان کے گلے کا ہار ہو گئی ہے وہ ذرا بھی آگے نہیں بڑھنے دیتی۔ انسان تو چاہتا ہے کہ میں آگے بڑھوں جہاں تک کہ الٰہی قرب حاصل کر سکوں۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ محتاط رہنا چاہیئے کہ ایسی کمزوریوں سے ہر وقت بچتا رہے۔ نیز جب سے اس عاجز نے عقل اور ہوش سنبھالا ہے اور انسانیت کا جامہ پہنا ہے۔ مجھے بھی دھن رہی ہے کہ کسی طرح ست مارگ (صراط مستقیم) کا پتہ ملے۔ چنانچہ میری اس جستجو کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے گڑھوں سے گذر کر باہر آیا اور گڑھے بھی اس قدر عمیق تھے کہ ان سے نکلنا محال تھا مگر فضل الٰہی میرے شامل حال تھا۔ مجھ کو ان گڑھوں سے ایسا نکالا جیسے چاہ سے یوسف۔ خدا کی قدرت شاید اسی واسطے میرا نام بھی یوسف ہی رکھا گیا۔ پہلا گڑھا آریوں کا تھا اور خوب غور اور خوض کیا گیا لیکن اس کی تعلیم اس قدر پایۂ تہذیب سے گری ہوئی تھی۔ جسے میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی خاندانی اور مہذب آدمی اس کو ہرگز قبول نہیں کرے گا بلکہ نفرت کی نگاہ سے دیکھ کر کوسوں دور بھاگیگا۔ اوّل ان کی وید کی تعلیم میں سے ایک مسئلہ نیوگ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بانی نے آریوں کو ایسا بے لگامی کا سبق دیا اور پانڈو اور کورو کی مثال مہاتموں اور رشیوں کے لئے ایک سیدھی سڑک بنا دی ہے جس سے اس کی خواہش تھی کہ کوئی شخص بھی اس دنیا سے پاک اور پوتر ہو کر بے لوث نہ جاوے اور یہی تعلیم تھی جس نے سکھوں و برہمنوں اور شودروں وغیرہ کی خانگی زندگی پر اپنا اثر ڈالا اور ایسی بے شرم زندگی کو پاک اور پوتر سمجھا گیا۔ نہ باقاعدہ شادی یا دواہ کی ضرورت نہیں اور اس میں یہ بھی کوئی قید نہیں کہ مرد کا بلا عورت اور عورت کا بلا مرد ہونا ضروری ہے بلکہ جب کبھی عشق جوش مارے اور قوت شہوانی غالب ہو۔ تو مرد یا عورت عورت یا مرد بلا تمیز ہم بستر ہو سکتے ہیں واہ رے دیانند تیرا برہمچریہ نظم

جستجو سے تیری جنت کا بطلان ثابت ہوا
بیہودہ باتوں سے تیرا ہنر و فن ثابت ہوا
آج تک دعوے پہ جس کے تھا مدار زندگی
وائے محرومی وہی پیمان شکن ثابت ہوا
نیوگ کا دلدادہ نکلا زن شہوت پرست
شیخ سمجھے تھے جو ہم برہمن ثابت ہوا

اب صاحبان ویدک حقیقت کی طرف ذرا توجہ مبذول فرماویں۔ سری گنیش آئینمہ۔ یہ منتر سام وید کا جو پریس کاشی کے صفحہ ۱۵ میں جہاں سے اتر سنتھا شروع ہوتا ہے اور تمام ویدوں کے ہر ایک منڈل اور سوکتوں کے شروع میں آتا ہے ترجمہ اس کا یہ ہے۔ گنیش دیوتا کو سلام۔ گویا بسم اللہ ویدوں کی یہی ہے۔ اے مترجنو! اگر آریہ دھرم سچا ہوتا اور وید ایشر کا کلام ہوتا۔ تو پرمیشور کے نام سے شروع ہوتا۔ نہ گنیش دیوتا کے نام سے اگر وہ پرمیشور کا نام ہے تو کس نے رکھا ہے اور معلوم ہوا کہ اس سرشٹی مان سے دیوتا افضل ہے تو کہ اس کے نام سے منڈل کو شروع کرتا ہے اور ہندو مخلوق ہی پرمیشور کے نام کی بجائے اسی کو یاد کرتی ہے۔ دوئم۔ اوم پرماتما اینما۔ یعنی پرماتما کو سلام۔ اگر پرماتما ایشور کا نام ہے اور تمام آکاش اس سے نکلی ہیں تو معلوم ہوا کہ پرمیشور روحوں کا چشمہ ہے اسی وجہ سے اس کو جگت آتما کہتے ہیں پھر کیا نہ ایشور کی فضیلت اور پرماتما سے اگر کوئی بڑی روح مراد ہے۔ تو پرمیشور ہے۔ سوم۔ جو سام وید کا پہلا منتر ہے۔ سوامی دیانند جی نے اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ ہے اگنی تم گیان سروپ ہو۔ میں تمہاری تعریف کرتا ہوں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وید کا کرتا۔ (بنانے والا) کوئی پروہت ہے پرمیشور نہیں کیونکہ یہ اگر خدا کا کلام ہوتا تو اس میں یہ الفاظ نہ ہوتے کہ میں اگنی کی تعریف کرتا بلکہ یہ الفاظ ہوتے کہ اگنی وغیرہ پرمیشور کی تعریف کرتی ہیں یہ رگ وید کی پہلی منڈلی ہومکا ستائیس ۲۷ تیرہواں منتر ہے۔ دھرم سبھا والوں نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ کہ بڑے دیوتوں کو سلام چھوٹے دیوتوں کو سلام بوڑھے دیوتوں کو سلام۔ دیانندیو! یہ بھی پرمیشور کا کلام نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تبدل حرکت سے پاک ہے اور اس کی ذات کے سوا کوئی پوجا جانے کے لائق نہیں وہ خود معبود ہے دیوتاؤں وغیرہ کا پوجاری نہیں ہو سکتا۔ یہ وید کے کرتے کی لیاقت کا نقصان ہے کہ وہ بڑے اور چھوٹے اور سب کو سلام بھی کر گزرا مگر یہ نہ بتلایا کہ جن کو میں سلام کرتا ہوں کیا وہ دیوتا ہیں یا پرمیشور یا حیوان یا بندے۔ بڑے پرمیشوروں کو سلام چھوٹے پرمیشوروں کو سلام نوجوان پرمیشوروں کو سلام اور ہم سب پرمیشوروں کو حتے المقدور سلام کرتے ہیں واہ رے دیانند تیری بھرتی۔

اس اندھیر نگری سے تنگ ہو کر جب میں نے پھر حق کے لئے جستجو کی۔ تو سکھوں کے گڑھے میں پھنس گیا اور آدگرنتھ صاحب کو اوّل تا آخر خوب غور اور خوض کے ساتھ پڑھا۔ تو اس کو اسلامی تعلیم سے بھرپور پایا۔ سو چند شلوک باوا نانک جی بطور نمونہ کے عرض کرتا ہوں۔

آدگرنتھ شلوک صفحہ ۳۴۲۔

اوّل اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
اک نور تیں سب جگ اُپجیا کون بھلے کون مندے

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک نور پیدا کر کے اس نور سے تمام کائنات کو پیدا کیا پس پیدائش کی رو سے تمام ارواح نوری ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ باوا صاحب آواگون (تناسخ) کے ہرگز ہرگز قائل نہ تھے۔ دوم۔ صفحہ ۵۶۵ آدگرنتھ

وید پڑھت برہما مرئے چاروں وید کہانی
سادھو کی مہما وید نہ جانی

یعنی برہما بھی وید پڑھ کر مر گیا اور حیات جاودانی حاصل نہ کر سکا۔ چاروں وید سراسر کہانی ہیں اور یاوہ گوئی ہیں۔ پھر

باوا نانک جی صاحب [illegible] فرماتے ہیں آدگرنتھ صفحہ [illegible] کہ

ہندوانان اور مسلمانان کانان دوتاں دیکھو جوگی [illegible]

اس سے یہ مقصود نہیں کہ مسلمان درحقیقت خدا کی شناخت سے کورے تھے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں کیونکہ جس زمانہ میں باوا صاحب پیدا ہوئے تھے وہ فیج اعوج کا زمانہ تھا اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اس گئے گزرے وقت میں بھی جب کہ اکثر مسلمان رسم وعادت کے طور پر مسلمان تھے اور اسلام کی حقیقت ان میں نہیں پائی جاتی تھی تاہم اس گئے گزرے وقت میں بھی مسلمان ہندوؤں کی طرح بالکل اندھے نہ تھے لیکن چونکہ بہ سبب بُعد زمانہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں بہت خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں اس واسطے ان کی روشنی گویا نصف باقی رہ گئی تھی۔ تاہم یک چشم والا بینا کہلا سکتا ہے اور یہاں جوگی سے مسلمان صوفی مراد ہیں۔

آ ہا ہا اس جگہ باوا صاحب کیسے صاف لفظوں میں اسلام کی شہادت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

(ک) کلمہ یاد کرد اور نہ بہا کمو بات۔
نفس ہوائی رکن دین نس [illegible] ہوویں مات۔

دوئم۔ (لام) لعنت برسر تنہاں جو ترک نماز کریں۔
تہوڑا بہت کھٹیا ہتھوں ہتھ گویں۔

یعنی ان لوگوں پر لعنت ہے جو نماز کو ترک کریں جو کچھ تھوڑا بہت حاصل کیا تھا اس کو دست بدست ضائع کیا۔ ہائے افسوس مگر معلوم نہیں کہ سکھ صاحبان باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتے اور باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتے اور باوجود سننے کے نہیں سنتے۔ مگر اس میں بھولے بھالے سکھوں کا کیا قصور ہے چنانچہ پنجابی میں مثل مشہور ہے کہ جس لائی گلیں اوسے نال اٹھ چلی۔ سو ہمارے سکھ بھائیوں کا حال ہے کیونکہ بعد میں باوا گوبند سنگھ صاحب نے اس تعلیم کو دوسرے پہلو میں بدل دیا۔ چنانچہ میں ایک شلوک باوا نانک جی کا اور ایک شلوک باوا گوبند سنگھ جی کا برائے مقابلہ بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ آدگرنتھ میں صفحہ ۵۴۵ باوا نانک جی توحید کی کیا خوب داد دیتے ہیں۔ شلوک۔

دوسر کاہے سیویئے جمے تے مرجا
اکو سمرو نانکا جو جل تھل رہیا سما

مگر ساتھ ہی آدگرنتھ میں اسی صفحہ پر گرو گوبند سنگھ صاحب کس دشمنی سے باوا نانک جی کی توحید کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ شلوک۔

اکال پرکھ کے حکم سے تبھی چلایو پنتھ
سب سکھن کو حکم ہے گرو مانیو گرنتھ

اور پھر باوا نانک جی آدگرنتھ صفحہ ۹۷۲ میں فرماتے ہیں۔ شلوک

ایت بھگتی بھگوان جیہڑے پیرالی کے نا ہیں من
ہیسے ہو کر سوان نانک جاتو تا ہیں تن

یعنی جس انسان کے دل میں خدا کی محبت نہیں وہ انسان سور اور کتے سے بھی بدتر ہے۔ مگر کے تعصب تیرا ستیاناس ہو یہ اس گرو کا حکم ہے جس کے چیلوں کا یہ سن بھاتا کہا جاتا ہے جس کو باوا صاحب نے تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے۔ ابھی سکھ صاحبان انصاف آپ کے ہی اوپر چھوڑتے ہیں۔ آپ صرف دس منٹ کے لئے بے تعصب ہو کر اور خدا کو حاضر ناظر جان کر بروئے انصاف خود ہی نتیجہ نکالیں کہ جو باوا گوبند سنگھ جی نے آپ لوگوں کے دلوں میں ایک مخالفانہ اور منافقانہ جوش پیدا کر دیا ہے وہ کہاں تک تمہارے نجات پانے کا موجب ہو سکتا ہے

پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ جیسا کہ مہاتما نانک جیسے صالح آدمی نے اسلام کی شہادت دی ہے تو اس میں کوئی کلام نہیں کہ اگر کوئی سچا مذہب دنیا پر ہے تو **اسلام** ہے۔ پس میں نے خالصہ دھرم کو بھی سلام کیا۔ آج فقط اسلام ہی صفحہ ہستی پر اندرونی اور بیرونی خوبیوں کا ایک ایسا مستقل اور زندہ مذہب ہے جو اپنے صادر من اللہ ہونے پر بڑے بڑے واضح اور قاطع دلائل پیش کر کے حق کے تلاش کرنے والوں کو معقول طور پر تسلی اور اطمینان کرا سکتا ہے اور ذات باری تعالےٰ کو واجب الوجود اور واجب الاطاعت ثابت کر کے اس سے قربت پیدا کرنے کے ڈھنگ اور ان کے نتائج سے طالب صادق کو پورے طور پر شانتی دیتا ہے۔ بالخصوص اس حالت میں جبکہ نادان آریہ کا ویدی ایشور جو کہ بزعم ان کے نہ خالق ہے نہ با اختیار ہے اور باوجود سرشٹی کا مالک کہلانے کے معطل ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر یہ صبح سے روٹی مانگنے والے اور ہمارے ہوم کے پجاری جو صبح شام مردہ انسانوں سے ستیا چاہنے والے ہیں صرف دس منٹ کے لئے بے تعصب ہو کر پنڈتائی کو بالائے طاق رکھ کر (بے تعصب ہو کر) اور خدا کو حاضر وناظر جان کر اسلامی نماز کے ساتھ جو اللہ کے نام سے شروع ہو کر اللہ کے نام پر ختم ہوتی ہے اور جو کم از کم پانچ دفعہ روزانہ دربار باری تعالےٰ میں حاضر ہو کے عرض معروض پیش کرنے کا موقعہ دیتی ہے اپنی عبادت کا مقابلہ کریں۔ تو میں گمان نہیں کر سکتا کہ وہ حقانیت پسند اور انصاف پرست دل جس میں روز ازل سے توحید کا تخم بویا گیا ہو نظر کرنے کے بعد کبھی [illegible] تعصب سے استعفیٰ اختیار کر سکے۔ معزز حاضرین ہر ایک فرد بشر [illegible] اندازہ لگا سکتا ہے کہ مذہب کی تبدیلی کرنا کچھ آسان بات نہیں۔ اس کے ثبوت میں یہ کہدینا ہی کافی ہو گا کہ اپنے پیارے مہربان والدین بھائیوں اور بہنوں اور دیگر رشتہ داروں سے کس چیز نے چھوڑایا گھر کے عیش وآرام سے کس نے محروم کرایا۔ والدین کی ناز ونعمت کو ترک کرنا اور غیروں کے جور وستم کس نے دکھلائے وہ کون سے بے بہا جواہرات تھے جس کی طمع میں والدین کی درد انگیز آہوں کی کچھ پروانہ کی گئی وہ کونسا پیارا خزانہ تھا جس کے عوض غیروں کی گالیاں اور طعن بسر وچشم منظور کئے گئے۔ وہ کونسا امولک رتن تھا۔ جس کی خاطر جو نہایت پیارے تھے وہ نہایت خطرناک دشمن بن گئے۔ صرف صراط مستقیم یا (کیول ست مارگ کی خاطر) مگر معلوم اسی کو ہوتی ہے جس کے دل پر گزرتی ہے اوروں کے لئے تو کہانی ہوتی ہے۔ نیز ہم نے پہلے تمام نفع نقصان کا اندازہ لگا لیا تھا۔ اور بعد میں حلقۂ اسلام میں پاؤں رکھا اور اب تو یہ حالت ہے۔ ؎

بیٹھے ہیں تیرے در پہ تو کچھ کر کے اٹھیں گے
یا وصل ہی ہو جائے گا یا مر کے اٹھیں گے

ویسے تو باوا صاحب کی تعلیم سے ہی میرے دل کو پوری پوری شانتی ہو گئی تھی مگر ماسٹر صاحب عبد الرحمان نومسلم کے اختیار الاسلام نے تو جیسے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔

میں ہوں آپ کا سیوک
محمد یوسف مدرس مدرسہ پشین سابق (سورن سنگھ پجاری)

براہین احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح مسیح موعود وفہرست مضامین

قیمت عمہ

اخبار بدر کے خریداروں کو جو نئے خریدار ہوں اور قیمت پیشگی ارسال فرماویں یا پرانے خریدار ہوں تو تمام بقایا ادا کر چکے ہیں۔ رعایتی قیمت یعنی چار روپے (للعہ) پر پوری کتاب دی جائیگی یہ ایک خاص رعائت ہے جو اخبار کی ترقی کی خاطر کی گئی ہے

درخواستیں بمعہ قیمت جلد آنی چاہئیں بنام

مینجر اخبار بدر

قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

لاکھ شبہات کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہی جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے میں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہوجاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمد

قیمت عہ

ضیاء الاسلام

اگر اب تک آپ نے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو نمونہ منگوا کر ملاحظہ فرمایئے کیونکہ اسمین محاسن اسلام کے متعلق ایسے زبردست فلسفیانہ مضامین ہوتے ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد نہ تو مخالفین کی تحریرات سے کوئی مسلمان متاثر ہو سکتا ہے اور نہ مخالفوں کو ہی اس کے جواب کی ہمت ہو سکتی ہے اس کے مقاصد یہ ہیں کہ مغربی سائنس اور جدید فلسفہ کے جو اعتراض اسلام پر ہوتے ہیں ان کی تردید نہایت متانت اور عقلی دلائل سے کرنا اور اسی سائنس و فلسفہ سے صداقت اسلام ثابت کرنا آریہ اور عیسائی حضرات کے بیہودہ الزامات کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی نہایت ہی مہذب درمتین پیرایہ میں دور کرنا اسلام کی برکت اور خوبیاں اور جملہ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنا سلف صالحین کے حالات سے قوم میں نئی روح پھونکنا اخیر حصہ میں علم و دست و قدرت کی دلچسپ کیواسطے اخلاق تمدن تاریخ معاشرت صنعت حرفت کے مضامین لکھنا غرضیکہ یہ رسالہ ہر حیثیت سے قابل قدر ہے ہر عربی مہینہ کی ششم پندرہ تاریخ کو قریباً ۴۸ یا ۵۰ صفحہ کے حجم کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ للعہ طلباء و داعظین سے عہ معہ محصولڈاک پیشگی پورا چندہ ادا کرنیوالے حضرات کو تاریخ جنگ روس و جاپان ہر دو حصہ قیمتی عہ مفت۔

المشتہر

مینجر۔ ضیاء الاسلام۔ مراد آباد

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک موسیٰ جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج پچاس روپیہ انعام اس صاحب کو دئے جاوینگے جو ہمارے نمک موسیٰ کو معدہ کے کسی مرض کے غیر مفید ثابت کرے ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہیئے نمک موسیٰ جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک موسیٰ کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ر انگریزی دیونانی میڈیسن کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور ہندوستان بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے نہ دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۳ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی ستریاں

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے۔ پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی یہی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی یہی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو وے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصول درخواست آنے فہرست مفت

ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کیونکہ ان میں نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کوکا نکس و امیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ۔ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی بکس ۴۸ گولی عہ معہ محصولڈاک

نذکرہ ادویات طلب کرنیکا پتہ۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گوجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

صندوقچہ طبیب خانہ

جس میں ہر عمر اور حالت کے انسان کی صحت بحال رکھنے اور ڈیڑھ دو سو بیماریوں کے علاج کے لئے ایسی نادر اور عجیب و غریب یونانی اور انگریزی ادویہ موجود ہیں جن کے بینظیر طور پر موثر کارگر اور سریع التاثیر ہونے کو تمام فاضل اطبا بیک زبان تسلیم کرتے ہیں سفر میں اور حضر میں کسی طبیب کی محتاجی کے بغیر اپنا اور اپنے گھر کا اپنے متعلقین اور غربا کا علاج آپ ہی کر لو تندرستی کی تندرستی اور آرام کا آرام - یہ ایک بینظیر ایجاد ہے اور اس کی ہر ایک عیالدار انسان کو سخت ضرورت ہے - یہ **صندوقچے** ولایتی بکسوں کی طرح خوبصورت مضبوط اور اعلےٰ قسم کے طیار کئے گئے ہیں - ایک کتاب ترکیب استعمال ادویہ جس کا نام کتاب **طبیب خانہ** ہے اس کے ہمراہ ہے اور ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا پڑھا انسان بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے مریض کو خطرات متعلقہ سے بچا سکتا ہے اس لئے اس صندوقچے کا ہر ایک عیالدار کے پاس ہر حالت میں ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ یہ بکس امراض کے علاج کا ایسا طبیب حاذق ہے جو دوسرے معالج سے بے پرواہ کر دیتا ہے جس کے پاس یہ بکس موجود ہو وہ بغیر حاجت کسی دوسرے حکیم کے بیماریوں کا کاری علاج آپ کر سکتا ہے - مریض کا رفیق و مونس دردمند کا سہارا اور دکھیا کا چارہ ہے تو یہ بکس ہے آپ کے لئے حافظ صحت آپ کے عیال کی صحت کا بیمہ تو کیا بلکہ ایک خاصہ گھر کا دوائی خانہ ہے گھر میں ایک حکیم حاذق سفر میں حکیم در بغل اور رفیق صحت ہے اس صندوقچے کی موجودگی جہاں ایک طرف معمولی امراض میں دوڑ دھوپ اور حکیم طبیب ڈاکٹر کی تلاش اور ادویات کی بہم رسانی کے تردد خرچ اور تفکرات سے مطلق بے پرواہ کر دیتی ہے وہاں دوسری طرف وقت پر کسی لائق معالج اور معتبر دوائی کے دستیاب نہ ہو سکنے کی وجہ سے زندگی کے تلف ہو جانے یا کم از کم تکلیف میں پڑنے کا جو احتمال اور بیماری کے بڑھنے کا جو خطرہ ہوتا ہے وہ بھی دور ہو جاتا ہے جتنی ادویہ ہر ایک گھر میں ہردم رکھنے اور سفر میں ساتھ لے جانے کے قابل ہیں وہ سب اس صندوقچہ میں موجود ہیں جب کسی وقت اپنے گھر میں یا اپنے کسی رشتہ دار کے ہاں یا کسی اپنے غریب ہمسایہ کو کسی مرض نے گھیرا ہو تو فوراً اطلاع پاتے ہی آپ اس (صندوقچہ) کو کھولیں اور کتاب ترکیب پڑھیں پھر مرض موجودہ کے لئے جو دوا آپ کو اس بکس میں ملے اس کو ترکیب مندرجہ کے مطابق استعمال کریں - خدا چاہے تو مخلصی حاصل ہوگی نہ عطار کے پاس جائیں اور نہ طبیب کا در کھٹکائیں اس طرح سے کم استطاعتوں کی امداد ہوگی اور اپنی وقت بے وقت مرض سے رہائی - اس سے بڑھ کر فیاضی اور خیرات اور کیا ہو سکتی ہے کوئی عقلمند گھر اس سے خالی نہ رہے - کوئی مسافر بغیر اس کے سفر کو نہ جائے

صندوقچہ طبیب خانہ میں امراض [illegible] ایسی منتخب کر کے رکھی گئی ہیں [illegible] سے زیادہ ترقی و تکمیل کی [illegible]

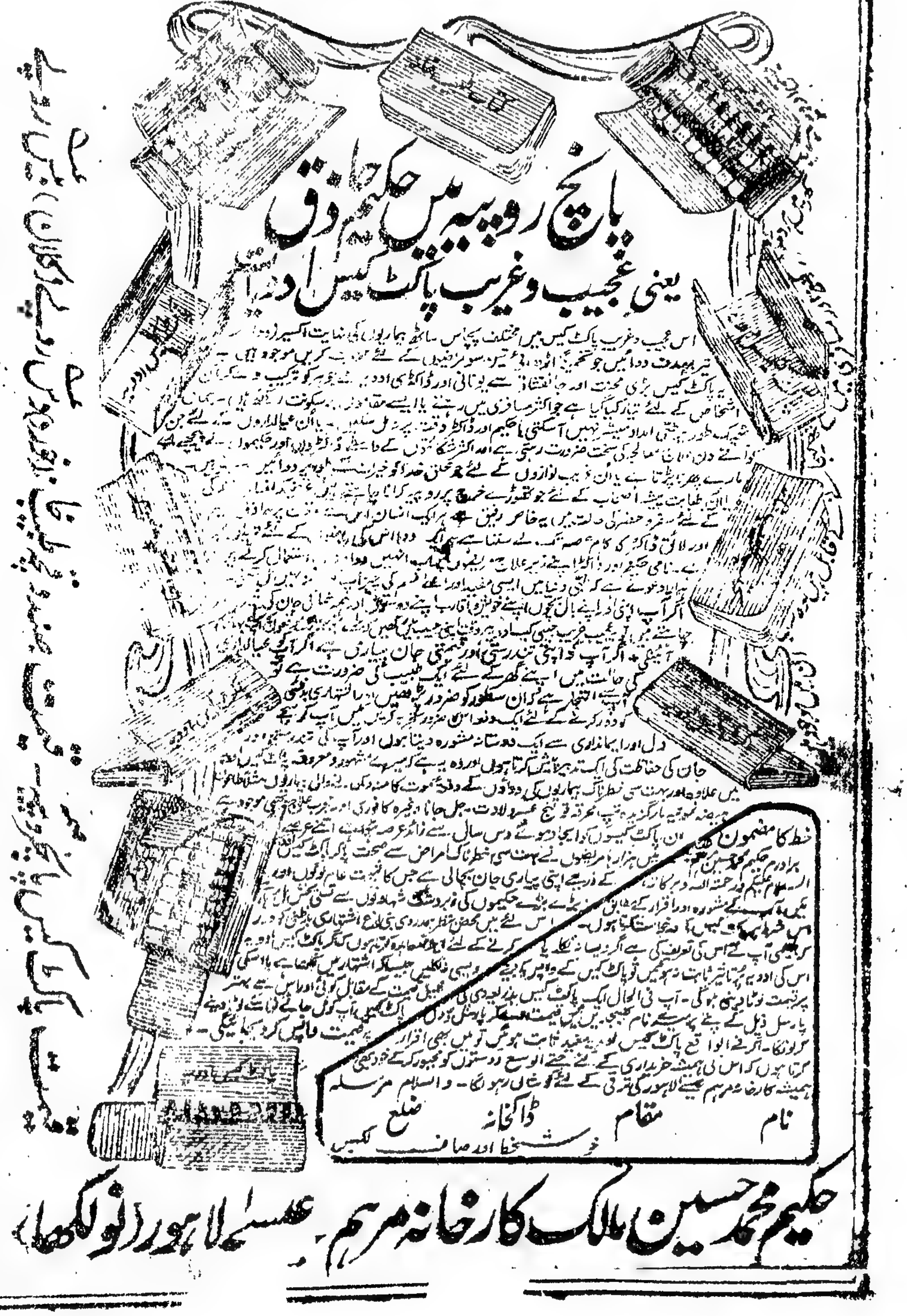

پانچ روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی عجیب و غریب پاکٹ کیس ادویہ اکسیر
خط کا مضمون
نام
مقام
ڈاکخانہ
ضلع
خوشخط اور صاف لکھیں

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور (نولکھا)

یا حفیظ

یا قوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

میرے ہادی و مرشد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیز کل اہل دل

مخلص احباب کی خدمت میں درخواست

ایک ثابت شدہ امر حق کو۔ محض لالچ۔ حسد۔ اور بے ایمانی سے مشتبہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے

آپ صاحبان دعا فرماویں۔ کہ قادر خدا۔ علیم بذات الصدور خدا حق کا بول بالا کرے۔ اور حق کے مخالف باطل کو نیست و نابود کرے۔

المشتہر

حکیم محمد حسین عہ قریشی۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا ۔ کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل۔ ڈبی بازار۔ لاہور

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔)

20 JUL 06

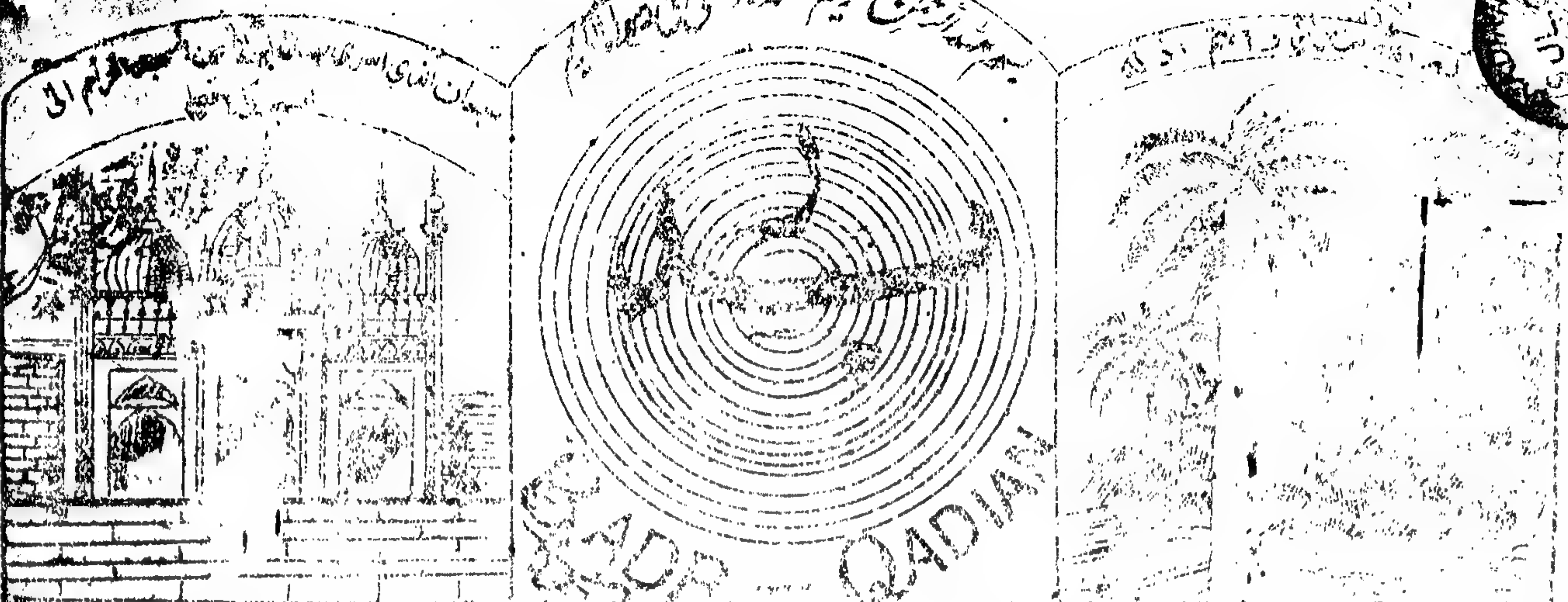
سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسوله الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ
BADR QADIAN

سالانہ قیمت ... ہندوستان | ایڈیٹر محمد افضل ... | ...
۲۶ - جمادی الاول ۱۳۲۴ ہجری ... ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء
... | ایڈیٹر ... | ...
سلسلہ ... جلد ۲

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست گورنمنٹ ... سے
ممبران ... جنکو عام اختیار ... عشر
جاری کرانیکا حق حاصل ہے
معاونین درجہ دوم جنکو ... للکہ
جاری کروانے کا حق حاصل ہے
عام قیمت بالعموم سے فی پرچہ عام معاونین
درجہ سوم ... قیمت پیشگی ... تاریخ
اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ
... کر دیں گے ان سے بحساب ... لیجائیگی
... کے واسطے ... ٹکٹ آنا چاہئے
خطوط کے جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے
جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسکے پندرہ یوم
کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل
سکیگا ... رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ
رسید ... روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر
... تو ... دریافت کرنا چاہئے

توکل ... افراقہ ... مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

... نظم

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمده از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق که قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شده سیراب ہر سیراب ہست
آنچه مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جا مے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکراں مستحق لعنت است
معجزات انبیاء ہمہ حق ... است — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ ... سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بوقت بیعت لیتے ہیں اپنے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب بیعت تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک له و اشہد ان محمدا عبدہ و رسوله۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے آئندہ تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ... استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیه (تین بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین جلسہ بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ اخبار قادیان۔ سچے مذہب کی پہچان
صفحہ ۳۔ ڈائری
صفحہ ۴۔ حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط
صفحہ ۵ و ۶۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۷۔ کیا سکھ دہرم عالمگیر مذہب ہے
صفحہ ۸۔ تصویر۔ علمائے زمانہ۔ قلعہ کانگڑہ۔ قاری شاہ سلیمان
صفحہ ۹۔ عبدالحکیم مرتد کا شور شر
صفحہ ۱۰۔ حضرت مسیح موعود کے نام ایک پادری صاحب کا خط
صفحہ ۱۱-۱۲۔ حربہ آسمانی۔ ریویو
صفحہ ۱۳۔ بدر النسار۔ اسلامی خوش خبری سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ مشتہارات۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اب پہلے سے اچھی ہے اصحاب مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے وقت تشریف لے آتے ہیں۔ اور خادموں کو وعظ و نصائح سے مشرف فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم فضلدین صاحب بہ سبب بعض خانگی امور کے تاحال اپنے وطنوں میں ہیں۔ امید ہے کہ ہر دو صاحبان جلد واپس تشریف لاوین گے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب بتقریب شادی اخویم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہندوستان کو تشریف لے گئے ہین۔ ان کے ساتھ میر سرور شاہ صاحب بھی گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام گذشتہ جمعہ سے ۱۲ روز کے واسطے بند ہو گیا ہے۔ اکثر مدرسین و طلبا اپنے اپنے وطن کو چلے گئے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مولوی شیر علی صاحب بھی بمعہ اہل بیت اپنے وطن کو گئے ہین۔

دفتر بدر کے محرر شیخ محمد نصیب صاحب حسب الحکم حضرت اقدس ایک خدمت پر مامور ہو کر کچھ دنوں سے باہر گئے ہوئے ہین۔ اس واسطے اگر بعض خطوط کی تعمیل مین کچھ دیر ہوتی ہو تو احباب معاف فرماوین۔

اس ہفتہ مین بابو عطار الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر کالرسے۔ بابو فخر الدین صاحب کلرک میاں میر و دیگر بہت سے احباب ڈیرہ اسماعیل خان۔ جموں۔ علاقہ گوجرات وغیرہ ممالک سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئے تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جلد شفا دی۔ خداوند کریم اس مفید اور کارکن وجود کو سلامت رکھے۔ اور تقوے و صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے۔

سچے مذہب کی پہچان

ایک ہندو نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی کہ سچے مذہب کی کیا شناخت ہے۔ دنیا مین اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا مذہب ہے۔ حضرت نے فرمایا۔

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے۔ جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان مین ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرات نہ کریگا۔ کہ رات کو ایسے مکان مین جا کر سوئے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے مین جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا۔ اگر کسی گاؤں مین طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل مین ہرگز داخل نہیں ہوتا ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جائے۔ انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں۔ یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے۔ ورنہ در اصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے۔ ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے۔ دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے۔ تو وہ حد درجہ دو چار پیسہ میں اس کو فروخت کر دے گا۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے۔ جنہوں نے خدا کو نہیں پہچانا وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے۔ وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں۔ جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹھ نہ بولو اور سچی گواہی دو۔ اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دین اور بیچ ڈالیں۔ خدا کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے۔ آج کل جو مذاہب لوگوں میں رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں۔ یعنی ایک قومیت کی پیچ کی جاتی ہے۔ ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے۔ اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا کی معرفت اور گیان بڑھ جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے۔ جس مذہب مین صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا۔ اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہین۔ جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں۔ اور یہ بڑی قوت والوں کا کام ہے اور خدا کے اختیار مین ہے جس کو چاہے۔ قوت عطا فرما دے اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے۔ استقامت شرط ہے۔ ہمت کے ساتھ خدا کو تلاش کرو۔ تو اُسے پا لوگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ اخبار قادیان ۔ سچے مذہب کی پہچان
صفحہ ۳ ۔ ڈائری
صفحہ ۴ ۔ حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط
صفحہ ۵ و ۶ ۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۷ ۔ کیا سکھ دہرم عالمگیر مذہب ہے
صفحہ ۸ ۔ تصویر ۔ علمائے زمانہ ۔ قلعہ کانگڑہ ۔ قاری شاہ سلیمان
صفحہ ۹ ۔ عبد الحکیم مرتد کا شور شر
صفحہ ۱۰ ۔ حضرت مسیح موعودؑ کے نام ایک پادری صاحب کا خط
صفحہ ۱۱ و ۱۲ ۔ حربہ آسمانی ۔ ریویو
صفحہ ۱۳ ۔ بدا النسار ۔ اسلامی خوش خبری سلسلہ حقہ کے نئے ممبر ۔
صفحہ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ مشتہارات ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اب پہلے سے اچھی ہے اور آپ مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے وقت تشریف لے آتے ہیں ۔ اور خادموں کو وعظ و نصائح سے مشرف فرماتے ہیں ۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم فضل دین صاحب بہ سبب بعض خانگی امور کے تا حال اپنے وطن میں ہیں ۔ امید ہے کہ ہر دو صاحبان جلد واپس تشریف لاوین گے ۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب بتقریب شادی اخویم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہندوستان کو تشریف لے گئے ہین ۔ ان کے ساتھ میر سرور شاہ صاحب بھی گئے ہیں ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام گذشتہ جمعہ سے ۱۲ روز کے واسطے بند ہو گیا ہے ۔ اکثر مدرسین و طلباء اپنے اپنے وطن کو چلے گئے ۔ ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مولوی شیر علی صاحب بھی بمعہ اہل بیت اپنے وطن کو گئے ہین ۔

دفتر بدر کے محرر شیخ محمد نصیب صاحب حسب الحکم حضرت اقدس ایک خدمت پر مامور ہو کر کچھ دنوں سے باہر گئے ہوئے ہین ۔ اس واسطے اگر بعض خطوط کی تعمیل مین کچھ دیر ہوتی ہو تو احباب معاف فرماوین ۔

اس ہفتہ مین بابو عطاء الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر کالا سے ۔ بابو فخر الدین صاحب کلرک میاں میر و دیگر بہت سے احباب ڈیرہ اسماعیل خاں ۔ جموں ۔ علاقہ گوجرات وغیرہ ممالک سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئے تھے ۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جلد شفا دی ۔ خداوند کریم اس مفید اور کارکن وجود کو سلامت رکھے ۔ اور تقوے و صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے ۔

سچے مذہب کی پہچان

ایک ہندو نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی کہ سچے مذہب کی کیا شناخت ہے ۔ دنیا مین اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں ۔ ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا مذہب ہے ۔ حضرت نے فرمایا ۔

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے ۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے ۔ جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان مین ایک سانپ رہتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کریگا کہ رات کو ایسے مکان مین جا کر سوئے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے مین جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا ۔ اگر کسی گاؤں مین طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا ۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل مین ہرگز داخل نہیں ہوتا ان سب کی اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جائے ۔ انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے ۔ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں ۔ یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں ۔ یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے ۔ ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے ۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے ۔ ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے ۔ دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے ۔ تو وہ صد درجہ دو چار پیسہ میں اس کو فروخت کر دے گا ۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے ۔ جنہوں نے خدا کو نہیں پہچانا وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں ۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے ۔ وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں ۔ جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں ۔ ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹھ نہ بولو اور سچی گواہی دو ۔ اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دین اور بیچ ڈالیں ۔ خدا کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے ۔ آج کل جو مذاہب لوگوں مین رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں ۔ یعنی ایک قومیت کی پچ کی جاتی ہے ۔ ورنہ سچا مذہب وہی ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے ۔ اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا کی معرفت اور گیان بڑھ جائے ۔ اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے ۔ جس مذہب مین صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے ۔ دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا ۔ اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں ۔ خدا تعالےٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہین ۔ جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں ۔ اور یہ بڑی ہمت والوں کا کام ہے اور خدا کے اختیار میں ہے جس کو چاہے ۔ قوت عطا فرماوے اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے ۔ استقامت شرط ہے ۔ ہمت کے ساتھ خدا کو تلاش کرو ۔ تو اسے پا لوگے ۔

ڈائری

القول الطیب

ہمدردی کا رنگ

۱۴ جولائی ۱۹۰۶ء۔ ایک معزز خاندانی ہندو دیوان صاحب جو حضرت کی ملاقات کے واسطے قادیان آئے تھے۔ قبل نماز ظہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ان کو کچھ نصیحت کی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ ہر ایک شخص کی ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ساتھ یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے۔ اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں۔ تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے۔ ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے۔ کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا روزے چند ہے۔ اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے۔ تو تمام جھوٹی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں اور انسان خدا کی طرف اپنا دل لگاتا ہے۔ لمبے منصوبے اور ناجائز کارروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے۔ کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایام کتنے ہیں۔ جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے۔ تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رک جاتا ہے۔ خدا رسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے۔ کہ ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے۔ اس واسطے وہ دنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے اور نہ ان پر تسلی پکڑ سکتے ہیں۔

طاعون اور زلزلہ

دیکھو اس وقت ملک میں طاعون پھیلی ہوئی ہے۔ خداتعالے نے مجھے اس کے متعلق ایسے وقت میں اطلاع دی تھی۔ جب کہ یہاں طاعون کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ اسی وقت میں نے لوگوں کو اس کے متعلق اطلاع کر دی تھی۔ یاد رکھو۔ جب غفلت اور دنیا پرستی بہت بڑھ جاتی ہے۔ تو پھر تباہیوں کے آنے کا وقت ہوتا ہے۔ میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ جب تک یہ لوگ شرارت کو نہ چھوڑ دیں گے اور اپنی اصلاح نہ کریں گے اور اپنے اخلاق درست نہ کریں گے۔ تب تک یہ بیماری ملک سے دور نہ ہوگی۔ ایسا ہی دوسری بلا زلزلہ کی ہے ہمارے ملک کے لوگ اس قسم کے خوفناک زلزلوں سے کبھی آگاہ نہ تھے۔ کبھی اتفاقی کوئی زلزلہ آجاتا تھا لیکن اب نہایت خوفناک زلزلے آتے ہیں اور خداتعالے نے مجھے بار بار اطلاع دی ہے کہ ہنوز ایک سخت تباہ کن زلزلہ آنیوالا ہے۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ لوگ کسی طرح خداتعالے کی طرف رجوع کریں وہ رب جس نے پیدا کیا ہے۔ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں جب انسان خدا کی طرف جھکتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے اور خوفناک صدموں کے وقت وہ بچایا جاتا ہے۔

بدظنی

سارے گناہوں کی جڑ بدظنی ہے۔ کہا [illegible] جب کافر لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے [illegible] کہ یہ تمہاری بدظنی کا نتیجہ ہے۔ خدا کا رسول تمہارے پاس آیا۔ اس نے تمہیں نیکی کی بات سکھائی توبہ اور استغفار کا سبق دیا۔ پر تم نے اس کی مخالفت کی اور اس پر بدظن کر کے کہا کہ تجھے خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوتا۔ تو سب باتیں اپنے پاس سے بنا کر کہتا ہے۔ دیکھو ہم خدا سے خبر پاکر مخلوق کو اطلاع دیتے ہیں کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے تم نیکی اختیار کرو۔ بدیوں سے بچو۔ اپنی اصلاح کرو اور خدا سے ڈرو تاکہ تم مصیبت کے وقت میں بچائے جاؤ۔ اور تم پر رحم کیا جاوے۔ اس کے جواب میں یہ لوگ اخباروں میں اور خطوں میں ہم کو گندی گالیاں دیتے اور ہر طرح سے ستانے کی کوشش کرتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ تو جھوٹا ہے اور افترا کرتا ہے مگر ہمارا فرض ہے۔ کہ خداتعالے نے جو خبر دی ہے وہ ہم ان لوگوں کو پہنچا دیں ایک شخص ایک گاؤں میں رہنے والا یقیناً جانتا ہے کہ صبح ہوتے یہ گاؤں ہلاک ہو جائے گا پھر اگر وہ گاؤں کے رہنے والوں کو اس طوفان سے مطلع نہ کرے تو کیا کرے یہی حال حضرت نوح ع کے زمانہ میں ہوا تھا جب کہ حضرت نوح ع کشتی بناتے تھے تو لوگ ہنستے ٹھٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو یہ کیسا دیوانہ ہے کہ خشکی پر شہر میں کشتی بناتا ہے مگر وہ نہ جانتے تھے کہ وہ خود ہی غلطی پر ہیں اور حضرت نوح کی کارروائی درست اور راست ہے۔ اسی طرح آج کل بھی گو امساک باراں ہے مگر قسم قسم کے طوفانوں سے اور زلازل سے دنیا پر عذاب آنے والے ہیں۔ جیسا کہ پہلے زمانوں کی تمام شرارتیں اور مفاسد آج کل جمع ہو گئے ہیں ایسا ہی پہلے زمانوں میں جو عذاب اور بلائیں متفرق وقتوں میں وارد ہوا کرتی تھیں وہ سب کی سب اس زمانہ میں جمع ہو گئی ہیں۔ جس قدر قانون بڑھتا جاتا ہے۔ ساتھ ہی فریب اور دھوکہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ سرکار اس واسطے قانون بناتی ہے کہ ملک میں امن پھیلے۔ شریر لوگ اسی قانون میں سے ایک ایسی بات نکال لیتے ہیں کہ ان کو اپنی شرارت کے پورا کرنے کا اور بھی موقعہ مل جائے۔ اگر کوئی کسی کا قرضدار ہوتا ہے تو وہ اسی فکر میں رہتا ہے کہ قرضہ کی میعاد گذر چکی ہے اور نہیں سوچتا کہ خدا کے نزدیک کوئی میعاد نہیں۔

غیر مذہب والوں سے سلوک

مذکورہ بالا ہندو صاحب نے عرض کیا کہ مجھے تو لوگ ڈراتے تھے کہ مرزا صاحب تو کسی کے ساتھ بات نہیں کرتے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بدخلقی سے پیش آتے ہیں۔ میں نے یہ سب بات اس کے برخلاف پائی ہے اور آپ کو اعلیٰ درجہ کا خلیق اور مہمان نواز دیکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ لوگ جھوٹی خبریں اڑا دیتے ہیں۔ ہمیں خداتعالے نے وسیع اخلاق سکھلائے ہیں بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ ہم پوری طرح سے آپ کے ساتھ اخلاق حسنہ کا اظہار نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کی قومی رسم کے مطابق ہمارا کھانا کھا لینا جائز نہیں ایسے ہندو مہمانوں کے کھانے کے انتظام ہم کسی ہندو کے ہاں کر لیا کرتے ہیں۔ لیکن اس کھانے کی ہم خود نگرانی نہیں کر سکتے۔ ہمارے اصول میں داخل نہیں کہ اختلاف مذہبی کے سبب کسی کے ساتھ بدخلقی کریں اور بدخلقی مناسب بھی نہیں کیونکہ نہایت کار ہمارے نزدیک غیر مذہب والا ایک بیمار کی مانند ہے۔ جس کو صحت روحانی حاصل نہیں پس بیمار تو اور بھی قابل رحم ہے۔ جس کے ساتھ بہت خلق اور حلم اور نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ اگر بیمار کے ساتھ بدخلقی کی جاوے تو اس کی بیماری اور بھی بڑھ جائے گی۔ اگر کسی میں کجی اور غلطی ہے۔ تو محبت کے ساتھ سمجھانا چاہئے

ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تازہ خط

بنام قاضی نذر حسین صاحب ایڈیٹر اخبار قلقل

(بجنور - دھیل کھنڈ)

بـــ تو حمٰن الرحیم - ط
ا رسولہ الکریم
نحمدہ و نصلی ع ر علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبی ایڈیٹر صاحب - السلام میرے دعوے آپ کے پرچہ اخبار قلقل میں کی نسبت جو مضمون شائع ہوا ہے میں افسوس کرتا ہوں کہ اس کے جواب میں مجھے مفصل تحریر کی فرصت نہیں ہے۔ چند ماہ سے بیمار ہوں اور ابھی بہت کمزور ہوں یہ سچ ہے کہ میرا دعوے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونیکا ہے میں اپنی کتابوں میں ثابت کر چکا ہوں کہ یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اُنیس سو برس سے آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور کسی زمانہ میں واپس آکر دنیا کی عدالت کریں گے بلکہ قرآن شریف تصریح سے فرماتا ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ آیت فلما توفیتنی سے ظاہر ہے یہ تو خدا تعالےٰ کا قول ہے اور اس کی تائید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا روئیت موجود ہے کیونکہ آں جناب نے حضرت عیسیٰ کو معراج کی رات میں ان انبیاء میں دیکھا ہے جو اُن سے پہلے وفات پا چکے تھے اور پھر قرآن شریف میں سورہ نور میں فرماتا ہے کہ کل خلیفے اس اُمت کے اسی اُمت میں پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے اور وہ زندہ نہیں ہیں بلکہ مر گئے ہیں اور ان کی آمد ثانی کا خیال سراسر باطل اور طمع خام ہے اور میری طرف سے یہ صرف دعوے نہیں بلکہ صدہا نشانوں سے جو خدا کی طرف سے ظہور میں آچکے ہیں میری سچائی ثابت ہے اگر میں خدا کی گواہی کے بغیر دعوے کرتا ہوں۔ تو جھوٹا ہوں اور اگر خدا کے کلام سے حضرت عیسےٰ ع کا زندہ ہونا ثابت ہے تو میں جھوٹا ہوں اور اگر میں ضرورت کے وقت نہیں آیا تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن یہ سب میری سچائی کی علامتیں ثابت ہو چکی ہیں اسلام ایک نہایت تنزل کی حالت میں ہے کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن اور خدا نہیں چاہتا کہ اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے۔ اس لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوبارہ اسلام میں زندگی کی رُوح پھونکے جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ ان کی سچائی پر صدہا علامتیں ہوتی ہیں۔ ان کی تعلیم ایک کامل بصیرت پر مبنی ہوتی ہے وہ اپنی طاقت عملی کی وجہ سے لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں ان میں ایک خارق عادت کشش پائی جاتی ہے اس لئے ان کی قوت جاذبہ ہزارہا سعیدوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ان کے لئے خدا تعالیٰ آسمانی نشانوں کو ظاہر کرتا ہے تا ان کی سچائی پر گواہ ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے مبعوث ہونے کی علت غائی کو پالیتے ہیں۔ اور نہیں مرتے جب تک ان کی بعثت کی غرض ظہور میں نہ آجائے۔ پس اگرچہ پہلی چار علامتیں میرے دعوے کے متعلق ثابت ہو چکی ہیں۔ لہٰذا میری تعلیم علی وجہ البصیرت ہے اور اسلام کا پاک اور خوبصورت چہرہ ظاہر کرتی ہے اور میری طاقت عملی میری استقامت سے ظاہر ہے کہ میں پچیس برس سے لعن طعن مخالفوں کا نشانہ ہو رہا ہوں۔ میرے پر خون کے مقدمات کئے گئے اور گورنمنٹ کو اکسایا گیا اور کفر کا فتویٰ بنا دیا گیا۔ پھر وہ کون سی چیز دیا گیا اور مجھے سخت د کو بحال رکھا کیا وہ تھی جس نے میری استقامت خدا کے ساتھ پاک تعلق نہ تھا۔ اور جو مجھ میں قوت کشش وغیرہ بھیجی ہے وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جب میں نے ن لاکھ دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا اور میری طرف سے زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے اور جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ بھی زیادہ ہیں اور کوئی مہینہ بغیر نشانوں کے نہیں گذرتا باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے یہ بات بھی ہے کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسے پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا۔ جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا۔ تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا۔ اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام

فقط - غلام ا

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

یہ کلمہ اسلامی دنیا میں بہت بولا جاتا ہے اور اکثر استعمال ہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو صرف رسمی طور پر اس کلمہ کو بولتے ہیں گویا ایک تعجب کے اظہار کے وقت یا کسی فعل ناپسند کے سننے پر ان کا یہ تکیہ کلام ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ اس کے معنے کیا ہیں اور اس کی حقیقت کس طرح سے ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی فہم اور آگاہی کے واسطے اس مبارک کلمہ کے معنے اور بیان اختصاراً درج اخبار کر دئے جاویں۔

اس کلمہ میں دو لفظ بالخصوص غور کے قابل ہیں ایک حول اور ایک قوۃ اس کلمہ کا قائل ہر دو کی نفی کرتا ہے کہ یہ ہر دو باتیں مجھ میں نہیں پائی جاتیں حول کے معنے ہیں۔ بدیوں سے پھرنا اور قوۃ کے معنے ہیں۔ نیکی کو اختیار کرنا۔

انسان جب حالت بد سے نکل کر خوبی کی طرف آتا ہے۔ تو اس کے واسطے طے کرنے کے لئے دو ضروری مرحلے ہوتے ہیں۔ ایک بدیوں کا ترک اور دوسرا نیکیوں کا حصول۔ اس کلمہ کے ذریعہ سے انسان اپنے عجز کا اقرار کرتا ہے کہ میری یہ حالت کمزوری الضعف کی ہے کہ نہ تو مجھ سے بدیاں چھوٹ سکتی ہیں اور نہ میں نیکیاں اختیار کر سکتا ہوں۔ ہاں ایک ہی راہ نجات کی میرے واسطے ہے یعنی الا باللہ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ اور اس کے فضل کے ذریعہ سے اور اس کی رحمت کی دستگیری سے یہ دونوں عزتیں مجھے حاصل ہو سکتی ہیں۔

اس کلمہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک دعا ہے کہ اے خدا بدیوں کا ترک اور نیکیوں کا حصول صرف تیرے فضل کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں اور ہم اپنے بازو کی قوت سے بہشت میں نہیں جا سکتے۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ دلبر کو توڑنیوالی اور انسان کو متکبر ہونے سے بچانیوالی ہے اس واسطے کہتے ہیں کہ اس کلمہ کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے کیونکہ شیطان کا سب سے بھاری گناہ تکبر ہی تھا اور اب لوگوں کے گمراہ کرنے کے واسطے اس کا سب سے بڑا دام بھی تکبر ہے اسلئے جب انسان تکبر کو چھوڑ تا ہے اور عجز اور انکسار کرتا ہے اور اقرار کر لیتا ہے کہ وہ خود تو کچھ نہیں اللہ ذکر ر سکتا ہے تب خدا تعالیٰ کا فضل اسکی دستگیری کرتا ہے اور اس کو ہدایت پر لے آتا ہے اور شیطان اس سے نا امید ہو کر بھاگ جاتا ہے۔

[illegible]

درس قرآن شریف سورہ والناس پارہ ۳۰ رکوع ۳۸ + اخبار بد

بِسْم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ
کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے
اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ
معبود لوگوں کے برائی
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ ا
مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ⑥
وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی سے جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینوں
جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے

بامحاورہ تفسیری ترجمہ

اس طرح دعا کر۔ جن ہو یا آدمی ہو۔ جو ا
انسان کی ترقی کو روک کر اُسے پیچھے ڈ
ے کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور
اس کے وسوسے کی بدی سے میں اُس
خدا کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں۔ جو انسانوں کا پرورش کنندہ اور ان ک
ن کا معبود ہے۔

اس سورۂ شریف میں اللہ تعالےٰ کی تین صفتوں کا
بیان کیا گیا ہے۔ ربّ ۔ ملک ۔ اللہ ۔ اور
پھر ان ہر سہ صفات کے اُس پرتوہ کی طرف بالخصوص
اشارہ کیا گیا ہے۔ جو کہ انسان کے ساتھ تعلق رکھتا
ہے۔ کیا معنے۔ وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا۔
اس کو تمام قویٰ ظاہری اور باطنی عطا فرما ئے اور
پھر اُن قویٰ کی تربیت کے واسطے ہر قسم کے
سامان مہیا کئے۔ جنین تھا تو ماں کے پیٹ کے اندر
ہی اُسے غذا پہنچائی۔ پیدا ہوا۔ تو ساتھ ہی ماں کی زر بناتے ہیں اور جہاں چاہیں ان کو رکھتے ہیں
چھاتیوں میں اپنی غذا کا ذخیرہ موجود پایا۔ اُ برہمن کے قابو میں آیا تو اس نے زری کے کپڑے
چھوڑا تو ماں باپ اور اقربا کو اپنے سامان پہنا دئے اور سونے کے زیوروں سے مرصع کر
خورد و نوش پوشیدنی کے مہیا کرنے میں معروف
بڑا ہوا اور محنت مزدوری کی تو خدا نے اس
برکت ڈالی۔ اس لفظ میں اپنے اصلی مربی۔ یا
انتہا احسانات کو یاد کرنے کے بعد اس
انسان اپنے اس خدا کو یاد کرتا ہے۔ جو اس کا حقیقی
ہے۔ اسی کے قبضۂ قدرت میں تمام زمین اس
کی کل ہے چاہے۔ تو ایک آن میں زلزلہ سے بادشاہ
یا اور جس طرح چاہے سب کو فنا کر دے۔ بلکہ ان
کو پھر پیدا کر دے تمام انسانوں کے دل بھی اسی کے
قابو میں ہیں۔ وہ بادشاہ حقیقی ہے ہر ایک انسان شدہ
خیالات اس کی نگاہ میں ہیں بغیر اس کے اذن کے
کوئی کسی کو نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکے
ہے۔ وہ ملک الناس ہے پس وہ جو ہمارا ہے نہ
اور وہ جو ہمارا مالک ہے اور سلطان ہے وہی

لائق ہے کہ ہمارا اللہ ہو اور معـ
عبادت کی جاوے۔ اسی سے
چاہیں اور اسی کی تعریف
آگے جھکایا جاوے۔
مخلوق ہیں او رہتے ہو۔
ان پر کہ ے۔ پتھر کے بت تو ہمارے اپنی
گھڑ ہم خود ان کی تربیت کرتے ہیں اور
مورت کرتے ہیں جس طرح چاہیں ان کو
دیا اور محمود کے ہاتھ لگا تو اس نے کاٹ کر جوتیاں
رکھنے کے واسطے دہلیز کے باہر گاڑ دیا۔ رومن
پادری نے اسی سونے کا کاٹ کیا اور گرجے میں سجایا
تو اس کے پراٹسٹنٹ بھائی نے اپنے باپ دادوں
کی بے وقوفی پر مضحکہ اڑانے کے واسطے اُسے
عجائب گھر میں رکھ دیا۔ سو بتوں کا تو ذکر ہی کیا
جب کہ خود بت پرست ہی بتوں کو چھوڑتے جاتے
ہیں۔ باقی رہے عناصر اور حیوان اور انسان جن
کی بعض بیوقوف لوگ پوجا کرتے سو سب کے
سب خود محتاج تھے اور اپنی عمر گذار کر مر گئے۔
نہ ان میں سے کسی نے ہماری ربوبیت کی اور نہ کوئی
ہمارا مالک اور بادشاہ تھا اور نہ کوئی ہمارا معبود ہو سکتا ہے
ظاہری بادشاہوں کی حکومت ظاہر حالات پر ہے
چور چوری کرتے پکڑا گیا۔ تو اس کو سزا مل گئی لیکن چور
جب چوری کی نیت کرتا ہے اور کسی کی عمدہ شے دیکھ کر
دل میں ارادہ کرتا ہے کہ موقعہ پڑے اٹھا لے اُس

وقت اور اس کی نیت اور ارادے کو بجز خدا کے
کون دیکھ رہا ہے۔ پس حقیقی بادشاہ وہی ہے۔
اس دعا میں انسان اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضر
ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اس تعلق کو یاد کرتا ہے کہ
اے خدا تو ہی میرا پرورش کنندہ ہے اور تو ہی
میرا بادشاہ ہے اور تو ہی میرا معبود ہے۔ پس میں
تیرے ہی حضور میں اپنی یہ درخواست پیش کرتا ہوں
کہ نیکی کے حصول کے بعد جو انسان کے دل میں ایسے
بُرے خیالات آتے ہیں کہ اس کو نیکی سے پیچھے ہٹا
ہیں۔ ان خیالات کے شر سے مجھے بچا۔
اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وسوسہ
ہونا ضروری ہے پر جب تک انسان ان
بچا رہے یعنی ان کو اپنے دل میں
اُن پر قائم نہ ہو تب تک کوئی حرج نہیں
شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلا
میں عرض کی کہ میرے دل میں بُر
پیدا ہوتے ہیں کیا میں ان سے
فرمایا۔ فقط برے خیال کا آ
گنہگار نہیں کرتا یہ شیطان کا
بعض انسان جو شیطان کو
دلوں میں بُرے خیالات
ہیں پس فقط ان کی بات
کر دینے سے کوئی گ
گنہگار ہوتا ہے جو ا
عمل کر لیتا ہے۔

محمد
(امیرداد)

۔۔۔ ب سیارے میں لہٰذا ے وقت اگر انسان بائیں طرف تھوک دے اور لاحول پڑھے تو وہ وسوسہ فوراً دور ہو جاتا ہے۔ عاجز راقم نے بھی اس کا بار ہا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے

ایک پیشگوئی سورۃ الناس قرآن شریف کی سب سے آخری سورۃ ہے اور اس کا مضمون آخری زمانہ میں ایک بڑے فتنہ سے خدا تعالیٰ سے مانگنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ فتنہ **خناس** کا ہے لوگوں کے دلوں میں قسما قسم کے وساوس ڈال کر اور پیچھے ہٹانے کی کوشش کرے گا کیوں کہ یسوع کو بنانے اور اس کی پوجا کرنے کا فتنہ زمانہ نبوی سے دنیا میں پیدا ہوا تھا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیت کی خرابیوں کو دنیا پر ظاہر کر کے اس کا زور توڑ دیا تھا۔ یہاں تک کہ خود نور اسلام کی چمک سے بھاگ کر عیسائی قوم میں اس قسم کے ریفارمر پیدا ہو گئے تھے جنہوں نے اپنی قوم میں سے یسوع اور مریم کے بت بنانے اور ان کی پوجا کرنے کی رسم کو مٹانے کی کوشش کی اور اس کوشش میں بہت کچھ کامیابی بھی حاصل کی دوسری طرف لاکھوں عیسائی اپنے مذہب کی خرابیوں سے آگاہ ہو کر اس سے بیزار ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے غرض اسلام وہ مذہب تھا جس نے دیگر باطل ادیان سمیت دین عیسوی کو بھی پست کر دیا تھا۔ لیکن آخری زمانہ میں عیسائیت کا فتنہ ایک نئے رنگ میں مخلوق سامنے آکر موجود ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ مسلمانوں شریعت اور اسلام سے پیچھے ہٹا کر پھر اسی پرانی ں ۔۔۔ یہ **خناس** تعلیم دیتا ہے کہ ہمارا مسیح ہے چنانچہ عیسائیوں کی کتابوں میں ہے۔ **ربنا المسیح**۔ اور یسوع کا نام بادشاہ یعنی ملک بھی ہے اور اس کی ہے گویا کہ وہ اِلٰہ یعنی معبود ہے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **ملک الناس** اور **الٰہ الناس** کی صفات حمیدہ کا ذکر قرآن شریف ہیں کی وحدانیت کے بارے میں سورت چھوڑ کر اس طرح

اللہ الصمد لم یلد

کفواً احداً

کہ وہ اللہ ایک ہے ۔۔۔ وہ بے احتیاج ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی کنبہ قبیلہ ہے۔ اس سورۃ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ جنگ کا زمانہ نہ ہوگا اور اسلام سے لوگوں کو روگردانی کرانے کے واسطے کوئی لڑائی اور ظاہری جنگ کی کارروائی نہ ہوگی۔ جیسا کہ پہلے کیا جاتا تھا بلکہ دلوں میں شکوک اور شبہات ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ مخالفوں کا اثر ظاہری جسم پر نہ ہوگا بلکہ **صدور الناس** پر بذریعہ وساوس ہوگا اور وہ ۔۔ ڈالنے والے خناس دو قسم کے ہوں گے ایک وگ جن کے وساوس موٹے رنگ کے کذب اور بہتان کے ساتھ ہیں یہ خناس تو ہے۔ لیکن ایک بڑا خناس جو شریر اس [illegible] ہے۔ لیکن اپنی شرارت [illegible] کی قدر ۔ امور واسطے اس کو بجنس لگایا ہے وہ یہ جدید تعلیم فلسفی اور جزوی سائنس دان اور سائنس سے بے خبر ہیں اور ی فلسفہ تعلیم یافتہ گروہ کو خفیہ [illegible] گ میں دہریت کی طرف کھینچ کر لے جا رہے ہیں۔ حا الاں کہ بظاہر مذہب سے اپنے آپ کو بے تعلق ظاہر کرتے ہیں مگر باطن میں مذہب کے سچے اصول کو اکھاڑنے کے در پے ہیں۔

اس سورۃ شریف سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ کا فتنہ محض دعا کے ذریعے سے دور ہوگا چنانچہ اس کی تائید میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ کفار مسیح موعود کے دم سے مریں گے اور حضرت مرزا صاحب سے میں نے بارہا سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے ہیں کہ اس قدر فتنہ کا مٹانا ظاہری اسباب کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ ہمارا بھروسہ صرف ان دعاؤں پر ہے جو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں کرتے ہیں خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور وہ خود ہی ایسے سامان مہیا کرے گا کہ کفر ذلیل ہو جائے گا اور اسلام کے واسطے غلبہ اور عزت کے دن آ جائیں گے

لطیفہ۔ کسی نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ابتدا حرف ب سے ہوا ہے اور آخر حرف س کے ساتھ ہوا ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ بس قرآن شریف انسان کے واسطے **بس** ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **ما فرطنا فی الکتاب من شیءٍ**۔ ترجمہ۔ اس کتاب میں کسی شے کی کمی نہیں رہی۔ اس مضمون کو کسی نے فارسی میں اس طرح ادا کیا ہے۔ ع

اول و آخر قرآن ز چہ با آمد و سین
یعنی اندر دو جہان رہبر ما قرآن بس

لطیفہ۔ نسفی کہتا ہے کہ اس سورۃ شریف میں سب سے پہلے جو لفظ ناس آیا ہے۔ اس سے مراد اطفال ہیں اور ناس ثانی سے مراد نوجوان لوگ ہیں اور ثالث سے مراد بوڑھے ہیں۔ اور چہارم سے مراد صالحین ہیں اور پنجم سے مراد مفسدین ہیں۔ کیا معنے۔ کہ میں اس خدا کے حضور میں پناہ گزین ہوتا ہوں جو **رب الناس** ہے۔ چھوٹے ناتوان بچوں کے واسطے ہی تمام سامان پرورش کرتا ہے اور **ملک الناس** ہے۔ نوجوان جوشیلے لوگ سب اس کے قابو میں ہیں۔ **الٰہ الناس** ہے۔ جب آدمی بڑا ہوتا ہے اور چالیس سال سے زیادہ عمر پاتا ہے۔ تب اس کے عقائد اور معرفت کمال کو پہنچتے ہیں اور عادتیں نیکی پر پختہ ہو جاتی ہیں اور اپنے خدا کی عبادت میں یکا ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کا معبود وہی خدا ہے۔ اس خدا کے حضور میں میں خناس کے وساوس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ جو یوسوس فی صدور الناس۔ نیک لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال دیتا ہے **من الجنۃ والناس** وہ خناس کچھ جن ہیں اور کچھ مفسد انسان ہیں۔

یہ ایک عجیب دعا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے خود ہم کو سکھائی ہے۔ اس کے کسی قدر ہم معنے وہ دعا ہے جو دوسری جگہ قرآن شریف میں آتی ہے اور وہ اس طرح سے ہے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا

اے ہمارے رب بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت کی توفیق عطا فرمائی ہمارے دلوں کو کج نہ کر یعنی ایک دفعہ جس نیکی کو ہم حاصل کریں وہ استقامت کے ساتھ ہمارے اندر قائم رہے

یہ سورۃ شریف قرآن شریف میں سب سے آخری دعا ہے۔ کہ اے اللہ تعالیٰ یہ قرآن جس کے پڑھنے کی تو نے ہم کو توفیق دی ہے اب ایسا کر کہ ہمارے دل اس پر ایمان کے واسطے ایسے پختہ رہیں کہ اس کلام کے متعلق کوئی وسوسہ اور بد خیال کبھی ہمارے دل میں نہ آنے پاوے اور ہم اس پر عمل کریں اور تیرے نیک بندوں میں شامل ہو جاویں قرآن شریف کے ذریعہ سے رحمٰن خدا نے کس قدر رحمت دنیا پر نازل فرمائی تمام احکام شرعیہ۔ گذشتہ بزرگوں کی نیک مثالیں طریق دعا۔ غرض ہر شے ضروری کی تعلیم دی گئی ہے

(سورۃ الناس کی باقی تفسیر اگلے اخبار میں درج ہوگی)

کیا سکھ دہرم عالمگیر مذہب ہے؟

ہمعصر رہنمائے خالصہ نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ سکھ مذہب عالمگیر مذہب ہے اور دوسرا کوئی مذہب اس قابل نہیں کہ تمام مخلوق اس کو قبول کر سکے یہ دعوے ہے اور اس کے دلائل یہ بیان کئے گئے کہ سری گرو نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے۔ اور سکھ دہرم کے اصول یہ ہیں کہ صرف پرماتما کی پرستش کریں۔ مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں۔ سب کے ساتھ ہمدردی کریں کل مخلوقات کو بھائی جانیں کسی مذہب کو برا نہ کہیں۔ پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکھیں وغیرہ۔ یہ وجوہات ہیں۔ جن کے سبب سے سکھ مذہب کے عالمگیر ہونے کا دعوے پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ عیسائی انجیل کے اخلاق کی طرح کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری گال پیش کی جاوے اور کوئی ایک کوس بیگار لے جانا چاہے۔ تو خواہ مخواہ دو کوس ہی جاؤ۔ اس قسم کی اخلاقی تعلیم ان بچوں یا ناعاقبت اندیشوں کو ظاہر نظر میں پسندیدہ معلوم ہوتی ہے جو نہیں جانتے کہ تمدن کے اصول کیا ہیں۔ اور انسان کو جو قوتیں خدا تعالےٰ نے عطا فرمائی ہیں اور ان قوتوں کے جو فطری تقاضے ہیں۔ ان کو پورا کرنا انسان کا فرض ہے۔ پھر تعجب تو یہ ہے۔ کہ جو لوگ ان اصول کو پیش کرتے ہیں نہ وہ خود ان پر عمل کرنے والے ہیں اور نہ ان کے بزرگوں میں سے کبھی کسی نے ان پر عمل کر کے دکھایا اور نہ ممکن ہے کہ تمدنی دنیا میں ان پر عملدرآمد ہو سکے۔

مثال کے طور پر خالصہ کے رہنما صاحب اپنے اسی اخبار کے اسی صفحہ کو ملاحظہ کریں۔ جس پر یہ لکھا ہے کہ سکھ دہرم کے اصول میں سے ایک یہ ہے۔

کسی مذہب کو برا نہ کہیں

اس اصول پر عمل کر کے اسی صفحہ پر ہندو دہرم کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"اس کے اصول بہت بودے اور فضول ہیں"

"شاید بودا اور فضول کہنا ان کے نزدیک برا کہنے میں شامل نہیں ہے"

آپ لکھتے ہیں کہ سکھ مذہب کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ بابا نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے یہ تو کبھی نہیں ہوا کہ کسی مصلح نیک مرد کو کل دنیا مان لے۔ اصل تو ماننے نہ ماننے کا ثبوت یہی کافی ہے کہ دنیا بھر میں سکھ صرف ہندوستان میں ہیں۔ اور ہندوستان میں سے بھی صرف پنجاب میں اور پنجاب کے بھی صرف بعض ضلعوں میں اس صورت میں کوئی جانتا ہی کیا ہے کہ سکھ مذہب بھی دنیا میں کوئی حیثیت رکھتا ہے یا نہیں۔ مگر خیر اس بات کو جانے دو۔ سکھ صاحبان اپنے ہی وطن اور علاقہ کے جوشیلے فرقے آریہ کے گرو سوامی دیانند کی کتاب کو ذرا کھول کر پڑھیں کہ اس نے باوا صاحب کے حق میں کیا کیا کلمات بولے ہیں اور لفظوں کو جانے دو۔ ایک مورکھ کا لفظ ہی لو۔ جو دیانند نے باوا صاحب کے حق میں بولا ہے۔ کیا ایسا شخص جو مورکھ ہو۔ عالمگیر مذہب کا بانی ہو سکتا ہے؟

پھر آپ سکھ مذہب کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ سکھ مذہب پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکھتا ہے۔ اس سے خالصہ ایڈیٹر کی یہ مراد ہے کہ سکھ صاحبان اپنے بدن کے بال نہیں کٹواتے ہمیں سکھ صاحبان کے ساتھ بہت بے تکلفی کی ملاقات کا کبھی موقع نہیں ملا۔ اور ہم مان لیتے ہیں کہ وہ انسان کی اصلی صورت کو قائم رکھتے ہیں یعنی ان قدرتی بالوں کو جو انسان کے بدن پر پیدا ہوتے ہیں کبھی نہیں کٹواتے۔ اور اس نال اور آنول کو جو بچے کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ مدت العمر اپنے پیٹ پر باندھے رکھتے ہیں اور ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں کو جو قدرتاً بڑھتے رہتے ہیں کبھی نہیں کٹواتے۔ یہ سب کچھ ہم مان لیتے ہیں مگر ہم کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ اس میں کون سی خوبی مذہبی رنگ کی ہے۔ کیونکہ تمام چرند پرند اور جنگل کے بعض جانور بعض باتوں میں ایسا ہی کرتے ہیں لیکن یہ بات ان کیواسطے کسی خوبی کی نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ جو حیوانات انسانوں کے قبضے میں رہتے ہیں ان کا آرام اور صحت اسی میں دیکھا جاتا ہے کہ خاص موسموں میں بعض کے بال کٹوائے جاتے ہیں یا ناخن درست کرائے جاتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ تو جانور کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ خیر اس معاملہ میں چونکہ خالصہ صاحبان زیادہ تجربہ کار ہیں اس واسطے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اس پہلو پر کافی روشنی ڈالنے کی سعی فرماوینگے۔

لیکن خالصہ صاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مذہب کے معنے صرف یہ نہیں کہ چند ایک اخلاقی باتیں بیان کر دی جاویں۔ اگر صرف اتنے کا نام مذہب ہے۔ تو پھر سعدی کا کریما اور چھوٹے چھوٹے پندنامے اور نصائح کی کتابیں سب کی سب بجائے خود ایک مذہب بانی ہونے کا دعوے کر سکتی ہیں۔ عالمگیر مذہب وہ ہے۔ جو انسان کے واسطے اس کے تمام روحانی قویٰ کی پرورش کے ذرائع بتلائے۔ اور تمام دنیا میں ہر ملک کے رہنے والے اور ہر آب و ہوا میں پرورش پانے والے اس پر عمل کر سکیں اور تمدن انسانی کے ہر ایک اسٹیج پر یعنی محکوم ہونے کی صورت میں اور حاکم ہونے کی حالت میں ہر مقام پر انسان کی راہبری کرے۔

اس جگہ مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے جو حضرت مولوی نورالدین کے ساتھ پیش آیا اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ ایک سکھ سردار نے جو آپ کے پاس اپنے بعض اغراض کی وجہ سے بہت آیا جایا کرتا تھا ایک مجلس میں جہاں مذاہب کی خوبیوں کا تذکرہ تھا۔ آپ کی خدمت میں یوں عرض کیا کہ گرنتھ صاحب ایک ایسی کتاب ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں صرف توحید الٰہی اور اخلاقی باتوں کا تذکرہ ہے اور کوئی امر قابل اعتراض نہیں۔ پس ماننے کے قابل صرف یہی ایک مذہب ہے۔ اور آپ کو چاہیئے کہ آپ اس مذہب میں داخل ہو جاویں۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ بے شک ہم تو ہر ایک راستی کو قبول کرنے کے واسطے ہر وقت طیار ہیں۔ آپ اپنی ماں یا بہن کے ساتھ شادی کریں۔ اس شادی کے جلسہ میں ہم بھی شامل ہو کر اسی جگہ پوہل لے لیں گے (یعنی سکھ بن جائینگے) وہ حیران ہوا کہ یہ کیا جواب ہے اور سمجھ نہ سکا۔ تب مولوی صاحب نے اس کو سمجھایا کہ سچا اور عالمگیر مذہب وہ ہے۔ جو صرف اخلاق کو نہ بیان کرے۔ بلکہ تمام قواعد شریعت متعلق عقاید اخلاق اور تمدن بیان کرے۔ جب گرنتھ آپکے نزدیک کامل کتاب ہے اور اس میں یہ نہیں لکھا کہ ماں بہن کے نکاح ناجائز ہے۔ تو اس کے رو سے تو تب سردار صاحب نے فرمایا یہ بات اور والوں سے لے لیں گے۔ مولوی صا پھر ایسے مذہب کو قبول کرنا مناسب ہے مذہب کا محتاج ہے۔

ایسا ہی عیسائیوں کا مذہب ہے جنہیں کہ کوئی تجھ سے کرتا مانگے تو جبہ بھی دید ان لوگوں کے واسطے درست تھا جو کی حالت میں تھے اور دشمنوں کے آگے نہ رکھتے تھے اور ڈرتے ڈرتے اپنا

لیکن آج اگر عیسائی سلطنتیں اس پر عمل کر کے اپنا سچا عیسائی ہونا ثابت کرنا چاہیں تو ایک آن میں تمام سلطنتیں ان کے ہاتھ سے نکل جاویں۔ معمولی بات ہے۔ جاپان روس سے کوریا مانگتا تھا۔ اگر روس سچا عیسائی ہوتا تو کوریا بھی دیتا اور اس کے ساتھ سائبیریا کا ملک بھی روس کی نذر کرتا مگر ایسا کون کر سکتا ہے۔ پس دو باتوں میں سے ایک بات درست ہے۔ یا تو عیسوی مذہب ایسا ہے۔ کہ کوئی اس پر عمل کر ہی نہیں سکتا اور یا دنیا میں آج کوئی سچا عیسائی نہیں ہے۔ ہر دو صورتوں میں یہ مذہب عالمگیر مذہب یا خدا کی طرف سے بھیجا ہوا مذہب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہی حال سکھ مذہب کا ہے۔ بلکہ عیسائیوں کے پاس تو پھر توریت کی شریعت کا مجموعہ موجود ہے۔ گو وہ عمل کرنے کے واسطے نہیں لیکن سکھوں کے پاس تو کوئی کتاب بھی شرعی قوانین کی موجود نہیں۔

ہاں ایک صورت میں سکھ مذہب عالمگیر مذہب کہلا سکتا ہے۔ اور وہ یوں ہے کہ سکھوں کے گرو باوا نانک صاحب تھے۔ اور جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے باوا صاحب موصوف دل سے سچے مسلمان تھے۔ اور رات دن اپنے گلے میں ایک چولا رکھا کرتے تھے۔ جس پر من جملہ دیگر آیات قرآنی کے ایک یہ آیت لکھی ہوئی تھی کہ

اِنَّ الدِّین عند اللّٰہ الاسلام

ترجمہ۔ سچا دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے

اسلام ہی باوا صاحب کا مذہب تھا۔ پس اگر ہمارے خالصہ ایڈیٹر صاحب اپنے مضمون کی سُرخی یوں جمائیں کہ

(باوا نانک صاحب نے مذہب عالمگیر اختیار کیا تھا)

بات ہر حالت میں صحیح ثابت ہوگی اور ہم ہر طرح سے کہ خالصہ صاحب کی اس معاملہ میں تائید کریں۔ اگرچہ ی باوا صاحب موصوف نے بصراحت یہ ظاہر ۔ وہ ایک کلمہ گو اور نماز کے پابند مسلمان تھے ب ان کے اسلام کی ایک زندہ گواہی آج تک ۔۔ اور خالصہ صاحبان کے واسطے ضروری ہے ے ہمارے مضامین پر پورا غور کر کے اپنے دین ازم اور آریہ ازم سے بکلی خالص کر کے دین بن جاویں۔

ے چولا ہے سکھوں کا تاج

[illegible]

یہی کابل مل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے کہ لوگوں سے محفوظ ہے
جو دُور اس سے اس سے خدا دور ہے
یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے
جو انگد سے اس وقت مشہور ہے
ذرا سوچو سکھو یہ کیا چیز ہے
یہی چھوڑ کر وہ ولی مر گیا
نصیحت تھی مقصد ادا کر گیا
اُسے مردہ کہنا خطا ہے خطا
کہ زندوں میں وہ زندہ مل جا ملا
یہ تحریر چولہ کی ہے اک زبان
سنو وہ زبان سے کرے کیا بیان
کہ دینِ خدا دینِ اسلام ہے
جو ہو منکر اس کا بد انجام ہے
تجھے چولے سے کچھ تو آوے حیا
ذرہ دیکھ ظالم کہ کرتا ہے کیا
گرو جس کے اس رہ پہ ہو دیں فدا
وہ چیلہ نہیں جو نہ دے سر جھکا
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا
وصیت میں کیا کہہ گیا برملا
کہ اسلام ہم اپنا دین رکھتے ہیں
محمدؐ کی رہ پر یقین رکھتے ہیں
اٹھو سونے والو کہ وقت آگیا
تمہارا گرو تم کو سمجھا گیا

تصویر۔ پرچہ اہل حدیث کو حضرت اقدس کے اُس فوٹو پر جو ولایت بھیجنے کے واسطے لیا گیا تھا۔ اعتراض کرتے ہوئے اور اُسے خلاف شرع قرار دیتے ہوئے بہت جلد اپنی جیب کے پیسوں کی طرف دھیان آگیا تو فرماتے ہیں "الضرورت تقدر بقدرہا۔ ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے۔ مثلاً ایک شخص لق ودق جنگل میں ہے۔ جہاں پر کوئی چیز کھانے کی اس کو میسر نہیں ہو سکتی ہے۔ تو بحکم قرآن اس کو سور مردار کا کھانا جائز ہے۔ مگر آبادی میں آن کر جائز نہیں۔ اسی طرح روپیہ پیسہ پر جو تصویر ہے سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے۔" روپے پیسے کے واسطے سور اور مردار کی مثال آپ کو خوب سوجھی۔ اور سلطنت کے حکم کی مجبوری کی بھی خوب کہی۔ بھلا آپ کو اپنے [illegible] کے واسطے روپے پیسے کا سور رات دن بغل میں رکھنا جائز ہے تو ایک شخص کو دینی ضرورت کے واسطے یورپ امریکہ کو اپنی تصویر بھیجنا جائز نہیں ہے جہاں اس قسم کے با فراست انسان موجود ہیں۔ ایک کا خط میرے پاس موجود ہے جس نے صرف تصویر دیکھ کر یہ پہچان لیا تھا کہ یہ شخص مسیح موعود ہے۔ اصل میں بات یہ ہے۔ کہ ہمارے گوشہ نشین اس علم سے بالکل بے بہرہ ہیں کہ بذریعہ تصاویر دنیا میں کیسے کیسے مفید کام ہو رہے ہیں۔ ہاں وہ تصویر اور مصوری .. گناہ ہے۔ جو بت پرستی کے واسطے اور دیگر بدنیتیوں سے کی جائے۔ ورنہ الاعمال بالنیات کو دیکھنا چاہیئے۔

علمائے زمانہ۔ امرتسر کے محمد شریف صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر نے بذریعہ ایک اشتہار کے جس کا نام اعلان حق رکھا ہے۔ اور جو کہ پرچہ اہل حدیث میں بھی چھپا ہے مولوی لوگوں کو دین کی آڑ میں نفسانیت کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے والا بتلا کر اور بعض خاص واقعات کا ذکر کر کے اپنی کسی خاص مسجد میں ایسے مولویوں کو وعظ کرنے سے روکا ہے۔ اور عام مسلمین کو بھی ان مولویوں سے بچنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ "یہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ .. دین و اسلام کی باگ **علماء بے باک** کے ہاتھ میں دی جاوے۔ بلکہ اپنی حفاظت ہم پر خود واجب ہے۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ زمانہ کی آزادی نے اکثر علماء آزاد منش کے خیالات کو **اسلام کی تخریب میں** مصروف کیا ہوا ہے"۔

قلعہ کانگڑہ جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے صدمہ سے گر کر بالکل منہدم ہو گیا تھا اب اس کی مرمت نہیں کی جائے گی اور قلعہ کے کھنڈرات اس عظیم الشان نشان مسیح موعود کی گواہی دینے کے واسطے ہمیشہ موجود رہیں گے۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے واسطے موجب عبرت ہوں۔

قاری شاہ سلیمان پھلواری نے ندوۃ العلماء سے علیحدگی کا اعلان بذریعہ اخبار کر دیا ہے۔ یہ نہیں ظاہر فرمایا کہ علماء سے کنارہ کشی سے اُن کی مراد کیا ہے۔ آیا وہ خود اب عالم نہیں رہے یا باقی سب کو وہ اب عالم نہیں سمجھتے؟ غالباً وہ پچھلی بات بیان کریں گے۔ گو حق یہ ہے کہ ہر دو یکساں ہیں۔

نو مسلم۔ مومباسا میں ایک متمول انگریز خاندان کا ایک نوجوان بطیب خاطر مسلمان ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماوے۔

سلطان روم کی لڑکی بیمار ہو گئی تھی۔ اب آرام ہے۔

عبد الحکیم مُرتد کا شور و شر

ڈاکٹر عبد الحکیم کو مرتد کہنے سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کا پہلے مُرید تھا ۔ اور اب نہیں رہا ۔ بلکہ وہ اس واسطے بھی مرتد ہے ۔ کہ پہلے وہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا انسان کی نجات کے واسطے ضروری جانتا تھا ۔ اور اب اس کا یہ عقیدہ ہے کہ حصول نجات کے واسطے اور بہشت میں داخل ہونے کے لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر ایمان لانا نہ پہلے کبھی ضروری تھا اور نہ اب ضروری ہے ۔ اُس کے نزدیک یہودی ۔ عیسائی ۔ آریہ ۔ سناتن برہمو ۔ جینی ۔ بدھ ۔ سب اپنی جگہ نجات کو حاصل کر سکتے ہیں ۔

اُس کے اس عقیدہ کو اخبار اہل حدیث نے تو غلط قرار دیا ہے ۔ گو بہ سبب اُس بغض کے جو پرچہ اہل حدیث کے ایڈیٹر کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ہے ڈاکٹر عبد الحکیم کے مضمون کو اپنی اخبار میں شائع کر دیا ہے مگر لاہور کے بعض مسلمانوں نے اس کی امداد ہر طرح سے کی ہے اور اس کی تعریف میں لمبی لمبی تقریریں کی ہیں ۔ جن میں سے ایک مشہور مسلمانوں کے اخبار نویس ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار ہیں ۔ ممکن ہے کہ منشی محبوب عالم صاحب کا بھی یہی مذہب ہمیشہ سے ہو ۔ یا اب ڈاکٹر صاحب کی محبت کے اثر سے ہو گیا ہو ۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ۔ کیونکہ ہم تو پہلے سے جانتے ہیں ۔ کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخا[illegible] لعنت کی شامت ان لوگوں کو کھینچ کھینچ کر بالآخر اُس جگہ تک پہنچا دے گی ۔ جہاں پہنچنا ان کے واسطے یہودیوں کا کامل مثیل ہونے کے لئے ضروری ہے ۔ لیکن اب ہمارا سوال یہ ہے کہ جس صورت میں تمام مذاہب اپنی اپنی جگہ نجات پا سکتے ہیں ۔ اور ایک یہودی آ[illegible] حضرت کو نہ مان کر بھی بہشت میں چلا جائے گا ۔ تو کیا وجہ ہے کہ ایک احمدی ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو نہ ماننے کے سبب وہ کچھ قرار دیا جاتا ہے ۔ جو ڈاکٹر صاحب اپنے لیکچروں اور تقریروں میں بیان فرماتے ہیں ۔ بھلا ڈاکٹر صاحب ہی بتلائیں یا ان کے نئے دوست منشی محبوب عالم صاحب ۔ اس امر پر روشنی ڈالیں کہ جب آنحضرتؐ تک ماننا کوئی ضروری امر نہیں تو ڈاکٹر عبد الحکیم کے ان الہامات کا ماننا کیوں ضروری ہے ۔ جن کی وجہ سے ہم لوگ کافر قرار دیئے جاتے ہیں ۔

باقی رہا ڈاکٹر صاحب کا سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں شہر بشہر سرگرداں پھرنا اور جا بجا مخالفانہ تقریریں کرنا اور رسالجات شائع کرنا ۔ سو ڈاکٹر صاحب یاد رکھیں اور دنیا گواہ رہے کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ تمام جدوجہد بیکار جائیگا ۔ اور الٰہی سلسلہ کو وہ ایک ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور بالآخر وہ اپنے پہلے گذرے ہوئے ساتھیوں کی طرح سخت ناکامی کا مُنہ دیکھیں گے ۔ اے ڈاکٹر عبد الحکیم جس عمارت کو خدا تعالیٰ بنانا چاہتا ہے اور بنا رہا ہے ۔ اس کے گرانے کے واسطے تو سارا زور لا اور اپنے تمام ساتھیوں کو جمع کر اور ہر طرف سے اپنے واسطے مددگار بنا ۔ پر یاد رکھ کہ تو اس زبردست ہاتھ کے مقابلہ میں ایک مردہ کیڑے سے بڑھ کر قوت نہیں رکھتا ۔ ہمارے نزدیک تمہارے جیسوں کا وجود کسی نقصان یا غم کا موجب نہیں بلکہ ہم جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ تم لوگ بھی خدا کی طرف سے سلسلہ حقہ کے واسطے ایک خدمت پر لگائے گئے ہو کیونکہ تمہارا شور و غوغا بہتیروں کو جو ہنوز بے خبری میں تھے ۔ خبردار کر رہا ہے ۔ اور لوگوں کو اس امر اہم کی طرف توجہ دلا رہا ہے ۔ پس اٹھو اور اپنا پورا زور خرچ کرو ۔ اور ان لوگوں کو جو تھک کر سو گئے ہیں ۔ مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بابو الٰہی بخش صاحب ۔ پیر گولڑوی صاحب وغیرہ ان کو بھی جگاؤ ۔ اور ڈھارس بندھواؤ ۔ کہ ہنوز ہل چل کا سامان باقی ہے ۔ خاموش بیٹھ رہنا مناسب نہیں ۔

دنیا خود دیکھ لیگی کہ انجام فتح کس کے ساتھ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجی ام محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ چند اشعار در مدح امام زمان علیہ السلام ارسال خدمت اند ۔ برائے مہربانی در اخبار گوہر بار درج فرمودہ ممنون و مشکور فرمائید ۔

نظم

اے مسیح و مہدی دورِ زمن
[illegible]ے امام و مرشد و ہادئے من
آمدی اے مہدی آخر زماں
در مقام پاک جائے قادیاں
آمدی اے رہبر ہر دو جہاں
آمدی اے رہنماءِ گمرہاں
آمدی اے آفتاب پُر ضیاء
آمدی تا دہ[illegible]ب را بخشی ضیاء
آمدی اے احمدِ آخر زماں
آمدی [illegible]ا اے پیشوائے قادیاں
آمدی اے غمگسار دین ما
آمدی بر وعدۂ ربِ السما
در تو تابد نور حق لا مکاں
بر تو بارد آسماں صدہا نشاں
مرحبا اے خادم دین نبی
مرحبا اے مقبل رب غنی
مرحبا اے دستگیر بے کساں
مرحبا اے ہادی راہ جناں
زندہ کردی دین احمد اے امام
حکم تکفیرت چرا کردند عام
عامیاں از حکمت حق غافل اند
گر گروہ عالمان تو فاضل اند
من چہ گویم وصف تو اے نیک نام
خود چو صفت کردہ آں خیر الانام
کن دُعا بہر من مسکین فقیر
اے امام با صفا روشن ضمیر

عبدالغنی ۔ از گلگت ۔

خوفناک حادثہ

۲۹ ۔ مئی کو قصبہ بامرو ضلع گنٹنا احاطہ مدراس میں ۲۰۰ مکانات حادثہ آتش زدگی سے خاکستر ہو گئے ۔

نومسلم ۔ ڈاکٹر اور کسر نیف جو ایک ذی علم آدمی مانا جاتا ہے مسلمان ہو گیا ہے ۔ اور اس کی بیوی نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے ۔

کاسک ۔ عیسائی کثرت سے مسلمان ہو رہے ہیں

جس کو خدا رکھے

اُسے کون مار سکتا ہے ۔ چلتی گاڑی میں ایک ظالم نے ایک مسافر کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دریائے سندھ میں پھینک دیا ۔ جہاں ایک کشتی والا بمعہ کشتی موجود تھا ۔ اس نے جھٹ دریا سے نکال کر کشتی میں ڈال دیا ۔ مجرم پانچ سال قید بامشقت کی سزا پا گیا ۔

ایک پادری صاحب کا خط بنام حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر اور تقریر دن بدن دجال کو پگھلا اور گلا رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت کے ابر کی خوشبو آنے لگی ہے ہر طرف سے عیسائیت کو تباہ کرنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں خود یورپ امریکہ عیسائیت کی مخالفت میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ادہر جاپان کے بادشاہ کے مسلمان ہونے کی خبریں نیک فال پیدا کر رہی ہیں۔ ذیل میں ہم ایک پادری صاحب کا خط شائع کرتے ہیں۔ جو حضرت کے نام آیا ہے۔ عنقریب پادری صاحب خود ہی اپنا نام پبلک ظاہر کرین گے۔ (ایڈیٹر)

عالی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمدؐ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو۔ کہ مین ایک عیسائی تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے میں آپکے معاملہ مین غور کر رہا تھا۔ اور چونکہ ایک احمدی میرے پاس اکثر آیا جایا کرتے تھے وہ اکثر آپ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور گاہے گاہے کتابیں بھی دیا کرتے تھے۔ مجھے آپ کی نسبت شوق بہت بڑھ گیا۔ اگرچہ پہلے پہلے مین نے بہت سی باتوں مین مخالفت بھی کی۔ لیکن چوں کہ احمدی دلائل کچھ ایسے زبردست ہین کہ مجھے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ مین اس بات پر ہرگز مطمئن نہ تہا کہ کفارہ کافی ہے اور کہ نجات اس سے حاصل ہو سکتی ہے لیکن اب مین یہ کہنے کے قابل ہوں کہ ہاں اسلام ضرور نجات دلاتا ہے کیوں کہ وہ سکھاتا ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ مین قربان کرو۔ پس اگر خدا ہے اور یقیناً وہ ہے۔ تو یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے پر فدا ہونے والے کو کبھی ضائع نہیں کرتا مین اس مسیح کی لعنتی موت کا قائل نہیں رہ سکتا۔ کیوں کہ مسیحؑ کی یہ ہتک ہے۔ اور انجیل سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ ضرور صلیب پر یا صلیب کے صدمہ سے مر گئے ہوں اور خود مسیح کے صلیب پر چڑہائے جانے کے باعث خدا کی ناراضمندی اور غضب کا زلزلہ کی صورت مین ظاہر ہونا کافی ثبوت ہے کہ خدا نے اُسے ضرور اس لعنتی موت سے بچا لیا ہو۔ کیوں کہ اس کی ناراضگی کی حالت مین کب کوئی کام ہو سکتا ہو اور اگر وہ کفارہ پہ خوش ہوتا۔ تو ہرگز اپنی ناراضگی زلزلہ اور تباہی کی صورت مین نہ دکہاتا۔ میرے عیسائی دوست تو مجھے ضرور بھلا برا کہین گے مگر مین ذرا بھی پروا نہیں کرتا۔ توریت وانجیل دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے۔ پہر اگر آپ مسیح نہیں تو چاہیئے کہ کوئی اور ہی مسیح ہو مگر چوں کہ تمام نشانات آپ کے حق مین فیصلہ دیتے ہیں۔ مین مجبور ہوں کہ آپ کو ہی مسیح مان لوں۔ اور مین امید کرتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اب بذریعہ خط ملتمس ہوں۔ کہ آپ مجھے اپنی بیعت مین لے لیجئے اور میرے حق مین دُعا کرین کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو اور میرا انتقال اسلام پر ہو اور حشر ونشر آپ کے ساتھ ہو۔ اور مین اب صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور مسیح ایک رسول ہیں۔ اور آن حضرت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیاء کے سردار ہیں اور یہ کہ آپ وہی ہیں جن کی بابت توریت انجیل مین لکھا ہے۔ کہ جب مری پر مری اور قحط پر قحط پڑے گا۔ اور جابجا سخت بھونچال آوین گے اور چاند اور سورج اور ستاروں مین نشانات ہوں گے۔ تب ایک شخص آئے گا جو مسیح ثانی ہوگا۔ جیسے کہ ایلیا کا آنا تہا اسی رنگ مین مسیح کا آنا ہوگا۔

اب جو نام تجویز فرماوین وہی رکھوں +

ڈاک ولائت

اناجیل کی زبان۔ ڈبلیو ہنری بر صاحب بہت تحقیقات کے بعد فرماتے ہیں کہ زمانہ ریناسینس سے پہلے علوم یونانی کی تحصیل کا کوئی رواج نہ تہا اور یوسی بیس کی تاریخ پہلے یونانی مین لکھی نہ گئی تہی۔ بلکہ پندرہوین صدی میں کسی شخص نے اس کو یونانی زبان مین ترجمہ کیا تہا۔ ایسا ہی اناجیل بہی پہلے یونانی زبان مین لکھی نہ گئی تہی۔ بلکہ بعد میں ان کا ترجمہ یونانی زبان مین کیا گیا تہا۔

یہ بات بر صاحب کی بہت درست معلوم ہوتی ہے کیوں کہ یونانی یسوع اور اس کے ساتھیوں کی مادری زبان نہ تہی۔ اور نہ یسوع کے زمانہ میں یہ رواج ہی تہا کہ لوگ یونانی زبان کی تحصیل کرین۔ اول تو یہود اپنی مقدس زبان کے متعلق بہت ہی متعصب تھے اور عبرانی کے سوائے کسی دوسری زبان کے سیکھنے کو جائز ہی نہ جانتے تھے۔ دوم۔ اگر کسی مجبوری کے سبب ان کو کوئی زبان سیکھنی بہی پڑتی۔ تو وہ حاکم وقت کی زبان ہو سکتی تہی۔ یعنی لاطینی نہ کہ یونانی۔

حقوق النساء جے او سٹی فن سن صاحب نے اخبار سرچ لائٹ مین اس بات کو ثابت کیا ہے۔ کہ دین عیسوی سے بڑھ کر کوئی مذہب عورتوں کے حقوق کو زائل کرنے والا اور ان کی حالت کو تباہ کرنے والا نہین ہے۔ وہ لکھتے ہین۔ مدت تک پادریوں کا یہ مذہب تہا کہ عورتون مین کوئی رُوح نہین ہوتا۔ بعض لوگ کہا کرتے ہین کہ یورپ مین تہذیب عیسوی مذہب کے قبول کرنے کا نتیجہ ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ بلکہ یورپ مین تہذیب اس امر کا نتیجہ ہے کہ دانا لوگوں نے بائبل کے غلط عقائد کو چھوڑ کر سائنس کی طرف توجہ کی اور علم طبعیات کے ذریعہ حقائق قدرت کو تلاش کیا۔ اور بائبل کی باتون پر ایمان لانا ترک کر دیا۔

یسوع جو عیسوی مذہب کا بانی تہا۔ اس نے خود ایسا ظلم کیا کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ہی قطع کر دیا۔ گویا کہ یہ ایک گناہ تہا۔ اور ساری عمر مین نکاح نہ کر کے ایک بہت بری مثال اپنے مریدون کے واسطے قائم کی۔ جس کے مطابق عورتین عیسائی کلیسا مین بہت ہی ذلیل ہو گئین۔ کیوں کہ کوئی مقدس آدمی نکاح کرنا اپنے واسطے جائز نہیں جانتا۔ پہر یسوع نے اپنی مان کو حقارت آمیز الفاظ سے خطاب کر کے ماں کی بے عزتی کی ایک بری مثال دنیا مین قائم کر دی۔ آج کل یورپ میں عورتوں کو جس قدر آزادی حاصل ہے یہ سب ان لوگوں کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے جنھوں نے بائبل کے اقوال اور مسائل کی پرواہ نہ کر کے قوم میں کوشش کی۔

پادری جانسٹن صاحب جو نیویارک کے ایک گرجہ کے پیش امام ین تحریر فرماتے ہیں کہ اگر ہر ایک شخص یسوع مسیح کی زندگی کی مل اختیار کرے۔ تو دنیا سے تمام تجارت۔ سائنس زراعت تمام کاروبار یک دفعہ مفقود ہو جاوین۔

پروفیسر ہیتیوڈ کی کم صاحب نے اپنی کتاب کا دوسرا ائع کیا ہے اور اس حصہ مین یہ ثابت کیا ہے کہ بہ بہت سی باتیں جعلی ڈال دی گئی ہیں جو پہلے اس ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ یسوع کے بعد چند سال ل مین دخل بے جا برابر ہوتا رہا ہے قیاس کرنے کہ جس کتاب میں تین سو سال تک بیجا مداخلت کی اس کا کیا حال ہو گیا ہوگا۔ ان کا قول ہے کہ متی کی بعض آیات سنہ عیسوی مین ڈالی گئی تہین۔

بس نیجنٹ صاحب فرماتے ہیں کہ پادری لوگ دوسرون ہیں مگر خود کچھ نہیں کرتے کوئی ذہین اور فہیم آدمی ین نہیں کر سکتا۔ گذشتہ ۲۵ سال کے اندر قریب چار ہزار ... پادری مختلف جرائم مین گرفتار ہو کر اس ملک امریکہ مین سزایاب ہو چکے ہین۔ یا گرجہ سے خارج کئے جا چکے ہین۔

لا

اور

حصہ ش
بائبل میں
مین نہ تہ
تک بائبل
کی بات
جاچکی ہو
انجیل مین ا
ـــ ائے
کو وعظ کرتے
انکی باتون پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

گذشتہ اشاعت سے آگے

باقی حساب یوں سمجھ لیجئے۔ ۱۲ بجے مقدمہ عدالت پلاطوس میں پیش ہوا۔ جس پر دو گھنٹہ کم از کم صرف ہوئے۔ ۲ بجے سپاہیوں کے حوالہ مسیح کیا گیا۔ انہوں نے جو کچھ کرنا تھا اور کیا اس کا کچھ حال پہلے میں لکھ چکا ہوں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ان کی کارروائی میں صرف ہوا۔ اب تین بج گئے۔ تو مسیح صلیب پر چڑھایا گیا اور بوقت عصر جو درمیان ہے۔ چار پانچ بجے کے دفن ہوگیا۔ یہ قریباً دو گھنٹے نہیں ہوئے۔ تو کیا ہوا۔ پس بموجب اس قول کے مرزا صاحبؑ نے قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہنا لکھا ہے۔ اگر آپ اس قول کی بھی تکذیب کریں گے۔ تو بعد دیکھنے دلائل تکذیب کے ہم حضور علیہ السلام کا قول دو گھنٹہ تک رہنا بھی چھوڑ دینگے مگر اس سے مرزا صاحب کے قول کی تکذیب نہیں ہوگی کیونکہ وہ ایک مذہب عیسوی اور عیسائی مفسر کے تفسیر کے مطابق دو گھنٹہ فرماتے ہیں۔

تیسرا دعوی حضرت اقدس علیہ السلام کا ”تین گھنٹے صلیب پر رہنا“ ہے اور یہ حد انتہائی ہے مدت صلیب مسیح کی جس سے زیادہ نہ مرزا صاحبؑ نے فرمایا۔ اور نہ آپ ثابت کر سکتے ہیں۔ اس کا ثبوت بھی آپ لیجئے۔

انجیل یوحنا باب $\frac{19}{14}$ میں لکھا ہے کہ ”پلاطوس ۔۔ ۔۔۔۔ مسند پر بیٹھا اور فسح کی تیاری کا دن تھا۔ اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مسیح کا مقدمہ ہی پیش ہوا تو ۹ بجے صلیب پر کیسے چڑھا گیا۔ دو گھنٹہ فیصلہ مقدمہ کے ایک گھنٹہ سپاہیوں کے مذاق و ٹھٹھے کا۔ ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک تو یہ وقت نکل گیا۔ ۶ بجے سے پیشتر بوجہ سبت کے اس کو دفن کیا گیا تھا۔ اس کا ثبوت کہ چھ بجے سے پیشتر وہ دفن کیا گیا لوقا $\frac{54}{23}$ میں لکھا ہے کہ یوسف نے جب مسیح کو قبر میں رکھا تو وہ تیاری کا دن تھا۔ اور ”سبت کا دن نزدیک تھا“ پس ۳ بجے وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور چھ بجے سے قبل وہ دفن ہوچکا۔ تو تین گھنٹے سے بھی کم وقت صلیب پر رہا یا نہیں۔ اس پر آپ مرزا صاحب علیہ السلام کے دونوں قول پیش کر کے دیکھ لیں۔ یعنی ”تین گھنٹہ تک صلیب پر رہنا“ اور ”تین گھنٹے کے اندر صلیب سے اتار لیا“ کیسے صادق اور راست آتے ہیں۔ تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا لٹکنا ہرگز ہرگز ثابت نہیں کر سکتے ہو۔ دیکھئے ہم ایک اور ثبوت آپ کو دیتے ہیں کہ مسیح پانچ بجے ہی گاڑا گیا۔ کتاب تعلیم الایمان (جو ایک امریکن عیسائی ڈاکٹر جان مڈول کے انگریزی تصنیف مطبوعہ ۱۸۳۸ء) کا ترجمہ اردو ہے اور مطبع امریکن مشن لودیانہ میں ۱۸۶۰ء کو چھاپی گئی اس کتاب میں عقائد یقینی عیسائیوں کی لکھی گئی ہیں۔ اس کے صفحہ ۱۶۹ اسی فصل میں لکھا ہے ”کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یہودیوں کے سبت سے پہلے یعنے جمعہ کے دن مصلوب ہوا اور قریب تیسری پہر دن کے یعنی تخمیناً تین بجے کے وقت جان بحق ہوگئے تھی گیارہویں گھڑی یعنی شام کے پانچ بجے گاڑا گیا۔ انتہی بلفظہ

اور عماد الدین و کلارک بھی قریب عصر اس کا دفن ہونا لکھتے ہیں صفحہ ۲۱۶ تفسیر انجیل متی۔ بارہ بجے مقدمہ کا پیش ہونا عدالت پلاطوس میں یوحنا کے بیان سے ثابت ہے بارہ سے ۵ بجے تک کل پانچ گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان پانچ گھنٹوں میں ایک ملزم عدالت میں بھی پیش ہوچکتا ہے۔ حکم قتل بھی صادر ہوجاتا ہے۔ اسباب قتل بھی ناگفتہ بہ طور پر بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ پھانسی پر لٹکایا جا کر اوتارا بھی جاتا ہے۔ دفن بھی کر دیا جاتا ہے سب کچھ پانچ گھنٹہ میں ہی ہوتا ہے۔ اگر تین گھنٹہ اس کو صلیب پر رکھو تو دو گھنٹہ بقایا کارروائی کے لئے بالکل ناکافی ہیں۔ اور اگر تین گھنٹے کم از کم کارروائی کے لئے فرض کرلو۔ تو دو گھنٹہ کے قریب وہ صلیب پر رہتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔ مسٹر اکبر مسیح کا نو گھنٹہ اور ۶ گھنٹے والا راگ ان کی ہے۔ مسلمہ کتب سے بے سر ثابت ہوگیا ہے فالحمد للہ علی احسانہ۔

اکبر مسیح کا۔ نو گھنٹے تک مسیح کو صلیب پر لٹکائے رکھنا تو ہم نہایت محکم طور سے غلط ثابت کرچکے ہیں اور ضرورت باقی نہیں رہی تھی کہ اس کے دلائل کا نقض کیا جاوے مگر ۔۔۔۔۔ تابجانہ سوچا کر چھوڑنے کی غرض سے تردید دلائل اکبری بھی کئے دیتے ہیں۔

نصرانی۔ نو بجے صبح کے مسیح کو صلیب پر چڑھایا ہے اور اس کی دلیل آیت ۲۵ باب ۱۵ مرقس سے نقل کی ہے ”اور تیسرا گھنٹہ تھا۔ کہ انہوں نے اس کو صلیب دی۔“ صفحہ ۹۹

پھر تین بجے تک مسیح کا زندہ لٹکنا بیان کیا ہے ”نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلا کر بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی“ مرقس $\frac{15}{34}$ اس کے بعد کچھ وقفہ معلوم ہوا نہ معلوم کس قدر مگر تب ”یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر جان دی“ مرقس $\frac{15}{37}$ یہاں تک معلوم ہوا کہ چھ گھنٹے سے زائد عرصہ گذر گیا مگر صلیب پر سے ابھی نہیں اتارے گئے۔

احمدی۔ یوحنا نے $\frac{19}{14}$ میں لکھا ہے کہ مقدمہ عدالت پلاطوس میں جب پیش ہوا تو ”فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مقدمہ ہی پیش ہوا تو نو بجے صلیب دیا جانا از روئے انجیل غلط ہوگیا۔ یوحنا چشم دید شہادت دیتا ہے۔ دلیل اوّل رد ہوئی۔

دلیل دوم سوم یعنی ۳ بجے کے بعد مسیح نے چلا کر جان دی بھی غلط ہے۔ لوقا $\frac{44}{23}$ میں کہتا ہے ”قریب بساعت ششم بود کہ ہمہ مرز و بوم را ظلمتی فرو گرفت و تا بساعت نہم باقی بود ۔۔ ۔۔ ۔۔ و عیسٰے بآواز بلند فریاد نمودہ گفت۔ کہ اے پدر من روح خود را بدستہائے تو مے سپارم۔ واین را گفتہ وفات نمود“ کتاب بچان تازہ بزبان فارسی مطبوعہ ۱۸۳۷ء اس سے ظاہر ہے کہ ۳ بجے جان دی نہ کہ بعد تین بجے کے۔ اور تعلیم الایمان بھی اسی کے موافق تعلیم دیتی ہے ”وہ تین بجے کے وقت جان بحق ہوا“ صفحہ ۱۶۹

نصرانی۔ قریباً تین گھنٹے موت کے بعد بھی مسیح صلیب پر رہا“ صفحہ ۹۹ کیونکہ لکھا ہے ”شام کو یوسف نے پلاطوس سے لاش مانگی۔ مرقس $\frac{15}{42}$ اور جب اجازت مل گئی تو لوٹ کر صلیب پر سے اس کو اوتارا۔ لوقا $\frac{23}{53}$ اور شام کے ۶ بجے بعد لاش صلیب پر سے اتارے گئے“

احمدی۔ یہ بھی غلط ہے۔ یوسف نے لاش خود نہیں اوتاری۔ بلکہ حسب درخواست یہود آغاز سبت سے پہلے تینوں کو صلیب پر سے اتار کر ٹانگیں توڑ کر بھالا مار فارغ ہوچکے تھے۔ تب یوسف کو لاش دی گئی دیکھو بتاؤ کہ یہودیوں کی درخواست کی تعمیل یوسف کی التجا سے پہلے ہوئی تھی یا بعد میں۔ ظاہر ہے کہ پہلے ہوئی تھی اور بعد میں یوسف کو لاش دی گئی۔ چوروں کی ٹانگیں توڑنے اور مسیح کو بھالا مار چکنے اور صلیب پر سے اتارے جانے کے بعد یوسف لاش لے گیا دیکھو یوحنا $\frac{19}{38}$ ”اور بعد اس کے یوسف آرمتیا پلاطوس سے اجازت لے کر یسوع کی لاش لے گیا۔“ اور یہودی ہرگز ایسا نہ کر سکتے تھے۔ کہ ۶ بجے کے بعد ان کو صلیب پر سے اتروا تے کیونکہ چھ بجے کے بعد ہی ایک منٹ گزرنے پر بھی سبت شروع ہوجاتا تھا۔ پس ت

یہ ہرگز درست نہیں کہ ۶ بجے کے بعد ان کو اتارا۔ نیز دیکھو تفسیر انجیل متی ص۲۱۶ و تعلیم الایمان ص۱۷۹ کہ وہ عصر کے قریب یا پانچ بجے ہی دفن ہو چکا تھا"

خلاصہ جواب احمدی

اکبر مسیح نے "دو باتیں اس بیان مدت صلیب میں لکھی تھیں اول یہ کہ مرزا صاحب نے "تین گھنٹہ" اور "دو گھنٹہ" اور "تھوڑا عرصہ" اور "چند منٹ" تک مسیح کا صلیب پر رہنا لکھا ہے۔ جو بوجہ اختلاف بیان کے کذب ہے دوم۔ یہ کہ مسیح گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ صلیب پر رہا ہے دیکھو رسالہ ابطال مرزا ص۹۸ تا ۱۰۰

ہم نے اختلاف اقوال کی بابت یہ ثابت کر دیا کہ یہ تناقض نہیں ہے بلکہ آپ کی کتب سے بھی یہ اوقات متعین ہوتے ہیں۔ تفسیر انجیل متی ص۲۱۵ سے چند منٹ اور تعلیم الایمان ص۱۷۹ و تفسیر مذکور کے صفحہ ۲۱۶ سے تین گھنٹہ اور دو گھنٹہ ثابت ہوتے ہیں اور ان تمام اوقات کو تھوڑا عرصہ کہنا اُردو کا صحیح محاورہ ہے۔

اور نو گھنٹہ سے زائد کی بابت انجیل یوحنا اور تفسیر متی و تعلیم الایمان سے ثابت کر دیا کہ دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا صلیب پر رہنا ثابت نہیں ہوتا" اب ہم مندرجہ ذیل خلاصہ جواب کا جواب الجواب اکبر مسیح سے پوچھتے ہیں

۱۔ جو اختلافات ہم نے اناجیل سے بطور نمونہ پانچ کے قریب نقل کئے ہیں ان کی مطابقت کیوں کر ہوتی ہے؟

۲۔ تین اختلاف تفسیر انجیل متی مصنفہ پادری کلارک و عماد الدین کے مطابق کر کے دکھلاؤ؟

۳۔ چھ گھنٹے اور نو گھنٹے کو آپ نے مختلف لکھا ہے یہ اختلاف ہے یا نہیں؟

۴۔ انجیل یوحنا باب ۱۹/۱۴ میں بارہ بجے کے قریب مقدمہ مسیح کا پلاطوس کی عدالت میں پیش ہونا لکھا ہے یا نہیں؟

۵۔ تفسیر انجیل متی باب ص۲۱۶ میں جو بوقت عصر مسیح کا دفن ہونا لکھا ہے یہ کس دلیل سے ہے غلط ہے یا صحیح؟

۶۔ تعلیم الایمان ص۱۷۹ میں کلام الٰہی کے حوالہ سے پانچ بجے مسیح دفن کیا جانا لکھا ہے۔ سچ ہے یا جھوٹ؟

۷۔ چوروں کی ٹانگیں اور مسیح کی پسلی صلیب پر سے اُتار کر توڑی تھیں یا صلیب کے اوپر ہی؟

۸۔ اس کارروائی کے بعد یسوع کی لاش دی گئی یا اس سے پہلے؟

۹۔ یہودیوں کی درخواست لاشیں اُتارنے کی تعمیل ۶ بجے سبت کے آغاز سے پہلے ہوئی یا بعد اور یوسف کو لاش کب ملی؟

۱۰۔ پلاطوس کی عدالت میں اور سپاہیوں کے ہاتھوں میں اور صلیب دینے کے مقام تک پہنچنے میں کس قدر عرصہ آپ تجویز کرتے ہیں۔؟

۱۱۔ ۶ بجے کے بعد سے سبت شروع ہوتا یا نہیں؟

الراقم

غلام غلامان عاجز قاسم علی احمدی خادم مسیح موعود علیہ السلام

سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۶ء

ریویو

خزینۃ المعارف - جلد اوّل۔ اس کتاب میں سورہ فاتحہ کی اُن دو تفسیروں کو ایک جگہ جمع کر کے چھاپا گیا ہے۔ جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے براہین احمدیہ اور کرامات الصادقین میں درج فرمائی تھیں کرامات الصادقین عربی زبان میں ہے۔ مگر اس کتاب میں اُردو خوانوں کی آسانی کے واسطے صرف اُردو ترجمہ کر کے لکھا گیا ہے۔ حضرت صاحب کی بیان فرمودہ تفاسیر کے جمع کرنے کا یہ ایک عمدہ سلسلہ ہے۔ جس کو حکیم فضل الدین صاحب نے شروع کیا ہے۔ اس کتاب میں سردست سورہ فاتحہ کی دو تفسیریں ہیں۔ اور آئندہ جلدوں میں اور تفسیریں ہونگی یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ پر چھپی ہے اور قیمت ۵ر رکھی گئی ہے۔ قادیان میں عرب صاحب عبد المحی کے پاس سے مل سکتی ہے۔

الذکر - یعنی اسماء الٰہیہ اور نماز کا ترجمہ جس کو شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے تصنیف و تالیف کر کے بعد تصحیح مولانا صاحب موصوف چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس میں ہر صفحہ پر تین مضامین درج کئے گئے ہیں۔ اسمائے الٰہی اور ان کا ترجمہ اور نماز اور اس کا ترجمہ اور ارکان ایمان وغیرہ درج ہیں۔ کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ اور چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت صرف ۲ر ہے۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے

مبادی الصرف والنحو - از تصنیف حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب جس میں صرف اور نحو عربی کے قواعد اُردو زبان میں طلباء کے فہم کے واسطے لکھے گئے ہیں اس کتاب کا مفید ہونا اس سے ظاہر ہے کہ یہ کس عالم کی تصنیف ہے۔ قیمت ۱۰ر۔ یہ کتاب عرب صاحب عبد المحی عرب قادیان سے مل سکتی ہے۔

گلدستہ احمدی - یعنی سی حرفی در مدح حضرت مسیح موعود مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے پنجابی نظم ہے۔ قیمت ۲ر عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔ یہ نظم بہت عمدہ ہے۔ اس میں سے ایک بند بطور نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ق۔ قادیانوں چہ رسول آیا جسدی گھُمی ہے دھُم جہان اندر
خبراں جسدیاں وچہ صحیفیاں دے نالے باب حدیث قرآن اندر
رُوح مرسلاں دے دیکھکر جسدے خورم خوشی دیناں آسمان اندر
مومن وچہ جہان دے مست پھردے جیویں بلبلاں مست بستان اندر

سیف حق - پنجابی نظم - از تصنیف میاں محمد چراغ صاحب۔ در مدح حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود پنجابی زبان میں حضرت مسیح کے دعاوی کی تصدیق اور دلائل میں یہ عمدہ کتاب ہے۔ بالخصوص زمینداروں کو سنانی چاہیئے۔ کہ وہ اس زبان کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ قیمت ۲ر عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے

اظہار الحق - مصنفہ میاں اللہ بخش صاحب از سیدوالہ۔ پنجابی نظم۔ در تائید و مدح حضرت مسیح موعود قیمت ۱ر عرب صاحب موصوف سے ملسکتی ہے

تعلیم الاسلام | مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب پر مولوی شیر علی صاحب تحریر فرماتے ہیں میں نے اس سے پہلے کبھی کسی کتاب پر ریویو نہیں کیا مگر شیخ عبد الرحمان صاحب نے مجھے کہا کہ تم اس کتاب کو پڑھ کر ضرور لکھو۔ انکی خوشنودی کے لئے اس کتاب کو اکثر مقامات سے ریویو کے لئے پڑھا۔ اس کتاب میں آریہ کے اعتراضات کو بہت خوبی سے رد کیا گیا ہے اور جن جن آیات پر مخالف آریہ نے حملہ کرنا چاہا ہے۔ ان کی نہایت بسط سے تفسیر کی گئی ہے۔ عام فہم مثالوں سے مشکل مضامین کو صاف کیا گیا ہے۔ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ان کے خیالات کو ایسی خوبی سے ادا کرنے والا اور دوسروں تک پہنچا کر ان پر اتمام حجت کرنیوالا پیدا کیا ہے۔ شیخ صاحب کی طرز تحریر پر زور ہے اور مخالف کو کچلنے اور رد کرنے کا خوب ڈھنگ جانتے ہیں۔ (ریویو لمبا ہے اختصاراً چند کلمات لکھے گئے۔ کیونکہ زیادہ گنجائش نہیں)

بدر النساء

چوں کہ بدر کے ناظرین مین بعض معزز احمدی خواتین بھی شامل ہیں۔ اس واسطے مین مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کی خاطر بدر کے ایک دو کالم ہر ہفتہ مین خاص کئے جاوین۔ جن مین بالخصوص اس قسم کے مضامین ہون جو عورتوں کے واسطے خاص طور پر مفید ہون۔ یا خود معزز بہنوں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہون۔

یورپ امریکہ مین جہان پادری لوگوں نے اسلام کے برخلاف جہوٹھی باتیں بناکر اپنا منہہ کالا کیا ہے وہاں ایک یہ بات بہی ان ممالک کے درمیان شائع کی ہے کہ اسلام کے مذہب کے رُو سے عورتون کا روحانیت میں کوئی حصہ نہین اور عورتین بہشت مین داخل نہ ہوسکین گی۔ بلکہ موت کے ساتہہ ہی ان کا رُوح فنا ہوجائے گا۔ اور ان کے واسطے آئندہ کوئی جزا اور سزا کا طریق باقی نہین ہے۔ یہ ایک ایسا صریح کذب ہے۔ جو دجال کی بھاری دجالیت پر دلالت کرتا ہے لیکن حال مین ان پادریون کا فریب دنیا پر کہلتا جاتا ہے۔ چنانچہ تہوڑا عرصہ ہوا ہے۔ کہ جرمن مین ایک محقق نے ایک مفصل لکچر اس مضمون پر دیا تہا۔ کہ اسلام کے رو سے عورتون کے واسطے روحانی ترقی کا میدان مردوں کی مانند کشادہ ہے۔ اور اسلام مین بہت سی عورتین اس قسم کی گزر چکی ہین۔ جو بہ سبب حصول معرفت الٰہی اور قرب الٰہی کے ولی اور عابدہ سیدہ مانی جاتی ہین۔

قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ عورتین اللہ تعالےٰ کے خاص فضل یعنی وحی الٰہی سے حصہ پاتی ہیں چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ماں کو وحی ہوئی تھی۔ کہ اس بچہ کو صندوق میں ڈال کر دریا مین پہینک دے اور اُس مقدس عورت کا اس وحی پر عمل درآمد کرنا اور اپنے لخت جگر کو دریا میں ڈال دینا اس کے اعلےٰ ایمان اور خدا کے وعدوں پر پورے یقین کی ایک خاص قابل رشک مثال ہے۔

الغرض۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کالم ناظرین کیواسطے خاص دلچسپی کا موجب ہوگا اور احمدیہ خواتین اس معاملہ مین بدر کی امداد فرمادین گی۔ جو احمدی خواتین خود مضامین لکھ سکتی ہین۔ ان کو چاہیئے کہ عورتون کے متعلق مضامین تحریر کرکے اخبار بدر مین چہاپنے کے واسطے ارسال فرمادین۔ اگر مضامین مین کوئی معمولی غلطی ہوئی۔ تو وہ درست بہی کردی جائے گی۔ مگر مضمون مختصر ہو اور عموماً ایک کالم سے زاید نہ ہو۔

اسلامی خبریں

شاہ جاپان اور اسلام۔ بعض اخبارون مین یہ خبر بہت سرگرمی کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔ کہ جاپان مین عنقریب ایک مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مکاڈو مسلمان ہوجائے گا۔ کیونکہ جاپان اپنے گذشتہ مذہب یعنی بدھ دہرم کی بت پرستی سے متنفر ہوچکا ہے اور بذریعہ ایک خاص کمیشن کے عیسائیت کے متعلق بہی فیصلہ کرچکا ہے کہ یہ مذہب اس قابل نہین کہ اس کو قبول کرلیا جاوے اور اسلام ہی ایک پاکیزہ مذہب ہے۔ جس کے قبول کرنے سے اس کو تسلی ہوسکتی ہے۔ بعض اخبار والوں نے تو یہان تک لکہہ دیا ہے۔ کہ شاہ جاپان نے اسلام کو قبول کرلیا ہے۔ خدا کرے یہ خبر صحیح ہو۔

ہمارے آریہ اخبار ابہی سے اس خبر کو سنکر بہت تلملا رہے ہیں اور مسلمانوں کو کوسنے اور گالیاں سنانے کا ایک ذریعہ بنا رہے ہیں اس میں شک نہیں کہ آریہ صاحبان کو **میکاڈو آف جاپان** کے ساتھ خاص محبت اور اُلفت ہے۔ گو وہ محبت اور اُلفت کسی پولٹیکل چال پر مبنی ہو تاہم ایک ایشیائی طاقت کو اہل ایشیا کا محبت کی نظر سے دیکھنا کہا جاسکتا ہے کہ ایک قدرتی بات ہے۔ بشرطیکہ اس بات کو نظر انداز کردیا جاوے کہ آریہ بہائیوں کو اپنی دیگر ایشیائی سلطنتوں (افغانستان ایران۔ روم) کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن اگر میکاڈو مسلمان ہوجاوے اور خدا کرے کہ ضرور ہوجائے۔ تو ہمارے نزدیک آریہ بہائیوں کے واسطے کسی غم اور رنج کا موقعہ نہین بلکہ اپنے بزرگوں اور باپ دادوں کی ایک نیک عادت کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے انہیں ایک عمدہ موقع دو طور پر حاصل ہوجائے گا۔ کیوں کہ اول تو یہ ظاہر ہے کہ ہند میں کروڑوں مسلمان جو ہوئے وہ انہیں آریہ بہائیوں کے باپ دادے تھے۔ اور اگر یہ لوگ بہی اپنے باپ دادوں کے طرز طریق پر عمل کرکے اسلام کو قبول کرلین گے تو ایک عمدہ مذہب بہی اختیار کرلین گے اور میکاڈو کی دوستی بہی قائم رہیگی۔ ہم خرما و ہم ثواب اور جو لوگ باوجود ہندو رہنے کے میکاڈو کے خیر خواہ نہین گے اور جاپان مین جاکر رہائش اختیار کرلین گے وہ بہی اسی طرح عزت وعظمت حاصل کرلین گے جیسا کہ اسلامی بادشاہوں نے ہندو رعایا کو بڑے بڑے عہدوں پہ ممتاز کیا تہا اور ہر طرح سے انکی خاطر تواضع کی تہی پس آریوں کیواسطے میکاڈو کے مسلمان ہونیمین کوئی نقصان نہ ہوگا بلکہ ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ رہیگا۔ برخلاف اس کے اگر وہ بدھ مذہب پر قائم رہا تو یاد رہے کہ بدھ وہ مذہب ہے جو ویدوں کا جانی دشمن اور اہل وید کا مخالف قاتل گذر چکا ہے اس سے آریوں کو ضرور ڈرنا چاہیئے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

افسوس ہے کہ اخبار بدر مین جہاں اور بے قاعدگیاں عمل میں آتی ہیں وہان فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بھی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس کا حاوی ہونا مشکل ہے۔ پھر ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام بجائے خود کرنے پڑتے ہیں اور بہی مشکل ہے کیونکہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہیں بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہیں عورتین زنانہ مکان مین بیعت کرتی ہین یا صرف اپنے مردون کی معرفت کوئی سفر مین کرتے ہیں۔ بعضون نے چلتی ریل میں بیعت کی۔ پھر قادیان مین بہی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہین جو آیا اور جیسا موقع ہوا کبہی صبح کبہی شام۔ کبہی دوپہر کبہی رات جس وقت ہوسکا۔ اس نے بیعت کرلی۔ اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتہہ تحریر کرنا کسی کے واسطے مشکل ہے تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہوسکتا ہے۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچہہ نہ کچہہ اظہار ہوتا رہتا ہے "سارا نہین تو تہوڑا ہی سہی" کے مقولہ پر عمل کرکے انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کی جاوے گی کہ کچہہ نہ کچہہ اس سلسلہ مین درج ہوتا رہے۔

سردست چند تازہ نام درج اخبار کرتا ہوں۔

میاں محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ عبدالعزیز صاحب سکنہ پریتی پور
میاں احمد دین صاحب ولد میاں سلطان احمد صاحب ساکن ہسولہ تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم
مرزا احمد بیگ صاحب ولد مرزا پیر بخش صاحب ساکن لنگروال ضلع
مرزا غلام محمد صاحب۔ " " "
مرزا علی محمد صاحب ولد مرزا عمر بیگ صاحب۔ " "
مرزا حسین بیگ صاحب ولد مرزا سنہری بیگ صاحب " "
میاں نور علی صاحب۔ ساکن چوڑی ضلع گوجرات
رمضان معرفت شاہ محمد صاحب مدرس بن باجوہ
غریب شاہ معرفت حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد

ضرورت ہے

اور نہایت سخت ضرورت ہے

اگر آپ کو مشتہارات کے دیکھنے اور پڑھنے کی عادت نہیں۔ تب بھی اس ضرورت کے اشتہار کو ضرور مطالعہ فرماوین یہ منیجر آپ کی خدمت میں سفارش کرتا ہے۔ کہ آپ ضرور پڑہین۔

اخبار بدر کے واسطے ایسے خیر خواہون کی ضرورت ہے جو اخبار بدر کی بہتری کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرین۔ اور انصار بدر مین اپنا نام لکھائیں۔ اتنی بڑی جماعت احمدیہ میں اتنی تہوڑی اشاعت آپ لوگوں کی سعی نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ ہر ایک خریدار بدر کا فرض ہے کہ کوئی نہ کوئی نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمیں بہت سے ایسے دوستون کے نام یاد ہیں جو ہم جانتے ہین کہ اخبار کے سچے دل سے خیر خواہ مین اور ہر طرح سے اس کی وکالت کے لئے طیار ہین مگر انہوں نے کبہی کوئی خریدار پیدا نہین کیا۔ اگر اس عرضداشت پر بہی توجہ نہ ہوئی۔ تو پہر ایسے اصحاب کا نام لکھکر ان کو توجہ دلائی جاوے گی۔

منیجر

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراوین خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر دیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو۔ تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاوے۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بہر مین دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ

بقائی نسل انسانی مقام بہیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماران

لاکھ شہادات کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق منفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکہی گئی ہے مین نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بہی قلیل ہے۔

قیمت عہ - مرزا غلام احمد

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک موسی جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج۔ پچاس روپیہ انعام۔ اس صاحب کو دئے جاوین گے جو ہمارے نمک موسی کو معدہ کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کرے۔ ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہئے نمک موسی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک موسی کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ ۔ انگریزی و یونانی میڈیسن کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بہر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چہپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بہی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روز چہپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلی درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں مین نہایت عزت اور وقار سے دیکہا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے نہ دیکہا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہین رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گہر بار چہوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بہی کمزور ہو جاتے ہیں دل دہڑکنے لگ جاتا ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گہٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگہیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑہ جاتی ہے۔ آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذراسی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکہکر حال کے داناؤن نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گہس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بہی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں لاعلاج مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے مین ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کر کے بہیجدیتے ہین جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پہر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو۔ اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ کمی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتہ قوت باہ کی بہی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو وے مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) اکی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے ۵ روپے معہ محصول۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ہیں کیونکہ انمین نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کوکا نکس و امیکا سٹرکنا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جسپر لکہا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ، تاکہ کسی کو دہوکہ نہ ہووے قیمت فی بکس ۲۴ گولی عہ معہ محصولڈاک

خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ سے طلب فرماوین

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مفرح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامتہ فاضل اجل علامۃ العلما ۔ ۔ ۔ حاذق طبیب
لقمان زمان مولانا مولوی حافظ حاجی **حکیم نورالدین** صاحب بھیروی
دارالامان قادیان

کی تصدیق

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ مرہم عیسےٰ صاحب بے ریب مفید ہے میں نے اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے اللہ تعالےٰ اِن کے کارخانہ میں برکت دے۔ مرہم عیسےٰ کی طرح اِن کے کارخانہ میں بعض ادویّہ بہت عمدہ ہیں" **نورالدین** قادیان ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

قیمت فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے **چار روپیہ**

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مرہم عیسےٰ

مرہم کیا ہے ایک معجزہ ہے جس نے تمام جہان میں وہ شہرت و عزت پائی ہے جو آجتک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی اگر آپ دُنیا بھر میں سب سے اچھا پُرتاثیر تیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں گلٹیوں خنازیر سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں پھُنسیوں ناسوروں گنج خارش بواسیر ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطان رحم وغیرہ کے لئے ہزارہا سال کا مجرب مقدس ہر طبقہ کے حکما کا متفقہ بابرکت علاج چاہتے ہیں تو یہ مبارک مرہم اس کارخانہ سے منگائیے۔ جو اس کو خالص اجزا سے طیار کرنے کا ذمہ وار ہے طبّی جہان اس کی کامیاب تاثیرات کا ممنون ہے یہ اسم بامسمےٰ مشہور آفاق مرہم سوائے کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کے دُنیا بھر میں کہیں نہیں بنتا۔ **قیمت** ڈبیہ خورد ۱۲؍ کلان عہ؍

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری مشہور آفاق ادویہ کے نام یہ ہیں جبوب جواہر عنبری۔ جیون بوٹی۔ کحل الجواہر۔ مفرح یاقوتی۔ مرہم عیسےٰ روغن شفا۔ شربت مفرح حیات۔ مسکین نواز۔ نمک سلیمانی۔ تریاق فاروق روغن درد گردہ۔ ضدّ الحمّیٰ۔ دوائی دافع کرم شکم۔ فنجنوش۔ جبوب مسیحی روشن بصر قرص مردی۔ دوائے سُرفہ۔ عرق شفا۔ جیبی ڈاکٹر وغیرہ کے لئے

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

ضعف بصارت کے لئے تریاق

سرمہ جست

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرشتی موتی وغیرہ [illegible] نہ کسی جنگل سنیاسی کا بتایا ہوا ٹوٹکا ہے البتہ اس کا جزو اعظم جست ہے جو تمام کے تمام حکمائے سلف و حال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل [illegible] سمجھکر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں کہ ضعف بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ [illegible] اس کو استعمال کرکے فائدہ اٹھاویں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ صحت کی حالت میں ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کرکے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہیئے۔

صرف ایک پوڑیہ کے خریدار معہ محصولڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجیں

قیمت فی پوڑیہ ۸ ماشہ صرف چار آنہ (۴)	محصول ذمہ خریدار	پوری ایک درجن پوڑیہ کے خریدار سے صرف دو روپے (عہ)

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

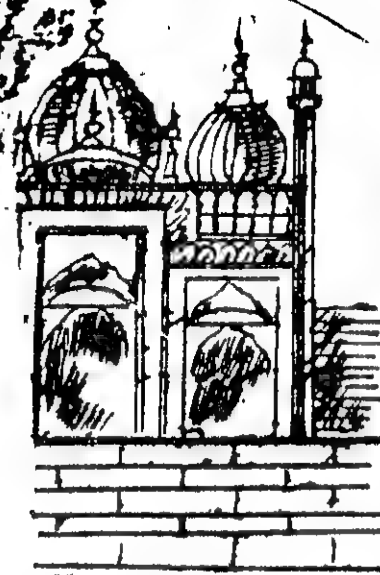

بدر

BADR — QADIAN

Lahore

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۰

۴ - جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء

سلسلہ الجدید جلد ۲ — سلسلہ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی بچشم خود قادیان بینی | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو ۱۰ پرچہ اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ۵

معاونین درجہ دوم جن کو ۲ پرچہ اخبار جاری کروانے کا حق حاصل ہے } للعہ

عام قیمت مابعد ۲ فی پرچہ ۲ر معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عا جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید در اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

وکیل ۔ ۔ اخبار ۔ ۔ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ماسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازلی بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ملائک از خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق بے گماں است | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

* * *

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں یعنی ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ اخبار قادیان۔ نشان زلزلہ۔ بدر المسار
صفحہ ۳۔ ڈائری۔
صفحہ ۴۔ وصولی قیمت اخبار۔ ایک نومسلم کا خط
صفحہ ۵۔ ۶۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۷۔ ۸ شادی خانہ آبادی۔ خدا مبارک کرے
صفحہ ۹۔ قصیدہ۔ استقامت۔ خودکشی گناہ ہے۔
صفحہ ۱۰۔ ۱۱۔
صفحہ ۱۲۔ حضرت مسیح موعود کا عورتوں کیواسطے نصیحت نامہ
صفحہ ۱۳۔ عام اخبار
صفحہ ۱۴۔ ۱۵ تا ۱۶ اشتہارات

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر وعافیت ہیں حضرت نماز ظہر میں مسجد مبارک میں تشریف لاتے ہیں۔ لیکن بعد اس کے چونکہ دوران سر کے سبب تکلیف رہتی ہے اس واسطے عصر کے وقت شاذونادر تشریف لا سکتے ہیں۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول ہر روز نماز عصر کے بعد مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ پہلے تین پارے گذشتہ پیر کے دن ختم ہوئے اس ہفتہ میں منشی محمد اروڑا کپورتہلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لاکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بابو عطا الٰہی صاحب اپنے وطن کو واپس چلے گئے۔

ماسٹر فقیر اللہ صاحب جو پہلے مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس تھے اور کچھ عرصہ سے میانوالی محکمہ بندوبست میں کام کرتے تھے۔ دفتر ریویو آف ریلیجنز کے ہیڈ کلرک مقرر ہو کر قادیان واپس آگئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہ تقرر ان کے واسطے اور دفتر میگزین کے واسطے موجب خیر و برکت کا کرے۔

حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ انجینیرنگ اسکول لاہور موسمی تعطیلات کی تقریب پر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر رہنے کے واسطے قادیان آگئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ان کے تین شاگرد بھی ہیں۔

نشان زلزلہ

پروفیسر ادموری صاحب تو کہہ ہی گئے تھے کہ اب ہندوستان سو سال تک زلازل کے خطرات سے پاک ہے مگر بات وہی سچی نکلی جو خدا نے اپنے رسول کی معرفت فرمائی تھی اور آئے دن ہندوستان میں زلازل کی خبر کہیں نہ کہیں سے آہی جاتی ہے۔ چنانچہ شب درمیانی ۲۰ و ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء کے قریب دو بجے رات کے ایک نہایت تیز دھکہ زلزلے کا لگا۔ جس کے متعلق مختلف شہروں سے خبریں آئی ہیں جن میں سے بعض ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔ دیکھئے یہ زلزلہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کو خود محسوس ہوا ہے یا آپ ایسے ہی غفلت کی نیند سویا کرتے ہیں۔ کہ پہلے کی طرح اب بھی آپ کو اپنی اہلیہ کی خبر کی تکذیب ہی کرنی پڑی۔ اخبار اہل حدیث کے آنے سے معلوم ہوگا۔ جس کے وہ ایڈیٹر ہیں۔

(۱)۔ قاضی حبیب اللہ صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ از لاہور ۲۱۔ جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات کے دو بجے ایک عجیب نظارہ تہا۔ پہلے زور سے گڑگڑاہٹ ہوئی پھر زلزلہ آیا۔ تین چار جھٹکے لگے تھے کہ تمام لوگ اپنے بستروں سے الگ ہو گئے۔ توبہ توبہ کی صدائیں آنے لگیں۔ پرندوں نے درختوں کو چھوڑ کر خلا میں اڑنا شروع کیا اور ان کی آوازیں اور خطرہ میں ڈال رہی تھیں۔ خدا خدا کرکے زلزلہ مدہم ہوا تو جان میں جان آئی۔ دیکھئے! منکر اس زلزلے سے کیا سبق لیتے ہیں۔ یا بڑے زلزلہ کا انتظار کرتے ہیں۔

آج ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں۔ اگر کوئی بڑا زلزلہ بھی آگیا۔ تو کیا بڑی بات ہے۔

(۲) برادر محمد حیات صاحب وزیرآباد سے تحریر فرماتے ہیں از وزیرآباد۔ مورخہ ۲۱۔ جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم محبی جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذشتہ شب رات کے ۲ بجے پر یہاں زلزلہ کی تیز حرکت محسوس ہوئی۔ اکثر شہر کے مرد و زن بیدار ہو کر استغفار استغفار پکارنے لگ گئے۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے اور مخالفین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شناخت کی توفیق رفیق حال ہو۔ آمین۔

بحضور حضرت اقدس علیہ السلام دعا کے لئے عرض کریں حضرت حکیم الامتہ کی خدمت میں سلام عرض فرما دیں۔

خاکسار محمد حیات احمدی۔

(۳) سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں آج رات قریب ۲ بجے رات زلزلہ کا اچھا دھکہ محسوس ہوا۔ ایک خاص گڑگڑاہٹ اور شور ساتھ تھا۔ غافلوں کو بیدار کرنے کے سامان ہیں۔ اللہ تعالےٰ مخالفوں کی آنکھیں کھولے۔ اور ہم عاجزوں کے ایمان میں ترقی بخشے۔

(۴) اخبار عام لاہور لکھتا ہے۔ کہ جمعہ و سنیچر کی درمیانی رات قریب ۲ بجے رات لاہور میں ایک سخت زلزلہ محسوس ہوا بڑے زور کے دھکے تھے۔

(۵) پیسہ اخبار لاہور لکھتا ہے۔ ۲۰۔ جولائی ۱۹۰۶ء کی رات کو قریب ۲ بجے کے زلزلہ آیا۔ پہلا جھٹکا نہایت سخت اور پریشان کرنے والا تہا دوسرا اس سے ہلکا تہا مگر دیر تک رہا۔

ایسا ہی اور بھی بہت سے مختلف مقامات سے اس زلزلہ کے متعلق خبریں آرہی ہیں جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ الہام شائع ہوا ہے کہ:۔

"چمک دکھلاؤنگا تم کو اس نشان کی پنج بار"

تب سے اس قسم کے تین زلزلے آچکے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ زلازل انہیں پانچ نشانوں میں داخل ہیں تو اس قسم کے دو اور زلزلے آئیں گے اور پھر ایک سخت ہوگا لیکن زلازل کے متعلق بہت سے الہامات ہو چکے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ پانچ ان کے بھی علاوہ ہوں۔ اس زلزلے کے متعلق جو ۲۱ جولائی کو آیا۔ ۱۶ جون ۱۹۰۶ء کا الہام پہلے سے خبر دیتا تہا جو اس طرح سے ہے۔ کہ زلزلہ آنے کو ہے۔

مہلت

میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں ایک بیٹے لڑکے کے پیدا ہونے کے متعلق جو پیش گوئی تھی کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے۔ دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ اس تباہی کو ہنوز اللہ تعالےٰ نے اور پیچھے ڈالدیا ہے یعنی ان کے گھر میں فی الحال لڑکی پیدا ہوئی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تہا کہ دنیا کے سرکش لوگوں کے لئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل میاں منظور محمد کے گھر میں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا بعد میں ہوگا مگر ضرور ہوگا۔

(دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۶ء)

ڈائری

القول الطیّب

گناہ کی فلسفی ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ دنیا میں لوگ بہت گنہگار ہوں گے۔ مگر میرے جیسا گنہگار تو کوئی نہ ہوگا میں نے بڑے بڑے سخت گناہ کئے ہیں۔ میری بخشش کس طرح ہوگی۔ حضرت نے فرمایا۔ دیکھو۔ خدا جیسا غفور الرحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالےٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو میں ایک اور اُمت پیدا کروں گا۔ جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے۔ مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطہرین

اللہ تعالےٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالےٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے۔ اگر آدم گناہ کر کے توبہ نہ کرتا اور خدا کی طرف نہ جھکتا۔ تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا۔ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا۔ کہ جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا۔ جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے۔ وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے جب انسان سے گناہ ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کر کے خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے۔ جس طرح مکھی کے دو پر ہیں کہ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیزوں میں مکھی پڑے تو وہ اپنا صرف ایک پر اس کے اندر ڈبوتی ہے۔ جس میں زہر ہے۔ پر تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو۔ کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے۔ عاجزی اور تضرع سے خدا تعالےٰ کے حضور میں جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے۔ وہ خدا کی طرف جھکتا ہے۔ تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے

التائب من الذنب کمن لاذنب لہ

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے۔ کہ گویا اُس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اور نیت صادق کے ساتھ چاہیئے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہوگا۔ گو بعد میں بہ سبب کمزوری کے ہو جاوے۔ لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے یہ پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب نہ آئے گا۔ تب وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ ان کو انعام دیوے۔ انعام حاصل کرنے کے واسطے امتحانوں کا پاس کرنا ضروری ہے۔

نماز کے اندر دعا فرمایا۔ نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرو سجدہ میں بیٹھ کر رکوع میں کھڑے ہو کر ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرو۔ بے شک پنجابی زبان میں دعائیں کرو۔ جن لوگوں کی زبان عربی نہیں اور عربی سمجھ نہیں سکتے ان کے واسطے ضروری ہے کہ نماز کے اندر ہی قرآن شریف پڑھنے اور مسنون دعائیں عربی میں پڑھنے کی بعد اپنی زبان میں بھی خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگے اور عربی دعاؤں کا اور قرآن شریف کا بھی ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے۔ نماز کو صرف منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ اس کے معانی اور حقیقت سے معرفت حاصل کرو۔ خدا تعالےٰ سے دعا کرو کہ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔ آج کل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں۔ یہ بدعت ہے جس نماز میں تضرع نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں۔ خدا تعالےٰ سے رقت کے ساتھ دعا نہیں۔ وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے۔ جس میں دعا کا مزا آجاوے۔ خدا کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جاؤ کہ رقت طاری ہو جائے۔ جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتویٰ لگنے والا ہوتا ہے۔ اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے۔ ایسے ہی خوف زدہ دل کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہونا چاہیئے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے۔ وہ ایک لعنت ہے۔ جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

"ویلٌ للمصلین الذین ہم عن صلوٰتہم ساہون"

لعنت ہے۔ ان پر جو اپنی نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نماز وہی اصلی ہے۔ جس میں مزہ آجاوے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے۔ جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔

ان الحسنات یذہبن السیأت

نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہے۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے۔ اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالےٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ کہ آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسےٰ نے خوب مثال بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی تھی اور اس سے انصاف چاہتی وہ بار بار ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آگیا اور اس نے بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائیگا۔ استقامت شرط ہے۔

۱۴ - جولائی ۱۹۰۳ء - ڈاکٹر عبد الحکیم کا ذکر تھا - فرمایا - وہ ہم سے ہی کیا پھرا ہے وہ تو خود اسلام سے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی پھر گیا ہے افسوس تو ان مولویوں اور مسلمانوں پر ہے - جو اسلام کا دعوے کر کے ایک ایسے آدمی کی حمایت کرتے ہیں - اور اس کا ساتھ دیتے ہیں - جو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی ضروری نہیں جانتا - اور اس کے نزدیک گویا آنحضرت کے وجود کا ہونا نہ ہونا برابر ہے - افسوس ہے کہ ہمارے بغض کے سبب یہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں کہ خود ہی اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں -

فرمایا - چراغ دین مسیح بنتا تھا - عیسائیوں نے اس کی امداد کی - مگر خدا کے مسیح کے بالمقابل وہ ناکام رہا - ہمارا دعوےٰ بھی مسیح ہونے کا ہے لیکن ہمارے ساتھ عیسائی لوگ سخت عداوت رکھتے ہیں - اور چراغ دین کا دعوےٰ بھی مسیح ہونے کا تھا مگر اس کی امداد اور نصرت میں کھڑے ہو گئے - وجہ یہ ہے کہ وہ جھوٹا تھا اور یہ بھی جھوٹے ہیں - جو انسان کو خدا بناتے ہیں - جھوٹا جھوٹے کا حامی اور ناصر بن جاتا ہے - لیکن صادق کا ساتھ صرف وہی لوگ دے سکتے ہیں - جو راستباز ہوں اور ایسے لوگ ہمیشہ تھوڑے ہوتے ہیں -

وصولی قیمت اخبار

۱۹۰۳ء نصف سے زائد گذر چکا ہے اور بہت سے احباب کی طرف سے قیمت اخبار تا حال وصول نہیں ہوئی اس واسطے ایسے احباب کی خدمت میں اخبار وی پی بھیجنے کی تجویز کی گئی ہے - ہر ایک صاحب کی خدمت میں کم از کم پندرہ روز پہلے اطلاع کی جاتی ہے کہ فلاں پرچہ آپ کے نام وی پی کیا جائے گا - اتنے دن پہلے اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے - کہ اگر کوئی صاحب کسی وجہ سے وی پی لینے کے واسطے طیار نہ ہوں تو فوراً ہم کو اطلاع کر دیں ایسا نہ ہو کر بعد میں وی پی اپس آوے اور مطبع کو الٹا نقصان ہو - دیگر چوں کہ دفتر کے محرر صاحب رخصت پر ہیں اور عارضی محرر ایک بالکل ناتجربہ کار اور ناواقف آدمی ہے - اس واسطے ممکن ہے کسی صاحب کے حساب میں کچھ غلطی ہو تو فوراً ہمیں اطلاع کی جائے - احتیاط تو بہت کی جاتی ہے - حتی الوسع میں خود حساب دیکھ لیتا ہوں مگر مجھے اتنی فرصت نہیں کہ ہر ایک وی پی کے وقت حساب کے تمام رجسٹروں کی پڑتال کروں - اس واسطے خریداروں کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ ان کارڈوں کے جوابات جلد عنایت فرماویں جو صاحب خط کا جواب نہ دیں گے سمجھا جائے گا کہ وہ وی پی لینے کے واسطے طیار ہیں -

---

ایک نو مسلم کا خط

سکھ سردار غور فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضور اقدس جناب امام الوقت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آداب و قدم بوسی کے بعد مدعا خاطر و داستان سرگذشت پیش حضور ہے اور وہ یہ ہے - کہ خاکسار سکول موضع سمبڑیال میں تعلیم پاتا تھا - اور میں گرنتھ صاحب بھی پڑھتا تھا کیونکہ میں جرم سے ہندو تھا احکام جیوں کی اولاد میں سے تھا - گرنتھ پڑھتے پڑھتے میرے دل میں کچھ شکوک توحید کے بارے میں پڑ گیا اور میں نہایت مجبور ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالدیا کہ اب قرآن شریف پڑھ میں نے اپنے استاد سے جو اسکول میں تعلیم دیتا تھا مولوی تھا اس سے کہا کہ مجھ کو قرآن شریف سکھا دو - مولوی صاحب نے بباعث میرے والدین انکار کیا کیونکہ ایک طرف میرے والدین رہتے تھے اور دوسری طرف میرے نلکے اور تیسری طرف میرے سسرال - میں نے استاد سے بہت عجز و انکسار کیا تو آپ نے پوشیدہ رات کو قرآن شریف کی تعلیم دینی شروع کی - بفضلہ تعالیٰ رات رات ہی نو ماہ تک بندہ نے قرآن شریف ختم کر لیا اور اسکول کی تعلیم پاتا رہا جب بندہ نے خوب غور سے قرآن شریف اور گرنتھ کا مقابلہ کیا - تو قرآن شریف میرے دل کو سچا معلوم ہوا - اور میرے دل میں اس کلام پاک کی سچائی گھس گئی اب میرا دل یہی چاہتا ہے کہ بال بال سے صدا اس پاک کلام کی نکلتی رہے - بسوئے مطلب آمدم - جب بندہ نے خوب سچائی قرآن شریف معلوم کر لی - اور جوش محبت قرآن شریف غالب ہوا - تو بندہ اپنے والدین کے گھر گیا اور ان کو کہا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں تو انہوں نے منع کیا اور کہا تم کو اسی واسطے علم پڑھایا گیا ہے کہ تو اب اپنی ذات کو داغ لگاتا ہے اور ہم کو شرمسار کرتا ہے - بندہ نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز اب نہیں رک سکتا - کیوں کہ میں نے اسلام کو سچا دیکھا ہے اور تمہارا مذہب جھوٹا ہے - تو میرے باپ اور باپ کے بڑے بھائی نے ارادہ میرے قتل کا کیا اور مجھ کو صاف کہدیا کہ اگر تو باز نہ آئے گا تو ضرور تم کو قتل کر دیں گے - بندہ نے بباعث خوف قتل اور دوسرا شوق دین احمدی رات کو وہاں سے بسوئے لاہور گریز کیا - لاہور میں آتے بفضل خدا مشرف باسلام ہو گیا - بندہ کو ازبس عشق و شوق اللہ کے ملنے کا ہے - بہت درویش فقیر بیعت اپنی دینے کے ڈھونڈے - مگر کوئی نہ ملا - اب چند روز ہوئے ہوں گے بندہ کو دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا اور سوچا تو آپ کے ایک مرید محمد یٰسین احمدی گنجوی کے نام مشہور تھے پایا اور دل ان کے ہاتھ پر بیعت دینے کو تیار ہو گیا جب عرض کی گئی تو آپ نے کہا - آج بیعت لینے والا جہان پر سوائے امام الوقت مسیح موعود و مہدی معہود کے - جو قادیان شریف میں اللہ تعالےٰ نے بھیجے ہیں - کوئی نہیں - اور آپ کے تابعدار اور غلام اور مرید ہیں - تم بھی وہاں آں حضور کی بیعت میں داخل ہو جاؤ - سو ان کا یہ کلمہ میرے دل میں اثر کر گیا - اسی وقت یا دوسری صبح کو یہ درخواست حضور کی خدمت میں بھیجوائی گئی - سو آپ اس خاکسار کو بیعت میں داخل فرما کر جماعت احمدیہ میں جگہ عنایت فرماویں اور دعا میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے کریں - تا مجھے اللہ تعالےٰ دین احمدی کے احکام بخوبی پورے کراوے اور استقامت نصیب کرے - نیز حضور عالی بندہ طالب حق ہے اور کچھ طمع نہیں - آپ اللہ کے پیارے اور نبی ہیں میری واسطے سفارش بدرگاہ خداوند کریم کر کے اللہ تعالیٰ سے میرا سلوک کرا دیویں - اور ملا دیویں - کیوں کہ میں آج تک کفر میں تھا اور کوئی خبر نہ تھی - اب اللہ تعالےٰ نے میرے نصیب کو یاور کیا - اور دین محمدی میں داخل کر کے آپ تک پہنچا دیا میری طرف سے آپ کو آداب اور السلام علیکم قبول باد - اور جس شخص کے ذریعہ اس خاکسار نے آپ کو پہچانا ہے اس کے حق میں بھی آپ نیک دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس کو صراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے راستہ پر چلاوے اور استقامت دے - سب احمدی بھائیوں کو السلام علیکم اور مبارک ہو کہ یہ خاکسار گمراہی سے بفضلہ نکل کر اسلام میں داخل ہوا -

نواب دین سابق منشی سنگھ ولد سردار ودھاوا سنگھ راجپوت

بطور نمونہ

تفسیر سورۃ النّاس

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس سورۂ شریف کے شروع میں انسان کا نام تین بار لیا گیا ہے۔ اور ہر بار اللہ تعالیٰ کا ایک جدا نام اُس پر رکھا گیا ہے۔ یعنی پہلی دفعہ رَبّ النّاس کہا گیا ہے۔ دوسری بار مَلِکِ النّاس فرمایا ہے اور تیسری بار اِلٰہِ النّاس مذکور ہوا ہے۔ یہ ہر سہ صفاتِ الٰہیہ انسان کی تین مختلف حالتوں کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے تین فیضانوں کی طرف جو انسان کی ان حالتوں پر وارد ہوتے ہیں اشارہ کرتی ہیں۔

انسان بلحاظ اپنی روحانی ترقی یا تنزل کے تین درجے رکھتا ہے۔ سب سے ادنیٰ درجہ کا انسان وہ ہے جسے کچھ خبر نہیں کہ حصول نیکی اور حصول معرفت الٰہی کیا شے ہے اور وہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ ایسے شخص کے واسطے نیکی بدی سب برابر ہے۔ اگر وہ بدی کرتا ہے تو اُسے کبھی کچھ فکر نہیں ہوتا کہ میں بدی کرتا ہوں۔ اُس کا نفس اُس پر نہ صرف غالب ہے بلکہ پوری طرح اُس پر حکمران ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ دین اور دینداری کیا لطف اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور نہ دینداروں کی محبت اختیار کرتا ہے اور نہ اس کو کبھی یہ خواہش ہی پیدا ہوتی ہے کہ دیندار بنے۔ وہ اپنی حالت میں مثل ایک بے خبر کے پڑا ہے جس نے معرفت کا کبھی نام بھی نہیں سنا۔ یہ شخص نفس امّارہ کے ماتحت ہے۔ پر خدا تعالیٰ ان سب کے واسطے رَبّ النّاس ہے۔ یعنی وہ سب کی پرورش کرتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے اور دہریہ ہیں اُن سب کی بھی پرورش کرتا ہے جو سختی کے ساتھ اسکی ہستی کا انکار کرتے ہیں۔ اور اُس کے پیاروں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اُن سب کی بھی پرورش کرتا ہے۔ گو ایسے لوگوں کے واسطے ایک وقت عذاب کا بھی بالآخر آ جاتا ہے۔ مگر سر دست وہ سب اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور اس لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ رَبّ النّاس ہے۔ جو لوگ نیکی کرتے ہیں اُنکی پرورش ہوتی ہے جو بدی کرتے ہیں اُنکی پرورش ہوتی ہے۔ بارش آتی ہے تو نیک و بد سب کے کھیت کو سیراب کر جاتی ہے اور سورج نکلتا ہے تو کافر اور مومن سب کو روشنی دیدیتا ہے۔ ہوا چلتی ہے تو مسلم اور غیر مسلم سب کو اپنا فائدہ پہونچا دیتی ہے۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کی ربوبیت عام ہے۔ وہ تمام جہان کے لوگوں کا رب ہے۔ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔ امیر ہو یا غریب ہو۔ دانا ہو یا بیوقوف ہو۔ عالم ہو یا جاہل ہو۔ بادشاہ ہو یا رعایا ہو۔ ہر ایک کو اسکی ربوبیت عامہ سے حصہ دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ رَبّ النّاس ہے۔

درمیانہ درجہ کے لوگ جو درجہ ادنیٰ سے اوپر کے درجہ میں ہیں وہ ہیں جن کو معرفت الٰہی کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے جان لیا ہے کہ نیکی عمدہ شے ہے اور وہ خواہش رکھتے ہیں کہ اپنی موجودہ حالت سے نکلیں اور ترقی کریں اور آگے قدم رکھیں۔ بدیوں کو چھوڑ دیں اور نیکیوں کو اختیار کریں۔ لیکن ان کا نفس ہنوز ان پر غالب ہے۔ وہ بدی سے پرہیز کرتے ہیں مگر بسبب کمزوری پھر بھی کسی نہ کسی وقت بدی میں گر جاتے ہیں۔ اُٹھتے ہیں اور پھر گرتے ہیں۔ پھر اُٹھتے ہیں اور پھر گرتے ہیں۔ یہی حالت انکی ہوتی رہتی ہے۔ وہ دل سے سچی توبہ کرتا ہے کہ اب آئندہ یہ کام نہ کرونگا لیکن نفس کے جذبہ کے وقت پھر کر بیٹھتا ہے اور خدا تعالیٰ کی غفاری اور ستاری کی طرف پھر جھکتا ہے۔ اور اُسکی رحمت کے حضور میں فریادی ہوتا ہے اور اپنی کمزوری کے سبب نالاں رہتا ہے۔ اور شب و روز اس فکر میں سرگرداں پھرتا ہے کہ کب وہ وقت آئیگا کہ پھر بدی اُس کے قریب کبھی نہ آئیگی۔ وہ اقرار کرتا ہے کہ میں ایک بادشاہ حقیقی (مَلِکِ النّاس) کی حکومت کے ماتحت ہوں اور اُس کے قوانین کی فرمانبرداری مجھ پر واجب ہے۔ اسواسطے وہ قواعد شرعیہ کی پابندی کیواسطے ہر وقت سعی کرتا رہتا ہے۔ لیکن اپنی کمزوری اور اپنے ضعف کے سبب غلطی کر بیٹھتا ہے اور اپنے بادشاہ سے معافی کا طلبگار رہتا ہے۔ ایسے شخص کا نفس لوّامہ ہے وہ غلطی کر بیٹھتا ہے۔ لیکن اس غلطی پر راضی نہیں رہتا بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور غمگین ہوتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ میں نے کیوں ایسا کام کیا۔ اور پھر توبہ کرتا ہے اور ہر دفعہ اسکی توبہ سچے دل کے ساتھ ہوتی ہے اور توبہ کے وقت وہ کبھی وہم نہیں رکھتا کہ دوبارہ یہ کام کریگا۔ اسیواسطے خدا تعالیٰ اُس پر رحم کرتا ہے اور اُسکی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

اس سے بڑھ کر درجہ والے وہ لوگ ہیں جو ہر طرح سے تمام گناہوں کو چھوڑ چکے ہیں اور اُن کے نفسانی جذبات ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ اور اب کوئی بدی اُن کو دکھ نہیں دیتی بلکہ وہ آرام اور اطمینان کے ساتھ اپنے خدا کی بندگی میں مصروف ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرا چکے ہیں اور اُسکی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک اب ان کے دل میں باقی نہیں رہا۔ اور انہوں نے اُس واحد خدا کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضاء و قدر کے امور کو بدل و جان قبول کر لیا ہے اور نہایت نیک نیتی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانون اور تقدیروں کو بارادت تمام سر پر اٹھا لیا اور نیز وہ تمام صداقتیں اور پاک معارف جو اسکی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اسکی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اسکے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نفس مطمئنہ رکھتے ہیں اور بسبب اس کے اُن کے افعال اقوال حرکات خیالات عبادات وغیرہ میں ان کا مقصود و محبوب اور معبود صرف اللہ ہی ہے جو کہ اِلٰہِ النّاس ہے۔

انسان کے ان ہر سہ درجات اور حالات کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ان ہر سہ حالات کو صوفیاء نے اپنی تجربہ کردہ باتوں کے ذکر کے ساتھ عجیب عجیب پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ حافظ شیرازی نے نفس لوّامہ کی مشکلات پر نگاہ کر کے اس مضمون کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

حافظ شیرازی نے اس شعر میں انسان کی ان تین حالتوں کو ظاہر کیا ہے اور اسکی تمثیل کے واسطے دریا اور اس کے دو کناروں کے نظارہ کو لیا ہے۔ کچھ لوگ دریا کے اِس کنارے پر ہیں۔ کچھ اُس کنارہ پر پہونچ گئے ہیں کچھ کشتی میں بیٹھے ہوئے ہنوز اس فکر میں ہیں کہ اُس کنارے تک پہنچ جائیں۔ ایک کنارہ تو ویران سا ہے اسمیں کوئی شاندار مکان ہے اور نہ پھل پھول ہیں اور اسمیں رہنے والے جاہل لوگ ہیں جو دوسرے کنارے کی نعمتوں اور عمدہ اشیاء سے بیخبر ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ دوسرے کنارہ پر کیا کیا آرام کے ذرائع ہیں۔ پس وہ اپنی حالت میں غافل ہیں اور انکو یہ خواہش کبھی نہیں کہ دوسری طرف جاویں اور ان لوگوں میں جا کر شامل ہوویں جو دوسرے کنارے پر رہتے ہیں۔ ما
اپنے موجودہ حال میں ویسے ہی چپ جا
دوسرے کنارے پر وہ لوگ ہیں جو دریا
تکالیف اور مصائب کو جھیل کر اپنے
تک پہونچ چکے ہیں اور اسباب آرام کے

ان کو کوئی دکھ اور مصیبت نہیں ہے اور نہ اُن کے لئے وہ بے امنی اور غفلت کی حالت ہے جو اس کنارے والوں کے لئے ہے اور نہ ان کے واسطے وہ خطرات اور ہر وقت کا خوف ہے جو کشتی والوں کے لاحق حال ہوتا ہے بلکہ وہ ان تمام مشکلات میں سے گذر چکے ہیں اور تمام مصائب کو عبور کر چکے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جو حالت مطمئنہ کو حاصل کر چکے ہیں اور ان کا نفس نفس مطمئنہ ہے۔ اور پہلے لوگ وہ تھے جن کا نفس نفس امارہ تھا پس دریا کے دو کناروں پر دو قسم کے لوگ آباد ہیں۔ ایک کنارے پر وہ ہیں جو نفس امارہ رکھتے ہیں اور دوسرے کنارہ پر وہ ہیں جو نفس مطمئنہ رکھتے ہیں۔ حافظ شیراز نے ان ہر دو کو اپنے شعر میں سبکسار کہا ہے کیونکہ ایک کو معرفت کی خبر ہی نہیں اور دوسرے کو معرفت حاصل ہو چکی ہے پس وہ دونوں سبکسار ہیں کیوں یہ اپنے بوجھ اتار چکا ہے اور اُس نے ہنوز بوجھ اُٹھایا ہی نہیں لیکن مشکلات میں وہ شخص ہے جو درمیان میں ہے۔ کیونکہ اُس نے رذیل حالت میں رہنا پسند نہ کیا اور اعلیٰ حالت کیطرف جانا چاہا لیکن راستہ میں مشکلات کا دریا ایسا آگیا ہے جسمیں ہر طرف سے موجیں ہیں۔ اور رات اندھیری ہے اور گرداب گھیرے ہوئے ہیں اور ہر وقت خطرہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے یہ درمیانی حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اس کو معلوم ہوگیا ہے کہ نفس مطمئنہ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ ان لوگوں کی صحبت نے جو نفس مطمئنہ حاصل کر چکے ہیں یا اُن کے حالات عجیبہ کے سننے سے اس کو رغبت پیدا ہوئی ہے کہ میں بھی نیک بن جاؤں اور ان لوگوں کے درمیان شامل ہو جاؤں۔ اور بظاہر پہلی نظر میں اُس کو بہت ہی آسان سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میں منزل کو آسانی کے ساتھ طے کرونگا اور ایسا ہی بن جاؤنگا جیسے کہ وہ لوگ ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں میں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس راہ میں بہت مشکلات ہیں اور بدیوں کا ترک کرنا اور نیک بن جانا آسان بات نہیں ہے۔ ایسے وقت میں چلا اُٹھتا ہے ؏

کہ عشق آسان نمود اول و لے افتاد مشکلہا

چاروں طرف سے اپنے آپ کو دیکھتا ہے تب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حصول کوئی آسان امر نہیں ہے۔ کو تو ایک فقرہ ہے اور وہ بھی ایک

چھوٹا سا کا
لیکن جب
معلو
اقرار
افسـ
طرف
ہے کہ
عہد
تھوڑ

ر میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اسپر عمل شروع ہوتا ہے تب اسکی حقیقت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک ملازم کسی دفتر کا ایک لکے بعد اپنے دفتر میں جاتا ہے اور ایک طرف اور دیتے ہیں کہ یہ کام فوراً کرو اور دوسری نماز کا وقت آجاتا ہے۔ اسوقت معلوم ہو جاتا ین کو دنیا پر مقدم کرنے کے کیا معنے ہیں۔ یا ایک ہ دار سرکاری جس کے خرچ بہت ہیں اور تنخواہ ی ہے وہ جب اس اقرار کے بعد اپنے کام پہ جاتا ہے اور آمدنی کو کم پاتا ہے اور خرچ زیادہ ہے اور رشوت کے وسائل کھلے ہیں اور کوئی منع کرنیوالا نہیں اسوقت اُس کو معلوم ہوتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ رات کے وقت جب سردی کا موسم ہو اور گرم بستر کے اندر آدمی لیٹا ہوا ہو اور ہر ایک سامان آرام مہیا ہو۔ اور تہجد کا وقت اور خدا کے یاد کرنے کا وقت آجائے اور دل نہ چاہے کہ بستر سے اُٹھے اسوقت انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ میرا دین مقدم ہے یا دنیا مقدم ہے۔

غرض سلوک کی راہ میں سب سے مشکل مرحلہ وہی ہے جو نفس لوامہ کو طے کرنا پڑتا ہے کیونکہ اسکو شیطان کے ساتھ اور اس کے لشکر کے ساتھ ایک جنگ در پیش ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ وہ اس کو واپس اپنی حالت ردی پر لے جائے۔ کیونکہ وہ جیسا کہ اس سورت میں بیان کیا ہے خناس ہے یعنی انسان کو نیچے ہٹانا چاہتا ہے اور اُسکو رذیل حالتیں ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ شیطان بعض انسانوں کی صورت میں ہیں اور بعض بدروحیں ہیں جو کہ انسان کو خراب حالت میں ڈالنے کے واسطے اس کے دل میں طرح طرح کے وساوس ڈالتے ہیں جسکا ذکر اس سورہ شریف میں اسطرح ہے کہ یوسوس فی صدور الناس یعنی لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔ ان سے پناہ مانگنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے یہ سورہ بطور کلمات دعائیہ کے نازل فرمائی ہے تاکہ ان کو پڑھکر اور خدا تعالیٰ سے پناہ مانگ کر انسان بدحالت میں پڑنے سے بچ جاوے

اے خدا تو اپنے فضل و کرم سے ہماری دستگیری فرما اور اس جماعت کے ممبروں کو نفس مطمئنہ عطا فرما۔ اور جو لوگ اس سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے انکی بھی آنکھیں کھول تاکہ وہ اس پاک راہ کو پہچان کر اسکی صداقت کا فائدہ حاصل کریں اور خدا کی برگزیدہ جماعت میں داخل ہوکر رحمت الٰہی سے حصہ وافر حاصل کریں۔ آمین ثم آمین

امراض سینہ کا علاج

میں خیال کرتا ہوں کہ امراض سینہ مثلاً سل۔ کھانسی۔ وغیرہ کے واسطے اس سورۂ شریف میں ایک دعا ہے۔ کیونکہ آجکل ڈاکٹروں نے یہ تحقیقات کی ہے کہ پھیپھڑے میں ایک باریک کیڑے ہوتے ہیں جنکو جرمس کہتے ہیں۔ جب وہ پیدا ہو جاتے ہیں تب پھیپھڑا زخمی ہوکر سل کی بیماری اور کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ جن بھی ایک باریک اور مخفی شے کو کہتے ہیں اس سورہ میں اُن اشیاء کے شر سے پناہ چاہی گئی ہے جو سینے کے اندر ایک خرابی پیدا کرتے ہیں۔ ناظرین اس کا تجربہ کریں لیکن صرف جنتر منتر کی طرح ایک دعا کا پڑھنا اور پھونک دینا بیفائدہ ہے۔ سچے دل کے ساتھ مطلب اور معنے کو سمجھ کر یہ سورہ بطور دعا کے مریض اور اس کے معالج اور تیمار دار پڑھیں اور مریض کے حق میں دعا کریں تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور بخشنے والا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایسے بیماروں ا اس کلام پاک کے ذریعہ سے شفا حاصل ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس سورہ شریف میں چھ آیتیں اور بیس کلمے اور اسی حروف ہیں۔

اس سورۂ شریف کے شان نزول کے بارے میں حدیث شریف کی کتب میں آیا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آج کی رات مجھ پر اس قسم کی آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی میں نے کبھی نہیں دیکھیں وہ معوذتین ہیں۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن و انس کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے مگر جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ نے اور طرح اس امر کے متعلق دعا کرنا چھوڑ دیا اور ہمیشہ ان الفاظ میں دعا مانگتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوا کرتے تو ان معوذ سورتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے

اس کے بعد دوسرے ہفتہ میں سورہ فلق کی تفسیر ہدیہ ناظرین ہوگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ

بدر صادق

۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

شادی خانہ آبادی

نکاح کرنا بقائے نسل انسانی کے واسطے اور اصول تمدن اور معاشرت کے قائم رکھنے کیلئے ایک ضروری اور لابدی امر ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جو شخص میری سنت سے اعراض کرتا ہے وہ میرا نہیں۔ یہ ایک ایسی مفید اور ضروری رسم ہے کہ فارسیوں نے اس کا نام شادی رکھا ہے۔ گویا کہ تمام خوشیوں کا مجموعہ انسان کے واسطے اس پاک تعلق میں پیدا ہو سکتا ہے اور یہ وہ خوشی ہے۔ جو انسان کے واسطے ایک گھر کے آباد ہونے کی بنا ڈالتی ہے اور اسی واسطے اس کو شادی خانہ آبادی کہتے ہیں لیکن اس جگہ نکاح کا ذکر چھیڑنے سے میرا یہ منشا نہیں کہ نکاح کے فلسفہ اور اس کے مسائل اور اس کی خوبیوں اور مقاصد اور نتائج پر بحث کروں۔ بلکہ اس وقت میرا مطلب اس مضمون کے لکھنے سے صرف یہ ہے۔ کہ ناظرین کو دکھایا جاوے کہ نکاح سنت طریق کے مطابق جس کا عملی نمونہ پیر اس زمانہ میں حضرت امام نے کر دکھایا ہے۔ کس طرح ہونا چاہیے اور لوگوں نے اپنی نادانی سے کس طرح اس پاک رسم کو بجائے خانہ آبادی کے خانہ بربادی بنا رکھا ہے۔

نبیوں کے سردار صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ فرمایا تھا۔ کہ ہر ایک کام جو یہودیوں نے کیا وہ بالآخر مسلمان بھی کرین گے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جب غیر قوموں میں جا کر بود و باش اختیار کرتے تو رفتہ رفتہ اس قوم کی تمام بد رسومات اور ناجائز طریقوں کو اپنے اندر رائج کرتے اور ان کے ایسے پابند ہوتے کہ گویا وہی ان کے مذہبی احکام تھے۔ یہی حال بعینہ آج مسلمانوں کا ہے۔ ہندوستان مین ہندوؤں کی تمام رسومات شادی اور موت کے موقع کی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں اور ایسی راسخ ہو چکی ہیں کہ گویا یہی ان کا دین اور ایمان ہے کسی کی موت کے وقت بین کرنے سر اور چھاتی پیٹنا سب عورتوں کا مل کر ایک سُر کے ساتھ کچھ بین کرنا اور ساتھ ساتھ ایک تال پر پیٹنا۔ برسوں تک سوگ کرنا۔ چارپائی پر نہ سونا۔ عیدوں کے دن خاص طور پر ماتم کرنا یہ سب رسوم جو اصل ہندوؤں کی ہین اب مسلمانوں مین عام طور پر رائج ہیں اور بڑے زور شور کے ساتھ ان کی پابندی کی جاتی ہے اور جو لوگ ان رسومات کو ادا نہ کر سکیں۔ وہ

ہتک

جا

کے گیت سننے وغیرہ
ہیں جن کا نام و نشان
مگر اب اچھے اچھے بز
مین یہ سب ناپاک ر

※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

خدا مبارک کرے

ہم نہایت خوشی سے اس خبر کو آج شائع کرتے ہیں کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے صاحبزادہ اخویم میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور کا نکاح حضرت میر ناصر نواب صاحب کی ہمشیرہ مکرمہ کی دختر نیک اختر سے ہوگیا ہے جیسا کہ گذشتہ اخبار بدر مین لکھا گیا تھا۔ کہ میر صاحب موصوف اسی تقریب پر سکندرہ راؤ ضلع علیگڈھ کو گئے ہوئے تھے اور اب بخیر و عافیت دلہن کو لیکر واپس پہنچ گئے ہین اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دولہا اور دلہن اور جانبین کے متعلقین کیواسطے اپنی خاص رحمت اور فضل کا موجب بنائے اور اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہین اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین اور حضرت ام المومنین کی خدمت مین اور مبارکباد کہتے ہین ہم حضرت میر صاحب اور اخویم ڈاکٹر صاحب موصوف اور عزیز محمد اسحاق صاحب اور انکی والدہ صاحبہ کی خدمت میں اور تمام احمدی جماعت کو مبارکباد کہتے ہیں اور بالآخر سب کے واسطے دعا کرتے ہین کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

"بدر"

قادیان۔ ۱۹۔ جولائی ۱۹۰۹ء

ادا کی جاتی ہیں اور ان کے ادا کئے بغیر گویا تکمیل ہی نہیں سکتی۔

ملک کے دنیوی ریفارمر بھی آج کل اس راز سے پر پہنچ چکے ہیں کہ مسلمانوں کی تباہی کے جو اسباب ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شادی اور مرگ کے موقعہ پر ناجائز رسومات کے سبب بہت ہی فضول خرچی کی جاتی ہے اس فضول خرچی نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایسا خراب کیا ہے کہ کروڑوں روپیہ کی زمین ہر سال مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر ہندوؤں کے قبضہ میں چلی جاتی ہیں۔ اور زمیندار قوم دن بدن ذلیل اور مفلس ہوتی چلی جاتی ہے۔ سرکار انگلشیہ نے بڑی دانائی اور دور اندیشی کے ساتھ یہ کوشش کی ہے کہ پرانے زمیندار تباہ نہ ہونے پاویں۔ اور ان کی یادگاریں قائم رہیں اور ان کی اولاد در بدر بھیک نہ مانگے۔ مگر جب کسی کے سر پر بدقسمتی کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ تو کسی کی ہمدردی اس کے واسطے کیا کر سکتی ہے۔ غرض شادی کی فضول خرچیوں نے ہند کے مسلمانوں کو بہت ہی نقصان پہنچایا ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شادی کے موقعہ پر نہایت سادگی اور صفائی کے ساتھ رسم نکاح ادا ہو جاتی تھی۔ سب سے اول بموجب حکم خدا عورت کے واسطے مہر کا مہیا کرنا مرد کے واسطے ضروری تھا اور اس کے واسطے بھی نہ زمین فروخت کرنے کی حاجت تھی اور نہ گھر کا مکان گرو رکھنے کی ضرورت تھی۔ بلکہ بغیر تکلف اپنی توفیق کے مطابق جو کچھ کسی کو میسر آگیا۔ وہی مہر میں دے دیا جاتا تھا۔ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ اس کے نکاح کے وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ کہ مہر کے اسطے کچھ لے آؤ۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے ں کچھ نہیں۔ فرمایا۔ اپنے گھر میں جاؤ اور اہل و اقارب دریافت کرو اور کچھ لاؤ۔ اگرچہ ایک لوہے کی انگوٹھی گیا اور خالی واپس آگیا اور عرض کی یا رسول اللہ ریں تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ بالآخر ت کیا کہ تجھے کچھ قرآن شریف یاد ہے۔ اس دیا ہے۔ فرمایا وہ حصہ اس عورت کو بھی یاد کرا مہر ہوا۔ اس حدیث شریف میں غور کرنے ت ہے کہ صحابی کو اپنی ناداری کے ذکر کر عیب نہیں معلوم ہوا۔ پھر آں حضرت نے ایا کہ اچھا تمہارے پاس نہیں ہے تو جا کر قرض اکہ آج کل کے دنیادار کیا کرتے ہیں۔ یت کے مطابق بعد نکاح کچھ شیرینی تقسیم کرنا مثلاً کھجوریں اور ولیمہ کرنا یعنی دوستوں کو دعوت دینا اور کھانا کھلانا جائز ہے مگر یہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق ہے نہ کہ بطور فرض کے چنانچہ ایک دفعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے نکاح کے موقعہ پر ولیمہ اسی طرح سے ہوا تھا۔ کہ سب صحابی جو کچھ کسی کے پاس تھا اپنے اپنے گھر سے کھانے کے واسطے لے آئے۔ اور سب نے مل کر اور ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔

شادی بیاہ کے متعلق فضول رسموں کے اڑانے کے واسطے اور سنت نبوی کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت سی نظیریں قائم کر دی ہیں۔ آپ کے گھر میں آپ کے دو صاحبزادوں کی شادی گذشتہ چند سالوں کے درمیان ہمارے سامنے ہوئی ہے اور ان کے علاوہ اور بہت سے بیرونی اور ساکنان قادیان کی شادیاں اس جگہ قادیان میں ہو چکی ہیں۔ ہر ایک شادی ایسی ہوتا ہے کہ طرفین کی رضامندی کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب یا کوئی دوسرے مولوی صاحب عموماً مسجد میں ایک خطبہ پڑھتے ہیں۔ جس میں نکاح کی ضرورت اور فوائد پر اور اصول معاشرت پر وعظ فرمانے کے بعد دولہا دلہن اور ان کے والدین کے نام لے کر اور مہر کی تعداد بیان کر کے اعلان نکاح کرتے ہیں۔ اور طرفین سے رضامندی کا اقرار لیتے ہیں۔ اس کے بعد حسب توفیق نکاح والے کچھ شیرینی تقسیم کر دیتے ہیں اور توفیق والے بعض دوستوں کو یا سب کو جیسا موقع ہو یا جیسا بن آوے بطور ادائے سنت نہ بطور رسم اور بیاجی کچھ کھانا کھلا دیتے ہیں۔ یہ دعوت دنیوی دعوتوں کی طرح اس نیت سے نہ کھائی جاتی ہے اور نہ اس نیت سے کھلائی جاتی ہے کہ کھانے والے کل ضرور اس کے عوض میں اپنی کسی شادی کے موقع پر کھانا دیں اور اگر نہ دیں تو یہ ان کے سر پر بطور قرض کے قائم رہے گا۔

صاحبزادہ میاں محمود احمد کی شادی پر میں خود رڑکی گیا تھا۔ کیونکہ ان دنوں خلیفہ رشید الدین صاحب جن کے گھر میں صاحبزادہ صاحب کی شادی ہوئی تھی وہاں ملازم تھے اور صاحبزادہ بشیر احمد کی شادی کو ابھی تھوڑے دن گذرے ہیں۔ ہر دو موقعہ پر دس پندرہ آدمی دولہا کے ساتھ گئے اور نکاح کر کے لے آئے کسی موقع پر حضرت صاحب خود تشریف نہیں لے گئے اور نہ اس کو ضروری سمجھا گیا۔ کسی موقع پر بھی نہ ڈھول بجا نہ باجا۔ نہ آتش بازی نہ سہرا نہ بدھاوا اور کوئی رسم رسوم ادا ہوئی۔ حسب توفیق ادھر سے لڑکی کے واسطے کپڑا زیور دیا گیا اور ادھر سے بھی حسب توفیق لڑکی اور لڑکے کے واسطے زیور کپڑا دیا گیا۔ نکاح ہوا۔ دعا کی گئی۔ ولیمہ ہوا اور بس۔

جماعت احمدیہ کے ممبروں کے واسطے ضروری ہے کہ شادی کے موقعہ پر زمانہ کی بد رسومات سے بچتے رہیں اور ایسے رشتہ داروں کے رعب کے نیچے نہ آ جاویں۔ جو ہنوز اس سلسلہ پاک میں داخل نہیں ہوئے اور اپنے دوسرے رشتہ داروں کو بد رسوم میں شامل ہونے کے واسطے مجبور کرتے ہیں۔

پچھلے دن کا ذکر ہے۔ ایک دوست نے بذریعہ خط حضرت سے دریافت کیا کہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور اس کے ہاں شادی کی ایک تقریب ہے۔ مجھے اس موقعہ پر ان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت نے فرمایا۔ رشتہ داروں کے ساتھ غمی اور شادی کے موقعہ پر ہمدردی کرنا اور ساتھ دینا ضروری ہے۔ سوائے ایسے رشتہ داروں کے جو سلسلہ حقہ کی سخت مخالفت کے درپے ہوں اور دشنام دہی کیا کرتے ہوں۔ ایسوں کے ساتھ تعلق رکھنا مناسب نہیں۔ باقی جو معمولی لوگ ہیں۔ اور معمولی طور پر اپنے دنیوی رنگ میں مصروف ہیں نہ مخالف ہیں نہ موافق ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ غمی و شادی میں شامل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے ہاں ایسے وقت بھی یہ احتیاط ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کی بدعت اور غیر شرعی امر میں انسان شامل نہ ہووے اور کسی ناجائز بات میں حصہ نہ لے مثلاً وہ کنجریوں کا ناچ کراتے ہیں۔ تو اس مجلس میں نہ بیٹھے اور اگر کسی مجمع میں سلسلہ حقہ کے برخلاف تذکرہ ہو اور ہنسی ٹھٹھا کیا جائے۔ تو اس جگہ سے اٹھ آوے یا اور کوئی بدعت کی رسم وہ لوگ کریں۔ تو ان میں شریک ہو۔ باقی جائز اور شرعی امور میں اپنے رشتہ داروں کی ہمدردی کرے اور ان کے ساتھ اخلاق سے پیش آوے۔ خواہ وہ اس سلسلہ کے ممبر ہوں یا نہ ہوں بلکہ ہمارا تو یہ اصول ہے کہ دیگر مذاہب۔ ہندو۔ عیسائی کے ساتھ بھی اخلاق اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے۔ وہ سب لوگ بیمار ہیں ان کی بیماری کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان پر رحم کرنا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بجناب اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دام ظلکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جب مخالفین کی ہجو گوئیاں سنتے سنتے کلیجہ پک گیا اور دل اکتا گیا تو قلب میں تحریک پیدا ہوئی۔ کہ ان کی بے ہودہ گوئی کا جواب دیا جاوے مگر معاً یہ خیال آیا۔ کہ بدی را بدی سہل باشد جزا خاموشی اختیار کی۔ مگر چونکہ طبیعت کو لگاؤ تھا اور مدتوں شعر گوئی یعنی حسن و عشق اور گل و بلبل کے فسانوں میں خامہ فرسائی کی تھی۔ لہٰذا اچھی شاعری کے لئے ایک خاص تحریک قلبی نے آمادہ کیا۔ چنانچہ اس پریشانی و عجلت کی حالت اور قلیل مدت میں جو کچھ سرانجام سخن ہو سکا۔ پیش کش خدمت ہے۔ اگرچہ ہدیۂ گل بہ بوستان آوردن کا مرتکب ہوں تاہم امید تحسین و چشم آفرین رکھتا ہوں۔ کیا عجب کہ حضور ہم لوگوں کیواسطے دعا فرماویں اور ہماری کشتی گرداب مصائب سے نکل کر ساحل کامیابی و کامرانی پر پہنچے۔ بعد ملاحظہ بغرض انطباع اخبار بدر میں بھجوا دیا جاوے۔

حد ادب۔ فقط۔ عریضہ نگار خاکسار نعمت اللہ خان۔ مضطر۔ احمدی از نجیب آباد مقیم برہچو کی بینگی۔

قصیدہ

شرف حاصل ہے جو مجھکو اس شہِ الاثبیت کا
ملک افلاک پڑھتے ہیں خطبہ جس کی نصرت کا
وہ یکتائے زمانہ ہے زمانہ اس کا شاہد ہے
بشر آیا نہیں بعد نبی اس شان و شوکت کا
یہ وہ مہدی برحق ہے مثیل ابن مریم ہے
رسول اللہ نے مژدہ سنایا تھا جس کی بعثت کا
یہ وہ رہبر کامل یہ وہ ہے ہادی مطلق
کہ اس سے راستہ ملتا ہے بھولوں کو ہدایت کا
جسے ہو جستجو حق کی اُسے مژدہ وہ یاں آئے
تماشا دیکھ لے آکر ظہور حق کی قدرت کا
عیاں ہیں خوبیاں اسلام کی اس ذات اقدس سے
کوئی دن میں جہاں سے کوچ ہے اب شرک و بدعت کا
مٹاتا ہے جو دلوں سے کفر و ظلمت کی سیاہی کو
چکھاتا ہے مزہ لوگوں کو ایمانی حلاوت کا
شریعت کا نبی پاک کی وہ ہی مجدد ہے
خدا نے سر پہ اس کے تاج رکھا ہے امامت کا
نشان تائید میں دکھلاتے ہیں ارض و سما کیا کیا
کلام پاک سے اثبات ہے اس کی صداقت کا
اُسے بھیجا ہے خالق نے کہ تا مخلوق کو اسکی
چلن سکھلائے وحدت کا طریقہ اسکی طاعت کا
وہ طاعت میں خدا کی رات دن مصروف رہتا ہے
مجھے ہے ناز دم بھرتا ہوں میں اس کی اطاعت کا
مگر حیران ہوں جہال کی ایذا رسانی سے
کہ حد سے بڑھ گیا ہے شور و شر ان کی بغاوت کا
کوئی کافر سمجھتا ہے کوئی گمراہ کہتا ہے
سنا ہے حال جب سے منکروں نے میری بیعت کا
سنائیں گالیاں صدہا لگائیں تہمتیں کیا کیا
اُٹھا رکھا نہ کوئی بھی دقیقہ میری ذلت کا
برا کہنے میں مقصد رات دن مصروف رہتے ہیں
انہیں ہاتھ آگیا ہے مشغلہ میری مذمت کا
مجھے دیں گالیاں مجھکو کہیں تحقیر کے کلمے
جسے منظور جو ہو مقتضا ان کی شرافت کا
برا کم بخت کیوں یہ حضرت اقدس کو کہتے ہیں
نہیں پہچانتے کیوں مرتبہ ان کی فضیلت کا
یہودیت میں حد سے بڑھ گئے ہیں ایکدن آخر
اسکے سامنے پھل پائیں گے اپنی شرارت کا
خدا کے نیک بندوں کو برا کہتے ہیں یہ ظالم
نہ کو خوف محشر کا نہ ہے خطرہ قیامت کا
جسے بھیجا گیا پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا
سے یہی ہے خاصہ ان کی اس طبیعت کا
اگر احمد کو جھٹلایا تو جھٹلایا محمد کو
منکر امامت کہ وہ ہے منکر نبوت کا
بروز احمد مرسل ہے گویا خود ہی احمد ہے
نہیں مصطفیٰ کو ہی لقب زیبا نبوت کا
سمجھتے کیا ہیں موذی یاد رکھیں بچ نہیں سکتے
جواب ان سے خدا لیگا ضرور ان کی حماقت کا
مجھے رو رہ کے ان کے حال پر افسوس آتا ہے
کہیں ہیں نام مولویت کا عقیدہ رکھیں بدعت کا
مزا اک ایک کو اس بدزبانی کا چکھا دیتا
اگر ہوتا نہ مجھ کو پاس حضرت کی نصیحت کا
وگرنہ یہ مخالف چیز کیا انکی حقیقت کیا
ابھی شیرازہ دیتا توڑ ان کی مولویت کا
جسے سردار لشکر دین کا حق نے بنایا ہے
میں اک مرد بہادر فرد ہوں اس کی جماعت کا
ٹھہر جائے مرے آگے کہاں یہ تاب دشمن کو
نمونہ کوئی ادنیٰ سا جو دیکھے میری جرأت کا
میری دہشت سے تھر تھر کانپتے ہیں مدعی میرے
یہ انپر رعب چھایا ہے میری تیغ شجاعت کا
ہے دیکھا بارہا میں چلینج سے بٹالی اکبر کا
نہ آیا جوش میں کیوں مادہ کچھ بھی ان کی غیرت کا
جھجکتے کیوں ہیں منکر مرد بنکر سامنے آئیں
اگر کچھ حوصلہ رکھتے ہوں دل میں قابلیت کا
کسی کو پیٹھ پیچھے یوں برا کہنا جہالت ہے
نہیں شیوہ شرافت کا طریقہ ہے رذالت کا
خدایا تجھ کو روشن ہے جو کچھ مجھ پہ گذرتی ہے
سناویں حال کیا جہال کے بغض و عداوت کا
خدایا تو نگہبان ہے خدایا تو محافظ ہے
خدایا آسرا ہم کو ہے بس تیری حمایت کا
خدایا باز یہ آتے نہیں بیہودہ گوئی سے
لحاظ ان کو شرافت کا نہ انکو پاس عزت کا
خداوندا کہاں تک سختیاں جھیلوں مصائب کی
دکھا دے منتظر ہوں فیصلہ اپنی عدالت کا
امام پاک کے در پر تو اب مضطر کو پہونچا دے
خداوندا بہت مشتاق ہوں اس کی زیارت کا

استقامت ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں اپنی حالت زار پیش کر کے دعا کے واسطے درخواست کی۔ حضرت نے اس کو مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ذوق شوق عبادت اور حضور نماز وغیرہ حالات کے بارے میں صرف یہ طریق رکھنا چاہیئے کہ ہمیشہ نمازوں میں اپنے لئے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ کے کام بہت آہستگی سے ہوتے ہیں وہ جلد بازی کو پسند نہیں کرتا۔ جس طرح یہ امر خطرناک ہے کہ انسان کا دل گناہ سے سیر نہ ہو جس وقت کا خطرہ رہتا ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ امر خطرناک ہے کہ انسان جلدی کرے اور خدا کو آزماوے بلکہ چاہیئے کہ انسان سچے دل سے توبہ اور استغفار میں لگا رہے۔ گو دعا اب نہیں۔ بس گذر جاویگا اور کوئی نشان قبولیت دعا کا ظاہر ہو۔ خدا تعالیٰ بے نیاز ہے۔ صبر کے ساتھ ہر ایک کو اس کا پھل دیتا ہے۔ اور میں۔ تو اپنی نمازوں میں اپنی جماعت کے ہر ایک فرد کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ کسی وقت تو دعا سن لیگا۔

خودکشی گناہ ہے ایک شخص نے اپنے مصائب اور تکالیف کو ناقابل برداشت بیان کرتے ہوئے ایک ایسا خط حضرت صاحب کی خدمت میں لکھکر یہ ظاہر کیا کہ میں بہ سبب ان مصائب کے ایسا تنگ ہوں کہ خودکشی کا ارادہ رکھتا ہوں حضرت نے جواب میں اس کو لکھا کہ خودکشی کرنا گناہ ہے۔ اور اس میں انسان کیواسطے کچھ فائدہ اور آرام نہیں ہے۔ کیونکہ مرنے سے انسان کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بلکہ ایک نئے طرز کی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر انسان اس دنیا میں تکالیف میں ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی ناراضمندیوں کو ساتھ لے کر اگر دوسری طرف چلا جائے گا۔ تو وہاں کے مصائب اور تلخیاں اس جگہ کی مرارت سے بھی بڑھ کر ہیں۔ پس ایسی خودکشی اس کو کیا فائدہ دے گی۔ انسان کو چاہیئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا مانگنے میں مصروف رہے اور اپنی حالت کی اصلاح میں کوشش کرے اللہ تعالیٰ جلد رحم کر کے تمام بلاؤں اور آفتوں سے اس کو نجات دیگا۔

تحقیق الادیان و تبلیغ اسلام

ڈاک ولائیت

بائیبل مردہ کتاب

بمقام لیوکس رج واقعہ ملک امریکہ کے پادری جارج صاحب پوائنٹر نام نے ایک اتوار کو گرجے کے اندر اثنائے وعظ مین اپنی محنت کی تحقیقات کا نتیجہ پبلک کے سامنے پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ بائیبل ایک مردہ کتاب ہے یعنی اس پر ایمان لانے کا زمانہ پیچھے رہگیا ہے۔ اب آئندہ ایسی کتاب کو ماننا اور اس پر عمل کرنے کا خیال کرنا ایک فضول امر ہے۔ یہ سن کر متعصب حاضرین اٹھ کھڑے ہوئے اور پادری صاحب کو مار کر گرجہ سے باہر نکال دیا بلکہ دور تک ان کے پیچھے اینٹ پتھر مارتے ہوئے دوڑتے گئے اور شور مچاتے ہوئے۔ چلے گئے۔ شاباش مسیح کی بھیڑو! شاباش!!

پنڈت کرشنا

صاحب امریکہ کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے شہر کینس مین جب پہنچے۔ تو وہاں کے گرجہ کے پادری صاحب نے ان کو اجازت دی کہ ان کے گرجہ کے اندر لیکچر دین۔ پنڈت صاحب نے موقع کو غنیمت جان کر ہندوستان کے مشنریوں کی ناقابلیت کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اور اہل امریکہ سے درخواست کی کہ وہ ان بزرگون کو ملک امریکہ میں ہی رہنے دیں اور کہا کہ ہندوستان کو ایسے آدمیوں کی ضرورت نہین۔ اس پر بعض متعصب عیسائی ناراض ہو گئے اور بیچارے پادری صاحب کو جنہوں نے پنڈت کو گرجہ میں کھڑا کرنے کی اجازت دی تھی۔ استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب نے بہت عذر کیا کہ پنڈت انگریزی اچھی طرح نہیں جانتا۔ مگر یسوع کی بھیڑین کہاں مانتی تھین۔ پنڈت بھی نکالا گیا اور پادری صاحب بھی موقوف۔ امید ہے پادری صاحب اس خوش اخلاقی کو دیکھکر مذہب عیسوی کو خیرباد کہہ بیٹھے ہون گے۔

عیسائی رحم دلی کا نمونہ

اخبار ٹریبیون سیکر لکھتا ہے کہ ایک مشنری جو افریقہ کے جنوبی ساحل پر ۵۴ سال تک مشن کا کام کر رہا ہے اب شہر نیویارک کو واپس چلا گیا ہے۔ اور اس نے ایک عجیب قصہ بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بلجیم کی گورنمنٹ اس ملک کے اصلی باشندوں پر سخت ظلم کرتی ہے ان کے ظلم کا یہ طریقہ ہے۔ کہ سرکاری سپاہی اصلی باشندوں کو حکم سنا دیتے ہیں کہ اتنا ربڑ اتنے دنوں کے اندر ہم کو مہیا کر دو۔ اگر وہ لوگ اتنا ربڑ مہیا نہ کر سکیں تو ان کے بچوں اور بیویوں کو گرفتار کر کے چمڑے کے کوڑوں کے ساتھ ایسا سخت مارا جاتا ہے۔ کہ ان کا بدن خون آلودہ ہو جاتا ہے۔ یہ رحم دل عیسائیت کا "تازہ نمونہ" ہے کاش کہ یورپ کی دوسری سلطنتیں رعایا کے سلوک کرنے کا نیک طریقہ ہماری برٹش گورنمنٹ سے سیکھیں۔

* * *

آزادی نسوان پر شاہ اٹلی کی والدہ کی رائے

جو ایک امریکن اخبار نویس کے ساتھ گفتگو کرنے کی وقت ظاہر ہوئی اور جسے پیہ اخبار نے مصری اخبار اللواء سے ترجمہ کیا ہے۔ اس سے کچھ اقتباس کر کے ذیل مین درج کیا جاتا ہے تاکہ پبلک کو معلوم ہو جائے کہ یورپ میں بھی سب لوگ بے ہودہ آزادی کے خواہش مند نہیں ہیں۔ بلکہ دانا لوگ ہر معاملہ مین مناسب حد بندی کو پسند کرتے ہیں۔

ملکہ نے فرمایا۔ جس خیال کا نام لوگوں نے آزادی نسوان رکھ چھوڑا ہے یہ سراسر حماقت ہے اور محض جہالت نے لوگوں کو ایسا خیال دلایا ہے۔ ورنہ عورت خواہ وہ ترقی اور عظمت کے کتنے ہی بلند زینہ پر کیوں نہ چڑھ جائے اس کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان صفات سے ہرگز دور نہ ہو۔ جو جنس نسوان کے لئے باعث امتیاز ہین۔ عورت مالدار ہو یا غریب۔ شریف یا کمینی۔ اس کا فرض یہ ہے کہ اپنی حد سے آگے نہ بڑھے اور اپنے دل مین مردوں کی برابری کا خیال کبھی نہ لائے۔ اگر عورت کی تربیت اور تعلیم ایسے اصول پر کی جائے کہ وہ قدیم مجبوری و ذلت اور جدید آزادی و عزت کے بین بین حالت میں رہے۔ تو یہ سب سے عمدہ حالت ہوگی۔ بے شک عورت کو علم حاصل کرنے اور کار و بار سیکھنے کی آزادی دی جائے۔ مگر اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے کنبہ والوں کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس کو زندگی کی مشکلات جھیلنے میں اپنے باپ بھائی یا شوہر کی امداد پر ہر حال بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ عورت عام طور پر مرد کے وسیع تجربون مین اس کا مقابلہ نہین کر سکتی۔

جس عورت کو مادری محبت کا شعور نہین۔ دراصل وہ زندگی کے ایک پر لطف حصہ سے محروم ہے بیشک بعض اسباب ایسے بھی ہوتے ہین۔ جن سے کچھ عورتوں کو بچہ کشی کی طرف رغبت نہین ہوتی۔ مگر ایسا ہی ہوتی عورت جو دنیا کو اپنی نسل سے آباد بنانے مین بخل کرتی ہے وہ اپنے کنبہ اور ملک پر سخت ظلم کرتی ہے۔

عورت کے لئے سب سے مفید اور اہم تعلیم دینی تعلیم ہے۔ جس لڑکی کے دل مین بچپن سے دین کے پاک قواعد راسخ کر دئے جاتے ہین۔ وہ جوان ہو کر بہ نسبت اس نوجوان اور کنواری لڑکی کے۔ جو دینی قواعد سے جاہل ہے۔ بہت زیادہ اپنی آپ عزت کر سکے گی۔ اور دینی اصول سے بے خبر لڑکی غیر خوشبودار پھول کے مشابہ ہوتی ہے۔

جو مرد شادی کرنے کو زندگی کا ضروری مقصد مانتے ہین۔ ان کے لئے عورت ایک قوی بازو اور مددگار ہے۔ نیک مزاج عورت مرد کو اس کے کاروبار میں بہت قابل قدر اعانت دیتی ہے اور اُسے مشکلات سے ہراساں نہیں ہونے دیتی۔

انسانی زندگی کے لئے آرام و راحت گویا بہار کا موسم ہوتا ہے اور جو شادی جانبین کے اتفاق و محبت پر مبنی ہو وہی حقیقی راحت ہے۔ اس لئے محبت کرنے والی بیوی اور دل دادہ شوہر دونوں ایک دوسرے کے معین و ناصر ہون گے۔ اور تیز فہم۔ نیک مزاج بیوی شوہر کے دل کی مالک۔ اس کے آرام جان اس کے گھر کی باعث رونق اور اس کو خوشی رکھنے والی ساتھی ہوگی۔ جو نہ صرف شوہر کی دنیا بلکہ اس کے دین کو بھی با رونق بنا دے گی۔

جاپان اور روس

روسی علماء کو جاپان بلانے کے واسطے مفصلہ ذیل خط لکھا گیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ روس کے معزز عالموں مین سے ایک یا دو فاضل شخص جاپانی کانفرنس مذاہب منعقدہ ٹوکیو دارالسلطنت جاپان کو اپنی شرکت سے عزت بخشینگے۔ تاکہ وہ کانفرنس کے سامنے اسلام کی حقیقت ظاہر کرین۔ انجمن ان عالموں کو درجہ اوّل کے مصارف سفر دیگی۔ اور پندرہ روبل (تقریباً چالیس روپے) روزانہ مصارف خوراک وغیرہ کے لئے۔ البتہ یہ شرط کی جاتی ہے۔ کہ ادہر آنیوالے علماء حسب ذیل علوم میں مہارت رکھتے ہوں۔

علوم دینیہ عربی زباندانی فلسفہ قدیم و جدید کے ماہر ہونے کے علاوہ ان کو نصاریٰ یہود اور بدھ مذہب کے علماء سے مناظرہ کرنے پر پوری قدرت ہونی چاہیئے اور فرانسیسی زبانون سے کوئی ایک زبان بھی ان کو آتی ہو۔ اگر عالم ہماری دعوت قبول کرین تو ان کو لازم ہے یار ترجمان کے دفتر سے خط و کتابت کریں جس کے بعد جاپانی سفیر مقیم سینٹ پیٹرزبرگ ان کے ساتھ معاملات طے کریں گے

(صاحب کو را)

بلاد اسلامی

قبضۂ مصر انگلستان کے بعض مشہور اور مستند اخبارات نے بوضاحت ظاہر کردیا ہے کہ کسی کو بھی یہ خیال نہیں کہ انگریز مصر کو خالی کر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں - نپولین کا یہ قول تھا کہ ہندوستان پر تصرف قائم رکھنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ مصر پر قبضہ رہے۔

سودیشی مسلمان کلکتہ کے چند مسلمانوں نے سودیشی خیالات کی حمایت کے واسطے اور تقسیم بنگالہ کی مخالفت کے واسطے ایک انجمن مفید الاسلام نام قائم کی ہے - اس انجمن نے ہند کے دوسرے مسلمانوں سے امداد چاہی ہے - ہم نہیں امید کرسکتے کہ اس انجمن کی کارروائی اسلامیوں کے واسطے کسی فایدہ کا موجب ہو بلکہ بجائے مفید ہونے کے وہ مضر ہے

تحقیقات فرانس کے ایک اخبار والوں نے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کرکے باہر بھیجا ہے کہ ہر جگہ مسلمانوں کے صحیح حالات کی تفتیش کرے۔

شیخ مہر علی خاں رئیس ہوشیار پور جو سلسلہ حقہ کی صداقت میں ایک بڑے نشان پر گواہ تھے - ۱۴- جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو رحلت فرما گئے۔

دجالہ کی کارروائی انبالہ میں ایک مسلمان کی عورت مشنری لیڈیوں کے دام تزویر میں پھنس کر عیسائی ہوگئی - خاوند نے بہت زور لگایا کہ واپس لے لے مگر بے کار - مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہرگز اپنے گھروں میں مشنری لیڈیوں کو نہ آنے دیا کریں

ایک مصری مظلوم اخبار وطن ناقل ہے کہ مصر کے ایک ترجمان انگریز بدمعاش نے سخت ظالمانہ دہوکہ دیا - وہ بطریق سیر مصر میں آیا اور ترجمانی کے لئے اس مصری کو ملازم رکھا - ایک دن مصری نے اس سے کہا - میرے پاس چند پیالے قدیم زمانہ کے ہیں - جن کی قیمت یہاں کے تاجر فی پیالہ دس پونڈ دیتے ہیں - انگریز نے کہا کہ مجھے دکھانا - دیکھ کر کہا یہ تو کچھ قیمت نہیں - لندن چلو وہاں وہ چند دام مل جائیں گے - مگر بدین شرط کہ میرا کرایہ واپسی تم دو - مصری احمق نے مان لیا - دونوں پہلے جہاز پر لورپول گئے اور وہاں سے بذریعہ ریل لندن - انگریز کو اس نے جہاز اور ریل کا درجہ اول کا کرایہ دیا - اور خود درجہ سوم میں سفر کیا - لندن پہنچ کر ظروف بھی اس سے لے لئے اور چنپت ہوگیا - اب مصری وہاں پردیس میں اپنی قسمت و حماقت پر رو رہا ہے - اور انگریز کا کچھ پتہ نہیں - پولیس تلاش کر رہی ہے اور مصری عبد اللہ کو ملیم کے ہاں خیرات کی روٹی کھا رہا ہے - جو اسے واپس بھیجنے کے لئے چندہ بھی جمع کر رہے ہیں۔

جاپان مصر سے احمد علی جرجادی افندی ایڈیٹر اخبار الارشاد جاپان کو روانہ ہوئے ان کے ساتھ ایک عالم ٹیونس سے اور امام شیخ احمد کلکتہ سے جائیں گے

خدیو مصر - ملک فرانس کی سیر میں مصروف ہیں۔

نو مسلمہ - بلند شہر میں ایک ہندو عورت معہ اپنے بچوں کے اور ایک خدمتگار عورت کے مشرف باسلام ہوئی۔

یہ کس کی آواز ہے احمد مسیح نابینا ساکن دہلی اور میر قاسم علی صاحب احمدی کے درمیان جو مباحثہ اسلام اور عیسائیت کے متعلق ہوا تھا اور جس میں عیسائی نے اپنی شکست کو خود تسلیم کیا تھا اور حضرت کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا تھا اور حضرت نے اس چیلنج کو قبول کیا تھا بدین شرط کہ کوئی بشپ اس نابینا کو اپنا مختار بنا دے - اس پر امرتسری اہل حدیث رائے زنی کرتا ہوا عیسائی کے دعوی کو صحیح اور حضرت کے اشتہار کو فرار قرار دیتا ہے۔

اس وقت ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح اور دجال کے درمیان جنگ ہوگا - تب آسمان سے آواز آئے گی کہ مسیح کو فتح ہوئی اور شیطان کہے گا کہ دجال کی فتح ہوئی - کیا ناظرین بتلا سکتے ہیں کہ امرت سر سے کس کی آواز آئی ہے۔

جاپان میں اسلام مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر نے ولایت جاتے ہوئے عدن کے ڈاکخانہ سے اخبار ٹائمز آف انڈیا میں سے ایک کاغذ جاپان میں اسلام کے متعلق بھیجا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کے واسطے ذیل میں کیا جاتا ہے

شیخ مشیر حسین آنریری سیکرٹری اطلاع دیتا ہے - کہ پین اسلامک سوسائٹی کے ممبروں کے لئے یہ خبر نہایت فرحت افزا ہے - جو شہر برلن سے آئی ہے کہ جاپان سچ مچ اس فکر میں ہے کہ اسلام کو اپنا شاہی مذہب بنالے - بے شک سر دست یہ خبر ایسی نہیں کہ اس پر پورا اعتبار کرکے بہت فخر کیا جاوے - تاہم چونکہ اسلام ایک بہادرانہ اور اعلیٰ مذہب ہے اور اسلامی تہذیب ایشیائی باشندوں کے واسطے سب سے زیادہ مناسب حال ہے - اس واسطے اگر جاپان آئندہ دنیا کے ملکی معاملات میں ایک اعلیٰ اور ممتاز حصہ لینا چاہتا ہے یا ایشیائی دنیا کو پھر نشو و نما دینا چاہتا ہے - تو اس کے واسطے ضروری ہوگا کہ جلدی سے یا دیر سے اس مذہب کو اختیار کرے - جس نے روما اور ایران کی بڑی سلطنتوں کو الٹ دیا تھا اور جس نے صحرائے عرب کے خانہ بدوشوں کو تین بڑے بڑے اعظموں کا فاتح اور مہذب بنا دیا تھا - سیکرٹری بیان کرتا ہے کہ جاپان کے واسطے دو راہ کشادہ ہیں - یا تو وہ یورپ کی تہذیب اور مذہب کو اختیار کرکے یورپ کی دوسری طاقتوں کی مشابہت میں غرق ہو جاوے یا اسلام کا زندہ کن اور جاندار مذہب اختیار کرکے ایشیا کی تہذیب اور جلال کو پھر بحال کرے اور خود اس تہذیب کا سردار بنے اگر جاپان نے عیسوی مذہب اختیار کر لیا - تو اس کے واسطے نہ تو مشرق میں کوئی ایسی عزت ہے اور نہ مغرب میں جس کی وہ نقل کریگا لیکن اگر جاپان چاہتا ہے کہ وہ دنیا بھر میں ایک بڑی طاقت بن جائے - تو اسے مناسب ہے کہ اس سادہ قوت بخش اور اعلیٰ مذہب کو اختیار کرے - جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب تھا - اُس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب جو دنیا میں سب سے بڑا ریفارمر سب سے بڑا فاتح - سب سے بڑا حکمران - ایک قوم کا بانی اور ایک سلطنت کا بانی تھا - جاپان کو چاہیئے کہ اُس خالد کا مذہب قبول کرے جس نے ایشیا میں ایران جیسے ملک کو فتح کیا پھر جاپان کو چاہیئے کہ اس عمر کا مذہب قبول کرے جو افریقہ میں فراعنہ کی زمینوں کا فاتح تھا - اور اُس محمد ثانی کا مذہب اختیار کرے - جس نے یورپ میں قسطنطنیہ جیسے مضبوط شہر کو فتح کرلیا - جو فائدے جاپان کو اسلام کی قبولیت سے حاصل ہوں گے - وہ جاپان کے مدبران سلطنت سے مخفی نہیں ہیں - جاپان موجودہ حالت میں باوجود اس قدر ترقی اور کامیابی کے ایک چھوٹی سی ریاست ہے - جس کا اثر دنیا کے صرف اس کونے تک محدود ہے - جہاں وہ واقع ہے - لیکن اسلام کو قبول کرنے سے وہ یکبارگی دنیا کی ایک بڑی طاقت ہو جاویگی - اور روئے زمین کی آبادی کا پانچواں حصہ اس کا حامی مددگار و معاون بن جائے گا۔

* * *

سرحدی کمیشن :- مصری سرحدی کمیشن مقام رفع میں آگئی ہے ممبران کمیشن چار دن یہاں قیام کرکے پھر عریش کو روانہ ہوں گے اور امید ہے کہ بہت جلد کام ختم ہو جائے۔ (اللواء)

بدر النساء

حضرت مسیح موعود کا عورتوں کے واسطے نصیحت نامہ

(ایک پرانی تحریر سے اقتباس)

۱۔ ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ و انا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان سے ہے۔

۲۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں۔ حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے مونہہ کو ڈھانک کے اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو۔ دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے۔ جیسا کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں پڑے ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے۔ اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پیارا ہے اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم بجا نہ لائے اور پس پشت یعنی اس کے پیچھے اس کی خیر خواہ نہ ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں۔ ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے۔ یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی۔ تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بد وضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔

۶۔ عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں۔ اور بندۂ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں۔ مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کریں۔ پھر جو شخص اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے۔ تو اس کو کیوں برا کہا جاوے ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان کے بھائی بہن ہیں کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بد ذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

رسید زر

۷۔ جولائی ۱۹۰۶ء۔ [illegible] ۔ نعمت خان صاحب	ع/۱۲	
۸۔ ،، ،، ۔ جماعت احمدیہ گجرات	۸/	
۹۔ ،، ،، [illegible] جناب وزیر علی خان صاحب	عہ/۱۲	
۹۔ ،، ،، [illegible] ۔ چودہری اکبر علی صاحب	سے/	
۱۰۔ ،، ،، [illegible] ۔ عبد العزیز صاحب امرتسر	[illegible]	
۱۲۔ ،، ،، [illegible] ۔ چودہری محمد حسین صاحب	ع	
۱۳۔ ،، ،، [illegible] ۔ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم	ھ/	
۱۲۔ ،، ،، [illegible] ۔ عبد اللہ صاحب سنوری	[illegible]	
۱۳۔ ،، ،، ۱۱۱۲ ۔ مصری خان صاحب	[illegible]	
۱۳۔ ،، ،، ۱۱۲۵ ۔ عبد الخالق صاحب	[illegible]	
۱۳۔ ،، ،، [illegible] ۔ منظور الٰہی صاحب	سے/	
۱۳۔ ،، ،، [illegible] ۔ ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب	سے/	
۱۳۔ ،، ،، [illegible] ۔ منشی مولا بخش صاحب	ع/۱۲	
۱۴۔ ،، ،، [illegible] ۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب	[illegible]	
۱۸۔ ،، ،، [illegible] ۔ معرفت شیخ محمد نصیب قیمت ایک خریدار از [illegible]	ع	
۱۵۔ ،، ،، [illegible] ۔ میراں بخش صاحب	ع/۱۲	

منفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

۱۔ براہین احمدیہ۔ ہر چہار جلد معہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین۔ قیمت [illegible] قیمت رعایتی بدر کے خریداروں کیواسطے للعہ ایک خریدار صرف ایک کتاب لے سکیگا

۲۔ نور الدین۔ رد آریہ۔ مصنف کی نظر ثانی کے بعد دوبارہ چھاپی گئی ہے۔ قیمت ۸/

جنگ مقدس۔ روئداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم عیسائی طرفین کی تقریریں درج ہیں۔ قیمت رعایتی ۸/

عام اخبار

میڈیکل کالج لاہور کے امتحان ایل۔ ایم۔ ایس میں ۷۶ میں سے ۲۶ پاس ہوئے۔

پچھلے ہفتے ہند میں ۲۰۳۶ فوتیاں طاعون سے ہوئیں اور پنجاب میں ایک سو فوتیاں۔

مدراس میں متصل پیرامبور حادثہ ریلوے سے ایک مال گاڑی پاش پاش ہوگئی ہرج بہی ہوا۔

افسوس کے ساتھ سنا گیا ہے کہ اسلامیہ ہائی اسکول لاہور کے طلبار نے ایکا کر کے اسکول جانا بند کر دیا ہے۔ جھگڑا ایک ادنے بات پر یعنی رخصتون کی زیادتی پر۔ مسلمان طلبار کے واسطے مناسب نہ تہا کہ ایسے بُرے فعل مین بنگالیوں کی نقل کرتے۔

سری نگر مین کالج بنایا گیا۔

نامہ نگار اخبار عام سری نگر کے متعلق لکھا ہے کہ ۵ اجولائی ۱۹۰۶ء اتوار کے دن گرمی معمولی حد سے پرواز کر کے اپنے پورے معیار پر پہنچی اور اس قدر گرمی پڑی کہ تن پر کپڑے بہاری معلوم ہوتے تھے۔ رات کو قریباً بوقت ۱۱ بجے طوفان باد اس زور سے چلا کہ کیا لکہا جاوے۔ بڑے بڑے درخت چنار اور دیگر درختان اس طوفان نے گرا دئے۔ چھت اور مکانات اس طرح ہلتے تھے گویا کہ زلزلہ آتا تہا بدقسمتی سے رات کو صفاکدل مین دریا کے کنارہ پر آگ نمودار ہوئی اور بہت سی تعمیرات کو جلا کر تہم گئی۔

چند روز ہوئے آگرہ کا ایک مشہور مالک مطبع اور تاجر کتب عبد الغفور اور پریس مین محمد ایوب علی گڑھ مین مارڈالے گئے تھے اور ان کی لاشین جلادی گئی تھیں پولیس نے مجرمون کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنہون نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے یہ کام ایک اور کتب فروش کے کہنے سے کیا تہا۔

لکھنؤ میں سہ شنبہ سے پنجشنبہ تک ۹۔ انچ بارش ہوئی۔ جس سے بہت سے مکانات گر پڑے

چیراپونجی میں ۹ اور ۱۵ جولائی کے مابین ۱۰۶ انچ بارش باوسط ۱۵۔ انچ روزانہ ہوئی ہے۔

واشنوموپت (مدراس) کے اسٹیشن پر ایک مال گاڑی ایک ٹکر سے جا لڑی۔ جس کے صدمہ سے انجن اور کئی گاڑیان پٹڑی سے اتر گئین۔

بنگال۔ ناگپور کے یورپین گارڈ نے ایک باورچی کو مارڈالا۔

امرت سر میں لالہ رام چند متموّل نے ایک عجیب ترازو ایجاد کی ہے۔ جس سے سونے کی آمیزش کا صحیح پتہ مل جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص سونے میں دوسری دہات ملا دے تو وہ زیور اس ترازو پر تولے جانے سے اس آمیزش کا حال فی الفور دریافت ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی ترازو یورپ مین ایجاد ہوتی۔ تو موجد کو لاکہوں روپیہ کا فائدہ پہنچ جاتا۔

بمبئی مین آتشزدگیوں کی متواتر وارداتون سے وہان کی بیمہ کمپنیوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ چند ہی ہفتوں مین قریباً پچاس ساٹہہ لاکہہ روپیہ کا نقصان بیان کیا جاتا ہے۔ اس لئے بیمہ کمپنیوں نے تنگ کر اپنی شرح وصولی بمقدار ایک ثلث اور بڑہا دی ہے بیمہ کی وجہ سے مالکان کارخانہ تو نقصان سے بچ گئے۔ مگر کمپنیون کو اس نقصان کا زیربار ہونا پڑا۔

کابل بازار میں پچھلے ہفتے بڑی بہاری آتشزدگی ہوئی ایک سو سے زیادہ مکانات اور دکانیں راکہہ ہوگئیں۔

افغانستان مین تمام بڑے بڑے دریا طغیانی پر ہین پچھلی سرما کی عظیم برفباریوں کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے

ہندوستان کے سابق وائسرائے کی بیوی لیڈی کرزن کا ۱۸۔ جولائی کو انتقال ہوگیا۔ ڈیڑہ سال سے بعض عوارض ایسے لاحق ہوگئے تھے۔ جنہون نے پچھلے دنوں ایک نئی بیماری پیدا کر دی۔ ڈاکٹروں کی عام رائے ہے کہ ضعف قلب سے انتقال ہوا۔

روس میں بدامنی اور شورش کے آثار بدستور پائے جاتے ہین۔ امید کی جاتی ہے کہ مجلس وزارت بہت جلد مستعفی ہو جائے گی۔ صوبہ دروینس میں کسانون نے فساد کی آگ بھڑکا دی ہے۔ زمیندار بہاگ رہے ہین۔

سینٹ پیٹرزبرگ کی فوج نے کام بند کر دیا ہے۔ سپاہی بازاروں میں گشت لگا کر عام اشتعال پیدا کر رہے ہین۔

پنجاب یونیورسٹی نے یہ قانون پاس کر کے کہ آیندہ سے پرائیویٹ طلبار کو یونیورسٹی کے امتحانات مین شامل ہونے کا حق حاصل ہوگا۔ تعلیم کو جو صدمہ پہنچایا ہے۔ اس کے لئے کسی زیادہ تشریح کی ضرورت نہین مگر تاہم یہ غنیمت ہے۔ ایک سال کے بعد اس قانون پر عملدرآمد ہوگا۔ پرائیویٹ طلبار کو ابہی ایک سال کے لئے اور موقع دیا جاتا ہے کہ وہ امتحان مین شریک ہوکر قسمت آزمائی کرین۔ مگر ساتھ ہی چند شرائط بہی ہیں جن کے بغیر کوئی طالب علم شریک نہین ہو سکتا۔

ینبوع سے مدینہ منورہ تک تاربرقی لین مکمل ہوگئی افتتاحی رسم ایک بڑی مجلس میں ادا کی گئی جس میں تمام اعیان شہر شریک تھے۔ سلطان المعظم کی سلامتی اور دولت علیہ کی ترقی کی دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔

شریف علی پاشا جدید شریف مکہ کی نسبت بجابر خبریں آرہی ہین۔ کہ اُس کے تدبّر اور دانشمندی سے اہل مکہ نہایت خوش ہیں۔ شریف عون الرفیق مرحوم نے مکہ معظمہ میں جس قدر زیارت گاہیں اور مقابر تھے ان کو یہ کہہ کر منہدم کرا دیا تہا۔ کہ "خانہ کعبہ کے ہوتے ہین انسان کی پرستش گاہوں کی ضرورت نہین" اس حرکت سے اہل مکہ جو ایک مدت سے ان زیارت گاہوں کے عادی ہو رہے تھے۔ سخت برہم ہوئے۔ مگر علی پاشا نے آتے ہی اُن تمام زیارت گاہوں کو پہر قائم کر دیا ہے۔ جس سے تمام لوگ خوش ہو گئے ہین۔ اور شریف کے لئے دُعائے خیر کرتے ہین۔

قاہرہ سے ایک نیا اخبار نکلنے والا ہے جو شترکہ سرمایہ سے جاری ہوگا اور جس کا مقصد نہ صرف قوم کی اصلاح بلکہ وسایل ترقی و اشاعت تعلیم پر عملدرآمد کرنا ہوگا۔ آٹہہ ہزار پونڈ جمع ہو چکے ہین۔ اور لوگ نہایت شوق سے حصے خرید رہے ہین۔

سلطان المعظم نے فرانس سے ایک مشہور کارخانے سے سولہ تارپیڈو کشتیان تیار کرائی تہین جن مین سے چار کشتیان مکمل ہو کر دار السعادت پہنچ گئی ہین۔ سلطان المعظم نے ان کی ساخت کو دیکہہ کر نہایت پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور حکم دیا کہ چہ ماہ کے لئے نصف فرانسیسی ملاح اُن مین ملازم رکھے جاوین تاکہ ترکی ملاح اچھی طرح اس کے کیل پرزوں اور چلانے کے طریقے سے واقف ہو جائین۔

۱۴۔ جنوری ۱۹۰۷ء کو سورج گرہن ہوگا۔ سائبیریا اور تبت مین سورج گرہن سالم دکہائی دیگا

ریاستہائے شان کے اندر مویشیوں کے درمیان سخت بیماری پہیلی ہوئی ہے۔ ۹۰ فی صدی مویشی غارت ہو چکے ہین۔ بھینسوں پر سب سے زیادہ تباہی ہے۔ اور اس سبب سے قحط کا احتمال ہے۔

زار روس نے ڈوما یعنی پارلیمنٹ کو توڑ دیا ہے اور ۵۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو نئی پارلیمنٹ بنائی جائیگی اس کی وجہ غالباً یہ ہوئی ہے کہ موجودہ پارلیمنٹ عوام کی امداد مین تہی اور زار کے حق مین نہ تہی۔

آتشزدگی۔ سکاٹ لینڈ کے شہر ڈنڈی مین سخت آگ لگی بیان کیا جاتا ہے کہ ساٹہہ لاکہہ روپیہ کا نقصان ہوگیا ہے۔ شراب کا ایک کارخانہ جل گیا ہے۔

ضعف بصارت کے لئے اکسیر تریاق

سرمہ جست

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرضی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں اور نہ کسی جنگلی سنیاسی کا بتایا ہوا نوٹکا ہے البتہ اس کا جزو اعلیٰ جست ہے۔ جو تمام کے تمام حکمائے سلف و حال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجب برکت سمجھکر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں کہ ضعف بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کرکے فائدہ اٹھاویں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ صحت کی حالت میں ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کرکے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہیئے۔

صرف ایک پوڑیہ کے خریدار معہ محصولڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجدیں

قیمت فی پوڑیہ ۳ ماشہ
صرف چار آنہ (۴/)

محصول ذمہ خریدار

پوری ایک درجن پوڑیہ کے خریدار صرف دو روپیہ
(عہ)

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا۔ کارخانہ رفیق الصحت لاہور

جدید پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

الحکم

شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر جناب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں ایک مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوا سے کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو آپ معمولی اشتہار تصور نہ فرمائیں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب

محلہ معماراں

کارخانہ بوٹ گرگابی

ہم نے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ اور گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے۔ ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں۔ چمڑا۔ عمدہ لگایا جاتا ہے۔ کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے۔ جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش کام طیار کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

عبد اللہ عبد الرحمان کارخانہ بوٹ گرگابی

نمونہ مفت ملتا ہے نمک موسلی جو امراض معدہ [illegible] و تفصیل [illegible] پچاس روپیہ انعام اس صاحب کو دئے جاوینگے جو ثابت کرے [illegible] کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کرے ہر ایک پاس کیا ہونا چاہیئے نمک موسلی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں۔ نمک موسلی کے استعمال سے قیمت [illegible] انگریزی

ویہانی میڈیسنز کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے [illegible] ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل ارٹیکل اعلیٰ درجہ کا ہے اور مضامین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتے ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقعت سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت ہر دو کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے نہ دیکھا ہو تو ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ [illegible] پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی ستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھربار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض لگ جاتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے دانا [illegible] طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی [illegible] ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا [illegible] ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کیا ہے جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو۔ مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلا برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے [illegible] معہ محصول درخواست آنے پر فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ہیں کیونکہ انمیں نہایت ہی مقوی اجزاء مثل فولاد کونین ڈامیانہ کوکا نکس وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت رقت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی بکس ۴۸ گولی عہ معہ محصولڈاک

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مفرّح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامتہ فاضل اجل علامتہ العلما حاذق طبیب لقمان زمان مولٰنا
مولوی حافظ حاجی حکیم نورالدین صاحب بھیروی
دارالامان قادیان
کی تصدیق

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ مرہم عیسے صاحب بے ریب مفید ہے میں نے اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالے ان کے کارخانہ میں برکت دے مرہم عیسے کی طرح ان کے کارخانہ میں بعض ادویہ بہت عمدہ ہیں۔

نورالدین قادیان ۷ جولائی ۱۹۰۶ء

قیمت ۔ فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے۔ **چار روپیہ**

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسی لاہور (نولکھا)

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے

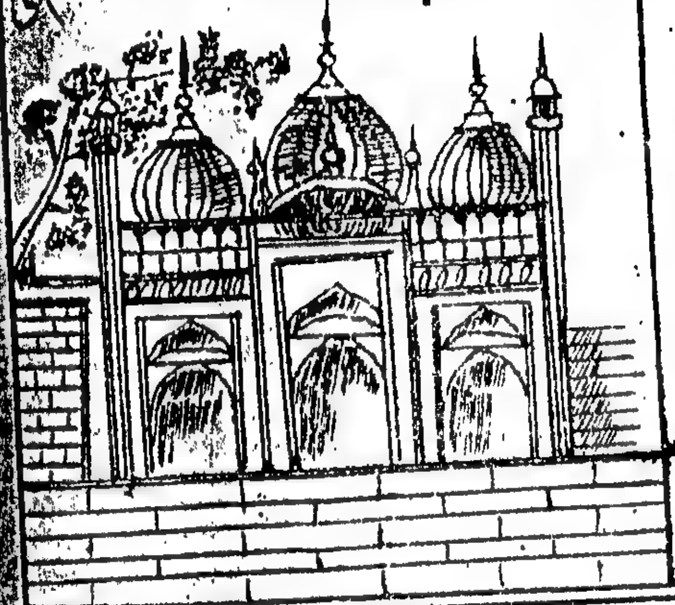

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR – QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ای جہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۱ سلسلۃ الجدید جلد ۲

نمبر ۳۱ سلسلۃ القدیم جلد ۵

۱۱ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲ راگست سنہ ۱۹۰۶ء

چہ گویم بانو گرائی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

مالیان ریاست و گورنمنٹ عـہ

معاونین درجہ اول جن کو عام پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہو } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عام ۱۲ار

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے ان سے بحساب بعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیے خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ... عا .. افریقہ ... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود آں نہ از خود زہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند راست منکر آں عدو لعین خدا است
معجزات انبیاء سابقین آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان دل ایمان ماست ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں روشن کتاب نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

...... ✕ ......

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس ؑ بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ لیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے

اس کے بعد آپ معہ [illegible] متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی ۔ تعلیم الاسلام
صفحہ ۳۔ ڈائری ۔ القول الطیب۔
صفحہ ۴۔ حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا خط
صفحہ ۷و۸۔ بدر صادق ۔ تجلی
صفحہ ۹و۱۰۔ مراسلات ۔ سکھوں اور آریوں پر اتمام حجت ڈاک ولایت
صفحہ ۱۱۔ بلاد اسلامی۔
صفحہ ۱۲۔ بدر النساء ۔ حضرت مسیح موعود کا عورتوں کے واسطے نصیحت نامہ
صفحہ ۱۳۔ عام اخبار
صفحہ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ اشتہارات

بدر مسیح

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰۔ جولائی ۱۹۰۶ء۔ فرمایا آج مجھے ایک الہام ہوا اُس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے، اور وہ یہ ہے

"ایک دم میں دم رخصت ہوا"

یہ الہام ایک مسنون عبارت میں ہے، مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصےٰ میں بعد از نماز عصر ہوتا ہے اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر شیخ نور محمد صاحب لاہور سے ڈاکٹر ظفر حسین صاحب بنوں سے۔ شیخ تیمور صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب طالب علمان اسلامیہ کالج لاہور۔ خلیفہ نور الدین صاحب جموں سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

رسالہ تعلیم اسلام کا پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے

آسمان پر ابر چھایا رہتا ہے اور ہر روز تھوڑی بہت بارش ہو جاتی ہے۔

ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم رخصتوں کی تقریب پر باہر گئے ہوئے ہیں اور مختلف شہروں سے ان کے لیکچر دینے کی خبریں آ رہی ہیں۔ ماسٹر صاحب کا لیکچر اس مضمون پر ہوتا ہے کہ وہ سکھ مذہب کو چھوڑ کر مسلمان کیوں ہو گئے۔ اس طرح وہ ایک مفید کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے ان کے ایک لیکچر کا خلاصہ اسی اخبار میں درج کیا گیا ہے

معذرت افسوس ہے کہ اس دفعہ صفحہ ۵ و ۶ وقت پر طیار نہیں ہو سکا اس واسطے یہ صفحات اگلے اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

جاپان حضرت کی خدمت میں یہ ذکر آیا کہ جاپان اس امر کے واسطے بہت طیار ہے کہ اس میں اشاعت اسلام ہو فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب تک اس معاملہ میں ہم کو حکم نہ ہو یا خبر نہ دی جائے ہم کچھ کر نہیں سکتے چھوٹے چھوٹے معاملات میں جب خدا تعالےٰ ہم کو اطلاع دیتا ہے تو ایسے بڑے کام میں وہ کیوں ہم کو اطلاع نہ دیگا۔ اگر انسان خود بخود اپنی رائے سے کام کرے تو اس میں خدا کی طرف سے نصرت اور برکت کی امید نہیں ہوتی مگر جب خدا تعالےٰ خود کسی کام کو کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے واسطے تمام سامان آسانی میسر آ جاتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جاپان کے واسطے کوئی کتاب لکھی جاوے۔ پہلے ہم اس امر کے متعلق توجہ کریں گے۔ پھر جو خدا کو منظور ہو۔

تعلیم الاسلام

رسالہ تعلیم الاسلام جس کا اشتہار اخبار بدر میں چھپا تھا اس کا پہلا پرچہ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ ۴۰ صفحہ پر شائع ہوا ہے جن میں سے قریب ۳۴ صفحے تفسیر قرآن شریف پر مشتمل ہیں۔ تفسیر ابتدائے قرآن شریف یعنی سورۃ فاتحہ سے شروع کی گئی ہے اور اس کے لکھنے والے فاضل اجل حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب اول مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام و ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام ہیں لیکن تفسیر کا اکثر حصہ وہ ہے جو حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ درس قرآن میں بیان فرمایا کرتے ہیں جہاں ایڈیٹر صاحب رسالہ پابندی کے ساتھ حاضر ہو کر ساتھ ساتھ نوٹ لکھتے رہتے ہیں چونکہ ایڈیٹر صاحب موصوف خود بھی تحصیل علوم عربیہ باقاعدہ طور پر ہندوستان میں کر چکے ہوئے ہیں اور علوم عربیہ میں بڑی مہارت رکھتے ہیں اس واسطے انہوں نے اس تفسیر کے لکھنے میں صرف مولانا موصوف کے درس کے نوٹوں پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ اپنے علم و فضل اور دیگر کتب دینیہ کے مطالعہ سے بھی کام لیا ہے اور تفسیر کے لکھنے میں اتنی احتیاط کی ہے کہ جہاں حضرت مولوی حکیم صاحب کے درس کو تحریر کیا ہے وہاں حرف ح لکھدیا ہے اور دوسری جگہ حرف م لکھدیا ہے۔ جس سے مراد محمد سرور شاہ ہے۔ رسالہ کے آخیر میں مدرسہ کے متعلق اخبار بھی درج ہیں اور شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے تازہ الہامات بھی درج ہیں۔ غرض ہر طرح سے رسالہ کو مفید اور دل چسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

نفس مضمون رسالہ پر ریویو کرنے کی نہ مجھے لیاقت ہے اور نہ ضرورت۔ صاحب درس قرآن اور صاحب ایڈیٹر کے نام اس امر کے اظہار کے واسطے کافی ہیں کہ یہ رسالہ کیسا ہے اور آیندہ کیسا ہوگا۔ زیادہ تشفی کے واسطے ناظرین خود ایک پرچہ منگوا کر دیکھ لیں۔

صاحب ناظم رسالہ نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبروں کو میں اطلاع دیدوں کہ بعض صاحبان کی خدمت میں رسالہ تعلیم الاسلام بطور نمونہ کے اس امید پر روانہ کیا گیا ہے کہ وہ ضرور اس کی خریداری کی خواہش کریں۔ ایسے صاحبان کیواسطے مناسب ہوگا کہ وہ اپنی رضامندی سے مطلع فرماویں تاکہ ان کا نام درج رجسٹر کر دیا جاوے اس رسالہ کا چندہ سالانہ عہ مقرر کیا گیا ہے جو کہ پیشگی آنا چاہیئے۔

تمام درخواستیں خریداری کے لئے بخدمت ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام آنی چاہیئیں۔ جو کہ اس رسالہ کے مینجر ہیں ❊

ڈائری

القول الطیب

۲۵ جولائی ۱۹۰۶ء۔ امرت سر کے ایک شریف خاندان کا ایک ممبر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اثنائے گفتگو مین حضرت نے کہا کہ کیا آپ امرت سر مین ہمارے لیکچر مین موجود تھے۔

شریف۔ مین اس لیکچر مین موجود تھا اور آپ کی کرسی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ نادانون نے شرارت کی مگر اس وقت ان کو کون سمجھاتا۔

حضرت اقدس۔ ہان اُس وقت ان لوگون کا سمجھانا محال تھا۔ اُس وقت تو ان لوگون کا وہ حال تھا۔ جیسا کہ تاجرون کا قصہ ہے کہ چند تاجر کسی جگہ راہ مین جا رہے تھے کہ قزاقون نے ان پر حملہ کیا۔ تجار کے ہمراہ ایک حکیم بھی تھا کسی نے حکیم کو کہا کہ ان کو نصیحت کر۔ حکیم نے جواب دیا کہ اس وقت ان لوگون کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے یہ نفس پرستی مین ایسے اندھے ہین کہ ان کو اس وقت کوئی نصیحت کارگر نہین ہو سکتی۔ ہمارا منشاء اس لیکچر مین یہ تھا کہ اسلام کی خوبیان بیان کی جائین۔ مگر افسوس ہے کہ ان لوگون نے شرارت کی۔

شریف۔ ان کا قصور ہی کیا ہے۔ وہ اندھے ہین ان کو بصیرت نہین۔

حضرت اقدس۔ زیادہ تر افسوس تو علماء پر ہے جو عوام کو دھوکہ مین ڈالتے ہین۔ دیکھو اسلام پر کس قدر انحطاط کا زمانہ ہے۔ کہ علماء کی حالت ایسی گندی ہے

شریف۔ علماء کیون ایسا نہ کرین جب کہ ان کے واسطے ذریعہ معاش صرف اسی مین ہے۔ آپ نے دیکھا یا سُنا ہوگا کہ آج کل امرت سر کے مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت امام ابوحنیفہ کے حق مین کیسے کیسے خراب کلمات لکھ کر اشتہار دے رہا ہے۔ یہی علماء لوگ اسلام مین فتنہ ڈالتے ہین۔

حضرت اقدس۔ آئمہ کے حق مین سخت کلامی کرنا بہت ہی نامناسب امر ہے۔ جس زمانہ مین یہ بزرگ گذرے ہین۔ اگر وہ دین کی خدمت نہ کرتے تو ہزارہا خرابیان پیدا ہو جاتین۔ یہ لوگ اسلام مین بطور چار دیواری کے تھے۔ انہون نے جو کچھ کیا خدا کے واسطے کیا اور شریر لوگون کو حد سے بڑھنے سے بچایا۔ ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ ان لوگون نے اپنی جانون کو خطرہ مین ڈالا۔ اور بے نفس ہو کر اسلام کی خدمت کی۔ ان لوگون کی طرح وہ نہ تھے کہ ہر وقت دنیا کو مقدم رکھتے۔

خواجہ کمال الدین صاحب۔ ان علماء کا تو یہی نمونہ کافی ہے۔ جو ثناء اللہ نے عدالت کے اندر حضور کے برخلاف گواہی کی خاطر دکھایا۔ (یعنی بیان کیا کہ جھوٹھ چوری زنا جو کچھ مسلمان کرے اس کے تقوی مین کچھ فرق نہین آتا۔ ایڈیٹر)

شریف۔ ان لوگون مین دنیا طلبی ہے۔ دین نہین رہا

اس کے بعد اس شریف مرد نے اپنے بعض ذاتی امور کے واسطے دعا کے لئے حضرت کی خدمت مین درخواست کی۔ جس پر حضرت نے فرمایا

اصول دُعا

مین آپ کے واسطے انشاء اللہ دعا کرون گا۔ مگر مین آپ کو بتانا چاہتا ہون کہ اصول دعا مین سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو۔ تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہین ہو سکتی۔ جو دعا کے واسطے ضروری ہے اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا دراصل اختیاری امر نہین ہے۔ دعا مین کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور مین توجہ کرنے مین کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے مین مشغول رہے بار بار یاد دلائے۔ خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شے ہے جب کہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے۔ تو آخری حیلہ دُعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہین مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار مین نہین کہ کسی کے واسطے دل مین درد پیدا کرے۔ ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ مین جاتا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ صوفی کے دل مین درد پیدا ہوا اور اسی جگہ خداوند تعالے کے آگے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کر دے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل مین درد کیون پیدا کر دیا۔

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسے ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑین۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے خداتعالے ہر شے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کر سکتا ہے اور ہر شے پر اس کا قبضہ ہے انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے۔ اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سے فائدہ پہنچا دیتا ہے لیکن خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہین دے سکتا مگر دعا کا معاملہ ایسا نہین کہ انسان دور سے گولی چلاوے اور چلا جائے۔ بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہیئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ دیکھو بازار مین آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لو اور کہو کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے۔ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہین۔

ہم تو چاہتے ہین اور خواہش رکھتے ہین کہ تمام بنی نوع کے واسطے دل مین سچا درد پیدا ہو جاوے مگر یہ امر اپنے ہاتھ مین نہین نہ اپنے واسطے نہ عزیز واقارب کے واسطے نہ بیوی بچے کے واسطے۔ ایسے درد کا پیدا ہونا محض خدا کے فضل پر منحصر ہے۔ لیکن تعلقات کا ہونا بہت ضروری ہے کہتے ہین کہ کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحب ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب لینے دعا کرانے کیواسطے گیا تو انہون نے فرمایا کہ میرے واسطے دودھ چاول لے آیا۔ اس شخص کے دل مین خیال آیا کہ عجیب ولی ہے مین اس کے پاس اپنا مطلب لیکر آیا ہون تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے مگر وہ چلا گیا اور دودھ چاول پکا کر لے آیا جب وہ کھا چکے تو انہون نے اس کیواسطے دعا کی اور اسکی مشکل حل ہو گئی۔ تب نظام الدین صاحب نے اس کو تلایا کہ مین نے تجھ سے دودھ چاول اس واسطے منگے تھے۔ کہ جب تو دعا کرانے کیواسطے آیا تھا تو میرے واسطے ایک بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دل مین تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا اس واسطے تیرے ساتھ ایک تعلق محبت پیدا کرنے کیواسطے مین نے یہ بات سوچی تھی۔

ویسا ہی توریت مین حضرت اسحاق کا قصہ ہے کہ انہون نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جا تو میرے واسطے شکار لے آ اور پکا کر مجھے کھلا تا کہ مین تجھے برکت دون اور تیرے واسطے دعا کرون۔ اس قسم کے بہت سے قصے اولیاء کے حالات مین درج ہین اور ان مین حقیقت یہی ہے کہ دعا کرنے والے اور کرانے والے کے درمیان تعلق ہونا چاہیئے۔

انسان پر جسقدر مصائب مالی یا جانی وارد ہوتے ہین وہ سب خدا تعالیٰ کی نارضامندی کے سبب سے ہوتے ہین انسان کو چاہیئے کہ اپنی حالت مین تبدیلی کرے اور خدا کو راضی کرے تب تمام تکالیف دور ہو جاتی ہین۔ دنیا کی تمام اشیاء اور تمام دل انسانون کے خدا کے قبضۂ قدرت مین ہین۔ دیکھو جب تم کسی دوست کے گھر مین جاؤ اور گھر والا تم پر راضی ہو تو اس کے تمام نوکر تمہاری خاطر کرین گے اور تمہارے ساتھ ادب سے پیش آئین گے لیکن اگر تم آقا کو ناراض کر دو تو کوئی نوکر تمہاری پرواہ نہ کریگا بلکہ سب بے عزتی کیساتھ پیش آنے پر آمادہ ہو جائین گے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا خط

خدومی اخویم چودہری اللہ داد صاحب مرحوم جب شاہ پور میں رہتے تھے۔ تو انہوں نے اپنے بعض ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تہا۔ جس کے جواب میں حضرت اقدس نے مفصلہ ذیل جواب دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلار کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم اور علیم ہے۔ اس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے۔ وہ خدا تو قادر ہے۔ کہ ایک دم میں مشکلات آمدہ کو حل کر دے مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح کی بنار پر کسی حد تک اس کا ابتلار چاہتے ہیں۔ اُن مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم میں دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں میں اپنی ہی زبان میں ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام میں رکوع میں سجود میں التحیات میں ہر ایک وضع میں دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہیں ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے۔ اس کو کسیقدر ابتلار کا مزہ چکھاتا ہے تا اس کی آنکھ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہونچیں اور در حقیقت کوئی دُکھ دُکھ نہیں صرف ایمان کا قصور دُکھ ہے صدق دل سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو کہ وہ ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان میں خدا سے معافی چاہو تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہیں کوئی اس دروازہ کے راہ سے نہیں آتا۔ جس کو یہ سب کچھ دیکھنا نہیں پڑتا بلکہ اس سے زیادہ خدا طاقت بخشے۔ چند روز دنیا ہے مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت میں اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کے وقت اس بات میں خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کر کے مخلصی چاہیں بلکہ اس میں خوبی ہے کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلانا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد۔ از قادیان

۲۰۔ جنوری ۱۹۰۲ء

شدہی

آریہ مسافر نالاں ہے کہ ہمارے آریہ بہائی کھلے دل کے ساتھ غیر قوموں کو اپنے اندر ملانے میں ہماری امداد نہیں کرتے اور صرف چند آریہ ایسے ہیں جو شدہی میں حصہ لیتے ہیں ورنہ عموماً آریہ بھی شدہی سے نفرت رکھتے ہیں۔ اس کی اصل جڑ یہ ہے کہ ہندوازم یا آریہ ازم یا ویدازم ایک قومی مذہب ہے یا بالفاظ دیگر ایک قومیت ہے نہ کہ کوئی مذہب۔ آریہ جب آریہ ورت میں داخل ہوئے۔ تو انہوں نے ہند کے اصلی باشندوں کو کبھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہیں کی بلکہ ان کو مارنے ذلیل کرنے اور جلاوطن کرنے کے درپے ہمیشہ رہے۔ نہ ان کے ساتھ مل کر کھانا جائز نہ وہ وید پڑھ سکتے نہ وہ علم سیکھ سکتے نہ وہ پوجا پاٹ میں شریک ہو سکتے۔ اسی سے رفتہ رفتہ چھوت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ اگر چھوت کے ابتدار اور اصلیت پر آریہ اخبار روشنی ڈالیں تو امید ہے کہ شدہی کا مسئلہ بھی خود بخود حل ہو جائے گا۔

ہندو لفظ کی اصلیت

"ناگری پرچارنی سبھا بنارس" کے ماہواری رسالہ "سرستی" بابت ماہ جون میں لفظ کی اصلیت و معنوں پر ایک طویل مضمون درج ہوا ہے۔ جو کہ پنڈت دہرمانند مہابہارتی کے ایک بنگالی مضمون سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ لفظ ہندو हिन्दु کا ابتدائی منبع ژند اوستا ہے۔ اس قدیم پستک میں اصل لفظ ہندو हिन्दु تھا جیہ یہودیوں نے اپنی زبان عبرانی میں لے کر ہنہو हन्दु کر دیا۔ عبرانی کا سندو یونانی میں پہلے ہندوکس اور پھر بگڑ کر انڈکس इण्डकस ہو گیا۔ جس کا انگریزی انڈیا بن گیا۔ ہندوکش سے اٹک کے کنارے تک رہنے والے لوگوں نے جو کہ پارسی نسل کے ہیں اپنی بولی پشتو میں جو کہ فارسی سے بہت ملتی ہے ژنداوستا کے لفظ ہندو हिन्दु کو ہندو हिन्दव کی شکل میں بدل دیا۔ پشتو میں اس کے معنے ہیں۔ جاہ و جلال۔ الا۔ طاقت وغیرہ وغیرہ۔ اٹک کے پہلے یہ لفظ हिन्दव ہندو سندہو सिन्धव हिन्दव ہندو اور हिन्दु ہندو تک رہا۔ سکھ دہرم کے بانی گرو نانک کے سپاہی سکھوں نے آخر اسے ہندو हिन्दु کے روپ میں بدل دیا۔

پرماتما کی ہستی

ایک آریہ پریم نارائن صاحب پرماتما کی ہستی پر ایک مضمون آریہ مسافر میں شائع کرتے ہیں اور عقلی دلائل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دینا چاہتا ہے۔ سب سے پہلی دلیل آپ کی یہ ہے۔ کہ دنیا میں ہر ایک شے مرکب نظر آتی ہے۔ لیکن ان اجزار کا ترکیب دینے والا کون ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ از خود مرکب ہو گئیں۔ تو خلاف عقل ہے۔ آریہ کی عقل بھی عجیب ہے۔ کہ اجزار کا از خود پیدا ہو جانا اس کے خلاف نہیں۔ لیکن از خود مرکب ہو جانا اس کے خلاف ہے۔ اگر از خود مرکب ہونا مشکل اور محال ہے۔ تو از خود پیدا ہو جانا تو اس سے بھی بڑھ کر مشکل اور محال ہے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ آریہ صاحب خدا کو جوڑنے جاڑنے والا مانتے ہیں۔ مگر پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ کی ضرورت نہیں مانتے

دہرم پال جیسوں کو ایک آریہ کی نصیحت

میں دیکھتا ہوں کہ

آج کل تبدیل مذہب کا واقعہ ایک عجیب تماشا ہو رہا ہے۔ کہیں اخباروں میں خم ٹھونکے جاتے ہیں کہیں اشتہاروں کے ذریعہ سے چیلنج بازی ہوتی ہے۔ کہیں فساد انگیز تقریریں کی جاتی ہیں کہیں دل آزار تحریریں شائع ہوتی ہیں۔ الغرض اس قدر شور وشغب مچایا جاتا ہے اور اتنا طوفان اٹھایا جاتا ہے۔ کہ ایک ناواقف پہلے آدمی کو بجائے اس کے کہ مذہب سے محبت پیدا ہو اگر اس کے نام سے نفرت ہو۔ تو عجب نہیں یہ دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مذہب حقیقت میں کوئی ایسی ہی بُری چیز ہے۔ جس کے ساتھ ان سب بیہودگیوں کا ہونا لازمی ہے یا آن کہ ایسا کرنے والوں کی غلطی ہو؟

میرا خیال ہے کہ فی زمانہ زیادہ لوگ ایسے موجود ہیں۔ جو باوجود مذہبی ہونے کے نہ تو مذہب کی حقیقت سے واقف ہیں اور نہ اس کی علت غائی سے آگاہ۔ ورنہ اس طوفان بے تمیزی کی نوبت نہ آتی۔

بدرِ صادق

۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۔ اگست ۱۹۰۶ء

تجلّی

اس سال کے ابتدا سے لاہور کی عیسائی ریلیجس بک سوسائٹی کی طرف سے ایک نیا ماہوار رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا نام ہے تجلی۔ جب یہ رسالہ نکلنا شروع ہوا۔ تو اسی وقت ہمارے پاس برائے ریویو بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے بعد بھی برابر آتا ہے بلکہ ایک دفعہ اس کے کارکنان مین سے ایک صاحب نے بذریعہ خط کے بھی اس پر ریویو کرنے کے واسطے یاد دہانی کرائی تھی اور اس خط مین یہ سفارش بھی کی تھی۔ کہ ایسا ریویو نہ لکھنا۔ جیسا کہ ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز نے لکھا۔ مین نے مناسب نہ سمجھا کہ ایسے رسالہ پر جو پنجاب کے سب سے معزز پادریون کی طرف سے نکالا گیا ہے۔ ریویو لکھنے مین جلدی کرون۔ یا دو چار سطرون مین اس ریویو کو ختم کر دون۔ جیسا کہ بعض اخبار نویسون نے کیا۔ اور گو اس کا رنگ ڈھنگ سب پہلے ہی پرچہ سے نمایاں ہو رہا تھا تاہم یہی بہتر معلوم ہوا کہ دو چار پرچے اور بھی دیکھ لئے جاوین۔ اور پھر کچھ کم فرصتی کے سبب دیر ہو گئی۔ لیکن اب اس سب دیر کی کسر انشاء اللہ ایک ہی دفعہ نکال دی جاوے گی۔ اور مذکورہ بالا عیسائی سوسائٹی کے معزز عہدہ داروں کی خواہش تو ہر طرح سے پوری ہی پوری ہے۔ کیونکہ کہاں مشہور آفاق ریویو آف ریلیجنز کے لائق اور فاضل ایڈیٹر کی قلم جس نے یورپ امریکہ مین جا کر عیسویت کی بیخ و بنیاد کو بھی ہلا دیا۔ اور کہاں اس مکرم اور مخدوم قوم کے اس خادم کی عقل و فکر۔ تاہم حسب توفیق بندہ بھی ہر وقت حاضر ہے۔ کہ جسقدر ہو سکے۔ عیسائی صاحبان کی خدمت گزار ہو۔

سب سے پہلے مجھے یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین تجلی کا نام سنکر حیران نہ ہو جاوین کہ جو دین و مذہب اس قسم کے احکام جاری کرکے اپنے پیروؤن کو ذلت اور گمنامی کی تاریکی مین ڈالتا ہے۔ کہ تھپڑ کھاتے چلے جاؤ اور ایک اور گال چپ چاپ پھیرتے چلے جاؤ۔ اور بیگار کے [illegible] رہو۔ کوئی ایک کوس لے جائے۔ تو دو کوس بھی چلو۔ اس مذہب کے بزرگون نے اپنے رسالہ کا نام تجلی کیون رکھا۔ کیونکہ تجلی کے دو چار پرچون کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تجلی اسی قسم کی ہے جیسا کہ یسوع کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھو خداوند گدھی کے بچے پر سوار ہو کر کس جلال کے ساتھ شہر یروشلم مین داخل ہوا۔

اس عیسائی رسالہ کی بنا اس طرح سے ہوئی کہ لاہور کی اسی عیسائی سوسائٹی کی طرف سے چند سالوں سے ایک ماہوار رسالہ ترقی نام نکلتا تھا۔ جس مین ہر طرح کے مذہبی۔ اخلاقی۔ تاریخی۔ علمی مضامین شائع ہوتے تھے۔ لیکن چونکہ عیسوی دین و مذہب کو علم اخلاق تاریخ اور تمدن کے ساتھ کچھ تعلق نہین بلکہ عیسوی مذہب ان کا قاطع دشمن ہے۔ اس واسطے پادری صاحبان نے نہایت دانائی کے ساتھ مذہبی حصہ کو علمی حصہ سے علیحدہ کر کے اپنے رسالہ ترقی کے دو حصے کر کے اس طرح سے اشتہار دیا ہے۔

ترقی یا علمی حصہ ایک علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی ماہوار رسالہ حجم ۴۸ صفحہ

قیمت ۸ر سالانہ

تجلی یا مذہبی حصہ اس مین مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جاوے گی حجم ۴۰ صفحہ

قیمت عہ سالانہ

اس طرح مذہبی حصہ کو علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی حصوں سے علیحدہ کرنے مین پادری صاحبان نے بڑی دانائی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ عیسوی مذہب کے متعلق کئی صدیوں کی یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ کوئی عیسوی محکمہ اور صیغہ ترقی نہین پکڑ سکتا ہے۔ جب تک مذہب کو اس سے جدا نہ کر دیا جاوے۔ چنانچہ یورپ کے تمدن اور تہذیب کی ابتدا اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس تاریخ سے کہ مدبران قوم نے مذہب کو سلطنت سے جدا کر دیا۔ اور مذہب کا کوئی تعلق سلطنت کے ساتھ قائم نہ رہنے دیا۔ ہماری دانا گورنمنٹ برطانیہ نے اس معاملہ مین سب سے بڑھ کر اور سب سے اول حکمت سے کام لیا ہے اور مذہب کے معاملات کو سلطنت سے بالکل جدا کر دیا ہے۔ تب سے برطانیہ حکومت دنیا مین پھیلنی شروع ہوئی۔ اور انگریزون کو دن بدن دنیوی امور مین ترقی ہونے لگی۔ اور بات بھی دراصل یہ بہت معقول ہے۔ مین ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے معزز اور کارکنون کو مبارکباد کہتا ہون کہ انہون نے بھی اس انتخاب مین نہایت دانائی کے ساتھ کام لیا ہے۔ کہ چن کر علم۔ اخلاق۔ تاریخ اور تمدن ہر چہار کو مذہب سے جدا کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ امر کسی صورت مین موزون نہ ہوتا کہ ایک ہی رسالہ مین ایک کالم مین کوئی علمی اور سائنٹفک مسئلہ آج کل کی تحقیقات کے مطابق لکھا جاتا اور دوسرے کالم مین دیوانون کی سی بڑ لگائی جاتی۔ کہ تین ایک ہے اور ایک تین ہوتے یا یہ کہ زید پھانسی مل گیا ہے اس واسطے بکر بہشت کو جائے گا۔ بے شک ترقی کے کالمون کی اس مین ہتک تھی کہ اس کے ایک کالم مین روم اور یونان کی معتبر تاریخ کا کوئی واقعہ ہوتا۔ تو دوسری طرف اس قسم کے بے اعتبار تاریخی قصون کے حوالے درج ہوتے۔ جیسا کہ متی اور مرقس نے لکھے ہین کیونکہ آج تک یہ بھی معلوم نہین ہوا کہ یہ قصہ نویساں یعنی متی اور مرقس کون اصحاب تھے۔ کس زمانہ مین تھے۔ بعض عیسائی محقق تو کہتے ہین کہ اس نام کے لوگ تو ہو گذرے تھے۔ مگر یہ قصے خواہ مخواہ اُن بے چارون کے نام پر منسوب کئے گئے ہین۔ دراصل ان لوگون نے کوئی ایسا قصہ نہین لکھا تھا۔ اور بعض محقق فرماتے ہین۔ کہ بے شک ان لوگون نے یعنی متی مرقس لوقا نے کچھ کتابیں عبرانی زبان مین لکھی تو تھین۔ مگر اب وہ مفقود ہو چکی ہین۔ اور دنیا مین کہین نہین مل سکتین اور موجودہ اناجیل کسی اور شخص نے یسوع سے سو دو سو سال بعد مین لکھ ڈالی تھین۔ در حقیقت یہ بات رسالہ ترقی کو حقارت آمیز بنا دیتی کہ اس مین ایک طرف تمدن اور تہذیب کے اعلے اصول بیان کئے جاتے کہ اس طرح شہر بنانا چاہئے اور اس کا ایسا نقشہ رکھنا چاہیے کہ آج سے سو سال تک بھی اس شہر کا بڑھنا اور ترقی کرنا اس کی صحت مین کسی طرح ہارج نہ ہو اور دوسری طرف اسی رسالہ مین یہ لکھا جائے۔ کہ کل کا فکر مت کرو۔ کل اپنا فکر آپ کرے گا۔ اس مین کوئی کلام نہین ہو سکتا۔ کہ ایک ہی رسالہ مین یہ ظاہر کرنا کہ مباحثہ مین باہم اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیئے اور دوسرے کالم مین یہ لکھنا کہ مخالفون کو سانپو اور سانپون کے بچون کہنا۔ خداوند کے اخلاق کا نمونہ ہے۔ رسالہ کی وقعت کو خاک مین ملا دیتا ہے۔ پس ہم ہر طرح سے عیسائی صاحبان کو اس کارروائی کی داد دیتے ہین۔ کہ انہون نے علم۔ اخلاق۔ تمدن اور تاریخ کو مذہب عیسوی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور یہ امر انکی ترقی کیواسطے ایک نیک فال ہے۔

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ترقی کا نام عیسوی مذہب کے واسطے اور اس کے مضامین کے لئے کوئی غیر موزون نام نہیں ہے۔ کیونکہ اس قوم نے ہمیشہ اپنے دینی معاملات میں ترقی کی ہے اور گو اس ترقی کی رفتار بہت آہستہ ہے۔ تاہم امید کرتے ہیں کہ رفتہ رفتہ یہ قوم ترقی کرتی ہوئی اصل اور عمدہ حالت پر آجائے گی۔ کیونکہ ایک زمانہ عیسوی مذہب پر وہ تھا کہ نت نئی انجیلیں گھڑی جاتی تھیں جو کچھ کسی کے جی میں آیا۔ اس نے لکھ ڈالا۔ یہاں تک کہ انجیلوں کا مجموعہ ستر اسی تک پہنچ گیا۔ تب چند پادریوں نے مل کر اس معاملہ میں اصلاح کی۔ اور اپنے خیال اور رائے کے مطابق یا جیسا بعض محققین نے لکھا ہے۔ صرف قرعہ اندازی کے ذریعہ سے چند ایک کو رکھ لیا۔ اور باقی سب کو جلا دیا اور اس طرح ایک خاص مجموعہ اناجیل کا دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جو آج کل موجود ہے۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ عیسویت پر وہ تھا کہ گرجوں میں پتھر اور دھات کے بت رکھے جاتے تھے اور ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ پادری لوگ عمر بھر نکاح نہ کرتے تھے۔ پوپ کو روپیہ دے کر بہشت میں داخلہ کے واسطے سارٹیفکیٹ لے لیا جاتا تھا۔ پادری لوگ گرجا میں روٹی اور شراب پر کچھ منتر پڑھ دیتے تھے۔ تو وہ فی الحقیقت یسوع کا گوشت اور خون بن گیا ہوا سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کو زبردستی عیسائی بنایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اسلام کی روشنی سے چمک حاصل کر کے چند ریفارمر یورپ میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان ناپاک رسومات کو مذہب عیسوی سے نکال دینے میں ایک حد تک کامیابی حاصل کی اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر ایک زمانہ وہ آیا کہ عیسوی دنیا نے عیسوی مذہبی اصول کو دنیا کی ترقی کا حارج پاکر اس کو سلطنت سے علیحدہ کیا۔ علمی مجلسوں کو اس سے پاک کیا۔ یہ بھی ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر آج ایک زمانہ ہے کہ بڑے بڑے پادری گرجوں میں کھڑے ہو کر یہ وعظ کرتے ہیں کہ بائبل کلام الٰہی نہیں ہے بلکہ چند لوگوں کی اپنی تصنیف ہے اور کہ بائبل اس زمانہ میں ماننے کے قابل نہیں ہے۔ اور کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور وہ دنیا کا نجات دہندہ نہ تھا۔ ہاں وہ بنی آدم کے واسطے ایک کامل نمونہ تھا اور اس قسم کے آدمی یورپ اور امریکہ میں بہت پیدا ہو رہے ہیں جو ان خیالات کی تائید میں [illegible] اور یہ بھی ایک گونہ ترقی ہے۔

الغرض عیسوی مذہب آہستہ آہستہ اپنے اعتقادات اور عملیات میں ترقی کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ وہ جلد اس نقطہ تک پہنچ جاوے گا کہ اسلام میں داخل ہونے کے قابل ہو جاوے۔ اور اس لحاظ سے عیسوی رسالہ کے واسطے ترقی کا لفظ بے شک موزون تھا۔ لیکن اس جگہ ہمارے اس مضمون کا منشاء یہ نہیں کہ رسالہ ترقی پر ریویو کیا جاوے۔ بلکہ ہم رسالہ تجلی پر ریویو کرنے بیٹھے ہیں۔ اس واسطے ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

یہاں تک تو ہم نے رسالہ کے نام پر بحث کی ہے۔ اب اس رسالہ کا مقصد۔ جو یوں بیان کیا گیا ہے کہ اس میں مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جائے گی۔ یہ فقرہ پڑھ کر ہمیں تعجب آتا ہے کہ دین عیسوی کی بنا کس عظیم الشان فلسفہ پر مبنی ہے جس کے واسطے ایک رسالہ نکالنے کی ضرورت پڑی تمام لب لباب دین عیسوی کا دو لفظوں میں ہے۔

الوہیت یسوع[۱] ـ اور کفارہ[۲]۔ الوہیت یسوع کے یہ معنے ہیں کہ یسوع خدا تھا جیسا کہ قدیم زمانہ کی جہالت کی بعض قومیں بتوں اور انسانوں کو خدا بنا لیتی تھیں اور بالخصوص رومیوں اور یونانیوں میں بہت سے دیوی دیوتے مانے جاتے تھے۔ اور ابتدائے زمانہ عیسویت میں رومی سلطنت شام کے ملک پر حکمران تھی۔ اس واسطے ان کی دیکھا دیکھی ابتدائی زمانہ کے جاہل عیسائیوں نے اپنے پیغمبر کو خدا کا لقب دے دیا۔ تاکہ وہ اس بات میں اپنے ساتھی بت پرستوں سے پیچھے نہ رہیں۔ اور انہیں کی طرح یسوع کا بت بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ وہی گلے پڑا ڈھول عیسائی قومیں آج تک بجاتی چلی آتی ہیں۔ یہ ہے فلسفہ الوہیت مسیح کا۔ باقی رہا کفارہ سو اس کی حقیقت تک پہنچنے کے واسطے بھی کسی باریک فلسفہ کی تلاش کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کی ابتدا اس طرح سے ہوئی تھی۔ کہ یسوع کا یہ دعوے تھا کہ میں یہودیوں کے واسطے خدا کی طرف سے ایک رسول اور بادشاہ بن کر آیا ہوں یہود کو اس کا یہ دعوے جھوٹا معلوم ہوا ان کے ہاں توریت میں لکھا تھا کہ جو شخص صلیب پر مر جاتا ہے وہ ملعون ہوتا ہے۔ پس انہوں نے یسوع کو جھوٹا اور ملعون ثابت کرنے کے واسطے ہر طرح سے کوشش کی کہ [illegible] اس کو صلیب پر چڑھوا دیا [illegible] کہ وہ مر گیا۔ اور جو صلیب پر مر جاوے وہ لعنتی ہوتا ہے۔ یعنی خدا سے دور اور شیطان کا [illegible] عیسائی بیچارے غریب اور کمزور تو تھے ہی۔ اور ساتھ ہی لالچی اور بزدل ایسے تھے کہ ایک نے تیس روپے لے کر گرفتار کرا دیا۔ دوسرے نے [illegible] پر کہا کہ میں اس لعنتی کو نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔ انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ اگر ہم یہ کہیں کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا اور جب اترا تو صرف بے ہوش تھا۔ بعد میں اچھا ہو گیا ہے۔ تو یہودی [illegible] اور حاکم غیر ملک کے لوگ ہیں۔ وہ پکڑ کر ہم کو پھانسی دیدیں گے بہتر ہے کہ [illegible] کہ وہ مر گیا۔ لیکن ہمارے گناہوں کے واسطے مر گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ یہ ہے کفارہ کی جڑ اور تاریخ اور اس کا فلسفہ۔

اس کے بعد ہم نہیں سمجھ سکتے کہ عیسوی مذہب کے واسطے کس قسم کی فلسفیانہ بحث کی ضرورت ہے۔ ہاں اخلاقی تعلیم کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ سو اس کا فلسفہ ظاہر ہے۔ یسوع [illegible] اور اقرار کرتا تھا کہ میں صرف ایک قوم کے واسطے آیا ہوں۔ میری رسالت صرف چند روزہ ہے۔ بعد میں وہ نبی آنے والا ہے۔ سو جب تک یہود کمزور ہیں اور غریب ہیں۔ ان کے واسطے یہی اخلاق پسندیدہ ہیں کہ ماریں کھاتے جاویں اور خاموش رہیں کسی کے آگے سر نہ اٹھائیں جس طرح ہو سکے اپنی مصیبت کے دن کاٹیں۔ یسوع کا ہرگز منشاء نہ تھا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر دنیا پر آیا ہے اور اس واسطے اس نے تعلیم بھی ایسی ہی دی۔ جو مختص القوم اور مختص الزمان تھی۔ اگر انجیلوں کو پڑھ کر دیکھا جاوے تو ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یسوع صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے آیا تھا یعنی یہود جو اپنے آبا و اجداد کے مذہب سے بھٹک چکے تھے ان کو سمجھانا اس کے مشن کا مقصد تھا اور بس۔ غیر قوموں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق مطلقاً نہ تھا بلکہ غیر قوموں کو تعلیم دینے سے وہ ہمیشہ بڑے زور سے انکار کرتا رہا۔ ہاں اس کا فرض تھا کہ جہاں کہیں اس زمانہ میں یہود پائے جاتے تھے ان سب ملکوں میں گشت لگائے اور یہود کو تبلیغ کرے اور ایک آنیوالے نبی کی خوشخبری سنائے۔ چنانچہ اس نے افغانستان اور کشمیر کے ملکوں کا سفر اختیار کیا۔

(باقی آئندہ)

مراسلات

ایک شہادت

جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ اگر مناسب ہو تو چند سطور اپنے اخبار مین درج فرما کر مشکور فرماوین۔ مین خدا کو حاضر ناظر جان کر تحریر کرتا ہوں کہ حضرت امام الوقت مسیح زمان مہدی دوران مجدد وقت مسیح موعود کرشن مہاتما عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعامین وہ اثر ہے کہ جس کا میری ناقص زبان سے بیان نہین ہو سکتا۔ مین نے خود تجربہ کر لیا ہے کہ آپ وہی بزرگ ہین کہ جن کا وعدہ ہر ایک قوم کو دیا گیا تھا مین نے چار دفعہ مصیبتون کے وقت آپ سے دعا کے واسطے عرض کی۔ آپ کی دعا سے خدا نے بندہ کو ہر ایک خطرات بلا اور ابتلار سے بچایا۔ اُمید ہے کہ میرے دیگر مہربان بہی اس پاک اور مقدس بزرگ سے فائدہ اٹھاوینگے بدبخت ہے وہ شخص جو ایسے بزرگ کو برائی سے یاد کرے۔ زیادہ حد سلام۔

آپ کا تابعدار چوہڑمل منور محلا نوالہ۔ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۶ء

سکھوں اور آریون پر اتمام حجت

برادر طفیل محمد خان صاحب احمدی کریام ضلع جالندہر سے اطلاع دیتے ہین کہ ان کی مدت کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے اور ان کی درخواست کے مطابق ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم (سابق مہر سنگہ) مصنف اخفیاد الاسلام نے وہان جا کر سکہوں اور آریون کے واسطے ایک لیکچر دیا۔ پولیس کا انتظام تہا اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ لیکچر کا خلاصہ یہ تہا کہ سکہہ مذہب کے بانی باوا نانک صاحب نے اسلامی بلاد میں بڑے بڑے سفر کئے اور اپنی تالیفات مین کلمہ۔ درود اور نماز پڑہنے کی بہت تعریف کی اور بے نمازوں کو سوّر اور کتے لکہا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان جانورون کو مسلمانوں کی طرح ناپاک جانتے تہے نہ کہ آج کل کے سکہہ صاحبان کی طرح سوّر کا کہانا جائز جانتے تہے اور مدت تک مکہ معظمہ مین فردکش رہے۔ جو کہ ایک صادق مسلمان کا کام ہے ورنہ اتنے بڑے سفر کی تکلیف بے فائدہ کون اُٹہاتا ہے اور پہر بغداد شریف مین مدتوں قیام رکہا کیوں کہ بغداد اس زمانہ میں اسلامی جاہ و حشمت اور حکومت کا صدر مقام تھا اور لاکہوں علمار اسلام کے اس شہر میں گذرے ہین پہر باوا صاحب موصوف بخارا مین بہی قیام پذیر رہے۔ چنانچہ ان ملکوں مین اب تک باوا صاحب مشہور ہین۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر بزرگون اور اولیار کی خانقاہوں پر جا کر فیض حاصل کرتے رہے پہر چولا صاحب جس پر کلمہ شریف اور قرآن کی آیات لکہی ہین وہ بہی ان کے اسلام کا گواہ آج تک موجود ہے اور کہین بہی یہ ثابت نہین کہ انہین ہندوؤں کی کوئی بات بہی۔

رسید زر

۲۴۔ جولائی ۱۹۰۶ء حکیم مقصود علی صاحب ۱۱۴۴	عا	ممتاز الدین صاحب ۱۱۶۵	عا ۱۲ر		
۲۵ ،، ،، نبی رستم علی صاحب	ے ر	۲۶۔ جولائی ۱۹۰۶ء نعمت خان صاحب	عا ر		
۲۵ ،، میاں غلام احمد صاحب	عا ۱۲ر	۲۶ ،، ،، عبد الرحمان صاحب	عا ۱۲ر		
۲۵ ،، ،، سید محمد حکیم صاحب	عہ	۲۶ ،، ،، میاں بخش غلام حسین صاحب	عہ		
۲۵ ،، ،، راجہ خان صاحب ۱۱۵۹	عا عہ	۲۶ ،، ،، فتح الدین صاحب ۱۳۵	عا ۱۲ر		

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بُدہ اور یسوع کا قصہ ہم رنگ ہے

ولایت کے بعض محققین کا یہ مذہب ہے کہ موجودہ انجیلوں کے قصے دراصل بُدہ کے قصے ہین جو قدیم سیاحون نے ہندوؤں کی کتابوں مین سے نقل کر کے شام کے ملک مین پہیلا دئے اور اس طرح عیسوی مذہب کی بنا صرف ایک غیر ملک کے فسانے پر ہے چنانچہ اس کے ثبوت مین ایک اخبار مین یسوع اور بدہ کے قصوں مین سے چند واقعات بالمقابل ایسے بیان کر دئے ہین جو کہ قابل مشابہ ہین چنانچہ ان مین سے بعض اس جگہ نقل کئے جاتے ہین۔

نسب نامہ

بدہ کے متعلق ایک نسب نامہ بیان کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے اسے ایک مہاراجہ مہا سامتہ سے ملایا جاتا ہے اور جس شخص کے ذریعہ سے یہ نسب نامہ بالآخر بدہ تک ملتا ہے یعنی سدھو دانا وہ بدہ کا باپ نہ تہا بلکہ صرف اس کی ماں مایہ دیوی کا خاوند تہا۔	یسوع کا نسب نامہ نام بنام ایک بادشاہ (داؤد علیہ السلام) تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے یہ نسب نامہ جس شخص کے ذریعہ سے یسوع تک پہنچتا ہے (یعنی یوسف) اس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ یسوع کا باپ نہ تہا بلکہ صرف اس کی ماں مریم کا خاوند تہا۔

مکاشفہ

مایا دیوی کو ایک خواب آیا اور آسمان سے ایک ہاتھی اُتر اس کے پہلو مین داخل ہو گیا	مریم کو مکاشفہ ہوا جس مین فرشتہ نظر آیا اس نے تبلایا کہ تو حاملہ ہوتی ہے

دانا لوگ

بُدہ کی پیدائش پر دیویاں دیوتے اور شہزادے اور برہمن جمع ہوئے اور اپنی نذرین اس کے آگے پیش کین۔	یسوع کی پیدائش پر مشرق سے دانا لوگ آئے اور انہون نے یسوع کی خدمت مین حاضر ہو کر نذرین گذرانی

بادشاہ کینہ ور

مہاراجہ بمبارسہ نے دریافت کیا کہ آیا کوئی ایسا شخص پیدا ہوا ہے جو اپنی عظمت کے سبب شہرت پانیوالا ہے۔	ہیرودیس کو تلاش ہوئی کہ وہ بچہ کہاں پیدا ہوا ہے اور اس نے نجومیوں سے دریافت کیا۔

ہیکل مین

اسنیا نام برہمن کوہ ہمالیہ سے آیا اور بدہ کا بدہ ہونا تسلیم کیا	سردار کاہن شمعون نے ہیکل مین یسوع کو لیا۔

مباحثہ

بدہ جنگل مین جا کر تقیرون کے ساتہہ مباحثہ کرتا تہا۔	یسوع بارہ سال کی عمر مین ہیکل کے فقیہوں کے ساتہہ گفتگو کرتا تہا۔

روزہ

... نے چالیس دن روزہ رکھا	یسوع نے چالیس دن روزہ رکھا۔

آزمائش

بدھ کی آزمائش مارا نے کی	یسوع کی آزمائش شیطان نے کی۔

بپتسمہ

بدھ نے دریائے نرنگارہ مین اشنان کیا اور آسمان سے آواز آئی	یسوع نے دریائے یردن میں بپتسمہ لیا اور آسمان سے آواز آئی

برکت

بدھ کا وعظ سلیتادی ونزا برکات کے ساتھ شروع ہوتا ہے	پہاڑی وعظ برکت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔

اول مریدان

بدھ کے پہلے مرید رو سا کا برہمن کے مرید تہے	یسوع کے پہلے مرید یوحنا بپتسمہ دینے والے کے مرید تھے۔

علاوہ ازین یسوع کے زمانہ مین بلکہ اس سے بہت پہلے بدھ مذہب ملک شام مین پہنچ چکا تہا اور بدھ مذہب کی تبلیغ اُن ممالک مین عام طور پر ہو چکی ہتی۔

انجیل لوقا لوقا کی انجیل کے متعلق بعد تحقیقات یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ انجیل حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ۱۰۲ سال بعد تصنیف کی گئی تھی۔ سنہ ۲۰۲ عیسوی مین یہ خیال کیا گیا تہا کہ اس کتاب کا مصنف لوقا ہوگا۔ ورنہ قبل ازین یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اس کا لکھنے والا کون ہے۔ یہ کتاب عیسائیون کے درمیان جب شائع ہوئی تو اس پر کسی مصنف کا نام نہ تہا یہ وہ انجیلین ہین جو آج دنیا کے سامنے بطور کتب مقدسہ کے پیش کی جاتی ہین۔ نہ لکھنے والے کا پتہ۔ نہ معلوم کس زبان مین لکھی گئی تہین۔ ایک معمولی ناول کے رنگ مین ایک قصہ ہے۔ اور آج وہ کتب مقدسہ مین شامل کی جاتی ہین۔ اس کتاب مین خود یہ بات لکھی ہے کہ چونکہ دوسرون نے یسوع کے قصے لکھے ہین اسی واسطے سنی سنائی بات مین بہی لکھنے بیٹھا ہون۔ کیا سنی سنائی بات کا نام الہامی کلام ہو سکتا ہے پھر اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ خدا کے پاک کلام قرآن شریف کے ساتھ جس کا لفظ لفظ خدا کی طرف سے نازل ہوا۔ اور ہزارون حافظون نے ہر زمانہ مین اپنے سینہ کے اندر اس کی حفاظت کی۔ خود لوقا نے کہین یہ دعوے نہیں کیا کہ اس نے یہ کتاب الہام الٰہی کے ذریعہ سے لکھی وہ تو بیچارہ خود بیان کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ دوسرون کی دیکھا دیکھی اور دوسرون سے سن سنا کر اس نے یہ کتاب لکھی ہے۔

انجیل متی یہی حال بلکہ ایک تاریخی محقق کے واسطے اس سے بہی بدتر متی کی انجیل کا حال ہے۔ اس کے متعلق عام عقیدہ اور مانی ہوئی بات یہ ہے کہ اس کا لکھنے والا کوئی عبرانی تھا اور اس نے عبرانی زبان مین یہ انجیل لکھی ہتی اور وہ بھی حضرت عیسےٰ سے ستر اسی سال بعد۔ لیکن آج دنیا بھر مین اصل عبرانی انجیل نہیں ملتی۔ یہی یونانی کے ترجمے ہین۔ پھر ترجمہ تو ترجمہ کرنیوالا خیال ہے۔ معلوم نہین خود مصنف کا کیا منشا تھا اور ترجمہ کرنے والے نے کیا سمجھا ترجمہ کے مشکلات کو ہر ایک شخص جو کسی دوسری زبان مثلاً فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ انگریزی جانتا ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس کتاب کو جو کسی کتاب کہ جو کسی نے یونانی مین لکھا اور ترجمہ کر دیا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا کس طرح سے کلام الٰہی کہا جا سکتا ہے

افسوس ہے کہ یورپ کے دانا مشہور لوگ پادری بن کر ایسی بے عقلی کی بات کرتے ہین کہ انسان کے قول کو خدا کا کلام قرار دیتے ہین اور ایسی بے اعتبار کتابون پر یقین کر کے اپنے دین کو خراب کرتے ہین۔

ڈوئی اس ڈاک مین امریکہ سے جو اخبار آئے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈوئی کا مقدمہ عدالت مین پیش ہو گیا ہے۔ لیکن بہ سبب بیمار ہونے کے وہ خود چل کر عدالت کے کمرہ تک نہین جا سکتا بلکہ اس کو ایک آرام کرسی مین جس کے نیچے پیہ لگا ہوا ہوتا ہے بٹھلا کر عدالت کے کمرہ مین لے جاتے ہین وہ بہ سبب بیماری اور غم کے بہت ہی دبلا ہو گیا ہے۔ عدالت کے کمرہ مین اظہار دیتے ہوئے وہ کئی دفعہ رو پڑا اپنی گذشتہ زندگی کے متعلق اس نے عدالت مین یہ بیان کیا "اس وقت میری عمر ساٹھ کی ہے۔ مین اسکاٹ لینڈ مین پیدا ہوا تہا۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کی تہی۔ صیحون کی بنیاد مین نے پہلے پہل سنہ ۱۸۹۶ء مین شکیگو مین رکہی تھی۔ وکیل نے سوال کیا کہ صیحون بنانے اور یہ سلسلہ قائم کرنے کا خیال سب سے اول کس کے دل مین پیدا ہوا۔ تو ڈوئی نے روتے ہوئے جواب دیا۔ کہ یہ خیال میرے ہی دل مین اول اول آیا تہا میرے مخالف کہتے ہین کہ مین نے کبہی اپنی عمر مین روپیہ نہیں کمایا یہ جھوٹ ہے۔ میری ساری عمر روپیہ کمانے ہی مین گذری۔ مین نے نوّے ہزار ڈالر لیس کے کارخانہ مین ڈالا تہا۔ مین نے کوئی زمین اس شہر مین کسی کے ہاتھ فروخت نہین کی بلکہ ہر ایک ٹکڑہ زمین جب دیا گیا تہا تو گیارہ سو سال کے واسطے اجارہ پر دیا گیا۔ خریدار گیارہ سو سال تک اُس زمین کو استعمال کرے گا۔ اور پھر زمین اس سے واپس لی جائے گی۔

ناجائز پیدائش ڈوئی کی پیدائش کے متعلق جب عدالت مین سوال کیا گیا تو اس نے بیان کیا کہ میری پیدائش سے کل چھ ہفتہ پہلے میری ماں نے بوڑھے ڈوئی سے شادی کی تھی وہ بوڑھا ڈوئی جس کو مین اپنا باپ خیال کرتا تھا۔ مگر مین اس کا نطفہ نہ تہا بلکہ مین ایک اور شخص کا نطفہ ہون جو کہ فوج مین ملازم تھا۔ میری ماں نے اس شخص کے ساتھ شادی کر کے مجھے یہ نام دلوایا جو کہ ایک شرم کی بات ہوئی۔ میرے واسطے اور میری ماں کے واسطے (یہان ڈوئی زار زار رونے لگا)

الیاس کس طرح بن گیا مین ایک دن الیاس کے متعلق کچھ غور و فکر کر رہا تہا اور ایک خواب دیکھ رہا تہا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ تم آج ایک عظیم الشان لیکچر دوگے۔ جس کے واسطے تم کو الہام ہوا ہے مین نہین جانتا تھا۔ کہ کس طرح اس شخص کو یہ بات معلوم ہوئی مگر مجھے خیال ہو گیا کہ یہ الیاس کی آمد کا وقت ہے اور کہ مین الیاس ہون۔ اس وقت سے رفتہ رفتہ مین الیاس بن گیا مگر مین نہیں کہہ سکتا کہ ٹھیک کس وقت مین الیاس بن گیا۔

میری لڑکی کی وفات نے مجھے شکستہ کر دیا ہے۔

موت کے بعد واپسی ہر ایک جو ناکام اور نامراد مرتا ہے وہ یہ دعوے کر جاتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوکر دنیا مین آئے گا۔ حضرت عیسے کے متعلق بہی عیسائیون نے یہ دعوے اسی واسطے گھڑ رکھا ہے کہ صلیب پر مرجانا ایک لعنتی موت ہوتی ہے۔ ڈوئی نے بہی عدالت مین یہ بیان کیا کہ میری صحت بہت ناقص ہے اور بعض اوقات

مجھے یہ خیال آتا ہے کہ مین مرنے لگا ہون۔ لیکن اگر مین مر گیا تو پھر مین دوبارہ دنیا مین آؤن گا۔ اور اپنے مخالفون کو سزا دون گا۔

ڈوئی کے سلسلہ کی تباہی

عام طور پر یورپ و امریکہ کے دانا لوگ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہین کہ اب ڈوئی کا سلسلہ بالکل تباہ ہوجائے گا۔ اس کے شہر کو چھوڑ کر لوگ بھاگے ہوئے جاتے ہین۔ اور بنک کا جو افسر تھا جس کے سر پر بنک کا سارا کام چل رہا تہا۔ وہ بھی استعفٰے دینے کو طیار ہے۔ سچ ہے کہ جھوٹھ کے پاؤن نہین اور اب امید نہیں ہوسکتی کہ یہ آدمی زیادہ عرصہ تک ٹہر سکے۔ اس کے واسطے اب آخری تباہی کا وقت آگیا ہے۔ خدا کے مسیح نے سچ فرمایا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ مین نہ آئے گا تب بھی تو پکڑا جائے گا کیون کہ تجھ پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔

پادری مرلن صاحب نے جو کہ بیکر یونیورسٹی کے پریزیڈنٹ ہین اپنا عقیدہ بائبل کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب بلحاظ تاریخ سائنس اور فلسفہ کے اس قابل نہین ہے کہ اب اس کو مانا جائے۔

ایسا ہی فارنگہم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مہذب اور شائستہ زمانہ بائبل کو نہین مان سکتا علم والے پہچان جاتے ہین کہ یہ کتاب جہالت سے بھری ہوئی ہے۔ روحانی لوگ ان باتوں کو نہین مان سکتے۔

اخبار ٹریبیون سیکر۔ ایک فرانسیسی مورخ کی سند پر لکھتا ہے کہ یہ ایک جھوٹا الزام ہے کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر لگایا جاتا ہے کہ انہون نے سکندریہ کا کتب خانہ جلایا تہا اور اس کے جلانے مین بڑا حصہ بشپ تھیوفائل کا تھا۔ عیسائی لوگ ہمیشہ کتب خانے جلایا کرتے ہین۔ چنانچہ سپانیہ مین مسلمانون کے بڑے بڑے کتب خانے عیسائیون نے جلائے تھے۔

ڈاکٹر بیرسن صاحب ساکن [illegible] تحریر فرماتے ہین کہ میرے خیال مین یسوع کو ایک مرض جنون کا تہا اور اسی وجہ سے اس کی توجہ بہت بڑھی ہوئی تھی اور اسی توجہ کے سبب وہ بیماریون کا علاج کرنے مین کامیاب ہوا کرتا تہا۔ اس مرض کو انگریزی مین [illegible] کہتے ہین

ایک صاحب امریکہ کے ایک اخبار مین ایک سوال پیش کرتے ہین کہ روح کیا شے ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ میرے سوال کا جواب کوئی شخص بائبل کے رو سے نہ دیوے کیون کہ بائبل کو اس زمانہ کا کوئی فہیم آدمی کلام الٰہی نہین مان سکتا۔

بلاد اسلامی

مسجد۔ شہر بوسٹن واقعہ ملک امریکہ مین جہان مسلمان کثرت سے آباد ہین۔ ایک بڑی مسجد بننے لگی ہے۔

اسلام تبت مین

ایک عربی اخبار لکھتا ہے کہ مسلمان تجار کے سبب جو ترکستان اور روس سے تبت کو جاتے ہین اس ملک مین اسلام کا بہت چرچا ہو رہا ہے۔

حلب

مین ایک مدرسہ دستکاری کھولا گیا ہے جسمین پارچہ بافی کی تعلیم دی جائے گی۔

ہیضہ

حیدر آباد دکن مین ہیضہ کی شکایت ہے۔

جاپان

مین اسلام کے چرچا کی خبرین پڑھ کر آریہ اخبار بہت تلملا رہے ہین۔ اور ابھی سے مسلمانون کو کوسنا شروع کر دیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

ایک نومسلم

پیسہ اخبار کا بیان ہے کہ برٹش انگریزی علاقہ مشرقی افریقہ کے مقام ممباسہ سے ایک صاحب لکھتے ہین کہ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ ایک یورپین صاحب جربرٹ فورڈ یارکشایر کے ایک معزز عیسائی خاندان مین پیدا ہوئے۔ یہان ممباسہ مین آئے اور گورنمنٹ سروس اختیار کی۔ عرصہ تک آپنے جنوبی اور وسطی افریقہ کی سیاحت کرتے رہے۔ دوران سفر مین دین اسلام کی خوبیون نے ان کے دل مین گھر کیا اور بعد تحقیقات کامل اس مذہب سے ان کی محبت ایسی بڑھی کہ علانیہ مشرف باسلام ہوگئے اور اپنی معزز و معقول تنخواہ والی سرکاری ملازمت کے جانے کا بھی انہون نے کچھ خیال نہ کیا بلکہ دین کے ایسے شیدائی بنے کہ بقیہ زندگی اسی کی خدمت مین گذارنے کا عہد کر لیا۔ آج صاحب موصوف تحصیل علم عربی و دینیات کی غرض سے بمبئی روانہ ہوئے ہین۔ آپکا اسم مبارک شیخ محمد بن کریمٹری ہے۔ امید واثق ہے کہ مسلمانان بمبئی ان معزز نومسلم کے ساتھ بہ لطف و مدارات پیش آوین گے اور انہین اخلاق اسلامی کا اعلیٰ نمونہ دکھائین گے لیکن بمبئی پہنچ کر صاحب موصوف کے لئے یہ نظارہ سخت دل شکن نہ ہوگا کہ وہان کے ایک نامی مولوی صاحب جیل خانہ بھیجے گئے ہین اور بہت سے محترم و باثر علماء مین زور شور سے مقدمے چل رہے ہین۔ افسوس!! اے کاش مسلمان ہوش مین آئین اور اپنی حرکات ناشائستہ سے اپنے پاک مذہب پر بدنامی کا دھبہ نہ لگائین۔

پانچ کابلی

لکھنؤ مین ۵ کابلی آئے ہوئے ہین۔ اور کہتے ہین کہ انہین سلطان المعظم نے ہندوستان مین متعین کیا ہے تاکہ مسلمانون کو لبین نہ ترشانے اور نماز کی پابندی کی تاکید کرین یہ لوگ درے اور قینچیان لئے پھرتے ہین اور سربازار اور گھرون مین گھس کر مسلمانون کو پکڑتے اور لبین تراش دیتے ہین۔ پولیس نے ہنوز مداخلت نہیں کی۔ ان لوگون کا یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ سلطانی فرمان پر تمام سلاطین اسلام اور ملک معظم کے دستخط ہین۔

براہین احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح مسیح موعود فہرست مضامین قیمت صہ اخبار بدر کے خریدارون کو چار روپے پر پوری کتاب دی جائیگی یہ ایک خاص رعایت ہے جو اخبار کی ترقی کی خاطر کی گئی ہے درخواستین بمعہ قیمت جلد آنی چاہئین۔ بنام

مینجر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

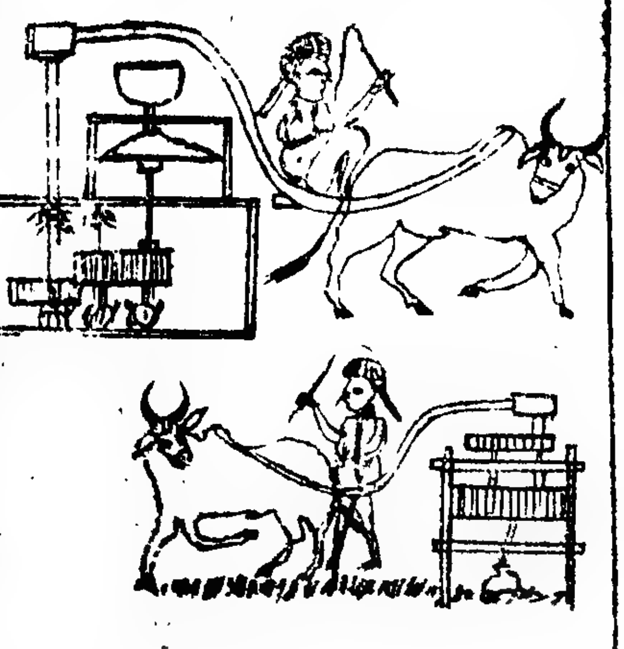

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین۔ یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً [illegible] من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ [illegible] اور دوم مبلغ [illegible]۔ مبلغ [illegible] بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کی دیڑنے والے بھی تیار ہین۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بدر النساء

حضرت مسیح موعودؑ کا عورتوں کیواسطے نصیحت نامہ

(ایک پرانی تحریر سے اقتباس)

گذشتہ سے پیوستہ

۷۔ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے۔

۸۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقوےٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم**۔ یعنی تم میں سے خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

۹۔ ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے۔ کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

۱۰۔ ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے۔ بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیبیوں کی پوجا کرتی ہیں بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں۔ کوئی مرد نہ کھاوے یا حقہ نوش نہ کھاوے بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے یہ سب شیطانی طریق ہیں ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑوگے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاوگے۔ جس کی انتہا نہیں۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدےٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از راہ الطاف اس مضمون کو جلدی شائع فرمائیے۔

مورخہ ۲۰ جولائی کو شب کے ۵ بجے اس زور سے زلزلہ کے دو تین جھٹکے آئے کہ میری آنکھ کھل گئی حضرت اقدس کے الہام مجھے یاد آنے لگے گھبرا کر اٹھ بیٹھی خدا کی یاد میں مصروف ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان ابھی تہ وبالا ہونے چاہتے ہیں۔ نیچر کا تار و پود حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی گواہی دے رہا تھا اور بار بار یہی زبان پر آتا تھا کہ مامور من اللہ کی باتیں کبھی جھوٹی نہیں ہوتیں جب زلزلہ ٹھہرا تو۔۔ مکذب کا شعر یاد آیا۔ ؎

ہے غلط آنے نہیں ہیں زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن

صاحب اگر زلزلہ آنے کے دن نہ تھے تو پھر کیوں پے در پے زلازل آنے شروع ہو گئے امریکہ وغیرہ میں تو زلزلے آئے۔ تو مخالفان سلسلہ احمدیہ نے یہ من گھڑت ڈھکوسلے بنائے کہ وہ مہدی کے نشانات نہیں بلکہ آتش فشاں پہاڑوں کے باعث وہاں زلزلے آتے ہیں مگر اب پنجاب میں کون سا آتش فشاں پہاڑ پھوٹ نکلا جس نے یہاں پر بھی مسیح کی پیشگوئیوں کو پورا کر دیا افسوس صد افسوس کہ تم چاند پر مٹی ڈالنی چاہتے ہو مگر یاد رکھو کہ تمہارے چھپانے سے کبھی چاند چھپ نہیں سکتا ضرور ہے کہ اس کی شعاعیں دنیا کو منور کریں گی۔ تعصب کا ستیاناس ہو جس نے تم کو اندھا کر دیا ہے اور قرآن کریم پر بھی غور خوض کرنے کا موقعہ نہیں دیتا۔ فرقان حمید صاف صاف بتلا رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی ہے مگر الہام کا سلسلہ بند نہیں ہوا ۔ **یٰبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون**

"اے بنی آدم جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اور ہمارے احکام پڑھ پڑھ کر تم کو سنائیں تو ان کا کہا مان لینا کیونکہ جو شخص ان کے کہنے کے مطابق پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی حالت کی اصلاح کرے گا۔ تو قیامت کے دن نہ تو انپر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طور پر آزردہ خاطر ہوں گے۔"

اب اے مخالفین تبلاؤ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی تو پھر خداوند تعالیٰ کو اس آیت کے اتارنے کی کیا ضرورت تھی یا تو (معاذ اللہ) خدا صاحب بھول گئے ان کو لکھنا چاہیئے تھا کہ جب عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں تو اے بنی آدم ان کو مان لینا مگر جب خداوند کریم فرما رہے ہے کہ اے بنی جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اس سے یہ مراد ہے کہ ماموریت اور پیغمبری خدا نے بنی آدم کو ہی دی ہے تو پھر کوئی بنی آدم ۱۹ سو برس تک آسمان پر زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ آج تک کسی بنی آدم نے اتنی لمبی عمر نہیں پائی۔ سو اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ سلسلہ الہامات منقطع نہیں ہو گیا اور میرے آقا حضرت مرزا صاحب ضرور پیغمبر ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیغمبری ختم نہیں ہوئی اگر پیغمبری ختم ہو جاتی تو یہ آیت کبھی نازل نہ ہوتی۔ اے حاسدو ضرور تمہیں ایک دن پچھتانا پڑے گا۔ کارکنان قسمت یہ سب تمہاری تباہی کے سامان کر رہے ہیں۔ آؤ ہوش کرو سمجھ جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ جس سلسلہ کو خدا کا زبردست ہاتھ بنا رہا ہے۔ تم توڑ نہیں سکتے۔

اخیر میں میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ عورتوں کے واسطے علیحدہ کالم چھوڑ دیا امید ہے کہ میری تعلیم یافتہ بہنیں ضرور اس کالم کو زینت بخشتی رہیں گی۔

راقمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ۔

* * *

جنگ مقدس۔ روئداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعودؑ و عبد اللہ آتھم عیسائی طرفین کی تقریریں درج ہیں قیمت ۱۲

تفسیر سورۃ جمعہ۔ بیان فرمودہ حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ قیمت ۱۲

الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب جس میں اسمائے الٰہی

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرماکر سید عبدالحی صاحب عرب کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہوجاتی ہیں اور میری رائے میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد

قیمت عہر

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کرلویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی

موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہمنے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ اور گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے۔ ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں۔ چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبداللہ عبدالرحمن کارخانہ بوٹ و گرگابی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور - ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک نئی کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں ایڈیٹوریل مضامین اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں اور واقعات نہایت [illegible] سے نقل کی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف [illegible] ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ - منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام - تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ پرچہ روزانہ اخبار عام ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر - روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہوجاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی و ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہوجاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دہڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش کم ہو جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آ گھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ہی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں ہی مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کرکے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر اوپر تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی گولیاں بھی ارسال کیجاتی ہیں تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جاوے مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلا برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ تجربہ [illegible] کے [illegible] ہے معہ محصول رخصت

مفصل فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین۔ ڈامیانا۔ کوکا نٹس۔ [illegible] فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام، سرعت، رقت، ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دہوکہ نہ ہو قیمت فی بکس ۴۸ گولی معہ محصول ڈاک عہر

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ **منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گوجرات**

جیون بوٹی

قیمت فی شیشی زرد جام عشق مع حبوب جام عشق تین روپے

قیمت سفید شیشی عہ فی شیشی مع حبوب مع طلا اکسیر تمنا

اس کی ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی مہینے میں جسم کا وزن ۲ سیر بڑھ جاتا ہے۔ [illegible]

جیون بوٹی مردی و رجولیت کی حالت اور قوت پیدا کرنے چہرے کی سرخی [illegible] اور جوانی کو قائم رکھنے کے لئے طبی دنیا میں بے نظیر ایجاد ہے۔ قوی مرد بنا [illegible] اس کا تجربہ کرو۔ وہ لوگ جن کی حالت مردی کالعدم ہو یا پیرانہ سالی کے رنگ میں زندگی بسر کر رہے ہوں اور نئی شادی ہوئی ہو یا باعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ ہو کہ وہ [illegible] مردی کی قوت کو صرف کر سکیں وہ ایسی حالت میں اس کا استعمال کر کے دیکھیں جو ان کے لئے مسیحائی کا کام دیگی۔ اس زندگی بخش دوائی کے ساتھ ہر ایک شخص [illegible] وہ صحت طاقت جو ایک پورے انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے پا سکتا ہے نہایت قوی مرد جوان میں جو قوت رجولیت حد درجہ میں پائی جاتی ہے وہ اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ کئی مایوس نئی زندگی حاصل کر بیٹھے ہیں۔ یہاں تک کہ کئی اس وقت ان میں سے صاحب اولاد بھی ہیں

کحل الجواہر

یہ سرمۂ جواہر بیش بہا اور نایاب مقوی بصر ادویہ اصلی ہیرہ سرمۂ اصفہانی مونگا موتی سونا چاندی اور بیش قیمت جواہرات سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتا ہے آنکھوں کی بیماریوں اور ضعف بصارت کے واسطے لاثانی علاج ہے۔ پہلے کحل الجواہر کا امتحان کرو اور اس میں جلد کامیابی کیسے ہو سکتی ہے؟ نگاہ تاب کر کحل الجواہر لگانے سے دو ہفتہ کے اندر روشنی آنکھ اور قوت بصارت بہت بڑھ جائیگی۔ آنکھ کے جملہ نقص دور ہونگے۔ عینک کی ضرورت نہیں رہیگی دھند ڈھلکہ آنسو بہنا سرخی سوزش کھجلی آنکھوں کے سامنے کالا اندھیرا پلکوں کے اندر کے دانے و سرخی کو بھی لکھنے پڑھنے سے آنکھوں کی تکان بہت جلد رفع کرتا ہے۔ اس سرمہ کو متواتر لگانے سے کمزور نگاہ [illegible] پڑوال۔ سبل۔ جالہ۔ پھولہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخونہ۔ [illegible] آنکھوں میں [illegible] جانے کو۔ پلکیں گر جانے والی بیماری کو مفید ہے کمزور آنکھ کو قوت دیتا ہے آنکھوں کا میل اور مواد صاف کرتا ہے اور جملہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ رات اور دن محنت اور مطالعہ یا باریک کام کرنے سے آنکھیں خراب نہیں ہوتیں **قیمت فی ماشہ** عہ ۳ ماشہ [illegible]

نمک سلیمانی

یہ نمک معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرتا اور اس کی قوتوں کا محافظ ہے۔ اس سے بھوک بڑھتی اور غذا اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے انسان صحیح و تندرست رہ سکتا ہے۔ کمی اشتہا پیٹ کا درد بدہضمی بند ہیضہ نفخ۔ باؤ گولہ درد ریاح کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا جی متلانا اور تمام بیماریاں جو معدہ اور جگر کی سستی سے پیدا ہوتی ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ گٹھیا کو بھی مفید ہے گردے اور مثانہ کو قوت دیتا ہے آنکھوں میں روشنی کو بڑھاتا [illegible] داغ تھم دور کرتا ہے داغ غم و ہم و زہر ہے۔ **قیمت** فی شیشی [illegible]

شربت مفرح حیات

عجیب [illegible] جوان [illegible] اس کے استعمال سے وہ قوی ہو جاتے ہیں۔ جن کے موجود ہونے سے عقل ہوش حواس حافظہ وغیرہ تیز ہوتے ہیں ضعف ناطاقتی سستی دور ہو جاتی ہے انسان کی صحت کی محافظ دوائی ہے تقویت اعصاب کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوائی نہیں چند روز میں ہی دل دماغ جگر معدہ میں پوری طاقت آ جاتی ہے اور ان کا فعل نہایت قوی ہو جاتا ہے وجع المفاصل۔ درد کمر۔ نزلہ زکام زردی و بیرونقی چہرہ۔ نسیان۔ مالیخولیا مراقی۔ خفقان۔ رعشہ۔ فالج۔ کمی خون سیلان البول سرعت احتلام وغیرہ کیلئے واقعی اکسیر ہے۔ لطف یہ کہ اس سے مغز اور حرام مغز اور ہڈیوں کے گودے کو اس قدر طاقت پہنچتی ہے کہ ہڈیوں کے خانے گودے سے نہایت پر اور ٹھوس ہو کر ہڈیاں مضبوط ہونے لگتی ہیں اور [illegible] میں یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ مضبوطی سے کام دینے لگتے ہیں یہ ایک بہت ہی عمدہ مفید ترین [illegible] ٹانک دوا ہے **قیمت فی شیشی** عہ

حبوب مسکین نواز

حبوب کیا ہیں سنیاس کا نچوڑ ہیں کایا کلپ بوٹیوں کی مرکب گولیاں ہیں جوگیوں سنیاسیوں کی گھوڑے چڑھنی یہی گولیاں ہیں کیسہ دراز مسیحائے صادق سیاہ گولی بھی انہی کا نام ہے بعض اشتہاری مصنوعی حکیموں کی دکان کی ساری پونجی یہی گولیاں ہیں۔ جن کی صحیح ترکیب اور اصل اجزا کی پہچان سے بھی وہ واقف نہیں یہ گولیاں صرف اسی کارخانہ میں ہی صحیح ترکیب اور اصل ادویہ کو مہیا کر کے بنائی جاتی ہیں۔ جو قریباً سو سوا سو بیماریوں کے لئے کاری علاج ہیں جس گھر میں یہ گولیاں موجود ہوں اس کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں فی ڈبیہ عہ

مرہم عیسیٰ

مرہم کیا ہے مسیح کا معجزہ ہے جس نے تمام جہان میں وہ شہرت پائی ہے جو آج تک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی اگر آپ دنیا بھر میں سب سے اچھا پُر تاثیر تیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں پھوڑوں گلٹیوں خنازیر سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں پھنسیوں ناسوروں کنج خارش بواسیر ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطان رحم وغیرہ کے لئے ہزارہا سال کا مجرب مقدس ہر طبقہ کے اطبا کا متفقہ بابرکت علاج چاہتے ہیں تو یہ مرہم اس کارخانہ سے منگائیے ڈبیہ خورد ۱۲ آنہ [illegible]

کامیابی اور مفرح یاقوتی کے ایک ہی معنی ہیں ہر ایک شخص ہر ایک کام میں جو اس کا مقصود و مطلوب ہو کامیاب ہونا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ کامیابی کے واسطے محنت شاقہ کی ضرورت ہے اور محنت شاقہ کے واسطے اعضاء اور قویٰ کی مضبوطی اور حافظہ اور ذہن و ذکا کی خوبی اور عمدگی درکار ہے نیز ضروری ہے کہ محنت کے وقت ملال یا افسردگی پژمردگی تکان اور کسل لاحق نہ ہو میں بوثوق تمام کامیابی کے خواہشمندوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مذکورہ بالا جملہ ضروریات کے واسطے **مفرح یاقوتی** کا استعمال ایک ثابت شدہ اور نہایت ہی صحیح اور تیر بہدف علاج ہے اور انشاء اللہ عنقریب وہ دن دکھلائی دیتا ہے کہ مصطلحات اور عام بول چال میں کامیابی اور مفرح یاقوتی آپس میں مرادف یکدگر لکھے پڑھے جاوینگے۔ مفرح یاقوتی میں غیر ملکوں کے معدنی اور زہریلی اجزا کا اور کسی قسم کے دجل و التباس کا قطعاً دخل نہیں یہ تو صرف دیسی مفرح اور مقوی ادویہ سے بنائی گئی ہے جن میں یاقوت۔ مروارید۔ مرجان۔ زمرد۔ فیروزہ کہربا۔ کستوری۔ عنبر۔ زعفران۔ ورق نقرہ۔ ورق طلا وغیرہ قیمتی اجزا شامل ہیں

مفرح یاقوتی

وزن ۵ تولے قیمت ڈبیہ للعہ

جس قدر اعلے درجے کی مفرح مقوی اور مبہی ہے اسی قدر اعلے درجے کی لطیف نفیس خوش ذائقہ خوشگوار مرغوب القلوب والطبائع ہے اور ہر ایک آدمی ہر ایک موسم میں اپنی صحت اور قوت اور زندگی کی حفاظت اور تقویت اعضائے رئیسہ کے لئے بغیر کسی قسم کی پرہیز کے استعمال کر سکتا ہے۔ مفرح یاقوتی کا رتبہ تمام مقوی اور مفرح ادویہ میں جو آجکل مستعمل و مروج ہیں بالاتر ہے عصبی، شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت دیتی ہے اور دماغی قوے اور ظاہری و باطنی حواس کو تیز و روشن کرتی ہے سستی غفلت اور نسیان کو دور کرتی ہے اور دماغ نخاع اور اعصاب کی کمزوری اس کے استعمال سے کافور ہوتی ہے اور جیسی کہ وہ بذات خود اعلے دوائی ہے ایسے ہی اس کے استعمال سے استعمال کرنے والے کو اعلے اور مفید خیالات سوجھنے لگتے ہیں اور مردانہ ہمت پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ مفرح یاقوتی اور بلند خیالی آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ مفرح یاقوتی کے استعمال سے طاقت توانائی اور حرارت غریزی بڑھتی ہے خون صالح پیدا ہوتا ہے جسم پرورش پاتا ہے دل دماغ اور جگر کی تقویت ہوتی ہے گردہ شش معدہ مثانہ کو طاقت ملتی ہے اس لئے اگر کوئی دوائی مربی بدن کے معزز خطاب سے مخاطب ہو سکتی ہے تو صرف یہی مفرح یاقوتی ہے اور بس۔ مفرح یاقوتی ہی ایک دوائی ہے جو قوت روحانی و جسمانی کو زائل نہیں ہونے دیتی اور قوت روحانی و جسمانی کا زوال باعث ہے ہجوم امراض کا۔ اس لئے مفرح یاقوتی اور ہجوم امراض آپس میں دو متناقض اور متضاد امور ہیں مفرح یاقوتی ہر ایک قسم کے ضعف کمزوری اور تکان کا استیصال کرتی ہے۔ مفرح یاقوتی نے جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان ہونے کی وجہ سے مصرعہ مشہورہ "عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کے لئے" اپنے واسطے ہی مخصوص کر دیا ہے۔ مفرح یاقوتی معشوقوں کی طرح اپنے استعمال کرنے والوں کے دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشتی ہے اور ان کے طبعی قوائے میں نمو اور چہرہ میں ملاحت اور آنکھوں میں رسیلا پن اور رنگ بدن میں خوشنما سرخی پیدا کر کے خود ان کو خوبصورتی کے لحاظ سے معشوق بنا دیتی ہے۔ مفرح یاقوتی ضعیف الباہ لوگوں اور کار از رفتہ بوڑھوں اور کثرت جماع وغیرہ سے ناکارہ شدہ نوجوانوں کی بڑی بھاری معاون بلکہ از سر نو زندگی بخش ہے۔ مفرح یاقوتی بوڑھوں کو جوان جوانوں کو نوجوان سست کو چست اور چست کو پھرتیلا بناتی ہے خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھلاتی ہے۔ خستہ جانوں اور غمزدوں کو سہارا دیتی ہے۔ مفرح یاقوتی میں صرف جوانی اور عیاشی کی پیدا کی ہوئی بیماریوں کے استیصال کا خاصہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ صالح اور پاکباز نوجوانوں میں علم و ہنر کی تشویق اور کثرت محنت کی تحریص پیدا کرنے میں عدیم النظیر ہے اور ہجوم افکار اور جانکاہ محنتوں کی وجہ سے جو شکایات از قبیل ضعف دماغ و ضعف بصر و اختلاج قلب و کسل اعضا پیدا ہوئی ہوں اُن کو اور دیگر ہر قسم معدہ شش سینہ کے عوارض کو دور کرنے میں معدوم المثال ہے۔ مفرح یاقوتی کے استعمال میں صرف جوانوں ہی کی راحت کا سامان موجود نہیں ہے بلکہ بوڑھے بھی استعمال کر کے کمر اور گردن کے خم چہرہ کی جھریاں۔ اعضا کا رعشہ دور کر سکتے ہیں اور درد کمر اور کھانسی اور نزلہ اور بدہضمی اور کثرت بول کی شکایت سے نجات پا سکتے ہیں۔ مفرح یاقوتی کا استعمال کرنے والے بوڑھے بے لطفی اور پژمردگی اور ناہوشوں سے خاص موقعہ کی شرمندگی نہیں دیکھینگے۔ مفرح یاقوتی میں یہ وصف بھی ہے کہ کمزوری اعصاب یا کسی اور وجہ سے جو دل کی کمزوری اور ہول۔ جی کا گرنا طالت معدہ۔ کلیجہ جلنا۔ بھوک نہ لگنا کھانا کھانے کے بعد دل ڈوبنا لاحق ہوتا ہے یہ سب مفرح یاقوتی کے استعمال سے آناً فاناً مستاصل اور کالعدم ہو جاتا ہے۔ کمی و خرابی خون سے جب جسم پھیکا اور ناتوان ہو جاتا ہے اور چہرہ کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے تب مفرح یاقوتی کا استعمال فائدہ اور منافع کثیر بخشتا ہے۔ مفرح یاقوتی کا استعمال نشہ آور اشیا مثلاً افیون چانڈو مدک گانجا چرس شراب وغیرہ کے استعمال کرنے والوں اور مذکورہ بالا نشئی اشیا کے برباد کردہ اور زندہ درگور لوگوں کے واسطے فی الواقع آب حیات ہے۔ جتنی طبعی رطوبتیں زائل اور برباد ہو چکی ہوں مفرح یاقوتی کے استعمال سے معاً از سر نو ملتی ہیں اور ان کی رونق و تازگی واپس آ جاتی ہے مفرح یاقوتی یقیناً مرض کے سبب اور مادہ فاسد کو جسم سے دور کرتی ہے اور طبیعت میں مرض کا مادہ دور کرنے کے لئے طاقت و قدرت پیدا کرتی ہے اس لئے کامل وثوق پورے دعوے اور کلی یقین کے ساتھ خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا عوارض و امراض کے استیصال اور علاج کے لئے یہی مفرح یاقوتی سریع التاثیر کثیر المنافع و عدیم النظیر ہے۔ مفرح یاقوتی منگانے والے کو ترکیب استعمال کی ہدایت مفصل فوائد اور طبی شہادتوں کی کتاب بھی دی جائیگی

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور نولکھا

عام اخبار

افواہ ہے کہ لندن کی انڈیا کونسل میں بابو آرسی دت صاحب ہندوستانی ممبر مقرر ہوں گے۔

آتش زدگی مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ۔ دوشنبہ واقع ۱۶۔ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو ۹ بجے شب کے جبکہ ہوا زور شور سے چل رہی تہی۔ بازار قصبہ تحصیل مانسہرہ (ہزارہ) یکا یک میں آگ لگی اور تمام بازار میں پہیل گئی۔ ۵ گھنٹہ تک آگ برابر جلتی رہی۔ بعد میں بڑی کوشش سے فرو کی گئی۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکہ لکہا جاتا ہے۔

آئندہ اجلاس نیشنل کانگریس شہر کلکتہ میں ہوگا

امریکہ کے ایک شہر میں ایک پاگل تار بابو ایک تار گہر میں جا گہسے۔ اصلی تار بابو موجود نہ تہا۔ ہر طرف تاریں دینی شروع کردیں اور احکام جاری کردئے جن سے فوراً تمام ملک میں کہلبلی مچ گئی۔ مگر جلد پکڑے گئے اور امن ہوگیا۔

مردہ زندہ ہوا محی الدین نامی گاڑی بان قصبہ ہاروی احاطہ بمبئی ۱۹ تاریخ صبح اچانک مر گیا۔ اہل محلہ نے تجہیز وتکفین کا سامان کیا۔ جب غسل دے کر کفن پہنانے لگے تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لوگ ہکے بکے رہ گئے۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ میں اس اثناء میں عجیب عجیب قدرت کے مشاہدے دیکہتا رہا ہوں مگر لوگوں کی توجہ اب ادہر ہوچکی تہی۔ یہ اگلے دن آخر مر ہی گیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یسوع مسیح پر بہی صلیب پر بے ہوشی کی بیماری طاری ہوگئی تہی۔ پہر ایک دو دن میں اچہے ہوگئے اور آخر کشمیر میں جان بحق ہوئے

مخبر۔ [illegible]ت سر لکہتا ہے۔ مسلمانوں کے دو گروہ کثیر تعداد میں ہیں۔ ۲۰۔ اپریل سے آجتک ان میں اشتہار بازی ہورہی ہے۔ جانبین میں کدورتیں بڑہتی چلی جاتی ہیں۔ حال میں کوچہ ڈبگراں کٹڑہ مہان سنگہ کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ شروع ہوگیا ہے طرفین کا روپیہ عدالت میں ضائع ہورہا ہے۔ رؤسا امرت سر یا انجمن اسلامیہ کے معزز رکن تا حال کوئی قابل اطمینان انتظام نہیں کرسکے۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۱۴۔ جولائی کے اندر طاعون سے ۷۹۶ موتیں ہوئیں۔ احاطہ بمبئی ۲۰۰ ریاست میسور ۴۵۔ پنجاب ۴۳۔ صوبجات متحدہ ۱۴۲ بنگال ۱۴۔ برہما (دو ہفتہ کے اندر) ۳۰۰۔

جاپان جاوا کی ترکی کونسل کو (جو جاپانی زبان جانتے ہیں۔) سلطان المعظم کا حکم ہوا ہے کہ وہ جاپان میں جاکر مذہبی کونگریس میں شامل ہوں۔

کانسی کے سکے پیسے۔ دو پیسے۔ پائیاں۔ اب تانبے کی نہ بنا کرینگی۔ کیونکہ تانبہ کی جگہ کانسی کا رواج ہندوستان میں ہونے والا ہے۔ جس کے پیسے پائیاں دہیلے ٹکسالوں میں بنا کرینگی

زار بڑے محتاط ہوگئے انگریزی بیڑہ روس میں جانے والا تہا زار روس نے اس لئے منع کردیا آج کل جاہل رعایائے روس کا جوش ہے کہیں ان سے ایسی حرکت نہ ہوجاوے۔ جس سے دونوں سلطنتوں میں کشیدگی واقعہ ہو۔ فی الواقع زار نے بہت اچہا کیا۔

امیر کابل نے جدید شہر جبل السراج میں برقی طاقت پیدا کرنے کو ایک برقی انجنیئر بہی منگوایا ہے جو فرنگی ہے۔ یہ طاقت دریا سے پیدا کرینگے۔ اسلحہ وگولہ بارود کے کارخانے کابل سے اٹہا کر جبل السراج میں قائم کرینگے۔

یہ نیا شہر خاص کابل سے شمال کی طرف ۲۵-۳۰ میل فاصلے پر ہے یہ عجائبات کا مجموعہ ہوگا۔

مصر میں پہر انگریزوں کے خلاف جوش پہیل رہے ہیں۔ چند عیسائیوں کو زدوکوب کیا گیا ہے۔

مہاراجہ کشمیر کے بلانے پر مہاراجہ بنارس کشمیر آنے والے ہیں اور اپنے ساتہ اپنے ولی عہد کو بہی لاوینگے۔ آپ پشاور اور درہ خیبر کی بہی سیر کرینگے۔

۱۴۔ جنوری کو سرب سورج گرہن ہوگا تبت اور سائبیریا میں یہ کل گرہن صاف نظر آوے گا۔

گورنمنٹ جرمنی اپنے سفیر جنوبی ومغربی ایران میں رکہنے کا انتظام کررہی ہے۔ یہ بہی اپنی ٹانگ ایشیا میں اڑاتے ہیں۔

حبیبیہ اسکول کابل کے متعلق امیر نے دربار میں بڑی سپیچ دی۔ اور کہا کہ اب تک اس کی کیوں ترقی نہ ہوئی۔ آپ نے سرداروں کو تعلیم کی بابت بہت نصیحتیں کیں اور کہا کہ خدا نے چاہا تو یہ اسکول تمام افغانستان کے علوم کا مرکز ہوگا۔

بمبئی والے چاہتے ہیں کہ ابتدائی تعلیم بچوں کو لازمی اور مفت دینی چاہیئے کاش تمام انڈیا اس رائے کو تسلیم کرے۔

طہران میں ایک مولوی صاحب قید کئے گئے شاگرد طلباء نے انہیں جبراً چہڑا لیا لیکن کئی طالب علم مارے گئے شہر میں اضطراب تہا وہ اب رفع ہوگیا ہے۔

ملک یمن کے باغیوں کے لئے ستر ہزار نئے فوج ترک جاوے گی۔

امیر کابل نے فوج کے سپاہیوں کی چہانٹ کی ہے جو سپاہی بڈہے کمزور کام کرنے والے نہ تہے ان کو نکال کر باہر کیا۔

اسکاٹ لینڈ میں ایک مچہلی کے پیٹ سے دس لاکہ سات ہزار انڈے نکلے۔

پچہلے سال ہندوستان کی ریلوں پر جو حادثے ہوئے۔ ان کی تفصیل اس طرح بتلائی گئی ہے ٹرینوں کے حادثوں سے تین مسافر ہلاک ہوئے اور ایک سو چالیس زخمی تہے۔ دیگر حادثوں سے ۱۱۵ ہلاک اور ۳۵۶ زخمی تہے۔ ملازمان ریلوی سے ۳۲۳ ہلاک اور ۶۷۷ زخمی تہے اور اپنی حماقت اپنی بے احتیاطی یا عمداً کی ذیل میں ۸۶۴ آدمی ہلاک اور ۲۲۰ زخمی ہوئے یہ نہ تو مسافروں سے تہے نہ ملازموں سے۔ گویا کہ کل ۱۳۰۵ آدمی قتل اور ۱۳۹۳ زخمی ہوئے تہے۔

پنجاب میں گورنمنٹ ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کی اسامیوں کا نیا انتظام آخر کار جاری کردیا گیا ہے کل اٹہائیس اسامیاں ہیں ان میں ۹ ہندوں کے لئے اور ۹ مسلمانوں کے لئے اور تین سکہوں کے لئے اور سات فرنگیوں یا یوریشینوں کے لئے ہیں۔ سب سے زیادہ شرح تنخواہ کی ۴۰۰ روپیہ ماہوار تک قرار دی گئی ہے۔ اس کے مستحق لالہ سندر داس سوری ایم۔ اے ہیں۔ جو لاہور میں سنٹرل ماڈل سکول میں بطور قائم مقام کے کام کرتے ہیں۔ لیکن اصل میں ہائی سکول امرتسر کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے ہیں کمترین درجہ تنخواہ کا جو ایک سو روپیہ کا تہا وہ ایک چالیس روپیہ کا قرار دیا گیا ہے اور ترقیوں کی مقدار کم از کم ۲۵ روپے اور زیادہ سے زیادہ ۸۰ روپے قرار دی گئی ہے اس جدید انتظام کی وجہ سے اخراجات مجموعی دو ہزار ماہوار کا اضافہ کیا گیا ہے۔

نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا
نوائے دلکش تحقیق حق ہر دم میں گاتا ہوں
خدایا بار ور کر شاخ نخل آرزوئے دل
تیری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں

یاقوت مروارید۔ (مرجان۔ زہر مہرہ۔ خطائی۔ یشب۔ کہربا۔ ورق نقرہ۔ کیوڑہ۔ گلاب۔ سیب و صندل وغیرہ وغیرہ کا لاجواب مرکب

موسم گرما کا

مفرح دلکشا

خاص تحفہ

یہ ان قدردان ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ جنکو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مفرح عنبری کے طفیل واپس ملی ہے۔ اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں۔ کیونکہ مفرح کے استعمال کا موقع بسبب گرم ادویہ مثل مشک زعفران وغیرہ کے ۱۵۔ اگست کے بعد سے نصف مئی تک ہوتا ہے۔ البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔

مفرح دلکشا کا نرخ نامہ حسب ذیل ہے

قیمت ایک ڈبیہ تین روپے (عہ)
قیمت تین ڈبیہ آٹھ روپیہ (عـ۸)
قیمت چھ ڈبیہ پندرہ روپے (ع۱۵)
قیمت ایک درجن ستائیس روپے (ع۲۷)

وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ خوراک ۳ ماشہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

مفرح دلکشا

میں خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں۔ جو آپ سالہا سال سے مفرح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کر کے آپکی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ بطور سے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے یا کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اسکو ختم کرتا ہوں۔ صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرح عنبری تو سردیوں میں اور مفرح دلکشا گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے۔

مفرح دلکشا جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک صحیح تاثیر تحریک ٹھنڈک سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلیٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ قوت و تفریح پہنچتی ہے۔ کہ گویا خدائی خالق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ یہ ضعف بے چینی۔ دل کا دھڑکنا۔ گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا۔ سانس کا پھولنا پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے۔

مفرح دلکشا وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ۔ تبخیر معدہ۔ شکم کی جلن جریان۔ رقت و سرعت و کثرت احتلام۔ سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب۔ تقطیر البول۔ دیرینہ درد سوزاک۔ غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کیلئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے نظیر مرکب ہے۔

مفرح دلکشا میں وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اسلئے امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں تحصیلداروں۔ منصفوں۔ مدرسوں۔ پولیس وغیرہ فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلبا یا جنکو صحت کی قدر ہے۔ اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے۔ جہاں طبیعت گھبرائی۔ یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے۔

مفرح دلکشا چونکہ اکثر نباتی اور معدنی تریاقات و سرد جواہرات کا مرکب ہے۔ اسلئے تمام وبائی امراض یا ان مہینوں میں جہاں طاعون ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو۔ خدائے کریم کی فرمانبرداری کے ساتھ اس کا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کیلئے واجب اور لازمی ہے۔ حفظ ما تقدم کے طور پر اس سے بہتر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے۔

مفرح دلکشا حکما اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ وہ تو خود ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ کس مرض اور کس موقع پر مفید ہو سکتی ہے۔ جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جن کا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانیکا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اسکو منگا کر استفادہ حاصل کرنا چاہئیے۔

مفرح دلکشا سے وہ لوگ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا کھانسی کیساتھ کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو یا کسی چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قویٰ مضمحل ہو گئے ہوں انہیں ضرور اسکا استعمال ہے

المشتہر
حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا
کارخانہ رفیق الصحت لاہور

[illegible] میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔
زیر اہتمام محمد [illegible]

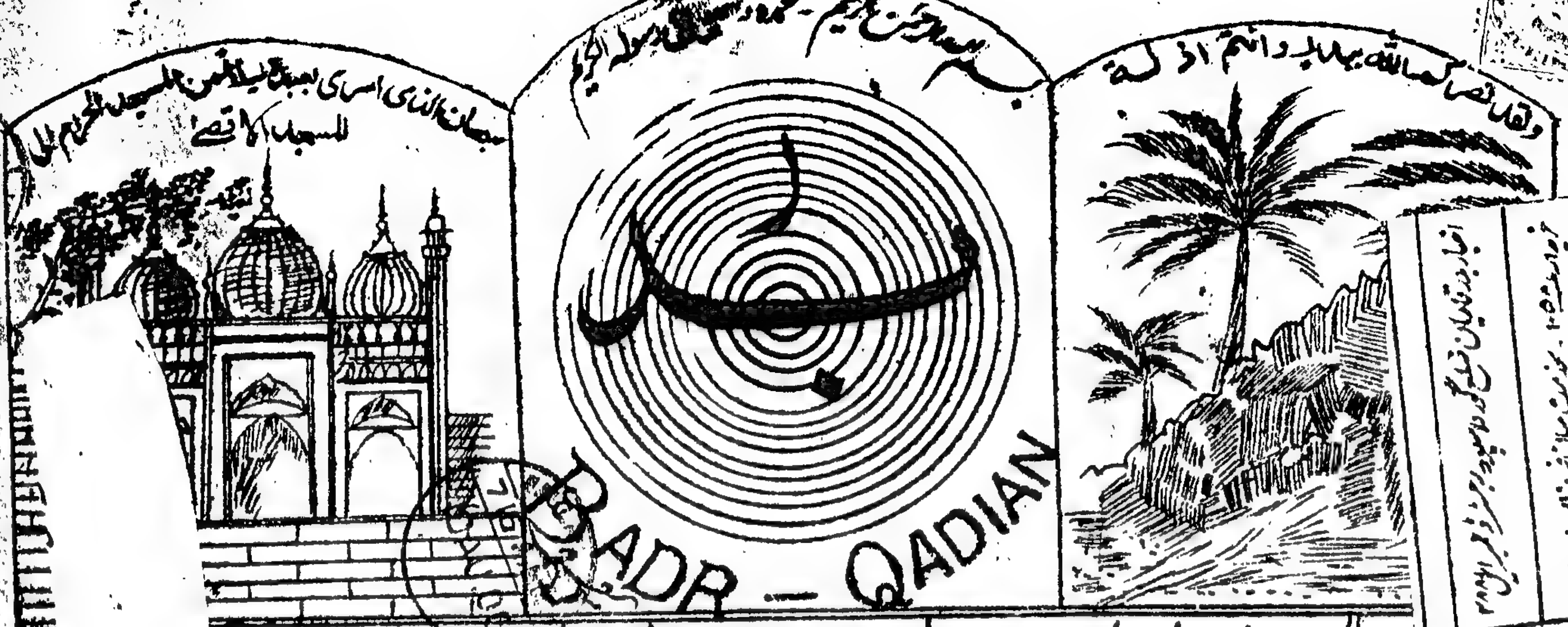

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ایجہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستاں | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۳۲

۱۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ ھجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۹ اگست سنہ ۱۹۰۶ ع

سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر ۲

گرچہ گوئم با تو گرائی چہ بود قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نرخ قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عسہ

معاونین درجہ اول جنکو عمر بھر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہوگا } عـہ

معاونین درجہ دوم جنکو عمر بھر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہوگا } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو چھپا

تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

لوکل ۔ قاعدہ ۔ ۔ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادہ عرفان ما ز جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو سیریم ہر چیزے کہ ہست — زو شدہ سیراب ہر سبزہ کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت عزت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات حق اند و راست — منکراں مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں یعنی ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ **استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ** ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ ہفتہ قادیان
صفحہ ۳۔ اشعار مدحیہ در شان امام الزمان سلمہ الرحمان ڈائری
صفحہ ۴۔ مرتد ڈاکٹر
صفحہ ۵ و ۶۔ درس قرآن شریف۔
صفحہ ۷۔ تجلی۔
صفحہ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ چودہری اللہ داد صاحب مرحوم
صفحہ ۱۱۔ ڈاکٹر عبد الحکیم
صفحہ ۱۲۔ بدخواتین۔ بلاد اسلامی
صفحہ ۱۳۔ عام اخبار
صفحہ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ اشتہارات

بدرِ مسیح

۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۶ء۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے پھر الہام ہوا۔

اِنّیِ اُحافظ کلّ من فی الدار

ترجمہ۔ میں حفاظت کرنیوالا ہوں اُن سب کی جو دار میں ہیں۔

(۲)۔ اَرَدْتُ اَنْ استخلف فَخلقتُ اٰدم

ترجمہ۔ میں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو خلیفہ بنایا۔

۵۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ دن کیوقت یکدفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا حرکت سے معطل ہو گیا اور ایک قدم اٹھانا مشکل تھا اور سخت درد ہوتی تھی خیال گزرا کہ یہ فالج کی قسم نہ ہو تب دُعا کی گئی تو الہام ہوا۔

(۱) ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر

(۲) ان اللہ لا یخزی المومنین

ترجمہ۔ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہین کرتا۔

اور ابھی صبح نہین ہوئی تھی کہ خارق عادت طور پر صحت کلی ہو گئی۔

فالحمد للہ علےٰ ذلک۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اس ہفتہ مین علیل رہی۔ مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت آرام ہے

اس ہفتہ مین ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب و برادر محبوب عالم صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ومیاں نبی بخش صاحب و محمد علی اشرف صاحب لاہور سے ومیر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے اور بعض دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمتین حاضر ہوئے۔

میر حامد شاہ صاحب۔ کتبہ سیالکوٹ سے لائے جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر پر نصب کیا جائے گا۔ اس پر حضرت مسیح موعود کی تصنیف کردہ نظم درج ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ۴۔ اگست ۱۹۰۶ء بروز شنبہ کُھل گیا۔ مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر ماسٹر عبد الرحیم صاحب وغیرہ دیگر استاد صاحبان اور اکثر طلبار جو ایام رخصت مین باہر گئے ہوئے تھے واپس آ گئے۔ بعض طلبار تاحال واپس نہیں آئے ان کے والدین کو چاہیے کہ بہت جلد ان کو قادیان روانہ کر دین تاکہ ان کی تعلیم کے کام مین حرج نہ ہو۔ امتحان کے دن بہت قریب آ رہے ہین۔

مولوی احمد نور صاحب شاگرد مولوی عبد اللطیف صاحب اپنی شادی کی تقریب پر جہلم تشریف لے گئے ہین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اور مفتی فضل الرحمن صاحب مولوی احمد نور کے ساتھ گئے ہین۔

⁂

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجلس ناظم التعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئیندہ کل روپیہ بورڈنگ کے طلبار کا بجائے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام کے ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے نام آیا کرے اور ہیڈ ماسٹر یہ روپیہ حضرت مولوی نور الدین کے پاس جمع کرا دیا کرے اور حسب ضرورت مولوی صاحب موصوف سے روپے لے کر خرچ کیا جایا کرے۔ آپ ازراہ مہربانی بذریعہ اخبار اس نئے انتظام سے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار کے سرپرستون کو مطلع کر دین تا وہ آئیندہ ہیڈ ماسٹر کے نام روپیہ بھیجا کرین۔

شیر علی۔ ہیڈ ماسٹر۔ عفی اللہ عنہ۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہین

تحفۃ المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس۔ 〃 〃 〃 〃	۳ر
سواء السبیل۔ 〃 〃 〃 〃	۱۰ر
کشف الالتباس۔ 〃 〃 〃 〃	[illegible]
ایقاظ النائمین۔ 〃 〃 〃	[illegible]
موعظت۔ 〃 〃 〃	[illegible]
صیانۃ الناس۔ 〃 〃 〃	۱۰ر
سر الشہادتین۔ 〃 〃 〃	۱ر
الفرقان۔ 〃 〃	۲ر
قول الصیجالی۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	۱ر
عاقبۃ المکذ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۱ر
السر المکذ۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۵ر
رویائے صادقہ۔ 〃 〃 〃	۴ر
شہادت کی حصہ اول و دوم 〃 〃 〃	۸ر
مجموعہ الوسواس حصہ اول و دوم۔ سواء السبیل حصہ اول مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی	۲ر
اعجاز احمدی مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۱ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ چند اشعار مین نے تصنیف کئے ہین امید کہ آپ کے اخبار صداقت آثار مین بعد اصلاح شائع فرماکر ممنون ومشکور فرمائین گے۔

اشعار مدحیہ درشان امام زمان سلمہ الرحمان

تاثیر کیا ہی میرزا تیرے سخن مین ہے
آب حیات تیرے ہی گویا دہن مین ہے
تشبیہ کس سے دُون دُرِ دندان کو تیرے
اب قدر ایک ذرہ نہ دُرِّ عدن مین ہے
جو لگ تیرے درپہ ہیں کہتے ہین راتدن
یہ کیسی جا ہے اس کی نہ لذت وطن مین ہے
ہندوستان کا رتبہ بڑہا تیرے فیض سے
اب اس کو فخر سارے زمین وزمن مین ہے
حاضر ہین تیرے درپہ ہر اک فن کے استاد
اب قادیان کو ناز ہر اک علم وفن میں ہے
تیرا وجود راہ ہدایت کا ہے چراغ
نور نبی کا ظہور تیرے پاک تن میں ہے
وحدت کے باغ کا تو عجب ایک پہول ہے
مانند تیرے گل نہیں باغ وچمن مین ہے
کس طرح تجہہ کو دیکھوں یہی فکر ہے مجھے
ہے زر نہ میرے پاس نہ طاقت بدن میں ہے
جو خاکپائے خادم مہدی ہے بالیقین
اس کا بھی ذکر ہوتا ہر اک انجمن مین ہے

عریضہ نیاز
سید رسول بخش احمدی۔ المتخلص خاکپا۔ مدرس مدرسہ کیرنگ
ضلع پوری (اوڑیسہ)

دُعا مدد۔ برادرم محمد اکرم صاحب از جانگیریان اپنے لڑکے غلام احمد کے واسطے صحت کے لئے دعا کی درخواست احباب احمدیہ کی خدمت مین کرتے ہین۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے ملسکتی ہین

نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب جو بعد تصحیح دوبارہ امرتسر مین طبع ہوئی ہے۔ آریوں کے رد مین قیمتہ

تفسیر سورہ جمعہ مصنفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب ۴

ڈائری

القول الطیّب

فرمایا۔ میرے ساتھ عادت اللہ یہ ہے کہ جب میں کسی امر کے واسطے توجہ کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں تو اگر وہ توجہ اپنے کمال کو پہنچ جائے اور دُعا اپنے انتہائی نقطے کو حاصل کرے۔ تب ضرور اس کے متعلق کچھ اطلاع دیجاتی ہے۔ اس مین شک نہین کہ جب انسان خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہے تو اکثر خدا تعالیٰ اپنے بندکی دُعا قبول کرتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ خدا تعالےٰ اپنی بات منواتا ہے۔ دو دوستوں کی آپس مین دوستی کے قائم رہنے کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ کبھی اس نے اُس کی بات مان لی اور کبھی اُس نے اِس کی بات مان لی ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہمیشہ ایک ہی دوسرے کی بات مانتا رہے اور وہ اپنی بات کبھی نہ منوائے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ ہمیشہ اس کی دعا قبول ہوتی رہے اور اسی کی خواہش پوری ہوتی رہے۔ وہ بڑی غلطی کرتا ہے۔ اللہ تعم نے اپنی حکمت کاملہ سے قرآن شریف میں دو آتین نازل فرمائی ہیں۔ ایک میں فرمایا ہے۔ **ادعونی استجب لکم** ۔ تم دعا مانگو۔ مین تمہیں جواب دوں گا دوسری آیت مین فرمایا ہے۔ **ولنبلونکم بشئٍ من الخوف والجوع** ۔ الخ۔ یعنی ضرور ہے تمہیں قسما قسم کے ابتلا پڑیں اور امتحان آئیں اور آزمائشین کی جاوین تاکہ تم انعام حاصل کرنیکے مستحق ٹھہرو۔ خدا تعم اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ استقامت اختیار کرتے ہین خدا ان کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ دعا کے بعد کامیابی اپنی خواہش کے مطابق ہو یا مصلحت آلٰہی کوئی دوسری صورت پیدا کردے ہر حال میں دعا کا جواب ضرور خدا تعالےٰ کی طرف سے مل جاتا ہے۔ ہمنے کبھی نہین دیکھا کہ دعا کے واسطے اس کی حد تک جو ضروری ہے تضرع کی جاوے اور پھر جواب نہ ملے۔

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوف آلٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہین سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو اور اس کو یقین ہو کہ اگر فلاں کام مین کروں گا تو یہ تلوار میرے سر مین لگے گی پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے۔ اس کو یقین ہے کہ وہ تلوار اس کو دُکھ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گہر کر جائے۔ تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔ خدا تعالےٰ کی یہ سنت نہین کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے جب ۴۔ اپریل کا زلزلہ آیا۔ تو ہمارے عزیز محمد اسماعیل میڈیکل کالج مین پڑہتے تھے وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے کالج میں ایک لڑکا دہریہ تہا۔ جب زلزلہ آیا۔ تو وہ بھی رام رام پکارنے لگا۔ لیکن جب زلزلہ گذر گیا اور ہوش ٹھکانے لگے۔ تو پھر کہنے لگا۔ کہ مجہ سے غلطی ہوئی ہے کہ میں نے رام رام کہا۔ خدا تعالےٰ کے اقتداری نشانات اس کی ہستی کا ثبوت دے دیتے ہین۔ خدا تعالےٰ نے ہم کو خبر دی ہے کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ دن دنیا کے واسطے ایک غیر معمولی دن ہوگا جس سے لوگ جان لیں گے۔ کہ خدا موجود ہے۔ لوگ شیطانی خیالات مین ایسے بڑہے ہوئے ہیں کہ ایک قدم پیچھے نہیں ہٹانا چاہتے مگر خدا تعالےٰ جب چاہتا ہے تو وہ ایسی ہیبت ڈالدیتا ہے کہ لوگ تمام بدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جب تک خدا کسی کو نہ کھینچے وہ کس طرح کھینچا جاسکتا ہے ہمارا بھروسہ تو صرف خدا پر ہے وہ قوم جو ہم کو کافر کہتی ہے۔ اس سے ہم امید ہی کیا کر سکتے ہین۔ خدا ہی سچا بادشاہ اور سچا حکمران ہے جب تک کہ آسمان پر کچھ نہین ہوتا زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا۔

فرمایا۔ طبیب کے واسطے بہی مناسب ہے۔ کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے۔ کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ مین ہے خدا تعم نے اس کو حرام نہین کیا کہ تم حیلہ کرو اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے۔ لیکن یاد رکہو کہ مؤثر حقیقی خدا تعم ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کیوقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے اور اس طرح دعا کرنیوالا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتلا دیتا ہے یہ اس کا فضل ہے۔

یکم اگست ۱۹۰۶ء۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب جن کی بیوی کل شام کو فوت ہو چکی ہے۔ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حافظ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آپ پر اپنی بیوی کے مرنے کا بہت صدمہ ہوا ہے۔ اب آپ صبر کریں تاکہ آپ کے واسطے ثواب ہو۔ آپ نے اپنی بیوی کی خدمت بہت کی ہے باوجود اس معذوری کے کہ آپ نابینا ہیں آپ نے خدمت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے۔ مرنا تو سب کے واسطے مقدر ہے۔ آخر ایک نہ ایک دن سب کے ساتھ یہی حال ہونیوالا ہے مگر غربت کے ساتھ بے شر ہو کر مسکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں۔ ان کی پیشوائی کے واسطے گویا بہشت آگے آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے لعزر کے متعلق بیان کیا ہے

لعزر والا واقعہ ہم اس جگہ انجیل میں سے نقل کر دیتے ہیں اور وہ اس طرح سے ہے۔

،، ایک دولت مند تھا جو لال اور مہین کپڑے پہنتا اور روز روز شان و شوکت سے عیش کرتا تھا اور لعزر نام ایک غریب آدمی جو ناسوروں سے بھرا تھا۔ جسے اس کی ڈیوڑھی پر ڈال جاتے تھے اور وہ آرزو رکھتا تھا کہ ان ٹکڑوں سے جو دولتمند کی میز سے گرتے تھے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے آکے اس کے گھاؤ چاٹتے تھے اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مر گیا اور فرشتوں نے اسے لے جا کے ابرہام کی گود میں رکھا اور دولت مند بھی مؤا اور گاڑا گیا اس نے دوزخ کے درمیان عذاب میں ہو کے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور ابرہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو۔ اور اس نے پکار کے کہا کہ اے باپ ابرہام مجھ پر رحم کر اور لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی سے بھگو کے میری زبان ٹھنڈی کرے کیونکہ میں اس لو میں تڑپتا ہوں۔ تب ابرہام نے کہا کہ اے بیٹے یاد رکھ کہ تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا اور لعزر بری چیزیں۔ سو اب وہ تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے اور ان سب کے سوا ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا ٹھہرا گیا ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہارے پاس جایا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ وے لوگ جو وہاں ہیں۔ اس پار ہمارے پاس آسکتے تب اس نے کہا پس اے پیارے باپ تیری منت کرتا ہوں کہ تو اسے میرے باپ کے گھر بھیج۔ کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں۔ تاکہ ان پر گواہی دیوے۔ ایسا نہ ہو کہ وے بھی اس عذاب کی جگہ میں آویں۔ ابرہام نے اسے کہا کہ ان کے پاس موسےٰ اور انبیا ہیں چاہئے کہ وے ان کی سنیں۔ اس نے کہا نہیں اے باپ ابرہام پر اگر کوئی مردوں میں سے ان کے پاس جاوے وے توبہ کریں گے۔ اس نے اسے کہا کہ جب وے موسےٰ اور نبیوں کی نہ سنتے۔ تو اگر مردوں میں سے کوئی اٹھے۔ تو اس کی نہ مانیں گے۔

نماز میں دعا نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہئے کیوں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے۔ سورۃ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد مقررہ دعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں۔ لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں تاکہ حضور دل پیدا ہو جاوے۔ کیوں کہ جس نماز میں حضور دل نہیں وہ نماز نہیں آج کل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر دعا کی جاوے۔ نادان لوگ نماز کو تو ٹیکس جانتے ہیں اور دعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں نماز خود دعا ہے۔ دین و دنیا کے تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دعائیں مانگنی چاہئے۔ نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جا سکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح۔ سجدہ میں بعد تسبیح۔ التحیات کے بعد۔ کھڑے ہو کر رکوع کے بعد۔ بہت دعائیں کرو تاکہ مالا مال ہو جاؤ۔ چاہئے کہ دعا کے واسطے روح پانی کی طرح بہ جاوے۔ ایسی دعا دل کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ یہ دعا میسر آوے تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دعا میں کھڑا رہے گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔ دعا ایک علاج ہے۔ جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ غلط خیال ہے۔ ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

مرتد ڈاکٹر

اخویم مولانا مولوی مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ متکلف خدمت ہوں کہ براہ مہربانی چند سطور درج اخبار صداقت آثار فرما کر مشکور فرما دیں۔

۱۔ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد پندرہ یوم سے لبی کے شفاخانہ میں مامور ہے۔ لبی میں آتے ہی اس نے بڑا شور و شر برپا کیا لمبے لمبے لیکچر حضرت اقدس کی مخالفت میں بیان کرنے شروع کئے۔ لوگوں کو اپنے رسالے دکھلائے اور زبانی اپنے عقائد بیان کئے اور مسجد میں امامت کرانے لگے جس کا نتیجہ یہ سنا گیا کہ د۔

لوگوں نے تقریباً دس یوم کے بعد ڈاکٹر صاحب کو تنگ کیا بدین وجہ کہ آپ صریح طور پر رسالت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے باین طرز انکاری ہیں کہ بغیر رسالت آنحضرت کے نجات مل سکتی ہے۔ جس کا جواب ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ دیا کہ جب میں مرزا صاحب کی مخالفت میں تحریریں لکھ رہا تھا۔ مخالفت نے مجھے اس امر پر توجہ نہ کرنے دی اور یہ غلطی واقعی مجھ سے ہوئی میرا نجات کی نسبت یہ عقیدہ نہیں ہے۔ جو میں نے اپنے رسالہ جات میں شائع کیا ہے۔ عجیب عقائد ہیں جو نت نئے گھڑے جاتے ہیں۔

اب میں نجات کے بارے میں سابقہ تحریر کے برخلاف لکھ رہا ہوں ڈاکٹر صاحب کو چاہئے کہ وہ پورا زور لگا دیں اور جس طرح چاہیں مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کے برخلاف تحریریں لکھیں مگر وہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ تھوڑے دنوں میں انہیں سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور اب تو آنحضرت سے انکاری ہیں اگر اب بھی تفاسیر فروخت نہ ہوئیں تو بہتر ہے کہ خدا سے انکاری ہوں اگر سلسلہ الٰہی اور بانی سلسلہ کو کچھ بگاڑ نہیں سکتے عرض یہ کرتا ہوں ڈاکٹر صاحب کے ان عقائد پر کہ بوجہ نہ فروخت ہونے تفاسیر کے مرزا صاحب کے مخالف ہوئے اور مرزا صاحب کی مخالفت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور اب چند وجوہات سے اپنے عقیدہ نجات کو بھی بدلتے ہیں ناظرین غور فرما دیں کہ یہ لیاقت اور قابلیت اور دیانت ڈاکٹر صاحب میں موجود ہے۔ تس پر ملہم ہونے کا دعویٰ اور ڈاکٹر صاحب کے لمبے لمبے لیکچروں کا یہ اثر ہوا کہ چھوٹے سے قصبہ لبی میں سے جہاں حضرت اقدس کا ذکر اذکار بہت کم تھا وہاں بہت سے لوگ تحقیق کے درپے ہو گئے چنانچہ آج ہی ایک شخص برکت علی نامی محکمہ بندوبست نے حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا ہے ڈاکٹر صاحب کے ہم نہایت مشکور ہیں کہ ان کی اس تحریر سے سلسلہ حقہ کو بڑی تائید ہوئی ہے اور امید ہے کہ عنقریب بہت سی نیک روحیں پہلے سے حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہیں اب ڈاکٹر صاحب قیاس کریں کہ ان کا دعویٰ دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔ خاکسار قدرت اللہ سنوری۔

درس قرآن

سورۃ الفلق

اس سورہ شریف کی تفسیر سے پہلے اس امر کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورہ کے شان نزول میں بعض مفسروں نے یہ بیان کیا ہے کہ کسی یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا اور اس قسم کے جادوگروں کے شر سے محفوظ رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی۔

اس واقعہ کو اگر احادیث میں دیکھا جائے اول تو اس حدیث کا راوی صرف ایک شخص ہے یعنی ہشام حالانکہ اتنے بڑے واقعہ کے واسطے ضروری تھا کہ کوئی اور صاحب بھی اس کا ذکر کرتے۔ دوم اگر یہ واقعہ صحیح بھی ہو تو اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت پر اس جادو کا کچھ اثر ہو گیا تھا۔ یا آنحضرت نے ان جادو کرنیوالے لوگوں کا کچھ بگاڑا کیا تھا یا ان کو گرفتار کیا تھا۔

ہاں اسمیں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں اس قسم کے آدمی ہوا کرتے ہیں جن کا یہ پیشہ ہوا کرتا ہے کہ وہ لوگوں پر جادو کیا کریں۔ اور یہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو خفیہ سازشوں اور شرارتوں کے ذریعہ سے لوگوں کو سزا دیتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص ان کے پاس آیا ہے اور وہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔ اسواسطے ان کے پاس اپنی یہ خواہش لاتا ہے کہ میرا دشمن مرجائے یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہوجائے یا مجنون ہوجائے۔ تو وہ اس شخص کو ویسے ہی کوئی تعویذ سا بنا دیں گے یا کوئی تاگہ گرہیں ڈال کر دیدینگے اور کہدیں گے کہ یہ کسی طرح اپنے دشمن کو کھلاؤ یا اسکے گھر ڈالدو یا اور کوئی بات اس قسم کی بتلاویں گے۔ لیکن دراصل یہ صرف ایک ظاہری بات اس شخص کو دھوکھا دینے والی ہوگی اور خفیہ طور پر وہ اس کے دشمن کو کسی دوائی کے ذریعہ سے بیمار کرنے یا مجنون کرنے یا ہلاک کرنے پر کمر باندھیں گے اور کسی نہ کسی حیلہ سے اس کام کو پورا کرکے اپنے جادوگر ہونے کا لوگوں کو یقین دلائیں گے۔

دوسرے قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو توجہ کے ذریعہ سے اس معاملہ میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دوسروں کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ بھی ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہے ہیں اور آجکل اس گروہ کی ایک بڑی جماعت امریکہ میں موجود ہے۔ ان کا مطلب بھی سوائے شرارت کے اور کچھ نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے پیشہ کو مخفی رکھتے ہیں ورنہ گورنمنٹ ایسے لوگوں کو ہر جگہ گرفتار کرکے سزا دیتی ہے ایسے لوگوں کی شرارتوں سے بچنے کے واسطے انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ ہوشیار رہے اور ہوشیاری کا سب سے عمدہ اور اعلیٰ طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں انکی شرارت سے پناہ مانگی جائے۔

اس سورہ شریف سے پہلے سورۂ اخلاص ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کی توحید کا تذکرہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ان دو سورتوں میں اس فیضان کا تذکرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے انسان پر وارد ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر نہ ہونے کی ایک ظاہر دلیل یہ ہے کہ آنحضرت کو مسحور کہنا تو قرآن شریف میں کفار کا قول کہا ہے جو کہ جھوٹا قول ہے اور نیز خدا تعالیٰ کا کلام ہے واللہ یعصمک من الناس پھر کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی یہودی کا جادو آنحضرت پر چل جاتا۔

اسجگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ بیماری کے وقت بیمار کے حق میں دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا استفاذ کرنا طریق سنت ہے۔ دوا کرنا بھی ضروری ہے مگر اس کے ساتھ دعا بھی چاہیئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ قال ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا من الاوجاع کلھا والحمی ھذا الدعاء بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار و شر حر النار۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ تمام دردوں اور بخار کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو کریم ہے خدا عظیم کی پناہ مانگتا ہوں ہر رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

اسطرح خدا تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگنے کی دعائیں بہت سی احادیث میں وارد ہیں جنمیں سے بعض مع ترجمہ اس جگہ نقل کیجاتی ہیں۔

اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ
پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت کی ہر چیز کی برائی سے
مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ سَبْعًا بِسْمِ اللّٰہِ
جو پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں میں سات بار کہے اللہ کے نام کے
اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ
منتر پڑھتا ہوں کہ تجھ پر ہر چیز سے جو ایذا دے تجھکو بدی سے
کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ
ہر جان کے اور آنکھ سے حسد کرنیوالے کی اور شفا دے تجھکو
بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ
اللہ کے نام سے منتر پڑھتا ہوں تجھپر پناہ میں دیتا ہوں میں تم دونکو
التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ
اللہ کے کلموں کی جو پوری ہیں بدی سے ہر شیطان اور جانور ایذا دینے
کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ
والے کی اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کی سے مانگتا ہوں اللہ عظمت
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ + بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ
والے سے جو صاحب ہے عرش بڑے کا کہ شفا دے تجھکو۔ ساتھ نام اللہ تعالیٰ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ
والے کی پناہ چاہتا ہوں اللہ کی جو عظمت والا ہے بدی سے ہر رگ جوش
وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ + رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ
مارنیوالی کے اور بدی کے دوزخ کی گرمی کے۔ رب ہمارا اللہ ہے جو
فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ
آسمان میں ہے پاک ہے نام تیرا حکم ہے تیرا آسمان اور
وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ
زمین میں جسطرح ہے رحمت تیری آسمان میں پس کر رحمت
رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا
اپنی زمین میں بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور چوک
اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ
ہماری تو ہے صاحب پاکوں کا اتار رحمت اپنی رحمت میں سے
رَحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِکَ عَلٰی ھٰذَا
اور شفا اپنی شفا میں سے اس بیماری پر
الْوَجَعِ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ
اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ زخمی کرے تیرے
عَدُوًّا وَّیَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ اَللّٰھُمَّ
راہ میں دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کو اے اللہ
اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ
جلا تو مجھکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے واسطے اور مار مجھکو
اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ + اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
جسوقت ہو موت بہتر واسطے میرے۔ اے اللہ تیری پناہ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشَّقَاءِ
مانگتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے
وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
فیصلہ سے اور دشمنوں کی خوشی ہونے سے۔ اے اللہ تحقیق میں پناہ چاہتا ہوں
مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ
سے اور ناتوانی اور سستی سے اور نامردی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ
وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ +

[illegible]

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ الفلق پارہ ۳۰ رکوع ۳۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝

کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ رب صبح کے اس چیز کے شر سے جو پیدا کیا ہے اور شر اندھیرا کرنے والے کے سے جبکہ چھپ جاوے

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

و شر پھونکنے والیوں کے سے گرہوں میں اور شر حسد کرنے والے کے سے جبکہ حسد کرے

بامحاورہ تفسیری ترجمہ اسطرح سے دعا مانگ میں اپنے اُس پروردگار کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں جو اندھیرے کو دور کرکے صبح کی روشنی پیدا کرتا ہے اس کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں اُن تمام چیزوں کی بدی سے جو پیدا ہوئی ہیں۔ اور اندھیرا کرنیوالے کی شرارت سے جبکہ وہ چھپ جاوے اور انکی شرارت سے جو گرہوں میں پھونکیں دیکر مخلوق الٰہی کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد پر کمر باندھے۔

یہ سورہ شریف مدنی ہے یعنی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔ اسمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد پانچ آیتیں ہیں اور تیئیس ۲۳ کلمے ہیں اور تہتر ۷۳ حروف ہیں۔

فلق۔ اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ پھٹ کر پیدا ہو۔ جیسا کہ دانہ جو کہ زمین میں بویا جاتا ہے اور جب اس کو نمی پہنچتی ہے تو وہ پھٹ جاتا ہے اور اسمیں سے ایک بڑا درخت پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی فلق صبح کو بھی کہتے ہیں کہ رات کی تاریکی پھٹ جاتی ہے اور اسمیں سے صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ زجاج کا قول ہے الفلق الصبح۔ لان اللیل ینفلق عنہ الصبح ویفرق۔ فعل بمعنے مفعول۔ فلق صبح کو کہتے ہیں کیونکہ رات سے صبح نکلتی ہے اور جدا ہوتی ہے۔ اسجگہ فعل مفعول کے معنوں میں آیا ہے۔ اسکی مثال ہے ھو ابین من فلق الصبح۔ ایسا ہی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی صفات میں بیان ہوا ہے کہ وہ فالق الاصباح ہے رات کے وقت جب تمام دنیا پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو بادشاہ اور سپاہی امیر اور غریب سب برابر ہو جاتے ہیں۔ تاریکی میں شناخت نہیں ہو سکتی کہ دشمن کون ہے اور دوست کون ہے کونسی چیز مفید ہے اور کونسی چیز ضرر دینے والی ہے لیکن جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے تو انسان سمجھ سکتا ہے کہ کس چیز سے مجھے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور اس سے نقصان کا احتمال ہو سکتا ہے گویا اسمیں انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار اگرچہ ہم اپنی نادانی اور بے علمی اور گناہگاری کے سبب ایک ظلمت اور تاریکی در تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن تیری وہ ذات ہے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دیتی ہے اور روشنی اور نور پیدا کرکے دکھ دینے والی چیزوں سے انسان کو بچانے والا تو ہی ہے پس تو ہی ہم پر رحم فرما کیونکہ تیرے حضور میں ہم تمام تاریکیوں کے شر سے پناہ گزین ہوتے ہیں

قال العراب فی لغات القرآن۔ الفلق شق الشئ اذا بانت بعضہ عن بعض یقال فلقتہ فانفلق۔ قال تعالیٰ فالق الاصباح وقال فالق الحب والنوی وقال فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق وقولہ تعالیٰ قل اعوذ برب الفلق الفلق بالتحریک قیل ھو ضوء الصبح وانارتہ والمعنی قل یا محمد اطلب العصمۃ وامتنع برب الصبح وخالقہ ومدبرہ ومطلعہ متی شاء علی ما یراہ من الصلاح فیہ ویقال ھو الخلق کلہ لانھم ینفلقون بالخروج من اصلاب الآباء وارحام الامہات کما ینفلق الحب من النبات ویقال الفلق ما ینفلق عن الشئ وھو یعم جمیع الممکنات لانہ جل شانہ فلق ظلمۃ عدمہا بنور ایجادھا

ترجمہ۔ فلق کسی شے کے پھٹنے کو یا بعض سے بعض کو جدا کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ عربی میں کہتے ہیں فلقتہ فانفلق یعنے اسے پھاڑا پس وہ پھٹ گیا۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الاصباح یعنے صبح کا پھاڑنیوالا ظاہر کرنیوالا نمودار کرنیوالا اور ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الحب والنوی دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والا اور اُن سے درخت بنانیوالا اور ایسا ہی قرآن شریف میں آیا ہے فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق۔ پس ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنی جماعت کو دریا میں سے چل پس وہ دریا پھٹ گیا اور جماعت کے واسطے راستہ ہو گیا اور لشکر صاف نکل گیا۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق کہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ پروردگار فلق کے اس جگہ لفظ فلق حرف لؔ کی زبر کے ساتھ ہے اور اس کے معنے ہیں صبح کی روشنی اور اس کا چمکنا اور

اس کے یہ معنے ہیں کہ اسے مخاطب حفاظت طلب کر اور پناہ مانگ اس رب کے حضور میں جو صبح کا رب اور خالق اور مدبر ہے اور اس کے چڑھانیوالا ہے جب چاہے اور جس کے لئے اسمیں صلاحیت دیکھے۔ اور بعض کا قول ہے کہ اسجگہ فلق سے مراد تمام مخلوقات سے ہے کیونکہ وہ سب کا سب مذکر کے اصلاب سے اور مونث کے ارحام سے نکلے ہیں۔ ایسا ہی دانہ پھٹتا ہے تو اس سے سبزی نکلتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فلق وہ ہے جو کسی شئے سے پھٹ کر جدا ہوتی ہے اور یہ عام ہے تمام مخلوقات پر کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے عدم کی ظلمت کو پھاڑ کر اس کو وجود کی روشنی میں لاتا ہے۔

اور فلق کے ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو ذات صفحہ عالم سے ان ظلمات اور تاریکیوں کو محو کرنے اور مٹا دینے پر تمام قدرت رکھتی ہے اسے یہ بھی طاقت اور قدرت ہے کہ جو شخص عاجزی کے ساتھ اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے پناہ جو ہوتا ہے وہ اس کے تمام خوف اور دہشت کو دور کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں صبح کا طلوع ہونا آغاز فرحت و سرور کی مثال ہے کہ جسطرح آدمی تمام رات طلوع فجر کا انتظار کرتا ہے اسیطرح خائف و عائذ نجاح و فلاح کے طلوع صبح کا انتظار کرتے ہیں۔ بہر تقدیر خدا تعالیٰ کے حضور پناہ مانگنی چاہئے تمام مخلوق کی برائی سے۔ موذی آدمی جن درندے وحشی جانور سانپ بچھو وغیرہ سے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب اس سورہ شریف کے عجائب فوائد میں بیان کرتے ہیں کہ ایکدفعہ لاہور میں ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیں کچھ کام ہے۔ چنانچہ وہ مجھے مسجد چینیاں میں لے گیا اور مسجد میں داخل ہونے سے پہلے بیان کیا کہ چند لوگ جمع ہیں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ جب میں مسجد کے اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ایک غیر معمولی مجمع ہے اور مباحثہ کے واسطے اکھاڑا لگایا گیا ہے۔ قبل ازیں مجھے ہرگز خبر نہ تھی کہ اس کام کے واسطے میں اسجگہ لایا گیا ہوں۔ میں نے ہنوز نماز پڑھی نہ تھی میں نے ان لوگوں کو کہا کہ یہ گفتگو کا موقع ہے معلوم نہیں کہ اسمیں کتنی دیر ہو جائے آپ لوگ نماز پڑھ چکے ہو اور میں نے ہنوز پڑھنی ہے۔ اسواسطے بہتر ہے کہ میں پہلے نماز پڑھ لوں۔ اس سے میرا یہ منشا تھا کہ میں پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کر لوں اور پھر ان کے ساتھ گفتگو کروں۔ کیونکہ بغیر امداد الٰہی کچھ کام نہیں بن سکتا۔ چنانچہ وضو کر کے میں نماز میں کھڑا ہوا اور یہی سورہ فلق پڑھنی شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزی سے دعا کی کہ اے خداوند کریم تو رب الفلق ہے ایک رائی کے دانے کو جو ناکارہ سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے اور بیکار جانا جاتا ہے اور کوئی اسکی طرف توجہ نہیں کرتا اگر تو چاہتا ہے تو وہی دانہ ایک بڑا درخت بن جاتا ہے اور اسکی شاخیں زمین پر پھیلتی ہیں اور ہزاروں لوگ اس کے سائے کے تلے آرام کر سکتے ہیں۔ اے خدا اگر میں ناکارہ گٹھلی کیطرح ہوں تو تو رب الفلق ہے۔ تو مجھ پر رحم فرما۔ اور میری پرورش کر۔ غرض اسیطرح بہت دعا کر کے اور نماز کو ختم کر کے میں ان لوگوں میں آ بیٹھا۔ تب خدا تعالیٰ کے عجائب کاموں کا اظہار اسطرح سے ہوا کہ وہ شخص جو میرے ساتھ مباحثہ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس نے بجائے اس کے کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کسی مسئلہ کا ذکر شروع کرتا ایک اور حدیث جو ان معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی تھی پیش کر دی اور کہا کہ آپ اس کا مطلب مجھے سمجھا دیں میں نے ان تمام لوگوں کو جو جمع تھے سنا دیا کہ دیکھو یہ حدیث حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی اور یہ ایک علیحدہ بات ہے جو اس شخص نے پوچھی ہے۔ اس شخص نے بھی کہدیا کہ ہاں یہ جدا امر ہے۔ مباحثہ بعد میں دیکھا جائیگا سردست میں اس حدیث کا مطلب مولویصاحب سے سمجھ لوں۔ سامعین اسپر برانگیختہ ہوئے اور اس شخص پر خفا ہو کر چلدیئے۔ اور اسطرح خدا تعالیٰ نے ہمکو ان کے شر انگیز منصوبہ سے محفوظ رکھا۔

کعب احبار فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ایک لق و دق جنگل ہے اسکا نام فلق ہے جب وہ کھولا جاتا ہے تو سارے دوزخی اسکی شدت گرمی کیوجہ سے چیخنے لگتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ دوزخ کی تہ میں ایک کنواں ہے جسے فلق کہتے ہیں۔ اسپر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جب وہ اٹھا دیا جاتا ہے تو اسمیں سے ایک ایسی سخت آگ نکلتی ہے جس سے خود جہنم چیختی ہے علاوہ اس کے اور بھی بہت سے اقوال ہیں مگر سب سے صحیح تر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فلق صبح کو کہتے ہیں یا دانہ اور گٹھلی کے پھوٹنے اور اگنے کا نام ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب کنوئیں میں ڈالے گئے تھے۔ تو آپ کے گھٹنے میں سخت درد ہوا (شاید گرنے کے سبب چوٹ لگی ہو) ایسا سخت درد ہوا کہ تمام رات جاگتے ہوئے گذری۔ یہانتک کہ طلوع صبح کا وقت ہو گیا۔ تب ایک فرشتہ نازل ہوا جس نے آپ کو تسلی دی اور کہا کہ خدا تعالیٰ سے دعا مانگو وہ اس درد کو دور کر دیگا۔ حضرت یوسف نے اس فرشتے کو کہا کہ تو دعا کر میں آمین کہونگا۔ چنانچہ اس فرشتے نے دعا کی اور حضرت یوسف نے آمین کی۔ تب خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور وہ درد تھم گیا اور ان کو آرام ہو گیا۔ تب حضرت یوسف نے دعا کی۔ کہ اسوقت جسقدر بیمار ہیں اور مصیبت میں ہیں ان سب کو آرام دیا جاوے فرشتے نے اس دعا پر بھی آمین کی اور کہتے ہیں یہی سبب ہے کہ صبح کے وقت ہر بیمار کو تھوڑا بہت افاقہ ہو جاتا ہے وہ دعا حضرت یوسف کی مفصلہ ذیل الفاظ میں تھی۔

یا عدتی فی شدتی و یا مونسی فی وحشتی
اے میرے ہتھیار میرے مصائب میں اور اے میرے مونس میری وحشت میں
و یا راحم غربتی و یا کاشف کربتی
اور اے رحم کرنیوالے میری غربت پر۔ اور اے میری گھبراہٹ کے دور کرنیوالے۔
و یا مجیب دعوتی و یا الٰہی و الٰہ آبائی
اور میرے دعا کے قبول کرنیوالے۔ اور اے میرے معبود اور میرے باپ داووں کے معبود
ابراہیم و اسحٰق و یعقوب۔ ارحم صغر سنی
اے ابراہیم اسحٰق اور یعقوب کے معبود میری چھوٹی عمر پر رحم فرما
و ضعف رکنی و قلۃ حیلتی یا حی یا قیوم
اور میرے ضعف رکن پر رحم فرما۔ اور میرے حیلہ کے کم ہونے پر رحم کر۔ اے حی۔ اے قیوم
یا ذوالجلال والاکرام
اے صاحب جلال اور اکرام

من شر ما خلق۔ جو کچھ خدا نے پیدا کیا۔ اس کے شر سے۔ یعنی تمام پیدائش الٰہی میں جو اشیاء انسان کے واسطے مضر اور خراب اور تکلیف دہ ہیں ان سب سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ چاہتا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ شر ما خلق سے مراد شیطان ہے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی شئے انسان کے واسطے موجب شر اور دکھ اور تکلیف نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ شر ما خلق سے مراد جہنم ہے گویا کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور جہنم سے پناہ چاہتا ہے۔ بہر حال اسمیں تمام موذی اور دکھ دینے والے اور خدا سے دور رکھنے والے اشیاء سے خدا کے حضور پناہ مانگی گئی ہے خواہ وہ شیطان ہو یا جن یا موذی حیوان مثل بچھو سانپ شیر وغیرہ۔

غاسق۔ اندھیرا کرنیوالا۔ ہر ایک چیز جو تاریکی اور ظلمت پیدا کرے۔ غاسق رات کو کہتے ہیں اور غسق تاریکی کو کہتے ہیں کیونکہ رات تاریکی پیدا کرتی ہے۔ اسواسطے وہ غاسق ہے اور غسق برد کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ رات بہ نسبت دن کے ٹھنڈی ہوتی ہے۔ غاسق ثریا کو بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا گرنا عموماً وبا اور بیماریوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور لغت میں سورج کو بھی کہتے ہیں جبکہ غروب ہو جاوے اور چاند کو بھی کہتے ہیں۔

جبکہ اس کو گہن لگے۔ غاسق سانپ کو بھی کہتے ہیں جبکہ وہ کاٹ کہائے اور ہر ایک ناگہان آنیوالی چیز جو ضرر پہنچائے۔ یا بھیک مانگنے والا جبکہ وہ تنگ کرے تو اسکو بھی غاسق کہتے ہیں۔ غرض ہر ایک چیز جو انسان کو ظلمت روحانی یا جسمانی میں ڈالے اس کو غاسق کہتے ہیں۔ جب رات بہت تاریک ہو تو عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں **غسق اللیل** اور جب آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں تو کہتے ہیں **غسقت العین** اور جب زخم پیپ سے بھر جائے تو کہتے ہیں **غسقت الجراحۃ**

وقب کے معنے ہیں چھپ گیا۔ وقب کے اصلی معنے ہیں کسی شے میں داخل ہونا۔ ایسا کہ وہ نظر سے غائب ہو جاوے۔

حدیث شریف میں آیا ہے روی ابو سلمۃ عن عایشۃ انہ اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدھا واشار الی القمر وقال استعیذی باللہ من شر ھذا فانہ الغاسق اذا وقب

ابو سلمہ نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ کا ہاتھ پکڑا اور چاند کیطرف جبکہ وہ کسوف میں تھا اشارہ کرکے فرمایا کہ اسکی شر سے اللہ تعالیٰ کی حضور پناہ مانگ کہ یہ اندھیرا کرنیوالا ہے جبکہ چھپ جائے۔

النفثٰت فی العقد۔ گرہوں میں پھونکنے والیاں

النفثٰت النفخ مع ریق۔ نفث کے معنے ہیں پھونکنا جنمیں تھوک بھی ہو۔ گرہ میں پھونکنا جیسا کہ جادوگر لوگ تاگو نمیں گرہیں ڈال کر پھونکتے ہیں۔ اور لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ اس کا اثر ہوتا ہے۔ گرہ میں پھونکنا اور گرہ دینا یہ ایک محاورہ ہے۔ جس کے معنے ہیں کسی کام میں رکاوٹ ڈالنے کے واسطے کوشش کرنا جیسا کہ وہ لوگ جو جادوگری کا پیشہ رکھتے ہیں۔ اپنی جھوٹھی جادوگری میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے خفیہ تدابیر کرتے ہیں۔ ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ فلاں آدمی کو ہم نے جادو کے ذریعہ سے بیمار کر دیا ہے اور دراصل کسی خفیہ ذریعہ سے اس قسم کی دوائیاں اس شخص کو کھلا دیتے ہیں۔ جن سے وہ بیمار ہو جائے پس ایسے خفیہ شریر لوگوں کی شرارت سے بچا رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے

حاسد۔ حاسد وہ ہے جو یہ خواہش کرے کہ دوسرے کے پاس جو عمدہ شے ہے وہ اس کو مل جاوے۔ بسا اوقات اس حد میں اس شخص کو نقصان پہونچانے کی بھی خواہش اور کوشش کرتا ہے جس کو اس نعمت کا مالک دیکھتا ہے۔

لفظ حاسد کو اس جگہ نکرہ رکھا ہے معرفہ نہیں رکھا۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ حسد ہمیشہ برا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر نیکیوں کے حصول کے واسطے حسد کیا جائے تو وہ حسد محمود ہے۔

اس سورۃ میں انسان کے جسمانی فوائد کے واسطے دعا ہے اور اگلی سورۃ میں روحانی فوائد کی باتیں مندرج ہیں۔

یہ سورۃ بھی بجائے خود ایک جامع دعا ہے جنمیں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگی گئی ہے۔

(۱) تمام مخلوقات کے شر سے
(۲) تاریکی کرنیوالی اشیاء کے شر سے
(۳) مخالفانہ مخفی تدابیر کرنے والوں کے شر سے
(۴) حاسد کے شر سے

فقرہ اول میں دراصل سب شامل ہیں۔ اور فقرہ دوم و سوم و چہارم اسکی تشریح ہیں۔ یعنی وہ تمام چیزیں جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں ان میں جو امر اس قسم کا ہے کہ کسی انسان کے واسطے موجب تکلیف اور دکھ اور ضرر ہو سکتا ہے ان سب سے خدا تعالیٰ ہم کو بچائے اور محفوظ رکھے۔

دنیا میں جسقدر مفاسد پیدا ہوتے ہیں وہ یا تو بسبب تاریکی اور ظلمت کے پھیل جانے کے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دنیا میں ایک تاریکی پھیلی ہوئی تھی لوگ روحانیت کی باتوں سے بے خبر تھے۔ نصاریٰ مریم اور یسوع اور حواریوں کے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ایرانی آتش پرستی میں مصروف تھے کئی کروڑ دیوی دیوتاؤں کے آگے پیشانی رگڑنے میں مصروف ہو رہے تھے تب آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور دنیا میں چمکا اور مخلوق الٰہی کے واسطے موجب ہدایت کا ہوا۔ سو یا تو مفاسد خود تاریکی کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اور یا مخالف دشمن لوگ شرارت کے ساتھ تاریکی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور فاسد لوگ از روئے حسد کے فساد مچا کر اصلیت کو چھپانا چاہتے ہیں۔ یہی حال ہر زمانہ میں اور ہر نبی اور مامور کے وقت ہوتا ہے۔ آجکل بھی زمانہ میں ایک بڑی تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور تمام قومیں اصلیت کو چھوڑ کر گمراہی کیطرف جا رہی ہیں اسواسطے ضرورت کے موافق خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں بھی ایک نور پیدا کیا ہے جو تمام ظلمات کو دور کر دیتا ہے۔ اور مخلوق کو ہدایت کے راہ پر لاتا ہے۔ اس کے مخالف چاہتے ہیں کہ حق پر پردہ ڈالدیں اور لوگوں کو ہدایت کے حصول سے محروم رکھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنی باتوں کو پورا کرے گا اور اپنے بندے کی صداقت کو روز روشن کیطرح نمایاں کرنا اسی خدائے قادر کا کام ہے جسکو کوئی روک نہیں سکتا

اس سورہ شریف میں جو قرآن شریف کی آخری سورتوں میں سے ہے اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک بڑا فتنہ ہوگا ایک بہت بڑا شر اٹھے گا۔ اور وہ ایسے وقت میں ہوگا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ زمانہ میں سے تاریکی کو دور کرنے کے واسطے ایک صبح کو نمودار کرے گا کیونکہ وہ رب الفلق ہے اور رات کے بعد دن کو لاتا ہے۔ اور تاریکی کے بعد نور پیدا کرتا ہے۔ اس شر سے بچنے کے واسطے تمام مسلمانوں کو ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ وہ بڑا بھاری شر ہے۔ اس شر کا پیدا کرنے والا خفیہ کارروائیاں بہت کرے گا اور چھپ چھپ کر اپنی سازشیں دین حق کے برخلاف نہایت جد و جہد کے ساتھ کرے گا۔

چنانچہ ظاہر ہے کہ جسقدر خفیہ کارروائیاں مشن کا دجال اسلام کے برخلاف کرتا ہے۔ ایسی کارروائیاں پہلے کبھی کسی نے نہیں کیں۔ ایسے ایسے راہوں سے اسلام پر حملہ کرنے کے واسطے کوشش کیجاتی ہے کہ عوام تو سمجھ بھی نہیں سکتے کہ اس معاملہ میں کیا درپردہ شرارت ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے جس نے نمودار ہو کر ان تمام پردوں کو پھاڑ دیا ہے اور دجال کا دجل کھول کر لوگوں کو دکھا دیا ہے تاکہ مخلوق الٰہی اس کے شر سے بچی رہے اور اس کے پھندے میں نہ آئے۔

افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خدا تعالےٰ کے اس نور کو اپنی مونہہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ نور الٰہی ضرور غالب آئے گا اور اس کے مخالف سب نامراد اور ناکام مریں گے۔

(احمد بیگ)

تجلّی

۲

گذشتہ پرچے میں ہم رسالہ تجلی کے نام اور مقصد پر مفصل بحث کر چکے ہیں۔ اب اس پرچے میں اس کے بعض مضامین پر مختصر ریویو کیا جاتا ہے۔

سب سے اوّل اس امر کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ میں انجیل کے متعلق جو عقیدہ پادری صاحبان نے بیان فرمایا ہے وہ ان کی حالت کے جلد رو باصلاح ہونے کی طرف اچھی امید دلاتا ہے۔ اسلامی عقائد کے مطابق کہ انجیل حضرت مسیح پر نازل ہوئی تھی۔ عیسائیوں سے ہمیشہ مطالبہ کیا جاتا تھا کہ قرآن شریف میں جس انجیل کا ذکر ہے وہ پیش کرو تو عیسائی لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ یہی انجیل جو ہمارے پاس موجود ہے۔ یہی حضرت عیسےٰ کی انجیل ہے۔ اور اس پر ایمان لانا مسلمانوں کا فرض اہم ہے۔ اگرچہ اس بات کا ہمیشہ کافی جواب دیا جاتا تھا کہ اس انجیل پر تو خود لکھا ہے کہ متی مرقس اور لوقا کی انجیل تاہم عیسائی لوگ ہٹ دھرمی سے ہمیشہ یہی جواب دے دیا کرتے تھے کہ اس کے سوائے اور کوئی انجیل نہ تھی اور مسیح کی انجیل یہی ہے۔ لیکن اب اس رسالہ کے نمبر ۳ صفحہ ۱۱۱ میں نہایت صفائی کے ساتھ یہ لکھا گیا ہے کہ "**نہ تو خود مسیح نے کوئی لکھی ہوئی کتاب چھوڑی نہ رسولوں (یعنی حواریوں) نے کوئی ایسی بات لکھی۔** جو مسیحیوں کے درمیان وہی حیثیت رکھے۔ جو مثلاً یہودیوں کے درمیان توریت کو یا محمدیوں کے درمیان قرآن کو ہے۔ موجودہ اناجیل میں خواہ مسیح کے حالات یا اقوال کو اس طور پر قلمبند کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ مسیح کی زندگی کی کامل تاریخ یا اس کے اقوال کا کامل مجموعہ کہلانے کے لائق سمجھا جائے بلکہ ان کی طرز تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ **فقط مسیح کے ان اقوال یا حالات کا جو رسول اپنے وعظ و نصیحت میں بیان کیا کرتے تھے مجموعہ ہیں جو رسولوں کے ہمراہی یا سامعین بطور یادداشت کے لکھ لیا کرتے تھے۔**"

اس عبارت میں پادری صاحبان نے نہایت وضاحت کے ساتھ انجیل کی (ڈیفی نیشن) یعنی تعریف کر دی ہے اور صفائی کے ساتھ تبلا دیا ہے کہ موجودہ اناجیل نہ یسوع نے لکھی نہ لکھائی نہ اس کے زمانہ میں لکھی گئی نہ حواریوں نے لکھی نہ لکھائی۔ بلکہ یہ صرف ان یادداشتوں کا مجموعہ ہے جو حواریوں کے سامعین بطور نوٹس کے لکھ لیا کرتے تھے۔ اب خیال کرنا چاہیئے کہ ایسی کتاب کیا اس قابل ہے کہ اس کو کتب مقدسہ میں شامل کر لیا جاوے کجا ایک الہامی کلام جو نبی پر نازل ہوا اور نبی خود اس کو اپنے سامنے لکھائے اور یاد کرائے اور کجا نبی کے بعد تیسری پشت کے ایک رپورٹر کے نوٹس۔ پھر اس لکھنے والے کا ٹھیک پتہ نہیں کہ کون تھا۔ نیک تھا یا بد تھا۔ مخالفوں میں سے تھا یا موافقوں میں سے تھا ممکن ہے کہ کسی مخالف نے لکھی ہو جیسا کہ آج کل اخبار نویسوں کے رپورٹر ہر ایک وعظ اور لیکچر کے نوٹس اپنے اخبار کے واسطے لکھ لاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بجائے خود صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ بلکہ وہ موسےٰ کی شریعت کے ایک خادم تھے اور ان کا مشن اس سے بڑھ کر نہ تھا کہ ایک آنے والے عظیم الشان صاحب شریعت آخری نبی کی خوش خبری دیں اور بنی اسرائیل پر حجت تمام کر کے ان کے درمیان نبوت کا خاتمہ کر دیں اور وہ انجیل یعنی خوش خبری جو حضرت عیسےٰ لائے وہ یہی پیش گوئی کی خوش خبری تھی اس لحاظ سے یہ ضروری نہ تھا کہ ان پر کوئی کتاب نازل ہوتی اور دراصل ان پر کوئی کتاب نازل ہوئی بھی نہیں۔ لیکن ان کے اقوال جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں وہ بھی صرف اس صورت میں قابل اعتبار ٹھہر سکتے ہیں۔ جبکہ ان کے راوی قابل اعتبار اور ثقہ اور معروف آدمی ہوں برخلاف اس کے اناجیل کے مصنفین کا اول تو پتہ ہی نہیں کہ وہ بزرگ کون تھے کہاں کے رہنے والے تھے۔ کس قماش کے آدمی تھے (بعض محققین یورپ کے نزدیک تو ان کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ یہ سب فرضی اور جعلی قصے ہیں جن کی کوئی بنیاد ہی نہیں)۔ لیکن بعض محققین کی یہ رائے ہے کہ متی مرقس وغیرہ لوگ تو گذرے ہیں لیکن انہوں نے کوئی ایسا قصہ نہیں لکھا جو ان اناجیل میں موجود ہے بلکہ ان قصوں کے لکھنے والے اور لوگ تھے اور خواہ مخواہ یہ قصے ان کے نام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں غرض یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ عیسائی صاحبان نے بالآخر یہ بات مان لی ہے۔ کہ موجودہ اناجیل دراصل انجیلیں نہیں ہیں بلکہ سنے سنائے قصے ہیں جو مسیح سے بہت زمانہ بعد ایسے لوگوں نے لکھے تھے جو حواریوں کے وعظوں کے سامعین تھے اور بس۔

جیسا کہ ضروری تھا اس رسالہ کا ایک حصہ ہمیشہ ایک فسانے پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ ایک جھوٹا قصہ ہے یہ قصہ متواتر ہر رسالہ میں درج ہوا کرتا ہے اور رسالہ کے چند ورق ہر ماہ اس قصے سے پر ہوتے ہیں۔ اس کو میں نے ضروری اس واسطے کہا ہے کہ عیسائی تعلیم کو جھوٹے قصوں اور افسانوں کے ساتھ اس قدر تعلق اور دل چسپی ہے۔ کہ عیسائی لٹریچر کا یہ جزو اعظم ہے۔ یورپ امریکہ میں ہزاروں بزرگ عیسائی ایسے ہیں جن کا پیشہ یہی ہے کہ وہ رات دن جھوٹے قصے لکھا کریں اور ان کی فروخت سے اپنا پیٹ بھرا کریں اس کی بناء خود اناجیل سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے میرا مطلب یہ نہیں کہ انجیل ایک جھوٹا قصہ ہے گو بعض محققین کی یہ بھی رائے کہ موجودہ انجیل صرف جھوٹے قصے یا ناول تھے۔ کسی بیوقوف نے ان کو مذہبی کتاب سمجھ کر ان پر اپنے مذہب کی بنیاد ڈال لی۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو۔ کم از کم اس امر میں کسی کو انکار نہیں اور خود عیسائی لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ تیسری صدی میں کوڑیوں ایسی انجیلیں موجود تھیں جن میں سے موجودہ اناجیل کو بطور قرعہ اندازی کے چھانٹ لیا گیا تھا اور اس قرعہ اندازی کا طریقہ بعض لوگ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ تمام انجیلوں کو ایک میز پر رکھ کر ایک بشپ صاحب نے ان انجیلوں کو زور سے ایک لکڑی ماری جو کتابیں میز کے نیچے جا پڑیں وہ جعلی اور جھوٹی سمجھی گئیں اور جو میز کے اوپر رہ گئیں وہ سچی اور اصلی خیال کی گئیں۔

بہرحال اس میں شک نہیں کہ ابتدا زمانہ میں بہت سی اناجیل اس قسم کی لکھی گئی تھیں جو کہ جھوٹی اور جعلی تھیں اور اس لحاظ سے جھوٹے قصوں اور فسانوں کی ابتدا عیسائی دین میں

خود انا جیل سے ہی شروع ہوئی تھی اور وہ طریق آج تک ایسا مقدس اور پاک خیال کیا جاتا ہے کہ بہتیرے ریش دار اور بے ریش پادری جو سچائی کے بڑے مدعی ہوتے ہیں۔ دین عیسوی کے پھیلانے کی خاطر ایک جھوٹا قصہ اور افسانہ لکھدینا ایک ثواب عظیم خیال کرتے ہیں۔

غالباً اسی لحاظ سے اس رسالہ میں ایک افسانہ کا ہمیشہ لکھا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک رسالہ میں اس کا ایک حصہ ضروری درج ہوتا ہے۔

چراغدین اس رسالہ کی تازہ خصوصیات میں سے یہ ہے کہ چراغدین ساکن جموں جس کو عیسائی صاحبان مولوی چراغدین صاحب کرکے لکھا کرتے ہیں اور جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق طاعون سے مرگیا تھا اس کی یادگار قائم کرنے کے واسطے اس رسالہ میں چند ورق خاص کئے گئے ہیں۔ ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ ایک مسلمان کے ساتھ عیسائیوں کو ایسی دلچسپی کس طرح سے پیدا ہوگئی کہ اس کی یادگاریں مذہبی رسالہ میں قائم ہونے لگیں۔ سو واضح ہو کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ چراغدین دراصل پوشیدہ عیسائی تھا اور اس کے عقائد اور میل ملاقات اور محبت کے تعلقات سب عیسائیوں کے ساتھ تھے۔ اور اس میں مسلمانوں والی کوئی بات نہ تھی۔ سوائے اس کے مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے سبب اور مدت العمر ان کے درمیان رہنے کے سبب وہ بظاہر اسلامی لوگ میں سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس کا تعلق دلی دراصل مسلمانوں کے ساتھ کچھ نہ تھا۔

علاوہ ازیں بڑا سبب اس امر کا کہ عیسائیوں نے اس کی یادگار قائم کی ہے یہ ہے کہ اس کا دعوے مسیح ہونے کا تھا۔ اور اپنے اس دعوے میں اس کو ویسی ہی ناکامی ہوئی جیسی کہ یسوع کو اپنے دعوے میں ناکامی ہوئی تھی۔ جس طرح یسوع بغیر اس کے کہ کسی معاملہ میں بھی اس کو فتح حاصل ہوئی۔ ہر طرف سے ذلت اور نامرادی کا منہ دیکھ کر بقول یہود و نصاریٰ صلیب پر مارا گیا اور لعنتی موت مارا۔ اسی طرح چراغدین بھی مسیح ہونے کا دعوے کرکے اور بغیر اس کے کہ کوئی کام ایسا کر دکھاتا جس سے اس کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ایک بیکسی کی حالت میں ناکامی اور نامرادی کے ساتھ۔ اپنے دو بیٹوں کو طاعون سے مرتا دیکھ کر چند روز میں خود بھی طعمہ طاعون ہوگیا اور اس کے تمام دعاوی خاک میں مل گئے جیسے کہ عیسائیوں کو بہ سبب شامت اعمال ہمیشہ ایسے ہی مسیح اور نبی ملتے آئے ہیں جو بالآخر ناکام رہیں اور اپنے مخالفوں کے ہاتھوں ذلیل اور رسوا ہوکر ناکام مرجاویں۔ اس واسطے انہوں نے اس مسیح کو بھی بڑی خوشی کے ساتھ اپنے بزرگوں میں شامل کیا اور اپنے رسالہ میں اس کی یادگار قائم کردی۔ اس لحاظ سے ہم عیسائیوں کی دانائی کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں یادگار کے واسطے یسوع کا ٹھیک نمونہ قائم کردیا ہے

بالآخر ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ رسالہ ہر طرح سے مذہبی دنیا میں ایک دلچسپ رسالہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے عیسائی دین کی حقیقت پر روشنی پڑتی رہے گی اور اصل حالت کھلتی رہیگی۔ اور اگر مناسب دیکھا گیا تو ہم بھی انشاء اللہ اس کی خدمت گاہے گاہے کرتے رہیں گے۔

رسید زر

۲۴ - جولائی ۱۹۰۶ء	۱۱۲۴	حکیم مقصود علی صاحب	ع۳ ۱۲/
۲۵	"	منشی رستم علی صاحب	سے/
۲۵	"	میاں غلام احمد صاحب	ع۳ ۱۲/
۲۵	"	سید محمد حکیم صاحب	عہ
۲۵	۱۱۵۹	راجہ خان صاحب	ع۳ ۱۲/
۲۶	۱۱۶۵	ممتاز الدین صاحب	ع۳ ۱۲/
۲۶	"	نعمت اللہ خان صاحب	ع۳ ۶/
۲۶	"	عبد الرحمان صاحب	ع۳ ۱۲/
۲۶	"	مولا بخش غلام حسین صاحب اجرت اشتہار	۱۲/
۲۶	۱۳۰۸	فتح الدین صاحب	ع۳ ۱۲/
۲۶	۹۶۹	احمد علی صاحب	ع۳ ۱۲/
۲۷	"	چودہری مولا بخش صاحب قیمت براہین	۱۲/
۲۸	"	عزیز الرحمان صاحب	ع۳ ۱/
۲۸	۲۰۸	غوث محمد صاحب	ع۶
یکم اگست ۱۹۰۶ء	۱۳۴۳	محمد افضل صاحب	ع۳ ۱۲/
"	۲۵۰	سردار احمد صاحب	ع۳ ۱۲/
"	"	محمد امیر صاحب	عہ ۱۲/
"	۱۹۹	غلام حیدر صاحب	ع۳ ۱۲/
"	۱۵۱	قاضی خواجعلی صاحب	ع۳ ۱۲/
"	"	فیاض علی صاحب	ع۳ ۶/
"	۲۸۸	محمد بخش صاحب	ع۳ ۱۲/
"	۹۰	عبد العظیم صاحب	ع۳ ۱۲/

چوہدری اللہ داد صاحب مرحوم

اس مرحوم بھائی کا ایک خط مجھے ملا ہے جو کہ انہوں نے شاہ پور کی سرکاری ملازمت مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار مشاہرہ کی چھوڑ کر قادیان میں مبلغ ۲۵ ماہوار کی ملازمت قبول کرنے کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں اجازت حاصل کرنے کے واسطے لکھا تھا۔ چوں کہ اس خط سے مرحوم کے سوانح اور ان کے اخلاص اور محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو امید ہے کہ بہتوں کے واسطے ایک نمونہ بنے اس واسطے ہم وہ خط معہ اس کے جواب کے جو حضرت نے لکھا۔ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اس خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرحوم کا یہ دلی مدعا تھا کہ قادیان میں اس کی موت ہو۔ چنانچہ۔ اس کی خواہش خدا تعالےٰ نے پوری کی اور بہشتی مقبرہ میں اس کو جگہ ملی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحضور منبع علوم ربانی و مخزن انوار و فیوض رحمانی واقف رموز حقانی و کان گوہر معانی حضرت اقدس مرسل یزدانی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ حضور کے حکم سے اپنے درد دل کی داستان گذارش بندگان عالی کرنے کی اجازت ہوئی ہے۔ اس واسطے کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا۔

۲۔ اس امر کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتا کہ خاکسار کے دل میں عرصہ دراز سے شعلہ محبت بھڑکا ہوا تھا۔ سال سنہ ۱۸۹۲ء یعنی ایام طالب علمی سے جبکہ خاکسار ابھی انٹرینس میں تعلیم پاتا تھا۔ محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کے ساتھ تعلق اخلاص مندی نصیب ہوا جس کو اب چودہواں ۱۴ سال جا رہا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس تعلق میں روزافزوں ترقی ہی ہوتی چلی آئی۔ اور یہ رشتہ دن بدن مستحکم ہی ہوتا گیا اور بتدریج محسوس ہوتا گیا کہ اس پیوند کی مضبوط رسی کے ذریعہ عالم تاریکی سے ایک بین روشنی کی طرف کھینچا جا رہا ہوں اور الفت و محبت قلبی نے تو ایسی ترقی کی۔ کہ چھ سات سال سے بڑے جوش کے ساتھ یہی دلی خواہش رہی کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو کہ بقیہ ایام زندگی حضور کی بابرکت اور سراپا نور خدمت قدموں میں گذاروں۔ جس سے دین و دنیا کی اصلاح ہو کر حسنات دارین سے مستفیض و بہرہ مند ہوں

کیونکہ جب ایسا مبارک زمانہ پایا ہے اور ایسی نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی ہے۔ تو اس کی قدر نہ کرنا (اور ایسی) نعمت الٰہی سے وقت پر متمتع نہ ہونا محض شومئی قسمت کا باعث ہے۔

۳۔ چوں کہ دل میں بڑے ذوق کے ساتھ اس امر کی گدگدی و چاہت لگی ہوئی تھی۔ اس کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد دل و دماغ نے یہی مشورہ و فتوے دیا۔ کہ مرسل صادق کی مبارک قدموں ہی میں زندگی گذارنا تمہارا مقصود بالذات ہونا چاہیئے اس لیئے اس غرض کے حصول کے لیئے کئی بار یہاں دارالامان کے مقیم احباب و برادران کو تصدیعہ دیتا رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ نومبر ۱۹۰۵ء میں مکرمی اخویم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ایک ایسی صورت پیدا بھی کر دی تھی کہ خاکسار اسی وقت مستقل طور پر یہاں آجاتا۔ مگر کچھ ناسازئی قسمت و مخالفوں کی سعی سے اس وقت کامیابی کا مونہہ دیکھنا نصیب نہ ہوا کیوں کہ اس وقت مخالف آریہ افسروں نے عمداً وقت پر رخصت سے استفادہ نہ کرنے دیا۔ حالانکہ اس وقت حضور کی جانب سے بھی آنے کے لیئے اجازت ہو چکی تھی۔

اس وقت عاجز کو نہایت ہی مکرم و محسن و مخدوم جناب مخدومی مکرمی مولوی عبدالکریم صاحب نے جن الفاظ سے خاکسار کو خطاب کیا تھا وہ الفاظ اب تک عاجز کے لوح قلب پر نقش بر سنگ کی طرح منقش ہیں جو یہ ہیں۔ "[illegible] دونو ہاتھ آویں۔ پھر آنے میں کیا تامل ہے۔ اس نعمت کے لینے میں ہرگز توقف نہ چاہیئے"۔

سو واقعی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جب ہر دو چیزیں حاصل ہو جاویں پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے اول الذکر کے لیئے تو مامور و مرسل الٰہی کی صحبت و خاکپائے کا شرف کافی۔ امر دوم کے لیئے وجہ معاش کا ذریعہ۔ جب دونوں مل جاویں۔ پھر اور کسی چیز کی کیا ضرورت؟

۴۔ وہ پہلا موقعہ تو جاتا رہا تھا کیوں کہ میرے توقف کرنے سے مکرمی مفتی صاحب کی تجویز ہو گئی۔ مگر اس کے بعد بھی دل میں یہی تڑپ لگی رہی۔ کہ کسی طرح اس ہادی و مہدی زمان کے مبارک قدموں میں رہنے کا موقعہ ملے دل خاکسار تو پہلے ہی سے آتش محبت سے شعلہ زن ہوا ہوا تھا۔ مگر اب یہاں آکر اور کچھ عرصہ یہاں رہ کر سچے دل کے ساتھ محسوس کیا ہے۔ کہ خصوصاً میرے جیسے مذاق کے انسان کے لیئے دارالامان سے باہر رہنا تو زندگی کا عبث گذارنا ہے۔

خاکسار پہلے دو ماہ کی رخصت لے کر آیا تھا مگر دو ماہ کے گذرنے پر ہرگز دل نہ چاہا کہ وطن کو رُخ کروں۔ کیوں کہ وطن میں بے وطنی اور قادیان میں وطن نظر آتا ہے۔ مجبوراً تین ماہ کی اور رخصت لی۔ اس صورت میں اب چوتھا ماہ جا رہا ہے۔ اب تو دن بدن دل کی یہ حالت ہے کہ یہاں سے نکلنا ایک موت نظر آتا ہے۔ رات دن اسی دُعا میں تھا کہ کوئی ایسی صورت نکلے کہ معمولی گذارہ چل سکے۔ تو حضور کے مبارک قدموں میں رہنے کی سبیل بن جائے۔ جو اصلی مدعا ہے۔ الحمدللہ کہ ایک ایسا امر پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جس سے خاکسار کے گذارہ کی بھی پوری صورت پیدا ہو گئی ہے اور انتظام بھی مستقل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دفتر میگزین میں کلرک کی جگہ خالی تھی۔ وہاں میرے قدیمی مکرم و محسن جناب مخدومی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے عاجز کے لیئے عہ ۲۵ ماہوار کی مستقل تجویز فرمائی ہے اور کل بالمواجہ پختہ وعدہ فرمایا ہے اور خود آپ ذمہ اٹھایا ہے کہ جب تک میگزین کا وجود ہے بشرط زندگی اقل درجہ عہ ۲۵ روپیہ ماہوار تک میں تنخواہ دینے کا ذمہ دار ہوں اور اگر اس میگزین کے کام میں ترقی ہوتی گئی جو ضرور بفضلہ تعالےٰ ہو گی۔ تو اس میگزین کی ترقی کے ساتھ تمہاری بہبودی و ترقی کا خیال بھی رہے گا اصل تو وہی رازق حقیقی ہی ہر کسی کا کفیل ہے اور اپنے سچے دل و ایمان کے ساتھ اسی کی کفالت پر نظر ہے اور نابکار جیسے متوکلوں کا تو خاص اُسی پر ہی بھروسہ ہے مگر مولوی صاحب موصوف نے بھی جو وعدہ فرمایا ہے اور ذمہ داری اُٹھائی ہے۔ اس پر بھی خاکسار کو پوری تسلی ہو چکی ہے اول تو جس قادر مطلق کے ارادے و منشار سے اس میگزین کا پودہ لگایا گیا ہے وہ خود ہی اس کی ترقی۔ استحکام و پابحالی کی صورت و ذرائع پیدا کرتا رہے گا اور بفضلہ تعالےٰ اس پودہ کی جڑیں پورا استحکام پکڑیں گی۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہو گی اور یہ بڑی عمر پائیگا۔ بفرض محال اگر کوئی صورت دگرگوں بھی ہو تو میگزین کی عمر بالمقابل ہماری اپنی عمر کے کیا ہستی ہے۔ خاکسار خود اپنی عمر پر کیا اعتبار کر سکتا ہو یہی غنیمت ہے کہ یہ چند روزہ ایام زندگی صادق مامور کی پاک صحبت و معیت میں گذر جاویں اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت غیر متناہی حاصل ہو سکتی ہے

۵۔ یہ عہ ۲۵ ماہوار کی جو تجویز ہوئی ہے اس میں عاجز کا بخوبی گذارہ چل سکتا ہے۔ خاکسار بچپن سے بالکل سادگی سے زندگی بسر کرنے کا عادی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے کوئی صورت فراخی نکل آوے تو وہ تو اس جواد کریم کا خاص رحم ہے۔ اس کی نعمت کے لینے سے کون انکار کر سکتا ہے ورنہ ویسے تو میں معمولی قلیل سے قلیل چیز پر بھی اکتفا کر سکتا ہوں۔

خاکسار تو اس کو ایک خاص ترحم و فضل الٰہی سمجھتا ہے کہ ایک تو گذارہ کے لیئے صورت نکل آئی۔ دوم پیارے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کا ایک عمدہ موقعہ حاصل ہوا۔ جو عین دلی منشا رہا اور جس کے عرصہ سے در پے تھا۔

۶۔ یہ مسئلہ کہ جس نیک کام کرنے کے لیئے صافی نیت و سچے دل کے ساتھ انسان کوشش کرتا ہو خواہ بظاہر وہ کیسا ہی مشکل کام ہو۔ اللہ تعالےٰ "الاعمال بالنیات" کی بنا پر اس کو اس کام میں ضرور ہی کامیابی بخشتا ہے۔ آج عاجز کو روز روشن کی طرح کھل گیا ہے۔ خاکسار کئی سال سے اس مدعا کے درپے تھا۔ مگر اب چار پانچ ماہ سے تو برابر اس مدعا کے حصول کے لیئے خالص نیت سے دعا میں لگا رہا کئی دفعہ استخارہ کیئے اور دعاؤں میں نوبت ہی کثرت کی۔ ان دعاؤں و استخاروں کے بعد خوابیں بھی دیکھیں۔ جن سب کا ماحصل یہی تھا کہ اس جگہ دارالامان میں دنیا مفاد دارین کے لیئے ضروری ہے اور اسی میں کامیابی ہو گی۔ بلکہ بعض اوقات دعا کی حالت میں غنودگی سی آئی اور اس غنودگی میں اس فائزالمرامی کا تمام نقشہ دکھلایا گیا۔ مگر باوجودیکہ معاہ سے اس قسم کی خوابیں آرہی تھیں۔ مگر پھر بھی خاکسار دعاؤں میں لگا رہا۔ ان تمام کیفیات کا تذکرہ مجملاً اپنے قدیمی عزیز بھائیوں برادرم مکرم مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ و برادرم مخدوم مفتی محمد صادق صاحب سے کیا جو میرے ہموطن و ابتدائے بچپن کے عزیز اور ابتدائی واقف ہیں۔ ان کا بھی خاکسار کے ساتھ اتفاق رائے ہوا کیوں کہ وہ ابتدا سے جانتے تھے۔ کہ خاکسار کس مذاق و مشرب کا آدمی ہے اور یہ بھی ان کو بخوبی معلوم تھا کہ عاجز کی فطرت بھی اس امر کی مقتضی ہے۔ اور مناسبت رکھتی ہے کہ دارالامان میں رہے۔

یہ استفادہ خاکسار حضور کی خاص دعاؤں سے بھی استفادہ و استفاضہ کر ہی رہا تھا۔ انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کے حصول کے لئے ذرائع خود بخود پیدا کر دئے اور ایک صورت گذارہ بھی نکل آئی یہ سب بطفیل دعائے آں قبلہ دارین کے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے ورنہ یہ نابکار عاجز کس رعایت کا مستحق تھا کہ اس قدر ذمہ داری کے وعدہ بھی دئے جا رہے ہیں۔

اُس قادر مطلق سچے مربی و حقیقی محسن کے ہزار ہزار سجدات شکر بجا لاتا ہوں۔ جس نے اس خوشی کے دن دیکھنے کی امیدیں دلائی ہیں اور اسی ذات ستودہ صفات جامع کمالات پر بھروسہ ہے کہ وہ بے نیل المرام عاجز کو نہ چھوڑیگا۔

اب کل سے پختہ اُمید لگنے لگی ہے کہ رحمت الٰہی سے کچھ بعید نہیں ہے کہ عاجز جیسے ناکارہ کو ہمیشہ ہی مستقل طور پر اس نعمت سے متمتع ہونے کا موقعہ نصیب کرے۔

۷۔ جس قدر حال عرض ہوا ہے وہ صرف خاکسار کی اپنے ذاتی مفاد تک محدود تھا۔ اب دیکھتا ہوں کہ اگر خاکسار کو اس جگہ دارالامان میں رہنا نصیب ہو جاوے تو صرف یہی نہیں ہے کہ اس کا فائدہ خاکسار کے وجود تک ہی محدود رہے گا۔ بلکہ اس کا فائدہ خاکسار کی بڑی برادری و رشتہ داری تک بھی اگر فضل ایزدی شامل حال ہو تو پہنچ سکیگا۔ بلکہ رفقاء احباب بھی اس کے نیک اثر سے خالی نہ رہیں گے۔

سردست میرے بھائیوں کے لڑکے جو ۹۔۱۰ کے قریب ہیں میری اس جگہ رہائش کے توسل سے اس جگہ دارالامان کے سکول میں آکر داخل ہو جاویں گے اور اس جگہ تعلیم پاویں گے۔ ان کا یہاں آنا صرف میری یہاں کی رہائش سے وابستہ ہے اور میرے اور ان کے تعلق سے دیگر متعلقین کی آمد و رفت شروع ہو جائے گی جو بفضلہ تعالیٰ ان کی ہدایت و فیض یابی کا باعث ہوتی جاوے گی اور اس تعلق سے کیا عجب ہے کہ اس نواح کے اور بھی بہت سے لڑکے اس جگہ آکر تعلیم پاویں کیونکہ ابتدا میں صرف تحریک چاہیئے۔ پھر پیچھے خود بخود کام چل پڑتا ہے۔ اس وقت تک کوئی ذریعہ تحریک کا اس طرف پیدا نہیں ہوا۔ اپنی جانب سے تو کوشش ہے۔ آگے اس کوشش میں خود اللہ تعالیٰ برکت ڈالیگا۔ اس طرف کی مدرسہ شاہی و دام تزویر کا اثر اسی طرح سے انشاء اللہ تعالیٰ ٹوٹیگا۔ جب تک طلباء و دیگر لوگ اس جگہ کی آمد و رفت کے ذریعہ سے تبدیلی خیالات نہ کریں اور یہاں کے روحانی خیالات سے متاثر و منور نہ ہوں تب تک مدرسہ شاہی مزورانہ طلسمات کا زنگ ان کے زنگ آلودہ دلوں سے محو و زائل نہیں ہو سکتا۔ اللہ کرے کوئی ایسی ہی سبیل پیدا ہو کہ مدرسہ شاہی بت ان کے دلوں کے مندروں سے ٹوٹ جائے۔ آمین ثم آمین۔

۸۔ باقی رہا معاملہ ابتلاء۔ ابتلاؤں سے بچانا بھی اسی ذات مقدس کا کام ہے اور اسی سے ہر وقت دعا ہے کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہر مصیبت و ابتلاء سے محفوظ و مامون رکھے۔

ویسے تو ابتلاء کا میدان ہر جگہ وسیع ہے کسی خاص جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ ہر جگہ اسی ذات جامع کمالات ہی کا تصرف ہے۔ اس کے تصرف سے کوئی جگہ خالی نہیں بلکہ مقابلتہً یہ دارالامان کی سرزمین اور جگہوں کی نسبت ابتلاؤں کی سپر ہے۔ کیا بلحاظ روحانیت ہو کیا بلحاظ جسمانیت ہو۔ روحانیت کی پیاس بجھانے کے لئے تو آب زلال حیات ابدی کا حوض کوثر موجود ہے جس کے پینے سے ابد الآباد تک پیاس نہیں لگتی۔ جسمانیت کے لحاظ سے یہاں کے تیار شدہ دل تو کچھ ایسے ابتلاؤں کی برداشت بھی کر سکتے ہیں۔ اور یہاں کے سکول معرفت کے تعلیم یافتہ روحیں ایسے ابتلاؤں سے چنداں گھبراتی نہیں ہیں۔ ورنہ کسی دیگر جگہ کے جیفۃ الدنیا کے طالب کو تو اگر ذرا سا بھی ابتلا آ جائے۔ تو اس کو اپنے وجود تک ہوش نہیں رہتی۔ دور کیوں جائیں۔ خود ہمارا اپنا واقعہ سال ۱۸۹۷ء کا حضور کو بخوبی یاد ہوگا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک مقدمہ .. .. .. بن گیا تھا جس کے واسطے حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے بہت کچھ عرض کیا تھا۔ اور بطفیل دعائے آں حضرت بفضلہ تعالیٰ انجام کار بریت و مخلصی تو ہو گئی تھی۔ مگر سال بھر کی مقدمہ بازی سے جس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور جس قدر خرچ کی زیر باری ہوئی تھی وہ حاجت بیان نہیں۔ اڑھائی ہزار روپیہ سے بڑھ کر خرچ مقدمہ ہو گیا تھا۔

وہاں شاہ پور میں خاکسار کی موجودہ حالت بھی کچھ ابتلاء سے کم نہیں ہے۔ جو .. .. افسر ہے۔ بوجہ عناد مذہبی کے سخت مخالف ہے۔ خود .. .. بھی اس کے ورغلانے سے ایسی کوشش میں ہیں کہ اگر موقعہ لگے تو نہ صرف موقوفی تک اکتفا کریں بلکہ اس سے بڑھ کر نقصان پہنچا دیں۔ معمولی بجا آوری فرائض الٰہی تک میں سخت تنگی کرتے ہیں۔ چنانچہ مکرمی اخویم مرزا اللہ بخش صاحب و جناب حافظ محمد اسحاق صاحب سب اورسیر خود یہ تمام حال مشاہدہ کر آئے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس ایسے سینکڑوں دنیوی ابتلا ہیں۔ جو دنیوی اشغال کی حالت میں انسان کو ان میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔ یہاں دارالامان میں تو اللہ تعالیٰ کا ہر طرح سے فضل ہے۔ کہاں دارالامان کی رحمت خیز سرزمین اور کہاں جیفۃ الدنیا کا دیگر زاویہ عالم۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

۹۔ جملہ حالات کو بہ حیثیت مجموعی زیر نظر لانے کے بعد خاکسار کے دل میں تو ایک ایسا جوش پیدا ہوا ہوا ہے کہ ؎

مرنا قبول مگر دارالامان کی سرزمین سے قدم
باہر رکھنا محال۔ بلکہ ایک قیامت سے کم نہیں۔

اگرچہ پہلے حضور کی ایک دفعہ اجازت ہو چکی ہوئی ہے کہ خاکسار اس جگہ آ جاوے اور اسی کی مطابقت میں [illegible] اب یہ دوسرا موقعہ پیش آیا ہے۔ مگر موجودہ موقعہ کے لئے بھی حضور کی منظوری ضروری خیال کر کے [illegible] مؤدبانہ خواستگار اجازت ہوں۔ اور ساتھ ہی ملتجی دعا بھی کہ اللہ تعالیٰ اس رہائش میں برکت ڈالے اور جن اغراض کی بنا پر یہ سعی کار خیر کی گئی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات حسنہ سے اس احقر کمترین خادم حضور کو بہرہ مند فرما دیں۔ کیا ہی خوش قسمتی کی وہ گھڑی ہوگی۔ جس لحظہ میں اس دہن مبارک سے حکم اجازت نفاذ پاکر اس خادم کی روح و روان کی ترو تازگی و شادابی کا باعث ہوگا۔ اور اس نیم مردہ جسم و جان میں از سر نو روح حیات پھونکی جاوے گی۔ کیونکہ اس حکم اجازت پر ہی نابکار کی آئندہ قسمت کا فیصلہ ہے اور یہ حکم اب ایسے اجلاس سے صادر ہونا ہے۔ جس کے آگے کوئی اپیل ہی نہیں۔

حسن اتفاق سے آج روز جمعہ آگیا ہے۔ اس واسطے یہ بھی ایک فال سعید خیال کر کے اس عریضہ نیاز کے ذریعہ علی الصباح ہی شرف باریابی حاصل کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ چونکہ تقسیم برکات کا دن اور اعلیٰ انعم الٰہی کے عطا ہونے کی گھڑی ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ اس سخاوت مجسم در سے خاکسار کی یہ مؤدبانہ گذارش خالی از قبولیت نہ جاوے گی۔ والسلام

جواب با صواب کا منتظر حضور کا کمترین خادم
احقر العباد اللہ داد عفی اللہ عنہ اکونٹنٹ کلرک شاہ پور حال قادیان

معروضہ ۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

مذکورہ بالا خط کا جواب

از جانب حضرت مسیح موعودؑ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کا خط اول سے آخر تک تمام پڑھ لیا ہے۔ اگرچہ سرکاری نوکری جو پچاس ۵۰ روپے آپ کو ملتے ہیں ایک ظاہر بین شخص کی نظر میں اس کو چھوڑنا اور ۲۵ روپیہ پر جو وہ بھی ابھی ایک ظنی بات ہے قناعت کرنا دنیوی مصلحت کے برخلاف ہے۔ لیکن آپ جیسا آدمی جو استقامت، اور اخلاص اور توکل علی اللہ کا ہنر اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس کے لئے درحقیقت ان خیالات سفلیہ کی پیروی کرنا ضروری نہیں یہ سچ ہے کہ عمر ناپائیدار اور اس جگہ کی صحبت از بس غنیمت ہے اور بہرحال خدا تعالیٰ رزاق ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر یہ فرض کر لیں۔ کہ کسی دن میگزین کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل کا سلسلہ بند نہیں ہو سکتا۔ شعر

گر از راہ حکمت ببندد درے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

سو آپ کے صدق و ثبات پر نظر کر کے میری رائے یہی ہے۔ کہ آپ توکلاً علی اللہ اس نوکری کو لعنت بھیجیں اور یہی بہت غنیمت سمجھیں اور بالفعل ۲۵ روپیہ پر قناعت کریں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۱۴ر دسمبر ۱۹۰۶ء

ڈاکٹر عبدالحکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"انی مھین من اراد اھانتک"

اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کے جو وعدے ہیں اور اسکی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں۔ وہ شخص بڑا ہی نامنصف اور جاہل ہے جو اس بات پر ایمان نہیں رکھتا۔ کتب مذہبی کو چھوڑ کر صرف تاریخ کا مطالعہ کیا جاوے۔ تو صاف پتہ ملتا ہے کہ سرکش مخالفوں نے انبیاء اور ماموروں پر کبھی فتح نہیں پائی بلکہ ہمیشہ نامراد اور ذلیل ہوئے ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو دیدہ و دانستہ تکذیب نہیں کرتے اور بعض صداقتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہرگز سخت معاملہ نہیں کرتا۔ مگر وہ لوگ اس امر سے بالکل بری بھی ہاں نہیں اگر کوئی صداقت سمجھ میں نہ آوے تو اس کا سمجھنا انسان کا لازمی فرض ہے۔ آہستہ آہستہ عقلی اور دماغی قوتیں ترقی کر کے درجہ کمال کو پہنچتی ہیں ہر شخص کو حقائق اور معارف کی تلاش میں اور جستجو میں اپنی عقل سے کام لینے کا اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر نیک دعا کرنے کا اختیار ہے جو شخص اپنی عقل سے کام نہیں لیگا یا دعا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہوگا۔ کہ وہ عرفانیت سے محروم کیا جاویگا

تھوڑے عرصہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے حضرت اقدسؑ کی نسبت نہایت ناپاک خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اب ہم دیکھنا یہ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے محققانہ رنگ میں مخالفت کی ہے یا نفس امارہ کی ان کے خیالات میں طغیانی ہے۔ میرے نزدیک جو بحثیں یا مخالفتیں خدا تعالیٰ کے لئے کی جاویں۔ وہ نہایت ہی مبارک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک مقام پر خوب مولوی حکیم نور الدین صاحب کو نمونہ اسلام کے لقب سے [illegible] اوصاف سے ترقی کر کے حاصل کریگا ظاہر ہے [illegible] ڈاکٹر صاحب کی معلوم نہیں کیا مراد ہے کہ مولوی صاحب کی ظاہری صورت نمونہ اسلام ہے یا ان کی باطنی اور ظاہری ہر دو حالت۔ حضرت نور الدین صاحب سے ڈاکٹر صاحب کا عرصہ تک روحانی اور جسمانی تعلق رہا ہے۔ پس ایسی حالت میں ڈاکٹر صاحب کا فقرہ نمونہ اسلام [illegible] ظاہر ہے ہرگز چھپا نہیں ہوتا اب میں ڈاکٹر صاحب سے عجز کے رنگ میں دریافت کرتا ہوں کہ جو نمونہ اسلام حقیقی طور سے ہوتا ہے کیا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقدس کلام میں فرماتا ہے کہ شیطان کا میرے بندوں پر تسلط نہ ہوگا چہ جائیکہ ایسے شخص بے ریا اور فرشتہ سیرت کو جو فی الواقع نمونہ اسلام ہے پچیس سال تک ضلالت پر قائم رکھے اگر درحقیقت آپ کے نزدیک مولوی صاحب نمونہ اسلام ہیں تو یہ عجیب منطق ہے کہ مرزا صاحب کے مرید ہو کر مولوی صاحب کو نمونہ اسلام قرار دیا جاوے اور مرزا صاحب کو دجال۔ سب سے بڑھ کر آپ کا وہ ارشاد قابل غور ہے کہ اگر مرزا صاحب توبہ کریں تو میں دوبارہ بیعت کرلونگا تاریخ کی ورق گردانی سے مجھے تو کوئی ایسا قانون نہیں ملا کہ کوئی امام مرید سے توبہ کرا کر مرید داخل بیعت ہوا ہو۔ یہ سعادتمندی آپ کے حصہ کے لئے خاص مخصوص تھی کیونکہ یہ طریقہ آپ کا انسانی عقل سے کچھ بالاتر معلوم ہوتا ہے۔

آپ نے جو حضرت صاحب کو دجال ثابت کرنا چاہا ہے۔ آپ نے بڑا ظلم کیا ہے آپکی اس کارروائی سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے نفس امارہ کے زیر تابع ہو کر سخت ٹھوکر کھائی ہے اور آپکی ٹھوکر کچھ اس قسم کی معلوم ہوتی ہے جس سے آپکا روحانی طور سے جانبر ہونا بالکل مشکل نظر آتا ہے مگر ہاں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت گھیر لے اگر درحقیقت دجالوں سے حمایت اسلام اس درجہ کی ہونی جائز ہے اور ان کا یہی منصب ہے تو اسلام کو ایسے بہت سے دجالوں کی ضرورت ہے میں ایک لمحہ کے لئے ماننے کو طیار نہیں کہ ایسے جھوٹے شخص کو جو اللہ کی طرف سے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کرے اور وہ درحقیقت مسیح موعود نہ ہو اللہ تعالیٰ پچیس سال تک بلا سزا کے چھوڑ دے اور نیز اس کو توفیق حمایت اسلام کی اس درجہ عطا فرما دے کہ فریق مخالف بالکل عاجز ثابت ہو۔ اگر دجالوں سے اس شان سے حمایت اسلام کا ہونا اور روزمرہ افتراء کرنے پر سزا کا نہ ملنا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک روا ہے تو انبیاء میں اور دجالوں میں ڈاکٹر صاحب کوئی معیار نہیں قائم کر سکتے ڈاکٹر صاحب ذرا غور فرماویں کہ مسیح موعود آکر کیا کام کریگا اور اس کا کیا منصب ہوگا ہاں اس امر سے مجھکو اختلاف ہے جو میرے بعض مکرم بھائیوں نے آپکے خیالات کو سنکر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب حقیقی طور سے ایک منٹ کے واسطے بھی مرزا صاحب کا مرید ہوا ہی نہیں حقیقی طور سے مراد ان کی اگر خدا کا علم ہے تو میں اپنے بھائیوں کا مؤید ہوں اگر خدا کا علم مراد نہیں بلکہ انسانی سمجھ اور علم کی رو سے تصفیہ کیا ہے تو یہ امر مشاہدہ کے بالکل منافی ہے۔ اس بات کو مخالف یا موافق بغیر تسلیم کئے نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ حق پر قدم مارنیوالا اور انصاف پسند ہو کہ وہ حضرت اقدس کے مخلص مریدوں میں بلحاظ انسانی علم کے شامل تھا اس کو مرتد ہونے سے قبل سال دو سال ہرگز مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں شبہ نہ تھا اگر شبہ کا ہونا تسلیم کر لیا جاوے تو جو کچھ اس نے مختلف رسالوں مضمونوں یا کتابوں میں حضرت اقدس کی تائید لکھی وہ ایک منافقانہ کارروائی ٹھہرتی ہے مگر ہر ایک فعل کی ایک شان ہوتی ہے اور ہر ایک شان سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے اس قدر تائید کرنی ہرگز اس امر کی مقتضی نہیں کہ وہ اپنے بھائیوں کے علم میں یا حضرت اقدسؑ کے علم میں مخلص مرید نہ تھا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ شیطانی قوت باریک سے باریک راستہ سے گھس جاتی ہے اسکو گھسنے کی جگہ ملنی چاہیئے اگر کوئی شخص صدق دل سے حضرت صاحب سے محبت اور اخلاص رکھتا ہے مگر وہ اپنے عیوب باریک اور موٹوں پر غور نہیں رکھتا تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک دن مقدس لوگوں سے مقابلہ کریگا اور صداقت ثابت شدہ کو چھوڑ کر نفسانی پیروی پر اتر آنا ایسے آدمی سے ذرا بھی بعید نہ ہوگا۔ مثلاً کسی شخص کی طبیعت میں تکبر نے غلبہ کیا ہوا ہے یقیناً اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ تکبر کی راہ سے ہلاک ہوگا اب دیکھنا ہم نے یہ ہے کہ عبدالحکیم ڈاکٹر کیلئے ایسے کونسے اسباب ہیں جن سے وہ مرتد ہوا ہے ہم ان مریدین پر بھی جنہوں نے رسول اکرمؐ کے زمانہ میں ارتداد کیا تھا بحث کرین گے۔ اور نیز اس کی علت بھی سمجھانے کی کوشش کرین گے کہ ایسا کیوں ظہور میں آتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نظارہ خالی از حکمت نہیں جبکہ یہ ایمان نہیں ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔ (باقی آیندہ) راقم ایک طالب حق

بدر خواتین

(لوگوں کا مال کھاتے ہیں)

ڈاکٹر عبد الحکیم جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ ہمارے حضرت جی براہین احمدیہ و سراج منیر کا روپیہ کھا گئے چندے وغیرہ کا حساب نہیں دیتے۔ کیا یہ اعتراض نیک نیتی سے ہے ہرگز نہیں اول جنھوں نے ان کتابوں کا پیشگی روپیہ دیا ان کیطرف سے کبھی مطالبہ نہیں ہوا۔ بس مدعی سست گواہ چست۔ دوم۔ ایسے الزام اور سچے پیغمبروں پر بھی لگائے جاتے ہیں۔ جنھیں معترض سچا مانتا ہے۔ مثلاً حضرت موسےٰ پر اعتراض ہے کہ فرعونیوں کا زیور عید کے لئے لیا پھر واپس نہ دیا۔ سوم۔ اس کا جواب حضرت اقدس علیہ السلام نے خود دیا تھا اور بذریعہ اشتہار شائع کیا تھا۔ جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ”اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قرآن کریم بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کے تیئس ۲۳ برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خدا تعالےٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈالدی۔ تو اس میں کونسا حرج تھا اور اگر یہ خیال ہے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا تھا تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے ۱۰ لئے گئے ہوں اور جن سے پچیس ۲۵ روپے لئے گئے ہوں وہ تو صرف چند ہی انسان ہیں۔ پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل پر جو منطبع ہو کر خریداروں کو دئے گئے۔ کچھ بہت نہیں بلکہ عین موزون ہے اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق کے شور و غوغا کا خیال کرکے دو مرتبہ اشتہار دیدیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالے کرے اور اپنی قیمت لے لے چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں واپس کردیں اور قیمت لے لی اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کرکے بھیجا مگر ہم نے قیمت دیدی اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی نازبرداری کرنا نہیں چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے پر طیار ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خدا تعالےٰ نے ہم کو فراغت بخشی“ باوجود اس جواب کے پڑھنے کے پھر بھی کوئی اعتراض کرتا جاوے تو ثابت ہو جائے گا کہ وہ بدنیتی سے اعتراض کرتا ہے۔ حق کی طلب نہیں رکھتا۔ جب اشتہار بھی دیدیا کہ جس نے روپے واپس لینے ہوں وہ لے لے۔ تو پھر یہ کہنا کہ روپیہ کھا گئے سخت بیحیائی ہے۔ باقی رہا چندے کا حساب نہ دینا یہ بھی جھوٹ ہے اول اس لئے کہ چندے کے کئی فنڈ ہیں۔ مدرسہ کے لئے جو روپیہ بھیجا جاتا ہے اس کا حساب جناب امین مدرسہ کے پاس موجود ہے۔ ایسا ہی میگزین کے چندے کا اس کے مینجر صاحب کے پاس۔ جو خاص نذرانہ حضورؑ کا ہے وہ خانگی معاملہ ہے۔ اس کے حساب کی ضرورۃ ہی نہیں ہے۔

بھلا فرمایئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو چندہ آتا تھا۔ اس کا حساب کون رکھتا تھا۔

راقمہ۔ احمدی خاتون گولیکی گجرات

بلاد اسلامی

کمیشن حد بندی مصر و ٹرکی طور سینا کی حد بندی کرنیوالی کمیشن قریب تر اپنے کام ختم کرکے بہت جلد اپنے اپنے مقاموں کو واپس آئیگی اور موقع سے روانہ ہونے کے پہلے اپنا فیصلہ نافذ کرے گی۔ (الموید)

حلب ریلوے ملک شام کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ حماہ سے حلب تک ریلوے لین بالکل تیار ہوگئی ہے۔ اور آیندہ ماہ اگست کے آخر میں اس کا افتتاح بھی ہوگا۔ (الموید)

گرمی بسر کرنے کا نیا مقام ترکی مقبوضات میں جزیرہ روڈس کی آب و ہوا بہت اچھی ہے اور اس سال اکثر مصر کے متمول باشندے وہاں گرمی کا موسم بسر کرنے کے لئے گئے ہیں جس سے توقع ہے کہ یہاں کی رونق ترقی پا جائیگی (الموید)

جلالتمآب سلطان المعظم نے مختلف ممالک سے آنے والے غریب حاجیوں کے واسطے مکہ مکرمہ میں ایک مکان اور ایک شفاخانہ بنوانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ شفاخانہ میں تین سو پلنگوں کی گنجائش رکھی جائے گی (الموید)

یمن۔ میں کچھ ترکی سپاہ کے باغی ہو جانے کی خبر کی سرکاری طور پر بھی تردید شائع ہوگئی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

میاں مولا بخش صاحب ولد میاں میر الدین صاحب ساکن مدھ رانجھا ضلع شاہ پور
میاں خدا بخش صاحب ولد اللہ دتا صاحب ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ 〃
میاں غلام قادر صاحب ولد میاں الٰہی بخش صاحب ساکن گجو چک ڈاکخانہ سکلے ضلع سیالکوٹ
میاں عالم شیر ولد بلول ساکن ملی ڈاکخانہ کٹھہ ضلع شاہ پور
میاں احمد دین صاحب ولد سردار صاحب سکنہ جیوڈیال ضلع گجرات
سید عبد اللہ صاحب ولد میر محی الدین صاحب سکنہ انیکلاں ضلع امرتسر
سید بدر الدین صاحب ساکن کریام ضلع جالندھر
میاں عبد السبحان صاحب ولد ساون ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور
میاں حشمت علی صاحب ساکن پھیرو چیچی ضلع گورداسپور
میاں رحیم بخش صاحب ولد محمد وارث صاحب ساکن کلاس والہ تحصیل پسرور
میاں غلام حیدر صاحب ولد 〃 〃 〃 〃
میاں عبد اللہ ولد میاں حاجی صاحب۔ ساکن اللے دی پنڈی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
میاں شاہ محمد صاحب ولد میاں محمد یار صاحب سکنہ پٹھالہ۔ تھانہ ڈنگہ۔ ضلع گجرات۔
میاں برکت اللہ صاحب ولد میاں محمد حسین صاحب سکنہ کوٹلی پٹھہ ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں۔ ضلع سیالکوٹ
ننھے خان صاحب ولد امیر بخش صاحب لاہور
بہاؤ الدین صاحب۔ چھوڑ۔ ضلع سیالکوٹ
محمد عبد الحفیظ صاحب۔ از کرنال
شاہ دین صاحب موضع داتہ ڈاکخانہ سترہ ضلع سیالکوٹ
امام الدین صاحب۔ دہیر کے کلاں ضلع گوجرات
عمر بی بی۔ 〃 〃 〃 〃
زوجہ محمد بخش صاحب۔ دوالیال ضلع جہلم
برکت اللہ صاحب۔ قصبہ بسی۔ ریاست۔ پٹیالہ
کالو خاں ولد میر خاں صاحب۔ قصبہ اچھی وارڈ تحصیل سمرالہ
باوا دیوی چند صاحب سٹروعہ تحصیل گڑھ شنکر
خیر الدین ولد سراج الدین صاحب۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
محمد علی صاحب بمقام چک ۳۲ ضلع لائلپور
نور محمد صاحب 〃 〃 〃 〃
عبد اللہ صاحب 〃 〃 〃 〃
فاطمہ بی بی۔ 〃 〃 〃 〃

پچھلے ... کیس ۸۰ ہا بچے اور فوتیدل

کی کل تعداد ۲

پنجاب میں ... سے ۱۴ فوتیاں ـ صوبجات متحدہ میں ۱۶ ـ ج ... ن نہیں ـ

مشن سکول گجرات ... چر برکت رام بی ـ اے نے راولپنڈی میں دین عیسو ... ن کیا ـ

علی گڈھ کالج میں عربک ... یسر کے عہدے پر مشرقی علوم کے مشہور ماہر ایک ... فرنگی مقرر کئے گئے ـ وہ جرمنی کی گاٹن یونی ورسٹی ... یہ پروفیسر شوالی صاحب ہیں ـ یہ عہدہ لازم طور پر پُر کیا گیا ہے اور اس کے لئے لوکل گورنمنٹ کی طرف سے تنخواہ کی مزید مدد دی جاویگی وہ یہ شرط تھی کہ کوئی مستند فرنگی عالم مقررہ کیا جاوے ـ جو عربی زبان کی تعلیم سائینس کے مطابق دے سکتا ہو ـ

ہنلسہ کے موضع بوندہ مین آتش زدگی سے ۱۵۰ دکانیں راکھ ہو گئیں ـ

ریلوے سٹیشن ملتان پر ایک دیسی گارڈ مع لڑکی کے احاطہ سے گذرتا تھا ـ انجن مین کچل کر مر گیا ـ

کثیر بارشوں کے سبب اہل شملہ چیخ اٹھے ـ ریلوے کی سڑک بند سڑک تانگہ محفوظ ہے ـ

بمبئی کے امتحان پلیڈران میں ۲۱۷ سے صرف ستائیس پاس ہوئے ـ

کونور میں بدمست فرنگی کو اندھا دھند فائر کرنے کے لئے عـــہ روپے جرمانہ ہوا اس کے نوکر کو عـــہ

مسٹر ایل بی وارڈ صاحب صوبجات متحدہ کے اکونٹنٹ جنرل کے عہدے پر تبدیل کئے گئے

بمبئی شہر میں ہیضہ کا زور بڑھ گیا ـ دودھ و خوراک کی آمیزش ہی اس کا باعث پایا ـ

برما مین سلسلہ تار بند

عظیم بارشوں نے سلسلہ تار برما کا برہم کر دیا ہے کوئی پیغام تار محکمہ ٹیلگراف اپنے ذمہ پر نہیں بھیجتا ـ نہ وہ ہندوستان کے کسی اسٹیشن سے مکتوب الیہ کو پہنچانے کا ذمہ وار ہے اور نہ فرستندہ کو جواب دہی کا ـ تار مدراس ـ کلکتہ ـ اور آسام کی طرف سے جانا ناممکن ہے ـ کیوں کہ کوئی بھی جگہ ایسی نہیں جس طرف سے پیغام پہنچ سکے ایسے موقعوں پر بے تعلق کے برقی پیغام کا سلسلہ نہایت مفید تصور کیا جاتا ہے ـ دیکھیں یہ سلسلہ کب تک قائم ہو کر درست ہوتا ہے ـ ممانعت صرف ڈیلفار ڈ

پیغام نی ہے ـ

چین مین قحط

جاپان میں ابھی تک قحط نے سر اٹھانے نہیں دیا تھا کہ چین سے بھی منحوس خبرین آنے لگین ہر روز بلوے فساد ہو رہے ہیں چاول کی بوریاں دن دہاڑے چوکیداروں کو مار مار کر لوٹے جاتے ہیں اور پولیس کی کچھ پیش نہیں چلتی ـ ابھی تک فغفور کی طرف سے کوئی انتظام نہیں کیا گیا ـ آئندہ فصلوں کی حالت بھی خراب ہو رہی ہے دیہات تباہ اور برباد ہو رہے ہیں ـ شہر لٹ رہے ہین ـ عنقریب سرکار قحط زدگان کے واسطے انتظام کرنے والی ہے ـ

حیدر آباد دکن کے ایک با اثر مسلمان مُلّا عبد القیوم نے حجاز ریلوے کے لئے چندہ جمع کرنے مین سب سے بڑھ کر کامیابی حاصل کی ـ یعنی سب سے زیادہ رقم فراہم کر کے روانہ کی ہے ـ اب آپ نے ایک اور مفید کام کا بیڑا اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے چندہ جمع کر کے دس لاکھ روپیہ بہم پہنچائیں اور اس رقم کے مستقل سود سے لائق اور ہونہار مسلمان نوجوانوں کے لئے جاپان اور امریکہ میں تعلیم کی تکمیل کے لئے وظائف بہم پہنچائیں

شملہ مین بھاری بارشوں سے بہت نقصان کی خبر آئی ہے ـ ۲۴ گھنٹہ تک لگاتار برستا رہا ـ اس زور شور کی بارش سے شملہ مین بہت جگہ ٹیلے آپڑے ہیں کئی مکانات پُرخطر اور غیر مامون قرار دئے گئے ہین جائداد کا بہت نقصان خیال کیا جاتا ہے ـ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کی تارین بھی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں ـ شملہ کالکا سڑک کا سلسلہ تار بند کٹ گیا ہے اس باعث کچھ خبر دوبارہ حالت سڑک ریلوے کی معلوم نہیں ہو سکی ہے ـ عام خیال ہے کہ اس سڑک پر بھی بہت سے ٹیلے پھسل کر آپڑے ہیں اس باعث آمد و رفت پھر ملتوی رکھنی پڑی ہے ـ جمعہ کے روز علی الصباح ایک ٹونگہ کالکا مین پہنچا ـ اس سے ظاہر ہے کہ یہ سڑک ہنوز محفوظ و مامون ہے ـ

مقدونیہ کے مشکلات

سر ایڈورڈ گرے نے ہوس آف کامنز مین اس امر پر زور دیا کہ مقدونیہ کے معاملات

مین دونوں کا اتحاد ضروری ہے یہ غلط ہے کہ وہاں کوئی ترقی نہیں ہوتی ـ

ایران مین فساد

نیا ایرانی وزیر اعظم پولٹیکل اور مالی اصلاحات پر غور کر رہے ہے ـ

معاملات روس

۴ ـ اگست کرانسٹیڈ کی باغی سپاہ میں ۴۰۰ سفری مینا اور ۲۵۰۰ ملاح تھے ـ اول الذکر نے اپنے افسروں کو قتل کر دیا پھر یکایک قلعہ کانسٹین ٹائن کے سوئے ہوئے توپخانہ کے سپاہیوں پر حملہ کیا اور افسروں کو گرفتار کر لیا مگر گولہ اندازی کرنے سے انکار کیا اور اس طرح باغیوں کو سخت شکست برداشت کرنی پڑی ـ حکام قلعہ کے پاس وفادار سپاہ کافی سے زیادہ تھی

فرانس و ٹرکی

فرانس نے ٹرپی پولی کی سرحد پر نخلستان دجانت کے ترکی قبضہ کے خلاف سخت اعتراض کیا ہے ـ بابعالی نے اپنے جواب مین کہا کہ یہ جانت ٹرپی پولی کا اصلی جزو ہے اس لئے اس پر ہمارا قبضہ جائز ہے ـ

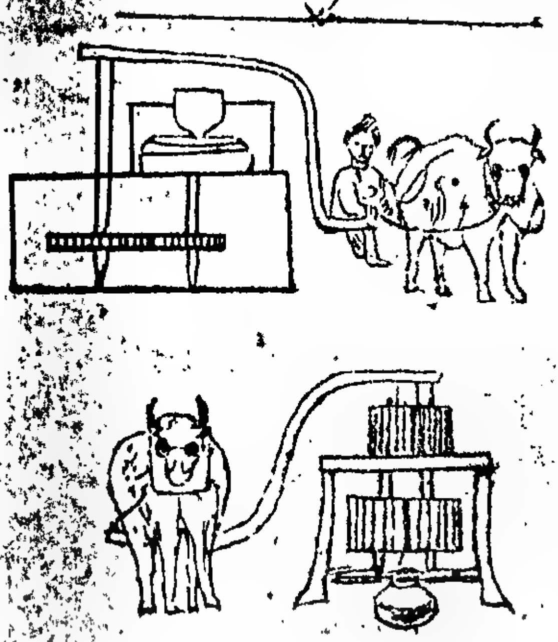

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین ـ یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے ـ فی گھنٹہ ۲۰ سیر پختہ پس جاتا ہے ـ وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے ـ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ اور دوم مبلغ [illegible] مبلغ عـــہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے ـ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہین

مشتریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضائع کر کے مایوس خاطر ہو گئے ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی

اسکی آزمایش نہ کریں ہرگز ہرگز بدظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب اپنی خوبیوں سے ہر دلعزیز

یاقوت مروارید جان لیشب پکھراج کستوری زعفران

وغیرہ وغیرہ کا عجیب اور مشہور آفاق ہر دلعزیز مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے
مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے
جوانی کی روح بڑھانے کی جان ہے
مفرح عنبری
مفرح عنبری
مفرح عنبری
وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ
خوراک ۲ ماشہ

قیمت ایک ڈبیہ پانچ روپے (صہ)

قیمت تین ڈبیہ تیرہ روپے سلہ

قیمت ایکدرجن پچاس روپے صہ

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ خیالات اعلےٰ و مفید سوجھتے ہیں۔ دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالےٰ نے نئی زندگی عطا کی ہے۔ ضعف دل۔ بے چینی۔ پراگندہ خیالی۔ وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے +

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ۔ جریان۔ رقت و سرعت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچتا ہے۔ جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا۔ کثرت مباشرت جو دماغ۔ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے۔ وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے +

مفرح عنبری جنکے اعصاب میں بسبب کثرت اندیشی غلط کاری۔ عیاشی۔ کثرت محنت دماغی۔ رنج و فکر وغیرہ سے ضعف آجائے اور جسم میں کمزوری واقع ہو ان کے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے +

مفرح عنبری خون پیدا کرنے اور مادہ تولید کے بڑھانے میں ایک عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں نیز کل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے +

مفرح عنبری اُن مستورات کے لئے جنکے بچے کمزور لاغر پیدا ہو کر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہئے۔ تاکہ بفضل خداوند کریم ان موذی امراض سے نجات پا کر گوہر مقصود حاصل ہو +

مفرح عنبری کمزور۔ نحیف البدن بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوش رنگ اور خوشبودار مٹھائی کی مٹھائی اور دوائی کی دوائی ہے +

مفرح عنبری نزلہ۔ زکام۔ دردسر۔ ہسٹیریا (اُباؤ گولہ) کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر اور دماغی طاقت کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے +

...ور ...ند خان صاحب ...عظم بدر تھی (پنجاب)

السلام علیکم۔ مفرح عنبری ... چند ڈبیہ کے استعمال کرنے کے بعد اس کے فوائد ... مجبور کرتے ہیں کہ آپکو اطلاع دوں۔ ... ایک بے نظیر مرکب ... اور میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کی عمدہ دوائی گذشتہ چالیس سال کے عرصہ میں کبھی میرے تجربہ میں نہیں آئی تھی۔ میرے خیال میں کمزور اور طاقتور کے واسطے یکساں فائدہ مند ہے اور ایسی جس قدر دوائی کی ایجاد پر فخر کریں بجا ہے۔ صرف اپنی دوائی بموجب اشتہار کے درست پائی ہے

ایسے ہی ہزاروں سرٹیفکیٹ قابل ملاحظہ ہیں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور (حویلی کابلی مل)

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے لئے چھپا گیا

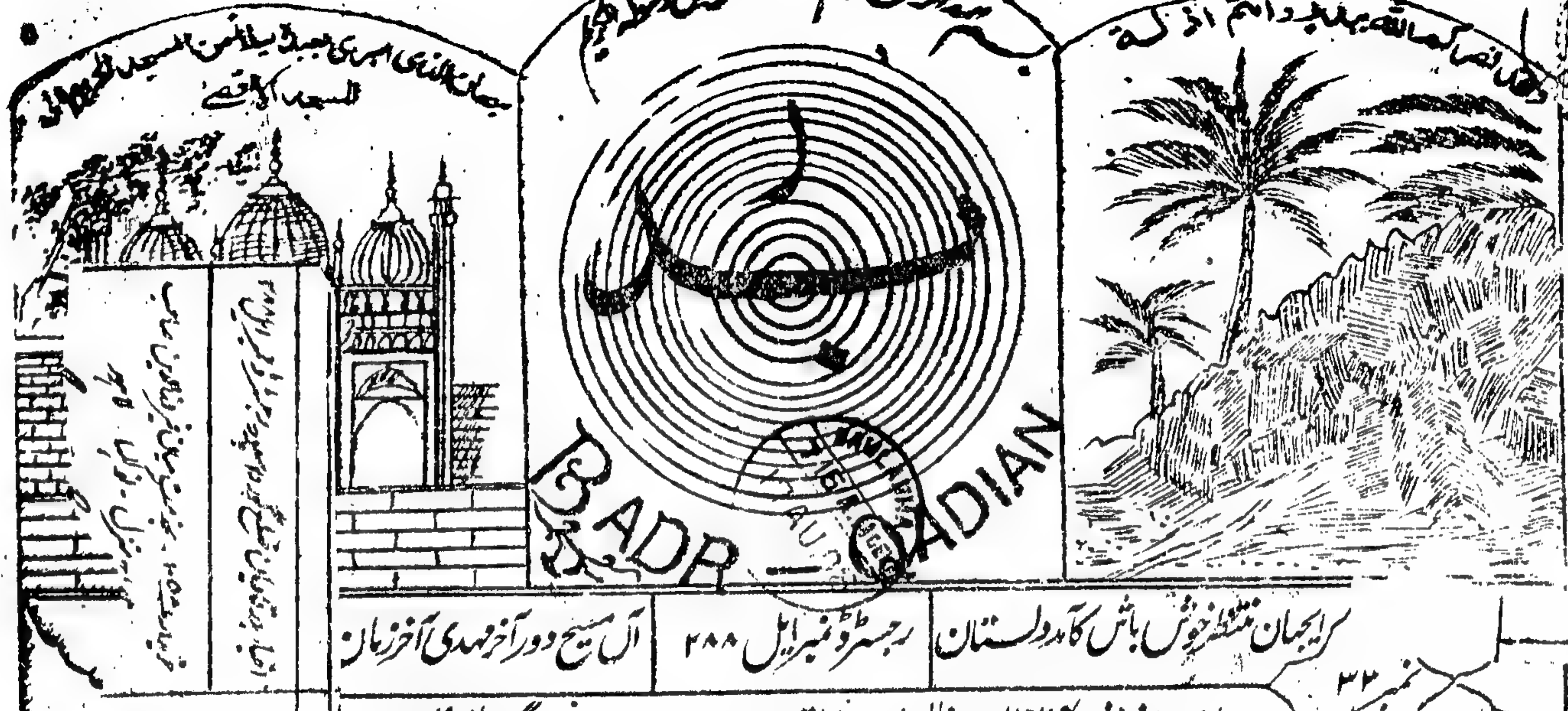

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

خریدار ۲۵۵ ۔ بخدمت میاں فخر الدین صاحب منزل ۔ نولکھا ۔ لاہور

ترجمان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۲

سلسلۃ الجدید جلد ۲

۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ع

سلسلۃ القدیم جلد ۵

گرچہ گویم باتو گاہی چادر قادیان ببین | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا میں شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عسہ

معاونین درجہ اول جنکو ہم پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے عہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ہر جو جیسا تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُنسے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے

خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی بالتجدید رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

لوکل ۔۔ عا افریقہ ۔۔ صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود ازہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے آئندہ تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ سب حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور ان کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ دوم ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ اخبار قادیان ۔ چراغدین اور عیسائی صاحبان
صفحہ ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ رپورٹ جلسہ احمدیہ رجوعہ ۔ اصحٰب السفینہ
صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ اخبار وطن اور انبیاء پر اعتراضات
صفحہ ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ بلاد اسلامی ۔ نظرے عبرت اثرے
صفحہ ۱۲ و ۱۳ بدر خواتین ۔ ایک بریلوی مولوی صاحب ۔ بقایا داران توجہ فرماوین
صفحہ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ اشتہارات

بدرِ مسیح

۲۵ ۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء

خداتعالیٰ کی تازہ وحی

۱۲ ۔ اگست ۱۹۰۶ء اور اُس سے ماقبل دو چار روز کے الہامات یہ ہین۔

(۱) دیکھ مین آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالونگا پر وہ جو تیرے مخالف ہین پکڑے جائین گے *

(۲) صحن مین ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے۔

(۳) وَیۡلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ

ترجمہ ۔ ہر ایک چغل خور عیب گیر پر سخت لعنت ہے،

(۴) ۔ ساکرمک اکراماً عجباً ۔ والقی به الرُّعب العظیم ۔

ترجمہ ۔ میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دوں گا اور اس کے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالونگا۔

۵ ۔ یاتون من کل فج عمیق ۔ یاتیک من کل فج عمیق ۔

ترجمہ ۔ لوگ دور دراز سے تیرے پاس آئیں گے اور دور دور سے ہدیے آئیں گے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین۔

۱۲ ۔ اگست ۱۹۰۶ء کو بعد از نماز عصر نئے مہمان خانہ کے اوپر مولوی غلام محمد صاحب سابق طالب علم تعلیم الاسلام کالج قادیان کا نکاح محمد شادی خان صاحب کی لڑکی (مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی بیوہ) کے ساتھ ہوا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا اور حضرت اقدس مسیح موعود بھی جلسہ نکاح مین تشریف رکھتے تھے۔ مبلغ صمار مہر مقرر ہوا۔ اختتام نکاح پر حضرت نے بمعہ جماعت دعا کی اور اسی وقت بارش بھی شروع ہوگئی جس پر حضور نے فرمایا کہ یہ ایک مبارک فال ہے کہ نکاح کے وقت آسمان سے رحمت الٰہی کا نزول ہوا۔

اس ہفتہ میں مولوی فضل دین صاحب لاہور سے چودھری حاکم علی صاحب بہلوال سے بابو نعمت خاں صاحب و بابو یعقوب خان صاحب جہلم سے حکیم محمد یلین صاحب میانی سے و دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

ہر روز رحمت الٰہی بصورت باران نازل ہوتی ہے۔ زمینیں خوب سیراب ہوگئی ہین اور جوہڑ پُر ہو رہے ہین۔

چراغ دین اور عیسائی صاحبان

اخبار نورافشاں مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء مین پادری یعقوب مسیح صاحب نے ایک محضر نامہ شائع کیا ہے جس مین چند مسلمانوں کے دستخط ہین جو اس امر کی تصدیق کرتے ہین کہ چراغدین کی بیوی بدچلن نہین ہے اور وہ طاعون سے نہین مرا اور اس کی دونوں بیٹیاں زندہ ہیں اور کہ یہ خبرین اخبار بدر مین غلط شائع ہوئی تھین۔ ہمین ان تفصیلی امور کے ساتھ کوئی خاص دلچسپی نہین۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے ہمارا اصل سوال پھر بھی قائم ہے کہ اسکی موت ایک نامرادی کی موت تھی یہانتک کہ جس کتاب پر بڑا ناز کیا جاتا ہے کہ اس نے بڑی اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی ہے اس کا ایک ورق بھی نہ چھپا تھا کہ اس کو موت نے آ گھیرا۔ اور اب اس کے بعد بھی بظاہر کوئی امید نہیں کہ اسکی کتاب روشنی کا مونہہ دیکھ سکے اور اگر وہ کتاب شائع بھی ہوگئی۔ تو ہم پبلک کو دکھا دین گے کہ اس کی پہلی تصنیف کی طرح وہ صرف ایک جاہلانہ عبارت ہوگی اور عیسوی مذہب کی خفیہ تائید ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ عیسائی لوگ اس کے مرنے پر اس قدر گریہ زاری کر رہے ہیں کہ لاہور کے بڑے پادری فورمن صاحب پر بھی اتنا توجہ نہ کیا گیا تھا۔

---

* یہ فقرہ کہ پکڑے جائیں گے اس سے مطلب ہے کہ خداتعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں کے سامنے ملزم اور لاجواب و ساکت ہو جائین گے۔

(رپورٹ جلسہ احمدیہ گجرات)

بمقام (وجوعہ)

وجوعہ تحصیل پھالیہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے مرحوم احمدی ہمارے آقا مسیح و مہدی علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے زندہ ثبوت ہیں۔ کیونکہ ایک وقت تمام دنیا کے عیوب سارے جہان کی خرابیاں ان کے فخر کا موجب تھیں۔ اور پھر جب توفیق الٰہی رفیق ہوئی۔ تو یمشون علی الارض ھونا و الذین یبیتون لربھم سجداً وقیاماً کے مصداق بنے۔ حتیٰ کہ مخالفین نے بھی تسلیم کر لیا کہ واقعی ان کا مرشد بڑا زبردست مزکی ہے جس نے انہیں ایسا نیک دل متقی انسان بنا دیا انہی کے اولاد اور بھائی بندوں میں سے اب بھی بہت سے آدمی وہاں ہیں جو ابھی کسی مہتمم کے محتاج ہونے کیوجہ سے سست پڑے ہوئے تھے۔ مگر انہیں رتیل اور ہیلوں کے جلسے نے جناب حضرت مآب کی نیم شبی دعاؤں کی برکت سے جگا دیا۔ اور وہ بھی اس بات کے خواستگار ہوئے کہ قرب وجوار کے بھائی ۱۳ اگست کو یہاں جمع ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تاریخ مقررہ پر رتیل۔ ہیلاں۔ مونگ۔ رسول۔ ٹنگھال۔ سعد اللہ پور۔ ٹنگ۔ گولیکے۔ گورالی۔ وزیرآباد سے تمام یا بعض احباب ماسوائے جماعت ڈنگہ (وجہ شمولیت نامعلوم) آ گئے۔

خطبہ میرے قدر دان مہربان حافظ غلام رسول صاحب نے پڑھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے (۱) تقوے کی تعریف یہی نجات کا موجب ہے (۲) شرک و بدعت سے بچتے رہو۔ کسی گناہ کا کرنا بھی من وجہ شرک ہے (۳) غلبہ تعداد پر نہیں بلکہ ایمان و تقوے پر موقوف ہے (۴) خدا کے دین کو یکرنگ ہو کر اختیار کرو۔ اپنے تمام کام شریعت کے مطابق کرو۔ رسم و رواج کی پروا نہیں چاہئے۔ دنیاوی عزت کی چنداں وقعت نہیں۔ عزت وہی ہے جو خدا کیطرف سے ہو (۵) عورتوں سے حسن معاشرت (۶) عملی نمونہ درست کرو۔ عشاء کے وقت بھی ملک مولا بخش صاحب کی تحریک سے انکی ایک مختصر تقریر کے بعد اخلاق حسنہ پر وعظ کیا اور سمجھایا کہ ہمارے نبی سے کسی یہودی نے قبل از وقت مقررہ سختی سے قرض کا تقاضا کیا سخت سست بھی کہا مگر آپ نے حضرت عمرؓ کو روکدیا کہ آپ سزا نہ دیں (۲) طائف والوں نے پتھروں سے زخمی کیا۔ آپ نے ان کے لئے دعائے خیر کی (۳) مکہ والوں پر کامل غلبہ پاکر انہیں یوسفؑ کی طرح معاف کر دیا۔ اسی طرح ہمارے امام ہیں کہ اتنی مخلوق خدا ہر روز آتی ہے آپ ہر ایک سے بخندہ پیشانی پیش آتے ہیں کئی لوگوں نے مقدمے کئے بدنیتی سے جھوٹیاں گواہیاں دیں مگر آپ نے معاف کر دیا۔ شام سے پہلے بھی حافظ روشن علی صاحب مقیم قادیان کی ایک تقریر پڑھی گئی آپ نے آسمان زمین۔ ہوا کشتی وغیرہ سے خدا کی توحید اور اس کا رحمٰن و رحیم ہونا ثابت کیا اور توجہ دلائی کہ بعض اشیاء خدا نے اپنی صفت رحمانیت سے مہیا کر دی ہیں اب ان سے فائدہ اٹھانا انسان کے اپنے اختیار میں ہے جس سے اس ذات کے رحیم ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ کوئی تین گھنٹے تک ہیچمدان کج مج زبان۔ اکمل کی بھی ایک ٹوٹی پھوٹی تقریر ہوئی۔ بہت سا بیان باقی رہ گیا۔ جسقدر سمع خراشی کا موقع ملا۔ اس کا ایک حصہ تو مکمل طور سے بدر میں اصحٰب السفینہ کے عنوان سے درج ہے۔ ملاحظہ فرمایئے اور باقی کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس کشتی پر سوار ہونے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تقویٰ کا لباس پہن لو۔ ولباس التقویٰ ذالک خیر۔ ہاں اس تقوے کا توشہ ساتھ لے چلو فان خیر الزاد التقویٰ۔ اس سفر کے لئے صراط مستقیم اختیار کرو۔ ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل۔ کچھ محصول بھی دینا چاہیئے یعنی چندہ جس کا موزوں وقت یہی ہے ورنہ بعد ازاں سونے کا پہاڑ اس وقت کی ایک مٹھی جو کے برابر نہ ہوگا۔ مگر خدا کو تمہارے چندوں کی ضرورت نہیں واللہ الغنی بلکہ تم ہی اس کے محتاج ہو وانتم الفقراء نہ دوگے تو یستبدل قوماً غیرکم (وہ کوئی اور قوم پیدا کرے گا۔ جو تم جیسے نہ ہوں گے۔ اس کشتی کے نوح کی معرفت کے لئے خدا نے دو گواہ **آسمان و زمین** دیدیئے ہیں **خسوف کسوف ماہ رمضان** کے ذریعے فلک نے شہادت دی کہ ھذا مہدی خلیفۃ اللہ اور طاعون و زلزلہ کے وسیلہ سے زمین پکار اٹھی۔ کہ آنیوالا آ چکا۔ سپید ہے بال۔ گندم گوں رنگ (عیسیٰ ابن مریم کا حلیہ چھلے دار بال۔ سرخ رنگ حدیث میں آیا ہے) روشن پیشانی اونچی ناک۔ حلیہ فرما دیا تا کہ اس کشتیبان کو پہچاننے میں دقت نہ ہو۔ پھر حقیقی مومن بننے کی تاکید اور عرض کیا گیا کہ طوفان سے بچنے کے لئے ضرور ہے کہ ہم میں کوئی "ظلم" کا مادہ نہ ہو شرک سب سے بڑھ کر ظلم ہے تم ایاک نستعین کے مطابق خدا ہی سے حاجات کے وقت امداد طلب کرو۔ مردوں سے استمداد نہ کرو۔ کہ وہ بھی تم سے بندے ہیں اور خود خدا کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے ترساں ہیں ہماری تکالیف کو دور نہیں کر سکتے اس مضمون کی بہت سی آیات پڑھی گئیں۔ تقریر کے بعد عمدہ چندہ ہوا۔ جو دیہات کے اعتبار سے ایک معقول رقم ہے غرض جلسہ بڑی خوبی سے ختم ہوا اور ہم نے ایسے جلسوں کو اپنے حق میں بہت ہی مفید پایا۔ باہم تعارف سے محبت بڑھتی ہے اتحاد اور زیادہ مستحکم ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی آپس میں رشتے ناطے کرنے کی تحریک ہوتی ہے۔ صالحین جماعت کا نمونہ دیکھکر اپنی عملی حالت درست کرنیکا جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ تبادلہ خیالات کے علاوہ چندے کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے۔ ایسا غیر ضروری سمجھنے والے ان برکات پر غور کریں۔ رتیل میں ہم نے کلمہ گو مسلمانوں کی توحید کا حال دیکھا تھا کہ قبر پر صف باندھ کر سجدہ کیا۔ یہاں ایک سنت ختنہ دو روز سے ادا ہو رہی تھی۔ بہت بیہودہ رسومات اور فضول خرچیوں میں لوگ پھنسے ہوئے ہیں

عین راہ میں ایک قبر بنا کر راستہ روکا ہوا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا بذریعہ خواب کسی کو معلوم ہوا یہاں بزرگ کا مزار ہے ان توہمات و بدعات سے خدا کی پناہ۔

آئندہ جلسہ بمقام گورالی قریب کھاریاں ریلوے سٹیشن ۲ ستمبر کو ہوگا

محمد ظہور الدین اکمل گولیکے ضلع گجرات

اصحٰب السفینہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ـ فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَجَعَلْنٰهَا اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

خدا تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے ہم نے نوح کو اسکی قوم کیطرف بھیجا۔ پس وہ نوسو پچاس سال انہیں رہا۔ پھر ان لوگوں کو طوفان نے آ لیا کیونکہ وہ حقوق اللہ و حقوق العباد میں نقصان کرنیوالے تھے عذاب کے وقت ہم نے نوح اور کشتی والوں کو نجات دی اور کشتی کو تمام جہانوں کے لئے نشان عظیم الشان بنایا:۔

یہ قصہ (واقعہ) تو تقریباً ہر مسلمانوں کو معلوم ہے کہ نوح علیہ السلام کی تبلیغ جب انتہائے حد تک پہنچ گئی چنانچہ وہ خود بیان کرتے ہیں قال رب انی دعوت قومی لیلاً ونھاراً فلم یزدھم

دعائی الا فرارًا و انی کلما دعوتھم لتغفر لھم جعلوا اصابعھم فی اذانھم واستغشوا ثیابھم واصروا واستکبروا استکبارا۔ (اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو شب و روز دعوت کی۔ مگر جتنا میں نے بلایا اتنا ہی وہ پیچھے ہٹے اور جب میں نے دعوت کی کہ اللہ کیطرف رجوع کرو۔ تاکہ تو انہیں مغفرت کرے تو اپنے کانوں کو انگلیوں میں ڈالتے تاکہ آواز تک نہ سنیں اور کپڑے اوڑھ لیتے (گویا میری صورت دیکھنے کے روادار نہیں) اور اپنی گمراہی پر جمے رہے اور بڑے تکبر سے اکڑے رہے۔ اور جو کبھی ایک آدھ وعظ سنا بھی تو رفیق اعتراض کرنے لگتے۔ یا بیہودہ الزامات دینے لگتے۔ ما ھذا الا بشر مثلکم (تم جیسا ہی ایک بندہ ہے) یرید ان یتفضل علیکم (چاہتا ہے کہ تم سے برتر بن بیٹھے) لو شاء اللہ لانزل ملئکۃ (خدا چاہتا ہے تو کوئی فرشتہ بھیجدیتا) ما سمعنا بھذا فی ابائنا الاولین (ہم نے اپنے اگلے باپ دادا سے یہ باتیں نہیں سنیں) ان ھو الا رجل بہ جنۃ فتربصوا بہ حتی حین۔ (اس شخص کو تو ایک خبط یا جنون ہو گیا ہے کہ دن رات ایک ہی ذکر ہے۔ اچھا کچھ مدت تک اس کا انتظار کرو۔ اسوقت حضرت نوحؑ کی دعا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا (اے میرے رب اس سرزمین پر ایک کافر بھی نہ چھوڑ۔ کیونکہ یہ تو اب اس حد تک پہونچ گئے کہ دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کریں گے (باوجود اتنی نافرمانیوں کے ان پر عذاب نہیں آیا) اور انکی اولاد بھی بدکار اور کافر ہی پیدا ہو گی (کیونکہ والدین کا کوئی نیک نمونہ نہیں) قبول ہوئی اور طوفان آیا اور ایسا طوفان کہ کافروں کی جڑ بنیاد کاٹ دی۔

اب ہم نے اس آیت میں یہ تدبر کرنا ہے کہ کلام الٰہی میں یہ قصہ کیوں بیان ہوا۔ اور تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ما کنت تعلمھا انت ولا قومک من قبل ھذا (یہ غیب کی باتیں ہیں (نوح کا قصہ) جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں نہ اسے تو جانتا تھا نہ تیری قوم اس سے پہلے) کا اطلاق کیونکر ہو سکتا ہے۔ دوم طوفان تو ایک خاص احاطہ میں آیا نہ کل روئے زمین پر۔ کیونکہ عذاب کے مستحق وہی تھے جن پر نوح علیہ السلام کی تبلیغ ہو رہی تھی۔ نہ کہ کل دنیا (وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا) تو پھر یہ کشتی اٰیۃ للعٰلمین کیونکر بن گئی۔

سنئے حضرات! ؎

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

نام تو نوح علیہ السلام کا ہے مگر دراصل یہ نبی کریم صلعم کی نسبت پیشگوئی اور تسلی ہے۔ کہ گھبرانے کی بات نہیں۔ نوح علیہ السلام نے تو ہزار برس تبلیغ کی اور اسی کے قریب مسلمان ہوئے پس دس سال سے کم عرصے میں اگر تھوڑے مسلمان ہوئے ہیں۔ تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ یہ رسول کا فرض نہیں کہ بہت سے مسلمان بنائے بلکہ اس کا فرض تو ما علی الرسول الا البلاغ وان علیک الا البلاغ کے مطابق صرف کلام الٰہی کا پہنچا دینا ہے۔ ذرہ وہ مخالف بھی غور کریں جو کہا کرتے ہیں مرزا صاحب اگر مسیح موعود ہیں تو کتنے لوگوں کو مسلمان کیا؟ بہت جلد طوفان لہن خون کا طوفان آیا چاہتا ہے جسمیں یہ کفار غرق ہو جائیں گے۔ اور ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نجات دیں گے بالخصوص ان مظلوم صحابیوں کو جو کفار مکہ کی ایذاؤں سے تنگ آ کر کشتی کے ذریعہ ملک حبشہ میں چلے گئے ہیں۔ چنانچہ یہ پیشگوئی من وعن پوری ہو گئی کہ وہ اصحاب جو سمندر کے ذریعے ہجرت کر کے حبشہ میں چلے گئے تھے اور اسطرح اصحاب السفینہ سے بنے بخیر و عافیت واپس آ گئے۔ پھر اس کے بعد یہ پیشگوئی ایک اور رنگ میں پوری ہونے والی تھی۔ جو اس زمانہ سے متعلق تھی۔ وہ اسطرح پر کہ آپ کو بتلایا گیا ایک ہزار برس آپکی امت میں بھی نوح کے زمانہ کیطرح فیج اعوج کا غلبہ رہیگا۔ مگر یہ ہزار تین سو برس کے بعد ہو گا کیونکہ حدیث میں ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم۔ یعنی تین صدیوں تک اچھا زمانہ رہیگا اس کے بعد فتنے اٹھیں گے۔ اور رفتہ رفتہ اسلام کا چہرہ چھپنے کے قریب ہو جائیگا۔ پس تیرہ سو برس تک ایسی حالت ہو جائیگی کہ (وھم ظالمون) کے پورے پورے مصداق ہو جائیں گے۔ ظالم کہتے ہیں اسے جو کسی کے حق میں کمی بیشی کرے۔ اور قوموں نے تو جو کچھ کیا۔ کیا۔ اپنے ہی بھائیوں کو دیکھئے کہ خدا تعالیٰ کی صفات اور خاصوں سے ایک عاجز بشر (مریم کے بیٹے) کو موصوف کیا گیا ہے یہ کسقدر غضب کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ تو اپنی توحید کے بارے میں فرماتے قل ھو اللہ احد۔ اعلان کر دو کہ وہ اللہ ایک ہی ہے جو باعتبار اپنی ذات و صفات کے یگانہ ہے) اور یہ لوگ کہیں کہ نہیں عیسے علیہ السلام اپنی ماں کا ایک ہی بیٹا تھا۔ اور اسمیں کئی ایک ایسی صفتیں پائی جاتی ہیں جو کسی اور میں نہیں پائی گئیں (۱) تائید روح القدس یعنی ہر وقت جبرائیل علیہ السلام کا آپ کے ساتھ رہنا (۲) خالق الطیور ہونا (۳) مردوں کو زندہ کرنیوالا (۴) تقریباً دو ہزار برس سے بجسد العنصری دنیا کے تمام آدمیوں کے خلاف آسمان پر بیٹھنے والا (۵) ایک ایسا نبی جس کے ہاتھ تمام جہان کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے (۶) لایزال ولایموت زمانہ کے اثر سے بالکل محفوظ ۳۳ برس کا آسمان پر گیا اور یہی عمر ہو گی جبکہ نازل ہو گا (۷) غیب کے جاننے والا۔ غرض اس قسم کی کئی باتیں انسے منسوب کی گئی ہیں جس سے لیس کمثلہ شئی کا گمان گذرتا ہے۔ پھر اپنی صفت میں فرماتا ہے اللہ الصمد اللہ کو کسی کی حاجت نہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام بھی بے محتاج ہیں کیونکہ تمام حاجات کی اصل طعام ہے اور وہ دو ہزار برس سے باوجود زندہ ہونے کے طعام سے مستغنی و منہ ہے مگر یہ کیسا جھوٹ ہے خدا تعالےٰ خاص طور سے بیان فرماتا ہے کانا یاکلان الطعام (دونوں ماں بیٹا کھانا کھاتے) پھر فرمایا ما جعلنھم جسدا لا یاکلون الطعام (ہم نے ایسا وجود بخشا ہی نہیں کہ وہ کھانا نہ کھائیں) تیسری صفت بیان کی لم یلد ولم یولد۔ عیسے علیہ السلام بھی بلا باپ پیدا ہوئے اور انکی اولاد بھی نہ کوئی تھی۔ ولم یکن لہ کفوا احد اس کا کوئی ثانی۔ کفو نہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام کا بھی کوئی بھائی بہن نہ تھا۔ اب ایک عیسائی تو ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو خوب گھیر سکتا ہے۔ لیکن ہم تو صاف کہتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس کا نمونہ دوسرے نبیوں میں موجود نہ ہو۔ اور کوئی ایسی صفت نہ رکھتے تھے۔ جو صرف انہی سے خاص ہو۔ روح القدس کی معیت تو ہر ایک نبی سے ہوتی ہے بلکہ مومنوں سے بھی جیسا کہ فرمایا ایدناھم بروح القدس (ان کو روح القدس سے تائید دی) مگر اس معیت سے یہ مراد نہیں کہ جبریل آسمان سے اتر کر ساتھ ساتھ رہیں کیونکہ کوئی فرشتہ آسمان سے بذاتہ اتر کر نیچے نہیں آتا۔ بقولہ تعہ وما منا الا لہ مقام معلوم ہم میں سے ہر ایک ایک مقام مقرر ہے آسمان میں جس سے ہٹتے نہیں۔ اور خالق الطیور محی الموتے ہونا ان مشہور معنوں کے ساتھ تو بالکل غلط ہے یہ اس لئے کہ قرآن مجید میں اختلاف ہیں لو کان من عند غیر اللہ

لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً جبکہ ایک جگہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللہ خالق کل شیء (کیا انہوں نے خدا کی مانند کچھ پیدا کیا اور ان پر مخلوق مشتبہ ہوگئی کہ وہ اللہ ہی ہر شئے کا خالق ہے) پھر فرمایا اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم هل من شرکائکم من یفعل من ذلکم من شیء سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون (اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تمہیں رزق دیا پھر تم کو مارتا ہے پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے شریکوں (عیسےٰ ہو یا کوئی اور) میں سے کوئی ہے جو یہ کام کرسکتا ہے پاک ہے ان باتوں سے اپنے ثانی سے اور اس سے جسے شریک بناتے ہیں) پھر پڑھو۔ انا نحن نحی الموتیٰ۔ انہ هو یحیی الموتیٰ۔ ربی الذی یحیی ویمیت (وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے) اور مردوں کے زندہ ہونے کے متعلق فرمایا۔ انہم لا یرجعون (وہ کبھی دنیا میں واپس نہیں آئیں گے) فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت (جس پر موت طاری ہو اسکی روح روک لی جاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نہ کوئی اللہ کے سوا خالق ہے نہ مردے زندہ کرنیوالا۔ اچھا تو پھر اخلق لکم من الطین کے کیا معنے ہوئے یہی کہ پرندے کا نمونہ بنانے اور اسمیں خارق عادت عقل سے کوئی انتظام ہوتا کہ ایک جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ جا پڑتا نہ جان پڑتی۔ نہ وہ ہو بہو پرندہ بنتا۔ دوم یہ معنے کہ میں مادہ پرست انسانوں کو جو روحانیت نہ ہونے کے سبب نری مٹی کے پتلے ہی تھے بلند پرواز انسان بناتا ہوں۔ اور احی الموتیٰ کے معنے ایک تو یہ نہیں کہ سکتے جنکی نسبت عام نظر فتوی دیدے کہ مر چکا۔ یا قریب المرگ بیماروں کو انکی صحبت سے شفا ہو جاتی تھی۔ دوم مردہ دلوں کو زندہ کرتے اور یہ سب سے بھاری معجزہ ہے اور زندہ پر مردہ کا اطلاق قرآن شریف میں عام ہے۔ فرمایا۔ انک لا تسمع الموتیٰ۔ وما انت بمسمع من فی القبور (تو ان کو نہیں سنا سکتا جو مردے ہیں قبروں میں) کفار سے خطاب ہے (۲) یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (اے مومنو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو جب وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلائے)

ایسا ہی دو ہزار برس سے زندہ آسمان پر ہونا آیات کلام الٰہی کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ حضرت عیسےٰ **ایک بشر رسول** تھے اور آدم کی اولاد سے جسکی نسبت ارشاد ہے فیہا تحیون وفیہا تموتون (تم اسی زمین میں ہی زندہ رہتے ہو اور اسی میں مرو گے) ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین (تمہارے لئے زمین میں ہی جائے قرار اور موت تک اور ساز و سامان زندگی ہے) پس ان نصوص بینہ کے ہوتے ہم کیونکر ایسی بات کو تسلیم کریں جسکی قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں کوئی اصل نہیں اور کیوں نہ متشابہات کو محکمات کی ماتحت کریں قطع نظر اس کے کہ بل رفعہ اللہ الیہ میں نسبت رفع اللہ کیطرف ہے جو آسمان پر ممکن نہیں۔ نیز سیاق سباق اس رفع کو رفع روحانی (جو بعد موت ہر نبی کو حاصل ہوتا ہے) سے مخصوص کر رہا ہے کیونکہ یہ ملعونیت کے الزام کے رد میں وارد تنزیل ہوا ہے۔ علاوہ ازیں (او ترقیٰ فی السماء) سوال کفار کے جواب میں سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا (میرا رب ایسی خلاف سنت جسمیں حکمت ایمان بالغیب زائل ہو جائے باتوں کے دکھانے سے پاک ہے) ایک سنة اللہ بیان کر رہا ہے کہ کوئی بشر نہ آسمان پر بجسد العنصری گیا نہ جائیگا۔ ولن تجد لسنة اللہ تبدیلا (اور اللہ کی سنت میں تو کبھی تبدیلی نہ پائیگا) اور تمام جہان کے لوگوں کا یکدم مسلمان ہو جانا خلاف ہے آیت واغرینا بینہم العداوة والبغضاء الی یوم القیمة (اور ہم نے انمیں روز قیامت تک دشمنی اور بغض بھڑکا دیا) کے نیز اس آیت کے ولو شاء ربک لجعل الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم (اگر تیرا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی مذہب بنا دیتا۔ اور یہ سب ہمیشہ مختلف رہیں گے ہاں جس پر تیرا رب رحم کرے اس اختلاف سے نکال لے۔ اور اسی لئے ان کو پیدا کیا) اور بالجبر لا یقبل الا السیف والاسلام (یا تلوار یا اسلام) مسلمان کرنے کو رد کرتی ہیں کئی آیتیں ازانجملہ لا اکراہ فی الدین۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کافر ہو جائے) افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین (کیا تو لوگوں کو مومن ہونے پر اکراہ کریگا) باقی رہا لا یناول ولا یموت ہونا۔ اس عقیدہ کی تردید کرتی ہے یہ آیت ماجعلنا لبشر من قبلک الخلد (ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کے لئے بھی خلد ایک حالت پر رہنا نہیں بنایا) اور نیز لا تبدیل لخلق اللہ کے مطابق بشری خواص بشر رہنے تک منفک نہیں ہو سکتے۔ ساتویں خصوصیت غیب جاننے کی تھی جس آیت سے یہ مطلب سمجھا جاتا ہے اس کے معنے کرنے سے پہلے مفصل ذیل آیات پڑھ لینی چاہئیں

(۱) وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا هو (غیب کی کنجیاں (خزانے) اسی کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا) من یعلم الغیب فی السموات والارض الا اللہ (اللہ کے سوا آسمان وزمین میں کوئی غیب نہیں جانتا) اور رسول صلعم کو یہ کہنے کا ارشاد ہے لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہونچتی) (۲) لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ (میں غیب نہیں جانتا اور نہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں) پس ہم کیونکر تسلیم کرلیں کہ عیسےٰ علیہ السلام عام طور سے جو کچھ کوئی کھا کے آتا۔ یا گھر میں جمع کرتا آپ بتا دیتے اس سے تو یہ سمجھے کہ یہودیوں کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی۔ اور وہ تھے اکلون للسحت (حرام کھانے والے)۔ حرام مال جمع کرنیوالا۔ آپ نے اگر ان کو بتایا کہ تمام اموال جو خلاف شرع طریقوں سے حیلے بنا کر جمع کیا ہے اور کھا رہے ہو یہ ناجائز ہے پس یہی تھا کھانے اور خزانے کے متعلق ان کا خبر دینا۔ اور یہی نبی کے شان کے مطابق ہے۔

اس تمام تشریح سے واضح ہو چکا۔ کہ جو غیر معمولی صفتیں عیسےٰ بن مریم سے منسوب کرتے ہیں وہ بالکل خلاف واقعہ اور محض خدا تعالیٰ کی نفی ہیں۔ یہ بڑا صریح ظلم ہے کہ خدا کی صفتیں ایک عاجز بندے کو دیجائیں۔ اس ظلم کے طوفان ضلالت کے وقت ایک نوح (خدا کا سلام اور درود اسپر اور اسکی آل پر) مبعوث ہوا ہے اور اس نے ایک کشتی بنائی ہے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا تعالےٰ کے حکم سے چنانچہ اس نے فرمایا اور یہ حکم براہین احمدیہ میں درج ہے واصنع الفلک باعیننا۔ چنانچہ اسی کے مطابق میرے آقا ہمارے امام نے ایک رسالہ "کشتی نوح" نام بھی لکھا جسمیں اس کشتی پر سوار ہونے کے شرائط درج ہیں۔ مبارک وہ جو اسمیں بیٹھ کر اپنے تئیں ہر طرح کے طوفانوں سے محفوظ کر لیتا ہے اس بات کے ثبوت کے لئے کہ واقعی اس کشتی پر سوار ہونے سے آدمی طوفان سے بچ جاتا ہے۔ کئی واقعی گذر چکے ہیں۔ طاعون بھی ایک طوفان تھا اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اس سے دن دگنی رات چوگنی ترقی دے اللہم زد فزد۔ ۴ اپریل کا زلزلہ بھی اسی طوفان کی ایک شان تھا اس سے بھی تمام احمدی بحکم الہام لا یموت نفس من رجالکم محفوظ رہے

اعتر بیگ

اس کے علاوہ آتش فشوں (آسمان سے عاقلوا ب آگ برسانے کو ہے۔ آگ بھڑکانے کے دن) [illegible] طوفان سے ہم احمدی بفضلہ محفوظ رہے ہیں بحالیکہ سلسلہ کا کوئی نامی گرامی شہر اس سے نہیں بچا۔ ابھی ایک اور بڑا طوفان باقی ہے جس کے لئے یہ کشتی پچھلے واقعات کی بنا پر پورا پورا امن اور دارالامان ہے۔ اور انہی خصوصیتوں کے سبب "کشتی نوح" کو اللہ تعالیٰ علیم وحکیم نے آیۃ للعالمین فرمایا کیونکہ اب رسل ورسایل کی سہولتوں کے سبب ماموربن اللہ کی تبلیغ مشرق سے مغرب زمین کے اس سرے سے اس سرے تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے ایک عالمگیر طوفان آتا ہے اور اس سے پہلے بھی بلیات عالمگیری ہیں۔ اور کشتی ہاں صرف یہی کشتی ایسے طوفان سے بچنے کا ذریعہ ہے اور ان حالات پر نظر کرکے اس نوح کی کشتی کو جو کہ ایک ابتدائی محدود واقعہ تھا۔ آیۃ للعلمین کہا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اب سب بھائیوں کو اور اس عاجز کو اس کشتی پر سوار رہنے کی توفیق دے آمین یا رب العلمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

محمد ظہور الدین اکمل گولیکی ضلع گجرات

تمباکو نوشی

مسٹر فرینک سوان آنریری سکرٹری بائز اینٹی سگرٹ لیگ برمنگھم نے سگرٹ نوشی کی بابت ایک کافی دلچسپ تحقیقات کی ہے اور اس کے متعلق بڑی واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ [illegible] نسل پر سگرٹ نوشی کے باعث ایک ایسی بڑی بلا نازل ہونے والی ہے جو شراب نوشی کی بلا سے روز بروز بڑھتی ہوئی ہے مزید برآں اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ نوجوانوں میں جو سگرٹ پینے کی عادت پھیلی ہوئی ہے وہ ایک بلائے عظیم ہے۔ وہ لڑکوں کا خون چوس رہی ہے اور قومی مردانگی کا ناس مار رہی ہے۔

جب مسٹر آسٹن چیمبرلین انگلستان میں وزیر خارجہ کے منصب پر مامور تھے تو انہوں نے بیان کیا تھا کہ "سلطنت برطانیہ میں ایک آنہ والے پیکٹوں میں دس کروڑ [illegible] فروخت ہو جاتے ہیں۔ یہ پیکٹ لڑکوں اور نوجوانوں کے [illegible] فروخت کئے جاتے ہیں۔ یہ دس [illegible] سگرٹ [illegible] دس کروڑ [illegible] لیا جاتا ہیں [illegible] سگرٹ نوشی [illegible] ترقی کر رہی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے برطانیہ میں تمباکو کی [illegible] تھی اور اس کا اوسط ایک پونڈ فی کس سالانہ تھا لیکن آج کل کا اوسط اس سے کئی گنے سے زیادہ ہے۔ اس ملک میں ۸۶۷۴۵۰۰۰ پونڈ سالانہ کی تمباکو استعمال کی جاتی ہے اور کل روپیہ جو تمباکو کی نسوار (ہلاس) تمباکو اور سگرٹ پر خرچ کیا جاتا ہے تعداد میں ۲۵ کروڑ پونڈ ہے۔ یہ رقم اس رقم سے جو برطانیہ میں مختلف مشنوں کو قوم کی طرف سے دیجاتی ہے ۱۲ گنی ہے۔ گذشتہ دس سال میں سگرٹ نوشی ۱۵۰ فی صدی ترقی کر گئی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ لڑکے اور نوجوان سستے داموں کے سگرٹ جو دلربا پیکٹوں میں فروخت کئے جاتے ہیں کثرت سے پینے لگ گئے ہیں۔ جہاں کسی لڑکے کے ہاتھ ایک آنہ کا سکہ آیا۔ اس نے بے دریغ سگرٹ کا ایک پیکٹ خرید کر پینا شروع کر دیا۔ سگرٹ فروشوں کی دوکانوں کی تعداد بھی حیرت انگیز تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ ہر گلی کوچہ میں بہت سی دکانیں کھل گئیں اور کھلتی جاتی ہیں۔ برطانیہ میں مردوں کی نصف تعداد سگرٹ پیتی ہے۔ اور ہر تیس سگرٹ پینے والوں کے پیچھے سگرٹ کی ایک دوکان ہے۔ ابھی حال میں لندن میں ایک سگرٹ فروش کی دکان کا امتحان کیا گیا تو جتنے لوگ سگرٹ لینے آئے تھے انہیں اکہتر آدمیوں میں ایک مرد تھا اور سات لڑکے۔ یہ شوقین لوگ سر موال سیکنزی کی جو امراض حلق کا ایک بے نظیر ماہر اور معالج تھا۔ اس رائے سے بالکل ناواقف تھے۔ کہ جتنی شکلوں میں تمباکو استعمال کیجاتی ہے ان میں حلق کے لئے سب سے زیادہ مضر سگرٹ نوشی ہے"۔

سگرٹ کا تمباکو لب سے ملتے ہی تر ہو جاتا ہے اور چونکہ جسم میں یہ سب سے زیادہ جاذب عضو ہے اس لئے تمباکو کا عرق الٹا ہیں جاذب ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور بدہضمی اور طرح طرح کے دیگر امراض پیدا کرتا ہے یہ امر مسلمہ ہے کہ تمباکو سے کوئی ۸۰ مرض جن میں نابینائی بھی شامل ہے پیدا ہوتے ہیں۔ اور برطانیہ میں تمباکو کے اثر سے ہر سال ۲۰ ہزار جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ جو لڑکے سگرٹ پیتے ہیں ان کے اخلاقی قوے بالکل خراب ہو جاتے ہیں اور ان کو طرح طرح کے برے افعال کی طرف یوں ہی رغبت ہو جاتی ہے۔ جیل خانوں کے نقشوں سے ظاہر ہوا ہے کہ قیدیوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے بری زندگی کی ابتدا تمباکو نوشی سے کی تھی۔ ایک قیدخانہ میں ۶۰۰ قیدیوں میں سے جو شراب پی کر جرائم کے مرتکب ہوئے۔ پانسو ایسے تھے جن کو نشہ کی عادت تمباکو نوشی کے باعث پڑی تھی۔ ایک ڈاکٹر نے سگرٹ پینے والے تیس لڑکوں کا جن کی عمر ۹ سے ۱۵ سال کی تھی طبی معائنہ کیا تو ۲۲ کو سخت بے اعتدالیوں اور امراض میں مبتلا اور شراب نوشی کیطرف مائل پایا۔ انہیں یہ خواہش تمباکو نوشی نے پیدا کردی تھی۔

جب امریکہ اور اسپین میں جنگ چھڑی تو والنٹیر بھرتی کئے گئے۔ جو لوگ بھرتی ہونے آئے انہیں سے جسمانی ناقابلیت کے لحاظ سے اس تعداد کی نسبت سنہ ۱۹۰۶ء کی سول وار میں ناقابل قرار دیئے گئے تین گنے ناقابل ٹھہرائے گئے ان لوگوں میں ۹۰ فیصدی سگرٹ پینے والے تھے۔ جب بوئروں اور انگریزوں میں جنگ ہوئی تو ضلع منچسٹر میں ۱۱ ہزار آدمیوں نے والنٹیر بن کر جنگ میں جانا چاہا ان میں سے ۸ ہزار کو ڈاکٹروں نے دیکھتے ہی نامنظور کیا اور آخرکار صرف ۱۲ سو جوان منظور کئے گئے نامنظور کئے ہوؤں میں سے سب کے سب ایسے لوگ تھے جنہوں نے لڑکپن ہی سے تمباکو نوشی کے ذریعے اپنے جسمانی قوے کو خراب کرلیا تھا +

بدرِ صادق

۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

اخبار وطن اور انبیاء پر اعتراضات

نقاش ہے یا نقال؟

خدا کی شان! جب کسی قوم کے بُرے دن آتے ہیں تو چھوٹے کیا بڑے، جاہل کیا عالم، عوام کیا خواص، سب کے مذاق کا سٹینڈرڈ ایسی پستی اختیار کرتا ہے کہ سنجیدگی اور متانت کے بڑے بڑے مدعی بھی اپنی مجالس میں اور تصنیف و تالیف میں مسخراپن اور تمسخر بازی کو جزو اعظم بنائے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔

اخلاق کے مسائل پر غور کرنے والوں کے واسطے یہ مسئلہ نہ صرف دل چسپ ہوگا بلکہ اس کا حل انکشافات علوم کا [illegible] ہوگا کہ قوم میں ایسا سربرآوردہ شخص ہے۔ تجربہ کار ہے۔ زمانہ [illegible] ہے۔ لیڈر کی طرح سے مانا جاتا ہے۔ معزز خاندان سے ہے اس کی دانائی و حکمت کا ایسا شہرہ ہے کہ وہ ابوالحکم کہلاتا ہے۔ ناگہاں کچھ ایسی کارروائیاں اس سے سرزد ہوئیں کہ اس کا نام ابوجہل رکھا گیا اور ایسا رکھا گیا کہ قیامت تک اس کا یہی نام ہو گیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ شخص شروع سے ہی ایسا تھا۔ اور اسے اپنی جہالت کے ظہور کا پہلے کوئی موقع نہیں ملا تھا۔ یا یکدفعہ اس کے مزاج میں کوئی ایسا تغیر واقع ہوا کہ وہ اس خطاب کا مستحق ہو گیا۔ سردست ہمارے اس آرٹیکل کا یہ مدعا نہیں کہ اس سوال کو حل کیا جاوے تاہم اس امر کی طرف ناظرین کو توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس خطاب کی تبدیلی کے وقت بھی ایک گروہ ایسا موجود ہے جو اس کی ان باتوں پر بھی تحسین کرنے کے واسطے دل و جان کے ساتھ طیار ہے جو اس کے لئے اس نئے خطاب کے دلانے کا موجب ہو رہی ہیں۔

پنجاب کے ان اخباروں میں سے جو مسلمانوں کی اڈیٹری میں نکلتے ہیں۔ اخبار وطن ایک متین اور سنجیدہ اخبار ہونے کا مدعی اور ایک اسلامی اخبار ہونے کا دعویدار ہے نہ صرف دنیوی رنگ میں بلکہ دینی رنگ میں بھی۔ کیونکہ سلطان روم کی مدح خوانی کے گیت گانے کے علاوہ قرآن شریف کی تفسیر بھی اس میں لکھی جاتی ہے اور ہر طرح کی اسلامی خبروں کو جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اب کچھ عرصہ سے اس کے اڈیٹر صاحب نے سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف اپنی عنان توجہ کو پھیرا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے کیونکہ دنیاداری کے رنگ میں اخبار کے چلانے اور جاہلوں کے درمیان بہت سے خریدار پیدا کرنے کے واسطے یہ لابد ہو چکا ہے کہ اس سلسلہ کی مخالفت میں کچھ نہ کچھ لکھا جاوے اور مولوی انشاء اللہ صاحب نے مولوی محبوب عالم صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح اس کار خیر میں بلحاظ زمانہ کے سابقین کا حصہ نہیں لیا۔ تاہم امید ہے کہ وہ اپنے حسن لیاقت اور اس پر اپنے لائق نامہ نگاروں کی نقاشی کی امداد کے ساتھ اس پہلو سے بھی اپنے اخبار کو سب سے بڑھ کر دل چسپ بنانے کی کوشش میں کامیاب ہو جاویں گے۔ اور اس نئی ظرافت کے ساتھ تعداد اشاعت بھی [illegible] ترقی [illegible] جائیگی۔ پس انہوں نے اس طرز جدید کے اختیار کرنے میں جو کچھ سوچا خوب سوچا اور اس میں ہمیں بھی خوشی ہے کیونکہ مخالفت کا شور و شر مخلوق الٰہی کو ہمیشہ حق کی طرف رجوع دلاتا ہے۔ اگلے دن کا ذکر ہے ایک شخص کا راست پٹیالہ میں سے خط آیا وہ صاحب لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم کے شور و غوغا نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کے دیکھنے کا شوق دلایا اور نتیجہ یہ ہوا کہ میں بیعت میں داخل ہوتا ہوں۔ زیادہ تر خوشی اس واسطے بھی ہے کہ لاہور میں ایک میاں جعفر زٹلی (اخبار) تھے معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں کیونکہ وہ پہلے اس سلسلہ کی مخالفت میں واہی تباہی بکتے اور ڈھنڈورا پیٹنے میں شب و روز سرگرداں رہا کرتے تھے۔ اب کچھ عرصہ سے معلوم نہیں کیا سبب خاموش ہیں۔ سو خدا نے ہمارے لئے اس کا نعم البدل پیدا کر دیا۔ وطن جیسا مانا پرانا اخبار۔ پانچ ہزار سے زائد کی اشاعت۔ ایسا لائق اڈیٹر۔ ایسے قابل نامہ نگار سلسلہ احمدیہ کی خبروں میں مصروف ہو گئے۔ [illegible] بُرا کہیں۔ گالی دیں۔ نقلیں بنائیں۔ سوانگ رکھ لیں۔ جو کچھ کریں۔ اشاعت تو کرتے ہیں۔ یہ خدا کے کام ہیں وہ سب کو اپنے برگزیدہ کی خدمت میں لگاتا ہے۔ طوعاً اوکرہاً سب کو اس کام میں ہاتھ بٹانا ہی پڑتا ہے۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔

پس اس طرز جدید کا اختیار کرنا صاحب وطن کے واسطے ضروری تھا۔ اور ہم مان لیتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر متانت اور سنجیدگی کو چھوڑنا اور اپنے اخبار کو پنچ بہادر بنا دینا ان کا فرض تھا۔ لیکن ہم ادب کے ساتھ گذارش کرتے ہیں کہ جس صورت میں آپ کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور قرآن شریف کی تفسیر اس میں لکھی جاتی ہے تو برائے خدا اس کے کالموں میں ایسے اعتراض تو نہ لکھے ہوتے۔ جو خود اسلام اور بانی اسلام اور کتاب اسلام پر کفار کیا کرتے ہیں۔ شاید پبلک کے مذاق کو پورا کرنے کے شوق میں آپ کو اس طرف توجہ نہ ہوئی ہو یا نقاش صاحب کوئی ایسے معتبر بزرگ ہوں کہ ان کا مضمون بغیر پڑھنے کے کاتب کو دے دیا گیا ہو کہ اسے ایڈیٹوریل کی جگہ دی جاوے۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو توجہ دلاؤں کہ آپ اس تازہ مضمون پر جو ۳ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں نکلا ہے۔ ایک دفعہ نظر ثانی فرماویں۔

جناب نقاش صاحب کی تمسخر بازی کے ہزلیات کا جواب لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سنت اللہ ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کے ساتھیوں کو یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے اور ہم تو مدت سے یہ گالیاں سن رہے ہیں۔ وطن کے کالموں نے ہمارے واسطے کوئی نئی بات پیدا نہیں کی۔ ہاں اس ساری عبارت کے درمیان جو اصل اعتراضات ہیں ان کو میں اس جگہ لیتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ وہ کسی انسان کی تعریف میں کوئی کلمہ فرمائے۔ پھر مرزا صاحب کی اپنی تعریف میں بعض الہامات کیوں نازل ہوتے ہیں۔

اس اعتراض کو نقاش صاحب کی منقش عبارت نے اس طرح ادا کیا ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات میں غیور و متکبر خدا ایک انسان ضعیف البنیان کی شان میں قصیدہ خوانی کر کے غلو و اطرا کا کمال دکھاتا ہے!!

(۲) خدا تو رحم کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق کو عذاب نہیں دیتا۔ پھر مرزا صاحب کی پیش گوئیوں میں عذاب الٰہی کی خبریں خدا کی طرف سے کیوں دی جاتی ہیں۔ اس اعتراض کو وطن کے

لائق نامہ نگار اس طرح ادا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس میں ”ارحم الراحمین و احسن الخالقین اپنے بندوں کو زلزلہ۔ طاعون۔ ہیضہ۔ چیچک اور طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کے انعامات بھیجنے کی بشارت دیتا ہے“

(۳) بعض الہامات کے ”بظاہر کوئی خاص معانی نہیں ہوتے“

(۴) بعض الہامات ایسے فقرات مین ہیں جو پہلے بھی کسی کتاب مین موجود ہیں۔

اس اعتراض کو وطن کے سنجیدہ نامہ نگار حضرت کے ایک الہام ”تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد“ کو نقل کرکے اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

”جس طرح ہمارے مکاتب میں بوستان مروج ہے۔ اسی طرح عالم بالا کے مدارس کے نصاب میں بھی یہ بہترین تصنیف داخل ہے اور ممکن ہے کہ خدا نے الہام کے روز روح الامین کو اسی مصرع کا قاصد بنا کر قادیان دار الامان بھیجا ہو“

(۵) بعض الہامات کے متعلق کچھ عرصہ تک حضرت مرزا صاحب کو خود بھی معلوم نہین ہوتا کہ یہ کس کے متعلق ہے۔ اس اعتراض کو جناب وطن نے ان مہذب الفاظ میں تحریر فرمایا ہے۔ ”ہمیں حیرت تو مرزا صاحب کے اس خدا پر ہے۔ جسے علام الغیوب ہونے کا دعوےٰ ہے اور جس کے نزدیک ماضی و مستقبل مترادف ہیں کہ باوجود اپنی غیب دانی کے پورے چار مہینے تک منظور محمد کی تعریف و تعیین نہ کر سکا“

یہ ہے خلاصہ اُن تمام اعتراضات کا جن کو سجانے ہمدردی دینے کے واسطے اخبار وطن کے تیرہ کالم سیاہ کئے گئے اور اس قدر تمسخر کا لباس عبارت آرائی کو پہنایا گیا ہے۔ کہ ان کا جواب دینا تو درکنار ان کا دُہرانا بھی ایک شریف کے قلم کے واسطے زیبا نہیں۔

اگر قرآن شریف اور احادیث نبوی اور تاریخ انبیاء و اولیاء سابقین کی طرف دیکھا جاوے اور ان سے فائدہ حاصل کیا جاوے۔ تو ان میں سے کوئی اعتراض ایک مومن مسلمان کے مونہہ سے نکل نہیں سکتا۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ انبیاء اور کتب مقدسہ کا حوالہ سنکر مولوی انشاء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگار بھی اپنے ضرور اپنی عقائد کو [illegible] کہ ایک مشہور اسلامی اخبار کے اڈیٹر صاحب نے ہمارے ایک بزرگ قوم کے ساتھ مسئلہ تعدد ازواج پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو خود مذہب اسلام کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں۔ صرف ایک قومی امداد کے واسطے اخبار لکھا جاتا ہے۔

پس اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ نقاش صاحب اور ان کے دوست صاحب وطن جھنجھلا کر قرآن شریف کو اور بانی اسلام ہی کو جواب نہ دے بیٹھیں تو اعتراض اول یعنی ”غیور و متکبر خدا کے ایک انسان ضعیف البنیان“ کی تعریف کرنے کے متعلق میں ان کی توجہ کتب مقدسہ کے ان مقامات کی طرف پھیرنے کی کوشش کرتا جہاں انسانوں کو سید اور صادق اور صدیق اور رؤف الرحیم (یہ صفات رحمانی ہیں) انک لعلی خلق عظیم۔ اور وجیھا فی الدنیا والاخرۃ اور دیگر اس قسم کے صفات سے یاد کیا گیا ہے اور وہ حدیثیں پیش کرتا۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لولاک لما خلقت الافلاک کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔ اور قرآن شریف کی وہ آیت پیش کرتا۔ جہاں حضرت خاتم النبیین کو فرمایا گیا ہے کہ تو تمام بنی آدم کو اپنا عبد کرکے پکار اور کہہ یا عبادی۔ اور توریت کے وہ مقامات دکھاتا۔ جہاں خدا کے بیٹے اور پوتے موجود ہیں اور ایسی مخلوق دکھاتا جس کو میکائیل کہا گیا ہے۔ (عبرانی زبان میں میکائیل کے معنے ہیں۔ می ک۔ اللہ۔ وہ جو خدا کی مانند ہے) اور بائبل کی یہ پیشگوئی دکھاتا کہ آنے والے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خدا کہا گیا ہے۔

ایسا ہی اعتراض دوم کے متعلق کہ مرزا صاحب کے الہامات میں مخلوق کو ارحم الراحمین خدا زلزلہ طاعون کی بشارت کیوں دیتا ہے۔ کتب سماویہ کا حوالہ دیا جاتا اور قرآن شریف کی وہ آیات پیش کی جاتیں۔ جن میں کفار مکہ کے متعلق ہلاکت اور تباہی کی پیش گوئیاں درج ہیں اور اس قسم کے فقرات دکھائے جاتے کہ ”بشرھم بعذاب الیم“ اور حضرت موسیٰ نے فرعونیوں کے واسطے بار بار ٹڈی۔ وبا۔ خون کی بارش طاعون۔ پلوٹھوں کے مرجانے کے متعلق جو پیش گوئیاں کیں وہ یاد دلائی جاتیں۔

تیسرا اعتراض کہ بعض الہامات کے معانی عام فہم نہیں ہوتے۔ اس کے واسطے بھی خدا کے پاک کلام میں سے الم۔ اور حم۔ اور طس اور ق۔ اور الر وغیرہ آیات قرآنی پیش ہو سکتی تھیں۔ مگر مجھے وہی خوف لاحق حال ہے کہ کہیں معزز اہل وطن قرآن کو بھی جواب نہ دے بیٹھیں اور رہی سہی برائے نام اسلامی حمیت کو بھی خیرباد نہ کہدیں۔ اس واسطے میں اس قسم کے جوابات پر زور نہیں دیتا۔

ایسا ہی اس اعتراض کے جواب مین کہ مرزا صاحب کے کسی الہام کے الفاظ پہلی کسی کتاب مین بھی موجود ہیں۔ یہ آسان تھا کہ بزرگ نقاش کو نادان پادریوں کے اعتراضات کی طرف توجہ دلائی جاتی جو کہ انہوں نے قرآن شریف پر کئے ہیں اور سورہ قمر کے بعض الفاظ کو قدیم اشعار میں دکھایا جاتا۔ اور انجیل کے فقرات کو طالمود میں [illegible] ملجاتا۔ مگر میں ڈرتا ہوں کہ آج تو وطن کے کالموں کو حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت میں کالا کیا جاتا ہے تو کل یہ اخبار کہیں کھلے بندوں اسلام کا ہی دشمن نہ بن بیٹھے۔

علیٰ ہذا القیاس یہ اعتراض کہ چار ماہ تک مرزا صاحب کے خدا کو معلوم نہ تھا کہ اس الہام میں محمد منظور کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے جواب مین آسان تھا کہ انبیائے سابقہ کے حالات کی طرف رجوع کیا جاتا کہ بدلہ نقاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سالہا سال تک ہجرت کے مقام کو بجائے مدینہ کے ہجر کیوں خیال فرماتے رہے اور یعقوب نبی کو اتنی عمر روتے گذری۔ پھر یہ معلوم نہ ہوا کہ یوسف کہاں ہے۔

غرض ایک مسلمان کے واسطے تو ان اعتراضات کے پیش کرنے کا کوئی موقع نہ تھا اور اگر کسی نے نادانی سے یا کم علمی سے یا مضحکہ کے طور پر صرف ایک شغل کے لئے یہ اعتراض لکھ دئے تھے۔ یا مولوی انشاء اللہ صاحب کی غیر حاضری مین کہیں چھپ گئے تھے تو مذکورہ بالا جوابات کی طرف اشارہ ہی کافی ہے کہ آیندہ مولوی صاحب خود ہی اس کا ازالہ کردین۔ مگر زمانہ سخت ہے۔ اور بے جا آزادی کی بدبو نے بہتوں کے دماغ خراب کر رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ کتب سابقہ کا حوالہ مولوی انشاء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگار اور معزز ناظرین وطن کے واسطے

امیر حج نے وزیر مصر کو رپورٹ بھیجی ہے کہ سلطانی فوج کی موجودگی سے امسال نہایت امن وامان رہا۔

اخبار ترجمان لکھتا ہے کہ علاقہ قازان کے شیخ الاسلام نے ایک مجلس عام کے انعقاد کے لئے علمائے سنت والجماعت وعلمائے شیعہ کو جمع کیا تاکہ بعد بحث ومباحثہ ایک ایسی حد فیما بین مقرر کر دی جاوے کہ سنی وشیعہ میں اختلاف جزئی کی وجہ سے تنافر وبغض نہ رہے۔ آخر کار مجلس میں علمائے نے مل جل کر ایسا فیصلہ کر لیا اور اختلاف دور ہوا۔

روسی اخبار الفت لکھتا ہے کہ سلطنت چین ۱۸ ولایات پر تقسیم ہے اور ہر ایک ولایت میں ایک گورنر رہتا ہے جسے چینی زبان میں دائلٹ کہتے ہیں۔ ان ولایات میں سے جو بڑی بڑی ولایتیں ہیں۔ ان سب کی گورنری پر مسلمان مامور ہیں۔ چنانچہ ولائیت قونل۔ کوکشین۔ دونوں کے والی مسلمان ہیں۔ اور سابق الذکر والی کا باشندگان چین پر خاص اثر ہے اور شہنشاہ چین سے بھی اس کے دوستانہ تعلق ہیں۔ کوکشین کا والی ایک ۲۲ سالہ نوجوان مسلمان ہے۔ جو والی قونل کا داماد اور علوم جدیدہ سے پوری طرح بہرہ یاب ہے۔ اور آقصود کورن۔ طورفان رطوفسون۔ فرہ شہر کی ولایتوں پر بھی مسلمان گورنر ہیں۔ بلکہ ان ولایتوں کے دیگر عہدہ دار فوج بھی سب کے سب مسلمان ہی ہیں۔ اور ان دنوں اور بھی زیادہ مسلمان بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

سائپرس

پال مال گزٹ نے روس انگلستان کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع کیا ہے اور اس کے آخر میں لکھا ہے کہ چونکہ اب مصر بموجب عہدنامہ فرانسیسی انگریزی کے برٹش حمایت میں آگیا ہے اور انگریزی جرار فوج وہاں بیٹھی ہے۔ لہذا جزیرہ سائپرس کی جنگی اہمیت بہ نسبت سابق کے اب کم ہو گئی اور اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سائپرس ترکی کو واپس کر دیا جاوے یا کسی اور سلطنت مثلاً یونان کو اس کے ساتھ چند شرطیں کر کے دے دیا جاوے۔

بغداد

ایک ترکی رعیت نے شہر بغداد وموضع غطیہ کے درمیان ٹراموے لائن جاری کرنے کی درخواست کی تھی اس کو اس شرط پر اجازت ملی ہے کہ کمپنی کے شرکا کو سلطنت عثمانیہ کی رعیت ہونا لازمی ہے۔

نمائش مصنوعات

بغداد میں چینی کے صنعتی سرمایے کی نمائش ہونے والی ہے۔ جس کے لئے شہر کوتاہیہ کے کارخانوں میں اہتمام کے ساتھ کام جاری ہے۔ نمائش میں چینی دستکاریاں علی العموم پیش ہوں گی۔

قرآن اور فونوگراف

سلطان روم کو یہ خبر پہنچی کہ پیشہ وران فونوگراف لوگوں کو فونو میں آیات قرآنی سنایا کرتے ہیں اور ان میں گانے کا طرز پیدا کر دیتے ہیں چونکہ شرعاً آیات قرآنی کا شمار اقسام طرب میں ناجائز ہے لہذا حکم ہوا کہ قطعی طور پر یہ روک دیا جاوے اور اس کے لئے ضروری احتیاط ہو۔

الجزائر

جن لوگوں کو یورپین گورنمنٹوں سے مذہب کی بابت خوف ہے وہ اس خبر کو غور سے سنیں گے۔ کہ گورنمنٹ فرانس نے الجیریا کے اسلامی مکتبوں میں قرآن شریف کی تعلیم روک دی ہے اور چند مسجدیں جو تعلیم قرآن کے لئے مخصوص تھیں بند کر دی ہیں اور سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہر شہر میں عربی و فرانسیسی کی تعلیم کے لئے مکتب بنائے جاویں ہمارے نزدیک اس خبر کے پھیلنے میں کوئی غرابت نہیں اس لئے کہ ہندوستان میں بھی جاہل عوام میں یہ بے ہودہ افواہ مشہور ہے۔ کہ علی گڑھ کالج میں گورنمنٹ عربی کی تعلیم اپنی زیر نگرانی اس لئے دینا چاہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی مکاتب ٹوٹ جاویں ظاہر ہے کہ یہ افواہ لغویت سے خالی نہیں۔

افغانستان کی آمدنی

افغانستان کی آمدنی ایک کروڑ ۳۴ لاکھ روپیہ ہے۔ جس میں ۲۰ لاکھ روپیہ ملکی مصارف میں خرچ ہوتا ہے اور باقی ایک کروڑ تیرہ لاکھ فوجی مصارف وغیرہ کے لئے بچ رہتا ہے۔ یہ رقم علاوہ اس اٹھارہ ہزار روپے کے ہے۔ جو گورنمنٹ ہند سالانہ وظیفہ کے نام سے شاہ افغانستان کو دیا کرتی ہے۔

ریاست بڑودہ میں تعلیم

بڑودہ کی خود مختار ریاست میں یکم اگست سے ابتدائی تعلیم لازمی ہو گئی ہے تعجب ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے ہندوستان میں ابھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نظمے عبرت اثرے

وکیل مورخہ ۲۶ جولائی میں ایک نظم بعنوان ”نظرے خوش گزرے“ شائع ہوئی ہے۔ جسے پڑھ کر ہمیں اُن لوگوں کے حال پر نہایت افسوس آیا جو ایک صادق کی تکذیب ومخالفت میں خود ہی دائرہ اسلام سے بھی خارج ہوئے جاتے ہیں قبل اس کے کہ اصل اشعار کے نفس مضمون پر جرح کریں۔ تمہیدی امور میں ہم وکیل کے روپوش وبزدل نامہ نگار اور اس کے مداح وموئد صاحب اخبار کے عبرت انگیز رویہ کی سرسری جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ راقم نظم نے جنہیں غیرت سے اتنی بھی اخلاقی جرأت نہ تھی کہ آخر میں اپنا پورا پورا نام ونشان تو بتا دیتے اگر ہمارا خیال صحیح ہے تو انہوں نے اپنے نزدیک شوخ نگاری وظرافت کو کام فرما کر اصلی نام کی جگہ ”نقاش“ لکھ دیا ہے۔ چونکہ وہ بعض اتفاقی اسباب سے محض بطور رسم ظاہری صاحب سلامت رکھتے ہوں گے اس واسطے گویا انہوں نے اپنی پندار میں ہمارے حال پر یہ بڑا کرم فرمایا۔ کہ ایک اہانت آمیز اور دل آزار نظم لکھ کر اخبار میں اسے اپنی ذات والا صفات سے منسوب نہیں کیا لیکن ہماری رائے میں تو یہ بھی ایک خفیف حرکت ہے جو سراسر ان کی بزدلی پر دلالت کرتی ہے کاش کہ وہ اپنا نام بجائے نقاش کے خفاش رکھتے جو ان کے اس طرز عمل کے مناسب حال بھی ہوتا کہ آفتاب صداقت سمت الراس پر چمک رہا ہے اور ان کی آنکھوں میں ایسی چکاچوند لگی ہے کہ اس کی روشنی میں آنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ خود بینی وناخدا ترسی کی تاریکی میں چھپ چھپ کر منہ چڑاتے ہیں مگر افسوس وہ بھی ایسا بے ہودہ کہ اس کا تضحیک اپنے ہی اوپر پڑتی ہے۔

عنوان کے نیچے نقاش صاحب نے سب سے پہلے یہ لایعنی جملہ لکھا ہے۔

”در الفیل بالفیل وما ادراک مالفیل“
”لہ اذناب وخرطوم طویل“

کافی نہ ہو۔ اور ممکن ہے کہ ان صاحبان کو خود قرآن پر ہی یہ اعتراض وارد ہوتے ہوں اور حضرت مرزا صاحب کا نام لینے کا صرف بہانہ ہی درمیان میں رکھدیا ہو۔ اس واسطے نقلی پہلو کو چھوڑ کر عقلی پہلو کے لحاظ سے بھی کچھ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس کو ہم زیادہ تفصیل کے ساتھ اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالے درج کریں گے۔

بلاد اسلامی

حجاز ریلوے

۹- جولائی ۱۹۰۶ء کو منیر کاظم پاشا مہتمم تعمیرات حجاز ریلوے لین نے بذریعہ تار برقی سلطان روم کی خدمت میں ذات الحج کے اسٹیشن تک جو (۶۰۸) کیلومیٹر کے موقع پر ہے۔ لین کے مکمل ہوجانے کی خوش خبری ارسال کی (اللوا)

سلطان سے بغاوت

ترکی قلمرو کا ایک جزیرہ ساموس نام ہے یہاں کے لوگوں نے فرانس و انگلستان" اور روس کے سفیروں کو ایک میموریل بھیجکر اس بات کی تحریک کی تھی کہ نہیں آئینی حکومت اور ترکی گورنمنٹ کی ماتحتی سے آزادی دلوا دی جاوے۔ لیکن سفیران دول مذکورہ نے ان کی یہ درخواست اس لئے رد کر دی کہ یہ خواہش قابل پسند نہیں تھی اور موقع بھی اس بات کے لئے مناسب نہیں کہ دولت علیہ کو کسی نئی الجھن میں ڈالا جاوے۔ (اللوا)

ترکی محصول جنگی کا اضافہ

انگلستان نے محض اس خیال سے ہنوز منظور نہیں کیا ہے کہ اس کے پندار میں یہ زائد آمدنی طے شدہ مصرف کے علاوہ دوسرے کاموں پر لگائی جائیگی اسی واسطے وہ باب عالی سے اس کے مصرف کی تشریح کرانی چاہتا ہے (اللوا)

ترکی اور ایرانی سرحد

پر جو کمیشن کام کر رہی ہے اس کی امداد کے لئے پرتو پاشا کا دھان جانا اس امر کا مقتضی ہے کہ وہ جنگی لحاظ سے معاملہ کا تصفیہ کریں گے کیونکہ باب عالی ایرانیوں کی بات ہرگز نہ مانے گا۔ اور دول یورپ کو خواہ مخواہ دخل دینا پڑے گا۔ (اللوا)۔

طرابلس الغرب

میں ایک جرمن فوجی کپتان کے گشت لگانے کی خبر بالکل بے بنیاد تھی۔ خود جرمن اخبارات اس کی تردید کر رہے ہیں۔ (اللوا)

روس میں مسلمانوں کے اخبارات

جنگ جاپان و روس سے پہلے صرف ایک اسلامی اخبار "ترجمان" نامی شہر باغچہ سرائے" سے شائع ہوتا تھا۔ اس کی کوششوں کا یہ پھل ہوا کہ روسی مسلمانوں میں واقعات عالم معلوم کرتے رہنے کا جوش ترقی کر چلا اور جنگ کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے مطابع کی آزادی ملتی ہے ایک سال کے عرصہ میں بیس سے زائد اخبار مسلمانوں نے جاری کر لئے اور ان سے یہ فائدہ ہوا کہ اب عام طور پر مسلمانان روس میں بیداری کے آثار عیاں ہو چلے ہیں کیا اب بھی اخبارات کو ملک کا سچا خادم نہ مانا جائیگا (المؤید)

جرمنی مراکش میں

اخبار طان اپنے نامہ نگار طنجہ کا یہ بیان شائع کرتا ہے کہ مولائے عبدالعزیز سلطان مراکش نے ایک جرمن تاجر مقیم طنجہ کو جو ان کا مقرب ہے۔ کانفرنس الجزیرہ کے مقرر کئے ہوئے بنک میں اپنا نائب بنانے والے ہیں فرانس میں یہ خبر نہایت بے چینی پھیلا رہی ہے اور اگر یہ صحیح ہوئی تو ضرور ہے کہ مسئلہ مراکش از سر نو ابھر آئیگا۔ جرمن سفیر میبور روزان مراکش میں اپنی حکومت کا اثر بڑھانے کی سخت کوششیں کر رہے ہیں۔ (اللوا)

مصر اور اٹلی

کے مابین دو سال کی گفتگو کے بعد ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس پر بطرس پاشا غالی وزیر خارجیہ مصر اور مارکوئس سلوتے کانسل جنرل اٹلی کے دستخط ہوئے ہیں (اللوا)

جاپان

ترکی سلطان روم نے بیرن سویا ماصیو ندیم میکاڈو کو تمغہ مجیدی درجہ دوم۔ موسیو اوہا افسر محل شاہی اور ڈاکٹر ایتو ممبر مجلس علوم و فنون کو مجیدی درجہ سوم اور پروفیسر تسوسہ یہ کو نشان عثمانی درجہ چہارم عطا کیا ہے۔

ٹائمز کا بیان ہے کہ یمن میں ترکی فوج کی بغاوت کی خبر صحیح ہے۔ سرکاری تردید قابل اعتبار نہیں چنانچہ ایک ترکی جرنیل بر وقت انتظام نہ کرنے کے جرم میں کورٹ مارشل کے حکم سزا موت کا مستوجب قرار پایا اور گولی سے مروا دیا گیا۔ اس کا بیان ہے کہ جدید امیر حایل متعب نے شیخ مبارک والی کویت کو لکھا ہے کہ ابن مسعود والی ریاض سے اس کی صلح کرا دے اور کروادی دجلہ میں عرب قبائل کی سرکشی روبہ ترقی ہے ترکی حکام کچھ انتظام نہیں کر سکے۔

جدید

ایرانی وزیر اعظم مشیر الدولہ نے سیاسی و مالی اصلاحات کا وعدہ کیا ہے انگریزی حکومت نے بھی دربار ایران کو رعایا کے مطالبات قبول کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ انگریزی سفارت خانہ میں پناہ گزینوں کی تعداد ۱۳ ہزار تک پہونچ گئی تھی۔

ترکی جنگی جہاز

ترکوں نے جس طرح اندر ہی اندر رازدارانہ صورت میں اپنی ترکی فوج کو اس اعلیٰ پیمانہ پر پہنچا دیا کہ یورپ کی عظیم الشان سلطنتیں اسے بڑی فوجی قوت سمجھنے لگیں۔ اسی طرح ترک اندر ہی اندر اپنی بحری قوت کے بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں اور وہ کسی آئندہ یورپی جنگ میں ضرور ایک معقول جنگی جہازوں کا بیڑا مخالف کے سامنے لے آئیں گے۔ کارخانہ کروزیں جو ترکی جنگی جہاز ابھی تیار ہوا ہے قسطنطنیہ کے سمندر میں پہنچ گیا ہے۔ اس جھنڈے اڑ رہے ہیں اسی کارخانہ کو باب عالی نے بارہ تارپیڈو بوٹ بننے کا حکم دیا ہے۔ جو عنقریب تیار ہو جائیں گے۔

قبول اسلام

سندھ میں عمائدین اور لائق اصحاب کی ایک کمیٹی بشمول علمائے سندھ قبول اسلام کا کر رہی ہے۔ وہاں کے نومسلموں کی فہرست اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہے

نام موضع	نام اصلی	اسلامی نام	تعداد کنبہ
گوہر آباد	رکھی پسر موریہ	اللہ رکھا	۱۷
ویرانہ	مصری پسر پنجو	محمد علی	
"	دریا و ہیرو	خدابخش۔ محمد صفر	۱۵
گوہنہ گوکساڑ	گرڑ و بسارو	محمد بخش۔ محمد عزیز	۱۹
"	چھتو و سونو۔ اوند	شریف۔ لطیف۔ اللہ داد	۴۳
"	سراوند۔ جسو۔ نو	الہ بخش۔ گل محمد۔ حسن دین	
"	ہیرا۔ بیرا۔ بلوک	حسن بخش۔ محمد حسن۔ محمد بخش	۱۵
"	امی	جان محمد	
لاڑکانہ	بکھو ولد جیٹھا	ولی محمد	۳
		میزان کل	۱۱۲

(عبدل)

یہ گویا قرآن مجید کی ایک ایسی وزن کی آیت کریمہ کا خاکہ اڑا کر اللہ تعالےٰ کے کلام پاک کا استخفاف کیا ہے جو سچ پوچھو تو ایک طرف رہے۔ نام کے مسلمانوں کے لئے بھی ایک نہایت شرمناک اور عبرت انگیز امر ہے۔ کیا وکیل کے یہ منشی فاضل ایڈیٹر صاحب اس کا کوئی معقول جواب دے سکتے ہیں کہ اونہوں نے اپنے اخبار میں جو با حمیت مسلمانوں کا ایک مشہور و مسلمہ آرگن کہلاتا ہے۔ ایسی لغویات کو کیوں درج ہونے دیا؟ سنین ماضیہ میں اخبار مذکور بعض بڑے بڑے مہتم بالشان اسلامی معاملات پر زور و شور سے خامہ فرسائی کرتا رہا ہے۔ جس سے ایک سیدھا سچا مسلمان یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ وکیل کا ایڈیٹوریل سٹاف دین حق کی حمایت اور امت مرحومہ کی اصلاح و ہدایت کا حقیقی جوش حرارت اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ لیکن حال کی بعض تحریرات سے تو (جو وکیل میں وقتاً فوقتاً خود ایڈیٹر یا اس کے نامہ نگاروں کیطرف سے شائع ہوئیں) ان کے مسلک اور خیالات باطنی کا کچھ اور ہی پتہ چلتا ہے۔ ابھی تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے کہ وہ بصیغہ ایڈیٹوریل رسول کریمؐ سے انحراف و استغنا کی حمایت میں زور قلم دکھلا چکے ہیں آج ان کی دینداری اور حمیت اسلامی کا ایک نیا ثبوت یہ ملا ہے کہ ایک شخص نہایت بے باکی و دریدہ دہنی سے قرآن شریف کا استخفاف کرتا ہے اور وہ اپنے خاص کالموں میں اس کی تعریف کرتے ہیں اور بفخر و مسرت اس کو اپنے اخبار میں جگہ دے کر ناظرین کو مژدہ سناتے ہیں کہ:۔

"ہمارے خوش مذاق دوست وکیل کے اس نمبر کو دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے"

ہمیں نہایت تعجب اور افسوس ہے کہ ایک ایسا متین و سمجھدار وقائع نگار جیسے کہ ایڈیٹر صاحب وکیل اخباری دنیا میں کہلاتے ہیں باوجود اس رائے پر مصر ہونے کے کہ مفید و کارآمد مضامین کو دلچسپ خیالات پر ترجیح دینی چاہئے اور کہ "نظموں کی اشاعت پر زیادہ توجہ اخباری مقاصد کو پامال کرنے والی ہے۔ اول تو محض عامیانہ مذاق کا تتبع کرکے یہ اعلان دے کہ ہم نے آئندہ کے لئے یہ رائے قائم کرلی ہے کہ کبھی کبھی چٹخارہ دار چٹنی بھی وکیل کے خشک دستر خوان پر چن دی جاوے گی" پھر اس پر طرہ ایک قابل ملامت غلطی یہ کہ محض تمسخر کے چٹخاروں کی خاطر کلام الٰہی کا استہزاء بھی جائز رکھے۔ اِنّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ اگر قوم کی وکالت اور دین و ملت کی حمایت کا حق یونہی ادا ہوا کرتا ہے۔ تو سلام ہے ایسی وکالت اور حمایت کو۔

"نظر سے خوش گزرے" کے غیرتمند مصنف نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اپنی اس تک بندی میں جملہ مذاہب کی مسلمہ صداقتوں اور خود سنت اللہ پر بڑے سخت شرمناک حملے کئے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ اٹھتا ہے مثلاً وہ کہتا ہے کہ فلک نے اب اپنے دل میں ٹھانی ہے کہ دروغ و عزت توام ہوں اور راستی کی نشانی ذلت ہو۔ گویا اس شخص کے نزدیک منجانب اللہ تو کچھ ہوتا ہی نہیں بلکہ محاورہ شعراء کو عقیدہ بناکر وہ مانتا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ فلک کی مرضی سے ہوتا ہے اور خدا جو دراصل ایک فوق الفوق۔ مدبر بالارادہ۔ قادر مطلق اور غیور ہستی ہے۔ فلک کی کارروائیوں میں کچھ مزاحمت نہیں کرتا یا کرسکتا۔ خواہ وہ اپنے کلام پاک میں ہزار وعدے اور وعید دے چکا ہو کہ جھوٹوں پر لعنت اور سچ کی فتح و عزت ہوتی ہے مگر حضرت نقاش تمام پاک نوشتوں اور جملہ صادقین و متقین کی مسلمہ صداقت کو پس پشت ڈالکر خدا کی خدائی کو بھی نیچا دکھانا چاہتے اور آج قوم کو یہ نیا سبق دیتے ہیں "سفینہ" ہو تا کہ "کامرانی" حاصل ہو۔ "ناجی" ہو تا کہ مئے ارغوانی اڑانے میں آئے "دروغ" اختیار کرو تا کہ "عزت" پاؤ "راستی" کے پاس نہ پھٹکنا کہ مبادا "ذلت" نصیب ہو۔ وغیرہ وغیرہ

نامہ نگار نے نہایت بے باکی اور ناخدا ترسی سے ہمارے امام علیہ السلام کو پردہ ہی پردہ میں بہت ہی سخت الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اس کے جواب میں ہم بجز اس کے اور کیا کہیں کہ اللہ تعالےٰ ہی اُسے اس کا پورا پورا اجر دے۔ ہم اس نظم پر لفظ بلفظ جرح کرنا فضول سمجھتے ہیں کیونکہ وہ مجموعہ ہفوات و ہزلیات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اور جو شخص ایک انصاف پسند و خدا ترس دل لے کر اس پر بنظر تعمق غور کرے گا۔ وہ خود ہی معلوم کرسکے گا کہ وہ تقیم کو پاس نہ پھٹکنے دے [illegible] والسلام [illegible] سنت انبیاء و عادت اللہ سے کچھ بھی تعلق اور آگاہی نہیں ہے ورنہ اس قدر شوخ چشمی سے حضرت اقدس کے دعاوی و نشانات پر سفیہانہ نکتہ چینی و طعنہ زنی نہ کرتا۔

وکیل کہتا ہے "ہمارے دوست چاہتے ہوں گے کہ نقاش کی صورت سے پردہ اٹھا دیا جاوے گو حضرت کا ارشاد ہے۔ ع

ہر کہ دارد میل دیدن در سخن بیند مرا"

ہم وکیل کی اس نیک دلی اور رازداری کی تو تعریف کرتے ہیں کہ ایک کمزور دل والی پردہ نشین ہستی کو میدان میں لاکر اس کا پردہ فاش کرنا نہیں چاہتا مگر کاش اُسے اس نیک دلی کے ساتھ یہ سوچنے کی حمیت بھی عطا ہوئی ہوتی کہ ویسے مسخروں کی حمایت اور سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں وہ کتاب اللہ، سنت انبیاء اور خود خدا کے ساتھ سوء ادب کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پاک سلسلہ کی بیسیوں برس سے برابر تائید و نصرت فرما رہا ہے۔

ہمیں معلوم ہوا اور وہ خود بھی کئی بار صاف طور جتا چکا ہے کہ وکیل کوئی مذہبی پرچہ نہیں بلکہ صرف قومی اخبار ہے اور نفاق آمیز مضامین کی اشاعت اس کے مقاصد کے منافی ہیں پھر اب جو اسمیں بعض مضامین سلسلہ احمدیہ کے خلاف تعصب و تنفر پیدا کرنیوالے چھپنے لگے اس کی وجہ شائد یہ ہو کہ اس پرچے سے اخبار کی کچھ اشاعت بڑھے اور اسے قوم میں رسوخ و فروغ حاصل ہوگا لیکن یاد رہے کہ یہ خیال بالکل باطل ہے۔ اور طمع خام سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اس وقت ہم کئی ایک اخباروں کے نام تبلا سکتے ہیں جنہوں نے سلسلہ حقہ کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا اور آخر کار خائب و خاسر ہوکر بھونک بھونک کے چپ ہو گئے۔ وکیل جیسے بھاری بھرکم اور معاملہ فہم اخبار کے لئے ایسے بدنصیب و بدانجام معاصرین کا اتباع کچھ نازیبا و نامبارک سا معلوم ہوتا ہے۔ آگے اس کے ایڈیٹر صاحب مختار ہیں اپنا نفع و ضرر خود سوچ سکتے ہیں۔

آخر میں ہم پھر اس بات کو بصراحت بتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس امام برحق کیساتھ مخالفت یا غیریت اختیار کی ان کا انجام تو عبرت ناک ہوتا ہے کہیں میدان مخالفت میں بھی اُن سے اکثر باتیں ایسی سرزد ہو جاتی ہیں جو انہیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخالف بلکہ خود اسلام کا بھی دشمن ثابت کرتی ہیں یہ کیسی عبرت کا مقام ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو ایسی باتوں سے بچاوے۔ والسلام

… خاکسار احمد حسین فرید آبادی ۔ رفیق بک ایجنسی امرتسر ۔

بدرِ خواتین

پردہ ؟

کچھ لوگ تو وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ پردہ بالکل نہیں چاہیئے۔ یہ تفریط ہے۔ اس کی تردید تو الحکم میں صاحبزادہ صاحب بھائی محمود سلمہٗ نے خوب کردی۔ دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو پردہ میں اتنی سختی کرتا ہے کہ بےکس بےبس مستورات کی صحت کا خیال بھی نہیں۔ اس پر افسوس کی بات یہ کہ پھر بھی پردہ خدا اور رسول کے حکم کے موافق نہیں۔ کیونکہ وہی جو غیر مرد کی آواز تک سننا پردے کے خلاف سمجھتی ہیں۔ اور جو اپنی عورتوں کا نام تک لینا گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں (حالانکہ عام مجالس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور ان کی بیویوں یعنی اپنی ماؤں کا نام بےتحاشا بلند آواز سے سناتے ہیں) اپنے گھروں میں محض ایسے غیر محرموں کو آنے دیتے ہیں اور رکھتے ہیں جن سے پردہ فرض ہے مثلاً کوئی ایسا لڑکا جس کو بچپن میں پالا تھا اور اب وہ بالغ ہو کر بڑا ہو گیا ہے۔ دیور شوہر کا بڑا بھائی غیر قوم کی عورتیں جن سے شرعی پردہ جائز بلکہ ضروری ہے۔ پردہ کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ چار دیواری کے اندر گھٹ گھٹ کر مر جاویں اور ضرورت کے وقت بھی باہر نہ نکلیں۔ اسلام کے ایسے احکام نہیں کہ جن پر عام طور سے عمل نہ ہو سکے اگر یہ بات ہے تو پھر اس دین میں تمام جہان کے آدمی کس طرح اور کیونکر شامل ہو سکتے ہیں حکم الٰہی وہ ہوتا ہے۔ جس پر بلا کسی غیر معمولی تکلیف کے آسانی سے عمل ہو سکے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ "نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی کو مگر اس کی طاقت کے مطابق" اور یہ بھی فرمایا کہ "اللہ تم سے آسانی چاہتا ہے نہ سختی"۔ کچھ عرصہ کی بات ہے کہ ایک عالم فاضل جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ سات زبانیں جاننے والا حیدرآباد دکن میں مسلمان ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اسلام کو اس لئے اختیار کیا کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے۔ جس پر آسانی سے عمل ہو سکتا ہے۔ عیسائیوں کی انجیل کی یہ تعلیم ہے۔ "کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسری بھی کر دو یا کوئی کرتہ لیوے تو کوٹ بھی دے دو" بظاہر تو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے مگر کیا کسی مِس یا مشنری پادری نے ایسا کر بھی دکھایا غرضکہ حکم الٰہی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اس پر عام لوگوں کو عمل کرنا دشوار ہو۔ بڑے بڑے دولتمندوں اور بعض شہریوں کو چھوڑ کر دیہات کو دیکھو تو ان میں عورتیں مردوں کے ساتھ آدھا کام کرتی ہیں۔ اور مجبوراً انہیں کنوؤں پر کپاس چننے روٹی دینے پانی بھرنے جانا پڑتا ہے۔ تو اب اگر یہ حکم ہو اندر بیٹھی مر رہو یا باہر نکلو تو ڈولی میں بیٹھ کر یا ایسی طور سے منہ سر لپیٹ کر کہ کچھ دکھائی نہ دے۔ تو کام کس طرح ہو سکے۔ پس اصلی شرعی پردہ یہ نہیں جو بعض خاندانوں میں رواج پا گیا ہے بلکہ یہ کہ بلا ضرورۃ باہر نہ نکلیں وقرن فی بیوتکن کے یہی معنے ہیں کہ جب نکلیں تو اچھی طرح سے دوہری بکل مار لیں۔ یدنین علیهن من جلابیبهن۔ اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھریں نہ عام مردوں کے مجمعے میں جائیں جیسے میلے وغیرہ۔ ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولیٰ۔ جب کسی سے کلام کریں تو دبی زبان سے نہ کریں۔ فلا تخضعن بالقول۔ یہ نبی پاک کی بیبیوں کو حکم ہے جو ہمارے بہتر نمونہ ہیں نہ ہم ان سے اچھی ہیں نہ ان سے بڑھ کر قدم ماریں۔ زینت کے جو مقامات خود بخود مجبوراً ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ ان کے ظاہر ہونے کا گناہ نہیں۔ مثلاً اوپر کا لب ناک اور نصف سے کم پیشانی لا یبدین زینتهن الا ما ظهر منها بالکل منہ کو کفن کی طرح لپیٹنے کا حکم ہوتا تو پھر آنکھوں کو نیچی اور آدھی کھلی ہوئی رکھنے کا حکم دینے کی کیا ضرورت تھی۔ یغضضن من ابصارهن۔ مومن مردوں کو بھی یہی حکم ہے۔ یغضوا من ابصارهم اس قدر پردہ ہر مومنہ کر سکتی ہے اور یہی اسلامی پردہ ہے۔

راقمہ خاکسار احمدی خاتون از گوبیکے ضلع گجرات

شکریہ۔ احمدی خاتون از گوبیکے اور اہلیہ ملک کرم الٰہی ہر دو کا شکریہ ہے کہ انہوں نے بدرِ خواتین کے کالموں میں قلمی امداد میں سب سے اول حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ امید ہے کہ دیگر لکھی پڑھی معزز بہنیں بھی اس کار خیر میں ثواب حاصل کرنے کی طرف توجہ کریں گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی ایڈیٹر صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔ والسلام۔

عاجز عبدالرحیم۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

ایک بریلوی مولوی صاحب

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں کند

بریلی میں ایک شہرت طلب انسان ہے جس کا نام ملا احمد رضا خاں مشہور ہے آپ نے کچھ عرصہ سے ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ سردار کاہن اور فریسیوں کی طرح مسیح کے شاگردوں کو ہر طرح کی اذیت اور ضرر پہنچایا جاوے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ایک قلمی فتوے سے تمام شہر کے مسلمان پیشہ وروں کو احمدیوں کی خدمت سے روک دیا ہے۔ سقے پانی نہیں دیتے۔ ایک ہندو کہاری سے پانی لیا جاتا ہے۔ یا خود بھرا جاتا ہے۔ دھوبی کپڑا چھونا گناہ سمجھتا ہے۔ قصاب گوشت دینا حکم عدولی تصور کرتا ہے۔ پسنہاری آٹا پیسنے کو گناہ کبیرہ خیال کرتی ہے۔ مزدور کام کرنے میں قانون رضا کے کسی دفعہ کے نیچے آنے کا خوف رکھتے ہیں۔ ایک احمدی گھر سے باہر نکلا تو اس کے پیچھے شور ہے "وہ کافر رے۔ سور رے۔ نیچری رے۔ مرزائی رے۔ لاحول ولا قوۃ وغیرہ" یہ ہیں وہ سلوک جو مولوی صاحب موصوف کے پاک ارشاد سے غریب احمدیوں کے ساتھ کئے جاتے ہیں جن سے تنگ آکر آخر ایک غریب معہ اہل و عیال وطن مالوف سے ہجرت کر کے اپنے آقا و امام کے قدموں میں آگرا ہے۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ یسوع کے حواریوں کی طرح مسیح محمدی کے مریدین بھی تنگ آکر اپنے آقا سے برگشتہ ہو جاوینگے استغفر اللہ۔

ع
یہ بہادر ہیں کہیں آنکھ چرانے والے

اس ذات شریف کا ظلم اور احمدیوں کی استقامت ہی مخالفوں کے لئے حضرت امام علیہ السلام کی صداقت کا نشان تھی اور لازم

ستھا کہ تم جناب توبہ کرتے اور مخالفت سے باز رہتے۔ مگر انی مھین من اراد اھانتک کا کوڑا ان کو کب باز رہنے دیتا تھا۔ آخر غیر مقلدین سے بھی ہٹے۔ کمرہ عدالت کی بھی سیر کرنی پڑی کرسی باوجود مانگنے کے نہ ملی۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ۔ اس پریشانی اور سرگردانی کی حالت میں آپ حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہاں بوگت بنی احمد جس جھوٹ وحیلہ سازی سے اس خود پرست انسان کو کام لینا پڑا وہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے یہ عبارت غیر مقلدوں کے ایک مطبوعہ خط آمدہ از مکہ معظمہ سے لی گئی ہے۔

بعد چند روز کے یہ سنا گیا کہ اونہوں نے کوئی رسالہ لکھا ہے۔ اور اس پر بعض علماء کی مہریں کرائی ہیں اور اس کی تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ ایک رسالہ قادیانی کے رد میں لکھا ہے اور اس پر شیخ صالح کمال نے تقریظ لکھی اور اس کے بعد بعض علماء نے [illegible] ان کے [illegible] گئے۔ جب یہ متحقق ہوگیا تو شریف صاحب کے کان تک پہنچایا گیا کہ آپ نے مطلقاً [illegible] منع کر دیا تھا اور اب [illegible] تقریظ [illegible] بعض حاضرین [illegible] اس مسئلہ پر نہیں ہے۔ دوسرا مسئلہ ہے یعنی قادیانی کا رد اور شریف صاحب نے خاص علم غیب کے متعلق منع فرمایا تھا۔ اس پر شریف صاحب تو خاموش ہوگئے لیکن جس نے یہ تقریر کی تھی اس نے کہا نہیں سیدنا نے مطلقاً ان کی تحریر پر مہر لگانے کو منع کیا تھا چنانچہ میں نے اسی طرح سب سے کہدیا تھا اور تمام شہر میں اسی طرح شائع ہوگیا۔ اس کلام کے بعد شریف صاحب نے بھی اس کی تصدیق کی اور کہا کہ ہاں ہم کو بھی یاد تو ایسی ہی ہوتی ہے کہ مطلقاً منع کیا تھا اس پر محرک نے پھر تحریک کی کہ جناب اگرچہ اونہوں نے دوسرے مسئلہ پر مہریں ثبت کرائی ہوں لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ ان کی قدیمی عادت ایسی ہے کہ ایک مسئلہ کی تصدیق کرا کے پھر اس کے ساتھ متعدد اور بڑھا کر سب کو ذیل تصدیق میں شامل کرکے طبع کرا دیتے ہیں۔ اس کی نظائر ہند میں ہوچکی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ایسے شخص کی تحریر پر جس کی ایسی عادت ہو۔ مجددیت کا خبط دماغ میں سمایا ہو ہر طرز عمل میں اپنا متبوع اور مقتدا ہونا مطلوب ہو ہرگز یہاں سے کسی طرح تصدیق ہونا مناسب نہیں کیوں کہ اس تحریر کے ذریعہ سے ہندوستان میں جاکر اپنے مفاسد [illegible] میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہے۔ اس پر شریف صاحب نے فرمایا کہ اچھا وہ رسالہ تو منگانا چاہیئے دیکھیں کس کس نے کیا کیا اس پر لکھا ہے اور اس خطاب میں سید محمد نائب الحرم اور نقیب احمد مفتی حنابل کی طرف اشارہ کیا ان دونوں نے وہ رسالہ مولوی صاحب بریلوی سے طلب کیا اول تو انہوں نے لیت ولعل کی بعدہٗ صاف انکار کر دیا۔ نائب الحرم وغیرہ اس خیال میں ہے کہ شریف صاحب سے حکمنامہ لے کر جبراً لے لیا جاوے اونہوں نے یہاں سے کوچ کر دیا اور جدہ جاکر بیٹھ رہے۔ چنانچہ جدہ گئے ہوئے کئی روز ہوئے اور آج معلوم ہوا کہ اب تک جدہ ہی میں ایک شخص کے پاس یہاں مکہ میں ان کا خط بھی آیا ایک شخص نے یہ بھی بیان کیا کہ وہاں اونہوں نے یہ ظاہر کیا ہے اور مشتہر کر دیا ہے کہ مکہ میں میرے مخالفین نے بہت زور لگایا۔ لیکن میں سب پر غالب آیا اور تمام مکہ کے علما اور اکابر میرے معتقد اور مرید ہو گئے حتی کہ شریف صاحب بھی ہیبت زدہ ہو گئے [illegible] کے جانے کے بعد یہ ہوا کہ شریف صاحب کو ان لوگوں پر عتاب ہوا جنہوں نے رسالہ قادیانی پر مہریں لگائی تھیں بالخصوص شیخ صالح کمال پر زیادہ یہاں تک کہ ان کو مجلس شوریٰ سے خارج کر دیا یہاں شریف صاحب کے یہاں مقدمات شرعیہ کے لئے ایک مجلس شوریٰ بھی ہے۔ شیخ صالح کمال بھی اس میں شامل تھے اب وقت وہ اس مجلس سے برخاست کئے گئے۔ افتاء شریف مرحوم ہی کے وقت سے [illegible] برخاست کر دئے گئے تھے یہ کیفیت مولوی صاحب بریلوی کی صحیح صحیح بلاکم وبیشی کے بیان کی گئی ہے۔ اس میں ذرا تفاوت نہیں ہاں اگر کاتب الحروف کہیں کوئی لفظ بھول گیا ہو تو ہو سکتا ہے لیکن وہاں بھی معنے کا تحفظ یقینی ہے۔

ناظرین! ایک طرف اس شخص کی مخاصمت ودشمنی کا خیال فرماویں کہ مکہ معظمہ جیسے پاک شہر میں بھی اس کی اندرونی [illegible] کم نہیں ہوئی اور دوسری طرف انی مھین کے آسمانی ثبوت کا بھی دہیان کریں کہ وہ کس طرح عصائے موسیٰ کی طرح سانپ بن کر تعاقب کر رہا ہے

حج شریف سے جو واپس تشریف لے آئے ہیں تو وعظ فرمانے شروع کر دئے ہیں آپ کی عدم موجودگی سلسلہ مذکورہ میں کسی قدر کمی کا باعث ہوئی تھی مگر یقین غالب ہے کہ مولوی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت سے اپنے نامۂ اعمال میں کچھ اور نیکیاں زیادہ کریں گے (جیسا کہ ان کا اعتقاد معلوم ہوتا ہے) اور جماعت جہلا کو اپنے سردار کی خوشی اور فرماں برداری کا موقعہ ملیگا۔ مگر یاد رہے۔ ع۔

رنگ لاویگی ہماری آہ ظالم ایک دن

سنا گیا ہے کہ آپ کی تشریف آوری پر اسٹیشن سے لے کر شہر تک سڑک سجی ہوئی تھی۔ سبیلیں لگی ہوئی تھیں۔ آپ ہاتھی پر سوار بڑے کروفر سے چلے آتے تھے۔ یہ شان وشوکت کا استقبال کیوں تھا۔ محض اس لئے کہ آپ احمدیوں کے خلاف فتوے لائے ہیں ورنہ جس [illegible] شہر میں ہماری امداد ناکامی سے آپ کو مقدس زمین سے واپس آنا پڑا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد مبارک کی زیارت بھی نہ ہوئی اس قابل تھا کہ ان کو وہی خطاب والقاب دئے جاتے جن سے احمدیوں کو یاد کیا جاتا ہے۔ کیا گورنمنٹ عالیہ اب بھی توجہ نہ فرماوے گی؟

عاجز عبدالرحیم ۔ ۔ اگست ۱۹۰۳ء

بقایا داران توجہ فرماویں

وہ تمام صاحب جن کی طرف سے تا حال قیمت اخبار بابت سال رواں وصول نہیں ہوئی اونکی قیمت کی طرف جلد توجہ مبذول فرماویں بعض خریدار ایسے ہیں کہ ان کی طرف سے تا حال گذشتہ سال کی قیمت بھی وصول نہیں ہوئی اور لطف یہ کہ ان کی طرف وی۔ پی ارسال کیا جاتا ہے۔ تو وہ بھی واپس آتا ہے اور خط لکھا جاتا ہے تو جواب ندارد۔ ناچار اخبار بند کیا جاتا ہے۔ مگر گذشتہ تو آنا چاہیئے۔ ایسے خریداروں کے نام آیندہ کسی اخبار میں شائع کئے جاوینگے۔

لاکھوں شہادتوں میں ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مندرجہ ذیل ریویو تحریر فرمایا جو عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمدؐ قیمت عہ

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل لشان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معتدل ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا ملی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ۔

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ٹنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا مکمل کارخانہ یہ ہے جسکی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معمارا ں

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہمنے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ و گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیان مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر بڑے کارے ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبد اللہ عبد الرحمان کارخانہ بوٹ و گرگابی

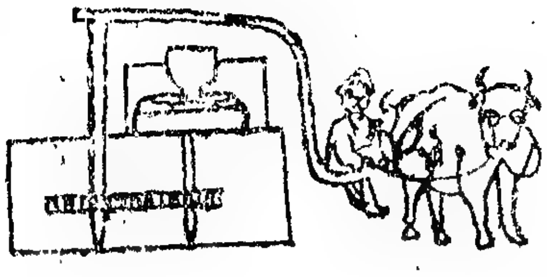

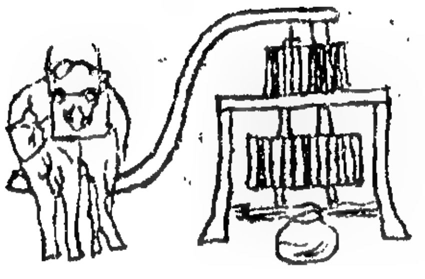

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً عہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ عہ اور دوم مبلغ ہے مبلغ سہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار رہتے ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

تحذیر المومنین	مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس	″	۳ر
سوار السبیل	″	۱۰ر
کشف الالتباس	″	۰ر
ایقاظ النائمین	″	شہ ر
موعظہ حسنہ	″	لعہ
صیانۃ الناس	″	۱۰ر
سر الشہادتین	″	۱ر
الفرقان	″	۲ر
عاقبۃ المکذبین	″	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس	″	۴ر
نور الدین	مصنفہ مولوی نور الدین صاحب	۸ر
تفسیر سورہ جمعہ	″	۲ر
السر المکتوم	مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۱۵ر
اعجاز احمدی	″	۱ر
رویائے صالحہ	″	۴ر
شہادت آسمانی حصہ دوم	″	۴ر

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوائیوں کی نسبت چند معزز اصحاب و رؤسا کی شہادتیں

جناب مولوی حبیب احمد صاحب احمدی رئیس موضع چنتھی گاڑہ ضلع سہارنپور کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین - امابعد از احقر زمان حبیب احمد بخدمت اخویم حُبی فی اللہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ادویات معرفت احقر کے حکیم فیض محمد صاحب نے کارخانہ جناب کی منگائی تھیں اُن سب کو اُنہوں نے اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کیا ہے اور بفضل خدا جملہ ادویہ مفید ثابت ہوئی ہیں جو کچھ صفات جناب نے اپنی مختصر فہرست میں اُن کے بیان فرمائے وہ اُن سے بڑھ چڑھ کر نافع نکلی ہیں - حکیم صاحب موصوف چند بار بر سبیل تذکرہ تعریف فرما چکے ہیں - الحمد للہ ثم الحمد للہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے آپ اچھے نمونہ ثابت ہوئے ہیں اگر ہماری قوم کے جبابیشہ ور ایسے ہی نیک نمونے اپنی حالت عملی کے دنیا کو دکھلا دینگے تو ضرور ہے کہ یہ الٰہی جماعت دنیا کے قلوب کو مسخر کرے اور چونکہ مشیت ایزدی ارادہ کر چکی ہے کہ یہ جماعت دنیا پر غالب آوے جس کے آثار ابھی سے مرتب ہونے شروع ہو گئے ہیں آپ کی عملی حالت میرے ایمان کو تازہ کرتی اور دعا کی طرف متوجہ کرا کر اشارہ کرتی ہے کہ آپ جیسی نیک چلنی درگاہ رب العزت ہمیں بھی نصیب کرے - شہر لاہور جس میں سینکڑوں اشتہاری طبیب بستے ہیں جو آئے دن اشتہاروں اخباروں رسالوں میں اپنی خانہ ساز ادویات کی صفت میں شاعرانہ ڈینگ مارا کرتے ہیں - اُس میں جناب جیسا سچّا طبیب موجود ہونا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ہے - اب میں آپ کی ادویات کی سچّی تاثیرات پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ دو بوتل کلاں ماء اللحم طیوری اور ایک بکس طب خانہ بذریعہ وی پی اسٹیشن ریلوے سہارنپور بندہ کے نام بہت جلد ارسال فرمائیے - بلٹی کارڈ پیپر دے کر مال چھڑا لیا جاویگا +

جناب حکیم فیض محمد صاحب سہارنپور سے تحریر فرماتے ہیں

مخدوم مکرم جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ادویات موجودہ بکس طبیب خانہ استعمال میں آ رہی ہیں خلق خدا کو نفع عام ہو رہا ہے خداوند کریم آپ کو خوش وخرم رکھے اور اس کوشش نفع رسانی خلق اللہ کا اجر عظیم عطا فرماوے حب اکسیر نمبر ۳ مندرجہ پرچہ ترکیب دویہ طبیب خانہ خرچ ہو چکی ہیں واقعی تیر بہدف ہیں لہذا درخواست ہے کہ حبوب مذکور دو شیشی کلاں بذریعہ وی پی ارسال فرما کر ممنون فرمائیے اور تین بڑی شیشی جیون بوٹی آپ جلدی ارسال کر دیں چند احباب کی سفارش ہے بعد استعمال اس بکس کے اور بکس کلاں منگاؤنگا مگر آپ ارسال کرنے میں توقف نہ فرمایا کریں کیونکہ میرے پاس خرچ دوا کا بہت

عالیجناب مولوی فاضل شمس العلما مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کلانوری پروفیسر اورینٹل کالج لاہور - فیلو پنجاب یونیورسٹی تحریر فرماتے ہیں :-

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی نسبت ذاتی تجربہ کے رو سے میری یہ رائے ہے کہ یہ مفرح مقوی اعضائے رئیسہ ومعدہ اور بالخصوص مقوی باہ ہے [illegible] سستی بدن ونسیان و ماندگی کے لئے ایک عمدہ دوا ہے اعصاب و [illegible] وقلب کو بے حد طاقت دیتی ہے نہایت لذیذ وخوشبو وخوشگوار وتفریح بخش یاقوتی ہے - نیز مرہم عیسےٰ کا استعمال ضربات اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی پر کیا گیا - بیشک مرہم نہایت سریع الاثر اور غایت درجہ کی مفید ہے - بقلم خود محمد عبد الحکیم کلانوری ۲- اگست

عالیجناب مولوی حاجی محمد صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات سرکار نظام حیدر آباد دکن

جناب من - تسلیم - آپ کی مرسلہ شیشی روغن شفا جو درد گردہ سنگریزہ وغیرہ کے واسطے ہے استعمال کی گئی بہت ہی فائدہ ہوا ہے اللہ تعالیٰ آپکے ہاتھ میں شفا دے اور آپ کے کارخانہ میں برکت ہو - ایک شیشی کی اور ضرورت ہے براہ کرم روغن شفا کی ایک شیشی جس کی قیمت تین روپے چار آنے ہے حیدر آباد دکن افضل گنج - گول جنگلہ بخدمت مولوی حاجی صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات سرکار نظام بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیے گا - جب پارسل روانہ کریں تو حسب [illegible] مجھے اطلاع فرمائیے گا تا کہ میں اُس کے وصول کرنے کے لئے [illegible] وزیر محمد خان اہلکار تعمیرات ضلع ورنگل حیدر آباد دکن

عالیجناب چودھری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار ورئیس موضع جھارالوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے

ہیں :- میرے مہربان اور مخدوم حضرت حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ الحمد للہ کہ جنابکا ایجاد کردہ بکس طب خانہ دو دفعہ منگوایا گیا حسب ترکیب تحریر جناب کے بندہ نے بہت سارے مریضوں کا معالجہ بذریعہ بکس ہذا کیا میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ جتنے مریضوں پر میں نے اس کی دوائیوں کو برتا سب کے سب مریض تندرست ہو گئے - واقعی اس بکس کی ہر ایک دوائی تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے - بلکہ مرہم عیسےٰ کو میں نے ایک بیمار عورت کی آنکھ میں لگوایا جس کو ایک عرصہ سے بیماری تھی خداوند کریم نے اُس کو بھی شفا دے دی براہ مہربانی ایک بکس [illegible]

نقل رقعہ میاں عبد السبحان عبد الرحمان میر صاحب احمدی سوداگر برنج لاہور ٹکسالی دروازہ -

مخدوم حکیم مرہم عیسےٰ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible] آپ کی جیون بوٹی اور طلاء استعمال کیا اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے قوت باہ کے لئے نہایت بے نظیر ہے - ایک شیشی جیون بوٹی مع حبوب دوا جام عشق حامل رقعہ سے قیمت لیکر ارسال [illegible]

عالیجناب سیٹھ علی محمد صاحب بن حاجی اللہ رکھا سیٹھ جوم جنرل مرچنٹ چھاؤنی بنگلور ابراہیم سٹریٹ سے تحریر

فرماتے ہیں - سابق چھ ڈبیاں مرہم عیسےٰ ومفرح یاقوتی منگوائی گئی تھیں سب احباب نے دست بدست لے لیں خدا کی عنایت سے سبھوں کو ذائقہ بخشا اب صرف طاعون پر تجربہ کرنے کے لئے مرہم عیسےٰ کی ضرورت ہے برائے مہربانی آدھی درجن ڈبیا کلاں مرہم عیسےٰ بذریعہ وی پی جلد روانہ فرمائیے - مشکور ہونگا +

عالیجنابہ منجھلی بیو بیو صاحبہ بالقابہ ریاست [illegible]

سے تحریر فرماتی ہیں جناب حکیم صاحب فیض رسان خلائق حکیم محمد حسین صاحب [illegible] بعد ادائے آداب وتسلیمات کے بعد واضح ہو کہ جو مرہم عیسےٰ کی ڈبیاں آپنے روانہ کی تھیں مرہم فی الواقع بہت عمدہ اور نہایت اکسیر ہے جس سے خدا کی مرض کو شفا ہوئی اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا -

عالیجناب شیخ محمد فضل الٰہی صاحب رئیس اعظم صدر راولپنڈی

تحریر فرماتے ہیں - جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم دو تین روز کا عرصہ ہوا کہ واسطے گولی سیاہ (حب مسکین نواز) جو بخار اور امراض جگر کے لئے از حد مفید ہے آٹھ آنہ ارسال کیا تھا امید ہے کہ آپنے روانہ کر دی ہونگی - اب تین روپے کی اور یہی گولیاں بنام قاضی حشمت علی صاحب لال کرتی بازار راولپنڈی وی پی بھیجدیں - اور اگر روانہ نہ کی ہوں تو ایک ہی جگہ پانچ روپے کی سیاہ گولیاں بھیجدیں - ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے اور اور لوگوں کو بھی دی ہیں بخار اور امراض جگر وغیرہ کے لئے نہایت اکسیر ہیں - پارسل بہت جلد روانہ کر دیں +

جناب حکیم محمد زمان صاحب احمدی ڈیرہ نواب صاحب [illegible]

سے تحریر فرماتے ہیں :- میں نے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ کا پاکٹ کیس (جیبی ڈاکٹر) قیمتی پانچ روپیہ والا منگوا کر بہت سے مریضوں پر اس کی دوائیوں کا استعمال اور تجربہ کیا ہے بیشک اُس کی دوائیں میں نے نہایت مفید اور سریع الاثر پائی ہیں - سفر کی حالت میں حفظ صحت کے لئے اس کا پاس ہونا ضروری ہے

عالیجناب عبد الرشید صاحب احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ

خاکسار نے ایک مرتبہ قبل اس سے سرمہ کحل الجواہر ایک شخص جھنڈا [illegible] جی کے واسطے طلب کیا تھا اُس سرمہ سے لگانے والے کو بہت فائدہ ہوا اور چونکہ آپ کا سرمہ بہت قیمتی ہے بعدہٗ اُس نے میرے سرمہ منگایا بالکل دام اکارت گئے لہذا درخواست ہے کہ از راہ کرم ایک تولہ سرمہ کحل الجواہر بذریعہ وی پی بنام جھنڈا سنگھ بہت جلد روانہ فرما کر بندہ کو مشکور فرماویں - والسلام

جناب قاضی حبیب اللہ صاحب احمدی ساکن [illegible] تحصیل شکرگڑھ

حال وارد لاہور ملازم پائونیر لیدر ورکس کمپنی [illegible] نے آپنے مفرح یاقوتی کی ایک ڈبیہ جو نمونے کے طور پر لی تھی گو گرمی کی شدت ہے مگر مجھ کو اس کے کھانے سے بہت سا فائدہ معلوم ہوا ہے قوت باہ کے واسطے تو یہ اکسیر ہے علاوہ قبض کشا ہونے کے قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے تمام دن دل خوش رہتا ہے اس سے پہلے آپ کا نمک سلیمانی لے کر کھایا در حقیقت یہ نمک سلیمانی ہاضمہ کے واسطے اکسیر ہے جتنی غذا کھائی جائے فوراً ہضم ہو جاتی ہے

جناب صفدر علی صاحب پٹواری حلقہ نڑالاں والی پٹوار نمبر ۱۲ بمقام خاص کلانور

اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرہم عیسےٰ کا استعمال خنازیر کی بیماری پر کیا گیا خدا کے فضل سے مریض کو پوری صحت ہو گئی ایک اور بیمار اسی قسم کا ہے مرہم عیسےٰ کی دو ڈبیہ

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضائع کر کے مایوس خاطر ہو گئے ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی جب تک اسکی آزمایش نہ کرلیں ہرگز ہرگز بدظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب اپنی خوبیوں سے ہر لعزیز ثابت ہو چکا ہے

یاقوت مروارید مرجان یشب کہربا کستوری زعفران

وغیرہ وغیرہ کا عجیب اور مشہور آفاق بے نظیر مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے مُردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے جوانی کی روح بڑھاپے کی جان ہے

مفرح عنبری
مفرح عنبری
مفرح عنبری
وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ

قیمت فی ڈبیہ پانچ روپے (صہ) قیمت تین ڈبیہ تیرہ روپے (سلہ) قیمت ایک درجن پچاس روپے (صہ)

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلیٰ و مفید سوجھتے ہیں۔ دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالیٰ نے نئی زندگی عطا کی ہے ضعف دل۔ بے چینی۔ پراگندہ خیالی۔ وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے +

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ۔ جریان۔ رقت و سرعت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچتا ہے۔ جو دوسری دواؤں کی طرح عارضی نہیں ہوتا۔ کثرت مباشرت سے جو دماغ۔ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے۔ وہ اسکے استعمال سے بہت جلد پوری ہونے لگتی ہے +

مفرح عنبری جنکے اعصاب بوجہ کثرت اندیشی غلط کاری۔ عیاشی۔ کثرت محنت دماغی۔ رنج و فکر وغیرہ سے ضعف آجانے اور جسم میں کمزوری واقع ہو اُن کے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے نظیر مرکب ہے +

مفرح عنبری خون پیدا کرنے اور مادۂ تولید کے بڑھانے میں ایک عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں نیز کل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئیے +

مفرح عنبری اُن مستورات کے لئے جنکے بچے کمزور لاغر پیدا ہو کر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہئیے تاکہ بفضل خداوند کریم ان موذی امراض سے نجات پا کر دہر مقصود حاصل ہو +

مفرح عنبری کمزور۔ نحیف البدن بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوش رنگ اور خوشبودار مٹھائی کی مٹھائی اور دوائی کی دوائی ہے +

مفرح عنبری نزلہ۔ زکام۔ دردسر۔ ہسٹیریا (باؤ گولہ) کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر اور دماغی طاقت کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے +

خان بہادر عبد المجید خان صاحب رئیس اعظم بدری صاحب (پشاور) السلام علیکم مفرح عنبری کی چند ڈبیہ کے استعمال کرنے کے بعد اس کے فوائد سے مجبور ہو کر اطلاع دیتا ہوں کہ مفرح عنبری ایک بے نظیر مرکب ہے اور میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ [illegible] پچیس سال کے عرصہ میں بھی [illegible] نہیں تھی میرا خیال ہے کہ کمزور اور طاقتور کے واسطے یکساں فائدہ مند ہے اور جس قدر اس دوائی کی ایجاد پر فخر کریں بجا ہے۔ صرف ایک ہی دوائی ہے جو موجب اشتہار کے درست پائی ہے

ایسے ہی ہزاروں سرٹیفکیٹ قابل ملاحظہ ہیں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور (حویلی کابلی مل)

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے لئے چھپا گیا۔

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللهُ بِبَدرٍ وَّاَنتُم اَذِلَّة

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

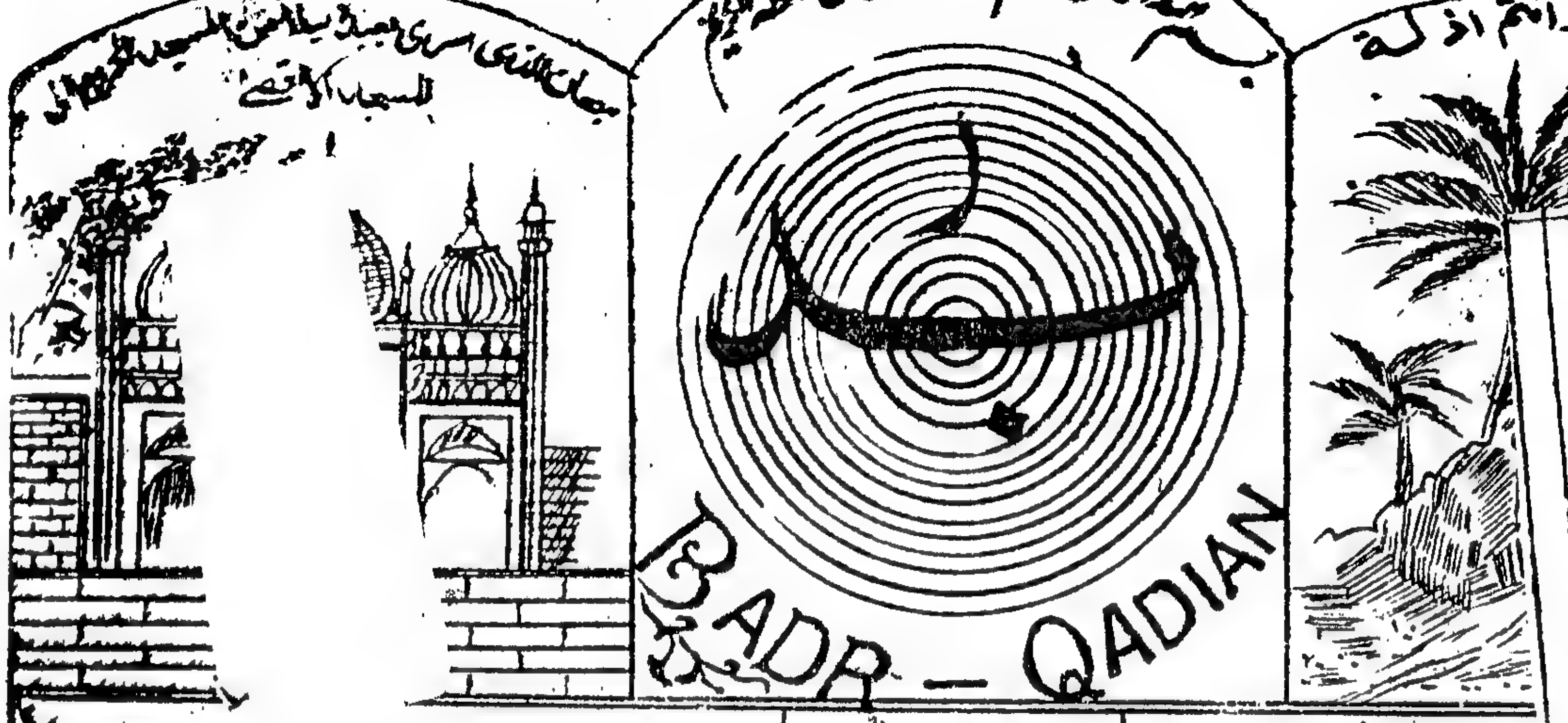

Naulakha
Lahore

NAULAKHA 24 AU 06

مرا جانان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۳ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

-۳- رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ اگست ۱۹۰۶ع

نمبر ۳۴ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

گرچہ گویم باتو گر آئی بدار قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عار پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عـــہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیے خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین نہین ملیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

لوکل ... عا افریقہ ... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت عزت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات و ہمہ حق اندر راست — منکر آں معبود نفس خود است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ ایمان ز دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور و ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج مین آپکے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور ان کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ اخبار قادیان
صفحہ ۳۔ ۶۔ وصیتین۔ ریویو۔ صفحہ ۴۔ ۵۔ خدا سچے کا حامی ہو۔
صفحہ ۷۔ ۸۔ ۹۔ وطن اور اخبار پر اعتراضات۔ رسید زر
صفحہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ نظم۔ بلاد اسلامی۔ صفحہ ۱۳۔ ڈاک ولائیت
صفحہ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ اشتہارات

پکارِ مسیح

مورخہ ۳۔ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

۲۱۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ شب گذشتہ کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین اُن سے پُر ہے اور ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے اس قدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے اُن میں سے پرواز بھی کر رہے ہیں۔ جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں مگر نامراد رہے اور میں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کریں گے اور وہ آیت یہ ہے۔

"واذا بطشتم بطشتم جبّارین"

پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔

(۲) الہام ہُوا

نُصِرتَ بالرُّعب قالوا لاتَ حین مناص

ترجمہ۔ رُعب کے ساتھ تیری نصرت کی گئی اور مخالفوں نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہیں۔

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا۔

صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کریگا

اخبار قادیان

حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہیں

بارش خوب ہو رہی ہے

اس ہفتہ میں بابو نور الدین صاحب اوور منشی جعفر علی صاحب امرتسر سے بابو غلام محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی وغیرہ احباب لاہور سے ملک مولا بخش صاحب بمعہ اہل بیت گورالی سے ملک سمند خان صاحب ملک کرم الٰہی صاحب بمعہ برادر خورد و اہل بیت بھیرہ سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ۔ اگست شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خط بنام شاہ مصر کا فوٹو درج کیا گیا ہے یہ اصلی خط ۱۸۵۸ء میں مصر کی ایک خانقاہ سے ملا تھا اور اب قسطنطنیہ میں محفوظ ہے۔

بخدمت حضرت مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از راہ مہربانی رسالہ تعلیم الاسلام کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ اپنے اخبار میں درج فرما کر ممنون فرماویں

مجلس ناظم التعلیم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ تعلیم الاسلام صرف اُنہی لوگوں کے نام روانہ کیا جاوے۔ جو پیشگی قیمت ادا کریں یا پہلا پرچہ وی پی بھیجنے کی اجازت دیں۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ مینجر رسالہ تعلیم الاسلام۔ ۱۴۔ اگست ۱۹۰۶ء

درخواست نماز جنازہ

مسماۃ برکت بی بی اہلیہ عبد المجید خان پٹواری رحمتی کی مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹۰۶ء کو بوقت دس بجے صبح کے فوت ہو گئی ہے عرصہ ایک سال بیمار رہ کر۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ غائب کے لئے درخواست ہے۔ سید محمد علی شاہ کاٹھگڑھ

وصیتیں

جب اشتہار الوصیت حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی طرف سے ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تو انہیں دنوں میں مریدان با اخلاص کی وصیتیں حضرت اقدسؑ کے پاس آنی شروع ہوگئیں۔ لیکن وہ انجمن جس کے متعلق حضرت اقدسؑ نے اپنا منشاء یہ شائع کیا تھا کہ یہ کل کاروبار اس کے سپرد ہو کچھ دن بعد بنی۔ چنانچہ اس انجمن یعنے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد ۲۹۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی اجازت اور منظوری کے بعد شائع ہوئے۔ ان قواعد کی رو سے مقبرہ کا اہتمام اور وصیتوں کا لینا یا ان کے وصول کرنے کا انتظام کرنا مجلس کارپرداز مصلح قبرستان کے سپرد کیا گیا۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کام کرتی ہے چنانچہ جب کچھ وصیتیں سکرٹری مجلس کارپرداز کے پاس جمع ہوگئیں تو ان کو مجلس میں پیش کیا گیا مگر معلوم ہوا کہ بہت سی وصیتیں بعضے نقصوں کے سبب دوبارہ لکھوانے کے قابل ہیں اور یہ فیصلہ ہوا کہ ہر ایک وصیت دفتر سکرٹری میں موصول ہونے کے بعد انجمن کے مشیر قانونی خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بھیجی جایا کرے تاکہ اگر کوئی نقص اس میں ہو وہ رفع ہو سکے۔ چنانچہ وہ تمام وصیتیں خواجہ صاحب کے پاس بھیجی گئیں اور پھر ان میں سے مکمل ہو کر واپس پہنچ گئی ہیں اور اس لئے اب حسب منشائے مسیح موعودؑ علیہ السلام ان کو ہر دو اخباروں یعنے الحکم اور بدر میں چھپوانا شروع کیا جاتا ہے۔ گنجائش کے مطابق یہ وصیتیں ہر ہفتہ شائع ہوتی رہیں گی۔ اسی توقف کی وجہ سے جو مجھے وصیتوں کے شائع کرنے میں ہوا بعض لوگوں نے جلد بازی کر کے یہ لکھدیا تھا کہ چند وصیتیں آکر اب یہ سلسلہ بند ہوگیا ہے۔ امید ہے کہ ان وصیتوں کے چھپنے سے ایسے جلد باز خود بخود نادم ہوں گے یہ سلسلہ وصیتوں کا ایسا ہی جو انشاء اللہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا بلکہ الٰہی سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ترقی کر کے بدزبان مخالفوں کا مونھ کالا کرے گا اور وہ دیکھ لیں گے کہ ان سے اشاعۃ اسلام کی توفیق چھینی جا کر اللہ تعالےٰ نے کس طرح اس خدمت کے لئے اسی سلسلہ کو جسے وہ اپنی ہی بے ایمانی کی وجہ سے مفتریوں اور کذابوں کا سلسلہ ٹھہراتے ہیں ممتاز کرتا ہے بحمد اللہ اسی سلسلہ کے امام و رہبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیرؤوں کے لئے اشاعۃ اسلام کی ایک ایسی راہ کھولدی ہے جو دن بدن ترقی کرنے والی راہ ہے ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے اب تک وصیتیں لکھکر نہیں بھیجیں میں یہ التماس کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں تساہل سے کام نہ لیں۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اجل کا پیام آجاوے اور ہم اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے۔ وصیتیں حتے الوسع چھپے ہوئے فارم کے مطابق ہوں لیکن جن احباب کی کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ انہیں تفصیل جائداد دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ وصیت میں صرف اس قدر لکھدیں کہ جس قدر جائیداد ان کی موت کے وقت ثابت ہو۔ اس کا دسواں یا جونسا حصہ وہ دینا چاہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیا جاوے۔ جو احباب ہبہ کرنا چاہیں۔ یا اپنی جائداد موجودہ کا حساب کر کے اس کا حصہ اپنی زندگی میں ہی دینا چاہیں تو یہ سب سے آسان راہ ہے۔ کیونکہ اس سے انجمن بہت سی زیر بار ہونے سے بچی رہے گی۔ وصیتوں کے شائع کرتے وقت میں اس بات کا بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ اپنے مکانات قیمتی ایک ہزار روپیہ جو قادیان میں واقع تھے۔ سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے نام زبانی ہبہ کر کے قبضہ مجلس کارپرداز کو دیدیا ہوا ہے۔ یہ ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ وصیتوں میں اس کا ذکر نہیں آئیگا اس کے علاوہ بعض اور دوستوں نے بھی مکانات اور زمینیں ہبہ کی ہیں۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ پھر کسی وقت دی جاوے گی یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہبہ اور وقف کے متعلق ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ کل جائیداد یا جسقدر حصہ اس کا چاہے کرے۔ لیکن وصیت تیسرے حصے سے زیادہ کی نہ ہونی چاہیئے باقی حق ورثہ ہے۔

خاکسار
محمد علی سیکرٹری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں مسمی محمد حسن ولد کرم دین قوم آرائیں ساکن اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی و رضامندی سے آج بتاریخ ۵۔ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ آج ہی سے میری زندگی میں اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کی کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیۃ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا پابند ہوں جو اس میں درج ہیں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا اور جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے بعد میری ورثاء ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۱) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے

(الف) مکان جس کا حدود اربعہ یہ ہے کہ شمال مکان امیر بیگ۔ مشرق ڈھاب۔ جنوب مکان شادی کشمیری۔ مغرب شارع عام۔ یہ مکان قادیان دارالامان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ جو میں نے دو ماہ ہوئے کہ ہبہ زبانی بحق مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے قبضہ مکان موہوبہ دو ماہ ہوئے کہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ پنجاب انجمن مذکور کو دیدیا ہے۔ شرط یہ ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں اس مکان میں رہوں اور موازی ۱۲ ماہوار بطور کرایہ دیتا رہوں گا۔

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمادیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا سچے کا حامی ہو

آمین

اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال مین میرا نام کذاب مکار شیطان دجال شریر حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنیوالا قرار دیا ہے اور کوئی عیب ایسا نہین جو میرے ذمہ نہین لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام بدیون کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہین گذرا اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی۔ بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کیبارہ مین لیکچر دیئے اور لاہور امرتسر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات مین انواع اقسام کی بدیاں عام مجلسوں مین میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لئے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر مین مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اڑایا غرض ہمنے اسکے ہاتھ سے وہ دکھ اٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میاں عبد الحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیون مین شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ مین فنا ہو جائیگا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ کذاب مفتری ہے"۔ مینے اسکی ان پیشگوئیون پر صبر کیا۔ مگر آج جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی **نور الدین** صاحب کے نام آیا اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونیکی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائیگا جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب مین بھی اس بات مین کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اسکی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے مین بھی شائع کروں اور در حقیقت اسمیں

قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذّاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اسکی عظمت اور جلال سے بیخوف ہو کر اُس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اسکی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہو کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دُکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خان نے سمجھا ہے تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا مجھکو ایسی ذلت کی موت نہیں دیگا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لئے میں اسوقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خان کی میری نسبت پیشگوئی اور اُس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں:-

میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی جو اخویم مولوی نوردین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں اُنکے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں مرزا مسرف کذّاب اور عیّار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اسکی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔ ✣

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ⁘ اُن پر کوئی غالب نہیں آ سکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے ‡ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا ✠۔

ربّ فرّق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق ‡‡

✣ اس میں میاں عبدالحکیم خان نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد بتائی گئی۔ منہ

⁘ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرے کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔ منہ

‡ اس فقرے میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

✠ یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانے میں اور اس نازک وقت میں اُمت محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

‡‡ یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی۔ [illegible] ۱۹۰۶ء [illegible] جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

(ب) میری زمین قریباً پانچ گھماؤں موضع اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اُس زمین کے پانچویں حصے کو جو نہری ہے بحق مجلس مذکور ہبہ کرتا ہوں اگر اس کے متعلق انجمن مذکور کوئی الگ کاغذ لکھوانا چاہے۔ تو سب لکھنے کو طیار ہوں۔

(ج) میری تنخواہ مبلغ ھے روپیہ ہے اس میں سے بھی ایک روپیہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو دیتا رہوں گا۔ انجمن کو اختیار ہوگا کہ اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرلے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرلے یا فروخت نہ کرے تو اس موہوبہ جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد مذکورۂ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۱ وصیت میں کیا ہے میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے۔ دارالامان قادیان میں پہنچا دے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکورہ کے حوالے کر دوں گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لینے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گے۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست و قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہونگا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرید کرنیکا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا

فقط۔ مورخہ ۵۔ مارچ ۱۹۰۶ء

العبد
محمد حسن احمدی ولد کرم الدین آرائیں
ملازم دفتر میگزین قادیان

گواہ شد
الہ داد ہیڈ کلرک
میگزین قادیان

گواہ شد
جمال الدین ولد محمد صدیق
ساکن موضع سیکھواں ضلع
گورداسپور بقلم خود

گواہ شد
عبد الرحیم سیکنڈ کلرک
میگزین قادیان
ضلع گورداسپور

ریویو

حکیم حاذق یہ رسالہ ماہوار زیر ادارت حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ واقع نولکھا لاہور نکلتا ہے۔ جس میں مفید طبی مضامین اور مجرب نسخہ جات کے علاوہ ایک مشہور انگریزی کتاب کا (جو ہر سال بعد ترمیم نئی چھپتی ہے اور سرکاری طور پر شائع کی جاتی ہے) اُردو ترجمہ باقاعدہ طور پر لگایا جاتا ہے۔ اس کتاب کے صفحات بھی جدا رکھے ہیں تاکہ ناظرین اخیر میں ان اوراق کو نکال کر ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں ترتیب دے سکیں اس رسالہ ماہواری کا پڑھنا اطبا اور غیر اطبا کے واسطے مفید ہوگا۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے۔

نمک سوسی کی ایک شیشی منیجر انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرت سر نے ہمارے پاس بغرض ریویو ارسال کی تھی اس نمک کو امراض معدہ۔ بدہضمی ہیضہ وغیرہ کیواسطے مجرب بیان کیا جاتا ہے۔ ہمیں ایک دو موقعہ پر بدہضمی اور درد شکم پر اس کا استعمال کیا گیا تو بہت مفید پایا۔ قیمت فی شیشی ۸ر اور مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

ادعیہ قرآن شریف منظوم۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جو برادر محمد افضل خان صاحب مرحوم مغفور کے زمانہ میں اخبار کے ساتھ ایک ایک ورق کر کے ہدیہ ناظرین کی جاتی تھی برادر مرحوم کی وفات کے بعد اس کا مسودہ دفتر میں نہ ملنے کے سبب اس کتاب کا اخبار کے ساتھ نکلنا بند ہو گیا عرب صاحب عبد الحی نے اب وہ کتاب بہ تمام کمال چھپوا کر شائع کی ہے چونکہ ناظرین بدر پہلے سے اس کتاب کی خوبیوں سے واقف ہیں اس واسطے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں مختصراً یہ کہ قرآن شریف کی تمام دعاؤں کا پہلے اردو نثر میں ترجمہ کیا گیا ہے پھر اردو نظم میں اسی ترجمہ کو تفسیری طور پر برادر محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے نہایت خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اس کے شروع میں اکمل صاحب موصوف کی ایک تازہ نظم بنام تصدیق المسیح بھی ہے۔ کتاب کی چھپائی عمدہ ہے قیمت ۲ر ہے اور دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔

بدر صادق

۳ رجب ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۰۹ء

وطن اور انبیاء پر اعتراضات

ع۳

گذشتہ نمبر مین ہمنے یہ دکہایا تہا کہ اخبار وطن کے نامہ نگار نقاش صاحب نے جو اعتراضات بظاہر حضرت مسیح موعود پر کئے ہیں وہ ان کی طرف سے مسیح موعود پر نہیں بلکہ تمام انبیاء پر وارد ہوتے ہین۔ اور اس کے بعد ایک مسلمان کے واسطے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کلام کر سکے مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ کہ وطن کے لائق نقاش صاحب اور ان کے دوست ایڈیٹر صاحب وطن زمانہ کی بد ہوا سے متاثر ہو کر اندر ہی اندر خود بہی یہ اعتراضات انبیاء کے حالات پر رکہتے ہوں اور مرزا صاحب کے ذکر کا صرف بہانہ ہی ہو۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اور خدا تعالےٰ کے ساتھ ان تعلقات پر ایک مضمون لکہا جاوے۔ شاید کہ کسی کے واسطے موجب تشفی اور ہدایت ہو۔

واضح ہو کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت، اور مصیبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمتِ الہی اس کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے جیسے جب امساک باران سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے۔ تو آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے اور جب وباء سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں۔ تو کوئی صورت اصلاح ہوا کی نکل آتی ہے۔ یا کوئی دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسی ظالم کے پنجے مین کوئی قوم گرفتار رہتی ہے تو آخر کوئی عادل اور فریادرس پیدا ہو جاتا ہے پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بہول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چہوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالےٰ اپنی طرف سے کسی بندے کو بصیرت کامل عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لئے بہیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے۔ اس کی اصلاح کرے۔ اس میں اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ پروردگار جو قیوم عالم کا ہے۔ اور بقا اور وجود عالم کا اسی کے سہارے اور آسرے ہے کبہی اپنی فیض رسانی کی صفت کو خلقت سے دریغ نہیں کرتا اور نہ بیکار اور معطل چہوڑتا ہے بلکہ ہر ایک صفت اس کی اپنے موقعہ پر فی الفور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ان گمراہوں کے دلوں کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدہا سال کی گمراہی مین پڑے ہوئے تھے۔ زمین خشک اور مردہ سے تشبیہ دے کر اور کلام الٰہی کو مینہ کا پانی جو آسمان کی طرف سے آتا ہے۔ ٹھیرا کر اس قانون قدیم کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو امساک باران کی شدت کے وقت مین رحمت الٰہی بنی آدم کو برباد ہونے سے بچالیتی ہے اور یہ بات جتلادی کہ یہ قانون قدرت صرف جسمانی پانی مین محدود نہیں۔ بلکہ روحانی پانی بہی شدت اور مصیبت کے وقت مین جو پہیل جانا عام گمراہی کا ہے۔ ضرور نازل ہوتا ہے۔ اور اس جگہ بہی رحمت الٰہی آفتِ قلوب کا غلبہ توڑنے کے لئے ظہور کرتی ہے سو مخلوق کی خیر خواہی کے واسطے عین ضرورت کے وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسی مخلوق مین سے کسی ایک کو اس امر کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور توفیق بخشی جاتی ہے کہ وہ ہمہ تن مخلوق الٰہی کی اصلاح کی طرف مصروف ہو جاوے اور اپنی ساری توجہ اور سارا زور اور ساری قوت اسباب کی طرف لگا دے۔ کہ خلقت کی اصلاح کرے۔ وہ انسانوں مین سے ایک انسان ہوتا ہے۔ لیکن خدا کی طرف سے اسے ایسی توفیق عطا کی جاتی ہیں کہ جو باتیں دوسروں کو محال اور ناممکن نظر آتی ہین وہ اس کی عقد ہمت کے آگے آسان ہو جاتی ہین۔

لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو انبیاء دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں وہ اگرچہ بسبب معرفت تام اور یقین تام کے جو موہبت الٰہی سے ان کو حاصل ہوتا ہے اور بسبب اس کے کہ وہ اپنے سارے دل وجان کے ساتھ ایک خدا کے ہو رہتے ہیں۔ خدا کے خاص اور برگزیدہ بندے بن جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی سنتِ قدیمہ ان کے ساتھ وہ خاص معاملہ کرتی ہے۔ جو دوسروں کے ساتھ نہین ہوتا۔ تاہم اس میں شک نہین کہ وہ انسان ہوتے ہین۔ اور وہ تمام صفات جو انسانیت کے ساتھ لازم ہوتی ہیں مثلاً کہانا پینا وغیرہ وہ سب ان کے لازم حال ہوتی ہین۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مصلحین کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ دنیا مین ایک تاریکی پہیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ہر طرف گناہ گاری کے کام موج مار رہے ہوتے ہیں اور لوگوں کو خدا بہول گیا ہوا ہوتا ہے اور جو لوگ خدا پرستی یا عبادت مین مصروف ہوتے ہین۔ وہ صرف رسم کے طور پر خدا کی عبادت کرتے ہوتے ہین ورنہ معرفت کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ دین صرف ایک چہلکا سا رہ جاتا ہے جس مین مغز نہین اور شریعت صرف ظاہری باقی ہوتی عملی رنگ نہیں ہوتا۔ سب لوگ دنیا کی طرف جہکے ہوئے ہوتے ہین اور خدا کی محبت کسی کے دل مین موجزن نہین ہوتی۔ ایسے وقت مین خدا تعالےٰ کسی ایک بندے کو اپنی شناخت کا ذریعہ بنا کر دنیا مین مبعوث کرتا ہے اور چونکہ خدا کی گم شدہ معرفت دوبارہ دنیا مین اس کے ذریعہ سے قائم کی جاتی ہے۔ اس واسطے اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس قسم کے القاب عطا ہوتے ہیں کہ انت منی وانا منک یعنی تو مجہ سے ہے اور مین تجہ سے ہوں۔ اس فقرہ کے حصہ اول یعنی انت منی کے معنے تو ظاہر ہیں کہ تو مجہ سے ہے یعنی موہبت الٰہی نے تجہے رسول بنایا اور تیرے واسطے عجائب کام دنیا کو دکہلائے۔ تاکہ مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ کوئی اس کا خالق بہی ہے۔ جس کی عبادت سب کے واسطے واجب ہے۔ اور دوسرے فقرہ یعنے انا منک کے یہ معنے ہین کہ دنیا تو مجہے بہول گئی تہی اور سب لوگ پستی اور ذلت کی زندگی پر خوش ہو بیٹہے تہے۔ ہر ایک شخص اس باپ کا تابعدار بن بیٹہا تہا۔ لیکن تو نے میری معرفت کو دوبارہ دنیا مین قائم کیا۔ یہاں تک کہ لوگوں کا ایمان مجہ پر پختہ ہوا۔ اور لوگ جاننے لگے کہ ان کا کوئی خدا بہی ہے۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکہ کر فرمایا تہا کہ ابنائے فارس میں سے ایک شخص

ایسا شخص پیدا ہوگا کہ ایمان جو ثریا پر چلا گیا ہوگا۔ اس کو پھر دوبارہ دنیا میں قائم کر دیگا۔

اس قسم کا سلسلہ انبیاء کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ ایک مدت گزرنے کے بعد اصل حالت سے واقف لوگ نہیں رہتے اور گمراہی شروع ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد پیدا ہوتا ہے۔ جسے امام الزمان کہا جاتا ہے اور امام الزمان اس شخص کا نام ہے۔ جس کی روحانی تربیت کا خدا تعالے متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کے معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پاکر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافر خانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالے کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں۔ ان کو بھی اعلےٰ درجہ کے قوے بخشے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں اور باایں ہمہ چونکہ اللہ تعالے یہ جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بد زبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا۔ اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلےٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے۔ ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے اور امامت کے واسطے جو ضروری امور ہیں۔ مثلاً قوت اخلاق۔ بسطت فی العلم۔ قوت عزم۔ قوت اقبال علی اللہ وہ سب اس میں پائے جاتے ہیں اور ان خوبیوں اور خواص کے لحاظ سے اللہ کی طرف سے بطور گواہی کے اس کے چند وصفی نام رکھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ عالم ظاہر میں دنیا کے بادشاہ اپنے کارکنوں کو بلحاظ ان کی بہادری اور خدمتگذاری کے خطاب عطا کرتی ہے۔ گو ظاہری گورنمنٹوں کے خطاب ممکن ہے کہ بے محل اور بعض دفعہ صحیح نہ ہوں اور جس شخص کو دیئے جاویں وہ اس قابل نہ ہوں لیکن الہی گورنمنٹ جو ایک حکیم اور علیم گورنمنٹ ہوتی ہے اور ہر ایک کے ظاہری اور باطنی حالات سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس کے عطا کردہ القاب اور خطابات میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جس شخص کے حق میں وہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ اس شخص کی اندرونی خوبیوں اور قابلیتوں اور لیاقتوں کا وہ ایک اظہار ہوتا ہے۔ جس سے پبلک بھی ان سے واقف ہوتی ہے۔

اللہ تعالے کی حکمت کاملہ نے آسمان اور زمین کے قانون قدرت اور دنیا کی باہمی معاشرت اور پولیٹیکل حالات کے نظاروں میں بے شمار اس قسم کی مثالیں قائم کر دی ہیں جن سے روحانی عالم کے عجائبات کا سمجھنا انسان کے واسطے آسان ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلام الہی میں بار بار تاکید ہوتی ہے کہ قدرت الہی کے نظاروں پر تدبر کرو۔ چنانچہ لا آف نیچر میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب راتیں بہت تاریک ہوتی ہیں تو پھر چاند کے نکلنے کے دن قریب آجاتے ہیں اور جب قحط سالی بڑھ جاتی ہے تو پھر آسمان پر بارش کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی جب دنیا پر گمراہی بڑھ جاتی ہے۔ تو وقت آجاتا ہے کہ خدا کی طرف سے اس گمراہی کے دور کرنے والا کوئی پیدا ہو۔

اسی طرح روحانی گورنمنٹ کی ادنےٰ اور ناقص مثال دنیوی گورنمنٹوں میں موجود ہے مثلاً جیسا کہ خدا تعالے کا الہام اپنے خاص بندوں پر نازل ہوتا ہے۔ ایسا ہی شاہی احکام وزیر اعظم کو سنائے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے تمام دنیا پر پہنچ جاتے ہیں۔ اب اگر ایک زمیندار جس کے پاس محصول وصول کرنے کے واسطے ایک ادنیٰ چپڑاسی بھیجا جاتا ہے۔ وہ زمیندار یہ اعتراض کرے کہ محصول کا مالک بادشاہ ہے۔ پس جب تک خود بادشاہ میرے پاس نہ آوے اور مجھے اپنی زبان سے یہ حکم نہ سنا دے۔ میں اس حکم کو مان نہیں سکتا۔ تو ظاہر ہے کہ اس زمیندار کو بجز اس کے اور کچھ جواب نہ دیا جاوے گا کہ اس کو چار جوتیاں لگا کر اور زنجیر میں جکڑ کر اُسے جیل خانہ میں ڈالدیا جاوے "جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ ایسا ہی شاہی احکام بعض دفعہ ایسے الفاظ میں ہوتے ہیں کہ وہ ہر ایک کے واسطے عام فہم نہیں ہوتے بلکہ قانون انگریزی کا یہ حال ہے کہ قانون کے متعلق ایک فہم پیدا کرنے کے واسطے کئی سال لا کالج میں تعلیم پانا ضروری ہوتا ہے اور پھر بھی وکلاء کی بحثوں کے بعد ماتحت عدالت جو فیصلہ کرتی ہے۔ اعلے عدالت اس فیصلہ کو غلط قرار دیتی ہے اور قانون کے ایک لفظ کے معنے اور تشریح پر بسا اوقات مہینوں اور برسوں بڑے بڑے بیرسٹر اور جج گفتگو کرتے رہتے ہیں اور فیصلہ نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک قانون کی آخری تفہیم اور ترجمہ کا حق گورنمنٹ نے قانوناً اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور رعایا کسی قانون کے معنے کچھ ہی سمجھے۔ مگر صحیح معنے وہی قرار دئے جاتے ہیں۔ جو بوقت تنازع گورنمنٹ خود کرے۔

ایسا ہی گورنمنٹ کے بعض احکام کسی ضرورت کے سبب خاص اوقات میں بطور سائفر کوڈ کے استعمال ہوتے ہیں۔ اور ملک کی بہتری اور گورنمنٹ کی بہبودی اسی میں ہوتی ہے کہ ان کے مطالب سے عام لوگ خاص وقت تک آگاہ نہ ہوں اور یہ بات ان عوام کے فائدہ کے واسطے ہی کی جاتی ہے۔ نادان آدمی کا کام ہوتا ہے کہ اس قسم کی باتوں پر اعتراض کرے دانا لوگ اگرچہ اس راز میں شامل نہ ہوں وہ اس بات کے اقرار کرنے والے ہوتے ہیں کہ یہ سب کچھ صحیح ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کیا خوب فرمایا کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص کا اعتراض ہمیشہ اس کے اپنے ہی حالات اور واقعات میں اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ چور بھی چوری کو جاتے ہیں تو آپس میں یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ جو مال ہاتھ آوے یہ وہ سب ایک جگہ جمع کیا جاوے۔ اور پھر باہم مل کر تقسیم کیا جاوے کوئی اس میں خیانت نہ کرے اور نہ اس میں چوری کرے۔ اگر اس حاصل شدہ مال میں سے کوئی چور اپنے واسطے علیحدہ مال رکھ لے۔ تو اس کو چور اور خائن سمجھ کر بے اعتبار قرار دیا جاتا ہے اس طرح خدا تعالے ان کو ایک سبق سکھاتا ہے کہ چوری بری چیز ہے اور اس کا اختیار کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح سے دنیا دار لوگ جو انبیاء پر اور ان کے حالات پر اعتراض کرتے ہیں ان

کے واسطے خود ان کے حالات میں ایک واعظ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ کیونکہ تمام وہ کام جو اعتراض کے رنگ میں وہ پیش کرتے ہیں خود ان سب پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ اپنے ہی حال و قال میں ان سب کو موجود پاتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے اور نہیں سوچتے اور بے ہودہ طور پر اعتراض کئے چلے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ اُس نے انسان کو پیدا کیا۔ اُس کے واسطے تمام سامان آرام اور راحت کے مہیا کئے۔ بچہ تھا اس کی پرورش کے واسطے والدین موجود تھے۔ خوراک کے واسطے ماں کی چھاتیوں میں دودھ موجود تھا۔ پھر خدا نے بصارت دی۔ ہاتھ پاؤں دیئے۔ عقل عطا کی۔ غرض خدا تعالیٰ نے انسان پر بے انتہا احسان کیا۔ باوجود اس قدر احسانوں کے اگر انسان اپنے محسن کی نافرمانی کرے اور اس کے آگے گستاخی کرے تو وہ کیا اس قابل نہیں کہ اس کو عذاب دیا جاوے اور اگر وہ عذاب پاوے۔ تو کیا اس سے خدا تعالیٰ کے رحیم اور کریم ہونے میں کچھ نقص پیدا ہو جائے گا۔ حاشا و کلا۔ انسان ظاہری طور پر اپنے روزانہ حالات میں کیا مشاہدہ کرتا ہے۔ اچھا بھلا مضبوط آدمی جب ایک ردّی غذا کھا لیتا ہے۔ تو اس کو فوراً دردِ شکم کا عذاب دیا جاتا ہے۔ یا تو مزے سے بیٹھا خوش خوش باتیں کرتا تھا یا تو درد کے ساتھ فرش پر لوٹنیاں کھا رہا ہے اور ایسی دُہائی مچاتا ہے کہ محلہ داروں پر بھی آرام حرام کر دیتا ہے۔ اب بتلایئے کیا اس کو اس بد پرہیزی کی سزا ملنے کے سبب خدا تعالیٰ کے رحیم و کریم ہونے میں کوئی فرق آ گیا ہے؟ ہرگز نہیں وہ رحیم اب بھی رحیم ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ لیکن اس کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے۔ کہ وہ نافرمان کو سزا دیتا ہے۔ جو عین انصاف پر مبنی ہوتی ہے۔ ظالم کو سزا دینا مظلوم پر رحم کرنا ہوتا ہے۔ بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ خدا چڑچڑا نہیں کہ کسی کو سزا دے۔ ایسا اعتراض سراسر حماقت کی نشانی ہے۔ وہ عذاب تو خود عذاب پانے والے کے عملوں کا نتیجہ ہے۔ کیا ایک ممتحن جب امتحان کا پرچہ دیکھتے ہوئے ایک نالائق کو فیل کر دیتا ہے۔ تو اس فیل کرنے کے وقت اس کے دل میں چڑچڑاپن یا گھبراہٹ یا تکلیف ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طالب علم کی تحریر خود ایک نتیجہ پیدا کر دیتی ہے۔ گو اس نتیجہ کو تحریر میں لانے والا وہ ممتحن ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی جج جب کسی کو پھانسی کا حکم دیتا ہے تو وہ حکم اس مجرم کے اپنے اعمال بد کا نتیجہ ہوتا ہے نہ کہ جج کے چڑچڑاپن کا نتیجہ۔ جہاں تک تاریخ عالم کا پتہ لگتا ہے۔ شریر قوموں پر ہمیشہ سے عذاب ہوتے چلے آئے ہیں اور بدکار قومیں زلازل اور طوفان سے قسما قسم کے عذابوں سے ہلاک ہوتی چلی آئی ہیں۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ وہ کسی قوم کو عذاب نہیں دیتا۔ جب تک کہ ان کے درمیان پہلے اپنا رسول نہ بھیجے جو کہ آنے والے عذاب سے ان کو ڈرا کر آخری حجت ان پر پوری کر دیتا ہے۔ قوم تو اپنی بدکرداریوں کے سبب خود ہی اس قابل بن چکی ہوتی ہے۔ کہ اس پر عذاب نازل ہو۔ رسول کا آنا تو ایک رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ مگر ان کے واسطے جو اس رحمت کو قبول کر لیں۔ لیکن جو لوگ اس رحمت سے بھی انکار کریں۔ ان کا بدیوں کا پیالہ لبریز ہو کر وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں۔

غرض انبیاء کا طریق ہمیشہ سے ایک ہی چلا آتا ہے اور ان کے مخالف شیطان اور اس کے لشکر کے سپاہی بھی ہمیشہ ایک ہی طریق پر وہی اعتراضات بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ انبیاء کا طریقہ خدا کی قدرت کے قوانین کے مطابق اور فطرت انسانی کے ہمیشہ موافق ہوتا ہے اور انجام کار فتح ہمیشہ انہیں کے ہاتھ پر رہتی ہے۔

سر دست اتنا لکھنا کافی معلوم ہوتا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو پھر زیادہ لکھا جائے گا۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

رسید زر

۲۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۶۲۴ ۔ نور احمد صاحب	ع ۱۲/
۳۔ ،، ،، ،، نمبر ۱۴۹ ۔ حسن موسیٰ خان صاحب	سے
۳۔ ،، ،، ،، نمبر ۱۷ ۔ محمد بخش صاحب	ع ۱۲/
۳۔ ،، ،، ،، نمبر ۱۰۷ ۔ اللہ داد صاحب	ع ۱۲/
۳۔ ،، ،، ،، نمبر ۸۱۶ ۔ مہر الدین صاحب	سے
۴۔ ،، ،، ،، نمبر ۶۳۸ ۔ نواب دین صاحب	ع ۱۲/
۴۔ ،، ،، ،، نمبر ۸۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب	سہ
۴۔ ،، ،، ،، نمبر ۸۵ ۔ نذیر حسین صاحب	ع ۱۲/
۴۔ ،، ،، ،، نمبر ۲۱۶ ۔ محمد ابراہیم صاحب	ع ۱۲/
۵۔ ،، ،، ،، نمبر ۶۶۳ ۔ حسین بخش صاحب	ع ۱۲/
۶۔ ،، ،، ،، نمبر ۶۵ ۔ اللہ بخش صاحب	ع ۱۲/
۶۔ ،، ،، ،، نمبر ۱۳۰۸ ۔ محمد اسمٰعیل صاحب	ع ۱۲/
۷۔ ،، ،، ،، نمبر ۱۰۵ ۔ محمد ابراہیم صاحب	ع ۱۲/
۷۔ ،، ،، ،، نمبر ۴۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب	سہ
۸۔ ،، ،، ،، نمبر ۱۱۴۸ ۔ خان محمد صاحب	عہ
۸۔ ،، ،، ،، نمبر ۲۹۱ ۔ غلام محمد صاحب	ع ۱۲/
۸۔ ،، ،، ،، ۔ خواجہ علی صاحب	ع ۱۲/
۸۔ ،، ،، ،، نمبر ۸۲۴ ۔ عبد اللہ صاحب	سہ
۸۔ ،، ،، ،، نمبر ۳۷۳ ۔ عبد العلی صاحب	ع ۱۲/
۸۔ ،، ،، ،، نمبر ۹۱۴ ۔ ولی محمد صاحب	ع ۱۲/
۸۔ ،، ،، ،، نمبر ۳۵۵ ۔ محمد یٰسین صاحب	ع ۱۲/
۹۔ ،، ،، ،، نمبر ۱۳۵۸ ۔ محمد اسمٰعیل صاحب	ع
۹۔ ،، ،، ،، نمبر ۴۳۶ ۔ شمس الدین صاحب	ع ۱۲/
۹۔ ،، ،، ،، نمبر ۱۱ ۔ محمد اکبر خان صاحب	ع ۱۲/
۹۔ ،، ،، ،، نمبر ۶۱۲ ۔ عبد المنان صاحب	ع ۱۲/
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر ۸۴۹ ۔ نور محمد صاحب	ع ۱۲/
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر ۲۴۴ ۔ فضل الٰہی صاحب	ع ۱۲/
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر ۳۱۳ ۔ فضل الٰہی صاحب	ع ۱۲/
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر [illegible] ۔ محمد ابراہیم صاحب	ع ۱۲/
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر [illegible] ۔ محمد ولایت خان صاحب	ع ۱۲/
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر ۴۴۲ ۔ عبد الرحیم صاحب	ع ۱۲/
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر [illegible] ۔ نور دین صاحب	ع ۱۲/
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر ۸۱۶ ۔ عمر الدین صاحب	ع ۱۲/
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر ۵۱ ۔ مولا بخش صاحب	ع ۱۲/
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر ۷۶۹ ۔ ولی محمد صاحب	عہ
۱۰۔ ،، ،، ،، نمبر ۱۴۵ ۔ فضل کریم صاحب	ع ۱۲/
۱۱۔ ،، ،، ،، نمبر ۵۰۳ ۔ مراد بخش صاحب	سہ

۱۱۔ اگست ۱۹۰۶ء	۷۳۲	رحمت خان صاحب	عہ/۱۵
۱۱۔ اگست ۱۹۰۶ء	۱۳۴۷	صدر الدین صاحب	عہ/۱۳
۱۱۔ 〃 〃	۵۷۹	جیون خان صاحب	عہ/۱۲
۱۱۔ 〃 〃	۵۹۱	صالح محمد صاحب	عہ/۱۲
۱۱۔ 〃 〃	۷۹۱	تاج الدین صاحب	عہ/۱۲
۱۱۔ 〃 〃	۳۹۱	عبد الستار صاحب	عہ/۱۲
۱۱۔ 〃 〃	۸۲۱	محبوب عالم صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۸۱۳	شاہ محمد صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۱۱۴۷	کریم اللہ صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۵۹۶	پھول محمد صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۳۶۰	غلام محمد صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۷۸۹	فضل دین صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۲۳۹	احمد حسین صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۳۶۶	عبد اللہ خان صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۵۸۳	عظیم الدین صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۸۱۵	شیر محمد صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۴۳۲	محمد حسین صاحب	عہ/۱۲
۱۳۔ 〃 〃	۵۳۶	مُلّا صاحب	عہ
۱۳۔ 〃 〃	۹۷۵	عبد العزیز صاحب	عہ/۱۲
۱۴۔ 〃 〃	۶۸۶	نظام الدین صاحب	عہ/۱۲
۱۴۔ 〃 〃	۶۴۹	فضل الٰہی صاحب	عہ/۱۲
۱۴۔ 〃 〃	۲۸۶	محمد عبد الرحمن صاحب	عہ/۱۲
۱۵۔ 〃 〃	۱۱۸۲	اخوند محمد رمضان صاحب	عہ
۱۵۔ 〃 〃		سعید محمد صاحب	عہ/۱۲
۱۵۔ 〃 〃	۹۸۳	محمد یوسف صاحب	عہ/۱۲
۱۵۔ 〃 〃	۵۵۸	محمد عبد اللہ صاحب	عہ/۱۲
۱۵۔ 〃 〃	۲۹	فتح خان صاحب	عہ/۱۲
۱۵۔ 〃 〃	۷۶۷	عبد الواحد صاحب	عہ/۱۲
۱۵۔ 〃 〃	۵۳۳	رحیم بخش صاحب	عہ/۱۲
۱۵۔ 〃 〃	۱۲۰	عطا محمد صاحب	عہ/۱۲
۱۷۔ 〃 〃	۵۱	محمد الدین صاحب	عہ/۱۲
۱۷۔ 〃 〃	۳۴۶	غلام نبی صاحب	عہ/۱۲
۱۷۔ 〃 〃	۳۴۴	عبد الغنی صاحب	عہ/۱۲
〃 〃 〃	۵۴۳	عبد اللہ صاحب	عہ/۱۲
〃 〃 〃	۷۰۶	اللہ دتا صاحب	عہ/۱۲
〃 〃 〃	۱۱۹۰	غلام حیدر صاحب	عہ/۱۲
〃 〃 〃		محمد صادق صاحب	عہ/۱۲
〃 〃 〃	۷۱۴	اللہ بخش صاحب	عہ/۱۲
〃 〃 〃	۷۷۸	علی محمد صاحب	عہ/۱۲
〃 〃 〃	۳۲۹	[illegible] صاحب	عہ/۱۲
۱۸۔ اگست ۱۹۰۶ء	۱۰۶۵	[illegible] راشد صاحب	عہ
۱۸۔ 〃 〃	۹۶۵	[illegible] صاحب	عہ/۱۲
۱۸۔ 〃 〃	۹۸۴	[illegible] صاحب	عہ/۱۲
۱۸۔ 〃 〃	۹۹۵	حید شاہ صاحب	عہ/۱۲

نظم

(مصنفہ اکمل از گولیکی)

جو اہلیہ ملک کرم الٰہی نے اپنی طرف سے حضرت مسیح موعود کی حضور میں ۱۷ اگست ۱۹۰۶ء کو پڑھی

ہو درود آپ پر افلاک سے [illegible] آنیوالے
اپنی امت کو ہلاکت سے بچانے والے
آگیا ہم کو یقین مہدیٔ معہود ہے تو
اے ہمیں راہ ہدایت کی دکھانیوالے
صدق پہچان گئی عالم میں سے [illegible] ہو
دمِ اعجاز سے مُردوں کو جلانیوالے
تونے تنہا یا محمد ہی ہے اک [illegible]
اے الوہیت عیسیٰ کو مٹانیوالے
تونے اعجاز نبی از سرِ نو زندہ کیا
افصحِ عرب و عجم بن کے دکھانیوالے
تیرے چہرے سے برستے ہیں ہمارے انوار
ہو بہو شکل مسیحا نظر آنے والے
اپنے ہاتھوں سے تجھے حق نے معطر ہے کیا
باغ توحید کا دنیا میں کھلانے والے
ہم کو بیدار نہ ہوتے تو دیا بیدار کیا
خوابِ غفلت سے ہمیں آکے جگانیوالے
آفرین کہتا ہے ہمت پہ تیری کل عالم
غمِ امت کو اکیلے ہی اُٹھانے والے
ایک حق کے لئے سب کو ہے بنایا دشمن
انگلیاں کاٹتے ہیں سارے زمانیوالے
جم گیا تیرا سکہ اے میرے سلطانِ قلم
فاتح ملکِ سخن نام رکھانے والے
گرم جوشی سے تیری آریہ عیسائی و سکھ
پڑگئے ٹھنڈے سبھی جوش دکھانیوالے
جبکہ ختمِ رسل سرورِ عالم مانے
کہاں کے حضرت عیسیٰ ہوئے آنیوالے
خاک میں کرتے ہیں وہ اپنے نبی کو مدفون
چرخ پر حضرت عیسیٰ کو چڑھانیوالے
تونے سمجھایا توفی کے ہیں معنے مرزا
شاہد آیات و احادیث کو لانیوالے
عزتِ فرقہ نسوان کو کیا ہے قائم
تیری احسان ہوں سے قدر بڑھانیوالے
سارا کنبہ تیری خدمت میں ہے حاضر آیا
گرچہ حال اسکے لئے راہ دکھانے والے
میرے سرتاج کرم کے لئے ہو خاص دعا
اور جماعت میں انہیں ساتھ ملانیوالے
اک سہیلی ہے میری بہن سکینہ بیگم
ہو دعا اس کے لئے راہ بتلانے والے
الغرض جتنے ہیں ناقص سبھی اکمل ہوکر
پہنچیں معراج ترقی پہ زمانے والے
بخش مولا تو خطائیں ہو الٰہی کا کرم
کر نصیبے میں ظفر فتح دلانیوالے

نظم

ہاتفِ غیبی کو بخشی ہے اب صدائے المسیح
قوم غفلت میں پڑی ہے تا جگائے المسیح
کوئی جا باقی نہیں ہے ہر جگہ پہنچی نہیں
قادیان سے جو ہے نکلی اب ندائے المسیح
مہدیٔ معہود کا ہے کب تلک اب انتظار
قادیان میں جاکے دیکھو وہ ہیں آئے المسیح
جانبِ افلاک ہیں اب کیوں لگا رہے دوستو
آنے والے جو تھے وہ تو یہ ہیں آئے المسیح
وہ نہ زندہ ہو کبھی جو مرچکا ہے ایک بار
اب یسوع کی موت قرآن میں دکھائے المسیح
بات پوری ہوچکی جب اُس رسول پاک کی
کس نے دعوے ہے کیا اب بجز سوائے المسیح
تذکرہ مریم کے بیٹے کا عزیزو چھوڑ دو
کان دھر کر تم سنو جواب سنائے المسیح
جو خبر ہو وحیٔ حق سے اس زمانے کے لئے
تم یقین سمجھو کہ وہی یہ بتائے المسیح
دین میں جو بدعتیں اور پڑ گئے ہیں اختلاف
اُنہیں قرآن کے دلائل سے مٹائے المسیح
دین سے جو بے خبر ہیں اور ہیں وہ مردہ دل
ان کو پانی زندگی کا یہ پلائے المسیح
بن کے شیطان وہ رہے ہیں کیوں پشیمان گو دیان
جبکہ فلک پر ہو رہی ہے اب ثنائے المسیح
اس خودی سے باز آؤ ورنہ تم جل جاؤگے
آں غضب بھڑکا کہ ہے اب خدائے المسیح
مرگئے تم دشمنی میں پر نہ بگڑا اس کا کچھ
ہر جگہ اس یار نے ہیں یہ بچائے المسیح
کب خدا نے چھوڑا ان کو کس جگہ نہ کی مدد
ہر جگہ وہ آپ نکلا ہے بنائے المسیح + خوابِ غفلت سے اُٹھو تم کیوں ہو غافل بن گئے ۔ کونسی حکمت سے تم کو اب جگائے المسیح + کاش رحم آنکھوں سے میری یہ مسیحا دیکھتے + سب کے سب پھر کیوں نہ ہوتے تم فدائے المسیح ۔

عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

اے ہمہ نورِ خدائے پاک ذات
اے مہ تاباں چرخ دین حق
اے کہ از آیات قرآن مجید
سرّ آیات کتاب پاک را
دست تو دست ید بیضا نمود
از تو اے ماہ درخشان جہاں
چو برافرازد علم نور سحر
جلوہ گر گردد چو نور آفتاب
نقل پیش اصل کے آرد بہا
گل چو اندر گلستاں بندد نگار
قطرۂ ناچیز را نبود شمار
آں جواہر ہا کہ زاید از صدف
صبح دین حق چو در عالم دمید
عیسوی آید بہ پیش احمدی؟
شب پرانِ آریائے پُر ریا
آنچہ تو خواہی خدا خواہد بجان
آنچہ حق فرمود میگوئی ہماں
از تو میخواہد حفیظِ خستہ جان
تو دعا را از پئے او از خدا
اے دعائیت داروئے دردِ نہاں
بہرمن زیست دعائے کن دراز
تا من از فضل خدائے دو جہاں
گوہر مقصود افتد در کنار

جلوہ گر بر ذات تو از شش جہات
مہر اوجِ عزت و تمکین حق
جان ہا اندر تن مردہ دمید
کس چو تو نہ کشود اے مرد خدا
خامہ ات سحر عصا را سر کشود
شد مذاہب ہائے باطل چوں کتاں
چارہ ظلمت را نباشد جز مفر
شب چراغے گم کند از خویش تاب
آب آمد ۔ شد تیمم نا روا
جائے خود خالی نماید خارزار
در بر دریائے ناپیدا کنار
بے تکلف ۔ از کجا آرد خزف
کفر اندر پردۂ ظلمت خزید
اینچہ حرف عقل باشد ای اخی
ہمچو کوراند در پیش ضیا ر
آنچہ تو جوئی بیابی در زمان
اے ترا گفتہ [illegible] بزبان
داروئے تصنیفہا در دہان
خواہ ۔ اے دانائے رازِ کبریا
مرہم عیسیٰ پئے دل خستگاں
در حضورِ بادشاہ کارساز
بے تکلف پاس سازم امتحان
از جناب حضرت پروردگار

غلام عقیدت آگین محمد عبد الحفیظ ۔ آمین ۔ کرنال

غزل از نتیجہ طبع خاکسار عبد العلیم خاں احمدی نجیب آبادی المتخلص بہ نیر المتشاور من المضطر البدایونی

ہمارے کام سارے اب تو آساں ہوتے جاتے ہیں
نجیب آباد سے دشمن گریزاں ہوتے جاتے ہیں

شتابی احمد اللہ خاں سہارنپور کو بھاگے ہیں
ہیں جتنے ہمنواں ان کے پریشاں ہوتے جاتے ہیں

غلام اکبر یعقوب علی کے حوصلے دیکھے
کہ ناکامی سے خود اپنی پشیماں ہوتے جاتے ہیں

دلوں میں حق نہ باقی ہے نہ باقی نور چہروں پر
مخالف گویا اپنے شکل حیواں ہوتے جاتے ہیں

صفائی بستیوں کی کر رہے ہیں زلزلے دیکھو
بہت سے گھر ابھی جنگل کی طرح ویراں ہوتے جاتے ہیں

کیا طاعون نے برباد کیسے کیسے شہروں کو
گر آباد اب تک [illegible] ہوتے جاتے ہیں

خدا کی مہربانی بس یہی کافی ہے اے نیر
نہیں کچھ غم جو مغضوب عزیزاں ہوتے جاتے ہیں۔

غزل از نتیجہ طبع محمد عبد العلیم خاں نیر احمدی نجیب آبادی تلمیذ حضرت مضطر بدایونی احمدی۔

بڑی تلاش سے عیسیٰ کا اب نشان نکلا
کہ قادیان میں وہ محبوب انس و جان نکلا

نزول گاہ میں عیسیٰ کی شک تھے کیا کیا کچھ
خدا کے حکم سے آخر وہ قادیان نکلا

امام وقت ہے وہ میرزا غلام احمد
وہی جہاں میں بس اک مہدی زمان نکلا

وہ ہے حبیب خدا اس کے عیب جوئی کی
سزا کے واسطے طاعون و ہیضہ جان نکلا

عجب بلا کی وہ اپریل کی چہارم تھی
عدو کے منہ سے بھی جب حرفِ الاماں نکلا

گھروں سے بھاگے ہیں اصلاح سے فلک سب
کہ جس کو دیکھا لٹکائے ہوئے زبان نکلا

غلام اسکے ہیں لقمان و رشک افلاطون
کہ جس کو دیکھا وہ علامہ زمان نکلا

مخالفوں میں نہ کوئی بھی سامنے ٹھہرا
مقابلہ کو جب عبد المجید خان نکلا

مصیبتوں میں بھی ثابت قدم رہا کیا کیا
بڑا ہی مرد بہادر وہ نوجوان نکلا

ہے اک برادر اعظم مرا بنام اکبر
بتاؤ اس کے مقابل کوئی کہاں نکلا

مقابلہ پہ بلایا تھا اس نے غیروں کو
مگر نہ سامنے اس کے کوئی جوان نکلا

ہے ایک میرا اصلاح و مکرم و محسن
وہی تو راج بدایوں میں خوش بیان نکلا

جو نام پوچھو تو ہے انعت اللہ خاں مضطر
وہی تو مہر عبد العلیم خان نکلا

اسی نے فن سخن میں کیا مجھے کامل
اسی کے فیض سے یہ گنج شائگاں نکلا

مخالفوں سے نہ جیتا کا نہ وہ دراہ گر
بہادروں میں یگانہ وہ پہلوان نکلا

مخالفوں کو یہ شکست ہے وہ مجدد ہیں سب
ہمارا نام جہاں میں جہاں جہاں نکلا

یہ آرزو ہے مرا سر ہو اور پائے امام
مرا یہ حوصلہ نیر ابھی کہاں نکلا

بلاد اسلامی

امیر صاحب کابل کی سیاحت ہند گو ہز ہائینس امیر حبیب اللہ خاں صاحب فرمانروائے دولت خداداد افغانستان کی مجوزہ سیاحت ہند کے متعلق نہ ابھی سرکاری طور پر ہندوستان میں کوئی اعلان کیا گیا نہ دربار کابل سے ان کے عزم بالجزم کی کچھ خبر آئی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ غیر سرکاری طور پر گورنمنٹ ہند امیر صاحب کی تشریف آوری کے بارہ میں اپنا بخوبی اطمینان کر چکی ہے اور ان کے استقبال و مدارات کی ابتدائی تیاریوں پر بھی متوجہ ہو گئی ہے چنانچہ لندن کی ایک تازہ تار برقی مظہر ہے کہ لارڈ منٹو بہادر نے ایک چھ سلنڈر والی بہترین موٹر کار جو بہترین نمونہ کی امیر ممدوح کے دربار راول پنڈی کی خاطر طلب فرمائی ہے۔ (پیسہ اخبار)

[illegible] کی فریاد وزیرستان کے واقعہ میں ایک انگریز کپتان کے مقتول اور دو دیگر افسروں کے مجروح ہونے پر معرکے

دستانیوں کو جس قسم کی سخت اور غیر قانونی سزائیں دی گئیں۔ اس پر مصر کی اخبارات کا شور و فریاد مچانا اور واویلا کرنا کسی طرح ناجائز نہ تھا مگر جب پارلیمنٹ کے آزاد خیال و منصف مزاج ممبروں نے حکومت سے بازپرس شروع کی اور وزیر خارجہ انگلستان نے جناب لارڈ کرومر سے کیفیت طلب کی تاکہ ممبروں کا اطمینان کیا جا سکے۔ تو واقعہ کی صحت اور سزاؤں کی بیدردی نے لارڈ ممدوح کو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ سزاؤں کی واجبیت ثابت کرنے کے لئے باشندگان مصر میں مذہبی جوش و تعصب کا ہیجان ظاہر کرین اور حادثہ دنشوائے کو اسی عام تعصب کا نتیجہ قرار دے کر نہ صرف ان غیر قانونی سزاؤں کو قرین مصلحت ٹھہرائیں بلکہ آیندہ بھی ایسی عقوبتوں کا راستہ صاف کرلین۔

افسوس ہے کہ لارڈ کرومر کی ترکیب اراکین لبرل وزارت کی ناواقفیت کے باعث چل گئی اور سر ایڈورڈ گرے نے ایک تقریر میں بر سر اجلاس پارلیمنٹ مصریوں کو متعصب اور انگریزوں کا دشمن قرار دیا۔ جس پر اخبارات مصر میں ایک کھلبلی پڑ گئی ہے اور وہ نہایت زور و شور سے اس الزام کی تردید کر کے برٹش حکومت کے انصاف کو نام دھرتے ہین۔

افسوس! جارج ٹاؤن (برٹش گی آنا) میں شیخ عبدالوہاب صاحب نومسلم کا انتقال ہو گیا۔ اس سے چندروز پہلے شیخصاحب مرحوم نے ہمیں اپنی اہلیہ کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔ مرحوم برٹش گی آنا میں اشاعت اسلام کے متعلق نہایت سرگرمی کے ساتھ خدمت انجام دیتے تھے اور بہت کچھ جوش اور سچے مسلمان تھے۔ خداوند کریم انہیں غریق رحمت کرے۔

رنگون کی انجمن حامی اوقاف نے اپنے کلرک کے آجانے پر باضابطہ کارروائی شروع کر دی ہے چنانچہ سورتی مسجد کی جائداد وقف (جو یہاں کی سب سے بڑی موقوفہ جائداد ہے) کے متولی کو نوٹس دیا گیا تھا کہ آپ اپنا حساب کتاب پیش کریں۔ جس کے جواب میں انہوں نے مسٹر کاؤس جی مشہور بیرسٹر کو اپنا وکیل کر کے یہ نوٹس دیا ہے کہ ہم اس انجمن کو باضابطہ نہیں جانتے۔ اس لئے ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہاں اپنا حساب کتاب پیش کریں۔ اسی طرح دیگر اوقاف کے متولیوں کو بھی نوٹس دئے گئے ہیں اور ان سے اسی قسم کے جواب موصول ہوئے ہین۔ بعض نوٹس لینے سے جان بچاتے پھرتے ہین۔ انجمن سرگرمی سے اپنے کام میں مشغول ہے۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ شاہ جہان کا تخت طاؤس نادر شاہ ایران لے گیا مگر ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ یہ تخت اب دولت علیہ کے قبضہ مین ہے۔ اور قسطنطنیہ مین موجود ہے۔

سلطانی حکم کے بموجب دمشق (شام) میں جو کارخانہ حجاز ریلوے کے متعلق قائم کیا گیا تھا۔ اب بہت وسیع کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ریلوے سامان کے علاوہ اب اس میں مختلف اقسام کے جدید اسلحہ بھی تیار ہو سکین گے۔

سلطنت عثمانیہ مڈل اور ہائی اسکولوں کے قیام پر ہر سال پانچہزار پونڈ صرف کرتی تھی۔ سلطان المعظم کو ترقی و اشاعت تعلیم کا جس درجہ شغف ہے۔ اسکا اندازہ ایک اس خبر سے بھی ہو سکتا ہے کہ اب آیندہ سے دس ہزار پونڈ صرف کیا جاویگا۔

ترکی مصری کمیشن ابھی رافع میں مقیم ہے۔ ترکی کمشنر عقبہ سے رافع تک بخط مستقیم حد مقرر کرنے کے مخالف ہین۔

سلطان المعظم نے محمد پاشا چرکس کو مارشل کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ جو سلطان کے ممتاز ایڈیکانگ اور ایک اعلیٰ افسر ہیں۔

جنرل پرتو پاشا کی صدارت مین جو کمیشن آستانہ سے بغداد اور عراق روانہ ہوئی تھی۔ اس کی نسبت بعض انگریزی جرائد لکھتے ہیں کہ یہ کمیشن اپنی تحقیقات اور تفتیش کو صرف بغداد اور عراق عرب تک ہی محدود نہ رکھیگی بلکہ وہ ایک جرار فوج لے کر وسط عرب کو جائیگی اور اس طوائف الملوکی کا خاتمہ کر دے گی۔ جس کی بدولت آئے دن مسلمانوں میں باہمی خون ریزیاں ہوتی رہتی ہین۔

نہر زبیدہ۔ سلطان روم نے نہر زبیدہ کی مرمت کے واسطے ایک کمیٹی قائم کی ہے اور خود دو ہزار اشرفی اس میں چندہ دیا ہے۔

ایران کی اصلاحات

شاہ ایران نے اعلان کیا ہے کہ مجلس واضع آئین و قوانین قائم کیا جائے گا۔ جس مین تمام گروہوں کے منتخب ممبر ہون گے۔

پناہ گزین سوا دو سو کے برٹش سفارتگاہ سے چلے گئے ہین۔ مولوی لوگ طہران کو واپس آرہے ہین۔

افسوس ہے کہ سرحد پار کے علاقہ وزیرین پھر فساد برپا ہو رہے ہین۔ جن سے گو انڈین گورنمنٹ کے فائدہ کو کچھ صدمہ پہنچنے کا اندیشہ نہین۔ لیکن روز بروز یہ بات عیان ہوتی جاتی ہے کہ موجودہ خان کا چھوٹا بھائی میاں گل ایک روز اسے امارت سے برطرف کرے گا۔

شیعہ سنی کا تنازعہ

فیض آباد کے مشہور شیعہ و سنی کے مقدمہ میں جس نے ان صوبجات کے مسلمانوں میں کسی قدر جوش پیدا کیا تھا۔ مسٹر ہونس صاحب دوسرے جوڈیشل کمشنر نے ۱۸ جولائی کو فیصلہ صادر کیا اور مولوی مقبول احمد کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ اور ۵۰۴ تعزیرات ہند ایک ہزار روپیہ کا جرمانہ بحال رکھا اور قرار دیا کہ عدالت ہائے ماتحت نے جو کچھ رائے قائم کی وہ صحیح تھی اور وہ مداخلت نہیں کرنی چاہتے۔ امید ہے کہ آیندہ ایسے رویہ سے اجتناب کیا جاوے گا کہ جو حد درجہ کی غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ آج کل احتیاط کی اس نازک زمانہ مین بہت ضرورت ہے۔ تخمینہ کیا جاتا ہے کہ شیعہ سنیوں کے مقدمہ مین درمیان تین و چالیس ہزار روپیہ کے صرف ہوا۔ اور مہینوں فریقین کو پریشانی رہی۔ (ہندوستانی)

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۲۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴¾	۲½	۱	۲؍

یہ اُجرت پہلے سے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہین۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے لئے زائد اُجرت چارج ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

جاپان اور اسلام اخبار انگلشمین لکھتا ہے قسطنطنیہ کے اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ میکاڈو کی درخواست کے مطابق سلطان روم کی طرف سے ایک مشن جاپان کو جا رہا ہے۔ میکاڈو نے سلطان کو اور دیگر یورپین طاقتوں کو اطلاع کی ہے کہ تحقیقات مذہب کے واسطے جو کمیٹی جاپان میں قائم کی گئی تھی اور جس کا کام بسبب جنگ کے سات سال تک ملتوی رہا تھا۔ اس کمیٹی نے اپنی کارروائی پھر شروع کر دی ہے۔ اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ تحقیقات کرے کہ دنیا میں سب سے عمدہ مذہب کونسا ہے تاکہ وہی مذہب جاپان میں اختیار کر لیا جاوے۔ اس انجمن کا پہلا جلسہ ٹوکیو میں جون ۱۹۰۹ء کو ہوا ہوگا۔ ترکی مشن کے دو کام ہوں گے۔ ایک مذہبی اور دوسرا پولیٹیکل۔ [illegible] مشن میں بڑے بڑے لائق ترک ہوں گے۔ یہ بھی مسئلہ پاس ہوئے گا کہ ایک ترکی سفیر جاپان میں رہا کرے۔ اور ایک جاپانی سفیر روم کے ملک میں رہا کرے۔ ترکی مشن میں ایک صاحب مسٹر اے بی ٹامس ہیں۔ جو قریباً پانچ سال سے اسلام قبول کر چکے ہیں اور ان کا اسلامی نام عبد الرحمن رکھا گیا تھا۔ اس بزرگ نے نومسلم ہو کر اسلام کی بہت خدمت کی ہے اور وہ جاپان میں پہنچ چکے ہیں اور اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ صاحب جاپانی مذہب کے تمام حالات سے اچھی طرح واقفیت پیدا کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے مذہب اسلام پر ایک مفید کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ سید عثمان علوی صاحب مفتی جاوا کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب کانگریس کے پیش کی جاوے گی ان کا یقین ہے کہ اسلام کا مذہب جاپانی خیالات کے واسطے بہت موزوں ہے۔

اخبار نیوزی لینڈ ٹائمز کا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ زدو قوم کی عورتیں اپنی پہلی حالت میں بہت پاک دامن تھیں مگر جب سے عیسائی ہو گئی ہیں۔ اخلاقی حالت میں ان کے درمیان بہت سا [illegible] ہے۔

پادری کریپسی صاحب فرماتے ہیں کہ عیسائی مذہب کا حال عجیب ہو رہا ہے۔ ہفتے کے چھ دن روزانہ ۲۴ گھنٹے تو ہمارے بچوں کو مدرسوں اور کالجوں میں وہ تعلیم دی جاتی ہے جو سائنس اور عقل کے مطابق ہے اور ساتویں دن صرف ایک آدھ گھنٹہ کے واسطے گرجا کے اندر یہ سکھایا جاتا ہے کہ ایک انسان خدا تھا وہ پھانسی مل گیا اور ہم سب پھانسی سے چھوٹ گئے۔ بتلاؤ اس آخری تعلیم کا اثر بچوں پر کیا ہو سکتا ہے۔

ہمارے مخالفین نے کس طرح اپنے ہی حق میں کفر کا فتوےٰ دیا

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تازہ خط

(منقول از روزانہ پیسہ اخبار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور

اور جو خط مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا۔ میں نے اس کو سنا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں کر مخالف لوگ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں۔ تکفیر کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت ایک استفتاء تیار کیا اور وہ استفتاء مولوی نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے فتوے دیا کہ یہ شخص اور اس کی جماعت کافر ہیں۔ اگر مر جاویں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہیئے۔ پھر بعد اس کے قریباً دو سو مہر تکفیر کی اس فتوے پر مولویوں کی لگائی گئیں۔ یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے اس پر مہریں لگا دیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے۔ بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ اور اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے۔ تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ پس اس بنا پر ہمیں ان لوگوں کو کافر ٹھہرانا پڑا۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس بات کی سبقت نہیں ہوئی کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی۔ اس کا فتوے پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا۔ ہم نے کوئی کاغذ ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا۔ اب جس شخص کو یہ امر گراں گزرتا ہو کہ اس کو کیوں کافر کہا جائے تو اس کے لیئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اشتہار شائع کر دے۔ کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں جانتا۔ بلکہ وہ لوگ کافر ہیں۔ جنہوں نے ان کو کافر ٹھہرایا۔ اسی بات کا ہمارے مکفروں مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بموجب اصل اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ پنجاب ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھہرایا۔ اور عدالتوں میں بھی لکھا دیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں۔ تو پھر اس میں ہمارا کیا گناہ ہے ان کو پوچھ کر دیکھ لیا جاوے وہ خود [illegible] ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اگر ہم نے اس فتوے کفر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا۔ تو وہ کاغذ پیش کرنا چاہیئے۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور نذیر حسین وغیرہ کو باوجود اس فتوے کے مسلمان جانتا ہے۔ تو کیونکر ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے۔ اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ان کو مسلمان قرار دیتا ہے۔ پس یہ ہے اصلیت اس امر کی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کے لئے مجبور ہوئے والسلام۔ نقل دستخط میرزا غلام احمد صاحب

خاکسار مرزا غلام احمد

درخواست دعا میرے نہایت ہی پیارے محبت اور عزیز بھائی میاں غلام حیدر صاحب ساکن راجیکی جو ایک مخلص احمدی اور نہایت ہی نیک اور سیدھے سادے آدمی ہیں تین چار ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی مبتلا ہیں۔ ان کے لئے احباب خاص یاد فرماویں کہ اللہ تعالیٰ شفا بخشے

الملتجی خاکسار غلام رسول راجیکی ضلع گجرات

الحکم شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر مولوی صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے۔ اس لئے یہ کتاب اُسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمدؐ

قیمت ۱۲ر

کارخانہ بقائی نسل انسانی ہو ہو ہو

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈھنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کرا دیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دولے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدآبادی موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

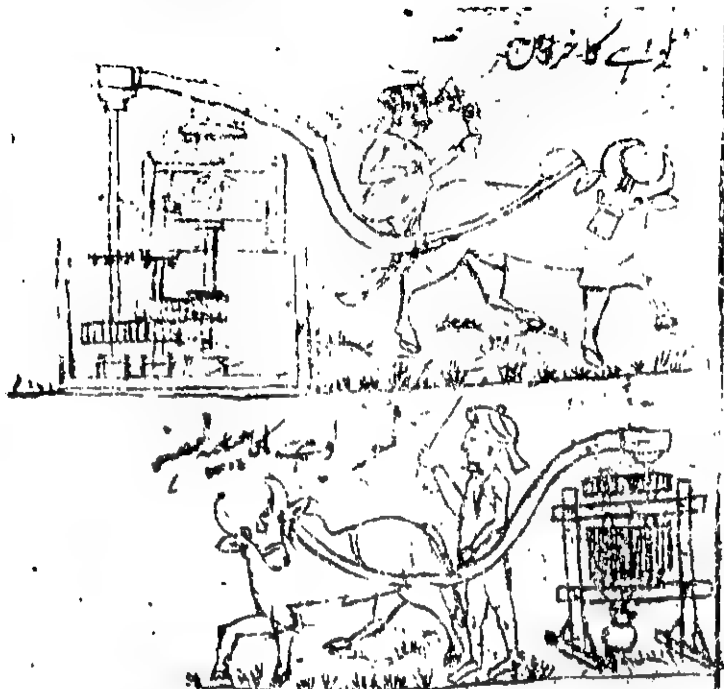

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ اور دوم مبلغ ؎ مبلغ عنہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہم نے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ و گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے ہر جگہ طیار ہو سکتی ہیں چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں۔ حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبد اللہ و عبد الرحمان کارخانہ بوٹ و گرگابی

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز پیسہ اخبار لاہور نکلتا ہے پنجاب کے سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ مضامین و مقالات نہایت مدلل اور معقول ہوتے ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت ہر دو کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ؎ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

نورالدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب	۸ر
تفسیر سورہ جمعہ۔ " " "	۴ر
جنگ مقدس۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۷ر
الذکر۔ مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب نومسلم۔	۲ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس۔ " " " "	۳ر
سوار السبیل۔ " " " "	۱۰ر
کشف الالتباس۔ " " " "	ار
القاء المنائمین۔ " " " "	۶ر
موعظۂ حسنہ۔ " " " "	[illegible]
صیانۃ الناس۔ " " " "	۱ر
سر الشہادتین۔ " " " "	۱ر
الفرقان۔ " " " "	۲ر
معاتبۃ المکذبین۔ " " " "	۱ر
مجمع ازالۃ الوسواس۔ " " " "	۴ر
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب	۵ر
اعجاز احمدی۔ " " " "	ار
رویائے صالحہ۔ " " " "	۴ر

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی
بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
بدر
BADR — QADIAN
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی [illegible]
نمبر ۳۵ — ۱۰ - رجب سنہ ۱۳۲۴ ھجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق اگست سنہ ۱۹۰۶ع — نمبر ۳۵
سلسلہ الجدید جلد ۲ — سلسلہ القدیم جلد ۵
گرچہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی بحرم دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ [illegible]
معاونین درجہ اول جنکو ۵ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو ۲ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲
عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو حساب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

لوکل ۔ ۔ تا افریقہ ۔ ۔ صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شد
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سبزے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزاتش ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور و ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ ہفتہ قادیان
صفحہ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۷۔ ۸۔ آریہ سماج کی دینی کتب
صفحہ ۹۔ رفع جسم عنصری کے ابطال پر ایک لطیفہ
صفحہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ الذکر الحکیم نمبر ۴ پر ریویو
صفحہ ۱۳۔ بدر خواتین۔
صفحہ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ اشتہارات۔

بدر مسیح

۱۰۔ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء "آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا" یعنی عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونیوالا ہے۔

۲۵۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ **شفیع اللہ**

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اس کے معنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا شفیع۔

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت بسبب دوران سر و دورہ درد گردہ ایک دن بہت علیل رہی۔ لیکن اب خیر و عافیت ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ محکمہ تعلیم کے ایک لائق کارکن اور محنتی ممبر بابو نذر محمد صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس نے تین دن تک کیا اور تمام جماعتوں کا امتحان کیا اور ورزش اور ڈرل اور کرکٹ اور فٹ بال کا میچ دیکھا۔ اور مدرسہ کے متعلق اپنی رائے بہت عمدہ ظاہر فرمائی۔ جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی۔

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب۔ میاں معراج الدین صاحب۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ لاہور سے۔ ایک صاحب افغانستان سے جو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے شاگردوں مین سے ہین۔ ماسٹر محمد دین صاحب اور ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر میانوالی سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

طلب مشورہ

موجودہ ترتیب اخبار کے مضامین کی یہ ہے۔ کہ صفحہ ۲ پر یعنی ٹائیٹل کے اندر کے صفحہ پر **خدا کی تازہ وحی**۔ درج ہوتی ہے۔ مگر میرے خیال مین رنگین کاغذ پر چھپائی اور سیاہی ایسی عمدہ اور خوبصورت نہین اٹھتی۔ جیساکہ سفید کاغذ پر اس واسطے میرا جی چاہتا ہے۔ کہ خدا کی تازہ وحی بجائے صفحہ ۲ کے صفحہ ۳ پر ہوا کرے اور صفحہ ۲ پر اس کے بجائے **ڈاک ولائیت** درج کیجائے اس معاملہ مین احباب کی کیا رائے ہے۔ عام طور پر تو یہ دیکھا گیا ہے کہ ٹائیٹل کے ہم رنگین صفحے اخبار والون نے اشتہارات کیواسطے وقف کئے ہوئے ہین۔ مگر اس اخبار کیواسطے یہ امر موزون نہ ہوگا۔ لہٰذا اشتہارات کیواسطے آخری صفحے ہی مناسب ہون گے۔

منیجر۔

ایک نشان پورا ہوا

بنگالیون کی دل جوئی کی گئی

فروری ۱۹۰۶ء مین جب کہ تقسیم بنگالہ کے سبب تمام ہندوستان مین ایک شور برپا تھا اور بنگالہ سے خبرین آتی تھین۔ کہ بندے ماترم کے سبب بنگالیون پر بہت ظلم کیا جارہا ہے اور ہر طرف سے شور و غوغا برپا تھا۔ سرکاری پولیس بنگالیون کی بری طرح سے خبر لے رہی ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود نے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام پاکر یہ پیشگوئی شائع کی تھی۔ کہ ؎

بنگالیوں کی دل جوئی کی جائے گی۔

چنانچہ یہ پیشگوئی خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے اس اخبار کے نمبر ۷ مورخہ ۱۶۔ فروری ۱۹۰۶ء کو اور پھر دوبارہ ۲۳۔ فروری ۱۹۰۶ء کے اخبار مین شائع کی گئی تھی۔ اور اس کے الفاظ یہ تھے۔

۱۱۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ الہام ہوا **پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی۔**

یہ پیش گوئی اخبار بدر کے سوائے اخبار الحکم اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو مین بھی شائع ہوئی تھی اور اس کے سوائے اخبار عام لاہور اور بنگالہ کے بعض اخبارون مین بھی شائع ہوئی تھی۔ چنانچہ اس کے مطابق اب چھ ماہ کے بعد وہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے اور اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور نے بھی یہ بات چھاپ دی ہے کہ مشرقی بنگالہ کے پرانے لفٹنٹ گورنر صاحب (جن پر بنگالی سخت ناراض تھے) کے استعفےٰ منظور کرنے پر نئے لفٹنٹ گورنر صاحب جو مقرر ہوئے ہین ان کو سرکار کی طرف سے تاکید کی گئی ہے کہ بنگالیون کی دل جوئی کرین

کیا اخبار اہل حدیث کا ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور پیسہ اخبار اور وکیل اور وطن فرما سکتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے مین ان کو کوئی شبہ ہے گو امید نہین کہ ان نشانات سے وہ لوگ فائدہ اٹھائین کیونکہ پہلے انبیاء بھی جب نشانات دکھاتے تھے۔ تو مخالف بجائے فائدہ حاصل کرنے کے اور بھی دشمنی مین پکے ہوجاتے تھے لیکن ممکن ہے کہ کوئی اور سعید الفطرت اس سے فائدہ حاصل کرے +

بکلہ منوّر

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ اخلاص پارہ ۳۰ رکوع ۳۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ① اَللّٰہُ الصَّمَدُ ② لَمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ③

کہو وہ اللہ ایک ہے — اللہ بے احتیاج ہے — نہیں جنا اس نے اور نہ وہ جنا گیا

وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ④

اور نہیں ہے اس کے لئے برابری کرنیوالا کوئی

تفسیری ترجمہ

اے رسول اس طرح کہو اور اقرار کرو اور یقین کرو اور لوگوں کو وعظ کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے، واحد اور یگانہ ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ کسی کا محتاج نہیں۔ بے نیاز ہے۔ کسی کی اسے کوئی پرواہ نہیں۔ اس نے کوئی بیٹا بیٹی نہیں جنا اور نہ خود اس کو کسی نے جنا تھا۔ اور نہ اس کا کوئی کنبہ قبیلہ شریک برادری والا اور برابری کرنے والا ہے۔

یہ سورہ شریف مکی ہے۔ یعنی مکہ معظمہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس میں بسم اللہ شریف کے بعد چار آیتیں ہیں۔ اس کے الفاظ پندرہ ہیں۔ اور حروف سینتالیس ہیں

ھو۔ ہو بھی اللہ تعالےٰ کا نام ہے تورات میں زیادہ تر یہی نام خدا تعالےٰ کا آتا ہے۔ عبرانی میں اس کا ترجمہ لفظ یہوواہ سے کیا جاتا ہے۔ مگر عبرانی زبان کے ایک مردہ زبان ہونے کے سبب ٹھیک تلفظ اور اصلیت کے متعلق بہت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ عبرانی حروف میں اس کو اس طرح سے لکھا جاتا ہے۔

יהוה

ی ہ و ہ

چوں کہ ابتدائی طرز تحریر زبان عبرانی میں حروف پر حرکات دینے کا رواج نہ تھا۔ اس واسطے ٹھیک طور پر معلوم نہیں رہا۔ کہ توریت میں یہ لفظ کس طرح سے پڑھا جاتا تھا بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ **یاہ** ہے۔ بعض کہتے ہیں **یاھو** ہے بعض کے نزدیک **یہوواہ** ہے۔

آج کل کے یہودی اس لفظ کو خدا تعالےٰ کا ایک خاص مقدس نام مانتے ہیں اور بغیر خاص اوقات نماز اور روزہ کے اس لفظ کا منہ پر لانا گناہ جانتے ہیں۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چوں کہ عبرانی زبان عربی زبان سے بگڑ کر بنی ہے۔ اس واسطے یہ لفظ دراصل **یا ھو** تھا۔ **ھو** اللہ تعالےٰ کا نام ہے اور **یا** حرف منادی ہے۔ جیسا کہ دعا میں کہا جاتا ہے۔ اے خدا۔ یا اللہ۔ اسی سے بدل کر انگریزی میں جہوواہ **Jehovah** بن گیا ہے الغرض **ھو** اللہ تعالےٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

اَحَدٌ۔ احد کے معنے ہیں ایک۔ اکیلا۔ ایک ہی۔ عربی زبان میں واحد کے معنے بھی ایک ہیں اور احد کے معنے بھی ایک ہیں۔ لیکن یہ اس پاک زبان کے عجائبات میں سے ہیں کہ لفظ احد صرف اللہ تعالےٰ کے صفات میں بیان ہوتا ہے۔ اور خدا کے سوائے دوسرے کی صفت میں کبھی بولا نہیں جاتا۔ پھر ایک فرق واحد اور احد میں یہ ہے کہ جہاں واحد کا لفظ بولا جاوے۔ وہاں سمجھا جاتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا اور تیسرا بھی ہے۔ لیکن احد کے بعد دوسرا کوئی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کہیں کہ **لا یقاومہ واحد**۔ ایک آدمی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو خیال میں آ سکتا ہے کہ دو آدمی مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن جب کہا جائے کہ **لا یقاومہ احدٌ**۔ تو اس کے معنے ہیں کہ اس کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

اللّٰہ۔ یہ نام خدا کے واسطے عربی زبان میں اسم ذات ہے۔ خدا تعالےٰ کا خاص نام ہے۔ جو صرف اسی کی ذات پر بولا جاتا ہے۔ دوسری کسی زبان میں خدا تعالےٰ کے واسطے کوئی ایسا خاص نام نہیں۔ جو صرف

اللہ تعالےٰ کے واسطے بولا جاتا ہو اور ایک مفرد لفظ ہو اور کسی دوسرے کے واسطے کبھی استعمال نہ ہوتا ہو۔ مثلاً انگریزی زبان مین اللہ تعالےٰ کے واسطے دو لفظ بہت بولے جاتے ہین۔ ایک گاڈ God اور دوسرا لارڈ Lord سو ظاہر ہے کہ گاڈ God کا لفظ انگریزی زبان مین تمام رومی اور یونانی اور ہندی بتوں پر بولا جاتا ہے اور دیوتاؤن کے واسطے بھی استعمال ہوتا ہے اور لارڈ کا لفظ تو ایسا عام ہے کہ ایک معمولی فوج کا افسر بھی لارڈ ہوتا ہے اور ایک صوبے کا حاکم بھی لارڈ ہوتا ہے۔ بلکہ ولایت میں پارلیمنٹ کے اعلےٰ حصے کے تمام ممبر لارڈ ہی ہوتے ہین۔ ایسا ہی فارسی زبان مین اللہ تعالےٰ کے واسطے کوئی خاص لفظ نہین۔ جو لفظ زیادہ تر اللہ تعالےٰ کے واسطے بولا جاتا ہے۔ وہ خدا یا خداوند ہے خدا ایک مرکب لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں خودآ۔ جو خود بخود ہے اور کسی نے اس کو جنا نہین اور فارسی لٹریچر میں یہ الفاظ اوروں کے واسطے بھی استعمال مین آتے ہیں۔ ایسا ہی سنسکرت زبان مین جس قدر اللہ تعالےٰ کے نام ہین وہ سب صفاتی نام ہین کوئی اسم ذات نہیں۔

یہاں تک اس سورۂ شریف کی پہلی آیت کے الفاظ کے معانی کی ہم نے تشریح کر دی ہے قل ھو اللہ احد ۝ کہہ دے اے محمدؐ اور تمام جہان میں منادی کر دے کہ وہ اللہ ایک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ اس کی صفات میں کوئی اس کی مانند ہے نہ یسوع اللہ تھا نہ رام نہ کرشن۔ نہ بُدھ۔ اور نہ کوئی اور۔ ہمیشہ سے ایک ہی اللہ ہے اور ہمیشہ تک ایک ہی اللہ ہوگا۔ ایک ازلی ابدی خدا اللہ الصمد۔ صمد وہ ہے۔ جس کے سامنے لوگ اپنی حاجتین پیش کرتے ہین۔ اس صورت مین صمد بمعنے مصمود ہے جیساکہ قبض بمعنے مقبوض آتا ہے۔ اس کے معنے ہین وہ سردار جس کے لوگ محتاج ہین یہ لفظ ان معنوں میں عربی زبان کے لٹریچر مین مستعمل ہے۔ چنانچہ دو شعر بطور مثال کے اس جگہ نقل کئے جاتے ہین:

الا بکر ناعی بخیر بنی اسد
بعمرو بن مسعود و بالسید الصمد

خبردار صبح کو موت کی خبر دی خبر دینے والے نے۔ بنو اسد کے اچھے آدمیوں سے جن کا نام عمرو بن مسعود اور بڑے سردار کی۔ ایسا ہی ایک اور شاعر کا قول ہے۔

علوته بحسامی ثم قلت له
خذها حذیف فانت السید الصمد

مین اپنی تلوار لے کر اس پر چڑھ گیا۔ اے اس کو اے حذیفہ کیونکہ تو بڑا سردار اور صاحب روا ہے۔

پس صمد اس سردار کو کہتے ہین۔ جس کی طرف بوقت حاجت قصد کیا جاوے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ تمام انسانوں کو سب حاجتوں کے پورا کرنے کے لئے قدرت تام رکھتا ہے۔ اس واسطے اس کی صفت مین یہ لفظ استعمال کیا گیا۔ اسی لحاظ سے سید سردار کو بھی کہتے ہین۔ کیونکہ تمام قوم اپنے سردار کی محتاج ہوتی ہے حضرت ابن عباس کی حدیث سے بھی ان معنوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ جس مین لکھا ہے کہ جب یہ سورۂ شریف نازل ہوئی۔ تو اصحاب نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صمد کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ھو السید الصمد الذی یصمد الیه فی الحوائج۔ وہ سردار ہے۔ جس کی طرف لوگ احتیاج کے وقت قصد کرتے ہین۔

پھر لغت عربی میں صمد اس کو کہتے ہین جس کا جوف نہ ہو یعنے اس کے اندر کوئی چیز نہ جا سکے۔ نہ اس مین سے کوئی چیز نکلے۔ ایسا ہی صمد اس شفاف پتھر کو بھی کہتے ہیں جس پر گرد غبار نہ پڑ سکے۔ مفسرین نے مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے لفظ صمد کی تفسیر کئی طرح سے کی ہے۔ جن مین سے بعض کو اس جگہ نقل کیا جاتا ہے۔

(۱) صمد وہ عالم ہے۔ جس کو تمام اشیاء کا علم ہو اور وہ بجز ذات الٰہی کے دوسرا نہین۔

(۲) صمد حلیم کو کہتے ہین کیونکہ سید وہی ہو سکتا ہے۔ جو حلم اور کرم کی صفات اپنے اندر رکھتا ہو۔

(۳) صمد وہ سردار ہے۔ جس کی سرداری اور سیادت انتہائی اعلےٰ درجہ تک ہو (ابن مسعود وضحاک)

(۴) صمد۔ خالق الاشیاء ہے (اصم)

(۵) صمد وہ ذات ہے۔ جو چاہے سو کرے اور حکم کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ اس کے حکم کو کوئی پیچھے نہین کر سکتا اور اس کی قضاء کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ (حسین بن فضل)

(۶) صمد وہ شخص ہے۔ جس کی طرف لوگ حاجت کے وقت رغبت کرتے ہین اور مصیبت کے وقت اس کے پاس اپنی فریاد لے جاتے ہین (سدی)

(۷) سید المعظم کو صمد کہتے ہین۔

(۸) صمد غنی کو کہتے ہین

(۹) صمد وہ ہے۔ جس کے اوپر اور کوئی نہ ہو۔ جیساکہ قرآن شریف مین مذکور ہے۔ و ھو القاھر فوق عبادہ۔

(۱۰) صمد وہ ہے جو نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ پر دوسروں کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے (قتادہ)

(۱۱) حسن بصری کا قول ہے۔ کہ صمد وہ ہے جو لم یزل ہے اور لایزال ہے اور اس کے واسطے زوال نہین۔

(۱۲) صمد وہ ہے۔ جس پر موت نہین اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا اور آسمان و زمین کی میراث اُسی کی ہے۔ (ابی ابن کعب)

(۱۳) صمد وہ ہے۔ جس پر نیند کا غلبہ نہین۔ اور نہ اُس سے سہو صادر ہوتا ہے (یمان و ابو مالک)

(۱۴) صمد وہ ہے کہ جن صفات سے وہ متصف ہوتا ہے۔ دوسرا کوئی نہین ہو سکتا (ابن کیسان)

(۱۵) صمد وہ ہے۔ جس مین کوئی عیب نہ ہو (مقاتل ابن حیان)

(۱۶) صمد وہ ہے۔ جس پر کوئی آفت نہین پڑ سکتی (ربیع بن انس)

(۱۷) صمد وہ ہے۔ جو تمام صفات مین اور تمام افعال مین کامل ہو (سعید بن جبیر)

۱۸۔ صمد وہ ہے۔ جو غالب ہو اور مغلوب نہ ہو (جعفر صادق)

(۱۹) صمد وہ ہے۔ جو سب سے مستغنی ہو (ابو ہریرہ)

(۲۰) صمد وہ ہے کہ خلقت اس کی کیفیت پر مطلع ہونے سے ناامید ہو۔

(۲۱) صمد وہ ہے۔ جو نہ جنتا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا۔ کیونکہ جو جنتا ہے۔ لامحالہ اس کا وارث ہوتا ہے اور جو خود جنا گیا ہے وہ ضرور مرتا ہے۔ گویا صمد کے بعد کلمہ لم یلد و لم یولد۔ اس کا بیان۔ معنی اور تشریح

ہے (ابو العالیہ)

(۲۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہین۔ انه الکبیر الذی لیس فوقه احدٌ۔ صمد وہ کبیر ہے۔ جس کے اوپر اور کوئی نہین۔

تفاسیر میں صمد کے معنے اور تشریح اور بھی بیان ہوئی ہے۔ بخوف طوالت اِتنے پر اکتفا کیا گیا۔ اس سورہ شریف کی دوسری آیت ختم ہوئی۔ **اللّٰه الصمد** ۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ کسی کا محتاج نہین سب اس کے محتاج ہین۔ وہ کسی کا مخلوق نہین۔ سب اس کی مخلوق ہین۔ سب کی حاجتون کو پورا کرتا ہے وہ سب کی کیفیت جانتا ہے۔ کوئی اس کی کیفیت کا عالم نہیں۔ وہ سب پر احاطہ کئے ہوئے ہے کسی کا احاطہ اس پر نہین۔ سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک ہین۔

لم یلد ولم یولد ۔ نہ وہ جنتا ہے اور نہ جنا گیا ہے۔ نہ اس کا کوئی ولد ہے اور نہ وہ کسی کا ولد ہے۔ اس آیت شریف میں ان تمام مذاہب باطلہ کا بالخصوص ردّ ہے جن مین اللہ تعالےٰ کے بیٹے اور اولاد مانی جاتی ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ کے عیسائی یسوع مسیح کو ولد اللہ اور ابن اللہ کہتے ہین۔ اس پر ایک سوال ہوا ہے۔ کہ اس آیت مین اللہ تعالےٰ نے لم یلد پہلے کیوں رکھا اور لم یولد پیچھے کیوں رکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر مشرکین کا یہ مذہب ہوتا ہے کہ فلاں شخص خدا کا بیٹا تھا یا فلاں عورت خدا کی بیٹی تھی۔ مگر یہ نہین کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص خدا کا باپ تھا یا فلاں عورت خدا کی ماں تھی۔ گو عیسائیون کے جاہل فرقہ نے اس شرک مین کمال پیدا کیا ہے۔ کیون کہ ان کے درمیان مریم کو خدا کی ماں کہا جاتا ہے اور ایک بڑا فرقہ عیسائیون کا اب تک مریم کی پرستش کرتا ہے۔

ولم یکن له کفواً احد ۔ اور نہ اُس کے واسطے کوئی کفو ہے۔ کفو کے لغوی معنے ہیں نظیر اور مثل۔ عرب یوں بولا کرتے ہین۔ **هذا کفوك** ای نظیرك۔ یہ تیری کفو ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہین۔ **لیس له کفو ولا مثل** ۔ مجاہد کا قول ہے۔ کہ کفو سے مراد صاحبہ یعنی جورو ہے۔ جیسا کہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے۔

بدیع السموات والارض انی یکون له ولداً ولم تکن له صاحبة وخلق کل شیء ۔ وہ آسمانون کا اور زمین کا بنانے والا ہے۔ اس کا ولد کہاں سے آگیا۔ جبکہ کوئی اس کی جورو نہیں اور اُس نے ہر شے پیدا کی ہے اور ہر شے اس کی مخلوق ہے نہ کہ اولاد۔

یہان تک ہم نے اس سورہ شریف کے الفاظ کے معانی اور اُن کی تشریح مفصل بیان کر دی ہے۔ اب اس سورہ کے مضمون پر اور اس کے فوائد اور عجائبات پر کچھ بیان کیا جاتا ہے۔

یہ سورہ شریف باوجود مختصر ہونے کے بڑے عظیم الشان مطالب اور مضامین پر مشتمل ہے۔ لکھا ہے کہ سورۂ الحمد سارے قرآن شریف کا خلاصہ ہے اور آخری دو سورتین معوذتین آخری دُعائیں ہین۔ اور قرآن شریف کا متن سورۂ بقرہ سے شروع ہوتا ہے اور سورۂ اخلاص پر ختم ہوتا ہے اس صورت مین یہ سورۃ قرآن شریف کی سب سے آخری سورۃ ہے اور لُطف یہ ہے کہ یہ سورۃ آخری زمانہ کے عظیم الشان فتنہ عیسائیت سے بچنے کے واسطے ایک بڑا تعویذ ہے۔ اس سورۃ مین اللہ تعالےٰ کی توحید پر بالخصوص زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک خدا ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ اس کا کنبہ قبیلہ ہے۔ اور اس مین عیسوی مذہب کی تردید کی گئی ہے۔ کیونکہ دین عیسوی کا تمام دارومدار تثلیث پر ہے۔ کہ ایک خدا باپ ہے اور ایک خدا بیٹا ہے۔ اور ایک خدا رُوح القدس ہے۔ عیسائیون نے ایک کنبہ خدایان مقرر کیا ہے۔ کوئی باپ ہے کوئی بیٹا ہے۔ کوئی روح القدس ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان سب کی تردید کی ہے کہ خدا وہ ہے جو **لم یلد** ہے۔ کسی کا باپ نہین۔ اور **لم یولد** ہے کسی کا بیٹا نہین اور **لم یکن له کفواً احد** ہے نہ اس کے برابر کوئی رُوح قدس وغیرہ ہے۔

لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد ۔ ان ہر سہ کلمات کے ساتھ تثلیث کو ردّ کر دیا گیا ہے۔ اور اس ردّ کی دلیل الفاظ اَحد اور صَمد مین بیان کی گئی ہے۔ کیوں کہ جو ایک ہے۔ وہ تین کس طرح ہو سکتا ہے اور جو یگانہ ہے اس کے ساتھ دوسرا تیسرا اس کی مانند کیونکر بن سکتا ہے اور وہ صمد ہے۔ کسی کا محتاج نہین۔ یسوع تو کھانے پینے کا محتاج تھا بھوک سے ایسا لاچار ہو جاتا تھا کہ جیسا انجیلون مین لکھا ہے۔ جس درخت پر سے پھل نہ ملے۔ اس درخت کو بھی دیوانون کی طرح گالیان دینے لگ جاتا تھا۔ معلومات کا یہ حال تھا کہ کہنے لگا کہ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ قیامت کب ہوگی۔ باوجود بڑی خواہش اور دُعا کے صلیب سے اپنے آپ کو بچا نہ سکا۔ وہ جو محتاج ہے۔ وہ صمد نہین ہو سکتا اور جو صمد نہین وہ خدا نہین۔ وہ احد ہے اس نے اپنی ہستی کو ثابت کرنے کے واسطے اور اپنی قدرت تام دکھانے کے واسطے آخری زمانہ مین اس فتنہ کے بالمقابل ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ جو احد اور صمد خدا کی پرستش کو دنیا مین قائم کرتا ہے اور بالخصوص اُس مذہب اور فرقہ کو دنیا سے اکھیڑتا ہے جس کا یہ دعوٰی ہے۔ کہ خدا باپ ہے، اور خدا بیٹا ہے اور خدا رُوح القدس ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس سورۂ شریف کو قرآن شریف کے آخر مین رکھ کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کا فتنہ یہ ہوگا۔ کہ تین خدا مانے جاوینگے ایک خدا کا باپ بنایا جاوے گا۔ ایک خدا کا بیٹا بنایا جاوے گا۔ اور ایک تیسرا بھی ہوگا جو ان کی مانند اور مثل ہوگا (ایک روایت مین ہے۔ کہ عیسائیون ہی نے سوال کیا تھا کہ آپ کے خدا کے کیا صفات ہین اور اُن کے سوال کے جواب مین یہ سورۃ نازل ہوئی تھی) اس فتنہ کو مٹانے والا وہ شخص ہوگا۔ جو خدا کو اَحد اور صَمد مانتا ہوگا۔ اور اس امر کو

عبدل

مثل کے آگے ثابت کرے گا کہ خدا صمد ہے اپنے بندوں کی حاجت پوری کرتا ہے۔ بندے اپنی ضرورتوں کے وقت اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہ اُن کی دُعائیں قبول کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کے اور خوارق میں سے آپ کی دعاؤں کی قبولیت ہے جس میں مقابلہ کے واسطے تمام جہان کے عیسائیوں آریوں وغیرہ کو بارہا چیلنج دیا جا چکا ہے مگر کسی کی طاقت نہیں کہ اس مقابلہ میں کھڑا ہو سکے۔

چونکہ تمام شرائع اور عبادات کا اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات اور افعال کی معرفت حاصل ہو۔ اور اس سورہ شریفہ سے اس کی ذات کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس واسطے اس کو حدیث شریف میں ثلث القرآن یعنے قرآن شریف کا تیسرا حصہ کہا گیا ہے۔ بلحاظ ان عجائبات اور فوائد کے جو کہ اس سورۂ شریفہ سے مستنبط ہوتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لانے سے جو راہ سلوک کی طے ہوتی ہیں۔ اُن کے لحاظ سے اس سورۂ شریفہ کے بہت سے نام رکھے گئے ہیں۔ عرف بھی اس بات کا شاہد ہے کہ اچھے ناموں کی زیادتی تعداد مسمی کے شرف اور مزید فضیلت پر بھی دلیل ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ کچھ نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) **سورۃ التفرید**۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے ایک فرد ہونے اور تثلیث وغیرہ کی تردید میں ہے۔

(۲) **سورۃ التجرید**۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے ایک اور لاثانی ہونے کا اس میں بیان ہے۔

(۳) **سورۃ التوحید**۔ کیونکہ توحید ایسا واضح بیان کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے۔

(۴) **سورۃ اخلاص**۔ اور یہ نام زیادہ تر مشہور ہے۔ کیونکہ اس صورت میں خالص اللہ تعالیٰ کی توحید کا اور صفات اضافیہ اور سلبیہ کا ذکر ہے اور سوائے اللہ تعالےٰ کے جلال کے بیان کے اور کسی امر کا اس سورہ شریف میں ذکر نہیں ہے۔ جو کوئی اس کے بیان پر پورا ایمان رکھے۔ وہ اللہ کے دین میں مخلص ہے۔

(۵) **سورۃ النجاۃ**۔ کیونکہ اس پر پورا ایمان لانے سے ۔۔ اور اسی یقین پر مرنے سے کہ خدا ایک ہے۔ انسان نجات پاتا ہے اور دوزخ سے بچتا ہے برخلاف اس کے عیسائیوں نے نجات اس میں سمجھی ہے کہ خدا تین بنائے جائیں لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کا رد کیا ہے کہ نجات اس میں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو ایک مانا جاوے۔

(۶) **سورۃ الولایۃ**۔ کیونکہ یہ سورۃ پورے علم اور عمل اور معرفت کا ذریعہ ہو کر انسان کو درجہ ولائیت تک پہنچا دیتی ہے۔

(۷) **سورۃ النسبۃ**۔ کیونکہ اس سورۃ کے شان نزول میں ذکر ہے کہ کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ کہ آپ کے معبود کا نسب نامہ کیا ہے۔ تب یہ سورۃ نازل ہوئی۔

(۸) **سورۃ المعرفۃ**۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی معرفت اسی کلام کی معرفت کے ساتھ کامل ہوتی ہے۔ جابر کی روائیت ہے۔ کہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور نماز میں قل ہو اللہ احد کی سورۃ پڑھی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **ان ھذا عرف ربہ**۔ بیشک اس شخص نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اس سے سورۃ کا نام سورۃ المعرفۃ ہو گیا۔

(۹) **سورۃ الجمال**۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان اللہ جمیل یحب الجمال۔ اللہ تعالےٰ کے جمال کے متعلق جب سوال کیا گیا تو جواب ملا کہ وہ احد صمد لم یلد ولم یولد ہے

(۱۰) **سورۃ المقشقشۃ**۔ مقشقشہ کے معنے ہیں بری کرنے والا۔ جب کوئی بیمار شفا پاتا ہے تو اہل عرب کہتے ہیں۔ **تقشقش المریض عما بہ** بیمار نے اس سے نجات پائی۔ جس میں وہ گرفتار تھا۔ چونکہ یہ سورۃ شرک اور نفاق سے انسان کو بری کر کے خدا تعالیٰ کا خالص بندہ بنا دیتی ہے اس واسطے اس کا نام مقشقشہ رکھا گیا۔

(۱۱) **سورۃ المعوذۃ**۔ کیونکہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون کے پاس تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اس سورۃ کو اور سورتوں کے ساتھ ملا کر تعوذ فرمایا۔

(۱۲) **سورۃ الصمد**۔ کیوں کہ اس میں صمد کا ذکر خصوصیت کے ساتھ ہے۔

(۱۳) **سورۃ الاساس**۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد **قل ھو اللہ احد** پر ڈالی گئی ہے اس بات کی سمجھ قرآن شریف کے اس مقام سے بخوبی آ سکتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے تثلیث اور ایک انسان کو خدا بنانے اور خدا کا بیٹا بنانے کی بھاری خرابی اور نہایت شرارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عقیدہ ایسا ناپاک ہے کہ **تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال** ہدا۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان ٹوٹ پڑیں اور زمین پھٹ جاوے اور پہاڑ گر جاویں۔ پس جب تثلیث کا باطل عقیدہ دنیا و مافیہا کی تباہی اور بربادی کا موجب ہے۔ تو اس کے بالمقابل توحید اس کی آبادی اور آبادی کا باعث ہے ایسا ہی قرآن شریف میں ایک اور جگہ آیا ہے کہ **لو کان فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا**۔ اگر زمین و آسمان کے اندر اللہ کے سوائے کوئی اور معبود ہوتا تو ان میں فساد پڑ جاتا۔ فساد کی دوری اسی سے ہے کہ ان میں توحید قائم کی جاوے۔

(۱۴) **سورۃ المانعۃ**۔ حضرت ابن عباس سے روائیت ہے کہ شب معراج میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے تجھے سورۃ اخلاص عطا کی ہے۔ جو کہ عرش کے خزانوں کے ذخیروں میں سے ہے اور عذاب قبر سے روکتی ہے

(۱۵) **سورۃ المحضر**۔ کیونکہ اس کے پڑھنے کے وقت فرشتے اس کے سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

(۱۶) **سورۃ المنفرۃ**۔ کیونکہ شیطان اسے سن کر بھاگ جاتا ہے

(۱۷) **سورۃ البراءۃ**۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو یہ سورۃ پڑھتا تھا فرمایا کہ تو آگ سے بری ہو گیا۔

(۱۸) **سورۃ المذکرۃ**۔ کیوں کہ یہ سورت انسان کو خدا تعالیٰ کی توحید یاد دلاتی ہے۔ اور غفلت سے نکالتی ہے

(۱۹) **سورۃ النور**۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک شے کے لئے ایک نور ہوتا ہے۔ اور قرآن شریف کا نور **قل ھو اللہ احد** ہے۔

(۲۰) **سورۃ الامان**۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جس کسی نے کہا۔ لا الہ الا اللہ وہ اللہ کے قلعہ میں داخل ہوا اور جو قلعہ میں داخل ہوا۔ اس نے امان پائی۔

یہ بیس نام ہیں۔ باقی حصہ تفسیر کا آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جاویگا۔

بدر صادق

۱۰ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۶ء

آریہ سماج کی نئی کتب
میں
جہاد کی تعلیم

اس نام کا ایک چھوٹا رسالہ لاہور کے دیو آشرم کی دہریہ پارٹی نے اپنے ہم وطن نیم دہریہ الموسوم بہ آریہ کی موجودہ پُرجوش لڑاکی سپرٹ کے اظہار میں شائع کیا ہے اور ویدوں سے اس جوش کی تائیدی اور تاکیدی سندات پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ آریہ ہمیشہ سے ایسے ہی اخلاق کا نمونہ دکھاتے رہے ہیں۔

یہ رسالہ برائے ریویو ہمارے پاس بھیجا گیا ہے اور اس کے بعض مضامین اس قابل ہیں کہ ان پر روشنی ڈالی جاوے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ اس کے اوراق پر ریویو کیا جاوے۔ یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دیو سماجیوں نے بوجہ کم علمی کے اور ناواقفی کے اس رسالہ کا نام جہاد کی تعلیم رکھنے میں ایک بڑی غلطی کھائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مصنف رسالہ نے ایک دو جگہ ضمناً اسلامی جہاد کے مسئلہ پر بھی ناجائز حملہ کیا ہے۔ واضح ہو کہ لفظ **جہاد** کے معنے لڑائی اور جنگ کے ہرگز نہیں ہیں بلکہ **جہاد** کے معنے ہیں۔ سعی اور کوشش کرنا۔ چنانچہ اس کی مثالیں قرآن شریف میں بہت موجود ہیں۔ مثلاً ایسے مومن کو جس کے والدین مومن نہ ہوں۔ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے قرآن شریف میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔

وان جاهدك على ان تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما وصاحبهما في الدنيا معروفا۔ کہ اگر تیرے والدین اس معاملہ میں تیرے ساتھ جھگڑیں اور کوشش کریں کہ میرے ساتھ تو کسی اور کو شریک بنا جو کہ تجھے اس کا علم نہیں ہے تو ان کا کہنا نہ مان۔ علاوہ ازیں دنیاوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک سلوک کر۔ ایسا ہی ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ **من جاهد فانما یجاهد لنفسه۔** جو کوئی کسی امر میں سعی کرتا ہے۔ اس کا فائدہ اس کی جان کو پہنچتا ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے۔ کہ **جاهدوا باموالكم وانفسكم۔** جس سے ظاہر ہے کہ جہاد مال کے ساتھ بھی ہوتا ہے یعنے اللہ تعالے کے راہ میں مال خرچ کرنا بھی ایک جہاد ہے۔

ویسا ہی اور بہت سی آیات اور احادیث اور عربی لٹریچر سے ثابت ہے کہ جہاد کے اللہ تعالی کی رضا میں کوشش کرنے کو کہتے ہیں ہاں چونکہ ایسے دشمن کی مدافعت کرنا جو دینی عداوت کے سبب قوم کے گھر بار کو اور بال بچوں کو دکھ دیتا ہے۔ یہ بھی ایک نیکی کا کام ہے اور خدا تعالے نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھ دی ہے کہ وہ اپنے اوپر ناجائز حملوں کو روکے۔ اس واسطے اصطلاح اسلامی میں اس فعل کا نام بھی جہاد رکھا گیا۔ اور چونکہ دیو دھرم کے ہندو اسلامی حالات سے ناواقف ہیں۔ اس واسطے اس بات کا اظہار بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ اسلامی جہاد کیا چیز ہے اور اسلام میں اس کی کیا ضرورت پڑی تھی۔

در سو واضح ہو کہ اسلام کو پیدا ہوتے ہی بڑی بڑی مشکلات کا سامنا پڑا تھا اور تمام قومیں اس کی دشمن ہو گئی تھیں جیسا کہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ جب ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ اور اس کا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راستباز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے۔ تو اس کی نسبت موجودہ قوموں اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بغض اور حسد پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

یہی اسباب تھے۔ جنہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مشرکوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے عالموں کو نہ محض حق کے قبول کرنے سے محروم رکھا بلکہ سخت عداوت پر آمادہ کر دیا۔ لہذا وہ اس فکر میں لگ گئے کہ کسی طرح اسلام کو صفحۂ دنیا سے مٹا دیں اور چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے۔ اس لئے اُن کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزین ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں عزت میں مرتبہ میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنے صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ سلسلہ روئے زمین پر قائم ہو بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اُٹھا نہیں رکھا تھا اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جاویں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جاوے۔ سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعبناک صورت میں بیٹھ گیا تھا۔ نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بیرحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر خدا تعالے کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بیرحمی حد سے گذر جاوے۔ اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے۔ میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں

[illegible] کی اجازت دیتا ہوں اور [illegible] مظلوموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم [illegible] دوسرے لفظوں میں [illegible] اس جگہ کی اصل عبارت جو قرآن شریف میں [illegible] موجود ہے یہ ہے:۔

اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق [illegible] ان مظلوم لوگوں کو جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے [illegible] اور ان کو مقابلہ کی اجازت دیگئی اور [illegible] ہے۔ جو مظلوم کی مدد کرے۔ الجزء نمبر ۱۷ سورۃ الحج۔ گو یہ [illegible] والوقت [illegible] کے متعلق سمجھا [illegible] اسلام میں داخل [illegible] بکریاں اور بھیڑوں کی طرح [illegible]

[illegible] اس کی حقیقت یہ کہ [illegible] الفاظ میں تحریر کئے ہیں [illegible] دشمنوں کو اور غیر مذہب [illegible] کو قتل کرنے کو [illegible] طرح طرح کی ایذا دینے کے [illegible] جہاد کا لفظ رکھنا ایسا [illegible] کوئی اصلاح رکھنے [illegible] جو کہ اسلامی مسئلہ [illegible] سبب اس سے [illegible] غیر قوموں کے ساتھ [illegible] محمود [illegible] کا بیان عمدہ پیرایہ میں [illegible] کتاب میں کر دیا ہے اس میں [illegible] طرف مذہبی آزادی کا چرچا [illegible] لوگ جو مذہبی اختلافات [illegible] دینے میں بہت ہی [illegible] وہ بھی اب مذہبی معاملہ میں کسی [illegible] ایسے وقت میں وید کی تعلیم کو پیش کرنا [illegible] کی عزت کو بھی خاک میں [illegible] ہندوؤں میں مشہور ہے کہ [illegible] سے ہمارا مذہب بگاڑ [illegible] مقرر کیا تھا [illegible] وہ ہندوؤں کا [illegible] سخت دشمنیاں کرتا تھا۔ اگر [illegible] پڑتی ہے کہ وہ ایسا کرتے [illegible] کہ ویدوں میں

نیوگ کا مسئلہ اور غیر آریہ قوم کو ہر طرح سے دکھ اور ایذا پہنچانے کا مسئلہ نکال کر دیانند نے ویدوں کے ساتھ وہ دشمنی کی ہے کہ ویدوں کے ماننے والے بیچارے مارے شرم کے منہ چھپائے پھرتے ہیں۔

اس جگہ وید اور شاستر کے اس قسم کے منتروں میں سے جن کو دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ چند ایک کا بطور نمونہ کے نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

> **اس [illegible] ناستک کو جاتی**
> **نکھتی اور دیش سے باہر کر دینا**
> **چاہیئے۔ سملاس ۳ صفحہ ۵۲**

یعنی جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے ان کو قوم سے نکال دو۔ قطار سے نکال دو اور ملک سے بھی نکال دو۔

شاید یہی سبب ہے کہ دیانند نے باوا نانک صاحب کے حق میں ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں کیونکہ باوا صاحب موصوف ویدوں کو نہیں مانتے تھے اور اس کے مضامین کو غلط جانتے تھے۔

پھر رگ وید بھاشیہ مطبوعہ سمت ۱۹۳۵ بکرمی کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے۔

> **اور جو ناستک، نندک، دھورت**
> **مثل ہیں وے سب ہم لوگوں**
> **کے نواس ستھان سے دور چلے**
> **جاویں۔ کنتو نیچے کرکے اور**
> **دیشوں سے بھی دور ہو جائیں**
> **او تمہارت ادھرمی پرس کسی دیش**
> **میں نہ رہیں۔**

اس میں حکم ہے کہ جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے وہ صرف آریوں کے دیش سے نہ نکالے جاویں بلکہ کسی دیش میں بھی ان کو رہنا نہ ملے۔ خوب! ساری زمین سے آپ گھر بیٹھے ہی مالک بن بیٹھے۔ ویدوں کا منکر کسی دیش میں ہی نہ رہے۔ خیال کرنا چاہیئے کہ کیا یہ عقل کی بات ہے کہ اپنے دشمن کو حکم ہو رہا ہے کہ وہ کسی ملک میں بھی نہ رہے شاید ایسے ہی احکام وید سے اثر پذیر ہو کر نوجوان آریوں کے خون میں جوش پیدا ہو رہا ہے اور آریہ مسافر میگزین اس قسم کی نظمیں بے دھڑک شائع کرتا ہے کہ:۔

آریہ ویر دو قدم آگے بڑھاؤ تم بھی
دھرم رکھشا کے لئے سیس کٹاؤ تم بھی
جسم فانی کی کرو وا ہیں نہ مطلق پرواہ
شوق سے زخم کوئی سینے پہ کھاؤ تم بھی
ہو رہے چاروں طرف سے ہیں ہزاروں حملے
نکلو میدان میں اب خون بہاؤ تم بھی

پھر [illegible]نند جو صاحب رگ وید کے ایک منتر کے دیا کھیان میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵۰ پر ویدوں کے منکرین کے حق میں فرماتے ہیں کہ:۔

ان سب دشٹوں کو آپ مول سہت نشٹ کر دیجئے۔ یعنی ان کو جڑوں سمیت نیست و نابود کر دیا جائے۔

پھر دیانند صاحب ویدوں کی تفسیر کرتے ہوئے صفحہ ۱۸۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مخالف لوگ یا تو ہماری شکشا یعنی تعلیم قبول کریں یا ان کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے یا ہمارے بس میں ہو کر رہیں۔

پھر اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۹۲ پر دیانند صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ویدوں کا حکم ہے کہ دشمنوں کا مال اور اسباب لوٹ لو اور عورتیں بھی چھین لو اور گھی کے کپتے بھی لے لو۔

غرض اس قسم کے بہت سے احکام ہیں جن میں دشمنوں کو ایسی بری طرح سے مارنے اور لوٹنے اور دکھ دینے کی تاکید کی ہے۔ جن میں سے بعض اس مختصر رسالہ میں لفظ بلفظ نقل کئے گئے ہیں۔

جو ویدک دھرمیوں سے محبت نہ کرے وہ بھی تباہ ہو۔ ویدک دھرمیوں کے دشمن بھی بھوت ہوں۔ خدا ویدک دھرمیوں کا ساتھی اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہے۔

یہ رسالہ جیون پریس یو آشرم لاہور سے مل سکتا ہے اور قیمت [illegible]

رفع جسم عنصری کے ابطال پر

ایک لطیفہ

تَعْرُجُ الْمَلٰئِکَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۔ پ ۲۹

ترجمہ: چڑھتے ہیں فرشتے اور روح زمین سے اپنے رب الافلاک کی طرف ایک دن میں اندازہ گنتی اس کی کا پچاس ہزار برس دنیوی کے ہے۔

آیت مذکورہ بالا سے صاف اور صریح اور واضح ثبوت ملتا ہے کہ ملائکہ اور روح جن کی روحانی رفتار خداتعالے نے ایسی تیز تر فرمائی ہے کہ وہ ایک دن کے اندر ہی زمین سے افلاک تک جو بڑی مسافت طویلہ ہے۔ طے کر جاتے ہیں۔ جس مسافت طویلہ کو عالم جسمانیات سے کوئی جسم کثیف انسان وغیرہ کامل پچاس ہزار برس میں جو دنیا کے سنات ہیں۔ طے کر سکتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت عیسےٰ اس عالم جسمانیات سے جسم عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف پرواز کر گئے ہیں۔ تو آیت بالا کی رو سے پچاس ہزار برس کی مسافت طویلہ کو ابھی تک انہوں نے طے نہیں کیا ہے کیونکہ آپ کو تو قریباً عرصہ دو ہزار برس کے ہی ہوا ہے اس لئے وہ ضرور ابھی تک راستہ میں کسی طبقہ حارہ یا زمہریر وغیرہ میں ہوں گے۔ امید ہے کہ اگر ہمارے مخالف ابھی کسی تیز دوربین سے آپ کو جاتے ہوئے دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں اور ان کو بصد منت اور الحاح کے واپس بھی کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے۔ تو وہ ان کی تمام دلی امیدوں کو جو ان کے واپس ہونے کی رکھتے ہیں۔ خاک میں ملا دیں گے۔ کیونکہ آیت مرقومہ بالا کی رو سے تو ان کو پچاس ہزار برس فقط چڑھائی درپیش ہے اور نزول کو بھی اتنی ہی مدت چاہیئے یعنے آپ کی آمد و رفت کے لئے کم از کم ایک لاکھ برس کی فرصت چاہیئے اور آپ کے رفع ہو جانے کے دن سے آج تک قریباً دو ہزار برس کے ہوا ہے۔ پس اس حساب سے اگر حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا میں نزول کریں گے بھی تو کم از کم ۹۸ ہزار برس کو کریں گے۔ متفکر دانی آیات کہ خداتعالے نے اور پھر بڑے بڑے محققین کی تحقیقات سے اور نیز قرآن کریم کی آیت ولکم فی الارض مستقر و متاع الیٰ حین۔ سے ثابت ہو چکا ہے کہ خداتعالے نے زمین میں ایک کشش رکھدی ہے جو تمام مجسمات اشیاء کثیفہ کو اپنی طرف کھینچتی رہتی ہے۔ کوئی چیز پتھر وغیرہ کو اگر کوئی اوپر کو پھینکے۔ تو اس کو ضرور زمین اپنی طرف اپنی کشش کے ذریعہ سے واپس لے آتی ہے اور اگر کوئی چیز مجسم اوپر کو چلی بھی جاوے۔ تو طبقات حارہ یا زمہریر میں جا کر اس کا وجود ذرہ ذرہ خاکستر کی مانند ہو کر زمین پر ہی گر پڑتا ہے۔ پس خداتعالے نے اپنی پاک کتاب میں ہم کو بڑی وضاحت سے سمجھا دیا ہے۔ کہ اگر کوئی چیز آسمان سے نزول کر سکتی ہے۔ تو وہ ملائکہ اور روح ہیں بموجب آیۃ تنزل الملائکۃ والروح۔ اور پھر فرمایا۔ اگر کوئی چیز عالم جسمانیات سے آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے۔ تو وہ بھی ملائکہ اور روح ہیں۔ بموجب آیت تعرج الملائکۃ والروح الیہ۔

پس اگر خداتعالے نے کسی آیت میں کسی انسان وغیرہ اور اشیاء کثیفہ ارضی کے لئے ایسا ہی مجسم عروج فرمایا اور پھر اسی کا نزول بھی لکھا ہے۔ تو وہ آیت پیش کرنی چاہیئے۔ ورنہ ایسے بیہودہ عقیدہ سے جو مثل عقاید یہود و نصاریٰ کے ہے توبہ کر کے حضرت عیسے کو موافق قرآن و احادیث کے مثل سائر انبیاء کے وفات یافتہ سمجھنا چاہیئے۔

آج تک تم نے جس قدر حضرت عیسے کی حیات آسمانی کو ثابت کرنے کے لئے خداتعالے کی پاک کتاب کی مخالفت میں فوجیں باندھ کر جنگ اور لڑائی کی ہے کسی اہل حق پر مخفی نہیں ہے۔ اور خداتعالے کی پاک کتاب بھی جس قدر آپ لوگوں کے لئے آئے دن نئے رنگ کی آیت ابطال حیات مسیح کے بارہ میں پیش کر کر شکست پر شکست اور ذلت پر ذلت اور تمام ناکامیوں کے مونہہ دکھلاتی ہے کسی اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ جو کوئی خداتعالیٰ اور اسکی کتاب اور اس کے رسول کے ساتھ ہتھیار باندھ کر لڑائی کرتا ہے وہ اسی دنیا میں ہر رنگ کا عذاب چکھایا جاتا ہے۔ اور تمام ناکامیوں کے جہنم میں جل کر نامراد ہی ہلاک کیا جاتا ہے۔

خاکسار احمد الدین احمدی از نارووال

میاں جعفر زٹلی

۲۶۔ اگست کے اخبار بدر میں اخبار وطن کے آرٹیکل پر لکھتے ہوئے جو لکھا گیا تھا کہ یہ لاہور میں ایک میاں جعفر زٹلی (اخبار والے) تھے۔ معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں کیونکہ وہ پہلے اس سلسلہ کی مخالفت میں واہی تباہی لکھنے اور ڈھنڈورا پیٹنے میں شب و روز سرگردان رہا کرتے تھے اب کچھ عرصہ سے معلوم نہیں کیا سبب خاموش ہیں۔ سو خدا نے ہمارے لئے اس کا نعم البدل پیدا کر دیا۔ وطن ...... " اس کے متعلق ہمارے پاس ایک کارڈ پہنچا ہے۔ جو ملا بخش مالک اخبار جعفر زٹلی کی طرف سے ہے اس کارڈ میں لکھا ہے۔ "میں تو جیتا جاگتا صحیح سلامت ہوں۔ خدا نے جس کام کے واسطے پیدا کیا ہے میں اس میں ہمیشہ سرگرم ہوں اور جب تک میرے دم میں دم ہے۔ مرزا کا پیچھا نہ چھوڑوں گا" خوب ہے کہ آپ زندہ ہیں مگر ہم نے کب کہا تھا کہ آپ مر گئے ہیں۔ آپ جیسے مخالفین کی کارروائیاں تو اس سلسلہ کو رونق دے رہی ہیں۔ خدا اپنے صادق کے لئے اس کے دشمنوں سے بھی کام لیتا ہے

رسید زر

۲۰۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء	۱۱۸۷	امام الدین صاحب	ھر
۲۰۔ " "	۶۴۷	بابو نور الدین صاحب	عہ
۲۱۔ " "	۵۲۲	حسین بخش صاحب	۱۲/عہ
۲۱۔ " "	۵۵۹	خواجہ غفار جو صاحب	۱۲/عہ
۲۱۔ " "	۹۰	حاکم علی صاحب	۱۲/عہ
۲۱۔ " "	۴۲۶	فضل الٰہی صاحب	۱۲/عہ
۲۱۔ " "	۴۲۵	سردار علی صاحب	۱۲/عہ
۲۱۔ " "	۲۳۷	فضل شاہ صاحب	۱۲/عہ
۲۲۔ " "	۱۱۲۳	نذیر محمد صاحب	۱۲/عہ

درخواست دعا

احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے از راہ کرم برادرم محبوب عالم صاحب کے گھر ایک نوجوان اور صالح احمدی ہیں۔ دعا فرماویں کہ خداوند کریم حسنہ دنیا اور حسنہ آخرت عطا فرماوے۔

عاجز محمد نصیب احمدی محرر اخبار بدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے [illegible] اخبار بدر میں چھاپ کر ممنون فرماویں [illegible]

المکلف - صادق حسین مختار عدالت سیکرٹری انجمن احمدیہ
اٹاوہ

الذکر الحکیم نمبر ۴ پر ریویو

رقم زدہ حکیم سید صادق حسین صاحب مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدی اٹاوہ سابق ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار اظہار الحق

ناظرین اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے کہ عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ پہلے حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مُرید تھے اور اب مُرتد ہوگئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے حال میں ایک رسالہ الذکر الحکیم نمبر ۴ شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے ارتداد کے وجوہ قلمبند کئے ہیں اور وہ خط وکتابت بھی درج کی ہے۔ جو حضرت امام صاحب اور ان کے مابین ہوئی ہے۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل پیج پر ڈاکٹر صاحب نے یہ التماس درج کی ہے۔ کہ "سب صاحب اپنی اپنی رائے سے مجھے بھی اطلاع دیں تاکہ مجھے اصلاح واثبات خیالات موجودہ میں امداد ملے"۔

اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں بھی اس رسالہ پر بطور ریویو کے کچھ لکھوں۔ ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سے التماس ہے کہ جس پرچہ میں یہ ریویو شائع ہو۔ اس کی کاپی ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں بھی بھیجدیں تاکہ ڈاکٹر صاحب کو ردّ واثبات خیالات موجودہ میں شاید کچھ مدد مل جائے۔ واللّٰہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم۔

اب میں پہلے ڈاکٹر صاحب کے وہ اقرارات درج ذیل کرتا ہوں جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اپنے رسالہ میں درج فرمائے ہیں۔ بعد ازاں ان وجوہ کو نقل کروں گا جن کی بنا پر ڈاکٹر صاحب مخالفت پر کمربستہ ہوئے اور پھر دکھلاؤں گا کہ وہ وجوہ کہاں تک معقول و پُرزور ہیں اور آیا وہ اصل وجوہ ارتداد ہیں یا ڈاکٹر صاحب کے مرتد ہوجانے کے کچھ اور ہی اسباب ہیں اور حضرت امام زمان سلمہ الرحمان بقول ڈاکٹر صاحب خود بخود بگڑ بیٹھے یا فی الواقع ڈاکٹر صاحب اسی قابل ہو گئے تھے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خارج کئے جاویں۔

ڈاکٹر صاحب کے اقرارات

(۱) ڈاکٹر صاحب نے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوسرا خط صفحہ ۵، ۷ میں شائع کیا ہے۔ اس خط میں حضرت مسیح موعود نے ڈاکٹر صاحب کو یہ ارقام فرمایا تھا۔

"پھر باوجود اس مخالفت کے آپ کہتے ہیں کہ میں آپ کے مسیح موعود ہونے کا مصدق ہوں۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو آپ مصدق ہی ہیں اور ایک طرف آپ ان تمام تعلیموں کے مخالف ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی خاص وحی سے میرے پر ظاہر ہوتے ہیں۔ تمام نبی وصیت کرتے آئے ہیں۔ جو مسیح موعود کے احکام کو دل سے قبول کرو۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی نصیحت کی ہے۔ اور مسیح موعود کا نام حَکم رکھا ہے۔ مگر آپ بات بات میں مخالفت اور مقابلہ سے پیش آتے ہیں کیا یہی تصدیق ہے۔"

اس عبارت کے لفظ موعود پر ہندسہ ۱ لکھکر ڈاکٹر صاحب حاشیہ پر یہ تحریر فرماتے ہیں۔

"میں اُن تمام احکام کو قبول کرتا ہوں۔ جو قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہوں نہ کہ مخالف اسی شرط پر نے بیعت کی تھی۔"

(۲) خط وکتابت کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود کا ایک خط اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۲، ۲۴ میں شائع کیا ہے۔ اس خط کے ایک مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا تھا۔ "بہرحال جبکہ خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچتی ہے اور اس نے مجھ کو قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔"

ڈاکٹر صاحب نے اس عبارت کے لفظ قبول پر ہندسہ ۱ لکھکر حاشیہ پر یہ تحریر فرمایا ہے۔ "اس قدر تو صحیح و آمنا بہ۔ مگر ان بیچارہ لوگوں کا کیا قصور جن پر آپ کی دعوت نہیں پہنچی۔ اور اگر پہنچی تو مخالف یا ضعیف و ناقص صورت میں۔"

(۳) ڈاکٹر صاحب اپنے دوسرے خط کے صفحہ ۱۱-۱۴ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھتے ہیں

"میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں اور جو لوگ جماعت میں مولوی نور الدین صاحب کا نمونہ ہیں اور قرآن مجید کے ہر ارشاد پر علی الحساب عامل ہیں واجب التعظیم اور واجب الاطاعت سمجھتا ہوں"

"...... ایک مولوی محمد حسین بیگ میرے خالہ زاد بھائی تھے حضور کے سخت مخالف تھے ان کی نسبت مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ اگر مسیح الزمان کی مخالفت پر اڑا رہا۔ تو پلیگ سے ہلاک ہوجائیگا اس کی سکونت بھی شہر سے باہر ایک کشادہ صاف ہوادار مکان میں تھی۔ یہ خواب میں نے اس کے حقیقی بھائی اور چچا اور دیگر عزیزوں کو سنا دیا تھا۔ ایک سال بعد وہ پلیگ سے ہی فوت ہوا......"

"میں نے حضور کی تائید میں جو ناچیز خدمت کی وہ یہ ہے۔ کہ قریباً چھ ہزار روپیہ صرف کرکے قرآنی تفاسیر اُردو انگریزی میں شائع کی"۔ جس میں حضور کے متعلق تمام تائیدی مضمون جو مختلف کتابوں میں شائع ہوئے۔ موقعہ بموقعہ درج کئے گئے ہیں...... اس قدر مصارف کثیرہ کے کام کے واسطے میں نے کوئی چندہ بھی طلب نہیں کیا بلکہ اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے کھانے پینے میں ہر طرح سے حتے الامکان تنگی کرکے اپنی تنخواہ اور مفید عام کی آمد سے یہ کام کیا اور مشکل آسان جسقدر ممکن ہوسکا لنگر اور اسلامیہ سکول قادیان میں چندہ بھی ادا کرتا رہا اگرچہ میں زیر بار بھی ہوا اور مقروض بھی بنا اور میری بیویاں اور بچے کھانے پینے میں بہت تنگ ہوئے مگر میں نے اس اسلامی خدمت کو ہی مقدم سمجھا لوگوں نے مجھے یہ بھی نصیحت کی اور خطوط بھی بکثرت آئے۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب کے متعلق اس میں سے مضامین نکالے جاویں تو اس تفسیر کی اشاعت ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے بلکہ بعض مسلمان مشنریوں نے اپنی زندگی اس کی امداد میں وقف کرنی ظاہر کی مگر میں نے توکل بخدا ان تمام باتوں کو نظر انداز کیا اور خلاف ایمان کوئی بات نہیں کی خواہ ظاہری نظر میں لاکھوں کا نقصان نظر آیا مگر اللہ کریم کی اندرونی امدادوں پر بھروسہ رہا۔ اور ہے۔ اللہ کریم میرے ساتھ ہے میری مخلصانہ اور بے ریا خدمتوں کو

خوب جانتا ہے،،

(۴) "ڈاکٹر صاحب اپنے ایک خط اسمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میں صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

"میں نے یہ کب کہا کہ مولوی نورالدین صاحب کے سوائے احمدی جماعت میں کوئی عملی رنگ نہیں رکھتا بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں تو ہزارہا سچے اور باعمل اشخاص ہوتے ہی سکتے ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ مقابلۃً آپ کی جماعت میں سعید اور رشید بہت زیادہ ہیں ۔۔ ۔۔ ۔۔ یہ بھی سچ ہے کہ جماعت احمدی میں بہت سے نمازوں میں روتے اور بہت التجائیں کرتے ہیں،،

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس آخری خط کے جواب میں جن میں حضرت صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو بیعت سے خارج کر دیا ہے ڈاکٹر صاحب صفحہ ۳۱ پر لکھتے ہیں۔

"میرے جو عقائد ابتدائی زمانہ میں تھے بعینہٖ وہی اب ہیں۔ اور آپ کی عزت و عظمت بلحاظ جز و رسالت کے میرے اندر وہی ہے جو اس وقت تھی،،

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا اعلان جو ۳۔ مئی کو الحکم و بدر میں شائع ہوا ہے اس کو نقل کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب صفحہ ۴۱ میں لکھتے ہیں،،

"میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں آپ کے الہامات کو مانتا ہوں ۔۔۔۔۔۔ آپ محض ایک تمثیلی نبی اور امتی نبی ہیں اور بس ۔۔۔۔۔ میں آپکا دشمن ہرگز نہیں ہوں بلکہ آپ کی سلامتی اور سچی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ خداوند عالم نے میرے سینہ کو خود اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے اس لئے مجھے اب تک آپ کی طرف سے کوئی لغزش نہیں وہی ایمان کہ آپ مثیل مسیح ہیں۔ مسیح ہیں مثیل انبیاء ہیں میرے دل میں جب بھی تھا اور اب بھی ہے،،

(۷) ڈاکٹر صاحب نے صفحہ ۴۳ میں مولانا حکیم نورالدین صاحب کا ایک خط درج کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

جناب عبدالحکیم خاں۔ اسسٹنٹ سرجن بالقابہ

۔۔۔۔۔ اللہ تعالےٰ کے عجائبات ہیں جو ہم نے آپ کے متعلق دیکھیں۔ مرزا صاحب آپ کی اس تفسیر تک تو مسیح و مہدی تھا۔ اب دجال و ضال ہو گیا۔ تو آپ کا استقلال اور آپ کی تحقیق گذشتہ کی بے ثباتی تو ظاہر ہو گئی۔ آئندہ موجودہ حالت پر آپ ٹھہریں گے یا ترقی کریں گے۔ آئندہ ظاہر ہوگا۔ تمہارے متعلق ایک حیرت زدہ انسان

نورالدین ۔ ۲۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں۔

میری تحقیق گذشتہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ میں اسی طرح حضرت مرزا صاحب کو مسیح الزمان اور ملہم من اللہ مانتا ہوں۔ آپ کو اسلام کا عملی نمونہ اور عالم قرآن جانتا ہوں ۔۔ ۔۔ ۔۔۔ (۲) تمام انبیا پیغام رسان اور ہادی خلائق ہوئے ہیں نہ کہ مدار نجات ایسا ہی حضرت مرزا صاحب ہیں (۳) حضرت مسیح الزمان کو مسیح و مہدی مانتا ہوں ساتھ ہی بشر بھی ۔۔۔۔۔۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ مسیح کا خلاف نہایت ہی خطرناک امر ہے (۴) آپ دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات انبیائے بنی اسرائیل کی وحی کے مشابہ ہیں۔ (۵) مگر میں تو اے نورالدین تیرا ہی روحانی فرزند ہوں۔ جو پہلے تھا۔ مسیح کا مرید ہوں اور تم سب کے لئے سلامتی اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں،،

(۶) ۔۔۔۔۔۔ والسلام۔ والسلام۔ والسلام۔ الف۔ الف۔ سلام علیکم و علی المسیح۔ و علی کل من لدیکم۔

ڈاکٹر صاحب کے یہ اقرارات پڑھ لینے کے بعد ناظرین اب اُن وجوہ و اسباب کی طرف توجہ فرماویں۔ جو بقول ڈاکٹر صاحب اس خط و کتابت کے محرک ہوئے۔ جس کا نتیجہ حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کا وہ اعلان ہے جو الحکم و بدر میں ۳۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا۔ خط و کتابت درج کرنے سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے اُن وجوہ و اسباب کی تشریح و تفصیل فرمائی ہے۔ اُس کا خلاصہ نمبر وار ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) جماعت احمدی میں خاص مرزا صاحب کے اذکار کا جوش ایسا غالب ہو گیا ہے۔ کہ تسبیح و تقدیس اور تحمید و تمجید باری تعالےٰ قریب قریب مفقود ہو گئی۔ مرزا صاحب بھی اپنی تعریف اور وفات مسیح کو مقدم سمجھتے ہیں۔

(۲) (مرزا صاحب) تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو سال [illegible] میں بلا تبلیغ کامل خارج از اسلام سمجھنے لگ گئے ہیں۔

(۳) میں نے (ڈاکٹر صاحب) توحید و عظمت باری تعالےٰ پر تین یا چار ہی لیکچر دیئے تھے۔ ان کو احمدی لوگ گھبرا گئے۔ اور ایک شخص عبدالغنی نام نے جماعت کی طرف سے کہا کہ آپ مرزا صاحب کا ذکر کیوں نہیں کرتے۔ میں نے جواب دیا کہ ابھی تو حمد ہو رہی ہے ۔۔۔۔۔۔ حمد کے بعد نعت رسول اللہ علیہ وسلم پھر مناقبت مرزا صاحب ہو گی۔ مگر اِن باتوں سے پکے احمدی مطمئن نہ ہوئے اور روز بروز واویلا بڑھتا گیا ۔۔۔ اِن حالات سے مجھکو سخت افسوس ہوا۔

(۴) مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی پٹیالہ تشریف لائے اور اونہوں نے اہل میرے کہنے سے قرآنی عظمت اور قرآنی تعلیم کی ضرورت پر لیکچر دئے۔ پھر جماعت احمدیہ کے اصرار سے وعظ میں قرآن شریف سے مرزا صاحب کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ثابت کرنا شروع کیا۔ اِس سے میرا افسوس اور مایوسی اور بھی زیادہ ہو گئی۔

(۵) جب مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر الوطن کی تحریک پر مولوی محمد علی و خواجہ کمال الدین صاحبان وغیرہ نے یہ تجویز پاس کی اور شائع کی کہ ریویو آف ریلیجنز قادیان میں عام اسلامی مضامین شائع ہوا کریں۔ جن کو خاص مریدوں کے نام جاری کیا جاوے۔ یا دیگر ایسے اشخاص کے نام جو اس کے خود خواستگار ہوں۔ اس تجویز کی اشاعت سے میرا دل قدرے ٹھنڈا اور میں نے کہا کہ ہماری جماعت میں عالی خیال اور عالی ظرف لوگ بھی ہیں۔ اور اب یہ کام قرآنی رنگ اور خدائی آئین پر چلیگا۔ اور ہمارا پیغام احسن اور بلیغ صورت میں تمام دنیا کو پہنچے گا مگر وہ تمام خوشی خاک میں مل گئی۔ جب پکے مرزائیوں یا مرزا کے شیدائیوں نے اس تجویز کے خلاف شور مچانا شروع کیا اور وہ تجویز خاک میں مل گئی۔ مولوی محمد علی صاحب کو مرزائیوں کا شور دبانے کی غرض سے اپنے اقرار و عقائد شائع کرنا پڑے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

معزز ناظرین! ڈاکٹر صاحب نے یہ وجوہ و اسباب تحریر فرمائے ہیں جن کی بناء پر اونہوں نے غیظ و غضب میں آکر سلسلہ عالیہ احمدیہ ربانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخالفت کی ٹھہرائی۔ اور باوجود اقرارات مندرجہ بالا پٹھانی کا وہ جوش دکھلایا کہ سخت ترین کفار سے بھی کان کاٹے۔ وجوہ مذکورہ بالا کے قلمبند کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ دو دل میں آرزو تھی۔ کہ قادیان پہنچ کر خالص قرآنی مضامین اور اسی کی ترتیب و تناسب پر لیکچر دیا کرونگا ممکن تھا کہ ان لیکچروں سے ہی یہ مانو مانیا او اکسنٹریلیٹی دور ہو کر کل قرآن مجید کا مذاق پیدا ہو جاوے۔ مگر میں زیادہ صبر نہ کر سکا اور مضامین ذیل پر ایک خط میں نے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بیقراری اور جوش کی حالت میں لکھا۔ چونکہ اصل خط کی نقل میرے پاس موجود نہیں اور میری بار بار کی درخواستوں پر حضرت مرزا صاحب نے اس کو واپس بھی نہیں کیا اور نہ نقل بھیجی اور نہ اخباروں میں شائع کرایا بلکہ اپنے خیالات سے ہی ایک اعلان بدر اور الحکم میں ۳ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع کرایا۔ اس لئے میں اپنی یادداشت کی بناء پر وہ خط ذیل میں درج کرتا ہوں“

اس تحریر میں ڈاکٹر صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وجوہ متذکرہ بالا کے پیش آنے پر ایک خط میں نے مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بے قراری اور جوش کی حالت میں لکھا۔ ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب کو یہ شکایت ہے۔ کہ میرا اصل خط مرزا صاحب نے شائع نہیں کرایا نہ واپس کیا نہ نقل بھیجی مگر میری رائے میں حضرت مرزا صاحب ایسا کرنے کے لئے کسیطرح مجبور نہیں کئے جا سکتے تھے۔ نہ ڈاکٹر صاحب کو اس قسم کے مطالبہ کا کوئی حق حاصل تھا۔

تاہم ڈاکٹر صاحب کی تسلی کے لئے ڈاکٹر صاحب کے اس خط کو جو انہوں نے اپنی یادداشت کی بناء پر لکھا ہے اور جسے وہ پہلا خط تسلیم کرتے ہیں وہی اصل خط تسلیم کئے لیتا ہوں۔ جو انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو لکھا تھا۔ اگرچہ ناظرین کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے زد سے بچنے کے لئے اس خط کو جو یادداشت کی بناء پر لکھا ہے بہت کچھ سوچ سمجھکر اور حتی الامکان پہلو بچا کر لکھا ہوگا۔ کیونکہ پہلا خط جو مرزا صاحب کے پاس بھیجا گیا۔ وہ ڈاکٹر صاحب نے نہایت بیقراری اور جوش کی حالت میں لکھا تھا۔

اب ڈاکٹر صاحب نے حضرت اقدس سے خط و کتابت شروع کرنے کے لئے جو وجوہ محرک قلمبند فرمائے ہیں ناظرین جس سے ڈاکٹر صاحب کو یہ حق حاصل ہو کہ اپنے روحانی باپ اور مسلمہ امام و ملہم من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود کی شان میں وہ طرز تحریر اختیار کریں جو نیک ایماندار ذی علم اور شریف آدمی ہرگز اختیار نہیں کر سکتا۔ میری رائے میں ڈاکٹر صاحب کو کوئی ایسا حق حاصل نہ تھا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے باوجود اقرارات مذکورہ بالا کے حضرت امام صاحب کی خدمت میں جو شوخی و گستاخانہ روش اختیار کی ہے۔ وہ ان کے علم و فضل دیانت و امانت و تہذیب و شرافت کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔

طرفہ تر یہ کہ وجوہ مندرجہ بالا میں سے پہلی وجہ ایسی ہے جس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ڈاکٹر صاحب کی محض جودت طبع کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب پر واجب ہے کہ اپنے بیان کی تصدیق حضرت مرزا صاحب یا اکابر ملت احمدیہ کی تحریرات سے کراویں۔

دوسری وجہ کا بھی یہی حال ہے۔ خود حضرت مرزا صاحب اپنے دوسرے خط میں ڈاکٹر صاحب کو لکھتے ہیں۔

”بہرحال جبکہ خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچتی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔“

اور پھر ان جملوں کی تشریح اسی خط کے اخیر پر اس طرح فرماتے ہیں۔

”وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے۔ جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔“

باقی وجوہ کو حضرت مرزا صاحب سے براہ راست کچھ تعلق نہیں۔ پس ڈاکٹر صاحب کو حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو غصہ آیا وہ عبث بے جا تھا۔ افسوس ڈاکٹر صاحب کو یہ خیال نہ آیا کہ شتاب کاری اور غصہ بڑے شیطان ہیں۔

اب میں ڈاکٹر صاحب کے خط کے وہ جملے جن کی طرف ناظرین کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

دوم۔ آپ کا وجود خادم اسلام ہے۔ نہ کہ وجود اسلام۔ پس اپنے وجود کی خاطر اصل شان اسلام کو روکنا حکمت و دانائی کے خلاف ہے“

پنجم۔ محض ایک مسئلہ وفات مسیح اور آمد مسیح یا پیشگوئیوں پر تمام زور خرچ کرنا اور باقی اجزائے اسلام کو نظر انداز کر دینا یا غیر ضروری و حقیر سمجھنا نادانی پست خیالی تنگ ظرفی اور ضد و تعصب میں داخل ہے۔“

ششم۔ اس وقت جبکہ مریدوں کی تعداد زیادہ ہو چکی ہے۔ سب سے مقدم یہ امر ہے کہ ان کی اخلاقی اور ایمانی .... اصلاحوں کی طرف خاص توجہ کی جاوے اور بجائے خالی باتوں خالی دعووں اور کاغذی پتنگ بازی کے اسلام کا عملی نمونہ ایک فیصدی بھی ہو جاویں۔

ہشتم۔ قرآنی تعلیمات کو مردہ اسلام قرار دینا انتہا درجہ کی بیباکی اور بدفہمی ہے افسوس کہ خالص قرآن کو تو مردہ اسلام قرار دیا گیا۔ اس سے بڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی کیا توہین ہو سکتی ہے۔ اگر احمد اور محمد جدا نہیں تو جس رنگ میں محمدی تعلیم تیرہ سو سال تک دنیا میں جاری رہی اس کو کیوں مردہ اسلام قرار دیا گیا کیا قرآن مجید میں ہزارہا پیشگوئیاں اور علمی اسرار موجود نہیں جن کی تصدیق ہر زمانہ میں ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے اس سے بڑھ کر قرآن اور اسلام کی اور کوئی توہین نہیں ہو سکتی کہ اس کی حیات کا دارومدار ایک شخص کی ذات پر منحصر تھا جو آج تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہوا۔ پس یہ نہایت ہی رذیل اور گستاخانہ کلمات تھے۔ جو کلام الٰہی کی نسبت شائع ہوئے اللہ تعالیٰ تو قرآن مجید کو شفا نور اور حیات بخش فرماتا ہے مگر احمدی جماعت اس کو مردہ کلام بے اثر اور بودا کلام قرار دیتی ہے۔ اسی توہین قرآن اور اسلام کا نتیجہ ہے جو یہ اعتراض آپ پر پلٹ پڑے۔

نہم۔ افسوس! اس معاملہ میں احمدی جماعت نے ایسی تنگ خیالی اور ضد و تعصب کا نمونہ دکھایا کہ ساری قوموں سے سبقت لے گئے۔

دہم۔ .... میں اس قدر طول طویل عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کی جرأت ہرگز نہ کرتا اگر میں اپنی

جماعتیں تزکیہ نفس اصلاح اخلاق اور قرآنی تعلیم کی طرف سے سخت شرمندگی کی غفلت اور لاپروائی نہ دیکھتا اور کیوں میں قرآن و اسلام کی اشاعت اخبار وغیرہ میں نہ پڑھتا اور نہایت بیہودہ بانوات اور دشمنی اور یکسوئی جنون کا رنگ ان کے اقوال و افعال میں مشاہدہ نہ کرتا۔

اب میں پبلک کی انصاف پسند طبائع سے اس امر کا فیصلہ چاہتا ہوں کہ آیا کوئی خداترس شریف و معقول تعلیم یافتہ مسلمان اس بات کا شرعاً و اخلاقاً مجاز ہو سکتا ہے کہ اپنے پیر و مرشد روحانی باپ و سلسلہ امام مہدی و مسیح موعود و ملہم من اللہ اور اپنے روحانی بھائیوں کی شان میں ایسے سخت و درشت الفاظ استعمال کرے۔ جیسے کہ ڈاکٹر صاحب نے استعمال کئے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ کوئی شریف و خداترس آدمی ڈاکٹر صاحب کو ایسے رذیل و گستاخانہ الفاظ استعمال کرنیکا ہرگز مجاز قرار نہ دیگا۔ پس میری رائے ہے اگر حضرت مرزا صاحب قبلہ صرف اسی خط کی بنا پر ڈاکٹر صاحب کو اپنی جماعت سے خارج کر دیتے تو بھی بالکل بجا اور درست ہوتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شفیق باپ اور ناصح استاد کی طرح ڈاکٹر صاحب کے نہایت گندے اور سخت ناپاک خط کا جواب کمال مہربانی اور نرمی سے تحریر فرمایا ہے ہاں ہمیں افسوس کا مقام ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا جنون ترقی پر ترقی کرتا گیا حتیٰ کہ آخری خط میں انہوں نے سخت کلامی اور دروغگوئی اور افترا پردازی کی حد ہی کر دی آخر مجبور ہو کر حضرت مرزا صاحب نے ان کو جماعت سے خارج کر دیا اور اس اخراج کا اعلان الحکم و بدر میں شائع کرا دیا اور یہی ہونا چاہئیے تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے تو سمجھنے امام معصوم پر یہ ظلم و ستم روا رکھنے پر بھی خان بہادر الذکر الحکیم رسالہ کے شروع میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجھ سے خود بخود بگڑ گئے تو ان کی تحریر پر یہ مقولہ یاد آتا ہے ع

اذا لم تستحی فقل ما شئت۔

ایہا الناظرین! جو شخص ایسے صاف و صریح جھوٹ کی نجاست کھا سکتا ہے کیا وہ راستباز و ملہم من اللہ ہو سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں پس ڈاکٹر صاحب کی تحریر کیا قابل اعتبار ہو سکتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنی اس حرکت بیجا پر دل ہی دل میں خود ہی نادم ہوتے ہیں اس لئے آپ ایک جگہ صفحہ ۴۲ سطر ۱۰ میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس کو (پہلے خط کو) دوپہر کے وقت میں غلبہ غیظ کے وقت لکھا تھا۔ مگر میری رائے میں عذر گناہ بدتر از گناہ والی کہاوت اسی کو کہتے ہیں۔ (باقی آئندہ) راقم صادق حسین صادق اٹاوی

بدر خواتین

نوٹ۔ برادر شہاب الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار میں یہ نوٹ دیا جاوے۔ کہ جو صاحب عورتوں کی طرف سے مضمون روانہ کریں۔ ان کو یہ احتیاط ضرور کرنی چاہئیے کہ مضمون خود خواتین کا اپنا لکھا ہوا اور اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہو۔ گو اس میں کسی حد تک مردوں نے اصلاح کر دی ہو تو مضائقہ نہیں لیکن احمدی اخبار میں ایسا ہرگز نہ ہونے پائے جیسا کہ اور جگہ بعض دفعہ ہو جاتا ہے کہ مضمون لکھے تو مرد اور عورت کے نام پر شائع کرے۔ امید ہے کہ احباب اس تحریک کو پسند کریں گے اور اس پر عملدرآمد رکھیں گے۔

ایڈیٹر۔ بیاہ کے وقت چھوٹی لڑکیوں کا گیت گانا اور ڈھول یا دف بجانا ممنوع نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کیونکہ خفیہ نکاحوں میں بسا اوقات بہت فساد نکلتے ہیں۔ ہاں آتشبازی ناچ رنگ گانا باندھنا وغیرہ رسومات ناجائز اور غیر شرع سے اور بیجا اخراجات سے جو صرف ریا کے واسطے اور رسم کے طور پر ہوتے ہیں بچنا چاہئیے۔

عورتوں کے حقوق کے متعلق جو کچھ معزز بہن نے کہا وہ بجا ہے مگر اخبار کے رجسٹر میں خریدار۔ خریداروں میں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی۔ اگر میں یہ خیال کروں کہ پرچہ خواتین کے حصہ میں کالم کا کتنا قریب ۹۰۰ کے اخبار نکلتا ہے جن میں سے بمشکل تین چار پرچے عورتوں کی طرف جاتے ہیں یا ان کی خاطر منگوائے جاتے ہیں۔ یہ بھی نہ سہی اگر ہمکو یہ معلوم ہو جاوے کہ جس قدر مرد اخبار بدر پڑھتے ہیں اس سے چوتھائی تعداد بھی عورتوں کی ایسی ہے جو اخبار پڑھتی یا پڑھ سکتی ہیں تو ضرور اخبار کا بہت سا حصہ عورتوں کے واسطے وقف کیا جاوے۔ سردست ایک کالم بھی صرف اس واسطے رکھا گیا ہے کہ عورتوں کے درمیان اخبار پڑھنے کا طریقہ جاری ہو جاوے علاوہ ازیں بدر کا اکثر حصہ اب بھی ایسا ہے جس سے مرد اور عورتیں برابر فائدہ حاصل کر سکتی ہیں مثلاً خدا کی تازہ وحی۔ حضرت مسیح موعود کی ڈائری۔ درس قرآن شریف وغیرہ بہرحال ہم بہن بنت غلام محمد کے مشکور ہیں کہ اس نے اخبار کی طرف توجہ کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اخی مکرم جناب مفتی صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ برخورداری نے بڑی محنت سے ایک مضمون تیار کر کے ارسال خدمت کیا ہے امید کہ آنجناب فائدہ عام پر نگاہ رکھ کر برخورداری کا دل بڑھانے کا خیال رکھ کر اسے قریب کی اشاعت میں شائع فرماویں گے۔ مہربانی ہوگی والسلام

خاکسار غلام محمد [illegible] از وزیرآباد

وزیرآباد میں اسلامی طرز کا بیان

دریغا فلک تا بکی چیرہ گردی + رسانیدی آفت بما ہرزہ گردی

میری پیاری بہنو! قوم کی اصلاح گھر سے ہی شروع ہوا کرتی ہے گھر کے لفظ سے مطلب عام طور پر عورت سے لیا جاتا ہے مرد اصلاح میں خواہ کتنی کوششیں کریں مگر جب تک ہم ان کا داہنا بازو بنکر امداد نہ دیں اس وقت تک کامیابی معلوم۔

وزیرآباد کی ایک قوم نے کہ گئے زمانے میرے دیکھنے کی یہ بات ہے کہ ترک رسومات پر حلف تک اٹھایا مگر دسوں کا ایک جوشیلی ادا پر گانا اور اس کے ساتھ ساتھ بری آوازوں سے مستورات کا رات کے وقت بالاخانوں پر چڑھ کر گانا جب تک میں پہلی یہاں رہی عہد پورا نہ ہوا۔ وہ کیوں؟ اس لئے کہ عورتوں نے مردوں کا ساتھ نہ دیا یاد رکھنا چاہئیے کہ گاڑی بغیر دو ہم خیال بیلوں کے چل ہی نہیں سکتی۔ مختلف خیال کے بیل نہ صرف گاڑی کے پرزے پرزے کر دیں گے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ مالک کو مالی نقصان کا زیر بار کر دیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس دنیا کی بیل گاڑی میں جہان جہان اختلاف مزاج کا مسئلہ درپیش ہو وہاں سے

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے + فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے

ایمان سے کہنا کیا رسول اللہ نے ہمیں موجودہ مروجہ طرز بیان سکھائی تھی؟ اور یا وہ طرز سکھائی تھی کہ جس کا ذکر میں ذیل میں چل کر کرونگی میرا درد دل دریا کی طرح نہ رکنے والی روانگی کو چاہتا ہے مگر مجھے ایک طرف طوالت مضمون سے آپ کی طبیعتوں کے اکتا جانیکا اندیشہ دامنگیر ہے اور دوسری طرف ایڈیٹر صاحب کی وہ مہربانی مانع ہے کہ جو انہوں نے تقسیم حصہ اوراق کے بارہ میں عورتوں کے ساتھ یا اگر لکہدوں تو بجا ہے کہ بے زبان فرقہ کیساتھ کی ہے۔ آہ! بانی اسلام نے تو تیسرے حصہ کی مالک عورت کو بنایا تھا دو حصے مردوں کو دئیے تھے مگر ہمارے انصاف پسند ایڈیٹر صاحب نے اس سراپا ہدایت یافتہ فرقہ کو بارہ یا سولہ صفحوں میں سے صرف ایک صفحہ ہی عنایت فرمایا ہے مانا کہ عورتیں مضمون کم بھیجتی ہیں مگر کیا ان کی اصلاح کیلئے مردوں کو قلم اٹھانا گناہ ہے؟ تاہم ایڈیٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہئیے کہ انہوں نے دوسرے اخباروں کی طرح ہمیں بالکل ہی اخبار سے کاٹ کر نہیں پھینک دیا۔ افسوس کہ میں نفس مضمون سے بہت دور نکل گئی ہوں۔ اس لئے اب پھر پر سر مطلب آتی ہوں اور اپنے درد دل کا اظہار ایک معزز شاعر کے الفاظ میں یوں ادا کرتی ہوں

کھو گیا کچھ بھی نہیں کیا ہی قوم مسلمین
گم ہوئی جاتی ہے کیسے عزت دنیا و دین
ایک رونا ہو تو رو دیں۔ روئیں گے کس کس کو ہم
اب تو گویا کل ہماری ایک بھی سیدھی نہیں
اپنی اپنی دھن میں ہیں سرور ہر برنا و پیر
منزل دنیا و دین سے ہیں سبھی فارغ نشین
گرچہ چکھوایا زمانہ نے ہمیں سب تلخ و ترش
پر نشان اب تک نہیں پندار کا اترا نہیں
قوم کے شیرازۂ الفت کو توڑا بغض نے
جس کو دیکھو باہمی الفت دریں چین برجبین

خود پرستی نے سکھائیں تفرقہ اندازیاں + ٹولیاں بن کر جماعت کی پریشان ہوگئیں + ہوگئے کج بحثیوں میں پڑ کے سب برباد ہم + کچھ خیال ہی تباہی کا ہمکو آتا نہیں + پھر نئی قدرت سے باقی ہمیں آنے کے لئے - رہگیا ہے ایک ہوا سب کا پیوند زمین + میری پیاری بہنو! اللہ مردوں کا ہاتھ بٹانے میں سچے دل سے امداد دو - اور اب اپنی ہٹ دہرمیوں کو بالائے طاق رکھدو - بیاہ و شادی کے لئے چودہری غلام حیدر صاحب وزیر [illegible] نے یادری کی حقیر نیک طرز اختیار کر کے جس کی شادی کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں اسلامی طریق پر کی گئی ہے میرے فاضل اجل استاد مولانا [illegible] صاحب نے ان عقود کے جو مردوں کے ذمہ عورتوں کے ہیں - ایک سو روپیہ مہر ہوا جناب فضل [illegible] کروا دیا - خطبہ اور دعائے خیر ہر دو وزیرآباد میں اس پہلے طرز کے نکاح کا افتتاح کیا - اللہم زد فزد - والسلام - راقمہ عاجزہ بنت غلام محمد [illegible]

اڈیٹر کا یہ نوٹ وزیرآباد والے خط کے بعد تھا۔ کاتب کی غلطی سے پہلے کیا گیا۔

لائق شہادت کی اعلیٰ شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کی متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر مولوی صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکل فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمد۔ قیمت ۱۲

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر روزانہ اخبار عام

✕

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت وہ نونہال دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ ہے پیشگی آنے پر جاری کیا ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ بیلنہ وخراس آہنی مستریان مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ وخراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ۔

کارخانہ تقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو خوشخبری کی یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماراں

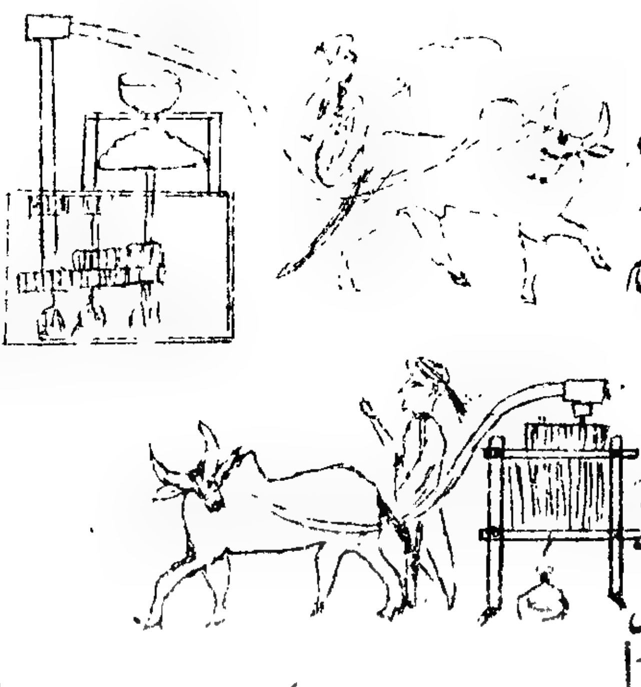

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۲۰ اور دوم مبلغ ۱۵ مبلغ ۱۰ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش وغلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمایئے

✕

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑہائے گئے ہیں۔ خوش خط۔ سفید اعلیٰ کاغذ۔ قیمت ۵ خریداران بدر سے	۴
ادعیۃ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں۔ بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔	۲/
الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت	۲/
جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم	۸/
مباحثہ مابین شیخ اللہ دین واعظ انجمن حمایت الاسلام۔ و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج۔ دہلی۔	۱/
عدم نجات مذہب پولوس	۰/
انوار العد۔	۸/
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب	۸/
تفسیر سورہ جمعہ۔ " " "	۴/
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴/
اعلام الناس۔ " " " "	۳/
سواء السبیل " " " "	۱۰/
کشف الالتباس " " " "	۰/
ایقاظ النائمین۔ " " " "	[illegible]
موعظۂ حسنہ " " " "	[illegible]
صیانۃ الناس۔ " " " "	۱/
سر الشہادتین۔ " " "	۱/
الفرقان۔ " " " "	۲/
عاقبۃ المکذبین " " " "	۱/
مجموعہ ازالۃ الوساوس " " "	۴/
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد [illegible] صاحب۔	۵/
اعجاز احمدی " " " "	۱/
رویائے صالحہ۔ " " "	۴/
حقیقی مسیح " " " "	۱/
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔	۱/

الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۲؎

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۸ | آں مسیح وہ آخر مہدی آخر زماں

نمبر ۳۶

۱۷ ۔ رجب سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ ۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

سلسلہ الجدید جلد ۲

سلسلہ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

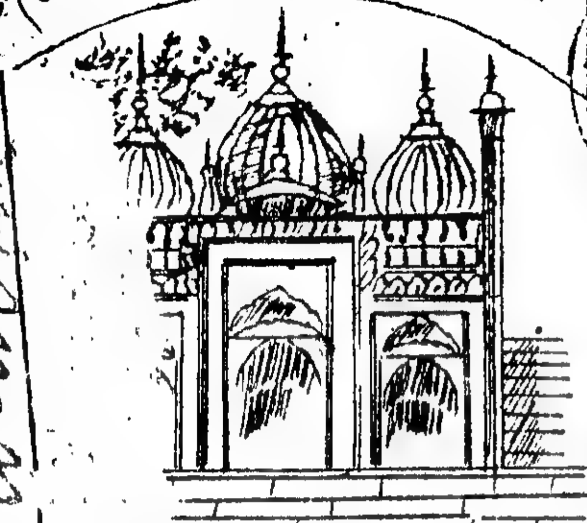

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے عـــہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعـہ

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی ۲؎

عام قیمت مابعد ہے رفی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ ٹکٹ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

ٹوکل ...... عہ ۔ افریقہ ...... للعـہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
حبّ او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلبر ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیّت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دُعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ترتیب مضامین مین تبدیلی

مشورہ طلب امر - جیساکہ گذشتہ اخبار مین بھی ناظرین سے مشورہ طلب کیا گیا تھا۔ صفحہ ۲ یعنی ٹائیٹل کے اندر کا صفحہ بہ سبب رنگین کاغذ ہونے کے خدا کی تازہ وحی کے واسطے موزون نہین معلوم ہوتا کیونکہ اس قسم کے کاغذ پر چھپائی ایسی عمدہ نہین اٹھتی۔ جیساکہ سفید کاغذ پر۔ اس واسطے اس ہفتہ مین بطور نمونہ اس صفحہ پر ڈاک ولائیت لکھی جاتی ہے۔ احباب اپنے مفید مشورہ سے امداد فرماوین۔ خدا کی تازہ وحی کے صفحہ ۳ پر لکھنے مین ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ وہ صفحہ سب سے آخر چھاپا جاتا ہے اور اس کے بالمقابل صفحہ ۶ تازہ اخبار عام کے واسطے کام آسکتا ہے۔

مینجر

* * *

ڈاک ولائیت

چار بیویان - ایک صاحب جیمس کویز باغ ساکن شہر واشنگٹن ملک امریکہ کے حال مین مرگئے ہین۔ ان کے بعد ظاہر ہوا کہ ان کی چار بیویان تہین یا تو وہ مارمن تھے۔ یا قدرتی ضروریات نے ان کو اس امر پر مجبور کیا تہا۔ کہ اس فطرتی مسئلہ تعدد ازواج پر عمل کریں۔

دجال کا جلانا ڈاکٹر ایچ چارلٹن بیشین صاحب نے ایک کتاب شائع کی ہے جس مین اوہنون نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ زمین مین سے اجزاء اکٹھے کرکے ایک جاندار پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بعض دیگر پروفیسرون نے اس کی تائید کی ہے اور تجربے کئے جارہے ہین گویا اب بھی وہ بات پوری نہین ہوئی کہ دجال جلائیگا اور مارے گا۔ اس مین ان نادانون کے واسطے بھی ایک سبق ہے۔ جو کہتے ہین کہ جب انسان مر جائیگا۔ تو پھر کس طرح زندہ ہوگا۔ خدا کے کلام اور نبی کے قول کو سننا اور ماننا تو بدبختون کے واسطے مشکل ہے۔ لیکن یورپ کی آواز ضرور ہے کہ ان کو پیاری لگے۔ اور سب کچھ منوا دے۔

سینٹ راکو عیسائیون کا ایک مقدس بزرگ اس نام کا گزرا ہے۔ ممکن ہے اپنی جگہ کوئی نیک بخت راہب ہو۔ لیکن آج کل اس کا بُت بنایا جاتا ہے اور اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے بُت کی پرستش زیادہ تر کنواری لڑکیان اور بیاہی ہوئی عورتین کرتی ہین۔ ان عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ عورت کو اچھا خاوند دلانا اور خاوند کے تعلقات کو پرمحبت کر دینا اس بزرگ کی عبادت سے اور اس کے آگے نذر و نیاز رکھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حال مین امریکہ کے ایک شہر مین اس کے ایک بت پر تنازع ہوکر معاملہ جنگ و جدال تک پہنچا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔ کہ یہ بت ایک گرجا مین مدت سے نصب تہا۔ بعض لوگوں نے اس کے واسطے ایک خاص جگہ بنائی۔ اور اس کو وہاں لے گئے جس پر جھگڑا ہوا۔ اور آخر جو فریق اُس کو گرجا مین ہی رکہنا چاہتا تہا وہ غالب آیا۔

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کیواسطے

ہر دو بقیمت صمہ

اخبار بدر کی سالیانہ قیمت عہ ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صمہ ہے کل عہ ہوئے۔ لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کر دے۔ اس کو براہین احمدیہ عہ مین دی جاوے گی۔ اور اخبار بھی عہ مین دی جاوے گی۔ کل صمہ ہوئے۔

مینجر

آمد مسیح ایک شخص انیسوین صدی کے ابتدا مین گذرا تہا۔ جو اپنے آپ کو نبی کہتا تہا۔ اور اس کا دعوی تہا کہ مین نے بائیبل کی پیشگوئیون سے حساب کیا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ دنیا کے خاتمہ اور یسوع مسیح کے آنے کا دن سنہ ۱۸۴۳ء مین ہے اس کی اس بات کو سنکر بہت سے لوگ اس کے مُرید بن گئے لیکن جب سنہ ۱۸۴۴ء گذر گیا تب لوگ برگشتہ ہوگئے اُس وقت اُس نے مشتہر کیا کہ حساب کرنے مین مجھ سے غلطی ہوئی تہی۔ بائبل کے رُو سے دوبارہ حساب کرنے سے جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح سنہ ۱۸۴۷ء مین آئیگا۔ ملر کے بعد اس کے شاگرد پادری تہرمن (Rev: Thurman) نے نبوت کا دعوے کیا اور کہا کہ میرے استاد سے بہی غلطی ہوئی تہی۔ اصل بات یہ ہے کہ مسیح سنہ ۱۸۵۴ء مین ضرور آجائیگا اور دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا۔ قریب بتیس ہزار آدمی اس کے ساتھ شامل ہوگئے۔ لیکن جب سنہ ۱۸۷۵ء بھی خالی گزر گیا۔ تو وہ لوگ برگشتہ ہوگئے لیکن تہرمن پادری صاحب نے اشتہار دیا کہ اس مین ایک حساب کرنے کی غلطی تہی۔ اصل تاریخ مسیح کی آمد کی بائبل کے رُو سے سنہ ۱۹۱۷ء ہے تہرمن صاحب تو مر گئے اب اُن کے جانشین پادری رسل صاحب ہین۔ (Russell) پادری رسل صاحب فرماتے ہین کہ مین نے خود سارا حساب کیا ہے اور اس حساب کے رُو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تہرمن صاحب کو بہی غلطی لگی تہی۔ یسوع مسیح کے آنے اور دنیا کے خاتمہ کی اصل تاریخ سنہ ۱۹۱۴ء ہے ان تاریخون سے اور اس قدر شور و غل سے کم از کم یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ کی اس زمانہ مین آمد کے متعلق جو تحریک قلوب کے اندر تمام دنیا پر ہورہی ہے وہ خالی از مطلب نہین۔

غلط تعداد پادری میک کورڈ (McCord) نے پلائی موتھ کے گرجا کے واعظ کے عہدہ سے استعفےٰ دیدیا ہے جس کا سبب وہ یہ بیان کرتے ہین کہ اس گرجا کی کارکن کمیٹی نے اپنے رجسٹرون مین ممبرون کی تعداد ۱۸۰۰ دکہلائی تھی مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اصل تعداد صرف ۱۲۶ تھی۔ مذہبی معاملہ مردم شماری کا طریق عیسائیون کے درمیان ایساہی چلا آیا ہے اسی طرح سے عیسائی لوگون نے عیسائیون کی تعداد دنیا مین مسلمانون سے بڑھ کر دکہائی ہے۔

ڈوئی جرمنی کے ملک مین ڈوئی کے جسقدر مُرید تھے انہون نے فیصلہ کرلیا ہے کہ ہم ڈوئی کو نبی نہین مانتے اور نہ اس کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱۔ ٹائٹل۔ شرائط۔ بیعت [illegible]
" ۳۔ خدا کی تازہ وحی۔ حالت اخبار۔
" ۵۔ بلاد اسلامی
" ۷۔ ۸۔ اڈیٹوریل۔ ایک مدرسہ تعلیم الاسلام
" ۱۱۔ شعر و سخن
صفحہ ۲۔ ڈاک ولایت
" ۴۔ ڈائری۔ وصیت۔ انصار [illegible]
" ۵۔ اخبار عام
" ۹۔ ۱۰۔ تفسیر قرآن
" ۱۲۔ بدر خواتین
" ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ اشتہارات

خدا کی تازہ وحی

۴ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ انی مع الروح اتیک بغتۃً

ترجمہ۔ میں روح کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤنگا

رؤیا۔ فرمایا آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک چوغہ زریں جس پر بہت سنہری کام کیا ہوا ہے مجھے بخشا گیا ہے۔ ایک چور اس چوغہ کو لیکر بھاگا۔ اس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا اور اس چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا۔ بعد اس کے وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا جسکی نسبت کہا گیا کہ یہ تیری تفسیر ہے۔ خواب میں معلوم ہوا کہ چور اس کو اس غرض سے لیکر بھاگا تھا کہ اس تفسیر کو نابود کردے۔ فرمایا اس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ چور سے مراد شیطان ہے شیطان چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کردے۔ مگر ایسا نہیں ہوگا۔ اور تفسیر جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اسکی یہ تعبیر ہے کہ وہ ہمارے لئے موجب عزت اور زینت ہوگی۔ واللہ اعلم

حالتِ اخبار

ضرورتِ امداد

پیارے ناظرین۔ قادیان کے گاؤں میں سے جہاں نہ پریس عام ملسکتا ہے اور نہ کاتب اور نہ کاغذ اور نہ ضروریات مطبع کی کوئی دکان موجود ہے ایسی جگہ سے اخبار نکالنا کسقدر مشکلات کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ اس سال کے شروع سے لیکر آجتک اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی پرچہ اخبار کا بیوقت نہیں نکلا۔ ہر ایک پرچہ ٹھیک وقت پر جمعرات کے دن شائع ہوتا ہے سوائے اس کے کہ دو پرچے [illegible] کے سبب [illegible] کے عوض میں زائد کاغذ خرچ کر کے [illegible] اخبار بدر پہلے ۸ صفحہ کا تھا۔ صفحہ اول و آخر اشتہارات وغیرہ [illegible] جاتا تھا اور صرف ۵ یا ۶ صفحے مضامین کے ہوتے تھے۔ اسوقت قیمت بھی سالیانہ [illegible] تھی۔ [illegible] اب ۱۶ صفحے اخبار کے ہیں چار صفحے اشتہار وغیرہ کے نکال کر باقی ۱۱ یا ۱۲ صفحے مضامین کے لئے وقف ہیں۔ گویا پہلے کی نسبت اخبار کا حجم دگنا ہے اور قیمت قریباً وہی۔ [illegible] کا فرق ہے بھی [illegible] رکھی گئی ہے۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ صفحوں کی زیادتی سے کاغذ اجرت مصالح۔ کار و فتر ہر کام میں خرچ کسقدر بڑھ جاتا ہے۔ لیکن ان تمام اخراجات کی زیادتی کے مقابلہ میں آمد بہت کم ہے۔ اور اس تھوڑی آمد میں اخبار کا برابر چلنا مشکل۔ خدا رحم کرے اس کے [illegible] میاں معراج الدین صاحب پر جنہوں نے باوجود اسقدر نقصان کی برداشت کے اخبار کو جاری رکھا ہے مگر آخر کب تک انسان عاجز اور کمزور ہے۔ اور اتنے بڑے کام کا سنبھالنا اکیلے آدمی کی قوت سے باہر ہے۔ ایسے کام جماعت کی امداد کے ساتھ چل سکتے ہیں۔ [illegible] کوئی ایسی نہیں مطلب کیا تھا کہ خواہ مخواہ کسی پر بوجھ ڈالا جاوے۔ بلکہ [illegible] قوم کے درمیان اخبار کے دیکھنے کا مذاق پیدا کیا جائے اور اخبار کے واسطے ایسے نئے خریدار پیدا کئے جاویں۔ جو قیمت پیشگی ادا کریں۔ تعداد خریداروں کی ترقی ہو اور قیمت [illegible] وصول ہوتی رہے تو اس میں قوم کا بھی بھلا ہے اور کارخانہ کیواسطے بھی استقامت کی صورت ہے۔ اگر اسوقت زیادہ نہیں ایکسو ایسے دوست پیدا ہو جائیں جو زیادہ نہیں تو ہر ماہ کے اندر دس دس خریدار بنانا اپنے ذمہ کر لیں تو اس سال کے اخیر تک ایک ہزار نیا خریدار پیدا ہو سکتا ہے۔ ایک ہزار خریدار کا مانگنا کوئی بڑی بات نہیں۔ بلکہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں مانگنے [illegible] تو کیا مانگا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہنوز جماعت ضعیف اور کمزور ہے اور زمانہ [illegible] کے ساتھ جو کام ہو سکتا ہے اس سے بڑھ کر درخواست کرنا مناسب نہیں اگرچہ مجھے امید [illegible] ایسے نکلیں گے جو اس کام کو جلد پورا کر دکھائیں گے۔ [illegible] میں چاہتا ہوں کہ [illegible] بزرگوں کے خصوصیت کے ساتھ [illegible] نام لکھدوں جن سے اسطرف توجہ کی خاص امیدیں ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) خواجہ کمال الدین صاحب بی اے [illegible] جو اخبار بدر کے خاص ہمدرد اور خیر خواہ [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) ڈاکٹر عبداللہ صاحب امرتسر (۵) [illegible] (۶) [illegible] چودھری مولا بخش صاحب [illegible] سیکرٹری سیالکوٹ (۷) میاں فضل الدین صاحب [illegible] (۸) مولوی [illegible] شاہ صاحب اپیل نویس پشاور (۹) حکیم شاہ نواز صاحب راولپنڈی (۱۰) ماسٹر [illegible] اللہ صاحب جہلم (۱۱) حافظ غلام رسول صاحب وزیرآباد (۱۲) حافظ محمد [illegible] صاحب سرینگر (۱۳) [illegible] (۱۴) خلیفہ نورالدین صاحب جموں (۱۵) منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ جو کسی زمانہ میں اخبار بدر کی بہت امداد کیا کرتے تھے (۱۶) بھائی جان عبدالعزیز صاحب دہلوی (۱۷) چودھری رستم علی صاحب انبالہ (۱۸) منشی عبدالعزیز صاحب سہارنپور (۱۹) ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب دہلی (۲۰) محمد نواب خان صاحب ثاقب۔ مالیرکوٹلہ (۲۱) قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانہ (۲۲) خانصاحب عبدالمجید خانصاحب۔ کپورتھلہ (۲۳) مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخاں (۲۴) مولوی میر محمد سعید صاحب۔ حیدرآباد دکن (۲۵) سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی (۲۶) بابو غلام محمد صاحب۔ [illegible] (۲۷) مولوی عبداللہ صاحب پٹیالہ (۲۸) بابو عبدالرحمٰن صاحب افریقہ (۲۹) حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ (۳۰) خانصاحب [illegible] حسین خانصاحب شاہ آباد [illegible] (۳۱) [illegible] الدین صاحب [illegible] (۳۲) قاضی حبیب اللہ صاحب قصور (۳۳) [illegible]

جنازہ غائب۔ چودھری رحمت علی صاحب احمدی ساکن کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور کی اہلیہ اور سید نیاز الدین صاحب [illegible] کی فوت ہو گئی ہیں جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ ان کا جنازہ پڑھا جاوے

ڈائری

القول الطیب

یکم ستمبر ۱۹۰۶ء۔ ایک اخبار کی مخالفانہ اور تعصب اور جھوٹ سے بھری ہوئی تحریر پیش ہوئی۔ فرمایا "یہ لوگ لکھ لیں جو کچھ ان کا جی چاہتا ہے۔ مگر کب تک۔ آخر کار سچائی سچائی ہے اور جھوٹ جھوٹ ہے اور دنیا کے سامنے جلد کھل جائیگا کہ حق پر کون ہے۔ اور جھوٹے خود بخود مٹ جائیں گے کیونکہ جھوٹ کو کبھی فروغ نہیں ہو سکتا۔

فرمایا تعجب ہے ان لوگوں پر کہ نہایت بے باکی سے کہ دیتے ہیں کہ کوئی زلزلہ نہیں آئیگا۔ یہ سب پیشگوئیاں جھوٹی ہیں۔ ان کو چاہیئے تھا کہ انتظار کرتے اور ایسی جلد بازی سے تکذیب نہ کرتے۔ دنیوی عدالتوں میں ایک مقدمہ پیش ہوتا ہے تو اسکے بھی انسان خوف زدہ رہتا ہے اور بیہودہ گوئی سے یہ نہیں کہتا پھرتا کہ مجھ کو ڈگری حاصل ہو جائیگی چہ جائیکہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں مقدمہ پیش ہے اور یہ لوگ اتراتے پھرتے ہیں۔

فرمایا کہ مخالفت ہمیشہ راستبازوں کی ہوتی ہے جھوٹے کی کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ بلکہ لوگ اُن کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سنت اللہ ہے ہر نبی کے زمانہ میں کوئی نہ کوئی جھوٹا مدعی بھی ضرور پیدا ہوتا ہے۔ حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں بھی دو اور شخصوں نے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا تھا۔ مگر یہودیوں نے ان دونوں کی کچھ مخالفت نہ کی اور نہ اُن کو کچھ ستایا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے پڑ گئے اور اُن کو دکھ دیا اور مقدمہ بنایا۔ اور سخت مخالفت کی اور بالآخر صلیب پر چڑھا کر چھوڑا۔

ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو کفار عرب نے ہرگز اسکی مخالفت نہ کی نہ اس کو ستایا نہ دکھ دیا۔ بلکہ کئی لاکھ آدمی اس کے ساتھ ہو گئے۔ برخلاف اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت سخت تکلیفیں دیں اور شہر سے نکال دیا اور قتل کے منصوبے باندھے۔ اور ہر طرح کی ایذا کی درپے رہے۔ یہی ہمیشہ سے سنت اللہ جاری ہے کہ سچے کے ساتھ ایک دو جھوٹے مدعی بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ سچا باوجود سخت مخالفتوں کے کامیاب ہو سکتا ہے اور جھوٹا باوجود اس کے کہ اُسکی کوئی مخالفت نہیں ہوتی ناکام اور نامراد مرتا ہے۔ ایسا ہی ہمارے زمانہ میں بھی ہمارے دعوے کیساتھ کئی ایک جھوٹے مدعی الہام اور وحی الٰہی کے پیدا ہوئے ہیں جنہیں بعض نہایت نامرادی کے ساتھ مر بھی گئے ہیں جیسا کہ لاہور میں ایک شخص مہدی ہونیکا دعویدار تھا۔ اُسکی کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ لاہور میں ایک شخص الٰہی بخش بھی الہام کا مدعی ہے۔ اپنے الہامات شائع کرتا ہے کوئی اُسکی مخالفت میں اشتہار نہیں دیتا۔ نہ اُس کو ستایا جاتا ہے نہ دکھ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہے۔ لیکن ہمارے مقابلہ میں شیطان کو ہلاکت نظر آتی ہے اسواسطے وہ لوگوں کو مخالفت جوش دلاتا ہے۔ یہی قدیم سے خدا تعالیٰ کی سنت چلی آتی ہے۔ صادق کی مخالفت سخت ہوتی ہے تاکہ اسکی کامیابی ایک بڑا نمایاں اشتہار ہو۔

وصیت مولوی حافظ محمد اکرم صاحب احمدی مرحوم

مرسلہ محمد افضل صاحب سکنہ کملہ

(الوصیۃ) اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ و اشہد ان جمیع انبیاءہ و رسلہ حق من عند اللہ و ملائکتہ حق و جمیع کتبہ حق و اشہد ان سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلعم خاتم الانبیاء وکتابہ القرآن نور و ہدی خاتم جمیع الکتب۔

اس کے بعد میں اپنے تمام ورثاء کو عموماً اور والد صاحب کو خصوصیت سے وصیت کرتا ہوں کہ جب میں اس دنیا سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جاؤں تو میرے بعد میرے اوپر کوئی بلند آواز سے جزع و فزع نہ کرے اور نہ خیال کریں کہ میرے اوپر گھر کا یا گھر والوں کے رزق کا دار و مدار تھا اللہ تعالیٰ رازق مطلق ہے میری زندگی میں اور میرے بعد کوئی میری ایسی خوبی ذکر نہ کریں جو مجھ میں نہ ہو میں احمدی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود رئیس قادیان کا مرید یعنی ادنیٰ غلام ہوں اور مسیح ناصری کو فوت شدہ اور ان کو مسیح موعود یقین کرتا ہوں اسلئے میرے انتقال کے بعد فوراً حضرت کو جنازہ کیواسطے لکھدیں اور اس خط میں لکھیں کہ یہ خط اخبار میں چھپ جائے اور حضرت اور سب جماعت میرا جنازہ پڑھیں اور سب کو اسلام علیکم لکھدیں اور اسجگہ تجہیز تکفین یوں ہو کہ احمدی میرے جنازہ کا پیش امام ہو دوسرا ہرگز ہرگز نہ ہو اور غسل بھی حتی المقدور احمدی دے مگر جنازہ کا پیش امام ہرگز کوئی غیر احمدی نہ ہو دوسروں کا اختیار ہے کہ احمدیوں کے پیچھے جنازہ پڑھیں اول والد صاحب کا حق ہے کہ وہ جنازہ پڑھا دیں تیسری تکبیر کے بعد دو یا پا گھنٹہ تک میرے واسطے استغفار کریں اور مغفرت مانگتے رہیں اور دفن کر کے جب چلنے لگیں تو سب دعا صاحب کی آسانی اور حسابی مغفرۃ البعد کی دیر تک توجہ سے کریں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا میرے اہل عیال خدا کو بہت یاد کریں نماز کا ترک چھوڑ دو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کا سنگی ہوگا۔ تم الوصیۃ یہ وصیت نامہ اسکی جیب میں پایا

(بعدل)

انصار بدر

ڈاکٹر ممتاز علی صاحب۔ افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں "بندہ ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کوئی خریدار بدر کے لئے پیدا کروں۔ بللہ الحمد کہ خداوند کریم نے میری امداد فرما کر ایک خریدار بہم پہونچا دیا ہے جس سے میری کمر ہمت آئندہ کے لئے اور بھی چست ہو گئی ہے۔ اور مجھے قرار نہیں ہوگا جب تک آپ کو ہفتہ وار خریدار نہ دے لوں۔"

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور اُن کو اپنے وعدہ کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اس قسم کے چند ایک اور مددگار اور مربی اخبار کے پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اخبار بہت ہی جلد اعلےٰ ترقی پر پہنچ جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے جو نیا خریدار دیا ہے اُن کا اسم گرامی یہ ہے۔

جناب حوالدار صاحب روڈیشیان کمپنی عا کنگز افریقن رائفلز علا۔ ایسا ہی اور بعض احباب نے کوشش کر کے خریدار بہم پہونچا کر ہمیں شکرگذاری کا موقع دیا ہے۔ ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

منشی مجید حسن صاحب خوشنویس قادیان یک۔ خواجہ کرم داد صاحب یک۔ منشی عزیز الرحمن صاحب منصوری یک۔ عبد الواحد خانصاحب سیالکوٹ یک۔ میر عابد علی شاہ صاحب بدوملی یک۔ منشی وزیر خاں صاحب چاندا یک۔ غوث محمد گوریکے یک۔ امام الدین و جمال الدین صاحبان سیکھواں یک۔ ڈاکٹر فیض قادر صاحب کیمبلپور یک۔ ایک صاحب آف گوریکے یک۔ علاوہ اس کے انہوں نے عہر بطور امداد بدر وہاں کی جماعت سے وصول کر کے ارسال کیا ہے۔

ضروری اطلاع

یہ اطلاع ایک اشد ضرورت کے موقع پر دیجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ کچھ مدت سے الگ جمع کیا جاتا ہے جسمیں سے اس سلسلے کے غریب طلباء کو جو کالجوں میں اور اس اسکول میں تعلیم پاتے ہیں امداد کی جاتی ہے اور جسمیں سے بعض ابن السبیل کے راہ کا خرچ اور غرباء بیکس کا کفن دفن کیا جاتا ہے۔ یہ تمام اخراجات اس فنڈ سے کئے جاتے تھے۔ لیکن فنڈ میں اس وقت روپیہ ختم ہوگیا ہے جس سے اُن غریب طلباء اور متذکرہ بالا ضروری اخراجات کے لئے سخت مشکل پڑگئی ہے جو صرف اسطرح ہی دور ہوسکتی ہے کہ ہر ایک صاحب ذی ثروت اس کام کو اہم سمجھکر اسکی طرف خاص توجہ کرے اور جو زکوٰۃ اس کے ذمہ ہے وہ امین زکوٰۃ فنڈ کے نام جلد ارسال کر دے کیونکہ دیر سے بہت اخراجات بند پڑے ہیں اس کا تدارک کیا جائے ہم امید کرتے ہیں کہ اگر **ہر ایک صاحب ذی ثروت** نے کچھ بھی توجہ اسطرف کی تو ان اخراجات کے لئے اتنا کافی سٹاک جمع ہو جائے گا جو کئی مہینوں تک کافی ہو سکیگا۔

نورالدین امین زکوٰۃ فنڈ

مکرمی مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آپ کے اخبار میں عکس مکتوب مبارک **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پڑھکر بعض دوستوں نے دریافت کیا ہے کہ ایک کاپی شیشہ میں لگوانے کے لئے مل سکتی ہے یا نہیں۔ تو آپ براہ مہربانی بذریعہ اخبار یہ امر شائع کردیں کہ اس عکس کی تھوڑی سی کاپیاں رسالہ سے بچی ہوئی ہیں جو ۱ر فی کاپی کے حساب سے ملیں گی۔ اگر کوئی دوست خریدنا چاہتے ہوں تو جلدی منگوالیں۔ ورنہ پھر نہیں مل سکیں گی۔ آسانی کے لئے اس عکس کے دوسری طرف موجودہ رسم الخط میں مکتوب کی عبارت سطر بسطر دیدی گئی ہے۔

مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

بلادِ اسلامی

روس میں قبول اسلام کی خواہش۔ مصر کی تازہ ڈاک کے اخبارات میں بحوالہ ترکی اخبار بنام "اقدام" یہ مبارک خبر معلوم ہوئی کہ روسی صوبجات قزان، ارق اور سیمبرسک کے رہنے والے آتش پرست لوگوں نے حکومت زار کو اس امر کی اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اسپر زار نے انکی مردم شماری کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قبول اسلام کے خواہشمندوں کی تعداد دس لاکھ ہے۔ "اگر اخبار اقدام کی یہ روایت صحیح نکلی اور روسی باشندوں کے قبول اسلام کی جو مثالیں حال میں پیش آئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے اسکی صحت چنداں بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتی تو اسبات کو نادرات زمانہ میں شمار کرنا غلط نہوگا" اس سے خدا تعالیٰ کے عجیب کاموں کا پتہ لگتا ہے کہ وہ کس طرح باوجود دشمنوں کی کوشش مخالفانہ کے اِس زمانہ میں اسلام کو ترقی دینا چاہتا ہے

فرانس و مراکش۔ مصری اخبارات کے ذریعہ خبر آئی ہے کہ فرانسیسی سپاہ برخلاف معاہدہ مراکش کے حدود میں بڑھ آئی ہے

روس میں اسلام۔ روسی ضلع اوفا کے ایک قصبہ آرکرجی تاکی نامی میں ۵۰ آتش پرستوں نے علامہ شاکر جان آفندی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ روسی مسلمان ان نئے برادران دین کی بڑی خبرگیری و اعانت کر رہے ہیں اور ان کے معلمین انکی بستیوں میں بھیج کر اور مسجد بنوا کر ان کو احکام دینی سے واقف ہونے اور رسم شرعیہ ادا کرنے میں سہولتیں بہم پہونچا رہے ہیں

روس میں مسلمانوں پر ظلم۔ مشہور مصری اخبار "اخبار" لکھتا ہے کہ قوزان اور کزنمسکی کے مسلمانوں کو روسی عیسائیوں کے ہاتھ سے نہایت سخت مصائب برداشت کرنی پڑی ہیں اور حکام میں سے کوئی ان کا انصاف نہیں کرتا۔ روسیوں نے انکی سرسبز زمینیں چھین لی ہیں اور انہیں وسائل معاش سے بھی محتاج کر دیا ہے۔ آخر تنگ آکر مسلمانوں نے مقابلہ کیا ہے اور غاصبوں کو پس پا کر دیا ہے اور اپنی املاک ان سے واپس لے لی ہیں۔

ندوۃ العلماء روس۔ روس کے اسلامی علماء نے باہم ملکر اپنے دینی دنیوی فلاح کے اسباب پر غور و بحث کرنے کے لئے ایک مجلس قائم کی ہے جس کا نام ندوۃ العلماء رکھا ہے۔

ایران۔ ایران میں خیال ہے کہ شاہ اپنے سابق وزیر اعظم مرزا اصغر علی خان امین الدولہ کو جلد بلا کر پھر اس منصب پر سرافراز کرنیوالے ہیں۔ وہ جب سے معزول ہوئے ہیں۔ مختلف ممالک عالم کی سیاست میں مشغول ہیں اور اسطرح ان کا تجربہ و علم بہت بڑھ چکا ہے۔ موجودہ جدید وزیر اعظم مشیر الدولہ پہلے وزیر خارجیہ تھے کہا جاتا ہے کہ وہ جدید انتظام کے ضروری مصارف کے لئے باجازت روس انگریز متمولوں سے قرض لینا چاہتے ہیں۔

ٹرکی و مصری سرحد۔ اخبار ٹائمز لنڈن لکھتا ہے کہ تعین سرحد کے کمیشن کے ترک ممبر سرحد کے معاہدہ میں "قریب" کے لفظ کے معنے اپنی مرضی کے مطابق نکال رہے ہیں اور انگریزی و مصری اعتراضوں کے باوجود بھی مصری علاقہ کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔

تنازع ٹریپولی۔ ساڑھے چار سو آدمی کی فرنچ مہم دلوبیں لیکر ایک کرنیل کی زیر نگرانی طاسینی سو جانت کو روانہ ہوگئی ہے۔

ترکی و فرانسیسی جھگڑا۔ اخبار اللواء رقمطراز ہے فرانس کا دعوٰی ہے کہ صحرائے جانت ترکی قلمرو میں داخل نہیں ہے۔ نہ وہاں کبھی ترکی حاکم رہا اور نہ اس علاقہ سے حکومت عثمانیہ نے کوئی خراج وصول کیا۔ اور فرانس کو ۱۸۹۵ء کے انگلش فرنچ معاہدہ نے صریح طور پر اس اراضی کا حقدار مانا گیا ہے۔ کیا خوب ہے ملکی فتوحات کا یہ کتنا اچھا بہانہ ہے کہ فلاں شخص نے اس جگہ کو میری ملک تسلیم کرلیا ہے کیا دولت انگلشیہ اُس علاقہ کی مالک تھی کہ اُس نے یہ صحرا بلاتکلف فرانس کو بخشدیا۔ ترکی کو کیا خبر تھی کہ فرانس ایک غیر آباد ریگستانی جگہ کے لئے محض اس وجہ سے کہ وہ طرابلس کی سرحد پر ہے اُدھر پیش قدمی کرے گا۔ ورنہ وہ یہاں بڑی بھاری چھاونی قائم کر دیتی اور خراج لینا تو جب ممکن تھا کہ یہاں کے باشندے مالدار ہوتے وہ تو غریب و فاقہ مست ہیں۔ اُن سے ترکی کیا وصول کرے بہر حال جب فرانس جانت پر قبضہ کرنے کی دلیل یہ پیش کرسکتا ہے کہ ترکی اسپر پہلے سے قابض نہیں تھی تو کیا وجہ ہے کہ ترکی بھی فرانس کے سابق قبضہ نہونے کی دلیل پیش کرنے سے فائدہ اٹھائے

(پیسہ اخبار)

انتخاب الاخبار

صاحب امیر کابل ۱۷ دسمبر کو جلال آباد سے روانہ پشاور ہو کر بجے آگرہ کی ملاقات کے لیے۔ امیر صاحب بمبئی کراچی کوئٹہ نہ جائیں گے۔ براہ پشاور واپس جائیں گے۔ امیر صاحب کی غیر حاضری میں انتظام سلطنت سردار نصر اللہ خاں و سردار عنایت اللہ خاں چلائیں گے

دہلی کے سٹیشن شاہدرہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ ۰۰۰۵ لوٹ لیا۔ دو مجروح ایک مقتول ہوا۔

ہندو کالج بنارس کے طلبا ایام تعطیل میں کالج کے لیے ۰۰۰۰ روپیہ جمع کر سکے ہیں۔

منگلوار گذشتہ کو ۱۱ بجے شب کو ایک زلزلہ محسوس ہوا تھا۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۲۱۱۲ فوتیاں ہوئیں احاطہ بمبئی میں ۱۲۸۸ فوتیاں تھیں۔

احمد آباد میں گجرات جننگ فیکٹری میں آگ لگی پچاس ہزار کا نقصان ہوا ہے۔

امریکن علاقجات تاکنہ وریکہ میں جمعرات کو سخت زلزلے آئے۔ سرحد پیرو تک محسوس ہوئے۔ وہاں ایسی گھبراہٹ و سنسنی ہے کہ بیان ناممکن۔ سب لوگ باہر چرکو میں سوتے ہیں۔ مکانات مسمار۔

یہ بات طے پا چکی ہے کہ حضور وائسرائے شملہ سے اترتے ہوئے کشمیر کی سیر کریں گے۔

دہلی شاہدرہ ریلوے کو سٹیشن شاہدرہ سے ایک سنگین واردات کی خبر آئی ہے۔ ایک گروہ ڈاکوؤں نے یہاں کے اسسٹنٹ انجنیر پر حملہ کیا ایک سائیس وہیں قتل کیا گیا۔ اور بھی دو آدمی ایسے سخت مجروح ہیں کہ بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس کے بعد ڈاکو لوگ پانچ ہزار روپیہ نقد تھا وہ لوٹ کر لے گئے۔ پالیس درپے تفتیش ہے

کوہ آبو - چہار شنبہ گذشتہ کو بعد دوپہر پانچ کے پچاس منٹ پر ایک زلزلہ اس سے آیا۔ گویا کوہ آبو پاش ہونیوالا ہے۔

دربھنگا اور اس کے حوالی میں سخت سیلاب آنیکی خبر ملی ہے۔ ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ ڈاک غرق ہو گئی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے بہت سے پل اور عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ کل شہر میں پانی ہی پانی ہے۔ لوگ درختوں کے تلے چھپتے پھرتے ہیں غریبوں کو سخت مصیبت کا سامنا ہے۔ ابتک موسلا دھار بارش ہو رہی ہے تھمنے کے کوئی آثار نہیں۔ ایسی مصیبت دربھنگہ میں کبھی نہیں پڑی تھی۔ مہاراجہ دربھنگہ کے محلسرائے کی عمارتوں کے قریب بھی پانی بھرا ہوا ہے۔

تجویز ہے کہ امرتسر سے براہ ڈسکہ ایک شاخ ریلوے وزیر آباد تک تیار کیجائے۔

پیرو میں زلزلہ - ٹاکنا اور ایکا میں سخت زلزلہ آیا جس کا اثر پیرو کی سرحد تک پہونچا۔ لوگ سخت دہشت زدہ ہو گئے ہیں اور کھلے چرکو میں سوتے ہیں۔

وفات۔ لیڈی کیمل بنیرمن موجودہ وزیر اعظم کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ ملک معظم نے ہمدردی کا خط بھیجا۔

روس کی حالت - سوی برگ کی بغاوت پر جو فوجی عدالت بیٹھی تھی۔ اُس نے انیس سپاہیوں اور تین سوالیوں کو توپ سے اڑانے کی سزا دی اور باقی ۵۵۹ سپاہیوں کو مختلف سزائیں دی گئیں۔ موت کے حکم کی تعمیل آج سہ پہر کو ہوئی ہے۔

زار کے حکم سے وزیر اعظم کا خاندان شاہی سرائی محلوں میں پناہ گزین ہو گا۔

آدمی کا سینگ - اخبار "اہرام" (مصر) کے دفتر میں ایک شخص ایک چھوٹا سا سینگ لایا۔ جو دو سال سے علی حسن نامی ایک آدمی کی ریڑھ کی ہڈیوں کے اگلے سرے پر جو داہنے شانے کی چوڑی ہڈی سے ملحق تھا خود بخود نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ آدمی دریائی تھا اور اسکی عمر ۶۰ سال کے قریب تھی۔ یہ سینگ رفتہ رفتہ بڑھتا گیا۔ اور چونکہ وہ بتاتا ہے وہ ہر ۱۵ دن حجام کے ہاتھوں سے کٹوا دیا کرتا تھا اس لیے کچھ عرصہ بعد وہ اسقدر سخت ہو گیا کہ حجام اُسے کسیطرح کاٹ نہ سکا۔ آخر ایکسال یونہی بڑھتا گیا جس کا طول ڈھائی انچ اور اسکی موٹائی ایک انچ تک پہنچ گئی۔ اب وہ شخص ڈاکٹر صادق آفندی حکیم کے مطب میں بغرض علاج آیا اور انہوں نے جراحی عمل کر کے وہ سینگ نکال لیا یہ بعینہ کسی جانور کا سینگ معلوم ہوتا ہے۔ مریض کی صحت بہت اچھی ہے اور اب وہ آرام پا رہا ہے اور اس بات کا چرچا عام طور پر پھیلا ہوا ہے (لسان الحال)

پیرزادہ حکیم ظہور الحسن صاحب گنگوہی ۱۷ راگست کو انتقال فرما گئے۔

حجاز ریلوے لین - اسوقت (۳۶۵) کیلو میٹر تک تیار اور مکمل ہو چکی ہے۔ مٹی کا کام (۴۶۰) کیلو میٹر تک ہو گیا اور ابتک اس لین کے لیے (۱۳۶۱۲۳۴۴۵) قرش چندہ جمع ہوا اور (۸۶۴۴۴۲۵۰) قرش اس میں سے خرچ ہوا ہے باقی وزیر خانہ کی تحویل میں جمع ہے اور تمام اطراف عالم کے مسلمان بڑی کشادہ دلی سے اس لین کی تعمیر کے لئے مسلسل چندہ بھیجتے جاتے ہیں (اللواء)

طاعون - ہفتہ مختتمہ ۲۵ راگست کے اندر ہندوستان میں طاعون سے ۲۱۳ موتیں ہوئیں بمبئی ۱۲۸۸ بہار ۱۲۴ بنگال ۱۰۰ ممالک متوسط ۱۰۹ ریاست میسور ۲۸ - اندور میں دو ہفتہ کے اندر ۳۱۷ موتیں ہو چکی ہیں۔

آتشزدگی - ۲۹ راگست کو صبح کے وقت ڈیرہ دون چھاونی میں آگ لگ گئی۔ اور رجمنٹل سکول جل گیا۔

کارڈ کے متعلق ضروری احتیاط - کارڈ کے ایکطرف مضمون خط لکھا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف پتہ لکھا جاتا ہے اور ٹکٹ لگایا جاتا ہے جسطرف پتہ لکھا جاتا ہے اور ٹکٹ لگایا جاتا ہے اُس کے پورے دو حصے کر دینے چاہئیں۔ دائیں ہاتھ کے نصف میں سوائے پتہ لکھنے کی اور ٹکٹ لگانے کے اور کچھ نہیں لکھنا چاہیئے۔ بائیں ہاتھ کے نصف میں جو چاہو لکھو۔ بعض لوگ کارڈ کے پتہ والی طرف اوپر یا نیچے ایک لمبی سطر لکھ دیتے ہیں۔ یا ایک لمبی سطر چھپوا دیتے ہیں ایسے کارڈ بیرنگ ہو جایا کریں گے۔ نصف میں لکھنے کا اختیار مالک کا ہے۔ ڈھ نمبر ہے جو سرکاری بنے ہوئے نہیں ہوتے۔ سرکاری بنے ہوئے کارڈوں کا نصف کاٹ نہیں ہو سکتا۔ پتہ والی طرف زیادہ سے زیادہ کاتب اپنا نام اور پتہ لکھ سکتا ہے اور بس۔ دوسرا کوئی مضمون نہیں چاہیئے۔

۱۷ راگست گذشتہ کو جامع مسجد دہلی میں ایک عورت قوم کلال ساکن کھڑکی فراشخانہ عمر ۲۰ سال نے دین اسلام قبول کیا پھر دوسری عورت مسماۃ جانکی بنت سیبا رام قوم کلال حال علیپائی ساکن کشمیری دروازہ عمر ۳۵ سال بھی مشرف باسلام ہوئی اسکا نام شریفا خاتم رکھا گیا (کرزن گزٹ)

دہلی میں کوکن فروشی کا رواج برابر بڑھتا جاتا ہے مردوں سے گذر کے عورتیں اور بچے بھی کھانے لگے ہیں اور انکی حالت سخت خراب ہو گئی ہے حکام ضلع کو فوراً اسپر توجہ کرنی چاہیئے ورنہ سخت نقصان پہنچے گا۔ (کرزن گزٹ)

مشرقی بنگال کا قحط زوروں پر ہے۔ موٹے چاول کا بھاؤ پانچ چھ سیر فی روپیہ ہے۔

دھرم سالہ میں مشہور ہے کہ سردار گوردیال سنگھ نے معافی حاصل کی اور کہ وہ عنقریب واپس آ جائیں گے۔

دہلی میں گوشت کی فروخت کے جدید قواعد باعث مخالفت عامہ کے بالائے طاق رہ گئے۔

(علیگڈا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدرِ صادق

۱۶ رجب سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

سٹرائیک

مغربی تہذیب کے اُستادوں نے جو نیک اور بدنمونے اپنے ہندوستانی شاگردوں کے واسطے قائم کئے ہیں اور یورپ امریکہ سے روزانہ اور ہفتہ وار اور ماہواری سبقوں کے ذریعہ سے اُنکی تعلیم دی ہے اور اس تعلیم میں پختہ کرنے کے بعد رفتہ رفتہ انکو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ اپنے سبقوں کو عملی رنگ میں لائیں انہیں سے ایک سٹرائیک ہے۔ سٹرائیک کیا ہے؟ کسی کارخانہ یا محکمہ یا مدرسہ کے تمام ملازمین اور کارکن اور طلبا اپنے افسروں پر ناراض ہوکر تمام کام یکدفعہ چھوڑ دیں اور کام بند ہو جاوے تو اس کو سٹرائیک کہتے ہیں۔ سٹرائیک (Strike) ایک انگریزی لفظ ہے اور انگریزوں ہی کے زمانہ میں ہندوستان میں اس نے عملی رنگ اختیار کیا ہے۔ اس کا ترجمہ لفظ بغاوت کے ساتھ کیا جاوے تو پورے طور پر صحیح ترجمہ ہوگا۔ کیونکہ بغاوت کا مفہوم بلحاظ اس ضرر اور نقصان کے جو بغاوت کرنیوالا پہنچاتا ہے زیادہ سخت ہے۔ بغاوت میں مالک کے مال کو لوٹنا اور اسپر بیجا قبضہ کرنا اور ہر طرح سے اس کو نقصان سب باتیں شامل ہیں مگر سٹرائیک میں صرف اتنی بات ہے کہ چونکہ مالک یا منتظم بعض باتوں میں ہمیں تکلیف دیتا ہے اور ہمارا کہنا نہیں مانتا۔ اسواسطے ہم سب ملکر اس کے کام کو چھوڑ دیتے ہیں تاکہ وہ مجبور ہوکر ہماری بات مان لے۔ ہاں یہ کہ سکتے ہیں کہ سٹرائیک تہذیب زمانہ کی بغاوت ہے۔ سٹرائیک کے واقعات آئے دن یورپ امریکہ میں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ زیادہ تر امریکہ میں اسکا رواج ہے اور پھر یورپ کے تمام ملکوں میں اور آجکل روس میں اسکا بہت زور ہے بلکہ وہاں پورے صوبہ میں بغاوت کی خبریں آرہی ہیں اور بغاوت بھی سخت بغاوت۔ کچھ عرصہ سے ہندوستان میں بھی اس کا رواج ہو چلا ہے اور بنگالی مہاشوں کی مہربانی سے ہندوستان کے ہر گوشہ میں یہ آگ لگ رہی ہے۔ لیکن جہانتک گذشتہ واقعات شہادت دیتے ہیں سٹرائیک ہندوستانیوں کیواسطے اسطرح فوائد پیدا نہیں کرسکتا جسطرح کہ یورپ امریکہ والوں کو اس سے فائدہ ہو جاتا ہے اور اس کا موجب بظاہر یہ ہے کہ ان ممالک میں جب ایک محکمہ کے ملازمین کام چھوڑ دیتے ہیں تو مالک محکمہ کو دوسرے آدمی نہیں مل سکتے۔ کیونکہ ملک میں باہمی مزدور اور ملازم پیشہ لوگ ایکدوسرے کیساتھ اسقدر اتفاق اور ہمدردی رکھتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی جگہ کام کرنا پسند نہیں کرتا جہاں سے پہلے ملازمین نے سٹرائیک کرکے کام چھوڑ دیا اور مجبوراً مالک کارخانہ کو وہی آدمی اُن کے مطالبات پورے کرکے دوبارہ ملازم رکھ لینے پڑتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں جبکہ ایک صوبہ میں سٹرائیک ہوتا ہے دوسرے صوبہ کے آدمی بخوشی پہنچ جاتے ہیں اور کام چل جاتا ہے۔ ہاں اتنا فائدہ ضرور ہو جاتا ہے کہ دوسرے ملازمین کے حق میں کچھ سہولت ہو جاتی ہے لیکن پہلوں کی قربانی پر۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے اکثر کارخانے اور محکمے سرکاری یا نیم سرکاری ہیں اور سرکار بھی وہ جو خدا کیطرف سے مقدر ہے کہ ہزاروں کوس سے آکر ہندوستان پر حکومت کرے۔ جس خدا نے انگریزوں کو حکومت دی ہے۔ اس نے ساتھ ہی اقبال اور رعب بھی عطا کیا ہے۔ پس انکی مخالفت میں کسطرح کوئی کامیاب ہو سکتا ہے۔ میڈیکل کالج کے طلباء کے سٹرائیک پر حضرت مسیح نے ان احمدی طلباء پر ناراضگی کا اظہار فرمایا تھا جو دوسرے طلباء کے ساتھ شامل ہوئے تھے اور حکم دیا تھا کہ وہ پھر کالج میں واپس چلے جائیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ احمدی جماعت کیواسطے کبھی جائز نہیں کہ کسی ایسے سٹرائیک میں شامل ہو۔

دنیا دار لوگ ابھی اسی عادت کے مطابق خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کے مقابلہ میں سٹرائیک کیا کرتے ہیں۔ کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ملنا بات چیت کرنا کھانا پینا بند سب حرام کر دیا کرتے ہیں ...... اور چاہتے ہیں کہ اسطرح اسکو اپنے قابو میں کرلیں۔ مگر یہ خدا کے برگزیدہ رسولوں کی صداقت کا نشان ہوتا ہے کہ وہ کامیاب ہوتے ہیں چنانچہ اسکا ایک تازہ نمونہ اس زمانہ میں موجود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف ایک بڑا بھاری سٹرائیک ملانوں اور پیرزادوں نے کیا مگر وہ سب روز بروز غائب خاسر ہو رہے ہیں اور خدا کے رسول کا سلسلہ ہر وقت ترقی کر رہا ہے۔ فالحمد للہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

جیسا کہ گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں وعدہ کیا گیا تھا جناب بابو نذر محمد صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس سرکل امرتسر کی رائے کا ترجمہ جو کہ بعد معائنہ مدرسہ تعلیم الاسلام اپنے رائے بک میں لکھی ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

میں نے ۲۵ و ۲۶ و ۲۷۔ اگست ۱۹۰۶ء کو غیر امدادی ہائی اسکول قادیان کا معائنہ کیا۔ اسوقت ۱۶۳ طلبا درج رجسٹر ہیں ایک سکھ ۵ ہندو اور ۱۵۷ مسلمان ہیں۔ معائنہ سال گذشتہ سے ۲۸ زیادہ ہیں۔ زیادتی سیکنڈری اور پرائمری دونوں ڈیپارٹمنٹوں میں ہوئی ہے۔ ۱۴۱ لڑکے میرے امتحانوں کے وقت حاضر تھے اسکول فیس اور چندہ سے چلایا جاتا ہے۔ ماہوار فیس ۹۰ روپیہ ہے۔ عملہ اسکول اور سائر خرچ وغیرہ پر ۳۴۵ روپیہ ماہوار خرچ ہے مدرسان جماعت دینیات کی تنخواہ اور اخراجات موسم گرما اس کے علاوہ ہیں۔

بورڈنگ ہوس میں ۷۱ طالبعلم ہیں۔ جنکو کافی طور سے جگہ دیگئی ہے۔ بورڈنگ ہوس کا اندرونی انتظام قابل اطمینان ہے۔ طبی امداد مہیا کیگئی ہے۔ سکول کے ساتھ ایک شفاخانہ ہے جو کہ بلاشبہ اسکول کا ایک بڑا جزو ہے۔

بورڈنگ ہوس میں ایک پراکٹر و سپرنٹنڈنٹ دو چپراسی ایک سقا اور ایک خاکروب ہیں اور قریباً ۷۶ روپیہ عملہ کا خرچ ہے۔

یہ اسکول ایک مذہبی اسکول ہے اور خصوصاً مسلمان لڑکوں کے مفاد کی غرض سے قائم کیا گیا ہے اسمیں دینیات کی بھی ایک جماعت ہے جو خوشی کا مقام ہے۔ اس مولوی جماعت میں زیادہ تر پرائمری پاس شدہ بھرتی کئے گئے ہیں۔ اس جماعت کے طلبا خوشی سے ڈرل کرتے ہیں اور دوسرے لڑکوں کے ساتھ کرکٹ اور فٹ بال کھیلتے ہیں۔ اسکول کا ڈسپلن ضبط بہت اعلیٰ ہے اور اتحادی جوش پایا جاتا ہے۔ طلبا عمدہ لباس پہنتے ہیں اور عادات اور اطوار میں تربیت یافتہ ہیں۔ بڑے لڑکے خصوصاً مڈل اور ہائی کے طلبا خوش مزاج اور صاف دل ہیں

[illegible] طرف سے بہت اطمینان بخش طور [illegible] ایک فٹ بال [illegible] ایک دوسری ٹیم [illegible] مؤخر الذکر ٹیم میں سابق طلبا [illegible] دیگر اصحاب تھے۔ اسکول [illegible] سرگرمی و کمالی اور [illegible] سرگرمی سے کھیلا جاتا ہے۔ ڈرل [illegible] لیکن چند چیدہ لڑکے ہیں جو جمناسٹک [illegible] شوق سے کرتے ہیں جس سے کہ [illegible] ہیں۔ [illegible] وانشگ بارس رنگز و [illegible] اور ڈمبلز جو فائدہ کی چیزیں ہیں مہیا دینی چاہئیں۔ جمناسٹک ماسٹر یہاں ماموں خانصاحب سینیئر جمناسٹک سرٹیفکٹ رکھتے ہیں اور اپنے فن میں ہوشیار ہیں۔

عمارت اسکول عمدہ حالت میں ہے تجویز ہے کہ ایک شاندار عمارت گاؤں کے باہر تعمیر کیجاوے۔ اسکول کی عام حالت اچھی ہے اور ضروری اشیاء بہم پہونچائی گئی ہیں۔ ایک عمدہ لائبریری اور ریڈنگ روم اور بک ڈپو ہے۔ جس سے کہ منتظمان مدرسہ کی قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔

معلم دینیات اور کلرک کے علاوہ بشمولیت جمناسٹک ماسٹر ۱۴ مدرسین ہیں۔ جنہیں سے دو ٹرینڈ اور تین سند یافتہ ہیں۔ ہیڈ ماسٹر مولوی شیر علی بی۔ اے قابل آدمی ہیں اور انگریزی بہت اچھی طرح پڑھا سکتے ہیں سیکنڈ ماسٹر شیخ ضیاء اللہ سررشتہ تعلیم کا ایک بڑا تجربہ رکھتے ہیں وہ ٹرینڈ سند یافتہ ہیں تھرڈ ماسٹر شیخ عبد الرحمن ایک صاحب علم انڈر گریجوایٹ ہیں۔ مولوی یار محمد اول مدرس ریاضی ایک بڑے بالیاقت آدمی ہیں وہ بی۔ او۔ ایل ٹرینڈ سند یافتہ ہیں انہیں انگریزی کی خاصی لیاقت ہے اور وہ اس زبان کے علم کو بڑھانے میں کوشاں ہیں۔ فورتھ ماسٹر مولوی عبد الرحیم آمدہ از صوبجات متحدہ آگرہ واودھ ایک تجربہ کار شخص ہیں۔ باقی مدرسین ہیں سے سوائے معلمان جماعت اوسط ایک انٹرینس پاس اور دوسرے تعلیم کا تجربہ رکھنے والے ہیں۔ ایک قابل آدمی مولوی عبید اللہ صاحب اورینٹ ٹیچر ہیں جو مڈل اور ہائی میں کام کرتے ہیں۔ آپ بڑے خوبیوں کے عالم اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان منشی فاضل پاس کیا ہوا ہے اسطرح یہ معلوم ہو جائیگا کہ اس درسگاہ کی حالت کے مطابق قابل آدمی بہم پہونچانے کی کوشش کیگئی ہے عملہ اسکول میں درحقیقت باہر سے دور رہنے والے لوگ ہیں جو کہ اعلےٰ تنخواہوں کے خواہاں نہیں ہیں۔

گذشتہ امتحان انٹرینس میں پانچ امیدوار بھیجے گئے اور انہیں سے تین پاس ہوگئے۔ میں نے تمام جماعتوں کے اکثر مضامین مندرجہ فہرست مضامین کا امتحان لیا۔ میرے خیال میں اسکول کیحالت تعلیم بہیئت مجموعی اچھی ہے۔

انگریزی۔ ریاضی فارسی۔ تاریخ جغرافیہ ہائی کلاسوں میں عموماً قابل اطمینان ہے۔ طلباء انگریزی اور اردو کا تلفظ صحیح طور سے ادا کرتے ہیں۔ انگریزی اور اردو وربیٹم ٹرینسلیشن (ترجمہ در ترجمہ) عمدہ طرح سے کیا گیا۔ فورتھ ہائی کو فارسی نظم پڑھانے میں زیادہ توجہ درکار ہے۔ جماعت پنجم ہائی کا ایک لڑکا عبرانی پڑھتا ہے۔

مڈل ڈیپارٹمنٹ کی جماعت دوم حساب میں کمزور ہے۔ جماعت سوم کے لئے اردو ترکیب میں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں ان جماعتوں کی تعلیم عمدہ ہے۔ جماعت اول کی انگریزی خاصی ہے اور جماعت دوم و سوم کی بہت عمدہ۔ مؤخر الذکر جماعتوں کو شیخ ضیاء اللہ صاحب پڑھاتے ہیں۔ جو ایک بڑے تجربہ کار سند یافتہ مدرس ہیں تمام درجوں کی رائٹنگ کاپیوں کو تھوڑے وقت کے بعد اکٹھا کر لینا اور اسکول میں رکھنا [illegible] طلباء کو محض [illegible] نگرانی مدرس لکھنے کے لئے دیجائیں اسطرح خراب ہونے سے بچ جائینگی۔

اول پرائمری جماعت میں کمزور [illegible] لڑکے تیسری جماعت کا [illegible] جاتا ہے۔ پڑھنا ناقابل اطمینان ہے۔

جماعت دوم میں حساب عملی اور زبانی ہر دو خاصے ہیں۔ بعض لڑکے الفاظ تلاش کر کے پڑھتے ہیں۔ لکھنا قابل اطمینان ہے مگر آسان املا بھی خراب ہے۔

جماعت سوم املا خاصہ ہے مگر خوشخطی میں ضعف جماعت ابھی اصلاح کی محتاج ہے۔ پڑھنا عموماً قابل اطمینان ہے۔ زبانی حساب کمزور اور عملی حساب ناقابل اطمینان ہے۔

جماعت چہارم کی انگریزی خاصہ طور [illegible] پڑھائی ہوئی ہے انگریزی خوشخطی خاصی اور پڑھنا قابل اطمینان ہے۔ املا خاصی حساب میں بڑی اصلاح کی ضرورت ہے۔

پنجم حساب خاصہ۔ زبانی حساب [illegible] کے لئے سیکھنا چاہئے۔ انگریزی پڑھنا ناقابل اطمینان ہے انگریزی خوشخطی خاصی ہے۔ املا قابل اطمینان اور جغرافیہ بہت اچھا نہیں ہے۔

پانچ لڑکوں کی ایک جماعت جسے سپیشل کلاس کہا جاتا ہے بہت توجہ کی محتاج ہے۔ انہیں سے بعض لڑکے پانچویں جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور باقی جو کمزور ہیں علیحدہ پڑھائے جاتے ہیں۔ اسکول کے رجسٹروں کی حالت عموماً قابل اطمینان ہے۔ احتیاط کرنی چاہئے کہ کسی ایک ڈیپارٹمنٹ کے طلباء اس وقت خارج کر دیئے جائیں جبکہ وہ دوسرے اعلیٰ طبقہ میں ترقی پا جائیں۔

اسکول میں قریباً پنجاب کے تمام اضلاع کے لڑکے پڑھتے ہیں اور بعض ممالک متحدہ آگرہ اور اودھ اور بعض پشاور سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ مولوی [illegible] جو ایک فاضل ہیں اس ترقی کن درسگاہ کے انتظام کے باعث تعریف کے مستحق ہیں۔

بعض طلباء نے ہائی۔ مڈل اور اپر پرائمری نے خوش الحانی سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی (جو یہاں درحقیقت ایک بزرگ وجود ہیں) نظمیں پڑھکر سنائیں۔"

دستخط۔ [illegible] محمد اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس امرتسر
۲۷ اگست ۱۹۰۶ء

[illegible] قبل از [illegible] منظوری ہو چکی ہے [illegible] جلد [illegible] ۔ سپرنٹنڈنٹ [illegible]

زمین خریدی جا چکی ہے۔ اس [illegible] کام شروع ہو جائیگا۔ فورتھ ماسٹر

اوقات القرآن۔ حصہ اول قیمت [illegible] جو خریدار [illegible] ایک [illegible] آکر [illegible] اس کو [illegible] دفتر [illegible] میں [illegible] یہ ایک خاص [illegible]

بدر [illegible]

مورخہ ۱۴ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ اخلاص

(گذشتہ سے پیوستہ)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اِنّی اُحِبُّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ - یعنی اس سورۃ (اخلاص) سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبك ایاھا ادخلك الجنۃ۔ اسکی محبت تجھے بہشت میں داخل کردیگی۔ ایسا ہی اور بہت سی حدیثوں میں اس سورہ شریف کی تعریف آئی ہے کہ یہ قرآن شریف کے تیسرے حصہ کے برابر ہے اور اس کے پڑھنے کے بڑے بڑے فوائد ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سورۃ شریف میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر ہے اور تمام انبیاء اور رسول جو خدا تعالیٰ کی طرف سے [illegible] ہوتے ہیں ان کی بعثت کا اصل منشاء یہی ہوتا ہے کہ توحید الٰہی کو دنیا میں قائم کریں کہ ایک انسان [illegible] میں مخلوق کو [illegible] اور غیر اللہ کی [illegible] [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] دوسرے [illegible] اس کو فوقیت [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ کیا سبب ہے کہ ایک انسان جب جانتا ہو کہ سوراخ کے اندر ایک زہریلا سانپ ہے تو وہ ہرگز اس سوراخ میں اپنی انگلی نہیں ڈالتا۔ اور جب جانتا ہے کہ اس زہر کے کھانے سے میں مرجاؤنگا تو خواہ کوئی کتنا ہی زور لگاوے اس کو ہرگز وہ منہ تک نہیں لاسکتا تو پھر کیا سبب ہے کہ انسان باوجود اس اقرار کے کہ خدا ہے اور ایک واحد خدا سب کا مالک اور خالق ہے پھر گناہ کرتا ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ معرفت الٰہی اس کو پورے طور سے حاصل نہیں۔ جب معرفت پورے طور سے حاصل ہوجاوے تو پھر ممکن ہی نہیں کہ انسان گناہ کے نزدیک جاسکے۔

بخاری شریف میں ایک حدیث آئی ہے حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری [illegible] امامت نماز کی کرتا تھا۔ نماز [illegible] قرآن شریف کا پڑھتا تو اس کو [illegible] شروع کرنے سے پہلے سورۃ اخلاص پڑھا [illegible] اور سورۃ [illegible] ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا تھا۔ [illegible] اصحاب اس [illegible] کہ کیا تو دوسری سورتوں کو کافی نہیں سمجھتا کہ اس سورۃ کو ہر حال ساتھ ملا دیتا ہے [illegible] تو اس سورۃ کا ہر رکعت میں پڑھنا چھوڑ دو۔ وہ ہمیشہ یہی جواب دیتا کہ تمہارا اختیار ہے کہ مجھے امام بناؤ یا نہ بناؤ میں تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں لیکن اس سورۃ کا پڑھنا ترک نہیں کرسکتا۔ لوگ اس کو دوسروں سے افضل جانتے تھے اور بہرحال اس کو ہی امام بنانا پسند کرتے تھے۔ اسواسطے یہ جھگڑا ہوتا رہا۔ یہانتک کہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچائی گئی۔ آنحضرت نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ اے فلاں تجھے کونسی بات اس سے مانع ہے کہ تو اپنے ساتھیوں کا کہنا مانے اور ہر رکعت نماز کے اندر تونے سورۃ اخلاص کا پڑھنا کس واسطے اختیار کیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ انی احبھا۔ مجھے یہی سورۃ پیاری لگتی ہے۔ تب آنحضرت نے فرمایا حبك ایاھا ادخلك الجنۃ اس کا پیار تجھے جنت میں داخل کردیگا۔ فقط [illegible] کی وجہ یہی ہے کہ [illegible] سورۃ شریف [illegible] خدا تعالیٰ کی توحید [illegible]

[illegible] خدا تعالیٰ [illegible] جو شخص تمام دنیا کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھکتا ہے خدا تعالیٰ اس کو دنیا و ما فیہا سے [illegible] کر دیتا ہے اور [illegible] اس کے سارے کام پورے کر دیتا ہے [illegible] توحید کے عقیدہ میں کمال پیدا کرنا انسان کو تمام [illegible] سے [illegible] ہے لیکن بعض ناواقف لوگوں نے وحدت [illegible] اور وحدت وجود کے [illegible] خیال ہے کہ ہر ایک چیز جو ہم کو نظر آتی ہے خدا ہے۔ ہر ایک آدمی خدا ہے اور صرف خدا ہی ہے باقی اور کچھ نہیں۔

[illegible] اندر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں کہ یہ عقیدہ [illegible] [illegible] خود خدا کے شائق بنتے ہیں اور [illegible] عقل سے خدا [illegible] کی [illegible] ایک [illegible] کا دعوے کرتے ہیں۔ گویا انہوں نے مانند ایک جراح کے خدا کو نعوذ باللہ چیر پھاڑ کر دیکھ لیا ہے۔ اور اسکی تمام حالت پر آگاہ ہوگئے ہیں۔

یہ بہت برا عقیدہ ہے۔ ہاں وحدت شہود کا عقیدہ درست ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ انسان کے دلمیں اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت ایسی بیٹھ جاوے کہ کسی دوسرے کی اس کو پرواہ ہی نہ رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ عشق اور محبت کا ایسا درجہ حاصل ہوجاوے کہ بغیر خدا تعالیٰ کے ہر شے اس کو ہیچ نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی وحدت پر اس کو پورا یقین ہو کہ وہی ایک اس قابل ہے جس کی عبادت کیجاوے اور جس کی اطاعت کے واسطے اپنی جان کو قربان کردیا جاوے۔ دراصل تمام بدیوں کی جڑھ شرک ہی ہے۔ جلی ہو یا خفی ہو۔ جب انسان کسی دوسرے انسان کو اپنا حاجت روا یقین کرتا ہے اور اس کی طرف اس طرح جھکتا ہے کہ گویا اس کے بغیر کوئی اس کا کام کرنیوالا نہیں تو وہ توحید کے برخلاف اپنا قدم رکھتا ہے اور ایک [illegible] پیدا کرتا ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] خدا پر [illegible] قائم [illegible] [illegible] ہوتا ہے۔

[illegible] ایمان [illegible] [illegible] شنفت
کار حق [illegible] [illegible] گشتن

* * *

[illegible] [illegible] آوازیست
[illegible] [illegible] [illegible]
نے کسی او را شریک و انباز نیست
نہ نگارش دخیل و ہمراز نیست
این جہاں را عمارت انداز نیست
در جہاں [illegible] ممتاز نیست
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

سُورۃ تَبَّتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

تَبَّتْ يَدَاۤ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝٢

ہلاک ہوویں ہر دو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ نہ کفایت کیا اُس سے اُس کے مال نے اور اُسکی کمائی نے

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥

وہ جلد داخل ہوگا آگ میں جو شعلہ والی ہے اور اُسکی جورو اُٹھانیوالی لکڑیوں کی اُسکی گردن میں رسی ہے بٹی ہوئی

بامحاورہ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اِس سورۂ شریف کو شروع کیا جاتا ہے۔ وہ اللہ جو سب کی پرورش کرتا ہے اور محنت کرنے والیکو اُسکی محنت کا پھل دیتا ہے۔ ابو لہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں جن کے ساتھ وہ بدی کے کام کرتا ہے اور وہ تو ہلاک شدہ انسان ہے۔ کیونکہ ایسے بدعمل اُسے کب تک مہلت دیں گے۔ وہ سب مال جو اُس کے پاس ہے اور سب کچھ جو اُس نے کمایا ہے ان میں سے کوئی شے وقت عذاب کام نہ آئے گی۔ وقت قریب آتا ہے کہ وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور یہی حال اُسکی عورت کا ہوگا جو لکڑیوں کے گٹھے اُٹھایا کرتی ہے اُسکی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے

اِس سورۂ شریف کا نام سورۂ تبت ہے اور اس کو سورۂ **ابی لہب** بھی کہتے ہیں۔ یہ سورۃ مکہ معظمہ میں اتری ہے۔ اِس سورۃ میں بسم اللہ کے بعد پانچ ۵ آیتیں اور تیئیس ۲۳ کلمات اور اکیاسی ۸۱ حروف ہیں۔

تشریح و معانی الفاظ۔ تَبَّتْ۔ ہلاک باد۔ نابود ہو۔ نابود ہو جائیں۔ یہ لفظ تباب سے مشتق ہے۔ تباب کے معنے ہیں **ہلاکت۔** عرب میں ایک محاورہ ہے **شَابَّةٌ اَمْ تَابَّةٌ** اسی معنی میں یہ لفظ قرآن شریف میں دوسری جگہ بھی آیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ۔ کفار کی تدابیر کا نتیجہ ان کے حق میں سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہیں۔ کافر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اُسکی تمام تدابیر ضائع جاتی ہیں۔ تَبَّتْ کے دوسرے معنے نقصان اور گھاٹے کے ہیں۔ **فتح البیان** میں تبت کے معنے خَسِرَتْ وَخَابَتْ وَضَلَّتْ لکھا ہے یعنی گھاٹے میں پڑا اور نامراد ہوا اور گمراہ ہوا۔ قرآن شریف میں کفار کے حق میں ہے وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ۔ انکو کچھ زیادہ نہ ملا یعنی کچھ فائدہ نہیں صرف نقصان ہی ہوا۔ غرض تبت کے دو معنے ہیں۔ ہلاکت اور نقصان اور گھاٹا اور مآل ہر دو معنوں کا ایک ہی ہے۔ تباہی ناکامی اور نامرادی۔ **یَدَا۔** ہر دو دست۔ دونوں ہاتھ۔ **یَدٌ** کا تثنیہ ہے۔ ید کے معنے ایک ہاتھ۔ یدان کے معنے دو ہاتھ۔ **ایدی** کے معنے بہت ہاتھ۔ تَبَّتْ یَدَا کے معنے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں۔ **ابی لہب۔** کفار مکہ کے اکابر میں سے ایک شخص تھا۔ رشتہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ ابی لہب اسکی کنیت تھی اور اسکا اصل نام عبد العزّی تھا۔ عرب میں ہر شخص کو بسبب کسی کنیت سے بلاتے تھے۔ اور اصل نام کی بجائے اکثر لوگ کنیت کے ساتھ زیادہ معروف ہوتے تھے۔ **لہب** کے معنے ہیں شعلہ اور اب کے معنے باپ۔ **ابی لہب** کے معنے ہوئے شعلہ کا باپ۔ بعض کا قول ہے کہ اُس نے تکبر کے طور پر اپنے لئے یہ کنیت پسند کی تھی۔ ابو لہب اِسواسطے بھی اُسے کہتے تھے کہ اُس کا چہرہ بہت سرخ تھا۔ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا۔ اور اسکی عداوت کی وجہ سوائے اِس کے نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توحید کا وعظ فرماتے تھے اور یہ بت پرست تھا۔ رات دن حضرت کو تکلیف دینے کی درپے رہتا تھا۔ جو لوگ باہر سے آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنا چاہتے انکو آگے جاکر راستہ ہی میں ملتا اور بڑے تکلف اور تکبر کیساتھ باتیں کرتا ہوا انکو سمجھاتا کہ دیکھو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون ہے۔ ہم اُس کے چچا ہیں۔ وہ ہمارا بیٹا ہی ہے۔ ہم اُسکا علاج کر رہے ہیں۔ تم اُس کے پاس مت جاؤ۔ بعض کو کہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کسی نے جادو کیا ہوا ہے۔ ایسے جادو زدہ شخص کے پاس جاکر تم کیا لوگے بہتر ہے کہ یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ اِسطرح کی باتیں بنا بنا کر لوگوں کو واپس کرنے کی کوشش کرتا رہتا۔ بعض بدقسمت اس کا کہنا مان لیتے اور واپس چلے جاتے اور جو لوگ زیادہ ہوشیار ہوتے وہ تو کہتے کہ ہم تو اُس کو ملنے کیواسطے آئے ہیں۔ کچھ ہی ہو۔ اب تو ملاقات کرکے ہی واپس جائیں گے۔ ایسے لوگوں پر خفا ہوتا اور پھر چلا چلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا اور بعض کے کانوں میں روئی ڈال دیتا کہ اچھا تم ضرور جانا چاہتے ہو تو جاؤ مگر اُسکی باتیں نہ سننا کیونکہ اسکی باتوں میں ایک جادو ہے وہ تم پر اثر کر جائیگا تو تم بھی اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ گے۔ چنانچہ ایک صحابی کیساتھ ایسا ہی کیا اور اُس کے ساتھ ایک آدمی بھی چلایا کہ جلد اُس کو واپس لے آنا۔ زیادہ دیر تک وہاں بیٹھنے نہ دینا ورنہ (نعوذ باللہ) خراب ہو جائیگا۔ مگر وہ خدا کا بندہ ہوشیار آدمی تھا۔ اُس نے تھوڑی دور جاکر اُس آدمی کو واپس کر دیا کہ تم جاؤ۔ میں خود اپنا راستہ تلاش کر لونگا۔ اور روئی کو کانوں سے نکال کر پھینک دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(علی)

شعر و سخن

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کی خدمت میں قبل از نماز عصر ۲۴ اگست کی شام کو عاجز راقم تھا کہ حضور نے فرمایا۔ کہ اخبار میں شعر و سخن بھی چاہیئے۔ کیونکہ بعض لوگ نثر پڑھتے ہیں اور بعض نظم سے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن نظم ایسے آدمیوں کو چاہیئے جو اس فن میں خوب مہارت رکھتے ہوں۔ عروض قافیہ سے آگاہ ہوں اور نظم موثر ہو اور سلسلہ حقہ کے متعلق ہو۔ فرمایا جماعت کے اندر سے لوگوں کو تاکید کرنی چاہیئے کہ [illegible] اس قسم کی عمدہ نظمیں لکھکر روانہ کیا کریں۔ حضرت کے اس حکم کی تعمیل میں آئندہ اخبار میں شعر و سخن کا سلسلہ جاری رکھا جائیگا۔ جو احباب اس فن میں مہارت تام رکھتے ہوں انکی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی نظمیں ارسال فرمایا کریں۔ اسوقت میں صاحبزادہ حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ایک قصیدہ درج اخبار کرتا ہوں جو کہ صاحب موصوف نے مجھے اس مطلب کے واسطے عطا کیا ہے۔

قصیدہ

ہو قصیدہ میں کروں گر وصف مسیحا میں رقم
میں وہ کامل ہوں کہ سن لے میرے اشعار کو گر
میں کسی بحر میں دکھلاؤں جو اپنی تیزی
کھولتا ہوں میں زباں وصف میں اس کے یارو
جان ہے سارے جہاں کی وہ شہ والا جاہ
وہ نصیبا ہی ترا اے مرے پیارے عیسیٰ
فیض پہنچانے کا ہے تو نے اٹھایا بیڑا
تاج [illegible] کا سر پر ہے [illegible] پہنایا تیرے
شان و شوکت کو تری دیکھ کے حساد تیرے
کونسا امر ہی ہے جو نہیں دشمن نے کیا
کونسا چھوڑا ہے حیلہ تیری رسوائی کا
پر تری پشت پہ [illegible] ہے [illegible]
جب کیا تجھ پہ کوئی حملہ تو کھائی ہی شکست
مٹ گیا تیری عداوت کے سبب سے پیارے
بھنبناہٹ کیوں انہوں نے یہ لگا رکھی ہے
کر نہیں سکتے یہ کچھ بھی ترا اے شاہ جہاں
چرخ نیلی کی کمر بھی ترے آگے ہے خم
کسکا جی چاہے مقابل ہو وہ آکر دیکھے
حیف ہے قوم ترے فعل پہ اور عقل پہ
ہاں اس شخص سے تو بغض و عداوت رکھے
نام تک اسکا مٹا دیوے [illegible]
دیکھکر تیرے نشانات کو اک مہدی وقت
مال کیا چیز ہے اور جان کی حقیقت کیا ہے

فخر مجھ پہ جسے لکھنا ہی مرے دست قلم
پھینک دے جام کو اور چومے مری پاؤں کو جم
عرفی و ذوق کے بھی ہاتھ میں ہو دیں قلم
جس کے اوصاف حمیدہ نہیں ہو سکتے رقم
منبع جود و سخا ہے وہ ہے ابر کرم
فخر سمجھیں تری طاعت کو بھی ابن مریم
[illegible] تیرے [illegible] میں نام خاتم
نصرت و فتح کا [illegible]
خون دلکو ہیں اگر پیتے تو کھاتے ہیں غم
کون ہے جو کہ [illegible] عمارت [illegible]
ہر جگہ کرتے ہیں [illegible]
جسم ہے [illegible] کبھی [illegible]
[illegible] کبھی ہوتا سر خم
ہار دو ان کو پڑی ہے کہ نہیں باقی دم
کوئی لیتا نہیں اب دنیا میں نام آتھم
چیز کیا ہیں یہ مخالف ہیں پشہ سے بھی کم
ہفتخوان بھی جو یہ ہوں تو تو ہے رستم
فیل کیا چیز ہے اور کس کو ہیں کہتے ضیغم
دیکھنا چاہتا ہے کوئی اگر ملک عدم
دوستوں میں جو کہ ترے انپہ تو کرتی ہے ستم
رات دن جسکو لگا رہتا ہے تیرا ہی غم
اس کا ہر بار مگر آگے ہی پڑتا ہے قدم
آج انگشت بدندانی ہے سارا عالم
آبرو تجھپہ فدا کرنے کو تیار ہیں ہم

خرقہ میں [illegible] معاصی ہیں [illegible] پیارے [illegible]
آج دنیا میں ہر اک سو ہے [illegible]
[illegible] کرتے ہیں اسلام [illegible] لوگ
کوئی اتنا تو بتائے کہ یہ اتراتے ہیں کیوں
کچھ نہیں بات مگر [illegible] سمجھ کا ہے یہ
ایسی کم علمی کا بھی علم ہے کاش ان کو
صاف ظاہر ہے جو آتی ہے یہ آواز [illegible]
ہاں تو اسلام کی قوموں کا ہی یہ حال ہوا
لاکھوں انسان ہیں جو دین سے خارج ہیہات
کفر نے کر دیا اسلام کو پامال غضب!
ایسی حالت میں بھی نازل نہ ہو گر رحم خدا
چاروں اطراف میں دشمن ہی نظر آویں جب
دین اسلام کی ہر بات کو جھٹلائیں گے
عاشق احمد و دلدادہ مولائے کریم
پر وہ غیور خدا کب اسے کرتا ہے پسند
اپنے وعدہ کے مطابق تجھے بھیجا اس نے
تیرے ہاتھوں سے ہی دجال کا ٹوٹیگا زور
دجل کا نام و نشاں دنیا سے مٹ جائیگا
جو کہ ہیں تابع شیطان نہیں انکی پروا
جبکہ وہ زلزلہ جیسا کہ ہوا ہے وعدہ
[illegible] ہوگا [illegible]
تیری سچائی کا دنیا میں بجے گا ڈنکا
تیرے اعدا ہیں دوزخ میں گرینگے باہم

یاس سے جائیں اگر [illegible] کچھ ہمیں کرم
پھنس گئی پنجۂ شیطان میں ہے نسل آدم
نہ تو اسلام کا ہی نور رہے نہ عقبیٰ کا غم
بات کیا ہے کہ یہ پھرتے ہیں یوں خوش و خرم
ان کو خیال نہیں جو کچھ ہے تو وہ انکا ہی وہم
ڈالتے ہیں انہیں دھوکے میں مگر اوہام
ان کے حالات کو لکھتے ہوئے روتی ہے قلم
اور وہاں کفر کا اڑتا ہے ہوا میں پرچم
آج اسلام کے ہر گھر میں پڑا ہے ماتم
شرک نے لی ہے توحید کی جا وائے ستم!
کفر کے جبکہ ہوں اسلام پہ حملے پیہم
کوئی مونس نہ ہو دنیا میں نہ کوئی ہمدم
احمد پاک کے حق میں بھی کریں سب و شتم
حسرت و یاس سے مر جائیں بچشم پرنم
دین احمد ہو تباہ اور ہو دشمن خرم
امت خیر رسل پر ہے کیا اس نے کرم
شرک کے ہاتھ ترے ہاتھ سے ہی ہونگے قلم
دین اسلام میں آ جائیگا سارا عالم
ایک ہی حملہ میں کھل جائیگا سب انکا بھرم
ڈالدیگا تیرے اعدا کے گھروں میں ماتم
[illegible] ذکر ترے [illegible] جانو [illegible]
بادشاہ ہوں گے تیرے سامنے ہونگے سر خم
ہر جگہ تیرے مریدوں کی ہے باغ ارم

التجا ہے یہ مری آخر میں یہ اک پیارے مسیح
حشر کے روز تو محمود کا بنیو ہمدم

سلہ حضرت کا الہام ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سلہ حضرت کا ایک خواب ہے کہ ایک ہاتھی ہے اور وہ چاروں طرف لوگوں کو مارتا پھرتا ہے اور جب میرے پاس آتا ہے تو سر جھکا لیتا ہے اور عجز ظاہر کرتا ہے

دعا

برادر محمد حیات صاحب احمدی۔ بعض ابتلاؤں میں گرفتار ہیں جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

عبد القادر کشمیری۔ ایک نوجوان لڑکا ہے جو کہ قادیان سے چوری کے اشتباہ میں نکالا گیا تھا۔ لاہور سے خبر آئی ہے کہ وہاں بھی کسی شخص کی چوری کر کے بھاگ گیا ہے۔ احمدی برادران ایسے شخصوں سے ہوشیار رہیں۔

نماز جنازہ۔ برادر محمد سلیم اللہ سکنہ جاوہ احمدی فوت ہو گیا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہم اجرنی فی مصیبتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے والد کی درخواست ہے کہ جنازہ کی تحریک کیواسطے اخبار بدر و الحکم میں سب بھائیوں کو اطلاع دیجاوے۔

بدر خواتین

احمدی خاتون گولیکے کے متعلق ایک دوست نے اعتراض کیا تھا کہ یہ مضمون اس کا اپنا لکھا ہوا نہیں۔ ایک عورت کی لیاقت سے بڑھکر ہے۔ اسپر احمدی خاتون نے جو خط ہم کو لکھا ہے اس کا اقتباس چھاپ دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا اور وہ یہ ہے۔

"مختصر حال عرض ہے کہ میری والدہ صاحبہ جو قاضی صاحب کی پھوپھی ہیں اچھی تعلیم یافتہ ہیں اور میرے ابا جان بھی۔ چونکہ پہلے کوئی لڑکا نہ تھا ابا جان نے مجھے چھ سات سال تک بڑی توجہ اور محنت سے پڑھایا اور میں نے اردو کی کئی کتابیں اور فارسی میں گلستاں بوستاں سکندر نامہ تک پڑھا اور عربی صرف کی ابتدائی کتابیں دیکھیں قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھا اس کے بعد جہاں میں بیاہی گئی ہوں وہاں بھی تمام خاندان تعلیم یافتہ اور پڑھنا پڑھانا ان کا پیشہ۔ قاضی صاحب کو تو آپ جانتے ہیں ان کے علم و فضل سے واقف ہیں ان کے پاس پچیس سے زیادہ اخبار آتے ہیں وہ سب میں اول سے آخر تک چار پانچ سال سے دیکھتی ہوں اپنے سلسلے کے اخبار بدر الحکم بھی سنہ ۱۹۰۳ء سے باقاعدہ نظر سے گذرتے ہیں رسالہ ریویو بھی اس کے علاوہ کئی علمی ادبی رسالے ان کے نام آتے ہیں جو سب میں پڑھتی ہوں اور حضرت جی کی کتابیں اردو بھی پڑھیں اور پڑھتی ہوں۔ قاضی صاحب جن کے گھر ہوں انکی زندگی ہی مضمون نگاری کے لئے وقف ہے بوجہ کم فرصتی کے کئی دفعہ وہ مجھ سے اپنے مضامین نقل کراتے ہیں اور خط لکھواتے ہیں ان کی کئی کتابوں کے مسودے میں نے پڑھے جو ابھی چھپی نہیں مثلاً حضرت جی کی تائید میں انہوں نے دو بڑی کتابیں ۵۰۰ سو ورق تک کی لکھی ہیں میرے سوا کسی نے نہیں دیکھیں پھر ہمارے گھر میں دن رات چرچا ہی دین کا رہتا ہے اور حضرت جی کا ہی ذکر اذکار ہوتا رہتا ہے شام کے بعد کھانا کھا کر قاضی صاحب اور میرے ماموں جان یعنی والد بزرگوار قاضی صاحب کسی دینی مسئلہ پر آپس میں کلام کرتے ہیں اور مخالفوں کے اعتراضوں کا ذکر ہوتا ہے اور پھر ان کے جواب بھی دیتے ہیں۔ اسقدر سامان حاصل ہو کر اگر عورت میں کچھ نہ کچھ لیاقت پیدا ہو جاتی ہے اگر مجھ میں ہو جائے تو کیا تعجب ہے جس مضمون (لوگوں کا مال کھا لیتے ہیں) پر شک ہوا اس کے دو حصے تو میں نے ایام الصلح سے نقل کئے اور دو باتیں میں نے اور لکھیں جو میں نے قاضی صاحب اور ماموں صاحب سے عشاء کے وقت جبکہ وہ آپس میں اس مضمون پر کچھ باتیں کر رہے تھے سنی تھیں اور لفظ بھی کوئی مشکل تو نہیں تھے قاضی صاحب کے مضمون آپ کے پاس آتے ہیں دستخط کا فرق آپ دیکھ سکتے ہیں اور طرز تحریر بھی۔ مگر یہ خیال ہونا چاہئے کہ ایک ہی گھر کے رہنے والے اور صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے ان کے سوا اور کوئی یہاں مضمون نویس ہے ہی نہیں۔ میں بعض اوقات تو حضرت جی کی کوئی کتاب پڑھتی ہوں تو جوش آجاتا ہے اور مضمون لکھ لیتی ہوں پھر لکھ کر اصلاح کروا لیتی ہوں اگر ان کو فرصت ہو تو اصلاح کر دیتے ہیں ورنہ کہہ دیتے ہیں "ایڈیٹر خود اصلاح کر لیں گے" کبھی فرصت ہو تو مجھے خود بتا دیتے ہیں کہ یوں مضمون لکھو۔ اور کچھ آیتیں دلیلیں سنا دیتے ہیں اور میں سننے کے بعد لکھ لیتی ہوں بعض باتیں میں ان کے مضامین سے یا الحکم بدر رسالہ سے یاد رکھتی ہوں یا دیکھ لیتی ہوں اور بعض کی نسبت میں ان سے دریافت کر لیتی ہوں کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہے یہ مسئلہ کسطرح ہے بس اسطرح مضمون لکھا جاتا ہے سچ سچ عرض کر دیا۔

کلمہ طیبہ

یوں تو ہماری ہر ایک مسلمان بہن کہ وہی ہوگی جو سچے دل سے کلمہ پڑھتی ہوں مگر کلمہ کے معنے بھی سمجھے ہیں یا نہیں اس کے دو حصے ہیں ایک لا الہ الا اللہ جس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس ہم اس کے سوائے کسی اور کی فرمانبرداری نہ کرینگی اسی کے احکام پر چلینگی اس کا جواب محمد رسول اللہ کلمہ کے دوسرے معنی ہیں یعنی جیسے اس نے اپنے سچے نبی کی معرفت طریقہ بتلایا بس اسی طریق پر اپنے عزیزوں کی شادی و غمی کے موقع پر چلونگی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا میری بہنیں اسیطرح اپنے رشتہ داروں کے بیاہ اور ماتم کرتی ہیں جسطرح رسول اللہ صلعم اور ان کے زمانہ کے مسلمان کرتے تھے اگر نہیں تو وہ ابھی کلمہ کس منہ سے پڑھتی ہیں کیونکہ کلمہ پڑھنے کے تو یہ معنے ہیں کہ آج سے بعد ہم اپنے خیالوں اور رسموں کی پیروی نہ کرینگی بلکہ اپنے رسولوں کے سردار آخر الزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرینگی چونکہ شادی غمی مروجہ رسموں میں بہت کچھ ہم مستورات کا دخل ہے اسلئے مفصلہ ذیل اصلاحیں پیش کیجاتی ہیں اگر قبول افتد زہے عز و شرف۔

(اول) شادی بیاہ میں کنگنا باندھنا اور اس تقریب پر تیس چالیس روپیہ کا گڑ بانٹنا (دوم) مائیاں کرنا اور مائی دو مائی غلہ گندم کی گھنگھنیاں اور بال کر ضائع کرنا (سوم) وڑ (عام دعوت) اسکی بابت بھی اور [illegible] دینا کہ مہمانوں کو تکلیف مہمانوں کو سخت بد مزگی کیا میں نہیں گھنٹوں کی پکی ہوئی نیم خام کچی روٹی اور سالن کھانے کے قابل رہتا ہے اور کیا ان بدتمیزی کے ساتھ جو روٹی کھائی اور کھلائی جاتی ہے وہ جاری رکھنے کے لائق ہے (چہارم) کیا برات کی تیاری کے وقت گھڑولی بھرنے کی رسم قابل غور نہیں کہ ایک لڑکی ایک گھڑا اور اسپر ایک برتن رکھکر اٹھا کر چلتی ہے اس کے آگے آگے چوڑھے مصلی ڈھول بجاتے ہیں اور پیچھے پیچھے تمام برادری کی عورتیں کیا بیاہی اور کیا کنواری گاتی اور نہایت فحش سٹھنیاں بکتی جاتی ہیں کنوئیں پر پہنچکر ناچتی اور ڈھول بجانے والوں سے ہاتھا پائی کی نوبت پہونچاتی ہیں اور ہمارے مجبور مرد ہیں کہ ان بد رسموں کو نہ صرف جائز جانتے ہیں بلکہ خود شریک ہوتے ہیں (پنجم) کیا برات سمدھیانے کے گھر پہنچنے پر جو دیہات کی لڑکیاں اسکی خاطر تواضع کرتی ہیں وہ جائز ہے اور کوئی شریف عورت اور اسکو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے (ششم) کیا ڈولی [illegible] پھینکنا پیسوں کو ضائع کرنا نہیں کیا اس [illegible] کی [illegible] (ہفتم) کیا دولہن کی ڈولی آنے پر گھڑی روٹی تقسیم کرنے کی رسم قابل ترمیم نہیں اور کیا [illegible] (ہشتم) کیا گانا کھولتے وقت دولہا دولہن کو آپس میں لڑوانا اور [illegible] آگا اور گھی گھر گھر دینا ایک فضول بات نہیں۔

احمدی خاتون از گولیکی گجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمایئے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط سفید اعلےٰ کاغذ قیمت صرف خریداران بدر سے للعہ ر

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں۔ بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ ۲ر

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الہٰی اور احادیث۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبداللہ آتھم ۷ر

مباحثہ مابین اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی ایچ۔ مشن کیمبرج دہلی ۱ر

انوار اللہ۔	۵ر
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور دین صاحب	۵ر
تفسیر سورہ جمعہ 〃 〃 〃	۴ر
تحفۃ المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس 〃 〃 〃	۳ر
سواء السبیل 〃 〃 〃	۱۰ر
کشف الالتباس 〃 〃 〃	۰ر
ایقاظ الناکثین 〃 〃 〃	۲ر
موعظہ حسنہ 〃 〃 〃	۱ر
صیانۃ الناس 〃 〃 〃	۱۰ر
سیر الشہادتین 〃 〃 〃	۱ر
الفرقان 〃 〃 〃	۲ر
عاقبۃ المکذبین 〃 〃 〃	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس 〃 〃 〃	۴ر
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب	۵ر
اعجاز احمدی 〃 〃	۱ر
رویائے صالحہ 〃 〃	۴ر
حقیقی مسیح 〃 〃	۱ر
القول الصحیح۔ مصنفہ ایت اللہ صاحب شاعر	۱ر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے، پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک نکتہ کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اسکا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس و رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ روپے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ پر تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کر دینگے ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار نہ تصور فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معماراں

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرماکر عرب صاحب سید عبد الحیی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحیی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اسلئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت قلیل ہے قیمت عہ

مرزا غلام احمد

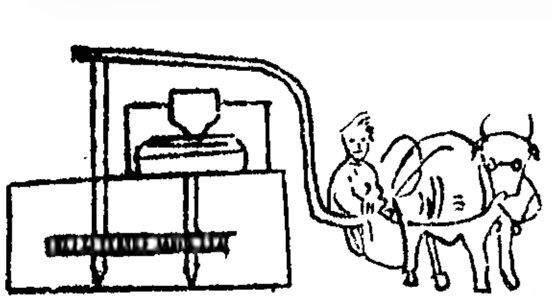

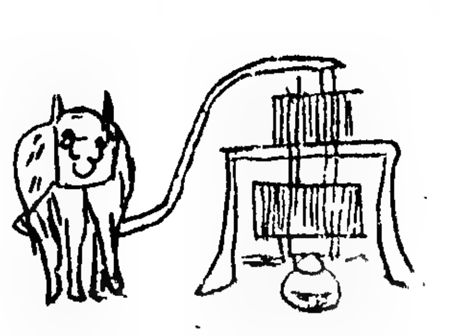

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ [illegible] روپیہ اور دوم مبلغ [illegible] روپیہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کا [illegible] والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کے واسطے ایک رعائیت

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(از سنہ ۱۷۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری ۔ سب رجسٹراروں ۔ وکیلوں ۔ مختاروں ۔ عرائض اور اپیل نویسوں ۔ رئیسوں ۔ تاجروں ۔ ساہوکاروں ۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخین اور ان کیمطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیئں اور دقتین پیش آتی تھیں ۔ اور وقت ضائع ہوتا تھا ۔ اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے ۔ جسمیں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی

عیسوی ۔ ہجری ۔ فصلی ۔ سمتی

تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہین اور اس کیمطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہین ۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے ۔ جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے ۔ اس کی قیمت بغرض رعایت ۶ پائی فی سال کے حساب سے چار روپے رکھی ہے ۔ لیکن اخبار بدؔر کے خریداروں کیلئے خاص رعائیت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدؔر کے لئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندۂ اخبار دفتر بدر مین بھجوا دینگے اُن کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو تین تین روپے مین یہ جنتری دیجاویگی ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر مین پہنچ جاوین ۔

خاکسار معراج الدین عمر

کامیابی اور مفرح یاقوتی کے ایک ہی معنی ہیں

ہر ایک شخص ہر ایک کام میں جو اس کا مقصود ہو اس میں کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کامیابی کے واسطے محنت شاقہ کی ضرورت ہے۔ اور محنت شاقہ کے واسطے اعضاء اور قویٰ کی مضبوطی اور دل و دماغ اور ذہن و ذکا کی خوبی اور عمدگی درکار ہے۔ نیز ضروری ہے کہ محنت کے وقت ملال اور افسردگی پژمردگی تکان اور کسل لاحق نہ ہو۔ میں بوثوق تمام کامیابی کے خواہشمندوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مذکورہ بالا جملہ ضروریات کے واسطے **مفرح یاقوتی** کا استعمال ایک ثابت شدہ اور نہایت ہی صحیح اور تیر بہدف علاج ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب وہ دن دکھلائی دیتا ہے کہ مصطلحات اور عام بول چال میں کامیابی اور مفرح یاقوتی آپس میں مرادف سمجھے جاویں گے۔ **مفرح یاقوتی** میں غیر ملکوں کے معدنی اور زہریلے اجزا کا اور کسی قسم کے ریل و التباس کا قطعاً دخل نہیں۔ یہ تو صرف **دیسی** مفرح اور مقوی ادویہ سے بنائی گئی ہے جنمیں یاقوت۔ مروارید۔ مرجان۔ زمرد۔ فیروزہ۔ کہربا۔ کشنیز۔ عنبر۔ زعفران۔ ورق نقرہ۔ ورق طلا وغیرہ قیمتی اجزاء شامل ہیں۔

مفرح یاقوتی

وزن ۵ تولے۔ قیمت [illegible]

جس قدر اعلیٰ درجہ کی مفرح مقوی اور بہی ہے اسی قدر اعلیٰ درجہ کی لطیف نفیس خوشبودار خوش ذائقہ اور مرغوب القلوب والطبائع ہے۔ اور ہر ایک آدمی ہر ایک موسم میں اپنی صحت اور قوت اور زندگی کی حفاظت اور تقویت اعضائے رئیسہ کے لئے بغیر کسی قسم کی پرہیز کے استعمال کر سکتا ہے۔ مفرح یاقوتی کا رتبہ تمام مقوی اور مفرح ادویہ میں جو آجکل مستعمل و مروج ہیں بالاتر ہے۔ عصبی نیر بائی اور عضلاتی نظام کو بیحد طاقت دیتی ہے۔ اور دماغی قوتیں اور ظاہری و باطنی حواس کو تیز و روشن کرتی ہے۔ سستی غفلت اور نسیان کو دور کرتی ہے۔ اور دماغ نخاع اور اعصاب کی کمزوری اس کے استعمال سے کافور ہوتی ہے۔ اور جیسی کہ وہ بذات خود اعلیٰ دوائی ہے ویسے ہی اسکے استعمال سے استعمال کرنے والے کو اعلیٰ اور مفید خیالات سوجھنے لگتے ہیں۔ اور مردانہ ہمت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ مفرح یاقوتی اور بلند خیالی آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ مفرح یاقوتی کے استعمال سے طاقت توانائی اور حرارت غریزی بڑھتی ہے۔ خون صالح پیدا ہوتا ہے جسم پرورش پاتا ہے۔ دل دماغ اور جگر کی تقویت ہوتی ہے۔ گردہ مثانہ معدہ کو طاقت ملتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی دوائی مربی بدن کے معزز خطاب سے مخاطب ہو سکتی ہے تو صرف یہی مفرح یاقوتی ہے۔ اور بس مفرح یاقوتی ہی ایک دوائی ہے جو قوت روحانی و جسمانی کو زائل نہیں ہونے دیتی اور قوت روحانی و جسمانی کا زوال باعث ہے ہجوم امراض کا۔ اس لئے مفرح یاقوتی اور ہجوم امراض آپس میں دو متناقض اور متضاد چیزیں ہیں۔ مفرح یاقوتی ہر ایک قسم کے ضعف کمزوری اور تکان کا استیصال کرتی ہے۔ مفرح یاقوتی نے جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان ہونے کی وجہ سے مصرعہ مشہورہ عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کے لئے۔ اپنے واسطے ہی مخصوص ثابت کر دیا ہے۔ مفرح یاقوتی معشوقوں کی طرح اپنے استعمال کرنے والوں کے دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشتی ہے۔ اور ان کو ہنسی ٹھٹھے میں بھلا اور چہرہ میں ملاحت اور آنکھوں میں سیلاپن اور رنگ روپ میں خوشنما سرخی پیدا کر کے خود ان کو خوبصورتی کے لحاظ سے معشوق بنا دیتی ہے۔ مفرح یاقوتی ضعیف الباہ لوگوں۔ اور کار از رفتہ بوڑھوں اور کثرت جماع وغیرہ سے ناکارہ شدہ نوجوانوں کی بڑی بھاری معاون بلکہ از سر نو زندگی بخش ہے۔ مفرح یاقوتی بوڑھوں کو جوان جوانوں کو نوجوان سست کو چست اور چست کو پھرتیلا بنا دیتی ہے۔ خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھلاتی ہے۔ خستہ جانوں اور غمزدوں کو سہارا دیتی ہے۔ مفرح یاقوتی میں صرف جوانی اور عیاشی کی پیدا کی ہوئی بیماریوں کے استیصال کا خاصہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ صالح اور پاکباز نوجوانوں میں علم و ہنر کی تحصیل اور کثرت محنت کی تحریص پیدا کر کے عدیم النظیر ہے۔ اور ہجوم افکار اور جانکاہ ذہنیتوں کی وجہ سے جو شکایات از قبیل ضعف دماغ و ضعف بصر و اختلاج قلب و کسل اعضا پیدا ہوئی ہوں ان کو اور دیگر ہر قسم معدہ شش سینہ کے عوارض کو دور کرنے میں معدوم المثال ہے۔ مفرح یاقوتی کے استعمال میں صرف جوانوں ہی کی راحت کا سامان موجود نہیں ہے۔ بلکہ بوڑھے بھی استعمال کر کے کمر اور گردن کے خم چہرہ کی جھریاں۔ اعضا کا رعشہ دور کر سکتے ہیں۔ اور درد کمر اور کھانسی اور نزلہ اور بد ہضمی اور کثرت بول کی شکایت سے نجات پا سکتے ہیں۔ مفرح یاقوتی کو استعمال کرنے والے بوڑھے بے لطفی اور پژمردگی اور مایوسی سے خاص موقعہ کی شرمندگی نہیں دیکھینگے۔ مفرح یاقوتی میں یہ وصف بھی ہے کہ کمزوری اعصاب یا کسی اور وجہ سے جو دل کی کمزوری اور ہول جی کا گرنا۔ علالت معدہ۔ کلیجہ جلنا۔ بھوک نہ لگنا۔ کھانا کھانے کے بعد دل ڈوبنا لاحق ہوتا ہے۔ بسبب مفرح یاقوتی کے استعمال سے آناً فاناً مستاصل اور کالعدم ہو جاتا ہے کسی خرابی خون سے جب جسم پھیکا اور آنکھیں بیٹھ اور چہرہ کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے تب مفرح یاقوتی کا بہت جلد فوائد منافع کثیر بخشتا ہے۔ مفرح یاقوتی کا استعمال مغشی اشیا مثلاً افیون۔ چانڈو مدک گانجا چرس۔ شراب وغیرہ کے استعمال کرنے والوں اور مذکورہ بالا مغشی اشیاء کے برباد کردہ اور زندہ درگور لوگوں کے واسطے فی الواقع آب حیات ہے جتنی طبعی رطوبتیں زائل اور برباد ہو چکی ہوں مفرح یاقوتی کے استعمال سے مثل از سر نو پیدا ہوتی ہیں۔ اور ان کی رونق و تازگی واپس آجاتی ہے مفرح یاقوتی لیتے وقت مرض کے سبب اور مادہ فاسد کو جسم سے دور کرتی ہے۔ اور حقیقت میں مرض کا مادہ دور کر کے طاقت و قدرت پیدا کرتی ہے اسلئے کامل وثوق کے ساتھ اور کلی یقین کے ساتھ خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا عوارض و امراض کے استیصال اور علاج کے لئے یہی مفرح یاقوتی سریع التاثیر کثیر المنافع و عدیم النظیر ہے۔ مفرح یاقوتی منگوانے والے کو ترکیب استعمال کی ہدایت

ملنے کا پتہ — مفصل فوائد اور دلپتی [illegible] کی کتاب بھی ملتی ہے

جام عشق جنون لوبی

قیمت فی شیشی مع جنوز دم جام تین روپے ۳ قیمت ۳ شیشی کا مجموعہ [illegible]

۲ شیشی مع جنوب و طلا کے منگانا [illegible] کہ اس کی ایک شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ ایک ہی مہینے میں جسم کا وزن ۲ سیر بڑھ جاتا ہے۔ امتحان کر کے دیکھو۔

جنون لوبی مردی و رجولیت کی حالت اور قوت پیدا کرنے چہرہ کی سرخی اصلی طاقت و توانائی اور جوانی کو قائم رکھنے کیلئے دنیا میں بینظیر ایجاد ہے کوئی مرد بننا چاہے تو اسکا تجربہ کرو۔ وہ لوگ جنکی حالت **مردی** کالعدم ہو یا پیرانہ سالی کے رنگ میں وہ زندگی بسر کر رہے ہوں۔ اور نئی شادی ہوئی ہو یا بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ ہوں کہ وصال موقعہ پر مردمی کی قوت کو صرف کر سکیں تو ایسی حالت میں اسکا استعمال کر کے دیکھیں۔ جو ان کے لئے مسیحائی کا کام دیگی۔ اس زندگی بخش دوائی کے کھانے کے ساتھ ہر ایک شخص معلوم کر لے گا کہ وہ پہلے صحت طاقت جو ایک پورے انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے۔ یا ایک نہایت قوی مرد نوجوان میں جو قوت رجولیت حد درجہ میں پائی جاتی ہے۔ وہ اسے حاصل ہو گئی مایوس نئی زندگی حاصل کر چکے ہیں یہاں تک کہ کئی اموات ان میں سے صاحب اولاد بھی ہو گئے۔

مرہم عیسیٰ

مرہم کیا ہے مسیح کا معجزہ ہے جس نے تمام جہان میں وہ شہرت پائی ہے جو آجتک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔ اگر آپ دنیا بھر میں سب سے اچھا پر تاثیر۔ تیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں۔ چوٹوں۔ گلٹیوں۔ خنازیر۔ سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں۔ پھنسیوں۔ گنج۔ خارش۔ بواسیر۔ ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے۔ جل جلنے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطان۔ رحم وغیرہ کے لیے ہزارہا سال کا مجرب مقدس ہر طبقہ کے اطبا کا متفقہ بابرکت علاج چاہتے ہیں تو یہ مبارک مرہم اس کارخانہ سے منگایئے

ڈبیہ خورد ۱۲؍ کلاں ۱؍ [illegible]

جنوب مسکین نواز

جنوب کیا ہیں سنیاس کا نچوڑ ہیں۔ کایا کلپ بوٹیوں کی مرکب گولیاں ہیں۔ جوگیوں سنیاسیوں کی کھوئے چڑھی ہی گولیاں ہیں گیسو دراز مسیحائے صادق سیاہ گولی ہی انہیں کا نام ہے بعض اشتہاری مصنوعی حکیموں کی دکان کی بنائی ہوئی بھی گولیاں ہیں جنکی صحیح ترکیب اور اصل اجزا کی پہچان سے بھی وہ واقف نہیں یہ گولیاں صرف اسی کارخانہ میں ہی صحیح ترکیب اور اصلی ادویہ و صبر کے بنائی جاتی ہیں جو قریباً سو امراض بیماریوں کیلئے کاری علاج ہیں جن کے پاس یہ گولیاں موجود ہوں اس کو کسی حکیم ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔

فی ڈبیہ ۔ عمر

اعصاب پیر شود جوان

حرز طفلان ہے

شربت حیات

قیمت فی شیشی دو روپے عا

اسکے استعمال سے وہ قوے قوی ہو جاتے ہیں جنکے موجود ہونے سے عقل ہوش حواس حافظہ وغیرہ تیز ہوتے ہیں ضعف ناطاقتی سستی دور ہو جاتی ہے۔ انسان کی صحت کی محافظ دوائی ہے۔ تقویت اعصاب کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوائی نہیں۔ چند روز میں ہی دل دماغ جگر معدہ میں پوری طاقت آجاتی ہے اور اعضا نہایت قوی ہو جاتا ہے۔ وجع المفاصل۔ درد کمر۔ نزلہ۔ زکام۔ زردی و بیرونقی چہرہ۔ نسیان۔ مالیخولیا مراقی۔ خفقان۔ رعشہ۔ فالج۔ کمی خون سلسل البول۔ سرعت۔ احتلام وغیرہ کیلئے دوائی اکسیر ہے لطف یہ کہ اس سے مغز اور اجرام مغز۔ ہڈیوں کے گودے کو بقدر طاقت پہنچتی ہے کہ ہڈیوں کے خانے گودے سے نہایت پر اور ٹھوس ہو کر ہڈیاں مضبوط ہونے لگتی ہیں۔ اور پٹھوں میں یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ مضبوطی سے کام دینے لگتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی عمدہ مفید ترین نرد ابرن ٹانک دوا ہے۔

کحل الجواہر

یہ سرمہ جواہر بیش بہا اور نایاب مقوی بصر یعنی اصلی ممیرہ۔ سرمہ صفہانی۔ مونگا موتی سونا چاندی۔ اور بیش قیمت جواہرات سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتا ہے آنکھوں کی بیماریوں اور ضعف بصارت کیواسطے لاثانی علاج ہے ہمارے کحل الجواہر کا امتحان اور اس میں جلد کامیابی کیسے ہو سکتی ہے ہر گاہ ناپ کر کحل الجواہر لگایئے دو ہفتہ کے اندر روشنیٔ آنکھ اور قوت بصارت بہت بڑھ جائیگی۔ آنکھ کے جملہ نقص دور ہونگے۔ عینک کی ضرورت نہیں رہیگی۔ دھند۔ ڈھلکہ آنسو بہنا۔ سرخی۔ سوزش۔ کھجلی۔ آنکھوں کے سامنے کا اندھیرا۔ پلکوں کے اندر کے دانے۔ سرخی۔ کوہانجی۔ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں کا تکان بہت جلد رفع کرتا ہے۔ اس سرمہ کو متواتر لگایئے۔ پھر کمزور نگاہ سے سوئی میں تاگا بہت جلد پرو سکیں گے۔ پڑوال سبل دجالا پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخونہ۔ ککرے۔ آنکھوں میں سرخ ڈورے پڑ جانے کو پلکیں گر جانے والی بیماری کو مفید ہے۔ کمزور آنکھ کو قوت دیتا ہے۔ آنکھوں کا میل اور مواد صاف کرتا ہے اور جملہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ رات اور دن محنت اور مطالعہ یا باریک کام کرنے سے آنکھیں خراب نہیں ہوتیں۔ قیمت فی ماشہ عہ ۳ ماشہ سے ۱؍ سلائی سنگ یشب مفت

نمک سلیمانی

یہ نمک معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرتا اور اس کی قوتوں کا محافظ ہے اس سے بھوک کھل کر لگتی اور غذا اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے انسان صحیح و تندرست رہتا ہے۔ کبھی اشتہا کا درد۔ بدہضمی۔ بلغم۔ نفخ۔ اپھارہ۔ درد ریاح۔ ہچکی۔ پاجلی۔ کھٹی ڈکاروں کا آنا۔ جی متلانا وغیرہ تمام بیماریاں جو معدہ اور جگر کی سستی سے پیدا ہوتی ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ تلی کو بھی مفید ہے گردے اور مثانہ کو قوت دیتا ہے۔ آنکھوں میں روشنی کو بڑھاتا ہے رنگ نکھارتا۔ نسیان۔ چھائیاں۔ داغ۔ کھٹم دور کرتا ہے دافع غم و ہم و زہر ہے قیمت فی شیشی ۵ تولہ عہ ؍ فی بوتل (۶ شیشی) چار روپیہ للعہ

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور

مفرح عنبری کی نسبت مشتے نمونہ از خروارے
غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

خان بہادر
عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیراگڑھ ضلع بانکورہ

تحریر فرماتے ہیں: مکرمنا کرم فرمائے حکیم صاحب! اسلام مسنون۔ آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیراگڑھ نے منگائی تھی۔ انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی۔ آپ مہربانی کرکے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیوپے ایبل روانہ فرمائیے

(دستخط) سید تجمل محمد
پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صاحب

عالیجناب رائے کالی صاحب تعلقہ دار و رئیس بلندا کی انگریزی چٹھی

کا ترجمہ:- ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونے اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں۔ دو سال کی بگڑی ہوئی صحت پھر اسکے استعمال سے واپس ملی ہے۔ مہربانی کرکے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرماویں +

عالیجناب فخر الدین صاحب ضلعدار کورٹ آف وارڈس

سونتھ:- تحریر فرماتے ہیں کہ بڑے عنایت و کرم فرمائے بندہ جناب حکیم صاحب۔ تسلیم قبول ہو۔ میں آپ کی مفرح عنبری کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔ اسکی تعریف امکان سے باہر ہے۔ مجھ کو بیحد فائدہ بخشا۔ اگرچہ میں نے پوری ڈبیہ نہیں استعمال کی ہے۔ مگر مجھے جو شکایتیں تھیں وہ سب رفع ہو گئی ہیں۔ خداوند کریم جزائے خیر دے۔ میں نے اکثر اشتہارات سے ادویات منگوائی ہیں مگر سوائے روپیہ خراب کرنے اور نفع کی امید پر وقت ضائع کرنے کے فائدہ کچھ نہیں پایا تھا

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب منشی مختار عدالت شہر میرٹھ

تحریر فرماتے ہیں کہ "مفرح عنبری کی ۲ عدد ڈبیاں پہنچیں۔ ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۲ ڈبیہ اور بھیجدیجئے" اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ "مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرمادیں۔"

جناب حافظ فیض رسول صاحب وکیل سررشتہ نظامت

شیخاوٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں:- میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کر رہا ہوں اور بہت سا نقصان اٹھایا ہے۔ لیکن افسوس کرتا ہوں کہ ہر ایک کارخانہ خواہ مولوی صاحب خواہ مفتی صاحب یا حافظ صاحب ہیں لغویت کے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو دھوکہ دے کر خراب کرتے ہیں۔ اب آپ کا پرچہ پہنچنے پر آپ کے کارخانہ کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ اور مفرح عنبری منگا کر تجربہ کیا گیا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے۔ واقعی مفرح عنبری بذاتہ ایسی ہے کہ جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے۔ میں نے ایسی سریع الاثر اور مفید اجسام دوائی اس سے پہلے نہیں دیکھی

عالیجناب فقیر محمد خاں صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس ضلع

منڈلہ:- میں تصدیق کرتا ہوں۔ جس قدر ادویات میں نے اپنے اور نیز اپنے دوستوں کے لئے آپ سے منگوائیں سب قابل تعریف ہیں۔ **بعد اسکے** آپ سے تین ڈبیہ مفرح عنبری اپنے اور اپنے احباب کے لئے طلب فرمائیں۔ ادھر پھر تحریر فرمایا کہ "مفرح عنبری ایک ڈبیہ کا جناب یعقوب حسین صاحب تھانیدار نے استعمال کیا۔ اور بعد استعمال نہایت تعریف کی۔ لہذا آپ ایک درجن ڈبیہ صعہ روپیہ کی جناب معلے القاب منشی ہزاری لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے نام روانہ فرمادیں" اور **تیسری** دفعہ پھر تحریر فرمایا کہ تین ڈبیہ اور بھیجدیجئے

عالیجناب محمد عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار

و آنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی۔ استعمال عمل میں آیا۔ بفضلہ تعالیٰ جو تعریف آپ نے درج اشتہار فرمائی ہے۔ اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے۔ اس نے درحقیقت خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھلایا ہے جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمائیے +

عالیجناب سید نور الحسن صاحب رجسٹرار کلیا گنج

ضلع پورنیہ تحریر فرماتے ہیں: مفرح عنبری نے مجھ کو بہت فائدہ بخشا۔ فرحت بے اندازہ ہوتی ہے۔ اور طبیعت ہر وقت بشاش رہتی ہے۔ میری رائے میں مفرح عنبری واقعی عمدہ چیز ہے۔ میں اس دوا کی جس قدر تعریف کروں درست ہے۔ نوجوانوں کا ہمدم اہل قلم کا رفیق اور سن رسیدوں کے لئے عصائے پیری ہے۔ غرضیکہ خیالی آبحیات سنا کرتا تھا مفرح عنبری نے عمل کر دکھلایا

عالیجناب محمد کریم خاں صاحب سوداگر اسپاں بنگلور

تحریر فرماتے ہیں:- میں بارہا آپ سے مفرح عنبری طلب کرچکا ہوں۔ میں نے اور میرے دوست محمد عبد القدوس صاحب پوسٹ ماسٹر اور دیگر دوستوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کو عظیم فائدہ ہوا ہے۔ بیشک مفرح عنبری سے بڑھکر ہندوستان کی تمام دوائیوں میں سے کوئی دوا ایسی طاقت بخش نہ ہوگی جس قدر تعریف آپ نے اشتہار میں لکھی ہے۔ اس سے بھی زیادہ پایا ہے۔ اور خدا کی قسم کہ میں کوئی آپ کے خوش کرنے کے لئے جھوٹ نہیں لکھتا بلکہ سچے دل سے گواہی دیتا ہوں +

خان بہادر
عالیجناب سید علی خاں صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتے ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ۔ میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا۔ اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے استعمال کیا تھا۔ اُس کو نہایت فائدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا۔ اُن میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں اُن کو دیا۔ اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلائی گئی اُس کو بھی فائدہ ہوا۔ واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے۔ اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمایش ہے۔ لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیوپے ایبل روانہ فرمادیں +

جناب ڈاکٹر سید محمد حیدر حسین صاحب ہیڈ صدر شفاخانہ کھنڈوہ

ممالک متوسط تحریر فرماتے ہیں "آپ کے یہاں سے جو ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی اپنے ایک مریض محمد مخدوم صاحب ہیڈ سارٹر ریلوے میل سروس کے لئے منگوائی تھی اس نے اعجاز مسیحائی کا کام کیا۔ صاحب موصوف مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے اور اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ اسٹیشن تک جانا مشکل تھا۔ قلت اشتہا و ضعف معدہ کی بھی شکایت تھی۔ مگر ایک ڈبیہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ ضعف کم ہوتا گیا اشتہا بڑھ گئی اور اپنے کام پر آسانی سے چلے جانے لگے۔ اس لئے چار ڈبیہ مفرح عنبری کی بہت جلد میرے نام سے بذریعہ ویلیوپے ایبل پارسل بھیجدیں +

وہی صاحب دوبارہ تحریر فرماتے ہیں

مفرح عنبری نے میرے خاص مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا۔ میرا تبادلہ کھنڈوہ سے ناگپور ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی اسکی اشاعت میں کوشش کی جاویگی۔ آج ایک مہاجن کا خط دربارہ طلبی دو ڈبیہ کھنڈوہ سے آیا ہے۔ آپ مہربانی کرکے دو ڈبیہ ذیل کے پتہ پر ان کے نام اور ایک ڈبیہ میرے نام بذریعہ ویلیوپے ایبل بھیجکر مشکور فرمادیں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

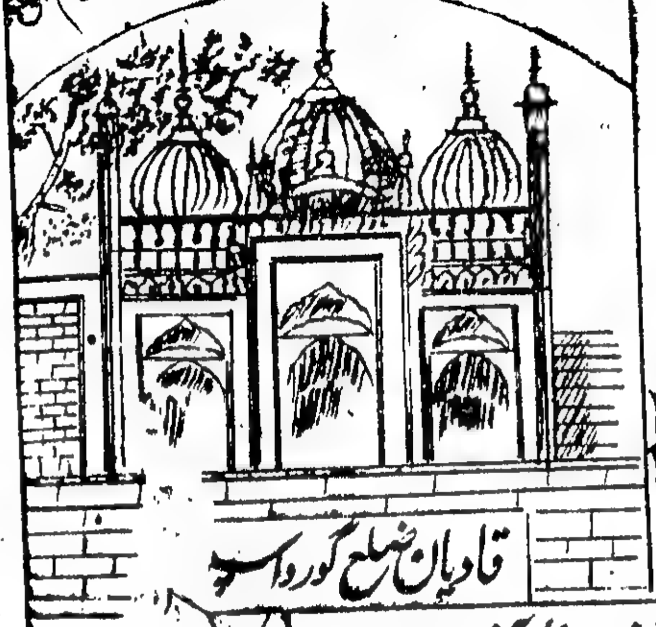

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

پیشگی عہ/

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

سلسلہ الجدید جلد ۲ | ۲۴ - رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ - ستمبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۰ | سلسلہ القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی دراں چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عنعہ

معاونین درجہ اول جنکو عا/ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عا/

عام قیمت مابعد ہے ر/ فی پرچہ ۲/ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ نہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

لوکل ..... عہ۔ افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارش کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں [illegible] رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاک ولائت

ڈوئی۔ تازہ ڈاک امریکہ میں خبر آئی ہے۔ کہ ڈوئی کا مقدمہ والی وا کے ساتھ ہنوز چل رہا ہے۔ ڈوئی کے مرتد مریدنے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ڈوئی مجنون ہے مگر وہ جنون ایک خاص امر میں ہے جسکو انگریزی میں **مانومینیا** کہتے ہیں۔ ایک مشہور ڈاکٹر جو دماغی تحقیقات کے علم کا فاضل ہے اِس شہادت کے واسطے عدالت میں طلب کیا گیا تھا۔ اُس ڈاکٹر نے یہ شہادت دی ہے کہ ڈوئی کا دماغ درست نہیں رہا اور وہ مرض مانومینیا میں گرفتار ہے۔ ڈاکٹر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ چونکہ یہ جنون ایک خاص بات میں ہے اسواسطے ممکن ہے کہ ایسے جنون کا گرفتار کوئی بڑا کام بھی کرلے اور کسی بڑے محکمہ کے انتظام کو پورا کر دکھائے۔ لیکن باوجود اس کے ہر وقت یہی خطرہ رہتا ہے کہ وہ کسی وقت کوئی کام ایسا کرے جس سے یہ سارا کاروبار نقصان اٹھائے اور خطرے میں پڑجائے۔ جج نے اِس شہادت کے سننے کے بعد کہا کہ کم از کم یہ بات فیصلہ شدہ ہے کہ ڈوئی اس قابل نہیں کہ اتنے بڑے شہر اور اس کے کارخانوں کا انتظام اس کے ماتحت رکھا جائے۔ لیکن برخلاف اس کے والی وا بھی اِس امر کا جائز حقدار نہیں کہ وہ تمام کاروبار اس کے سپرد کر دیا جاوے اسواسطے جب تک آخری فیصلہ نہ ہوجائے یہ جائداد ایک ثالث کے قبضہ میں دینی چاہئے جو کہ سرکار کیطرف سے مقرر کیا جائے۔ چنانچہ ایک آدمی فوراً مقرر کیا گیا۔ اور مقدمہ کی تاریخ ڈالی گئی۔ لیکن ڈوئی کی درخواست پر کہ میں اتنی مدت سے اِس کارخانہ کے کام پر مصروف رہا ہوں اس کا معاوضہ مجھے ملنا چاہئے عدالت نے فیصلہ کیا کہ بیشک وہ حقدار ہے کہ اُسے کچھ ملے لیکن تاحال یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ کیا ملے۔

اس کے بعد ۶ راگست ۱۹۰۶ء کے اخبار میں یہ بات شائع ہوئی کہ ڈوئی زینہ سے گر کر نیچے آ پڑا ہے اور اُسکی حالت بہت نازک ہے۔ جب سے اسیر فالج گرا ہے وہ خود اپنے زور سے چل پھر نہیں سکتا اسواسطے ایک آرام کرسی بنائی گئی ہے۔ جس پر بٹھا کر نوکر اٹھا کر ادھر اُدھر لیجایا کرتے ہیں۔ اُس نے ایک بڑا وعظ کرنیکا ارادہ کیا تھا۔ اور اِس وعظ کے واسطے ملازم اُسے آرام کرسی پر اٹھا کر نیچے لا رہے تھے کہ ایک ملازم کا پاؤں زینہ پر سے پھسل گیا اور وہ بمعہ کرسی گر پڑا اور ڈوئی کرسی سے گر کر لڑھکتا ہوا نیچے فرش پر جا پڑا اور بالکل بے ہوش ہوگیا۔ وہ لیکچر موقوف کیا گیا۔ اور اِس خبر کو ہر طرح سے چھپانے کی سعی کی گئی۔ سنا گیا ہے کہ ڈوئی کی بیوی ان حادثوں سے صدمہ زدہ ہوکر مفقود الحواس ہوگئی ہے اور اس نے واہی تباہی بکنا شروع کیا ہے دیکھو کاذب کا انجام کیسا بُرا ہے۔ ڈوئی کا دعوےٰ تھا کہ میں خداوند یسوع کا فرستادہ رسول ہوں اور تھوڑے دنوں میں اسکا سلسلہ چمک اٹھا تھا۔ لیکن اب رسول کی رسالت اور اس کے خداوند کی خدائی کی حقیقت خوب کھل رہی ہے۔

تحریف درانجیل۔ ولایت کا اخبار پیو ولگر لیسو تھنکر لکھتا ہے کہ جب چھاپہ خانہ نہ ہوتا تھا تو اسوقت پادری لوگ انجیلیں قلمی لکھا کرتے تھے اور اپنی خواہشوں کے مطابق درمیان میں بعض الفاظ گھٹا اور بڑھا بھی دیا کرتے تھے چنانچہ مرقس کی انجیل میں ایک پورا باب اسیطرح بڑھا دیا گیا تھا۔ اور زانیہ کو سزا نہ دینے والی آیتیں کسی پادری نے اسواسطے درج کردی تھیں کہ اُنکی اپنی خرابیوں پر اُن کو گرفتار نہ کیا جائے۔

انجیل میں طالمود کے فقرات۔ عیسائیوں کو بڑا فخر ہے کہ یسوع مسیح نے بعض ایسے کلمات فرمائے ہیں کہ اُنکی مثال پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ مگر اب معلوم ہوتا جاتا ہے کہ وہ تمام فقرات یسوع نے یہودیوں کی کتابوں سے سیکھے تھے (یا اُس طرز تحریر کو اختیار کیا جائے جو عیسائی لوگ اپنی نادانی اور تعصب سے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے حق میں استعمال کیا کرتے ہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے دوسری کتابوں سے چرالئے)۔ اُن فقرات میں سے ایک یہ پیش کیا جاتا ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپکو + جے سمنز صاحب ساکن کونیٹی کٹ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ فقرہ بعینہٖ طالمود میں درج ہے۔ اور طالمود میں اس فقرہ کے متعلق ایک قصہ بھی لکھا ہے اور وہ قصہ اسطرح سے ہے کہ ربی ہلیل ایک فاضل یہودی تھا۔ اس کے علم اور فضل کا شہرہ سُن کر ایک شخص اُسکی آزمائش کے واسطے ایسے وقت میں گیا کہ ربی موصوف سبت کی تیاری میں تھا اور اُسے فرصت نہ تھی تب اُسے شخص نے کہا کہ میں تیرے پاس اسواسطے آیا ہوں کہ تو اسی جگہ کھڑے کھڑے مجھے یہودی مذہب کی تعلیم سنا دے۔ تب ربی نے کہا کہ اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپ سے"۔

کیا کوئی یسوع دنیا میں گذرا ہے۔ لیونارڈو نکولا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اناجیل کے قصے جسطرز سے لکھے گئے ہیں۔ اُن سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فقط ناول ہیں یعنے جھوٹے قصے ہیں۔ اور دراصل کوئی وجود ایسا دنیا میں نہیں گذرا جس کا نام یسوع ہو۔ یسوع کے متعلق ہر ایک مشہور واقعات کو لے لو۔ اُس کے پکڑوانے کیواسطے ایک آدمی مقرر کیا گیا کہ شناخت کرے حالانکہ ایسے بڑے مشہور آدمی کے واسطے یہ بات ضروری نہ تھی۔ پطرس نے یسوع پر لعنت کی تو اسوقت مرغ بولا۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودی اپنے مقدس شہر میں مرغ نہیں رکھا کرتے تھے۔ سردار کاہن نے یسوع کا مقدمہ جس طرز سے کیا وہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودیوں کا طرز عدالت اس طرح سے ہرگز نہ تھا۔ علاوہ ازیں سردار کاہن کے ہاں صرف کاہنوں اور لاویوں کے مقدمات فیصل پاتے تھے۔ ہر ایک شخص مقدمہ بازی کے واسطے سردار کاہن کے پاس نہ جاسکتا تھا۔ یسوع کے زمانہ کے کسی مورخ نے یسوع کا ذکر نہیں کیا صرف یوسی فس نے کیا۔ سو اول تو یوسی فس یسوع کے زمانہ میں نہ تھا۔ بعد میں پیدا ہوا۔ اور دوم یوسی فس کی کتاب میں پادریوں کا جعل ثابت ہے۔ کہ پادری صاحبان نے خود ہی یوسی فس کی کتاب میں یہ باتیں لکھدی تھیں +

درخواست نماز جنازہ بھائی عبد العلیم خان احمدی نجیب آبادی کی والدہ اور ہمشیرہ فوت ہوگئی ہیں احباب اُن کے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک ولایت۔ صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴۔ ڈائری۔ صفحہ ۵۔ اِس نوٹ کو شائع کردیں۔ بلاد اسلامی
صفحہ ۶۔ انتخاب الاخبار۔ صفحہ ۷ و ۸۔ تشحیذ الاذہان
صفحہ ۹ و ۱۰۔ درس قرآن شریف۔ صفحہ ۱۱۔ خدا سے ڈرو
صفحہ ۱۲۔ وصیت۔ صفحہ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ اشتہارات

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۴۔ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

خداتعالیٰ کی تازہ وحی

ایک تازہ نشان

ناظرین نے ۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء کا الہام ۳۰۔ اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں پڑھا ہوگا اور وہ اس طرح سے تھا۔ **آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا**۔ یعنے عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونے والا ہے۔ اس اخبار کی اشاعت کے ساتویں دن یعنی ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کو یہ نشان خداتعالےٰ نے ظاہر فرمایا اور اس کے ظاہر ہونے سے پہلے پھر زیادہ تفصیل کے ساتھ اس کے متعلق ایک خواب میں خبر دی گئی۔ جو کہ وقوعہ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود نے گھر میں بہت اشخاص کے سامنے ذکر فرمائی تھی۔ اور وہ اِس طرح سے ہے۔ "میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان (مرتد دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحٰق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اُس کو اپنے گھر میں بلاتی ہیں مگر میں نے اُسے اندر نہیں آنے دیا۔ اور میں نے کہا کہ میں نہیں آنے دیتا اس میں ہماری بے عزتی ہے۔ دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہیں آسکا یعنی خدا نے اُس بلا کو ٹالدیا۔ پھر الہام ہوا۔ **اِنّی اُحافظ کلّ من فی الدار**

ترجمہ۔ مَیں اُن سب کی حفاظت کرونگا۔ جو اِس گھر میں ہیں۔ علاوہ اِس کے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب میں دکھایا گیا۔ جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا۔ اور یہ بھی دیکھا کہ ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے۔ جو کہ ٹوٹ گیا ہے۔ یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تہا۔ لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہیں دُعا سے اور ٹل سکتے ہیں قطعی حکم نہیں ہوتا۔ ان خوابوں کے بعد حضرت نے میر صاحب کو جو لاہور جانے کو طیار تھے۔ روک دیا کہ ابھی نہ جاویں۔ اور ان کو کہدیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اہل و عیال کے متعلق ایک بلا آنیوالی ہے میں ڈرتا ہوں کہ وہ بلا سفر میں نازل ہو اور موجب شماتت اعدا ہو جائے اِس کے گواہ خود میر صاحب و دیگر گھر کے لوگ ہیں چنانچہ یہ بات سنکر میر صاحب نے مع اہل و عیال لاہور میں جانا ملتوی کردیا اور جب صبح ہوئی تو پیشگوئی کیمطابق عزیز محمد اسحاق کو سخت بخار ہو گیا اور اُس بخار کے ساتھ رانوں میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آگیا اور گھر میں سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب معالج تھے مگر ہر دو ران میں دو گلٹیوں کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے۔ تب حضرت مسیح موعود نے دُعا کرنا شروع کیا اور نہایت اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اس دُعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ نہیں گذرا ہوگا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلٹیاں بھی گم ہو گئیں۔ گویا مرض کا نام و نشان نہ تہا۔ اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اب میاں محمد اسحاق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

فرمایا۔ اِن دنوں کتاب حقیقۃ الوحی میں نشانات جمع کر رہا ہوں۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ پچھلے نشانات کے ساتھ کوئی تازہ نشان بھی ہونا چاہیئے خداتعالیٰ نے اس خیال کو بھی جلد پورا کر دیا۔

فرمایا۔ عبدالحکیم خان چونکہ ایک دشمن ہے اِس واسطے وہ دکھایا گیا دشمن کی خواب میں گھر کے اندر داخل ہو جانے کی تعبیر کسی دکھ اور موت سے ہوتی ہے سو میں نے خواب میں کہا کہ میں اُس کو نہیں آنے دونگا یعنی میری دُعا نے اُس مصیبت کو ٹالدیا۔

فرمایا۔ اِنّی احافظ والا الہام جو اس خواب کے ساتھ تھا ظاہر کرتا ہے [illegible]

فرمایا۔ ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء والا رؤیا (جو ۶ ستمبر کے اخبار میں شائع [illegible]) [illegible] کیا گیا تھا کہ ایک چور ہمارے چوغہ کو لیکر بھاگ گیا مگر اسکے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا۔ اِس رؤیا میں بھی اِس واقعہ کی خبر دیگئی ہے کیونکہ طاعون کا حملہ ہماری اِس پیشگوئی پر حملہ تھا کہ خدا اِس گھر کے رہنے والوں کی حفاظت کریگا اور دُعا نے اِس حملہ کو دور کیا اور ہماری عزت قائم رہی۔

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ وحی الٰہی بوقت فجر (۱) لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے شیر خدا نے انکو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی۔ (۲) امین الملک جے سنگھ بہادر (۳) **ربّ لا تبق لی من المخزیات ذکرا**۔ ترجمہ اے میرے ربّ رسوا کرنیوالی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ (۴) دن کے وقت کا الہام پیٹ پھٹ گیا۔ (معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق الہام ہے) (۵) رؤیا۔ دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہی ہے جو لڑکا لیکر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے حاشیہ پر سکر ہے ذرہ پڑھ لینا اس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے۔ دشمن نہایت اضطراب میں ہے۔

ڈائری

الفضل الطیب

۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ ہمارے سامنے جو کام ہے وہ آسان نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے رے دو کام ہیں اندرونی طور پر قوم کو درست کرنا تقوے و طہارت کا گم شدہ راستہ انکو دوبارہ دکھانا اور اس پر چلانا۔ اور دوسرا بیرونی حملوں کو رد کرنا اور سر صلیب کرنا۔ یہ ہر دو کام ایسے مشکل ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے خاص معجزہ نما کاموں کے معمولی انسانی کوششوں سے کبھی یہ کام پورا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے بے وقوف مخالف نادانی کے ساتھ مسیح کو آسمان پر چڑھائے بیٹھے ہیں اور خیال نہیں کرتے کہ اتنے عرصہ تک اس نامعقول عقیدہ نے کیا فساد ڈالا ہے۔ جو آئندہ اس عقیدہ فاسدہ کی پیروی سے ان کو کچھ حاصل ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ علیم اور حلیم اور عمیق اور دقیق باتوں کا واقف کار ہے۔ اس کی حکمت نے جو راہ اختیار کی ہے اُسی پر چلنے سے اسلام کا بول بالا ہو سکتا ہے۔

یسوع تو فوت ہو چکے کہ اُنکے نام پر اس قدر شرک ہوتا ہے۔ اب انکی آمد میں اسلام کیواسطے کوئی فائدہ کی صورت نہیں بن سکتی۔ اسلام کے واسطے بیرونی اور اندرونی فساد **اس حد تک پہنچ چکے** ہیں۔ کہ ظاہری عقل کے مطابق تو اب یاس اور ناامیدی کے سوائے اور کچھ باقی نہیں ہے۔ دین کی اشاعت کے واسطے جو سامان اور طاقتیں عیسائیوں کے پاس ہیں کہ ایک ایک کتاب کو کئی کئی لاکھ چھاپتے ہیں اور مفت تقسیم کرتے ہیں۔ وہ بات مسلمانوں کو کہاں حاصل ہے۔ یہاں تو ایک چھوٹا رسالہ چھاپنا ہو۔ تو اُس کے واسطے بھی سامان بمشکل حاصل ہوتا ہے۔ غرض ظاہری دولت اور طاقت اور سعی کے ذریعہ سے ہم فتح نہیں پا سکتے۔ بلکہ ہمارا ہتھیار ہے صرف دعا اور توجہ الی اللہ۔ یہ بھاری مہم صرف دعا کے عظیم الشان ذریعہ سے سر ہوگی۔ ڈاکٹر عبد الحکیم نادانی سے اعتراض کرتا ہے۔ کہ یہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیوں ایسا نہیں کرتے کہ شہر بشہر گشت کریں۔ یہ اُس کی غلطی ہے۔ اگر میں جانتا کہ ملکوں میں پھرنے سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ تو میں ضرور ہی ایسا کرتا۔ حدیث شریف میں دجال کے متعلق آیا ہے۔ کہ **لایدان لاحد بقتالہما**۔ اُس کے ساتھ جنگ کرنے کے ہاتھ کسی کے پاس نہ ہوں گے۔ زمینی اسباب کے ساتھ ہم اس دجل کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ زمینی اسباب خود اُسکے پاس بہت ہیں۔ ہمارے پاس کوئی ایسا اعلےٰ ہتھیار ہونا چاہیئے۔ جو اُس کے پاس نہ ہو۔ تب تو ہم فتح پا سکتے ہیں۔ آج کل خلائق پر دُنیا کی محبت حد سے زیادہ غالب ہے۔ اُس کو ہم نکالنا چاہتے ہیں۔ اور اسی کو نکالنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے الہام ہوا کہ سب سے آخر جو چیز نفس سے نکلتی ہے وہ دُنیا کی محبت ہے۔ بجز ایک آسمانی طاقت کے ہمارے واسطے کوئی کامیابی کی راہ نہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو سورۃ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی۔ کہ اے خدا تو ہمیں مغضوب علیہم میں سے بنائیو اور نہ ضالین میں سے۔ اب سوچنے کا مقام ہے کہ ان ہر دو کا مرجع حضرت عیسیٰ ہی ہیں۔ مغضوب علیہ وہ قوم ہے جس نے حضرت کے ساتھ عداوت کرنے اور ان کو ہر طرح سے دُکھ دینے میں غلو کیا اور ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کے ساتھ محبت کرنے میں غلو کیا اور خدائی صفات اُن کو دے بیٹھے۔ [illegible] دونوں کی حالت سے بچنے کے واسطے ہم کو دعا سکھلائی گئی ہے۔ اگر دجال ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا۔ تو یہ دعا اس طرح سے ہوتی۔ کہ غیر المغضوب علیہم ولا الدجال۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو کہ اس زمانہ کے ہر دو قسم کے شر سے آگاہ کرنے کے واسطے مسلمانوں کو پہلے سے خبردار کرتی ہے۔ یہ عیسائیوں کے مشن ہی ہیں جو کہ اس زمانہ میں ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں۔ کہ اسلام کو سطح دُنیا سے نابود کر دیں اسلام کے واسطے یہ سخت مضر ہو رہے ہیں اور باوجود ایسے سخت صدمات کے دیکھنے کے پھر خیالی اور وہمی باتوں کے پیچھے پڑنا اور دجال کو کسی اور جگہ تلاش کرنا غلطی میں داخل ہے۔ ہمارے سامنے تو ایک ایسا خطرناک دجال موجود ہے کہ اس کی نظیر پہلی اُمتوں میں موجود نہیں۔ کوئی انسانی طاقت اور ہاتھ اس کو زیر نہیں کر سکتا۔ ہاں خدا کے ہاتھوں سے یہ کام ہوگا۔ یہ کام جو ہمارے درپیش ہے۔ اور جس کا ہم نے ذمہ لے لیا ہے کہ ہم کسر صلیب کے واسطے آئے ہیں یہ ہمارے لئے **کوئی تھوڑا سا غم نہیں**۔ کیونکہ ہمارا اصل کام پورا نہ ہو تو پھر معجزات اور کرامات بھی کچھ شے نہیں ایک طبیب اگر بیمار کا علاج نہیں کر سکتا اور بازی اپنی لگا لیتا ہے۔ تو یہ امر اُس کی طبابت کے دعوے کو مفید نہیں ہو سکتا۔ پس ہم کو بڑا غم جو دامنگیر ہے وہ یہی ہے کہ کسر صلیب کا کام پورا ہو جائے۔ دوسرا پہلو غم کا اندرونی قوم کے متعلق ہے جو سیدھی بات کو اُلٹا سمجھتے ہیں۔ **اور دوست کو دشمن خیال کرتے ہیں**۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہماری دشمنی کی خاطر آنحضرت کے ساتھ بھی دشمنی کرتے ہیں اور جو بات آنحضرت کے حق میں تائید و ثبوت ہو وہ اگر ہم میں پایا جاوے تو اس ثبوت سے بھی انکار کر جاتے ہیں مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت کہ اگر رسول خدا تعالیٰ پر اپنی طرف سے کوئی بات بناتا تو فوراً ہلاک کیا جاتا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک بڑی دلیل ہے کہ دعوے نبوت کے ساتھ آپ ۲۳ سال تک کامیاب ہی ہوتے چلے آئے بہت سے اکابر نے اس دلیل کو کفار کے سامنے پیش کیا ہے۔ مگر اب چونکہ یہ دلیل ہمارے سلسلہ کی بھی تائید کرتی ہے اس واسطے اس سے قطعاً انکار کر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کوئی دلیل ہی نہیں مفتری بڑی مہلت پا سکتا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ دلیل تو ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے خاص ہے۔ دوسرے انبیاء کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں نادان نہیں جانتے کہ کیا دلیل بھی خاص اور مخصوص ہوا کرتی ہے۔ جو دلیل خاص ہے وہ تو بجائے خود ایک دعویٰ ہے نہ کہ دلیل۔ ایسی ہی غلطی عیسائی لوگ کیا کرتے ہیں کہ جب کوئی بات یسوع کے متعلق پیش کی جاتی ہے کہ اُس نے فلاں کام کیوں کیا تو کہدیتے ہیں کہ وہ تو خدا تھا اور اس کیواسطے جائز تھا جو چاہتا کرتا۔ بیوقوف نہیں جانتے کہ دعویٰ خدائی تو بجائے خود ایک دعویٰ ہے نہ کہ دلیل۔ دعویٰ بطور دلیل کے کس طرح پیش ہو سکتا ہے۔ جھوٹے دعوے والا کبھی سرسبز نہیں ہوا۔ کبھی کسی کاذب کو اتنی مہلت نہیں ملی جتنی کہ آنحضرتؐ کو ملی افسوس آتا ہے کہ ہماری عداوت کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی دشمنی کی جاتی ہے۔ جو تبدیلی ہم اس وقت قوم کے درمیان چاہتے ہیں وہ کسی آسمانی طاقت کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے ورنہ زمینی لوگوں کے اختیار میں نہیں کہ وہ عظیم نشان کر دکھلائیں ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگی۔ جسقدر عظیم الشان فتوحات ہوئے کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرتؐ کی دعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ قوم کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے۔ تقوے اور طہارت کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ تب ہی کچھ بن سکیگا +

حضرت مخدومی مکرمی مولوی محمد علی صاحب کا ارشاد ہے کہ

اس نوٹ کو شائع کردیں۔

بعض احباب کے استفسار پر یہ امر عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ دسواں حصہ آمد میں جو اشتہار الوصیت کے ماتحت دیا جاوے گا۔ یہ صورت ہوگی کہ جو احباب چاہیں۔ اس دسویں حصہ میں سے لنگرخانہ۔ مدرسہ اور اعانت میگزین کا چندہ وضع کر کے بقیہ مجلس کارپردازان کو دیں۔ لیکن ان مدات کے سوا جن کا حساب دفتر میں رہتا ہے اگر کسی مد میں یا کسی رسالہ یا اخبار کی قیمت کا جو روپیہ دیا جاوے گا۔ وہ محسوب نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کی آمد کا دسواں حصہ سات روپیہ ہے۔ تو اُسے اختیار ہے۔ کہ اس میں سے مثلاً ع لنگرخانہ میں اور عہ مدرسہ میں عہ اعانت میگزین میں دے اور باقی تین روپے مجلس کارپرداز کو دے۔ ایسے احباب کے ناموں کا ایک رجسٹر الگ رہے گا۔ جس میں ان کے متعلق کل حساب و کتاب رہے گا اور قبرستان میں دفن ہونے کے متعلق ان کے وہی حقوق ہوں گے۔ جو وصیت کرنے والوں کے حقوق ہوں گے۔ ایسے تمام احباب کو سرٹیفکیٹ بھی دئے جاویں گے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ باقاعدہ ماہوار یا ششماہی جیسی صورت ہو وہ اپنی آمد کا دسواں حصہ بھیجتے رہیں۔

خاکسار محمد علی

ضرورت

چونکہ شیخ ضیاء اللہ صاحب جو چھ ماہ کی رخصت لیکر آئے ہوئے تھے۔ واپس جانے والے ہیں۔ اس لئے مدرسہ میں ایک گریجوایٹ یا سینیر سرٹیفکیٹ اُستاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں بنام سیکرٹری مجلس ناظم التعلیم آنی چاہیئے۔

شیر علی۔ ہیڈماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

درمیان قسطنطنیہ و سینٹ پیٹرسبرگ روسی ممالک کی شورش سے آج کل جو دقتیں اور رخنے پیدا ہو رہی ہیں۔ ان سے وہاں کے باشندے مسلمان عیسائی وغیرہ سب ہی پریشان ہیں۔ اور چونکہ روسیوں کی طرح مسلمانوں کو بھی خطرہ میں گھر جانے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے سلطان روم نے ترکی سفیر متعینہ سینٹ پیٹرسبرگ کو حکم دیا ہے کہ روسیوں کی حرکت کی بڑی ہوشیاری سے نگرانی کرتا رہے۔

سلطنت عثمانیہ کی چونگی سلطنت عثمانیہ کے محصول چونگی میں فیصدی تین۔ بڑھانے کے متعلق جو وعدہ زیر بحث تھا۔ باب عالی نے اس کے تمام شرائط منظور کر لئے ہیں۔ وزارت خارجہ نے محاصل کا اندازہ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زیادتی کی وجہ سے تنہا انگریزی تجارت سے کم از کم ایک لاکھ ۷۸ ہزار ۰۵ پونڈ کی رقم عثمانی حکومت کے قبضہ میں آیا کرے گی۔

[illegible] سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ [illegible] خانہ مجھنا شرف میں [illegible] کے لئے [illegible] دیا ہے۔ [illegible] باری کی [illegible] کی عمارت [illegible] ہے۔

مصر [illegible] مصر میں انگریزی فوج [illegible] ہزار [illegible] کرے گی۔

چین [illegible] شہر [illegible] کا ایک [illegible] مسلمان [illegible] کرتا ہوا روسی اسلامی اخبار الفت کے کارخانہ میں آ گیا۔ [illegible] سے حجاز ریلوے کے لئے معقول چندہ جا چکا ہے۔

روسی مسلمان اپنی اصلاح میں آج کل بڑی سرگرمی سے ساعی ہیں۔ کوئی ہفتہ ایسا نہیں گذرتا جس میں مصری اخبارات سے ان کی کسی مساعی جدیدہ کا ذکر نہ کیا ہو۔

ایک نامہ نگار [illegible] لکھتا ہے کہ تاج محل آگرہ کے مینار [illegible] لرزاں ہو گئے ہیں اور مزید کمال ہے کہ جس [illegible] کو اور [illegible] کر دیا جاوے صرف وہی نہیں [illegible] کے مقابل کا مینار بھی اس کی حرکت پر متحرک ہو جاتا ہے۔

پچھلے ہفتہ میں ترکی جہاز موسومہ بہ بزم عالم و تیز رفتار گان و عبد القادر جو حال ہی میں خرید کئے گئے ہیں۔ فوج لے کر جدہ کو جاتے ہوئے نہر سویز سے گذرے۔ پہلے میں ڈھائی ہزار سپاہی تھے اور دوسرے پر ڈیڑھ ہزار اور تیسرے پر ڈھائی ہزار۔

قازان مخبری اخبار لکھتا ہے کہ مسلمانان قبرص میں بھی کچھ کچھ زندگی کے آثار محسوس ہونے لگے ہیں۔ ابھی سے تعلیم کی طرف متوجہ نظر آتے ہیں حال میں امراء اور متمولین نے ایک عام جلسہ کر کے غریبوں اور محتاجوں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے واسطے یہ تجویز کی کہ انہیں بھی مدارس عالیہ ترکی میں بغرض تعلیم چندہ سے بھیجا جایا کرے۔ تاکہ وطن میں وطن پرستوں اور قومی خدمت کرنے والوں کی کافی تعداد پیدا ہو سکے۔

قسطمونی میں بیادگار عہد جلوس سلطانی ایک ابتدائی مدرسہ اور ایک نارمل سکول کھولا گیا اور بحکم سلطانی بروصہ کے مضافات قرق آغاچ میں ایک ایک مڈل سکول اور ایک ہائی سکول کا افتتاح بھی اسی دن ہوا۔

علاقہ طرابزون کے ایک گاؤں کرہ سون کی مسجد کے واسطے سلطان المعظم نے جیب خاص کے صرف سے عمدہ قسم کا آہنی فرش طیار کرایا ہے۔

۱۱ر اگست کو تمام سفرائے دول نے اپنی اپنی سلطنتوں کی طرف سے سلطان کی مزاج پرسی کی رئیس التشریفات نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ جلالتمآب کی طبیعت رو بصحت ہے۔

تازہ تار ہے کہ ۱۳ اگست کو جناب ممدوح نے سفراء کو شرف ملاقات نہ بخشا۔ کیونکہ طبیعت قدرے ناساز تھی۔

مشیر الدولہ جدید صدر اعظم ایران کی عمر تقریباً ۶۰ سال کی ہے اور آپ نے آج تک کبھی یوروپ میں قدم نہیں رکھا۔ لیکن معہذا آپ اس قدر عالی دماغ اور ہوشمند ہیں کہ آپ ہی نے ایران میں یوروپین طرز نظام قائم کیا اور طہران میں علمی و سیاسی کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور آپ ہی نے وزارت خارجہ کے زمانہ میں یہ تجویز پیش کی کہ کسی کو سیاسی عہدہ کبھی اس وقت تک نہ دیا جاوے جب تک کہ وہ یوروپین مدارس میں چند سال نہ گذار چکا ہو۔

انتخاب الاخبار

امیر صاحب کے ہمراہ کابل کے مشہور مدبران سردار عبدالقدوس خان مرزا حسین خان بھی ہون گے۔

حضور لیڈی منٹو دہلی مین وکٹوریہ زنانہ ہسپتال کھولینگی اور ایک زنانہ ہسپتال کی بنیاد رکھی۔

پچھلے ہفتے ہند مین اڑھائی ہزار سے زیادہ فوتیان طاعون سے تھین شہر پونا ۳۹۹ -

کولمبو میں چار ہزار ٹن کے ذخیرہ کیر وسین مین آگ لگی سب راکھ ہو گئے - بخوبی بیمہ شدہ تھا۔

روس مین جمعرات کو ایک سرکاری حکم نافذ ہوا۔ اس مین گورنمنٹ کی پالیسی واضح کی گئی ہے۔

انقلاب پسندوں کے جرائم زیادہ سختی سے مٹائے جاوین گے۔ اور اصلاحین فیاضی سے جاری کیجاویگی اس سرکاری اعلان مین وعدہ دیا گیا ہے کہ تمام بیہودہ فضول بندشون سے آزاد کئے جاوین گے۔

ایک اور نمایان وعدہ بھی دیا گیا ہے وہ یہ کہ پولینڈ و صوبجات بالٹک کو بھی پارلیمنٹ دی جاوین گی۔

آخیر مین لکھا ہے کہ انتظام پولیس اور دیگر سرکاری محکمون مین ضرور اصلاحین کرین گے۔

دربنگہ مین دوہزار گاؤن طوفان سے برباد ہوگئے

انتقال مارہرہ ضلع ایٹہ کے مشہور صوفی بزرگ سید شاہ ابوالحسین صاحب کا یکم ستمبر کو انتقال ہوگیا۔

سیلاب - دریائے ہگلی کے غیر معمولی چڑھاؤ کی وجہ سے کلکتہ کے جنوبی حصہ مین سیلاب آیا ہوا ہے۔

طاعون :- ہفتہ مختتمہ یکم ستمبر کے اندر طاعون سے ۲۵۲۲ موتین ہوئین - بمبئی ۱۳۸۸ پونا ۳۹۹ - وسط ہند ۳۰۳ (زیادہ تعداد شہر اندور مین) صوبجات متحدہ ۲۵۰ - وسط ہند ۱۹۰ - بنگال ۱۱۵ - برہما ۱۱۲ - ریاست میسور ۱۰۳ -

ازالہ حیثیت - کلکتہ کے ورنیکلر روزانہ اخبار سندیسلے کے ایڈیٹر پر کلکتہ کے ایک کارخانہ کے منیجر مسٹر ملکم نے ازالہ حیثیت کا دعوی دائر کر دیا ہے

ہڑتال کھڑک پور مین بنگال ناگپور ریلوے کے ۱۵ ہزار آدمی ہڑتال پر ہین - مگر کوئی سخت حادثہ پیش نہیں آیا۔

جوتی چور - ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کو بعد نماز جمعہ شہزی مسجد لاہور مین ایک جوتی چور پکڑا گیا جس نے ایک نمازی کی نئی جوتی جو قریباً چار روپیہ کی ہوگی - چرائی تھی - ہر روز اس مسجد مین دو تین جوتے چوری ہوتے ہین - خادم مسجد نے بڑی کوشش کی کہ اس کو کوتوالی مین پہنچایا جاوے - مگر لوگون نے اس پر رحم کر کے اس کو چھوڑوا دیا - (پیسہ اخبار)

سیلاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علٰے رسولہ الکریم

عالی جناب حضور مقدس علیہ الصلوۃ والسلام

یہ نیاز مند آج ۱۴ دن کے بعد دورہ سے واپس آیا ہے - جمعہ کو ۳۱ - تاریخ اس قدر بارش ہوئی - کہ کچھ ٹھکانہ نہین رہا - رعیہ سے پسرور قریباً ۱۹ کوس ہے - دس گھنٹہ مین یہ سفر طے کیا - چارون طرف عالم آب تھا - سڑکوں پر پانی گھٹنون گھٹنون بہتا تھا دس گھنٹہ تک بارش رہی - سڑکون کے ناقابل گذر ہو جانے کی وجہ سے دورہ ملتوی ہوا - مجھے بار بار یاد آتا تھا - اور بڑے ذوق سے دوہراتا تھا - آسمان سے برساؤن گا - زمین سے اُگاؤن گا - آندھیان چلین گی - زلزلے آئین گے - اب ایک حصہ تو پورا ہوگیا - خدا جانے اور پردہ غیب مین کیا ہے - اللہ ہم عاجزون پر رحم کرے اور اپنی حفاظت مین رکھے حضور عالی وقت دعا ہے - اس عاجز کے حق مین دعا فرماوین - کہ اللہ تعالے ہر ایک آفت سے بچاوے اور ایمان سلامت رکھے - اور اگر موت ہی جلدی مقدر ہے - تو حضور کے ساتھ یقین کامل اور صدق تام کی حالت مین موت ہو۔

خاکسار عاجز میر حامد شاہ از سیالکوٹ

آئندہ موسم حج مین ہندوستان کے مسلمان حاجیون کو رستے مین صرف پانچ روز کا کوارنٹین ہوگا۔

یہ اس شرط پر ہوگا کہ مسافرون کا ڈس انفکشن ہو چکا ہے ورنہ وہی پرانی مشکل ہوگی۔

لندن مین خیال کرتے ہین - کہ امیر صاحب کابل کا ہندوستان آنا محض معمولی بات ہے۔

روس کے زیر نگین سرحد افغانستان محفوظ ہے لہذا اب امیر کو کسی قسم کا خطرہ نہین ہے۔

حیدرآباد کے متصل دریائے سندھ کی طغیانی سے بہاری بند ٹوٹ گیا - طوفان پانی سے عظیم تباہی۔

فرنگی ڈاکٹر ہیرنگ نے جو علاج تپ دق کا ایجاد کیا تھا وہ تجربہ مین سراسر ناقص ثابت ہوا۔ جس مریض کا علاج ڈاکٹر ہیرنگ نے [illegible] کیا تھا اُس کا مرض بعد علاج اور بھی ابتر رہا۔

خاص سینٹ پیٹرز برگ مین جمعہ کو انقلاب پسندون کی کمیٹی تھی - روسی گورنمنٹ کے تازہ اعلان پر غور کی گئی - قرار پایا گیا کہ قتل اور دھمکی کی پالیسی جاری رکھی جاوے - جب تک کہ گورنمنٹ نیچا نہ دیکھیگی نہین چھوڑین گے۔

یہ بھی قرار پایا کہ روس کے تمام بڑے بڑے وزرا قتل کئے جاوین - ہر ایک کو ایک ایک کام دیا گیا ہے حیران ہین کہ پولیس ایسے جلسون کا پتہ نہین لگا سکتی ہے - ان کا خفیہ محکمہ ہے - مطبع ہے - ملازم ہین ضابطہ ہے۔

اس کے بعد اور خبر آئی - روسی اخبار لکھتے ہین - کہ صوبجات مین مالی حالت نہایت تاریک - خزانہ خالی دہقان لوگ فرنٹ ہین اور چھوٹے بڑے زمیندار بھی ٹیکس نہین دیتے - تحصیلدار بھی پریشان ہین۔

لندن کے اخبار سینڈرڈ کا نامہ نگار مسٹر فریزر ان دنون وارسا مین ہے - وہان گرفتار کیا گیا ہے۔

فرانس کے لاٹ پادریون پر پوپ بہت خوش ہین اُنکی فرمان برداری پر ناز کرتے ہیں۔

پوپ نے فرنچ پادریون کو برکت کا خط بھیجا اُن کی حوصلہ افزائی کی - اس پر پادریان کا خون بڑھ گیا پادری لوگ فرنچ گورنمنٹ سے تو ان کی کچھ پرواہ نہ کرین گے - بدستور پوجا کرین گے - سرکار کیا کریگی۔

وہ سرکار کو اجازت دین گے کہ جو چاہے کرے لیکن اپنا طریق نہ چھوڑین گے - اسی پر سب متفق ہین۔

چین مین باکسرون کی شورش

شانگھی کا مراسلہ مظہر ہے کہ وادی یانگسی کے لوگون مین اضطراب کے آثار نمایان ہین - ملک کے اندر سفر کرنا خالی از خطرہ نہین - دسے وُدُ یُو مین بے چینی نمایان ہے -

باکسرون کا ایک گروہ قصبہ ٹسا یُونہ سین پر حملہ آور ہوا - اور شہر پر قبضہ کر لیا - مشنریون اور دیسیون نے یامین مین آکر پناہ لی ہے -

ایک جرمن لفٹنٹ سفر کرتا ہوا اس شہر مین پہنچا اور چینی سپاہیون کو ساتھ لے کر حملہ کیا - باکسر لیڈر قتل کئے گئے اور باقیماندہ لوگون کو بھی منتشر کر دیا۔

بدرِ صادق

۲۴۔رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

تشحیذ الاذہان

ذہنوں کا تیز کرنا۔ حیوانات کو خداتعالےٰ نے ایسا بنایا ہے۔ کہ ان کو طبعاً وہ قوتیں اور ادراک اور فہم کی عطا کی جاتی ہیں جن میں چنداں کمی بیشی کی گنجائش نہیں رکھی جاتی۔ لیکن انسان کو خداتعالےٰ نے ایسا بنایا ہے کہ اس کے ذہن کے واسطے ترقی اور نشوونما کا ایک بڑا وسیع میدان اس کے آگے ہر وقت کھلا موجود ہے۔ انسانی ذہن کو اگر کسی کام پر لگایا جاتا ہے تو وہ اور بھی ترقی کرتا ہے۔ اس کی تازہ مثال اس امر میں موجود ہے۔ کہ جب کوئی شخص ایک کل بناتا ہے۔ تو دوسرے اس میں ہر وقت کانٹ چھانٹ کرکے کچھ نہ کچھ ترقی کی راہ نکالتے رہتے ہیں اور انہیں پرانی کلوں میں زیادتی اور ترقی کے واسطے آئے دن گورنمنٹ گزٹ میں نئے نئے ایجاد رجسٹری ہوتے رہتے ہیں۔ غرض انسانی ذہن بہت ترقی کرسکتا ہے۔ اور انسان کا فرض ہے۔ کہ اس کو اس ترقی میں پورا حصہ لینے میں امداد دے۔ اس کام کو بچوں اور نوجوانوں کے درمیان بہم پہنچانے کے لئے اس جگہ ایک انجمن کوئی چھ سال سے قائم ہے۔ جس کی موجودہ صورت میں کہہ سکتا ہوں کہ سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان کی شکل میں جلوہ نما ہو رہی ہے۔ اس انجمن کے لائق اور معزز رکنوں نے ۹ ستمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو اس انجمن کا سالیانہ جلسہ منعقد کیا۔ جو پورے آب و تاب کے ساتھ قریب چار گھنٹہ میں ختم ہوا۔

صدر جلسہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب تھے جن کے وسیع اخلاق کی ہمدردی بچوں اور نوجوانوں کو بھی اپنے احسان اور شفقت کے پروں کے نیچے لئے ہوئے ہے۔ اور حاضرین جلسہ میں احباب ساکن قادیان مدرسہ کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ باہر کے آئے مہمان بھی شامل تھے۔ سب سے اول قاری صاحب نے نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سنایا! جو دلوں سے انقباض کے قفل توڑتا تھا۔ اس کے بعد صاحب صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے وعظ فرمایا جس سے مختصراً چند باتیں لکھی جاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ اس انجمن سے مجھے ہر طرح سے خوشی ہے اور کوئی پہلو رنج کا نہیں۔ خوشی کے اسباب میں سے ایک تو یہ ہے۔ کہ بچپنا سے جن باتوں کی مجھے خواہش رہا کرتی تھی۔ کہ وہ اس طرح سے ہو۔ اور خداتعالےٰ نے ان سب کو اپنے فضل و کرم سے پورا کیا۔ ان میں سے ایک یہ انجمن بھی ہے گو درمیان میں اس میں ایک وقفہ ہوگیا تھا۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ یہ وقفہ بہرحال فائدے کے واسطے ہے۔ اور ترقی کا موجب ہے۔ نہ کہ کسی نقصان کا باعث۔ اللہ تعالےٰ کے صفات میں سے دو صفتیں القابض۔ الباسط ہیں۔ بعض صفات الٰہی اس قسم کی ہیں۔ کہ ان کو اکیلا نہیں پڑھنا چاہیئے بلکہ دونوں نام اکٹھے لینے چاہیں۔ جیسا کہ النافع الضار ہے۔ ایسا ہی القابض الباسط ہے۔ اللہ تعالےٰ جو کچھ ہم سے لیتا ہے۔ اُسے بہت زیادہ کرکے ہم کو واپس دیتا ہے۔ قبض جو ہے وہ بسط کے لئے ہے۔ اور اس واسطے بڑے فضل کا موجب ہے۔ دن کو ہم کام کرتے ہیں رات کو ایک قبض ہوتا ہے۔ یہ سب خداتعالےٰ کی کامل حکمت سے ہے۔ اس انجمن کے ابتدائی سرگرم ممبر شیخ عبدالرحمان قادیانی تھے جن کو اس درمیانی وقفہ سے سخت صدمہ پہنچا تھا۔ اور اب ان کو بالخصوص خبر دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔

دوسرا موجب خوشی کا اس انجمن کے معاملہ میں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے خود اس کا نام تشحیذ الاذہان رکھا۔ تیسرا موجب خوشی کا یہ ہے کہ اس کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے خداتعالےٰ نے میاں محمود احمد کے دل میں جوش ڈالا۔ محمود کے مبارک لفظ میں خود ایک نیک فال ہے۔ اس قسم کا تفاؤل درست ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تفاؤل لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کفار نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا اور آپ نے مکہ سے ہجرت فرمائی۔ تو کفار عرب نے آپ کے قتل کے واسطے انعام مقرر کیا کہ جو کوئی آپ کو قتل کرے اس کو ایک سو اونٹ انعام دیا جاوے گا عرب کے مفلس قلاش اور اوباش لوگوں سے اتنا بڑا انعام کیا کچھ نہ کرا سکتا تھا۔ ہر ایک کے دل میں اس انعام کے حاصل کرنے کے واسطے ایک جوش پیدا ہوا تھا اور سب چاروں طرف دوڑ پڑے۔ ان میں سے ایک شخص **بریدہ** نام ستر آدمی ساتھ لے کر مدینہ کے راستہ میں جا پہنچا۔ جہاں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بمعہ اپنے رفیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جا رہے تھے۔ آپ کو جب معلوم ہوا کہ یہ شخص **بریدہ** ہے۔ تو آپ نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ہمارے واسطے ٹھنڈک ہے اور کوئی تکلیف نہیں۔ لفظ **بریدہ** سے جو **برود** سے نکلا ہے۔ آپ نے تفاؤل لیا۔ پھر وہ شخص سامنے آیا۔ تو آپ نے پوچھا کہ **من انت** تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا۔ **اسلم** تب آپ نے فرمایا کہ بس ہم سلامت نکل گئے کوئی دشمن ہم کو گرفتار نہ کرسکیگا۔ تب **بریدہ** نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ **من انت**۔ تو آپ نے جواب دیا

مُحمّد بن عبداللہ رسول اللہ

میں محمد ہوں۔ عبداللہ کا بیٹا۔ اور اللہ کا رسول **بریدہ** پر آپ کے اتنا ہی فرمانے کا ایسا اثر ہوا کہ بمعہ اپنے ستر آدمیوں کے اُسی جگہ مسلمان ہوگیا اور اپنی پگڑی اتار کر ایک بانس پر باندھی اور اس کا جھنڈا بنا کر آپ کے آگے آگے مدینہ تک گیا غرض اس قسم کا تفاؤل جائز ہے اور یاد رکھو۔ کہ ہر ایک امر میں جو شروع کیا جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ مشکلات ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن جو شخص ہمت اور استقلال کے ساتھ ہمیشہ کام میں مصروف رہتا ہے۔ خداتعالیٰ اس کے کام میں برکت دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ ادھر کوئی کام شروع کیا جاوے اور اُسی وقت اس کا نتیجہ بھی حاصل ہو جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر مشکلات کا سامنا کیا تھا۔ یوسف ہی کی مثال بچوں کے واسطے کافی ہے کہ وہ بھی بچہ تھا جب سے اُس پر تکالیف وارد ہونے لگیں۔ یہ اجتماع بہرحال مفید ہے۔ تم دعاؤں میں لگے رہو اور نفس کا مقابلہ کرو۔ اس انجمن کا ہونا مدرسہ تعلیم الاسلام کے بچوں کے واسطے من جملہ ان فوائد کے ہے۔ جو یہاں کے طلباء کو حاصل ہے۔ ایک زمانہ آئیگا کہ جن لوگوں نے اپنے بچوں کو یہاں نہیں بھیجا وہ بہت افسوس کیا کرینگے۔ تم دعا میں مصروف رہو کہ خداتعالیٰ تمہیں برکات عطا کرے۔

حضرت مولوی صاحب موصوف کی دعا کے بعد [illegible] جلسہ شروع ہوا۔ [illegible] سیکرٹری انجمن کی مختصر رپورٹ سنائی گئی [illegible] میں قائم ہوئی تھی [illegible] نواب محمد علی خان صاحب [illegible] مدرسہ [illegible] ہم نے اس کو [illegible] لیکن چند ایک اجلاس [illegible] اس کے بعد اب پھر جاری ہوا۔ ۵ ستمبر ۱۹۰۸ء [illegible] ہے اور اس کا داخلہ [illegible] مقرر ہے [illegible] کے اخراجات نکل سکیں۔ اس کے بعد صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے ایک پرجوش اور پر زور تقریر صداقت کے مسئلہ پر کی۔ اور اس زمانہ کے مفاسد پر اور حضرت مسیح موعود کے دشمنان دین کی بدسلوکی کا رقت آمیز الفاظ میں نقشہ کھینچا۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے فرمایا کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ کوئی کافر اسلام کے حق میں ایک ذرا سا کلمہ گستاخانہ نہیں بول سکتا تھا۔ چہ جائیکہ آج لاکھوں کروڑوں کتابیں شائع کی جاتی ہیں۔ جن میں برملا بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں سخت سے سخت ناپاک الفاظ لکھنے والوں کے قلم سے نکلتے ہیں۔ اسلامی زمانہ میں ایک دفعہ عیسائیوں نے حضرت عائشہ کے قصہ پر اعتراض کرنا چاہا۔ تو ایک خفیہ مجلس قائم کر کے ایک مولوی صاحب کو بلایا۔ اور نہایت ادب کے ساتھ اپنا اعتراض پیش کیا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ دیکھو دو عورتیں ہمارے سامنے ہیں۔ ایک مریم اور ایک عائشہ۔ ہر دو پر کچھ الزام لگایا گیا ہے۔ مریم کنواری تھی۔ اور اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ عائشہ بیاہی ہوئی اور اس کی اولاد نہیں ہوئی۔ اب بتلائیے کہ یہ الزام کس پر زیادہ پختہ ہو سکتا ہے۔ وہ خاموش ہو گئے۔ اس طرح مولوی صاحب نے ان کو سمجھایا۔ کہ ایسا اعتراض کرنا صرف خبیث اور ناپاک آدمیوں کا کام ہے۔ مریم کو اگر ہم اس الزام سے بری جانتے ہیں تو قرآن شریف کے فرمانے کے مطابق ایسا ہی حضرت عائشہ کی بریت بھی قرآن شریف نے ہی کی ہے۔ اخیر میں میاں صاحب موصوف نے فرمایا کہ تم اپنے مخالفوں کا مقابلہ نہ تلوار سے کر سکتے ہو کیونکہ یہ تلوار کا وقت نہیں اور نہ دولت کے ساتھ کر سکتے ہو کیونکہ دولت تمہارے پاس نہیں اور نہ کسی اور ظاہری شے سے کر سکتے ہو۔ ہاں تم اپنے دلوں کو پاک اور صاف کرو اور خدا کی محبت میں اپنے دلوں کو جلا دو۔ تب اس سے ایک خوشبو نکلے گی۔ جو تمہارے دشمنوں کو مسخر کرے گی۔

اس کے بعد چودھری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور کی تقریر ہوئی۔ چودھری صاحب موصوف نے قرآن شریف کی چند آیتیں پڑھ کر دعوت الی اللہ کی ضرورت پر عمدہ گفتگو کی۔ اس کے بعد شیخ تیمور صاحب نے ضرورت امام پر اور زمانہ کی پر فساد حالت پر تقریر کی۔ بعد ازاں محمد شفیع صاحب [illegible] ہائی کلاس تعلیم الاسلام نے مدعیان اسلام کی موجودہ حالت اور ان کی اصلاح پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا اور اپنے عمدہ طرز بیان سے حاضرین مجلس جلسہ کو خوش کیا۔ اس کے بعد شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم صاحب طالب علم ہائی کلاس تعلیم الاسلام نے رد تناسخ پر اپنا مضمون پڑھا۔ جو بہت ہی لطیف اور دلچسپ تھا۔ شیخ صاحب کے مضمون میں سے چند بطور نمونہ نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ آریہ سماجیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ جب انسان کسی جنم میں نیک اعمال کرتا ہے۔ تو اس کو دوسرے جنم میں اچھے ثمرات ملتے ہیں اور جو برے اعمال کرتا ہے۔ اس کو برے۔ اب ہم اسی پیمانے سے ان کے مذہب کو ناپنا چاہتے ہیں۔ یعنی ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت کل ہندوستان میں ایک ایسی قوم حکمران ہے۔ جو آریہ سماجیوں کے نزدیک کبھی نجات پا ہی نہیں سکتے اور ایک بہت ہی بری جون میں انہوں نے جنم لیا ہوا ہے۔ جن کے ساتھ وہ چھو کر کھانا بھی پسند نہیں کرتے۔ مگر وہ زمانے کا بادشاہ ہیں اور بڑی خوشحالی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور آریہ لوگ ان کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور وہ جو چاہیں آریوں سے کروا سکتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پچھلے زمانہ جنم میں بڑے نیک اختر اور رشد رسیدہ شخص تھے۔ جس کے سبب ان کو یہ خوشحالی نصیب ہوئی۔ مگر افسوس ہے آریہ لوگوں پر کہ حالانکہ وہ اس عقیدے کے قائل ہیں مگر پھر بھی ان کو برا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ نیک تھے تو خدا نے ان کو اچھے مذہب میں پیدا کیا۔ ان کی نیکی کی وجہ اس واسطے چاہیئے کہ آریہ لوگ عیسائی مذہب کو فوراً اختیار کر لیں۔ ورنہ اس عقیدے سے توبہ کریں۔

۲۔ اے تناسخ کے ماننے والو ذرا سوچو اور ہم کو بتلاؤ کہ اگر ایک شخص کی ماں مر گئی ہے اور وہ کسی شخص کے گھر میں پھر دوبارہ پیدا ہو گئی ہے اور اس کی شادی کسی ایسے شخص کے ساتھ ہونے لگی ہے۔ جس کو وید کے مطابق ناجائز قرار دیتا ہے۔ تو کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ ان کے گلے میں یہ لٹکا ہوا ہے۔ یا ان کے ماتھے پر لکھا ہے کہ ان کا آپس میں یہ رشتہ ہے۔ اس واسطے ویدک اصول کے مطابق ان کی شادی ناجائز ہے۔ تو پھر جب ایسا نہیں ہوتا تو تم ان کو کس طرح روک سکو گے۔ غرض تناسخ کے ماننے والوں کو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ کئی دفعہ انہوں نے اپنی بہنوں اور ماؤں سے بھی شادی کی ہوگی

۳۔ آریوں کے اس اصول کے مطابق وہی انسان نجات پا سکتا ہو جس نے وید کو ختم کیا ہوا ہو مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کسی پنڈت نے بڑی جانفشانی سے وید کو یاد کیا ہے تو جب وہ مر جائیگا اور اس کے بعد جب پیدا ہوگا تو اس کو وہ پچھلا سارا وید آنا چاہیئے تاکہ وہ نجات حاصل کر سکے مگر ہم نے تو نہ کبھی سنا اور نہ کبھی دیکھا کہ کوئی ایسا شخص کبھی پیدا ہوا ہو۔ جو کسی قسم کے علم سے واقفیت رکھتا ہو جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کوئی ایک ہندو بھی نجات نہیں پا سکتا اور مذہب کا سارا دارومدار نجات پر ہوتا ہے تو نیک تناسخ کے ماننے والے ہمیشہ دوزخ کی آگ میں ہی جلتے رہینگے اور کبھی بھی حقیقی نجات کا منہ نہیں دیکھینگے۔

اس کے بعد میاں نذیر احمد طالب علم فورتھ ہائی تعلیم الاسلام نے اپنا مضمون سلسلہ حقہ کی تائید میں پڑھا۔ اس کے بعد عبدالرحمن طالب علم فورتھ ہائی نے اپنا مضمون پڑھا۔ اور اس کے بعد عبدالعلی بھیروی ساکن فورتھ ثانی نے تعلیم النسوان پر مضمون پڑھا۔ یہ صاحب آخری لیکچرار تھے جس کے بعد حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب صدر جلسہ نے جلسہ کے کارکن اور لیکچرار بچوں کو ان کے نقائص سے آگاہ کیا اور مشفقانہ نصیحت ان کو آئندہ کیواسطے مفید اور ضروری سبق عطا کیے جن میں سے ایک یہ تھا کہ بچوں کیواسطے مناسب نہیں کہ ایسے اعلیٰ مضامین پر بحث کیا کریں جو بچوں کی ضرورت اور حد سے بڑھ کر ہیں جیسا کہ تعلیم نسوان کا مضمون اور اگر بچے کسی اعلیٰ مضمون کو لیں تو اس کے صرف عام فہم پہلو کو لینا چاہیئے اور اس کی تہ تک بحث میں نہیں پڑنا چاہیئے جیسا کہ عدت کا مسئلہ ہے۔ آپ نے شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم کے مضمون تناسخ پر بہت پسندیدگی کا اظہار فرمایا مگر فرمایا کہ شیخ صاحب نے مضمون کو ایسے لطیف اور دقیق پہلو سے لیا ہے کہ میرے سوا تھوڑے ہی اور لوگوں نے اس کو سمجھا ہوگا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کمیٹی نے چندہ کی رقم بہت زیادہ رکھی ہے جس سے غریب لوگوں کیواسطے اس میں شامل ہونا مشکل ہوگا اس امر کیطرف بھی آپ نے توجہ دلائی کہ لڑکوں کیواسطے مناسب نہیں کہ مضمون نویسی کے کام میں حد سے بڑھ کر اپنے اصلی فرائض میں غفلت کریں بلکہ اس کو ایک حد کے نیچے رکھنا چاہیئے۔

کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ممبروں کو اور نہ صرف ان کو بلکہ ان تمام انجمنوں اور کمیٹیوں اور محکموں کو حضرت مولوی صاحب مع متوسلین کے اس ارشاد کیطرف جلد تر عملی رنگ میں توجہ کرنی چاہیئے۔ عہدوں کے نام مقرر کرنے میں بہرحال انگریزی الفاظ کی تقلید کرنا ضروری نہیں بلکہ ان ناموں کیواسطے عربی الفاظ کو لینا چاہیئے۔ کیونکہ عربی ناموں میں ایک برکت ہوتی ہے۔

ایک صاحب کے اس مضمون پر کہ مسلمانوں نے حضرت مسیح کی قدر نہیں کی فرمایا کہ یہ بالکل ایسی بات نہیں جیسا کہ دکھایا جاتا ہے۔ آخر اس قدر مخلوق جو امام کی بیعت میں شامل ہوئی ہے وہ مسلمانوں ہی میں سے ہے اور ان میں سے ایک میں ہوں کہ اگر کوئی مجھے ایک لاکھ روپیہ روزانہ دینا چاہے۔ تو ایک دن کے واسطے میں قادیان سے جدا ہونا پسند نہیں کر سکتا۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اور تمام جلسہ اول تا آخر کامیابی کے ساتھ پورا ہوا۔

یک مثنوی

۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ تبت

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ نمبر اخبار میں الفاظ تبت اور یدا کے معانی اور تشریح بیان کی گئی ہے اور ابولہب کا کچھ مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ سو جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے اور دکھ دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ ربیعہ بن عباد سے روایت ہے۔ وہ کہتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ دیکھا تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتدائے زمانہ رسالت میں دیکھا کہ آپ سوق ذی المجاز میں کہہ رہے تھے۔ اے لوگو! تم لا الہ الا اللہ کہو تو تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ بہت سے لوگ آپ کے پاس جمع تھے اور آپ کا وعظ سن رہے تھے۔ آپ کے پیچھے ایک شخص سرخ چہرے والا اور احول لوگوں کو بہکاتا تھا کہ یہ شخص صابی ہے۔ اور جھوٹ بولتا ہے۔ جدھر آنحضرت جاتے وہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے جاتا . . . اور لوگوں کو بہکاتا کہ یہ شخص تم کو لات اور عزیٰ کی عبادت سے منع کرتا ہے۔ اس کے پیچھے مت جاؤ۔ اور اس کی پیروی نہ کرو۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تبلیغ کی تو اس نے سختی سے انکار کیا۔ تب آپ نے خیال کیا کہ یہ متکبر آدمی ہے۔ لوگوں کے سامنے اس کو سمجھانا مفید نہیں پڑتا۔ شاید کہ اس کو علیحدگی میں سمجھایا جاوے۔ تو ہدایت کے راہ پر آ جاوے اور جہنم میں گرنے سے بچ رہے۔ اس واسطے آپ رات کے وقت اس کے مکان پر گئے۔ اور ایسا کرنے میں آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کی سنت کو اختیار کیا۔ کیونکہ حضرت نوح نے کہا تھا کہ رب انی دعوت قومی لیلاً ونہاراً۔ میں نے رات کے وقت بھی انہیں حق کی اور حق کی طرف بلایا اور دن کو بھی بلایا۔ تب آنحضرت اس کے مکان پر پہنچے۔ تو کہنے لگا کہ شاید آپ دن کے وقت جو کچھ کہا تھا۔ اس کے متعلق عذر کرنے کے لئے اس وقت آئے ہیں۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے ادب سے بیٹھ رہے۔ اور اسے اسلام کی طرف بہت تبلیغ کی پر اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے زمانہ بعثت میں تبلیغ عام طور پر نہ کرتے تھے۔ یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی۔ وانذر عشیرتک الاقربین۔ اپنے قریبی قبائل کو آنے والے عذاب سے ڈرا تب آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور پکارا اے آل غالب۔ تب قبیلہ غالب کے لوگ جمع ہو گئے۔ اور ابولہب نے کہا۔ اے آل غالب آ گئے۔ اب بتا تیرے پاس کیا ہے۔ تب آپ نے پکارا۔ یا آل لوی۔ اس وقت قبیلہ لوی جمع ہوا۔ پھر ابولہب نے وہی کلمات کہے تب آپ نے آل مرہ کو پکارا۔ اسی طرح پھر آل کلاب اور آل قصی کو پکارا۔ ہر دفعہ ابولہب ایسا ہی کہتا رہا۔ جب سب جمع ہو گئے تب آپ نے فرمایا۔

ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین وانتم الاقربون اعلموا انی لا املک لکم من الدنیا حظاً ولا من الآخرۃ نصیبًا الا ان تقولوا لا الہ الا اللہ فاشہد بہا لکم عند ربکم۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی قبائل کو ڈراؤں۔ سو تم میرے قریبی ہو۔ تم یاد رکھو کہ میں نہ دنیا میں تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہوں اور نہ آخرت سے تمہیں کچھ حصہ دلا سکتا ہوں۔ جب تک کہ تم اس بات پر ایمان نہ لاؤ کہ معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں اگر تم میرا یہ کہنا مان لو۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس معاملہ میں تمہارے حق میں شہادت دوں گا۔ ابولہب نے یہ کلمہ سنکر کہا تبالک الھذا دعوتنا۔ تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی واسطے تونے ہم کو پکارا تھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور ہلاکت کی بد دعا جو ابولہب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی تھی الٹ کر خود اسی پر پڑی۔ یہ ایک مباہلہ تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کافر نے کیا تھا اور اس قسم کے مباہلوں کی مثالیں خود اس زمانہ میں بھی کئی ایک قائم ہو چکی ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی غلام دستگیر قصوری کا مباہلہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباہلہ کیا تھا اور ایک کتاب میں لکھا تھا کہ اگر وہ جھوٹے ہیں۔ تو وہ ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کو جھوٹا کہنے میں میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں چنانچہ اس کے بعد بہت جلد وہ ہلاک ہو گیا۔ ایسا ہی علی گڑھ کا مولوی اسمٰعیل مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے ہلاک ہوا اور ایسا ہی جموں والا چراغ دین عیسائیوں کا دوست اور خود مسیح ہونے کا مدعی وہ بھی مباہلہ کے بعد واصل جہنم ہوا۔ پھر آجکل ڈاکٹر عبدالحکیم نے اس مباہلہ میں پیش دستی کر کے حضرت مسیح موعود کے حق میں تین سال کے اندر مر جانے کی پیشگوئی کی ہے۔ دنیا عنقریب دیکھے گی کہ اس کا یہ کہنا کس کو جھوٹا اور کس کو سچا ثابت کر کے دکھا دیتا ہے۔ مگر جن بد قسمتوں نے پہلے اس قدر واقعات سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ وہ اب کیا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔

وتب اور ہلاک ہو گیا وہ۔

یہاں تک اس سورۃ شریف کی اول آیت کے الفاظ کے معانی اور تشریح ہو چکی۔

تبت یدا ابی لہب وتب۔ ہلاک ہوں ہر دو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ۔ ہر دو ہاتھ سے مراد اس کا سارا وجود ہے یا اس کا دین اور دنیا۔ یا اس کی اولاد ہے۔ کیونکہ اس کو نہ دنیا میں کوئی آرام پہنچا نہ دین کے معاملہ میں اس کو کوئی کامیابی حاصل ہوئی۔ ہر طرف سے وہ خائب و خاسر ہی رہا۔ ابن عقاب نے لکھا ہے کہ تبت کے معنے صفرت ہیں یعنی خالی رہنے۔ ہاتھوں کی طرف اشارہ اس واسطے کیا ہے کہ اس کا خیال تھا کہ میرا ہاتھ غالب رہے گا۔ اور میں رسول اللہ کے مقابلہ میں فتحمند رہوں گا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کو عذاب کے

ساتھ جلد موت دی۔ بعض نے لکھا ہے کہ قبت سے اشارہ اس کے بیٹے عتبہ کی طرف ہے اگر بیٹے کی طرف اشارہ ہو تو بیٹے کی ہلاکت بھی باپ کی ہلاکت ہے اور واقعات یہ ہیں کہ دونوں ہلاک ہوئے تھے۔

اس کے بیٹے عتبہ کا ذکر ہے کہ وہ تجارت کیواسطے شام کو گیا ہوا تھا۔ وہاں سے اہل قافلہ کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ تم محمدؐ کو جاکر کہدینا کہ میں اُس وحی کا کافر ہوں جو تم پر اُتری ہے اور شرارت میں ہمیشہ مبالغہ کیا کرتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں بددعا کی تھی۔ کہ اللھم سلط علیہ کلبا من کلابك

چنانچہ ایک جنگل میں شیر نے اُسے پھاڑ کھایا

الغرض ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سخت دشمن تھا۔ ہمیشہ ایذادہی کے درپے رہتا تھا اور آپکے حق میں ہلاکت کی بددعا کیا کرتا تھا وہی بددعا بالآخر الٹ کر اُس کے اپنے سر پر جا پڑی اور وہ دین و دنیا میں خائب خاسر ہو کر ہلاک ہوگیا۔

ما اغنی عنه۔ نہ کفایت کیا اُس سے۔ اُس کے کسی کام نہ آیا۔ ہیچ دفع نہ کرد ازاو۔

مالهٗ و ما کسب۔ اس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا۔ **ما کسب**۔ کے معنے ہیں جو کچھ اس کی کمائی ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد اس کی اولاد ہے

ما اغنی عنه ماله و ما کسب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کوئی چیز اُس کے کام نہ آئی۔ خدا کے عذاب سے نہ اس کو اپنا مال چھوڑا سکا اور نہ اس کی اولاد اس کے کسی کام آئی۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ باوجود مالدار ہونے کے اور صاحب اولاد ہونے کے اور قوم کے درمیان معزز ہونے کے اس کی تمام کوششیں جو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کر رہا ہے۔ سب کی سب اکارت جائیں گی۔ وہ اپنی کسی کوشش میں کامیاب نہ ہوگا بلکہ لیک نامرادی کی موت مرے گا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بڑا بھاری نشان ہے کیونکہ یہ آیات ایسے وقت نازل ہوئی تھیں۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ شریف میں رہتے تھے۔ اور صرف چند آدمی آپکے ساتھ تھے اور بظاہر کوئی رعب آپکا لوگوں پر نہ تھا۔ بلکہ سب لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے اور ایذا دیتے اور تمام قوم آپکی دشمن تھی اور اپنے کیا بیگانے سب بگڑے ہوئے تھے۔ کوئی شخص مسلمانوں میں داخل ہونے کی جرأت بمشکل تمام کر سکتا تھا۔ جو مسلمان ہو جاتا۔ وہ بھی اپنے آپ کو خفیہ رکھتا۔ غرض ایسے وقت میں جب کہ دنیادار نظر بظاہر حالات کر کے یہ خیال کرتے تھے۔ کہ یہ سلسلہ ایسا کمزور ہے کہ آج ٹوٹا یا کل ایسے وقت میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ خدا تعالےٰ اسلام کو کامیاب کرے گا اور یہ اشد دشمن ابولہب جیسا قوم کا سردار بھی نامرادی کے گڑھے میں گر جائے گا۔ یہ خدا تعالےٰ کے عجائبات کے نمونے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ اپنے نبیوں کی سچائی دنیا پر روشن کر دیتا ہے اور وہ دکھلا دیتا ہے کہ بے شک یہ اس کی طرف سے مبعوث ہے۔ ورنہ ایک انسان عاجز کا یہ حوصلہ نہیں کہ ایسی بے کسی اور بے بسی کے وقت میں اتنا بڑا دعوےٰ کرے۔ خدا تعالیٰ ظاہر میں لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا پر وہ اپنے عجائب و غرائب کاموں سے پہچانا جاتا ہے۔ جس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب قادیان کے گاؤں میں ایک گوشہ نشین شخص تھے۔ اور ایک مہمان بھی کبھی آپ کے پاس نہ آتا تھا اور رات دن تنہائی میں خدا کی عبادت کرتے ہوئے گزرتی تھی۔ اُس وقت خدا نے یہ الہام کیا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے اور دور دور سے تحائف اور ہدایا بھی تیرے لئے لائیں گے۔ اس وقت ممکن ہے۔ کہ خود ملہم کو بھی اس پر تعجب ہوا ہو۔ کہ مجھے تو نہ کوئی جانتا ہے اور نہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی جانے اور میں تو اس کو دوست رکھتا ہوں کہ خلوت میں بیٹھا رہوں اور اپنے خدا کی عبادت میں مصروف رہوں۔ یہ کیا بات ہے کہ دور دور سے لوگ آئیں گے اور تحفے تحائف بھی لائیں گے مگر قدرت خداوندی اسی طرح سے ہے کہ جو دنیا کو خدا کے واسطے لات مارتا ہے۔ دنیا اسی کی خادم بنائی جاتی ہے اور جو اس کے پیچھے دوڑتا ہے وہ اس کے آگے سے بھاگتی ہے۔ اور اس کو ہمیشہ حسرت اور ناکامی کی حالت میں رکھتی ہے۔

سیصلی نارا۔ جلد داخل ہوگا آگ میں۔ زود باشد کہ در آید باتش۔ عنقریب آگ میں ڈالا جائیگا۔ نار سے مراد دو طرح کی آگ ہے۔ اول۔ اسی دنیا میں نامرادی اور ناکامی کیساتھ ہلاکت کی آگ کہ باوجود رات دن کی جان توڑ کوششوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ دن بدن ترقی پکڑتا گیا اور وہ ترقی ہر وقت اُس کے دل کو ایک سوزش اور جلن میں ڈالتی تھی اور آخر اس کی موت بھی طاعون سے ہوئی جو کہ ایک عذاب کی موت ہے اور اس دنیا کے عذاب کے ساتھ آخرت کے عذاب کی جو پیشگوئی کی گئی ہے اس کا سچا ہونا امر اول کے پورا ہو جانے سے ثابت ہوتا ہے۔

ذات لھب۔ شعلوں والی۔ وہ آگ جس سے شعلے نکلتے ہیں۔ اس جگہ لہب کے لفظ میں یہ خطاب ہے کہ خود اس کا نام بھی ابولہب تھا جو کہ اس نے تکبر و غرور کے سبب پسند کیا ہوا تھا۔

پس آیت شریف پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری آیت تو صیغہ ماضی میں بیان کی گئی ہیں کہ وہ ہلاک ہوگیا اور اس آیت شریف میں صیغہ استقبال استعمال کیا گیا ہے کہ وہ آگ میں داخل ہوگا۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ سو واضح ہو کہ دراصل یہ ایک پیشگوئی ہے اور جس وقت سنائی گئی اس وقت ابولہب چنگا بھلا تھا اور بڑے زور میں تھا۔ اور قوم میں معزز تھا اور آنحضرت ایک بے کسی اور بے بسی کی حالت میں تھے۔ لیکن اللہ کے رسول کی تکالیف کو دیکھ کر آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ ان تکالیف کا اب خاتمہ ہو جاوے اور ابولہب ہلاک ہو جاوے چونکہ کوئی کام زمین پر نہیں ہوتا۔ جب تک کہ پہلے آسمان پر نہ ہوے اس واسطے جس امر کا فیصلہ آسمان پر ہو جاوے۔ اسکو ہوگیا ہوا بتایا جاتا ہے کیونکہ وہ خدا کا حکم ہے اور یقینی پیشگوئی ہے اور حتمی وعدہ ہو اس واسطے پہلے سے منادی کی گئی کہ ابولہب ہلاک ہوگیا۔

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ میں عباس بن عبد المطلب کا غلام تھا۔ اور ہمارے گھر میں اسلام داخل ہو چکا تھا کیونکہ حضرت عباس مسلمان ہو چکے تھے اور ام الفضل بھی اسلام میں داخل ہوگئی تھی۔ اور میں بھی مسلمان ہوگیا تھا۔ لیکن ہم لوگ قوم سے ڈرتے تھے اور عام طور پر اپنے اسلام کو ظاہر نہ کرتے تھے کہ زمانہ ابتدائی تھا اور لوگ سخت دکھ دیتے تھے۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ابولہب خود نہ گیا تھا۔ بلکہ اپنی جگہ اور آدمیوں کو بھیجدیا تھا۔ جب خبر آئی۔ کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ تو ہمیں قوت پیدا ہوئی اور ہم بہت خوش ہوئے میں اور ام الفضل ایک جگہ بیٹھے تھے اوپر سے ابولہب آیا اور وہ بھی بیٹھ گیا۔ اتنے میں ابوسفیان جنگ سے واپس آیا۔ ابولہب نے اُس سے جنگ کی کیفیت پوچھی ابوسفیان نے من جملہ اور باتوں کے بیان کیا کہ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے مقابلہ میں کچھ گورے رنگ کے سوار بھی تھے جو آسمان اور زمین کے درمیان میں تھے۔ میں نے کہا کہ وہ خدا کے فرشتے تھے میرا یہ کہنا تھا کہ ابولہب اٹھا اور مجھے مارنے لگا لیکن ام الفضل نے مجھے چھوڑا دیا اور ابولہب کو مارا اور لعنت ملامت کی اس کو سارے دن

بعد اس کے ہاتھ پر ایک پھوڑا نکلا۔ اور اُسی سے مرگیا۔ فی النار والسقر۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

خدا سے ڈرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محترم و مکرم جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض خدمت یہ ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اس عاجز کے ناچیز مضمون کو بدر صادق کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرمائینگے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ وھو ہذا۔

ہوا ظاہر نشان آسمانی
مبارک اسے امام قادیانی

کاش وہ خوابیدہ قوم جو اس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کرنے کو طیار رہتی ہے۔ اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہوکر ذرہ آنکھیں کھولکر دیکھے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے [illegible] آخر کار [illegible] نتیجہ ظلم [illegible] انتہا درجہ کا خدا کے فرستادہ کو رنج پہنچایا ہے اور کیسی کیسی گندی گالیاں مسیح آخر الزمان کو دیگئیں اور دی جا رہی ہیں۔

اسے یاد کرو ملاؤ و سجادہ نشینو تم نے کون سے تحقیر آمیز کلمے نہ کہے دجال کافر ملحد کذاب بد زبان تک کے ایک صادق کو خطاب دیا لیکن اس خدائے غیور کے دریائے غیرت نے جوش مارا۔ کہیں طوفان کہیں طاعون کہیں زلزلہ اور کہیں سیلاب کا ایک ایسا نشان دکھایا کہ تمہاری زبان سے بھی الامان الحفیظ نکل گیا۔ کیا یہ وباؤں کے نشانات نہیں کہ وہ قبل از وقت جس بات کو کہتا ہے وہ ہو کر ہی رہتی ہے۔ کیا تم ۱۹۰۵ء کے واقعہ کو بھول گئے کیا یہ زلزلہ نمونہ قیامت نہ تھا۔ الامان الحفیظ کیسا خوفناک وقت تھا کہ بڑے بڑے [illegible] اور جا بجا [illegible] ہر چھوٹا بڑا [illegible] کہتا تھا کہ قیامت آگئی۔ زبردست غضب الہی سے کوئی نہ بچ سکتی تھی۔

پس اسے پیارو اب خبردار ہوجاؤ اور سمجھ لو کہ تمہاری کور چشمی اور ریا کاری کی وجہ سے خدا کے غضب کا دریا جوش زن ہے۔ اس نے تمہاری ناگفتہ بہ حالت کو دیکھکر دستگیری کی پر تم نے نہ مانا اور پیچھے ہٹ گئے۔ اس نے تمہاری رہنمائی کے لئے آفتاب بھیجا تاکہ ظلمت سے نور کی طرف آؤ۔ پر تم نے آنکھ بند کر لی اور تم میں چمگادڑ اور الّو کی خاصیت آگئی۔ اس نے مرزا غلام احمد صاحب کو تمہارا پیشوا اور امام بناکر تمہاری تائید کے لئے بھیجا۔ پر صد افسوس کہ تم نے نخوت و تکبر سے اسکی اطاعت سے مونہہ پھیر لیا اور اسکی ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا

یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون۔

علاوہ تمہارا [illegible] نہیں چونکہ یہ بندۂ خدا مثیل مسیح موسوی ہے اور اسمیں مماثلت کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام نے دعوٰی نبوت کیا تو یہودیوں کے اہل علم فقہاء نے توریت سے دست بردار ہوکر بیہودہ خیالات اور جھوٹے روایات پر عملدرآمد کرکے [illegible] کفر کا فتوٰی دیا اور [illegible] بڑے بڑے فتنے برپا کئے [illegible] سولی پر چڑھوا دیا لیکن [illegible] فتح و ظفر نہ ہوا [illegible] کامیابی کا تاج انکی [illegible] کے سر پر رکھا گیا اور [illegible] مشہور [illegible] اہل ایمان مالا مال ہوئے اور [illegible] میدان میں [illegible] دست برداری کا سرٹیفکیٹ حاصل کرکے [illegible] توہمات پرستی کی ڈگری حاصل کی [illegible] مسیح محمدی علیہ السلام کے کفر کے فتوے دیئے گئے اور ہزارہا انواع و اقسام کے بہتان لگائے گئے [illegible] فالحمد للہ [illegible] لیکن [illegible] فوق ہے اس امام پر [illegible] قتل [illegible] اور بازاری [illegible] ہو جائینگے [illegible] علامت [illegible] حضرت محبوب سبحانی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہام ۱۳ر اگست ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا کہ [illegible] چمکیگی اور سخت زلزلے آئیں گے [illegible] اس مضمون کے سیلاب کا واقعہ [illegible] میں آیا جیسا اس خط مورخہ ۲۲ر اگست ۱۹۰۸ء سے منکشف ہوتا ہے وہ خط بجنسہ درج ذیل ہے۔

یہاں [illegible] کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ عرصہ چار روز سے تمام شہر خدا کے غضب میں مبتلا ہے سیلاب [illegible] زور و شور سے آگیا کہ [illegible] کشتیاں چل رہی ہیں۔ ہزارہا مکان گر گئے [illegible] نشان تک نہیں ہے [illegible] جنکا سامان [illegible] بعینہ ایک ٹاپو کے اندر معلوم ہوتا ہے بڑے بڑے بوڑھوں کا قول ہے کہ ایسا سیلاب ساری عمر نہیں آیا۔ ہر محلوں میں دس دس مکان کے لوگ ایک جگہ جمع ہیں سخت مصیبت میں جانیں پڑگئی ہیں ہمارا صرف ایک مکان بچگیا ہے اسکی بھی یہ قلعہ ہے کہ پانی چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہے ہر دم یہ خوف ہے کہ ایسا نہو مکان ایکدم بیٹھ جائے۔ الخ

علاوہ ازیں دیکھو سان فرانسسکو اور وال پرزو اور سسلی کی تباہی و بربادی

پس اسے دوستو میں از راہ ہمدردی کہتا ہوں کہ یہ زلزلہ اور سیلاب بآواز بلند مسیح موعود و مہدی مسعود کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اب تعصب کے جبہ و قبہ کو اتار پھینکدو اور زبان و قلموں کی بجائے خراش زخموں سے خدا کے فرستادہ کو صدمہ مت دو۔ اسباب تقوٰی اور صلح اپنی روش اختیار کرو۔ عبد الطاغوت مت بنو۔ دیکھو تمہاری کشتی منجدھار میں اب ڈوب رہی ہے اس کے لئے ایک ناخدائی [illegible] ضرورت ہے۔ وہ تم میں موجود ہے پر تم نے پہچانا نہیں۔ اس خدا کے رحیم و کریم [illegible] اب بھی [illegible] وہ خدا جلد باز نہیں ہے اس وقت کی قدر کرو [illegible] دروازہ کھلا ہے ایک وقت ایسا آئیگا کہ تم کو سوائے دست تاسف ملنے اور خون کے آنسو بہانے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ۔

خاکسار محمد شمس الہدی طالب العلم تھرڈ کلاس گورنمنٹ اسکول مونگیر

الوصیت۔ برادرم منشی فضل احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ رسالہ الوصیت بمعہ ضمیمہ خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھپا ہوا خلیفہ نورالدین صاحب جموں سے ملسکتا ہے قیمت فی رسالہ ۲ر ہے۔ جو احباب مفت تقسیم کرنے کے واسطے اکٹھا خریدیں انکو فی رسالہ [illegible] کے حساب سے ملیگا۔

ضرورت۔ ملک مولا بخش صاحب گورالی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کو ایک استانی کی ضرورت ہے جو [illegible] لڑکیوں کو سوم پرائمری تک تعلیم دے سکے تنخواہ [illegible] روپیہ ہوگی اور اسکے علاوہ مکان اور کھانا بھی [illegible] درخواستیں بنام [illegible] جانی چاہئیں۔ احمدی خاتون کو ترجیح دیجائیگی

وصیت

مفصلہ ذیل وصیت سکرٹری صاحب انجمن اشاعت اسلام سرادہ نے برائے اشاعت بھیجی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میں کہ فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن سرادہ تحصیل ہاپوڑ ضلع میرٹھ کا ہوں۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۸ - مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور اپنے قلم سے لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں اُن ہدایات کو جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیطرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی۔ یا آئندہ شائع ہوں گی۔ میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے مرنے کے بعد اُن تمام ہدایات ضابطہ قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو کھیوٹ نمبر ۲۲ للعہ بگھہ اراضی ہری جمعی [illegible] واقع موضع سرادہ تحصیل ہاپوڑ ضلع میرٹھ میں نصف سے قدرے زیادہ ہے جس پر اس وقت تک میرا مالکانہ قبضہ ہے اور میرے اور میرے حصہ میں سے دوسرے کو مداخلت نہیں اور اس وقت تک ہر طرح کی بار کفالت سے بری ہے میں آج کی تاریخ اس جائیداد کے جملہ بگھوں کے حصہ اپنے کو معہ جملہ حقوق کے یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد اس وقت جسکی قیمت عام خرید وفروخت کے شرح سے مبلغ [illegible] روپیہ کی ہے اور میری جو میری جائیداد ہے۔ یہ وصیت کردہ جائیداد اُن کا دسواں حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے انتظام کو قبول کرکے یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میری اس جائیداد کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرلیں یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائیداد سے منافع ماتحت اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی۔ میری وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو [illegible] کی مالک بھی انجمن ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ [illegible] خرچ کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں۔ تو اس [illegible] کی بقدر دسواں حصہ کے بھی انجمن مقبرہ بہشتی کے نام وصیت سمجھی جاوے گی۔ اور ازاں جملہ [illegible] دو مکان پختہ و خام رہائشی جو قصبہ سرادہ ضلع میرٹھ میں واقع ہیں۔ کرایہ پر آباد کرائے جاویں گے۔ دیہات میں رسم نہیں۔ کرایہ پر کوئی آباد نہیں۔ اور کسی معقول قیمت کو فروخت ہوتا ہے۔ اس اپنی پس ماندگان کو جو حسب ذیل ہیں۔ اُن کی رہائش کے واسطے مستثنےٰ کرتا ہوں۔ اِن ہر دو مکان کا کوئی حصہ اس وصیت ہذا میں درج نہیں ہے۔ فرزند دختر۔ زوجہ۔ اس کے سوا جو اور جائیداد میں پیدا کروں جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ بابین ۵ وصیت ہذا میں کیا ہے۔ ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے۔ دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنیکو متعلق جس قدر صریح اخراجات ہوں اُن اخراجات کی تکمیل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کروں گا جس کا اطلاع انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا۔ اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی آمدنی سے الگ نہ کر سکوں اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوگی۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی۔ اُن اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھ کو اس وقت علم نہیں ہے۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے۔ جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائیداد متروکہ وصول ہوئے ہیں۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد
فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن
قصبہ سرادہ ضلع میرٹھ بقلم خود
نشان انگوٹھا

گواہ شد گواہ شد

عبد الرحمان ولد شیخ حبیب علی
قوم شیخ۔ ساکن سرادہ
ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ

عبد السمیع ولد عبد الرحمان
شیخ ساکن سرادہ
ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط۔ سفید اعلیٰ کاغذ قیمت عہ۔ خریداران بدر سے للعہ

ادعیۃ القرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ قیمت ۲ر

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم۔ قیمت ۸ر

مباحثہ مابین اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ار

انوار الہدیٰ	۸ر
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور دین صاحب	۸ر
تفسیر سورہ جمعہ۔ " " " "	۴ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس۔ " " " "	۳ر
سواء السبیل۔ " " " "	ار
کشف الالتباس۔ " " " "	۰ر
ایقاظ النائمین۔ " " " "	[illegible]
موعظہ حسنہ۔ " " " "	[illegible]
صیانۃ الناس۔ " " " "	ار
سر الشہادتین۔ " " " "	ار
الفرقان۔ " " " "	۲ر
عاقبۃ المکذبین۔ " " " "	ار
مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ " " "	۴ر
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۵
اعجاز احمدی۔ " " " "	ار
رویائے صالحہ۔ " " " "	۴ر
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	ار
چٹھی مسیح۔	ار
عدم نجات مذہب پولوس	ار

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں سستہ ترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باقاعدہ چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کے ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اور واقعات نہایت مدلل دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقہ میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہر ملت و قوم کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو فکر کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہو گی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم کو نذرانہ ادا کر دینگے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معمارال

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد قیمت عہ

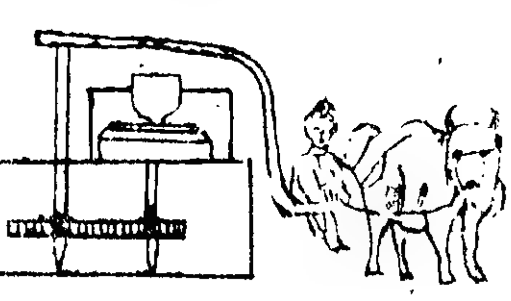

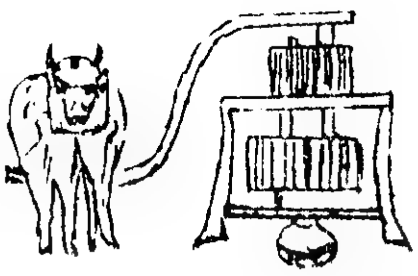

لیجئے کے خاص آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمینا معہ من ۲ ۳ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی مشین مبلغ معہ روپیہ اعلیٰ دوم مبلغ سے مبلغ [illegible] بیعانہ آنے پر بذریعہ وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیلنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کے واسطے دو رعائتوں کا موقعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخین اور اُن کے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخین دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیاں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس ۱۲۵ برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلےٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس مین ۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۶ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی

عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی

تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینہ سے لکھی ہین کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جا سکتی ہین۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس مین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اسکی قیمت بغرض رعایت ایک پائی فی سال کے حساب سے بھی کم یعنی سے (مجلد سے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار دفتر بدر مین بھجوا دینگے ان کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو ڈھائی ڈھائی روپے مین یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر مین پہنچ جاوین۔

لغات القرآن حصہ اول۔ مصنفہ عبدالحق صاحب عرب جسکی اصل قیمت عہ ہے دفتر ہذا سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کردین یہ کتاب صرف ۱۲ آنے مین ملسکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کیواسطے یہ رعائتی حق حاصل کیا ہے۔

منیجر اخبار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

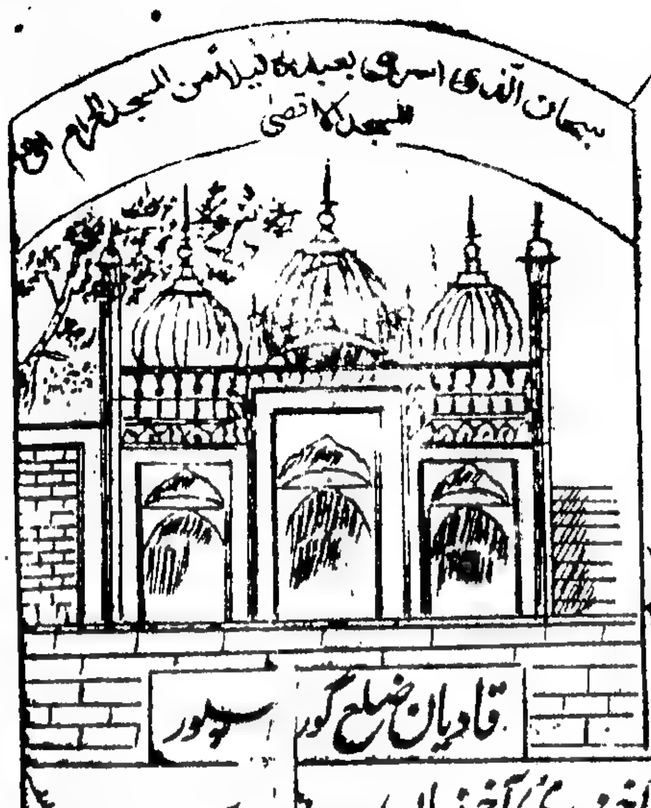

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

قادیان
قادیان ضلع گورداسپور
عام قیمت پیشگی عہ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸
ای جہان منتظر خوش باش کان دلستان | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان
سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۳۸
سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۱
یکم شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء
بروز جمعرات
چہ گویم با تو گر آئی بپا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

21 SEP 06

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنعہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عا پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی } للعہ

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد ے رفی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجراسے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرین گے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

نوکل .... عا - افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفے ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہی۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بائبل کا الہام۔ پوپ نے ایک کمیٹی مقرر کی تہی۔ کہ بائبل کی پہلی پانچ کتابون کے متعلق تحقیقات کرے۔ کہ یہ کتابین کس نے لکہی تہین کمیٹی نے اب اپنی رپورٹ بعد تحقیقات پیش کی ہے۔ جس مین یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ کتابین لکہی تو حضرت موسےٰ کی ہین۔ مگر ساری الہامی نہین ہین۔ بلکہ بعض عبارتین ہین۔

اب مشکل یہ پڑے گی۔ کہ الہامی کو غیر الہامی سے علیحدہ کس طرح کیا جاویگا۔

مذہب عیسوی کا پول۔ ایس اے آلڈرج صاحب ساکن شہر مچیگن۔ امریکہ کے اخبار ٹرتھ سیکر مین تحریر فرماتے ہین۔ جیسے جیسے میری عمر بڑہتی جاتی ہے۔ مین عیسوی مذہب کے پول اور اس کی ریاکاری سے زیادہ تر واقف ہوتا جاتا ہون۔ عیسوی مذہب کی ساری بنیاد صرف ایک شخص کی بے وقوفی کی خواب پر منحصر ہے۔ عیسوی مذہب ناممکن باتون سے بھرا پڑا ہے۔ اور علاوہ اس کے اس مین بہت سی بے حقیقت باتون کا مجموعہ ہے۔ یہ بہی ثابت نہین ہوتا۔ کہ آیا دراصل کوئی یسوع تہا بہی یا نہیں۔ حضرت محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھ ایک حقیقت رکہتے۔ ان کی پیدائش زندگی اور وفات انسانون کیطرح سے تہے۔ لیکن یسوع کے سارے کا قصہ ناممکنات اور بیہودہ قصون سے بھرے ہوئے ہین۔

یسوع مسیحی نہ تہا ولائیت کے میگزین ہیرٹ جنرل مین پادری اینڈرسن صاحب نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس مین پادری صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یسوع خود بہی عیسائی نہ تہا اور جو مذہب اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اُس کو ماننے والا اور اُس پر چلنے والا خود بہی نہ تہا۔ شکر ہے کہ پادری صاحبان کو بہی یہ فہم پیدا ہو چلا ہے۔ کہ یہ سب تانا بانا فرضی ہے۔ کیون نہ ہو۔ زمانہ مین ہوا ہی ایسی چلی ہے۔ کہ اس قسم کے مذہب کو قبول کرنا اور زیادہ تر اس پر قائم رہنا اب مہذب اور دانا قومون کے واسطے ممکن نہین معلوم ہوتا

اعلیٰ مسیحی پادری گرفن صاحب رسالہ نارتھ امریکن ریویو مین تحریر فرماتے ہین کہ سب سے عمدہ اور اعلیٰ مسیحی وہ نہین ہین جو گرجون مین وعظ سنتے ہین اور نہ وہ ہین جو کہ گرجون مین وعظ کرتے ہین بلکہ وہ ہیں جو دنیا مین کوئی نمایان کام اپنے ملک کی بہبودی کے واسطے کرتے ہین۔

گویا پادری صاحب کے نزدیک اگر کوئی معمار اپنی معماری کے کام مین کمال پیدا کرے تو وہ سب سے اعلےٰ درجہ کا مسیحی ہے گرجے مین جانا یا عبادت کرنا یا بائبل پڑھنا کوئی ثبوت مسیحی ہونے کا نہین ہو سکتا۔

لغات القرآن
حصہ اوّل
اصلی قیمت عہ۔ بدر کے واسطے ایک نیا خریدار بنانے والے کے لئے صرف لہ۔ یہ وہ کتاب ہے۔ جسکی تعریف بہت سے اخبارون مین چہپ چکی ہے اور ایک ایسے شخص کی تصنیف ہے۔ جو اہل زبان ہے۔ کتاب عربی مین ہے۔ ساتھ ہی اردو ترجمہ ہر صفحہ پر موجود ہے۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔ جلد

رینن عام طور پر مشہور ہے کہ ملک فرانس کا مشہور فلاسفر رینن۔ جس نے یسوع مسیح کی مخالفت مین چند ایک کتب تصنیف کی ہین۔ دہریہ تھا اور خدا تعالیٰ کا منکر تھا۔ مگر اب اس کی ہمشیرہ نے ایک مضمون چھپوایا ہے۔ اور اس کی بعض پرانی تحریرین دے کر ثابت کیا ہے کہ وہ دراصل دہریہ نہ تہا۔ بلکہ موحد تہا۔ ہان یسوع کی خدائی کا منکر تہا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ یورپ کے اکثر دہریہ اسی قسم کے ہین۔ کہ وہ اُس خدا کے منکر ہین۔ جو یسوع کے وجود مین اُن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور جو کہ فی الحقیقت اسی قابل ہے کہ اس کا انکار کیا جاوے۔

نیا فرقہ عیسوی بعض لوگون نے یہ کوشش کی تہی۔ کہ دین عیسوی کی ترمیم کرکے عقائد کا نقشہ ایسا طیار کیا جائے جو کہ اکیسوین اور بائیسوین صدی تک کے لوگون کے مذاق کے موافق ہو۔ بعض لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اس پر گارنٹ صاحب نے ایک مضمون لکہا ہے۔ کہ ہمین الہام کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ کیونکہ زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ اور اس واسطے نئے عقائد کی فہرست طیار کرنی چاہیئے۔

شراب ۱۹۰۶ء مین ۵۱۵ ملین گیلن شراب کا استعمال ہوا۔ جن مین سے پانچوان حصہ جرمنی والون نے پیا۔ اور تیسرا حصہ برطانیہ اعظم نے نوش کیا۔ شراب کی قیمت ۵ر سے لیکر عہ گیلن تک ہے۔

مسٹر الیف ایچ باک ول صاحب رسالہ نائنٹینتھ سنچری مین تحریر فرماتے ہین کہ الیاس نے پہاڑ پر جو آگ کا معجزہ دکہایا تہا۔ وہ مٹی کے تیل کے ذریعہ سے تہا۔ معجزات کو ثابت کرنے کا اچہا ذریعہ نکالا ہے

ڈاکٹر فورسنتھ صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ہم ایک حقیقی خدا کے محتاج ہین نہ کہ ایک خیالی خدا کے۔ جیسا کہ یسوع مسیح تہا۔

اٹلی مین یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ گرجے کو سلطنت سے جدا کر دیا جاوے جیسا کہ دوسرے ملکون مین ہو رہا ہے امید ہے کہ پوپ اس کی سخت مخالفت کریگا مگر اب کون سنتا ہے تمام دنیا کا میلان اس طرف ہو رہا ہے کہ اب عیسائیت کو صفحہ دنیا سے اُٹھایا جاوے ہر جگہ عیسوی مذہب کمزور ہو رہا ہے اور کچھ ہوا ہی ایسی چل پڑی ہے جس کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنا ایک رسول اس زمانہ مین پیدا کر دیا ہے۔ جس کی توجہ اور ہمت اس امر کے درپے ہے۔ کہ کسر صلیب کرے۔ یعنی صلیبی مذہب کو دنیا سے اُٹھا دے اس کی دعاون کا نتیجہ ہے کہ خود عیسائی قوم کے افراد مذہب عیسوی کی بیخ و بنیاد اکہیڑنے کے درپے ہیں ہر روز یورپ امریکہ سے جو آواز آتی ہے اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ عیسائیت اب دنیا سے رخصت ہونے کو ہے سوائے اس کے کہ کچھ ناقابل ذکر اشخاص رہ جاوین

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴۔ ۵۔ خلیفہ رشید الدین صاحب کا نصیحت نامہ۔ بابا و اسلامی
صفحہ ۶۔ انتخاب الاخبار
صفحہ ۷۔ اگر میں نہ ہوتا
صفحہ ۸۔ خدا تجھے خوش رکھے اے تشحیذ الاذہان وریویو۔ بدر
صفحہ ۹۔ و ۱۰۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۱۱۔ ۱۲۔ شعر و سخن۔ دینیات

بدر

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵۔ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ گھر میں ایک چھت کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے۔ جس پر لکھا ہے۔ [illegible] کل شئ خادمک۔ ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں۔ مگر اس پر لکھا ہے۔ خیر۔

۱۷۔ ستمبر ۱۹۰۶ء (روز دوشنبہ) (۱) قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ۔ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ۔

ترجمہ۔ تیرے رب نے فرمایا ہے۔ کہ وہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارنیوالا ہے۔ جو تجھے خوش کر دیگی۔ اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے۔

(۲) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ۔ اُجِيْبَتْ دَعْوَتُكَ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا سن لی۔ تیری دعا قبول کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں۔

(۳) بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اِلْهَامِكَ وَوَحْيِكَ وَرُؤْيَاكَ

ترجمہ۔ برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں۔

(۴) كَتَبْتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةً۔ وَكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ۔ تجھ پر ایمان لانیوالوں کے لئے میں نے رحمت لکھ دی ہے۔ اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں میں نے رحمت لکھی ہے۔

(۵) نَزِيْدُكَ فِيْ رَحْمَتِكَ وَصِدْقِكَ وَوَفَائِكَ اَيْ نَزِيْدُ بَرَكَاتٍ یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں۔)

ترجمہ۔ تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کریں گے یعنی تجھ پر برکات میں زیادتی کی جائے گی۔

(۶) كُلُّ مُكَذِّبٍ جَاءَ۔ يَا اَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ۔ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔

ترجمہ۔ سب مکذب آئے اور کہنے لگے۔ اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف میں ہیں۔ اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ پس ہمیں پورا ماپ تول دے۔ اور ہم پر صدقہ کر۔ تحقیق اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔

(۷) مَا اَنَا اِلَّا كَالْقُرْاٰنِ وَسَيَظْهَرُ عَلٰى يَدَيَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ۔

ترجمہ۔ میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے۔ کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا۔ جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا۔

(۸) رؤیا۔ دیکھا۔ کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں۔ اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔

(۹) خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔

(نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے)

(۱۰) رؤیا۔ دیکھا۔ کہ ایک بھونچال آیا۔ کچھ دہشت ناک معلوم ہوا۔ اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آ گئے۔ مبارک میرے ساتھ تھا۔ اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوش نما برس رہے تھے۔

خلیفہ رشید الدین صاحب کا نصیحت نامہ

بنام

مرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے ایک کارڈ اپنے پرانے واقفکار رفیق ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام لکھا ہے جو کہ معہ جواب کے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

میرے عزیز اور محترم دوست خلیفہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اعلانات الذکر الحکیم والمسیح الدجال آپنے ملاحظہ فرما لئے ہوں گے۔ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ مرزا صاحب سے تائب ہو گئے ہیں۔ اس پر میں آپ سے بغلگیر ہوا اور الحمد للہ چند بار پڑھی اور دعا کی۔

میں نہیں جانتا کہ اس خواب کا وقت ابھی آ گیا ہے یا نہیں۔ براہ مہربانی مجھے اطلاع دیں کہ مرزا صاحب کی نسبت اور دیگر مسلمانوں کے قطع سلام و نماز و رشتہ داری کی بابت اور تمام مسلمانوں کو غیر ناجی سمجھنے کی بابت آپ کا اب کیا خیال ہے۔ امید کہ اپنے ایک پرانے ہمراز اور یکرنگ دوست کو مفصل جواب سے مشکور فرماویں گے۔

مجھے مرزا صاحب کے خلاف خوابات بڑی کثرت سے اور شدت و تواتر کے ساتھ آ رہے ہیں جو عنقریب شائع ہوں گے۔ والسلام

خاکسار عبد الحکیم خان ایم۔ بی۔ اسسٹنٹ سرجن
ازمقام مبی۔ ریاست پٹیالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از خاکسار رشید الدین آگرہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء
بنام ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ اما بعد واضح ہو کہ کارڈ آپ کا پہنچا۔ شائد آپ کے خواب کی یہ تعبیر ہو کہ آپ ہی راہ راست پر آجاویں اور پھر توبہ کر کے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود ہمارے قبلہ و کعبہ مرزا صاحب سلمہ کے خادمین میں داخل ہو کر اس قابل ہو جاویں کہ آپ اور ہم پھر بغلگیر ہوں۔ یہ تعبیر اس واسطے کی گئی ہے کہ اصل تو یہ ایک مسلم مسئلہ ہے کہ خواب جیسے رات کو دیکھے جاتے ہیں۔ ویسے ہی ہو بہو واقع نہیں ہو جاتے اور دوم آپ کے خواب تو خصوصاً ہی تعبیر طلب ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ زمانہ طالب علمی میں جب ہم اور آپ میڈیکل کالج لاہور میں پڑھا کرتے تھے (شاید آپ کو یاد ہو کہ نہ ہو) آپ نے رویا دیکھی تھی۔ کہ امتحان آخری ڈاکٹری میں آپ اول رہے ہیں اور یہ عاجز رشید الدین دوم رہا۔ جب نتیجہ امتحان نکلا تو آپ بحساب تعداد نمبر مضامین اول نہ رہے اور یہ عاجز تو آٹھواں ہی پاس ہوا تھا۔ پھر اس کی تعبیر کی گئی۔ جو آپ کو یاد ہو گی۔ اور یہ بھی آپ کو یاد ہو گا کہ آپ کے خواب یا پیشگوئیاں کبھی بالکل واقع نہیں ہوئیں۔ مثلاً جب آپ نے متواتر رویا دیکھکر مجھ کو انہیں دنوں میں اطلاع دی تھی۔ کہ آپ کا نکاح میری ہمشیرہ سے ہو گا۔ اور ان دنوں میں شاید میری ہمشیرہ ابھی کہیں منسوب نہیں ہوئی تھیں۔ اور بعد میں آپ نے اس بارہ میں بہت کوشش کی بھی۔ بلکہ اپنے لڑکے کے واسطے بھی آپ نے ہمارے خاندان میں رشتے ڈھونڈے۔ لیکن آپ کو کامیابی نہ ہوئی اور اب پندرہ سال گذرنے کو آتے ہیں۔ اور آپ کی یہ پیشگوئی پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ بلکہ محال ہو گئی۔ تو فرمایئے۔ کہ اس کی بھی کچھ تعبیر یا تاویل ہے جب آپ کے طالب علمی کے دنوں کی خوابوں کی یہ حالت ہو۔ تو اب تو ان کا کچھ اعتبار ہی نہیں۔ ان دنوں میں تو آپ متقی مسلمان تھے۔ خدا کا خوف آپ میں زیادہ تھا۔ اور اپنے آپ کو اور اپنی رائے کو کچھ زیادہ نہ سمجھتے تھے۔ کم گو تھے۔ صالحین کو گالیاں نہیں دیا کرتے تھے۔ محنت و ریاضت کیا کرتے تھے آپ کے پاس روپیہ نہ تھا۔ کوئی مطبع نہ تھا۔ خداوند تعالیٰ پر توکل زیادہ تھا۔ کوئی تجارت نہ تھی اور نہ آپ کی کوئی کتابیں چھپی تھیں۔ اور نہ آپ مصنف کہلاتے تھے۔ اور نہ آپ کو چنداں علم تھا۔ معمولی فارسی دان منشی تھے اور عربی سے تو آپ بالکل بے بہرہ ہی تھے ہاں قرآن شریف کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی۔ اور اس کے تراجم اردو یا انگریزی آپ ضرور دیکھا کرتے تھے۔ کوئی آپ کی اپنی تفسیر نہ تھی اور پھر ان دنوں میں آپ ڈاکٹر بھی نہ کہلاتے تھے * نہ امراء و دنیا داروں کی مجلسوں میں آپ بیٹھا کرتے تھے۔ کھانا بھی رزق حلال ہوا کرتا تھا۔ تب آپ صفائی دیکھنے گاؤں میں دورہ کیا کرتے تھے اور نہ غریب رعایا پر تشدد کیا کرتے بلکہ برعکس اس کے آپ میں حلم۔ انکساری اور خاکساری اور کم گوئی زیادہ تھی۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ جب ان دنوں میں آپ کے خوابوں کی وہ حالت تھی۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہے۔ تو اب کیا اعتبار ہے؟ آپ للہ سوچیں اور غور کریں۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ اور کیوں ساری محنت کو ایسی جلدی برباد کر دیا۔ آپ تو قرآن کریم میں پڑھا کرتے تھے۔ کہ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا۔ ولا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا

اگر فرض کیا کہ آپ کو کوئی معاملہ ناگوار گذرا تھا۔ یا بظاہر آپ کی کسی نے توہین کی تھی۔ تو صبر کیا ہوتا اور صالحین کی استغفار ذاتی پر ہی اس کو محمول کیا ہوتا اور اپنے آپ کو ہیچ سمجھا ہوتا اور یہ خیال کیا ہوتا کہ دنیا میں مجھ سے اچھے ڈاکٹر اور حکیم اور روپیہ والے اور کتابوں والے اور مطبع والے اور جاہ و حشمت والے موجود ہیں۔ جو حضرت اقدس سلمہ کے حلقہ بگوش ہو رہے ہیں۔ ان سے ہی مشورہ کر لیا ہوتا۔ اور اپنی رائے کی ایسی پچ نہ کی ہوتی۔ جب حضرت اقدس نے آپ کو توبہ کے لئے کہا تھا۔ تو اپنے خیال سے توبہ و رجوع کر لیا ہوتا اور درحقیقت آپ کا خیال کہ بغیر وسائل رسل علیہم السلام کے نجات اور عرفان اور کامل توحید اور عشقی توحید حاصل ہو سکتی ہے۔ بالکل غلط ہے خصوصاً بغیر ذریعہ افضل الرسل وسید المرسلین والنبیین حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی ونفسی والی۔ یہ سخت ہی کفران نعمت و صریح شرک ہے۔ آپ کو معلوم رہے۔ کہ صرف "خدا ایک ہے"، "خدا ایک ہے" کہنے سے نجات نہیں ہو جاتی جب تک کہ عملی اور عشقی طور سے اس کو اپنی ذات پر وارد کر کے نہ دکھلایا جاوے۔ اور اپنے نفس اور رائے کو ہیچ نہ سمجھا جاوے اور اپنے ہر کاروبار میں شرک خفی و جلی کو دور نہ کیا جاوے اور عملی طور سے یہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ مگر غور کرنے پر اور متابعت کرنے پر اعمال و طریق زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ کیونکہ جب تک اسوہ حسنہ نہ ہو اور کوئی نمونہ بن کر نہ دکھلاوے۔ آپ کیسے معلوم کر سکتے ہیں کہ عشقی توحید جس سے نجات ہوتی ہے وہی ہے جس کے آپ کاربند ہیں۔ یا غیر؟ کیا الفاظ "توحید"،

---

* فٹ نوٹ۔ ہاں یہ بات تو ضرور تھی۔ کہ آپ "حکیم جی"، تو ضرور تب ہی کہلاتے تھے۔

ولا الہ الا اللہ [illegible] زمانہ جاہلیت کی کتابوں میں موجود نہ تھے۔ یا عرب لوگ ان کو استعمال نہ کیا کرتے تھے بے شک [illegible] الفاظ کا استعمال ہوتا تھا۔ مگر باوجود اس کے پھر وہ مشرک ہی تھے۔ کیونکہ ان کے رگ و ریشہ میں ان کے اعتقادات میں ان کے اعمال و رسوم میں شرک بسا ہوا تھا۔ اور نہ ان کے پاس کوئی نمونہ تھا۔ جو کامل توحید سکھلاتا۔ لیکن جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلا۔ کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ جس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ جس طرح میں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اور کرکے دکھلا دیا ہے اسی طرح اگر کوئی کہے اور پھر کرکے دکھلا دے اس کو نجات ہے۔ تب ہی عرب کی نجات ہوئی یعنے محمدی توحید سے نجات ہے۔ ایرا و غیرا نتھو خیرا کی خیالی توحید سے نجات نہیں ہو سکتی۔ اور نہ عبد الحکیمی توحید سے۔ جب تک انسان آدم توحید حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل تعلق نہ پیدا کرے اور انکی ذات میں محو ہو کر کامل متبع نہ بن جاوے اور انہیں کو ساری اپنی دین و ایمان کا ذریعہ نہ سمجھے اور شکر گزار نہ ہو جاوے۔ ایسے شخص کو نہ عرفان ذات آلہی ہو سکتا ہے اور نہ کامل توحید ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ قرآن شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے ہی ہم کو معلوم ہوا ہے۔ اور جتنے الفاظ و آیات وغیرہ اس میں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا تعلق ذات مبارک آنحضرت سے ہے۔ اگر اس میں یہ لکھا ہے کہ کوئی ہو یہودی ہو۔ نصاریٰ ہو وغیرہ اگر وہ خدا پر ایمان لاوے گا۔ وہ نجات پاویگا۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اس خدا پر اس طریق سے ایمان لاوے گا۔ اور عملاً کرکے دکھلاویگا۔ جس کو جس طرح حضرت محمد رسول اللہ نے پیش کیا ہے۔ (یعنی آنحضرت کے واسطے سے ایمان لائے) اور ایمان لا کر عملاً دکھا دیا ہے۔ یعنے جب تک کہ کامل متبع سنت محمدی کا نہ ہوگا۔ نجات نہ ہوگی افسوس ہے۔ کہ جس توحید اور نجات پر آپ کو غرہ ہے اور آپ اس پر فخر کرتے ہیں۔ وہ سوائے نفس پرستی اور شرک اور جہنم کے میری رائے میں اور کچھ نہیں۔ سو آپ کو چاہیئے۔ کہ توبہ کریں اور حق کی طرف رجوع کریں۔ پیشتر اس کے کہ لیست التوبۃ علی کالذین الی۔ الخ کا وقت آ جاوے۔ یاد رہے کو ساری توحید آپ جانتے ہیں ہے۔ جب آپ نے انبیاء و رسل و اولیا کو خدا سے الگ سمجھا۔ جن کی نسبت ہے کہ وہ اولیائی تحت ردائی۔ اور ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ان کی تعریف آپ نے غیر خدا کی تعریف سمجھی اور پھر آپ منہ سے الحمد للہ بھی کہتے رہے تو فرمائیے۔ ع

برین عقل و دانش بباید گریست

آپ نے پڑھا ہوگا۔ کہ ان الذین یریدون ان یتفرقوا بین اللہ و رسلہ۔ اولئک ھم الکافرون۔ یہی آپ کی توحید اور نجات ہے۔ سو لازم ہے۔ کہ آپ ایسی توحید سے توبہ کریں اور محمدی توحید کی طرف آ جاویں تاکہ آپ کی نجات ہو۔

اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اقدس مرزا صاحب سلمہ میں بروز کیا ہے۔ تو اس وقت مرزائی توحید ہی محمدی توحید ہے اور اسی سے نجات ہے۔ باقی رہے جزوی مسائل سو وہ توحید کے سمجھنے سے پیچھے انشاء اللہ سب کے سب حل ہو جاویں گے۔

جب آپ نجات کے لائق نہیں گے اور یہی ایسی دنیا میں جنت مل جاویگی۔ بہ فحوائے آیت ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ تو پھر کاہے کو آپ ان لوگوں سے تعلقات بڑھاویں گے۔ جن کو یہ رتبہ قرب کا حاصل نہیں۔ فرقان حمید میں ہے "انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا" "انما ینھٰکم اللہ الی اخرہ"۔ "اذا جاءک المنافقون الخ" "انا برآؤ منکم و مما تعبدون من دون اللہ" "و کونوا مع الصادقین"

آپ غور فرمائیے کہ دیگر مسلمان جن کا آپ اپنے خط میں ذکر کرتے ہیں۔ ان کی حالت کیا ہے؟ کیا وہ مقربان الٰہی سے ہیں۔ یا راندہ درگاہ الٰہی؟ بظاہر نظر آتے ہیں اگر آپ کو وہ صالحین نظر آتے ہیں تو ان سے تعلق و رابطہ بڑھائیے نہیں تو الگ رہیئے واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار۔ رشید الدین

بلاد اسلامی

اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی آئندہ سیاحت ہند کسی خاص ملکی غرض پر مبنی نہیں ہے۔ ان میں اور ہم میں عہد و پیمان بدستور قائم ہے اور مانچوریا کی پوزیشن۔ موجودہ خانہ جنگی اور جاپان کے ساتھ ہمارے نئے عہدنامہ نے آئندہ پیچیدگیوں کے احتمال کو بہت کچھ کم کر دیا ہے اور انہی وجوہ سے امیر صاحب کو بھی بہ نسبت سابق بہت اطمینان ہے۔

ریوٹر طہران سے تار دیتا ہے کہ ۲۵ مشہور لیڈر انگریزی سفارت گاہ میں جا کر پناہ گزین ہوئے۔ ان کا ارادہ ہے کہ جب تک شاہ کجکلاہ علماء کے مجوزہ فرمان پر دستخط نہیں کریں گے اور سابق وزیر اعظم کو ملک بدر نہیں کریں گے۔ ہم یہاں سے نہیں ٹلیں گے۔ طہران کے بازار بند ہیں۔ اور عوام الناس کا سفارتخانہ پر اجتماع ہو رہا ہے ٹرکی اور بلغاریہ کا تنازع آشتی سے فیصل ہو گیا ہے۔ بلغاریہ نے صلح پسند رویہ اختیار کر لیا ہے۔ مغا در واقع مراکو میں بغاوت ہو گئی۔ قبائل قصبہ پر حملہ کر رہے ہیں۔ فرانسیسی وزیر نے ایک کشتی جہاز ادھر روانہ کر دیا ہے۔ باقی دول کے قائم مقاموں نے بھی اپنی اپنی سلطنتوں کو جنگی جہاز روانہ کرنے کے لئے تار دئے ہیں۔ بعد کی خبر ہے کہ سرکاری افواج بھی باغیوں کے ساتھ مل گئی ہے۔

ایران کی پارلیمنٹ

ابھی تک تجویزہ ایرانی پارلیمنٹ کے قیام کی بابت مفصل حالات دنیا پر مشتہر نہیں ہوئے۔ البتہ شاہ کے فرمان بنام وزیر اعظم سے پتہ لگتا ہے کہ مجوزہ مجلس میں اراکین خاندان شاہی سے لے کر مزارعین تک سب کے قائم مقام لئے جاویں گے۔ اور وہ تمام بڑے بڑے سرکاری و پبلک معاملات میں گورنمنٹ کو مشورہ دیگی اور ملک و قوم کو فلاح و بہبود کے لئے اصلاحی تجاویز پیش کریگی۔ عدالتوں میں بدستور شرع شریف کے مطابق فیصلے ہوں گے اور حکومت کے تمام محکمے بالفعل اسی طرح برقرار رکھے جائیں گے۔ وزیر اعظم مجوزہ پارلیمنٹ کے لئے ضوابط مرتب کر کے مجلس مذکورہ ہی کی منظوری سے انہیں نافذ کریں گے جیسا کہ امید ہو سکتی ہے۔

انتخاب الاخبار

فرمان امیر صاحب

برضمائر اخلاص مظاہر معتبرین و منصبداران و صاحب منصبان نظامی و ملکی و خوانین و جمیع رعایائے دولت خدا داد افغانستان پوشیده و مخفی نماناد چوں سرکار والاے ما شما مردم افغانستان را غم شریک و دین شریک و دولت شریک دانسته و میدانیم و میخواہیم که در ہیچ امور ملکی و ملتی شمایان ناواقف بوده باشید۔ چنانچه در سن گذشته تیلان ئیل ۱۳۲۳ھ که دوست محبت نشان سرلوئس ڈین با جمعیتے از طرف دولت ہم عہد شما برائے استحکام عہد نامه سابقه شما بحضور النور والا ما حاضر شده و استحکام مذکور را بعنوان سابق از طرفین محکم نموده ایم و از برائے استحضار خاطر شمایان بطریق اختصار باطلاع داده بودیم که جمیع شما اقوام از فقرهٔ مذکور [illegible] خواهید بود۔ حال چوں از راه اتحاد و ہم عہدی دو [illegible] از طرف دولت ہم عہد شما که دولت بہیه برطانیه باشد خط و مراسله بتقسیم دعوت دوستانه [illegible] و سیر و شکار علاقه ہند بریں مضمون رسید که چوں عہد نامه طرفین در سال گذشته تمام شده و استحکام پذیرفته۔ ہرگاه از راه اتحاد و دوستی دولتے ہم عہدے تشریف آوری این علاقه شده۔ بعد از ملاقات دوستانه و سیاحت ہندوستان و شکار باز گشت و مراجعت در علاقه خود [illegible] نموده بر [illegible] لہذا چوں قبول چنیں دعوت دولتے از طرف دولت و ملت ہمزرے مے باشد۔ لہذا دعوت شان را نموده قبول فرموده ایم۔ و وعده نموده ایم که انشاء الله خدا بخواهد در غرهٔ ماه ذیقعده الحرام سنه ۱۳۲۴ھ از مقام جلال آباد روانه شده۔ چند یوم ادائے آن ضیافت را نموده بخیر بازگشت به در مسکن و مقام خودها انشاء الله تعالیٰ خواهد فرمود ایم۔ لہذا لازم و ضرور دانسته شمایان را ازیں دعوت واقف نموده بسیار خاطر جمعی مے دہیم۔ که الحمد لله عہد نامه شمایان و مطالب دولتے آنچه که بوده در سال گذشته تمام شده این دعوت و قبولی صرف از برائے دوستی مے باشد۔ زیاده از خداوند تعالےٰ بہرحال شمایان را مرفه الحال خواهانم۔ فقط۔ تحریر یوم سه شنبه سلخ ماه جمادی الثانی ۱۳۲۴ ہجری نبوی"

* * *

جرمن سپاه کی مصنوعی لڑائی جرمن سپاه کی مصنوعی لڑائی مین کوئی انوکھی بات نہین تھی۔ مگر سپاه کا رویہ بہت اعلیٰ بتایا جاتا ہے۔ قیصر بہت ہی خوش ہین۔

حالات روس (۱۶۔ ستمبر ۱۹۰۶ء لندن) جنرل ٹریپاف سکتہ کے مرض سے مر گیا۔

(بعد کی خبر) اوڈیسہ مین بدمعاش لوگ باشندون کو ستا رہے ہین۔ طلبا اور یہودیون پہ حملے کرتے اور لوٹتے ہین۔ پولیس کچھ نہین کرتی۔

کیوبا مین سرکشی (۱۵۔ ستمبر) سرکاری سپاه اور باغیون کے درمیان ایک خونخوار لڑائی ہوانا کے قریب ہوئی۔ جس مین آخر الذکر کو شکست برداشت کرنی پڑی۔

(بعد کی خبر) مسٹر ٹیفٹ ۱۶۔ ماه رواں کو مع اپنے نائب مسٹر بیکن کے کیوبا کو روانہ ہو گئے تاکہ تحقیقات کر کے امن قائم کرین۔ چار اور امریکن کروزر کیوبا کو روانہ ہو گئے۔

حکومت کریٹ فرانس کے صیغہ خارجہ شاہ یونان کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جس مین مذکور ہے کہ دول ایک نیا ہائی کمشنر قائم کرنا چاہتی ہین۔ اور وہ پرنس جارج کا استعفا قبول کرنے کو طیار ہین۔

(بعد کی خبر) دول کے قنصل بیان کرتے ہین کہ جب ہائی کمشنر کریٹ سے مستعفی ہو جائیگا۔ تو شاہ یونان ایک امیدوار نامزد کرین گے۔ جس کے واسطے دول کی منظوری حاصل کرنی پڑیگی۔

سندھ مین سیلاب بدکس راک کا بند ٹوٹ جانے سے قریب جو [illegible] لوگوں پر ایک آفت آگئی ہے۔ بہت سے مویشی اور بچے بہی تباه ہو گئے ہین۔ فصلیں برباد۔ بہت سے دیہات تباه ہو گئے ہین۔ انجنیئر لوگ بند باندھنے کی کوشش کر رہے ہین۔ ایک اور مقام سے بند توڑ دیا گیا ہے۔ دریائے سندھ اب طغیانی پہ نہین ہے۔ اس لئے کسی قسم کا اندیشہ نہین ہے۔

قحط ہفتہ مختتمہ ۸ ستمبر کے الٰہ آباد ڈویژن مین امدادی کام پر ایک ہزار اور خیراتی امداد پر ایک لاکھ ۴۲ ہزار آدمی تھے۔ آگرہ ڈویژن خیراتی امداد ۹ ہزار۔ اجمیر اور بمبئی مین علے الترتیب ۳۱۰۰ اور ۷۰۰ کی کمی ہوئی۔ بنگال کے ۹ ضلعون مین غلہ کا نرخ چڑھ گیا ہے۔

طغیانی شنبہ اور یکشنبہ گذشتہ کو کانپور مین کثرت سے بارش ہوئی۔ گنگا طغیانی پر آئی اور کئی جھونپڑیان بہا لے گئی۔ مگر کسی کی جان کا نقصان ہوا۔

آتشزدگی برہامو (زیر ہما) مین ایک خوبصورت نوعی مکان مین آگ لگ جانے سے پچیس ہزار کا نقصان ہوا۔

مکانون کا گرنا ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ستمبر تک تین دن لگاتار بارش دن رات ہوتی رہی بارش کیا تہی۔ ایک طوفان تھا۔ شہر لاہور مین بہت سے مکانات گرے ہین۔ ۱۶۔ ستمبر کو ایک مکان چوک وزیر خان مین گرا جس کے نیچے دو تین آدمی آ گئے۔ مگر جان سے بچ گئے ٹکسالی دروازه کے پاس بازار مین چند آدمی تاش کہیل رہے تھے ایک مکان گر پڑا جس کے نیچے سب دب گئے مگر ایک آدمی مرا اور باقی بچ گئے۔ چہالا مین ایک بھنگی کا لڑکا دب کر مر گیا۔ شہر کے مختلف حصون مین کئی ایک آدمی زخمی ہوئے ہین۔ (پیسہ اخبار)

طغیانی ۱۶۔ ستمبر کی صبح کو دریائے راوی مین بڑی طغیانی آئی۔ سنا گیا ہے کہ دریا کے راستہ مین کنارون کے دیہات کو بہت نقصان جان و مال پہنچا ہے۔

سسلی مین زلزلہ جزیره سسلی واقعہ بحیره روم مین زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس کئے گئے ہین۔ پالرمو کے باشندے سخت دہشت زده ہو کر میدان مین خیمہ زن ہو گئے ہین۔

بدر صادق

یکم شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

اگر مین ہوتا

سکول کے بچے جب روز کی سبق خوانی سے تنگ آیا کرتے ہین۔ تو آپس مین مل کر باتیں کرتے ہوئے ایک اُن مین سے کہتا ہے۔ کہ اگر مین ہیڈ ماسٹر ہوتا۔ تو مدرسہ مین بہت سی رخصتین دیا کرتا۔ مگر بسا اوقات وہی بچے جب اُس سن کو پہنچتے ہین کہ وہ سکول کے ہیڈ ماسٹر ہوں یا ہو سکین۔ تو وہ رخصتین دینے کے معاملہ مین پرانے ناظمون سے بھی بڑھ کر حکمت عملی بخل کا اس موقعہ پر بمقتضائے حکمت موصوف نظر آتے ہین۔ یہ تو بچون کا اگر ہے۔ جو کہ ایک نادانی کے زمانہ کی خواہش اور تمنا ہے۔ اور زمانہ کا تجربہ اس کی رفتہ رفتہ اصلاح کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ایک بڑون کا اگر ہے۔ جو اپنی گذشتہ غفلتوں اور نالائقیون کو یاد کر کے ایک شخص کہتا ہے کہ اگر مین اس وقت بچہ ہوتا تو اپنی تعلیم اور تربیت کا یہ سامان کرتا۔ اور وہ سعی کرتا۔ یہ ہر دو اگر ناممکن الحصول اور ناقابل وصول ہین۔ نہ بچہ بڑون کی جگہ پا سکتا ہے اور نہ بڑا الٹا بچہ بن سکتا ہے

پھر ایک اگر رعیت کے مفلس تلاش فرد کے موکلون مین سے ہے۔ جو اپنے حقہ نوشون کی مجلس مین بیٹھ کر وزرا اور مدبران سلطنت کے کامون پر نکتہ چینی کرتے ہوئے رائے زنی کرتا ہے کہ اگر مین حاکم وقت ہوتا۔ تو فلاں قانون کی مین یہ ترمیم کرتا اور رعایا کے ساتھ اس طرح سے نیک سلوک کرتا کہ نوشیروان عادل سے بھی بڑھ جاتا۔ وہ نہین جانتا کہ سلطنت کی حکمتین ہر ایک معاملہ مین کیا ہین اور ناظمان حکومت کو کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ اگر بھی بہت کچھ ناواقفی اور بے جا خواہشات کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس قسم کے بہت سے اگر دنیا مین ہر قسم کے اشخاص کی زبان پر ہر زمانہ مین ہوا کرتے ہین۔ جن مین سے بعض محض نادانی کی خواہشوں کے سبب سے ہوتے ہین اور بعض بے فائدہ حرص کے پیچھے لگنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر اس کے بالمقابل ایک اگر ایسا بھی ہے۔ جو ممکن الحصول ہے اور نیک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس اگر کہنے کے وقت انسان کے ظاہری الفاظ اندرونی معانی بھی رکھتے ہون اور انسان نیک نیتی کے ساتھ اور دل و جان کے ساتھ یہ چاہتا ہو۔ کہ اس بات کو پورا کرے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ بعض لوگ جب انبیاء کے حالات کو سنتے ہین اور اُن کے واقعات پڑھتے ہین۔ کہ مخالفون نے ان کے ساتھ کیسی کیسی بدسلوکیان کیں۔ اور صرف چند غریب لوگ ان کے ساتھ ہوئے۔ جن کے سوائے باقی سب اُن کو دکھ دینے کے در پے ہوئے اور ہر طرح سے ان کو ایذا پہنچائی۔ تو ایسی بات کو سنکر بہت لوگون کے آنسو بہ سبب رقت کے بہہ جاتے ہین۔ اور وہ مخالفان انبیاء کو ملامت کرتے ہوئے کہتے ہین۔ کہ کاش! اگر ہم اس زمانہ مین ہوتے۔ تو اپنا تمام مال اور اولاد بلکہ اپنی جان بھی اُس نبی پر قربان کر دیتے اور اس کے مخالفون کا استیصال کرتے۔ یہ ایک نیک خواہش ہے اور انسان کے واسطے اس کی نیک نیتی کا نتیجہ ہے لیکن بسا اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ اس قسم کا اگر بولنے والے صرف زبانی جمع خرچ تک اپنے دعوے کو محدود رکھتے ہین۔ اور اگر ان کو کوئی اس قسم کا موقعہ پیش آجاوے۔ جہاں کہ اس دعوی کی تصدیق کا ذریعہ پیدا ہو۔ تو اس وقت اپنے کہنے کے بالکل برخلاف ہو کر بجائے دوستی کے دشمنی کا دم بھرتے ہین اور ایک ایسی الٹی راہ اختیار کرتے ہین۔ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ کہ کیا یہ وہی شخص نہین جو نیکی کے اتنے بڑے دعوی کرتا رہا۔ اور نیکون کا ساتھ دینے کی ایسی دلی خواہش رکھتا تھا۔ جب سے دنیا مین انبیاء اور اولیاء اور مصلحین کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور جہاں تک ان کی تاریخ ہمارے سامنے موجود ہے آج تک یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعثت انبیاء کے وقت لوگوں کے دو گروہ ہو جاتے ہین۔ ساتھ ہونے والے آدمی غریب قلیل التعداد اور ایسے اشخاص ہوتے ہین جن مین کوئی متکبرانہ دعوے نہین ہوتے بلکہ حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی گذارنے والے ہوتے ہین۔ اور اُن کے بالمقابل مخالفت کرنیوالے وہ لوگ ہوتے ہین۔ جو علم و فضل کے بڑے مدعی ہوتے ہین اور بڑے بڑے اگر بولا کرتے ہین۔ کہ اگر مین ہوتا۔ تو ایسے ایسے کارنمایاں کر دکھلاتا یہودیون کے بڑے بڑے مولوی لمبے چغے پہنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین یہ شور مچایا کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت موسےٰ کے زمانہ مین ہوتے۔ تو اس نبی کی ایسی مدد کرتے۔ کہ تمام بنی اسرائیل سے بڑھ جاتے اور فرعون کا اس کے دربار مین ہی ایسا مقابلہ کرتے کہ اپنی جان پر کھیل کر اُس مردود کو ہلاک کر دیتے یہ ان کے دعوے تھے مگر جب انہین اس دعوی کی تصدیق کا موقع دیا گیا اور اُن کے درمیان ایک نبی موسےٰ کی مانند توریت کی پیشگوئی کے مطابق بھیجا گیا۔ تو انہون نے فرعون سے بڑھ کر اس کے بالمقابل اپنی سختی کا ہاتھ دکھایا اور دین و دنیا مین ملعون اور مغضوب علیہم کا لقب حاصل کیا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد بہت سے اولیاء امت کے ساتھ علماء زمانہ نے باوجود اپنے دعوون کے بڑے بڑے ظلم روا رکھے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو شہر سے نکلوایا گیا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پر کفر کا فتوی لگایا گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی کو قید کیا گیا۔ غرض کسی کے ساتھ کم نہ گزری یہان تک کہ یہ زمانہ آگیا۔

اس زمانہ کے اگر والون کے واسطے بھی خدا تعالےٰ نے ایک موقعہ عظیم الشان پیدا کیا ہے کہ خدا کی توفیق عطا ہو تو انسان اُن درجات کو اس کے فضل سے حاصل کر سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین آپ کے خدام کو حاصل تھے کیونکہ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق صدی کے سر پر ایک امام پیدا کیا ہے جو کہ ایک بڑے فتنہ کی بیخکنی کیواسطے خدا کیطرف سے مامور ہو کر آیا ہے اس کی صداقت کا ثبوت آسمان سے کسوف اور خسوف نے ماہ رمضان مین دیا ہے اور زمین نے طاعون اور زلزلے کے ساتھ اس کی شہادت ادا کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اُسکی سچائی کے ثبوت مین ہزارون نشان دکھلائے وہ اسلام کی زندگی دنیا پر ثابت کرنے کیواسطے کھڑا ہوا ہے۔ مبارک ہین وہ جو اس کا ساتھ دین مگر ہم دیکھتے ہین کہ جو لوگ بڑے بڑے دعوے کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت رسول کریم کے زمانہ مین ہوتے تو یہ کرتے وہ کرتے وہی لوگ بری طرح سے اس نائب رسول کی مخالفت مین کھڑے ہوگئے ہین۔ یاد رکہیں کہ انکی یہ مخالفت اس شخص کی مخالفت نہین بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے۔ اور اگر یہ لوگ حضرت نبی کریم کے زمانہ مین ہوتے۔ تو یقیناً ابو جہل اور ابو لہب کے لشکر کے سپاہی ہوتے اور ہرگز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ دیتے ◆

خدا تجھے خوش رکھے تشحیذ الاذہان پڑھ لے

رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء نکل آیا ہے۔ اس کے ناظرین [illegible] حضرت مسیح موعود کے چند ایسے اشعار جو پہلے کبھی شائع نہیں ہوئے اور ایک پرانی تحریر مسیح موعود کی شائع کی ہے۔ حضرت مہدی کی اس قسم کی تحریروں کا تحفہ پبلک کے سامنے پیش کرنا ایک ایسا قابل شکر گذاری کار نمایاں ہے۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ چندہ اس ایک نظم اور مضمون پر قربان ہو سکتا ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اس رسالہ کے واسطے خریدار کثرت سے پیدا کریں۔ کیونکہ یہ ایک قیمتی شئے ہے۔ ہم ذیل میں وہ نظم اور مضمون نقل کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اس معزز خادم کو خوش رکھے۔ جس نے مسیح موعود کی خوشی کے ذرائع ہم کو سنائے ہیں۔

غزل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

[illegible]

چہ لذتے است بروئیش کہ جان فدایش باد — [illegible] است
مسیح وقت مرا گفت آنکہ [illegible] — چہ راستے است بگو بیش اگر چہ خون بہا است
وصالِ عشق [illegible] — [illegible] اگر چہ [illegible] است
[illegible] — [illegible] درد و آزار است

اگر فراق رہ موسے طلب کن ⁂ چہ نالی روز و شب با [illegible] در دار

[illegible] ⁂ کہ یک رحم درد کار است دشوار

[illegible] ⁂ زمین طاعون بر [illegible] اندار

مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پرانی تحریر

میں خوش کیوں ہوں

میرے دل میں تین خوشیاں ہیں۔ جو میرے لئے دنیا اور آخرت میں بہشت ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ میں اس سچے خدا کو پالیا ہے۔ جو درحقیقت خدا ہے۔ جس کی طرف سجدہ کرتے ہوئے ہر ایک ذرہ ایسا ہی چمکتا ہے جیسا کہ ایک عارف چمکتا ہے
(۲) یہ کہ اس کی رضامندی میں نے اپنے شامل حال دیکھی ہے اور اس کی رحمت سے بھری ہوئی محبت کا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔
(۳) تیسرے یہ کہ میں نے دیکھا ہے اور تجربہ کیا ہے۔ کہ وہ عالم الغیب ہے اور ایسا کامل رحیم ہے کہ ایک رحم اس کا تو عام ہے اور خاص رحم اس کا ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو اس میں کھوئے جاتے ہیں اور وہ قدیر ہے جس کی تکلیف کو راحت کے ساتھ بدلنا چاہے۔ ایک آن میں بدل سکتا ہے یہ تین نعمتیں اس کے پرستاروں کے لئے بڑی خوشی کا مقام ہیں۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۳۱ اگست ۱۹۰۶ء	۱۰۲۶	قائم علی صاحب	عا/۲
۳۱ 〃 〃	۱۱۳۲	غلام علی صاحب	۱/
یکم ستمبر ۱۹۰۶ء	۳۶۵	فضل شاہ صاحب	مہ/
〃 〃	۳۵۷	گلاب الدین صاحب	۳/
۳ 〃 〃		ابو سعید صاحب	۶
۳ 〃 〃	۱۱۶۶	خدا بخش صاحب	عا/۱۲
۳ 〃 〃	۱۹۱	احمد اللہ صاحب	عا/۱۲
۳ 〃 〃	۲۹۹	عطا محمد خان صاحب	عا/۱۲
۴ 〃 〃	۱۱۷۲	غلام حیدر خان صاحب	[illegible]
۵ 〃 〃	۴۷۶	ایس این یوسف صاحب	عا/۱۲
۶ 〃 〃	۶۹۴	احمد اللہ صاحب	۲/
۷ 〃 〃	۱۱۵۵	محمد رشید صاحب	۶/۱۲
۷ 〃 〃	۱۵۴	[illegible]	عہ/
۷ 〃 〃	۱۵۶	[illegible]	عا/۱۲
۷ 〃 〃	۹۴	محمد [illegible] افغان صاحب	عا/۱۲
۷ 〃 〃		عبد العزیز صاحب بابت ۱۹۱۲	عا/۱۲
۷ 〃 〃	۲۰۲۶	نبی بخش صاحب	عا/۱۲
۸ 〃 〃	۴۹۵	گلاب خان صاحب	عہ/۲
۸ 〃 〃	۴۶۸	علی محمد صاحب	عہ/۱۵
۱۰ 〃 〃	۱۱۶۲	علی حسین صاحب	عا/۱۲
۱۰ 〃 〃	۱۲۰۲۷	عظیم بخش صاحب	عہ/
۱۲ 〃 〃	[illegible]	نور محمد صاحب	عا/۱۲
۱۳ 〃 〃	۱۲۲۶	بشارت علی خان صاحب	عہ/۹
۱۳ 〃 〃	۹۱۱	عبد الرحمان صاحب	۸/
۱۴ 〃 〃	۱۲۱۰	احمد الدین صاحب	عا/۱۲
۱۴ 〃 〃	۱۲۱۲	الطاف حسین صاحب	عہ/

درثمین مکمل

جس میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام شائع شدہ اردو اور فارسی نظمیں درج ہیں۔ عمدہ کاغذ۔ موزون تقطیع۔ خوبصورت جلد کی ہوئی۔ قیمت صرف ۸/

ملنے کا پتہ
(دفتر بدر معراج منزل نولکھا لاہور) اور (دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور)

بدرِ منوّر

یکم۔ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ تبت

گذشتہ اشاعت سے آگے

وامرأته حمالة الحطب۔ اور اس کی جورو اٹھانیوالی لکڑیوں کی۔ ابولہب کی جورو کا نام ام جمیل تھا حرب کی بیٹی تہی۔ اور ابوسفیان کی بہن۔ آنحضرت کے ساتھ عداوت اور بغض میں اپنے خاوند کی طرح تہی۔ ہمیشہ آپ کو دکھ دینے کے درپے رہتی تہی۔ اس آیت شریف میں اس کے خاوند کا نام ابولہب اور اس کا نام حمالة الحطب ایک عجیب صنعت ہے۔ جو اپنے اندر حقیقی اور لطیف معانی رکھتے ہین۔ اس کے خاوند کی عادت تہی۔ کہ لوگوں کو آن حضرت کے برخلاف جنگ و جدال پر آمادہ کرتا رہتا تہا۔ لہب سے مراد شعلہ آتش جنگ ہے ابولہب وہ شخص ہے۔ جو جنگ پر لوگوں کو برانگیختہ کرتا ہے۔ حمالة الحطب۔ لکڑیون کے اٹھانیوالی وہ ہے۔ جو اس شعلہ کو بھڑکانے کے واسطے اس میں ایندہنا ڈالتی رہتی ہے۔ اس عورت کی عادت تہی کہ ہر جگہ جھوٹی باتین بنا کر آن حضرت کے برخلاف مخالفت کی آگ کو بھڑکاتی رہتی تہی سخن چینی کے ذریعہ سے مخالفت کی آگ کا بھڑکانا اس کا پیشہ تہا۔ اور اسی آگ میں وہ خود بھی معہ اپنے خاوند کے ہلاک ہوئی۔ شیخ سعدی علیہ الرحمة نے کیا خوب فرمایا ہے۔

میانِ دو کس جنگ چون آتش است
سخن چین بدبخت ہیزم کش است
کنند این و آن خوش دگر بارہ دل
وے اندر میان کوربخت و خجل
میان دو کس آتش افروختن
نہ عقل است خود در میان سوختن

بخاری شریف میں آیا ہے۔ قال مجاہدؒ حمالة الحطب تمشی بالنمیمة۔ حمالة الحطب وہ ہے۔ جو چغل خوری کرتی پہرتی ہے۔ کہتے ہین اس کی عادت تہی۔ کہ گھر مین جلانے کے واسطے لکڑیان خود جنگل مین جاکر چنتی تہی اور اکٹھی کرکے خود اٹھا کر لاتی تہی۔ اس واسطے بھی اس کا نام حمالة الحطب تہا اور آنحضرت کے ساتھ ایسی دشمنی رکھتی تہی کہ جنگل سے کانٹے اور خس و خاشاک اکٹھے کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر اور آپ کے راستہ مین بچھا دیتی تھی۔ تاکہ آپ کو تکلیف پہنچے اور رات کو جب آپ نماز کے واسطے باہر جائیں۔ تو آپ کو کانٹون کے سبب تکلیف ہو۔ لکھا ہے۔ کہ جب یہ سورة نازل ہوئی اور اس کو خبر لگی کہ میرے اور میرے خاوند کے حق مین اس قسم کے الفاظ آنحضرت نے سنائے ہیں۔ تو بڑی شوخی اور بے باکی کے ساتھ ایک رسی ہاتھ مین لئے آن حضرت کے پاس آئی اور اس طرح کہتی آئی تہی۔ مذمما ابینا۔ ودینه قلینا۔ وامره عصینا۔ ہم نے ایک مذمت کئے گئے کا انکار کیا اور اس کے دین کو ہم نے ناپسند کیا اور اس کے حکم کی ہم نے نافرمانی کی۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن نابکار بجائے محمد کے مذمم کہا کرتے تھے۔ محمد کے معنے ہین۔ تعریف کیا گیا اور مذمم کے معنے ہیں مذمت کیا گیا۔ نابکار دشمن ہمیشہ اس قسم کی شرارتین کیا کرتے ہین جیسا کہ آجکل کے بیوقوف مخالف لفظ قادیانی کو کادیانی لکھ کر ایک احمقانہ خوشی اپنے واسطے پیدا کر لیتے ہین۔ مگر ایسی باتون سے کیا ہو سکتا ہے۔ جس کو خدا تعالی عزت دینا چاہتا ہے۔ اس کو ذلیل کرنے کے واسطے کوئی ہزار ناک رگڑے اس کا کچھ بگاڑ نہین سکتا غرض اس قسم کے الفاظ بولتی ہوئی وہ آنحضرت کی طرف آئی۔ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکرؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ صدیقؓ کو خوف ہوا کہ یہ شریر عورت ہے اور بے ڈھب طور پر غصہ مین ہے۔ کچھ اذیت نہ دے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تسلی رکھو وہ مجھے نہ دیکھ سکیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کی نظر حضرت ابوبکر پر پڑی اور آنحضرت کو اس نے نہ دیکھا اور حضرت ابوبکر سے پوچھنے لگی کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے دوست نے میری ہجو کہی ہے۔ صدیق اکبر نے فرمایا نہیں اس نے تیری ہجو نہیں کہی (ہجو سے مراد شاعرانہ ہجو ہے۔ جو شاعر لوگ کسی دشمن کی کہا کرتے ہین) اور حضرت صدیقؓ نے سچ کہا کیونکہ سورة تبت تو کلام خدائے علیم و حکیم ہے نہ کہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ سنکر وہ واپس چلی گئی اور کہتی تہی کہ قریش جانتے ہین کہ مین تو ان کے سردار کی بیٹی ہون بھلا میری ہجو کس طرح سے کوئی کر سکتا ہے

فی جیدها۔ اس کی گردن مین۔ جید معنے گردن

حبل۔ رسی

مسد۔ بٹی ہوئی کسی قسم کی بٹی ہوئی رسی۔ پوست کھجور کی ہو۔ یا چمڑے کی ہو۔ یا لوہے کی ہو۔ غرض بٹی ہوئی ہو۔ ہر قسم کی بٹی ہوئی رسی کو مسد کہتے ہین۔ فی جیدها حبل من مسد۔ اس کی گردن مین بٹی ہوئی رسی ہے۔

یہ اس عورت کی صورت ظاہری کا نقشہ ہے جبکہ وہ جنگل سے کانٹے وغیرہ۔ اکٹھے کرکے لاتی تاکہ حضرت کے راہ مین بچھا دے۔ تو ان کا گٹھا رسی سے باندھ کر پشت پر رکھتی اور رسی اس کی گردن مین سے ہو کر اس کو پکڑے ہوئے ہوتی۔ وہی کانٹے اور وہی رسیان بالآخر اس کے واسطے ہلاکت کا موجب ہوئیں۔ اور جہنم کے زنجیر اس کے گلے مین پڑے۔ جیسا کہ لیکھرام جس بیباکی کے ساتھ حضرت رسول کریم صلی اللہ کے حق مین طعن کی چھری چلاتا تھا۔ وہ چھری ظاہری شکل اختیار کرکے اس کے پیٹ مین بھونکی گئی اور جس طعن کے ساتھ شریر لوگ مسیح موعود کے حق مین بدزبانی کرتے تھے۔ وہی طعن طاعون کی شکل اختیار کرکے ان کے گلے کا ہار ہوا۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ یہ عورت اسی طرح لکڑیون کا بڑا گٹھا اٹھا کر جنگل سے لاتی تھی۔ راستہ مین ایک پتھر پر گٹھا ٹکا کر اور پشت لگا کر آرام لینے کے واسطے ٹھہر گئی تو وہی گٹھا پتھر سے نیچے کھسک کر لٹکنے لگا۔ اس کے بوجھ سے گردن کی رسی سخت ہو کر اسے جہنم واصل کر گئی۔ ایسی بدکارون کا یہی انجام ہوتا ہے۔ خواہ وہ اپنے ملک اور قوم مین معزز ہی ہون۔ مگر اللہ تعالے کے رسول کی عداوت انسان کو سخت نقصان مین ڈال دیتی ہے اور اگلے پچھلے تمام عمل ضائع ہوتے ہیں۔

اس سورہ شریف مین ابولہب اور اس کے تمام کنبے کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اس کے متعلق اس کے بیٹے کے متعلق اس کی بیوی کے متعلق اس

مال و اسباب کے متعلق تھیں۔ خدا کی یہ سب پیشگوئیاں اپنے وقت پر ایسی پوری ہوئیں۔ کہ آج تک ایک زبردست نشان کے رنگ میں دنیا کے سامنے ایک نقشہ عبرت کھینچ رہی ہیں۔ خود اس زمانہ میں ہی خدا تعالیٰ نے اس قسم کے قہری نشانات کی بہت سی مثالیں قائم کر دی ہیں جن میں سے ایک لیکھرام کا نشان ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بہت ہی نالائق اور ناپاک کلمات بولا کرتا تھا۔ اور حضرت مرزا صاحب کے حق میں پیشگوئی کی تھی۔ کہ یہ تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائینگے۔ اور بدگوئی میں اور گالیاں دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ان تمام گالیوں اور بدگوئیوں کو ایک خنجر کی شکل میں واپس اس کے پیٹ میں بھونک دیا۔ جہاں سے کہ وہ نکلی تھیں

اس آیت شریف کے شان نزول میں یہ اتفاق ہے۔ کہ وہ ابولہب کی گالیوں اور ایذار کے مقابلہ میں نازل ہوئی تھی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہلاکت کی بد دعا کیا کرتا تھا۔ گو اس امر میں کسی قدر اختلاف ہے۔ کہ آیا یہ آیت اس بات پر نازل ہوئی۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قبائل کو جمع کیا اور انہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا۔ تو اس وقت ابولہب نے جھنجھلا کر کہا کہ تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی واسطے تو نے ہمارا سارا دن خراب کیا ہے۔ کوہ صفا کے نظارے کو اس زمانہ کے شاعر خواجہ الطاف حسین حالی صاحب نے اچھے پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ وہ لکھتے ہیں۔

وہ فخر عرب زیب محراب و منبر
تمام اہل مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسب فرمان داور
سوئے دشت اور چڑھ کے کوہ صفا پر
یہ فرمایا سب سے کہ اے آل غالب
سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب

کہا سب نے قول آج تک کوئی تیرا
کبھی ہم نے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا
کہا گر سمجھتے ہو تم مجھ کو ایسا
تو باور کرو گے اگر میں کہوں گا
کہ فوج گراں پشت کوہ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمہیں گھات پا کر

کہا تیری ہر بات کا یاں یقین ہے
کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے
کہا گر مری بات یہ دلنشین ہے
تو سن لو خلاف اس میں اصلا نہیں ہے
کہ سب قافلہ یاں سے ہے جانیوالا
ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

بعض کا قول ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اعمام کو جمع کیا اور ان کی ضیافت کی۔ اور ان کے سامنے کھانا رکھا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے تو ہر ایک ایک پوری بکری کا گوشت کھانے والا ہے یہ تو نے کیا ہمارے سامنے رکھا ہے عرب میں قاعدہ تھا۔ کہ دعوت کے وقت ہر شخص کے سامنے بہت سا کھانا رکھا جاتا تھا۔ اور اس میں ایک عزت سمجھی جاتی تھی۔ اس کے مطابق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر اعتراض کیا کیونکہ آنحضرت ہر امر میں سادگی پسند تھے۔ اس واسطے ان کو کہا گیا کہ تم کھانا تو شروع کرو۔ جب انہوں نے کھانا شروع کیا۔ تو خدا تعالیٰ نے اس تھوڑے سے کھانے میں ایسی برکت ڈالی۔ کہ وہ سب سیر ہو گئے اور کھانا بہت سا بچ بھی رہا۔ جب کہ وہ کھانے سے فارغ ہو گئے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی طرف دعوت کی۔ تب ان میں سے ابولہب بولا کہ اچھا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو میرے لئے کیا ہوگا۔ آنحضرت نے فرمایا۔ جو کچھ دوسرے مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ وہی تیرے لئے ہوگا۔ تب اس نے کہا۔ کیا مجھے دوسروں پر فضیلت نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فضیلت کس بات کی۔ تب اس نے جواب دیا۔ کہ تبا لهذا الدين يستوي فيه انا و غيري۔ خراب ہو وہ دین جس میں دوسرے میرے برابر ہو جاویں

ایسا ہی ایک دفعہ چند لوگ باہر سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر آپ کی زیارت کیواسطے مکہ معظمہ میں آئے۔ تو ابولہب اگلے راستہ میں مل پڑا اور کہنے لگا کہ تم اس کے پاس کیا جاتے ہو۔ وہ تو ساحر ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ کچھ ہی ہو۔ ہم تو اب ضرور اس سے ملکر جاوینگے۔ جب وہ لوگ باوجود اس کی بڑی کوشش کے آنحضرت کے پاس چلے گئے اور اسکی بات نہ مانی۔ تو وہ کہنے لگا۔ انا لم نزل نعالجه من الجنون فتبا له وتعسا۔ ہم تو ہمیشہ اس کا علاج کرتے ہیں۔ کہ اس کا جنون دور ہو جاوے۔ اس پر ہلاکت اور افسوس ہو۔ ان لوگوں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر سنا دی۔ جس کے سبب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حزن پہنچا۔ الغرض کوئی نہ کوئی موقعہ ابولہب کی شرارت اور دشمنی کا ہوا ہے۔ بہرحال یہ سورہ شریف ابولہب کے متعلق نازل ہوئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ کفار کا وجود بھی بہت فائدہ دیتا ہے کیونکہ جب کفار خدا تعالیٰ کے نبی کو دکھ دیتے ہیں اور اس کو ہر طرح سے ستانے پر کمر باندھتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی نشان دکھا دیتا ہے۔ اور قرآن شریف کے اکثر حصے کے نزول کے باعث بھی کفار ہی تھے ورنہ سارے لوگ حضرت ابوبکر رض ہی کی طرح آمنا و صدقنا کہنے والے ہوتے۔ تو اس قدر آیات اور نشانات کہاں نازل ہوتے۔

اس سورہ شریف میں کفار کے سرداروں میں سے ایک کو لیا گیا ہے اور نام ذکر کیا گیا ہے۔ مگر دراصل اس میں تمام کفار کے سرداروں کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے۔ جو آنحضرت کے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کی مخالفت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہاتھ بڑھاتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کیا اور دین و دنیا میں خائب و خاسر کر دیا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

شعر و سخن

غصّے میں بھرا ہوا خدا ہے
تم کہتے ہو ہم امن میں ہیں اور
ڈرتے نہیں کچھ بھی تو خدا سے
معمور خدا سے دشمنی ہے
گمراہ ہوئے ہو باز آؤ
مولا کے غلام تھے مسیحا
اک رہبر راہ دین احمدؐ
کس طرح سے ابنِ مریم آئے
اب اور کا انتظار ہے لغو
جس کو ہے کیا خدا نے معمور
کیوں بھولے ہو دوستو! ادھر آؤ
باز آؤ شرارتوں سے اپنی
ورنہ ابھی غافلو تمہارے
تقدیر نے جو کیا مقدر
وہ دن کہ جب آئے گی مصیبت
حیرانی میں ایک دوسرے سے
چکھیں گے مزا عذاب کا جب
پتھر بھی پکار اٹھیں گے اُس دن
اے قوم خدا کے واسطے تو
حق نے جسے کر دیا ہے معمور
اللہ سے عفو مانگو تم۔ جو
محمود خدائے عزّ و جل ہے
اُس شخص کو شاد رکھے ہر دم
اور اُس کو گرائے ظلمتوں میں

جاگو ابھی فرصت ذرا ہے
منہ کھولے ہوئے کھڑی بلا ہے
اے قوم یہ تجھ کو کیا ہوا ہے
کیا اس کا ہی نام اتقا ہے
کیا عقل تمہاری کو ہوا ہے
نا ان سے ہمارا کام کیا ہے
واللہ غلام مصطفےٰ ہے
مدت ہوئی وہ تو مر چکا ہے
جو آنا تھا وہ تو آ چکا ہے
یہ اُس سے تمہیں بگاڑ کیا ہے
اک مرد خدا پکارتا ہے
کچھ تم میں اگر بُوئے وفا ہے
آئے گا وہ آگے جو کیا ہے
قسمت میں تمہاری زلزلا ہے
نظروں تلے میرے گھومتا ہے
اُسدن یہ کہیگا۔ ہیں! یہ کیا ہے
جانینگے کہ ہاں کوئی خدا ہے
اِن کافروں کی یہی سزا ہے
بتلا کہ جو تیرا مدعا ہے
طاعت میں اب اسکی عذر کیا ہے
دیتا ہے اُسے جو مانگتا ہے
ہر وقت یہی میری دعا ہے
جو دین محمدؐ پر فدا ہے
جو شخص کہ کفر میں پھنسا ہے

وصیّت

(۱) میں گلاب خان ولد نواب خان قوم پٹھان ساکن قصبہ کراولی ضلع مین پوری۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۱۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید ہوں اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ جتنے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا ہے۔ تتمہ [illegible] لیا ہے۔ [illegible] ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پڑھ [illegible] ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا ہمیشہ پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے۔ یا آئندہ ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائیداد جو اس وقت صرف مبلغ چارسو پنجاہ روپیہ نقد سیونگ بنک میں بطور رقم ضمانت جمع ہے۔ اور عرصہ چھ ماہ تک بشرط زندگی انشاء اللہ تعالےٰ پورے مبلغ پانسو روپیہ ہو جاوینگے۔ میں آج کی تاریخ سے اس رقم کے دسویں حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دیا جاوے اور اگر میری وفات کے پہلے میری زوجہ کا انتقال ہو جاوے۔ تو نصف حصہ رقم جمع شدہ بطور ضمانت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دینا چاہیئے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے نقرہ ماسبق ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متکفل یہ میری جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے نقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کردوں گا۔ جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرادوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) نیز یہ بھی اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو اس صورت مین بھی میری وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر دفن کر سکتے ہین۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاشی مین جمع کرا چکا ہون گا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

گلاب خان سب پوسٹ ماسٹر شہر راولپنڈی

گواہ شد دُنی چند سنگر زر راولپنڈی۔ گواہ شد جرنداس ساکن راولپنڈی

گواہ شد۔ محبوب خان ولد گلاب خان طالب علم سکول راولپنڈی

* * *

وصیت

مین مسمی غلام نبی ولد جان شاہ قوم شیخ ساکن ہل پد تحصیل گڈھ شنکر ضلع ہوشیار پور کا ہون۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین اُن تمام ہدایات اور ضوابط کا اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کُل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مُرید اور پیرو ہون۔

(۴) میری اس وقت کوئی جائداد نہین ہے لیکن مبلغ دس روپیہ ماہوار کا سررشتہ تعلیم مین مدرس ہون اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ایک روپیہ ماہوار چندہ سلسلہ احمدیہ کی امداد مین یعنی ۱۲ لنگرخانہ مین اور ۴ ماہوار چندہ سکول جیسا کہ پہلے کمترین دیتا تھا۔ دیتا رہون گا۔ اور میرے مرنے کے بعد میرے ترکہ کی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن مذکور مالک ہوگی۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جائے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہیں بلکہ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کرون گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہو ائی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے وقت ملد ہون گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

(۸) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد

غلام نبی مذکور حال پوری حال مدرس بہبووال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور بقلم خود۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ علی احمد ولد امام الدین قوم آوان ساکن بہبووال بقلم خود۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ عزت علی ولد سبحان علی نمبردار قوم آوان ساکن بہبووال۔ بقلم خود نشان انگوٹھا

رسید زر

۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء	۹۳۴	فضل دین صاحب	عا ۱۲ار
۲۴۔ " "	۶۴۴	فضل دین صاحب	عا ۱۲ار
۲۶۔ " "	"	ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب	سے
۲۷۔ " "	۹۳۲	مرزا اکرم بیگ صاحب	عا ۱۴ار
۲۶۔ " "	۵۰۳	محمد میر صاحب	عا ۱۴ار
۲۷۔ " "	۷۲۲	میان عبد اللہ صاحب	عہ ۴ار
۲۸۔ " "	۱۱۹۱	باقر علی خان صاحب	عا ۱۴ار
۳۰۔ " "	۱۱۹۲	فیض محمد صاحب	عا ۱۲ار
۳۱۔ " "	۷۵۲	اللہ رکھا صاحب	عہ ۱۲ار

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط۔ سفید اعلےٰ کاغذ قیمت صہ
خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ قیمت ۲ر

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث شریف۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم۔ قیمت ۱ر

مباحثہ مابین اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ سی۔ جی۔ مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ار

انوار [illegible] ۸ر
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۱۰
تفسیر سورۃ ترجمہ۔ 〃 〃 〃 ۴ر
تذکیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر
[illegible] 〃 〃 〃 ۳ر
ست بچن۔ 〃 〃 〃 ار
کشف الالتباس۔ 〃 〃 〃 ار
ایقاظ الناسین۔ 〃 〃 〃 ۳ر
موعظہ حسنہ۔ 〃 〃 〃 ار
صیانۃ الناس۔ 〃 〃 〃 ار
سر الشہادتین۔ 〃 〃 〃 ار
الفرقان۔ 〃 〃 〃 ۲ر
عاقبۃ المکذبین۔ 〃 〃 〃 ار
مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ 〃 〃 〃 ۴ر
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی کا صر
اعجاز احمدی۔ 〃 〃 〃 ار
رویائے صالحہ۔ 〃 〃 〃 ۲ر
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار
چٹھی مسیح۔ ار
عدم نجات مذہب پولس ار

روزانہ اخبار عام

روزانہ اخبار عام [illegible] پہلا اخبار ہے جو ہر روز [illegible] لکھنے پر پنجاب کی [illegible] عمدہ روزانہ اخبار عام کی خبریں اور معقول خیالات کا نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

*

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک کالم انگلش کا بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے اور مضامین و واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۶ ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

*

عمدہ۔ مضبوط۔ بیلنے و خراس آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

*

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کرا دیں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا سے کر دیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرما دیں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب سے روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور
محلہ معماراں

لاکھ شہادتوں کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو سند لغات القرآن کے متعلق مصنف کی درخواست پر [illegible] صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد قیمت عہ

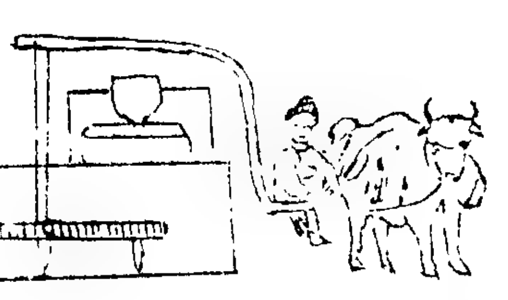

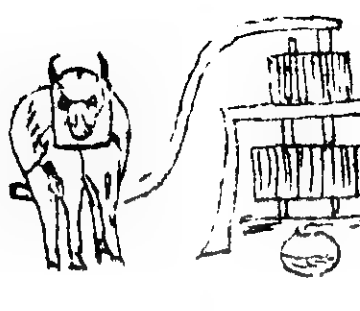

لوہے کے خراس دانہ پیسنے کی مشینیں جو تمام ہندوستان میں چلتی ہے آسانی گھنٹہ میں ۳ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمینا سعہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ سعہ روپیہ درجہ دوم مبلغ سے مبلغ عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے گنا پیلنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کیواسطے دو رعائتوں کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل معاملات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور ان کے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنے کیلئے جو سرگردانیں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زرکثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی

عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی

تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمیں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اس کیساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اسکی قیمت بغرض رعایت عام اپنی لاگت کے حساب سے بھی کم یعنی ۳ روپے مجلد ۵ رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار دفتر بدر میں بھجوا دینگے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑھائی اڑھائی روپیہ میں یہ جنتری دیجاویگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن حصہ اول۔ مصنفہ عبد الحی صاحب جسکی اصل قیمت ۱۲؍ ہے دفتر بدر سے ان خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دیں یہ کتاب صرف ۴؍ میں ملسکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے کچھ زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے

مینجر اخبار بدر

جن بیماریوں کا علاج پاکٹ کیس ادویہ سے ہو سکتا ہے
اُن کی تفصیل یہ ہے:۔ اقسام دردِ سر۔ دورانِ سر۔ دردِ
عصبی۔ بیخوابی۔ مرگی۔ امراض چشم۔ زکام نزلہ۔ کھانسی۔
نکسیر۔ خون تھوکنا۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ۔ بچوں کی
پسلی چلنا۔ دردِ معدہ۔ اسہال۔ پیچش۔ مروڑ۔ قولنج۔
یرقان۔ قبض۔ کرم شکم۔ سنگ مثانہ۔
رکاوٹ بول۔ بندش ایام۔۔

حبیبی طبیب

یعنی

عجیب و غریب پاکٹ کیس ادویات

رکاوٹ پیدائش بچہ۔ بواسیر۔
کالی کھانسی۔ درد داڑھ۔ درد کان۔
دمہ۔ خنازیر۔ گنٹھیا۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ اورام ہر قسم۔
فساد خون۔ زخم ہر قسم۔ ضربہ و سقطہ۔ بخار ہر قسم۔ طاعون
ہیضہ۔ چیچک۔ تپ محرقہ۔ مار گزیدہ۔ زنبور و عقرب گزیدہ۔
عمدہ جُلاب وغیرہ وغیرہ کے علاوہ کمی باہ۔ سرعت۔ جریان۔
سستی۔ کمزوری۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ کی دوائیاں بھی اس میں ہیں۔

اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس ساٹھ بیماریوں کی نہایت اکسیر زود اثر تیر بہدف دوائیں جو تخمیناً دو اڑھائی سو مریضوں کے لئے کفایت کریں موجود ہیں۔ یہ پاکٹ کیس بڑی محنت اور جانفشانی سے ڈاکٹری اور یونانی ادویہ کو جو حکمی اور بے خطا ثابت ہوئی ہیں ترکیب دے کر اُن اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر مسافری میں رہتے یا مفصلات اور نو آبادیوں میں سکونت رکھتے ہیں یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں حکیم یا ڈاکٹر وقت پر نہیں ملتے یا اُن عیالداروں کے لئے جن کو آئے دن علاج معالجہ کی سخت ضرورت رہتی ہے اور اکثر شکایتوں کے لئے حکیموں اور ڈاکٹروں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا اُن طبابت پیشہ اصحاب کے لئے جو دیہات میں طبابت کرتے ہیں غرضیکہ روزمرّہ امراض کے واسطے نہایت کارآمد اور انسانی زندگی کے لئے خاص رفیق ہے ہر ایک انسان اس کے وقت پر حاذق حکیم اور لائق ڈاکٹر کا کام لے سکتا ہے جس عیالدار کے پاس یہ پاکٹ کیس موجود ہو اُس کو حتے الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی اور جس حکیم یا ڈاکٹر کے پاس یہ پاکٹ کیس ہو اُس کو پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ ایک کتاب ترکیب بنام "حبیبی طبیب" پاکٹ کیس کے ہمراہ ہوتی ہے اور اُس میں ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے جانِ مریض کو خطرات معلقہ سے بچا سکتا ہے اسلئے اس پاکٹ کیس کا ہر ایک شخص کی جیب میں ہر حالت میں موجود ہونا اشد ضروری ہے جس سے وہ اپنا اور اپنے گھر کا آپ حکیم بن سکتا ہے +

پاکٹ کیس کی جو دوائی خرچ ہو جائے وہ دوائی قیمت مقررہ پر علیحدہ علیحدہ بھی بھیجی جاتی ہے

قیمت پاکٹ کیس پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے +

ایکدفعہ شرطیہ امتحان کر کے دیکھیں اگر پاکٹ کیس پسند نہ آوے یا اشتہار میں جیسا لکھا ہے ویسا نہ نکلے یا اس کی ادویہ پُر تاثیر نہ ہوں یا اس کی نسبت قلیل قیمت کے مقابل اتنی دوائیوں کا اس سے بہتر پاکٹ کیس آپ کو ملجاوے تو اس کے لوٹا دینے پر قیمت واپس کر دیجائیگی بس سے بڑھکر اور کیا صداقت ہو سکتی ہے

المشتہر۔ حکیم محمد حسین مالک و ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق و پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور

عبدل

خان بہادر

عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڑھ ضلع رائپور

تحریر فرماتے ہیں: عنایت فرمائم حکیم صاحب اسلام مسنون۔ آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ نے منگائی تھی۔ انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی۔ آپ مہربانی کر کے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیو پے ایبل روانہ فرمائیے

(دستخط) سید بخشش محمد
پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صاحب

مفرح عنبری کی نسبت منتخب نمونہ از خروارے
غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

عالیجناب رائے کالی صاحب تعلقدار و رئیس ہنڈا

انگریزی چٹھی کا ترجمہ:- ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونے اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں۔ دو سال کی بگڑی ہوئی صحت مجھ کو اسکے استعمال سے واپس ملی ہے۔ مہربانی کر کے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرماویں +

عالیجناب فخر الدین صاحب ضلعدار کورٹ آف وارڈس

سونتھہ:- تحریر فرماتے ہیں کرم عنایت و کرم فرمائے بندہ جناب حکیم صاحب۔ تسلیم قبول ہو۔ میں آپ کی مفرح عنبری کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔ اسکی تعریف امکان سے باہر ہے۔ مجھ کو بیحد فائدہ بخشا۔ اگرچہ میں نے پوری ڈبیہ نہیں استعمال کی ہے۔ مگر مجھے جو شکایتیں تھیں وہ سب رفع ہو گئی ہیں۔ خداوند کریم جزائے خیر دے۔ میں نے اکثر اشتہارات کی ادویات منگوائی ہیں مگر سوائے روپیہ خراب کرنے اور نفع کی امید پر وقت ضائع کرنے کے فائدہ کچھ نہیں پایا تھا

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب رئیس و مختار عدالت شہر میرٹھ

تحریر فرماتے ہیں کہ مفرح عنبری کی چھ عدد ڈبیاں پہنچیں۔ ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۶ ڈبیہ اور بھیج دیجئے۔ اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرماویں۔

جناب حافظ فیض رسول صاحب وکیل سررشتہ نظامت

شیخاوٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کر رہا ہوں اور بہت سا نقصان اٹھایا ہے۔ لیکن افسوس کرتا ہوں کہ رئیس کارخانہ خواہ مولوی صاحب خواہ مفتی صاحب یا حافظ صاحب ہیں لغویت کے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو دھوکہ دے کر خراب کرتے ہیں۔ اب آپ کا پرچہ پہنچنے پر آپ کے کارخانہ کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ اور مفرح عنبری منگا کر تجربہ کیا گیا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے۔ واقعی مفرح عنبری بذاتہ ایسی ہے کہ جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے۔ میں نے ایسی سریع الاثر اور مفید اجسام دوائی اس سے پہلے نہیں دیکھی

عالیجناب فقیر محمد خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس ضلع

منڈلہ:- میں تصدیق کرتا ہوں۔ جس قدر ادویات میں نے اپنے اور نیز اپنے دوستوں کے لئے آپ سے منگوائیں سب قابل تعریف ہیں۔ **بعد اسکے** آپ نے تین ڈبیہ مفرح عنبری اپنے اور اپنے احباب کے لئے طلب فرمائیں۔ اور پھر تحریر فرمایا کہ "مفرح عنبری ایک ڈبیہ کا جناب یعقوب حسین صاحب تھانیدار نے استعمال کیا۔ اور بعد استعمال نہایت تعریف کی۔ لہذا آپ ایک درجن ڈبیہ ۵ روپیہ کی جناب معلے القاب منشی ہزاری لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے نام روانہ فرماویں" اور **تیسری** دفعہ تحریر فرمایا کہ تین ڈبیہ اور بھیجدیں +

عالیجناب محمد عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار

و آنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی۔ استعمال عمل میں آیا۔ بفضلہ تعالےٰ جو تعریف آپ نے درج اشتہار فرمائی ہے۔ اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے۔ اس نے در اصل خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھلایا ہے جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمائیے +

عالیجناب سیّد نور الحسن صاحب سب رجسٹرار کلیا گنج

ضلع پورنیہ تحریر فرماتے ہیں: مفرح عنبری نے مجھ کو بہت فائدہ بخشا۔ فرحت بے اندازہ ہوتی ہے۔ اور طبیعت ہر وقت بشاش رہتی ہے۔ میری رائے میں مفرح عنبری واقعی عمدہ چیز ہے۔ میں اس دوا کی جس قدر تعریف کروں درست ہے۔ نوجوانوں کا ہمدم اہل قلم کا رفیق اور سن رسیدوں کے لئے عصائے پیری ہے۔ غرضیکہ خیالی آب حیات سنا کرتا تھا۔ مفرح عنبری نے اصل کر دکھلایا

عالیجناب محمد کریم خان صاحب سوداگر اسپیان بنگلور

تحریر فرماتے ہیں:- میں بارہا آپ سے مفرح عنبری طلب کر چکا ہوں۔ میں نے اور میرے دوست محمد عبد القدوس صاحب پوسٹ ماسٹر اور دیگر دوستوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کو عظیم فائدہ ہوا ہے۔ بیشک مفرح عنبری سے بڑھ کر ہندوستان کی تمام دواؤں میں سے کوئی دوا ایسی طاقت بخش نہ ہو گی جس قدر تعریف آپ نے اشتہار میں لکھی ہے۔ اس سے بھی زیادہ پایا ہے۔ اور خدا کی قسم کہ میں کوئی آپ کے خوش کرنے کے لئے جھوٹ نہیں لکھتا بلکہ سچے دل سے گواہی دیتا ہوں +

خان بہادر

عالیجناب سید علیخاں صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتے ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ۔ میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا۔ اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا۔ جس غرض سے استعمال کیا تھا۔ اس کو نہایت فائدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا۔ ان میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں ان کو دیا۔ اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلائی تھی اس کو بھی فائدہ ہوا۔ واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے۔ اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمایش ہے۔ لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ فرماویں +

جناب ڈاکٹر سیّد محمد حیدر حسین صاحب ہیڈ صدر شفاخانہ کھنڈوہ

ممالک متوسط تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے یہاں سے جو ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی اپنے ایک مریض محمد مخدوم صاحب ہیڈ سارٹر ریلوے میل سروس کے لئے منگوائی تھی اس نے اعجاز مسیحائی کا کام کیا۔ صاحب موصوف مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے اور اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ اسٹیشن تک جانا مشکل تھا۔ قلت اشتہا اور ضعف معدہ کی بھی شکایت تھی۔ مگر ایک ڈبیہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ ضعف کم ہوتا گیا اشتہا بڑھ گئی اور اپنے کام پر آسانی سے چلنے جانے لگے۔ اس لئے چار ڈبیہ مفرح عنبری کی بہت جلد میرے نام سے بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجدیں +

وہی صاحب دوبارہ تحریر فرماتے ہیں

مفرح عنبری نے میرے خاص مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا۔ میرا تبادلہ کھنڈوہ سے ناگپور ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہاں بھی اسکی اشاعت میں کوشش کی جاویگی۔ آج ایک مہاجن کا خط بارہ طلبی دو ڈبیہ کھنڈوہ سے آیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے دو ڈبیہ ذیل کے پتہ پر ان کے نام اور ایک ڈبیہ میرے نام بذریعہ ویلیو پے ایبل پیکٹ مشکور فرماویں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

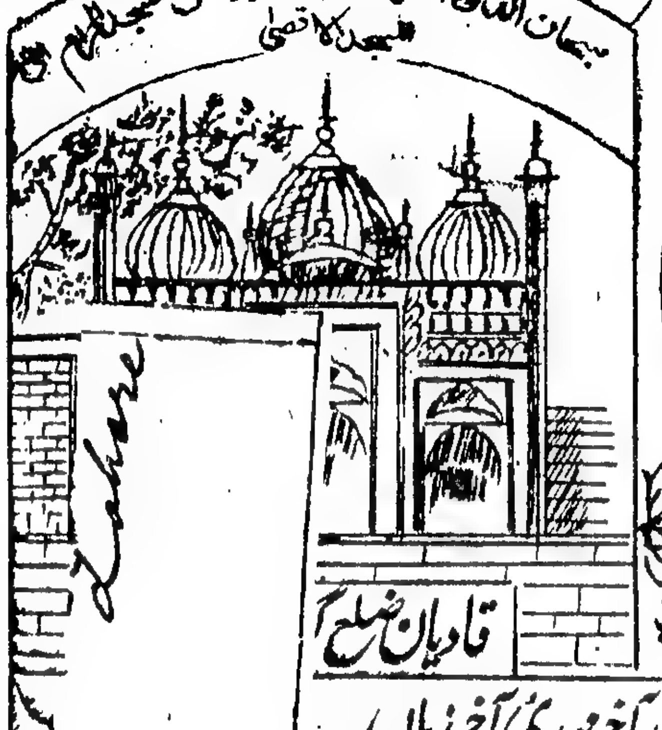

Lahore

قادیان ضلع گ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قیمت پیشگی ۶ع

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۰

۔ شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۔ ستمبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

سلسلہ الجدید جلد ۲

سلسلہ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی درِ ما قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۶ع

عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے حساب مابعد لیجائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

[illegible] ...... للعمر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بدین از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق اور فجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جلد ۲ | ۸ - شعبان ۱۳۲۴ھ - مطابق - ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۹

ڈاک ولایت

غلط مذہب شہر سن سینٹی کے پادری کاکس (Cox) صاحب نے بشپ کو لکھ بھیجا ہے۔ کہ مین یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ عیسوی مذہب غلطی پر ہے۔ بشرطیکہ عیسوی دنیا میرے ثبوت کو صحیح پا کر اپنی غلطی کو تسلیم کر لے۔

قیمت گرجہا بعض عیسائی گرجون کی قیمتیں مفصلہ ذیل ہین۔

ٹرنٹی چرچ -	چار کروڑ روپیہ
سینٹ پال -	دو کروڑ روپیہ
گریس چرچ -	تیس لاکھ روپیہ
فرسٹ پریس بی ٹیرین چرچ -	بیس لاکھ روپیہ
سینٹ مارکس چرچ -	سات لاکھ روپیہ
ماربل کار لیجیٹ چرچ -	تین لاکھ روپیہ

ایک مشاشٹ دیوتے کی عبادت کے واسطے عمارت بنانے پر اس قدر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کچھ تعجب کی بات نہیں۔ ہندوستان مین بعض مندرون پر قدیم زمانہ مین اس سے بھی زیادہ روپیہ ہوتا تھا۔ جب اسلام کے دبدبہ نے ان کی شوکت کو پہلے مٹا دیا۔ تو اب بھی انشاء اللہ مسیح کی دعاؤن سے یہ عمارتین یا تو مبدل بہ مساجد ہو جاوین گی۔ اور ان مین ایک خدا کی پرستش کی جاوے گی۔ اور یا زمانہ خود ہی ان کو مٹا دیگا۔ کیونکہ اب وہ وقت قریب ہے کہ یورپ کے لوگ خود ہی اس مردہ پرستی کو چھوڑ دین

ڈاکٹر جارج - اے براؤن ساکن مونٹریل نے بارہ سالہ تجربات کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ آیوڈین (ایک انگریزی دوا) امراض سل و دق کے لئے بے حد مفید ہے وہ اس دوا سے ایک عرق تیار کرتے ہین۔ جسے وہ مریض کے جسم کے اندر کری کے ذریعہ پہنچا دیتے ہین۔ جس ترکیب سے یہ عرق بنایا جاتا ہے۔ اُسے ڈاکٹر صاحب نے رسالہ "کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ" مین عام آگاہی کے لئے شائع کرا دیا ہے۔ آیوڈو فارم کی الچہٹ جس مین ۷ء۹ فیصدی آیوڈین شامل ہو ۱۰۰ گرین۔ ببول کے گوند کا سفوف ۲۵ گرین گلیسرین ۳۰ قطرے۔ کاربولک ایسڈ ۵ قطرے۔ جوش دے کر متقطر کیا ہوا پانی ۳۰۰ پونڈ۔ ڈاکٹر صاحب نے اس علاج کو بارہ سال تک دق وسل کے بہت سے مریضون پر آزمایا۔ اُن کا بیان ہے۔ کہ اس دوا سے نہ صرف مقامی تکلیف اور شکایت ہی رفع ہو جاتی ہے بلکہ کل جسم کو نفع پہنچتا ہے مریض اور مرض کی حالت کے مطابق ۸ گرین سے ۴۲ گرین تک کی پچکاری لگائی جاتی ہے۔ اس دوا کی تھوڑی تھوڑی مقدار مین اور بار بار پچکاری دینی چاہیئے۔ خود ڈاکٹر براؤن ہر دو ہفتہ مین ۱۲ گرین دوا استعمال کرتے ہین۔

اخبار سائنس سفٹنگز رقمطراز ہے کہ ایک یونیورسٹی کے دو پروفیسرون نے ایک ایسی دوا بنائی ہے جس کے ذریعہ وہ ایسے جلے ہوئے کاغذون کو جن کی تحریر پڑہی نہین جا سکتی اور ہاتھ مین لینے سے خاک ہو جاتے ہین پھر درست کر کے اس قابل بنا دیا جاتا ہے۔ کہ اُن کی عبارت پڑہ لی جاتی ہے۔ اور اگرچہ بعد درستی کے کاغذ زیادہ دیرپا ثابت نہین ہوا۔ تاہم اس قدر دیرپا ضرور ہو جاتا ہے۔ کہ اُس کی نقل کر لی جاتی ہے۔ یہہ دونون پروفیسر اس وقت ان کاغذات کی درستی اور نقل کرائی مین مصروف ہین۔ جو سین فرانسسکو کی آتش زدگی مین جل گئے تھے۔ جس دوا کے ذریعے جلے ہوئے کاغذ درست اور پڑھنے کے قابل بنا لئے جاتے ہین۔ وہ پروفیسر صاحبان نے ابھی تک اپنی ہی ذات تک محفوظ رکھی ہے۔ اس دوا کے ذریعے بنک کے کاغذات۔ بیمہ کمپنی کے کاغذات۔ اور نوٹس وغیرہ بھی درست کئے جاتے ہین۔

جس ڈاکو کے ہاتھون سے ممالک متحدہ امریکہ کی ریاستہائے مشیگان اور وسکون سن نالان تھین۔ اُس کے دماغ پر عمل جراحی کیا گیا۔ اور اس کے بعد سے اس مین جرم کرنے کی رغبت ہی نہین رہی (اسی بنا پر اسلام مین چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے)

فرانس۔ کے ایک طبیب ڈاکٹر لوفر کی رائے کے مطابق دواؤن کی نسبت رات کو زیادہ نفع دیتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے پیرس کی سوسائیٹی تھیورا پیٹکس کے روبرو ایک ایڈریس مین بیان کیا کہ مرض کا دن کی نسبت رات کو زیادہ غلبہ ہوتا ہے۔ لیکن دوا دن ہی مین دی جاتی ہے اور یہ اطبا کی غلطی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مثالاً بیان کیا کہ دمہ اور مرگی کا دورہ رات کو زیادہ سختی کے ساتھ ہوتا ہے۔ مزید برآن دیگر شکایات مین بھی رات کو ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے رات کے وقت اُن کا علاج بھی ہونا چاہیئے ڈاکٹر صاحب نے ایسے مریضون کی مثال بھی پیش کی۔ جن کی شکایات رات کو بڑھ جاتی ہیں مگر دوا دن مین دی جاتی تھی اور اس لئے بیکار جاتی تھی۔ اس لئے رات کے وقت دمہ اور مرگی۔ اور وجع مفاصل وغیرہ کے مریضون کو مسکن دوا رات کو دی جاوے۔ کیونکہ رات کو ایک خوراک دوا دینے سے اس قدر فائدہ ہوتا ہے جس قدر کہ دن مین دینے سے نہین ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی اظہار کیا کہ رات کو جسم کے اعضا فاقہ کرتے۔ یعنی کمزوری کی طرف مائل ہوتے ہین۔ اس لئے اس وقت دوا دینے سے ان مین زور و طاقت آ جاتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن شکایات مین رات کو اضافہ ہوتا ہے۔ ان میں رات کو دوا دی جاوے مگر تہوڑی تہوڑی مقدار مین۔

اخبار لینسٹ رقمطراز ہی کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ خالص تمباکو مضر نہین ہی بلکہ وہ تمباکو جس مین کسی قسم کی ملاوٹ کی جاتی ہی وہ سخت غلطی پر ہین کیونکہ خالص تمباکو ایک قسم کا زہر ہے۔ اس لئے نوجوانون اور بڑون دونون کو اس کے استعمال سے پرہیز لازم ہے۔ اگرچہ ایک قسم کی تمباکو دوسری قسم کی تمباکو سے زیادہ زہریلی اور زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ لیکن اس مین شک نہین کہ تمباکو خواہ کسی قسم کی ہو۔ لیکن نقصان دہ شے ہی۔ - ([illegible])

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولایت -
صفحہ ۳ - خداکی تازہ وحی ہفتہ قادیان
صفحہ ۴ - ڈائری - آپ کی توجہ درکار ہے -
صفحہ ۵ - بلاد اسلامی
صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار -
صفحہ ۷ - وطن کی بے وفائی
صفحہ ۸ - ۹ - ۱۰ - وصیت
صفحہ ۱۱ - بدر خواتین
صفحہ ۱۲ - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۳ - دہلی مین طوفان باد و باراں
صفحہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ } اشتہارات

بدرِ مسیح

مورخہ ۸ رشعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

خداتعالےٰ کی تازہ وحی

۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء - مطابق پنجم شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر

"موت - تیراںؔ ماہ حال کو"

غالباً تیراںؔ ماہ حال مراد تیراںؔ ماہ شعبان ہے - واللّٰہ اعلم اورمیں نہیں جانتا کہ تیراںؔ ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراںؔ تاریخ اور مین قطعی طور پر نہین جانتا کہ کس کے حق مین ہے اس لئے طبیعت غمگین ہے خدا تعالیٰ فضل کرے - آمین -

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں باہر سے مفصلہ ذیل احباب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہیں - چودہری نصراللہ صاحب وکیل اور چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے - سید لعل شاہ صاحب برق پشاور سے - برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ایک دن کے واسطے تشریف لائے تھے - ان کے علاوہ اور بہت سے احباب تشریف لائے -

۲۳ - ستمبر کو مددخاں ملازم نواب صاحب کی بیوی جو عرصہ سے بیمار تھی - فوت ہو گئی - اور حسب وصیت مقبرہ بہشتی مین دفن کی گئی - اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت مین لے -

۲۵ - ستمبر کی رات کو قادیان میں ہندؤن کے ہاں کوئی شادی کا موقعہ تھا - جس میں حق کی قبیح اور ضرر رسان رسم کے مطابق آتشبازی میں ہوائیاں چھوڑی گئین - چنانچہ ایک ہوائی جو آسمان کی طرف چھوڑی گئی تھی - شہر مین مخدومی مکرمی جناب مولوی عبید اللہ صاحب اعلیٰ مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام کے گھر میں آکر گری - اور مولوی صاحب موصوف کے اہلیہ کے سر پر چوٹ آئی - انتظامی حکام کو چاہیئے - کہ ایسی ضرر رسان آتشبازی کو روکنے کے واسطے کوشش کرے

(باقی آئندہ)

درخواست دُعا

چودہری بشارت علی خان صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر کی بیوی عرصہ ۱۱ ماہ سے بخار مین مبتلا ہے - ناظرین بدر دعا کرین - کہ اللہ تعالےٰ صحت کامل عطا فرماوے -

معذرت

چونکہ وصیتین بہت سی جمع ہو گئی تھین جنکا اندراج حسب الحکم مسیح موعود اخبارون مین ضروری ہے اس واسطے اس ہفتہ مین ان سب کو لکھدیا گیا اور بعض ضروری مضامین درج ہونے سے رہ گئے -

قیمت اخبار

تاحال بہت سے خریدارون سے وصول نہین ہوئی - حالانکہ سنہ ۱۹۰۶ء میں سے اب صرف تین ماہ رہ گئے ہین چونکہ اخبار کی قیمت مابعد ہے اس واسطے جن صاحبان کی قیمت اب تک نہین آئی وہ قیمت سالانہ ہے ارسال فرماوین نیز جن ایسے صاحبان کی خدمتین اب وی پی کئے جاوینگے - انکو بھی ہے کے حساب سے وی پی کئے جائین گے وصول کرکے مشکور فرماوین جو صاحبان آئندہ اخبار کا وی پی لینے سے … انکار کرین گے - اُن کا اخبار بند کیا جاویگا - مینجر -

---

[illegible] ستمبر ۱۹۰۶ء - اے مظفر تجھ پر سلام ہو - کہ خدا نے تیری بات سن لی - خدا تیرے لئے لڑکا دیگا -

ڈائری

القول الطیب

آریہ مت کی موت کا سبب ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ آریوں کا ذکر تھا۔ کہ اب تو آریہ صاحبان خود ہی اقرار کرنے لگے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مردہ مذہب ہے۔ اور ایک سو سال تک بالکل نیست و نابود ہو جائیگا۔ جب حضور نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ آریہ مذہب ایک سو سال تک دنیا سے مفقود ہو جائیگا۔ تو اس وقت آریوں نے بڑا شور مچایا تھا کہ یہ مذہب ہمیشہ قائم رہیگا۔ مرزا صاحب نے غلط کہا ہے اب تعجب ہے۔ کہ وہی آریہ صاحبان خود ہی اپنے لیکچروں اور رسالوں میں بیان فرماتے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مردہ ہے۔ حضور کی پیشگوئی آریہ مذہب کے متعلق فروری ۱۹۰۳ء میں جب شائع ہوئی تھی۔ کہ ایک ہی صدی نہ گزرے گی۔ جو اس مذہب پر موت وارد ہو جائیگی۔ تو اس وقت پنڈت رام بھجدت نے بڑے زور سے اس کی مخالفت کی تھی۔ اور خود قادیان میں آکر اپنے لیکچر میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا۔ اب وہی پنڈت رام بھجدت صاحب ہیں۔ جنہوں نے ۱۱۔ ستمبر کے اخبار پرکاش میں فرمایا ہے کہ "موجودہ آریہ سماج کبھی بھی سو برس سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ نیست و نابود ہو جاویگا۔ اور اس کے علاوہ نئے آریہ دھرم پال صاحب نے اپنے رسالہ اندر میں آریہ سماج کی موت پر ایک مضمون لکھدیا ہے۔ غالباً موخر الذکر صاحب اسی واسطے آریہ بنے تھے کہ آریہ مت کی موت کو ثابت کرنے میں جلدی کریں۔ غرض یہ ذکر تھا جس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ کوئی مذہب ہو خواہ قوم ہو خواہ جماعت ہو۔ بغیر روحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق سچا نہ ہو۔ کوئی مذہب دنیا میں کس طرح ٹھہر سکتا ہے۔ چونکہ آریہ مذہب میں روحانیت نہیں ہے اس واسطے اس کا قیام محال ہے۔ سارے انبیاء صرف خدا کو جانتے تھے۔ برخلاف اس کے ان کے پیشوا ہزاروں فریبوں سے بھرے ہوئے ہیں اور ان میں روحانیت کا کوئی حصہ نہیں۔ خدا کی قدرت ہے کہ جس قدر انبیاء دنیا میں آئے۔ وہ دنیاوی معاملات میں ایسے تھے۔ کہ ان کو پانچ روپے کی بھی نوکری نہ مل سکتی۔ مگر چونکہ وہ خدا کے بنے۔ اس واسطے دین و دنیا میں وہ مالا مال ہو گئے۔

حقیقۃ الوحی فرمایا۔ حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زائد صفحات لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں جماعت کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اس کو بغور مطالعہ کریں۔ جن لوگوں کو فرصت۔ شوق اور فہم حاصل ہو گا۔ اور اس کو بغور مطالعہ کریں گے ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائیگی اور وہ پھر اس بات کے محتاج نہ رہیں گے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ کیونکہ مخالفین کی عادت ہے۔ کہ خواہ مخواہ چھیڑ دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے شریر ہوتے ہیں کہ خود تو اعتراض کر دیتے ہیں اور جب دوسرا آدمی جواب دینے لگے تو کہدیتے ہیں کہ ہم تو کوئی اعتراض نہیں کرتے۔ ہم نے تو یونہی ایک بات کہی تھی۔ ہماری عادت تو بحث کرنے کی نہیں۔ ایسے لوگ بڑے خبیث ہوتے ہیں۔ ان کو ضرور جواب دینا چاہیئے اور مختصر جواب دینا چاہیئے۔ تاکہ جلدی ان کو شرمندگی حاصل ہو۔ علاوہ ازیں مختصر اور معقول جواب ہر امر کے واسطے یاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ آج کل دنیا دار دینی معاملات کی طرف توجہ نہیں رکھتے۔ اور دینی باتوں کے سننے میں اپنا تضیع اوقات خیال کرتے ہیں پس ایسے لوگوں کو مختصر بات سنانی چاہیئے جو کہ فوراً اُن کے دماغ میں چلی جاوے اور اپنا اثر کر جائے۔

غلام دستگیر قصوری کا ذکر تھا۔ فرمایا اُس نے ایک ایسا مباہلہ کیا تھا جس کی نظیر پہلے بھی اسلامی دنیا میں موجود ہے۔ جس کا اس نے خود ہی اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے۔ کہ ایک بزرگ محمد طاہر نام تھے۔ ان کے زمانہ میں دو شخص پیدا ہوئے۔ ایک نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور ایک نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا تھا۔ جس پر مولوی محمد طاہر صاحب نے خدا تعالےٰ کے حضور میں دعا کی کہ یاالٰہی اگر یہ مدعی جھوٹے ہیں تو ان کو ہلاک کر اور اگر ان کو نہ ماننے میں میں جھوٹا ہوں تو مجھے ہلاک کر۔ چونکہ وہ دونوں کاذب تھے اس واسطے وہ ہر دو ہلاک ہو گئے۔ غلام دستگیر نے بھی اسی طرح مباہلہ کیا تھا اور لکھا تھا۔ کہ میں وہی دعا کرتا ہوں جو کہ محمد طاہر نے کی تھی چونکہ اس کے مقابل میں جو شخص تھا وہ سچا تھا اس واسطے غلام دستگیر خود ہلاک ہو گیا

آپ کی توجہ درکار ہے۔

۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کی اخبار میں عاجز نے ناظرین کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی تھی کہ ایک سو مددگار اخبار بدر کے واسطے ایسا پیدا ہو۔ جو ہر ایک دس خریدار نئے بنا دے۔ تو اخبار کے واسطے ایک ہزار خریدار پیدا ہو سکتا ہے۔ قریب تیس ایسے بزرگوں کے نام بھی لکھے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم دوستوں نے اس عرضداشت کی طرف توجہ کی ہے اللہ تعالیٰ کی حمایت اور نصرت **محمد ذوالفقار علی خاں** صاحب پر ہو کہ وہ اس غریب کارخانہ کی ہمیشہ نہایت محنت اور سعی کے ساتھ مدد فرمایا کرتے ہیں انہوں نے اس چٹھی کے بعد چار نئے خریدار دیئے۔ **ڈاکٹر عباد اللہ** صاحب نے بھی فوراً توجہ کی اور دو خریدار دے چکے ہیں۔ **میاں معراج الدین صاحب عمر** نے بھی دو خریدار دیئے۔ **میر قاسم علی صاحب** نے دہلی سے دو خریدار دیئے۔ اور زیادہ کے واسطے وعدہ کیا ہے **ڈاکٹر بشارت احمد صاحب** نے ایک خریدار دیا۔ ایسا ہی **چودہری غلام قادر صاحب** ننگڑوہ۔ **مولوی شبیر علی صاحب**۔ **برادر علی احمد صاحب** منی پور آسام۔ مولوی محمد عبید اللہ خان صاحب پٹیالہ۔ **خانصاحب انوار حسین خانصاحب**۔ **حافظ عبد الرحیم** صاحب کلرک دفتر میگزین۔ **شیخ منظفر الدین صاحب** کوہاٹ۔ کرم **شیر خان صاحب** بلرام پور۔ **حافظ عبد العزیز** صاحب سیالکوٹ نے اخبار کی ترقی کی طرف توجہ کی ہے اور ایک ایک خریدار بہم پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور زیادہ امداد کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ علاوہ اس کے چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ اور **چودہری رستم علی** صاحب انبالہ شہر اور شیخ **محمد یوسف** صاحب انبالہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ خریدار بہم پہنچانے کی کوشش کریں گے لیکن افسوس ہے کہ بعض بزرگوں نے جن کے اسمائے گرامی اخبار میں لکھے گئے تھے اور علیحدہ علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے تھے انہوں نے ہمارا اس قابل بھی نہیں سمجھا کہ خط کا جواب ہی ہمیں لکھ کر خوش کر دیتے۔

نوٹس جو خریدار نہ قیمت دیتے ہیں نہ وی پی لیتے ہیں نہ خط کا جواب دیتے ہیں وہ قیمت روانہ کر دیں۔ ورنہ اخبار میں نام شائع کئے جاوینگے۔

بلادِ اسلامی

مراکو مین فساد (۱۹۔ ستمبر۔ لنڈن) کاسابلینکا مین صحرا کے ایک متعصب جادوگر کے معتقدوں نے فساد کیا۔ فرنچ دکانین لوٹ مین۔ اور عیسائیوں کے خلاف ایک تحریک قائم کرنے کی کوشش کی۔

تبخیر کے قرب وجوار مین اسی قسم کے فساد کی خبر آئی ہے۔ فرنچ اخبارات کہتے ہین کہ ایک فرنچ اور سپینش پولیس اس فساد کو دبانے کے واسطے بھیجنی چاہیئے۔

حضور نظام حیدرآباد حال مین سخت بیمار ہو گئے تھے۔ مگر شافی مطلق نے شفا دی۔ اس کے شکریہ مین پندرہ ہزار غربا کو چالیس روز تک ہر روز کہانا دیا جاویگا۔ یہ میعاد اس ہفتہ تک ختم ہو جائے گی۔ حضور کہانے کو خاص خیال اور نگرانی فرماتے ہین۔ چنانچہ ایک دن ۴۰ من باسی گوشت پھنکوا دیا۔

آیندہ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس میں جو بمقام ڈہاکہ منعقد ہوگی۔ شامل ہونے والے ممبروں اور وزیٹرون کی تعداد اب تک ۳۰۰ تک پہنچ گئی۔

گورنمنٹ ہند نے آخر حسب ذیل شرائط پر بمبئی کا قرنطینہ حجاج موقوف کر دیا۔ کہ جدہ کو جانے والے جہاز خوب صاف کئے جائیں۔ جہاز کے چوہے ہلاک کر دئے جائیں۔ جہاز پر شفاخانہ اور سگریگیشن کا کافی انتظام رکھا جائے۔ حجاج کا ڈاکٹری معائنہ کرا دیا جایا کرے۔ اور ان کے کپڑے اچھی طرح صاف کر دئے ہین۔ عدن اور پیرم میں ڈاکٹر جہازوں کا معائنہ کیا کرین گے۔ اگر احیاناً کوئی طاعون کا مریض ہو۔ تو اس کو پیرم مین اتار کر جہاز بحیرہ قلزم مین داخل ہو جائے۔

دول۔ یوروپ کے سفیرون نے ایران کی پارلیمنٹ کی اس قانونی دفعہ پر سخت اعتراض کیا ہے کہ ایران میں رہنے والے اشخاص خواہ وہ ایرانی ہون یا غیر ایرانی۔ سب کا محاکمہ ایرانی دار العدالت میں ہوا کریگا۔

ریاست جبل اسود (مانٹی نیگرو) کے رئیس نکولس نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ آیندہ سے مسلمانوں کو بھی لازمی طور پر فوجی خدمت ادا کرنی پڑے گی۔

اور ان کی عورتیں عیسائی عورتوں کی طرح بے پردہ و نقاب گھرون سے نکلا کریں۔ پہلا حکم تو خیر مسلمان برداشت کر گئے۔ لیکن دوسرا نہایت شاق گزرا۔ باحمیت لوگ املاک و جائداد تک چھوڑ کر ہجرت کرتے چلے جاتے ہین۔ یہ ہین۔ عیسائیون کے آزادانہ اور جابرانہ احکام۔

اسکندریہ میں قماربازی کی نہایت شدت ہے۔ ہر چند پولیس جواریون کی گرفتاری کی کوشش کرتی ہے۔ بالکل کامیاب نہین ہوتی۔ اس لئے کہ قمارخانہ اکثر یونانیوں کے گھرون میں ہین اور ان کے گھروں پر پولیس دست درازی نہین کر سکتی۔ تا وقتیکہ قونصل یونان کو خبر نہ کر دے اور جب تک یہ خبر ہو جواری منتشر ہو جاتے ہین اور اکثر قنصل خود ہی یونانیون کو خبر کر دیتے ہیں

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ امیر صاحب کا شکار کے وقت ایک ہاتھ بندوق کے پھٹ جانے سے زخمی ہو گیا تھا۔ وہ زخم میجر برد سی۔ آئی اے کے علاج سے اچھا ہو گیا ہے۔ میجر مذکور اثنائے سیاحت ہند میں آپ کے میڈیکل آفیسر ہون گے۔

قبائل۔ قرغیز روس مین ڈوما کی شکست کی خبر سے سخت پریشانی اور افسردہ دلی پھیلی ہوئی ہے۔ اگرچہ ممکن تہا کہ ڈوما بھی ان کے حق ایسی مفید نہ ثابت ہوئی۔ جیساکہ وہ خیال کر رہے تھے۔ لیکن فی الجملہ یہ ڈھارس تو بندھ گئی تھی۔ کہ ہمارے قومی وکیل بارگاہ قیصری تک اپنی فریاد اور آواز کو پہونچا سکین گے۔ اب یہ بھی توقع نہ رہی۔ اور انھین یقین ہو گیا کہ جیسے آجتک شخصی حکومت کے جابر عاملوں کے ہاتھ سے تباہ ہوتے رہے ہیں یہی تباہی ابھی ہماری قسمت مین اور لکھی ہے بایں ہمہ خیال ناکامی بھی ابھی مسلمانان روس حکومت کے خلاف دیگر انقلاب پسندون کی طرح علم بغاوت بلند نہیں کرتے۔ اور بیٹھے دیکھ رہے ہیں کہ واقعات کیا پیش لاتے ہیں۔ اور آخر کار حکومت کا اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔ قوقازمین سابقہ فساد کی وجہ سے جنرل خولو شجائف کا شکنجہ عقاب مسلمانوں پر اور سخت ہو گیا ہے۔ بے گناہ قتل اور بے خانمایاں کئے جا رہے ہین۔ شیخ الاسلام قفقاز نے ہر چند حکومت کو توجہ دلائی۔ کہ جنرل مذکور کی بے جا تعدی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اسے یہاں سے تبدیل یا معزول کرنا اور اس کی کرتوتوں کی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ لیکن مطلق شنوائی نہین ہوتی۔ اس پر چڑ کر مشار الیہ نے اور بھی زیادہ مسلمانوں کو ستانا شروع کر دیا ہے ایک طرف ارمن ان کا خون پی رہے ہین دوسری طرف یہ سفاک نت نئے حیلہ نکال کر مسلمانوں کی بربادی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھتا ہے۔ سرکاری شفاخانہ مین مسلمان زخمیون کی مرہم پٹی نہیں ہوتی۔ اس لئے مسلمانوں نے تنگ آ کر اپنا ایک جداگانہ ہسپتال کھولا ہے۔

افریقہ مین اسلام شمالی نائیجیریا کے متعلق ایک نہایت معزز شخص جوزف تنان نے جو افریقہ کے اسی حصہ میں رہتے ہیں۔ لورپول کے مسلم انسٹی ٹیوٹ میں ایک نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شمالی نائیجیریا میں تین فرقوں کے عیسائی مشنری اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی سعی و کوشش کا نتیجہ جو ان کو مسلمانوں میں حاصل ہوا ابھی تک بالکل صفر ہے ایک مسلمان بھی آج تک یہ لوگ عیسائی نہ بنا سکے۔ برعکس اس کے اسلام از خود نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے عیسائی دن رات محنت اور کروڑوں روپیہ صرف کرتے ہین اور بے نیل مرام ہین اور مسلمان اشاعت اسلام سے بے خبر ہین۔ مگر وہ لا مذہب قوموں کے دل میں خود بخود جگہ کرتا چلا جاتا ہے۔ اور جس قبیلہ یا قوم پر اسلام کا پرتوہ پڑ جاتا ہے اس کی غلیظ و بیہودہ رسمین انسانی قربانیاں اور انسان خواری وغیرہ دفعتہً اس سے معدوم ہو جاتی ہیں اور لوگ تہذیب شائستگی کی طرف جھک جاتے ہیں اور امن اور آسودگی پیدا ہو جاتی ہے اب تک عیسائی شدہ کوئی ہی افریقی ایسا دیکھا گیا ہوگا کہ عیسائیت نے اسکی سابقہ بدی حالت کو بدل دیا ہو۔ کیلن نامی پادری جو نائیجیریا میں کام کرچکے ہیں اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ افریقہ میں اگر کوئی قوم عیسائیت اختیار کر سکتی ہے تو وہ شاید حبشی قوم ہو لیکن میرا خیال ہے کہ پادری صاحب نے اس اندازہ مین غلطی کی۔ حبشہ قوم مین اسلام کا نور پھوٹ پڑا ہے اور چونکہ اسلام ان سے کسی غیر ممکن اور خلاف طبیعت امر کی توقع نہین کرتا اور نہ ایسی باتون کی تعلیم دیتا ہے اس لئے یہ قوم بھی عیسائی نہین ہو سکتی اور ان کے عیسائی بنانے کی کوشش

[illegible] (وطن)

وطن

انتخاب الاخبار

چین مین افیون پیکن کا ایک تار مشعر ہے کہ ایک شاہی اعلان جاری کیا گیا ہے۔ کہ آیندہ دس روز کے اندر اندر دیسی اور ولایتی افیون کا استعمال موقوف کیا جائیگا۔

ایران کی پارلیمنٹ رایوٹر طہران سے مطلع کرتا ہے۔ کہ انتخاب کے قواعد وضع کر لئے گئے ہین۔ ان کی رو سے تیس اور ستر برس کے درمیان کا خواندہ مرد ووٹ دینے کا مستحق ہوگا۔ ممبرون کی کل تعداد ۱۵۶ ہوگی۔

مشرق اقصے کے معاملات روسی اخبارات متفق ہوکر جاپان کی اس تجویز کو کہ امور سنگری۔ اور منگولی کو اقوام عالم کی تجارت کے واسطے کھولدیا جائے۔ معتوب کر رہے ہیں۔

اخبارات انگریزی ٹائیمز ایک مضمون مین لکھتا ہے کہ اگر روس نیک نیتی کے ساتھ اپنے وعدے پورے کریگا۔ مگر جاپان اس انتظام کو صاف اور وسیع کرانا چاہتا ہے۔ اس نے آزادانہ تجارت اور چین کے حق کے واسطے جنگ چھیڑی تھی۔ اب اُسے ان کے واسطے دوبارہ نہین لڑنا ہوگا۔

روس کا انقلاب (۲۱ ستمبر لندن) اوڈیسہ کی خبرون سے ظاہر ہے۔ کہ ایک طرف روس کے تمام قومون کے باشندون کے اتحاد کی کوشش کی جاتی ہے اور دوسری طرف ایک انقلابی گروہ جو "بلیک ہنڈرڈز" کے نام سے مشہور ہے۔ یہودیون کو قتل کرنے کی تجاویز سوچ رہا ہے۔ اس انقلابی گروہ نے زار سے درخواست کی ہے کہ وہ پری فیکٹ یعنی حاکم شہر کو موقوف کردین۔ جو یہودیون کے قتل عام کا مخالف ہے۔ جو حالت اوڈیسہ کی ہے وہی روس کے دوسرے شہرون کی بھی ہے۔

سازش اب معلوم ہوا ہے۔ کہ زار جنرل ٹریپاف کے جنازے کے ہمراہ اس وجہ نہیں گئے۔ کہ اون کو بحری تفریح سے لوٹتے ہی شاہی محلون کی ایک سازش کا پتہ لگا۔ جس کے متعلق بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہین۔ ان مین [illegible] ملازم بھی ہین۔

(۲۲ ستمبر) پیٹرہاف کی سازش کے متعلق سینٹ پیٹرزبرگ مین بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہین۔ شاہی محلون کی سرچ لائٹ بندرگاہ اور ساحل تک ہر ایک چیز کو ظاہر کرتی ہے۔

(۲۳ ستمبر) اوڈیسہ مین بڑی مشکل سے امن قائم رکھا گیا ہے۔ پولیس اور عوام کے درمیان لڑائی ہوئی۔ جس مین پندرہ آدمی مجروح اور مقتول ہوئے۔

(بعد کی خبر) ریگا کا گورنر جب بازار سے گزر رہا تھا۔ تو اس کے اوپر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ مگر سلامت بچگیا۔

دوسرا بگولا دوسرا بگولا۔ جزائر فلپائن مین ایک سخت بحری بگولا آیا۔ جس نے سلح خانہ کو نقصان پہونچایا۔ اس سے کیویٹ مین چند جہازون کو ضرر پہنچا۔ اور گنبوٹ [illegible] ساحل سمندر پر چڑھ گئی۔

گرفتاری وارسا مین پولیس نے [illegible] سترہ انقلاب پسند جنرلون کو گرفتار کر لیا ہے اُن پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ اعلیٰ قومی حکام کے خلاف سازشین کرتے ہین۔ پولیس ان کے ساتھ باضابطہ سلوک کریگی۔

کیپ کی پارلیمنٹ نے قانون معافی پاس کرکے ان تمام آدمیون کو معافی دیدی ہے۔ جنہون نے جنگ بوئران کے وقت ایک بغاوت مین حصہ لیا تھا۔

زلزلہ سینٹ پیٹرزبرگ کا ایک تار مظہر ہے کہ روسی ترکستان کے اضلاع جارکنٹ اور کوپل مین زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے۔

حضور ویسرائے کا دورہ حضور وایسرائے ۸ اکتوبر کو شملہ سے پرائیویٹ طور پر روانہ ہوکر سناور۔ کوئٹہ۔ نوشکی۔ چمن۔ کشمیر بیکانیر۔ جیند۔ نابھہ۔ پٹیالہ اور دہلی کا ملاحظہ فرماوین گے۔ دہلی سے آپ کلکتہ تشریف لیجائینگے داخلۂ شہر پبلک ہوگا۔ ۷ دسمبر کو آپ وہان پہنچینگے۔ آپ کے ہمراہ لیڈی منٹو اور تینوں صاحبزادیان ہونگی۔ آنریبل مسٹر ایڈم۔ سر لوئس ڈین۔ سکرٹری صیغہ خارجہ لفٹننٹ کرنل ڈنلاپ سمتھ۔ پرائیویٹ سکرٹری لفٹننٹ کرنل ایڈم۔ ملٹری سکرٹری۔ سرجن لفٹننٹ گرگ لاس۔ سرجن میجر۔ فیلڈنگ۔ کپتان بکیلی۔ کپتان لارڈ فرانسس اسکاٹ ہون گے۔ ۱۵ر اکتوبر کو آپ کوئٹہ مین دربار لیوی منعقد کرین گے۔

خوفناک حادثہ (کیمبل پور) چند روز ہوئے دریائے سندھ مین اوندیتن پر جو حضرو سے ۵-۶ میل پر واقع ہے۔ ایک کشتی جس مین تقریباً دو سو آدمی تھے۔ اُلٹ گئی۔ ایک سو پچاس غرق ہو گئے۔ صرف ۳۵ بچ نکلے۔

پہاڑون پر بارش ہونے کی وجہ سے دریا مین سخت طغیانی آ گئی تھی۔ مسافر صوبہ شمال مغربی سرحد مین تجارت کے واسطے جا رہے تھے۔ ملاحون نے ہرچند کوشش کی۔ کہ کشتی کو بچائین۔ مگر کوئی پیش نہ چلی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مقامی خان نے بھی کوئی مدد کشتی بچانے مین نہ دی۔ کمشنر صاحب کو حادثہ کی اطلاع دی گئی ہے۔

ٹرکی اور بلغاریہ فرانس کے مشہور اخبار "ایکوڈی پیرس" کو استانہ علیہ سے حسب ذیل مراسلت موصول ہوئی ہے۔

"یونانیون کے خلاف بلغاریہ کے [illegible] جو بالاعلان کارروائیان ہوئین۔ ان کی نسبت جواب طلب کرنے پر ٹرکی حکومت کو بلغاریہ کی جانب سے جیسا جواب ملا ہے وہ اگرچہ بلقان کے رنج دینے والے حال کی کھلی ہوئی تصدیق کر رہا ہے۔ کیونکہ پچھلے برسون مین بار ہا ٹرکی اور بلغاریہ کے مابین کشیدگیان ہوئین۔ اور وہ سب صفائی کے ساتھ دور ہوگئین اور یہ معاملہ بھی اچھی طرح طے ہو جائیگا۔ لیکن بلغاریہ کی کچھ اور نیت ہو۔ تو اُسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دول یورپ امن وامان کی خواہاں ہیں۔ وہ اُس کو ہرگز کوئی مدد نہ دینگی" (اللواء)

آسٹریا۔ سرویا اور مصر کچھ دنون سے آسٹریا اور سرویا کے مابین ایک ناچاقی پیدا ہو جانے سے تجارتی تعلقات منقطع ہو گئے ہین۔ اس لئے حکومت سرویا اپنے مال تجارت کے لئے نئے بازارون کی تلاش مین ہے۔ اور اُس نے ایک تجارتی سفیر ملک مصر میں ارسال کیا ہے تاکہ مصر اور سرویا کے مابین تجارتی تعلقات وسیع کرنے کی کوشش کرے۔

کپورتھلہ کپورتھلہ میں کثرت باران سے کئی مکانات گر پڑے اور راستے بند ہو گئے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدرِ صادق

۸ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

وطن کی بیوفائی

واعظان کاین جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت مے روند آن کار دیگر میکنند

معزز ہم عصر ایڈیٹر صاحب الحکم نے اپنے ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء کے پرچے مین ایڈیٹران اخبار کے نام ایک کھلی چٹھی چھاپ کر مسلمانون کو اس امر پر خبردار کرنا چاہا ہے۔ کہ **مولوی انشاء اللہ خان صاحب** اپنے اخبار وطن کے دفتر میں ایسی کتب فروخت کرتے ہین۔ جو اسلام کے سخت دشمن عیسائی مصنفین نے دین محمدی کو دنیا سے اٹھا دینے کی کوشش مین لکھی ہین اور جن میں آنحضرت پاکوں کے سردار علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق پر ناپاک حملے کیئے گئے ہین اور اس پاک نفس کے حق مین ناپاک الفاظ کا استعمال کیا ہے اور یہ کتابین دفتر وطن مین نہ صرف فروخت کے واسطے رکھی جاتی ہین بلکہ اخبار وطن مین شدّ و مدّ کے ساتھ ان کا اشتہار دیا جاتا ہے اور اشتہار مین مسلمانون کو خاص طور پر ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ یہ کتابین خرید کرین اور پھر طرفہ یہ ہے۔ کہ بازاری قیمت سے بڑھ کر ان کی قیمت وصول کی جاتی ہے اور پھر اسی پر بس نہین بلکہ مسلمانون پر اُلٹا احسان رکھا جاتا ہے۔ کہ قیمت رعایتی ہے۔

بہت سے اخبارات میرے پاس دفتر مین آتے ہین جن مین سے تمام کے مضامین کے پڑھنے کی بھی فرصت نہین ہوتی۔ چہ جائے کہ اشتہارات کی طرف بہت توجہ کی جاوے۔ اس واسطے مین ان اشتہارات کو بہت کم دیکھتا ہون۔ لیکن اخبار الحکم نے یہ ایک ایسی خبر دی ہے جس سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ کہ کیا ایک مسلمان ایسی کارروائی کر سکتا ہے۔ اس واسطے مین نے اخبار وطن کا فائل اٹھا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بات تو درست ہے کہ میور جیسے دشمن اسلام کی کتاب کا اس مین اشتہار درج ہے اور اصل قیمت عـــہ روپیہ دکھائی گئی ہے اور رعایتی قیمت عـــ۳ روپیہ دکھا کر خریدارون کو پھنسانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ایسا ہی کتاب ینابیع اسلام کا اشتہار بھی دیا گیا ہے۔ جس کی اصل قیمت لعہ اور رعایتی قیمت سے ر ظاہر کی گئی ہے۔

مین تو اس اشتہار کو پڑھ کر حیران سا رہ گیا کہ الٰہی یہ کیا بات ہے۔ کہان مولوی انشاء اللہ صاحب جو اپنے اخبار کو ایک اسلامی اخبار بیان کیا کرتے ہین اور وطن اخبار کے ساٹھ معاونون کو حضرت علی رضی اللہ کے ساٹھ سپاہ سالارون کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے ہین اور کہان یہ کارروائی۔ کہ خود اسلام کے بچوں کو ہلاک کرنے کے واسطے زہر آلود تیر اخبار وطن کی کمان مین رکھ کر اور اس زور سے کھینچ کر مارے جاتے ہین کہ الاماں! مجھے باوجود اس اشتہار کو پڑھنے کے اب بھی یقین نہین آیا کہ وطن کے ایڈیٹر صاحب ایسا کرتے ہیں۔ اور میں بار بار اخبار کا سرورق اُلٹا کر دیکھتا ہون اور خواہش کرتا ہون۔ کہ یہ وطن نہ ہو۔ شاید عیسائیون کا اخبار نور افشان ہی ہو۔ اور میں نے غلطی کھائی ہو۔ مگر کیا کرون کہ یہ بے وطنی تو وطن کے ہی حصے مین آئی مجھے یہ بھی خیال آیا۔ کہ شاید اس ہفتہ اخبار میں کسی کاتب کی غلطی سے یا خود صاحب وطن کے کسی خفیہ دشمن کی شرارت سے یہ اشتہار اس پرچہ مین لگ گیا ہے شوق سے پچھلے پرچے نکال کر دیکھے مگر افسوس!

پنبہ کجا کجا نہم۔ والا معاملہ نکلا۔ بہت سے پرچون مین یہ اشتہار دکھائی دیتا ہے۔

انہی کتابون کے بازاری نرخ کی فہرست بھی دیکھی گئی یہ بھی صحیح پایا۔ کہ جس کتاب کی اصل قیمت مولوی انشاء اللہ صاحب بیس روپے بیان کرکے بارہ روپے پر بیچتے ہین اور غریب مسلمانوں کے سر پر ایک بڑا احسان رکھ کر اس کا نام یادگار اسلام رکھتے ہین وہی کتاب بازار مین صرف آٹھ روپے پر فروخت ہوتی ہے اور جس کتاب کی اصل قیمت سے ر بتلا کر للعہ پر فروخت کرتے ہین۔ اور بڑی رعایت کا ثواب حاصل کرتے ہین وہ بازار مین صرف عـــہ پر فروخت ہوتی ہے۔ مین تو اس کو دیکھ کر ایک سخت حیرت کے عالم مین ہون۔ اور اس واسطے اس پر کوئی رائے زنی نہین کرتا۔ بلکہ نہایت شوق کے ساتھ اس امر کا انتظار کرتا ہون۔ کہ مولوی انشاء اللہ صاحب اخبار الحکم کا کیا جواب دیتے ہین۔ اگر اس جواب نے کوئی ایسی روشنی اس معاملہ پر ڈالی۔ جس سے یہ باتین صفائی کے ساتھ غلط ثابت ہون اور ہمارے دوست الحکم کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو تو مین ضرور بذریعہ اخبار بدر وہ جواب ناظرین تک پہنچانے کی کوشش کرونگا۔ اور میری دلی خواہش ہے۔ کہ یہ سب بات غلط ہو اور وطن نے کوئی ایسی دشمنی اسلام کیساتھ اور بانی اسلام کے ساتھ نہ کی ہو۔ کیونکہ مسلمان کیسے ہی تنزل کی حالت مین کیون نہ ہون۔ اور یہود کی تمام خصلتین ان میں کیون نہ آگئی ہون۔ پھر بھی اُمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہلانے کا دعوی رکھتے ہین۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہین۔ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعوے حب پیمبرم

مین باور نہین کر سکتا کہ ایسی قومی غداری اور کھلی عداوت اور قوم کشی کا کام ایک مسلمان اخبار نویس سے عمل در آمد مین آوے اور پھر وطن جیسے اخبار کے ایڈیٹر سے۔ آخر حیا اور شرم بھی کچھ چیز ہے۔ ایسا ڈھیٹ بھی کون ہو سکتا ہے کہ ایک بیمار قوم کا طبیب ہو اور ہمدردی کے ساتھ علاج شروع کرے اور علاج کے واسطے فیس بھی وصول کرے اور دوائی کے بجائے زہر قاتل اپنے مریض کے آگے پیش کرے اور پھر اس زہر کی قیمت بھی بیچارے مریض سے وصول کرے اور قیمت بھی بازاری نرخ سے زیادہ حاصل کرے اور باوجود ان سب باتون کے پھر بیچارے مریض پر احسان رکھے کہ یہ قیمت رعایتی ہے۔ بازار مین اس دوائی کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ یہ تو مین نے ایک یادگار قائم کرنے کے واسطے تھوڑی قیمت تم سے لی ہے۔ ہاں یادگار تو بے شک ہے۔ کیونکہ اپنے زیر علاج بیمار کو فیس کے علاوہ قیمتاً زہر دینے والا طبیب ضرور زمانہ کے واسطے ایک یادگار چھوڑتا ہے۔ چونکہ اخبار الحکم کی اشاعت کو بہت دن گذر چکے ہین اس واسطے امید ہے کہ ہم جلد اخبار وطن مین کوئی اور تشفی دہ جواب پڑھ کر اس حیرت سے نکل سکین گے۔

وصیت

(۱) میں مسمی نور احمد ولد غلام غوث قوم شیخ سکنہ شہر جالندھر محلہ راستہ پھگواڑہ دروازہ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۸۔ ذی الحج سنہ ۱۳۲۳ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد کار آمد ہووے۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمٰن مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو حسب ہدایت حضرت رب العالمین ہوں۔ تاریخ بیعت مجھ عاجز کی ۲۔ فروری سنہ ۱۸۹۲ء ہے

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ سُن لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط و قواعد کا پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان سکونتی شہر جالندھر پھگواڑہ دروازہ جس میں میرا حصہ چہارم ہے۔ میرے حصہ مکان کی قیمت بمشکل یکصد ہوگی اور اراضی چاہی واقعہ شہر جالندھر ہے۔ جو اس وقت عزیزی محمد سعید خلف منشی عزیز الدین صاحب مرحوم ساکن لاہور ٹکسالی دروازہ کے پاس بعوض مبلغ پانصد روپیہ گرو ہے۔ اگر زمین مذکور کو اس وقت فروخت کیا جاوے تو بعد مجرائی حق مرتہن ما ۱۵ ملسکتا ہے۔ میرے مرنے کے بعد اس جائداد میں سے پانچواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اُس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو۔ خواہ غیر احمدی ہو۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے اور گرو سے بری ہو جائے۔ تو وہ کل زیر وصیت سمجھی جاویگی۔ اور اس کے پانچویں حصے کی مالک انجمن مذکور ہوگی"

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد سوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ وصیت ہذا میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں۔ یا آئندہ شائع ہونگے یا ہوں قادیان میں پہنچا دی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد وصیت جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں ہے۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالے کر دونگا۔ جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کو متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گے۔ اور پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ہے۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان تک میں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے مصلحۃً اجازت نہ دیں۔ کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جائے۔ البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوتے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

نور احمد ولد غلام غوث شیخ احمدی ساکن جالندھر پھگواڑہ دروازہ حال وارد لاہور۔ ٹکسالی دروازہ۔ مکان شیخ عزیز الدین
۳۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء نور احمد بقلم خود
گواہ شد۔ شیر محمد مدرس مدرسہ سید مٹھا میونسپل بورڈ لاہور
گواہ شد۔ منصب علی ولد مراد علی شاہ ساکن پشاور حال وارد لاہور

---

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میں مسمی خداداد ولد پہلوان خان قوم بلوچ ساکن گھوگھیاٹ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ حال رسالدار اور مساۃ کرم بی بی بنت نواب خان قوم بلوچ ساکن گھوگھیاٹ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ اہل خانہ خداداد مذکور۔ ہم دونوں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۹۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء وصیت کرتے ہیں۔ اور لکھدیتے ہیں تا اس کے مطابق عمل کیا جاوے۔

(۲) اقرار کرتے ہیں کہ ہم حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان

کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہین۔ اور ان کے مرید اور پیرو ہین۔

(۳) اقرار کرتے ہین۔ کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ و سن لیا ہے اور ہم ان ہدایات کے جو اس مین درج ہین۔ پابند رہین گے۔ اور ایسا ہی ہم اُن ہدایات وضوابط اور قواعد کے بھی پابند رہینگے۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرۃ اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن قادیان کی طرف سے شائع ہونگے اور ایسا ہی میرے ورثا اس کے پابند رہین گے۔

(۴) میری جائداد و دونون کی حسب ذیل ہے۔

مکان سکونتی قیمت ماعہ

گھڑا برتن وغیرہ گھر کا سامان مار

اہل خانہ مقبوضہ وملکیت زیور السادہ

کل الـ روپیہ کا ہے۔ جس پر ہم دونون کا مالکانہ قبضہ ہے۔

آج کی تاریخ اس جائداد کا دسوان حصہ الـ روپیہ ہوتا ہے۔ جو ابھی ادا کرتے ہین۔ اور جس کی نسبت حضرت اقدس سے اجازت لی گئی ہے حسب ذیل ہے۔

نقدی لعہ زیور نقرہ وزن ماللعہ

چاندی قیمتی مالعہ روپیہ اور علاوہ ازین بموجب اشتہار الوصیت کے شرط اول کے مبلغ سہ روپیہ چندہ خداداد عسہ روپیہ۔ اہل خانہ کا عہ روپیہ دیتے ہین۔

(۵) (ا) مین اقرار کرتا ہون۔ کہ میری آمدنی صرف میری تنخواہ ہے۔ جو سنہ روپیہ ماہوار ہے اور آئندہ جو کچھ مین بچت وغیرہ کرون گا۔ اس مین شامل ہے اس لئے ماہ بماہ بعد وضع خرچ ماہواری ۱/۱۰ حصہ سلسلہ عالیہ کے اغراض کے لئے دیتا رہون گا میرے خرچ کی تعداد بیس روپیہ سے زائد کسی حالت مین نہ ہوگی۔ اس لئے للعہ روپیہ ماہوار ضرور ادا کرتا رہون گا۔ اور جو تخمینہ خرچ کا ۲۱ روپیہ ہے۔ اس مین بھی گنجائش کر کے عار روپیہ ماہوار مین ایک قومی یتیم کے واسطے بھیجتا ہون۔ اس کے جوان ہونے پر وہ بھی سلسلہ احمدیہ کے واسطے ہو گا گویا جس قدر میری جائداد بڑھے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ ساتھ ساتھ ادا ہوتا رہیگا۔

(ب) سوائے اس تنخواہ کی بچت کے اگر کسی سوداگری یا انعام زرسرکار یا دیگر سفر خرچ وغیرہ سے کوئی آمدنی ہوگی۔ تو اس کا دسوان حصہ بھی انجمن کے پاس اُسی وقت بھیجدیا کرون گا اور ایسے امور کی مفصل اطلاع انجمن کو دیتا رہون گا۔ اور اگر میری موت پر کچھ بقایا رہ جاوے گا۔ تو میرے وارثان کا فرض ہوگا۔ کہ میری جائداد سے ادا کرین۔

(۶) ہم دونون یہ وصیت کرتے ہیں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جنازہ ہمارا احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر قادیان مین فوت نہ ہووین۔ تو احمدی جماعت میری لاش صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جواب شائع ہو چکے ہین۔ یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز وتکفین اور میری لاش کو قادیان پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہون۔ اس کی متکفل میری وہ جائداد نہ ہوگی۔ وعدہ بموجب اشتہار وصیت حوالہ انجمن کر دی ہے۔ بلکہ میرے وارثان کی مقبوضہ جائداد سے ہوگا (بشرطیکہ مین نے اپنی زندگی مین حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے روپیہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالے نہ کیا ہو۔ اور انجمن نے اس کا اعلان باقاعدہ نہ کرا دیا ہو) ایسی حالت مین اگر زائد رقم خرچ ہوگی۔ تو وہ بھی میری جائداد مقبوضہ وارثان سے دی جائے گی اور میرے وارث ذمہ دار ہون گے کہ اُن اخراجات کو اہم اور شرعی ضروری سمجھینگے

(۸) یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی۔ تو اُس حالت مین بھی میری وصیت قائم رہے گی۔ یعنی اس کام کے متعلق جو کچھ مین نے دیا ہے (مطابق فقرہ ۴ و ۵) میرا کوئی وارث اس کی واپسی کا مستحق نہ ہوگا۔ اور میری لاش قادیان پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور [illegible] دارالامان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین۔ میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے البتہ بطور امانت [illegible] جا سکتی ہے۔

(۹) اگر کسی وجہ سے میری لاش حسب فقرہ ۶ مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی۔ تو جو کوئی اخراجات وغیرہ کا روپیہ مین جو انجمن کو دے چکا ہون یا میری جائداد کے متعلق دئے گئے۔ میرے ورثا کو واپس کرنے یا خرچ کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن ہر طرح کی ذمہ دار ہے۔ جس طرح چاہے کرے۔ میرے وارثان مکرر مطلع رہین۔ کہ مین نے یہ سب وصیت کا روپیہ صرف خداوند کریم اور حضرت اقدس کے حکم سے تعمیل کے واسطے دیا ہے۔ ورنہ میرا اس مقبرے مین داخل ہونا یا نہ ہونا بالکل انجمن کی رائے پر ہے اور خدا جانتا ہے۔ کہ کیا ہوگا۔ اور یہ وصیت نامہ ہم دونوں کی طرف سے ہے۔ اس لئے بعض جگہ جو سہواً لفظ واحد کا درج ہو۔ جمع سمجھا جاوے۔ فقط

(۱۰) چندہ سہ + لعہ نقد کل لعلہ روپیہ بھیجدیا گیا ہے۔ اور زیور کی فروخت کا بندوبست حسب تحریر اخوی ام مولوی محمد علی صاحب کر رہا ہون۔ اور زیور یا اس کی قیمت حوالہ انجمن ہونے سے پہلے مر جاؤن۔ تو وہ میرے ذمہ قرضہ شرعی ہے۔ جو بقایا جائداد سے وصول ہوگا۔

مورخہ ۱۹۔ فروری ۱۹۰۵ء

العبد

خداداد ولد پہلوان خاں۔ بقلم خود

العبد

مسماۃ کرم بی بی اہلیہ خانہ خداداد مذکور۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ عالم شیر سارجنٹ پولیس کوئٹہ بقلم خود

گواہ شد۔ سید محمد ولد [illegible] الدین بلوچ درجی عملہ میول کور۔ نشان مُہر۔

گواہ شد۔ محمد ولد نواب بلوچ ملازم [illegible] میعل کور نشان مُہر

---

(۳۳) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

وکان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ وکان عند ربہ مرضیا

یابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔

منکہ اسماعیل ولد غلام احمد قوم احمدی ساکن موضع ٹھیل تحصیل وضلع سیالکوٹ۔

(۱) بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی

عبدل

اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲- اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکہتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے آج بتاریخ ۲۴- دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ و سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو ان میں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط وقواعد کا بھی پابند ہوں جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اول میرا مکان سکونتی بحدود اربعہ ذیل شمال گلی شارع عام۔ مغرب مکان رہائشی رزاق کشمیری ووہاب کشمیری ومکان رہائشی منشی محمد رمضان صاحب احمدی۔ جنوب مکان رہائشی رحیم بخش ولد مہتاب شاہ فقیر۔ مشرق مکان رہائشی وتا ولد بوٹا نائی واقع موضع ہیڈ وال قیمت ؎

دوم۔ کتابیں سلسلہ احمدیہ عـــہ۔

سوم۔ اشیاء خانگی سے جملہ ؎ روپیہ جن پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے نصف حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد یہ نصف حصہ جائیداد کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہو میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے الگ کرکے اس کی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے یا اس جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میرے نصف جائیداد کی مالک ہے۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو۔ میری اس نقل جائیداد سے کچھ تعلق نہیں۔ اگر میری جائیداد کی قیمت بڑھ جاویگی۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ اس جائیداد کے علاوہ یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائیداد متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت کیا ہے۔ میں ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اگر میں قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں یا کسی اور جگہ دفن ہوں۔ ہر چند میری یہ وصیت قائم رہے گی۔

العبد۔ اسمٰعیل احمدی ساکن بھڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ کرم داد نمبردار موضع بھڈال "

گواہ شد۔ غلام احمد احمدی۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن "

گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن۔ "

گواہ شد۔ محمد رمضان ولد غلام احمد۔ ساکن بھڈال

گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن

بقلم خود محمد سلطان احمدی بٹوندی حلقہ ہوندل تحصیل سیالکوٹ

---

(۷) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

منکہ بشارت احمد ولد بشیر احمد قوم شیخ ساکن امرتسر محلہ لکڑ منڈی کٹڑہ مہان سنگھ حال اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ پنڈی گھیپ ضلع اٹک ہوں

میں بقائمی حواس وثبات عقل بلا اکراہ واجبار غیری یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری تمام ترکہ منقولہ وغیر منقولہ کا جو اس وقت موجود ہو۔ دسواں حصہ برائے اشاعت اسلام وتبلیغ احکام قرآن وسنت مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ وقف ہوگا۔ اور اس میں میرے پس ماندگان اور ورثا کا کوئی حصہ یا دخل نہیں ہوگا۔ اور یہ ترکہ انجمن احمدیہ قادیان کی تحویل میں رہیگا۔ جو حسب موقعہ برائے اعلاء کلمۃ الاسلام خرچ کرنے کی مجاز ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اللّٰھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل

تحریر ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ

العبد۔ بشارت احمد ولد بشیر احمد بقلم خود

گواہ شد۔ ملک محمد امیر خان رئیس۔ گواہ شد۔ سردار نواب خان رئیس

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

⁂

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس کے ساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑہائے گئے ہیں۔ خوشخط سفید اعلیٰ کاغذ۔ قیمت ؎ ۔ خریداران بدر سے للعہ

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱۲ر

اعلام الناس حصہ ۲۔ " " " ۳ر

سر الشہادتین۔ " " " ار

تفسیر المکتوم۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر

اعجاز احمدی بم " " " ار

شہادت آسمانی حصہ ۱ " " " ۵ر

شہادت آسمانی حصہ ۲ " " " ۲ر

رویائے صالحہ۔ " " " ۴ر

انوار اللہ۔ " " " ۸ر

الذکر۔ نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی۔ اور احادیث شریف ۲ر

جنگ مقدس روئیداد مباحثہ مابین مسیح موعود وعبد اللہ آتھم قیمت ۴ر

مباحثہ۔ مابین اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام وپادری احمد مسیح صاحب واعظ۔ پی۔ جی مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ار

نورالدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب ۱۰ر

تفسیر سورۃ جمعہ۔ " " " ۴ر

القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار

نظم برائے مستورات۔ بزبان پنجابی ر

عدم نجات مذہب پولوس۔ مصنفہ اللہ دین صاحب سر

کامن۔ مصنفہ غلام رسول صاحب ۱ر

ایقاظ النائمین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ر

عاقبۃ المکذبین۔ " " " عہ

مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ " " " ۴ر

الموعظۃ حسنہ " " " ۲ر

کشف الالتباس۔ " " " ر

آیات الرحمان۔ " " " عہ

صیانۃ الناس " " " ۱۰ر

سواء السبیل۔ " " " ۱ر

لکچر لاہور۔ مصنفہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲ر

میں مسلمان ہوگیا (اختیار الاسلام) ۳ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدرِ خواتین

ایک بدرسم کا ضروری انسداد

عام مسلمان قومین اس مہلک مرض مین مبتلا ہین۔ کہ مدتون سے ان مین رواج ہے۔ کہ وہ اپنی بیٹیون کا رشتہ دوسری مسلمان قومون مین کرنا باعث ننگ و عار جانتے ہیں۔ جس سے تکبر اور نخوت اور خود پسندی حد درجہ کی پائی جاتی ہے۔ اپنی قوم کا لڑکا خواہ نالائق بدمعاش یا لڑکی سے عمر مین چہوٹا ہو اور طبیعتون میں بہی بین فرق ہو تاہم ان سب برائیون پر قومیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جو مظلوم لڑکیان ایسے محبوبون کے پلے پڑتی ہین۔ ان کو بمشکل تمام ایک یا دو دفعہ سسرال جانے کا اتفاق ہوتا ہے اور ان کی ساری عمر غم و الم مین ہی کڑہتے گذر جاتی ہے۔

کیا خداوند کریم ان والدینون کو اپنی تئین تعلیم یافتہ کہلاتے ہین اور نیکی بدی مین امتیاز کر سکتے ہین اور جنہون نے جان بوجھ کر اپنی بے زبان بیٹیون کو محض قومیت کے پیچھے کنوئیں میں دھکیل دیا ہے پرسش نہین کریگا ؟

جبکہ قانون قدرت نے ہر ایک شخص کو اپنے گہر کا بادشاہ بنایا ہے۔ اور بال بچے اس کی رعیت ہیں تو ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کو ہر ایک تکلیف اور مصیبت سے بچاتے اور حتی الوسع انہین آرام دے ورنہ ایک نہ ایک دن ضرور جوابدہی کرنی پڑیگی

میرے بزرگو ! (۱) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایسا ہی قومیت کا لحاظ کیا جاتا تہا؟

(۲) کیا رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیون کے رشتے سوائے بنی ہاشم کے دوسری قومون مین نہین کئے تہے۔

(۳) کیا حضرت امام حسین رضؓ جو کہ رسول کریم کے نواسے اور خاتون جنت کے فرزند تہے انہون نے اپنی صاحبزادیون کی شادیان دوسری قومون مین نہین کین ؟

(۴) کیا عرب شریف مین اب ہمارے ملک والی نامبارک رسم رائج ہے ؟ میرے ان سوالات کا جواب نفی مین ہی ملیگا کیونکہ مسلمانون نے یہ قبیح رسم ہندوستان سے ہی اخذ کی ہے

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا مذہب دنیا مین لیکر آئے تہے۔ جس نے آتے ہی قومیت کی شیخی کو دلون سے نکالکر غریب امیر مہاجر انصار کو ایک ہی لڑی مین پرو دیا تہا۔ اور وہ ہر ایک کلمہ گو کو بہائی سمجہنے لگے خواہ وہ روم ہو یا شام کا عرب کا ہو یا عجم کا۔ اس مین سگے بہائیون جیسی الفت اور محبت کرتا کیونکہ اس فخر نبی آدم نے فرمایا تہا۔ ؎

تفاوت نہ اپنے پرائے میں سمجہو
کہ کافی ہے پیوند اسلام تم کو

یہی اس کی تعلیم تہی کہ اسلام نے آتے ہی قومیت کو ایسا مٹایا کہ غلام اور آقا ایک دسترخوان پر کہانا کہانے لگے مگر افسوس! کہ اب کے مسلمانون نے اسلام کو ایسا محدود کر دیا ہے۔ جس کے باعث مختلف صورتون مین (مثلاً طاعون۔ زلزلے۔ طغیانی) قہر الٰہی نازل ہو رہا ہے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی بیٹیان تہین اور انہون نے اپنی بیٹیون کے نکاح مختلف قبائل مین کئے۔ جس کی شہادت عرب کی تاریخ دے رہی ہے۔ خود قرآن کریم فرماتا ہے "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی خدا کے نزدیک وہی بزرگتر ہے۔ جو زیادہ متقی ہے"۔ ذاتی عظمت اور فضیلت کسی کے رتی بہر بہی کام نہین آسکتی۔ چنانچہ سرور کائنات نے اپنی جگر گوشہ بیٹی سے فرمایا تہا۔ "کہ فاطمہ دیکہنا خوف عقبیٰ سے بے پرواہی نہ کرنی۔ کیونکہ وہان کسی کے باپ دادا کی فضیلت کام نہین آئیگی"

(۳) امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی سکینہ کی شادی تین مختلف قبائل مین جس کی تمام عرب کی تاریخین شاہد ہین ہوئی۔

(۴) عرب شریف مین اب تک یہ مبارک رسم چلی آتی ہے۔ کہ ذات سے بڑہکر لڑکے کی خوش خلقی نیک چلنی لائقی وغیرہ دیکہی جاتی ہے۔ جس مین یہ چارون صفتین پائی جاوین۔ اس کی ذات پوچہنے کی کوئی ضرورت ہی نہین سمجہی جاتی۔ کیونکہ یہی اوصاف معیار شرافت ہین ؎

ذات بے اوصاف تو ہے بہلا کس کام کی
جوہر ذاتی نہ ہو کیا قدر ہے صمصام کی
فخر بے جا ہے ذات کا ہی شیخ کو اور خان کو
سب سے بہتر ہے شرافت حضرت انسان کو

مسلمانون نے اگر کوئی خوبی ہندون سے اخذ کی ہو تو یہی قید قومیت جسمین ہزارہا نقصان ہیں اور بظاہر کوئی فائدہ نہین دنیا بہر کے مذاہب میں ایک اسلام ہی ہے جس نے اس کمزور فرقہ کی دستگیری کی سب سے پہلے انکو ہلاکت سے بچایا بلکہ یہان تک قدر افزائی کی کہ قرآن کریم نے ان کی جائدادون مین حصے مقرر کر دئے۔ جس کی نظیر اور کوئی مذہب پیش نہین کر سکتا۔ حیف کہ ہند کے مسلمانون نے اسلام کے اصولون کو بہلا دیا اور عورتون کی یہانتک بے قدری ہوئی کہ ان کو جوتی سے تشبیہ دی جانے لگی اور رشتون ناطون میں ناقابل برداشت تکلیفین ہونے لگین جن کے ساتہ نیک سلوک کرنا رسول خدا بتلا گئے اور خود کر کے دکہلا گئے۔ اب خداوند کریم نے ان کی حالت زار کو دیکہا۔ فرشتہ رحمت حضرت مسیح موعود کو بہیجکر دنیا کو ان سے مہربانی کرنی سکہادی۔ اس کے حسن سلوک نے ظاہر کر دیا۔ عورتون کے ساتہ کس طرح پیش آنا چاہیئے۔ اے مہدی جس طرح تو نے اس کمزور فرقہ کی امداد کی ہے۔ خدا آپ کی امداد کرے۔ واقعی تو نے ہی آکر اخلاق رسول کا صحیح صحیح نمونہ پیش کیا ہے اور اظہر من الشمس کر دیا ہے کہ وہ اپنے حرموں محترموں کی کس طرح عزت کیا کرتے تہے اور یہ بہی آپ نے خاص احسان کیا ہے کہ بذریعہ اشتہار قومیت کی بنیادین اکہاڑ دین اور فرمایا کہ احمدی جماعت آپس مین رشتہ ناطہ کرے۔ ؎

عزت فرقہ نسوان کو کیا ہی قائم + تیری ممنون ہون اے قدر بڑہانیوالے

ہائے وہ اسلام جس نے دنیا کے تفرقے مٹا دئے تہے اب رسمین ایسی بے اتفاقی بڑہ گئی کہ اچہے بہلے مومنون کو کافر کہنا ان کو طرح طرح کی اذیتین دینا۔ ان کے ساتہ بول چال کرنی معمولی بات سمجہی جانے لگی۔

میرے بزرگو! اب پرانی لکیر کے فقیر نہ بنے رہو۔ ذاتون کیواسطے اپنے جگر گوشون کو عذابون مین پہنسانا قومیت کے پیچہے انکو ساری عمر تکلیف دینا سکہنا خلاف عقل ہے۔ کیا مالک یوم الدین ان کی فریادین نہین سنیگا۔

آپ نے اسلام کے وسیع دائرہ کو کیون ایسا تنگ کر دیا جبکہ آپکا پیشوا اس بات پر عمل کرنا سکہا گیا ہے۔ ؎

کہ مومن ہین آپس مین سب بہائی بہائی
رکہو بہائیون سے دلون مین صفائی

صاحبو! جبکہ سب مومن آپس مین بہائی بہائی ٹہرے تو فرق کیا رہ گیا۔ ناطہ کیواسطے لڑکے مین صرف یہی باتین قابل غور پرداخت ہوتی ہین تعلیم۔ اخلاق۔ دینداری تقویٰ۔ جس مین یہ سب صفتین ہون اس کی ذات کی چہان بین کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ ماں باپ ضرور یہ چار اوصاف دیکہکر ناطہ کرین۔ علیٰ ہذا القیاس لڑکی مین بہی...... باتین قابل دید ہین۔ میرے بہائیو! یہ ایک آواز نہ سمجہو۔ بلکہ یہ ایک مظلوم دنیا کی فریادین ہین۔ جوکہ ایک زبان سے نکل رہی ہین۔ (باقی دارد)

ناظمہ ایک انصاف پسند۔ بدرسومون کو دور کرنے والی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

اہلیہ مولا بخش صاحب۔ بکہلور۔ تہانہ راہون ضلع جالندہر
علیمہ صاحبہ۔ 〃 〃 〃 〃
اسماعیل صاحب 〃 〃 〃 〃
بیگم صاحبہ۔ چک اسکندر۔ کہاریان۔ گجرات
محمد دین و احمد دین صاحب پسران عبد اللہ صاحب
اللہ دتا ولد کریم بخش صاحب۔ چک اسکندر۔ کہاریان گجرات
محمد بخش صاحب۔ 〃 〃 〃 〃
حافظ اکبر صاحب۔ 〃 〃 〃 〃
خلیل احمد خان صاحب۔ تھٹین۔ برہیا
محمد شریف صاحب۔ محرر۔ بھیرہ
رحیم بخش صاحب۔ راجپوت۔ پہلورہ۔ سیالکوٹ
شیخ نیاز احمد صاحب۔ پٹیالہ
مستری عبد اللہ صاحب۔ سیالکوٹ
مہران بی بی۔ کوسبھی۔ صالح پور سیرکٹک
قاسم خان صاحب۔ گہٹیالیان۔ ستراہ۔ سیالکوٹ
عبد الغفور صاحب۔ ہانجی پور۔ گوجرانوالہ
سردار صاحب۔ زمیندار۔ نگولہ
حیات محمد خان صاحب۔ گہٹیالیان
رحم اللہ صاحب سپاہی۔ سرائے عالمگیر
عبد الواحد صاحب ولد اللہ داد صاحب زمیندار
چک گجو۔ ڈاک خانہ تترگری۔ ضلع گوجرانوالہ
آمنہ اہلیہ عظیم الدین صاحب قریشی۔ 〃 〃
والدہ منشی محمد محسن صاحب لکہیم پور کہیری ملک اودہ
منشی نبی بخش صاحب۔ ڈجکوٹ۔ لائل پور
امام الدین ولد نور بخش صاحب۔ لودہانہ
اہلیہ 〃 〃
عبد الوہاب صاحب۔ 〃 〃
اللہ دتا صاحب مدرس۔ مدرسہ سانبہہ۔ جہلم
علی بخش صاحب ولد کریم۔ گڑہ شنکر
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب۔ جلالپور جٹان
میان حسین صاحب کشمیری۔ گہٹیالیان۔ ستراہ پسرور
بوٹے شاہ صاحب۔ 〃 〃 〃
نور احمد ولد اللہ داد صاحب۔ 〃 〃
سراج الدین صاحب۔ ملازم کان کوئلہ معرفت
محمد بخش صاحب کینڈہ۔ ضلع جہلم

محمد رشید صاحب۔ کالیکی۔ گوجرانوالہ
احمد شاہ ولد غلام شاہ صاحب۔ بھیرہ
محمد علی صاحب ولد شاہ محمد صاحب۔ گورالی
الہ بخش صاحب جٹ۔ موضع چھبور۔ سیالکوٹ
منشی احمد علی خان صاحب معہ اہلیہ معرفت محمد ابراہیم
صاحب کنسٹبل۔ بابو گنج۔ ضلع شملہ
جھنڈو خان صاحب ولد محمد بخش صاحب راجپوت
ساکن موضع ماہل پور۔ ہوشیار پور
اللہ دتا صاحب۔ 〃 〃 〃
یوسف علی صاحب۔ شہر سیالکوٹ
مبارک علی صاحب 〃 〃
دختر قاضی احمد علی صاحب۔ 〃 〃
میان علی جان صاحب سول سرجن۔ شاہجہان پور
خواجہ غفار جو صاحب۔ گلگت
غفور داد صاحب۔ محرر چونگی۔ ریاست پٹیالہ
عبد العزیز صاحب۔ دوکان منشی احمد حسین
صاحب فرید آبادی۔ رفیق ایجنسی چال بازار امرتسر
قاضی محمد عبد الغفور صاحب۔ [illegible]۔ جالندہر
قاضی بدر الحسن صاحب۔ اسسٹنٹ۔ کسومو
ڈاک خانہ کسومو۔ برٹش ایسٹ افریقہ
نبی بخش صاحب معہ اہلیہ راج بی بی۔ موضع ننگل بوٹا
ڈاک خانہ چھبور۔ ظفروال۔ سیالکوٹ
محمد عبد الغفور صاحب۔ پہلور۔ جالندہر
خیر الدین صاحب۔ سامانہ۔ ریاست پٹیالہ
کرم الدین صاحب۔ گہٹیالیان۔ پسرور۔ سیالکوٹ
حاکم صاحب۔ 〃 〃 〃
کرم داد صاحب 〃 〃 〃
شاہ محمد صاحب لوہار 〃 〃
چودہری محمد عبد اللہ صاحب۔ تامعل گہگڑ 〃
الہ دین ولد غلام محمد صاحب۔ ڈسکہ۔ سیالکوٹ
اہلیہ سید عبد الجبار صاحب معرفت سید حسین شاہ صاحب
نمبردار موضع گندف ڈاک خانہ تہبرلہ۔ ضلع ہزارہ
عمہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃
والدہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃
ہمشیرہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃
محمد حسین صاحب کیکاؤس۔ 〃 〃 〃
شاہ ہوشیار صاحب 〃 〃 〃
سردار خان صاحب۔ 〃 〃 〃
حسین خان صاحب۔ 〃 〃 〃
امیر عباس صاحب 〃 〃 〃

قاضی عبد العزیز صاحب موضع گندف۔ ضلع ہزارہ
جیو دختر علی بخش صاحب۔ موضع بہوریال۔ ڈاک خانہ
شیرپور۔ ریاست پٹیالہ
میرو دختر کریم بخش صاحب۔ موضع بہوریال۔ ریاست پٹیالہ
جیو زوجہ نبی بخش صاحب معہ دو دختران۔ 〃
زینب بی بی زوجہ نواب صاحب۔ موضع ننگل بوٹا۔ چھبور۔ ظفروال
برکت بی بی زوجہ تاج محمد صاحب۔ 〃 〃
محمد دین صاحب۔ چھبور۔ ظفروال۔ سیالکوٹ
میان بلندہ صاحب۔ موضع منتر۔ تحصیل ظفروال

دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤنگا اور زمین سے نکالونگا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائینگے [illegible] میں بیماریاں پہیلیں اور سخت زلزلے آئینگے۔

(الہامات حضرت مسیح موعودؑ مطبوعہ ۱۶؍ اگست ۱۹۰۶ء)

دہلی میں طوفان باد و باران

بارش بکثرت چہارشنبہ سے اور طوفان باد پنجشنبہ سے لغایت صبح شنبہ اس زور سے دہلی اور اس کے گرد و نواح میں آیا ہے کہ بڑے بڑے متکبر اور مغرور بہی شب شنبہ کو جو یوم جمعہ کے بعد تہی۔ الامان پکار اٹھے ہر متنفس ذی شعور کا اس رات کو یہ خیال تہا کہ آج ہی قیامت برپا ہونیوالی ہے۔ دیکھئے صبح تک کون زندہ رہتا ہے۔ بارش اس زور کے ساتھ برس رہی تہی کہ انسان کیا حیوان از قسم گائے بہینس۔ گہوڑا بہی اس کا متحمل نہ ہو سکتا تہا۔ اس کے ساتھ طوفان باد درختوں۔ فصلوں گہروں کو معہ دلوں کے اوڑائے اور گرائے جاتا تہا۔ صدہا مکان جن میں بعض بڑے مضبوط اور بعض چند ماہ سے تعمیر ہوئے تہے۔ ایک رات میں گر کر ڈہیر ہو گئے۔ کئی آدمی بہی دب کر ضائع ہوئے۔ میرا مکان طویلہ جس میں میرے تین گہوڑے

اور ایک گاڑی اور دو احمدی ملازم تھے۔ یک لخت گر پڑا۔ مگر کیا مجال کہ کسی جان کو خدا نے ضائع کیا ہو۔ صدقنا یا مسیح الخلق۔ میری زبان سے اپنے الفاظ اردو میں نکل رہا تھا۔ کہ جو وعدے تیرے قہار ذوالجلال نے فرمائے ہیں۔ وہ سب سچ ہیں۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ تیری کشتی کا سوار اس طوفان سیلاب میں جانبر ہو سکا۔ کیا یہ صداقت سیدنا مسیح الزمان کا ایک نشان نہیں ہے کہ طوفان باد باران آیا۔ ہر شہر میں یہی حالت سُنی جا رہی ہے میرٹھ کرنال وغیرہ۔ پھر جس مکان میں احمدی دو شخص تھے۔ وہ گر پڑا۔ ایک اُن میں سے نیچے دب گیا۔ دوسرا صحیح وسالم اس حصہ میں لیٹا رہا جو گرا نہیں۔ تین گھوڑے ایسے محفوظ رہے۔ کہ جیسے فرشتہ . . اُن کو اُٹھا کر ان کو الگ لے گیا ہے۔ بیشک یہ زبردست صداقت حضرت مرزا صاحب کی ہے کہ احمدی بعض معہ اُن کے مال کے ضائع ہونے سے بچ گئے۔ صد ہا من بوجھ اوپر پڑا ہے اور احمدی نکل کر نیچے سے باہر آ کر کھڑا ہوا۔ اگر خدانخواستہ ایک روز اور ایسا طوفان رہتا۔ تو شاید ہی کہ کوئی جان یا مکان بچتا فاسق فاجر الامان پکار رہے تھے۔ بعض کو یہ اندیشہ تھا کہ مرزا کی بات سچی ہو گئی۔ مگر شنبہ کو ابر و باد جاتا رہا۔ پھر وہی حال ہو گیا۔

عاجز قاسم علی۔ احمدی۔ دہلی۔

(۲) آج آٹھ روز سے متواتر بارش ہو رہی ہے سینکڑوں مکان گر گئے۔ کچھ لوگ ضائع ہونا بھی کہے جاتے ہیں۔ ہوا کی یہ شدت ہے۔ کہ جا بجا بڑے بڑے درخت گر گئے ہیں اور گر رہے ہیں۔ اس ہفتہ بھر میں شاید ایک روز چند گھنٹہ کے لئے سورج کی شکل نظر آئی ہے جوار باجرا۔ مکی و دیگر اجناس مثل مونگ و اُرد نہایت خستہ حال ہیں۔ فصلیں زمین میں گر گئی ہیں۔ اور بہت کم امید ہے۔ کہ وہ گلنے سے بچ جائیں۔ دفعتاً اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوا پچھم کی چلنے لگے اور دھوپ ہو۔ تو شاید کچھ نقصان رک جائے ورنہ میرے خیال میں فصل خریف نقصان رسیدہ زیادہ ہو گئی ہے اور غلہ ضرور گراں ہو جائے گا۔ دھوپ نکلتے ہی مکانات کے زیادہ گرنے کا پورا اندیشہ ہے اس کل نظارہ نے ۳۔ اگست کا الہام ”آسمان سے برساؤنگا“ ”گھروں میں ندیاں چلیں گی“ وغیرہ پیش نظر کر کے عجب تازگی ایمان بخشی ہے۔ خوف الٰہی کے ساتھ لذت محسوس ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے اس احسان سے کہ ہم کو مسیح موعود بخشا ہے۔ رُوح بڑے ادب سے جھک رہی ہے۔ اور اس انعام کے لائق شکر کے لئے زبان میں یارا نہیں پاتی۔ الحمد للہ رب العٰلمین۔ ہمارے رب کا بڑا ہی فضل ہے۔ کہ حضور کی شناخت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کی تعلیم پر ہم کو قائم رکھے اور اسی پر دنیا سے اٹھائے

آمین ثم آمین

ذوالفقار علی میرٹھ

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے انشاء اللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں۔ بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا خدا ہے۔ مگر اُسی نے داؤں میں تاثیر رکھی ہے:-

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد

کارخانہ بقائے نسل انسانی۔ مقام بھیرہ

ضلع شاہ پور۔ محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تمام تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر ہفتہ ایک دلکش ضمیمہ بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و مضامین ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے روئیداد وقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا علی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف [illegible] پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار۔

عمدہ۔ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں ......

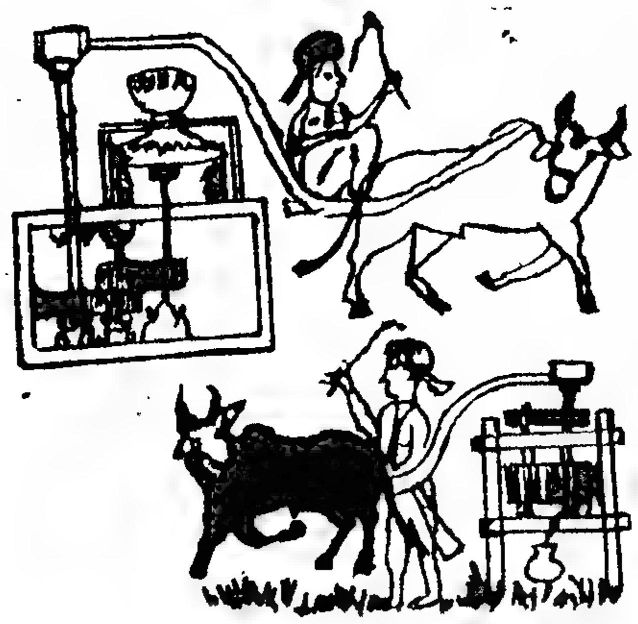

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ روپیہ اور دوم مبلغ [illegible]۔ مبلغ [illegible] بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کے واسطے ہر دو بقیمت صہ۔ اخبار بدر کی سالانہ قیمت ۲ر ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صہ ہے کل ۴۲ر ہوئے۔ لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کر دے۔ اس کو براہین احمدیہ ۱۲ر میں دی جاوے گی۔ اور اخبار بھی ۱۲ر میں دی جاویگی۔ کل صہ ہوئے۔ منیجر۔ مجلد کتاب کی قیمت ۲ر زائد ہے۔

خریداران بدر کیواسطے تین رعائتون کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(سنہ ۱۷۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخین اور اُن کے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخین دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیاں اور دقتیں پیش آتی تہیں اور وقت ضائع ہوتا تہا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس میں سنہ ۱۷۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جا سکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس میں مفصل تاریخین لکھی ہیں اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت ۶ پائی سال کے حساب سے بھی کم یعنی عہ ر (مجلد ہیہ) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کے لئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار بدر میں بھجوا دیں گے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ میں یہ جنتری دی جاویگی۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ ۳۰۔ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن

حصہ اول۔ مصنفہ سید عبد المحیی صاحب عرب جس کی اصل قیمت عہر ہے دفتر بدر سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دیں۔ یہ کتاب صرف ۱۲ر میں مل سکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے کچھ زائد قیمت اپنے پاس سے دے کر خریداران اخبار کے واسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے۔

منیجر اخبار بدر

سنہری گولیاں

قیمت ایک روپیہ چار آنہ فی ڈبیہ ۳۰ گولیاں

ڈبیہ کلاں ۶۰ گولیاں دو روپیہ

طاقت دینے والی دواؤں میں مشہور دوائیں کستوری۔ جدوار۔ فولاد۔ زعفران اور سونا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں جسم کے مادوں کی مصفی مغز دماغ اور رگوں و پٹھوں اور خون کو طاقت بخشنے کی یہ گولیاں خاص دعوے رکھتی ہیں جن لوگوں کو بہت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے اُن کی صحت کو قائم رکھتی ہیں اور طاقت کو بڑھاتی ہیں فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہیں اُن کی اصلاح کے لئے یہ گولیاں بے نظیر طور پر موثر اور بارہا آزمودہ ہیں۔ ان کے کھانے کے بعد خاطر خواہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے دماغی اور عصبی قوت کو پھر بحال کر دیتی ہیں سستی ضعف ناطاقتی دور ہو جاتی ہے یہ گولیاں خون میں ایک ایسا مادہ پیدا کرتی ہیں جو کہ عصبی ساخت کو از سر نو تر و تازہ کرنے کے لئے بہت ہی ضروری ہوتا ہے جس کے بغیر کام کرنے کی طاقت قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ گولیاں حد سے زیادہ کام کرنے کے نقصانات نسیان تکان۔ کسل کی پوری تلافی کرتی ہیں بدن میں چستی چالاکی قوت و توانائی پیدا کر کے انسان کو روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے کے ہر طرح قابل بنا دیتی ہیں جن نوجوان طالب علموں کا تحصیل علم کی مشقت سے دماغ کمزور ہو گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض کی وجہ سے قوائے مضمحل ہو گئے ہوں تھوڑے کام سے سر درد کرنے لگتا ہو درد کمر اعضا شکنی دن بھر رہتی ہو لکھنے پڑھنے سے جی چراتا ہو یادداشت کم ہو گئی ہو چہرے پر افسردگی اور اداسی چھائی ہوئی ہو۔ کمی خون۔ دھڑکہ۔ ضعف جگر سے طبیعت نڈھال ہو تو ان کا اثر قابل دید ہے ٭

سفوف دافع جریان

یہ بیماری نوجوانوں کی جان کی دشمن ہے اور گھن کی طرح اندر ہی اندر کھاتی جاتی ہے اس سے رفتہ رفتہ انسان ظہیر اور ناتوان ہوتا جاتا ہے دماغ اعصاب معدہ مثانہ اور مادۂ تولید اس کے وجود سے تباہ ہو جاتے ہیں یہ مرض خود تو غلط کاری اور ایام شباب کے بعض فواحش غدۂ مولدہ منی کی بھڑک حدتِ مادۂ تولید خراشِ مثانہ قبض گردوں کا ضعف وغیرہ امراض سے پیدا ہوتی ہے اور پھر کسی ناقابل شفا مرض کو پیدا کر دیتی ہے گویا ہم سبب اور ہم مسبب ہے ہر وقت درد کمر۔ اداسی پریشانی۔ کام سے نفرت رہتی ہے اگر اس کا جلد تدارک نہ کیا جائے تو مریض نہایت دبلا اور نحیف ہو جاتا ہے ضعف انتہا درجے کو پہنچ جاتا ہے اولاد سے محروم رہ کر اُسے بقائے نسل کی امید نہیں ہوتی یہ سفوف ان شکایات کو دور کرتا اور اس مرض سے نجات دیتا ہے کثرت احتلام۔ جریان۔ رقت اور مثانہ کی خرابی دور ہو جاتی ہے جن طالب علموں کو پیشاب کے ساتھ یا بعد سفید رطوبت آئے یا خواب میں بدن ناپاک ہو جائے اُن کو جلد متوجہ ہونا چاہئے ٭ **قیمت** فی ڈبیہ جس میں ایک مہینے کی خوراک ہے ڈیڑھ روپیہ

کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور کی دوسری دوائیں جو مفصلہ ذیل ہیں ان کی فہرست کارخانہ سے مفت ملتی ہے ٭ مفرح یاقوتی۔ جیون بوٹی۔ کحل الجواہر۔ نمک سلیمانی۔ مرہم عیسیٰ۔ مسکین نواز۔ روغن درد گردہ۔ جیبی طبیب۔ صندوقچہ طبیب خانہ۔ تریاق فاروق۔ کلید تولید۔ ہمدم نسواں۔ فتح جوش۔ اسہال بند۔ محافظ ہیضہ۔ جوہر عشبہ۔ عطر گیسو۔ منجن مرواریدی۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین مالک و ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور (نولکھا)

دوائے پھلبھری۔ مقوی معدہ۔ قبض کشا گولیاں۔ کالوڈر۔ صحت۔ آبحیات جوہر نباتات۔ حبوب جواہر عنبری۔

حبوب مسیحی۔ کافور کا تیل۔ شربت اعجاز۔ دوائی بخار۔ روشن بصر۔ قرص زمردی۔ ماللحم طیوری۔ انڈوں کا حلوا۔ مفرح حیات۔ دوائی داغ۔ کرم کش۔ مقوی حیات۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

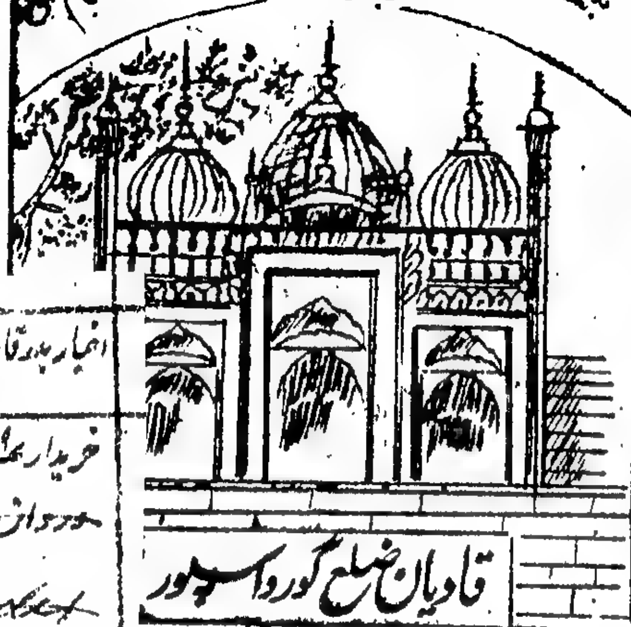

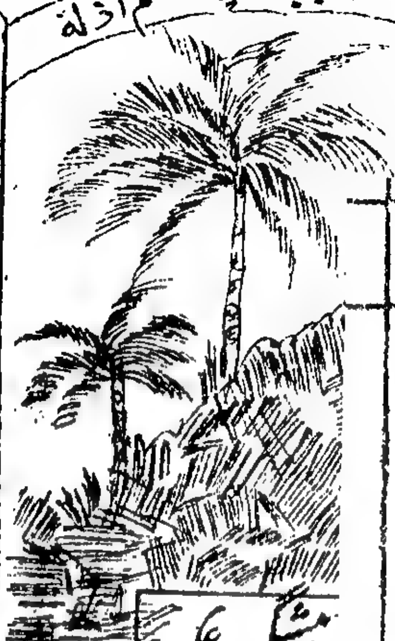

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

پیشگی ۲ع

ضلع گورداسپور رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

حضرت نور احمد صاحب

جالندھر

اخبار بدر قادیان

خریدار نمبر ۷۸۹

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲

شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی در چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو چار پرکسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } عہ

معاونین درجہ دوم جنکو چار پرکسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲ع

عام قیمت مابعد سے ر فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

ٹوکل ... عہ۔ افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
قل ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بہرہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیئے دعا کرتے ہیں۔

نمبر ۴۰ | ۱۵۔ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۴۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا

غلام اکبر صاحب ولد میان ننھے شاہ صاحب ساکن میانی
علی احمد ولد عبد اللہ صاحب ساکن کوٹلی لنڈے ڈاکخانہ
امیر علی کوٹلی۔ تحصیل سیالکوٹ۔
میاں وزیر بیگ صاحب ولد امیر بیگ صاحب ساکن سیدوالہ
میاں عبد الرحمان ولد میاں عبد الرحیم صاحب ساکن رام پور۔
ڈاک خانہ کالا۔
محمد افضل صاحب ولد محمد اکبر صاحب ساکن راہون
حال ملازم گلگت۔
حاجی صاحب جدائے نذر صاحب ولد میر محمد صاحب
ساکن ذرمست ملک افغانستان۔
نور محمد ولد میاں اللہ دتا ساکن سالار غازی ڈاک خانہ
غلام محمد۔ ضلع گجرانوالہ۔
بہادر ولد رحمت خان صاحب ساکن دانہ
علی بہادر ولد خیر اللہ صاحب ساکن دانہ
میاں علم دین ولد کرم الٰہی صاحب ساکن بجنہ پور ڈاک خانہ
سنخانہ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ
نور الٰہی صاحب پسر میاں احمد دین صاحب مستری
بھیرہ۔ ضلع شاہ پور
والدہ میاں نور الٰہی صاحب مذکور
اللہ دتا ولد حسن محمد صاحب ساکن بانگے ڈاک خانہ پہلور
تحصیل ظفروال۔ ضلع سیالکوٹ
اہلیہ 〃 〃 〃
گجر ولد امیر ساکن فیروز پچی۔ ڈاک خانہ کاہنووان ضلع گورداسپور
محمد علی ولد جمال شاہ صاحب 〃 〃 〃
رحمت علی صاحب ولد سادق صاحب 〃 〃 〃
رحمت علی ولد بڈہا 〃 〃 〃
علی محمد ولد نظام الدین صاحب ساکن ویرووال تحصیل امرتسر
احمد ولد میاں کرم صاحب ودالمیال تحصیل پنڈ دادنخان
مہرداد صاحب۔ گورالی۔ گوجرات
اشرف خان صاحب۔ ریاست منڈی ضلع کانگڑہ
منشی محمد قاسم صاحب ایم۔ اے۔ جاگیردار سنری منڈی بہوپال

شعر و سخن

جدہر دیکہو ابر گناہ چھا رہا ہے
گناہوں میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے
میرے دوستو شرک کو چھوڑ دو تم
کہ یہ سب بلاؤں سے بڑہ کر بلا ہے
یہ دم ہے غنیمت کوئی کام کر لو
کہ اس زندگی کا بھروسہ ہی کیا ہے
محمدؐ پہ ہو جان قربان ہماری
کہ وہ کوئے دلدار کا رہنما ہے
غضب ہے کہ یون شرک دنیا مین پھیلے
مرا سینہ جلتا ہے دل پھنک رہا ہے
خدا کے لئے مرد میدان بنو تم
کہ اسلام چاروں طرف سے گھرا ہے
تم اب بھی جو یارو ڈرو تو غضب ہے
کہ دشمن ہے بیچین تمہارا فدا ہے
بجا لاؤ احکام احمدؐ خدارا
ذرہ سی بھی گر تم مین بوُے وفا ہے
رہ راست پر اب نہ آئے تو پہر کب
کہ موجود اک ہم مین مرد خدا ہے
تیری عقل کو قوم کیا ہو گیا ہے
تو اس کی ہے بدخواہ جو رہنما ہے
وہ اسلام دنیا کا تھا جو محافظ
وہ خود آج محتاج امداد کا ہے
بپا کیوں ہوا ہے یہ طوفان یکایک
بتاؤ تو اس بات کی وجہ کیا ہے
یہی ہے کہ گمراہ تم ہو گئے ہو
نہ پہلا سا علم اور نہ وہ اتقا ہے
اگر رہنما اب بھی کوئی نہ آئے
تو سمجھو کہ وقت آخری آگیا ہے
اسی وقت ہے ہم کو ہادی کی حاجت
یہی وقت اک رہنما چاہتا ہے
یہ ہے دوسری بات مانو نہ مانو
مگر حق تو یہ ہے کہ وہ آگیا ہے
اٹھو اس کی امداد کے واسطے تم
ہمیت کا یارو یہی مقتضا ہے
اٹھو دیکھو اسلام کے دن پھرے ہین
کہ نائب محمدؐ کا پیدا ہوا ہے
محبت سے کہتا ہے وہ تم کو ہر دم
اٹھو سونے والو کہ وقت آگیا ہے
دم و خم اگر ہو کسی کو تو آئے
وہ میدان میں ہر اک کو للکارتا ہے
ہر اک دشمن دین کو ہے وہ بلاتا
کہ آؤ اگر تم مین کچھ بھی حیا ہے
مقابل مین اس کے اگر کوئی آکر
نہ آگے بچیگا نہ اب تک بچا ہے
مسیحا و مہدی دوران آخر
وہ جس کے تھے تم منتظر آگیا ہے
قدم اس کے ہین شرک کے سر کے اوپر
علم ہر طرف اس کا لہرا رہا ہے۔
خدا ایک ہے اس کا ثانی نہیں ہے
کوئی اس کا ہمسر بنانا خطا ہے
نہ باقی رہے شرک کا نام تک بھی
خدا سے یہ محمود میری دعا ہے

ڈاک ولایت

بچوں کی تعلیم۔ ڈاکٹر بابس ایم اے صاحب ایک ولایت کے اخبار میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری مدارس میں بچوں کو عام اخلاق کی تعلیم دینی چاہیئے ان کے سامنے یسوعی اخلاق کو پیش کرنا یا انجیل پڑہانا ان کی آئندہ زندگی کو خراب کرنا ہوگا۔ موجودہ حالت مین جن مدارس میں کچھ تعلیم عیسوی مذہب کی دی بھی جاتی ہے اس کی طرف بھی اسی واسطے کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ مدارس مین ایسی باتین تعلیم دینی چاہئیں۔ جن کے متعلق دانا لوگوں کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور جس کتاب پر خود اپنے مذہب والے ہزاروں اعتراضات کر رہے ہین اس کا مدارس میں رکہنا بالکل فضول ہے۔

مظالم روس روس میں ایک فوج کسی راستہ سے گذر رہی تہی۔ ایک لڑکی نے جو راہ مین کہڑی تہی کہا کہ یہ تو اس طرح خوش معلوم ہوتے ہین کہ گویا ابہی پورٹ آرتھر فتح کر کے آئے ہین اس کی یہ بات سنکر سپاہیون نے اس کو پکڑ کر ایک افسر کے پیش کیا جس نے اس کو سخت سزا دی یہان تک کہ اس کے بدن سے خون نکلنے لگا۔ اس پر لنڈن کا اخبار لکہتا ہے کہ یہ آجکل کے عیسائی افسرون کی نیکی اور حوصلے کا نتیجہ ہے کہ ایک معصوم لڑکی کو اس طرح سے بے جا دکھ دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر۔ شعر و سخن
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی۔ ہفتہ قادیان
صفحہ ۴ - ڈائری۔ درثمین۔
صفحہ ۵ - بلاد اسلامی۔
صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۷ - رمضان المبارک
صفحہ ۸ - ۹ و ۱۰ - عبد الحکیم خان مرتد۔
صفحہ ۱۱ - ریویو - مراسلات۔
صفحہ ۱۲ - شعر و سخن۔ قابل غور صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب۔
صفحہ ۱۳ - رسیدزر - سیلاب والی پیشگوئی کس زور و شور سے پوری ہو رہی ہے۔
صفحہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶
اشتہارات

بدر مسیح
مورخہ ۱۵ر شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰ر ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء - بَلَجَتْ اٰیاتی - وبشر الذین اٰمنوا ان لہم الفتح -

ترجمہ - ظاہر ہو گئین میری نشانیان اور خوش خبری دے اُن لوگون کو جو ایمان لائے۔ بیشک ان کیواسطے فتح ہے۔

۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء - لنبلونکم

ترجمہ - البتہ ہم تم کو آزمائین گے۔

مین نے دیکھا کہ ایک کتاب ہے گویا وہ میری کتاب ہے اس کا نام نہج المُصلّی ہے - پھر الہام ہوا - فوق حمید۔ کاذب کا خدا دشمن ہے۔ وہ اس کو جہنم مین پہنچائیگا۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہین۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزا مسجد اقصےٰ مین بعد از نماز عصر ہوا کرتا ہے۔

حضرت مولٰنا مولوی محمد احسن صاحب و مولوی حکیم فضل دین صا تاحال اپنے وطن مین ہین۔

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب - سید لعل شاہ صاحب بر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - میان اللہ دین صاحب لدھیانوی و و بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے ان ہ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نیکی اور صحت کے ساتھ عمر

ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب علیل ہین۔ احباب سے دُعا کی درخواست

معذرت

اس ہفتہ مین درس قرآن شریف نہین لکھا جاسکا۔ اگلے ہفتہ مین انشاء اللہ درس قرآن کے بجائے دو صفحے کے چار صفحے دئے جائین گے۔

عیسائی صاحبان جواب دین

(نور افشاں - تجلی - تحفہ سرحدیون و دیگر عیسائی ہم عصر غور فرماوین)

عیسائیون کا عقیدہ ہے کہ یسوع کے کفارہ نے موسوی شریعت پر عمل کی کوئی ضرورت باقی نہین چھوڑی اب ختنہ کرانے کی حاجت ہے نہ دائمی قربانی کی عبادت کی کوئی ضرورت ہے ایک مسیح کے کفارہ پر ایمان لاؤ اور سب سے چُھٹی ہوئی۔ سؤر کھاؤ شراب پیو۔ روزے ترک کرو۔ سب حلال ہے باوجود اس عقیدہ کے عیسائی صاحبان کے درمیان نکاح کے متعلق ایسی سخت قیدین لگائی گئی ہین وہ کس بناء پر ہین جب پہلے تمام حرام مسیح کے کفارہ نے حلال کر دئے۔ تو اب یہ محرمات کیون اب تک باقی ہین۔ انجیل مین کوئی ایسا حکم نظر نہین آیا جس کے رو سے ماں بہن سے نکاح ناجائز ہو موسوی شریعت مین اگر کوئی ایسا حکم ہے تو اس پر عمل کرنا ضروری نہین امید ہے کہ عیسائی صاحبان اس کا جواب قابل تشفی عطا فرماوین گے۔

ڈائری

القول الطیب [illegible] ستمبر ۱۹۰۶ء۔ ایک [illegible] حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا اور اس نے دعا کے واسطے عرض کی اور اپنی حالت پر مایوسی کا اظہار کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ میرا مذہب یہ ہے کہ کوئی بیماری لا علاج نہیں ہر ایک بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔ جس مرض کو طبیب لا علاج کہتا ہے اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ طبیب اس کے علاج سے آگاہ نہیں ہم بہت سے [illegible] دیکھ چکے ہیں کہ [illegible] اور ڈاکٹروں نے لا علاج بیان کیا۔ مگر [illegible] شفا پا گئے [illegible] کوئی [illegible] بعض بیمار بالکل مایوس ہو جاتے ہیں یہ غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئیے۔ اس کے خزانہ میں سب شفا ہے۔ سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس والے ایک ضعیف آدمی ہیں ان کو مرض ذیابیطس بھی ہے اور ساتھ ہی کاربنکل نہایت خوفناک شکل میں نمودار ہوا اور پھر عمر بھی بڑھاپے کی ہے۔ ڈاکٹروں نے نہایت [illegible] دیا اور ان کی حالت نہایت خطرناک ہو گئی یہاں تک کہ ان کی نسبت خطرہ کے اظہار کے خطوط آنے لگے۔ تب میں نے ان کے واسطے بہت دعا کی تو ایک روز اچانک ظہر کے وقت الہام ہوا۔ آثار زندگی۔ اس الہام کے بعد تھوڑی دیر میں مدراس سے تار آیا کہ اب سیٹھ صاحب موصوف کی حالت روبصحت ہے۔ بیمار کو چاہیئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو۔ انسان صحت کی حالت میں کئی قسم کی غلطیاں کرتا ہے کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق ہوتے ہیں ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہیئے اور دنیا میں جس شخص کو نقصان بے جا پہنچایا ہو اس کو راضی کرنا چاہئے اور خدا تعالےٰ کے حضور میں سچی توبہ کرنی چاہئیے توبہ سے یہ مطلب نہیں کہ انسان جنتر منتر کی طرح کچھ الفاظ منہ سے بولتا رہے بلکہ سچے دل سے اقرار ہونا چاہئیے کہ میں آئندہ یہ گناہ نہ کروں گا۔ اور اس پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ تو خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ تمام [illegible] گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ ستار و [illegible] [illegible] ضرورت نہیں کہ مخلوق [illegible] خدا تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

اے حقیقی محسن و مربی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو۔ اور حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقو اور مداحو اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اٹھانے کا سچا شوق رکھنے والو!

تمہیں مبارک ہو کہ

درثمین (مکمل)

جسمیں فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح و مہدی موعود علیہ السلام کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

سب شائع شدہ نظمیں

درج ہیں۔ نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۲ کے ۱۴۷ صفحوں کی موزون جیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پربہائی جلدیں بندہ کر طیار ہو گئی ہے۔

ہم نے احباب کے آرام کیلئے اسمیں ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اُردو اور فارسی نظموں کے دو حصے کر کے انکو علیحدہ علیحدہ دیدیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی اور نظم فارسی یا اُردو میں شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان سے آگے کے نمبر لگا کر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب میں بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے انکی کتاب مکمل ہی ہوتی جائیگی اور ضایع بھی نہ جاویگی۔

قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے۔ محصولڈاک بیکلیگا ذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

بلاد اسلامی

قسطنطنیہ سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ قرضہ کی علت میں جس قدر قیدی قسطنطنیہ میں ہیں سب رہا کر دیئے جاویں اور چونکہ وہ خود قرضہ ادا کرنے سے عاجز تھے لہٰذا جیب خاص سے اس رقم کے ادا کر دینے کا حکم ہوا۔ باقی قیدی بھی جن کی دو ثلث میعاد گذر چکی تھی رہا چھوڑ دیئے گئے۔

بلغاریہ قسطنطنیہ سے کہ یونانی لارڈ بشپ نے گورنمنٹ ٹرکی اور سفرائے دول یورپ کے پاس ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں ان بدعملیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جو یونانی چرچ کے خلاف بلغاریہ میں ہوتی ہیں۔ اس میں بلغاریہ اور خصوصاً مشرقی رومیلیا کو ٹرکی کے ماتحت تسلیم کر کے خواہش کی ہے۔ کہ اس مسئلہ میں ٹرکی و نیز دول یورپ مداخلت کریں۔ (البیان)

سنگاپور کے مسلمانوں نے اسلامی زبان میں بنام امام ایک اسلامی اخبار جاری کیا ہے مگر افسوس وہاں کے عرب باشندوں میں بھی باہم سخت نزاع پیدا ہو گئی ہے۔

روسیا علاقہ نیکنس میں ۲۰۲۳ آدمی اور موضع چوکری میں آٹھ خاندان مسلمان ہوئے۔ روس میں زہاد کا دین عالم ہے۔

شمرلیف کانے یمن کے باغیوں کی طرف اپنی طرف سے ایک وفد علماء کا بھیجا ہے۔ کہ اون کو سمجھا بجھا کر اطاعت سلطانی پر رضامند کریں۔ مارشل فیضی پاشا نے حال میں باغیوں کو پھر ایک سخت شکست دی ہے۔

تونس کی جامع زیتونیہ کے مدرسہ کے بھی نصاب کی اصلاح کا مسئلہ درپیش ہے وہ مصر کی جامع ازہر کے ہم پلہ ہو۔

اللواء کا نامہ نگار لکھتا ہے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ عرب کے جنوب مغربی گوشہ میں انگلستان صرف قصبہ عدن اور اس کے مضافات یعنی ایک بالکل چھوٹے سے رقبہ پر قابض ہے یہ خیال غلط ہے انگلستان اس طرح میں جس قدر رقبہ پر قابض ہے اس کی وسعت اس سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا طول و عرض ایک شتر سوار آٹھ آٹھ دن میں بمشکل طے کر سکتا ہے۔ یہی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ موسباسا کی آبادی ۲۰ ہزار ہے جو تقریباً اسلامی ہے لیکن عیسائی پادری تبلیغ عیسائیت میں یہاں بھی اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ رہے۔ مگر تا حال ان کو چنداں کامیابی نہیں۔ اس شہر میں جو یورپین مسلمان ہو کر عربی و اردو زبان کی تحصیل کے لئے بمبئی آیا تھا۔ وہ مولنا شبلی کی تحریک پر اب دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں مقیم ہے۔ جہاں اس کی رہائش اور تعلیم کے لئے خاص طور پر انتظام کر دیا گیا ہے۔

مسلمانان روس کو آخر ۲۸ اگست کو عام اسلامی کانفرنس کرنے کی روسی حکومت کی طرف سے اجازت مل گئی اور بڑی دھوم سے اس کا انعقاد ہوا۔ سائبیریا اور ترکستان تک کے ڈیلیگیٹ اس میں شامل ہوئے اور حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں (۱) خاص پایۂ سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک اسم بامسمی اسلامی اخبار کسی یورپین زبان میں جاری کیا جاوے۔ جو ایک طرف یورپ کو مسلمان روس کی حالت اور شکایات سے آگاہ کرتا رہے اور دوسری طرف عیسائیوں کے مذہبی اعتراضات اور سیاسی حملوں کا جواب دیا کرے (۲) سلطنت کے تمام اسلامی اوقاف کی کماحقہ نگرانی اور انتظام کیا جاوے (۳) دین میں توہمات و جہالت سے جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کی اصلاح کی جاوے (۴) اسلامی مدارس کے لئے مناسب نصاب تجویز کیا جائے۔ اور (۵) ہر صوبہ میں جدا جدا شیخ الاسلام مقرر کئے جاویں۔ جو اعلیٰ شیخ الاسلام کے تابع ہوں۔ ہر تجویز کو عمل میں لانے کی کارروائی بھی ساتھ ہی شروع دی گئی۔

جاوا۔ میں ڈچ حکومت نہ صرف مقامی بلکہ غیر ممالک کے مسلمانوں پر بھی بدستور سخت ظلم کر رہی ہے، اور کوئی اس سے باز پرس نہیں کرتا۔ بغداد کے یہودی یہاں پہنچیں۔ تو یورپین متصور ہوتے ہیں۔ ترک قسطنطنیہ کا باشندہ بھی ہو تو وہ ایشیائی سمجھا جاتا ہے مسلمانوں کو اپنے مدارس کھولنے کی بھی اجازت نہیں۔ پچھلے دنوں ایک جاپانی بیڑہ وہاں گیا تو مسلمانوں نے بڑی خوشی منائی۔ (وطن)

ہز ہائینس نواب بہاولپور کا اس سال حج کو تشریف لے جانے کا ارادہ ہے۔ ان کے خاندان کے لوگ بھی ہمراہ ہوں گے اور سواروں کا ایک مختصر دستہ اور دیگر رفقا مل ملا کر کل ۵۰۰ کے قریب آدمی ہوں گے

بدرالدین طیب جی مرحوم کی بھتیجی مس عطیہ فیضی کو جو زنانہ ٹریننگ کالج کے متعلق سرکاری وظیفہ پر ولایت میں تعلیم پانے گئی ہیں۔ دو سال تک ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ وظیفہ ملیگا۔ ولایت کی آمد و رفت کا کرایہ اور اختتام تعلیم پر سرکاری ملازمت دینے کا بھی گورنمنٹ نے ذمہ لیا ہے۔ ان کے خاندان سے قبل ازیں دو اور لیڈیاں بھی ولایت گئی ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کابل کی سیاحت ہند کا نیا پروگرام تیار کر کے صاحب موصوف کی خدمت میں منظوری کے لئے ارسال کیا ہے اس کے مطابق امیر صاحب آسام میں شکار کھیلنے بھی جائیں گے اور کلکتہ گوالیار۔ اجمیر۔ دہلی۔ پٹیالہ سرہند اور لاہور کی سیر بھی کریں گے۔ اور بمبئی سے نئی ترقی یافتہ قسم کے جہاز پر سوار ہو کر کراچی پہنچیں گے۔

ڈاکٹر عبد الغنی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے عہدہ پرنسپلی سے استعفا دیدیا ہے۔ پہلے وہ اپنے مکان واقع ضلع گوجرات کو جائیں گے۔ پھر یکم اکتوبر تک پشاور سے کابل روانہ ہو جائیں گے اور دوران سیاحت ہند میں غالباً امیر صاحب کے ہمراہ ہوں گے۔ صوفی غلام محی الدین صاحب وکیل انجمن بھی حسب الطلب امیر صاحب ڈاکٹر عبد الغنی کے ہمراہ کابل جائیں گے۔

امیر صاحب کی سیاحت ہند کے متعلق فی الحال معلوم ہوا ہے کہ ۳۱ر دسمبر کو جلال آباد سے روانہ ہو کر ۷ر جنوری ۱۹۰۷ء کو آگرہ پہنچیں گے آگرہ سے حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مقدس کی زیارت کرنے سرہند آئیں گے پھر دہلی کے مشہور تاریخی مقامات کی سیر فرمائیں گے پھر علی گڑھ ہوتے ہوئے کانپور میں فوجی بوٹ کا ملاحظہ فرمائیں گے۔ ۱۷ر جنوری کو کلکتہ مقام ہوگا۔ ازاں بعد ترائی میں شکار کھیل کر جبل پور کا کارخانہ توپ سازی اور سنگ مرمر کی چٹانیں دیکھیں گے۔ وہاں سے براہ بمبئی سمندر کے راستہ کراچی ہوتے ہوئے کوئٹہ تشریف لے جائیں گے۔ اور کوئٹہ سے واپس پشاور کو۔ واپسی پر لاہور اور غالباً لکھنؤ کی بھی سیر فرماویں گے۔ (وکیل)

انتخاب الاخبار

سنور میں بوجہ بارش کے ایک قدیم ٹیلہ پھٹ گیا اس میں زمانہ قدیم کی چیزیں برآمد ہوئی ہیں۔

نواب صاحب رامپور نے جمعہ گذشتہ کو شملہ میں حضور وائسرائے کے ہمراہ ناشتہ تناول فرمایا۔

مرزا نجابت علی خان ایران کے قنصل جنرل [illegible] بدھ وار سے شملہ میں وارد ہیں۔

وائسریگل لاج شملہ میں جمعرات شب کو لیڈی منٹو نے ایک بہت بڑا ناچ کا دیا ۴۰۰ مہمان تھے۔

پچھلے سال ہندوستان میں [illegible] ہلاک ہوئے ان کی تعداد [illegible] تھی۔

سانپوں سے پچھلے سال ہند میں [illegible] آدمی ہلاک ہوئے۔ [illegible] سانپ مارے گئے۔

آمد ہند میں امیر صاحب کے قیام کی مصروفیتیں چھ روز تک رہینگی۔ ۴۰ ہزار فوج کی قواعد ہوگی۔

ہندوستان میں قحط زدگان کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار کے قریب بتلائی گئی ہے۔

[illegible] میں ۹۹ ہزار قحط زدہ ہیں۔ [illegible] میں بھی [illegible] ہزار [illegible] گئے ہیں۔

سندھ کے تعلقہ گونی میں امساک کی طغیانیوں سے ایک لاکھ سے زیادہ نقصان ہوا۔

کانپور میں سخت ٹڈی دل نمودار ہوا۔ نصف گھنٹہ تک تمام آسمان بالکل پوشیدہ رہا۔

علی گڑھ۔ راپتی و گنڈک ندیوں کی طغیانی سے ضلع گورکھپور کی تمام فصل خریف ماری گئی۔

ترکی مصری حد بندی کا کام [illegible] ہو گیا۔ ترکی فوجیں کسیمہ سے نکال دی گئی ہیں۔

جنوبی امریکن صوبجات لوسیانا وغیرہ میں وسیع طوفانوں سے کروڑہا ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔

امریکن سکرٹری ٹافٹ نے اہل کیوبا کو [illegible] بھیجا ہے۔ مطلب یہ کہ اگر اہل کیوبا ہوش میں نہ آئیں گے تو [illegible]

امریکہ وہاں ملٹری حکومت قائم [illegible] اس کے [illegible] ساتھ گفتگو [illegible]

[illegible] ٹافٹ پر چھوڑ دیا جاویگا۔

آسٹریلیا کی پارلیمنٹ سے غربی آسٹریلیا کا علاقہ [illegible] ہو کر علیحدگی [illegible] کریگا۔

معالجہ سرطان کے لئے ایک عالمگیر کانفرنس فرینکفورٹ میں کی گئی۔ ایک جدید سوسائٹی مقرر کی گئی۔

لندن میں پچھلے پانچ ماہ ساٹھ کروڑپتی مرے۔ انتقال جائداد کی فیس سے ۲ کروڑ روپیہ پایا۔

یہ بات قطعی طور پر فیصل کی گئی ہے کہ امسال ماہ دسمبر کے ایام کرسمس میں اسلامی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس مشرقی بنگالہ و آسام کے صدر مقام ڈھاکہ میں منعقد کیا جاوے گا اور اس کانفرنس کی کرسی صدارت کو نواب صاحب ڈھاکہ بذات خود زینت دینگے۔ آپ سر بمفیلڈ فلر صاحب کی [illegible] کی بدولت جو شہرت اور ناموری حاصل کی ہے [illegible] اسلامی دنیا میں مستقل سمجھا جاتا ہے۔

پچھلے ہفتہ ہندوستان میں وبا سے [illegible] فوتیاں قریب پانچ ہزار [illegible] یعنی [illegible] ہفتہ سابقہ میں [illegible] تعداد مذکور کے نصف سے زیادہ یعنی ۲۹۱۱ فوتیاں احاطہ بمبئی میں ہوئیں۔ یہاں بھی خاص زور شہر پونا میں پایا گیا۔ جہاں ایک ہزار انتیس فوتیاں اس ہفتہ میں وقوع [illegible] دیگر صوبجات کی تفصیل حسب ذیل ہے یعنی وسط ہند ۷۰۸ ممالک وسطی میں ۲۵۰ ریاست میسور [illegible] صوبجات متحدہ میں ۱۴۵ بنگالہ میں ۶۴ برما میں ۹۹ اور پنجاب میں ۵۵ فوتیاں ہوئیں۔ (اخبار عام)

ملکہ و ملک معظم ملک معظم و ملکہ معظمہ نئی عمارتوں اور [illegible] کا افتتاح فرمائیں گے۔ [illegible] پنجاب کے [illegible] مصر کے [illegible] یونیورسٹی [illegible] ڈاکٹر آف لا منتخب کئے گئے۔

[illegible] سے اپنی ایک [illegible] میں قتل عام کی [illegible] کر دیا ہے۔ [illegible] قتل عام کی [illegible] گورنمنٹ کو ان کی [illegible] انقلاب پسندوں کو [illegible] مسلمانوں سے [illegible] تو ان کو سزا دے گی۔

ہندوستان کے مسلمان

ٹائمز لکھتا ہے ہم کو چاہیے کہ مسلمانوں کو اپنی ہمدردی کا یقین دلاویں اور یہ کہ ہم ان کی وفاشعاری کی قدر کرتے ہیں۔ اگر وائسرائے [illegible] مجوزہ محمڈن ڈیپوٹیشن سے ہمدردانہ سلوک کریں گے۔ تو تمام معاملہ صاف ہو جائیگا۔ مسلمان اس کی قدر کریں گے۔ اگر گورنمنٹ ہند وفادار مسلمانوں کا اغماض کر بیٹھی۔ تو مسلمان یا تو [illegible] طور پر ایجی ٹیشن شروع کر دیں گے۔ یا کانگریس سے مل جائیں گے۔

دارجیلنگ کے تاجروں اور پلانٹروں نے ایک جلسہ میں یہ قرار دیا کہ شمالی بنگال میں تجارت کے بڑھ جانے سے [illegible] میں پل بنانے کی شدید ضرورت ہے۔

ڈاکخانہ ریاست حیدرآباد۔ یہ امر ملک میں باعث اطمینان ہوا ہے کہ ریاست نظام کا امتیاز [illegible] باقی رہ گیا اور جو تحریک انضمام [illegible] کی پیش ہوئی تھی وہ واپس لی گئی اور آئندہ یہ تحریک نہیں پیدا ہوگی مگر سنا گیا کہ حال میں جو ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات ہند رونق افروز ہوئے تھے۔ تو یہی تحریک پیش آئی اور کچھ ارکان ریاست کی کمیٹی میں یہ طے ہوا کہ سردست انضمام [illegible] کی کارروائی نہ ہو۔ اتنا تو ضرور ہو کہ کوئی یوروپین نظامت [illegible] پر مامور کر کے اس کا انتظام کیا جاوے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ سرکار انگریزی کی یہ پالیسی ہنوز بدلتی نظر نہیں آتی۔ حالانکہ اس ریاست میں یوروپین عہدہ دار فی الواقع در حقیقت غیر مفید ثابت ہوتے رہے ہیں اور انتظام کی برہمی و نقصان مالی کا باعث مگر سپریم گورنمنٹ کے اثرات و پاس خاطر سے گورنمنٹ نظام [illegible] ان کی نتائج کے اظہار سے محترز رہتی ہے [illegible] کے خدمات مستعار لینے میں دریغ نہیں کرتے۔ چونکہ یہ امر بالکل قرین عقل ہے کہ ایک ایسے ملک پر جس کی حالات [illegible] سے اجنبیت محضہ ہوتے ہوئے کوئی یوروپین عہدہ دار ایسے جلیلہ کے فرائض ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے گورنمنٹ انگریزی کی چشم پوشی تعجب خیز ہے۔ (روزانہ پیسہ)

بیس روپیہ انعام۔ [illegible] حیدرآباد میں مورخہ ۱۲ ستمبر کو دو نوٹ تعدادی ایک صد روپیہ نمبری [illegible] لاہور مورخہ ۴ جون سنہ ۱۹۰۳ء اور [illegible] سو روپیہ نمبری [illegible] لاہور مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء وصول زرخزانہ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۰۶ء [illegible] ہو گئے ہیں جو بیمہ شدہ لفافہ میں تھے اور اسی کے ساتھ ایک [illegible] انگوٹھی [illegible] چاندی کی زنجیر اور ایک زیور زری گلوبند بغیر کندن کنجیاں دیسی و انگریزی شفاخانہ رفاہیہ بھی جاتی رہی ہیں اور [illegible] نقد اور ایک خاکی واسکٹ یہ سب چیزیں جو صاحب برآمد کرائیں انہیں مبلغ بیس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ سید عبد الستار شاہ
ڈاکٹر شفاخانہ رفاہیہ۔

بَدرِ صَادِق

مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۱

چونکہ ماہ صیام بہت قریب آرہا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزے کی عبادت کے متعلق چند ضروری باتین اخبار مین درج کی جاوین تاکہ ناظرین اخبار کو موقعہ پر کار آمد ہون۔

قال اللہ تعالیٰ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۔ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ الآیۃ۔

ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے ایمان والو! حکم ہوا ہے۔ تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا تم سے اگلون پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ کئی دن ہین گنتی کے۔ پھر جو کوئی تم مین بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہیئے اور دنون سے۔ اور جن کو طاقت ہے۔ تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کھانا (یعنے اگر روزے نہ رکھ سکے) پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو مہینہ رمضان کا وہ جو اترا اس کے حق مین قرآن مجید ہدایت واسطے لوگون کے اور دلیلین ہدایت کے سے اور معجزے پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے مہینے مین پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کے اور جو بیمار یا اوپر سفر کے۔ پس گنتی ہے اور دنون سے آخر تک۔

اللہ تعالےٰ نے روزے کی علت غائی یہ بیان فرمائی۔ کہ انسان متقی بن جائے۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور ان پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس پر برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشون کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے

روزہ کی عبادت تمام ادیان مین پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ مین لکھا ہے۔ مینے اہوا کے دریا پر منادی کرائی۔ کہ روزہ رکھین اور خدا کے آگے دکھ کھینچین اور اس سے دعا مانگین۔ تاکہ اپنے اور اپنی اولاد اور مال کے لئے سیدھی راہ پاوین۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائبل مین مفصلہ ذیل مقامات پر ہے۔ یسعیا باب ۵۸ آیت ۳ ۲ سموئیل باب ۱۲ آیت ۱۶۔ دانیال باب ۹ آیت ۳ استر باب ۴ آیت ۱۶۔ یوئیل باب ۲ آیت ۱۲ باب ۲ آیت ۱۵۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے روزے کو نہایت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزہ رکھا تھا۔ اور شاگردون سے بھی فرمایا۔ جب کہ شاگردون نے دریافت کیا۔ کہ آپ دیو نکال سکتے ہین اور ہم کیون نہین نکال سکتے۔ تو جواب مین فرمایا کہ تم اپنی بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہین کر سکتے۔ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا۔ تو پہاڑ کو یہان سے وہان چلا سکتے۔ اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہین نکلتی۔ متی باب ۱۷ آیت ۱۹ تا ۲۱

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ)

اوپدیشک بند

ریاست چھچھرولی مین پنڈت ہرنام سنگھ آریہ کو بازار مین لیکچر دینے سے پولیس نے نہایت دور اندیشی سے کام لے کر روک دیا۔ آریون کے لیکچر عموماً روک ہی دینے کے قابل ہوتے ہین۔ کیونکہ ان کی زبان بہت بے لگام ہو رہی ہے۔ ایسے ہی خطرہ کے سبب یوگندر پال کا لیکچر بٹالہ مین روکا گیا تھا۔

جاپان مین اسلام

آریہ اخبار پرکاش کے کالم مین دہرم پال صاحب بڑے زور شور سے تحریک کرتے ہین کہ جاپان مین اسلام کا پھیل جانا بہت ہی عمدہ بات ہے۔ آریہ لوگ اس پر ہرگز نہ گھبرائین اور لکھتے ہین "دنیا کی تاریخ مین وہ دن درحقیقت مبارک ہوگا جبکہ ہم یہ سنین گے کہ جاپان مسلمان ہوگیا" اخیر مین فرماتے ہین "بلکہ اگر جاپان مسلمان نہ بھی ہونا چاہے۔ تو اس کو زبردستی مسلمان بنا دینا چاہیئے" اپنے آریہ بھائیون کے آنسو پونچھنے کے واسطے اپنی اس دلی خواہش کے اظہار کی یہ وجہ بتلاتے ہین کہ آریون کا یہ خیال کہ جاپان کے مسلمان ہو جانے سے ویدک دہرم کو کوئی نقصان پہنچ سکے گا بڑا ہی بے ہودہ خیال ہے اور لکھتے ہین کہ اگر جاپان مسلمان ہو جائے گا تو پھر آریون کیواسطے اسلام کا کھنڈن آسان ہو جائے گا۔ اس واسطے جاپان کو مسلمان ہونے دینا چاہیئے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے ہین کہ آپ ہی نے آریہ کی موت پر ایک مضمون لکھا تھا۔ یہ مضامین تو دہرم پال صاحب کے بہت عمدہ ہین۔ گو اس سے یہ خوف ہے۔ کہ بعض دور اندیش آریون کو کہین یہ گمان نہ گذرے کہ دہرم پال صاحب کی شدھی مین کوئی ایسی ہی نیت مخفی ہے۔ جیسی کہ آریہ صاحبان کسی عبداللہ نامی شخص کے متعلق بیان کیا کرتے ہین۔ جو کہا جاتا ہے۔ کہ لیکھرام کے پاس شدھ ہونے کے واسطے آیا تھا اور بالآخر چھری چلا گیا۔ اس کی چھری تو لیکھرام پر ہی چلی تھی۔ اور اب دہرم پال صاحب آریہ مت پر ہی چھری چلاتے ہین۔ کہین اس کی موت کا مرثیہ پڑھتے ہین۔ اور کہین آریون کو حکم دیتے ہین۔ کہ جاپان کو زبردستی مسلمان بنا دینا چاہیئے۔ کیون نہو۔ آخر کسی مسلمانون کے گھر مین پیدا ہوئے تھے اور اتنی مدت تک اسلامیون کا نمک کھایا ہے۔ کچھ تو کارروائی کر ہی دکھائین گے۔

آریون مین غیرت نہین

اخبار پرکاش کسی بات پر ناراض ہو کر لکھتا ہے کہ وہ غیرت ہم مین نہین۔ بھلا یہ کون سی نئی خبر آپ نے شائع کی ہے دنیا کو تو آپ کی غیرت کا اندازہ اسی دن سے لگا ہوا ہے۔ جس دن سے دیانند نے نیوگ کے اہم مسئلہ پر روشنی ڈالی تھی۔

اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطٰن المرتد اللعین الرجیم۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وصلّ علٰی محمدٍ صلوٰۃً تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات

عبد الحکیم خان مُرتد

(رقم زدہ منشی ظفر احمدؐ صاحب کپورتھلہ)

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس ٭ بیا در ذیل مستان محمد
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت ٭ بشو از دل ثناخوان محمد

یاایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللّٰہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکٰفرین یجاھدون فی سبیل اللّٰہ ولا یخافون لومۃ لائم ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ واسع علیم

اے ایمان والو! تم مین سے کوئی اپنے دین سے پھر جاوے تو خدا کو اس کی ذرا بھی پرواہ نہین وہ ایسے لوگ موجود کر دے گا۔ جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا۔ اور وہ اس کو دوست رکھتے ہون گے مومنوں کے ساتھ نرم کافرون کے ساتھ سخت اللہ کی راہ مین اپنی جانین لڑا دین گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کچھ باک نہین رکھین گے یہ بھی خدا کا فضل ہے۔ جس کو چاہے دے اور اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ اور وہ سب کے حال سے واقف ہے۔ پھر ایسی صورت مین اہل ایمان کو عبد الحکیم کے مرتد ہونے کا کیا رنج اور افسوس ہو سکتا ہے۔ بلکہ ضرور تھا کہ اس کا ارتداد اور نفاق اللہ جلشانہ اپنے وعدہ کے موافق ظاہر کر دیتا کیونکہ ماکان اللّٰہ لیذر المؤمنین علٰی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب یعنی خدائے قدوس ایسا نہین ہے کہ وہ مومنون کو ایسی حالت مین چھوڑ دے۔ جس مین کہ وہ ہین یہان تک کہ خبیث کو طیب سے علیحدہ نہ کر دے سو افسوس اور رنج کا مقام تو اس وقت تھا کہ وہ مولیٰ کریم اپنے وعدہ کی ایفا نہ کرتا اور اس سلسلہ عالیہ مین جس کی بنیاد اس نے خود اپنے ہاتھ سے ڈال کر اس کو اخرجت للناس کا اعزاز عطا فرما کر قائم کیا ہے۔ اس مین ایسے پلید طبع خبیث دل جو اسلام کے اندرونی دشمن ہین۔ رہے ملے رہنے دیتا۔ سو اس کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اس سلسلہ عالیہ کو جس کا وہ خود حافظ ہے اس دجال کے دجل سے بچانے کے لئے اس کا ارتداد ظاہر کر دیا اور اہل اسلام کو اس کے شر سے محفوظ رکھ لیا۔ مومنوں پر جو اسلام کے لئے غیرت مند اور صاحب بصیرت ہین اچھی طرح کھل گیا کہ یہ مرتد دراصل چھپا ہوا عیسائی ہے جو اپنی دجالانہ اور مفتریانہ کارروائیوں سے نہایت باریک مخفی در مخفی پہلوؤن مین اسلام کے لباس مین ہو کر اور اسلام کا حامی بن کر عیسائیت کو اسلام کے اندر پھیلانا چاہتا ہے۔ جو چراغدین جمونی کا جانشین ہے۔

اس مرتد کا عیسائی ہونا اور ان کے مذہب کا ممد و معاون ہونا مین صاف طور پر ابھی اس کی تحریرات سے ظاہر کر دونگا۔ سو یہ کوئی نئی بات نہین ہے۔ بلکہ یہ سنت اللہ ہے کہ جب کبھی خدائے رحمان و رحیم کی طرف سے ضرورت حقہ کی بنا پر کوئی سلسلہ ارشاد و ہدایت کا قائم ہوا تو اس مین اوائل مین ہر قسم کے لوگ داخل ہوتے رہے ہین۔ مگر چونکہ اللہ جلشانہ اپنے ایسے سلسلہ کا آپ محافظ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ منافقون اور بد باطنون کو اپنی ایک جماعت سے علیحدہ کرتا رہا ہے اور ان کا ارتداد اور نفاق ظاہر کرتا رہا ہے۔ تو پھر جبکہ یہ سلسلہ عالیہ اسی کی طرف سے ہے۔ اور منہاج نبوت پر ہے۔ تو پھر اس مین کسی وہ بد باطن خبیث النفس کو کب رکھ سکتا تھا۔ جو مردود قرآن کریم اور سید المطاہرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور اس کے بروز مظہر اتم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت سفاہت اور خباثت سے حملہ کرنے والا ہو۔ یہ مرتد دین اسلام سے بالکل نکل گیا۔ اس کا اعتقاد ہے کہ نہ قرآن کریم تمام جہان کے لئے قانون الٰہی ہے اور نہ حضرت خیر الرسل خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا موجب نجات ہے۔ بلکہ اس سارے سلسلہ نبوت اور کتب الٰہی کو جو سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ جلشانہ کی طرف سے خلقت کی ہدایت کے لئے جاری رہا اور جن کے زمانہ مبارک مین تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ درجہ کمال کو پہنچا۔ آپ کی پاک اور مطہر ذات جامع الکمالات مین وحی نبوت تشریعی کا خاتمہ ہوا اور وحی ولایت اور نبوت اس کی اطاعت کے رنگ مین قیامت تک جاری رہی تاکہ دنیا پر ظاہر ہو کہ وہی ایک حقیقی منجی ہوا ہے۔ جس کی پیروی سے انسان اسی جہان مین نجات حاصل کر سکتا ہے اور جس کا کامل نمونہ اور مظہر اتم یعنی اس کا بروز حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت موجود ہے۔ جس کا وجود با جود خدا کی ہستی کا روشن ثبوت ہے۔ اور چونکہ یہ خدا کا برہان ہے اور حجۃ اللہ علی الارض ہے۔ اسی لئے بلا پیروی و اتباع اس کامل انسان بروز محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ اللہ پر ایمان حاصل ہو سکتا ہے اور نہ آخرت پر اور نہ اس کا منکر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مصدق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو نشانات اور علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بروز و ظہور کے لئے بیان فرمائے تھے۔ وہ سب تمام و کمال اللہ جلشانہ نے اس کے دعوے کے تائید مین پورے کر دئے۔ پس اس صورت مین اس امام الزمان نائب کامل کا منکر رسول مقبول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا اور اللہ جلشانہ کے فعل کا مکذب ہوا تو پھر اس کی نجات کس طرح ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ یہ مرتد تمام سلسلہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور کتب الٰہی کو عبث اور غیر ضروری سمجھتا ہے۔ گو اس نے بوجہ اپنے نفاق کے کھلے طور پر اپنے اس عقیدہ کو ظاہر نہین کیا۔ لیکن جب اس کی تحریرات پر عمیق نظر سے غور کیا جاوے گا تو پھر اس کا نفاق ظاہر ہو جائیگا۔ جس کا اس جگہ کسی قدر مین اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہون۔ ملاحظہ ہو کتاب ذکر الحکیم ۳ کا صفحہ ۲۰ جس کا شروع اس طرح پر ہے۔ "عیسائیون مین سائنس اور براہمون مین موحد۔ راستباز۔ باعمل اور جان نثار بکثرت ہین" "بعض مسائل مذہبی مین اختلافات ایک امر علیحدہ ہے

یہ اختلاف ایسا ہی اٹل ہے جیسا کہ [illegible] معصومین کے [illegible] اور اختلاف فاسقانہ۔ خاص کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جب ابوہریرہ رضہ اعلان کرنے چلے۔ من قال لا الہ الا اللہ فدخل الجنة اور راستہ میں حضرت عمر رضہ ملے۔ تو آپ نے ایک مکہ ان کی چھاتی پر مارا اور گرا دیا۔

اس عبارت مذکورہ بالا سے اس کا صاف عقیدہ ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں اور برہموں کا اسلام کے ساتھ ایسا ہی خفیف اختلاف نظر انداز ہونے کے قابل ہے جیسا کہ حضرت عمر رضہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلاف کیا اور جیسے ہندوستان دشمنان دین میں بکثرت راستباز ہونے وغیرہ وغیرہ بیان کرتا ہے اور حالانکہ برہمو ہیں تمام نبیوں اور رسولوں اور تمام کتب الٰہی کو جھٹلاتے اور ان کو عبث اور غیر ضروری سمجھتے ہیں اور وحی الٰہی اور قرآن کریم اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم منجی دوجہان کے وجود باجود کو جس کو خداوند عالم نے فرمایا۔ وما ارسلناک الا رحمة للعلمین۔ بے سود بتاتے ہیں۔ اور یہ مرتد باوجود ان کے ان عقاید باطلہ کے ان میں بکثرت راستباز بیان کرتا ہے اور ایسا ہی عیسائیوں میں بھی بکثرت راستباز ہونے کا یقین رکھتا ہے۔ حالانکہ اللہ جلشانہ نے قرآن کریم میں فرمایا۔ واکثرہم فاسقون۔ اور پھر اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ [illegible] کے لئے قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے اور یہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہونے سے صاف طور پر انکار کرتا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اللہ جلشانہ پر ایمان لانے کے ساتھ خداوند عالم کی سخت توہین لکھتا ہے۔ چنانچہ صفحہ ۴ کتاب مذکور کی سطر ۲۳ میں ہے۔

"پس جب بنائی نجات توحید اور تزکیہ نفس ہوئی تو فروعات یا مویدات کی خاطر تمام دنیا کو اصل بنا سے محروم کرنا سخت غلطی ہے" اور صفحہ ۱۰ کے حاشیہ پر ہے "توحید و تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے۔ نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو۔ یا مسیح پر اگر کہیں کہا ہو تو وہ تمثیل بتلائی ہوتی" لے

کہ کرو [illegible] اگر تم مومن ہوتا [illegible] ایمان سے [illegible] کہ خدا کا غضب اور عذاب محض خدا کے مرسلین پر ایمان نہ لانے کے باعث ہی آتا ہے۔ وما کان لہم من اللہ من واق ذلک بانہم کانت تاتیہم رسلہم بالبینت فکفروا فاخذہم اللہ انہ قوی شدید العقاب۔

ترجمہ۔ اور ان کو خدا کے غضب سے کوئی بھی بچانے والا نہیں ہوا اور یہ اس سبب سے ہوا کہ ان کے رسول معجزے لے کر ان کے پاس آتے رہے۔ اس پر بھی انہوں نے نہ مانا۔ تو اللہ نے ان کو پکڑا اور بے شک وہ بڑا زور آور اور شدید العقاب ہے۔ پھر جبکہ منکرین رسولوں کے لئے خدا کا عذاب مقرر ہے تو پھر ایمان لائے بغیر نجات کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر تمہاری دونوں آنکھوں میں بینائی ہوتی تو تم کو نظر آجاتا کہ مرسلین اور مامورین پر ایمان لانا موجب نجات ہے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ کذالک حقا علینا ننج المومنین۔ یعنے خداوند عالم انہیں کی نجات کا ذمہ وار ہے جو اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یہی راہ اس نے نجات کی بتلایا ہے۔ ھل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ ورسولہ۔

پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو [illegible] اپنے لئے شافع کہا [illegible] و علی اللہ ورسولہ [illegible] آپ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں فرمایا۔ کہ تمام دنیا میں جس قدر موحد خدا پرست اور نیک بندے ہیں۔ وہ سب کے سب جنتی ہیں جب تک مجھ پر ایمان نہ لاویں"

خداوند عالم نے تیری بصیرت چھین لی اور تیری آنکھوں پر ایک قسم کا پردہ ڈال دیا۔ جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یومنون بالاخرة حجابا مستورا۔

اس واسطے قرآن کریم سے راہ حق نظر نہیں آتی ورنہ قرآن کریم میں تو صاف ہے۔

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم ویبشر المومنین الذین یعملون الصلحت ان لہم اجرا کبیرا وان الذین لا یومنون بالاخرة اعتدنا لہم عذابا الیما۔ اور فرمایا۔ ومن لم یومن باللہ ورسولہ فانا اعتدنا للکفرین سعیرا۔ اور فرمایا۔ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ خدا کی لعنت ہو اس مردود دل پر جو رسولؐ کے مخالف کو راستباز بتلائے اور حالانکہ اللہ پاک اس کو سب سے ذلیل فرماوے اور خدائے ذوالجلال کا غصہ اور غضب اور قہر ٹوٹ پڑے۔ ایسے مردود پر کہ وہ تو اپنے کلام عزیز میں اپنے رسول کے مخالف کے لئے فرماوے۔

ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ وشاقوا الرسول من بعد ما تبین لہم الھدی لن یضروا اللہ شیئا وسیحبط اعمالہم۔ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم۔ اور وہ مردود خدا کے سارے رسولوں اور خصوصاً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف کو راستباز باعمل اور ناجی بتلاوے۔

اے ظالم خدا اور رسول کے دشمن تو بوجھتا، کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بتلائی ہوتی۔ قرآن کریم تو سارا اسی سے بھرا ہوا ہے کہ جو شخص رسول کریم پر ایمان نہیں لائے گا۔ آپ کی اطاعت نہیں کریگا وہ جہنمی ہے۔ الذین کفروا لہم عذاب شدید والذین امنوا وعملوا الصلحت لہم مغفرة واجر کبیر۔ اور فرمایا یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فامنوا خیرا لکم اس آیت کریمہ میں تمام جہان کے لئے حکم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمہارے رب کی طرف سے الحق ہے ایمان لاؤ کہ تمہارے حق میں بہتر ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ پر ایمان لائے بغیر کوئی نیکی اور نجات حاصل نہیں کر سکتا۔

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ الا ھو یحیی ویمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلمته واتبعوہ لعلکم تھتدون۔ (سورہ اعراف) [illegible] صلعم تمام جہان

لوگوں سے کہدو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اس خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ کہ آسمان و زمین کی تمام سلطنت اسی کی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی جلاتا اور وہی مارتا ہے۔ تو لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ اس کے رسول نبی امی پر کہ وہ خود بھی اللہ اور اس کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں کی پیروی کرو۔ تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔ یہ خداوند عالم کا فرمان ہے اور یہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴ میں لکھتا ہے۔ [illegible] خداوند عالم کے غیر متناہی کمالات [illegible]۔ اور اس کی غیر محدود ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت کو کسی انسان کے تابع نہیں مان سکتا۔ ایسا ماننا بدیہی تعلیم باطل ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان [illegible] [illegible] ایک انسان کے تابع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس عقیدہ کو صفحہ ۱۵ پر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اس آیت کریمہ کے بیان فرمانے پر (قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنے ان کو کہدے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے) اس کے جواب میں اول نفاق کے طور پر اس قدر لکھ کر "یہ ایک علیحدہ امر ہے۔ متنازعہ فیہ امر مدار نجات ہے اس میں کوئی کلام نہیں کہ اتباع محمدی صلے اللہ علیہ وسلم نجات کا سعید باصفا اور آسان رستہ ہے" پھر اس منافقانہ عقیدہ کو نہ چھپا سکا۔ پھر صاف طور پر اس کے آگے لکھتا ہے "مگر یہ نہیں کہ اس بے انت ذات کے تمام قوانین رحمت ومغفرت ایک انسان کے ہی تابع ہو گی" یعنے حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے۔ خداوند عالم کی توہین اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا ماننا اور اس کی عطا کردہ عقل اور فطرت کے مطابق اعمال صالحہ کرنا اور بدی سے بچنا موجب نجات نہیں ہو سکتے۔ تاوقتیکہ ایک انسان کو ساتھ نہ مانا جائے" یعنے خداوند عالم کی یہ سخت توہین ہے۔ کہ اس کے ساتھ حضرۃ محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا جاوے دیکھو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے کیسی کشی کا کیا نتیجہ ہوا کہ قرآن کریم کو تمام جہان کے لئے قانون الٰہی ماننا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کے لئے ہادی کامل یقین رکھنا اور اللہ جلشانہ کے ساتھ آپ پر ایمان لانا اس کے نزدیک خداوند عالم کی اس سے زیادہ توہین نہیں ہو سکتی۔

اور صفحہ ۱۸ پر اس خط میں جو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو لکھا ہے۔ تحریر کرتا ہے "جو لوگ نقص علم یا نقص فہم کی وجہ سے نہ شرارت اور عناد کی وجہ سے مخالف بھی ہوں اور حقیقت میں راستباز خدا پرست اور نیک عمل ہوں۔ وہ بھی قابل معافی ہیں" گویا قانون کے خلاف ورزی اگر نقص علم اور نقص فہم کی وجہ سے ہو تو وہ قابل معافی ہے۔ اے عبد الحکیم [illegible] کے خلاف کر کے پھر یہ عذر [illegible] کا مطلب سمجھ [illegible] نہیں تھا کہ یہ فعل بھی داخل جرم ہے [illegible] تو تیرا یہ اصول صحیح سمجھا جاوے۔ اللہ جلشانہ تو ایسے عذر کرنے والوں پر لعنت بھیجتا ہے۔

انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد۔ یوم لا ینفع الظالمین معذرتہم ولہم اللعنۃ ولہم سوء الدار۔

ہم دنیا کی زندگی میں بھی اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور اس دن بھی مدد کریں گے۔ جبکہ گواہ (یعنے رسول اور فرشتے) گواہی دینے کھڑے ہوں گے۔ جس دن نافرمانوں کو ان کی معذرت کچھ بھی نفع نہ دے گی اور ان پر خدا کی لعنت ہو گی اور ان کے لئے برا گھر ہے ان عبارتوں پر جو اس کے رسالہ سے نقل کی گئی ہیں۔ خوب غور کر کے دیکھ لو۔ کہ یہ شخص عیسائی ہے اور نہایت باریک اور مخفی در مخفی پہلوؤں سے بظاہر اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر مسلمانوں کو وحدانیت کی طرف بلا کر عیسائیت پھیلانی چاہتا ہے اور خدا کے رسولوں اور کتابوں کا سخت منکر ہے۔

اب میں عبد الحکیم مرتد کے متضاد خیالات اور اس کا صریح جھوٹ اور افترا جس سے اس کی خرابیاں اور گستاخانہ [illegible] کی تکذیب آشکارا ہو جائے گی اور جس سے یہ بھی ہویدا ہو جائیگا ایسا شخص کسی وقعت اور اعتبار کی نظر سے دیکھنے کے قابل ہے۔ ظاہر کرنا چاہتا ہوں اور یہ حال اس کی دورنگی اور افترا علی اللہ کا مشتے نمونہ از خروارے کسی قدر اس جگہ بیان کیا جاتا ہے۔ اول اس نے کتاب ذکر الحکیم ۲ میں اپنی رویائے کا رویا صادقہ ہونا اور اپنا صاحب الہام و صاحب کشف ہونا ظاہر کر کے مسلمانوں اور برہموں اور عیسائیوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ پھر صفحہ ۲۹ سے صفحہ ۳۳ تک خدا کے مخلص بندوں کی شناخت کے لئے دلائل بیان کر کے اس طرح پر تحریر کیا ہے "میں تمہیں بہ تقاضائے ہمدردی کے دیتا ہوں۔ کہ میں اپنی ذاتی سمجھ پر کچھ بھروسہ نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ تمام روشنی اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بذریعہ خوابات عطا کی اور یہ تمام [illegible] قرآن مسیح الزمان ہے [illegible] ان فوائد میں سے [illegible] مجھ تک پہنچے ہیں۔ میں اس قابل ہوں۔ کہ جو کچھ جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے مجھ کو ملتا ہے۔ وہ بلا واسطہ آنجناب مجھ کو مل سکتا۔

اور صفحہ ۳۵ ذکر الحکیم نمبر ا پر یہ ہے "اے مولوی صاحبان اگر اس زمانہ میں جناب مسیح الزمان مرزا صاحب عام طور سے یہ کہنے والے نہ ہوں۔ ؎

گرچہ ہر کس ز رہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

تو تمہاری خشک تقریروں کی فلسفہ الٰہیات کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہ رہی دونوں طرف طبل تہی کا شور ہو جاوے اور شاید انہیں لوگوں کی طبل تہی کی آواز غالب رہے جو فلسفیانہ طور سے تقریر کر رہے ہیں۔

پھر صفحہ ۴۵ پر ہے "مرزا صاحب بیشک ایک عظیم الشان حجۃ اللہ اور حجت اسلام ہیں۔ مگر افسوس" تم اس خدائی نعمت اور رحمت کی قدر نہیں کرتے میں نہیں جانتا کہ یہ ناشکری اور بے سمجھی کب تک تمہارے دامنگیر رہیگی صفحہ ۴۷ پر ہے۔ اے مولوی صاحب ایک ایسے شخص کی نسبت جو باآواز کہ رہا ہے کہ آؤ اور میں تمہیں خاص خاص برکات سماوی دکھلا دونگا جو مخصوص بالاسلام ہیں صفحہ ۵۰ پر ہے۔ اے مولویصاحب یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک مفتری اور زر پرست شخص اس زمانے میں دلیرانہ عام طور سے باواز بلند کہ سکیں گے۔ ؎

گرچہ ہر کس ز رہ لاف بیانے دارد۔ صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد۔ (باقی آئندہ)

ریویو

آلہی سلسلہ اور ارتداد ۔ اس نام کا ایک مختصر سا رسالہ جماعت احمدیہ میرٹھ نے چھاپ کر پانسو بلا قیمت تقسیم کیا ہے۔ یہ رسالہ اقتباس از ریویو آف ریلیجنز بابت جولائی ۱۹۰۶ء نمبر ۷ ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اللہ تعالیٰ جماعت میرٹھ کو جزائے خیر دے۔ غالباً میاں عبدالرشید صاحب مالک مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ۔ محلہ رنگسازاں سے مل سکیگا۔ کیونکہ اسی جگہ چھپا ہے۔

رہنمائے اسلام ۔ مؤلفہ صوفی عبدالرحمان حنفی المذہب۔ ساکن مالیر کوٹلہ۔ اس رسالہ میں نماز۔ وضو، غسل وغیرہ کے متعلق مسائل فقیہہ کا ذکر ہے۔ اور نماز کا ترجمہ۔ اوقات نماز وغیرہ درج۔ اخیر میں تعلیم قرآن سے نمونہ کے طور پر چند مقامات کا صرف اردو ترجمہ ہے۔ صوفی صاحب پہلے اس جماعت میں داخل تھے۔ مگر اب ابتلا میں ہیں۔ تاہم اس سلسلہ کے ساتھ اتنا تعلق ہے کہ اپنے رسالہ کے اخیر میں حضرت اقدس کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" درج کی ہے۔ قیمت ۱؎

البشارۃ العظمیٰ ۔ مصنفہ مولوی مشتاق احمد۔ اس میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱؎ ملنے کا پتہ مولوی محمد نذیر خوشنویس۔ لدھیانہ محلہ ڈھولیوال

شہد لعل سنگ کا شہد بنفشہ کا ایک ڈبہ ہمارے پاس برائے ریویو پہنچا ہے۔ جس کی صورت میں حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے اس کی تعریف میں تحریر فرمایا ہے کہ واقعی قبض اور مقوی دماغ ہے تو اس کے بعد میرے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم ناظرین کی اطلاع کے واسطے میں کہتا ہوں۔ کہ میں نے خود بھی اس کا استعمال کیا ہے۔ مصفیٰ اور عمدہ تازہ بنا ہوا ہے۔ خوشگوار اور سریع الاثر ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ وہ اس پتہ پر لکھیں۔ شہد لعل بخیر۔ ریاست چمبہ پنجاب۔ قیمت فی پونڈ عہ اور دو پونڈ ۱۲؎

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ نیاز مند نہایت ادب سے عرض کرتا ہے کہ ایک مضمون اور ایک غزل ارسال خدمت ہے۔ اخبار بدر میں شائع کر دیجئے۔ نیاز مند آپ کا نہایت مشکور ہوگا۔ فقط ۔ مرسلہ ڈاکٹر عبد المجید خان دانش نجیب آبادی احمدی۔

اخبار الحکم مطبوعہ ۲۴ر جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں آیت وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ ۔ الخ کی تفسیر عالی جناب معلی القاب حضرت اقدس امین المناظرین فاضل امروہوی مدظلہ نے ایسی جامع و مانع لکھی ہے کہ ہر ایک اہل عقل پڑھتا ہے اور وجد کرتا ہے۔ مگر بعض بلید الطبع کند ذہن لوگ فاضل امروہوی کی نہایت نفیس توجیہات کو سمجھ کر لطف نہیں اٹھا سکے۔ مخدومنا فاضل امروہوی نے اس قصہ کا سائنس کے موافق نہایت خوبی کے ساتھ ثابت فرما دیا ہے۔ لیکن جن کو نئی روشنی سے متاثر ہونے کا دعویٰ ہے۔ یعنی جن کی کمزور آنکھیں نئی روشنی سے خیرہ ہو کر اس کو اچھی طرح دیکھ بھی نہیں سکیں وہ اگر چاہیں تو مضمون ذیل سے اور اپنی تسکین کریں۔ (۱) بذریعہ سائنس یہ بات ثابت شدہ ہے۔ کہ پانی دو ہواؤں سے مرکب ہے جن کو آکسیجن اور ہائیڈروجن کہتے ہیں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ آکسیجن ہوا میں فیصدی ۲۳ موجود ہے۔ اب اگر کوئی ایسا جسم (پتھر) موجود ہو جو ہائیڈروجن خارج کرتا ہو۔ تو یقیناً اس پتھر سے پانی جاری ہو جائیگا۔ اور ہوا میں سے آکسیجن کھینچ کر پانی ہونا شروع ہوگا۔ (۲) دنیا میں اکثر چشمے پہاڑوں پر ایسے پائے گئے ہیں۔ کہ ایک خاص مقام سے پانی جاری ہے۔ مگر اس مقام کے آس پاس سے مٹی کھود کر جب اس پتھر کو بھی جس سے پانی نکلتا تھا علیحدہ کر دیا۔ تو پانی بند ہو گیا۔ اور پھر پانی کا کہیں پتہ و نشان نہ ملا۔ کہ کہاں سے آتا تھا۔ اور اب کہاں گیا؟ چنانچہ ایسے چشموں کی نسبت سوائے اس کے اور کچھ قیاس نہیں کیا گیا۔ کہ پانی جو جاری تھا۔ وہ کسی خاصیت کی وجہ سے ہوا میں سے حاصل ہو رہا تھا اور اس کیمیاوی امتزاج میں تغیر پیدا ہونے سے پانی بہنے کا سلسلہ موقوف ہو گیا (۳) ایک نمک ہوتا ہے۔ جس کا نام ہے کیلشیم کلورائڈ ۔ اور اس کو پانی کے ساتھ اس قدر کشش ہے کہ اگر اس کو وزن کر کے ہوا میں کھلا رکھیں۔ تو آس پاس کی مس کرنیوالی ہوا سے پانی کے بخارات جذب کر کے تھوڑی دیر میں مرطوب اور وزن میں زیادہ ہو جائیگا۔ اگر وہ زمانہ تھا۔ کہ کیلشیم کلورائڈ کی یہ خاصیت کسی کو معلوم نہ تھی۔ اسی طرح یہ ممکن ہے کہ کیلشیم کلورائڈ کی خاصیت کو ایک نہایت وسیع پیمانہ پر لئے ہوئے کوئی پتھر ہو جس سے ابھی تک لوگ ناآشنا ہیں (۴) ماہران علم طبعی اس بات سے بخوبی واقف ہیں۔ کہ چشموں کا پانی اکثر مقامات میں کس قدر بلندی پر چڑھ کر منبع سے خارج ہوتا ہے۔ عام لوگ اس باریک مسئلہ کو سمجھنا چاہیں۔ تو کسی برتن میں پانی بھر کر ایک نلی جو مڑی ہوئی بشکل لام (ل) ہو۔ اور جوف اس کا ہر جگہ بالکل مساوی ہو لیکر اس کا ایک سرا اس پانی میں ڈال کر دوسرے سرے سے خواہ منہ سے بذریعہ سانس یا بذریعہ پمپ پانی کھینچ کر چھوڑ دیں۔ تو تمام پانی برتن کا خود بخود اوپر چڑھ کر باہر نکل جاویگا۔ اسی طرح اس پتھر سے پانی جاری ہونے کا مسئلہ بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔ فقط ۔ راقم ڈاکٹر عبد المجید خان دانش ۔ احمدی ۔ نجیب آبادی ۔

غزل از تصنیف ڈاکٹر عبد المجید خان دانش نجیب آبادی احمدی تلمیذ جناب اکبر نجیب آبادی

امام وقت کی فرقت میں کلفت ہے یہاں مجھکو
میری تقدیر کب لیجائے دیکھو قادیان مجھکو
یہاں بے چین رکھتا ہے شیاطین کا ہجوم مجھکو
خداوندا دکھا دے جلد اب دار الامان مجھکو
سخن گوئی سکھا دو بھائی اکبر شاہ خان مجھکو
کہ نو آموز ہوں آتی نہیں طرز فغان مجھکو
مجھے دن رات غم کھاتا ہے اور میں غم کو کھاتا ہوں
خود اپنا میہمان نے کر لیا ہے میہمان مجھکو
یہاں لشکر میں ہی حشر نجیب آباد شورش ہے
رہے یورش دشمنوں کی پاکے تنہا ناتوان مجھکو
مجھے کامل نمونہ احمدیت کا بنا یا رب
ہراس نفس و شیطان سے الٰہی دے امان مجھکو
امام وقت کے صدقہ میں کر دے آرزو پوری
نہ کر محتاج غیروں کا تو خلاق جہان مجھکو

[illegible]
[illegible] اپنے اسے [illegible] جان مجھکو
[illegible] سے نہ [illegible] دانش
[illegible] نہیں کرتی بھی اپنا [illegible] مجھکو

شعر و سخن

مولانا ترک علی شاہ صاحب ترکی نے ایک کتاب بنام سلک گوہر حال مین شائع کی ہے جس مین قصہ سرمد کو نظم مین ادا کیا ہے۔ نظم بہت عمدہ ہے۔ اور چھپائی لکھائی بھی بہت صاف ہے۔ اس نظم مین سے چند اشعار بطور نمونہ درج ذیل کئے جاتے ہین۔

بنام آنکہ او عاجز نواز است
[illegible] صاف و [illegible]
بنام آنکہ نام او عفو است
[illegible] رنگ [illegible] چشم [illegible] است

* * *

دلے بامن بدہ اے خالق جان
کہ در ذکرت بود پیدا و پنہان
دلے خواہم کہ باشد ہمدم تو
شہید جلوۂ تیغ غم تو
دلے دہ کز غمت افسردہ باشد
ز [illegible] سینہ [illegible] زدہ باشد

* * *

بیا ساقی ز راہ مہربانی
بدہ جام شراب ارغوانی
کہ قصد نعت ختم المرسلین است
کہ [illegible] قبلۂ دین متین است

* * *

رسول اللہ ختم المرسلین است
شفیع ما بمحشر بالیقین است
نگیرد بازوے ما گر بمحشر
چہا بر ما رود اللہ اکبر
ظہور ہر دو عالم شد ز نورش
بعالم گرچہ آخر شد ظہورش
سرش راز [illegible] تاج لولاک
بلند از پایۂ بوسش قدر افلاک
کلیم از عز و تمکینش بحیرت
سر عیسے بزانو ہا زغیرت
چنان قدرش شب معراج افزود
کہ چشم ہر پیمبر سوے او بود
چو احمد پیشوائے ما نہ باشد
ز ما راضی خدائے ما نہ باشد
بیارانش فدا جان و دلم باد
بخاک جادۂ شان منزلم باد
بیا ساقی بیا اے مایۂ ناز
بدہ جامے مرا از بادۂ راز
کہ تا طبعم کند گوہر فشانی
بمدح میرزائے قادیانی

* * *

در مدح حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد قادیانی

بنازم کشور پنجاب بر خویش
کہ شد در تو ظہور آن نکو کیش
کہ چشم بود وا در انتظارش
دلم گردید [illegible] در انتظارش
سپہر عصمت و عیسے موعود
امام برحق این عہد مسعود

[illegible]
[illegible] مرکز قرآن
[illegible] گون شد
[illegible] گردش حق [illegible]
[illegible] مریم [illegible] عالم
[illegible] رایت [illegible]
[illegible] از جام [illegible] مست
مگر [illegible] خود [illegible] دانی
خوشا آن [illegible] کہ آید [illegible]
[illegible] کہ [illegible] شد [illegible]
[illegible] ساقی [illegible] طلعت

ز [illegible] تازہ آئین [illegible]
چو ثابت کرد آن ممتاز دوران
دل [illegible] از اندوہ خون شد
[illegible] واقف ہر گوہر راز
بود لاریب آن ذات مکرم
[illegible] سر از طاعت او
[illegible] دولت دارین از دست
[illegible] باشد شاہدش [illegible] المثانی
خوشا آن فرقہ کہ گرد خاک راہش
خوشا آن جماعتے کہ در شد فتن سر آید
[illegible] از صہبائے عشرت
کہ [illegible] گویم
[illegible]

قابل غور صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب

محبی ایڈیٹر صاحب صادق اخبار قادیان۔

قصبہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ایک بڑا امپارٹنٹ بارونق بلدہ ہے۔ اور جس کی رونق بباعث اجرائے مندرجہ ذیل مطابع و شفاخانجات و مدارس روز بروز ترقی پر ہے۔

مطابع

۱۔ ریویو آف ریلیجنز۔ یہ مطبع بڑا بھاری کارخانہ ہے۔
۲۔ الحکم " " " "
۳۔ بدر " " " "
۴۔ ضیاء الاسلام " " " "

مدارس

۱۔ تعلیم الاسلام سکول۔ اس مین چودہ معلم اور تین سو طلبار تعلیم پاتے ہین۔
۲۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سکول

شفاخانجات

۱۔ شفاخانہ متعلق تعلیم اسلام سکول
۲۔ شفاخانہ حضرت مولوی نورالدین صاحب حکیم الامت۔ اس شفاخانہ مین مریضان قصبہ و مفصل بکثرت آتے ہین۔
۳۔ شفاخانہ طبیب حاذق۔

بازار حسب حیثیت قصبہ عمدہ آباد ہے۔ اشیاء خوردنی و پوشیدنی ضروری بکثرت دستیاب ہوتی ہین۔

بنا بر معقول شہرت تجیت و زیارت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر قصبہ و دیار سے لوگ شب و روز آتے ہیں۔

آبادی اس کی سال ۱۹۰۱ء میں ۲۹۰۰ مردمان ہوئی تھی۔ آگے مطابقہ بعد سال مردم شماری جاری ہوتے ہیں۔ اس حساب سے آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ چونکہ ڈاک خانہ موجود ہے۔ اس کی آمدنی بھی معقول معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے قادیان کو تار کی اشد ضرورت ہے۔ براہ عنایت اس اخبار میں تحریک بالا درج فرماویں۔ اغلب ہے کہ خرچ صرف قادی لائن تار ہوگا۔ فی الحقیقت الاولس سے کام بخوبی چلیگا۔

ایک احمدی خادم پبلک۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۶ء قادیان

رسید زر

۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء	نمبر ۱۱۸۷	فیض الرحمان صاحب	عا ۱۲/
۱۴	نمبر ۱۲۱۵	برکت علی صاحب	عا ۱۲/
۱۴	نمبر ۱۲۳۴	محمد سلیم صاحب	عا ۱۲/
۱۵	نمبر ۱۲۱۳	مہتاب علی صاحب	عگا/
۱۵	نمبر ۱۲۰۶	عابد حسین خانصاحب	سے/
۱۷	نمبر ۹۰۸	امام علی خان صاحب	سے/
۱۷	نمبر ۳۴۶	مطیع اللہ صاحب	عگا ۱۲/
۲۰	نمبر ۱۱۹۰	شیخ علی محمد صاحب	عا ۱۲/
۲۰	نمبر ۸۵	ابراہیم خان صاحب	عہ ۴/
۲۱	نمبر ۲۴۰	فضل محمد صاحب	۱۲/
۲۲	نمبر ۱۱۷۵	احمد حسین صاحب	عیر/
۲۲	نمبر ۱۱۹۷	یامین شاہ صاحب	عا ۱۲/
۲۴	نمبر ۱۲۱۶	خیر الدین صاحب	عا ۱۲/
۲۴	نمبر ۱۲۳۳	عبد الرحمان صاحب صوفی	عا ۱۲/
۲۴	نمبر ۱۲۰۹	یعقوب علی خان صاحب	سے/
۲۶	نمبر ۱۲۲۶	نصر اللہ خان صاحب	عہ ۸/
۲۶	نمبر ۱۲۳۵	مہر شاہ صاحب	۱۱/

درخواست دعا

مجھے ایک سخت مشکل در پیش ہے احمدی احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے رحم فرماوے

عبد المجید احمدی۔ طالب علم۔ شاہدرہ

سیلاب والی پیشگوئی کس زور و شور سے پوری ہو رہی ہے۔

اخبار جاسوس آگرہ لکھتا ہے۔

باران رحمت ہے یا باران زحمت

گڑہوال میں کثرت بارش سے سینکڑوں جانیں نقصان ہونے کے علاوہ فصل کا ستیاناس ہوگیا گونڈہ بہرائچ اور گورکھپور کی بھی یہی حالت ہے۔ علاقہ تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی میں ۱۴۳ گانوں بالکل برباد ہوگئے ہیں نقصان کا پورا اندازہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ اسیطرح اناؤ مینپوری اور بلیہ میں بھی فصلوں اور جانوں کو نقصان پہنچا گویا ان اضلاع میں فصل خریف تو سب خراب ہوگئی۔ ربیع کے لئے تقاوی کا ضرور انتظام ہونا چاہیے مہربان گورنمنٹ سے امید ہے کہ وہ غریب کاشتکاروں کو ہر طرح امداد دے گی۔ قحط فنڈ میں کام کرنے والوں کی تعداد آخری ہفتہ میں (۱۱۲۰۰) تک پہنچ گئی ہے خداوند پاک ان کوششوں میں برکت دے اور اپنے بندوں پر کرم فرمائے۔

اخبار عام لکھتا ہے۔ ہندوستان کے تمام نواحوں اور صوبجات سے سخت بارشوں اور طوفانوں اور طغیانیوں کی خبریں آرہی ہیں۔ سینکڑوں گانوں بہ گئے ہزاروں لاکھوں ایکڑ اراضی تہ آب ہیں۔ کئی پل خستہ ہوگئے۔ ریلیں ٹوٹ گئیں۔ ٹیلے پھسلنے سے بھی بہت نقصان اور خرابی ہوئی ہے۔

اخبار عام لکھتا ہے۔ رنگون (برہما) ۶ ماہ حال کو ایسا بھاری طوفان نمودار ہوا کہ قہر درویش بر جان درویش بارش نے وہ اودہم مچایا کہ توبہ بھلی۔ تس پر جابجا دریائی باڑھیں ایسی آئیں کہ اکثر مقامات کو سال بھر کے واسطے بالکل تباہ و برباد کر ڈالا۔ پھر مکانات سربسجود ہونے شروع ہوگئے۔ سنتے ہیں کہ پروم ریلوے کا بھی نقصان ہوا ہے۔ ایک پل بالکل بہ گئی اور اکثر جگہ سے سلیپر معہ ریل نہ معلوم کدہر بہ کر چلے گئے۔ تمام ڈاک اور مال کی آمد و رفت رک گئی یہ طوفان ۶ تک پوری تیزی میں تھا۔ مگر بعد دوپہر معدوم ہونا شروع ہوگیا۔ اب تک کچھ لکھ نہیں سکتا کہ کس قدر نقصان ہوا ہوگا۔

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دہوکے سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹنس کے تمام لوازمات فٹ بال اور ہاکی شکاری وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملاکا بید کی چھڑیاں وغیرہ بنانے میں کس قدر ترقی کی ہے تمام ہندوستان میں یہاں کے کارخانوں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے لیکن اس بات کو راز دار بخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں ان کو قیمت بھی دگنی پڑتی ہے اور سٹوروں سے عمدہ چیزیں چن کر روانہ کرنیوالا بھی ان کے واسطے کوئی نہیں ہوتا۔ چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہمنے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قائم کی ہے۔ جس کے ذریعے سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ۱ر فی روپیہ کمیشن لیا جاویگا۔ اخراجات روانگی ذمہ خریدار ہوں گے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات کے طیار کروانے میں ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں تو ان کو خالص زیور بنواکر روانہ کیا جائیگا جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ وار ہوں گے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ۴ر فی تولہ اور چاندی کے زیور میں ۱ر فی تولہ ہوگا۔

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ سیالکوٹ شہر

تصدیق میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یا دہوکہ نہ ہوگا کیونکہ یہ مومنوں کی قائم کردہ ایجنسی ہے۔

چودہری مولا بخش آفارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

قابل تقلید نمونہ

منشی حبیب الرحمان صاحب احمدی رئیس حاجی پور کی لڑکی فوت ہوگئی ہے۔ انہوں نے یہ تجویز کی ہے کہ ایک پرچہ میگزین اردو و انگریزی اور ایک اخبار الحکم اور ایک اخبار بدر اور ایک تعلیم الاسلام اور ایک تشحیذ الاذہان کسی غریب احمدی کے نام پر ہمیشہ کے لئے جاری کر دیا جاوے تاکہ ان کی لڑکی کی روح کو ثواب پہنچتا رہے لہٰذا اطلاع دیجاتی ہے کہ مستحق احمدی احباب ناظمان رسائل کے نام درخواستیں روانہ کر دیں۔

خریداران بدر کیواسطے تین رعایتوں کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۶ء تک)

حکام اور اہلکاران عدالت ہائے دیوانی دفوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں مختاروں عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور انکے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیئں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زرکثیر سے بہت عمدہ اعلی سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمین سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۶ء تک ایک سو پچیس برس کی عیسوی ہجری۔ فصلی۔ سمتی تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہین کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسری سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جا سکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اسکے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت ۶ پانچسال کے حساب سے بھی کم یعنی ہے (مجلد ۸) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے

خریداروں کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار دفتر بدر میں بھجوا دینگے ان کو اور ایسے خریدار صاحب کو اڑھائی اڑھائی روپیہ میں یہ جنتری دی جائیگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جائیں۔

* * *

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کیواسطے ہر دو بقیمت للعہ اخبار بدر کی سالانہ قیمت للعہ ہے اور براہین احمدیہ معہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صرف کل للعہ ہوئے لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کر دے اس کو براہین احمدیہ ۱۲ میں دیجاویگی۔ اور اخبار بدر بھی للعہ میں دیا دیگی کل للعہ ہوئے مجلد کی قیمت ۲ار زائد ہے۔

احکام القرآن

حصہ اول مصنفہ سید محمد یحییٰ صاحب جسکی اصل قیمت ۸ ہے دفتر بدر سے ان خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دیں یہ کتاب صرف ۴ار میں ملسکتی ہے کارخانہ بدر نے کچھ بقایا قیمت اپنے پاس سے دیگر خریداران اخبار کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے۔

مینیجر اخبار بدر

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہین ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دین۔ خدا کے فضل سے انشاء اللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرار نامہ [illegible] کر لیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم انعام [illegible] اور اگر [illegible] ان کا تمام اندک خرچ دوا کے کر [illegible] دینگا۔ اس [illegible] ولی اشتہار تصور نہ فرمائیں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر میں [illegible] صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد و [illegible] خدا ہے مگر اسی نے دواؤں میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی [illegible] کارخانہ بقائے نسل انسانی

مقام [illegible] ضلع شاہ پور [illegible] تعلقہ [illegible]

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں مینیجر روزانہ اخبار عام

* * *

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکے ایڈیٹوریل اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۴ روپے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار

* * *

عمدہ۔ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیں

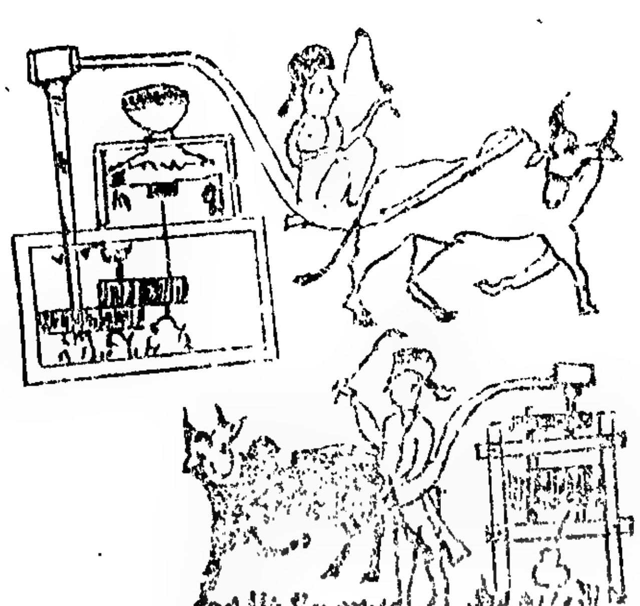

[illegible] خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں [illegible] ایک گھنٹہ میں ۳۰ سیر پختہ پیستا ہے [illegible] معین ۳۰ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول [illegible] پختہ مبلغ معہ [illegible] آنے پر خراس [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] والے بھی تیار ہین

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان المبارک کی سحری اور افطار کے اوقات

یوم	تاریخ چاند سنہ ۱۳۲۴ھ	تاریخ انگریزی سنہ ۱۹۰۶ء	وقت انتہائی سحر		وقت افطار	
			گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
سبت	یکم رمضان	۲۰ر اکتوبر	۴	۳۴	۵	۳۳
احد	۲	۲۱	۴	۳۵	۵	۳۲
اثنین	۳	۲۲	۴	۳۶	۵	۳۱
ثلاثہ	۴	۲۳	۴	۳۷	۵	۳۰
اربعہ	۵	۲۴	۴	۳۸	۵	۳۰
خمیس	۶	۲۵	۴	۳۸	۵	۲۹
جمعہ	۷	۲۶	۴	۳۹	۵	۲۸
سبت	۸	۲۷	۴	۴۰	۵	۲۷
[illegible]	۹	۲۸	۴	۴۱	۵	۲۷
اثنین	۱۰	۲۹	۴	۴۱	۵	۲۶
ثلاثہ	۱۱	۳۰	۴	۴۲	۵	۲۶
اربعہ	۱۲	۳۱	۴	۴۲	۵	۲۵
خمیس	۱۳	نومبر	۴	۴۳	۵	۲۵
جمعہ	۱۴	۲	۴	۴۳	۵	۲۴
سبت	۱۵	۳	۴	۴۴	۵	۲۳
احد	۱۶	۴	۴	۴۵	۵	۲۳
اثنین	۱۷	۵	۴	۴۵	۵	۲۲
ثلاثہ	۱۸	۶	۴	۴۶	۵	۲۱
اربعہ	۱۹	۷	۴	۴۷	۵	۲۰
خمیس	۲۰	۸	۴	۴۸	۵	۱۹
جمعہ	۲۱	۹	۴	۴۹	۵	۱۹
سبت	۲۲	۱۰	۴	۴۹	۵	۱۸
احد	۲۳	۱۱	۴	۵۰	۵	۱۸
اثنین	۲۴	۱۲	۴	۵۰	۵	۱۷
ثلاثہ	۲۵	۱۳	۴	۵۱	۵	۱۷
اربعہ	۲۶	۱۴	۴	۵۱	۵	۱۷
خمیس	۲۷	۱۵	۴	۵۱	۵	۱۶
جمعہ	۲۸	۱۶	۴	۵۲	۵	۱۶
سبت	۲۹	۱۷	۴	۵۲	۵	۱۶

نوٹ ۱ وقت سحر اور وقت افطار اُسی روزہ کا وقت سحر اور وقت افطار ہے۔ کیونکہ اسلامی جنتری کے مطابق یکم تاریخ اُسی وقت سے شروع ہو جاتی ہے۔ جس وقت کہ چاند نظر آجاوے۔ اور سحر کا وقت اس دن میں شمار کیا جاتا ہے۔ جو سورج نکلنے پر آنے والا ہے رات دن چوبیس گھنٹہ کا ہوتا ہے جس میں رات پہلے آتی ہے اور دن پیچھے۔

نوٹ ۲ - یہ اوقات سحر اور افطار کے ایک معتبر جنتری سے نقل کر کے لکھے گئے ہیں۔ مگر مختلف شہروں کے اوقات میں کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے اور نیز ریل کے وقت اور اصلی مقامی وقت میں ہر جگہ فرق ہوتا ہے۔ اس واسطے بہتر یہ ہے کہ عمدہ صحیح گھڑی کے ذریعہ سے پہلے روز وقت کا اندازہ کر لیا جاوے۔ اور پھر اس پر ایک دو منٹ مطابق نقشہ کے بڑھا گھٹا لئے جاویں۔

معذرت

ناظرین حیران ہوں گے کہ اس ہفتہ کا اخبار بجائے سولہ صفحہ کے صرف دو صفحہ کا ہو اور نہایت مختصر۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت اقدس کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مضمون تمام ہو کر کاپیاں سب لکھی جا چکی ہیں اور بہت سی کاپیاں جمع ہیں اور کتاب کا بجلد شائع کرنا ضروری ہے اس واسطے چند اوراق کتاب مذکور کے اخبار بدر کے مطبع میں چھپتے ہیں۔ چونکہ مطبع بدر میں چھاپنے کی کل (یعنی چھاپہ) صرف ایک ہی ہے اور اخبار کا کام اتنا بڑھا ہوا ہے کہ بمشکل ہفتہ بھر میں اخبار ہی چھپ سکتا ہے۔ اس واسطے یا کتاب چھپتی یا اخبار۔ چونکہ کتاب کا کام مقدم تھا۔ اس واسطے اخبار نہ چھپ سکا تاہم احباب کو اس تشویش سے بچانے کے واسطے کہ اخبار حسب معمول کیوں وقت پر نہیں نکلا جیسا کچھ ہو سکا کتاب کی چھپائی سے تھوڑا بہت وقت نکال کر اسی چھاپہ پر ایک اخبار بھی نکالا گیا۔ اور تازہ الہام اور خواب حضرت مسیح سے احباب کو اطلاع کی گئی۔ اور چونکہ رمضان شریف بہت قریب ہے اس واسطے اس مبارک ماہ میں اوقات سحر اور اوقات افطار بھی درج کئے گئے۔ چونکہ اخبار کچھ عرصہ سے بجائے ۱۲ صفحوں کے سولہ صفحوں پر نکلتا ہے اس واسطے امید ہے کہ اس دفعہ کی کمی کو احباب معاف رکھیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کارخانہ کو بہت ترقی عطا فرما دیگا۔ تو اور اتنی گنجائش ہو جاوے گی کہ متعدد کلیں خرید کر لی جاویں۔ تب انشاء اللہ ایسی دقتیں رفع ہو سکیں گی۔ سر دست تو خود اخبار کے چلانے کے واسطے بھی احباب کی بہت توجہ درکار ہے۔

درخواست دعا

خاکسار چند روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ اس لئے احمدی احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ کریم محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرما دے۔ آمین۔

خاکسار محمد حسین کاتب اخبار بدر قادیان
۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

۶۰۶
۹۱۱

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

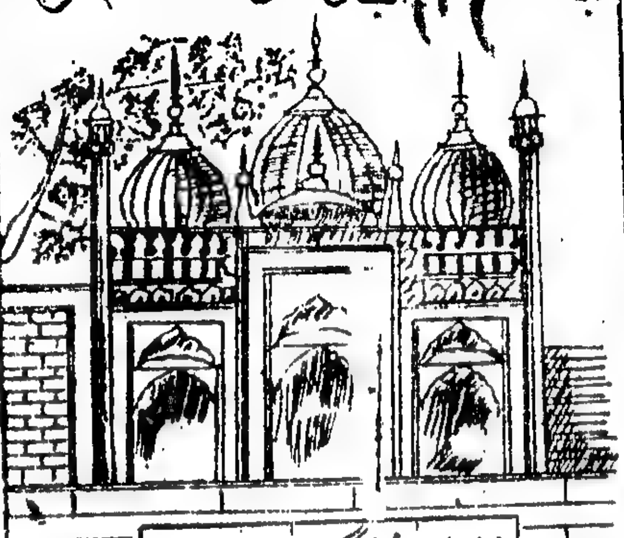

قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر

قادیان

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

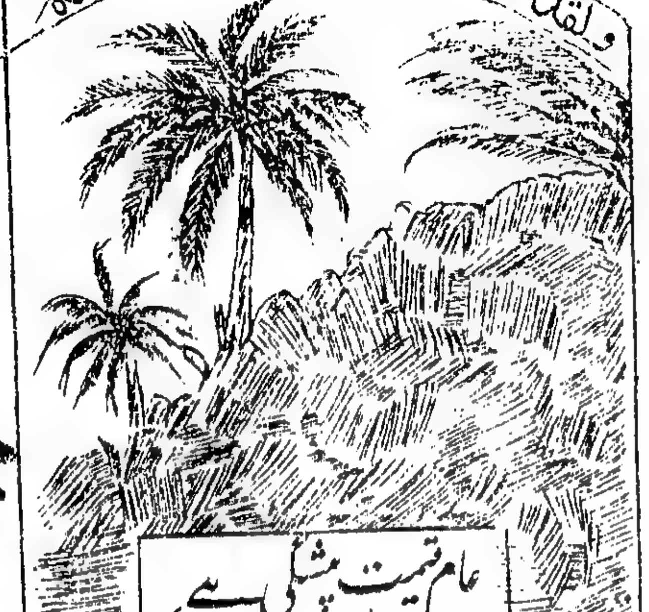

عام قیمت پیشگی ہے

اے جہان منتظر خوش باش کا ہندوستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۹۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۲
سلسلہ الجدید جلد ۲

نمبر ۴۲
سلسلہ القدیم جلد ۵

۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جن کو عام پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے اعہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو } للعہ

عام قیمت پیشگی ہے

عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا رسید نہ اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ لوکل ...... عہ افریقہ ...... للعہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا   مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم   ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست   بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام   دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن   جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام   ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست   زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود   آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال   وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست   ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد   ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است   منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است   منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین   آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست   ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک ہم ندی از آن عالیجناب   نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس علیہ السلام بیعت لیتے ہیں یا ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے، اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع جماعت مبایعین بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نمبر ۴۱ | ۲۹ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء | جلد ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ میں قرآن خوانی آر۔ ڈبلیو کالڈویل صاحب کا ایک خط بنام ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کالڈویل صاحب امریکہ کے شہر ڈبلن میں کسی مدرسہ کے افسر یا ہیڈ ماسٹر ہیں۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ مذہب اسلام کے متعلق ان کو صحیح حالات بتلائے جاویں۔ وہ یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ آیندہ موسم سرما میں ہمارے مدرسہ میں قرآن شریف پڑھایا جاوے گا مگر سیل کا ترجمہ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ آپ کسی صحیح ترجمہ کا مجھے پتہ بتلائیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مجھے ایک دوست نے ایک پرچہ ریویو آف ریلیجنز کا دیا تھا۔ جس سے مجھے خوشی ہوئی۔ وہی پرچہ اس خط کے لکھنے کا موجب ہوا ہے۔

عیسویت اور شراب نوشی میتھاڈسٹ ٹمپرنس میگزین کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ یہ ایک عجیب لیکن قابل افسوس صحیح واقعہ ہے شراب کی بد عادت کے پھیلانے میں بڑی امداد اور طرف داری عیسائی اقوام کی طرف سے ہوئی ہے۔ دراصل یہ طرفداری آج نہیں شروع ہوئی بلکہ خود اناجیل شراب خوری کی تائید کرتی ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ حضرت یسوع خود بھی شراب پیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ یہ سوال کلکتہ کے اخبار ایپی فینی میں پیش ہوا تھا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ اعتدال کے ساتھ شراب پینے میں کوئی حرج نہیں مگر مشکل تو یہ ہے۔ کہ شرابی کو حد اعتدال میں قائم کون رکھے گا۔ بہر حال اس میں شک نہیں کہ دنیا میں شراب نوشی کی لعنت کے لئے عیسائی اقوام بہت کچھ ذمہ وار ہیں۔

پادری صاحبان ناچ گھر میں نارتھ کیرولینا کے دس مشہور پادری صاحبان شہر نیویارک کی سیاحت کے واسطے روانہ ہوئے ہیں۔ ان کی سیاحت کا ابتدا ایک ناچ گھر سے شروع ہوگا۔ جہاں وہ ایک تھیٹر میں ایک ننگی ناچ کا نظارہ دیکھیں گے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مغربی دنیا میں ناچنا کسی عیب میں شمار نہیں آتا بلکہ ایک مفید اور ضروری ہنر مانا جاتا ہے۔ اس واسطے پادری صاحبان بھی ایسے ناچ میں شامل ہونا کوئی عیب نہیں جانتے۔ بلکہ خود بھی ناچ کرتے ہیں۔

وبائے بدھ فیلکس ایل آسوالڈ صاحب نے روحانی وبا پر ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں وہ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس وبا کا ابتداء ہندوستان میں بدھ مذہب سے شروع ہوا ہے اور جلد مشرق و مغرب میں یہ وبا پھیل گئی ہے پھر صاحب موصوف تحریر کرتے ہیں۔ کہ موجودہ عیسائیت پر بھی اس وبا کا بہت اثر ہو گیا اور یہ وبا تمام دنیا پر پھیل جاتی۔ لیکن ایک زبردست طاقت نے جس کا سردار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ اس وبا کو آگے بڑھنے سے روکا اسلام کی توحید نہ صرف ایشیا کی وہم پرستی کو پستی دکھائی بلکہ یورپ کو بھی اور زیادہ خراب ہونے سے بچایا۔ اور دنیا میں علم کی رونق دوبارہ قائم کی

پادریوں کی کرتوت شہر کنٹکی کے پادری اوایم برون صاحب جعل سازی کے جرم میں گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے۔

پادری ایم سی۔ ایل صاحب ایک وقت میں دو جوروئیں رکھنے کے سبب سزایاب ہوئے

شہر مرفیس بورو کے پادری کنگس صاحب نے اپنی بیوی کے مقبوضہ ایک مکان کو آگ لگائی۔ راز ظاہر ہو جانے پر آپ گرفتار کئے گئے ہیں۔

شہر فریسنو کے آرمنی گرجے کے پادری نسرائین صاحب نے ایک چودہ سالہ لڑکی کی عصمت دری کی۔ اس جرم میں آپ گرفتار ہو کر اور سزا پا کر جیل خانہ کی سیر کر رہے ہیں۔

شہر الینٹن میں ایک سوداگر ایت وار کے دن شراب فروخت کیا کرتا تھا۔ وہاں کے پادری ریکل صاحب نے اس سوداگر گرفتار کرانے کی یہ تجویز سوچی۔ کہ ایت وار کے دن اس سے ایک بوتل شراب خرید کر لائے۔ جب بات باہر نکلی۔ تو گرجے کے بڑے پادری نے ان پادری صاحب کو بھی مجرم قرار دیا کہ وہ ایت وار کے دن شراب خریدنے کیوں گئے اور عدالت کے ذریعہ سے گرفتار کرا کے سزا دلائی۔ سزا اس بات پر نہیں کہ شراب کیوں خریدا کیونکہ شراب کا پینا تو عیسائیوں میں جائز ہے۔ خود گرجے کے اندر شراب رکھی جاتی ہے اور سب کو بطور مذہبی رسم کے مونہہ لگوائی جاتی ہے لیکن پادری صاحب کو اس بات پر سزا ملی۔ کہ ایت وار کے دن خرید و فروخت کا کام کیوں کیا۔ عجیب تہذیب ہے۔

مقام سوتھ بنڈ کے پادری سٹوول صاحب نے اپنی بیوی کے ساتھ لڑائی جھگڑا کر کے طلاق کی اجازت چاہی۔ اجازت تو ان کے حسب دلخواہ دی گئی۔ مگر یہ شرط قرار پائی۔ کہ پادری صاحب دو سال تک شادی نہ کریں۔ خوب۔

پادری صاحب نے منظور فرمایا۔ لیکن فیصلہ کے ٹھیک چار گھنٹہ کے بعد پادری صاحب ایک عورت کے ساتھ منہ کالا کرتے ہوئے پکڑے گئے۔

شہر چیری ویلی کے پادری ہاز صاحب ایک ہوٹل میں ایک اجنبی عورت کے ساتھ ناجائز تعلق میں دیکھے گئے۔ راز کے افشا ہونے پر پادری صاحب نے گرجے سے استعفی دیا۔ اور پادری پیشے کو چھوڑ کر ایک کارخانہ میں مستری بن گئے۔

کیلے فورنیا کے پادری ویلی صاحب ایک ہی وقت میں دو بیویاں رکھنے کے جرم میں گرفتار ہیں۔

پادری وے کلس کی صاحب قمار بازی کے جرم میں ماخوذ ہیں۔ یہ پادری صاحب شہر شکاگو کے ایک گرجے کے افسر تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نحمدہ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ ۔ قیمت اخبار ۔ شرائط بیعت ۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کا مذہب ۔
صفحہ ۲ ۔ مٹرلک ولایت ۔
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ اخبار قادیان
صفحہ ۴ ۔ ڈائری ۔
صفحہ ۵ ۔ بلاد اسلامی ۔
صفحہ ۶ ۔ انتخاب الاخبار ۔
صفحہ ۷ ۔ رمضان المبارک ۔
صفحہ ۸ ۔ ہماری کمزوریان اوران کا انسداد ۔
صفحہ ۹ و ۱۰ ۔ تفسیر سورۃ النصر ۔
صفحہ ۱۱ ۔ ثبوت دعوے مسیح ۔
صفحہ ۱۲ ۔ بدر خواتین ۔
صفحہ ۱۳ ۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۲۹ شعبان سنہ ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء ۔ خواب مین دیکھا کہ مین کچھ لکھ رہا ہون اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے ۔ **عِلمُ الدّرمان ۲۲۳**

علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے ۔ اس کے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہین کہ اس سے کیا مراد ہے ۔

۱۶ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء ۔ میں نے دیکھا کہ کسی کی موت قریب ہے ، یہ متعین نہ ہوا کہ کس کی موت آئی ہے ۔ تب اس کشفی حالت مین ہی میں نے دعا کی ۔ الہام ہوا ۔

انّ المنایا لا تطیش سہامہا ۔ یعنی موتون کے تیر خطا نہین جاتے ۔ تب مین نے اسی کشفی حالت مین ہی پھر دعا کی کہ اے خدا تو ہر چیز پر قادر ہے ۔ تب الہام ہوا ۔

انّ المنایا قد تطیش سہامہا ۔ اس کے بعد یہ بھی الہام تہا ۔

”رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت“

میں نہین کہہ سکتا کہ ہم سب مین سے یہ کس کے حق مین ہے

واللّٰہ اعلم بالصّواب

اخبار قادیان

۱ ۔ کتاب حقیقت الوحی کی چھپائی کا کام قریب الاختتام ہے ۔ امید ہے کہ ۲۵ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء تک انشاء اللہ تعالے طیار ہو کر شائع ہو جاوے گی ۔ قیمت غالباً ایک روپیہ چار آنہ فی کتاب رکھی جاوے گی ۔ جو بہت ہی کم ہے ۔

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب ۔ بابو غلام دستگیر ۔ سید طفیل حسین صاحب ۔ بابو محمد امین صاحب لاہور سے ۔ چودہری رستم علی صاحب انبالہ سے ۔ بابو فیض علی صاحب ملک بلوچستان سے ۔ صوفی نور الدین صاحب بغدادی ۔ واعظ اللہ دیا صاحب لدہیانہ سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بمعہ اپنے فرزند رشید محمد یعقوب صاحب قادیان مین بخیر و عافیت پہنچ گئے ہین ۔ جو صاحب مولوی صاحب موصوف سے خط و کتابت کرنا چاہین وہ قادیان کے پتہ پر کریں ۔

آٹھ صفحے کم

چونکہ مطبع مین کتاب حقیقت الوحی چھپتی تہی اس واسطے چار کا پیان یعنی صفحہ ۷ تا ۱۴ چھپنے کے واسطے لاہور بھیجے گئے تھے ۔ جو اس وقت تک کہ اخبار کا یہ صفحہ چھپنے لگا ہے جو کہ خدا کی تازہ وحی کا صفحہ ہے لاہور سے چھپ کر نہین آیا ۔ اگر جمعرات کی صبح تک بھی وہ ہمارے پاس پہنچ گئے ۔ تو اخبار مین ڈالکر روانہ خدمت کئے جائین گے ۔ ورنہ وہ صفحات انشاء اللہ اگلے اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہون گے ۔ اور یہ اخبار وقت پر روانہ کر دیا جاوے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ تاکہ بسبب دیری کے ناظرین کو تشویش نہ ہو کہ اخبار وقت پر کیون نہین پہنچا ۔

ڈائری

القول الطیب

نماز تراویح

اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت سے دریافت کیا کہ رمضان شریف مین رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجا لانے مین غفلت دکھاتے ہین۔ اگر اول شب مین ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دیا جاوے۔ تو کیا یہ جائز ہوگا۔

حضرت نے جواب مین فرمایا۔ کچھ ہرج نہین پڑھ لین۔

توکل علی اللہ

کسی دشمن کا ذکر تھا کہ وہ شر کریگا اور حضور کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ فرمایا۔ ہم اس بات سے کب ڈرتے ہیں وہ بے شک کرے بلکہ ہم خوش ہیں کہ وہ ایسا کرے۔ کیونکہ ایسے ہی موقع پر اللہ تعالے ہمارے واسطے نشانات دکھلاتا ہے۔ ہم خوب دیکھ چکے ہین کہ جب کبھی کسی دشمن نے ہمارے ساتھ بدی کے واسطے منصوبہ کیا خدا تعالے نے ہمیشہ اس مین سے ایک نشان ہماری تائید مین ظاہر فرمایا۔ ہمارا بھروسہ خدا پر ہے انسان کچھ چیز نہین۔

باوا نانک صاحب

ایک سکھ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا باوا صاحب کا ذکر آیا حضرت نے فرمایا کہ باوا صاحب مسلمان تھے اور نماز پڑھتے تھے۔ سکھ لوگ بڑی غلطی کرتے ہین جو اپنے گرو کے مذہب کو چھوڑ کر بے ہودہ باتون کے پیچھے پڑ گئے ہین اور بت پرست ہندؤن کے ساتھ اپنے تعلقات پیدا کر لئے ہین۔ اس سکھ نے جواب دیا کہ بے شک باوا صاحب فرما گئے ہین کہ بے نماز کتا ہوتا ہے اور صبح سویرے اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔

پیشگوئی

۱۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء پیشگوئیون اور معجزات کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ پہلے انبیا کی کتابون سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بڑا معجزہ پیشگوئی ہی ہے۔ پیشگوئی کے سوا دوسرے معجزات مین کئی قسم کے شبہات پڑ جاتے ہین اور وہ صرف ایک عارضی بات ہوتی ہے۔ بہت سے تماشہ کرنے والے بھی ایسے کام کرتے ہین کہ لوگ حیرت مین رہ جاتے ہین مگر کوئی تماشہ کرنے والا پیشگوئی کے کام مین پیشدستی نہین کر سکتا۔

خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کیا کہ اس زمانہ مین یا تو بالخصوص پیشگوئی ایک نمایان معجزہ ہے کیونکہ فلسفی اور سائنس دان لوگون نے دوسرے معجزات کے متعلق کچھ نہ کچھ راز بیان کئے ہین۔ لیکن پیشگوئی کے متعلق چونکہ وہ کچھ سمجھ نہین سکے کہ اس مین کیا راز ہو سکتا ہے۔ یا کس ظاہری سائنس کے مطابق پیشگوئی کی جا سکتی ہے۔ اس واسطے پیشگوئی کا انہون نے صاف انکار کر دیا ہے کہ پیشگوئی کوئی ہوتی ہی نہین۔ لہذا اس زمانہ مین پیشگوئی کرنا اور اس کا ثابت کر دینا معجزہ دکھانے کا یہی سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جس مین دنیا دار عاجز ہین۔

حضرت نے فرمایا کہ پیشگوئیون پر ہی پہلے انبیاء بھی زور دیتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت سی پیشگوئیان کین جنہین سے بہت پوری ہو چکی ہے۔ کیونکہ ان کے پورا ہونے کا وقت آگیا تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک بڑی آگ کے نمودار ہونے کی پیشگوئی کی تھی اور اس کے متعلق تمام نشانات اور علامات کا ذکر کیا تھا۔ وہ پیشگوئی جب صحیح بخاری وغیرہ کتب مین درج ہو گئی اور وہ کتابین عیسائیون اور یہودیون کے ہاتھ مین پہنچ چکی۔ تو اس وقت نمودار ہوئی۔ اس پر مخالف عیسائی بھی آجتک حیران ہین کہ یہ کیا بات تھی کہ اتنی صدیون کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ایسی صراحت کے ساتھ پوری ہو گئی۔

مولوی عبد اللہ غزنوی

مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ وہ اچھے آدمی تھے۔ مرد صالح تھے خدا نے ان کو ہمارے دعوی کے زمانہ سے پہلے ہی اٹھا لیا تاکہ وہ کسی ابتلا مین نہ پڑین۔ مین نے ان کو خواب مین بھی دیکھا تھا۔ انہون نے میری تصدیق کی اور کہا کہ جب مین دنیا مین تھا تو مین ایسے آدمی کے پیدا ہونے کا منتظر تھا۔

پہلے اکابر

فرمایا۔ گذشتہ بزرگ جو گذر چکے ہین۔ اگر انہون نے مسئلہ وفات مسیح کو نہ سمجھا ہو اور اس مین غلطی کھائی ہو۔ تو اس سبب سے ان پر مواخذہ نہین کیونکہ ان کے سامنے یہ بات کھول کر بیان نہین کی گئی تھی اور یہ مسائل ان کے راہ مین نہ تھے۔ انہون نے اپنی طرف سے تقوے وطہارت مین حتے الوسع کوشش کی۔ ان لوگون کی مثال ان یہودی فقہا کے ساتھ دی جا سکتی ہے جو کہ بنی اسرائیل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے گذر چکے تھے اور ان کا عقیدہ یہ تھا کہ آخری نبی جو آنے والا ہے وہ حضرت اسحق کی اولاد مین سے ہوگا۔ اور اسرائیلی ہوگا۔ وہ مر گئے اور بہشت مین گئے۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ مسئلہ روشن ہو گیا کہ آنے والا آخری نبی بنی اسمعیل مین سے ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ تب بنی اسرائیل مین سے جو لوگ ایمان نہ لائے وہ کافر قرار کر دئے گئے اور لعنتی ہوئے اور آج تک ذلیل اور خوار اور دربدر مصیبت زدہ ہو کر پھر رہے ہین۔

سلطان روم

سلطان روم کا کچھ ذکر تھا فرمایا۔ ان لوگون مین روحانیت نہین معلوم ہوتی۔ ورنہ وہ یورپ کے محتاج نہ ہوتے۔ لوگ کہتے ہین کہ وہ حرمین کی حفاظت کرتا ہے یہ غلط ہے۔ بلکہ حرمین اس کی حفاظت کر رہے ہین ورنہ وہ کرتا ہی کیا ہے۔ آج تک بدؤن تک کا انتظام نہین کر سکا۔ ہر سال غریب حاجی اس کثرت کے ساتھ قتل کئے جاتے ہین۔ اور لوٹے جاتے ہین۔ اور وہ کچھ انسداد نہین کر سکتا۔ اگر اسلامی روحانیت اس مین ہوتی تو وہ اکیلا بیس سلطنتون کے مقابلہ کے واسطے بھی کافی تھا چہ جائے کہ اب اپنی سلطنت کا سنبھالنا ہی مشکل ہو رہا ہے سب مخلوق خدا تعالے کی ہے اور سب کے دل اس کے قبضہ قدرت مین ہین اور وہ سب پر غالب ہے۔ جو خدا کا بنتا ہے خدا اسے سب پر غالب کر دیتا ہے اور وہ کسی کا محتاج نہین رہتا۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ "	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲⅛
½ کالم	۳۵	۱۵	۹	۴	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸۰	۵	۲¼	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعائت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہو۔

(۲) اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

(۵) اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ عـــہ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ ان کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی۔

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ رفی صدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری اور اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

درخواست دُعا

بھائی غلام احمد صاحب احمدی کاشمیری محرر دفتر بدر عرصہ چار پانچ روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ اس لئے احمدی برادران سے التماس ہو کہ اُن کے لئے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت عطا فرماوے۔ خاکسار

بلاد اسلامی

نیو آرلینیز (امریکہ) میں ایک طوفان باران نے ۵۰ میل تک زمین چھید کر ایک بڑا شگاف ڈالدیا ہے۔

قاہرہ کی انگریزی سپاہ کی دو کمپنیاں اور ایک سکواڈرن رات کے وقت مسلح کھڑی رہتی ہے اگر مصر میں کسی قسم کی شورش ہو جائے۔ تو صیغہ بحرہ ۲ ہزار سپاہ فی الفور مصر کو روانہ کرسکتا ہے۔

کلارک آباد کے ۲۰۰ عیسائی خورد وکلاں رائے ونڈ کے اسٹیشن پر عام مجمع میں بطیب خاطر دین محمدی میں داخل ہوئے اور بڑے شوق سے کلمہ پڑھا۔ میاں فتح الدین صاحب رئیس لائل پور نے ان لوگوں کو کاشت کیواسطے زمین دی۔

جزیرہ کریٹ کے مسلمانوں پر دولت علیہ عثمانیہ کے ظل عاطفت سے جدا ہونے کے بعد جیسی آفتیں نازل ہو رہی ہیں۔ ان کا خیال آنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔ ترکی قلمرو کی عیسائی رعایا کا ایک بال بھی ٹوٹ جاوے تو تمام یورپ زمین سر پر اٹھالیتا ہے۔ لیکن عیسائی دول کی حمایت میں مظلوم کریٹ کے مسلمان دول کی محافظ سپاہ کے سامنے قتل ہوتے ہیں اور مہذب یورپین سوچر کھڑے قہقہے لگاتے رہتے ہیں۔ واہ ری انسانیت۔ شہر خانیہ کی مسجد پر موذن کو اذان کہنے کی حالت پر میں ڈھیلے مار کر ستایا گیا اور گالیاں دی گئیں اور کینڈیا کے عیسائی باشندوں نے ایک مسلمان کو کبیر کر اس قدر مارا کہ وہ جان سے گذر گیا۔ العظمۃ للہ۔ اس قساوت کا کیا ٹھکانا ہے۔

یمن میں بغاوت ہونے کی بڑی وجہ یہ ہو کہ حکام کی ظالمانہ کارروائیاں غریب رعایا کی بربادی کا باعث ہوتی ہیں۔ اور اُن کی فریاد باب عالی تک جا نہیں سکتی۔

سلطان مراکش قیصر جرمن کے ساتھ دوستانہ تعلقات بڑھا رہے ہیں۔ حال میں ان کا ارادہ ہے کہ قیصر کے بندرگاہ طنجہ کی سیر کو آنے کے جواب میں ایک خاص وفد اپنے چچا مولائے عبدالملک اور سابق حاکم شہر طنجہ کی سرکردگی کے ساتھ برلن کو روانہ کریں (وکیل)

حجاز ریلوے کے لئے صرف ضلع بیروت سے چار لاکھ قرش چندہ وصول ہوا ہے اور تمام قلمرو ترکی سے اب تک پندرہ کروڑ اسی لاکھ چار ہزار قرش چندہ فراہم ہوا ہے (اللواء)

ترکی حکومت نے انگریزی سفیر کی متواتر سفارش پر سمرنا آیدین ریلوے کی مالک انگریز کمپنی کو اپنی لائین اور ۱۰۴ کیلومیٹر بڑھانے کی اجازت دینے کے ساتھ ہی اس کے اجارہ کی میعاد سنہ ۱۹۵۰ء تک یعنے میعاد سابق سے پندرہ سال اور زیادہ بڑھا دی ہے ختم میعاد پر ترکی حکومت اگر چاہے تو فی کیلومیٹر چار ہزار تین سو پونڈ (۶۴۷ ہزار روپیہ) دے کر کمپنی سے لائن خرید سکے گی۔ ان مراعات سے اکثر انگریز بہت خوش ہوگئے ہیں۔ کیونکہ عرصہ سے انگریزوں کو سلطنت عثمانیہ میں اب کوئی اجارہ نہیں ملا تھا۔

دو سو عیسائیوں کے قبول اسلام کے بعد ۲۴ ستمبر کو موضع کوٹ رادھاکشن ضلع لاہور میں بھی مجاہدین اسلام کے ہاتھوں پر چالیس اور عیسائی مسلمان ہوئے۔ آریہ مہاشوں کی ناکامی کے بعد اب پادری صاحبان بے طرح کوشش ان لوگوں کو پھر قابو میں لانے کی کر رہے ہیں۔ مگر وہ لوگ بڑی پامردی سے اسلام پر قائم ہیں۔ خدا منشی فتح دین صاحب سفید پوش ضلع لائل پور کو جزائے خیر دے۔ کہ آپ نے نومسلموں کو خاص رعائیت پر نہری زمین دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہی منشی صاحب موصوف چند یتامیٰ کی پرورش کو بھی آمادہ ہیں۔

جزیرہ نما طور سینا میں مصر و شام کے درمیان حدبندی کا کام ختم ہوگیا ہے اور معاہدہ حدبندی پر ترکی و مصری کمشنروں نے دستخط کر دئے ہیں۔ سرحد رافع سے لے کر ایک مقام تک جو عقبہ سے تین میل نیچے ہے۔ خط مستقیم قائم کی گئی ہے۔ صرف عقبہ کے قریب تھوڑی جگہ میں گوشہ ڈالکر کچھ علاقہ جو جنگی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا تھا۔ ترکی کی حدود میں تسلیم کیا گیا ہے۔

ایران میں جرمنی نے جو اپنا سفیر بھیجا ہے۔ وہ سالہا سال جرمن سفارت قسطنطنیہ کا اہلکار رہ چکا ہے۔ وہ ترکی۔ عربی۔ اور فارسی خوب جانتا ہے اور سلطان کا بڑا منظور نظر ہے۔ اس نے جاتے ہی طہران میں جرمن شفاخانہ اور کالج قائم کردیا ہے اور ایرانی حکومت کو جرمن بنکوں سے قرض بھی دلادیا۔ مسلمانان قزان (روس) نے بھی شاہ ایران کو ایرانی پارلیمنٹ کے قیام پر مبارکباد کا تار بھیجا۔

(وطن)

انتخاب الاخبار

کشمیری بازار لاہور مین پولیس نے ایک قمار خانہ پر چھاپہ مار کر ۹ جواریئے پکڑے۔

لاہور مین برقی طاقت بہم پہنچانے کا اجارہ سرکار نے لندن کی ایک کمپنی کو عطا کیا ہے۔

پچھلے ہفتے حصار لاہور امرتسر سیالکوٹ مین ٹڈی دل نمودار ہوا۔ امرتسر مین انڈے بھی دئے۔

ملتان و لایل پور مین فصل کپاس کو بولارم امرتسر مین مکی کو مورچہ نقصان پہنچا رہا ہے۔

مصص امرتسر کے حکام ٹڈی دل کے انڈون کے تباہ کرنے مین مصروف ہین۔ کہ ضرر نہ پہنچائین۔

ڈاک خانہ دہلی کے حسابات مین ایک ہزار کی کمی نکلی مسٹر کیلی ملازم اکونٹنٹ پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

بنارس مین عظیم الشان جلسہ ہوا۔ قرار پایا بدیشی شکر اور آمیزش کا کبھی ہرگز استعمال نہ کرین گے۔

پچھلے سال ریلوے ہند کے کل حادثات سے ۱۳۰۵ آدمی ہلاک ہوئے اور ۲۳۱۲ زخمی ہوئے۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۵۸۰۲ فوتیان ہوئین پنجاب مین ۲۸۲ فوتیان۔

سانتی پور مین تمام گاڑی والے کام چھوڑ بیٹھے۔

لیسنس کی فیس پانچ سے ۴۲ روپیہ کی گئی ہے۔

بدھوار صبح کو دارجیلنگ مین زلزلہ آیا۔ شمال بہار کے بعض شہرون مین بھی محسوس ہوا ہے۔

کوٹری اور ترک کے درمیان جمعرات کو بعد دوپہر تصادم ریلوے کا حادثہ ہوا۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔ بظاہر کوئی مسافر مجروح یا ہلاک نہین ہوا۔

سان فرانسسکو کی اعلیٰ عدالت نے قرار دیا کہ بھونچال سے آگ لگ اٹھنے کی کچھ شہادت نہین ہے۔

عدالت مذکور نے یہ بھی قرار دیا کہ آتش زدگیون کے نقصان کی ذمہ وار ہر صورت بیمہ کمپنیان ہین۔

ٹوکیو سے خبر آئی ہے۔ کہ جاپان روس کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ وسط ایشیا کی روسی ریلوی سے آمدورفت یورپ کا فائدہ اٹھائین۔ ایسا کرنے سے ٹوکیو سے براہ خشکی صرف سترہ روز مین لندن پہنچنا ممکن ہوگا اور جہازی سفر کی ضرورت نہ رہیگی۔

ایران کی پارلیمنٹ۔ ریوٹر کا نامہ نگار طہران اطلاع دیتا ہے کہ قومی مجمع کھولا گیا تمام نائب مملکت کے اندر ایک کمرہ مین جمع ہوئے۔ ایک کھڑکی مین کھڑے ہو کر شاہ نے سب کو خوش آمدید کہا۔ سفرائے خارجیہ کے قائم مقام بھی موجود تھے۔

وزیر اعظم نے شاہ کا ایڈریس پڑھ کر سنایا جس مین امید ظاہر کی گئی تھی۔ کہ قومی مجلس شورا سے قوم کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

جزیرہ کریٹ۔ سے کچھ ایسی متناقض خبرین آتی ہین کہ ان سے مناسب اور صاف مطلب اخذ کرسکنا سخت دشوار ہے۔ تاہم جہان تک سمجھ مین آیا وہ یہ ہے کہ کریٹ کی ملکی مجلس دول حامی جزیرہ کے سخت برتاؤ کو ناپسند کرتی ہے اور خوف ہے کہ وہان قیام امن کے بعد از سر نو جنگ و بغاوت نہ قائم ہو جاوے۔ حکومت یونان بہت زور لگا رہی ہے کہ دول یورپ کو اہل جزیرہ کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے پر متوجہ بنا کر وہان امن و امان قائم کرے۔ جزیرہ والے پرنس جارج کی ہائی کمشنری قائم رکھنے پر زور دیتے ہین اور اسی واسطے وہ دول عظام کو تار ارسال کر رہے ہین۔ کہ شہزادہ جارج کریٹ کی حکومت سے الگ نہ کئے جاوین۔

ملک عرب۔ علاقہ نجد کی مختلف خبرین ظاہر کرتی ہین کہ امیر مبارک بن صباح نے امرا ابن رشید اور امرا بن سعود کے مابین صلح کرا دینے کی کوشش شروع کی ہے اور وہ ضرور کامیاب ہوگا۔

مقدونیا مین بدامنی۔ اخبار سٹی بولکتا ہے کہ روسی اور یونانی راہبون کے مابین کوہ آثوس کے ایک خانقاہ مین سخت لڑائی واقع ہوئی جس کا باعث یہ تھا کہ روسی راہب مفسد بلغاری لوگون کی مدد کرتے اور یونانیون کو اذیت دیتے تھے۔

بہت سے روسی راہب سخت زخمی ہوئے۔ بلغاریہ سے ترک وطن کر کے جو یونانی باشندے ایتھنز چلے گئے تھے انہون نے وزیر داخلہ سے صوبہ تھسلی مین زمین سکونت کی جگہ مانگی ہے۔ ان غریبون کے پاس ایک وقت کی قوت لایموت تک کا سامان نہین امید ہے کہ ان کی کچھ درخواستین مان لی جاوین۔

آدین ریلوے لائن۔ ترکی مجلس وزرائے ایشیائے کوچک مین آدین ریلوے لین کمپنی کو (۱۵) سال کے لئے ٹھیکہ دینا (۱۳) ستمبر ۱۹۰۶ء کو منظور کیا قبالہ مین اس بات کی تصریح کر دیگئی ہے کہ آدین ریلوے ادر اخد اور یادوے کے پاس کوئی دوسری ریلوے لین بنانے کا ٹھیکہ نہ دیا جاوے گا۔ ایک ریلوے لین بحیرہ اجرویر تک اور بھی بنیگی۔ جس کا طول (۹۱) کیلو میٹر ہوگا اور اس کی ایک شاخ (۱۳) کیلو میٹر طول کی بحیرہ مدپور تورا تک بنائی جاوے گی۔ آبنائے اور نہرین جہاز رانی کی حالت بجنسہ باقی رکھی جاوے گی اور آیندہ یہ لین کمپنی سے (۱۰۷۵۰۰) فرانک فی کیلو میٹر قیمت دے کر خرید لی جاوے گی۔ اور اس لین سے (۴۰) کیلو میٹر کے فاصلہ تک کوئی اور لین نہ بنائے گی۔ چہار ستمبر ۱۹۰۶ء کو اس قبالہ پر ذمہ وار افسرون کے دستخط ہو گئے۔

توپون کی فرمائش۔ حکومت عثمانیہ نے فرانس سے پچاس توپین ہوئیزر کے قسم کی طلب کی تھین۔ مگر اب وہ فرمائش منسوخ کر دی اور بجائے اس کے جرمنی سے پچاس میکسم توپین منگوائی ہین۔ (پیسہ)

ریویو

سفیر اسلام۔ ترجمہ رسالہ فرید وجدی جو کہ جاپان کی کانفرنس مین پڑھنے کے واسطے بھیجا گیا ہے۔ اس کی ایک جلد برائے ریویو ہمارے پاس آئی ہے مگر مین مناسب جانتا ہون کہ اپنے ریویو کی بجائے حضرت حکیم نور الدین صاحب کی رائے اس کتاب کے متعلق درج اخبار کر دون کتاب کی قیمت ۴ر ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور جناب محمد حلیم صاحب انصاری مترجم عربی دفتر پیسہ اخبار لاہور انارکلی سے مل سکتی ہے۔

"سفیر اسلام ترجمہ رسالہ فرید وجدی۔ آج ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو میرے سامنے ہے۔ مین نے اس کو بغور پڑھا ہے مخلص انسان کا کلام بہر اخلاص سے نکلا ہوا بے ریب دلربا ہوتا ہے اور اگر مدلل و مبرہن ہو۔ تو اس کی پسندیدگی ہر کس عقلمند کو کلام ہو سکتا ہے اور ایسا ہی فرید کا رسالہ ہے۔ بے ریب جس ارادہ پر علامہ فرید نے قلم اٹھایا ہے اس مین وہ بہت کچھ کامیاب ہوا ہے۔ اس کا طریق استدلال بہت قوی ہے۔ مترجم نے اگرچہ اس مین کوئی نوٹ نہین دیا۔ مگر حق کی پابندی انسانی فرض ہے۔ اس لئے مین الدین النصیحۃ کی پابندی پر مترجم کو مبارکباد دیتا ہون۔ کہ وہ بھی ترجمہ مین کامیاب ہوا ہے۔

دستخط

نور دین ۱۲۔ اکتوبر از قادیان

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

بدر صادق

مورخہ ۲۹ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۲

حدیث شریف مین آیا ہے۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْكِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔ وَهٰذَا لَفْظُ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ یَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہاکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ آدمی کے عمل اسی کے لئے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کا اجر دون گا اور روزے سپر ہین۔ جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو۔ تو فحش نہ بولے اور نہ بے ہودہ گوئی مین شور وغوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے۔ تو اس کو کہے کہ میں روزے دار ہون۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالے کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے۔ روزے دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک جب روزہ کہولتا ہے۔ تو اس کو بہ سبب روزہ کہولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کرے گا۔ تو اس کو بہ سبب روزہ کے خوشی ہوگی۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روایت کے لفظ ہین اور اس کی ایک روایت مین ہے۔ کہانا پینا۔ شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دون گا۔ اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ لَهٗ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْهِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْكِ۔

ترجمہ۔ اور مسلم کی ایک روایت مین ہے۔ آدمی کے سب نیک عمل اوس کے لئے دس گنے سے سات سو گنے تک بڑہائے جاتے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دون گا۔ اپنی شہوۃ اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے اور دوسرے رب کی ملاقات کرنے کی وقت ہوگی اور اس کے مونھ کی بو اللہ تعالے کے نزدیک کستوری کی بو سے زیادہ خوش ہے۔

شعر وسخن

(سلام بحضور امام)

السلام اے عیسےٰ گردون مقام
السلام اے مہدی ذی احتشام

السلام اے فاتح ملک سخن
السلام اے واقف سرّ و علن

السلام اے کعبۂ دل کے خلیل
السلام اے مظہر نور جلیل

السلام اے یوسف کنعان دین
السلام اے روح روح جان ودین

السلام اے یادگار اسحق کے
السلام اے شہریار آفاق کے

السلام اے مالک ملک عظام
السلام اے سالک راہ کرام

السلام اے اہل فارس کے نصیب
السلام اے اپنے مولا کے حبیب

السلام اے آدم آخر زمان
السلام اے عالم معجز بیان

السلام اے باغ احمد کے نہال
السلام اے ابن مریم کے کمال

السلام اے عشرت ختم الرسل
السلام اے وارث ہر جزو کل

السلام اے فخر آل مجتبےٰ
السلام اے افتخار مصطفےٰ

السلام اے نازش قلب بتول
السلام اے خاص فرزند رسول

السلام اے حجۃ اللہ السلام
السلام اے ناقۃ اللہ السلام

السلام اے روئے احمد کی جمال
السلام اے شان سرمد کے جلال

السلام اے نوح طوفان ضلال
السلام اے قدرت ثانی ذوالجلال

تو وہی ہے مومنون کا پاک امام
جس کو پیغمبر نے بھیجا ہے سلام

اے امام اولین و آخرین
مدح تیری مجھ سے ہوسکتی نہین

مانتے ہیں صدق دل سے لاکلام
تجھ پہ نازل ہوتا ہے حق کا کلام

تجھ کو نادانون نے پہچانا نہین
قدر تیری کو ذرا جانا نہین

تو وہی موعود ہے حق کی قسم
اولیا کے سر پہ ہے تیرا قدم

ہدیۂ اخلاص لے کر آیا ہون
کاٹ کر ٹکڑے جگر کے لایا ہون

نقد جان حاضر کیا باصد شغف
گر قبول افتد زہے عز و شرف

بس یہی ہے التجا لیل و نہار
جان اکمل تیرے قدمون پہ نثار

خاکسار محمد ظہور الدین اکمل گولیکے ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

ہماری کمزوریاں اور اُن کا انسداد

خدا تعالےٰ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے۔ خلق الانسان ضعیفاً یعنے انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے۔ اس واسطے نبی آدم میں کسی نہ کسی پہلو سے نقص اور کمزوری کا ہونا قدرتاً ضروری ہے۔ خواہ وہ کمزوری جسمانی ہو۔ روحانی ہو۔ عملی ہو۔ اعتقادی ہو۔ اخلاقی ہو یا معاشرتی ہو غرض کسی قسم کی ہو۔ یہ کمزوری انسانون مین بعض اوقات تو من حیث القوم دیکھی جاتی ہے اور بعض اوقات انفرادی طور پر۔ نظر برین وجوہ ہم یہ ادعا نہیں کرتے کہ ہماری احمدی قوم ہر ایک طرح کی کمزوری اور نقص سے پاک ہے یا بسعیٔ ذاتی جملہ عیوب واسقام سے شرطیہ مُبّرا ہو سکتی ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ آدمی کی نیک کوششین بھی بالکل رائگان تو نہین جاتین۔ مگر یہ ہمارے امام کی تعلیم کا ایک ضروری اصول اور ہمارے ایمان کا اہم ترین جزو ہے۔ کہ خدائے قادر وکریم کی توفیق و فضل کے بغیر ہم کچھ نہین کر سکتے۔ ہان فضل و توفیق مانگنا انسان کا اپنا فرض ہے گو دینا نہ دینا اس کے اختیار مین ہے۔ چنانچہ اُس کی صفت رحمانیت اکثر چیزین بن مانگے بھی عطا فرماتی ہے۔

جملہ معترضہ سے قطع نظر۔ مین اس مختصر آرٹیکل مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون۔ کہ احمدی لوگ اس بات کا دعوے تو نہین کرتے۔ کہ ہم سب کے سب جمیع نقائص سے پاک ہین یا ہو جائین گے۔ مگر ہماری اور عام مسلمانون کی عملی زندگی مین مابہ الامتیاز خصوصیات کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ جیسا کہ ہر ایک مامور کے متبعین مین اور دیگر افراد زمانہ مین کوئی نہ کوئی فرق بیّن بطور نشان ایمان کے ہوتا آیا ہے۔ مثلاً معتقدات مین حیات و وفات مسیحؑ۔ نزول ابن مریم (علیہما السلام) دجال۔ خرِ دجال۔ کسر صلیب۔ ابطال و ہلاکت مذاہب باطلہ۔ غلبہ اسلام وغیرہ سے متعلق اس امام برحق نے ہمارے پرانے سُنے سُنائے غلط خیالات کی بفضلہٖ ایسی اصلاح کر دی ہے۔ کہ مخالفین کے اور ہمارے درمیان ان مسائل کی نسبت سچا عقیدہ مابہ النزاع کے درجہ تک پہنچگیا ہے اسی طرح سے عبادات مین خدا کے برگزیدہ مسیح و مہدی نے ہمین یہ بتایا ہے کہ خدا سے سچا اور ... لگا رشتہ رکھو اور دنیا دکھاوے کی مطلق پرواہ نہ کرو۔ اسی بنا پر ہم سفر و بیماری وغیرہ کے حالات عذر مین بلا خوف لوم لائم اجازات شرعیہ سے علانیہ فائدہ اوٹھانے اور ان اجازتون کو کمزور انسان کے حق مین اللہ تعالیٰ کا انعام و احسان سمجھتے ہین۔ علیٰ ہذا نمازون مین ہی جو کچھ بھی مانگنا یا اپنا دُکھ درد اس کے حضور پیش کرنا ہو کرتے ہین۔ یہ نہین کہ نماز کو تو اُلٹی سیدھی ٹھونگین مار کر بیگار کی طرح ٹال دیا۔ اور پھر لگے ہاتھ پھیلا پھیلا کر لمبی چوڑی دعائین مانگنے۔ عام مسلمانون کی ہمچو قسم غلطیان اب کچھ محتاج توضیح نہین رہین کیونکہ حضرت مسیح موعود ایسے مسائل پر کافی و شافی تحریرات شائع فرما چکے ہین اور ایسی ضروری اصلاحات پر زور دینا ہی تو ان کے مقدس مشن کا مقصد و مدعا ہے۔

جیسے مینے معتقدات و عبادات کی مختصر مثالین اوپر گذارش کین ایسے ہی میری عرض یہ ہے کہ احمدی احباب اپنے معاملات اور روزمرہ کے امور معاشرہ مین بھی دوسرے مسلمانون کی نسبت عملاً ایک امتیاز پیدا کرنے مین ساعی ہون۔ اور اس مین نہ صرف تدابیر ظاہری کے بھروسہ پر رہین بلکہ دعا پر ہی بہت زور دین۔

یہ سچ ہے کہ ہماری کمزوریون کی اصلاح زیادہ تر حضرت مسیح موعود کے فیض صحبت سے ہی ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ نعمت علیٰ قدر مقسوم ہر ایک کو یکسان نصیب نہین لہذا دور افتادون کے لئے۔ نیز ان کے واسطے جو بظاہر تو مدینۃ المسیح سے نسبتاً قریب رہتے ہون مگر شامت اعمال میری طرح ان کی اندرونی اور عملی حالت بہت ہی محتاج اصلاح ہو۔ ان کمزوریون کو دور کرنے کی کوشش اخباری تحریک اور باقاعدہ و منتظم آرگنزیشن کے رنگ مین بھی غالباً بے سود اور منشاء حضرت مسیح موعود کے خلاف نہ ہوگی۔ قبل اس کے کہ مین امور اصلاح طلب کو پیش کرون یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ احقر کے اس ناچیز مضمون کو سرسری سمجھ کر نہ ٹالنا چاہیئے کیونکہ جب تک ہم اپنے حالات روزمرہ مین پاک تبدیلیان کر کے اسلام کے سچے اصول و احکام اور حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ تعلیم کا عملی نمونہ نہ بنین گے۔ محض بحث مباحثے اور تحریر و تقریر سے دوسرون پر کوئی نتیجہ خیز اور کاری اثر نہین پڑ سکتا۔

یہ ظاہر ہے کہ کوئی کام شروع ہی سے مکمل اور خاطر خواہ نہین ہوا کرتا مگر تاہم کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری اصلاحی سکیم ابتدا سے ہی باقاعدہ و با اصول تو ہو اور میری رائے مین اس کی صورت یہ ہے کہ اول موٹی موٹی اور اہم تر کمزوریون کی تشخیص ہو اور قوم کی اس خدمت مین بقدر آگاہی و امکان ہر ایک غیرتمند مومن کو حصہ لینا چاہیئے۔ دوم ان کے متعلق شرع شریف کے کھلے کھلے احکام بالترتیب بعبارت عام فہم یا تو احمدی اخبارات مین شائع ہو جایا کرین یا چھوٹے چھوٹے ٹریکٹون کی شکل مین اور یہ کام بزرگان دارالامان ہی کما حقہ انجام دے سکتے ہین۔ کیونکہ اس مین حضرت مسیحؑ و مجدد دوران و امام الزمان علیہ السلام کی اصلاح و صوابدید ضروریات سے ہو۔ تیسرے اُن احکام پاک کی تعمیل کے لئے ہر ایک جگہ کی احمدیہ جماعت یا انجمنین پوری پوری کوشش کرین جو بھائی بلا کسی عذر واقعی کے کبھی ان کی خلاف ورزی کرے اس کیواسطے کچھ جرمانہ یا تاوان ہو جس کی رقوم عام چندون کی طرح دارالامان کے اشاعت اسلام مین بھیجدی جایا کرین۔ تفصیل ضوابط صدر مجلس دارالامان اور نیز مقامی انجمنین بالاتفاق وضع کر سکتی ہین۔ باقاعدہ آرگنزیشن کی ضرورت میرے نزدیک صرف اس لئے ہے کہ اکثر بھائی اعتقادات مین صحیح رشتہ پر ہونے کے باوجود عملی زندگی مین سچی اسلامی روش کا نمونہ بننے سے عاری ہین بلکہ اس واسطے بھی اکثرون کو باوجودیکہ عام علمیت دینی و دنیوی خاصی حاصل ہے تب وہ ہر قسم کے معاملات مین شرعی احکام اور مسلہ مسایل سے کماحقہ آگاہی نہین رکھتے۔

سب سے پہلے مین پردہ کا مسلہ پیش کرتا ہون اس کے متعلق بعض اوقات بڑی اُلجھنین پیدا ہوتی ہین۔ قرآن و حدیث کے احکام کچھ اور ہین ہماری دیرینہ عادات کچھ اور۔ اس ملک کی حالت موجودہ کا اقتضاء کچھ اور ہے پس جبتک کہ حضرت اقدس یا حضرت حکیم الامۃ سلمہ جیسے بزرگان ملت کی جانب سے ایسے امور مین کوئی قول فیصل کافی طور پر اشاعت نہ پائے ضروری ہے کہ ہماری عملی حالت مذبذب ہو اور ہم اپنی کمزوریان دور کرنے سے کوئی صاف راستہ نہ ملنے کے باعث معذور ہون۔ (باقی آئندہ) خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی ازسر

ز) فٹ نوٹ۔ کھلے کھلے احکام سے میری یہ مراد ہے کہ عالمانہ یا فلسفیانہ موشگافیان نہون بلکہ اوامر و نواہی کیطور پر بہت مختصر اور صاف و صریح ارشادات ... ہون۔ مثلاً فلان وفلان تقریبون مین شامل مت ہوا کرو خواہ تمہارے دنیوی رشتہ دار آزردہ و ناراض ہی کیون نہ ہون۔ منہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بدرِ منوّر

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

درس قرآن شریف سورۃ النصر

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ ۝۱ وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحۡ

جب آئی مدد اللہ کی اور فتح اور تونے دیکھا لوگون کو داخل ہوتے ہیں بیچ دین اللہ کے فوج درفوج پس تسبیح کر

بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۝۳

ساتھ تعریف رب اپنے کے اور اس سے استغفار کر۔ تحقیق وہ ہے پھر آنے والا۔

ترجمہ بامحاورہ تفسیری

جب اللہ تعالےٰ کی نصرت ظاہر ہوئی اور مکہ فتح ہوگیا اور تونے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج دین اسلام مین داخل ہو رہے ہیں تو خدا تعالےٰ کی تسبیح کر اور اس کی تعریف کر اور اس سے مغفرت طلب کر وہ بہت ہی رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

یہ سورۃ شریف مدنی ہے یعنی مدینہ منورہ مین نازل ہوئی تھی۔ اس میں بسم اللہ شریف کے بعد تین آتین ہین اور انیس کلمے اور اناسی حروف ہین۔

تشریح ومعانی الفاظ

اِذَا۔ کے معنے ہین۔ جب کہ جب یہ لفظ جب ماضی پر آوے تو معنے استقبال کے دیتا ہے اس واسطے اذا جاء کے معنے یہ بھی کئے گئے ہین "کہ جب آوے گی"، کیونکہ یہ سورت بطور ایک پیشگوئی کے نازل ہوئی تھی کہ اسوقت تو اسلام تنگی اور تکالیف کی حالت مین ہے اور سب صحابہ مہاجرین کے دل مین یہ خیال ہے کہ وہ اپنے وطنون سے نکلے گئے اور ان کی تعداد قلیل ہے۔ اور ان کے دشمن شہر مکہ مین آرام سے ہیں اور انپر ہنسی کرتے ہیں اور طعن کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے اسلام مین داخل ہوکر کیا فائدہ حاصل کر لیا۔ دیکھو ہم نے تم کو شہر مکہ سے بھی نکال دیا ہے۔ لیکن عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ ان کی ساری شیخی کرکری ہو جاوے گی اور ان کے متکبر سب ہلاک ہو جائین گے اور مکہ کا باعظمت گھر بتون سے پاک کیا جاوے گا اور اس کے منارون پر لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند کیا جاوے گا اور کمزور لوگ اور ناواقف لوگ جو اسوقت بسبب حجاب کے دین الٰہی مین داخل نہین ہین۔ اُن کے واسطے وقت آجائے گا کہ تمام روکین دور ہوکر وہ ایک سیلاب کی طرح اسلام کی طرف دوڑ پڑین گے اور فوج درفوج لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ جائین گے۔

اگر اذا جاء کے معنے استقبال کے نہ لئے جائین اور اس کے یہ معنے کئے جاوین کہ "جب فتح ونصرت الٰہی آگئی" تب بھی یہ درست ہے، خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی کے جو پیشگوئیان نازل ہوتی ہین اور ان مین خدا اپنے بندے کی نصرت اور فتح کی خوشخبری دیتا ہے چونکہ وہ بات یقینی ہوتی ہے اور ضرور ہو جانے والی ہے۔ کوئی اس کو ٹال نہین سکتا ہے اور آسمان پر مقدر ہو چکا ہے کہ یہ کام اس طرح سے ہوگا اس واسطے اس کو ایسے الفاظ مین بیان کیا جاتا ہے کہ گویا یہ کام ہوگیا ہے۔ کیونکہ کوئی کام زمین پر نہین ہو سکتا جب تک کہ پہلے آسمان پر نہ ہولے۔ اس کی مثال دنیوی محاورات مین بھی موجود ہے جب کسی کو یقین ہو جاوے۔ کہ اس مقدمہ مین تمام امور میری مرضی کے مطابق طے ہو جائین گے اور مین ضرور فتح پالون گا" تو وہ کہتا ہے۔ کہ

بس یعنے مقدمہ فتح کرلیا۔ حالانکہ ہنوز مقدمہ زیر بحث ہوتا ہے اور عدالت نے فیصلہ نہین سنایا ہوتا۔ لیکن بسبب یقین کے وہ ایسا ہی کہتا ہے۔ کہ مقدمہ فتح ہوگیا۔ اس قسم کے الہامات اور پیشگوئیون کی تازہ مثالین خود اس زمانہ مین موجود ہین۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بسا اوقات۔ ایسے الہامات خدا تعالے کیطرفسے ہوتے ہین۔ جو کہ اپنے اندر ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہین۔ مثلاً ۱۴؍ اپریل ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعودؑ پر خدا تعالے کی وحی بدین الفاظ ہوئی کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ اور یہ خبر اس زلزلہ کے متعلق تھی۔ جو ۱۸۔ مئی ۱۹۰۶ء کو واقع ہوا۔ لیکن چونکہ اس کا آنا مقدر ہو چکا تھا۔ اسواسطے ایک ماہ پہلے ہی کہا گیا کہ زلزلہ آیا زلزلہ آیا۔

جاء۔ کے معنے ہین آیا۔ آمد۔ اس لفظ مین قابل توجہ یہ بات ہے۔ کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ فتح اور نصرت تیرے پاس آئی۔ جسے خدا تعالے نے اپنے نبی کی تائید کے واسطے عین ضرورت کے وقت مین بھیجا۔

نصر اللہ۔ اللہ تعالے کی نصرت اللہ تعالی کی طرف سے مدد۔

الفتح۔ وہ خاص فتح جس کے تم منتظر تھے اور جس کے متعلق پہلے سے پیشگوئی کی جاچکی تھی اور توراۃ و انجیل مین جس کا ذکر کیا گیا تھا۔ یعنی فتح مکہ۔ وہی مکہ جس مین سے جان بچاکر بھاگنا پڑا تھا اور خفیہ طور پر رات کے وقت ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اسی کی فتح کے دن آتے ہین اور مظفر و منصور ہوکر اس مین داخل ہونے کے ایام قریب ہین۔

ورأیت۔ اور تو نے دیکھ لیا۔ تو نے جان لیا تو نے معلوم کرلیا۔

الناس۔ لوگون کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرمایا کرتے ہیں کہ جب خدا تعالی کی طرف سے کوئی نبی رسول دنیا کی طرف مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کا ساتھ دینے والے لوگ اور اس کی پیروی کرنے والے تین قسم کے ہوتے ہین اول اور سب سے اعلےٰ طبقہ کے لوگ وہ ہوتے ہین جو کسی معجزہ۔ نشان۔ کرامت یا خارق عادت کے دیکھنے کے محتاج نہین ہوتے وہ اُس نبی کی شکل دیکھتے ہی اور اس کا دعوے سنتے ہی آمنا و صدقنا کہہ اُٹھتے ہین۔ ان کو نبی کے ساتھ ایک ازلی مناسبت حاصل ہوتی ہے اور وہ فوراً اُس پر ایمان لاتے ہین جیسا کہ حضرت صدیق اکبر ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ سفر مین تجارت کے واسطے باہر گئے ہوئے تھے اور عرب کو واپس آتے ہوئے ہنوز شہر سے دور راستہ میں ان کو ایک آدمی ملا۔ اُس سے پوچھا کہ شہر کی کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اُس نے کہا تازہ خبر یہ ہے کہ محمدؐ نے نبی ہونے کا دعوے کیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر نے کہا کہ اگر محمدؐ نے نبوت کا دعوے کیا ہے تو بیشک سچا دعوی کیا ہے اسی جگہ ایمان لائے اور صدیق اکبر کہلائے۔ رضی اللہ عنہ یہ اعلےٰ طبقہ کے آدمیون کا نمونہ ہے۔ اس سے کم دوسرے درجہ کے لوگ وہ ہین۔ جو کچھ تھوڑا بہت دلایل سننے اور نشان دیکھنے کے بعد ایمان لے آتے ہین اور مخالفت کی طرف نہین دوڑتے اور رفتہ رفتہ محبت اور اخلاص مین بہت بڑی ترقی کرجاتے ہیں۔ ان کے بعد تیسرے درجہ کے لوگ وہ ہین۔ کہ جب خدا تعالے کے قہری عذاب نازل ہوتے ہیں۔ اور ہر طرف سے فتوحات اور نصرت کے نشانات نمودار ہوتے ہین تو ان کے واسطے سوائے اس کے چارہ نہین ہوتا۔ کہ وہ بھی مومنون کے درمیان شامل ہو جائین۔ اول اور دوم درجہ کے لوگون کی خدا تعالے نے بہت تعریف کی ہے اور ان کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا خطاب دیا ہے۔ مگر تیسرے طبقہ کے لوگوں کا ذکر قرآن شریف مین صرف اتنا ہے۔ کہ رأیت الناس۔ تو نے لوگون کو دیکھا ہے۔ کیونکہ وہ عوام ہیں خواص مین ان کا ذکر نہین۔ پھر بھی خوش قسمت ہین۔ کہ قرآن شریف مین ان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا گیا۔ کہ وہ دین اللہ مین داخل ہونے والے لوگ ہین۔

اس زمانہ مین خدا کے فرستادہ رسول حضرت مہدی معہود کے پیرو انہین تین قسم کے لوگوں مین منقسم ہین بعض تو وہ اولین سابقین مین سے ہین۔ جو حضرت کے دعوی مسیحائی سے بھی پہلے آپ کے ساتھ خلوص محبت رکھتے تھے اور دنیا مین کوئی بات ایسی نہ تھی۔ جو ان کے خلوص اور محبت کو ایک قدم پیچھے ہٹانے والی ہو۔ حضرت کا دعوی ان کے واسطے کوئی نئی بات نہ تھی۔ ہر ابتلاء کے وقت انہون نے قدم آگے بڑھایا۔ ان کی مثال حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب ہین۔ ایسے لوگون کو خدا تعالے نے ازل سے ایک فطرتی مناسبت اپنے رسول کیساتھ عطا کی ہے۔ کہ وہ اس سے علیحدہ رہ ہی نہین سکتے دوسرے وہ لوگ ہین۔ جو کچھ کتابین پڑھ کر اور کچھ نشانات دیکھ کر اور کچھ دیکھ بھال کر اس مقدس سلسلہ مین داخل ہوئے۔ اور دن رات انہون نے اس مین ترقی کی اور خدا تعالے کی اس نعمت کے شکرگذار ہوئے اور اپنے مال اس راہ مین خرچ کئے تیسری قسم کے وہ لوگ ہین جن کو طاعون نے یا زلزلے نے خوف زدہ کرکے اس طرف کھینچا۔ پر بہرحال وہ بھی خوش قسمت ہین۔ کیونکہ پاس شدون کی فہرست مین ان کا نام درج ہو گیا۔ اور فیل شدون کا نام تو کسی فہرست مین لکھا ہی نہین جاتا۔ سوائے ان فیل شدون کے جو اپنے پرچون مین شرارت کے ساتھ ناجائز باتین لکھ دیتے ہین۔ تو خواہ مخواہ ممتحن کو ان کی رپورٹ کرنی پڑتی ہے۔ کہ فلاں امیدوار نے اپنے پرچہ مین ایسی شرارت کی ہے پس وہ فقط فیل ہی نہین ہوتے۔ بلکہ آئندہ کے واسطے مدارس سے خارج کئے جاتے ہین اور سخت نامرادی کے گڑھے مین پھینکے جاتے ہین جہان سوائے رونے اور دانت پیسنے کے اور کچھ حاصل نہین ہوگا۔

یدخلون۔ داخل ہوتے ہین۔

فی دین اللہ۔ اللہ تعالے کے دین مین۔

افواجاً۔ فوج در فوج۔ پہلے تو کوئی ایک آدہ مسلمان ہوتا تھا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تشریف فرما .. تھے۔ بعد مین جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین سکونت اختیار کی۔ تو زیادہ تعداد ہونے لگی۔ لیکن پھر بھی ترقی زور کے ساتھ نہ تھی۔ یہان تک کہ جب مکہ فتح ہوگیا۔ تو گروہون کے گروہ اور جماعتون کی جماعتین دین الٰہی مین داخل ہو گئین کیونکہ تمام مشکلات درمیان مین سے اُٹھ گئے تھے اور حجاب دور ہو چکے تھے اور اکابر مجرم ہلاک ہو چکے تھے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ثبوت دعویٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

وفات مسیح

(۱) قرآن مجید کی شہادت

(۱) فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ مسیح ابن مریم قیامت کے دن عرض کرے گا۔ جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو اس کے بعد تو ہی نگران حال تھا۔ مجھے خبر نہیں ہے جب تک میں رہا کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم وہ توحید پر قائم رہے۔

اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں (۱) عیسائی وفات مسیح کے بعد بگڑے۔ چونکہ بگڑ چکے ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ "مسیح" بھی یقیناً مر چکے (۲) قیامت تک امت کی پھر خبر نہیں گویا دوبارہ بنفسہٖ دنیا میں نہیں آئے۔ (ب) جب اللہ تعالےٰ فاعل انسان مفعول ہے تو توفی کے معنے یقیناً موت کے ہیں۔ اگر نہیں تو مثال پیش کرو۔ بشرطیکہ قرینہ صارفہ نہو

(۲) آنحضرت صلعم کی شہادت

(۲) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح بن مریم کو یحییٰ کے ساتھ یعنی مُردوں میں معراج کی رات دیکھا۔ (مشکوٰۃ)

(۳) صحابہ کرام کا اجماع

جب ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔ تو بعض کا گمان تھا کہ عیسےٰ کی طرح بجسدہٖ مرفوع ہوئے صدیق اکبر رضؓ نے آیت پڑھی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سب ہی رسول فوت ہو چکے۔ اس طرح آپ کی وفات پر استدلال کیا خلت کے معنے قرآن مجید نے خود مات اور قتل کر دئے۔

ائمہ اربعہ سے کسی نے مسیح کی وفات کا انکار نہیں کیا۔

اصل بات کیا ہے؟ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم۔ نہ یہودیوں نے مسیح کو قتل کیا نہ صلیب پر مارا۔ بلکہ مسیح ان کے لئے مصلوب کی مانند بنایا گیا۔ یعنے غش ہو گیا۔ مرا نہیں اس طرح یہود کا اصل مقصد ملعون بنانا (توراۃ باب استثنار) پورا نہ ہوا تو اسی خداتعالیٰ نے فرمایا۔ بل رفعہ اللہ الیہ۔ اپنی طرف مرفوع کیا جیسے اور نبیوں کو کیا کرتا ہے اسی کے لئے کئی اسباب قدرتی پیدا ہو گئے سبت نزدیک تھا دن کو گرہن سخت آندھی پیلاطوس کی بیوی کو خواب ہڈیوں کا نہ توڑا جانا۔ مرہم عیسیٰ۔

(ب) آسمان پر کسی بشر کا جانا خلاف سنت اللہ ہے سنت اللہ کیا ہے؟ کفار نے ہمارے نبی کریم صلعم سے کہا۔ او ترقی فی السماء جواب آیا۔ سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ بشر کے لئے یہ سنت نہیں۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (سنت اللہ میں تغیر نہیں ہوتا) چنانچہ فرمایا۔ فیھا تحیون و فیھا تموتون۔ اسی زمین میں زندہ رہوگے اسی میں مروگے واقعہ صلیب کے بعد باغبانوں کے بھیس میں نکلے۔ مریدوں سے ملے زخم دکھائے مچھلی کھائی اور کشمیر میں پہنچے۔ واوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار و معین۔ (ہم نے اونچے مقام چشمے والوں پر پناہ دی) وفات تو ثابت ہو گئی۔

اب بحکم آیت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ضروری تھا کہ موسیٰؑ کے خلفاء کی مانند محمدی خلفاء بھی ہوں اور ان کا آخری بھی عیسےٰ ہو۔

دوم حدیث۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ "وہ مسیح" تو فوت ہو چکا ہے اور مُردے واپس دنیا میں نہیں آتے۔ انھم الیھم لا یرجعون۔ فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت (مردہ کو روک لیا جاتا ہے یوم بعث (قیامت) تک ومن ورائھم برزخ الآیۃ۔ تو اب ضرور ابن مریم سے مراد اس کا "مثیل" ہے۔

(ا) چنانچہ وعدہ ایلیا کے آسمان سے آنیکا تھا اور آیا یوحنا دیکھو انجیل (۲) کما استخلف سے ثابت ہے کہ مشبہ اور ہے اور مشبہ بہ اور (۳) اگلے مسیح کی وفات اور مُردوں کا واپس نہ آنا (۴) امامکم منکم وہ امام تمہارا تمہیں میں سے ہوگا۔ (۵) عیسےٰ بن مریم اور مسیح موعود کے حلیوں میں پہلا سرخ رنگ۔ گھنگریالے بال دوسرا گندم رنگ سیدھے بال (۶) ابن مریم کمال مشابہت کے لئے فرمایا جیسے مریم کو اخت ہارون۔ ابن السبیل۔ بہادر کو شیر اب اصل یہ دیکھنا ہے کہ رُت نزول آیا یا نہیں۔

(۱) دخترکشی موقوف ہو گئی (۲) آدمیوں میں میل بذریعہ ریل۔ ڈاک ہو گیا (۳) اونٹنیاں بیکار ہو رہی ہیں (۴) کتابیں چھاپے خانے سے پھیل گئیں۔ پہاڑ اڑائے جا رہے ہیں۔

(۶) یاجوج ماجوج ہیں آگ کی یعنی آگ و پانی سے کام لینے والی قومیں (ب) کان لمبے یعنی دور سے خبریں سن لیتے ہیں (ج) توحید کے دشمن اسی لئے خبر دیتے ہوئے لا الہ الا اللہ ہمارے نبی صلعم نے پڑھا (د) یافث کی اولاد ہیں (س) دریاؤں کو سوکھا دیا (س) بڑے قد یعنی بڑی ہمتیں (ص) بلندی پر پڑھتے یعنی مشکل سے مشکل کام (۷) دجال یعنی دنیا میں سیاہی دین میں کانی قوم (ب) اس کی وحدت نوعی ہے جبھی تو ابن صیاد کو صحابہ نے قسمیہ دجال کہا (ج) وہ قوم جس کے لئے کہف کا اول و آخر پڑھنے کا حکم ہے یعنی خدا صاحب اولاد سمجھیں اور صنعتوں پر نازاں (د) مینہ برسالیں (ر) خزانے تابع (س) دجال کے مختلف حیلے دلالت کرتے ہیں کہ وے بہت ہیں۔ (۸) خود مسلمانوں میں ایک گروہ یہودیوں کی طرح صرف پرانی روایات پر جان دینے والا۔ ایک عیسائیوں کی طرح شریعت سے بیزار نہ نماز نہ روزہ پیدا ہو جاتا۔ (۹) متفق اللفظ سب نے تسلیم کر لیا کہ اسلام کمزور ہے اور کسی مصلح کی ضرورت ہے مگر سنت اللہ انجمنوں کے ذریعہ اصلاح کرنے کی نہیں بلکہ نبی کے ذریعے۔

دوم مسیح نے کس صدی میں آنا تھا (۱) اس کا کام ہے صلیب کو بذریعہ دلائل توڑنا۔ پس صلیبی غلبہ کے وقت آنا (۲) ہر صدی کے سر پر مجدد ہے چودھویں اب تک خالی ہے۔ (۳) حضرت موسیٰ کے بعد عیسےٰ چودھویں صدی ہوئے۔ اس لئے مسیح بھی چودھویں کو آنا تھا (۴) حافظ برخوردار نے انواع میں (ب) نعمت اللہ ولی نے قصیدہ میں امام شیوطی نے چودھویں صدی مقرر کی (۵) ولقد نصرکم اللہ ببدر سے یہ ثابت ہے کہ چودھویں میں نصرت ہوگی (۶) پھر ہزار برس کے بعد نیا انتظام یدبر الامر من السماء الی الارض اور دنیا کی عمر سات ہزار۔ ساتویں ہزار پر مسیح کا آنا ضروری تھا۔

سوم۔ کہاں پیدا ہونا تھا۔ آدم اور عیسےٰ میں خاص مشابہت ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ آدم ہند میں اہبط عیسیٰ بھی ہند میں۔ (ب) ہندوستان میں تمام مذاہب موجود ہیں اور امن بھی ہے یضع الحرب (جہاد موقوف کریگا۔ کی ماتحت یہیں کام ہو سکتا ہے (ج) مہدی کو مشرق کے سلطان بنائینگے (ابن ماجہ) (د) گانوں کا نام کدعہ ہوگا یعنی قدعہ قادیان۔

چہارم۔ آسمان کی شہادت۔ چاند کو تیرہویں سورج کو اٹھائیسویں ماہ رمضان سنہ ۱۳۱۲ھ میں گرہن ہوا یہ مہدی کے ظہور کی علامت ہے۔ آیت اس حدیث کی تصدیق کرتی ہے خسف القمر۔ وجمع الشمس والقمر پہلی رات کے چاند کو گرہن کہنا حماقت ہے پھر قمر کا اس پر اطلاق نہیں۔

پنجم۔ زمین کی شہادت۔ طاعون یعنی دابۃ الارض تکلم الناس۔ جو آدمیوں کو زخم کریگا کیوں؟ وہ آیات

(مجنون) ایمان نہ لائے معلوم ہوا کوئی نشان دکھانیوالا بھی ہوگا۔ عذاب کا موجود ہونا رسول کے ہونے پر گواہ ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

ششم۔ ہر رسول کی صداقت کے دو نشان ہیں جو اس مسیح پر بھی صادق آئے۔ (۱) اگر ہم پر افترا کرتا تو ہم دہنے ہاتھ سے پکڑتے اور رگ جان کاٹ دیتے لقطعنا منہ الوتین۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے ہمارے امام وحی کے دعوے کے بعد پچیس سال سے زندہ ہیں اور ترقی کر رہے ہیں بخلاف قد خاب من افتریٰ۔ تیئس سال سے اوپر تو ہرگز مفتری زندہ نہیں رہ سکتا۔ کوئی مثال پیش کرو (۲) عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ اپنے غیب پر رسولوں کے سوا کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ آپ کی پیشگوئیوں پر نظر کرو۔ از انجملہ (۱) لیکھرام کی موت (۲) آتھم کی موت (۳) طاعون کی خبر (۴) ۴ اپریل کے زلزلہ کی خبر (۵) یاتون من کل فج عمیق۔ اس حالت میں جب کوئی نہ جانتا تھا یہ کہا کہ دور دور سے لوگ آئینگے (۶) حجتوں کے چیا عدین کا ہلاک ہونا (۷) جو مباہلہ کرے اس کی ذلت یا موت غلام دستگیر قصوری۔

ہفتم۔ خاص مسیح کے نشان (۱) دو زرد چادریں تو دو سخت بیماریاں ایک اوپر کے حصے میں ایک نیچے کے حصے میں۔ چادریں تو ایک جھوٹا بھی رنگوا کر پہن سکتا ہے یہ کشفی معاملہ ہے (۲) حلیہ گندم رنگ سیدھے بال۔ روشن پیشانی۔ اونچی ناک اسرائیلی ہاں۔ (مشکوۃ) (۳) جیسے مسیح بن مریم نبی اسرائیل سے من وجہ نہیں تھا۔ ایسا ہی یہ مسیح من وجہ قریش سے نہیں۔ سلمان کی اولاد ہونے کی وجہ سے قریش ہیں اور پتہ سلمان منا اہل البیت۔

متفرق باتیں

مہدی کئی ہونے تھے اسی لیئے احادیث میں ان کے مختلف نشان ہیں مختلف جائے ولادت۔ مگر آخر میں عیسیٰ ہی مہدی ہوگا۔ لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم۔ (۲) نزول کا لفظ اس لئے ہے کہ شہرت ایسی ہوگی جیسے کوئی آسمان سے اترے نیز دنیاوی اسباب نہیں۔ بلکہ آسمانی حربہ سے فتح حاصل کریگا (۳) نبی کا لفظ خود حدیث میں مسیح موعود کے لئے آگیا۔ اور یہ ظلی طور سے جیسے آئینے میں جو شکل ہو اُسے بھی انسان کہہ لیں مگر درحقیقت بغیر اس اصل کے کچھ نہیں (۴) ہمارے امام پر کوئی ایسا اعتراض نہیں ہوتا جو دوسرے انبیاء علیہم السلام پر ہو۔ (۵) چونکہ قرآن مجید میں ہے کہ ہم نے ان میں قیامت تک عداوۃ و بغضاء ڈالدی اس سے ثابت ہوا کہ تمام لوگ مسلمان نہیں بن گئے۔ اسی لیئے وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ کا مطلب ہے کہ ہر ایک اہل کتاب مسیح کے مقتول ہونے کو مانتا رہیگا۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکے ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدرخواتین

ہمارا مذہب کیا ہے

میں آج نہیں بلکہ کئی دن سے سخت حیرت اور استعجاب کی حالت میں تھی کہ ہم مسلمان کہلانے والے زمیندار دن کا مذہب کیا ہے۔ اگر کہیں کہ "اسلام" کچھ زیب نہیں دیتا کیا مسلمانی اسی کا نام ہے کہ جو جہان کے بُرے کام اور جو جہان کے توہمات ہیں۔ وہ ہم میں موجود ہوں دیکھو میں چند توہمات لکھتی ہوں۔ اوّل تو جس وقت کوئی گائے بھینس سوئیگی۔ پس پہلی جمعرات کا دودھ کسی خانقاہ پر چڑھائیں گے اور خیال یہ کہ فقیر صاحب (قبر والے) ہمارا دودھ پی لیتے ہیں پس قبر پر کسی مٹی کے برتن میں ڈال دیتے ہیں آگے زیادہ نر تو کتے پی جاتے ہیں یا اور کئی بلائیں مثلاً نیولا وغیرہ۔ بعض اوقات کوئی چالاک ہماری حماقت سے فائدہ اٹھا کر گھر لے جاتا ہے۔ ہمارے گاؤں کی ایک عورت ہر جمعرات کو بہت سا دودھ قبر کے سوراخ میں ڈال جاتی تھی۔ پھر گیارہ تاریخ چاند کی پیران پیر کا دودھ بھی اسی طرح ضائع کیا جاتا ہے (نہ کسی عاجز مسکین کو دیا نہ اللہ کے نام) پھر سات دن بلکہ چالیس دن کسی کو دودھ لسی (سوائے گھر کے خاص آدمیوں کے) نہیں دکھائی جاتی۔ جتنی پی سکیں پی لیں اور باقی جو بچے وہ اندھیرے میں کسی کوٹھے پر یا کسی محفوظ جگہ انڈیل دیا۔ مگر کسی غریب کو اللہ کے نام نہ دیا بلکہ گناہ جانتے ہیں اور برس دن لوہڑی والے دن ضرور لوہڑی کرتے ہیں بلکہ بعض شیطان کی مریدیں کہتی ہیں کہ اگر ہم لوہڑی نہ کریں۔ تو ہماری گائے بھینس کے تھن میں لہو پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی عالم فاضل واعظ آجاوے تو اسے روٹی دینا سخت عیب اور مشکل مگر جب کوئی فقیر گودڑی پوش مجسم شیطان ہاتھ میں کنگرے پہنے۔ کان میں بالے۔ سر پر سرخ و خوشنما چمکدار پگڑی باندھے آجاوے۔ تو بس جی! اسے اپنا نبی ولی۔ پیر۔ گویا خدا مان لیتی ہیں۔ جب کوئی مرجاوے تو مردہ کو نہلانے والی جگہ چراغ جلا کر رکھ دیتی ہیں میں حیران ہوں کہ یہ کیا واہیات حرکتیں ہیں۔

آہ! افسوس اے میری پیاری قوم تجھے جہالت نے ایسا اندھا کر دیا کہ کچھ بھی سوجھائی نہیں دیتا عقل ایسی مسخ ہو گئی کہ! دیکھ؟ تو اپنے پیارے مذہب سے بھی ہاتھ دھو رہی ہے اور ایسا کفر تیرے دل میں چھپ رہا ہے کہ کوئی سیدھا رستہ بتا دے بھی تو تو اسے اپنا بدخواہ بلکہ ڈبونے والا سمجھ لیتی ہے۔ آہ میں کس کس غلطی کی اصلاح کروں کس کس جہالت کا نام لوں! تو نے ڈبو دیا آہ ڈبو دیا! کیا کوئی ہے جو ان نام کے مسلمانوں کلمہ گو کافروں کو سمجھائے۔ کہ یہ اپنا بھلا برا سمجھنے لگ جاویں کیا اس کفر اور جہالت میں بھی کچھ شک ہے! کیا یہ ساری رسومات ہندوؤں سے نہیں لی گئیں۔ یہ مفصلہ ذیل باتیں سب ہندوانی رسومات ہیں اوّل لڑکے کے سر پر لٹ رکھنی (تھوڑی سی جگہ لمبے بال) اسکے کان میں ڈھائی سوراخ کر کے سونے کا بالا اور مرکیاں ڈالنا اور گھر بہ گھر ماں گدائی ٹکڑے مانگ کر بچے کو ماں اپنے پیارے بچے کو کھلاتی ہے اور سات برس بعض گیارہ برس تک بچے کو گھر سے کپڑا نہیں پہناتیں! اور پھر لطف یہ کہ پیسہ پیسہ مانگ کر اسے ہنسلی پہناتے ہیں جیسے ودھاوا (یعنی عمر بڑھانے والا) کہتے ہیں۔ ایک اور شرک پیدا کیا کہ شاہ دولا کی خانقاہ پر چوہے چڑھاوا چڑھانے کی رسم ڈال دی۔ میں نے ایک معتبر بی بی کی زبانی سنا ہے کہ وہاں یعنی شاہ دولا کی خانقاہ کی چھت میں ایک سفید مرمر کا بتّہ لگا ہوا ہے جسے عام جاہل لوگ جانتے ہیں کہ یہ سیمرغ کا تھا جو اپنا انڈا چڑھاوا چڑھا گیا تھا اور مجاور بھی یہی بتاتے ہیں۔ اور جاہل لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ چوہے فقیر ہوتے ہیں۔ اور وہ مرتے نہیں بلکہ خود بخود زمین میں سما جاتے ہیں۔ مگر یہ محض غلط ہے جو حال ان غریبوں کا ہوتا ہے انکی حالت بیان کرنے کو پتھر کا کلیجہ چاہیئے ان کا گلی گلی خوار ہونا مستیوں مارنا۔ (جوان کو ٹھیکہ پہ لے آتے ہیں) بلکہ بعض چوہیوں موٹشوں سے .... افسوس میرا قلم نہیں چلتا جوان کی حالت لکھ سکے اللہ ہی ان لوگوں

کی حالت زار پر رحم کرے کہ وہ ان غریب مسکین بے زبان بچوں پہ رحم کریں جوان کو ایک خانقاہ پہ چڑھا دیتے ہیں اور ایک ادنےٰ جہالت پر تمام عمر ایسے غریب اور عاجز فرقہ پر ظلم اور ستم روا رکھتے ہیں (معاذ اللہ منہا) پھر ایسے کئی توہمات ہیں جو سب کو معلوم ہیں بخدا میں نے جو کچھ لکھا درد دل سے نیک نیتی کے ساتھ لکھا ہے اگر کوئی غیر لفظ یا بے ادبی کا کلمہ جوش غم کی حالت میں زبان قلم سے نکل گیا ہو۔ تو للہ معاف فرماویں۔ والسّلام

خاکسار احمدی خاتون از گوبیکے گجرات

◆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

امّا بعد

شرائط بیعت

از خاکسار محمد یحییٰ ساکن دیب گراں ڈاک خانہ مانسہرہ ہزارہ حال وارد موضع کچھی تحصیل ایبٹ آباد ڈاکخانہ بیڑ

بخدمت شریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موضع کچھی کے لوگ بہت نیک وصالح ہیں انکا مولوی صاحب مولوی احمد جی صاحب ایک باوقار اور مستقیم مزاج و ثابت قدم انسان ہے۔ آہستہ آہستہ عرصہ ۲ سال انکو حضرت کے دعوے کی نسبت عرض کیا گیا آخر وہ اس بھید کو سمجھ گئے۔ اور اس دعوے کو انہوں نے تسلیم کیا اون میں سے سب سے پہلے سبقت کرکے مولوی عبد الرحمٰن خلف الرشید مولوی احمد صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر دو ماہ رہکر واپس آیا۔ انکے واپس آنے سے ان لوگوں کے دل کو زیادہ ہی اطمینان ہوا۔ اب یہ سب لوگ بیعت کرنے کو بلکہ خدمت مسیح موعود میں حاضر ہونے کو تیار رہیں۔ اب جو اسوقت حاضر ہیں انکے بیعت لکھے گئے حضرت منظور فرماکر بواپسی انکو جواب سے اور دعاء استقامت سے یاد فرماویں۔ انکے لئے حضرت ضرور ثابت قدمی کی دعا کریں۔ ان کے اردگرد کے لوگ بلکہ چند اشخاص گاؤں میں بھی بہت کچھ شرارت کرتے ہیں۔

اسماء گرامی بیعت کنندگان برادران کے مندرجہ ذیل ہیں

(۱) مولوی احمد جی صاحب خلف رشید مولوی محمد جی مرحوم ساکن کچھی تحصیل ایبٹ آباد ڈاکخانہ بیڑ۔
(۲) فضل ولد حسن علی خان ساکن 〃
(۳) یعقوب خاں ولد سمندر خاں نمبردار ساکن کچھی۔
(۴) داود خان ولد یعقوب خاں ساکن 〃
(۵) سیّد جمد شاہ ولد نور حسین شاہ ساکن 〃
(۶) محمد وارث ولد منولے ساکن 〃
(۷) فیض نور زوجہ محمد وارث 〃 〃
(۸) یوسف ولد محمد وارث 〃 〃
(۹) صاحب جان بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۰) زینب بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۱) مریم بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۲) صابرہ بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۳) شیر خان ولد سید خان 〃 〃
(۱۴) خانم جان زوجہ شیر خان 〃 〃
(۱۵) عبد الکریم ولد المدین 〃 〃
(۱۶) شرف نور زوجہ عبد الکریم 〃 〃
(۱۷) شیر گل طالب علم ولد عبد اللہ 〃 〃
"یہ شیر گل عرض کرتا ہے کہ میرے واسطے حضرت ازدیاد علم کی دعا فرماویں"
(۱۸) ملاں امان اللہ ولد ہاشم علی خاں 〃
(۱۹) محمد عرفان ولد امان اللہ 〃
(۲۰) شیر خاں ولد ارسلہ خاں 〃
(۲۱) عبد الرحمٰن ولد شیر خاں 〃
(۲۲) امیر خاں ولد شیر خاں 〃
(۲۳) گل زماں ولد شیر خاں 〃
(۲۴) گل جان بنت شیر خاں 〃
(۲۵) کرم نور بنت شیر خاں 〃
(۲۶) نور جہاں زوجہ شیر خاں 〃
(۲۷) میر زماں ولد منار خاں ساکن موضع ٹیلے
(۲۸) حبیب نور زوجہ فضل ساکن کچھی
(۲۹) عبد اللہ ولد فضل 〃 〃
(۳۰) الٰہی نور بنت فضل 〃 〃
(۳۱) کالا ولد میر زماں 〃 〃
〃 راقم محمد یحییٰ از دیگراں مانسہرہ ہزارہ یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دھوکہ سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹینس کے تمام لوازمات فٹ بال ہاکی سٹک وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملاکا بید کی چھڑیاں وغیرہ بنانے میں کسقدر ترقی کی ہے تمام ہندوستان میں یہاں کے کاریگروں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے لیکن اس بات کو رازدار بخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں ان کو قیمت بھی دُگنی پڑتی ہے اور نمونہ میں سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی انکے واسطے کوئی نہیں ہوتا۔ چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے اسواسطے ہم نے اسکے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قایم کی ہے جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ۱ر فی روپیہ کمیشن لیا جاویگا۔ اخراجات روانگی ذمہ خریدار ہونگے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات بھی طیار کروائے ہیں ہمکو ایک وسیع تجربہ ہے جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں تو ان کو خاص زیور بنوا کر روانہ کیا جاویگا جسکے خالص ہونیکے ہم خود ذمہ دار ہونگے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ۳ر فی تولہ اور چاندی کے زیور میں ۱ر فی تولہ ہوگا۔

محمد شاہ سوار خاں اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ سیالکوٹ شہر

تصدیق میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یاد ہوکہا نہ ہوگا کیونکہ یہ مومنوں کی قایم کردہ ایجنسی ہے۔

چودھری مولا بخش خازن سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

◆

نماز جنازہ (۱) ملک کرم الٰہی صاحب ساکن بھیرہ کی لڑکی فوت ہوگئی ہے وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ جنازہ غائبانہ پڑھا جاوے۔

(۲) عزیزی مظفر احمد طالب علم تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی جدہ امجدہ فوت ہوگئی ہے وہ احباب سے درخواست جنازہ کرتے ہیں۔

درخواست دعا خاکسار کی والدہ قریباً پچیس ۲۵ روز سے ایک مرض مہلک میں مبتلا ہے۔ اس لئے احمدی برادران کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری شفیق والدہ کے واسطے ہاتھ اٹھا کر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماوے۔ آمین۔ خاکسار خواجہ عقار جو گلگت

خریداران بدر کیواسطے تین عایتون کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(سنہ ۱۷۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری سب رجسٹرون ۔ وکیلون مختارون عرایض اور اپیل نویسون ۔ رئیسون تاجرون ساہوکارون ۔ زمیندارون اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور ان کے مطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنیکے لئے جو سرگردانیان اور دقتین پیش آتی تہین اور وقت ضائع ہوتا تہا ۔ اسکا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چہپائی ہے جسمین سنہ ۱۷۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی عیسوی ہجری فصلی سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتہ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکہی ہین کہ جس تاریخ کو آپ دیکہنا چاہین فوراً دیکہ سکتے ہین اور اسکے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بہی ساتہ ہی دیکہی جا سکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکہی ہین اور اسکے ساتہ ایک عجیب و غریب دیباچہ بہی ہے ۔ اسکی قیمت بغرض رعایت ۲ پائی فی سال کے حساب سے بہی کم یعنی سے ر (مجلد سے ۱) رکہی ہے ۔ لیکن اخبار بدر کی خریداران کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے ۔ کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اسکا سال تمام کا چندہ اخبار بدر مین بہجوا دینگے ان کو اور ایسے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ پر یہ جنتری دیجائیگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر کے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر مین پہنچ جاوین

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایکسال کیواسطے ہر دو بقیمت عہ اخبار بدر کی سالانہ قیمت ۱۲ہے اور براہین احمدیہ معہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صرف ۱۲ہ کل عہ ہوئے لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کر دے ۔ اسکو براہین احمدیہ ۱۲ہ مین دیجاویگی اور اخبار بدر بہی ۱۲ہ مین دیجاویگی کل عہ ہوئے مجلد کی قیمت ۲ آنہ زاید ہے ۔

لغات القرآن

حصہ اول مصنفہ سید عبد الحی صاحب عرب جسکی اصل قیمت عہ ہے دفتر بدر سے ان خریداران کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دین یہ کتاب صرف ۱۴ر مین ملسکتی ہے کارخانہ بدر نے کچہ زاید قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے ۔ (مینجر اخبار بدر)

کارخانہ بقاء نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گرجاتا ہے ۔ یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہوتی ہین انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرا دین ۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ نرینہ پیدا ہو گی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کرلیوین ۔ کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے ۔ ان کا علاج اندک دوا سے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہین کہ ہندوستان بہر مین دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے ۔ اولاد دینے والا خدا ہے مگر اسی نے دواؤن مین تاثیر رکہی ہے ۔

المشتہر

محمد حسین ۔ طبیب احمد آبادی ۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بہیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلایق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکہین ۔ (مینیجر)

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بہر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چہپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بہی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین تارین ہر روز چہپتی ہین اسکا ایڈیٹوریل سٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہین اسلئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکہا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے ۔ اگر آجتک آپ نے دیکہا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائے ۔ نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے ۔ قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ہ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستون کا پتہ ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماوین

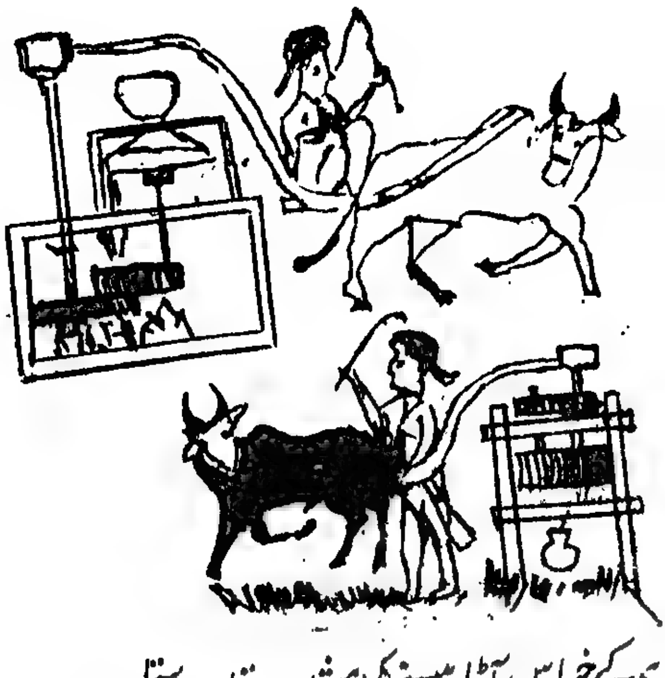

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے ۔ وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ روپیہ اور دوم مبلغ ہے مبلغ عللہ بیعانہ آنے پر خراس دی ۔ پلی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بہی تیار ہین :-

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

اے حقیقی محسن و مربیّ خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو! اور حقیقی محبوب **محمد مصطفےٰ** صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقو! اور مدّاحو اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اُٹھانے کا سچا شوق رکھنے والو!

تمہین مبارک ہو کہ

درّثمین (مکمّل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح و مہدی موعود علیہ السلام کی تا امروز فارسی اور اردو کی

سب شایع شدہ نظمین

درج ہین نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۲ کے ۱۲ صفحون کی موزون جیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدین بندھ کر طیار ہوگئی ہے۔

ہم نے احباب کے آرام کے لئے اس مین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اُردو اور فارسی نظمون کے دو حصے کر کے ان کو علیحدہ علیحدہ دیدئے ہین جس کا فایدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی اور نظم فارسی یا اُردو مین شایع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان سے آگے کے نمبر لگا کر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدین گے جو اسی کتاب مین بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے ان کی کتاب مکمل بھی ہوتی جاویگی اور ضائع بھی نہ جاویگی۔ **قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے۔**

محصولڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ۔ **دفتر اخبار بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور**

مفرح عنبری

جس کے مفید ہونے کے متعلق بہت سے سارٹیفکیٹ ڈاکٹروں حکیموں رئیسوں معزز سرکاری عہدہ داروں کے موجود ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ روپے ۵ تولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ضروری احتیاط

تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ باہر کے اکثر دور دراز کے رہنے والے بھائیوں کو یہ غلطی لگی ہے کہ اونہوں نے میرے نام کے کئی مختلف اشتہاروں کو دیکھکر ایک ہی کارخانہ کے علیحدہ علیحدہ اشتہار سمجھے ہیں۔ الگ الگ پتہ کا خیال نہیں اور درخواست کرتے وقت غلطی سے ایک کی دوائی دوسرے سے طلب کی ہے۔ اور اسی طرح اکثر لوگ اتنی بڑی غلطی میں مبتلا ہوئے ہیں۔ تھوڑے دن ہوئے کہ پے درپے دو خط مجھے ایسے ملے ہیں کہ دوسرے کارخانہ کی دوائیاں مجھ سے طلب کی گئی تھیں۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ درخواست کرنے والوں نے ان دوائیوں کا اشتہار میری طرف سے سمجھا ہے میں نے وہ دونوں خط ان دوائیوں کے مشتہر حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ کو پہنچا دئے۔ مگر ممکن ہے۔ کہ اسی طرح کوئی شخص **مفرح عنبری** کی درخواست بھی کسی دوسری جگہ کر دے۔

چونکہ یہ ادویات کا نازک معاملہ ہے اور
ہر شخص اپنی چیز کا خود ذمہ وار ہے

اس لیے میں اپنا فرض سمجھ کر آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ جب **مفرح عنبری کے لئے درخواست کریں**۔ تو ہمیشہ اس پتہ پر جو ذیل میں درج ہے ہونی چاہیئے۔ سوائے اس کے دوسرا پتہ جو آپ کسی اشتہار میں دیکھیں وہ میرا نہ سمجھیں بلکہ کسی دوسرے کا۔

مفرح عنبری کے ملنے کا پتہ یہ ہے

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل۔ لاہور

QADIAN 2 25 OC 06 P
BATALA 7 15 A.M. 26 OC 06

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

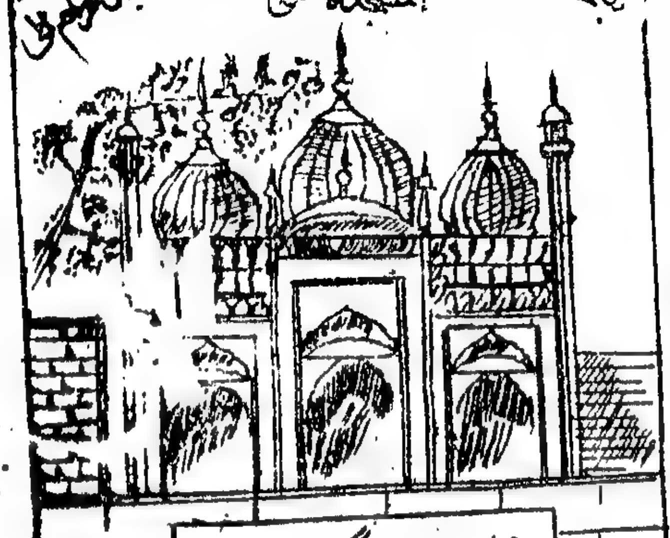

Secretariat Lahore

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ / مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کاندلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۳ نمبر ۴۳

سلسلۃ الجدید جلد ۲ سلسلۃ القدیم جلد ۵

۶ - رمضان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـــہ

ملازمین درجہ اول جنکو ہر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

ملازمین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی ہے غربا سے جنکی آمد ماہوار ہے ہو یا کم صرف عہ عام قیمت مابعد للعہ

پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین نہین ملیگا۔ رسید زر اخبار مین ہی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی بذریعہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔ لوکل ... عہ افریقہ ... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرآبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدای قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر ویسر نعمت وبلاء مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے ہوئے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۳ بار - آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین -

نمبر ۴۳ | ۷ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈوئی گذشتہ ہفتہ کی ڈاک مین ڈوئی کا بھیجا ہوا ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے۔ یہ اشتہار ڈوئی صاحب نے ایسی حالت مین لکہا ہے۔ جب کہ وہ اپنے بناکردہ شہر سے خارج شدہ ہے اور کسی دوسری جگہ اس کا قیام عارضی ہے اور اس کے مریدون نے اس کو نبوت اور عہدہ داری سلسلہ سے موقوف کر دیا ہوا ہے۔ اور وہ بہ سبب فالج وغیرہ بیماریون کے اور ان صدمات کے موت کے قریب ہے اور بہ سبب مالی محتاجی کے تنگی کی حالت مین ہے اور عدالت مین ایک جج کے سامنے اس کا مقدمہ پیش ہے اس اشتہار مین وہ لکہتا ہے ”مین زندگی سے بیزار ہون۔ مین نے بہت محنت کی بہت سردردی اٹھائی۔ اب مین تھک گیا ہون اور مین چاہتا ہون۔ کہ اب مجہ پر موت آجاوے جن لوگون کو مین نے گمنامی کے گڑھے سے نکال کر بڑے بڑے افسر اور عہدہ دار بنایا تھا۔ اونہون نے مجہ پر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا ہے۔ اور مجہ پر ظلم اور خیانت اور دیوانگی کے الزام لگائے ہین۔ اب مین سخت محتاجی مین ہون اور اپنے مریدون کے آگے اپیل کرتا ہون اور منت کرتا ہون کہ وہ میری امداد کرین اور مجھے روپیہ ارسال کرین“ ڈوئی نے اپنے اسی اشتہار مین یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ جج نے مجہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ تم جو اپنے مریدون کی ایک فوج بنانے تھے یہ حکومت وقت کی بغاوت مین داخل ہے خداتعالیٰ شریر اور مفتری کو کتنی جلدی پکڑتا ہے کس طرح یک دفعہ اس شخص پر خداتعالےٰ کا غضب وارد ہوا ہے۔ اول تو بیماری اور وہ بھی فالج کی طرح سخت جس سے وہ بالکل چلنے پھرنے کے قابل بھی نہین رہا۔ ہر جگہ اس کو اٹھا کر لے جاتے ہین۔ یہ تو جانی مصیبت ہے۔ پھر اس پر مالی مصیبت۔ کہ جو کچہ ساری عمر کا کمایا ہوا اور جمع کیا ہوا تہا جائیز یا ناجائیز وہ سب اپنے ہی مرید باغی ہو کر غصب کر گئے اور اس کو بالکل بے دخل کر دیا۔ پھر عزت پر ایسا سخت صدمہ پڑا۔ کہ اوّل تو ولد الزنا ثابت ہوا اور خود اقرار کیا کہ ”مین ولد الزنا ہون۔ مگر اس مین میرا قصور کیا ہے۔ کیونکہ کسی کی پیدائش کسی کے اختیار مین نہین“ بلکہ لکہا کہ یہ تو میری خداوند یسوع مسیح نے ازمائش ہے۔ کہ (نعوذ باللہ) اس کو بھی ایسا ہی کہا گیا تہا۔ یہ کس قدر بے حیائی ہے۔ کہ خدا کے پاک نبیون پر ایسے گندے الزام خود عیسائی لگاتے ہین اور عیسائی بہی وہ جو اپنے آپ کو یسوع کا رسُول اور اس سے الہام یافتہ قرار دیتے ہین۔ غرض ہر طرح سے اور ہر طرف سے خداتعالےٰ کا عذاب ڈوئی پر نازل ہو رہا ہے اور اس کا ابتدا اس تاریخ سے ہے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہارات اس کو اپنے مقابلہ مین بلایا تہا اور لکہا تہا کہ اگر تو میرے مقابلہ کے واسطے نہ نکلے گا تب بھی خداتعالےٰ تجھے پکڑ لیگا۔ کیونکہ تو نبوت کا جھوٹھا مدعی میرے زمانہ مین کھڑا ہوا ہے۔

ہمارے مخالف مولویون کو چاہیے کہ وہ غور کرین کہ کیا مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے۔ کیا صادق اور کاذب کے ساتھ خداتعالےٰ کا معاملہ یکسان ہوگا۔ ہمارے مخالف مولویون کو چاہیے کہ امریکہ مین جا کر ڈوئی کے ساتھ مل کر توجہ کرین کہ قرآن شریف کے برخلاف جو ان کا دعوےٰ تہا کہ مفتری لمبی مہلت پاتا ہے وہ جھوٹھا نکلا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ڈوئی کو چندہ کر کے بھیجین تاکہ وہ اپنی حالت کو کچہ درست کر کے ان بیچارون کی عزت قائم رکھنے کی کوشش کرے لیکن یاد رکھین۔ کہ خدا کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا۔

شہر فیرمونٹ واقعہ ملک امریکہ کے پادری کلوس صاحب نے گرجے کے پادری پنے سے استعفیٰ دیدیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ گرجے کے ممبر میری بیوی کے لباس پر بے جا طعن کرتے ہین۔ امریکہ اخبار لکہتا ہے کہ پہلے جب کبھی پادری صاحبان استعفےٰ دیا کرتے تھے تو اسباب استعفےٰ مین کسی غیر کی بیوی کا دخل ہوتا تہا۔ مگر یہ ایک نیا واقعہ ہے۔

شیخ عبد اللہ کوئلم صاحب رسالہ کریسنٹ مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ دین عیسوی کی بنیاد دو مسائل پر ہے۔ ایک آدم کے ذریعہ سے سب کا گناہ گار ہونا اور دوسرا چار ہزار سال کے بعد یسوع کے ذریعہ سے پھر سب کا نجات کا پا جانا جب کہ عیسائی لوگ اس قسم کے عقاید یسوع کی طرف منسوب کرتے ہین۔ تو تعجب نہین۔ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ یسوع کو پاگل قرار دین اور مسلمان ان عقاید کو کفر قرار دین۔

اخبار سے گوس ویکلی ریکارڈ لکہتا ہے کہ عیسائی مذہب نے افریقہ کے باشندون کے واسطے روحانی تنزل اور موت اور اخلاقی تنزل کے واسطے ایک وسیع سڑک کا راستہ کہول دیا ہے۔

بی الیف انڈرووڈ صاحب فرماتے ہین کہ بنی آدم کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو گرجا مین موجود ہے

مسٹر جے اے کین سٹ صاحب پر بشپ آف لندن نے جو کارروائی کی ہے اُس پر کین اسٹریٹ ہوٹل مین ایک بڑا مجمع ہوا۔ کین سٹ صاحب نے پادری صاحب کے برخلاف لیکچر دیا جس پر بڑے نعرے چیرز کے ہوئے اور سب نے پادری صاحب کے حق مین گستاخانہ نعرے لگائے کہ اس کو نکال دو۔ اس کو پھانسی دیدو۔ افسوس ہے کہ انگلستان مین مذہبی پیشواؤن کی کچہ عزت نہین کی جاتی اور عام مجمعون مین ان کے حق مین ایسی سخت کلامی روا رکھی جاتی ہے حالانکہ حکومت پر خود عیسائی لوگ متمکن ہین یا شاید وہ دراصل عیسائی نہین ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی۔ ہفتہ قادیان
صفحہ ۴۔ ڈائری۔ صاحب نور مرحوم
اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت
صفحہ ۵۔ ضروری اطلاع۔ بلاد اسلامی
صفحہ ۶۔ انتخاب الاخبار
صفحہ ۷۔ رمضان المبارک
صفحہ ۱۵ } صفحہ ۱۶ } اشتہارات
صفحہ ۸۔ عبدالحکیم خان مرتد کی دروغ بیانیان
صفحہ ۹ } صفحہ ۱۰ } درس قرآن شریف
صفحہ ۱۱ و ۱۲۔ دارالامان میں لنگر کے مصارف میں ترقی اور اس کے بالمقابل آمدنی کی کمی کا سوال اور احمدی جماعت کی توجہ کا خیال
صفحہ ۱۳۔ بدر خواتین۔ المفتی۔ ریڈرز
صفحہ ۱۴۔ نظم۔ انصار بدر سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بدر
مسیح
۶۔ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء

إِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ ۔

نَزِيدُ عُمْرَكَ

ترجمہ۔ ہم تجھے بعض وہ امور دکھلا دیں گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کریں گے۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت زیادہ علیل رہی۔ مگر بالآخر خدا تعالے کے الہامی وعدے نے جو ۲۳ اکتوبر کو نازل ہوا اور اوپر لکھا جا چکا ہے۔ خدام کے واسطے اس علالت کے غم کے بعد فرحت کا ذریعہ پیدا کیا۔

حضرت حکیم نور الدین صاحب بفضل الٰہی بخیر و عافیت ہیں۔ آج کل رمضان شریف میں آپ دن کا بہت سا حصہ درس حدیث میں صرف فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے کام میں مصروف ہیں۔ جمعہ گذشتہ میں آپ نے مسجد اقصےٰ میں وعظ فرمایا۔

کتاب حقیقت الوحی چھپ چکی ہے۔ اور جزو بندی ہو رہی ہے امید ہے۔ عنقریب انشاء اللہ قابل اشاعت ہو جاوے گی۔ کتاب کی قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اس کے واسطے درخواست خریداری بنام **مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس** ؑ آنی چاہئیں۔ صرف اسی جگہ سے مل سکے گی۔

اس ہفتہ میں وزیر خان صاحب آسام سے۔ منشی عبد القادر صاحب لاہور سے۔ منشی نذر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرتسر معہ ایک اسسٹنٹ انسپکٹر ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر اور ایک نائب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ۲۶ ماہ حال کو قادیان میں تشریف لائیں گے اور ۲۷ تاریخ کو مدرسہ کا معائنہ ہوگا۔ ۲۸ کو بھی آپ کا قیام اسی جگہ رہیگا اور ان کے تشریف لے جانے کے بعد یکم نومبر کو ہیڈ ماسٹر صاحب جماعت بندی سالیانہ کے لئے مدرسہ کا امتحان لیں گے۔

مفت اخبار بدر دو ماہ کے واسطے اس اخبار کا صفحہ ۴ ملاحظہ فرماویں۔ رمضان شریف میں قیمت کتب کی رعایت بھی ملاحظہ فرماویں۔

تنبیہ جن اصحاب کی طرف سے قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء اخیر نومبر تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام اخبار لاچار بند کیا جائیگا۔

ضروری یادداشت بعض احباب غلطی کے ساتھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں لکھ دیتے ہیں کہ ان کے نام اخبار جاری کیا جاوے۔ یا اخبار کی قیمت آپ کے نام روانہ کر دیتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس ؑ کا اخبارات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ اخبارات تمام معاملات میں اپنے آپ ذمہ وار ہیں۔ ان کے متعلق کسی قسم کی خط و کتابت حضرت صاحب کے ساتھ نہیں ہونی چاہیئے۔

خط و کتابت۔ کے وقت نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ ضرور لکھنا چاہیئے۔

ڈائری

القولُ الطیّب

صاحب نور مرحوم ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ صاحب نور مرحوم کا ذکر تھا۔ حضرتؑ نے احمد نور کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ خدا اس کو بہشت نصیب کرے۔ میں اس کی اچانک موت کی خبر سن کر صدمہ سے خود بیمار ہوگیا تھا۔ اس واسطے جنازہ پڑھنے کے واسطے باہر نہ آسکا۔ مولوی احمد نور صاحب نے ذکر کیا کہ رات بھر قرآن شریف پڑھتا رہا تھا اور صبح کو بالکل تندرست دوکان پر بیٹھا تھا۔ اچانک موت آگئی۔ دوسرے لوگوں نے ذکر کیا کہ نیک آدمی تھا۔ دنیا کے دھندوں جھگڑوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ علیحدہ رہتا تھا۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ وہ تو دنیوی تعلقات پہلے ہی چھوڑ کر اور ہجرت کرکے قادیان میں آبسا تھا

سلسلہ تصانیف ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ دہلی سے ایک دوست کی تحریری تحریک پیش ہوئی۔ کہ اپنی جماعت کے بہت سے دوست سلسلہ کی تائید میں کتابیں لکھتے ہیں مگر ان کے چھپوانے کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا اسواسطے ایک سرمایہ کے ساتھ ایک کمپنی بنائی چاہیئے اور ایک کارخانہ مطبع کا بنانا چاہیئے۔ جو کہ دہلی میں قائم ہو اس پر حضرت نے فرمایا۔ کہ ہمیں ایسی کمپنی کے بنانے کی ثلج صدر نہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا انجام اچھا ہو۔ بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں جو دینی علوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ان کی تصانیف بجائے فائدہ کے نقصان رسان ہوتی ہے۔ اس قسم کی تصانیف پہلے قادیان میں آنی چاہیئے اور یہاں لوگ اس کو دیکھیں۔ اور اس پر غور کریں کہ آیا وہ چھپنے کے قابل ہے یا کہ نہیں۔ اوّل تو اس قسم کے آدمی پیدا ہوجانے چاہئیں جو دینی علوم سے پوری واقفیت رکھنے والے ہوں۔ عالم باعمل ہوں۔ تاکہ ان کی تحریر اور تقریر کا دوسروں پر اثر بھی ہوسکے۔ ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو۔ کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے۔ فرمایا مولوی سید محمد احسن صاحب بحث مباحثہ کے کام میں نیز مناظرہ میں یکتا ہیں۔ وہ پورے تحصیل یافتہ ہیں علم حدیث اور علم فقہ کے بڑے ماہر ہیں۔ مخالف مولویوں کے مقابلہ میں سلسلہ تصانیف کا کام خوب کرسکتے ہیں ہر شخص کا کام نہیں کہ ایسے امور میں مداخلت کرے۔

کلام پڑھ کر پھونکنا ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جاوے۔ کہ میں پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کروں۔ تاکہ اس کو شفا ہو۔ حضرت نے فرمایا بیشک قرآن شریف میں شفا ہے۔ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے۔ مگر اس طرح کے کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلا ہے۔ قرآن شریف کو تم اس امتحان میں نہ ڈالو۔ خدا تعالیٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو تمہارے واسطے یہی کافی ہے۔

صاحب نور مرحوم

(تین الہامی پیشگوئیوں کا پورا ہونا)

تھوڑے دن ہوئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ موت تیراں ماہ حال کو۔ یہ الہام ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء کا تھا اور ۲۷ ستمبر کے اخبار بدر میں شائع ہوا تھا۔ اس کے متعلق حضرتؑ نے بعد میں فرمایا کہ سرعت الہام کے سبب بعض دفعہ ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہتے اسواسطے تیراں کا لفظ تھا یا تیس کا تیس ہے۔ اس سے قبل ایک اور الہامی پیشگوئی ۲ اگست کے اخبار بدر میں شائع ہوئی تھی۔ کہ ایک دم میں دم رخصت ہوا۔ اور اس سے بھی پہلے ایک الہام حضور! آدمی کا اس طرح سے تھا کہ پیٹ پھٹ گیا۔ جو کہ بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا تھا۔ یہ تمام پیشگوئیاں اخبار بدر کے علاوہ اخبار الحکم۔ میگزین۔ رسالہ تشحیذ الاذہان۔ رسالہ تعلیم الاسلام میں شائع ہوچکی تھیں اور وہ سب صاحب نور افغان مرحوم صاحب کے حق میں گذشتہ جمعہ کے دن ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۳۰ شعبان ۱۳۲۴ھ کو پوری ہوئیں۔ صاحب نور مرحوم۔ مولوی احمد نور صاحب افغان تاجر قادیان کا بھائی تھا۔ اور حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے شاگردوں میں سے تھا اور قریب چار سال ہوئے کہ تمام اہل و عیال و اقارب کو ساتھ لیکر اور وطن چھوڑ کر حضرت کے قدموں میں یہاں آ سکونت بنائے ہوئے تھا۔ مرحوم ایک غریب مزاج آدمی تھا۔ اکثر قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف رہنا اس کا کام تھا کسی کے ساتھ لڑنا جھگڑنا مطلقاً نہ جانتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایسا اخلاص تھا کہ جان و دل سے آپ پر قربان تھا۔ مرحوم کے پیٹ میں ایک رسولی تھی جس کا علاج کیا جاتا تھا مگر اس کے سبب سے مرحوم کو چلنے پھرنے میں اور معمولی کاروبار کی مصروفیت میں کوئی حرج نہ ہوتا تھا۔ گذشتہ جمعہ کی صبح کو مرحوم صحیح تندرست اپنے بھائی کی دوکان پر موجود تھا اور نماز جمعہ سے پہلے خبر ملی کہ صاحب نور ہوگیا اس اچانک موت کی خبر کے سننے سے سب احباب کو سخت صدمہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ مرحوم کے پیٹ میں جو رسولی تھی وہ یکدم پھٹ گئی اور ایک بڑا سوراخ [illegible] محسوس ہوتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے۔ عمر چالیس سال کے قریب۔ مرحوم کے دو چھوٹے بچے یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے اور ایک بیوہ ہے اللہ تعالیٰ ان سب کا آپ حافظ ہو اور انکو اور اس کی ضعیف ماں کو اور بھائی کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ مرحوم کی وفات بھی سلسلہ حقہ کی تائید میں ایک نشان ہے۔

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کس طرح ملسکتا ہے اس کی یہ صورت ہے۔ کہ جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں وہ اب خریدار بننا چاہیں اور ایک سال کا چندہ پیشگی ارسال فرماویں یا بذریعہ وی پی منگوالیں۔ ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا۔ اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار ان کی درخواست کے دن سے لے کر اخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب بلاقیمت ہونگے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال تک انکے پرچے مفت ملتے رہینگے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ مینیجر اخبار بدر

قادیان ضلع گورداسپور۔

ضروری اطلاع

میرے مکرم بھائی منشی عبدالعزیز دہلوی حال کلرک گوجرانوالہ نے حال ہی میں قریباً دو مہینے خالصاً خدمت میگزین کے لئے وقف کرکے ایک قابل تقلید نمونہ قائم کیا ہے۔ صاحب موصوف نے نہ صرف اپنے آرام و آسائش کو ہی ایک خوبی خدمت کے لئے قربان کیا بلکہ اس دورے میں جو انہوں نے کلکتہ وغیرہ کی طرف کیا۔ جس میں ہزارہا اشتہار انگریزی اور اردو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے تقسیم کئے اور کئی خریدار اور معاون رسالہ کے پیدا کئے۔ اس سلسلے میں جسقدر خرچ منشی صاحب موصوف کا ہوا اس میں سے ایک پیسہ کا خرچ بھی انہوں نے میگزین پر نہیں ڈالا۔ بلکہ یہ سب خرچ بھی اپنی گرہ سے ہی کیا۔ کسی انسان کے لئے اس قدر تکالیف اور اخراجات کا گوارا کرنا مشکل ہے۔ جب تک خالص جوش خدمت اسلام کا اس کے دل میں نہ ہو۔ منشی صاحب موصوف جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دورہ سے واپس آچکے ہیں اور انہوں نے یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ آیندہ بھی وہ وقتاً فوقتاً اس قسم کی خدمت میگزین کی کرتے رہا کرینگے۔ یہ جوش اس سلسلہ کے لئے جو مخلص احباب کے دلوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ ان کامیابیوں کے لئے بطور تمہید ہے۔ جو میگزین کے ذریعہ ظاہر ہونے والی ہیں۔ منشی عبدالعزیز صاحب کے واپس آنے سے پہلے حافظ ابوسعید عرب صاحب اس غرض کے لئے برما جانے کو تیار ہو چکے تھے۔ چنانچہ کارکنان کمیٹی صدر انجمن احمدیہ نے ان کو اپنی خدمات پیش کرنے پر اس کام کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آج وہ بارادہ رنگون یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں اور غالباً ۲۵ر اکتوبر کو لاہور سے رنگون روانہ ہو جائینگے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو کامیابی سے واپس لاوے۔

خاکسار محمد علی

۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

کابل کی تازہ خبریں مظہر ہیں۔ کہ امیر صاحب کی خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ افواج اور امیر صاحب کے ہمراہیوں کے لئے رسد و چارہ کا قیام کے مختلف مقامات پر انتظام ہو رہا ہے۔

صاحب امیر کابل نے علاقہ بہار میں ایک چھاونی دکارخانہ بارود قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ دس ہزار فوج وہاں مقیم رہیگی۔ جس کی کمان امیر صاحب کے فرزند ثانی کے سپرد ہوگی۔

مصر کے ایک اخبار نے جدہ میں سخت طاعون ہونے کی خبر اڑا کر اس سال حج کے رک جانے کا اندیشہ ظاہر کیا تھا۔ مگر غازی احمد مختار پاشا کے پرائیویٹ سکرٹری نے اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کر دی ہے

علاقہ نجد کی معتبر خبریں مظہر ہیں کہ امیر مبارک بن صباح۔ امیر ابن رشید اور امیر ابن سعود کے مابین صلح کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ کامیاب ہوگا۔

امیر کابل اس غرض سے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ کہ ان کی سیاحت ہند کا رعایا میں اعلان ہو جاوے۔ ماہ حال کے اخیر تک واپس کابل پہنچ جاوینگے۔

وزیرآباد میونسپل کمیٹی میں ایک خالی ممبری کے لئے انتخاب ہونے والا تھا۔ لیکن ہندو مسلمانوں کے نہایت کشیدہ تعلقات کے خیال سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس کو منسوخ کر دیا۔ خالی جگہ بذریعہ نامزدگی پُر کی جاوے گی۔"

مسلمانان بمبئی کا ایک عظیم الشان جلسہ جسمیں ۳ ہزار کے قریب آدمی حاضر تھے ۱۴ر اکتوبر کو منعقد ہوا۔ مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹرایٹلا نے ایک طویل اور پرزور تقریر میں حضور وائسرائے کا قرنطینہ حجاج موقوف کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

(وکیل)

یہ دریافت کرنا جملہ مسلمانان عالم کے لئے موجب اطمینان و مسرت ہوگا۔ کہ آخرکار سلطان روم کی دانشمندی و مصلحت اندیشی نے ترکی ایرانی سرحد کے تنازعہ کو طول نہ کھینچنے دیا اور سفیر ایران کی عرضداشت پر باب عالی سے ترکی ارکین کمیشن حدبندی کے نام احکام صادر ہوگئے کہ وہ حقوق مسافرت کا لحاظ رکھ کر انصاف کے ساتھ حدود کا تعین کریں۔

بڑے انتظار کے بعد آخر امیر صاحب کی سیاحت کا

امیر صاحب کی سیاحت ہند کا سرکاری پروگرام

سرکاری پروگرام گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہوگیا۔ اس میں کراچی سے آگے سیر و سیاحت کی جس قدر تاریخیں دی گئی ہیں۔ ان میں حسب ضرورت تغیر و تبدل ہو جانا ممکن ہے۔

۲ر جنوری کی سہ پہر کو بذریعہ لنڈی کوتل میں وارد ہوں گے۔ وہاں سے ۵ر کی صبح کو روانہ ہوکر اسی روز تیسرے پہر پشاور پہنچیں گے ۶ر کو قیام فرماویں گے۔ ۷ر کی شب کو پشاور سے چل کر ۹ر کی صبح کو رونق افروز آگرہ ہوں گے یہاں ایک ہفتہ قیام ہوگا۔ ۱۶ر کی صبح کو وہاں سے روانہ ہوکر اسی روز علی گڑھ پہنچیں گے۔ یہاں ۸ گھنٹے قیام فرماکر ۱۷ر کو کانپور پہنچیں گے اس جگہ چھ گھنٹے ٹھہریں گے۔ ۱۸ر سے ۲۰ر تک گوالیار میں قیام فرمائیں گے۔ ۲۱ر سے ۲۳ر تک دہلی میں۔ ۲۴ر کو سرہند میں پہنچ کر ۸ گھنٹے مقیم رہیں گے۔ وہاں سے لوٹ پھر ۲۶ر سے ۲۹ر کی صبح تک دہلی۔ ۲۹ر کو اجمیر و سہاگ پور۔ یکم سے ۷ر فروری تک ممالک متوسط میں قیام فرمائیں گے۔ ۸ر سے ۱۱ر تک بمبئی۔ ۱۲ و ۱۳ر کو بحری سیر و سفر۔ ۱۴ و ۱۵ر کو کراچی میں رہیں گے۔ ۱۶ر سے ۲۰ر تک کوئٹہ۔ اسی اثنا میں ۱۹ر کو چمن کی سیر کرینگے۔ ۲۱ر کو سکھر پہنچ کر دریائے سندھ کا ریلوے پُل ملاحظہ فرمائیں گے۔ ۲۲ و ۲۳ر کو بہاولپور میں قیام ہوگا۔ ۲۴ر کو نہر چناب کا ملاحظہ۔ ۲۵ر سے ۲۷ر تک پشاور میں قیام فرماکر ۲۷ر کی شام لنڈی کوتل۔ اور وہاں سے اگلے روز واپس روانہ کابل ہو جائینگے۔

نماز جنازہ

احمدی احباب سے التجا ہے کہ صاحب نور مہاجر مرحوم کے واسطے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں۔

انتخاب الاخبار

لاہور میڈیکل کالج کی جماعت سال اول کی تعلیم سائنس لاہور گورنمنٹ کالج کو منتقل کی گئی۔

ٹولی گورن کولمبو کی جہازی آمد و رفت کے لئے سودیشی کمپنی رجسٹر کی گئی۔ سرمایہ دو لاکھ روپیہ ہے۔

احاطہ بمبئی میں تعداد قحط زدگان قریب ۹ ہزار رہ گئی۔ بنگالہ میں قریب ۷۵ ہزار۔

سرحدی صوبہ کے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ٹڈی دل نمودار۔ گوالیار و ساگر میں بھی۔

بنگالہ کے اضلاع ۲۴ پرگنہ۔ جیسور اور پورنیہ میں ٹڈی دل نے فصلوں کا نقصان کیا ہے۔

اٹلی کی شاہزادی مارگریٹ پیٹرنو نے جزیرہ سسلی میں بلند کھڑکی سے کود کر خودکشی کی۔

لندن کی پولیس جیسی نیک نام تھی۔ ایسے ہی شدید الزام اس پر عاید کئے گئے۔

تحقیقات الزامات کے لئے شاہی کمیشن قائم کی گئی شہادتوں سے رشوت خوری ثابت کی گئی۔

ایک شخص نے کہا وہ ہر سال پولیس والوں کو ۳۰۰ روپیہ دیتا تھا۔ کہ اسے چھیڑ چھاڑ نہ کی جاوے

جن پولیس افسران پر رشوت کے الزام ثابت پائے گئے۔ ان کے نام پیش کئے گئے۔ نتیجہ کا انتظار

ڈریڈناٹ نام جدید جنگی جہاز توپوں کے امتحان میں پورا اترا۔ ۲۶۵ پونڈ بارود خرچ کی گئی۔

تمام توپیں ایک ایک دو دو اور ان کے بعد سب چلائی گئیں۔ لیکن جہاز میں دھمک محسوس نہ ہوئی

پچھلے ہفتے ہندوستان میں طاعون سے چار ہزار ۷۶۰ فوتیاں ہوئیں۔ ان میں سے ۲۴۶۷ فوتیاں احاطہ بمبئی میں تھیں۔ (شہر پونا میں ۸۶۵ فوتیاں اور ضلع پونا میں ۵۹۴ تھیں) پنجاب میں ہفتہ ہذا میں ۲۰۸ فوتیاں ہوئیں۔ صوبجات متحدہ میں ۲۸۰ ممالک وسطی میں ۵۹۷ (جن میں سے ۳۷۴ فوتیاں صرف قصبہ کامٹی میں تھیں) ریاست میسور میں بھی ۲۰۸۔ برما میں ۵۹۔ وسط ہند کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔

آسام سے قحط کی جگر خراش خبریں آ رہی ہیں۔ سنام گنج اور سلہٹ میں حالت دردناک ہی پہنچ رہی [illegible] ہے۔ [illegible] سے پانچ کشتوں کی ہلاکتوں کی خبریں آ رہی ہیں۔ خاوند اور سرپرست لوگ اپنی اہلیہ اور بے سہارا بچوں کو بے تحاشا چھوڑ رہے ہیں۔ لاچار اور مفلس گھرانے مارے فاقوں کے جان بلب ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں اسی حالت میں جان نہ نکل جاوے۔ چاول کا نرخ دس روپیہ فی من ہے۔ تھوک فروشی میں اس نرخ سے بھی پلے نہیں پڑتا۔ شیلانگ کی حالت بھی ایسی ہی ابتر ہے۔ کل خوردنی غلوں کا نرخ چڑھا دن پر پایا جاتا ہے۔ چاول ڈبل روپیہ کا تین سیر ہے۔ مویشیوں کے لئے دلا ہوا چارہ نایاب اور بازاری نرخ آٹھ روپیہ فی من ہے۔ لوگ چندہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن سراسر ناکافی ہے۔ خدا کے سوا کس کی مجال ہے کہ نجات دے۔

ایرانی معاہدہ۔ رپورٹر کو معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ اور روس ایران کو چار لاکھ پونڈ قرضہ دینے کے لئے آمادہ ہو گئے ہیں۔ جس [illegible] ہر ایک [illegible] لاکھ پونڈ ادا کریں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ ایران کی نہایت اشد ضرورتیں پوری کی جاویں (لعدنی کی [illegible])

فرانس کے اخبار ٹیمز کا خیال ہے کہ روس اور برطانیہ عظمیٰ کے مابین ایران کے معمولی معاملات کے متعلق معاہدہ انگلستان اور فرانس کی دوستی کے لئے فال نیک ہے۔ وہ یقین کرے ایران میں امن قائم رکھنے کا حق یکساں حاصل ہے۔

خیال ہے۔ انگلستان اور روس کا ایران کو قرضہ دینا چند شرائط پر مبنی ہے۔ یقین ہے کہ پہلی قسط یعنے ۲ لاکھ پونڈ ابھی ادا نہیں ہوئے۔

حادثہ۔ سمرایسٹ کی کان میں اترتے ہوئے ۲۴ چینی رسی کے ٹوٹ جانے سے پاش پاش ہو گئے

ایک اور حادثہ :- (لندن ۱۱ اکتوبر) ولادی ووسٹاک کا ایک تار منظر ہے کہ اسٹیمر [illegible] ساحل سے روانہ ہونے کے وقت ایک کان سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ دو سو مسافر غرق ہو گئے۔

* * *

نماز جنازہ محمد اسمٰعیل صاحب سکھر سے اطلاع کرتے ہیں۔ کہ منشی محمد حیات صاحب احمدی چنیوٹی حال وارد سکھر ملک سندھ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس مرحوم بھائی کا جنازہ غائبانہ پڑھا جاوے منشی محمد حیات صاحب ایک نیک اور کم گو آدمی تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

رعایتی

اجرت اشتہارات

یکبار	یک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	سال	تقسیم صفحہ
۶	۱۲	۴۵	۸۰	۱۵۰	پورا صفحہ
۳	۱۰	۲۵	۴۵	۸۰	½ صفحہ
۲½	۶	۱۲	۴۰	۷۵	ایک کالم
۲	۴	۹	۱۸	۳۵	½ کالم
۱¾	۳	۶	۱۰	۲۰	⅓ کالم
۱½	۲½	۵	۸	۱۵	¼ کالم
[illegible]	۱	[illegible]	۴½	۸	فی سطر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اسواسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر کئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ نے کے واسطے اور کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر نسیدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاوے گا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں۔ ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاوے گی۔

(۷) مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینیجر کو دکھلائے مینیجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار کو نامناسب سمجھے۔ تو اس میں مناسب تبدیلی کر لے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۹) اجرت ہر حال پیشگی نہ جانے کی بابت کا کوئی حساب نہ ہوگا۔

[illegible]

مورخہ ۵ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۳

جمعہ کا دن گذرنے کے بعد رات کو چاند دیکہا گیا اور ہفتہ کے دن ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو پہلا روزہ ہوا اور یہ مبارک مہینہ رمضان کا شروع ہوا۔ یہ پرچہ اخبار اس ماہ مین پہلا پرچہ ہے اور اس سے قبل کے پرچون مین بعض ضروری مسائل متعلق رمضان اور اس کی فضیلت کے بارہ مین بیان کئے جا چکے ہین۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال مین اور اس کی تلاش مین کہانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتین سب بہول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بہر کا بارہوان حصہ اس عبادت مین مصروف ہو کر ترک بدی کی مشق مین ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا قرب تلاش کرنے والون کی راہ مین روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہی ایک دفعہ چہ ماہ کا روزہ رکہا تہا۔ چنانچہ آپ لکہتے ہین۔ "حضرت والد صاحب کے زمانہ مین ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تہا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجہ کو خواب مین دکہائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکہنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مین اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤن۔ سو مین نے کچہ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجہا مگر ساتہ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس مین نے یہ طریق اختیار کیا کہ گہر سے مردانہ نشست گاہ مین اپنا کہانا منگواتا اور پہر وہ کہانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچون کو جن کو مین نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تہی دے دیتا تہا اور اس طرح تمام دن روزہ مین گذارتا اور بجز خدا تعالےٰ کے ان روزون کی کسی کو خبر نہ تہی۔ پہر دو تین ہفتہ کے بعد مجہے معلوم ہوا کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بہر کر روٹی کہا لیتا ہون مجہے کچہ بہی تکلیف نہین۔ بہتر ہے کہ کسی قدر کہانے کو کم کرون۔ سو مین اس روز سے کہانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ مین تمام دن رات مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تہا اور اسی طرح مین کہانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی مین سے آٹہ پہر کے بعد میری غذا تہی۔ غالباً آٹہ یا نو ماہ تک مین نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بہی اس پر صبر نہین کر سکتا خدا تعالےٰ نے مجہے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکہا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات مین سے جو میرے تجربہ مین آئے وہ لطیف مکاشفات ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کہلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت مین گذر چکے ہین ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین وعلی رضی اللہ عنہ وفاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکہا۔ اور یہ خواب نہ تہی بلکہ ایک بیداری کی قسم تہی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئین جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تہے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے وہ نورانی ستون جو سیدہے آسمان کی طرف گئے ہوئے تہے۔ جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تہے ان کو دل سے ایسا تعلق تہا کہ ان کو دیکہ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تہا۔ اور دنیا مین کوئی بہی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکہ کر دل اور روح کو لذت آتی تہی میرے خیال مین ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تہے۔ یعنی وہ ایک نور تہا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تہا جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی یہ روحانی امور ہین کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکہون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بہی ہین جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکہنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع واقسام کے مکاشفات تہے ایک اور بہی فائدہ ... یہ حاصل ہوا کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بہی ہو۔ میرے ساتہ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجہے کہانے پینے کے لئے کچہ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجہے یہ بہی ثبوت ملا۔ کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی مین ترقی کر سکتا ہے اور جبتک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند۔ روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو یہ صلاح نہین دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنی مرضی سے ایسا کیا مین نے کئی جاہل درویش ایسے بہی دیکہے ہین جنہون نے شدید ریاضتین اختیار کین اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہوگئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن مین گذری یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہو گئے۔ انسانون کے دماغی قوےٰ ایک طرز کے نہین ہین پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہین ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑ سکتا اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑ جاتے ہین۔ سو بہتر ہے کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکہے ہان اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غراء اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکہلاتے ہین۔ ان کا انجام اچہا نہین ہوتا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

الغرض روزون کا رکہنا خدا تعالےٰ کی رضا کی طلب کے سالکون کی راہ مین ضروری پڑا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کی دروغ بیانیان

اخویم منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ نے ڈاکٹر مرتد سے خرید کی ہوئی چند ایک کتابین اُسے واپس کی ہین۔ اس پر خان صاحب یک دفعہ آگ بگولا ہو کر ناپاک طبع لوگون کی طرح حضرت مرزا صاحب کو گالیان دینے اور جو چوہڑے چمار دن بھی جیسے ناپاک الفاظ بولے جاتے ہین وہ بولنے لگ پڑے ہین اور اس گندہ دہانی کے اظہار کے واسطے آپ نے پیسہ اخبار کے پرچہ کو برگزیدہ کیا ہے۔ پیسہ اخبار نے بھی غالباً غنیمت سمجھا ہے۔ کہ ہندوؤن کے حق مین منافقانہ مضامین لکھ کر جو وہ اسلامی پبلک کو ناراض کر چکا ہے۔ تو شاید اس کا عوض اس طرح ہو جائے۔ کہ حضرت امامنا کے حق مین دشنام دہی کے ساتھ اپنے اخبار کے کالم سیاہ کر کے پھر عوام کالانعام کو اپنا فریفتہ بنائے۔ کتابین تو حبیب الرحمٰن صاحب نے واپس کین۔ اور ڈاکٹر صاحب نے گالیون کی بوچھاڑ حضرت پر شروع کر دی ہے۔ لیکن یہ تعجب کی بات نہین۔ کمینے لوگون مین لڑائی کا ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے۔ کہ جب کسی پر خفا ہوتے ہین تو اس کے پیر کو گالیان دیا کرتے ہین۔ اس مضمون مین ڈاکٹر مرتد نے اوّل سے آخر تک یہ رونا رویا ہے۔ کہ براہین کی قیمت حضرت صاحب نے پیشگی وصول کر لی تھی۔ جس طرح جاہل عیسائیون نے یہ طرز اختیار کیا ہوا ہے۔ کہ مسئلہ جہاد۔ غلامی۔ قصہ زینب وغیرہ کے متعلق ہزارون دفعہ تسلی بخش جواب دئے جا چکے ہین۔ مگر گورے اور کالے پادری سر ہانا پھر وہی مُرغے کی ایک ٹانگ کا راگ الاپے چلے جاتے ہین۔ اسی طرح ہمارے مخالف بھی انہین باتون کے معقول جوابات ہزارون دفعہ سن کر پھر وہی بات رٹے چلے جاتے ہین۔ اگر ڈاکٹر صاحب مین کچھ دیانت اور امانت کی بو ہوتی۔ تو ان کو مناسب تھا۔ کہ اول ان لوگون کی فہرست پیش کرتے جنہون نے قیمت پیشگی دی تھی۔ جو چند ایک معدودے آدمی تھے اور پھر اس کے مقابل مین ان لوگون کی فہرست بھی رکھ لیتے ہین گو کتاب مفت تقسیم کی گئی ہوتی یا صرف برائے نام قیمت پر اور پھر اس زمانہ مین لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ کے خرچ کا اندازہ کرتے کیونکہ اس زمانہ مین قادیان مین کوئی مطبع نہ تھا کام امرتسر مین چھپتا تھا۔ ریل بھی نہ تھی۔ پھر حضرت صاحب کے اشتہار پر جن لوگون نے قیمتین واپس لے لین۔ ان کی فہرست پیش کرتے۔ پھر اس کتاب کے ذریعہ سے غیر مسلمین پر جو حجت قائم ہو چکی ہے۔ اس کی طرف نگاہ کرتے۔ پھر اسی براہین کے معاملہ مین مخالفین کو جو جواب وہ خود (خواہ صدق دل سے خواہ منافقانہ طور پر) دیا کرتے تھے ان پر ہی غور کر لیتے تو ان کو اس قدر دکھ نہ اُٹھانا پڑتا۔ خیر اس پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اور ایسا ہی حضرت صاحب کے پاس چندون کے بہت آنے یا گھر مین زیور کے ہونے پر جو کچھ مارے حسد کے ڈاکٹر صاحب یا ان کے ہمخیالون کے سینون کے اندر اندر نار جہنم شعلہ زن ہے۔ اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا سکتا ہے۔ جس کے واسطے سر دست گنجائش نہین۔ مین نے اس وقت ایک نہایت مختصر لیکن ضروری بات کے لکھنے کے واسطے قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اسی مضمون مین جہان لنگر اور مدرسہ اور میگزین اور الحکم کو بڑے بڑے چندے دینے کا احسان جتلایا ہے۔ وہان اس اخبار کو بھی ۵ؔر سالیانہ چندہ عطا کرنے کا ممنون احسان بنایا ہے۔ حضرت کے پاس جو چندہ آتا ہے۔ اس کا تو کوئی حساب نہین رکھا جاتا۔ کوئی اپنی خوشی سے کچھ حضرت کے پیش کش کرتا ہے۔ تو وہ لیتے ہین۔ ورنہ وہ کبھی کسی سے نہ مانگتے ہین نہ جتلاتے۔ اس واسطے اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو ہزارون چھوڑ لاکھون کا جھوٹ بولنے کی بھی گنجائش ہے۔ مدرسہ کا انتظام بھی کچھ مدت عاجز کے پاس رہا تھا اور مجھے یاد نہین پڑتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے نام پر کبھی کوئی ایسی رقم دیکھی ہو۔ جس پر وہ اب ڈینگین مار رہے ہین۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے ان تمام دعوؤن کی حقیقت کی مثال مین صرف اس اخبار کے متعلق ہی ان کے دلیرانہ جھوٹ کا افشاء کرنا کافی ہوگا۔ آج ڈیڑھ سال سے اخبار بدر کا چارج میرے پاس ہے اور آجتک اخبار برابر ڈاکٹر صاحب کو بھیجا جاتا ہے سنہ ۱۹۰۵ء اور سنہ ۱۹۰۶ء کے چندے میرے سامنے لوگون سے وصول ہوئے ہین۔ بلکہ سنہ ۱۹۰۷ء کی بھی پیشگی قیمت بعض سے وصول ہو رہی ہے۔ لیکن اس ڈیڑھ سال کے عرصہ مین ڈاکٹر صاحب نے ایک پائی بھی آجتک میرے سلسلہ اخبار بدر کو نہین دی۔

مین تعجب کرتا ہون کہ ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کو چھوڑا۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بے کار مانا۔ انبیاء پر ایمان لانا غیر ضروری قرار دیا۔ مگر کیا عام اخلاقی باتین بھی اب ان کے نزدیک قابل عمل نہین اور کیا اب وہ ایسے خطرناک ہو گئے۔ کہ صریح جھوٹ بولنا اُن کے نزدیک نہ صرف جائز بلکہ فرض اور واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ مین نے اس خیال سے کہ شاید گذشتہ سالون مین برادر محمد افضل کو وہ پانچ پانچ روپے دیا کرتے ہون۔ پرانے رجسٹر نکال کر بھی دیکھے ہین۔ مگر اُن سے بھی کہین شہادت نہین ملتی۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے کبھی اخبار بدر کی قیمت ۵ؔر سالانہ دی ہو۔ رجسٹرون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۰۳ء کی قیمت آپ نے صرف عؔر دی تھی سنہ ۱۹۰۴ء کی بھی صرف عؔر دی تھی اور اس کے بعد کے سالون کی قیمت عؔر سالانہ کے حساب سے دی تھی۔ حالانکہ قیمت عؔر سالانہ ہے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ لنگر کو جو آپ نے ہزارون روپے دئے۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ باوجود اس جھوٹھ کی عادت کے پھر ملہم ہونے کا دعویٰ جس شخص نے ایسی بے باکی سے دروغ بیانی پر کمر باندھی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کے الہامات مین شیطان کا کس قدر حصہ ہوگا۔ اور رحمان کا کس قدر۔ اول تو خود ہی یہ کمینگی اور سفلہ پن ہے کہ مین نے یہ دیا تھا وہ دیا تھا اور پھر اس پر جھوٹھ دراصل ڈاکٹر نے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کیا ہوگا۔ کہ وہان کسی نے پڑتال تو کرنی ہی نہین۔ جیلو پیٹ بھر کر جھوٹ بولو کہ مین نے ہزارون دئے۔ اور سینکڑون خرچ کئے۔ مگر جھوٹے کی عقل ماری جاتی ہے۔ ساتھ ہی اخبار بدر کے متعلق بھی ۵ؔر سالانہ چندہ دینے کا ذکر لکھ مارا۔ اور یہ تو سوچ لیا ہوگا۔ کہ محمد افضل مرحوم فوت ہو گیا ہے۔ کون پوچھیگا۔ مگر یہ نہ سوچا کہ ممکن ہے پرانا ریکارڈ موجود ہو۔ اور موجودہ کارکنان پرانے رجسٹرون کی پڑتال ہی کر بیٹھین۔ نہایت افسوس ہے کہ اس کم حوصلگی اور دروغ بیانی کے ساتھ ایک شخص آلہی سلسلے کی مخالفت مین خم ٹھونکتا ہے اور نہین خیال کرتا کہ اس کی ہستی کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر منوّر

درس قرآن شریف

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

تشریح و معانی الفاظ فسبّح ۔ پس تسبیح کر ۔ پس پاکی بیان کر ۔

التسبیح ھو التطہیر ۔ تسبیح پاکیزگی اور طہارت کو کہتے ہین ۔ بعض کا خیال ہے ۔ کہ اس سے مراد خانہ کعبہ کی تطہیر ہے ۔ کیونکہ کفار نے اس مین بت رکھے ہوئے تھے اور فتح مکہ کا یہ نتیجہ تھا ۔ کہ تمام بت وہان سے نکال دیئے گئے ۔ اور اس گھر کو خدا تعالیٰ کی اس عبادت کے واسطے خاص کیا گیا ۔ جس کے لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے اپنے کاندھون پر اینٹین اٹھا کر اس کی بنا رکھی تھی ۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدے جب اپنے رب کے حضور مین کوئی اخلاص کا کام کرتے ہین ۔ تو خدا تعالیٰ اس کو ہرگز ضائع نہین کرتا ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل بیابان کے درمیان جہان آدمی چھوڑ چرند پرند بھی نہ ملتا تھا ۔ جب خدا کے حکم کے مطابق اپنی بیوی اور بچے کو چھوڑا ۔ اور بعد مین خدا تعالیٰ کی عبادت کے واسطے اس جگہ گھر بنایا ۔ تو خدا تعالیٰ نے اس جگہ ایک شہر آباد کر دیا اور بالآخر جب کفار نے اس گھر مین بتون کا ٹھکانا بنا دیا ۔ تو محمد جیسے پاک دل کو اس گھر کے مطہر کرنے کا جوش عطا کیا اور خدا کے اس برگزیدہ نے وہ گھر ایسا پاک کیا ۔ کہ اس کعبہ کوئی مشرک نزدیک بھی نہین جا سکتا ۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت پر ایک بیّن اور زندہ دلیل ہے ۔ کہ آپ نے اپنی زندگی مین خدا تعالیٰ کی توحید کے قایم کرنے مین ایسی کامیابی دیکھی ۔ کہ اس کی نظیر پہلے کسی نبی کے حالات مین پائی نہین جاتی ۔

بحمد ربک ۔ ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پس ستائش پروردگار تو ۔ یعنے اپنے رب کی تعریف کر ۔ کہ اس نے اپنی خاص ربوبیت کے ذریعہ سے تجھے ہر معاملہ مین کامیاب کیا اور فتح اور نصرت عطا کی ہے ۔ یہ اسی قادر توانا کا کام ہے ۔ کہ ایک یتیم کو دنیا کا بادشاہ بنا دے اور ایسی فتح عطا کرے ۔ جس کی نظیر دنیا بھر کی تاریخ مین موجود نہ ہو ۔

واستغفرہ ۔ اور اس سے مغفرت طلب کر ۔ غفر کے معنے ہین ڈھانکنا ۔ دبانا ۔ تمام انبیاء خدا تعالیٰ سے مغفرت مانگا کرتے ہین اور مغفرت مانگنے کے یہ معنے ہین ۔ کہ انسان چونکہ کمزور ہے ۔ اس کو معلوم نہین ۔ کہ کون سا کام اس کے واسطے بہتری کا ہے اور کون سا نقصان کا کام ہے اور تکلیف کا راستہ ہے ۔ پس مغفرت ایک دعا ہے کہ انسان اپنے خدا سے یہ دعا مانگتا ہے ۔ کہ وہ اس کے واسطے نیکی کے راہ پر چلنے کے اسباب مہیا کرے ۔ جن سے وہ بدی سے بچا رہے اور کسی طرح کے حرج اور تکلیف مین پڑنے سے محفوظ رہے ۔ خدا تعالیٰ کے انعام کے حاصل کرنے کے واسطے مغفرت کا طلب کرنا نہایت ضروری ہے ۔ استغفار کے معنے اور تشریح مین مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اس جگہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر نقل کر دی جاوے ۔ اور وہ یہ ہے ۔

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہین ۔ کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے ۔ یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے ۔ جو ڈھانکنے کو کہتے ہین ۔ سو اس کے یہ معنے ہین ۔ کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے ۔ لیکن بعد اس کے عام لوگون کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے اور یہ بھی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے ۔ ڈھانک لے ۔ لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہین ۔ کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے ۔ فطرتی کمزوری سے بچا وے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے ۔ اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور روشنی سے روشنی دے ۔ کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہین ہوا ۔ بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قوے اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ۔ ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے ۔ یعنے جو کچھ بنایا ہے ۔ اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے ۔ پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنے اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا ۔ اس لئے انسان کے لئے لازم ہے ۔ کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ۔ ایسا ہی وہ اپنی پیدایش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ سے بگڑنے سے بچاوے کیونکہ خدا کی خالقیت نے انسان پر یہ احسان کیا ۔ کہ اس کو خدا کی صورت پر بنایا ۔ پس اسی طرح خدا کی قیومیت نے تقاضا کیا ۔ کہ وہ اس پاک نفس انسانی کو جو خدا کے دونون ہاتھون سے بنایا گیا ہے ۔ پلید اور خراب نہ ہونے دے لہذا انسان کو تعلیم دی گئی ۔ کہ وہ استغفار کے ذریعہ سے قوت طلب کرے ۔ پس اگر دنیا مین گناہ کا وجود بھی نہ ہوتا ۔ تب بھی استغفار ہوتا ۔ کیونکہ دراصل استغفار اس لئے ہے کہ جو خدا کی خالقیت نے بشریت کی عمارت ، بنائی ہے وہ عمارت مسمار نہ ہو اور قائم رہے اور بغیر خدا کے سہارے کے کسی چیز کا قائم رہنا ممکن نہین ۔

پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی ۔ جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے ۔ اسی کی طرف قرآن شریف مین یہ اشارہ فرمایا گیا ہے ۔ اللہ لا الہ الا ھو الحیّ القیوم یعنے خدا ہی ہے جو قابل پرستش ہے ۔ کیونکہ وہی زندہ کرنے والا ہے اور اسی کے سہارے سے انسان زندہ رہ سکتا ہے ۔ یعنے انسان کا ظہور ایک خالق کو چاہتا تھا اور ایک قیوم کو ۔ تا خالق اس کو پیدا کرے اور قیوم اس کو بگڑنے سے محفوظ رکھے سو وہ خالق بھی ہے اور قیوم بھی اور جب انسان پیدا ہو گیا ۔ تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا ۔ مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے ۔ اسی لئے دائمی استغفار کی ضرورتیں پیش آئی ۔ غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا

(احمد بیگ)

فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی کی طرف اشارہ سورۂ فاتحہ کی اس آیت مین ہے ایاك نعبد و ایاك نستعین۔ یعنے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں۔ کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کمزوری ظہور مین آوے۔ اور ہم عبادت نہ کرسکین۔

اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ استغفار کی درخواست کے اصل معنی یہی ہین۔ کہ وہ اس لئے نہین ہوتی۔ کہ کوئی حق فوت ہوگیا ہے بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو اور انسانی فطرت اپنے تئین کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے۔ جیسا کہ بچہ ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ پس جیسا کہ خدا نے ابتدا سے انسان کو زبان آنکھ دل کان وغیرہ عطا کئے ہین ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتدا سے ہی عطا کی ہے اور اس کو محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے۔ اسی کی طرف اس آیت مین اشارہ ہے۔ واستغفر لذنبك وللمومنین والمومنات۔ یعنے خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو بشریت کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوت دے۔ کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پاوے اور ایسا ہی ان مردوں اور ان عورتوں کے لئے جو تیرے پر ایمان لاتے ہین بطور شفاعت کے دعا کر تا کہ جو فطرتی کمزوری سے ان سے خطائین ہوتی ہین۔ ان کی سزا سے وہ محفوظ رہین اور آیندہ زندگی ان کی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جاوے۔ یہ آیت معصومیت اور شفاعت کے اعلےٰ درجہ کی فلاسفی پر مشتمل ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ انسان اعلےٰ درجہ کے مقام عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے۔ کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے اور نیز دوسروں کو گناہ کی زہر سے نجات دینے کے لئے ہردم اور ہر آن دعا مانگتا رہے اور تضرعات سے خداتعالےٰ کی طاقت اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے۔ کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصہ ملے۔ جو بذریعہ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہین۔ معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ انسانی فطرت اپنی ذات مین تو کوئی کمال نہین رکھتی بلکہ ہردم خدا سے کمال پاتی ہے۔ اور اپنی ذات مین کوئی قوت نہیں رکھتی۔ بلکہ ہردم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات مین کوئی کامل روشنی نہین رکھتی۔ بلکہ خدا سے اس پر روشنی اترتی ہے۔ اس مین اصل راز یہ ہے۔ کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ طاقت بالا کو اپنی طرف کھینچ سکے مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے۔ اسی خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے قوت کھینچتے ہین اور ایسا ہی انسان کامل بھی اسی سرچشمہ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعہ سے عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے۔ لہذا انسانوں مین سے وہی معصوم کامل ہے۔ جو استغفار سے الٰہی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کشش کے لئے تضرع اور خشوع کا ہر دم سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ تا اس پر روشنی اترتی رہے اور ایسے دل کو اس گھر سے تشبیہ دے سکتے ہین جس کے شرق اور غرب اور ہر ایک طرف سے تمام دروازے آفتاب کے سامنے ہین۔ پس ہر وقت آفتاب کی روشنی اس مین پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص خدا سے طاقت نہین مانگتا وہ اس کوٹھڑی کی مانند ہے۔ جس کے چاروں طرف سے دروازے بند ہین اور جس مین ایک ذرہ روشنی نہین پڑ سکتی۔ پس استغفار کیا چیز ہے یہ اس آلہ کی مانند ہے۔ جس کی راہ سے طاقت اترتی ہے۔ تمام راز توحید اسی اصول سے وابستہ ہے۔ کہ صفت عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائداد قرار نہ دیا جاوے۔ بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جاوے ذات باری تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دل سے مشابہت ہے جس مین مصفا خون کا ذخیرہ جمع رہتا ہے اور انسان کامل کا استغفار ان شرائین اور عروق کی مانند ہے جو دل کے ساتھ پیوستہ ہین اور خون صافی اس مین سے کھینچتی ہین۔ اور تمام اعضاء پر تقسیم کرتی ہین۔ جو خون کے محتاج ہین۔"

انہ کان توابا۔ تحقیق وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے۔ ہر آئینہ خدا بہت برحمت رجوع کنندہ۔ تواب کے معنی ہین بہت توبہ کرنیوالا بہت رجوع کرنے والا۔ جب کہ انسان خداتعالےٰ کی طرف رجوع لاتا ہے۔ تو خداتعالے اس سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی پر حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ اگر انسان چل کر خداتعالے کی طرف جاوے۔ تو خدا اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔

سورۂ شریف کے نام

اس سورہ کا ایک نام تو النصر ہے کیونکہ اس مین ایک نصرت کی بشارت ہے۔ اور اس کا نام فتح بھی ہے۔ کیونکہ ایک ایسی عظیم الشان فتح کی اس مین پیشگوئی درج ہے جس سے اسلامی سلطنت اور فتوحات کی بنیاد رکھی گئی تھی یعنے فتح مکہ۔ ان کے علاوہ ایک نام اس سورت کا سورہ تودیع بھی ہے کیونکہ جب یہ سورت نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نعیت الیّ نفسی۔ اور آپ نے سمجھ لیا۔ کہ ہمارا کام تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور اب وقت آگیا۔ کہ ہم اپنے خدا کے پاس چلے جاوین۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے جو آپ کا کام تھا وہ پورا ہوگیا ہے اور اب آپ کو اس دار فانی کو چھوڑنے کا وقت قریب آگیا ہے تو آپ نے ظاہر فرمایا کہ اب مین عالم باقی مین انتقال کرونگا۔ اس بات کو سنکر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگین آپ نے فرمایا تم کیوں روتی ہو۔ اہل بیت مین سے سب سے پہلے مجھ سے تم ہی ملوگی یہ سنکر وہ مسکرانے لگین۔ اس مین بھی ایک پیشگوئی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔ اور آپ کے بعد اہل بیت مین سے سب سے اول جس نے وفات پائی۔ وہ حضرت فاطمہ ہی تھین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا یہ عجیب نمونہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ کو آنحضرت کی وفات کی خبر نے رلا دیا۔ لیکن پھر اپنی وفات کی خبر نے اسواسطے ہنسا دیا۔ کہ اس مین آنحضرت صلعم کیساتھ دوسرے عالم مین ملاقات کی جلد صورت پیدا ہوگئی تھی۔ اپنے مرنے کا خوف نہیں اور آنحضرت صلعم کے ساتھ ملاقات کی خوشی غالب ہے۔ (باقی آیندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دارالامان میں لنگر کے مصارف میں ترقی اور اس کے بالمقابل آمدنی کی کمی کا سوال اور احمدی جماعت کی توجہ کا خیال

میرے معزز برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ دارالامان کے بزرگوں میں لنگر کے مصارف کے متعلق کمی آمدنی کا سوال گو بہت عرصہ سے دائر ہے اور بارہا حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس بارہ میں برادران سلسلہ کو توجہ دلائی گئی ہے مگر جہاں تک میرا خیال ہے۔ برادران سلسلہ نے اس طرف اب تک وہ توجہ نہیں فرمائی۔ جو ان کو فرمانی چاہئے تھی۔ ہر ایک موقعہ پر جب کبھی اسکے متعلق ذکر آیا ہے۔ تو حضرت امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مد کی طرف سے کافی اطمینان ظاہر نہیں فرمایا اس سے پیشتر وقتاً فوقتاً ایک زبردست تحریک کی خدمت ہم میں سے ایک ایسے وجود نے اپنے ذمہ لی ہوئی تھی کہ جس کے اخلاص اور محبت کی قوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اس درجہ تک بڑھی ہوئی تھی کہ جس کا اندازہ کرنا اسی قلب کا کام ہے۔ جو خود اخلاص محبت اور صدق و وفا میں اس درجہ تک پہنچا ہوا ہو۔ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جو قرب اس دلسوز محب کو حاصل تھا۔ وہ اس عاشقانہ کارروائیوں سے ظاہر ہے۔ جو اپنی زندگی میں اس وفادار خادم نے کیں اسکا روشن دماغ اور پاکیزہ فہم سلسلہ احمدیہ کی ضروریات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب نبوت کے ایسا قریب پہنچتا تھا۔ کہ ہر ایک ضرورت پیش آمدہ کیلئے عین وقت پر قوم کو اور قوم کے مخلص افراد کو اس ضرورت کا احساس کرا دیتا تھا۔ اسکی زبردست تحریریں اور پرائیوٹ خطوط آئے دن احباب سلسلہ کے دلوں میں جنبش پیدا کرتے تھے۔ اور اس طرح وقتاً فوقتاً تلافی مافات ہوتی رہتی تھی اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ ایسے تفکرات سے مکدر نہ پاتی تھی۔ اب ہم لیڈر قوم مرحوم وفادار عبدالکریم کو کس کس موقعہ پر یاد کرینگے

اے قوم احمدی کے مخلص خادمو اگرچہ آئے دن ہم کو ہمارے سلسلہ کی ضروریات کی یاد دلانے والا ہمارا پیارا دوست ہم میں نہیں رہا مگر کیا اس پیارے اور مہربان دوست کی یاد کو بھی ہم فراموش کر سکتے ہیں اور اس کی مخلصانہ اور وفادارانہ کارروائیاں بھلا بھول سکتی ہیں۔ اس لیڈر قوم کی روح ہم میں اپنی بروز کی متلاشی ہے اور مجھے امید ہے۔ کہ اس مرحوم کے جذبۂ محبت سے حصہ لینے والی روحیں تیار ہیں کہ جونہی ان کے کان میں کسی ضروری تحریک کی آواز پہنچے تو وہ اس آواز کو قبول کر کے اس طرح اپنے امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی حاصل کریں جسطرح ان کے باوفا اور مخلص دوست مولوی عبدالکریم نے حاصل کی۔ وہ کامل جوش جو اپنے مرحوم بھائی کی مخلصانہ کارروائیوں کی یاد سے وہ اپنے دلوں کے اندر پاتے ہیں۔ اس کا معنی خیز اور بھائی کی روح کو خوش کرنے والا نتیجہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی طرح دل و جان سے حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا میں محو ہو جاویں اور ان دقتوں کے رفع کرنے میں اسی طرح دل و جان سے کوشاں ہوں جسطرح وہ باہمت دوست دل سے کوشاں رہتا تھا۔ اگر اس دلبستگی سے مخلص احباب جہاں کہیں ہوں کمربستہ ہو جائیں۔ تو پھر میں نہیں سمجھتا۔ کہ لنگر کی قلت آمدنی کے متعلق جو شکایت بزرگان دارالامان کے اوقات گرامی کو مکدر کرتی ہے باقی رہ جاوے اور حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مد کی ناقابل اطمینان حالت کے ذکر کی ضرورت ہو برادران سلسلہ بیشک یہ سچ ہے۔ کہ اس آسمانی سلسلہ کے متعلق مختلف شاخوں سے آپ کے ناموں کا تعلق ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ لنگر کی مد کے ساتھ باقی شاخوں کا ایسا ہی تعلق ہے۔ جیسا ایک درخت کی شاخوں کو اس کی اصل کے ساتھ تعلق ہوتا ہو باقی شاخیں تو اپنے اپنے کارپرداز منتظموں کے زیر انتظام ہیں۔ ان شاخوں کی سرسبزی کی فکر تو اپنے کارپردازان کو ہے۔ جن کے زیر انتظام وہ شاخیں رکھی گئی ہیں۔ جو کچھ تشویش ان کے متعلق پیدا ہو۔ اس کا رفع کرنا یا کرانا قوم کو متوجہ کرنا انہیں منتظمان کے ذمہ ہے اور قوم ان شاخوں سے ایک ایسا فائدہ حاصل کر رہی ہے کہ جس کا قریب تر تعلق قوم کی ترقی اور بہبودی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اور اس طرف سے قوم مطمئن بھی ہے مگر لنگر کی مد ایک ایسی مد ہے جس کا تعلق صرف خاندان نبوت سے ہی ہے۔ اور جس کا انتظام صرف حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے ہے اس مد کے متعلق آمدنی کی کمی کا بار حضور مقدس ہی کی ذات پاک پر ہے اطراف و اکناف عالم سے جو واردین اور صادرین دارالامان کی پاک سرزمین میں حاضر ہوتے ہیں وہ اسی مائدہ آسمانی پر آ کر بیٹھتے ہیں اور حسب مراتب ہر ایک کی خاطر و مدارات اسی مائدہ سے ہوتی ہے کون جانتا ہے کہ یہ مہمانداری جو اس صاحب رسالت میزبان کے سپرد ہے کہاں تک پہنچی ہے اور ہر ایک مہمان کی فکر کس کو ہے خدا کے بھیجے ہوئے مہمانوں کی آمد و رفت کسی وقت کی پابند نہیں سینکڑوں آتے اور سینکڑوں جاتے ہیں۔ خدا کا مرسل اور اس کا عیال کہ اللہ تعالیٰ اس عیال کو روز افزوں ترقی بخشے۔ اس الہٰی سلسلہ میں لازم و ملزوم کا حکم رکھتے ہیں۔ برادران آپ غور فرماویں کہ اس مائدہ آسمانی کی فراخی میں جو درخت کی جڑ ہے۔ کوئی نقص واقعہ ہو جاوے۔ تو باقی شاخیں اپنی سرسبزی اور رونق کس طرح قائم رکھ سکتی ہے۔ اصل کے نقصان پذیر ہونے سے شاخوں کے رونق میں ضرور فرق آ جاتا ہے۔ پس سب سے زیادہ فکر اس اصل کیلئے ضروری ہے۔ تا کہ اصل کے قائم رہنے سے درخت کی شاخیں بھی قائم رہ سکیں لنگر کی مد بھی ایک ایسی مد ہے۔ جو حضور مقدس امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص ذمہ داری میں کسی مخلص شریک ہونے والے کو خالص ثواب بخش سکتی ہے اور نہایت ہی قریب حضور امام ؑ کی خوشنودی حاصل کرنے اور تقرب پانے کا ذریعہ ہے ہم سے جلدی جانیوالے مرحوم وفادار قدیم مولوی عبدالکریم صاحب کی نہایت ہی قبول ہونے والی اس مد کے متعلق خاص تحریک تھی اور اس مد کے متعلق حضور رسالتمآب کے ہاتھ بٹانے سے مرحوم نے ایک کامل اخلاص پیدا کر کے امام ؑ کے پاک دل میں اپنا گھر کر لیا تھا اس مد کے اخراجات روز افزوں کو ہر وقت وہ خاص نظر سے مشاہدہ کرتے تھے اور اس فکر میں لگے رہتے تھے کہ اس تشویش کو حضور مقدس کے قلب نبوت کے نزدیک نہ آنے دیں خود تحریک کرتے اور خود ہی ضروریات پر آئے دن قلم کو حرکت دیتے رہتے تھے۔ کیوں نہ ہو جب خود [illegible] میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها [illegible]

کیونکہ اس حکم کے اجرا میں ایسے وقت میں کہ جب سچا حقدار اور مصداق اس آیت کا موجود ہو۔ تہ دل سے کوشش کرنے والا نہ ہوتا۔ برادران قوم سچ پوچھو۔ تو اس مرحوم نے آپ پر بڑا احسان کیا۔ کہ آپ کے تطہر و تزکیہ میں جو بذریعہ مال ہونا ضروری ہے۔ امداد دی۔ اللہ تعالےٰ اس کو جزائے خیر دے۔ اور بہشت بریں میں اس کی ترقی درجات کرے۔ اب ذرا سوچو۔ کہ ہم لوگ اس کی مخلصانہ خدمت کا نمونہ سامنے رکھکر ایسے وقت میں کہ حضور امام ؑ کو اس مدلنگر کے لئے فکرمند ہونا پڑتا ہے۔ اور اس کی کفالت خاندان رسالت کا خاصہ ہے۔ ہر روز کی تشویش کے دور کرنے میں مصروف ہو جاویں۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر حلقہ میں ایک خاص انتظام لنگر کی آمدنی کے بڑھانے کا کیا جاوے اور ایسی تجاویز سوچی جائیں کہ جن سے آئندہ حضور امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بار فکر سے سبکدوش کیا جاوے اور جب تک حضور اس کے متعلق کامل اطمینان ظاہر نہ فرماویں اس کی امداد میں کوئی پہلو نہ اٹھا رکھا جائے۔ اے احمدی قوم کے فہیم اور زیرک لوگو! دیکھو آپ نے بیعت کرتے وقت کیا اقرار کیا ہے۔ اپنی پہلی عزت و آبرو اور وجاہت کو آپ نے قربان کیا ہے۔ وہ دنیا جو دین کے کام کی نہ ہو۔ آپ لوگوں نے اس سے علیحدہ ہو جانے کا عہد باندھا ہے۔ اب آپ ان العهد کان مسئولا۔ کے نیچے ہیں۔ بھائیو! عزیزو! دوستو! اس اپنی ذمہ واری کا خیال کرو۔ دیکھو کس مقام سے کس مقام پر پہنچنے کا ارادہ ہے۔ جس راستہ پر قدم انداز ہوتے ہو۔ اس کا زاد راہ کیا ہے بے شک مالوں کا خرچ کرنا اور خدا کی راہ میں پانی کی طرح بہانا بڑی ہی فراخ دلی کو چاہتا ہے مگر آپ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ کٹھن منزل اور یہ گھاٹی اس خون جگر کے کھانے کے بغیر طے نہیں ہوتی۔ فلا اقتحم العقبة وما ادراك ما العقبة فك رقبة او اطعم في يوم ذي مسغبة يتيما ذا مقربة او مسكينا ذا متربة۔ اس مائدہ آسمانی پر بیٹھنے والے مجموعہ میں یتامیٰ، مساکین اور مسافرین کا جن کا میزبان خدا کا مرسل ہمارا امام ہے۔ تو اب مالوں کے بھیجنے میں کیا دریغ ہے۔ سب حکم ایک مامور کی تابعداری میں پورے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی اطاعت ہر ایک پہلو میں اس مسیح موعود کی اطاعت میں ہے۔ یہ وقت ہے اس سارٹیفکٹ کے حاصل کرنے کا تم کان من الذين امنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمة اولئك اصحاب الميمنة۔ احمدی خاندانوں کی پاک دامن بی بیو جو فطرتاً مردوں کی نسبت دردناک نظاروں کو دیکھکر زیادہ متاثر ہونیوالی ہو اس جماعت پر نظر ڈالو جو حضور امام صادق کے قدموں میں حاضر ہوتی ہے۔ تمہاری خیرات کا ٹکڑہ اس سفرۂ عام میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور تمہارے دردبھرے دل کیوں پہلو میں بے قرار نہیں ہوتے۔ جب تم دیکھتی ہو کہ لنگر کی قلت آمدنی اس مائدہ پر بیٹھنے والوں کی دلشکنی اور ان کے مسیح موعود میزبان کی تشویش کا باعث ہوتی ہے۔ اے شریف گھرانوں کی پاک دامن خاتونو! اور بھرے گھروں کی زینتو! اٹھو اور اسی فطرتی دردمحبت اور ترس کو لے کر اٹھو اور اپنے دسترخوانوں کا حصہ اس سفرۂ عام پر رکھو۔ جو مسیح موعود نے خدا کے حکم سے تمہاری اور تمہاری قوم کے حاجتمندوں اور محتاجوں کی بہتری کے واسطے اسلام کی عزت کے لئے بچھایا ہے۔ اس روحانی مائدہ کی قدردانی اسی پر منحصر ہے۔ کہ حضور امام پاک کے دسترخوان پر حاضر ہونے والے سب کے سب خواہ ابن السبیل ہوں۔ یتامیٰ ہوں۔ مساکین ہوں۔ کوئی ہو۔ سب شکر سے اس سفرۂ عام سے حصہ پاویں۔ چونکہ قلت آمدنی کی شکایت باوجود اس کے کہ احمدی جماعتیں کم و بیش رقومات مدلنگر میں داخل کرنے میں برابر رہتی ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کافی امداد اس مد میں نہیں پہنچتی اس کمی کے رفع کرنے کے لئے علاوہ ان مقررہ رقومات کے جو قدر قلیل ارسال کی جاتی ہیں۔ ایک خاص تجویز کی ضرورت ہے اور وہ تجویز دارالامان کے بعض بزرگوں اور اہل الرائے خادموں کے مشورہ سے یہ قرار دی گئی ہے کہ جب ماہ دسمبر میں بڑے دن کی تعطیلوں پر احمدی برادران کا اجتماع ہوا کرے تو سالانہ چندے کی فہرست اس مجمع میں بغرض امداد اخراجات لنگر کھولی جاوے اور یہ روپیہ دست بدست اسی وقت نقد وصول کرکے اس مد میں جمع کر دیا جاوے تاکہ اس قلت کا جو مقررہ چندوں کے ارسال میں قدرتاً رہتی ہے۔ معاوضہ ہو۔ اگر جملہ احباب اس وقت کم و بیش رقم اپنے زاد راہ پر ازدیاد کر لیں یا کسی اور تدبیر سے مثلاً ٹکٹ نصف قیمت پر اپنے سے کچھ روپیہ پس انداز کر سکیں۔ تو وہ اس سالانہ چندے میں داخل کر دیں چونکہ ان ایام میں عموماً جلسہ پر جانے والے بزرگوں کو اپنی نیابتی اور ریلوے سے سرکار ہی رعایت کرتی ہے۔ اگر ایسی رعایت دارالامان کے شہری جلسہ کو حاصل ہو سکے۔ تو وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اس رعایت سے پس انداز کی ہوئی رقم اس سالانہ چندہ میں داخل کر دی جاوے۔ اس سے امید ہے کہ اس مد کے متعلق قلت آمدنی کی شکایت ضرور کچھ کچھ رفع ہو جائے گی۔ اور مجموعی طور پر کل جماعت کے ہر حالت کے افراد کے لئے آسانی ہوگی اور حضور امام کی سچی اور عام خوشنودی حاصل کرنے کا فخر ہر ایک کو حاصل ہوگا۔ یہ خط بذریعہ اخبار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ سب احباب ملکر اس پر غور کریں اور آئندہ اگر اسی تجویز پر عملدرآمد ہونے کی ضرورت ہو تو اس کی منظوری سے اطلاع دیجاوے اور پھر ہر ایک اہل الرائے بزرگ کا حق ہے۔ جو حسن تدبیر وہ کر سکے کرے تاکہ اسی سال کے سالانہ جلسہ ماہ دسمبر میں مجموعی اتفاق سے اسی پر عملدرآمد شروع ہو جاوے۔ مجھے امید ہے۔ کہ بزرگ ایڈیٹران اخبار الحکم و بدر اس کو اپنے قابل قدر اخبارات کے کالموں میں جگہ دیکر جملہ برادران سلسلہ کی رائے حاصل کریں گے۔ تاکہ جلسہ ماہ دسمبر سال حال سے پیشتر ہی فیصلہ ہو جاوے اور پھر جلسہ پر فوراً وصولی چندہ سالانہ شروع کر دی جاوے۔ فقط

حضور مسیح موعود کا عاجز خادم اور احمدی برادران کا دعاگو خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ

یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

ریویو

مفرح یاقوتی۔ تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ کی ایک ڈبیہ برائے ریویو ہمارے پاس آئی ہے۔ اس مفرح کی نسبت جب حضرت مولوی نورالدین صاحب فرما چکے ہیں کہ بے ریب مفید ہے۔ تو اس کے بعد میری کچھ لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن میں نے بھی اس کا استعمال چند روز کیا ہے اور مفید پایا ہے۔ یہ مفرح حکیم صاحب موصوف سے نولکھا لاہور کے پتہ پر مل سکتی ہے۔ قیمت ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح ہوتی ہے چار روپیہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

باب خواتین

کیا اولاد خدا کی یاد سے روکتی ہے

ہماری بہنون کا یہ عذر قابل پذیرائی نہین ہے جو وہ کہتی ہین کہ نماز سے غفلت ہو جاتی ہے۔ یا کہ ہمیں ننھے بچے نماز سے روکتے ہین۔ ہمارے حضرت حکیم الامت مولنا مولوی نورالدین صاحب کی تقریر مین ایک دفعہ مین نے پڑھا تھا کہ وہ فرماتے ہین کہ ہم بہت سے بھائی تھے۔ مگر ہماری مقدس والدہ مغفورہ نے کبھی نماز مین ناغہ نہین کیا۔ اللہ اللہ۔ ایسی ایسی بزرگ خاتونین بھی ہوئی ہین ایک حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ لڑکون کا پیشاب جب تک وہ دودھ پیتے ہین۔ پلید نہین۔ پیاری نیک بختو! خدا اور اس کے پاک نبی نے تو تمہارے لئے ایسی ایسی سہولتین پیدا کر دین اور تم بدستور غافل اب ہمارے امام الزمان سلمہ الرحمان کے گھر بھی تو آخر بچے پیدا ہوتے ہین؟ مگر حضرت ام المومنین صاحبہ نے خدا کی عبادت مین کبھی غفلت نہین کی۔ ایک نیک سرشت احمدی خاتون کی ملاقات کا مجھے فخر حاصل ہوا۔ اس نیک بخت نے ایک روٹی توے پر ڈالی اور پاس ایک لڑکی کو بٹھا کر نماز پڑھ لی۔ گو بچہ بلک رہا ہے۔ مگر نماز قضا نہین ہونے دی۔ تمہارے لئے تمہارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی کہ بچہ گود مین لے کر نماز ادا کر لو۔ اور کیا نماز کوئی تکلیف دہ چیز ہے نہین۔ بلکہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس کے دینی فوائد کیا دنیاوی فوائد بھی ازحد ہین۔ مین دیکھتی ہون کہ غیر تعلیم یافتہ تو نماز ین پڑھتی ہون گی مگر ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائیون کی بیبیان نماز کے ادا کرنے مین بے حد سست ہین اور وہ اسے ایک ناقابل برداشت بوجھ جانتی ہین۔ پیاری بہنو! اٹھو جاگو یہ زمانہ غفلت کا نہین۔ دیکھو تمہارے پاس ایک ایسا ولی جس کی غلامی کو تمہارے باپ دادا فخر جانتے تھے اور وہ ترستے تھے کہ آلِ محمد علیہ السلام کا زمانہ ہم بھی دیکھین آ چکا ہے اس وقت سے خوش نصیب زمانہ ہین چاہیے کہ ہم عبادات مین تیز رفتار ہین۔ غرضیکہ تمام نیکیون مین حتی المقدور درست رو اور ہمارے احمدی بھائیون کو چاہیے کہ اپنی بیبیون اور بیٹیون وغیرہ سب کو نرمی سے سمجھا دین۔ کہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس مین مسلمانی بالکل کوئی نہین۔ بعض بعض دیہات مین تو اکثر ملاّن لوگ نماز کو ایک چٹی جانتے ہین۔ چنانچہ ایسے بھی سنے گئے جو اذان دے کر اگر کوئی آدمی نہ آیا تو گھر چلے آتے ہین۔ پس جب ہمارے معلمون کا یہ حال ہے۔ تو یہ مقتدی جو کچھ بھی کرین وہ تھوڑا ہے۔ مگر ہمارا سلسلہ تو ان کے اثر سے نکل گیا ہے۔ اس نے احمدیوں کا خاص نشان اب نماز ہو گیا ہے۔ چنانچہ جہان کہین کوئی نماز پڑھے لوگ اور خاص کر ملاّن کہتے ہین کہ یہ تو مرزائی ہے۔ اللہ اکبر ایک دن وہ تھا کہ مسلمان کا نماز پڑھنے سے ہی امتیاز ہوتا تھا۔ ایک یہ کہ شاذ و نادر ہی کوئی نماز پڑھے۔ تو اسے مرزائی کا خطاب دیا جاتا ہے اور نقلین کی جاتی ہین۔ خیر مین تو اپنے احمدی بھائیون سے دست بستہ التجا کرتی ہون کہ نرمی سے اپنے گھرون مین نماز کی تاکید و فوائد بیان کرین۔ تا کہ دین و دنیا مین فلاح ہو۔ فقط

رقیمہ نیاز احمدی خاتون از گولیکی
ضلع گجرات پنجاب

* * *

دعا مدد سید عظیم الدین صاحب وکیل اپنے برادرزادہ سید عبدالخالق کے واسطے جو لبعارضہ صرع علیل ہین۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہین۔

رمضان المبارک مین رعایت براہین احمدیہ جس کی اصل قیمت صر ہے رمضان المبارک مین صرف عا کو دیجاویگی دیباچہ کی قیمت ۱۲؍ علیحدہ ہے۔ درثمین جس کی قیمت ۲ ر ہے صرف ۱ر کو دیجاویگی۔ جلد کی قیمت ۴ر علیحدہ ہے۔ درخواستین بنام منیجر بدر قادیان آنی چاہئین۔

غریب کی کون سنتا ہے ہمارے پاس چند غریب شائقین اخبار کی درخواستین آئی ہین۔ کیا کوئی صاحب انکی درخواست کو پورا کر سکتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✤ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

المفتی

سوال ۱۹۱۔ نماز تراویح۔ اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت اقدس سے دریافت کیا۔ کہ رمضان شریف مین رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجالانے مین غفلت دکھاتے ہین۔ اگر اول شب مین ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دیا جاوے۔ تو یہ کیا جائز ہوگا۔

حضرت نے جواب مین فرمایا۔ "کچھ حرج نہین پڑھ لین"

سوال ۱۹۲ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب مین نماز مین کھڑا ہوتا ہون۔ تو مجھے حضور قلب حاصل نہین ہوتا۔ کیا اس صورت مین میری نماز ہوتی ہے یا نہین۔ فرمایا۔ کہ انسان کی کوشش سے جو حضور قلب حاصل ہو سکتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ مسلمان وضو کرتا ہے۔ اپنے آپ کو کشان کشان مسجد تک لے جاتا ہے۔ نماز مین کھڑا ہوتا ہے۔ اور نماز پڑھتا ہے۔ یہان تک انسان کی کوشش ہے۔ اس کے بعد حضور قلب کا عطا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان اپنا کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی ایک وقت پر اپنی عطا نازل کرتا ہے۔ نماز مین بے حضوری کا علاج بھی نماز ہی ہے۔ نماز پڑھتے جاؤ۔ اسی سے سب دروازے رحمت کے کھل جاوین گے۔

* * *

رسید زر

۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء	۱۲۲۵	گلاب الدین صاحب	۳ر
۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء	۱۲۲۶	مہرالدین صاحب	عا/۱۲ر
۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ء	۱۱۹۵	نجیب علی صاحب	عہ
۲۹ ″ ″	۲۹	دولت خانصاحب	عیر
۲۹ ″ ″	″	عبداللہ صاحب	عہ/۶ر
۲۵ ″ ″	″	فضل حق صاحب	عا/۱۲ر
۲۵ ″ ″	″	ماسٹر شبیر علی صاحب	؎ر
یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء	۱۴۳	محمد سعید صاحب	۳ر

شعر و سخن

نظم

(از اکمل آف گولیکی)

امام اپنا عزیزو اس زمان میں غلام احمد ہوا دارالامان میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم مکان اس کا ہے گویا لامکان میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق شرف پایا ہے نوع انس وجان میں
غلام احمد مسیحا سے ہے افضل بروز مصطفےٰ ہو کر جہان میں
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے بلاشک جائیگا باغ جنان میں
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں
بھلا اس معجزے سے بڑھکے کیا ہو عدو اک قوم کا مارا ۔ جہان میں
قلم سے کام جو کرکے دکہایا ۔ کہان طاقت تھی یہ سیف وسنان میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ۔ ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
غلام احمد مختار ہو کر ۔ یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان میں
تری مدحت سرای مجھ سے کیا ہو کہ سب کچھ لکھا پایا راز نہان میں

خدا سے تو ۔ خدا تجھ سے ہے واللہ
ترا رتبہ نہیں آتا بیان میں

انصار بدر

حکیم فضلدین صاحب قادیانی حال وارد بھیرہ ۔ بدر اخبار کے حال پر ہمیشہ مہربانی کی نظر رکہا کرتے ہیں ۔ اور اسکے واسطے نئے خریدار پیدا کرنیکی سعی کیا کرتے ہیں راقم کے اس مضمون پر کہ بعض دوستوں نے ہمارے خط کا جواب بھی نہیں دیا تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ایک ظن ہے اور ان بعض الظن اثم ۔ میں خریدار پیدا کرنے میں لگا ہوا ہوں چنانچہ حکیم صاحب نے دو خریداروں کے نام بھی لکھے ہیں کہ ان کے نام اخبار جاری کردیا جاوے اللہ تعالے حکیم صاحب کو جزائے خیر دے اور دوسرے دوستوں کو بھی توفیق نیکی کی عطا فرماوے اور حکیم صاحب کو کامیابی کے ساتھ جلد واپس دارالامان پہنچاوے

حکیم دوست محمد خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الکیمیا مالیر کوٹلہ اخبار بدر کے مضامین پر ہمیشہ بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا کرتے ہیں اور حال میں حکیم صاحب موصوف نے بہت سے نئے خریدار بنانے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق نیک عطا فرماوے ۔

برادر فضلدین صاحب ساکن قادیان حال ملازم تحصیل ظفروال حسب معمول اخبار بدر کی خدمت میں مصروف ہیں اور کئی ایک خریدار دے چکے ہیں اللہ تعالے اس عزیز بھائی کو جزائے خیر دے ۔ آمین ۔

دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے کہ جہاں تک ہوسکے اخبار کیواسطے بہت سے خریدار بنانے کی کوشش کریں ۔ کیونکہ بغیر کثرت خریداران کے اس تھوڑی سی قیمت والے اخبار کا چلانا مشکل ہے ۔ ہر ایک بھائی کا فرض ہے ۔ کہ اس مفید ایجنسی قومی کی امداد میں حتی الوسع سعی کرے ۔ اور ایک [illegible] کام کرے ۔ ہمارے بہت سے دوست اس قسم کے ہیں جن پر ہمارا شکریہ اور [illegible] معاملہ ہیں ہماری امداد کی لیکن تاہم ان کی طرف سے [illegible] بڑا [illegible] معاملہ ہو رہا ہے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

(خلاصہ شرائط بیعت ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا)

مولوی قطب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ سے خط لکھتے ہیں کہ وہ اس ضلع کے دیہات میں سلسلہ حقہ کا وعظ کرتے پھرتے ہیں اور ایک سو سے زائد آدمی نئے سلسلہ حقہ میں داخل ہوچکے ہیں ۔ فقط ۔

قاضی عبدالعزیز صاحب ولد کبیرالدین صاحب ساکن تہانیسر
میان عمرالدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب ساکن سرینہ تحصیل نکودر ضلع جالندہر
شیخ احمد صاحب ولد شیخ صاحب صوبہ بہادر ضلع [illegible] مقام سوملا پور
عظیم بخش صاحب ولد ننہو ۔ ڈومیلی ۔ علاقہ پہگواڑہ
میان کرم الہی صاحب ۔ خان محمد والہ ۔ بھیرہ
احمد حسن صاحب محرر مسٹر ڈالیوال بیرسٹر ۔ منصوری
احمد الدین صاحب ولد علم الدین قصاب ۔ شہر جہلم
ہمشیرہ عبدالعزیز صاحب کشمیری ۔ تیجہ کلان
اہلیہ ״ ״ ״ ״
فاطمہ بی بی بھتیجی غلام نبی صاحب ۔ امام مسجد بریم کوٹ ۔ حافظ آباد
میان فضل کریم صاحب پٹواری ۔ دہینکے تارڑ تحصیل حافظ آباد
میان اللہ دین صاحب ۔ امام مسجد قاضیان ۔ پہلور
فضل کریم صاحب طالب علم مسجد قاضیان والی بھیرہ
سردار علی صاحب ولد سردار خان صاحب ۔ بہڑال سنیرپور ۔ ریاست پٹیالہ
محمد ظفر بیگ صاحب ۔ سامانہ ریاست پٹیالہ
عبداللہ صاحب امام مسجد منصوران ضلع لودیانہ
محبوب علی صاحب چہٹی رسان ״ ״
میان اللہ دتا صاحب ۔ چک اسکندر ۔ کماریان ضلع گجرات
میان محمد دین صاحب ״ ״ ״ ״
احمد الدین صاحب ״ ״ ״ ״
مسماۃ بیگم ״ ״ ״ ״
سید کاظم علی صاحب محرر ۔ گڈہ ۔ نمک پرگنہ سانبہر
ہمشیرہ رحمت خان صاحب ۔ احمدی کریام ضلع جالندہر
گلاب الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب ہیرپور ۔ علاقہ مہاراج
نواب الدین ولد نورالدین صاحب کنجاہ
محمد اعظم خان صاحب چک ۱۴۴ الکھیوہ اڑوڑی ضلع لائل پور
محمد عبداللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب ۔ پہلور ۔ جالندہر

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہلکاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری سب رجسٹرون وکیلون مختارون عرائض اور اپیل نویسون رئیسون۔ تاجرون ساہوکارون زمیندارون اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور اُن کے مطابق دوسری مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنے کیلئے جو سرگردانیان اور دقتین پیش آتی تہین اور وقت ضائع ہوتا تھا۔ اسکا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چہپائی ہے جسمین سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی عیسوی ہجری فصلی سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھہ ایکدوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینہ سے لکہی ہین کہ جس تاریخکو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھہ سکتے ہین اور اسکے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھہ ہی دیکھی جاسکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اسکے ساتھہ ایک عجیب وغریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت عام ۲ روپیہ فی سال کے حساب سے بہی کم یعنی ۲ (مجلد ۲) رکہی ہے۔ لیکن اخبار بدر کی خریداران کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالانہ کا چندہ اخبار بدر مین بھجوا دینگے ان کو اور ایسے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ پر یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر کو پہلے پہلے درخواستین مکمل ہوکر دفتر مین پہنچ جاوین۔

اے حقیقی محسن و مربی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلعم کے عاشقو اور مداحو اور قرآن شریف کی فیوض سے بہرہ اُٹھانیکا سچا شوق رکھنے والو!

تمہین مبارک ہو کہ

دُرِّثمین (مکمل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰة والسلام کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

سب شائع شدہ نظمین

درج ہین نہایت آب و تاب کے ساتھہ ۱۸×۲۲ کے ۱۲ صفحون کی موزون جیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدین بندھ کر طیار ہو گئی ہے۔

ہمنے احباب کے آرام کے لئے اس مین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی نظمون کے دو حصے کرکے ان کو علیحدہ علیحدہ دیدئیے ہین جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر اُن سے آگے کو نمبر لگا کر اس کو چہپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران دُرِّثمین کو بھیجینگے جو اسی کتاب مین باسانی لگا سکین گے اس طرح سے انکی کتاب مکمل بھی ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جاویگی۔

قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ (رمضان مین صرف ۶/) ملنے کا پتہ۔

دفتر اخبار بدر ۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بےاولادون کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہین یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہو ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراوین۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج باندک خرچ والے کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دُھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے۔ مگر اُسی نے داؤن مین تاثیر رکہی ہے۔

المشتہر

محمد حسین رضہ۔ طبیب احمدآبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بہیرہ ضلع شاہپور پنجاب ملک ہندوستان

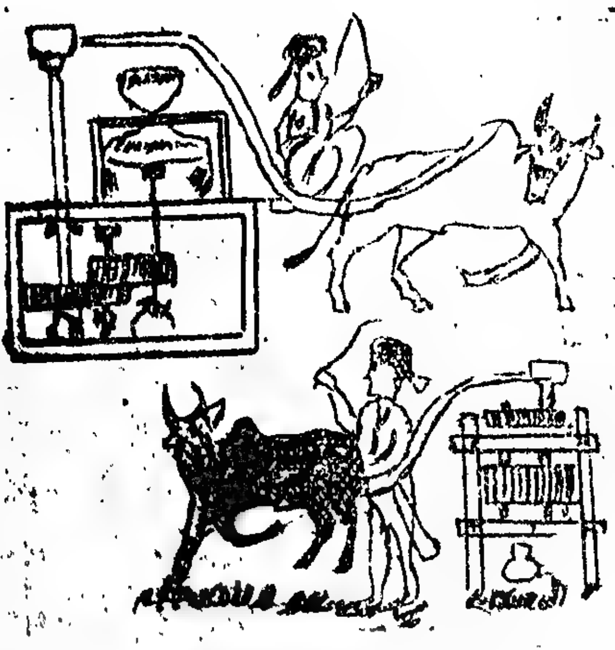

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً ۷ من ۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱۰۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۷۵ مبلغ ۵۰ بیعانہ پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بہی تیار ہین۔

مشتہریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری

اگر آپ اشتہاری طبیبوں سے بدظن ہو چکے ہیں تو لیجیے حسن ظنی کی بھی ایک راہ نکل آئی ہے۔ آپ مفرح عنبری کے واسطے اگر تصدیق دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو حکیموں۔ ڈاکٹرون۔ رئیسون۔ جاگیردارون۔ سرکاری عہدہ دارون سب کی تصدیق کے کاغذات موجود ہیں۔ جن میں سے بعض وقتاً فوقتاً چھاپے بھی جا چکے ہیں ایک دفعہ آزمانا شرط ہے پھر مفرح عنبری خود آپ اپنا اشتہار ہے ضعف اعصاب ضعف دماغ رقت جریان کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب۔ کمزوری گردہ خرابی جگر نزلہ۔ زکام درد سر سٹیریا نحیف البدنی تمام امراض اعصابی کے واسطے حکم اکسیر رکھتی ہے۔

مفرح عنبری ٭ مفرح عنبری ٭ مفرح عنبری ٭ مفرح عنبری

یہ پتہ آپ نوٹ کر لیں

حکیم محمد حسین۔ قریشی

کارخانہ رفیق الصحت

حویلی کابلی مل

لاہور

مفرح عنبری

قیمت فی ڈبیہ وزن پانچ تولہ صر تین ڈبیہ سے ایک درجن ص

خوراک دو ماشہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے ذریعے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

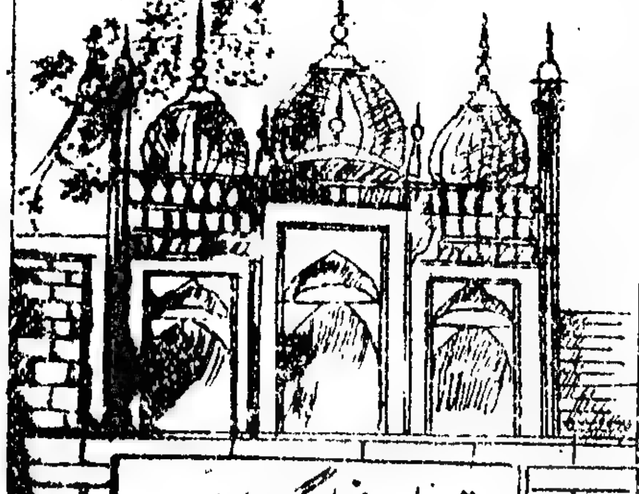

قادیان ضلع گورداسپور

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی ہے

[illegible] گورداسپور رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۱
بخدمت میاں فیروز الدین صاحب
[illegible] لاہور

اے جہان منتظر خوش باش کامد دستان
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۱

سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۴۳
سلسلہ قدیم جلد نمبر ۴۴

۱۳- رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

ہر چہ گوئیم با تو گر آئی چو ما در قادیان بینی
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

[illegible] کو اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے جو صاحب معاونین درجہ دوم میں شامل ہوں یا کسی اور کے نام اخبار جاری کرائیں [illegible] حق حاصل ہے۔ عام قیمت پیشگی سہ ماہی [illegible] ماہوار [illegible] عام قیمت فی پرچہ [illegible] جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب [illegible] لیا جاویگا۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔ لوکل ...... عاجز [illegible]
منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکرآں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکراں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر یسر و نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چلسکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نمبر ۴۴ | بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۲۴ھ | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

عیسائیت کا خاتمہ شہر لنڈن میں ایک مشہور سہ ماہی رسالہ بنام لنڈن کوارٹرلی ریویو شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ کے ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے ایڈیٹوریل کے صفحات میں ایک مضمون دین عیسوی کے انجام کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کی تحریک ایڈیٹر رسالہ مذکور کو اس کتاب کے پڑھنے سے ہوئی ہے جو کہ حال میں شکاگو یونیورسٹی کے لائق پروفیسر ڈاکٹر برمن فاسٹر صاحب نے تحریر کرکے شائع کرائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ یسوع کی الوہیت، اس کے معجزات اور اس کے الہامی مذہب پر ایمان لانا اب بیسوی صدی کے تعلیم یافتہ انسانوں کے واسطے بالکل ناممکن ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب موصوف رقمطراز ہیں کہ یسوع کے حواریوں اور رسولوں کا مذہب اب پرانی بات ہے اور یہ مہذب زمانہ کے لائق نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ان دو اقوال کو نقل کرکے رسالہ لنڈن ریویو کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عیسوی مذہب کا کچھ نشان باقی بھی رہے گا یا کہ یہ سارا ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں مل جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ اسمیں سے کچھ باقی نہ رہجاوے گا۔ صرف یسوع کا نام باقی رہے گا۔ اور وہ بھی خدا کا بیٹا نہیں۔ نہ جہان کا منجی۔ بلکہ صرف انسان کا بیٹا خود انسان یسوع۔ صرف ایک ایسا یسوع دنیا کے عقیدہ میں باقی رہجائیگا جس نے نہ کوئی معجزہ دکھایا تھا۔ نہ مردوں میں سے جی اٹھا تھا۔ نہ کوئی بڑا کلام اس کے منہ سے نکلا تھا۔ اسکی اخلاقی تعلیم [illegible] تھی مگر اب بالکل ناممکن العمل ہوچکی ہے۔ عیسوی مذہب کو اب قائم رکھنے کی کوشش کرنا اسے اور بھی ذلیل کرنا ہوگا

ترقی اسلام اس خبر کو سنکر کہ روس میں بہت سے عیسائی مسلمان ہونے کو طیار ہیں۔ ایک امریکہ کا اخبار لکھتا ہے کہ گو یہ خبر کسی قدر مبالغہ آمیز ہے تاہم اسمیں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بہ نسبت عیسائیت کے اسلام کا مذہب بہت جلد ترقی کر رہا ہے۔

قمار باز پادری شہر نارتھ سڈنیٹن کے پادری ڈی وٹ صاحب بسبب قمار بازی کی عادت کے جو ان کے گرجہ کے نمازیوں کو ناپسند تھی اپنے عہدہ سے مستعفی ہوئے۔

یسوع کا انجام ڈی۔ تھوفی لس صاحب ایڈیٹر امریکہ کے ہفتہ وار اخبار بنام ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۵ ستمبر میں ایک عجیب مضمون شائع کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یسوع مسیح اور اس کے ساتھیوں کو پختہ یقین تھا کہ وہ یہودیوں کی سلطنت دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے آئے ہیں چنانچہ اسی واسطے حکم تھا کہ کپڑے فروخت کرکے بھی تلواریں خرید کرو سلطنت اور حکومت کا خیال آخری وقت تک ان کے دل میں پختہ طور پر سمایا ہوا تھا یہانتک کہ یسوع کے صلیب پر چڑھائے جانے نے انکی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا اور اس وقت ان کو یقین ہوگیا کہ یہ تمام تانا بانا ایک وہم پر مبنی تھا۔ چنانچہ یسوع نے بھی نہایت ناامیدی کے کلمات آخرکار اپنے منہ سے نکالے اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکی موت ایمان پر نہ تھی بلکہ کفر پر تھی اور وہ بالآخر (نعوذ باللہ) کافر ہوکر مرا۔

تھوفی لس صاحب کا یہ قول چنداں تعجب انگیز نہیں رہتا جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خود عیسائی لوگ بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یسوع ملعون ہوا تھا اور لعنت اور کفر کا مفہوم ایک ہی ہے۔ حضرت عیسےٰ کے سر پر کتنا بڑا احسان اسلام اور بانی اسلام کا ہے کہ اسلامی کتب حضرت عیسےٰ کو ان الزامات سے پاک کرتی ہیں ورنہ انجیلوں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ تو یہی ہے کہ خود عیسائی قوم اس کو لعنتی اور کافر قرار دیتی ہے۔

جنگی قوم انگرسول کا قول ہے کہ عیسائی قوم دنیا میں سب سے بڑھکر جنگی قوم ہے۔ جسقدر جنگ کے ہتھیار عیسائیوں نے ایجاد کئے ہیں۔ کسی قوم نے آج تک نہیں کئے عیسائی قوم جب اپنے اغراض کے واسطے کسی قوم کے ساتھ جنگ شروع کرتی ہے تو کسی بات کی پرواہ نہیں کرتی۔

شراب ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ شراب جلانے کے کام آتا ہے جس لیمپ میں شراب جلایا جاوے اس میں سے دھواں نہیں اٹھتا شراب کے اندر مردہ اجسام عجائب خانوں میں رکھے جاتے ہیں تو وہ سڑنے نہیں پاتے۔ شراب کی گیس کے ساتھ بڑے بڑے انجن چلائے جا سکتے ہیں۔ شراب سفری چولہوں میں جلایا جا سکتا ہے۔ غرض شراب کے کئی ایک استعمال ہیں۔ لیکن بڑے بیوقوف وہ لوگ ہیں جو شراب کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ ناجائز استعمال یہ ہے کہ لوگ اس کو اپنے پیٹ میں ڈال لیتے ہیں۔ حالانکہ خوراک کو بجائے ہضم کرنے کے وہ خوراک کو ہضم ہونے سے محفوظ رکھتی ہے آجکل کی پیٹنٹ دوائیوں میں اکثر شراب ہوتا ہے۔ اسواسطے ان کے استعمال سے بھی حتے الوسع بچنا چاہیئے۔ جیسا کہ کوئلہ اور مٹی کا تیل عمدہ شئے ہے مگر جلانے کے واسطے نہ کہ کھانے کے واسطے ایسا ہی شراب کا استعمال بھی اور طریقوں سے اچھا ہے لیکن اسکا پینا سخت مضر ہے۔

مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور بخیروعافیت ولایت کے سفر سے واپس ہندوستان آگئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴۔ ڈائری
صفحہ ۵۔ بلاد اسلامی
صفحہ ۶۔ انتخاب الاخبار
صفحہ ۷۔ رمضان المبارک
صفحہ ۸۔ کے آدی کے پیر شدی
صفحہ ۹ و ۱۰۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۱۱۔ شعر و سخن۔ بدر خوابین
صفحہ ۱۲۔ ۱۳۔ الحکم اور وطن
صفحہ ۱۴۔ ریویو۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر۔ رسید زر
صفحہ ۱۵۔ اشتہارات
صفحہ ۱۶۔ اشتہارات

بدرِ مسیح

۱۳۔ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ کتاب حقیقت الوحی کے انطباع اور طیاری میں جو بہت سا خرچ ہوا ہے اور ہونے والا ہے۔ اُس کے متعلق خیال تھا۔ تو الہام ہوا۔

یاتیک من کل فجّ عمیق۔ یاتون من کل فجّ عمیق۔ یاتیک رجال نوحی الیہم من السماء

ترجمہ۔ ہر ایک دور کے راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ہر ایک دور کے راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے۔ جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

ایک پورانا الہام قریب پچیس سال کا

شخصے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگ اسود منم

اخبار قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں اور تین چار روز سے صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لے جایا کرتے ہیں۔

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب۔ حکیم محمدؐ حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمدؐ صاحب۔ بابو عبد العزیز صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ۔ بابو محمد اشرف صاحب بابا چٹو و احمد الدین صاحب لاہور سے۔ خان صاحب عبد المجید خان صاحب کپور تلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ بعارضہ دق فوت ہو گئیں۔ اللہ تعالےٰ جنت نصیب کرے ان کے متعلق مفصل ذکر صفحہ ۴ پر ہے۔

گذشتہ ہفتہ کے روز مسٹر گاڈلے انسپکٹر صاحب مدارس نے بمعہ اپنے اسسٹنٹ انسپکٹر لالہ جگل کشور صاحب و ڈسٹرکٹ انسپکٹر و اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مدرسہ کا معائنہ کیا۔ اور مدرسے میں بہت باتوں میں نمایاں ترقی پاکر بہت خوش ہوئے۔ مفصل رپورٹ رائے بک کے آنے پر لکھی جائیگی صیغہ اپر پرائمری میں آٹھ میں سے چھ پاس ہوئے۔ جو بہت عمدہ نتیجہ ہے اور اپر پرائمری کے اول مدرس ماسٹر عبد الرحیم صاحب کے واسطے قابل تعریف ریمارکس کا موجب ہے۔ جمناسٹک اور ڈرل میں بالخصوص طلباء نے بہت ترقی کی ہے۔ جو کہ ورزش ماسٹر مامون خان کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے۔

ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے لئے مفصلہ ذیل مدرسین کی ضرورت ہے۔

سکینڈ ماسٹر سنیر ٹرینڈ یا بی۔ اے + مدرس ریاضی سنیر ٹرینڈ ایف اے یا بی اے + ووکیشنل ماسٹر ایف اے یا بی اے + تجربہ کار انٹرنس بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ خط و کتابت بنام

سکرٹری مجلس منتظم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ضلع گورداسپور

دردناک دکھ اور دردناک واقعہ

بیگم صاحبہ مرحومہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ قریباً پانچ ماہ سے بعارضہ مرض سل ودق بیمار تھیں اور آخر وہ صدمہ کا دن جس کا خوف دامنگیر ہو رہا تھا آ گیا اور بیگم صاحبہ نے گذشتہ شنبہ کے دن ۲۷ر نومبر ۱۹۰۶ء کو نماز فجر کے وقت اس جہان فانی سے کوچ کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی عمر صرف بیس سال کی تھی۔ بارہ سال کی عمر میں شادی ہوئی تھی اور آٹھ سال کے عرصہ میں جس قدر محبت اور اطاعت اور ہمدردی کے ساتھ مرحومہ اپنے خاوند کے واسطے قرۃ العین کا موجب ہوئیں وہ نیک بیویوں کے واسطے ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔ مرحومہ کے اس چھوٹی عمر میں ایسا جلد انتقال کر جانے کا حال تو اسی دن سے ظاہر ہو رہا تھا جس دن کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے حضرت نواب صاحب کو ایک رقعہ میں لکھا تھا کہ دردناک دکھ اور دردناک واقعہ والا الہام (جو کہ اخبار بدر مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء میں شائع ہو چکا تھا۔) آپ کی بیگم صاحبہ کے مطابق ہے۔ اس الہام کے علاوہ مرحومہ کے متعلق حضرت اقدس کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا کہ امۃ الحفیظ۔ اور اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔ مگر اس جگہ یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ حفاظت سے مراد حفاظت جسم ہے یا حفاظت روح۔ مرحومہ کے متعلق چند روز گذرے۔ حضرت ام المومنین نے بھی ایک رویا دیکھا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ بیگم صاحبہ حسن خاتمہ کے ساتھ اور ایمانی حالت کی عمدگی کے ساتھ اس جہان سے کوچ کر جائیں۔ مذکورہ بالا وحی الٰہی جو کہ اخبار بدر مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی تھی اور مرحومہ کے متعلق تھی۔ اس کے الفاظ جیسا کہ درج اخبار ہوئے تھے۔ اس طرح سے ہیں۔

> ۲۴ر فروری۔ الہام۔ دردناک دکھ اور دردناک واقعہ۔ اس کے بعد رویا میں دیکھا۔ کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے۔ آئی ہے اور کہتی ہے کہ میری بیوی یکایک مر گئی۔ پس میں اٹھا ہوں۔ کہ اپنے گھر میں اطلاع کر دوں۔ کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔

اس الہام الٰہی میں یکایک کا مرنا اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ مرحومہ کی عمر بہت تھوڑی تھی اور بیماری بھی تھوڑا عرصہ رہی اور وہ بھی اوائل میں کوئی خطرناک معلوم نہ ہوتی تھی بلکہ معمولی معلوم ہوتی تھی۔ صرف آخری دنوں میں زیادہ خطرناک ہو گئی۔ ورنہ سل دق کے مریض برسوں تک زندہ رہتے ہیں۔

مرحومہ ایک ذہین عورت تھی اور تعلیم یافتہ تھی۔ اور تعلیم کا اکثر حصہ اپنے پیارے خاوند نواب صاحب سے حاصل کیا تھا جس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ مرحومہ نواب صاحب موصوف کی دوسری بیوی تھی۔ اور آپ کی پہلی بیوی مرحومہ کی بڑی بہن تھی۔ جس کی وفات پر نواب صاحب موصوف کا نکاح مرحومہ کے ساتھ ہوا تھا۔ اور اپنی بڑی بہن کے ایام زندگی میں بھی مرحومہ کی رہائش زیادہ تر نواب صاحب کے گھر میں اپنی بہن کے پاس ہوتی تھی اور نواب صاحب موصوف سے تعلیم حاصل کرتی تھی۔ اس تعلق کے علاوہ مرحومہ نواب صاحب کی خالہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ لیکن نواب صاحب موصوف کی پہلی اولاد کے ساتھ (جو کہ مرحومہ کے ہمشیرزادے ایک لڑکی تین لڑکے ہیں) اس کو بہت محبت اور انس تھا اور ہر طرح سے ان کی تربیت اور حفاظت میں ساعی رہتی تھیں۔ مرحومہ میں یہ سب خوبیاں تھیں۔ لیکن سب سے بڑی بات جو اس کے متعلق قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ مرحومہ کو حضرت اقدس مسیح موعود سے نہایت اخلاص و ارادت کا تعلق تھا۔ اور آپ کے دعاوی پر اس کو سچا ایمان تھا اور باوجود کم عمر ہونے کے اس تعلق بیعت نے نہایت پختہ کیا تھا۔ کوئی شے اس کے واسطے سد راہ اور حجاب کا موجب نہ ہوئی تھی۔ اپنے قابل فخر خاوند کے ساتھ اس نے اپنے وطن کو ترک کر دیا اور عالیشان وسیع مکانات کو چھوڑ کر دین کی خاطر گویا تنگ و تاریک مکانوں میں زندگی بسر کرنا دل کی خوشی کے ساتھ قبول کیا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشتی مقبرہ میں جگہ دی۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے اپنی جماعت کے ساتھ قادیان کے باہر باغ کے متصل میدان میں اس کے واسطے نماز جنازہ ادا کی اور مرحومہ کے دفن ہونے تک اس کی قبر پر موجود رہے۔ اللہ تعالیٰ اس محترمہ کو جنت میں جگہ عطا فرمائے اور اس کی مغفرت کرے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت اقدس جب بمعہ جماعت نماز جنازہ کے واسطے قادیان سے باہر تشریف لائے۔ تو نواب صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر میں جو مقدر تھا وہ ہو کر رہا۔ لیکن آپ نے بیشک خدمت کا حق پورے طور سے ادا کر دیا ہے۔ فرمایا افسوس ہے کہ ان کی بیماری کے ایام میں میں خود بھی بیمار رہا۔ اور حق دعا کا جو تھا وہ پورے طور پر ادا نہ ہو سکا۔ اگرچہ نمازوں میں بھی میں نے ان کے واسطے دعا کی۔ مگر مجاہدہ کے ساتھ ایک دو رات سے ان کے واسطے دعا میں نہ لگا سکا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے۔ اور صبر کا اجر دے اور نعم البدل عطا فرمائے خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر اس کے ہر کام میں کوئی حکمت مخفی ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصائب پر جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دیتا ہے اور دنیا اور آخرت میں ان کو برکات عطا کرتا ہے۔

مرحومہ نے اپنی وصیت میں اپنے تمام مال کا دسواں حصہ اشاعت اسلام کے واسطے لکھا ہوا تھا۔ اللّٰہم اغفرلہا

بلادِ اسلامی

نواب صاحب بہاولپور کی تیاری زیارت اراضی مقدس

ہز ہائنس نواب صاحب بہاولپور حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کا ارادہ رکھتے ہیں۔ [illegible] یہ ہے کہ انہوں نے اپنی ذات ہی تک محدود نہیں رکھا۔ بلکہ ریاست بھر میں یہ اعلان عام کر دی گئی ہے کہ جو مسلمان حج کرنا چاہتے [illegible] ساتھ جا سکتا ہے [illegible] ساتھ جانے والے کا خرچ [illegible] دیگی۔ نواب صاحب [illegible] ماہ نومبر کو اپنے دارالریاست سے روانہ ہو جائینگے۔ ع بسفر رفتنت مبارک باد

روسی مسلمان۔ اس وقت [illegible] کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ جو نہایت [illegible] اور خوش حال ہیں مادری زبان ترکی ہے۔ مگر عربی اور فارسی میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ روسی حکومت کی طرف سے تین قاضی [illegible] تنخواہ پاتے ہیں [illegible] اور معاملات کا فیصلہ کرتے ہیں اور [illegible] شرع کی [illegible] ہے جو مسائل مذہبی سے تعلق رکھتے ہیں۔ محکمہ قضا [illegible] کی طرف سے ہر اسلامی قصبہ میں امام [illegible] مسجد میں مقرر ہیں۔ اور نماز با جماعت ہوتی ہے۔ ہر جمعہ کو وعظ ہوتا ہے۔ وہاں کے مسلمان لہو و لعب سے متنفر ہیں۔ یہ تماشوں اور تھیٹروں میں شریک نہیں ہوتے۔ ہر پیشہ کے لوگ اپنے اپنے پیشہ میں مصروف ہیں۔ عورتیں تربیت اولاد اور انتظام خانہ داری میں مشغول رہتی ہیں۔

روسی اسلامی کانفرنس یہ خبر جملہ مسلمان عالم کے لئے نہایت مسرت انگیز ہے کہ ممالک روس میں جو دو سال سے مسلسل خون ریزی و بدامنی کا شکار رہی ہوئی ہے ان کے برادران دین اپنے حقوق و فوائد کی حفاظت و توسیع میں کامیاب کوششیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ ماہ اگست گذشتہ کو جو شاندار کانفرنس تمام مسلمانان روس کی ہوئی تھی اس [illegible] مضمون پر [illegible] شرح [illegible] تمام علاقوں کے اہل اسلام [illegible] سے کام [illegible] مستفید ہو سکتے ہیں۔ علاوہ قفقاز کے ارمنی و تاتاری باشندوں کی باہمی [illegible] مجلس مذکور میں جو اظہار تاسف کیا گیا تھا [illegible] کی صورت [illegible] اور آئندہ [illegible] [illegible] [illegible] قابل قدر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پر موقوف کیا گیا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ روسی گورنمنٹ [illegible] کی [illegible] کرنے لگی ہے اور مسلمانوں کے اخلاص و وفاداری کو قدر کی نظر سے دیکھتی ہے۔ حال کی کانفرنس نے اگلی کانفرنس کا [illegible] پیٹرزبرگ میں تیار کیا [illegible] اور پندرہ سرگرم ممبر [illegible] پیٹرزبرگ میں کام کرنے کے لئے منتخب کئے ہیں جو سب کے سب [illegible] وجاہت اور حمایت دین کے لئے مشہور ہیں۔ خدا ان کی محنتوں کو بارور کرے۔

مسلمانان بنگال بیدار ہو رہے ہیں تاہم معتبر بیانات کی عدم موجودگی میں جہاں تک اینگلو انڈین صحائف اور بنگالی اخبارات کی تحریروں سے غور و خوض کے بعد نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ یہ دریافت کرنا قدرے طمانیت بخش ہے کہ مسلمانان بنگال سر فلر بہادر کے استعفے سے متاثر ہو کر زمانہ کی رفتار اور وقت کی ضرورت پہچانتے چلے ہیں اور کچھ کچھ بیدار ہو کر اپنے حقوق و فوائد کی توسیع و حفاظت میں کوشش کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ تقسیم بنگال کی سالگرہ کے دن انہوں نے ہر مقام پر مسرت و شادمانی کا اظہار کیا اور نئے صوبہ کے صدر مقام ڈھاکہ میں ایک ایسا عظیم الشان جلسہ ترتیب دیا جس کی وقعت مخالفین تقسیم کو بھی ماننی پڑی ہے۔ جلسہ مذکورہ چالیس ہزار آدمیوں کی شرکت سے کثرت حاضرین میں کلکتہ کے [illegible] والے [illegible] پر بھی سبقت لے گیا تھا۔ اور ڈھاکہ میں اس نے ایک تہوار [illegible] سے بھی بڑھ کر رونق و شان پیدا کر دی تھی۔ لوکل گورنمنٹ نے مسلمانوں کی درخواست پر اس روز جملہ دفاتر عدالت میں نصف یوم کی تعطیل کی تھی۔ معزز تمام یورپین حکام بھی دیکھنے کے لئے مقام جلسہ پر تشریف لے گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ سر فلر کے استعفے پر اظہار افسوس کرنے کے لئے مسلمانوں کا جو جلسہ حیدر ہال میں ہوا تھا۔ اس کے سوا یہ جلسہ گذشتہ کی شان و شوکت اور [illegible] کی کوئی نظیر مشرقی بنگال میں پیدا نہیں ہوئی۔ سب سے بڑھ کر شاندار و موثر نظارہ وہ تھا۔ جبکہ دس دس ہزار کی ٹولیوں نے صفیں باندھ کر نماز ادا کی اور ایک ساتھ معبود حقیقی کی درگاہ میں سر نیاز جھکایا۔ (پیسہ)

ایران۔ [illegible] ایجنسی کا نامہ نگار طہران اطلاع دیتا ہے کہ قومی مجلس کھولا گیا تمام نائب [illegible] محلوں کے اندر ایک کمرہ میں جمع ہوئے ایک بجے [illegible] میں کھڑے ہو کر شاہ [illegible] سب کو خوش آمدید کیا۔ سفراء خارجہ کے [illegible] تمام ہی موجود تھے۔ وزیر اعظم نے شاہ کا ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں امید ظاہر کی گئی تھی۔ کہ قومی مجلس شوریٰ سے قوم کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

مسلمانان دہلی امیر کابل کے آنے پر بہت بشاش ہیں۔ وہ ایڈریس خیر مقدم کے دینے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

درخواست:۔ مسلمانان مدراس نے بصدارت پرنس آف ارکاٹ ایک جلسہ کر کے ہز اکسلنسی لارڈ منٹو سے درخواست کی ہے کہ وہ صاحب وزیر ہند سے سفارش کریں کہ ہندوستان کی تمام ہائی کورٹوں میں ہر صوبہ سے لائق لائق مسلمان بیرسٹر ججی کے عہدوں پر ممتاز کیا جاوے۔ جلسہ نے موقوفی قرنطینہ کے لئے ہز اکسلنسی کا شکریہ بھی ادا کیا۔

نوٹس بنام حافظ محمد حسین صاحب احمدی ڈنگوی سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جہاں آپ ہوں۔ خواہ کیسے ضروری کام میں مصروف ہوں۔ بلا دیر اس تحریر کے بمقام مانسہرہ مکان منشی مطیع اللہ صاحب گرداور قانون گو تشریف لے آویں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا آپ کے آنے پر عام جلسہ ہوگا۔ ضروری آویں۔ آنے جانے کا کرایہ آپ کو مل جاوے گا۔

انتخاب الاخبار

⁂

امرتسر مین بافندگی کی سودیشی کمپنی بنی سرمایہ پچاس ہزار ۲۹۰۰۰ ہزار خرید چکے ہیں۔

بدھ وار رات کو شملہ مین اور بھونچال آیا متواتر دو دفعہ محسوس ہوا۔ دھمک نصف گھنٹہ تک تھی۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۹۲۱۶ فوتیان ہوئین۔ پنجاب ۴۹۱۔ متحدہ ۲۷۴۔

بمبئی مین ایک فرضی تاجر محمد علی حاجی قاسم کو چھ ماہ قید سخت ہوئی۔ حاجیون کا ۸۰۰ روپیہ لوٹا تھا

روس و جاپان میں جدید تجارتی معاہدہ طے پا رہا ہے۔ سینٹ پیٹرز برگ میں اس کے مسودے پر غور کر رہے ہیں۔

نقصان:۔ اٹلی کا مشہور غبارہ باز سگنوروان دلہ اپنی ایک حال کے تجربہ کے وقت ایک جھونپڑی پر گرا۔ اور اس کی کھپریل توڑ ڈالی۔ اور باغ کا چھپر گرا دیا۔

افتتاح:۔ یکم اکتوبر کو چین مین پیکن سے کالگن تک پل کا افتتاح ہوا۔ اس لائن کے مکمل ہو جانے پر پیکن اور لندن کے مابین راستہ صرف ۱۳ دن کا رہ جائے گا۔

اتفاق:۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کی پریسیڈنٹی کے لئے محترم بزرگ ہند مسٹر دادابھائی نوروجی جس جہاز پر آئینگے۔ اس جہاز کا نام بھی انڈیا ہی ہے

حادثہ:۔ بھاؤنگر مین پٹاخے چلاتے ہوئے دو لڑکے سخت زخمی ہوئے۔

سندھ میں ہیضہ۔ حیدرآباد سندھ سے ۱۳ اور ۲۴ ماہ حال کے مابین ۵ وارداتوں کی خبر آئی ہے۔

موزنگ مین واردات قتل۔ ۲۲ اکتوبر کی رات کو موضع موزنگ کے مشہور اللو بھانڈ کو اس کے کسی رشتہ دار نے گنڈاسے سے زخمی کیا۔ رات کو اس کی ابتر حالت تھی صبح سنا کہ مر گیا۔ یہ شخص اس نواح مین اپنے پیشہ مین اور نیز مرثیہ خوانی مین بڑا استاد مشہور تھا

شمالی امریکہ مین ایک [illegible] ثابت ہوئی ہے۔

دسہرہ کے دن ولایتی مال کی صرف ساٹھ ہزار [illegible] گٹھریون کا سودا اگلے سال کے لئے ہوا۔

اس مین سے بھی انیس ہزار گٹھریان صرف دیسی دہاگے کی ہون گی۔

بنارس کے پاس ایک [illegible] چلتی گاڑی پر سوار ہوتا ہوا گر پڑا اور سخت زخمی ہوا۔

مسٹر اردشاہ پارسی اخبار نویس نے ایک اخبار ولایت مین جا کر جاری کیا ہے۔

لاہور کا چڑیا گھر پبلک کے لئے کھل گیا ہے بہت سی نئی ایزادین ہوئی ہیں۔

جس شخص پر بڑودہ مین فرضی مہاراجہ جودھپور بننے کا جرم قایم تھا۔ اور جس کی بطور شاہی مہمان کے خاطر و مدارات کی گئی تھی۔ اس کو بڑودہ کی عدالت سے دو سال قید کی سزا ملی ہے۔

شاہ کابل کے لئے آگرہ مین کیمپ نصب کرانے کی غرض سے ایک مبصر ولایت سے بھی آیا ہے کئی ایک والیان ریاست بھی مدعو ہون گے غالباً لاہور مین بھی امیر ممدوح کے لیے ایک کیمپ قائم کیا جائے گا۔

فلاڈلفیہ کے محکمہ حفظان صحت و[illegible] نے تجویز کیا ہے۔ کہ جن کے بچون کے بشرے سے ظاہر ہو۔ کہ وہ قدرتی طور پر مجرمانہ خصایل کی طرف مائل ہون گے۔ ان کے قومی اعضاء کو کمزور کر کے ان کو چالاک سے سست بنا دیا جاوے۔

سری نگر سے محکمہ تار کا ایک عہدہ دار کلکتہ کو گیا ہے تاکہ وہان سے بے تار کی خبر رسانی کا کام سیکھ کر کابل کو جاوے۔ امید ہے کہ اس کا سلسلہ امیر صاحب کے کابل پہنچنے پر وہان شروع ہو جائے گا۔ اور پھر ہندوستان اور دنیا بھر کی خبرین کابل پہنچ سکین گی۔

پونا شہر مین طاعون کم ہے مگر چھاؤنی مین زیادتی ہے۔ یوروپین لوگ برابر مبتلا ہوتے ہین۔ دو یوروپین لیڈیان بھی مر چکی ہین۔

لاہور کی سٹی پولیس لائن مین مسلمان ملازمون نے چندہ جمع کر کے ایک مسجد تیار کرنی شروع کی ہے۔ اس کار خیر مین تمام مسلمان اعلیٰ افسران پولیس نے بھی حصہ لیا ہے۔

مراکو مین پھر بدامنی پھیلتی جاتی ہے۔

بمقام شوشا دواندی (مدراس) گرجون مین ۹۳ بم کے گولے معہ بہت سے اسلحہ پائے گئے تھے تین پادری گرفتار ہوئے ہین۔

ہانگ کانگ دخانی جہاز ہانکو پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ سینکڑون چینی مسافر جل گئے اور اسباب قیمتی تباہ ہو گیا۔ یورپین مسافر اور ملاح بچ گئے۔

گورنمنٹ امریکہ نے مشرق اقصیٰ کے اسکواڈرن مین چار طاقتور آہن پوش کروزرون کے اضافہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ امریکہ کے فوائد کی نگہداشت زیادہ موثر طریقہ سے ہو سکے۔

سررشتہ ڈاک ہند مین پچھلے سال ۵۷ کروڑ ۳۰ لاکھ خطوط کارڈ منی آرڈر وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

کلکتہ مین ایک پولیس مین کو ایک راہ چلتے چھوکری پر ناجائز حملہ کرنے کے جرم مین ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوا

پونا کا شہر بباعث زور طاعون کے بالکل خالی اجاڑ پڑا ہوا ہے۔ چھاؤنی مین بھی زور طاعون ترقی پر ہے۔

فرینچ تعلقہ کے مقام چندنگر مین (متصل کلکتہ) ۳۰۰ گھر کو سخت آگ لگی بیشتر مکانات راکھ ہو گئے

جاپان مین امریکن کے خلاف نفرت کا فیلنگ تیز ہے۔ خوف ہے کہ جاپانی دوستی و تجارت بگڑ جائین۔

امرتسر مین افواہ ہے کہ سررشتہ تعلیم کے حلقے مین انقلاب ہوا چاہتا ہے۔ حلقہ امرتسر کے انسپکٹر مدارس صدر بجائے امرتسر کے گورداسپور کو منتقل کر دین گے اور اس کے بعد کوئی وجہ نہین ہے۔ کہ وہ حلقہ گورداسپور نہ کہلائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ٹیچران کی تربیت کے لئے گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ خاص گورداسپور مین ایک جدید نارمل سکول جاری کیا جاوے اور یہان نارمل سکول سے انسپکٹر صاحب کا وہین رہنا ضروری ہوگا یہ بھی خبر ہے کہ امرتسر ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی تاثیر زبردست ہے بروے ان قواعد کے کسی گرجہ یا مسجد یا مندر یا مدرسہ کی نواح مین شراب کی دوکان نہین کھول سکتے ہین۔ اس قاعدہ کا حوالہ دے کر ایسوسی ایشن مذکور شراب فروشی کی چھ دکانین بند کرا چکی ہے اور دو اور دوکانون کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ عجب نہین کہ ان کو بھی زندہ نہین چھوڑے گی

بدر صادق

۱۳ رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۴

بعض لوگ افطار کے وقت میں بہت تنگی کرتے ہیں۔ جب تک کہ آسمان پر سیاہی نہ پھیل جاوے۔ تب تک افطار نہیں کرتے۔ یہ درست نہیں۔ خواہ مخواہ اپنے آپ کو تنگی میں ڈالنے سے خدا راضی نہیں ہوتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ افطار میں جلدی کیا کرو۔ کیونکہ افطار میں دیر کرنا یہودیوں کی عادت ہے۔ ہمارے ملک میں ہندوؤں کی عادت ہے۔ حاملہ عورت اور جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت۔ ان کے واسطے جائز ہے کہ روزہ نہ رکھیں۔ اور اس کے عوض (اگر طاقت ہو) تو ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

روزے کا بڑا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان تقوے میں ترقی کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ رواہ البخاری۔ روایت ہے۔ ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور بُرے کام کرنا۔ پس اللہ کو اس بات کی کچھ حاجت نہیں کہ وہ بندہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دیا۔

مثل مشہور ہے۔ کہ بے نماز اور بے عمل روزہ دار ایسا ہے۔ جیسا کہ بیل بھوکا پیاسا تھان پہ بندھا رہے۔

اخراجات لنگر خانہ مسیح موعود گذشتہ پرچہ اخبار میں ناظرین نے سید حامد شاہ صاحب کا منظوم مضمون دربارہ مصارف لنگر خانہ پڑھا ہوگا۔ شاہ صاحب موصوف کو چونکہ سلسلہ حقہ کے انتظامی معاملات پر غور کرنے اور ان کی طرف توجہ کرنے کے ساتھ خاص دلچسپی ہے۔ اس واسطے ان کو لنگر خانہ کے مشکلات سے اطلاع ہوئی۔ ورنہ یہ مشکلات اس قسم کے ہیں۔ کہ قادیان میں رہنے والوں میں سے بھی تھوڑوں کو ہی اس سے پورے طور پر اطلاع ہو سکتی ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ لنگر کا انتظام ہمیشہ سے خود حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہے۔ اور حضرت کے تمام معاملات ہمیشہ توکل پر چلتے ہیں۔ اگر ایسا موقعہ بھی آپڑتا اور آ جاتا ہے۔ کہ آپ کے پاس ایک روپیہ بھی نہ ہو۔ اور لنگر کا مہتمم آٹے کے خریدنے کے واسطے ایک صد روپیہ مانگتا ہوا دروازہ پر کھڑا ہے۔ تو حضرت کی عادت نہیں کہ وہ کسی کے سامنے ذکر کریں۔ کہ آج لنگر کے فنڈ کی یہ صورت ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہمیشہ ایسے مشکل اوقات پر کوئی نہ کوئی سامان بہم پہنچا ہی دیتا ہے۔ جو شخص بطور خود حضرت کی خدمت میں کچھ نذرانہ پیش کرتا ہے۔ یا ماہوار بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہے۔ وہ حضرت کے پاس پہنچتا ہے۔ لیکن جو نہیں دیتا اس سے کبھی مانگا نہیں جاتا۔ پس صورت میں احباب کے واسطے خود ہی لازم ہے۔ کہ وہ چندہ لنگر کے واسطے فکر کریں۔ اور جو تجویز شاہ صاحب موصوف نے ناظرین کے سامنے پیش کی ہے۔ میرے نزدیک وہ بہت عمدہ ہے۔ اور اس پر ضرور عملدرآمد ہونا چاہیئے۔ یہ الٰہی سلسلہ ہے خدا تعالیٰ نے اس کی بنیاد رکھی ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ جس عمارت کی بنیاد خدا تعالیٰ کے حکم اور وحی سے رکھی گئی ہے۔ وہ تھوڑے دنوں میں ایک محل بن جائیگا۔ اور دوستوں کے واسطے آرام کی جگہ ہوگا۔ اور دشمنوں کے واسطے موت اور غیظ کا آواز سنائیگا۔ یہ تو ہوگا اور ضرور ہوگا مگر مبارک ہیں وہ جن کی کمائی کی ایک اینٹ ابھی سے اس محل میں لگ جاوے۔ کیونکہ بعد میں حصول ثواب کے یہ موقع باقی نہ رہیں گے۔

ڈاکخانہ قادیان ۔ ابھی چند سالوں کی بات ہے۔ کہ ڈاکخانہ قادیان ایک مدرس پرائمری کے پاس تھا جس کو شاید دو۳ روپیہ ماہوار الاؤنس ملتا تھا اور قادیان کی ڈاک کی تھیلی اتنی چھوٹی ہوتی تھی۔ کہ اس سے کئی گنی بڑھ کر اب قادیان کے ایک ایک عملہ کی ڈاک ہوتی ہے یہاں سے باہر جانے والی ڈاک اگر ایک میگزین کو ہی دیکھا جاوے۔ تو روانگی کے دن دو ڈاکخانوں کا کام ہوتا ہے لیکن باہر سے یہاں آنے والی ڈاک کا یہ حال ہے۔ کہ بعض دفعہ صرف بدر کے دفتر اور اس کے اہل عملہ کی ڈاک پوری تھیلی سے کم نہیں ہوتی۔ ٹھیک اندازہ تو افسران ڈاکخانہ ہی کر سکتے ہیں۔ مگر اخباروں کی طرف دیکھا جاوے۔ تو اس سارے ضلع میں کسی ڈاکخانہ سے بھی اس قدر اخبارات روانہ نہیں ہوتے جس قدر قادیان سے۔ بلکہ مجھے تو معلوم نہیں کہ ضلع گورداسپور کے کسی اور شہر سے کوئی ایک اخبار بھی نکلتا ہو۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں کی برکت ہے۔ کہ ایک چھوٹا سا گاؤں دن بدن اس قدر ترقی کر رہا ہے۔ کہ ایک شہر بنتا جاتا ہے۔ ڈاکخانہ کے ذکر میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ یہاں کے سب پوسٹماسٹر منشی اللہ دتا صاحب کے کام پر ان کے محکمہ کے افسروں نے ہمیشہ نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ان سے پہلے جو صاحبان یہاں سب پوسٹماسٹر رہے ہیں وہ ہمیشہ کام کی کثرت کی شکایت کرتے تھے۔ حالانکہ اس وقت اتنا کام نہ تھا جتنا کہ اب ہے۔ ایسے لائق اور کارکن کی امید ہے۔ کہ محکمہ ڈاکخانہ ضرور قدر اور عزت افزائی کرے گا۔

مشنری لیڈیاں ۔ صاحبہ اخبار عام ایک ہندو لڑکی کے مشنری لیڈیوں کے زیر علاج ہونے پر گم کئے جانے اور اس پر مفسدہ مہربازی کا ذکر کر کے شکایت کرتے ہیں کہ مشنریوں کی ایسی کارروائیاں ان کی رفاہ عام کے کاموں پر پانی پھیر دیتی ہیں اصل بات یہ ہے کہ مشنری صاحبان حسن نیت کے ساتھ کوئی کام [illegible] نہیں کرتے بلکہ ان کے ہر ایک کام [illegible] وہ عام لوگوں کے دکھلانے کے واسطے بظاہر ان کے [illegible] فائدہ کے لئے کیا جاتا ہے دراصل یہ نیت مخفی ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی حیلہ سے مخلوق [illegible]

گرآمی گو پیشدی

آریون کے فرقے کو پیدا ہوئے ہنوز کوئی تیس چالیس کے قریب گذرے ہون گے۔ کہ ابھی سے اس مین فرقہ بازیان اور اختلاف در اختلاف شروع ہو گئے اور پھر تعجب یہ ہے۔ کہ ان فرقون کے بھی آگے مختلف ٹکڑے بنتے جاتے ہین۔ اور آپس مین ایک دوسرے کو بہت بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہین۔ اور ضخیم کتابین صرف آپس کے ذاتی حملون پر لکھ رہے ہین۔ جس مذہب کی بنیاد روحانیت پر نہین ہوتی۔ اور صرف ایک سوسائٹی کے طور پر دنیاوی فرقہ ہوتا ہے۔ اس کا انجام یہی ہو سکتا ہے۔ آج کل گروکل کے ایک افسر صاحب نے ایک بڑی کتاب اپنے ایک مخالف آریہ کے جواب مین لکھی ہے۔ جس کا پڑھنا اس لحاظ سے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ آریہ لیڈر آپس مین ایک دوسرے پر کس قدر حسن ظن رکھتے ہین

یادگار پیشگوئی لیکھرام

لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کے سچا واقع ہونے کی تاریخ دراصل تو ایک اسلامی یادگار ہے۔ مگر چونکہ اسلامیون کو سر دست ایسے معاملات کی طرف توجہ نہین۔ اس واسطے خود آریہ صاحبان ہی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار ہر سال قائم کر دیا کرتے ہین۔ اور علاوہ سالانہ یادگار کے اور بھی کئی طرح سے یادگارین قائم کی جا چکی ہے مثلاً رسالہ آریہ مسافر وغیرہ ان سب یادگارون کے واسطے آریہ صاحبان کا شکریہ ہے۔ کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامی صداقت کے نشان کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی کوشش مین لگے رہتے ہین۔

پادری فتح مسیح

عیسائی اخبارون کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ پادری فتح مسیح صاحب چھاتی مین پانی بھر جانے کے سبب مر گئے ہیں۔ اور اخبار تحفہ سرحدیون ان کے مرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تعریف مین یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ اکثر مرزائیون کے ساتھ ان کا ٹاکرا ہوا کرتا تھا۔ اس فقرہ کی کسیقدر تشریح کر دینا مناسب ہوگا۔ کہ مرزائیون کے ساتھ پادری فتح مسیح کا ٹاکرا ہوتا تھا۔ اور اس تشریح کے ذیل مین سب سے اول یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور پیشگوئیون کا تذکرہ سن کر ایک دفعہ پادری فتح مسیح نے بھی یہ دعوے کیا تھا کہ مجھے الہامات ہوتے ہین۔ لیکن ان کے افسر پادری صاحب نے جو انگریز تھے صاف کہا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے۔ ہمارے مذہب مین کسیکو ملہم نہین مانا جاتا اور نہ ہم اسبات کو مانتے ہین۔ کہ اب کسی کو الہام ہو سکتا ہے بلکہ مذہب عیسوی کے رُو سے الہام کا دروازہ بالکل بند ہے۔ غالباً اُس انگریز پادری صاحب نے علیحدگی مین پادری فتح مسیح کو کوئی ڈانٹ بتلائی ہوگی۔ کہ اس دن کے بعد پھر انہون نے الہام کا نام نہین لیا۔ یہان تک کہ جس شخص کے مقابلہ مین یہ الہامی دعوی کیا تھا اس کے دیکھتے دیکھتے ہی قبر مین جا پڑے۔ اور عیسائی اخبارون کو اس حسرت کا موقعہ دے گئے۔ کہ ابھی تو پچاس۵۰ برس کی عمر بھی نہ تھی کہ اس جہان کو چھوڑ گئے۔ ایک دفعہ پادری صاحب کی تحریک پر ایک بڑے جلسے مین عیسائیون نے حضرت اقدس مسیح موعود کو کہا کہ اگر آپ کو الہام ہوتے ہین۔ تو ہم ایک بند لفافے مین کچھ مضمون رکھتے ہین۔ آپ بتلا دین۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مین بتلا دون گا۔ مگر پادری صاحبان کو حوصلہ نہ پڑا۔ اور اس واسطے وہ اس امتحان سے خود ہی باز آئے۔ رسالہ نور القرآن کا حصہ دوم بھی پادری صاحب ہی کے چند سوالات کے جوابات مین لکھا گیا تھا اور جب وہ رسالہ پادری صاحب کو بھیجا گیا۔ تو دندان شکن جواب دیکھ کر جب سوچا۔ کہ اب اس کا جواب لکھنا ناممکن ہے۔ تو نہایت تنگ ظرفی کے ساتھ سارے رسالے کو سیاہی کے ساتھ ملوث کر کے واپس کر بھیجا۔

بڑے گرجے مین جنگ

اخبار نورافشان ۲۹ر اکتوبر کے پرچہ مین یورپ کے آزاد خیالون کے ہاتھون جو صدمہ عیسویت کو پہنچ رہا ہے۔ اس پر گریہ و زاری کرتا ہوا لکھتا ہے۔

”تمام یورپ مین سے فرانس ایک ملک ہے جس مین دہریون اور آزاد خیالون کا بڑا زور رہتا ہے۔ ایسا کہ ملک کو مذہب سے بالکل علیحدہ کر دیا گیا ہے ۱۱ ستمبر کو فرانس کے شہر مولنز مین نئے بشپ کے جس کو پوپ نے حال ہی مین مقرر کیا تھا شہر مین داخل ہونے کی تقریب پر ایک سخت بغاوت نمایان ہوئی۔ رومن کیتھولکون نے اس نئے بشپ کا بڑی شان و شوکت اور ادا کے رسمیات مقررہ سے خیر مقدم کیا۔ بہت سے لوگ سٹیشن سے کیتھڈرل تک اس کے ہمراہ تھے مگر فرانس کے آزاد خیال والون نے ایک جتھا بنا کر بشپ صاحب مذکور کا خوب تمسخر اڑایا اور اس پر تالیان بجائیں اکثر آزاد خیال والون نے یہی چاہا۔ کہ بشپ صاحب کی گاڑی کو اُلٹ دین۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ ان کی گاڑی کے گرد رومن کیتھولکون کی ایک بڑی مضبوط باڈی گارڈ تھی۔ لوگون کے بڑے نعرون اور خوشی کے شور کے ساتھ بشپ صاحب کیتھڈرل مین رونق افروز ہوئے یہان پر ایک بڑی جماعت آپ کی منتظر تھی۔ داخل ہوتے ہی دروازے بند کر لئے گئے اور آزاد خیال والون نے گرجے کو باہر سے محصور کر لیا۔ پہلے تو وہ سب باغیانہ نعرے مارتے اور مغویانہ گیت گاتے رہے۔ مگر آخر کار انہون نے کیتھڈرل کے ایک پہلو کا دروازہ توڑ ہی لیا اور اندر گھس گئے جانبین مین خوب لڑائی ہوئی اور بہتون کے سر پھوٹے تاوقتیکہ سپاہیون نے امن قائم کیا۔ کیتھڈرل کے چارون طرف سوار حفاظت کے لئے مقرر کئے گئے اور کل رسم بہ امن و امان ختم ہوئی۔“

دراصل اس ساری خرابی کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے۔ اگر یسوع جیسا مثلث خدا یورپ کے لکھے پڑھون کے آگے پیش نہ کیا جاتا تو وہ خدا کے منکر ہی کیون ہوتے۔

* * *

رمضان المبارک مین رعایت
براہین احمدیہ اصل قیمت ۵ر رعایتی قیمت ۱۲ار
جلد کی قیمت ۱۲ار
درثمین اصل قیمت ۶ر رعایتی قیمت ۴ر
جلد کی ۲ر

بیان مسنونہ

درس قرآن

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

فتح مکہ اس سورہ شریف میں اذا جاء نصر اللہ والفتح میں لفظ … فتح سے مراد فتح مکہ ہے فتح مکہ کو فتح الفتوح ہی کہتے ہیں کیونکہ کہ فتح تمام اسلامی فتوحات کی ابتدا تھی۔ فتح مکہ کا واقعہ اسطرح ہے کہ ہجرت کے چھٹے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک رویا دیکھا کہ آپ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہیں اور وہاں مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوئے ہیں۔ اور سر منڈاتے ہیں اور بال کترواتے ہیں۔ جیسا کہ مکہ معظمہ میں سے احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھوں سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ میں کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانوں کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس بشارت کا شغف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھا۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہی کہ وہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا ایمان لا کر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتوں کے پورا ہو جانے پر یقین کر کے ان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہیں اسیطرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رویا کی سچائی پر یقین کر کے سفر مکہ کی تیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کیواسطے کوشش کیوں کیجاتی ہے۔ وہ تو خدا کا وعدہ ہے ہر حال پورا ہوگا۔ ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگوں نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپ نے پلیڈر کیوں کھڑا کیا اور شادی کے موقع پر آپ نے خط و کتابت وغیرہ کوششوں میں کیوں حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہیں۔ جنکی کتب میں انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیریں موجود ہیں۔ مسلمانوں کیواسطے تو خود وہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورہ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے اور عیسائیوں کیواسطے خود یسوع کی بائبل میں بہت سے ایسے واقعات موجود ہیں۔ یسوع بچہ ہی تھا کہ اسکی جان بچانے کے واسطے اسے خفیہ طور پر ملک مصر میں لے گئے۔ اور پھر عین نبوت کے زمانہ میں جب دشمنوں سے خوف پڑا۔ تو اپنے شاگردوں کو حکم کیا کہ کسوت بیچ کر تلوار لیں [illegible] مسیح نے پھر [illegible] کی تورات کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدھی کا بچہ منگوایا تاکہ اس پر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے۔ تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل میں دل و جان سے مصروف ہو جاتے ہیں اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے اسکو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلاں معمار یا مزدور نے بنوایا ہے۔ تاہم دانا لوگ جانتے ہیں کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ ہے [illegible] ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنیٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک بات سمجھ سکتا ہے کہ [illegible] بادشاہ کا حکم [illegible] تمام سامان مہیا ہو جائیں گے اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہیگی اور میں کامیاب ہو جاؤنگا اور اس یقین کو [illegible] کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہو سکنے کے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اسیطرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھکر اس کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔ اس کا خود پیشگوئی کے پورا کرنے میں مصروف ہو جانا اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بین دلیل ہوتی ہے۔ اگر کسی اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اسمیں کچھ وہم اور وسوسہ ہوتا تو وہ ہرگز اسکی طرف متوجہ نہ ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما دے کہ تجھے بچہ دیویں گے اور تیری نسل سے ہوگا تو کیا وہ فکر نہ کرے۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ تو آپ کو معلوم ہوا کہ کفار مکہ جنگ کیلئے آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپ کی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان پر نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جبتک کسی کو ضرر نہ ہو پیش دستی نہ فرماتے تھے۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معہ دو اور اصحاب کے اہل مکہ کی طرف بھیجا کہ میں جنگ کیواسطے نہیں آیا۔ صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں۔ اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤنگا۔ حضرت عثمان جب کفار کے پاس پہنچے۔ تو انہوں نے حضرت عثمان کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کر لو اور واپس چلے جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریم کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا اس قسم کی گفتگو پر قریش نے روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان کو کفار مکہ نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ انکی نسبت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسیوقت اسّی کفار مسلمانوں پر شبخون کرنے آگئے۔ مگر گرفتار ہو گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی شرارت اور فساد کی خبر ملی۔ تو آپ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے ان سے بیعت لی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمان چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیتوں کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے انہیں کی پیشکردہ سب باتیں مانکر صلح کر لی۔ جو اسّی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دیئے اور ایسی شرطیں مان لیں جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔ پھر یہ کہ دوسرے سال آویں۔ دو تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ اور مسلمانوں کے ہتھیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ بھی کی تھی۔ کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ میں چلا آئے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آ جاوے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو۔ اسوقت مسلمانوں کی طرف ہو جاوے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اسکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے چنانچہ ایک قبیلہ جسکا نام [illegible] تھا۔ قریش کے عقد و عہد میں ہوا

اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدون ادائے رسم مدینہ کو واپس چلے آئے اور اسی مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کر دی۔ اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی۔

جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے بعد واپس مدینہ کو تشریف فرما ہوئے تو کچھ عرصہ کے بعد کفار مکہ نے عہد و پیمان کو توڑ دیا۔

مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہو گئے تھے اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی۔ تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہو گیا لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بیخوف و خطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد ہتھیاروں سے کی اور جب اندھیرا ہو گیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھکر وہ بھاگ گئے۔ اور انہوں نے اپنے مامن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق و رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ خزاعہ صلحنامہ کے مطابق اسلامیوں کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا انکے خلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا

نُصِرْتَ یا عمرو بن سالم

ادہر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابو سفیان اپنے رئیس کو اس بد افعالی کی ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابو سفیان کو یقین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی ابتک خبر نہیں۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل میں ایک چالاکی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہ تھا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دیجاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بد عہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے اور خزاعہ کے مقابلہ میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی۔ آپ نے ابو سفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہیں۔ کہ عہد توڑ ڈالیں گے۔ تب آپ نے فرمایا۔ الحال سابق عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابو سفیان واپس مکہ کو چلا گیا۔

ابو سفیان کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا۔ کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام ہاں سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور انکی بد ایمانی اور خزاعہ کا بدلہ لینے کیلئے آپ نے مکہ پر چڑھائی کی چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے میں وہ نرمی اور اخلاقی شرافت کی آپ نے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ فرمایا جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان۔ غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس جگہ سارہ والے واقعہ کا بیان کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور وہ اسطرح سے ہے کہ سارہ نام ایک عورت جو کہ مکہ میں رہتی تھی اور خاندان بنی ہاشم کے زیر سایہ پرورش پایا کرتی تھی ان ایام میں جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے واسطے کوچ کی طیاری کی آپ کے پاس مکہ میں آئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو مسلمان ہو کر مکہ سے بھاگ آئی ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں کہ میں مسلمان ہو کر نہیں آئی بلکہ بات یہ ہے کہ میں اسوقت محتاج ہوں اور آپکا خاندان ہمیشہ میری پرورش کیا کرتا ہے اسواسطے میں آپ کے پاس آئی ہوں تاکہ مجھے کچھ مالی امداد مل جائے اس پر آنحضرت نے بعض لوگوں کو فرمایا اور انہوں نے اس کو کچھ کپڑا اور روپیہ وغیرہ دیا جس کے بعد وہ واپس اپنے وطن کو روانہ ہو گئی جب روانہ ہونے لگی تو حاطب نے جو کہ اصحاب میں سے تھا اس کو دس درہم دیئے اور کہا کہ میں تجھے ایک خط دیتا ہوں۔ یہ خط اہل مکہ کو دیدینا۔ اس بات کو اس نے قبول کیا اور وہ خط بھی لیگئی۔ اس خط میں حاطب نے اہل مکہ کو خبر کی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر چڑھائی کا ارادہ کیا ہے تم ہوشیار ہو جاؤ۔ وہ عورت ہنوز مدینہ سے روانہ ہی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی الٰہی خبر ملی کہ وہ ایک خط لیکر گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے اسیوقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معہ عمار اور ایک جماعت کے روانہ کر دیا کہ اسکو پکڑ کر اس سے خط لے لیں اور اگر نہ دے تو اسے ماریں۔ چنانچہ اس جماعت نے اس کو راہ میں جا پکڑا۔ اس نے انکار کیا اور قسم کھائی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ جس پر حضرت علی نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ ہم کو جھوٹ نہیں کہا گیا بذریعہ وحی الٰہی کے خبر ملی ہے خط ضرور تیرے پاس ہے۔ تلوار کے ڈر سے اس نے خط اپنے سر کے بالوں سے نکالدیا۔ جب خط آ گیا اور معلوم ہوا کہ وہ حاطب کی طرف سے ہے تو حاطب بلایا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا اس نے کہا مجھے خدا کی قسم ہے کہ جب سے میں ایمان لایا ہوں کبھی کافر نہیں ہوا۔ بات صرف اتنی ہے کہ مکہ میں میرے قبائل کا کوئی حامی اور خبر گیر نہیں ہے اس خط سے صرف یہ فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا کہ کفار میرے قبائل کو دکھ نہ دیں حضرت عمر نے چاہا کہ حاطب کو قتل کر دیں مگر آنحضرت نے منع کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اصحاب بدر پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ جو چاہو میں نے تمہیں بخش دیا۔

شعر و سخن

رباعی در شان امام علیہ السلام

رنجور ترے در سے دوا پاتے ہیں
بیمار ترے دم سے شفا پاتے ہیں
اے مہدی وقت رہنمائی سے تری
بھولے ہوئے سب راہ خدا پاتے ہیں

نظم

اے دوستو! او کھو کہ یہ وقت امام ہے
یہ وہ امام وقت ہے جسکو رسول نے
تجدید دین میں وہ شب و روز ہی مگن
ہرگز وہ کھانے پینے میں پاتا نہیں مزا
دل میں ذرا نہیں زر و گوہر کی دوستی
رگ رگ میں رچ گئی ہے مئے حُب احمدی
یار ازل کے حُسن پہ مرتا ہے روز و شب
احمد میں مٹ کے احمد مرسل بنا ہے وہ
اسلامیوں کے سر سے اٹھا دیا اشکال
عیسےٰ کو آسمان پہ سُلایا ہے خلق نے
[illegible] جیتی جناب مسیح پر ہیں غضب
پٹیالہ میں اُسے گالیاں کیوں شیخ رشاب کی
بس اتنی بات پر کہ کئی لاکھ ہیں مرید
کہتا ہے وہ زمان کو یا ہیں خدا کی
[illegible] دو کہ یہ کرشمے خدا نے دکھائے ہیں
عیسےٰ تو مر چکے ہیں یہ اپنے مسیح ہیں
سایہ میں اس کے بیٹھنے پایا ہے پر کمال
[illegible] سے کیا ہے یاں نقد ہر یا وہ گو کا بند
[illegible] میری خدمت دین کا انعام یہ
[illegible] کی خدمت [illegible] ملیگی [illegible]

در اس کا آج مرجع ہر خاص و عام ہے
اس نے تو پہلے سے بھیجا سلام ہے
تائید حق کی اسکو لگن صبح و شام ہے
یہ لطف ہے کہ نام خدا سے ہی کام ہے
شہرت طلب ہے اور نہ جویائے نام ہے
محبوب حق کے پیار سے لبریز جام ہے
دل میں ہوس اسکے حُب بقا دوام ہے
احمد نبی کا وہ دل و جان سے غلام ہے
عیسیٰ کی زندگی کا جو سودائے خام ہے
اس اضطراب میں اسے سونا حرام ہے
رستے [illegible] کو ڈھونڈنے کا لوگو! مقام ہے
کیوں ہر طرف سے مورد تیر ملام ہے
کیوں اس کے در پہ خلق کا یہ ازدحام ہے
لکھتا ہے وہ کہ مجھ سے خدا ہمکلام ہے
یہ رب ذو الجلال کا سب انتظام ہے
یہ اس خدائے پاک کا سچا پیام ہے
سوچو کہ پیر تو یہ قمر کا نظام ہے
تا بود [illegible] اس کی [illegible] لگام ہے
یعنی خدا کا دل میں جو کچھ احترام ہے
تا [illegible] چند سے بدر کا یہ التزام ہے

نماز جنازہ

سید محمد حسین شاہ صاحب سیدا نوالی سے مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کے والد بزرگوار جناب سید امیر علیشاہ صاحب مرحوم چند روز شدید بخار میں مبتلا رہ کر [illegible] کے دن [illegible] کے بعد رات کو بوقت ۸ بجے راہی عالم جاودانی ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک نیک بخت بزرگ تھے حضرت اقدس مسیح موعود [illegible] محبت کا تعلق آپ کو حاصل تھا۔ جس کی وجہ زیادہ [illegible] قریباً ہر شب کو وہ کسی گذشتہ ولی اللہ یا نبی اللہ یا خود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت مرزا صاحب کے مسیح و مہدی ہونے کی تصدیق سنا کرتے تھے۔ بہی سو دفعہ آپ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق آپکے بہت سے اشتہار بھی شائع ہو چکے ہیں۔ جو مخالف پیرزادوں اور نام کے صوفیوں کے واسطے ایک کافی حجت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مرحوم کو جنت نصیب کرے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

بدر خواتین

حضرت اقدس بارہا فرمایا کرتے ہیں اور تاکید کیا کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور محبت کا سلوک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ انسان کا کمزور حصہ ہیں عورتوں کو آدرتاً وعظ و نصیحت کے سننے کا اور دینی علوم کے مطالعہ کا بہت ہی کم موقعہ ملتا ہے۔ لیکن جو کچھ وقت اور فرصت دینی علوم کے حصول کے واسطے عورتوں کو میسر آسکتا ہے۔ وہ بہی اس زمانہ کی بدرسوم کے مطابق انہیں نصیب نہیں ہو سکتا۔ عورتوں کی تعلیم کی طرف ہمارے ملک میں بہت ہی کم توجہ ہے اور یہی حال عموماً احمدی جماعت میں بہی اس پرانی رسم کے مطابق ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ عورتوں کی اصلاح کی طرف خاص توجہ کریں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اصحاب کے درمیان عورتیں دینی واقفیت سے بہت ساحصہ حاصل کئے ہوئے ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ جہاد کے موقعہ پر بہی میدان جنگ میں اپنے خاوندا ور رشتہ داروں کے ساتھ ان کا ہاتھ بٹایا کرتی تھیں۔ عورتوں کے متعلق دینی مسائل کا بہت ساحصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اقوال سے اور آپ کی معرفت سنی ہوئی احادیث سے حل ہوتا ہے۔ اخبار بدر میں جب سے یہ کالم کھولا گیا ہے۔ صرف تین بہنوں نے اب تک اس طرف توجہ کی ہے۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے۔ اہلیہ اکمل صاحب نے اور بنت غلام محمد بھچوری صاحب نے اور بس۔ خدا تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور دوسری بہنوں کو بہی اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

دعا مدد محمد اکرام احمدی چانگریاں سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا فرزند محمد حسن بیمار ہے۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست ہے۔

درخواست دعا بھائی غلام احمد صاحب بھیرو کشمیری عرصہ سے بیمار ہیں۔ اس لئے احباب سے التماس ہے۔ کہ ان کے لیئے دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار محمد حسین کاتب

اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ

الحکم اور وطن

(رقم زدہ صاحبزادہ میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب)

میرے دوستو میں اسوقت ایک ایسے معاملہ کی نسبت قلم اٹھانے لگا ہوں جسکی نسبت کچھ نہ لکھنے سے میرا دل بے چین ہو گیا تھا اگر یا اور وہ ایک تازہ کفر فروشی ہے جسکا مرتکب ہمارا ہندوستان کا مشہور مدعی حب الوطنی وطن کا ایڈیٹر ہے یعنی (دعویدار حب وطن کا ایڈیٹر) اس کاروائی کی نسبت جسکی بابت میں ابھی آپ کو کچھ کہنا چاہتا ہوں ایڈیٹر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھا تو میں نے تھوڑا انتظار کیا اور نہ ابھی وہ وقت آیا تھا کہ پبلک کی آنکھیں بڑی بے صبری سے ایڈیٹر وطن کی طرف لگی ہوئی تھیں کہ اس زبردست اعتراض کا جواب وہ کیا دیتا ہے۔ مگر زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا اور ایڈیٹر الحکم کیطرف ایڈیٹر وطن کا وہ کارڈ پہنچا جو کہ الحکم کے کالموں میں چھپ چکا ہے اور پبلک اس سے آگاہ ہو چکی ہے۔ اور اب مجھے مناسب پہنچا کہ میں اسکی نسبت کچھ لکھوں [illegible] ایڈیٹر وطن بھی مدت تک ایک اشتہار نکالتا رہا ہے جسمیں ایڈیٹر صاحب نے مسلمانوں کو چند کتابوں کے خریدنے کی بہت ہی ترغیب دی ہے اور ان کتابوں کو نادر و مفید ثابت کرنے کیلئے بہت کوشش کی ہے۔ اور اپنے خیال فاسد میں مسلمانوں کو ان کتابوں کے پڑھنے کی اسقدر ضرورت سمجھی ہے کہ قومی ہمدردی سے مجبور ہو کر انکی قیمت بھی گھٹا دی اور جو کتاب پیش کی تھی اسکو بارہ روپیہ پر فروخت کرنیکا اعلان دیا الغرض جو کتاب چھ کی تھی اسکی رعایتی قیمت دیا رہی پر اکتفا کیا یہ مقام بھی خوشی کا تھا کہ ایک شخص اپنا ہرج کر کے قوم کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر افسوس کہ بہت دن اس خوشی سے مسرور ہونے کی نوبت بھی نہ آئی اور ابھی بہت کچھ کمائی بھی نہ ہوئی تھی کہ ایڈیٹر الحکم نے راز فاش کر دیا اور جو پوشیدہ تھا اسکو خدا کی عنایت سے کھول دیا۔ اور پبلک پر ظاہر کر دیا کہ یہ سب ایک دغابازی تھی جو ایڈیٹر وطن نے بیچاری غم مردہ قوم کو لوٹنے کی غرض سے کی تھی۔ اور چاہتا تھا کہ رعایتی قیمت کے بہانے کی آڑ میں غریب مسلمانوں کا شکار کھیلے۔ مگر چاہ کنندہ را چاہ درپیش۔ سوچا تھا کچھ اور ہو گیا کچھ اور بجائے اسکے کہ کچھ روپیہ جمع ہوتا اور اس قابل تقلید خیال کی تکمیل کیلئے خرچ کیا جاتا جو ابھی ابھی آپ کو سوجھا تھا یعنی اس روپیہ کو سود پر دیا جاتا اور سود میں آپکو اس سے بہت کچھ نفع اٹھانے کا خیال تھا۔ الٹی ذلت اور رسوائی اٹھانی پڑی اور اس قوم پر جسکے آگے آپ اپنے آپکو ایک متقی پارسا اور نیک ثابت کرنا چاہتے تھے کھل گیا کہ آپ بھی ایک نفس پرست انسان ہیں جسکو کہ سوائے روپیہ جمع کرنے کے کوئی فکر ہی نہ ہو۔ وہ دغابازی یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب وطن جن کتابوں کی اشاعت سخت ضروری سمجھتے تھے اور غریب مسلمانوں کو بار بار انکے خریدنے کی ترغیب دیتے تھے۔ وہ میور صاحب کی کتاب دربارہ رد اسلام اور ینابیع الاسلام وغیرہ ہیں اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ ان کتابوں کی مصنفوں نے کسطرح اسلام اور اسکے بانی پر حملے کئے ہیں اور کسطرح ہمارے برگزیدہ لوگوں کو برا بھلا کہا ہے۔ اے ایڈیٹر وطن غور کر اور اپنے دل میں سوچ کہ کیا تو اسبات کو مناسب سمجھتا ہے کہ غریب مسلمانوں کو جو کہ آگے ہی بہت کچھ صدمہ اٹھا چکے ہیں ایک اور دھکا دیا جائے اور انکو اس تاریکی کے گڑھے میں گرا دیا جائے جہاں سے نکلنا ناممکن ہو۔ اے بندۂ خدا اپنے گریبان میں منہ ڈال اور دیکھ کہ تونے کیا کارروائی کی ہے۔ خدا سے ڈر کر جواب دے کہ کیا یہ تیری کارروائی خیالات من و مائی سے مبرا تھی؟ اور تو نے مسلمانوں کو زہر کھلانیکی کوشش کرنے پر ہی بس نہیں کی بلکہ تو نے رعایتی قیمت کا جھوٹا اشتہار دیا اور جو کتاب آٹھ کو ملتی تھی وہ بیس کی ظاہر کر کے بارہ کو بیچنی چاہیں اور جو کتاب چھ کو آتی تھی وہ سولے کی ظاہر کر کے دس کو بیچنی چاہیں کیا یہ دھوکہ بازی نہ تھا اور کیا اسکا نام فریب سے لوگوں کا مال لوٹنا نہیں۔ اے ایڈیٹر وطن اگر آپ میں کچھ بھی حیا اور دانائی ہوتی تو آپ پھر کبھی ایسا کام نہ کرتے اور پیشتر اس اشتہار کے دینے کے سوچتے کہ میں کیا کام کرنے لگا ہوں۔ افسوس آپنے اول تو اسلام کو ایک سخت صدمہ پہنچانے کی کوشش کی اور مسلمانوں کو لوٹنا چاہا اور جب بعد ازاں آپکو ایک کھلی چٹھی کے ذریعہ ایڈیٹر الحکم نے متنبہ کیا اور [illegible] خواب سے جسمیں کہ آپ بیہوش پڑے تھے جگایا تو بجائے اسکے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے الٹا گلے کا ہار ہو گئے اور اس ضرب المثل کے مصداق بنکر کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے لگے ایڈیٹر الحکم کو آنکھیں دکھانے مگر اس غصہ بیجا سے اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو چکا آپکو اسوقت عقل سے کام لینا چاہیے تھا جب آپ اس اشتہار کو لکھنے بیٹھے نہ کہ اسوقت جبکہ کمان سے تیر چھوٹ چکا تھا اور اب تو " اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت " والا معاملہ ہے۔ اور آپکے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کھلی چٹھی کو دیکھکر جو الحکم میں شائع ہوئی تھی آپکے ہوش ہوا ہو گئے ہیں اور یہ جو اس نے آپکو جواب دے دیا ہے۔ ہاں کچھ ہوش تو کر دیکھ آپکا یہ جواب کہ ہم نے ان کتابوں کو اسلئے منگوایا اور شائع کرنا چاہا ہے کہ تا روشن خیال مسلمان انکو پڑھیں۔ اور یہ کہ جبتک ہم مخالفین اسلام کی کتابوں کو نہ دیکھیں تو انکے خیالات سے کیسے آگاہ اور انکے تدارک و رد کے لئے کیسے تیار ہو سکتے ہیں " کس حد تک قابل پذیرائی ہے؟ کیا یہ جواب اس قابل ہے کہ اسکو باور کیا جائے؟ آپکو معلوم نہیں کہ قرآن شریف نے ایک [illegible] گروہ کی نسبت کیا کہا ہے جو بری باتیں شائع کرتا ہے [illegible] فرمایا ہے کہ شیطان تمکو فحشاء کی ترغیب دیتا ہے اور میں تمکو نیکی کی طرف بلاتا ہوں کیا ان لوگوں کا یہ حق نہ تھا جو اسوقت شیطان کے ہتھیار بن رہے تھے کہ فریاد کرتے کہ ہم تو صرف یہ باتیں اسلئے پھیلاتے ہیں کہ مسلمان انسے آگاہ ہوں اور کفر کے جواب دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں کیا یہ لہو لعب کا جواب نہیں؟ کیا آپکو معلوم نہیں کہ ایسے لوگوں کے حق میں خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ اور اگر آپکی بات کو مان بھی لیا جائے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ میور وغیرہ بھی بڑے بڑے پارسا ہوں اور انہوں نے کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے مذہب کو چھپایا۔ اور چونکہ مسلمان ان اعتراضات سے ناواقف تھے اسلئے انہوں نے کمر ہمت کسکر اسبات کی کوشش کی کہ ایسی کتابیں لکھیں جن سے مسلمانوں کو کفر کے برخلاف ایک جوش پیدا ہو اور وہ ان کے اعتراضات سے بھی بخوبی واقف ہو جائیں۔ کیوں صاحب کیا ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور کیوں میور کو آپ سے بڑھکر درجہ نہ دیا جائے اور یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ حب قومی میں ابھی اسلام کی محبت میں گوئے سبقت لے گیا ہے۔ یا کم سے کم بائبل بک سوسائٹی کو کیوں آپ پر سبقت نہ دی جائے کیونکہ وہ آپ سے بڑھکر کام کرتی ہے آپ تو غریب مسلمانوں سے روپیہ بھی لیتے ہیں اور وہ مفت لاکھوں اعتراضات جو عیسائیوں کے دلوں میں انکی کم فہمی کیوجہ سے اسلام پر ہوتے ہیں مسلمانوں میں شائع کرتی ہے۔ اور کوئی دن نہیں گذرتا کہ دنیا کے کسی حصہ سے بائبل سوسائٹی کا کوئی دل آزار اشتہار نہ نکلتا ہو۔ آپ کہ سکتے ہیں کہ میری نیت نیک تھی اور میں نے غلطی سے ایسا کام کیا مگر وہ رعایتی قیمت کا پُر فریب اشتہار اسوقت آپکی آنکھوں کے آگے آپکو خود اپنے نفس میں شرمندہ کریگا۔ کہ میں ظاہر کیا کرتا ہوں اور میرے دل میں کیا تھا۔ آپنے اپنے اس خط میں جو آپنے ایڈیٹر صاحب الحکم کو لکھا ہے۔ یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس کھلی چٹھی کو پڑھکر مجھکو رونا بھی آیا اور ہنسی بھی میرے خیال میں آپکو اسبات کے لکھنے کی کوئی بڑی ضرورت نہ تھی کیونکہ ہر ایک عقلمند انسان خوب سمجھ سکتا ہے۔ کہ بیشک آپکو ہنسی بھی آئی ہو گی اور رونا بھی ہنسی تو اس لئے کہ نادان مسلمانوں نے کسطرح میری چرب زبانی سے پھسلائے جا کر بہتوں نے اس مضرت رساں کتاب کو خرید لیا اور رونا اسلئے کہ اب تو بھانڈا پھوٹ گیا اور نہ صرف آمدن بند ہو گی بلکہ کالک کا ٹیکہ لگا ہے [illegible] لگیگا۔ اے ایڈیٹر وطن آپ ذرا غور تو کریں کہ ہم لوگ کہاں تک آپکے جواب کو مان سکتے ہیں آپ اس تک اخباروں میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ایک صاحب دین اسلام سے برگشتہ ہو کر کوئی اور مذہب اختیار کرنے والے ہیں۔ چاہیئے کہ جو صاحب انکو کچھ سمجھانا چاہیں ایڈیٹر سے پتہ پوچھکر ان سے خط و کتابت کریں اور آپ یہ بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ وہ ایک عہدہ دار اور گریجویٹ ہیں (اگرچہ آپکی مہربانی سے انکا نام تو مجھکو معلوم ہے مگر چونکہ آپنے اخفا کیا ہے اسلئے میں بھی ظاہر نہیں کرتا) اور ساتھ ہی میور صاحب کی کتابوں کا بھی اشتہار دیتے ہیں۔ ہاں ایسے ایڈیٹر صاحب میں نہایت ہی ادب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا ایسے ہی روشن دماغ لوگوں کیلئے آپنے میور صاحب کی کتابیں تجویز کی ہیں جیسے کہ متذکرہ بالا صاحب۔ اپنے دل میں سوچو اور غور کر کے دیکھو کہ کیا یہ ایسی ہی زہریلی کتابوں کا اثر نہیں

جو ایک شخص کو دین اسلام کی حمایت سے محبوبہ کر رہا ہے - نہیں ایک نہیں آپ جیسی دی فدائیوں نے ہزاروں کو تباہ کیا ہے - اور خدا نخواستہ اگر چندے یہی حال رہا تو بہت سے اور ونکو بھی آپ لے ڈوبیں گے - شاباش یہی خدمت دین ہے اور یہی خیر خواہی مسلمانان ہے جو کہ آپ کر رہے ہیں - بیشک جو بات حضرت آدم سے لیکر آج تک کسی نبی کی بھی سمجھ میں نہیں آئی وہ آج مولوی انشاء اللہ صاحب کی سمجھ میں آئی ہے اگر یہ درحقیقت مفید ہوتا تو پہلے تو نبی کریم مخالفین کے اعتراضوں کو اکٹھا کر کے اور لکھوا کر مسلمانوں میں عام طور سے شائع کرتے پھر حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اول کو چاہیئے تھا کہ مسیلمہ کذاب کی الفیں بالفیل ہزاروں کاپیاں مسلمانوں میں تقسیم کرتے تا کہ وہ ایک جھوٹے مذہب کا جواب دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں - اور ایسا ہی حضرت عمرؓ پر لازم تھا کہ فارس کو فتح کرتے ہی جب مذہب زردشتی رکھنے والوں کا واسطہ مسلمانوں سے پڑا تھا تو زردشت کی چاروں کتابیں مسلمانوں کو بانٹتے تا کہ وہ ان لوگوں کے زہریلے اثر سے محفوظ رہیں لیکن نہیں ازل سے لیکر اب تک کسی عقلمند آدمی نے ایسا نہیں کیا - کیونکہ ہر ایک بات سننے سے انسان کے دل پر بہت برا اثر پڑتا ہے آپ کہتے ہیں کہ ہم نے اسلئے ان کتابوں کو فروخت کرنا چاہا کہ مسلمان انکا جواب دینے کی قوت پیدا کریں مگر سوچنا تو سہی کہ کتنے دل ہیں جن میں اس بات کا جوش پیدا ہوگا کہ عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دے کیا اسکے لئے عیسائیوں کی مذہبی کتابیں فروخت کرنیوالی دوکانیں نہیں ہیں کہ آپ نے ان باطل سے بھری ہوئی کتابوں کے فروخت کرنیکا ٹھیکہ اٹھایا ہے اور جسکے دل میں ایسا مادہ ہی نہیں کہ وہ جواب دے سکے تو اسکو ضرورت ہی نہیں کہ وہ ان کتابوں کو پڑھے - بلکہ اسکو تو یہ کتابیں پڑھنی بھی نہیں چاہئیں - کیونکہ اس میں یہ تو مادہ ہی نہیں کہ انکا جواب دے - ہاں اپنا ایمان کھو بیٹھے گا اور آپکی تو نیت بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ ایک گروہ آپ کی بدولت دائرہ مذہب اسلام سے خارج ہو جائے - آپ نے اشارۃً تک نہیں کیا کہ یہ کیسی کتابیں ہیں اور مذہب اسلام کے برخلاف ہیں یا موافق اور آیا یہ کتابیں ایسے لوگوں کو خریدنی چاہئیں جو انکے جواب دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا کہ بلکہ آپنے غریب مسلمانوں کو دھوکا دیکر نہایت پلید کتابیں اور ردی گراں قیمت دینی چاہیں اور ارادہ کیا کہ آئندہ اسی طرح سے انکا سلسلہ جاری رہے - اے ابلہ پر فطن تو حد سے مت گذر اور حضرت مسیح موعود کے مبارک نام کو اپنے اس مقابلہ میں مت لا - تیری کیا طاقت ہے کہ تو ان کے مقابلہ میں آسکے اور تیرا کیا منہ ہے کہ انکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے - تو پہلے اپنی حالت پر نظر کر کہ تو دھوکے اور فریب سے کفر کو بیچ رہا ہے اور وہ خدا کا برگزیدہ بندہ ہر طرح کے وسیلوں اور رات دن کی کوششوں سے دین اسلام کو پھر دوبارہ زندہ کرنے کی تدبیریں عمل میں لا رہا ہے اور اسکے ادنے غلاموں نے وہ وہ اسلام کی خدمتیں کی ہیں کہ مخالف بھی قائل ہیں - کیا تجھکو ریویو آف ریلیجنز کی خدمات معلوم نہیں - کیا الحکم اور بدر تیری نظروں سے پوشیدہ ہیں - اور ان کے علاوہ مختلف رسالے اور سینکڑوں کتابیں جو اس جماعت کی طرف سے نکل رہی ہیں کیا انکا تجھکو علم نہیں - کیا بات ہے کہ تو اے میرے لائق مہربان اپنی زبان پر ان لوگوں کا نام لاتا ہے جو کہ اسلام کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور جنہوں نے وہ کتابیں صرف اس لئے پڑھیں کہ تا انکا جواب دیں - انہوں نے وہ کتابیں بیچکر تیری طرح سے دام کھرے نہیں کئے بلکہ مول لی ہیں صرف اسلئے کہ انکا جواب دیں بلکہ جواب دیا ہے اور ایسا دیا ہے کہ مخالف عش عش کر اٹھے ہیں - میرے لائق مہربان کیا تو نہیں سمجھتا کہ تو تو ینابیع الاسلام کو گراں قیمت بیچ رہا ہے اور حضرت مسیح موعود اسکا جواب لکھتے ہیں اور سینکڑوں انسانوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں تو خود ہی انصاف سے بتا کہ اس صورت میں تو خدمت اسلام کر رہا ہے یا وہ - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ چاند پہ خاک ڈالنے سے چاند نہیں چھپتا بلکہ خاک الٹی منہ پر پڑتی ہے - پس تو بھی ڈرتا رہ ایسا نہو کہ ایک غیبی ہاتھ تجھکو ذلیل و خوار نکر دے - دشمنوں کی ناپاک اور نجس کتابیں مسلمانوں تک پہنچانا اور کوشش سے مہیا کرنا خواہ یہ چند پیسوں کے ہی لئے کیوں نہو کوئی بہادری کا کام نہیں بلکہ قابل نفرین کام ہے - کچھ ہمت تھی تو کوئی نیک کام کر کے دکھایا ہوتا - ورنہ یونہیں بیفائدہ ڈونگ جھونک سے کیا فائدہ - کیا مرزا صاحب نے یا ان کے مریدین نے کبھی کوئی اشتہار دیا ہے کہ میور صاحب کی یا پادری سکاٹس صاحب کی فلاں کتاب اس رعایتی قیمت پر ہم فروخت کرتے ہیں - نہیں اور ہرگز نہیں - اور یہ انکی شان کے ہی برخلاف نہیں بلکہ مذہب و عقیدہ کے بھی برخلاف ہے - تو پھر آپ کیوں بغیر کسی وجہ سمجھے کے انکو اپنے میں شامل کرنا چاہتے ہیں - مولوی انشاء اللہ صاحب خود اپنے ہم مشرب اور ہمارے مخالف مولویوں سے ہی دریافت کرو کہ وہ اس کی نسبت کیا کہتے ہیں - انکا عقیدہ تو یہ ہے کہ کافروں کے ساتھ بیٹھنے والا اور انکی کتابیں پڑھنے والا بھی اور بیچنے والا بھی کافر ہے - اب میں صاف کہے دیتا ہوں کہ یہ ایک خدا کی طرف سے ذلت ہے جو آپ پر نازل ہوئی ہے - ہاں آپ لاکھ اس دھبہ کو مٹانا چاہیں مگر ممکن نہیں لوگ خوب سمجھتے ہیں کہ پاتال میں کیا ہے - اب مہربانی کر کے ہشیار ہو جاؤ اور ایک بات اپنے دل کے کانوں سے سنو اور اسپر غور کرو - کیا آپکو یاد نہیں کہ ایک دفعہ آپنے رسالہ میگزین کی یورپ امریکا میں اشاعت کیلئے کوشش کی تھی اور جب اہل حدیث وغیرہ نے مخالفت کی تو ڈر کے مارے کوئی حیلہ تراشنا چاہا جس سے آپ کی عزت میں بھی کوئی فرق نہ آئے اور قطع تعلق بھی ہو جائے - آخر سوچ سوچ کر یہ بات نکالی کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا ذکر اس خیالی رسالہ میں بسبیل تذکرہ بھی نہ آوے - اور نہ انکے عقائد اس رسالہ میں درج ہوں - کیا آپ کو پہلے اس کا خیال نہ تھا یا آپکو بذریعہ خطوط کے یہ بات بار بار ذہن نشین نہ کری گئی تھی - مگر آپکو تو ایک بہانہ چاہیئے تھا - کیا آپ نہیں سمجھتے تھے کہ اگر ایک عیسائی حضرت عیسیٰ کی خصوصیتیں جو عام مسلمان انکو دیتے ہیں پیش کرتا - اور انکے خدا ہونیکا دعویٰ کرتا تو اسوقت یہ بسبیل تذکرہ یہ بات بھی نہ آتی کہ ہرگز ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر نہیں بیٹھے بلکہ سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں - اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ نہیں کرتے تھے - تو کیا یہ مرزا صاحب کا عقیدہ نہیں اور کیا آپ لوگ اسکے برخلاف نہیں - اور یہ کہ اسلام کو دوسرے مذہبوں پر ایک یہ فضیلت ہے کہ اس میں ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جنپر خدا کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے کیا یہ آپ لوگوں کے برخلاف عقیدہ نہیں - تو کسطرح ایڈیٹر آپکی خواہشوں کے مطابق اپنے ضمیر کے برخلاف لکھ سکتا تھا اور کیا اگر وہ لکھتا تو وہ ایک فریب اور دھوکا نہ ہوتا - پھر ایسا رسالہ جو دھوکے اور فریب سے پر ہو کسطرح غیر اقوام کے روبرو پیش ہو سکتا تھا اور خود ایڈیٹر کسطرح انکو نباہ سکتا تھا - بات یہ ہے کہ یہ آپکو معلوم تھا اور آپنے بیفائدہ ظاہر کیا کہ آپکو یہ خیال ہی نہیں آیا - اور آپ سے درخواست ہی کسنے کی تھی - خود آپنے ہی تو سلسلہ جنبانی کی تھی پھر یہ بھی آپکو یاد ہوگا کہ اسوقت آپکو یہ جواب حضرت صاحب کی منظوری سے دیا گیا تھا - کہ اب اسلام ایک مردہ ہے اور بہت سے گندے خیالات ملکر وہ اس قابل نہیں رہا کہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے مگر وہ اسلام جو نبی کریم کا مذہب تھا اور تمام آئمہ کرام کا مذہب تھا وہ ایک زندہ مذہب ہے - ایک ہی زندہ مذہب ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنے مسیح کے ذریعہ پھر اوسے پھیلانا چاہتا ہے آپنے وہ اوپر کا جواب سنکر کہ اسلام موجودہ زنگ ایک پھیکا رنگ ہے اور اسلام ایک مردہ مذہب ہو چکا ہے - بہت کچھ سخت سست کہا اور کل مسلمانوں کو اکسایا کہ وہ اس پاک سلسلہ کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور یہ صرف اسلئے کہا کہ بعض خود غرضیوں کی وجہ سے آپ ایسا کرنے پر مجبور تھے - آپنے شاید اس فقرہ کا جو آپکو لکھا گیا تھا مطلب نہ سمجھا - بلکہ غالب خیال یہ ہے کہ جان بوجھکر پبلک کو دھوکا دینا چاہا جیسا کہ آپکی تحریر سے ہی ثابت ہوتا ہے - اور آپنے لوگوں پر ظاہر کیا کہ یہ لوگ اسلام کو ہی ایک مردہ مذہب سمجھتے ہیں حالانکہ ہم ہی تو اسکو زندہ سمجھتے ہیں - ہم وحی کے قائل ہیں ہم پیشگوئیوں کے قائل ہیں ہم اسکے قائل ہیں کہ نبی کریم سے بڑھکر اور کوئی شخص نہوا نہوگا نہ تو علوم دینیہ میں کامل نہ عمل میں کامل نہ خدا سے ایسا تعلق رکھنے والا بلکہ سب لوگ اس سے کمتر درجہ کے ہیں - اور برخلاف اسکے آپ لوگ حضرت عیسیٰ کو وہ خصوصیات عطا فرماتے ہیں جو خدا کے لئے ہی لازم ہیں مثلاً مردوں کو زندہ کرنا - اور جانور بنانا حالانکہ اس سے توحید میں فرق آتا ہے اور نبی کریم کی ہتک ہوتی ہے - اب سچ بتاؤ کہ ہم زندہ اسلام کے قائل ہیں یا آپ - اگر پہلے کچھ آپ کو شک ہو سکتا تھا تو اب تو یقین ہونا چاہیئے کہ اب اسلام یہ موجودہ اسلام ایک مردہ مذہب ہے - اور خدا نئے سرے سے اسکو درست کرنا چاہتا ہے - اور اب دم عیسیٰ سے اسمیں دوبارہ روح پھونکی جائیگی اور یہ اسلئے کہ مسلمانوں کے سرگروہ - مسلمانوں کی بڑی بڑی دعووں والے مولوی خود کفر فروشی پر آمادہ ہو گئے ہیں سچ ہے جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی - جب خود پیشوا اور رہنماؤں کا ہی ضمیر بگڑ جائے تو کیوں ہر ایک کا دل کھٹا نہو - اے ایڈیٹر! سچ بتا کہ کیا اب بھی اس موجودہ اسلام کا مردہ ہونا تجھ پر ثابت نہیں - تیری آنکھیں کیوں بند ہیں ذرا آنکھ کھول تا تجھکو کچھ نظر آوے تعصب کی اندھی عینکیں لگا کر مت دیکھ - دل کے آئینہ کو صاف کر اور نور کی روشنی کا عکس اسپر ڈال تا تیری آنکھیں کھل جائیں اور تیرے اردگرد سے تاریکی کا فور ہو جائے - اسلام مر چکا اور یقیناً مر چکا اور وہ دوبارہ زندہ ہونیکو ہے - تو نے قوم کو دھوکا دیکر خدا کے برگزیدہ سے بدظن کرنا چاہا مگر خدا کے ارادے پورے ہو کر رہتے ہیں اور انکی باتیں کبھی رد نہیں جاتیں - تو نے ناسمجھ مسلمانوں کو فریب دیا وہ ہدایت کی راہ نہ پا سکیں اور تو نے خدا کے مامور کو ذلیل کرنا چاہا مگر خدا اسکو فرماتا ہے انی مہین من اراد اہانتک - پھر کسطرح تو اپنی کوشش میں کامیاب

خواہ دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے زمین و آسمان نہ رہیں لیکن یہ خدا کا نبی ناکام نہیں ہوگا اسکی مخالفت کرنیوالے تباہ ہونگے برباد ہونگے ذلیل و خوار ہونگے اور اس دنیا سے نامراد جائینگے مگر خدا کا لگایا ہوا درخت بڑھیگا اور سرسبز ہوگا یہانتک کہ تمام دنیا اسکی سایہ

ریویو

مہتر کی فریاد اور میز کی داد - ایک مختصر سی پمفلٹ ہے جس میں نظم صنعت و حرفت کی تائید میں منشی فضل محمد نواب خان صاحب ثاقب نے لکھی ہے - قیمت ۲/ ملنے کا پتہ
محمد اسماعیل، عبد اللہ تاجران کتب و جلد سازان ریاست مالیر کوٹلہ -

جاگ اٹھو اہل وطن اب میز کی فریاد سے
ہوگئے بیجان جو نہیں غافل وطن کی یاد سے
صنعت و حرفت کی جب تمنے نہ دلسے داد دی
چیخ اٹھے بے زبان بھی ملک کی بیداد سے

سرمہ نورانی - برائے ریویو ہمارے پاس آیا ہے - مشتہر کا دعوےٰ ہے کہ تمام امراض چشم مثلاً دھند - غبار - جالا - پڑوال وغیرہ کے واسطے مفید ہے - اس جگہ بھی ایک بیمار پر تجربہ کیا گیا اور مفید پایا - قیمت فی تولہ عمر
ملنے کا پتہ
عبد الغفار عبد الرشید - کمیشن ایجنسی - لودیانہ

رسوم جاہلیت - جسمین زمانہ اسلام سے پیشتر کے عربوں کی جملہ رسوم کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے - بدلائے عرب کے تمام عادات اور عبادات اور اوہام کا مفصل تذکرہ ہو جا بجا قدیم اشعار کے حوالہ سے لکھا گیا ہے - کتاب کے پڑھنے سے کم از کم دو فائدے ضرور حاصل ہوتے ہیں - ایک تو یہ کہ وہ کس قسم کی جاہل وحشی [illegible] تھی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا بھر کا استاد اور مہذب اور فاتح بنا دیا تھا - اور دوم قدیم عربی رسومات کو معلوم کرنے سے بعض آیات احادیث کے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے - کتاب کی [illegible] کاغذ عمدہ ہے اور کتاب اول سے آخر [illegible] مطبوع ہے - قیمت عہ ہے اور [illegible] سے ملسکتی ہے -

[illegible] - ترجمہ اردو کتاب [illegible] مولفہ محمد طلعت حرب مصری [illegible] کتاب میں ان صاحبان کے خیالات کی معقول تردید کی گئی ہے [illegible] لیڈیوں کی طرح مسلمانوں کی [illegible] بھی [illegible] ملنے کا پتہ [illegible] دار المکتبہ الجدیدہ لاہور

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد بخش صاحب - کمال ڈیرہ ضلع حیدرآباد سندھ
لبھا ولد اہیا صاحب - کھیوہ واجوہ ضلع سیالکوٹ
میر محمد ولد حاکم شاہ صاحب " "
مسماۃ بیگم اہلیہ مولوی عمر الدین صاحب کلاس والہ "
والدہ محمد حیات صاحب - دہرم کوٹ رندھاوا
چودہری وزیر حسین معرفت منشی عمر الدین صاحب شملہ
عبد الرشید صاحب - گورنمنٹ پریس شملہ
آل حسین صاحب " "
فضل داد ولد قطب الدین چک نمبر ۱۴۶ بھرائچ تحصیل لائلپور
غلام محمد نمبردار ولد قطب الدین صاحب " " "
حسین بی بی اہلیہ غلام محمد صاحب " " "
برکت بی بی زوجہ فضل داد صاحب " " "
جیون ولد دولو صاحب " " "
محمد بی بی زوجہ جیون صاحب " " "
نواب ولد دولو صاحب " " "
حیات بی بی زوجہ نواب صاحب " " "
قاسم ولد قطب الدین صاحب " " "
جوار بی بی زوجہ قطب الدین صاحب " " "
فتح بی بی زوجہ قاسم صاحب " " "
اللہ دتا ولد قطب الدین صاحب " " "
خدا بخش ولد قطب الدین صاحب " " "
کرم داد ولد قطب الدین صاحب " " "
ابراہیم صاحب جٹ " " "
محمد بخش صاحب جٹ " " "
دولت بی بی زوجہ محمد بخش صاحب " " "
سید عبد اللہ صاحب " " "
شاہ محمد صاحب جٹ " " "
علی گوہر صاحب " " "
عمر بی بی زوجہ علی گوہر صاحب " " "
حیات بی بی " " "
دولتی زوجہ شاہ محمد صاحب " " "
جیوان زوجہ قطب الدین صاحب " " "
شیخ محمد اعظم صاحب " " "
[illegible] زوجہ محمد اعظم صاحب " " "
حویلی قوم جٹ " " "
بیگم زوجہ جیون صاحب چک نمبر ۱۴۶ بھرائچ - لائلپور
راج بی بی زوجہ حیات صاحب " "
حافظ عبد اللہ صاحب " "
محمد صاحب " "
کرم بی بی زوجہ دولو صاحب " "
منشی فتح محمد صاحب سارجنٹ درجہ اول محرر تھانہ بابو گنج ضلع شملہ
عبد العزیز صاحب صدیقی محرر - دفتر تحصیل گوجرانوالہ
اللہ دتا قوم جٹ - گمولہ - گگہ مہاران - ریاست سیالکوٹ
دوداد صاحب نمبردار چک نمبر ۱۰ مہدی آباد ضلع لائلپور
کرم دین صاحب ولد شرف دین صاحب قوم کشمیری سیکریان - تحصیل کہاریان -

رسید زر

۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء نمبر ۱۰۹۲ - عمرالدین صاحب عا/۱۲
۴ - " " " نمبر ۱۲۰۹ - سیٹھ موسیٰ صاحب عا/۱۲
۵ - " " " نمبر ۱۲۱۹ - جان محمد صاحب سے/
۵ - " " " نمبر ۱۲۲۴ - حمایت علی صاحب عا/۱۲
۵ - " " " نمبر ۱۴۸ - مظفر الدین صاحب عا/۱۲
۸ - " " " نمبر ۸۱۶ - سرہند صاحب سے/
۸ - " " " نمبر ۱۲۱۳ - عبد العزیز صاحب عا/۱۲
۸ - " " " نمبر ۲۹۶ - قطب الدین صاحب سے/
۱۰ - " " " نمبر ۱۲۲۳ - شاہ دین صاحب عا/۱۲
۹ - " " " نمبر ۱۲۳۶ - مرزا محمد علی صاحب عا/۱۲
۱۱ - " " " نمبر ۱۱۴۳ - احمد بیگ صاحب عا/۱۲
۱۲ - " " " [illegible] - احمد الدین صاحب عہ/
۱۳ - " " " [illegible] - بابو محمد اکبر خان صاحب عا/۱۲
۱۴ - " " " [illegible] - محمد یوسف صاحب عا/۱۲
۱۴ - " " " نمبر ۱۱۰ - غلام محمد صاحب عہ/
۱۴ - " " " [illegible] - چودہری حشمت دین صاحب عہ/
۱۵ - " " " نمبر ۱۱۹۸ - حسن محمد صاحب عہ/
۱۵ - " " " [illegible] - خلیل احمد صاحب للعہ/
۱۵ - " " " [illegible] - فتح محمد صاحب عا/۱۲
۱۵ - " " " [illegible] - محمد جعفر صاحب عا/
۱۶ - " " " [illegible] - عبد الباقی صاحب للعہ/
۲۰ - " " " [illegible] - میاں چراغ دین صاحب عا/۱۲
۱۵ - " " " نمبر ۱۱۲۹ - [illegible] صاحب سے/

اخبار بدر ۲ دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کسطرح ملسکتا ہے اُسکی یہ صورت ہے جو صاحبان ابتک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور انکی سال کا چندہ پیشگی عطا فرمائیں یا بذریعہ وی پی منگوائیں ان کا ارسال کردہ چندہ سنہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا۔ اور سنہ ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر سنہ ۱۹۰۶ء تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب بلاقیمت ہونگے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ ملسکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لیکر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے رہیں گے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

محمد صادق عفی عنہ منیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

رعایتی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۶	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۴
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	۱۲	۳
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	/۲

(۱) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ بعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے وصول ہونی چاہیئے۔

(۳) منیجر کا اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی واپس کر دے۔

رمضان شریف میں رعایت

براہین احمدیہ مکمل نسخے

رمضان شریف میں رعایتی قیمت ۱۲ عا جلد کی

قیمت ۱۲ر

درثمین (مکمل)

جسمیں فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تا امروز فارسی اور اردو

سب شائع شدہ نظمیں ہیں

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸ × ۲۲ کے ۱۶ صفحہ کی موزون تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدیں بند ہو کر طیار ہوگئی ہے ہمنے احباب کے آرام کے لئے اسمیں ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی نظموں کے دو حصے کر کے انکو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدیئے ہیں جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو میں شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان آگے کے نمبر لگاکر اسکو چھپا دینگے اور واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب میں باسانی لگا سکیں گے اسطرح سے انکی کتاب مکمل ہوتی جائیگی اور ضایع نہیں جایگی قیمت مع جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ ذمہ خریدار رمضان شریف میں ۶ر اور بے جلد کے ۴ر

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوں انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا اندک خرچ دوا سے کرلیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روزافزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے مگر اُسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

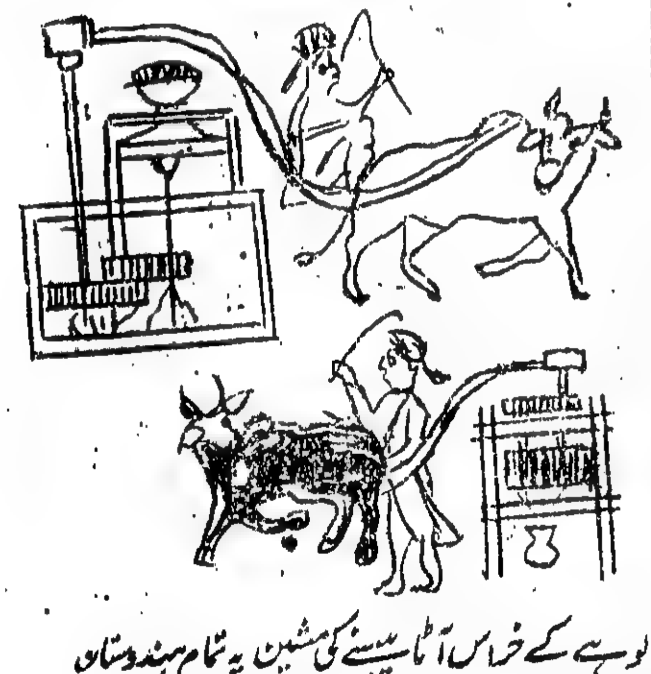

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ روپیہ اور دوم مبلغ ہے مبلغ عاے بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان شریف اور مفرح عنبری

رمضان شریف کے تشریف لانے سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دار مفرح عنبری کس طرح اور کس وقت استعمال فرماوینگے۔ لہذا عام اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزہ دار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفرح عنبری سے ہی روزہ افطار کرین اور اوپر پاؤ بھر دودھ پی لیا کرین۔ تو بہ نسبت اور دنوں کے انہین بفضلہ بہت زیادہ مفید ہوگی۔ بہرحال روزہ دار لوگ افطاری اور سحری کیوقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہین۔ ان دنوں مین خصوصاً اس لئے اور بھی زیادہ مفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع اندنون مین خصوصیّت کے ساتھ میسر آسکتا ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی ۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل ۔ لاہور

بدر پریس قادیان میان معراج الدین عمر کے لئے چھپا گیا۔

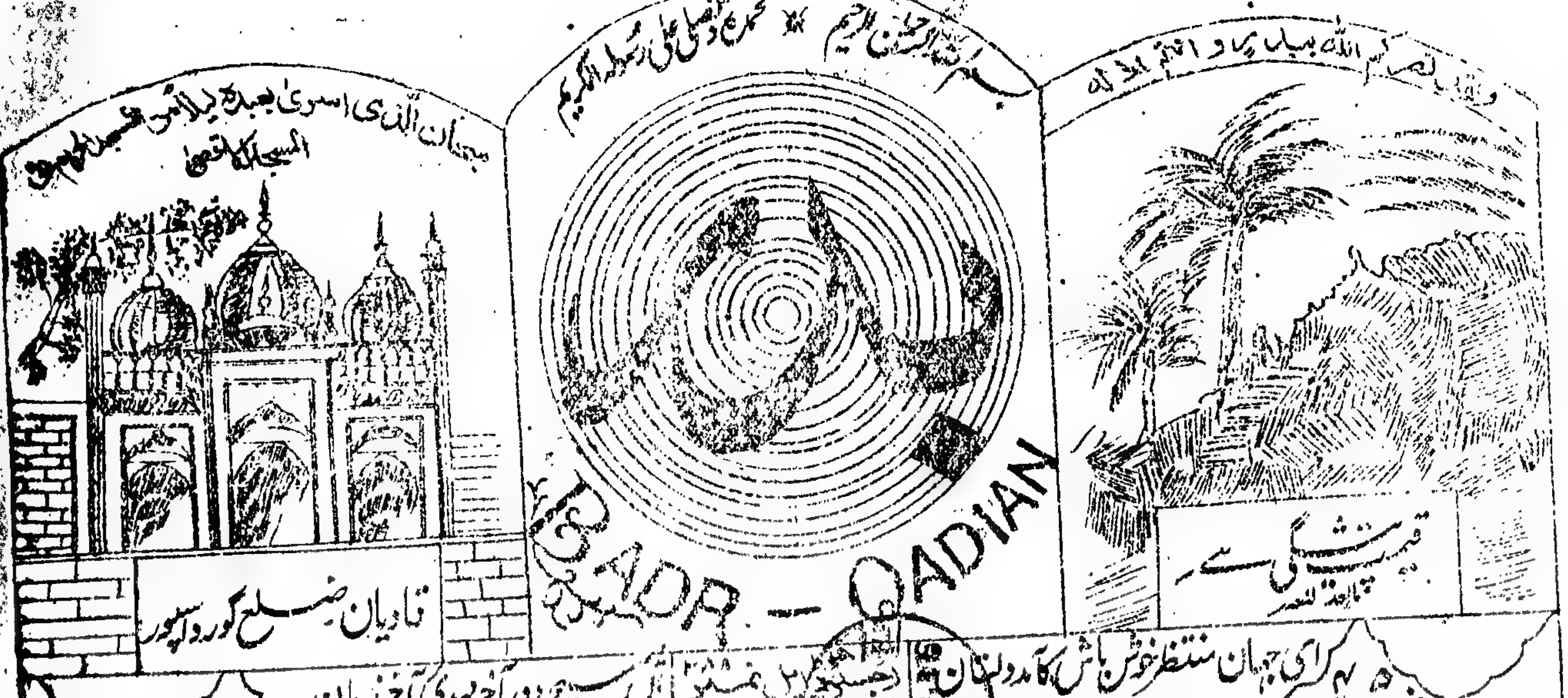
سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ
بدر
BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے

گر ای جہان منتظر خوش باش کہ آمد لشان | پنجشنبہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۵ | ۳۰ - رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۴۵

سلسلہ جدید جلد ۲ | سلسلہ قدیم جلد ۵

سرچہ گوئم با تو گر آئی بہ در قادیان ببینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا ببینی شفا ببینی غرض دار الامان ببینی

QADIAN 6 NOV 06

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ
معاونین درجہ اول ... چار کسی ایک کو جاری کرانیکا حق حاصل ہو صہ
معاونین درجہ دوم جنکو ... کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعہ
عام قیمت پیشگی سے
غربا سے جنکی آمد اسوا روپیہ ہو یا کم صرف عہ
عام قیمت بعد للعہ
فی پرچہ ۳

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب للعہ لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ... ... انہار ... افریقہ ... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا　مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم　ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست　بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام　دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن　جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام　ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست　زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود　آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال　وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست　ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد　ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است　منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست　منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین　آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست　ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب　نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اسکی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس ع بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ہے۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور ان کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہین۔

[illegible]

نمبر ۴۵ | ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ - نومبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

صادق اور کاذب مین فرق۔ شریر کی عمارت کی بنیاد ریت پر ہے۔ اور وہ ایک دن ضرور گرےگی لیکن صادق کی بنیاد ایک مستحکم چٹان پر ہے اور خدا اس کا محافظ ہے۔ دنیا دارالابتلار ہے۔ اور ہر ایک شخص کو جو کوئی راہ اختیار کرتا ہے۔ کم و بیش مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن صادق ان تمام ابتلاؤن مین سے نکل کر کامیابی کی مراد پاتا ہے اور کاذب ان مصائب کے نیچے دب کر ہلاک ہوجاتا ہے۔ جب کوئی شخص مدعی کسی اصلاح کا اٹھتا ہے۔ تو کچھ لوگ اس کے مخالف ہوتے ہین کچھ موافق ہوتے ہین۔ کچھ مخالفت کرکے پھر موافق بن جاتے ہین اور کچھ موافقت کرکے پھر مخالفت اختیار کرتے ہین۔ انبیار کے ساتھ بھی ہمیشہ سے یہی سنۃ اللہ چلی آئی ہے۔ کہ بعض نے پہلے ہی سے ساتھ دیا۔ بعض مخالف ہوئے اور مخالفت پر مرگئے۔ اور بعض مرنے سے پہلے مخالفت سے توبہ کرکے موافقین مین شامل ہوگئے۔ اور بعض موافقین مین تھے۔ مگر بدقسمتی سے مرتد ہوگئے۔ ہر نبی کے زمانہ مین مرتد ہوتے چلے آئے ہین۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ مین حضرت عیسےٰ کے زمانہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین۔ مگر یہ مرتدین جو انبیار کے مقابلہ مین کھڑے ہوئے ہمیشہ خائب خاسر رہے۔ اور ہلاکت کے گڑھے مین گرتے رہے۔ اور خدا کے صادق کو کبھی کچھ ضرر نہ پہنچا سکے۔ اسی قدیم سنۃ اللہ کے مطابق اس زمانہ مین بھی خدا کے صادق بندے کی جماعت مین سے بھی ایک شخص نے ارتداد کا طوق اپنے گلے مین ڈالا ہے۔ اور اُس کا نام ہے ڈاکٹر عبدالحکیم خان۔ خدا تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے کہ اس زمانہ مین ایک اور شخص نے بھی چند سال سے نبوت کا دعوےٰ کیا ہوا ہے۔ جو امریکہ مین رہتا ہے اور اس کا نام ڈوئی ہے اور ناظرین اس کے حال سے اچھی طرح واقف ہین اس کی جماعت مین سے بھی ایک شخص اُس سے مرتد ہوا ہے اور اُس کا نام والی وا ہے۔ اس جگہ مقابلہ اور موازنہ کے واسطے خدا تعالےٰ نے دو عجیب نظارے ہمارے سامنے پیش کر دئے ہین۔ ایک طرف حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ ایک بڑی جماعت تین چار لاکھ کی آپ کی پیرو ہے۔ ان مین سے عبدالحکیم خان مرتد ہوا ہے اور مخالفت مین بہت کچھ ہاتھ پاؤن مار رہا ہے۔ اور پیچ و تاب کہا رہا ہے اور اپنا روپیہ بھی صرف کر رہا ہے مگر آج تک اسکی مخالفت کا کوئی اثر اس جماعت پر اگر پڑا ہے تو یہ ہے کہ بعض اشخاص نے صرف اس کی مخالفت کی تحریک سے سلسلہ احمدیہ کی طرف توجہ کی اور اس کو حق پر پاکر ایمان لائے۔ دوسری طرف ڈوئی نے الیاس ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ حضرت نے اس کو کاذب دیکھ کر مقابلہ دُعا مین اپنے سامنے بلایا دو دفعہ اشتہار دیا اور لکھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آئے گا تب بھی تباہ ہوگا۔ ڈوئی نے دس پندرہ ہزار مرید بنائے۔ ایک بڑا شہر بنایا۔ لاکھوں روپے کے مکان بنائے۔ بڑی بھاری جائداد پیدا کی۔ شہزادوں اور نوابون کی طرح اپنی رہائش اختیار کی۔ اُسکا ایک مرید ولی وا نام اس سے مرتد ہوا۔ ولی وا نے اس کے ہزارہا مریدین کو ورغلا کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ عہدہ نبوت سے ڈوئی کو علیحدہ کر دیا۔ ڈوئی کے اپنے بنائے ہوئے شہر سے بیدخل کرا دیا اور خود اُس شہر پر قابض ہوگیا اور ڈوئی فالج زدہ خراب خستہ تباہ حالت مین نہایت مایوسی کے ساتھ روتا ہوا وہان سے چلا گیا۔ یہ ہے انجام کاذب کا اور یہ ہے فرق مابین صادق کے اور کاذب کے کوئی ہے جو اس پر انصاف کی نگاہ سے فکر کرے

تازہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈوئی کا مقدمہ خارج ہوگیا ہے۔ عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شہر صیہون کے لوگوں کا اختیار ہے۔ کہ بذریعہ پرچی ڈالنے کے جس کو چاہین اپنا دینی افسر مقرر کرین۔ ایک جگہ پر رائے دہندون کو جمع کیا گیا۔ پرچیان ڈالی گئین۔ ڈوئی بھی وہان جا بیٹھا کہ شاید اس کے پرانے مرید اس کے مونہہ کا لحاظ کرین گے۔ مگر کسی نے پرواہ نہ کی اور بکثرت رائے کے ساتھ والی وا شہر کا حاکم اور سردار مانا گیا اور ڈوئی بیدخل اور بے اختیار گردانا گیا۔ اتنے بڑے شہر مین جہان ہزاروں اس کے مرید تھے۔ کوئی بیس پچیس آدمی اس کے ساتھ تھے۔ باقی سب برگشتہ ہوگئے۔ یہ ہے انجام کاذب کا۔ لیکن اس کے بالمقابل ڈاکٹر مرتد کی کوششوں کو دیکھو۔ کتابون کے چھاپنے کو دیکھو۔ پیسہ اخبار جیسے اخبار کا اس کا ساتھ دینا دیکھا۔ انہون کا اُس کا طرفدار بننا دیکھو۔ باوجود ان سب باتون کے خدا کے مُرسل کو ایک ذرہ برابر نقصان نہین پہنچا سکا۔ بلکہ دن بدن تعداد مریدین مین ترقی ہے جس دولت اور روپیہ کے خیال نے عبدالحکیم کو حسد کے جہنم مین گرا رکھا ہے وہ بھی زیادہ سے زیادہ خود بخود کھچی چلی آتی ہے اور یاتیک من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پوری کر رہی ہے۔ شہر سے نکالا جانے کے بعد ڈوئی نے ارادہ کیا ہے۔ کہ وہ ایک اور ملک کو چلا جائے۔ جس کا نام میکسیکو ہے اور اپنے باقیماندہ چند ایک مریدون سے نہایت الحاح اور زاری کے ساتھ درخواست کی ہے۔ کہ وہ اُس کو روپے کی امداد دین۔ ڈوئی کی بیوی اور اس کا بیٹا بھی اُس سے علیحدہ ہوگئے اور اب ڈوئی اپنی بیوی پر الزام لگاتا ہے۔ کہ اُس کے اخلاق اچھے نہ تھے۔ اور مجھے ہمیشہ تکلیف دیا کرتی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک ولائیت
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی۔ اخبار قادیان
صفحہ ۴۔ ڈائری
صفحہ ۵۔ بدر خواتین۔ بلاد اسلامی
صفحہ ۶۔ انتخاب الاخبار
صفحہ ۷و۸۔ ایڈیٹر صاحب وطن کی کفر اشاعت پر علماء کا فتویٰ۔
صفحہ ۹و۱۰ درس قرآن شریف
صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴
ایک انصاف پسند آواز۔ رسیدزر
صفحہ ۱۵ ۔ اشتہارات
صفحہ ۱۶۔ اشتہارات

بدر مسیح

۲۰۔ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ ینصرکم اللہ فی دینہٖ

ترجمہ۔ خدا اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا

۲۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ مین نے دیکھا کہ رات کے وقت مین ایک جگہ بیٹھا ہون۔ اور ایک اور شخص میرے پاس ہے۔ تب مینے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو مجھے نظر آیا۔ کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہین۔ تب مین نے اُن ستارون کو دیکھ کر اور اُنہین کیطرف اشارہ کرکے کہا

آسمانی بادشاہت

پھر معلوم ہوا۔ کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے۔ اور کھٹکھٹاتا ہے۔ جب مین نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے۔ جس کا نام میرالٰہی بخش ہے اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور اندر آگیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے۔ مگر اس نے مصافحہ نہین کیا اور نہ وہ اندر آیا اس کی تعبیر مین نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہین۔ جن کو خدا زمین پر پھیلا دیگا۔ اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر مغرور ہے یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے۔ خدا اس کو توفیق بیعت دیگا۔

اور پھر الہام ہوا۔ لا تخف ان اللہ معنا۔

گویا مین کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہون کہ تو مت ڈر بیشک خدا ہمارے ساتھ ہے۔

۷۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ آج رات لنگرخانہ کے اخراجات کی نسبت مین قریباً ۱۲ بجے رات کے اپنے گھر کے لوگوں سے بات کر رہا تھا کہ اب خرچ ماہواری لنگرخانہ کا پندرہ سو ۱۵۰۰ سے بھی بڑھ گیا ہے کیا قرضہ لیوین۔ پھر خیال آیا کہ قرضہ لینے سے کیا فایدہ۔ کیونکہ وہ ہزار روپے بھی لیوین۔ تو ایک ماہ مین خرچ ہو جاوینگے اس کے بعد مین سو گیا صبح نماز کے بعد الہام ہوا

اتقنط من رحمۃ اللّٰہ۔ الذی یربّیکم فی الارحام۔

ترجمہ۔ کیا تو خدا کی رحمت سے نا امید ہوتا ہے۔ وہ خدا جو تمہیں رحموں مین پرورش کرتا ہے۔

شیخ مسیح اللہ صاحب باورچی ساکن شاہ جہان پور ۶۔ نومبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ستر اسّی کی عمر مین فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ صاحب مرحوم مدت تک انگریزون کی خانسامہ گیری کرنے کے بعد بالآخر قادیان مین آکر بیٹھ گئے تھے۔ چند سال مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ مین ملازم رہے۔ اور آجکل گوشت روٹی کی دوکان کرتے تھے۔ آپ کو مقبرہ بہشتی مین دفن کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ شیخصاحب کا ایک چھوٹا سا بچہ یتیم چھوڑ گئے۔ جو مدرسے سے وظیفہ پاتا ہے۔ خدا اس کا محافظ ہو اور شیخ صاحب کے دیگر پسماندگان کو بھی صبر جمیل عطا کرے۔

اس ہفتہ مین میان معراج الدین صاحب سید فضل شاہ صاحب لاہور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معاینہ کی لاگ بک جناب انسپکٹر صاحب لکھکر ارسال فرما دی ہے جو مدرسہ کی ترقی تعلیمی اور وسعت مکانات اور انتظام وغیرہ پر آپنے بہت خوشنودی کا اظہار کرکے ناظمان مدرسہ کو مبارکبادی ہے۔ اللہم زد فزد۔

ڈائری

القول الطیب

۵۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ حیدرآباد سے ایک صاحب عابد حسین نام کا خط تجدید بیعت کے واسطے حضرت کی خدمت مین پونچا۔ حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا۔ کہ آپ کی تجدید بیعت منظور ہے۔ آیندہ استقامت رکھین۔ اور خدا تعالےٰ سے استقامت کے لیے دعا کرتے رہین۔ مرزا غلام احمد

چونکہ سائل کی درخواست ہے۔ کہ ان کا خط بھی اخبار مین درج کیا جائے۔ اس واسطے وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ و برکاتہ۔ ماہ صفر ۱۳۲۲ھ مین خاکسار اور ڈاکٹر ظہور اللہ احمد صاحب دکن سے دارالامان قادیان مین حاضر ہوکر شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ لیکن بہ سبب بعض وجوہات پھر یہ عاجز مخمصہ مین پڑگیا اور عجیب شبہات دل مین آنے لگے۔ لیکن تقدیر آمیں آپ کو امام مفترض الطاعۃ مان چکا ہون۔ یہ کیسے ہوسکتا تھا۔ کہ مین اپنے نامذب مذہب شیعگی مین لوٹ جاؤن۔ میری طبیعت نے پھر پلٹا کھایا۔ اور مین پھر آپ کے دست مسیحیت پر توبہ کرتا ہون۔ کہ آیندہ تا مرگ آپکی شرائط بیعت کا پابند رہون گا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن میں مین گرفتار رہا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہون۔ کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہین۔ آمین

اے مسیح حق اب میں نے توبہ کرلی۔ کیا آپ میرے اس اقرار کے جواب مین دستخطی تحریری معافی نامہ مرحمت فرماینگے۔ کہ مین آپ کی متابعت مین عملاً نمونہ بنکر ضالین سے علیحدہ ہوجاؤن۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ فقط

ازلی خاکسار عابد حسین

پتہ۔ عابد حسین مختار عام فاطمہ بیگم ولیکمہ کوشٹ گاؤن تعلقہ درروال راجورہ ضلع بیدر براہ پوسٹ گنگاکھیڑ برانچ آفس پربھنی نظام حیدرآباد

۵ر نومبر ۰۶ء۔ اس امر کا ذکر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہوسکتا۔ حضرت نے فرمایا۔ یہی درست ہے کہ کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہوسکتا۔ ایک حدیث مین آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہین پر ایسا مت کہو کہ آپکے بعد کوئی نبی نہین ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات بڑے علم اور فہم کی ہے اور وہ اصل حقیقت سے آگاہ تہین۔ کہ خدا تعالےٰ نے سلسلہ مکالمات اور مخاطبات کو تو بند نہین کر دیا۔ البتہ کوئی شریعت آنحضرت کے بعد نہین اور نہ کوئی شخص ہوسکتا ہے۔ کہ آنحضرت کی وساطت کے سوا براہ راست خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرسکے۔

گوشت خوری

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک ہندو کے ساتھ گوشت خوری کے متعلق اپنی گفتگو کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے فعل سے استدلال کرنا چاہیئے۔ دنیا مین جیساکہ ہزارون نباتات ہین اور مختلف ضرورتون کیواسطے انسان کی خدمت کے واسطے کارآمد ہین۔ ایسا ہی ہزارہا جانور بھی ہین۔ جو کہ انسان کی بہت سی ضرورتون کے واسطے کارآمد ہوتے ہین۔ اور ضرورتاً ہندو لوگ بھی استعمال کرتے ہین۔ بیماری کیوقت مچھلی کا تیل پیتے ہین۔ علاوہ ازین گوشت خور قومین ہمیشہ فاتح رہی ہین۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ذکر کیا۔ کہ راول پنڈی مین ایک ہندو ہماری خاطر خربوزے لایا اور ان کو تراش کر اور صاف کرکے اور مصری لگاکر ہمارے آگے رکھا اور گوشت خوری کے مسئلہ کو پیش کیا۔ مین نے کہا کہ ہم تو گوشت نہین کہاتے جیساکہ ہم گھاس بھی نہین کھاتے۔ دیکھو ہم خربوزہ بھی نہین کھاتے کیونکہ اگر ہم خربوزہ کہانے والے ہوتے تو تم کو یہ کاٹ چھانٹ نہ کرنی پڑتی۔ کچھ تم نے اوپر سے کاٹ کر پھینک دیا اور کچھ اندر سے نکال کر پھینک دیا۔ پھر جو درمیان مین رہا۔ اس پر بھی مصری لگائی اور ایک مرکب مصنوعی چیز بنا کر ہمارے آگے رکھی اس مرکب کو ہم کہاتے ہین۔ ایسا ہی انسان گوشت خور بھی نہین۔ بلکہ ایک معجون مرکب کو کہاتا ہے۔ جو کئی ایک مصالحجات اور گھی اور گوشت وغیرہ سے ملکر بنتا ہے۔ میر صاحب ناصر نواب نے فرمایا۔ کہ اگر گوشت خوری گناہ ہوتا۔ تو ہزارون لاکھون بھیڑ بکریان جو کہ ذبح کی جاتی ہین ان کے سبب سے خدا تعالےٰ کی ناراضگی انسان پر وارد ہوتی۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کبھی کسی بادشاہ یا قوم نے کسی دوسری قوم پر ظلم کیا اور بہ سبب ظلم کے ان کو یا ان کے بچون کو قتل کیا تو خدا تعالیٰ کا عذاب ضرور ان پر نازل ہوا اور خدا نے اس سلطنت اور قوم کو ہلاک کردیا۔ لیکن ہمیشہ سے جانور ذبح کئے جاتے ہین۔ جو لاکھون کروڑون ہوتے ہین اور خود ان قومون کے درمیان ہوتے ہین جو کہ فاتح قومین ہین۔ اور اسوجہ سے ان پر کوئی عذاب نازل نہین ہوتا۔

فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے نام بے نیازی کے بھی ہین اور وہ رحم بھی کرنیوالا ہے لیکن میرا عقیدہ یہی ہے کہ اس کی رحمت غالب ہے انسان کو چاہیئے کہ دعا مین مصروف رہے آخر کار اس کی رحمت دستگیری کرتی ہے

عید! عید!! عید!!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام برادران اخوۃ کی خدمت مین التماس ہے کہ حسب معمول عیدیا کم و بیش جیسی خدا نے توفیق دی ہو عید فنڈ مین چندہ دین۔ کیونکہ آجکل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہین جنکے اظہار کی ضرورت نہین قوم خود سمجھتی ہے اور امید کیجاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پھر بخیریت عید میں شمولیت نصیب ہو انہین شکریہ دینا چنداں مشکل نہوگا۔

شیر علی عفی اللہ عنہ
ہیڈماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بدر خواتین

اصلاح طلب رسمین

مُدتون سے اس خیال نے دل مین ایک جوش پیدا کیا ہوا ہے۔ اور مین چاہتی ہون۔ کہ نمبروار اصلاح طلب رسمین لکھہ کر اپنے محترم بدر اور ناظرین بدر کی خدمت بابرکت مین پیش کرون۔

منگنی

اس بربادکن رسم نے یہانتک زور پکڑا ہوا ہے۔ کہ جب لڑکا لڑکی پیدا ہوتا ہے اسی وقت ادن کی اپنے قریبی رشتہ دارون کے ہان نسبت کردی جاتی ہے۔ ہائے اسوقت منگنی کرنی کہان تک قطع رحمی ہے۔ جب کہ دونون انجان بچے جوان ہو کر مختلف طبیعت کے ہو جاوین مثلاً ایک صالح ہے۔ تو دوسرا فاسق۔ ایک تعلیم یافتہ دوسرا ان پڑھ۔ ایک نیک دوسرا بد۔ پہران دونون کو ایک ہی رشتے مین جکڑنا ظلم نہین تو کیا ہے اور وہ رشتہ جو بموجب حکم الٰہی خوشنودی کے واسطے کیا گیا تھا۔ اُلٹ وبال جان ہو جاتا ہے اوربعض اوقات قبل از شادی ہی لڑکا بدچلن ہو جاتا ہے۔ توپھر ان کے والدین کے مابین اس قدر نزاع ہو جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا مُنہہ دیکھنا بھی پسند نہین کرتے اور جب انہیں کوئی ناصح مشفق کہے۔ کہ بھائی جب آپکا قبل از شادی یہ حال ہے۔ تو بعد از شادی کیا بنے گی۔ بہتر ہے کہ اس ناموزون رشتہ کو توڑ دو۔ جو کہ تمہاری بیٹی کے واسطے بھی موجب عذاب ہے۔ وہ سمجھدار صاحب یہی جواب دینگے۔ کہ اب ناک کٹتی ہے بیٹی جائے جہنم مین۔ جہان تک مین نے غور کیا ہے۔ اس تباہ کن رسم مین کوئی فائدہ نظر نہین آتا۔ نقصان ہی نقصان ہین۔ اس کی موجد ہم جاہل عورتین ہیں۔ جو پہلے بڑے چاؤ سے منگنی کرتی ہین۔ اور پھر اپنے جگر گوشون کو مصیبت میں ڈالکر فرماتی ہین۔ اپنی بدقسمتی کسی کا کیا قصور ہے

کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرت انسان پر
فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر

دوسری طرح منگنی ہم زمیندارون مین کی جاتی ہے جو کہ اس سے بھی بڑھ کر قابل بیان ہے۔ کہ جب لڑکیاں جوان ہوتی ہین۔ زمیندار لوگ حجامون اور مراسیون کو اُن کے واسطے رشتہ تلاش کرنے کو گرد نواح کے گاؤن مین بھیجتے ہین۔ جہاں ان کو ان کی مرضی کے مطابق رشتہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جس جگہ ان کا جی چاہا۔ جس نے اچھی طرح خاطر تواضع کی اور روپیون سے مٹھی گرم کردی وہین بے سوچے سمجھے رشتہ کر آتے۔ اگر لڑکی بیس برس کی ہوئی۔ تو دس برس کے لڑکے سے منسوب کردی اکثر اوقات ہزارہا نقص نکل آتے ہین۔ جس کا بڑا بھاری سبب یہ ہے۔ کہ ان کو کوئی دلی ہمدردی تو ہوتی نہیں۔ اور نہ ہی ان مین اتنی سمجھہ ہوتی ہے۔ کہ لڑکے کے چال چلن وغیرہ کی اچھی طرح غور پرداخت کر سکیں وہ بے سوچے سمجھے لڑکے کو مصری کہلاتے ہین (جو کہ ایک بدعت ہے۔ منگنی کے وقت لڑکے کو کھلائی جاتی ہے) آتے ہی مبارک سلامت شروع ہو جاتی ہے پہر شادی کی تیاریان سرگرمیون سے ہونے لگتی ہے عقلمند والدین اس دن اپنے داماد نیک نہاد سے ملتے ہین جب کہ برات آکر نکاح ہو جاتا ہے۔ والدین کا فرض منصبی تہا۔ کہ پہلے لڑکے کے عادات واطوار کو دیکھتے بہالتے۔ پہر شادی کا نام لیتے۔ صاحبو! کیا آپ کی غیرت اور حمیت گوارا کرتی ہے۔ کہ ایک پیسہ کا پیالہ اور دو پیسہ کی ہنڈیا تو بڑی ٹہوک بجا کر لو اور ساری عمر کا رشتہ کمینون کے کہنے پر کچے دہاگے سے باندھو۔ مین دست بستہ احمدی جماعت کی خدمت مین عرض کرنے کی جرأت کرتی ہون کہ منگنی کی لغو رسم کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاوے اور شرع محمدی کے بموجب لڑکے لڑکی کے جوان ہونے پر والدین اپنی مرضی کے مطابق نکاح کر دیا کرین تو بہت سی تکلیفات رفع ہو جائین اور یہ مظلوم فرقہ ہمیشہ کے واسطے دعاگو رہے۔

راقمہ وہی احمدی خاتون از گورالی

بلاد اسلامی

شہنشاہ آسٹریا نے اپنی سپاہ کی سالانہ قواعد ملاحظہ کرنے کے لئے بمقام موسٹیر جو دریائے ڈیلاسی کے کنارہ صوبجات بوسنیا و ہرزگیونیا کے علاقہ مین ہے۔ دیکھنے کے لئے خود آنے کا ارادہ کیا صوبجات مذکور عہد نامہ برلن کی رُو سے آسٹریا کی نگرانی مین ہین۔ مگر ان پر سلطان المعظم کی اعلیٰ افسری قائم ہے۔ اِس حیثیت کو قائم رکھنے کے لئے سلطان نے موقعہ قواعد پر اپنا قائمقام بھیجنا چاہا۔ تاکہ شہنشاہ آسٹریا جلالت مآب کی افسری ملحوظ رکھ کر نائب کا استقبال کرے۔ اس خبر کو سن کر شہنشاہ جوزف خاموش ہو گئے اور شرکت قواعد کا ارادہ ملتوی کر کے اپنے نائب کو بھیجنا منظور کیا۔ سلطان کی اس حکمت عملی کا ولایتی اخبار دلچسپی سے ذکر کر رہے ہین۔

مصطفٰے کامل پاشا ایڈیٹر اللوا نے ایک زبردست آرٹیکل فرانسیسی اخبار طان مین چھپوایا ہے۔ جس میں اِس غیور محب الوطن نے مصریون کی پوزیشن صاف صاف ظاہر کردی ہے۔ کہ وہ نہ متعصب ہین نہ انگریزون کے دشمن۔ مگر اپنے ملک اور وطن کی آزادی کے خواستگار ہین۔ اس ضمن مین مسلمانون کی اتحاد اسلامی کی نسبت لکہا ہے۔ کہ وہ ایک فرضی خیال ہے۔ وہی عربستان جہان مذہب اسلام کی ابتدا ہوئی اور جہان کے بڑے راسخ العقیدہ مسلمان ہین۔ ترکی کے خلاف بغاوت کرنے سے نہین باز آتے۔ مراکش مین ترکی کا مطلق اثر نہین ہے۔ پھر اور ممالک کے مسلمانون کا کیا ذکر کیا جاوے ہان ہمدردی طبعاً ہے۔ لیکن وہ نہ اس قابل ہے کہ یورپ کے خلاف مین تیار کر سکے بلکہ جمعیت اسلامی کو بھی اِس سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا۔ بنابریں یورپ کا مسلمانون سے ڈرنا فضول ہے کہ ترکی کے علاوہ کہان کے مسلمان ہین۔ جن پر وہ اپنا اثر ڈالے ہوئے نہین ہے۔ فاضل موصوف نے جو کچھ لکھا وہ عین حقیقت ہے اور امید ہے کہ ان کی زبردست تحریر کا خاطر خواہ اثر ہوگا۔

ہم اس تحریک کو پسندیدہ اور ضروری خیال کرتے ہین۔ کہ سرکاری محکمہ ترجمہ اخبارات مین مسلمان بھی ملازم رکھا جائے۔ تاکہ وہ اسلامی اخبارات کے ضروری مضامین کا ترجمہ پیش کرے۔ جنھین ہندو مترجم نظر انداز کر دیتے ہین۔

ہز آنر سر جیمس لاٹوش صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ نے اپنی کوٹھی واقعہ نینی تال مین باہتمام امام جامع مسجد محفل میلاد نبوی ۱۴ر اکتوبر کو منعقد کرائی تھی۔ جس مین مسلمانان شہر مدعو تھے اور ہز آنر مع سکرٹریون کے شریک ہوئے۔

انتخاب الاخبار

روس کا انقلاب۔ روس کے انقلاب پسند فرقہ نے دس روز کے اندر ۲۰۰ مرتبہ مسلح ہو کر ڈاکے ڈالے اور ستر ہزار پونڈ جمع کر لیئے۔

سینٹ پیٹرز برگ مین ایک ڈاک گاڑی پر بمب کا گولہ پھینکنے والے آٹھ آدمیون اور ۵ آدمیون کو جن مین عورتین بھی تھین ایک اور بمب کا گولہ پھینکنے کے جرم مین فوجی عدالت سے موت کی سزا ملی۔ اور وہ بندوقون سے مروا دئے گئے۔

بغداد جدید مین فساد۔ برطانیہ کے قائمقام سفیر نے بابعالی کی کربلا کے فسادون کی طرف توجہ منعطف کی ہے اور بغداد کے حکام کے رویہ کی سخت شکایت کی ہے

برٹش مصنفون کی قیصر سے اپیل۔ ۲۵ برٹش مصنفون نے قیصر سے درخواست کی ہے کہ پولش ایڈیٹر کو جسے ایک معاندانہ مضمون لکھنے کی پاداش مین دو سال کی قید سخت کی سزا دی گئی ہے معاف کر دیا جاوے۔ قیصر نے انکار کر دیا۔

جہازون کا تصادم۔ رنگون کا جہاز پیٹرک ہنٹا فلشنگ مین پہنچ گیا ہے۔ رودبار انگلستان مین جہاز دہیران کے ٹکرانے سے اسے بہت صدمہ پہنچا ہے۔ آخر الذکر جہاز ۲۲ آدمیون سمیت رودبار انگلستان مین ڈوب گیا ہے۔

تقسیم بنگال۔ آج شام کے وقت مسٹر بچر نور ڈ نے مسٹر مارلے سے پوچھا کہ تقسیم بنگال کے متعلق اُن کاغذات کو پارلیمنٹ کی میز پر رکھا جائے جنکا وعدہ مسٹر براڈرک نے اگست ۱۹۰۶ء مین کیا تھا اور ایک چیدہ کمیٹی تقسیم کی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے۔ مسٹر مارلے نے جواب دیا۔ موعودہ کاغذات مسٹر براڈرک نے پیش کر دئے تھے۔ جیسا کہ گذشتہ سوموار کو کہا گیا۔ ایجی ٹیشن کے متعلق کاغذات پیش کرنے سے پبلک فلاح کو کوئی فایدہ نہین پہنچیگا اور مین کمیٹی مقرر کرنا مناسب نہین سمجھتا۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۷ اکتوبر کے کل ہندوستان مین طاعون سے ۷۱۶۷ موتین ہوئین۔ ان مین سے ۳۹۵۸ بمبئی مین تھین۔ پنجاب ۹۱۰۔ وسط ہند ۹۰۹ ممالک متوسط ۲۳۴۔ ریاست میسور ۲۰۳۔ برہما ۸۸۔ بنگال ۹۱۔ مدراس ۲۸۔ راجپوتانہ ۲۰ کشمیر ۱۲۔

یکم نومبر کی شام کو محلہ ساد ہوان لاہور مین پٹھانون کا ایک ۳ سالہ بچہ چراغ سے کھیل رہا تھا۔ مٹی کے تیل کی بوتل رکھی تھی۔ کچھ تیل اس کے کپڑون پر گر پڑا اور کھیلنے مین چراغ سے کپڑون مین آگ لگ گئی۔ بچہ نے دو تین لمبے لمبے کرتے پہنے رکھے تھے۔ اس کے باپ نے کپڑے اتارنے کی بیحد کوشش کی۔ لیکن اوتارتے اوتارتے سوائے چہرہ کے بچہ کا سارا بدن اور باپ کے دونون ہاتھون کے نیچے آگ سے جھلس گئے اور غریب بچہ صبح تک اس تکلیف سے جانبر نہ ہو سکا۔

لاہور مین ٹیکس پہیہ کی شرح اضافہ کر لینگے اور نیز بیسیکل پر بھی ٹیکس لگایا جائے گا۔

بقول اخبار کلکتہ لاہور کے رسالہ مخزن پر فحش اشتہار شائع کرنے کی بابت نالش کی گئی ہے۔ (عام)

حضور ویسرائے پٹیالہ مین ایک گرل سکول اور ایک پبلک لائبریری بھی افتتاح کرینگے۔

جالندہر کے چھاونی مجسٹریٹ نے ایک دوکان کے تختے پر سودیشی کا لفظ خود جا کر کاٹ ڈالا۔

انبالہ مین گنیشی لال کمپنی کے کارخانہ فلور ملز مین آگ لگی۔ قریب تین لاکھ کا نقصان ہوا ہے آگ بجھاتے ہوئے ایک نہین بلکہ دو فوجی گورے ڈوب مرے۔ ایک بباعث چوٹ کے ہسپتال مین پڑا ہے

امریکہ کی جنوبی ریاستون مین حال کے سخت طوفانون سے ۴۴ لائٹ ہوس بھی تباہ ہو گئے۔

پیرس مین مٹی کے تیل کے عظیم ذخیرے مین سخت آگ لگی۔ نقصان ۵۰۷ لاکھ روپیہ کا ہوا ہے۔

زار روس فوجی ریویو تحریر فرماتے تھے۔ جبکہ کئی گولیان ان کے پاس سے نکل گئین۔ پتہ ندارد بقول روسی سرکاری کاغذات کے گذشتہ فروری و مئی کے درمیان ۱۴۲۱ روسی شرفا قتل ہوئے ان مقتولون مین ۴۳ گورنران تھے اور ۸۰۰ افران پولیس۔

اکتوبر کے پچھلے دس یوم مین روسی انقلاب پسندون نے ۳۰۰ مسلحہ چھاپے مارے۔ بیزرض لوٹ تھے۔

اس عرصہ مین جو روپیہ بزور چھاپون کے حاصل کیا۔ ساڑھے دس لاکھ کے اوپر تھا۔

دربار کابل کے ہنر کے لئے آگرہ مین ایک بڑا ذخیرہ برقی طاقت کا قائم کرین گے۔

حضور وایسرائے ۸ - جنوری کو پہنچین گے اور حضور امیر صاحب ۹ کو۔ بیس والیان ریاست مدعو کئے گئے ہین۔

سر بجضور مہاراجہ صاحب کشمیر نے دچھگام کے پرفضا مقام کا نام منٹو پارک قرار دیا۔

بنگالہ مین ۲۸ ہزار قحط زدہ ہین۔ شرقی بنگالہ مین ۳۱ ہزار۔ صوبجات متحدہ مین خیراتی کام بند کر دین گے۔

لندن سے ایک عظیم کروڑپتی اور فیاض زمان مالدار کے مرنے کی خبر آئی۔ اس کا نام مسٹر جارج ہیرنگ تہا۔

امرتسر مین عیسائی مشنری لیڈیون کی طرف سے بھی ایک عظیم جلسہ قرار پایا۔ ۵ - نومبر سے ۹ تک جاری رکھین گے۔

لاہور مین مورخہ ۴ - نومبر بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح گورنمنٹ نارمل سکول مین (جو کہ محلہ ستھان مین واقعہ ہے جہان لڑکیان تعلیم پاتی ہین) اتفاقاً آگ لگ گئی جس سے میم صاحبات کے کپڑے اور پلنگ جل گئے۔ شکر ہے آگ ہاتھون ہاتھ فرو کی گئی۔ اور سکول کو آنچ تک نہ آنے دی۔

بحیرۂ روم مین مد و جزر۔ روویرا مین مد و جزر کی لہر نے بہت نقصان پہنچایا۔ ٹولون مین وتارپیڈ کشتیان برباد ہو گئی ہین۔ جہازون کو بھی سخت نقصان پہنچا۔

جاپانی جاسوس کی گرفتاری۔ منیلا کا ایک مراسلہ مظہر ہے۔ کہ وہان ایک جاپانی جاسوسی کے شبہ مین گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ ایک انجینر افسر ہے۔ ریلوے دریاؤن اور پلون کے نقشے بناتا ہوا پکڑا گیا۔

طوفان کی بربادی۔ روویرا مین طوفان سے بہت سخت نقصان پہنچایا ہے۔ ٹولون کے قریب جوار مین سات بندرگاہون کو زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا۔ بہت سے گھرانے نان شبینہ کے محتاج ہو جاتے ہین۔ فوجی اور بحری افسر طوفان زدگان کی سرکار کی طرف سے دستگیری کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔

عبدالکریم

بدرِ صادق

مورخہ ۲۰- رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۸- نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

ایڈیٹر صاحب وطن کی اشاعت کفر پر علماء کا فتویٰ

ناظرین اخبار وطن کی اشاعت کفر کی کارروائی پر بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں کیونکہ اُس کے متعلق مفصل مضامین قبل ازیں شائع ہو چکے ہیں۔ کسیقدر اختصار کے ساتھ چھاپا جاتا ہے۔ جو ایک صاحب محمد عثمان نامی نے مولوی انشاء اللہ صاحب کی کارروائی علماء کے سامنے بالتفصیل پیش کر کے ان علماء سے حاصل کیا ہے جو ہمارے سلسلہ کے ساتھ کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ اصل استفتاء بمعہ فتویٰ جو اخبار الحکم میں چھپا ہے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زید ایک مسلمان ہے اور مولوی کہلاتا ہے اس نے ایک اشتہار بغرض تجارت کتب انگریزی کی فروخت کا دیا جس میں سر ولیم میور صاحب عیسائی مصنف کی وہ کتابیں بھی ہیں۔ جو بانیٔ اسلام اور اسلام کے خلاف میور صاحب نے لکھیں اور زید اُن کتابوں کو اصلی قیمت سے بھی زیادہ قیمت پر فروخت کرتا ہے اور اپنی مقررہ قیمت کو رعایتی بتلاتا ہے۔ چنانچہ اس کے اشتہار کے یہ الفاظ ہیں۔

"کئی سو نادر اور مفید انگریزی کتب کی رعایتی قیمت کی مفصل فہرست"
"ٹکٹ بھیجکر منگوائیے۔ انہیں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں۔
"(۲) سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کی اسلامی و دیگر"
"تالیفات بہ تفصیل ذیل ہیں۔ (الف) سوانح عمری رسول مقبول اصلی"
"قیمت عسہ رعایتی ۱۲/ (ب) خلافت اسلامی اصلی قیمت عہ"
"رعایتی قیمت عہ (ج) سورسز آف اسلام اصلی قیمت ہے رعایتی"
"للعہ (د) محمڈن کنٹروورسی اصلی قیمت لعہ رعایتی قیمت ہے (ہ)"
"مملوکان مصر اصلی لعہ رعایتی ہے (و) غدر ہند اصلی قیمت للعہ"
"رعایتی عہ۔ انتہی بلفظہ بقدر الحاجۃ"

زید کے اس اشتہار کو دیکھ کر عمرو ایک دوسرے مسلمان نے مندرجہ ذیل مضمون شائع کیا

مسلمانو! خبردار رہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جانیوالو! اور سرور عالم کو صاحب خلق عظیم اور انسان کامل یقین کرنے والو! کیا تم جانتے ہو کہ میور صاحب ایک سخت متعصب پادری منش مصنف تھے اور اس نے لائف آف محمدؐ (سوانح عمری) میں آنحضرت صلعم کی پاک اور مطہر سیرت پر گندے اور ناپاک سے ناپاک اعتراض کئے ہیں اور میں جانتا ہوں مسلمانوں کا تعلیم یافتہ گروہ اور پادریوں سے مذہبی مناظرہ کا واقف کار طبقہ علماء اس سے خوب واقف ہے۔ کہ اسلام کے خلاف جیسی خطرناک اور زہریلی تحریر میور کی ہے۔ فنڈر اور فورمن کی بھی نہیں ہے۔ میں یقین نہیں کرتا کہ کوئی مسلمان جو آنحضرت صلعم کے ساتھ دلی عقیدت اور محبت رکھتا ہے اس کتاب کو دیکھنا بھی گوارا کرے۔ ایسا ہی اُس نے ایک کتاب عیسائیوں کے لئے بطور رہنما اور رہبر کے لکھی ہے جس میں اُس نے مسلمانوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کا اصول اور ڈھنگ سکھایا ہے اور اعتراض بتائے ہیں غرض اُس نے جسقدر تالیفات اسلام یا آنحضرت صلعم پر لکھی ہیں۔ ان کی غرض اور غایت اسلام کے مخالف اور آنحضرت صلعم پر حملے کرنا ہے۔ اسی طرح پر ایک ٹسڈل ہیں جنہوں نے ینابیع الاسلام جیسی زہریلی اور کفر سے بھری ہوئی کتاب فارسی میں لکھی ہے اور اُس کا انگریزی ترجمہ (سورسز آف اسلام) میور نے کیا ہے یہ کتابیں جو اسلام کی جانستان ہیں اور جن کو پادری لوگ مفت تقسیم کرتے اور نہایت سستے ایڈیشن طبع کر کے فروخت کرتے ہیں۔ اب مولوی زید صاحب نے مسلمان کہلا کر اور مسلمانوں کا خیر خواہ بن کر ان کتابوں کی اشاعت اور فروخت کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔

آہ! اسلام کے لئے کیا دردناک منظر سامنے ہے کہ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا اسلام کا حامی بنتا ہے وہ کند چھری کے ساتھ مسلمانوں کے گلے کاٹنا چاہتا ہے اور اسلام کا تختہ دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ میں یہی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ زید نے یہی نہیں کہ ان کتابوں کے بیچنے سے پادریوں اور کفر کو مدد دی اور اسلام کی تذلیل اور تخریب کی سعی کی ہے بلکہ مسلمانوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو بھی ہڑپ کرنا چاہا ہے اور ان کے ایمان اور مال دونوں پر ہاتھ صاف کرنے کی ٹھان لی ہے۔ میور صاحب کی لائف آف محمدؐ (سوانح عمری رسول مقبول) کی اصل قیمت جس پر پادری بیچتے ہیں۔ اور خود لاہور میں رام کرشنا صاحب تاجر کتب اسے فروخت کرتے ہیں صرف آٹھ روپیہ ہے مگر زید اسے رعایتی قیمت عسہ پر بیچتا ہے اور اُس کی اصلی قیمت عسہ روپیہ بتاتا ہے۔ میور کی خلافت کی قیمت چھ روپیہ ہے اور زید اس کی قیمت عہ ظاہر کر کے عہ پر بیچکر مسلمانوں پر احسان کرتا ہے۔ ینابیع الاسلام (سورسز آف اسلام) کی اصلی قیمت عہ ہے لیکن زید اصلی قیمت چھ روپیہ ظاہر کر کے للعہ پر بیچتا ہے پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ زید سے اجتناب کریں۔ اور اُس کی تحریروں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں جبتک وہ توبہ نہ کرے اور اُس سے خاص کفارہ نہ دے۔ انتہی بلفظہ بقدر الضرورت

زید یہ بھی کہتا ہے کہ قربانی کی بجائے قربانی کا روپیہ حجاز ریلوے میں دیا جاوے اور قربانی نہ کیجاوے اور اس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان مسلمانوں سے سود لیں تو خلاف منشاء الٰہی نہیں۔ چنانچہ زید کے الفاظ یہ ہیں۔ سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر مبنی ہے۔ ایک مسلمان کو روپیہ کی ضرورت ہے اور اُسے بازار سے کسی طرح ۲۴ روپیہ سینکڑہ سے کم سود پر قرض نہیں ملسکتا۔ اور ادہر کوئی مسلمان بطور قرض حسنہ روپیہ دینے پر تیار نہیں۔ تو اگر مسلمان اُسے محض بخیال ہمدردی و تعلق اسلامی ۱۲ سینکڑہ سود پر روپیہ دے۔ تو کیا اُس نے منشاء الٰہی کے خلاف خیال کیا۔ یا ۱۲ سینکڑہ کم لینے سے منشاء الٰہی کو قدرے پورا کیا۔ حالات زمانہ اور نکبت قومی کے ہاتھوں سے شاید ہی کوئی بشر بچا رہا ہو۔ اگر وہ اس قدر ہمدردی نہیں کر سکا کہ بالکل بلا منافع دے تو کیا اس کے اس قدر احسان کرنے کا یہ صلہ ملنا چاہیئے۔ کہ اُسے الٹا مطعون کیا جاوے جس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آئندہ وہ کسی کو قرض نہ دیگا اور مسلمان ضرورتمند کو پوری شرح پر غیر اقوام سے قرض لینا پڑیگا۔ اسلام تو یہ کہے کہ لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ اور ہمارے مولوی مسلمانوں کے صریح نقصان عین مقتضائے اسلام قرار دیں۔ انتہی بلفظہ۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین زید کے حق میں جو مخرب اسلام اور مکذب خیر الانام صلعم کی کتابیں جنکو محض اسلام اور بانی اسلام (فداہ ابی و امی) کی توہین و تذلیل کی غرض سے عیسائیوں نے تصنیف کیا ہے، مسلمانوں کے ہاتھ بازاری قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرے اور پھر اسکو رعایتی قیمت کہہ کر مسلمانوں پر احسان بھی رکھے اور ذاتی نفع کیواسطے اپنے اشتہار میں اس امر کا اشارہ تک بھی نہ کرے کہ یہ کتابیں مخالف اسلام لکھی گئی ہیں ان کو صرف ایسے مسلمان خریدیں جو اہل علم روشن خیال ہوں اور جواب لکھنے کا ارادہ رکھیں۔ دوسرے مسلمان نہ خریدیں تاکہ ہر مسلمان زید کی نیک نیتی سے [illegible] ہوکر ایسی زہریلی کتابوں پر روپیہ ضائع کرکے بربادئ ایمان کا اسباب خرید کرے بلکہ برخلاف ایسی تصریح کے جو متقی مسلمانوں کا فرض ہونا چاہیئے تھا ان کتابوں کو نادر اور مفید اور اسلامی کتب ظاہر کرے حالانکہ عیسائی کبھی وہ کتابیں جو ان کے مذہب کے خلاف مسلمان شائع کرتے ہیں جیسے کہ اعجاز عیسوی و ازالہ اوہام مولوی رحمۃ اللہ مہاجر مرحوم و استفسار و پیغام محمدی وغیرہ ہیں فروخت نہیں کرتے۔ مگر زید میں عیسائیوں جیسی غیرت و حمیت بھی نہ رہی۔ کہ ایسی کتب کی تجارت شروع کردی۔ نیز زید کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان اگر غیر اقوام سے کم سود پر مسلمانوں کو قرضہ دیں تو خلاف منشاء الٰہی نہیں۔ بلکہ کسیقدر منشاء الٰہی اس سے پورا ہوتا ہے۔ نیز زید یہ بھی کہتا ہے کہ قربانی نہ کی جاوے اسکا روپیہ حجاز ریلوے میں دیدیا جاوے اور خود اسکا عمل بھی یہی ہے۔ آیا ان عقاید و اعمال کے ساتھ زید متبع رسول صلعم اور مومن حامی اسلام مسلمان ہے یا کافر ضال مضل دشمن اسلام۔ اور زید و عمرو ہر دو میں سے کون تابع قرآن و اسلام ہے اور کون مخالف۔ جواب دلایل شرعیہ سے بہ ثبت مہر و دستخط تحریر فرماکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔ والسلام

معروضہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۰۶ء

السائل

عاجز محمد عثمان ہیڈ ڈرافسمین الہ آباد ریلوے

فتاویٰ

الجواب واللہ الموفق للصواب

زید کے بعض عقاید و اعمال موجب کفر ہیں اور بعض موجب فسق۔ بہرحال زید کافر ضال و مضل دشمن اسلام ہے اور عمرو متبع قرآن و اسلام۔ واللہ اعلم و علمہ اتم .. محمد بشیر عفی عنہ

الجواب صحیح الجواب حق الجواب صحیح

الجواب } ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جیسے یہ کتب فروخت کرنا پر وعید شدید ہے۔ اسی طرح ہو بہو بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت وعید کے مستحق ہیں وہ کتب فروش اور وہ مدرسین جو مقابلہ میں کتاب و سنت مطہرہ کے [illegible]

.... اور سود لینا اور دینا زیادہ خواہ کم بہرحال حرام ہے۔ وحرم الربوا۔ الآیہ غرضکہ زید ہو خواہ غیر ہو۔ خلاف کتاب و سنت کے مداومت کرتا ہے اس کو جلد توبہ کرلینا چاہیئے ورنہ قیامت کے دن سوا حسرۃ اور افسوس کے کچھ نہ ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واللہ اعلم بالصواب حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الملتانی نزیل الدہلی۔ تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی [illegible] ہجریہ علی صاحبہا افضل صلوٰۃ و ازکی تحیہ

الجواب } زید کی یہ حالت شرمناک ہے اُن کے گنہگار و مضرت رسان اسلام ہونے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہے جنہے یہ کتابیں دیکھی ہیں سوائے اس کے کہ جواب ان کا رد لکھنا چاہیئے۔ دوسرے شخص کو ان کا دیکھنا بھی حرام مطلق ہے۔ ہائے مسلمانوں کی غیرت و حمیت کیا ہوئی اگر زید کا یہ فعل دشمنوں کی سازش سے ہے اور وہ اکثر ایسا کرتے ہیں تو زید اور ابوجہل میں شاید کچھ تھوڑا ہی سا فرق باقی ہے جبکی بازپرس اب دنیا میں تو کون ہے جو کریں گے ......

والسلام - ابو محمد عبد الحق

زید ظالمین میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین - الراقم لطف حسین عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین .... ایسے لوگ مدعی الوہیت ہوا کرتے ہیں۔ جو خلاف کتاب اللہ و سنت کوئی کام جاری کریں۔ منجملہ ایسے لوگوں کے مولوی زید بھی مدعی الوہیت ہے کیونکہ وہ کہتا ہے۔ کہ سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر مبنی ہے۔ یہ حضرت مولوی زید کا اپنی من گھڑت ہے کسی جگہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے یہ وجہ تحریر نہیں فرمائی بلکہ مطلقاً فرما دیا ہے۔ احل اللہ البیع وحرم الربوا۔ الربوا کا الف لام جنسی ہے جو قلیل و کثیر سود پر حاوی ہے اور اضعافاً مضاعفہ مثالاً ظاہر فرمایا ہے جو الربوا میں پہلے ہی داخل تھا اور قربانی کے عوض حجاز ریلوے کو چندہ دینا۔ اس آیت کے برخلاف ہے۔ ولکل امۃ جعلنا منسکاً لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقہم من بہیمۃ الانعام پ ع ۱۲

اور عیسائیوں کی کتابوں کا اہل اسلام میں رواج دینا اور ان کو نادر و مفید اسلامی تالیفات بتلانا اور اس امر کا اظہار نہ کرنا کہ اوس دشمن اسلام نے قرآن شریف اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بیجا حملے کئے ہیں۔ مسلمانوں کا مال اور روحانی کا تباہ کرنا ہے لہذا حسب آیات صدر مولوی زید کو اس الوہیت اور رب ہونے سے توبہ لازم و فرض ہے ورنہ جو کچھ سزا ئے مدعی الوہیت کی ہے، وہ اس کو عنقریب بھگتنی ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - حررہ ابو محمد یحییٰ فقیر حشمت الٰہی ملتانی عفی اللہ عنہ واعظ دہلوی مؤلف رسالہ ہو معلم المسلمین

الجواب صحیح } محمد خدا داد سند یافتہ مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم

زید کو اس بات سے تائب ہونا چاہیئے ورنہ چند دن باقی ہیں
خاکسار محمد یحییٰ عفی اللہ عنہ سند یافتہ

بدر منوّر

۲۰ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

۴

سورۃ النصر

گذشتہ سے پیوستہ

* * *

استدلال متعلق وفات نبی کریم صلعم

اس سورۃ شریف کی تفسیر مین کئی ایک روایات اس قسم کی ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے بعض صحابہ کرام نے اس سورۃ کے نزول کو سن کر یقین کیا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اس دنیا پر جو تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور وقت آگیا ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال دائمی حاصل فرماوین۔ چنانچہ ایک حدیث جس میں حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رونے اور پھر ہنسنے کا ذکر ہے۔ گذشتہ پرچون مین بیان کی جا چکی ہے رونے کی وجہ یہ تھی کہ بیبی فاطمہ کو آنحضرت نے بتلایا۔ کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے، پھر ہنسنے کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ آپنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتلایا۔ کہ میرے بعد میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میرے ساتھ ملنے والی تو ہے چنانچہ آن حضرت کی وفات کے صرف چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ نے وفات پائی تھی۔ ایک روایت سے جو حضرت ام حبیبہ سے ہے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس سورہ شریف کے نازل ہونے پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی تھی کہ آپ کی عمر حضرت عیسے کی عمر سے نصف ہے اور حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بھی اس سورہ شریف کے وقت اس امر کے اشارہ کو سمجھ لیا تھا۔ کہ آنحضرت کا وقت وفات قریب آگیا ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے مین ابھی بچہ ہی تھا مگر جب کوئی مجلس شوری قائم ہوتی اور بڑے بڑے اصحاب جو اہل بدر تھے جمع کیئے جاتے۔ تو حضرت عمر مجھے بھی اس مجلس مین بلاتے۔ میری عمر کے لڑکے کا ایسی اہم مجلس مین بلایا جانا شاید کسی کو ناپسند ہوا ہوگا کہ کسی نے کہ یہ لڑکا ہمارے بیٹوں کی عمر کے برابر ہے اور ہمارے ساتھ مجلس شوری مین بیٹھتا ہے مگر حضرت عمر نے جواب دیا کہ تم کیا جانتے ہو کہ یہ کون ہے۔ اس کے بعد جب پھر ایسا ہی کسی مجلس کا موقعہ ہوا۔ اور سب بلائے گئے۔ تو حضرت عمر نے مجھے بھی بلایا اور مین دل مین سمجھ گیا کہ آج کچھ بات ضرور ہے۔ چنانچہ جب کہ سب جمع ہو گئے تو حضرت عمر نے اول دوسرون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سورۃ اذا جاء نصر الله والفتح کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ بعض نے کہا کہ اس میں ہمکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ حمد و استغفار کرین بعض نے کہا کہ اس میں فتح و نصرت ہم کو دی گئی ہے اور بعض خاموش رہے۔ تب حضرت عمر نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم کیا کہتے ہو کیا یہی صحیح۔ مین نے کہا نہین بلکہ مین یہ جانتا ہون کہ اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جتلایا گیا ہے کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے۔ اب حمد واستغ

حضرت عمر نے فرمایا۔ مجھ

حضرت عائشہ رضہ

ہے۔ کہ اس سو

آنحضرت صلی ا

بہت پڑھتے

استغفر

اور ایک

آنحضر

جا

فر

سی

سور

علیہ

بار

کہ

آگیا ہے اور اب قومین فوج در فوج داخل ہونے والی ہین۔ تو اب وہ وقت آگیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس جہان فانی کو چھوڑ کر واصل باللہ ہو جاوین۔

افواج جس سال یہ سورت نازل ہوئی اس سال بہت سی قومین فوج در فوج اسلام مین داخل ہوئین۔ کیونکہ مکہ فتح ہو گیا تھا اور کفار کے سرغنہ سب ہلاک ہو چکے تھے اور کوئی رکاوٹ اب باقی نہ رہی تھی اور اسلام کی سچی اور راحت بخش تعلیم نے لوگون کے دلون مین گھر کر لیا ہوا تھا۔ صرف چند شریر لوگون کی شرارت کا خوف درمیان مین تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ امن کا نہ تھا اور ہر ایک کو اپنی جان اور مال کا خطرہ رہتا تھا بالخصوص غربا امرار کے بہت ہی زیر اثر تھے اور ان سے خوف کھاتے تھے۔ جب بڑے بڑے کفار ہلاک ہو گئے اور ان کے زور اور طاقت کی چار دیواری خاک مین مل گئی۔ تو لوگون کے دل سیلاب کی طرح اسلام کی طرف جھکے اور قبایل کے قبایل یک دفعہ اسلام مین داخل ہو گئے۔ چنانچہ بنی رسد اور قو لطہ اور بنی حرہ اور بنی

بنی ہلاا

ایک قوم ہے۔ جن کے دل نرم ہین اور اہل یمن اہل ایمان اور اہل فقہ اور اہل حکمت ہے اور فرمایا کہ مجھے یمن کی طرف سے تمہارے رب کی خوشبو آتی ہے۔ یعنے اہل یمن اہل اللہ ہین اہل یمن اِس سورہ شریف کے نزول کے بعد ایمان لائے تھے۔

تسبیح۔ تحمید واستغفار

اس مین اوّل تسبیح کا حکم ہے۔ پھر تحمید کا اور پھر استغفار کا۔ اس ترتیب مین یہ حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی صفات دو قسم ہین ایک صفات سلبیہ اور دوم صفات ثبوتیہ۔ صفات سلبیہ وہ ہین۔ جو اللہ تعالےٰ کا تمام نقائص سے پاک اور منزہ ہونا اور اعلےٰ و برتر ہونا ظاہر کرتی ہین سلبیہ کے معنے ہین۔ سلب کرنے والی کھینچنے والی اور صفات ثبوتیہ وہ ہین۔ جو اللہ تعالیٰ کے اکرام اور عزت اور بلندی کا اظہار کرتی ہین اس ترتیب مین صفات سلبیہ کو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور صفات ثبوتیہ کو ان کے بعد لیا گیا ہے۔ تسبیح اللہ تعالےٰ کی جلالی صفات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ وہ تمام بدیون سے منزہ بے عیب اور پاک ذات ہے۔ تم بھی اُس کی تسبیح کرو یعنے اس کا اور اس کی تحمید کرو اُسی کے

ایمان لاوے اور شعار اسلامی نماز روزہ حج زکوٰۃ کی پابند ہو۔ چنانچہ جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لیا۔ لوگون کا دین اللہ مین داخل ہونا تسلیم نہ کیا گیا۔ قرآن شریف مین اور جگہ دین کے معنون کی وضاحت کی گئی ہے۔ فرمایا ہے۔ اِنّ الدین عند اللہ الاسلام۔ اللہ تعالےٰ کے حضور مین مقبول دین تو صرف اسلام ہی ہے اور فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ۔ اور جو شخص اسلام کے سوائے اور کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا۔ تعجب ہے کہ باوجود ایسی صریح آیات کے ہوتے اس زمانہ مین ڈاکٹر عبد الحکیم خان جیسون کی عقل ایسی ماری گئی ہے کہ وہ کہتے ہین۔ کہ آنحضرت پر ایمان لانا اور قرآن شریف پر عمل کرنا کچھ ضروری نہین۔ اور نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کی پابندی کی کوئی حاجت نہین اور اسلام مین داخل ہونا ایک بے فائدہ امر ہے۔ صرف اللہ کو مان لو کہ وہ ہے اور اچھے اچھے کام کرو۔ جو تمہاری نگاہ مین اچھے ہون (خواہ نیوگ ہی کیون نہ ہو) تو بس نجات پا جاؤ گے۔ لفظ دین کے واسطے اور الفاظ بھی قرآن شریف مین آئے ہین۔ جیسا کہ **ایمان**۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فاخرجنا من کان فیہا من المومنین فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین یعنے وقت عذاب مومنون کو وہان سے نکال دیا مسلمانون کا صرف ایک ہی گھر ملا۔ اور

ہے۔ صراط اللہ الذی

فی الارض۔ راہ

کچھ ہے۔ سب

سطے اور یہی نام

اور

اور

آ

نصر

مد

ے

ب

مشتمل ہے اور بلحاظ ان احکام تسبیح اور تحمید اور استغفار کے ہے۔ جو کہ انسان کو اپنے کمال پر پہنچانے کے واسطے کمال درجہ کے ہتھیار ہین۔ اسی سورہ شریف نے کفار مکہ کو باوجود ایسی سخت نیا دتون اور سرکشیون کے اور اذیت رسانیون کے فتح مکہ کے وقت ہر طرح کے عذاب سے بچا لیا اور آنحضرت نے اپنے خلق عظیم کے ساتھ سب کو معاف کر دیا اور فرمایا لا تثریب علیکم الیوم۔ بلکہ ان کے گناہون کے واسطے خدا تعالےٰ کے حضور مین معافی چاہی کیونکہ استغفر اللہ کا لفظ اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے حضور مین گنہگارون کے واسطے شفاعت کرین اور ان کو عذاب مین گرنے سے بچا دین۔

نئی فوجین

یہ اللہ تعالیٰ کی فتح و نصرت کا وعدہ اور قومون کے فوج در فوج اسلام مین داخل ہونے کی پیشگوئی جو اس سورہ شریف مین کی گئی ہے اگرچہ اس کے پورا ہونے کا ابتدا آنحضرت صلعم کے زمانہ مین ہوا۔ تاہم چونکہ مذہب اسلام ہمیشہ کے واسطے ہے۔ اسواسطے ظلی طور پر جب کبھی ضرورت ہو۔ یہ وعدہ پورا ہوتا ہے چنانچہ اس زمانہ مین بھی جب کہ اسلام بہت ضعیف ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری دوبارہ سنائی ہے کہ اس کی طرف سے اسلام کے واسطے فتح اور نصرت کا وقت پھر آگیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام مین داخل ہون گے اور پھر اسلامیون مین وہی روحانیت پھونکی جائے گی۔ مبارک ہین وے جو تکبر نہ کرین اور خدا کے کام کی عزت کرین تاکہ ان کے واسطے بھی عزت ہو۔ اے خدا ہمارے گناہون کو بخش اور اپنے وعدون کو پورا کر کہ تو سچے وعدون والا ہے۔ اسلام کی عزت کو دنیا مین قائم کر دے اور اسلام کے دشمنون کو ذلیل اور پست اور ہلاک کر دے خواہ وہ اندرونی ہون خواہ بیرونی۔ کیونکہ اب تیری قدرت نمائی کا وقت ہے اور تو بڑی طاقتون والا خدا ہے آمین ثم آمین۔

* * *

اِس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ الکفرون کی تفسیر درج اخبار ہوگی۔

ایک انصاف پسند آواز

ایڈیٹر صاحب یونین گزٹ بریلی نے اپنے اخبار مطبوعہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء مین ایک منصفانہ مضمون اس امر پر لکھا ہے کہ کسی نبی یا ولی کے کسی پیرو اور مُرید کا اس سے مرتد ہونا اُس بزرگ کے کذب وصدق پر دلالت کرسکتا ہے یا نہین ۔ ایڈیٹر صاحب مذکور خود بھی لکھتے ہین اور ہے بھی صحیح کہ نہ وہ احمدی ہین اور نہ اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے ہین بلکہ محض اظہار حق کے واسطے کج بحث مولویون کو عقل سکھاتے ہین کہ وہ ایسا طریق اختیار نہ کرین جس سے خود اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوۃ والسلام پر اعتراض وارد ہو ۔ چونکہ یہ مضمون ایک غیر احمدی نے نہایت انصاف پسندی کے ساتھ لکھا ہے ۔ اس واسطے ہم اس کو اخبار مین نقل کرتے ہین ۔ ممکن ہے کہ ہمارے مخالف مولوی صاحبان یہ فرمادین کہ یہ ایک اخبار کا ایڈیٹر ہے ۔ اس کو دینی معاملات کی کیا خبر ۔ لیکن معاملہ زیر بحث کوئی ادق فقہی مسئلہ نہین ۔ اور مضمون کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہوجائیگا ۔ کہ جسقدر دینی غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جوش اس مضمون نویس مین ہے ۔ اگر اتنا ہمارے مخالف صاحبان مین ہوتا ۔ تو کوئی فتنہ ہی برپا نہ ہوتا ۔ کاش کہ مولوی ثناء اللہ اہل حدیث اور اُس جیسون مین کچھ بھی تقوی کی بو ہوتی ۔ تو وہ تقوے کے یہ معنے نہ کرتے ۔ کہ آدمی چوری کرے جھوٹھ بولے زنا کرلے مگر پھر متقی کا متقی رہتا ہے

(اڈیٹر)

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو کلام ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہین ناگوار ہوتا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نام سے مذہبی وعلمی دنیا بخوبی واقف ہوچکی ہے اور آپکی شہرہ ہندوستان کی چار دیواری سے نکلکر چار دانگ عالم مین پھیل چکا ہے ۔ عام خیال تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود معہ جسم زندہ آسمانپر چلے گئے ہین اور آخر زمانے میں وہی آسمان پر سے اوترینگے اور وہی مسیح موعود ہین لیکن مرزا صاحب اُس کے خلاف یہ فرماتے ہین کہ وہ مسیح علیہ السلام جو نبی اسرائیل مین نبی ہوکر تشریف لائے تھے فوت ہوگئے اور آنیوالا مسیح اسی امت کا ایک فرد ہے جس کو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح ابن مریم کا خطاب عطا فرمایا ہے اور وہ مسیح موعود مین ہون اس دعوی
مین بحث طلب معلوم ہوتے ہین اول یہ کہ آیا
حضر ندہ آسمانپر چلے گئے ہین یا فی الحقیقت
فوت ۔ دوسرے یہ کہ آیا مسیح موعود ہونے کی قابلیت مرزا صاحب مین پائی جاتی ہے یا نہین ۔ ترتیب کے لحاظ سے پہلے بحث امر اول یعنی حیات ووفات حضرت مسیح مین ضروری معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر حیات مسیح ثابت ہوجائے ۔ تو پھر مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے مین بحث کرنے کی ضرورۃ باقی نہین رہتی ۔ لیکن اگر حیات ثابت نہ ہو بلکہ وفات بپایہ ثبوت پہنچ جائے تو پھر مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے مین بحث کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے ۔ یون تو ہماری علماء نے اس مسئلہ مین بڑی تو تو مَیں مَیں کی بہت سے رسالے اور کتابین لکھین لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ اس سیدھے اور صاف طریقہ کو چھوڑ کر اس معاملہ مین ایسی ایسی عجیب عجیب کارروائیون سے کام لیا ہے ۔ جنھون نے طالبان تحقیق کو حیرت مین ڈالدیا ۔ ایک مولویصاحب فرماتے ہیں ۔ مرزا کو معجزات انبیاء سے انکار ہے دوسرے لکھتے ہین ۔ وہ تو وجود ملائکہ سے بھی منکر ہے ۔ تیسرے منظر ہین ۔ وہ تو حشر و نشر دوزخ وجنت وغیرہ کو بھی نہین مانتا چوتھے رقمطراز ہین کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا تو اُسے تسلیم نہین ۔ بلکہ وہ تو آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کو گالیان دیتا اور تمام انبیاء کی سخت توہین کرتا ہے ۔ خدا کے فرزند ہونے کا مدعی ہے بلکہ اپنے آپ کو خدا کا باپ بتاتا ہے ۔ نعوذ باللہ من الہفوات

لیکن جب مرزا صاحب کی وہ کتابین دیکھی جائیں جن کا مولوی صاحبان حوالہ دیتے ہیں ۔ تو دیکھنے والوں کو ان بزرگوار مولویصاحبان کی حالت پر رحم بھی آتا ہے اور غیظ بھی ۔ ایک مولوی صاحب اپنے اشتہار مین لکھتے ہیں ۔ کہ مرزا نے حضرت عیسے کی نبوت سے قطعی انکار کیا ہے ۔ وہ کہتا ہے ۔ کہ عیسے کی نبوت پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوتی ۔ بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں ۔ لیکن جب اعجاز احمدی کا صفحہ ۱۳ جس کا حوالہ مولوی صاحب نے دیا تھا ۔ دیکھا گیا ۔ تو اس کی عبارت کا مفہوم یہ معلوم ہوا ۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت حضرت عیسے کا کہین بھی انکار نہیں کیا بلکہ جا بجا اقرار کیا ہے ۔ ہاں یہ البتہ لکھا ہے ۔ کہ قرآن شریف کو اگر علیحدہ کرلیا جائے ۔ تو پھر حضرت مسیح کی نبوت پر کوئی دلیل قایم نہیں ہوتی ۔ جس کا بہت کھلا ہوا مطلب یہ ہے ۔ کہ قرآن شریف سے تو حضرت مسیح کی نبوت ثابت ہے ۔ ہاں کسی اور ذریعہ سے ثابت نہیں

پھر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا قرآن شریف کو ایک باطل کتاب بتاتا اور کہتا ہے کہ قرآن ایک جھوٹی کتاب ہے ۔ جبھی تو اس میں مسیح کا نبی ہونا تسلیم کیا گیا ہے ۔ لیکن جب مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی کا صفحہ ۱۳ دیکھا جائے ۔ تو یہ مضمون ملتا ہے ۔ کہ یہ قرآن شریف کا احسان ہے ۔ کہ حضرت مسیح کے نبی ہونے کا اقرار کردیا اور اسی وجہ سے ہم اُن پر ایمان لائے ۔ کہ وہ سچے نبی ہین اور برگزیدہ ہین اور اُن تمام تہمتون سے معصوم ہین ۔ جو ان پر اور اون کی ماں پر لگائی گئی ہیں ۔ العجب ثم العجب مرزا صاحب تو یہ لکھین کہ ہم حضرت مسیح پر

عدل

ایمان لائے وہ سچے نبی تھے اور ہم اُن کو ان تمام تہمتوں سے جو اُن پر اور اُن کی ماں پر لگائی گئیں معصوم سمجھتے ہین ۔ مگر مولویصاحب فرمائین ۔ کہ مرزا تو حضرت عیسے کی نبوت کا قطعی منکر ہے وہ تو ان کو ماں بہن کی گالیاں دیتا ہے ۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔ پھر مولوی صاحب فرماتے ہین ۔ کہ مرزا نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۴ مین لکھا ہے ۔ کہ عیسیٰ کو شیطانی الہام ہوا کرتے تھے ۔ لیکن جب کتاب دیکھی جاوے ۔ تو یہ مضمون ملیگا ۔ کہ انجیل مین تو یہ لکھا ہے ۔ کہ کبھی کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوا کرتے تھے ۔ مگر اسلام کی حدیثوں مین آپ کی یہ صفات لکھی ہین ۔ کہ خدا تعالیٰ نے شیطان سے آپ کو محفوظ رکھا ۔ کبھی آپنے شیطان کی پیروی نہین کی ۔ ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے ۔ کہ ایک مرتبہ آپ کسی بیگانہ عورت پر عاشق ہوگئے تھے ۔ لیکن جو بات دشمن کے مونھ سے نکلے ۔ وہ قابل اعتبار نہین آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے ۔ خبیث ہین وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتین لگاتے ہین ۔

اب مولوی صاحبان کا تو وہ ارشاد ہے اور مرزا صاحب یہ فرماتے ہین ۔

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

اسی قسم کی نہ ایک دو بلکہ صدہا و ہزارہا اعتراض ہین ۔ جو مولوی صاحبان کی طرف سے کئے جاتے ہین ۔ کاش ! ایسے اعتراضون سے تو خاموشی ہی اختیار کی جاتی "تا کہ حضرات مولویصاحبان اتہام سازی کے گناہ سے محفوظ رہتے ۔

اگرچہ ہم کو مرزا صاحب سے کسی قسم کا تعلق و واسطہ نہین ہے ۔ تاہم مولوی صاحبان کی ان خلاف دیانت اور امانت کارروائیون کو ہم نے ہمیشہ نفرت سے دیکھا ہے اور ہمارے خیال مین ہر منصف مزاج و اعتدال پسند انسان خواہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کا کیسا ہی مخالف کیون نہ ہو ۔ اس قسم کی بے ہودہ اور نا معقول حرکتون کو تو کبھی پسند نہین کریگا ۔ یہ حرکتین جس قدر قابل نفرت اور لائق کراہیت ہین ظاہر ہی ہے ۔ لیکن ابھی حال مین برائے شگون کے لئے اپنی ناک کاٹنے کی جو تازہ مثال قایم کی گئی ہے ۔ وہ تو ردی دینے کے قابل ہے

ناظرین ! اسے ملاحظہ فرماوین اور سوچین ۔ کہ جوش نفسانیت و تعصب نے ہمارے علماء کو کہان سے کہان تک پہنچا دیا ہے ۔ مرزا صاحب کے ایک مرید تھے **ڈاکٹر عبد الحکیم خان** ابھی کچھ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ وہ مرزا صاحب سے پھر گئے ۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی بات ایسی نہیں تھی جس کو حیرت کی نظر سے دیکھا جاتا نہ یہ کوئی ایسا امر تھا جس سے مرزا صاحب کے سچے یا جھوٹے ہونیکا نتیجہ نکالا جائے ۔ مگر مولوی صاحبان کو اس سے کیا غرض ۔ انہوں نے بلا تامل کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے ۔ اس لئے اب مرزا صاحب کے کاذب ہونے مین کچھ بھی شک نہین رہا ۔ اگر مرزا کاذب نہ ہوتا ۔ تو **عبد الحکیم خان** اس سے کیون پھر جاتے اور چونکہ وہ پھر گئے لہذا مرزا کاذب ہے یہ خلاصہ ہے مولوی صاحبان کے اُن خیالات کا جو اس معاملہ مین انہون نے ظاہر کئے ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ؕ

مولویصاحبان نے مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ تو گھڑ لیا کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے ۔ لیکن یہ نہ دیکھا کہ یہ قاعدہ مرزا صاحب کو لوگون کی نظر میں جھوٹا بنا سکے یا نہ بنا سکے ۔ مگر اسلام کا قلع قمع ضرور کئے دیتا ہے ۔ اس لئے کہ حضرت موسے علیہ السلام کے بہت سے مُریدان سے پھر گئے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مُرتد ہوئے اور سب سے بڑھکر یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بعض بدبختون اور بدقسمتون نے روگردانی کی ۔ اب اگر مولوی صاحب کے فرمانے کے مطابق مرید کے مرتد ہو جانے کو پیر کے کاذب ہونے کی دلیل مانا جاوے تو پھر ساتھ ہی ہمارے انبیاء کو بھی جھوٹا ماننا پڑیگا ۔ معاذ اللہ من ذلک ۔ مولوی صاحبان نے بظاہر تو صرف مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ گھڑا لیکن فی الحقیقت مخالفین اسلام کے ہاتھ مین ایک تیز حربہ دیدیا ہے کہ جب بھی چاہے اسلام پر چلائین ۔ اور مسلمانون کو ناقابل برداشت نقصان پہنچاوین ۔ مثلاً اگر کوئی شخص مخالفین اسلام مین سے مولویصاحبان کے قاعدہ کا حوالہ دیکر یہ کہے کہ موسے علیہ السلام سچے نبی نہین کیونکہ اُن کے اکثر مرید اُن سے منحرف ہوگئے تھے پھر وہ یہ کہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کو نبی مانتے ہین حالانکہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہین تھے کیونکہ اُن کے حواری بھی اکثر مرتد ہوئے تھے ۔ پھر وہ مولوی صاحب کا وہی قاعدہ باآواز بلند لوگون کو سنا کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کا بھی انکار کرے اور کہے کہ وہ سچے نبی کیونکر ہو سکتے ہین جبکہ مسلمانون کے مولوی صاحبان صاف اقرار کر چکے ہین کہ مرید کا پھر جانا مُرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے اور مسلمانون ہی کی کتابون سے یہ بھی ثابت ہے کہ اُن کے نبی سے بھی بہت سے لوگ مرتد ہوئے ہین اور اُسی پر اکتفا نہ کرکے وہ زمانہ گذشتہ کے ساتھ زمانہ حال کے مرتدین کی ایک لمبی فہرست بھی مولوی صاحب کے آگے رکھے اور مولوی صاحب سے کہے کہ حضرت مولوی صاحب مسیلمہ کو تو آپ جانتے ہی ہون گے اور عبد اللہ سے بھی آپ بخوبی واقف ہون گے اور اگر کہیں بھول گئے ہون تو پادری عماد الدین ۔ پادری صفدر علی ۔ پادری حسام الدین پادری احسان اللہ کو تو غالباً نہ بھولے ہون گے ۔ اور اگر اُن کو بھی فراموش کر گئے ہون ۔ تو ڈاکٹر احمد شاہ شائق حافظ احمد مسیح ماسٹر عبد الغفور کو تو نہ بھولے ہون گے ۔ پھر وہ خوب جتا کر بلکہ مولوی صاحب کا شانہ ہلا کر کہے ۔ کہ حضرت مولویصاحب اول الذکر دو شخص ان لوگون مین سے ہین ۔ جو آپ کے نبی کے زمانہ مین مرتد ہوئے تھے ۔ مسیلمہ وہ جس نے نہ صرف یہ کہ اسلام سے روگردانی کی بلکہ نبوت کا دعوےٰ بھی کیا تھا اور عبد اللہ وہ جو نبی عربی ؐ کی وحی لکھنے کی معزز عہدے پر مامور تھا ۔ باقی لوگ آپ کے معصرین ہین جو اُسی زمانے مین وقتاً فوقتاً مرتد ہوئے ۔ آخر الذکر تین آدمی تو بہت ہی تھوڑا زمانہ ہوا کہ اسلام سے رُوکش ہوئے ہین ۔ ڈاکٹر سید احمد شاہ نے مذہب عیسوی اختیار کر لیا اور اسلام کی رد مین کتاب امہات المومنین لکھی ۔ حافظ احمد مسیح بھی عیسائی ہوا اور اُس نے بھی کئی کتابین تصنیف کین اور علماء اسلام کو بھی مباہلہ کے لئے بار بار للکارا ۔ عبد الغفور اسلام چھوڑ کر آریہ بنا اور دھرم پال کے نام سے مشہور ہو کر ترک اسلام اور تہذیب الاسلام دو کتابین تصنیف کین ۔ پس اے حضرت مولوی صاحب جب آپ کے نبی کے پیرو ان کی وفات کے بعد ہی مرتد ہوئے اور خاص ان کے زمانہ حیات مین بھی تو پھر آپ کو اُن کی نبوت سے انکار کر دینے اور اسلام کو خیرباد کہہ کر کسی اور گھر کی راہ لینے مین کیا پس و پیش ۔

بس ہو چکی۔ نماز مصلے اُٹھائیے۔ اس لئے کہ آپ خود بھی تو یہ تسلیم فرما چکے ہیں بلکہ ہیں قاعدہ کے موجد ہیں کہ مُرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے۔ اور آپ تو آپ ہی مرید کے مرتد ہو جانے پر پیر کے کاذب ہو جانے کا نتیجہ نکالتے تھے۔ مگر آپ کے نبی کے تو بہت سے مرید مرتد ہو گئے۔ پھر تامل کیسا۔ مسجد کو سلام کیجئے اور گرجے یا مندر کی راہ لیجئے۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ مولوی صاحب کی طرف سے اس مضمون کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔ خیر مولوی صاحب کی طرف سے جواب ہونے نہ ہونے کا تو چنداں خیال نہیں۔ اس لئے کہ اُن کو تو اپنی زبان سے ملزم بنے۔ اور پھر ڈھٹائی سے تو تو میں میں کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ وہ تو موقعہ بموقعہ جو چاہیں گے۔ فرماتے چلے جائینگے۔ لیکن خیال جو کچھ ہے۔ وہ اُن عوام اہل اسلام کا ہے جو بے علمی و نافہمی کی وجہ سے مولوی صاحب کے اس قاعدہ کو صحیح تسلیم کر چکے ہوں۔ ان پر اس تقریر کا کیا اثر ہوگا اور جب وہ ایک طرف یہ دیکھیں گے کہ ہمارے جبہ پوش وعمامہ بند مولوی صاحبان یہ بیان فرما چکے ہیں کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کا ثبوت ہے اور دوسری طرف ان کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ انبیاء علیہم السلام اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بلاشبہ و شک لوگ مرتد ہوئے ہیں۔ تو وہ کس نتیجہ پر پہونچینگے اور ان کے دل پر کیا گزرے گی۔ مولوی صاحبان مرزا صاحب کے جھٹلانے اور کاذب ٹھیرانے کو تائید اسلام قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ تو خوب ہی تائید اسلام ہے۔ جو اسلام کی جڑ ہی کاٹے دیتی ہے۔ خدا ان مولویوں کی حالت پر رحم فرمائے اور ان کو ہوش دے۔ یہ تو حد سے گزر گئے۔ جوش تعصب میں جا و بیجا کچھ نہیں دیکھتے۔ بس کفر کا فتوے دینا جانتے ہیں اور ان کو ذرا سی بات پر مخالفت کے لئے تل جانے سے غرض خواہ اس مخالفت سے اسلام کو ضرر ہی کیوں نہ پہونچتا ہو ان کو اپنے مخالف پر اعتراض جڑ دینے سے سروکار۔ خواہ وہ اعتراض کیسا ہی لچر اور پوچ کیوں نہ ہو۔ ان کو نکتہ چینی سے مطلب۔ خواہ اس نکتہ چینی کی زد ان کے کسی مسلّم بزرگ پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ ان کو مخالف کے قول کی تردید سے کام۔ خواہ وہ قول کیسا ہی موافق قرآن و حدیث کیوں نہ ہو وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ کہ ہمارے قول کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ ذرا بھی نہیں سوچتے۔ کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں۔ اس سے کہیں مسلمات پر پانی تو نہیں پھرا جاتا۔ اسلام کو نفع پہونچے یا نقصان۔ ان کا مدعا تو یہ ہے۔ کہ کسی طرح ہمارے مخالف سے لوگ بھڑک جائیں کسی ولی یا نبی کی تکذیب لازم آجائے تو بلا سے آجائے مگر وہ جانتے ہیں کہ ہمارا مخالف اعتراضوں کی بوچھاڑ سے نہ نچنے پائے۔ انہوں نے اس قسم کی کارروائیوں کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ جھوٹے الزام لگا کر ہم اپنے کسی مخالف پر فتح پاجائیں گے حالانکہ ان نامعقول حرکتوں سے کسیکو سچی کامیابی حاصل ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے ہمیشہ ایسی حرکتوں کا انجام ذلت و رسوائی ہوا ہے۔

آج صاحب کون کہتا ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید نہ کی جاوے۔ جو علماء مرزا صاحب کو حق پر نہیں سمجھتے ان کا تو باعتبار علماء دین و پیشوائے ملت ہونے کے فرض منصبی ہی یہی ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید کریں اور عوام اہل اسلام کو مرزا صاحب کا دعوی قبول کرنے سے باز رکھنے میں ساعی ہوں۔ لیکن یہ فرض عقلی و نقلی دلائل پیش کر کے اور پند و نصیحت فرما کر ادا ہونا چاہیئے نہ کہ لغو الزامات لگا کر اور شرمناک بہتان لگا کر یا بیہودہ قواعد گھڑ کر۔ اس میں شک نہیں کہ اس قسم کی کارروائیوں سے ابتداءً میں عوام کو مرزا صاحب کی طرف سے نفرت و بے زاری پیدا ہو جاتی ہے اور جب وہ مولویصاحبان کا یہ بیان پڑھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے پیغمبروں کو گالیاں دی ہیں آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کی سخت توہین کی ہے۔ اپنے آپکو خدا کا بیٹا اور پھر خدا کا باپ لکھا ہے۔ تو جوش کا ایک دریا ان کے دلوں میں موجیں مارنے لگتا ہے لیکن جیسے لوگوں کو یہ معلوم ہوتا جاتا ہے کہ یہ سراسر اتہام ہیں جو تعصب اور جوش نفسانیت کی وجہ سے لگائے گئے ہیں ویسے ویسے لوگ بجائے مرزا صاحب سے متنفر ہونے کے مولویصاحبان سے بے زار ہوتے جاتے ہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ اتہام لگانیوالے اتہام لگانے کی وجہ سے گنہگار اور خدا کے مجرم بھی بنتے ہیں اور پھر جس غرض سے یہ حرکت گوارا کرتے ہیں۔ وہ غرض بھی حاصل نہیں ہوتی۔ جس سے ہم کو اختلاف ہو۔ اُس کی تردید کرنے کا حق تو ہم کو ضرور حاصل ہے۔ لیکن کیا ہم اسپر جھوٹے الزام لگانے اور اس کی عبارتوں کا اس کے منشاء کے خلاف مطلب بیان کرنے کے بھی مجاز ہیں؟ اور کیا ہم کو یہ بھی لازم ہے کہ اس کی تردید کی غرض سے ہم ایسے کلمات زبان سے نکالیں جن سے ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تکذیب لازم آتی ہو۔ استغفر اللہ استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ؟

اگر ہم خدانخواستہ ایسا کریں۔ تو ہم سے زیادہ بدقسمت و بدبخت اور کون ہو سکتا ہے۔ کاش! حد سے متجاوز ہو کر افراط و تفریط کی راہ اختیار کر لینے والے ایک سنجیدہ اور حق پسند دل سے کر ہماری اس تحریر پر غور فرمائیں۔

ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ کسیکی تائید و تردید کے خیال سے ہرگز ہرگز نہیں لکھا بلکہ محض اس وجہ سے لکھا ہے کہ ہماری نظر میں جھوٹے الزام لگانا سخت نامعقول حرکت ہے اور پھر کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکالنا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی توہین لازم آتی ہو۔ اس سے بھی زیادہ نامعقول و باعث روسیاہی ہر دو عالم مولوی صاحبان کی تو تو میں میں اور ان کی خلاف انصاف کارروائیاں تو ہم مدت سے دیکھ رہے ہیں۔ مگر ہم نے کبھی دخل نہیں دیا۔ لیکن یہ پچھلی کارروائی دیکھ کر ہم سے ضبط نہو سکا اور ضبط ہوتا تو کیونکر مولوی صاحب کے اس قاعدہ کی رو سے تو مسلمانوں پر وہ الزام قائم ہوتا ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا اگر مولویصاحب کا یہ قاعدہ صحیح ہے کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے تو پھر مسلمانوں کیواسطے اس سے زیادہ ماتم کی اور کونسی بات ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے نبی کے پیرو بھی مرتد ہوئے ہیں لیکن ہم پکار کر کہتے ہیں کہ یہ مولوی صاحب کی من گھڑت ہے جس کی حقیقت میں کوئی اصلیت نہیں ہے اور مرید کا پھر جانا ہرگز ہرگز مرشد کے کاذب ہونیکی دلیل نہیں نہ عقلاً نہ نقلاً۔ بدبخت و بدسرشت مرید ہمیشہ اپنے مقدس و راستباز مرشدوں سے مرتد ہوتے رہے ہیں۔ اگر ان کے ارتداد کو کسی مقدس کے کاذب ہونیکا ثبوت سمجھا جاوے تو پھر کسی ایک نبی کا صادق ثابت کرنا بھی محال قطعی ہو جائیگا چونکہ مولوی صاحب کا یہ قاعدہ عقل و نقل کے

بالکل ہی خلاف ہے اور اس سے تمام نبیون اور پھر سردار انبیاؐ کا (نعوذ باللہ) جھوٹا ہونا لازم آتا ہے پس اسلئے ہم اس سے بہ تمام تر صفائی نفرت و بیزاری ظاہر کرتے ہین اور چونکہ ہم کو ایسے الفاظ نہین ملتے جن کے ذریعہ سے ہم اپنی نفرت و بیزاری کا جیسا کہ چاہئے اظہار کر سکین اس لئے ہم اپنے اخبار کے ناظرین سے ملتجی ہین کہ جو الفاظ ان کی نظر مین اظہار نفرت کے لئے زیادہ سے زیادہ مناسب معلوم ہون وہ ہماری طرف سے بھی تصور فرماوین۔

ایسے قاعدہ سے جس کا عقل و نقل دونون سے ثبوت نہ ہو۔ نفرت! نفرت!! نفرت!!!

ایسی تردید سے جس کی بنیاد جھوٹے الزامات پر ہو بیزاری! بیزاری!! بیزاری!!!

ایسے قاعدہ پر جس سے آنحضرتؐ کی ذات بابرکات پر زد پڑتی ہو لعنت! لعنت!! لعنت!!!

ہم ظاہر کر چکے ہین کہ ہمکو نہ جناب مرزا صاحب سے کچھ مطلب ہے نہ اُنکے دعوی سے کچھ سروکار ہمنے جو کچھ لکھا ہے۔ اظہار حقیقت الامر کی غرض سے اور مخلوق خدا کو مغالطہ سے بچانے کیواسطے لکھا ہے لیکن اگر کوئی صاحب اس سچے اور بلا رو رعایت بیان سے جھلا کر ہم کو بھی کوئی خطاب عطا فرماوین یعنی قادیانی کافر یا مرزائی ملحد کہنا شروع کر دین یا یہ فتوی صادر فرماوین کہ ایڈیٹر یونین گزٹ سے تماشہ کیطور پر بھی بات کرنا اپنے ایمان کو ساتھ ستر ہزار بار زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے تو ہمکو اسکی بھی مطلق پروا نہین کیونکہ ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی حمایت کے خیال سے لکھا ہے اس پر اگر ہم کو کافر کہا جاویگا تو ہم اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھین گے

بالآخر ہم یہ کہہ کر اس مضمون کو ختم کرتے ہین کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب جن کی ہمارے علماء آجکل بڑی تعریفین کر رہے ہین اور ہماری بعض معاصرین نے جن کے مضامین کو بڑی خوشی سے شائع کیا ہے ایک نہایت ہی خطرناک آدمی ہین۔ ہمنے ان کی عجیب غریب تحریرون کو پڑھا ہے اور ان کے رسالہ کا وہ صفحہ بہت ہی غور سے دیکھا ہے۔ جس مین انہون نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا مدار نجات نہین ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے بھی اگر اعمال صالحہ بجا لاوین۔ اور خدا کی وحدانیت کے قائل ہون۔ تو ضرور نجات پاوین گے۔ تعجب کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان جو نجات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہ سمجھین۔ وہ تو آجکل ہمارے علماء اور بعض ایڈیٹران اخبار کے نزدیک مسلمان اور بہت بڑے مسلمان لیکن مرزا صاحب جنہون نے اسی وجہ سے ڈاکٹر عبد الحکیم کو عاق کر دیا اور جو یہ کہتے ہین کہ نجات پانا آنحضرت کو نبی مان لینے اور آپ پر ایمان لانے پر منحصر ہے۔ وہ کافر اور کٹر کافر۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

افسوس کہ مرزا صاحب سے بغض کی وجہ سے لوگون نے یہ بھی نہ سوچا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کیا فرماتے ہین۔ بس صرف اتنا دیکھکر کہ وہ مرزا صاحب کے مخالف ہو گئے ہین۔ ان کی ہان مین ہان ملانی شروع کر دی۔ ہم کو اس کارروائی سے بھی سخت اختلاف ہے۔ اور ہم اس معاملہ مین مرزا صاحب کو بالکل حق پر سمجھتے ہین۔ اور ان کے اس قول کو کہ نجات کیواسطے آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے بالکل راست و صحیح قرار دیتے اور نہایت وقعت سے دیکھتے ہین۔

ہم کو عبد الحکیم خان صاحب مسلمان کے قول سے مرزا غلام احمدؐ کافر کا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نجات پانا ممکن نہین ہے بہت زیادہ محبوب و مرغوب ہے۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے رسالہ ذکر الحکیم نمبر ۲ پر جو اسوقت بھی ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے۔ ریویو لکھین۔ اگر ہمنے موقع پایا تو انشاء اللہ ہم جلد اُسے شائع کر سکین گے۔

درخواست دعا - مجھے ایک سخت مشکل درپیش ہے احمدی احباب دعا کرین کہ مولا کریم اپنا فضل و کرم کرے۔ خاکسار راقم غلام احمد احمدی کشمیر

؎ برادرم سید غلام احمد صاحب مہجور کشمیری تاہنوز پوری طور پر صحت یاب نہین ہوئے۔ لہذا احباب دعا فرماوین کہ اللہ تعالی کامل صحت عطا فرماوے۔ خاکسار محمد حسین

رسید زر

۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۶ء	۲۵۴	ناظر حسین صاحب	عہ ۱۲/
۲۴ - " "	عـــ	حسن موسیٰ خانصاحب	۱۲/
۲۵ - " " " "	۱۲۵۹	الٰہی بخش صاحب	عا/
۲۵ - " " "	عـــ	مجید حسن صاحب	۷/
۲۶ - " " "	۹۷۹	محمد دین صاحب	عمہ/
۲۶ - " " "	۱۰۹۳	حاجی الٰہی بخش صاحب	۱۲/
۲۷ - " " "	۱۲۴۵	شریف علی صاحب	عہ ۱۲/
۳۱ - " " "	۸۲۹	جلیل احمد صاحب	سے/
۳۱ - " " "	۷۷۵	قاضی حبیب اللہ صاحب	عہ ۱۲/
۳۱ - " " "	۱۱۹۹	نظام الدین صاحب	للعہ/
یکم نومبر ۱۹۰۶ء	عـــ	غلام رسول صاحب	۸/

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سالہ	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۶	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	۴	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہین۔

(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۳) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۴) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرین ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اُجرت واپس کر دی جاوے گی۔

رمضان شریف مین رعایت

براہین احمدیہ مکمل نئی

رمضان شریف مین رعایتی قیمت ع۱۲ر - جلد کی قیمت ۱۲ر

دُرِّ ثمین (مکمّل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

شائع شدہ نظمین

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۲ کے ۱۲ صفحو نکی موزون جیسی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدین بندھ کر طیار ہوگئی ہے۔ ہمنے احباب کے آرام کیلئے اسمین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی نظمون کے دو حصے کر کے ان کو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدئے ہین جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اُردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر اس سے آگے نمبر لگا کر چھپاوینگے اور وہ بھی قیمت پر خریداران کو بھیجینگے جو اسی کتاب مین بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے انکی کتاب ہی مکمل ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جائیگی قیمۃ معہ جلد صرف آٹھ آنے۔ محصول و پیکنگ بذمہ خریدار رمضان شریف مین ۶ر اور سے جلد کے ۴ر

دفتر اخبار بدر - قادیان ضلع گورداسپور

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت کس طرح ملسکتا ہے اُس کی یہ صورت ہے۔ جو صاحبان ابتک اس اخبار کے خریدار نہین ہین اور اب خریدنا چاہین وہ ایکسال کا چندہ پیشگی عطا فرماوین یا بذریعہ وی پی منگواوین اور ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار اُن کی درخواست کے دن سے لے کر اخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت مین ارسال ہون گے۔ وہ سب بلا قیمت ہون گے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکین گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے رہین گے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرین گے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ مینیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہین ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کر کے علاج کراوین خدا کے فضل سے انشاء اللہ اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ پر تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اپنا نذرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جائیگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نفرماوین بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دُہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اُسی نے دواؤن مین تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر
محمد حسین احمدی طبیب موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق! نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین و تارین ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہین اس لئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ر ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستون کا پتہ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ معروف بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیں

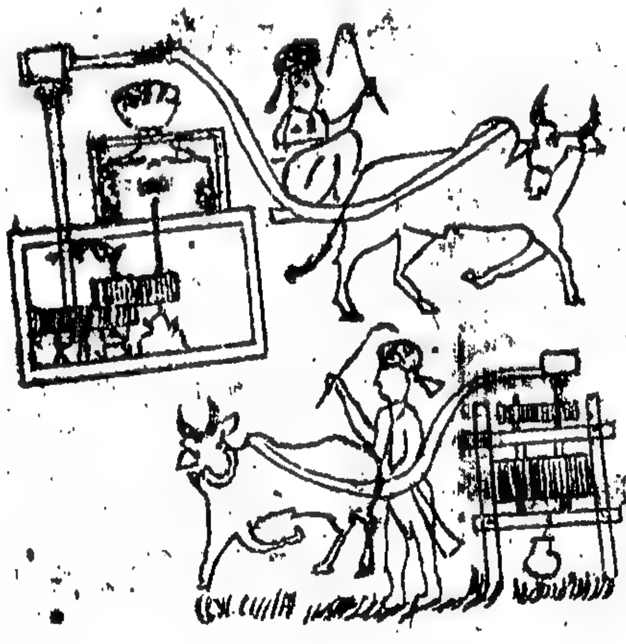

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشینین یہ تمام ہندوستان مین چلتی [illegible] گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن [illegible] سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ [illegible] روپیہ اور درجہ دوم مبلغ [illegible] مبلغ عـہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کما دپیڑنے والے بھی تیار ہین۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریدار ۱۰۵۵ ۔ بخدمت میاں [illegible] الدین صاحب
معراج منزل ۔ نولکھا ۔ لاہور

رمضان شریف اور مفرح عنبری

رمضان شریف کے تشریف لانے سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دار مفرح عنبری کس طرح اور کس وقت استعمال فرمائینگے۔ لہذا عام اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزدار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفرح عنبری سے ہی روزہ افطار کریں اور اوپر پاؤ بھر دودھ پی لیا کریں تو بہ نسبت اور دنوں کے انہیں بفضلہٖ بہت زیادہ مفید ہوگی۔ بہر حال روزدار لوگ افطاری اور سحری کیوقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہیں۔ ان دنوں میں خصوصاً اسلئے اور بھی زیادہ مفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع ان دنوں میں خصوصیت کے ساتھ میسر آسکتا ہے۔

وزن فی ڈبیہ	قیمت فی ڈبیہ
[illegible]	پانچ روپے (صہ)

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت۔ حویلی کابلی مل **لاہور**

بدر پریس قادیان میاں معراج دین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

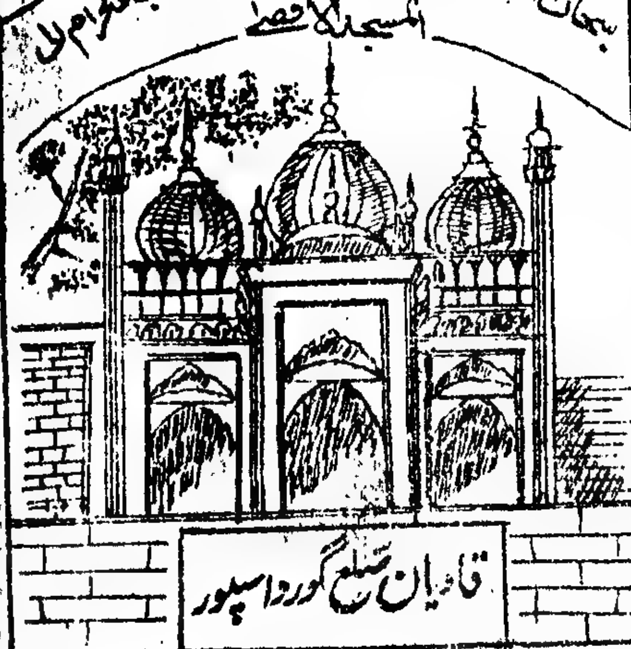

بدر
BADR — QADIAN

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ز آسمان منتظر خوش باش کہ در گلستان　　رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۰　　آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲　　نمبر ۴۶
۲۷ رمضان ۱۳۲۴؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ - نومبر ۱۹۰۶؁ء
سلسلۃ القدیم جلد ۵　　نمبر ۴۶

ہرچہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی　　ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ　　دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہدہ معززین درجہ اول جن کو خاص پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے عہ معاونین درجہ دوم جنکو خاص پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ عام قیمت پیشگی سے غرباء سے جنکی آمد ماہوار عسہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت للعہ فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب للعہ لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے لوکل ...... اذیقہ ...... للعہ

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا　　مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم　　ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست　　بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام　　دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن　　جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام　　ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست　　زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود　　آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال　　وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست　　ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد　　ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است　　منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست　　منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین　　آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست　　ہر کہ انکار کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب　　نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی

نمبر ۴۶ | ۲۷۔ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

تاریخی یسوع پی۔ ادکیلی صاحب ڈی۔ ڈی شہر شکاگو واقعہ ملک امریکہ کے اخبار لائٹ آف ٹرتھ مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ پادری ایبے لائے سسی صاحب نے جو فرقہ کیتھلک کے ایک پادری ہین۔ اپنی ایک تصنیف مین مذہب عیسوی کے متعلق اور یسوع مسیح کے تاریخی حالات کے متعلق ایک عجیب کتاب تصنیف کی ہے۔ پادری صاحب موصوف تحریر فرماتے ہین کہ بلحاظ عہدہ کے اور بلحاظ گرجہ کے ایک ممبر اور پادری ہونے کے مین اس بات کا اقرار کرتا ہون اور ایمان رکھتا ہون۔ کہ یسوع مسیح خدا تھا اور خدا کا بیٹا تہا۔ لیکن ان عقاید کے امور کو علیحدہ رکھ کر بلحاظ تاریخ دانی کے مین یقین رکھتا ہون۔ کہ یسوع نے اپنی ساری عمر مین نہ اشارۃً نہ کنایۃً نہ اعتقاداً نہ عملاً۔ کبھی یہ دعوے نہین کیا تھا کہ مین خدا ہون یا خدا کا بیٹا ہون۔ یسوع کی زندگی محض ایک انسانی زندگی تہی اور اناجیل سے اور تاریخ سے کوئی ثبوت اس بات کا عمل نہین ملتا کہ اس نے کبھی خدائی کا دعوے کیا ہو۔ پادری صاحب کی اس تحریر پر پوپ بہت ناراض ہوا ہے اور پادری صاحب کو کافر قرار دیا ہے۔ لیکن تعلیم یافتہ گروہ کے درمیان پادری صاحب کے ساتھ بہت ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ پادری صاحب موصوف کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا گیا ہے۔ خود اٹلی مین قریب ایک درجن کے ایسے پادری موجود ہین۔ جن کے خیالات اس قسم کے ہین۔ اور فرانس مین تو بہت سے لوگ ان خیالات کے پیرو موجود ہین۔ پادری صاحب نے اس مسئلہ پر نہایت صفائی سے بحث کی ہے۔ کہ یسوع کے متعلق معلومات کا ذخیرہ جو کچھ کہ ہمارے پاس موجود ہے۔ وہ صرف اناجیل ہی ہین اور انجیل کوئی بھی یسوع کے زمانہ مین یا اس کے بعد قریب زمانہ مین لکھی نہین گئی تہی بلکہ جن لوگون کی طرف منسوب کی جاتی ہین وہ بھی دراصل ان کے مصنف نہ تھے۔ کوئی ڈیڑھ سو سال بعد مسیح لکھی گئی اور کئی دو سو بعد مسیح لکھی گئی۔ پس ایسی مبہم کتابین کس طرح قابل اعتبار تاریخ کہلانے کا حق رکھ سکتی ہین۔ تاریخ سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہی ہے۔ کہ یسوع نے کبھی کوئی معجزہ نہین دکھایا تھا۔ ہان بعد مین اس پر ایمان لانے والون نے اپنے پاس سے معجزات بنا لئے۔ جب تک یوحنا لوگون کو بپتسمہ دیتا تہا۔ تب تک اور اس کے بعد بھی یسوع کو کبھی خیال گمان نہ تہا کہ مین مسیح ہون۔ ہان یوحنا کے مرنے پر یہ خیال اسے پیدا ہونے لگا۔ کہ مین مسیح ہون اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ مسیح بن گیا۔ اناجیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع نے اپنے مرنے سے پہلے یہ دعوے کیا تہا۔ کہ مین جلد آسمانی سلطنت کے درمیان تمہارے ساتھ شامل ہو جاؤنگا آج ۱۹۰۰ سو سال اس بات کو گذرتے ہین اور یہ ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک بالکل غلط خیال تھا۔ جس کی کوئی بنیاد نہ تھی۔ زیادہ سے زیادہ جو کچھ یسوع کے متعلق ثابت ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک بڑھئی کا بیٹا تھا۔ جس کی مان اسے نیم پاگل سمجھتی تھی۔ اس نے یوحنا سے بپتسمہ پاکر وعظ کرنا شروع کیا اور یہودیون کے واسطے رسول بنا۔ لیکن اپنے کام مین سخت ناکام رہا اور اسی مین بیچارے نے جان بھی دیدی۔

ایک صاحب لکھتے ہین۔ کہ یسوع کی اگر کوئی پیش گوئی پوری ہوئی ہو تو وہ یہ تھی۔ کہ مین دنیا صلح پھیلانے نہین آیا۔ بلکہ جنگ کرانے آیا ہون۔ کیونکہ جس قدر جنگ عیسائی اقوام نے کئے ہین۔ کبھی کسی سے ظہور مین نہین آئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ "	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲½
½ "	۳۵	۱۸	۹	۴	۲
⅓ "	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ "	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۳½	۲½	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی بے فایدہ خط و کتابت سے طرفین کا حرج ہے

۲۔ اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہین۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چہوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زاید اجرت چارج ہوگی

۴۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

۵۔ اخبار صرف ان مشتہرون کو دیا جاویگا جن کی اجرت ۵ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہین۔ ان کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی۔

۶۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ [illegible] لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ہر اجرت کے ساتھ وصول ہوا [illegible]

۷۔ یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاوے گا اور جو لوگ [illegible] نرخ نامنظور کرین گے۔ ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کردی جاویگی۔

۸۔ مینیجر کا اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کہ کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

دکن سے ایک خط دکنی اردو میں

مولانا مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قادیان شریف سے روانہ ہو کر تیسا پور پہونچا۔ اخویم شیخ صاحب بوقت واپسی۔ امرتسر۔ لاہور۔ دہلی وغیرہ میں ٹھہرنے کے لئے پتہ لکھ دیئے تھے۔

امرتسر میں جمیل سنگھ سے اشارہ دریافت کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوا۔ ایک نیک شخص داڑھی والا مسلمان کھڑا تھا اس سے دریافت کیا کہ یہاں کتب خانہ احمدیہ کہاں ہے [illegible] پھر آیا اور کہا کہ کتب خانہ احمدیہ کیوں پوچھتے ہو۔ کیا تم خانہ احمدیہ کہو۔ خاکسار نے سمجھا کہ اس ہونے والے کی طرف کچھ التفات کرتا ہوں تو زیادہ ہو سکے گا۔ پھر وہ شخص دریافت کرنے لگا کہ کہاں سے آئے ہو۔ میں اس کا جواب نہ دیا۔ دوسرے طرف پتہ دریافت کرنے کے لئے چل نکلا۔ یہ فکر ہوئی کہ یہاں کے مخالفوں کی یہ حالت ہے کہ وہ انسانیت سے بھی گذر گئے ہیں پھر پتہ پیدا نہ ہوا۔ آگے چل کر ایک دوکان پر دو چار شخص بیٹھے تھے ان میں ایک بزرگ تھے ان سے پتہ پوچھا۔ کہنے لگے کہاں سے ہو۔ وہ کہنے لگے تم کہاں سے آئے ہو۔ خاکسار نے کہا دکن حیدرآباد سے۔ پھر کہنے لگے کہ کیا تم مرزائی ہو۔ میں نے کہا کہ وہ کہنے لگے کہ تم کیا دیکھ کر ان (حضرت اقدس) پر بگڑے۔ خاکسار نے کہا دنیا بھی دیکھ کر۔ پھر کہا یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ اچھا فلاں مسجد کے تختہ لگا ہوا ہے۔ وہاں کتب خانہ احمدیہ ہے تم دیکھ لینا اور وہاں اپنا اسباب رکھ کے آنا۔ میں نے کہا اگر فرصت ہوئی ورنہ خیر۔ کتب [illegible] سے آرامی رہے۔ دوسرے روز امرتسر [illegible] چار احباب لاہور پہونچ کر جناب مولانا [illegible] کے مکان پر نازل ہوئے اور جناب مولانا [illegible] سے بھی ملاقات ہوئی۔ [illegible] ہوئی۔ ان کی مہمان نوازی و خوش خلقی [illegible] یہ کہنا کافی ہے کہ وہ احمدی [illegible] جناب مولانا محمد اسمٰعیل [illegible] انجناب نے بزرگان دین [illegible] مولانا [illegible] صاحب [illegible]

مشرف ہو گئے پھر دوسرے روز حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر پہونچے۔ یہاں کے مجاور ہم کو دکن والے دیکھ کر یکے بعد دیگرے آٹھ دس صاحب جمع ہوئے مگر انہوں نے مثل اجمیر شریف کے مجاوروں کے ہم کو تنگ نہیں کیا۔ للّٰہ فی اللہ ان کو کچھ پیسہ بخوشی دیا گیا ہے۔

اجمیر کی کیفیت عجیب وغریب ہے۔ مسافروں زائرین بیچاروں کو یہاں کے مجاوروں کی وجہ سے حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیارت اور دعا کا لطف ہی نہیں ملتا۔ ہم لوگ اسٹیشن پر اترتے ہی وہاں مجاور آ پہونچے اور کہنے لگے کہ کیا آپ لوگوں کو حضرت کی زیارت کرنی ہے۔ کہا ہاں۔ پھر وہ ہم کو درگاہ میں لے گئے اور ایک جگہ پر جہاں چادر بچھی ہوئی کچھ پھول اس پر رکھے گئے تھے وہاں بٹھوائے اور کہنے لگے کہ کچھ مٹھائی و پھول ہوتا ہے تو منگوا دیں پیسے نکالدو۔ میں نے کہا کہ نہیں پھر کہنے لگے کہ یہاں کی زیارت کا معمول یہ ہے کہ پہلے کچھ نذرانہ دیا ہوتا ہے اس کے بعد زیارت کرائی جاتی ہے۔ خاکسار نے کہا کہ ہم لوگ مسافر ہیں پہلے زیارت [illegible] پھر جو کچھ دینا ہوگا وہ دیا جاوے گا۔ میں ایک شخص اسباب کے پاس بیٹھا اور میرے ساتھی تین بھائی زیارت کے لئے اندر گئے ان کی واپسی پر خاکسار اندر مزار مبارک کے پاس جا کے فاتحہ پڑھ کر دعا کرنے میں تھا کہ جھٹ مجاور صاحب غلاف کے اندر سے عود نکال کے کہنے لگے کہ یہ تبرک ہے لیو۔ خاکسار اس کے لینے سے انکار کیا وہ مجاور فوراً بول اٹھا کہ تم رافضی معلوم ہوتے ہیں۔ مسلمان نہیں ہیں۔ میں نے کہا آپ جو کچھ کہو۔ ایک مجاور نے کہا اچھا نذرانہ کیا دیتے ہو۔ دیو۔ ہر چند کچھ دینے کو جی نہ چاہا مگر پھر بھی دو آنے کے پیسے دئے گئے ایک مجاور صاحب وہ دو آنے سنتے ہی بول اٹھا کہ تم لوگ کافر ہیں تمہارے آنے سے درگاہ تمام ناپاک ہوئی۔ اور کچھ زبان درازی کرنے پر تھا ہم چل نکلے اور یہ بھی دیکھا کہ زیارت کرکے پچھلے پاؤں چلنے کی ہدایت ہوتی ہے میرے دل میں یہ کھٹکا تھا کہ مجاور ہم کو بھی اس میں ضرور تنگ کریں گے۔ مگر خیر گذری [illegible] سے بمبئی ہوتے ہوئے ہر چہار بھائی داخل [illegible] ہوئے۔ فقط مسلم عبداللہ احمدی حیدرآباد دکن

رسید زر

۱۳ نومبر ۱۹۰۷ء	۱۵۴۴	مولوی محمد عبداللہ صاحب	سے ر
۱۴ 〃 〃	۱۲۰۱	درگا پرشاد صاحب	ہر
۱۴ 〃 〃	۱۵۹۱	چوہدری علی محمد صاحب	سے ر
۱۴ 〃 〃	〃	پیر حسن صاحب	عہ ر
۱۴ 〃 〃	〃	میاں غلام نبی صاحب	۱۱/ ر
۱۴ 〃 〃	〃	رحیم بخش صاحب	ہر
۱۶ 〃 〃	〃	ناسعلوم الاسم	عہ ر
۱۴ 〃 〃	۲۹۵	محمد عبداللہ صاحب	سے ر
۱۶ 〃 〃	〃	ڈیوڑھی نواب صاحب	۸ ر
۱۴ 〃 〃	۱۸۳۸	شیخ اللہ دین صاحب	عا ر
۱۴ 〃 〃	〃	میر عالم علی شاہ صاحب	صہ ر
۱۶ 〃 〃	〃	محمد شفیع برائے تبلیغ فنڈ	عا ر
۱۸ 〃 〃	۲۶۴	مولوی محمد حیات صاحب	سے ر
۲۱ 〃 〃	۱۲۵	چوہدری غلام حیدر صاحب	سے ر
۲۱ 〃 〃	۵۵	محمد عبداللہ صاحب	سے ر
۲۲ 〃 〃	〃	سید عبدالرشید صاحب	سے ر
۲۲ 〃 〃	〃	چوہدری علی بخش صاحب	سے ر
۲۳ 〃 〃	〃	مولوی علم الدین ساکن ہیرا	سے ر
۲۴ 〃 〃	۹۶۲	مرزا ظہور علی صاحب	سے ر
۲۴ 〃 〃	۶۹۵	محمد ابراہیم صاحب	عہ ر
۲۴ 〃 〃	۱۵۲	روڑی خان صاحب	للعہ
۲۵ 〃 〃	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	سے ر
۲۵ 〃 〃	۱۸۳۹	مولوی احمد علی صاحب	سے ر
۲۵ 〃 〃	۵۳۹	محمد عمر صاحب	عا ر
۲۵ 〃 〃	۶۶۹	غلام شاہ صاحب	عا ر
۲۶ 〃 〃	۳۶۷	تاج محمود صاحب	عہ ر
۹ دسمبر ۱۹۰۷ء	۱۶۰۳	ولی داد صاحب	عہ ر
۹ 〃 〃	۱۸۱۸	غلام محی الدین صاحب	۱۲/ ر
۹ 〃 〃	۱۸۵۲	عمر حیات صاحب	عہ ر
۹ 〃 〃	۱۲۵۳	عبدالکریم صاحب	عا ر
۹ 〃 〃	۱۶۵	منشی اللہ دتا صاحب	عہ ر
۹ 〃 〃	۶۰۲	گلاب خان صاحب	سے ر
۹ 〃 〃	۱۸۴۵	علی محمد صاحب	سے ر
۹ 〃 〃	۱۸۳۱	نیاز محمد صاحب	سے ر

ضرورت نکاح

۵- رخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک احمدی نوجوان ہیں۔ خط و کتابت معرفت اوٹیر ہو۔

۶- محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ ... سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے ... سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصے سے تجارت کا شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اوٹیر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹- گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

۱۰- میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریبا گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انڑ پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم - ن - د - خط و کتابت معرفت اوٹیر بدر ہو۔

۱۱- ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔ مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال خواندہ۔ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہر صورت خواندہ ہو۔ آمدنی ... روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط لفوف ہو

المشتہر

عبداللہ درزی احمدی جھنڈو ساہی سکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمۃ ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۸ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے ... پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے

مجلد ۳ر غیر مجلد ۲ر ولایتی کاغذ پر مجلد ...

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ار

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

اختیار الاسلام مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نو مسلم آریہ مت کے رد میں۔ ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے۔

حصہ سوم قیمت ۱۰ر

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ار

جام شہادت مصنفہ جنب ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

کاسر احمدی مصنفہ غلام رسل صاحب راجیکے پنجابی نظم۔ قیمت ۱ر

آئنہ ڈکشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے ...

کاسر احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کی رو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں۔ قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ار

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ...

معیار صالحین مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ مخالفین کے ... اعتراضات کے جواب اور گولڑوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت ... اور قابل دید ہے۔

قیمت ۱ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصا بائبل سے حض... کی مدلل تائید۔ قیمت ۵ر

... احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ... تائید میں۔ قیمت ار

... نور

... الدین

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ... کے چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک ولائت
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴۔ ڈائری
صفحہ ۵ مصارف لنگرخانہ
صفحہ ۶۔ انتخاب الاخبار
صفحہ ۷ و ۸ اطلاع متعلق آمدنی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان
صفحہ ۹۔ وصیت
صفحہ ۱۰۔ " "
صفحہ ۱۱- ۱۲- ۱۳- وصیت
صفحہ ۱۴ - وصیت
صفحہ ۱۵- اشتہارات
صفحہ ۱۶- " "

بدر مسیح

۲۷- رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

(غالباً) ۱- نومبر ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ دیکھا کہ مین ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہو گئی۔ تو میں واپس آ گیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہین۔ واپس آتے ہوئے بھی راستہ مین گرد و غبار کے سبب بہت سی تاریکی ہو گئی اور گھوڑے کی باگ کو میں نے ٹٹول کر ہاتھ مین پکڑا ہے۔ چند قدم چلکر روشنی ہو گئی۔ آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے۔ اس پر اُتر پڑا۔ وہاں چند ایک لڑکے ہین۔ انہوں نے شور مچایا کہ مولوی عبد الکریم آ گئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم آ رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ میں نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم کہا۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی ہے اور کہا۔ کہ بشپ جو پادریون کا افسر ہے۔ وہ بھی اِسی سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اس طرح سے ہے۔ جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے۔ جس سے وہ قلم بغیر محنت کے باآسانی چلنے لگتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو یہ قلم نہین منگوایا۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا میں نے کہا اچھا مین مولویصاحب کو دیدون گا۔ اِس کے بعدار بیداری ہو گئی۔

تعبیر۔ عورتون سے مراد کمزور لوگ ہو سکتے ہین اور خدا نے قرآن شریف مین امت کے نیک بندون کو بھی فرعون کی عورت اور مریم سے تشبیہ دی ہے اور قلم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ مولوی محمد علی صاحب کے دل مین ایسی طاقت پیدا کر دے کہ وہ مخالفون کے ردّ مین اعلیٰ مضامین لکھین۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳- نومبر ۱۹۰۶ء۔ ما ننسخ من اٰیۃٍ او ننسہا نأت بخیر منہا او مثلہا۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیرٌ+۔ اور گویا مین کسی کو کہتا ہون۔ لا تخف ان اللہ معنا۔ اور کشفی نظر مین ایک نواب میرے سامنے آیا اور ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ **اے سیف اپنا رخ پھیر لے** جسکی نسبت یہ تفہیم ہوئی۔ کہ اس کے بعض شرکا خاندان جو اس سے تنازع کرتے ہین ہین۔ کسی وقت اس پر غالب آ جائینگے اور سیف سے مراد غلبہ ہے

چند روز کا الہام۔ ربّ لا تذر علی الارض من الکافرین دیّاراً

+ کسی نشان کو ہم منسوخ نہین کرتے یا فراموش نہین کراتے۔ مگر اس سے بہتر نشان عطا کرتے ہیں۔ تو نہیں جانتا۔ کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے

ڈائری

القول الطیّب

حالت زمانہ ۷۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ ذکر تھا کہ ہر ایک شخص جو فی زمانہ بڑا بننا چاہتا ہے۔ یا شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اپنی عزت کے حصول کے ذرائعہ مین یہ ایک ضروری جزو قرار دیتا ہے کہ سلسلہ حقہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ عداوت کا اظہار کرتا رہے۔ حضرت نے فرمایا۔ ان لوگون کی مثال اُس پٹھان کی طرح ہے۔ جس کے متعلق رافضی کہا کرتے ہین کہ اس کو کسی شیعہ نے کہا کہ سنی تو وہ ہوتا ہے جو حضرت علی کے ساتھ بمقدار جو بغض رکھتا ہو تو اس نے جواب دیا۔ کہ الحمد للہ من بمقدار خربوزہ دارم۔ یہی حال ان لوگون کا ہے۔ جس کو دیکھو ہمارے ساتھ بڑھ چڑھ کر بغض رکھنے میں فخر کرتا ہے۔

دجال فرمایا۔ حدیثون سے ثابت ہے کہ دجال گرجے سے نکلے گا۔ وہ ایک ہزار برس تک جزیرہ مین مقید تھا۔ اس کے بعد وہ دنیا مین نکلا۔ اور مسلمانون کے برخلاف اپنی کوششون کو شروع کیا۔ حدیثون مین اس کا نام دجال آیا ہے۔ اور پہلی کتابون مین اس کو اژدہا اور شیطان کرکے لکھا ہے۔ در اصل وہ ایک ہی ہے۔ اور گرجے سے نکلنے کے الفاظ صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین۔ کہ وہ کون ہے۔ اور کہاں رہتا ہے اور اس کی کیا کرتوت ہے۔

فارسی الاصل فرمایا۔ آنے والے مصلح اور مجدد کے مختلف نام پہلی کتابون مین لکھے ہین۔ مطلب ان سب کا ایک ہی ہے اور ایک ہی آدمی کی طرف سب اشارے ہین۔ مسیح۔ مہدی۔ ایک فارسی الاصل شخص وغیرہ مگر سب سے زیادہ عظیم الشان کام جو اس کا ہے یعنے گم شدہ ایمان کا دوبارہ قایم کرنا اس کے لحاظ سے اس کو اسی امت کا ایک شخص فارسی الاصل کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر ایمان تمام جہان سے مفقود ہو کر ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تب بھی وہ اس کو واپس زمین پر قائم کرے گا۔ دو قسم کے کام ہوتے ہین۔ ایک دفع شر کے اور دوسرے جلب خیر کے۔ اس جگہ جلب خیر کے کام کا ذکر کرتے ہوئے اُسے اس امت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تھا۔ ایک صاحب نے تعریف کی۔ کہ اس کے مضامین نہایت اعلےٰ ہوتے ہین۔ فرمایا۔ اس کے اڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایک لائق اور فاضل آدمی ہین۔ ایم۔ اے پاس ہین۔ اور اس کے ساتھ دینی مناسبت رکھتے ہین۔ ہمیشہ اول درجہ پر پاس ہوتے رہے ہین اور ای اے سی مین ان کا نام درج تھا۔ مگر سب باتون کو چھوڑ کر یہان بیٹھ گئے۔ یہی سبب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی تحریر مین برکت ڈالی ہے۔

ترک دنیا فرمایا۔ ترک دنیا کے یہ معنے نہین ہین کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرلے۔ ہم اس بات سے منع نہین کرتے۔ کہ ملازم اپنی ملازمت کرے اور تاجر اپنی تجارت مین مصروف رہے اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہین۔ کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ دست درکار و دل بایار۔ انسان خدا تعالیٰ کی رضامندی پر چلے۔ کسی معاملہ مین شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ جب خدا مقدم ہو تو اسی مین انسان کی نجات ہے۔ دنیاداروں کو مداہنہ کی عادت بہت بڑھ گئی ہے جس مذہب والے سے ملے۔ اسی کی تعریف کر دی۔ خدا تعالیٰ اس سے راضی نہین۔ صحابہ مین بعض بڑے دولتمند تھے اور دنیا کے تمام کاروبار کرتے تھے اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گذرے ہین۔ جو درویش سیرت تھے۔ تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ لیکن دل ہر وقت خدا کے ساتھ ہوتا۔ مگر آج کل تو لوگون کا یہ حال ہے۔ کہ جب دنیا کی طرف جھکتے ہین۔ تو ایسے دنیا کے ہو جاتے ہین۔ کہ دین پر ہنسی کرتے ہین۔ نماز پر اعتراض کرتے ہین اور وضو پر ہنسی اُڑاتے ہین یہ لوگ ساری عمر تو دنیوی علوم کے پڑھنے میں گذار دیتے ہین۔ اور پھر دین کے معاملات مین رائے زنی کرنے لگتے ہین۔ حالانکہ انسان کسی مضمون مین عمیق اسرار تب ہی نکال سکتا ہے جب اس کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ ہو۔ ان لوگون کو دین کے متعلق مصالح معارف اور حقایق سے بالکل بے خبری ہے۔ دنیا کی زہریلی ہوا کا ان لوگون کے دلون پر زہرناک اثر ہے۔

انجام دنیا فرمایا۔ دنیا کا انجام تو ظاہر ہے اور اس کا نتیجہ ہر روز ہمارے سامنے اپنی مثالین پیش کرتا رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہین۔ کہ آج ایک شخص زندہ ہے اور کل فوت ہو جاتا ہے۔ طاعون کی موت کو دیکھو۔ کتنی جلدی آجاتی ہے۔ آناً فاناً سینکڑون مر جاتے ہین گورنمنٹ نے بھی ٹکرین مارین اور تدبیرین کین مگر آجتک کچھ بن نہین سکا۔ خدا کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ دنیا کبھی وفا نہین کر سکتی۔ انسان ضرور مر جائے گا اور گھر تو قبر مین ہے۔ پس دنیا کے ساتھ دل لگانے سے کیا فایدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

ذات خدا ایک ذات در پردہ ہے، جو اپنا وجود کو اپنے قہری نشانات کے ساتھ دنیا پر ظاہر کرتی ہے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو اور ثابت ہو۔ کہ وہ موجود ہے۔ عقلمند آدمی اس کے نشانات سے اس کو پہچانتا ہے۔

سچا دین فرمایا۔ عیسائیون کا کیا دین ہے کہ ایک انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ہند مین تو اکثر عیسائی اس قسم کے ہین۔ کہ اگر آج ان کی تنخواہ بند ہو جاوے۔ تو عیسائیت کو چھوڑ کر فوراً علیحدہ ہو بیٹھین۔ دوسری طرف آریہ ہین۔ کہ اُن کے نزدیک گناہ معاف ہی نہین ہو سکتے۔ سؤر اور کتے بلے ہی ہمیشہ بنتے چلے جاؤ۔ عیسائیون نے تو یہ رکھی تو ایسی کہ اخلاق انسانی کا ہی ستیاناس کر دیا۔ زنا کرو۔ چوری کرو خیانت کرو۔ جھوٹھ بولو۔ بس مسیح کفارہ ہو گئے چلو چھٹی ہوئی۔ آریہ کہتے ہین۔ جب انسان گناہ کر چکا۔ تو ہزار چھٹپٹائے۔ ہزار روئے۔ گناہ معاف ہو ہی نہین سکتا۔ ایک ادنےٰ مالک اپنے نوکر کو معاف کر سکتا ہے۔ پر خدا کی لغات مین معافی کا لفظ ہی نہین۔ اسلام نے ان دونون کے درمیان صحیح اور سچی راہ دکھائی ہے۔ کہ انسان جب دل سے پشیمان ہوتا اور اپنے رب کی طرف

جھکتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اُسے خدا تعالےٰ کی طرف سے نیکیون کی توفیق ملتی ہے۔ اور ایک گنہ سوز محبت اس کے کاروبار مین اثر دکھاتی ہے۔ ذرہ ذرہ خدا تعالےٰ کے تابع ہے۔ بغیر اس کی اطاعت کے ہرگز کچھ بن نہین سکتا۔ اب تو لوگ ہماری باتون پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہین۔ یہ لوگ ہمارے کہنے سے تو نہین سمجھتے۔ مگر زمانہ خود ان کو سمجھا دیگا

طریق سلوک ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ جو صوفیون نے بنایا ہوا ہے۔ کہ توجہ کے واسطے اس طرح بیٹھنا چاہیے اور پھر اس طرح دل پر چوٹ لگانی چاہیئے اور ذکر ارہ اور دیگر اس قسم کی کتنی ہین کیا یہ جائز ہین۔ فرمایا۔ یہ جائز نہین ہین۔ بلکہ سب بدعات ہین۔ حسبنا کتاب اللہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف کافی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی کتاب سلوک کے واسطے کافی ہے۔ جو باتین اب ان لوگون نے نکالی ہین۔ یہ باتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مین ہرگز نہ تھین۔ یہ صرف ان لوگون کا اختراع ہے اور اس سے بچنا چاہیئے۔ ہان ہم یہ کہتے ہین۔ کہ کونوا مع الصدقین۔ صادق کی صحبت مین رہو۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت سے امور مین مشکلات آسان ہو جاتے ہین۔ شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ بڑے خدا رسیدہ اور بڑے قبولیت والے انسان تھے۔ انہون نے لکھا ہے کہ جس نے خدا کا راہ دیکھنا ہو۔ وہ قرآن شریف کو پڑھے۔ اب اگر ہم آنحضرة صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ طریق پر کچھ بڑھائین اور نئی باتین ایجاد کرین یا اس کے برخلاف چلین تو یہ کفر ہوگا۔ اس زمانہ مین جیسا کہ علماء کے درمیان بہت سے فرقے بن گئے ہین ایسا ہی فقراء کے درمیان بھی بہت سے فرقے بن گئے ہین اور سب اپنی اپنی باتین نئے طرز کی نکالتے ہین۔ تمام زمانہ کا یہ حال ہو رہا ہے۔ کہ ہر جگہ اصلاح کی ضرورت ہے اسی واسطے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ مین وہ مجدد بھیجا ہے۔ جس کا نام مسیح موعود رکھا گیا ہے اور جس کا انتظار مدت سے ہو رہا تھا اور تمام نبیون نے اس کے متعلق پیشگوئیان کی تھین اور اس سے پہلے زمانہ کے

مصارف لنگرخانہ

چونکہ اخی مکرم میر حامد شاہ صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء مین مصارف لنگر خانہ پر ایک پُرزور مضمون تحریر فرمایا ہے اور اس مین صاحب موصوف نے احباب سلسلہ کی رائے بھی مانگی ہے۔ اس لئے یہ چند سطور لکھنے کی جرأت پڑی ہے۔ اس مین ذرہ برابر بھی شک نہین ہے۔ کہ مصارف لنگر خانہ بہت زیادہ ہو گئے ہین۔ تعداد مہمانان وحق طلبان روز افزون ہے اور امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اختتام سال پر یہ ترقی اور بھی زیادہ نمایان ہو جائے گی۔ پس مصارف لنگر خانہ کا معاملہ واقعی نہایت درجہ غور کے قابل ہے۔ امید تو یہ تھی کہ مصارف لنگر خانہ مین بھی ترقی ہوگی اور آمدنی مین بھی مگر افسوس ہے۔ کہ تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ آمدنی مین بہت کمی ہے اور مصارف بہت بڑھ رہے ہین نظر برایں جو تجویز پیش کی جاتی ہے۔ وہ بھی کافی معلوم نہین ہوتی۔ سالانہ جلسہ پر آمدنی وصول ہونے سے سال آیندہ کے جلسہ کو کچھ فائدہ ہو تو ہو۔ سال روان کے جلسے کے سارے مصارف تو پہلے ہی عاید ہو رہین گے۔ حضرت اقدس جلسے سے بہت قبل جملہ سامان راحت مہمانون کے لئے خرید فرما لیتے ہین۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ سالانہ چندہ اس قدر وصول ہونا امر محال سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال بھر کی ماہواری کمی کو پورا کرتا رہے۔ مین تسلیم کرتا ہون کہ ایسا کرنے سے ایک حصہ دشواری کا قطع ہو جاوے گا۔ اگر بڑے دن کی آمد کے پہلے ہی احباب جماعت اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر شرائط بیعت کو سامنے رکھ کر پورے احمدیت کو کام مین لائین اور نومبر بلکہ ۱۵۔ دسمبر تک سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے نقد چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدین۔ تو آنے والے جلسہ کی امداد اچھی ہو سکے اور موجب اجر عظیم ہو۔ اور پھر ماہواری مصارف کے لئے جلسہ مین غور کیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ قوم مین اب تک قربانی دینے کی رُوح جیسے درکار ہے۔ پیدا نہین ہوئی ہے تحریکون پر حرکت سی ہوتی ہے اور ذرا سی گدگدی ہو کر رہ جاتی ہے ورنہ کیا ممکن ہے۔ کہ لاکھون کی جماعت مین دس ہزار بھی ایسے نہ ہون کہ ایک روپیہ ماہوار لنگر خانہ جیسے ضروری شاخ کے لئے نذر امام صادق علیہ الصلوۃ والسلام نہ کر سکین۔ بار بار اس کے متعلق قوم کے سامنے مضامین پیش کئے گئے مگر ہر شاخ سلسلہ امداد قوم کی سخت محتاج ہے جیسا کہ منتظمان کی اپیلین ظاہر کر رہی ہین۔

طبعی طور پر یہان سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ؟ اصل وجہ جو میری سمجھ مین اب تک آئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ رجسٹر بیعت نہایت لاپروائی سے رہتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ایک عملہ مخصوص اس کے لئے ہو۔ وہ فہرست طبع شدہ مکمل رکھے۔ جو ماہوار شائع ہوا کرے۔ عوام احمدیون کے کان تک کوئی تحریک یا اپیل نہین پہنچتی۔ بلکہ یہ جملہ تحریکین اخبار پڑھنے والے احمدیون تک پہنچتی ہین۔ بدر اور الحکم اور میگزین کے پڑھنے والے مشترک تعداد کو لگا لگا کر زیادہ سے زیادہ دو ہزار احمدی ایسے رہتے ہون گے جن کے سامنے یہ اپیلین اور تحریکین پیش ہوتی ہین۔ چون کہ وہ ہمیشہ چندے دیتے ہین اور ہر ضرورت کے وقت آگے بڑھتے ہین۔ لہذا جدید تحریک اول تو گویا بے اثر یون ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھتے ہین بوجہ اکثر شرکت چندہ کے دوم اس وجہ سے کہ بار بار چندے دینے سے اور ہمیشہ دینے سے ان کی طبیعت مین جودت اور حوصلہ مین قوت دھیمی پڑ لی رہتی ہے۔ لہذا یہی وجہ ہے۔ کہ نتیجہ اپیل بے سود رہتا ہے۔ یا کم اثر ہوتا ہے مصارف لنگر یا کسی دینی خدمت کے لئے کامیاب پہلو تدبیر کا یہی ہے کہ چندہ سے عملہ باضابطہ رہے اور اس کا کام یہی رہے کہ فہرست بیعت کنندگان تا تاریخ بتاتا رہے ہزارون کاپیان چھپی ہوئی ڈائرکٹری کے طور پر رہین اور بار بار کتابت لوگون سے ہو اور جہان اخبارات نہ پہنچتے ہون وہ اپیلین پہنچین بلکہ اسی مصارف مین سے دورہ کرنے والے احباب دیہات مین پہنچین اور تحریکین کرین۔ تب کامیابی ضرور ہوگی۔ الحکم نے جو سلسلہ مردم شماری کا اٹھایا تھا۔ افسوس کہ قوم نے اس پر توجہ نہ کی۔ رہا۔ کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ہمارے اخبار ضروریات کو ایک بار چھیڑ کر پھر خاموش ہو جاتے ہین۔

ضرورت ہے کہ بار بار توجہ ہو۔ حضرت حکیم الامتہ کی تجویز ارفنڈ کی کیسی معقول تھی۔ مگر افسوس کہ قطعی ناکام رہے اور مدرسہ آج تک محتاج امداد ہے۔ صحیح سمت مین قدم اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ یہ تحریک محمود میر صاحب ممدوح کی بہی مجہے اندیشہ ہے بیکلہ جلے گی۔ قوم قوم جب بنتی ہے کہ وحدت ارادی ہو۔ افسوس کہ زمانہ حیات پر انوار حضرت مسیح موعود کے لئے ایسے اذکار کا ساتھ ہو قوم کو شرم کرنی چاہیئے۔ یہ عاجز لنگر خانہ کی مد مین چار روپیہ ماہوار دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالے نے اس کمزور خدمت کو قبول فرما کر ترقی بخشی ہے۔ لہذا دسمبر سے ترقی تنخواہ پائی ہے عاجز آٹھ روپیہ ماہوار لنگر خانہ کے لئے نذر کرے گا۔ انشاء اللہ تعالے۔

سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے پانچروپیہ دسمبر مین براہ راست حضرت کے حضور مین روانہ کئے جاوین گے۔ اللہ تعالے قبول فرماکر توفیق مزید بخشے

امید ہے کہ قوم اپنے حوصلہ سے پورا کام لے کر امام معصوم علیہ السلام کی روح کو راحت پہنچا کر ابدی راحتون کا خزانہ اللہ تعالے سے لیگی۔

خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
عاجز ذوالفقار علی خان از الہ آباد

ڈاک خانہ قادیان

گذشتہ اکتوبر کے اخیر مین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات نے ملاحظہ ڈاک خانہ قادیان اور اظہار خوشنودی متعلق کام منشی اللہ دتا صاحب سب پوسٹماسٹر پر اخبار بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مین ایک نوٹ لکہا گیا تہا۔ جو ناظرین کی نظر سے گذرا ہوگا اس کے بعد مجہے ایک دو دن کے واسطے قادیان سے باہر جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایک صاحب نے اثنائے گفتگو مین ایسا ظاہر کیا کہ میرے نوٹ سے جو موجودہ سب پوسٹماسٹر صاحب کی مستعدی اور کارگذاری کے متعلق تہا۔ تمام سابق پوسٹ ماسٹران قادیان کی نسبت سست یا کم محنت ہونے کا خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی اور صاحب کو بھی میرا وہ نوٹ پڑھ کر ایسا خیال گذرا ہو۔ اس واسطے مین یہ بات لکھ دینا مناسب سمجہتا ہون۔ کہ منشی اللہ دتا صاحب کی تعریف سے ہرگز یہ منشا نہین۔ کہ ان سے پہلے کے تمام سب پوسٹ ماسٹر نالایق اور سست تہے مین بذات خود اُن سے پہلے کے کئی بعض سب پوسٹماسٹرون سے بخوبی واقف ہون جو کہ بہت قابلیت مستعدی اور ہوشیاری سے اپنا کام کرتے رہتے۔ اور پبلک قادیان بھی ان کے کام سے بہت خوش تھی۔ مثلاً ایک سب پوسٹماسٹر بابو نور الدین صاحب ہی تہے جنہون نے مجہے کبھی یاد نہین۔ کہ کثرت کام کی شکایت کی ہو یا ہم لوگون کو ناراضگی کا کوئی موقعہ دیا ہو۔ ہان تمام لوگ یکسان نہین ہوتے۔ اور کوئی دعوے نہین کرسکتا کہ ڈاک خانہ قادیان کی کرسی پر ہمیشہ ایسے ہی مستعد آدمی بیٹھتے رہے ہین۔ علاوہ اس کے یہ بھی صحیح ہے کہ قادیان کے ڈاک خانہ مین کام بہت ہے اور مین نے افواہ سنا ہے۔ کہ خود افسران ڈاک خانہ اس خیال مین ہین کہ یہان کے اسٹاف مین ایک محرر بڑہایا جاوے۔ ایسی صورت مین اگر کوئی سب پوسٹ ماسٹر یہ شکایت بہی کرے کہ کام بہت ہے۔ تو وہ امر واقعہ ہے۔ نہ کہ اس کی نالایقی کا ثبوت۔ البتہ جو لوگ زاید محنت کرکے بڑہے ہوئے کام کو نباہ لیتے ہیں وہ بہرحال خصوصیت کے ساتھ قدردانی کے لائق ہیں۔

معذرت۔ چونکہ وصیتین بہت سی جمع ہو رہی تہین اور ان کا چہاپنا ضروری تہا۔ اور صاحب سکرٹری صدر انجمن کی طرف سے بار بار تاکید تہی۔ کہ وہ جلد چہپ جاوین۔ اس واسطے اس اخبار مین ان کے اکثر حصہ کے درج ہو جانے کے سبب بعض ضروری مضامین درج نہین ہو سکے۔

عید ! عید !! عید !!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام برادران اخوت کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ حسب معمول عہ ریاکم وبیش جیسی خدا تعالے نے توفیق دی ہو۔ عید فنڈ مین چندہ دین۔ کیونکہ آج کل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑہے ہوئے ہین۔ جن کے اظہار کی ضرورت نہین۔ قوم خود سمجہتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پھر بخیریت عید مین شمولیت نصیب ہو۔ انہین شکریۃً دینا چندان مشکل نہ ہوگا۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو! عید کے دن آپ اپنے بچون کو تو کچہ دیا کرتے ہین۔ غربا کو کہانا وغیرہ کہلاتے ہین۔ تعلیم الاسلام اور اس مین پڑہنے والے یتیم بچون کا بہی خیال رکہئے گا۔ سردی کا موسم آگیا ہے۔ اور اکثر بچون کے پاس کافی کپڑا ابھی نہین ہے۔ کمیٹی کے پاس اس قدر روپیہ نہیں کہ ہر ایک کو کپڑے بنوا دے۔ ایک محسن کا شکریہ ہے۔ جنہون نے کچہ لودیانہ کا لٹھ حضرت حکیم الامت کے پاس ان بچون کے لئے بھیجدیا۔ امید کہ دوسرے احباب بہی توجہ فرماوین گے اور نئے پرانے کپڑے بھجوانے کا انتظام شروع کرین گے۔

عاجز عبد الرحیم۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماوین۔

انوار اللہ	۸ر
نور الدین۔ مصنفہ مولوی نور الدین صاحب	۸۰ر
تفسیر سورہ جمعہ۔ " " " "	۴ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
امام الناس۔ " " " "	۳ر
القرقان۔ " " " "	۲ر
عاقبتہ المکذبین۔ " " " "	۱ر
سر الشہادتین " " " "	۶ر

نشان گم شدہ۔ عبداللہ ولد فتح الدین پٹواری طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان گھر سے ناراض ہوکر بہاگ گیا ہے کسی کو ملے تو اطلاع دین۔

اطلاع متعلق آمدنی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

متعلق آمدنی مجلس کارپرداز بہت لوگ . . . اس طرح پر روپیہ بھیجتے ہیں جیسا کہ مدات مدرسہ وغیرہ کیلئے بھیجتے ہیں یعنے ان کی طرف سے کوئی تفصیل نہیں ہوتی۔ کہ آیا یہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی ہے یا وصیت کے مطابق حصہ جائداد ہے یا عطیہ ہے بلکہ بعض جگہ کی جماعتیں کچھ روپیہ بھیجتی ہیں۔ اور صرف رقم مقبرہ بہشتی لکھ دیتے ہیں۔ اور کوئی تفصیل نہیں لکھتے ہیں۔ کہ یہ روپیہ کس قسم کا ہے۔ بعض لوگوں کی وصیتیں ہوتی ہیں کہ روپیہ بھیجتے وقت یہ نہیں لکھتے کہ یہ وصیت کا روپیہ ہے۔ یا چندہ وغیرہ اسواسطے تمام جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آیندہ جو رقوم مقبرہ بہشتی کے متعلق بھیجیں اسمیں ضروری طور پر یہ تشریح کریں منی آرڈر پر یا علیحدہ کاغذ پر مندرج ہو کہ یہہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ ہے یا کوئی شخص وصیت کا روپیہ بھیجتا ہے یا کسی کا عطیہ ہے جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ مقبرہ کی کس غرض میں یہ روپیہ بھیجا ہے۔ نیز اس امر کا ہمیشہ خیال رکھا جاوے کہ صرف چندہ تعمیر مقبرہ یا کسی قسم کے عطیہ دینے سے کسی شخص کو بھی مقبرہ بہشتی میں دفن کا استحقاق حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ روپیہ ڈونیشن ثواب کے لئے ہوگا۔ ہاں جن لوگوں نے رسالہ الوصیۃ کے منشا کے مطابق اپنی وصیتیں بھیجدی ہیں۔ یا بھیجینگے وہ دفن کا استحقاق رکھتے ہیں:۔

وصایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(وصیت ۲۷)

(۱) میں مسمی عبد الرحیم ولد خیر الدین قوم ائیٹن ساکن ریاست مالیر کوٹلہ تبقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان دار الامان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے ہیں۔ یا آیندہ شایع ہونگے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میرے پاس اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہو ہاں میری تنخواہ مبلغ ؏ روپیہ ماہوار ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا دسواں حصہ یعنی مبلغ ۱۲؍ ماہوار مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کرتا رہونگا۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے کہ اس کا آٹھواں حصہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری باقی جائداد سے الگ کرنے سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے یا اسمیں شامل رہنے دے وہ اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نکرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر انجمن مذکور کو پورا کرلے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ میری کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس جائداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ جائداد کی قیمت بڑھ جائے تو اسکی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شایع ہو چکے ہیں یا آیندہ شایع ہونگے دار الامان قادیان میں پہنچا دے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جائے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کی میری یہ جائداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب منشاء مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکر میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان میں مجلس مذکور کی طرف سے کرا دونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصل خرچ سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جایز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے باعث جنکا مجھے اسوقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا ہے۔ درست اور قایم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جبتک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دیوے۔ میری نعش

اور کہین دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوے ہون انکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد

بقلم خود عبدالرحیم سیکنڈ کلرک ریویو آف ریلیجنز قادیان دارالامان۔ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ ۴ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی بقلم خود ہائی سکول قادیان و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
(وصیت نمبر ۸)

(۱) مین مسماۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر قوم جٹ ساکن موضع لکھن کلان متعلقہ تحصیل و ضلع گورداسپور حال وارد موضع بھینی نانگل متصل قادیان دارالامان تحصیل و ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور لکھ دیتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتی ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہون اور ان کی مرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتی ہون کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے۔ مین ان ہدایات کی جو اس مین ۔ ۔ ۔ درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہون گی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آیندہ ہونگے۔ مین ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرایط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت وغیرہا مین پابند رہین گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے صرف زیور چاندی کا جو صرف مبلغ پچاس روپیہ کا ہے۔ اور جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے اور ایک روپیہ ماہوار اپنی جائداد سے لیتی ہون اور اس مین سے ۴ر ماہوار علاوہ چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہون گی۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنیکے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرکے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) مین اقرار کرتی ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون۔ یا میرے مرنیکے بعد کوئی اور جائداد (ماسوائی جائداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جسکا مفصل ذکر مین نے فقرہ (۴) وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شایع ہو چکی ہین یا آیندہ شایع ہونگے۔ دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانی اور وہان دفن کرنیکے متعلق جسقدر خرچ اخراجات کا ہو ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گی جسکا اعلان مجلس کی طرف سے انشاء اللہ کرا دون گی اور اگر ان اخراجات کیلئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوے تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔ جو میرے روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) مین یہ بھی اقرار کرتی ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ اور جسکا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست

اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کار پرداز مصالح قبرستان اجازہ نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب نفقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثار کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

العبد

مسماۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام

گواہ شد

سکندر علی مدرس۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گواہ شد۔ عبد الرحیم۔ سکینڈ کلرک میگزین قادیان

گواہ شد۔ محمد حسن۔ ملازم میگزین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وصیت

از محبوب عالم احمدی لاہور ۸۸

۱۔ مین مسمی محبوب عالم ولد میان غلام قادر سکنہ موضع علاؤالدین کے۔ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن احمدیہ مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئیندہ ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثار میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن احمدیہ مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴۔ مین یہ وصیت بھی کرتا ہون کہ جسقدر میری جائیداد میری مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے۔ یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔

۵۔ چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہین ہے۔ اس لئے مین اپنی زندگی مین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار اپنے اس شہر کے امین کے پاس ماہ بماہ ادا کرتا رہون گا۔ جو مین پہلے سے بھی دیا کرتا ہون۔ انشاء اللہ العزیز۔

۶۔ مین یہ بھی وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت ہون تو بھی۔ اگر صدر مقام قادیان کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہون۔ تو بھی بہر صورت احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین۔ یا آئیندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین جو خدا کے رسول اور مسیح موعود کا تخت گاہ ہے۔ پہنچائی جاوے۔ اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد جو وصیت فنڈ مین آچکی ہوگی۔ ہرگز نہین ہوگی۔ بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہون گے۔ یا مین ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی مین رقم جمع کرا دونگا اگر مین ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم ادا کر نہ سکا۔ تو میری دوسری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاوین۔ اگر میری جائیداد کوئی نہ ہوئی۔ تو پھر جس طرح مولا کریم چاہے گا۔ ہو کر رہے گا۔

۸۔ مین اقرار کرتا ہون کہ یہ وصیت محض رضاء الٰہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو بھی میری وصیت قائم رہے گی اور مین دل مین خواہش رکھتا ہون۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ بلکہ جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین۔ میری لاش کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر دفن ہو سکتی ہے۔

۹۔ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو جو رقم مین اس انجمن کے پاس جمع کرا چکا ہون گا۔ وہ انجمن سے واپس نہیں لی جا سکتی۔ اور نہ ہی میرے کسی رشتہ دار وغیرہ کو حق ہوگا۔ کہ وہ اس کے لینے کی کوشش کرین۔ اور اگر جائیداد ہو۔ تو بھی انجمن کو حق ہوگا کہ وصیت کردہ حصہ اپنے قبضہ مین رکھے اور خواہ اس کو خرچ کرے۔

نوٹ۔ چونکہ میرے پاس جائیداد نہین ہے۔ اور مین غریب آدمی ہون۔ اس واسطے ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ مین انجمن لاہوری کے امین کے پاس یا جس جگہ انجمن احمدیہ قادیان حکم دے۔ مین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ جمع کرتا رہون گا۔ فقط

وصیت کنندہ

عاجز محبوب عالم احمدی موضع علاؤالدین کے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ حال وارد لاہور انارکلی

گواہ شد

حیدر شاہ احمدی ولد حشمت شاہ قوم سید ساکن لاہور

گواہ شد

محمد موسےٰ۔ سوداگر بائیسکل لاہور

کتب مفصلہ ذیل دفتر بدر سے طلب فرماوین

براہین احمدیہ | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے اور اس کیساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑہائے گئے ہین۔ خوش خط۔ سفید اعلیٰ کاغذ قیمت صہ رعایتی عہ جلد کی قیمت ۱۲ ؍

دُرِّ ثمین | اس مین تمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نظمین اُردو و فارسی کی ہین۔ قیمت رعایتی ۸ ؍ مجلد اور بے جلد ۴ ؍

جنگ مقدس | روئیداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم قیمت ۷ ؍

وصیت ۸۶

(۱) میں مسماۃ سردار بیگم اہلیہ محمد حسین قوم جٹ ساکن تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اور لکھدیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں۔ اور ان کی مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند ہونگی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے شائع ہوئے۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد۔ شرایط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب تفصیل ذیل ہے اور جسپر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ بہ تفصیل جائداد اخیر پر شامل کیگئی ہے۔ اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری یہ جائداد جو اسوقت جسکی قیمت مبلغ [illegible] ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کیجاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے۔ یا اسمیں شامل رہنے دے۔ اسکو فروخت کر کے اسکی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ اور اسکی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اسکی مالک بھی انجمن ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد (مذکورہ بالا جائداد) کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہونگی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگے۔ دارالامان قادیان میں پہنچا دے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کر دینے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری [illegible] جائداد وصیت کردہ جسکا میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگی۔ جسکا اعلان مجلس مذکور کیطرف سے کرا دونگی۔ اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان حکم نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکی ہونگی۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اسکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

گواہ شد

محمد حسین دفتر قانون گوئے ظفروال بقلم خود

العبد

سردار بیگم اہلیہ محمد حسین دفتر قانونگوئے

گواہ شد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال

فہرست جائداد

زیور حسب ذیل۔ ڈنڈیاں طلائی ۸ عدد ماشہ [illegible]

ڈنڈیاں بیال گھڑ طلائی۔ تویتریاں طلائی ۲ عدد [illegible] ۲ عدد ماشہ [illegible]

واڈنی طلائی۔ ٹکا طلائی۔ پھول طلائی۔ بوہڑ طلائی یکعدد [illegible] یکعدد [illegible] ۲ عدد [illegible] یکعدد [illegible]

کینٹھہ طلائی۔ گوکھڑو نقری۔ جھکے طلائی۔ بانکاں نقری یکعدد ماشہ [illegible] - [illegible] - ۲ عدد [illegible] [illegible]

لونگ۔ متفرق کپڑے وغیرہ۔ [illegible] [illegible]

وصیت ع۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد خاکسار عبدہ جمال الدین ابن محمد صدیق ذات دائیں عرف کشمیری ساکن سیکھواں جو قادیان دارالامان سے جانب گوشہ غرب وشمال میں فاصلہ ایک فرسنگ کے واقع میں۔ تحصیل وضلع گورداسپور کا ہوں۔ آج میں بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء بوقت صبح حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور [illegible] ہوں کہ میری وفات کے بعد میری اس وصیت پر جس کو میں لکھ رہا ہوں عمل کیا جاوے۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی اور تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا میں پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگی۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے۔ وہ یہ ہے،

(الف) ہم تین بھائیوں نے یعنی امام الدین وخیر الدین وخاکسار نے مبلغ پانسو روپیہ کی مشترکہ اراضی رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جسمیں سے میں سوئم حصہ کے مبلغات کا مالک ہوں۔ (ب) بعض اشیاء تجارتی گھر میں مبلغ ایک سو روپیہ کے قریب ہیں (ج) قادیان دارالامان شریف کے مشرقی کنارہ پر ایک مکان بعمارت خام جسمیں چار کوٹھریاں مسقفہ اور قدرے سفید زمین جسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔ کہ شرقی ڈھاب وغرب شارع عام۔ شمال مکان بہادر کشمیری۔ وجنوب مکان منشی عبد العزیز صاحب پٹواری حلقہ سیکھواں کا ہے۔ اور یہ مکان ہم تین بھائیوں مذکور کا مشترکہ ہے۔ اسمیں سے بھی میں سوئم حصہ کا مالک اور قابض ہوں۔ اور یہ جائداد میری بلاشرکت غیری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد میں سے حسب الارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام محض رضامندی خدا تعالیٰ کے لئے پانچواں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری وصیت کردہ جائداد (پانچواں حصہ) پر مالک اور قابض ہو جاوے جو قابل فروخت انجمن مذکور ہو۔ اس کو فروخت کر کے قیمت وصول کر کے اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ اس میری وصیت کرنے میں میرے رشتہ دار کوئی مانع نہیں ہے۔ کیونکہ میرے سب وارث اور رشتہ دار تمام احمدی ہیں۔ اور تمام رضامند ہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ کے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جسکا مفصل ذکر فقرہ ماسبق نمبر (۴) وصیت میں کیا ہے۔ میں اس جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت سیدنا مسیح موعود معہ خدام یا احمدی جماعت پڑھے۔ اور نیز میں اس موضع کی احمدی جماعت کی خدمت میں بصد منت وانکساری بطور وصیت کے عرض کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کی نہایت مہربانی ہوگی۔ جو میری وفات کے وقت زندہ ہونگے۔ کہ میرا جنازہ اٹھا کر بشرط حصول اجازت مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ کیونکہ ہمارا گاؤں بہت نزدیک ہے۔ تھوڑی ہمت کے ساتھ یہ کام ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو اجر عظیم دیگا

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متعلق متکفل میری جائداد وصیت کردہ نہ ٹھہرائی جائے۔ بلکہ میری بقیہ جائداد سے کیا جاوے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت محض ابتغاً لوجہ اللہ کی ہے۔ کیونکہ حالت آیندہ جنکا مجھکو اسوقت کچھ علم نہیں۔ کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے اور پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ البتہ امانتہ کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجا سکتی ہے

(۹) یہ کہ کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ مقبرہ بہشتی میں میری نعش دفن نہ ہو سکے تو پھر اس موضع کے جس قبرستان میں میرے باپ کی قبر ہے۔ اس کے پاس دفن کیا جاوے۔ لیکن یہ اشد ضروری ہے کہ جہانتک ممکن ہو سکے کوشش کیجاوے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ تو میری دلی خواہش اور مراد ہے ورنہ بحالت مجبوری شق ثانی کو اختیار کریں۔ آگے خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ اسکی ذات پاک کیا کرنیوالی ہے۔ علاوہ اسکے مجالس مذکورہ کی خدمت میں یہ عرض کردینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرے پیچھے جو میری اولاد ہو۔ ان کے لئے کوشش کیجاوے۔ کہ علم دین حاصل کریں اور نیک اور متقی اور خادم دین بنے رہیں۔ تا میرے لئے باقیات صالحات ہوں۔

انّ ربی لسمیع الدعاء رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب۔ آمین۔

المـــوصی

خاکسار جمال الدین ولد محمد صدیق ذات دائیں ساکن سیکھواں تحصیل وضلع گورداسپور بقلم خود

گواہ شد

فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ۔

گواہ شد

امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی موصی بقلم خود۔

گواہ شد

خیر الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

عبد العزیز احمدی پٹواری موضع سیکھواں

گواہ شد

محمد اسمٰعیل ولد جمال الدین قوم دائیں بقلم خود

وصیت

۱۔ منکہ غلام احمد ولد محمد بخش قوم احمدی ساکن کوٹلی ہرزائن تحصیل سیالکوٹ کا ہوں۔
بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہٗ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے اور سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہوں یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کو معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے۔ میرا گھر ہے اور کچھہ چیزیں ہیں۔ جن پر میرا اسوقت مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائداد میں کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے تمام جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو اس وقت جس کی قیمت یہ ہے [illegible] روپیہ۔ میرے فوت ہو جانے کے بعد کل تمام جائداد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میری تمام جائداد کو فروخت کرے یا جیسا انجمن مناسب سمجھے کرے۔
غرض انجمن کو ہر طرح سے اختیار ہے اور انجمن میری تمام جائداد کی مالک ہے۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری جائداد سے کچھہ تعلق نہیں اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے

۵۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو۔ ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ میں اگر قادیان میں دفن ہوں یا کسی دوسری جگہ دفن ہوں۔ ہر حالت میری یہ وصیت قائم رہے گی۔ فقط

تحریر بتاریخ ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۶ء
کاتب الحروف اسمٰعیل پسر غلام احمد ساکن
بھڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ مولا بخش احمدی فارن سکریٹری انجمن احمدیہ
گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی کوٹلی ہرزائن تحصیل سیالکوٹ
گواہ شد بقلم غلام احمد احمدی ولد محمد بخش ساکن کوٹلی ہرزائن
گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد قوم عطار ساکن کوٹلی ہرزائن
گواہ شد محمد رمضان ولد غلام احمد احمدی ساکن ہرزائن

وصیت

۱۔ میں مسماۃ بیگم بیوی بنت محمد رانجھہ ساکن بدر تحصیل بھیرہ۔ ضلع شاہ پور۔ زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھدیتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ رئیس قادیان ضلع گورداسپور مسیح موعود کے کل دعاوی پر بصدق دل ایمان رکھتی ہوں اور انکی مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال و سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد کی پابند رہوں گی جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے زیورات مالیتی [illegible]۔ اثاثۃ البیت [illegible]۔ نصف حصہ گھوڑی مار۔ مویشی [illegible] کل [illegible] اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائداد کے [illegible] حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد جس کی قیمت اسوقت [illegible] روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرلے یا اس میں شامل رہنے دے۔ یا اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے۔ یا اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

۵۔ میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہوں گی۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات

انجمن مذکور جواب شائع ہو چکی ہین۔ یا آیندہ شائع ہونگی دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیّت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون۔ ان کی متکفل میری جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے۔ ہرگز نہین اور ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگی۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گی اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتی ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکی۔ تو اسصورت مین بھی میری یہ وصیّت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قایم رہے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال جمع مین کرایا ہوگا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا میرے ورثا کو اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد۔ بیگم بیوی بنت محمد رانجہ زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر قادیان

گواہ شد۔ شیر علی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

وصیّت

مین مسمی الٰہی بخش ولد فضلدین قوم حجام ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ حال اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ڈگرو ٹریفک ڈسٹرکٹ بھٹنڈا نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ر مارچ ۶ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی ان تمام ہدایات قواعد اور ضوابط کا پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیّت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴۔ میرا اس وقت جو ریلوے پراویڈنٹ فنڈ مین پانسو روپیہ ہے۔ جسمین میرا کوئی شریک نہین مین آج کی تاریخ سے اس کی ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ کل رقم کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۵۰ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ خواہ غیر احمدی میری اس وصیّت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اور چونکہ اس فنڈ مین میری تنخواہ سے کاٹ کر جمع کیا جاتا ہے۔ سو میری حیات کے ساتھ جتنی رقم اس فنڈ مین بڑھتی جاوے گی۔ اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔ یعنے خواہ یہ کتنی رقم ہو جاوے سب کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیّت ہے۔ جسکا ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائیداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

۶۔ مین یہ بھی وصیّت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ دارالامان قادیان مین پہنچا یا جاوے اور وہان مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیّت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا جس کا اعلان مین مجلس کی طرف سے کرادون گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لیے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا۔ ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جسمین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کی ذمہ وار ہوگی۔ جو میری روح کے لئے نجات کا باعث ہون گے اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیّت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیّت جو اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن

کی جا سکتی ہے

۹ - یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہوں اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

الراقم - الٰہی بخش ولد فضل دین سمبڑیالی حال سٹیشن ماسٹر ڈگرو۔ ریلوے بٹھنڈہ

گواہ شد

بیلی رام ولد لالہ گنگا سہائے مل کھتری - نور محل ضلع جالندھر

گواہ شد

خاکسار محمد سعید ماسٹر ایم۔ بی سکول کوہاٹ

وصیّت

(۱) میں مسمی محمد الدین ولد عزیز الدین قوم قریش سکنہ گجو چک تحصیل و ضلع گوجرانوالہ پنجاب - حال وارد موضع چھور ۱۱ تحصیل خانقاہ ڈوگراں صاحب ضلع گوجرانوالہ - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ دوم ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔ اور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق شائع ہوئی۔ یا آئندہ شائع ہونگی۔ پڑھا ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد مشترکہ میں سے میرا حصہ مبلغ عہ روپیہ ہے۔ اور اس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور یہ جائداد زیور مویشی وغیرہ ہے۔ میری ملکیت میں زمین نہیں ہے۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت قیمتی مبلغ عہ روپیہ ہے۔ دسواں حصہ میں نے آٹھواں حصہ مبلغ [illegible] ہوتا ہے اس حصہ مذکور کے متعلق میرا اقرار ہے کہ اسکی میں اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگا تین چار ماہ تک ہی صدر انجمن احمدیہ قادیان [illegible] مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کر دونگا۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ اشاعت اسلام میں جہاں مناسب سمجھیں۔ اسکو خرچ کرلیں۔ اب میری آمدنی جو اسوقت [illegible] ہے اور اس کا ۱/۱۰ حصہ جو کہ [illegible] ہوتا ہے وہ بھی ہر چندہ مدرسہ اور لنگر خانہ کو ادا [illegible] باقی ہمراہ انجمن مذکور کی خدمت میں ماہوار [illegible] پہنچاتا رہونگا اس کو بھی انجمن اپنے اغراض میں صرف کرے اور آئندہ اگر جائداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ گئی تو اسکی مالک بھی انجمن ہے اور اگر میری آمدنی آئندہ موجودہ آمدنی سے بڑھ جاوے گی تو اس کا وصیت کردہ حصہ بھی اسی طرح بڑھایا جاویگا۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ متروکہ ثابت ہووے۔ تو ایسی جائداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر اپنے فقرہ ۴ میں کیا ہے۔ لیکن آمدنی کی طرح اگر [illegible] متروکہ کے متعلق ۱/۱۰ حصہ ہی میری وصیت ہے ۱/۸ حصہ کی نہ ہوگی۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری لاش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں۔ یا آئندہ شائع ہونگی۔ دارالامان پہنچا دوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کو سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جس کا اعلان انجمن مذکور کیطرف سے شائع کرا دونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں علیحدہ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے جو میری روح کی شماتت کا باعث ہوگی۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ چونکہ یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے۔ اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جبتک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری لاش کسی اور جگہ دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیا جا سکتی ہے (۹) یہ کہ اگر فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہونگا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے ہیں اسکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا

العبد

محمد الدین ولد عزیز الدین قریشی سکنہ چھور ۱۱ تحصیل خانقاہ ڈوگراں

گواہ شد

سید محمد جٹ کاہلو آبادکار ۱۱ چھور ○ نشان انگوٹھا

گواہ شد

بھاگ ولد محکم جٹ کاہلو سکنہ ۱۱ ○ نشان انگوٹھا

گواہ شد

ابراہیم ولد کالو جٹ سکنہ ۱۱ ○ نشان انگوٹھا

گواہ شد

چودھری گل محمد ولد ٹھانا جٹ کاہلو سکنہ ۱۱ نشان انگوٹھا

(احمد بیگ)

سیالکوٹ سے اسباب منگوانیمین دہوکے سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہین کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹنس کے تمام لوازمات فٹ بال اور ہائی شاک وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملاکا بید وبجیرہ کی چھڑیان وغیرہ بنانے مین کس قدر ترقی ہے۔ تمام ہندوستان کے کارخانون مین یہان کا بنا ہوا سامان جاتا ہے۔ لیکن اس بات کو زیادہ تر بخوبی جانتے ہین کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہین اکثو قیمت بھی زیادہ دیتی پڑتی ہے اور سٹور مین سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیکا بھی ان کے واسطے کوئی نہین ہوتا چونکہ ہمین ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہمنے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قایم کی ہے۔ جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور فی روپیہ کمیشن لیا جاوے گا۔ اخراجات روانگی بذمہ خریدار ہون گے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات کے طیار کراونے مین ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہین۔ تو اون کو خاص زیور بنوا کر روانہ کیا جاویگا جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ وار ہونگے زرگر لوگ جو عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہین وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور مین ۲ فی تولہ اور چاندی کے زیور مین ایک پیسہ فی تولہ ہوگا

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن

تصدیق ایجنٹ سیالکوٹ شہر مین تصدیق کرتا ہون کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یاد ہو کہا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مومنون کی قائم کردہ ایجنسی ہے۔

چودہری مولا بخش نارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہین ہین اور اب خریدار بننا چاہین۔ اور ایک سال کا چندہ پیشگی عطا فرماوین یا بذریعہ وی پی منگوائین ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر پرچے ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر ۱۹۰۶ء تک انکی خدمت مین ارسال ہونگے وہ سب بلا قیمت ہون گے لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکین گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے رہینگے۔

مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعائیت

ماہ رمضان اور ماہ شوال مین رعائیت۔

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستون کو بروقت اطلاع نہین ہوئی۔ اس کے واسطے ایک ماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل تین اصلی قیمت ۵ے

رعایتی ۱۲/ - جلد کی قیمت ۱۳/

درثمین (مکمل)

جسمین سب شائع شدہ نظمین ہین اور حال مین میان معراج الدین صاحب عمر نے چھپوائی ہے قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ رعایتی قیمت ۶/ اور بے جلد کے ۴/

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہوتی ہین۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط وکتابت کرکے علاج کراوین۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے انکا علاج اندک خرچ معالیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے۔ مگر اسی نے دواؤن مین تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی

مقام بھابڑہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے جو دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکہین۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باقاعدہ چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین تارین ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہین اس لئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۳ روپے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستون کا پتہ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکانہ کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماوین۔

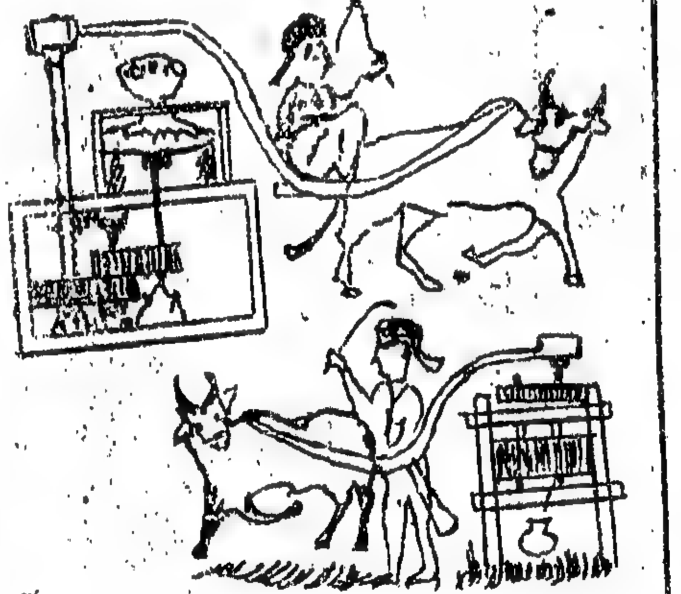

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت اول درجہ کی فی من پختہ مبلغ معہ/ اور درجہ دوم مبلغ ہے مبلغ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہین۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

جو صاحب جا بجا جگہ روپیہ ضایع کرکے مایوس خاطر ہو گئے ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی جب تک اسکی آزمائش نہ کریں ہرگز ہرگز بدظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب اپنی خوبیوں سے ہر دلعزیز ثابت ہو چکا ہے

یاقوت مروارید مرجان یشب کہربا کستوری زعفران

عنبر وغیرہ کا مجموعہ لاجواب مشہور آفاق مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے شفائی یا

مفرح عنبری

مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے یا کی

مفرح عنبری

جوانی کی روح بڑھاپے کی جان ہے

مفرح عنبری

وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ

خوراک دو ماشہ

قیمت

فی ڈبیہ پانچ روپے (صہ) تین ڈبیہ تیرہ روپے (عہ۱۳) ایک درجن ڈبیہ (صہ۵)

مفرح عنبری میں خدا تعالےٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جنکے حاصل کرنیکے لئے اہل ملک نے لاکھوں روپیے یورپ اور دیگر جھوٹے اشتہاریوں کی نذر کئے ہیں۔ خدائے کریم کے فضل سے اب چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہو چکا ہے۔ اس لئے مجھے اسکی تعریف میں صفحہ سیاہ کرکے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجایش ہے کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اسکو ختم کرتا ہوں ❊

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہوکر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ خیالات اعلےٰ و مفید سوجھتے ہیں دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالےٰ نے نئی زندگی عطا کی ہے۔ ضعف دل بے چینی۔ گھبراہٹ۔ بدخیالی وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے ❊

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ جریان رقت و سرعت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فایدہ پہنچتا ہے جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا کثرت مباشرت سے جو دماغ۔ گردوں اور [illegible] کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے ❊

مفرح عنبری جن کے اعصاب میں بوجہ کوتاہ اندیشی غلط کاری۔ عیاشی۔ کثرت محنت دماغی۔ رنج و فکر وغیرہ سے ضعف آجائے اور جسم میں کمزوری واقع ہو ان کے لیے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے۔ مردانہ طاقت بڑھتی ہے چہرہ سرخ و پر نور ہو جاتا ہے ❊

مفرح عنبری خون پیدا کرنے اور مادۂ تولید کے بڑھانے میں ایک عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ غرض کل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہیئے ❊

مفرح عنبری اُن مستورات کے لیے جن کے بچے کمزور۔ لاغر پیدا ہوکر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضایع ہو جاتے ہیں یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہیئے تاکہ بفضل خداوند کریم ان موذی امراض سے نجات پاکر گوہر مقصود حاصل ہو ❊

مفرح عنبری کمزور۔ نحیف البدن۔ بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوشبودار۔ خوش رنگ مٹھائی کی مٹھائی۔ دوائی کی دوائی۔ غذا کی غذا ہے ❊

مفرح عنبری نزلہ۔ زکام۔ دردسر۔ ہسٹیریا یا بائو گولہ کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر ہے ❊

خان بہادر مولوی سید عظیم [illegible]

عالیجناب [illegible] محمد حسین صاحب [illegible] مفرح عنبری کی [illegible] خان صاحب [illegible] (دستخط) [illegible]

عالیجناب خان بہادر [illegible] رئیس اعظم [illegible] عبدالمجید [illegible]

مفرح عنبری کی چند [illegible] تحریر فرماتے ہیں [illegible] استعمال [illegible] اطلاع [illegible]

عالیجناب [illegible] کمالی [illegible] صاحب [illegible] تعلقہ

[illegible] ایجاد کردہ [illegible] مفرح عنبری [illegible] ہندوستان [illegible]

الغرض [illegible] مفرح عنبری کی نسبت اسقدر [illegible] موجود ہیں [illegible]

پتہ:۔ حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور

میگزین پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قادیان ضلع گورداسپور

BADR — QADIAN

[illegible]

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸ | آں مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۴۸

۱۲ شوال سنہ ۱۳۲۴ ھجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

نمبر ۴۸ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | مسیحا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـہ

معاونین درجہ اول جن کو ۵ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جنکو ۲ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی سے غرباء سے جنکی آمد کا سوا روپیہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت مابعد للعہ

فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

توکل ..... عہ افریقہ ..... للعہ

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان است
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر و یسر و نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بدر نمبر ۴۷ جلد ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مبارک

سب حمد اس رب العالمین کے واسطے ہے۔ جس نے انسان کیواسطے تعلقات نسبی و صہری بنائے اور صلوٰۃ اور سلام اس کے رسول محمدؐ پر ہوں۔ جس نے ان تعلقات کی احسن نگہداشت کی ہم کو راہ دکھائی اور خدا کی نصرت اور تائید اس رسول کے خلیفہ پر ہو۔ جس نے اس زمانہ مین گم شدہ ایمان کو دوبارہ دنیا مین قائم کیا اور خلقت کو خالق کا چہرہ دکھایا۔ اما بعد آج ہم اس خوش خبری کو شائع کرتے ہیں کہ ۲۰ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ علےٰ صاحبہا التحیہ والسلام روز پنجشنبہ کو بعد از نماز عصر صاحبزادہ **مرزا شریف احمدؐ** صاحب کا نکاح حضرت نواب **محمدؐ علی خان** صاحب کی اکلوتی بیٹی **زینب بیگم** کے ساتھ ہوا اور مبلغ ایک ہزار مہر مقرر ہوا۔ اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ جو قادیان حاضر ہے۔ نئے مہمان خانہ کے اوپر کے صحن مین جمع ہوئی۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود صدر نشین تھے اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے خطبہ پڑھا (جو انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین اخبار مین ملاحظہ فرماوین گے)

صاحبزادہ مرزا شریف احمدؐ صاحب کا وجود بھی ایک آیت اللہ ہے کیونکہ اس کی پیدائش سے پہلے اس کے متعلق خدا تعالےٰ کے الہام کے مطابق پیشگوئی شائع کی گئی تھی۔

اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام کی خدمت مین اور حضرت ام المومنین اور حضرت میر صاحب اور والدہ محمد اسحٰق کی خدمت مین اور انکے تمام لواحقین اور اہل بیت کی خدمت مین اور تمام احباب احمدیہ کی خدمت مین اور حضرت نواب صاحب کی خدمت مین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق مین اپنے فضل و کرم سے برکات عظیم ڈالے آمین ثم آمین

"بدر"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - مبارکباد
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ - ڈائری
صفحہ ۵ - بلاد اسلامی
صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۷ - ایک اقدنشان
صفحہ ۸ - ۹ - ہیلدک تقریب
نجیب آباد کا ایک مخالف مولوی
صفحہ ۱۱ - وصیت
صفحہ ۱۲ - ذکر الحکیم
صفحہ ۱۳ - ۱۴ - اشتہارات
صفحہ ۱۶ - " "

بدر مسیح

۴ - شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ - نومبر ۱۹۰۶ع

خدا کی تازہ وحی

۱۵ - نومبر ۱۹۰۶ء - آج رات ستائیسویں رمضان المبارک تھی - اور اس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شب قدر کی ہوتی ہے - میں نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو - پس میں اٹھا اور میں نے نماز پڑھ کر دعا کی - بعد میں مفصلہ ذیل الہامات ہوئے

(۱) قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) مکتیرن کا بیڑا غرق ہو گیا - (یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے)۔

(۳) تیری دعا قبول کی گئی - اور یا شاید مکتیرن سے مراد کوئی شریر مخالف ہے - اصل میں یہ ہر سہ الہام پیشگوئیاں ہیں - خواہ ایک شخص کے لئے ہوں اور خواہ تین جدا شخصوں کے حق میں ہوں -

۱۸ - نومبر ۱۹۰۶ء - (رؤیا - (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ میں ایک آدمی چرسہ لگا رہے ہیں - پھر غیب سے آواز آئی - **مُبارک**

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور اس کے بعد الہام ہوا -

ما وقفت موقفاً اغیض من ھذا ان بطش ربک لشدید

ترجمہ - اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر تو نہیں بیٹھا - تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے -

ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ایک انگریز کی رائے

میں نے آپ کے رسالے کو جس کا نام ریویو آف ریلیجنز ہے اور جو اعلیٰ درجہ کی قابلیت کے ساتھ لکھا گیا ہے - پڑھا - مجھے اسلام کا مطالعہ کرتے ہوئے تیرہ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور میں نے جسقدر ممکن تھا - کوشش کر کے انگریزی زبان میں جسقدر کتابیں اسلام پر لکھی گئی ہیں - (خواہ ان کے مصنف مسلمان تھے یا غیر مسلمان) سب جمع کی ہیں اور اب اسلامی مذہب کا ایک خاصہ کتب خانہ میرے پاس جمع ہو گیا ہے - مگر اب تک میں نے ایک بھی ایسی کتاب نہیں پڑھی جس میں اسلام کی حمایت اس قدر زور کے ساتھ کی گئی ہو - جیسا کہ آپ کے شاندار پرچے میں - میں آپ کو اس قابل قدر پرچے کا ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے مبارکباد دیتا ہوں

ڈائری

القول الطیب

۱۸- نومبر ۱۹۰۶ء۔ اس بات ذکر تھا کہ بعض شہرون مین جہان طاعون کا خوف تھا۔ گورنمنٹ چوہے مروانے کا انتظام کر رہی ہے اور ایک اخبار والے نے جو سناتن ہندو ہے اور کسی جی کا مارنا گناہ سمجھتا ہے۔ اس تجویز کی اس پیرایہ مین تردید کی ہے کہ چونکہ چوہون مین طاعون کا مادہ ہوتا ہے۔ اس واسطے ان کو پکڑنا اور مارنا خود بخود طاعون کو ردی مادہ کو منتشر کرنا ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ ظاہری تدابیر ہین۔ مگر جب تک باطنی تدبیر نہ کی جاوے۔ طاعون کا اس ملک سے جانا ناممکن ہے۔ ممکن ہے کہ جیسا کہ اس اخبار والے نے لکھا۔ طاعونی چوہون کو پکڑنا اور ہاتھ لگانا وغیرہ بھی کسی حد تک ضرررسان ہو۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ سب حیلے کیمیاگرون کے سے خیال ہین۔ کہ شاید اس بوٹی سے سونا بن جاوے۔ شاید اس سے سونا بن جاوے۔ خدا تعالے نے اس وقت شمشیر برہنہ لے کر کھڑا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا اس کے وجود پر ایمان لائے۔ جب تک دنیا کے لوگ اپنی بدکاریون اور ضد اور تعصب اور فحش گوئی کو چھوڑ کر اور خدا تعالے کے نشانات کی تحقیر سے توبہ کر کے نیکی اختیار نہ کر لین۔ تب تک خدا تعالے اس عذاب کو ان کے سر سے دور نہ کرے گا۔ تعجب ہے کہ ہماری گورنمنٹ ظاہری اسباب کو لیتی ہے۔ مگر خدا تعالے کی طرف نہین جھکتی۔ پہلے اسلامی بادشاہون کے متعلق سنا جاتا ہے۔ کہ وہ ایسے مصائب کے وقت راتون کو اٹھ کر اور رو رو کر دعائین کرتے تھے۔ جو لوگ خدا کو سچے دل سے ماننے والے ہوتے ہین وہ یہ تماشا دیکھ لیتے ہین کہ ذرہ ذرہ اس کے قبضہ مین ہے۔ یہان تک کہ ہمارے سر کے بال بھی گنے ہوئے ہین۔ برخلاف اس کے آجکل کے تعلیم یافتون کا یہ حال ہے کہ اپنی گفتگو مین لفظ انشاء اللہ بھی بولنا خلاف تہذیب سمجھتے ہین۔ کتابون کی کتابین پڑھ جاؤ کہین خدا کا نام تک نہین آتا۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے۔ کہ خدا تعالے اپنی ہستی کو منوانا چاہتا ہے۔

مسلمان اور مساجد

ومن اظلم ممن منع مسٰجد الله ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا۔

ترجمہ۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجدون مین اس کا ذکر ہونے سے منع کرے اور اس کی بربادی مین کوشش کرے۔

مسجدون کو اسلامی بول چال مین خانہ خدا اس لئے کہتے ہین۔ کہ کسی شخص یا قوم کو ان کے اس استعمال سے روکنے کا کوئی حق حاصل نہ ہو جس کے لئے وہ بنائی جاتی ہین۔ مسجدون مین ذکر الٰہی سے روکنے والے کو سب سے بڑھ کر ظالم کہا گیا ہے۔ حضرت رسول کریم سرور کائنات صلعم نے کبھی کسی کو مسجد مین سے نہ روکا اور نہ ہی صحابہ کبار کے زمانہ مین مسجدون مین ذکر الٰہی سے کسی کو روک ٹوک کی گئی اور ان کے بعد بھی اسلامی کامیابیون کے زمانہ مین کہین ایسی رکاوٹون کا پتہ نہین ملتا۔ کہ مسلمانون نے کبھی کسی مسلمان کو مسجد مین ذکر الٰہی سے روکا ہو۔ لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ جس کی خرابیان حد و نہایت سے بڑھی جا رہی ہین۔ خود تو عام طور پر مسلمان مسجدون مین نمازون اور ذکر الٰہی کے لئے آنا گوارا نہین کرتے۔ مسجدون کی کثرت اور نمازیون کی قلت سے مساجد کس مپرسی کی حالت مین پڑی ہین۔ پھر جہان کہین کسی قوم کو خوف خدا نے کسی مسجد کو آباد رکھنے اور اس مین ذکر الٰہی اور نمازین پڑھنے کے لئے آمادہ اور منتخب کیا ہو ان کو طرح طرح کے حیل سے روکنا شیوہ بنا کر اپنی نکبت سمیٹ رہے ہین۔ کہین جمعیت اور زور سے کام لیتے ہین اور کہین مقدمات کرتے ہین۔ اور کہین کہین جبراً کسی کی مسجد کو چھین کر قانون اپنے ہاتھ مین لے کر عدالت کی حفاظت مین جانے کے لئے نماز پڑھنے والے فریق کو مجبور کرتے ہین۔ کہین کھلے طور پر بورڈ لکھکر لگائے ہوئے ہین کہ فرقہ مخصوصہ کے سوا یہان جو نماز پڑھے گا۔ اس کو ذلت سے نکالدیا جاویگا حال مین نظائر ہمارے سامنے موجود ہین۔ جن مین احمدی جماعت کے حقدار لوگون سے مسجدین چھین لینے اور ان کو نمازین پڑھنے سے روکنے کے لئے طرح طرح کے جلسے کئے گئے۔ چنانچہ کپورتھلہ۔ انبالہ۔ وغیرہ مین مسجدون کے مقدمات مین مخالفین کو سخت ذلت اٹھانی پڑی۔ اور اس بے لاگ اور پر انصاف حکومت کے انصاف سے مسجدین احمدیون کی دی گئین۔

سیالکوٹ مین ایک حقدار احمدی سے مسجد چھیننے اور نمازون سے روکنے کے لئے مقدمہ کیا گیا۔ جو دو عدالتون سے خارج ہوا۔ اور اب مخالفین کی طرف سے چیف کورٹ مین اپیل دائر ہے۔ ان لوگون کا حسد ایسا بڑھا ہوا ہے۔ کہ سچ کو چھپانے سے کسی مرحلہ پر باز نہین آتے ایک جج صاحب چیف کورٹ نے جن کے کمرہ مین یہ مقدمہ تھا یہ مناسب سمجھ کر کہ یہ مقدمہ بنچ ہی کرے۔ چیف کورٹ بنچ مین ارسال کر دیا لیکن مخالفون نے مشہور کر دیا اور اخبارون مین لکھوا دیا۔ کہ مقدمہ ڈویژنل کورٹ مین واپس بھیجا گیا۔

اسی طرح لاہور مین گمٹی والی مسجد مخالفین نے یورش کر کے احمدیون سے چھین لینی چاہی۔ پولیس نے امداد کی۔ اس واسطے مخالفین کے منصوبے پیش نہ گئے۔ مقدمہ جاری ہے۔

وی پی

بقایا دہندون کے نام ارسال ہوئے ہین

پارلسمان

(منقول از اخبار جاسوس آگرہ)

معزز ہمعصر اللواء مصر مطبوعہ ۲۲- اکتوبر سنہ ۶ء میں المجلس النیابی الفارسی کے عنوان سے ایک طویل مضمون ایران کے سرکاری گزٹ کے حوالہ سے چھپا ہے جس کا ترجمہ بغرض دلچسپی ناظرین جاسوس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فارس کے اراکین سلطنت نے قوانین انتخاب پارلیمنٹ تیار کرین گے۔ بعد شہنشاہ ایران کی خدمت مین پیش کئے۔ ہز مجسٹی شاہ کجکلاہ نے انہین پسند فرما کر بالفاظ ذیل اس کی تصدیق فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب صدر اعظم صاحب جو قوانین ہمارے سامنے پیش ہوئے ہین بالکل درست ہین اور ہم خوشی سے اجازت دیتے ہین کہ انپر عملدرآمد کیا جاوے۔ ۲۰ رجب سنہ ۱۳۲۴ھ

مظفر الدین

قوانین انتخاب حسب ذیل ہین۔

(۱) پارلیمنٹ کے ممبر امراء رفیع چار۔ علماء۔ طلبا علوم۔ سادات۔ تجار۔ صاحب املاک۔ مزارعین۔ اور صناعون مین سے انتخاب کئے جائین گے۔

(۲) جو لوگ پچیس ۲۵ سال سے کم عمر کے ہون گے جو لوگ ایران کے رہنے والے نہ ہون گے جو لوگ اپنی قوم مین مشہور نہ ہون گے وہ ممبری کے لئے انتخاب نہین کئے جائین گے۔

(۳) عورتین۔ لڑکیان۔ نابالغ (۲۵ سال سے کم عمر کے) سزا یافتہ۔ کج اخلاق۔ بدعقیدہ اور ملازمان سلطنت ایران اس انتخاب سے محروم رہینگے۔

(۴ و ۵) جو لوگ فارسی زبان مین نوشت و خواند نہ کر سکتے ہون گے۔ وہ ممبر نہین بنائے جائین گے۔

(۶) ولائیت طہران مین (۳۲) ممبر یعنی امراء قاجار (۴) علماء و طلبہ (۴) سوداگر (۱۰) میدانی و زمینداران کاشتکار (۱۰) دیگر اہل حرفہ (۴) چنے جائین گے۔

صوبہ طہران کے علاوہ حسب ذیل دیگر صوبون سے بھی مفصلہ تعداد ذیل ممبر انتخاب کئے جائین گے۔

آذربائیجان مین (۱۲) خراسان و سیستان و تربت مین (۱۲) گیلان و طالش مین (۶) مازندران۔ تنکابن و استرآباد مین (۶) خمسہ قزوین و شمسان مین (۶) کرمان و بلوچستان مین (۶) فارس و بنادر مین (۱۲) عربستان۔ لرستان و بروجرد مین (۶) کرمانشاہ و کروس مین (۶) کردستان و ہمدان مین (۶) اصفہان یزد و قم و سادہ مین (۱۲) عراق ملایر۔ تویسرکان و نہاوند مین (۶) جملہ (۱۰۲)

(لکین اللواء مین میزان (۱۲۸) دی گئی ہے جس سے شبہ پڑتا ہے۔ کہ وہ میزان غلط ہے یا یہ وجہ ہو کہ کسی صوبہ کی تعداد غلطی سے کم لکھہ دی گئی ہو۔ جس کا اندازہ ناچیز ایڈیٹر نہین لگا سکتا۔ کیونکہ بجنسہ ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

(۷ و ۸) یہ امر لازم ہوگا کہ انتخاب کرنیوالون کی تعداد دو سو سے زیادہ نہونے پائے ہر شہر اور ہر صوبہ کی طرف سے ایک ممبر منتخب ہوگا اور ہر صوبہ کے صدر مقام مین انتخاب کا بھی انتخاب یعنی انتخاب ثانی ہوگا۔

(۹) ہر ایک ضلع و صوبہ مین ایک انتخابی کمیٹی قائم ہوگی۔ اور وہان کا حاکم صدر جلسہ ہوگا اور چھوٹی چھوٹی ماتحت کمیٹیان بھی ہر جگہ قائم کی جائین گی اور انہین کمیٹیون کے ذریعے ممبر یا نائب انتخاب کئے جائین گے۔

(۱۰) انتخاب کرنے والون کے خلاف جو عرضیان گذرینگی وہ انتخاب مین مانع نہ ہونگی

(۱۱) جن لوگون کو مرکزی ماتحت کمیٹیون کی نسبت کچھ شکایت ہو۔ وہ صوبہ کی صدر کمیٹی سے شکایت کر سکتے ہین اگر وہان سے شکایت رفع نہ ہو۔ تو پھر وہ اپنی شکایات پارلیمنٹ مین بھیج سکتے ہین۔

(۱۲) اگر کوئی ممبر تاریخ انتخاب ثانی سے چھ ماہ پہلے مر جائے یا مستعفی ہو جائے تو اس کی جگہ فوراً دوسرا منتخب کر لیا جاویگا۔

(۱۳) ہر ولایت کی انتخابی کمیٹی پر واجب ہے کہ وہ منتخبین کے نام فوراً پارلیمنٹ مین بھیجدے تاکہ اونہین اخبارات مین مشتہر کر دیا جاوے۔

(۱۴) منتخب شدہ ممبرون کو لازم ہے کہ اپنی مقامی کمیٹی سے اپنے انتخاب کی نسبت ایک سارٹیفکٹ لے لین۔ تاکہ پارلیمنٹ مین ان کے لئے ثبوت ہو۔

(۱۵) انتخاب بذریعہ قرعہ اندازی یا کثرت رائے سے ہوا کرے گا۔ (عربی کے یہ اصل الفاظ کس قدر پیارے معلوم ہوتے ہین۔ کہ یکون الانتخاب بالاقتراع و اغلبیۃ الآراء اگر ناظرین عربی سمجھ سکتے تو مین سارا مضمون عربی ہی میں نقل کر دیتا۔ ایڈیٹر)

(۱۶) منتخب شدہ ممبرون کے نام بغرض آگاہی عوام اخبارات مین شائع کر دئے جائین گے۔

(۱۷) جو ممبر شہر سے اور دیہاتون مین منتخب ہون گے۔ ان کی شرکت کی جگہ و انتظام حاکم صوبہ و ضلع مقرر کریگا۔

(۱۸) حکومت ایران پر واجب ہے کہ رسم قرعہ اندازی و رائے دہی کے فارم پہلے سے چھپوا کر پبلک مین تقسیم کر دے۔

(۱۹) جو لوگ منتخب ہو جاوین ان کو فوراً طہران مین پہنچ جانا چاہیئے۔ کیونکہ خاص طہران مین انتخاب پورا ہوتے ہی پارلیمنٹ کا افتتاح ہو جائے گا۔

(۲۰) نائبان پارلیمنٹ کی تنخواہ پارلیمنٹ خود اپنی مرضی سے مقرر کرے گی۔

(۲۱) ہر ممبر صرف دو سال کے لئے منتخب ہوگا اور اس میعاد کے ختم ہوتے ہی نیا انتخاب شروع ہو جائیگا۔

(۲۲) پارلیمنٹ کے جن نائبون کو انتخابی کمیٹی کے متعلق کوئی شکایت ہو تو وہ اپنی عرضیان پریسیڈنٹ پارلیمنٹ کے پاس بھیجدین۔

انتخاب الاخبار

پنشن۔ فرڈینیڈ پاشا مرحوم سلطانی مدرسہ طبی کے ایک استاد کی وفات پر شاہی محکمہ پنشن نے ان کے پسماندوں کے لئے (۷۲۵) قرش ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا۔ (لسان)

تحائف حرمین۔ وزارت اوقاف تحائف حرمین کی فہرست باب عالی میں پیش کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال زیادہ تر کپڑے بھیجے گئے ہیں اور یہ تحائف امین صرۂ ہمایون کے ساتھ جائینگے۔ ان کپڑوں کی تقسیم امین موصوف کمانیر افواج محافظ قوانسل اور مشائخ حرمین کی نگرانی میں کی جائے گی۔

کامیاب طلبہ۔ اس سال شکل ملٹری انجنیرنگ کالج سے ساٹھ طالب علم کامیاب ہو کر نکلے جن کو بضابطہ سند اور میدانی اور قلعہ جات کے گولہ اندازوں میں چاوش کا رتبہ ملا۔ اور فوراً ان کو مختلف فوجوں میں جگہیں مل گئیں۔

طبی جماعت۔ گورنمنٹ عثمانیہ ہر سال ماہ شوال المکرم کے شروع ہوتے ہی ایک جماعت ہوشیار ڈاکٹروں کی سرزمین حجاز میں بھیجا کرتی ہے۔ تاکہ حاجیوں کی صحت و صفائی کی کامل نگرانی رہے چنانچہ اس سال بھی ڈاکٹروں کا انتخاب ہو گیا۔ اور وہ بعد عید روانہ ہو جائیں گے۔ یہ لوگ چار مہینے ملک حجاز میں بسر کرتے ہیں۔

جدید تارپیڈو شکن جہازات۔ کنٹر ایڈمرل احمد پاشا جن کو بمقام جنیوہ اس خدمت پر مامور کیا گیا تھا۔ کہ اٹلی کے کارخانہ انسالڈو آرمسٹرانگ سے سات تارپیڈو شکن جنگی جہازات جو حسب فرمائش عثمانیہ تیاری کے قریب ہیں جا کر لے آئیں۔ اب وہ ان جہازوں کو لے کر آستانہ علیا کی جانب آ رہے ہیں۔

معدنیات۔ حکم سلطانی صادر ہوا ہے کہ دولتلو فہمی پاشا ناظر رسومات کی زیر صدارت ایک کمیٹی ان متعدد معدنوں کی تحقیقات کے لئے مرتب کی جائے۔ جو ایک سال کے عرصہ میں قلمرو عثمانیہ کے اندر دریافت ہوئی ہیں کئی ایک تجربہ کار افسر اور خاص کر وزیر جنگلات اور معادن دولتلو سلیم پاشا بھی اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔

عثمانی فوجی مدرسہ۔ فوجی مدرسہ پنگلدی میں کامیاب طلبہ کو علمی تمغہ جات عطا کرنے کا جلسہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوا اول درجہ میں پاس ہونے والے طلبہ کو سنہری اور دوم درجہ والوں کو روپہلی تمغہ جات دئیے گئے۔ ذکی پاشا کمان افسر توپ خانہ صدر انجمن تھے اور جلالتمآب سلطان المعظم کی طرف سے تین افسر شریک ہوئے تھے۔ جنہوں نے طلبہ اور حاضرین کو شاہی سلام پہنچایا اور سب لوگ زور سے چیخ اٹھے۔ پادشاہم چوق یشار۔ دولتلو ذکی پاشا اور عصمت آفندی (جو اس سال سب میں اول پاس ہونے والا طالب علم تھا) نے تقریریں کیں اور عصمت آفندی نے کہا کہ ہم فوجی نوجوانوں کو ننگ و دولت پر اپنی جانیں فدا کرنا چاہیئے۔ اور اپنے افسروں کی تعمیل حکم میں ذرا بھی چون و چرا نہ کرنی چاہیئے اس طالب علم کی تقریر نہایت جوش سے بھری ہوئی تھی جس کو سن کر حاضرین نعرہ ہائے مسرت مارتے اور بادشاہم چوق یشار کی صدائیں بلند کرتے تھے۔ آخر میں صدر مجلس نے چیدہ کامیاب طلبہ کو سنہری اور اسی قدر کو روپہلی میڈل اپنے ہاتھوں سے پہنا کر انہیں مبارکباد دی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

نمائش دستکاری۔ استنبول کے مدرسہ دستکاری کے طالب علموں نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں کے نمونوں کی نمائش کھولی ہے یہ نمائش عید الفطر کے دنوں تک برابر کھلی رہیگی اور لوگ وہاں کی چیزیں دیکھنے جائیں گے ممبران کمیٹی تجویز انعام نے تین لڑکوں کے لئے اعلیٰ انعامات مقرر کئے ہیں روغنی تصویر اور نقشہ کشی کا انعام سامی بک کو۔ فن کی تعمیر کی انجنیرنگ کا انعام سیرو آفندی نوری" کو۔ اور پلیٹ کھودنے کا انعام الکسان آفندی بویاجان" کو ملا۔ (پیسہ اخبار)

ایران کی آزادی انگلستان و روس کے درمیان

سرایڈورڈ گرے نے ہاؤس آف کامنز میں سربنری کاٹن کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ روس سے جو قرارداد ہو گی اس میں ایران کی آزادی اور اس کے علاقہ کی اصلیت برقرار رکھی جائیگی۔" پھر آخر یہ قرارداد کس بات میں ہو گی؟ ضرور ہے کہ تجارتی حقوق و فوائد کی تقسیم ہو ان کی نسبت دولتین کا سمجھوتہ اصل مقصود قرار دیا ہو پس یہی اس کے حق میں بانجام کار رسم قاتل ثابت ہوگی مدبران انگلستان لاکھ یہ انکار کریں اور بہی خواہان ایران کو لاکھ یہ اطمینان دلائیں۔ لیکن اگر مجوزہ معاہدہ کی صورت میں ایران کے لئے کسی پہلو سے کوئی نیا عہد شروع ہونے والا نہیں تو پھر جدید عہد و پیمان کی ضرورت ہی کیا ہے اور یہ اطمینان کس خدشہ کی طرف دلایا جاتا ہے۔ ان باتوں سے تو انہیں لوگوں کو تسلی ہو سکتی ہے۔ جو دول یوروپ کی ڈپلومیٹک چالوں اور ان کی قدیم عادت سے واقف نہ ہوں ہمیں تو قوی اندیشہ ہے کہ روس اور انگلستان کا اتفاق ایران کے حق میں جلدی یا بدیر مگر ضرور ہی بعض اہم انقلابات اور پریشانیوں کا موجب ہوگا۔ شکر ہے کہ کجکلاہ کی بیدار مغزی سے وہاں بھی اب ایک پارلیمنٹ قائم ہو گئی ہے جس کے اراکین اگر ہوشمندی اور انجام بینی سے کام لیں تو آنیوالے خطرہ کی بہت کچھ پیشبندی کر سکتے ہیں۔

ٹرکی اور بلغاریہ۔ ہمعصر المؤید مصر بحوالہ کارسپانڈنس پالیٹکس لکھتا ہے کہ ان دنوں بلغاریہ نے ٹرکی سے میل اور قربت حاصل کرنے کی بہت کچھ خواہش ظاہر کی ہے حال میں فرڈی نینڈ والئی بلغاریہ اور دولتلو نجیب پاشا معتمد عثمانی کی جو ملاقات ہوئی ہے بادی النظر میں اس ملاقات نے سلطنت عثمانیہ اور بلغاریہ کے دوستانہ تعلقات پر بہت اچھی روشنی ڈالی ہے امیر بلغاریہ نے دولتلو نجیب پاشا کی خاطر مدارات اور عزت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور بوقت رخصت اسٹیشن تک پہنچانے بھی آئے۔ حضور سلطان المعظم نے امیر موصوف کی اس مخلصانہ و دوستانہ کارروائی کو بہت پسند کیا اور اپنی خوشی ظاہر کی۔

بدر [illegible]

مورخہ [illegible] شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء

ایک نشان

[illegible] سال تو ہم نے [illegible] اور جب [illegible] کہا گیا تھا کہ اس زمانہ [illegible] خدا کے [illegible] کے مقابلہ میں نبوت [illegible] اور امامت اور خلافت کے بہت سے مدعی [illegible] ایک کا دعویٰ [illegible] کو وہ ایک اور نیا ملہم [illegible] شائع کیا ہے۔ [illegible] کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ [illegible] زمانہ [illegible] تھا اور اسباب ہی ایسے [illegible] کہ اگر کوئی [illegible] مدعی پیدا ہوتے [illegible] جاتا۔ ایسے شخصوں کا وجود [illegible] اور کاذب کے درمیان فرق ہو جاوے اور [illegible] معلوم ہو جاوے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے [illegible] ہیں۔ ان کا کیا انجام ہوتا ہے [illegible] شیطان کے پیروکار ہوتے ہیں۔ ان کا کیا حال ہوتا ہے [illegible] ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں [illegible] ایک [illegible] کا قدر و منزلت [illegible] اور پھولوں کی خوبی اور لطافت تب ہی ظاہر ہوتی ہے کہ جب خار اس کے [illegible] ہو

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
گر نبودے [illegible]
[illegible]
روشنی را قدر از تاریکی است [illegible]
[illegible]
[illegible]
عذر [illegible]

ہمارے دیکھتے دیکھتے کئی ایک جھوٹے مدعی ناکامی اور نامرادی کے ساتھ ہلاک ہو چکے ہیں جن میں سے ایک تازہ مثال چراغ دین جمونی کی ہے جو کہ مسیح ہونے کا مدعی ہو کر تھوڑے عرصہ میں [illegible] کے طاعون کا شکار ہو گیا۔

ان [illegible] مدعی امامت کا نام قاضی عبد العزیز [illegible] ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں مجدد اسلام ہوں اور جائز خلافت یافتہ ہوں اور [illegible] رہتا [illegible] کہ اس زمانہ میں کسی کو الہام [illegible]

* * *

[illegible]

[illegible] کلکتہ کے [illegible] کے واسطے [illegible] ہے [illegible] نہیں [illegible] ہوں۔

[illegible]

[illegible] گذر [illegible] کا چاند آسمان [illegible] ہوا اور روزہ داروں کے واسطے ان [illegible] کی تکمیل کی خوشخبری لایا [illegible] صبح قریب [illegible] نماز عید ادا کی گئی علاوہ ان احباب کے جو قریب قریب کے دیہات سے تشریف لائے۔ بیرونجات سے [illegible] لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب [illegible] شاہ صاحب۔ بابو محمد اشرف صاحب [illegible] شیخ محمد صاحب۔ ضیاء الدین صاحب۔ [illegible] صاحب شیخ [illegible] صاحب اور [illegible] نور الدین صاحب [illegible] احباب [illegible] تشریف لائے [illegible] حضرت مولوی نور الدین صاحب [illegible]

حالات [illegible]

[illegible] تازہ [illegible] ایک مضمون [illegible] جس کی سرخی ہے [illegible] ہمارے [illegible] اور اس کے ذیل میں علمائے اسلام کا بھی کچھ ذکر کرتے ہیں [illegible] بعض فقرے نقل کئے جاتے ہیں [illegible] علماء کے متعلق ایسے فقرات کا اخباروں میں شائع کرنا ان دو باتوں میں سے [illegible] ضرور [illegible] کہ یا تو قوم کی حالت ایسی گر گئی ہے کہ علماء کی قدر نہیں رہی یا علماء کی حالت ایسی [illegible] ہو گئی ہے کہ [illegible] نہیں [illegible] زمانہ [illegible] کرتا [illegible]

[illegible] اور [illegible] علمائے [illegible] کسی [illegible] تجارت کے مقابلہ میں [illegible] اور [illegible] روپیہ حاصل کر لینا [illegible] رنگ [illegible] اور مقرر کر رکھا ہے [illegible] کو [illegible] اور باوجود اس کے [illegible] بہت بڑے مالدار بھی ہو گئے [illegible] تجارت کے پاس نہیں [illegible] اور [illegible] سبیل اللہ دینے کے لئے کسی [illegible] ان کا ہاتھ دراز نہیں ہوا [illegible] تجارت کو [illegible] علم و عقل اور [illegible] علم و عقل میں [illegible] علمائے [illegible] تجارت [illegible] زوال [illegible] زیادتی کیا [illegible] علمائے [illegible] اسلام [illegible] اور [illegible] اتفاق [illegible]

[illegible] علمائے کرام [illegible] اپنی [illegible] اتفاق [illegible] اللہ [illegible] ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ خود علماء [illegible] نفاق کی تلوار چل رہی ہے اس صورت میں ہمارے

مبارک تقریب

صاحبزادہ شریف احمد کے نکاح پر ہوا کیا ناظرین نے اخبار ہذا کے صفحہ ۲ پر دیکھی ہوگی۔ یہ تقریب بہت سے پہلوؤں سے بڑی خوشی اور خدا تعالیٰ کی حمد و ستائش کا موجب ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جناب خان صاحب محمد علی خان نے سلسلہ حقہ کے ساتھ سچے اخلاص اور عقیدت کے سبب اپنے وطن مالوف پر اور اپنی جاگیر کے اندر سکونت اختیار کرنے پر قادیان کی رہائش کو ترجیح دی اور ہجرت کر کے حضرت امام علیہ السلام کے قدموں میں آ بیٹھے۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کا ایک تعلق اس خاندان کے ساتھ کرا دیا۔ جس کے واسطے قیامت تک برکتوں اور رحمتوں کے بڑے بڑے عظیم الشان وعدے خدا نے کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عنایت نے جو عزت حضرت مرزا صاحب کے طفیل اس خاندان کو بخشی ہے وہ تو ظاہر ہی ہے کہ عنقریب بڑے بڑے بادشاہ اس خاندان کے ممبروں کی کفش برداری اپنے واسطے فخر سمجھیں گے اور جو روحانی درجہ خدا تعالیٰ نے اس آدم کو عطا فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ زمین کے چار کروڑوں میں سے خدا تعالیٰ نے اپنی رسالت کے واسطے اس ایک شخص کو برگزیدہ کیا ہے۔ لیکن اس عزت روحانی کے علاوہ خدا تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق اپنے مامور کو ایک اعلیٰ خاندان ہی سے برگزیدہ کیا ہے۔ جس کے ممبر تخت شاہی پر بیٹھنے والے اور ریاستوں اور جاگیروں کے مالک گذرے ہیں اور پھر آج اس گھر کو خدا تعالیٰ نے اپنی برکت کا ایسا نزول گاہ بنایا ہے کہ جسقدر عزت۔ آرام اور آسائش کے سامان اس گھر کے واسطے زمین کے ہر طرف سے مہیا ہو رہے ہیں وہ بڑے بڑے بادشاہوں کو خواب میں بھی نصیب نہیں۔ پس ہر پہلو سے یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل جناب خان صاحب ممدوح کی دختر نیک اختر کے واسطے ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ تعلق جانبین کے واسطے خدا تعالیٰ کی بڑی رضامندی کے حصول کا ذریعہ اور اس کے قرب کے حاصل کرنے کا سبب ہو اور قیامت تک اس پر برکات نازل ہوں۔

نجیب آباد کا ایک مخالف مولوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس عالی جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ راقم الحروف خاکسار ڈاکٹر عبدالمجید خان احمدی نجیب آبادی گذارش پرداز ہے کہ میں مقام لکسر ضلع سہارنپور سے عرصہ چھ سات ماہ کے بعد واپس نجیب آباد آیا یہاں آکر احمدی بھائیوں سے مل کر مسرت حاصل ہوئی اور بہت سی نئی باتیں یہاں کے متعلق دیکھیں منجملہ ان کے ایک نجیب آبادی منکر یعنی ملا نجیب اللہ نام مدرس مدرسہ عربی نجیب آباد کا وہ سلسلہ مراسلت ہے جو بھائی عبدالعلیم خان صاحب احمدی کے ساتھ جاری رہا افسوس کہ میرے مذکور الصدر بھائی کی بردباری اور درگذر نے ایک گستاخ شخص کے قابل شرم حرکات کو پبلک پر اس وقت تک ظاہر ہونے نہ دیا۔ اور سلسلہ مراسلت قطع ہونے پر طرفین کی تمام تحریریں اخبار کے ذریعہ سے شائع نہ ہو سکیں میں نے جو واقعات زبانی سنے یا جو تحریریں میری نظر سے گذریں۔ [illegible] کسی [illegible] شخص نے جماعت احمدیہ مظفر نگر کا شائع کردہ اشتہار بھائی عبدالعلیم خان صاحب سے لیکر ملا نجیب اللہ کو لے جا کر دکھایا۔ ملا صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جوش میں آکر اشتہار کی پشت پر بھائی عبدالعلیم خان صاحب کو مخاطب کر کے ایک تحریر لکھ بھیجی جس میں نہ سلام تھا نہ بسم اللہ اور حمد و نعت سے شروع ہوئی تھی۔ نہ اخیر میں کاتب کا نام تھا۔ بھائی صاحب موصوف نے اس کا جواب بدون کسی خاص شخص کو مخاطب کئے ہوئے لکھا (کیونکہ نجیب اللہ نے اس تحریر میں اپنا نام نہیں لکھا تھا۔) اور اس طرح لکھا کہ اس تحریر کے راقم کو واضح ہو کہ الخ۔ اسی جواب میں یہ فقرہ بھی لکھ دیا تھا کہ وہ جس شخص کو اس کی بزدلی نے اپنا نام و نشان بھی ظاہر نہ کرنے دیا۔ وہ [illegible] کہتا ہے الخ۔ اس وقت ملا [illegible] وہ خط اور بھائی عبدالعلیم خان صاحب [illegible] کا خط میرے پاس موجود نہیں ورنہ [illegible] کرتا (غالباً مولوی نجیب اللہ تو کیوں شائع کرنے لگے) [illegible] کے پاس یہ دونوں تحریریں یقیناً موجود ہونگی۔ اگر عنایت کریں تو [illegible] شائع [illegible]) بھائی عبدالعلیم خان صاحب نے اپنا [illegible] لکھ کر اسی حامل خط کو دیدیا جو مولوی نجیب اللہ کے پاس سے وہ تحریر لایا تھا۔ ملا نجیب اللہ نے بھائی عبدالعلیم خان صاحب کے خط کا جواب جو [illegible] موجود ہے۔ جس کو ناظرین [illegible] میں ملاحظہ فرماویں گے۔ ملا نجیب اللہ کے [illegible] بھائی عبدالعلیم خان صاحب کے برادر [illegible] شاہ خان کے پاس بھجوا دیا۔ انہوں نے [illegible] بھائی عبدالعلیم خان صاحب کو لکھا اور [illegible] خط کی بھی صحیح نقل موجود ہے۔ لہٰذا ناظرین کی [illegible] کے لئے وہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ بھائی عبدالعلیم خان صاحب کے پاس [illegible] مکرم کا خط [illegible] وقت پہنچا۔ انہوں نے [illegible] کے پاس ایک شخص کے ہاتھ بھجوا دیا۔ جس کے [illegible]۔ وہ دونوں خط یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم	مولوی نجیب اللہ کا خط بنام منشی عبدالعلیم خان صاحب احمدی

منشی محمد عبدالعلیم صاحب آپ ملاحظہ فرماتے ہیں [illegible] کے اپنے معلم اول کو [illegible] اور مجدد بھی [illegible] اور جماعت اس وقت آپ کے معلم ہم ہمارے [illegible] منشی محمد اکبر [illegible] [illegible]

ہیں۔ اگر آپ میں غیرت و شرم ہے۔ تو تھوڑا سا [illegible] مستقل اور [illegible] [illegible] تک مباحثہ [illegible] ہے۔ مطلع اول [illegible] جو دعویٰ کرکے مقابل میں آپ [illegible] تو خوب معلوم [illegible] قلم اٹھا [illegible] کا جواب چھپوایا ہے [illegible] علیہ [illegible] سے آج [illegible] میں سے کوئی [illegible] اگر مطلع اول آپ کے لئے [illegible] ان کی خدمت میں بھیج دیں [illegible] دل میں اگر وہ اپنے [illegible] میں صادق [illegible] نہیں۔ اگر آپ ان [illegible] پس اس [illegible] سجدہ اگر آپ اس مباحثہ کو [illegible] بالکل صاف ہو جائیگا [illegible]

مشتہر

نجیب اللہ [illegible] از [illegible] نجیب آباد۔ ۲۴ جولائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادر مکرم مولوی اکبر شاہ خان صاحب [illegible] بنام منشی عبدالحکیم خان [illegible]

اخویم منشی عبدالحکیم خان صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ [illegible] میاں نجیب اللہ کا [illegible] جو آپ نے تمام [illegible] میں نے دیکھا اور اب معلوم ہوا کہ وہ پہلا [illegible] حضرت کا [illegible] شک [illegible] کہ وہ [illegible] سے باہر تو نکلے اور [illegible] کو بھی یاد رکھا۔ میاں نجیب اللہ کا پردہ سے باہر آنا تو گویا جامہ سے باہر آنا ہے۔ دیکھئے تو سہی وہ کس قدر جامہ سے باہر ہو گئے ہیں اور بخوبی اس امر کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنے نفسانی جوش پر ہرگز قابو نہیں پا سکے۔ خیر وہ اور دو چار گالیاں دے دیں [illegible] نہیں۔ اگر ہزار گالیاں بھی سنائیں تو آپ صبر سے کام لیں اور استقلال و استقامت دکھائیں تعجب ہے کہ بایں ہمہ ہمارے نجیب اللہ نے اس عاجز کو گالیاں دی ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ بزدلی و شجاعت کا امتحان دینے کے واسطے اس قدر آمادہ ہیں۔ کہ جوش آمادگی میں عجیب عجیب مہمل ولایعنی فقرات استعمال کر رہے ہیں۔ مثلاً بہت سی گالیاں دینے کے بعد اسی پرچہ میں لکھتے ہیں۔

مطلع اول سے [illegible] صاحبان کو پیام [illegible] جہان [illegible] قبول ہو [illegible] فقرہ ہے۔ اگر میاں نجیب اللہ صاحب [illegible] قدر غصہ و غضب سے کام لے کر اپنے آپ کو [illegible] مزاج [illegible] کہ سکے۔ تو میں ان سے اس فقرہ کے [illegible] ضرور ہی دریافت کرتا۔ مگر اب میں کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا کہ ایسے مغلوب الغضب (مگر نوٹی بزدل) شخص کو اپنا مخاطب بناؤں۔ بجائے اس کے کہ ہمارے [illegible] کے مطبوعہ چیلنج پر ان لوگوں کو کچھ غیرت آتی یا ہمارے الحکم کے [illegible] مضامین کا جواب شائع کرتے [illegible] اور گالیاں دیتے ہیں اور ہمارے کاغذ [illegible] کے خراب ہونے کا غم کرتے ہیں۔ ہمارے امام علیہ السلام کی تصانیف کا تو کیا ان کے ادنیٰ غلام مجھ جیسے شخص کی تحریروں کا جواب بھی ان سے بن کر نہ آیا۔ اور گالیاں دینی شروع کر دیں۔ مجھ کو اس وقت برادر مکرم حضرت [illegible] صاحب کا شعر یاد آیا ہے

مجھے دیں گالیاں [illegible]
[illegible] منظور [illegible] شرافت کا

بھائی صاحب میری رائے یہ ہے کہ آپ کے پاس ملا جی کے [illegible] گمنام پرچہ اور اپنے جوابی رقعہ کی نقلیں تو ہوں گی ہی اور یہ گالیوں سے لبریز رقعہ ان کا موجود ہی ہے۔ ان سب تحریروں کو اپنے ایک مفصل آرٹیکل کے ہمراہ اخبار میں چھپوا دیجئے۔ ہزارہا سمجھدار لوگوں کی نظر سے گذر کر خود ہی اصلیت ظاہر ہو جاوے گی۔ جو باتیں کہ ساری دنیا میں شائع ہو سکتی ہیں۔ ان کو اگر کوئی گمنام مگر مغرور شخص نہ سنے یا اپنی زبان سے برا بھلا کہتا رہے تو ہمارا اس میں حرج ہی کیا ہے۔ ہاں اگر کوئی مرد میدان بن کر راستی پر خاک ڈالنے کے لئے نکلیگا اور کوئی رسالہ یا مضمون شائع کریگا یا تحریری مباحثہ پر آمادگی ظاہر کرے گا۔ تو اچھی طرح اس کی سرکوبی کے لئے یہ عاجز موجود ہے اور [illegible] نے اس کی اسی طرح خبر لیجاوے گی جیسی کہ حکیم مولوی احمد اللہ خان صاحب کے مضامین شائع ہوتے پر ان کی خدمت کی گئی تھی۔ [illegible] تک دم بخود ہیں اور [illegible] ہزیمت کی کیفیت موجود ہے۔ اس عاجز اور مولوی احمد اللہ خان صاحب کی تحریروں سے [illegible] جو نتیجہ نکلنا تھا۔ اب آپ منہ سے وہ جو چاہیں کہیں۔ ہم کو اس سے غرض کیا۔ اس پرچہ میں میاں نجیب اللہ نے کئی جگہ مطلع اول لکھا ہے۔ جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام مراد ہیں۔ اور ان کو مباحثہ کے لئے بلایا ہے مجھ کو یہ دیکھ کر بڑی ہنسی آئی بزدل اور جھوٹے لوگوں کی یہ بھی ایک خاص پہچان ہے کہ وہ مقابلہ کو کسی ایسی ہی غیر ممکن شرط کے ساتھ مشروط کر دیا کرتے ہیں۔ بقول شخصے نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی۔ بھلا غور تو کیجئے کہ بیچارے نذیر حسین محدث دہلوی۔ محمد حسین بٹالوی۔ محمد بشیر سہسوانی۔ اسماعیل علیگڈہی۔ غلام دستگیر قصوری۔ عبدالجبار۔ عبدالحق غزنوی۔ مہر علی شاہ گولڑوی۔ ثناء اللہ امرتسری وغیرہ وغیرہ اس امام برحق کے مقابلہ میں بہت کچھ منہ کی کھا چکے ہیں۔ اور بڑی بڑی ذلتیں اٹھا چکے ہیں۔ ایک معمولی ملا جس کو اردو بھی لکھنا نہیں آتا۔ (اور جو یہ بھی نہیں جانتا کہ پیشگوئی کے متعلق محض اجمالی ایمان کی ضرورت ہے۔ پیشگوئی کے وقوع سے پیشتر تفصیلی ایمان فعل عبث ہے اور پیشگوئیوں کے متعلق متقدمین کے عقائد کو پیش کرنے کا کہاں تک حق ہے) اپنے مقابلہ کے لئے اس شیر نیستان طریقت مرد میدان شریعت **جری اللہ فی حلل الانبیاء** امام زمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بلاتا ہے آپ ذرا بھی اس مشتعل کرنے والی تحریر سے متاثر نہ ہوں اور مطمئن رہیں کہ ہمارے امام علیہ السلام کا شاید بیس پچیس برس کا الہام ہے۔ انی مہین من اراد اہانتک۔ یہ الہام

بیس پچیس (۲۰ ۲۵) سال سے برابر شمشیر برہنہ کی طرح ہر موقع پر اپنی تجلی ظاہر کرتا رہا ہے اور ہمیشہ توہین کرنیوالوں کی یہ حالت ہوئی ہے کہ کسی کو جذام ہونے سے کسی کو ذلت حاصل ہوئی ہے کوئی دیوانہ ہو کر مرا ہے کسی کو سانپ نے ڈسا ہے۔ باقی رہا رسالہ [illegible] المسیح جس میں نجیب اللہ کو جواب ہے اس کا نہایت مفصل و مبسوط دندان شکن رد قول المسیح کے نام سے مخدوم و مشفق مولانا مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی لکھ چکے ہیں جو عنقریب طبع ہو کر [illegible] شائع ہونیوالا ہے میرے نزدیک میرا یہ عریضہ آپ کی تسکین قلبی کے لئے کافی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ نجیب اللہ صاحب کو کوئی خط ان کے اس گالیوں سے لبریز خط کے جواب میں نہ لکھیں گے۔ صبر [illegible] بو شیریں دارد۔ اب ملاقات آپ سے کبھی [illegible] ہوتی ہے اور جب تک [illegible] شاید اسی طرح عملدرآمد رہے گا کیونکہ آپ کو دن میں فرصت نہیں ہوتی رات کو وقت [illegible] ملاقات کو بہر حال آپ میرے لئے اپنی نمازوں میں ضرور دعا کیا کیجئے۔ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ کوئی شخص جب اپنے بھائی کے لئے دعا مانگتا ہے۔ تو وہ دعا جلد قبول ہوتی ہے بمقابلہ اس دعا کے جو اپنے حق میں مانگتا۔ والسلام

الراقم

میں ہوں آپکا بھائی خاکسار اکبر شاہ خان احمدی

احمدی نجیب آبادی

* * *

شادی خانہ آبادی

۱۹ [illegible] ۱۹۱۲ء کو بعد از نماز [illegible]

مبارک ہیں منشی عزیز الرحمن صاحب احمدی بریلوی کہ انکی لڑکی کا نکاح ماسٹر عبد الرحیم صاحب ٹیچر مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ہوا خطبہ نکاح حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے پڑھا لڑکی کی طرف سے حسب تحریر منشی عزیز الرحمن صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے وکیل ہوئے یہ نکاح بھی اس اخوت احمدیہ کا نتیجہ ہے جس کی روح حضرت امام کے طفیل اس جماعت میں پھونکی جا رہی ہے منشی صاحب موصوف نے ماسٹر صاحب موصوف کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے میں صرف اسی اخوۃ کو اور حضرت کی پسندیدگی کو مد نظر رکھا ہے اور کسی رشتہ داری [illegible] کی مخالفت کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ [illegible] منشی صاحب اور ماسٹر صاحب کے [illegible] برکات کرے۔ آمین ثم آمین۔ [illegible] شوال [illegible] جناب ماسٹر صاحب بمعہ [illegible] رخصتانہ کے [illegible] جائیں گے۔

* * *

آئینہ اکبری

اعلیٰ درجہ [illegible]

[illegible] ہوئی۔ آئینہ اکبری [illegible] رنگوں سے چھاپا گیا ہے۔ اگرچہ اس کی قیمت ۱۲/ مقرر کی گئی ہے۔ لیکن جناب اصغر علی صاحب سوداگر و منیجر قاسمی پریس لدھیانہ نے جماعت کے لئے یہ خاص رعایت کی ہے کہ جو صاحب آخر رمضان المبارک تک [illegible] ٹکٹ بھیجیں گے انہیں وہ عجیب تحفہ مفت دیا جائیگا۔ افسوس ہے کہ بعض خط و کتابت کے سبب رمضان المبارک میں یہ ریویو درج نہ ہو [illegible] تاہم میں نے جناب اصغر علی صاحب کو لکھا ہے کہ وہ اخبار [illegible] کے خریداروں کے واسطے ۱۰ شوال تک یہ رعایت [illegible] اور امید ہے کہ وہ منظور کر لیں گے۔

* * *

آریہ گزٹ پر غور کرو

آریوں کی [illegible] ناانصافی اور ہٹ دھرمی [illegible]

[illegible] پر نہایت افسوس [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] گرے ہوئے اخلاق کے [illegible] حملہ [illegible] ہوتے ہیں جو نوٹ کسی پچھلے اخبار بدر میں شائع ہوا تھا۔ اس پر لاہور کا آریہ گزٹ اخبار بہت ناراض ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ پر الزام لگاتا ہے کہ یہ بات خود ان میں بھی پائی جاتی ہے اور تعجب ہے کہ اپنے دعوے کی مثال میں ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا مرتد ہونا اور حضرت کو گالیاں دینا بیان کیا ہے۔ کیا آریہ گزٹ کے ایڈیٹر آجکل کوئی لیکھرام [illegible] سمجھتے ہیں کہ وہ فرقہ بازی اور ارتداد میں کبھی فرق نہیں کر سکتے کہاں چند ایک مہاشوں کا جدا جدا ایک [illegible] ہونا اور سب کا آریہ کہلانا اور اپنے مخالف آریوں کی مخالفت میں ذاتی حملوں کے ساتھ بڑی بڑی کتابیں لکھنا اور کہاں ایک شخص کا اپنے [illegible] مذہب کو چھوڑ کر ایک نیا مذہب اختیار کرنا۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی مثال آپ کے سمجھانے کے واسطے یوں بیان کی جا سکتی ہے کہ ایک شخص آریہ [illegible] میں داخل تھا اور آریوں کے اصولوں کا [illegible] پھر وہ آریہ دھرم کو [illegible] میں داخل ہو گیا ہے اور [illegible] بیان کرتا ہے اور اپنے [illegible] آریہ دھرم کے [illegible] کو گالیاں [illegible] ارتداد کہتے ہیں۔ [illegible] جذبات ہے۔ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر [illegible] مہربانی اپنے نوٹ پر دوبارہ غور فرمائیں۔

* * *

رسید زر

۳۰ نومبر ۱۹۱۲ء نمبر [illegible]	[illegible] صاحب	[illegible]
[illegible]	قطب الدین صاحب	[illegible]
[illegible]	[illegible] صاحب	[illegible]
[illegible]	کریم بخش صاحب	[illegible]
[illegible]	حامد حسین صاحب	[illegible]
[illegible]	[illegible] علی صاحب	[illegible]
[illegible]	[illegible] صاحب	[illegible]
[illegible]	شاہ [illegible] صاحب	[illegible]
[illegible]	عزیز الدین صاحب	[illegible]
[illegible]	عبد العزیز صاحب [illegible]	[illegible]
[illegible]	محمد [illegible] صاحب	[illegible]
[illegible]	عبد اللہ صاحب	[illegible]
[illegible]	شاہ امیر صاحب	[illegible]
۱۰	حکیم فضل الدین صاحب	[illegible]
قیمت اخبار	شمس الدین صاحب	[illegible]

وصیت ۹۰

(۱) منکہ عبداللہ ولد رحیم بخش قوم احمدی ساکن موضع کوٹلی لونڈی تحصیل سیالکوٹ کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲ر اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید . . . اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق۔ یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میری بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ لـه روپیہ نقد دیگر اس مادہ گاؤ بمعہ وچھی جس کی قیمت اسوقت عـــ۱۶ روپیہ ہے اور ایک اور وہڑی جس کی قیمت مبلغ لعہ ۹ نو روپیہ ہے۔ وہتال وچھ لوٹا جس کی قیمت للعہ روپیہ ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابیں جو مبلغ پانچ روپیہ کی ہیں۔ یہ کل رقم اکیس بیس روپیہ کی ہوئی۔ ان تمام پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے جائیداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے تمام جائیداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے اس جائیداد کو الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ جائیداد کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے گی۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵)۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد پیدا کروں۔ علاوہ اس جائیداد بالا کے۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد اسوا جائیداد مذکورہ کے میرے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ اگر میں قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں۔ یا کسی اور جگہ دفن ہوں۔ غرضیکہ ہر چند یہ وصیت میری قائم رہیگی فقط۔

گواہ شد
علی احمد احمدی ولد عبداللہ احمدی ساکن کوٹلی منڈی ضلع سیالکوٹ

العبد
عبداللہ احمدی ولد رحیم بخش مرحوم کوٹلی سندی تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد
محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن بہڈال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد
اسمٰعیل احمدی ولد غلام احمد ساکن بہڈال ضلع سیالکوٹ

وصیت ۹۵

۱۔ منکہ امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائمین عرف کشمیری ساکن موضع سیکھوان تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ . . . بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ اور انہوں نے جو رسالہ الوصیت بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع فرمایا ہے۔ میں نے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے اور ایسا ہی میرے ورثا میری وفات کے بعد ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائیداد جو اسوقت حسب ذیل ہے اراضی قریباً [illegible] گھماؤں بعوض مبلغ صمار روپیہ کے واقع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں بشراکت جمال الدین و خیر الدین برادران حقیقی بحصہ برابر بصورت رہن با قبضہ زیر قبضہ ہمارے ہے اور ایک مکان واقع قادیان دار الامان بشراکت برادران مذکور ملکیت ہماری ہے۔ بحصص مساوی۔ مکان مذکور کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ غرب شارع عام اور چھپڑ فراخ شرق میں اور شمال مکان بہادر کشمیری اور جنوب مکان منشی عبدالعزیز پٹواری حلقہ سیکھواں۔ اراضی و مکان مذکورہ بالا میں مظہر ثلث حصہ کا حق رکھتا ہے اور علاوہ ازیں مبلغ ۵۰ روپیہ نقد بھی ہیں اس میری جائیداد مستغرقہ میں میرا کوئی شریک نہیں اور جائیداد مذکورہ میری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے جائیداد مذکورہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد مذکورہ میں سے ۱/۱۰ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میری وفات کے بعد اس جائیداد کو میری جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرے یا نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائیداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ

انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر آج کی تاریخ کے بعد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے میری وفات کے بعد میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ یعنے پانچوین حصہ کی۔ میری وفات کے بعد میرا جنازہ صرف احمدی پڑھے۔ میرے ورثا کو واضح ہو کہ میری وفات کے بعد میری نعش کو بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی مین دفن کرنے کی کوشش کرین اگر وہان کوئی روک پڑے تو ان کے حکم کی تعمیل کرین۔ لیکن خواہ روک کرین اور یا نہ کرین۔ میری وصیت مین یہ امر مخل نہین ہے۔ میری وصیت پر اسی طرح عمل ہو جیسا کہ مین اوپر لکھ چکا ہون۔ فقط۔

گواہ شد
عبدالعزیز احمدی پٹواری بقلم خود

گواہ شد
جمال الدین برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

العبد
امام الدین ولد محمد صدیق قوم ارائین ساکن سیکھوان بقلم خود

گواہ شد
خیرالدین برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد
فضل محمد احمدی ساکن ہرسیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ذکر الحکیم

کیا غضب تم کر رہے ہو ڈاکٹر
ہو عذاب آسمانی سے نڈر
لیکن نظر ڈالی نہین اس شعر پر
اے پئے تحقیر من بستہ کمر
نیستت جز ہجو من کار دگر
بیٹے موعود کو یہ گالیان
کیون نہین تم روک سکتے اپنی زبان
کب تلک یہ حق سے روگردانیان
ہے نشانی ہر دو شے بر حق زبان
چون نترسی از خدائے رازدان
تھا اگر مومن دکھاتا کچھ کمال
متقی بن کر تو کرتا قیل و قال
کیون یہودیون کی بہلا چاہتا چال
از سر تقوی ہے یہ بابِ جدال
تاکجا دشنامہا اے بدخصال
ہین غلام احمد رسول کردگار
دشمن ان کا دشمن پروردگار
کہتا ہے دجال ان کو نابکار
نیستی گرگ بیابانی نہ مار
ترک کن این خوئی واز حق شرم دار
کہلوا کر امتِ شاہِ عرب
حامی دین نبی کو ہے سب
ہائے دجالی کا دیتا ہے لقب
اے عجب از سیرتت اے پرغضب
از حقیقت بیخبر و دور از ادب
مکر تیرے اب ہوئے جاتے ہین شکست
پہلوانِ حق مقابل [illegible]
کیون کمائی کرتا ہے برباد مفت
خیزو اول فہم خود را کن درست
نکتہ چین را چشم مو باید نخست
وصف عیسےٰ ہے حدیثون مین رقم
قاتلِ کفار ہوگا اس کا دم
اِس لئے لکھتا ہے سلطان القلم
بشنوید اے مردگان من زندہ ام
اے شبان تیرہ من تابندہ ام
دیکھ کر صدہا نشان اے دردمند
کس لئے پہر ارتداد آیا پسند
راست آیا تجہ پہ قول سربلند
زین نشانہا بدرگان کور و کر اند
صد نشان بینند و مرتد میشوند
چاہتا ہے گر کوئی دیگر نشان
دیکھ لینا اب مقابل مین عیان
مہدی مسعود کا سچا ہے بیان
مید ہم فرعونیان را ہر زمان
چون ید بیضائے موسیٰ صد نشان
کس لئے مرتد ہوا ہے زشت رو
مرسلین حق سے اے ناپاک خو
از نہاد کفر سے اب جدا شو
از سر حمق است جوش و جنگ تو
واز پئے اطفاءِ حق آہنگ تو
ہے یہ فرمان خدائے دوجہان
بہر اعزاز رسول انس و جان
میرزا [illegible] ہین نشان
علم قرآن علم آن طیب زبان[1]
علم غیب از وحی خلاق جہان
ہان اسی کے [illegible]
مثل تیر تیز بے خوف و گزند
کہتے ہین مرزا بآواز بلند
ایزدم علم چون نشانہا دادہ اند
ہر سہ مجموعہ شاہان [illegible] دادہ اند
کیا تبہلا تیری ہستی [illegible] مثل زن
تجہ پہ ہے ابلیس اب سایہ فگن
ہے کلام میرزا دندان شکن
آدمی زادے ندارد ہیچ فن
گر دہیت مہمان در آویزد بمن
ہے تجہے معلوم کچہ اے نیم جان
زلزلہ طاعون و سیلاب روان
واسطے تصدیق مہدی زمان
بس نمایان کارہا کاندر جہان
مے نماید بہر اکرامش عیان
نفس و شیطان عقل و ہوشت چون ربود
پس برائے تو در دوزخ کشود
بہر مہدی صد نشان رحمان نمود
از کسوف و ترک آن نورے کہ بود

---

[1] تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے توحید تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمد پر ایمان لانے کو یا مسیح پر اگر کہین کہا ہو تو وہ آیت بتلانی ہوگی

مہر و مہ ہم پیشش آمد ہیچ ہیچ
گوش دل سے سن یہ میری گفتگو

دین و دنیا مین گنوا دی است آبرو
جا امام قادیان کو دیکھ تو

عشق او گر دد عیان بر روئے تو
بوے او آید ز بام و کوئے او

اے ڈاکٹر بتلا تجھے کیا ہو گیا
سچ بتا کس دیو کا سایہ پڑا

دیکھ فرماتے ہین حضرت میرزا
اے مزور گر ہمائی شوئے ما

از وفا رخت افگنی در کوئے ما
ہوگی تجھے حاصل تو پھر وہ خوبیان

جن سے پا جائیگا ہر غم سے امان
قادیان مین ہے عجائب اک جہان

عالمے بینی ز ربانی نشان
سوئے رحمان خلق و عالم را کشان

یہ نہین ہے جھوٹ سچ کہتے ہین ہم ہ
داریم از تیغ ملائک سخت غم

اس طرف کہتے ہین مہدی دمبدم
ہست لطف یار من بر من اتم

او مرا شد من ہم از بہر [illegible]
[illegible] نہ گداختی

از پئے انکار حیلہ ساختی
وا سے مرزا از چشم انداختی

اے دریغا قدر او نشناختی
نقد ایمان در حسد ہا باختی

کہا رہا ہے کس لئے اب پیچ و تاب
رحمت رحمان سے ہو کر بہرہ یاب

خدمت عیسیٰ مین حاضر ہو شتاب
ہان مشو نومید زآن عالیجناب

بندہ باش ہر چہ میخواہی بیاب
قاسم اب تو ختم کر اپنا کلام

آگیا ہے اشتہار آن امام
انتظار فیصلہ کر صبح و شام

حجت رحمان شدہ بر او تمام
یاوہ گوئی ماند در دست لئام

عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی
تراہا بیرم خان، پرانی منڈی

ہ از پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس مین مرزا کے آگے فرشتون نے تلوار کھینچی ہوئی ہے۔ راقم

لاہور مین نماز عید

اس دفعہ گمٹی والی مسجد کے بجائے احمدی جماعت نے نماز عید میدان پریڈ مین ادا کی جماعت الحمدللہ بڑی معقول تعداد مین تھی گو پوری صحیح تعداد کی گنتی نہین ہو سکی۔ تاہم اہل حدیث کی تعداد کے قریب تھی اس موقعہ پر حسب معمول احمدی جماعت نے دارالامان کے یتیم خانہ و مساکین کے لئے صدقہ و خیرات سے توفیق دیا۔ متولی و امام مسجد گمٹی مولوی غلام حسین صاحب بھی حسب معمول امام نماز عید ہوئے نماز ٹھیک ۹ بجے ادا کی گئی اور بعد وعظ بڑی امن کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ پانی وغیرہ کا کافی انتظام تھا۔ فالحمدللہ علےٰ ذلک۔ حکیم محمد حسین قریشی

آنکھوں کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا۔ افریقہ مین آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگ ان سے نفع پہنچیں۔

نورالدین

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن۔ اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماوین اول مفت منگائیے۔ دیکھئے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چندی استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہین بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھئے صرف ۸ فی تولہ

سنون دندان۔ لو یہ وہ سنون ہے جسنے منگایا وہ خط اٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مریض درد ہ اڑھ مین یا اتفاقیہ مین ہلن دندان یا بدبو دہن مین مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھون سے خون آتا ہو یا سوڑہ پھولتے ہون فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض ہوا اور دانت مثل گوہر آبدار۔ قیمت ۱۲ فی بکس

بکس محافظ النسل۔ یہ وہی بکس ہے کہ جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضون کو در مقصد پر پہنچا یا ہے اور مہلک سے مہلک جریان۔ کمی باہ۔ سرعت نامردی کمی وغیرہ مرضون کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے اب نامردون کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی مین مایوس نہ ہووین اس مین مفصلہ ادویات محفوظ ہین سونے چاندی کی گولیان۔ طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت صرف ہے کہ اگر صحت مین کسیقدر کمی ہووے تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی۔ مریض اپنی حالت لکھتا رہے

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھین

المشتہر حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ نیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خرید فرماوین

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵
اعجاز احمدی " " " " " ۱ر
رویای صالحہ " " " " " " ۳ر
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ شاعر ۱ر
شر الشاہدین " " " ۱ر

خضاب نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے مبدل کرنے کا اس زمانہ مین کون آرزو مند و شائق نہ ہوگا۔ جن نو عمروں کے بال سفید ہو چلے ہوں ان کا تو ذکر کیا۔ اچھے اچھے حسن بزرگوار بھی سپید ریش کہلانے سے اگر ظاہرا طور نہین۔ تو دل مین ضرور افسردہ ہوتے ہوں گے ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے مین کامیاب ہوگا۔ ہمین زیادہ لفاظی وسخن سازی پسند نہین۔ اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اس خضاب مین کاسٹک جیسی مضر شے نہین ہے۔ تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہین۔ قیمت فی بکس عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیاں اعضائے رئیسہ کی قوت بڑھانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے میں بے نظیر ہین۔

یہ مشہور و معروف گولیاں اپنی خوبیوں اور فوائد کے سبب عام مشہور ہو رہی ہیں۔ ضعف اعضائے مخصوصہ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ آنکھوں کی کمزوری وغیرہ امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین۔ کمزور کو طاقتور بوڑھوں کو جوان اور جوان کو جواں مرد بنانے مین از بس مفید۔

اگر آپ اُن سربستہ رازوں کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہین چاہتے تو ہماری **جنرل ٹانک پلز** استعمال کرین۔

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی مین سخت فتور برپا کر چکے ہین تو اِن گولیوں کو استعمال کر کے ضروری فایدہ اٹھا دین۔

اگر آپ کا دماغ چکر اتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو تو اِن گولیوں کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کر کے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے۔

اگر آپ کو نسیان ہو یا ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپ کے لئے ناممکن ہو تو اِن خرابیوں کو دور کرنے کے لئے ہماری جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فایدہ بخشتی ہین۔

اگر آپ بڑھاپے مین بھی اپنی طاقت کو نوجوانوں کی طرح قایم رکھنا چاہتے ہو اور افسردہ اعضا مین چستی و تحریک پیدا ہو کر اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اِن گولیوں کو جو اندرونی خرابیوں کو دور کر دیتی ہین استعمال کرین۔

نوٹ۔ مرض کا مفصل حال تحریر فرما دین۔

قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

ڈاکٹر عباد اللہ۔ کٹڑہ جمیل سنگھ۔ امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴۔ ۵۔ بلاد اسلامی
صفحہ ۶۔ انتخاب الاخبار
صفحہ ۷۔ ۸۔ فضل الدین
صفحہ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ وصتین
صفحہ ۱۲۔ ۱۳۔ یسوع مسیح کی صرف ایک ہی پیشگوئی لفظاً پوری ہوئی
صفحہ ۱۴۔ امیر کابل کی ہندوستانی ملکہ

مسیح
بدر

۱۲۔ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹۔ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ رب احفظنی فان القوم یتخذونی سخرۃ۔

ترجمہ۔ اے میرے رب میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرا لیا۔

۲۳۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ ان اللہ من علیکم۔ واعطیک ما اعطیک۔

ترجمہ۔ خدا نے تیرے پر احسان کیا اور میں تجھے دونگا جو چیز دونگا

ان الذین لا یلتفتون الیک لا یلتفتون الی اللہ

ترجمہ۔ جو لوگ تیری طرف التفات نہیں کرتے یعنی نظر انکار سے دیکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی التفات نہیں کرتے۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا۔

اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں۔

* * *

تصحیح

چونکہ گذشتہ پرچہ اخبار میں بعض غلطیاں رہگئی تھیں اس واسطے وہ دوبارہ صحیح کر کے درج کئے جاتے ہیں۔

۱۵۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) کمبرین کا بیڑا غرق ہوگیا۔ (کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے)

(۳) تیری دعا قبول کی گئی۔

۱۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ میں کئی ایک آدمی ایک چھٹے لگا رہے ہیں۔ پھر غیب سے آواز آئی۔ مبارک

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اس کے بعد الہام ہوا۔ ما وقفت موقفاً اغیظ من ھذا ان بطش ربک لشدید

ترجمہ۔ اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر میں کھڑا نہیں ہوا تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے۔

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے لئے مفصلہ ذیل مدرسین کی ضرورت ہے سکینڈ ماسٹر سنیر ٹرینڈ یا بی۔ اے۔ مدرس ریاضی سنیر ٹرینڈ ایف۔ اے یا بی۔ اے اڈیشنل ماسٹر ایف۔ اے یا بی۔ اے۔ تجربہ کار انٹرنس بھی درخواست کر سکتے ہیں تنخواہ حسب لیاقت۔ خط و کتابت بنام

سکرٹری مجلس منتظم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ضلع گورداسپور

بلادِ اسلامی

قبل ازین مسجد لنڈن کی تجویز کا ذکر بارہا کیا جا چکا ہے۔ مگر تازہ خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ تجویز نے پختگی کی صورت قبول کر لی ہے اور اگر مطلوبہ سرمایہ حسب توقع جلد پہونچ گیا۔ تو یہ مسجد محلہ پالس واٹر مین چند سال کے اندر بنکر تیار ہو جاوے گی۔ جبکہ انگریزون کو بجوقت اسلامی موذن کی صدائے اذان کنیسون کے گھنٹون کی جھنکار مین سے بڑھکر سننے کا اتفاق ہوگا۔ اس وقت لنڈن مین پچیس ہزار مسلمان ہین جن کے لئے ایک شاندار مسجد کا ہونا ضروری تھا۔ اس مسجد کا نقشہ مشہور معمار چمپیرسن نے تیار کیا ہے۔ جو مشرقی طرز عمارت سے خوب ماہر ہین اور انہی نے شہر دادکن کی مسجد کا بھی نقشہ تیار کیا تھا۔ مسجد کے واسطے ایسی جگہ تلاش کی جا رہی ہے۔ جو صاف اور نمایان ہو۔ انگلش اخبارات لکھتے ہین کہ یہ مسجد ان خوش نما اور عظیم الشان عمارتون کے سلسلہ مین قابل قدر اضافہ کرے گی۔ اس کا طول ۱۰۰ فٹ اور عرض ۵۰ فٹ ہوگا۔ انجینیر کی رائے ہے کہ مسجد سنگ سفید کی ایک ڈول بنائی جاوے مگر تعمیر مسجد کی کمیٹی کے ممبرون مین سے چند لوگون کا خیال ہے کہ اس کا رنگ سبز رہنا چاہیئے جو خاص اسلام کی علامت ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ اسے دونون رنگ سے ملا جلا بنایا جاوے اس کے منارے اور گنبد روضہ تاج گنج کی طرح طلائی کام سے آراستہ کئے جائین گے۔ ایک لاکھ پونڈ مسجد کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ اور تین سال مین بن کر تیار ہوگی۔

ہمعصر اللواء نے مسئلہ طور سینا کا فیصلہ آخری وزارت داخلیہ سے حاصل کر کے شائع کیا ہے۔ ہمعصر موصوف نے جو نوٹ اس فیصلہ پر لکھا وہ حسب ذیل ہے۔ ظاہر ہے کہ جزیرہ نما طور سینا باعتبار جنگی مرکز کے بسبب زرخیزی کے بڑی مہتم بالشان جگہ ہے فاتحانِ مصر قدیم زمانہ مین اسی راہ سے آئے تھے اور اسی راستہ سے جاکر شام وغیرہ کو مصریون نے فتح کیا تھا۔

عباس پاشا کے تخت پر بیٹھتے ہی انگریزون نے چاہا کہ وہ مثلث جو سویز سے شروع ہوکر رافع اور عقبہ تک پہونچتا ہے۔ مصری مملکت مین شامل ہو جائے۔ لیکن کامیابی نہین ہوئی۔ دوسری طرف حجاز ریلوے کا کام جاری ہو گیا جس کی وجہ سے ترکون کا اثر اس نواح مین بہت بڑھ گیا۔ بالآخر قلعجات کی تعمیر مذکورہ سرزمین مین شروع کر دی اور بجٹ سے ایک رقم صرف کے لئے الگ کی گئی۔ دولت علیہ اس سے غافل نہ تھی۔ جب اس نے یہ کارروائی دیکھی تو طابہ پر قبضہ کر لیا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے انگلستان نے بڑی کوشش کی اور خط وکتابت کے علاوہ جنگی جہازون کو بھی نقل وحرکت دیگئی۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ اس کا کچھ فائدہ مرتب نہ ہوا۔ اور مسئلہ طور سینا نے کوئی نئی صورت اختیار نہ کی۔ کیونکہ سلطان المعظم کا منشا بجز اس کے اور کچھ نہ تھا کہ یہ جزیرہ نما اپنی اصلی حالت پر باقی رکھا جاوے گا اور قلعجات کی تعمیر نہ ہو۔ اس مین شک نہین کہ انگلستان نے موقع پاکر مصر مین اپنی قوت بڑھا دی ہے۔ مگر اس کی وجہ وہ خیال اور اثر ہے۔ جو مشرقی اقوام مین روسی شکستون سے یورپ کے نزدیک پیدا ہوا ہے مصر کی حالت مین فوج کے بڑھانے یا گھٹانے سے کوئی فرق نہین آسکتا۔

صرف بیروت حجاز ریلوے کے لئے ایک ملین قرش چندہ جمع ہوا ہے اور بڑی سرگرمی سے اطراف ملک مین روپیہ فراہم کرنے کی تدبیر کی جا رہی ہے حجاز ریلوے کے منتظمون کو حال ہی مین حکم دیا گیا ہے۔ کہ جسقدر فوجی لوگ لائن پر کام کر رہے ہین۔ ان کے کام کا باضابطہ رجسٹر تیار ہوتا کہ ہر ایک کے لئے علی قدر مراتب انعامات دئیے جاوین صدر کمیشن حجاز ریلوے نے تاکید کی ہے کہ حجاز کی راحت رسانی مین کسی قسم کی کمی نہ ہو اور کرایہ ریل مین بھی حتی الامکان تخفیف کی جاوے۔

شیخ کویت مبارک بن صباح کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اب وہ راہ راست پر آگیا ہے۔ حال ہی مین گورنر بصرہ نے اسے نہر تجدیدہ کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی جس کے جواب مین شیخ نے دو سو ترکی پاونڈ روانہ کر دئے اور اپنی اخلاص مندی کا یقین دلایا۔

قسطنطنیہ کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریانوپل کے قریب ترکی فوجون مین مصنوعی جنگ ہونیوالی ہے۔ ایک فریق کی کمان سردار عارف پاشا کرین گے اس جنگ مین ساٹھ رجمنٹین شامل ہون گی۔ سرحد بلغاریہ پر ۴۰ ہزار سپاہ پڑے ہوئے ہین۔ وہ بھی اس جنگ مین حصہ لین گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب کی یہ جنگی مصنوعی کارروائی ترکی قوت وجبروت کے ظاہر کرنے کے لئے کی جاوے گی۔

سلطان المعظم نے عبدی پاشا کی مسجد واقع شہر دوشیہ کی مسجد کی مرمت کے لئے جیب خاص سے ۱۰۳ پونڈ ترکی مرحمت کئے ہین اور حکم دیا ہے۔ کہ جس مسجد مین مرمت کی ضرورت ہو فوراً اطلاع کیجائے۔

ایران اور مراکش کا حال قریب قریب یکسان ہے یہان بھی سلطنت کے پاس خرچ نہین ہے خزانہ خالی ہے۔ حال ہی مین جرمنی وزیر متعینہ مراکش نے تجویز کی ہے کہ گورنمنٹ مراکش کی ضروریات کے رفع کرنے کے لئے قرضہ دلایا جاوے۔ اس کے علاوہ آجکل پھر مراکش کے مختلف حصون مین بدامنی کی وارداتین ہو رہی ہین۔ چنانچہ فرانسیسی تاربرقی کے دریائی حصہ کو تانجیر سے چند میل کے فاصلہ پر قبائل والون نے کاٹ ڈالا ہے۔ جس پر فرانسیسی حکام برافروختہ ہین۔

چونکہ ایک انگریز اور ایک اسپین کا شخص الجیریا مین مقید ہو گیا ہے۔ لہذا فرانس اور اسپین اپنی پولیس مراکش مین مقرر کرنے کے استحقاق پر بڑا زور ڈال رہے ہین جو انہین الجیرن کانفرنس مین دیا گیا ہے اور ہر ایک دولت نے ایک ایک جنگی جہاز روانہ کر دیا ہے۔ اس عرصہ مین رسولی نے شہر ارجیلا پر قبضہ کر کے امن وامان قائم کر دیا۔ مگر بعد کی خبر ہے کہ مسئلہ مراکش بڑی نازک حالت پر پہونچ گیا ہے باغی ہنوز ارجیلا پر قبضہ کئے ہوئے ہین۔ ارجیلا کی حفاظت قابل اطمینان نہین ہے۔ فرانس نے دو اور جنگی جہاز روانہ کئے ہین۔

مراکو۔ کی حالت اس درجہ نازک ہوگئی ہے

کیا خیر فیصلہ تلوار پر معلوم ہوتا ہے یہ پیر خمیدہ پشت جس کے صدقہ میں لوگوں کو تاج ملتے ہیں اور جو باوجود ریخ ہندوی کے دشمن کے منہ پر سوائے راستی کے دم نہیں مارتا۔ آج فرانس اور مراکو کی قسمت کا فیصلہ اس قدیم اسلامی سرزمین میں یہی پیر خمیدہ پشت (تلوار) صاحب کریں گے۔ فرانس نے اپنے جنگی بیڑے کو تیاری کا حکم دیا ہے۔ بری فوجیں جو تونس اور الجیریا میں ہیں۔ ملکی حکم سے بڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ پانیر صاحب یہ گوہر افشانی فرماتے ہیں کہ مراکو میں امن قائم کرنے کے لئے فرانس کو تنہا چھوڑ دیا جاوے۔ وہ بہت عمدگی سے اس کا فیصلہ کر لیگا۔ قیصر ولیم نے اگر دخل نہ دیا۔ تو مراکو مسئلہ اور پیچیدگی ہمیشہ کے لئے رفع ہو جاوے گی اور جو قیصر ولیم بیچ میں آکودے تو بے شک سلطان مراکو کی بن آوے گی۔ اور انہیں دو یورپی طاقتوں کو لڑا دینے کا اچھا موقع ملیگا۔ یہ پانیر کی رائے ہے۔ جس کو ہم تسلیم نہیں کرتے مراکو جیسا کہ دکھایا گیا ہے۔ منہ کا نوالہ نہیں ہے فرانس اگر مراکو کو بالکل زیر و زبر بھی کر دیگا۔ تو خود کہیں کمزور ہو جاوے گا۔ اور اس کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔ مراکو میں کئی لاکھ شائستہ فوج موجود ہے اور اگر قبائل میں مذہبی جنگ کا وعظ کیا گیا۔ تو آیات آگ لگ جاوے گی۔ عرابی پاشا کی جنگ مصر میں قبائل میں مذہبی جنگ کی آگ لگتی چلتی تھی۔ کہ انگلستان کی فوری عاقلانہ کارروائی نے اسے ٹھنڈا کر دیا اور نہ پھر سنبھالنے نہ سنبھلتی یہی کیفیت مراکو کی ہے۔ اس کی کمزوری کا نقشہ ہمارے سامنے کھینچا جاتا ہے۔ اس کا اندرونی فساد دکھایا جاتا ہے۔ کہ فرانس کے صرف ایک ہی تھپڑ کا ہے۔ ایسی ایسی بے سروپا باتیں ظاہر کی جاتیں۔ یہ بات تو ہرگز نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ فرانس ایک زبردست یوروپی طاقت ہے۔ لیکن ہاتھ ملنے پر معلوم ہوگا۔ کہ کتنا بار اس کے خزانہ اور سلطنت پر پڑتا ہے۔ جو کچھ اس وقت مراکو میں بدامنی وغیرہ ہو رہی ہے۔ یہ سب فرانس کا صدقہ ہے۔ اسی کے حکام ...... سے جدید دعویدار پیدا ہوئے ہے مفسدوں کو ہتھیار وغیرہ آزا ہیں جس کا اظہار کئی بار ہو چکا ہے۔ یہ متمدن سلطنت ہے اور انسانی محبت ہے۔

ایسی ...... دنیا میں کوئی سلطنت نہ ہوگی۔ جو فرانس کی ہے۔ (اہل فقہ)

مصر میں قیام پارلیمنٹ کی تحریک

لارڈ رپن بالقابہ نے ۱۰ ماہ رواں کو اپنی تقریر ضیافت گلڈ ہال میں مصر کے متعلق جس پالسی کا اظہار فرمایا ہے اس کے سلسلہ میں آزاد خیال و انصاف پسند مدبرین انگلستان کو یہ دریافت کر کے مسرت ہونی چاہیئے کہ مصر میں قیام پارلیمنٹ کی ضرورت پر لوگوں کا خیال آہستہ آہستہ رجوع ہوتا جاتا ہے چنانچہ ناموَر معاصر المؤید تحریر کرتا ہے۔ کہ اب مصر میں خود مختار شخصی حکومت کی مضرتیں پوری طرح ظاہر ہو چکی ہیں اور مصر و انگلستان دونوں ملکوں کے عام و خواص لوگوں پر یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ خود مختار حکمران خواہ کیسا ہی خواہان عدل و انصاف کیوں نہ ہو مگر وہ ملک کا حسب دلخواہ انتظام نہیں کر سکتا اس لئے مصر کی حالت درست کرنے کے معنے یہ ہوں گے کہ اسے نیابتی حکومت عطا کی جاوے اور حضور ملک معظم انگلستان کے اس زرین قول کو کہ ہم نے جسقدر انگلش نوآبادیوں کو پارلیمنٹری حکومت عطا کی وہ بہت خوشحالی اور ترقی یافتہ ہو گئی ہیں۔ مصر کو متمتع ہونے کا موقعہ دیا جاوے مصری قوم کی آئندہ زندگی اور خوشحالی کا مدار اسی قائم مقام حکومت پر ہے اور اگر دولت انگلشیہ ہماری بہی خواہ ہے اور ہم کو ظالموں کے چنگل میں پھنسانا نہیں چاہتی تو اس کا عملی ثبوت اس طرح مل سکتا ہے کہ وہ مصر کو پارلیمنٹری حکومت عطا کرے۔ (پیسہ)

عثمانی تجارت

اخبار اقدام (ترکی) نے ایک طویل آرٹیکل میں بڑی خوبی کے ساتھ عثمانی بحری تجارت کی کمزوری عیاں کر کے سلطنت اور قوم کو اس کی درستی اور اصلاح ... توجہ دلائی ہے۔ وہ لکھتا ... سلطنت ... حسب حال بحری طاقت کی طلبگار ہے۔ بحری تجارت کی خدمت کا بڑا حصہ بادبانی کشتیوں اور جہازوں پر موقوف ہے کیونکہ قریب قریب کے ساحلی مقامات پر مال کا لانا اور لے جانا انہی کشتیوں کا کام ہوتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے ایسی کشتیوں اور جہازوں کے لئے کافی تعداد کے محفوظ گھاٹ موجود نہیں ہیں جن میں طوفان کے وقت انہیں پناہ مل سکے۔ علاوہ بریں چونکہ جہازوں اور کشتیوں کے مالک تاجر لوگ نہیں ہیں۔ اس لئے تجارت میں جس کفایت شعاری کی ضرورت ہے۔ اس سے یہ لوگ بالکل ناواقف ہیں اور اپنی گرانی کرایہ و تاخیر سفر سے کاروبار کو پنپنے نہیں دیتے حکومت سنیہ نے جہازرانوں کو بغرض مرمت سرکاری جنگلات سے مفت لکڑی کاٹنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ مگر جہازران اس استحقاق سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ آئندہ ان کے معتمد ہونے پر زیادہ زور دیا جاوے اور جہازی بیمہ کی ایک کمپنی بھی قائم ہو۔ اس سے دولت عثمانیہ کی بحری تجارت کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔

یاد رفتگان

اہل مصر مرحوم احمد فسادی پاشا بے مثل مخبر کی برسی کرنے اور بہی خواہان قوم کو یاد تازہ کرتے رہنے کی فکروں میں مصروف ہیں۔

علمی وفد

دولت عثمانیہ نے ارادہ کیا ہے کہ بغداد سے موصل تک اور بصرہ سے مسکنہ تک اسٹیمروں کی آمد و رفت کا سلسلہ قائم کیا جاوے اسی لئے صدر اعظم نے گورنر بغداد کو ہدایت فرمائی ہے کہ کپتان زکی بک اور مسیو ... جل کو دجلہ اور فرات دونوں دریاؤں کی دیکھ بھال کے لئے بھیجیں اور یہ دونوں شخص علم ہندسہ کی رو سے ان کی حالت کو جانچ کر رپورٹ پیش کریں۔ کہ آیا ... ہے یا نہ

انتخاب الاخبار

طاعون کا کیڑا - جب یہ مرض ہانگ کانگ مین پھیلا تو وہان گورنمنٹ نے ایک جاپانی ڈاکٹر کو جانچ اور تحقیقات کے لئے روانہ کیا۔ اس نے طاعونی مردون کی اندرونی گلٹیون کی اندرونی تشریح کی اور ان مین ایک گاڑھی چیز بھری ہوئی پائی۔ جس مین بے شمار پتلے پتلے سفید شیشون کی طرح کی شے تھی اور اسی کو آجکل ڈاکٹر طاعون کے کیڑون کے نام سے موسوم کرتے مین یہ کیڑے قد و قامت مین اس قدر چھوٹے اور باریک ہوتے مین۔ کہ سینکڑون سوئی کی نوک پر آجاتے ہین۔ مگر نشو و نما کے زمانہ مین کبھی بڑے اور کبھی چھوٹے ہو جاتے ہین اس امر کی نسبت یہی کیڑے طاعون کی بنیاد ہین۔ جاپانی پروفیسر "کٹیسیٹو" اور دوسرون کی تحقیقات کا ماحصل یہ ہے۔ کہ ان کیڑون کا طاعون سے ضرور تعلق ہے۔ اس لئے کہ اولاً تو یہ ہر طاعونی مرض پر مین پائے گئے۔ دوسرے اگر ابتداً نمایان نہ ہون۔ تو بیماری کے کسی درجہ مین ضرور دکھائی دیتے ہین۔ حالانکہ تندرست آدمیون مین ان کا کوئی وجود موجود نہین ہوتا اور نہ ہی بیماریون مین پائے جاتے ہین۔ جب کوئی شخص پہلے بیمار ہوتا ہے تو کیڑے ان گلٹیون مین پائے جاتے ہین۔ جن مین تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جیسا جیسا بیماری کا زور ہوتا ہے۔ کیڑے بدن کی اور گلٹیون مین پھیلتے جاتے ہین اور نہایت سخت حالت مین جبکہ مریض قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ تو جسم کے تمام خون مین بھر جاتے ہین۔ نہایت غور اور احتیاط تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ کیڑے جاندار ہین اور بعض حالتون مین بہت جلد اور تعداد کثیر پیدا ہونے کی طاقت رکھتے ہین اور جب دیکھا جاتا ہے۔ کہ طاعون ... اور ایک مکان سے

وقت سے۔ اب یہ دریافت ہوا ہے۔ کہ ان کیڑون مین ایک طرح کی نباتاتی خاصیت ہے اور جس طرح ایک کاشتکار ایک کھیت کو ربیع کی پیداوار کے لئے موزون خیال کرتا ہے۔ اور دوسرے کو فصل خریف کے لئے اسی طرح طاعونی کیڑے کی نسبت یہی کہا جاتا ہے۔ کہ اسے کہان نشو و نما حاصل ہوگی۔ پروفیسر "ہافکن" کا بیان ہے کہ جس زمین پر طاعونی کیڑون کی پرورش بنظر تحقیقات کی گئی ہے۔ اگر اس جگہ تھوڑا سا گھی یا مکھن لگایا جاوے۔ تو یہ کیڑے بڑی تعداد مین بڑھ جائینگے لیکن یہ ترقی بڑی تعداد اس پہلو سے نہایت حیرت انگیز ہے کہ اور کوئی کیڑا مکھن یا گھی کی آمیزش سے نہین بڑھتا ہے۔ پروفیسر ہافکن نے گھی ملانے کے اثر کو معلوم کیا اور یہی ان کے طاعونی ٹیکے کی بنیاد ہے۔ جسے وہ اپنی رصدگاہ بمبئی مین طیار کرتے ہین (رلیس)

انگلینڈ مین عورتون کی کثرت - لندن نیوز کمال تشویش کے ساتھ قوم کو دو وحشت انگیز آفتون سے متنبہ کرتا ہے۔ لکھتا ہے کہ اب اس بات مین کوئی شک باقی نہیں کہ دیوانگی روز بروز ملک انگلینڈ مین کرتی جاتی ہے۔ دیوانون مین یوماً فیوماً اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ جو لوگ عرصہ تک پاگل خانون مین زیر علاج رہنے کے بعد شفایاب ہو کر نکلتے ہین۔ گو بظاہر ہر طرح صحیح معلوم ہوتے ہین۔ مگر دراصل صحیح نہین ہوتے ان کے دماغون مین مادہ جنون پیدا ہوتا ہے اور ادنے سبب سے اعادہ مرض ممکن ہے موجود اعصابی امراض متوارث ہوتے ہین اور جنون بھی اعصاب کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اور جو دیوانے بظاہر صحت یاب ہو کر پاگل خانون سے نکلتے ہین۔ بآسانی شادی کر لیتے ہین اور کوئی قانون ان کو شادی سے مانع نہین ہے پس اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ مادہ جنون نسلاً بعد نسلاً منتقلاً ہوتا جاویگا اور ایک زمانہ مین ملک دیوانون سے پر ہو جاویگا ہے۔ کہ سب بے شغلون کی ... ہین کام کرنے کے قابل ہین۔ کام ان کو دیا جاتا ہے اور اجرت معقول دی جاتی ہے۔ مگر یہ لوگ کام نہین چاہتے مگر گداگری اور بے فکری سے اوقات بسر کرنا چاہتے ہین۔ اس کے بعد اخبار مذکور سوال کرتا ہے۔ کیا انگلش گورنمنٹ ویسا ہی قانون ملک مین نافذ نہین کر سکتی جیسا کہ دوسرے ممالک مین نافذ ہے۔ یعنے ایسے لوگون سے بزور کام لیا جاوے۔ اور مطلقاً ان لوگون کو خیرات نہ ملنے پائے

(یونین گزٹ)

جاپان کا پولیس اور قیدخانے - دنیا بھر مین سب سے اعلیٰ پولیس جاپان کی ہے۔ جاپان کے قیدخانے بھی سادگی اور عمدگی مین اپنا نظیر نہین رکھتے۔ فرض کرو۔ کہ ایک باغ ہے۔ کہ جس مین چھوٹے چھوٹے درخت اور دیوار کی جگہ کانٹے دار جھاڑیان لگ رہی ہین۔ اس کو جاپانی جیل تصور کر لو۔ چھوٹے چھوٹے مکانات مین کسانون کی طرح رہتے ہین ہوئے آپ کو انسان ملین گے ان کو جاپانی قیدی سمجھ لو۔ ہر ایک قیدی اپنی بدنی طاقت کے مطابق کام کر رہا ہے۔ بعض تو چاول چھڑ رہا ہے اور یا پیس رہا ہے۔ بعض کالے رنگ کا گاڑھا بن رہا ہے بوڑھے اور ضعیف قیدی کاغذ پیدا کر رہے ہین تمام کو کمائی مین سے فیصدی نفع ملتا ہے۔ نوجوان قیدی اسکول مین باقاعدہ تعلیم پا رہے ہین۔ قیدیون کا انتظام فوجی انتظام کا سا ہے۔ لیکن اس انتظام کا مدعا یہ ہے کہ قیدیون کی اصلاح ہو سکے۔ جب کسی قیدی کو رہائی ملتی ہے۔ تب اس کے دوستون اور خاندانی لوگون سے اس بات کا قرار کر لیا جاتا ہے کہ وہ اس کی نیک چلنی کے ذمہ دار ہون گے۔ (یونین گزٹ)

یکم دسمبر سے صرف لاہور اور امرتسر کے درمیان اور ٹرینین آمد و رفت کرین گی۔"

شہر سیالکوٹ کی کنک منڈی مین آگ سے چار دکانین جل گیئن۔

پنجاب مین تاکید کی گئی ہے کہ تمام سکولون کے احاطون مین پیڑ سبزی وغیرہ کی آرائش کا خیال رکھین۔

پچھلے ہفتے ہندوستان مین طاعون کی ۴۷۲۹ وارداتین تھین۔ اور قریب پانچہزار فوتیان (۴۷۹۴)

پچھلے ہفتے پنجاب مین طاعون کی ۱۲۵ فوتیان تھین - صوبجات متحدہ مین ۲،۵۰۷ - لدھیانہ مین ۲۸۵

فصل دین

۱

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ واتباعہ اجمعین اللھم ارنا الحق حقا والباطل باطلا ۔ رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی ۔

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ایک رسالہ الہامات نام ہو باطل کے حامی امرتسری مولوی کی طرف سے سنہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا ۔ ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس خاکسار کی نظر سے گزرا ۔ کسی خاص تحریک کی وجہ سے دل میں آیا کہ مختصراً مصنف صاحب کی استدعا پر اپنی رائے کا اظہار کروں ۔ اسی اثنا میں پتہ لگا کہ اسی رسالہ کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے ۔ میں نے اس کو بھی منگوایا مگر بعض مشاغل کی وجہ سے مجھے آج تک فرصت نہ ہوئی ۔ کہ میں اس کا مطالعہ بھی کر سکتا ۔ مگر الٰہی حکمت سے باوجود میری اس قدر مصروفیت کے دل میں ایسی تحریک بار بار ہوتی ہے کہ میں اپنی علمی اس بے بضاعتی کی حالت میں بھی رسالہ ہذا پر جو کچھ فہم میں آئے ناظرین کے سامنے پیش کروں آج تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہل علم بزرگوں میں سے کسی نے بھی اس رسالہ کے جواب پر قلم اٹھانا غیر ضروری سمجھ کر توجہ نہیں فرمائی ۔ مگر میں نے ان تیز اور قوی تحریکات کو اس حکیم خدا کے پُر حکمت ارادہ کا یقین کر کے حسن نیت سے چاہا ۔ کہ حسب موقعہ فرصت وقتاً فوقتاً اس پر کچھ لکھدیا کروں ۔ آج مجھے قدرے فرصت ملی ہے ۔ بتوفیق الٰہی اس مضمون کا پہلا نمبر ہدیہ ناظرین ہے ۔ آپ اس کو طبع فرما دیں ۔

خواب باطل

اسے گرفتار ہوا درہمہ اوقات حیات
با چنین نفس لعین چون رسدت زد عونی

مولانا صاحب ۔ پیشتر اس کے کہ موضوع کتاب پر نظر کروں آپ کے اس رؤیا کے متعلق جس کو جناب نے دیباچہ میں درج فرما کر قابل ملاحظہ دیباچہ قرار دیا ہے ۔ تھوڑا سا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ (آپ نے لکھا ہے کہ استخارات کے بعد میں نے خواب میں جناب مرزا صاحب کو دیکھا کہ آپ ایک سفید فرش پر بیٹھے ہیں مگر تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ آپ کا لکھنؤ کے شہدوں کی طرح سکڑا سا چہرہ رگڑ رگڑی ہوئی داڑھی ہے ۔ جس کی تعبیر آپ کے ذہن میں یہ آئی ہے ۔ کہ "در انجام اچھا نہیں" اس خواب اور اس استخارہ کے افترا ثابت کرنے کے لئے مجھے اپنی طرف سے بیان کرنے کی زیادہ ضرورت نہیں بلکہ آپ کے رسالہ کے متضاد اور متناقض بیان جو اسی موقع پر مضمون خواب میں لکھے گئے خود صاف شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے دروغ مصلحت آمیز سے کام لے کر اس خواب کا افترا کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ آپ کو خدا پر بھی ایمان نہیں کیونکہ جس شخص کو خدا پر ایمان ہوتا ہے ۔ وہ ایسی جرأت اور بے باکی سے اللہ تعالےٰ پر جھوٹ نہیں بول سکتا (۴۹) خدا کے لئے آپ غور کریں کہ آپ کے نزدیک جیسا کہ رسالہ ہذا سے جا بجا معلوم ہوتا ہے ۔ حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ امر ایمانی اور فیصلہ شدہ قرار پا چکا ہے کہ یہ حضرت مرزا صاحب کا دعوے سراسر نصوص شرعیہ کے خلاف ہے اور مرزا صاحب کے معاملہ میں کسی خواب یا استخارہ پر اعتبار کرنا دعوی مساواۃ معصوم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہے "۔ آپ کے اس بیان کردہ اور شائع شدہ اعتقاد کے ہوتے ہوئے جناب کا یہ لکھنا کہ میں نے رنج اور کدورت سے دور ہو کر جناب باری میں دعائیں کیں کہ مجھ پر حضرت مرزا صاحب کے متعلق انکشاف ہو جائے ۔ کس قدر صریح جھوٹ اور بے ایمانی ہے آپ نے اس جگہ اپنی ان دو متناقض تحریروں کو پبلک کے سامنے پیش کر کے اپنی اس کامل دجالیت کا ثبوت دیا ہے ۔ جو آپ کا فطری اور دائمی وتیرہ ہے ۔ ایک طرف سب سے پہلے اپنا فیصلہ شدہ اعتقاد آپ یہ بیان فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کے معاملے میں کسی خواب یا استخارہ کا اعتبار کرنا انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعوے ہے اور دوسری طرف آپ یہ کہتے ہیں کہ انکشاف حق کے لئے میں نے استخارات سے کام لیا ۔ حالانکہ ایسے انکشاف آپ کے اعتقاد کے بموجب* سراسر فضول اور محض بے حقیقت ہیں ۔ پھر وہ کیا انکشاف تھا جس کے واسطے استخارات کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ سے التجائیں کرنا بیان فرماتے ہیں کیا یہ آپ کا ایمان تھا کہ اگر حضرت مرزا صاحب کی تصدیق اور تائید کے متعلق کوئی رؤیا یا الہام یا کشف ہوا تو میں اس مدعی اور مطاع الناس کے دعاوی پر صدق دل سے ان بے ایمانیوں کو چھوڑ کر ایمان لے آؤنگا ۔ نہیں اور ہرگز نہیں ۔ آپ نے عوام کو جس جال میں دھوکے سے پھنسانا چاہا ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ جو آپ کے رسالہ کے متعدد موقعوں پر پایا جاتا ہے ۔ اور جس کا مفہوم آپ کے لفظوں میں یوں ہے ۔ "اس خواب کے بیان کرنے سے (جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ پر افترا بنایا ہے) میرا صرف یہ منشا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کے دعووں کو اپنے خوابوں کی بنا پر مان لیتے ہیں ان کو مطلع کروں کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہیں وہ موصل الی الحق نہیں "۔

پھر آپ لکھتے ہیں ۔ کہ اہل علم میری اس حرکت (یعنی "استخارہ") پر ہنسیں گے ۔ کہ میں نے ایک بے ہودہ

---

* اہل حدیث ہونے کا دعوے اور استخارات اور رؤیا کے متعلق یہ گندہ اعتقاد کہ یہ سراسر بیہودہ اور لغو حرکتیں ہیں ۔ اسلام کے بہت سے مسائل جن کی بنا رؤیا پر اور استخارات پر رکھی گئی ۔ آپ کے نزدیک باطل معلوم ہوتے ہیں ۔

ؤ ہاں دلائل کے غور و فکر کے بعد بہت سے لوگوں نے جناب باری تعالےٰ میں دعائیں کیں اور الرؤیا الصالحۃ بشریٰ من اللہ اور من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل لی کے مطابق جناب الٰہی کی طرف سے انشراح صدر ہوا ۔ جس پر امرتسری ملاں [illegible] اوڑا کر اپنی حدیث دانی کا ثبوت دیتا ہے

مت

حرکت کی۔ کہ معصوم کے کلام پر غور کرنے کی بجائے اتنے دنوں تک الہام وکشف کا منتظر رہا اس عبارت میں آپ خواب اور استخارہ کو ایسی لغو حرکت قرار دیتے ہیں۔ جو آپ کو اہل علم کے مضحکہ کا موجب معلوم ہوتی ہے۔ اس اعتقاد کے ساتھ کیا کوئی سلیم الفطرت انسان آپ کے اس بیان کو کہ میں نے مرزا صاحب کے متعلق انکشاف حق کے لئے رنج اور کدورت سے پاک ہو کر دعائیں کیں۔ قابل تسلیم قرار دے سکتا ہے۔ جس شخص کے دماغ میں اس قسم کے عقاید موجود ہوں۔ اُس سے کب یہ توقع ہو سکتی ہے۔ کہ مرزا صاحب کے متعلق حضور باری میں تضرع وزاری اور صدق دل سے انکشاف کا طالب ہوا ہو۔ جب یہ امر آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ نے کوئی استخارہ نہیں کیا۔ اور نہ کوئی خواب دیکھا۔ کیونکہ آپ کے اعتقاد میں استخارات اور خوابیں ایسی بیہودہ اور ناقابل وثوق چیزیں ہیں کہ آپ اس کو قریب قریب دعوے نبوت کے یقین فرماتے ہیں تو آپ کا اس کے برخلاف یہ لکھنا کہ میں نے حسب تحریر حضرت مرزا صاحب مندرجہ رسالہ نشان آسمانی استخارہ کیا ہے اور اس پر رؤیا کے ذریعہ انکشاف ہوا ہے۔ جس کو آپ نے اپنے رسالہ میں درج فرمایا ہے کس قدر کذب صریح ہے۔

(۳) بالفرض اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ آپ نے [illegible] پر عمل نہیں کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ پر افترا کیا ہے۔ اور یہ خواب آپ کی سچی ہے۔ تو بھی یہ تعبیر جو آپ نے کی ہے۔ آپ ہی کی مسلمات سے غلط ثابت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کے متعلق آپ نے جو فیصلہ کیا تھا۔ اور جس کی تصدیق کے لئے آپ نے یہ استخارہ کر کے خواب دیکھنے کی سعی اور کوشش کی۔ وہ بھی اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ آپ کی رؤیا حدیث النفس کے سوائے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا۔ فرمان نبوی ہمیں اس بات سے روکتا ہے۔ کہ ہم آپ کے خواب کو اضغاث واحلام کے درجہ سے بڑھ کر کچھ وقعت دیں۔ "ومنہا حدیث نفسہ" کا اصول پیش نظر رکھ کر آپ ہی نہیں بتائیں۔ کہ آپ نے کس عبارت سے اس رؤیا کو اور اس کی اس تعبیر کو جو آپ کے خیال میں آئی صحیح سمجھا ہے اس رؤیا کے حدیث النفس ثابت کرنے کے لئے یہ امر کافی ہے۔ کہ آپ جس شخص کے متعلق حق وباطل کا علم اللہ تعالےٰ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق آپ پہلے ہی اپنے دماغ میں یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ باطل پر ہے اور اس کے علاوہ یہ امر بھی آپ کے یقین میں تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کوئی مصدقہ رؤیا قابل وثوق نہیں [illegible] آپ نے اس استخارہ کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اس کا بیان آپ کے لفظوں میں یوں ہے (کہ میری غرض اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مرزا جی کے دعووں کو اپنی خوابوں کی بنا پر ان لیتے ہیں ان کو مطلع کر دوں۔ کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہیں وہ [illegible]۔

حق تو یہ ہے کہ [illegible] استخارہ کو آپ [illegible] حرکت اور اہل علم کے مضحکہ کا موجب قرار دے کر اس [illegible] کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کا کلام انبیاء اور رسل کے متعلق بھی یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ایسا کوئی رسول اور نبی بھی نہیں کہ جس کی یہ حالت ہو۔ کہ جب کوئی تمنا کرے یعنی اپنے نفس سے کوئی بات چاہتا ہے۔ تو شیطان اس کی خواہش میں کچھ ملا دیتا ہے جبکہ کوئی رسول اور نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے اور شیطان اس میں بھی دخل دیدیتا ہے۔ تو آپ کی رؤیا اس قدر تلوث نفسانی کے ساتھ ہرگز قابل توجہ نہیں ہو سکتی۔ آیت شریف هل انبئکم علیٰ من تنزل الشیطن۔ تنزل علیٰ کل افاک اثیم۔ جو آپ کے شایان حال ہے اور حدیث اصدقکم رؤیا۔ اصدقکم حدیثا کو مد نظر رکھ کر فرمایئے۔ کہ آپ کی رؤیا کی تعبیر کس قسم کی ہونی چاہیئے۔ آپ کا کذب ثابت کرنے کے لئے آپ کی کتاب کا [illegible] یہی مضمون جو خواب کے متعلق جناب نے دیباچہ میں لکھا ہے۔ کافی دلیل ہے۔ کہ آپ نے کس قدر جھوٹ سے کام لیا ہے۔ آپ کے اسی رسالہ کا پہلا ایڈیشن آپ کے ایک اور کذب کو ثابت کرتا ہے۔ جہاں آپ نے لکھا تھا۔ کہ عبد اللہ آتھم ہم سے بذریعہ خط وکتابت پیشگوئی کے بعد بھی بحث کرتا رہا تھا۔ مگر اس ایڈیشن میں اس کو اڑا گئے۔ کہ کہیں اس جھوٹ کی قلعی کھل ہی نہ جائے۔ علم تاویل رؤیا میں تمام راست باز معبرین کا یہ مسلم اصول ہے۔ کہ صالحین عباد اور انبیاء کرام کو رؤیا میں بری حالت پر نہ دیکھنا بلکہ [illegible] میں ان کے مقدس وجود میں کسی نقص کا دیکھنا اس امر کی دلیل ہوتی ہے۔ کہ وہ نقص اس رائی شخص کی حالت میں ہے جس نے ایسا رؤیا دیکھا۔ پادری عماد دین نے سرور کائنات خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤیا میں دیکھا۔ کہ پادریوں نے آپ کو آگ میں ڈال کر اردگرد احاطہ کیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بدبخت عیسائی ہو گیا۔ حالانکہ اصول تعبیر کے لحاظ سے اس خواب کی تعبیر بالکل برعکس [illegible]۔ اسی طرح آپ کی رؤیا کا حال ہے۔ [illegible] کے شہدوں کی طرح سکڑا سا چہرہ اور داڑھی بالکل بگڑی ہوئی [illegible] رؤیا میں دیکھنا آپ کی حالت کا آئینہ تھا۔ جس قدر آئینہ مصفّےٰ ہوتا ہے اسی قدر صفائی سے اصل صورت کا عکس پڑتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کا مقدس وجود آپ کو ایک آئینہ کی طرح نظر آیا جس میں آپ کو اپنی صورت نظر آئی آپ [illegible] اپنے اس رسالہ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ لکھتے ہیں۔ کہ مجھے مرزا صاحب ایک سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ مگر جب آپ کا (مؤلف رسالہ الہامات) ناپاک عکس اس مصفّےٰ آئینہ پر پڑا۔ تو آپ کی صورت اس میں نمودار ہو گئی۔ اگر یہ نقشہ حضرت مرزا صاحب کی حالت کا ہوتا تو [illegible] رؤیا میں آپ کو حضرت مرزا صاحب اپنے اصل مقدس وجود کیسا نظر

سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ کدورت جو آئینہ میں نظر آتی ہے کسی خبیث نفس کے اندرونی حالات کا انکشاف تھا۔

اب یہ امر قابل غور ہے کہ خود جناب کو لکھنو کے شہدوں کے ساتھ خاص کیا مناسبت ہے جس کی وجہ سے آپ کی حالت اس صورۃ خاص پر اس آئینہ میں نمودار ہوئی۔ اس کے لئے ہم آپ کے سامنے سردست آپ ہی کی ذات کو بطور گواہ پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ لکھنؤ کے شہدوں کے ساتھ اپنی مناسبت سے انکار کریں گے یا کوئی عذر پیش کریں گے تو ہم خود بشرط ضرورت اگر مناسب ہوا تو حسب اقتضائے موقعہ ذیل کی تین قسم کی شہادتیں بطور مشتے نمونہ از خروارے اختصار کے ساتھ پیش کر دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جہاں تک ہمارا یقین ہے۔ آپ کو ان شہادتوں کی [illegible] میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ ہاں اس پر بھی اگر آپ نے نہ دیا۔ ہماری پیش کردہ شہادتیں ناکافی ثابت ہوں۔ تو آپ ہم کو اور شہادتیں پیش کرنے کے لئے بھی تیار پائیں گے۔

ہماری پیش کردہ نمونہ شہادات تفصیل ذیل ہوں گی

(۱) پہلی شہادت تو آپ کے سکنہ بلدہ اور اہالیان شہر کی ہوگی۔

(۲) دوسری شہادت آپ کی تصانیف سے پیدا کردہ اور اس کے ساتھ اہل ملک کی تائیدات

(۳) تحصیل علم و ہنر کے زمانہ کی شہادت ہوگی جس کو ہم شہادت سمعی سے نامزد کریں گے۔ بوجہ اس کے کہ آپ کے بچپن کے زمانے میں آپ سے ہمیں ذاتی نیاز حاصل نہیں تھا۔ اس لئے ہم عینی شہادت پیش کرنے سے معذور ہیں۔

نوٹ قابل غور۔ ہاں مولوی جی آپ تو ختم نبوت کے قائل تھے۔ آپ نے کیسے اپنے استاد* (من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ) کی طرح نبوت کو رنگ جمایا ہے؟

نبوت کے مستحق ٹھیرا اور ثابت کئے ہیں اور یہ دونوں کام آپ نے اس رسالہ کے ذریعہ کئے ہیں۔ کیونکہ آپ خود قبل از وقت یہ پیشگوئی شائع کرتے ہیں۔ جو نبیوں کی شان ہے کہ (مرزا جی کا انجام اچھا نہ ہوگا) اور پھر پیر گولڑوی کی ایک پیشگوئی کی تصدیق کر کے اس کی نبوت کے بھی قائل ہوئے ہیں۔ [illegible] انکار ہو۔ تو آپ اپنے رسالہ الہامات [illegible] کے تیسرے ایڈیشن کے صفحہ اول کو ملاحظہ فرماویں جہاں پیر جی کی پیشگوئی اور اپنی تصدیق نقل فرمائی ہے۔ پیر صاحب کی پیشگوئی کے یہ لفظ ہیں۔ (اس رسالہ کے ملاحظہ سے مرزائیوں کے دل میں رعب ڈالا جائے گا۔)" اور آپ کی تصدیقی عبارت یوں ہے کہ حضرت پیر صاحب کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ کہ مرزا جی باوجود الہام کے اس رسالہ کا جواب نہ دے سکے۔ آپ کی دوسری پیشگوئی کا بیان اسی رسالہ میں اور بھی ہے جس کا بیان ٹائیٹل پیج کے صفحہ اول پر تیسرے ایڈیشن میں پیشگوئی کے طور پر بیان کیا ہے کہ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔ اور دوسری پیشگوئی کا ذکر رسالہ ہذا کے صفحہ [illegible] پر جناب نے ان لفظوں میں کیا ہے۔ لیکن یہ بھی پیشگوئی کے طور پر ہم کہتے ہیں کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔" (باقی دارد)

وصیت

منکہ مسمی محمد مستقیم ولد میاں کریم بخش صاحب قوم لوہار ساکن موضع چہار پہ تحصیل و ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔ جو میں اپنی قلم سے خود لکھ دیتا ہوں۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود کے رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی یا آئندہ شائع ہوں گی۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ بائیسکل تین چھبیس ۲۶ عدد اور تمام پرزہ جات بائیسکل اور سوئنگ مشین کے متعلق اور کچھ زیورات وغیرہ وغیرہ جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت تقریباً چار ہزار پانسو روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کا وہ مختار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے

---

* مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نابینا استاد حافظ عبد المنان وزیر آباد کے رہنے والے ایک

* بقیہ حاشیہ۔ تازہ اشتہار میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ تمام لوگ جو قرآن کریم اور حدیث کا درس دیتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے محبوب کے منصب نبوت کو جو نبیوں کا کام ہے اپنے ذمہ پر اٹھائے ہوئے ہیں جس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ اگر کبھی ادعائی نبوت کا دعویٰ [illegible] نہ ہو۔ مولوی صاحب نے اپنے ایک رسالہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی مشابہتوں کا اپنے وجود میں ذکر کر کے نبوت کی پٹڑی جمائی ہے۔ منہ

بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کر کے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔ بحساب ۱/۱۰ حصہ کے۔ اگر خدانخواستہ میری جائیداد مذکور کسی وجہ سے کم ہو جاوے۔ تو ہر حالت میں انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ اس کے کی حقدار سمجھی جاوے گی۔ جو جائیداد میرے مرنے کے بعد ترکہ ہو گا۔ میری طرف سے ایک عرض ہے اگر میری اولاد اس وقت میں میرے مرنے کے بعد یہ درخواست کرے۔ ترکہ جائیداد ۱/۱۰ جو ہو اس کی قیمت علاوہ پختہ طور پر تحریر کرا کے ایک سو روپیہ ماہوار انجمن احمدیہ لیتی رہے۔ جب تک وہ تعداد پوری نہ ہو جاوے۔ یہ اس حالت میں ایسی بات اختیار کی جاوے کہ جس حالت میں میری اولاد کی طرف سے کوئی معتبر اور پختہ ضمانت دینے کو طیار ہو تاکہ بعد اس کے کوئی کسی طرح کا دھوکہ صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ نہ ہو۔ اس درخواست کی منظوری پر موقع انجمن احمدیہ کے اختیار میں ہوگا۔ اس کے علاوہ تمام مال میرا حسب ہدایات قرآن مجید کے تقسیم کیا جاوے۔ اگر میں کسی جنون میں آکر یا کسی کے دباؤ میں یا کوئی اور وجہ سے وصیت کر دی یا آئندہ کروں اور وہ قرآن مجید کے خلاف ہو تو وہ ناجائز سمجھی جاوے۔ ہاں اگر جس کے نام کی دیگر کوئی وصیت میں لکھوں اور واقع اس آدمی کا بموجب فرمودہ قرآن کے حق ہے۔ تو جسقدر قرآن مجید کی حکم کی اس کو دینی طور پر مناسب اجازت دیں وہ حقدار بن سکتا ہے۔ میں نے ایک عورت کے نام وصیتہ پانسو روپیہ کے متعلق کی تھی۔ اور بعد اس کے مجھ کو معلوم ہو گیا کہ سوائے محل کے خرچ کرنا گناہ ہے۔ سو وہ وصیت میں فسخ کرتا ہوں۔ اور میرے مرنے کے بعد انجمن احمدیہ کو اپنا منفعت اور امین قرار دیتا ہوں۔ جو اس وقت درمیان ہو کہ میری اولاد یا اور کوئی وارث ہو۔ عمدہ راہ اختیار کرا دے جس میں انہوں کے ذلیل ہونے کا خطرہ نہ رہے اور وقتاً فوقتاً میرے تمام بھائی احمدی نگاہ رکھیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ بعد میں کوئی جائیداد اور ماسوائے جائیداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے۔ کہ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ سابق نمبر ۴ میں وصیت کیا ہے۔ میں ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہوں گی۔ دارالامان قادیان میں پہنچا دے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم مذکور کو مجلس کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ ان اخراجات سے کم ہوں تو میری دیگر متروکہ جائیداد جو یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہو گی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے

(۸) میں بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی [illegible] مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت دے دے میری نعش کو اور کہیں دفن نہ کیا جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں نہ دفن ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد
محمد موسیٰ بقلم خود یکم جنوری ۱۹۰۶ء
گواہ شد
عیدا ولد نتھو سکنہ موضع جیا بہ ملازم ریلوے ورکشاپ
گواہ شد
شاہدین ولد مولا بخش سکنہ ماڈو ملازم ریلوے ورکشاپ

⁂

وصیت

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

امّا بعد۔ (۱) میں مسمّی شاہدین ولد میاں شیخ احمد صاحب مرحوم قوم علار اصل وطن موضع ساہووالی۔ تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ اسٹیشن لارنس پور ضلع اٹک۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی

سے آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ بحول و قوت تعالیٰ پابند ہوں۔ اور نیز ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوچکے یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا۔ اور ایسا ہی میرے وارث میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد اس وقت وہ روپیہ نقد ہے جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں میرے نام کا زیر ڈیپازٹ اکونٹ [illegible] جمع ہے۔ جس کی تعداد ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو بموجب اطلاع ڈیپازٹ اکونٹ ۲۶۳۱ روپیہ ۹ ر ۳ پ تھی اور جو بلحاظ مدت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کا ایک دہائی حصہ اغراض و مقاصد صدر انجمن احمدیہ میں صرف کیا جاوے۔ باقی روپیہ نو دہائی بعد ادائے قرضہ جو میرے ذمہ ثابت ہو ورثاء پر بموجب احکام شریعت اسلام تقسیم کیا جاوے مگر چونکہ میرا ارادہ ہے۔ کہ میری تمام وصیت کا عملدرآمد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہی معرفت اور نگرانی میں ہو۔ لہذا میں نے فارم آف ڈیکلیریشن سکرٹری انجمن مذکور کے نام مرتب کر کے ریلوے پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں داخل کر دیا ہے اور اس کی ایک نقل بہ دستخط خود شامل وصیت ہذا کر دی ہے۔ تاکہ اس کے مطابق یہ روپیہ جائداد انجمن مذکورہ بالا خود ہی ریلوے سے وصول کرے۔ اور خود ہی حسب وصیت تقسیم کرے۔ میرا کوئی وارث خواہ احمدی یا غیر احمدی ہو میری اس وصیت شدہ جائداد میں مداخلت کرنے کا مجاز نہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد زائدہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کو وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ البتہ میرے مرنے کے بعد جو زیورات وغیرہ میری ہر دو زوجہ کے قبضہ میں ہوں۔ وہ میری جائداد متروکہ میں متصور نہ ہوں کیونکہ ان کی وہ ہر دو مالکہ ہوں گی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکی ہیں یا آئندہ شائع ہوں گی۔ قادیان دارالامان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کا حسب منشور مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں نقد اخراجات کو علیحدہ مجلس مذکور کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کا اعلان بھی مجلس مذکور کی طرف سے کرا دوں گا اور اگر اخراجات کے دینے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم [illegible] اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان ان اخراجات کو اس باقیماندہ نو حصہ جائداد سے جو فقرہ نمبر ۴ میں وصیت شدہ ہے پورا کرے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ ناگفتہ جن کی مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر اور کہیں دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کر چکا ہوں گا ان کی بابت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کلی اختیار رہے گا کہ جس طرح مناسب سمجھے انہیں خرچ کرے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے سپرد اپنی وصیت کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ میری یہ وصیت رضاء الٰہی کا موجب ہو آمین۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیئاتنا و توفنا مع الابرار۔ آمین یا رب العالمین ۔ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء

گواہ شد

عبدالرحمان ولد محمد موضع [illegible] ضلع ہوشیارپور حال سٹیشن ماسٹر لارنس پور بقلم خود

گواہ شد

محمد عالم ولد میاں شاہ محمد مرحوم سکنہ جوڑیاں خورد ضلع سیالکوٹ حال چوکیدار ریلوے لارنس پور بقلم خود

العبد

عاجز شاہ دین احمدی سٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ لارنس پور

عیسائیون کی ہمت سے

یسوع مسیح کی صرف ایک ہی

پیشگوئی لفظاً پوری ہوئی

اور وہ یہ ہے ۔

یسوع نے کہا ہے ۔ ” مین صلح کے لئے نہین آیا بلکہ تلوار لے کر آیا ہون “ ” مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون اور مین کیا ہی چاہتا ہون کہ لگ چکی ہوتی ...... کیا تم گمان کرتے ہو ۔ کہ مین زمین پر میل کروانے آیا ہون ۔ نہین ! مین تمہین کہتا ہون بلکہ جدائی ۔ کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی تین دو کے برخلاف ہون گے ۔ اور دو تین کے ۔ اور بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے اور ماں بیٹی سے اور بیٹی ماں سے اور ساس بہو سے اور بہو ساس سے برخلاف ہوگی ۔ دیکھو لوقا ۱۲/۴۹ تا ۵۳ وغیرہ

مسیحی جنٹلمین اکثر اس بات پر زور دیا کرتے ہین ۔ کہ ان کے مذہب مین حلم اور بردباری اور انکساری کی ایسی کامل تعلیم ہے ۔ جو کسی دوسرے دین مین پائی نہین جاتی اور ان کے خداوند یسوع مسیح نے بھیڑون کی طرح مسکین مزاج اور منکسر الطبع ظاہر کر کے اپنے آپ کو برہ ثابت کر دکھایا اور بہت شد و مد کے ساتھ اپنی اس حلم طبع پر لوگون کو یقین دلانے کے لئے یہ تعلیم سنائی کہ اگر تم کو ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے ۔ تو دوسری گال آگے کر دو ۔

عیسائی دنیا مین یہ ایک ایسی مسلّم اور مشہور و معروف تعلیم ہے ۔ کہ جس پر ہر فرقہ کا عیسائی بڑا ناز اور فخر کرتا ہے اور مذہبی کارزار کے میدان مین اس جملے کو بطور سپر لے کر طرح طرح کی کارروائیون سے عوام کو دہوکہ مین ڈال لینے کے حیلے کرتا رہتا ہے

لیکن اگر غور کیا جائے اور نور قلب اور عقل سلیم کی معیار پر لگا کر دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً یہ تعلیم انسانی فطرت کی ضروریات اور لوازمات کو پورا کرنے سے بالکل عاری ہے ۔ صرف یہین تک نہین ۔ بلکہ نہایت پرلے درجہ کی دون ہمتی بزدلی ۔ بے غیرتی ۔ بے عزتی ۔ بد انتظامی حق تلفی ۔ غدر ۔ بے مہری اور ...... وغیرہ سکھلانے اور نوع انسان مین پھیلانے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسرا ذریعہ نہین معلوم ہوتا انسان کو خدا تعالےٰ نے مختلف قسم کی جایدادون کے مالک بننے کا جوہر عطا کیا ہوا ہے زمین پانی ۔ پہاڑ ۔ چارپائے ۔ اور ان کے اور ان کے ذریعے سے ہر قسم کے پیداوار کا انسان ہی مالک ہو سکتا ہے اور ہے ۔ کوئی دوسرا حیوان اس مین اس کا شریک اور ہم پلہ نہین ۔ اور اس کے مملوکات اس کی اولاد مین بذریعہ حق وراثت منتقل ہوتے ہین جس کا مدار عورت اور خاوند کے جایز اور معروف تعلق پر رکھا گیا ہے ان تمام حقوق کی حفاظت کے لئے انسان مین مروّت شجاعت ۔ غیرت ۔ انتظام اور محبت وغیرہ ضروری اجزاء اور اوصاف رکھے ہوئے ہین اور اپنے جایز اور صحیح حقوق کی حفاظت کرنا انسانی فطرت کا سب سے پہلا کام ہے ۔ انسانی تمدّن حقوق اور امن پر ہی قایم ہے اور عزت کی خواہش طبعی طور پر انسان کے رگ و ریشہ مین رکھی ہوئی ہے ۔ ان تمام کی حفاظت کے لئے جرأت اور انتظام اور شجاعت اور انتقام کو عمل مین لانا انسان کے لئے ضروری رکھا ہوا ہے انسان کا طبعی فرض ہے کہ موقع و محل پر ان قوتون کو استعمال مین لاوے اور معطل نہ کرے ۔ انسان کو کب گوارا ہو سکتا ہے ۔ کہ کوئی دشمن یا ظالم جابر یا چور حرامکار آوے اور وہ اس کو ایک طرف طمانچے مارے اور یہ دوسری گال آگے کر دے ۔ یا وہ اس کو ایک طرف تلوار کا زخم لگا دے اور یہ دوسری طرف اس کے آگے کر دے ۔ یا وہ اس کا اندوختہ اُٹھا لیجاوے اور یہ اس کو باقی کا مال بھی دیدے ۔ یا وہ اس کا بیٹا یا بیٹی اُٹھا لیجاوے اور یہ دوسرے بچے بھی اس کے حوالہ کر دے ۔ یا وہ اس کی بیوی کو کھینچ کر لے جانا چاہے ص ۔ اور یہ اس کے حوالے تمام اشیاء بھی کر دے ۔ یا وہ اس کے ساتھ کوئی ظالمانہ حرکت کرنا چاہے ۔ اور یہ چپکے سے نرم ہو کر برداشت کرے اسی طرح دوسرے تمام امور پر قیاس ہو سکتا ہے ۔ اور یہ انسانی برداشت سے بالکل باہر ہین

دراصل کسی کو ناحق طمانچہ مارنا ایک جرم ہے اور اخلاقی تعلیم مین جرائم کے جواز اور عدم جواز کے لئے ان کی خفت اور ثقالت کو ملحوظ نہین کیا جاتا ۔ اس مسیحی تعلیم کا ماحصل یہ ہی ہے کہ انسان نہ تو حفاظت خود اختیاری ہی کرے ۔ اور نہ اپنے اموال اور املاک اور بال بچے غاصب کے ہاتھ سے بچاوے ۔ اور نہ حملہ آور کے حملہ کو روکے کوئی رکاوٹ مین ڈالدے ۔ تو اس مین خود غور کرو کیا یہ تمام مشقتین اس مسئلہ کے رواج سے لازم نہین آتین ؟

جو شخص دشمن اور ظالم کے ظلم سے اپنے آپ کو نہین بچاتا ۔ وہ دون ہمت اور بزدل کہا جاتا ہے ۔ جو اپنی عزت کے لئے غیرت نہین رکھتا وہ بے عزت اور بے غیرت ہے ۔ جو اپنے مال و جائیداد کی حفاظت نہین کرتا ۔ وہ بد انتظام ہے ۔ جو لوگ جرائم کے فروغ اور ان کے انسداد کے ذرائع اور اسباب سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین ۔ کہ جرائم ہمیشہ عدم انتظام یا ضعف انتظام سے جرأت پا کر فروغ پاتے ہین ۔ اور انتظام ہوتا ہی اس لئے ہے ۔ کہ غیر مستحقون سے حق محفوظ رکھے جاوین ۔ اور کسی کو کسی کی حق تلفی کی اجازت نہ دی جاوے ۔ لیکن اس تعلیم کا مآل یہی ہے کہ جو جس کی کوئی شے چاہے ۔ لے جاوے اور اس کو روکا نہ جاوے ۔ اس حکم کے رو سے گویا روکنا گناہ ہے ۔

یہ ایک ایسی تعلیم ہے کہ جس کو انسان برداشت نہین کر سکتا اور کسی حد تک کرے (جو ناممکن ہے) بھی تو زیادہ دیر تک برداشت کرنا قطعاً ناممکن ہے ۔ اگر بد انتظامی اور حق تلفی عام ہو جاوے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا ۔ کہ تمام دنیا مین غدر اور

ص اور یہ اُس کے ساتھ اس کو جانیکی اجازت دے یا وہ اسکی زمین و مکان چھیننا چاہے

بے انصافی عام طور پر پھیل جائے اور طبائع سے رحم اور شفقت اور ہمدردی بالکل خارج ہو جائے۔ اور محبت اور تمدن اور احسان دنیا کی ڈکشنریوں سے بالکل منہا ہو جائین۔ لیکن جن نتائج کے پیدا ہو جانے کا ہمین اندیشہ ہو سکتا ہے۔ وہ نرے قیاسی ہی نہیں۔ بلکہ وہ ایسے ہین۔ کہ جو بدیہہ طور پر ثابت ہو کر اپنی مثالین دنیا مین قائم کر چکے ہین۔ خود یسوع مسیح نے ایک طرف اس تعلیم کو پیش کر کے دوسری طرف اس تعلیم کو پیش کر دیا ہے۔ جو اس کا نتیجہ ہونے والی تھی۔ یعنے "مین تلوار لے کر آیا ہون"۔ مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون۔ مین جدائی کرانے آیا ہون۔ باپ بیٹون اور مان بیٹیون مین تفرقہ اور نفاق ڈالنے آیا ہون جیسا کہ اس مضمون کے ابتدا مین لکھی ہوئی آیات سے واضح ہو رہا ہے۔ یعنے وہ یسوع مسیح جس کی اس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو چاہیئے کہ تم دوسری گال آگے کر دو۔

وہ یسوع مسیح جو بھیڑون کا سا حلم سکھلانے کا ذمہ وار ہوا تھا۔ وہ کہتا ہے جنگ و فساد اور لڑائی اور بے امنی اور تفرقہ وغیرہ سے دنیا کو پر آشوب کر دون گا۔

اگر اس کو اس کا نتیجہ نہ مانا جاوے۔ تو دونون تعلیمین متضاد ہونے کی وجہ سے تعلیم دینے والے پر ایک اور خطرناک دھبہ لگانے کا موجب ٹھہرتی ہین۔

تعلیم کا صحیح مفہوم تو وہی ہوتا ہے جو خود معلم کے عملی نمونہ سے مستنبط اور واضح ہو سکے اور اس سے دوسرے درجہ پر ایسے لوگون کی عملی زندگی مین اس کے اکثر نمونے پائے جائین جن کو اس کے ساتھ ایمانی قرب حاصل ہو۔ پھر ان کے بعد تیسرے درجہ پر عام پیروؤن میں بھی اس کے عمل کے آثار کے نقش نظر آوین لیکن جس قدر وسعت کے ساتھ عیسائی دنیا نے ہمارے سامنے اپنے حالات کی تواریخ کے اوراق کھولے ہوئے ہین۔ ہمین کسی جگہ اس تعلیم کے لفظاً عملی نمونے نظر نہین آتے۔ پہلے تو جناب یسوع مسیح صاحب کی طرف دیکھا جاوے۔ کہ اگر یہ کلام ان کا ہے تو کسی ایسی حالت مین نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت ان کو کسی سخت مجبوری کی وجہ سے اپنے الفاظ پر ضبط نہ رہا تھا۔ کیونکہ اگر کسی سلامتی کی حالت مین یہ کلام ان کے دہن مبارک سے نکلتا تو اس پر خود بھی عمل کر کے دکھلاتے۔ اور اتنے بڑے دعوی کے ثبوت کے لئے طبعی طور پر نشان طلب کرنے والوں کو "حرامکار لوگ" یا دوسرے موقعوں پر کبھی لوگوں کو "سور" اور کبھی اس سے بدتر الفاظ فرما کر اور نبیوں کے حق مین پہلے درجہ کی بدزبانی کر کے اپنے حلم کے نمونے ظاہر نہ کرتے۔ آپ کی زبان ایسی حلیم تھی۔ کہ جس حلم سے آپ کی مختلف سوانح عمریان۔ جو شاگردون کی لکھی ہوئی ہین۔ اور جن کو عہد نامہ جدید کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بھری پڑی ہین۔ اور زمین رو رہی ہے۔ کہ ایسا تند زبان حلیم میرے فرش پر پھر نہین پیدا ہوا۔ دوسری طرف آپ کا عملی حلم قابل غور ہے اول تو عملی حلم زبان کے انداز سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بڑے ثبوت موجود ہین۔ کہ صرف اسی قناعت کی ضرورت ہی نہین یہ کیسا خوب حلم ہے۔ کہ جب بھوک لگے تو شاگردون کو حکم دیا جاوے کہ لوگون کے کھیتون سے بھٹے چورا کر کھانے کو لے آئین ایسا ہی آپ کے دوستون اور حواریون کے حالات سے واضح ہو رہا ہے کہ ان کو بھی اس تعلیم نے اُلٹا اثر کیا تھا۔ یا اُن کے معلم نے سمجھایا ہی نہ تھا۔

مسیحی صاحبان یہ کہہ سکتے ہین کہ غاصب پر یہ حکم بھی ایسا ہی فرض ہے جیسے مظلوم پر لیکن اس کے جواب کا مواخذہ ہم پر نہین ہو سکتا۔ اس کے ذمہ وار تو خود وہ صاحب ہی ہین۔ جنہون نے دنیا مین ایسی تعلیم پیش کر کے حملہ آورون کے وجود کو تسلیم کیا۔

یسوع مسیح اور اس کے دوستون اور ان کے پیروون کے عملی نمونہ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اس تعلیم کے یہ معنے جو عام طور پر عیسائی ہمارے سامنے کرتے ہین نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ دراصل اس تعلیم سے اس کی منشاء یہ تھی۔ کہ دنیا مین بدانتظامی اور تفرقہ اور فتنہ اور بے اعتدالی کا غلبہ ہو جاوے اور جہان تنگ و تاریک ہو کر تباہ ہو جاوے جو ان کی اس تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے۔ جس کو ہم نے اس مضمون کے شروع مین نقل کیا ہوا ہے۔ اس امر کو زیادہ واضح طور پر ثابت کرنے کے لئے ہم متقدمین عیسائیون کے حالات سے موخرین کے حالات تک دیکھتے اور اندازہ لگاتے ہین۔ ہم کو تواریخ بتلا رہی ہے کہ ظلم اور بے رحمی سے کشت و خون سے عیسائیون نے دنیا کو ایسا دھندلا کر دیا کہ اُن کی نظیر کبھی گذری ہی نہین۔ چنانچہ ایک مشہور عیسائی نژاد آرچی انگرسل اس حالت کا خاکہ ذیل کے الفاظ مین کھینچا ہے۔

ایک لفظ مذہب نے حافظہ کے سارے افق کو جنگ و جدل۔ فتنہ و آشوب۔ ظلم و جور اور کشت و خون کے نظارون سے معمور کیا ہوا ہے۔ اسی ایک لفظ سے وہ تمام سامان سامنے آ جاتے ہین۔ جن سے انسانون نے انسانون پر بیدردی سے ظلم کئے۔ اسی ایک لفظ کے احاطہ مین ہی پچھلے زمانہ کے تمام قید خانے ایندھن اور شعلے موجود ہین اور اسی دایرہ مین آئندہ کا ابدی دوزخ رکھا ہوا ہے۔ ان عیسائیون نے ہمدردی اور حلم کے جامون مین انسان پر اپنی نفرت کا نزلہ گرایا۔ اگرچہ عیسائی لوگ عالمگیر محبت کے وعظ کہتے چلے آئے ہین۔ لیکن دنیا مین جنگ و جدل اور فتنہ و فساد برپا کرنے مین ان کا کبھی کوئی ثانی نہین ہوا۔ یہی وہ حضرات ہین۔ جنہون نے بہت خطرناک تباہ کن آلات حرب ایجاد کئے۔ بندوق۔ طمنچہ۔ توپ۔ بم کے گولے۔ تارپیڈو۔

پھیلنے والے گولے۔ وغیرہ سب انہیں حلیم مزاجوں کے دماغوں کے نتائج ہیں۔ سارے فنون سے بڑھ کر فن حرب میں انہوں نے وہ کمال پیدا کیا ہے۔ کہ اس کا ثانی نہیں۔ کبھی کسی مسیحی نے اُن بے کس وحشی لوگوں کے حال پر رحم نہ کھایا اور نہ پرانے زمانہ کے عیسائیوں نے کسی دوسری قوم کی حق شناسی کی۔ قدیم زمانہ کے عیسائی تو غیر قوموں سے تلوار اور آگ سے مباحثہ کیا کرتے تھے۔ اور ان کے بعد کے لوگوں میں بھی انکوزیشن کا خون جوش مارتا رہا ہے جو عیسائی اپنے آپ کو خدا کا مقرب سمجھتا ہے۔ وہ دوسرے لوگوں کو حقارت سے دیکھنا فرض جانتا ہے۔ جب انسان میں سے کسی کو اس بات پر ایمان ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو سچائی خدا سے ہاتھ لگ گئی۔ تو پھر اس میں سے صلح کی روح اُٹھ جاتی ہے۔ اس میں وہ حیا نہیں رہتا۔ کہ انسان پُر خطا ہے۔ ایسے اپنے مذہب پر گھمنڈ ہو جاتا ہے اور جاہلانہ ایمان سے ظلم پیدا ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو خدا کا غلام سمجھ کر اور خدا کو ظالم قرار دے کر اس خیالی ظالم کا آپ نمونہ اختیار کرتا ہے۔ وہ ساری دنیا کے دو حصے کر دیتا ہے۔ ایک حصے میں نیک اور دوسرے میں گنہگاروں کو شمار کرتا ہے۔ ایک حصہ ایماندار اور دوسرا حصہ بے ایماندار لوگوں کا سمجھتا ہے۔

حلیم مزاج عیسائی دنیا نے جس قدر انسانوں کو محض اپنا دین منوانے کی خاطر قتل کیا اور جس طرح دنیا میں طرح طرح کے مکروں سے بدامنی پھیلائی اور تفرقہ فتنہ و آشوب ڈالا۔ وہ واقعی بےنظیر ہے۔ اس کے متعلق مضمون اردو ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر میں موجود ہے۔ ہم یہاں اس مختصر میں کہاں اس کی تشریح کر سکتے ہیں۔ لاکھوں کیا بلکہ کروڑہا یہودی۔ کروڑہا بُت پرست کروڑہا معصوم بچے اور بوڑھے اور عورتیں ان لوگوں نے بے دریغ تہ تیغ کر دیں اور جس بیرحمی سے مسلمانوں پر ہسپانیہ اور یروشلم کے تمام جنگوں کے موقعہ پر ہاتھ صاف کیا۔ وہ ہی [illegible] پر بہت گہرا اثر رکھتا ہے۔ ان سب کا ذمہ وار صرف مذہبی بزرگوار ہی ہوئے ہیں۔

پس یہ تمام باتیں ثابت کر رہی ہیں۔ کہ اگر دنیا میں مسیح کی کوئی پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہوئی ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ جو اس مضمون کی سرخی میں درج ہے۔ والسلام

خاکسار معراجدین عمر۔

امیر کابل کی ہندوستانی ملکہ

ہز ہائینس امیر حبیب اللہ خان صاحب والئے کابل کی چار بیویاں ہیں۔ انہیں سے ایک ہندوستانی ہیں۔ جو یوسف خان بارکزئی کی صاحبزادی ہیں۔ حرم سرا وہ ہندوستانی ملکہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اُن کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ وہ تعلیم یافتہ حسین اور باحیا لیڈی ہیں۔ انہوں نے ایک ہندوستانی مکتب میں تعلیم حاصل کی تھی۔ وہ پڑھی لکھی ہیں گانا جانتی اور پیانو بجا سکتی ہیں۔ وہ افغانستان کے سیاسی حالات سے واقف ہیں جیسی کہ وہ امور خانہ داری میں ماہر ہے۔ وہ حکمران افغانستان یا اس کی رعایا یا اُس کے انتظام حکومت کو ناپسند نہیں کرتیں۔ جب امیر صاحب کو اس بات کی اطلاع ہوئی۔ تو وہ اُن کی چہیتی بیوی ہونے کی عزت رکھتی تھیں۔ اب وہ درجہ دوم کی بیوی خیال کی جاتی ہیں۔ علمائے دین نے امیر صاحب کو چار بیویاں رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ "ہندوستانی ملکہ" کو اسی ہزار روپیہ سالانہ الاؤنس ملتا ہے۔ اور سب سے بڑی بیوی کو جو چہیتی بیوی ہے۔ ایک لاکھ روپیہ سالانہ دیا جاتا ہے۔ درجہ سوم کی بیوی کو بیس ہزار اور درجہ چہارم کی بیوی کو چودہ ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ چہیتی بیوی کے پاس کپڑے سینے کی مشین ہے۔ جس سے وہ اپنے بچوں کے کپڑے خود تیار کرتی ہیں۔ "ہندوستانی ملکہ" شاہی نسل سے ہیں۔ اس لئے وہ شاہانہ طریقہ سے رہتی ہیں۔ وہ ایک بہت ملنسار خاتون ہیں اور [illegible] ہیں۔ جو تیس برس [illegible] پہنے جاتے تھے۔ امیر صاحب عورتوں کے لباس میں برقع پوشی پسند کرتے ہیں اُن کا خیال ہے کہ نسوانی حسن کو چھپانا چاہیے۔ نہ کہ اسے دوسروں پر ظاہر کرنا چاہیے۔ تین برس ہوئے امیر صاحب کو معلوم ہوا کہ عورتیں اپنے خط و خال کی موزونیت کا ایک خطرناک استعمال کرتی ہیں۔ اسی وقت حکم دیا کہ سفید برقع کی بجائے خاکی پہنا جائے۔ اور اس کے خلاف دیکھا جاوے تو پچاس روپے جرمانہ کیا جاوے۔ اس پر نوجوان عورتوں نے بہت واویلا کیا اور فرمان پر ہزار بار لعنت بھیجی۔ (رہبر)

* * *

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۲ نومبر ۱۹۰۶ء		ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب	۱۲/ے
۱۲		مولوی عبداللہ شاہ صاحب	عہ/
۱۲	۲۱۲	عبدالرحمان صاحب	عہ/
۱۲	۹۱	زین الدین صاحب	ے/
۱۲	۳	نواب محمد علی خان صاحب	عہ/
۱۳	۱۲۵۳	امام بخش صاحب	[illegible]
۱۳	۱۲۷۴	نواب برق الدولہ صاحب	ے/
۱۳	۱۲۷۶	شیخ شیر الٰہی صاحب	ے/
۱۳	۱۲۵۳	نبی بخش صاحب	۱۲/
۱۴	۱۲۵۵	ماسٹر عبدالرحمان صاحب	عا/
۱۴	۱۲۵۲	ملک کرم الٰہی صاحب	ے/
۱۵	۱۲۷۹	نبی بخش صاحب	عا/
۱۵	۱۲۸۱	عبدالرحیم ولد خلیفہ نور الدین صاحب	۱۲/
۱۵	۱۲۸۲	شیخ عطاء اللہ صاحب	ے/
۱۶	۲۹	غلام محی الدین صاحب	عا/
۱۶	۱۳۰۵	بابو محمد فضل صاحب	۱۲/
۱۶	۲۱۷	ملک میر بخش صاحب	ے/
۱۷	۵۸۲	نذر محمد صاحب	ے/
۱۷		عبدالمجید صاحب	ے/
۱۸	۲۴۶	مولوی عبدالعزیز صاحب	عہ/
۱۹	۳۰۱	شیرداد صاحب	عا/
۲۰	۲۳	منصف علیشاہ صاحب	عہ/
۲۰	۱۲۶۳	منشی محمد بخش صاحب	۱۲/ے

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

سرمہ سلیمانی امراض چشم کا جانی دشمن۔ اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماویں اول مفت منگائیے۔ دیکھئے ہر کسطرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند سے استعمال سے۔ جالا پھولا۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ پڑبال آنکھوں سے پانی بہنا نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے۔ اس پر قیمت دیکھئے صرف ۸ر فی تولہ

سنون دنداں ۔ یہ وہ سنون ہے۔ جسے منگایا۔ وہ خط اٹھایا کہ بیہودہ دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ جیا ہے مریض درد داڑھ میں یا انقاقیہ میں۔ کھلن دنداں یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت ڈاڑہ ہوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھولے ہوئے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض ہبرا اور دانت مثل گوہر آبدار۔ قیمت ۸ر فی بکس

بکس محافظ نسل ۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضوں کو درستی صحت پہنچایا ہے اور مہلک سے مہلک جریان۔ کمی باہ۔ سرعت۔ نامردی۔ کمی وغیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے۔ اے نامردوں کو مژدہ ہو کہ یہ اسکی موجودگی میں مایوس نہ ہو۔ اسمیں مفصلہ ادویات محفوظ ہیں۔ سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی آب حیات جنکی علیحدہ علیحدہ قیمت صہ ہے۔ اگر صحت میں کسیقدر کمی ہوئے تو باقی دوا مفت ارسال ہو گی۔ مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

اخبار بدر ایک ماہ کے واسطے مفت

جو صاحبان ابتک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایکسال کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگوانیکا ارسال کردہ چندہ شمار ہوگا اور جنکی جسقدر اخبار انکی درخواست کے دن سے آخر دسمبر تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب خوبست ہونگے لیکن گذشتہ پرچہ مفت نہ ملسکینگے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لیکر جسقدر پرچے [illegible] تک کے پرچے مفت ملتے رہیں گے

مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعایت

(ماہ شوال میں رعایت)

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستوں کو بروقت اطلاع نہیں ہوئی۔ اس لئے واسطے ایکماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل نہیں اصلی قیمت صہ

رعایتی عا۔ جلد کی قیمت ۱۲ر

درثمین (مکمل) ۱۲ر

جسمیں سب شائع شدہ نظمیں ہیں اور حال ہی میں میاں معراج الدین صاحب عمر نے چھپوائی ہے قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنہ محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ رعایتی قیمت ۶ر اور بے جلد کے ۴ر

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ دوا سے محمد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری۔ جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مر ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے انکا علاج اندک خرچ دوا سے کرلیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر ۔ محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہت ہی روزانہ پیسہ اخبار اردو میں [illegible] چھپتا ہی ہر روز ایک دلکش ناول بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل سیاسی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آپ نے اب تک نہ دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ر ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

صحت کے قائم رکھنے کے واسطے تمام ضروری باتوں کا ذکر ایک رسالہ میں ہے جو کہ درخواست کنندوں کو مفت دیا جاتا ہے

مینجر آل میڈیکل ہال۔ جگادھری ضلع انبالہ

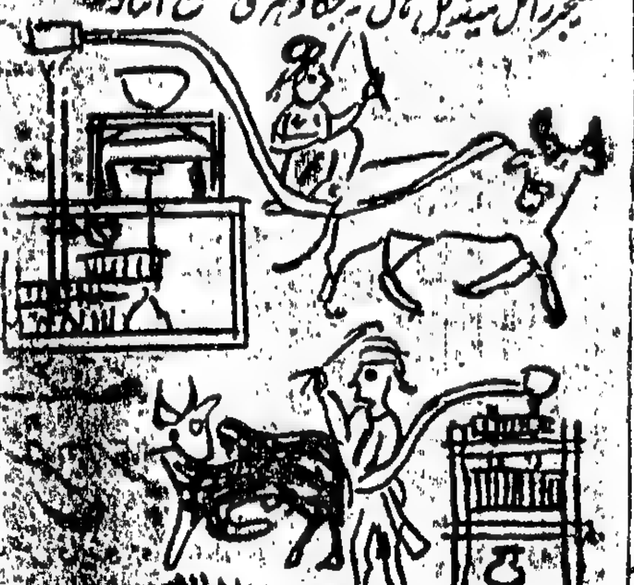

لوہے کے خراس آٹے کے پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۱۰ سیر تک پیس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً ۸ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ صہ اور درجہ دوم مبلغ [illegible] مبلغ عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کا [illegible] بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و نذیر حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضائع کر کے مایوس خاطر ہو گئے ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی جب تک اسکی آزمائش نہ کریں ہرگز ہرگز بدظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب اپنی خوبیوں سے ہر دلعزیز ثابت ہو چکا ہے

یاقوت مروارید مرجان لیشب عنبر کستوری زعفران

وغیرہ وغیرہ کا مجرب مشہور آفاق مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے

مفرح عنبری

مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے

مفرح عنبری

جوانی کی روح بڑھاپے کی جان ہے

مفرح عنبری

وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ

خوراک دو ماشہ

قیمت قیمت قیمت

فی ڈبیہ پانچ روپے (صہ) تین ڈبیہ تیرہ روپے ۱۳ ایک درجن ڈبیہ (۵۰ص)

مفرح عنبری میں خداتعالیٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جنکے حاصل کرنے کے لئے اہل ملک نے لاکھوں روپے یورپ اور دیگر جھوٹے اشتہاریوں کی نذر کئے ہیں۔ خدائے کریم کے فضل سے اب چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہو چکا ہے۔ اسلئے مجھے اسکی تعریف میں صفحہ سیاہ کر کے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے۔ کسی قدر سو اجمالی عرض کے بعد میں اسکو ختم کرتا ہوں +

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ خیالات اعلےٰ و مفید سوجھتے ہیں دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالےٰ نے نئی زندگی عطا کی ہے۔ ضعف دل۔ بے چینی۔ پراگندہ خیالی وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے +

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ۔ جریان۔ رقت و سرعت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچتا ہے جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا کثرت مباشرت سے جو دماغ۔ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے +

مفرح عنبری جن کے اعصاب میں بوجہ کوتاہ اندیشی غلط کاری۔ عیاشی۔ کثرت محنت دماغی۔ رنج۔ فکر وغیرہ سے ضعف آ جاتا ہے اور جسم میں کمزوری واقع ہو ان کے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے۔ مردانہ طاقت بھرپور۔ چہرہ سرخ و پر نور ہو جاتا ہے +

مفرح عنبری خون پیدا کرنے اور مادہ تولید کے بڑھانے میں ایک عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ سرکل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے +

مفرح عنبری اُن مستورات کے لئے جنکے بچے کمزور۔ لاغر پیدا ہو کر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضائع ہو جاتے ہیں یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہئے تاکہ بفضل خداوند کریم ان موذی امراض سے نجات پا کر گوہر مقصود حاصل ہو +

مفرح عنبری کمزور۔ نحیف البدن۔ بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوشبودار۔ خوش رنگ مٹھائی کی مٹھائی۔ دوائی کی دوائی۔ غذا کی غذا ہے +

مفرح عنبری نزلہ۔ زکام۔ درد سر۔ ہسٹیریا یا بائیگولہ کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر ہے +

عالیجناب [illegible]

پتہ:- حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا

نحمدہ و نصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

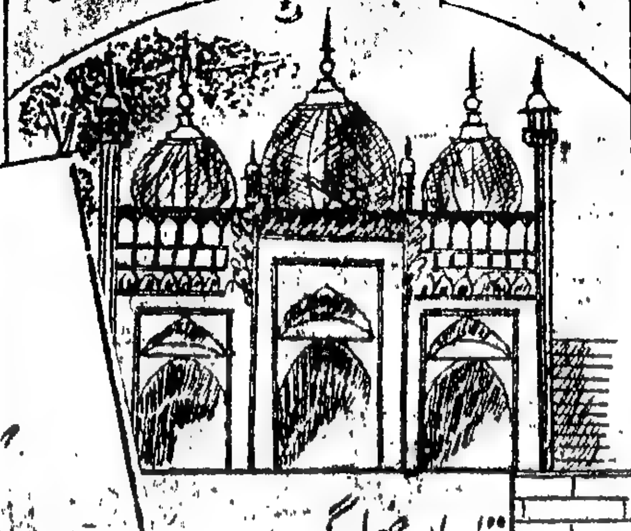

قادیان ضلع گورداسپور

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قیمت پیشگی ے
مابعد للعہ

بدر
BADR — QADIAN

نمبر ۴۹ | سلسلہ الجدید جلد ۲
نمبر ۴۹ | سلسلہ القدیم جلد ۵

ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۹ - شوال ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا ہائے شفا بینی غرض دار الامان بینی

7 DE

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰ عہ
معاونین درجہ اول جنکو ۶ عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۵ عہ
معاونین درجہ دوم جنکو ۶ عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی ۔ غربا سے جنکی آمد ماہوار ۱۰ عہ ہو یا کم صرف ۲ عہ عام قیمت مابعد للعہ فی پرچہ ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گران سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ..... ۲ عہ افریقہ ..... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا   مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم   ہم برین از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست   بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام   دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن   جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام   ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست   زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود   آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال   وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست   ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد   ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است   منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست   منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین   آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست   ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب   نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج مین احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین *

حسین احمدی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۂ جمعہ مع ... صاحب از حضرت حکیم مولوی نورالدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا ہے	۴ر
نورالدین مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دھرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر میں چھپوائی گئی۔	۸۰ر
اختیار الاسلام ہر سہ چہار جلد مصنفہ شیخ عبدالرحمان صاحب نو مسلم سکینڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد میں ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس نے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دئیے ہیں قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرماویں	حصہ اول ۱۲ر دوم ۶ر سوم چہارم ۱۲ر
لغات القرآن حصہ اول مؤلفہ سید عبدالحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے۔	۸ر
لیکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں کے بیان میں دیا	۱ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۱ر
کامن احمدی	۲ر	۰ر
الذکر مصنفہ شیخ عبدالرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسمائے الٰہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبداللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب میں شیطانی اور رحمانی الہامات میں فرق دکھایا گیا ہے۔	۸ر
ضیاء القرآن عن وساوس للشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبداللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۲ر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۳
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۴	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے کم کرکے رکھی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیے ادھار کا کوئی حساب نہیں

(۳) اشتہار متواتر دئیے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زاید نرخ نامنظور کریں ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھا لے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نامناسب سمجھے تو اس میں مناسب تبدیلی کر دے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہیں اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

(احمد بیگ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴-۵-۶ - قاضی کی قضاء
صفحہ ۷-۸-۹-۱۰ - دجال
صفحہ ۱۱-۱۲ - فضل دین ملا
صفحہ ۱۳ - وصیت - رسید زر
صفحہ ۱۴-۱۵-۱۶ - اشتہارات

بدرِ مسیح

۲۰ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

چند روز کا الہام - لو اقسم علی اللہ لابرہٗ

ترجمہ - اگر خدا کی قسم کھاوے - تو خدا اُس کی قسم کو پورا کردے

۴ دسمبر ۱۹۰۶ء - یکرمک اللہ اکراماً عجیباً۔

ترجمہ - خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کریگا۔

پھر مجھے ایک مُہر دکھائی گئی جو میری ہی اُس میں لکھا ہی

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ - کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہین۔

پھر الہام ہُوا

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ - کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہین۔

پھر الہام ہُوا

مبارک باد

اخبار قادیان

۱- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اہل بیت بخیر و عافیت ہین اور عموماً روزانہ صبح سیر کے واسطے تشریف لے جاتے ہین۔

۲- حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول مسجد اقصےٰ مین ہوتا ہے۔

۳- حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین۔

۴- مولوی حکیم فضل الدین صاحب واپس قادیان آگئے ہین۔

۵- اس ہفتہ مین حکیم محمد حسین صاحب قریشی - منشی غلام محمد صاحب لاہور سے - عبدالسلام کاٹھ گڑھ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے - ڈاکٹر غلام غوث صاحب ایک ماہ کی رخصت پر یہان آئے ہوئے ہیں

۶- حضرت مولوی محمد علی صاحب کے گھر مین دختر نیک اختر پیدا ہوئی - اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ عمر عطا فرماوے۔

۷- عبداللہ طالب علم جو گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور اس کی تلاش کے واسطے اشتہار دیا گیا تھا - بخیریت واپس آگیا ہے۔

۸- مقامی انجمن احمدیہ کا اجلاس ۳ دسمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ہوا جس مین جلسہ پر آنیوالے احباب کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب تجاویز کی گئی۔

ریویو

چشمہ مسیحی - یہ کتاب حضرت اقدس ؑ کی تصنیف ہے۔ ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کا جواب ہے - پہلا ایڈیشن جلد ختم ہو گیا تھا - اس واسطے یہ سید عبدالحی صاحب عرب نے اسے دوسری بار بڑی تقطیع پر طبع کرایا ہے - قیمت ۳

دینیات کا پہلا رسالہ - یہ رسالہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیف لطیف ہے - سید عبدالحی صاحب نے دوسری بار چھپوایا ہے اس رسالہ مین نماز باترتیب درج ہے - اردو زبان مین تمام مسائل ضروری - مثلاً طریق وضو ، نماز پڑھنے کا طریق - فرائض وضو و غسل و دیگر مسائل درج ہین - جو بچون عورتون مردون کے لئے مفید ہین۔

اصغری کامن بزبان پنجابی - یہ رسالہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی کی تصنیف ہے - تیسری بار عرب صاحب نے طبع کرایا ہے مولوی صاحب موصوف کو اس پیرایہ مین عورتون کو وعظ کرنے کا خاص ڈھنگ آتا ہے - اسی کے مطابق یہ رسالہ لکھا ہے - عورتون کے لئے بڑا مفید ہے - قیمت ۱؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قاضی کی قضاء

پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچہ مین قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ مین خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا تھا۔ کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سر و پا باتون کا کیا نوٹس لیا جائے۔ اُسے مخاطب کرنا بھی گویا اس کی وقعت بڑھانا اور اپنا وقت عزیز رائیگان کھونا ہے۔ لیکن جب اس ناخدا ترس بھیڑیئے نے جو بھیڑ کا بھیس بنا کر داخل سلسلہ ہوا تھا۔ ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت حکیم الامت کے خلاف اہلحدیث کے تازہ ترین پرچہ مین کچھ بکواس بک کر کھلے کھلے ارتداد سے اپنے خبث باطن کا بین ثبوت دیا تو پھر مجھ سے نہ رہا گیا۔ اس واسطے مین مجبوراً بحکم ضرورت پیارے بدر کے چند کالمون کا خون کرتا ہوں۔ جو بصورت دیگر کسی اور مفید تر مضمون مین صرف ہوتے۔

یہ بیان کرنا بخدائے لایزال۔ نہ بر بنائے تعلی ہے نہ بطور مبالغہ۔ نہ بغرض دل آزاری۔ اور نہ بوجہ عداوت کہ امرت سر بھر مین مجھ سے زیادہ اس شخص کے حسن و قبح سے واقف ہونے کا شاید ہی کسی اور کو موقعہ ملا ہوگا اور اسی لئے مین اس کی خرافات کو لفظ بلفظ درج کرنا ضروری نہین سمجھتا۔ کیونکہ ان مین بجز اُس عام گند کے اور دھرا ہی کیا ہے جو اس کے دوسرے بھائی حضرت مسیح موعود کے مخالف اور مُرتد بکتے آئے ہین۔ ہان محض واقعات نفس الامری نذر ناظرین کرنا چاہتا ہون تا کہ پبلک خود اندازہ کر سکے کہ بدنصیب تھانیسری کی بیعت کی اصلیت کیا تھی اور اس کے ارتداد کی وجوہ کیا کچھ ہوئین اور اب اس کا اتنی جلدی دین حق سے پھر کر اس طرح بے باکی کے ساتھ علم بغاوت و عداوت بلند کرنا سلسلہ عالیہ کے حق مین کہان تک مضر ہو سکتا ہے؟

یہ نامراد قاضی اب سے چند ماہ قبل نہایت شکستہ و آزردہ حالت مین وارد امرت سر ہوا۔ کسی ہندوستانی حاجی کے ہان جو شاید چمڑے کے سوداگر ہین کیا مجھے ٹھیک ٹھیک علم نہین۔ اس کو پانچ روپے مہینہ اور دو وقت کی روٹی پر لڑکے پڑھانے کی نوکری مل گئی تھی۔ میرے ساتھ ملاقات کی تقریب یہ ہوئی۔ کہ اول اول جب یہ شخص میری دوکان پر آیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ کتابین بکاؤ ہین اگر تمہین ضرورت ہو تو لے لو۔ مین نے اس بارہ مین چند ضروری باتین دریافت کین تو کہا کہ مین انبالہ چھاؤنی مین سڑک پر بیٹھ کر قصے کہانیان بیچا کرتا تھا بعض ملان مولوی نے کہا ان کا بیچنا شرعاً ممنوع ہے اس واسطے مین نے یہ کام چھوڑ دیا۔ اور اب یہان نوکری پر گزارہ کر کے اندر ہی اندر کتابت سیکھون گا تا کہ اس وجہ معاش سے زندگی بسر کر سکوں۔ مین نے جواب دیا کہ میری رائے مین تجارت یا دوکانداری نوکری یا کتابت سے کہین بہتر تھی۔ دوکانداری شروع شروع مین خواہ کتنے ہی ادنے پیمانہ پر ہو۔ خدا تعالے کے فضل پر بھروسہ اور سعی و جزرسی سے کام کیا جاوے۔ تو بالآخر اس مین بہت کچھ ترقی کی امید کی جا سکتی ہے۔ آپ نے ایسا مفید کام کیوں چھوڑا۔ بالفرض اگر آپ کے پاس بحالت موجودہ واہیات قصے کہانی کی ہی کتابین تھین۔ تو یہ ہو سکتا تھا کہ آیندہ کو خرید ان کی بند کر دیتے اور صرف اچھی کتابین بڑھاتے رہتے یا اگر نفس کتب فروشی سے ہی قطعی نفرت ہو گئی تھی۔ تو آہستہ آہستہ کتابین کم کرتے جاتے اور بساط خانہ کا سامان دوکان مین شامل کرتے رہتے۔ بہرحال آپ نے بُرا کیا۔ اور میرا تو اس بات سے بھی جی دکھتا ہے کہ مین ایک ایسے شخص کا مال لوں جو اپنا کاروبار بند کرنے لگا ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ اس مین آپ کو خسارہ بہت ہوگا خواہ مین اپنی طرف سے کیسی ہی نرمی و رعایت سے کام لوں کیونکہ آپ کا یہ مال پرانا ہے اس لئے اس کے بکنے کی امید کم ہے اور مجھے اس کی ضرورت نہین۔ خیر قصہ مختصر مین نے جو جو کتابین پسند آئین۔ حتی الوسع واجبی نرخ پر یعنی بازاری نرخ سے کچھ ہی کم پر لے لین محض اس خیال سے کہ یہ شخص مسکین و کم گو سا معلوم ہوتا ہے کسی اور دوکاندار کے قابو چڑھ گیا۔ تو روپے کی چوانی بھی شاید ہی اس کے پلے پڑے۔ چنانچہ باقیماندہ کتابون مین اس کی اپنی حماقت سے یہی کچھ ہوا۔ ورنہ مین نے کہدیا تھا۔ کہ جب دام وافر ہون گے۔ یہ باقی کتب بھی مین ہی لے لون گا۔ گو یہ میری پسند کی نہ ہون۔ لیکن مین تبادلہ مین کسی اور دوکاندار کو دیدونگا۔ جس کے مطلب کی ہون گی۔ اور آپ نقصان سے بچ جائین گے مگر خیر اس شخص نے نہ مانا اور باقی ذخیرہ پیسون کی ضرورت مین کوڑیون کے مول بہا دیا اور خدا شاہد ہے کہ میرا منشا اس کی کتابین لینے سے محض یہ تھا۔ کہ ایک مسکین اور غریب الوطن آدمی کو کچھ دام ہاتھ لگ جائین۔ رہا میرا معاملہ۔ اگر خدا تعالے کو میری نیت کے صلہ مین نفع دینا ہے تو کچھ نہ کچھ فائدہ بالآخر ہو ہی رہے گا۔ ورنہ جہان اور اتنا ذخیرہ ہے۔ ان ہی مین کچھ کتابین یہ بھی سہی۔

ناظرین گھبرائین نہین مین نے یہ طول طویل کہانی عبث نہین چھیڑی۔ اس تفصیل و انفعات سے مجھے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ یہ شخص کس پایہ کا آدمی ہے اور اس کے ارتداد و مخالفت امام علیہ السلام کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون۔

خیر! چونکہ اس تقریب سے میری اور قاضی عبدالعزیز کی ملاقات ہو گئی تھی۔ یہ شخص بعد مین بھی دوکان پر آتا رہا۔ اکثر روزمرہ ایک بار اور کبھی کبھی دن مین دو دفعہ اسی اثنا مین سلسلہ احمدیہ کی گفتگو بھی گاہ گاہ درمیان مین آنے لگی جس کا میرے ہان بفضلہ قریباً ہمیشہ چرچا رہتا ہے۔ مین نے وقتاً فوقتاً اپنے امکان بھر حق تبلیغ ادا کیا۔ یہ شخص بظاہر بعض باتون مین اپنے آپ کو محقق طبع۔ حق جو اور حق گو ظاہر کرتا تھا اور آہستہ آہستہ دعاوی حضرت مسیح موعود کو تسلیم کرتا رہا۔ کئی دفعہ یہ بھی ارادہ ظاہر کیا کہ مین قادیان جانا چاہتا ہوں۔ اور آخر نوبت بانیجا رسید کہ چند پیالیون کے چندے سے اس کے آمد و رفت کا بندوبست ہو گیا۔ اور قاضی عبدالعزیز (شاید ستمبر) مین حضور علیہ السلام کی بیعت بھی کر آیا۔ لیکن ساتھ مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوتا تھا کہ اس نے اپنا منافقانہ رنگ اب بھی نہین چھوڑا جس کی تفصیل کسیقدر یہ ہے کہ کبھی نماز ہم لوگون کے

ساتھ نہین پڑہی جہان ملازم تھا وہان اپنی بیعت کا برابر اخفا کرتا رہا۔ تاوقتیکہ انہون نے اس کے پاس بعض احمدی سلسلہ کی کتابین دیکھ کر اسے تنگ نہ کیا اور بعض موقعون پر مخالفین کے سامنے جو میری دوکان پر ہوتے کچھ ان کی سی باتین کہتا تاکہ ہماری ساتھ اس کا ہم مذہب ہونا نہ پایا جاے۔ اور نیز حضرت اقدس کے بعض دعاوی کے متعلق اس قدر جلدی بعض شکوک وشبہات کا ہونا بھی ظاہر کرنے لگا چنانچہ آخر مین تو اس نے ایک روز صراحۃً کہدیا کہ مین "مرزا" کے مذہب کی طرف سے بعض شکوک کی نبار پر کچھ مذبذب سا ہوگیا ہون۔

واضح رہے۔ کہ مرید ہوکر آنے کے بعد یہ شخص حضرة اقدس کی نسبت اکثر نرا "مرزا" کا ہی لفظ استعمال کیا کرتا تہا جو مجھے ناگوار گذرتا۔ اور ایک دن مین نے ٹوک بھی دیا کہ اس عظمت وشان کے انسان کو ایسے روکھے لفظ سے یاد کرنا سراسر سوء ادب . . . . . کی دلیل ہے خصوصاً جبکہ تم اسے اپنا امام ومُرشد بھی کر چکے ہو۔ اس وقت سے یہ فریب خوردہ کٹھ ملان اس بارہ مین کچھ کچھ احتیاط کرنے لگا۔

جب اس شخص نے آخر مین رُکتے رُکتے اظہار شکوک کیا تو مین نے کہا کہ تذبذب کیحالت اچھی نہین ہوتی۔ شکوک کا مواد اندر ہی اندر انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتا ہے اور اصل حالات کا علم نہ رکھنے کے باعث جو بدظنی پیدا ہو وہ اکثر خطرناک معصیت کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے تم اپنے شبہات پیش تو کرو۔ گو مین کسی لائق نہین اور نہ اس کا اہل ہون۔ کہ علماے محققین کی طرح امور متعلقہ سلسلہ مین آپ کی خاطرخواہ تسلی کر سکون۔ لیکن ممکن ہو شاید اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور مین ہی وہ شکوک رفع کر دون۔ ورنہ لکھ کر حضرت حکیم الامت کی خدمت مین بھیجدئے جائین گے۔ اس پر اول تو یہ شخص برابر ٹالتا ہی رہا کہ اچھا تم ایسا ہی مجبور کرتے ہو۔ تو لکھ کر دکھلا دون گا۔ مین نے پہر باصرار کہا کہ بھلا مشتے نمونہ از خروارے۔ بہت سون مین سے ایک دو تو سہی تو قاضی جی نے فرمایا۔ کہ بعض الہامات کی صداقت ماننے مین مجھے تامل ہے۔ مین نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے، تم جیسا آدمی جس کو یہ دعویٰ ہو کہ مین نے بڑی چھان بین اور قرآن حدیث کی تحقیق کے بعد عین ضرورت حقہ پر اس امام کو مانا ہے۔ اتنی ذراسی بات پر ایکایک ایسی خطرناک ٹھوکر کھائے اور بغیر کسی سے پوچھے گچھے اور بلا کسی سے رفع کئے اپنے آپ ہی فیصلہ کر بیٹھے۔ کہ ایک یا چند الہامون کی اصلیت سمجھ مین نہین آتی۔ تو وہ تمام (ہزار ہا) صداقتین اور نشانات بھی اب ماننے کے قابل نہیں رہے۔ جنپر بڑی بصیرت کے ساتھ خوب ٹھوک بجا کر ایمان لائے تھے۔ الہامون مین سے بعض آیندہ پیش آنیوالے واقعات کے متعلق پیشگوئیان ہوتی ہین اور ان کی نسبت پہلے سے کوئی حکم لگانا یا بدگمانی کرنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ خود قرآن پاک مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اس کلام مین محکمات اور متشابہات دو قسم کی آیات ہین۔ جن کے دلون مین کجی ہے وہ تو پہلے انہی کے پیچھے پڑتے ہین۔ لیکن جو "راسخون فی العلم" ہین۔ وہ محکمات سے تمسک کرتے اور باقی پر بالاجمال ایمان لاکر یہ کہتے ہین کہ یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے اور ہمارا سب پر ایمان ہے۔ لیکن قاضی جی! افسوس ہے کہ آپ بعض جزوی امور کے باعث جو متشابہات کی ذیل مین ہین اُن بے شمار عظیم الشان نشانون اور تائید کی دلائل کو نظرانداز کرتے ہو جو بمنزلہ آیات محکمات کے ہین آخر بتاؤ تو سہی وہ کون سے الہامات ہین؟ انہی مغززنی و سردردی پر بدقت تمام آپ نے ایک یہ تسبیہ بیان کیا کہ ایک تازہ الہام مین جو "مرزا جی" نے اپنی عمر مین خدا کی طرف سے بیشی کا ہونا ظاہر کیا ہے۔ اس سے حدیث جھوٹی پڑتی ہے۔ مین نے کہا یہ تو کوئی بڑا شبہ نہین۔ اگر تمہاری تسلی نہ ہو تو بعد مین قادیان سے بھی تحریری طور پر اس کا جواب منگا دیا جائیگا۔ مگر پہلے میری تو سن لو۔ اپنی سمجھ کے مطابق تمہارا سوال حل کرتا ہون شاید وہی صحیح ہو اور تم مان جاؤ۔ دیکھو اگر تم اس الہام سے قبل کی اور ہزارون باتون مین "مرزا" کو منجانب اللہ مرسل صادق مان چکے ہو۔ تو یہ الہام بھی لامحالہ خدا کی طرف سے ماننا پڑیگا۔ پس خدا کا کلام تو جھوٹا نہین ہو سکتا لہٰذا ممکن ہو کہ یا حدیث وضعی ہو ورنہ تاویل طلب ہو اور ان دونون سے بھی قطع نظر کرکے اس چھوٹے سے نکتہ پر کیون نہ غور کیا جاوے۔ کہ الہام مین عمر بڑھنے کا ذکر ہے تو لفظ بڑھنا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اصلی عمر معینہ کچھ اور تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت مطلق اور کسی حکمت برحق سے مزید تائید ونصرت اسلام کیخاطر اس امام پاک کی عمر مین اپنی خوشی چند سال کا اضافہ فرما دیا اس مین حدیث جھوٹی کہان پڑی اور حرج ونقصان کون سا[۱] عاید ہوتا ہے۔ گر اس شخص سے میری تقریر کا کچھ معقول جواب نہ بن پڑا لیکن اس نے اس پر اظہار تسکین بھی نہین کیا اور نہ باوجود بار بار کہنے کے اور کوئی اعتراض نہ پیش کیا۔ صرف لکھ کر دینے کے جھوٹے وعدون پر ہی ٹالا جو آج تک پورے ہوتے ہین اور جن کے بجائے اب وہ محض ان سفیہانہ حملون پر اتر پڑا ہے۔ جن مین وہ اغلباً ڈاکٹر عبد الحکیم جیسے مرتد مکذبین کا نقال یا کاسہ لیس ہو اور چونکہ اس بدنصیب شخص نے فقط خفیف سے شکوک کی بنا پر جو خدا کے فضل سے بسہولت رفع کئے جاسکتے تھے اگر اس کی قسمت مین ہوتا۔ اللہ تعالےٰ کے ہزار ہا نشانات سے منہ موڑا اور اس کے ایک انعام واحسان عظیم کی ناقدری کی اس واسطے وہ مستوجب بھی اسی کا تھا۔ کہ اس کا ایسا ناپاک حشر ہو۔

مین یہ کہتا ہون کہ تنہا میری عبد العزیز جیسے ناچیز کس مپرس اور بے حقیقت آدمی کے اضغاث احلام کی ان لوگون کے دلون مین کیا وقعت ہوگی۔ جو حضرت مسیح موعود جیسے مشہور خلائق۔ برگزیدہ حق کے ہزار ہا نشانات والہامات کو مدت سے نہایت جسارت کے ساتھ جھٹلا رہے ہین پہر اس عقل کے دشمن نے کیا سوچکر یہ ڈھنگ نکالا۔ اگر اس نے پہلے ہی سے مرتد ہونے کی ٹھان رکھی تھی۔ تو بیعت کرنے کی کیا ضرورة تھی۔ یونہی زمرۂ مخالفین مین شامل ہو جاتا جہان اور ہزارون لاکھون بدنصیب حضرت مسیح موعود کی تکفیر وتکذیب پر کمربستہ ہین۔ انہی مین ہم اس فریب خوردہ شیطان کو سمجھ لیتے۔

یہ شخص اکثر مجھے اپنے خواب سنایا کرتا تہا۔ امن واکثر مین یہ نہین کہتا کہ اہل حدیث مین اس نے جو کچھ بکواس بکی ہو۔ وہ افترائے محض کی بنا پر ہے ممکن ہے کہ اسے ایسے خواب واقعی دکھلائی دئے ہون لیکن جیسا کہ مین اس کو پہلے بھی بار بار سمجھا چکا ہون۔ اس نازک مقام پر القاء شیطانی کی بڑی بڑی ٹھوکرین لگا کرتی ہین۔ بین نشانات وتائیدات آلہی پر ایمان لا چکنے کے بعد ایسی باتون سے بھٹک کر صراط مستقیم کو چھوڑنا سراسر بدنصیبی اور قہر عذاب کا مورد بننے کی نشانی ہے۔

یہ حسن ظن رکھکر کہ شاید بدنصیب عبد العزیز نے یہ خواب

---

[۱] عمروں کا بڑھنا خود حدیث سے ثابت ہے

اپنی طرف سے گھڑے ہون بلکہ شیطان نے حسب عادت اس کو دکھلائے ہون مین یہ جتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہون۔ کہ جب نفاق۔ بدگمانی اور عدم اطمینان شروع سے اس شخص کے لازم حال تھا تو شیطان الرجیم کی شیطنت سے قطع نظر خود خدائے حکیم و علیم کی طرف سے بھی اس کی یہ آزمائش ضروری اور لازمی تھی تاکہ اگر اس پر بھی نفاق کے گند سے نکلنے کی سعی نہ کرے تو امام برحق کی جماعت سے نکل جاوے اور الحمدللہ ایسا ہی ہوا کہ بہت ہی جلد بلا تکلیف مزید کے وہ اس باغ سے باہر پھینکا گیا۔

اب اخیر مین وہ عجیب راز سربستہ بھی کھولے دیتا ہون جو غالباً اس شخص کے ارتداد کی علت غائی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص میری دوکان پر روٹی کھانے کے آئے دن نئے نئے منصوبے گانٹھا کرتا تھا جس کا گواہ میرا ایک عزیز مسمی سید اسحٰق علی نجف گڑہی موجود ہے۔ جو احمدی نہین اور جس سے ہر شخص حلفیہ میرے بیان کی تصدیق کر سکتا ہے۔ اس کی عادت صاف گوئی سے ہرگز امید نہین کہ میری خاطر جھوٹ بولے کبھی کہتا کہ تہانیسر کے میلہ پر قصے کہانی کی کتابین بیچین تو بہت فائدہ ہو کبھی تعویذ گنڈون کی تجویز کرتا۔ کبھی یہ کہ معمولی دوائین جڑی بوٹیان وغیرہ رکھکر حکیم بنین۔ کبھی یہ کہ چند اخبار والون کا ایجنٹ بن کر اخبار بیچا کرون۔ غرض کبھی کچھ کبھی کچھ۔ چنانچہ پیسہ اخبار کے دفتر سے تو اس نے ہمین اس بارہ مین خط و کتابت بھی کی تھی۔ جس کے متعلق کوئی تحریر بھی میری دوکان مین پڑی ہوئی تلاش کرنے سے امید ہو ملجائیگی اور حکیم بننے کے شوق مین جو چند طب کی کتابین میری دوکان سے لی تھین ان کی قیمت بھی تا حال ادا نہین کی (غالباً ان کو عوض سلسلہ احمدیہ کی وہ چند کتابین چھوڑ گیا ہو جس کی نسبت مین نے کہا تھا جو تھوڑے سے دام تمہاری طرف۔ باقی ہین ان کی ضمانت مین تو مجھے ان کے رکھنے کی کچھ ضرورت نہین ہے۔ جب ہاتھ مین ہون دیدینا ہان اگر اب تم کو ان کی ضرورت نہ ہو اور بیچ ڈالنا چاہتے ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ جس کا فیصلہ ہو جانا مناسب ہوگا۔ اس کے جواب مین کہا کہ نہین مین نے یونہی تمہارے ہان رکھدی ہین کہ جن کا نوکر ہون۔ ان کو میرے "مرزائی" ہو جانے کا پتہ لگ گیا ہے وہ دیکھ پائین گے تو تلف کر دینگے وغیرہ" مجھے خبر نہ تھی کہ اس کے ایمان کو ارتداد کا کیڑا لگ چکا ہے اور عنقریب یہ شخص پیسہ اخبار اور اہل حدیث جیسے مخالفین کے ذریعہ اس کا اعلان کرنیوالا ہے چنانچہ پیسہ اخبار والا مضمون تو اس نے امرتسر ہی سے لکھ بھیجا تھا جس کا حال مجھے بعد مین عزیز اسحٰق علی نے بتلایا کہ قاضی کہتا تھا۔ "کہ مین پیسہ اخبار مین اپنے خلیفہ ہونے کا اعلان کرتا ہون اور اب جب تک امرتسر مین ہون تمہاری دوکان پر نہین آؤنگا۔ ورنہ ماسٹر جی (یعنی خاکسار راقم مضمون ہذا) میرے اس مضمون (اعلان خلافت) کے نظر سے گذرنے پر قائل معقول کرین گے۔

بھلا جو شخص اتنا بڑا دعوے کرے جس کا وہ اہل بھی ہو۔ یعنی فی الواقع منجانب اللہ مامور خلافت ہوا ہو۔ اس مین اخلاقی جرأت اتنی ہی ہونی چاہیئے کہ مجھ جیسے ہیچمدان کے سامنے پڑنے کا بھی حوصلہ نہ رکھے اور تاب نہ لائے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پس قطع نظر اس سے کہ دیگر چند در چند قرائن قویہ سے بھی اس کا یہ ارتداد سراسر اس کی بدنصیبی۔ شامت اعمال اور اغوائے شیطانی کا نتیجہ ہے مجھے اس کے سلسلہ حقہ سے منہ موڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک پریشان روزگار آدمی ہے۔ اس نے محض پیٹ پالنے کا یہ حیلہ نکالا ہے کہ مسیح موعود کی مخالفت سے لوگون مین ایک امتیاز حاصل ہوگا۔ اور گو وہ گنتی کے چندروزہ نہایت گمنامی۔ اخفا اور بزدلی کیساتھ مبایعین مسیح موعود مین شامل رہا۔ لیکن اس چال سے ارتداد کا فخر و شرف تو حاصل ہو ہی گیا جس کی مخالفین "مرزا" خاص طور پر قدر کرتے ہین۔ لہذا فریب خوردہ قاضی نے سوچا۔ کہ اس طرح میرا دھندا خاصہ چل پڑیگا اور جھوٹ موٹ کی خلافت کی بھی نیو جم جائیگی۔ منجملہ دیگر حیل معاش کی پیری مریدی کا شوق بھی آپ کو کبھی کبھی چرایا ہی تھا۔ جس کا گواہ میرا وہی عزیز موجود ہے۔

غرض جہان تک میرا علم اور میری سمجھ کام دیتی ہے قاضی عبدالعزیز تہانیسری کے بیعت کرنے اور پھر مرتد ہو کر تکذیب و مخالفت حضرت مسیح موعود کا بیڑا اٹھانے کی اصلیت اور غرض و غایت یہ کچھ ہے جو مین نے عرض کی۔ اب اس سے پبلک خود اندازہ کر سکتی ہے کہ وہ کہان تک سچا ہے۔ مرزا صاحب کا کیسا مخلص اور کتنا پکا مرید تھا۔ اس کو یہ حیلہ شہرت طلبی اور حصول معاش کا کن وجوہ سے اختیار کرنا پڑا۔

ان تمام تفصیلی سمع خراشیون کو ایک طرف رکھکر مین تو یہ کہتا ہون۔ کہ اگر یہ شخص سرے سے ہی بیعت نہ کرتا تو اچھا رہتا کہ کم از کم اس حسن ظن کے ثواب کا مستحق تو ہوتا جو اس کو شروع مین آثار و احادیث کی بنا پر حضور علیہ السلام کی نسبت تھا اور اب تو گویا اپنی عاقبت خراب کرنے کے لئے آپ گڑھا کھود رہا ہے جس کی جانب قضا اُسے کھینچے لئے آتی ہے اور اسی مناسبت سے مین نے اپنے مضمون ہذا کا عنوان **قاضی کی قضا** تجویز کیا ہے۔

خدا شاہد ہے کہ اس شخص کی ظاہرہ مسکین مزاجی وغیرہ کا لحاظ کر کے مین اس کے خلاف یہ دندان شکن جواب دینے والا ہرگز نہ تھا مگر اس نے اہل حدیث مین حضرت مسیح موعود اور حضرت حکیم صاحب دام ظلہم کی شان مین جو سخت اہانت آمیز کلمات لکھے ہین انہون نے مجھے اس تحریر پر مجبور کر دیا۔ اس نے حکیم صاحب کی موت کی خبر دی ہے اس مسخرہ سے کوئی پوچھے۔ ان کے بلکہ خود حضرت صاحب کے ہمیشہ جینے کا دعویٰ کون احمق کرتا ہے؟ یہ ظاہر ہے کہ ایک نہ ایک دن سب کو مرنا ہے۔ جب رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے برگزیدگان خاص ہی نہ رہے۔ تو مسیح موعود اور حضرۃ حکیم الامت تو ان کی شریعت کے خادم ہی ہین یا کوئی فوق الفطرۃ ہستی؟ جو حی لایموت خدائے لایزال و لم یزل کے سچے پرستار ہین۔ وہ تو کسی مامور یا خادم دین کے مرنے یا مرنے کی قبل از وقت خبر ملنے سے اسلام کو چھوڑتے نہین۔ ہان قاضی عبدالعزیز جیسے حیلہ جو۔ ناخدا ترس۔ بندۂ شیطان و شکم کو اسلام کیا خدا تک کے ترک کر دینے سے کون روک سکتا ہے مگر مین ساتھ ہی یہ بھی پوچھتا ہون۔ کہ مولوی نورالدین صاحب تو خیر جلدی یا بدیر فوت ہو جائین گے لیکن کیا عبدالعزیز کو اپنے ہمیشہ جینے کا بھروسہ ہے۔ ہمیشہ نہ سہی اس دعوائے خلافت پر معمول سے زیادہ بلکہ معمول عمر پانے کا ہی دعویٰ کرے۔ ہم بھی تو دیکھین مفتری علی اللہ کہان تک مہلت پاتا ہے۔ (باقی انشاءاللہ پھر۔ اگر ضرورت ہوئی)

خاکسار احمد حسین فرید آبادی۔ مینجر رفیق ایجنسی
امرتسر

جن خریدارون کی قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء
۳۱ دسمبر ۱۹۰۶ء تک دفتر مین پہنچ
نہ جائیگی اُن کے نام اخبار بند کیا جاویگا

دجّال

(رقم زدہ میاں معراج الدین صاحب عمر)

بنّون سے مسیحی مذہب کا ایک ارگن "اخبار تحفہ سرحد بنون" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ جس کے مالک و منیجر پادری ٹی ایل پینل ڈاکٹر اور ایڈیٹر مسٹر پیارے لال شاکر ہین۔ اُس کے ۳۰ نومبر کے ایڈیٹوریل مین ایک مضمون بعنوان "دجّال" چھپا ہے ایڈیٹر صاحب نے راقم مضمون کو "قابل مضمون نگار" اور "محقق" کا خطاب دیا ہے اور مضمون کی تعریف مین لکھا ہے۔ کہ "مدلّل بحث کی گئی ہے" اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مرزا اور اس کا گروہ بغور اس کو پڑھے اور قابل مضمون نگار کی داد دے"، چونکہ لائق ایڈیٹر صاحب نے خصوصیت کے ساتھ حضرة مسیح موعود مرزا غلام احمدؑ صاحب اور ان کی جماعة کو مخاطب کر کے تاکید فرمائی ہے کہ اس پر غور کرین اور "قابل مضمون نگار" کی داد دین۔ اس لئے ہم ان کی درخواست کو بڑے شوق سے قبول کر کے اس مضمون پر غور کرتے ہین اور ان کے "قابل مضمون نگار" کو وہ داد دیتے ہین جس کے وہ حقیقت میں مستحق ہو سکتے ہیں۔

ہم داد دیتے ہین کہ بے شک اپنے مسیحی بزرگون کے نقش قدم پر چلنے مین "مضمون نگار" صاحب نے واقعی بڑی وفاداری اور قابلیت دکھلائی ہے اور اپنے متقدمین کی روحون کو خوش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے وہ لوگ تو اپنے مذہب کی خاطر ایسا وحشی پنا اور درندگی دکھلاتے تھے۔ کہ بے شمار انسانون کا ناحق خون گرا کر زمین کی سطح پر خون کی ندیان چلایا کرتے تھے چنانچہ ہسپانیہ کی ان کویزیشن اور رُوم و مصر مین عیسائی مذہب کی اشاعت کے کارنامے اور صلیبی جنگون کے ایام مین یروشلم کی چند روزہ فتح وغیرہ کی خونریزیون کے دردناک مظالم تواریخ کے اوراق مین اُن کی زندہ یادگارین موجود ہیں پر اب جب کہ گردش زمانہ نے پادریون کے ہاتھون سے تیغ و تفنگ چھین لی ہوئی ہے اور وہ خونریزی کی طاقت معطّل ہو گئی ہے۔ تو ان کے پس ماندے اس آبائی جوش کو اگر زبان کی تلوار سے نہ نکالین تو کیا کرین لیکن افسوس ہے کہ اونہوں نے رفتار زمانہ کو نہین سمجھا کہ جس طرح اس زمانہ نے ان کے آبائی جوش تیر و تفنگ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اسی طرح یہ روشنی اور علوم کا زمانہ اون کی آبائی ناواقفیت اور بے سمجھی کی بھی دال نہین گلنے دیتا۔ اگر اسلامی [illegible] سے ناواقفیت کی وجہ سے ان قابل شرم نامعقول باتون کے لکھنے سے مضمون نگار صاحب کوئی عذر بھی پیش کر سکتے ہوں تاہم اپنے یسوعی دین سے ایسی ناواقفی اور نادانی پبلک مین پیش کرنے کی جُرأت نہ کرتے جس نے اون پر تو خیر ایک عیسائی اخبار پر بھی دھبّہ لگا دیا ہے۔

ہم اس بات کی بھی اون کو داد دیتے ہین کہ اونہون نے لفظ "دجّال" کی ایسی تشریحات وضع کی ہین جن کا سچا مصداق قرار پائین گے ہین سے انصاف کے رُو سے ان کے اپنے مثلث خدا اور یا یسوع مسیح سے بڑھ کر کوئی دوسرا مستحق ثابت ہی نہین ہو سکتا۔ وہ لکھتے ہین۔ "کہ قیامت نہ ہوگی جب تک دجّال کا ظہور نہ ہوگا۔ جس کے خاص تین نشان ہیں۔ اوّل دنیا کے تمام معبودون کا مخالف دوم۔ دعوے خدائی۔ سوم۔ معجزات و عجائبات کا ادعا۔ یہ نشان تو انجیل میں ہین"

ہمین یہ تحقیقات منظور ہے۔ کہ عیسائی مسلمات کی رُو سے دجّال سے فی الحقیقت کیا مراد ہے اور اس کے نشانات و علامات کیا ہین؟ اور ان کے رُو سے حقیقتاً ان کا مصداق اور موضوع کون ہو سکتا ہے؟ اور مُسلمانون کی کتب مین صحیح طور پر دجّال کے معنے۔ حلیہ۔ حال اور نشانات کیا کیا لکھی ہین؟ اور اون کا کون مصداق ہے؟ لیکن ان امور پر غور کرنے کو ملتوی کر کے آئندہ پر چھوڑ کر سب سے پہلے ایڈیٹر صاحب "اخبار تحفہ سرحد بنون" کی درخواست کی تعمیل مین ان کے "قابل مضمون نگار" صاحب کے پیش کردہ نشانات پر غور کرتے ہین اور اس بات کی تحقیق کرتے ہین کہ اُن کے رُو سے "دجّال" کون ہے!

"قابل مضمون نگار" صاحب نے دجّال کا پہلا نشان "دنیا کے معبودون کا مخالف" لکھا ہے جہان تک سیاق سباق عبارت سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس جگہ لفظ "مخالف" سے مراد مضمون نگار صاحب کے "دشمنی" اور "عداوت" کے سوا کچھ اور معلوم نہین ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اب سب سے پہلے اس نشان کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے "مخالفت" کے مفہوم پر غور کرنا ضروری ہے۔

اصل جڑھ مخالفت کی یون پیدا ہوتی ہے کہ جب ایک شخص دوسرے کے حقوق یا مملوکات یا اعزاز وغیرہ تعدی سے تصرف یا مساوات حاصل کرنے کی کوشش کر کے اس کو کامل یا بعض حقوق سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ تو ان دونون کے درمیان اس وجہ سے ایک ایسی کشیدہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے ایک دوسرے کا مخالف بن جاتا ہے۔ ایسی مخالفت کے لئے ضروری ہے کہ مخالف کی نسبت اس کے پوزیشن مین ہمسری اور کسی رنگ مین مساوات بیان کی جاوے۔

ساری کائنات پر نظر کر کے اور گذشتہ اور موجودہ تواریخ دنیا سامنے رکھ کر ہمیں اسی نتیجہ پر آنا پڑتا ہے۔ کہ غالب طور پر تمام دنیا کا سب سے بڑا اور مسلم معبود صرف ایک ہی ہے جس کو خدا اور اس کے مترادف اسماء سے یاد کیا جاتا ہے ہاں اس مین شک نہیں بعض نادان اقوام نے غیر از خدا بھی کئی قسم کے معبود بنائے ہوئے ہین۔ لیکن معبودون سے مخالفت کرنے کی [illegible] اسی کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ جس کے سر مین

خود معبود بننے کی خواہش پڑی ہو اور جو دوسرے معبودوں کے حقوق اور اعزاز پر تصرف یا مساوات حاصل کرکے ان کو کامل یا بعض حقوق و اعزاز سے محروم کرنا چاہتا ہو۔ اور اوسی کو معبودوں سے مخالفت کا خیال بھی ہوسکتا ہے۔ جو اپنی معبودیت کی پڑی جمانے کا آرزومند ہو۔ لیکن جو شخص ان اعزاز اور حقوق کے لئے طمع ہی نہیں رکھتا۔ اس کی نسبت کیونکر گمان ہوسکتا ہے۔ کہ وہ گویا معبودوں کا مخالف ہے۔ پھر ہم یہ بات عام طور پر مروّج دیکھتے ہیں کہ اکھاڑے کے سب سے بڑے پہلوان سے مقابلہ کی درخواست اس لئے کی جاتی ہے۔ اُس پر فتح پانے سے اس اکھاڑے کے تمام چھوٹے پہلوانوں پر فتح متصوّر ہوتی ہے۔

اب "قابل مضمون نگار" صاحب کے نشان زیر بحث کا مصداق ثابت کرنے کے لئے دو امیدوار ہمارے پیش کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو آجکل زندہ ہے اور مسیح موعود اور مہدی موعود وغیرہ عہدوں پر مامور ہونے کا مدعی ہے۔ اور دوسرے کا نام یسوع مسیح ناصری ہے۔ جس کو فوت ہو کر مردوں کے درمیان آرام کرتے ہوئے اُنیس صدیاں گذر گئی ہیں۔

شخص اول الذکر کی نسبت دو فریق متخاصمین پیش ہیں۔ ایک فریق یہ بیان کرتا ہے کہ وہ خدائی کا مدعی ہے اور اس کے مُرید اُس کو خدا مانتے ہیں اور اپنے دعوے کی تائید میں ذیل کی عبارات لکھتا ہے۔ "مگر قادیانی خدا بن بیٹھا۔ اس کا طاعونی اشتہار دیکھئے کہ **خدا مجھ سے اور میں خدا سے**۔ اب فرمایئے خدا بننے میں کیا شک رہا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی ملامت کی۔ تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ۔ مرزا صاحب بھی اپنے مُریدوں کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہوں گے یا خود ان کو فرماتے ہوں گے۔ کہ میں خدا ہوں"۔

دوسرا فریق یہ کہتا ہے۔ کہ اس شخص نے خدائی کا دعوے نہیں کیا نہ اس کے مرید اس کو خدا یا کسی طرح سے اپنا معبود ہی سمجھتے ہیں۔ "قابل مضمون نگار" "میں نے خدا مجھ سے اور میں خدا سے" کا جملہ لکھنے میں اوسی موروثی دجالیّت اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ حضرت ممدوح کی تحریرات میں ایسا کوئی فقرہ الہامی درج نہیں جس کے یہ معنے ہوسکیں۔ وہاں تو انت منّی وانا منک ہے جس کا لفظی ترجمہ ہے "تو مجھ سے اور میں تجھ سے" الفاظ کو مقدم موخر کرنے میں معانی میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ چونکہ ہر ایک عزّت اور عظمت اور خدمت دین و ملت کا شرف اور خدا کی توحید قائم کرنے کی توفیق اس کے فضل کے بغیر نہیں مل سکتی۔ اس لئے پہلے حصہ میں خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ ان تمام خدمتوں کے لئے ہم نے ہی تمہیں اپنے فضل سے توفیق دے کر ممتاز و معزز کیا ہے اور چون کہ اس پُرآشوب اور پُرفتن زمانہ میں جس میں ہماری (خدا کی) معرفت اور عظمت کی شناخت سے لوگوں کی آنکھوں پر تاریکی کا غُبار محیط ہو رہا تھا۔ ہم نے اپنا جلال ظاہر کرنے اور لوگوں کی آنکھوں سے تاریکی کے حجاب اٹھانے کی خدمت پر تجھے مامور کیا ہے پس ہماری معرفت اور عظمت اور جلال کو قائم کرنے اور لوگوں کو ہر قسم کے گند اور تاریکی سے نکلنے کی تعلیم دینے اور انہیں مزکی و مطہر بنانے کی خدمت تجھ سے بکامیابی پوری کرائی جاوے گی۔ اس الہام سے خدائی کے دعوے کا استنباط کرنا غلط اور بے سمجھی کا کام ہے۔

یہ مسلّم امر ہے کہ الہامی کلام کی تفسیر کا سب سے مقدم حق ملہم کو ہوتا ہے اور ملہم کی تفسیر کے خلاف کوئی معنے یا تاویل اپنی طرف سے تجویز کرنے کا کسیکو حق نہیں۔ ملہم تو قادیان میں زندہ بیٹھا ہے۔ کاش "قابل مضمون نگار" ذرا عقل سے کام لے کر ان کی کتب سے اس کے معنے دیکھ لیتے یا کم از کم ان سے دریافت ہی کر لیتے۔ کہ آپ کے اس الہام کا کیا مقصود ہے۔ اگرچہ ہم یہ جانتے ہیں کہ "قابل مضمون نگار" صاحب علم عربی سے بالکل جاہل ہیں لیکن اتنی بات تو ہر ایک آدمی کو جاننی چاہیئے۔ کہ کسی پر اعتراض گھڑنے سے پہلے فریق معترض الیہ کے مطالب اور معانی سے آگاہی حاصل کر لینا ضروری ہے۔ انصاف کی رُو سے اعتراضات مسلمات پر ہی جائز ہوسکتا ہے۔ اس کے خلاف اپنی طرف سے کوئی تاویل قائم کرکے اوس کو بنائے اعتراض ٹھہرانا حماقت اور نادانی کا کام ہے۔ جب ان کے مجوزہ معنوں کو ہمارے مسلمات اور معتقدات میں کوئی دخل ہی نہیں تو بتائیں ان کا اعتراض ہم پر ہے یا اپنی عقل پر۔

دوسرا امر جو اعتراض کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جس بات پر اعتراض کیا جاوے وہ یقینی اور پختہ ہونی چاہیئے۔ ظنی اور مشکوک بات پر اعتراض کی بنیاد رکھنا ہی نہایت شرمناک بات ہے۔ "قابل مضمون نگار" صاحب نے اسی قسم کی ٹھوکر کھا کر لکھا ہے۔ "مرزا صاحب بھی اپنے مُریدوں کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہوں گے یا خود اون کو فرماتے ہوں گے کہ میں **خدا** ہوں"۔ یہاں "قابل مضمون نگار" صاحب اپنے علم اور یقین سے ان کے دعوے خدائی سے خود انکار کرتے ہیں اور صرف ظن اور احتمال پر اعتراض کرنے کی بے باکی دکھلاتے ہیں۔ اس کی مثال تو یہی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ "قابل مضمون نگار" صاحب نے شاید فعل شنیع کا ارتکاب کیا ہوگا تو کیا کسیکو حق پہنچتا ہے۔ کہ اتنی بات پر حصر کرکے ان پر اعتراضات کرنا شروع کر دے افسوس ہے کہ ان خوش کن نادانی کی باتوں سے یہ لوگ سچائی پھیلانے کے مدعی بنتے ہیں کیا کوئی بھی عقلمند ایک لمحہ کے لئے قیاس کر سکتا ہے۔ کہ ان فقروں سے خدائی کا دعویٰ ثابت ہوسکتا ہے۔

پھر ایک اور فقرہ "قابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے۔ "مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی۔ ملامت کی۔ تو اس نے کہا۔ کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ

یہ بات تو اس فقرہ سے صاف عیان ہے کہ حضرت میرزا صاحب مہدی و مسیح موعود قادیانی کا خود دعوے خدائی کرنا ثابت نہین۔ کسی شخص موہوم سے یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ "میرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ"۔ "قابل مضمون نگار" صاحب کی روش سے ہمین یہ بھی امید پڑتی ہے کہ یہ محض از خود تراشیدہ کہانی ہے اور کوئی شخص ان کو واقعہ مین ایسا نہیں ملا۔ جس نے یہ کلمات کہے ہون کیونکہ اگر درحقیقت کوئی شخص ہوتا تو ضرور تھا کہ اس کا نام درج کرتے۔ جب تک کہ وہ کہنے والے شخص کا نام بیان نہ کرین۔ اس وقت تک اس فقرہ کا جواب دینا ہمارے ذمہ نہین آسکتا۔ بلکہ خود اس کا بار اون کی گردن پر ہے۔

اس امر پر ہم اس وقت غور کرین گے۔ جب "قابل مضمون نگار" صاحب اس کی تصدیق کرا دین گے کہ فی الواقعہ یہ کسی احمدی کے مُنہ سے نکلا ہوا جملہ ہے۔

"قابل مضمون نگار" صاحب کی اس وہم کے برخلاف تمام تحریرات حضرت مسیح موعود کی اس بات پر شاہد ناطق ہین۔ کہ آپ حیّ و قیوم واحد لاشریک خدا کی توحید اور عظمت دنیا پر قائم کرنے کے لئے مامور ہوئے ہین۔ اور ان کے وہم و گمان مین یہ بات نہین کہ وہ خدائی کا دعوے کرین۔ بلکہ وہ اس کو سخت کفر اور لعنت کا موجب سمجھتے ہین۔ اور اسی مشن پر لگے ہوئے ہین کہ خدا کے سوا جس نے خدائی اور معبودیت کا دعوے کیا ہے۔ اس کی خدائی پاش پاش کرین۔ ان کی نظم و نثر اس مضمون سے لبریز ہے اُنہون نے دعا کی حقیقت اور فلسفی اور اس کے قبولیت کی راہون کو اس زمانہ مین روز روشن کی طرح عیان کر دکھایا ہے۔ بھلا جو شخص خدا تعالےٰ کے حضور مین ہمیشہ دعا کرتا ہو۔ اور اپنے مریدوں کو دعا کرنا ہی تعلیم کرتا ہو اس کی نسبت دعویٰ خدائی کا الزام کفر نہین تو اور کیا جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

چون کافر از ستم بپرستد مسیح را
غیورے خدا بسرش کرد ہمسرم

اس پر دعوے خدائی کا الزام سخت کفر نہین تو اور کیا۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

گر خدا از بندہ خوشنود نیست
ہیچ حیوانے چو او مردود نیست
اے خدا اے طالبان را رہنما
اے کہ مہر تو حیات رُوح ما
بر رضائے خویش کن انجام ما
تا برآید در دو عالم کام ما

اس پر یہ الزام لگانا کہ گویا وہ خدا اور معبود بننے کا مدّعی ہے۔ کفر نہین تو اور کیا۔

علاوہ ازین جبکہ وہ انت منّی و انا منک کو خدا کی طرف سے الہام بیان کرتے ہین تو ان کے اس بیان کے سامنے یہ بات کہان درست ہو سکتی ہے کہ کوئی اس سے ان کا اپنا دعویٰ خدائی سمجھے۔ خدائی کے مدّعی کو خدا سے الہام کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے یہ دونوں امور باہم یکجا جمع نہین ہو سکتے۔

غرض ان کی تمام تحریرات اور اقوال اور افعال سے کہیں یہ ظاہر نہین کہ وہ خدا یا معبود بننے کا دعوے کرتے ہین۔ اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ کیا ان کے مرید انہین خدا یا معبود مانتے ہین؟ اس کی تصدیق کے لئے ہم حضرة ممدوح کے مرید خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ نہ ہم اون کو خدا اور معبود مانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں ایسی تعلیم دیتے ہین ایسے مدعی کو ہم خدا کا دشمن اور ہزار لعنتون کا مستحق سمجھتے ہین۔

ان تمام واقعات سے بدیہہ طور پر یہ ثابت ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب یعنے شخص اول الذکر معبودیت اور خدائی کے مدعی نہین اس لئے یہ ثابت نہین ہو سکتا کہ وہ معبودون کے مخالف ہین پس اس نشان کے رُو سے وہ کسی طرح دجّال نہین ہو سکتے۔

اب رہا شخص موخر الذکر یعنے یسوع۔ ان کی نسبت ان کا اپنا گروہ اونہیں حصہ خدائی کا حصہ دار مانتا ہے اور ان کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا جانتا ہے۔ پس جس شخص کی نسبت یہ ثابت ہو کہ اس کی معبودیّت کا سکّہ اس کے مُریدوں مین جم گیا ہے۔ تو اس کی نسبت یہ بات صحیح پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہی ایک شخص ہو سکتا ہے (جو بموجب اعتقاد عیسائی صاحبان) جسے معبودیّت کی عزة حاصل کرنے اور دوسرے معبودون کو محروم کرنے کے لئے اُن سے مخالفت ہے اور چونکہ سب سے بڑا معبود خدا ہی ہے۔ اس لئے اس نے اس میدان مین فتح پانے کے لئے سب سے بڑے معبود کی عزت کو ہاتھ مارا اور اس کا ایک حصّہ آپ چھین لیا اور دوسرا حصہ اپنے ایک ہمدرد رُوح القدس نامی کی معرفت لے لیا۔ پس ایسا شخص جس کے معبود حقیقی کے ساتھ ایک رنگ مین ہمسری بیان کی جاتی ہے۔ اس کے سوا معبودون کا مخالف کوئی اور نہین ہو سکتا۔ لہذا یہ امر ثابت ہے کہ جناب "قابل مضمون نگار" کے اس نشان پیش کردہ کے موافق بقول اور بایمان عیسائی صاحبان یہی شخص صحیح طور پر دجال کا لقب پانے کا مستحق ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

ہم نہایت افسوس سے اس بات کی داد دیتے ہین کہ "قابل مضمون نگار" نے دجّال کا ایسا معزز نشان تجویز کیا ہے۔ جس عزت پر ممتاز ہونے کے لئے ان کے اپنے معبود یسوع صاحب ہی مستحق قرار پا گئے اور ان کی عزت ان کے اپنے گھر مین رہی۔

اس کے بعد دجّال کا دوسرا نشان جو "قابل مضمون نگار" صاحب نے وضع کیا ہے وہ دعوے خدائی ہے۔ خدائی کے دعوے کے نشان کی رُو سے علیحدہ بحث کی ضرورت نہین پہلے نشان کے ضمن مین یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ شخص اول الذکر یعنے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کی نسبت دعویٰ خدائی کسی طرح ثابت نہین۔ لہذا وہ اس نشان کے رو سے دجال نہین ہو سکتے۔

دوسرے صاحب یسوع ہین۔ جن کی نسبت ان کی قوم ایمان اور اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔ پس "قابل مضمون نگار" کے اس دوسرے نشان کے رُو سے بھی یہ صاحب موخر الذکر یعنے یسوع ہی دجال ثابت ہوتے

مین۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

دوسرے نشان کے بعد تیسرا نشان۔ جو "مقابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے۔ وہ معجزات اور عجائبات کا ادعا" ہے۔ مذہبی اصطلاح مین جو معنے معجزات کے لئے جاتے ہین۔ وہ عجائبات کے مترادف نہین ہوتے۔ عجائبات سے ایسی باتین مراد ہوتی ہین۔ جنہین دیکھنے سے انسان ایک تعجب اور حیرت مین پڑ جائے۔ جیسے مختلف قسم کے تماشہ گر لوگ عجائب نمائی سے لوگون کو حیران کیا کرتے ہین۔ عجائبات کا ٹھیٹھ ترجمہ ہمارے ملک میں "تماشہ" ہے اور بیان دونون لفظون معجزات اور عجائبات کو جمع کرنے سے یہی سمجھ آتا ہے کہ "قابل مضمون نگار" نے ان دونون کو ہم معنے لکھا ہے اور معجزات کے مفہوم کو پردۂ لبس مین لیا ہے اور اگر بالغرض ان کی مراد وہی حقیقی معجزات ہیں جو ایک مامور خدا کے ہاتھ پر خداتعالےٰ اس کی تائید مین ظاہر فرماتا ہے تو یہی اس کا اعتراض ان معجزات پر نہین ہوسکتا جو اپنے واقعہ ہونے کا بیّن ثبوت اور معتبر شہادت موید رکھتے ہون۔ زیرا اعتراض وہ معجزات ہو سکتے ہین جن کی نسبت دعوےٰ کیا گیا ہو۔ لیکن وہ اپنے ظہور اور وقوع کی شہادت اور ثبوت نہ رکھتے ہون۔ صرف مدعی اور حامیان مدعی کے منہ کی باتین ہی ہون۔

اب ہم دیکھتے ہین کہ حضرت میرزا صاحب نے جن معجزات اور نشانات کا اپنے ہاتھ سے ظہور لکھا ہے۔ وہ ایسے ہین۔ جن کے سینکڑون گواہان رویت پیش کئے ہین۔ چنانچہ ان کی حقیقت الوحی دیکھنے سے اس کا پتہ بہت اچھی طرح ملیگا۔

خاص پادریون کے گھر مین بعض نشانات واقعہ ہوئے ہین جیسے پادری عبداللہ آتھم کا نشان جو پیشگوئی کے شق کے موافق اس جہان سے چلدئے اور پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک والے مقدمہ کا نشان جس مین اس نے حضرت مسیح موعود پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا تھا اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے الہام پاکر پہلے خبر دیدی تھی۔ کہ "میری بریّت ہوگی"، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پادری صاحب کا منصوبہ طشت از بام ہوگیا۔ ایسا ہی لیکھرام کی موت کا نشان جو آریون کے گھر مین ہوا۔ اور اسی قسم کے ہزارہا نشانات ہین۔ جن کے واقعہ ہوجانے کے گواہ معتبر اور زندہ موجود ہین اور یہ سب آنکھون سے دیکھنے والے گواہ ہین جو قانون شہادت کے مطابق ضروری امر ہے۔

پس چونکہ ان کے نشانات شعبدہ بازی اور تماشہ گری نہین اور معجزات ہین اور بدیہہ الثبوت طور پر واقع ہوئے ہین۔ اس لئے اس تیسرے نشان پیش کردہ "قابل مضمون نگار" کی رُو سے حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب دجّال ثابت نہین ہو سکتے۔

ان کے مقابل دوسرے صاحب یسوع کی عجائب نمائی کے قصے ایسے ہین جن کا سر ہے نہ پیر۔ مثلاً شراب ختم ہونے کے موقعہ پر پانی کے مشکون کو شراب بنا دکھایا۔ دیوؤن کا نکالنا۔ بھوتون اور پریتون کی۔ اور سورون مین بہوت ڈالکر لوگون کے سور غرق کر دینا سلئے دور کرنا۔ شیطان کے پیچھے پیچھے چالیس دن پھرتے رہنا۔ اور پھر اس سے بھاگ جانا مرگی اور جھوٹے کے مارے ہوئے لوگون کو چنگا کر دکھانا۔ پطرس کی ماں کو تپ اُتارنے کا تماشہ دکھانا۔ طوفان کو فرو کر دکھانا۔ حبس طمث کرنا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ ایسے معجزات بیان کئے جاتے ہین جن کی رویت کا کوئی گواہ نہین پیش کیا گیا ان کا بیان محض عجوبہ نمائی کی طرح کہانیون کی کتاب مین ہے۔ کوئی جوڈیشل ثبوت موجود نہین کہ یہ باتین واقعہ ہوئی بھی تھین۔ یہ نرا ادعا ہی ادعا ہے۔

لہذا "قابل مضمون نگار" صاحب کے تیسرے نشان نے بھی اسی بات پر انصاف کو مجبور کیا ہے کہ وہ شخص ثانی الذکر یعنے یسوع کو ہی اس کا مصداق ٹھہرائے۔

بے شک "قابل مضمون نگار" صاحب اس امر مین داد پانے کے مستحق ہو سکتے ہین لیکن ہمین افسوس آتا ہے۔ کہ ان کے مکردہ زمانہ پر ہم کیا آفرین کہیں۔ ان کو آفرین کہنے والے بہت سارے ان کے اپنے بھائی ہی نکل آوین گے بلکہ ان کی کمیونٹی کو عام طور پر ان کی اس ہمت کی داد دینی چاہیئے۔ کیونکہ انہون نے ان کے خداوند یسوع مسیح کی ناقص لعنت مین دجال بننے کے ثبوت دے کر لعنت مکمل کر دی ہے تاکہ گنہگارون کی نجات کا رستہ زیادہ آسان ہوجائے۔ دجالیت بھی چونکہ لعنت ہی کی ایک شق ہے اور ابھی تک عیسائیون کو معلوم نہ ہوئی تھی۔ انہین اس موجد کا شکرگزار ہونا چاہیئے۔ بے شک سوائے ان کے مزعومہ ملعون کے اس کے اٹھانے کا حق ہی کسے ہوسکتا ہے۔ لیکن ہمین بہت رنج اور افسوس آتا ہے کہ یہ لوگ ایسے پاک انسان کو لعنتون کے طوق سے ابھی تک نکلنے نہین دیتے۔

ہمین اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب تحفہ سرحد بہت خوش ہون گے۔ کہ ہمنے ان کی درخواست کی تعمیل کر دی ہے۔

اب ہم اپنے مضمون کی پہلی شق کو یہین ختم کرتے ہین اور اس کے بعد دوسرے شقون کو کسی وقت پورا کرین گے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

جلسہ سالیانہ پر آنے والے احباب خیال رکھین کہ اخیر دسمبر کے ایام مین جہان کہین دو چار آدمی ملکر سفر کرین ریل کے کرایہ مین یہ رعایت ملتی ہے کہ درجہ سوم کا کرایہ دیکر مسافر درجہ درمیانہ مین سفر کر سکتا اور ایسا ہی کچھ اور رعائتین بھی ہین۔ آنیوالے احباب اُن سے ضرور فایدہ حاصل کرین۔ علاوہ ازین اس جلسہ کے واسطے ریلوے کرایہ مین خاص رعائتین (جیساکہ بعض دیگر قومی جلسون کو حاصل ہین) حاصل کرنے کے واسطے بھی افسران ریلوے کے ساتھ خط وکتابت جاری ہے۔ جس کے نتیجہ سے بعد فیصلہ احباب کو اطلاع کر دیجائے گی۔ (انشاء اللہ)

بقایا داران توجہ فرماوین

فضل دین ۲

سنو! میرے اس بیان کی تصدیق کے لئے جو مین نے آپکے طرز استدلال کو مدنظر رکھکر آپ کی بیان کردہ پیشگویون پر آپ کے دعوئے نبوت کا مدعی ہونا ثابت کیا ہے۔ ایک تائیدی شہادت آپکے رسالہ ہذا کے صفحہ ۶ سے جہان آپ لکھتے ہین (کہ جھوٹے ملہمون کی پیشگویان سچی نہین ہوا کرتین۔ جس کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو اپنے ظن باطل مین بوجہ اس کے کہ آپ کے گمان مین بعض اخبار غیبیہ اس طریق پر پوری نہین ہوئین جس کو آپ سمجھے ہوئے تھے۔ سچا ملہم تسلیم نہین کرتے) یون پیدا ہو سکتی ہے۔ چونکہ اخبار غیبیہ کا سچا ہونا سچے نبیون کی علامت ہے جس کا بیان استثنا باب ۱۸ آیت ۲۲ مین ہے اور آپ کو مسلم ہے۔ اور قرآن شریف سے بھی آپ کے نزدیک یہی اصول مستنبط ہوتا ہے۔ اور آپ کی یہ مذکورہ بالا پیشگوئیان جو آپ نے قبل از وقت انبیاء علیہم السلام کی طرح شائع کی تھین۔ پوری ہو گئی ہین۔ جن کے پورا ہونے کا ذکر جناب نے اسی رسالہ مین فرمایا ہے۔ پس آپ اس مسلم اور محکم اصول کے لحاظ سے ضرور سچے نبی ہین۔ اور کوئی وجہ نہین۔ کہ آپ ایک دلیل (اخبار غیبیہ کا پورا ہونا) اور مدعیون کے لئے تو مثبت دعوئے نبوت صادقہ سمجھتے ہوں اپنے لیے اسی دلیل کو یعنے اخبار غیبیہ جو آپ نے قبل از وقت شائع کی تھین اور آپ کے خیال میں پوری بھی ہو گئی ہین۔ اپنی نبوت کے لئے دلیل قرار نہ دین۔ آپ کے خیال مین اثبات نبوت کی یہ ایک ایسی قوی دلیل ہے۔ کہ جس کی صداقت پر آپ کو ذرا شبہ نہین ایک مدعی صادق کی تکذیب کا دارومدار اسی دلیل پر آپنے رکھا ہے۔

ہمارا چالباز حریف شاید عوام کے سامنے اس دلیل پر یہ جھوٹا شبہ کرے کہ مین نے یہ اصول (پیشگویون کا پورا ہونا) ملہمون کے واسطے پیش کیا ہے نبیوں کو اس دلیل سے کوئی تعلق نہین لہذا اس سے میری نبوت پر استدلال کرنا صحیح نہین۔ سو اس کے اس مغالطہ کو دور کرنے کے لئے ناظرین خوب یاد رکھین۔ کہ اس کے نزدیک ملہم اور نبی مین کوئی فرق نہین۔ بلکہ نبی اور ملہم کا ایک ہی مفہوم بیان کرتا ہے۔

(الہامی کتاب صفحہ ۲ و ۳)

یاوہ گو مولف یہ بیہودہ عذر (عذر نا معقول ثابت مے کند الزام را) پیش کرکے لوگون کے نزدیک اس الزام (دعوئے نبوت جو اس کی مولفات سے مترشح ہوتا ہے) سے اپنے برات کر سکتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ مین نے صرف ہنسی اور تمسخر سے ایسا فعل قبیح کیا ہے۔ جس کی تہ مین کچھ بھی سچائی نہین۔ مگر اس کے اس اقرار سے کہ مین نے یہ ایک اوباشانہ چال چلی ہے۔ پتہ لگ سکتا ہے کہ علم و فضل سے کس قدر نمبر اول[1] اور شرافت سے گرے ہوئے تمسخر آمیز سوقیانہ کلمات استعمال کرنے کا عادی ہے۔ علاوہ برین اس قسم کے استہزا سے انبیاء علیہم السلام اور ان کی پیشگویون کی جو حقارت متصور ہو سکتی ہے۔ وہ اہل اسلام سمجھ سکتے ہین۔ ایسے امور عظام کے متعلق حقارت آمیز استہزا کرنیوالا انسان کس مذہب و ملت کا ہوگا۔ اس کا جواب ہمارے ناظرین دے سکتے ہین اس قسم کے معتقدات ہین جن کی وجہ سے علماء نے اس پر کفر کے فتوے لگائے اور اس کے خاص اساتذہ مین سے بعض نے اس کی کتابون کی نسبت یون فتوے دیا کہ ان کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے اور یہ جلا دینے کے قابل ہین۔ اور محمد حسین بٹالوی نے اس کے اعتقادات کو ملاحدہ اور معتزلہ اور باطنیہ کے خیالات کا مجموعہ قرار دیا ہے۔

---

[1] مین ان لوگوں پر تعجب کرتا ہون کہ جو ختم نبوت کے قائل ہین۔ اور پھر ان تمام احادیث کا انکار نہین کرتے۔ جن مین حضرت نبی کریم سے بکثرت مروی ہے۔ کہ مسلمان کا رویا نبوت کا چالیسوان حصہ ہے اگر نبوت کے تمام دروازے قیامت تک بند ہین۔ تو پھر یہ دروازہ کیون بند نہین
منہ

[1] اشعار ذیل کا شعراء کی کلام سے اقتباس کرکے موقعہ بیموقعہ اپنے مولفہ رسائل مین اس علم و فضل کے ادعائے کے ساتھ درج فرمانا آپ کی شرافت اور نجابت پر کافی دلیل ہے۔ جناب (ثناء اللہ صاحب امرتسری) کی ہر ایک تصنیف ہر ایک تحریر مین خواہ شرفاء کے مجمعوں مین ہو یا علماء کے مقابلہ مین ہو اس قسم کے گندے مضامین کے سینکڑون اشعار کا بتکرار استعمال آپ کی عادت مین ہے۔ جس سے آپ کی فطری مذاق اور طبعی میلان کا پتہ لگتا ہے۔ مزید برآں اس غیر معقول طریق پر جو آپ نے صغر سنی مین کسی شاعر مذاق کے زیر تربیت رہ کر حاصل کیا ہے۔ آپ کو ناز ہے۔
ایک آریہ جس کو آپ کے اس ناپسندیدہ طریق سے نفرت تھی اور اس نے کئی مرتبہ اس عادت کا شکوہ بھی کیا ہے۔ مخاطب کرکے اخبار اہلحدیث ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء مین فخراً تحریر فرماتے ہین (شکر ہے پنڈت جی نے میری اثر صحبت سے اس مضمون مین دو تین شعر بھی لکھے ہین اس لئے مناسب ہے۔ کہ مین بھی اُن کی خاطر اُسی وزن مین دو تین ان کو سناؤن۔ اشعار کے مضامین پر پیارے ناظرین توجہ فرماوین۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیان ✕ بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہین

* * *

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان ✕ مصلحت را تہمتے برآہوئے چین بستہ اند

* * *

(بقیہ حاشیہ)

ہم بھی ہین سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو ٭ آج دیکھین کاٹ تیری ابرُوے خمدار کی

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن ٭ ہمیشہ گھات مین رہتا ہے آسمان صیاد

بُت کستے ہیں آرزو خدائی کی ٭ شان ہے تیری کبریائی کی

تمھین تقصیر اس بُت کی جو ہے بیر خطا لگتی ٭ اے لوگو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرین گے ٭ کیا وعدہ اونہین کر کے اونہین کرنا نہین آتا

مجھ سا مشتاق جہان مین کہین پاؤگی ٭ گرچہ ڈھونڈوگی چراغ رُخ زیبا لیکر

خوب کیئے لاکھون ستم اس پیار مین بھی اپنے ہمپر
خدانخواستہ گر خشم گین ہوتے تو کیا کرتے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ٭ وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

زاہد نداشت تاب وصال پری رخان ٭ کنجے گرفت و ترس خدارا بہانہ ساخت
(الہامات)

دوسرا رسالہ حق پر کاش مولفہ امرت سری ملان ملاحظہ ہو جس مین یہ شعر لکھے ہین۔

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی ٭ کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا ٭ بتون سے ہم نہ پھرین ہم سے گو خدا پھر جا

نازک خیالیان میری توڑین عدو کا دل ٭ مین وہ بلا ہون شیشہ سے پتھر کو توڑ دون

سینہ کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا ٭ ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

دیکھو اُس چشم کی شوخی ٭ جب کسی پارسا سے لڑتی ہے

ہائے یہ زلف سیاہ ڈس گئی ناگن بن کے

مارا بغمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت ٭ خود سوئے ما نہ دید و حیا را بہانہ ساخت

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے ٭ انہین زلفون کے سب اسیر ہوئے

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھین تو ٭ یار ہو سامنے دیکھے نہ اودہر دیکھین تو
دیدہ را [illegible] نظارگی ہدیہ سے پرہیز مے کنی ٭ باز ازخویش و آتش ما تیز مے کنی

وصیّت ۸۵

مین مسمّی احمد نور ولد اللہ نور قوم افغان ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور بقائمی ہوش حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰ - اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کر دیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیّت ہذا مین پابند رہینگے۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداس پور کے کل دعاوی پر بصدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مُرید اور پیرو ہون۔

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ للعہ کا مال میری دوکان مین میرا حصہ ہے اور ایک مکان ہے۔ جس کے نصف کا مین مالک ہون اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ساتوین حصّے کے متعلق یہ وصیّت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جایداد کا یہ حصہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیّہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اسکو فروخت کر کے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیّت کردہ جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیّت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیّت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائیداد وصیّت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہو۔

(۵) میں اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد (مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ) پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد (ماسوا جائیداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو

ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں احمدی جماعت میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آیندہ شائع ہوں گی۔ دارالامان قادیان میں پہنچا دے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میاں نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانۃً کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوں گا۔ فقط

العبد

احمد نور ولد اللہ نور ساکن قادیان قوم سید افغان

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۲۱ نومبر ۱۹۰۶ء	۱۲۴۷	عبدالمجید صاحب	عا ۱۲/
۲۲ " "	۱۳۱۳	ملک النمبردار صاحب	سے/
۲۲ " "	۷۸۹	غلام شاہ صاحب	عا ۱۲/
۲۳ " "	۱۲۶۱	عبداللہ صاحب	عا ۱۲/
۲۳ " "	۱۲۸۴	عابد حسین صاحب	سے/
۲۴ " "	۱۳۰۸	محمد افضل صاحب	سے/
۲۴ " "	۱۲۹۱	فضل کریم صاحب	سے/
۲۵ " "	۱۳۱۸	مولا داد صاحب	سے/
۲۵ " "		سید کرم حسین صاحب	عہ/
" " "	۵۶۴	محمد برکت علی صاحب	عا ۱۲/
" " "	۳۵۴	ہدایت اللہ صاحب	سے/
" " "	۹۱۸	بابو خان صاحب	ہہ/
" " "	۹۳۰	عمرالدین صاحب	سے/
" " "	۱۳۵۱	محمد شریف صاحب	ص/

وی پی آتے ہیں۔ جن صاحبان کی طرف سے قیمت اخبار تاحال وصول نہیں ہوئی ان کی خدمت میں اخبار بدر بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے ایسے صاحبان کے نام علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے ہیں چونکہ اب سال کا اختتام ہے اس واسطے جو صاحبان اب تک بھی قیمت ادا نہ فرماویں گے ان کا اخبار مجبوراً بند کرنا پڑیگا۔

براہین احمدیہ اور
درثمین کی رعایتی
قیمت کی آخری تاریخ ۳۰ شوال ۱۳۲۴ھ
مطابق ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء
اصل قیمت براہین احمدیہ حصہ ۴،۱ عہ میں
رعایتی قیمت ۱۲/ عا جلد کی قیمت ۱۲/
زاید ہے۔ درثمین کی اصل قیمت ۶/ رعایتی
کیلئے ۳/ زاید ہے ۱۸ دسمبر سے
پھر اصلی قیمت لگائی جاویگی

صہ بعد شکایت منہ ملازمین نیز یہ بھی یاد رہے کہ مابعد قیمت بابت سنہ ۱۹۰۶ء مبلغ سے ہے اس کے بعد کی قیمت بابت سنہ ۱۹۰۷ء مبلغ للعہ ہوگی۔

خضاب نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے متبدل کرنے کا اس زمانہ مین کون آرزومند شائق نہوگا جن نوعمرون کے بال سفید ہو چلے ہون اُن کا ذکر کیا اچھے اچھے حُسن بزرگوار بھی سفید ریش کہلانے سے اگر ظاہرا طور نہین تو دل مین ضرور افسردہ ہوتے ہون گے ہمارا خضاب انشاءاللہ اس افسردگی کے دور کرنے مین کامیاب ہوگا ہمین زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہین اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اس خضاب مین کاسٹک جیسی مضر شے نہین ہے تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہین قیمت فی بکس عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیان اعضائے رئیسہ کی قوت بڑہانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے مین بےنظیر ہین

یہ مشہور و معروف گولیان اپنی خوبیون اور فوائد کے سبب عام مشہور ہو رہی ہین ضعف اعضائے مخصوصہ ضعف اعصاب ضعف دماغ آنکھون کی کمزوری وغیرہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین کمزور کو طاقت ور بوڑھون کو جوان اور جوان مرد بنانے مین از بس مُفید

اگر آپ ان سربستہ رازون کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہین چاہتے تو ہماری جنرل ٹانک پلز استعمال کرین

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کر کے اپنے نظام جسمانی مین سخت فتور برپا کر چکے ہین۔ تو ان گولیون کو استعمال کر کے ضرور ہی فائدہ اٹھاوین

اگر آپکا دماغ چکراتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو تو ان گولیون کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کر کے قوت حافظہ کو بڑہاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے۔ اگر آپ کو نسیان ہو اور ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپکے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیون کو دور کرنیکیلیے جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فائدہ بخشتی ہین۔ اگر آپ بڑھاپے مین بھی اپنی طاقت کو نوجوانون کی طرح قائم رکھنا چاہتے ہو اور افسردہ اعضا مین چستی و تحریک پیدا کر کے اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان گولیون کو جو اندرونی خرابیون کو دور کرتی ہین استعمال کرین۔ نوٹ۔ مرض کا مفصل حال تحریر فرمادین۔ قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر۔ ڈاکٹر عباداللہ۔ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

سچّے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی ۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرمائیں اول مفت منگائیے۔ دیکھیے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند سے استعمال سے جالا پھولا۔ دھند غبار خارش۔ پڑوال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھیے صرف ۸؍ فی تولہ

سفوف دنداں ۔ لو یہ وہ سفوف ہے جس نے مدت کا یادہ حظ اوٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا بس ہے اس سفوف کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ میں یا اتفاقیہ ہیں۔ کہلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھولتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض متبرا اور دانت مثل گوہر آبدار۔ قیمت ۴ر فی بکس۔

بکس محافظ نسل ۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے [illegible] مریضوں کو [illegible] مملکت سے [illegible] کمی وتغیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے اب نالہ فقدوں کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی میں مایوس نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت ہے صرف ۵ر ہے اگر صحت میں کسی قدر کمی ہو تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر ۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری مب گڑھ ضلع دہلی۔

خط وکتابت ۔ کیونکہ تمام خریداران کو چاہیے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا۔ افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ نور الدین

کارخانہ دوائے ممد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو بڑے زور سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ
مقام بھیرہ۔ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہمارا روزنیہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں منیجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول ہوتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف [illegible] پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

مفت بلکہ ٹکٹ بھی کارخانہ جات کی طرف سے رسالہ گوہر نادرہ دنیا بھر میں نایاب کتاب نہایت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجیں ہر مستند آپ اور آپکے دوستوں کو جتنے ضرورت ہو بپتہ ذیل سے مفت ملیں گے۔ جنرل منیجر کارخانہ جات بپتہ [illegible] ضلع انبالہ

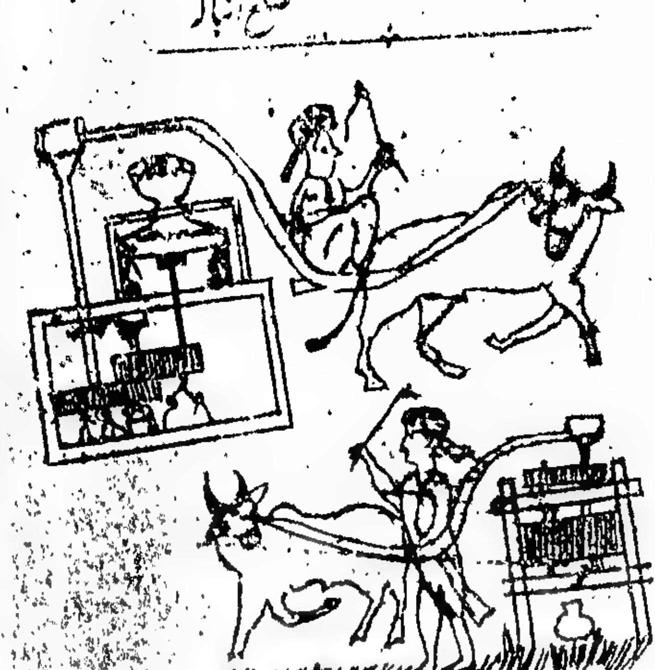

لیجیے گے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ دو بیل [illegible] معمن ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ [illegible] اور درجہ دوم مبلغ [illegible] ہے مبلغ [illegible] بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کی ویلنے ملنے بھی تیار ہیں۔

مستریان اللہ بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک بے نظیر خط جو آپ کے پڑھنے کے قابل ہے

اِس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معززترین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن مین بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران جاگیرداران تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہین جن سے بہتر شہادت کسی چیز کے حُسن وقبح کی دریافت کے لئے تلاش کرنا لاحاصل ہے لیکن ذیل کا عجیب خط جسمین بڑی شہادت موجود ہے۔ **اپنی نوع** کا نرالا اور شاذ دنیا مین پہلا خط اور کسیکی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے۔

ازجناب بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بھائی ہین) برادرم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین ایک مدت سے آپکا اشتہار اخبار الحکم مین دیکھ رہا ہوں مگر چونکہ اشتہاری دوائیون سے مجھے سخت نفرت ہے اسواسطے مین ہمیشہ اسکو بھی بنظر حقارت دیکھتا رہا لیکن آج بوقت دوپہر جبکہ مین قیلولہ کر رہا تھا مجھے اس کے خریدنے کیطرف اپنے مولا کریم کیطرف سے اشارہ ہوا کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کیلئے مفید ہے اس سے پہلے تو مین اسکی قیمت سے بھی ڈرتا تھا مگر اب جبکہ مولا کریم نے اسکی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اسکا استعمال کرنا چاہئے لہذا عرض ہے کہ بدین کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائین۔

دوسرا خط جو بعد مین آیا

برادرم حکیم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکے اشتہارات (مُفرح عنبری) کی اشاعت حتی الوسع کی یہانتک کہ تحصیلدار صاحب کو وہ دکھایا گیا اور آپ کی دوائی کی تعریف بھی کیگئی اور یہ بھی کہا گیا کہ اس دوائی کیمتعلق مجھے اللہ تعالی کی طرف سے اشارات ہو چکے ہین اور تب سے مجھے کامل یقین ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی پی پارسل بھیجدین آپکا تابعدار غلام رسول۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری
مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت۔ **حویلی کابلی مل لاہور**

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

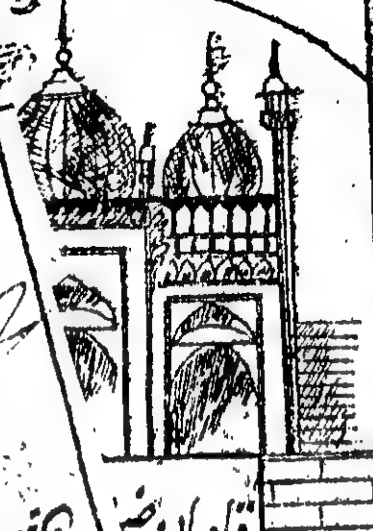

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع

قیمت پیشگی ہے
مابعد للعہ

نمبر ۵۰
سرا پہان منتظر خوش باش کآمد دلستان
رجسٹرڈ نمبر ایل ۔
دور ... مہدی آخر زمان

۲۶ ر ۔ شوال سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ... دسمبر ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۲
سلسلہ القدیم جلد

چہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیان بینی
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ سنہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ ر
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی غربا سے جنکی آمد
ماہوار عہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت مابعد للعہ

فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گرانی سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ..... عہ افریقہ ..... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا   مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم   ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست   بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام   دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن   جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام   ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست   زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود   آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال   وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست   ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد   ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است   منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست   منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین   آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست   ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب   نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہین ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین +

کتبہ محمد حسین احمدی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۂ جمعہ [illegible] از حضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ مین بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کر کے کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کیا ہے	[illegible]
نور الدین مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دھرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر مین چھپوائی گئی۔	۸۰؍
افتخار الاسلام بر جہاد [illegible] مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب [illegible] سکینڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کی تردید مین ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس سے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دئے ہین قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرماوین	حصہ اول ۱۲؍ دوم ۱۰؍ [illegible]
لغات القرآن حصہ اول مولوی سید [illegible] صاحب	قرآن شریف کے لغات کو عربی اور اردو دونون [illegible] مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک [illegible] زبان عربی کی تصنیف ہے۔	[illegible]
[illegible]	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جلسے مین لاہور [illegible] اسلام کی خوبیون کے بیان مین دیا۔	[illegible]
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲؍
کامن احمدی		[illegible]
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسماء الٰہی	۲؍
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷؍
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب مین شیطانی اور رحمانی القا رین فرق دکھایا گیا ہے۔	۸؍
صیانۃ القرآن عن وساوس الشیطان مصنفہ حضرۃ مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳؍
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴؍

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۳	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۳؍

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہین

(۳) اشتہار متواتر دئے جاوینگے یہ اجرت بیچ درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ [illegible] کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے اگر ضرورت ہو تو مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرائی فی [illegible] فیصدی لیا جاویگا [illegible] سے تو وہان تک مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نا منظور کرین ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینیجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینیجر کو دکھالے مینیجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نا مناسب سمجھے تو اس مین مناسب تبدیلی کر لے یا اشتہار کو بند کرے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہین اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

([illegible])

اخبار بدر نمبر ۵۰ جلد ۲

۱۳ - دسمبر ۱۹۰۶ء

نمبر ۵۰
۲۶ - شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ - دسمبر ۱۹۰۶ء
جلد ۲

فہرست مضامین

صفحہ ۳ - ڈائری - اخبار قادیان
صفحہ ۴ و ۵ حضرت مسیح موعود اور ایک ہندی رسالہ
صفحہ ۶ - اشتہار سالانہ جلسہ انجمن تشحیذ الاذہان
صفحہ ۷ و ۱۰ - لیکچر گجرات - ضروری اطلاع
صفحہ ۸ و ۹ - خطبہ نکاح -
صفحہ ۱۱ - ڈاک ولائیت
صفحہ ۱۲ - وصیت صفحہ ۱۳ - شعر و سخن -
صفحہ ۱۴ - رسید زر - دلچسپ علمی خبرین -
صفحہ ۱۵ - ۱۶ - اشتہارات

ڈائری

القول الطیب

۲۹ - نومبر ۱۹۰۶ء - ایک درویش حضرت صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا - اس نے ذکر کیا کہ پہلے مین بہت وظائف پڑھتا تھا اور مجھ پر فتوحات کا دروازہ کھلا تھا اور آمد ہوتی تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ حالت جاتی رہی اب باوجود بہت وظائف پڑھنے کے کچھ نہین آتا کوئی ایسا طریق تبلائین کہ پھر وہ بات شروع ہو جاوے حضرت نے فرمایا فتوحات وغیرہ مقاصد کو مدنظر رکھنا ہماری شریعت کے نزدیک شرک ہے - اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے - اس مین کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیت رکھو - عمل صالح وہ ہے جس مین کوئی فساد نہ ہو اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہے اور کچھ دنیا کا بننا چاہے - تو یہ محض ایک فساد ہے ایسی حالت سے بچنا چاہیئے - خدا ایسے آدمیون کو پسند نہین کرتا - عمل صالح وہ ہے جو محض خدا کیواسطے ہو پھر خدا تعالےٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گذارے کی صورتین خود بخود ظاہر ہو جاتی ہین - مگر یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے انسان کے واسطے مناسب نہین کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتون کا خیال دل مین لائے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمانون پر ہے - دیکھو جب ایک انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محبت رکھتا ہے - تو اس مین بھی خالص محبت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو اصلی محبت کا نمونہ دنیا کے اندر ماں کی محبت مین قائم ہے کہ وہ اپنے بچے کو کسی غرض کے واسطے محبت نہین کرتی بلکہ وہ محبت طبعی ہوتی ہے اگر کوئی بادشاہ بھی کسی عورت کو کہے کہ تو اپنے بچے کے واسطے اتنی تکلیف نہ اُٹھا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دے مرے یا زندہ رہے کوئی باز پُرس تجھ سے نہین ہوگی تو وہ عورت بادشاہ پر بجائے خوش ہونے کے سخت ناراض ہوگی کہ یہ میرے بچے کے حق مین موت کا کلمہ موہنہ سے نکالتا ہے اور محبت کا جوش دو طرفہ ہوتا ہے بچہ نابالغ ہوتا ہے اس کو کوئی سمجھ نہین کہ دوست کیا ہے اور دشمن کیا مگر ہر حالت مین ماں کی طرف دوڑتا ہے اور اُسی سے انس پکڑتا ہے - دل را بدل رہیست والا معاملہ ہے جب بچہ نادان ہو کر ماں کی محبت کے عوض مین محبت کرتا ہے تو خدا ایک بچے سے بھی گیا گذرا ہے کہ وہ تمہاری محبت کا عوض تم کو نہ دیگا وہ ضرور محبت کرنے والون کے ساتھ محبت کرتا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب انسان نرم رفتار سے خدا کی طرف چلتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے جب انسان کا دل خالص ہو جاتا ہے تو پھر دنیا کچھ چیز نہین وہ تو خود بخود خدمت کرنے کے واسطے تیار ہو جاتی ہے لیکن وظائف کے ساتھ خواہش کرنا کہ دنیا مل جاوے - یہ ایک بت پرستی ہے اور اس سے سالک کو سخت پرہیز درکار ہے - جب خدا مل جاوے تو پھر دنیا کچھ شے نہین - جو لوگ دنیا کے پیچھے پڑتے ہین - دنیا اُن سے بھاگتی ہے اور جو دنیا کو چھوڑتے ہین - دنیا خود بخود اُن کے پیچھے آتی ہے

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین - آپ ایک ضروری مضمون کے لکھنے مین مصروف ہین جو کہ حقیقۃ الوحی کے ساتھ لگایا جاویگا - کتاب مذکور کی اشاعت تاحال نہین ہوئی حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جمعہ گذشتہ مین مسجد مبارک مین خطبہ جمعہ پڑھا جس مین مولویصاحب موصوف نے ایک نہایت لطیف پیرایہ مین حضرت مسیح موعود کے ہند مین آنے کے متعلق ایک پیشگوئی قرآن شریف مین سے دکھائی اس خطبہ کا اقتباس کسی آیندہ اشیو مین انشاءاللہ کیا جاویگا -

اس ہفتہ مین بابو علی گوہر صاحب میرٹھ سے بابو محمد صاحب لودہانہ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے -

معذرت

چونکہ اخبار کے واسطے جو کاغذ خریدا گیا تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور بہ سبب کمی فنڈ کے جو سال کے آخر مین عموماً ہو جایا کرتی ہے نیا کاغذ خریدا نہین جاسکا اس واسطے یہ اخبار معمولی کاغذ پر چھپا ہے جو اتفاقاً دفتر مین موجود تھا اور غالباً اگلے دو اخبار بھی اسی کاغذ پر نکلین گے کیونکہ تاحال کاغذ نہین آیا لیکن ہر حال شروع سال ۱۹۰۷ء سے وہی عمدہ کاغذ اخبار کو لگایا جاویگا

اگلا پرچہ دیر سے نکلیگا

چونکہ اگلے اخبار مین ایک ہی مسلسل مضمون درج کیا گیا ہے جو کہ بہ سبب طویل ہونے کے اخبار کے معمولی صفحون پر نہین آسکتا - اس واسطے ۲۰ دسمبر کا اخبار بجائے ۱۶ صفحون کے ۲۰ - یا ۲۴ صفحون پر شائع ہوگا - اور اس وجہ سے اخبار کے شائع ہونے مین دیر ہوگی کیونکہ وہ پرچہ حسب معمول جمعرات کے دن ڈاک مین ڈالا نہ جا سکے گا -

حضرت مسیح موعودؑ اور ایک ہندی رسالہ

سرسوتی نام ایک معزز رسالہ ہندی زبان میں انڈین پریس الہ آباد سے نکلتا ہے۔ اس کے اکتوبر سنہ کے نمبر میں اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک آرٹیکل مہندر لال کے قلم سے چھپا ہے جس کا ترجمہ خصوصیت سے میں بدر کے ناظرین کے لئے چھاپنا مناسب سمجھتا ہوں۔ سرسوتی نے فی الحقیقت بڑی عالی ظرفی اور فراخ دلی سے کام لیا ہے کہ اس نے حضرت اقدس کے متعلق مضمون کو چھاپ دیا ہے اور اس کے لکھنے والے نے جو ہندو ہے نہایت بے تعصبی سے اصل واقعات کو پیش کیا ہے جس کے لئے ہم حق پسندوں کی طرف سے ان کا شکرگزار ہوں۔ میرا خیال ہے کہ سرسوتی کا یہ آرٹیکل بہت لوگوں کے لئے مفید اور موثر ہوگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی

ہندو دھرم پر چلنے والوں کا بشواس (یقین) ہے کہ سخت کل یگ (فیج اعوج) کے آنے پر بشن بھگوان کلگی اوتار لے کر سنسار (دنیا) کو سیدھے راستہ پہ چلانے کے واسطے آویں گے۔

پنجاب میں ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے قادیان نام گاؤں کے رہنے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب یقین دلاتے ہیں کہ دھرم پشتکوں (مذہبی کتابوں) میں جیسا کہ اوتار کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کے انوسار (موافق) وہ اس دنیا میں پرگٹ ہوئے ہیں جو لوگ ان کی سکھشا (تعلیم) پہ چلیں گے وہ ابدی بہشت حاصل کریں گے۔ اسی طرح پر عیسائیوں کا جو اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح پھر آویں گے۔ ان کو چاہیئے کہ اب کسی اور مسیح کے آنے کی بات [illegible] نہ دیکھیں۔ حضرت ہی کو مسیح سمجھ کر ان پر بشواس (یقین) لاویں۔

سب سے زیادہ زور ان کا مسلمانوں پر ہے۔ مرزا صاحب یقین دلاتے ہیں کہ جو لوگ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو جاننا چاہیئے کہ جس مہدی کے آنے کی پیشگوئی قرآن میں کی گئی ہے اور جو شرطیں کی گئی تھیں ان سب باتوں کو انہوں نے پورا کیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ سنہ ۱۸۸۰ء میں ان کو پرمیشر نے اپنا ابھپرایا (منشار) ظاہر کرنے کے لئے چنا۔ ابتدا میں ان کو خبر دی گئی کہ ان کے پاس اچھے لوگ چاروں طرف سے آئیں گے۔ (یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے ایڈیٹر) مرزا صاحب ان کے لئے سامان کریں ان کی بہتات سے گھبراویں نہیں۔ (ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس والی پیشگوئی کا اشارہ ہے ایڈیٹر) سنہ ۱۸۸۹ء میں مرید بنانے کی ریت چلی اور احمدی جماعت کا سلسلہ آرمبھ (شروع) ہوا۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں عیسیٰ ہونے کا وگیاپن (اعلان) دیا گیا۔ اس کا بڑا اختلاف ہوا۔ ان کی دیکھا دیکھی سیالکوٹ کے چراغدین نامی ایک مسلمان نے بھی عیسیٰ ہونے کا دعوے کیا جس کے لئے مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی کی کہ وہ بہت بری طرح مارا جاوے گا۔ جس کے موافق اس کی موت پلیگ سے ہوئی۔

(یہ واقعہ تو بالکل صحیح ہے لیکن بخیال اصلاح و توضیح اس پر اتنا مستزاد کرنا ضروری ہے کہ چراغدین جموں کا رہنے والا تھا اس کے لئے حضرت اقدس نے پیشگوئی میں صاف طور پر لکھ دیا تھا کہ وہ طاعون سے ہلاک ہوگا چنانچہ جب اس نے مخالفت کا علم بلند کیا اور حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں بے باکی سے قلم اٹھایا بلکہ حضرت اقدس کی ہلاکت کے لئے دعا مانگی اور مباہلہ کیا کہ کاذب کو خدا طاعون سے ہلاک کرے وہ اپنے خیال اور یقین سے حضرت اقدس کو معاذ اللہ کاذب سمجھتا تھا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے جلال کے لئے یہ کرشمہ دکھایا کہ خود اس کو ہلاک کیا جس سے ثابت ہوگیا کہ وہ کاذب تھا اور حضرت اقدس [illegible] صحیح سلامت [illegible] نہایت [illegible] کی سچائی پہ مہر کر گیا۔ ایڈیٹر)

یہ بھی قرآن میں لکھا ہے کہ جب مہدی آویگا تب چاند اور سورج کو رمضان کے مہینے میں گرہن ہوگا۔ (مہدی مسعود کا یہ نشان قرآن کریم میں اشارۃ النص کے طور پر آیا ہے اور حدیث صحیح میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر) چنانچہ سنہ ۱۳۱۲ھ کے رمضان میں ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ کو سورج گرہن ہو کر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

امرتسر کے ایک پادری نے حضرت کی نندا کی (حضرت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایڈیٹر) ۱۵ مہینے کے اندر اس کے مرجانے کی پیشگوئی کی گئی۔ پادری نے اپنے کرتوت (فعل) پر اپنے من سے بڑی پشچاتاپ (توبہ) کی اس سبب سے وہ موت کے پنجہ سے بچ گیا مگر جب عیسائیوں نے قسم کھلا کر اس سے یہ بات پوچھی تو اس نے پشچاتاپ کرنے سے انکار کیا۔ (اصل بات یہ ہے کہ آتھم عیسائی نے پندرہ مہینے کے اندر پیشگوئی کے موافق رجوع الی الحق کی شرط سے فائدہ اٹھایا۔ لیکن جب اس حق کو اس نے چھپایا اور باوجودیکہ اس کو قسم کھانے کے لئے حضرت اقدس نے بلایا اور چار ہزار روپیہ انعام بھی دینا چاہا کہ اگر وہ یہ قسم کھالے کہ میں نے اس پیشگوئی سے ڈر کر رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور ایک سال کے اندر فوت ہو جاوے گا اور اگر فوت نہ ہو تو چار ہزار روپیہ انعام لے مگر وہ قسم کے لئے نہ آیا اور یوں حق پوشی کے جرم کا مرتکب ہوا تب خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسے ہلاک کر دیا ایڈیٹر) اور جلدی ہی مرگیا۔

پلیگ (طاعون) کا اس ملک میں آنا سب سے پہلے مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ظاہر کیا۔ یہ سنہ ۱۸۸۰ء کی بات ہے اور اس کا (طاعون کا) عالمگیر ہونا ان کو سنہ ۱۸۹۸ء میں معلوم ہوا۔

پنجاب آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام کا مارا جانا کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ پنڈت جی مرزا صاحب سے بات چیت (مباحثہ) کرنے کے لئے خود قادیان گئے تھے وہیں ان کی موت کا وقت ان کو بتایا گیا (اصل یہ ہے کہ قادیان میں آکر انہوں نے حضرت اقدس سے نشان مانگا تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے اس کی تحریری اجازت لے کر اس کے متعلق وہ پیشگوئی شائع کی جس میں اس کی موت [illegible] موت اور وقت موت سب کچھ بتا دیا گیا تھا ایڈیٹر) [illegible] کے لئے [illegible] گھر کی تلاشی [illegible] احمدیہ میں [illegible]

دیانند جی کی موت کے متعلق جو کچھ کہا گیا تھا وہ بھی ٹھیک نکلا ان سب نشانات کو دیکھ کر ان کے مسلمان ان پر ایمان لائے ہیں۔ آجکل ان کے سماج (سلسلہ) میں تین لاکھ آدمی ہیں۔ وہ افغانستان۔ افریقہ۔ عرب ایران۔ آسٹریلیا۔ سٹریٹ سٹیلمنٹ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنی سوانح عمری اپنے آپ لکھی ہے اور اپنے پرکھوں (اجداد) کا برتانت (حال) لکھتے ہوئے ان کو قندھار کا مغل بتایا ہے۔ ہندوستان میں آکر انہوں نے اسلام پور نام گاؤں بسایا جس کا اصل نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا یہ جگہ لاہور سے ۵۰ کوس کے فاصلہ پر شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اسی گاؤں کا نام قادیان ہوگیا ہے۔ مغل لوگ اسرائیلی خاندان کے ہیں اور اسی نیشن میں عیسے کا ہونا بتایا جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے تحقیق کیا ہے کہ کشمیری اور افغان قدیم اسرائیلی خاندان کے لوگ ہیں۔ مرزا صاحب کا جنم سنہ ۱۸۳۹ء میں ہوا تھا۔ اس سمے ان کا خاندان بہت غریب ہوگیا تھا۔ سکھوں نے ان کی بہت سی پرانی جائیداد برباد کر ڈالی تھی۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے ان کے پتا (والد صاحب) کو بڑے مقدمے لڑنے پڑے ان کے جنم سے ان کے سابق خاندان کا خاتمہ ہوا پرماتما نے ان کو کہدیا تھا کہ اب اس خاندان کا نئے سر سے نام ہوگا۔ اور ایسی عزت بڑھیگی کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت لینگے بچپن میں انہوں نے اچھے اچھے مولویوں سے فارسی اور [illegible] ہی۔ باپ سے انہوں نے حکمت پڑھی بڑے ہوکر زمینداری کے کاروبار میں پتا کو سہارا دیا اور پتا کی اجازت سے کچھ دن انگریزی سرکار کی نوکری بھی کی انہیں دنوں آپ کو یہ معلوم ہوا کہ نوکری پیشہ لوگ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔ کیونکہ ......

...ان کی تمام دلی خواہشیں حرام یا حلال مال حاصل کرنے ہی تک محدود ہیں۔ بہتیرے تکبر اور بدچلنی۔ دین کی لاپرواہی اور طرح طرح کے اخلاق رذیلہ میں شیطان کے بھائی ہیں۔ اس لئے نوکری چھوڑ کر آپ پھر زمینداری کے کام میں لگے مگر اپنا بہت سا وقت قرآن شریف کے پڑھنے میں صرف کرتے تھے۔ انہیں دنوں ان کے پتا نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت ٹھاٹ باٹ (شان و شوکت) سے آئے ہیں پتا نے آپؐ کو نذرانہ دینے کے لئے ایک روپیہ نکالا۔ مگر وہ کھوٹا نکلا۔ اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ دنیا داری کے ساتھ خدا اور رسول کی عزت کھوٹے روپیہ کی سی ہے۔ ان کے پتا نے اپنی عمر مقدمے لڑنے میں کاٹی تھی اس سے ان کو اپنے جیون کا بے ارتھ (ضائع) جانا بہت افسوس اور فکر کا باعث ہوگیا۔ اسی بچار سے انہوں نے ایک مسجد بنوائی اور یونہی وہ پوری ہوئی تو ہی ان کا دیہانت (انتقال) ہوگیا اسی مسجد میں ان کی اچھیا انوسار (مرضی کے موافق) بتائی ہوئی جگہ پر ان کی قبر بنائی گئی۔

پتا کے مرنے کے دن ہی حضرت کو پہلا الہام ہوا جس کا ارتھ یہ تھا۔ کہ آج سورج است (غروب آفتاب) پیچھے پتا کا انتقال ہوگا۔ اور ویسا ہی ہوا جب انہیں دنیا کے آدمیوں کی طرح پتا کے مرجانے کا سوچ ہوا تب دوسرا الہام ہوا۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ کیا ایک پرانی کے لئے پرمیشر کافی نہیں ہے۔ اس الہام سے ایسی تسلی ہوئی کہ بیان نہیں کی جاتی یہ الہام ایک نگینہ پر کھدوا کر اس کی ایک انگشتری انہوں نے بنوالی۔ مرزا صاحب ابتدا ہی سے پرماتما کے بڑے بھگت ہیں۔ ان کا یقین ہے کہ ان سے ایشور کی بھی بڑی محبت ہے۔ ایک مرتبہ انہیں خواب میں ایک مہاتما نے اپدیش دیا کہ پیغمبر لوگوں کو روزے رکھنا بڑی ضروری بات ہے مرزا صاحب نے اس کے موافق روزوں کا رکھنا شروع کیا مگر دکھاوٹ کے لئے نہیں ان کا قاعدہ تھا کہ گھر سے کھانا منگوا کر چپ چاپ کسی اناتھ (یتیم) کو دیدیتے رات کو ایک بار کھانا کھاتے تھے اس کو بھی آپ نے گھٹانا شروع کردیا اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ چند رتی کے تولے روٹی کھاتے تھے اس پر بھی انہیں کچھ کشٹ (تکلیف) نہیں ہوا۔ ان کے آتمک (روحانی) بچار بہت بڑھ گئے اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار انہیں جاگتے ہوئے دکھائی دیا۔ اس روپ کا برن کرنا کٹھن ہے کیونکہ دنیا کی آنکھ سے یہ دور ہے نو دس مہینے اسی طرح گذرے۔ اس کا پھل انہیں یہ ملا کہ بھوک پیاس بس (قابو) میں ہوگئی۔ ایک موٹا پہلوان بھی ان کے برابر بھوکا نہیں رہ سکتا تیرھویں صدی گذرنے پر جب چودھویں صدی لگی تب یہ عجیب واقعہ مرزا صاحب کو ملا (یعنے یہ الہام ہوا۔ ایڈیٹر) کہ ایشور ہی نے تجھے قرآن سکھلایا ہے اور اس کا مول تتو (صحیح مطلب) تجھ پر کھولدیا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جو پشت در پشت سے غفلت اور غلطیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

اس سے وہ راہ راست پر آجائیں گے ان کو کہا گیا کہ میں پرمیشر کی طرف سے لوگوں کی طرف منذر کیا گیا ہوں۔

یہ بچن براہین احمدیہ نام پستک (کتاب) میں چھاپا گیا ۱۸ برس ہوئے جب (اب تو چھبیس سے زیادہ ہوچکے ایڈیٹر) مرزا صاحب نے اس کتاب کو شائع کیا تھا۔

ان کے سلسلے میں سیدھے سادھے بھولے مسلمان ہی نہیں بلکہ کتنے ہی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ ڈپٹی کلکٹر تحصیلدار۔ اسسٹنٹ سرجن ہاسپٹل اسسٹنٹ وغیرہ اور کئی رئیس۔ جاگیردار۔ علاقہ دار اور نوابوں کی اولاد ہیں۔ اور کتنے ہی منش (انسان) جو پہلے بُرے چال چلن تھے ان کے اپدیش (نصیحت) سے نیک بن گئے ہیں مرزا صاحب انگریزی سرکار کے بڑے خیرخواہ ہیں مسلمانوں میں کافروں کے مارنے کے لئے جو جہاد کرنے کی بات ہے اس کا یہ کھنڈن (رد) کرتے ہیں۔ اپنے پیغمبر ہونے کے رشتہ میں کہتے ہیں۔

خدا میرے پر تجلی فرما ہوا۔ اس نے مجھ سے باتیں کیں مجھے اس نے کہا کہ تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے گی کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہدے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ ......

...... دعائیں قبول ہوتی ہیں پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں۔ ان باتوں میں کوئی تیرا مقابلہ نہیں کرسکتا یہ نشان مجھے اس لئے دئے گئے جس سے میں اس سچے خدا کی طرف لوگوں کو کھینچوں۔ جس کی طرف ایک دن ہر ایک کو جانا ہے۔ آجکل جو بار بار زلزلے آ رہے ہیں۔ ان کا آنا بھی مرزا صاحب نے بہت پہلے سے کہا ہے ان کو پرمیشر سے جو کچھ ملتا ہے انہیں یہ اپنے اخباروں میں چھپوا دیتے ہیں۔ قادیان سے بدر الحکم دنیا کے مذاہب پر نظر اردو میں اور انگریزی میں ریویو آف ریلیجنز چار اخبار نکلتے ہیں۔ (ایڈیٹر اب تو سات ہیں)

• حضرت نے ابھی حال میں ایک تجویز یہ نکالی ہے کہ قادیان میں ایک جگہ ایسی بنائی جاوے جہاں صالح (صلحاء) لوگ مرنے کے بعد دفن ہوں اور اس کا نام

بہشتی مقبرہ رکھا گیا ہے۔

مرنے کے بعد یہان دفن ہونے کی خواہش کرنے والوں کو اپنی جائیداد کا دسواں حصہ سرکار مین مقبرہ کے نام لکھوا دینا چاہیئے۔ (اصل یہ ہے کہ یہ حصہ مقبرہ کے لئے مخصوص نہین بلکہ اشاعت اسلام اس کی غرض ہے۔ ایڈیٹر) غریب احباب مفت جگہ پائین گے آجکل قادیان مین حضرت کے درشن کو بہت سے یاتری جاتے ہین ان کے لئے ایک لنگر خانہ کھولا ہوا ہے جہاں سب کو بھوجن ملتا ہے۔ مرزا صاحب کی تصویر امریکہ تک کے اخبارون مین چھپ چکی ہے مین آگرہ میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا بہت دہنیا واد (شکریہ) ادا کرتا ہون۔ آپ ہی سے مین نے پہلے پہل حضرت کا نام سنا تہا۔ تب سے مین برابر حضرت مرزا صاحب کی بانیون (تقریرون) کو بڑی محبت سے پڑہا کرتا ہون۔

(مہندر لال)۔

اشتہار سالانہ جلسہ انجمن تشحیذ الاذہان

انجمن تشحیذ الاذہان جو کہ سنہ ۱۹۰۶ء کے شروع مین بمشورہ حضرت مسیح موعود بدین غرض قائم کی گئی ہے کہ نوجوانان سلسلہ احمدیہ تقریر و تحریر مین حاصل کرین اور اس قابل ہون کہ دشمنان اہل اسلام اور مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضات کا بوقت ضرورت اچھی طرح سے دندان شکن جواب دے سکین اس انجمن کا پہلا سالانہ جلسہ (سالانہ جلسہ اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا غرض کے پیدا کرنے کے لئے اس انجمن کے وقتاً فوقتاً جلسے ہوا کرین گے) تعطیلات دسمبر مین بتاریخ ۲۶ و ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء مسجد اقصٰے مین منعقد ہوگا اور اس جلسہ مین علاوہ ممبران انجمن ہذا کے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ بیرونجات کے احمدی نوجوانون کی کمیٹیون کی طرف سے ڈیلیگیٹس بھی آئین گے اور یہ اشتہار بدین غرض شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر احمدی نوجوانون کی ایسی کمیٹیاں ہون جن کے اغراض مندرجہ بالا اغراض سے مطابقت رکھتے ہون اور وہ کمیٹیان ہمارے علم مین نہ ہون تو ان کو چاہیئے کہ مہربانی فرما کر جلسہ ہذا کے لئے اپنی طرف سے ڈیلیگیٹس مقرر فرماوین اور ان کی اطلاع ۲۰۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء تک سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان کو کر دین اور ایسے ڈیلیگیٹس کے لئے ضروری ہوگا کہ ۲۵ دسمبر سنہ ء تک پہنچ جاوین۔

اور دوسرے یہ اشتہار اس غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ تمام ممبران سلسلہ عالیہ احمدیہ جو اس وقت قادیان مین موجود ہون۔ اس جلسہ مین تشریف لاوین اور مجلس ہذا کو ممنون احسان بنائین۔ اس جلسہ کا انعقاد تعطیلات دسمبر مین اس لیئے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت تمام بیرونجات سے بہت سے احمدی احباب قادیان مین تشریف لاتے ہین۔

پروگرام جلسہ ہذا۔ (منظور کردہ سب کمیٹی جلسہ)

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء (جلسہ برائے* استقبال ڈیلیگیٹس)

---

* نوٹ۔ اس جلسہ مین بھی کل احمدی احباب بخوشی تشریف لا سکتے ہین۔

۲۶۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء بوقت صبح ۷½ بجے سے ۹½ تک

اس جلسہ کے پریذیڈنٹ و سکرٹری وہی ہون گے جو انجمن ہذا کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری ہین۔

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ	ہمارے اغراض اور وہ کیونکر پورے ہوتے جاوین	۷½ بجے سے ۸ بجے تک
۲	عبد الرحیم سکرٹری	شکریہ محسنین	۸ ,, ,, ۸½ ,, ,,
۳	ڈیلیگیٹس	مختلف تقاریر	۸½ ,, ,, ۹ ,, ,,
۴	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	۹ ,, ,, ۹½ ,, ,,

۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء ۔ اس جلسہ کے پریذیڈنٹ مولانا مولوی نور الدین صاحب ہون گے اور سکرٹری انجمن ہذا کا سکرٹری ہوگا۔

جلسہ اوّل بوقت صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

نمبر	نام	مضمون	وقت
۱	حضرت مولوی نور الدین صاحب	انجمن کے اغراض کے متعلق کوئی تقریر۔	۸ بجے سے ۹½ بجے تک
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن تشحیذ الاذہان	۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک
۳	چودہری فتح محمد صاحب طالب العلم اسلامیہ کالج لاہور	بعثت نبی کریم صلعم پر مخالفین کے اعتراض اور ان کے جواب	۱۰ ,, ,, ۱۱ ,,

جلسہ دوم بوقت شام ۲ بجے سے ۴ بجے تک

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	ماسٹر محمد دین صاحب طالب علم علی گڈھ کالج	وفات مسیح	۲ بجے سے ۲½ بجے تک
۲	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ ہذا	شرک	۲½ ,, ,, ۳½ ,, ,,
۳	پریزیڈنٹ	آخری تقریر	۳½ ,, ,, ۴ ,, ,,

انجمن تشحیذ الاذہان کے ممبر یہ ہین۔

(۱) میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ انجمن تشحیذ الاذہان و ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان (۲) عبد الرحیم۔ سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان و مینیجر رسالہ (۳) چودہری فتح محمد صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۴) چودہری عبد السلام صاحب محاسب انجمن (۵) منشی برکت علی صاحب سب سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان (۶) شیخ تیمور صاحب ممبر (۷) سید طفیل حسین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۸) چودہری محمد ضیاء الدین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۹) محب الرحمان صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۱۰) عبد الصمد خان صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۱۱) شیخ عبد الرحمن صاحب ممبر تشحیذ الاذہان۔ المشتہر عبد الرحیم سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لیکچر گجرات

گجرات میں جو لیکچر ۲- دسمبر ۱۹۰۶ء کو ہوا اگرچہ وہ بہت طول پکڑ گیا تھا جو کہ قریباً دو گھنٹہ تک رہا مگر اس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے شاید اس سے کسی رشید کو فائدہ پہنچے

یہ لیکچر تین حصوں میں منقسم تھا اول تو سکھ صاحبان مخاطب تھے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ آج کل جو گرنتھ صاحب میرے بزرگوں اور سکھ سرداروں کے ہاں اعلیٰ درجہ کی دینی کتاب سمجھی جاتی ہے وہ درحقیقت ساری کی ساری باوا نانک صاحب کی تحریر نہیں ہے بلکہ اس میں بہت کچھ اور لوگوں نے بھی تصرف اور کمی بیشی کر دی ہے۔ چنانچہ سب سکھ صاحبان کو معلوم ہے کہ باوا صاحب کے شلوک ان کے زمانہ میں جمع کئے گئے تھے۔ بلکہ قریباً دو سو سال کے بعد ان و انہوں کو اکٹھا کیا گیا اور ان کے ساتھ باوا صاحب کے دوسرے گدی نشین گروؤں نے اپنے پاس سے نئے نئے شلوک بنا بنا کر گرنتھ میں لکھ دئے اور انہیں باوا صاحب کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے اور ایسے شلوکوں کے بعد نانک کا نام بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اس تصرف بیجا کی تفصیل تو الگ ٹریکٹ میں درج ہے مگر یہاں اس قدر لکھنا کافی ہے کہ گرنتھ صاحب کے محرف مبدل ہونے میں کسی کو شک نہیں اور اس امر کا اقرار تمام گرنتھیوں کو اب تک ہے۔ اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ دراصل تحریر باوا نانک کی وہ ہے جو چولہ صاحب کے نام سے اور اب تک باوا نانک کے قصبہ میں موجود ہے جہاں اب تک میرے بزرگ چولہ صاحب کے متھا ٹیکتے اور برکت ڈھونڈتے ہیں اور چولہ صاحب پر نماز اور قرآنی آیتیں جا بجا لکھی ہوئی ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ گرنتھ سے باوا صاحب کا مذہب اس قدر ظاہر نہیں ہوتا جس قدر چولہ صاحب اور ان کی سوانح عمری سے ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے کہ باوا صاحب نے نہ ایک دفعہ بلکہ دو بار مکہ معظمہ کا حج کیا۔ قصہ کوتاہ ان واقعات کثیرہ سے ثابت ہے کہ باوا صاحب پکے مسلمان تھے۔

بعد ازاں لیکچر کا بڑا حصہ اس امر پر مشتمل تھا کہ درحقیقت سچا اور منجانب اللہ وہی مذہب ہو سکتا ہے جس میں حوادث زمانہ اور انقلاب روزگار سے تغیرات واقع ہو گئے ہوں یعنے اس مذہب میں ہمیشہ ایسے برکات اور تاثیرات کا سلسلہ جاری ہے جو ابتدائے آفرینش سے چلا آیا ہے اور ایسا ہونا چاہیئے کہ حضرت آدم یا جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ لگ سکتا ہے۔ مذہب کے ثمرات اور نتائج ہمیشہ ویسے ہی ناشی ہوں[ملہ]۔ جو ہر نبی اور ہر رسول کے زمانہ میں منتج ہوتے تھے۔ صرف ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اہل مذہب اپنے کمالات کو اولین اور سابقین اور متقدمین پر ہی ختم کرتے ہوں اور موجودہ زمانہ ان دینی کمالات سے تہیدست ہو کر صرف قصے کہانیوں اور قشر اور بے مغز پوست پر قانع ہو گئے ہوں۔ کیونکہ جس حالت میں خدا ہمیشہ لاتغیر اور لازوال طاقتوں کے ساتھ چلا آیا ہے پھر کوئی وجہ پیش نہیں ہو سکتی کہ اس کی بعض صفات تکلم اور مخاطبہ کا تعطل اس بابرکت زمانہ میں تسلیم کر لیا جاوے۔

اس تمہید کے بعد انبیاء سابقین کی نظیروں سے ثابت کیا گیا کہ خدا نے مخلوقات کو ہمیشہ حق و باطل کے تصفیہ میں نہ موسیٰ اور ابراہیم کے زمانہ میں دبدبہ میں رکھا نہ اس ذات پاک نے اس زمانہ میں جبکہ حق و باطل میں بڑا تنازعہ برپا ہوا ہے اور نہ ہی راستی اور ناراستی میں فرق اور تمیز کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا ہوا اور خدا کی ہمیشہ ایسی عادت جاری رہی ہے کہ ابطال باطل اور احقاق حق میں ایسا کھلم کھلا فیصلہ کر دیا کرتا ہے کہ اس فیصلہ کے سمجھنے میں لوگوں کو چنداں منطق اور گہرے اور دقیق علوم کی ضرورت نہیں ہوا کرتی کیونکہ مذہب ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا قبول کرنا اور اس کا پابند بننا ادنیٰ و اعلیٰ اور خواندہ و ناخواندہ ہر ایک کا فرض ہے۔ جس کے پابند ہوئے بغیر کوئی متنفس خدا کے حضور میں سرخرو اور عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا مذاہب میں نہایت موٹا اور صاف فیصلہ کر دیتا ہے تاکہ ہر ایک موٹی سمجھ والے بچے اور بڈھے پر بھی اتمام حجت ہو کر قیامت کے دن انہیں جزا و سزا دیوے۔ سو جیسے ابوجہل اور محمد صلعم کے درمیان اور موسیٰ اور فرعون کے مابین خدا کا فیصلہ ہوا۔ اسی طرح سے اس زمانہ میں پنڈت لیکھرام اور مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے درمیان میں مباہلہ ہو کر یہ فیصلہ ہوا کہ ایک فریق مجرم قرار پا کر فنا ہو گیا اور دوسرا مظفر اور منصور ہو کر لاکھوں کروڑوں کی ہدایت کا موجب ہوا اور ہو رہا ہے۔

اس طریق سے مجھے معلوم ہو گیا کہ بطریق مباہلہ اسلام دوسرے مذاہب کے مقابلہ راست اور منجانب اللہ ہے بعد ازآں مجھے پھر اسلام کے بہتر فرقوں شیعہ سنی اور وہابی مالکی۔ حنبلی معتزلہ وغیرہ میں فیصلہ کرنا پڑا۔ آخر کار وہ فیصلہ بھی سات دفعہ بذریعہ مباہلہ ہو گیا کہ مرزا صاحب کے کردار اور گفتار اور اصول اور اعمال اور معتقدات صحیح اور برحق ہیں کیونکہ خدا قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ میں مومنوں اور راستبازوں کی مدد اور نصرت کیا کرتا ہوں اور انہیں ہی غلبہ اور فتح بخشا کرتا ہوں۔

بعد ازآں کسی کے کہنے پر میں نے وہ تمام علامات اور نشانیاں جو حضرت صلعم نے امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کے بارہ میں فرمائی ہیں۔ بقید صفحہ اور عبارات اہل جلسہ کو سنائیں اور التماس کی کہ یہ جو میں نے (دیکھو بقیہ صفحہ ۱)

(دیکھو بقیہ صفحہ ۱)

ملہ اس زمانہ میں جس قدر اسلام کے برخلاف دوسرے مذہب میں وہ اہل اسلام سے منکر اور اسلام کی اقتدار اور ریس کر کے خدا کی زندہ صفات کے قائل ہیں اور یہ صرف ان لوگوں کا دعویٰ بلا دلیل ہے کہ خدا قادر مطلق یا عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جب کوئی مخالفین اسلام سے (ہندو آریہ عیسائی وغیرہ) تجربہ کی رو سے کوئی دعوے کر کے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے تجربہ اور آزمائش کی رو سے خدا کو عالم الغیب یا رحمان یا مالک مانا ہے کیونکہ جب ان میں سے کوئی بھی علم غیب اور الہامی پیشگوئیوں اور خوارق عادت کے طور پر الٰہی اقتدار اور تعریف کا قائل نہیں بلکہ گذشتہ نبیوں اور رشیوں اور منیوں کی

بقیہ حاشیہ کالم ۲۔ کہانیوں اور سنے سنائے واقعات پر اس کا کچا ایمان ہے پھر ان کا خدا کی زندہ صفات کا اقرار کرنا بڑا دعوے اور سنانیوں کے قصے کہانیوں سے ذرہ ترجیح رکھتا ہاں ہم لوگ کہہ سکتے ہیں کہ خدا ہمیشہ سے عالم الغیب اور مالک اور رحمان اور رحیم ہے جیسے کہ تجربہ کی رو سے بذریعہ صدہا پیشگوئیوں کو ہم نے خود تجربہ کر لیا ہے مگر ہمارے مخالف یونہی ریس کرتے ہیں۔ پر ان میں کوئی بھی فرد بشر ایسا نہیں جو تجربہ سے ہم پر ثابت کر سکے کہ خدا ہے بھی

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۷)

چاند گرہن اور سورج گرہن کا رمضان میں ہونا اور ریل کا جاری ہونا اور دمدار تارہ کا طلوع ہونا اور طاعون کا ملک میں پھیلنا ہزار سالہ کتب قدیمہ اور آثار حدیثیہ اور نبویہ سے تلاش کر کے آپ لوگوں کے حضور میں پیش کی ہیں۔ حق تو یہ تھا۔ کہ آپ لوگ ان کتابوں کو دیکھکر ہمیں بتلاتے۔ کیونکہ میں جو کفار (سکھوں) اور منکرین اسلام سے آیا ہوں۔ مجھے ان دار قطنیوں اور مشکوٰۃ وغیرہ کتابوں سے کیا تعلق یا واسطہ تھا۔ کہ ان کا مطالعہ کر کے ان باتوں اور رسول کریم صلعم کے فرمودہ نشانیوں پر آپ صاحبان کو اطلاع دیتا بلکہ یہ آپ لوگوں کا حق تھا۔ کہ ہمیں بتلاتے۔ مگر حیف ہے ان لوگوں پر کہ انہیں اپنے گھر کی خبر نہیں اور غیر اور بیگانے نا واقف آپ لوگوں کے گھر میں گھس کر یہ بتلاتے ہیں کہ تمہاری کوٹھڑیوں میں فلاں فلاں جواہرات اور موتی ہیں۔ ان سے تم بے خبر سوئے رہو۔ اب میں امید کرتا کہ ان حدیثوں کے حوالجات اور حضرت رسول کریم کے پاک لبوں سے فرمودہ علامات کو تنکر اور کتابوں میں لکھا ہوا پاکر پھر بھی اس نور اور رحمت سے غافل رہتے۔ جو عین وقت پر نازل ہوا اور دور دور سے لوگوں نے اور غیر مذہب کے کفار نے اسے شناخت کیا۔ زیادہ کیا تحریر کیا جاوے۔ اس سارے لیکچر کی کیفیت غالباً الگ شائع ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ماسٹر عبد الرحمان

ضروری اطلاع

اس وقت کو محسوس کر کے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو۔ یا زکوٰۃ کا روپیہ مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا حصہ یا عید فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ یا لنگر خانہ کے روپے کے جو جوابات سے ... نام براہ راست آنا چاہیئے۔

ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کے ساتھ شامل کر کے بھیجنا ہو تو اختیار ہوگا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہی بھیجدیں اور محاسب اسے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیگا۔

مگر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو اور نیز مفصل ہدایت ہو کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے۔ میگزین کی قیمت ہے یا اعانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے۔ مدرسہ کا روپیہ ہے۔ یا عید فنڈ کا روپیہ ہے یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے، یا کسی جائداد کی قیمت ہے، جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن مذکور کو دی گئی ہے یا کسی مکان کا کرایہ ہے یا زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے۔ غرضیکہ پورے طور کے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے۔ جن سے محاسب کو غلطی نہ لگے۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دی جاویں گی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی۔ جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے۔ اسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے۔ ویسا ہی اگر مطبوعہ رسیدوں میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ یا کسی نام کا اندراج نہ ہو تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا۔ کہ فی الفور خط و کتابت کرے۔

المشتہر

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ۔ اس امر کا یاد رکھنا ازبس ضروری ہے کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے۔ شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کے زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دیا ہوگا سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے کہ وصیت کرے یا جائداد کی قیمت کر کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ دے سو اس کو الگ بھجنا چاہیئے۔ کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے۔

* * *

سیاحت امیر صاحب کا نیا پروگرام

ہز ہائینس امیر صاحب

افغانستان کی سیر و سیاحت کا پروگرام حسب ذیل از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے موافق امیر صاحب ہندوستان کے مفصلہ ذیل مقامات میں قیام پذیر ہوں گے۔

لنڈی کوتل میں ۲ جنوری کو رونق افروزی ۳ کو وہاں سے روانگی پشاور میں ۳ کو پہنچ کر وہاں سے ۷ کو روانگی۔ ۸ کو سرہند آگرہ میں ۹ کو پہونچکر ۱۰ تک قیام۔ علی گڈھ ۱۶ تا ۱۸۔ کانپور گوالیار میں ۱۸ کو وارد ۲۰ کو روانگی۔ دہلی میں ۲۱ کو ورود ۲۹ کو روانگی۔ ۳۰ کو اجمیر۔ کلکتہ کو ۳۰ کو آمد۔ ۲ فروری کو روانگی۔ سہارنپور میں ۵ کو ورود۔ ۱۰ کو روانگی۔ بمبئی میں ۱۱ کو ورود اور ۱۴ کو جہاز میں روانگی۔ ۱۵ کو کراچی میں ورود ۱۷ کو روانگی ۱۸ کو سکھر۔ ۱۸ کو بہاولپور میں تشریف آوری ۲۱ کو تشریف بری ۲۲ کو ورود لاہور ۲۵ کو روانگی۔ ۲۶ کو ورود پشاور ۲۸ کو روانگی۔ لنڈی کوتل میں ۲۸ فروری کو ورود اور یکم مارچ کو روانگی جانب کابل کلکتہ میں امیر صاحب کے قیام کا بندوبست ہسٹنگز ہاؤس میں کیا گیا ہے۔ اور ان کے جلو کے آدمیوں کے لئے محل مذکور کے قریب خیمے نصب کئے جائینگے۔

* * *

چین میں تعلیم نسوان

چینی عورتیں بھی عمدہ تعلیم کے واسطے شوقین ہو رہی ہیں۔ نانکنگ میں ایک اسکول لڑکیوں کے واسطے کھولا گیا ہے اس میں چھ استانیاں ہیں۔ جن میں سے دو انگلش لیڈیاں ہیں۔ چین میں عوام الناس کی شائستگی اور تعلیم کیواسطے جو کوشش کی جاری ہے اس میں بھی عورتیں بڑا گہرا حصہ لے رہی ہیں پیکن میں عورتوں کے واسطے ایک روزانہ اخبار بھی شائع ہونیوالا ہے۔ اس کی ایڈیٹر عورتیں ہوں گی۔ اور اس میں زیادہ تر بچوں کی تربیت کا ذکر ہوتا ہے نجوم اور تاریخ کے متعلق بھی بہت سی باتیں چھپتی رہتی ہیں۔

نماز جنازہ۔ برادرم کرم الٰہی صاحب ساکن موضع تھال تحصیل کھاریاں کی والدہ فوت ہوگئی ہے دوست احباب جنازہ غائبانہ [illegible]

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

اُلّو اخبار

ہمارے ملک مین اُلّو اور اس کا پٹھا ایک گالی ہے۔ جنوبی افریقہ کے انگریزی علاقہ کیپ کالونی کے دار الخلافہ کیپ ٹاؤن سے ایک ہفتہ وار اخبار انیس سال سے جاری ہے اور ملک مین معزز ہے قیمت عـــہ سالیانہ ہے اور نام اس کا ہے اُلّو اُلّو لکہتا ہے کہ فرانس مین ایک عورت نے بذریعہ عدالت اس وجہ پر اپنے خاوند سے طلاق حاصل کی ہے۔ کہ میرا خاوند میرے ساتھ حد سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ عیسائی دنیا کے واسطے یا تو طلاق کا دروازہ ایسا بند تھا کہ کسی سخت ضرورت مین بھی طلاق نہ ہو سکتی تھی اور یا ایسا کھلا ہے۔ کہ بات بات پر طلاق ہو جاتی ہے۔

مدارس مین مذہبی تعلیم

ولائت کے اخبارات مین تعلیمی بل کے متعلق بہت شور مچ رہا ہے۔ مجلس عامہ نے اس امر کو منظور کیا ہے کہ ابتدائی مدارس مین مذہبی تعلیم نہ دی جاوے۔ اور مجلس اُمراء اس کی مخالف ہے۔ آپس مین بہت اختلاف اور شور وغل ہو رہا ہے۔ مذہبی تعلیم تو بجائے خود کوئی بُری شے نہین ہے۔ لیکن دین عیسوی جس مذہب کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنا لو۔ وہ تو درحقیقت اسی قابل ہے۔ کہ ابتدائی مدارس کیا بڑے بڑے مدارس سے اس کو مٹا دینا چاہیے۔ امید ہے۔ کہ مجلس عامہ اس مین کامیاب ہوگی۔ کیونکہ ئی زمانہ خدا تعالیٰ کا منشاء بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

دو بُری چیزین

امریکہ کا اخبار نرتھ سیکر لکھتا ہے کہ ہمارے ملک مین خراب کن چیزین دو ہین۔ ایک شراب اور ایک گرجے۔ ایک بوڑھے کا ذکر ہے۔ کہ وہ گرجے مین صرف اسیواسطے جاتا تھا۔ کہ وہاں عشاء ربانی کی رسم کے بہانے سے کچھ شراب پینے کو مل جاتی تھی۔ یہ دو خراب چیزین ایسی ہین۔ کہ ایک انسان کے جسم کو خراب کرتی ہے اور دوسرے انسان کے دماغ کو خراب کرتی ہے۔

پُرانی عیسوئیت

اخبار ڈی سٹرائٹ نیوز لکھتا ہے کہ پرانے زمانہ مین عیسائیت کا حال اچھا تھا۔ کہ عام لوگون کو بائبل کے پڑھنے اور سمجھنے کی اجازت نہ دی جاتی تھی اور مذہبی کتب کا مطالعہ صرف پادریون اور گرجون کے ملازمین تک محدود رہتا تھا۔ تو کچھ اختلاف نہ پیدا ہوتا تھا اب جبکہ بائبل کا ترجمہ ہو گیا اور ہر شخص کو مذہب سے واقفیت دی گئی تو مختلف فرقے بھی بن گئے اور بائیبل کے انکار کرنے والے بھی پیدا ہو گئے اور دہرئیے بھی بن گئے۔

فری تھنکر کے معنے

چینئک سیورنیس۔ کیلیفورنیا سے لکھتا ہے۔ کہ فری تھنکر کون ہے اور لفظ فری تھنکر کے معنے کیا ہین۔ چار سو سال کا تجربہ اور لٹریچر اس ملک مین گواہی دے رہا ہے کہ فری تھنکر وہ ہے۔ جو عیسوی مذہب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے اور اس کو دنیا سے مٹا دینے کی کوشش کرے۔ فری تھنکر کا اصل مُدعا یہ ہے کہ وہ دین عیسوی کو جڑ سے اُکھیڑ دے۔ اور وہ اس مین بہت کچھ کامیابی حاصل کر رہا ہے۔

پادری بھاگ گے

شہر کین سس مین ایک اتوار کے دن تمام گرجے بند رہے وجہ یہ ہوئی کہ ہفتہ کے روز شام کے قریب ایک لڑکی نے تمام پادریون کے نام خط لکھ دئے۔ جن پر صرف یہ الفاظ تھے۔ "سب راز معلوم ہو گیا بھاگ جاؤ" معلوم نہین پادری صاحبان نے کیا سمجھا شاید یہ خیال کیا ہوگا کہ ہمارے قتل کے واسطے منصوبے باندھے گئے ہین۔ سب کے سب شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔

غلط دعا

شہر کریل کے پادری پیٹر گلاس صاحب اپنے مقتدیون کے واسطے گرجا مین بلند آواز مین دعائین مانگنے کے عادی تھے چونکہ پادری صاحب کے محلہ مین بہت سے ماہی گیر رہتے تھے اس واسطے آپ نے ایک دن ماہی گیرون کے سامنے باآواز بلند دعا مانگنی شروع کی کہ اے خداوند میرے ماہی گیرون کی کشتیان مچھلیون سے بھر دے یہ دُعا سُن کر فوراً ایک ماہی گیر اُٹھا اور پکار کر کہنے لگا کہ نہ خداوند ایسا نہ کرنا ورنہ کشتی ڈوب جائیں گی اور سب غرق۔

غلیظ رسم

نارتھمپٹن کونٹی کورٹ مین ایک گواہ پیش ہوا۔ عیسوی مذہب کی رسم کے مطابق گواہی سے پہلے اُسے کہا گیا کہ حلف کے طور پر بائبل کو بوسہ دے۔ اس نے انکار کیا اور کہا کہ بیسوین سال سے یہ چمڑے کی جلدیان پڑی ہے اور یہ چمڑا بسبب پُرانا اور دست مال ہونے کے بہت خراب ہے اور ممکن ہے اس مین ضرر رسان جرم ہون مین اس کو مُنہ لگانا نہین چاہتا۔ جج معقول آدمی تھا اس نے عذر قبول کیا بلکہ ملک کے ڈاکٹرون کے آگے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس غلیظ رسم کو انگلستان کے قانون سے نکال دینے کیواسطے کوشش کرین۔

ایک پادری صاحب

پایونیر اخبار جو گرینڈ ریپڈس صوبہ مچگن سے نکلتا ہے ۲۴ ستمبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ پادری ای۔ ایل جیمز صاحب گرجے سے خارج کئے گئے اور پادری پنے کی سند چھین لی گئی۔ سبب وہی ایک بیگانہ لڑکی کے ساتھ کچھ معاملہ۔

ایک دانا بشپ

بشپ چارلس ڈی ولیمس نے ۳۰ ستمبر کو نوجوان عیسائیون کے ایک مجمع مین وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ بائبل نے کہین یہ دعویٰ نہین کیا کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ ہان بائبل ایک قابل عزت عجائب خانہ ہے۔ جس کی اشیاء کو دیکھنا جائز پر ہاتھ لگانا یا استعمال کرنا جرم ہے۔

دہریت اور عیسوئیت

نارمن مے صاحب شہر مونٹریال سے تحریر فرماتے ہین کہ بت پرستی۔ عیسوئیت اور دہریت دراصل ہر سہ ہم معنے الفاظ ہین ان مذاہب مین سے کسی مذہب کو لے لو۔ سب کا مقصد اور انجام ایک ہی ہے کیونکہ خدائے واحد کے ساتھ کسی کو بھی کچھ تعلق اور واسطہ نہین ہے۔

ایک مس کا اپنا نیلام

مس ایلزبتھ بیگی جو واشنگٹن (امریکہ) کی ایک کنواری لڑکی ہے اور چکیبو کے ایک کارخانہ مین ٹائپ رائٹر کا کام کرتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو نیلام کے ذریعہ سے فروخت کرنے پر مستعد ہے اور اشتہار دیا ہے کہ مین اُس شخص کی جیتے جی خادمہ ہو کر رہون گی جو میرے دام سب سے زیادہ لگائیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت ۵۶

* * *

۱- مین مسمی شیر علی ولد مولوی نظام الدین صاحب قوم رانجھہ ساکن ادرحمہ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ حال مقیم قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۹- مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲- مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہ مسیح موعود قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُن کا مرید اور پیرو ہون۔

۳- مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین اُن ہدایات کا جو ان مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیتہ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے۔ اور ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴- میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ مکان واقع قادیان قیمتی یکصد روپیہ اور بھینس قیمتی معہ روپیہ اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہو اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت ۱۳۰ روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد ⅓ جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کر کے قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو بھی وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ (غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہو۔

۵- مین اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد علاوہ جائداد مذکورہ بالا پیدا کرلوں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد (ماسوائے جائداد مذکورہ) میری ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہو۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۴ مین وصیت کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

نوٹ- جس مکان کا مین نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ میرا ارادہ اس کو وسیع کرنے کا اور نئی عمارت بنانے کا ہے اور اسیطرح اس کی قیمت اُمید ہے۔ کہ چار سَو تک ہو جاوے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

۶- مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ دارالامان قادیان مین پہنچاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷- میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے۔ ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸- مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹- یہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

الراقم- شیر علی عفی اللہ عنہ۔ الموصی۔ قادیان دارالامان ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام- ۹- مارچ ۱۹۰۶ء

العبد- شیر علی عفی اللہ عنہ

گواہ شد۔ حافظ عبد العلی ولد مولوی نظام الدین ذات رانجھہ سکنہ ادرحمہ
گواہ شد۔ نظام الدین والد شیر علی بقلم خود سکنہ ادرحمہ (نشان انگوٹھا)
گواہ شد۔ غلام نبی پنشنر حال وارد ادرحمہ سکنہ میونی بقلم خود

* * *

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
براہ مہربانی یہ چند سطور اخبار بدر مین شائع کر کے ممنون احسان فرمادین۔

باوا نانک صاحب کے چیلون کو خوش خبری

گورو کی بانی جس کا اشتہار رہنمائے خالصہ مین دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہو گئی ہے۔ جس مین باوا نانک جی کا موحد مسلمان اور پانچ ارکان اسلام کا پابند ہونا اور بر ملا درود شریف اور نماز پڑھنا اور باوا نانک و گوبند سنگھ جی کی تعلیم کا اختلاف جس مین زمین و آسمان کا فرق ہے بڑے بڑے پُر دلائل ثبوت سکھ صاحبان کی دھرم پستکون لا مذہبی کتابون سے دیئے گئے ہین ہوتے الوسع محض سکھ صاحبان کی خاطر پنجابی دیس مین اور عمومی [illegible] ہے

عبدالکریم

کام لیا گیا ہے۔ کیونکہ سکھ صاحبان کو پنجابی زبان سے بہت انس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شائع ہونے پر بہتوں کا بھلا ہوگا۔ چونکہ یہ عاجز اس قدر زر کثیر نہیں رکھتا لہٰذا ملتمس ہوں۔ کہ براہ مہربانی کوئی صاحب اس کے چھپوانے کا انتظام کریویں۔ عند اللہ ماجوراً و عند الناس مشکور۔

المشتہر۔ محمد یوسف طالب۔ دوم مدرس مدرسہ پشین ملک بلوچستان
(سابق سورن سنگھ برہمچاری)

شعر و سخن

(شکریہ منت منان بتعریف مسیح امام آخر زمان)

خدایا شکر ہے تیرا کہ ہم نے وہ زماں پایا
ترے فضلوں کے میں قربان جاؤں آئے امام
زمانہ چشم براہ تھا خود اس کی انتظاری میں
مسیح دور آخر ہے غلام احمدؐ سرور
بشارت جسکی سارے انبیاء دیتے رہے وہ اب
زمانہ ہی فقط ہمنے نہ پایا اس شہنشہ کا
یہ تیری ہی عنایت ہے کہ ہم کو یہ ملی نعمت
نظر آتی ہے اب سرسبزی و شادابی ہر جانب
گئے وہ دن کہ مردہ ہوگئی تھی یہ زمین ساری
پرندے اب خوشی سے باغ عالم میں چہکتے ہیں
جہاں میں اس کے آنے سے ہے پھیلی ہر طرف خوشبو
جو غمگین دل تھے انکی اب مرادیں ہوگئیں پوری
غضب کی وہ دعائیں نہیں خدا کے پاک بندوں کی
جو تھے روباہ سیرت گھس گئے اندر بلوں کے وہ
سعادتمند اس سے اکتساب نور کرتے ہیں
نشانات سماوی نے کیا سچا اُسے ثابت
وہ صورت اور سیرت میں ہے مانند نبی حق
فزوں اسلام کی شوکت ہوئی ہے اس کے آنے سے
بنایا قادیاں کو ہے خدا نے مرجع عالم
جو اعدا ہی تھے ہوگئے مغلوب وہ سارے
دلائل سے کیا قتل اس نے سارے اہل باطل کو
ہوا ہے انتشار نور جب سے بدر کامل کا
ہلاکت کے لئے اس کی نہیں تسمہ لگا چھوڑا
شریروں کی شرارت کی بھلا کیا پیش جاتی ہے
زمانہ کے حوادث کی نہیں پرواہ اسے ہرگز

طالب میں جس کی مردان خدا کو نیم جاں پایا
کہ ہم نے فضل سے تیرے شہ آخر زماں پایا
طلبگار اس کی آمد کا ہر اک پیر و جواں پایا
ملائک کو بھی جس کے وصف میں رطب اللساں پایا
زہے قسمت کہ ہمنے رہنمائے گمرہاں پایا
کہ خداموں میں اس کے ہمنے خود کو بیگماں پایا
رواں وہ داں کو جس سے ہم نے ہر دم شادماں پایا
جہاں میں تیری رحمت کا ہر اک چشمہ رواں پایا
ترے فضلوں سے ہمنے اب زمیں کو گلستاں پایا
ہزاروں بلبلوں کو شاخ پُر نالہ کناں پایا
ہوا کو بھی ہے گویا ہم نے اب عنبر فشاں پایا
تر و تازہ خوشی سے ہمنے روئے عاشقاں پایا
کہ جن کی استجابت سے یہ مرد آسماں پایا
مقابل میں کھڑا جب سے کہ ہے نیر زیاں پایا
مگر خفاش بد طینت کو ظلمت میں نہاں پایا
مسیح موعود کو کامل بوقت امتحاں پایا
تری رحمت کے قربان ہمنے کیسا دل ستاں پایا
ہر باغ احمدی کا ہم نے اس کو باغباں پایا
ہے جس سے حاسدوں کے سینہ میں زہر نہاں پایا
شریروں کے لئے اسکو بلائے ناگہاں پایا
قلم کو اس کے ہمنے بڑھ کے از تیغ و سناں پایا
اسی ساعت سے ہمنے دہر میں شور سگاں پایا
ہر اک بوجہل سیرت کو غرض ریشہ دواں پایا
کہ اس کے سر پہ ہمنے ہے خدا کو سایہ باں پایا
جو دیکھا جا کے ہمنے اسکو ہر دم شادماں پایا

مقابل گر ہوا اس کے کوئی دشمن تو یوں سمجھو
ملی ہے اسکو ہمت ہونے کی ویاں جاکر
ہوئی نفرت ہے دینکی اس شریعت میں آ کے
غریبوں کا تو ہے ملجا یتیموں کا ہے ماوا
مرید احمدی ہو آپ بھی! مبارک معبد گر ہو
چہکتے طائران قدس اس کی بارگاہ میں ہیں
مریں یہ صوفی اور پیرزادے گدیوں والے
ریاکاری سے پہنے جسم پر دلق مرقع ہیں
خدایا خوش رہے ہر دم ترا یہ مہدی برحق

عدو کا سینہ۔ اس کا چہرہ ہمنے ارغواں پایا
سیالکی زمیں کو ہمنے ہے دار الاماں پایا
بحمد اللہ کہ ہمنے یہ عجب صاحبقراں پایا
خوشا قسمت ہماری ہم نے ایسا مہرباں پایا
کہ ہمنے اس فرشتہ دو کو اپنا نگہباں پایا
حریم قادیاں کو ہمنے ہے باغ جناں پایا
ہدایت سے جنہیں محروم ہمنے بے زباں پایا
ہدایت کو مگر سینہ میں ان کے بے نشاں پایا
کہ ہمنے اس سے تیری فتح کا علم نشاں پایا

زمانہ ہمیشہ پیغمبروں اور رہنماؤں کا خواہشمند رہا ہے

خداوند کریم غفور الرحیم نے اپنی کریمانہ و رحیمانہ صفتوں سے بہت سی چیزیں اپنی مخلوق کے لئے مہیا کردی ہیں۔ منجملہ اُن کے انبیاء۔ مُرسل۔ پیغمبر امام رہنما ہیں۔ جن کا کام خلق اللہ کو پیغام خدا پہنچانا ہے اور راہ راست دکھانا ہے۔ یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ کہ جب کبھی کسی قوم میں ضعف کے آثار پیدا ہوئے تو خدا تعالےٰ نے اپنی صفت رحمانیت سے اپنا برگزیدہ اس قوم کے درمیان بھیجا۔ تاکہ وہ لوگوں کو چراغ ہدایت کی روشنی دکھائے۔ [illegible] ضلالت سے راہ راست پر لاوے۔ جب اس برگز
وعظ شروع کیا تو بہت سے بلکہ اول ادا
کے درپے ہوئے۔ اور آخر آہستہ آہ
کم بختوں نے بوجہ نافہمی مخالفت کی اور
رہ کے ایذا رسانی
کے طریق استعمال کئے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کو کیسے کیسے روز سیاہ دیکھنے نصیب ہوئے۔

[illegible]

چونکہ اس زمانہ میں جب کہ قرآن کریم و اسلام پر غیر قوموں کی طرف سے بڑے بڑے ناروا حملے ہوئے۔ تو ضرور تھا کہ ان کے رد کرنے والا اور ہدایت کرنے والا بموجب پیشین گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کریمی سے اپنا برگزیدہ بھیجے۔ اب اگر چشم بصیرت و نظر تعمق سے دیکھا جاوے اور ہٹ دھرمی و تعصب سے اجتناب کیا جاوے۔ نیز اشارہ کدعہ (قدعہ یعنی قادیان) و رجل من ابناء فارس والی حدیثوں کی طرف غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد ربانی و خدا کے برگزیدہ ہیں اور جو کچھ وہ دعوے کرتے ہیں برحق کرتے ہیں۔

ناظرین! یہ باتیں پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں۔ اور پہنچتی جاتی ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ واقعی اسی زمین پر پیدا ہوئے اور اسی زمین پر سما گئے۔ لیکن اب اس بات کے نہ ماننے کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہزاروں بلکہ کروڑوں

کا مذہب اسی بات سے زمین مین سماجاتا ہے اب چونکہ یہ خیال مدتسے ان کے دلون مین گھر کئے ہوئے ہے اس کا خارج ہونا بھی کوئی آسان بات نہین ہے لیکن آسان بھی ہوسکتی ہے کیونکہ ممکن نہین کہ اس روشنی کے زمانہ مین کوئی شائستہ قوم ایسی ہٹ دہری پراڑی رہے۔ اسیطرح آریہ صاحبان و دیگر فرقے بھی جنکو دارالامان کی انجمنون کی طرف سے چیلنج دئے جاتے ہین تاکہ یہ بات اظہر من الشمس ہوجاوے کہ کونسا مذہب یا فرقہ صراط مستقیم پر ہے۔ مخالفت وغیرہ سے باز رہ سکتے ہین۔

اب بھی اگر کوئی شخص باوجودیکہ سب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس کے مخالفون نے اپنے فہم ناقص کی کجی اور زعم فاسد کی بدولت کیسے کیسے روز بد دیکھے ہین اور انشاءاللہ تعالیٰ دیکہین گے۔ اپنی کسی مُدعا کے لئے مخالفت پہ کمربستہ رہے۔ تو وہ اسکا اختیار ہے۔ کیونکہ خدا کا کام اپنے مرسل کے ذریعے پہنچانا ہے۔ اس سے مستفید ہونا انسان کا اپنا اختیار ہے۔ جیسے دوزخ وجنّت دونو چیزین انسان ہی کے لئے ہین۔ اب جس کے لئے وہ سعی کرے گا اسی کو وہ حاصل کرے گا۔ اگر نیکی کرے۔ تو امید ہوسکتی ہے۔ کہ وہ جنّت مین داخل ہو اور اگر بدی تو ضرور ہے کہ وہ اپنے کارہائے بد کی جہنم مین سزایاب ہو۔

صاحبان! انسان کو جا ہے

دیکھے (بالانصاف راہ ی وتدقیق کرے نہ کہ الٹا مخالفت پر کمرکس لے اور کانون مین تیل ڈالکر آسمان وزمین کے فرضی قلابے ملاتا پھرے اے مخالفان مسیح موعود ومہدی مسعود وقت تنگ ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے جاتے ہین۔ اب بھی دین کو دنیا پر مقدم سمجھو اور خدا کا خوف دل مین رکھو۔ رأس الحکمة مخافة الله۔ خدا سے ڈرنا حکمت یعنی دانائی کا سر ہے۔ وادیٔ کشمیر کے رہنے والے بالخصوص میرے مضمون کے مخاطب ہین

الراقم

عبداللہ شاہ کانشیٹ ہائی اسکول سرینگر کشمیر

رسید زر

یکم دسمبر ۱۹۱۳ء	۱۳۱۵	محمد شریف صاحب	للعہ
〃	۱۲۸۵	رحمت علی صاحب	سے/
〃	۱۲۹۸	عبدالمنّان صاحب	سے/
۳ 〃 〃	۱۳۰۹	فیض احمد صاحب	سے/
۳ 〃 〃	۱۳۴۴	محمد علی خان صاحب	سے/
۳ 〃 〃	۷۷۷	شاہزادہ سلطان رسید خان صاحب	عہ/ ۱۲
۳ 〃 〃	۸۹۲	غلام مصطفےٰ صاحب	عا/
۳ 〃 〃	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	سے/
۴ 〃 〃	۸۸۷	غلام محمد صاحب	عہ/ ۱۲
۴ 〃 〃	۱۶۷	سہارنپور	عہ/ ۱۱
۵ 〃 〃	۱۳۰۶	امیرالدین صاحب	عہ/ ۱۲
۶ 〃 〃	۸۸۵	عبدالحکیم صاحب	عہ/ ۱۲
۶ 〃 〃	۱۳۴۳	بشیر حسن صاحب	عمر
۶ 〃 〃		ڈاکٹر غلام غوث صاحب	عا/

دلچسپ علمی خبرین

ڈاکٹر ڈبلیو پی ملرے نے تجربہ کے بعد رائے قائم کی ہے۔ کہ آسٹر کنائن (ایک دوا جو کچلہ سے بنائی جاتی اور انگریزی دوا فروشون کے ہان سے ملتی ہے) سے اُس تپ دق مین جو پھیپھڑے سے تعلق رکھتی ہے استعمال کرنے سے مریض کو بیحد نفع ہوتا ہے مریض کو چار خوراک ۲۴ گھنٹے مین دینی چاہئین اور بالغ مریض کو ہر خوراک مین (۱ ۔ ۳۰) گرین تک اور پانچ دن بعد ہر خوراک مین (۱ ۔ ۳۰) گرین بڑہادی جاوے۔ یہان تک کہ بڑہتے بڑہتے ہر خوراک مین (۲ ۔ ۳۰) گرین ہو جاوے۔ پھر خوراک کو بڑہانے کے لئے (۱ ۔ ۶۰) گرین کا اضافہ کیا جاوے۔ یہان تک کہ اضافہ کے ذریعہ خوراک انتہا تک پہنچ جاوے۔ انتہا کے بعد خوراک مین (۱ ۔ ۴۰) گرین کی کمی کی جاوے۔ خوراک کو اسی مقدار کی کمی کے ساتھ برابر گھٹایا جاوے۔ اور جب وہ سب سے کم خوراک پر پہنچ جاوے گی تو مریض کو بیحد فایدہ پہنچیگا۔ اس کے بعد پھر خوراک مین بتدریج اضافہ شروع کیا جاوے۔ جہان کہین تازہ اور صاف ہوا مدقوق کو نہ مل سکے۔ وہان آسٹر کنائن کے ذریعے علاج کرنا بہتر ہوگا مزید برآن اگر تازہ ہوا ملنے کی حالت مین بھی اس دوا کو استعمال کرایا جاوے تو اور زیادہ نفع دے گی۔

پروفیسر۔ کوہن نے جرمنی کی سوسائٹی آف ٹیوبرکلوسس" مین بیان کیا کہ بعض لوگونکو مرض دق بیقاعدہ سانس کے باعث پیدا ہوجاتا ہے۔ اس نے ایک نقاب بنایا ہے۔ اسے چہرہ پر ڈال کر انسان ٹھیک طریقہ مین ناک کے ذریعے سانس لے سکتا ہے

اخبار سائینس سفٹنگز سے معلوم ہوا ہے کہ ایک نے ایک ایسا مصنوعی ہاتھ بنایا ہے۔ جو چیزون اور اوزارون کو ایسی مضبوطی سے پکڑ سکتا ہے۔ جیسے کہ اصلی ہاتھ وہ حسب مرضی کھل سکتا اور بند ہوسکتا ہے۔ بہت ہلکا اور مضبوط ہے۔ اس مین ایک کل ہے جس کے ذریعے ہاتھ کام دیتا ہے یہ کل ہتھیلی کے نیچے لگائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر۔ رابرٹ۔ ای کوگھلن کی رائے ہے کہ اکثر ورزش مفید ہوتی ہے لیکن تھوڑی مقدار مین جب ورزش سے تکان معلوم ہونے لگے تو ورزش کو بند کر دینا چاہئے۔ زیادہ ورزش سے بہت سے نقصانات ہوتے اور امراض بھی پیدا ہوجاتے ہین کیونکہ اس سے انسان کا دل کمزور ہونے کے باعث انسان مین نمونیا اور دیگر امراض کے قبول کرنے کی خاصیت پیدا ہوجاتی ہے۔ مزید برآن زیادہ ورزش کرنے والا اچھا خاوند نہین بن سکتا اول تو ورزش کرنے والے مین زیادہ تر شادی کرتے ہی نہین۔ جو کر بھی لیتے ہین۔ ان کی نسبتاً کم اولاد پیدا ہوتی ہے۔ بہت سون کی بیویان طلاق لینے پر مجبور ہوتی ہین۔ جب ورزش کے ذریعے تکان معلوم دینے لگے یا جب انسان کا دل بڑھ جاوے تو ورزش بالکل بند کردی جاوے۔

اخبار سائنس سفٹنگز ایک نامہ نگار کے بیان کے مطابق لکھتا ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ کے ضلع مونٹانہ مین مقام گرینایٹ کاونٹی مین ایک شخص ہے جس کا جان ڈی پرائس ہے اس شخص کی کھال ہر سال اسیطرح گرجاتی ہے جس طرح سانپ کی کینچلی اُتر جاتی ہے۔ (ترقی)

سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماوین اول مفت منگائیے۔ دیکھئے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند ے استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ پڑوال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھئے صرف ۸ر فی تولہ

سنون دندان۔ لو یہ وہ سنون ہے جس نے [illegible] اوہٹا یا کہ پھر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا لیجئے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ میں یا اتفاقیہ ہیں۔ کہلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑھے پھولتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبرا اور دانت مثل گوہر آبدار قیمت [illegible] فی ڈبس۔

بکس محافظ النسل۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے [illegible] مریضوں کو در مقصد پہونچایا ہے اور [illegible] ایک ہفتہ استعمال سے [illegible] مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی میں مایوس نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں۔ سونے چاندی کی گولیاں طلاء طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت ۵ روپے ہے اگر صحت میں کسیقدر کمی ہو تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین
احمدیہ فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

خط و کتابت۔ بوقت تمام خریداران کو چاہیئے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیئے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا۔ افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بنانے میں ہماری جماعت کے شامل ہو گئے ہیں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ نذر الدین

کارخانہ دوائی [illegible] الانسانی
بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو بڑے زور سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر لیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ
مقام بھیرہ۔ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہمارا روزانہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول ہوتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور حیثیت مندوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو تو آپ ضرور ملاحظہ فرماویں نمونہ کا پرچہ مفت آتا ہے قیمت سالانہ [illegible] پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے [illegible] کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

مفت [illegible] کارخانہ جات کی طرف سے (رسالہ گوہر زادہ) [illegible] اطلاع بھیجئے [illegible] جنرل مینیجر [illegible]

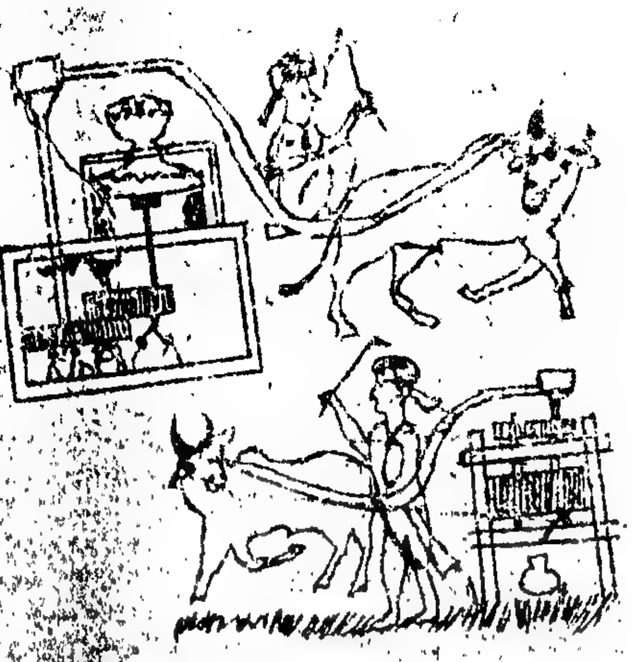

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۲۰ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً ۲۵ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ [illegible] اور درجہ دوم مبلغ [illegible] سے مبلغ [illegible] بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے گنا پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

۲۷

ایک بے نظیر خط جو آپ کے پڑہنے کے قابل ہے

اس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معزز ترین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن مین بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران جاگیرداران تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہین جن سے بہتر شہادت کسی چیز کے حسن و قبح کی دریافت کے لئے تلاش کرنا لاحاصل ہے لیکن ذیل کا عجیب خط جسمین بڑی شہادت موجود ہے۔ **اپنی نوع کا نرالا اور شاید دنیا مین پہلا خط اور کسیکی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے۔**

از جناب بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بھائی ہین) برادرم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین ایک مدت سے آپکا اشتہار اخبار الحکم مین دیکھ رہا ہوں مگر چونکہ اشتہاری دوائیون سے مجھے سخت نفرت ہے اسواسطے مین ہمیشہ اس کو بھی نظر حقارت دیکھتا رہا لیکن آج بوقت دوپہر جبکہ مین قیلولہ کر رہا تہا مجھے اس کے خریدنے کیطرف اپنے مولا کریم کیطرف سے اشارہ ہوا کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کیلئے مفید ہے اس سے پہلے تو مین اسکی قیمت سے بہی ڈرتا تہا مگر اب جبکہ مولا کریم نے اسکی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اس کا استعمال کرنا چاہئے لہذا عرض ہے کہ بدیں کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائین۔

دوسرا خط جو بعد مین آیا برادرم حکیم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکے اشتہارات (**مفرح عنبری**) کی اشاعت حتی الوسع کی یہانتک کہ تحصیلدار صاحب کو وہ دکہایا گیا اور آپ کی دوائی کی تعریف بہی کیگئی اور یہ بہی کہا گیا کہ اس دوائی کیمتعلق مجھے اللہ تعالی کی طرف سے اشارات ہو چکے ہین اور تب سے مجھے کامل یقین ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی پی پارسل بھیجدین آپکا تابعدار غلام رسول۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مفرح دلکشار کارخانہ رفیق الصحت۔ **حویلی کابلی مل لاہور**

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چہاپا گیا۔

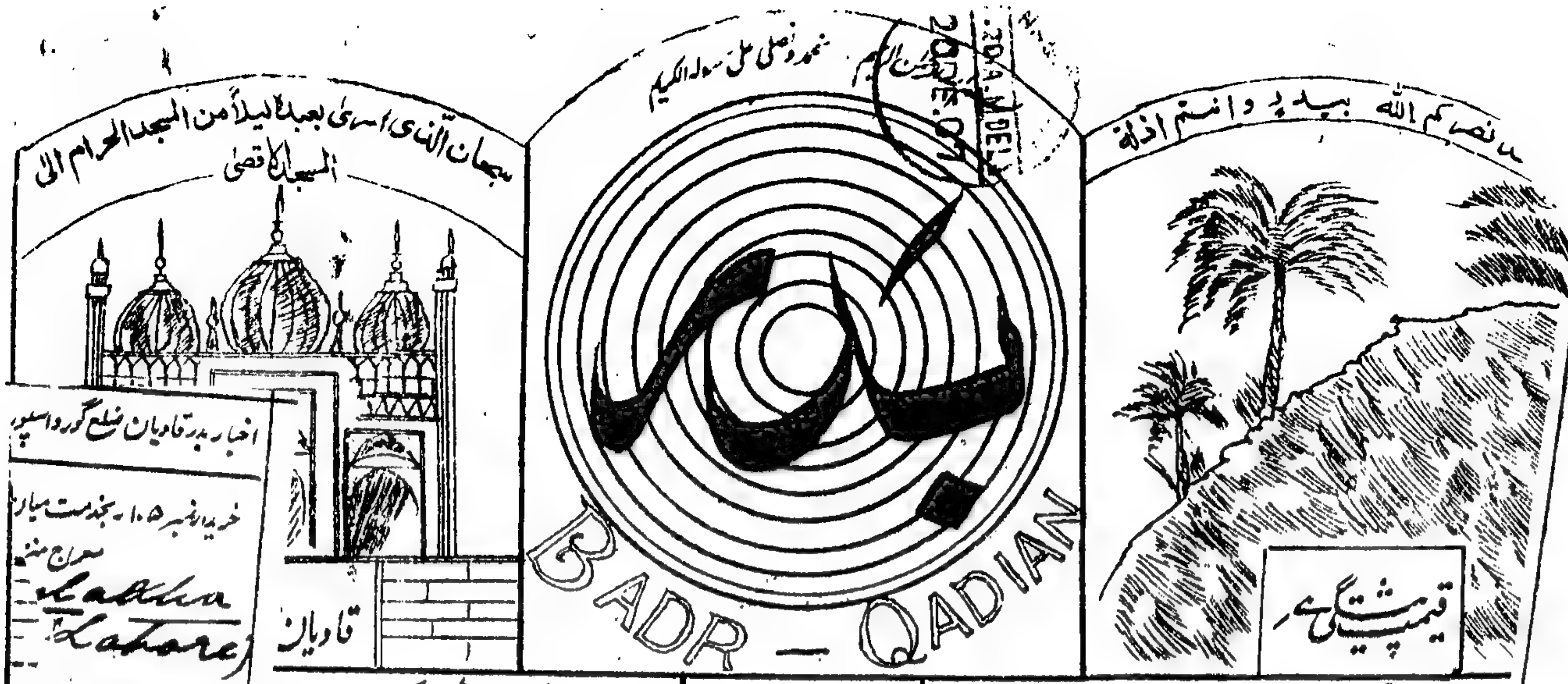
سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
بدر
BADR — QADIAN
قادیان
قیمت پیشگی ۲ر

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

خریدار نمبر ۱۰۵ - بخدمت میاں معراج منشی

Lahore

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

صاحب عمر

لاہور

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — مورخہ ۱۳ - ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۷ء — نمبر ۵۱

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از معاونین صہ
قادیان میں ہے
فی پرچہ ۲ر
گورنمنٹ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ‖ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ‖ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ‖ بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ‖ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ‖ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ‖ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ‖ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ‖ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ‖ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ‖ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است ‖ منکرآن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ‖ منکرآن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ‖ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ‖ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب ‖ نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ سے

عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ضمیمہ
اخبار .. .. .. للعہ ر
مابعد .. .. .. صہ ر
عام قیمت پیشگی بغیر اوراق ضمیمہ
اخبار .. .. .. سے ر
فی پرچہ .. .. .. ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد لیجاوے گی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاوے گی علیحدہ رسید نہ روانہ ہو گی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۳ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور

وحی الٰہی کی تائید مکہ معظمہ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی و معظمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بدر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام درج ہے جو آپ کو جمعرات کو ہوا تھا کہ "عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو" اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں بہ استثنائے چند مقامات عید جمعہ کو ہوئی تھی۔ مگر یہ غیب کی خبر تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دی اور جو یقینی تھی وہ یہی تھی کہ عید جمعرات کی ہے۔ اب مکہ شریف سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں عید جمعرات کی تھی جیسا کہ بموجب الہام ہمارے امام صاحب۔ والحمد للّٰہ علی ذالک۔

خاص خانہ کعبہ میں جمعرات کی عید ہونے کے یہ معنے ہی ہیں کہ بدھ کی شام کو چاند ہو گیا تھا۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آیا مگر اس کی حقیقت کی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دیدی۔ یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور ہمارے امام علیہ السلام کی صداقت اور ان کی سادگی پر ایک بیّن دلیل۔ ہمارے مخالفین اور دنیا کے اہل الرائے اس معاملہ میں غور کریں کہ کس سادگی اور جرأت کے ساتھ ہمارے حضرت صاحب اپنے الہام دنیا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اگرچہ قادیان میں اس روز عید نہیں کی گئی مگر خدا تعالیٰ کا پیغام جو پہونچا تھا وہ کھول کر بتا دیا گیا۔ اور آخر وہی ہوا۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

خبریں ضروری ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دوست صادق محب واثق جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حال میں آپ کے اخبار کے متعلق چند صاحبان نے دو تحریکیں کی ہیں۔ اول یہ کہ اس میں دنیاوی خبریں ہوا کریں اور دوم یہ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے۔ چونکہ میں بدر سے خاص محبت رکھتا ہوں اور اس کی ترقی اور بہبودگی کا خواہشمند ہوں اس وجہ سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیز رائے اس کے متعلق ظاہر کروں۔

(۱) یہ بات مسلّم ہے۔ کہ ہم کو دنیاوی خبروں کی بھی سخت ضرورت ہے نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام روئے زمین کے لئے جسطرح چاہیے۔ بطور خود انتظام کرنے کی کیونکہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے حالات سے آگاہی بھی لازمی ہے۔ اور یہ بغیر اخبار ممکن نہیں چونکہ ہمارے قومی اخبارات میں ملکی خبریں نہیں ہوتیں اس وجہ سے باوجود خریدنے الحکم۔ بدر و دیگر رسائل کے ایک نہ ایک اور اخبار خریدنا یا کم از کم اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بدر میں ملکی خبروں کا اندراج ایک عمدہ تجویز ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس کے لئے گنجائش کہاں سے آوے۔ مجھے یاد ہے کہ گذشتہ برس ہوا کہ اس اخبار میں ملکی خبروں کا ایک صفحہ شامل ہوتا تھا۔ میں ایسی خبروں سے مخالف ہوں جو پرانی ہو کر چند تبادلہ کے اخبارات سے حاصل کی جاویں اور اس سے اخبار کی وقعت کم ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس کام کے لئے اخبار میں سے ایک دو صفحہ کی گنجائش نکل سکتی ہے اور نہ ہی ایک دو صفحہ اس کے لئے کافی ہیں۔ ملکی خبروں اور تمام دنیا کے حالات کے متعلق ضروری ہے کہ کم سے کم چار صفحہ کا ضمیمہ بدر کے ساتھ ضمیمہ نکلا کرے مگر اس کی تیاری کے لئے خاص انتظام چاہیئے چند روزانہ اور ہفتہ وار انگریزی اور اردو اخبارات منگوائے حاصل کئے جاویں اور علاوہ اس کے ہر بڑے شہر میں جہاں کہ احمدی جماعت موجود ہے۔ بدر کے اس ضمیمہ کے لئے ہر جگہ نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مقامی خبریں لکھتے رہا کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس ضمیمہ کے لئے علیحدہ ایک سب اڈیٹر بھی ہو جو آپ کے ماتحت اور آپکی ہدایات کے موافق اپنا کام کرے کیونکہ آپ پہلے ہی اخبار میں دبے ہوئے ہیں۔

یہ تمام انتظام خرچ چاہتا ہے۔ جسکا انتظام بھی ضروری ہے۔ اگر ناظرین بدر کو واقعی یہ شوق ہے کہ ان کے اخبار میں ملکی خبریں ہوا کریں تو وہ اس ضمیمہ کو خریدیں اور اس کا چندہ پیشگی ادا کریں چونکہ محصولڈاک کی ضرورت اس ضمیمہ کے لئے نہ ہوگی میرے خیال میں کم سے کم ایک روپیہ قیمت اسکی اسصورت میں ہو کر سات سو خریدار اس ضمیمہ کیلئے پیدا ہو جاویں۔ اور بغیر پوری ہونے اس تعداد کے اس کام میں ہاتھ ڈالنا مشکل ہے۔ اگر سات سو یا اس سے زیادہ خریداروں کی خواہش ہو تو اس کام کو شروع کر دیا جاوے ورنہ ہر شخص کا اختیار ہے۔ کہ ملکی خبروں کے حاصل کرنے

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ بدر کو ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے جسکے متعلق بندہ صاف صاف عرض کرتا ہے کہ یہ قبل از وقت ہے بدر ہرگز ہفتہ میں دوبار بالفعل نہیں ہونا چاہیئے جبکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اخبار کی حالت ابھی تک پوری پوری اطمینان بخش نہیں اور نہ ہی اس سے اصل سرمایہ پر کچھ منافع حاصل ہونا شروع ہوا ہے۔ تو پھر ہفتہ میں دوبار کر کے اخبار کو پھر مشکل میں ڈالنا ہے آجکل تیرہ سو پرچوں کی اشاعت کے لئے کم سے کم تیرہ سو پیسہ محصولڈاک کیلئے درکار ہیں۔ تو پھر اس خرچ کو ہفتہ میں دوبار کرنا بغیر کافی فنڈ کے عقلمندی سے بعید ہے اور امید کامیابی کی کم ہے۔ میری ناچیز رائے یہ ہے کہ دونوں اخبار بدر اور الحکم بالفعل ہفتہ میں ایکبار ہی شائع ہوں۔ البتہ ایک بڑا نقص انکی اشاعت میں ہے جسکا رفع کرنا لازمی ہے بدر ایک مقررہ دن شائع ہوتا ہے اور الحکم دو ایک مقررہ تاریخ کو یا اس کے دوسرے روز۔ بارہا ایسا ہوتا ہے یہ دونو اخبار ایک ہی روز قادیان سے روانہ ہوتے ہیں اور اس طرح خریدار ان کو ایک ہی روز پہونچتے ہیں یہ بڑا نقص ہے۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دونوں اخبارات کے مضامین اور ان کا مذاق علیحدہ ہے۔ مگر قادیان کی خبریں اور کلمات طیبات جو اخبار کا مغز ہیں وہ دونوں میں مشترک ہیں اور اس سے دونو اخبار خریدنے کا شوق کم ہو جاتا ہے۔ اس نقص کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے کہ دونو اخبار مقررہ تاریخوں میں شائع ہوں اور ہر ایک اخبار دوسرے سے تین چار روز بعد میں شائع ہوا کرے۔ مثلاً الحکم ہمیشہ ۱۰-۱۷-۲۴- اور اخیر تاریخ کو شائع ہوتا ہے بدر کو ضرور نہیں کہ ہر جمعرات کو ہی شائع ہو بلکہ اگر وہ ہر مہینہ کی ۵-۱۲-۲۰-۲۷- تاریخ یعنے مہینہ میں چار بار شائع ہو تو اسطرح جو لوگ دونوں اخبار خریدتے ہیں انکو ہفتہ میں گویا دو پرچے پہونچتے رہینگے۔ یعنی ۵-۱۰-۱۲-۱۷-۲۰-۲۴-۲۷ اور اخیر تاریخ اور اس طرح جو مدعا ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار ہو وہ بھی حاصل ہو جاویگا اور جو لوگ صرف ایک اخبار خریدتے ہیں انکو دوسرا اخبار بھی خواہ مخواہ خریدنے کا شوق ہوگا۔ جو شوق کہ موجودہ صورتیں ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ بسا اوقات آجکل دونوں اخبار ایک روز پہونچتے ہیں اور الہامات و دیگر مقامی خبریں اور کلمات طیبات یکساں ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ ہفتہ میں دوبار اخبار پڑھنا ہو تو دونوں اخبار خریدے ورنہ ایک ہی۔ اور ناظرین اخبار کو بھی پڑھنے میں آسانی ہوگی جناب کو اس کے متعلق ضرور غور کرنی چاہیئے اور بدر کو بجائے ہر جمعرات کے ۵-۱۲-۲۰-۲۷ تاریخ شائع کرنیکا انتظام کرنا چاہیئے اگر دیگر صاحبان بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ میری ناچیز رائے جو تھی عرض کر دی

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی ⁂ صفحہ ۴ تا ۱۸۔ لیکچر لودیانہ
صفحہ ۱۹ و ۲۰۔ اشتہارات

مسیح
پارسہ

۳۔ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔

خدا کی تازہ وحی

۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ بشرہم بایام اللہ وذکرہم تذکیرا

ترجمہ۔ ان کو خوشخبری دے اللہ تعالےٰ کے دنوں کی اور ان کو نصیحت کر نصیحت کرنا

ضروری اطلاع

اس دقت کو محسوس کرکے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔ خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو۔ یا زکوۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا روپیہ یا وصیت کا روپیہ۔ یا آمدنی کا دسواں حصہ یا غیر فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ غرضیکہ سوائے لنگر خانہ کے روپے کے جو حضرت اقدس کے نام براہ راست آنا چاہیئے۔ ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کے ساتھ شامل کرکے بھیجنا ہو۔ تو اختیار ہوگا۔ کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہی بھیجدیں اور محاسب اُسے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کردیگا۔

مگر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو۔ اور نیز مفصل ہدایت ہو۔ کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے۔ میگزین کی قیمت ہے یا اعانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے۔ مدرسہ کا روپیہ ہے یا عید فنڈ کا روپیہ ہے۔ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے۔ یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے۔ یا وصیت کا روپیہ ہے۔ یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے۔ یا کسی جائداد کی قیمت ہے۔ جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن مذکور کو دی گئی ہے۔ یا کسی مکان کا کرایہ ہے۔ یا کسی زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے۔ غرض یہ کہ پورے طور کے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے جن سے محاسب کو غلطی نہ لگے۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دی جاوینگی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی۔ جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے۔ اسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے۔ ایسا ہی اگر مطبوعہ رسیدوں میں کسی قسم کی غلطی ہو یا کسی نام کا اندراج نہ ہو۔ تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا کہ فی الفور خط وکتابت کرے۔

المشتہر

خاکسار محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ۔ اس امر کا یاد رکھنا از بس ضروری ہے۔ کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے۔ شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے۔ کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کی زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا۔ سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے۔ کہ وصیت کرے۔ یا جائداد کی قیمت کرکے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ ہے۔ سو اس کو الگ بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے۔

لیکچر لودیانہ لدھیانہ کا لیکچر حضرت اقدس کی ضروری تقریر تھی اور بہت سے احباب کی خواہش تھی کہ اس کو اخبار بدر میں درج کردیا جاوے لیکن میں نے سوچا کہ تھوڑا تھوڑا درج کرنے سے پورا پورا لطف نہیں رہتا۔ اس واسطے سارا لیکچر ایک ہی اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے سبب سے اخبار بجائے ۱۶ صفحہ کے ۲۰ صفحہ کا ہوگیا ہے اور یہی سبب ہے کہ دو روز اشاعت میں دیر ہوئی۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی گئی اور چونکہ یہ اخبار دو دن بعد تک چھپتا رہا۔ اس واسطے اگلے اخبار کے صفحے پورے نہ ہوسکیں گے۔

معذرت افسوس ہے کہ ان ایام میں بسبب کمی فنڈ کے نہ تو اخبار کیواسطے کاغذ عمدہ قسم کا لگ سکا اور نہ مضامین کی طرف کافی توجہ ہوسکی۔ تفسیر بھی ان ایام میں درج نہیں ہوسکی لیکن ۱۹۰۷ء سے انشاء اللہ تفسیر القرآن اور دیگر ضروری مضامین باقاعدہ نکلنے شروع ہوجائیں گے انشاء اللہ اور کاغذ کے واسطے بھی انتظام مناسب ہوجائیگا۔

رعایت۔ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۶ء سے ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء تک براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمتوں میں بتقریب جلسہ خاص رعایت کی جاویگی۔ براہین احمدیہ چار جلد کی قیمت ۱۲ [illegible] جلد کی قیمت ۳ر یہ رعایتی قیمت ہوگی۔ باہر سے جو درخواستیں ان ایام میں آئیں گی یا ان ایام کی لکھی ہوئی ہوں گی۔ ان کی تعمیل بھی اسی نرخ پر ہوگی۔

حضرت مسیح موعود کا

لیکچر لودہانہ میں

(منقول از الحکم)

اول مین اللہ تعالےٰ کا شکر کرتا ہون جس نے مجھے یہ موقع دیا کہ مین پھر اس شہر مین تبلیغ کرنے کے لئے آؤن۔ مین اس شہر مین چودہ برس کے بعد آیا ہون اور مین ایسے وقت اس شہر سے گیا تہا جب کہ میرے ساتھ چند آدمی تھے اور تکفیر تکذیب اور دجال کہنے کا بازار گرم تہا اور مین لوگون کی نظر مین اس انسان کی طرح تہا جو مطرود اور مخذول ہوتا ہے اور ان لوگون کے خیال مین تہا کہ تھوڑے ہی دنون تک یہ جماعت مردود ہوکر منتشر ہو جاوے گی اور اس سلسلہ کا نام ونشان مٹ جاویگا چنانچہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی کوششین اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ پر اور میری جماعت پر کفر کا فتوےٰ لکھا گیا اور سارے ہندوستان مین اس فتوے کو پھرایا گیا۔ مین افسوس ظاہر کرتا ہون کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتوےٰ اس شہر کے چند مولویون نے دیا مگر مین دیکھتا ہون اور آپ بھی دیکھتے ہین کہ وہ کفر دینے والے موجود نہین اور خدا تعالےٰ نے مجھے اب تک زندہ رکہا اور میری جماعت کو بڑہایا میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تیار ہوا اسے ہندوستان کے تمام بڑے شہرون مین پھرایا گیا اور دو سو کے قریب مولویون اور مشائخون کی گواہیان اور مہرین اس پر کرائی گئین اس پر ظاہر کیا گیا کہ یہ شخص بے ایمان ہے کافر ہے دجال ہے مفتری ہے کافر ہے بلکہ اکفر ہے غرض جو جو کچھ کسی سے ہو سکا میری نسبت اس نے لکھا اور ان لوگون نے اپنے خیال مین یہ سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب اس سلسلہ کو ختم کر دے گا اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افترا ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کے لئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تہا لیکن اس کو خدا نے قائم کیا تہا پھر وہ مخالفون کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تہا جسقدر مخالفت مین شدت ہوتی گئی۔ اسیقدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلون مین جگہ پکڑتی گئی اور آج مین خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہون کہ یا تو وہ زمانہ تہا کہ جب مین اس شہر مین آیا اور یہان سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے۔ اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑون تک پہنچے گی۔

پس یہ انقلاب عظیم کیا دیکھو کہ کیا یہ انسانی ہاتھ کا کام ہو سکتا ہے دنیا کے تو لوگون نے چاہا کہ اس سلسلہ کا نام ونشان مٹا دین اور اگر ان کے اختیار مین ہوتا تو وہ کبھی کا اس کو مٹا چکے ہوتے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جن باتون کا ارادہ فرماتا ہے دنیا ان کو روک نہین سکتی اور جن باتون کا دنیا ارادہ کرے مگر خدا تعالےٰ ان کا ارادہ نہ کرے وہ کبھی ہو نہین سکتے ہین۔

غور کرو میرے مخالفین کل علماء اور پیرزادے اور گدی نشین مخالف ہو گئے اور دوسرے مذہب کے لوگون کو بھی میری مخالفت کے لئے اپنے ساتھ ملایا۔ پھر میری نسبت ہر طرح کی کوشش کی مسلمانون کو بدظن کرنے کے لئے مجھ پر کفر کا فتوےٰ دیا اور پھر جب اس تجویز مین بھی کامیابی نہ ہوئی تو پھر مقدمات شروع کئے خون کے مقدمہ مین مجھے پھنسایا اور ہر طرح کی کوششین کین کہ مین سزا پا جاؤن یا پادری کے قتل کا الزام مجھ پر لگایا گیا۔ اس مقدمہ مین مولوی محمد حسین نے بھی میرے خلاف بڑی کوشش کی اور خود شہادت دینے کے واسطے گیا وہ چاہتا تہا کہ مین پھنس جاؤن اور مجھے سزا ملے مولوی محمد حسین کی یہ کوشش ظاہر کرتی تھی کہ وہ دلائل اور براہین سے عاجز ہے اس لئے کہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب دشمن دلائل سے عاجز ہوتا ہے اور براہین سے ملزم نہین کر سکتا تو ایذا قتل کی تجویزین کرتا ہے اور وطن سے نکال دینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے خلاف مختلف قسم کے منصوبے اور سازشین کرتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین جب کفار مکہ عاجز آ گئے اور ہر طرح سے ساقط ہو گئی تو آخر انہون نے بھی اسی قسم کے حیلے سوچے کہ آپ کو قتل کر دین یا قید کرین یا آپ کو وطن سے نکال دیا جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ایذائین دین مگر آخر وہ سب کے سب اپنے ارادون اور منصوبون مین نامراد اور ناکام رہے اب وہی سنت اور طریق میرے ساتھ ہو رہا ہے مگر یہ دنیا بغیر خالق اور رب العالمین کے ہستی نہین رکھتی رہی ہے جو جھوٹے اور سچے مین امتیاز کرتا ہے اور آخر سچے کی حمایت کرتا اور اسے غالب کر کے دکھا دیتا ہے اب اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا یہ نمونہ دکہایا ہے۔ مین اس کی تائیدون کا ایک زندہ نشان ہون اور اس وقت تم سب کے سب دیکھتے ہو کہ مین وہی ہون جس کو قوم نے رد کیا اور مقہورون کی طرح کھڑا ہون تم قیاس کرو کہ اس وقت آج سے چودہ برس پیشتر جب مین یہان آیا تہا تو کون چاہتا تہا کہ ایک آدمی بھی میرے ساتھ ہو علماء فضلاء اور ہر قسم کے معظم مکرم لوگ یہ چاہتے تھے کہ مین ہلاک ہو جاؤن اور اس سلسلہ کا نام ونشان مٹ جاوے وہ کبھی گوارا نہین کرتے تھے کہ ترقیات نصیب ہون مگر وہ خدا جو ہمیشہ اپنے بندون کی حمایت کرتا ہے اور جس نے راستبازون کو غالب کر کے دکہایا ہے اس نے میری حمایت کی اور میرے مخالفون کے خلاف ان کی امیدون اور منصوبون کے بالکل برعکس اس نے مجھے وہ قبولیت بخشی کہ ایک خلق کو میری طرف متوجہ کیا جو ان مخالفتون اور مشکلات کے پردون اور روکون کو چیرتی ہوئی میری طرف آئی اور آ رہی ہے اب غور کا مقام ہے کہ کیا انسانی تجویزون اور منصوبون سے یہ کامیابی ہو سکتی ہے کہ دنیا کے بارسوخ لوگ ایک شخص کی ہلاکت کی فکر مین ہون اور اس کے خلاف ہر قسم کے منصوبے کئے جاوین اس کے لئے خطرناک آگ جلائی جاوے مگر وہ ان سب آفتون سے صاف نکل جاوے ہرگز نہین یہ خدا کے کام ہین جو ہمیشہ اس نے دکھلائے ہین۔ پھر اس امر پر زبردست دلیل یہ ہے کہ آج سے ۲۵ برس پیشتر جب کہ کوئی بھی میرے نام سے واقف نہ تہا اور نہ کوئی شخص قادیان مین میرے پاس آتا تہا یا خط وکتابت رکہتا تہا اس گمنامی کی حالت مین اس کس مپرسی کے ایام مین اللہ تعالےٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

یأتون من کل فج عمیق ویأتیک من کل فج عمیق

لاتصعر لخلق الله ولاتسئم من الناس رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین یہ وہ زبردست پیشگوئی ہے جو ان ایام میں کی گئی اور چھپ کر شائع ہو گئی اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے اُسے پڑھا ایسی حالت اور ایسے وقت میں کہ میں گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا اور کوئی شخص مجھے نہ جانتا تھا خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ تیرے پاس دور دراز ملکوں سے لوگ آئیں گے اور کثرت سے آئیں گے اور ان کے لئے مہمانداری کے ہر قسم کے سامان اور لوازمات بھی آئیں گے چونکہ ایک شخص ہزاروں لاکھوں انسانوں کو مہمانداری کے جمیع لوازمات مہیا نہیں کر سکتا اور نہ اس قدر اخراجات کو برداشت کر سکتا ہے اس لئے خود ہی فرمایا۔ یأتیک من کل فج عمیق۔ ان کے سامان بھی ساتھ ہی آئیں گے اور پھر انسان کثرت مخلوقات سے گھبرا جاتا ہے اور ان سے کج خلقی کر بیٹھتا ہے۔ اس لئے اس سے منع کیا کہ ان سے کج خلقی نہ کرنا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کی کثرت کو دیکھ کر تنگ نہ جانا

اب آپ غور کریں کہ کیا یہ امر انسانی طاقت کے اندر ہے کہ پچیس تیس برس پہلے ایک واقعہ کی خبر دے اور وہ بھی اسی کے متعلق اور پھر اسی طرح پر وقوع بھی ہو جاوے۔ انسانی ہستی اور زندگی کا تو ایک منٹ کا بھی اعتبار نہیں اور نہیں کہہ سکتے کہ دوسرا سانس آئیگا یا نہیں پھر ایسی خبر دینا یہ کیونکر اس کی طاقت اور قیاس میں آسکتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ میں بالکل اکیلا تھا اور لوگوں سے ملنے سے بھی مجھے نفرت تھی اور چونکہ ایک وقت آنیوالا تھا کہ لاکھوں انسان میری طرف رجوع کریں اس لئے اس نصیحت کی ضرورت پڑی۔ لاتصعر لخلق الله ولا تسئم من الناس۔ اور پھر انہی دنوں میں یہ بھی فرمایا۔ انت منی بمنزلة توحیدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ یعنے وہ وقت آتا ہے۔ کہ تیری مدد کی جاوے گی اور تو لوگوں کے درمیان شناخت کیا جاویگا۔ اسی طرح پر فارسی عربی اور انگریزی میں کثرت سے ایسے الہامات ہیں جو اس مضمون کو ظاہر کرتے ہیں۔

اب سوچنے کا مقام ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کا خوف رکھتے ہیں کہ اس قدر عرصہ دراز پیشتر ایک پیشگوئی کی گئی اور وہ کتاب میں چھپکر شائع ہوئی۔ براہین احمدیہ ایسی کتاب ہے جس کو دوست دشمن سب نے پڑھا۔ گورنمنٹ میں بھی اس کی کاپی بھیجی گئی۔ عیسائیوں ہندوؤں نے اُسے پڑھا۔ اس شہر میں بھی بہتوں کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ وہ دیکھیں کہ اس میں درج ہے یا نہیں۔ بیہودہ مولوی (جو محض عداوت کی راہ سے مجھے دجّال اور کذّاب کہتے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی) شرم کریں اور بتائیں کہ اگر یہ پیشگوئی نہیں تو پھر اور پیشگوئی کس کو کہتے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس کا ریویو مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے کیا ہے چونکہ وہ میرے ہم سبق تھے اس لئے اکثر قادیان آیا کرتے تھے وہ خوب جانتے ہیں اور ایسا ہی قادیان۔ بٹالہ۔ امرت سر وغیرہ دور دور کے لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ اس وقت میں بالکل اکیلا تھا اور کوئی مجھے جانتا نہ تھا۔ اور اس وقت کی حالت سے عند العقل بعید از قیاس معلوم ہوتا تھا کہ میرے جیسے ایک گمنام آدمی پر ایسا زمانہ آئیگا کہ لاکھوں آدمی اس کے ساتھ ہو جاویں گے میں سچ کہتا ہوں کہ میں اس وقت کچھ بھی نہ تھا۔ تنہا و بیکس تھا خود اللہ تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں یہ دعا سکھلائی تھی رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین۔۔

یہ دعا اس لئے سکھائی کہ وہ پیار رکھتا ہے ان لوگوں سے جو دعا کرتے ہیں کیونکہ دعا عبادت ہے اور اس نے فرمایا ہے ادعونی استجب لکم دعا کرو میں قبول کروں گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغز اور مخ عبادت کا دعا ہی ہے اور دوسرا اشارہ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ دعا کے پیرایہ میں سکھانا چاہتا ہے کہ تو اکیلا ہے اور ایک وقت آئیگا کہ تو اکیلا نہ رہیگا اور میں پکار کر کہتا ہوں کہ جیسا یہ دن روشن ہے (اس وقت آفتاب نکلا ہوا تھا ایڈیٹر) اسی طرح یہ پیشگوئی روشن ہے اور یہ امر واقعی ہے کہ میں اس وقت اکیلا تھا کون کھڑا ہو کر کہہ سکتا ہے کہ تیرے ساتھ جماعت تھی۔ مگر اب دیکھو کہ اللہ تعالےٰ نے ان وعدوں کے موافق اور اس پیشگوئی کے موافق جو اس نے ایک زمانہ پہلے خبر دی ایک کثیر جماعت میرے ساتھ کر دی ایسی حالت اور صورت میں اس عظیم الشان پیشگوئی کو کون جھٹلا سکتا ہے پھر جبکہ اسی کتاب میں یہ پیشگوئی بھی موجود ہے کہ لوگ خطرناک طور پر مخالفت کریں گے اور اس جماعت کو روکنے کے لئے ہر قسم کی کوششیں کرینگے مگر میں سب کو نامراد کر دوں گا۔

پھر براہین احمدیہ میں یہ بھی پیشگوئی کی گئی تھی کہ جب تک پاک پلید میں فرق نہ کروں گا نہیں چھوڑوں گا

ان واقعات کو پیش کر کے ان لوگوں کو مخاطب نہیں کرتا جن کے دلوں میں خدا کا خوف نہیں اور جو گویا یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں مرنا ہی نہیں اور خدا تعالیٰ کی کلام میں تحریف کرتے ہیں بلکہ میں ان لوگوں کو مخاطب کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ مرنا ہے اور موت کے دروازے قریب ہو رہے ہیں اس لئے کہ خدا سے ڈرنے والا ایسا گستاخ نہیں ہو سکتا۔ وہ غور کریں کہ کیا پچیس برس پیشتر ایسی پیشگوئی کرنا انسانی طاقت اور قیاس کا نتیجہ ہو سکتا ہے پھر ایسی حالت میں کہ کوئی اسے جانتا بھی نہ ہو اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی ہو کہ لوگ مخالفت کریں گے مگر وہ نامراد رہیں گے۔ مخالفوں کے نامراد رہنے اور اپنے بامراد ہو جانے کی پیشگوئی کرنا ایک خارق عادت امر ہے اگر اس کے ماننے میں کوئی شک ہے تو پھر نظیر پیش کرو۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک کسی مفتری کی نظیر دو جس نے پچیس برس پیشتر اپنے گمنامی کی حالت میں ایسی پیشگوئیاں کی ہوں اور وہ یوں روز روشن کی طرح پوری ہو گئی ہوں۔ اگر کوئی شخص ایسی نظیر پیش کر دے تو یقیناً یاد رکھو کہ یہ سارا سلسلہ اور کاروبار باطل ہو جاوے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے کاروبار کو کون باطل کر سکتا ہے یہی تکذیب کرنا اور بلا وجہ معقول انکار اور انہیں یہ حرام زادے کا کام ہے کوئی حلال زادہ ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔

میں اپنی سچائی کو اسی پر حصر کرتا ہوں اگر تم میں کوئی سلیم عقل رکھتا ہے تو غور کرے کہ پیشگوئی کبھی رد نہیں ہو سکتی جب تک اس کی نظیر پیش نہ کی جاوے میں پھر کہتا ہوں کہ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں موجود ہے جس کا ریویو مولوی ابوسعید نے لکھا ہے اسی شہر میں مولوی محمد حسن اور منشی محمد عمر وغیرہ کے پاس ہوگی۔ اس کا نسخہ مکہ۔ مدینہ۔ بخارا تک پہنچا گورنمنٹ کے پاس اس کی کاپی بھیجی گئی ہندوؤں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں برہموں نے اسے پڑھا اور کوئی گمنام کتاب نہیں بلکہ وہ مشہور کتاب ہے کوئی پڑھا لکھا آدمی جو مذہبی مذاق رکھتا ہے

سے بے خبر نہیں ہے۔ پھر اس کتاب میں یہ پیشگوئی لکھی ہوئی موجود ہے۔ کہ یہ دنیا تیرے ساتھ ہو جاوے گی دنیا میں تجھے شہرت دونگا۔ تیرے مخالفوں کو نامراد رکھونگا اب بتاؤ کہ کیا یہ کام کسی مفتری کا ہو سکتا ہے؟ اگر تم یہی فیصلہ دیتے ہو۔ کہ ہاں یہ مفتری کا کام ہو سکتا ہے۔ تو پھر اس کی نظیر پیش کرو۔ اگر نظیر دکھا دو۔ تو میں تسلیم کر لونگا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ مگر کوئی نہیں جو اس کی نظیر دکھا سکے۔ اور اگر تم اس کی نظیر نہ پیش کر سکو۔ اور یقیناً نہیں کر سکو گے۔ تو پھر میں تمہیں یہی کہتا ہوں۔ کہ

خدا سے ڈرو اور تکذیب سے باز آؤ

یاد رکھو۔ خدا تعالے کے نشانات کو بدون کسی سند کے رد کرنا دانشمندی نہیں اور نہ اس کا انجام کبھی بابرکت ہوا ہے؟ میں تمہاری تکذیب یا تکفیر کی پروا نہیں کرتا اور ان مسائل سے ڈرتا ہوں۔ جو مجھ پر کئے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ خدا تعالے نے آپ ہی مجھے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ کہ تکذیب اور تکفیر ہوگی اور خطرناک مخالفت سے مقابل کرینگے۔ مگر کچھ بگاڑ نہ سکیں گے کیا مجھ سے پیشتر راستبازوں اور خدا کے ماموروں کو رد نہیں کیا گیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فرعون اور فرعونیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام پر فقیہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مشرکین مکہ نے کیا کیا ستم نہیں کئے۔ مگر ان حملوں کا انجام کیا ہوا؟ ان مخالفوں نے ان نشانات کے مقابلہ میں کبھی کوئی نظیر پیش کی؟ کبھی نہیں۔ نظیر پیش کرنے سے تو ہمیشہ عاجز رہے۔ مگر زبانیں چلتی رہیں۔ اس لئے کذاب کہتے رہے اسی طرح یہ لوگ بھی جب عاجز آ گئے۔ تو اور تو کچھ پیش گئی۔ جعل کذاب کہدیا۔ مگر ان منہ کی پھونکوں سے کیا یہ خدا تعالے کے نور بجھا دیں گے؟ کبھی نہیں بجھا سکیں گے۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون

وہ ہست خوارق اور نشانات کو وہ لوگ جو بدظنی کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں کہدیتے ہیں کہ شاید دست بازی ہو مگر پیشگوئی میں انہیں کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ اس لیے نشانات نبوت میں عظیم الشان نشان اور معجزہ پیشگوئی ہی کو قرار دیا گیا ہے یہ امر توریت سے بھی ثابت ہے۔ اور قرآن مجید سے بھی۔ پیشگوئیوں کے برابر کوئی معجزہ نہیں۔ اس لئے خدا تعالے کے مامورین کو ان کی پیشگوئیوں سے شناخت کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالے نے یہ نشان مقرر کر دیا ہے۔

لا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول

یعنے اللہ تعالے کے غیب کا کسی پر ظہور نہیں ہوتا۔ مگر اللہ کے برگزیدہ رسولوں پر ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں باریک اسرار اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور دقیق امور کی وجہ سے ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔ جو دور بین آنکھیں نہیں رکھتے اور موٹی موٹی باتوں کو صرف سمجھ سکتے ہیں۔ ایسی ہی پیشگوئیوں پر عموماً تکذیب ہوتی ہے اور جلد باز اور شتاب کار کہہ اٹھتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ظنوا انہم قد کذبوا

ان پیشگوئیوں میں لوگ شبہات پیدا کرتے ہیں۔ مگر فی الحقیقت وہ پیشگوئیاں خدا تعالے کے منشاء کے مطابق پوری ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر وہ سمجھ میں بھی نہ آئیں۔ تو مومن اور خدا ترس انسان کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان پیشگوئیوں پر نظر کرے جن میں کوئی دقائق نہیں۔ یعنے جو موٹی موٹی پیشگوئیاں ہیں۔ پھر دیکھے۔ کہ وہ کس قدر تعداد میں پوری ہو چکی ہیں۔ یونہی منہ سے انکار کر دینا تقوے کے خلاف ہے۔ دیانت اور خدا ترسی سے ان پیشگوئیوں کو دیکھنا چاہیئے۔ جو پوری ہو چکی ہیں مگر جلد بازوں کا منہ کون بند کرے۔ اس قسم کے امور حضرت موسے حضرت عیسےٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئے۔ پھر اگر یہ امر مجھے بھی پیش آوے۔ تو تعجب نہیں بلکہ ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ سنت اللہ یہی تھی۔

میں کہتا ہوں کہ مومن کے لئے تو ایک شہادت بھی کافی ہے اسی سے اس کا دل کانپ جاتا ہے مگر یہاں تو ایک نہیں صدہا نشان موجود ہیں بلکہ میں دعوی سے کہتا ہوں کہ اس قدر ہیں کہ انہیں گن نہیں سکتا۔

یہ شہادت تھوڑی نہیں کہ دلوں کو فتح کریگا۔ مکذبوں کو موافق بنا لیگا۔ اگر کوئی خدا کا خوف کرے اور دل میں دیانت اور دور اندیشی سے سوچے۔ تو اسے بے اختیار ماننا پڑے گا۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہے

پھر یہ بھی ظاہر بات ہے کہ مخالف جب تک رد نہ کرے اور اس کی نظیر پیش نہ کرے

خدا کی حجت غالب ہے

اب خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ میں اسی خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے اور باوجود اس شر اور طوفان کے جو مجھ پر اٹھا اور جس کی جڑ اور ابتدا اسی شہر سے اٹھی اور پھر دلی تک پہنچی۔ مگر اس نے تمام طوفانوں اور ابتلاؤں میں مجھے صحیح سالم اور کامیاب نکالا اور مجھے ایسی حالت میں اس شہر میں لایا کہ تین لاکھ سے زیادہ انسان وہ مرد میرے مبایعین میں داخل ہیں اور کوئی مہینہ نہیں گذرتا جس میں دو ہزار چار ہزار اور بعض اوقات پانچ پانچ ہزار اس سلسلہ میں داخل نہ ہوتے ہوں

پھر اس خدا نے ایسے وقت میں میری دستگیری کی کہ جب قوم آپ ہی دشمن ہو گئی۔ جب کسی شخص کی دشمن اس کی قوم ہی ہو جاوے۔ تو وہ بیکس اور بے بس ہو جاتا ہے کیونکہ قوم ہی تو دست و بازو ہوتی ہے۔ وہ اس کی مددگار ہوتی ہے دوسرے لوگ تو دشمن ہوتے ہی ہیں۔ کہ ہمارے مذہب پر حملہ کرتا ہے لیکن جب اپنی قوم بھی دشمن ہو۔ تو پھر بچ جانا اور کامیاب ہو جانا معمولی بات نہیں بلکہ ایک زبردست نشان ہے

میں نہایت افسوس اور درد دل سے یہ بات کہتا ہوں۔ کہ قوم نے میری مخالفت میں نہ صرف جلدی کی۔ بلکہ بہت بیہودگی کی۔ صرف ایک مسئلہ وفات مسیح کا اختلاف تھا۔ جس کو میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت صحابہ کے اجماع اور عقلی دلائل سے اور کتب سابقہ سے ثابت کرتا تھا اور کرتا ہوں اور حنفی مذہب کے موافق نص حدیث۔ قیاس۔ دلائل شرعیہ میرے ساتھ تھیں۔ مگر ان لوگوں نے قبل اس کے کہ وہ پورے طور پر مجھ سے پوچھ لیتے اور میرے دلائل کو سن لیتے اس مسئلہ کی مخالفت میں یہاں تک غلو کیا کہ مجھے کافر ٹھہرایا گیا اور اس کے ساتھ اور بھی جو چاہا اور کہا اور میرے [illegible] لگایا۔

آخری زمانہ میں جب عیسائیت کا غلبہ ہوگا اسوقت مسیح موعود کے ہاتھ پر اسلام کا غلبہ ہوگا اور وہ کل ادیان اور ملتوں پر اسلام کو غالب کر کے دکھا دیگا اور دجّال کو قتل کریگا اور صلیب کو توڑیگا اور وہ زمانہ آخری زمانہ ہوگا۔ نواب صدیق حسن خان اور دوسرے بزرگوں نے جنہوں نے آخری زمانہ کے متعلق کتابیں لکھی ہیں انھوں نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے بھی تو کوئی سبب اور ذریعہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ وہ اسباب سے کام لیتا ہے دواؤں سے شفا دیتا ہے اور اغذیہ اور پانی سے بھوک پیاس کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح اب جبکہ عیسائی مذہب کا غلبہ ہوگیا۔ اور ہر طبقہ کے مسلمان اس گروہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے موافق غالب کرے۔ اس کے لئے بہرحال کوئی ذریعہ اور سبب ہوگا اور وہ یہی **موت مسیح کا حربہ** ہے اس حربہ سے صلیبی مذہب پر موت وارد ہوگی اور ان کی کمریں ٹوٹ جاوینگی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اب عیسائی غلطیوں کے دور کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر کیا سبب ہو سکتا ہے کہ مسیح کی وفات ثابت کی جاوے۔ اپنے گھروں میں اس امر پر غور کریں اور تنہائی میں بستروں میں لیٹ کر سوچیں۔ مخالفت کیحالت میں تو جوش آتا ہے۔ سعید الفطرت آدمی پھر سوچ لیتا ہے۔ دلی میں جب میں نے تقریر کی تھی۔ تو سعید الفطرت انسانوں نے تسلیم کر لیا اور وہیں بول اُٹھے۔ کہ بیشک حضرت عیسیٰ کی پرستش کا ستون ان کی زندگی ہے۔ جب تک یہ نہ ٹوٹے اسلام کے لئے دروازہ نہیں کھلتا بلکہ عیسائیت کو اس سے مدد ملتی ہے۔ جو ان کی زندگی سے پیار کرتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ دو گواہوں کے ذریعہ سے پھانسی مل جاتی ہے مگر یہاں اس قدر شواہد موجود ہیں۔ اور وہ بدستور انکار کرتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ یعیسیٰ انّی متوفیک و رافعک الیّ۔ اور پھر حضرت مسیح کا اپنا اقرار اسی قرآن مجید میں موجود ہے۔ فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اور توفی کے معنے موت بھی قرآن مجید ہی سے ثابت ہے کیونکہ یہی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی آیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ و امّا نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلمّا توفیتنی کہا ہے جس کے معنے موت ہی ہیں اور ایسا ہی حضرت یوسف اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہی لفظ آیا ہے۔ پھر الٰہی سورتیں اس کے کوئی اور معنے کیونکر ہو سکتے ہیں؟ یہ بڑی زبردست شہادت مسیح کی وفات پر ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت عیسےٰ کو مُردوں میں دیکھا۔ حدیث معراج کا تو کوئی انکار نہیں کر سکتا اسے کھولکر دیکھ لو کہ کیا اس میں حضرت عیسےٰ کا ذکر مُردوں کے ساتھ آیا ہے یا کسی اور رنگ میں جیسے آپ نے حضرت ابراہیم اور موسےٰ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ کو دیکھا ان میں کوئی خصوصیت اور امتیاز نہ تھا اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت موسےٰ اور ابراہیم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام وفات پا چکے ہیں اور قابض الارواح نے ان کو دوسرے عالم میں پہونچا دیا ہے پھر اُن میں ایک شخص زندہ بجسد العنصری کیسے چلا گیا۔ یہ شہادتیں تھوڑی نہیں ہیں ایک سچے مسلمان کے لئے کافی ہیں۔ پھر دوسری احادیث میں ان سب امور پر ایک جائی نظر کرنے کے بعد یہ امر تقویٰ کے خلاف تھا کہ جھٹ پٹ یہ فیصلہ کر دیا جاتا کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہے اور پھر اس کی کوئی نظیر بھی نہیں عقل بھی یہی تجویز کرتی تھی۔ مگر افسوس ان لوگوں نے ذرا بھی خیال نہ کیا اور خدا ترسی سے کام نہ لے فوراً **مجھے دجّال** کہدیا۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ کیا یہ تھوڑی سی بات تھی؟ افسوس!

پھر جب کوئی عذر نہیں بن سکتا تو کہتے ہیں درمیانی زمانہ میں اجماع ہو چکا۔ میں کہتا ہوں کب؟ اصل اجماع تو صحابہ کا اجماع تھا۔ اگر اس کے بعد اجماع ہوا ہے تو اب ان مختلف فرقوں کو تو اکٹھا کر کے دکھاؤ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ مسیح کی زندگی پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ انہوں نے کتابوں کو نہیں پڑھا ورنہ انہیں معلوم ہو جاتا کہ صوفی موت کے قائل ہیں اور وہ ان کی دوبارہ آمد بروزی رنگ میں لیتے ہیں غرض جیسے میں نے اللہ تعالےٰ کی حمد کی ہے ویسے ہی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں کہ آپ ہی کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور آپ ہی کے فیضان اور برکات کا نتیجہ ہے جو یہ نصرتیں ہو رہی ہیں۔ میں کھولکر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور تقویٰ [illegible] کے بغیر فیضان کوئی روحانی فیض اور نشان حاصل نہیں کر سکتا۔

پھر اس کے ساتھ ہی ایک اور امر قابل ذکر ہے اگر میں اس کا بیان نہ کروں تو ناشکری ہوگی اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمکو ایسی سلطنت اور حکومت میں پیدا کیا ہے جو ہر طرح سے امن دیتی ہے اور جس نے ہمکو اپنے مذہب کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے پوری آزادی دی ہے اور ہر قسم کے سامان اس مبارک عہد میں ہمیں میسر آئے ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا آزادی ہوگی۔ کہ ہم عیسائی مذہب کی تردید زور و شور سے کرتے ہیں اور کوئی نہیں پوچھتا مگر اس سے پہلے ایک زمانہ تھا۔ اس زمانہ کے دیکھنے والے بھی ابتک موجود ہیں۔ اسوقت یہ حالت تھی کہ کوئی مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان تک نہیں کہہ سکتا تھا اور باقی امور کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اور حلال چیز کے کھانے سے روکا جاتا تھا۔ کوئی باقاعدہ تحقیقات نہ ہوتی تھی مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہم ایک ایسی سلطنت کے نیچے ہیں جو ان تمام عیوب سے پاک ہے میں نے سلطنت انگریزی جو امن پسند ہے جس کو مذاہب کے اختلاف سے کوئی اعتراض نہیں اور جس کا قانون ہے کہ ہر اہل مذہب آزادی سے اپنے مذہبی فرض ادا کرے چونکہ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ہماری تبلیغ ہر جگہ پہنچ جاوے اسلئے اس نے ہمکو اس سلطنت میں پیدا کیا جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوشیروان کے عہد سلطنت پر فخر کرتے تھے اسی طرح پر ہمکو اس سلطنت پر فخر ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ مامور چونکہ عدل اور راستی لاتا ہے اس لئے اس سے پہلے کہ وہ مامور ہو کر آئے عدل اور راستی کا اجرا ہونے لگتا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ اس رومی سلطنت سے جو مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں تھی۔ یہ سلطنت مراتب اولی اور افضل ہے اگرچہ اس کا اور اسکا قانون ملتا جلتا ہے لیکن انصاف یہی ہے کہ اس سلطنت کے قوانین کسی سے دبے ہوئے نہیں ہیں اور مقابلہ سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ رومی سلطنت میں وحشیانہ حصہ ضرور پایا جاوے گا یہ لیکن بزدلی تھی کہ یہودیوں کے خوف سے خدا کے پاک اور برگزیدہ بندے مسیح کو حوالات میں دیا گیا اور اس قسم کا مقدمہ مجھ پر بھی ہوا تھا۔ مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں تو یہودیوں نے مقدمہ کیا تھا۔ مگر اس سلطنت میں ہمارے خلاف جب

مقدمہ کیا گیا تھا جس کا مدعی پادری تھا اور ڈاکٹر بھی تھا یعنی ڈاکٹر مارٹن کلارک تھا جس نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا اور اُس نے شہادت پوری بہم پہنچائی یہان تک کہ مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی بھی جو اس سلسلہ کا سخت دشمن ہے شہادت دینے کے واسطے عدالت مین آیا اور جہان تک اس سے ہو سکا اس نے میرے خلاف شہادت دی اور پورے طور پر مقدمہ میرے خلاف ثابت کرنے کی کوشش کی یہ مقدمہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے اجلاس مین تھا جو شاید اب شملہ مین ہین۔ ان کے روبرو پورے طور پر مقدمہ مرتب ہو گیا اور تمام شہادتین میرے خلاف بڑے زور و شور سے دی گئیں ایسی حالت اور صورت مین کوئی قانون دان اہل الرائے بھی نہین کہہ سکتا تھا کہ مین بری ہو سکتا ہون۔ تقاضائے وقت اور صورتین ایسی واقع ہو چکی تھین کہ مجھے سشن سپرد کیا جاتا اور وہان سے پھانسی کا حکم ملتا یا عبور دریائے شور کی سزا دی جاتی مگر خدا تعالیٰ نے جیسے مقدمہ سے پہلے مجھے اطلاع دی تھی اسی طرح یہ بھی قبل از وقت ظاہر کر دیا تھا کہ مین اس مین بری ہون گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی میری جماعت کے ایک گروہ کثیر کو معلوم تھی۔ غرض جب مقدمہ اس مرحلہ پر پہنچا اور دشمنوں اور مخالفون کا یہ خیال ہو گیا کہ اب مجھے مجسٹریٹ سشن سپرد کریگا اس موقعہ پر اس نے کپتان پولیس سے کہا کہ میرے دل مین یہ بات آتی ہے کہ یہ مقدمہ بناوٹی ہے۔ میرا دل اس کو نہین مانتا کہ فی الواقعہ ایسی کوشش کی گئی ہو اور انہون نے ڈاکٹر کلارک کے قتل کے لئے آدمی بھیجا ہو آپ اس کی پھر تفتیش کرین یہ وہ وقت تھا کہ میرے مخالف میرے خلاف ہر قسم کے منصوبون مین ہی نہ لگے ہوئے تھے بلکہ وہ لوگ جن کو تبلیت دُعا کے دعوی تھے وہ دعاؤن مین لگے ہوئے تھے اور رو رو کر دعائین کرتے تھے کہ مین سزایاب ہو جاؤن مگر خدا تعالیٰ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے مین نے سنا ہے کہ کپتان ڈگلس صاحب کے پاس بعض سفارشین بھی آئین مگر وہ ایک انصاف پسند مجسٹریٹ تھا اس نے کہا کہ ہم سے ایسی بد ذاتی نہین ہو سکتی غرض جب مقدمہ دوبارہ تفتیش کے لئے کپتان لیمارچنڈ کے سپرد کیا گیا تو کپتان صاحب نے عبد الحمید کو بلایا اور اس کو کہا کہ تو سچ بیان کر۔ عبد الحمید نے اس پر بھی وہی قصہ جو اس نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو بیان کیا تھا دوہرایا اس کو پہلے سے یہ کہا گیا تھا کہ اگر تو نے دوسری طرح بیان کیا تو تو پکڑا جاویگا اسلئے وہ وہی کہتا رہا۔ کپتان صاحب نے اسکو کہا کہ تو تو پہلے بھی یہی بیان کر چکا ہے۔ صاحب اس سے تسلی نہین پاتے کیونکہ تو تو سچ سچ بیان نہین کرتا جب دوبارہ کپتان لیمارچنڈ نے اس کو کہا تو وہ روتا ہوا ان کے پاؤن پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ مجھے بچا لو کپتان صاحب نے اس کو تسلی دی اور کہا کہ ہان بیان کرو۔ اس پر اس نے اصلیت کھولدی اور صاف اقرار کیا کہ مجھے دھمکا کر یہ بیان کرایا گیا تھا۔ مجھے ہرگز ہرگز مرزا صاحب نے قتل کے لئے نہین بھیجا۔ کپتان اس بیان کو سنکر بہت خوش ہوا اور اس نے ڈپٹی کمشنر کو تار دیا کہ ہم نے مقدمہ نکال لیا ہے چنانچہ پھر گورداسپور کے مقام پر یہ مقدمہ پیش ہوا اور وہان کپتان لیمارچنڈ کو حلف دیا گیا اور اس نے اپنا حلفی بیان لکھوایا۔ مین دیکھتا تھا کہ ڈپٹی کمشنر اصلیت کے کھل جانے سے بڑا خوش تھا اور ان عیسائیون پر اُسے سخت غصہ تھا جنھون نے میرے خلاف جھوٹی گواہیان دی تھین۔ اس نے مجھے کہا کہ آپ ان عیسائیون پر مقدمہ کر سکتے ہین مگر چونکہ مین مقدمہ بازی سے متنفر ہون مین نے یہی کہا کہ مین مقدمہ نہین کرنا چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔ اسی وقت ڈگلس صاحب نے فیصلہ لکھا۔ ایک مجمع کثیر اس دن جمع ہو گیا ہوا تھا اس نے فیصلہ سناتے وقت مجھے کہا کہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ بری ہوئے اب بتاؤ کہ یہ کیسی خوبی اس سلطنت کی ہے کہ عدل اور انصاف کے لئے نہ اپنے مذہب کے ایک سرگروہ کی پروا کی اور نہ کسی اور بات کی۔

مین دیکھتا تھا کہ اس وقت میرے دشمن تو ایک دنیا تھی اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب دنیا کو دکھ دینے پڑتی ہے تو در و دیوار دشمنی کرتے ہین خدا ہی ہوتا ہے جو اپنے صادق بندون کو بچا لیتا ہے پھر مسٹر ڈوئی کے سامنے ایک مقدمہ ہوا۔ پھر ٹیکس کا مقدمہ مجھ پر بنایا گیا مگر ان تمام مقدمات مین خدا نے مجھے بری ٹھہرایا۔ پھر آخر کرم دین کا مقدمہ ہوا اس مقدمہ مین میری مخالفت مین سارا زور لگا گیا۔ اور یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ بس اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے لیکن درحقیقت یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا اور وہی اس کی تائید اور نصرت کیلئے کھڑا ہوتا تو اس کے مٹنے مین کوئی شک و شبہ ہی نہ تھا اور [illegible] کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کرم دین کی حمایت کی گئی اور مجرانہ اس کو مدد دی گئی یہانتک کہ اس مقدمہ مین بعض نے مولوی کہلا کر میرے خلاف گواہیان دین جو سراسر خلاف واقعہ تھین اور یہان تک بیان کیا کہ زانی ہو فاسق ہو فاجر ہو کچھ ہو وہ متقی ہو سکتا ہے یہ مقدمہ ایک لمبے عرصہ تک چلتا رہا۔ اس اثنا مین بہت سے نشانات ظاہر ہوئے آخر مجسٹریٹ نے جو ہندو تھا مجھ پر پانچسو (۵۰۰) روپیہ جرمانہ کر دیا مگر خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ اطلاع دی ہوئی تھی کہ عدالت عالیہ نے اس کو بری کر دیا۔ اس لئے جب وہ اپیل ڈویژنل جج کے سامنے پیش ہوا تو خداداد فراست سے انہون نے فوراً ہی مقدمہ کی حقیقت کو سمجھ لیا اور قرار دیا کہ مین نے کرم دین کے حق مین جو لکھا تھا وہ بالکل درست تھا۔ یعنی مجھے اس کے لکھنے کا حق حاصل تھا۔ چنانچہ اس نے جو فیصلہ لکھا ہے وہ شائع ہو چکا ہے آخر مجھے اس نے بری ٹھہرایا اور جرمانہ واپس کیا اور ابتدائی عدالت کو بھی مناسب تنبیہ دی کہ کیون اتنی دیر تک یہ مقدمہ رکھا گیا۔

غرض جب کوئی موقعہ میرے مخالفون کو ملا ہے تو انہون نے میرے کچل دینے اور ہلاک کر دینے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اور کوئی کسر نہین چھوڑی مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ہر ایک بلا سے بچا لیا اس نے جس طرح اپنے رسولون کو بچاتا آیا ہے مین ان واقعات کو مد نظر رکھکر بڑے زور سے کہتا ہون کہ یہ گورنمنٹ بمراتب اس رومی گورنمنٹ سے بہتر ہے جس کے زمانہ مین مسیح کو دکھ دیا گیا۔ پلاطوس گورنر جس کے روبرو پہلے مقدمہ پیش ہوا۔ وہ دراصل مسیح کا مرید تھا اور اس کی بیوی بھی مریدنی تھی۔ اسی وجہ سے اس نے مسیح کے خون سے ہاتھ دھوئے مگر باوجود اس کے کہ وہ مرید تھا اور گورنر تھا اس نے اس جرأت سے کام نہین لیا جو کپتان ڈگلس نے دکھائی۔ وہان بھی مسیح بے گناہ تھا اور یہان بھی مین بے گناہ تھا۔ مین سچ کہتا ہون۔ اور تجربہ سے کہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حق کے لئے ایک جرأت دی ہے پس مین اس جگہ تمام مسلمانون کو نصیحت کرتا ہون کہ ان پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ کی اطاعت کرین یہ خوب یاد رکھو جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہین ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر نہین کر سکتا جس قدر آسائش اور آرام اس زمانہ مین حاصل ہے اس کی نظیر نہین ملسکتی۔ ریل۔ تار۔ ڈاک خانہ۔ پولیس وغیرہ کے انتظام دیکھو کس قدر فوائد ان سے پہنچتے ہین آج سے ساٹھ ستر برس پہلے بتاؤ کیا ایسا آرام اور آسانی تھی؟ پھر خود ہی انصاف

کرو جب ہم پر ہزاروں احسان ہیں۔ تو ہم کیونکر شکر نہ کریں اکثر مسلمان مجھ پر حملہ کرتے ہیں کہ تمہارے سلسلہ میں یہ عیب ہے کہ تم جہاد کو موقوف کرتے ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ نادان اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں وہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرتے ہیں۔ آپ نے کبھی اشاعت مذہب کے لئے تلوار نہیں اٹھائی جب آپ پر اور آپ کی جماعت پر مخالفوں کے ظلم انتہا تک پہونچ گئے اور آپ کے مخلص خدام میں سے مردوں اور عورتوں کو شہید کر دیا گیا اور پھر مدینہ تک آپ کا تعاقب کیا گیا۔ اس وقت مقابلہ کا حکم ملا۔ آپ نے تلوار نہیں اٹھائی۔ مگر دشمنوں نے تلوار اٹھائی بعض اوقات آپ کو ظالم طبع کفار نے سر سے پاؤں تک خون آلود کر دیا تھا مگر آپ نے مقابلہ نہیں کیا۔ خوب یاد رکھو کہ اگر تلوار اسلام کا ذریعہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اٹھاتے مگر نہیں وہ تلوار جس کا ذکر ہے۔ وہ اس وقت اٹھی جب موذی کفار نے مدینہ تک تعاقب کیا۔

اس وقت مخالفوں کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ مگر اب تلوار نہیں اور یہ بے خلاف ہوتی تحریروں اور تقریروں سے کام لیا جاتا ہے اور اسلام کے خلاف صرف قلم سے کام لیا جاتا ہے۔ پھر قلم کا جواب تلوار سے دینے والا احمق اور ظالم ہوگا یا کچھ اور۔

اس بات کو کبھی مت بھولو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں پر جو حد سے گزر چکے تھے ظلم ستم پر تلوار اٹھائی۔ اور وہ حفاظت خود اختیاری تھی۔ جو ہر مہذب گورنمنٹ کے قانون میں بھی جرم نہیں تعزیرات ہند میں بھی حفاظت خود اختیاری کو جائز رکھا ہے۔ اگر ایک چور گھر میں گھس آوے اور وہ حملہ کر کے مار ڈالنا چاہے۔ اس وقت اس چور کو اپنے بچاؤ کے لئے مار ڈالنا جرم نہیں ہے۔

پس جب حالت یہاں تک پہونچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار خدام شہید کر دیئے گئے اور مسلمان ضعیف عورتوں تک کو نہایت سنگدلی اور بے حیائی کے ساتھ شہید کیا گیا تو کیا حق نہ تھا کہ ان کو سزا دیجاتی اس وقت اگر اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہوتا کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے تو البتہ یہ ہو سکتا تھا کہ تلوار کا نام نہ آتا۔ مگر وہ چاہتا تھا کہ اسلام دنیا میں پھیلے اور دنیا کی نجات کا ذریعہ ہو اس لئے اس وقت محض مدافعت کے لئے تلوار اٹھائی گئی۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اسلام کا اس وقت تلوار اٹھانا کسی قانون مذہب اور اخلاق کے رو سے قابل اعتراض نہیں ٹھہرتا۔ وہ لوگ جو ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دینے کی تعلیم دیتے ہیں وہ بھی صبر نہیں کر سکتے اور جن کے ہاں کیڑے کا مارنا بھی گناہ سمجھا جاتا ہے۔ وہ بھی نہیں کر سکتے پھر اسلام پر اعتراض کیوں کیا جاتا ہے میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ جو جاہل مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ وہ نبی معصوم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افترا کرتے ہیں اور اسلام کی ہتک کرتے ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ اسلام ہمیشہ اپنی پاک تعلیم اور ہدایت اور اس کے ثمرات انوار و برکات اور معجزات سے پھیلا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان نشانات آپ کے اخلاق کی پاک تاثیرات نے اسے پھیلایا ہے اور وہ نشانات اور تاثیرات ختم نہیں ہو گئی ہیں بلکہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود رہتی ہیں اور یہی وجہ ہے جو میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔ اس لئے آپ کی تعلیمات اور ہدایات ہمیشہ اپنے ثمرات دیتی رہتی ہیں اور آئندہ جب اسلام ترقی کریگا تو اس کی یہی راہ ہوگی نہ کوئی اور۔ پس جب اسلام کی اشاعت کے لئے کبھی تلوار نہیں اٹھائی گئی تو اس وقت ایسا خیال بھی کرنا گناہ ہے۔ کیونکہ اب تو سب کے سب امن سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے کافی ذریعے اور سامان موجود ہیں مجھ کو بڑے ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عیسائیوں اور دوسرے معترضین نے اپنے اسلام پر حملہ کرتے وقت ہرگز ہرگز اصلیت پر غور نہیں کیا وہ دیکھتے کہ اس وقت تمام مخالف اسلام اور مسلمانوں کے استیصال کے درپے تھے اور سب کے سب مل کر اس کے خلاف منصوبے کرتے اور مسلمانوں کو دکھ دیتے تھے۔ ان دکھوں اور تکلیفوں کے مقابلہ میں اگر وہ اپنی جان نہ بچاتے تو کیا کرتے قرآن شریف میں یہ آیت موجود ہے

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا

اس سے معلوم ہوتا ہے یہ حکم اس وقت دیا گیا جبکہ مسلمانوں پر ظلم کی حد ہو گئی تو انہیں مقابلہ کا حکم دیا۔ اس وقت کی یہ اجازت تھی دوسرے وقت کے لئے یہ حکم نہ تھا۔ چنانچہ مسیح موعود کے لئے یہ نشان قرار دیا گیا۔

یضع الحرب

اب یہ تو اس کی سچائی کا نشان ہے کہ وہ لڑائی نہ کریگا اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس زمانہ میں مخالفوں نے بھی مذہبی لڑائیاں چھوڑ دیں۔ ہاں اس مقابلہ نے ایک اور صورت اور رنگ اختیار کر لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ قلم سے کام لے کر اسلام پر اعتراض کر رہے ہیں۔ عیسائی ہیں ان کا ایک ایک پرچہ پچاس پچاس ہزار نکلتا ہے۔ اور ہر طرح کوشش کرتے ہیں کہ لوگ اسلام سے بیزار ہو جاویں۔ پس اس کے مقابلے کے لئے ہمیں قلم سے کام لینا چاہیئے نہ تیر چلانے چاہیں۔ اس وقت تو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو اس سے بڑھکر احمق اور اسلام کا دشمن کون ہوگا۔ اس قسم کا نام لینا اسلام کو بدنام کرنا ہے یا کچھ اور۔ جب ہمارے مخالف [illegible] نہیں کرتے حالانکہ وہ حق پر نہیں اور [illegible] ہوگا کہ ہم حق پر ہو کر تلوار کا نام لیں۔ [illegible] کو تلوار دکھا کر کہو کہ مسلمان ہو جا [illegible] دیکھو نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ [illegible] تلوار کا مزا چکھا دیگا۔

یہ خیالات سراسر بیہودہ ہیں۔ ان کو دلوں سے نکال دینا چاہیئے۔ اب وقت آیا ہے کہ اسلام کا روشن اور درخشاں چہرہ دکھایا جاوے یہ وہ زمانہ ہے۔ کہ تمام اعتراضوں کو دور کر دیا جاوے اور جو اسلام کے نورانی چہرہ پر داغ لگایا گیا ہے۔ اسے دور کر کے دکھایا جاوے۔ میں یہ بھی افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ مسلمانوں نے بھی جو موقع خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اور [illegible] عیسائی مذہب کے اسلام میں داخل کرنے کے لئے جو راستہ کھولا گیا تھا۔ اسے ہی بری نظر سے دیکھا

اور اس کا کفر کیا۔

مین نے اپنی تحریرون کے ذریعہ پورے طور پر اس طریق کو چلایا ہے۔ جو اسلام کو کامیاب اور دوسرے مذاہب پر غالب کرنے والا ہو۔ میرے رسائل امریکہ اور یورپ مین جاتے ہین۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو فراست دی ہے۔ انہون نے اس خداداد فراست سے اس امر کو سمجھ لیا ہے لیکن جب ایک مسلمان کے سامنے مین اسے پیش کرتا ہون تو اس کے منہ مین جھاگ آجاتی ہے۔ گویا وہ دیوانہ ہے یا قتل کرنا چاہتا ہے حالانکہ قرآن شریف کی تعلیم تو یہی ہے۔ ادفع بالتی ھی احسن یہ تعلیم اس لیے تھی کہ اگر دشمن بھی ہو تو وہ اس نرمی اور حسن سلوک سے دوست بن جاوے اور ان باتون کو آرام اور سکون کے ساتھ سن لے۔ مین اللہ جلشانہ کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ مین اس کی طرف سے ہون وہ خوب جانتا ہو کہ مین مفتری نہین کذاب نہین اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید مین ظاہر کئے دیکھکر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر مین تمہین خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو۔ کہ باوجود اس کے کہ ہر روز افترا اور کذب ۔ وہ اللہ تعالیٰ پر کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کو ہلاک کرے مگر یہان اس کے برخلاف معاملہ ہے مین خدا کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ مین صادق ہون اس کی طرف سے آیا ہون۔ مگر مجھے کذاب اور مفتری کہا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور بلا مین جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے۔ مجھے نصرت دیتا ہے اور اس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھون انسانون کے دل مین میری محبت ڈالدی۔ مین اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہون اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دیدو کہ وہ کذاب ہو اور اللہ پر اس نے افترا کیا ہو اور پھر خدا تعالیٰ نے اس کی ایسی نصرتین کی ہون اور اس قدر عرصہ تک اسے زندہ رکھا ہو اور اس کی مرادون کو پورا کیا ہو دکھاؤ یقیناً سمجھو کہ خدا کے مرسل ان نشانات اور تائیدات سے شناخت کئے جاتے ہین جو خدا تعالیٰ ان کے لئے دکھاتا اور ان کی نصرت کرتا ہے مین اپنے قول مین سچا ہون اور خدا تعالیٰ جو دلون کو دیکھتا ہے وہ میرے دل کے حالات سے واقف اور خبردار ہے کیا تم اتنا بھی نہین کہہ سکتے جو آل فرعون کے ایک آدمی نے کہا تھا۔ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ کیا تم یقین نہین کرتے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹون کا سب سے زیادہ دشمن ہے تم سب ملکر جو مجھ پر حملہ کرو۔ خدا کا غضب اس سے بہت بڑھکر ہوتا ہے۔ پھر اس کے غضب سے کون بچ سکتا ہے یہ آیت جو مین نے پڑھی ہے اس مین یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وعید کی پیشگوئیان بعض پوری کردیگا کل نہین کہا اس مین حکمت کیا ہے حالت یہی ہے کہ وعید کی پیشگوئیان مشروط ہوتی ہین۔ وہ توبہ۔ استغفار اور رجوع الی الحق سے بھی ٹل جایا کرتی ہین پیشگوئی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وعدہ کی۔ جیسے فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم ۔ اہل سنت مانتے ہین کہ اس قسم کی پیشگوئیون مین تخلف نہین ہوتا کیونکہ خدا تعالیٰ کریم ہے لیکن وعید کی پیشگوئیون مین وہ ڈرا کر بخش بھی دیتا ہے۔ اس لئے کہ وہ رحیم ہے۔

بڑا نادان اور اسلام سے دور پڑا ہوا ہے وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ وعید کی سب پیشگوئیان پوری ہوتی ہین وہ قرآن کریم کو چھوڑتا ہے۔ اس لئے کہ قرآن شریف تو کہتا ہے۔ یصبکم بعض الذی یعدکم ۔ افسوس ہے بہت سے لوگ مولوی کہلاتے ہین۔ مگر انہین نہ قرآن کی خبر ہے نہ حدیث کی نہ سنت انبیاء کی صرف بغض کی جھاگ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ دھوکہ دیتے ہین یاد رکھو۔ الکریم اذا وعد وفی۔ رحیم کا تقاضا یہی ہے کہ قابل سزا ٹھہرا کر معاف کر دیتا ہے اور یہ تو انسان کی بھی فطرت مین ہے کہ وہ معاف کر دیتا ہے ایک مرتبہ میرے سامنے ایک شخص نے بناوٹی شہادت دی اس پر جرم ثابت تھا وہ مقدمہ ایک انگریز کے پاس تھا اسے اتفاقاً چٹھی آگئی کہ کسی دور دراز جگہ پر اس کی تبدیلی ہوگئی ہے وہ غمگین ہوا جو مجرم تھا وہ بڈھا آدمی تھا۔ منشی سے کہا کہ یہ تو قید خانہ ہی مین مرجاویگا اس نے بھی کہا کہ حضور بال بچہ دار ہے۔ اسپر وہ انگریز بولا کہ اب مثل مرتب ہو چکی ہے اب کیا ہو سکتا ہے پھر کہا کہ اچھا اس مثل کو چاک کر دو۔ اب غور کرو کہ انگریز کو تو رحم آسکتا ہے۔ خدا کو نہین آتا؟

پھر اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ صدقہ اور خیرات کیون کیا جاتا ہے اور ہر قوم مین اس کا رواج ہے فطرتاً انسان مصیبت اور بلا کے وقت صدقہ دینا چاہتا ہے اور خیرات کرتا ہے اور کہتے ہین کہ بکرے دو۔ کپڑے دو یہ دو۔ وہ دو۔ اگر اس کے نزدیک صدقہ رد بلا نہین ہوتا تو پھر اضطراراً انسان کیون ایسا کرتا ہے جو صدقہ رد بلا ہوتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے اور مین یقیناً جانتا ہون کہ یہ صرف مسلمانون کا مذہب نہین بلکہ یہودیون۔ عیسائیون اور ہندوؤن کا بھی یہ مذہب ہے۔ اور میری سمجھ مین روئے زمین پر کوئی اس امر کا منکر ہی نہین جبکہ یہ بات ہے تو صاف کھل گیا کہ وہ ارادہ الٰہی ٹل جاتا ہے۔

پیشگوئی اور ارادہ الٰہی مین صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ پیشگوئی کی اطلاع نبی کو دیجاتی ہے اور ارادہ الٰہی پر کسی کو اطلاع نہین ہوتی اور وہ مخفی رہتا ہے۔ اگر وہی ارادہ الٰہی نبی کی معرفت ظاہر کر دیا جاتا تو وہ پیشگوئی ہوتی اگر پیشگوئی نہین ٹل سکتی۔ تو پھر ارادہ الٰہی بھی صدقہ خیرات سے نہین ٹل سکتا۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے چونکہ وعید کی پیشگوئیان ٹل جاتی ہین اس لئے فرمایا۔ ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم ۔ اب اللہ تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے۔ کہ بعض پیشگوئیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ٹل گئین اگر میری کسی پیشگوئی پر ایسا اعتراض کیا جاتا ہے تو مجھے اس کا جواب دو۔ اگر اس امر مین میری تکذیب کروگے تو میری نہین بلکہ اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرنے والے ٹھہروگے مین بڑے وثوق سے کہتا ہون کہ یہ کل اہل سنت جماعت اور کل دنیا کا مسلم مسئلہ ہے کہ تضرع سے عذاب کا وعدہ ٹل جایا کرتا ہے۔ کیا حضرت یونس علیہ السلام کی نظیر بھی تمہین بھول گئی ہے؟ حضرت یونس کی قوم سے جو عذاب ٹل گیا تھا۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ درمنثور وغیرہ کو دیکھو اور بائبل مین یونہ نبی کی کتاب موجود ہے اس عذاب کا قطعی وعدہ تھا مگر حضرت یونس کی قوم نے عذاب کے آثار دیکھکر توبہ کی اور اس کی طرف رجوع کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو بخشدیا اور عذاب ٹل گیا اور پھر حضرت یونس یوم مقررہ پر عذاب کے منتظر تھے۔ لوگون سے خبرین پوچھتے تھے۔ ایک زمیندار سے پوچھا کہ نینوہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ اچھا حال ہے۔ تو حضرت یونس پر بہت غم طاری ہوا۔ اور انہون نے کہا لن ارجع الی قومی کذاباً۔ یعنے مین اپنی قوم کی طرف کذاب کہلاکر نہین جاؤن گا۔ اب اس نظیر کے ہوتے ہوئے اور قرآن شریف کی زبردست شہادت کی موجودگی مین میری کسی ایسی پیشگوئی پر جو پہلے ہی سے شرطی تھی اعتراض کرنا تقویٰ کے خلاف ہے۔ متقی کی یہ شان نہین کہ بغیر سوچے سمجھے کچھ

یہاں تک ہی کہ ان کی بیویاں نکال دو حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہ تھیں علاوہ ازیں ایک صاف اور منصفانہ مذہب تھا۔ اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں جیسے باپ اپنے حقوق ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہ ہو۔ وہاں اس کا یہ منشاء ہے کہ نوع انسان میں مودت اور وحدت ہو۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے اور پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی وہی غرض وحدت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اس پر بہت جگہ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔ یعنے اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آباء

دی ہے اس میں یہ سر ہے کہ آباء کی
طرتی محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ کو
وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی
تے میں اللہ تعالیٰ انسان کو
تعالیٰ سے فطری محبت کا
ت کے بعد اولیٰ عذب ا ہو

اس کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصل مقصد معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے۔ یعنے اس میں اللہ تعالےٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے اور ایک مقام پر یوں فرمایا ہے۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ

اس آیت میں ان تین مدارج کا ذکر کیا ہے جو انسان کو حاصل کرنے چاہئیں۔ پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں بلکہ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عدل کرو اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے۔ یعنی بلا عوض سلوک کرو۔ لیکن یہ امر کہ جو بدی کرتا ہے اس سے نیکی کیجاوے۔ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری پھیر دی جاوے یہ صحیح نہیں یا یہ کہو کہ عام طور پر یہ تعلیم عملدرآمد میں نہیں آسکتی۔ چنانچہ سعدی کہتا ہے

نکوئی با بداں کردن چناں است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اس لئے اسلام میں انتقامی حدود میں جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے۔

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا ومن عفی واصلح الآیۃ

یعنے بدی کی سزا اسیقدر بدی ہے اور جو کوئی معاف کر دے مگر ایسے محل اور مقام پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو۔ اسلام نے عفو خطا کی تعلیم دی لیکن یہ نہیں کہ اس سے شر بڑھے۔

غرض۔ عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنے بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے۔ لیکن اس سلوک میں بھی ایک قسم کی خود غرضی ہوتی ہے کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے اس لیے اس سے بڑھ کر ایک تعلیم دی اور وہ

ایتاء ذی القربیٰ

کا درجہ ہے۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے وہ اس سے کسی معاوضہ اور انعام واکرام کی خواہشمند نہیں ہوتی وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے۔ محض طبعی محبت سے کرتی ہے اگر بادشاہ اس کو حکم دے کہ تو اس کو دودھ مت دو اور اگر یہ تیری غفلت سے مرجاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جاوے گی بلکہ انعام دیا جاویگا۔ اس صورت میں وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو طیار نہ ہوگی۔ بلکہ اس کو گالیاں دیگی کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ذاتی محبت [illegible] کررہی ہے اس کی کوئی غرض درمیان نہیں۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور یہ آیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہے۔ حقوق اللہ کے پہلو سے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انصاف کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرو۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے اور جو اطاعت الٰہی میں اس مقام سے ترقی کرے۔ تو احسان کی پابندی سے اطاعت کرے کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسانات کو کوئی شمار نہیں کرسکتا اور چونکہ محسن کے شمائل اور خصائل کو مدنظر رکھنے سے اس کے احسان تازہ رہتے ہیں۔ اس لئے احسان کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ ایسے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گویا دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس مقام تک انسان میں ایک حجاب رہتا ہے لیکن اس کے بعد جو تیسرا درجہ ہے ایتاء ذی القربیٰ کا یعنے اللہ تعالےٰ سے اسے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور حقوق العباد کے پہلو سے میں اس کے معنے بیان کر چکا ہوں اور یہ بھی میں نے بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم جو قرآن شریف نے دی ہے کسی اور کتاب نے نہیں دی اور ایسی کامل ہے کہ کوئی نظیر اس کی پیش نہیں کرسکتا یعنے

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا الآیۃ

اس میں عفو کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اس میں اصلاح ہو۔ یہودیوں کے مذہب نے تو یہ کہا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت الی آخرہ۔ ان میں انتقامی قوت اس قدر بڑھ گئی تھی اور یہاں تک یہ عادت ان میں پختہ ہوگئی تھی کہ اگر باپ نے بدلہ نہیں لیا تو بیٹے اور اس کے پوتے تک کے فرائض میں یہ امر ہوتا تھا کہ وہ بدلہ لے اس وجہ سے ان میں کینہ توزی کی عادت بڑھ گئی تھی اور وہ بہت سنگدل اور بیدرد ہوگئے تھے۔ عیسائیوں نے اس تعلیم کے مقابل تعلیم دی کہ ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو ایک کوس بیگار لیجاوے۔ تو دو کوس چلے جاؤ وغیرہ۔ اس تعلیم میں جو نقص ہے وہ ظاہر ہے کہ اس پر عملدرآمد ہی نہیں ہوسکتا۔ اور عیسائی گورنمنٹوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ یہ تعلیم کا نقص ہے کیا یہ کسی کی جرأت ہوسکتی ہے کہ کوئی خبیث طمانچہ مار کر دانت نکالدے تو پھر دوسری گال پھیر دو

یہانتک ہی کہ ان کی بیویاں نکال لو حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہیں علاوہ تو ایک صاف اور معقول مذہب تھا ۔ اسلام کی مثال ہم یوں سمجھتے ہیں جیسے باپ اپنے حقوق ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو ۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایکدوسرے کو مارے ۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہ ہو ۔ وہاں اس کا یہ منشاء ہے کہ نوع انسان میں موّدت اور وحدت ہو ۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہانتک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے اور پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی وہی غرض وحدت ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد ۔ اس پر بہت کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشدّ ذکرا ۔ یعنے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو جس طرح پر تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھکر ۔ اس جگہ دو رمز ہیں ایک تو ذکر اللہ کو ذکر اباء دی ہے اس میں یہ سر ہے کہ اباء کی طرفی محبت ہوتی ہے ۔ دیکھو بچہ کو وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی ہے میں اللہ تعالیٰ انسان کو تعالیٰ سے فطری محبت کا ت کے بعد اولی عتبا ہو

اللہ کی خودبخود پیدا ہوتی ہے ۔ یہی وہ اصل مقصد معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے ۔ یعنے اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے اور ایک مقام پر یوں فرمایا ہے ۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ

اس آیت میں ان تین مدارج کا ذکر کیا ہے جو انسان کو حاصل کرنے چاہئیں ۔ پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ ۔ اور یہ ظاہر بات ہے ۔ کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں بلکہ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عدل کرو اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے ۔ یعنے بلا عوض سلوک کرو ۔ لیکن یہ امر کہ جو بدی کرتا ہے اس سے نیکی کیجاوے ۔ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری پھیر دی جاوے یہ صحیح نہیں یا یہ کہو کہ عام طور پر یہ تعلیم عملدرآمد میں نہیں آسکتی ۔ چنانچہ سعدی کہتا ہے

نکوئی با بداں کردن چناں است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اس لئے اسلام میں انتقامی حدود میں جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے ۔

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا ومن عفی واصلح الآیۃ

یعنے بدی کی سزا اسیقدر بدی ہے اور جو کوئی معاف کر دے مگر ایسے محل اور مقام پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو ۔ اسلام نے عفو خطا کی تعلیم دی لیکن یہ نہیں کہ اس سے شر بڑھے ۔

غرض ۔ عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنے بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے ۔ لیکن اس سلوک میں بھی ایک قسم کی خودغرضی ہوتی ہے کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے اس لیئے اس سے بڑھکر ایک تعلیم دی اور وہ

ایتاءِ ذی القربیٰ

کا درجہ ہے ۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے وہ اس سے کسی معاوضہ اور انعام واکرام کی خواہشمند نہیں ہوتی وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے ۔ محض طبعی محبت سے کرتی ہے اگر بادشاہ اس کو حکمدے کہ تو اس کو دودھ مت دو ۔ اگر یہ تیری غفلت سے مرجاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جاوے گی بلکہ انعام دیا جاویگا ۔ اس صورت میں وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو طیار نہ ہوگی ۔ بلکہ اس کو گالیاں دیگی ۔ کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے ۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ذاتی محبت کر رہی ہے اس کی کوئی غرض درمیان نہیں ۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے ۔ اور یہ آیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہے ۔ حقوق اللہ کے پہلو سے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انصاف کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرو ۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے اور جو اطاعت الٰہی میں اس مقام سے ترقی کرے ۔ تو احسان کی پابندی سے اطاعت کر کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسانات کو کوئی شمار نہیں کرسکتا اور چونکہ محسن کے شمائل اور خصائل کو مدنظر رکھنے سے اس کے احسان تازہ رہتے ہیں ۔ اس لئے احسان کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ ایسے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گویا دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس مقام تک انسان میں ایک حجاب رہتا ہے لیکن اس کے بعد جو تیسرا درجہ ہے ایتاءِ ذی القربیٰ کا یعنے اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور حقوق العباد کے پہلو سے میں اس کے معنے بیان کر چکا ہوں اور یہ بھی میں نے بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم جو قرآن شریف نے دی ہے کسی اور کتاب نے نہیں دی اور ایسی کامل ہے کہ کوئی نظیر اس کی پیش نہیں کرسکتا یعنے

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا الآیۃ

اس میں عفو کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اس میں اصلاح ہو ۔ یہودیوں کے مذہب نے تو یہ کہا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت الآخرہ ۔ انہیں انتقامی قوت اس قدر بڑھ گئی تھی اور یہاں تک یہ عادت ان میں پختہ ہوگئی تھی کہ اگر باپ نے بدلہ نہیں لیا تو بیٹے اور اس کے پوتے تک کے فرائض میں یہ امر ہوتا تھا کہ وہ بدلہ دے اس وجہ سے ان میں کینہ توزی کی عادت بڑھ گئی تھی اور وہ بہت سنگدل اور بیدرد ہو گئے تھے ۔ عیسائیوں نے اس تعلیم کے مقابل تعلیم دی کہ ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو ایک کوس بیگار لیجاوے ۔ تو دو کوس چلے جاؤ وغیرہ ۔ اس تعلیم میں جو نقص ہے وہ ظاہر ہے کہ اس پر عملدرآمد ہی نہیں ہوسکتا ۔ اور عیسائی گورنمنٹوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ یہ تعلیم کا نقص ہے کیا یہ کسی کی جرأت ہوسکتی ہے کہ کوئی خبیث طمانچہ مار کر دانت نکال دے تو پھر دوسری گال پھیر دو

کہ ہاں اب دوسرا دانت بھی نکال دو۔ وہ خبیث تو اور بھی دلیر ہو جاویگا اور اس سے امن عامہ میں خلل واقعہ ہو جاویگا۔ پھر ہم کیونکر تسلیم کریں کہ یہ تعلیم عمدہ ہے یا خداتعالے کی مرضی کے موافق ہو سکتی ہے؟ اگر اس پر عمل ہو تو کسی ملک کا بھی انتظام نہ ہو سکے۔ ایک ملک ایک دشمن چھین لے تو دوسرا خود حوالے کرنا پڑے ایک افسر گرفتار ہو جاوے تو دس اور دیدئے جاویں یہ نقص ہیں جو ان تعلیموں میں ہیں اور یہ صحیح نہیں۔

ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ احکام بطور قانون مختص الزمان تھے۔ جب وہ زمانہ گذر گیا۔ دوسرے لوگوں کے حسب حال وہ تعلیم نہ رہی۔ یہودیوں کا وہ زمانہ تھا کہ وہ چار سو برس تک غلامی میں رہے اور اس غلامی کی زندگی کی وجہ سے ان میں قساوت قلبی بڑھ گئی اور وہ کینہ کش ہو گئے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس بادشاہ کے زمانہ میں کوئی ہوتا ہے۔ اس کے اخلاق بھی اسی قسم کے ہو جاتے ہیں سکھوں کے زمانہ میں اکثر لوگ ڈاکو ہو گئے تھے انگریزوں کے زمانہ میں تعلیم اور تہذیب پھیلتی جاتی ہے اور ہر شخص اس طرف کوشش کر رہا ہے۔ غرض بنی اسرائیل نے فرعون کی ماتحتی کی تھی۔ اسی وجہ سے ان میں ظلم بڑھ گیا تھا۔ اسلئے توریت کے زمانہ میں عدل کی ضرورت مقدم تھی۔ کیونکہ وہ لوگ اس سے بے خبر تھے اور جابرانہ عادت رکھتے تھے اور انہوں نے یقین کر لیا تھا کہ دانت کے بدلے دانت کا توڑنا ضروری ہے اور یہ ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالے نے اس وجہ سے ان کو سکھایا کہ عدل تک ہی بات نہیں رہتی بلکہ احسان بھی ضروری ہے۔ اس سبب سے مسیح کے ذریعہ انہیں یہ تعلیم دیگئی۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو۔ اور جب اسی پہ سارا زور دیا گیا۔ تو آخر اللہ تعالے نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس تعلیم کو اصل نقطہ پر پہونچا دیا۔ اور وہ یہی تعلیم تھی کہ بدی کا بدلہ اسیقدر بدی ہے۔ لیکن جو شخص معاف کردے اور معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اجر ہے۔ عفو کی تعلیم دی ہے مگر ساتھ قید لگائی کہ اصلاح سل عفو نقصان پہنچاتا ہے۔ پس اس مقام پر غور کرنا۔ جب توقع اصلاح کی ہو تو عفو ہی کرنا چاہیے مثلاً ایک بڑا شریف الاصل اور فرمانبردار اور۔ لیکن اتفاقاً اس سے کوئی غلطی ہو جاوے اس موقع پر اس کو معاف کرنا ہی مناسب ہے اگر سزا دی جاوے تو ٹھیک نہیں۔ لیکن ایک بدمعاش اور شریر ہے۔ ہر روز نقصان کرتا ہے اور شرارتوں سے باز نہیں آتا۔ اگر اُسے چھوڑ دیا جاوے تو وہ اور بھی بیباک ہو جاویگا۔ اس کو سزا دینی چاہیئے۔ غرض اس طرح پر محل اور موقعہ شناسی سے کام لو۔ یہ تعلیم ہے جو اسلام نے دی ہے اور جو کامل تعلیم ہے۔ اس کے بعد اب کوئی نئی تعلیم یا شریعت نہیں آسکتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور قرآن شریف خاتم الکتب اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کرکے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے۔ اس کو چھوڑ کر نجات نہیں ملسکتی جو اس کو چھوڑیگا۔ وہ جہنم میں جاویگا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی خیال کرنا چاہئیے۔ کہ اس امت کے لئے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرآن مجید کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ ہی میں دعا سکھائی ہے

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ انعمت علیہم کی راہ کے لئے جو دعا سکھائی۔ تو اس میں انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے حصول کا اشارہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو جو کمال دیا گیا ہے وہ معرفت الٰہی کا کمال تھا اور یہ نعمت ان کو مکالمات اور مخاطبات سے ملی تھی اس کے تم بھی خواہاں رہو پس اس نعمت کے لئے یہ خیال کرو کہ قرآن شریف اس دعا کی تو ہدایت کرتا ہے مگر اس کا ثمرہ کچھ بھی نہیں یا اس امت کے کسی فرد کو بھی یہ شرف نہیں ملسکتا کہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہو گیا ہے بتاؤ اس سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ثابت ہوگی یا کوئی خوبی ثابت ہوگی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ اسلام کو بدنام کرتا ہے اور اس نے مغز شریعت کو سمجھا ہی نہیں۔ اسلام کے مقاصد میں سے تو یہ امر تھا کہ انسان صرف زبان ہی سے وحدہ لا شریک نہ کہے بلکہ درحقیقت سمجھ لے اور بہشت دوزخ پر خیالی ایمان نہ ہو بلکہ فی الحقیقت اسی زندگی میں وہ بہشتی کیفیات پر اطلاع پالے اور ان گناہوں سے جن میں وحشی انسان مبتلا ہیں نجات پالے یہ عظیم الشان مقصد اسلام کا تھا اور ہے اور یہ ایسا پاک مطہر مقصد ہے کہ کوئی دوسری قوم اس کی نظیر اپنے مذہب میں پیش نہیں کر سکتی اور نہ اس کا نمونہ دکھا سکتی ہے۔ کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہے مگر وہ کون ہے جو دکھا سکتا ہو؟

میں نے آریوں سے عیسائیوں سے پوچھا ہے کہ وہ خدا جو تم مانتے ہو اس کا کوئی ثبوت پیش کرو۔ صرف زبانی لاف وگزاف سے بڑھکر وہ کچھ بھی نہیں دکھا سکتے وہ سچا خدا جو قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ اس سے یہ لوگ ناواقف ہیں۔ اور اس پر اطلاع پانے کا ذریعہ یہی ایک ذریعہ مکالمات کا تھا جس کے سبب سے اسلام دوسرے مذاہب سے ممتاز تھا۔ مگر افسوس ہے مسلمانوں نے میری مخالفت کی وجہ سے اس سے بھی انکار کر دیا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے حقیقی نجات اسی طرح مل سکتی ہے۔ جب انسان پورے طور پر اللہ تعالے پر ایمان لاوے یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے۔ لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائیگا اور ہلاک کر دیگا۔ وہ کبھی جرأت کر سکتا ہے کہ اس کی طرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنیوالی چیز سمجھتا ہے تو اس کے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کرے۔ اس سے بچ نہیں سکتا یہ یقین معرفت کے بدوں پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجودیکہ وہ خداتعالے پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی۔ تو پھر اقرار کرنا پڑیگا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کیونکہ اسی سے اللہ تعالے کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے گناہ ایک زہر ہے جو اول صغیرہ سے شروع ہوتا ہے پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچ

میں بلا معترضہ کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنی اپنی جگہ ہر قوم کو یہ فکر لگا ہوا ہے کہ ہم گناہ سے پاک ہو جاویں مثلاً آریہ صاحبان نے تو یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ بجز گناہ کی سزا کے اور کوئی صورت پاک ہونے کی ہے ہی نہیں ایک گناہ کے بدلے کئی لاکھ جونیں ہیں جب تک انسان ان جونوں کو نہ بھگت لے وہ پاک ہی نہیں ہو سکتا مگر اس میں بڑی مشکلات ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ جب کہ تمام مخلوقات گنہگار رہی ہے۔ تو اس سے نجات کب ہوگی؟ اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ ان کے ہاں یہ امر مسلمہ ہے کہ نجات یافتہ ہی ایک عرصہ کے بعد [illegible] سے نکال دیئے جاویں گے تو پھر اس نجات سے فائدہ ہی کیا ہوا۔ جب یہ سوال کیا جاوے۔ کہ نجات پانے کے بعد کیوں نکالتے ہو تو بعض کہتے ہیں کہ نکالنے کے لئے ایک گناہ باقی رکھ لیا جاتا ہے اب غور کر کے بتاؤ کہ کیا یہ قادر خدا کا کام ہو سکتا ہے؟ اور پھر جبکہ ہر نفس اپنے نفس کا خود خالق ہے خدا تعالیٰ اس کا خالق ہی نہیں (معاذ اللہ) تو اسے حاجت ہی کیا ہے کہ وہ اس کا ماتحت رہے۔

دوسرا پہلو عیسائیوں کا ہے۔ انہوں نے گناہ سے پاک ہونے کا ایک پہلو سوچا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا مان لو اور پھر یقین کر لو کہ اس نے ہمارے گناہ اٹھا لئے اور وہ صلیب کے ذریعہ لعنتی ہوا نعوذ باللہ من ذالک۔ اب غور کرو کہ حصول نجات کو اس طریق سے کیا تعلق؟

گناہوں سے بچانے کے لئے ایک اور بڑا گناہ تجویز کیا۔ کہ انسان کو خدا بنایا گیا۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور گناہ ہو سکتا ہے؟ پھر خدا بنا کر اسے معہ ملعون بھی قرار دیا۔ اس سے بڑھ کر گستاخی اور بے ادبی اللہ تعالیٰ کی کیا ہوگی؟

ایک کھاتا پیتا حوائج کا محتاج خدا بنا لیا گیا حالانکہ توریت میں لکھا تھا کہ دوسرا خدا نہ ہو نہ آسمان پر نہ زمین پر۔ پھر دروازوں اور چوکھٹوں پر تعلیم لکھی گئی تھی۔ اس کو چھوڑ کر یہ نیا خدا تراشا گیا جس کا کچھ بھی پتہ توریت میں نہیں ملتا ہے۔ میں نے فاضل یہودی سے پوچھا ہے کہ کیا تمہارے ہاں ایسے خدا کا پتہ ہے۔ جو مریم کے پیٹ سے نکلے اور وہ یہودیوں کے ہاتھوں سے مار کھاتا پھرے۔ اس پر یہودی علماء نے یہی جواب دیا کہ محض افترا ہے۔ توریت سے کسی ایسے خدا کا پتہ نہیں ملتا۔ ہمارا وہ خدا ہے۔ جو قرآن شریف کا خدا ہے یعنی جس طرح پر قرآن مجید نے خدا تعالیٰ کی وحدت کی اطلاع دی ہے۔ اسی طرح پر ہم توریت کے رو سے خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور کسی انسان کو خدا نہیں مان سکتے۔ اور یہ تو موٹی بات ہے۔ اگر یہودیوں کے ہاں کسی ایسے خدا کی خبر دی گئی ہوتی جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہونیوالا تھا۔ تو وہ حضرت مسیح کی ایسی سخت مخالفت ہی کیوں کرتے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کو صلیب پر چڑھوا دیا۔ اور ان پر کفر کہنے کا الزام لگاتے تھے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس امر کو ماننے کے لئے قطعاً طیار نہ تھے۔ غرض عیسائیوں نے گناہ کے دور کرنیکا جو علاج تجویز کیا ہے وہ ایسا علاج ہے جو بجائے خود گناہ کو پیدا کرتا ہے اور اس کے گناہ سے نجات پانے کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

انہوں نے گناہ کے دور کرنیکا علاج گناہ تجویز کیا ہے۔ جو کسی حالت اور صورت میں مناسب نہیں یہ لوگ اپنے نادان دوست ہیں اور ان کی مثال اس بندر کی سی ہے جس نے اپنے آقا کا خون کر دیا تھا۔ اپنے بچاؤ کے لئے اور گناہوں سے نجات پانے کے لئے ایک ایسا گناہ تجویز کیا۔ جو کسی صورت میں بخشا نہ جاتا ہے یعنے شرک کیا اور عاجز انسان کو خدا بنا لیا۔

مسلمانوں کے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ ان کا خدا ایسا خدا نہیں جس پر کوئی اعتراض یا حملہ ہو سکے وہ اس کی طاقتوں اور قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی صفات پر یقین لاتے ہیں مگر جنہوں نے انسان کو خدا بنایا یا جنہوں نے اس کی قدرتوں سے انکار کر دیا ان کے ہاں خدا کا عدم وجود برابر ہے۔ جیسے مثلاً آریوں کا مذہب ہے کہ ذرہ ذرہ اپنے وجود کا آپ ہی خدا ہے اور اس کے لئے کچھ بھی پیدا نہیں کیا۔ اب بتاؤ کہ جب ذرات کے وجود کا خالق خدا نہیں۔ تو ان کے قیام کے لئے خدا کی حاجت کیا ہو چکی۔ طاقتیں خود بخود موجود ہیں اور ان میں اتصال اور انفصال کی قوتیں بھی موجود ہیں پھر انصاف سے بتاؤ کہ ان کے لئے خدا کے وجود کی کیا ضرورت ہے؟

میں سمجھتا ہوں اس عقیدہ کو رکھنے والے آریوں اور دہریوں میں ۱۹ اور ۲۰ کا فرق ہے۔

اب صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کامل اور زندہ مذہب ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت و شوکت ظاہر ہو اور اسی مقصد کو لیکر میں آیا ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اتر رہے ہیں وہ ان کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے وقت ان کی نصرت فرمائی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہ کریگا وہ اپنا کام کر کے رہیگا مگر ان پر افسوس ہوگا۔ میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹاوے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ فعال لما یرید ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دیدی ہے اور میں نے اپنا پیام پہنچا دیا ہے۔ اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔

یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ جو موعود آنے والا تھا۔ وہ میں ہی ہوں۔ اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسےٰ کے مرنے میں ہے اگر اس مسئلہ پر غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ یہی مسئلہ ہے جو عیسائی مذہب کا خاتمہ کر دینے والا ہے یہ عیسائی مذہب کا بہت بڑا شہتیر ہے اور اسی پر اس مذہب کی عمارت قائم کی گئی ہے۔ اسے گرنے دو۔

یہ معاملہ بڑی صفائی سے طے ہو جاتا اگر میرے مخالف خدا ترسی اور تقویٰ سے کام لیتے۔ مگر ایک کا نام لو۔ جو درندگی چھوڑ کر میرے پاس آیا ہو۔ اور اس نے اپنی تسلی چاہی ہو۔ ان کا تو حال یہ ہے کہ میرا نام لیتے ہی ان کے منہ سے جھاگ گرنی شروع ہو جاتی ہے اور وہ گالیاں دینے لگتے ہیں بھلا اس طرح پر بھی کوئی شخص حق کو پا سکتا ہے؟ میں تو قرآن شریف کے نصوص صریحہ کو پیش کرتا ہوں مگر وہ ہیں کہ ان باتوں کو سنتے نہیں اور کافر کافر و دجال دجال کہہ کر شور مچاتے ہیں۔

میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ قرآن شریف سے تم ثابت کر دو کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت کے خلاف کوئی امر پیش کرو۔ اور یا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ کی وفات پر پہلا اجماع ہوا اس کا خلاف دکھاؤ تو نہیں ملتا۔ پھر بعض لوگ شور مچاتے ہیں کہ اگر آ

دہی عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی نبی نہ تھا۔ تو آنیوالے کا یہ نام کیون رکھا؟ مین کہتا ہون یہ اعتراض کیسی نادانی کا اعتراض ہے تعجب کی بات ہے کہ اعتراض کرنیوالے، اپنے لڑکون کا نام تو موسیٰ عیسیٰ۔ داودٗ۔ احمد۔ ابراہیم۔ اسماعیل رکھ لینے کے مجاز ہون اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کا نام عیسیٰؑ رکہدے تو اس پہ اعتراض!!!

دیکھنے بات تو اس مقام پر یہ تہی کہ آیا آنیوالا اپنے ساتھ نشانات ہے یا نہین؟ اگر وہ ان نشانات کو پاتے تو انکار کی جرات رنہتا۔ گرانہون نے نشانات اور تائیدات کی تو پروا نہ کی نہ کرتے سنتے ہی کہدیا۔ **انت کافر** ۔ یہ قاعدہ کی بات اور دعویٰ علیہم السلام اور خدا تعالیٰ کے مامورین کی شناخت ہے کہ انبیا ت اور نشانات ہوتے ہین۔ جیسا کہ گورنمنٹ کا ذریعہ ان کے معجزا حافے۔ تو اس کو نشان دیا کی طرف سے اگر کوئی شخص حاکم شناخت کے لیے بھی جاتا ہے۔ اسیطرح خدا کے مامورین کی ات ہوتے ہین۔ اور مین دعویٰ سے کہتا ہون کہ خدا تعالےٰ نے تائید مین نہ ایک نہ دو نہ دو سو۔ بلکہ لاکھون نشانات ہوگئے اور وہ نشانات ایسے نہین ہین کہ کوئی نہین جانتا۔ لاکھون ان کے گواہ ہین اور مین کہہ سکتا ہون کہ اس جلسہ مین بھی ان کے گواہ موجود ہون گے۔ آسمان سے میرے لئے نشانات ظاہر ہوئے ہین وہ نشانات جو میرے دعویٰ کیساتھ مخصوص تہے اور جنکی قبل از وقت اور نبیون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خبر دیگئی تہی وہ بھی پورے ہوگئے مثلاً انہین سے ایک کسوف خسوف کا ہی نشان ہے جو تم سب نے دیکھا۔ یہ صحیح حدیث مین خبر دیگئی تہی کہ مہدی اور مسیح کے وقت مین رمضان کے مہینے مین سورج اور چاندگرہن ہوگا اب بتاؤ کہ کیا نشان پورا ہوا ہے یا نہین؟ کوئی ہے جو یہ کہے۔ کہ اس نے نشان نہین دیکھا۔ اور ایسا ہی یہ خبر بھی دیگئی تہی کہ اس زمانہ مین طاعون پھیلیگی۔ یہان تک کہ شدید ہوگی اور دس مین سے سات مرجاوینگے اب بتاؤ کہ کب طاعون کا نشان ظاہر ہوا ہے یا نہین؟ پھر یہ بھی لکھا تہا کہ اس وقت ایک نئی سواری ظاہر ہوگی جس سے اونٹ بیکار ہوجاوینگے کیا ریل کے اجرا سے یہ نشان پورا ہوا یا نہین؟ میں کہان تک شمار کرون یہ بہت بڑا سلسلہ نشانات کا ہے اب غور کرو کہ مین تو دعویٰ الا دجال و یکہ ذب قرار دیا گیا پھر کیا یہ غضب ہوا کہ مجھ کاذب کے لئے ہی یہ سارے نشانات پوری ہوگئے؟ اور پھر اگر کوئی آنیوالا تو اس کو کیا ملیگا؟ کچھ تو انصاف کرو۔ اور خدا سے ڈرو کیا خدا تعالیٰ کسی جھوٹے کی بھی ایسی تائید کیا کرتا ہے؟ عجیب بات ہے کہ جو میری مقابلہ

مین آیا وہ ناکام اور نامراد ور پس آفت اور مصیبت مین مخالفین نے ڈالا مگر ہے صحیح سلامت اور بامراد نکلا۔ پھر کوئی قسمت ری کرجھوٹون کیساتھ یہی معاملہ ہوا کرتا ہے؟

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے لہ ان مخالف الرا علماء کو کیا ہوگیا وہ غور سے کیون نہ شریف اور احادیث کو نہین پڑہتے کیا انہین معلوم ہے کہ جسقدر اکابر امت کے گذرے ہین۔ وہ سب مسیح موعود کی آمد چودہوین صدی مین بتلاتے رہے ہین اور نے کشف یال اگر ٹھیر جاتے ہین۔ حجج الکرامہ مان لکھا ہے کہ چودہوین صدی سے آگے نہین جائیگا مبارک برون پر چڑھ چڑھ کر بیان کیا کرتے ہین کہ تیرہوین صدی سے تو جانورون نے بھی پناہ مانگی ہے چودہوین صدی مبارک ہوگی۔ مگر یہ لیا ہو اگر وہ چودہوین جس پر ایک مسیح موعود آ نام آنیوالا تہا اس مین بجائے صادق کے کاذب آگیا اور اس کی تائید مین ہزارون لاکھون نشان بہی ظاہر ہو ے اور خدا تعالیٰ نے ہر میدان اور ہر مقابلہ مین نصرت بھی کی کی۔ ان باتون کا ذرا سوچکر جواب یونہی منہ سے بات نکالدینا آسان ہے مگر خدا کا خوف بڑی بات ہے لیکن مشکل ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی توجہ کے قابل ہے کہ خدا تعالیٰ ایک مفتری کذاب انسان کو اتنی لمبی مہلت نہین دیتا کہ وہ آنحضرت صلعم سے بڑھ جاوے میری عمر ۷۰ سال کی ہے اور میری بعثت کا زمانہ ۲۳ سال سے بڑھ گیا ہے۔ اگر مین ایسا ہی مفتری کذاب تہا تو اللہ تعالےٰ اس معاملہ کو اتنا لمبا نہونے دیتا۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ تمہارے آنے سے کیا فائدہ ہوا؟

یاد رکھو کہ میرے آنے کی دو غرضین ہین ایک یہ کہ جو غلبہ اس وقت اسلام پر دوسرے مذاہب کا ہوا ہے گویا وہ اسلام کو کہاتے جاتے ہین اور اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچے کی طرح ہوگیا ہے پس اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا مین ادیان باطلہ کے حملون سے اسلام کو بچاؤن اور اسلام کے پرزور دلایل اور صداقتون کو ثبوت پیش کرون اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلایل کے انوار و برکات سماوی ہین جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید مین ظاہر ہوتے رہے ہین اس وقت اگر تم پادریون کی رپورٹین پڑہو تو معلوم ہوجائیگا کہ وہ اسلام کی مخالفت کے لئے کیا سامان کر رہے ہین اور انکا ایک ایک پرچہ کتنی تعداد مین شائع ہوتا ہے۔

ایسی حالت مین ضروری تہا کہ اسلام کا بول بالا کیا جاتا

پس اس غرض کیلئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اور مین یقینا کہتا ہون کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہیگا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہین۔

ہان یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کیلئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہین اور نہ خدا نے مجھے ہتھیارون کے ساتھ بھیجا ہے جو شخص اس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہوگا۔ مذہب کی غرض دلون کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہین ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلوار اٹھائی مین بہت مرتبہ ظاہر کرچکا ہون کہ وہ تلوار محض حفاظت خود اختیاری اور دفاع کیطور پر تھی اور وہ بھی اسوقت جبکہ مخالفین ومنکرین کے مظالم حد سے گذر گئے اور بیکس مسلمانو کے خون سے زمین سرخ ہوچکی۔

غرض میرے آنے کی غرض تو یہ ہے کہ اسلام کا غلبہ دوسرے ادیان پہ ہو۔ دوسرا کام یہ ہے۔ کہ جو لوگ کہتے ہین کہ ہم نماز پڑہتے ہین اور یہ کرتے ہین اور وہ کرتے ہین۔ یہ صرف زبانون پر حساب ہے اس کیلئے ضرورت ہے۔ کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہوجاوے جو اسلام کا مغز ہے اور اصل ہے۔ مین تو یہ جانتا ہون کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہین بن سکتا جب تک ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہون نے اپنی زندگیان خدا تعالیٰ کی راہ مین وقف کی ہوئی تھین اب جو کچھ ہے وہ دنیا ہی کیلئے ہے اور اس قدر استغراق دنیا مین ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کیلئے کوئی خانہ خالی نہین رہنے دیا۔ تجارت ہے تو دنیا کیلئے عمارت ہے تو دنیا کیلئے بلکہ نماز روزہ اگر ہے تو وہ بھی دنیا کے لئے۔ دنیا دارون کے قرب کیلئے تو سب کچھ کیا جاتا ہے مگر دین کا پاس ذرہ بھی نہین۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیا اسلام کے اعتراف اور قبولیت کا اتنا ہی منشا رہتا جو سمجھ لیا گیا ہے یا وہ بلند غرض ہے۔ مین تو یہ جانتا ہون کہ مومن پاک کیا جاتا ہے اور اُسمین فرشتون کا رنگ ہوجاتا ہے جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھتا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا کلام سنتا اور اس سے تسلی پاتا ہے

اب تم مین سے ہر ایک اپنے اپنے دلمین سوچ لے کہ کیا یہ مقام اسے حاصل ہے؟ مین سچ کہتا ہون کہ تم صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہوگئے ہو حالانکہ یہ کچھ چیز نہین ہے خدا تعالیٰ مغز چاہتا ہے۔ پس جیسے یہ میرا کام ہے کہ ان حملون کو روکا جاوے۔ جو بیرونی طور پر اسلام پر ہوتے ہین ویسے ہی مسلمانون مین اسلام کی حقیقت اور روح پیدا کیجاوے۔ مین چاہتا ہون کہ مسلمانون کے دلون مین جو خدا تعالیٰ کی بجائے

دنیا کے بُت کو عظمت دیگئی ہے اس کے امانی اور امیدون کو رکھا گیا ہے۔ مقدمات صلح جو کچھ ہے۔ وہ دنیا کیلئے ہے۔ اس بت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دلونمین قایم ہو اور اعمال کا شجر تازہ بتازہ پھل دے اس وقت درخت کی صورت ہے مگر اصل درخت نہین کیونکہ اصل درخت کے لئے تو فرمایا: الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء توتی اکلہا کل حین باذن ربہا یعنے کیا تو نے نہین دیکھا کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال دین کامل کی کہ وہ بات ... درخت پاکیزہ کی مانند ہے جس کی جڑ ثابت ہو اور جسکی شاخین آسمان مین ہون اور ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے۔ اصلہا ثابت سے مراد یہ ہے کہ اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہون اور یقین کامل کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہون اور وہ ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے کسیوقت خشک درخت کی طرح نہ ہو۔ مگر بتاؤ اب یہ کیا حالت ہے بہت سے لوگ کہہ تو دیتے ہین کہ ضرورت ہی کیا ہے اس کی ایسی ہی نادانی ہے جو یہ کہے کہ طبیب کی حاجت ہی کیا ہے وہ اگر طبیب سے مستغنی ہے اور اس کی ضرورت نہین سمجھتا تو اس کا نتیجہ اس کی ہلاکت کے سوا کیا ہوگا اس وقت مسلمان اسلمنا مین تو بیشک داخل ہین مگر امنّا کی ذیل مین نہین اور یہ اسوقت ہوتا ہے جب ایک نور ساتھ ہو غرض یہ وہ باتین ہین جن کے لئے مین بھیجا گیا ہون اس لئے میرے معاملہ مین تکذیب کے لئے جلدی نہ کرو بلکہ خدا سے ڈرو اور توبہ کرو کیونکہ توبہ کرنیوالے کی عقل تیز ہوتی ہے۔

طاعون کا نشان بہت خطرناک نشان ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق جو کلام نازل کیا ہے وہ یہ ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس پر لعنت ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ارادہ کی اس وقت تبدیلی ہوگی جب لوگوں کی تبدیلی ہوگی۔ پس خدا سے ڈرو اور اس کے قہر سے خوف کھاؤ۔ کوئی کسی کا ذمہ وار نہین ہوسکتا معمولی مقدمہ کسی پر ہو تو اکثر لوگ وفا نہین کرسکتے پھر آخرت مین کیا ہو سکتے ہین جسکی نسبت فرمایا۔ یوم یفر المرء من اخیہ مخالفون کا تو یہ فرض تھا کہ وہ حسن ظنی سے کام لیتے اور لا تقف ما لیس لک بہ علم پر عمل کرتے۔ مگر انہون نے جلدبازی سے کام لیا یاد رکھو پہلی قومین اسی طرح ہلاک ہوئین۔ عقلمند وہ ہے۔ جو مخالفت کرکے بھی جب اسے معلوم ہو کہ دعا ...ی پہلے چھوڑ دی مگر یہ بات تب نصیب ہوتی ہے جب ...مدات ہو در اصل مردون کا کام یہی ہے۔ کہ وہ اپنی غلطی ...اعت کرین وہ پہلوان ہے اور اسی کو خدا پسند کرتا ہے ...سباتون کے علاوہ مین اب قیاس کے متعلق کچھ کہنا ...ہتا ہون کہ اگرچہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ میرے ساتھ ہین ...ا ہ صحابہ بھی میری تائید کرتا ہے نشانات اور تائیدات الہ...یہ ہے موید ہین۔ ضرورت میرا صادق ہونا ظاہر کرتی ہے ...س کے ذریعہ سے ہی حجت پوری ہو سکتی ہے۔ اگر ...نا لینا چاہیے کہ قیاس کیا کہتا ہے انسان کبھی کسی ایسی حیثیت ...نے کو طیار نہین ہو سکتا جو اپنی نظیر نہ رکھتی ہو مثلاً تمہارے ...ن آکر کہے کہ تمہارے بچہ کو ہوا اڑا کر آسمان پر لے گ...ی ہے یا بچہ کتا بن کر بھاگ گیا ہے۔ تو کیا تم اس کی بات ...کو بلا وجہ معقول اور بلا تحقیق مان لوگے کبھی نہین۔ اس ...لئے کہ قرآن مجید نے فرمایا۔

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔

اب مسیح علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ پر اور ان کے آسمان پر اڑ جانیکے متعلق غور کرو۔ قطع نظر ان دلائل کے جو ان کی وفات کیمتعلق ہین یہ کیسی بات ہے کہ کفار نے آنحضرت صلعم سے آسمان پر چڑھ جانیکا معجزہ مانگا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر طرح کامل اور افضل تھے ان کو چاہیئے تھا کہ وہ آسمان پر چڑھ جاتے مگر انہون نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے کیا جواب دیا۔

قل سبحان ربی ہل کنت الا بشراً رسولا

اس کا مفہوم یہ ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ اس امر سے پاک ہے کہ وہ خلاف وعدہ کرے جبکہ اس نے بشر کے لئے آسمان پر مع جسم کے جانا حرام کر دیا ہے۔ اگر مین جاؤن تو جھوٹا ٹھیرون گا۔ اب اگر تمہارا یہ عقیدہ صحیح ہے کہ مسیح آسمان پر چلا گیا ہے اور کوئی بالمقابل پادری یہ آیت پیش کرکے آنحضرت صلعم پر اعتراض کرے تو تم اس کا کیا جواب دے سکتے ہو۔ پس ایسی باتون کے ماننے سے کیا فائدہ ہے جن کا کوئی اصل قرآن مجید مین موجود نہین۔ اس طرح مسیح علیہ السلام کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنیوالے ٹھیرے۔ پہر پہلی کتابون مین بھی تو کوئی نظیر موجود نہین ایسی کتابون سے اجتہاد کرنا حرام نہین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شہد شاہد من بنی اسرائیل۔ اور پہر فرمایا کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب اور ایسا ہی فرمایا۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم۔ جب آنحضرت صلعم کی نبوت کی تصدیق کے لئے انکو پیش کرتا ہے تو ہمارا ان سے اجتہاد کرنا کیسا حرام ہو گیا۔ اب انہی کتابون مین ملاکی نبی کی ایک کتاب ہے جو بائیبل مین موجود ہے اس مین مسیح سے پہلے ایلیا نبی کے دوبارہ آنیکا وعدہ کیا گیا آخر جب مسیح ابن مریم آئے تو حضرت مسیح سے ایلیا کے دوبارہ آنیکا سوال ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کیموافق کیا گیا مگر حضرت مسیح نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ آنیوالا یوحنا کے رنگ مین آچکا۔ اب یہ فیصلہ حضرت عیسےٰ ہی کی عدالت سے ہوچکا ہے۔ کہ دوبارہ آنیوالے سے کیا مراد ہوتی ہے۔ دیکھو یحییٰ کا نام مثیل الیاس نہین بلکہ ... نہین ہی ایلیا قرار دیا گیا۔ اب یہ قیاس بھی میرے ساتھ ہے ... مین تو نظیر پیش کرتا ہون۔ مگر میرے منکر کوئی نظیر پیش نہین کر سکتے۔

بعض لوگ جب اس مقام پر عاجز آجاتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ کتابین محرف مبدل ہین مگر افسوس ہے یہ لوگ اتنا نہین سمجھتے کہ آنحضرت صلعم اور صحابہ اس سے سند لیتے رہے اور اکثر اکابر نے تحریف سے مراد لی ہے بخاری نے بھی یہی کہا ہے۔ علاوہ اس کے یہ میرے عیسائیون کی جانی دشمن ہین کتابین جدا جدا ہین وہ اب ... کہ الیاس دوبارہ آجائیگا۔ اگر یہ سوال نہ ہوتا تو حضرت مسیح کو وہ ... نہ لیتے ایک فاضل یہودی کی کتاب میرے پاس ہے جو اس نے بڑے زور سے لکھا ہے اور اپیل کرتا ہے کہ اگر مجھ سے یہ سوال ہوگا تو مین ملاکی نبی کی کتاب سامنے رکھ دونگا۔ کہ اس مین الیاس کے دوبارہ آنیکا وعدہ کیا گیا تھا۔

اب غور کرو جبکہ باوجود ان عذرات کے لاکھون یہودی جہنمی ہوئے اور سور بندر بنے۔ تو کیا میرے مقابلہ مین یہ عذر صحیح ہوگا کہ دراصل مسیح ابن مریم کا ذکر ہے۔ یہودی تو معذور ہو سکتے تھے ان مین نظیر نہ تھی مگر اب تو کوئی عذر باقی نہین مسیح کی موت قرآن شریف سے ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت اس کی تصدیق کرتی ہے۔ اور پھر قرآن شریف اور حدیث مین حَکَم آیا ہے پھر خدا تعالیٰ نے مجھے خالی ہاتھ نہین بھیجا ہزارہا لاکھون نشان میری تصدیق مین ظاہر ہوئے اور اب اگر کوئی چالیس دن میرے پاس رہے تو وہ نشان دیکھ لیگا۔ لیکھرام کا نشان عظیم الشان ہے احمق کہتے ہین کہ مین نے قتل کرا دیا۔ اگر یہ اعتراض صحیح ہے تو پھر ایسے نشانات کا امان ہی اٹھ جائیگا۔ کل کو کہدیا جائیگا کہ خسرو پرویز کو معاذ اللہ آنحضرت صلعم نے قتل کرا دیا ہوگا۔ ایسے اعتراض حق بین اور حق شناس لوگون کا کام نہین ہے مین آخر مین پھر کہتا ہون کہ میرے نشانات تھوڑے نہین ایک لاکھ سے زیادہ انسان میرے نشانون پر گواہ ہین اور زندہ ہین میرے انکار مین جلدی نہ کرو۔ مرنے کے بعد کیا جواب دوگے؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا سچے اور راست صادق کو صادق ٹھیراتا اور کاذب کو کاذب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر
BADR — QADIAN

قادیان ضلع

قیمت پیشگی ہے

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر

۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء ۶

نمبر

سلسلہ الجدید جلد ۲

سلسلہ القدیم جلد ۵

چہ گویم بانو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰

سعادتمین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

سعادتمین درجہ دوم جنکو عا پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی غربا سے جنکی آمد ماہوار عہ ہو یا کم صرف عا عام قیمت بعد للعہ

فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گراں سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ..... عا افریقہ ..... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست
یک قسم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہیگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہونکی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانونکو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہرروزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ آج محمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش [illegible] آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

کتبہ محمد حسین

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورہ جمعہ مع ... از حضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کر کے کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا ہے	۴ر
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دھرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر میں چھپوائی گئی۔	۱۰ر
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم سکنہ ناشر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد میں ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس نے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دئے ہیں قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرماویں	حصہ اول ۱۲ر دوم ۶ر سوم چہارم [illegible]
لغات القرآن حصہ اول مولانا سید ... عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے۔	عہ
لیکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں کے بیان میں دیا۔	۲ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲ر
کامن احمدی	"	۱ر
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسماء الٰہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب میں شیطانی اور رحمانی القا میں فرق دکھایا گیا ہے۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وساوس المتشکیان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۳ر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۲	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۳	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیے بادہ کا کوئی حساب نہیں

(۳) اشتہار متواتر دیے جاویں کہ یہ اجرت ہے ورنہ درمیان میں چھوڑ دینے کے واسطے اور کچھ عرصہ بعد درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کرنے کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے دس دن پہلے اطلاع آنی چاہیے۔ ورنہ اگلا مہینہ [illegible]

(۵) تقسیم کرائی فی صفحہ [illegible] قادیان تک [illegible] وصول ہونی چاہیے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ وقت اور اخبار کے اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نا منظور کریں ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھا لے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نامناسب ہو تو اس میں مناسب تبدیلی کر لے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہیں اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۳ - ڈائری اور جلسہ
صفحہ ۴ و ۵ - کچھ اخبار کے متعلق
صفحہ ۶ - ڈائری - جلسہ تشحیذ الاذہان
صفحہ ۷ - ۸ - قصلدین نمبر ۳
صفحہ ۹ - ضروری اطلاع - رسیدزر - نوٹس
صفحہ ۱۰ - اشتہارات

جلسہ اور ڈائری

القول الطیب

آمد احباب اس سال جلسہ کی رونق سالہائے گذشتہ کی نسبت بہت زیادہ ہے ۲۲ تاریخ سے ہی دوستوں کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ حالانکہ پہلے جلسوں میں احباب ۲۵ دسمبر کو آنے شروع ہوتے تھے۔ ۲۲ دسمبر کو ضلعہائے امرت سر لاہور۔ سیالکوٹ۔ جالندہر۔ گجرات۔ شاہ پور جھنگ اور لاہور سے کوئی تیس چالیس آدمی آ گئے تھے جنمیں چودہری اللہ داد خان صاحب محلان والے اور ملک مولابخش صاحب۔ رئیس گورالی۔ سید طفیل حسین صاحب بابو غلام محمد صاحب طالب علمان میڈیکل کالج۔ میرزا احمد جمیل صاحب وغیرہ شامل تھے۔ پھر ۲۳ تاریخ کو چودہری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج بمعہ اپنے والد چودہری نظام الدین صاحب کے اور دیگر بہت سے احباب ضلع سیالکوٹ وغیرہ مقامات سے تشریف لائے لیکن بہت تعداد دوستوں کی ۲۴ تاریخ کو آئی۔ جن میں اکثر تعداد شہر اور ضلع سیالکوٹ کے دوستوں کی ہے ان کے علاوہ گوجرات۔ جھنگ۔ لاہور۔ علی گڑہ الہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ منظفر گڑھ۔ کشمیر جہلم۔ جالندہر۔ ضلع گورداسپور۔ ہوشیارپور ایبٹ آباد مقامات وغیرہ کے دوست تھے۔ کل تعداد قریب ڈیڑھ سو ۱۵۰ کے ہوگی ان کے درمیان مفصلہ ذیل دوستوں کے نام سے واقف ہوں گے۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل صدر انجمن احمدیہ۔ حضرت مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور۔ شیخ نور احمد صاحب بی۔ اے وکیل ایبٹ آباد۔ میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ضلع سیالکوٹ۔ چوہدری مولابخش صاحب فارین سکرٹری جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ چوہدری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے سیالکوٹ۔ میاں غلام احمد صاحب راجپوت کریام۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر محکم الدین صاحب مختار۔ حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد احمدیہ جہلم۔ مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے ملازم دفتر ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ ماسٹر محمد دین صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب اور مرزا عزیز احمد صاحب ہر سہ طالب علمان ایم۔ اے۔ او کالج علیگڈہ سے اس سے پہلے تشریف لا چکے تھے اور حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائینگ ماسٹر انجینیرنگ سکول لاہور اور میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے بھی ۲۳ تاریخ کو لاہور سے آ گئے تھے۔ غرض ۲۵ کی صبح کو جب حضرت اقدس سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے تو ایک مجمع کثیر آپ کے ہمراہ تھا۔ جن میں اکثر حصہ سیالکوٹ کے ضلع کے احمدی برادران کا تہا۔ جو کہ اپنے لائق مہتمم چودہری مولابخش صاحب کے ہمراہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔

جلسہ میں ڈائری کا لکھنا سیر کے وقت دوستوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ حضرت کے نزدیک پہنچنا اور ڈائری لکھنا ایک نہایت ہی مشکل کام ہو رہا تھا۔ ہر ایک دوست جو باہر سے آتا ہے بہ سبب اس کے کہ اس کو حضرت کے حضور میں حاضر ہونے کا اور زیارت کرنے کا دیر سے موقعہ ملتا ہے ہر ایک مانند عاشق زار کے آگے بڑھتا ہے اور اس آگے بڑھنے میں وہ اس امر کی پرواہ نہیں رکھ سکتا کہ دوسرا کو کس زور کے ساتھ پیچھے ہٹا کر اپنے واسطے راہ بنا رہا ہے ایسے وقت میں ایک طاقتور آدمی بھی بمشکل سارا راستہ حضرت صاحب کی باتیں سُن سکتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک میرے جیسا کم طاقت اس کام کو نباہ سکے حالانکہ ان ایام میں ڈائری لکھنا خاص طور پر ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ مختلف مزاج کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اپنے اپنے طرز کے سوالات کرتے ہیں۔ خیر باوجود ان مشکلات کے ۲۵ کی صبح کو عاجز نے ڈائری لکھی جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے

انتظام لیکن قبل اس کے لکھنے کے اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس سال مقامی انجمن احمدیہ قادیان کے صاحب سکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب تراب اڈیٹر الحکم نے اپنی انجمن کے ممبروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کے واسطے خاص طور پر عمدہ انتظام کیا ہے۔ ہر ایک جگہ کے دوستوں کی رہائش کے واسطے جدا جدا کمرے تجویز کر دئے ہوئے ہیں اور سب کمروں میں ضروری سامان روشنی وغیرہ کا مُہیا کر دیا ہے اور سب دوستوں کو ایک جگہ جمع کر کے نہایت انتظام کے ساتھ دونوں وقت کھانا کھلایا جاتا ہے۔ جس کام میں مدرسہ کے استاد اور بورڈنگ ہوس کے طلبار بہت امداد دے رہے ہیں۔

۲۴ تاریخ کو قبل از نماز ظہر بہت سے دوست تشریف لا چکے تھے۔ جو کہ مسجد مبارک میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت اس امر کا ذکر تھا کہ غیر مذاہب کے لوگ احمدی جماعت کے آگے نہیں ٹھیرتے۔ حضرت نے فرمایا کہ جیسا ہمارے مخالفین نے

حق کا غلبہ جو کہ عام مسلمان ہیں۔ ہماری مخالفت میں حق کو چہوڑ رکھا ہے اس واسطے اس مقابلہ میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ ایسا ہی غیر مذاہب کے لوگوں کا حال ہے اگر وہ کسی مجلس میں ہمارے برخلاف بات کریں تو اپنی اندرونی باتوں کا اظہار کرا کر خود بخود شرمندہ ہو جاتے ہیں پس ہمارے مقابلہ میں وہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں اور یہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں۔

سیالکوٹ کی ہڑتال ذکر تھا کہ سیالکوٹ کے تجار نے بہ سبب محصول چنگی میں زیادتی کے دوکانیں بند کر دی تھیں اور چندروز کا نقصان اٹھا کر پھر خود بخود کھولدیں۔ فرمایا اس طرح کا طریق گورنمنٹ کی مخالفت میں برتنا ان کی بے وقوفی تھی۔ جس سے ان کو خود ہی باز آنا پڑا۔ محصول تو دراصل پبلک پر پڑتا ہے۔ آسمانی اسباب کے سبب سے بھی جب کبھی قحط پڑ جاتا ہے

(بقیہ دیکھو صفحہ ۵ کالم ۲)

کچھ اخبار کے متعلق

الحمد للہ کہ سنہ ۱۹۰۶ء کا آخری پرچہ آج شائع ہوتا ہے جس کے ساتھ اس سال فائل بدر جلد ۵ مکمل ہوتی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ سال اخبار کے واسطے مشکلات کا سال نہ تھا لیکن سال گذشتہ کی نسبت یہ سال بلحاظ مالی حالت کے اور بلحاظ مضامین کے اور نیز اس لحاظ سے کہ وقت پر پرچے نکلتے رہے۔ بہت اچھا رہا اور ہر طرح میں اخبار کی حالت نے پچھلے سال سے ماشاء اللہ ایک نمایاں ترقی دکھائی ہے۔ سب سے اول تو یہ ہے کہ سال گذشتہ میں اخبار کے صرف آٹھ صفحے تھے اور اس سال میں بارہ اور چودہ اور سولہ صفحوں پر بھی اخبار نکلتا رہا ہے اور باوجود اس کے قیمت میں سال کے اندر کوئی ترقی نہیں کی گئی بلکہ شروع سال میں جو قیمت رکھی گئی تھی یعنے ۲؏ وہی قیمت اس سال کے آخر تک قائم رکھی گئی۔ ہاں میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں۔ کہ اتنے صفحوں کا اخبار جس کے ساتھ آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہ ہو اور صرف اخبار کے خریداروں پر گذارا ہو اتنی تھوڑی قیمت پر چلنا مشکل ہے۔ جب تک کہ خریداروں کی تعداد ہزاروں تک نہ پہنچے۔ تعداد صفحات کے علاوہ ایک خاص ترقی جو سال حال میں اخبار بدر نے دکھائی وہ یہ ہے۔ کہ اخبار برابر وقت پر نکلتا رہا اور جمعرات کے جمعرات ڈاک خانہ قادیان میں پوسٹ ہو کر احباب کو وقت مقررہ پر پہنچتا رہا۔ اس وقت کی پابندی نے بالخصوص اخبار بدر کو احباب کی نظروں میں بہت پیارا بنا دیا ہے اور میرے پاس بہت سے خطوط اس قسم کے آ چکے ہیں جنہوں نے اخبار کے باقاعدہ اور بر وقت پہنچنے کے سبب لمبے چوڑے شکریے ادا کئے ہیں۔ یہ ان دوستوں کی مہربانی ہے۔ کہ ایسی بات پر انہوں نے شکریہ ادا کیا کیونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے میں کارپردازان اخبار نے کوئی خاص کام نہیں کیا بلکہ یہ ان کا عین فرض تھا کہ وہ اخبار کو وقت پر شائع کرتے رہتے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ قادیان کے گاؤں سے اخبار کا وقت پر ہفتہ وار نکالنا کوئی آسان بات نہیں کیونکہ اس جگہ نہ تو کوئی کاغذ کی دوکان ہے نہ وقت ضرورت پر لیس میں اور کل کش مہیا ہو سکتے ہیں۔ مطبع کی سیاہی اور پتھر کے ملٹ تک کے واسطے آدمی لاہور یا امرت سر بھیجنا پڑتا ہے۔ اور کاتب کے واسطے قلموں کی بوں کے لئے بھی باہر سے وی پی کے واسطے آرڈر دینا ضروری ہوتا ہے اور اگر باہر سے آرڈر کی تعمیل میں وقفہ ہو جاوے۔ تو ممکن ہے۔ کہ کاتب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ ہی تمام مطبع بند ہو جاوے۔ پھر ان مشکلات کے ساتھ اگر اخبار کا فنڈ بھی کمزور ہو۔ اور مینیجر صاحب کو ہر وقت یہ فکر دامنگیر ہے۔ کہ کل کی ڈاک کی روانگی کے واسطے ٹکٹ کہاں سے لئے جا دینگے۔ اور پھر اگر وہی مینیجر صاحب اخبار کے اڈیٹر بھی ہوں تو یہ ظاہر ہے کہ اخبار کی حالت میں کیا کچھ ترقی ہو سکے گی۔ باوجود اس قسم کے مشکلات کے اگر اخبار بدر وقت پر نکلتا رہا ہے تو ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ کس قدر محنت اور سر دردی کا نتیجہ ہوگا۔ بعض دفعہ مطبع میں کچھ ہرج ہو جانے کے سبب دگنی دگنی مزدوری دے کر اور راتوں کو کام کرا کر اخبار وقت پر چھپایا جا سکا ہے۔ اور اس کے بند کرنے اور ڈاک میں ڈالنے کے واسطے تیار کرنے کے لئے زائد منشی اور زائد مزدور کام پر لگا کر اخبار کو وقت پر پورا کر دیا گیا ہے۔ اور اخبار کو وقت پر روانہ کیا گیا ہے۔ غرض اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار وقت پر روانہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس کے واسطے جو مشکلات کارپردازان کارخانہ کو پیش آتے رہے۔ ان کو وہی خوب سمجھ سکتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اخبار جس اسٹینڈرڈ پر ہونا چاہئے تھا۔ اس پر پورے طور سے تا حال نہیں پہنچا۔ لیکن فی زمانہ اخبار والوں کی حالت ایک عجیب پیچیدگی رکھتی ہے۔ ملک میں یہ دستور ہو چکا ہے۔ کہ اخباروں کی قیمت عموماً لوگ پیشگی نہیں دیتے۔ اکثر تو یہی چاہتے ہیں۔ کہ قیمت سال کے آخر میں ادا کریں۔ اور جو صاحبان سال کے درمیان کے کسی حصہ میں ادا فرماویں۔ وہ بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے اخبار کے حال پر ایک احسان کیا ہے کہ ابھی اخبار تو سارا لے نہیں چکے اور قیمت پہلے سے دے دی ہے اور تھوڑے مہربان ایسے ہوتے ہیں جو محض ہمدردی کے لحاظ سے قیمت پیشگی ادا کر دیتے ہیں۔ بلحاظ اصول حساب کے یہ بات بھی کسی قدر مشکلات میں سے ہے۔ کہ اگر اخبار والا قیمت پہلے وصول کر لے۔ تو بظاہر نظر اس کا حق ہی کیا ہے کہ جو چیز تا حال صرف اس کے ارادے میں ہے کہ مشتری کو دے گا۔ اس کی قیمت آج سال بھر پہلے وصول کر لیتا ہے۔ اور اگر اخبار والا پہلے نہ لے۔ تو بظاہر مشتری کا بھی کوئی حق نظر نہیں آتا کہ وہ ہر ہفتہ ایک چیز لیتا ہے اور قیمت ادا کرنے کے واسطے سال کے آخر کا حصہ مقرر کرے۔ یورپ کے اخبار تو عموماً رقم پیشگی وصول کئے بغیر کسی کے نام اخبار جاری ہی نہیں کرتے اور عموماً ان کے اخبار سال بھر اچھی حالت میں چل جاتے ہیں گو ممکن ہے کہ بعض دفعہ اخبار کے یکدفعہ بند ہو جانے سے خریداروں کے ساتھ وہ معاملہ ہو۔ جو بنک میں روپیہ جمع کرانے والوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں عموماً یہ دستور ہے کہ جو لوگ قیمت دے دیتے ہیں وہ نادہندوں کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں اور اخبار والے صاحب درمیان میں اپنا حصہ لے کر الگ ہو جاتے ہیں اور یہ ایک معیوب بات ہے۔ اب تو ملک ہند کے بہت سے اخبارات نے بھی یہ طرز اختیار کیا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت آنے کے اخبار جاری نہیں کرتے خیر یہ تو دوسرے اخبارات کا معاملہ رہا۔ اب میں اپنے سلسلہ کے اخبارات کی طرف توجہ کرتا ہوں ہمارے اخبار سب اپنے ساتھ ایک دینی غرض رکھتے ہیں اور ہمارے خریدار بھی اپنی خریداری کے وقت عموماً دینی اغراض کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اخبار نہ نکلے یا بھلا نکلے جب پہنچے یا بے وقت وہ بہرحال اس کا سالانہ چندہ خوشی سے ادا کر دیتے اور اس کو ایک ثواب کا کام جانتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کا سپرٹ رکھنے والے لوگ سب نہیں اور اخبار کا معاملہ ایسا ہے کہ بعض احمدی برادروں کی تحریک سے یا خود بخود بعض غیر احمدی بھی اخبار جاری کرا دیتے ہیں اور بدر کے رجسٹروں میں میں سینکڑوں کی رقم ایسی دیکھتا ہوں جو خریداروں کے نام بقایا ہے۔ اور خریدار ہیں کہ ادا کرنے کا نام نہیں لیتے۔ وی پی کرو تو واپس۔ خط لکھو تو

جب تک اخبار پہنچتے گئے چپ چاپ لیتے گئے۔ بند کردیا تو بھی خاموش ہو رہے۔ اخبار کو اگر نقصان پہنچتا ہے تو ایسے ہی لوگوں سے پہنچتا ہے۔ ورنہ تمام خریدار برابر قیمت دینے والے ہوں تو نقصان کا اندیشہ نہ رہے۔

ان باتوں کو دیکھ کر بعض دفعہ یہ خیال آتا ہے۔ کہ اخبار کی قیمت کے واسطے پیشگی کا ہی قاعدہ مقرر کردیا جاوے۔ لیکن پھر خیال آتا ہے۔ کہ ہر ایک شخص کے حالات اور طبائع مختلف ہیں کوئی اس بات کو برداشت کرسکے گا اور کوئی نہ کرسکیگا۔ اِس واسطے پھر ایسا کرنے سے طبیعت رکتی ہے۔

اب اس وقت بدر فنڈ مقروض ہے اور بمشکل تمام سال گزارا گیا ہے اور ان احباب کی خدمت میں جو بغرض ثواب پیشگی قیمت کے ساتھ امداد دینے کی عادت رکھتے ہیں ان کی خدمت میں اخبار بدین غرض وی پی کیا جاتا ہے۔ کہ وہ وصول کر کے مشکور فرمادیں۔

رخصت

چونکہ ان ایام میں بہ سبب جلسہ کے مطبع کے کارپردازان کا حضرت اقدس علیہ السلام اور دیگر بزرگوں کی تقریریں سننے اور وعظوں میں شامل ہونا ضروری ہے اسواسطے مطبع ایک ہفتہ کیواسطے بند رہیگا۔ عام طور پر دوسرے اخبارون میں بھی قاعدہ ہے کہ سال کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت مطبع والوں کو دی جاتی ہے۔ لیکن یہاں خاص ضرورت یہ بھی ہے کہ سب کا جلسہ میں شریک ہونا اور بیرونی احباب کے ساتھ ملاقات کرنا ضروری ہوتا ہے پس ۲ جنوری کا اخبار نہیں نکلیگا لیکن اس کے عوض ۱۰ جنوری کے اخبار میں چند اوراق زائد لگا دئے جاوینگے اس طرح دونوں نمبر اکٹھے سمجھے جاوین گے۔

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۴ کالم ۳)

تو تاجر لوگ نرخ بڑھا دیتے ہیں اس وقت کیوں وہ کانیں بند نہیں کر دیتے۔

مرض سل کا علاج

ایک دوست کا ذکر تھا کہ وہ امراض سل و دق میں مبتلا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ امراض سینہ میں گرفتار تھا ڈاکٹر نے اس کو مشورہ دیا کہ سمندر کے کنارے کچھ مدت رہے ایسا کرنے سے وہ بالکل تندرست ہوگیا اور اب تک زندہ ہے۔

مخالفت کیوں بند

سیالکوٹ کا ذکر تھا کہ اب مخالفوں کا چنداں زور نہیں رہا حضرت نے فرمایا جب کسی کی مخالفت شروع ہوتی ہے تو ایک فریق ضرور تھک کر رہ جاتا ہے۔ مدعی اگر کاذب ہو تو وہ لوگوں کی مخالفت سے تنگ آکر تھک جاتا ہے اور اپنا کام چھوڑ دیتا ہے اور اگر وہ صادق ہو تو اس کے مخالف اپنی مخالفت میں بالآخر تھک کر رہ جاتے ہیں۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اور یہی حال تمام انبیاء کے زمانہ میں ہوتا رہا۔ صادق ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے لیکن مخالفوں کے درمیان جہاں تعصب اور بے وقوفی دونوں باتیں مل جاویں وہاں بہت ہی برا اثر ہوتا ہے۔

مباہلہ کرنیوالے

فرمایا جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے۔ خدا تعالے نے سب کو ہلاک کردیا انہوں نے اپنے ہاتھوں سے آپ موت مانگی۔ مخالفوں کو چاہیئے کہ اس بات پر غور کریں کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ جو شخص مقابلہ میں آتا ہے وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے کہ خدا تعالے اس کے مقابلین کو نیست کر دیتا ہے اور اس کو دن بدن سرسبزی ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے مخالفوں میں بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو کہ سچے دل سے ہمارے برخلاف دعائیں مانگتے رہے اور ہم کو اسلام کا دشمن جان کر ناکیں رگڑتے رہے لیکن کیا خدا تعالے اسلام کا بھی دشمن تھا۔ کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک کردیا جو کہ سچے مسلمان تھے اور ان کے بالمقابل جس کو وہ اسلام کا دشمن اور دجال یقین کرتے تھے اس کو خدا تعالے نے زندہ رکھا اور اس کے سلسلہ کو روز بروز ترقی دی۔

۲۵ر دسمبر ۱۹۰۳ء۔ کی صبح کو سیر میں ایک شخص نے چند ایک سوالات پیش کئے۔ پہلا سوال یہ تھا کہ جبکہ خدا تعالیٰ ازل سے خالق ہے اور ابد تک ہے اور روح بھی ہمیشہ سے اس کی خلق میں شامل ہیں اور ہمیشہ چلے جائیں گے تو پھر آریوں کے اعتقاد کے مطابق روح بھی ازلی اور ابدی ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ بات درست نہیں اس سوال میں مغالطہ دیا گیا ہے۔ خدا تعالے ہمیشہ سے خالق ہے۔ مگر اس کے تمام صفات کو دیکھنا چاہیئے۔ وہ محی ہے اور ممیت بھی ہے۔ اثبات بھی کرتا ہے۔ تو محو بھی کرتا ہے۔ پیدا بھی کرتا ہے۔ فنا بھی کرتا ہے۔ اس بات کی کیا دلیل ہے۔ کہ روح کو فنا نہیں۔ اور کہ یہی روح ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ وہ جب تک کسی کو چاہے رکھے۔ ہر ایک چیز فنا ہو جانے والی ہے۔ باقی رہنے والی ذات صرف خدا کی ہی ہے۔ روح میں جبکہ ترقی بھی ہوتی ہے۔ اور تنزل بھی ہوتا ہے۔ تو پھر اس کو ہمیشہ کے واسطے قیام کس طرح ہو سکتا ہے۔

جب تک روح کا قیام ہے وہ امر الٰہی کے قیام کے نیچے ہے۔ خدا کے امر کے ماتحت ہی کسی کا قیام ہو سکتا ہے اور وہی فنا بھی کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ خالق بھی ہے اور ہمیشہ خلق کو مٹاتا بھی ہے۔ مسلمان قدامت کا قائل ہے۔ مگر قدامت نوعی کا نہ کہ قدامت شخصی کا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ پہلے کیا چیزیں تھیں اور کیا نہ تھیں۔ اگر اس کے برخلاف قدامت شخصی کا عقیدہ رکھا جاوے۔ تو وہ دہریت میں داخل ہونا ہوتا ہے

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

رسید زر

۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ع	نمبر ۲۸۸۵	محمد بخش صاحب	عا/ ۱۲
۱۰ ″ ″	۵۳۰	آغا حسن صاحب	سے/
۱۰ ″ ″	۱۳۳۲	محمد عبد الصمد صاحب	سے/ ۸
۱۰ ″ ″	—	گوہر علی صاحب	سے/
۱۱ ″ ″	۶۱۹	احمد الدین صاحب	عہ/
۱۲ ″ ″	۱۲۲۵	غلام حید صاحب	سے/
۱۲ ″ ″	—	عمر الدین صاحب	سے/
۱۲ ″ ″	—	عبد العلیم صاحب	عا/ ۱۲
۱۲ ″ ″	۳۱۱	علی محمد صاحب	عا/ ۱۲
۱۳ ″ ″	۱۲۷۵	محمد حسین صاحب	عہ/ ۸
۱۳ ″ ″	—	طفیل حسین صاحب	عا/ ۱۲
۱۳ ″ ″	۹۰۳	ڈاکٹر ممتاز علی صاحب	للعہ/
۱۴ ″ ″	۵۰۹	عبد الحکیم خان صاحب	عا/ ۱۲
۱۵ ″ ″	۱۳۴۰	غلام مرتضی صاحب	سے/
۱۵ ″ ″	۸۴۴	مولوی صفدر حسین صاحب	عا/ ۱۲
۱۵ ″ ″	۴۳۱	محمد جعفر خان صاحب	عہ/
۱۵ ″ ″	۱۲۹۳	محمد صدیق صاحب	عا/
۱۵ ″ ″	—	محمد حسین صاحب	عہ/ ۱۵
۱۶ ″ ″	۱۳۹۳	مبارک علی صاحب	سے/
۱۶ ″ ″	۴۹۵	محمد صدیق صاحب	عا/ ۱۲
۱۶ ″ ″	۱۳۰۷	محمد رضوی صاحب	سے/
۱۷ ″ ″	۵۱۵	مولا بخش صاحب	عا/ ۱۲
۱۷ ″ ″	۱۳۴۸	محمد جان صاحب	سے/
۱۸ ″ ″	۶۸۳	قادر علی صاحب	عا/ ۱۲
۱۸ ″ ″	۱۳۰۷	فتح حسین صاحب	عا/ ۱۲
۱۹ ″ ″	۵۲۴	عبد الرحمان صاحب	سے/
۲۰ ″ ″	۱۳۵۴	عبد الحق صاحب	سے/
۲۰ ″ ″	۱۸۶	چودہری احمد الدین صاحب	عا/ ۱۲
۲۰ ″ ″	۲۱۰	عبد الشکور صاحب	عا/ ۱۲
۲۲ ″ ″	۱۵۲	امر الٰہی صاحب	عا/ ۱۲
۲۲ ″ ″	۱۲۴۳	حشمت الدین صاحب	عہ/ ۱۰
۲۳ ″ ″	۵۹۶	چودہری اللہ دتا صاحب	۱۰/
۲۳ ″ ″	۲۴۳	مرزا غلام رسول صاحب	صہ/

جلسہ تشحیذ الاذہان

چونکہ مہمانون کی کثرت ہے۔ جن کے واسطے وضو وغیرہ کا انتظام بھی باربار ہونا مشکل ہوتا ہے اور نیز ان سب کے ایکجگہ کہانے کا انتظام ضروری ہے۔ اس واسطے ظہر اور ساتھ عصر کی نماز آج ۲۵ دسمبر کو جمع کی گئی اور حضرت اقدس مسجد اقصےٰ مین نمازین باجماعت ادا کرنے کے بعد اندر تشریف لے گئے اور احباب جلسہ تشحیذ الاذہان مین شامل ہونے کے واسطے نئے مہمان خانہ کے ساتھ کے میدان مین جمع ہوئے جہان کہ چٹائیون اور دریون کے ایک فراخ فرش کے علاوہ بنچون اور میزون اور کرسیون کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب صدر جلسہ ہوئے اور سب سے اول قرآن شریف سنایا گیا اس کے بعد صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب (بانی انجمن نے) ایک مختصر تقریر مین حالت زمانہ اور ضرورت مصلح پر تقریر کرتے ہوئے انجمن کے اغراض پیش کئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو نور دنیا مین بھیجا ہے۔ اس کے ذریعہ سے احمدی نوجوانون مین محبت اور یگانگت قائم کرنا اور تاریخ زمانہ پر روشنی ڈال کر ان کو ہدایت کی طرف لگانا اور نوجوانون کو اپنی اور دوسرون کی اصلاح کی توجہ کرنا اس انجمن کا اصلی مقصد ہے اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے یہ رسالہ جاری کیا گیا ہے اور سالیانہ جلسون مین تقریرین کی جاتین ان کے بعد سکرٹری انجمن حافظ عبدالرحیم صاحب نے ان بزرگون کا شکریہ ادا کیا جنہون نے انجمن اور اس کے مقاصد مین امداد کی ہے اور شکریہ مین حضرت مولوی نورالدین صاحب اور خادم راقم اور ایڈیٹر صاحب الحکم اور منشی حبیب الرحمان صاحب اور سیٹھ عبدالرحمان صاحب اور بابو اقبال علی اور دیگر احباب کا بالخصوص ذکر کیا اور اس بات پر افسوس کیا ہے کہ انھون نے باہر سے ڈیلیگیٹ بلوائے تھے۔ اس کی طرف جماعت نے کافی توجہ نہیں کی۔ صرف دو جگہ سے ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے ہین ایک تو جماعت شملہ نے بابو فضل الٰہی صاحب کو مقرر کیا اور دوم جماعت لاہور نے بابو عبدالحکیم صاحب کو مقرر کیا اس کے بعد بابو عبدالحکیم صاحب نے انجمن کی ضروریات اور اس کے مفید ہونے پر اور لاہور مین ایک احمدیون کی لائبریری کے قیام پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس کے بعد صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے قرآن شریف مین سے اللّٰہ نور السموات والارض الخ پڑھ کر اور ترجمہ اور تفسیر کر کے وعظ فرمایا۔ جس مین دکہایا کہ یہ انجمن اور دوسری انجمنین بلکہ ہر ایک شخص اور ہر ایک جماعت اپنے مقاصد مین کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے اور کامیابی کا ایک ہی راستہ دکہایا کہ اللہ تعالےٰ کے حضور مین دعا اور عاجزی اور گڑگڑانا اور رونا اور تسبیح اور تنزیہ باری تعالیٰ سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے اور پہر خدا تعالیٰ کے حضور سے جو کچھ ملے۔ اس پر شکریہ کرنے اور اعمال صالح کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حضرت مولوی صاحب ممدوح کی تقریر قلمبند کر لی گئی ہے اور کسی اگلے اخبار مین انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کی جاوے گی۔

نئی آمد آج ۲۵ تاریخ کو جمون سے خلیفہ نورالدین صاحب اور اخویم مولوی محمد صادق صاحب اور لائلپور سے بابو اصغر علی صاحب اور بابو نور الدین اور دیگر بہت سے تشریف لائے ہیں اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور بابو اقبال علی صاحب گئے ہیں۔

بیعت نماز ظہر کے قبل بہت سے آدمیون نے بیعت کی اور حضرت امام کے ہاتھ پر اپنے گناہون سے توبہ کر کے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار کر کے جماعت احمدیہ مین شامل ہوئے۔ چونکہ بیعت کرنے والون کی کثرت تھی اور سب کے سب حضرت اقدس تک نہین پہنچ سکتے۔ اس واسطے ایک شخص نے اپنی پگڑی اتار کر حضرت کے ہاتھ پر رکھدی اور سب نے اس پر ہاتھ رکھ لئے اور بیعت کے الفاظ دہرائے گئے۔ اس جماعت کو خدا تعالیٰ بڑہانا چاہتا ہے اب اس کو کون [illegible] کرے ایسے وقت مین بیعت کرنے والون کے نامون کے لکھنے اور چھاپنے کا انتظام بھی مشکل ہو سکتا ہے ایک دوست کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ جس قدر ہو سکے بیعت والون کے نام تحریر کر لین ؛

فصل دین نمبر ۳

بعض اپنے مکرم احباب کی زبانی شنید تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق بے جا کبھی ممکن نہیں کہ مقابلہ میں رک سکے۔ میرا بھی گمان تھا کہ مولوی جی تلبیس حق کے لئے میرے مضمون پر اخبار کے چند ورق اونٹ پٹانگ لکھ کر سیاہ کرین گے۔ مگر آپ کے اہلحدیث کے دو نمبر جو میرے مضمون کے بعد نکلے دیکھ کر اب میری پہلی رائے تبدیل ہو کر یہ قرار پایا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ مولوی ثناء اللہ مرحلہ یون کے دلائل اور مضبوط بینات کا ذکر کر جاوے ہمیشہ جناب کو علماء سو کی طرح متشابہات پر اڑ جانے کی عادت رہی ہے۔ ابتدا سے جب سے آپ نے احمدیوں کی ناحق مخالفت شروع کی۔ آپ کا فی قلوبہم زیغ کا دیتہ ہے۔ اس غامانہ طریق (براہ پشیمہ) کا پتہ آپ کے اخبار کی ورق گردانی سے لگ سکتا ہے۔ اس حیا سوز نے کہین ان بینات کا ذکر کیا ہو۔ جن پر اللہ تعالےٰ نے امر سلسلہ بنیاد رکھی اور ان آیات کا بیان کیا ہو۔ جن کو ہمارے امام نے روح القدس کی تائید سے بیان فرمایا ہے ہرگز نہین۔ نہ معلوم یہ فطرت آپ کو وراثۃً آئی یا کسی میں ال کی رفاقت کا نتیجہ ہے۔ جہاں کہین اس احمدی سلسلہ کا ذکر کیا ہے۔ ایسے بودے اور کمزور نکتہ چینی اور حرف گیری کا ہے کہ جن سے آپ کی ملکۂ طبیعت کا پتہ لگتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہزارون ہزار نشانات جو اپنے اس مامور علیہ السلام کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے۔ اس ناعاقبت اندیش نے ان پر مدتون نکتہ چینی کر کے جو خلاصہ پیش کیا ہے۔ وہ الہامات ہے۔ جس کو پڑھ کر آپ کے علمی دعاوی پر تعجب آتا ہے۔ اب بھی اگر یولا تو اپنے پہلی عادت کے مطابق تمام سچے اور صحیح واقعات کی حقیقی صورت کو نظر انداز کر کے ان کو کلیۃً مشکل میں ظاہر کریگا۔ بہرحال اب مین اپنے اس نمبر کو شائع کرتا ہون۔

مین اپنے اس سے پہلے مضمون مین امرت سری مخالف کے رؤیاء کے ضروری پہلو پر بحث کر کے اس کی رؤیاء کا افترا ہونا اور بتنقیح ثانی (فرض کیا کہ خیالی کچھ ہے) اس کی خود کردہ تعبیر کا بطلان اسی کے مسلمات سے ثابت کر کے اس رویا کی صحیح اور سچی تعبیر اصول تعبیر کے مطابق ہدیہ ناظرین کر چکا ہون۔ مگر آج اس بات کا التزام مولف کے اسی خواب کا جس کے ایک حصہ پر بحث کر آیا ہون۔ باقی حصہ بھی بغیر کسی قسم کی گفتگو کے نقل کر کے آخر مین اس کے ایک عذر پر عرض کرونگا۔

چونکہ ہمارے فاجہل اجہل کی عبارت ان ناظرین کے لئے جنھون نے اس کا مولفہ رسالہ "الہامات" ملاحظہ نہین فرمایا مطلب خیز ہوگی۔ اس لئے آپکے مفہوم کو اپنے لفظون مین بیان کرتا ہون۔ فرماتے ہین:۔ مین نے اس رؤیا مین حضرت مرزا صاحب کی خدمت مین عرض کیا کہ مین یہ مانتا ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نبی ناصری

---

۱ آپ کے (امرت سری ملاں) زبانداں و قرآن دان ہونے مین اگر کسی کو شبہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل نمبر ۵ کے وہ منقولہ اشعار جو آپ کی بعض تالیفات سے لکھے گئے تھے۔ ملاحظہ کرے۔ اگر اطمینان نہ ہو تو تلافی مافات کیواسطے آپ کے یہ منقولہ اشعار جو آپکے اخبار اہلحدیث سے نقل کرتا ہون۔ پڑھ لین۔ گو اشعار دوسرے شاعرون کے کلام سے ہین۔ مگر چونکہ آپ نے ان کو اپنے مذاق کے مطابق اپنی تصنیفات مین نقل فرمایا ہے لہذا ان اشعار کو آپ کے اعلیٰ مذاق کے جو آپکی تنک مزاجی کا تقاضا ہے دال بالمطابقہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔

ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہوں
ناسمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا ہمین

کبھی معشوق ہم بھی تھے جو کہلاتے ہین اب عاشق
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہین

یہ سب کہنے کی باتین ہین ہم انکو چھوڑ بیٹھے ہین
جب آنکھین چار ہوتی ہین محبت آ ہی جاتی ہے

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو
خدا جانے پری ہو۔ حور ہو۔ انسان ہو کیا تم ہو

بلائین زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

۲ اس امر کے واضح کرنے کی یہ ضرورت پڑی ہے۔ کہ کہین ہم پر مولوی صاحب اسمٰعیل علیگڑھی اور غلام دستگیر قصوری کی منقولہ عبارات کی طرح بلفظہا محکی عنہ کا بے جا سوال نہ کرین۔ ناظرین کو شاید معلوم ہوگا۔ کہ ان دونون مولویون نے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ مین مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت چاہی تھی۔ جس کے مطابق وہ سزایاب ہو کر آیات اللہ قرار پائے۔ ہمارے امام نے جب ان کا کہین تذکرہ فرمایا۔ تو امرت سری مولوی نے حق پوشی کی راہ سے ایک بیہودہ عذر اٹھایا۔ کہ حضور نے جو عبارتین نقل کی ہین بعینہٖ ان کے رسائل مین نہین ہین (اس اعتراض کو امرت سری مخالف نے بار بار پیش کیا ہے۔ اگر کہین موقعہ ہوا تو انشاء اللہ اس کے متعلق ایک مستقل مضمون بتوفیق ایزدی ہدیہ ناظرین کرون گا۔

۳ مولف کی اپنی عبارت اس طرح ہے "مین ثناء اللہ آنحضرت میرزا صاحب (سلمہ ربہ) کے قریب بیٹھ گیا اور سوال کیا کہ آپ کی مسیحیت کے دلائل کیا ہین۔ آپ نے فرمایا کہ تم دو ورسینے چھوڑ جاتے ہو۔ پہلے حضرت مسیح کی وفات کا مسئلہ۔ دوم عدم رجوع موتی کا مسئلہ طے ہونا چاہئے۔ مین نے عرض کیا کہ آپ ان دونون کو طے شدہ ہی سمجھین۔ میری غرض یہ ہے کہ اس پیش گوئی کے الفاظ مین جتنے لفظون کی حقیقت محال ہے۔ ان کو چھوڑ کر باقی الفاظ مین مجاز کیون مراد ہے۔ یعنے اگر بجائے مسیح کے مثیل مسیح بھی آوے تو ان مقامات پر جہاں کا ذکر احادیث صحیحہ مین آیا ہے کیون نہ آئے۔ کیونکہ ان مقامات پر مسیح یا مثیل مسیح کا آنا محال نہین"

فوت ہو گئے ہیں۔ اور یہ مسئلہ میری سمجھ میں طے ہو گیا ہے۔ نیز ان تمام احادیث کی پیشگوئیوں میں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا تذکرہ ہے۔ سمجھتا ہوں۔ قرآن سے حضرت مسیح نبی ناصری کی بذاتہ آمد مراد نہیں۔ بلکہ ان پیشگوئیوں میں کسی مثیل مسیح کی بشارت ہے۔ جو امت محمدیہ میں سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان مضامین حدیثیہ سے حضرت مسیح نبی ناصری کی بذاتہ مراد ہونا محال ہے۔ (ناظرین اس کو خوب یاد رکھیں) مگر میرے فہم میں یہ امر نہیں آیا۔ کہ اگر آپ مثیل مسیح ہیں۔ تو آپ ان مقامات پر جہاں کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کیوں نہ گئے۔

سلہ اس اقرار کے علاوہ رفع مسیح بجسدہ العنصری کے ابطال پر آپ اپنے رسالہ الہامی کتاب کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں کہ "وہ خدائی مذہب اور تعلیم میں سب بنی آدم شریک ہیں۔ سب کا اس میں مساوی حصہ ہے۔ جیسا کہ اور سب قدرتی چیزوں میں سب برابر ہیں۔ بلکہ دین الٰہی کا اقتضا یہی ہونا چاہئے۔ کہ جیسے سب لوگ ہیں" اگر یہ فرض کیا جاوے۔ کہ حضرت مسیح کے بجسدہ العنصری آسمان پر جانے کی تعلیم خدائی مذہب میں ہے تو چونکہ خدائی مذہب اور تعلیم میں سب بنی آدم شریک اور سب کا اس میں مساوی حصہ ہے۔ جیسا کہ تمام قدرتی چیزوں میں اور اس میں کسی انسان کی کسی طرح کی کوئی خصوصیت نہیں ہوتی۔ گو وہ بشر رسول ہی کیوں نہ ہو۔ [illegible] ہے۔ کہ تمام انسانوں کا آسمان پر بجسدہ العنصری رفع حضرت مسیح کی طرح ممکن ہو۔ مگر یہ بات اسلامی تعلیمات اور ربانی ہدایات کے جسقدر نقیض ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

دوسری دلیل اس اعتقاد کے ابطال میں آپ اسی رسالہ کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔ "کہ خدا کی طرف سے وہ کتاب ہو سکتی ہے جس کی تعلیم بھی ایسی ہو۔ کہ بداہت عقل اس کے مخالف نہ ہو" اگر رفع مسیح بجسدہ العنصری کا اعتقاد جو بداہت عقل اور قوانین الٰہیہ کے خلاف ہے قرآن مجید یا احادیث صحیحہ کی تعلیم مانا جاوے تو عیاذاً باللہ ان دونوں کو جواب دینا پڑتا ہے۔ اسی کی تائید میں آپ نے ترک اسلام کے صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے۔ کہ "قدرتی تعلقات جو قدرت نے وابستہ کر رکھے ہیں۔ وہ تو کبھی نہیں ٹوٹتے" چونکہ رفع مسیح علیہ السلام بجسدہ العنصری عقیدہ قدرتی تعلقات میں فرق پیدا کرتا ہے اس واسطے یہ اعتقاد سراسر باطل ہے۔ "وہ اصل فطرۃ اور قانون قدرت خدا کا فعل ہے اور الہامی کتاب اس کا قول۔ قول و فعل میں اگر تطابق نہیں۔ تو قول غلط ہے" ترک اسلام صفحہ ۲۹

پیر جناب نے ترک اسلام کے صفحہ ۱۴ پر تو فیصلہ کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے یہی مراد ہے۔ کہ محفوظ جگہ جا پہنچے۔ اس کے متعلق صفحہ ۲۸ و ۲۹ ترک اسلام میں لکھتے ہیں۔ "خدا کے تمام کام اور احکام ہمیشہ مخفی طور پر جاری ہوتے ہیں کبھی کسی کو خدا نے سامنے آ کر طمانچہ یا مکا نہیں مارا۔ جو کوئی خدا کے اس وصف سے انکاری ہے۔ وہ حقیقت میں خدا ہی سے انکاری ہے" پس یہ کہنا کہ حضرت مسیح کو خدا نے پکڑ کر آسمان پر اٹھا لیا۔ یہ ایک خیال ہے جو صفات الٰہی کی ناواقفی سے پیدا ہوا ہے۔ بلکہ اس آیت کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہودیوں نے حضرت مسیح کے پکڑنے اور تکلیف پہنچانے میں ہر طرح سے خفیہ سے خفیہ تدبیریں کیں۔ خدا نے اس کے بچانے کی خفیہ تدبیریں اور مخفی احکام جاری کئے۔ پس خدا کی تدبیر سب پر غالب آئی۔" ترک الاسلام صفحہ ۲۹

ان عوام کالانعام یا حجرہ نشین علماء کا خیال حضرت مسیح کو خدا تعالیٰ نے بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ اس زمانہ کی غیر اقوام کے لئے عجیب مضحکہ انگیز جاتا ہے۔

سلہ نزول کے معنے میں مؤلف رسالہ الہامی کو ہمارے ساتھ اتفاق ہے اور حق بھی یہی ہے کہ جب وفات مسیح اور عدم رجوع موتیٰ کا مسئلہ ثابت ہے۔ پھر نزول کے معنے میں ہمارا سخت نادانی ہے کیونکہ نادان کہ حضرت مثیل کے لفظ کو حضرت مسیح کے اس [illegible] سے اترنے کے معنے میں بتاتا تو سراسر جہالت ہے۔ نیز ہمارے ان شیخوں پر تعجب آتا ہے۔ جو صفحہ کے اسفار پڑھ چکنے کے مدعی ہیں اور اتنا پتہ نہیں کہ قرآن کیا کہتا ہے اگر زبان کے محاورات سے آگہی نہ تھی۔ تو اسلامی محاورے بھی بھول گئے۔ قرآن میں ہے ۱۔ انزلنا الحدید ۲۷/۲۶ - ۲- قد انزلنا علیکم لباسا ۳- انزل لکم من الانعام ۲۳/۱۵ - ۴- من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم ۱۴/۲ - ۵- قد انزل الله الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم آیات الله ۲۸/۱۴ - ۶- قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم ۸/۲ پھر احادیث میں دجال کے متعلق فرمایا ہے ۱- ینزل الدجال بهذه السبخة ۲- ینزل الدجال۔ اگر ان کو فہم ہوتا قرآن روایات میں سے جن میں حضرت مسیح موعود کے متعلق خروج اور بعث کے الفاظ مروی ہیں۔ نزول کے معنے حل کر لیتے۔ خروج من مکة و نزول یثرب تو خاتم النبیین کے متعلق بھی آیا ہے۔ اگر یہ صحیح تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے ہیں۔ اور انہوں نے ہی واپس آنا تھا۔ تو حدیث کے لئے رجوع چاہئے تھا۔ نہ کہ نزول۔ ایسا ہی رفع کے لفظ سے آسمان پر اٹھائے جانے کے معنے کا گمان کرنا باطل ہے۔ رفع ضد ہے وضع کی۔ (اللهم ارفعني ولا تضعني) الرفع الی التقریب۔ منہ

سلہ یہ ہے حضرت مسیح کی بذاتہ آمد کس طرح مراد ہو سکتی ہے علاوہ اور ان نصوص صریحہ شرعیہ کے جو حضرت نبی ناصری مسیح علیہ السلام کی وفات پر دلالت قطعی رکھتی ہیں۔ جیسے معراج کی حدیث جس میں حضرت نبی کریم نے حضرت عیسیٰ کو اموات میں دیکھا۔ اور یہ حدیث لعن الله الیهود والنصارى اتخذوا قبور انبیائهم مساجد۔ اور آیت ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ جس سے تمام صحابہ کا اجماع ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک ہرگز حضرت عیسیٰ زندہ نہ تھے اگر بات ایسی تھی تو ہمیں کوئی بتلائے کہ حضرت صدیق اکبر کو اس آیت کو پڑھنا صادر ہے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نبی کریم کی وفات پر۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸)

استدلال کر کے صحیح ہو سکتا ہے۔ اور اس اعتقاد سے تو نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا عقیدہ اور خیر الامم کی عزت جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہے باطل ہوتی ہے۔ کیسے غضب کی بات ہے کہ امم سابقہ کی عورتیں بھی مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہوں۔ مگر یہ امت ایسی بد قسمت مانی جاوے کہ اس کے اعلیٰ افراد بھی خدا کے اس انعام و فضل کے قابل نہ ہوں۔ اس سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر جو ناپاک حملہ ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ کی قوت قدسی کا اتنا اثر بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اپنی بگڑی امت کے لئے کوئی مصلح ہی پیدا کر سکے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اکرام پہلے انبیاء پر ختم ہو گئے۔ کیسے غیرت کا مقام ہے کہ یہودی بننے کے لئے تو یہ امت ہو۔ مگر اصلاح کرنے کے واسطے بنی اسرائیل کا ایک تابع نبی انیس ۱۹ سو سال بعد آوے کیا پھر یہ امت خیر الامم ہوئی یا [illegible]۔

اگر فرض بھی کر لیں کہ حضرت عیسیٰ ہمارے نبی کریم کے تابع ہو کر آویں گے۔ تو بھی ختم نبوت کا مسئلہ قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اگر کوئی نبی کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت اس کی مسلوب نہیں ہو جایا کرتی۔ یہ تو معترضین کے خیالات ہیں۔ پھر بلحاظ استقراء یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی نبوت سے الگ ہوا ہو۔ یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی دوسری امت میں داخل ہوا ہو۔ ہمارے زمانہ کے علماء کے لئے اس سوال کا جواب بہت کٹھن ہے۔ اگر حضرت مسیح امتی ہیں تو جب حدیث [illegible] امتی اور ان اللہ تعالیٰ [illegible] علی راس [illegible] کل [illegible] صدیاں سے مر چکے ہیں۔ اگر نبی ہیں تو محمدی دور کے بعد کسی نبی کی نبوت کا اعتقاد مسئلہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ منہ۔

رسید زر

۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء۔ [illegible] محمد
۱۲ ۔ ۔ [illegible]
۱۲ ۔ ۔ ۔ [illegible]

۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء [illegible]
۱۱ ۔ ۔ [illegible] محمد شیر [illegible]
۱۱ ۔ ۔ [illegible] میر [illegible] صاحب
۱۱ ۔ ۔ [illegible] ایزد [illegible] صاحب
۱۱ ۔ ۔ [illegible] سلطان احمد صاحب
۱۱ ۔ ۔ [illegible] غلام حسین صاحب
۱۱ ۔ ۔ [illegible] رحمت اللہ صاحب
۱۱ ۔ ۔ [illegible] کریم الدین صاحب

ضروری اطلاع

اس وقت کو محسوس کر کے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔ خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو یا زکوۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا دسواں حصہ یا عید فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ۔ غرضیکہ سوائے لنگر خانہ کے روپیہ کے جو حضرت اقدس کی خدمت میں براہ راست آنا چاہیئے۔ ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندہ کے ساتھ شامل کر کے بھیجنا ہو تو اختیار ہوگا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجدیں اور محاسب اسکو حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیگا مگر اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ لکھا [illegible] ثابت ہو کہ کتنا روپیہ کس [illegible] میگزین کی [illegible] اشاعت اسلام [illegible] روپیہ ہو یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا [illegible] مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے یا آمدنی کا دسواں حصہ ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے یا کسی جائیداد کی قیمت ہے جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن کو دی گئی ہے یا کسی مکان کا کرایہ ہے یا کسی زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے۔ غرضیکہ پورے طور سے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے جس سے محاسب کو غلطی نہ لگے۔

ہر قسم کی رسیدیں باضابطہ دی جاویں گی۔ اور بعد ازاں وقتاً فوقتاً کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی۔ جس شخص کو باضابطہ رسید نہ پہنچے اسکو چاہیئے کہ [illegible] مطلع [illegible] قسم کی غلطی ہو [illegible] تصحیح ہو سکے [illegible] کا فرض ہو [illegible] فی الفور [illegible] کتابت کرے

المشتہر
خاکسار محمد علی
سکرٹری صدر انجمن احمدیہ
قادیان

نوٹس

جن خریداران کی قیمت اخبارات سنہ ۱۹۰۶ء بقایا گذشتہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء تک وصول نہ ہو جاویگی ان کے نام اخبار بند کیا جاویگا اور بقایا ان کی وصولی کے واسطے مناسب ذریعہ استعمال کئے جاویں گے۔

نوٹ۔ یہ امر یاد رکھنا ازبس ضروری ہے کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے۔ شرائط مقبرہ بہشتی کی یہ ہے کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کے زمین باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے کہ وصیت کرے یا جائداد کی قیمت کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ دے سو اس کو الگ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ الگ الگ شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے۔

خضاب نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے مبدل کرنیکا اس زمانہ میں کون آرزومند شایق نہ ہوگا۔ جن لوگون کے بال سفید ہو چلے ہون انکا ذکر کیا اچھے اچھے سن بزرگوار بھی سفید ریش کہلانے سے اگر ظاہرا طور پر نہیں۔ تو دل مین ضرور افسردہ ہوتے ہونگے۔ ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے مین کامیاب ہوگا ہمین زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہین۔ اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اس خضاب مین کالا شک جیسی مضر شئے نہین ہے تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہین قیمت فی بکس عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیاں اعضاء رئیسہ کی قوت بڑھانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے مین بے نظیر ہین

یہ مشہور و معروف گولیان اپنی خوبیون اور فوائد کے سبب عام مشہور ہو چکی ہین ضعف اعضائے رئیسہ۔ ضعف اعصاب ضعف دماغ الکحول کی کمزوری وغیرہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین۔ کمزور کو طاقتور بوڑھون کو جوان اور جوان کو جوانمرد بنانے مین ازبس مفید۔

اگر آپ ان سربستہ رازون کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہین چاہتے تو ہماری جنرل ٹانک پلز استعمال کرین۔

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی مین سخت فتور پیدا کر چکے ہین تو ان گولیون کو استعمال کر کے ضرور ہی فائدہ اٹھاوین

اگر آپکا دماغ چکراتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو۔ تو ان گولیون کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کر کے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے اگر آپکو نسیان ہو اور ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپکے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیون کو دور کرنے کے لئے جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فائدہ بخشتی ہین اگر آپ بڑھاپے مین بھی اپنی طاقت کو نوجوانون کی طرح قائم رکھنا چاہتے ہو اور اگر [illegible] پیدا ہو کر اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان گولیونکو جو اندرونی خرابیون کو دور کر دیتی ہین۔ استعمال کرین۔ **نوٹ**۔ مرض کا مفصل حال تحریر فرماوین۔ قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر۔ ڈاکٹر ع ا